ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ



بدر

BADR — QADIAN

قیمت پیشگی ہے

مابعد للعہ

ایجہان منتظر خوش باش کا تدلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

جلد ۶ — نمبر ۳

۲۔ ذی الحجہ ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۷ جنوری ۱۹۰۷ء

بروز جمعرات

گرچہ گویم بانوگرائی چہار قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی عوض دار الامان بینی

قیمت فی پرچہ ۲ر — قیمت بابو ہیہ لکھر

دس شرائط بیعت

اول۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اسبات کا کرے کہ آیندہ اُس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ ... ... وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہواوہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دلیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا۔ اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں ... [illegible]

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ مارا امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و باجان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بروشد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
انملائک و از خبرہائے معاد
ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آن مورد لعن خداست
معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
برہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازان عالی جناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

اوقات نماز صبح وعشاء و جنتری

روز	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ذی الحجہ ۱۳۲۴	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۵	[illegible]
جنوری ۱۹۰۷	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ابتداء وقت صبح	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
طلوع آفتاب	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ابتداء وقت عشاء	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
روز	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ذی الحجہ ۱۳۲۴	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
جنوری ۱۹۰۷	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ابتداء وقت صبح	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
طلوع آفتاب	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ابتداء وقت عشاء	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نوٹ۔ بعض دوستوں کی فرمائش سے یہ اوقات تجربۃً لکھے گئے ہیں اور لاہور وقت کے مطابق ہیں اگر مفید ثابت ہوئے۔ تو باقی اوقات بھی لکھے جاوینگے مگر مختلف شہروں میں فرق پڑجاتا ہے۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ ۳ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے اپنی تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ **استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ** ۳ بار۔ **رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت** اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لیے دعا کرتے ہیں۔

جلد ۶ | بدر - مورخہ ۲ - ذی الحجہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۷ جنوری ۱۹۰۷ء | نمبر ۳

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

(سلسلہ کے واسطے دیکھو پچھلا پرچہ مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۰۷ء)

ڈوئی لکھتا ہے - کہ اس تار کے ملنے پر مجھے پورے طور سے معلوم ہوگیا کہ کتنی بڑی بھاری بغاوت اور خیانت کا منصوبہ میری مخالفت مین کیا گیا ہے - اس واسطے مین فوراً اس ملک سے چل پڑا تاکہ خود جاکر ہر ایک بات کا فیصلہ کرون اور اپنے بنائے ہوئے شہر کو اور اپنے مریدون کو اس غاصب کے ہاتھ سے چھڑاؤن - لیکن جب مین وہان پہونچا تو مین نے دیکھا - کہ والی واسنے قریباً تمام شہر کو میرے مخالف کر رکھا ہے - تھوڑے سے تھے جو مجھ پر ایمان رکھتے تھے - بہت ہی تھوڑے سے آدمی مجھے لینے کے واسطے اسٹیشن پر آئے - شہر مین داخل ہوکر معلوم ہوا - کہ میری تمام جائیداد اور مکانات اور ہر ایک چیز جو میری تھی - اس پر مخالفانہ قبضہ ہے - یہان تک کہ میرا بستر جس پر مین رات کو آرام کرتا تھا - وہ بھی چھین لیا گیا ہے - مخالفت نہایت سخت تھی - اس واسطے مجھے ناچار عدالت کی طرف جھکنا پڑا - یہان تک ڈوئی کا اشتہار ختم ہوتا ہے -

اس کے بعد عدالت سے جو کارروائی ہوئی اس کا ذکر پہلے کئی بار اخبار مین کیا جا چکا ہے - ناظرین آگاہ ہین - مختصر یہ ہے کہ عدالت نے فیصلہ کیا ہے - کہ سلسلہ اور شہر اور جائیداد کے مالک اہل شہر اور سلسلہ کے ممبر ہین - وہ جسے چاہین اپنی کثرت رائے کے ساتھ اپنا افسر اور نبی مقرر کر لیں - چنانچہ رائے لی گئی - تو کثرت رائے والی وا کے حق مین ہوئی - اور ڈوئی کے واسطے تھوڑا سا وظیفہ مقرر ہوگیا - اور اب وہ اپنی بیماری کی حالت مین مصیبت زدہ ہوکر اس جگہ پڑا ہے -

ڈوئی کی چٹھی کے ساتھ ہی جس کا ذکر پہلے کیا جا چکا ہے - والی وا کی چٹھی بھی میرے پاس پہونچی ہے - وہ لکھتا ہے - کہ ڈوئی آج کل اسی شہر مین ہے مگر بہت بیمار ہے وہ گھر سے باہر نہین نکل سکتا اس پر ایک سخت تباہی واقع ہوئی ہے - پہلے بے شک وہ اچھا تھا - اور اس نے دنیا کو ایک اعلیٰ تعلیم دی - اور خدا سے الہام پاکر اس نے یہ سلسلہ قائم کیا تھا - لیکن وہ جو انسان کے روح کا دشمن ہے (شیطان) اس نے ڈوئی کو بھی گمراہ کر دیا - اس واسطے ڈوئی خود بھی اس تعلیم پر نہ رہا - جو کہ وہ لوگون کو دیتا تھا - پس وہ سلسلہ سے خارج کیا گیا -

تعجب ہے - کہ عیسائی دنیا نے نبوت اور الہام کے معنے کیا سمجھے ہین - خود ایک شخص کو برگزیدہ خدا ملہم من اللہ نبی اور ایک مذہب کا بانی مانتے ہین اور پھر خود ہی اس کو اس قدر گراتے ہین کہ شیطان کا بندہ بنا دیتے ہین - گویا مذہب ایک کھیل یا دنیا داری کا ایک کارخانہ ہے - اس سے معلوم ہوتا ہے - کہ یورپ امریکہ کی دنیا **الہام** اور **وحی الٰہی** کے صحیح مفہوم سے بالکل بے خبر ہین -

---

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

خلاصہ شرائط بیعت - دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا

دین محمد صاحب ولد بوٹا جٹ ساکن اٹھوال - ضلع گورداسپور
اسماعیل صاحب ولد گوہر " " " " "
مہتاب الدین صاحب ولد اللہ جوایا صاحب ساکن گھنوکے (سیالکوٹ)
رحیم بخش صاحب ولد غلام محمد صاحب دالی والا ملتان " "
سید حکیم عبدالرحیم صاحب ولد خیرات علی صاحب ساکن دہلی
ابراہیم صاحب ولد بوٹا صاحب ساکن سرائی ضلع امرتسر
سردار خان صاحب ولد ابراہیم صاحب واتہ زیدکا (سیالکوٹ)
مہرالدین صاحب ولد علی گوہر صاحب " " "
حاجی عمر دراز صاحب مدرس بھیڑہ گوجہ (سہارنپور)
سید ابراہیم صاحب ولد مولوی عبدالستار صاحب انبالہ
اللہ دتا احمد صاحب - چھور - ضلع سیالکوٹ
محمد الدین صاحب - پسرور - " "
مہتاب بی بی اہلیہ خدا بخش صاحب مدرس - چھور "
مسمات بھاگن زوجہ روڑا زمیندار " "
مہر بی بی بنت بلندا جٹ " "
مہتاب بی بی زوجہ بہاؤ الدین صاحب " "
سید ممتاز علی صاحب ساکن کمی ابن پور
کاہون صاحب حجام بہلول پور - لائلپور
غلام محی الدین صاحب مدرس - ڈسکوٹ - "
چودھری فیض احمد صاحب - چونڈہ تحصیل ظفروال سیالکوٹ
محمد شفیع صاحب ولد عزیز الدین صاحب وزیرآباد (گوجرانوالہ)
فضل دین صاحب ولد صدر الدین صاحب مجلانوال اجنالہ امرتسر
چیندہ خان صاحب - پنشن یافتہ - سکندرآباد - مارٹ بلی
مہر شاہ صاحب - شکار ماچھیان
نذر محمد صاحب - گوبند انوالہ
مسماۃ طالع بی بی ولد غلام محمد صاحب لوہار بگلہ مہاران سیالکوٹ
اللہ دین صاحب - چھور - ظفروال - سیالکوٹ
محمد بخش صاحب - مجلانوالہ - اجنالہ - امرتسر
علی محمد صاحب امام مسجد - موضع ہراج ضلع فیروزپور
والدہ صاحبہ منشی برکت علی صاحب سکینہ ڈویژن سیالکوٹ
اللہ دتا صاحب ولد مہر بخش صاحب اکبرپور - پہلورہ "
باغ احمد ولد مہر بخش صاحب نمبردار " " "
مسمات حاکم بی بی اہلیہ غلام نبی صاحب محرر تھانہ ضلع جھنگ
والدہ نواب صاحب - جہابہدہار - پسرور - سیالکوٹ
ہمشیرہ صاحبہ " " " " "
اہلیہ " " " " " "
دختر میان لبندا صاحب " " "
سید اصغر علی صاحب - آگرہ صابون کٹرہ
جعفر شاہ صاحب - دوالمیال - جہلم
دسوندہی خان صاحب ولد بوٹے خان صاحب کسیوہ باجوہ سیالکوٹ
حاکم بی بی اہلیہ " " " " " "
فقیر محمد ولد نتھے خان صاحب " " "

فہرست مضامین

ہدیۂ قاسم

یعنی وہ نظم جو میر قاسم علی صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ دہلی نے بتقریب جلسہ سالانہ پیش کی

مبارک ہو مسیحائے زمان کو بزم آرائی
یہ جلسہ قادیان میں آج ہم سب کو مبارک ہو
جمع ہیں آج وہ خادم مسیحائے زمان تیرے
کہاں ہیں آج وہ ابتر نسری دغزنوی سارے
کہاں ہیں آریہ ہند و سناتن دہرم کے ممبر
کہاں ہیں آج جو دیتے تھے لاکھوں گالیاں تجہہ کو
خدا کا خوف کرکے وہ اگر جلسہ میں شامل ہوں
تو ہے امید تجہکو کے پر اپنے نادم ہوں
سبق وزات تہاجن کا کہ اب مرزا ہوا پسپا
بہت سی بھبکیاں دیکے تجہے سب نے ڈرایا تھا
بہت اٹھے تھے یہ کہہ کر کہ ہم تجہہ کو گرائینگے
ترے دشمن بہت سے کہہ گئے دنیا کو ہیں خالی
کہاں ہے آریہ مت کا وہ پنڈت جو کہ لیڈر تھا
کہاں ہے وہ قصوری بدزبان اور دہلوی مُردہ
کہاں ہے آج گنگوہی جسے تہا سانپ نے کاٹا
کہاں عیسائیوں کا آج جلتا ہے چراغ الدین
غرض کس کس کو گنواؤں سامی اریا حضرت
مگر ہاں آجکل اک اور مرتد راجہ شاہی نے
تیرا دشمن نہیں وہ دشمن حق ہے زمانہ میں
زمانہ دیکھ لیگا ہوگا جو انجام اب اس کا
بروز مصطفےٰ ہے تو مثیل ابن مریم ہے
تیری معجز بیانی سے ہیں عاجز آج دنیا میں

غلامان مسیحا کو مبارک ہو یکجائی
ملایک کیطرف سے بھی مبارکباد ہے آئی
جنہوں نے آن کر دارالامان میں ہے اماں پائی
کہاں ہیں سیالکوٹی بوٹیری لاہوری سودائی
کدہر شیعہ وہابی ہیں کہاں ہیں ہیم عیسائی
بہلا ہو کس جگہ پھرتے ہیں اب نانک کے شیدائی
یہاں وہ آن کر دیکھیں نہیں وہ تیری گویائی
ہے ممکن یہ خدا پھر بخشدے انکو بینائی
وہ دیکھیں آنکر اس جا پر نصرت کی گھٹا چھائی
نہ کی پروا کچھ تونے نہ تیرے دل پہ میل آئی
وہ اٹھتے ہی گرے ایسے کہ ٹھوکر منہ کے بل کہائی
جو کچھ دو چار ہیں باقی تو شامت انکی اب آئی
بتادے تو کوئی آکر کہاں ہے آتھم عیسائی
نہ ہے لدھیانوی جرگہ کی مدت سے خبر آئی
کہاں ہے وہ رسل بابا جو تہا اسکا بڑا بھائی
کٹا اپنے کی جس نے سامنے سب کے سر ٹائی
ہوئے برباد سب دشمن کسی نے لی نہ انگڑائی
پروز انبیا کے ہے مقابل کشتی ٹھہرائی
تیرے انکار پر جس نے کتاب اپنی ہے چھپوائی
نہ کہنے کی ہے کچھ حاجت سمجھ لو تم یہ دانائی
خدا نے تجہہ کو بخشی ہے بہت خوبی و رعنائی
نصاری آریہ سکھ گبر و ترسا نیم عیسائی

خدا نے تیرا وہ سکہ بٹھایا سارے عالم میں
جہاں میں ہے لقب مشہور سلطان القلم تیرا
کیا اتمام حجت تونے ہر مذہب کے لوگوں پر
مقابل میں بلایا ہر مخالف میں لیکر
کیا اسلام کو تونے مسیحا دم سے ہے زندہ
تیرے اوصاف مجھ سے ناتوان سے کیا بیان ہوں
قسم مجہکو خدا ئے پاک کی سچ بات تو یہ ہے
پڑا دہونی رمائے تیرے در پر نوردین جیسا
حکیم و بیعدیل و بے مثل و باعمل ناصح
کروں تعریف کیا اسکی کہ ہے میری زبان قاصر
مگر ہاں مختصر سی بات جامع اک سناتا ہوں
چہ خوش بودے اگر ہر یک ز امت نوردین بودے
مکرم اور معظم ہیں یہاں جو فاضل احسن
یہی ہیں وہ جنہوں نے گولڑی کی کہوئی ہے رونق
یہی فاضل ہیں امروہی ہے شمس بازغہ جن کی
مخالف مانتے ہیں جنکا لوہا وہ یہی تو ہیں
یہاں اک اور عالم باعمل اور جوان صالح ہیں
وہ ایل ایل بی ہیں اور ایم اے اڈیٹر ہیں رسالہ کے
کیا ہے راز طشت از بام جس نے عیسویت کا
خدا علم و عمل میں عمر میں اس کے ترقی دے
غرض تعریف ہو کیا تیرے ارکان مجالس کی
بہت مدت سے تہی یہ آرزو دل میں میرے جو لے
خدا کا شکر ہے جس نے مجھے یہ روز دکھلایا
تجھے معلوم ہے یہ تو میرے ہادی میرے آقا
میری اک عرض ہے تیری حضوری میں میرے پیارے
خدا کے واسطے دہلی میں پہر تشریف لے چلئے
عریضہ طول ہے میرا مگر ہے یہ خیال آیا
لہذا اب دعا پر ختم کرتا ہوں عریضہ کو
خداوندا تو اپنے فضل سے وہ دن ہمیں دکھلا
میرے ناصر امام قادیان کی جلد نصرت کر
میرے قادر جو ہیں وعدے مسیحا سے کئے تونے
دعا کر میرے حق میں بھی خدا سے ای میرے ہادی
رہیں دلشاد جتنے ہیں تیرے خدام یا حضرت

کسی سے سامنے تیرے نہ کوئی بات بن آئی
مخالف آج کرتے ہیں تیرا اقرار یکتائی
تیرے بہہ سے نہ کوئی شہری اور نہ چھوڑا کوئی صحرائی
مگر آباد ہی آئے وہ کہ جنکی موت تھی آئی
بہار بے خزاں گلزار میں اسلام کے آئی
خدا نے آپ تیری عرش پر تعریف فرمائی
تجھی کو زیب دیتی ہے میرے آقا مسیحائی
کہ ہے جنکی زمانہ میں مسلم علم و دانائی
شفیق و غمگسار و امت احمد کا شیدائی
بیان اوصاف ہوں اسکی کہاں ہے مجھ میں گویائی
مثیل ابن مریم نے جو اسکے حق میں فرمائی
اب اس تعریف سے بڑھ کر کہیگا کیا کوئی بھائی
مناظر بیمثل ہیں وہ نہیں جھوٹ ہمیں آئی
یہی ہیں وہ جنہوں نے کی ہے اسپر خامہ فرسائی
انہیں کو دیکھ کر جاتی ہے دشمن کی توانائی
انہیں سے ملہم لاہور نے بھی مار ہے کہائی
کہ جن سے آج امریکہ کو ہے پوری شناسائی
جنہوں نے آج یورپ کو ہے حق کی راہ دکھلائی
یہی وہ ہیں یہی وہ ہیں یہی ہیں جنکے مرزائی
کہ تحریروں سے اسکے عقل ہے یورپ کو اب آئی
کوئی صدیق کا ثانی کوئی فاروق کا بھائی
کبھی جلسہ میں حاضر ہوکے دیکھوں بزم آرائی
ہوا میں حاضر جلسہ میری امید بر آئی
کہ میں رہتا ہوں دہلی میں جہاں ہے سخت گمراہی
تیری سرکار ہے عالی تیرا دربار ہے شاہی
کہ ہو اتمام حجت اور مٹے سب ان کی گمراہی
کرینگے اور بھی کچھ عرض جو موجود ہیں بھائی
کہیں آمین سب ملکر جو ہیں احمد کے شیدائی
کہ ہو اسلام کا چرچا اٹھے دنیا سے بدراہی
میری ہی زندگی میں اسکی دکھلا عزت افزائی
وہ ایسے پورے کر دکھلا کہ دیکھیں ساری دنیا ہی
ہدایت پہ رہوں قایم کبھی دیکھوں نہ گمراہی
نصیب دشمنان ہیں ہو خواری و رسوائی

منم یک خادم ناچیز از خدام آنحضرت
خدارا یک نظر بر حال قاسم ہم بفرمائی

۲۸ دسمبر ۱۹۰۶ء یوم جمعہ مسجد اقصیٰ قادیان

ضروری ہدایتیں

خط وکتابت کے لئے یا روپیہ بھیجتے وقت اِن چند ہدایتون کو سب احباب ملحوظ رکہیں۔

(۱) ہر قسم کا روپیہ جس کا تعلق صدر انجمن احمدیہ سے ہے مثلاً مدرسہ یا میگزین کا یا مقبرہ یا زکوۃ یا مسکین فنڈ یا یتیم فنڈ یا رسالہ تعلیم الاسلام کا روپیہ صرف بنام محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان آنا چاہیئے اور کوپن مین یا الگ خط مین اس کی تفصیل ہونی چاہیئے۔ کہ کس شخص کی طرف سے کس مد کا روپیہ ہے۔

(۲) ہر ایک رقم کی باضابطہ رسید دفتر محاسب سے دی جاویگی اور جس شخص کو رسید دفتر کی نہ پہنچے۔ اُسے خط وکتابت کرکے دریافت کرنا چاہیئے۔

(۳) لنگر خانہ کا روپیہ حضرت اقدس کے نام آنا چاہیئے لیکن جہان اور مدات کا روپیہ ساتھ ہو۔ تو محاسب صدر انجمن احمدیہ کے نام بھیجین۔ اور تفصیل ساتھ دین۔ وہ حضرت اقدس کی خدمت مین پیش کردین گے۔

(۴) میگزین کے متعلق کل خط وکتابت مینجر یا نائب ناظم میگزین سے کرین اور کسی شخص کے نام پر خط وکتابت نہ کرین۔ لیکن مضامین میگزین کے متعلق ایڈیٹر میگزین سے خط وکتابت کرین۔

(۵) مدرسہ کے متعلق کل خط وکتابت ہیڈ ماسٹر یا نائب ناظم مدرسہ تعلیم الاسلام سے اور بورڈنگ ہوس کے متعلق سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہوس سے کرین۔

(۶) مقبرہ بہشتی کے متعلق کل خط وکتابت نائب ناظم مقبرہ بہشتی سے کرین اور ایسا ہی وصیتین وغیرہ بھی اسی کے نام بھیجین۔

(۷) چونکہ وقتاً فوقتاً عہدیداران مین تبدیلیان ہوتی رہتی ہین۔ اس لئے جو صاحب قادیان مین خط وکتابت کرتے ہین۔ ان کی اپنی سہولت جواب کے جلدی ملنے اور کام کرنے والون کی سہولت اسی مین ہے کہ دستخط کنندہ کے نام پر کبھی خط وکتابت نہ کرین بلکہ صرف عہدہ پر کرین جیسا کہ اوپر ہدایت کیگئی ہے ایک دفتر کا خط دوسرے دفتر مین چلے جانے سے یا کسی خاص آدمی کے نام پر چلا جانے سے جواب مین عموماً بہت توقف ہوجاتا ہے اور خط کے ضائع ہوجانیکا اندیشہ بھی ہے۔

المعلن محمد علی سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان

اطلاع عام

مجلس معتمدین صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سالانہ اجلاس دسمبر ۱۹۰۶ء مین قرار پایا ہے۔ کہ تمام احمدیہ انجمنون کو جہان جہان کہ بنی ہوئی ہین اطلاع دیجاوے کہ وہ مندرجہ ذیل امور کے متعلق پوری پوری اطلاع صدر انجمن احمدیہ قادیان کے پاس بھیجین۔ لہٰذا اس نوٹس کے ذریعہ تمام مقامی انجمنون کو اطلاع دیجاتی ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی انجمن کے متعلق دو ہفتہ کے اندر اندر سکرٹری صدر انجمن کے پاس ان امور کی مفصل اطلاع بھیجین۔

ا۔ تعداد ممبران۔ ب۔ نام وفرائض عہدیداران

ج۔ ممبر ہونے کی شرط۔

د۔ وصولی چندہ کس طرح ہوتی ہے اور کل رقم چندہ کس قدر ہے۔ جو سلسلہ کے مختلف مدات مین اس انجمن کی طرف سے ماہوار پیش ہوتی ہے ہر ایک مد کی الگ الگ اور کل میزان۔

ہ۔ قواعد وضوابط انجمن کیا ہین۔

و۔ اگر کوئی احمدیہ انجمن کسی ضلع مین ہے تو اور کسقدر انجمنین اس کے متعلق ہین اور اُن کے ممبرون کی تعداد کیا ہے اور آیا ان کا چندہ صدر مقام کی انجمن کے ذریعہ آتا ہے یا براہ راست۔

ز۔ انجمن نے اپنے ضلع مین احمدیون کی تعداد معلوم کرنے یا ان کو اس سلسلہ کے ہدایات اور ضروریات سے آگاہ کرنے کے لئے کیا انتظام ہُوا ہے۔

ح۔ انجمن کا جلسہ ہفتہ وار ہوتا ہے یا نہین اور اس مین اوسط حاضری ممبران کس قدر ہوتی ہے۔

ط۔ انجمن کی کوئی جایداد منقولہ یا غیر منقولہ ہے اگر ہے تو کیا کیا۔

محمد علی ۔ ۱۱ جنوری ۱۹۰۷ء

درخواست دعا۔ میان فضلدین محرر ڈاک تحصیل ظفروال احباب سے درخواست کرتے ہین کہ اُن کو اللہ تعالیٰ نیکیون پر استقامت عطا کرے اور حضرت امام کے قدمون مین عمر گذارنے کیواسطے اسباب مہیا کرے۔

(غلام احمد محرر بدر)

الملفوظ

(مرتبہ اکمل آف گولیکے)

۲۶۱۔ مرنے پر طعام کھلانا۔ مین نے عرض کیا کہ دیہات مین دستور ہے۔ شادی غمی کے موقعہ پر ایک قسم کا خرچ کرتے ہین۔ مثلاً جب کوئی چودہری مرجاوے۔ تو تمام مسیحون (؟) ودائرون ودیگر کمینون کو حصہ رسدی کچھ دیتے ہین۔ اس کی نسبت حضور کا کیا ارشاد ہے

فرمایا۔ کہ طعام جو کہلایا جاوے۔ اس کا مردہ کو ثواب پہنچ جاتا ہے۔ گو ایسا مفید نہین۔ جیسا کہ وہ اپنی زندگی مین خود کرجاتا۔

عرض کیا گیا۔ حضور وہ خرچ وغیرہ کمینون مین بطور حق الخدمت تقسیم ہوتا ہے۔

فرمایا۔ تو پہر کچھ حرج نہین۔ یہ ایک علیحدہ بات ہے کسی کی خدمت کا حق تو دیدینا چاہیئے۔

عرض کیا گیا۔ اس مین فخر وریا تو ضرور ہوتا ہے یعنی دینے والے کے دل مین یہ ہوتا ہے۔ کہ مجھے کوئی بڑا آدمی کہے۔

فرمایا۔ یہ نیت [illegible] تو پہلے ہی وہ خرچ نہین حق الخدمت ہے۔ بعض ریا شرعاً بھی جایز ہین۔ مثلاً چندہ وغیرہ۔ نماز باجماعت ادا کرنے کا جو حکم ہے۔ تو اسی لئے کہ دوسرون کو ترغیب ہو۔ غرض اظہار واخفاء کے لئے موقع ہے اصل بات یہ ہے کہ شریعت سب رسوم کو منع نہین کرتی۔ اگر ایسا ہوتا تو پہر ریل پر چڑھنا تار وڈاک کے ذریعے خبر منگوانا سب بدعت ہوجاتے

۲۶۲۔ تنبول۔ مین نے عرض کیا کہ تنبول کی نسبت حضور کا ارشاد۔

فرمایا۔ اس کا جواب بھی وہی ہے۔ اپنے بہائی کی ایک طرح کی امداد ہے

عرض کیا گیا۔ جو تنبول ڈالتے ہین۔ وہ تو اس نیت سے ڈالتے ہین کہ ہمین پانچ کے چھ روپے ملین اور پہر اسی روپیہ کو کنجرون پر خرچ کرتے ہین۔

فرمایا۔ ہمارا جواب تو اصل رسم کی نسبت ہے کہ نفس رسم پر کوئی اعتراض نہین باقی رہی نیت۔ سو آپ ہر ایک کی نیت سے کیونکر آگاہ ہوسکتے ہین یہ تو کمینہ لوگون کی باتین ہین کہ زیادہ لینے کے ارادے سے دین یا چھوٹی چھوٹی باتون کا حساب کرین ایسے شریف آدمی بھی ہین جو محض بہ تعمیل حکم تعاون وتعلقات محبت تنبول ڈالتے ہین اور بعض تو واپس لینا بھی نہین

بدر خواتین

چیچک اور مستورات

مجھے عرصہ کے بعد اس سال اپنی برادری مین رہنے کا اور قریبی رشتہ دارون کے گہرون مین جاکر اُن کے حالات دیکھنے کا موقع ملا ہے۔ ہمارے محلہ مین اب کے سال تین بچون کو چیچک کی بیماری ہوئی۔ ایک تو ان مین سے یتیم لڑکی تہی۔ جس کی والدہ کسی قدر خواندہ تہی اور دو بچے جو اور تہے ان کی والدہ ناخواندہ تہی۔ یتیم لڑکی کی والدہ مناسب علاج اس مرض کا کرتی رہی۔ مگر خدا کو شاید اس بیوہ عورت کی آزمایش منظور تہی۔ لبقول شخصیکہ ؎

مرض بڑہتا گیا جون جون دوا کی

اس مصرع کی مصداق لڑکی کی حالت ہر روز ہوتی گئی مرض بڑہتا ہوا دیکھ کر ماں کے حواس بہی باختہ ہونے لگے کبہی لڑکی کی حالت کو دیکہہ دیکہہ کر روتی۔ کبہی اس کے والد کو یاد کرکے روتی۔ کبہی اس بات پر روتی۔ کہ ہائے اس یتیم بچے کو کوئی دوا لاکر بہی دینے والا نہین ہے اور کبہی نرینہ اولاد کے نہ ہونے پر اشک بہاتی۔ اس کی اس حالت کو دیکہہ کر ہمسایہ کی عورتون کو اس پر رحم جو آیا تو اب کیا تہا۔ کوئی تو اسے ہمدردی کے ساتھ کنجکون کو کہانا کہلانا بتاتی۔ کوئی اُسے ماتا رانی کی گدہون کو دانا چرانے کی ترغیب دیتی کوئی اسے ماتا کے گہر مین جاکر متھ ٹیکنے اور دعا مانگنے کو کہتی۔ یہ خواندہ بیوی ان کی ہمدردیون کا شکریہ ادا کرتی اور خدا سے اس ابتلاء مین ثابت قدم رہنے کی دعائین مانگتی رہتی آخر خدا کی بے پایان رحمت نے جوش مارا۔ اس بیوہ کی نیم شبی دعاؤن کو پایہ قبولیت بخشا۔ لڑکے نے بلا کسی قسم کی غیر شرع فعل اختیار کرنے کے غسل صحت کیا۔ اب دوسری کی سنئے۔ ہماری ناخواندہ بہن نے ماتا رانی۔ گدہون کو اور کنجکون کو خوب پیٹ بہر بہر کر دانا اور کہانا کہلایا۔ کئی ایک نیک دل صالح اشخاص نے انہین کہلا کر بہیجا کہ گائے کا گوشت کہانے والون کے گہرون مین ہندو کی ماتا نہین آیا کرتی۔ یہ تو چیچک کی بیماری ہے۔ آپ اس کا علاج کروائین۔ مگر ناخواندگی کا جن جوان کے سر پر سوار تہا۔ اس نے ان سے بہت کچھ کروا کر چہوڑا۔ بالآخر براہ مہربانی ہندوانہ خیالات کے والدین اس چشمدید معاملہ کی چند سطور کو غور سے پڑہین۔ اور پہر للٰلہ فرقہ اناث پر رحم کرین ورنہ قیامت کے دن نہ صرف بے علم لڑکیان ہی پکڑی جاوین گی بلکہ اُن کے نامہربان والدین بہی جکڑے جاوین گے۔ مین نے آج اس مضمون مین خواندہ اور ناخواندہ مین امتیاز کرکے دکہا دیا ہے۔

اب مین اپنی خواندہ بہنون سے اس بات کی التجا کرتی ہوئی رخصت ہوتی ہون کہ بدر سوماث کے دفعیہ پر ضرور قلم اٹہاوین۔ ایڈیٹر صاحب بدر نے ازراہ مہربانی ایک کالم تو ہم کو دیا ہی ہے بہلا بُرا جس قسم کا لکہنا آتا ہو۔ ضرور لکہا کرین۔

بنت منشی غلام محمد پہلوری۔ شاہ پور کنڈی

ہمارے مہربان۔ ایک معزز دوست جو صاحب ثروت اور رئیس ہین ایک لمبے خط مین شکایت کرتے ہین کہ اخبار کی قیمت ۴ر سالیانہ کیون بڑہائی گئی ہے اور کہ اخبار مین بہت سے صفحون پر اشتہار ہوتے ہین جن کی اُجرت علیحدہ لیجاتی ہے اور اس شکایت مین اپنے ساتھ ہمارے ایک اور دوست کو بہی شامل کیا ہے مین نہایت افسوس کرتا ہون کہ اخبار کی اخراجات اور اس کی مالی حالت پر ایسے دوست بالکل نظر نہین کرتے۔ یہ بات ہرگز درست نہین کہ مضامین کے صفحون مین اشتہار درج ہوتے ہین بلکہ اکثر اشتہارات کے صفحات مین مضامین لکہے جاتے ہین۔ جس محنت کیساتھ حضرت کی تقریرین جلسہ پر لکہی گئی ہین۔ اور ان کو درست کیا گیا ہے اور ان کی خاطر اخبار مین زاید صفحے لگائے گئے ہین ہمارے معزز دوست کو بہ سبب اس کے بہی کہ ان کو جلسہ سالانہ پر قادیان آنے کی توفیق نہ ہوئی تہی۔ نہایت قدر اور عزت کی نگاہ سے دیکہنا چاہئے" نہ یہ کہ اُلٹا شکایت کا خط لکہا جاتا۔ اخبار بدر سے تا حال پروپرائیٹر نے کوئی فایدہ نہین اٹہایا بلکہ نقصان برداشت کیا ہے جس کا سبب یہ ہے کہ عمدہ کاغذ۔ زاید صفحات اور وقت پر نکالنے کے سبب خرچ زاید پڑجاتا ہے اور پہر بعض خریدار ایسے بہی ہین جو وقت پر قیمت نہین دیتے وی پی کیا جاوے تو واپس کردیتے ہین۔ خط لکہا جائے۔ تو جواب ندارد (جیسا کہ پچہلے سال اس معزز شکایت کنندہ نے بہی کیا تہا) ایسے بزرگ اگر تین روپیہ بہی بالآخر دین تو وی پی کے خرچ محررہ وغیرہ کا عوض نکالکر دفتر کے پاس ایک ہی روپیہ رہ جاتا ہے۔ مگر خدا کا شکر ہے کہ سب دوست اس قسم کے نہین لکہ محبت کیساتھ امداد کرنے والے بہی بہت ہین اور ایسے ہی دوستون کے واسطے اخبار چل رہا ہے۔ آجکل اخبارات زیادہ تر اشتہارون پر چلتے ہین ورنہ صرف قیمت خریداری پر کوئی اخبار نہین۔ سو ویسے اشتہار نہ ہم لیتے ہین اور نہ لے سکتے ہین۔ صرف دوستون

بلاد اسلامی

امیر صاحب کی تشریف آوری پشاور پر صاحب چیف کمشنر صوبہ سرحدی نے سرکاری طور پر ۱۲ ہزار روپیہ بطور نذرانہ گیارہ نفر کے سرپاسپاہ اکر امیر صاحب کی خدمت مین بہیجے۔ امیر صاحب نے رسمی طور پر نذرانہ کو قبول فرماکر تمام زر نقد بٹا دیا۔

سرحد کی خبر ہے۔ کہ یکم ماہ حال کو جوگیون کے ایک گروہ نے جو ایک سو کے قریب تہے۔ افغانی سرحد کو عبور کرکے علاقہ کرم کے موضع دلائی چینہ مین ڈاکہ مارا اور ۱۶۰ مویشی لے کر بہاگ گئے۔ (وکیل)

ٹرکی و ایران کا سرحدی تنازعہ — ٹرکی و ایران کا سرحدی تنازعہ کسی طرح طے ہونے مین نہین آتا اور تصفیہ کی کوششون کے دوران مین کبہی کبہی خطرے کے آثار ظاہر کرنے لگتا ہے۔ طرفین سے واقعکار و معاملہ فہم ارکین کی ایک کمیشن بہی بدین غرض مامور ہوئی کہ "قضیہ زمین برسر زمین" فیصل کرے اور دولتین مین کسی کی حق تلفی روا نہ رکہے مگر جب ہر ایک فریق کا دعوی دوسرے فریق کی رائے مین ناقابل تسلیم ہی ٹہرجائے اور علاقہ متنازعہ پر ہر سلطنت اپنا حق جتائے۔ تو بات کیونکر بنے۔ فریقین کے ہواخواہ ایک دوسرے کو زیادتی و ناحق کوشی کا الزام دیتے ہین اور اپنا اپنا استحقاق ثابت کرنا چاہتے ہین گمان مین سے کسی کی بات قابل تسلیم نہین ہوسکتی۔ ہان اگر دونون سلطنتین قومی فوائد کو مدنظر رکہین۔ اور علاقہ متنازعہ کی شریر آبادی کی لگائی بجہائی پر کان نہ دہرین۔ تو آج معاملہ فیصل ہوجاوے۔ (پیسہ)

چین کے مسلمان — بڑی خوشی کی بات ہے کہ نوجوان مسلمانان چین ملک کے اعلیٰ مدارس مین سول اور ملٹری خدمات کے لائق بننے کے لئے تعلیم پارہے ہین اور جسمانی قوت دلیری و وفاداری کے باعث چینی فوج کی اعلیٰ افسریان صرف مسلمانون کو ہی ملتی ہین اور روز بروز فوج مین مسلمانون کی تعداد بڑہتی جاتی ہے۔ جس سے پتہ لگتا ہے کہ گورنمنٹ کو ان کی وفاداری پر کس قدر اعتبار ہے۔ چینی مسلمان تعداد مین تو کروڑ سے زیادہ اور باعتبار قومیت تین حصون پر منقسم ہین۔ جن مین سب سے زیادہ تعداد والے اور صاحب قوت

دولنگان کے لوگ ہین۔ ان کے بعد تسارت یا کاشغر کے مسلمانون کا نمبر ہے اور سب سے آخر مین تارانجہ فرقہ کے مسلمان ہین۔ آخر الذکر دونون قومین چینی ترکستان مین سکونت رکہتی ہین۔ ان کی مادری زبان ترکی ہے لیکن یہ ترکی اس قدر تباین رکہتی ہے۔ کہ ایک دوسرے کو اپنی زبان کے علاوہ دوسری زبان سمجہنی دشوار ہے کاشغری اور تارانجی قومون کی زبانین تریب قریب یکسان ہین اور وہ باہم مبادلہ خیالات بآسانی کر لیتے ہین۔ مسلمانان چین کی تعداد قومی فرقون کے لحاظ سے حسب ذیل ہے۔

قوم دولنگان چار کروڑ پچاسی لاکہہ۔ صارت یا کاشغر والون کی قوم ایک کروڑ تارانجہ ۲۰ لاکہہ۔ جملہ ۲ کروڑ چینی ترکستان کے مسلمان خوب ترقی کر رہے ہین۔ اور اُن کی حالت جلد جلد سنبہلتی جاتی ہے۔ حال مین اونہون نے قسطنطنیہ سے لائق مدرسین بلوائے ہین اور اپنی اولاد کو علوم جدیدہ کی تعلیم دلانی شروع کر دی ہے۔ جس کے نتائج ضرور قابلقدر نکلینگے۔ اس قومی ترقی کے متعلق وصوسی یالبت براوز "کی کوششین نہایت قابل تعریف ہین۔ جو اپنی قوم کو پستی سے ابہارنے پر تلے ہوئے ہین۔

ایران کے نئے بادشاہ مغفور شاہ مظفر الدین قاجار کی وفات حسرت آیات کے روح فرسا صدمہ مین طبیعت کو یہ دریافت کر کے قدرے تسکین و طمانیت ہوتی ہے کہ شاہ کجکلاہ مرحوم نے ملک کو آئینی حکومت عطا فرمانے مین جس دانشمندی و مصلحت اندیشی و رعایا پروری کا اظہار فرمایا تہا اس کا اب یہ خوشگوار نتیجہ نکلا ہے کہ ایران اس وقت آپ کی جانشینی کے متعلق ہر قسم کے جہگڑون سے پاک نظر آتا ہے اور رعایا نے آپ کے خلف اکبر و ولیعہد گرامی قدر جناب شہزادہ مرزا محمد علی صاحب کو بے تکلف و بے تامل اپنا فرمانروا تسلیم کر لیا ہے اور وزیر اعظم سلطنت نے نوماہ رواں کو طہران کے محل شاہی مین عنان حکومت آپ کے سپرد کر کے جملہ وزراء و اماکین دولت و روساء و اعیان مملکت اور متقدر ممبران خاندان شاہی سے آپ کو بقاعدہ قدیم تہنیت دلا دی ہے جس کے بعد آپ کا استحقاق حکمرانی مسلمہ و پختہ سمجہنا چاہیئے وزیر اعظم موصوف کی یہ کارروائی بہی قرین دانش و مصلحت و قابل تحسین و آفرین ہے۔ کہ تخت نشینی کے دوسرے دن (۱۰۔ جنوری) کو اس نے دُوَل خارجہ کے جملہ قائم مقامان متعینہ دار السلطنت کو شاہ جدید کے حضور مین باریاب کرایا تاکہ وہ اپنی اپنی سلطنتون کی طرف سے شاہ مغفور کی وفات پر افسوس و ہمدردی ظاہر کرے اور شاہ جدید کو ان کی سرفرازی پر مبارکباد دی۔ اس کے بعد سازشین کرنے والون کا رہا سہا حوصلہ پست ہو جائیگا اور کسی کو چون اور چرا کی گنجائش اور دم مارنے کی مجال نہ ہوگی۔ اور اسی رسم تاج پوشی کے لئے دوم فروری آیندہ کی تاریخ کا قرار دادہی ملک کے امن و اطمینان اور وزیر اعظم کی فرزانگی پر مبنی ہے کیونکہ اس کے دوہی ہفتہ بعد محرم ہونے والا ہے۔

مہاجرین کی سکونت کی غرض سے روڈس اور اناطولی کے جزیرون مین مکانات طیار کرائے جاتے ہین (اللواء)

ترکی جہاز ران کمپنی۔ شرکت آوارہ مخصوصہ کوشش کر رہی ہے کہ اپنے جہازون کی تعداد جہان تک ممکن ہو۔ بڑہاوے اور قدیم وضع کے جہازون کو نکالکر نئی وضع اور ساخت کے عمدہ دخانی آلات سے چلنے والے جہازات بہم کرے۔ اُمید ہے کہ آئندہ موسم بہار تک وہ قابل تعریف جہاز ران کمپنی بن جاوے گی۔

عجیب حکم۔ دار السعادت کی اعلیٰ طبعی مجلس نے ایک حکم صادر کیا ہے۔ کہ جس طبیب یا دوا فروش کی دواؤن کا اشتہار اس کی تصدیق نہ حاصل کرلے وہ کسی اخبار مین شائع نکیا جائے۔ اخبارات جن کی آمدنی کا دار و مدار اشتہارات پر تہا۔ اب بالکل خالی نظر آتے ہین۔ مجلس طبی کا یہ حکم قانون آزادی تجارت کے بالکل خلاف ہے۔ اور اگر یہ کہا جاوے کہ اس طرح دہوکہ بازون کی خبر لینی مقصود ہے۔ تو کہرے کہوٹے کی پرکہہ عوام کا فرض ہے۔ اگر ان کو کوئی نقصان پہونچے تو وہ عدالت مین چارہ جوئی کر سکتے ہین۔ غرضکہ یہ حکم قابل منسوخ ہونے کے ہے۔

ترکی اور بلغاریہ۔ بلغاریہ کے نئے سفیر کسوف آفندی دار السعادت مین آ گئے ہین۔ ان کی حکومت نے اُنہین ہدایات کی ہے کہ وہ بلغاریہ کے ماتحت ریاست اور ترکی اعلیٰ حکومت کے مابین قابل اطمینان تعلقات قائم کرانے کی سعی کرین اور ہو سکے تو جانبین سے ایک دوستی کا معاہدہ ہو جانے یہ امر واضح ہے کہ باب عالی کو اپنے مرتبہ کا لحاظ رکہکر قیام امن کے سوائے اور کسی بات کی خواہش نہین۔ اس لئے اگر بلغاریہ سیدہی طرح رہے اور سرکشی کو چہوڑ دے تو اس کو ترکی حکومت کی جانب سے کوئی خطرہ نہین ہو سکتا۔

نیا فارسی اخبار۔ ایرانی قومی مجلس شورائے کے ممبرون نے اپنا ایک خاص اخبار مجلس نامی شائع کیا ہے جس کی حکومت اور قوم کے مابین رابطۂ اتحاد مستحکم کرنا ہے اور ان بدخواہان ملک کی قلعی کہولنا جو حاکم و محکوم کے مابین نااتفاقی اور بدظنی کا بیج بونا چاہتے ہین۔

قانون شورائے۔ یکم شوال کو اخبارات کے نامہ نگار طہران نے بذریعہ تار برقی خبر ارسال کی ہے۔ کہ آج کے دن قومی مجلس شورائے نے اپنا قانون اور دستور العمل جلالتمآب شاہ کجکلاہ کے حضور مین پیش کیا ہے اور ممبران مجلس اور قوم کے لوگ بڑی بے تابی سے شاہ کی منظوری کا انتظار کر رہے ہین (اللواء)

حکام کی سختی۔ ولیعہد فارس نے امام جمعہ کی تحریک سے ممبران پارلیمنٹ کا انتخاب روکنا چاہا تہا۔ مگر قوم نے امام کا گہر محاصرہ مین لے کر اپنی حسب مرضی احکام حاصل کر لئے۔

رعایت۔ ناظرین اس بات سے واقف نہین ہین کہ کتاب براہین احمدیہ کی قیمت اسکی پہلی اشاعت مین کیا تہی۔ باوجود اس قیمت کے براہین احمدیہ۔ تلاش کرنے سے بہی کہین نہ ملتی تہی۔ جب ایک شخص نے اس ضرورت کو محسوس کر کے اسی عمدہ کاغذ پر خوش خط چہپوایا ہے۔ اور قیمت صرف صہ رکہی ہے۔ لیکن آجکل اس قیمت مین بہی رعایت کی گئی ہے یعنی صرف ۱۲ آنے مین پوری براہین احمدیہ جس کے ساتہہ فہرست مضامین اور حضرت کے سوانح عمری زیادہ کئے گئے ہین مل سکتی ہے جلد کی قیمت ۱۲ اسکے علاوہ ہے جلد عمدہ بنائی گئی ہے۔ ایسا ہی کتاب درثمین جو کہ اب پہر چہپوائی گئی ہے۔ اور تمام شائع شدہ نظمین اس مین زیادہ کی گئی ہین صرف ۴ مین آجکل مل سکتی ہے جلد کی قیمت ۲ زائد ہے۔ درخواستین بنام ناظم بک ڈپو بدر اخبار قادیان ضلع گورداسپور آنی چاہئے۔

درخواست دعا۔ احباب دعا فرماوین کہ خدا تعالےٰ میری غفلتون اور سستیون کو دور کرے۔ اور دین و دنیا کے بہلائیان عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

خاکسار غلام احمد مہاجر محرر دفتر اخبار بدر

بدر صادق

۲۔ ذی الحجہ سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۷ جنوری سنہ ۱۹۰۷ء

چکڑالوی سیاح کا مباہلہ سے فرار

اخیر اکتوبر سنہ ۱۹۰۶ء میں شیخ محمد چٹو صاحب لاہوری بمعہ دو اور چکڑالویوں کے جن میں سے ایک ڈاکٹر سید محمد یوسف سیاح آف بغداد کہلاتے ہیں قادیان میں ایک روز پہونچے تھے اور اُن کے پوتے جناب حکیم محمد حسین صاحب قریشی کی زبانی یہ بات معلوم کر کے خوشی ہوئی تھی کہ شیخصاحب تحقیق حق کیواسطے یہاں آئے ہیں اور پانچ روز تک قیام فرماوینگے لیکن جب شیخصاحب کی گفتگو حضرت اقدس کے ساتھ ہوئی۔ تو معاملہ برعکس نکلا۔ شیخصاحب نے حضرت اقدس مسے آپ کے دعوے امامت کا ثبوت قرآن شریف سے پوچھا۔ حضرت نے فرمایا کہ جن دلایل سے آپنے قرآن شریف کو سچا مانا ہے۔ آپ وہ دلایل پیش کریں اور اُنہیں دلایل کے ذریعہ سے پھر میری سچائی کو پرکھ لیں۔ یہ طریق فیصلہ نہایت آسان تھا۔ کیونکہ جب کہ وحی آلہی کا سلسلہ قدیم سے چلا آتا ہے اور دنیا میں انبیاء و رُسل ہمیشہ سے چلے آئے ہیں تو جس معیار سے کوئی شخص پہلے ہزاروں انبیاء کو سچا پاتا اور مانتا ہے۔ وہ معیار اب بھی استعمال کر لینا چاہیئے۔ یہی دلیل قرآن شریف نے بھی پیش کی ہے۔ کہ ماکنت بدعا من الرسل میرا رسالت کا دعویٰ کوئی نئی بات نہیں۔ غرض یہ طریقہ فیصلہ کیواسطے بہت ہی سہل تھا مگر بابا چٹو صاحب کو بوجہ بے علمی کے اور پیرانہ سالی کے تقاضا کے سبب اس کا کوئی جواب نہ آیا اور ان کے ساتھی اور ہم جماعت سیاح صاحب درمیان میں بول اُٹھے کہ باوا صاحب کی بات آپ کو سمجھ نہیں آتی۔ (یا باوا صاحب کو آپ کی بات سمجھ میں نہیں آئی میں عرض کرتا ہوں) اور فرمانے لگے کہ قرآن شریف کو تو ہم سب مانتے ہی ہیں اب آپ قرآن شریف سے اپنے دعوے کا ثبوت پیش کریں۔ حضرت نے پھر ان کو نہایت تفصیل کے ساتھ سمجھایا کہ چونکہ قرآن شریف کو آپ الہامی کتاب مانتے ہیں اس واسطے میں اسی کو پیش کرتا ہوں تاکہ فیصلہ جلد ہو جاوے آپ وہ دلایل پیش کریں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ قرآن خدا تعالیٰ کی وحی پاک ہے، جب یہ ظاہر ہو گا کہ اس قسم کے دلایل سے کسی کا منجانب اللہ ہونا آپ مان سکتے ہیں تو پھر وہی دلایل میں اپنے دعوے کے ثبوت میں پیش کروں گا۔ بس فیصلہ قریب ہے، آپ فرمائے اس کے جواب میں سیاح صاحب لگے اِدھر اُدھر کی باتیں بنانے اور تضیع اوقات کرنے۔ معلوم نہیں کہ قرآن شریف کی ... صداقت کی کوئی دلیل اُنکو آتی تھی اور جس طرح صرف چکڑالوی کے کہنے پر حدیث کو چھوڑ دیا تھا اسی طرح صرف اس کے کہنے پر قرآن کو مان لیا ہوا تھا۔ یا تحقیق حق کا منشا ہی نہ تھا۔ غرض سیاح صاحب اس پہلو پر ہرگز نہ آئے اور باوجود حضرت کے بار بار سمجھانے کے اس طرف رُخ ہی نہ کیا اور بالآخر مباہلہ کو ایک آسان لقمہ سمجھکر تیار ہو گئے کہ میں مباہلہ کرتا ہوں حضرت نے فرمایا کہ مباہلہ کیواسطے یہ ضروری ہے کہ آپ اوّل میری ایک کتاب پڑھ لیں تاکہ آپ پر اتمام حجت ہو جاوے اور پھر مباہلہ کر لیں اس کے جواب میں پھر سیاح صاحب نے فرمایا کہ لائے میں کتاب پڑھ لیتا ہوں اور ایک دو گھنٹہ میں کتاب دیکھ ڈالوں گا حضرت نے فرمایا کہ آپ ایک دو گھنٹہ میں دیکھ ڈالیں لیکن آپکے دیکھنے کے بعد میں آپ سے چند ایک سوال کروں گا۔ جن سے معلوم ہو جاوے کہ آپنے کتاب دیکھ لی ہے اور دلایل مندرجہ کتاب کو سمجھ لیا ہے سوالات اور اُن کے جوابات کا نام سُنکر سیاح صاحب گھبرائے اور کہنے لگے کہ اگر اس طرح امتحان ہونا ہے تب تو میں تین دن میں دیکھ سکوں گا اور عذر کیا کہ مجھے تو آج ہی واپس جانا ہے۔ جس کے جواب میں ان کو بہت سمجھایا گیا اور ہر طرح سے اُن کی خاطرداری اور مہمان نوازی کے لوازمات بہم پہنچانے کا وعدہ دیا گیا لیکن سیاح صاحب اور اُن کے ساتھی نے ایک نہ مانی اور یا تو یہ سنتے تھے کہ کئی روز یہاں ٹھہریں گے اور یا فوراً روانگی کی خبر سننے میں آئی۔ کتاب حقیقۃ الوحی جو ان کو پڑھنے کے واسطے دینی تھی وہ ہنوز شائع نہ ہوئی تھی اور اس واسطے ان کو دی نہ جا سکتی تھی۔ آخر یہ قرار پایا کہ کتاب بعد اشاعت سیاح صاحب کے پاس لاہور بھیجی جاویگی۔ وہ اُس جگہ بغور مطالعہ کر کے یہاں تشریف لاویں اور بعد امتحان دینے کے مباہلہ کریں چنانچہ اُسی دن وہ واپس چلے گئے۔ لیکن چونکہ بعد میں ایسے ضروری اُمور پیش آئے کہ کتاب کی اشاعت نہ ہو سکی اس واسطے سیاح صاحب کو ان کے خط کے جواب میں حضرت اقدس نے لکھدیا کہ کتاب کی سردست اشاعت نہیں ہو سکتی آپ یہاں تشریف لے آویں اور کتاب دیکھ لیں اور پھر چاہیں تو مباہلہ کر لیں اس خط کا جواب تو سیاح صاحب نے اب تک کچھ نہیں دیا اور نہ اُن کے رفیق شیخ محمد چٹو صاحب نے کچھ لکھا ہے لیکن اپنے ماہوار رسالہ میں اصل واقعات کو چھپا کر کچھ کی کچھ بے ہودہ باتیں لکھتے ہیں اور اخیر میں یہ لکھا ہے کہ مرزا صاحب نے کتاب بھیجنے کا وعدہ ایفاء نہیں کیا۔

اگرچہ رسالہ کا مضمون شیخ محمد چٹو کی طرف منسوب کیا جاتا ہے لیکن شیخصاحب کے نوشت و خواند اُردو فارسی سے بے بہرہ ہونے کے سبب ظاہر ہے کہ یہ مضامین کسی اور کے لکھے ہوئے ہیں پھر بھی شیخصاحب جو کچھ اس میں لکھا جاتا ہے اس کے سبب سے ذمہ وار ہیں اور ہم نہایت افسوس کرتے ہیں کہ اہل قرآن والذکر ہونے کا دعویٰ کر کے اس قدر خیانت سے کام لیا گیا ہے۔ کیا سیاح صاحب کو معرفت شیخ محمد چٹو صاحب خط نہ لکھا گیا تھا کہ وہ یہاں آجاویں۔ انہوں نے کیوں اس خط کا اپنے مضمون میں ذکر نہ کیا۔ کیا اُن کے نزدیک کتاب کا دیکھنا مباہلہ سے پہلے ضروری نہیں۔ اللہ تعالےٰ کے رسول خدا کی سنت اور احکام سے آگاہ ہوتے ہیں وہ کوئی کام خلاف طریق شریعت نہیں کرتے۔ عذاب ہمیشہ حجۃ اللہ کے پورا ہونے کے بعد آتا ہے مکہ میں آنحضرت صلعم اتنی مدت رہے مگر کفار پر کوئی عذاب نہ آیا۔ اُلٹا مسلمانوں کو دُکھ ملتا رہا لیکن جب حجت پوری ہو گئی تو پھر کفار ہلاک ہوئے۔ قرآن شریف کی آیات بینات بعد ماجاءک من العلم۔ اور احاطت بہ خطیئتہ پر غور کرو اور دیکھو کہ ان کا کیا مطلب ہے کیا پورا علم حاصل ہونے سے پہلے ہی مباہلہ جائز ہو سکتا ہے حضرت فرماتے ہیں کہ "ہم تو اب بھی ہر وقت مباہلہ کے واسطے تیار ہیں۔ سیاح صاحب یہاں آجاویں کتاب پڑھ لیں اُن کی مہمانداری ہمارے ذمہ ہو گی بعد کتاب پڑھنے کے وہ مقررہ امتحان دیویں اور اس کے علاوہ ہم ایک دو گھنٹہ زبانی تقریر کر کے بھی اپنے دعویٰ کو پیش کر دیں گے اور اس کے دلایل بیان کر دینگے اِس کے بعد وہ چاہیں تو مباہلہ کر لیں۔ خدا تعالےٰ خود فیصلہ کر دیگا۔ لیکن اب اگر اس بات کو نہ مانا جاوے اور خواہ مخواہ کذب کے ساتھ یہ کہا جاوے کہ انہوں نے مباہلہ سے گریز کیا ہے تو ہم یہی کہتے ہیں کہ لعنت اللہ علی الکاذبین۔ خدا تعالیٰ خود دلوں کے راز جانتا ہے وہ خود فیصلہ کر دیگا۔" پہلے بھی حضرت نے مباہلہ سے گریز نہیں کیا بلکہ وہ خود ہی فوراً واپس چلے گئے اور باوجود اصرار کے دو چار دن ٹھہرنا نہ چاہا اور پھر باوجود بلانے کے نہ آئے اگر اس پر بھی نہ سمجھے تو پھر ان سے خدا سمجھے +

جلسہ حضرت مسیح کی دوسری تقریر

(جوکہ آپ نے ۲۷ دسمبر ۱۹۰۶ء مسجد اقصیٰ مین کی)

ابتدار مین نے کل جو کچھ بیان تھا ۔ اُس کی تکمیل بسبب بیماری کے نہ ہوسکی ۔ اس واسطے جو باقی مناسب بیان ہے ۔ وہ آج کیا جاتا ہے ۔

مصائب اللہ تعالےٰ نے یہ سلسلہ اس واسطے قائم کیا ہے کہ لوگ نئے طور پر اس کی ہستی پر ایمان اور یقین حاصل کرین ۔ اور اس سلسلہ پر مخالفین کی طرف سے قسما قسم کے مصائب پڑتے ہین ۔ اور اس مین داخل ہونے والے دکھ دئے جاتے ہین اور یہ ایذا رسانی صرف بیرونی لوگون کی طرف سے نہین ہے ۔ جو غیر مذاہب کے لوگ ہین ۔ بلکہ اندرونی لوگون کی طرف سے بھی جو کہ مسلمان کہلاتے ہین ۔ ہم دکھ دئیے جاتے ہین اور وہ لوگ ہماری مخالفت مین کوئی بات چھوڑ نہین سکتے ۔

امن کی گورنمنٹ لیکن اگر ان مصائب کا مقابلہ پہلے زمانہ کے لوگون پر جو مصائب آئے ان کے ساتھ کیا جاوے تو یہ کچھ چیز نہین ۔ پہلے لوگ حالت غربت مین اپنے ایمان اور دین کی خاطر قتل کئے جاتے تھے ۔ اور ہر طرح کی جسمانی ایذا رسانی ان کو ہوتی تھی ۔ جس کے عوض مین اب صرف زبانی ایذا رسانی ہے ۔ جو کچھ چیز نہین ۔ یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل اور احسان ہم پر ہے ۔ جس کا شکریہ ہم ادا نہین کر سکتے ۔ کہ اس نے ہم کو ایک ایسی **گورنمنٹ** کے ماتحت رکھا ۔ جو ان معاملات مین پاک خیال رکھتی ہے ہر ایک کو اس کے مذہبی امور مین پوری آزادی حاصل ہے ہمارے مخالف اپنے اندرونی جوشون کی وجہ سے دانت پیستے رہتے ہین ۔ مگر کچھ کر نہین سکتے ۔ مین اس بات کو یاد کر کے ہمیشہ ہزار ہا شکر کرتا ہون ۔ خدا تعالےٰ کیسا حکیم اور رحیم ہے ۔ کہ جب اس نے ایسے وقت مین کہ اسلام پر ہر طرف سے مصائب وارد ہو رہے ہین ۔ اسلام کی تائید مین ایک سلسلہ قائم کرنے کا ارادہ کیا ۔ تو اس کے ظاہر کرنے سے پہلے ایسا بندوبست کیا کہ اس ملک مین ایک **امن پسند گورنمنٹ** قائم کر دی ۔ مین یہ بات ریاکاری سے نہین کہتا ہون

شخص منافق ہوتا ہے ۔ جو کسی بات پر پورا ایمان نہ رکھتا ہو اور اس کو ظاہر کرے ۔ بلکہ مین خود اپنی زندگی کا مشاہدہ اور تجربہ پیش کرتا ہون ۔ پچیس [۲۵] سال سے زائد ہوئے کہ اس سلسلہ کی اشاعت امن اور آرام کے ساتھ ہو رہی ہے ۔ اسی گورنمنٹ کے ملک مین مین نے سولہ ہزار اشتہار انگریزی مین جو دعوت اسلام کے واسطے تھے شائع کئے ہین ۔ یورپ کے تمام معززین کو وہ اشتہار بھیجے ہین ۔ خود ملکہ معظمہ کو دعوت اسلام کی ہے ۔ مگر ان باتون پر گورنمنٹ نے کوئی غصہ ظاہر نہین کیا ۔ نہ کوئی ناراضگی دکھائی ہے ۔ بلکہ مین نے سُنا ہے کہ ملکہ معظمہ کو دعوت اسلام کی جو کتاب لکھی گئی تھی اس کا ایک نسخہ بذریعہ تار کے منگوایا گیا تھا ۔ یہ اللہ تعالےٰ کا کیسا فضل اور احسان ہے کہ مقاصد دینی کی اشاعت کے واسطے اُس نے ہم کو ایک ایسی جگہ دی ہے جس کی نظیر تمام روئے زمین پر اس لحاظ سے نہین مل سکتی خام خیال لوگ کہین گے کہ یہ گورنمنٹ کی ستائش خوشامدانہ کرتے ہین ۔ مگر یہ غلطی ہے ۔ مین حلفاً اور ایماناً کہتا ہون کہ جو امن دینی امور مین اس جگہ حاصل ہے ۔ وہ مکہ مین بھی نہین ۔ جو دین کا گھر کہلاتا ہے ۔ مگر وہ چار خون روز ہو جاتے ہین اور کوئی پوچھنے والا نہین ۔ یہی حال آجکل مدینہ مین ہے ۔ سلطنت روم مین بھی وہ امن حاصل نہین ۔ جو گورنمنٹ انگریزی کے ماتحت ہم کو ہندوستان مین حاصل ہے ۔ پھر کیا اگر ہم کابل مین ہوتے تو اُس جگہ ہم کو امن حاصل ہو سکتا ہے جہان ہمارے دو معزز دوست صرف اس وجہ سے قتل کئے جا چکے ہین ۔ کہ وہ میرے عقائد مخالفت جہاد اور انکار آمد خونی مہدی وغیرہ کے قائل تھے ۔ حالانکہ صاحبزادہ مولوی سید عبد اللطیف صاحب شہید مرحوم بہت ہی خاموش رہنے والے اور کم گفتگو کرنے والے آدمی تھے اور ملک مین نہایت معزز تھے اور ہزارون آدمی ان کے مرید تھے اور دربار کابل مین ان کی بڑی عزت تھی کسی خود غرض نے امیر کابل کو جا کر کہا کہ یہ جہاد کے مخالف ہین ۔ پس وہ خلاف عقائد کے سبب سے پکڑے گئے اور نہایت بے رحمی کے ساتھ قتل کئے گئے ۔ سخت سے سخت دل بھی مقابلہ کے وقت اس بات کو مدنظر رکھ لیتا ہے ۔ کہ ایسی سختی نہ کرے آسمان کے نیچے یہ ایک بڑا ظلم اور تعدی ہوئی ہے

اُس کے بالمقابل دیکھو کہ ہم پچیس تیس [۳۰] سال سے نہایت امن کے ساتھ اپنی کارروائی کر رہے ہین ۔ عیسائیون کے مذہب کا ابطال کرتے ہین ۔ کفارہ اور تثلیث کی تردید مین اشتہارات اور کتب مین شائع کرتے ہین ۔ مگر کوئی وارنٹ ہم پر نہین ہوتا ۔ یہ **گورنمنٹ کی پُر امن حکومت** کے ماتحت رہنے کا نتیجہ ہے ۔ خدا تعالیٰ جس پر احسان کرتا ہے ۔ اور اُس کو اتنی بڑی سلطنت اور غیر قومون پر حکومت عطا کرتا ہے ۔ تو اس مین عمدہ صفات بھی رکھ دیتا ہے ۔ مذہبی معاملہ مین اگر ہمارا مقدمہ کسی پادری کے ساتھ بھی ہو ۔ تب بھی گورنمنٹ پادری کا لحاظ کر کے بے جا کارروائی نہین کرتی ۔ بلکہ ایسے موقعہ پر اور بھی زیادہ انصاف کو مدنظر رکھا جاتا ہے ۔ اس گورنمنٹ کا انصاف ایسا ہے ۔ کہ ایک جنٹلمین پادری نے مجھ پر اقدام قتل کا مقدمہ کیا تھا ۔ اگر گورنمنٹ کا دل مجھ سے دُکھا ہوا ہوتا ۔ تو ایسے وقت مین مجھے سخت سے سخت سزا دی جا سکتی تھی ۔ مگر ڈپٹی کمشنر نے میری عزت کی اور نرمی کے ساتھ گفتگو کی اور مجھے کرسی دی ۔ بلکہ مین نے سُنا ہے ۔ کہ اُس کے پاس میرے برخلاف سفارشین کی گئین ۔ تو اس نے جواب دیا ۔ کہ مجھ سے ایسی بدذاتی نہین ہو سکتی کہ مین ایک شریف آدمی کو بے گناہ سزا دون ۔ پس اُس نے مجھے عزت کے ساتھ بری کیا اور عدالت مین مجھے مبارکباد کہی ۔ مین دیکھتا ہون ۔ کہ اس گورنمنٹ کے مدبرین ایسی عمدہ عادات رکھتے ہین ۔ اگر یہ خوبیان ان مین نہ ہوتین تو خدا تعالیٰ ان کو غیر قومون پر اس قدر فتوحات کس طرح دیتا ۔ اور ان کو ایسی اقبال مندی کیون کر حاصل ہوتی ۔ اگر یہ گورنمنٹ آج نکل جاوے ۔ تو یہ لوگ آپس مین ایک دوسرے کو کاٹ ڈالین ۔ یہ گورنمنٹ ہمارے درمیان **ثالث بالخیر** ہے ۔ جو جھگڑون سے سب کو بچاتی ہے ذرا سوچے کیا ہمارا گذارا کسی اور گورنمنٹ کے ماتحت ہو سکتا ہے ۔ دوسرے ملکون مین لوگ جاہل کالانعام ہین ذرا ذرا سے اختلاف مذہبی پر ایک دوسرے کو قتل کر دیتے ہین ۔ یہان دن رات عیسائیت پر حملہ کیا جاتا ہے ۔ ہندو مذہب پر حملہ کیا جاتا ہے اور اپنے مذہبی عقائد ایک دوسرے پر ظاہر کئے جاتے ہین ۔ مگر گورنمنٹ کو اس کے ساتھ کوئی دخل تعلق نہین ۔ خدا تعالےٰ کے فضلون اور نشانون مین سے ایک یہ ہے ۔ خدا تعالےٰ نے جس درخت کو نشو و نما دینا چاہا ۔ اس کو اچھی زمین مین لگایا ۔ اگر وہ اس کا

ستیاناس کرنا چاہتا - توتو اُس کو بری زمین مین لگاتا جہان کہ وہ پامل ہوجاتا - ہمارے سلسلہ کے درخت کو خدا نے ایک اچھی زمین مین لگایا ہے -

گورنمنٹ کا شکریہ واجب

اس قدر احسانات پر گورنمنٹ انگریزی کا شکریہ ضروری ہے - ھل جزاء الاحسان الا الاحسان - گورنمنٹ کا شکریہ ہے - کہ ہم پر مخالفین جو حملہ کرتے ہین - ہم ان کا جواب دیسکتے ہین اور ان کی نیش زنی اور ایذا رسانی سے بھی محفوظ رہتے ہین - یہ ایک بڑا احسان ہے - احسان تو ایسی چیز ہے - کہ ایک کتے کو بھی اگر روٹی کا ٹکڑا ڈالا جاوے - تو وہ یاد رکہتا ہے اور پہر اس کو مارین - تب وہ زخمی نہین کرتا - افسوس ہے اُس شخص پر جو کتے کے برابر بھی خلق نہین رکہتا -

ایسے ملانوں سے نفرت

مین اپنی جماعت کو تاکید کرتا ہون کہ وہ سفلہ مزاج تنگ ظرف ملان جو ناحق کے خون کر کے خوش ہوتے ہین اور غازی بنتے ہین - اُن سے قطعی نفرت کرو - اور ان کے کام کو حقارت کی نگاہ سے دیکہو اور گورنمنٹ کا شکریہ ادا کرو اور اس کی قدر کرو - کیونکہ خدا تعالےٰ کے احسانات مین سے ایک یہ احسان ہے -

انتخاب پنجاب

گورنمنٹ کے شکریہ کے اظہار کے بعد مین تمہین یہ بتلانا چاہتا ہون - کہ خدا تعالےٰ نے اس سلسلہ کے ابتداء کیواسطے اور اس کے قیام کے لئے اس سرزمین پنجاب کو کیون پسند کیا - بلحاظ مذہبی آزادی کے تو تمام برٹش انڈیا برابر ہے لیکن خدا تعالےٰ نے پنجاب کو اس واسطے پسند کیا کہ یہ نرم زمین ہے - حق کی قبولیت کا مادہ پنجاب مین سب سے بڑھ کر آیا - ہم کئی مرتبہ ہندوستان کے بعض مقامات مین اور دہلی مین گئے - لیکن جیسا کہ پنجاب کے لوگون نے ہم کو قبول کیا ایسا اور کسی نے نہین کیا اور جگہ کے لوگون کے سامنے قرآن پیش کیا گیا - حدیث پیش کی گئی نشانات دکہائے گئے - مگر انہون نے کسی کی بہی پرواہ نہین کی - یہ خدا تعالےٰ کا فضل ہے کہ اُس نے اس ملک مین یہ سلسلہ قائم کیا ہے - اس لحاظ سے بھی اس فضل کیواسطے اس سرزمین کا حق تہا کہ انگریزون کی پرامن سلطنت سے پہلے چالیس پچاس سال تک اس علاقہ مین سکھون کے مظالم سے اسلام نے ایک سخت

دار الظلم

رنج کہایا تھا - میری عمر اُس وقت پانچ سال کی ہوگی جب سکھون کا یہان راج تھا - مگر ہم اس بات کی گواہی رویت کی رکھتے ہین - کہ سکہا شاہی مذہب اسلام کیواسطے ایک بہاری بلا تہی - بہت سے لوگ اس بات سے واقف ہون گے کہ سکھون کے زمانہ مین اگر کوئی مسلمان مسجد کے اندر اذان کہدیتا تہا - تو اس کی سزا قتل سے کم نہ ہوتی تہی دیکہو ہندو لوگ سنکھ بجاتے ہین ہم کبھی مزاحم نہین ہوتے - لیکن اذان کے کہنے پر ایک مسلمان مصیبت کے نیچے آجاتا تہا - یہ مکان جس مین اس وقت مین بیٹھا ہون - یہ سکھون کے زمانہ مین ان کا دارالحکومت نہین بلکہ دارالظلم تہا - اس جگہ ان کی عدالت لگا کرتی تہی - مگر مین کیا کہون کہ ان کی عدالتین کیسی ہوا کرتی تہین - کوئی مسلمان اپنی مسجد مین اذان ایسی کہہ نہ سکتا تھا - جس کا آواز مسجد کی چار دیواری سے باہر جاسکے - ابتدا مین انگریزون کا دخل پنجاب پر ہوا اور ہنوز لوگون کو عام خبر نہ تہی - اور

حکومت برطانیہ کی پہلی برکت

کاردار وہی پرانے تھے اور مقام عدالت بھی وہی تھے - کہ ایک مسلمان سپاہی باہر سے یہان قادیان مین آیا - اور ایک مسجد مین نماز پڑھنے گیا تو اُس نے دیکہا کہ مسجد کے اندر ملان آہستہ آہستہ اذان کہتا ہے - اس سپاہی کو حکومت انگریزی کے دخل کی خبر تہی - اُس نے مؤذن کو کہا کہ بلند آواز سے اذان کہو - ایسی بانگ تو کیون دیتا ہے جو تیرے ہی تک محدود رہے - اس نے کہا اگر مین بلند آواز سے بانگ دونگا - تو ابہی مجہے سولی دیا جاویگا - اور پہانسی پر چڑہایا جاویگا - اس واسطے مین ایسا نہین کرسکتا - سپاہی نے کہا کہ کچہہ پرواہ نہین مین ذمہ وار ہون تو کوٹھے پر چڑہکر اذان دے اُس نے دوبارہ اذان دی مگر ڈرتے ہوئے - اور آہستہ آہستہ - تب سپاہی نے اُسے کہا کہ تو مت ڈر اور پورے زور سے اذان کہدے - سپاہی کے اس قدر اصرار پر جب کہ اُس نے بلند آواز سے اذان کہنی شروع کی - تو ارد گرد کے تمام برہمن اور دیگر مشرکین جمع ہوگئے اور دوڑے ہوئے اس جگہ کے کاردار کے پاس آئے اور فریاد مچائی کہ بڑا ظلم ہوا کہ ملان نے باآواز بلند بانگ دیدی ہے - جس سے آٹے بہرشٹ ہوگئے ہین اور ہمارے کپڑے بہرشٹ ہوگئے اور ہماری زمین بہرشٹ ہوگئی ہے اور ہمارے مکان بہرشٹ ہوگئے ہین - کاردار نے حکمدیا کہ اس ملان کو فوراً پکڑ لاؤ تاکہ اس کو واجبی سزا دیجاوے - چنانچہ وہ پکڑا آیا - تو اس کے پیچھے پیچھے وہ نیک بخت سپاہی بہی چلا آیا - کاردار نے موذن سے پوچہا کہ کیا تو نے بلند آواز سے اذان کہی ہے؟ موذن نے ہنوز جواب نہ دیا تہا کہ وہ سپاہی آگے بڑہا اور کہا کہ اس نے بانگ نہین دی مین نے دی ہے - کاردار بہی اندہی اندر اس حقیقت سے آگاہ ہوچکا تہا کہ راج بدل گیا ہے اور سکہا شاہی ظلم کا زمانہ نہین رہا - اُس نے برہمنون کو مخاطب کر کے کہا کہ کیون بے فائدہ شور مچاتے ہو جاؤ - چُپ چاپ اپنے گہرون مین بیٹھو - تم اذان پر کیا کہتے ہو - لاہور مین تو گائین[1] ہورہی ہین - یہ گورنمنٹ انگریزی کی پہلی برکت تھی جو کہ ہم کو حاصل ہوئی تھی - کیونکہ بانگ دعوت اسلام کا ایک طریقہ ہے جو مختصر الفاظ مین بیان کیا جاتا ہے - اس کے یہی معنے ہین کہ آؤ لوگو! تم توحید کو اختیار کرو - اور مسلمان ہو جاؤ - ایسا ہی ایک مقدمہ ہوشیارپور مین ایک انگریز کے سامنے ہوا تہا - کیونکہ سکھون کے زمانہ کے بلے ہوئے ہندو برہمن بانگ کے جانی دشمن ہر جگہ

بانگ پر مقدمہ

ہو رہے تھے اور ابتدائے حکومت انگریزی کے وقت ایسے مقدمات بہت سے ہوئے تہے - جب ابتدا مین انگریزون کی عملداری شروع ہوئی - تو ایک جگہ ایک مسلمان نے مسجد مین بلند آواز سے اذان کہنے پر تمام پنڈت برہمن جمع ہوئے اور فریاد کرتے ہوئے مجسٹریٹ ضلع کے پاس پہنچے - جو کہ انگریز تہا اور اُس کے سامنے شکایت کی کہ ہم پر بڑا سخت ظلم ہوا ہے کہ ایک مسلمان نے بانگ دی ہے اور اس بانگ نے سخت نقصان کیا ہے - کیونکہ اُس سے ہماری چیزین بہرشٹ ہوگئی ہین - نہ آٹے گوندہے ہوئے پکانے کے کام کے رہے نہ روٹیان پکی ہوئی کہانے کے لائق رہین نہ کپڑا پہننے کے قابل رہا - گہر کے سب برتن بہرشٹ ہوگئے - مجسٹریٹ دانا تہا - اُس نے کہا کہ وہ بڑی پُرتاثیر

[1] یعنی گائے بہی ذبح ہورہی ہے جو ایک سخت جرم قرار دیا جاتا تہا - ایڈیٹر

مؤذن معلوم ہوتی ہے۔ اُس موذن کو فوراً بلایا۔ چنانچہ وہ موذن طلب کیا گیا اور مجسٹریٹ کے سامنے حاضر ہوا - ایک طرف غریب موذن اکیلا کہڑا تہا اور دوسری طرف پنڈتوں - برہمنوں اور کہتریوں کے گروہ کے گروہ داویلا کرتے ہوئے جمع ہوئے - انگریز نے اس موذن کو کہا کہ ہم تمہاری اذان سننا چاہتے ہیں - تم ہمارے سامنے اسی طرح اذان کہو - چنانچہ اس نے اذان کہی صاحب نے کہا اس اذان سے تو کوئی ایسی بات معلوم نہیں ہوتی - اور ہندوؤں کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ کیا اس ملان نے اسی طرح اذان بانگ دی تہی - اس پر سب برہمن اور ان کے ساتھی چیخ چلا اُٹھے - کہ نہیں حضور وہ بانگ تو بلند آواز سے تہی - تب مجسٹریٹ نے کہا کہ تم نے یہ بانگ بہت آہستہ کہی ہے تم بلند آواز سے بانگ کہو - تب اُس نے بہت بلند آواز سے بانگ کہی جس کو مجسٹریٹ نہایت غور سے سنتا رہا اور بعد ختم ہونے کے تعجب کے ساتھ اپنے سررشتہ دار کی طرف مونہہ کر کے کہنے لگا کہ اس بانگ سے تو ہمارا کچہہ بہرشٹ نہیں ہوا کیا تم پر کوئی ایسا اثر ہوا ہے - کہ تمہاری کوئی چیز بہرشٹ ہو گئی ہو - سررشتہ دار ہنسا اور کہا کہ کچہہ نہیں - تب مجسٹریٹ نے کہا کہ یہ پنڈت شریر معلوم ہوتے ہیں ان سب کے مچلکے لئے جاویں اور اگر آئندہ کوئی ایسی شرارت کریں - تو ان کو سزا دی جاوے اب خیال کرو کہ **انگریزوں کا قدم کس قدر مبارک ہے** - اور اُن کے زمانہ میں اسلام کو کس قدر ترقیات حاصل ہوئی ہیں -

برکات سلطنت برطانیہ

سکہوں کے زمانہ کا ایک شخص کے شاہ نام ذکر کیا کرتا تہا کہ اس کو مرشد صحیح بخاری کی زیارت کی خواہش رہا کرتی تہا کہ اس کی شکل دیکہہ سکے اور پانچوقت نمازوں میں دعا کرتا تہا اور پہر نا امید ہو کر رو پڑتا تہا کہ مجہے سکہوں کے زمانہ میں کہاں سے مل سکتی ہے - اب وہی صحیح بخاری ہے کہ تین چار روپے میں مل سکتی ہے - مطبع اور ریل اور ڈاک کے ذریعہ سے کتابوں کے خزانے نکل آئے ہیں - اس وقت ملاؤں کے پاس کنز قدوری کے سوائے کچہہ نہ ہوتا تہا - اسلام کی ترقی کے واسطے اس گورنمنٹ کا قدم ایک ارہاص ہے - کسی امر کے ظہور سے پہلے اس کا مقدمہ اور پیش خیمہ ہوتا ہے - انگریزوں کا آنا اسلام کی ترقی کا مقدمہ ہے - بہت سے علامات ظاہر ہو گئے ہیں سب سے اول اذان کی اجازت ہو گئی پہر نمازوں کی ادائگی میں کوئی مزاحمت نہیں رہی وہ گائے جس کے واسطے ہزاروں مسلمانوں کے خون ہوتے تہے وہ خود ذبح ہو رہی ہے - ایک دفعہ گائے کے ذبح کرنے کے شبہ میں ایک جگہ سات ہزار مسلمان قتل کئے گئے تہے

حیوان کی خاطر انسان پر ظلم

ایک دفعہ بٹالہ میں بہنڈاریوں کی حکومت تہی - اس زمانہ میں ایک سید نیک بخت سپاہی شام کے وقت بازار میں جا رہا تہا کہ پیچہے سے گائیوں کا ایک ریوڑ آگیا - جس کو دیکہہ کر وہ ایک دیوار کے ساتہہ کہڑا ہو گیا کہ وہ گذر لے تو پہر اپنا راستہ لے - اتفاق سے ایک گائے اس کے قریب آگئی کہ اس کو گرا دے اُس نے اپنی تلوار کی نیام سے اس کو پرے ہٹایا نیام کی نوک کچہہ پہٹی ہوئی تہی اور اس میں سے تلوار کی نوک سے گائے کے چمڑے پر ایک خفیف سی خراش ہو گئی - جس پر کسی برہمن کی نظر پڑ گئی - بس پہر کیا تہا - فوراً اس کو پکڑ کر کاردار کے پاس لے گئے اور کاردار نے نہایت ظلم کے ساتھ اس غریب کا ہاتھ کٹوا دیا - اسلام نے سکہوں کی سلطنت سے اتنے صدمے اُٹھائے تھے کہ اگر اب اس نعمت کا انکار کریں تو خدا کا انکار ہوگا - کیونکہ خدا ہی نے یہ نعمت بہیجی ہے اور ہمارے واسطے ایسا امن کر دیا ہے کہ ہم جس طرح سے چاہیں وعظ کریں - خدا تعالیٰ کی عبادت کریں - اپنے دین کی اشاعت کریں - کوئی مزاحمت کرنیوالا نہیں یہ ایک نعمت ہے مگر مسلمانوں نے نہ تو اس شکرگذاری

مسلمانوں کی ناشکرگزاری

کا حق ادا کیا ہے اور نہ اس امن کا حق ادا کیا گیا ہے جو کہ ان کو حاصل ہے اس قدر امن پاکر تو مسلمانوں کو لازم تہا کہ اب بہی زیادہ دین کی طرف توجہ کرتے لیکن برخلاف اس کے اب تو مساجد بہی خالی پڑی ہیں پہلے تو یہ شکایت تہی کہ سکہہ اذان نہیں کہنے دیتے اور اب یہ ہے کہ اذان کی طرف کوئی توجہ نہیں کرتا - دنیا کے جھگڑوں میں اور ناگفتنی عیبوں میں ایسے مبتلا ہوئے ہیں کہ دین کو بالکل بہول ہی گئے ہیں - چاہیئے تھا کہ نیکی میں ترقی کرتے نہ کہ بدی میں - امن کی حالت میں انسان کو اختیار ہوتا ہے - کہ خواہ مساجد کو آباد کرے اور خواہ قمار خانے کو - لیکن افسوس ہے کہ مسلمان نیکی کی طرف نہیں جھکے اور اُنھوں نے بدی کو اختیار کیا ہے لیکن **ہماری جماعت** کو چاہیئے - کہ وہ ایسا نہ کرے بلکہ اس امر کی قدردانی کرے - اسی واسطے خدا نے اُس کو پنجاب میں قائم کیا ہے

پنجاب کی مشابہت عرب کے زمانہ جاہلیت کے ساتھ

سکہوں کے زمانہ پنجاب کی حالت بلحاظ جہالت اور بے دینی کے ایسی ہی تہی جیسے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے پہلے عرب کے ملک کی حالت تہی - جس کو زمانہ جاہلیت کا عرب کہتے ہیں - جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے پہلے قریش کی حالت بہت وحشیانہ تہی وہی حالت اس ملک کے لوگوں میں ہو رہی تہی - انسانی فطرت کا ایسا تنزل ہو گیا تہا کہ قریب تہا کہ جانوروں کی طرح ہو جاویں - اسلام کا صرف نام باقی رہ گیا تہا - ورنہ یہاں تک نوبت پہنچ چکی تہی کہ بعض مسلمانوں نے سکہوں کی طرح کچہیں پہن لی تہیں اور بعض تو سکہہ بن گئے تہے اس لحاظ سے بہی یہی ملک حق رکہتا تہا کہ آخری زمانہ کا مسیح اور مہدی اس میں پیدا ہو - جیسا کہ عرب کا ملک اپنے زمانہ میں تمام دنیا سے بڑھکر وحشیانہ حالت میں ہونے کے سبب اس قابل ہوا تہا کہ آخری نبی اس میں پیدا ہو تاکہ سب سے بڑی وحشی قوم کو سب سے بڑہکر مہذب بنا کر ایک معجزہ ظاہر کرے - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے پہلے عرب کی حالت نہایت ہی ردی ہو چکی تہی - ہر ایک قسم کی بے قیدی اور شرارت اور بدکاری ان میں پائی جاتی تہی - شرابیں پیتے تہے - زنا کرتے تہے - جوا کھیلتے تہے اور کسی قسم کے جُرم کو معصیت نہیں سمجہتے تھے - خدا تعالے نے قرآن شریف میں بہی اُن کے مفاسد کا ذکر کیا ہے - جتنی متفرق بدیاں مختلف زمانوں میں دنیا میں ہوتی رہی ہیں آدم سے لے کر اخیر زمانہ تک وہ سب مجموعی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پائی جاتی تھیں - وہ ایک نہایت ہی تاریک زمانہ تہا - جب کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا آفتاب نبوت نکلا اور اُس نے دنیا کو روشن کیا اُس زمانہ کی تاریکی اور اس کے بعد کی روشنی خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت نبوت کے واسطے ایک کافی دلیل تہی جب دنیا میں ہر طرف موت ہی موت نظر آوے - تو عادت اللہ اس طرح جاری ہے - کہ ایسے وقت میں کوئی نہ کوئی علاج

بھی نکل آتا ہے۔ فطرت انسانی میں یہ بات داخل ہے کہ ایسے وقت میں مصلح ضرور پیدا ہو جاتا ہے۔ عرب کی جو وحشیانہ حالت اُس زمانہ میں تھی۔ اس کا پتہ اس وقت کی کتابوں کے پڑھنے سے لگ سکتا ہے۔ یہ خدا تعالےٰ کے رحم کا تقاضا تھا کہ ایسے وقت میں خاتم النبین کو پیدا کیا۔ مسلمانوں کے واسطے یہ ایک فخر کی بات ہے کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حقانیت پر جو

طبیب رُوحانی

دلائل زبردست ہیں۔ اُن میں سے ایک یہ دلیل بھی ہے کیونکہ جب ایک طبیب ایسے وقت میں آوے کہ لوگ مختلف قسم کی بیماریوں میں گرفتار ہوں۔ جیسے سل اور دِق اور مُحرکہ وغیرہ اور گروہ کے گروہ ان امراض میں مبتلا ہوں اور اس طبیب کے علاج سے وہ بیمار شفاء پا جاویں۔ تو پھر ایسے شخص کو طبیب ماننے کے واسطے اور کسی دلیل کی ضرورت نہیں رہتی۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک رُوحانی طبیب تھے اور جس کام کا دعوےٰ کیا اُنہوں نے وہ کر کے دکھلا دیا۔ اور ایسے طور سے اس کی تبلیغ کی کہ اس کی نظیر دنیا بھر میں نہیں پائی جاتی۔ اس سے بڑھ کر آپ کی صداقت کے ثبوت میں اور کسی دلیل کی ضرورت نہیں

مقابلہ آنحضرت و مسیح ناصری

مجبوری سے یہ بات لکھنی پڑتی ہے کیونکہ حق یہی ہے۔ کہ یہ ہر دو دلیلیں جس کمال کے ساتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطے پوری ہوئیں دوسرے کسی نبی کو یہ حاصل نہ ہو سکیں نہ حضرت موسےٰ کے واسطے یہ سب باتیں جمع ہو سکیں اور نہ حضرت عیسےٰ کیواسطے۔ حضرت عیسےٰ کے زمانہ میں جو یہودیوں کی قوم تھی اور جس کی طرف وہ مبعوث ہوئے تھے۔ اُن کے پاس خدا کی کتاب توریت موجود تھی۔ اس کو پڑھتے تھے اور اپنے طور پر مذہبی فرائض بجا لاتے تھے۔ گو وہ غافل اور دنیادار ہو چکے تھے تاہم رسم کے طور پر اُن کے پاس بیت المقدس تھا مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک ایسی قوم میں پیدا ہوئے جن کے پاس نہ کتاب تھی اور نہ علوم کے ساتھ وہ کوئی تعلّق رکھتے تھے وہ نہ خدا کو مانتے تھے اور نہ انبیاء کے ساتھ کوئی تعلّق رکھتے تھے اور نہ آخرت کے قائل تھے بلکہ کہا کرتے تھے کہ ان ھی الا حیاتنا الدنیا نموت و نحیی۔ یہ صرف اسی دنیا کی حیاتی ہے۔ اسی میں لوگ زندگی بسر کر کے مرجاتے ہیں اور بس اتنے پر خاتمہ ہو جاتا ہے اور کہتے تھے۔ و ما یھلکنا الا الدھر۔ یہ دہر ہی ہم کو ہلاک کریگا اور بس۔ غرض وہ پورے دہریہ تھے اور دُنیا کے تمام مذاہب کا نقشہ اُس وقت عرب میں موجود تھا وہ گندے مذاہب جن میں افراط تفریط پائی جاتی تھی سب اُس جگہ موجود تھے اور جتنے گند اور افعال شنیعہ انسان میں ہوتے ہیں وہ سب ان میں موجود تھے۔ ایسی خراب حالت کے بعد جو تبدیلی اُن لوگوں میں پیدا ہوئی وہ اِن لوگوں سے مخفی نہیں جو اسلام کے حالات سے آگاہی رکھتے ہیں۔ قبل اسلام میں آنے کے اُن لوگوں کی حالت وہ تھی کہ یا کلون کما یا کل الانعام۔ چارپایوں کی طرح کھانے پینے کے سوائے ان کا کوئی شغل ہی نہ تھا۔ یہ تو حالت کفر تھی۔ اس کے بعد ان کی حالت اسلامی کی یہ تعریف ہے کہ یبیتون لربھم سجداً و قیاماً۔ اپنے رب کی عبادت میں سجدہ اور قیام کرتے ہوئے رات گزار دیتے ہیں وہ کھانا پینا سب بھول گئے اور پہلا نقشہ بھی بالکل بدل گیا قرآن شریف میں ان کے ہر دو وقتوں کی حالت بوضاحت بیان کی گئی تھی۔ اور قرآن شریف اُن کو علانیہ سنایا جاتا تھا۔ اگر اس میں کوئی غلطی ہوتی تو وہ ضرور بول اُٹھتے۔ کہ یہ جھوٹ ہے مگر کسی نے دم نہ مارا۔ حدیث شریف میں ان کی تعریف میں آیا ہے۔ اللہ اللہ فی اصحابی۔ میرے اصحاب میں اللہ ہی اللہ ہے۔ ان کا رنگ ہی بدل گیا تھا۔ علاوہ اور معجزات اور نشانات کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت میں ایک زبردست دلیل یہ ہے جو بیان کی گئی ہے۔

زندہ اسلام

اس کے علاوہ اسلام کی صداقت پر ایک اور دلیل یہ ہے۔ کہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے۔ اور ہر فصل میں وہ اپنی زندگی کے آثار ظاہر کرتا رہتا ہے۔ دیکھو جیسا کہ درختوں کا حال ہے کہ موسم خزاں میں تمام درختوں کے پتے اور پھل پھول گر جاتے ہیں اُس وقت کوئی شناخت نہیں کر سکتا کہ ان درختوں کے درمیان پھل دینے والا زندہ درخت کون سا ہے اور مُردہ درخت کونسا ہے۔ لیکن جلد موسم بہار آجاتا ہے تو زندہ درخت اپنے پھول اور پھل کے ساتھ زندگی کا ثبوت دیتا ہے۔ یہی حال مذاہب کا ہے۔ بمرورِ زمانہ سے وہ اصلیت نہیں رہتی۔ چھ سات دن میں تو بدن کا کپڑا بھی میلا ہو جاتا ہے۔ ایسا ہی دینی معاملہ میں لوگوں کے درمیان غفلت اور سُستی پھیل جاتی ہے۔ لوگ دُنیا کی طرف جب جھک جاتے ہیں یہ زمانہ مذاہب کے واسطے خریف کا زمانہ ہوتا ہے اور ایسا خریف سو سال میں آتا ہے اور خدا تعالیٰ کی حکمت کاملہ نے صدی کے سر پر پھر ربیع رکھا ہوا ہوتا ہے جس سے مذہب کے پھل پھول پھر تازہ ہوتے ہیں۔ مگر یہ ربیع اُسی مذہب کو نصیب ہو سکتی ہے۔ جو سچا اور منجانب اللہ ہے اور اُس درخت کی مانند ہے جو زندہ ہے اور مر نہیں چکا۔ مگر جس باغ میں ہمیشہ خریف ہی رہتا ہے سمجھو کہ وہ ناکارہ ہے۔ سو آجکل مذہب اسلام حالت ربیع میں ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے اس کے درمیان ایک شخص بھیجا۔ جو اس کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوتا ہے اور دین اسلام کی تائید میں نشان دکھلاتا ہے۔ لیکن عیسائی اور ہندو اور آریہ اور تمام مذاہب اسلام کے سوائے ہیں۔ سب حالت خریف میں ہیں۔ اور ہمیشہ اسی میں رہینگے کیونکہ وہ مرچکے اُن کے واسطے الہام الٰہی کا سلسلہ بند ہو چکا۔

خدا کی ہستی کا ثبوت

میں علانیہ کہتا ہوں کہ اسلام کے سوائے باقی مذاہب مُردہ ہیں۔ صرف اسلام زندہ ہے جو اپنے اندر خوارق اور نشان اپنے ساتھ رکھتا ہے جو چاہے دیکھ لے اگر میں نہ دکھا سکوں تو جو سزا چاہیں مجھے دیں۔ وہ خدا جس کے تعلق کے ساتھ نجات موقوف ہے اور ایمان اور یقین اس تعلق کے ذریعہ سے پختہ ہوتا ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اُس خدا کا علم بجُز اسلام کے اور کسی کو حاصل نہیں ہے باقی تمام مذاہب صرف وہمی طور پر کہتے ہیں کہ خدا ہے مگر کیا خدا نے ان میں سے کسی کے ساتھ کلام کیا ہے کیا ان کے پاس کوئی نشان ظاہر ہوتے ہیں ویدوں کی رُو سے تو یہ بات طے یافتہ ہے کہ نہ کوئی نشان ہے اور نہ کوئی معجزہ اور نہ اس زمانہ میں خدا تعالےٰ کسی کے ساتھ مکالمہ مخاطبہ کرتا ہے۔ اگر یہ کہا جاوے۔ کہ چاند

سورج زمین آسمان خدا کی ہستی کے دلائل ہین تو ہنود و مذہب کے مطابق یہ بھی نہیں ہوسکتے کیونکہ ان کا عقیدہ ہے کہ ارواح خود بخود ہین ۔ خدا ان کا خالق نہین اور پرمانو بھی خود بخود ہین ۔ خدا ان کا خالق نہین پس جب رُوح اور مادہ ہر دو خود بخود ہین ۔ تو وہ خود بخود جُڑ بھی سکتے ہین جوڑنے کے واسطے بھی پرمیشور کی ضرورت نہین ہوسکتی ۔ پس خدا کی ہستی پر ان لوگون کے پاس کوئی دلیل موجود نہین مگر ہمارا خدا کہتا ہے کہ تمام ارواح مین نے ہی پیدا کئے اور تمام ذرات مین نے ہی بنائے ہین اور ہر ایک چیز کا مبدا فیض مین ہون ۔ مجموعہ مصنوعات پر نظر کرکے ہم کہ سکتے ہین کہ اس کا خدا ہے ۔ مگر خدا تعالیٰ مومن مسلمان کو اس حد تک نہین رہنے دیتا ۔ بلکہ وہ اس کو بڑے بڑے نشانات کے وعدے دیتا ہے اور پھر اُن کو پورا کرکے دکھلاتا ہے ۔ قرآن شریف مین آیا ہے لہم البشریٰ فی الحیوۃ الدنیا ۔ ان کے واسطے اسی دنیوی زندگی مین بشارتین نازل ہوتی ہین اور قرآن شریف مین اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہین کہ وہی ہمارا رب ہے اور پھر اس ایمان پر استقامت دکھلاتے ہین اللہ تعالیٰ اُن پر فرشتے نازل کرتا ہے جو ان کو تشفی دیتے ہین کہ تم کو کوئی غم اور حزن نہین پہنچیگا ۔ خدا تعالیٰ کی شناخت کے واسطے یہ ایک بڑا طریق ہے کہ نشانات کا مشاہدہ کرایا جاوے ۔ جب ایک سلسلہ نشانات اور کرامات کو مدت دراز گذر جاتی ہے ۔ تو لوگ دہریہ مزاج ہوجاتے ہین اور بے ہودہ باتین بناتے ہین ۔ چاہیئے کہ ایسے لوگ جو معجزات کے منکر ہین ہماری سامنے آوین خباثت کے ساتھ انکار جدا بات ہے وہ مانین یا نہ مانین ان کا اختیار ہے لیکن ہمارے سامنے آکر وہ لاجواب ضرور ہوجاوینگے ۔ خدا تعالیٰ نے اقتداری پیشگوئیون کیواسطے یہ سلسلہ قائم کیا ہے خدا تعالیٰ کی رحمت کا یہ ایک ذریعہ ہے ۔

تقوی لیکن خدا تعالیٰ کے نشانات تقوی اور طہارت کے ساتھ حاصل ہوتے ہین ۔ اللہ تعالیٰ قرآن شریف مین فرماتا ہے ۔ کہ تقوے علم کی جڑ ہے اور تقوی ہی نیکی کی جڑ ہے ۔ علم سے اس جگہ مراد دینی علم ہے نہ کہ دنیوی علم ۔ اللہ تعالیٰ قرآن شریف مین فرماتا ہے کہ یہ کتاب ھدیً للمتقین یعنی ان لوگون کے واسطے ہدایت کا ذریعہ ہے ۔ جو کہ تقوے اختیار کرتے ہین ۔

قرآن شریف کے سمجھنے کے واسطے تقوی کا ہونا ضروری ہے ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ لا یمسہ الا المطھرون سوائے مطہر اور متقی لوگون کے اور کوئی اس کے علوم سے بہرہ ور نہین ہوسکتا ۔ دنیوی علوم اور حرفہ اور پیشہ اور فلسفہ اور خشک منطق کے حاصل کرنے کیواسطے یہ ضروری نہین کہ انسان متقی ہو ۔ کیسا ہی فاسق فاجر کوئی ہو ان علوم مین دسترس کرسکتا ہے مگر یاد رکھو کہ دینی معارف اور حقایق اور لطایف صرف ان لوگون کو حاصل ہوسکتے ہین ۔ جو متقی بنین ۔ سے

عروس حضرت قرآن نقاب انگاہ بکشاید
کہ دارالملک معنی را بہ بیند خالی از غوغا

اللہ تعالیٰ نے اس بات کو حرام کیا ہے کہ فسق و فجور اور شرارت کے ساتھ کسی کو دینی علوم بھی حاصل ہوجائین ہان چور کیطرح کوئی دوسرون کی بات لے کر بیان کردے تو وہ مال مسروقہ ہے ۔ لیکن وہ کلام جو روح القدس کی تائید کے ساتھ ہوتا ہے ۔ وہ تقوے کے بغیر حاصل نہین ہوسکتا تمام دینی علوم کی کنجی تقوی ہی ہے ۔

تفسیر اول رکوع سورہ بقرہ اللہ تعالیٰ قرآن شریف مین فرماتا ہے ۔

الم ۔ ذلک الکتب لا ریب فیہ ھدیً للمتقین ۔ یہ کتاب تقوی کرنے والون کو ہدایت دیتی ہے ۔ الذین یؤمنون بالغیب ۔ وہ جو خدا پر ایمان لاتے ہین ۔ حالانکہ ابھی ان کو خدا نظر نہین آیا ۔ یقیمون الصلوۃ ۔ نماز کو کھڑا کرتے ہین حالانکہ نماز ان کی گر گر جاتی ہے ۔ ومما رزقنٰھم ینفقون جو کچھ ان کو دیا گیا ہے ۔ اُس مین سے خرچ کرتے ہین والذین یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک وبالاخرۃ ھم یوقنون اور جو کچھ تجھ پر نازل ہوا اس پر ایمان لاتے ہین اور جو کچھ تجھ سے پہلے نازل ہوا اس پر ایمان لاتے ہین ۔

اب اس جگہ ایک سوال کیا جاتا ہے اور نادان آدمی قرآن شریف پر اعتراض کرتا ہے اور کہتا ہے کہ جب متقی کے صفات یہ بیان کئے گئے ہین کہ خدا پر ایمان رکھتا ہے نماز پڑھتا ہے ۔ صدقہ دیتا ہے ۔ کتب الٰہی کو مانتا ہے ۔ جب پہلے ہی سے وہ ان صفات سے متصف ہے ۔ تو پھر وہ کون سی ہدایت ہے ۔ جو اس کو اس کتاب کے ذریعہ سے عطا ہوگی ۔

سو غور سے سننا چاہیئے کہ اس جگہ ہدایت سے مراد ایک اور اعلیٰ امر ہے ۔ جو انسان کی کمل ترقیات پر دلالت کرتا ہے اور ان اعمال کو صبر اور استقلال کے ساتھ بجالانے سے حاصل ہوتا ہے ۔ پہلا ایمان غیب پر ہے ۔ لیکن اگر ایمان صرف غیب تک محدود ہے ۔ تو اس مین کیا فایدہ وہ تو ایک سنی سنائی بات ہے ۔ اس کے بعد معرفت اور مشاہدہ کا درجہ حاصل کرنا چاہیئے ۔ جو کہ اس ایمان کے بعد رفتہ رفتہ خدا تعالیٰ کی طرف سے بطور انعام کے عطا ہوتا ہے اور انسان کی حالت غیب سے منتقل ہوکر علم شہود کی طرف آجاتی ہے ۔ جن باتون پر وہ پہلے غیب کے طور پر ایمان لاتا تھا ۔ اب ان کا عارف بن جاتا ہے اور اس کو رفتہ رفتہ وہ درجہ عطا ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو اسی دنیا مین دیکھ لیتا ہے پس غیب پر ایمان لانے والے کو آگے ترقی دی جاتی ہے اور وہ مشاہدہ کے درجہ تک پہنچ جاتا ہے ۔ ایسا ہی متقی وہ ہے جو نماز کو قائم کرتا ہے ۔ اُس کی نماز مین وساوس شروع ہوجاتے ہین اور شیطان اس کے دل کو اور طرف پھیرنا چاہتا ہے ۔ مگر وہ بار بار اُن وساوس کو دور کرتا ہے اور اپنا دل خدا کی طرف متوجہ کرتا ہے ۔ ابتدائی حالت مین وہ نماز مین کھڑا ہوتا ہے ۔ تو طرح طرح کے وسوسے دل مین ترنے لگتے ہین ۔ جن کا پہلے کبھی نشان گمان نہ تھا گویا نماز اس کی گرتی رہتی ہے ۔ مگر جو شخص ایسی کو بھی قائم کرتا ہے بالآخر خدا تعالیٰ نماز کے وقت ایک پوری کامیابی عطا کرتا ہے ۔ ایسا کہ نماز اس کی غذا ہوجاتی ہے ۔ اور خدا تعالیٰ کی طرف اس کا دل ایسا لگتا ہے اور خدا کی یاد مین وہ ایسا محو ہوتا ہے ۔ کہ کوئی تجارت اس کو خدا کی یاد سے غافل نہین کر سکتی ۔ یہ کوئی قصہ کہانی کی بات نہین ۔ **نماز تمہارے پاس ایک خزانہ ہے** ۔ تم اس کو تلاش کرو کیسا بدقسمت وہ شخص ہے کہ اس کے گھر مین کنوان ہے اور وہ پیاس سے مرتا ہے ۔ نماز تو تمہارے گھر مین ایک دولت ہے ۔ جس کے ذریعہ سے تم خدا سے ہمکلام ہوسکتے ہو اور نشانات مل سکتے ہین ۔ یہ نعمت

مخاطبہ الٰہیہ صرف اسلام کے پاس ہے باقی تمام مذاہب اس سے بے بہرہ ہین ۔ کیا ہی ماتم زدہ اور مردہ مذہب ہے وہ جو خدا کی ہمکلامی کا انکار کرتا ہے اور اس کو وہ لطف حاصل ہی نہین ۔ وہ مذہب کس کام کا جس مین پیاسے کے واسطے پانی نہین اور بھوکے کے واسطے روٹی نہین ۔ وہ کیسا میزبان ہے ۔ جس نے مہمان

کو اپنے گہر مین بلایا۔ اور اس کے ہاتہہ دہلائے۔ مگر نہ اس کے آگے روٹی رکھتا ہے نہ پانی۔ اسلام ہمیشہ ایک زندہ مذہب ہے۔ جو ضرورت کے وقت اپنی تازگی کا ثبوت دیتا رہتا ہے۔ اس زمانہ مین بھی جو کہ مجموعہ معاصی

ضرورت امام

ہے۔ اسلام نے اپنی تازگی اور زندگی کا ثبوت دیدیا ہے۔ اس بات سے کون انکار کر سکتا ہے۔ کہ ہر طرح کے فسق و فجور کا اس زمانہ مین پورا جوش ہے۔ ہزارون مسلمان شراب پیتے ہین زنا کرتے ہین۔ دیانت کے کامون مین ٹھیک نہین اُترتے ہین۔ قرضہ لیتے ہین تو واپس کرنے کا نام نہین لیتے۔ یتیم بچون کا مال کہاتے ہین۔ وہی قریش کی سی حالت ان لوگون کی ہو رہی ہے۔ یہ تو ان کی اندرونی حالت ہے باہر سے اُن پر یہ ابتلا ہے۔ کہ غیر مذہب کے لوگ طرح طرح کے اغوا کر کے اور ہر طرح کا لالچ دے کر ان کو اسلام سے خارج کر رہے ہین۔ کئی لاکہہ آدمی عیسائی ہو چکے ہے۔ نہ اندرونی طور پر مسلمانون کو خوش حالی حاصل ہے اور نہ بیرونی طور پر۔ کیا اس زمانہ مین اسلام کی محافظت کے واسطے کسی مصلح کا پیدا ہونا ضروری نہ تہا۔ اللہ تعالے فرماتا ہے۔ انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون۔ ہمنے ہی یہ قرآن شریف نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہین۔ کیا جب اسلام پر خریف کا زمانہ آیا۔ اور ایسی وحشیانہ حالت مسلمانون کی ہو گئی۔ کہ دس ہزار مین سے بمشکل ایک شخص قرآن شریف پڑھ سکتا تہا اور بجائے السلام علیکم کے واہ گرو کی فتح کہی جاتی تہی۔ کیا ایسے خریف کے بعد ضروری نہ تہا کہ ربیع کا وقت آوے۔ یہ ایک بڑا صدمہ اسلام پر تہا۔ لیکن اس کے بعد دوسرا صدمہ اسلام پر پڑا۔ وہ اُس قوم کی طرف سے ہے۔ جو اس بات پر بڑی حریص ہے

عیسائیت کا حملہ

کہ انسان کو خدا بنائے۔ اس قوم نے نہ چاہا کہ مسلمان جو پہلے ہی سے زخم خوردہ تہے۔ ان کو اپنے حال پر رہنے دیتے۔ بلکہ اس قوم نے مسلمانون کو اور بھی بڑہکر اپنا شکار کرنا چاہا۔ بہت سے سید اور شریف قوم کے لوگ کرسٹان ہو گئے اور کئی ایک خاندانی عورتین عیسائی مشنری لیڈیون کے اثر سے بے پردہ ہو کر معاصی مین جا گرفتار ہوئین یہ کیسی تلخی کی بات ہے۔ اس وقت زمانہ بالطبع تقاضا کرتا تہا۔ کہ خدا تعالے کی طرف سے کوئی مدد آوے جو شخص بے حیائی سے کہتا ہے کہ اب بھی اسلام کا کچہہ نقصان نہین ہوا تہا۔ اس کا مونہہ کون پکڑ سکتا ہے وہ جو چاہے سو کہے لیکن اس مین شک نہین کہ اسوقت خدا تعالے کی بڑی مدد درکار تہی۔ یہ لوگ خود ہی کہا کرتے تہے کہ ہر صدی کے سر پر ایک مجدد آیا کرتا ہے لیکن **اس صدی کو کیا ہو گیا کہ ۲۴ سال گزر گئے اور کوئی مجدد نہ آیا اور اگر آیا تو بقول تمہارے صرف ایک دجال آیا**۔ کیا سبب ہے کہ اس صدی کے سر پر آکر وہ حدیث بھی جہوٹی ہو گئی جو ۱۳۰۰ سال تک ٹہیک ثابت ہوتی چلی آئی تہی۔ سنت اللہ ہمیشہ سے اسی طرح جاری ہے کہ جب ہر طرف معصیت پہیل جاتی ہے تو وہ اصلاح کے واسطے کسی کو بھیجدیتا ہے۔ کیونکہ اتنی بڑی اصلاح صرف خدا تعالی کے فضل سے ہو سکتی ہے اور اب بھی یہ اصلاح خدا ہی کریگا۔ اُس کے سوائے اور کون ہے جو اتنی بڑی اصلاح کرے۔

نشان کسوف خسوف

ایک اور حدیث جس کو یہ لوگ رو رو کر پڑہا کرتے تہے یہ ہے کہ مہدی کے زمانہ مین رمضان کے مہینہ مین سورج کو اور چاند کو گہن لگیگا۔ حدیث کے مطابق یہ بات نہ ایک دفعہ بلکہ دو دفعہ ہو گئی ایک دفعہ مشرقی کرہ ارض مین اور ایک دفعہ مغربی کرہ ارض مین۔ مولوی محمد لکھو کے والے نے اپنی کتاب احوال الآخرت مین بھی اس کا مفصل ذکر کیا تہا اور تاریخین بھی لکہدی تہین۔ یہ وہ حدیث تہی جس کو واعظ اور مولوی لوگ ممبرون پر چڑہکر پڑہا کرتے تہے اور لوگون کو تشفی دیا کرتے تھے۔ کہ مہدی آویگا اور یہ اس کے نشانات ہین۔ لیکن افسوس ہے کہ جب وہ دن آگیا اور نشان پورا ہو گیا۔ تو سب سے پہلے انکار کرنے والے بہی یہی لوگ ہوئے۔ کیا یہ لوگ چاہتے ہین کہ اسلام کے واسطے اقبال کے دن کبہی نہ آوین۔ ایک مولوی کا ذکر ہے جس کا نام غلام مرتضے تہا کہ وہ عین رمضان کے مہینہ مین جبکہ کسوف خسوف واقعہ ہوا تو نہایت دردناک ہو کر اپنی رانون پر ہاتھ مارتا تہا اور کہتا تہا کہ اب دنیا گمراہ ہوگی کیا یہ لوگ خدا تعالی سے زیادہ دنیا کے خیر خواہ ہین کیا خدا تعالی یہ چاہتا ہے کہ دنیا مین گمراہی پہیلی رہے اور اس کی اصلاح کیواسطے کوئی سامان مہیا نہ کیا جاوے اس سلسلہ کی صداقت کو سمجہنے کے واسطے کون سی بات باقی رہگئی تہی۔ قرآن شریف اس کی سچائی کو ظاہر کرتا ہے اور حدیث سے اس کے واسطے دلائل قائم ہو چکے ہین۔ قرآن شریف مین طاعون کے متعلق بہی پیشگوئی ہے کہ وہ ایک کاٹنے والا کیڑا ہو گا دیکہو جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا تہا آخری زمانہ کے متعلق جسقدر پیشگوئیان تہین وہ سب پوری ہو چکی ہین طاعون ملک مین ایسی پڑی ہے کہ شہرون کے شہر برباد ہو گئے ہین اور ندیان اور نالے جاری ہو گئے ہین آبادیان بڑہ گئی ہین کتابین کثرت سے شائع ہو گئین باہم اختلاط اور میل جول بہت زیادہ ہو گیا ہے۔ اونٹ ویسے بیکار ہو گئے کہ مکہ مدینہ تک بہی ریل طیار ہونے لگی ہے مگر افسوس ہے کہ فقط میرے ساتہہ بخل کے سبب یہ لوگ نہین چاہتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی پیشگوئی پوری ہو یا قرآن شریف کا کہا سچ ہو جاوے۔ مین سچ کہتا ہون کہ **ان لوگونکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم** کے ساتھ **کچہہ محبت نہین کیونکہ دشمن کو آزار دینے کے واسطے کوئی شخص اپنے محبوب پر حملہ نہین کرتا**۔ پہر یہی نہین کہ پہلی پیشگوئیان مین پیش کرتا ہون یا اگلے معجزات پر انحصار رکہتا ہون بلکہ مین کہتا ہون کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات محدود نہین تہے اور وہ پیچہے نہین رہ گئے بلکہ ہمیشہ دکہائے جاتے ہین کیونکہ آپ سے فیض حاصل کر کے خوارق دکہلانیوالے ہر زمانہ مین موجود رہتے ہین یہ اللہ تعالے کا خاص فضل اس دین پر ہے حضرت عیسے کے معجزات محدود تھے مگر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات محدود نہین ہین۔ افسوس ہے کہ یہ مسلمان ایک طرف آنحضرت کے ساتہہ محبت کا دعویٰ کرتے ہین اور دوسری طرف میرے بغض کیوجہ سے خود اسلام کو ہی مٹا دینا چاہتے ہین ایک زلزلہ والی پیشگوئی ہی کو دیکہو جو کہ قرآن شریف مین بہی موجود ہے اور میری کتب براہین احمدیہ مین موجود ہے اور جب مین گورداسپور مین مقدمہ پر تہا تو اُس وقت بہی خدا تعالی کی طرف سے الہام ہوا تہا کہ **ایک زلزلہ کا دہکا** **عفت الدیار محلہا و مقامہا**۔ یہ پیشگوئیان پہلے سے اخبار بدر اور الحکم مین چہپ گئی تہین۔ پس اس پیشگوئی کے مطابق ۴- اپریل ۱۹۰۵ء کو زلزلہ آیا یہ موسم بہار مین زلزلہ آیا۔ جیسا کہ پہلے سے بذریعہ الہام بتلایا گیا تہا خدا تعالے کے وعدے سب پورے ہوئے۔ مگر ان لوگون کا

عجیب حال ہے۔ کہ میرے سبب سے قرآن شریف کی پیشگوئیوں کا بھی انکار کرتے ہیں۔ ان لوگوں کی ایمانی حالت یہ ہے۔ کہ جب میرے ذریعہ سے کوئی نشان اسلام کی تائید میں ظاہر ہوتا ہو۔ تو فوراً انکار کر دیتے ہیں۔ جو شخص میری کتاب تالیف حقیقۃ الوحی کو پڑھیگا اُسے خدا تعالیٰ کی قدرت معلوم ہوگی ایک لاکھ سے زائد نشان ہمارے ہاتھ پر پورا ہو چکا ہے جن میں سے چند ایک بطور نمونہ کے اس کتاب میں لکھے گئے ہیں۔ ہمارے مخالفین کو چاہیئے کہ وہ شرم کریں اگر میں خدا کی طرف سے نہیں تو میری اس قدر نصرت کیوں ہوتی ہے۔ ہر ایک مقدمہ میں جو مخالفین نے ہم پر اٹھایا خدا تعالیٰ نے اس میں ہم کو فتح عطا کی۔

براہین احمدیہ

ماسوائے ان باتوں کے خود میری کتاب براہین احمدیہ ایک بدیہی ثبوت اس سلسلہ کے منجانب اللہ ہونے کی ہے کیونکہ وہ ایک بعید زمانہ کی کتاب ہے۔ اس کی تالیف کو شروع ہوئے تیس بتیس سال گذر چکے ہیں۔ تالیف کے بعد کئی سال تک اس کے مسودے پڑے رہے تھے اور چھپائی کا انتظام نہ ہو سکا تھا۔ پھر اس کو چھپے ہوئے بھی کوئی ۲۴ سال کا عرصہ گذر چکا ہے۔ اس میں اس قدر پیشگوئیاں ہیں کہ میں بیان نہیں کر سکتا۔ نمونہ کے طور پر ایک بات بیان کرتا ہوں اور وہ یہ ہے۔ کہ اس میں ایک الہامی دعا مندرج ہے۔ کہ

رب لا تذرنی فرداً و انت خیر الوارثین

اے میرے رب مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تو بہتر وارثوں سے ہے۔ اس دعا سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اس زمانہ میں جو میں اکیلا اور گمنامی کے گوشہ میں پڑا ہوا تھا۔ وہ حالت تبدیل ہونے والی ہے۔ پھر اسی وقت خدا تعالیٰ نے یہ وعدہ دیا۔

یاتیک من کل فج عمیق۔ یاتون من کل فج عمیق

یعنے دور دور سے لوگ تیرے پاس آئینگے اور تحائف لائینگے اور اس کثرت سے آنیوالے مہمانوں کے واسطے ضروری سامان بھی خود ہی مہیا ہو جاویگا۔ اس کے ساتھ ہی الہام ہوا۔

لا تصعر لخلق اللہ۔ یعنی لوگ کثرت سے آئیں گے ان آدمیوں سے تنگ نہ ہو جانا اور نہ ان کے ساتھ بدخلقی کرنا

قادیان کے ہندو نشانات کے گواہ ہیں

یہ قادیان کے ہندو جو کہ ہم کو علانیہ گالیاں دیتے ہیں ان نشانات کے بھی سب سے پہلے گواہ ہیں کیا ان میں سے کوئی قسم کھا کر کہہ سکتا ہے کہ یہ لوگ جو اس کثرت سے میرے پاس آتے ہیں۔ آج سے چھبیس ستائیس سال پہلے بھی کوئی آتا تھا قادیان کے آریہ اور ہندو سب سے زیادہ میرے نشانات کے گواہ ہیں اور اس واسطے وہ اس انکار میں سب سے زیادہ جہنم کے لئے طیار ہو رہے ہیں انہی میں سے آریہ سماج والے شرمپت اور ملاوامل ہیں وہ گواہ ہیں۔ کہ جب میں باہر جاتا تو اکیلا جاتا تھا اگر کوئی میرے ساتھ جاتا تو اُن میں سے ہی کوئی ہوتا تھا اور مجھے کوئی نہیں جانتا تھا کہ یہ کون ہے اور کہاں جاتا ہے یہ لوگ ایمان کا دعویٰ کرتے ہیں مگر پرلے درجہ کے بے ایمان ہیں کیونکہ دہرم ایمان تو یہ ہے۔ کہ انسان جب نشان دیکھے تو اس کو قبول کرے اور انکار پر اصرار نہ کرے مگر یہ لوگ دنیا کے کتے ہیں اور دہرم کا دعویٰ جھوٹا ہے۔ کیا وہ قسم کھا کر یا بغیر قسم کے کہہ سکتے ہیں کہ یہ رجوع خلقت کا جس کا نمونہ وہ آج دیکھ رہے ہے۔ اس کا کوئی نام و نشان ان دنوں میں بھی تھا کہ مجھے

رب لا تذرنی فرداً و انت خیر الوارثین

والی دعا الہام ہوئی تھی اور جبکہ یہ الہام ہوا تھا کہ لوگ دور دور سے اور گہرے راستوں سے آئیں گے اور تحائف لاویں گے۔ کیا اس وقت میرے پاس اس کثرت سے لوگوں کے خطوط آتے تھے جب میں براہین کے چھپوانے کیواسطے امرتسر جاتا تو تم ہی میرے ساتھ ہوتے تھے اور براہین احمدیہ کے پروف دیکھنے میں شریک ہوتے تھے کیا اس وقت یہ فتوحات میرے شامل حال تھیں اب بتلاؤ کہ یہ کس کا کام ہے کہ جس وقت میں مانند ایک مخذول متروک آدمی کے تھا کوئی مجھے نہ جانتا تھا اور نہ کوئی میرے پاس آتا تھا۔ اس زمانہ میں خبر دی گئی۔ کہ اس قدر جماعت تیرے پاس آویگی کیا یہ انسان کا کام ہے کہ ایسی پیشگوئی اپنے پاس سے بنالے ایک انسان جس کو کوئی نہیں جانتا وہ پچیس سال سے پہلے کہے کہ میں تمام ملک میں پہچانا جاؤں گا اور میری قبولیت ہوگی۔ یہ کس کا کام ہے۔ یہ صرف خدا کا کام ہے۔ کیونکہ علم غیب خدا ہی کا خاصہ ہے۔ جو لوگ باوجود گواہ رویت ہونے کے انکار پر اس قدر زور لگا رہے ہیں وہ خدا کے آگے کیا جواب دیں گے۔ **میں حلفاً کہتا ہوں کہ ان لوگوں پر سب سے زیادہ حجت قائم ہو چکی ہے**۔ براہین احمدیہ وہ کتاب ہے۔ کہ تمام دنیا پر اس کی اشاعت ہو چکی ہے گورنمنٹ کے پاس اس کا نسخہ ہے۔ بخارا میں بھی یہ کتاب پہنچی۔ کہ مدینہ میں بھی گئی روم میں بھی گئی۔ لندن کے کتب خانہ میں بھی موجود ہے۔ کیا یہ خدا تعالیٰ کا ایک بزرگ نشان نہیں؟ اللہ تعالیٰ رحیم کریم ہے وہ جلدی عذاب نہیں دیتا۔ مگر شوخیوں سے باز رہنا چاہیئے۔ دیکھو طاعون سے گھرانے کے گھرانے خالی ہو گئے اور خاندان کے خاندان تباہ ہو گئے ہیں۔ مگر خدا کا الہام انی

احافظ کل من فی الدار کا کیسی صفائی سے پورا ہوا۔ ہمارے مکان کے دیوار بدیوار گھروں میں طاعون کے کیس ہوئے۔ مگر اس گھر میں سے ایک چوہا بھی نہ مرا۔ خدا کے فضل کو دیکھو جو ہم پر ہو رہا ہے۔ **میں پھر کہتا ہوں کہ سب لوگوں پر حجت قائم ہو چکی ہے مگر قادیان کے آریہ اور ہندوؤں پر سب سے زیادہ ہوئی ہے**۔ خدا کی قدرت ہے۔ کہ یہ اب بھی ہم پر ہنسی اڑاتے ہیں اور نہیں سمجھتے کہ خدا تعالیٰ شوخی کرنیوالوں کو کبھی نہیں چھوڑتا۔

جماعت کو صبر کی نصیحت

تم جو میرے مرید ہو مخالفوں کی دکھ دہی کے مقابلہ میں صبر کرو۔ اور حلم اختیار کرو۔ اگر کوئی تمہیں گالی دے تو چپ کرو۔ بلکہ یہ لوگ تمہیں زدوکوب کریں تب بھی خاموش رہو۔ خود انتقام نہ لو۔ صرف دعا کرو اگر خدا کی طرف سے دل سخت نہ ہوتے۔ تو یہ لوگ کیوں تمہارے ساتھ سختی کرتے۔ اگر ہماری جماعت بھی مخالفوں کے مقابلہ میں ان کو مارنے کیواسطے طیار ہو جائے۔ تو پھر اُن میں اور ان میں کیا فرق ہوگا۔ ہمارا مذہب یہ ہے **کہ بدی کرنے والے کے ساتھ نیکی کرو**۔ ایک دفعہ انہیں ہندوؤں کا ایک مقدمہ ایک مکان کیمتعلق سلطان احمد کے ساتھ تھا۔ میری دانست میں بموجب حق گوئی کے ایک کسر تھی۔ جس سے ہمارا مقدمہ خراب ہوتا تھا۔ ان لوگوں سے پوچھنا چاہیئے کہ کیا میں نے اُس وقت سلطان احمد کی رعایت کی تھی یا کہ تمہاری۔ ان میں سے ہر ایک اپنے مطلب کے وقت اور مصیبت میں گرفتار ہونے کے سبب میرے پاس آتا ہے اور میں ان کی امداد میں کبھی دریغ نہیں کرتا۔ باوجود ان کی شرارتوں کے کبھی اُن کے ساتھ بدسلوکی نہیں کرتا۔ پس تمہارے ساتھ بھی کوئی بدسلوکی کرے۔ تو تم اپنا معاملہ خدا پر چھوڑ دو اور بدی کا بدی کے ساتھ مقابلہ نہ کرو۔ ایسا نہ ہو کہ بار بار

تم بہت سے نفسانی جوش اور بدخلقی نہ کرو۔ ہر کام میں پردازی سے بچو۔ دشمنوں کے ساتھ نرمی کرو۔ اور خدا سے دعا کرتے رہو۔ لیکن یاد رکھو کہ دعا تقویٰ سے قبول ہوتی ہے۔ تقویٰ دو قسم ہے۔ ایک علم سے متعلق اور ایک عمل سے متعلق۔ علم کا تقویٰ - اگر انسان متقی نہ ہو تو اسے دینی علوم حاصل نہیں ہو سکتے اگر اعمال میں انسان متقی نہ ہو تو اس کے تمام اعمال نماز روزہ حج زکوٰۃ سب ناقص رہتے ہیں۔ خدا کو واحد لاشریک سمجھو۔ اور تمام مخلوق کے ساتھ احسان کرو۔ جو شخص صرف اپنے بھائیوں پر احسان کرتا ہے۔ اس میں کوئی فضیلت نہیں۔ چاہیے کہ سب پر احسان کرو جو لوگ تمہارا دل دکھاتے ہیں ان پر بھی احسان کرو خواہ وہ ہندو ہوں یا عیسائی ہوں۔ بد ارادہ ہرگز کسی کے ساتھ نہ کرو۔ تم اپنے آپ عدالت اپنے ہاتھ میں نہ لو۔ اس واسطے نہیں چاہیے کہ تم عدالت کو اپنے ہاتھ میں لے لو۔ ابھی تم کو دین کیواسطے بہت دکھ اٹھانا پڑیگا۔ سارے دکھوں کو صبر کے ساتھ برداشت کرو۔ دعا کرو۔ اچھا نمونہ [illegible] کی زبان سے [illegible] ساتھ [illegible] ہوتی ہے [illegible] لوٹ جاتا ہے دشمن کو [illegible] خدا تعالیٰ سے خوف کرے۔ اگر [illegible] بات کے مقابل [illegible] معاملہ [illegible] پہنچتا ہے لیکن تم [illegible] سے پرہیز کرو۔ نہ کسی سے لڑو نہ جھگڑو جو لوگ گالیاں دینے والے ہوں ان کے پاس سے چپکے گذر جاؤ۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اذا مروا باللغو مروا کراما۔ خدا کے سچے مخلص بنو۔ خدا بےخبر نہیں۔ اس کو ہر بات کی خبر ہے۔ جہاں دو ہوتے ہیں وہاں تیسرا خدا انکو دیکھتا ہے۔ اور جہاں تین ہیں اس جگہ چوتھا خدا موجود ہے۔ اگر تمہارے نفسانی جوش غالب رہیں اور تم بھی دوسروں کی مانند بدزبانی کرو اور یہی خواہش کرو کہ ہمارے ارادے پورے ہو جائیں تو پھر تم میں اور دوسروں میں کیا فرق ہے۔ ایسا نمونہ دکھلاؤ کہ مخالف شرمندہ ہو جائے نیکی کے ساتھ دشمن کو شرمندہ کرو۔ خدا نے بھی فرمایا ہے کہ امن کے ساتھ اور نرمی کے ساتھ اپنا کام کریں۔ ساری مصیبتیں بلائیں برداشت کرو اور اپنا معاملہ خدا پر چھوڑ دو۔ یقیناً سمجھو کہ جو شخص ہر ایک حملہ کے وقت صبر کرتا ہے اور انتقام کو خدا پر چھوڑتا ہے۔ خدا اس پر نظر رکھتا ہے اور اسکو ہرگز ضائع نہیں کرتا۔ دنیا اگر تم پر ہنسی کرے تو بیشک کرے۔ تم دنیا کی ہنسی کی پرواہ نہ کرو۔ اور یاد رکھو کہ خدا پرانا نہیں ہو گیا اور نہ بوڑھا ہو کر فرتوت ہو گیا ہے۔ بلکہ وہی قادر توانا خدا ہے جو موسیٰ کے وقت میں تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں تھا۔ اسکی طاقتوں میں کچھ فرق نہیں آگیا۔ یاد رکھو کہ جو کچھ بیعت کرتا ہے جو اس پر عمل کرے

وہ میری جماعت میں داخل ہے۔ [illegible] اللہ تعالیٰ اس حکمت عملی کو خوب جانتا ہے۔ بہت لوگ [illegible] کے رنگ میں خط لکھتے ہیں کہ ہم نشان [illegible] نکالے گئے۔ ایسے موقعہ پر صبر کرنا چاہئیے اگر تم دشمنوں سے مار کھاتے ہو تو صحابہ کیطرف نظر کرو۔ دیکھو کہ ان کے تو خون گرائے گئے تھے۔ دیکھو انسان خدا کو کسطرح راضی کر سکتا ہے۔ اسکی رضامندی کی راہ کے واسطے صحابہ کرام کا اسوۂ حسنہ اختیار کرو۔ کسطرح وہ دین کے لئے دنیا سے باہر ہو گئے تھے۔ انسان کو بڑا جوش مال۔ عزت۔ اولاد کے واسطے ہوتا ہے۔ مگر صحابہ نے عزت آبرو اور مال سب کو بر سر طاق رکھدیا۔ اور دراصل کوئی شخص عزت کو پا نہیں سکتا جبتک کہ آسمان اس کو عزت نہ دے۔ سچی اور پاک عزت خدا ہی سے ملتی ہے۔ تم انبیاء سے بڑھ کر نہیں۔ دیکھو نبیوں کو کیسے کیسے دکھ دیئے گئے۔ کیسے برے الفاظ ان کے حق میں بولے گئے۔ ناپاک لوگوں نے آنحضرتؐ کے سر پر گند اور نجاست سے بھری ہوئی چیزیں پھینکیں۔ مگر آپ نے صبر کیا۔ خدا فرماتا ہے کہ اگر تم مجھ سے پیار کرتے ہو تو اس نبی کا اتباع کرو۔ دیکھو اگر تم خدا کو دوست رکھتے ہو تو رسول کے پیچھے چلو۔ اسمیں شک نہیں کہ مشتعل ہو جانا ایک عام فطرت ہے۔ مگر جو شخص اس پر ترقی نہیں کرتا وہ جانور ہے۔ تم کو جو دکھ اور گالیاں دیجاتی ہیں وہ کچھ چیز نہیں۔ اسکی ہرگز پرواہ نہ کرو۔ اور انسانوں کے راضی رکھنے کے پیچھے نہ پڑو بلکہ اپنے خدا کو راضی کرو۔ لا الہ الا اللہ کا یہی مضمون ہے۔ اگر تم لوگوں کو راضی رکھنے کے واسطے ان کے ساتھ مداہنت سے پیش آؤ گے تو اسمیں تم کو ہرگز کامیابی نہیں ہوگی۔ اگر خدا راضی ہو جائے تو انسان کسی کا کچھ بگاڑ نہیں سکتا۔ یہ ضروری امر ہے ہر ایک جو سنتا ہے غور سے سنے اور دوسروں کو سنا دے۔ خود دعا میں لگے رہو کہ تمہارا ہتھیار دعا ہی ہے۔ دنیا میں جسقدر پاپ گناہ اور معصیت ہے تم اسکو وعظ اور تدبیر کے ساتھ دور نہیں کر سکتے۔ اس [illegible] کو دور کرنے کے [illegible] دعا کے ساتھ تم ان مشکلات کو دور کر سکتے ہو خدا نے ایسا ہی فرمایا ہے۔ اس زمانہ میں لوگوں کے خیالات کو شیطانی اور ناپاکی کی طرف پھیرنا ایک بڑا انقلاب ہو رہا ہے۔ یہ خدا کے ہاتھ میں ہے کہ اس بڑا انقلاب پیدا کرے۔ راتوں کو اٹھ کر دعائیں کرو۔ عام لوگوں کی عادت ہے کہ صرف دنیا کے واسطے دعائیں کرتے ہیں۔ وہ دنیا کے کیڑے ہیں۔ اصل دعا دین کے واسطے ہے اور اصل دعا یہی دعا ہے۔ یہ خیال نہ کرو کہ ہم گناہگار ہیں ہماری دعا کیونکر قبول ہوگی۔ انسان خطا کرتا ہے مگر دعا کے ساتھ آخر نفس پر غالب آجاتا ہے اور نفس کو پامال کر دیتا ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے انسان کے اندر یہ قوت بھی فطرتاً رکھدی ہے کہ وہ نفس پر غالب آجائے۔ دیکھو پانی کی فطرت میں یہ بات رکھی گئی ہے کہ وہ آگ کو بجھا دے۔ پس پانی کو کیسا ہی گرم کرو اور آگ کیطرح کر دو پھر بھی جب وہ آگ پر پڑیگا تو ضرور ہے کہ آگ کو بجھا دے۔ جیسا کہ پانی کی فطرت میں برودت ہے ایسا ہی انسان کی فطرت میں پاکیزگی ہے۔ ہر ایک شخص میں خدا تعالیٰ نے پاکیزگی کا مادہ رکھدیا ہوا ہے۔ اس سے مت گھبراؤ کہ ہم گناہ سے ملوث ہیں

گناہ اُس میل کیطرح ہے جو کپڑے پر ہوتی ہے اور دور کی جا سکتی ہے تمہارے طبائع کیسے ہی جذبات نفسانی کے ماتحت ہوں۔ خدا تعالےٰ سے رو رو کر دعا کرتے رہو تو وہ ضائع نہ کریگا۔ وہ حلیم ہے اور غفور الرحیم ہے۔ +

دوسری تقریر پوری ہوئی اُس کے بعد حضرت نے دعا کی + اب اگلے اخبار سے دوسرے بزرگوں کی تقریریں لکھی جائینگی۔ انشاء اللہ

علم الابدان

مفصلہ ذیل خط اس کالم میں درج ہونے کے واسطے دسمبر ۱۹۰۶ء میں مخدومی اخویم حکیم محمد حسین صاحب قریشی نے ارسال فرمایا تھا چونکہ طبی کالم کے کھولنے کا شروع سال میں ارادہ تھا سو اسطے یہ مضمون محفوظ رکھا گیا اور اب درج کیا جاتا ہے۔ ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

پیارے مفتی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ "بدر" و ناظرین بدر کی بھلائی کی غرض سے ایک مضمون مفید عام بغرض اندراج اخبار بھیجتا ہوں۔ بالکل تازہ اشاعت میں چھاپکر مرہون منت فرماویں بلکہ آپ مناسب سمجھیں تو ایک حصہ ہمیشہ کے لئے طبی کالم کے نام سے کھولدیں انشاء اللہ مفید و کارآمد ہوگا

شدید ہچکی کا

ایک بے نظیر۔ بے ضرر۔ قابل قدر۔ بے لاگت قدرتی علاج

ہچکی ایک ایسا عام فہم لفظ ہے جو [illegible]

حجاب حاجز میں یکایک تشنج ہونے کا نام ہچکی ہے۔ جس کے بہت سارے مختلف اسباب ہیں۔ زیادہ رونے و ہنسنے۔ یا معدہ و امعا کی خراش۔ یا نفخ و بدہضمی یا البلبہ۔ معدہ وپردہ صفاق کی سوزش۔ عورتوں کو رحم کی خراش یا ہاؤ گولہ وغیرہ کے باعث اکثر ہچکیاں آتی ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔

عوام الناس جیساکہ اس مرض اور نام سے واقف ہیں علے العموم ہر شخص کچھ نہ کچھ علاج سے بھی واقف ہوتا ہے۔ مجلس میں جہاں کسی کو ہچکی شروع ہوئی حاضرین میں سے ہر ایک کوئی نہ کوئی علاج بتانے اور اس کے مجرب ہونیکا مدعی پایا جاتا ہے۔ چونکہ وہ سب مشہور علاج ہیں۔ اس لئے ان کے دوہرانے کی یہاں ضرورت نہیں معلوم ہوتی معمولی ہچکی کوئی زیادہ تکلیف دہ نہیں ہوتی۔ اور زیادہ سے زیادہ دس پانچ منٹ کے بعد رفع ہو جاتی ہے۔ لیکن زیادہ دیر تک رہے اور معمولی علاجوں سے رفع نہ ہو۔ تو موجب تشویش و تردد اور سخت تکلیف کا ہوتی ہے۔ اسکی تکلیف کو کچھ وہی لوگ محسوس کر سکتے ہیں جن کو کبھی ہوئی ہو یا کسیکو ہوتے دیکھا ہو۔ ایسی حالت میں ضروری ہے کہ کسی لایق معالج کیطرف رجوع کیا جاوے۔ قبل اس کے کہ میں وہ قدرتی علاج بیان کروں جس کا مینے اوپر سرخی میں ذکر کیا ہے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں کچھ طبی علاج سے بھی ناظرین اخبار کو واقف کردوں شاید کسی کی بھلائی کا باعث ہو۔

ڈاکٹری اور یونانی دونو علاج قریباً اس کے یکساں ہیں۔ لایق ڈاکٹروں کے تجویز کردہ مشہور علاج یہ ہیں ا۔ عمر کے لحاظ سے چند قطرے سپرٹ ایمونیا ایرمیٹک نصف چھٹانک کمفر واٹر میں ملا کر پلائیں (۲) بموجب عمر کے ۱۰-۱۵-۲۰-۲۰ قطرے سلفیورک ایتھر نصف چھٹانک کمفر واٹر میں ہر ۲ گھنٹہ بعد۔ اگر اس سے نہ رکے تو جوان آدمی کیلئے دوسری خوراک میں ۲ بوند ٹنکچر [illegible] ملا کر دیں یا عرق افیون بھی ملا کر دے سکتے ہیں۔

بدہضمی سے ہو تو سب سے اول غذا کا بند و لسبت کرنا اور سوڈا واٹر پلانا۔ سنگترے کھلانا۔ ترش میوہ جات کا کھلانا مفید ہے۔ قبض ہو تو مسہل سے رفع کریں۔ اور بھی بہت علاج ہیں۔ جنکا یہاں ذکر کرنا غیر ضروری معلوم ہوتا ہے۔

آمدم بر سر مطلب۔ اب میں وہ علاج عرض کرتا ہوں جس نے محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے گذشتہ جمعہ کے روز یکم دسمبر کو خود مجھے قریباً ۱۲ گھنٹے کی تکلیف کے بعد ایک آن واحد اور چشم زدن میں وہ سرور و راحت اور آرام بخشا کہ میں خود حیران رہ گیا۔ اس کا ادنے شکریہ میں یہی سمجھا کہ اس سے بذریعہ اخبار اپنے دوسرے بھائیوں کو بھی اطلاع دوں۔ ممکن ہے کہ کسیکو وقت پر کام دے۔ قریباً ۹ یا دس بجے دن کے مجھے ہچکی شروع ہوئی۔ خیر معمولی بات سمجھکر پہلے تو کوئی توجہ نہ ہوئی کہ ابھی بند ہو جائیگی۔ دو گھونٹ پانی پیا اور دم بند کیا ادہر ادہر ٹہلا۔ اٹھا بیٹھا۔ بار بار لکھنے پڑھنے۔ دوائی بنانے پارسل روانہ کرنے۔ ڈاک دیکھنے وغیرہ میں مشغول ہوا لیکن ہچکی بند ہونی نہ آئی یہانتک کہ جمعہ کا وقت آگیا۔ کپڑے بدلکر جمعہ پڑھنے گیا لیکن کچھ آرام نہ ہوا بلکہ وقفہ کی حالت کم ہی ہوگئی۔ قصہ مختصر آپ یوں سمجھئے کہ رات ہوگئی اور عشاء کی نماز بھی اسی بے چینی میں ہی ادا کی اب حیران تھا کہ یا الٰہی کیا کروں۔ اسی حالت میں پلنگ پر لیٹ گیا بہتیرا چاہا کہ نیند آجائے۔ بہتیری کروٹیں بدلیں۔ اسکا تو اثر بڑھتا ہی چلا گیا۔ آخر کو ایکطرف سانس بند کرکے لیٹ رہا ادہر ہچکی بھی بدستور آتی رہی۔ دل میں یکایک ایسی امنگ پیدا ہوئی کہ یا الٰہی کیا خوب ہو کہ اسکا کوئی تیر بہدف علاج سوجھ جائے۔ معاً دماغ میں یہ بات پیدا ہوئی کہ اس گندی ہوا کا بجائے اندر روکنے کے باہر نکالنا اور بجائے اس کے تازہ ہوا کا معمول سے زیادہ اندر کھینچنا زیادہ مفید ہو سکتا ہے بس اس خیال کا آنا تھا کہ فوراً مینے زور سے گہرے سانس لینے شروع کئے۔ ابھی تین سانس مینے اس قسم کے لئے تھے کہ بس ہچکی وہیں گم شد گویا یہ شکایت مجھکو تھی ہی نہیں۔ پھر تو مینے تجربہ کی غرض سے بھی طبیعت کو اسطرف مائل کیا کہ شاید پھر ایک دفعہ بار ہی ہو۔ مگر اللہ کریم کا لاکھ لاکھ شکر کہ پھر مطلق نہ ہوئی اور میں آرام سے سو گیا۔ اللہ کرے کہ یہ چند سطور لوگوں کی بھلائی کا موجب ہوں۔ وما توفیقی الا باللہ۔ ربنے دنی علما

عاجز محمد حسین قریشی موجد مفرح عنبری لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی دیجئے — الحمد للہ

اے جہاں منتظر خوش باش کامد دلستان	رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸	آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

جلد ۶

۵ ذی الحجہ ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۴ جنوری ۱۹۰۷ء

نمبر ۴

بروز جمعرات — ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ

حسب گوئم بالو گرائی جہاد در قادیان بینی	ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ	دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ ...

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن — جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد — ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندر راست — منکر آں مورد لعن خدا ست
معجزات انبیائے سابقین — آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیا ست
یک قدم دوری ازاں عالی جناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

اوقات صلوٰۃ مرتبہ اکمل افغان گولیکی

روز	ذی الحجہ	جنوری	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
یکشنبہ	۱۲	۲۷	۶-۳	۱۲-۳۵	۳-۳۵	۵-۵۰	۷-۴
دوشنبہ	۱۳	۲۸	۶-۳	۱۲-۳۵	۳-۳۵	۵-۵۰	۷-۴
سہ شنبہ	۱۴	۲۹	۶-۲	۱۲-۳۵	۳-۳۶	۵-۵۱	۷-۵
چہار شنبہ	۱۵	۳۰	۶-۲	۱۲-۳۶	۳-۳۶	۵-۵۱	۷-۵
جمعرات	۱۶	۳۱	۶-۱	۱۲-۳۶	۳-۳۶	۵-۵۲	۷-۶
جمعہ	۱۷	یکم فروری	۶-۱	۱۲-۳۶	۳-۳۶	۵-۵۲	۷-۶
ہفتہ	۱۸	۲	۶-۰	۱۲-۳۶	۳-۳۷	۵-۵۲	۷-۷
یکشنبہ	۱۹	۳	۶-۰	۱۲-۳۶	۳-۳۷	۵-۵۲	۷-۷
دوشنبہ	۲۰	۴	۶-۰	۱۲-۳۶	۳-۳۷	۵-۵۳	۷-۷
سہ شنبہ	۲۱	۵	۵-۵۹	۱۲-۳۶	۳-۳۸	۵-۵۳	۷-۸

نوٹ

فجر کا وقت طلوع آفتاب سے ۱-۲۲ گھنٹہ منٹ پہلے شروع ہو جاتا ہے اور کمی بیشی غروب و طلوع کے اپنی اپنی گھڑی کے موافق تجربتاً دریافت کر لینی چاہیے

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ (تین بار) آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ (۳ بار) رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اسکے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں۔

جلد ۶ | بدر- مورخہ ۹- ذی الحجہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۴ جنوری ۱۹۰۷ء | نمبر ۴

شعر و سخن

ابن مریم مر گیا حق کی قسم
داخل جنت ہوا حق کی قسم

کون کہتا ہے فلک پر جا چڑھا
ہے سراسر یہ خطا حق کی قسم

مرگیا مرتے ہیں جیسے سب بشر
وہ نصاریٰ کا خدا حق کی قسم

وادیٔ کشمیر میں سوتا ہے وہ
جاگے گا روز جزا حق کی قسم

یہ جگہ ہے ربوۂ ذات القرار
یاں پنہ میں آگیا حق کی قسم

خطۂ کشمیر جنت کی نظیر
اسکا مرقد ہے بنا حق کی قسم

آخرش اسکو چڑھایا دار پر
ظالموں نے برملا حق کی قسم

موت سے حق نے بچایا پر لُٹے
ہوگیا بیہوش سا حق کی قسم

مرہم عیسیٰ لگانے سے اُسے
ہوگئی حاصل شفا حق کی قسم

جانب کشمیر ہجرت کرگیا
واں مرا اور واں گڑا حق کی قسم

بھیڑیں اسرائیل کے گھر کی جو تھیں
ڈھونڈنے کو واں گیا حق کی قسم

اسکے آنیکا جو رکھتے ہو گمان
ہے یہ مالیخولیا حق کی قسم

اس جہاں سے کوچ جو ہے کرگیا
وہ نہ پھر واپس پھرا حق کی قسم

تاقیامت یہ نہ ہو پوری مراد
وہم میں ہو مبتلا حق کی قسم

جسکے آنے کا تھا وعدہ آگیا
کھولو اب آنکھیں ذرا حق کی قسم

رہ بہ رہ جسکے آنکھ سب کی تھی لگی
ہے یہی مرد خدا حق کی قسم

جسکے وعدے پر تمہاری تھی نظر
کردیا اس نے وفا حق کی قسم

قادیاں میں جلوہ فرما ہوگیا
وہ حبیب کبریا حق کی قسم۔

چاند سورج دو نوبت گہنا گئے
اسکا جب پر تو پڑا حق کی قسم

ہے گواہ امریکہ بھی اس بات کا
نیز شاہد ایشیا حق کی قسم

سحرؔ گر اب بھی نہ دیکھیں دیکھئے
آنکھوں پر پردہ پڑا حق کی قسم

(محمد حسین خان سحر)

بلبل کی آرزو

ہے آرزو یہ اپنی دنیا میں اے جہاں میں
کانوں تلک نہ پہونچے زاغ وزغن غوغا
شہ باز خوش ہما ہیں سب پاسبان چمن کے
ہے لد رہا گلو سے بھرپورے پہلو سے
ہیں ہم صفیر جتنے گاتے ہیں چہچہاتے
منت اے باغبان ..... صدقے تری چمن کے
ہے آرزو یہ میری میں ترے کام آؤں
تیرا چمن سنا تھا دارالاماں ہے بیشک
خدمت میں رکھ لے اپنی نغمہ سرائی سنکر
پہنا ہے دل گلو نے ہم تیرے باغ میں جو
فانی کی التجا ہے ہر دم یہی الٰہی!

ہو آشیان اپنا عیسے کے گلستان میں
یہ خوب ہے حفاظت ہے میرے باغبان میں
کیا خوف کیا خطر ہو پھر ایسے بوستان میں
سرسبز باغ سارا اس موسم خزاں میں
تسبیح خوان پرندے اس باغ دلستان میں
رہنے دے پھر مولا اپنے ذرا جنان میں
سناری کہانی ہر آہ ہر فغان میں
رنجیدہ دل بہت ہیں ہم دور آسمان میں
دکھ درد کے ہیں جھگڑے بس اپنی داستان میں
رہیئے وہیں جہاں ہو دل اپنا اس جہان میں
ہو درد درد تیرا تیری تڑپ ہو جان میں

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

نام	ولدیت	مقام	
عبدالصمد	خاوا	راول پور	
مراد علی	کریم بخش	لاہانہ بہادری	
عزیز بخش	الہ بخش	لاہور	ندگر
عبدالرحمن	محمد حسن	لاہانہ	
عمرالدین	ہمن	کاٹھہ گڑھ	ہوشیارپور
چراغدین	احمد دین	لبنی	لاہور
میرباز	احمد خان	کہوکر	گجرات
میان خان	شاب دین	بکول	گورداسپور
سید قمر احمد	حکیم ظفر احمد	لائل پور	حال سکنہ دہلی
الہ بخش	دریام خاہ	زیرہ	فیروزپورہ
یوسف	پھنیاہ	ونڈ	"
ٹکو	بینہاں	زیرہ خورد	"
جنڈو	ہیمان	"	"
سلیمان	کالو	زیرہ	"
اسلام	"	"	"
حخذیں	"	"	"
علی محمد	ماہی	"	"
فیروز الہ	"	"	"
مہندی خان		خان فتح	گورداسپور
عیسے	بہاناں	قادیان	"
اسمعیل	امام الدین	قادرآباد	"
قربان علی شاہ	برکت علی شاہ	نورکوٹ	"
جلال الدین	الہ دتہ	دہرم کوٹ	
فضلدین	روڑا	"	"
عمرالدین	چوہڑ بخش	حال وارد سجاع آباد ضلع ملتان۔ کوٹلہ افغانان	
غلام حسن	عزیز دین	تلونڈی	گورداسپور
احمد جمیل	مرزا افضل بیگ	قصور	لاہور
مرزا محمد جلال الدین	مرزا غلام حیدر بیگ		"
محمد فاضل	ڈاکٹر مرزا عبدالعزیز	قصور	"
عبدالکریم	احمد علی	مرزا چک حال وارد لاہور	گورداسپور
کاکا	پیر بخش	سگووال	کپورتھلہ
روڑا	عبدا	نتیجہ	گورداسپورہ
عبدالعزیز	رحم بخش		"

عزیزالدین

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

۹ - ذی الحجہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۴ - جنوری ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۲۲ - جنوری ۱۹۰۷ء - انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت و یطھرکم تطھیرا

ترجمہ - بیشک اللہ تعالی نے ارادہ کیا ہے کہ اے اہل بیت تم مین سے ناپاکی کو دور کردے اور تمہین پاک کرے اور مطہر بنائے۔

اس وحی کے بعد مین کسی کو آواز مار کر اس طرح سے پکارتا ہون - فتح - فتح

گویا اس کا نام فتح ہے۔

ایک پرانا الہام کوئی تیس ۳۰ سال کا جو پہلے بھی حضرت نے کئی دفعہ سنایا ہے۔ اور آج پھر سنایا۔ غالباً کہین اخبار مین چھپا یا نہین گیا - اسواسطے آج لکھا جاتا ہے

فارتدا علی آثارھما و وھب لہ الجنۃ

اتنے مین طاقت بالا اس کو کھینچ کر لے گئی۔

یہودا اسکریوطی

۲۳ - جنوری ۱۹۰۷ء - انی انا الرحمان ذو اصرف عنک سوء الاذی فلاہ ترجمہ - تحقیق مین رحمان ہون - جس کی قضا و قدر تجھ سے پھیر دونگا یعنی بعض بلائین جو مقدر ہین وہ ظہور مین نہین آئینگی۔

عید مبارک

ناظرین اخبار کو عید مبارک ہو۔ یہ اخبار پنجاب کے اکثر شہرون مین بلکہ ہندوستان مین علی گڈھ تک عید کے دن پہنچ جاتا ہے۔ اس واسطے **مدرسہ کے عید فنڈ** کیواسطے عین وقت پر یاد دہانی کرائی جاتی ہے۔ اگرچہ عید فنڈ اور مدرسہ کی دیگر ضروریات کے اہم ہونے کی نسبت اور ان کیواسطے کافی چندہ فراہم کرنے کے لئے معزز رسالہ میگزین اور اخبار الحکم کی گذشتہ تحریکات کے مطابق امید ہے کہ احباب نے پہلے سے طیاری کر رکھی ہوگی تاہم یاد دہانی کے واسطے پھر لکھا جاتا ہے۔ قربانی کی کھالون کا روپیہ مدرسہ کے مساکین کے واسطے ارسال فرمادین اور تمام ذی مقدرت احباب عید فنڈ پر مدرسہ کے واسطے معقول رقوم عطا فرماوین اور غریب لوگ بھی حسب استطاعت کچھ دے کر ثواب مین شامل ہوسکتے ہین یہ فنڈ دین کی امداد ہے اور ایسے اوقات ہمیشہ ہاتھ نہین آتے۔ سچ پوچھو۔ تو خالص دینی اغراض کے واسطے اگر دنیا بھر مین کوئی مدرسہ ہے۔ تو صرف یہی ایک مدرسہ ہے ورنہ دوسرے مدارس گو بظاہر دین کا نام رکھتے ہون پر اصل مطلب اس سے بڑھکر نہین۔ کہ قوم یورپ کی تقلید اختیار کرکے متمول ہو جاوے۔ غرض خالص رضائے الہی کے حصول کے جو ذرائع اس وقت دنیا مین ہین وہ اے **احمدی قوم** تجھے مبارک ہو کہ تیرے ہی حصے مین آئے ہین خدا کی راہ مین دل کھولکر خرچ کرو۔ کہ خدا تجھ کو کبھی ضائع نہ کریگا۔ تمام روپیہ بنام محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان آنا چاہیئے اور کوپن مین نوٹ لکھنا چاہیئے کہ عید فنڈ ہے یا مسکین فنڈ کے واسطے والسلام

یورپ و امریکہ کو آپ تبلیغ حق کرسکتے ہین

جناب ایڈیٹر صاحب رسالہ میگزین نے سلسلہ حقہ کے حالات پر میگزین مین دو لطیف مضامین لیکر اور ان کیساتھ تصویر قبر مسیح اور تصویر مسیح موعود شامل کرکے یورپ امریکہ بھیجنے کیواسطے ان کو بصورت کتاب طیار کیا ہے جو مس حب جا مین

مولوی چکڑالوی کے چیلنج کا جواب

رسالہ اشاعت القرآن مورخہ ۱۵ جنوری سنہ ۱۹۰۷ء میں بابا محمد چٹو نے ایک مضمون بعنوان کھلا نوٹس لکھا ہے کہ مرزا صاحب مولوی عبداللہ چکڑالوی کے ساتھ مباحثہ کرلیں۔ اور از روئے قرآن شریف اپنے دعوے مہدویت و مسیحیت کے دلائل پیش کریں۔ یہ بات کسی مولوی سے مخفی نہیں۔ اور بابا چٹو بھی جانتے ہیں۔ کہ حضرت اقدس سلسلہ مباحثات کا پابند کرچکے ہیں جہاں تک ضروری اور مناسب تھا۔ حضرت نے بذریعہ مباحثات کے بھی مخالفین پر اتمام حجت کیا۔ لیکن اب مدت سے حضرت اقدس ایسے مباحثات کی نسبت اپنی کتاب انجام آتھم میں شائع کرچکے ہیں۔ کہ پھر نہیں کریں گے۔ ہاں اگر مولوی عبداللہ صاحب بحیثیت مباحثہ بلکہ اپنے شبہات دور کرانے کے لئے مہذب طریق پر درخواست کریں۔ اور اس میں اپنا یہ شبہ پیش کریں۔ کہ یہ دعوے قرآن شریف کے خلاف ہے۔ اور مخالفت کی وجوہ بھی لکھیں۔ تو اس وقت اُن کی ازالہ شبہات کی طرف توجہ ہوسکتی ہے۔ کیونکہ یہ بار ثبوت ان کی گردن پر ہے۔ کہ وہ یہ ثابت کریں۔ کہ یہ دعوے قرآن شریف کے نصوص صریحہ قطعیہ کی مخالف ہے۔ وجہ یہ کہ جبکہ خدا تعالیٰ کی عادت میں یہ داخل ہے۔ کہ وہ قدیم سے اور جب سے کہ دنیا پیدا ہوئی ہے۔ دنیا کے بگڑنے کے وقت اور غلبۂ معصیت اور شرک اور بدعات کے زمانہ میں کسی شخص کو اپنی طرف سے ہدایت دے کر اور اپنے مکالمہ مخاطبہ سے مشرف کرکے دنیا کی اصلاح کے لئے بھیجتا رہا ہے۔ تو اب اس زمانہ میں باوجود اشد ضرورت کے جو محسوس ہورہی ہے۔ کیوں خدا تعالیٰ نے اس عادت کو بدل دیا۔ غرض یہ بار ثبوت اُس شخص کی گردن پر ہے۔ جو قدیم سنّت اللہ کا منکر ہے۔ حضرت مرزا صاحب پر یہ بار ثبوت نہیں ہے۔ ہاں ان کے یہ ذمہ تھا۔ کہ جیسا کہ انبیاء علیہم السلام اپنے دعاوی کا ثبوت دیتے رہے ہیں۔ وہ بھی ثبوت دیں سو انہوں نے بہت سے نبیوں سے بڑھ کر اپنے دعوے کا ثبوت دیدیا ہے۔ جو اُن کی کتابوں کے پڑھنے سے ظاہر ہے۔ ہاں مولوی عبداللہ چکڑالوی کا یہ حق ہے کہ وہ ایک مشترک ثبوت گذشتہ نبیوں کی نبوت کا پیش کریں۔ جس کی وجہ سے کسی دوسرے نبی پر اعتراض نہ ہو۔ کہ اُس نے یہ ثبوت نہیں دیا۔ تب حضرت مرزا صاحب پر واجب ہوگا۔ کہ اس مشترک ثبوت کے ذریعہ سے اپنا دعویٰ بھی پیش کریں۔ اور ہر ایک امر آیات قطعیۃ الدلالت سے پیش کریں۔ اکثر نادان ایسے ہیں۔ کہ وہ ثبوت مانگنے کے لئے یہ نہیں دیکھتے۔ کہ بار ثبوت کس کی گردن پر ہے اور جس امر کا ثابت کرنا اپنے ذمہ ہے وہ دوسرے سے مانگتے ہیں۔ اور طریق مناظرہ سے بھی بے خبر ہیں۔ انہیں میں سے مولوی عبداللہ صاحب ہیں۔ سوال تو صرف یہ ہے۔ کہ کسی نبی کی نبوت ثابت ہونے کے لئے سنّت اللہ کیا ہے۔ سو عبداللہ صاحب دس بیس نبیوں کا ذکر کرکے اور ان کی نبوت کا ثبوت دے کر اس سنّت کو قرآن شریف سے پیش کریں۔ اور پھر جواب لیں جب تک وہ ایسا نہ کریں۔ وہ قابل خطاب نہیں سمجھے جاتے۔

استصواب

ذیل میں ایک معزز مکرم مخدوم کا خط درج کرکے اُس پر دوسرے ناظرین کی رائے کا طلبگار ہوں۔ ایڈیٹر

مکرمی ایڈیٹر صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

چند ایک دوست امرتسر۔ لاہور۔ اور ضلع گورداسپور سے اس وقت آئے ہوئے ہیں۔ اور ہمارے اخبارات مجریہ از قادیان کی پالیسی پر بحث کرتے ہیں وہ بعض مضامین کو سلسلہ کے اخبارات کے مناسب حال نہیں سمجھتے۔ میں پسند نہیں کرتا۔ کہ میں اس ساری قیل و قال کو درج کردوں۔ میں صرف ذیل کے امور بطور مشورہ عرض کرتا ہوں اور آپ کے معزز اخبار کے ناظرین سے استدعا کرتا ہوں۔ کہ وہ بھی اپنی رائے سے اطلاع دیں۔ یہ خلاصہ اُن احباب کی رائے کا ہے جو میرے یہاں اس وقت بیٹھے ہیں۔

(۱)۔ اخبار کو جہاں تک ممکن ہو۔ سلسلہ کے متعلق رکھا جاوے اور دنیا جہان کے مذاق کو خوش رکھنے کا خیال نہ کیا جاوے۔ مثلاً طبی کالم کے لئے بدر کے صفحہ وقف کرنا کوئی ضروری نہیں ہے۔ ہاں کوئی خاص نسخہ ہو [illegible] جو الہامی رنگ میں حضرت اقدس فرماویں۔ یا کوئی خاص تجربہ حضرت اقدس کا ہو تو اس کے اندراج کا حرج نہیں۔ (۲) حضرت کی ڈائری مفصل ہو (۳) روزانہ درس حضرت مولوی صاحب کا ترجمہ کا دیا جاوے (۴) اگر نمبر ۲ یا ۳ سے کوئی جگہ بچے تو اور سلسلہ کے متعلقہ امور کے مضامین درج ہوں (۵) اشتہارات مناسب بیشک درج اخبار ہوں۔ لیکن اُن کے اندراج سے مضامین کے صفحات میں فرق نہ آوے۔

خواجہ کمال الدین۔ وکیل چیف کورٹ پنجاب لاہور

عیسائیوں کی حساب دانی کا نمونہ

اخبار تحفۂ سرحد بنوں کے ایڈیٹر صاحب نہایت غصہ سے بھرے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ اخبار بدر کے ایڈیٹر نے اپنے اشتہار میں سفید جھوٹ بولا ہے۔ کہ قادیان سے ہفتہ وار نکلنے والا اخبار صرف ایک ہی ہے۔ یعنی بدر حالانکہ اسی جگہ سے اور اخبار بھی ہفتہ وار نکلتے ہیں اور مثال میں معزز ہمعصر الحکم کا حوالہ دیتے ہیں۔ جہاں تک ہم کو معلوم ہے۔ آجتک کبھی کسی نے ایسے اخبار کو جو مہینہ کی چند مقررہ تاریخوں پر نکلتا ہو اور اس کی اشاعت کیواسطے ہفتہ کا کوئی خاص دن مقرر نہ ہو۔ ہفتہ وار نہیں کہا۔ جو اخبار ہفتہ میں ایک مقررہ دن نکلے۔ اس کے سال میں ۵۲ پرچے نکل سکتے ہیں۔ اور جو ہر ماہ میں چار بار نکلے اس کے سال میں ۴۸ پرچے ہوسکتے ہیں۔ معزز الحکم ہمیشہ ہر ماہ میں چار بار نکلتا ہے اور پہلی تاریخ ہمیشہ ۱۰ مقرر ہے اور یہ فرق تین ہے لیکن جہاں ایک برابر تین کے اور تین برابر ایک کے مانا جاتا ہو۔ وہاں یہ فرق کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ اور اس واسطے ہم ایڈیٹر صاحب تحفہ کو معذور سمجھتے ہیں۔ تاہم ان کو نصیحت کرتے ہیں کہ تثلیثی حساب دانی کے اصول کو گرجا کی چار دیواری کے اندر دینے تک محدود رکھا کریں۔ ورنہ ان کو دنیاوی کاروبار میں بہت مشکلات پڑینگے ؃

درس قرآن شریف

(سورۂ کفرون۔ سلسلہ کیوا سطے دیکھو اخبار مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۰۹ء)

(منقول از قلمی نسخہ تفسیر القرآن مؤلفہ حضرت مولوی نورالدین صاحب)

(اس مین سے جو عبارت مثلاً نحوی مسائل کے متعلق عام فہم نہ تھی۔ وہ چھوڑ دی گئی ہے)

اختار سبحانہ تعالیٰ ھنا۔ الکفرون۔ بدل قولہ الذین کفروا وعامۃ سنۃ اللہ فی القرآن الکریم والکتاب الحکیم۔ الذین کفروا فما قال یایھا الذین کفروا۔ لان کلمۃ کفروا تدل بصیغتھا الماضی علی الانقطاع والمضی فاومی ایماءً بل صرح تصریحاً بان المخاطبین من الکفر وصف لازم لھم اعاذنا اللہ تعالیٰ۔

لا اعبد۔ نفی بحرف لا۔ للحال والاستقبال۔

ما تعبدون۔ ما اسمٌ مبھمٌ۔ جاء لابھام معبوداتھم علی اختلافھم لان المشرک لکل یوم معبود۔ بسبب ھوایاتہ وشھواتہ کمثل العنکبوت اتخذت بیتاً۔

تکریر الفعل بلفظ الحال والاستقبال عند الاخبار عن ذاتہ الطیبۃ المبارکۃ ایماء الی عصمتہ صلی اللہ علیہ وسلم من الزیغ ولا نحراف والاستبدال فمعبودہ صلی اللہ علیہ وسلم واحد فی الماضی وکذا الحال والاستقبال بخلاف المشرکین۔

لکم دینکم۔ ثمرۃ ما تعبدون ونتیجۃ لا انتم عابدون ما اعبد۔ الرجس القبیح الشرک۔ فقدم قسمتھم۔ ای ھذا ما حصل لکم من عبادتکم وعدم توحیدکم قال اللہ تعالیٰ۔ فاما الذین فی قلوبھم مرض فزادتھم رجساً الی رجسھم وماتوا وھم کافرون۔

عام سنت یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ سبحانہ اپنی کتاب حکیم قرآن کریم مین جہان کہین کفار کا ذکر کرتا ہے۔ تو الذین کفروا کر کے فرماتا ہے۔ لیکن اس کی بجائے اس سورۂ شریف مین الذین کفروا نہین فرمایا۔ بلکہ یون فرمایا کہ یاایھا الکفرون۔ اے کافرو۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کلمہ کفروا صیغۂ ماضی مین ہے اور انقطاع پر دلالت کرتا ہے۔ پس اللہ تعالےٰ نے یاایھا الکفرون۔ اے کافرو! فرما کر اس امر کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ بلکہ صاف تصریح کر دی ہے کہ یہ مخاطب ایسے کافر ہین۔ کہ صفت کفر ان کے لازم حال ہو گئی ہے۔ ایسی حالت سے خدا تعالےٰ اپنی پناہ مین رکھے۔

لا اعبد۔ مین تمہارے بتون کی نہ اب پوجا کرتا ہون اور نہ آیندہ کرون گا اس جگہ بتون کی عبادت کی نفی حرف لا کے ساتھ کیگئی ہے کیونکہ حرف لا کی نفی حال اور استقبال ہر دو پر مشتمل ہے نہ اب اور نہ آیندہ۔

ما تعبدون۔ جو کچھ تم عبادت کرتے ہو۔ **ما**۔ اسم مبہم ہے اور مشرکون کے معبودون کے ابہام کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ کیونکہ مشرک اپنی خواہش بے جا کے سبب خود اپنے اندر ایک شک وشبہ مین پڑا ہوا ہے۔ اور ہر روز نیا بت اپنے لئے تراشتا ہے۔ اور اس کا عقیدہ مکڑی کے جالے کی طرح بودہ اور کمزور ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات طیب اور مبارک کے متعلق غیر اللہ کی عبادت سے بیزاری اس جگہ حال اور استقبال مین دوبار کر کے جو بیان کی گئی ہے۔ اس مین اشارہ ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس بات سے معصوم ہین۔ کہ ان کی حالت مین کجی اور انحراف اور بدی کی طرف تبدیلی واقع ہو۔ پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا معبود زمانہ گذشتہ مین بھی ایک خدا ہی تھا۔ اور اب بھی وہی ہے۔ اور آیندہ بھی وہی ایک ہوگا۔ برخلاف مشرکین کے یہ حالت ہے۔

لکم دینکم۔ تمہارے لئے پھل اور نتیجہ ہے۔ اس کا جو کچھ کہ تم عبادت کرتے ہو۔ شرک ایک قبیح رجس ہے۔ پس پہلے کفار کے حصے کا ذکر کیا گیا۔ کہ کفار کو غیر اللہ کی پرستش کا نتیجہ مل رہے گا۔ توحید سے انحراف اور بتون کی پرستش کا انجام تم پر ظاہر ہو گا۔ اور جگہ بھی اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ وہ لوگ جن کے دلون مین بیماری ہے۔ ان کے رجس پر اور رجس بڑھتا ہے۔ اور وہ حالت کفر مین ہی مر جاتے ہین۔

عزیز

ولی دین - طابق اول السورة اخرها فقال صلے الله لا اعبد ماتعبدون نحصل دین التوحید والاخلاص و طریق الصواب صراط الذین انعم الله علیهم وایضاً لکم حسابکم ولی حسابی فانصر واعز وافتح بلادکم مع بلادٍ اُخری - والناس یدخلون فی دین الله افواجاً - وستنفقون اموالکم ثم تغلبون فالدینان لا یتشارکان اصولاً وفروعاً ونتیجةً -

فالسورة براءةً تامة

اور میرے لئے میرا دین - اس سورۂ شریف کا اوّل اُس کے آخر سے مطابق ہے - نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ مین واحد خدا کی پرستش کرتا ہون - اور تمہارے معبودون کی پرستش نہ کی ہے - نہ کرتا ہون اور نہ کرون گا - اس کا نتیجہ یہ ہُوا - کہ توحید اور اخلاص کا دین مجھے حاصل ہوا اور صواب کا طریقہ مجھے ہی ملا - اور ان لوگون کا راستہ ملا - جن پر خدا تعالے کا انعام ہوا - مجھے ہی عطا ہوا - اور ایسا ہی تمہین تمہارا حساب بھگتنا پڑے گا - اور مجھے اپنا - پس میری نصرت کی جائے گی - اور میری عزت کی جائے گی اور مین تمہارے شہرون کو فتح کرون گا اور اُس کے ساتھ دوسرے شہرون کو بھی فتح کرونگا اور لوگ اللہ تعالےٰ کے دین مین فوج در فوج داخل ہون گے - اور تم میری مخالفت مین اپنے مال بھی خرچ کرو گے اور پھر بھی مغلوب رہو گے - پس یہ دونون دین بلحاظ اصول اور فروع اور نتیجہ کے یکسان نہین رہینگے -

پس اس سورۂ شریف مین کفر سے پوری بے زاری ظاہر کی گئی ہے -

تشریح معانی الفاظ

قل - کہدے - بول - یہ خطاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے اور آپ کی طفیل تمام مسلمانون کو ہے - کہ ایسے کفار کو جو کفر پر ایسے پکے ہین کہ نہ پہلے کبھی انہون نے خالص اللہ تعالیٰ کی عبادت کی اور نہ آیندہ اُن سے ایسی اُمید ہو سکتی ہے - ان کو کہدو - کہ تم جو اپنے کفر پر ایسے پکے ہو - اور مسلمانون کو برا سمجھتے ہو - اسی سے حق اور باطل مین تمیز ہو جائے گی - کہ تم اپنے دین پر پکے ہو اور ہم اپنے دین پر پکے ہین نتیجہ خود ظاہر کر دیگا - کہ کون سچا اور من جانب اللہ ہے اور کون جھوٹا اور شیطانی راہ پر ہے -

چونکہ اس سورۂ شریف مین کفار کو مخاطب کیا گیا ہے اور اُن کے مذہب کے بطلان کے واسطے ایک زبردست دلیل پیش کی گئی ہے اس واسطے یہ کلام بطور ایک چیلنج کے خدا تعالےٰ نے اپنے رسول کو القا کیا اور اسی واسطے اس کے شروع مین لفظ قل آیا ہے - تفاسیر مین قُل پر بہت بحث کی گئی ہے - خلاصہ اس تمام تحریر کا یہ ہے - کہ یہ سورۃ صریح الفاظ مین کفار کے ساتھ بے زاری کا اظہار کرتی ہے - اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ اس نیت سے کہ وہ سمجھ جاوین - بہت نرمی کا سلوک کرتے تھے - اور اُن کی سخت سے سخت ایذا رسانی پر صبر کرتے تھے اور کسی کے ساتھ ذرا سی سخت کلامی بھی پسند نہ کرتے تھے - اس واسطے یہ کلام خدا کی طرف سے نازل ہوا - جس کا پہچانا آپ پر فرض ہوا - اور اس طرح آپ نے صاف الفاظ مین صراحت کے ساتھ اُن پر ظاہر کر دیا - کہ ایسے کفار کے ساتھ ہمارا کوئی تعلق نہ ہوا نہ ہے اور نہ ہو سکتا ہے -

یا ایھا الکفرون - سنو - اے منکرو - اس مین تین حروف ایک جگہ جمع کئے گئے ہین - یا (حرف ندا) - ایُّ (تخصیص کے لئے ہی) اور ھا (تنبیہ کا حرف ہے خبردار کرنے کے لئے) جس سے ظاہر ہوتا ہے - کہ نہایت تاکید کے ساتھ اچھی طرح منکرون کے کان کھول کھول کر اُن کو یہ پیشگوئی سنائی گئی تھی - کہ تم کو تمہارے اس طریقہ کا بدلہ ملنے والا ہے - اور تم دیکھ لو گے - کہ خدا تعالےٰ توحید کے پرستارون کو تمہارے مقابلہ مین کس طرح کامیابی عطا کرے گا - حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے - کہ یا - ندار النفس ہے اور ایُّ - ندار القلب ہے اور ھا - ندار الروح ہے - گویا نفس رُوح اور قلب ہر سہ کو مخاطب کیا گیا ہے - بعض نے لکھا ہے - کہ یا حرف ندا غائب کے واسطے ہے اور ای حرف ندار حاضر کے واسطے اور ھا تنبیہ کے واسطے - کیا حاضر کیا غائب سب کو نہایت تاکید کے ساتھ مخاطب کیا گیا ہے - انبیار کی دعوت ہمیشہ اسی طرح نہایت تاکید کے ساتھ بار بار لوگون کو بلا کر اور مخاطب کر کے پہنچائی جاتی ہے - چنانچہ اس کی نظیر خود اس زمانہ مین خدا تعالیٰ نے ہمارے واسطے پیدا کر دی ہے - خدا کا مسیح کس قوت اور زور کے ساتھ دنیا کی تمام قومون کے درمیان توحید کا وعظ کر رہا ہے نہ ایک دفعہ کہکر وہ خاموش ہو جاتا ہے بلکہ بار بار ہر ایک ذریعہ سے خدا کا پیغام دنیا کو پہنچاتا ہے نہ صرف ایک زبان مین بلکہ اُردو - عربی - فارسی - انگریزی - پشتو - وغیرہ زبانون مین اس کی تبلیغ کا آوازہ دنیا کے چار کونون تک پہنچ رہا ہے رسالون مین اخبارون مین - اشتہارون مین - زبانی تقریرون مین - قلمی تحریرون مین غرض کوئی ذریعہ تبلیغ حق کا اُٹھا نہین رکھا گیا - اور آج دنیا مین کوئی ایسا ملک نہین جہان کے لوگ اس مسیح کے نام سے اور اس کے دعوے سے ناواقف ہون - خدا کے برگزیدون کی ہمیشہ سے یہی سنت ہے - کہ وہ کھول کھول کر اور پہاڑ پہاڑ کر خدا کا حکم دنیا جہان کو پہنچا دیتے ہین اور اس حکم کے پہنچانے مین کوئی نہ وہ کسی دشمن کی دشمنی کی پرواہ کرتے اور نہ کسی مخالف کی مخالفت سے کبھی ڈرتے ہین - نادان ان کے مقابلہ مین اُٹھتے اور جوش دکھلاتے ہین - پھر تھک کر بیٹھ جاتے ہین اور پھر ناامید ہو کر ناکام مرجاتے ہین پر وہ خدا کے بندے ہر روز اپنا قدم آگے بڑھاتے ہین اور خدا کی تائید سے کامیاب ہو کر رہتے ہین -

خطبہ کسوف

نوشتہ محمد ظہورالدین۔ اکمل آف گولیکی ضلع گجرات پنجاب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۴ جنوری ۱۹۱۷ء کو مدینۃ المسیح میں نماز کسوف پڑھی گئی۔ یہ وہ نماز ہے جسکی نسبت دیہات میں تو کسی کو بھی معلوم نہیں کہ پڑھنی سنت ہے یا نہیں بلکہ پڑھنے والے کو کہتے ہیں ہمارے دین سے نکل گیا یہ بھی ہمارے بعض حنفی بھائیوں کی خاص مہربانیوں سے ہے جو وہ بعض سنن رسول مقبول کی نسبت کرتے رہتے ہیں۔

خیر یہ سلسلہ احمدیہ تو جاری ہی اسی لئے ہوا کہ پھر رسول اللہ صلعم کی سنتوں کو جاری کرے اس لئے یہاں دارالاماں میں کسوف شروع ہوتے ہی نماز کی تیاری شروع ہوگئی اور ½ ۱۰ کے قریب حکیم الامۃ سلمہ ربہ نے نماز باجماعت جہری قرأت کر پڑھائی۔ پہلی رکعت میں سورہ الم سجدہ پڑھکر رکوع کیا اور رکوع سے سر اٹھا کر سمع اللہ لمن حمدہ کہکر سورہ احقاف پڑھی اور پھر رکوع کیا۔

دوسری رکعت میں پہلے سورہ محمد کو پڑھکر رکوع کیا پھر رکوع سے سر اٹھا کر انا فتحنا پڑھی اور پھر رکوع کیا۔ غرض ہر رکعت میں دو دو رکوع کئے اسیطرح زیادہ رکوع بھی کر سکتے ہیں۔ یہ نماز ایک گھنٹے میں ختم ہوئی۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ بعض صحابہ کو اس نماز میں طوالت قرأت کے سبب غشی ہو جاتی تھی۔ نماز ختم ہونے کے بعد مولوی صاحب مکرم نے خطبہ پڑھا جو نہایت ہی لطیف تھا۔ آپ نے فرمایا کہ دو کارخانے ہیں جسمانی اور روحانی پہلے اپنی حالت کو دیکھو کہ دل سے بات اٹھتی ہے تو ہاتھ اسپر عمل کرتے ہیں جس سے روح وجسم کا تعلق معلوم ہوتا ہے، غمی و خوشی ایک روحانی کیفیت کا نام ہے مگر اس کا اثر چہرے پر بھی ظاہر ہوتا ہے۔ کسی سے محبت ہو تو حرکات سکنات سے اس کا اثر معلوم ہو جاتا ہے، انبیاء علیہم السلام نے بھی اس نکتہ کو کئی پیرایوں میں بیان کیا مثلاً حدیبیہ کے مقام پر جب سہیل آیا

تو آنحضرت صلعم نے فرمایا سهل الامر (اب یہ معاملہ آسانی سے فیصلہ ہو جائیگا) دیکھی بات جسمانی تھی نتیجہ روحانی نکالا۔ اسیطرح نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کیطرف خیال کرو۔ کہ پاخانے جاتے وقت ایک دعا سکھائی اللھم انی اعوذ بک من الخبث والخبائث یعنے جیسے پلیدی ظاہری نکالی اسیطرح باطنی نجاست کو بھی نکالنے کی توفیق دے پھر جب مومن فارغ ہو جائے تو پڑھے غفرانک اسمیں بھی یہ اشارہ تھا کہ گناہ کی خباثت سے جب انسان بچتا ہے تو اسیطرح کا روحانی چین پاتا ہے۔ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ سب ارکان اسلام میں جسمانیت کے ساتھ ساتھ روحانیت کا خیال رکھا ہے اور نادان اسپر اعتراض کرتے ہیں۔ مثلاً وضو ظاہری اعضاء کے دھونے کا نام ہے مگر ساتھ ہی دعا سکھلائی ہے اللھم اجعلنی من التوابین والمتطہرین کہ جیسے میں نے ظاہری طہارت کی ہے مجھے باطنی طہارت بھی عطا کر پھر قبلہ کیطرف منہ کرنے میں یہ تعلیم ہے کہ میں اللہ کے لئے سارے جہان کو پشت دیتا ہوں۔ یہی تعلیم رکوع و سجود میں ہے وہ تعظیم جو دل میں اللہ تعالیٰ کی ہے وہ جسمانی اعضاء سے ظاہر کیجارہی ہے۔ زکوٰۃ روحانی بادشاہ کے حضور ایک نذر ہے اور جان و مال کو فدا کرنیکا ایک ثبوت جیسا کہ ظاہری بادشاہ کے لئے کیا جاتا ہے اور حج کے افعال کو سمجھنے کے لئے اس مثال کو پیش نظر رکھے کہ جیسے کوئی مجازی عاشق سن لیتا ہے، کہ میرے محبوب کو فلاں مقام پر کسی نے دیکھا تو وہ مجنونانہ وار اپنے لباس وغیرہ سے بیخبر اٹھ دوڑتا ہے ایسا ہی یہ اس محبوب لم یزلی کے حضور حاضر ہونے کی ایک تعلیم ہے غرض جسمانی سلسلہ کے مقابل ایک روحانی سلسلہ بھی ضرور ہے اور اسکو نہ جاننے کے لئے بعض دانیوں نے اس سوال پر بڑی بحث کی ہے کہ مرکز قوی قلب ہے یا دماغ اصل بات فیصلہکن یہ ہے کہ جسمانی رنگ میں مرکز دماغ ہے کیونکہ تمام حواسیں کا تعلق دماغ سے ہے اور روحانی رنگ میں مرکز "قلب" ہے۔ انبیاء علیہم چونکہ روحانیت کیطرف توجہ رکھتے ہیں اسلئے وہ ظاہری نظارہ سے روحانی نظارہ کیطرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔ نبی کریم صلعم کو

اللہ تعالےٰ نے سراجاً منیراً فرمایا۔ اور آپ سراج منیر کیوں نہ ہوتے جبکہ آپ نے دعا فرمائی اللھم اجعل فوقی نوراً وشمالی نوراً واجعلنی نوراً (یہ بڑی لمبی دعا ہے) خیر جب اس حقیقی سورج نے دیکھا کہ سورج کو گرہن لگ گیا یعنے کچھ ایسے اسباب پیش آگئے جن سے سورج کی روشنی سے اہل زمین مستفید نہیں ہو سکتے۔ تو اس نظارہ سے آپکا دل پھڑک اٹھا کہ کہیں میرا فیضان پہنچنے میں بھی کوئی ایسی ہی آسمانی روک پیش آ جائے اس لئے آپ نے اسوقت تک صدقہ و دعا استغفار۔ نماز کو نہ چھوڑا جبتک سورج کی روشنی باقاعدہ طور سے زمین پر پہونچنی شروع نہ ہوگئی۔ اب چونکہ ہر ایک مومن شخص بھی بقدر اتباع نبی کریم صلعم نور رکھتا ہے جیسے باپ بیٹے کا اثر چنانچہ اسلئے فرمایا ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین یعنی رسول اللہ صلعم کا جسمانی بیٹا نہیں تو روحانی بیٹے بیشمار ہیں۔ اسلئے ہر مومن بھی ایسے نظارہ پر گھبراتا ہے اور گھبرا جاتا ہے کہ کہیں ایسے اسباب پیش آ جائیں جس سے ہمارا نور دوسروں تک پہنچنے میں روک ہو جائے۔ اسلئے وہ ان ذرائع سے کام لیتا ہے جو مصیبت کی انکشاف کیلئے استعمال کئے جاتے ہیں یعنی صدقہ خیرات کرتا ہے۔ استغفار پڑھتا ہے اور نماز میں کھڑا ہو جاتا ہے جیسا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کسی مشکل کے وقت نماز میں مشغول ہو جاتے۔ آخر اللہ تعالےٰ کا دریائے رحمت جوش میں آتا ہے اور جیسے وہاں حرکت و دورے وہ اسباب ہٹ جاتے ہیں جن سے سورج کی روشنی باقاعدہ زمین پر پہنچنی شروع ہو جاتی ہے۔ اسیطرح دعا و استغفار سے مومن کے فیضان پہونچنے میں جو روکیں پیش آ جاتی ہیں دور ہو جاتی ہیں شیشے پر سیاہی لگا کر یا برہنہ آنکھ سے اپنی آنکھوں کو نقصان پہنچانے سے بیخبر تماشہ کے طور پر اس نظارہ کو دیکھنا مومن کی شان سے بعید ہے۔ تم سراج منیر کے بیٹے ہو پس اپنے انوار کو دوسروں تک پہنچانے میں تمام مناسب ذرائع استعمال کرو چونکہ آپ نے ان آیات پر وعظ شروع کیا تھا جنمیں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سراج منیر کہا گیا ہے اس لئے ضمن میں بعض اور باتیں بھی بعض الفاظ کی تشریح میں آگئی تھیں ایک بات خصوصیت سے قابل ذکر ہے جو سجوا کی تفسیر میں فرمائی کہ مشرک لوگوں نے ظاہری سلسلہ پر نظر کر کے کہ بادشاہ کے پاس سوائے وسیلہ کے نہیں جا سکتے۔ اللہ تعالےٰ کو

[illegible]

لفظ قادیان احادیث نبوی میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب مفتی محمد صادق صاحب اڈیٹر بدر ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ مضمون ذیل خاکسار نے حدیث کدہ پر لکھا تھا اور ۲۹ ۔ دسمبر سنہ ۱۹۰۶ء کو حضرت اقدس صاحب کی خدمت میں باغ میں عرض کیا گیا تھا۔ حضرت نے ارشاد فرمایا تھا کہ اس پرچہ کو اخبار میں شائع کرایا جائے اس لئے پرچہ ہذا خدمت میں بھیج کر ملتمس ہوں کہ اسکو اپنے اخبار میں جگہ دیکر ممنون کریں والسلام ۔

شیخ علی حمزہ بن علی ملک الطوسی اپنی کتاب جواہر الاسرار میں جو سنہ ۸۴۰ھ میں تالیف ہوئی تھی مہدی معہود کے بارہ میں مندرجہ ذیل عبارت لکھتے ہیں :۔ در اربعین آمدہ است کہ خروج مہدی از قریہ کدہ باشد ۔ قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم یخرج المہدی من قریۃ یقال لہا کدعہ و یصدقہ اللہ تعالی ویجمع اصحابہ من اقصے البلاد علے عدۃ اہل بدر بثلاث مائۃ وثلثۃ عشر رجلا ومعہ صحیفۃ مختومۃ فیہا عدد اصحابہ باسماءہم وبلادہم وخلالہم یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہدی اُس گاؤں میں سے خارج ہوگا یعنے ظاہر ہوگا جسکو کدہ کہا جاویگا اور اس کی اللہ تعالی تصدیق کریگا اور اُس کے پاس دور دور ملکوں سے اہل بدر کی گنتی پر جو تین سو تیرہ مرد ہونگے جمع کریگا اور اُس کے پاس ایک صحیفہ مہری ہوگا جسمیں اسکے اصحاب کے نام اور اُن کے شہروں اور کوچوں کے نام درج ہونگے اس حدیث کی سند اصل کتاب میں دیکھنی چاہئے ۔ اور اس حدیث میں نام قریہ جو مخرج مہدی کا بتلایا گیا بہ الفاظ یقال لہا کدہ ۔ ان الفاظ میں محل غور چار نظریں ہیں ۔ اول لفظ یقال میں دوم لفظ کدہ میں سیوم یہ کدہ کی ہاے نفس کلمہ کی ہے یا وقف کی ۔ چہارم یہ کہ یہ لفظ قادیان پر صادق آتا ہے یا نہیں ۔ ان چار نظروں کو چار بحثوں میں تحریر کرتا ہوں ۔

بحث اول ۔ یقال میں یہ لفظ مضارع مجہول باب قال یقول کا ہے جیسے قیل ماضی مجہول اسی باب کی ہے اور عبدالنبی حاشیہ تہذیب منطق میں لکھا ہے کہ لفظ قیل اگر دوسرے قیل کے مقابل آوے تو وہاں بیان اختلاف اقوال کا ہوتا ہے اور اگر لفظ اکیلا قیل آوے تو وہ کلمہ تمریض کا ہے جو ضعف قول پر دلالت کرتا ہے جیسا کہ لکھا ہے لفظ قیل کلمۃ تمریض تدل علے ضعف القول لوروداً لنقض جب قیل صیغہ ماضی مجہول کلمہ تمریض ثابت ہوا تو یقال صیغہ مضارع مجہول کلمہ تمریض کا بوجہ اولی ثابت ہو گیا یعنے اس قریہ کو کدہ بولنے والے عامی لوگ ہوں گے جنکی بولی صحیح نہیں ہوتی ۔ اور اون کے اقوال میں حروف تہجی کا پورا لحاظ نہیں ہوتا وہ تو قاف کو کاف بولدیتے ہیں اور عین کو ہمزہ اور ح کو ھ اسی واسطے نبی کریم صلعم نے لفظ یقال سے تعبیر فرمائی جو قائلین اوسکے عامی لوگ ہونگے نہ خاص لوگ ۔ جو اہل علم ہیں جو قاف کو کاف سے الگ الگ لکھتے پڑھتے ہیں جیسے کمر ۔ کربان ۔ بکاف باریک و خورد و قندہار و قادیان کو بقاف پڑکلان

بحث دوم ۔ کدہ میں یہ لفظ جو حدیث شریف مذکورہ میں وارد ہے اسپر حرکات وسکنات نہیں لگائے گئے اسکو کئی طرح سے پڑھا جانا ہوسکتا ہے ۔ کَدَہ ۔ کَدِہ ۔ کَدُہ ۔ کَدْہ ۔ کِدْہ ۔ کُدْہ ۔ کَدَّہ ۔ کِدَہ ۔ کُدَہ ۔ کَدَہ ۔ کَادِہ ۔ کَادَہ ۔ وغیر ذلک ان الفاظ میں سے نمبر ۱۲ کَادِہ بھی ہے اور قرآن کریم و احادیث شریف کی جو رسم الخط عربی میں معروف و مصطلح ہے وہ اُن میں سے بہت حروف کو مد الف سے پڑھا جاتا ہے اور الف نہیں لکھا جاتا ۔ جیسے مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ کا میم وکان من الکٰفرین ۔ واولٰئک ہم الکٰفرون حقا واعتدنا للکٰفرین عذابا مہینا کا کاف ولام ۔ پس اس رسم الخط کے لحاظ سے کٰدِہ لفظ بھی صحیح ہے بلکہ اس حدیث مذکورہ میں یہی لفظ اصح الصحیح ہے کیونکہ قرائن موجودہ اسی کی تصدیق کرتے ہیں ۔ بعض وقت نقل کو واقع سے صحیح کیا جاتا ہے اور بعض وقت واقع کو نقل سے جیسے پیشینگوئی توریت میں جائے ظہور خاتم النبیین کا موضع تیمہ لکھا تھا اور واقعہ میں جاے ظہور آپ کا مدینہ طیبہ ہوا ۔ جس سے اس نقل کو واقع سے صحیح کیا گیا کہ وہ تیمہ در اصل طیبہ تھا ایسا ہی اس جگہ میں بھی ہے ۔ اور قاعدہ عرب کا یہ ہے کہ جب کسی لفظ کو وصفیت سے نکال کر اسمیت کیطرف لیجاتے ہیں تو بعد اسکے ہائے وقف بڑھا دیا کرتے ہیں جیسے شافیہ کافیہ جو دو کتابیں علم صرف ونحو میں مشہور ہیں در اصل شافی وکافی تھے یعنی شفا دہندہ وکفایت کنندہ پھر وصفیت سے نکلکر اسمیت کیطرف آگئے اور دو کتابوں کے نام ہوگئے ۔ اُن کے آخر میں ہائے وقف بڑھا دیگئی ۔ دیکھو چہار گلزار صفحہ ۵۰ ۔

بحث سوم ۔ لفظ کٰدِہ کی ہا وقف کی ہے نہ نفس کلمہ کی اور ہا وقف کا اخیر کلموں میں لانا بہت معروف ومشہور ہے ۔ ہاں کسی جگہ میں ہا وقف کا ملانا واجب ہے کہیں جایز ۔ جواز کی صورت اس حالت میں بھی ہے جب کہ لام کلمہ حذف کیا گیا ہو جیسے لم یخشہ لم یغزہ لم یغنہ ان تینوں کلموں میں لام کلمہ محذوف ہے یعنی پہلے میں الف دوسرے میں ی تیسرے میں واو دیکھو شافیہ کے صفحہ ۷۵ میں اور کٰدِہ کو عامی لوگ کادی بولتے ہیں جیسا کہ عام دیہات گرد نواح قادیان کے عام لوگوں سے مسموع ہوا ہے ۔ پس ی کادی کی کثرت سے حذف ہوگئی اور اکثر لفظوں میں حروف علت بوجہ کثرت استعمال بھی حذف ہوجایا کرتے ہیں اور حرکات حروف ماسبق کی ان محذوفات پر قرینہ ہوا کرتی ہیں جیسے فتحہ ۔ جو حذف الف پر دلالت کرتی ہے اور کسرہ حذف ی پر اور ضمہ حذف واو پر ۔ پس لفظ زیر بحث میں بھی دال کا کسرہ ہے جو حذف ی پر دلالت کرتا ہے ۔ اور علم عروض میں لکھا ہے ۔ بعض حروف ملفوظ وغیر مکتوبہ ہوتے ہیں بعض غیر مکتوبہ ملفوظہ ۔ بعض مکتوبہ ملفوظہ ۔ اور حروف ملفوظہ غیر مکتوبہ میں سے حروف اشباع بھی ہیں جیسے الف اشباع بعد فتحہ کے اور ی بعد کسرہ کے اور واو بعد ضمہ کے یعنی ان تین حرکتوں کے لمبا کرنے سے یہی تین حروف پیدا ہو جاتے ہیں ۔ اور یہ حروف اشباع شعر میں اکثر جگہ اور نثر میں کم پیدا ہوتے ہیں ۔ پس کٰدِہ جو لفظ حدیث شریف کا ہے اور اس میں دال مکسورہ بعد کاف کے ہے جس کے ی کتابتاً محذوف ہے اس کسرہ دال کو اشباع کرنے سے ی پیدا ہو جاتی ہے جو قرینہ دوسرا ی محذوفۃ الکتابت کا ہے پس لفظ کادی جسکی کتابت پورے حروف سے کادیہ ہوتی ہے جو عامیان گرد نواح کی بول چال ہے ۔ جبکہ عامیوں کی اکثر بول چال صحیح حروف سے نہیں ہوا کرتی اسی لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے حق میں لفظ یقال کا بیان فرمایا ۔ جو کلمہ تمریض کا ہے

اور ضعف قول پر دلالت کرتا ہے الحمد للہ والمنۃ پشینگوئی رسول کریم صلعم کی دربارہ جگہ ظہور مہدی علیہ السلام حق ثابت ہوئی اور اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ جگہ حضور مہدی علیہ السلام کی ملک عرب مین نہین ہوگی۔ کیونکہ وہ فصیح اللسان والبیان ہین۔ بلکہ کسی اور ملک مین ہوگی۔ جسکا نام کادی ہوگا سو وہ یہی قادیان شریف ہے جسمین ظہور مہدی امام برحق کا صدی چہاردہ مین ہوا۔ جس کو فصیح البیان قادیان بولتے ہین اور عامی لوگ کادیہ ۔

بحث چہارم ۔ یہ لفظ کدیہ ۔ قادیان پر بخوبی ثابت آتا ہے جیسا کہ بحث سوم بمع مفصل بیان کیا گیا۔ اب اصل حقیقت قادیان اور اس مین ظہور مہدی کی بیان کرتا ہون ۔ اس قصبہ کے اول بانی مبانی عہدۂ قضا پر سلطنت اسلامیہ کیطرف سے ممتاز تھے۔ اور انہون نے اس قصبہ کا نام اسلام پور رکہا تہا۔ چونکہ اور دیہات بہی اس نام سے معروف ہین جو دوسرے دوآبون مین معمور ہین اس لئے ان سے فصل و تمیز کیلئے الفاظ قاضی ماجہی بڑھائے گئے کیونکہ اسلام پور جس دوآبہ مین آباد ہوا اسکو ماجہہ بہی بولتے ہین یعنی اسلام پور قاضی ماجہی ۔ رفتہ رفتہ بباعث کثرت بول چال کے صرف لفظ قاضی پر اکتفا کیا گیا۔ اور الفاظ اسلام پور و ماجہی حذف کئے گئے چونکہ لفظ قاضی بضاد معجمہ تہا۔ اور قراء متاخرون نے صرف ضاد کو جو مشابہ ظا کے ہے اور اس سے تمیز کرنی عامہ کو مشکل ہے اور قراء متقدمین نے ان کی باہمی تمیز کرنے کا خاص حکم دیا ہوا تہا جیسا کہ کتاب شاطبی مین جو علم قرارت مین اول درجہ کی کتاب ہے کہا ہے :۔ الضاد بجخرج واستطالۃ ۔ میّزعن الظاء فانہا تجیئ ۔ اور ظاہر ہے کہ تمیز اس چیز سے کیجاتی ہے کہ جس کے ساتھ مشابہت اور التباس ہو اسلئے انہون نے ضاد کو مشابہ دواد پڑہنا شروع کیا اور کرایا۔ اسلئے قاضی کو بہ دواد پڑھتے تہے بسبب کثرت جہالت قادی سے مبدل ہوگیا بلکہ عامہ کی زبان پر کادی مشہور ہو گیا۔ کیونکہ عامہ کو نہ قاف کو کاف سے تمیز کرنے کی قدرت تہی نہ ضاد کو دال سے اور عامہ لوگ اکثر الفاظ کے آخر تا وقف ضرور ملا دیا کرتے ہین اسلئے کادیہ ہوگیا۔ اسی واسطے مخبر صادق صلے اللہ علیہ وسلم نے بلفظ بقال لہ کدیہ فرمایا فتامل ولا تکن من الغافلین

پس مین خداوند کریم کا سو سو بار شکر کرتا ہون کہ اس نے اپنے نبی صادق صلعم کی پیشینگوئی کو موضع قادیان ظہور مہدی کے لئے حق و ثابت فرمایا۔ چونکہ قاضی کی اولاد کو بہی قاضی کہا جاتا ہے اس لئے وہ قصبہ بسبب کثرت قاضیان کے قادیان ہوگیا۔ وللہ الحمد

اور نیز ا د قاضی کو دال سے بولنے کی ایک یہ بہی حکمت ہے کہ قاد کے معنی اندہے کی لاٹھی پکڑنے والا ہے یعنی اسکو راہ بتلانے والا۔ چونکہ مہدی علیہ السلام بہی روحانی طور پر اندھوں کی رہبری کرنے والا یہان ہونا تہا اسلئے قادی ہوگیا۔ اور بسبب کثرت اتباع و اصحاب خود قادیان ہوگیا۔ یہ جو کچھ لکھا گیا ہے صرف ظاہری الفاظ کے مباحث ہین۔ ورنہ امور غیبیہ کی پیشگوئی اکثر استعارات و مجازات کے رنگ میں ہوا کرتی ہے۔ پس پیشگوئی موضع مہدی کی استعارہ اور مجاز سے ہے۔ کیونکہ ہر ایک مسلمان کو مہدی کے ساتھ ایمان لانا ضروری تھا۔ اور ایمان بالغیب مقبول ہوا کرتا ہے اس لئے پیشگوئی میں صریح لفظ قادیان بیان نہیں فرمایا گیا۔

یہاں اگر کوئی سوال کرے کہ ہمنے یہ تو مان لیا کہ مظہر مہدی کا دیہہ ہی ہوگا لیکن یہ کس طرح مانین کہ وہ موضع یہی قادیان ہے بجواب اس کے کہا جائیگا کہ جب یہ ثابت شدہ امر ہے کہ اخبار مہدی بطور پیشگوئی کے ہین اور پیشگوئی کبہی ظاہری و حقیقی الفاظ مین ہوا کرتی ہے کبہی استعاری و مجازی الفاظ مین۔ کبہی ان الفاظ کے ضمن مین بطور حساب جمل۔ پس مہدی کے لفظ کو دیکہو کہ بحساب ابجد میم کے ۴۰ اور ھ کے ۵ دال کے ۴ ی کے ۱۰ جملہ ۵۹ ہوئے۔ اب ہم دیکھتے ہین کہ وہ کس ملک مین ظاہر ہوگا تو حسب اشارہ رسول کریم صلعم جو بجانب شرق فرمایا تہا ملک ہند کو دیکہا تو ھ کے ۵۔ ن کے ۵۰ د کے ۴ جملہ ۵۹ ہوئے جس سے پایا گیا کہ ان کا ظہور اسی ملک ہند مین ہوگا۔ پہر ہم دیکھتے ہین کہ ہند کے کس خطہ مین تو خطہ پنجاب کو دیکہا تو بحساب ابجد کے ب کے ۲ ن کے ۵۰ ج کے ۳ دوالفون کے ۲ اور ب کے ۲ جملہ ۵۹ ہوئے جس سے پایا گیا کہ مظہر آپ کا ملک پنجاب مین ہوگا ۔ پہر دیکہا گیا کہ کس قریہ یا شہر مین تو ایک شخص بنام غلام احمد صاحب قصبہ قادیان مین مدعی مہدویت پایا اور اس قصبہ کا اصل نام اسلام پور قاضی ماجہی تہا جو مخفف ہو کر صرف قاضی رہ گیا تہا جسکو عام لوگ کادی بولتے ہین جب اسکے پورے نام کیطرف غور کیا گیا تو اسکی ایک جزو کو ماجہی پایا۔ بحساب ابجد میم کے ۴۰ الف کا ۱ ھ کے ۵ ج کے ۳ ی کے ۱۰ جملہ ۵۹ ہوئے پس معلوم ہوا کہ یہی قریہ مظہر مہدی کا ہے ۔

دوسری طرف سنہ کیطرف غور کیا گیا تو بحکم آیت کریمہ وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصّٰلحٰت لیستخلفنّھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ثابت ہوگا کہ خلفائے امت محمدیہ مثل خلفائے امت موسویہ کے ہونگے اور خلفائے موسویہ مین سے خلیفہ چہاردہم مسیح عیسٰے ابن مریم تہا جو صدی چودہوین مین ظاہر ہوا۔ پس چودہوان خلیفہ امت محمدیہ کا بہی بنام مسیح عیسٰے ابن مریم صدی چودہوین کے سر پر بہی ہوگا

پس اسی مدعی مسیحیت و مہدویت کو دیکہا گیا تو اسکی کتب پر غلام احمد **قادیانی** لکہا ہوا پایا۔ جب اس نام کو بحساب ابجد دیکہا گیا تو جملہ ۱۳۰۰ پائے گئے جس سے پایا گیا کہ یہی **شخص صدی چہاردہم کا مہدی و مسیح ہے اور وہ مدعی بہی اس امر کا ہے اور اپنے صدق کے لئے اکثر نشانات دیکہاتا رہا اور دکہا رہا ہے پس یہی مہدی و مسیح موعود ہے**

الحمد للہ

راقم

خاکسار محمد عبد اللہ ولد مولوی خدا یار صاحب مرحوم

ساکن بھینی تحصیل شرقپور ضلع لاہور

۲۹ دسمبر ۱۹۰۶ء

دوستو خبر پکڑو

دنیا میں کوئی ایسا مذہب نہیں کہ جسمیں خدا کو تنہا اوتار نہ آتے رہتے ہوں - ہندو دھرم عیسائی مت مذہب اسلام غرضیکہ تمام مذاہب موجودہ میں اوتار آتے رہتے ہیں اور اس زمانہ کے اوتار کا تو پہلے سے کھلے طور پر ذکر پایا جاتا ہے -

ہندو دھرم کی پوتر پستکوں میں جا بجا کلگ میں کرشن بھگوان کا کلکی اوتار دھارن کرکے سنسار کا اودھار کرنا پایا جاتا ہے انجیل مقدس میں حضرت مسیح کی دوبارہ آمد کا کھلا کھلا ذکر ہے قرآن شریف و حدیث پاک میں حضرت مسیح کے آنے کا ذکر اعلی زمانہ کے [illegible] جب ہم بالتعصب ان سب پاک کتابوں کو مذہبی نظر سے دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ اس اوتار کا جو مختلف ناموں سے بلایا جاتا ہے آمد کا وقت یہی زمانہ ہے - اب جو نشان ہیں وہ کھلی جان سکتے ہیں کہ یہ زمانہ اب کیسا آتا ہے - خدا پرستی مفقود - ادب و آداب نا پید - دینداری کم [illegible] ہمدردی کا خاتمہ - بجائے بندگی فقط دکھلاوا - نفسی نفسی کا دور - ہمہ اوست کا شور بہت [illegible] ایمان کا [illegible] کیا عرض کروں [illegible] کی بیخ کنی ہے اور جو کچھ کو عزت ملی [illegible] ان باتوں نے ثابت کردیا کہ یہ وہی زمانہ ہے کہ جس سے نیک لوگوں نے خدا کی پناہ مانگی ہے - یہ وہی زمانہ ہے کہ جسکو گھور کلجگ [illegible] اور یاجوج ماجوج اور دجال کے [illegible] کا زمانہ بتلایا گیا ہے جب یہ ثابت ہوگیا کہ یہ وہی [illegible] وقت ہے تو پھر ضروری تھا کہ اس زمانہ میں اوتار آتا جیسا کہ اوتار ہی آگیا ہوا ہے [illegible] تو ضروری تھا کہ خدا کے اس وعدہ کے مطابق جو اس نے اپنے پیارے [illegible] کیا تھا اندھیرے کے دور کرنے کے واسطے سورج نمودار ہوتا - سو خدا کے فضل سے [illegible] کے واسطے وہ پرتر آتما کل اوتاروں و نبیوں کا مثیل جسکا ظاہرہ مبارک نام غلام احمد ہے نازل ہوا وہ نازل کہاں ہوا

ہند کی پاک زمین پنجاب کے دار الخلافہ لاہور کے مشرق جانب دار الامن قادیان میں تاکہ اس پوتر آتما سے ہر ایک مذہب اور قوم مستفید ہو - اس بزرگ کے اوتار ہونیکا یہ پورا ثبوت ہے کہ اس کے مقابلہ پر آج تک کسی نے اوتار کا دعوی نہیں کیا اور جس نے کیا ذلت پر ذلت اٹھائی اور یہ بھی ثبوت اس کے اوتار ہونیکا کافی ہے کہ اگر یہ بزرگ جھوٹا دعوی کرتے تو ضروری تھا کہ خدا کا قہر اس پر پڑتا اور ان کا نام و نشان باقی نہ رہتا کیونکہ خدا جھوٹے کو ہرگز اسقدر مہلت نہیں دیتا - اور پھر آسمان نے بھی جو ان کے اوتار ہونے کیواسطے دو گواہ پیش کئے ہیں وہ بھی بڑے معتبر ہیں یعنی سورج اور چاند کو گرہن لگا دیا گیا ایک ہی مہینے میں کیا آگے کبھی ایسا ہوا نہیں ہرگز نہیں زمین نے بھی اس بزرگ کی صداقت پر مہر کردی - یعنی زلزل اور طاعون دو کامل گواہ کی خبرناک شہادت نے ثابت کردیا کہ یہ بزرگ وہی اوتار ہے جسکا وعدہ پہلے ہی سے تھا اس سے منحرف ہونا نا ممکن ہے - اب غور کیجئے کہ اس بزرگ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا ہے غور سے سنو - اے دوستو آپکی خاطر اس بزرگ نے تمام عیش و عشرت پر لات ماری اے دوستو آپکی خاطر اس بزرگ نے تمام لذیذ لذات دنیاوی کو ترک کر دیا اے دوستو آپکی خاطر اس بزرگ نے اسقدر گریہ زاری سے دعائیں کیں کہ [illegible] تمہاری خاطر سخت تکلیف اٹھائی - اے دوستو آپکی خاطر اس نے اپنی نورانی پیشانی کو حد درجہ تک عالی در پر گھسایا - اے دوستو دیکھو آپکی خاطر اس بزرگ نے خدا کے آگے اسقدر کھڑے ہوکر منتیں کیں کہ اس کا جسم مبارک سوکھ گیا - پیارے دوستو آپکی خاطر اس نے بھوک اور پیاس کو مار دیا - فقط چند گھونٹ پانی اور جو کی روٹی پر شکر کیا - اے دوستو آپکی خاطر اس بزرگ نے نیند کو بھی حرام کر دیا - ایسی ایسی دکھ اور رنج اس بزرگ نے کیوں اٹھائے اپنے پاک رب کو خوش کرلیں اور آپ لوگوں کی سدہار کی خاطر - افسوس صد ہزار افسوس ہمکو عوض اس بزرگ سے کیا سلوک کیا گیا اسکو کافر کافر پکارا گیا - اسکو دشمن جہنم کا بھنگی بنایا گیا - اس بزرگ پر مقدمات بنائے گئے - اس بزرگ کو لالچی حریص بتایا گیا اور سودائی دیوانہ کا خطاب دیا گیا آہ آہ اس بزرگ کو مکار کہنے سے بھی عار نہ کی گئی حیف حیف اس بزرگ پر پتھر

اور نہیں چلائی گئیں اف یہ بزرگ بدن میں اور وطن میں ان لوگوں کے لئے خدا کے راہ میں فدا ہو گیا انہوں نے آپکی کچھ بھی قدر نہ کی بلکہ اسکو تحریر اور تقریر سے جھٹلایا اور ستایا اسپر تمسخر کیا گیا میرے پیارے بزرگو محبو غمخوارو افسوس صد افسوس ایسا کوئی رنج نہ رہا جو اس بزرگ کو نہ پہونچایا گیا ہو کوئی عیب ایسا نہ ہوگا جو اس بزرگ کے ذمہ نہ لگایا گیا ہو - اے دوستو جیسے جیسے اس بزرگ کے آگے رکاوٹیں ڈالی گئیں ویسی ویسی اس نے ترقی پر ترقی کی جیسے جیسے اس روشنی کو بجھانے کی کوشش ہوئی ویسی ہی یہ روشنی دور دور پھیلی آہ آہ اندھوں نے اس روشنی سے حصہ لیا [illegible] جیسے جیسے اسکی کلام بلند ہونے لگی بدنصیبوں نے سنا ان سنا - جس قدر اس بزرگ کے مبارک ہاتھوں کو کمزور کرنے کی کوشش کی گئی اسی ہاتھوں سے کمزور لوگوں کو قوت ہوتی گئی بلکہ دل کے مردہ زندہ ہوتے چلے گئے حیف تعصب و حسد سے اس پاک روح پر افترا باندھے گئے - خواہ گزشتہ بزرگان پر بھی حرف آجائے اسکی پرواہ نہ کی گئی لیکن اس بزرگ کے اوپر حرف لانیکی خاطر سب کچھ منظور کیا گیا - واہ واہ اے کامل بزرگ سختیوں تکلیفوں اور دکھوں کو جس صبر سے تونے سہا سوا اوتار کسی اور کا حوصلہ نہیں ہو سکتا [illegible] نہ کبھی رنج منایا اور نہ کوئی کسی کے حق میں بد دعا ہی کی کیا تو یہ کیا کہ بھلائی ہی کی اپنے رب العالمین کے آگے نہایت درد بھری پکار سے فریاد کی کہ اے خدا میں تیرا ناکارہ بندہ پر گناہ ہوں تو میرے پر رحم کر اور ان لوگوں کو جو تیری تابعداری کی نافرمان ہو رہے ہیں اپنی ہدایت دے اور سیدھا راستہ پر چلا تاکہ یہ لوگ تیرے عذاب سے بچ جاویں بتلاؤ دوستو کہ سوا خدا کے نبیوں کے اور کس کا حوصلہ ہے کہ اپنے مخالفوں کے حق میں نیک دعائیں کرے - پیارے مہربانو اسواسطے آپ اس بزرگ سے متنفر ہو اور اس واسطے آپ اس سے خفا ہو اور رنجیدہ ہو کہ اس نے فرمایا کہ بت پرستی پیر پرستی قبر پرستی سورج پرستی آگ پرستی تثلیث پرستی خود پرستی کو چھوڑ کر ایک واحد خدا کی پرستش کرو کیا آپ اسواسطے اس بزرگ سے گریز کرتے ہو کہ اس نے فرمایا کہ خدا کا کوئی شریک نہیں ہے اس کا کوئی باپ نہیں اسکا کوئی بیٹا نہیں روح اور عناصر اس کے ہی بنائے ہوئے ہیں وہی سب کا خالق ہے وہی سب کا مالک ہے - کیا مہربانو آپ اس واسطے اسکی بات پر کان نہیں لگاتے کہ اس نے فرمایا کہ اپنے نفس کو مار ڈالو اسی کے ساتھ جہاد کرو اور کوئی جہاد کرنے کرانیوالا نہیں آئیگا اے صاحبان کیا اسواسطے آپ اسکی کلام کو غور سے سننا نہیں چاہتے کہ جو کچھ اسکو رحیم کریم کی درگاہ سے حکم ہوتا ہے وہی سناتا ہے تاکہ آپ لوگ اسپر عمل کرکے دو جہان کی [illegible]

[illegible] - اے دوستو یہ وہی بزرگ ہے یہ وہی امام ہے یہ وہی پاک روح ہے یہ وہی اوتار ہے جس کے درشن دیدار کیواسطے اگلے بزرگوں نے بڑے بڑے تپ اور بندگیاں جنگلوں اور غاروں میں [illegible]

[illegible]

رسید زر۔

۴ ۔ جنوری سنہ ۱۹۰۷ء ع ۱۳۶۲ نذیر احمد صاحب عگر
۵ ۔ " " ع ۳۴۷ صدرالدین صاحب سےر
۵ ۔ " " ع ۱۴۷ محمد اکبر صاحب سےر
۵ ۔ " " ع ۱۴۱۲ محمد ابراہیم صاحب سےر
۵ ۔ " " ع ۳۶۰ غلام محمد صاحب عگر
۵ ۔ " " ع ۲۶۴ حیات محمد صاحب عگر
۵ ۔ " " ع ۳۸۱ گلزار محمد صاحب سےر
۵ ۔ " " ع ۱۴۱۳ عبدالحمید صاحب سےر
۵ ۔ " " ع ۱۴۱۴ شمس الدین صاحب سےر
۵ ۔ " " ع ۳۰۶ محمد الدین صاحب سےر
۵ ۔ " " ع ۱۴۱۵ محمد صدیق صاحب سےر
۵ ۔ " " ع ۲۸۰ محمد الدین صاحب سےر
۵ ۔ " " ع ۶۴ نور احمد صاحب سےر
۵ ۔ " " ع ۷۶ محمود علی صاحب عگر
۵ ۔ " " ع ۲۹۰ وزیر محمد صاحب سےر
۵ ۔ " " ع ۶۰ محمد اسماعیل صاحب سےر
۵ ۔ " " ع ۲۰۶ دولت علی صاحب عگر
۶ ۔ " " ع ۵۴ مرزا غلام حیدر صاحب عگر
۶ ۔ " " ع ۲۰ محمد اسماعیل صاحب سےر
۶ ۔ " " ع ۳۲۵ مولوی چراغ دین صاحب سےر
۶ ۔ " " ع ۳۸ ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب سےر
۶ ۔ " " ع ۱۴۲۹ نبی بخش صاحب سےر
۶ ۔ " " ع ۳۶۵ ایس ایم یوسف صاحب سےر
۶ ۔ " " ع ۵۵ رحیم بخش صاحب سےر
۶ ۔ " " ع ۱۶۸ عبداللہ صاحب سےر
۶ ۔ " " ع ۶۵ محمد اکرم بیگ صاحب سےر
۶ ۔ " " ع ۱۰۷ میر محمد اسماعیل صاحب سےر
۶ ۔ " " ع ۳۴۹ مولوی کرم داد صاحب سےر
۶ ۔ " " ع ۳۴۵ محمد سعید صاحب سےر
۶ ۔ " " ع ۳۴۱ محمد حسین صاحب سےر
۶ ۔ " " ع ۱۴۲۲ حکیم امام الدین صاحب سےر
۶ ۔ " " ع ۱۳۶۰ زمان شاہ صاحب سے
۶ ۔ " " ع ۱۲۸ مولوی عبدالحمید صاحب سےر
۶ ۔ " " ع ۱۴۲۳ گوہر علی صاحب سےر
۶ ۔ " " ع ۱۴۲۴ محمد موسیٰ صاحب سےر
۶ ۔ " " ع ۱۴۲۵ غلام محی الدین صاحب سےر

الخطبۃ

ضرورت نکاح

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

میرے ایک عزیز نوجوان دوست ۔ سید ۔ معقول روزگار سرکاری پر ملازم جن کے حالات سے مجھے ذاتی واقفیت ہے کہ وہ ایک نیک اور ہوشیار آدمی ہیں شرعی ضرورت کے سبب دوسرے نکاح کے خواہاں ہیں چونکہ مجھے خود انکے ساتھ محبت کا تعلق ہے اس واسطے میں بخوشی ان کی سفارش کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ جو صاحب اس تعلق کو پسند کریں گے وہ خوش ہونگے ۔ معاملہ کو بابرکت بنانے کے واسطے حضرت اقدس سے پہلے دعا کرائی جاوے گی اور پھر فیصلہ ہوگا ۔ خط وکتابت میرے نام ہو ۔

ایڈیٹر

روزانہ اخبار عام

"تازہ بتازہ خبرین دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار ہی ہے دلچسپ اور مقبول خلائق" ۔ نمونہ کا پرچہ منگا کر دیکھیں ۔ منیجر

اُجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یک بار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۲۵	۸
½ صفحہ	۱۱۰	۶۰	۳۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۹	۳
½ کالم	۴۰	۲۰	۱۳	۵	۲
¼ "					
⅛ "	۲۲	۱۲	۷	۲½	۱⅛
فی سطر	۸	۴⅓	۳½	۱	۲ر

یہ اُجرت پہلے ہی کم کرکے لگائی گئی ہے اس واسطے اسمیں زیادہ کوئی رعایت نہ ہوسکیگی بے فائدہ خط وکتابت کرنے میں طرفین کا حرج ہے ۔

آنکھوں کے بیماروں کو مژدہ

میاں ڈاکٹر عبداللہ ساکن راہون ضلع جالندھر جنہوں نے لندن اسٹریلیا افریقہ میں آنکھوں کے علاج سے بہت شہرت حاصل کی ہے اور انکے پاس بہت کثرت سے سارٹیفکیٹ بھی موجود ہیں انگریزی اور یونانی دو طرح سے آنکھ بناتے ہیں ہماری جماعت کے مخلص ہیں ۔ میں امید کرتا ہوں کہ لوگوں کو انسے فائدہ پہونچے ۔

نورالدین

ضرورت

۱ ۔ مجھے دو ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے جو کھیتی کے کام سے واقف ہوں تنخواہ دو روپیہ معہ خوراک یا للعہ روپے خشک دیے جاوینگے اچھے کام پر ترقی ہوسکتی ہے وہ شخص جہاں سے آوینگے ان کا کرایہ بھی بشرطیکہ ایک سال رہیں برابر دیا جاوے گا احمدی ہوں ۔

۲ ۔ مجھے کاشتکاروں کی بھی ضرورت ہے ایک سکھا منش ہل تک کیواسطے میں زمین دیسکتا ہوں جو بٹائی یا معاملہ پر حسب خواہش کاشت کار دی جاوے گی مکانات اور الات کسا ورزی کے واسطے لکڑی حسب ضرورت میں دونگا ۔ زمین تقریباً چاہی اور پہلے سے کاشت ہوتی ہے اور ہر ایک جنس یہاں پیدا ہوتی ہے حیثیت سے پہلے یہاں پہونچ جانا ضروری ہے اس لیئے زاید اگر کوئی قابل دریافت امر ہو ۔ تو بذریعہ خط وکتابت طے ہوسکتی ہے ۔ احمدی ہوں ۔

حبیب الرحمان از موضع حاجی پور ڈاکخانہ پھگواڑہ ریاست کپور تھلہ

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر قادیان ضلع گورداسپور سے خرید فرمائیے

نام کتاب و مصنف	مضمون کتاب	قیمت رعایتی
براہین احمدیہ حضرت مسیح موعود کی پہلی کتب تصنیف بے مثل	یہ وہ لاجواب کتاب ہے جس نے تمام مذاہب باطلہ پر اتمام حجت کر دی۔ اس کے دلائل توڑنے پر دس ہزار روپے انعام مقرر ہے۔ احمدی غیر احمدی سب کیلئے مفید ہے کیونکہ اس میں جو پیشگوئیاں ہیں وہ اب پوری ہو رہی ہیں اسلئے ہر احمدی کے پاس اسکا ایک نسخہ ہونا چاہیئے نفیس کاغذ پر خوشخط چھاپی گئی ہے۔	بے جلد ۲ر مجلد ۱۲ر
دُرّ ثمین ״ ״	حضرت اقدس کی آجتک نظمیں اس میں مندرج ہیں اور ایسے طریق سے چھاپی گئی ہے کہ آئندہ جو نظمیں ہیں وہ بھی اسکے ساتھ شامل ہو سکیں گی۔	بے جلد ۴ر مجلد ۶ر
جنگ مقدس ״ ״	حضرت مسیح موعودؑ و عبداللہ آتھم کا مباحثہ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا گیا ہے۔	۷ر
الوصیۃ ״ ״	حضرت صاحب نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں۔	۲ر
اسلام اور اس ملک کے دوسرے مذاہب۔ مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	حضور کا لاہور والا لیکچر جس میں دوسرے مذہب کا رد اور اپنے حقانیت کا ثبوت ایک لطف پیرایہ میں دیا ہے۔	۲ر
سناتن دھرم پارہ قرآن	ضمیمہ نسیم دعوت تین پارے ہیں	۰ر فی پارہ ۰ر
ایات الرحمان حضرت مولانا سید محمد حسن صاحب فاضل امروہی کی تصنیف	جواب عصاء موسیٰ مصنفہ ابوالٰہی بخش القار شیطانی و رحمانی کا فرق اور ایسے اعتراضات کا جو سلسلہ احمدیہ پر کئے جاتے ہیں۔ مدلل جواب دیا ہے	۸ر
سر الشہادتین ״ ״	سورۃ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبدالطیف رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں۔	ار
الموعظۃ الحسنہ ״ ״	سورۃ تبت کی نہایت لطیف تفسیر	۰۲
اعلام الناس حصہ دوم ״	وفات مسیح۔ الہام غیر نبی پر بھی ہوتا ہے۔ تقلید۔	۳ر
ضیاء الناس عن وسواس الخناس	اولیاء اللہ کے علامات جو قرآن مجید میں ہیں اور حضرت اقدس میں ان کا پایا جانا۔	۰۱ر

نام کتاب و مصنف	مضمون کتاب	قیمت رعایتی
سواء السبیل	مولوی محمد حسین بٹالوی کے ۵۰ سوالوں کے جواب	۰۱ر
مجموعہ ازالۃ الوسواس حصہ نمبر ۱ و ۲ و سواء السبیل حصہ اول	قابل دید۔ مخالفین کے دقیق اعتراضات کے جواب اور چکڑالوی کے ابن صیاد ثانی ہونے کا ثبوت دیا ہے	۳ر
کشف الالتباس مصنفہ مولانا احسن صاحب	مولوی محمد بشیر کے فتوے درباره تاخیر وقت نماز و اضحیہ تا رویت ہلال محرم کا رد	ار
اختیار الاسلام ہر چہار جلد مصنفہ شیخ عبدالرحمان صاحب نومسلم	آریہ مذہب کے رد میں ایک گھر کے بھیدی کی تحریر قابل دید	۱ر۲
قطعہ ذیب کل شئی ہالک	نہایت خوبصورت دیوار پر آویزاں کرنے کے لئے	۰ر
نور الدین از علامہ دوران حکیم الامۃ مولوی نور الدین صاحب	دھرمپال کی ترک اسلام کا جواب	۰۸ر
ادعیۃ القرآن منظومہ اکمل آف گولیکی	قرآن مجید میں جسقدر دعائیں ہیں انکا منظوم ترجمہ اور ... میں طرز تشریح	
تحذیر المومنین۔ مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب	حضرت جی کی کتاب توضیح مرام وغیرہ پر جو اعتراض مخالف مولویوں نے کئے ہیں ان کے دندان شکن جواب	۱ر۲
جام شہادت۔ مصنفہ حضرت ثاقب مرزا خانی	مولوی عبداللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ	۰ر
القول الصحیح فی تصدیق المسیح البرہان الصریح پنجابی نظم۔ مشہور شاعر خلیفہ ہدایت اللہ صاحب	حضرت مسیح موعود کی تائید میں دونوں کتابیں بالخصوص "البرہان" نہایت عمدہ کتاب ہے۔ وفات مسیح۔ حضرت کے مسیح موعود ہونے دجال یاجوج سب کا بحوالہ کتب ذکر ہے	ار
کاسر احمدی الہ داد والے	پنجابی نظم ہے	۰ر
اسلام اور اسکا بانی	ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید میں	ار
رؤیا صالحہ۔ مصنفہ منشی محمد اسماعیل صاحب، دہلوی	ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کے لئے ضروری ہیں۔	۴ر
سراج الحق حصہ اول، دوم تا پنجم مصنفہ پیر سراج الحق صاحب	حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تائید میں امام ابوحنیفہ کے مذہب کے رد سے۔	۰۱ر
السر المکتوم مصنفہ منشی محمد اسماعیل صاحب دہلوی	قرآن مجید خصوصاً بائبل سے حضرت اقدس کی مدلل تائید	۵ر
شہادت آسمانی حصہ اول و دوم	کلمہ فضل رحمانی ایک مخالف کی کتاب کا جواب	۷ر
اعجاز احمدی ״ ״	حضرت مسیح موعود کی تائید میں	ار
کاسر احمدی مصنفہ غلام رسول صاحب راجیکی	پنجابی نظم	۰ر
نظم مستورات	پنجابی نظم	۰ر
الہدیۃ المستعمل یہ	مصریوں و اہلحدیث اور احمدیہ کا مناظرہ قابل دید	۰۲ر

کتاب دعاوی کی مدلل مذکور ہیں ۲ر

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی ہے ما بعد للعہ

ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۰ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

جلد (۶)

۱۶ ۔ ذی الحجہ سنہ ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۳۱ ۔ جنوری سنہ ۱۹۰۷ء

نمبر ۵

بروز جمعرات

گر بگرچہ گویم باتو گرائی چہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

رقیمۃ الوداد بخدمت دوستان احمدیہ

مقبرہ بہشتی

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ حامداً و مصلیاً ۔ ایہا الاحباب ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ اکثر صاحبان کو معلوم ہوگا ۔ کہ رسالہ الوصیت حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی طرف سے سنہ ۱۹۰۵ء مین شائع ہو چکا ہے اور بعض صاحبان کے پاس پہونچا بہی ہے ۔ اغلبکہ ان بعض صاحبون نے اس کا مضمون اکثر دن کو تبلیغ کر دیا ہوگا چونکہ اس کی تعمیل بہت کم ہوئی ہے لہذا امور رشتہ ذیل کیطرف توجہ دلائی جاتی ہے (نمبر اوّل) رسالہ الوصیت متعلق مقبرہ بہشتی کی اشاعت سے وہ پیشین گوئی مخبر صادق صلعم کی پوری ہوئی ہے ۔ جو حدیث نواس بن سمعان مین موجود ہے ۔ کہ یحدثہم بدرجاتہم فی الجنۃ ۔ یعنے مسیح موعود اپنی جماعت کے لوگون سے ان کے درجہ جو بہشت مین ان کو عنایت ہونگی بیان کریگا (منتخب کنز العمال) ۔ ومسلم ۔ اور پہر دیکہو یہ بہشتی مقبرہ عالم کشف مین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو معہ اپنی ان نعماء کے جو اس مین ہین ۔ دکہلایا بہی گیا ۔ اور اس کی نسبت یہ الہام بہی ہوا کہ انزل فیہا کل برکۃ یعنے اس مین ہر ایک قسم کی برکت آلہی کا نزول ہو چکا ہے اس بیان سے ثابت ہوا کہ رسالہ الوصیت کی اشاعت سے پیشین گوئی مخبر صادق کی جو یحدثہم بدرجاتہم فی الجنۃ ہی پوری ہوتی ہے ۔ (نمبر دوم) حضرت آدم سے لیکر اس وقت تک بطور تعامل کے یہ سنت چلی آئی ہے کہ مسلمان میت کو بعد موت کے قبر مین دفن کیا جاتا ہے اور اس قبر مین دفن کرنے کو اللہ تعالے نے انسان کے حق مین اپنی نعمتون مین سے ایک نعمت شمار کیا ہے ۔ کما قال اللہ تعالےٰ ثم اماتہ فاقبرہ ۔ یعنے پہر اس کو موت دی تاکہ بجز دنیا سے نجات پاکر نعمای ابدی بے دود مین داخل ہو اور قبر مین اس کو داخل کیا ظاہر ہے کہ قادیان مین اکثر لوگ اپنے وطنون کی محبت کو چہوڑ کر اور مہاجر ہو کر حسب الہامات مندرجہ براہین کے اصحاب الصفہ مین داخل ہو گئے ہین ۔ اور اکثر لوگ دور دراز ملکون سے آتے ہین کہ یاتون من کل فج عمیق اور عرصہ تک اقامت بہی کرتے ہین چونکہ یہ عالم فانی ہے ان اصحاب الصفہ اور نیز مسافرین اور مقیمان مین گاہے ماہے موت و فوت بہی واقع ہوتی رہتی ہے کما قیل ۔ بدین چشمہ چون ما بسے دم زدند ۔ برفتند چون چشم برہم زدند ۔ لہذا اس مقبرہ بہشتی کا قادیان مین ہونا ضروری تہا جو کوئی اس کی ضرورت کا انکار کرے وہ میرے نزدیک اون غرابے بہی کم عقل ہو جس کا ذکر قرآن مجید پارہ ششم رکوع ۹ مین مذکور ہوا ہے ۔ (نمبر سوم) حضرت اقدس نے اس مقبرہ کے بہشتی ہونے کے لئے بہی بہت دعائین کی ہین اور بعد مستجاب ہونے اُن دعاؤن کے رسالہ الوصیت متعلق مقبرہ بہشتی لکہا گیا ہے ۔ تب اس مقبرہ بہشتی کے لئے اراضی معلومہ تجویز کی گئی ہے لہذا تعمیل احکام مندرجہ رسالہ الوصیت کی ہم پر نہایت ضروری ہے ۔ تاکہ اُن دعاؤن مین ہم شامل ہون جو الوصیۃ مین مندرج ہین (نمبر چہارم) یہ وہ سلسلہ احمدیہ ہے جو قیامت تک مخالفین پر غالب رہکر قائم رہیگا ۔ جیساکہ مدت ۲۶ سال کا الہام براہین احمدیہ مین مندرج ہے ۔ وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ ۔ پس جبکہ تمام الہامات کو ہم نے بچشم خود پورا ہوتے ہوئے دیکہہ لیا ہے ۔ تو یہ الہام بہی ضرور بالضرور قریب قیامت تک پورا ہوگا اور یہ تو ظاہر ہے ۔ کہ علم ازلی مین اس سلسلہ کا مُبدا ء اور اس چشمہ کا منبع قادیان ہی ٹہہرا ہوا تہا ۔ کما فی الاحادیث تو اس مقبرہ کا قادیان مین ہونا بہی ضروری تہا جو قیامت تک قایم رہیگا ۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کے افعال مرتب اور ترتیب وار ایک انتظام کے ساتہہ واقع ہوتے ہین ۔ لہذا تمہاری سعیون اور کوششون کا ہونا بہی اولاً ضروری ہے تاکہ تم جنات کے مستحق ہو جاؤ ۔ اور دین و دنیا مین مخالفین منکرین پر فائق رہو ۔

(نمبر پنجم) علاوہ ان امور اربعہ مذکورہ کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنی جماعت کے احباب صادقین اور غیر صادقین کا امتحان بہی منظور ہے جیساکہ سنت اللہ ہے ، جو تمام انبیاء مین جاری رہی ہے ۔

کما قال اللہ تعالیٰ ۔ احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا اٰمنا وھم لا یفتنون ۔ یعنی کیا لوگ جانتے ہین کہ صرف آمنا کہنا کافی ہے اور اُن کا امتحان نہ لیا جاوے گا ۔ (ہ نمبر ششم) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس مقبرہ بہشتی کے ضمن مین اشاعت اسلام کو مقصود اصلی رکہا ہے ۔ تاکہ بعد وفات حضرت اقدس کے بہی اشاعت اور تائید اسلام کی وقتاً فوقتاً ایسی ہی ہوتی رہے ۔ جیساکہ آپ کی حیات مین ہو رہی ہے ۔ آپکا مقصود اصلی تو یہی ہے ۔ الاماشاء اللہ اور اسی لئے احباب سے یہی درخواست کی ہے ۔ کہ مضمون رسالہ الوصیت کو جہان تک ممکن ہو اپنے احباب مین ہر ایک صاحب اشاعت کرین اور ضرور کرین ۔ اب بعد ان امور ستہ ضروریہ گذارش ہے کہ سنہ ۱۹۰۵ء مین جو تعمیل احکام مندرجہ رسالہ الوصیّت کے احباب کیطرف سے بہت کم ہوئی ہے تو شاید اسکا سبب یہ ہو کہ خود رسالہ الوصیّت کی اشاعت ہی کم ہوئی ہے اس نقصان کے جبر کے لئے تجویز کی گئی ہے کہ رسالہ مذکور دوبارہ طبع ہو اور جن کے پاس رسالہ نہین پہنچا ان کے پاس بہی پہونچا دیا جاوے ۔ بالفعل واسطے تحریک کے اس رقیمۃ الوداد کی اشاعت کی جاتی ہے ۔ تاکہ اکثر صاحبان کو خبر ہو جاوے ۔ پس بالفعل احباب کو امور ستہ ضروریہ مذکورہ بالا مین نظر و غور کرنا ضروری ہے ۔ مضمون نمبر اوّل تو محکمات سے ہے کیونکہ کلام نبوت مین جو پیشگوئی تہی ۔ اس کو تو حضرت مسیح موعود کے الہامات نے محکم کر دیا اور الہامات کو کلام نبوت نے مستحکم کر دیا پس تعمیل ایسے امر مستحکم مین تامل یا توقف کرنا دلیل ضعف ایمان کی ہے ونعوذ باللہ منہ ۔ اور ضرورت مضمون مندرجہ نمبر دوم مین تو کچہ کلام ہی نہین ہو سکتا ۔ کیونکہ مومن کی تجہیز و تکفین کا سامان کرنا نہایت ضروریات سے ہے اور قادیان جیسی بستی مین بغیر ایسے تعاون کے جو رسالہ الوصیت مین تحریر فرمایا گیا ہے ۔ جسمین مصارف اشاعت اسلام بہی ملحوظ نظر ہین کیونکر ہو سکتا ہے خصوصاً جبکہ کلام نبوت یعنی یحدثھم بدرجاتھم فی الجنۃ اور نیز الہامات مندرجہ رسالہ الوصیت پر یعنی انزل فیھا کل برکۃ وغیرہ پر بہی نظر کی جاوے ۔ تو پہر فرمائے کہ اس بارہ مین تساہل اور تغافل کیونکر روا ہو سکتا ہے اور نمبر سوم مین اگر غور کیا جاوے ۔ تو ہمارے ہر ایک احباب کو اس بارہ مین سابقت اور پیشدستی دکہلانی چاہئے ۔ کیونکہ ہم نے آجتک حضرت اقدس کی کوئی ایسی دعا نہین دیکہی جس مین آپ کو اجابت دعا کا علم بہی دیا گیا ہو اور پہر وہ دعا خالی ہو گئی ہو پس جو دعا ہمارے زمانہ بعد الموت کے متعلق ہے اور اس کی قبولیت کا علم بہی آپ کو دیا گیا ہے یا آثار قبولیت معلوم ہو گئی ہین وہ دعا کیونکر خالی جا سکتی ہے اندرین صورت کیا ہم کو زمانہ بعد الموت کا آنیوالا نہین ہے ۔ جو ہم اس مین تساہل کرین کیا یہ زندگی دنیوی ہمیشہ رہیگی ۔ مضمون نمبر چہارم سے سہل انکاری اپنے اس حصہ دینی اور دنیوی سے محروم رہنا ہے جو الہام جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ ۔ مین تمہارے لئے موعود فرمایا گیا ہے اور یہ الہام براہین احمدیہ مین ۲۵ سال سے مندرج ہے جس کو سر دفتر مخالفین نے بہی تسلیم کر لیا تہا گو بعد کو بلا وجہ موجہ عناداً و تعصباً اس سلسلہ کی حقیقت سے منکر ہو گیا ہے پہر تم نے اس الہام کو پورا ہوتے ہوئے بچشم خود بہی دیکہہ لیا ہے ورنہ کوئی بتادے کہ تمام عالم مین کوئی فرقہ مذہبی ایسا ہے کہ حجت مین نشانہائے آسمانی مین روحانیت اسلامیہ وغیرہ وغیرہ مین اس سلسلہ احمدیہ سے بڑہکر اور فائق ہو اور یہی تو اس فوقیت کا آغاز ہی ہے ۔ آئندہ اس فوقیت کو یوماً فیوماً ترقی ہوتی چلی جاوے گی ۔ ورنہ اس کا آغاز کیون ہو چلا ۔ یہی ہمارا ایمان ہے پہر اگر ہم ایسی فوقیت حاصل کرنے مین تغافل کرین تو ہماری کس قدر محرومی ہے ان وعدون سے جو اس الہام مین موجود ہین اور مضمون نمبر پنجم ہمکو ہدایت کر رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بندے صادق الایمان ہو کر دنیا سے گزرین اور اسلام اور فرمانبرداری الہی کی حالت مین اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرین کما قال اللہ تعالیٰ ولا تموتن الا وانتم مسلمون ۔ پس جبکہ بموجب سنت قدیمہ کے حضرت مسیح موعود نے تعمیل مضمون رسالہ الوصیت کو ہمارے صدق اور کذب کے لئے ایک معیار قرار دیا ہے اور پہر بحکم الٰہی قرار دیا ہے

اور پہر اس جانچ اور امتحان لینے کی بہی تصریح کر دی ہے پس ایسے امر مین جو بحکم الٰہی معیار قرار دیا گیا ۔ اس معیار پر اگر ہم صادق نہ نکلے تو پہر ہماری موت حالت اسلام پر کیونکر ہو سکتی ہے ۔ ونعوذ باللہ من ذالک

(۶) بالآخر مضمون نمبر ششم پر غور کرنی چاہیئے کہ جو باغ اسلام کا حضرت مسیح موعود نے لگایا ہے کیا ہمکو جائز ہے کہ اس کے باغبان ہو نہین بہی ہم تساہل کرین اور مسیح موعود کے نائب ہو کر دین اسلام کے خدام نہ بنیں اسی باغ اسلام کی باغبانی جو ہم دنیا مین کرین گے وہی تو بعد موت کے ہان وہی تو بصورت باغ جنت کے متمثل ہو گی بہلا تبلاؤ تو کہ اس چودہوین صدی مین کوئی ایسا امام مذہبی موجود ہے جس کے ہم پیرو ہو کر باغ اسلام کی سرسبزی اور شادابی مین کوشش کر سکین اس زمانہ مین تو نقشہ یا تو ظہر الفساد فی البرّ والبحر کا نظر آتا ہے یہی تو ہماری کوششین ہین جو وہ اگر باغ اسلام کی شادابی مین کیا دیگی تو وہی مقبرہ بہشتی ہمارے لئے ہو گا پس جاگو اور اٹہو دنیا چند روز ہے اور حوادث و زلازل درپیش ہین ۔ ہ الا اے کہ ہشیاری و پاک زاد ۔ پئے حرص دنیا مدہ دین بباد ۔ احباب کی اطلاع کے واسطے یہی چند سطور کافی ہین رسالہ الوصیت بہی دوبارہ مطبوع ہو کر انشاء اللہ تعالیٰ پہونچیگا ۔ مورخہ ۳۱ جنوری سنہ ۱۹۰۸ء ۔ محمد احسن نائب ناظم مقبرہ بہشتی قادیان ۔ دار الامان اس رقیمۃ الوداد کے خاتمہ مین مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مخالفین کے جو شبہات مقبرہ بہشتی کی نسبت ہین یا اس حدیث کے بارہ مین جو مسیح موعود کی حق مین فرمائی گئی تہی کہ یدفن معی فی قبری ان کا بہی پورا قلع قمع کر دیا جاوے اگرچہ جواب ان شبہات کا گذر بہی چکا ہے پس اولاً واضح ہو کہ مسیح موعود کی نسبت جو حدیث مین وارد ہوا ہے ۔ فیدفن معی فی قبری ۔ اس کے معنے کسی مسلمان اہل عقل کے نزدیک تو یہی نہین ہو سکتے ۔ کہ آنحضرت صلعم کی قبر مبارک جو عالم شہادت مین مدینہ منورہ مین موجود ہے ۔ وہ کہودی جاوے گی اور پہر اس مین مسیح موعود دفن کئے جاوین گے ونعوذ باللہ من ہذا المعنی الفاسد پس بالضرور قبر سے مراد وہی بہشت برزخی ہے جس مین آنحضرت صلعم تشریف رکہتے ہین اور ظاہر ہے کہ عالم برزخ کا قرب و بعد مثل عالم شہادت کے طول و عرض نہین ہو سکتا ورنہ اس حدیث متفق علیہ کے کیا معنے ہون گے جس کے یہ الفاظ متعدد روایات صحیحہ مین موجود ہین ۔ فیقولان ماکنت تقول فی ھذا الرجل لمحمد صلی اللہ علیہ وسلم یعنی جو دو فرشتے قبر مین میّت سے سوال کرنے آتے ہین کہتے ہین کہ تو اس رجل یعنی محمد صلعم کی رسالت کی بارہ مین کیا اعتقاد رکہتا تہا چونکہ لفظ ہذا کا اسم اشارہ ہے جو حاضر کے لئے آتا ہے تو ثابت ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک میّت کے پاس ہر وقت موجود ہو جاتے ہین حالانکہ آنحضرت کا وجود باوجود بلحاظ عالم شہادت کے مدینہ منورہ مین مدفون ہے پس قبر سے مراد بہشت برزخی ہوا ۔ اور پہر دوسری حدیث مین بتعدد الفاظ آیا ہے کہ مومن کی قبر ستر گز طول اور ستر گز عرض تک فراخ کر دی جاتی ہے اور یہ الفاظ بہی ہین ۔ کہ یفسح لہ فیھا مدّ بصرہ یعنے جہان تک اس کی نظر پہونچتی ہے اس کی قبر فراخ کر دی جاتی ہے اب استفسار ہے کہ کیا یہ وسعت اور فراخی عالم شہادت کی ہے یا عالم برزخ کی جو کسی کو نظر نہین آسکتی ۔ اور جبکہ مومن کے لئے اس کی قبر مین یہ فراخی اور وسعت ہوتی ہے تو آنحضرت صلعم کی قبر کے لئے اس قدر وسعت ہونی چاہیئے کہ جس قدر کل جنتون کی وسعت ہے کیونکہ تمام جنات کے مالک تو آپ ہی ہین اب دیکہو کہ حدیث فیدفن معی فی قبری کے معنے کیسے صحیح اور درست ہو گئے ہین چونکہ مسیح موعود کی وہ شان ہے جو حدیث مسلم وغیرہ مین وارد ہے کہ یحدثھم بدرجاتھم فی الجنۃ ۔ تو مسیح موعود بہی بطفیل غلامی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درجات بہشت کا تقسیم کرنیوالا ہوا اور وہ بذات خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مین یعنے اعلیٰ درجہ کے بہشت برزخی مین جگہ پانیوالا ہوا خواہ مدینہ منورہ مین دفن ہو اور خواہ کسی اور قطع ارض مین شرقاً غرباً جنوباً شمالاً مدفون ہو آپ ہی کی قبر مین مدفون ہوا ۔ اور یقیناً وہ یہی مقبرہ بہشتی ہے جو قادیان مین مخبر صادق کی پیشین گوئین کو پورا کرنیوالا ہوا ۔ اور یہی وہ قبر برزخی ہے ۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے بہی چند آیات قرآنی مین باین نظم عبارت بیان فرمایا ہے ۔ یاایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی ۔ یعنے اے نفس مطمئنہ رجوع ہو تو اپنے رب کی طرف ۔ تو اس سے



راضی اور وہ تجھ سے راضی ۔ پس داخل ہو تو ہمارے خاص بندوں میں اور داخل ہو ہمارے بہشت میں وہ بہی بہشت برزخی ہے جس کو عالم شہادت میں قبر کہا جاتا ہے ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نفس مطمئنہ قدسیہ جملہ نفوس قدسیہ سے افضل اور اعلیٰ ہے ۔ تو آپ کی قبر مبارک برزخی کا جنت کی مثل وسیع ہونا بطریق اولیٰ ثابت ہوا اور باقی تمام نفوس قدسیہ مطمئنہ آپ کے طفیلی ہوئے پس مسیح موعود کا آپ کی قبر مبارک میں یعنے بہشت برزخی میں ہونا بہی ثابت ہوا ۔ اور یہ تخصیص ایک فضیلت خاصہ ہے جو دوسرے مومنین کو حاصل نہیں ۔ ایضاً قال اللہ تعالےٰ ۔ قیل ادخل الجنۃ ۔ یعنے جبکہ اس مرد مومن کو مخالفین نے شہید کر ڈالا ۔ تو اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ خطاب کیا گیا کہ تو جنت میں داخل ہو ۔ ظاہر ہے ۔ کہ بعد شہادت کے وہ مرد جنت برزخی میں داخل ہو گیا اور یہی بہشت برزخی اس کی قبر ہوئی ۔

ایضاً فرمایا اللہ تعالیٰ نے فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر ۔ یعنے متقین بیچ جگہ صدق کے نزدیک بادشاہ قادر مطلق کے ہیں یعنے بہشت برزخی میں اپنے پروردگار بادشاہ قادر مطلق کے قرب میں ہیں ۔

اب رہی وجہ تخصیص کی کہ مسیح موعود کو آپ کی قبر میں مدفون ہونے کی کیا خصوصیت ہے ۔ سو یہ تخصیص واسطے اظہار زیادتی شرف وعزت وتعظیم اور فضیلت مسیح موعود کے ہے کیونکہ اس کی عزت اللہ تعالےٰ کے نزدیک ایسی بڑی عزت ہے کہ یحد ثہم بدرجاتہم فی الجنۃ اس کے لئے فرمایا گیا ہے نہ کسی اور کے لئے ۔ اور اس مقبرہ بہشتی سے ایک اور پیشگوئی مخبر صادق کی بہی پوری ہوئی ہے ۔ حدیث نسائی باب غزوۃ الہند میں وارد ہوا ہے ۔ کہ عصابتان احرزہما اللہ من النار عصابۃ تغزو الہند وعصابۃ تکون مع عیسےٰ ابن مریم ۔ یعنی دو گروہ ہیں کہ محفوظ رکہا ہے اللہ تعالےٰ نے ان دونوں کو دوزخ سے ایک تو وہ گروہ ہے ۔ کہ قتال کریگا کفار ہند سے اور دوسرا گروہ وہ ہے جو مسیح موعود کے ساتہہ ہوگا ۔ دیکھو تصریح اس کی مسک العارف میں ۔ اس مقبرہ بہشتی نے اس پیشگوئی مخبر صادق کو بہی پورا کر دیا ۔ اب مخالفین کون کون حدیث و آیت کی تکذیب کریں گے ۔ اور ان کی تکذیب کے لئے اب کون سا مفر باقی ہے ۔ والسلام علےٰ من اتبع الہدیٰ +

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

اخبار قادیان

حضرت اقدس بمعہ اہل بیت بخیر وعافیت ہیں ۔ پچیس تاریخ روز جمعہ کو یہاں عید اضحی ہوئی ۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب نے خطبہ عید پڑہا اور قربانی کے اغراض بیان کئے ۔ بیرونجات سے نماز عید میں شامل ہونے کے واسطے بہت سے احباب تشریف لائے تہے ۔ جن میں سے بعض کے اسمائے گرامی یہ ہیں ۔ لاہور سے شیخ رحمت اللہ صاحب ۔ خواجہ کمال الدین صاحب ۔ بابو غلام محمد صاحب بابو محمد اشرف صاحب شیخ عبد الحمید صاحب ۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب امرتسر سے شیخ نور الدین صاحب تاجر ۔ کپورتہلہ سے منشی محمد اروڑا صاحب ۔ شیخ فیض قادر صاحب ۔ نماز ۱۰½ بجے کے قریب شروع ہوئی اور نماز جمعہ ہر دو مساجد میں پڑہی گئی ۔ جمعہ کا خطبہ چہوٹی مسجد میں حضرت مولوی محمد احسن صاحب نے پڑہا ۔ بعض اہل حدیث یہ کہا کرتے ہیں ۔ کہ جمعہ کے دن عید آجاوے ۔ تو پہر ایک ہی خطبہ اور نماز عید کی کافی ہوتی ہے اور جمعہ نہیں پڑھنا چاہیئے یہ بات بالکل غلط ہے اور قرآن شریف کے مخالف ہے ۔ اس جگہ جب کبہی جمعہ کے روز عید کوئی عید آوے ۔ تو عید اور جمعہ ہر دو اپنے اپنے وقتوں پر ہوا کرتے ہیں فقط

دعا مدد ۔ شیخ عبد الرحمان صاحب نومسلم طالبعلم ساکن قادیان اور میاں محمد اشرف صاحب سابق طالب علم قادیان ہر دو امتحان انٹرنس میں جانے والے ہیں اور احباب سے دعا کیواسطے درخواست کرتے ہیں ۔

نماز جنازہ ۔ سربلند خان صاحب ملتان شہر سے اپنی مرحوم بیوی کیواسطے اور مولوی بوڈہے خان صاحب اپنے شہر کی ایک مرحوم احمدی لڑکی حسن بی بی نام کیواسطے اور میاں محمد شریف صاحب اپنے مرحوم بہائی میاں بخش خان کیواسطے جماعت احمدیہ سے نماز جنازہ کی درخواست کرتے ہیں ۔

ڈائری مرتبہ اکمل صاحب

۳ جنوری ۱۹۰۷ء ۔ ہمارے کلام عربی پر جو بعض نادان اعتراض کرتے ہیں تو اصل بات یہ ہے کہ وہ قرآن مجید و احادیث رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو غور سے نہیں پڑہتے اگر تدبر سے پڑہیں تو معلوم ہو کہ وہ بہی ان کی خود ساختہ صرف ونحو سے نہیں بچتے ۔ دیکہیے شمس کو جب حضرت ابراہیم نے دیکہا تو فرمایا ۔ ھذا ربی ۔ حالانکہ شمس مؤنث ہے یہ لوگ کلمہ کی تعریف کیا کرتے ہیں ۔ لفظ جو معنی مفرد کے لئے وضع کیا گیا ہو ۔ مگر قرآن مجید میں کلام تام کو کلا انہا کلمۃ ھو قائلہا کہا ہے ۔ ایسا ہی تکرار کو یہ لوگ خلاف فصاحت سمجہتے ہیں مگر قرآن مجید کی کئی آیات میں تکرار ہے ۔ تکرار تسلی کے لئے ہوتا ہے ۔ چنانچہ کئی الہامات مجہے بیسیوں دفعہ ہو چکے ہیں ۔ انسان کے قلب پر جو ذہول ہو جاتا ہے اس کے ہٹانے اور تاکید کے لئے ہی تکرار ہوتا ہے ۔ عجبت کا صلہ لام ہونے کے لئے اعتراض کیا گیا تہا ۔ مگر جب سب سے پہلی حدیث باب الایمان کی پیش کی گئی ۔ تو معترض نے کیسی منہ کی کہائی ۔

اعجاز احمدی کے ساتہہ جو قصیدہ ہے ۔ اس کے متعلق ذکر تہا ۔ فرمایا ۔ منعہ مانع من السماء ۔ الہام کئی رنگ میں پورا ہو رہا ہے ۔ کسی کو اس کے جواب کی توفیق ہی نہیں ہوئی ۔ اگر کسی نے جرأت کی بہی تو اس کے تمام یا شائع کرنے سے پہلے ہی مر گیا ۔ اور ہماری صداقت پر مہر کر گیا ۔

حفظان صحت کے لئے قرآن مجید نے تمام اصول بیان کر دئے ہیں والرجز فاہجر کیا چہوٹا سا جملہ ہے اور اس میں تمام مدارج صفائی کو درج کر دیا ہے ۔ یہ ظاہری باطنی صفائی کے احکام تو ہو ہی گئے اور کہانے پینے کے متعلق فرمایا ۔ کلوا واشربوا ولا تسرفوا کہاؤ پیو مگر حد سے نہ بڑہو ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے بڑا معجزہ یہی ہے کہ عرب کے رہنے والوں میں پاک تبدیلی کر دی اور آپ اس میں تمام انبیاء علیہم السلام سے متفرد ہیں ان لوگوں کی حالت ایسی ناگفتہ بہ تہی ۔ کہ ماں سے بہی زنا کرنے میں نہ جہجکتے تہے ۔ جبہی تو فرمایا ۔ حرمت علیکم امہاتکم ۔ ورنہ قرآن مجید بے فائدہ کوئی حکم نہیں دیتا معلوم ہوتا ہے ۔ آپ نے یہ سب کچہہ دعا کے زور سے کیا ۔ جبہی تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ لعلک باخع نفسک ۔ دعا کے راز سے اکثر لوگ واقف نہیں ۔ جب تک اس درجہ تک دعا نہ پہونچے ۔ کامیابی محال ہے +

المفتی

۲۸ مسمریزم - ایک شخص نے بذریعہ تحریر حضرت مسیح موعود سے دریافت کیا کہ مسمریزم کیا چیز ہے حضرت نے جواب مین تحریر فرمایا ہے۔ "مدت ہوئی کہ مین نے مسمریزم کے لئے توجہ کی تہی کہ کیا چیز ہے۔ تو خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ جواب ملا تہا - ھذا ھو التّرب الذی لا یعلمون -

۲۹ طلاق ایک جلسہ مین - ایک شخص نے حضرت مسیح موعود کو خط لکہا اور فتویٰ طلب کیا کہ ایک شخص نے از حد غصہ کی حالت مین اپنی عورت کو تین دفعہ طلاق دی - دلی منشا نہ تہا - اب ہر دو پریشان اور اپنے تعلقات کو توڑنا نہین چاہتے - حضرت نے جواب مین تحریر فرمایا ہے "فتویٰ یہ ہے کہ جب کوئی ایک ہی جلسہ مین طلاق دے۔

تو یہ طلاق ناجائز ہے اور قرآن کے برخلاف ہے اس لئے رجوع ہو سکتا ہے۔ صرف دوبارہ نکاح ہو جانا چاہئے۔ اسی طرح ہم ہمیشہ فتوے دیتے ہین اور یہی حق ہے۔ والسلام

ریویو

اخلاق انسانیہ - یہ کتاب ابوالفرج بن ہندو کی کتاب الکلم الروحانیہ فی الحکم الیونانیہ کا اُردو ترجمہ ہے جو کہ مولوی سید عبدالغنی صاحب وارثی عظیم آبادی نے سلیس با محاورہ زبان مین کیا ہے۔ اس مین یونان قدیم کے حکما ارسطوطالیس - سقراط - بقراط - جالینوس دیوجانس - افلاطون - وغیرہ چالیس سے زائد مشاہیر کے اقوال درج ہین - دانایان فلسفہ قدیم کے عمیق خیالات کا پتہ لگتا ہے اور ان کے سالہا سال کے فکر اور خوض کا نتیجہ مختصر کلمات مین پڑہنے والے کو حاصل ہوتا ہے گو ایک مسلمان کو قرآن اور حدیث کے پڑہنے کے بعد کسی دوسرے اخلاق کی کتاب کو بہ نیت عمل پڑہنا ایک فضول بلکہ نقصان دہ امر ہے۔ تاہم اس مین شک نہین کہ قدیمی اخلاق کا مطالعہ ایک مسلمان کو اس کے موجودہ ذخیرہ علم کی قدر و منزلت بڑہانے مین مدد دیتا ہے اور صاحب مترجم کی محنت قابل شکریہ ہے۔ کہ انہون نے اُردو لٹریچر مین ایک دلچسپ خوش خط عمدہ لکھی ہوئی اور کاغذ پر چہپی ہوئی کتاب زیادہ کی ہے کتاب غالباً صاحب مصنف سے عظیم آباد بہار سے مل سکے گی۔ قیمت کتاب پر درج نہین

تورات تین زبانون مین - منشی نولکشور صاحب نے ایک انگریز سے تورات کے ترجمہ عربی اور فارسی کا ایک پرانا نسخہ جس پر ۱۲۰۳ ہجری کا نشان دیا گیا ہے حاصل کر کے اور اپنے مطبع کے کارپردازان سے اس کا اردو مین ترجمہ کرا کے ہر سہ تراجم کو بین السطور لکہوا کر ایک ضخیم کتاب مین جو ۷۸۴ صفحے مین ختم ہوئی شائع کیا تہا اس کتاب کا ایک نسخہ ہمارے پاس بغرض ریویو آیا ہے - اس مین وہ پانچ کتابین شامل ہین - جو حضرت موسےٰ کی طرف منسوب کی جاتی ہین - اس نسخہ کے ابتدا مین ایک باب اسناد کا بھی باندہا گیا ہے اور درمیان مین بہی بعض عبارتین جو کہ مضمون عبارت سے ظاہر ہے کہ بعد کی لکہی ہے اصل عبارت کے ساتہ اس طرح سے شامل کی گئی ہے۔ کہ توریت کی موجودہ صورت کے اصلی صورت سے مختلف ہونے پر ایک کافی شہادت ہے - اور اس سے یہودیون کی یہ عادت اچہی طرح سے ظاہر ہو جاتی ہے - کہ کلام الٰہی کے درمیان اپنی جہالتون کو بلا دریغ ملا ملا کر ایک گڑبڑ سی ڈالدیا کرتے تہے - موٹی بات ہے - کہ توریت جو حضرت موسےٰ پر نازل ہوئی - خود اس مین یہ بات لکہی ہے - کہ حضرت موسےٰ مر گئے اور ان پر اتنی مدت نوحہ کیا گیا - اور پہر ان مین آجتک بنی اسرائیل کے درمیان کوئی پیدا نہین ہوا - یہ تو یہودیون کی کارروائی ہے - لیکن اس نسخہ مین جو کہ ہمارے سامنے موجود ہے عیسائی صاحبان کی مداخلت بیجا کا بہی بہت سا حصہ شامل ہے - جو کہ متن کے درمیان تفسیر کے بہانے سے لگا یا گیا ہے - اس کتاب کے ابتدا مین اسناد کا بہی ایک سلسلہ چلایا گیا ہے - جس مین اس نسخے کا سُراغ حضرت موسےٰ تک پہنچایا گیا ہے اور اس زنجیر کی آخری کڑی شہر بغداد مین رکہی گئی ہے - اسی سے ظاہر ہے کہ عیسائیون نے توریت مین ادل بدل کرنے اور اس کے نسخون کے متعلق جہوٹی اور بے سر و پا گہڑت مین کہانتک دسترس حاصل کی ہے اور اس لحاظ سے ایک نسخہ کا مطالعہ ہمارے واسطے ضرور دلچسپی اور فائدہ کا موجب ہے۔ کتاب منشی نولکشور صاحب کے کتب خانہ لکہنؤ سے ملسکتی ہے

ضروری ہدایتین

خط و کتابت کے لئے روپیہ بہیجتے وقت ان چند ہدایتون کو سب احباب مدنظر رکہین۔

(۱) ہر قسم کا روپیہ جس کا تعلق صدر انجمن احمدیہ سے ہے مثلاً مدرسہ یا میگزین یا مقبرہ یا زکوٰۃ یا مسکین فنڈ یا یتیم فنڈ یا رسالہ تعلیم الاسلام کا روپیہ صرف بنام محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان آنا چاہئے اور کوپن مین یا الگ خط مین اس کی تفصیل ہونی چاہئے کہ کس شخص کی طرف سے کس مد کا روپیہ ہے۔

(۲) ہر ایک رقم کی باضابطہ رسید دفتر محاسب سے دیجاتی ہے اور جس شخص کو رسید دفتر کی نہ پہونچے۔ اسے خط و کتابت کر کے دریافت کرنا چاہئے۔

(۳) لنگرخانہ کا روپیہ حضرت اقدس کے نام آنا چاہئے لیکن چندہ اور مدات کا چندہ ساتہہ ہو تو محاسب صدر انجمن احمدیہ کے نام بہیجین اور تفصیل ساتہہ دین وہ حضرت اقدس کی خدمت مین پیش کر دین گے۔

(۴) میگزین کے متعلق کل خط و کتابت مینجر یا نائب ناظم میگزین سے کرین اور کسی شخص کے نام پر خط و کتابت نہ کرین مگر مضامین کے متعلق ایڈیٹر میگزین سے خط و کتابت کرین۔

(۵) مدرسہ کے متعلق کل خط و کتابت ہیڈ ماسٹر یا نائب ناظم مدرسہ تعلیم الاسلام سے اور بورڈنگ ہوس کے متعلق سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ سے کرین۔

(۶) مقبرہ بہشتی کے متعلق کل خط و کتابت نائب ناظم مقبرہ بہشتی سے کرین اور ایسا ہی دستاویز وغیرہ بہی اسی کے نام بہیجین

(۷) چونکہ وقتاً فوقتاً عہدیداران مین تبدیلیان ہوتی رہتی ہین اس لئے جو احباب قادیان مین خط و کتابت کرتے ہین ان کی اپنی سہولت جواب کے جلدی ملنے مین اور کام کرنیوالون کی سہولت اسی مین ہے کہ دستخط کنندہ کے نام پر کبہی خط و کتابت نہ کرین۔ بلکہ صرف عہدہ پر کرین۔ جیسا کہ اوپر ہدایت کی گئی ہے ایک دفتر کا خط دوسرے دفتر مین چلے جانے سے یا کسی خاص آدمی کے نام پر چلا جانے سے جواب مین عموماً بہت توقف ہو جاتا ہے اور خط کے ضائع ہو جانے کا اندیشہ بہی ہے۔

المعلن

محمد علی - سکرٹری صدر انجمن احمدیہ

قادیان ضلع گورداسپور

بیان مشعوم

درس قرآن شریف

سورۃ کافرون

(گذشتہ سے پیوستہ)

شان نزول یہ سورۃ شریف بقول ابن مسعود و حسن و عکرمہ کی ہے۔ اس زمانہ مین نازل ہوئی تھی جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہنوز مکہ معظمہ مین قیام رکھتے تھے۔ اس سورہ کی پیشین گوئی سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یہ سورۃ ایسے وقت مین نازل ہوئی تھی جب کہ کفار اپنے زور پر تھے اور اپنے بتون کی حمایت اور ان کی پرستش مین بڑے یقین کے ساتھ مصروف تھے اور گمان کرتے تھے کہ اسلامی سلسلہ ایک چند روزہ بات ہے۔ جلدی ہم لوگ اپنی قوت و زور کے ساتھ نیست و نابود کر دین گے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دعوے نبوت کی اس کیفیت نہ سمجھ کر ان مین سے چند آدمی جیسا کہ ابوجہل عاص بن وائل اور ولید بن مغیرہ و اسود بن عبدالیغوث وغیرہ نے آپکے پاس پیغام بھیجا کہ آپ ہمارے بتون کی مذمت کرنا اور اون کو برائی سے یاد کرنا چھوڑ دو۔ اور اس کے عوض مین ہم آپکو اس قدر مال دینگے کہ مکہ مین آپسے زیادہ بڑا کوئی مالدار نہو۔ اور یا اگر آپ چاہین تو ہمارے قبائل مین سب سے زیادہ خوبصورت عورت جو آپ کو پسند ہو آپکے لئے مہیا کر دین اور اگر آپ کو ان دونون باتون مین سے کوئی بات پسند نہو تو پھر تیسری بات یہ ہے کہ آپ ہمارے ساتھ اس طرح سے صلح کر لین کہ ایک سال آپ ہمارے بتون کی پرستش کرین تو پھر دوسرے سال ہم آپ کے اللہ کی عبادت کرین گے اس طرح برابر تقسیم ہوتی رہے گی اور کسی کو شکایت کا موقعہ نہ رہیگا۔ معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ یہ لوگ کیسے جاہل ہین کہ نہین سمجھتے کہ مین کس خوبیون سے بہرہ ہوئے اسلام کی طرف اونکو بلاتا ہون اور کس قادر توانا حی و قیوم معبود حقیقی کے قرب کے حصول کا ذریعہ ان کے آگے پیش کرتا ہون اور کس دائمی خوشی اور ابدی راحت کا تحفہ ان کے واسطے تیار کرتا ہون جس کے عوض یہ مجھے ناپائدار مال اور ایک عورت کے چند روزہ حسن کی لالچ دیتے ہین اور پتھرون کے آگے سر جھکانے کو کہتے ہین جو او نہون خود اپنے ہاتھون سے گھڑے اور بنائے ہین چونکہ آپ کو ان لوگون کی خیر خواہی کیواسطے بڑا درد تھا جس کو خدائے علیم نے ان الفاظ مین ظاہر کیا ہے کہ لعلک باخع نفسک۔ کیا تو اس غم مین کہ یہ ایمان کیون نہین لاتے اپنی جان کو ہلاک کر دیگا۔ آپ کفار کے ایسے جاہلانہ سوال پر دردمند ہو کر یہی بہتر سمجھا کہ اس کے جواب کے واسطے اپنے معبود حقیقی کی طرف توجہ کرین اور یہی طریقہ ہمیشہ سے انبیاء کا چلا آیا ہے چنانچہ آپ کی توجہ کے بعد خدا تعالی سے کفار کے جواب مین یہ سورۃ شریف نازل ہوئی۔ جس سے کفار کی تمام امیدین ٹوٹ گئین۔ اس قسم کے صلح کے شرائط عموماً کفار انبیاء کے سامنے بسبب اپنی جہالت کے پیش کیا کرتے ہین۔ چنانچہ اس زمانہ مین بھی خدا کے مرسل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مخالفون نے یہ بات کہی کہ ان کے اتقا اور علم اور عمل مین ہم کو کوئی شک نہین۔ بے شک یہ ولی اللہ ہین اور ہم ان کو ماننے کے واسطے طیار ہین بشرطیکہ مسیح ہونے کا دعوی نہ کرین۔ اور لیں۔

تعجب ہے کہ ان لوگون کی عقل پر کیسے پتھر پڑ گئے۔ کیا وہ شخص جو متقی اور عالم اور ولی اللہ مانا جا سکتا ہے اس کی نسبت یہ کہنا بھی کسی عقل کی رو سے کہنا جائز ہو سکتا ہے کہ اس نے دعوی نبوت اور مسیحیت کا از خود کر دیا ہے اور خدا پر افترا باندہا ہے۔ کیا مفتری علی اللہ متقی اور ولی اللہ ہو سکتا ہے؟ ہان کفار کے ساتھ ایک اور صورت صلح کی ہو سکتی ہے اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کفار کے ساتھ کی تھی جس کی یہ شرط تھی کہ کفار مسلمانون پر حملہ نہ کرین اور نہ اون لوگون کی امداد کرین جو مسلمانون پر ناجائز حملہ کرتے رہتے ہین اور ایسے ہی مسلمان نہ ان کو کسی قسم کی تکلیف دینگے اور نہ ان کے تکلیف دہندون کی کوئی حمایت کریگا۔ بلکہ ہر طرح سے ان کے بچاؤ کی کوشش کرین گے۔ اسی رنگ کی صلح حضرت مسیح موعود نے بھی مخالف عیسائیون آریون ہندوون اور دیگر اقوام کے سامنے پیش کی تھی کہ چند سالون تک جو معین کئے جائین۔ یہ قومین مسلمانون کے برخلاف کوئی کتاب نئی یا پرانی شائع نہ کرین اور ایسا ہی مسلمان اس عرصہ مین کوئی کتاب ان مذاہب کی تردید مین نہ لکھین گے ہان ہر ایک مذہب کے عالم کو یہ اختیار ہوگا۔ کہ وہ صرف اپنے ہی مذہب کی خوبیان بیان کرتے رہین کوئی کتاب۔ لکھیے جس مین یہ دکھائے کہ اس مذہب پر چلنے سے کیا کیا فوائد حاصل ہو سکتے۔ لیکن کسی دوسرے مذہب کا کچھ ذکر نہ کرین۔ مذہبی جنگون کے خاتمہ کیواسطے اور آئے دن کے جھگڑون اور تنازعون کے مٹانے کے لئے یہ نہایت ہی احسن طریقہ تھا۔ مگر افسوس ہے کہ لوگون نے اس طرف توجہ نہ کی۔ غرض اس قسم کی صلح تو انبیاء کی سنت کے مطابق ہے۔ لیکن یہ بات کہ مداہنہ کے طور پر اور منافقت سے کچھ تم ہمارے عقائد کو مان لو۔ اور کچھ ہم تمہارے عقائد کو مان لین۔ ایسا طریقہ خدا کے سچے رسول کبھی اختیار نہین کر سکتے۔

نسخ بعض لوگ اس سورۃ شریف کے یہ معنے سمجھکر اس کو منسوخ سمجھتے ہین کہ کفار کو ان کے دین پر رہنے کی اس مین اجازت دیگئی ہے۔ کہ وہ بے شک اپنے دین پر رہین اور مسلمان ان کے ساتھ کوئی تعرض نہین رکھین گے۔ لیکن جب جہاد کے متعلق آیات نازل ہوئین۔ تو پھر یہ سورت منسوخ ہو گئی۔ یہ بات بالکل غلط ہے قرآن شریف کی کوئی سورت اور سورت کا کوئی حصہ منسوخ نہین ہے سب کا سب ہمیشہ کے واسطے بنی نوع کے لئے عمل کرنے اور فائدہ اٹھانے کیواسطے ہے۔ قیامت تک قرآن شریف کا ایک نقطہ بھی منسوخ نہین ہو سکتا اصل بات یہ ہے کہ مذہب اسلام مین دینی اختلاف کی وجہ سے نہ کوئی لڑائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کی۔ اور نہ آپکے بعد کبھی کسی کو اجازت ہے کہ دینی اختلاف کی وجہ سے کسی کو قتل کرے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین کفار نے جب مسلمانون کو سخت دکھ دیا۔ اور طرح طرح کے ایذاء کے ساتھ پہلے مسلمانون کو نہ تیغ کرنا شروع کیا۔ اور بڑی بڑی فوجین لے کر انپر چڑھائیان کین۔ تو بہت سے صبر اور تحمل کے بعد جب وہ کسیطرح بھی باز نہ آئے۔ تو خدا تعالی نے مسلمانون کو اجازت دی کہ ایسے شریرون سے اپنا بچاؤ کرین اور اون کو ان کی شرارت کی سزا دین۔ جہاد کیواسطے جو کچھ حکم تھا یہی تھا اور اس زمانہ مین بسبب اس کے کہ مذہب کی خاطر مسلمان کسی ملک مین دکھ نہین دئے جاتے۔ خود ان کی بھی ضرورت نہین رہی سورۃ کافرون مین تو خود جہاد کرنے یا نہ کرنے کا کوئی تذکرہ ہی نہین۔ لیکن اگر بہر حال یہ سمجھا جائے کہ اس سورہ شریف مین جہاد کے متعلق کوئی حکم ہے تو وہ جہاد کے جواز کا ہو سکتا ہے نہ کہ اس۔

سورۃ ہین
کیونکہ اس مخالفون کو ایک چیلنج دیا گیا ہے۔ کہ تم اپنے دین کے ساتھ زور آزمائی کرو۔ اور ہم اپنے دین کی قوت کے ساتھ تمہارا مقابلہ کرتے ہین پہر دیکہو کہ خدا کس کو کامیاب کرتا ہے اور یاد رکہو کہ یہ کامیابی بہرحال اسلام کیواسطے ہے۔ پس یہ سورت کسی حالت مین منسوخ نہین اور نہ کوئی اور حصہ قرآن شریف کا منسوخ ہوا یا ہو سکتا ہے

مقام نزول جیساکہ اوپر لکہا گیا ہے۔ کہ یہ سورہ شریف مکی ہے۔ مگر ایک قول یہ بہی ہے کہ یہ مدنی ہے۔ ایسا ہی بعض دوسری سورتون کے متعلق بہی بظاہر اس قسم کا اختلاف روایات مین معلوم ہوتا ہے مگر ممکن ہے کہ بعض سورتین اور آیتین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک بار بلکہ کئی بار نازل ہوئی ہون جیساکہ ہم حضرت مسیح موعود کے حالات مین دیکہتے ہین کہ ایک پیشین گوئی وحی الٰہی میں ایک دفعہ نازل ہوکر مثلاً کتاب براہین احمدیہ مین چہپ چکی ہے۔ لیکن جب اس کے پورا ہونے کا وقت قریب آگیا تو نزول اول کے بیس پچیس سال بعد پہر وہی الفاظ الہام الٰہی مین وارد ہوئے۔

دین۔ جزا و سزا کے معنے مین بہی آتا ہے۔ اور اس کا یہ مطلب ہے کہ تم لوگون نے جس طریقہ کو اختیار کیا ہے اس کا بدلہ تم کو بہرحال مل کر رہے گا۔ جو طریقہ ہم نے اختیار کر لیا ہے اس کا بدلہ خدا تعالیٰ ہم کو ضرور دیگا۔

الکافرون۔ اس جگہ اگرچہ اول مخاطب وہی کفار اور ان کے ساتھی ہین۔ جنہون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین پیغام بھیجا تھا۔ اور اس وجہ سے اس سورۃ شریف کے نزول کے اصل محرک وہی تہے۔ لیکن ان کے بعد تمام دنیا کے کفار جو مسلمانون کے ساتھ اسی قسم کا سلوک کرین اس سورۃ مین مخاطب ہین قاعدہ ہے کہ زمانہ نزول انبیاء مین بعض منکرین ایسے سخت دل ہوجاتے ہین کہ کوئی نصیحت ان کیواسطے کارگر نہین ہوسکتی اور ہر ایک نشان الٰہی جو دوسرون کیواسطے موجب ازدیاد ایمان ہوتا ہے ان کے لئے بجز ازدیاد کفر اور کچہہ نہین ہو سکتا ایسے کفار کے حق مین اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ سواءٌ علیہم ءانذرتہم ام لم تنذرہم لا یؤمنون۔ وہ حالت کفر مین ایسے غرق ہین کہ آنیوالے عذابون سے تو انہیں ڈرائے یا نہ ڈرائے۔ سب برابر ہے۔ وہ کبہی ایمان نہین لاوینگے اور فرمایا ہے۔ ولیزیدن کثیراً منہم ما انزل الیک من ربک طغیاناً وکفراً۔ تیرے رب کی طرف سے جو تجہہ پر نازل ہوا۔ یہ ان مین سے بہتون کی سرکشی اور کفر کو اور بہی بڑہا دیگا۔ ایسے کافرون کو کہا گیا ہے کہ لنا اعمالنا ولکم اعمالکم۔ ہمارے عمل ہمارے لئے اور تمہارے عمل تمہارے لئے۔ اور ایسے ہی مکذبون کے متعلق فرمایا ہے۔ فقل لی عملی ولکم عملکم انتم بریئون مما اعمل وانا بریٔ مما تعملون ان کو کہدو کہ میرے عمل میرے لئے ہین اور تمہارے عمل تمہارے لئے ہین تم میری کارکردگی کا ثواب نہین پاسکتے اور مین تمہاری کارروائیون سے بری ہون۔

حفاظت قرآن اس سورۃ شریف کے الفاظ کو اپنے قرآن شریف پر غور سے دیکھتے ہوئے اس کی طرز تحریر مین ایک خاص بات مجہے نظر آئی اور وہ یہ ہے کہ اس مین عٰبدون کا لفظ دو جگہ اس طرح آیا ہے۔ کہ ب کے اوپر کہڑا الف لکہا گیا ہے۔ مگر تیسری جگہ عابد کا لفظ ع کے بعد الف کے ساتھ آیا ہے۔ حالانکہ دونون الفاظ تمام تحریر مین ایک ہی طرح آسکتے ہین لیکن مین نے بہت سے مختلف چہاپون کے قرآن شریف کہول کر دیکہے اور سب مین مذکورہ بالا طرز تحریر پایا اور تعجب کے ساتھ حضرۃ مولوی نور الدین صاحب سے اس کا سبب دریافت کیا تو آپنے فرمایا کہ ابتدا مین جس طرح ایک دفعہ لکہا گیا ہے۔ وہی طرز تحریر ہمیشہ سے چلا آتا ہے۔ قرآن شریف کی حفاظت کے واسطے یہ بہی ایک دلیل ہے۔ کہ جب سے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین قرآن شریف لکہا گیا۔ اور جیساکہ لکہا گیا اس مین کوئی تغیر و تبدل نہوا اور نہ ہونے کی کوئی گنجائش تہی۔ برخلاف اس کے ہم انجیل اور تورات کو دیکہتے ہین کہ اول تو ان کی اصلیت کا کوئی پتہ ہی نہین ملتا کہ اصل نسخے کیسے تہے اور کہان غائب ہوئے اور جو کچہہ نقلی یا فرضی کتابین موجود ہین ان کے متعلق بہی آجتک کمیٹیان ہو رہی ہین۔ جو ان امور کی تحقیقات کرتی ہین۔ کہ ان کتابون مین سے کون سی عبارتین ہنوز نکالدینے کے قابل ہین جس قدر کتابین اس وقت دنیا مین الہامی مانی گئی ہین ان میں سے ایک بہی اپنی اصلی حالت مین محفوظ نہین ہے سوائے قرآن شریف کے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ قرآن شریف کے سوا اور کسی کتاب کی حفاظت کا ذمہ باریتعالیٰ نے نہین لیا۔ اور اس واسطے دوسری کتابین عوام کے دستبرد سے محفوظ نہین رہ سکین۔

خواص سورۃ زید بن ارقم رفعاً کہتے ہین کہ جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی ملاقات دو سورتین ساتھ لے کر کی۔ اس سے کوئی حساب کتاب نہین لیا جائیگا۔ وہ دو سورتین کافرون اور قل ہو اللہ احد ہین۔ اس حدیث شریف کا مطلب ظاہر ہے۔ کہ سورۃ کافرون مین کفار اور ان کے کفر سے پوری بیزاری اور بے تعلقی ظاہر کی گئی ہے اور سورۃ اخلاص مین خدا تعالیٰ کی توحید کا پورے طور سے اقرار کیا گیا ہے۔ بدی کا ترک اور نیکی کا حصول۔ شیطان سے دوری اور خدا کا قرب۔ یہی دو باتین ہین جو کسی مذہب کا آخری نتیجہ ہوسکتی ہین جب یہ دونون باتین اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے کسی کو حاصل ہوجاوین۔ تو وہ اپنی منزل مقصود پر پہنچ گیا۔ اور اس کیواسطے کوئی حساب باقی نہین رہا۔

ایک روائت مین ابن عمر سے منقول ہے کہ یہ سورۃ ربع قرآن کے برابر ہے۔ کیا معنے یہ قرآن شریف کا چوتہا حصہ ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کلام پاک کے مضامین کا چہارم حصہ کفار اور ان کے کفر سے بیزار اور خدا تعالیٰ کی خالص عبادت کے بیان پر مشتمل ہے۔

اس کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ سورۃ کوثر کی تفسیر لکہی جاویگی

ہست فرقان آفتاب علم و دین
تا برندت از گمان سوئے یقین

ہست فرقان از خدا حبل المتین
تا کشندت سوئے رب العالمین

ہست فرقان روز روشن از خدا
تا دہندت روشنی دیدہ ہا

حق فرستاد این کلام بے مثال
تا رسی در حضرت قدس و جلال

دار دہے نشانہاست الہام خدا
کان نماید قدرت تام خدا

ہرکہ روئے خود ز فرقان درکشید
جان او روئے یقین ہرگز ندید

جان خود را سکینی در خود ردی
باز میمانی ہمان کول زعوی

کاش جانت میل عرفان داشتے
کاش سعیت تخم حق را کاشتے

خود نگاہ کن از سر انصاف دین
از گمانہا کے شود کار یقین

ہرکہ را سویش رہے بکشودہ است
از یقین نے از گمان آسودہ است

قدر فرقان نزد تاے غدار نیست
این ندانی کت جز از دے یار نیست

وحی فرقان مردگان را جان دہد
صد خبر از کوچہ عرفان دہد

از یقین ہا مینماید عالمے
کان نہ بیند کس بصد عالم ہمے

ہست فرقان مبارک از خدا طیب شجر
نونہال نیکوئی و سایہ دار و پُر ز بر

میوہ گر خواہی بیا زیر درخت میوہ دار
گر خردمندی مجنبان بید را بہر ثمر

ورنیاید با دست در وصف فرقان مجید
حسن آن شاہد بپرس از شاہدان با خود نگر

دانکہ او نامد پئے تحقیق در کین مبتلاست
آدمی ہرگز نباشد ہست او بدتر ز خر

شرک اور اس کی بیخ کنی

تقریر صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب بتقریب جلسہ سالانہ دسمبر ۱۹۰۶ء

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَلَقَدْ آتَيْنَا لُقْمَانَ الْحِكْمَةَ أَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ ۚ وَمَنْ يَشْكُرْ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ ۖ وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۔ وَإِذْ قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ وَهُوَ يَعِظُهُ يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ۖ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ۔ وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَفِصَالُهُ فِيْ عَامَيْنِ أَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ إِلَيَّ الْمَصِيْرُ ۔ وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلٰى أَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ۖ وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا ۖ وَاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ ۚ ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۔ يَا بُنَيَّ إِنَّهَا إِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ أَوْ فِي السَّمٰوٰتِ أَوْ فِي الْأَرْضِ يَأْتِ بِهَا اللّٰهُ ۚ إِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ۔ يَا بُنَيَّ أَقِمِ الصَّلٰوةَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَا أَصَابَكَ ۖ إِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُوْرِ ۔ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا ۖ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ۔ وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ۚ إِنَّ أَنْكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ ۔

اس وقت میں آپ لوگوں کے سامنے شرک پر کچھ بولنا چاہتا ہوں۔ شرک ایک ایسی بلا ہے جو کہ بنی نوع انسان کے ساتھ شروع زمانہ سے آج تک لگی ہوئی ہے۔ نہ اس نے انسان کا پیچھا چھوڑا اور نہ انسان نے اس کا۔ ہر ایک زمانہ میں ایسے لوگ خدا کی طرف سے مامور ہو کر آتے رہے ہیں۔ جو شرک کو پامال کریں۔ اور توحید کو دنیا میں پھیلائیں لیکن انسان جس کو کہ ایک حد تک خدا تعالیٰ نے آزادی دی ہے۔ آج تک اس مرض کو اپنے دل میں چھپاتا رہا ہے گو بہتوں نے ہدایت پائی اور شہدا اور صدیقین کا مرتبہ پایا۔ مگر پھر بھی دنیا میں ایک بڑی تعداد ایسی رہی ہے جنھوں نے شرک کو نہیں چھوڑا اور جب کہ خدا تعالیٰ نے ایک قوم کی طرف نبی کو بھیج کر اس کی اصلاح کرتا ہے اور وہ ایک مدت کے بعد جب ان تمام انعامات الٰہی کو جو ان پر وقتاً فوقتاً ہوئے ہوتے ہیں۔ اپنی کوششوں اور سعیوں پر محمول کر کے خدا تعالیٰ سے روگردانی کرتے ہیں۔ تو اس وقت جو پہلی برائی ان کے دل میں پیدا ہوتی ہے۔ وہ شرک ہے۔ اسیواسطے جو نبی دنیا کی اصلاح کے لئے آتا ہے۔ اس کو سب سے سخت اور سب سے پہلے شرک کا ہی مقابلہ کرنا پڑتا ہے اور شیطان کا سب سے بڑا حملہ جو انسان پر ہوتا ہے وہ شرک ہی ہے خدا تعالیٰ کی پاک کتاب قرآن شریف سے ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ دوسرے گناہوں کو اگر چاہے تو بخشدیگا۔ مگر شرک کو نہیں۔ اور درحقیقت انسان کی کیسی کمزوری اور شرارت ہے۔ کہ وہ خدا جس نے ہمارے لئے طرح طرح کے آسائش کے سامان پیدا کئے ہیں اس سے روگردانی کریں جیسا کہ زمین پیدا کی ہے تاکہ ہم اس پر چلیں پھریں۔ محنت کریں۔ کوشش کریں اور بڑے بڑے مرتبے پائیں۔ پھر اس زمین میں مختلف قسم کی تاثیریں رکھی ہیں۔ وہی زمین ہوتی ہے کہ ہم اس میں گیہوں کا دانہ ڈالتے ہیں۔ اور کچھ دنوں تک معدوم ہو جانے کے بعد وہ دانہ تھوڑا سا باہر نکلتا ہے پھر مختلف زمانوں اور ہواؤں میں سے گذر کر وہ ایک عرصہ کے بعد اس قابل ہو جاتا ہے کہ اس میں اسی قسم کے سینکڑوں دانے اور نکل آتے ہیں اور انسان کی خوراک کا سامان کرتے ہیں۔ پھر اسی زمین میں مکی کا دانہ ڈالتے ہیں۔ اور وہ اسی زمین کی تاثیر سے اپنے مطابق اثر حاصل کر کے بڑھتا اور آخر انسان کی غذا کے کام آتا ہے اور مختلف فوائد زمین میں رکھے گئے ہیں۔ کہ جو ہماری زندگی اور آرام اور آسائش کے محافظ ہوتے ہیں۔ پھر پرند چرند بنائے ہیں جن سے سینکڑوں فوائد روزانہ اٹھاتے ہیں۔ اسی طرح اربعہ عناصر۔ پس ذرہ بھر بھی شرک کا دل میں رکھنا ایسا خوفناک امر ہے۔ اور ایسی بے حیائی ہے اگر خدا تعالیٰ رحیم و کریم نہ ہوتا۔ تو قریب تھا کہ انسان ٹکڑے ٹکڑے کر کے ایک ایسے عذاب میں ڈالا جاتا۔ جس سے کبھی نجات نہ ہوتی۔ مگر یہ اس کی رحمانیت ہے۔ جو انسان کو اب تک بچائے جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ لوگ جو شرک کرتے ہیں۔ یہ شیطان سرکش کی پیروی کرتے ہیں۔ وہ شیطان جس نے کہ یہ کہا ہے۔ کہ میں تیرے بندوں میں سے ایک مقرر حصہ لوں گا۔ یعنے اپنے لئے مخصوص کر لونگا جو کہ تجھ سے غافل ہو گئے۔ میں تیرے بندوں پر شرک کا حربہ چلاؤں گا ان کے آگے سے حملہ کروں گا اور پیچھے سے حملہ کروں گا غرض کہ دائیں طرف سے بائیں طرف سے اور ان کے پاؤں کے نیچے سے میں ان پر یہ حربہ چلاؤنگا۔ میں ان کو گمراہ کروں گا ان کو لالچ دونگا اور ان کو حکم کروں گا۔ پس وہ جانوروں کے کان کاٹ کر خدا کی مخلوق کو دوسروں کے لئے مخصوص کرینگے۔ پس جس نے کہ شیطان کو دوست قرار دیا ہے۔ یعنے شرک کیا کیونکہ اس کا یہی حملہ ہے۔ پس وہ بڑے ہی ٹوٹے اور خسارہ میں ہے۔ پھر خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ شیطان کا وعدہ جو ہے۔ یہ صرف ایک دھوکے کی ٹٹی ہے۔ اس مقام پر خدا تعالیٰ نے مشرک کے حق میں فرمایا ہے۔ کہ وہ بخشا نہیں جاویگا۔ وہ شیطان کا تابعدار ہے اور یہ کہ وہ کبھی کامیاب ہوگا۔ پہلی دو باتیں تو ایسی ہیں کہ ان میں مشرک ہمارا مقابلہ کر سکتے ہیں اور کہہ سکتے ہیں۔ کہ ہم بھی بخشے جاویں گے اور ہم شیطان کے تابعدار نہیں۔ مگر تیسری بات خدا نے ایسی فرمادی ہے۔ کہ جس سے پہلی دو باتیں بھی تصدیق ہو جاتی ہیں۔ یعنی مشرک کامیاب نہیں ہوں گے سو حضرت آدم سے لے کر آج تک دیکھ لو۔ کہ کیا مشرک کبھی بھی کسی نبی کے مقابلہ میں کامیاب ہوئے حضرت نوح۔ ہود۔ صالح۔ شعیب۔ ابراہیم۔ موسیٰ عیسےٰ۔ اور سب سے آخر میں اور سب سے بڑھ کر حضرت نبی کریم تھے کہ جن کو شرک سے مقابلہ کرنا پڑا مگر نتیجہ کیا ہوا۔ کیا ان مشرکوں کا کوئی نام لیوا ہے۔ کوئی نہیں۔ جو کہے کہ میں فرعون یا ابوجہل کی اولاد میں سے ہوں۔ ان لوگوں کی اولاد اپنے آپ کو چھپاتی ہے اور اپنے آبا و اجداد کے اور نام بتلاتی ہے یہ کیوں؟ اس لئے کہ شرک کبھی کامیاب نہیں ہوتا اور چونکہ ان لوگوں پر خدا کے عذاب نازل ہوئے اور ناکام ہوئے۔ اس لئے ان کی اولاد بھی ان کو برا بھلا کہتی ہے اور اس کو پسند نہیں کرتی کہ ان کو ان مشرکوں کے ساتھ منسوب کیا جاوے پس یہ اور بدیہی ثبوت ہے۔ جو خدا تعالیٰ نے اس بات کے ثبوت

کے لئے پیش کرتا ہے۔ کہ یہ لوگ شیطان کے مُرید اور نہ بخشے جانیوالے ہیں غرض یہ شرک ایک ایسا پوشیدہ مرض ہے۔ جیسا کہ مریض کو تپ دق جو رفتہ رفتہ انسان کو ہلاک کرکے ہی چھوڑتی ہے۔ یا ایک درخت کو کیڑا کہ ایک مدت کے بعد ایک بڑے عالیشان درخت کو گرا کر زمین کے برابر کر دیتا ہے پس اس سے بچنے کے لئے انسان کو کامل تقویٰ اور پرہیزگاری کی ضرورت ہے۔ انسان کو چاہیئے کہ ہر وقت اپنی نظروں کے سامنے خدا تعالیٰ کی صفات کو رکھے۔ تاکہ ہر گھڑی اُس کا دل خدا کی طرف جھکا رہے اور خدا بھی اس پر اپنا سایہ ڈالے۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اوپر کی طرف اُس نے شیطان کے حملوں سے محفوظ رکھی ہے۔ پس انسان کو چاہیئے۔ کہ وہ دوڑ کے خدا کے سایہ کے نیچے آجاوے۔ کیونکہ جو اس کے سایہ کے نیچے آجاتا ہے۔ وہ شیطان کے حملوں سے بالکل محفوظ ہو جاتا ہے۔ گو شیطان کتنا ہی زور خرچ کرے کہ کسی طرح اس مرد صالح کو پھسلائے مگر خدا تعالیٰ کی قہر والی نظر اس کو جلا دیتی ہے اور اس کو مجال اور طاقت نہیں ہوتی کہ وہ پھر اس انسان کی طرف نظر بد سے دیکھ بھی سکے۔ اور اگر بجائے اس کے ہم سستی کریں اور غفلت کو کام میں لاویں۔ تو ہم کو ایک دم کی بھی فرصت نہیں ملتی کہ ہم اپنے آپ کو اس جنگ کے لئے تیار کریں جو کہ یک لخت ہم کو شیطان سے پیش آتا ہے۔ ایسی حالت میں وہ ہمارے ایمان کو اچک لے جاتا ہے اور ہم کو تہی دست چھوڑ جاتا ہے۔ ہم بکریوں کی طرح ہیں۔ بلکہ اُن سے بھی کمزور اور شیطان ایک طاقتور بھیڑیا ہے۔ پس جب تک کہ ہم خدا جو کہ ہمارا نگہبان ہے۔ اس کے سامنے ہیں تب تک تو شیطان کے خونخوار حملہ سے محفوظ ہیں مگر جب ذرہ سی غفلت کی وجہ سے ہم اس کی نظروں سے اوجھل ہوئے۔ کہ شیطان نے ہم کو ایک ہی حملہ میں مغلوب کر لیا۔ خدا کی نظروں سے غائب ہونے کے یہ معنے نہیں کہ کبھی ایسا بھی موقعہ آجاتا ہے۔ کہ خدا ہم کو نہیں دیکھتا نہیں بلکہ وہ تو بصیر ہے۔ میری اس سے یہ مراد ہے۔ کہ جب ہم اُس کی خاص نظر رحم کو اپنی کسی بدکرداری کی وجہ سے دور کر دیں۔ اور اس لئے ہم کو چاہیئے۔ کہ ہر وقت خدا تعالیٰ کے زیادہ اور زیادہ قریب ہونے کی کوشش کریں اور اس کے لئے وہ ہم

سے وعدہ کرتا ہے۔ کہ جب ایک قدم تم میری طرف آؤ گے۔ تو میں دو قدم تمہاری طرف آؤں گا۔ اگر تم میری طرف تیز چلکر آؤ گے تو میں دوڑ کر آؤں گا پس جب تک کہ ہم خدا تعالیٰ کی طرف تیز قدموں سے بلکہ دوڑ کر نہ جائیں گے۔ ہماری ایسی حالت ہے جیسا کہ ایک بندھی ہوئی بکری بھیڑئے کے سامنے۔ اور جس کو کہ بھیڑیا ایک ہی حملہ سے اچک کر لیجاویگا پس ہر کام کے کرتے ہوئے اور ہر لفظ کے بولتے ہوئے شرک کا دھیان کر لو۔ تاکہ ایسا نہ ہو کہ خدا تعالیٰ سے دور اور شیطان کے شکار ہو جاؤ۔ اس وقت ممکن ہے کہ بعض لوگوں کے دل میں یہ خیال پیدا ہو کہ میں نے شرک کا اس طرح بیان کیا ہے۔ گویا کہ دنیا میں اور کوئی گناہ ہے ہی نہیں۔ لیکن نہیں میرا مطلب یہ نہیں بلکہ میرا مطلب یہ ہے۔ کہ شرک ہی سے دوسرے گناہ بھی پیدا ہوتے ہیں۔ جب ایک انسان شرک سے بالکل پاک ہو تو کیونکر ممکن ہو سکتا ہے۔ کہ وہ کوئی گناہ کرے۔ کیونکہ جب وہ خدا تعالیٰ کی کل صفات پر ایمان رکھتا ہے۔ تو وہ کوئی برائی نہیں کر سکتا۔ چور جب چوری کو جاتا ہے اگر اس کو یہ ایمان ہو۔ کہ ایک خدا ہے جو کہ دیکھتا ہے اور گناہ کی سزا دیتا ہے۔ تو پھر وہ کبھی چوری نہیں کر سکتا۔ اسی طرح دوسرے گناہ کرنے والے اگر بجائے مخلوق الٰہی سے ڈرنے کے خود خالق سے ہی ڈریں تو وہ ان تمام فریبوں اور گندگیوں کو چھوڑ دیں۔ جو کہ بصورت دیگر ان کے دلوں میں جاگزین ہوتے ہیں۔ پس جو شرک کو چھوڑتا ہے وہ کبھی کوئی گناہ نہیں کر سکتا جس کا کہ اس کو علم ہو۔ اور بے علمی کی خطا کو تو خدا بھی نہیں پکڑتا۔ اس لئے قرآن شریف میں آیا ہے۔ کہ من قال لا اله الا الله فدخل الجنة۔ یعنے جو کوئی کامل طور سے شرک کو چھوڑ دے وہ جنت میں داخل ہو گا کیونکہ جب وہ شرک کو چھوڑ دیگا اور حقیقی طور سے خدا کو واحد اور اس کی صفات کو برحق مان لیگا۔ تو وہ کوئی اور گناہ کریگا ہی نہیں۔ اور اس کا لازمی نتیجہ ہو گا۔ کہ وہ انعامات الٰہیہ کا مورد ہو۔ ایسے آدمی کا چلنا پھرنا کھانا اور پینا سب خدا کے ہی لئے ہوتا ہے یعنے جب وہ بولتا ہے۔ تو خدا کے لئے بولتا ہے۔

سُنتا ہے۔ تو خدا کے لئے سنتا ہے۔ کھاتا ہے۔ تو خدا کے لئے کھاتا ہے اور پیتا ہے تو خدا کے لئے۔ اس وقت شیطان بھی اُس کے قریب نہیں جاتا گویا کہ ایسے آدمی کا شیطان بھی مُسلمان ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ آنحضرت نے فرمایا ہے کہ میرا شیطان بھی مسلمان ہو گیا ہے۔ پس جب انسان اس حد تک اپنے دل کو پاک و صاف کر لیتا ہے تو وہ خدا کا اور خدا اس کا ہو جاتا ہے۔ ایسے ہی شخص کے لئے خدا تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ یا ایتها النفس المطمئنة ارجعي الى ربك راضية مرضية فادخلي في عبادي وادخلي جنتي اس موقع پر یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ اے نفس مطمئنہ میرے بندوں میں داخل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا۔ پس کیا دوسرے لوگ خدا تعالیٰ کی مخلوق نہیں ہیں۔ وہ ہیں مگر اس جگہ خدا تعالیٰ ایک استعارہ بیان فرماتا ہے۔ کہ بندہ تو وہ ہے۔ جو اپنے آپ کو بندہ ہونے کے لائق ہی بنا دے۔ جو طرح طرح کے شرکوں میں اور مختلف قسم کی بدعتوں میں پھنسے ہوئے ہیں اور اُن کا نفس نفس امارہ ہے۔ تو کیونکر وہ میرے بندے ہو سکتے ہیں۔ بندے کا تو فرض ہے کہ خالص اپنے آقا کے لئے ہو جائے۔ مگر جب ایک آدمی خدا کے علاوہ اوروں کی پرستش کرتا ہے۔ اُن سے بھی نفع و ضرر کی ویسی ہی امید رکھتا ہے۔ جیسے کہ خدا سے۔ تو کیونکر وہ اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کا بندہ کہہ سکتا ہے اور اصل بندہ تو وہ ہے جو نفس مطمئنہ رکھتا ہے اور اس کا قلب خدا تعالیٰ کی الوہیت سے مطمئن ہے۔ اور وہ کسی اور کو خدا تعالیٰ کا شریک نہیں ٹھہراتا۔ جو ایک خدا کو جو متصف ہے تمام نیک صفات سے اپنے لئے کافی سمجھتا ہے اور جو عبودیت اور خالص بندگی سے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کا بندہ ہونے کے لائق بنا دیتا ہے۔ پس اس جگہ عبد کے معنے اُسی بندہ کے ہیں۔ جو خدا کا بندہ ہونے کے قابل ہے۔ مثال کے لئے دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اُسی خدا کے پیدا کئے ہوئے تھے اور ابوجہل بھی۔ مگر ابوجہل نے اپنی شرارت فسق و فجور اور شرک سے اپنے آپ کو خدا کا بندہ ثابت نہ کیا۔ بلکہ بتوں کا بندہ ثابت کیا اور انہیں کی طرفداری میں اپنی جان تک قربان کی۔ مگر آنحضرت نے اپنے آپ کو خالص خدا کے لئے ہی کر دیا۔ شرک سے بکلی پرہیز کیا اور اپنی عبادت اور قربانیاں سب

خدا کے لئے ہی مخصوص رکھیں۔ اور اپنے آپ کو خدا کا بندہ ثابت کیا پس خود مقابلہ کر کے دیکھ لو کہ اس کا انجام کیا ہوا اور اُس کا کیا۔ ابوجہل تو بدر کے میدان میں قتل کیا گیا۔ اور ایک کنوئیں میں اُس کی لاش پھینکی گئی اور اس کے مرتے وقت کی خواہش بھی پوری نہ ہوئی یعنے اُس نے کہا تھا کہ میری گردن ذرا لمبی کر کے کاٹنا کیونکہ عرب کے معززین کی نشانی یہی ہوتی تھی۔ مگر کاٹنے والے نے اس کی گردن کے پاس سے کاٹ کر ثابت کیا کہ شیطان کے دوست کبھی کامیاب نہیں ہوتے اور اسیوقت دوسری طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ فتح نصیب ہوئی۔ کہ وہ خدا تعالے کے جنت کے وارث نہ صرف عقبےٰ میں بلکہ اس دنیا میں بھی ثابت ہوئے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ ولمن خاف مقام ربہ جنتن۔

پس وہ انسان جو خدا تعالیٰ سے کامل تعلق کرنا چاہتے وہ شرک کو چھوڑ دے۔ کیونکہ خدا کو شرک پسند نہیں اب میں یہ بتانا بھی ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ شرک دو قسم پر مشتمل ہے۔ ایک شرک جلی اور ایک شرک خفی۔ شرک جلی وہ ہے جو کھلا کھلا شرک ہے۔ یعنے بتوں وغیرہ کا شرک۔ یا انسان پرستی۔ قبر پرستی۔ چاند اور سورج پرستی وغیرہ وغیرہ۔ لیکن شرک کرنے والے تو اس کا اقرار بھی کرتے ہیں کہ وہ ایسا کرتے ہیں۔ مگر اچھا سمجھ کر اور ایسا شرک اکثر دور بھی ہو جاتا ہے۔ مگر زیادہ خوف کے قابل اور انسان کا دشمن شرک خفی ہے۔ یعنے چھپا شرک ایسا شخص مانتا ہے۔ کہ خدا ایک ہے اور یہ مشرک کا شرک بُرا ہے۔ وہ بتوں کی پرستش اور دوسری چیزوں کی پرستش کو بھی بُرا سمجھتا ہے۔ مگر پھر بھی شرک کی مرض میں گرفتار ہے۔ وہ ایسا ہے جیسا کہ ایک مریض ایک سخت مرض میں گرفتار ہے اور پھر بھی علاج کرانے سے گریز کرتا ہے۔ حکیم اس کو دوائی دیتا ہے۔ اور وہ حکیم کی عقل پر ہنستا ہے کہ میں تو اچھا بھلا ہوں مگر افسوس کہ اگر اس کو چشم بصیرت ہو۔ تو وہ سمجھے کہ میں حکیم پر ہنستا ہوں حالانکہ میری حالت ایسی ہے۔ کہ اُس پر رویا جاوے۔ پس ایسے شرک سے بچنے کے لئے سوائے اس کے کوئی علاج نہیں کہ خدا پر ہی کامل بھروسہ رکھا جاوے۔ اور خشوع وخضوع سے دعا کی جاوے کہ یا الٰہی ہم کو اس مہلک مرض سے بچا یہ شرک مختلف شکلوں کا ہوتا ہے۔ جیسا کہ ایک شخص جو اپنے حاکم کے ڈر کے مارے اپنی عبادت کے وقتوں میں تساہل بے جا کرتا ہے یا خیال کرتا ہے کہ یہ حاکم اگر مجھ کو اس نوکری سے الگ کر دے۔ تو میرا اور کوئی چارہ نہیں اور میں سخت مصیبت میں مبتلا ہو جاؤں گا یا یہ کہ اگر فلاں شخص میری مدد نہ کریگا تو میرا کام نہیں بنے گا۔ تو وہ شرک کرتا ہے اور گویا کہ خدا سے بڑھکر اپنے حاکم سے ڈرتا ہے۔ یا خدا کی مدد سے بڑھکر کسی اور کی مدد پر بھروسہ کرتا ہے۔ پھر دوستی کے رنگ میں ہوتا ہے بعض دفعہ انسان کسی دوست کے خوش کرنے کے لئے کوئی ایسی حرکت کر بیٹھتا ہے۔ جو شریعت کے خلاف ہو اور نہیں سمجھتا کہ خدا کا خوش کرنا مجھ پر زیادہ واجب ہے۔ بہ نسبت اس دوست کے۔ پس وہ شرک کرتا ہے۔ اور پھر اولاد اور مال پر بعض دفعہ ایک انسان اتنا بھروسہ کر لیتا ہے یا اتنی محبت پیدا کر لیتا ہے۔ کہ وہ شرک کے درجہ پر پہنچ جاتی ہے پس ایسے شرک سے بچنے کے لئے کوشش کرنی چاہئے خدا سے دعائیں کرو۔ اور خود کوشش کرو۔ کیونکہ جو اس کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے وہ ناکام واپس نہیں آتا۔ جو اس کو پکارتا ہے۔ اس کی سنی جاتی ہے۔ دیکھو آجکل کا زمانہ ایسا خوفناک ہے۔ کہ خیال کرنے سے ڈر معلوم ہوتا ہے اور ویسا ہی بلکہ بڑھکر بابرکت ہے۔ کہ سوچنے سے خوشی حاصل ہوتی ہے۔ یہ وہ وقت ہے کہ خدا کا چہرہ سرخ ہو رہا ہے اور قریب ہے کہ وہ دنیا کو ہلاک کر دے مگر ساتھ ہی وہ اپنے رحمت کے خزانہ کھولکر بیٹھا ہے تاکہ جو سوال کرے وہ لے سوال کر کے بڑھکر پاوے۔ اس زمانہ کی نسبت ہر قوم اور ہر مذہب میں پیشگوئیاں ہیں کہ اس میں خدا کے مامور کی اور شیطان کی آخری جنگ ہوگی یہاں تک کہ پارسیوں میں بھی پیشگوئی ہے کہ آخر زمانہ میں جس کی فلاں فلاں نشانیاں ہونگی۔ اہرمن دیو یعنے شیطان اور یزدان (مراد ہے کہ یزدانی لوگ) کی آخری جنگ ہوگی اور شیطان بالکل قتل کر ڈالا جاویگا۔ پس یہ زمانہ آگیا ایسا زمانہ ہے کہ لوگوں نے مال وزر کو اپنا معبود بنایا ہوا ہے۔ اور گویا کہ خدا کا شریک ٹھیرا لیا ہے یہ وقت تھا کہ خدا اپنے بندوں کی مدد کرتا کیونکہ وہ رحیم وکریم ہے اور اس نے ایسا ہی کیا ہے۔ اور جیسا کہ نبیوں کے ذریعہ سے خبر دی تھی۔ اس وقت وہ شخص مامور ہوا ہے جس کیلئے مقدر تھی کہ وہ شیطان کے حربہ کو توڑ دے۔ یعنے شرک کو دور کر دے ان دنیا دیکھیگی کہ شرک کس طرح تباہ ہوگا اب ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے دلوں سے بھی شرک کو دور کریں اور دوسروں کو بھی بچانے کی کوشش کریں اور ہر وقت میرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود ومہدی معہود کا ہاتھ بٹانے کے لئے تیار رہیں۔ جن کو خدا نے یہ کام سپرد کیا ہے اب وہ زمانہ آگیا ہے کہ مشرک لوگ ناک کے بل گرائے جائیں۔ دنیا کو شرک چھوڑنا پڑیگا۔ خواہ وہ اپنی مرضی سے چھوڑے۔ یا کوڑے سے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا مگر خدا اس کو قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کریگا۔ مذہب عیسوی جو شرک میں حد سے بڑھا ہوا ہے اور جس نے ہزاروں لاکھوں آدمیوں کو روپیہ اور مال کے زور سے اپنے دین میں شامل کیا ہے اب اس کے زوال کا وقت آگیا ہے تم اس کے مال وزر کو دیکھکر حیران نہ ہو کیونکہ اُس وقت جبتک کہ اس کا نام ونشان نہ تھا۔ خدا تعالیٰ نے سورہ زخرف میں ارشاد فرمایا تھا کہ اگر مجھ کو اس بات کا خیال نہ ہوتا۔ کہ دنیا اس کو دیکھکر ہلاک ہو جائیگی۔ تو میں رحمان کے منکروں یعنے عیسائیوں کو اس قدر مال دیتا کہ سونے چاندی کی چھتیں اور سیڑھیاں بنالیتے پس ڈرو نہیں یہ قرآن شریف کی پیشگوئی پوری ہوئی ہے مگر اب وہ وقت ہے کہ عیسائیت کا بلند اور مضبوط مینار گرا دیا جاوے۔ یہ مذہب عیسوی کا قلعہ جس کی دیواریں لوہے کی ہیں راستہ لئے ہے۔ کیونکہ اس زنگ لگ گیا ہے اور اب وہ اس قابل ہو گیا ہے۔ کہ ایک ہی حربہ سے ٹوٹ جاوے۔ جیسا کہ قاعدہ ہے کہ باران رحمت کے وقت لوہے کو زنگ لگ جاتا ہے اور وہ کمزور اور بودا ہو جاتا ہے۔ پس جبکہ روحانی باران رحمت کا نزول شروع ہوا۔ تو اس مذہبی لوہے کو زنگ لگ گیا۔ اب یہ عیسائی سلطنتیں خود بخود اسلام کی طرف رجوع کرینگی۔ اور وہ یورپ جو عیسائیت کا گھر ہے۔ اسلام کا مرکز ہوگا۔ عیسائیوں میں خود بخود شرک کے برخلاف خیال پیدا ہو گئے ہیں یہانتک کہ بہت سے حضرت عیسٰے کے خدا ہونے کے منکر ہو گئے ہیں اور بعض ایسے بھی ہیں جو نعوذ باللہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسٰے ولد الزنا تھے پس زمانہ خود بخود شرک کو چھوڑنے والا ہے اور قریب ہے، کہ خدا اپنا جلال ظاہر کرے یہ احمدی جماعت جو کہ اس وقت

سو رد انعامات الٰہیہ ہے اور اسوقت بہت ہی کمزور حالت میں ہے ایک دن آنیوالا ہے کہ تمام دنیا میں پھیل جاویگی خدا تعالیٰ امام کو فرماتا ہے اور وعدہ دیتا ہے کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے اور اسوقت جو ایک کمزوری کی سی حالت ہے یہ ہماری اپنی کمزوری کی وجہ سے ہے ہم اسوقت یتیم کی طرح ہیں جسکو تمام دنیا نے چھوڑ دیا ہے ایک یتیم تو وہ ہوتا ہے جس کا صرف باپ ہی مرجاتا ہے مگر ہم سے سب دنیا نے قطع تعلق کر لیا اگر ترقی چاہتے ہو تو ایک دل ہوکر دعائیں مانگو کیونکہ خدا وحدت کو پسند کرتا ہے کیونکہ وہ خود واحد ہے پس جبکہ ایک یتیم کی آواز عرش عظیم کو ہلا دیتی ہے تو کیا ہزار ہا یتیموں کی آواز کچھ بھی اثر نہ کریگی [illegible] شرک سے [illegible] اور تمہارے تمام کام ٹھیک ہوجاینگے [illegible] اس رکوع کا مجمل طور سے بیان کرتا ہوں [illegible] لقمان کا دوسرا رکوع اس جگہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ولقد آتینا لقمان الحکمۃ ان اشکر للہ ومن یشکر فانما یشکر لنفسہ ومن کفر فان اللہ غنی حمید۔ [illegible] ہم نے لقمان کو حکمت بخشی تاکہ شکر کرے اللہ کا اور جو شکر کرتا ہے وہ اپنے نفس کیلئے کرتا ہے اور جو کفر کرتا ہے [illegible] اور تعریف والا ہے [illegible] کہ ہم نے لقمان کو حکمت دی اور دنیا تو پہلے ہی لقمان کو عقلمند مانتی ہے دنیا میں دو قسم کے انسان ہوتے ہیں ایک تو وہ جنکو دنیا عقلمند سمجھتی ہے اور خدا کے نزدیک وہ ذلیل ہوتے ہیں اور ایک وہ جنکو دنیا بھی عقلمند اور حکیم کہتی ہے اور خدا بھی۔ پس یہاں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ نہ صرف دنیا ہی لقمان کو عقلمند مانتی ہے بلکہ ہم نے بھی اس کو حکمت دی تھی اور ہم نے اس کو حکمت والا قرار دیا [illegible] کہنا چاہئے کہ دنیا میں کونسا انسان تابعداری کرنے کے قابل ہوتا ہے وہی جو عقلمند ہو اور وہ جو [illegible] ہوتا کہ اس کی [illegible] پس اس جگہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ لقمان تو دنیاوی لوگوں کے خیال کے موجب اور دینی لوگوں کے ایمان کے مطابق ایک حکمت والا آدمی تھا [illegible] ایسے آدمی کی بات تو بڑی وزن دار ہے اور چاہئے کہ دنیا اس کو قبول کرے کیونکہ سوا جو وہ اہل الرائے [illegible] بات کہ لقمان کہتا وہ ٹھیک بیان ہوگی۔ پھر خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ حکمت کا نتیجہ ہونا چاہئے کہ خدا کا شکر کیا جاوے۔ تاکہ وہ خدا اپنے پہلے انعامات سے بھی بڑھکر اس پر انعامات کرے اور جو شکر کرے وہ تو انسان کی اپنی جان کیلئے ہی مفید ہوتا ہے۔ کیونکہ انسان کی شکر کرنے سے خدا تعالیٰ کا تو کچھ بڑھ نہیں جاویگا۔ خدا تعالیٰ کی صفات میں نہ طاقت میں کوئی ترقی ہوگی بلکہ الٹا شکر کرنے والے کو فائدہ پہنچیگا۔ پس جو باوجود ان باتوں کے ہوتے ہوئے کفر کرے تو خدا تعالیٰ کو اس کی کیا پرواہ۔ کیا اس کے کفر سے خدا میں کسی قسم کی کمی واقع ہو جائیگی اور اس طرح وہ شخص اپنا ہی نقصان کریگا دیکھو کہ آدم کے زمانہ سے لیکر آجتک جنہوں نے شکر کیا وہ بڑھے اور پھولے اور پھلے۔ مگر جنہوں نے کفر کیا وہ ہمیشہ تباہ ہی ہوئے۔ نوح علیہ السلام اور ایسا ہی لوط علیہ السلام نے شکر کیا وہ ترقی پاگئے خدا کے مقبول ہوئے ان کے [illegible] نے کفر کیا وہ تباہ ہوگئیں حضرت نوح سے خدا تعالیٰ کے عذاب کے وقت وعدہ کیا تھا کہ جو تیرے تعلق والے ہیں انکو بچا لونگا جب طوفان آیا تو ایک بیٹا لگا ڈوبنے حضرت نوح نے آہ و زاری کی کہ اے خدا یہ تو میرا بیٹا ہے۔ حکم ہوا کہ خاموش کہ یہ تیرا بیٹا نہیں اگر تیرا بیٹا ہوتا تو تیرا ساتھ دیتا اور مجھ پر ایمان لاتا۔ جب تم نے میرے ساتھ خالص تعلق پیدا کیا اور شرک سے بچے رہے پس تو جو لوگ مجھ سے محبت کرتے ہیں وہی لوگ تیرے تعلق والے ہیں پس اے احمدی قوم ہمارا خدا رشتہ دار نہیں شرک سے پرہیز کرو اور عبادت کرو تاکہ خدا تمہارا نگہبان ہو جائے۔ دیکھو کہ خدا نے نوح کے بیٹے تک کی پرواہ نہیں کی پس اس بات سے خوش ہونا کہ احمدی ہیں تو نادانی ہے بلکہ اپنے کام کرو کہ احمدی ہونے کے لائق ثابت ہو اور اسی طرح لوط کی بستی کا حال دیکھو کہ کس طرح ہوگئی کہ کفر کرتی تھی اور حضرت لوط جو شکر کرنیوالے بندے تھے بچگئے یہاں حضرت لوط کی بیوی سے بھی ویسا ہی واقع پیش آیا کیونکہ وہ کافروں سے تعلق رکھتی تھی۔ پھر ہے کہ واذ قال لقمان لابنہ وھو یعظہ یا بنی لا تشرک باللہ ان الشرک لظلم عظیم اور جب کہا لقمان نے اپنے بیٹے کو جبکہ وہ اس کو نصیحت کرتا تھا کہ اے لڑکے اللہ سے شرک نہ کر کیونکہ شرک ایک بڑا ظلم ہے اس جگہ خدا تعالیٰ لقمان کا کلام بتاتا ہے کہ وہ حکمت والا انسان یہ بات کہتا ہے اور یہ اپنے لڑکے کو کہ جس کو اس نے اچھی بات ہی کہنی تھی اور پھر معمولی طور سے نہیں کہا بلکہ وہ اس وقت اس کو نصیحت کرتا تھا تاکہ اس کی آئندہ زندگی ٹھیک ہو کہ اے بیٹے خدا سے شرک نہ کر کیونکہ شرک جو ہے وہ ایک بڑا ظلم ہے ایک ایسا خدا جو کہ ہم پر ہر طرح سے احسان کرتا ہے اور ہمارا نفع اور ضرر پر بھی قادر ہے اس کے ساتھ ہم اوروں کو برابر ٹھہرائیں کتنا ظلم ہے اب یہاں خیال رکھنا چاہئے کہ شرک سے مراد یہ نہیں کہ صرف لا الہ الا اللہ کہہ لیا اور پاک ہوگئے بلکہ حضرت لقمان فرماتے ہیں۔ کہ کل شرک جلی اور خفی سے اپنے آپ کو بچا۔ پھر آگے فرماتا ہے۔ ووصینا الانسان بوالدیہ حملتہ امہ وھنا علی وھن وفصالہ فی عامین ان اشکر لی ولوالدیک الی المصیر۔ یعنی ہم نے انسان کو اس کے والدین کے حق میں وصیت کی ہے اس کی والدہ کس قدر تنگی اور سستی سے اس کا بار اٹھاتی ہے اور دو برس تک اس کو دودھ پلاتی ہے پس شکر کرے میرا اور اپنے والدین کا میری طرف ہی لوٹنا ہے۔ یہاں والد کا شکر ادا کرنے کی وجہ بیان نہیں کی مگر وہ ظاہر ہے کہ جب اس کی والدہ اس کی تنگی میں ہوتی ہے۔ تو وہ اس کی پرورش کرتا ہے اور جب یہ پیدا ہوتا ہے۔ تو اس کی بھی خبر گیری کرتا ہے پھر ایک اور بات ہے کہ خدا تعالیٰ یہاں فرماتا ہے کہ میرا شکر کر۔ یہاں کوئی وجہ تو بیان نہیں کی گئی کہ انسان کیوں اس کا شکر کرے۔ اصل بات یہ ہے کہ بچے کی محبت خدا تعالیٰ نے اس کو پیدا کرنے کے بعد اس کے والدین کے دل میں ڈالدی ہے۔ کہ اگر وہ ایسا نہ کرتا تو بچہ ایک دن بھی زندہ رہ سکتا۔ پھر پیدا ہوتے ہی ماں کی چھاتیوں میں دودھ اتر آتا ہے۔ اسی طرح ہوا پانی وغیرہ۔ پھر آگے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ورنہ میری طرف ہی آنا ہے اگر ایسا نہ کیا۔ تو وہاں اس کی سزا بھگتو گے پھر ہے کہ وان جاھداک علی ان تشرک بی ما لیس لک بہ علم فلا تطعھما وصاحبھما فی الدنیا معروفا واتبع سبیل من اناب الی ثم الی مرجعکم فانبئکم بما کنتم تعملون۔ اس جگہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر ماں باپ بھی جن کی تابعداری کی سخت تاکید کی گئی ہے اور جن کے نہ کرنے پر عذاب کی دھمکی دی گئی ہے۔ وہ بھی اگر کہیں کہ مجھ سے شرک کر جس کا تجھ کو علم نہیں پس ان کی بات نہ مان مگر پھر بھی دنیا میں ان کی تابعداری ہی کر اور اس کی تابعداری کر جو میری طرف جھکتا ہے کیونکہ پھر تمہارا لوٹنا میری طرف ہے جہاں کہ تم کو تمہارے اعمال سے خبردار کیا جائیگا یہاں خدا تعالیٰ سخت تاکید کرتا ہے کہ والدین کی بھی اس معاملہ میں پرواہ مت کرو۔ اور مجھ سے شرک نہ کرو۔ اور جبکہ تم میں اور والدین میں ایک قسم کی جدائی ہوگئی تو گویا کہ تم ایک یتیم کی طرح رہ گئے مگر خدا تعالیٰ کسی کا احسان نہیں اٹھاتا پھر خدا تعالیٰ نے جیسا کہ تمہارے پیدا ہونے کیوقت تمہارے والدین سے کیا یعنے ان کے دلوں میں محبت ڈالدی ویسا ہی اب اپنے رسول یا مامور کے دل میں تمہاری محبت ڈالدیگا بلکہ اس سے بڑھکر کیونکہ خدا کچھ چیز لے کے زیادہ کرکے واپس کرتا ہے پس خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ واتبع سبیل من اناب الی جو میری طرف جھکتا ہے یعنے رسول اس کے کی تابعداری کرو

اور اسی کو والدین تصور کرو۔ اب پھر لقمان کا قول آیا۔ یابنی انھا ان تک مثقال حبۃ من خردل فتکن فی صخرۃ او فی السموات او فی الارض یات بھا اللہ ط ان اللہ لطیف خبیر۔ یعنے ایسے ہی اگر ایک ذرا سا دانہ ہو جو رائی کے برابر ہو۔ تو خواہ وہ پتھر میں یا آسمانوں میں اور خواہ زمین میں اس کو لے آئیگا۔ کیونکہ لطیف خبیر۔ یہان بھی حضرت لقمان اپنے بیٹے کو بتاتے ہین کہ خدا ذرا ذرا سی بات کو بھی جانتا ہے۔ پس شرک سے اپنا بچ کر رائی کا ایک حصہ بھی نہ رہے پھر ہے یابنی اقم الصلوۃ وامر بالمعروف وانہ عن المنکر واصبر علے ما اصابک ط ان ذالک من عزم الامور۔ یعنے اے بیٹے نماز کو قائم کر دے نیک باتون کا وعظ کر حکم کر اور بدیون سے لوگون کو منع کر اور صبر کر اس مصیبت پر جو تجھ پہنچے کیونکہ یہ بڑے کامون مین سے ہے۔ اس جگہ حضرت لقمان اپنے بیٹے کو فرماتے ہین کہ صرف بدی سے بچنا کوئی کمال نہین بلکہ بدی سے بچنا اور پھر نیکی کرنا کمال ہے پس اس لئے فرماتے ہین کہ شرک کو ترک کرنے کے بعد نماز کو قائم کرو سے یعنی اپنی عبادتون کو سنوار یہان تک کہ تیرا بولنا تیرا اسننا اور کھانا پینا خدا کے لئے ہی ہو جائے جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ خدا کا مامور ہو جائیگا اور لوگونکو نیک باتین سنانا اور بدیوں سے منع کرنا تیرا کام ہو جائیگا۔ پھر اس وقت جب نیک سنتے ہے لوگ تیرے مخالف ہو جائینگے۔ اور تکلیفین اور اذیتین تجھ کو دینگے کیونکہ رسولون کے ساتھ شروع شروع مین ایسا ہی ہوتا ہے پس تو ان باتون پر صبر کر کیونکہ یہ بڑے امور سے ہے پھر ہے کہ لا تصعر خدک للناس ولا تمش فی الارض مرحا۔ ان اللہ لا یحب کل مختال فخور۔ یعنی لوگون کے لئے اپنے منہ کو مت موڑ اور زمین مین اکڑ کر اور ناز کرتے مت چل کیونکہ خدا کو متکبر اور فخر کرنیوالا انسان پسند نہین ہوتا۔ اب حضرت لقمان فرماتے ہین کہ جب تو صبر کریگا تو ایک مدت کے بعد لوگ تیری طرف رجوع کرین گے کیونکہ جب تو خدا کیلئے لوگون سے علیحدہ ہو جائیگا اور لوگ تجھ سے عداوت کرین گے تو آخر خدا خلائق کا منہ تیری طرف پھیر دیگا یہانتک کہ قریب ہے کہ تو ان سے کج خلقی کرے پس ایسا مت کرو بلکہ چلو تو ایسی طرز سے کہ اس مین شیخی کی بو نہ پائی جاوے کیونکہ یہ بات خدا کو پسند نہین کہ واقصد فی مشیک واغضض من صوتک ان انکر الاصوات لصوت الحمیر۔ یعنی میانہ روی اختیار کر اور اپنی آواز نرم اور نیچی کر کیونکہ سب بری آواز گدھے کی ہے اس جگہ پر بھی بیان ہے کہ جب تو نبی ہو جاوے اور لوگ تیری طرف دور دور سے آوین تو اس وقت وہ سمجھکر ملنے آوین اور تو دوڑ کر گھر مین گھس جاوے تو ان کو کس قدر صدمہ ہوگا کہ ہم تو ملنے آئے اور یہ گھر دوڑ کر چلے گئے یا کوئی دور سے آیا تھا کہ کچھ کلام سنین گے مگر یہان تو نے ایسی اونچی اور کرخت آواز سے کلام کیا کہ اس کے دل کو برا لگا کیونکہ دیکھو گدھے کی اونچی آواز ہے مگر سب آوازون سے بری معلوم ہوتی ہے اس رکوع مین حضرت لقمان اپنے بیٹے کو فرماتے ہین کہ تو پہلے تو شرک کو چھوڑ اور اس طرح گناہون کو ترک کر کے عبادت کو قائم کر۔ پھر جب تو گناہون کو چھوڑ دیگا اور نیکیان کریگا تو خدا کا برگزیدہ ہو جائیگا پس دیکھو کہ خدا کے کلام سے ظاہر ہے کہ کل برائیون کی جڑ ہی شرک ہے اب مین یہ دعا کر کے بیٹھتا ہون کہ خدا ہمکو پاک کرے ہمارے دل سے شرک کا زنگ دور کرے اور ہمکو توفیق دے کہ ہم بھی لقمان کی ان نصائح پر عمل کر سکین آمین۔

الخطبۃ

ضرورت نکاح

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علے رسولہ الکریم

میرے ایک عزیز نوجوان دوست۔ سید معقول روزگار سرکاری ملازم جن کے حالات سے مجھے ذاتی واقفیت ہے کہ وہ ایک نیک اور ہوشیار آدمی ہین شرعی ضرورت کے سبب دوسرے نکاح کے خواہان ہین چونکہ مجھے خود ان کے ساتھ محبت کا تعلق ہے اس واسطے مین ان کی بخوشی سفارش کرتا ہون اور امید کرتا ہون کہ جو صاحب اس تعلق کو پسند کرینگے وہ خوش ہونگے معاملہ کو بابرکت بنانے کے واسطے حضرت اقدس سے پہلے دعا کرائی جاویگی۔ اور پھر فیصلہ ہوگا۔ خط و کتابت میرے نام ہو۔ ایڈیٹر

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبرین دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار ہے۔ دلچسپ اور مقبول خلائق نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۲۵	۸
½ ″	۱۱۰	۶۰	۳۵	۱۴	۴
ا کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۹	۳
½ ″	۴۰	۲۰	۱۳	۵	۲
¼ ″					
⅛ ″	۲۲	۱۲	۷	۲½	۱½
فی سطر	۰	۴½	۳½	۱	۲/

آنکھون کے بیمارون کو مژدہ

میان ڈاکٹر عبد اللہ ساکن راہون ضلع جالندھر جنھون نے لندن آسٹریلیا افریقہ مین آنکھون کے علاج سے بہت شہرت حاصل کی ہے اور ان کے پاس بہت کثرت سے سارٹیفکیٹ بھی موجود ہین انگریزی اور یونانی دو طرح سے آنکھ بناتے ہین ہماری جماعت کے مخلص ہین مین امید کرتا ہون کہ لوگونکو ان سے فائدہ پہونچے۔ نور الدین

ضرورت

۱۔ مجھے دو ایسے آدمیون کی ضرورت ہے۔ جو کھیتی کے کام سے واقف ہون تنخواہ دو روپیہ معہ خوراک یا للعہ روپے خشک دئے جاوین گے اچھے کام پر ترقی ہو سکتی ہے وہ شخص جہان سے آئینگے۔ ان کو کرایہ بھی بشرطیکہ ایک سال رہین برابر دیا جاویگا۔ احمدی ہون۔

۲۔ مجھے کاشتکارون کی بھی ضرورت ہے ایک سے دس ہل تک کے واسطے مین زمین دیتا ہون جو بٹائی یا معاملہ پر حسب خواہش کاشت پر دی جاویگی۔ مکانات اور آلات کساورزی کے واسطے لکڑی حسب ضرورت مین دون گا۔ زمین قریباً چاہی اور پہلے سے کاشت ہوتی ہے۔ اور ہر ایک جنس یہان پیدا ہوتی ہے۔ چیت سے پہلے یہان پہونچ جانا ضروری ہے۔ اس لئے زائد اگر کوئی قابل دریافت امر ہو۔ تو بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتی ہے۔ احمدی ہون۔

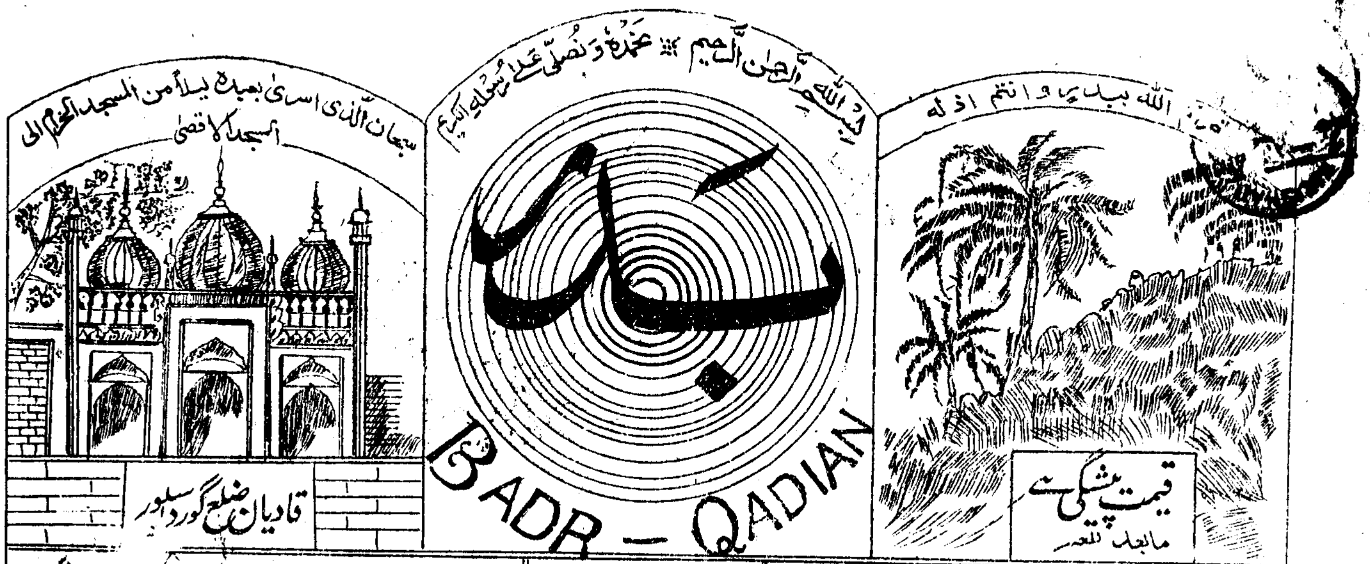
حبیب الرحمان از موضع حاجی پور ڈاک خانہ پھگواڑہ ریاست کپورتھلہ

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر قادیان ضلع گورداسپور سے خرید فرماؤ

نام کتاب و مصنف	مضمون کتاب	قیمت رعایتی
براہین احمدیہ حضرت مسیح موعود کی پہلی تصنیف بے مثل	یہ وہ لاجواب کتاب ہے جس نے تمام مذاہب باطلہ پر اتمام حجت کردی۔ اس کے دلائل توڑنے پر دس ہزار روپیہ انعام مقرر ہے احمدی غیر احمدی سب کے لئے مفید چونکہ اس میں جو پیشگوئیاں ہیں وہ اب پوری ہو رہی ہیں اس لئے ہر احمدی کے پاس اس کا ایک نسخہ ہونا چاہئے۔ نفیس کاغذ پر خوش خط چھاپی گئی ہے۔ یہ وہی کتاب ہے جو پہلے پچیس روپیہ ملتی اور پھر ملتی ہی نہ تھی اب بصرف زر کثیر چھپوائی گئی ہے افسوس ہے اگر ہر احمدی بھائی کے پاس اس کی ایک ایک جلد نہ ہو۔ صرف آپ کے لحاظ قیمت میں تخفیف ہے۔	بے جلد [illegible] / مجلد [illegible]
درثمین " " "	حضرت اقدس کی آج تک کی نظمیں اس میں مندرج ہیں اور ایسے طریق سے چھاپی گئی ہے کہ آئندہ جو نظمیں ہوں وہ بھی اس کے ساتھ شامل ہو سکیں گی۔ اس واسطے ہیں یہ رعایت ہمیشہ کے لئے نہیں ہے اب موقع ہے۔	بے جلد [illegible] / مجلد [illegible]
جنگ مقدس " "	حضرت مسیح موعود و عبد اللہ آتھم کا مباحثہ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے وجود عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے۔ قابل دید کتاب ہے۔	۷ر
الوصیتہ " " "	حضرت صاحب نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں کی ہیں۔ ہر احمدی بھائی پر لازم ہے کہ اس کی ایک ایک جلد اپنے پاس رکھے اور اس کی ہدایات پر کاربند ہو	۲ر
اسلام اور اس ملک کے دوسرے مذاہب " " "	حضور کا لاہور والا لیکچر جس میں دوسرے مذاہب کا رد اور اپنے حقانیت کا ثبوت ایک لطیف پیرایہ میں ہے ضرور خریدئے	۲ر
سناتن دھرم " "	ضمیمہ نسیم دعوت۔ قابل دید ہے	۱ر
پارہ قرآن	تین پارے ہیں فی پارہ	۳ر
آیات الرحمان حضرت مولانا سید محمد احسن صاحب فاضل امروہی کی تصنیف	جواب عصائے موسیٰ مصنفہ بابو الٰہی بخش القار شیطانی اور رحمانی کا فرق اور لیسے اعتراضات کا جو سلسلہ احمدیہ پر کئے جاتے ہیں مدلل جواب دیا ہے۔ اگر یہ کتاب پڑھ لیجائے تو پھر بس	۸ر
الموعظۃ الحسنہ " " "	سورۂ تبت کی نہایت لطیف تفسیر اور ایک مخالف کے اعتراضوں کا جواب	۲ر

نام کتاب و مصنف	مضمون کتاب	قیمت رعایتی
سر الشہادتین مصنفہ مولانا محمد احسن صاحب	سورۂ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں اس کے نکات ایک روپیہ قیمت پر بھی گراں نہیں	ار
اعلام الناس حصہ ۲ " "	وفات مسیح۔ الہام غیر نبی پر بھی ہوتا ہے۔ تقلید	۳ر
صیانۃ الناس عن وسواس الخناس " " "	اولیاء اللہ کے علامات جو قرآن مجید میں ہیں اور حضرت اقدس میں ان کا پایا جانا	۱ر
مجموعہ ازالۃ الوسواس حصہ ۱ و ۲ نمبر ۱ و ۲ و سواء السبیل حصہ ۱ و کشف الالتباس	قابل دید۔ مخالفین کے دقیق اعتراضات کے جواب اور چکڑالوی کے ابن صیاد ثانی ہونے کا ثبوت دیا ہے	۳۴ر
سواء السبیل " "	مولوی محمد حسین بٹالوی کے ۵۰ سوالوں کے جواب	۱ر
کشف الالتباس " "	مولوی محمد بشیر کے فتویٰ درباره تاخیر وقت نحر و اضحیہ تا رویت ہلال محرم کا رد	ار
تحذیر المومنین " "	حضرت جی کی کتاب توضیح مرام وغیرہ پر جو اعتراض مخالف مولویوں نے کئے ہیں۔ ان کے دندان شکن جواب	۳ر
اخبار الاسلام ہر چہار جلد مصنفہ شیخ عبد الرحمن صاحب	آریہ مذہب کے رد میں ایک گھر کے بھیدی کی تحریر قابل دید	۱۲ر
نور الدین۔ از علامہ دوران حکیم الامۃ مولوی نور الدین صاحب	دھرم پال کی ترک اسلام کا جواب۔ بڑی لمبی چوڑی بحث کی ہے	۸ر
قطعہ۔ رب کل شئی خادمک	نہایت خوبصورت دیوار پر آویزاں کرنے کے لئے یہ الہامی دعا ہے جو حضرت اقدس کو حفاظت کے لئے بتائی گئی۔ زیادہ منگانے پر رعایت۔	۱ر
ادعیۃ القرآن منظومہ اکمل آف گولیکے	قرآن مجید میں جس قدر دعائیں ہیں ان کا منظوم ترجمہ اور پھر ایک قصیدہ ہے جس میں حضرت مسیح موعود کے تمام دعاوی مدلل مذکور ہیں	۲ر
الاستخلاف۔ مصنفہ اکمل آف گولیکے	مولوی عبد الکریم رضی اللہ عنہ کی طرز پر قرآنی آیات سے شیعہ کے تمام اعتراضوں کا جواب دیا ہے نہایت مدلل	۳ر
القول الصحیح فی تصدیق المسیح۔ البرہان الصریح۔ پنجابی نظم مشہور شاعر خلیفہ ہدایت اللہ صاحب	حضرت مسیح موعود کی تائید میں دونوں کتابیں بالخصوص "البرہان" نہایت عمدہ ہے۔ وفات مسیح۔ حضرت کے مسیح موعود ہونے اور دجال۔ یاجوج سب کا بحوالہ کتب ذکر ہے۔	ار / ۲ر / کل ۳ر
کامن احمدی اللہ داد والے	پنجابی نظم ہے	۱ر
اسلام اور اس کا بانی	ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید میں	ار
آنہ ڈکشنری	نہایت عمدہ	ار
شہادت آسمانی حصہ ۱ و ۲	کلمۂ فضل رحمانی ایک مخالف کی کتاب کا جواب	۷ر

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا۔



اے جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

جلد (۶) — نمبر (۶)

۲۳ - ذی الحجہ ۱۳۲۴ھ علے صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۷ - فروری ۱۹۰۷ء

بروز جمعرات

سر چہ گویم باتو گرآئی چہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

دس شرائط بیعت

اوّل - بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت اُن کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرلیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

مسلمانیم از فضل خدا — مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک وز خبرہائے معاد — ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارش کند از اشقیاء است
پا نہ از قدم و ری زان عالی جناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

اوقات نماز

نمازون کے اوقات مختلف شہرون مین مختلف ہو جاتے ہین۔ اس واسطے ان کا اخبار مین درج کرنا مفید ثابت نہین ہوا۔ ان نمازون کے اوقات نکالنے کے واسطے عام قاعدہ اخبار کے صفحہ اول پر لکھا جاتا ہے ہر جگہ کے مسلمانون کو چاہیئے۔ کہ اپنے اپنے شہر کے اوقات خود ایک دفعہ محنت کر کے اس کے مطابق دریافت کرین اور پھر اس پر ہمیشہ عمل کرتے رہین۔ کسی شہر کا صحیح وقت اس شہر مین دہوپ گہڑی کے ذریعہ سے درست معلوم ہو سکتا ہے

نماز ظہر۔ اول وقت ۱۲ بجے سے شروع ہوتا ہے نماز عصر دہوپ گہڑی مین ۱۲ بجے جتنا سایہ کسی چیز کا ہو جب اس پر خود اس کی لمبائی کے برابر سایہ بڑھ جاوے تو وقت ابتدائے عصر ہے دہوپ کے بالکل زرد ہونے تک۔ یہ بھی یاد رہے کہ گہڑیان ریلوے ٹائم پر رکھی جاتی ہین وہ درست مقامی نہین ہوتا۔ نماز مغرب۔ سورج کے غروب ہونے کے بعد۔ نماز عشاء۔ ایک گھنٹہ ۲۰ منٹ بعد

وہ الفاظ جنہیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہین ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہین۔ اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ - ۲ بار - آج مین احمد کے ہاتھ پر اُن تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جنہین مین گرفتار تھا۔ مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہون سے بچتا رہون گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار - رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور مین اپنے گناہون کا اقرار کرتا ہون میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہین ۔

کاتب ... محمد حسین احمدی

جلد (۶) | ۲۳ - ذی الحجہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۷ - فروری ۱۹۰۷ء | نمبر (۶)

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولائت

پوپ کی اُمید - پوپ صاحب ایک جوشیلی تحریر مین رقمطراز ہے - کہ ہر طرف سے عیسائیت کا جہاز سمندر کی موجون - اور طوفان کی سختیون سے تھپیڑے کھا کر نہایت خوفناک حالت مین ہو رہا ہے - لیکن وقت آئیگا - کہ یسوع مسیح نمودار ہوگا - اور سمندر کی ہوا پر حکمرانی کرتا ہوا اس کو بٹھا دیگا -

پوپ صاحب کی تحریر بہت دردمند الفاظ مین ہے لیکن افسوس ہے کہ ان کی امید برآتی ہوئی نظر نہین آتی - اور عیسائیت کا جہاز آج ڈوبا یا کل - یسوع مسیح اگر زندہ بھی ہوتے - تو ان کا مسکن وادی کشمیر مین سمندر سے اتنا دور ہے - کہ وہان تک موجون کی آواز نہین پہونچ سکتی اور اب تو وہ اپنی قبر مین ایسے آرام سے پڑے ہین کہ ایک نہین ہزار پوپ بھی قیامت تک چلاتا رہے - تو وہ ان کو کوئی جواب نہین دے سکتے - بھلا پوپ صاحب یہہ تو فرما دین کہ ۱۹۰۰ سال سے آج تک کبھی یسوع نے آپ کو کسی امر کا کبھی جواب دیا ہے - جو آئندہ دین گے -

یسوع کے برخلاف پادریون کی کثرت رائے

ولایت کا اخبار ریل نیوز پیپر لکھتا ہے - کہ یسوع کا حکم یہ تھا کہ تم اپنا خزانہ زمین پر جمع مت کرو - جہان کیڑا مٹی کہا جاتی ہے - اور چور چوری کرتا ہے - بلکہ تم اپنا خزانہ آسمان پر بناؤ - عام عیسائیون نے تو اس پر عمل کرنا ہی کیا تھا کیا پادری صاحبان نے بھی اپنی عملی حالت سے کثرت رائے کے ساتھہ بلکہ متفق ہوکر یسوع کے اس حکم کو منسوخ یا نا قابل عمل ثابت کیا ہے - جیسا کہ ان کی جمع کی ہوئی دولتون سے ظاہر ہے - ان مین سے چند ایک پادریون کی جائیداد کی شائع شدہ فہرست اس جگہ نقل کی جاتی ہے -

پادری فنٹز برٹ صاحب وارد وارسپ ۸۰ لاکھہ روپیہ
پادری گارڈبر صاحب وارد سوت ویل ۸۱ لاکھہ روپیہ
پادری نیشیرنہ وارد ہاکلی ہیت ۲۴ " "
پادری آرچی بلڈ صاحب وارد فارسپ ۲۲ لاکھہ روپیہ

یہ فہرست لمبی ہے بغرض اختصار اتنے کا ترجمہ کیا گیا

ماخذ عیسویت - ڈاکٹر پالکارس صاحب نے ایک کتاب اس مضمون پر تصنیف کی ہے کہ انجیل مین جو اقوال مسیح کی طرف منسوب کئے جاتے ہین - اس کا اکثر حصہ لفظ بلفظ بُدھ کی کتاب مین پایا جاتا ہے -

چونکہ حضرت مسیح کی سیاحت مشہور ہے اور بیس سال تک ان کی عمر کے حالات کی کچھہ اطلاع نہین اس واسطے تعجب نہین کہ اس عرصہ مین اونہون نے ہندوستان کے کسی مہاتما بُدھ سے جو خود نبی ہو یا ہند کے انبیاء کا وارث ہو تعلیم حاصل کی ہو - کیونکہ حضرت مسیح کچھہ صاحب شریعت نبی نہ تھے بلکہ صرف پہلی شریعتون پر عمل کرانے والے اور صرف ایک مختص القوم اور مختص الزمان نبی تھے -

زمین کی تباہی - امریکہ کے ڈاکٹر لوئیس صاحب نے ایک کتاب نوسو صفحے کی لکھی ہے - جس مین طبقات ارض کے خواص سے یہ نتیجہ نکلتا ہوا ظاہر کیا ہے - کہ دو ایک سال مین زمین پر ایک تباہ کن طوفان آنیوالا ہے جو یورپ کے اُوپر سے گزرے گا اور امریکہ اور مغربی ہند تک پہنچیگا اور اس کے راہ مین جو کچھہ آوے سب کو تباہ کر دیگا وہ لکھتے ہین کہ ایسے طوفان زمین پر ہمیشہ دو ہزار سال کے بعد آیا کرتے ہین - دنیا دارون کی غفلت کا تو ایسا ہی حال ہے کہ ایسے طوفان کا آنا ہی کوئی تعجب کی بات نہین سائنس دان اور منجم ایسی باتین ہمیشہ کہا ہی کرتے ہین - اکثر جھوٹی نکلتی ہین اور کوئی ایک آدہ اتفاقاً درست بھی ہو جاتی ہے لیکن جو پیشگوئی اس قسم کی خدا کے مقدس رسول کیا کرتے ہین - اس مین ایک خاص بات یہ ہوتی ہے - کہ ایسے عذاب اس بات کے ساتھہ مشروط ہوتے ہین کہ اگر لوگ توبہ کرین - تو وہ بچ جائینگے - چنانچہ رجوع بحق ہونے والے بچائے جاتے ہین -

عورت ڈاکٹر - ڈاکٹر شیول صاحب میڈیکل جنرل مین لکھتے ہین کہ مین یہ فیصلہ کر چکا ہون کہ عورتین ڈاکٹری پیشہ کے لائق نہین ہین نہ ان مین جسمانی قوت ہے اور نہ دماغی خوبیان ان مین اس قسم کی پائی جاتی ہین کہ وہ علم طبابت اور جراحی کے مشکل اور

ریویو

(دفتر بک ایجنسی سے طلب کرو)

لغات القرآن حصہ دوم مولفہ عبد الحی صاحب عرب ۲۰۰ صفحے مین ختم ہوئی ہے - ناظرین اس کا پہلا حصہ دیکھہ چکے ہین اس واسطے اس کے متعلق کچھہ بہت لکھنے کی ضرورت نہین اسمین شک نہین کہ عرب صاحب موصوف نے اس کتاب کے لکھنے مین اور چھپانے مین بہت محنت اُٹھائی ہے جیسا کہ کتاب کے اخیر مین انہون نے ذکر کیا ہے کہ لغت کی تمام مشہور کتابون کو اُنہون نے اس کتاب کے لکھنے کے وقت زیر مطالعہ رکھا ہے بقول حضرت اقدس عربی - کے اہل زبان بھی ہین اور عربی حصہ کو جس خوبی سے اونہون نے پورا کیا ہے وہ محتاج بیان نہین - لیکن اردو ترجمہ کو بھی لائق آدمیون کی مدد سے اسی طرح نبھایا ہے کہ کوئی شخص یہ کہہ سکتا کہ یہ غیر ملک کے آدمی کی تصنیف ہے - قرآن شریف کے شائقون کو چاہئے کہ عرب صاحب کی محنت کی قدر کرین اور کتاب کو ہاتھون ہاتھہ خرید کرین -

حصہ دوم کی قیمت باوجود اس قدر ضخامت کے کہ حصہ اول سے ڈیوڑہ گنی ہوگئی ہے صرف عہ رکھی گئی ہے اور حصہ اول کی قیمت بھی عرب صاحب نے کم کرکے صرف عہ کردی ہے پس دونون جلدین یعنے ہزار صفحے کی کتاب صرف عہ روپیہ مین ملسکتی ہے دفتر بدر کی بک ایجنسی سے طلب فرماوین -

الاستخلاف - یہ کتاب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل - آف گولیکے حال ناظم بک ایجنسی دفتر بدر قادیان کی تصنیف ہے اور مسئلہ خلافت مین روافض کے اعتراضات کا جواب شافی کلام الٰہی سے دیا ہے خدا کی بیشمار رحمتین و نصرتین حضرت مسیح موعود پر ہون جنہون نے سب سے اول سنی و شیعہ کے درمیان جھگڑے کو مٹانے کے واسطے ایک آسان راہ نکالی کہ کسی کی خلافت کیواسطے قرآن شریف سے ثبوت نکالنا چاہیے - چنانچہ آپ نے اپنی عربی کتاب سر الخلافہ مین اس مسئلہ کو قطعی طور پر طے کر دیا اس کے بعد اسی پیرایہ پر مرحوم و مغفور حضرت مولوی عبد الکریم صاحب علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب خلافت راشدہ مین مسئلہ خلافت کا ایسی عمدگی سے فیصلہ کیا گیا ہے کہ کئی گمراہ راہ ہدایت پر آگئے اسی منہاج پر آپ قاضی صاحب نے سلیس اردو زبان مین قرآن شریف کی آیات باہرہ سے مخالفین کا منہ بند کیا ہے یہ کتاب چھوٹی تختی پر ۱۲۵ پر ختم ہوئی ہے کتاب کی لکھائی اچھی نہین مگر کاغذ سفید کم

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدرِ مسیح

مورخہ ۲۳ ۔ ذی الحجہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۷ ۔ فروری ۱۹۰۷ء

خدا تعالیٰ کی تازہ وحی

یکم فروری ۱۹۰۷ء ۔ ۱ ۔ روشن نشان

۲ ۔ ہماری فتح ہوئی

۳ ۔ فروری ۱۹۰۷ء ۔ ۱ ۔ انما یرید اللّٰہ لکم الیسر

۲ ۔ الحق بشیعۃ موسیٰ ۔ ورضی اللّٰہ بہ قولا

۳ ۔ انما یرید اللّٰہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیراً ۔

ترجمہ ۔ خدا تعالیٰ نے تمہاری آسانی اور آرام کا ارادہ کیا ہے ۔ اس شخص یا ان اشخاص کو موسیٰ کے خاص گروہ یعنی اس عاجز کے گروہ میں داخل کر دیا گیا ۔ اور اللہ تعالیٰ اس سے بوجہ اس کے قول کے راضی ہوا ۔ اے اہل بیت خدا نے یہ ارادہ کیا ہے ۔ کہ تمہاری پلیدی دور کر دے اور تمہیں پاک کرے جیسا کہ حق ہے پاک کرنے کا

مصر سے ایک خط اور اس کا جواب

(ترجمہ خط عربی آمدہ از اسکندریہ)

یہ عریضہ ہے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہندی پنجابی کی طرف جو صاحب جلال اور احترام کے ہیں ۔ بعد دعا سلام کے عرض ہے ۔ کہ آپ کی اتباع ان شہروں میں بہت کثرت سے ہو گئے ہیں جن کا عدد ذرات ریگستان اور سنگریزوں کے برابر پہنچ گیا ہے ۔ کیونکہ آپ نے اپنی وہ تعلیمات امن کے پیدا کرنے والی دنیا میں شائع کی ہیں جس سے سرکشی اور بغاوت کا طغیان دور ہو جاتا ہے ۔ اس جگہ پر کوئی شخص باقی نہیں رہا ۔ جس نے آپ کی رائے پر عمل نہ کیا ہو اور آپ کے نتائج افکار کا پیرو نہ ہو گیا ہو اور یہ لوگ بڑی جد اور کوشش کے ساتھ آپ کی کتابیں جو آپ نے تصنیف کی ہیں ہم سے طلب کر رہے ہیں ۔ جن میں جناب کے الہامات بھی درج ہوں تاکہ ہم سب کو ان پر اطلاع ہو جاوے ۔ اور ان کے مقتضا کے بموجب عملدرآمد کیا جاوے ۔ والسلام ۔ یہ عریضہ لکھا ہوا روز چہار شنبہ ۱۹ ۔ دسمبر ۱۹۰۶ء کا احمد زہری بدرالدین کا ہے ۔ جو منجملہ اہالی کمس اسکندریہ میں رہتا ہے اور کتب بنام مذکور روانہ ہوویں ۔

ترجمہ جواب عربی خط موسومہ احمد زہری بدرالدین کا یہ ہے ۔

حضرت فاضل احمد زہری بدرالدین آفندی سلمہ اللہ تعالیٰ ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ آپ کا خط گرامی جو ۱۹ دسمبر ۱۹۰۶ء کا لکھا ہوا تھا ۔ ہمارے پاس ۲۳ جنوری کو پہونچا ۔ اس خط میں جو آپ نے مع اپنے جملہ اخوان و رفقائے طریق کے اپنا شوق و اخلاص ساتھ اون تعلیمات واضحہ اور خالصہ اسلامیہ کے ظاہر کیا ہے جو حضرت خلیفۃ اللہ مسیح موعود اور مہدی معہود نے تمام دنیا میں تبلیغ کر کے اس قرن میں شائع کی ہیں ۔ اس سے ہم لوگ بہت خوش ہوئے اور حضرت عظمت مآب خلیفۃ اللہ بھی آپ کو اور ان کے جملہ رفقاء کو جو مخلصین ہیں ۔ سلام فرماتے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ کتب مصنفہ حضرت عزت کو ہم قریب روانہ کریں گے اور اگر میعاد ایک ماہ میں کتابیں آپ کے پاس نہ پہونچیں ۔ تو آپ ہم کو اطلاع فرمائیے ۔ تاکہ ہم دوبارہ بھیجیں ۔ اور آپ ہم کو یہ بھی اطلاع دیویں مفصلاً ۔ کہ آپ صاحبوں کو اس تعلیم خالص دین اسلام کی جس کو حضرت خلیفۃ اللہ نے شائع کیا ہے کیونکر ہوئی ہے اور جن صاحبان نے اس تعلیم کا اتباع کیا ہے اُن کے اسمائے گرامی بھی تحریر فرمائیے ۔ بالآخر سب کو ہمارا سلام بالغ الاحترام پہونچے ۔ محررہ ۹ ۔ ذی الحجہ ۱۳۲۴ھ روز پنجشنبہ مطابق ۲۴ ۔ جنوری ۱۹۰۷ء ۔ از قادیان ضلع گورداسپور ۔

اخبار قادیان

اس ہفتہ میں آسمان ابر آلود رہا اور بارش تھوڑی بہت ہوتی رہی ۔

حضرت اقدس کی طبیعت بھی علیل رہی ۔ اور آپ بہت کم تشریف باہر لا سکے ۔

خان صاحب عبد المجید صاحب کپورتھلہ سے ۔ ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب لاہور سے ۔ [illegible] صاحب کشمیر سے اور دیگر دوست مختلف مقامات سے آ کر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے ۔

ڈائری

القول الطیّب

فرمایا۔ حضرت عیسےٰ کے معجزے تو ایسے ہین۔ کہ اس زمانے مین وہ بالکل معمولی سمجھے جا سکتے ہین۔ اکمہ سے مراد شب کور ہے۔ اب ایسا بیمار معمولی کلیجی سے بھی اچھا ہو سکتا ہے۔ احیاء موتی سے مراد بھی خطرناک مریضون کا تندرست ہونا ہے۔ پس آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے مین یہہ باتین کچھہ بھی نہین۔

۱۵۔ جنوری ۱۹۰۷ء۔ فرمایا کہ طاعون کی موت بالکل خیزی موت ہے۔ نمونیا جس سے چند گھنٹون مین فیصلہ ہو جائے۔ طاعون نہین تو اور کیا ہے۔

مولوی محمد حسین کا ذکر آیا۔ کہ وہ رجوع کیونکر کریگا فرمایا۔ اللہ تعالےٰ کے آگے کوئی مشکل بات نہین وہ جب چاہے دل کو پھیر دے وہ اگر غور کرے۔ تو اس کے لئے یہی ایک نشان کافی ہے کہ براہین احمدیہ کے ریویو کے زمانے مین مین اکیلا تھا اور اب یاتون من کل فج عمیق کی پیشگوئی پوری ہو رہی ہے۔ باقی رہے عقائد سو ان مین تو کوئی اتنا بڑا فرق نہیں۔ صرف سمجھہ کا پھیر ہے پہلے لیجئے وفات مسیح کو سو اس مسئلہ مین خود ان کے اپنے علماء کے مختلف اقوال ہین۔ پس ہمین ایک قول کو ترجیح دینے سے یہ کیونکر برا کہہ سکتے ہین۔ توفیتنی کے معنے مین جھگڑا ہے۔ مگر میرے نزدیک تو جو معنے کریں . . . . ہمارا مطلب حاصل ہے۔

لما توفیتنی کے اگر یہ معنے ہون کہ جب تو نے مجھے اٹھا لیا تو پھر تو ہی ان کا نگران حال تھا۔ اس صورت مین بھی یہ ظاہر ہے۔ کہ آپ دوبارہ دنیا مین تشریف نہین لائے ورنہ یہ حصر نہ کرتے۔ پھر معراج کو لو ہمارا یہ مذہب ہرگز نہین کہ وہ ایک خواب تھا یا صرف روح گئی بلکہ ہم تو کہتے ہین کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عین بیداری مین معراج ہوا اور ایک لطیف جسم بھی ساتھہ تھا۔ مگر یہ باطنی امور ہین۔ خشک ملا اسے کیا سمجھین۔ پھر مکالمۂ الٰہی کا دعوے ہے۔ یہ بھی کوئی نئی بات نہین۔ سنت اللہ سے بھی یہ بات ثابت ہے اور انسان کے دل کی تڑپ بھی یہی چاہتی ہے فتوح الغیب مین بھی ایسا ہی لکھا ہے اور اشاعۃ السنہ مین بھی چھپا تھا والہام مکالمات۔ مجدد صاحب نے بھی یہی لکھا ہے اور ولی و نبی مین قلت و کثرت مکالمات کا فرق بتایا ہے یہ نبی کا لفظ صرف انہی معنون مین ہے اور اپنی اپنی اصطلاح ہے ورنہ خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہین۔ عوام الناس کو بدظن کرنے کے لئے ہم پر طرح طرح کے الزام لگائے جاتے ہین کبھی کہتے ہین ملائکہ کے منکر ہین۔ کبھی کچھہ۔ حالانکہ ہم ملائک پر۔ خدا کی کتابون پر۔ احادیث رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ بہشت و دوزخ۔ عذاب قبر۔ تقدیر حشر اجساد سب پر صدق دل سے ایمان لاتے ہین۔ ہم ایسے امور کی **تفاصیل خدا کے حوالے کرتے ہین۔ کیونکہ** محتاط مذہب یہی ہے کہ انسان مجمل پر ایمان لا دے اور تفاصیل کو بحوالۂ خدا کر دے۔ باقی رہا شریعت کا عملی حصہ۔ سو ہمارے نزدیک سب سے اول قرآن مجید ہے پھر احادیث صحیحہ جن کی سنت تائید کرتی ہے اگر کوئی مسئلہ ان دونو مین نہ ملے۔ تو پھر میرا مذہب تو یہی ہے۔ کہ حنفی مذہب پر عمل کیا جاوے کیونکہ ان کی کثرت اس بات کی دلیل ہے کہ خدا کی مرضی یہی ہے مگر ہم کثرت کو قرآن مجید و احادیث کے مقابلہ مین ہیچ سمجھتے ہین ان کے بعض مسائل ایسے ہین کہ قیاس صحیح کے بھی خلاف ہیں۔ ایسی حالت مین احمدی علماء کا اجتہاد اولی بالعمل ہے۔ دیکھو مفقود الخبر کے لئے ۹۰ برس یا کم و بیش میعاد رکھی ہے۔ یہ بھی نہین کہا کہ وہ نکاح نہ کرے۔ یہ واہیات ہے (حکیم الامۃ نے عرض کیا کہ حضور شاہ صاحب علیہ الرحمۃ نے لکھا ہے۔ کہ جس ملک مین جس مذہب کی کتابین بسہولت میسر آئین۔ اس پر عمل ہونا چاہیئے۔ فرمایا بے شک ہماری طرف حنفی مذہب کی کتابین ہی ہین۔ اعمال کی اصل روح تو معرفت الٰہی و اخلاص ہے۔ یہہ نہ ہو تو یہ لفظی جھگڑے ہیچ ہین۔ ہماری بعثت کی ایک بھاری غرض یہ بھی ہے۔ کہ ہم مسلمانون کو عملاً مسلمان بنا دین۔ (اکمل آف گولیکی)

ضرورت امام مسجد

موضع محلا نوالہ تحصیل اجنالہ ضلع امرتسر کی مسجد احمدیہ کے واسطے ایک امام مسجد جو احمدی ہو ضرورت ہے اسواسطے اگر کوئی احمدی بھائی امامت مذکورہ کو منظور فرما دین تو بندہ سے خط و کتابت کر کے فیصلہ کر سکتے ہین۔ الراقم بندہ الہداد [illegible]

المفتی

مسئلہ ۳۰۔ **روزہ**۔ ایک شخص کا سوال حضرت صاحب کی خدمت مین پیش ہوا کہ روزہ دار کو آئینہ دیکھنا جائز ہے یا نہین فرمایا جائز ہے۔

مسئلہ ۳۱۔ اسی شخص کا ایک اور سوال پیش ہوا کہ حالت روزہ مین سر یا داڑھی کو تیل لگانا جائز ہے یا نہین فرمایا جائز ہے۔

مسئلہ ۳۲۔ اسی شخص کا ایک اور سوال پیش ہوا کہ روزہ دار کی آنکھہ بیمار ہو تو اس مین دوائی ڈالنی جائز ہے یا نہین۔ فرمایا یہ سوال ہی غلط ہے۔ بیمار کیواسطے روزہ رکھنے کا حکم نہین۔

مسئلہ ۳۳۔ اسی شخص کا یہ سوال پیش ہوا کہ جو شخص روزہ رکھنے کے قابل نہ ہو اس کے عوض مسکین کو کھانا کھلانا چاہیئے اس کھانے کی رقم قادیان کے یتیم فنڈ مین بھیجنا جائز ہے یا نہین فرمایا۔ ایک ہی بات ہے۔ خواہ اپنے شہر مین کسی مسکین کو کھلائے یا یتیم اور مسکین فنڈ مین بھیجدے۔

مسئلہ ۳۴۔ ایک شخص کا سوال حضرت صاحب کی خدمت مین پیش ہوا کہ نماز فجر کی اذان کے بعد دوگانہ فرض سے پہلے اگر کوئی شخص نوافل ادا کرے تو جائز ہے یا نہین فرمایا۔ نماز فجر کی اذان کے بعد سورج نکلنے تک دو رکعت سنت اور دو رکعت فرض کے سوا اور کوئی نماز نہین ہے۔

مسئلہ ۳۵۔ **کشتۂ بندوق**۔ ایک شخص نے حضرت سے سوال کیا کہ بندوق کی گولی سے جو حلال جانور ذبح کرنے سے پہلے ہی مرجائے اس کا کھانا جائز ہے یا نہین۔ فرمایا گولی چلانے سے پہلے تکبیر پڑھ لینی چاہیئے۔ پھر اس کا کھانا جائز ہے

مسئلہ ۳۶۔ **دائمی دورہ**۔ ایک شخص کا سوال حضرت صاحب کی خدمت مین پیش ہوا کہ جو شخص بسبب ملازمت کے ہمیشہ دورہ مین رہتا ہو۔ اس کو نماز دن مین قصر کرنی جائز ہے یا نہین۔ فرمایا جو شخص رات دن دورہ پر رہتا ہے اور اسی بات کا ملازم ہے۔ وہ حالت دورہ مین مسافر نہین کہلا سکتا۔ اس کو پوری نماز پڑھنی چاہیئے۔

مسئلہ ۳۷۔ سوال پیش ہوا کہ روزہ دار کو خوشبو لگانا جائز ہے یا نہین۔ فرمایا جائز ہے۔

مسئلہ ۳۸ سوال پیش ہوا کہ روزہ دار آنکھون مین سرمہ ڈالے یا نہ ڈالے۔ فرمایا۔ مکروہ ہے اور ایسی ضرورت ہی کیا ہے کہ دن کیوقت سرمہ لگائے۔ رات کو سرمہ لگا سکتا ہے۔

بدر منوّر

مورخہ ۲۳ - ذی الحجہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۷ - فروری ۱۹۰۷ء

درس قرآن شریف

سورۃ الکوثر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ساتھ نام اللہ کے بخشنے والا مہربان

إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ ﴿١﴾ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ﴿٢﴾ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ﴿٣﴾

تحقیق عطا کی ہم نے تجھے کوثر — پس نماز پڑھ واسطے اپنے پالنے والے کے اور قربانی کر — بے شک دشمن تیرا جو ہے وہ بے نسل ہے

تفسیری ترجمہ بامحاورہ

اللہ تعالےٰ کے نام کے ساتھ اس کو شروع کیا جاتا ہے۔ جس کی رحمت بلامبادلہ سب کے واسطے عام ہے اور جو نیک عمل کرنے والوں کے واسطے انعام اور بدی کرنے والوں کو سزا دیتا ہے۔ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمنے تجھے کوثر جیسی نعمت عطا کی ہے۔ پس اپنے ربّ کی عبادت کر اور قربانی دے۔ تیرا دشمن تو ضرور جڑ سے کاٹا گیا ہے۔

یہہ سورۃ شریف مکی ہے۔ اس میں تین ۳ آئتین اور بارہ ۱۲ الفاظ اور بیالیس ۴۲ حروف ہین۔

سب سے اوّل مین اس جگہ حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب کی زیر تالیف عربی تفسیر کو بمعہ ترجمہ (باجازت و بعد ملاحظہ صاحب موصوف) درج کرتا ہون۔

سورۃ الکوثر

مکیۃ - عند ابن عباس و عایشہ و ابن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم - (الدر المنثور) ونسب ھذا القول فی البحر الی الجمہور (العینی و روح المعانی)

جیسا کہ کتاب درالمنثور مین لکھا ہے۔ یہہ سورۃ شریف حضرت ابن عباس اور حضرت عائشہ اور حضرت ابن زبیر کے قول کے مطابق کی ہے۔ اور تفسیر عینی اور روح المعانی مین لکھا ہے کہ بحر مین بھی یہہ قول جمہور کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔

عن انس رضی اللہ عنہ لما عرج بالنبیّ صلی اللہ علیہ وسلم الی السماء قال اتیتُ علی نھر حافتاہ قباب اللؤلؤ - مجوف - فقلت ماھذا یا جبرائیل - قال ھذا الکوثر (البخاری)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روائیت ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوا۔ تو آپ نے سنایا کہ شب معراج مین مین نے ایک نہر دیکھی۔ جس کے اردگرد موتیون کے خیمے لگے ہوئے تھے۔ مگر خالی تھے۔ پس مین نے جبرائیل سے پوچھا کہ یہ کیا ہے تو اُس نے کہا کہ یہ کوثر ہے۔

ومدنیۃ - عند مجاھد والحسن و قتادۃ و عکرمۃ - و فی الاتقان انہ الصواب و رجحہ النووی فی شرحہ لمسلم - اخرج احمد و مسلم و ابو داؤد والنسائی والبیہقی فی سننہ - و ابن جریر و ابن المنذر و ابن مردویہ و ابی شیبہ عن انس ابن مالک

مجاہد اور حسن اور قتادہ اور عکرمہ کے قول کے مطابق یہہ سورۃ شریف مدنی ہے اور کتاب اتقان مین اسی قول کو درست قرار دیا گیا ہے۔ اور نووی نے مسلم کی شرح مین بھی اسی بات کو ترجیح دی ہے۔ احمد اور مسلم اور ابو داؤد اور نسائی اور بیہقی نے اپنی کتابون میں اور ایسا ہی ابن جریر اور ابن المنذر اور ابن مردویہ اور ابن ابی شیبہ نے ابن مالک سے روائیت کی ہے۔

اغفى رسول الله صلى الله عليه وسلم اغفاءة فرفع راسه متبسماً فقال انى انزل الىّ انفا سورة فقراء بسم الله الرحمن الرحيم - انا اعطينك الكوثر حتى ختمها (الحديث)

اما الكوثر - فاخرج البخاری و الحاکم وابن جریر قال رسول الله صلى الله عليه وسلم هل تدرون ما الکوثر - قالوا الله ورسوله اعلم قال هو نهر اعطانیه ربّی فی الجنة علیه خیر کثیر ترد علیه امتی یوم القیامة انیته عدد الکواکب یختلج العبد منهم فاقول یا رب انه من امتی فیقال انك لا تدری ما احدث بعدك -

وعن ابن عباس رضی الله عنهما انه قال فی الکوثر هو الخیر الذی اعطاه الله ایاه - قال ابو بشر قلت لسعید بن جبیر فان الناس یزعمون انه نهر فی الجنة فقال سعید النهر الذی فی الجنة من الخیر الذی اعطاه ایاه - (البخاری)

فی النسائی بدل فی الجنة فی بطنان الجنة معناه فی وسطها

واخرج ابن ابی شیبه و احمد والترمذی وصححه وابن ماجه وابن جریر وابن المنذر وابن مردویه انه یجری علی الدر والیاقوت تربته اطیب من المسك وماءه اشد بیاضاً من اللبن واحلی من العسل

وسأل نافع ابن الازرق عن ابن عباس رضی الله عنهما من الکوثر فقال نهر بطنان الجنة حافتاه قباب الدر والیاقوت فیها ازواجه و خدمه - قال هل تعرف العرب ذلك قال نعم اما سمعت حسان بن ثابت یقول ؎

وحباه الاله بالکوثر الاکـ
ـبر فیه النعیم والخیرات

الکوثر من الکثرة - الشئ الکثیر کثرة مفرطة قال الکمیت ؎

وانت کثیر یا ابن مروان طیب
وکان ابوك ابن الفضائل کوثرا

کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تھوڑی دیر تک سر نیچے کر کے ... پھر سر اٹھا کر تبسم فرمایا اور کہا کہ ابھی مجھ پر ایک سورۃ نازل ہوئی ہے۔ پھر سورۃ کوثر پڑھی۔

لفظ کوثر - بخاری اور حاکم اور ابن جریر سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ اپنے اصحاب کو مخاطب کر کے فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ کوثر کیا شئے ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے۔ تب آپ نے فرمایا کہ کوثر ایک نہر کا نام ہے جو میرے رب نے مجھے عطا کی ہے۔ وہ نہر جنت میں ہے اس میں خیر کثیر ہے۔ قیامت کے روز میری اُمت اُس پر وارد ہوگی۔ اس کے برتن ستاروں جتنا درج ہے۔ ان میں سے ایک آدمی اس پر سے ہٹایا جاویگا تو میں کہوں گا کہ اے میرے رب یہ تو میری اُمت کا آدمی ہے۔ وہ کیوں ہٹایا جاتا ہے۔ تو جواب ملے گا کہ تو نہیں جانتا کہ اس نے تیرے بعد کیسی نئی باتیں نکالی تھیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کوثر اس خیر کا نام ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کی ہے۔ ابو بشر لکھتا ہے کہ میں نے سعید بن جبیر کو کہا کہ لوگ تو خیال کرتے ہیں کہ کوثر جنت میں نہر کا نام ہے اور آپ کہتے ہیں وہ خیر ہے۔ تو سعید نے کہا کہ جنت میں جو نہر ہے۔ وہ بھی اسی خیر میں سے ہے جو اللہ تعالیٰ نے رسول کو عطا کی ہے۔

حدیث شریف کی کتاب نسائی میں فی الجنۃ کی بجائے فی بطنان الجنۃ آیا ہے۔ بطنان الجنۃ کے معنے ہیں - بہشت کے وسط میں۔

ابن ابی شیبہ اور احمد اور ترمذی نے یہ روایت بیان کی ہے۔ اور اس کو صحیح بتلایا ہے اور ابن ماجہ اور ابن جریر اور ابن المنذر اور ابن مردویہ نے بھی یہ روایت بیان کی ہے۔ کہ وہ نہر موتیوں پر اور یاقوت پر جاری ہے۔ اُس کی مٹی کستوری سے زیادہ خوشبودار ہے۔ اور اس کا پانی دودھ سے بھی زیادہ سفید ہے اور شہد سے بھی زیادہ میٹھا ہے۔

اور نافع ابن ازرق نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ کوثر کیا ہے۔ تو اونہوں نے فرمایا کہ کوثر ایک نہر کا نام ہے۔ جو کہ بہشت کے وسط میں ہے۔ اور اس کے ارد گرد موتیوں کے اور یاقوت کے خیمے ہیں۔ اس میں بیویاں اور خدام ہیں۔ نافع نے کہا کہ اہل عرب ان معنوں سے واقف ہیں۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ ہاں واقف ہیں۔ کیا آپ نے حسان ابن ثابت کا یہ شعر نہیں سُنا۔

(ترجمہ شعر) اور خدا تعالےٰ نے اُسے کوثر عطا کیا ہے۔ بڑا کوثر۔ جس میں نعمتیں اور بھلائیاں ہیں۔

لفظ کوثر - کثرت سے نکلا ہے۔ اور اس کے معنے ہیں - بہت ساری چیز۔ بہت زیادہ - کمیت شاعر کہتا ہے۔

(ترجمہ شعر) اے ابن مروان تو کثیر ہے اور طیب ہے۔
اور تیرا باپ بہت بڑھی ہوئی فضیلتوں والا تھا۔

بدرِ صادق

۲۳۔ ذی الحجہ سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۷ فروری سنہ ۱۹۰۷ء

پادری صاحب

گوجرانوالہ میں ایک پادری صاحب کرکٹ کے میدان میں اپنے لڑکوں کو کھلاتے ہوئے صاحب ڈپٹی کمشنر صاحب سے بگڑ کھڑے ہوئے اور گورنمنٹ سے قطع تعلق کر لیا۔ تعجب ہے کہ ہر دو صاحبان عیسائی ہیں۔ صاحب ضلع تو اپنے انتظامی رعب کے قائم رکھنے کے واسطے مجبور ہی تھے۔ کیونکہ انجیل پر عمل کیا جاوے۔ تو پھر سلطنت اور حکومت ناممکن امر ہے۔ لیکن پادری صاحب تو اسی بات کی تنخواہ کھاتے ہیں۔ کہ ایک گال پر طمانچہ کھا کر دوسری آگے رکھنے کے اعلیٰ اخلاق کا نمونہ دنیا کو دکھاویں اس واسطے ان کو مناسب نہ تھا کہ مقامی حاکم کے ساتھ اس طرح پیش آتے۔

خدا نے ہمارے دشمنوں کو بھی ہماری خدمت میں لگا دیا

مبارک ہیں وہ جو خدا کے فرستادہ کو قبول کرتے ہیں اور اس کے ناصرین میں شامل ہو کر خدا کو خوش کر لیتے ہیں۔ پر وہ جو اپنی بدقسمتی سے اس کے دشمنوں میں داخل ہوتے ہیں ان کو بھی جبراً کوئی نہ کوئی خدمت اس کی بجا لانی ہی پڑتی ہے۔ قرآن شریف اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔ کہ زمانہ مسیح موعود میں اونٹ بیکار ہو جائیں گے۔ سو ہمارے ملک میں اور دیگر اکثر ممالک میں تو اونٹ اکثر بیکار ہو ہی چکا تھا۔ لیکن یہ پیشگوئی بالخصوص عرب کے واسطے معلوم ہوتی تھی۔ کیونکہ اونٹ زیادہ تر اسی جگہ کام آتا ہے۔ اور پھر خاص کر ان دو مقدس شہروں کے درمیان جو مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ ہیں آمد و رفت کا ذریعہ سوائے اونٹ کے کچھ ہے ہی نہیں۔ سو شکر ہے خدا کا اس پیشگوئی کو پورا کرنے میں تمام دنیا کے مسلمان اور سب سے زیادہ ہند کے مسلمان سرگرم ہیں۔ ہماری مخالفت کو موجب حصول پیسہ جاننے والے اور **وطن** کو خوش کرنے کا ذریعہ سمجھنے والے اور ایسے ناپاک ذرائع سے قومی **وکیل** کہلانے کا فخر حاصل کرنے کے حریص سب کے سب اس پیشگوئی کو پورا کرنے کے واسطے ایسے ایسے بزرگوں کی جیبیں ٹٹول رہے ہیں جن سے اگر اشاعت اسلام کے واسطے سیدھے راستہ سے کچھ مانگا جاوے۔ تو ایک کوڑی نہ دیں۔ خدا کی قدرت عجیب ہے طوعاً او کرہاً سب کو اس کی ماننی پڑتی ہے۔

دروغ گوئی میں یوحنا کا شاگرد

عیسائی اخبار تحفہ سرحد بنوں حضرت اقدس کے لیکچر لودیانہ کی نسبت لکھتا ہے کہ وہ اتنا لمبا ہے کہ شیطان کی آنت کی طرح ختم ہونے میں نہیں آتا اور تعجب ہے کہ یہ درافشانی اخبار بدر پڑھ کر اور مضمون سے کی ہے جس میں وہ لیکچر بتمام و کمال ۱۵ صفحوں میں ختم ہوا ہے۔ دروغ گوئم بروئے تو دلا مقولہ شاید کسی نے عیسائیوں کے لیئے ہی پیار سے لال بجھکڑ کے واسطے کہا ہے کیوں نہ ہو۔ آخر آپ یوحنا کے شاگرد ہیں۔ جنہوں نے یسوع کے کاموں کو چند ایک صفحوں میں درج کر کے اخیر میں لکھ دیا تھا کہ یسوع نے اتنے کام کئے کہ اگر وہ سب لکھے جاویں۔ تو دنیا میں بھی نہ سمائیں۔ اس نے ایک دوست کی خاطر یہ بھی کر جھوٹ بول لیا اور شاگرد شاکر نے ایک ناحق کی عداوت کا حق ادا کرنے کے لئے اپنے جھوٹ کا کمال دکھایا۔ استاد کی ہنر آموزی کی داد ہو تو ایسی ہی ہو۔ اچھا شاکر صاحب یہ تو بتائیے۔ کہ اگر اخبار بدر کا ۱۵ صفحوں کا مضمون باوجود ختم ہو جانے کے آپ کے نزدیک شیطان کی آنت کی طرح ختم نہیں ہوتا۔ تو پھر وہ مضمون جو آپ کی الہامی کتاب کے مطابق دنیا بھر میں بھی سما نہیں سکتا اس کا نام آپ کے نزدیک کیا ہوگا۔ ہمیں تو یہ معلوم نہیں کہ شیطان کی آنت کتنی لمبی ہوتی ہے۔ شاید آپ کو آپکے خداوند نے بتایا ہو۔ کیونکہ وہ کچھ عرصہ تک اس کے پیچھے پیچھے لگے پھرے تھے۔ جیسا کہ اناجیل مقدسہ میں مذکور ہے۔ اگر بقول آپ کے مان ہی لیا جاوے کہ وہ ایسی ہی لمبی ہوتی ہے۔ تو پھر یسوع کے کارناموں کی معصوم کتاب مذکورہ یوحنا صاحب تو سارے جہان کے شیطانوں کی نہ ختم ہونے والی آنتوں کو جوڑ کر اگر ایک لمبا زنجیر بنایا جاوے۔ شاید اس سے بھی بڑھ جاوے۔ شاکر صاحب نے ہمارے اشتہار اخبار بدر کے متعلق بھی ایسی ہی دروغ بیانی کر کے الٹا ہم پر سفید جھوٹ بولنے کا الزام لگایا تھا ہم اخبار تحفہ سرحد کے مالک پادری ہیبنل صاحب کو توجہ دلاتے ہیں۔ کہ اول تو عیسوی مذہب کی بنیاد ہی خود کفارے اور الوہیت مسیح کی ریتلی چٹان پر ہے۔ اور پھر اس پر انہوں نے ایڈیٹر ایسا رکھا ہے۔ کہ جس کو صریح جھوٹ بولنے میں بھی کوئی شرم نہیں۔ تو پھر ان کا اخبار کہاں تک نیکی کی شہرت حاصل کر سکتا ہے۔

مسلمانوں کی نکبت کا علاج

ایڈیٹر صاحب وطن مسلمانوں کے ادبار کا دکھڑا بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یورپ اور اسلامی دنیا کی مثال وہ ہے جو لب دریا بھیڑیے اور بھیڑ کی کہانی میں بیان کیا جاتا ہے مگر یہ نہیں فرمایا کہ وہ شیر جس نے یورپ کو فتح کیا تھا اور آج اس یورپ کے سامنے بھیڑ کی مانند اپنی کرتوتوں سے ہو گیا وہ پھر شیر کیونکر بن سکتا ہے؟ اس کا جواب ایک شعر میں ہم ہی دیتے ہیں۔

از رہ دین پروری آمد عروج اندر نخست

باز چوں آید بیاید ہم ازیں راہ بالیقین

۵۷ء کے غدر کے بانی مبانی کون تھے

ہندوؤں کا مشہور روزانہ اخبار پتریکا (بنقل وطن) لکھتا ہے کہ ۵۷ء کی بغاوت بے شک ہندوؤں سے شروع ہوئی اور انہوں نے ہی اس بغاوت کی مشین کے کل پرزوں کو چلایا۔

مکتی فوج

مسیح موعود کے زمانہ میں مذہبی جنگوں کے خاتمے کے ثبوت میں ایک مکتی فوج کا وجود بھی ہے۔ یا تو وہ زمانہ تھا کہ یورپ کے عام عیسائی بھی مسلمانوں کے کشت و خون کے واسطے تلواریں اور بندوقیں لے کر دوڑتے تھے۔ اور یہ زمانہ ہے کہ اپنے آپ کو فوجی کہنے والے بھی بجز خفیہ تدبیروں اور عالیشی اخلاق کے اور کوئی ذریعہ صلیب پرستی کے پھیلانے کا استعمال نہیں کرتے حال میں اس فوج کے ایک عہدیدار پنجاب میں پھرتے ہیں جو ایک معزز سرکاری ملازمت کو چھوڑ کر اور فقیر سنگھ نام رکھوا کر دنیا کے نادانوں کو ایک انسان کا پوجاری بنانے میں مصروف ہوئے ہیں اور خسر الدنیا والآخرۃ کا مصداق ہو رہے ہیں۔ ہمارے ہمعصر لیٹ کرسچان ایڈیٹر پیسہ اخبار مکتی فوج کی تعریف میں لکھتے ہیں کہ بہت ہی شریف اور اعلیٰ پایہ کا نیک کام کر رہی ہے۔ تعجب ہے کہ یورپ امریکہ کے دانا لوگ تو مذہب عیسویت سے بیزار ہو کر دن بدن اسے چھوڑتے جاتے ہیں۔ اور یہ مشنری لوگ ہیں کہ آئے دن بوریہ بستر اٹھائے ہندوستان پر حملہ آور ہوتے رہتے ہیں۔ اور یہ نہیں سوچتے کہ اگر مخلوق کی ہی پرستش کرنا اچھی بات ہے۔ تو پھر خود ہندوستان میں تینتیس کروڑ دیوتا موجود ہے۔ ہندو تو خود ہی بتوں کو چھوڑ رہے ہیں۔ اب تم نیا بُت کیا پیش کرتے ہو۔

شاہ کابل اور اُن کی بے تعصبی

علی گڈھ کالج کا معائنہ کرتے ہوئے شاہ کابل نے شیعہ لڑکون کو دیکھتے ہوئے یہ فرمایا ہے ۔ کہ مین سب فرقون کو ایک ہی نظر سے دیکھتا ہون ۔ اور میری ماتحت رعایا مین سے ایک تعداد ہندؤن اور یہودیون کی ہی ہے ۔ پس جبکہ مین ان کو ہی عزیز رکھتا ہون اور مین نے ان کو ہر طرح کی مذہبی آزادی دے رکھی ہے ۔ تو کیونکر ممکن ہوسکتا ہے کہ مین ایک مسلمان فرقہ کو کسی قسم کی ایذا رسانی کا خیال رکھون ۔ یہہ چند فقرات امیر صاحب نے شیعہ فرقہ کی تسلی اور تسکین کے لئے بیان فرمائے ہین اور اُون کا اہل دہلی کو گائیون کے ذبح کرنے سے منع فرمانا بھی اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ امیر صاحب کو ضرور اس بات کا خیال ہے ۔ کہ ان کی کسی روش سے کسی خاص فرقہ یا گروہ کی دل شکنی نہ ہونے پائے ۔ اگرچہ قرآن شریف ان اللہ یامرکم ان تذبحو بقرۃ کے حکم سے اور دیگر اور کئی جگہ پر اس بات کو جائز ہی نہین بلکہ پسند فرماتا ہے ۔ مگر پہر بھی امیر صاحب نے اپنے میزبانون اور اپنے ملک کی رعایا کو خوش کرنے کے لئے روا نہین رکھا کہ ایسا کام کیا جاوے ۔ بلکہ اہل دہلی پر خفگی ظاہر کی ہے کہ کیون اُنہون نے ایسا ارادہ کیا پس اگر اور کچہہ نہین تو کم از کم اس بات سے اتنا تو ضرور ہی ثابت ہوتا ہے ۔ کہ امیر صاحب کو اپنی رعایا کی دلجوئی مقصود ہے اور وہ کسی قسم کے قانون سے اُن کے مذہبی امور مین دست اندازی نہین کرنا چاہتے ۔ مگر اس جگہ یہ بات قابل بیان ہے اگر قابل بیان ہی نہین بلکہ ہم چاہتے ہین کہ امیر صاحب اس بات کا جواب دے کر ہماری طبیعت مین یکسوئی پیدا کرین اور وہ یہ کہ جبکہ کل اسلامی فرقون بلکہ دوسرے مذاہب کو بہی اونہون نے مذہبی آزادی دے رکھی ہے ۔ تو کیا وجہ کہ فرقہ احمدیہ سے اونہون نے وہ سلوک جائز نہین رکھا ۔ جس کا کہ اونہون نے خود اپنی زبان سے علی گڈھ مین اقرار کیا ہے ۔ اگر یہ بہی فرض کیا جاوے کہ احمدی فرقہ مسلمانون سے نہین ہے ۔ بلکہ ملحد ۔ کافر مرتد بے ایمان اور دجالون سے نعوذ باللہ بہرا ہوا ہے تو پہر بہی کیا حرج ہے ۔ کیا ان کا اتنا بھی حق نہین ۔ کہ یہودیون اور ہندؤن جیسا سلوک ان سے کیا جائے جبکہ امیر صاحب ہر انسان اور ہر فرقہ کو مذہبی آزادی عطا فرماتے ہین تو کیا فرقہ احمدی انسان نہین یا ایک فرقہ نہین ۔ اس وقت ناظرین کے دل مین طبعاً یہہ خیال پیدا ہوگا کہ امیر صاحب نے ان لوگون پر کونسا ظلم کیا ہے مین خود ہی اس بات کو ظاہر کر دون گا ۔ اور وہ یہ ہے ۔ کہ اس فرقہ احمدیہ کے ایک سربرآوردہ ممبر اور حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمد صاحب ایدہ اللہ کے فرمان پر چلنے والے یعنے صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کابل مین صرف اِس غرض کے لئے شہید کئے گئے کہ وہ حضرت کے مُرید اور ضرورت وقت کے مطابق جہاد کے مُنکر تھے ۔ باوجود اس کے کہ صاحبزادہ عبداللطیف صاحب نے قرآن شریف اور احادیث نبویّہ سے ثابت کر دیا کہ جہاد غلط ہے جیسا کہ احادیث سے ثابت ہے ۔ کہ مسیح موعود کے وقت جہاد بند کر دیا جائے گا ۔ جیسا کہ بخاری شریف مین **یضع الحرب** سے ظاہر ہے اور پہر جہاد کے لئے جو لوازم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مقرر فرمائے ہین وہ پائے نہین جاتے ۔ مسلمانون مین سے خود ایمان اُٹھ گیا ہے اور گورنمنٹ انگریزی جو انصاف پسند ہے ۔ اس کے سایہ مین کسی قسم کی تکلیف نہین یعنی ہر طرح سے مذہبی آزادی ہے ۔ اور ایک مُومن انسان ہونے کی حیثیت مین ہمارا فرض ہے کہ ہم اس گورنمنٹ سے نیکی کرین اور اُس کے اقبال کے لئے دُعا کرین نہ کہ اس سے لڑین اور خود اس مین خلل ڈالین مگر یہہ اقوال امیر صاحب کے خیال کے مطابق کفر یا اس سے بھی کچہہ بڑہکر تھے جن پر کہ امیر صاحب کو بھڑکا یا گیا اور وہان کے علماء نے امیر صاحب کو صلاح دی کہ ایسے شخص کو ضرور سخت سزا دینی چاہیئے ۔ یاد رہے کہ مولوی عبداللطیف صاحب کوئی ایسے ویسے آدمی نہین تھے بلکہ سُنا ہے کہ اونہون نے موجودہ شاہ کابل کی تخت نشینی کے وقت دستار بندی کی تہی اُن کے ماتحت مُرید پچاس ہزار آدمی تھے اور ایسے وقت مین جبکہ امیر صاحب نے اون کو گرفتار کرنے کا ارادہ کیا تہا ۔ افغانستان جیسی جگہ مین کسی فساد کا چھوٹنا کوئی مشکل بات نہ تہی مگر احمدی جماعت کے لوگ جو کہتے ہین اس پر عمل کرتے ہین اور اس لئے صاحبزادہ صاحب نے اون کو حقارت کی نظر سے دیکھا اور بلا کسی حجت کے اپنے آپ کو امیر صاحب کے سپاہیون کے حوالہ کر دیا ۔ اُس وقت وہ خوست مین تہے جو کہ ان کا مسکن تہا اور جہان کہ آپ کی کئی لاکھ کی جائداد تہی یہی نہین بلکہ اُن کی جائداد انگریزی علاقہ مین بہی واقعہ ہے اور اس طرح وہ انگریزی رعایا بہی ہے ۔ غرض کہ جب اُنکو گرفتار کرکے کابل مین پہنچایا گیا اور امیر صاحب نے خود بلا کر اون کو کہا ۔ کہ آپ اس خیال سے توبہ کرین مگر اونہون نے فرمایا کہ جو خدا تعالیٰ فرماتا ہے اور جو اس کا حکم ہے مین اس سے گریز نہ کرون گا ۔ نہ تو مسیح موعود کو جہوٹا کہون گا اور نہ جہاد کو جائز قرار دُون گا ۔ اور اس لئے علماء کے فتوے سے اونکو سنگسار کرنے کا حکم دیا گیا اور جبکہ ایک میدان مین اون کو کہڑا کرکے اردگرد ان کے ایک کثیر گروہ کہڑا ہوگیا جن مین سنا گیا ہے کہ خود امیر صاحب اور اُن کے بہائی نصراللہ خان جو امیر صاحب سے بڑھکر اس کام مین حصہ لینا چاہتے تھے اور دیگر علماء و عمائدین شامل تھے اس وقت پہر اون کو موقعہ دیا گیا ۔ مگر اونہون نے جواب دیا کہ نہ مین خدا کے مامور کا انکار کرسکتا ہون اور نہ جہاد کو جائز قرار دے سکتا ہون اور حق کا انکار نہین کرسکتا اس کے بعد پہلا پتھر امیر صاحب یا بڑے قاضی صاحب نے چلایا اور بعد از ان تمام طرف سے پتھر برسنے شروع ہو گئے یہان تک کہ ایک ڈھیر پتھرون کا جمع ہوگیا اور اس طرح صاحبزادہ عبداللطیف صاحب گورنمنٹ انگریزی کی وفاداری مین سخت بے دردی سے شہید ہوئے اور یہی نہین بلکہ اس سے پہلے ان کا ایک شاگرد عبدالرحمن صاحب بھی اس لئے قتل کیا گیا تہا کہ وہ کیون جہاد کا منکر تہا **مین اس کا الزام امیر صاحب پر نہین دیتا بلکہ علماء کا قصور سمجھتا** ۔ مگر امیر صاحب بھی اس سے بچ نہین سکتے کیونکہ اون کو خدا نے کل افغانستان کا حکمران مقرر کرکے وہان کے کل باشندون کی جانین اُن کے ہاتھ مین دیدی ہین ۔ پس کیا اون کا فرض نہ تہا کہ وہ خدا کی امانت مین خیانت نہ کرتے ۔ ناظرین آپ غور کرین کہ ان کا شہید ہونا کس قدر دردناک واقعہ ہے ۔ موت تو سب کو آتی ہے ۔ مگر اس قسم کی موت کہ زندہ آدمی پر پتھرون کی بوچھاڑ کی جاوے ۔ اور اس کو باندھ دیا جاوے تاکہ وہ ہل نہ سکے اور اسی طرح وہ ایک کافی وقت مین سسک سسک کر مرجانے اور پہر اس کی لاش کو دفن بہی نہ کرنے دیا جاوے کیا امیر صاحب کو گائے کی قربانی پر افسوس اور غصہ ظاہر کرنے سے بہتر نہ تہا کہ ایک غریب مزاج انسان کی قربانی پر افسوس ظاہر کرتے ۔ مگر نہین انہون نے اس پر بس نہین کیا بلکہ صاحبزادہ صاحب کے بیوی بچون کو قید کرکے وہ رہی سہی تکلیف بھی کمال کو

پہنچا دی ۔ جو شاید ان کے سنگسار کرنے میں باقی رہ گئی تھی ہم ان کے اس دلی والے معاملہ پر نکتہ چینی نہیں کرتے مگر جانتے ہیں کہ گائے کے برابر ہی ایک معزز اور غریب مزاج انسان کا خیال کیا جاتا ۔ جو کہ راستی پر تھا اور پھر ان کی دوستدار ہمسایہ طاقت کو ایک آفت سے بچانے کے لئے اور آئے دن کی تکلیفوں سے مخلصی دلانے کی کوشش کرتا تھا ۔ جس طرح کہ حضرت مسیح موعود کے ہر ایک خادم کا فرض ہے ۔ کہ وہ لوگوں کے جہاد کے غلط مسئلہ سے باز رکھے اور جس کا اثر سرحد پر ظاہر بھی ہوا ہے ۔ جس کا پاؤنیر کا ایک پچھلا آرٹیکل مظہر ہے ۔ جس میں کہ کوئی محمد افضل صاحب علیگڈہ کے اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ حضرت صاحب کی تحریریں بلا کسی غرض کے جہاد کی ممانعت میں شائع ہوئی ہیں اور ان کا اثر پڑا ہے ۔ جیسا کہ انہوں نے سرحد کے سفر میں مشاہدہ فرمایا ہے ۔ اور وہ گورنمنٹ کو آپ کی مدد کے لئے تحریک کرتے ہیں اور ان کا اس سلسلہ سے بھی کوئی تعلق نہیں ۔ غرض کہ اس نظارہ کو دیکھ کر مرحوم کے کئی شاگرد اور دوسرے احمدی اس خوف سے وہاں سے ہجرت کر کے یہاں گورنمنٹ انگریزی کے علاقہ میں چلے آتے ہیں کہ ایسا نہ ہو ۔ ہمارا بھی وہی انجام ہو ۔ ہم ایک اور بات کہہ دینا بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ ہم مان لیتے ہیں کہ صاحبزادہ عبداللطیف صاحب نے امیر صاحب کی مملکت میں ان کے عقیدہ کے برخلاف جہاد کی ممانعت کے متعلق وعظ وغیرہ کہنے میں غلطی ہی کی سہی لیکن کیا اس کی سزا قتل ہو سکتی تھی ۔ اے شاہ کابل ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ کاش آپ ایک گائے کے برابر ہی ایک انسان کا لحاظ کریں ۔ والسّلام

محمود احمد ۔

بدر بُک ڈپو کیطرف احباب کی خاص توجہ درکار ہے

ہم نے تمام احمدی بھائیوں کے لئے عموماً اور بدر کے خریداروں کے لئے خصوصاً بدر کے ساتھ ایک سلسلہ کتب کا بھی رکھا تھا تاکہ دارالامان سے اگر انہیں کسی کتاب کے منگوانے کی ضرورت ہو تو بآسانی و بکفایت منگوا سکیں ۔ چونکہ اخبار کی قیمت کا حساب بھی رہتا ہے اس لئے کتابیں منگوانے میں زیادہ سہولت بھی اور ہے ۔ اس بک ڈپو کا انتظام اب اعلیٰ پیمانے پر کرنے کا مصمم ارادہ ہے ۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہم چاہتے ہیں کہ حضرت اقدس کی وہ کتابیں جن کا پہلا ایڈیشن ختم ہو چکا اور اب نہیں ملتیں ۔ پھر از سر نو طبع کریں چنانچہ براہین احمدیہ نہایت عمدہ کاغذ پر بڑی خوشخط چھپوائی جا چکی ہے ۔ قیمت ایسی کم رکھی ہے کہ غریب سے غریب بھی شوق ہو ۔ تو لے سکتا ہے ۔ پھر درثمین چھپوائی جس میں آج تک کی تمام نظمیں درج ہیں اور تقریباً دو سو صفحے صرف ۶ آنے کو دئے جاتے ہیں اب آئندہ بھی آپ دیکھینگے ۔ کہ خدا تعالیٰ کس کس کتاب کے چھاپنے کی توفیق دیتا ہے ۔ اس کے علاوہ جو چھپی ہوئی کتابیں ہیں ۔ حضور علیہ السلام کی یا بزرگان ملت کی ان کا بڑا بھاری ذخیرہ جمع کیا جاتا ہے گا اور موجود بھی ہے دوسری تجویز یہ ہے کہ عام علمی و اخلاقی و تاریخی کتب سلف صالحین یا اس زمانے کے علماء و فضلا کی حسب کی جاویں تاکہ احمدی بھائی اپنی روحانی غذا اپنے اعتبار پر کسی قسم کے نقصان سے بے فکر ہو کر حاصل کر سکیں اسی سلسلہ میں عام ضرورت کی کتابیں رکھی جائینگی یا چھاپی جاوینگی ۔ مثلاً دو سو سال کی جنتری عنقریب ہدیہ ناظرین ہوگی ۔ جس سے حساب میں بہت کچھ سہولت ہو سکتی ہے ۔ سوم یہ کہ ایسی کتابیں اور رسالے بزرگان ملت کی اصلاح سے تصنیف و تالیف کی جاویں جن کی آج کل سلسلہ میں ضرورت ہو ۔ وہ مخالف کتابیں جن کے جواب تا حال شائع نہیں ہوئے ان کے جواب بھی چھاپے جائینگے ۔ چنانچہ بعض کتابوں کے جواب ابھی سے تیار ہیں ۔ شہادت القرآن مولوی ابراہیم سیالکوٹی کا مختصر جواب لکھا ہوا موجود ہے ایسا ہی الہامات مرزا مولوی ثناء اللہ امرتسری کا احباب اپنی اپنی درخواستیں بھیجدیں ۔ تاکہ اس کے مطابق تعداد میں چھپوائی جا سکیں ۔ جو حضرات زبانی و تحریری طور سے ایسے جوابوں کی طرف توجہ دلاتے رہتے ہیں وہ خاص توجہ فرما کر درخواستیں بھجوا دیں ۔ اس کے سوا سلسلہ کو جیسی کتابوں کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے ۔ اس سے ہمیں اطلاع دیجائے ۔ تاکہ ہم ایسی کتابیں مہیا کر لیں ۔ امید ہے کہ ہمارے پیارے بھائی اس بُک ڈپو کی امداد کے لئے پوری توجہ سے کام لینگے اور ہمارا توکل تو اللہ پر ہے ۔ اور وہ ہمارے ارادوں میں برکت دیگا اور اپنی عنایت سے ایسے اسباب مہیا کر دیگا جن سے یہ تجویزیں قوہ سے فعل میں آئیں اور اپنی نصرت رحمت سے ہماری مساعی کو مشکور کرے تا اعلاء کلمۃ اللہ کے خدام کہلانے کا شرف حاصل ہو ۔ وما توفیقی الا باللہ ناظم بدر بک ڈپو

غزل از نتائج افکار خاکسار فخر الدین ملتانی

طالب علم مدرسہ تعلیم الاسلام المتشاورمن الاکبر النجیب آبادی

شکرِ خدا ادا ہو طاقت کہاں زبان میں
لے آئی اس کی رحمت عاجز کو قادیاں میں

دار الامان میں رہکر جو نعمتیں ہیں حاصل
ان کی مثال بھی اب ملتی نہیں جہان میں

وہ دردِ دل عطا کر یارب میری فغاں میں
ہو جائے شور برپا سب اہل آسمان میں

جو التجا کروں میں تجھ سے وہی ہو پوری
دے دے اثر تو ایسا یارب میری زباں میں

کہدو عدو کو آئے کچھ حوصلہ اگر ہے
دکہلائے اپنے جوہر آکر وہ قادیاں میں

آتا نہیں مقابل کوئی بھی اس جری کے
میرے امام کی اب وہ دہاک ہے جہان میں

ہو شوق جس کو آئے دار الامان میں دیکھ
جوش بہار ہے اب اس اپنے گلستان میں

وہ نورِ دین کہ جس کے مدّاح خود ہیں مہدی
مجھ سے ثنا ہو اس کی طاقت نہیں زباں میں

احسن کی خوبیاں سب مجھ سے ادا ہوں کیسے
ایسی زباں نہیں ہے وسعت نہیں بیاں میں

اے فخر شاعری پر ہے فخر مجھ کو اپنی
مدّاح جس کا ہو نہیں مہدی ہو وہ جہان میں

اعلان ۔ ایک احمدی لڑکا مسمی محمد فضل تادر عمر ۱۴ سال مدرسہ دنیا نگر سے بوجہ کمزوری تعلیم مفرور ہو گیا ہے اگر کسی صاحب کو ملے ۔ اور وہ پتہ مفصل دے ۔ تو اس کا باپ مبلغ دس روپے انعام دینے کو طیار ہے ۔ حلیہ یہ ہے ۔ قد درمیانہ گورا رنگ ۔ جسم قدرے بھاری ۔ دانتوں کا بیڑ قدرے اونچا ۔

گائے کا پیشاب

عاجز راقم نے برسوں سرکاری مدرسہ میں بھی تعلیم پائی - پھر سرکاری مدارس میں برسوں ملازمت بھی کی - ظاہر ہے - کہ زمانۂ طالب علمی میں اکثر ہم سبق ہندو تھے - اسی طرح جن مدرسوں میں بحیثیت مدرس کام کیا اُن میں آٹھ آٹھ دس دس دوسرے مدرس بھی تھے اور اکثر ہندو ہی تھے جن سے دوستانہ مراسم برتے جاتے تھے - زمانۂ جاہلیت میں سینکڑوں ہندوؤں سے ملاقات رہی - اہل ہنود کے مراسم اور عقائد سے بھی مجھ کو عام مسلمانوں سے زیادہ واقفیت ہے - ایک دو نہیں بلکہ بیسیوں ہندوؤں کی مذہبی کتابیں بھی میں نے مطالعہ کیں - مگر عجیب اتفاق ہے - کہ گئو متر کے مشہور مسئلہ سے میں ابھی تک ناواقف ہی تھا - اپنے مسلمان بھائیوں سے یہ سنکر کہ اہل ہنود گائے کا پیشاب پیتے ہیں - میں یہ کہا کرتا تھا کہ یہ ویسے ہی ہندوؤں کے مخالفوں نے مشہور کر دیا ہے ورنہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ کوئی آدمی پیشاب پینے پر آمادہ ہو یا خوشی سے پی بھی لے اور پی لے تو قے کرتا کرتا مر نہ جائے مجھ کو یاد پڑتا ہے کہ شاید ایک مرتبہ میں نے کسی اپنے ملنے والے ہندو سے اس کے متعلق دریافت کیا تھا تو اُس نے یہی کہا تھا کہ "ہم گائے کو پوتر (پاک) جانتے اور اسی وجہ سے اس کے پیشاب کو زیادہ پلید نہیں سمجھتے ہیں - مگر پیشاب کے پینے کی بات بالکل غلط ہے - اوس روز سے مجھ کو ایسا یقین ہو گیا تھا کہ اس گئو متر پینے کی بات کو بالکل لغو اور کذب سمجھتا تھا مگر خدا کی قدرت کا تماشا دیکھئے - میں ۷ / دسمبر دس بجے صبح کی گاڑی میں مقام اسٹیشن لکسر جنکشن سے سوار ہو کر براہ سہارنپور بہ ارادۂ دارالامان امرتسر کی جانب روانہ ہوا اور رات کے دو تین بجے امرتسر کے اسٹیشن پر پہونچا - اس سفر میں یہ عجیب اتفاق پیش آیا کہ شروع ہی سے ایک شخص گاڑی کے کمرہ میں سوار تھا - جس کو بخار اور اس کی وجہ سے تکلیف زیادہ تھی - میں نے انسانی ہمدردی کے شایان سمجھ کر اس کو چند مناسب مشورے بتائے اور یہ بھی ظاہر کر دیا کہ میں طبیب ہوں - دوسرے شخصوں نے یہ سُنکر اپنے اپنے لئے نسخے لکھوانے اور حالات بیان کرنے شروع کئے - بہت سے اشخاص ایک دو اسٹیشن کے بعد اتر جاتے تھے مگر نئے سوار ہونے والوں کو سلسلہ وار جستہ جاتی تھی - اور اس طرح امرتسر تک مجھ کو نبض دیکھنے مریضوں کے حالات سننے دوائیاں بتانے اور نسخے لکھنے سے فرصت نہ ملی - سفر کے وقت کسی اسٹیشن سے ایک ہندو سوار ہوئے جن کا نام شب چرن تھا اور جو نجیب آباد کے رہنے والے تھے لاہور کو جا رہے تھے اونہوں نے نہایت منت سماجت سے مجھ کو اپنے ضعف معدہ کے حالات سنانے کے لئے متوجہ کیا اور جو جو علاج دوسرے طبیبوں نے کئے تھے اونکو بھی حتے المقدور تفصیل و ترتیب سے بیان کیا - اسی میں یہ بھی کہا کہ "میں نے یہ سمجھ کر کہ ہر مرض کی دوا گئو متر ہے بہت دنوں تک گئو متر دو وقت پیا مگر اُس سے بھی افاقہ نہ ہوا" میں شب چرن کی زبان سے یہ سنکر حیران رہ گیا - مگر شب چرن گائے کا پیشاب پینے کو ایسی معمولی بات سمجھتے تھے کہ وہ میرے چہرہ سے میری حیرانی کو مطلق نہ سمجھ سکے - پھر مجھ کو یہ بھی معلوم ہوا کہ عام اہل ہنود اکثر موقعوں پر واقعی گائے کا پیشاب پیتے ہیں - لیکن نیوگ کے مسئلہ کی طرح اپنی زبان سے اس کا اقرار کرتے ہوئے شرماتے ہیں افسوس کہ مذاہب باطلہ کی بدولت دنیا میں انسان کیسی کیسی قابل شرم حرکات کے مرتکب ہو رہے ہیں مگر چشم بصیرت سے تحقیق کی طرف متوجہ نہیں ہوتے - قدیم زمانہ کے ہندی فلاسفروں کی یہ ترکیب تو اچھی تھی کہ اونہوں نے ملک ہندوستان کی زراعت کے لئے بیل کو ایک ضروری اور قیمتی جانور سمجھ کر اس کی نسل بڑہانے کی یہ ترکیب سوچی کہ گائے کی عظمت کو مذہب میں داخل کر دیا اگر بیلوں کی عظمت نہ کی جاتی تو ہل کون چلاتا اور جُوئے سے کس کی گردن زخمی ہوتی؟ اس لئے بیل سے تو کام کاج چلایا اور اس کی ماں کو مسند عزت پر بٹھایا تاکہ قیمتی بچھڑے جنتی رہے اور دُودھ دہی کی بھی افراط رہے - رہا گوشت - سو بکری - ہرن - چینل - جہاں تک کا ہندوستان میں بافراط موجود ہی تھا بلکہ بعض معزز دیویوں یعنے باا ختیار مستورات نے تو آدمی کا بھی گوشت بھوجن کیا ہے اور مہابھارت کے زمانہ میں عام طور سے ہندوستان کے بازاروں میں گوشت کا فروخت ہونا ثابت ہے - اب مرور ایام سے یہاں تک نوبت پہونچی کہ مسماۃ گئو ماتا کے ساتھ دوسرے جانوروں کا گوشت بھی حرام کر لیا گیا - لیکن اس ترک گوشت خوری میں صرف برہمنوں نبیوں نے ہی حصہ لیا - راجپوت چھتری اور دیگر اقوام آج تک بکرا مچھلی کھاتے ہی ہیں خیر یہ سب تو ہو گیا اور اس کا سبب مذہبی ناواقفیت وغیرہ سمجھا ہی جا سکتا ہے - مگر یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ ہندوستان کی ہندو قومیں جو خود کو پوتر اور دوسروں کو ملیچھ سمجھنے والی ہیں - اس گھنونی بات یعنے پیشاب پینے پر کیسے آمادہ ہو گئیں - جس کے تصور سے بھی جی متلاتا ہے -

الف

اکبر شاہ خان احمدی نجیب آبادی حال وارد قادیان

ثلج والی پیشگوئی کا پورا ہونا

۷۸۲ - اخویم صاحب مفتی صاحب زاد لطفکم -

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - براہ نوازش ذیل کی چند سطور کو اپنے اخبار گوہر بار میں درج فرما کر ممنون ومشکور فرما دیں -

گذشتہ سال میں جسقدر پیشگوئیاں حضرت اقدس جناب مرزا صاحب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پوری ہوئی ہیں وہ احمدیوں پر جو اخبارات کا مطالعہ کرتے رہتے ہیں مخفی نہیں ہیں ہاں اگر پوشیدہ ہیں تو ان بد قسمت لوگوں پر کہ جو یا تو امام زماں کی بیعت سے ہنوز مشرف نہیں ہوئے ہیں یا جو دیدہ و دانستہ انکاری ہو جاتے ہیں بہرحال جو کچھ بھی ہو ہم کو تو ہر ایک ایسی پیشگوئی کہ جو پوری ہوتی ہے باعث ازدیاد ایمان ہوتی ہے اس وقت مارننگ پوسٹ مورخہ ۲۷ / جنوری ۱۹۰۸ء میرے سامنے پڑا ہوا ہے اور اس کے لیٹسٹ ٹیلیگرامز کے کالم میں "سخت موسم سرما یورپ میں" سرخی کے نیچے ۲۳ / جنوری ۱۹۰۸ء کا لنڈن کا تار شائع ہوا ہے - جس میں یہ تحریر ہے کہ "مغربی جانب موسم سرما آ رہا ہے اور برلن میں سردی نہایت شدت سے بڑھ رہی ہے - المقیاس الحرارت درجہ صفر پر پہونچ گیا ہے اور آسٹریا ہنگری میں سفر سے بھی دو درجہ اور کم ہو گیا ہے اس سے بہت سی اموات ہو رہی ہیں اور براعظم ریلو نہایت ابتر حالتیں ہیں کیونکہ انجن کے پائپ بوجہ ان کے اندر کے پانی کے جم جانے سے پھٹ رہے ہیں اور دریائے ڈنیوب اور ڈلیہ کی ما ریز بالکل منجمد ہو گئی ہیں" یہ دیکھکر فوراً مجھ کو حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وہ الہام جو بدر مورخہ ۱۰ / جنوری ۱۹۰۶ء کے صفحہ ۳ کے کالم ۲ میں شائع ہوا ہے - یاد آگیا اور وہ یہ ہے ، - ۵ / جنوری ۱۹۰۶ء الہام "پھر بہار آئی تو آئے ثلج کے آنے کے دن" اب موسم بہار شروع ہے اور ثلج کے دن بھی آ رہے ہیں اللہ تعالیٰ رحم فرماوے کنگسٹن کی زلزلے کی وجہ سے جو حالت ہے وہ ناگفتہ بہ ہے ابھی لوگ اس تباہی کی خبر سے پورے طور سے واقف بھی نہیں ہونے پائے ہیں کہ ایک جزیرہ بنام سمالو السیٹ انڈین آرچیلیگو جس میں پندرہ سو آدمی تھے

[illegible]

رسید زر

۷ ۔ جنوری سنہ ۱۹۰۷ء عدد ۱۴۲۶ ۔ مرزا قاسم بیگ صاحب سے ۱ر
۷ " " عدد ۱۴۲۷ میاں احمد خان صاحب سے ۱ر
۸ " " " عدد ولی احمد صاحب عہ ۱ر
" " " عدد حکیم عبد الرحیم صاحب نابجہ ۱۵ر
۷ " " عدد ۲۰۵ ۔ محمد عثمان صاحب صہ ۱ر
" " " عدد ۱۸۳ ۔ محمد شرافت صاحب ۱ر
۸ " " عدد ۱۸۵ ۔ نادر خان صاحب ۱۲ر
۸ " " عدد ۲۰۷ ۔ خدا بخش صاحب ۱۲ر
۸ " " عدد ۲۱۲ ۔ محمد علی خان صاحب ۱ر
۹ " " عدد ۲۲ بابو رحمت اللہ صاحب ۱ر
" " عدد ۴۲ احمد علی صاحب ۱ر
" " عدد ۲۹ ۔ حیدر علی صاحب ۱ر
" " عدد ۴۷۷ ۔ غلام نبی صاحب ۱ر
" " عدد ۲۲۵ ۔ منشی رستم علی صاحب ۱ر
۹ " " عدد ۱۳۵ ۔ محمد سعید صاحب ۱ر
۱ " " عدد ۱۳۹ ۔ منظہر علی صاحب ۱ر
۱۰ " " عدد ۴۳ نواب خان صاحب تحصیلدار ۱ر
۱۰ " " عدد چودہری محمد خان صاحب ۱ر
۱۰ " " عدد نصیر خان صاحب ۱ر
۱۰ " " عدد ۱۱۵۵ مستری فضل دین صاحب عہ ۱ر
۱۱ " " عدد ۱۳۴۹ ۔ عبد الرحمان صاحب عا ۱ر
۱۱ " " عدد عبد الرحیم صاحب ۱ر
۱۱ " " عدد محمد حسین صاحب ۱ر
۱۱ " " عدد ۳۰۵ ۔ محمد حسین صاحب ۱ر
۱۱ " " عدد ۳۱۱ عبد الرحیم صاحب ۱ر
۱۱ " " عدد ملک عادل شاہ صاحب ۱ر
۱ " " عدد ۸۴۵ محمد عبد الرحمن صاحب ۱۲ر
۱۳ " " عدد ۲۱ ۔ عبد العزیز صاحب ۱ر
۱۳ " " عدد ۳۰۹ عابدین امام الدین صاحب ۱ر
۱۳ " " عدد ۱۴۲ مردان علی صاحب للعہ ۱ر
۱۳ " " عدد ۳۶۷ مطیع اللہ خان صاحب عا ۱ر
۱۳ " " عدد ۱۵۵ محمد ابراہیم صاحب ۱ر
۱۳ " " عدد ۱ شیخ رحمت اللہ صاحب صہ ۱ر
۱۳ " " عدد ۲۲۰ کریم بخش صاحب عا ۱ر
۱۳ " " عدد ۱۸۷ عبد المجید خان صاحب صہ ۱ر

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

مسمات حیات نور اہلیہ میاں اسماعیل احمدی ساکن ہیڈیال (سیالکوٹ)
جلال خان صاحب تلونڈی کھجور والی ضلع گوجرانوالہ
حسین بخش صاحب " " " "
بوٹا جٹ ۔ گٹھا لیان
سید ولایت شاہ صاحب ۔ ستراہ
حیات محمد صاحب ۔ پسرور ۔ ضلع سیالکوٹ
چودہری غلام محمد صاحب ۔ سیالکوٹ
اہلیہ شیخ غلام احمد صاحب مرحوم کوٹی ۔ نعمت پورہ بھوپال
چودہری نواب خان صاحب چونڈہ ضلع سیالکوٹ
ودہاوا ولد بہاگ وجیوکے ضلع سیالکوٹ
خلیل احمد صاحب دلاور ۔ مونگھیر
بابو محمد شفیع صاحب رسول ۔ ضلع گوجرات
مرغوب احمد صاحب ۔ بنور ۔ ریاست پٹیالہ
حسن بی بی اہلیہ منشی محمد حسن صاحب پٹواری نہر سید والہ ضلع منٹگمری
نذر بیگم دختر " " " " " " "
والدہ صاحبہ عزیز بی بی " " " " " "
کرم داد خان صاحب ۔ گوجرات
غلام مرسلین صاحب ۔ پشاور
حسن محمد صاحب ۔ ظفروال
عبد القادر صاحب شملہ
غلام رسول صاحب امرتسر
عبد الخالق صاحب "
عبد الحکیم خان صاحب ۔ نجیب آباد
طالب الدین صاحب پٹواری ۔ موضع پنہ دہول ضلع سیالکوٹ
دستار علی صاحب ۔ دوالمیال
محمد امیر علی صاحب ۔ اوگہی ضلع ہزارہ
شیخ محمد نثار احمد صاحب سابق طالب، مکان حاجی عبد الغنی
معرفت شیخ محمد مختار احمد صاحب ناظر ۔ پٹیالہ
مستری زمان شاہ صاحب ۔ پنڈی کیمپ
مستری شہاب الدین صاحب ۔ شاہدرہ ضلع لاہور
احمد خان صاحب ولد فضل خان صاحب کامل پور
والدہ صاحبہ محمد عمر صاحب صدر مدرس مدرسہ انگشتائی
ضلع وارنگل علاقہ نظام
ہیرا ۔ امیر بخش صاحب پسران کرم داد صاحب۔ اکبر پور ضلع سیالکوٹ

ضروری اعلان

خط و کتابت کرنے کے لئے روپیہ بھیجتے وقت ذیل کی چند ہدایتوں کو سب احباب مد نظر رکھیں۔

(۱) ہر قسم کا روپیہ جس کا تعلق صدر انجمن احمدیہ سے ہے مثلاً ریویو یا میگزین یا مقبرہ یا زکوٰۃ یا مسکین فنڈ یا یتیم فنڈ یا مدرسہ تعلیم الاسلام کا روپیہ صرف بنام محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان آنا چاہیئے اور کوپن میں یا الگ خط میں اس کی تفصیل ہونی چاہیئے کہ کس شخص کی طرف سے کس مد کا روپیہ ہے۔ (۲) ہر ایک رقم کی باضابطہ رسید دفتر محاسب سے دیجاویگی اور جس شخص کو رسید دفتر کی نہ پہونچے اُسے خط و کتابت کر کے دریافت کرنا چاہیئے۔ (۳) لنگر خانہ کا روپیہ حضرت اقدس کے نام آنا چاہیئے۔ لیکن جہاں اور مدات کا چندہ ساتھ ہو تو محاسب صدر انجمن احمدیہ کے نام بھیجیں اور تفصیل ساتھ دیں وہ حضرت اقدس کی خدمت میں پیش کر دینگے۔

(۴) میگزین کے متعلق کل خط و کتابت مینیجر یا نائب ناظم میگزین سے کریں اور کسی شخص کے نام پر خط و کتابت نہ کریں مگر مضامین کے متعلق ایڈیٹر میگزین سے خط و کتابت کریں۔

(۵) مدرسہ کے متعلق کل خط و کتابت ہیڈ ماسٹر یا نائب ناظم مدرسہ تعلیم الاسلام سے اور بورڈنگ ہوس کے متعلق سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ سے کریں۔

(۶) مقبرہ بہشتی کے متعلق کل خط و کتابت نائب ناظم مقبرہ بہشتی سے کریں اور ایسا ہی وصیتیں وغیرہ بھی اُسی کے نام بھیجیں۔

(۷) چونکہ وقتاً فوقتاً عہدیداران میں تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں اس لئے جو احباب قادیان میں خط و کتابت کرتے ہیں انکی اپنی سہولت جواب کے جلدی ملنے میں اور کام کرنیوالوں کی سہولت اسی میں ہے۔ کہ دستخط کنندہ کے نام پر کبھی خط و کتابت نہ کریں بلکہ صرف عہدہ پر کریں جیسا کہ اوپر ہدایت کی گئی ہے۔ ایک دفتر کا خط دوسر دفتر میں چلے جانے سے یا کسی خاص آدمی کے نام پر چلانے سے جواب میں عموماً بہت توقف ہو جاتا ہے اور خط کے ضائع ہو جانے کا بھی اندیشہ ہے۔

(۸) جو لوگ دسواں حصہ آمد کا مقبرہ بہشتی کے قرارنامہ کے رُو سے بھیجیں وہ ساری رقم بنام محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان روانہ کریں اور اُس کی تفصیل کوپن یا الگ خط میں لکھدیں اور اس کے مطابق صاحب محاسب اوس کی تقسیم کر دیا کرینگے۔ مگر یہ امر ہمیشہ ملحوظ رہے کہ اس مد کا تمام روپیہ براہ راست محاسب کے نام آوے۔

المعلن ۔ محمد علی سکرٹری انجمن احمدیہ قادیان

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر بکڈپو قادیان ضلع گورداسپور سے طلب فرماؤ

تمام احمدی بھائیون کی خاص توجہ کے قابل - یہ موقعہ پھر شاید ہی ملے -

نام کتاب و مصنف	مضمون کتاب	قیمت رعایتی
براہین احمدیہ - حضرت مسیح موعود کی پہلی کتب تصنیف بے مثل	یہ وہ لاجواب کتاب ہے جس نے تمام مذاہب باطلہ پر اتمام حجۃ کر دی اس کے دلایل توڑنے پر دس ہزار روپے انعام مقرر ہے احمدی غیر احمدی سب کے لئے مفید چونکہ اس مین جو پیشگوئیان ہین وہ اب پوری ہو رہی ہین اس لئے ہر احمدی کے پاس اس کا ایک نسخہ ہونا چاہیئے نفیس کاغذ پر خوشخط چھاپی گئی ہے یہ وہی کتاب ہے جو پہلے پچیس ۲۵ سے ملتی اور پھر ملتی ہی نہ تھی اب بصرف کثیر دوبارہ چھپوائی گئی ہے اگر ہر احمدی کے پاس اس کی ایک ایک جلد نہو تو افسوس ہے - صرف آپ کے لحاظ قیمت مین تخفیف ہے	[illegible]
درثمین " " " "	حضرت اقدس کی آجتک کی نظمین اس مین درج ہین اور ایسے طریق سے چھاپی گئی ہے کہ آیندہ جو نظمین ہین وہ بھی اس کے ساتھ شامل ہو سکین گی - اس کے دو نسخے صفحہ مین یہ رعایت ہمیشہ کے لئے نہین اب موقع ہے -	[illegible]
رویائے صالحہ - منشی محمد اسمعیل صاحب دہلوی	ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کے لئے ضروری ہین -	۴؍
السر المکتوم " " "	قرآن مجید خصوصاً انجیل سے حضرت اقدس کی مدلل تائید	۵؍
شہادت آسمانی حصہ اول " "	کلمۂ فضل رحمانی ایک مخالف کی کتاب کا جواب	۲؍
اعجاز احمدی " " "	حضرت مسیح موعود کی تائید مین	۱؍
سراج الحق حصہ اول و دوم مصنفہ پیر سراج الحق صاحب	حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تائید مین امام ابو حنیفہ کے مذہب کے رو سے	۱۰؍
کاسر احمدی " " "	پنجابی نظم	۰؍
نظم مستورات " " "	"	۰؍

فتاوی غیاثیہ تالیف مولانا الشیخ داود ابن یوسف مع فتاوی مصنف بحر الرائق ع
شرح تہذیب الکلام عہ
مشکوۃ الانوار غزالی شرح قولہ اللہ نور السموات والارض ؍۵
المدینۃ السعدیہ - مسیح موعود کے بارہ مین و مسیح ناصری کی وفات و حیات پر مباحثہ مصنفین و غزالی و ابن العزلی و الاشعری ۱۲؍

آنکھون کے بیمارون کو مژدہ

میان ڈاکٹر عبد اللہ ساکن راہون ضلع جالندھر جنھون نے لنڈن آسٹریلیا افریقہ مین آنکھون کے علاج سے بہت شہرت حاصل کی ہے اور انکے پاس بہت کثرت سے سارٹیفکیٹ بھی موجود ہین انگریزی اور یونانی دو طرح سے آنکھ بناتے ہین ہماری جماعت کے مخلص ہین - مین امید کرتا ہون کہ لوگون کو ان سے فایدہ پہونچے - نور الدین

الخطبۃ
ضرورت نکاح

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم - ۱ - میرے ایک عزیز نوجوان دوست رسید معقول روزگار سرکاری ملازم جن کے حالات سے مجھے ذاتی واقفیت ہے کہ وہ ایک نیک اور ہوشیار آدمی ہین شرعی ضرورت کے سبب دوسرے نکاح کے خواہان ہین چونکہ مجھے خود ان کے ساتھ محبت کا تعلق ہے اس واسطے مین بخوشی انکی سفارش کرتا ہون اور امید کرتا ہون کہ جو صاحب اس تعلق کو پسند کرین گے - وہ خوش ہون گے معاملہ کو بابرکت بنانے کے واسطے حضرت سے پہلے دعا کرائی جاوے گی اور پھر فیصلہ ہوگی - خط و کتابت میرے نام ہو - ایڈیٹر

۲ - میرے ایک دوست مولوی غلام رسول صاحب ۲۵ سالہ جوان - صالح - خوش رو و خوش خو عالم احمدی ہین - آپ نے میرے ساتھ مطول تک تعلیم پائی ہے اور دینیات سے اچھے باخبر ہین - آپ کی دنیاوی حیثیت اچھی رئیسانہ ہے قوم ونیس ہے اور قریشیون سے آپ کی رشتہ داریان ہوتی رہین آپ نکاح کے خواہش مند ہین جو صاحب اس تعلق کو پسند فرماوین وہ مجھ سے خط و کتابت فرماوین - پرائیویٹ طور پر بھی ہر طرح اطمینان کر سکتے ہین - اس سے پہلے کوئی بیوی نہین بڑا ہی مبارک ہوگا - وہ خاندان جو اس سلسلۂ اخوت مین پیش قدمی کریگا - انشاء اللہ تعالے

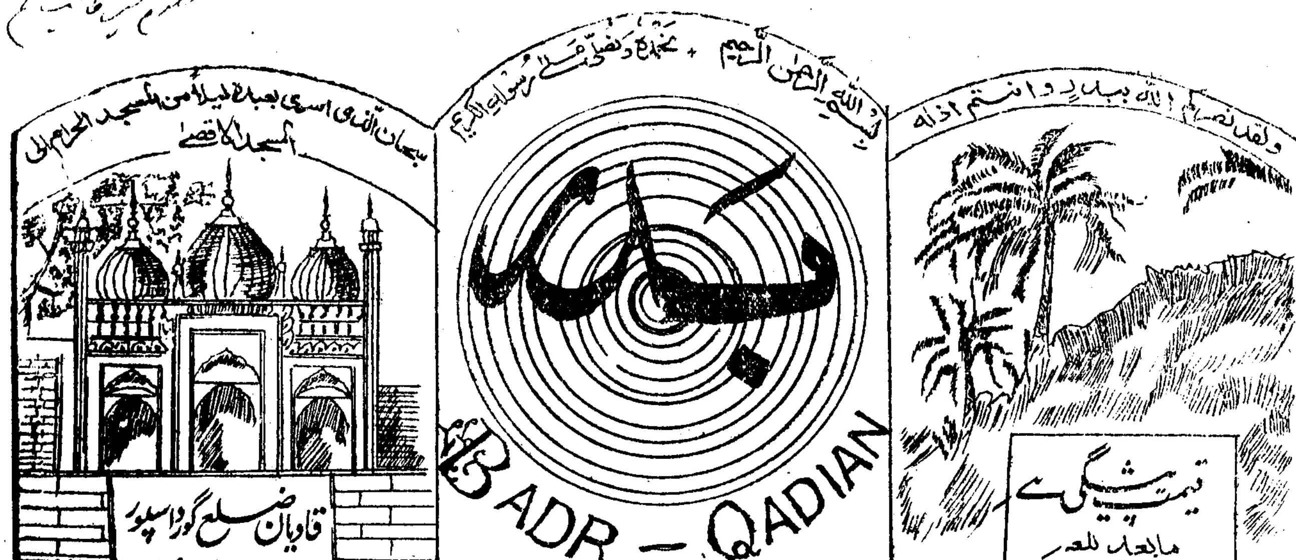
نیاز مند اکمل آف گولیکے ضلع گجرات **پنجاب**

ضرورت

۱ - مجھے دو ایسے آدمیون کی ضرورت ہے - جو کھیتی کے کام سے واقف ہون تنخواہ دو روپیہ معہ خوراک یا للعہ روپے خشک دئے جاوین گے اچھے کام پر ترقی ہو سکتی ہے وہ شخص جہان سے آوین گے ان کا کرایہ بھی بشرطیکہ ایک سال رہین برابر دیا جاویگا - احمدی ہون -

۲ - مجھے کاشتکارون کی بھی ضرورت ہے ایک سے دس ہل تک کیواسطے مین زمین دے سکتا ہون جو بٹائی یا معاملہ پر حسب خواہش کاشت پر دی جاویگی - مکانات اور آلات کسا ورزی کیواسطے لکڑی حسب ضرورت مین دونگا - زمین قریباً چاہی اور پہلے سے کاشت ہوتی ہے اور ہر ایک جنس یہان پیدا ہوتی ہے - چیت سے پہلے یہان پہونچ جانا چاہیئے - اس سے زائد اگر کوئی قابل دریافت امر ہو - تو بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے احمدی ہون -

حبیب الرحمان از موضع حاجی پور - ڈاکخانہ پھگواڑہ ریاست کپورتھلہ



ایجہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۹ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

جلد (۳) ۔ ۳۰ ۔ ذی الحجہ ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۴ فروری ۱۹۰۷ء ۔ نمبر (۷)

بروز جمعرات

چہ گویم بانوگرآئی چہار در قادیان مبینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا مبینی شفا مبینی غرض دار الامان مبینی

قیمت فی پرچہ ۳ | قیمت برکسے ...

دس شرائط بیعت

اول ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اسوقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا ۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا ۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روز اپنا ورد بنائیگا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا ۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا | مصطفی ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم | ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست | بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام | دامن پاکش بدستِ ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن | جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام | ہر نبوت را بروشد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست | زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود | آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال | وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست | ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد | ہرچہ گفت آن مرسلِ ربّ العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است | منکران مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست | منکران مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین | آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست | ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
یک قدم دوری ازان عالی جناب | نزد ما کفر است خسران و تباب

اوقات نماز

نمازوں کے اوقات مختلف شہروں میں مختلف ہو جاتے ہیں ۔ اسواسطے ان کا اخبار میں درج کرنا مفید ثابت نہیں ہوا ان نمازوں کے اوقات نکالنے کے واسطے عام قاعدہ اخبار کے صفحہ اول پر لکھا جاتا ہے ۔ ہر جگہ کے مسلمانوں کو چاہیئے کہ اپنے اپنے شہر کے اوقات خود ایک دفعہ محنت کر کے اس کے مطابق دریافت کر لیں اور پھر اس پر ہمیشہ عمل کرتے رہیں ۔ کسی شہر کا صحیح وقت اس شہر میں دہوپ گھڑی کے ذریعہ سے درست معلوم ہو سکتا ہے ۔

نماز ظہر اول وقت ۔ ۱۲ بجے سے شروع ہوتا ہے

نماز عصر ۔ دہوپ گھڑی میں ۱۲ بجے جتنا سایہ کسی چیز کا ہو جب اس پر خود اس کی لمبائی کے برابر سایہ بڑھ جائے تو وقت ابتدائے عصر ہے ۔ دہوپ کے بالکل زرد ہونے تک ۔

یہ بھی یاد رہے کہ گھڑیاں ریلوے ٹائم پر رکھی جاتی ہیں اور وہ وقت مقامی نہیں ہوتا ۔ نماز مغرب سورج کے غروب ہونے کے بعد ۔ نماز عشا ایک گھنٹہ بیس منٹ بعد نماز فجر ایک گھنٹہ ۲۲ منٹ قبل طلوع آفتاب سے لیکر طلوع آفتاب سے پہلے تک ۔

وہ الفاظ جنہیں حضرت اقدس بیعت لیتے میں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ ۳ بار ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا ۔ اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار ۔ ربّ انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوائے کوئی بخشنے والا نہیں ۔ آمین ۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں ۔

کرکٹن محمد حسین احمدی

نمبر (۷) | ۳۰ ذی الحجہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۴ فروری ۱۹۰۷ء | جلد (۶)

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

امریکہ مین ایک نو مسلم اس ہفتہ کی ڈاک ولایت مین ہمارے دوست ڈاکٹر بیکر صاحب کی چٹھی آئی ہے جن کے نام نامی سے اس اخبار کے ناظرین آگاہ ہین صاحب موصوف اس خط مین ریویو آف ریلیجنز کے متعلق تحریر فرماتے ہین کہ یہ رسالہ مجھے بہت ہی پسند ہے اور پورے طور پر میری پسندیدگی کے مطابق ہے۔ اس رسالہ مین بخوبی ظاہر کیا جاتا ہے کہ مذہب عیسویت کے بد اثرون اور مذہب اسلام کے نیک اثرون مین کیا فرق ہے۔ مین اپنا سالانہ چندہ اس چٹھی کے ساتھ ارسال کرتا ہون اور منی آرڈر آپکے نام پر کرتا ہون۔

چٹھی کے اخیر مین صاحب موصوف لکھتے ہین کہ مین دعا کرتا ہون کہ اسلام کے سچے خیالات جیسا کہ ریویو مین ظاہر کئے جاتے ہین وہ تمام دنیا پر پھیل جاوین اور مین دعا کرتا ہون کہ ریویو آف ریلیجنز کو کامیابی حاصل ہو اور آپ کی صحت کے واسطے دعا کرتا ہون۔ اور میری دلی تمنا یہی ہے کہ مذہب اسلام تمام دنیا مین پھیل جاوے

ایران ایک دوست شہر اہواز واقعہ ملک ایران سے تحریر فرماتے ہین۔ زمانہ قدیم مین آہواز بڑی جگہ تھی۔ مین نے ایک دفعہ یہ لکھا دیکھا تھا۔ کہ حضرت ابراہیم اہوالی بابل مین پیدا ہوئے تھے۔ اب چونکہ یہ مقام برباد ہو چکا ہے اور لوگ یہان کے جاہل ہین۔ کوئی تاریخ نہین۔ جس سے معلوم ہو۔ ہان قدیم زمانہ کے نشان اور دریا قارون پر بند کا نشان اور پتھر کاٹ کاٹ کرکے پانی کا نکاس یہہ سب نشان اب تک ہین یہان ایک نہر بھی تھی جس سے ملک سرسبز شاداب تھا۔ وہ نہر بھر گئی ہے مگر پل کا نشان ..... جس پر لوگ اس طرف سے اس طرف آتے جاتے ہین۔ اب بھی ہے۔ اس جگہ کے لوگ سب مسلمان شیعہ مذہب ہین۔ نصرانی بغداد اور بصرہ کے سوداگر ہین یہان دریا پار ایک گاؤن ہے وہان کہتے ہین کہ صابی قوم رہتی ہے۔ یہود یہان کوئی نہین۔ مجھے پتہ ملا ہے کہ سنی مسلمان بھی یہان ہین۔ مگر پوشیدہ طور سے ہین۔ صابی قوم کے چند آدمی میرے پاس علاج کیواسطے بھی آتے تھے۔ عربی بولتے تھے۔ مجھے اس قدر عربی نہین آتی ہے جو ان سے پوری بات چیت کر سکون۔ یہان کے شیعہ مذہب کے لوگ بڑے جاہل ہین۔ بڑی بڑی لمبی اور چھوٹی روائتین حضرت علی حسن اور حسین کی بیان کرتے ہین۔ اور ہزارہا مخلوق کربلا نجف وغیرہ مین زیارت کو جاتے ہین اور حاجی کہلاتے ہین۔ اصلی حج کو بہت کم جانتے ہین۔ ان کا حج نجف ہے یا کربلا ہے۔ خدا ان پر رحم کرے۔ حضرت اقدس کے صحیح حالات کوئی نہین جانتا۔ بعض لوگ کہتے ہین۔ مرزا قادیانی نے بڑے بڑے دعوے کئے ہین مگر تحقیق کا ان لوگون مین مادہ نہین ہے سوا اگر لوگ اکثر جاہل ہین محض نکمے پڑے ہے جاہلون سے بھی بدتر عقیدہ رکھتے ہین۔ ایک دو کتابین حضرت اقدس کی جو ہمراہ لایا ہون۔ ایک دو آدمیون نے دیکھی ہین۔ مگر بے پرواہی سے پھر کتابین گم کر دی ہین۔ واپس نہین دیتے ہین غرض مادہ پرستی اس قدر ہے کہ دین کا خیال بھی ندارد۔ اگر اعتقاد ہے تو وہ چھوٹی لمبی روایتو پر۔ سید کو یہان بڑا فخر ہے۔ ہفتہ مین ایک دو بار مرثیہ خوانی ہر ایک گھر مین ہوتی ہے۔ جس کو بڑا ذریعہ نجات سمجھتے ہین۔ آپ میرے لئے دعا کرین کہ اللہ تعالی جلد واپس لاوے۔ اور حضرت اقدس کی قدمبوسی حاصل ہو۔ انسان کا دل یہان سیاہ ہو جاتا ہے بجز صحبت بد کے نیک صحبت یہان ہے ہی نہین۔

ریویو

صنعت کشمیر۔ ایشیا کی صنعتون مین سے اس زمانہ مین جاپان اور چین کی صنعت شہرہ پکڑ رہی ہے مگر میرے خیال مین اس شہرت کے اسباب مین سے بڑا سبب ان ممالک کی صنعتون کی خوبصورتی اور پائداری اس قدر نہین ہے جسقدر کہ ان کا طریقہ اشتہار۔ اور غیر ممالک مین اپنی اشیاء کے بھیجنے مین سعی ان کی اس شہرت کا باعث ہو رہی ہے۔ نقاشی کی صنعت اور نازک اور خوبصورت اور پائدار چیزون کے بنانے مین جس قدر کشمیر کے ملک کی آب ہوا کو قدرتی اسباب مہیا ہین وہ غالباً چین اور جاپان کو نہین۔ اسکے ثبوت مین کشمیری شال اور کشمیری قالین اور کشمیری قلمدان کافی گواہ ہین۔ وادی کشمیر ہندوستان کے ایسے دور افتادہ گوشون مین اور بلند پہاڑون کے درمیان ایسی واقعہ ہوئی ہے کہ بیرونی دنیا کے ساتھ تعلقات کا کافی ذریعہ اب تک ان کیواسطے بہم نہین پہونچ سکا ورنہ اس سودیشی شور و غل کے زمانہ مین اگر کشمیری دماغ کو ترقی دینے کی کوشش کی جاوے وہ بہت ہی اعلیٰ قابلیت حاصل کر سکتا ہے۔ ایسی ضرورتون کو محسوس کرکے ہمارے ایک دوست نے کشمیری صنعت کو فروغ دینے کے لئے سرینگر مین ایک ایجنسی قائم کی ہے جس کی چند ایک چیزین انہون نے یہان بغرض ریویو بھیجی ہین جنمین سے نقلی سنگ یشب کے بٹنون کا سٹ قیمتی ۲؎ اور سنگ سلیمانی کا بٹنون کا سٹ قیمتی ۸؎ ہر دو اگرچہ صنعت مین اس قابل ہین کہ ہنوز اور ترقی کی جائے تاہم بلحاظ قیمت کم اور پختگی کے ولائتی سٹ کے مقابلے مین ارزان اور زیادہ پائیدار ہین۔ ایسا ہی چاندی کے بٹن جن پر نقلی ہیرے کا نگینہ جڑا ہوا ہے۔ خوش نما اور پائیدار اور قیمت صرف عہ ہیں۔ ہولڈر پیتل کا جس کے سر پر سنگ فیروزہ لگا ہوا ہے قیمت صرف ۴؎ پائیدار اور خوش نما ہے۔ چاندی کا ہولڈر منقش جس کے سر پر نگینہ لگا ہوا ہے بہت خوبصورت ہے اور فینسی سٹیشنری مین شامل کرنے کے قابل ہے۔ کشمیری قلمدان سے تو عام لوگ واقف ہی ہین جسمین ایک دوات بھی ہوتی ہے اس کی قیمت ۸؎ اور بچون کیواسطے بہت خوش نما ہے ان چیزون کے علاوہ اس کارخانہ کا بنا ہوا ایک چاندی کا قبلہ نما بھی ہمارے دیکھنے مین آیا ہے۔ جو منقش اور بادام نما نہایت خوبصورت ہے۔ اور گھڑی کی زنجیر کو زیب دینے کے لائق ہے اور اس کی قیمت غالباً عہ ہے یہ سب چیزین اور ان کے سوا کشمیری صنعت کے اور بھی عمدہ عمدہ چیزین غلام محمد صاحب مینجر خادم ایجنسی سرینگر کشمیر سے مل سکتی ہیں۔

بسم الله الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

پرچۂ مسیح
مورخہ ۳۰ - ذی الحجہ سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۴ فروری سنہ ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۹ - فروری سنہ ۱۹۰۷ء - ۱ - خدا نے تیرے پہ رحم کیا ہے

۲ - رحمک اللہ - ترجمہ - خدا نے تجھ پر رحم کیا ہے

۳ - اِنَّکَ انت الاعلیٰ - ترجمہ - بے شک تو ہی بلند ہے

۴ - امید بھاری

۵ - ہر ایک مکان سے خیر و عا ہے

۶ - انّ اللہ مع الابرار - ترجمہ - بیشک خدا نیکون کے ساتھہ ہے

۷ - انت من الابرار - تمام دنیا میں سے ایک[1]
ترجمہ - تو نیکون مین سے ہے۔

۸ - اور مین نے خواب مین دیکھا کہ ایک گڑہا قبر کے اندازہ کی مانند ہے اور ہمین معلوم ہوا کہ اوس مین ایک سانپ ہے۔ اور پہر ایسا خیال آیا کہ وہ سانپ گڑہے مین سے نکلکر کسی طرف بہاگ گیا ہے۔ اس خیال کے بعد مبارک احمد نے اس گڑہے مین قدم رکہا - تو اوس کے قدم رکھنے کے وقت محسوس ہوا کہ وہ سانپ ابہی گڑہے مین ہے اور اس سانپ نے حرکت کی اور پہر ساتھہ ہی اُس سانپ نے باہر کی طرف نکلنا شروع کیا - جب باہر کی طرف بہاگنے لگا - تب ایسا دکھائی دیا کہ گویا وہ ایک اژدہا ہے اور اوس کی دو ٹانگین ہین - ایک ٹانگ تو کسی قدر پتلی ہے اور دوسری ٹانگ اس قدر موٹی ہے - جیسی کسی بھینس کی ٹانگ یا ہاتھی کی ٹانگ - مبارک احمد کی والدہ اوس سانپ کی طرف دوڑی اور ایک چاقو سے اوس کی پتلی ٹانگ کاٹ دی - پھر وہ اژدہا مکان کی دوسری طرف آگیا - اور مین اوس کی طرف گیا اور میرے ہاتھہ مین ایک چاقو تہا - مین نے بڑی ٹانگ اس اژدہا کی اوس چاقو سے کاٹ دی - بہت آسانی سے کٹ گئی جیسے مولی یا گاجر - اور بہت کچھ پانی زہر اس سانپ کا چاقو کے ساتھہ آلودہ رہا - مین نے اس چاقو کو ایک آگ مین جو قریب ہی سلگ رہی تہی ڈال دیا اور اوس سے بڑی بدبو آئی - مجھے اندیشہ ہوا کہ اس کے زہر سے مجھے کوئی نقصان نہ پہونچے - مگر کوئی نقصان نہ پہونچا - مگر بہر حال اس اژدہا کا کام تمام کر دیا - اور پہر ہم تینون اس مکان سے جب باہر آئے - تو ڈاکٹر عبد اللہ سامنے آتے نظر آئے - جب قریب پہونچے تو مسکرا کر مجھے کہنے لگے کہ تار آئی ہے کہ دو پل ٹوٹ گئے - مین نے دریافت کیا کہ کون کونسا پل اور کس کس مقام کا پل ٹوٹا ہے - اونہون نے جواب دیا کہ یہہ تو معلوم نہین مگر یہہ معلوم ہے کہ وہ دو پل جو ٹوٹے ہین وہ پنجاب کے پل ہین - پھر بعد اس کے الہام ہوا

۹ - العید الاخرتنال منہ فتحاً عظیماً
ترجمہ - ایک اور عید ہے - جس مین تو ایک بڑی فتح پائیگا -

۱۰ - زندگی بآرام ہو جانا پہلی زندگی سے -

۱۰ - فروری سنہ ۱۹۰۷ء

۱ - ذرنی اقتل من آذاک - ان العذاب مربع ممدد
ترجمہ - مجھے چھوڑ - تا مین اوس شخص کو قتل کرون جو تجھے ایذا دیتا ہے دشمنون کے لئے عذاب ہر چہار طرف سے ہے اور ارد گرد سے گھیرے ہوئے ہین -

۲ - وضعنا عنک وزرک الذی انقض ظہرک - لک رحمۃ
ہمنے تیرا وہ بوجھہ اوتار دیا - جس نے تیری کمر توڑ دی تہی - تیرے لئے ایک رحمت ہے -

۱۲ - فروری سنہ ۱۹۰۷ء - ۱ - ایک اور خوشخبری

۲ - نثنی علیک - الخیر والبرکۃ -
ترجمہ - ہم تیری ثنا کرتے ہین - خیر اور برکت

۳ - آسمان ٹوٹ پڑا اسارا[2] - کچھ معلوم نہین کہ کیا ہونے والا ہے (یہہ انسان کا مقولہ ہے گویا اللہ تعالیٰ انسان کی طرف سے فرماتا ہے کہ کچھ معلوم نہین کہ کیا ہونے والا ہے)

۴ - اولٰئک قوم لا یشقیٰ جلیسہم
ترجمہ - یہہ ایک ایسی قوم ہے کہ ان کا ہمنشین خدا کی رحمت سے محروم نہین رہ سکتا -

---

[1] فرمایا - یہہ فقرہ اللہ تعالیٰ کے نہایت فضل و احسان اور رحمت کو ظاہر کرتا ہے - توریت مین ایسا ہی ایک فقرہ حضرت موسیٰ کے متعلق ہے -

[2] فرمایا اس سے معلوم ہوتا ہے - کہ کوئی دہشت ناک آسمانی امر ہے اور محاورہ عرب مین آسمان سے مراد بادل بہی ہوتا ہے مگر ہم کسی خاص پہلو پر زور نہین دے سکتے کہ کیا مراد ہے

المفتی

۲۰۳۔ **سیدزادی سے نکاح**۔ ایک شخص نے حضرت صاحب کی خدمت میں سوال پیش کیا۔ کہ غیر سید کو سیدانی سے نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں۔ فرمایا۔ اللہ تعالےٰ نے نکاح کیواسطے جو محرمات بیان کئے ہیں ان میں کہیں یہ نہیں لکہا کہ مومن کے واسطے سیدزادی حرام ہے۔ علاوہ ازیں نکاح کیواسطے طیبات کو تلاش کرنا چاہیئے اور اس لحاظ سے سیدزادی کا ہونا بشرطیکہ تقوی وطہارت کے لوازمات اس میں ہوں افضل ہے۔

حضرت مولوی نورالدین صاحب نے فرمایا کہ سید کا لفظ اولاد حسین کیواسطے ہمارے ملک میں ہی خاص ہے۔ ورنہ عرب میں سب بزرگوں کو سید کہتے ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ۔ حضرت عمرؓ۔ حضرت عثمانؓ سب سید ہی تہے۔ اور حضرت علی کی ایک لڑکی حضرت عمر کے گہر میں تہی۔ اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک لڑکی حضرت عثمان سے بیاہی گئی تہی۔ اور اوس کی وفات کے بعد پہر دوسری لڑکی بہی حضرت عثمان سے بیاہی گئی تہی۔ بس اس عمل سے یہ مسئلہ بآسانی حل ہوسکتا ہے۔ جاہلوں کے درمیان یہ بات مشہور ہے کہ اُمتی سیدانی کے ساتہہ نکاح نہ کرے حالانکہ اُمتی میں تو ہر ایک مومن شامل ہے۔ خواہ وہ سید ہو یا غیر سید۔

۲۰۴۔ **چہلم**۔ ایک شخص کا سوال حضرت صاحب کی خدمت میں پیش ہوا۔ کہ چہلم کرنا جائز ہے یا نہیں۔ فرمایا۔ یہ رسم سنت سے باہر ہے۔

۲۰۵۔ **اخبار کی قیمت**۔ اخبار کی قیمت اگر پیشگی وصول کی جاوے۔ تو اخبار کے چلانے میں سہولت ہوتی ہے جو لوگ پیشگی قیمت نہیں دیتے اور بعد کے وعدے کرتے ہیں ان میں سے بعض تو صرف وعدوں پر ہی ٹالدیتے ہیں اور بعض کی قیمتوں کی وصولی کے لئے بار بار کی خط وکتابت میں اور ان سے قیمتیں لینے کے واسطے یادداشتوں کے رکھنے میں اس قدر دقت ہوتی ہے کہ اس زائد محنت اور نقصان کو کسی حد تک کم کرنے کیواسطے اور نیز اوس کا معاوضہ وصول کرنے کیواسطے اخبار بدر کی قیمت مابعد کے نرخ میں ایک روپیہ زائد کیا گیا ہے۔ یعنی مابعد دینے والوں سے قیمت اخبار بجائے تین روپیہ کے للعہ وصول کئے جاوینگے اس پر ایک دوست نے لائل پور سے دریافت کیا ہے کہ کیا یہہ صورت سود کی تو نہیں ہے؟ چونکہ یہہ مسئلہ شرعی تہا۔ اس واسطے مندرجہ بالا وجوہات کے ساتھ حضرت اقدس کی خدمت میں پیش کیا گیا اس کا جواب جو حضرت نے لکہا وہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

السلام علیکم۔ میرے نزدیک اس کو سود کو کچہہ تعلق نہیں مالک کا اختیار ہے جو چاہے قیمت طلب کرے خاص کر بعد کی وصولی میں حرج بہی ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص اخبار لینا چاہتا ہے۔ تو وہ پہلے ہی دیکہتا ہے یہہ امر خود اوس کے اختیار میں ہے۔ والسلام۔ مرزا غلام احمد

۲۰۶۔ **جان کے خوف میں والدین کی نافرمانی**۔ مدت سے ایک افغان ایک ایسے علاقہ کا رہنے والا جہاں اپنا عقیدہ و ایمان کے اظہار موجب قتل ہو سکتا ہے اس جگہ قادیان میں دینی تعلیم کے حصول کیواسطے آیا ہوا ہے۔ حال میں اس کے والدین نے اُس کو اپنے وطن میں طلب کیا ہے۔ اب اوس کو ایک مشکل پیش آئی ہے کہ اگر وطن کو جاوے تو خوف ہے کہ مبادا وہاں کے امراء سے اطلاع پاکر کہ یہہ شخص خونی مہدی اور جہاد کا منکر ہے قتل کے درپے ہوں۔ اور اگر نہ جاوے تو والدین کی نافرمانی ہوتی ہے۔ پس اوس نے حضرت سے پوچہا کہ ایسی حالت میں کیا کروں حضرت نے جواب میں فرمایا۔

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ۔ چونکہ در قرآن شریف در آن امور کہ مخالف شریعت نہ باشند۔ حکم اطاعت والدین است۔ لہذا بہتر است کہ این قدر اطاعت کنند۔ کہ ہمراہ شان روند۔ و آن جا چو محسوس شود کہ اندیشہ قتل یا حبس است۔ بلاتوقف باز بیایند۔ چرا کہ خود را در معرض ہلاک انداختن جائز نیست۔ ہم چنین مخالفت والدین ہم جائز نیست۔ پس درین صورت ہر دو حکم قرآن شریف بجا آوردہ مے شود۔ والسلام

مرزا غلام احمدؐ

دعا مدد

محمد علی اشرف سابق طالب علم مدرسہ تعلیم الاسلام اور شیخ عبدالرحمان۔ مظفر احمدؐ وغیرہ و دیگر طلباء مدرسہ تعلیم الاسلام انٹرنس کے امتحان میں اس سال جانے والے ہیں اور خریداران بدر سے درخواست کرتے ہیں کہ اون کے حق میں نیک دعا کی جاوے۔

غزل از تصنیف ڈاکٹر عبدالمجید خان دانش نجیب آبادی المشاورین جناب مولوی محمد اکبر شاہ خان صاحب اکبر نجیب آبادی

خدا سے ہے لازم ہر اک وقت ڈرنا
کہ اک روز ہے اس جہان سے گذرنا
نہ ہو انکار ختم نبوت سے کرنا
اور الزام اولٹا ہمیں پر یہ دہرنا
وہ کہتے ہیں تو مینار تک اوڑ کے آئے
غضب یہہ کہ مشکل ہے وان سے اُترنا
مرے سامنے اب وہ بہرتے ہیں پانی
تعلّی کے دعوے جو کرتے ہیں بہرنا
غلام امام زمانہ ہوں دانش
نہیں جانتا دشمنوں سے میں ڈرنا

دیگر

غم دنیا سے اب آزاد ہوں میں
تصور سے کسی کے شاد ہوں میں
غم تیغ زبان غیر کیا ہو
کہ خود بہی خنجر فولاد ہوں میں
مثیل ابن مریم پر فدا ہوں
غم کونین سے آزاد ہوں میں
امام وقت کی فرقت میں دانش
نجیب آباد سے ناشاد ہوں میں

دیگر

عنایت ہو جو رب العالمین کی
تو پروا کیا ہو شیطان لعین کی
تصور میں امام انس وجان کے
خبر مجہہ کو نہیں مطلق کہیں کی
ابہی سب ظلمت عصیان ہو کافور
تو بہ ہو اگر کچہہ نور دین کی
زیارت دیکہئے کس دن ہو حاصل
تراب احمدی اور فضل دین کی
ہے کافی الفت احسن بہی دانش
نہیں پروا مجہے دنیا و دین کی

بدرِ منیر

مورخہ ۳۰ ذی الحجہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۴ فروری ۱۹۰۷ء

درس قرآن شریف

(گذشتہ سے پیوستہ)

اخرج البزار وغیرہ بسند صحیح عن ابن عباس قال قدم کعب بن الاشرف مکة فقالت له قریش انت سیدہم الا تری الی هذا المنصبر المنبتر من قومه یزعم انه خیر منا ونحن اهل الحجیج واهل السقایة واهل السدانة قال انتم خیر منه فنزلت اِنّ شانئك هو الابتر -

واما بقیة التفسیر بالآثار عن الصحابة والتابعین رضوان الله علیہم اجمعین - واخرج ابن ابی حاتم عن الحسن الکوثر القرآن واخرج ابن جریر وابن ابی حاتم وابن عساکر عن عکرمة قال الکوثر ما اعطاہ الله من النبوة والخیر والقرآن -

واخرج ابن ابی حاتم والحاکم وابن مردویه والبیہقی فی سننه عن علی ابن ابی طالب قال لما نزلت هذه السورة علی النبی صلے الله علیه وسلم انا اعطیناك الکوثر - قال النبی صلے الله علیه وسلم لجبریل ما هذه النحیرة التی امرنی بها ربی قال انها لیست بنحیرة ولکن یامرك اذا تحرمت للصلوة ان ترفع یدیك اذا کبرت واذا رکعت واذا رفعت راسك من الرکوع فانها صلوتنا وصلوة الملائکة الذین هم فی السموت السبع وان لکل شی زینة وزینة الصلوة رفع الیدین عند تکبیرة - قال النبی صلی الله علیه وسلم رفع الیدین من الاستکانة التی قال الله فما استکانوا لربہم وما یتضرعون - واخرج ابن ابی شیبه والبخاری وابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم والدار قطنی وابو الشیخ والحاکم وابن مردویه والبیہقی من علی ابن ابی طالب رضی الله عنه فی قوله فصل لربك وانحر قال وضع یدہ الیمنی علی وسط ساعدہ الیسری ثم وضعها علی صدرہ فی الصلوة واخرج ابو الشیخ والبیہقی فی سننه عن انس رضی الله عنه عن النبی صلے الله علیه وسلم مثله -

واخرج ابن ابی حاتم وابن مردویه والبیہقی عن ابن عباس رضی الله عنه - فصل لربك وانحر قال اذا صلیت فرفعت راسك من رکوع فاستو قائماً -

بزار نے اور دوسروں نے سند صحیح کے ساتھ حضرت ابن عباس سے روائیت کی ہے کہ کعب بن اشرف ایک دفعہ مکہ مین آیا تو قریش نے اوسے کہا کہ تو ہمارا سردار ہے کیا تو نہیں دیکھتا اس منصبر منبتر کی طرف وہ گمان کرتا ہے کہ وہ ہم سے بہتر ہے حالانکہ ہم وہ ہین جو لوگون کو حج کراتے ہین اور لوگوں کو پانی پلاتے ہین اور لوگونکی مہمان نوازی کرتے ہیں کعب بن اشرف نے کہا کہ نہین تم اس سے اچھے ہو اس پر یہہ سورۂ شریف نازل ہوئی۔ اِنّ شانئک ہو الابتر الخ

اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے آثار سے باقی تفسیر اس طرح سے ہے۔ کہ ابن ابی حاتم نے حسن سے روائیت کی ہے۔ کہ کوثر کے معنے مین قرآن شریف۔ اور ابن جریر اور ابن ابی حاتم اور ابن عساکر نے عکرمہ سے روائیت کی ہے کہ کوثر اوس کا نام ہے۔ جو اللہ تعالے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت اور خیر اور قرآن شریف عطا کیا تھا۔

اور ابن ابی حاتم اور حاکم اور ابن مردویہ اور بیہقی نے اپنی کتاب مین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہہ روائیت کی ہے کہ جب سورۂ کوثر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل سے کہا کہ اس وحی الٰہی میں نحیرہ سے کیا مراد ہے جس کا حکم خدا تعالے نے مجھے دیا ہے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ اس سے مراد کوئی قربانی نہین ہے۔ بلکہ خدا تعالے نے اس مین آپ کو یہہ حکم دیا ہے کہ جب آپ نماز پڑہین اور اللہ اکبر کہین تو اوس وقت اپنے ہاتھ اوٹھایا کرین اور جب رکوع کرین اور جب رکوع سے سر اٹھائین۔ تو اوس وقت بھی ہاتھ اوٹھایا کرین۔ یہہ ہماری نماز ہے اور یہی ان سب فرشتون کی نماز ہے۔ جو کہ سات آسمانون میں ہین۔ اور ہر ایک چیز کے واسطے ایک زینت ہوتی ہے۔ پس نماز کی زینت یہہ ہے کہ ہر ایک تکبیر کے وقت رفع یدین کی جاوے۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رفع یدین کرنا وہ استکانت ہے۔ جس کا ذکر قرآن شریف کی اس آئیت مین ہے کہ فما استکانوا لربہم وما یتضرعون۔ اور ابن ابی شیبہ سے روائیت ہے۔ اور بخاری اور ابن جریر اور ابن المنذر اور ابن ابی حاتم اور دار قطنی اور ابو الشیخ اور حاکم اور ابن مردویہ اور بیہقی نے حضرت علے ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے فصل لربک وانحر کے متعلق روایت کی ہے۔ کہ آپنے اپنا دایان ہاتھ اپنی بائین کلائی کے وسط پر رکھا اور پھر دونون ہاتھون کو نماز مین اپنے سینہ پر رکھا۔ اور ابو الشیخ اور بیہقی نے اپنی کتاب مین حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔

اور ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ اور بیہقی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روائیت کی ہے۔ کہ فصل لربک وانحر سے یہہ مراد ہے کہ جب تو نماز پڑھے اور اپنا سر رکوع سے اونچا کرے۔ تو سیدھا کھڑا ہو جا۔

واخرج عن ابی الاحوص [illegible] فصل لربک وانحر [illegible]
القبلة بنحرك

واخرج ابن جرير وابن المنذر عن ابن عباس
فصل لربك وانحر الصلوة المكتوبة والذبح يوم الاضحى
واخرج ابن جرير عن قتادة صلوة الاضحى ونحر البدن

اور ابی الاحوص سے روایت ہے کہ فصل لربک وانحر سے یہ مراد ہے کہ اپنی قربانی نے
کرنے کی طرف [illegible]

اور ابن جریر اور ابن المنذر نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ فصل لربک
وانحر [illegible] سے مراد [illegible] قربانی ہے مراد عید الاضحیٰ کی قربانی ہے
ابن جریر نے قتادہ سے روایت کی ہے کہ [illegible] سے مراد عید الاضحیٰ کی نماز [illegible] قربانی سے مراد بھی اس عید کی [illegible]

اس تفسیر کو میں یہان تک لکھ چکا تھا کہ حضرت مولوی صاحب نے فرمایا کہ ہماری تفسیر کو اس طرح لفظ بلفظ عربی عبارت میں لکھنا اور پھر اس کا ترجمہ کرنا اخبار کی طرز کے مناسب حال نہیں ہے۔ یہ بات درست ہے اور میرا خیال ہے کہ آئندہ حضرت مولوی صاحب کی تفسیر کو پڑھکر اس سے تمام تفسیر کے سمجھنے میں فایدہ حاصل کیا جائے۔ جو اس تفسیر میں جو خاص لطائف ہیں اور مصنف موصوف پر اللہ تعالیٰ نے کھولے ہیں اور دیگر تفاسیر میں وہ باتیں نہیں پائی جاتیں۔ اس حصہ کو اصل عربی میں بمعہ ترجمہ کے لکھا جاوے۔ اس میں ناظرین اخبار کی رائے کیا ہے؟ لیکن چونکہ اس سورۂ شریف کا ایک بڑا حصہ اس طرح چھپ چکا ہے۔ اس لئے کم از کم اس کو تو آخر تک انشاء اللہ اسی طرح لکھا جاوے گا اور اس عرصہ میں ناظرین کی رائے سے بھی اطلاع ہو جاوے گی۔

اس کے بعد عربی تفسیر میں صرف ونحو کا وہ حصہ ہے۔ جو عام فہم نہیں ہے۔ اس واسطے اس کو چھوڑا جاتا ہے۔ لیکن اس میں سے چند باتیں بطور اختصار کے درج کی جاتی ہیں۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطے عطائے کوثر کے بیان میں اللہ تعالےٰ نے اول حرف تاکید کا فرمایا ہے۔ پھر صیغہ ماضی میں بیان کیا ہے۔ یہ بھی ایک تاکید ہے اور دیگر صرفی نحوی تاکید بھی ان الفاظ میں ہیں۔ جس سے اللہ تعالیٰ کے خاص فضل کا اظہار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوتا ہے۔ آپ کے واسطے کوثر کا ملنا ایک امر مقدر ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی صفت رحیمیت سے آپ کو عطا ہوا ہے۔ ایسا لفظ اعطی کا استعمال بھی اسی فضل عظیم کی طرف اشارہ کرتا ہے ورنہ صرف دینے کے مفہوم کے واسطے عربی میں لفظ اتی بھی آسکتا تھا۔ ایسا ہی اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے ک کے ساتھ خطاب فرمایا ہے کہ ہم نے تجھے کوثر عطا کیا ہے۔ اور ایسا نہیں فرمایا کہ ہم نے اپنے رسول[1] یا نبی یا عبد کو کوثر عطا کیا

[1] حاشیہ۔ چکڑالوی لوگ اس پر توجہ کرین

ہے۔ اس میں بھی رحمانیت کے خاص فضل اور عطا کا تذکرہ ظاہر ہے۔ ایسا ہی ان شانئک ہو الابتر میں بھی دشمن کے بے نسل ہونے کو بہت سی تاکیدوں

(بقیہ حاشیہ کالم اول) رسول کے لفظ کے معنے تو وہ قرآن شریف کر دیتے ہیں۔ تو کیا یہاں بھی ک میں مخاطب قرآن شریف ہے اور قرآن شریف کو حکم ہوا ہے کہ اے قرآن تو نماز پڑھا کر۔ اور اے قرآن تو قربانی دیا کر۔ غور کرو۔ کہ یہ خطاب خود نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے۔ اور آپ کو کوثر عطا کیا گیا ہے۔ اور اس کوثر میں خدا تعالےٰ کا کلام ہے اور اس کی پاک تفہیم جو آن حضرت کو ہوئی کیا چکڑالوی کو قرآن کی تفہیم ہوئی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کچھ نہ ہوئی تھی !!!

(ایڈیٹر)

کے ساتھ بیان فرمایا ہے کہ یہ بات ضرور ہو جانے والی ہے

ترتیب اس سورۃ کا پہلی سورۃ (الماعون) سے یہ تعلق ہے کہ سورۂ ماعون میں ایسے شخص کا ذکر کیا گیا ہے جو کہ مکذب بالدین بخیل۔ تارک صلوٰۃ۔ ریا کار۔ مانع زکوٰۃ اور مانع ماعون ہے۔ اور اس سورۂ شریف میں ایسے آدمی کا ذکر ہے۔ جو ان بری عادات کے بالمقابل تمام نیک صفات سے متصف ہے۔ وہ مکذب تھا۔ تو یہ اول المومنین اور مصدق ہے۔ خدا کی طرف سے اسے کوثر عطا کیا گیا۔ وہ بخیل اور مانع زکوٰۃ اور مانع ماعون تھا۔ تو یہ وانحر کے حکم پر چلنے والا ہے۔ وہ تارک صلوٰۃ اور ریاکار تھا تو یہ فصل کی پیروی کرنے والا ہے اور وہ بھی لربک۔ خاص خدا کے واسطے کسی انسان کے واسطے نہیں۔ کسی کو دکھانے کے واسطے نہیں۔

بزمِ خواتین

اے میری پیاری احمدی بہنوں! میں کس لائق ہوں کہ کوئی مفید مضامین لکھ کر اپنی بہنوں کے آگے پیش کروں اخلاص اور جوش کے سوا میری کوئی مفید نہیں اور اخلاص کا حاصل ہونا خدا کے فضل پر موقوف ہے۔ بہرحال اپنی بہن کی فرمائش پر چند مخلصانہ عرض ہیں

غم دنیا دو دن دم چند است
عاقبت کار با خدا وند است
نجل آنکس کہ رفت کار نساخت
کوس رحلت بکوفت و بار نساخت

خدا کرے ہم میں بھی ترقیات دین کا مادہ پیدا ہو۔ ہماری تو ایسی ہی قسمت ہے۔ قسمت کیا ہمارے عمل ہی ایسے ہیں کہ ہمارے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی مستورات کو ہی زیادہ دوزخ میں دیکھا اور دنیا میں ناقص العقل کہی ہمارا ہی خطاب ہے کیوں نہ ہو اگر ہمارے میں کوئی قصور نہ ہوتا تو کوئی عورت ہی نبیہ بن کر آتی۔ ترستی ترستی امام کا منہ دیکھنا نصیب ہوا۔ تو وہ بھی مریم کہلاتی[1] ہمیں خوشی کا باعث تھا۔ آخر وہ بھی ابنِ مریم بن گیا۔ یہ سچ ہے من عمل صالحاً من ذکر او انثیٰ قرآن میں لکھا ہے

[1] نوٹ۔ اس فقرہ میں ایک لطیف اشارہ ہے جس کو میں عام فہم کرنے کیواسطے واضح کرتا ہوں۔ جیسے کہ ان الہامات سے ظاہر ہے۔ جو کہ حضرت مرزا صاحب پر خدا تعالیٰ کی طرف سے آج سے کوئی تیس ۳۰ سال پہلے نازل ہوئے تھے اور کتاب براہین احمدیہ میں درج ہیں خدا تعالیٰ نے حضرت مرزا صاحب کا نام پہلے مریم رکھا تھا اور بعد اس کے پھر الہامات کے ذریعہ سے ظاہر کیا کہ اس مریم میں خدا کی طرف سے رُوح پھونکی گئی ہے اور پھر فرمایا رُوح پھونکنے کے بعد مریمی مرتبہ عیسوی مرتبہ کی طرف منتقل ہو گیا اور اس طرح مریم سے عیسےٰ پیدا ہو کر ابن مریم کہلایا۔ قرآن شریف میں بھی رجل صالحہ کی مثال مریم کے ساتھ دی گئی ہے۔ مندرجہ بالا مضمون میں مکرمہ و محترمہ خاتون نے ایسے لطیف نکتہ کی طرف اشارہ کیا ہے کہ اگر ایسی فہیم اور عاملہ خواتین اس قسم کے مضامین کا سلسلہ جاری رکھیں تو بدر خواتین کا کالم نہ صرف عورتوں کے واسطے دلچسپ ہوگا بلکہ بہت سے مردوں کے واسطے بھی موجب ہدایت بنے گا۔ یہ سچ ہے کہ

کہ ہم بہت کچھ کر سکتی ہیں۔ مگر امل فرائض منصبی ہمارے بال بچّے کی پرورش کا دم بدم ہمیں لینے دیتا۔ دوسرے ہماری تعلیم کی طرف بہت کم توجہ ہے۔ مگر علم کا حاصل کرنا ضروری ہے۔ بہت مولوی بننا تو نہیں مگر ضروری تعلیم اپنی پیاری لڑکیوں کو دینا ضروری ہے کیونکہ جن کی مائیں پڑھی ہوتی ہیں غالباً اون کی اولاد خوبیوں کی طرف عام لوگوں سے زیادہ مائل رہتی ہیں۔ ہمارے عبدالحی کے ابا کو اکثر مسائل اپنی والدہ کے بتائے ہوئے پنجابی شعروں میں یاد ہیں۔

اب ہمیں مناسب ہے کہ اپنی پنجگانہ نمازوں میں اللہ تعالےٰ سے دُعائیں کریں۔ الٰہی ہمیں اور ہماری اولاد کو علم با عمل کی توفیق دے۔ آمین۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالےٰ)

ص۔ ب۔ ایک احمدی خاتون قادیانی

(بقیہ حاشیہ کالم اوّل) عورتوں میں سے کوئی خاتون ہو کر نہیں آئی۔ تاہم خدا تعالیٰ کے فضل اور احسان کے تمام ذرائع یہاں تک کہ مکالمہ و مخاطبہ کا دروازہ بیبیوں کے واسطے کھلا ہے۔ جیسا کہ اوحینا الی ام موسےٰ سے ظاہر ہے (ایڈیٹر)

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۲۵	۸
½ "	۱۱۰	۶۰	۳۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۹	۳
½ "	۴۰	۲۰	۱۳	۵	۲
¼ "					
¼ "	۲۲	۱۲	۷	۲¼	۱¼
فی سطر	۸	۴½	۳½	۱	۲/

۱۔ یہ اجرت پہلے ہی کم کر کے لگائی گئی ہے اس واسطے اس میں زیادہ کوئی رعایت نہ ہو سکے گی۔ بے فائدہ خط و کتابت کرنے میں طرفین کا حرج ہے۔
۲۔ تقسیم کرائی فی ضمیمہ در زیعدی لیا جاویگا۔ بٹالہ سے قادیان تک مزدوری در اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

قابلِ توجہ صاحب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر ضلع گورداسپور

نہایت ادب سے گذارش کی جاتی ہے کہ چونکہ قادیان اب وہ نہیں رہا جو پہلے تھا۔ اب یہاں نہ صرف دور دراز بلاد سے بکثرت امرا و فضلا اور شرفا اور تجار لوگ آمدورفت رکھتے ہیں۔ بلکہ یہاں پر ہائی سکول و شفا خانہ اور سب پوسٹ آفس ہونیکی وجہ سے افسران ڈاکخانہ و سررشتہ تعلیم پنجاب بھی دورہ کرتے ہوئے قادیان میں وارد ہوتے ہیں۔ بعض سوداگر اور دیگر ذی مقدرت لوگ جو کلکتہ۔ مدراس بمبئی سے دور دراز سفر طے کر کے یہاں وارد ہوتے ہیں۔ جسقدر انہیں بٹالہ سے قادیان تک کی کچی سڑک پر سے یکہ پر سفر کرنے سے تکلیف برداشت کرنی پڑتی ہے اس کا عشر عشیر دوسرے ریل کے سینکڑ ون میل کے سفر میں کوفت اور تکان نہیں ہوتی۔ بعض اوقات معزز لوگوں کو یکہ ٹوٹنے سے نہایت درد ناک جسمانی تکلیف پہنچتی ہے اور اندیشہ ہے کہ کوئی حادثہ بد ہو جاسکے بنابریں التماس ہے کہ صاحب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر ضلع گورداسپور (بالقابہ) و دیگر حکام بالادست اس امر پر ضرور توجہ گرامی مبذول فرما کر از بٹالہ تا قادیان پکی سڑک بنوانے کی سعی فرماویں تا دور دراز سے معزز لوگ ضلع گورداسپور کے حسن انتظام کی شہرت و ناموری کا موجب ہوں۔ علے الخصوص وہ لوگ جو گورنمنٹ انگلشیہ کی نہایت خیرخواہ اور سودیشی تحریک اور جہاد کے سخت مخالف ہیں اور مذہبی عقیدہ کی بنا پر گورنمنٹ ہذا کی اطاعت اور فرمان برداری کو اپنا دینی فرض سمجھتے ہیں۔ اون کی آسائش اور عرضداشت پر ضروری توجہ فرماوینگے۔

ماسٹر عبدالرحمٰن جالندھری

ماسٹر صاحب کی درخواست درحقیقت قابل توجہ ہے اُمید ہے کہ مقامی حکام اوس کیطرف کافی توجہ کرینگے آمدورفت یکہ روز بروز بڑھتی جاتی ہے پہلے قادیان میں ایک یکہ بھی نہ ہوتا تھا۔ اب خود قادیان میں چھ سات یکے اور ایک ٹانگہ موجود ہے اور امید ہے کہ اب یکم اپریل سے ڈاک بھی دو دفعہ آیا کرے گی اور دو دفعہ جایا کریگی۔ گویا چار یکے روزانہ تو سرکاری ہی چلا کرینگے۔ ایڈیٹر

ڈائری

القول الطیب

احمدی جماعت کی خاص توجہ کے قابل

۲۹ جنوری ۱۹۰۷ء کو سیر مین مین نے عرض کیا۔ کہ حضور! لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ کو بار بار پڑھنے اور اس کے ذکر کا بھی ثواب ہے یا نہیں۔

فرمایا۔ دل مین خدا سے تعلق ہو تو۔ پھر زیادہ تشریح طلب کرنے پر فرمایا۔

اصل بات یہہ ہے کہ میرا مذہب یہہ نہین کہ زبانی جمع خرچ کیا جاوے ان طریقون مین بہت سی غلطیان ہین۔ ان تمام اذکار کی اصل روح اس پر عمل کرنا ہے۔ ایک دفعہ صحابہ کرام اللّٰہ باآواز بلند کہہ رہے تھے۔ تو حضرت نے فرمایا۔ تمہارا خدا بہرہ نہین۔ تو مطلب یہہ ہے۔ کہ کلمہ سے مراد ہے توحید کو قائم رکھنا اور اوس کے رسول کی اطاعت اب ثواب اوس مین ہے کہ ہر بات مین اللہ کو مقدم رکھے اور اللہ پر پورا پورا ایمان لائے۔ اوس کی صفات کے خلاف کوئی کلام کوئی کام نہ کرے حتٰی کہ خیال بھی نہ لائے۔ وہ جو اللہ تعالٰی فرماتا ہے۔ رجالٌ لا تلہیہم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللّٰہ۔ اس سے بھی یہی مراد ہے کہ دنیا کے کامون مین بھی میرے احکام کو نہین بھلاتے۔ دیکھو اوس وقت ہم ان طریقون کی طرح ذکر نہین کر رہے۔ مگر حقیقت مین اسی کی عظمت و جلال کا ذکر ہے۔ پس یہی ذکر ہے۔

از ان بعد مین نے عرض کیا۔ ایک نوجوان احمدی یہہ الہامات سناتا ہے۔ رؤیا مین خلقت نے مجھے سجدہ کیا بہشت کی سیر کی اور الہام انما انا النذیر المبین۔ فرمایا یہہ بڑے ابتلاء کا مقام ہے۔ میرا مذہب تو یہہ ہے کہ جب تک درخشان نشان اس کے ساتھ بار بار نہ لگائے جاوین۔ تب تک الہامات کا نام لینا بھی سخت گناہ اور حرام ہے۔ پھر یہہ بھی دیکھنا ہے۔ کہ قرآن مجید اور حدیث الہامات کے خلاف تو نہین۔ اگر ہے تو یقیناً خدا کا نہین بلکہ شیطانی القاء ہے۔ اصل مین ایسے تمام لوگون کی نسبت میرا تجربہ ہے کہ انجام کار ہلاک ہوتے ہین۔ اپنے اعمال کی طرف خیال نہین کرتے۔ یہہ نہین دیکھتے کہ ہمارے تارک کا اللہ سے کیسا تعلق ہے اور اون الہامات مین پڑ جاتے ہین۔ اون سے عجب و استکبار پیدا ہوتا ہے اور رفتہ رفتہ پھر کسی کی بات پسند نہین کرتے اور ہر ایک بات کو اپنے اوہام کی کسوٹی پر پرکھتے ہین جب مطابق نہین پاتے۔ تو انکار کرتے اور ہلاکت کے گڑھے مین گرتے ہین ان لوگون کے دلون مین ایک قسم کا گند ہوتا ہے اور شیطان متسلط ہونے کے لئے ایک عجیب راہ نکال لیتا ہے۔ استغفار پڑھنا چاہیئے اور بالکل ان باتون سے کلی طور سے مجتنب ورنہ یاد رکھین کہ یہہ بڑے خطرے کا مقام ہے۔ خدا تعالٰی کسی کے الہام کو نہین پوچھے گا۔ بیشک یہہ الہام انعام الٰہی ہے۔ مگر دیکھو ہوا بفسہٖ تو ایک بڑی طیب اور مفرح ذات چیز ہے۔ مگر ایک روڑی پر گزرے تو کثافت پھیلائیگی۔ یہی حال ہے ایسے لوگون کا۔ مین سمجھتا ہون۔ مخلوق نے کیا سجدہ کرنا تھا۔ شیطان اور اس کی ذریت نے سجدہ کیا ہوگا کہ ہم تیرے ساتھ ہین بیشک گمراہی پھیلا۔ عرض کیا گیا۔ حضور ایسے لوگون کی نسبت ہم تو اس لئے کچھ نہین کہتے کہ وہ آپ کی تصدیق کرتے ہین۔ فرمایا یہہ جھوٹ بات ہے۔ اون کے دلون مین گند نہان ہے۔ اون کے جھوٹے الہامات کو شیطانی کہا جاوے۔ تو فوراً ہماری بھی تکذیب کرین آپ نے بہت تاکیدی الفاظ سے پورے جوش مین تقریر فرمائی۔

(اکمل آف گولیکے ضلع گوجرات پنجاب)

المفتی

بقیہ صفحہ ۴

سفیدی مین نیت روزہ۔ ۲۴۳ ایک شخص کا سوال پیش ہوا کہ مین مکان کے اندر بیٹھا ہوا تھا اور میرا یقین تھا کہ ہنوز روزہ رکھنے کا وقت ہے اور مین نے کچھ کہا کر روزہ کی نیت کی مگر بعد مین ایک دوسرے شخص سے معلوم ہوا کہ اس وقت سفیدی ظاہر ہو گئی تھی۔ اب مین کیا کرون حضرت نے فرمایا کہ ایسی حالت مین اس کا روزہ ہو گیا دوبارہ رکھنے کی ضرورت نہین کیونکہ اپنی طرف سے اوس نے احتیاط کی اور نیت مین فرق نہین صرف غلطی لگ گئی اور چند منٹون کا فرق پڑ گیا۔

۲۴۴ **قربانی۔** ایک شخص کی عرضی پیش ہوئی کہ مین نے تھوڑی سی رقم ایک قربانی مین حصہ کے طور پر الدی نگر اون لوگون نے مجھے احمدی ہونے کے سبب اوس حصہ سے خارج کر دیا ہے کیا مین وہ رقم قادیان کے مسکین فنڈ مین دیدون تو میری قربانی ہو جائیگی۔ فرمایا۔ قربانی تو قربانی کرنے سے ہی ہوتی ہے مسکین فنڈ مین دینے سے نہین ہو سکتی اگر وہ رقم کافی ہے تو ایک بکرا قربانی کر دو۔ اگر کم ہے اور زیادہ کی تم کو توفیق نہین تو تم پر قربانی کا دینا فرض نہین ہے۔

نہین کیساتھ ملکر قربانی

۲۴۵ ایک شخص نے سوال پیش کیا کہ کیا ہم غیر احمدیون کے ساتھہ ملکر یعنی تھوڑے تھوڑے روپے ڈالکر کوئی جانور مثلاً گائے ذبح کرین تو جائز ہے۔ فرمایا۔ ایسی کیا ضرورت پڑ گئی ہے کہ تم غیر دن کے ساتھہ شامل ہوتے ہو اگر تم پر قربانی فرض ہے تو بکرا ذبح کر سکتے ہو۔ اور اگر اتنی بھی توفیق نہین تو تم پر قربانی فرض ہی نہین وہ غیر جو تمکو اپنے سے نکالتے ہین اور کافر قرار دیتے ہین۔ وہ تو پسند نہین کرتے کہ تمہارے ساتھہ شامل ہون۔ تو تمہین کیا ضرورت ہے کہ اون کے ساتھہ شامل ہو خدا پر توکل کرو۔

مکان اور تجارتی مال پر زکوۃ

ایک شخص کے سوال کے جواب مین فرمایا کہ مکان خواہ کتنے ہزار روپیہ کا ہو اوس پر زکوۃ نہین اگر کرایہ پر چلتا ہو تو آمد پر زکوۃ ہے ایسا ہی تجارتی مال پر جو مکان مین رکھا ہے زکوۃ نہین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بعد حساب کر لیا کرتے تھے اور روپیہ پر زکوۃ لگائی جاتی تھی۔

گجرانوالہ۔ ۱۰ فروری ۱۹۰۷ء گرروکل گوجرانوالہ کے ناظم نے حضرت کیخدمت مین ایک درخواست بھیجی ہے کہ ماہ مارچ مین ہمارا سالانہ جلسہ ہوگا اور اوس مین شمالی ہندوستان کے ہر مذہب ملت کے لوگونکو بلایا ہے کہ ایک مذہبی کانفرنس مین شامل ہون اس پر آپ بھی تشریف لاوین حضرت نے فرمایا کہ ان کو جواب لکھا جاوے۔ کہ چونکہ آپ نے وقت صرف نصف گھنٹہ مقرر کیا ہے جو کہ بہت ہی تہوڑا ہے اسواسطے ہم اس مین شامل نہین ہو سکتے مذہب ایک اہم امر ہے جبکہ دنیوی ضرورتون کے لیکچر کئی کئی گھنٹون مین ختم ہوتے ہین تو کیا وجہ ہے کہ مذہب کی ایسی بے قدری کی جاوے۔ ہان اگر آپ ہمارے واسطے تین گھنٹہ کم از کم مقرر کرین تو ہم اپنا ایک مضمون لکھکر اس کے پڑہنے کیواسطے اپنا آدمی بھیج سکتے ہین۔

ادب رسول ۱۱ فروری ۱۹۰۷ء ایک شخص کا خط پیش ہوا کہ مین ایک عورت سے نکاح کرنا چاہتا تھا مگر خواب مین حضرت رسول کریم صلعم نے مجھے منع کیا ہے اس کی کیا تعبیر ہے۔ فرمایا کہ ممکن ہے کہ اس کی تعبیر خواہ کچھ اور ہی ہو لیکن طریق ادب یہی ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب مین جو کچھ فرمایا ہے۔ اُسی پر عمل کیا جاوے۔

قبر مین سوال وجواب۔ ایک شخص کا سوال پیش ہوا کہ قبر مین سوال وجواب روح سے ہوتا ہے یا جسم مین وہ روح ڈالا جاتا ہے۔ فرمایا۔ اس پر ایمان لانا چاہیئے کہ قبر مین انسان سے سوال وجواب ہوتا ہے۔ لیکن اوسکی تفصیل اور کیفیت کو خدا پر چھوڑنا چاہیئے۔ یہہ معاملہ انسان کا خدا کے ساتھہ ہے وہ جس طرح چاہتا ہے کرتا ہے پھر قبر کا لفظ ہی وسیع ہے۔ جب انسان مرجاتا ہے تو اوس کی حالت بعد الموت مین جہان خدا اوسکو رکھتا ہے وہی قبر ہے۔ خواہ دریا مین غرق ہو جاوے خواہ جل جائے۔ خواہ زمین پر پڑا رہے۔ دنیا سے انتقال کے بعد انسان قبر مین ہے۔ اور اسکے مطالبات اور مواخذات جو ہوتے ہین اس کی تفصیل کو اللہ تعالٰی بہتر جانتا ہے انسان کو چاہیئے کہ اس دن کیواسطے طیاری کرے نہ کہ اوس کی کیفیت معلوم کرنے کے پیچھے پڑے۔

گائے کا فساد

گائے کا فساد بھی بہت پرانا چلا آتا ہے۔ قدیم مصری باشندے بھی گائے کی پرستش کیا کرتے تھے۔ غالباً انہی کی شاگردی میں ہمارے ملک کے ہندوؤں نے بھی گائے کو ماتا بنا کر اس کی پرستش شروع کی۔ سکھوں کے راج میں تو گائے کی خاطر مسلمانوں پر جو کچھ مصیبتیں وارد ہوا کرتی تھیں ان کا زمانہ خدا کے فضل سے گذر چکا ہے۔ لیکن برٹش راج میں بھی بعض ہندو گائے کی وجہ سے ملک میں بدامنی پھیلانے کا ذریعہ تلاش کرتے رہتے ہیں اور نادان نہیں سمجھتے۔ کہ یہ ایک مذہبی بات ہے۔ کسی شخص کو مناسب نہیں۔ کہ اپنے مذہبی عقائد دوسرے سے زبردستی منوائے۔ ہندو لوگ اگر گائے کو پوتر۔ پاک۔ دیوی۔ ماتا۔ اور بیل کو دیوتا اور پتا مانتے ہیں۔ تو مسلمانوں کو اس سے کچھ تعرض نہیں وہ اس کی پوجا کریں۔ اس کا پیشاب پئیں۔ اس کا گوبر کھائیں۔ جو جی چاہے سو کریں۔ مسلمان ان کا ہاتھ نہیں پکڑتے۔ ہاں تقریر اور تحریر سے سمجھاتے ہیں۔ ماننا نہ ماننا ان کا اختیار۔ ایسا ہی مسلمانوں کے مذہب میں اس کا ذبح کرنا ضروری ہے اور اس کی وجہ ایک یہ بھی ہے۔ کہ مذہب اسلام تمام غیر معبودوں کی پرستش کو دنیا سے مٹا کر توحید کو قائم کرنا چاہتا ہے۔ سو جب مسلمان اپنی زرخرید چیز کو اپنے مذہب کے مطابق اور حکومت وقت کے قانون کی اجازت سے استعمال کرتے ہیں۔ تو ہندوؤں کا آمادہ بہ شر ہونا بہت نامناسب امر ہے۔ ہم نے مانا کہ ہندوؤں کے نزدیک گائے کا ذبح کرنا سخت گناہ ہے اور گو اس کے مرجانے پر وہ اسے چوہڑے چماروں کے ہی سپرد کرتے ہیں اور اس کی کھال کے چمڑے سے جوتیاں بنوا کر پہنتے ہیں۔ تاہم ہم مان لیتے ہیں کہ وہ ان کی ماتا ہے اور اس کا ذبح کرنا اُن کے نزدیک بڑا پاپ ہے۔ لیکن یہ پاپ وہ لوگ کرتے ہیں جن کو پہلے ہی سے ملیچھ اور پاپی قرار دیتے ہیں۔ خواہ وہ فرنگی انگریز ہوں۔ خواہ ہندوستان کے مسلمان ہوں۔ پس ایک شخص جو بہرحال ان کے نزدیک مکتی یافتہ نہیں اگر اس کے پاپوں میں ایک پاپ اور بھی بڑھ گیا۔ تو اس سے ہندوؤں کا کیا نقصان ہے تعجب ہے کہ ایسے فسادوں کے بڑھانے میں بُت پرست ہندوؤں سے بھی زیادہ وہ لوگ حصہ لیتے ہیں۔ جو اپنے آپ کو بت پرستی کے دشمن اور آریہ کہتے ہیں۔ یہ تو ظاہر ہے کہ نئی آریہ تو ایک پولیٹیکل کمیٹی ہے۔ جس کو مذہبی پاکیزگی سے کچھ تعلق نہیں چنانچہ امرتسر کے سُنہری مندر سے جب بتوں کو نکالا گیا۔ تو ان کے پوجاریوں سے بڑھ کر خود آریوں نے بتوں کی تائید کی

لیکن ان کو مناسب نہیں کہ ملک کے اندر پولیٹیکل حقوق حاصل کرنے کے واسطے ایسے طریق اختیار کریں جو سراسر بدامنی کے پھیلانے کا موجب ہوں اور حکام وقت کو بھی تکلیف میں ڈالیں۔ آریوں اور ہندوؤں کو چاہئے۔ کہ اگر وہ گورنمنٹ کے سامنے اپنی بہادری کا زور ظاہر کرنا چاہتے ہیں۔ تو اس کے واسطے اور وسائل اختیار کریں۔ خواہ مخواہ مسلمانوں کے مذہبی معاملات میں دخل نہ دیں۔ دہلی میں گائے کا گوشت عام طور پر کھلے بازاروں میں فروخت ہوتا ہے اور ہندو صاحبان نے کبھی اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا بلکہ ان بازاروں میں بخوشی چلتے پھرتے اور اپنا کام کاج کرتے ہیں۔ یہ فقط ایک عادت کی بات ہے اور یہی سبب ہے کہ دہلی میں گائے کشی کے سبب سے کبھی فساد نہیں ہوتا۔ اگر گورنمنٹ اِس تجربہ سے فائدہ اٹھا کر اور پنجاب ہندوستان کے دوسرے شہروں میں بھی گائے کے گوشت کی فروخت کے واسطے ایسا ہی عام انتظام کر دے۔ تو امید کی جا سکتی ہے کہ گائے کا فساد ہمیشہ کے واسطے ہندوستان سے اٹھ جاوے اور گورنمنٹ کو اس پہلو سے کوئی خطرہ باقی نہ رہے کہ ممکن ہے۔ کہ بعض شر پسند لوگ ابتدا میں کچھ چون وچرا کریں مگر جلدی وہ سمجھ جاویں گے کہ اس سے کچھ فائدہ نہیں۔

ماسٹر آتما رام جی کا لیکچر حافظ آباد میں

۲۴ جنوری ۱۹۰۶ء کو بوقت شام

ماسٹر آتما رام جی نے حافظ آباد میں لیکچر دیا اور ویدک دھرم کو عالمگیر ثابت کرنے کے لئے عجیب چالیں چلیں معلوم نہیں۔ آریہ مہاشوں کو یہ کیسی دھت پڑ گئی ہے کہ خواہ مخواہ تمام دینی اور دنیوی امور کمالات کا منبع وید کو ثابت کرنے کے درپے ہو گئے ہیں حالانکہ ہر ایک ذی عقل اس بات کو جانتا ہے کہ وید توحید کے نام سے بھی نفور اور اگنی اندر وایو۔ وغیرہ عناصر کی ستائش سے بھرپور ہے اور ویدوں کی نسبت محققین فرنگ کی جو رائے مہاتما منشی رام جی نے اخبار ست دھرم پرچارک میں درج کی ہے۔ کہ وید ہندوستان کے قدیم جاہل گڈریوں کے گیت ہیں بالکل ٹھیک ہے۔ ویدوں سے توحید ڈھونڈنا چڑیا سے دودھ ڈھونڈنا ہے۔ ویدوں نے جو فیضان آج تک پہنچایا ہے وہ تو یہی ہے کہ ایک عالم کو ۳۳ کروڑ دیوتاؤں کا پرستار بنا دیا ہے جتنے جل پرست۔ سورج پرست۔ آتش پرست۔ وام مارگ ناستک۔ ویدانتی۔ شیو لنگ پرست ہیں وہ سب وید کے منتروں کی برکت سے قائم ہوئے ہیں اور ویدوں ہی کی سہاتیا سے ان کی زندگی ہے۔ ایسی گمراہ کنندہ کتاب سے روحانی وجسمانی کمالات تلاش کرنا بید سے ثمر ڈھونڈنا ہے۔ ہندو جہالت کے گڑھے عمیق میں پڑے تھے کہ آفتاب اسلام ضیا افگن ہوا۔ مسلمانوں کی عملداری میں تعلیم پا کر بعض تو شعار اسلام اختیار کر بیٹھے باقی جو اپنی گندی زندگی کو چھوڑنا نہیں چاہتے تھے انہوں نے منصوبہ بازی سے وید کو توحید کا مخزن اور جامع جمیع کمالات ثابت کرنے کی کوشش شروع کی۔ تا لوگ تعلیم یافتہ ہو کر اس پیر لاالعقل (وید) سے روگردان نہ ہو جائیں لیکن جب اصلیت ہی ندارد ہو۔ تو زبانی گپ شپ سے کیا بن سکتا ہے۔ باوجود اتنی جد وجہد کے کوئی آریہ ویدوں کا جاننے والا اور اس گورکھ دھندے کو سمجھنے والا نظر نہیں آتا۔ سوامی جی خود ویدوں کا ترجمہ مکمل نہ کر سکے۔ باوجودیکہ استعارے اور تشبیہوں کے پل باندھ دیئے۔ لیکن جھوٹھ کا پل کیونکر بندھ سکتا ہے ویدوں سے بت پرستی کا قشقہ مٹانے کے لئے بہت سے طرح ہاتھ پاؤں مارے لیکن یہ پختہ داغ مٹ نہ سکا۔ اس لئے جب ویدوں کے لفظی ترجمہ کا ذکر چھڑتا ہے تو آریوں کی جان جاتی ہے۔ خیر ماسٹر جی کے لیکچر کی دھوم دھام مجھے کشاں کشاں لے گئی میں سمجھتا تھا کہ شاید ماسٹر جی ویدکی کوئی خوبی بیان کریں گے لیکن خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم۔ ماسٹر جی نے اپنی عادت کے بموجب وہی پدرم سلطان بود کی کہانی شروع کر دی اور اثنائے لیکچر میں اسلام پر مندرجہ ذیل وار کئے۔

(۱) سورۂ فاتحہ وید کا ترجمہ ہے۔ (۲) نماز نمسکار سے بنا ہے (۳) الٓم اوم سے بنا ہے (۴) آریہ عرب میں جاتے تھے اور وہاں ویدوں کی اشاعت کرتے تھے۔ اب ان چاروں لاؤں کا جواب عرض ہے۔

جب تمام دنیا پر واضح ہو چکا ہے کہ ویدوں میں ۳۳ کروڑ دیوتاؤں کی پرستش کے سوا اور کچھ نہیں اور جو بددعائیں ویدوں میں درج ہیں وہ بھی چرواہوں کی مانگی ہوئی ہیں جنھوں نے گیت گا گا کر وید بنا ڈالے۔ اور وہ بھی اندر کو سوم رس کی رشوت دے دے کر۔ تو پھر سورہ فاتحہ ایسی جامع کمالات دعا کا مفہوم ویدوں سے تلاش کرنا بادیانی ہرزہ درائی سے زیادہ کیا وقعت رکھتا ہے اور سورہ فاتحہ کے ایک معنے تو تمہارے مسلمات کے خلاف ہیں۔ پھر کیا اس پر اعتراض کرنے والے پاجی ہی تھے۔ ماسٹر جی نے جو وید منتر پیش کیا ہے وہ سراسر اگنی کی تعریف سے لبریز ہے۔ افسوس اس کے کہتے سے

ماسٹر جی کو شرم نہ آئی۔

(۲) (نماز نمس تمسکار سے بنا ہے) بھلے مانس کو اتنی بھی خبر نہیں کہ نماز اسلامی اصطلاح نہیں ہے۔ مسلمانوں کی مقدس مذہبی زبان عربی ہے اور اسلامی اصطلاح میں عبادت کے لئے لفظ صلوٰۃ مقرر ہے نہ کہ نماز۔ تو اس واقفیت پر لیڈری کا دعوےٰ حیرت کا مقام ہے۔

(۳) (الم۔ اوم سے بنا ہے) عجب تیری قدرت عجب تیرے کھیل۔ چھچھوندر کے سر پہ چنبیلی کا تیل۔ اوم کی نسبت تمہاری کتب مقدسہ تو یہ فرماتی ہیں کہ یہ گانے کے لئے مغنی کی ابتدائی سُر ہے اور بعض کہتے ہیں کہ اس سے تین دیوتا مراد ہیں جن کی تمام ہندو پرستش کرتے ہیں اور الم تو انا اللہ اعلم کا مخفف ہے۔ پس چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔ اور مسلمان تو الف لام۔ میم کر کے بولتے ہیں نہ کہ الم۔ نیز قرآن مجید میں تو اس کے سوا اور بھی بہت سے مقطعات ہیں۔ جیسے کھیٰعص۔ عسق۔ المرا وغیرہ۔ پھر اندریں صورت اگر سرقہ کا اشتباہ ہو سکتا ہے تو آریوں پر۔ جو کہ قلیل البضاعت ہیں۔ بھلے مانس کوئی قاعدہ تو بتایا ہوتا۔ جس سے سنسکرت الفاظ عربی کا جامہ پہن سکتے ہوں۔ ہزری بکواس سے کیا حاصل اور سنسکرت تو ژندی سے بنی ہے اور وید وساتیر سے چرائے ہوئے ہیں اور اس کا ثبوت بھی ظاہر ہے کیونکہ ہند کے آریہ بہاشہ ژندی بزرگوں کی نسل سے ہیں۔ جو پہلے وسط ایشیا میں رہتے تھے۔ بعد میں کچھ تو ہند میں چلے آئے کچھ یوروپ کو چلے گئے۔ کچھ نزدیک ہی ایران میں مسکن گزین ہوئے۔ یہ ایسی بدیہی بات ہے کہ تمام محققین اس پر متفق ہیں اور جو پوسنے وید آریہ کی قدامت کا ڈھکوسلا آپ نے تراشا ہے۔ اگر بفرض محال ایسے مان بھی لیں تو بھی ژندیوں کی قدامت کے سلسلہ میں ہیچ ہے اور ان کی قدامت ان کی مذہبی کتابوں سے ثابت ہے۔ لیکن آریوں کے پاس اپنی گپ کی کوئی دلیل نہیں۔

(۴) یہ دعویٰ کہ قدیم ہندو غیر ملکوں میں جاکر تبلیغ دیا کرتے تھے۔ ایسا لغو ہے کہ اس پر بے اختیار ہنسی آتی ہے بھلا جن کی مذہبی کتابوں میں یہاں تک لکھا ہو کہ کوہ ہمالہ سے آگے دنیا ہی نہ ہو اور سمندر میں جہاز پر چڑھنے والا پاپی ہوتا ہے۔ ان کا غیر ملکوں میں جانا معلوم۔ اور ویدوں کو تو اپنے گھر میں بھی شائع ہونا نصیب نہیں ہوا نہیں برہمن اس طرح چھپاتے تھے جس طرح مداری اپنے جِنوں بھوتوں کو۔ اپنے سوا کسی اور کو وید پڑھنے نہیں دیتے تھے ان کی کتابوں میں یہاں تک لکھا ہے کہ لوگوں سے اگر کوئی شودر وید پڑھے تو اس کی زبان کاٹ ڈالنی چاہیئے اور اگر سُنے تو اس کے کانوں میں سیسہ پگھلوا کر ڈالدینا چاہیئے بھلا جہاں اپنے گھر میں ایسا بخل ہو وہاں غیروں سے نفرت کا کیا حال ہوگا اور کیا وہ احمق تھے۔ کہ وید مسلمانوں کو دکھا کر جگ ہنسائی کراتے۔ ہاں ایک بات آپ سے بھی رہ گئی ہے آپ کہنا تھا کہ سورۃ بقر تمام ویدوں سے لی گئی ہے۔ کیونکہ ویدوں سے گاؤ کشی ثابت ہے۔ قدیم ہندو گائے کی قربانی کرتے اور اس کا گوشت ہون میں ڈالتے تھے۔ بلکہ مردہ کے ساتھ گائے کا گوشت دفن کرتے تھے اور اسے اس کی نجات کا باعث سمجھتے تھے۔ اس لئے تو سوامی جی نے بھی گائے کی قربانی جائز ٹھہرائی تھی لیکن جب ہندو ناراض ہوئے تو اس سے منکر ہو گئے۔ تاہم نیل گائے کا مارنا اب تک ان کی کتابوں سے ثابت ہے۔ اُمید ہے کہ ماسٹر صاحب اپنے آئندہ لیکچروں میں اس بات پر بھی روشنی ڈالیں گے اور یوں سارے قرآن کو روانی طبع سے اپنا بنالیں گے۔

خاکسار اللہ دتا احمدی از حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

سعد اللہ لُدھیانوی نمبر ا

عجب شان کبریائی یاد آئی ہو جبکہ مخالفوں کی کل تحریرات کو ترتیب دیکر ایک ہی مقصد کے متعلق مختلف مضامین کو یکجائی طور پر دیکھا جاتا ہے۔ میری نظر کے سامنے اس وقت اس قسم اس کی بہت سی نظیریں ہیں کہ ہمارے متعلق ایک ہی مضمون پر مختلف مخالفوں نے قلم اُوٹھایا ہے۔ لیکن ان کی طرز استدلال میں زمین آسمان کا فرق ہے سب سے زیادہ حیرت انگیز یہ بات ہے کہ اپنے استدلال کے غلط ثابت ہونے پر ان میں سے کوئی بھی ایسا سعید نہیں دیکھا جس نے فائدہ اُوٹھایا ہو نمونہ کے طور پر ایک آیت قطع وتین ہے۔ اگر اس کی بابت مخالفوں کی مختلف تحریرات کو جمع کر کے مقابلہ کیا جاوے۔ تو عجیب اختلاف نظر آتا ہے۔

ایک گروہ وہ ہے جو اس بات پر زور دیتا ہے کہ اس کا مفہوم کسی زمانہ کے لئے صادق تھا اب نہیں رہا۔ چنانچہ اسی گروہ کے کسی مُلّان نے ایک رسالہ قطع وتین لکھکر یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ یہ آیت صرف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے صادق تھی۔ اب نعوذ باللہ فضول ہے۔ اسی گروہ میں سے دہلی کا ایک مُنہ زور ایڈیٹر اخبار بھی ہے۔ جس نے حضرت صاحب کی مخالفت میں اسی آیت سے اپنی صداقت کا استدلال کرنے کی مخالفت میں یہاں تک لکھدیا کہ یہ استدلال ہی درست نہیں۔ میں نے اس شخص کے لغویات کا جواب اسے مناسب موقع پر خاطر خواہ دیدیا ہے اس وجہ سے اس جگہ اعادہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے اس گروہ کے مقابلہ میں ایک دوسرا گروہ بھی ہے جس نے حضرت صاحب کی صداقت کی آزمائش کے لئے اس آیت کو ہی پیش کیا ہے لیکن افسوس ہے کہ ان میں سے کسی نے بھی اپنی اس استدلال کے باوجود کچھ فائدہ حاصل نہیں کیا۔ ان میں سے پہلا شخص مولوی محمد جعفر تھانیسری متوفی مولف تائید آسمانی تھا اور دوسرا سعد اللہ لُدھیانوی۔ اِن کے علاوہ اور بھی کئی مولوی اِس قسم کے خیالات کا اظہار کر چکے ہیں۔ لیکن اس وقت ہمیں صرف سعد اللہ کی نسبت بحث کرنی ہے۔ جس کی موت کی بابت بدر مورخہ ۱۰ جنوری میں احباب حالات پڑھ چکے ہیں اور جو اس بارہ میں قطع وتین حضرت صاحب کی صداقت کے لئے خود اپنی تصانیف میں پیش کر چکا ہے۔ چنانچہ شہاب ثاقب بر مسیح کاذب" مطبوعہ مطبع نرائن ری لُدھیانہ کے صفحہ ۲۴ پر وہ لکھتا ہے۔

اخذمیں وقطع وتین است بہر تو۔ بیرونقی سلسلہائے مزدوری۔ اکنون باصلاح شمامشش ابتلا است۔ اخسر شوی بحشر و بایں دار خاسری۔ اور پھر اس پر حاشیہ اس طرح سے نثر میں چڑھایا ہے" مرزا کے حق میں ہے۔ لوتقول علینا بعض الاقاویل الآیۃ۔ اور اس بیرونقی کی شکایت پردہ میں ہو بھی رہی ہے چنانچہ بعض مُرید کہتے ہیں یہ زمانہ ابتلا ہے بزرگوں پر آیا ہی کرتا ہے" پھر ایک اور شعر لکھتا ہے":

" توجہان جائیگا ذلت پائیگا اور ہوگا ابھی ہے انکار کیا"

غرض اس آیت سے استدلال کرنے میں اس شخص کا مسلک دوسروں سے علیحدہ تھا۔ لیکن عبرتناک امر یہ ہے کہ ضد و عناد نے اس کو ذرا موقع نہ دیا۔ کہ سوچتا اور سمجھتا۔ قبولیت و کامیابی کے ہزار ہا نشانات اُس نے دیکھے اور کچھ فائدہ نہ اُوٹھایا۔

اب نہایت ہی غور طلب یہ بات ہے کہ اس کی آرزو کیا تھی۔ جو وہ حسرت کے ساتھ اپنے دل میں لے گیا اور ولی اللہ کے مقابلہ کرنے کی وجہ سے نامراد مرا۔ چنانچہ اسے مذکورہ بالا رسالہ میں " مناجات بقاضی الحاجات" کی سرخی سے مفصلہ ذیل اشعار لکھے ہیں۔

جگر گوشہا دادی آبے نیاز۔ نہ لے چند ازانہا گرفتی تو باز
دل من بہ نعم البدل شاد کن۔ بلطف از غم و غصہ آزاد کن
زازواج و اولادم آذولمنن۔ بود ہر یکے قرۃ العین من

بفضلت بود حزب اہل تقی ۔ من نبدہ آں حزب را پیشوا
براہ تو از صدق پویاں بدند ۔ ہمہ باقی صالح من شوند
جگر پارہائے کہ رفتند پیش ۔ ز ہجورئے شان دلم ریش ریش الخ
اِن مذکورہ بالا الفاظ پر کچھ زیادہ لکھنے کی چنداں ضرورت نہین ہے ۔ اوس کی آرزو اور دلی جذبات کا اون سے پورا ہونا اندازہ ہو سکتا ہے ۔ یہ تحریر ۱۳۰۸ھ کی ہے اِس سے خیال کیا جاسکتا ہے کہ جس غم و اندوہ کا نقشہ اس نے اِن مناجات مین کھینچا ہے اِس کے بعد سولہ برس کی دراز مدت تک کس قدر مناجاتین کی ہون گی ۔ لیکن محض اس وجہ سے کہ خدا کے برگزیدہ رسول کی مخالفت اور عناد مین بھی اُوس نے کوئی دقیقہ اُٹھا نہیں رکھا ۔ سخت سے سخت اور ناپاک سے ناپاک الفاظ جو کوئی شخص استعمال کرسکتا ہے وہ اس ناخداترس نے حضرت علیہ السلام کی شان والا مین استعمال کئے ۔ "نظم حقانی مسمی بہ اسرار کادیانی" میں "اخنس تباہ کار اور خانہ خراب" جیسے الفاظ بھی استعمال کئے ۔ جس کا نتیجہ یہہ ہُوا کہ وہ خود تباہ کار اور خانہ خراب ثابت ہوا اور اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ کا فتوے اُس کے حق میں آلٰہی عدالت سے صادر ہوا ۔ جس سے باوجود مناجاتوں کے بھی وہ بچ نہ سکا اور اپنی تمام آرزون کو نامرادی کے ساتھہ دل ہی میں لیگیا ۔ میرا ارادہ ہے کہ اوس کی تمام تحریرات پر اسی طرح سے ریویو کرکے دکھلا دوں ۔ کیا عجب ہے کہ کوئی نیک باطن اس سے عبرت حاصل کرے اگر مجھے موقعہ ملا ۔ تو اس کے پورا کرنے کی انشاء اللہ تعالےٰ کوشش کروں گا ۔

عبدالعزیز احمدی ۔ دہلوی ۔ از گوجرانوالہ

وصیت ۱

بخدمت جناب سیکرٹری صاحب کارپرداز مصالح قبرستان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔

(۱) مین مسمّی عبدالعزیز ولد نبی بخش قوم ککے زئی سکنہ ایمن آباد تحصیل و ضلع گوجرانوالہ ۔ بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلا جبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۸ رجون ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہون اور لکھہ دیتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو ۔

(۲) مین اقرار کرتا ہون ۔ کہ مین حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہون اور اُن کا مُرید اور پیرو ہون ۔ مین اقرار کرتا ہون ۔ کہ مین نے رسالہ الوصیۃ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء شائع ہوا ہے ۔ تمام وکمال پڑھ لیا ہے ، مین اُن ہدایات کا جو اوس مین درج ہین پابند ہون اور ایسا ہی مین اون تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد اور شرائط کا بھی پابند رہون گا ۔ جو رسالہ الوصیۃ کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا اون کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئے یا آئندہ شائع ہون گے مین اون تمام کا ایسا ہی میرے ورثاء میرے مرنے کے بعد اون تمام ہدایات وضوابط وقواعد وشرائط مشتہرہ انجمن کے معاملہ وصیت ہذا مین پابند رہینگے ۔

(۴) اِس وقت سوائے تنخواہ سرکاری کے جو فی الحال مجھے مبلغ معہ ۱۲۷ روپیہ ماہوار ملتے ہین ۔ اور جایداد منقولہ یا غیر منقولہ میرے قبضہ مین نہین ہے اِس واسطے میں موجودگی آمدنی کا دسوان حصہ مبلغ ۱۲ روپیہ ماہ بماہ دیتا رہون گا

(۵) میں اقرار کرتا ہون کہ آج کی تاریخ کے بعد اگر مین کوئی اور جایداد پیدا کروں یا میرے مرنے کے بعد کوئی جایداد میری متروکہ ثابت ہو تو ایسی جایداد کے متعلق میری یہ وصیت ہے ، کہ میرے مرنے کے بعد اس کا دسوان حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کیا جاوے ۔ اور انجمن مذکورہ کا اختیار ہوگا کہ میرے مرنے کے بعد اِس جایداد کو میری بقیہ جایداد سے الگ کرے یا اس مین شامل رہنے دے وہ اس کو فروخت کرکے اس کی قیمت وصول کرے یا فروخت نہ کرے تو اس وصیت کردہ جایداد سے مفاد اٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے ۔ غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جایداد کی مالک متصوّر ہوگی ۔ میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی میری اس وصیت کردہ جایداد سے کوئی تعلق نہین اگر میری جایداد وصیت کردہ کی قیمت بڑھ جاوے تو اوس کی مالک بھی انجمن مذکور رہے ۔ مین ایسی جایداد کی انجمن مذکور کو اطلاع وقتاً فوقتاً دیتا رہون گا ۔

(۶) مین یہہ بھی وصیت کرتا ہون کہ میرے مرنے میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر مین قادیان مین فوت نہ ہون ۔ تو احمدی جماعت میری نعش ایک صندوق مین بند کرکے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکے ہین یا آئندہ شائع ہون گے دارالامان قادیان مین پہونچائی جاوے ۔ اور وہان مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے سپرد کی جاوے ۔

(۷) میری یہہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز وتکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہونچانے اور وہان دفن کرنے کے متعلق جسقدر خرچ اخراجات ہون اِن اخراجات کی متکفل میری یہہ وصیت کردہ جایداد جس کا ذکر مین نے فقرہ چہارم یا پنجم مین کیا ہے ۔ ہرگز نہین ان اخراجات کو مجلس مذکور کے حوالہ کردونگا جس کا اعلان مجلس مذکور کی طرف سے مین کرا دوں گا ۔ اور اگر اِن اخراجات کے لئے مین کوئی رقم اپنی زندگی مین الگ نہ کرسکا اور ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ اصلی اخراجات سے کم ہوئی ۔ تو میری دیگر متروکہ جایداد جس مین یہہ وصیت کردہ جایداد شامل نہوگی اِن اخراجات کی متکفل ہوگی ۔ اور میرے ورثاء ان اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ دار ہون گے ۔ جو میری روح کی نجات کا باعث ہون گے اور میرے پسماندگان ان اخراجات کو اہم اور ضروری جائز ضرورت شرعی سمجھین گے ۔

(۸) یہہ بھی اقرار کرتا ہون کہ مین نے یہہ وصیت صرف ابتغاء لوجہ اللہ کی ہے اور اگر حالات آیندہ کے ماتحت جن کا مجھے اس وقت علم نہین ۔ میری نعش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہوسکے ۔ تو اس صورت مین بھی میری یہہ وصیت جو میں نے اپنی جایداد کے متعلق کی ہے اور جس کا ذکر فقرہ نمبر ۴ و ۵ مین کیا گیا ہے درست اور قائم رہے گی ۔ لیکن یہہ ضروری ہوگا کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی مین پہونچانے کی کوشش کی جاوے اور جب تک مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اجازت نہ دے میری نعش اور کہین دفن نہ کیجاوے بلکہ امانت کے طور کسی اور جگہ دفن کی جاسکتی ہے ۔

یہہ کہ اگر حسب فقرہ ۸ میری نعش مقبرہ بہشتی مین دفن نہو سکے تو جو اخراجات متعلق انتقال نعش مین جمع کیا ہوگا یا میری جایداد متروکہ سے وصول ہوئے تھے اس کو بھی وصول کرنے اور خرچ کرنیکا اختیار میرے ورثاء کو نہوگا ۔ بلکہ مجلس کو ہوگا ۔

الراقم

موصی عبدالعزیز ایمن آبادی حال مقیم قادیان ضلع گورداسپور

مورخہ ۸ رجون ۱۹۰۶ء

گواہ شد

محمد سرور شاہ مدرس عربی مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان

۱۲ رجون ۱۹۰۶ء

گواہ شد

ضیاء اللہ مدرس مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان

۱۲ رجون ۱۹۰۶ء

وصیت نمبر ۱۰۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

منکہ محمد علی ولد حافظ فتح الدین قوم ارائین ساکن قادیان ضلع گورداسپور ایڈیٹر و مینیجر ریویو آف ریلیجنز و سکرٹری انجمن احمدیہ قادیان دارالامان

۱۔ مین بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلاجبر و اکراہ اپنی رضامندی اور خوشی سے حسب ذیل وصیت کرتا ہون اور لکھدیتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد اس پر عمل ہو۔

۲۔ مین نے رسالہ الوصیت کو جو حضرت مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۲۴ دسمبر سنہ ۱۹۰۵ء کو شائع کیا ہے اور ضمیمہ رسالہ مذکور جو حضرت صاحب ممدوح نے ۶ جنوری سنہ ۱۹۰۶ء کو رسالہ ریویو آف ریلیجنز مین شائع کیا ہے۔ تمام و کمال پڑھ لیا ہے۔ مین اقرار کرتا ہون کہ مین اللہ تعالیٰ پر اور اس کے برگزیدہ رسول حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اللہ تعالیٰ کی پاک کلام اور مقدس وحی قرآن پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہون اور ایسا ہی صدق دل سے یہہ ایمان رکھتا ہون کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدون کے مطابق اس زمانہ مین جو آخری زمانہ ہے دنیا کی اصلاح کے لئے مبعوث فرمایا ہے اور اون کے تمام دعاوی سچے اور منجانب اللہ ہین۔ اور مین خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہون کہ مین نے بچشم خود بہت سے ایسے نشانات حضرت مسیح موعود کے مشاہدہ کئے ہین۔ جو انسانی طاقت سے بہت بالاتر اور اللہ تعالیٰ کی ہستی پر اور اسلام کی صداقت پر دلائل قاطع ہین رب توفنی مسلما و الحقنی بالصالحین۔ مین یہہ بھی اقرار کرتا ہون کہ جہان تک میری طاقت اور سمجھ ہے۔ مین اون تمام ہدایات اور وصایا کا پابند رہون گا۔ وما توفیقی الا باللہ العظیم۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے رسالہ الوصیت یا اس کے ضمیمہ مین شائع ہو چکے ہین یا آئندہ شائع ہون گے یا آئندہ اون کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کیطرف سے شائع ہون گے یا شائع ہو چکے ہین نیز معاملہ وصیت ہذا مین میرے تمام ورثا بھی ان قواعد و ہدایات مذکورہ بالا کے پابند رہینگے۔

آج کی تاریخ جو ۶ رجب سنہ ۱۹۰۶ء ہے۔ مین یہہ وصیت کرتا ہون۔ کہ میرے مرنے کے بعد جسقدر جائیداد میری منقولہ یا غیر منقولہ ہو۔ جس کو صدر انجمن احمدیہ یا کوئی کمیٹی انجمن مذکور کے میرا متروکہ قرار دی۔ ایسے دو حصون پر تقسیم کیا جاوے یعنی ایک وہ جائیداد جو مین نے اس آمدنی سے پیدا کی ہے یا کرون۔ جو صدر انجمن احمدیہ یا سلسلہ عالیہ احمدیہ کے کسی مفوضہ کام کے عوض مین مجھے بطور حق الخدمت اس سلسلہ یا انجمن مذکور یا اوس کی کسی شاخ یا کمیٹی کی طرف سے حاصل ہوئی ہے۔ پس ایسی کل جائیداد کو میری ذاتی جائیداد تصور نکیا جائے بلکہ اسے سلسلہ احمدیہ یا صدر انجمن احمدیہ کی جائیداد ہی سمجھا جائے اسمین میرے کسی وارث کا کوئی حق نہوگا۔ ہان اگر میری دوسری قسم کی جائیداد سے جس کا ذکر مین آگے کرتا ہون میرا کوئی قرضہ ادا نہو سکے۔ یا تجہیز یا تکفین کے اخراجات ادا نہو سکین یا میری دوسری قسم کی کوئی جائیداد مطلق ثابت نہو تو ایسا قرضہ اور اخراجات مذکورہ بالا میری اس جائیداد قسم اول سے ہی ادا کئے جاوین۔ دوسری قسم جائیداد کی وہ ہوگی۔ جو مجھے کسی اور طرح سے حاصل ہو۔ یا مین نے کسی اور طرح سے پیدا کی ہو۔ اس جائیداد میں سے اول اگر کوئی قرضہ میرے ذمہ ثابت ہو تو وہ ادا کیا جاوے۔ اور ایسا ہی میری تجہیز و تکفین کے اخراجات ادا کئے جاوین۔ اس کے بعد جو کچھ رہے اس مین سے ایک تہائی انجمن صدر احمدیہ کو دیا جاوے۔ اور دو تہائی حسب حصص شرعی میرے ورثا مین تقسیم کی جاوے۔ اس کل جائیداد کے متعلق جو اول یا قسم ثانی سے صدر انجمن احمدیہ کو میری متروکہ مین سے حسب وصیت ہذا ملے انجمن مذکور کو کامل اختیار ہوگا کہ جسطرح چاہے اس کو تصرف مین لاوے نیز اس وصیت کے مطابق عمل کرنے کے لئے بھی مین صدر انجمن احمدیہ کو ہی اختیار دیتا ہون یعنی انجمن مذکور ہی اس امر کا فیصلہ کریگی کہ کونسی جائیداد میری کس قسم کی ہے۔ اور اس مین اس کی رائے قطعی ہوگی۔ نہ میرے کسی وارث کی۔ اور ایسا ہی تقسیم حصص بھی انجمن ہی کریگی۔ ہان انجمن ہذا کو اختیار ہوگا کہ اپنی طرف سے ان امور کے تصفیہ کیلئے ایک یا زیادہ اشخاص کو یا کسی کمیٹی کو مقرر کردے اور ایسا ہی میری تجہیز اور تکفین کا انتظام بھی صدر انجمن احمدیہ ہی کریگی اور جہان چاہے دفن کرے اس کا اثر وصیت ہذا کے کسی حصہ پر نہ ہوگا۔ فقط مورخہ ۶ رجب سنہ ۱۹۰۶ء

العبد محمد علی بقلم خود

گواہ شد۔ محمد صادق عفی اللہ عنہ قادیان۔

گواہ شد۔ خاکسار یعقوب علی ایڈیٹر الحکم بقلم خود ۶ رجب سنہ ۱۹۰۶ء

وصیت نمبر ۱۰۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

منکہ شیخ رحمت اللہ ولد شیخ عبدالکریم صاحب قوم شیخ قانونگوئی ساکن گجرات حال لاہور۔ شملہ کا ہون۔ بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلاجبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج تاریخ ۲۔ اپریل سنہ ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہون اور لکھدیتا ہون تاکہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ مین حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح الزمان مہدی دوران کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہون اور مرید اور پیرو ہون۔ مین رسالہ الوصیۃ جو حضرت مرزا صاحب ممدوح کی جانب سے ۲۴ دسمبر سنہ ۱۹۰۵ء کو شائع ہوا ہے پڑھ لیا ہے۔ مین اون تمام ہدایات و ضوابط اور قواعد کا پابند رہون گا جو رسالہ الوصیۃ کے بعد حضرت مسیح الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کیطرف سے یا اونکی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کیطرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض مذکور کے متعلق شائع ہوئے ہین یا آئندہ شائع ہون گے مین ان تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایا و ضوابط و قواعد و شرائط مشتہرہ انجمن مذکور کے معاملہ وصیت ہذا مین پابند رہینگے۔ میری جائیداد انگلش ویرہوس اسپتال لاہور و شملہ مین ہے اور اراضی جو اسپتال وہال روڈ لاہور پر شیخ محبوب علی مالک ہالی ہوس سے مشترک ہے اور جس کا مین بلاشراکت غیری واحد مالک ہون نیز وہ خود پیدا کردہ ہے۔ مین آج کی تاریخ اس جائیداد کے سوم حصہ کے متعلق یہہ وصیت کرتا ہون کہ میری جائیداد مذکورۃ الصدر جو اس وقت ڈیڑھ لاکھہ روپیہ کی قیمت کی ہے میرے مرنے کے بعد اس جائیداد کو صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کیجاوے انجمن مذکور کا اختیار ہوگا کہ میرے مرنے کے بعد اس جائیداد کو میری بقیہ جائیداد سے الگ کرے یا اوس مین شامل رہنے دے۔ یا وہ اوس کو فروخت کرکے اس کی قیمت وصول کرے یا فروخت نہ کرے اور وصیت کردہ جائیداد سے فائدہ اوٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائیداد کی مالک متصور ہوگی۔ میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی ہو۔ میری اس وصیت کردہ جائیداد سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔ میری وصیت کردہ جائیداد کی اگر قیمت آئندہ بڑھ جاوے تو اوس کی مالک بھی انجمن مذکور ہی ہوگی۔ مین یہہ بھی وصیت کرتا ہون کہ اگر آج کی تاریخ سے تا انتقال مین کوئی اور جائیداد پیدا کرون۔ تو ایسی ہر جائیداد پیدا کردہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے جو اوپر بیان کی گئی ہے۔

مین وصیت کرتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر مین قادیان مین انتقال نہ کرون تو بپابندی قواعد انجمن احمدیہ قادیان میری نعش دارالامان مین پہونچا کر مجلس کارپردازان مصالح قبرستان کے سپرد کی جاوے۔

العبد ۔ رحمت اللہ بقلم خود

گواہ شد ۔ نور الدین قادیان ضلع گورداسپور

گواہ شد ۔ محمد علی قادیان ضلع گورداسپور

رسید زر

۱۳ جنوری ۱۹۰۷ء ۲۹۳ محمد سلطان صاحب عا
۱۳ 〃 〃 ۲۲۷ علاؤالدین صاحب ے
۱۳ 〃 〃 ۱۳۵۴ غلام قادر صاحب ے
۱۳ 〃 〃 ۱۱۳۲ غلام رسول صاحب ے
۱۳ 〃 〃 ۱۴۵۵ مرزا عبدالرحمٰن صاحب ے
۱۳ 〃 〃 ۲۵۰ سرفراز حسین صاحب ے
۱۳ 〃 〃 ۲۲۷ محمد احسن صاحب ے
۱۳ 〃 〃 ۱۵۵ عنایت اللہ صاحب عہ
۱۳ 〃 〃 ۱۴۵۲ امام الدین صاحب ے
۱۳ 〃 〃 ۱۲۵ محمد علی خان صاحب ے
۱۳ 〃 〃 ۱۴۵۶ حاجی محمد صاحب ے
۱۳ 〃 〃 ۱۲۵۵ علیم الدین صاحب ے
۱۳ 〃 〃 ۱۱۱ عطاء الٰہی صاحب ے
۱۳ 〃 〃 ۹۲۲ محمد حسین خان صاحب ے
۱۵ 〃 〃 ۲۲۸ حکیم نصیر الدین صاحب ے
۱۵ 〃 〃 سید کاظم علی صاحب عہ
۱۵ 〃 〃 ۱۲۵ محمد طالب علم عا
۱۶ 〃 〃 ۳۴۲ شیخ مہندی صاحب ے
۱۶ 〃 〃 ۱۴۹ محمد سرفراز خان صاحب ے
۱۶ 〃 〃 ۱۱۸ فضل الٰہی صاحب عا
۱۶ 〃 〃 ۱۴۶۰ حکیم ناظم حسین صاحب ے
۱۷ 〃 〃 ۱۴۷۱ جہانگیر خان صاحب ے
۱۷ 〃 〃 ۱۴۷ کرم الٰہی صاحب ے
۱۷ 〃 〃 ۱۳۵۸ محمد سلیمان صاحب عہ
۱۷ 〃 〃 ۲۹۲ مفتی فیروز علی صاحب ے
۱۷ 〃 〃 ۱۴۹۹ پیر محمد صاحب عا
۱۸ 〃 〃 ۷۴۶ مولوی بوٹے خان صاحب عا
۱۸ 〃 〃 ۹۲ فخر الدین صاحب ے
۱۸ 〃 〃 ۱۴۶۶ سید ارادت حسین صاحب ے
۱۸ 〃 〃 ۱۴۶۷ غلام محمد صاحب عہ
۱۸ 〃 〃 ۲۵۷ عنایت اللہ صاحب عہ
۱۸ 〃 〃 ۱۳۷۵ محمد الدین صاحب عا
۱۸ 〃 〃 ۱۴۷۴ رحیم بخش صاحب عا
۱۸ 〃 〃 ۱۴۶۸ راجہ شیر محمد صاحب ے
۱۹ 〃 〃 ۱۴۷۲ قادر بخش صاحب عا

۱۹ جنوری ۱۹۰۷ء ۱۴۰۰ کرم الٰہی صاحب ے
۱۹ 〃 〃 ۵۵۷ محمد منظور الٰہی صاحب ے
۱۹ 〃 〃 ۱۳۱۷ عبدالکریم صاحب ے
۱۹ 〃 〃 ۱۵۵۷ محمد عمر خان صاحب ے
۱۹ 〃 〃 ۱۴۰۴ ابو نظام الدین صاحب ے
۱۹ 〃 〃 ۱۴۷۷ مراد بخش صاحب ے
۲۱ 〃 〃 ۱۴۶۲ بدر الدین صاحب عا
۲۱ 〃 〃 ۱۴۵۸ بابو نبی بخش صاحب ے
۲۲ 〃 〃 ۹۸ حاکم علی صاحب ے
۲۲ 〃 〃 ۷۹۶ کلن خان صاحب ے
۲۲ 〃 〃 ۲۱۹ محمد بن فضل صاحب ے
۲۲ 〃 〃 ۴۷۶ طہماسپ بیگ صاحب عا
۲۲ 〃 〃 ۱۳۹۸ محمد یوسف صاحب ے
۲۲ 〃 〃 ۱۴۷۷ فیاض الدین صاحب ے
۲۲ 〃 〃 ۷۹۲ فضل دین صاحب ے
۲۲ 〃 〃 ۵۸۶ محمد دین صاحب ے
۲۲ 〃 〃 ۶۹ الٰہی بخش صاحب ے
۲۲ 〃 〃 ۱۳۹۶ محمد حسین صاحب ے
۲۲ 〃 〃 ۹۸۵ ہدایت اللہ صاحب ے
۲۲ 〃 〃 ۷۴۷ محمد بخش صاحب ے
۲۲ 〃 〃 ۱۰۰ عمر بخش صاحب عا
۲۲ 〃 〃 ۲۷۶ ملک مولا بخش صاحب ے
۲۲ 〃 〃 ۸۲۳ نور الدین صاحب عہ
۲۲ 〃 〃 ۹۵۴ عبدالرشید خان صاحب ے
۲۲ 〃 〃 ۸۴۴ نور احمد صاحب عہ
۲۲ 〃 〃 ۹۶۲ سید عبدالرحمان صاحب عہ
۲۲ 〃 〃 ۹۷۱ احمد علی صاحب عا
۲۲ 〃 〃 ۸۲۲ عبدالرحمٰن صاحب ے
۲۲ 〃 〃 ۹۴۴ نور الدین صاحب ے
۲۲ 〃 〃 ۸۵۷ بہادر علی صاحب ے
۲۲ 〃 〃 ۷۷ شاہ الدین صاحب ے
۲۲ 〃 〃 ۱۸۰ علی بخش صاحب عا
۲۲ 〃 〃 ۱۴۰۹ نادر علی شاہ صاحب ے
۲۲ 〃 〃 ۹۱۲ خدا بخش صاحب ے
۲۳ 〃 〃 ۳۵۲ سردار محمد عجب خان صاحب ے
۲۳ 〃 〃 ۴۵۲ عطا محمد صاحب عہ
۲۳ 〃 〃 ۵۳۵ وڈھے خان صاحب عہ

۲۳ جنوری ۱۹۰۷ء ۱۴۲۷ محمد حسین صاحب ے
۲۳ 〃 〃 ۷۶۵ محمد مقبول صاحب ے
۲۳ 〃 〃 ۸۱۴ محبوب عالم صاحب ے
۲۳ 〃 〃 ۱۳۰۲ نذر علی صاحب ے
۲۳ 〃 〃 ۱۱۱۵ ظفر حسین صاحب ے
۲۳ 〃 〃 ۷۶۹ عبدالواحد خان صاحب ے
۲۳ 〃 〃 ۱۴۵۰ عبداللہ صاحب ے
۲۳ 〃 〃 ۸۰۵ محمد حسین صاحب ے
۲۳ 〃 〃 ۳۲۰ سید محمد حسین شاہ صاحب ے
۲۳ 〃 〃 ۱۱۱ حکیم خادم علی صاحب ے
۲۳ 〃 〃 ۳۴ حافظ محمد صاحب للعہ
۲۳ 〃 〃 ۱۵۵ میر اکبر صاحب ے
۲۳ 〃 〃 ۷۴۴ فضل کریم صاحب ے
۲۳ 〃 〃 ۲۶ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب ے
۲۳ 〃 〃 ۲۵ سردار احمد صاحب ے
۲۳ 〃 〃 ۱۴۱۸ محمد دین صاحب ے
۲۳ 〃 〃 ۱۴۵۹ سردار خلیل شاہ صاحب ے
۲۴ 〃 〃 ۱۴۹۴ مولوی محمد علی صاحب ے
۲۴ 〃 〃 ۸۰۲ گلاب خان صاحب ے
۲۴ 〃 〃 ۸۵۸ ملک محمد صاحب ے
۲۴ 〃 〃 ۱۴۳ گلاب خان صاحب ے
۲۴ 〃 〃 ۵۹۷ خدا بخش صاحب ے
۲۴ 〃 〃 ۵۹۱ سید اسد اللہ شاہ صاحب ے
۲۴ 〃 〃 ۱۴۰۰ مولوی فضل حق صاحب ے
۲۵ 〃 〃 ۸۲۵ فرمان علی صاحب ے
۲۵ 〃 〃 ۷۷۵ عبدالعزیز صاحب ے
۲۵ 〃 〃 ۵۴۹ مولا بخش صاحب ے
۲۵ 〃 〃 ۲۲۵ عبدالکریم صاحب ے
۲۵ 〃 〃 عبدالعزیز صاحب بابت غلام محمد صاحب ے
۲۵ 〃 〃 ۱۴۷۷ محمد عبدالواحد صاحب ے
۲۵ 〃 〃 ۵۱۰ محمد دین صاحب ے
۲۵ 〃 〃 ۱۸۱۴ ابو نظام الدین صاحب ے
۲۵ 〃 〃 ۶۸۶ چودھری نظام الدین صاحب ے
۲۵ 〃 〃 ۵۹۳ عبدالرحمان صاحب ے
۲۵ 〃 〃 ۵۶ شیخ نیاز احمد صاحب ے
۲۵ 〃 〃 ۵۱۹ صالح محمد صاحب ے
۲۵ 〃 〃 ۶۸۰ غلام حسن صاحب ے

۲۵ جنوری ۱۹۰۷ء ۷۸۵ فتح محمد خان صاحب ے
۲۵ 〃 〃 ۱۰ غلام احمد صاحب ے
۲۵ 〃 〃 ۹۶۶ غلام رسول صاحب ے
۲۸ 〃 〃 ۹۷۲ محمد شفیع صاحب ے
۲۸ 〃 〃 ۱۴۷۸ محمد یحییٰ محمد یعقوب صاحب ے
۲۸ 〃 〃 ۸۶۴ مہر علی صاحب ے
۲۸ 〃 〃 ۹۰۳ عبدالعظیم صاحب ے
۲۸ 〃 〃 ۱۴۸۳ احمد شیر خان صاحب ے
۲۸ 〃 〃 ۱۰۱۰ امیر محمد صاحب ے
۲۸ 〃 〃 ۸۵۴ مولوی جان محمد صاحب ے
۲۸ 〃 〃 ۱۴۶۰ مراد علی صاحب عا
۲۸ 〃 〃 ۸۶۷ عبدالحق صاحب عا
۲۸ 〃 〃 ۹۴۵ عمر الدین صاحب ے
۲۸ 〃 〃 ۲۷۷ فضل الٰہی صاحب ے
۲۸ 〃 〃 ۹۷۷ برکت علی صاحب ے
۲۸ 〃 〃 ۱۴۸۶ فیض علی صاحب ے
۲۸ 〃 〃 ۷۲۸ مہر الدین عمر الدین صاحب ے
۲۸ 〃 〃 ۵۷۱ سردار محمد ایوب صاحب ے
۲۸ 〃 〃 ۷۶۹ ولی محمد صاحب ے
۲۸ 〃 〃 ۹۵۷ محمد اشتاق صاحب ے
۲۸ 〃 〃 ۴۸۲ رسول بخش صاحب ے
۲۸ 〃 〃 ۸۸۶ ڈاکٹر علم الدین صاحب ے
۲۸ 〃 〃 ۵۲۳ چودھری حسین بخش صاحب ے
۲۸ 〃 〃 ۴۳۱ محمد جعفر خان صاحب ے
۲۸ 〃 〃 ۱۲۶۳ چراغ الدین صاحب ے
۲۸ 〃 〃 ۲۹۸ ماسٹر شیر محمد صاحب ے
۲۹ 〃 〃 ۶۵۸ شیخ مولا بخش صاحب ے
۲۹ 〃 〃 ۲۵۱ غلام حیدر صاحب عا
۲۹ 〃 〃 ۴۴۶ میاں اعظم صاحب ے
۲۹ 〃 〃 ۵۲۶ چودھری ملا صاحب ے
۲۹ 〃 〃 ۹۴۹ غلام محمد صاحب ے
۲۹ 〃 〃 ۵۸۳ سید علیم الدین صاحب ے
۲۹ 〃 〃 ۶۱۵ عبدالخالق صاحب ے
۲۹ 〃 〃 ۱۰۳۵ محمد فاضل صاحب ے
۲۹ 〃 〃 ۷۰۸ نور الحسن صاحب ے
۲۹ 〃 〃 ۸۰۰ سید عبدالرحیم صاحب ے
۲۹ 〃 〃 ۷۶۷ حافظ عبدالکریم صاحب ے

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر بک ڈپو قادیان ضلع گورداسپور سے طلب فرماؤ

تمام احمدی بھائیون کی خاص توجہ کے قابل ۔ یہہ موقعہ پھر شاید ہی ملے

نام کتاب مصنف	مضمون کتاب	قیمت
براہین احمدیہ حضرت مسیح موعود کی پہلی کتب تصنیف بے مثل	یہہ وہ لاجواب کتاب ہے جس سے تمام مذاہب باطلہ پر اتمام حجۃ کردی اس کے دلایل توڑنے پر دس ہزار روپیہ انعام مقرر ہے احمدی غیر احمدی سب کے لئے مفید ۔ چونکہ اس مین جو پیشگوئیان ہین وہ اب پوری ہو رہی ہین ۔ اس لئے ہر احمدی کے پاس اس کا ایک نسخہ ہونا چاہیئے ۔ نفیس کاغذ پر خوشخط چھاپی گئی ہے یہہ وہی کتاب ہے جو پہلے پچیس؍ سے ملتی اور پھر ملتی ہی نہ تہی اب بصرف زر کثیر چھپوائی گئی ہے افسوس ہے اگر ہر احمدی بہائی کے پاس اس کی ایک ایک جلد نہ ہو ۔ صرف آپ کیخاطر قیمت مین تخفیف ہے ۔	مجلد [illegible] غیر مجلد ۸؍ جلد کی ۱۲؍ زیادہ
درثمین ״ ״ ״	حضرت اقدس کی آج تک کی نظمین اس مندرج ہین اور ایسے طریق سے چھاپی گئی ہے کہ آیندہ جو نظمین ہون وہ بھی اس کے ساتھ شامل ہو سکین گی ۔ اس کے دوسو صفحے ہین ۔ یہ رعایت ہمیشہ کے لئے نہین ہے اب موقعہ ہے ۔	[illegible]
لغات القرآن ہر دو حصہ	ایک کالم مین عربی اور ایک کالم مین اردو ۔ تصنیف سید عبدالحی عرب کی ۔ پسندیدہ حضرت اقدس	۸؍
بامحاورہ کا مسلمان ہونا عیسائی مذہب اور اس کی حقیقت	یہہ دونوں کتابین نئی اور قابل دید ہین ۔ اور مخالفین پر حجت ۔ ضرور منگائیے	۱۰؍ ۱۰؍
الاستخلاف ۔ مصنفہ اکمل آف گولیکے	مولوی عبدالکریم رضی اللہ عنہ کی طرز پر قرآنی آیات سے شیعہ کے تمام اعتراضات کا جوابدیا ہے نہایت مدلل	۳؍
نورالدین ۔ از علامۂ دوران حکیم الامۃ مولوی نورالدین صاحب	دہرم پال کی ترک اسلام کا جواب ۔ بڑی لمبی چوڑی بحث کی ہے	۸؍
اسلام اور اس ملک کے دوسرے مذاہب ۔ مصنفہ حضرت اقدس	حضور کا لاہور والا لیکچر ۔ جس مین دوسرے مذاہب کا رد اور اپنی حقانیت کا ثبوت ایک لطیف پیرایہ مین ہے ضرور خریدئے	۲؍
الوصیۃ ״ ״ ״	حضرت صاحب نے وصیت مین اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدون کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتین کی ہین ہر احمدی بہائی پر لازم ہے کہ اس کی ایک ایک جلد اپنے پاس رکھے اور اس کی ہدایات پر کاربند ہو ۔	۲؍
جنگ مقدس ״ ״ ״	حضرت مسیح موعود و عبداللہ آتہم کا مباحثہ اس مین ہے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے قابل دید کتاب ہے ۔	۸؍

آنکھون کے بیمارون کو مژدہ

میان ڈاکٹر عبداللہ ساکن راہون ضلع جالندھر جنھون نے لنڈن آسٹریلیا افریقہ مین آنکھون کے علاج سے بہت شہرت حاصل کی ہے اور ان کے پاس بہت کثرت سے سارٹیفکیٹ بھی موجود ہین انگریزی اور یونانی دو طرح سے آنکھ بناتے ہین ہماری جماعت کے مخلص ہین مین اُمید کرتا ہون کہ لوگون کو اُن سے فائدہ پہونچے ۔ نورالدین

الخطبۃ
ضرورت نکاح

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلے علی رسولہ الکریم ۔ ۱ میرے ایک عزیز نوجوان دوست سید معقول روزگار سرکاری ملازم ہین جن کے حالات سے مجھے ذاتی واقفیت ہے کہ وہ ایک نیک اور ہوشیار آدمی ہین ۔ شرعی ضرورت کے سبب دوسرے نکاح کے خواہان ہین چونکہ مجھے خود ان کے ساتھ محبت کا تعلق ہے ۔ اسواسطے مین بخوشی ان کی سفارش کرتا ہون اور امید کرتا ہون کہ جو احباب اس تعلق کو پسند فرماوین گے وہ خوش ہون گے ۔ معاملہ کو بابرکت بنانے کے واسطے حضرت اقدس سے پہلے دعا کرائی جاویگی اور پھر فیصلہ ہوگا ۔ خط وکتابت میرے نام ہو ۔ ایڈیٹر ۲ میرے ایک دوست مولوی غلام رسول صاحب ۲۵ سالہ جوان ۔ صالح ۔ خوش رو اور خوشخو عالم احمدی ہین آپ نے میرے ساتھ مطول تک تعلیم پائی ہے اور دینیات سے اچھے باخبر ہین اور آپ کی دنیاوی حیثیت بھی اچھی رئیسانہ ہے ۔ قوم ومینس ہے اور قریشیون سے آپ کی رشتہ داریان ہوتی رہین آپ نکاح کے خواہش مند ہین جو صاحب اس تعلق کو پسند فرماوین وہ مجھ سے خط وکتابت فرماوین ۔ پرائیویٹ طور پر بھی ہر طرح اپنا اطمینان کر سکتے ہین اس سے پہلے کوئی بیوی نہین ۔ بڑا ہی مبارک ہوگا ۔ وہ خاندان جو اس سلسلۂ اخوۃ مین پیشقدمی کریگا انشاءاللہ

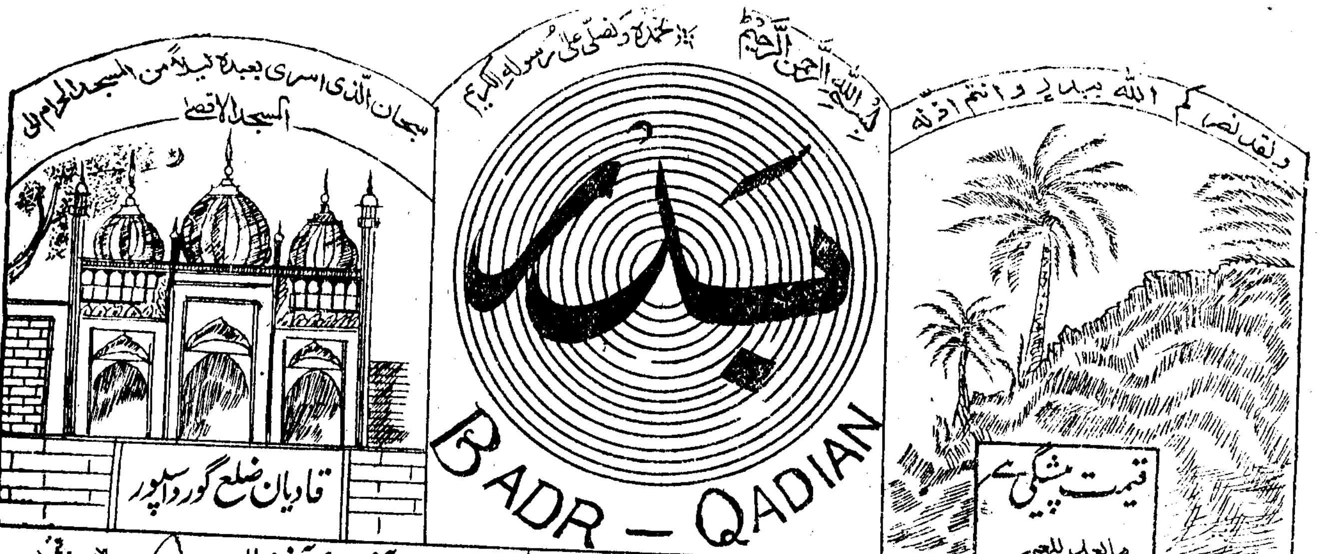
نیازمند اکمل آف گولیکے ضلع گوجرات پنجاب

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبرین دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ اخبار اخبار ہی ہے ۔ دلچسپ اور مقبول خلائق ۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھین ۔ منیجر

اطلاع

براہین احمدیہ اور درثمین کی رعایتی قیمت کا وقت ۱۴ جنوری ۱۹۱۰ء کو ختم ہو چکا ہے اور براہین احمدیہ اب اصلی قیمت مبلغ صرف [illegible] فی نسخہ پر فروخت ہوگی اور قیمت جلد ۲؍ الگ لیکن خریدار دو نسخہ اکٹھے ایک روپیہ رعایت ہوگی ۔



ای جہان منتظر خوش باش کا مد و لستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

جلد (۶) | ۷۔ محرم الحرام ۱۳۲۵ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۱ فروری سنہ ۷ | نمبر (۸)

گر نمی گویم بانو گرانی چہاد ر قادیان بینی | بروز جمعرات ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

دس شرائط بیعت

اول۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اسوقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور و ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا۔ اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت، عسر اور یسر، نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہرحالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑہائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوۃ کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزۃ اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفی ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما از و یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد
ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
معجزات انبیاء سابقین
منکر آن مورد لعن خداست
معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکار کند از اشقیاءست
یک قدم دوری ازان عالی جناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

اوقات نماز

نمازوں کے اوقات مختلف شہروں میں مختلف ہو جاتے ہیں اس واسطے ان کا اخبار میں درج کرنا مفید ثابت نہیں ہوا۔ ان نمازوں کے اوقات نکالنے کیواسطے عام قاعدہ اخبار کے صفحہ اول پر لکھا جاتا ہے ہر جگہ کے مسلمانوں کو چاہیئے کہ اپنے اپنے شہر کے اوقات خود ایک دفعہ محنت کرکے اس کے مطابق درست کریں اور پھر اس پر ہمیشہ عمل کرتے رہیں کسی شہر کا صحیح وقت اس شہر میں دہوپ گھڑی کے ذریعہ سے درست معلوم ہو سکتا ہے۔

نماز ظہر کا اول وقت ۱۲ بجے سے شروع ہوتا ہے نماز عصر۔ دہوپ گھڑی میں ۱۲ بجے جتنا سایہ کسی چیز کا ہو جب اس پر خود اس کی لمبائی کے برابر بڑہ جاوے۔ تو وقت ابتدائے عصر ہے دہوپ کے بالکل زرد ہونے تک۔ یہ بھی یاد رہے کہ گھڑیاں ریلوے ٹائم پر رکھی جاتی ہیں اور وہ وقت مقامی نہیں ہوتا نماز مغرب سورج کے غروب ہونے کے بعد۔ نماز عشا

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ۔ ۳ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تہا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکہونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں۔

کاتبہ عاجز محمد حسین احمدی

جلد (۶) مورخہ ۷ محرم سنہ ۱۳۲۵ھ ۲۱ - فروری سنہ ۱۹۰۷ء نمبر (۸)

شعر و سخن

گناہ گارون کے دردِ دل کی بس ایک قرآن ہی دوا ہے
یہی ہے خضر رہِ طریقت یہی ہے ساغر جو حق نما ہے
ہراک مخالف کے زور وطاقت کو توڑنے کا یہی ہے حربہ
یہی ہے تلوار جس سے ہرایک دشمنِ دین کا نپتا ہے
تمام دنیا مین تھا اندھیرا کیا تھا ظلمت نے اپنا بسیرا
ہوا ہے جس سے جہان روشن وہ معرفت کا یہی دیا ہے
نگاہ جن کی زمین پر تھی نہ آسمان کی جنہین خبر تھی
خدا سے اون کو بھی جا ملایا دکھائی ایسی رہ ہدا ہے
بھٹکتے پھرتے ہین راہ سے جو انہین پھر سے یار سے ملاتا
جو ان کو گرنہ نظر رہ ہے تو پیر گیوا سطے عصا ہے
مصیبتون سے نکالتا ہے۔ بلاؤن کو سر سے ٹالتا ہے
گلے کا تعویذ اسے بناؤ یہین یہی حکم مصطفےٰ ہے
یہ علم روحانی کا ہے دریا لگائے اس مین جو ایک غوطہ
تو اوس کی نظرون مین ساری دنیا فریب ہے جھوٹ ہے دغا ہے
مگر مسلمانون پہ ہے حیرت جنھون نے پائی ہے ایسی نعمت
دلون پہ چھائی ہے پھر بھی غفلت نہ یاد عقبیٰ ہے نہ خدا ہے
نہین ہے کچھ دین سے کام اون کا یونہی مسلمان ہے نام انکا
ہے سخت گندہ کلام ان کا ہرایک کام ان کا فتنہ زا ہے
زمین سے جھگڑا افلاک سے قضیہ یہان ہے شورا و روہان شرابا
نہین ہے ایک دم بھی چین آتا خبر نہین انکو کیا ہوا ہے
یون چلتے ہین یہ اکڑ اکڑ کر کہ گویا ان کے ہین بحر اور بر
پڑے ہین ایسے سمجھ پہ پتھر کہ شرم ہے کچھ نہ کچھ حیا ہے
لڑین گے آپس مین بھائی باہم نہ ہوگا کوئی کسی کا ہمدم
ہمارا پیارا رسول اکرم یہ بات پہلے سے کہہ گیا ہے
نہ دل مین خوف خدا رہیگا۔ نہ دین کا کوئی نام لیگا
فلک پہ ایمان جا چڑھیگا یہی ازل سے لکھا ہوا ہے
مگر خدائے رحیم و رحمان۔ جو اپنے بندون کا ہے نگہبان
جو ہے شہ جن اور انسان۔ جو سنتا ہے اور دیکھتا ہے
کریگا قدرت سے اپنی پیدا۔ وہ شخص جس کا کیا ہے وعدہ
مسیح دوران مثیل عیسےٰ۔ جو میری امت کا رہنما ہے
سو وہ ساری باتین ہوئی ہین پوری نہین کوئی بھی رہی ادھوری
دلون مین اب بھی رہے جو دوری۔ قیاس مین اپنا قصور کیا ہے
پڑا عجب شور جا بجا ہے جو ہے وہ دنیا پہ ہی فدا ہے
نہ دل مین خوف خدا رہا ہے نہ آنکھ مین باقی کچھ حیا ہے
مسیح دوران مثیل عیسےٰ۔ بجا ہے دنیا مین جس کا ڈنکا
خدا سے ہے پاکے حکم آیا۔ ملا اسے منصب ہدا ہے
ہے چاند و سورج نے دی گواہی۔ پڑی ہے طاعون کی تباہی
بچائے ایسے سے پھر خدا ہی۔ جو اب بھی انکار کر رہا ہے
وہ مطلع آبدار لکھون کہ جس سے حساد کا ہو دل خون
حروف کی جا گہر پروؤن۔ کہ مجھ کو کرنا یہی روا ہے
مسیح دنیا کا رہنما ہے غلامِ احمد ہے مصطفےٰ ہے
بروز اقطاب و انبیاء ہے۔ غرضکہ وہ نائب خدا ہے
جہان سے ایمان اٹھ گیا تھا۔ فریب و مکاری کا تھا چرچا
فساد نے تھا جمایا ڈیرا۔ وہ نقشہ اس نے الٹ دیا ہے
اسی کے دم سے موا ہے آتھم۔ اسی نے لیکھو کیا ہے بیدم
اسی کا دنیا مین آج چرچا ہے ہما کے بازو پر اڑ رہا ہے
اسی کی تلوار خون چکان نے۔ کیا قصوری کو ٹکڑے ٹکڑے
یہ زلزلہ بار بار آکے۔ اسی کی تصدیق کر رہا ہے
جمایا طاعون نے ایسا ڈیرا۔ ستون اس کا نہ پھر اکھیڑا
دیا ہے خلقت کو وہ تریڑا کہ اپنی جان سے ہوئی خفا ہے
مقابلہ مین جو تیرے آیا۔ نہ خالی بچکر کبھی بھی لوٹا
عروج یہ دیکھ کر مسیحا۔ جو تیرا حاسد ہے جل رہا ہے
خدا نے لاکھون نشان دکھائے۔ نہ پھر بھی ایمان لوگ لائے
عذاب کے منتظر ہین ہائے۔ نہین جو بدبختی تو یہ کیا ہے
صبا[1] تو اک دن وہان گزر ہو۔ تو اتنا پیغام میرا دیجو
اگرچہ تکلیف ہوگی تجھ کو۔ پہ کام یہ بھی ثواب کا ہے
کہ اے مثیل مسیح و عیسیٰ۔ ہون سخت محتاج مین دعا کا
خدا نزی ہے قبول کرنا۔ کہ تو اس امت کا ناخدا ہے
خدا سے میری یہ شفاعت۔ کہ علم و نور و ہدا کی دولت
کرم سے اپنے کرے عنایت۔ مجھے مری اتنی التجا ہے
رہ خدا مین یہ جان فدا ہو۔ دل عشق احمد مین مبتلا ہو
اسی پہ ہی میرا خاتمہ ہو۔ یہی میرے دل کا مدعا ہے
نہین ہے محمود فکر اس کا۔ کہ یہ اثر کس قدر کرے گا
سخن کہ جو دل سے ہے نکلتا[2] وہ دل پہ ہی جا کے بیٹھتا ہے

[1] صبا بمعنے جذب دل [2] ترجمہ سخن کز دل برون آید نشیند لاجرم بر دل

ریویو

جنٹلمین ڈائری مجلد۔ جس مین ہر دن کے واسطے ایک صفحہ علیحدہ رکھا گیا ہے اور ہر صفحے پر تاریخ عربی انگریزی ہندی بکرمی اور بدہی دیگئی ہے اور ہر صفحے کے سر پر عمدہ ضرب المثال لکھی گئی ہے۔ عمدہ چکنے کاغذ پر چھپی ہے اور ۸ ر آنے کی قیمت مین بھائی دیا سنگہ اینڈ سنز بک مرچنٹ لوہاری گیٹ لاہور سے مل سکتی ہے۔

پھول۔ مصنفہ لالہ دیوی دیال صاحب پھولون کے اقسام اون کے لاطینی ہندوستانی اور انگریزی نامون کے بیان کرنے اور ہر ایک پھول کے متعلق موسم کاشت طریق کاشت اور عام کیفیت کے بیان کرنے مین مصنف نے نہایت محنت کے ساتھ ایک ضخیم کتاب لکھی ہے جو کہ ۶۷۵ صفحے مین ختم ہوئی ہے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ سب سلسلہ تعلیم کی کتابون کے مطابق رکھا گیا ہے پھولون کو نقصان دینے والے موذی کیڑون کا اور اون سے بچنے کا اور آلات کا۔ گملون کے رکھنے کا۔ قلمین لگانے کا۔ کھاد و آبپاشی کا غرض ایک باغ کے متعلق تمام ضروری اور مفید باتون کا اوس مین ذکر کیا گیا ہے۔ ہر ایک زمیندار اور باغ کے مالک کو اس کتاب کا اپنے پاس رکھنا ضروری مفید ہوگا یہہ کتاب بقیمت ایک روپیہ امپیریل بک ڈپو سے مل سکتی ہے۔

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

خلاصہ شرائط بیعت۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا

غلام محمد صاحب گکہڑ مہاران۔ رعیہ سیالکوٹ
نصرالدین ولد انور محمد صاحب۔ غزنی پور۔ ضلع گورداسپور
مختار احمد صاحب " " " " "
مبارک الدین صاحب " " " " "
کریم بخش صاحب " " " " "
اللہ داد صاحب " " " " "
عبد العزیز صاحب " " " " "
رحمت بی بی " " " " "
احمد بی بی " " " " "
عائشہ بی بی " " " " "

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین

بدر مسیح

مورخہ ۷ محرم الحرام ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۱ فروری ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۱۵ - فروری ۱۹۰۷ء - ۱ - من ذا الّذی ھوَ اسعدُ مِنکَ
ترجمہ - وہ کون ہے جو تجھ سے زیادہ سعادتمند ہے
۲ - ایک ہفتہ تک ایک بھی باقی نہیں رہے گا۔

۱۶ فروری ۱۹۰۷ء - ۱ - ویل لکل ھمزۃٍ لمزۃٍ
ترجمہ - ہر ایک چغل خور اور عیب گیر پر لعنت ہے،

۱۸ فروری ۱۹۰۷ء - ۱ - کل الفتح بعدہٗ
ترجمہ - سب فتح اس کے بعد ہے
۲ - مظہر الحق والعلا - کانّ اللہ نزل من السّماء
ترجمہ - وہ حق اور غلبہ کا مظہر ہوگا گویا خدا آسمان سے اترے گا
یعنے ایک نشان ظاہر ہوگا - جو تمام فتوحات کا مجموعہ ہوگا
اور اُس وقت حق ظاہر ہو جائے گا اور حق کا غلبہ ہوگا گویا
خدا آسمان سے اُترے گا۔

۲۰ - فروری ۱۹۰۷ء - ۱ - اِنّی مع الرسُول اقوم و الوم من یلوم
ترجمہ - مین اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہون گا - اور اس کے ملامت کنندہ کو ملامت کرونگا

۲ - پیس پاشدہ ہجوم
۳ - (اڑھائی بجے بعد آدھی رات) افسوس ناک خبر آئی ہے۔
فرمایا - اس الہام پر ذہن کا انتقال بعض لاہور کے دوستوں کی طرف ہوا مگر یہ انتقال ذہن بعد بیداری ہوا - الہام ہی شاید اس کے متعلق ہو۔
۴ - بہتر ہوگا کہ اور شادی کر لین۔ فرمایا - معلوم نہین کہ کسکی نسبت یہ الہام ہے۔



ایہا الاحباب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - واسطے سہولت اور درستی کاغذات کے فارمہائے وصیت ازسرنو چھپوائی گئی ہین لہذا نمبر چہارم کے تحت مین صرف مضمون یا املا مضمون وصیّت کا جس حقیقت منقولہ یا غیر منقولہ کی نسبت موصی کو وصیت کرنے کی خواہش ہو وہ مضمون مع تکمیل شہادت و مہر یا انگوٹھے کے کرواکر روانہ فرماوے اور جس کو وصیت کرنا ہو - وہ فارمہائے جدید کو طلب فرماوین اور جن جن احباب کے پاس یہ اطلاع معہ فارم وصیت کے پہونچے - وہ دوسرے احباب کو مطلع فرماوین۔

عـ۲ عام - روپیہ متعلق مقبرہ بہشتی حسب اقرارنامجات کے صرف بنام **محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان** روانہ ہو - اور اگر دوسری رقم لنگر - میگزین - مدرسہ بھی اوس مین شامل ہو تو بھی بنام محاسب مع صرف الصدر ہی ہو - ہان کوپن مین تفصیل کا ہونا ضروری ہے تاکہ اوس کی تقسیم مین دقت واقع نہو۔

عـ۳ خاص - احباب ازراہ عنایت اطلاع فرماوین کہ اس وقت تک متعلق اقرارنامجات الوصیت کے جنہون نے پوری تعمیل کی ہے - مگر زر مرسلہ خلط کر کر روانہ کیا ہے جس سے معلوم نہین ہوتا ہے کہ طیاری پل و مقبرہ مین کس قدر ہے اور ۱/۱۰ یا زیادہ متعلق وصیت کے کس قدر ہے یا کس کس قدر ماہوار روپیہ ان مدون مین روانہ فرمایا ہے دفتر مین اس کی سخت ضرورت واقع ہے تاکہ بزودی اجرائے سارٹیفکیٹ کیا جاوے اور تفصیل اپنی کل آمدنی کی اور جو صورت کمی بیشی آمدنی کی اگر واقع ہو اس کی بھی اطلاع وقتاً فوقتاً ہونی چاہیئے - اور جن احباب پر بموجب اقرارنامہ وصیت کے بقایا ہو اس کا ادا ہونا ضروری ہے اور آئندہ کو باقاعدہ روانہ کرنے کا التزام کرنا ضروری - یا وجہ التوا و ترنقت سے اطلاع ہونی چاہیئے اور اقرارنامجات اور الوصایا مین اگر کوئی صاحب تغیر و تبدیل کرین تو بھی اس کی اطلاع ضروری ہے۔

عـ۴ خاص احباب - وصایا غیر مکمل کی نسبت پہلے سے احباب کو تکمیل کے لئے لکھا جا چکا ہے اور اب پھر ذریعہ تحریر ہذا کے تاکیداً عرض کیا جاتا ہے کہ نقصوں مندرجہ الوصایا کی جس کی اطلاع پہلے کی گئی تھی تکمیل فرما دین اور درصورت دیگر اطلاع ہونی چاہیئے - تاکہ تکمیل کاغذات دفتر مین ہرج واقع نہو - ضروری ہی ضروری ہے۔

عـ۵ عام - یہ بھی ضروری اطلاع ہے کہ حسب حیثیت کے چندہ طیاری مقبرہ بہشتی و خرید اری اراضی و طیاری ایک پل علیحدہ مد ہے - اور رسالہ الوصیۃ کا روپیہ اور ترکہ کا ۱/۱۰ یہ علیحدہ مد ہے - یہ دو مدین ہین - لہذا ہر ایک دوست کو اطلاع کرنا ضروری ہے کہ علاوہ ۱/۱۰ حصہ الوصیت کے چندہ نمبر اول بھی حسب حیثیت ادا ہونا ضروری چاہیئے تاکہ اجرائے سارٹیفکیٹ مین وقت واقع نہ ہو - اور طیاری پل وغیرہ بھی کرائی جاوے سارٹیفکیٹ کے اجرا مین چندہ نمبر اول بہت ضروری ہے۔

محمد احسن نائب ناظم مقبرہ بہشتی قادیان۔

ڈائری

القول الطیّب

افغانستان میں تعصب

وقت ظہر۔ افغانستان کا ذکر تھا کہ اگر ہماری جماعت کے لوگ جو کہ اس جگہ میں تبلیغ کا سلسلہ جاری رکھیں تو اُمید ہے کہ بہت فائدہ ہو فرمایا۔ اگر ایک شخص بھی تمہارے ذریعہ سے دین کو اچھی طرح سمجھ لے تو یہ ایک بڑے ثواب کا کام ہے۔ ملاں احمد نور صاحب نے عرض کیا کہ تبلیغ تو ہو سکتی ہے اور ہوتی ہے مگر کُھلے طور پر کوئی نہیں کر سکتا ورنہ حکومت سے سختی ہوتی ہے یہ جو امیر کابل صاحب کے متعلق ہندوستان کے اخبار تعریفیں کر رہے ہیں کہ وہ بالکل بے تعصب ہے، اس کی اصل کیفیت خود ملک افغانستان میں صحیح طور پر معلوم ہو سکتی ہے حضرت نے فرمایا یہ بات دُرست ہے اور اس کی مثال حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب مرحوم کے حالات سے ظاہر ہے کہ جہاد کے انکار کے سبب اور مجھے مسیح ماننے کے سبب اُن کیسا تھ کیسا بدسلوک کیا گیا۔ خیر۔ ہم خدا تعالیٰ پر امید رکھتے ہیں کہ وہ ضرور کوئی نہ کوئی راہ پیدا کر دیگا جس سے اُن ممالک میں پوری تبلیغ ہوگی۔

ولائیت کے واسطے ایک کتاب

۱۳- فروری ۱۹۰۷ء مولوی محمد علی صاحب کو بُلا کر حضرت اقدس نے فرمایا کہ ہم چاہتے ہیں کہ یورپ امریکہ کے لوگوں پر تبلیغ کا حق ادا کرنے کے واسطے ایک کتاب انگریزی زبان میں لکھی جاوے اور یہ آپ کا کام ہے آجکل اُن ملکوں میں جو اسلام نہیں پھیلتا اور اگر کوئی مسلمان ہوتا بھی ہے تو وہ بہت کمزوری کی حالت میں رہتا ہے اس کا سبب یہی ہے کہ وہ لوگ اسلام کی اصل حقیقت سے واقف نہیں ہیں اور نہ اُن کے سامنے اصل حقیقت کو پیش کیا گیا ہے ان لوگوں کا حق ہے کہ اون کو حقیقی اسلام دکھلایا جاوے جو خدا تعالیٰ نے ہم پر ظاہر کیا ہے وہ امتیازی باتیں جو کہ خدا تعالیٰ نے اس سلسلہ میں رکھی ہیں وہ اُن پر ظاہر کرنی چاہئیں۔ اور خدا تعالیٰ کے مکالمات اور مخاطبات کا سلسلہ ان کے سامنے پیش کرنا چاہیئے اور ان سب باتوں کو جمع کیا جاوے جن کے ساتھ اسلام کی عزت اس زمانہ میں وابستہ ہے ان تمام دلائل کو ایک جگہ جمع کیا جاوے جو اسلام کی صداقت کے واسطے خدا تعالیٰ نے ہم کو سمجھائے ہیں اس طرح ایک جامع کتاب طیار ہو جاوے۔ تو اُمید ہے کہ اس سے ان لوگوں کو بہت فائدہ حاصل ہو۔

سُرعت الہام

۱۵- فروری ۱۹۰۷ء۔ ایک الہام کا ذکر تھا۔ فرمایا۔ یاد نہیں۔ لیکن لکھا ہُوا ہے۔ پھر فرمایا۔ بعض دفعہ الہام الٰہی ایسی سُرعت کے ساتھ ہوتا ہے۔ جیسا کہ ایک پرندہ پاس سے نکل جاتا ہے اور اگر اسی وقت لکھ نہ لیا جاوے یا اچھی طرح سے یاد نہ کر لیا جاوے تو بھول جانے کا خوف ہوتا ہے۔

تفہیم الہام

آج کی وحی الٰہی " اس ہفتہ میں کوئی باقی نہ رہے گا " کے متعلق فرمایا کہ ابھی ٹھیک طور پر نہیں کہہ سکتے کہ اس الہام میں ہفتہ سے کیا مراد ہے اور یہ کس کے متعلق ہے۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب نے فرمایا کہ بعض اس قسم کے الہامات کسی خاص مکان اور خاص زمانہ کے متعلق ہوتے ہیں۔ فرمایا درُست ہے۔ دانیال کی کتاب میں صدہا سال کو ہفتہ کہا گیا ہے اور دنیا کی عمر بھی ایک ہفتہ بتلائی گئی ہے اس جگہ ہفتہ سے مراد سات ہزار سال ہیں ایک دن ایک ہزار سال کے برابر ہوتا ہے جیسا کہ قرآن شریف میں آیا ہے۔ ان یوماً عند ربک كالف سنة مما تعدون۔ تیرے رب کے نزدیک ایک دن تمہارے ہزار سال کے برابر ہے

آخر فنا

فرمایا۔ آخر ایک دن اس دنیا کا خاتمہ ہونیوالا ہے اور سب فنا ہو جائینگے اور اس فنا کا وقت دنیا کی عمر کے مطابق ساتویں ہزار سال کے بعد معلوم ہوتا ہے یہ گنتی ہم حضرت آدم سے کرتے ہیں مگر اس سے یہ مراد نہیں کہ اس سے پہلے انسان نہ تھا یا دنیا نہ تھی بلکہ ایک خاص مورث اعلیٰ سے اس گنتی کو لیا جاتا ہے جس کا نام آدم تھا جیسا کہ اول میں وہ آدم تھا۔ ایسا ہی آخر میں ایک آدم ہے حدیث شریف سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ اس دنیا کی عمر کے روز میں گویا عصر کا وقت تھا جب کہ وہ عصر کا وقت تھا تو خود اندازہ ہو سکتا ہے کہ اب کتنا وقت باقی ہوگا۔ انجیل سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے اس سے ظاہر ہے کہ اب دنیا کی عمر تھوڑی باقی ہے۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب نے عرض کیا کہ اس قسم کے الفاظ جیسا کہ قیامت فنا وغیرہ ہیں بعض جگہ کسی خاص قرن اور خاص قوم کے متعلق آتے ہیں فرمایا یہ درُست ہے اور خدا تعالیٰ قدیم سے خالق چلا آتا ہے۔ لیکن اُس کی وحدت اس بات کو بھی چاہتی ہے کہ کسی وقت سب کو فنا کر دے۔ كل من عليها فان سب جو اس پر ہیں فنا ہو جانے والے ہیں خواہ کوئی وقت ہو ہم نہیں کہہ سکتے کہ وہ وقت کب آئیگا۔ مگر ایسا وقت ضرور آنیوالا ہے۔ یہ اسکے آگے ایک کرشمۂ قدرت ہے۔ جب چاہے پھر خلق جدید کر سکتا ہے تمام آسمانی کتابوں سے ظاہر ہے کہ ایسا وقت ضرور آنیوالا ہے۔

عجائب قدرت

خدا کی قدرت کا خیال کیا جاوے تو یہ بات مستبعد اور قابل تجویز نہیں رہی۔ زلزلہ کا ایک دھکہ لگتا ہے۔ تو شہروں کے شہر ویران ہو جاتے ہیں اس سے خدا تعالیٰ کی قدرتوں کا اظہار ہوتا ہے۔ جب امن کا زمانہ ہوتا ہے تو لوگوں کو منطق یا ذاتی ہے اور باتیں بناتے ہیں لیکن جب خدا تعالیٰ ایک ہاتھ دکھاتا ہے تو تمام فلسفہ بھول جاتا ہے (ڈاکٹر میر محمد اسماعیل ذکر کرتے ہیں کہ ۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء والے زلزلہ میں ان کے کالج کا ایک ہندو لڑکا دہریہ بے ساختہ رام رام بول اُٹھا جب زلزلہ تھم گیا تو پھر کہنے لگا کہ مجھ سے غلطی ہوئی تھی۔ غرض ایسے لوگ درست نہیں ہوتے جب تک کہ اللہ تعالیٰ عجوبۂ قدرت نہ دکھلائے۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے اور جب تک کہ ایسا نہ ہو توحید قائم نہیں ہوتی۔

طاعونی موت

ذکر آیا کہ بعض مخالف کہتے ہیں کہ طاعون کوئی عذاب الٰہی نہیں بلکہ یہ تو ایک شہادت ہے۔ فرمایا۔ شہادت تو مومن کیواسطے ہوتی ہے جو پہلے ہی سے خدا تعالیٰ کے راہ میں اپنے نفس کو قربانی کر چکا ہوتا ہے۔ اس کی موت ہر حالت میں شہادت ہے لیکن یہ ایک عام قانون بنانا کہ ہر ایک شخص جو طاعون سے مرتا ہے وہ شہید ہے۔ تو پھر کیا چوہڑے، چمار، ہندو، آریہ، عیسائی، دہریہ بُت پرست جو ہزارہا طاعون سے مرتے ہیں وہ سب درجۂ شہادت کو حاصل کر رہے ہیں۔ سید عبد الحی عرب نے مولوی ثناء اللہ کو کہا تھا کہ امرتسر کا رسل بابا طاعون کے عذاب سے ہلاک ہوا ہے تو ثناء اللہ نے کہا کہ وہ شہادت کی موت مرا ہے تو عرب صاحب نے کہا پھر خوب ہے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ خدا آپ کو بھی اس قسم کی شہادت کی موت دے۔ غرض شہادت نفس طاعونی موت میں شامل نہیں ہے بلکہ شہادت کا درجہ تو ان مومنوں کے واسطے ہے جو اپنی زندگی میں اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے راہ میں وقف کر چکے ہیں۔ طاعونی عذاب حضرت موسیٰ کے زمانہ میں بھی ان کے مخالفوں پر پڑا تھا اور پھر حضرت عیسیٰ کے بعد بھی یہ عذاب ان کے مخالفوں پر وارد ہوا تھا اور اب بھی خدا تعالیٰ نے بطور نشان کے یہ عذاب نازل فرمایا ہے۔

آدم والا بہشت

ایک شخص کا سوال حضرت صاحب کی خدمت میں پیش ہوا کہ بہشت میں جو لوگ داخل ہونگے وہ لوگ نکالے نہیں جاوینگے۔ تو پھر آدم

اور حوا کیون نکالے گئے ۔ تب حضرت نے فرمایا کہ آدم جس جنت میں سے نکالا گیا تھا وہ زمین پر ہی تھا بلکہ توریت میں ان کے حدود بھی بیان کئے گئے ہین ۔ اور قرآنیہ سے بھی ثابت ہے کہ انسان کے رہنے اور مرنے کے واسطے یہی زمین ہے جو شخص اس کے برخلاف کچھ مذہب رکھتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے کلام کی بے ادبی کرتا ہے ۔

گوجرانوالہ کی جلسہ مین حضرت کیون نہین جاسکتے

مینجر گورو کل گوجرانوالہ کا یہ ایک خط حضرت کے نام آیا کہ آپ جلسہ مذاہب مین ضرور شامل ہون ۔ سب کے واسطے نصف گھنٹہ مقرر کیا ہے اور ایسا ہی آپ کے واسطے بھی نصف گھنٹہ مقرر ہے اور ایک عالم کیواسطے یہ وقت کافی ہے اس کا جواب بحکم حضرت مفصلہ ذیل لکھا گیا ہے ۔

جناب منیجر صاحب گورو کل ۔ گوجرانوالہ

تسلیم ۔ آپ کا دوسرا خط حضرت کی خدمت مین پہونچا ۔ جس مین آپ نے ظاہر کیا ہے کہ آپ نصف گھنٹہ سے زیادہ وقت نہین دے سکتے اور کہ ایک عالم کے واسطے بسبب اس کے علم کے اتنا وقت کافی ہے ۔ بجواب گذارش ہے کہ حضرت فرماتے ہین ۔ کہ اہم مذہبی اُمور پر گفتگو کرنے کیواسطے اتنا تھوڑا وقت کسی صورت مین کافی نہین ہو سکتا ۔ اس واسطے ہم ایسی مجلس مین شریک نہین ہو سکتے ۔ اگر آپ کم از کم تین گھنٹہ کا وقت ہمارے مضمون کیواسطے رکھتے تو ممکن تھا کہ ہم خود جاتے یا اپنا کوئی فاضل دوست اپنا مضمون دیکر بھیجدیتے ہم کسی طرح سمجھ ہی نہین سکتے کہ ایسے مضامین عالیہ مین صرف آدھ گھنٹہ کی تقریر کافی ہے ۔ ہم رسوم کے پابند نہین بلکہ ہم پابند حقائق حقہ ہین ۔ باقی آپ کا یہ فرمانا کہ بڑے عالم کیواسطے نصف گھنٹہ کافی ہے ۔ مجھے تعجب ہے کہ یہ بات کیون کر آپ درست فرماتے ہین جبکہ آپ کے وید مقدس کے لکھنے والون نے اپنی باتون کو ختم نہ کیا جب تک کہ وہ ایک گدھے کے بوجھ کے برابر نہ ہو گئے ۔ تو پھر آپ ہم سے یہ اُمید کیونکر رکھتے ہین ایک نکتہ معرفت کا قبل از تکمیل گلا گھونٹا جاوے حقیقت سچائی کا خون کرنا ہے ۔ جس کو کوئی راستباز پسند نہین کریگا اگر علم اور فضل کا معیار صدر رجہ کے اختصار اور تھوڑے وقت مین ہوتا تو چاہیئے تھا کہ وید صرف چند سطرون مین ختم ہو جاتا ۔ مجھے افسوس ہے کہ اس تھوڑے وقت نے مجھے اس شرکت سے محروم رکھا کیونکہ خدا تعالیٰ کی ذات صفات کی نسبت کچھ بیان کرنا اور پھر روح اور مادہ مین جو کچھ نہ صفی

مخفی ہے اُس کو کھولنا آدھ گھنٹہ کا کام ہے ؟ ہرگز نہین بلکہ یہ لفظ ہی سوء ادب مین داخل ہے جن لوگون کو محض شراکت کا فخر حاصل کرنا مقصود ہے وہ جو چاہین کرین مگر ایک محقق ناتمام تقریر پر خوش نہین ہو سکتا ۔ سچائی کو ناتمام چھوڑنا ایسا ہے جیسا کہ بچہ اپنے پورے دِلون سے پہلے پیٹ سے ساقط ہو جاوے ۔ آئندہ آپ کا اختیار ہے ۔

خادم مسیح موعودؑ

محمد صادق عفی اللہ عنہ ۔ ۱۷ فروری ۱۹۰۸ء

المفتی

۴۳ قرض پر زکوۃ ۔ ایک شخص کا سوال حضرت کی خدمت مین پیش ہوا کہ جو روپیہ کسی شخص نے کسی کو قرضہ دیا ہوا ہے کیا اس پر اس کو زکوۃ دینی لازم ہے ۔ فرمایا ۔ نہین ۔

۴۴ اعتکاف ۔ ایک شخص کا سوال حضرت کی خدمت مین پیش ہوا کہ جب آدمی اعتکاف مین ہو تو اپنے دنیوی کاروبار کے متعلق بات کر سکتا ہے یا نہین فرمایا سخت ضرورت کے سبب کر سکتا ہے اور بیمار کی عیادت کے لئے اور حوائج ضروری کے واسطے باہر جا سکتا ہے ۔

۴۵ مفقود الخبر ۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب کی خدمت مین ایک شخص کا سوال پیش ہوا کہ مفقود الخبر کی زوجہ کتنی مدت انتظار کرے ۔ فرمایا ۔ چار سال تک اگر کوئی خبر نہ ملے اور کچھ پتہ نہ لگے ۔ تو اس کو مردہ کی مانند سمجھنا چاہیئے اور اس کے بعد عدت کے ایام گزارنے چاہیئن اگر بعد مین وہ شخص آجاوے تو اس کا کوئی حق نہین

۴۶ ۔ تبرک ۔ ایک شخص نے دریافت کیا کہ پانی مین دم کرانا اور تبرک لینا جائز ہے ۔ فرمایا کہ سنت سے ثابت ہے مگر کسی صالح سے تبرک لینا چاہیئے ایسا نہین جیسا مسیلمہ کذاب کا تبرک ہوتا تھا کہ جہان ہاتھ ڈالتا تھا وہ پانی بھی خشک ہو جاتا تھا ۔

بدر خواتین

تعلیم نسوان اور مسلمان

زخشنا مہے میرا قومین تم کو آ بتاؤنگا
کر دو تعلیم سے بیگانگے نام ان کا مٹا دونگا

مین ان بزرگون اور بھائیون سے مودّبانہ التجا کرتی ہون کہ جو بے زبان فرقہ اناث کو تعلیم دلوانے کے مخالف ہین ۔ مین یہ پوچھنا چاہتی ہون ۔ کہ فرقہ اناث نے آپ کا کیا اتنا بڑا قصور کیا ہے کہ جس کے بدلہ مین اون کو علم جیسی بے بہا نعمت سے محروم رکھا جاتا ہے ؟ ہمارے بزرگو اور بھائیو ! زمانہ تو ڈنکے کی چوٹ پکار کر رہا ہے کہ تعلیم نسوان کا دَور ہے اور تعلیم پھیلا کر چھوڑون گا ۔ ہند کی اور سب قومون نے اس بات کو مان لیا ہے اور تعلیم نسوان کا کام بڑے زور سے شروع کر دیا ہے مگر آپ لوگ یہی چاہتے ہین کہ اون کو گائے اور بھینس سے زیادہ رتبہ نہ دیا جاوے ۔ ایسا نہ ہو کہ تعلیم پاکر خدا اور خدا کی خدائی کو پہچاننے لگین ۔ ایک طرف یہ حال ہے اور دوسری طرف ہمارے تعلیمیافتہ بھائی کبھی بے علم عورتون کو پسند نہین کرتے جہان کہین کسی لڑکی کے عقد کی بابت گفتگو شروع ہوتی ہے ۔ تو پہلے یہی سوال ہوتا ہے کہ لڑکی پڑھی لکھی بھی ہے ۔ جو والدین اپنی لڑکیون کو تعلیم نہین دلواتے وہ یہ یاد رکھین کہ اون کو تعلیم یافتہ داماد ملنے ناممکن ہین ۔ میری ناقص عقل مین نہین آتا کہ آپ لوگ اس سرو پا ہدایت یافتہ فرقہ کو تعلیم دلوانے کے کیون مخالف ہین ۔ آپنے بارہا پڑھا ہوگا ۔ کہ ام المومنین حضرت عایشہ صدیقہ رضؓ کیسی عالمہ اور فاضلہ تھین اگر مستورات کو تعلیم دلوانا کسی صورت مین بھی مضر ہوتا ۔ تو حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فوراً بند کر دیتے ۔ ایسا ہی حضرت بی بی فاطمہ رضؓ خاتون جنت اور بہت سے صحابہ کرام کی بیویان پڑھی ہوئی تھین ۔ تو پھر آپ کیون تعلیم نسوان کے مخالف ہین ۔ انشاء اللہ کبھی دوسرے مضمون مین مین بزرگان سلف کے اقوال علم کی تائید مین لکھونگی ۔ تو پھر کیا یہ علم مردون کے واسطے ہی ہے ۔ حالانکہ اون کو واعظون اور جلسون مین شامل ہوکر زنگ دل دھونے کا بارہا موقع مل جاتا ہے مین یہ نہین چاہتی کہ عورتین بھی انگریزی پڑھین اور اعلیٰ درجہ کی تعلیم حاصل کرکے ڈگریان لین ۔ بلکہ مین اس بات کی مخالف ہون میری ناقص عقل تو اس بے زبان فرقہ کو یہان تک تعلیم دلانی کی آپ صاحبان کی خدمت مین سفارش کرتی ہون جس سے اون کو اپنے عزیز و اقربا سے خط و کتابت کرنے اور گھر کا حساب و کتاب آپ کی سہولت کے لئے رکھنے اور اپنے مذہبی احکام سے واقف ہونے اور مسیح الدجال کی چال بازیون سے بچنے اور اولاد کو احسن طور پر پرورش کرنے کی سمجھ آجاوے ۔ آئندہ اختیار بدست مختار آخیر پر مین سب احمدی بھائیون کی خدمت مین عرض کرتی ہون کہ پیاری ہمشیرہ مکرمہ اہلیہ ملک کرم الٰہی صاحب کا مضمون جو اسی جنوری ۱۹۰۸ء

عزیز

حضرت مسیح موعودؑ کا خط بنام شیخ محمد چٹو صاحب لاہوری

بعد دعا کے واضح ہو کہ بدر کے اخبار مورخہ ۲۴ جنوری ۱۹۰۷ء نمبر ۴ مین جو میری طرف سے آپ کی طرف ایک مضمون چھپا تہا اس کے جواب مین کسی شخص نے اخبار مورخہ ۲۴ جنوری کو ایک مضمون طبع کرا کر اور رجسٹری کرا کر میری طرف بھیجا ہے اور اخیر پر آپکا نام لکہدیا ہے گویا اس تحریر کے آپ ہی راقم ہین اور اوس مین مجھے مخاطب کر کے یہ اعتراض کیا ہے کہ کس طرح سمجھا جاوے کہ یہ آپ کی طرف سے مضمون ہے۔ اس پر آپکے دستخط نہین اور قرآن شریف مین ہے کہ اگر کوئی فاسق یعنے بدکار خبر دیوے تو تحقیق کر لینا چاہیئے کہ وہ خبر صحیح ہے یا نہین اور اس فقرہ سے کاتب مضمون نے میرے دوست عزیز القدر مفتی محمد صادق ایڈیٹر اخبار کو جو ایک صالح اور متقی آدمی ہین۔ فاسق اور بدکار آدمی قرار دیا ہے۔ مین باور نہین کر سکتا کہ ایسی ناپاک تہمت کا لفظ جس کے رُو سے خود ایسا انسان فاسق ٹہرتا ہے۔ آپکے مُونہہ سے نکلا ہو اور ہر ایک اہل علم کو معلوم ہے کہ شریعت اسلام کا یہ فتویٰ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کو کافر یا فاسق کہے اور وہ اس لفظ کا مستحق نہو تو وہ کفر اور فسق اسی شخص کی طرف لوٹ آتا ہے اور گورنمنٹ انگریزی کے قانون کے رُو سے بھی کسی کو فاسق یا بدکار کہنا ایسے صاف طور پر جرم ازالہ حیثیت عرفی مین داخل ہے کہ ایسا شریر انسان ایک ہی پیشی مین **جیل خانہ** دیکھہ لیتا ہے پس کچھہ شک نہین کہ اگر مفتی صاحب عدالت مین اس ازالہ حیثیت عرفی کی نسبت نالش کرین تو ایسا بدقسمت اور جاہل انسان جس نے اون کی نسبت یہ ناپاک لفظ بولا ہے۔ فوجداری جرم مین بے چون وچرا سزا پا سکتا ہے مگر آپ پر مین نیک ظن کرتا ہون۔ مجھے امید نہین اور ہرگز اُمید نہین کہ ایسا لفظ آپکے مونہہ سے نکلا ہو چونکہ آپ محض ناخواندہ ہین اور بوجہ ناخواندہ ہونے کے اخبارون اور رسالون کو پڑھ نہین سکتے اس لئے مجھے یقین ہے کہ آپ اس نالائق حرکت سے بری ہین بلکہ کسی خبیث اور ناپاک طبع اور نہایت درجہ کے بدفطرت کا یہ کام ہے۔ کہ بغیر تفتیش کے نیکون اور راستبازون کا نام بدکار اور فاسق کہتا ہے مین امید رکھتا ہون کہ آپ مجھے براہ مہربانی اطلاع دینگے کہ کس پلید طبع اور بدفطرت کے مونہہ سے یہ کلمہ نکلا ہے تا اگر مفتی صاحب چاہین تو عدالت مین چارہ جوئی کرین کیونکہ بدکار اور فاسق ہونے کی حالت مین ان کے اخبار کی بدنامی ہے اور وہ علاوہ سزا دلانے کے دیوانی نالش سے اپنا ہرجہ بھی لے سکتے ہین اور ایسی تحریر جس مین ایسے گندے اور ناپاک الفاظ ہین۔ مین کسی طرح آپ کیطرف منسوب کر ہی نہین سکتا آپ کی بڑی مہربانی ہوگی۔ اگر آپ ایسے ناپاک طبع کے نام سے اطلاع دینگے۔ آیندہ اگر آپ کچھ لکھنا چاہین تو اس حالت مین اعتبار کیا جاوے گا جبکہ اس تحریر پر آپکے دستخط ہون گے اور دو معزز گواہوں کے بھی دستخط ہون گے۔ مجھے خیال آتا ہے کہ شائد آپکے کسی ناپاک طبع پوشیدہ دشمن نے آپ کی طرف سے ظاہر کرنے کیلئے خود یہ لفظ بدکار اور فاسق کا لکھدیا ہو اور محض چالاکی سے آپ کی طرف اس ناپاک اور گندے لفظ کو منسوب کر دیا ہے۔ تا آپ کو اس پیرانہ سالی کی عمر مین کسی سخت سزا مین پھنساوے۔ براہ مہربانی جلد اس کا جواب دین۔

مین ہون آپ کا دل خیر خواہ

مرزا غلام احمد مسیح موعود

یاد رہے کہ مین نے اپنے ہاتہ سے یہ چند سطرین لکھہ کر اخبار مین چھپوائی ہین اور اسی غرض سے یہ تحریر دستخطی اپنی آپ کی خدمت مین بھیجتا ہون آپ بھی جو کچھہ میرے جواب مین چھپوادین اصل پرچہ دستخطی اپنا جس پر دو گواہون کی شہادت ہو اور آپکے دستخط ہون ساتھہ بھیجین۔

مرزا غلام احمد مسیح موعود

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اشتہار واجب الاظہار

جملہ ناظرین یا تمکین کی خدمت مین اطلاع دیجاتی ہے کہ ہمنے انسپکٹر صاحب بہادر حلقہ امرت سر کی منظوری خاص کے بعد ان تمام طلبا کیلئے جو پنجم پرائمری تک ہمارے سکول مین تعلیم پاوین۔ فیس مدرسہ معاف کردی ہے خواہ وہ امیر ہون یا غریب رکا شتکار ہون یا غیر کاشتکار۔ ہندو یا مسلمان۔ پس وہ تمام صاحبان جو دینی اور دنیوی مروجہ تعلیم اپنے بچون کو دلانا چاہتے ہین وہ اس موقع اور معافی فیس کو غنیمت سمجہین اور ہمارے سکول مین بچون کو مفت تعلیم دلادین۔

(۲) یاد رہے کہ ہمارا سکول افسران سررشتہ تعلیم پنجاب کے معائنہ اور نگرانی کے نیچے ہے اور رکگنایزڈ یعنی منظور ہوجانے کی وجہ سے مدرسہ ہذا کو وہ تمام حقوق حاصل ہین جو دوسرے سرکاری مدارس کو حاصل ہین اس مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان مین وہی کتابین پڑہائی جاتی ہین۔ جو سرکاری سکولون مین مروج ہین اس لئے جن ہوشیار لڑکون کو وہان سرکاری وظیفہ ملتا ہے وہ یہان بھی ملسکتا ہے اور یہان بھی تعلیم خدا کے فضل سے اچھی ہوتی ہے جیساکہ نتائج امتحان سے ظاہر ہے۔

(۳) ہندو طالب علمون کو صرف مروجہ تعلیم دی جاتی ہے۔ مذہبی تعلیم صرف مسلمان بچون کے لئے مخصوص ہے

۴- بیرونجات کے طلباء کے لئے سامان رہائش یعنی مکان۔ صندوق اور چارپائی وغیرہ کا کافی انتظام کیا گیا ہے چند بیرونی ہندو طلباء کے آنے پر ہی بورڈنگ ہوس کا انتظام ہوسکتا ہے ناظرین مزید دریافت طلب امور کے متعلق راقم سے خط وکتابت کر سکتے ہین۔

نوٹ۔ اُن طلبا کیلئے جو دیگر مدارس سے اپر پرائمری کا امتحان پاس کر کے آتے ہین ایک سپیشل کلاس انگریزی کی تعلیم کے لئے کہولی گئی ہے اس جماعت کے طلباء سے بھی کوئی فیس نہین لی جاتی۔

شیر علی عفی اللہ عنہ۔ ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان۔ ۲۰ فروری ۱۹۰۷ء

شکریہ

گذشتہ پرچہ بدر مین بہائی جان عبدالعزیز دہلوی کا جو مضمون سعداللہ لودیانوی کے متعلق نکلا تھا۔ اس کو حضرت مولوی نور الدین صاحب نے بہت پسند فرمایا ہے اور حکمدیا ہے۔ کہ مضمون نویس کا ان کی طرف سے شکریہ ادا کیا جاوے۔

بکار منوّر

مورخہ ۷ محرم الحرام ۱۴۲۵ھ مطابق ۲۸ فروری ۲۰۰۴ء

درس قرآن شریف

(گذشتہ سے پیوستہ)

۱ - الکوثر النھر فی الجنة - والخیر الکثیر ولاشك ان النھر من الخیر الکثیر ومن الخیر الکثیر الذی اعطی نبینا - خاتم النبین رسول رب العالمین - شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ و الہ اجمعین

۲ - کثرة الاسماء الحسنیٰ للّٰہ سبحانہ فما تری فی شیٔ من الکتاب المنسوبة الی اللہ سبحانہ مثل ما تری من الاسماء فی الکتاب المنزل علیہ صلی اللہ علیہ وسلم ومن الخیر الکثیر کثرة المحامد للّٰہ تعالیٰ - فھل تری من احد من المسلمین یمد صوتہ وینادی ویکبر باللہ اکبر علی المنارات والمرتفعات - وھل یمکن لفظ اکبر من اللہ اکبر وما تری فی الاسلام ادعیة الاکل والشرب والجماع والنوم والتقلیب فی النوم والانتباہ منہ والدخول فی المساجد والقیام والجلوس والخروج منھا والذھاب الی السوق والایاب منھا والسفر والحضر وادعیة الباساء والضراء وحین الباس وركوب الدابات والحاجات والکرب والالم والحزن والفتن -

ومحامد اللہ سبحانہ وتعالیٰ فی ابتداء الکتاب والخطب والرسائل وختامھا - ومنھا قال صلی اللہ علیہ وسلم ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین ومن الخیر الکثیر کثرة وعظ التوحید ونفی الشرك - ارأیت ھذا البیان فی کتاب او دیوان - انظر کلمة التوحید لا الہ الا اللہ فھل بقی فی قلب احد من المؤمنین بھا ان یشرك احدا فی النیة والقصد وان

کوثر جنت کی ایک نہر کا نام ہے اور کوثر خیر کثیر کو کہتے ہیں اور اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ نہر بھی خیر کثیر میں سے ہے اور خیر کثیر میں وہ بہت سی باتیں شامل ہیں جو ہمارے نبی کریم - خاتم النبین - رب العالمین کے رسول اور گناہ گاروں کے شفیع کو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہیں -

اس خیر کثیر میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سبحانہ کے اسمائے حُسنیٰ جس قدر قرآن شریف میں ہیں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ وحی آلہی بتلائے گئے ہیں - ان کی مثال کسی آسمانی کتاب میں نہیں پائی جاتی اور اسی خیر کثیر میں سے وہ محامد آلہی ہیں جو دین اسلام کے ذریعہ سے دنیا پر پھیلائے جا رہے ہیں - کیا آپ دیکھتے ہیں کہ کس طرح سے مسلمان آواز بلند کے ساتھ بلند مناروں اور اونچی جگہوں پر چڑھ کر اللہ تعالیٰ کی بڑائی کرتے ہیں اور اللہ اکبر کا نعرہ لگاتے ہیں - کیا اللّٰہ اکبر سے بڑھ کر کوئی بڑا لفظ خدا تعالیٰ کی کبریائی کے واسطے تمہیں معلوم ہے - کیا آپ نہیں دیکھتے کہ اسلام میں اللہ تعالیٰ کی تعریف اور تسبیح سے بھری ہوئی کس قدر دُعائیں ہر ایک موقع پر کی جاتی ہیں - کھانے کے وقت کی دعائیں اور پینے کے وقت کی دعائیں اور سو کر اُٹھنے کے وقت کی دعائیں اور مسجد میں داخل ہونے کی دُعا اور مسجد سے نکلنے کے وقت کی دعا اور کھڑا ہونے کے وقت کی دعا اور بیٹھنے کے وقت کی دعا اور بازار کو جانے کی دُعا اور بازار سے لوٹنے کی دُعا اور ایسا ہی سفر کی دعائیں اور حضر کی دعائیں اور دُکھ درد کے وقت کی دعائیں اور جنگ کے وقت کی دُعائیں اور چارپائی پر لیٹنے کے وقت کی دعائیں اور حاجت کے وقت کی دُعا اور تکلیف اور غم اور حزن اور فتنوں کے وقت کی دعائیں غرض اسلام میں ہر وقت انسان اپنے رب کی حمد اور تسبیح میں مصروف ہے اور کسی وقت بھی اس کی تعریف سے غافل نہیں - یہ ایک خیر کثیر ہے - جو آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ہی عطا ہوئی ہے -

پھر دیکھو کہ اسلامی لٹریچر میں ہر ایک کتاب کا ابتداء اور انتہا اللہ تعالیٰ کی حمد اور تعریف سے ہوتا ہے - اور ہر ایک خطبہ اور ہر ایک رسالہ خدا کے نام کی تعریف سے شروع کیا جاتا ہے اور خدا کی تعریف کے ساتھ ہی ختم کیا جاتا ہے اور یہ بھی کوثر کا نتیجہ ہے - جو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - کہ میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو رب العالمین ہے اور یہ خیر کثیر میں سے ہے - کہ اسلام میں اس کثرت کے ساتھ توحید کا وعظ کیا جاتا ہے اور شرک کی نفی پر تقریریں کی جاتی ہیں - کیا تو نے ایسا کوئی بیان کسی کتاب یا کسی دیوان میں دیکھا ہے -

پھر کلمۂ توحید کو دیکھو - لا الہ الا اللہ - کوئی معبود قابل پرستش اللہ کے سوائے نہیں - کیا اس کلمہ کے بعد کسی مومن کے دل میں کوئی شرک باقی رہ جاتا ہے - کیا اس کی نیّت اور قصد کے درمیان کوئی ایسی بات باقی رہ جاتی ہے - کہ وہ اللّٰہ تعالےٰ کے سوائے کسی دوسرے کو پکار

سے دیکھو اگلے صفحے پر

وان یدعوا احداً من دون اللہ وان یطیع احداً بدون امرہ وان یتخذ احداً من دون اللہ رباً سواہ ولو کان من الاحبار والرھبان ای العباد والعلماء فی معصیۃ اللہ و ھل یمکن من احد ان یومن بہا ان یحب الخلق کحب اللہ فلا یرجوا المومن بہا من احد۔ ولا یخاف من احد۔ ولا یعتقد فی احد ان لہ العلم التام و التصرف التام ولا احد سوی اللہ عبادۃ ما فضلاً عن السجدۃ۔ والحج والقرابین فلا یستغفر الا اللہ ولا یتوب الا الیہ۔

ولا یعتقد احداً انہ الخالق لشیٔ کخلق اللہ او المحیی او یمیت کاحیاء اللہ واماتۃ اللہ ولا یسوی بین الخالق والخلق ابداً۔ ومن الخیر الکثیر الذی اعطاہ اللہ تطہیرہ صلے اللہ ذیول الانبیاء وساحتہم عن التہم والافتراءات علیہم

انظرھال الیہود بالنسبۃ الی الصدیقۃ المریم وقولہ تعالی بکفرہم وقولہم علے مریم بہتاناً عظیماً وقولہم فی عیسیٰ علیہ السلام۔ وقولہ تعالی ومطہرک من الذین کفروا وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ و قولہم مع النصاری فی داؤد و سلیمان علیہم السلام وقولہ تعالی واذکر عبدنا داؤد ..... الخ وقولہ تعالی وماکفر سلیمان۔

اور اس کے حکم کے سوائے کسی دوسرے کی اطاعت پر قدم مارے۔ اور اس کے سوائے کسی دوسرے کو اپنا رب بنالے۔ خواہ کوئی اور کیسا ہی عالم فاضل ہو اور راہب ہو۔ کیا وہ اپنے رب کو چھوڑ کر اور ان کے پیچھے پڑکر معصیت مین گر سکتا ہے۔ کیا ممکن ہے کہ کوئی شخص اس کلمہ توحید پر ایمان رکھتا ہو اور پہر خلقت کے ساتھ ایسی محبت کرے۔ جیسی کہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ کرنی چاہئے۔ پس مومن اس کلمہ کو اپنے پاس رکھ کر اور اس پر ایمان لاکر نہ غیر اللہ سے کوئی امید رکھتا ہے اور نہ غیر اللہ سے اس کو کچھ خوف باقی رہ جاتا ہے۔ پس مومن کبھی یہ عقیدہ نہین رکھ سکتا کہ اللہ تعالےٰ کے سوائے کسی دوسرے کو علم تام ہے یا کسی اور کے ہاتھ مین تصرف تام ہے یا اللہ تعالےٰ کے سوائے کوئی کسی قسم کی بھی عبادت کے لائق ہے۔ چہ جائیکہ کسی غیر کے آگے سجدہ کیا جاوے یا اوس کے واسطے حج کیا جاوے یا اوس کیلئے قربانی کیجاوے پس مومن اللہ کے سوائے کسی سے استغفار نہین کرتا اور اسکے سوائے کسی کے آگے اپنی گناہوں سے توبہ نہین کرتا۔

اور مومن کبھی ایسا عقیدہ نہین رکھ سکتا کہ کوئی اللہ کے خلق کی طرح کسی چیز کا خلق کر سکتا ہے یا اللہ کے مارنے اور جلانے کی طرح کوئی کسی کو مار یا جلا سکتا ہے۔ غرض مومن خالق اور مخلوق کو کبھی برابر نہین ٹھہراتا۔ اور خیر کثیر مین یہ بات بھی شامل ہے۔ جو اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کی ہے کہ آپ نے (صلے اللہ علیہ وسلم) تمام مقربان آلہی کا دامن اون تہمتون اور افتراؤن سے پاک کیا۔ جو کہ ان پر ان کے مخالف یا موافق لگاتے تھے۔

یہود کی طرف دیکھو کہ مریم صدیقہ کی نسبت کیا الفاظ بولتے ہین۔ خود قرآن شریف سے ظاہر ہے۔ جس مین خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ اونہون نے مریم پر بڑا بہتان باندھنے کا کفر کیا۔ اور ایسا ہی یہود نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر بھی اتہام باندھے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے عیسیٰ مین کفار کی باتون سے تیری تطہیر کرنے والا ہون اور تیرے متبعین کو تیرے منکرین پر قیامت تک غلبہ دونگا۔ اور ایسا ہی ان کا اور عیسائیون کا قول حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہم السلام کے حق مین تہمت اور افترا کا تہا اور خدا تعالےٰ نے ہر دو کا دامن اپنی پاک کتاب مین پاک کیا اور داؤد کو اپنا بندہ فرمایا۔ اور سلیمان کے حق مین فرمایا کہ اوس نے کوئی کفر نہین کیا تہا

لہ چونکہ اس جگہ بہت سے موقعون کی دعاؤن کا ذکر ہوا ہے۔ جن سے عام لوگ واقف نہین ہوتے۔ اس واسطے چند دعائین بمعہ ترجمہ اس جگہ درج کی جاتی ہین۔

مسجد مین داخل ہونے کیوقت کی دعا۔ بِسْمِ اللّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ
ساتھ نام اللہ کے اور درود اور سلام اوپر رسول اللہ کے اے میرے رب بخش۔ میرے گناہ اور کھول میرے پر اپنی رحمت کے دروازے۔

مسجد مین سے نکلنے کیوقت کی دعا۔ بسم اللہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ رب اغفر لی ذنوبی وافتح لی ابواب فضلک
شروع اللہ کے نام سے اور درود اور سلام اللہ کے رسول پر اے میرے رب بخش میرے سب گناہ اور کھول میرے واسطے فضل کے دروازے۔

سوتے کے وقت کی دعا۔ اللہم اسلمت نفسی الیک ووجہت وجہی الیک وفوضت امری الیک والجات ظہری الیک رغبۃً ورہبۃً الیک لا ملجاء ولا منجاء منک الا الیک امنت بکتابک الذی انزلت ونبیک الذی ارسلت
اے اللہ تابع کیا مین نے اپنی جان کو تیری طرف اور پھیرا مین نے اپنا منہ تیری طرف اور سونپا اپنا کام تیری طرف اور پناہ پکڑی اپنی پیٹھ کی تیری طرف امید اور ڈر سے تیری طرف نہیں کوئی پناہ اور نجات کی جگہ تجھ سے مگر تیری طرف ایمان لایا۔ مین اس کتاب پر جو تو نے اتاری اور تیرے نبی پر جو تو نے بھیجا۔

جاگو! جاگو!! خالصہ پنتھ کے پیارے سپوتو

سورما سنگھ کمار۔ نت خالصہ سچیار کی ٹکا ڈھا پنتھا سکھوں کے نام

کون کہتا ہے کہ ہم تم میں جدائی ہوگی
یہ ہوائی کسی دشمن نے اڑائی ہوگی

پیارے مترو! ایک طرف تو ہم قلت عمر کے شاکی ہیں کہ ہماری عمر کے دن بہت تھوڑے ہیں مگر دوسری طرف جو وقت ہے اس میں ہم ایسی ایسی بے باکیاں کر رہے ہیں کہ گویا ہماری عمر کا کہیں خاتمہ ہی نہیں۔ اے پیارے پرمیشور ہمیں لالچ اور خود غرضی کی قید سے نکال کر نیک کاموں کے کرنے کی خواہش اور توفیق دو۔ جیسی کہ آپ نے ہمیں عقل کی روشنی عطا کی ہے۔ ویسے ہی ہمارے دلوں کو بھی اپنی پاکیزگی اور پریم کے نور سے منور کر دو۔ پاپ کے دکھ سے چھٹکارا دے کر اپنا خوف ہمارے دلوں میں ڈالدو۔ تاکہ ہم گناہ نہ کر سکیں بد دیانتی حسد۔ ظلم۔ کینہ۔ جھوٹ۔ ریاکاری۔ غرور۔ اور کل ناپاک کاموں سے بچا کر ہمیں عقل علم حلم اور حیا عطا کر دو۔ پیارے ہری اپنے پاک نام کے رنگ کا ایسا مزہ چکھا دو۔ کہ پھر جیتے جی آپ کو نہ بھول سکیں

شانتی! شانتی!! شانتی!!!

پیارے خالصہ جی! آج کل آپ اپنے آدگرو باوا نانک جی کی بہت سی باتوں میں مخالف ہو رہے ہیں مثلاً شراب بھنگ پینا اور کیس وغیرہ رکھنا اور اپنے نام کے ساتھ سنگھ کا لفظ خواہ مخواہ بڑھا دینا۔ گورو نانک و انگد کو نانک سنگھ و انگد سنگھ نہیں کہا گیا۔ پھر باوا جی کے پیارے چیلے کیوں سنگھ نہیں۔ پیارے خالصہ جی وہ آدگرو جس نے آپ کی بہتری و بہبودی کے لئے پانی کی جگہ خون بہا دیا۔ اپنے بیگانے کر لئے۔ جو پیارے تھے وہ سخت خطرناک دشمن بن گئے۔ آخر ایسے دھرم آتما کو دیوانے اور باولے کے نام سے موسوم کیا گیا۔ کیا خالصہ جی وہ دردناک شبد وہ دردناک بانی وہ پتھر دل کو موم کر دینے والا سین کیا آپ بھول گئے ہیں۔ آہ! خالصہ جی گرنتھ کے اس شلوک کو وچار کرو اور خوب کرو۔ جب باوا جی کے علاج معالجہ کی خاطر دور دراز سے بڑے بڑے نامور وید حکیم بلائے گئے۔ تو باوا جی نے ان ویدوں کو اس طرح مخاطب کیا۔ شبد آدگرنتھ۔

ویدا بلایا ویدگی پکڑ ڈھنڈو لے میری بہال وید نہیں جانا

آرتھ۔ یعنی اے حکیم بیاہت۔ دید تم میرے کنتی وپرالت معالجہ کرنے کے ہرگز ہرگز قابل نہیں ہو اور تمام وید حکما باوا جی کے اس اپدیش کو سن کر حیران و ششدر رہ گئے کیوں نہ ہوتا۔ ایشور کا پرتاپ ایشور کی دیا اور ایشور کی کرپا جو ہوئی۔ پھر پیارے خالصہ جی جنم ساکھی کے اس دردناک اوپدیش کا وچار کرو۔ جب باوا جی نے بار دوم ہمراہ حج کعبہ شریف کا ارادہ کر کے گھر کے دروازہ سے قدم باہر رکھا۔ تو باوا جی کے دونوں دلار اور لاڈلے پوت پتا جی کے وچھوڑے۔ اور فرقت کو برداشت نہ کرتے ہوئے رو کر پتا کے گلے میں چمٹ گئے۔ آہ خالصہ جی! آہ سکھ صاحبان وہ کیسا دردناک سماں ہوگا۔ وہ کیسا دل ہلا دینے والا سین ہوگا کونسا پتھر دل ہو جو دیکھکر موم نہ ہو جاوے کونسا سنگ دل ہو جو دیکھ کر اشک نہ بہائے۔ مگر باوا جی نے ایشور کی بھگتی کو مقدم سمجھا اور اپنا فرض بجالایا

مصائب باوا نانک صاحب دوراں حج کعبہ شریف

دیا چھوڑ دھن دار آرام کو
(دولت لڑکے)
نہ چھوڑا پیارے پیا رام کو
وہ سکھ پال والا پیادہ چلا
جو سائیوں میں رہتا تھا دھویوں چلا
مصیبت پڑی وہ کہ نا گفتہ بہ
تھا بھگوان جانے پڑا کیا گرہ
وہاں جائے لحاف ملتی تھی گھاس
نہ ڈیرا نہ خیمہ تھا کچھ ان کے پاس
پہاڑوں کا مینہہ اور نازک بدن
وہ گرمی کی تیزی جلے جس سے تن
مسافر ہوا اور چھوڑا وطن
ملا ان کو بن تھا بجائے چمن
اکیلا اجاڑ دن میں رہنا اُسے
ہزاروں تکالیف سہنا اُسے
تھی جلے کپڑوں کے درختوں کی چھال
جگہ ململوں کے تھی ہرنوں کی کھال
وہ سنبت جدائی کیوں کر کہیں
(لڑکے وغیرہ)
لکھوں طالب کیونکر مصیبت کی میں
موہن بھوگ چھوڑ لیا ساگ ت
نہ چھوڑا مگر اپنے ایشور کا دھیان
یہ ہو جبکہ نانک رشی کا حال
اک صبر رسکوں میں جو رکھے کمال

اور باوا صاحب نے بڑے دردناک دل سے اس شلوک کا وچار کیا۔ شلوک آدگرنتھ۔

دھن دارا سنپت سگل جہیں اپنی کر مان
ان میں کچھ سنگی نہیں نانک بن بھگوان

آرتھ۔ دولت پوت جن کے اوپر یہ دعوے ہے جن کے اوپر ایمان ہے مگر یہ اَسَت (جھوٹ) ہے۔ آخر سوائے خدا کے کوئی حامی و مددگار نہیں۔ شلوک آدگرنتھ

جو اُتپے سو بنس ہے پرو آج کے کال
نانک ہرگن گائیے چھاڑ سگل جنجال

آرتھ۔ یعنی جو چیز پیدا ہوئی آخر کار اوس نے فنا ہونا ہے۔ اے نانک تو تمام کمندوں کو توڑ محض خدا کا ہو جا۔ جو غیر فانی ہے اور حج کے ارادہ کو ملتوی نہ کر ورنہ یہ وقت ہاتھ نہیں آئیگا۔ اور من پچھتاوا رہ جائیگا۔ یہ تھا باوا صاحب کا اوپدیش۔ خالصہ جی سنو اور خوب سنو۔ اور کانوں کے بٹے کھولکر سنو۔ سہ

آنکھ اگر پھوٹی تو خیر کان ہی سہی۔ نہ سہی جو تہی امتحان ہی سہی

پھر دیکھو جنم ساکھی کا وہ اوپدیش۔ جب لہنا نامی دیوی کا بھگت بہت سے دیوی کے بھگتوں کو (جو غالباً چار پانسو کے قریب تھے) جیسا کہ جنم ساکھی سے ظاہر ہے لیکر دیوی مندر لکھمی جوالا مکھی (جو ایک آتش فشان پہاڑ ہے) جا رہا تھا اور راستہ میں لاماں والے تیری سدا ہی جے کے جھنکار سے جھنکار جاتے تھے۔ اور حسن اتفاق سے انہوں نے لوگوں سے باوا جی کی مہما اور استت سنی کہ فلاں جگہ فلاں فقیر براجمان ہے، جو موہنی مورت اور لہو لعب ہنکار سے بالکل ہین ہیں۔ خیر لہنا کو اون کی ملاقات کا بڑا اشتیاق ہوا۔ اور بمعہ تمام سنگت کے باوا صاحب کی طرف آئے اور باوا جی کو کہنے لگے۔ کہ آپ کس دیوی کے بھگت ہیں۔ باوا صاحب نے کہا کہ ہم اوس جوتی سروپ پار برہم سیوک ہیں جس کے کہ تمام دیوی دیوتا گائن کرتے ہیں۔ اور باوا صاحب نے بڑے دردناک سین میں جپ جی صاحب کی اس پوڑی کا وچار کیا۔

گاون تدنوں اندر اندرا سن بیٹھے دیوتیاں در نالے
گاون تدنوں سدھ سمادھی اندر گاون سادھ وچارے
ہور کیتے گاون سے میں چت نہ آون نانک کیا وچارے

آرتھ۔ میں اوس سر شکتیمان دیالو کرپالو کا بھگت ہوں جس کو اندر دیوتا جو تمام دیوتاؤں کا سردار، بمعہ تمام دیوتاؤں اور رشی اور منیوں کے گا رہے ہیں۔

باوا جی کے اس انمول اور درلبھ اوپدیش نے لہنا کے دل میں ایسا فوری اثر کیا کہ اوس نے تمام مولی کے الوں (جو ایک رنگ برنگ (ڈکھڑا) ہوتا ہے) اور سرخ جھول (لچھے کی تین شاخوں کی گھڑی)

جو دیوی کے بھگتوں کی درڑتائی کی نشانیاں ہوتی ہیں پھینکدئے اور باواجی کے چرنوں میں گر پڑا۔ اور کہا۔

باوا میرا آون جاون رہیا

دیکھا خالصہ جی! یہہ تہا باواجی کا اوپدیش کہ دس منٹ کے ست سنگ سے ایک کثیر گروہ کو تمام دیوی دیوتاؤں کی اندھیر نگری سے نکال کر ایک واحد لاشریک کی پوجا کرائی۔

یاد رہے کہ جس زمانہ میں باواجی نے جنم لیا تہا وہ کلوکال (فیج اعوج) کا زمانہ تہا اور دنیا میں اس قدر اندھیر مچا ہوا تہا کہ ایک ایک کے حصہ میں دس دس بیس بیس خدا آئے ہوئے تھے۔ کیوں کہ اون دنوں میں بلحاظ ہندوں کی آبادی کے ان کے معبود کئی گنا زیادہ تھے (تنتیس۳۳ کروڑ دیوتا تہے) جن کو شرونسکتی مان (قادر مطلق) تصور کرتے تہے مگر بالآخر ایسے الیشور کے پیارے کو پاگل اور دیوانے کے نام سے پکارا گیا۔ یہہ تہا باوا نانک جی کا اوپدیش۔ کیا خالصہ جی! آپکو یہہ معلوم ہے کہ اوس جگت کی تمام امیدوں پر پانی پہیر جانے کا کون موجب ہوا ہے۔ یہہ صرف باوا گوبند سنگہ کی مہربانی کا نتیجہ ہے اگر یہہ کہا جاوے کہ آجکل کے سکھہ باوا گوبند سنگہ کے سکھہ ہیں نہ کہ باوا نانک جی کے تو اس میں کچھہ مبالغہ نہیں ہوگا۔ اور اگر کسی سکھہ کو کہا جاوے۔ کیا آپ باواجی کی تعلیم پر کاربند ہو۔ تو آپ فرفر یہہ شلوک پڑھ کر سنا دیتے ہیں۔

باہیں گئے جب کے تمرے کو آکہہ ترے نہیں آنیوں
رام رحیم پران قرآن اب تک کہے تم ایک نہ مانیو

ارتھ۔ اگر ہندو کہے کہ پران کے اوپر اور مسلمان کہے کہ قرآن شریف کے اوپر ایمان لاؤ تو تم ایک بھی کسی کی نہ سنو۔ اور اپنی من بھاتی کرو۔ کیا خالصہ جی یہ آپ کو معلوم ہے کہ یہہ کس بھلے مانس کی کارستانی ہے۔ بھائیو یہہ باوا گوبند سنگہ کی کارستانی کا نتیجہ ہے۔ یہہ باوا نانک جی کا ہرگز ہرگز شلوک نہیں ہے۔ اگر کوئی گرنتھی یا خالصہ اوپدیشک ثابت کر دیوے کہ یہہ نانک جی کا واک ہے تو ہم اوس کو مبلغ ۲۹ نقد انعام دینے کے لئے تیار ہیں۔ مگر خالصہ جی! اب باواجی کی تعلیم بھی سنو اور خوب غور سے سنو۔ شلوک آد گرنتھ

جے سو چندہ اُگہے سورج چڑہے ہزار
ایتے چانن ہندیاں گُر بن گور اندھار

ارتھ۔ اگر سو چاند نکلے اور ہزار سورج چڑہے تو باوجود اس قدر روشنائی ہونے کے بہی بغیر پیر یا مُرشد کے اندھیر ہی اندھیر ہے آگے چل کر دوسرا شلوک ملاحظہ فرمایئے۔ شلوک

تیہہ حرف قرآن دے تیہہ۳۰ سپارے کین
تس وچ سِیہ نصیحتاں سُن سُن کر دیقین

ارتھ۔ وہ پیر جس کا میں نے اوپر ذکر کیا ہے۔ صرف قرآن شریف ہی ہے اور قرآن شریف کے تیس حروف ہیں اور تیس۳۰ سپارے کئے گئے ہیں۔ اور اس میں بہت سی نصیحتیں ہیں سُنکر یقین کرو۔ کیا خالصہ جی! اب بہی ماننے میں کچھہ عذر ہے۔ بہرحال ہم تمام شہادتیں سکھہ صاحبان کے ہی دہرم پستکوں سے دینگے جن کو انہوں نے بڑی گھبراہٹ میں ڈالدیا ہے۔

اب سُن لیجئے باوا گوبند سنگہ جی کی شرک اور بدعت

سوئیا۔ میں گنیش پرتھم میں مناؤں

ارتھ۔ یعنے میں اول سب سے پہلے گنیش دیوتا (ہاتھی) کی پُوجا کرتا ہوں۔ پھر

سیوک سکھہ ہمارے تاریئے۔
چُن چُن شترد ہمارے ماریئے

ارتھ۔ اے ہاتہی دیوتا تم ہمارے تمام سکھوں کو مُکتی اور موکش پد (نجات کا راستہ) دکھاؤ اور ہمارے دشمنوں کو بڑی لمبی ناک سے کچل ڈالو۔ آہ خالصہ جی! یہی توحید تھی۔ یہی توحید کا اک راز تھا۔ جس پر برسوں تمہیں ناز تہا۔ اب تو پردہ کھُل گیا اور کھُلا کہ بس ......

آگے چلکر ایک اور موحد کی وحدانیت ملاحظہ فرمایئے۔

سوئیا۔ ہو جو سدا ہماری پچھا۔ سری اسردھج جو کریو رچھیا
راکھ لیو مو راکھن ہارے۔

ارتھ۔ ہماری تمام تمناؤں اور آرزوؤں کو پورا کرو اور اے دھج (ترسُول) (جو لوہے کی تین نشانوں والی چھڑی ہوتی ہے اور جس سے ماہی گیر ملاح مچھلی وغیرہ کے شکار کے لئے پاس رکھتے ہیں) جس کا اوپر ذکر کرآیا ہوں۔ تم ہماری حفاظت کرو۔ واہ خالصہ جی! واہ ترسُول۔

کیا "تیری" اور کیا "پدی کا شوربا"۔ کہاں ترسُول اور ترسول کی حفاظت۔ برائے خدا کچھہ تو غور کرو۔ کہاں رام رام اور کہاں مُٹین۔ کہاں ترسول اور کہاں توحید۔ خیر ہمارا کام کہنا ہے اگر کوئی مانے تو بہتر ہے

اگر میری یاد غلطی نہیں کر رہی ہے تو غالباً ماہ اکتوبر یا نومبر کا واقعہ ہوگا کہ میں کوئیٹہ میں سنڈمین لائبریری کو جا رہا تھا کہ راستہ میں مجھے سنگہ سبھا کا سکرٹری ملا۔ اور کہنے لگا کہ آج ہمارا سنگہ سبھا کا سالانہ جلسہ ہے۔ اور امرتسر سے بڑے بڑے لائق و فائق اوپدیشک اور گیانی آئے ہوئے ہیں۔ آپ بھی سُنکر کچھہ لابھ اوٹھاویں۔ خیر میں نے بہی اس موقعہ کو غنیمت سمجہا اور سکرٹری صاحب کے ساتھہ ہو لیا۔ مگر مجہہ سے خاموشی نہ ہوسکی۔ اور میں نے سکرٹری صاحب کو کہا کہ سردار صاحب مجھے معلوم نہیں کہ آپ سالانہ جلسہ اور لائق وفائق اوپدیشک گیانیوں کے گیان اور اوپدیشک سے کیا لابھہ اوٹھاوینگے جبکہ باواجی نے سُور کو تمام روئے زمین کی چیزوں سے نکھد شمار کیا ہے۔ مگر آپ لوگوں کا من بھاتا کہا جاتا ہے۔ سکرٹری صاحب نے جواب دیا۔ وہ کیسے۔ میں نے باواجی کا یہہ شلوک سُنایا

اک بھگت بھگوان جہین پرانی کے ناہیں من
جیسے سوکر سوان نانک مانو تاہین تن

یعنے وہ آدمی جس کے دل میں الیشور کی محبت نہیں وہ سُور اور کتے سے بھی بدتر ہے۔ گویا باواجی کے نزدیک کتا اور سُور تمام روئے زمین کی چیزوں سے نکھد ہے۔ مگر ہائے تعصب تیرا ستیاناس ہو۔ یہ اس گورو کا حکم ہے جس کے چیلوں میں یہہ من بہاتا کہا جاتا ہے

سکرٹری صاحب۔ بیشک باواجی نے سور کو تمام روئے زمین کی چیزوں سے نکھد شمار کیا ہے۔ مگر اس کے کہانے کی ممانعت نہیں کی۔

میں۔ واہ بھائی جی واہ۔ کیا جو خراب چیز ہوتی ہے انسان اوس کو کہا لیتا ہے۔

ستم کو تم کرم سمجھے جفا کو تم وفا سمجھے
حیف ایسی سمجھہ پر گر سمجھے تو کیا سمجھے

دل تو یہہ چاہتا تہا کہ آریوں کی خوشحال بہت کا بہی پردہ فاش کیا جاوے۔ مگر تو ایک تو اس کے اظہار سے طوالت مانع ہے اور دوم میرے بزرگ بہرا تا ماسٹر عبدالرحمان صاحب (مہر سنگہ) نے اپنی تصنیف اختیار الاسلام کے ہر دو حصہ میں عموماً اور تعلیم الاسلام بجواب دہرم پال میں خصوصاً آریوں کی سرستی کے تانے پیٹے کو جلا کر ایک ایسی آگ بہڑکا دی ہے۔ جو گنگا جل کے پوتر جل کے بجھانے سے بھی نہیں بجھے گی۔

منگت کا داس۔ سورن سنگہ کمار نت خالصہ برہمچاری
حال وارد قادیان ضلع گورداسپور (م۔ ی سابق مدرس پشین)

نمازجنازہ۔ موضع گمول تحصیل رتہ ضلع سیالکوٹ میں ایک بزرگ سکونت رکہتے تہے حسن محمدؐ دربہات۔ اذان کہنے پر ہندوں نے اونپر مقدمات بھی بنائے۔ العاقبت للمتقین۔ ان دنوں سلسلہ عالیہ میں شرکت پاکر قریباً ستر برس کی عمر میں ملک جاودانی میں جابسے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ التماس برادران

وصیت ۱۱

۱۔ سکہ میاں فضل الدین ولد میاں غلام محمد قوم پٹھان ساکن قصبہ خوشاب ضلع شاہ پور کا ہوں میں بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج تاریخ ۱۰۔ ماہ مئی ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اور لکھ دیتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

۲۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں اور ان کا مرید اور پیرو ہوں۔

۳۔ کہ میں نے رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴؍ دسمبر ۱۹۰۵ء شائع ہوا ہے تمام وکمال پڑھ لیا ہے۔ میں ان ہدایات کا جو اس میں درج ہیں پابند ہوں اور ایسا ہی میں ان تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند رہوں گا۔ جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا ان کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئے یا آئندہ شائع ہوں گے۔ میں ان تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثاء میرے بعد ان تمام ہدایات و ضوابط و قواعد و شرائط مشتہرہ انجمن مذکور کے معاملہ وصیت ہذا میں پابند رہیں گے۔

۴۔ میری جائیداد جو اس وقت حسب ذیل ہے۔ تین کوٹھے تین پرہ بعمارت پختہ و خام مسقفہ کڑیاں معہ صحن سفیدہ اور ایک ڈیوڑھی مسقفہ بایاں بعمارت خام حدود اربعہ ذیل غرب کوچہ۔ مشرق کوچہ و مسجد۔ شمال مکان غلام رسول و فتح الدین صاحب۔ جنوب ملک عالم خان و سرور شاہ صاحب واقع محلہ آہیران قصبہ خوشاب ضلع شاہ پور قیمتی پانصد ۵۰۰ روپیہ۔ اور جس پر میرا اس وقت مالکانہ قبضہ ہے اور اس جائیداد میں میرا کوئی شریک نہیں۔ میں آج کی تاریخ سے اس جائیداد کے ۱/۵ حصہ یعنی پانچواں حصہ کے متعلق وصیت کرتا ہوں کہ میری یہ جائیداد جو قیمتی یک صد روپیہ ہے میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ کے سپرد کی جاوے۔ اور انجمن مذکور کا اختیار رہے گا کہ میرے مرنے کے بعد میری بقیہ جائیداد سے اس جائیداد کو الگ کرے یا اس میں شامل رہنے دے۔ وہ اس کو فروخت کر کے اس کی قیمت وصول کرے یا فروخت نہ کرے۔ تو اس وصیت کردہ جائیداد سے مفاد اٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے۔ غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائیداد کی مالک متصور ہو میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی۔ میری اس وصیت کردہ جائیداد سے کوئی تعلق نہیں۔ اگر میری جائیداد وصیت کردہ کی قیمت آئندہ بڑھ جاوے تو اس کی مالک بھی انجمن مذکور ہے۔

۵۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد کوئی اور جائیداد مذکورہ بالا جائیداد کے علاوہ پیدا کروں یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد سوائے جائیداد مذکورہ میری متروکہ ثابت ہو۔ تو ایسی جائیداد فاضلہ کے متعلق میں یہ وصیت کرتا ہوں کہ چونکہ حسب ارشاد حضرت اقدس کے بجائے ۱/۱۰ حصہ کے ۱/۵ حصہ کیا ہے لہذا یہی ۱/۵ حصہ وصیت مذکورہ بالا فقرہ ۴ سمجھی جاوے گی۔ باقی فاضلہ جائیداد کے مالک ورثاء ہوں گے۔

۶۔ میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر میں قادیان میں فوت نہ ہوں تو احمدی جماعت میری نعش ایک صندوق میں بند کر کے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکے ہیں دار الامان قادیان میں پہنچائی جاوے اور وہاں مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے سپرد کی جاوے۔

۷۔ اور میری یہ بھی وصیت ہے۔ کہ چونکہ میں عمر رسیدہ قریباً ۶۵ برس کا ہوں اور لائق کام کرنے کے نہیں اور میرے ان فرزندان کے بھی میرے ورثاء ذمہ وار ہیں اگر اللہ تعالیٰ نے ان کو توفیق بخشی تو وہ میری نعش کو قبرستان موصوف میں پہنچا دیں گے اور امید کرتا ہوں کہ وہ بشرط توفیق کے پہنچا دیں گے۔ ورنہ نہیں تو انجمن مذکور کو اللہ تبارک تعالیٰ جرأت و ہمت بخشے تو پہنچا دے ورنہ خیر۔

۸۔ یہ بھی اقرار کرتا ہوں کہ میں نے یہ وصیت صرف ابتغاءً لوجہ اللہ کی ہے اور اگر حالات آئندہ کے ماتحت جن کا مجھے اس وقت علم نہیں میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے تو اس صورت میں بھی میری یہ وصیت جو میں نے اپنی جائیداد کے متعلق کی ہے جس کا ذکر فقرہ نمبر ۴ و ۵ میں کیا گیا ہے درست اور قائم رہے گی۔ لیکن یہ ضروری ہوگا کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی میں پہنچانے کی کوشش کی جاوے اور جب تک مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اجازت نہ دے میری نعش اور کہیں دفن نہ کی جاوے۔ البتہ امانت کے طور پر کسی اور جگہ دفن کی جا سکتی ہے

۹۔ اس کا ذکر فقرہ ۷ میں مفصل ہو چکا ہے ایسا ہی سمجھا جاوے کہ جیسا فقرہ مذکور میں کیا گیا ہے۔ لہذا یہ وصیت نامہ ابتغاءً لوجہ اللہ لکھ دیا ہے کہ سند ہووے تحریر بتاریخ ۱۰؍ مئی ۱۹۰۶ء۔

گواہ شد۔ ملک عالم خان نمبردار و رئیس خوشاب

العبد۔ مولوی فضل دین ولد غلام محمود

گواہ شد۔ غلام رسول ولد محمد دین قوم پٹھان خوشاب

بقلم محمد بخش ساکن سرگودہ مقام خوشاب

وصیت ۱۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

۱۔ میں نبی بخش ولد رحیم بخش قوم قریشی ساکن قصبہ امرتسر کٹڑہ اہلو والیہ بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۱۵۔ مئی ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اور لکھ دیتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

۲۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں اور ان کا مرید اور پیرو ہوں

۳۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴؍ دسمبر ۱۹۰۵ء شائع ہوا ہے تمام وکمال پڑھ لیا ہے۔ میں ان تمام ہدایات کا جو اس میں درج ہیں پابند ہوں اور ایسا ہی میں ان تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند رہوں گا۔ جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا ان کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن کے متعلق شائع ہوئے یا آئندہ شائع ہوں گے میں ان تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثاء میرے بعد ان تمام ہدایات و ضوابط و قواعد و شرائط مشتہرہ انجمن مذکور کے معاملہ وصیت ہذا میں پابند رہیں گے۔

۴۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے ایک مکان بعمارت پختہ جس کی چار کوٹھڑیاں منجملہ ان کے ایک کوٹھڑی سہ منزلہ اور تین کوٹھڑیاں دو دو منزلہ معہ صحن و ڈیوڑھی نمبری خانہ شماری ۱۷ ۱۸ واقعہ امرتسر کٹڑہ اہلو والیہ متصل حویلی خان محمد شاہ جس پر میرا مالکانہ قبضہ ہے اور قیمت اس مکان کی اس وقت تخمیناً دو ہزار پانسو روپیہ ہے۔ اور علاوہ اس کے متفرقہ مال تجارتی پشمینہ وغیرہ ہے۔ جو قریباً اڑھائی ہزار روپیہ

کاسب دیکل جائیداد پانچہزار روپیہ کی ہوئی اور اس جائیداد مین میرا کوئی شریک نہین - اس لئے مین آج کی تاریخ سے محض ابتغاءً لوجہ اللہ اس جائیداد مین سے دسوین حصہ کی وصیت کرتا ہون جو مبلغ پانچسو روپیہ ہے - میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کی جاوے - انجمن مذکور کو اختیار ہوگا - میرے مرنے کے بعد اس جائیداد کو میری بقیہ جائیداد سے الگ کرے - یا اوس مین شامل رہنے دے - وہ اوس کو فروخت کرکے اس کی قیمت وصول کرے یا فروخت نہ کرے تو اوس وصیت کردہ جائیداد سے مفاد اوٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے - غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائیداد کی مالک متصور ہو - میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی میری اس وصیت کردہ جائیداد سے کوئی تعلق نہین اگر میری جائیداد وصیت کردہ کی قیمت آیندہ بڑھ جاوے تو اوس کی مالک بھی انجمن مذکور ہے -

۵ - مین اقرار کرتا ہون کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد مین کوئی اور جائیداد مذکورہ بالا جائیداد کے علاوہ پیدا کرون - یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد ماسوائے جائیداد مذکورہ میری متروکہ ثابت ہو - تو ایسی جائیداد فاضلہ کے متعلق میری یہی وصیت ہے جس کا مفصل ذکر مین نے فقرہ ماسبق نمبر ۴ مین کیا ہے - مین ایسی جائیداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکور اطلاع دیتا رہون گا -

۶ - مین یہہ بھی وصیت کرتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ حضرت مسیح موعود یا احمدی جماعت پڑھے اور اگر مین قادیان مین فوت نہ ہون تو احمدی جماعت میری نعش ایک صندوق مین بند کر کے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکے ہین یا آیندہ شائع ہون گے دار الامان قادیان مین پہونچائی جاوے اور وہان مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے سپرد کی جاوے

۷ - میری یہہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز و تکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہونچانے اور وہان دفن کرنے کے متعلق جس قدر اخراجات ہون اون اخراجات کی متکفل میری یہہ جائیداد وصیت کردہ جس کا ذکر مین نے فقرہ چہارم و پنجم مین کیا ہے ہرگز نہین ہے - ان اخراجات کا حسب مشورہ مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اندازہ کر کے مین رقم اخراجات کو مجلس مذکور کے حوالہ کر دون گا جس کا اعلان مجلس مذکور کی طرف سے مین کرادونگا اور اگر ان اخراجات کے لئے مین کوئی رقم اپنی زندگی مین الگ نہ کر سکا - اور ایسا ہی اگر وہ رقم اداکردہ اصلی اخراجات سے کم ہوئے تو میری دیگر متروکہ جائیداد جس مین وصیت کردہ جائیداد شامل نہ ہوگی ان اخراجات کی متکفل ہوگی - اور میرے ورثا ان اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ وار ہون گے - جو میری روح کی نجات کا باعث ہون گے - اور میرے پس ماندگان ان اخراجات کو اہم اور جائز ضرورت شرعی سمجھین گے -

۸ - یہہ بھی وصیت کرتا ہون کہ مین نے یہ وصیت صرف ابتغاءً لوجہ اللہ بیان کی ہے - اور اگر حالات آیندہ کے ماتحت جن کا مجھے اس وقت علم نہین میری نعش مقبرہ بہشتی مین دفن نہو سکے تو اس صورت مین بھی میری یہ وصیت جو مین نے اپنی جائیداد کے متعلق کی ہے اور جس کا ذکر فقرہ نمبر ۴ و ۵ مین کیا گیا ہے - درست اور قائم رہیگی لیکن یہہ ضروری ہوگا کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی مین پہونچانے کی کوشش کی جاوے اور جب تک مجلس کارپرداز ان مصالح قبرستان اجازت نہ دے میری نعش اور کہین دفن نہ کی جاوے - البتہ امانت کے طور پر کسی اور جگہ دفن کی جا سکتی ہے -

۹ - یہہ کہ اگر حسب فقرہ نمبر ۸ میری نعش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہو سکے تو جو اخراجات متعلق انتقال نعش مین ادا کر چکا ہون گا یا میری دیگر متروکہ جائیداد سے وصول ہوئے ہون اس کو بھی وصول کرنے اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثا کو نہ ہوگا - بلکہ مجلس کو ہوگا - فقط -

گواہ شد - قلم الٰہی بخش ولد امیر بخش رنگریز

گواہ شد - خدا بخش ولد رحیم بخش رفوگر قلم خود

العبد - نبی بخش قلم خود

گواہ شد - قلم خود غلام محمد ولد نبی بخش

نویسندہ این وصیت نامہ بندہ خاکسار عبد اللہ احمدی امرتسر

وصیت نمبر ۱۱۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

بخدمت جناب سکرٹری صاحب مجلس کارپرداز مصالح قبرستان

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ -

۱ - مین مسمی غلام قادر ولد فخر الدین قوم کشمیری ساکن سیالکوٹ تحصیل و ضلع سیالکوٹ - بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۳۰ جون سنہ ۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہون اور لکھ دیتا ہون - کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو -

۲ - مین اقرار کرتا ہون کہ مین حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ ربہ مسیح موعود و رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہون اور اون کو مہدی اور مسیح مانتا ہون -

۳ - مین اقرار کرتا ہون کہ مین نے رسالہ الوصیۃ جو حضرت مسیح موعود کی طرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء شائع ہوا ہے تمام و کمال پڑھ لیا ہے - مین اون تمام ہدایات کا جو اس مین درج ہین پابند ہون اور ایسا ہی مین اون تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند رہون گا جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا اون کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئے یا آیندہ شائع ہون گے مین اون تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات ضوابط و قواعد و شرائط انجمن مذکور کے معاملہ وصیت ہذا مین پابند رہینگے -

۴ - اس وقت سوائے تنخواہ ماہواری کے جو فی الحال مجھے ستر روپیہ ملتی ہے اور جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ میرے قبضہ مین نہین ہے - اس واسطے مین موجودہ آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ دیتا رہون گا -

۵ - مین اقرار کرتا ہون کہ آج کی تاریخ کے بعد مین کوئی اور جائیداد پیدا کرون - یا میرے مرنے کے بعد کوئی جائیداد میری متروکہ یا منقولہ ثابت ہو - تو ایسی جائیداد کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے کہ میرے مرنے کے بعد اس کا دسوان حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کی جاوے - انجمن مذکور کو اختیار ہوگا کہ میرے مرنے کے بعد اس جائیداد کو میری بقیہ جائیداد سے الگ کرے یا اوس مین شامل رہنے دے وہ اوس کو فروخت کر کے اس کی قیمت وصول کرے یا فروخت نہ کرے تو اس وصیت کردہ جائیداد سے مفاد اوٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے - غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائیداد کی مالک متصور ہو میرے کسی وارث کو خواہ احمدی ہو یا غیر احمدی - میری اس وصیت کردہ جائیداد سے کوئی تعلق نہین ہوگا - اگر میری جائیداد وصیت کردہ بڑھ جاوے تو اس کی مالک بھی انجمن مذکور ہی ہوگی - مین اس جائیداد کی انجمن مذکور وقتاً فوقتاً اطلاع دیتا رہون گا -

۶ - مین یہہ بھی وصیت کرتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر مین قادیان مین فوت نہ ہون - تو احمدی جماعت میری نعش کو ایک صندوق مین بند کر کے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکے ہین یا آیندہ شائع ہون گے دار الامان قادیان مین پہنچائی جاوے اور وہان مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے سپرد کی جاوے -

۷ ۔ میری یہ بھی وصیت ہے ، کہ میری تجہیز اور تکفین اور میری نعش کو قادیان میں پہونچانے اور وہان دفن کرنے کے متعلق جسقدر خرچ اخراجات ہون ان اخراجات کی متکفل میری یہ جائیداد وصیت کردہ جس کا ذکر مین نے فقرہ نمبر ۵ مین کیا ہے ہرگز نہین ان اخراجات کا حسب مشورہ مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اندازہ کرکے مین رقم اخراجات کو مجلس مذکور کے حوالہ کر دون گا جس کا اعلان مجلس مذکور کی طرف سے مین کرا دون گا ۔ اور اگر ان اخراجات کیلئے مین کوئی رقم اپنی زندگی مین الگ نہ کر سکا اور الیسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ اصلی اخراجات سے کم ہوئے ۔ تو میری دیگر متروکہ جائیداد جس مین یہ وصیت کردہ جائیداد شامل نہ ہوگی ان اخراجات کی متکفل ہوگی اور میرے ورثا ان اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ دار ہون گے جو میری رُوح کی نجات کا باعث ہون گے اور میرے پس ماندگان ان اخراجات کو جائز ضروری اور شرعی سمجھین گے ۔

۸ ۔ مین یہ بھی اقرار کرتا ہون ۔ کہ مین نے یہ وصیت صرف ابتغاءً لوجہ اللہ کی ہے اور اگر حالات آیندہ کے باعث جن کا مجھے اسوقت علم نہین میری نعش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہو سکی تو اس صورت مین بھی میری یہ وصیت جو مین نے اپنی جائیداد کے متعلق کی ہے اور جس کا ذکر فقرہ نمبر ۵ مین لکھا گیا ہے درست اور قائم رہے گی ۔ لیکن یہ ضروری ہوگا کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی مین پہونچانے کی پوری پوری سعی فرمائی جاوے اور جب تک مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اجازت نہ دے میری نعش اور کہین دفن نہ کی جاوے ۔ البتہ امانت کے طور پر کسی اور جگہ دفن کی جاسکتی ہے ۔

۹ ۔ یہ کہ اگر حسب فقرہ نمبر ۸ میری نعش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہو سکی ۔ تو جو اخراجات متعلق انتقال نعش مین نے جمع کرا دیا ہوگا ۔ یا میری جائیداد متروکہ سے وصول ہوئے تھے ان کا وصول کرنا اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثا کو نہ ہوگا بلکہ مجلس کو ہوگا ۔ فقط

گواہ شد ۔ محمد سرور شاہ مدرس مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان

بالعجلہ ۔ غلام قادر

گواہ شد ۔ شیر علی عفی اللہ عنہ ۔ ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان

۲۹ جون ۱۹۰۶ء

رسید زر

۲۹ جنوری ۱۹۰۷ء ۔ نمبر ۶۳۸ ۔ منشی نواب الدین صاحب ے/

۲۹ جنوری ۱۹۰۷ء نمبر ۱۰۴۵ عمادالدین صاحب ے/
۲۹ " " " نمبر ۱۹۵ ۔ عبدالرحیم صاحب ے/
۲۹ " " " نمبر ۱۳۳۸ عبدالخالق صاحب ے/
۲۹ " " " نمبر ۹۴۵ ۔ مرزا رحیم بیگ صاحب ے/
۲۹ " " " نمبر ۴۲۱ ۔ عبدالقادر صاحب ے/
۲۹ " " " نمبر ۳۴۸ ۔ عبدالغنی صاحب ے/
۲۹ " " " نمبر ۸۳۹ ۔ حافظ نور محمد صاحب ے/
۲۹ " " " نمبر ۹۹۶ عبداللہ صاحب ے/
۲۹ " " " نمبر ۹۰۰ ۔ محمد حسین صاحب ے/
۲۹ " " " نمبر ۸۴۳ ۔ فضل الٰہی صاحب ے/
۲۹ " " " نمبر ۹۹۹ ۔ قاضی عبدالمجید صاحب ے/
۳۰ " " " نمبر ۱۰۵۰ ۔ کریم بخش صاحب ے/
۳۰ " " " نمبر ۹۴۳ ۔ مولا بخش صاحب ے/
۳۰ " " " نمبر ۱۱۰۳ ۔ حاجی خان صاحب ے/
۳۰ " " " نمبر ۱۰۱۱ ۔ دد ریحان صاحب ے/
۳۰ " " " نمبر ۱۰۱۱ ۔ سید نعمت علی شاہ صاحب ے/
۳۰ " " " نمبر ۱۴۱۳ ۔ محمد الٰہی صاحب ے/
۳۰ " " " نمبر ۱۹۲ ۔ فضل الٰہی صاحب ے/
۳۰ " " " نمبر ۹۰۶ ۔ چراغ دین صاحب ے/
۳۰ " " " نمبر ۱۵۰ صاحب دین صاحب ے/
۳۰ " " " نمبر ۸۹ حسین علی صاحب ے/
۳۱ " " " نمبر ۱۴۶۴ عنایت علی صاحب ے/
۳۱ " " " نمبر ۷۳۶ انوار حسین خان صاحب ے/
۳۱ " " " نمبر ۲۷۴ ۔ فضل الدین صاحب ے/
۳۱ " " " نمبر ۵۸۲ نذر محمد صاحب ے/
۳۱ " " " نمبر ۷۵۴ شیخ حسین صاحب ے/
۳۱ " " " نمبر ۳۹۵ ۔ رکن الدین صاحب ے/
۳۱ " " " نمبر ۱۵۴ حافظ احمد دین صاحب عہ/
۳۱ " " " نمبر ۸۸۱ ۔ حکیم سید محمد صاحب عہ/
۳۱ " " " نمبر ۴۵ ۔ مولوی عزیز بخش صاحب ے/
۳۱ " " " نمبر ۹۰۳ ۔ عبدالمنان صاحب ے/
۳۱ " " " نمبر ۲۵۱ ۔ حافظ محمد الدین صاحب عہ/
۳۱ " " " نمبر ۱۱۳۸ ۔ محمد اکرام صاحب عہ/
یکم فروری ۱۹۰۷ء نمبر ۱۴۹۴ ۔ غلام محمد صاحب عمہ/
" " " نمبر ۴۶۳ ۔ سید محمد قاسم صاحب للعہ
" " " نمبر ۸۵۱ ۔ محمد اکرام صاحب ے/
" " " نمبر ۱۱۶۲ ۔ مصری خان صاحب ے/

۲ فروری ۱۹۰۷ء نمبر ۔ منشی عطاء اللہ صاحب ۱۲/
۲ " " " نمبر ۱۲۲۳ ۔ فضل الدین صاحب ے/
۲ " " " نمبر ۱۹۱ ۔ چودہری بھیے خان صاحب ے/
۲ " " " نمبر ۴۲۶ فضل دین صاحب ے/
۲ " " " نمبر ۱۰۲۹ ۔ چودہری سلطان علی صاحب ے/
۲ " " " نمبر ۴۷۹ محمد داؤد صاحب ے/
۲ " " " نمبر ۱۰۴۹ ۔ مولوی عبداللہ صاحب ے/
۲ " " " نمبر ۹۳۶ ۔ سردار محمد عجب خان صاحب ے/
۲ " " " نمبر ۳۹۱ ۔ سید عبدالستار صاحب ے/
۲ " " " نمبر ۸۳۵ ۔ محمد دین صاحب ے/
۲ " " " نمبر ۵۹۶ ۔ پھول محمد صاحب ے/
۲ " " " نمبر ۴۰۲ ۔ محمد علی صاحب ۸/
۲ " " " نمبر ۷۳۵ ۔ منشی گلاب الدین صاحب ۴/
۳ " " " نمبر ۱۴۹ منشی فضل کریم صاحب ے/
۴ " " " نمبر ۱۲۹۵ عبدالقادر صاحب کشی ے/
۴ " " " نمبر ۱۴۹۶ ۔ نیاز محمد خان صاحب ے/
۴ " " " نمبر ۱۲۴ محمد ظہیر الدین صاحب عہ/
۴ " " " نمبر ۲۹۰ ۔ مرزا سلطان احمد صاحب صہ/
۴ " " " نمبر ۱۴۹۲ مولوی محمد علی صاحب ۹/
۴ " " " نمبر ۱۴۹۴ عبدالرحمٰن صاحب ے/
۴ " " " نمبر ۱۰۱۵ ۔ مولوی انور محمد صاحب ے/
۴ " " " نمبر ۹ عبدالسبحان صاحب ے/
۴ " " " نمبر ۱۰۴۴ ۔ عبدالکریم صاحب ے/
۴ " " " نمبر ۹۱۴ ۔ فضل دین صاحب ے/
۴ " " " نمبر ۸۳۴ ۔ چودہری ثناء اللہ صاحب ے/
۴ " " " نمبر ۱۴۰۱ نور الدین صاحب ے/
۴ " " " نمبر ۹۰۰ غلام نبی صاحب ے/
۴ " " " نمبر ۵۱۸ ۔ منشی محمد احسن صاحب ۱۲/
۵ " " " نمبر ۴۲۰ محمد شفیع صاحب ے/
۵ " " " نمبر ۷۶۰ ۔ سخاوت علی صاحب ے/
۶ " " " نمبر ۲۸۲ ۔ جمال الدین صاحب (عہ)
۷ " " " نمبر ۲۹۴ ۔ چودہری جلال خان صاحب ے/
۷ " " " نمبر ۱۴۱۲ سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب صہ/
۷ " " " نمبر ۱۱۰۷ بابو مولا بخش صاحب عہ/
۷ " " " نمبر ۱۵۱۲ شفیق الدین صاحب ے/
۷ " " " نمبر ۹۹۶ نور الدین صاحب ے/
۷ " " " نمبر ۸۹۳ عبداللہ خان صاحب ے/

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر بک ڈپو قادیان ضلع گورداسپور سے خرید فرماؤ

(تمام احمدی برادران کی خاص توجہ کے قابل پھر شاید ہی موقعہ ملے)

نام کتاب مصنف	مضمون کتاب	قیمت
آیات الرحمٰن۔ مصنفہ حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب	جواب عصاء موسیٰ مصنفہ بابو الٰہی بخش اقوال شیطانی اور رحمانی کا فرق اور ایسے اعتراضات کا جو سلسلہ احمدیہ پر کئے جاتے ہیں مدلل جواب دیا ہے اگر یہ کتاب پڑھ لیجاؤ تو پھر بس	۸/
سید الشہادتین " "	سورۂ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں اس کے نکات ایک روپیہ قیمت پر بھی گران نہیں	۱/
اعلام الناس حصہ ۲ " " "	وفات مسیح۔ امام غیر نبی پر نبی ہو تو مسئلہ تقلید	۳/
سیاستہ الناس " " "	اولیاء اللہ کے علامات جو قرآن مجید میں ہیں اور حضرت اقدس میں ان کا پایا جانا	۰۱/
قہر عظیم ازالۃ الوسواس حصہ نمبر ۱ و ۲ سوا السبیل حصہ ۲ الالتباس	قابل دید۔ مخالفین کے دقیق اعتراضات کے جواب اور چکڑالوی کے ابن صیاد ثانی ہونے کا ثبوت دیا ہے	۴/
تحذیر المومنین " " "	حضرت جی کی کتاب توضیح مرام وغیرہ پر جو اعتراض مخالف مولویوں نے کئے ہیں ان کے دندان شکن جواب	۴/
اسلام اور اس کا بانی	ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید میں	۱/
القول الصحیح۔ البرہان الصریح مشہور شاعر خلیفہ رحمت اللہ صاحب پنجابی نظم	حضرت مسیح موعود کی تائید میں دونوں کتابیں بالخصوص البرہان نہایت عمدہ ہے۔ وفات مسیح۔ حضرت کے مسیح موعود ہونے اور دجال۔ یاجوج ماجوج سب کا بجواز کتب ذکر ہے	۱۰/ ۰۲ کل ۰۳/
ادعیۃ القرآن۔ منظومہ اکمل آف گولیکے	قرآن مجید میں جسقدر دعائیں ہیں ان کا منظوم ترجمہ اور پہلے ایک قصیدہ ہے جسمیں حضرت مسیح موعود کے تمام دعاوی مدلل مذکور ہیں	۲/
شہادت آسمانی حصہ ۱ اور ۲	کلمۂ فضل رحمانی ایک مخالف کی کتاب کا جواب	

	قیمت
فتاوی غیاثیہ تالیف مولانا الشیخ داؤد ابن یوسف مع فتاوی مصنف بحر الرائق	۶
شرح تہذیب الکلام	۱۴/
مشکوۃ الانوار غزالی شرح قولہ اللہ نور السموات والارض	۵/
الہدیۃ السعدیۃ۔ مسیح موعود کے بارے میں مسیح ناصری کی وفات و حیات پر مباحثہ۔ مصریین و غزالی و ابن العزلی والاشعری۔ یہ کتابیں عربی میں ہیں۔	۰۲/

آنکھوں کے بیماروں کو مژدہ

میاں ڈاکٹر عبد اللہ ساکن راہوں ضلع جالندھر جنہوں نے لنڈن آسٹریلیا افریقہ میں آنکھوں کے علاج سے بہت شہرت حاصل کی ہے اور اون کے پاس بہت کثرت سے سارٹیفکیٹ بھی موجود ہیں انگریزی اور یونانی دو طرح سے آنکھ بناتے ہیں ہماری جماعت کے مخلص ہیں۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ لوگوں کو اون سے فائدہ پہونچے

نور الدین

الخطبۃ

ضرورت نکاح

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم۔ ۱ میرا ایک عزیز نوجوان دوست۔ سید معقول روزگار سرکاری ملازم جن کے حالات سے مجھے ذاتی واقفیت ہے کہ وہ ایک نیک اور ہوشیار آدمی ہیں شرعی ضرورت کے سبب دوسرے نکاح کے خواہاں ہیں چونکہ مجھے خود انکے ساتھ محبت کا تعلق ہے اس واسطے میں اونکی بخوشی سفارش کرتا ہوں اور اُمید کرتا ہوں کہ جو صاحب اس تعلق کو پسند فرماویں گے وہ خوش ہوں گے۔ معاملہ کو بابرکت بنانے کیواسطے حضرت اقدس سے پہلے دُعا کرائی جاویگی اور پھر فیصلہ ہوگا۔ خط وکتابت میرے نام ہو۔ ایڈیٹر

۲ میرے ایک دوست مولوی غلام رسول صاحب ۲۵ سالہ جوان۔ صالح۔ خوش رو۔ خوشخو۔ عالم احمدی ہیں۔ آپ نے میرے ساتھ مطول تک تعلیم پائی ہے اور دینیات سے اچھے باخبر ہیں اور آپ کی دنیاوی حیثیت بھی اچھی رئیسانہ ہے قوم ویس ہے اور قریشیوں سے آپ کی رشتہ داریاں ہوتی رہی ہیں آپ نکاح کے خواہشمند ہیں جو صاحب اس تعلق کو پسند فرماویں وہ مجھ سے خط وکتابت فرماویں۔ پرائیویٹ طور پر بھی ہر طرح اپنا اطمینان کر سکتے ہیں اس سے پہلے کوئی بیوی نہیں۔ بڑا ہی مبارک ہوگا وہ خاندان جو اس سلسلہ اخوۃ میں پیشقدمی کریگا۔ انشاء اللہ۔ نیازمند اکمل آف گولیکے ضلع گوجرات پنجاب

اطلاع

براہین احمدیہ اور درثمین کی رعایتی قیمت کا وقت ۳۱ جنوری ۱۹۰۸ء کو ختم ہو چکا ہے اور براہین احمدیہ اب اصلی قیمت مبلغ صہ فی نسخہ پر فروخت ہوگی اور قیمت ۱۲ علیحدہ ہے لیکن خریداروں اخبار کے کو ایک روپیہ کی رعایت رہے گی۔ والسلام منیجر

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے اہتمام سے چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

BADR - QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی ہے

مابعد للعہ

ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان ۔ آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

۱۴ محرم ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۸ فروری ۱۹۰۷ء

جلد (۶) ۔ نمبر (۹)

چہ گویم باتو گر آئی چہا در قادیان بینی ۔ ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ ۔ دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

دس شرائط بیعت

اول ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا ۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا ۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت ۔ عسر اور یسر نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کیساتھ وفاداری کریگا اور بہرحالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تاوقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفیٰ مارا امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و باجان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبر ہائے معاد
ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد

آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است

یک قدم دوری ازان عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ .... عنہ

معاونین درجہ اول جن کو چار پرچہ اخبار جاری کرانے کا حق حاصل ہے .... صہ

معاونین درجہ دوم جنکو ۲ پرچہ اخبار جاری کرانے کا حق حاصل ہے .... للعہ

عام قیمت پیشگی .... سے

عام قیمت مابعد .... للعہ

قیمت فی پرچہ ۲

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے ان سے بحساب مابعد لیجاویگی ۔ جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے ۵ ایام کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں ملسکیگا ۔ رسید زر اخبار میں دیجاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی ۔ روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے ۔

مینیجر

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۔ ۲ بار ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۔ ۳ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ آمین ۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں ۔

(کاتبہ عاجز محمد حسین ...)

نمبر (۹) مورخہ ۱۴ محرم الحرام ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۸۔ فروری ۱۹۰۷ء جلد (۶)

مَیں قادیان میں کس کس سے ملا

مین ۶ رفروری ۱۹۰۷ء کو ۲ بجے کے قریب بٹالہ سے بارش مین بھیگتا ہوا قادیان پہونچا یہان آکر ایک شخص کی رہبری سے اپنے پیارے اور مکرم بھائی محمد اکبر شاہ خانصاحب اکبر نجیب آبادی سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہوس کے پاس پہونچا اور انکو دفتر مین بیٹھے ہوئے بہت سے رجسٹرون کی ورق گردانی مین مصروف پایا۔ مجھہ کو پہلی ہی مرتبہ دار الامان آنے کا اتفاق ہوا ہے پرسون ۱۰ رفروری کو بوقت ظہر مسجد مبارک مین حضرت اقدس ؑ کی زیارت اور تجدید بیعت کا شرف حاصل ہوا اپنے سلسلہ کے بدر و الحکم وغیرہ جیسے معزز اخبارات و رسالجات کے شائع ہوتے ہوئے مین بھلا کونسی ایسی بات ظاہر کر سکتا ہون جو قادیان کے متعلق احباب کو معلوم نہو۔ اس متبرک مقام مین میرے خیال اور حوصلہ سے زیادہ میرے ساتھہ مدارات و محبت کا برتاؤ ہوا ہے۔ اس لئے مَین اپنے قلب مین ایک جوش دیکھتا ہون کہ یہان کے اُن بزرگون کے نام جن سے مجھہ کو اس وقت تک نیاز حاصل ہو سکا ہے ظاہر کرون۔ حضرت حکیم الامتہ اور اُن کے اوصاف حمیدہ کی شہرت تو ہندوستان کیا ساری جہان مین ہے مگر مین اپنے آپ کو بھی خوش قسمت سمجھتا ہون کہ مجھہ سے اس محبت کے ساتھہ ملے اور میری روح نے اُن کی زیارت سے وہ ذوق حاصل کیا کہ اس سے پہلی کی کوئی مثال مجھہ کو نہین ملتی۔ حضرت فاضل امروہی کی محبت اور خلق کا میرے قلب پر اس قدر گہرا اثر ہے کہ مین صحابہ کرام کے اخلاق و حالات کا اندازہ اچھی طرح کر سکا۔ مولٰنا مولوی محمد علی صاحب ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کو متین و کم سخن پایا۔ مجھہ کو اون کے چہرہ سے خلوص کی شعاعین نکلتی اور ان کے دل سے محبت کی خوشبو آتی ہوئی معلوم ہوئی۔ ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام سے بھی مین ایک ہی مرتبہ مل سکا۔ مجھہ کو ان کی نسبت یہ اندازہ ہوا ہے کہ وہ ایک عابد اور مسکین طبع انسان ہین۔ مولوی سید سرور شاہ صاحب کو رسالہ تعلیم الاسلام کے ذریعہ سے کافی شہرت حاصل ہے اور اون کی قابلیتین اہل اسلام کو جس قدر نفع پہونچا رہی ہین وہ میری معرفی کی محتاج نہین اُن کا اخلاق اُنکی تواضع انکی محبت ان کے نصائح (جو اُنہون نے زبانی فرمائے) مجھہ کو انشاء اللہ ہمیشہ یاد رہینگے۔ مفتی محمد صادق صاحب سے مین اُس وقت سے واقف ہون جبکہ پہلی مرتبہ مین نے کتاب سیرۃ مسیح دیکھی تہی۔ اور مخدوم الملت جیسے رفیع الشان انسان کے پُرجوش الفاظ کو اس قیمتی وجود کی تعریف مین پڑہا تھا۔ مُجھہ کو اس وقت تک جسقدر عینک لگانیوالے جنٹلمینون کے دیکھنے کا موقع ملا ہے اُن سب مین مفتی صاحب ہی کے چہرہ پر عینک زیادہ خوبصورت معلوم ہوئی۔ جناب شیخ یعقوب علی صاحب اور مفتی صاحب کے متعلق مجھکو بہت کچھہ لکھنے کا موقع ملتا اگر یہ دونون صاحب الحکم اور بدر کے ایڈیٹر نہوتے۔ صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی خندہ پیشانی باحیا نگاہون اور اثر مین ڈوبی ہوئی پُرحکمت و بامعنے تقریر کی ستائیش اس وجہ سے ایک تحصیل حاصل معلوم ہوتی ہے۔ کہ اون کے لئے یہہ ہی کافی ہے کہ وہ امام علیہ السلام کے بڑے صاحبزادے اور تشحیذ الاذہان کے ایڈیٹر ہین۔ سید مہدی حسین صاحب سے مجھہ کو باتین کرنے کا موقعہ نہین ملا مگر برادرم مکرم حضرت اکبر نجیب آبادی کو مین نے خاص طور سے اون کا مداح پایا الحکم کی مشین کے قیمتی پُرزے برکت علی خان صاحب اور ڈاکٹر عبد اللہ صاحب و میرزا غلام اللہ صاحب حکیم نفضل دین صاحب۔ ماسٹر عبد الرحمان صاحب۔ حضرت اکمل آف گولیکی مفتی فضل الرحمن صاحب وغیرہ حضرات اور حکیم الامتہ کے درباریون مین سے ہر ایک جُدا جُدا توصیف و تعریف کا مستحق ہے۔ برادر مکرم تو آخر میرے ہموطن اور بچپنے سے رفیق اور پوری رازدار ہین اون کی جفاکشی کارمنصبی مین مستعدی اور خلوص و مذہبی جوش کے متعلق کچھہ لکھون تو ڈرتا ہون کہ اس کو تکلف سمجھہ کر اور میری زبان سے اپنی ستائیش کو خلوص و یگانگت کے خلاف جان کر کہین ناراض نہ ہو جاوین مین چونکہ اپنے برادر مکرم ہی کا مہمان اور اون کے پاس مقیم رہا ہون اس لئے مجھہ کو ہر قسم کا آرام ملنا اور رتی بہر بھی کوئی تکلیف نہ ہونا تو ایک لازمی نتیجہ تہا لیکن اُون کی اس شاندار اور اہم ڈیوٹی کے باعث مین بورڈنگ ہوس کے فرشتہ خصال طالب علمون کے حالات کو بھی بنظرِ غور معائینہ کر سکا اور مین شیخ عبد الرحمان صاحب نومسلم بھائی محمود دگنگوی وغیرہ نوجوان اور تہجد گزار طلباء سے استدعا کرتا ہون کہ وہ میرے لئے دُعا کرین۔ میان محمد۔ غلام حسین پشاوری۔ نضل دین و حبیب اللہ وغیرہ طلباء کے وارثون کو مین مبارکباد دیتا ہون کہ ان کے یہ فخرِ خاندان بچے مین نے نہایت متین و سنجیدہ اطاعت گذار خلیق اور مہمان نواز دیکھے ہین۔ اپنے پُرانے محسن ذوالفقار علی خان صاحب کو مژدہ سناتا ہون۔ کہ اون کے دونون چھوٹے بچے انشاء اللہ تعالےٰ کسی دن قوم کے قابل فخر وجود بن کر رہینگے۔ بہت ہی خوش قسمت ہین۔ وہ والدین جن کے بچے یہان تعلیم الاسلام مین تعلیم پاتے اور میرے برادر مکرم و سید سرور شاہ صاحب کے زیر تربیت بورڈنگ ہوس مین رہتے اور روزانہ حکیم الامت کے درس قرآن مین شریک ہوتے ہین ایک زمانہ ضرور ایسا آنے والا ہے کہ بہت سے احمدی نوجوان یہان دار الامان مین تعلیم نہ پانے اور اپنے والدین کی بے جا محبت پر (جس نے ان کو یہان تعلیم کے لئے نہ آنے دیا) افسوس کرینگے۔ اور دست حسرت ملین گے۔ اے صاحب اولاد احمدیو! اپنی اولاد پر رحم کرو۔ اور یہان تعلیم کیلئے اگر اپنے بچون کو بھیج سکتے ہو۔ تو ضرور بھیجدو۔ امام علیہ السلام کے متعلق اس مضمون مین مدح و ثنا لکھنی گستاخی سمجھتا ہون اس کیلئے لیاقت اور فرصت کی ضرورت ہے۔ ضرورتین تقاضا کر رہی ہین۔ کہ فوراً وطن کو روانہ ہون اور امام علیہ السلام کی زیارت کا شوق بزرگان ملت کی صحبت کا ذوق اور برادر مکرم کی محبت کا جوش اصرار کرتا ہے کہ یہان سے نہ جاؤن۔ دیکھئے نتیجہ کیا ہوتا ہے۔ آج ۱۲ رفروری ۱۹۰۷ء تک تو دار الامان مین مقیم ہون۔

راقم ڈاکٹر عبد المجید خان احمدی نجیب آبادی۔

درخواست جنازہ

میان مبارک احمد صاحب سکنہ بھیلی ضلع ہوشیارپور قضاء الٰہی سے فوت ہو گئے ہین احمدی احباب ان کیلئے غائبانہ نماز جنازہ پڑہین کہ خدا انہین غریق رحمت کرے۔

خاکسار امیر محمد پٹواری حلقہ بھیلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

مورخہ ۱۴ محرم الحرام ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۸ فروری ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۲۵ فروری ۱۹۰۷ء - ۱ - "مِن النّاسِ وَ العامۃ"

یعنی من خواص النّاس و العامۃ - یہ طاعون کی طرف اشارہ ہے کہ اس مرتبہ طاعون کے حملہ سے کچھ خاص لوگ بھی مرینگے جو معزز ہوتے ہین یا سفید پوش ہوتے ہین اور عام لوگون مین بھی مری پڑیگی۔

۲ - "لولا الاکرام لہلک المقام"

ترجمہ - اگر تیری عزت کا پاس نہوتا تو مین تمام قادیان کو ہلاک کر دیتا اس الہام سے معلوم ہوتا ہے کہ قادیان مین سے بھی کچھ لوگ طاعون سے مرینگے اور یہ مرنا الہام انّہ اوی القریۃ کے مخالف نہین کیونکہ اوی سے مراد الہام الٰہی مین یہ ہے کہ آخر قادیان کے لوگ بچائے جائینگے - بکلی استیصال نہین ہوگا۔

۲۶ - فروری ۱۹۰۷ء الہام - "تحفۃ الملوک"

اِس کے معنے ابھی نہین کھلے - بہرحال ملوک سے اسکو کچھ نسبت ہے۔

۲۳ - فروری ۱۹۰۷ء "و ان یروا اٰیۃ یعرضوا و یقولوا سحر مستمر"

ترجمہ جب کوئی نشان دیکھینگے تو کہین گے کہ یہ معمولی بات ہے کوئی خارق عادت امر نہین یا کوئی فریب ہے۔

۳ - "سیہزم الجمع و یولّون الدّبر"

ترجمہ - عنقریب یہ لوگ بھاگ جائینگے اور پیٹھین پھیر لین گے یہ اس طرف اشارہ ہے کہ وہ وقت آتا ہے کہ خدا کے نشانون سے انکار کی گنجائش نہین رہیگی اور نشان ایسے طور سے کھلینگے کہ منہہ بند ہو جائینگے - رؤیا مین گویا مین ہون کہتا ہون کسی نے کہا کہ اب جنازہ جاکر پڑھین گے گویا کسی کا جنازہ ہے جو پڑھا جاویگا۔

۴ - "لا تحزن انّ اللہ معنا"

ترجمہ - غم نکر خدا ہمارے ساتھہ ہے کسی دوست کو اسمین تسلی دیگئی ہے - گویا مین تسلی دونگا۔

دُعا مدد - مدرسہ تعلیم الاسلام کے طلبائے انٹرنس شیخ عبدالرحمٰن - مظفر احمد - محمد علی - محمد صادق وغیرہ جو امتحان مین جانیوالے ہین احباب سے درخواست دعا کرتے ہین۔

ثلج والی پیشگوئی جو مئی ۱۹۰۶ء مین شائع کی گئی تہی اُس کے پورا ہونے کی خبرین نہ صرف ہندسے بلکہ یورپ سے بھی اب تک برابر آ رہی ہین - ہرطرف سخت بارشون اور خوفناک ژالہ باری اور خطرناک برفباری کی خبرین شائع ہو رہی ہین۔

اخبار قادیان - حضرت اقدس بمعہ اہل بیت بخیر و عافیت ہین - عاجز راقم اس ہفتہ کے درمیان علیل رہا - احباب سے درخواست دُعا ہے۔

رسالہ آریہ - چھپ کر شائع ہوگیا ہے - قیمت ۳ - محافظ کتب خانہ لنگر سے ملسکتی ہے یہ رسالہ اخبار مین بہی شائع ہوگا - انشاء اللہ تعالےٰ۔

ثناء اللہ مولوی امرتسری اور اُسکے بھائی آریون کیواسطے الہامات کے فیصلہ کیلئے آسان راہ نکل آئی ہے بہتر ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب ایک دفعہ پہر قادیان آنیکی تکلیف اُٹھائین اور اب کی دفعہ اگر حسب معمول انہون نے اپنے بھائی آریون کے گہر مین قیام اور طعام پسند نہ فرمایا یا آریون نے انکار کر دیا تو دفتر بدر سے اُن کیواسطے مکان اور خوراک کا انتظام کر دیا جائیگا چاہیے کہ وہ خود آ کر آریون سے قسم کہلائین جن کا ذکر کتاب مین کیا گیا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

بے تعصبی امیر

سلسلہ احمدیہ کیلئے ایک درخواست

(ترجمہ از اخبار پائونیر الہ آباد - مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۰۷ء)

کچھ عرصہ ہُوا کہ پائونیر کے کالمز مین علی گڈہ کالج ڈیوٹی ڈیپوٹیشن کے ایک ممبر کی قلم سے ایک آرٹیکل نکلا تھا جس مین مضمون نگار نے اپنے ذاتی تجربہ کی رُو سے بیان کیا تھا کہ سلسلہ احمدیہ جہاد کے مٹا دینے مین بہت مُفید اور صحیح اثر مسلمانون پر چُپکے اور آہستگی سے ڈال رہا ہے - اس امر کے ظاہر کرنے مین "کہ سلسلہ احمدیہ شہنشاہ ایڈورڈ کی بے لگام اور سرکش رعایا کو برٹش گورنمنٹ کے پُرامن باشندے بنانے مین ایک کسان کا کام دے رہا ہے" یہ مضمون نگار صرف پہلا اکیلا شخص نہین بلکہ اس سے زیادہ دُوراندیش پولیٹکل امور مین غور کرنے والے اور دانا شخصون نے جب اس معاملہ مین بغیر کسی قسم کے تعصب اور رورعایت غور کیا ہے تو وہ بھی ایسے ہی نتائج پر پہونچے ہین تھوڑا ہی عرصہ گذرا ہے کہ ہارورڈ یونیورسٹی کے پروفیسر نے امریکہ کے ایک میگزین مین جہاد کے متعلق بحث کرتے ہوئے سلسلہ احمدیہ کے متعلق ایسی ہی رائے ظاہر فرمائی ہے ۱۹۰۰ء مین سر فریڈرک کننگھم نے جو پشاور ڈویژن کے سپرنٹنڈنٹ اور کمشنر رہ چکے ہین - اس سلسلہ کے بانی کو لکھا تھا "کہ جہان تک مین سمجھ سکتا ہون - یہ رسالہ اسلامی عقائد کی ایک صحیح اور مبرہن تفسیر ہے اور آپکے علم و فضل کے شایان ہے مجھے یقین ہے کہ آپ جیسے عالم فاضل اُستاد کی تفسیر کو تمام مسلمان بسر و چشم قبول کرینگے نہ صرف اپنے پاک مذہب کی بریت کیلئے بلکہ اُس ثبوت کیوجہ سے کہ اسلام ہرگز اس بات کا روادار نہین کہ مذہب کی آڑ مین ایسے مجہول اور بدذاتی کے کام کئے جاوین - مین خوش ہونگا کہ آپکے رسالے اور فتوے اس سرحدی صوبہ مین کثرت سے شائع ہون"۔

سر فریڈرک کننگھم کا آخری فقرہ اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ سرحدی صوبہ مین سلسلہ احمدیہ کی تصنیفات کیا کام کر رہی ہین جہان کہ اس وقت تک بہت سی قبیلے جاتین اس غلط عقیدہ کی شکار ہو چکی ہین - جہاد کے مسئلہ پر ایک لمبی اور گہری غور کے بعد اس نتیجہ پر پہونچا ہون - کہ اسلام کی گذشتہ تاریخ ہرگز اس عقیدہ کا منبع و ماوے نہین بلکہ ایک آئیندہ کی امید ہے جو اس کی پرورش کر رہی ہے - دوسرے الفاظ مین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و اعمال ہرگز جہاد کے مؤید نہین بلکہ اس کی مؤید ایک ایسے مہدی کی آمد ہے جو کہ فردن سے جنگ کریگا اور ہر ایک انسان کو جو اسلام قبول نہین کرتا قتل کر دیگا - ایسے افسر اور لیڈر کی ہر وقت اُمید مدام اس بیجا جوش کی حرارت کو بعض دلون مین بھڑکاتی رہتی ہے اس بات سے انکار نہین ہو سکتا کہ بہت سے مسلمان ان اعتراضات کا دندان شکن جواب دے چکے ہین جن مین کہا جاتا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بزور شمشیر بہت سے لوگون کو مسلمان کیا اس کے جواب مین صفائی سے یہ ظاہر کر دیا گیا ہے کہ نبی کریم کی لڑائیان دفاعی رنگ مین تھین مگر سلسلہ احمدیہ کے باہر کسی نے اس غلط عقیدہ کی تردید نہین کی جس مین یہ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک مہدی آئیگا جو غیر مسلمانون سے جنگ کرے گا اور بالآخر بزور دستی اسلام لانے پر مجبور کریگا - سلسلہ احمدیہ نے نہ صرف چند عقائد کی تفسیر کے ذریعہ سے بلکہ عملی طور پر ایک ایسے مہدی کے قبول کر لینے سے جو کہ اسلام کا غلبہ بخلاف تلوار - نشانات اور براہین کے ساتھ ظاہر کرنے کیلئے آیا ہے اس عقیدہ جہاد کی غلطی کو ظاہر کر دیا ہے جس کو ایک آنیوالے غازی مہدی کی اُمید ہمیشہ تازہ [illegible] رہتی ہے اور اس نے صاف طور پر بیان کر دیا ہے کہ نہ خود نبی کریم نے اس بات پر عمل کیا - نہ مہدی کے زمانہ مین اس پر عمل کرنے کا کوئی موقعہ ہے - حالت موجودہ مین سلسلہ احمدیہ کی ترقی امن و صلح کے بڑھانے کا ایک بڑا ذریعہ ہے اور تمام بہی خواہان برٹش گورنمنٹ کا یہ فرض ہے کہ اگر وہ اس کے پھیلانے مین مدد نہ دین تو کم سے کم اسے موقعہ دین کہ یہ پھلے پھولے اور نشو و نما پائے اس کے متعلق ہز میجسٹی امیر کابل کا بھی ذکر کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے - اور وہ یہ ہے کہ یہ سلسلہ اپنی قیام کے تھوڑے ہی عرصہ مین دُور دراز ملکون تک پھیل گیا ہے اور اس کے ممبر خود امیر کی دولت مین بھی پائے جاتے ہین - پہلا ممبر جس کے ذریعہ مرحوم امیر کو یہ پتہ لگا تھا - کہ اس سلسلہ کے خیالات جہاد کے خلاف ہین اس لئے وہ مروا دیا گیا اس کے بعد خوست کا ایک معزز مولوی جس کی خود امیر عزت کرتا تھا اور جس کے مُریدون مین دربار کے بڑے بڑے امراء شامل تھے اور جس کے مُریدون کی تعداد خاص افغانستان مین پچاس ہزار سے کسی طرح کم نہ تھی اور جو کہ سلطنت انگریزی اور سلطنت امیر ہر دو مین بڑی بڑی جاگیرون کا مالک تھا - بذات خود بانی سلسلہ کی ملاقات کیلئے قادیان آیا - اس بزرگ کا نام صاحبزادہ عبداللطیف تھا اور وہ خوست کا رہنے والا تھا یہ بزرگ دو یا تین ماہ قادیان مین ٹھہرا اور اس کے بعد اپنے وطن کو واپس چلا گیا اس کی واپسی پر ہز میجسٹی امیر حبیب اللہ خان نے اس کو قید مین ڈالدیا اور چند مہینون کی قید کے بعد جس مین اس کو کئی دفعہ احمدی عقائد سے توبہ کر لینے کے لئے کہا گیا اور اس کو وعدہ دیا گیا کہ اگر وہ اپنے عقائد سے تائب ہو جائے تو اس کی تمام جاگیرین بحال کر دیجاوینگی اور پوری آزادی اور شاہی اعزاز حاصل ہو جائے گا مگر اس کے انکار پر اس کو سنگسار کیا گیا اگر مان بھی لیا جاوے کہ مولوی عبداللطیف صاحب مرحوم کھلے طور پر عقیدہ جہاد کے برخلاف وعظ کہتے تھے مگر قانونی طور پر یہ سزا اس جرم سے کوئی مناسبت نہین رکھتی - یہ بدرجہا سنگین ہے -

اب جبکہ امیر نے عام اعلان اس امر کا کر دیا ہے - کہ اس کی قلمرو مین تمام مسلمان فرقون اور نیز غیر مسلمانون کو ایک جیسی آزادی حاصل ہے تو مولوی عبداللطیف صاحب مرحوم کی سنگین سزا اور بھی ایک راز سربستہ ہو جاتی ہے - اس مین شک نہین - کہ افغان ایک وحشی اور سرکش قوم ہے اور ان کے شرون سے محفوظ رہنے کیلئے امیر کو بعض دفعہ ایسے ذرائعہ اختیار کرنے پڑتے ہین جن کی حقیقت اور انصاف کو ہم نہین سمجھ سکتے جبکہ ہم بالکل ایک مخالف ہوا اور مخالف حالت مین زندگی بسر کرتے ہین یہ بھی سچ ہے کہ متعصب مُلّاؤن نے سلسلہ احمدیہ کی تعلیم کے متعلق شور برپا کیا ہوگا جس کے فرو کرنیکیلئے امیر کو سخت ذرائع استعمال کرنے پڑے ہون مگر کسی طرح سے غازی مہدی اور جہاد کے خلاف وعظ کہنے کی سزا سنگساری نہین ہو سکتی (یہ اندھیر ہے) اب چونکہ امیر نے یہ اعلان دیدیا ہے کہ اس کی قلمرو مین کسی شخص کو اس کے مذہب کے متعلق تکلیف نہین دی جاتی اور تمام فرقون کو ایک ہی سی آزادی حاصل ہے اب ہم اُمید کرتے ہین کہ ہز میجسٹی امیر افغانستان مین احمدیون کو وہی آزادی عطا فرمائے گا جو اورون کو حاصل ہے اور مذہبی غیر مداخلت کے ثبوت مین وہ مولوی صاحب مرحوم کی اولاد کو ان کی اولاد کی جاگیر بحال کر دیگا اور جلاوطنی سے انہین اپنے وطن مالوف مین آنے کی اجازت دیگا - اگر احمدیون کو آزادی مذہب اور آزادی خیالات دینے کیلئے امیر کے پاس کوئی اور دلیل نہ بھی ہو تو بھی اس کیلئے یہ ایک کافی دلیل ہے - کہ برٹش گورنمنٹ کے لئے سلسلہ احمدیہ

سے تعلیم نہ ہو اس لئے بحیثیت انگریزی گورنمنٹ کی مدد دمددگار رہونے کے یہ تجویز فوراً اختیار کرنی چاہئے اگر جہاد کا انکار اس کے اپنے مذہبی اعتقادات کے خلاف ہے تو بھی برٹش گورنمنٹ کی خاطر اسے اپنی سلطنت مین اس تعلیم کی اشاعت ہونے دینی چاہئے۔

اس مین کوئی شک نہین کہ اگر سلسلہ احمدیہ کی تعلیم کھلے طور سے افغانستان مین اشاعت ہو جائے۔ تو سرحدی قومین اپنے ہمسایون سے بہت سا اثر حاصل کرینگی اور اس طرح متعصب غازیون کے ہاتھ سے انگریزی افسرون کا قتل بند ہو جائینگے۔ صوبہ خوست جو انگریزی علاقہ سے ملحق ہے اس مین قریباً پچاس ہزار ایسے آدمی ہین۔ جو بحیثیت مولوی عبد اللطیف صاحب مرحوم کے مرید ہونے کے سلسلہ احمدیہ کے سچ ہونے پر ایمان رکھتے ہین۔ اور جن کو صرف یہی خطرہ ہے کہ اگر وہ کھلے طور سے اپنے اعتقادات اور ایمانیات کو ظاہر کرین تو ایسا نہو کہ ان کا حال بھی ان کے مرشد کا بنے اس خوف سے بعض اپنے ملک کو چھوڑ کر برٹش گورنمنٹ کے پر امن راج مین آ بسے۔ مگر پچاس ہزار کے قریب اندر ہین جن کو امیر اپنی رعایا کی طرح آزادی دیکر ممنون اور گرویدہ بنا سکتا ہے۔ مین یقین دلاتا ہون کہ بحیثیت رعایا ہونے کے ہر جنسی احمدیون کو سب سے زیادہ امن پسند اور بے ضرر پائیگا۔ اور اگر وہ اپنے ملک مین ان کے عقائد کی اجازت دیگا تو وہ ایسا کام کریگا جو نہ صرف انگریزی گورنمنٹ کے منشاء کے مطابق ہوگا بلکہ عین اس کے اپنے مقاصد کے مطابق ہوگا۔

محمد علی از قادیان

ایک خط اور اسکا جواب

مقاصد نکاح

سوال ۔ جناب مولوی صاحب تسلیم!
اسلام مین نکاح کے مقاصد کیا کیا ہین غالباً صرف اولاد پیدا کرنا تو نہین۔ انسان کی فطرت کا بھی لحاظ رکھا ہے یہی مجھ کو بمعہ حوالجات مطلوب ہے۔ امید ہے آپ اس کا جواب بذریعہ ڈاک براہ مہربانی عنایت کرکے مشکور کرین۔

تھاکر دت شرما وید لاہور

جواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

جناب من۔ قرآن کریم پارہ اکیس ۲۱ مین کہا ہے۔
خلق لکم من انفسکم ازواجاً لتسکنوا الیھا وجعل بینکم مودۃ ورحمۃ ۔ ایک اور پارہ مین فرمایا ہے کہ انکم لتاتون الرجال شھوۃ من دون النساء بل انتم قوم تجھلون ۔ اور فرمایا ہے کہ نساءکم حرث لکم ۔ اور فرمایا ہے کہ حفظت للغیب پارہ

پہلے نمبر سے معلوم ہوتا ہے کہ بی بی آرام اور سکون کے لئے بنائی ہین۔ غمگسار۔ ہزاردن افکار مین آرام کا موجب ہے۔

دوسرے نمبر سے ظاہر ہے کہ انسان مین طبعی طور پر دوستی اور محبت کرنا ایک فطرتی امر ہے اور دوستی اور محبت کے لئے یہ بی بی عجیب وغریب چیز ہے۔ تیسرے نمبر مین بتایا گیا ہے کہ عورت نازک البدن اور ضعیف الخلقت ہے اور بچون کو جننے اور گھر کے انتظام رکھنے مین ذمہ دار اور ایک عظیم الشان بازو ہے پس اس کے متعلق رحم سے کام لو۔ خدا نے اس کو رحم کیلئے بنایا ہے۔ اس کی غفلتون اور فطرتی کمزوریون پر چشم پوشی کرو۔ اور آدمیون مین قدرتی طور پر شہوت کا مادہ ہے اس کا قدرت نے محل بی بی اور عورت ہی کو بنایا ہے یہ چوتھی بات ہے۔ بعد اس کے فرمایا کہ عورت کھیتی ہے۔ اور بیج بونے کے قابل ہے۔ جس طرح کھیت کی علاج اور معالجہ ضرور ہوا کرتا ہے اور اس مین خاص غرض ہوا کرتی ہے بنا برین عورت مین بھی بعض خاص خاص اغراض ہین۔ جن سے ہمین متمتع ہونا چاہئے یہ پانچوین بات ہے پھر عورت ننگ و ناموس اور مال اور اولاد کی محافظ اور مہتمم ہے یہ چھٹی بات ہے۔ سردست ڈاک کا وقت ہے اور خطوط کی کثرت ہے۔ اس لئے مختصراً عرض ہے اگر زیادہ تفصیل مطلوب ہو۔ تو پھر اطلاع بخشین۔

نورالدین

درخواست نماز جنازہ ۔ برادرم محمد سعید صاحب جو بہائی صاحب حامد شاہ صاحب سے اب چھوٹے تھے۔ بدھ کی رات دس بجے کے بعد اس دنیا سے انتقال کر گئے ہین لہذا احمدی برادران ان کیلئے نماز جنازہ پڑھین کہ اللہ تعالیٰ انکو غریق رحمت کرے۔ میر شفیع

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یک بار
پورا صفحہ	٣٠٠	١١٠	٦٠	٢٥	٨
½ ״	١١٠	٦٠	٣٥	١٤	٤
ایک کالم	٧٥	٤٠	٢٥	٩	٣
½ ״	٤٠	٢٠	١٣	٥	٢
¼ ״					
⅛ ״	٢٢	١٢	٧	٢½	١⅛
فی سطر	١	٤½	٣½	١	٢ر

١۔ یہ اُجرت پہلے ہی سے بہت کم کرکے لگائی گئی ہے۔ اس واسطے اس مین زیادہ کوئی رعایت نہ ہوسکے گی۔ بے فائدہ خط وکتابت سے طرفین کا ہرج ہے۔

٢۔ اجرت ہر حالت مین پیشگی آنی چاہئے۔ مابعد کا کوئی حساب نہین۔

٣۔ اشتہار متواتر دئے جانے کی یہ اُجرت ہے۔ درمیان مین چھوڑنے کے واسطے اور کبھی کبھی درج کرانے کیواسطے زائد اُجرت چارج ہوگی۔

٤۔ ہر ماہ مین صرف ایک دفعہ اشتہار بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا۔ اشتہار کی عبارت مین تبدیلی کیواسطے ہر انگریزی مہینہ کے شروع ہونے سے پندرہ دن پہلے اطلاع آنی چاہئے ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہے گا۔

٥۔ اخبار صرف اُن مشتہرون کو دیا جاویگا جن کی اجرت سالانہ دس روپیہ سے کم نہ ہو۔ جو مشتہر اخبار لینا چاہین۔ اون کو قیمت اخبار الگ دینی پڑے گی۔

٦۔ ضمیمہ تقسیم کرائی فی ضمیمہ عہ فیصدی لیا جاویگا باہر سے قادیان تک ضمیمہ کی مزدوری ۸ر اُجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہئے۔

٧۔ یہ موجودہ اجرت اشتہار ہے۔ اخبار کی تعداد بڑھ جانے پر نرخ بڑھایا جاویگا۔ اور جو لوگ زائد نرخ نامنظور کرینگے ان کا اشتہار بند کرکے اون کی باقیماندہ اجرت واپس کردی جاوے گی۔

٨۔ منیجر کا اختیار ہوگا کہ جب چاہے کہ کسی کا اشتہار بند کردے اور باقی اُجرت واپس کردے

ڈائری

القول الطیب

۲۵ فروری ۱۹۰۷ء (ظہر) فرمایا۔ اب تو اللہ تعالیٰ نے لوگوں پر اتمام حجت کر دی ہے۔ نشان پر نشان ظاہر ہو رہا ہے وہ جو حدیث میں آیا ہے کہ جیسے تسبیح کے دانے ٹوٹ پڑتے ہیں اسی طرح متواتر نشان ظاہر ہوں گے اسی وقت کے لئے تھا چنانچہ تم دیکھ رہے ہو کہ ایک نشان پورا ہو رہا ہے تو اس کے ساتھ ہی دوسرا پورا ہو جاتا ہے۔ طاعون کے متعلق ایک شخص نے ذکر کیا کہ لودیانہ میں پانچ جنازے ایک گھر کے ایک ہی وقت میں نکلے دوسرے نے بیان سے بارہ۱۲ چودہ۱۴ کوس کے فاصلہ پر ایک گاؤں کا ذکر کیا کہ وہاں نو۹ آدمی ایک کنبے کے اکٹھے رات کو چنگے بھلے سوئے اور صبح کو مردہ پائے گئے پھر کچھ دیر کے بعد ایک لڑکا مرگیا۔ آپؑ نے فرمایا۔ یہ خدا تعالیٰ کے قہری نشان ہیں افسوس کہ لوگ اس پر بھی نہیں سمجھتے الہام۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ سے یہی سمجھ میں آتا ہے کہ جب تک خلقت رجوع الی الحق نہ کرے گی یہ بلا ہی دنیا سے نہ جائے گی دیکھو پار سال سب کی رائے یہ بندھی تھی کہ طاعون سے یہ ملک بہت کچھ پاک ہو گیا ہے اور اب عنقریب بالکل صاف ہو جائے گا مگر اس سال پچھلے سالوں سے بڑھ کر حملہ ہوا ہے ایسا حملہ کہ کئی گھرانے تباہ ہو گئے ہیں بعض گاؤں کے گاؤں خالی ہو گئے۔ وہ جو قرآن مجید میں ہے۔ وَاِنْ مِّنْ قَرْیَةٍ اِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوْهَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اَوْ مُعَذِّبُوْهَا عَذَابًا شَدِيْدًا۔ سب کچھ پورا ہو رہا ہے۔ قادیان کے متعلق مجھے الہام ہوا تھا۔ لَوْلَا الْاِکْرَامُ لَھَلَکَ الْمَقَامُ۔ یعنی یہ گاؤں بھی ہلاکت کا مستوجب تھا مگر اکرام کے سبب محفوظ رکھ لیا گیا جس کے متعلق اِنَّہٗ اٰوَی الْقَرْیَةَ ہے۔ اوی کے معنے تمام لغت کی کتابوں میں یہی لکھے ہیں کہ کسی مصیبت کے بعد پناہ دینا۔ قرآن مجید میں بھی انہی معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ اَلَمْ یَجِدْکَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے قادیان میں کچھ عذاب طاعون آنا تھا اور پھر اس کے بعد حفاظت ہو گی۔ عاجز اکمل نے حضور بیت صنعتاً فاضرب ا

(ولا تحنث کی نسبت پوچھا کہ اگر اس کے وہ معنے کئے جاویں جو عام مفسروں نے کئے ہیں تو شرع میں حیلوں کا باب کھل جائیگا۔ آپ نے فرمایا چونکہ حضرت ایوب کی بیوی بڑی نیک خدمتگذار تھی اور آپ بھی متقی صابر تھے اس لئے اللہ تعالیٰ نے تخفیف کر دی اور ایسی تدبیر سمجھا دی جس سے قسم بھی پوری ہو جائے اور ضرر بھی نہ پہونچے۔ اگر کوئی حیلہ اللہ تعالیٰ سمجھائے تو وہ شرع میں جائز ہے کیونکہ وہ بھی اسی راہ سے آیا جس سے شرع آئی۔ اس لئے کوئی حرج کی بات نہیں۔

(اکمل آف گولیکی)

ایک ضروری مراسلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میرے محترم صادق! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔
چونکہ الحکم کی اگلی اشاعت میں ابھی خاصہ وقفہ ہے اس لئے میں ایک چھوٹا سا نوٹ آپ کے معزز پرچہ میں جو بہت جلد شائع ہونیوالا ہے بھیجتا ہوں اس کی اہمیت سے آپ بھی آگاہ ہونگے لہذا اُمید ہے کہ بجنسہٖ اسکو چھاپ دیں۔

آپکا ہی خیرخواہ دلی یعقوب علی ایڈیٹر الحکم قادیان

علی گڈھ کالج میں سٹرائک

سٹرائک کے جراثیم علیگڈھ کالج میں بھی پہونچ گئے اور وہاں بھی یہ وبا پھوٹ نکلی۔ میں نے اس خبر کو نہایت افسوس سے پڑھا ہے اور علیگڈھ کالج کے نوجوانوں پر افسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کیا وہ نوجوان جنہوں نے علیگڈھ کالج کے آغوش میں تربیت پائی ہے اس احسان کا بدلہ یہ دینا چاہتے ہیں کہ وہ کالج کو بدنام کریں یہ اخلاقی جرأت نہیں اور نہ سیلف ریسپکٹ نہیں کہ اپنے افسروں کے خلاف جنگ (خواہ وہ قلمی یا لسانی ہی ہو) کیلئے اُٹھ کھڑے ہوں۔ کالج کے طالب علموں میں انقیاد اور اطاعت کا مادہ ترقی کرنا چاہیئے نہ خود پسندی اور زود رنجی کا۔ اس سے غداری اور نافرمانی پیدا ہوتی ہے گورنمنٹ انگلشیہ ہی کی بدولت ان کے کالج کی عزت اور وقعت ہے انہوں نے خود کالج کو اس رتبہ تک نہیں پہنچایا۔ سٹرائک کرنے والے نوجوانوں نے اپنے کالج اور کالج کے سرپرستوں کو بہت بڑا اخلاقی صدمہ پہونچایا ہے اور ایسی حالت میں کہ امیر کابل نے ابھی اُن کے کالج کو دیکھا ہے آنریبل پرنسپل کے خلاف اس قسم کی حماقت پولیٹیکل حقوق اور کالج کی وقعت کو سخت صدمہ پہونچانے والی ہے۔ روشن خیال مسلمانوں کو ایسے شوریدہ سر نوجوانوں کو اُن کے نفع و نقصان سے آگاہ کرنا چاہیئے۔ میری رائے میں یہ سارا نقص مذہبی تعلیم کی کمی اور عملی کمزوری کا ہے جو لوگ کہتے ہیں کہ وہاں مذہبی تعلیم کی پابندی کی جاتی ہے وہ اس سٹرائک کے بعد شرمندہ ہوں گے کیا اسلام یہ تعلیم دیتا ہے اگر علیگڈھ کالج ایسے طالب علم طیار کرنا چاہتا ہے تو اسے چاہیئے کہ فوراً ایسے کالج کو بند کر دے۔ جو ملک اور قوم کیلئے کچھ بھی مفید نہ ہوگا۔ یہ نظیر علی گڈھ کالج میں بہت ہی بُری نظیر ہے۔ میں احمدی قوم کو مبارکباد دیتا ہوں کہ وہ جس اسلوب پر اپنے نوجوان طیار کر رہی ہے وہ اسلام اور مسلمانوں کے لئے انشاء اللہ مفید اور بابرکت ہوں گے۔ اور گورنمنٹ کے لئے بھی ایک سُود مند اور معتمد علیہ وجود ثابت ہوں گے لاہور کے میڈیکل کالج کے طلباء کی سٹرائک کی نظیر موجود ہے جونہی اس ہڑتال کی خبر یہاں پہونچی۔ اور حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے خدام طالب علموں کو حکم دیا کہ تم کالج میں داخل ہو جاؤ۔ سب سے پہلے انہوں نے کالج میں داخل ہونا اپنا فرض سمجھا اس کے بعد دوسرے طالب علم بھی داخل ہو گئے۔

اس وقت بھی میں علیگڈھ کالج کے احمدی نوجوانوں سے بھی امید کرتا ہوں کہ وہ اس سٹرائک میں شریک نہ ہوں گے بلکہ میں یقیناً کہہ سکتا ہوں کہ وہ شریک نہیں۔ اس کی وجہ کیا ہے؟ یہی مذہبی اور عملی تربیت۔ اور میں یقیناً کہتا ہوں کہ ان کا امام اور پیشوا جس کے ہاتھ پر انہوں نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کیا ہے۔ اسی امر میں خوش ہے کہ ایسی فتنہ پردازی کی راہوں سے اجتناب کرتے ہیں کیونکہ یہ بغی کا طریق ہے جو خدا اور اس کے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہرگز پسند نہیں۔

انگریزی قوم کے احسان کو ہم احمدی فراموش نہیں کر سکتے اس لئے ان کے خلاف کسی آواز میں ہماری شمولیت مذہبی طور پر ناجائز اور گناہ ہے

یعقوب علی تراب ایڈیٹر الحکم قادیان
۲۵ فروری ۱۹۰۷ء

عزیز

ابوسعید عرب صاحب سفر میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم

مخدومی و مکرمی اخویم جناب مفتی صاحب سلمہ ربہ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۔ عاجز آج کلکتہ صبح کے وقت پہونچ گیا ۔ راستے میں مختلف لوگوں سے ملاقات ہوئی مگر خاص کر ایک صاحب کا ذکر قابل ذکر ہے ۔ مغل سرائے کے سٹیشن سے ایک صاحب میرے ساتھ ہو لئے راستہ میں مجھ سے دریافت کرنے لگے ۔ کہ آپ نے کہاں جانا ہے ۔ میں نے کہا کہ بنگالہ و برہما کی طرف ۔ کہنے لگے کس غرض کیلئے ۔ میں نے کہا کہ اشاعت ریویو آف ریلیجنز کے لئے ۔ کہنے لگے کہ وہ کیا ہے ۔ میں نے کہا کہ وہ ایک رسالہ ہے ۔ جس میں اسلام کا سچا چہرہ دکھایا جاتا ہے اور ادیان باطلہ کی تردید کی جاتی ہے اور وہ قادیان سے نکلتا ہے ۔ قادیان کا نام سنتے ہی میری طرف متوجہ ہو گئے اور کہنے لگے کہ میں آپ سے دریافت کرنا چاہتا ہوں ان کے متعلق چند باتیں ۔ کیونکہ بہت سی باتیں ان کے خلاف میں نے سُنی ہیں ۔ مگر فیصلہ نہیں کیا کیونکہ جب تک دونوں طرف کی باتیں نہ سُنی جاویں ۔ فیصلہ کرنا دانشمندی سے بعید ہے ۔

سوال اوّل ۔ مرزا صاحب خدا کو مانتے ہیں ۔

جواب ۔ مانتے کیا منواتے ہیں ۔

سوال کس طرح ۔

جواب ۔ زندہ خدا کا یہ ثبوت ہے کہ وہ ایک واقع کی قبل از وقوع خبر دیتا ہے اپنے مُرسل کو ۔ اور بظاہر کوئی مادی اسباب موجود نہیں ہوتے اور ان کے وقوع سے مومنوں کے دلوں میں تروتازگی پیدا ہوتی ہے اور مخالفین کو ذلت اور رسوائی ۔

سوال ۔ کیا نماز پنجگانہ کے قائل ہیں ۔

جواب ۔ بلکہ تہجد کی بھی تاکید فرماتے ہیں ۔

سوال ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو کیسے مانتے ہیں ۔

جواب ۔ سید المُرسلین

سوال ۔ وحی یا الہام کو مانتے ہیں ۔

جواب ۔ وہ خود دعویٰ کرتے ہیں کہ مجھ پر وحی ہوتی ہے ۔

سوال ۔ دلیل قرآن سے بیان کرو ۔

جواب ۔ ان الذین قالو ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملائکۃ

سوال ۔ عیسےٰ علیہ السلام کی نسبت کیا کہتے ہیں ۔

جواب ۔ جو دوسرے انبیاء کی نسبت ۔

سوال ۔ فوت ہو گئے ۔ جواب ۔ ہاں ۔

سوال ۔ کیا دلیل فوت ہونے مسیح کی ۔

جواب ۔ جو دوسرے نبیوں کی وفات کی دلیل ۔

اس پر کہنے لگے کہ مسیح زندہ یا فوت شدہ ماننا کوئی ضروریات دین سے ہیں ۔ میں نے کہا کہ لاریب جزو ایمان نہیں ۔ کیونکہ اگر جزو ایمان ہوتا تو جب کوئی نیا شخص اسلام قبول کرتا تو اس سے اس بات کا بھی عہد لیتے کہ اس بات پر ایمان لانا کہ مسیح آسمان پر ہے مگر ایک بات کا خیال رکھنا نہایت ضروری ہے ۔ وہ یہ کہ مسیح کو زندہ ماننے میں توحید باری میں نقص لازم ہے الحیّ القیوم لا تاخذہ سنۃ ولا نوم ۔ خدا کی صفت ہے نہ مسیح کی ۔

سوال ۔ یہ تو بڑا عمدہ عقیدہ ہے ۔ مولوی لوگ کیوں مخالفت کرتے ہیں

جواب ۔ نادانی و جہالت ۔ اس پر کہنے لگے ۔ اب میں سمجھ گیا خواہ اب کوئی کچھ ہی کیوں نہ کہے ہرگز اس کی بات باور نہیں کرونگا ۔ پھر میں نے استاذی المکرم حضرت مولوی حکیم الامۃ نور الدین صاحب کی کتاب نور الدین دکھائی ۔ پٹنہ پہونچنے تک یہ پڑھتے رہے آخر کہا کہ میں نے وہ بات اس کتاب میں دیکھی جو آج تک دیکھنے و سننے میں نہیں آئی تھی ۔ خاصکر یاجوج ماجوج کی تحقیق ۔ میں جب یہ باتیں کر رہا تھا تو تین اور شخص نہایت توجہ سے میری باتوں کو سنتے تھے دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ وہ تینوں حضرت اقدسؑ کے خادموں میں سے ہیں اور شاہجہانپور کے رہنے والے ہیں اور آسام کی طرف جا رہے ہیں اس وقت اس خوشی و مسرت کا اندازہ میں نہیں لگا سکتا جو مجھے ہوئی پھر ہم چاروں کلکتہ پہنچ گئے وہ دوسرے روز آسام کی طرف روانہ ہو گئے اور عاجز پرسوں کٹک کی طرف اشاعت میگزین کے لئے جاویگا ۔ اور عید کے دوسرے روز وہاں سے رنگون ۔

ایک بات میرے خیال میں آئی ہے وہ یہ کہ مدرسہ کو بھی روپیہ کی بہت ضرورت ہے ۔ اور ایک سہل تدبیر سے معقول رقم ہو سکتی ہے ۔ میں نے ہر ایک احمدی بھائی کے گھر میں ایک ایک ہنڈیا رکھوادی ہے اور گھر میں اُن کے تاکید کر دی ہے کہ آٹا گوندھتے وقت کچھ آٹا صبح و شام اوس میں ڈالدیا کریں اور آٹھویں روز ایک یا دو مستعد شخص اس کو ہر گھر سے اکٹھا کرکے ایک جگہ جمع کر دیں اور مہینہ میں اوس کو فروخت کرکے ان کی رقم مدرسہ تعلیم الاسلام میں بھیجدیا کریں جہاں چاولوں کا رواج ہو وہاں چاول اکٹھے کئے جاویں ۔ انشاء اللہ تعالےٰ ۔ اس سے عمدہ مدد مل جائے گی اور اس کی ابتدا قادیان دارالامان سے ہی ہونی چاہیئے تاکہ اس کی تقلید تمام جماعتیں کریں ۔

خادم قوم ۔ عاجز ابوسعید عرب ۱۱ نومبر ۱۹۰۶ء کلکتہ

بدر خواتین

(ایک خط سے اقتباس جو کہ ایک غیر احمدی خاتون نے مسز اکمل کے نام لکھا ہے)

"پیاری ہمشیرہ ۔ بعد سلام مسنون کے واضح ہو کہ محبت نامہ آپکا موصول ہو کر کاشف مندرجہ فیہ ہوا اخبار بدر تو بہت ہی عمدہ ہے ہم سب لوگوں کو نہایت پسند آیا باتیں بہت معقول و دلچسپ ہیں اس کے پڑھنے سے ہمارا خیال ہو گیا ہے کہ مرزا صاحب کی تقریر مؤثر ہے اُن کے اچھے اور رہنما ہونے میں شک نہیں ہے ۔ عموی حکیم لطیف احمدؐ صاحب (جو ہمارے تمام برادری میں سب سے زیادہ دانشمند و قابل ہیں) بھی مرزا صاحب کی بڑی تعریف کرتے ہیں وہ بہت روز سے اُن کو جانتے ہیں ۔ کہ جو کچھ مرزا صاحب کہتے ہیں وہ بناوٹی بات نہیں ہے نہ وہ ریاکار ہیں ۔ وہ سچے رہنما ہیں خدا اور رسول کو پہچاننے والے اسلام کی حالت تنزل کو ترقی دینے والے ہیں ۔ صرف مسیح موعودؑ ان کو ہم لوگ نہیں کہتے ہیں ورنہ اُن کے قول کو جھوٹ نہیں جانتے اور یہ جو آپ نے تعجب فرمایا ہے کہ اس اخبار سے مرزا صاحب کا مذہب معلوم ہو جاویگا کیا اُن کے مذہب سے ہم ناواقف ہیں اور ان کے مذہب سے ہمارا مذہب جُدا ہے ؟ نہیں ! ہمارا مذہب اُن کا مذہب آپکا مذہب سب ایک مذہب محمدیؐ ہے ۔ فرق کچھ نہیں ہے صرف اُن کے مسیح موعود ہونے کے ہم لوگ قائل نہیں ہیں[1] ورنہ ان کے قول و فعل کے مُنکر نہیں ہیں ۔ اس اخبار میں آپ کے صاحب کا نظم بھی دیکھا نہایت ہی اچھا دل پسند نظم ہے ۔ عموی حکیم لطیف احمدؐ صاحب (جو بڑے بھاری شاعر ہیں) اس نظم کی اور اس کو دیکھ کر آپ کے میاں کی قابلیت کی بیحد تعریف کرتے ہیں ۔

---

[1] معزز خاتون پھر غور کرے کیا وہ جو سچا راہنما اور خدا اور رسول کے احکام پہچاننے والا ہے ۔ اس نے دعویٰ مسیحیت اپنے پاس سے بنا کر دیا ہے !!! ایڈیٹر

اُردو و ہندی کیرکٹرس

اُردو و ہندی کا مسئلہ ممالک متحدہ آگرہ واودھ مین تہوڑے دنون سے بڑے زور وشور سے چھڑ چکا ہے جس مین زیادہ تر زبان (لینگویج) کو بھی دخل تہا۔ میرا مدعا اس وقت ان پرانے جہگڑون کو نیا کرنے اور گڑے مُردے اکھیڑنے کا ہرگز نہین بلکہ مین وقتی حاجتون مقامی ضرورتون اور بیجا تعصبات سے الگ تہلگ رہ کر صرف اُردو وہندی لکہاوٹون پر ایک نئے رنگ کی فلسفیانہ نظر ڈالنا چاہتا ہون۔ اردو لکہاوٹ (اُردو کیرکٹر) مین عربی کیرکٹر بھی شامل ہے اور اسی طرح ہندی کیرکٹر مین سنسکرت کیرکٹر اور انگریزی لکہاوٹ بھی داخل ہے۔ اس مضمون کے لکہنے کا باعث یہ ہے کہ میرے چند تین نوجوان دوستون کو ہندون کی صحبت اور ان کی زیادہ باتین سننے سے یہ غلط فہمی واقع ہوگئی ہے کہ ہندی کیرکٹر کے مقابلہ مین اردو کیرکٹر ناقص ہے۔ اردو مسلمانوں کی مذہبی زبان (لینگویج) نہین۔ بلکہ ہندو ومسلمان دونون اس سے برابر تعلق رکہتے ہین۔ لیکن اردو کیرکٹر اگر ہندی کے مقابلہ مین ناقص ثابت ہوجائے تو البتہ اس نقص کا ام الالسنہ کے طرز تحریر تک متعدی ہوجانا ممکن ہے۔ مجھہ کو معلوم ہے کہ ملک کے اکثر ہندو اور بعض اہل اسلام بھی مذکورہ بالا غلط فہمی مین مبتلا ہوئے تھے اور ملک کے کئی صاحب الرائے وسیع النظر اشخاص نے اس غلط فہمی کو رفع کرنے کی کوشش اپنے اپنے طرز پر کی ہے لیکن مین اس وقت اپنے ان دو تین جنٹلمین دوستون ہی کے مذاق کیموافق عرض کرنا چاہتا ہون۔ اس خیال سے کہ ممکن ہے اور کسی کو بھی فایدہ پہونچ جائے۔ یہہ مضمون شائع کیا جاتا ہے۔

عقل وفہم وفکر اور مدرکہ وحافظہ وغیرہ قیمتی قوی صرف دماغ سے ہی تعلق رکہتے ہین۔ دماغ مین اون کی نشوونما کا سرانجام قوائی ظاہری سے ہوتا ہے اور اس کام مین آنکھین بہت بڑا حصہ لیتی ہین۔ جس چیز کو آدمی دیکھتا ہے دونون آنکھون سے خطوط شعاعی نکلکر اسی چیز پر ملتے ہین۔ اور زاویہ بناتے ہین۔ جس قدر کوئی چیز زیادہ فاصلہ پہ ہوتی ہے۔ اوسیقدر اس کے دیکھنے مین دونون آنکھون کے نکلے ہوئے خطوط کا زاویہ حادہ بنتا ہے۔ اور جس قدر قریب ہوتی ہے اوسیقدر زاویہ منفرجہ ہوجاتا ہے۔ غرضکہ جس چیز کو دیکہنا ہو اس پر دونون خطوط کا مل جانا نہایت ضروری ہے۔ یہ ہرگز نہین ہوسکتا کہ آدمی دو آنکھون کے دونون خطوط شعاعی سے ایک ہی وقت مین دو علیحدہ علیحدہ چیزین دیکھہ سکے اگرچہ ہپناٹزم (مسمریزم کی قسم سے ایک فن ہوتا ہے) والون نے اس امر کی کوشش کی ہے کہ اپنی دونون آنکھون سے نگاہ کے دونون خطوط متوازی نکال سکین اور دو آنکھون سے دو علیحدہ علیحدہ چیزین ایک ہی وقت مین دیکہین مگر درحقیقت اس مین کامیابی حاصل ہونا غیر ممکن ہے۔ ہپناٹزم والون کو مشق ہوجاتی ہے کہ وہ قریب قریب کی دو چیزون پر ایک دھندلی نظر ایک ہی وقت مین ڈال سکتے ہین لیکن اُن دونون چیزون مین سے ہرایک چیز کے دیکہنے مین دونون آنکھون کے نظری خطوط کو دخل ہوتا ہے یہہ نہین ہوتا کہ تنہا ایک آنکھہ ایک چیز اور تنہا دوسری آنکھہ دوسری چیز کو دیکھہ سکے۔ اگرچہ یہہ ایک اختلافی مسئلہ ہے کہ آنکھون سے خطوط شعاعی نکلتے ہین یا آنکھوں پر اشیاء کا عکس منطبق ہوتا ہے لیکن دونون صورتون مین اس نتیجہ پر کہ دونون آنکھون سے ایک وقت مین ایک ہی چیز دیکھی جاسکتی ہے۔ کوئی حرف نہین آتا۔ خیر یہ تو جملہ معترضہ تہا۔ اصل مدعا یہہ ہے کہ جب آدمی کو اپنی عقل وتمیز اور دیگر قوائے دماغی سے کام لیتے ہوئے کسی چیز پر نظر ڈالنی پڑتی ہے تو ایسی حالت مین وہ فطرتی طور سے چاہتا ہے کہ ایک وقت مین ایک ہی چیز پر نظر رہے یہان تک کہ موٹے قلم سے لکہی ہوئی تحریر کو پڑھتے ہوئے اس قدر غور وخوض اور عقل سے کام نہین لیا جاسکتا جس قدر کہ باریک قلم سے لکہی ہوئی تحریر کے مطالعہ مین آدمی غور وفکر کرسکتا ہے وجہ اس کی یہ ہے کہ موٹے قلم سے لکہے ہوئے الفاظ زیادہ جگہ گہیرتے ہین۔ اور ایک وقت مین پڑہنے والے کی نظر زیادہ الفاظ پر نہین پڑسکتی اور اس لئے بوقت مطالعہ نظر کو تیز رفتاری کے ساتھہ سطرون پر سفر کرنا پڑتا ہے اور قوائے دماغیہ بہت کم اپنا کام کرسکتے ہین۔ باریک لکہاوٹ مین چونکہ اس کے خلاف ایک وقت مین کئی کئی الفاظ بآسانی زیر نظر آسکتے ہین۔ اس لئے قوائے دماغی کو اچھی طرح کام کرنے کا موقع مل جاتا ہے باریک یا موٹے قلم سے لکہنا ایک اختیاری امر ہے اور اس اُردو وہندی دونون فایدہ اُٹھا سکتی ہین۔ اب دونون کے طرز تحریر (کیرکٹر) پر جب غور کیا جاتا ہے تو ہندی مین ایک ایک حرف علیحدہ لکہا جاتا ہے اور یہی نہین کہ صرف آوازون کے لئے علیحدہ علیحدہ حروف (کانسننٹ) ہون بلکہ اعراب کی جگہ بھی ایک ایک حرف (واول) علیحدہ علیحدہ ہوتا ہے پس نہایت آسانی سے یہہ بات سمجہہ مین آسکتی ہے کہ اُردو کیرکٹر کا ایک لفظ قایم مقام ہوتا ہے ناگری کے ایک حرف کے اور اُردو کا ایک جملہ قایم مقام ہوتا ہے۔ ناگری کے ایک لفظ کے اسی سے یہہ نتیجہ برآمد ہوتا ہے کہ اُردو کیرکٹر کے مطالعہ مین غور وفکر سے جس قدر کام لیا جاسکتا ہے ہندی کے مطالعہ مین غیر ممکن ہے کیونکہ ہندی کے علیحدہ علیحدہ حروف پر (جو تعداد مین پچاس سے بھی زیادہ ہین) نظر ڈالکر ان کی شناخت پہر اون کو ملاکر الفاظ بنانا پہر الفاظ کے معانی کا تصور پہر الفاظ کو بناکر جملے بنانا پہر بامعنی جملون کے تصور تک پہونچنے مین دماغ کو بہت زیادہ کام کرنا پڑجاتا ہے۔ بخلاف اُردو کے کہ اس مین ہرایک لفظ پر اس طرح نظر پڑتی ہے جیسے ہندی کے ایک حرف پر۔ اس کے علاوہ جو عبارت اردو کیرکٹر ایک سطر مین ادا کرسکتا ہے۔ ہندی کے لئے وہی عبارت لکھنے مین کم سے کم تین سطرین درکار ہوتی ہین۔ جو لوگ فلسفہ زبان اور فلسفہ تحریر سے واقف اور علامتون کے متعلق عمیق نظر رکہتے ہین وہ خوب جانتے ہین کہ لکہاوٹ کا یہہ سب سے ادنیٰ درجہ ہے کہ ہرایک آواز کیلئے ایک علیحدہ حرف لکہا جائے اس درجہ سے بڑہکر جب کیرکٹر مین ترقی ہوتی ہے تو کئی کئی آوازون کے مجموعہ یعنی ایک ایک لفظ کیلئے ایک ایک علامت مقرر ہوجاتی ہے جیسا کہ انا اللّٰہ اعلم کی بجائے الم یا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بجائے صلعم اور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بجائے رضۃ وغیرہ۔ جون جون لکہاوٹ مین ترقیات ہوتی جاتی ہین پڑہنے اور لکہنے مین آسانی اور دماغون کو غور وفکر کا زیادہ موقع ملتا ہے اور ہر قسم کی ترقیات کا مادہ بڑہتا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہندوستان کے سب سے ادنیٰ درجہ کی طرز تحریر (ہندی کیرکٹر) کو کام مین لانیوالے لوگون کے دماغ بہت ہی کم اعلیٰ نمونہ دکہا سکے ہین۔ مذہب فلسفہ تاریخ۔ اخلاق وغیرہ ہندون کی جس چیز کو دیکہئے قابل مضحکہ باتین نظر آتی ہین اور دماغون کے کند ہونے کا یقین ثبوت ملتا ہے اگرچہ انگریزی کیرکٹر بھی ہندی ہی کی اقسام مین داخل ہے مگر انگریزی کتابون کا عموماً باریک قلم سے لکھا جانا اور جدید بلکہ ہزارہا مخففات کا مستعمل ہونا بھی بہت سی خامی

پوری کر دیتا ہے۔ پھر بھی فرنگیون کو ایسی طرز تحریر کا نقص محسوس ہوا ہے اور اون کو شارٹ ہینڈ رائیٹنگ کا فن ایجاد کرنا پڑا ہے لیکن اُردو کیرکٹر بجائے خود شارٹ ہینڈ رائٹنگ ہے۔ اور اس سے بہتر شارٹ ہینڈ رائٹنگ ایجاد ہونا مشکل ہے پس عربی طرز تحریر کو سنسکرت کی طرز تحریر سے ناقص بتانے والون کو غور کرنا چاہئے کہ وہ زنگی کا نام کافور رکھ رہے ہین۔

الراقم

اکبر شاہ خان احمدی نجیب آبادی ۱۷ فروری ۱۹۰۳ء

النّاس علےٰ دین ملوکہم

ایک مشہور جملہ ہے جس کے ساتھ اگر ان پیشگوئیون کو بھی پڑھا جاوے جو آخری زمانہ مین صلیب کے غلبہ کی نسبت تھین تو آجکل اپنی حالت پر افسوس آ سکے۔ کہ ہم کس قدر باوجود مسلمان ہونے کے عیسائیت کے رنگ مین رنگے جا چکے ہین ہم ہی مین سے ایک فرقہ ہے جو عیسےٰ کو اپنی صفات مین بے مثل وحدہٗ لاشریک سمجھے بیٹھا ہے اور اس کے ساتھ کچھ ایسے اوصاف مختص کر دئے ہین کہ سچ مچ خدا کے دہنے ہاتھ پر بیٹھا دیا ہے۔ مثلاً اب تک زندہ آسمان پر موجود بجسدہ العنصری ہونا حوادث زمانہ کے اثر سے محفوظ لایزول ولایحول۔ مُردون کو زندہ کرنا وغیرہ ذلک۔ پھر لباس۔ قطع وضع مین بھی اس قوم کا بہت کچھ تشابہ اختیار کیا جا چکا ہے۔ اس کے علاوہ تاریخین اور مہینے بھی یہی متداول بین الناس ہین یہان تک کہ کسی مسلمان سے پوچھو کہ آج چاند کی کیا تاریخ ہے تو بہتیرے ایسے ہین جو نہ بتلا سکین گے بلکہ بعض حضرات تو ایسے بھی ہین جنہین یہ بھی معلوم نہین کہ سن ہجری کون سا ہے۔ اس غفلت و ذہول وخود فراموشی سے میرے دل پر سخت صدمہ گذرتا ہے خصوصاً اس وقت جب مین دیکھتا ہون کہ اسلامی اخبارات بھی نئے سال کی مبارک اسی سن کے چڑھنے پر دیتے ہین اور اپنے سال کی تو ان کو خبر بھی نہین ہوتی۔ ایک اعتبار سے تو مین اپنے بھائیون کو معذور سمجھتا ہون کیونکہ ہمارا سال تو ایک قوم کی مہربانی سے رونے پیٹنے سے شروع ہوتا ہے۔ پس اس پر مبارک کیسی! مگر تاہم پچھلے سال کے ریویو اور آئندہ سال کے انتظام کے لئے اگر اور نام کے اسلامی اخبارات نہ سہی لیکن ہمارے معزز جریدہ الحکم و بدر دو ریویو ہجری سال کو پسند فرماوین۔ تو نہائت ہی انسب ہو آئندہ مرضی۔ شاید وہ موجودہ ترتیب و صورت مین بہتری دیکھتے ہون اور میری استدعا کو تنگدلی اور کم فہمی پر محمول فرماوین۔ اکمل آف گولیکے

والّذین ہم علےٰ صلوٰتہم یحافظون

مومن کی یہ بھی ایک صفت ہے کہ وہ اپنی نماز کی محافظت کرے۔ محافظت مین اس کا اول وقت پر پڑھنا بھی شامل ہے۔ آج کل اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے ایسی نعمت دیدی ہے جس کے وسیلہ سے ہم اوقات کو خوب پہچان سکتے ہین اگر اسی نیت سے گھڑیان رکھی جاوین تو ایک پنتھ دو کاج کے مصداق ہون۔ جیسے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی سے پوچھا کہ یہ چھپر کس لئے ہے تو اوس نے عرض کیا کہ ہوا کے لئے۔ تو آپ نے فرمایا اگر یہ نیت اذان ہو تو دولون فایدے ہین۔ گھڑیان رکھنے کو تو بہت رکھ لیتے ہین مگر نمازون کے لئے اس سے فایدہ بہت کم لوگ اُٹھاتے ہین۔ خصوصاً اس لئے کہ ٹھیک وقت دینے والی کم قیمت گھڑیان بمشکل ملتی ہین مین خود حیران تھا مگر مین نے چھ ماہ ہوئے پیر قمر الدین اینڈ سنز جہلم کے ایجنٹ سے ایک معمولی قیمت پر گھڑی لی ہے جو بہت صحیح وقت دیتی ہے۔ جن صاحبون کو ضرورت ہو وہ صاحب موصوف سے طلب کر کے میری طرح فایدہ اوٹھائین اور آجکل کے اشتہار بازون کے نقصان سے محفوظ رہین۔ عمدہ پبل عینکین بھی ارزان فروخت کرتے ہین (اکمل)

ڈاک کی بدانتظامی اور ادنیٰ ملازمین کی شرارت

آجکل ہمارے دفتر مین بیشمار شکائتین خریدارون کی طرف سے رسالہ نہ پہونچنے کی آتی ہین۔ بعض کو مکرر سہ کرر بھیجا جاتا ہے مگر اون کو ایک بھی نہین پہونچتا۔ مثلاً منشی رحمت اللہ صاحب ناظم برانچ علہ اسلامیہ سکول لاہور کو چھ ماہ سے متواتر پرچہ نہین پہونچتا۔ کئی پرچے مکرر سہ کرر بھیجے گئے مگر وہ شکایت کرتے رہے کہ پرچہ نہین پہونچتا۔ آخر ۳ر فروری ۱۹۰۳ء کو چھ ماہ گذشتہ کے مختلف پرچے ایک ہی پیکٹ مین اُن کے نام بھیجے گئے اور قادیان کے سب آفس سے باقاعدہ اس پیکٹ کی رسید بھی لی گئی۔ مگر افسوس کہ وہ پیکٹ بھی پہلے کی طرح خورد برد ہو گیا اور اون کا خط آیا کہ پرچہ نہین پہونچے۔ پوسٹماسٹر جنرل کو اس کی رپورٹ کیگئی ہے۔ ڈاک مین یہہ بدنظمی سخت مُضر ہے۔ ذمہ دار حکام توجہ فرماوین۔ والسلام

فقیر اللہ۔ نائب ناظم میگزین ۱۴ر فروری ۱۹۰۳ء

کچھ نقشبندیون کی نسبت

ناظرین الحکم کو تو خوب معلوم ہے مگر بعض ناظرین "بدر" پر بھی یہہ امر مخفی نہو گا کہ عاجز نے جو نقشبندیون کے اتمام حجت کے عنوان سے ایک مضمون لکھا تہا۔ اس کا جواب ابھی تک نقشبندیون سے مجھے نہین ملا۔ ان ایک سجادہ نشین یونہی بگڑ بیٹھے جب بار بار کہا گیا کہ مین نے تو آپ ہی کے مجدد الف ثانی کے کلمات پیش کئے ہین تو یہہ جواب دیا کہ بھلا اون کے ساتھ کیا نسبت۔ وجہ پوچھی گئی تو یہہ بتائی کہ مجدد صاحب کو کبھی کسی نے فریبی اور دہوکہ باز نہین کہا نہ وہ کسی مباحثہ مین مغلوب ہوئے نہ اون کے منہ سے ایسے کلمات نکلے جیسے اس زمانہ کے علما نے خلاف شرع قرار دیا۔

ہم اس کے جواب مین "توزک جہانگیری" کی یہ عبارت نقل کرتے ہین۔ دیکھئے بادشاہ نے جو کچھ لکھا ہے وہ علماء کے فتویٰ کے مطابق ہی کیا ہو گا۔ اس عبارت سے یہ بھی ثابت ہنین۔ یہان یہ بات ثابت ہو جاوے گی کہ خدا کے پاک بندون سے دنیا کے فرزندون نے ہمیشہ دشمنی کی ہے اور ہمیشہ ان کو بدظنی کی نگاہ سے دیکھا ہے۔ وہ عبارت مندرجہ ذیل ہے۔ اکمل آف گولیکے۔

"درین ایام بعرض رسید کہ شیخ احمد نام شیادی در سرہند دام زرق وسالوس فرو چیدہ بسیارے از ظاہر پرستان بے معنی را صید خود کردہ۔ و بہر شہرے و دیارے یکے از مریدان خود را کہ آئین دکان آرائی و معرفت فروشی و مردم فریبی را از دیگران پختہ تر داند خلیفہ نام نہادہ فرستادہ و مزخرفاتے کہ مریدان و معتقدان خود نوشتہ کتابے فراہم آوردہ مکتوبات نام کردہ و دران چند مہملات بسا مقدمات لاطائل مرقوم گشتہ کہ بہ کفر و زندقہ منجر میشود و ازان جملہ در مکتوبے نوشتہ کہ در اثنار سلوک گذارم بمقام ذی النورین افتاد مقامی دیدم بغائیت عالی و خوش بصفا ازآن جا درگذشتم

بمقام فاروق پیوستم و از مقام فاروق بمقام صدیق عبور کردم وہر کدام را تعریفے درخور آں نوشتہ و از اں جا بہ مقام محبوبیت واصل شدہ ۔ مقلسے مشاہدہ افتاد بغایت منور و ملون خود را با نواع انوار والوان منعکس یافتم یعنے استغفر اللہ از مقام خلفا در گذشتہ بعالی مرتبت رجوع نمودم ۔ و دیگر گستاخیہا کردہ کہ نوشتن آن طول دارد و از ادب دور است ۔ بنابرین حکم فرمودم کہ بدرگاہ عدالت آئین حاضر سازند ۔ حسب الحکم بہ ملازمت پیوست و انہ ہرچہ پرسیدم جواب معقول نتوانست سامان نمود و با عدم خرد و دانش بغایت مغرور و خود پسند ظاہر شدہ ۔ صلاح حال او منحصر درین دیدم کہ روزے چند در زندان ادب محبوس باشد تا شوریدگی مزاج و آشفتگی دماغش قدرے تسکین پذیرد و شورش عوام نیز فرو نشیند ۔ لاجرم بالا راسئے سنگھن حوالہ شد کہ در قلعۂ گوالیار مقید دارد ۔

کمیاب ڈائری

یہ ڈائری اُس وقت کی ہے جب کہ حضرت اقدس اندر کے مکان میں ہوتے تھے اور اسکو صاحبزادہ حضرت مرزا محمود احمد صاحب نے لکھکر اپنے رسالہ تشحیذ الاذہان کی جلد ۲ نمبر ا میں درج کیا ہے اور وہاں سے ہم نقل کرتے ہیں رسالہ تشحیذ الاذہان اب ماہوار ہوگیا ہے یہ ایک بڑی خوشی کی بات ہے کہ تھوڑے عرصہ میں اُس نے ایسی نمایاں ترقی کی ہے ۔ کیا بدر کے خریداروں کو یہ کہنے کی ضرورت ہے کہ وہ اس رسالہ کی خریداری اور اعانت کی طرف توجہ کریں ؟ مبارک ہو وہ جوان قابل قدر موتیوں سے بذات اپنے معارف کے تاج کو مزین کرتا ہے ۔ ایڈیٹر ۔

در امیر حبیب اللہ خان والئے افغانستان کی آمد پر فرمایا کہ لوگ اُس کیلئے بڑے بڑے جلسے کرتے ہیں اور اُس کے آنے پر خوش ہیں ۔ مگر ہم اسکا آنا نہ اتنا برا سمجھتے ہیں ہم اس آدمی کی پرواہی کیا کرتے ہیں جو خدا کے احکام پر عمل نہ کرے ہمارا بادشاہ خدا ہے اور امیر حبیب اللہ اس کا مجرم ہے کیونکہ اس نے بلا کسی حق کے صاحبزادہ عبد اللطیف کو صرف اس لئے کہ وہ گورنمنٹ انگریزی سے جہاد کو ناجائز قرار دیتے تھے قتل کیا اور پھر نہایت بیدردی کے ساتھ اور ایسے شخص کے لئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے **من قتل مومناً متعمداً فجزاؤہ جہنم** ۔ یعنے جو شخص کہ ایک مومن کو بلا کسی کافی عذر کے قتل کرے پس اس کی سزا جہنم ہے پس ہم تو الٰہی فیصلہ کے منتظر ہیں اور یہی نہیں بلکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسے شخص پر میرا غضب نازل ہوگا پس خدا کے غضب سے اور کونسی چیز ہے جو خطرناک ہو ۔

حضرت صاحب مسواک کو بہت پسند فرماتے ہیں اور علاوہ مسواک کے اور مختلف چیزوں سے دن میں کئی دفعہ دانتوں کو صاف کرتے ہیں ۔ اور نبی کریم کی بھی یہی سنت تھی پس سب کو چاہیئے کہ اس طرف بھی توجہ رکھا کریں ۔

فرمایا لوگ سمجھ لیتے ہیں کہ ہم مومن ہیں اور مسلمان ہیں لیکن وہ اصل میں نہیں ہوتے ۔ زبانی اقرار تو ایک آسان بات ہے لیکن کرکے دکھانا اور بات ہے ۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ احسب الناس الآیۃ ۔ یعنے کیا لوگ گمان کرتے ہیں کہ وہ مومن ہو چکے ایماندار ہیں اور ابھی وہ آزمائے نہیں گئے بس جب تک کہ آزمائش نہ ہو ایمان کوئی حقیقت نہیں رکھتا بہت لوگ ہیں جو آزمائش کے وقت پھسل جاتے ہیں اور تکالیف کے وقت اُن کا ایمان ڈگمگا جاتا ہے ۔ ایک یہودی کا قصہ ہے جو کہ ایک بڑا طبیب گذرا ہے اور جس کا نام ابوالخیر تھا کہ ایک دفعہ وہ ایک کوچہ میں سے گذر رہا تھا جبکہ اُس نے ایک شخص کو یہ پڑھتے ہوئے سُنا کہ احسب الناس الآیۃ اگرچہ وہ یہودی تھا اُس نے آیت کو سُنکر اپنے ہاتھوں سے ایک دیوار پر ٹیک لگائی اور سر جھکا کر رونے لگا ۔ جب رو چکا تو اپنے گھر آیا اور جب وہ سو گیا تو اس نے خواب میں دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور انہوں نے فرمایا کہ اے ابوالخیر تعجب ہے کہ تیرے جیسا فضل و کمال والا انسان مسلمان نہو ۔ صبح جب اُٹھا تو اس نے تمام شہر میں اعلان کر دیا کہ میں آج مذہب اسلام قبول کرتا ہوں

فرمایا ۔ کہ یہودی اگرچہ آجکل بہت تھوڑے ہیں لیکن وہ اصل میں بہت سے مسلمان ہوگئے تھے جیسا کہ اوپر ایک قصہ بیان بھی کیا ہے کچھ تو آنحضرت کے زمانہ میں اور کچھ دیگر سلاطین کے زمانہ میں ۔ ایک شخص کا قصہ ہے کہ اُس نے ایک یہودی کو بہت نصیحت کی کہ تو مسلمان ہو جا ۔ اُس یہودی نے جواب دیا کہ میں جانتا ہوں کہ اسلام کوئی آسان مذہب نہیں صرف مُنہ سے کہدینا کوئی بڑی بات نہیں کہ ہم مسلمان ہیں میں نے ایک اپنے بیٹے کا نام خالد رکھا تھا یعنے ہمیشہ رہنے والا اور دوسرے دن کو اس کو گاڑ بھی آیا تھا پس صرف نام رکھانے سے کچھ نہیں ہوتا مگر انسان کا نام رکھا ہوا اگر خطا جاتا ہے تو خدا انہیں خدا جس کا نام رکھتا ہے وہی ٹھیک ہوتا ہے ایک دفعہ ہمارے والد صاحب نے ایک خواب دیکھا کہ آسمان سے تاج اُترا اور انہوں نے فرمایا یہ تاج غلام قادر کے سر پر رکھدو (آپکے بڑے بھائی) مگر اس کی تعبیر اصل میں ہمارے حق میں تھی جیسا کہ اکثر دفعہ ہو جاتا ہے کہ ایک عزیز کے لئے خواب دیکھو اور وہ دوسرے کیلئے پوری ہو جاتی ہے اور دیکھو کہ غلام قادر تو وہی ہوتا ہے جو قادر کا غلام اپنے آپکو ثابت بھی کردے اور انہیں دنوں میں مجھ کو بھی ایسی ہی خوابیں آتی تھیں پس میں دل میں سمجھتا تھا کہ یہ تعبیر الٹی کرتے ہیں ۔ اصل میں اس سے میں مراد ہوں ۔ سید عبد القادر جیلانی نے بھی لکھا ہے کہ ایک زمانہ انسان پر ایسا آتا ہے کہ اس کا نام عبد القادر رکھا جاتا ہے جیسا کہ میرا نام بھی خدا تعالیٰ نے الہام کے ذریعہ سے عبد القادر رکھا ہے ۔

فرمایا کہ انسان عادت کو چھوڑ سکتا ہے بشرطیکہ اس میں ایمان ہو اور بہت سے ایسے آدمی دنیا میں موجود ہیں جو اپنی پُرانی عادات کو چھوڑ بیٹھے ہیں ۔ دیکھا گیا ہے کہ بعض لوگ جو ہمیشہ سے شراب پیتے چلے آئے ہیں ۔ بڑھاپے میں آکر جبکہ عادت کا چھوڑنا خود بیمار کرنا ہوتا ہے بلا کسی خیال کے چھوڑ بیٹھتے ہیں اور تھوڑی سی بیماری کے بعد اچھے بھی ہو جاتے ہیں ۔ میں حقہ کو منع کرتا ۔ اور ناجائز قرار دیتا ہوں مگر ان صورتوں میں کہ انسان کو کوئی مجبوری ہو ۔ یہ ایک لغو چیز ہے اور اس سے انسان کو پرہیز کرنا چاہیئے ۔

عریضہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
بحضور سیدی و مولائی حضرت مسیح موعود علیہ السلام

بہت تیرے دشمن کر گئے دنیا کو ہیں خالی
جو کچھ دو چار ہیں باقی تو شامت انکی اب آئی

یہ شعر جنوری ۱۹۰۶ء کے اول نمبر اخبار بدر میں شائع ہوا تھا اس کے بعد لدھیانوی نو مسلم سے دنیا پاک ہوئی اور آج عبد المجید واعظ دہلوی جس نے ۱۸۹۱ء میں سوت سے سخت مخالفت حضور علیہ السلام کی بتقریب جلسہ دہلی کی تھی ایکا یک صحیح و سالم تندرست جمالیہ باہر سے ایک عمارت مدرسہ وغیرہ کی کرا رہا تھا بوقت ۹ بجے صبح کے اپنے گھر آیا اور آتے ہی بعارضہ فالج منٹوں کے اندر اندر دنیا سے رخصت ہو کل بروز اتوار ۳ بجے بعد دوپہر نظام الدین پیدل مدرسہ کے لڑکوں کو ساتھ لیکر گیا تھا ۔ افسوس ایسی عبرتناک موت ہوئی ۔ اللّٰھم احفظنا

عاجز حضور کا ادنیٰ غلام قاسم علی از دہلی ۔ تراہا بیرم خان

الخطبۃ ۳

میں اپنی پندرہ سالہ باکرہ دختر کا نکاح کسی احمدی متقی سے کرنا چاہتا ہوں دار الامان کے باشندہ کو سب سے زیادہ پسند کرتا ہوں حضرت مسیح موعود کی تجویز کو سب سے مقدم رکھتا ہوں بعد ازاں بزرگان ملت کی تجویز ۔ اگر دار الامان میں ایسا موقعہ میسر نہ آوے تو اضلاع مظفر نگر انبالہ ڈیرہ دون میرٹھ کے باشندہ کو بوجہ قرب اپنے مسکن کے ترجیح دونگا تقویٰ و دیگر امور متفرقہ کا فیصلہ بزرگان ملت یا دیگر مقامی بزرگوں کی رائے سے ہوگا ۔ اس معاملہ میں جملہ خط و کتابت بذریعہ ایڈیٹر بدر یا براہ راست عاجز کے نام ہو ۔ المشتہر حبیب اللہ احمدی ۔ مدرس چھینی گارڈہ ڈاکخانہ سہارنپور ۔

شعر و سخن

(از حضرت میر ناصر نواب صاحب)

پھاگن مین ہوئی ہے سخت برسات
ساون کو بھی جس نے کر دیا مات
طاعون و وباء و زلزلون کی
بد خبریاں آ رہی ہین دن رات
موسم مین بہار کے پڑی برف
قادر کی یہ پوری ہو گئی بات
اعدا کو بہار سے ہو گیا کیا
ہے اُنپہ خدا کا قہر ہیہات
کیا ہو گئے علم و فہم اُن کے
مہدی کی یہ مانتے نہین بات
عیسےٰ کو سمجھتے ہین یہ دجّال
دن اِن کی نظر مین ہو گیا رات
ہے ضدّ و تعصّب و تکبّر
پتلے ہین غرُور کے یہ بد ذات
آنکھون پہ پڑے ہین ان کے پردے
چھین گیا اِن سے فہم آیات
قرآن و حدیث بھی گئے بھول
جب سے ہوئے منکر کرامات
مرزا کے عُدو ا خدا کے دشمن
ہین ان کے بہت ذلیل عادات
کچھ مر گئے کچھ ہین خستہ و خوار
کچھ ہو گئے ہین شکار آفات
بعضون نے رجُوع کر لیا ہے
احمدؐ کے دیا ہے ہاتھ مین ہاتھ
پورے ہوئے سب کے سب نوشتے
ظاہر ہوئے کل نشان و آیات
جو اب بھی نہین قبول کرتے
ثابت ہوئی اُنپہ قہر کی بات
ناصر یہ دکھایئے دیکھئے کیا
باقی ہے بہت ہنوز سن سات
۱۹۰۷

درخواست جنازہ مولوی عبدالمجید صاحب سفید ریش ولد لعل خان صاحب ساکن سید والہ ضلع منٹگمری فوت ہو گئے ہین احمدی احباب غائبانہ نماز جنازہ پڑھین کہ اللہ تعالےٰ ان کی مغفرت کرے۔

نظم

(از صاحبزادہ میاں بشیرالدین محمود احمد صاحب)

دوستو ہرگز نہین یہ ناچ اور گانے کے دن
سوچ کر دیکھو تو ہین یہ دین کے پھیلانے کے دن
اِس چمن مین جبکہ تھا دورِ خزاں وہ دن گئے
اب تو ہین اسلام پر بارو بہار آنے کے دن
ظلمت و تاریکی و ضدّ و تعصّب ہو چکے
آ گئے ہین اب خدا کے چہرہ دکھلانے کے دن
جاہ و حشمت کا زمانہ آنے کو ہے عنقریب
رہ گئے تھوڑے سے ہین اب گالیان کھانے کے دن
ہے بہت افسوس اب بھی گر نہ ایمان لائین لوگ
جبکہ ہر ملک و وطن پر ہین عذاب آنے کے دن
پیشگوئی ہو گئی پوری مسیحِ وقت کی
پھر بہار آئی تو آئے ثلج کے آنے کے دن
اِن دنون کیا ایسی ہی بارش ہوا کرتی تھی یان
سچ کہو کیا تھے یہ سردی سے ٹھٹھر جانے کے دن
دوستو اب بھی کرو توبہ اگر کچھ عقل ہے
ورنہ خود سمجھائیگا وہ یار سمجھانے کے دن
رردو دکھ سے آگئی تھی تنگ اے محمود قوم
اب مگر جاتے رہے ہین رنج و غم کھانے کے دن

رسید زر

۷ - فروری ۱۹۰۷ء عہ۱۱۱۲ سید ظہور اللہ احمدؐ صاحب للعہ ر
۷ " " " عہ۱۹۴۰ ہاشم علی صاحب سے ر
۷ " " " عہ۵۷۷ سردار فضل حق صاحب سے ر
۷ " " " عہ۸۱۳ شاہ محمدؐ صاحب سے ر
۷ " " " عہ۸۱۳ مرزا رحم علی صاحب سے ر
۷ " " " عہ۱۱۵۶ فتح محمد صاحب سے ر
۷ " " " عہ غلام محمد صاحب ولد کالے خان صاحب عہ ر
۸ " " " عہ۱۵۱ پیر بخش صاحب سے ر
۸ " " " عہ۹۸۵ مرزا محمود بیگ صاحب سے ر
۸ " " " عہ۷۴۸ شیخ مظفر الدین صاحب سے ر
۸ " " " عہ۱۳۹۸ ماسٹر برکت علی صاحب سے ر

۹ - فروری ۱۹۰۷ء عہ۷۸۶ سید لعل شاہ صاحب سے ۲ ر
۹ " " " عہ۹۶۸ محمد سعید الدین صاحب سے ر
۱۲ " " " عہ۲۹۳ قدرت اللہ صاحب ۱۲ عہ ر
۱۲ " " " عہ۹۹۰ منشی علی گوہر صاحب سے ر
۱۲ " " " عہ۱۵۰۵ غلام محمد صاحب عہ ر
۱۲ " " " عہ۴۳۸ منشی فتح دین صاحب سے ر
۱۲ " " " عہ۱۴۹۹ کنور گرنیندر سنگھ صاحب عہ ر
۱۳ " " " عہ۱۱۷ حاجی سید یوسف صاحب عہ
۱۲ " " " عہ۵۸ مولوی نجم الدین صاحب سے ر
۱۲ " " " عہ۲۱۷ ڈاکٹر محمد طفیل خان صاحب سے ر
۱۲ " " " عہ۱۲۴ حافظ فضل احمد صاحب سے ر
۱۲ " " " عہ۱۱۸۴ حکیم محمد رمضان صاحب سے ر
۱۳ " " " عہ۱۴۱۹ محمد حسین صاحب سے ر
۱۳ " " " عہ۱۴۴۸ امام بخش صاحب قیصرانی سے ر
۱۳ " " " عہ۵۴۳ میان عبداللہ صاحب عہ ر
۱۳ " " " عہ۱۰۱۴ ڈاکٹر عزیز الدین صاحب سے ر
۱۳ " " " عہ۹۷۱ عبدالکریم صاحب گارڈ سے ر
۱۳ " " " عہ۱۲۹۶ محمد یعقوب صاحب ۱۲ عہ ر
۱۴ " " " عہ۳۸۷ منشی قطب الدین صاحب سے ر
۱۴ " " " عہ۱۴۹۲ محمد اسماعیل صاحب سے ر
۱۴ " " " عہ۱۵۰۷ بابو کالو رام صاحب عہ ر
۱۵ " " " عہ۳۰۳ راجہ شیر محمد صاحب سے ر
۱۶ " " " عہ۳۳۸ بابو عبدالرحمن صاحب للعہ
۱۶ " " " عہ۵۷۳ محمدؐ میر صاحب سے ر
۱۶ " " " عہ۱۰۳ مولوی عبدالصمد صاحب سے ر
۱۶ " " " عہ۸۵ عبدالرزاق صاحب سے ر
۱۶ " " " عہ۹۳۷ محمدؐ امیر صاحب سے ر
۱۷ " " " عہ۱۵۰۹ عبدالخالق صاحب سے ر
۱۷ " " " عہ۱۱۰۴ کریم بخش صاحب ۲ عہ ر
۱۷ " " " عہ۱۴۹۱ محمد اکبر خان صاحب سے ر
۱۷ " " " عہ۲۹۹ راجہ عطا محمد خان صاحب سے ر
۱۸ " " " عہ۱۰۷۶ سید محمد ارتضا علی صاحب عہ ر
۲۰ " " " عہ۹۷۶ شیخ عبدالرحمان صاحب سے ر
۲۰ " " " عہ۱۲۵۵ ماسٹر عبدالرحمن صاحب ۴ ر
۲۱ " " " عہ۸۹۰ عبدالحکیم صاحب سے ر
۲۰ " " " عہ محمد بخش صاحب ۲ عہ ر

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر بک ڈپو قادیان ضلع گورداسپور سے طلب فرماوین

(تمام احمدی برادران کی خاص توجہ کے قابل - یہ موقعہ پھر شاید ہی ملے)

نام کتاب و مصنف	مضمون کتاب	قیمت
آیات الرحمن - حضرت مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب فاضل امروہی	جواب عصاء موسیٰ مصنفہ بابو الٰہی بخش اکونٹنٹ ۔ شیطانی اور رحمانی کا فرق اور ایسے اعتراضات کا جو سلسلہ احمدیہ پر کئے جاتے ہین مدلل جواب دیا ہے - اگر یہ کتاب پڑھ لی جاوے - تو پھر بس	۸/
سر الشہادتین " " "	سورۃ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ مین صاحبزادہ عبد اللطیف رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہین اور کے نکات ایک روپیہ قیمت پر بھی گران نہین -	ا/
اعلام الناس حصہ ۲	وفات مسیح - الہام غیر نبی پر بھی ہوتا ہے - تقلید	۳/
صیانۃ الناس " " "	اولیاء اللہ کے علامات جو قرآن مجید مین ہین اور حضرت اقدس مین ان کا پایا جانا	ا/
مجموعہ ازالۃ الوسواس " " " "	قابل دید - مخالفین کے دقیق اعتراضات کے جواب - اور چکڑالوی کے ابن صیاد ثانی ہونے کا ثبوت دیا ہے	۴/
تنذیر المومنین " " " " " "	حضرت جنّی کی کتاب توضیح مرام وغیرہ پر جو اعتراض مخالف مولویون نے کئے ہین - اون کے دندان شکن جواب	۴/
القول الصحیح - البرہان الصریح پنجابی نظم - مشہور شاعر خلیفہ ہدایت اللہ صاحب	حضرت مسیح موعود کی تائید مین دو لون کتابین بالخصوص البرہان نہایت عمدہ ہے - وفات مسیح حضرت کے مسیح موعود ہونے اور دجال - یاجوج سب کا بحوالہ کتب ذکر ہے	ا/ ۲/ کل ۳/
اسلام اور اس کا بانی	ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید مین	ا/
آئنہ ڈکشنری	نہایت عمدہ	ا/
شہادت آسمانی حصہ اول دوم مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب	کلمہ فضل رحمانی ایک مخالف کی کتاب کا جواب	۷/
رویائے صالحہ " "	ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود با وجود کیلئے ضروری ہین	۴/
السر المکتوم " " "	قرآن مجید خصوصاً بائبل سے حضرت اقدس کی مدلل تائید	۵/
اعجاز احمدی " " "	حضرت مسیح موعود کی تائید مین	ا/
کامن احمدی	پنجابی نظم	ا/

آنکھون کے بیمارون کو مژدہ

میان ڈاکٹر عبد اللہ ساکن راہون ضلع جالندھر جنھون نے لنڈن آسٹریلیا افریقہ مین آنکھون کے علاج سے بہت شہرت حاصل کی ہے اور ان کے پاس بہت کثرت سے سارٹیفکیٹ بھی موجود ہین انگریزی اور یونانی دو طرح سے آنکھ بناتے ہین ہماری جماعت کے مخلص ہین مین امید کرتا ہون کہ لوگون کو اون سے فائدہ پہونچے - نور الدین

الخطبہ
ضرورت نکاح

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم - میرے ایک عزیز نوجوان دوست - سید معقول روزگار سرکاری ملازم ہین جن کے حالات سے مجھے ذاتی واقفیت ہے کہ وہ ایک نیک اور ہوشیار آدمی ہین شرعی ضرورت کے سبب دوسرے نکاح کے خواہان ہین چونکہ مجھے خود ان کے ساتھ محبت ہے اس واسطے مین بخوشی اون کی سفارش کرتا ہون اور امید کرتا ہون کہ جو صاحب اس تعلق کو پسند کرین گے وہ خوش ہون گے - معاملہ کو بابرکت بنانے کیواسطے حضرت سے پہلے دعا کرائی جاویگی اور پھر مفصلہ ہوگا - خط و کتابت میرے نام ہو۔ ایڈیٹر

میرے ایک دوست مولوی غلام رسول صاحب ۲۵ سالہ جوان - صالح - خوش رو خوش خو عالم احمدی ہین آپنے میرے ساتھ مطول تک تعلیم پائی ہے اور دینیات سے اچھے باخبر ہین - آپ کی دنیاوی حیثیت اچھی رئیسانہ ہے قوم ریش ہے - اور قریشیون کی رشتہ داریان ہوتی رہین آپ نکاح کے خواہشمند ہین جو صاحب اس تعلق کو پسند فرماوین وہ مجھ سے خط و کتابت کرین - پرائیویٹ طور پر بھی ہر طرح اپنا اطمینان کرسکتے ہین اس سے پہلے کوئی بیوی نہین بڑا ہی مبارک ہوگا وہ خاندان جو اس سلسلہ اخوت مین پیشقدمی کریگا - انشاء اللہ تعالیٰ -

نیاز مند اکمل آف گولیکی ضلع گوجرات پنجاب

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبرین دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ اخبار اخبار عام ہی ہے - دلچسپ در مقبول خلائق - نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھین - مینجر روزانہ اخبار عام

اطلاع

براہین احمدیہ اور درثمین کی رعایتی قیمت کا وقت ۳۱ جنوری سنہ ۱۹۰۶ء کو ختم ہو چکا ہے اور براہین احمدیہ اب اصلی قیمت مبلغ صہ فی نسخہ پر فروخت ہوگی اور قیمت جلد ۱۲/ علیحدہ ہے لیکن اخبار کے خریدارون کو ایک روپیہ کی عایت رہے گی۔

اور درثمین مجلد ۸/ - (والسلام - مینجر) غیر مجلد ۶/

بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین کیلئے چھاپا -

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بدر

BADR — QADIAN

جلد ۶ نمبر ۱۰ مورخہ ۷ مارچ ۱۹۰۷ء

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

خدا کی تازہ وحی

۲۸ فروری ۱۹۰۷ء سخت زلزلہ آیا اور آج بارش بھی ہوگی۔ چنانچہ اسی دن بارش ہو گئی اور ۲ مارچ ۱۹۰۷ء کی بعد رات کو سخت زلزلہ آگیا۔ مرزا نیاز بیگ صاحب رئیس کلانور کا آج (۵ مارچ ۱۹۰۷ء) کی ڈاک میں خط آیا کہ قریباً نو بجے رات کے ایک سخت جھٹکا بھونچال کا آیا اور بارش بھی بہت ہوئی اور اولے پڑے۔ اور میاں محمد نواب خان صاحب تحصیلدار کا آج گوجرات سے ایک کارڈ آیا۔ وہ لکھتے ہیں۔ جو ۲ مارچ ۱۹۰۷ء کی بعد رات کو سخت زلزلہ گوجرات میں آیا۔ جو نہایت خطرناک تھا اور یہ پیشگوئی قبل از وقت ۲۸ فروری ۱۹۰۷ء کی صبح کو کیگئی تھی جبکہ دھوپ تھا اور بادل کا نام و نشان نہ تھا۔ وہ زلزلہ آیا تھا اس واقعہ کے گواہان حاشیہ میں درج ہیں۔[1]

۳ مارچ ۱۹۰۷ء۔ روز شنبہ۔ الہام

(۱) انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا۔

تفہیم یہ ہوئی۔ کہ اے اہل خانہ خدا تمہارا امتحان کرنا چاہتا ہے تا معلوم ہو کہ تم اس کے ارادوں پر ایمان رکھتے ہو یا نہیں۔ اور تا وہ اے اہل بیت تمہیں پاک کرے جیسا کہ حق ہے پاک کرنے کا۔

اور پھر اہل خانہ کی طرف اشارہ کر کے الہام ہوا۔

(۲)۔ ہے تو بھاری مگر خدائی امتحان کو قبول کر۔

اور پھر الہام ہوا۔

(۳)۔ یاایھا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم

اے لوگو تم اپنے رب کی پرستش کرو۔ وہ خدا جس نے تمہیں پیدا کیا اس میں تفہیم یہ ہوئی کہ اے اہل بیت کسی دوسرے کو تکیہ گاہ مت بنا۔ وہی خدا تیرا متکفل اور رازق ہے۔ جس نے تجھے پیدا کیا

اور پھر الہام ہوا

(۴) یاایھا الناس اتقوا ربکم اللہ خلقکم

ترجمہ یہ ہے کہ اے اہل بیت خدا سے ڈرو اور اس کی مرضی کے خلاف کوئی کام نہ کرو۔ اور نہ کوئی بات منہ سے نکالو وہی خدا ہے جس نے تمہیں پیدا کیا۔ اور پھر میری طرف سے بطور حکایت الہام ہوا۔

(۵)۔ اے میری اہل بیت خدا تمہیں شر سے محفوظ رکھے

اور پھر مجھے مخاطب کر کے الہام ہوا۔

(۶) انت منی وانا منک انت الذی طار الیّ روحہ

یعنی تو مجھ سے ظاہر ہوا اور میں اس زمانہ میں تجھ سے ظاہر ہونیوالا ہوں۔ تو وہ ہے جس کی روح نے میری طرف پرواز کیا۔

ضرورت

ہمارے معزز دوست سید ناصر شاہ صاحب اوورسیر علاقہ کشمیر کو ایک ایسے آدمی کی اپنے ساتھ رکھنے کی ضرورت ہے۔ جو قرآن شریف کا ترجمہ جانتا ہو۔ اور انٹرنس تک انگریزی تعلیم حاصل کئے ہوئے ہو۔ تنخواہ کے علاوہ جو حسب لیاقت ہوگی۔ کھانا اور مکان شاہ صاحب کے ساتھ ہوگا۔

اخبار قادیان

حضرت اقدس بخیر و عافیت ہیں اور کتاب حقیقۃ الوحی کی تصنیف میں مصروف ہیں اس کتاب میں نشانات کا نمبر دن بدن بڑھتا جاتا ہے۔ کیونکہ خدا تعالےٰ کے تازہ نشانات ہر وقت نمودار ہو رہے ہیں۔

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

اعلان

یاد رہے کہ اس رسالہ کے شائع کرنے کی ہمیں کچھ بھی ضرورت نہ تھی۔ لیکن ایک گندی اخبار جو قادیان سے آریوں کی طرف سے نکلتی ہے۔ جس میں ہمیشہ وہ لوگ توہین اور بد زبانی کر کے اور دین اسلام کی نسبت اپنی فطرتی عداوت کیوجہ سے ناشائستہ کلمات بولکر اور ساتھ ہی مجھ کو بھی گالیاں دیکر لیکھرام کے قائم مقام ہو رہے ہیں ان کی اخبار نے ہمیں مجبور کیا کہ ان کے جھوٹے الزامات کو اس رسالہ میں ہم دور کریں۔ اور ثابت کریں کہ ان کے بھائی لالہ شرمپت اور لالہ ملاوامل ساکنان قادیان درحقیقت میرے بہت سے نشانوں کے گواہ ہیں اور ان پر کیا حصر ہے۔ تمام قادیان کے آریہ اور ہندو بعض نشانوں کے گواہ رویت ہیں اور پھر قادیان پر ہی موقوف نہیں۔ لیکھرام کے مارے جانے کی پیشگوئی ایک ایسی جہاں جال پیشگوئی ہے جس نے تمام پنجاب اور ہندوستان اور آریہ سماج والے اس عظیم الشان نشان کے گواہ کر دئے ہیں۔ اب ان پیشگوئیوں سے انکار کرنا آریوں کے لئے ممکن نہیں۔ اور اس بارہ میں تسلیم او نشانا محض بے حیائی ہے اور اگر وہ اس قدر پر باز نہ آوے۔ تو پھر ان کا تمام پردہ کھول دیا جائیگا۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔

راقم۔ میرزا غلام احمد مسیح موعود از قادیان

حضرت مولوی نور الدین صاحب کی طبیعت علیل ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے صحت و عافیت عطا فرمائے۔

حضرت مولوی محمد احسن صاحب بخیر و عافیت ہیں اور مسجد مبارک میں گذشتہ جمعہ میں آپنے خطبہ پڑھکر سامعین کو خوش وقت کیا۔

برادرم مفتی فضل الرحمن صاحب کے گھر میں اللہ تعالیٰ نے فرزند نرینہ عطا کیا ہے اور مخدومی شیخ یعقوب علی صاحب کے گھر میں بھی اللہ تعالیٰ نے فرزند نرینہ عطا فرمایا ہے اللہ تعالیٰ ہر دو بچوں کو نیک بنائے اور خدمت دین کی توفیق کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔

[1] حضرت مولوی نور الدین صاحب۔ حضرت مولوی محمد احسن صاحب۔ حضرت صاحبزادہ میاں محمود احمد صاحب۔ حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے۔ محمد صادق۔ ایڈیٹر بدر۔ شیخ محمد نصیب صاحب محرر بدر۔ محمد حسین کاتب اخبار بدر۔ مولوی عبید اللہ صاحب بسمل۔ مولوی شیر علی۔ بی۔ اے۔ میر ناصر نواب صاحب۔ خواجہ کمال الدین صاحب وکیل۔ خلیفہ رجب الدین صاحب لاہوری۔ مستری للارام۔ مولوی فضل دین صاحب۔ حاکم علی رئیس چک پنیار۔ عرب صاحب عبد المحی۔ سید ناصر شاہ صاحب۔ شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم۔ عبد الستار خان صاحب کابلی احمد نور افغان۔ محبوب الرحمن صاحب بنارسی۔ میر مہدی حسین صاحب۔ ماسٹر نقیر اللہ۔ مولوی قطب الدین طبیب۔ حاجی فضل حسین۔ شاہجہان پوری۔ شیخ عبد الرحیم دفتری بدر۔ میر محمد اسحٰق۔ مولوی محمد فضل صاحب چنگوی۔ شیخ عبد العزیز صاحب نومسلم۔ مولوی عظیم اللہ صاحب نابھوی۔ شیخ ڈاکٹر عبد اللہ۔ کرم علی کاتب۔ حاجی شہاب الدین صاحب۔ سلطان محمد افغان۔ مامون خان صاحب۔ احمد علی صاحب سنبردار۔ چودہری فتح محمد صاحب۔ حافظ محمد ابراہیم صاحب۔ غلام محمد صاحب۔ مدرس۔ قاضی امیر حسین صاحب۔ میاں غلام قادر۔ محمد جی۔ ایبٹ آبادی۔ فخر الدین صاحب۔ ماسٹر عبد الرؤف صاحب۔ شیخ محمد اسمٰعیل صاحب سرساوی۔ اکبر شاہ خان صاحب نجیب آبادی۔ قدرت اللہ صاحب۔ برکت علی۔ محرر الحکم۔ ماسٹر محمد دین صاحب امیر احمد صاحب ولد مولوی سردار علی صاحب حکیم۔ احمد الدین صاحب زرگر۔ محمد اشرف محرر دفتر محاسب صدر انجمن۔ بورڈران مدرسہ تعلیم الاسلام۔ طالب علمان مدرسہ تعلیم الاسلام نام بہت سے ہیں کمی گنجائش کے سبب نام بطور نمونہ کے لکھے گئے ہیں۔

جلد ۶ | ۲۱ محرم الحرام ۱۳۲۵ھ مطابق ۷ - مارچ ۱۹۰۷ء | نمبر ۱۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

قادیان کے آریہ اور ہم

(تازہ تصنیف حضرت مسیح موعود و مہدی معہود)

آریوں پر ہے صد ہزار افسوس
دل میں آتا ہے بار بار افسوس

ہو گئے حق کے سخت نافرمان
کر دیا دیں کو قوم پر قربان

وہ نشان جن کی روشنی سے جہاں
ہو کے بیدار ہو گیا لرزاں

اُن نشانوں سے ہیں یہ انکاری
پر کہاں تک چلے گی طراری

اُن کے باطن میں اِک اندھیرا ہے
کین و نخوت نے آ کے گھیرا ہے

لڑ رہے ہیں خدائے یکتا سے
باز آتے نہیں ہیں غوغا سے

قوم کے خوف سے وہ مرتے ہیں
سو نشاں دیکھیں کب وہ ڈرتے ہیں

موت لیکھو بڑی کرامت ہے
پر سمجھتے نہیں یہ شامت ہے

میرے مالک تو اُن کو خود سمجھا
آسمان سے پھر اِک نشان دکھلا (آمین)

تازہ نشان کی پیشگوئی

خدا فرماتا ہے کہ میں ایک تازہ نشان ظاہر کروں گا جس میں فتح عظیم ہوگی وہ عام دنیا کے لئے ایک نشان ہوگا اور خدا کے ہاتھوں سے اور آسمان سے ہوگا چاہئے کہ ہر ایک آنکھ اس کی منتظر رہے کیونکہ خدا اس کو عنقریب ظاہر کریگا تا وہ یہ گواہی دے کہ یہ عاجز جس کو تمام قومیں گالیاں دے رہی ہیں اس کی طرف سے ہے مبارک وہ جو اس سے فائدہ اٹھاوے۔ آمین۔

المشتھر میرزا غلام احمد مسیح موعود ؑ

ایک اخبار آریہ صاحبوں کی جو قادیان سے نکلتی ہے اور اب شاید جنوری ۱۹۰۷ء سے اس جگہ سے اس کا خاتمہ ہے اس میں میری نسبت لالہ شرمپت ساکن قادیان کا حوالہ دے کر ایک عجیب تہمت میرے پر لگائی ہے اور وہ یہ کہ جو دسمبر ۱۹۰۶ء کے جلسہ میں ایک تقریب سے میں نے بیان کیا تھا کہ ان آسمانی نشانوں کے جو خدا نے مجھے عطا فرمائے ہیں صرف مسلمان ہی گواہ نہیں ہیں بلکہ اس قصبہ کے ہندو بھی گواہ ہیں جیسا کہ لالہ شرمپت اور ملاوامل آریہ بھی جو ساکنان قادیان ہیں ان کو میری نشانوں کا علم ہے اور اس جلسہ میں میں نے صرف اسی قدر بیان نہیں کیا تھا بلکہ میں نے تمام مہمانوں کے روبرو جو ہر ایک طرف سے اور نیز دور دراز ملکوں سے دو ہزار کے قریب جمع تھے - یہ بھی بیان کیا تھا کہ قطع نظر قادیان کے مسلمانوں کے اس قصبہ کے تمام ہندو

بھی میرے نشانوں کے گواہ ہیں کیونکہ اس زمانہ پر پینتیس ۳۵ برس کے قریب مدت گزر گئی جبکہ میں نے یہ ایک پیشگوئی شائع کی تھی کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

کہ اگرچہ اب تو اکیلا ہے اور تیرے ساتھ کوئی نہیں مگر وہ وقت آتا ہے کہ میں ہزاروں انسانوں کو تیری طرف رجوع دونگا اور اگرچہ اب تجھ میں کوئی مالی طاقت نہیں مگر میں بہت سے لوگوں کے دلوں میں اپنا الہام ڈالونگا کہ اپنے مالوں سے تیری مدد کریں - فوج در فوج لوگ آئینگے اور مال لینگے اور اس قدر آئینگے کہ قریب ہے کہ تو تھک جاوے وہ ہر ایک راہ سے سفر کر کے قادیان میں آئینگے اور ان کی آمد کی کثرت سے راہیں گہری ہو جائیں گی اور جب اس پیشگوئی کے آثار ظاہر ہوں گے تو دشمن چاہینگے کہ یہ پیشگوئی ظاہر نہ ہو اور کوشش کریں گے کہ ایسا نہ ہو مگر میں اونکو نامراد رکھونگا اور اپنا وعدہ پورا کرونگا اور پھر ساتھ اسکے یہ بھی فرمایا کہ میں تجھے برکت پر برکت دونگا یہاں تک کہ بادشاہ تیری کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے۔

یہ خلاصہ ہے اُس پیشگوئی کا جو آج سے چھبیس ۲۶ برس پہلے براہین احمدیہ میں چھپ چکی ہے اور درحقیقت اس زمانہ سے بہت عرصہ پہلے کی پیشگوئی ہے - جس کو کم سے کم پینتیس ۳۵ برس ہوتے ہیں سو اس جلسہ میں میں نے اس پیشگوئی کا ذکر کیا تھا اور اس کے لئے یہ تقریب پیش آئی تھی کہ جب ہم مع اپنی جماعت کے جو دو ہزار کے قریب تھی اپنی جامع مسجد میں نماز میں مشغول تھے اور دور دور سے میری جماعت کے معزز لوگ آئے ہوئے تھے جن میں گورنمنٹ انگریزی کے بھی بڑے بڑے عہدہ دار اور معزز رئیس اور جاگیردار اور نواب بھی موجود تھے تو عین اس حالت میں جبکہ ہم اپنی اس جامع مسجد میں نماز ادا کر رہے تھے ایک ناپاک طبع آریہ برہمن نے گالیاں دینی شروع کیں اور نعوذ باللہ ان الفاظ سے بار بار گالیاں دیتا تھا کہ یہ سب کنجر اس جگہ جمع ہوئے ہیں کیوں باہر جا کر نماز نہیں پڑھتے اور پہلے سب سے مجھے ہی یہ گالی دی اور بار بار ایسے گندے الفاظ یاد کیا کہ بہتر ہے کہ ہم اس رسالہ کو انکی تفصیل سے پاک رکھیں - قریباً ہم دو گھنٹہ تک نماز پڑھتے رہے اور وہ آریہ قوم کا برہمن برابر سخت اور گندے الفاظ کے ساتھ گالیاں دیتا رہا - اس وقت بعض دیہات کے سکھ بھی ہماری کثیر جماعت کو دیکھ رہے تھے اور حیرت کی نظر سے دیکھتے تھے کہ خدا نے ایک دنیا کو جمع کر دیا ہے اور ان لوگوں نے بھی منع کیا مگر وہ ناپاک طبع باز نہ آیا اور معزز مسلمانوں کو کنجر کے پلید لفظ سے بار بار یاد کرتا اور اشتعال دلاتا رہا۔

یہ ایک بڑا دکھ تھا جو عین نماز کی حالت میں مجھے اُٹھانا پڑا - اور یہ بھی خوف تھا کہ ہماری جماعت میں سے کسیکو جوش پیدا ہو مگر خدا کا شکر ہے کہ سب نے صبر کیا تعجب ہے کہ کیوں اس نے یہ پلید اور گندہ لفظ اس جماعت کیلئے اختیار کیا شائد اس کو اپنے مذہب کا نیوگ یاد آ گیا ہوگا۔ اُس وقت سرکاری ملازم بٹالہ کا ایک ڈپٹی انسپکٹر بھی موجود

ؔ نیوگ آریہ مذہب کی رُو سے ایک مذہبی حکم ہے جس کی رُو سے ایک آریہ کی پاکدامن عورت باوجود زندہ ہونے خاوند کے اور باوجود اسکے کہ اس کو طلاق بھی نہیں دیگئی ایک دوسرے آدمی سے محض اولاد

ؔ قادیان کے آریوں کو خطاب۔

تھا - غرض جب اس آریہ کی گالیاں حد سے بڑھ گئیں تو معزز مسلمانوں کے دلوں کو سخت رنج پہنچا اور اگر وہ ایک وحشی قوم ہوتی تو وہ قادیان کے تمام آریوں کیلئے کافی تھی مگر اُن کے اخلاق قابل تحسین ہیں کہ ایک سفلہ طبع آریہ نے باوجودیکہ اس قدر گندی گالیاں دیں تاہم انہوں نے ایسے صبر سے کام لیا گویا مُردے ہیں جن میں آواز نہیں - اور اس تعلیم کو یاد رکھا جو بار بار دی جاتی ہے کہ اپنے دشمنوں کے ساتھ صبر کیساتھ پیش آؤ -

جب نماز ہو چکی تو میں نے دیکھا کہ ان گندی گالیوں سے بہت سے دلوں کو بہت رنج پہونچا تھا تب میں نے ان کی دلجوئی کیلئے یہ تقریر کی کہ یہ رنج جو پہونچا ہے اس کو دلوں سے نکال دو - خدا تعالیٰ دیکھتا ہے وہ ظالم کو آپ سزا دیگا اور اس وقت میں نے یہ بھی کہا تھا کہ میں جانتا ہوں کہ قادیان کے ہندو سب سے زیادہ خدا کے غضب کے نیچے ہیں - کیونکہ خدا کے بڑے بڑے نشان دیکھتے ہیں اور پھر ایسی گندی گالیاں دیتے اور دکھ پہنچاتے ہیں ان کو معلوم ہے کہ خدا نے اس گاؤں میں کیسا بڑا نشان قدرت دکھلایا ہے وہ اس بات سے بے خبر نہیں ہیں کہ آج سے چھبیس ۲۶ ستائیس ۲۷ برس پہلے میں کیسی گمنامی کے گوشہ میں پڑا ہوا تھا کیا کوئی بول سکتا ہے کہ اس وقت یہ رجوع خلائق موجود تھا بلکہ ایک انسان بھی میری جماعت میں داخل نہ تھا اور نہ کوئی میرے ملنے کے لئے آتا تھا اور بجز اپنی ملکیت کی قلیل آمدن کے کوئی آمدن بھی نہیں تھی - پھر اسی زمانہ میں بلکہ اس سے بھی پہلے جس کو پینتیس ۳۵ برس سے بھی کچھ زیادہ عرصہ گذرتا ہے خدا نے مجھے یہ خبر دی کہ "ہزاروں لاکھوں انسان ہر ایک راہ سے تیرے پاس آویں گے یہاں تک کہ سڑکیں گھس جاویں گی اور ہر ایک راہ سے مال آئے گا اور ہر ایک قوم کے مخالف اپنی تدبیروں سے زور لگائیں گے - کہ یہ پیشگوئی وقوع میں نہ آوے مگر وہ اپنی کوششوں میں نامراد رہینگے" یہ خبر اُسی زمانہ میں میری کتاب براہین احمدیہ میں چھپ کر شائع ہو گئی تھی -

پھر کچھ مدت کے بعد اس پیشگوئی کا آہستہ آہستہ ظہور شروع ہوا - چنانچہ اب میری جماعت میں تین لاکھ سے زیادہ آدمی ہیں ٭ اور فتوحات مالی کا یہ حال ہے کہ اب تک کئی لاکھ روپیہ آچکا ہے اور قریباً پندرہ سو روپیہ اور کبھی دو ہزار ماہوار لنگر خانہ پر خرچ ہو جاتا ہے - اور مدرسہ وغیرہ کی آمدنی علیحدہ ہے - یہ ایک ایسا نشان ہے کہ جس سے قادیان کے ہندوؤں کو فائدہ اٹھانا چاہیئے تھا کیونکہ وہ اس نشان کے اول گواہ تھے انکو معلوم تھا کہ اس پیشگوئی کے زمانہ میں میں کسقدر گمنام اور پوشیدہ تھا یہ تقریر تھی جو اس سلسلہ میں میں نے کی تھی اور تقریر کے آخر میں میں نے یہ بھی بیان کیا تھا کہ اس نشان کے سب آریوں میں سے بڑھ کر گواہ لالہ شرمپت اور لالہ ملاوامل ساکنان قادیان ہیں کیونکہ اُن کے روبرو کتاب براہین احمدیہ جس میں یہ پیشگوئی ہے چھپی اور شائع ہوئی ہے بلکہ براہین احمدیہ کے چھپنے سے پہلے اُس زمانہ میں جبکہ میرے والد صاحب فوت ہوئے تھے - یہ پیشگوئی ان ہر دو آریوں کو بتلائی گئی تھی - جس کا مختصر بیان یہ ہے کہ میرے والد صاحب کے فوت ہونے کی خبر ان الفاظ سے خدا تعالیٰ نے مجھے دی تھی کہ وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ - یعنی قسم ہے آسمان کی اور قسم ہے اس حادثہ کی جو غروب آفتاب کے بعد پڑیگا اور ساتھ ہی سمجھایا گیا تھا کہ اس پیشگوئی کا مطلب یہ ہے کہ تمہارا والد آفتاب کے غروب کے ساتھ ہی وفات پائیگا اور یہ الہام بطور ماتم پرسی کے تھا جو اپنے خاص بندوں سے عادت اللہ میں داخل ہے اور جب یہ خبر سُنکر تردد اور غم پیدا ہوا کہ اُنکی وفات کے بعد ہماری اکثر وجوہ معاش جو ان کی ذات سے وابستہ ہیں نابود ہو جاویں گی - تب یہ الہام ہوا -

الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ -

یعنی کیا خدا اپنے بندے کے لئے کافی نہیں ہے - اس وحی الٰہی میں صریحاً خبر دیگئی تھی کہ تمام حاجات کا خدا خود متکفل ہوگا - چنانچہ اس الہام کے مطابق غروب آفتاب کے بعد میرے والد صاحب فوت ہو گئے - اور اُن کے ذریعہ سے ہمارے جو وجوہ معاش تھے جیسی پنشن اور انعام وغیرہ سب ضبط ہو گئے - انہیں دنوں میں جن پر پینتیس ۳۵ برس کا عرصہ گذر گیا ہے میں نے اس الہام یعنے الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہ کو مُہر میں کھُدوانے کے لئے تجویز کی اور لالہ ملاوامل آریہ کو اس مُہر کے کھدوانے کے لئے امرت سر میں بھیجا اور محض اس لئے بھیجا کہ تا وہ اور لالہ شرمپت دوست اس کا دونوں اس پیشگوئی کے گواہ ہو جاویں چنانچہ وہ امرت سر گیا اور معرفت حکیم محمد شریف کلانوری کے پانچ روپیہ اُجرت دیکر مُہر بنوا لایا جس کا نقش الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہ ہے جو اب تک موجود ہے - یہ الہام قریباً پینتیس ۳۵ یا چھتیس ۳۶ برس کا ہے جس کے یہ دونوں آریہ صاحبان گواہ ہیں اور ان کو معلوم ہے کہ اس زمانہ میں میری کیا حیثیت تھی پھر اس زمانہ میں جبکہ براہین احمدیہ جس میں مذکورہ بالا الہامات درج ہیں بمقام امرتسر پادری رجب علی کے مطبع میں چھپ رہی تھی - ان دونوں آریوں کو خوب معلوم ہے کہ میں کیسا گمنامی میں زندگی بسر کرتا تھا یہاں تک کہ کئی دفعہ یہ دونوں آریہ امرت سر میں میرے ساتھ جاتے تھے اور بجز ایک خدمتگار کے دوسرا آدمی نہیں ہوتا تھا اور بعض دفعہ صرف لالہ شرمپت ہی ساتھ جاتا تھا یہ لوگ حلفاً کہہ سکتے ہیں کہ اس زمانہ میں میری گمنامی کی حالت کس درجہ تک تھی نہ قادیان میں میرے پاس کوئی آتا تھا اور نہ کسی شہر میں میرے جانے پر کوئی میری پرواہ کرتا تھا اور میں ان کی نظر میں ایسا تھا جیسا کہ کسی کا عدم اور وجود برابر ہوتا ہے -

اب وہی قادیان ہے جس میں ہزاروں میرے پاس آتے ہیں اور وہی شہر امرت سر اور لاہور وغیرہ ہیں جو میرے وہاں جانے کی حالت میں صدہا آدمی پیشوائی کے لئے ریل پر پہنچتے ہیں - بلکہ بعض وقت ہزارہا لوگوں تک نوبت پہنچتی ہے چنانچہ ۱۹۰۳ء میں جب میں نے جہلم کی طرف سفر کیا تو سب کو معلوم ہے کہ قریباً گیارہ ہزار آدمی پیشوائی کے لئے آیا تھا ایسا ہی قادیان میں صدہا مہمانوں کی آمد کا ایک سلسلہ جواب جاری ہے اُس زمانہ میں اس کا نام و نشان نہ تھا اور قادیان کے تمام ہندوؤں کو اور خاصکر لالہ شرمپت اور ملاوامل کو جو اب قوم کے دباؤ کے نیچے اگر خدا کے نشانوں سے منکر ہوتے ہیں ٭٭ - خوب معلوم ہے کہ ان دنوں

٭ اس رسالہ کے لکھنے کے وقت ملک مصر سے یعنی مقام اسکندریہ سے کل ۲۳ جنوری ۱۹۰۷ء کو ایک خط بذریعہ ڈاک مجھ کو ملا - لکھنے والا ایک معزز بزرگ اس شہر کا ہے یعنی اسکندریہ کا جنکا نام ہے احمد زہری بدرالدین - یہ اُن کا خط ہے جو اس وقت میرے ہاتھ میں ہے وہ لکھتے ہیں کہ میں آپکو یہ خوشخبری دیتا ہوں کہ اس ملک میں آپکے تابع اور آپ کی پیروی کرنیوالے اس قدر بڑھ گئے ہیں کہ جیسے بیابان کی ریت اور کنکریں اور لکھتے ہیں کہ میرے خیال میں کوئی ایسا باقی نہیں جو آپکا پیرو نہیں ہو گیا منہ

٭٭ مجھے واقعی طور پر معلوم نہیں کہ درحقیقت لالہ شرمپت اور لالہ ملاوامل سچ مچ ان تمام نشانوں سے منکر ہو گئے ہیں جنکو کہ وہ دیکھ چکے ہیں صرف آریہ اخبار کے حوالہ سے یہ لکھتا ہوں اور میں نہیں اُمید رکھتا کہ کوئی انسان ایسا خدا تعالیٰ سے بیخوف ہو جاوے کہ اپنی رویت کی گواہیوں سے منکر ہو جائے ہر ایک شخص کا آخر خدا تعالیٰ سے معاملہ ہے منہ

[illegible] ایک ویرانہ اور خالی تھا اور کوئی ہمارے پاس نہیں آتا تھا ان لوگ [illegible] آجاتے تھے یہ سب باتیں وہ حلفاً بیان کر سکتے ہیں۔

[illegible] دن میری تقریر کا یہی خلاصہ تھا کہ قادیان کے آریوں پر خدا تعالیٰ کی حجت [illegible] گران دونوں آریوں پر تو بخوبی اتمام حجت ہو چکا ہے جو بہت سے نشانوں [illegible] میں گمراہ لوگ اس زبردست طاقتوں والے خدا سے نہیں ڈرتے جو ایک دم [illegible] ہے اور جیسا کہ میں ابھی لکھ چکا ہوں اس پیشگوئی کے ساتھ یہ پیشگوئی [illegible] پوری ہو گئی کہ جو اسی کتاب براہین احمدیہ میں درج تھی اور اسی زمانہ میں جسکو قریباً چھبیس۲۶ برس [illegible] تمام پنجاب ہندوستان میں شائع ہو چکی تھی یعنے یہ کہ دشمن بہت زور لگائینگے کہ تا [illegible] اور یہ نشان اور یہ رجوع خلائق ظہور میں نہ آوے اور لوگ مالی مدد نہ کریں لیکن پھر بھی خدا تعالیٰ اپنی پیشگوئی کو پوری کریگا اور وہ سب نامراد رہینگے اور یہ پیشگوئیاں نہ صرف عربی [illegible] میں اردو میں انگریزی میں فارسی میں عبرانی میں براہین احمدیہ میں موجود ہیں [illegible] چند سال کے بعد ان پیشگوئیوں کے آثار شروع ہونے لگے تو مخالفوں [illegible] جوش پیدا ہوا۔ قادیان میں لالہ ملاوامل نے لالہ شرمپت کے مشورہ سے [illegible] یا دس برس گذرے گئے اس اشتہار میں میری نسبت یہ لکھا کہ یہ شخص محض مکار [illegible] دوکاندار ہے لوگ اس کا دھوکہ نہ کھاویں مالی مدد نہ کریں ورنہ اپنا روپیہ ضائع [illegible] اس اشتہار سے ان آریوں کا مدعا یہ تھا کہ تا لوگ رجوع سے باز آجاویں اور مالی [illegible] پھیر لیں مگر دنیا جانتی ہے کہ اس اشتہار کے زمانہ میں میری جماعت ساٹھ۶۰ یا [illegible] سے زیادہ نہ تھی چنانچہ یہ امر سرکاری رجسٹروں سے بھی بخوبی معلوم ہو سکتا ہے کہ [illegible] زیادہ سے زیادہ تیس یا چالیس۴۰ روپیہ ماہوار آمدنی تھی مگر اس اشتہار کے بعد [illegible] ایک دریا رواں ہو گیا۔ اور آج تک کئی لاکھ لوگ بیعت میں داخل ہوئے اور [illegible] ہر ایک مہینہ میں پانسو کے قریب بیعت میں داخل ہو جاتا ہے اس سے ثابت ہے کہ انسان [illegible] مقابلہ نہیں کر سکتا یہ میرا بیان بغیر کسی ثبوت کے نہیں۔ ملاوامل کا اشتہار اب تک میرے [illegible] ہے جو لالہ شرمپت کے مشورہ سے لکھا گیا تھا۔ سرکاری مہمان شماری تو ہمارے [illegible] مقرر ہی ہے پس اس اشتہار کی تاریخ اشاعت پڑھ کر دوسری طرف سرکاری کاغذات کے [illegible] اس زمانہ اور بعد کے زمانہ کا مقابلہ کرو کہ اشتہار سے پہلے کس قدر مہمان آتے تھے [illegible] روپیہ آتا تھا اور بعد میں کس قدر خدا کی مدد شامل ہو گئی یہ امر منی آرڈروں کے رجسٹروں اور [illegible] کاغذات مہمان شماری سے ظاہر ہو سکتا ہے کہ اس زمانہ میں جبکہ ملاوامل نے اشتہار شائع کیا [illegible] میری جماعت تھی یعنی اُن کاغذات سے جو پولس کی معرفت گورنمنٹ میں پہنچ رہے بخوبی [illegible] ہو سکتا ہے اور صفائی سے ظاہر ہو سکتا ہے کہ اس زمانہ میں جبکہ ملاوامل نے لوگوں کو [illegible] اشتہار دیا کس قدر میری جماعت تھی اور کس قدر روپیہ آتا تھا اور پھر بعد میں کس قدر [illegible] میں سچ کہتا ہوں کہ اس قدر ترقی ہوئی کہ جیسا ایک قطرہ سے دریا بنجاتا ہے اور یہ [illegible] غیر معمولی اور معجزانہ تھی حالانکہ نہ صرف ملاوامل نے بلکہ ہر ایک دشمن نے اس ترقی کو روکنے کیلئے پورا زور لگایا اور چاہا کہ خدا تعالیٰ کی پیشگوئی جھوٹی ثابت ہو آخر نتیجہ یہ ہوا کہ ایک دوسری پیشگوئی پوری ہو گئی یعنے جیسا کہ خدا تعالیٰ نے پہلے سے فرمایا تھا۔ دشمن [illegible]وں کے رجوع کو روک نہ سکیں گے۔

ہے کہ اگر یہ کاروبار انسان کا ہوتا تو انسانوں کی مخالفانہ کوششیں ضرور کارگر ہو جاتیں ان اشتہاروں کا اگر کچھ نتیجہ ہوا تو یہ ہوا کہ وہ پیشگوئی پوری ہوئی جو خدا تعالیٰ نے پہلے سے فرمایا تھا کہ دشمن جان توڑ کر زور لگائینگے کہ عروج اور نصرت الٰہی اور رجوع خلائق کی پیشگوئی پوری نہ ہو مگر وہ پوری ہو جاوے گی اور عجیب بات ہے کہ صرف ملاوامل نے ہی زور نہیں لگایا بلکہ آریہ صاحبوں کا وہ پنڈت جس کی جان کو خدا کی پیشگوئی نے لے لیا یعنی لیکھرام وہ بھی اپنی ناچیز عمر کا حصہ انہیں تحریروں میں کھو گیا کہ تا براہین احمدیہ کی وہ پیشگوئی پوری نہ ہو جو براہین احمدیہ میں لاکھوں انسانوں کے رجوع اور لاکھوں روپے کی آمدن کے بارہ میں شائع ہو چکی تھی آخر نتیجہ یہ ہوا کہ جیسا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے پانچ برس پہلے خبر دی تھی کہ وہ اپنی بد زبانی کی پاداش میں چھ۶ برس کی میعاد میں قتل کیا جائیگا وہ بدنصیب اس پیشگوئی کو پورا کر کے راکھ کا ڈھیر ہو گیا۔

ایسا ہی عیسائیوں نے بھی اس پیشگوئی کو رد کرنے کے لئے بہت زور لگایا اور ان کے اشتہار بھی اب تک میرے پاس موجود ہیں پھر مسلمان جن کا حق تھا اور جن کا فخر تھا کہ مجھے قبول کرتے انہوں نے بھی اس پیشگوئی کے رد کرنے کیلئے جو براہین احمدیہ میں میری آئندہ ترقی اور اقبال اور رجوع خلائق کی نسبت چھبیس۲۶ برس سے درج تھی اور تخمیناً پینتیس۳۵ برس سے زبانی شائع ہو چکی تھی ناخنوں تک زور لگایا یہاں تک کہ میں خیال کرتا ہوں کہ ایک لاکھ سے زیادہ پرچہ اُن کی طرف سے ایسا نکلا ہوگا جس میں اس بات پر زور دیا گیا کہ یہ شخص کافر ہے۔ دجال ہے بے ایمان ہے کوئی اس کی طرف رخ نہ کرے اور کوئی اس کی مدد نہ کرے بلکہ کوئی مصافحہ اور السلام علیکم نہ کرے اور جب مر جائے تو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کیا جائے مگر ان اشتہاروں کی کیسی الٹی تاثیر ہوئی جس سے خدا تعالیٰ کی قدرت نظر آتی ہے کہ ان کے بعد کئی لاکھ آدمیوں نے میری بیعت کر لی اور کئی لاکھ روپیہ آیا اور دوسرے بیشمار تحائف ہر طرف سے آئے اور خدا کی غیرت اور قدرت نے اُن کے منہ پر وہ طمانچے مارے کہ ہر ایک میدان میں اون کو شکست نصیب ہوئی اور ہر ایک مباہلہ میں موت یا ذلت اُن کے حصہ میں آئی یہ تمام اشتہارات جو آریوں کی طرف سے نکلے اور عیسائیوں کی طرف سے اور مسلمانوں کی طرف سے شائع ہوئے میرے چند صندوقوں میں موجود ہیں جن میں ہزارہا گالیوں کے ساتھ جو چوہڑوں چماروں کی گالیوں سے بڑھکر ہیں مجھے مکار فریبی۔ ٹھگ۔ دجال۔ دہریہ اور بے ایمان کر کے یاد کیا گیا ہے اور اس لئے جمع رکھے گئے تا کسی کو انکار نہ ہو سکے۔

جب میں ایک طرف براہین احمدیہ میں خدا تعالیٰ کی یہ پیشگوئی دیکھتا ہوں کہ اگرچہ تو اب اکیلا ہے تیرے ساتھ کوئی بھی نہیں مگر وہ وقت آتا ہے بلکہ نزدیک ہے کہ لاکھوں انسان تیرے ساتھ ہو جائینگے اور اپنے عزیز مالوں سے تیری مدد کرینگے اور ہر ایک قوم کے دشمن زور لگائینگے کہ یہ پیشگوئی پوری نہ ہو مگر میں اُن کو نامراد رکھونگا اور میں تجھے ہر ایک تباہی سے بچاؤنگا اگرچہ کوئی بچانے والا نہ ہو اور دوسری طرف اس پیشگوئی کے مطابق ہر ایک قوم کے دشمنوں کا پیشگوئی کے رد کرنے کیلئے پوری کوشش کا مشاہدہ کرتا ہوں اور پھر دیکھتا ہوں کہ باوجود دشمنوں کی سخت مزاحمت کے آخر وہ پیشگوئی ایسی پوری ہو گئی کہ اگر آج وہ تمام بیعت کرنے والے ایک وسیع میدان میں جمع کئے جائیں تو ایک بڑے بادشاہ کے لشکر سے بھی زیادہ ہوں گے تو اس موقعہ پر مجھے وجد سے رونا آتا ہے کہ ہمارا خدا کیسا قادر خدا ہے کہ جس کے منہ کی بات کبھی ٹل نہیں سکتی گو تمام جہان دشمن ہو جائے اور اُس بات [illegible]

// اگر انسان حیا اور شرم کا کچھ مادہ اپنے اندر رکھتا ہو تو یہ سمجھ سکتا ہے کہ [illegible] خدائی قدرتوں سے پُر ہیں۔ انسانی طاقتوں سے بالاتر [illegible] اور سوچ سکتا [illegible] رکھنی چاہئے۔

یہ وہ بیان تھا جو اس جلسہ میں مَیں نے کیا تھا اب میں پوچھتا ہوں کہ کیا قادیان کے ہندوؤں کو اس پیشگوئی اور اس کے پورے ہونے کی کچھ خبر نہیں۔ کیا لالہ شرمپت اور لالہ ملاوامل اس پیشگوئی سے بے خبر ہیں اور کیا آریہ صاحبان اپنے مذہب میں اس کی کوئی ثابت شدہ نظیر تبلا سکتے ہیں اور کیا وہ اس سے انکار کر سکتے ہیں کہ جس زمانہ میں یہ پیشگوئی شائع کی گئی اس زمانہ میں میری طرف کسی کو رجوع نہ تھا لعنتی ہے وہ شخص جو جھوٹ بولے اور مردار ہے وہ کمینہ جو سچ کو چھپاوے۔ ایسے انسان اگرچہ زبان سے کہیں کہ خدا ہے لیکن درحقیقت وہ خدا سے منکر ہی ہوتے ہیں مگر خدا اپنی طاقتوں سے ظاہر کرتا ہے کہ میں موجود ہوں میں آج سے نہیں بلکہ قدیم سے جانتا ہوں کہ عموماً قادیان کے ہندو دشمن اسلام کے دشمن اور تاریکی سے پیار کرتے ہیں وہ نور کو دیکھ کر اور بھی تاریکی کی طرف دوڑتے ہیں گویا ان کے نزدیک خدا نہیں اور خدا نے ان کو لیکھرام کا بڑا نشان دکھایا تھا لیکن انہوں نے اس سے کوئی سبق حاصل نہیں کیا۔ اور یہ کس قدر صاف نشان تھا جس میں بتصریح کہا گیا تھا کہ لیکھرام طبعی موت سے نہیں مریگا بلکہ وہ چھ سال کے اندر قتل کیا جاویگا اور عید کے دن کے بعد جو دن ہوگا اس میں یہ واقعہ ہوگا چنانچہ ایسا ہی ظہور میں آیا اور اس پیشگوئی کی بنا صرف یہی تھی کہ وہ مذہب اسلام کو جھوٹا سمجھتا تھا اور بہت بدزبانی کرتا تھا اور گالیاں دیتا تھا۔ پس خدا نے مجھ کو اطلاع دی کہ وہ گوشت یعنی زبان کی چھری اسلام پر چلا رہا ہے مگر خدا تعالیٰ لوہے کی چھری سے اس کا کام تمام کرے گا سو ایسا ہی وقوع میں آیا اور میں نے اشتہار دیا تھا کہ اے آریو! اگر تمہارے پرمیشر میں کچھ شکتی ہے تو اس کی جناب میں دعا اور پرارتھنا کر کے لیکھرام کو بچا لو مگر تمہارا پرمیشر اس کو بچا نہ سکا۔ اور اس نے میری نسبت یہ پیش گوئی کی تھی کہ یہ شخص تین برس تک مر جائیگا خدا نے اس کی پیشگوئی جھوٹی ثابت کی اور ہمارا خدا غالب رہا۔ پھر اس نے اپنی کتاب خبط احمدیہ میں میرے ساتھ مباہلہ کیا یعنی دعا کی کہ ہم دونوں میں سے جس کا جھوٹا مذہب ہے وہ مر جائے۔ آخر وہ اس دعا کے بعد آپ ہی مر گیا اور اس بات پر مہر لگ گئی کہ آریہ مذہب سچا نہیں ہے اور اسلام سچا اور اس نے اپنے مرنے سے میری نسبت یہ بھی گواہی دیدی کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔

ہمیں یہ افسوس کبھی فراموش نہیں ہوگا کہ لیکھرام کی اس موت کا اصلی باعث قادیان کے ہندو ہی ہیں وہ شخص ناواقف تھا اور جب وہ قادیان میں آیا تو قادیان کے ہندوؤں نے میری نسبت اس کو یہ کہا کہ یہ جھوٹا اور فریبی ہے۔ ان باتوں کو سنکر وہ سخت دلیر ہو گیا اور سخت بگڑ گیا اور اپنی زبان کو بدگوئی میں چھری بنا لیا سو وہی چھری اس کا کام کر گئی خدا کے برگزیدہ اور پاک نبی کو گالیاں دینا اور سچے کو جھوٹا قرار دینا آخر انسان کو سزا کے لائق کر دیتا ہے۔ اگر لیکھرام نرمی اور تواضع اختیار کرتا تو بچایا جاتا کیونکہ خدا کریم و رحیم ہے

* اس جگہ یہ واقعہ قدرت یاد رکھنے کے لائق ہے کہ ڈپٹی عبد اللہ آتھم کی نسبت پیشگوئی تھی کہ وہ اگر حق کی طرف رجوع نہیں کریگا تو پندرہ ۱۵ مہینے میں مر جائیگا اور لیکھرام کی نسبت یہ پیشگوئی تھی کہ وہ چھ سال کے اندر قتل کیا جائیگا۔ پھر چونکہ عبد اللہ آتھم پیشگوئی کے دنوں میں بہت ڈرتا رہا اور اس کے دل پر حق کی عظمت غالب آگئی اور اس نے اس مدت میں کوئی برا لفظ زبان سے نہ کہا اس لئے خدا نے جو رحیم و کریم ہے اس کی میعاد کو بڑھا دیا اور وہ کچھ اور قلیل مدت تک زندہ رہکر مر گیا مگر لیکھرام نے پیشگوئی سننے کے بعد زبان درازی شروع کی جیسا کہ سفلہ ہندوؤں کی عادت ہے اس لئے اس کی اصل میعاد بھی پوری ہونے نہ پائی اور ابھی میعاد میں ایک سال باقی تھا جو پیشگوئی کے مطابق قتل کیا گیا۔ ایسا ہی احمد بیگ

(دیکھو اگلا کالم)

اور سزا دینے میں دھیما ہے مگر ان لوگوں نے اس کو بڑا دلیر کر دیا۔ میں جانتا ہوں کہ اس کی موت کا گناہ قادیان کے ہندوؤں کی گردن پر ہے۔ اور مجھے افسوس ہے کہ ان لوگوں نے اس سے بہت برا سلوک کیا یہ لوگ زبان سے تو کہتے ہیں کہ پرمیشر ہے مگر میں نہیں قبول کرتا کہ ان کے دل پرمیشر پر ایمان لائے ہیں ان کا عجیب مذہب ہے کہ جس قدر زمین پر پیغمبر گذرے ہیں سب کو گندی گالیاں دیتے ہیں اور جھوٹا جانتے ہیں گویا صرف چھوٹا سا ملک آریہ ورت کا ہمیشہ خدا کے تخت کی جگہ رہا ہے اور دوسرے ملکوں سے خدا نے کچھ تعلق نہیں رکھا یا ان سے بے خبر رہا ہے مگر خدا نے قرآن شریف میں یہ فرمایا ہے کہ ہر ایک ملک میں اس کے پیغمبر آتے رہے ہیں [illegible] ہند میں بھی خدا کے پیغمبر اور اس کا کلام پانے والے گذرے ہیں اور ایسا ہی چاہئے تھا کیونکہ خدا تمام ملکوں کا ہے نہ صرف ایک ملک کا۔ معلوم نہیں کس شیطان نے ان لوگوں کے دلوں میں یہ پھونک دیا ہے کہ بجز وید کے خدا کی ساری کتابیں جھوٹی ہیں اور خود باللہ کوئی نبی سچا نہیں اور خدا کا پیارا عیسیٰ اور خدا کا برگزیدہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سب جھوٹے اور مکار گذرے ہیں ہمارے شریعت صلح کا پیغام ان کو دیتی ہے اور ان سے کہتا ہے کہ تعصب اور ضد سے [illegible] ملک کے بزرگوں کو [illegible] جھوٹا مت کہو مگر یہ کہو کہ ہزارہا برسوں سے گذر گئے [illegible] لوگ اصل مذہب کو بھول گئے مگر ہمارے مقابل پر یہ لوگ مسلسل گالیاں دیتے ہیں [illegible] ہمارے نبیوں کو گندی گالیاں دیتے ہیں اور ان کو مفتری اور جھوٹا سمجھتے ہیں کیا کوئی توقع کر سکتا ہے کہ ایسے لوگوں سے صلح ہو سکے ان لوگوں سے بہتر سناتن دھرم کے اکثر نیک اخلاق لوگ ہیں جو ہر ایک نبی کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے اور فروتنی سے سر جھکاتے ہیں میری دانست میں اگر سناتن دھرم کے فرقے اور کھتری ہم سے صلح کر لیں اور نفرت پیدا نہ کریں تو یہ ممکن ہے مگر یہ خیال کرنا کہ ایسے اعتقاد کے لوگ سچی دل کی صفائی سے اہل اسلام سے صلح کر لیں گے سراسر باطل ہے کیونکہ ان کا ان عقیدوں کے ساتھ مسلمانوں سے سچی صلح کرنا ہزاروں محالوں سے بڑھکر محال ہے کیا کوئی سچا مسلمان برداشت کر سکتا ہے کہ اپنے پاک اور بزرگ نبیوں کی نسبت ان گالیوں کو سنے اور پھر صلح کرے ہرگز نہیں۔ پس ان لوگوں کے ساتھ صلح کرنا ایسا ہی خطرناک ہے جیسا کہ کاٹنے والے زہریلے سانپ کو اپنی آستین میں رکھ لینا۔ یہ قوم سخت سنگدل قوم ہے جو تمام پیغمبروں کو جو دنیا میں گذرے ہیں اور اسلام میں گذرے مفتری اور کذاب سمجھتے ہیں نہ حضرت موسیٰ ان کی زبان سے بچ سکے نہ حضرت عیسیٰ اور نہ ہمارے سید و مولیٰ جناب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم جنہوں نے سب سے زیادہ دنیا میں اصلاح کی جن کے زندہ کئے ہوئے لوگ اب تک زندہ ہیں۔

خدا جو نہاں ہے اس کی ذات کا ثبوت صرف ایک گواہی سے ہی مل سکتا ہے۔ اس لئے خدا دنیا میں ہر ایک قوم میں ہر ایک ملک میں ہزاروں نبی پیدا کئے اور وہ ایسے وقتوں میں آئے کہ جبکہ زمین لوگوں کے گناہوں سے پلید ہو چکی تھی اور ان سے بڑے نشانوں

(بقیہ حاشیہ کالم اول) کی نسبت پیشگوئی پوری ہونے کے بعد اس کے مرنے کے بعد اس کے وارثوں نے بہت غم اور خوف ظاہر کیا اس لئے خدا نے اپنے وعدہ کے موافق اس کے داماد کی موت میں تاخیر ڈالدی کیونکہ تمام نبیوں کی زبانی خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ جب کسی بلا کا نازل ہونا کسی کی نسبت کوئی پیشگوئی ہو اور وہ لوگ ڈر جائیں اور ان کا خوف سے جگر پھٹ جائے اور خدا تعالیٰ سے دعا اور صدقہ خیرات سے رحم چاہیں تو خدا تعالیٰ

کے ساتھ خدا تعالیٰ کے وجود کا ثبوت دیا اور اس کی عظمت دلوں میں بٹھائی اور ... زمین کو زندہ کیا مگر یہ لوگ کہتے ہیں کہ بجز وید کے کوئی کتاب خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل نہیں ہوئی اور تمام نبی جھوٹے اور مفتری اور ان کی تمام دور مکار اور فریب کا دور تھا حالانکہ وید اب تک آریہ ورت کو شرک اور بدعت اور آتش پرستی اور بت پرستی سے صاف نہیں کرسکا۔ غرض یہ لوگ اُن نبیوں کی تکذیب میں جنکی سچائی سورج کی طرح چمک رہی ہے حد سے بڑھ گئے ہیں اور خدا ... کیلئے غیرت مند ہے ضرور اس کا فیصلہ کریگا وہ ضرور اپنے پیارے نبیوں کیلئے کوئی ہاتھ دکھلائیگا ان لوگوں پر کوئی ظلم نہیں کرتے وہ ہم پر ظلم کرتے ہیں ہم ان کو دعا دیتے ہیں اور نہیں ... خدائے عزوجل کی قسم ہے کہ اگر یہ لوگ تلوار کے زخم سے ہمیں مجروح کرتے تو ہمیں ایسا دکھ نہ ہوتا جیسا کہ ان کی گالیوں سے جو ہمارے برگزیدہ نبیوں کو دیتے ہیں ہمارے دل پاش پاش ہوگئے ہم گالیاں سنکر ان ناپاک طبع اور دنیا کے کیڑوں کی طرح جواب نہیں دے سکتے جو کہتے ہیں کہ ہم ان تمام لوگوں کو محبت کی نظر سے دیکھتے ہیں اگر ان کی گالیاں دیکھائیں تو ایسا ہرگز نہ کہتے خدا ان کا اور ہمارا فیصلہ کرے یہ عجیب بات ہے کیا اس قوم سے بھلائی کی امید ہو سکتی ہے ہرگز نہیں بلکہ اسلام کے تمام نبیوں کے خطرناک دشمن ہیں ان کے گالیوں سے بھرے ہوئے رسالے ہمارے پاس موجود ہیں۔

اب ہم اپنے اصل مقصد کیطرف رجوع کرکے کہتے ہیں کہ قادیان کے آریہ اخبار میں جو لالہ شرمپت برادر لالہ بسمبر داس کی طرف سے لکھا گیا ہے کہ کوئی نشان آسمانی اس راقم کا نہیں دیکھا یہ اس قسم کا جھوٹ ہے کہ اگر کوئی انسان گندی سے گندی نجاست کھالے تو ایسی نجاست کھانا بھی اس جھوٹ سے ... ہے ان باتوں کو سنکر یقین آتا ہے کہ اس قدر جھوٹ بولنے والیکو اپنے پرمیشر پر ایمان نہیں اور وہ ہرگز نہیں ڈرتا کہ جھوٹ کا کوئی برا نتیجہ ہو سکتا ہے جبکہ میں نے کئی کتابوں میں لالہ شرمپت اور لالہ ملاوامل ساکنان قادیان کی نسبت لکھ دیا ہے کہ وہ ہمیں فلاں فلاں آسمانی نشان میرے دیکھے ہیں بلکہ بیسیوں نشان دیکھے ہیں اور وہ کتابیں آجتک کہ قریباً سولہ برس ... ہوچکی ہیں بس اگر وہ ... جھوٹے ہوتے اور نشان نہ دیکھے تو اس صورت میں مجھ سے زیادہ دنیا میں کون جھوٹا ہوگا اور مجھ جیسا کون ناپاک طبع اور مفتری ہوگا جس نے محض افترا اور جھوٹ کیطور پر ان کو اپنے نشانوں کا گواہ قرار دیدیا۔ اور اگر میں اپنے دعویٰ میں سچا ہوں تو ہر ایک عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ اس سے بڑھ کر میری اور کیا ... ہوگی کہ ان لوگوں نے اخباروں اور اشتہاروں کے ذریعہ سے مجھے جھوٹا اور مفتری ٹھہرایا ... کیا جاتا ہے کہ ... بلکہ اس عداوت کی وجہ سے کہ جو اکثر لوگوں کو میرے ساتھ ہے ان لوگوں کو سچا سمجھیں گے اور گھر کی گواہی خیال کرینگے اور اس طرح پر اور بھی اپنی عاقبت خراب کرلیں گے پس چونکہ میں اس بےعزتی کو برداشت نہیں کرسکتا اور نیز اس سے خدا کے قائم کردہ سلسلہ پر نہایت بداثر ہے اس لئے میں اول تو لالہ شرمپت اور ملاوامل کو مخاطب کرتا ہوں کہ وہ خدا کی قسم کے ساتھ مجھ سے فیصلہ کرلیں اور خواہ مقابل پر اور خواہ تحریر کے ذریعہ سے اس طرح پر خدا کی قسم کھائیں کہ فلاں فلاں نشان جو بیان کئے گئے ہیں ہم نے نہیں دیکھے اور اگر ہم جھوٹ بولتے ہیں تو خدا ہم پر اور ہماری اولاد پر اس جھوٹ کی سزا نازل کرے اور وہ نشان آسمانی بہت سے ہیں جو براہین احمدیہ میں لکھے گئے ہیں لیکن اس قسم کیلئے سب نشانوں کے لکھنے کی ضرورت نہیں۔

(۱) ۔ لالہ شرمپت کیلئے یہ کافی ہے کہ اول تو اس نے میرا وہ زمانہ دیکھا جبکہ وہ میرے ساتھ اکیلا چند دفعہ امرتسر گیا تھا اور نیز براہین احمدیہ کے چھپنے کے وقت وہ میرے ساتھ ہی پادری رجب علی کے مکان پر کئی دفعہ گیا وہ خوب جانتا ہے کہ اس وقت میں ایک گمنام آدمی تھا میرے ساتھ کسی کو تعلق نہ تھا اور اس کو خوب معلوم ہے کہ براہین احمدیہ کے چھپنے کے زمانہ میں یعنی جبکہ یہ پیشگوئی ایک دنیا کے رجوع کرنے کے بارے میں براہین احمدیہ میں درج ہو چکی تھی یہی صورت ایسا تھا تو اب قسم کھا دو کہ کیا یہ پیشگوئی اس نے پوری ہوتی دیکھ لی یا نہیں اور قسم کھا کر کہے کہ کیا اس کے نزدیک یہ کام انسان سے ہو سکتا ہے کہ اپنی ناداری اور گمنامی کے زمانہ میں دنیا کے سامنے قطعی اور یقینی طور پر یہ پیشگوئی کرے کہ خدا نے مجھے فرمایا ہے کہ ایسے پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ لوگ تجھ سے نہیں ہٹینگے لاکھوں انسان تیری طرف رجوع کرینگے اور کئی لاکھ روپیہ تجھے آئیگا اور تو ایک نامور اور با عزت ہوگا ساتھ تمہیں کہ یا دوں لگا اور اس پیشگوئی کو خدا پوری کرکے حالانکہ وہ جانتا ہے کہ اس نے مجھ پر افترا کیا ہے اور جھوٹ بولا ہے اور جھوٹ کی نجاست کھائی ہے اور نیز خدا اپنی پیشگوئی کیوں ایک مفتری کی مراد رکھے اور لالہ شرمپت قسم کھا کر کہے کہ کیا اس نے یہ پیشگوئی پوری ہوتی دیکھ لی یا نہیں؟ اور کیا اس کے پاس کوئی الٰہی نظیر ہے کہ کبھی جھوٹے نے خدا کا نام لیکر ایسی پیشگوئی کی ہو اور وہ پوری ہوگئی ہو اور چاہیئے کہ اس نظیر کو پیش کرے۔

(۲) ... قسم کھا کر یہ بتاوے کہ کیا یہ سچ نہیں ہے کہ اس کا بھائی بسمبر داس ایک خوشحال برہمن کی خوشحالی ... مقدمہ میں سزایاب ہوکر دونوں قید ہوگئے تو اس وقت اس نے مجھ سے دعا کی درخواست کی تھی اور میں نے خدا تعالیٰ سے علم پاکر اسے یہ بتلایا تھا کہ میری دعا سے آدھی قید بسمبر داس کی تخفیف کی گئی اور اس کو میں نے کشفی حالت میں دیکھا ہے کہ میں اس دفتر میں پہنچا ہوں جہاں اس کی سزا کا رجسٹر ہے اور میں نے اپنی قلم سے آدھی سزا کاٹ دی ہے مگر خوشحال برہمن کی سزا نہیں کاٹی بلکہ اس کی سزا پوری رکھی کیونکہ اس نے مجھ سے دعا کی درخواست نہیں کی تھی اور کیا یہ سچ نہیں کہ میں نے اس پیشگوئی کے بتانے کے وقت یہ بھی کہا تھا کہ خدا نے مجھے اپنی وحی سے علم دیا ہے کہ چیف کورٹ سے مسل واپس آئیگی اور بسمبر داس کی آدھی قید تخفیف کی جائیگی مگر بری نہیں ہوگا اور خوشحال برہمن پوری قید بھگت کر جیل سے باہر آئیگا۔ اور یہ اس وقت کہا تھا کہ چیف کورٹ میں بسمبر داس اور خوشحال برہمن کا اپیل ابھی دائر ہی کیا گیا تھا اور کسی کو خبر نہ تھی کہ انجام کیا ہوگا بلکہ خود چیف کورٹ کے ججوں کو بھی خبر نہیں ہوگی کہ کس حکم کی طرف ہمارا قلم چلیگا۔ اس وقت میں نے تبلایا تھا کہ وہ قادر خدا جس نے قرآن نازل کیا ہے وہ مجھے کہتا ہے کہ میں نے تیری دعا قبول کی اور ایسا ہوگا کہ چیف کورٹ سے مسل واپس آئیگی اور بسمبر داس کی آدھی قید دعا کے باعث معاف کی جائیگی مگر بری نہیں ہوگا اور خوشحال برہمن نہ بری ہوگا اور نہ اس کی قید میں تخفیف کیجائیگی تا دعا قبول ہونے کیلئے ایک نشان رہے۔ اور آخر ایسا ہی ہوا اور مسل چند ہفتوں کے بعد ضلع میں واپس آئی اور بسمبر داس کی آدھی قید تخفیف کیگئی مگر خوشحال برہمن کا قید میں سے ایکدن بھی تخفیف نہ کیا گیا اور دونوں بری ہونے سے محروم رہے اور شرمپت حلف اٹھا کر یہ بھی بتاوے کہ کیا یہ سچ نہیں کہ جب اس طرح پر آخر کار میری پیشگوئی کے مطابق فیصلہ ہوا تو لالہ شرمپت نے میری طرف ایک رقعہ لکھا کہ آپ کی نیک بختی کی وجہ سے خدا نے یہ غیب کی باتیں آپ پر کھول دیں اور دعا قبول کی۔

اور لالہ شرمپت قسم کھا کر یہ بھی بتاوے کہ کیا یہ سچ نہیں کہ ایک مدت تک وہ میرے پاس یہی جھوٹ بولتا رہا کہ میرا بھائی بسمبر داس بری ہو گیا ہے اور پھر جب حافظ ہدایت علی جو ان دنوں میں بٹالہ کا تحصیلدار تھا اتفاقاً قادیان میں آیا اور قریباً دس بجے کا وقت تھا بسمبر داس میرے مکان کے نیچے اس کو ملا اور اس نے بسمبر داس کو مخاطب کرکے کہا کہ ہم خوش ہوئے کہ تم قید سے مخلصی پاگئے مگر افسوس کہ تم بری نہ ہوئے۔ تب میں نے شرمپت کو کہا کہ تم کیوں اس قدر مدت تک میرے پاس بولتے رہے کہ میرا بھائی بسمبر داس بری ہو گیا ہے تو شرمپت نے یہ جواب دیا کہ ہم نے اس لئے اصل حقیقت کو چھپایا کہ اصلیت ظاہر کرنے سے ایک داغ رہ جاتا تھا اور آئندہ رشتوں ناطوں میں ایک رکاوٹ پیدا ہو جاتی تھی اور اندیشہ تھا کہ برادری کے لوگ ہمارے خاندان کو بدچلن خیال کریں۔

اور کیا یہ سچ نہیں کہ جب بسمبر داس کی قید کی نسبت چیف کورٹ میں اپیل دائر کیا گیا۔ تو نماز عشاء کیوقت جب میں اپنی بڑی مسجد میں تھا علی محمد نام ایک ملاں ساکن قادیان نے جو اب تک زندہ اور ہمارے سلسلہ کا مخالف ہے میرے پاس آکر بیان کیا کہ اپیل منظور ہو گئی اور بسمبر داس بری ہو گیا اور کہا کہ بازار میں اس خوشی کا ایک جوش برپا ہے تب اس غم سے میرے پر وہ حالت گذری جس کو خدا جانتا ہے اُس غم سے میں محسوس نہیں کر سکتا تھا کہ میں زندہ ہوں یا مر گیا تب مجھ کو یہ الہام ہوا لا تخف انک انت الاعلیٰ۔ یعنی غم نہ کر تجھی کو غلبہ ہوگا تب میں نے شرمپت کو اس سے اطلاع دی اور حقیقت یہ کھلی کہ اپیل صرف لیا گیا ہے یہ نہیں کہ بسمبر داس بری کیا گیا ہے۔

پس شرمپت قسم کھا کر بتلاوے کہ کیا یہ واقعہ نہیں گزرا اور دوسری طرف علی محمد ملاں بھی قسم کے لئے بلایا جائیگا جو ایک مخالف بلکہ ایک نہایت خبیث مخالف کا بھائی ہے۔

(۳) اور کیا یہ سچ نہیں ہے کہ ایک دفعہ چندا سنگھ نام ایک سکھ پر بابت درختان تحصیل بٹالہ میں ہماری طرف سے نالش دائر کی گئی تھی کہ اس نے بغیر اجازت ہماری کے اپنے کھیت سے درخت کاٹ لئے ہیں تب خدا نے میری دعا کرنے کیوقت میری دعا کو قبول فرما کر میرے پر یہ ظاہر کیا تھا کہ ڈگری ہو گئی اور میں نے یہ پیشگوئی شرمپت کو بتا دی تھی پھر ایسا اتفاق ہوا کہ حکم کیوقت ہماری طرف سے عدالت میں کوئی حاضر نہ تھا اور فریق ثانی حاضر ہو گئے تھے قریب عصر کیوقت تھا کہ شرمپت نے ہماری مسجد میں آکر تمسخر کے طور پر مجھے یہ کہا کہ مقدمہ خارج ہو گیا ڈگری نہیں ہوئی تب مجھ پر وہ غم گذرا جس کو میں بیان نہیں کر سکتا کیونکہ خدا کا قطعی طور پر کلام تھا میں مسجد میں نہایت پریشانی سے بیٹھ گیا اس خیال سے کہ ایک مشرک نے مجھے شرمندہ کیا۔ اور میں اس کی اس خبر سے انکار نہیں کر سکتا تھا کیونکہ قریب پندرہ آدمی کے ہندو اور مسلمان بٹالہ سے یہ خبر لائے تھے اس لئے نہایت درجہ کا غم مجھ پر طاری تھا اتنے میں غیب سے ایک آواز آئی اور وہ نہایت رعبناک آواز تھی اس کے الفاظ یہ تھے۔ ڈگری ہو گئی ہے مسلمان ہے! یعنی کیا تو خدا کے کلام کو باور نہیں کرتا۔ ایسی آواز پہلے اس سے میں نے کبھی نہیں سنی تھی میں مسجد کے ہر طرف دوڑا کہ یہ بلند آواز کس کی طرف سے آئی اور آخر معلوم ہوا کہ فرشتہ کی آواز ہے یہ وہی فرشتے ہیں جن سے آجکل کے نادان آریہ انکار کرتے ہیں تب میں نے اُسیوقت شرمپت کو بلایا اور کہا کہ ابھی خدا کی طرف سے مجھے یہ آواز آئی ہے اس پر اس نے ہنس دیا اور کہا کہ بٹالہ سے پندرہ سولہ آدمی آئے ہیں جو بعض ہندو اور بعض سکھ اور بعض مسلمان ہیں اور بعض اُن کے بازار میں موجود ہیں یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ یہ سب جھوٹ بولیں یہ کہکر چلا گیا اور مجھ پر اس نے اس وقت ایک دیوانہ سا خیال کیا رات میری سخت بے قراری میں بسر ہوئی صبح ہوتے ہی میں خود بٹالہ گیا تحصیل میں حافظ ہدایت علی تحصیلدار موجود نہ تھا مگر اس کا سررشتہ دار سمنظر اداس نام موجود تھا جو اب تک زندہ ہوگا میں نے اس سے دریافت کیا کہ کیا ہمارا مقدمہ خارج ہو گیا اُس نے جواب دیا کہ نہیں بلکہ ڈگری ہوئی میں نے کہا کہ قادیان کے پندرہ سولہ آدمی جو فریق مخالف اور اس کے گواہ تھے سب نے جاکر یہی بیان کیا ہے کہ مقدمہ خارج ہو گیا

ث نادان آریہ کہتے ہیں کہ خدا کو کسی چٹھی رسان کی کیا حاجت ہے یعنے وہ فرشتوں کا محتاج نہیں پس یہ تو سچ ہے کہ خدا کسی چیز کا محتاج نہیں مگر اس کی عادت میں داخل ہے کہ وسائط سے کام لیتا ہے اور وسائط سے کام لینا اس کے عام قانون قدرت میں داخل ہے دیکھو وہ ہوا کے ذریعہ سے کانوں تک آواز پہونچاتا ہے پس جسمانی سلسلہ سے یہ روحانی فعل اس کا عین مطابق ہے جو روحانی کانوں کو اپنی آواز فرشتوں کے ذریعہ سے جو ہوا کے قائم مقام ہیں پہنچا دے اور ضرور ہے کہ جسمانی اور روحانی سلسلے دونوں باہم مطابق ہوں اور یہی دلیل قرآن شریف نے پیش کی ہے۔ منہ۔

ہے اس نے جواب دیا کہ ایک طرح سے انہوں نے بھی جھوٹ نہیں بولا۔ بات یہ ہوئی کہ تحصیلدار کے فیصلہ لکھنے کیوقت میں حاضر نہ تھا کسی کام کیلئے باہر چلا گیا تب یا شاید یہ کہا تھا کہ میں پاخانہ پھرنے کے لئے چلا گیا تھا اور تحصیلدار نیا آیا ہوا تھا اور اس کو ہمارے درپیش مقدمات کی خبر نہ تھی اور فریق مخالف نے اس کے فیصلہ لکھنے کیوقت ایک فیصلہ صاحب کمشنر کا اُس کے آگے پیش کیا تھا اور اس میں صاحب کمشنر کا یہ حکم تھا کہ چونکہ یہ مزارعہ موروثی ہیں اس لئے ان کا حق ہے کہ اپنے کھیت کے درخت ضرورت کے وقت کاٹ لیا کریں مالک کا اس میں کچھ دخل نہیں تحصیلدار نے اس فیصلہ کو دیکھ کر مقدمہ خارج کر دیا اور جب میں آیا تو مجھے وہ اپنا لکھا ہوا فیصلہ دیکر شامل مسل کر دو میں نے پڑھ کر کہا کہ آپ نے دھوکہ دیا ہے کیونکہ جس فیصلہ کو انہوں نے پیش کیا ہے وہ صاحب فنانشل کمشنر کے حکم سے منسوخ ہو چکا ہے اور جب اس حکم کے رو سے مزارعہ موروثی ہو یا غیر موروثی بغیر اجازت مالک کے اپنے کھیت کا درخت نہیں کاٹ سکتا اور میں نے مسل میں سے وہ حکم نکال کر دکھا دیا تب تحصیلدار نے فی الفور اپنا پہلا فیصلہ چاک کر دیا اور ٹکڑے ٹکڑے کر کے پھینک دیا اور دوسرا فیصلہ ڈگری کا لکھا اور کل خرچہ مدعا علیہم کے ذمہ ڈالا فریق ثانی تو خوشی خوشی اپنے خیال میں فیصلہ سنکر قادیان کو چلے گئے تھے اس دوسرے فیصلہ کی خبر نہ تھی اس سبب سے انہوں نے وہی ظاہر کیا جو ان کو معلوم تھا۔

مختصر میں بٹالہ سے واپس آکر یہ سب حال شرمپت کو سنایا اور مزارعان کو بھی اپنی جھوٹی خوشی پر اطلاع ہو گئی پس اگر لالہ شرمپت اس نشان سے بھی منکر ہے تو چاہیئے کہ قسم کھا کر کہے کہ ایسا کوئی واقعہ ظہور میں نہیں آیا اور ایسا بیان سراسر افترا ہے اور میں یقین رکھتا ہوں کہ ابھی بہت سے لوگ قادیان میں اور ایسے زندہ ہونگے جنہوں نے یہ نشان دیکھا۔

اور بہت سے اس کے جیسے نشان ہیں ایسے نشان ہیں جن کا گواہ رویت لالہ شرمپت ہو وہ تو بڑی مشکل میں پڑ گیا ہے کہاں تک آریہ لوگ اس سے انکار کر اٹھینگے۔

(۴) بھلا لالہ شرمپت قسم کھا کر کہے کہ کیا یہ سچ نہیں ہے کہ جب نواب محمد حیات خان سی ایس آئی معطل ہو گیا تھا اور کوئی بریت کی امید نہیں تھی اور شرمپت نے مجھ سے دعا کی درخواست کی تھی تو میرے پر خدا نے ظاہر کیا تھا کہ وہ بری کیا جاویگا اور میں نے کشفی نظر سے اس کو عدالت کی کرسی پر بیٹھے دیکھا تھا اور یہ بات میں نے اس کو بتا دی تھی اور شرمپت اس کو کئی ہندوؤں کو بتاتی تھی چنانچہ کشن سنگھ آریہ بھی اس کا گواہ ہے اگر یہ سچ نہیں تو قسم کھاوے۔

(۵) اور پھر لالہ شرمپت قسم کھا کر بتاوے کہ کیا یہ سچ نہیں کہ جب پنڈت دیانند نے پنجاب میں آکر بہت شوخی کی اور خدا کے برگزیدہ نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن شریف کی اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں تحقیر کی اور خدا کے تمام مقدس نبیوں کو سونے کھوٹے کی طرح قرار دیا۔ تب میں نے شرمپت کو کہا کہ خدا نے میرے پر ظاہر کر دیا ہے کہ اب اس کی موت کا دن قریب ہے وہ بہت جلد مر جائیگا کیونکہ اس کا دل مر گیا ہے چنانچہ وہ اس پیشگوئی کے بعد صرف چند دنوں میں ہی اجمیر میں مر گیا اور اپنی حسرتیں اپنے ساتھ لے گیا۔

(۶) اور نیز شرمپت قسم کھا کر بتلاوے کہ کیا یہ سچ نہیں کہ ایکدفعہ اس کو اور ملا وامل کو صبح کیوقت یہ الہام بتلایا گیا تھا کہ آج ارباب سرور خان نام ایک شخص کا روپیہ آئیگا۔ اور وہ ارباب محمد لشکر خان کا رشتہ دار ہوگا تب ملاوامل وقت پر ڈاکخانہ میں گیا اور خبر لایا کہ سرور خان کا اس قدر روپیہ آیا مگر ساتھ ہی یہ عذر کیا کہ کیونکر معلوم ہو کہ یہ فلاں شخص کا رشتہ دار ہے تب اس کے تصفیہ کے لئے ان کے روبرو مردان میں بابو الٰہی بخش اکونٹنٹ کیطرف خط لکھ گیا تھا جو ان دنوں میں میرے سخت مخالف ہیں اُن کا جواب آیا کہ ارباب سرور خان ارباب محمد لشکر خان کا بیٹا ہے

(۷) اور کیا یہ سچ نہیں کہ ایک مرتبہ مجھے یہ الہام ہوا تھا کہ اسے عمی بازی خورش کردی دیرا افسوس بسیار دادی۔ اور اوسی دن شرمپت کے گھر میں ایک لڑکا پیدا ہوا تھا جس کا نام اُس نے امین چند رکھا اور ان دنوں میں میرا بھائی غلام قادر مرحوم بیمار تھا۔ میں نے لالہ شرمپت کو کہا کہ آج مجھے یہ الہام ہوا ہے یہ میرے بھائی کی موت کی طرف اشارہ ہے اور الہامی طور پر تیرے بیٹے سلطان احمد کی طرف سے یہ کلمہ ہے اور یا ممکن ہے کہ تیرے بیٹے کی طرف اشارہ ہو جس کا نام تو نے امین چند رکھا ہے* یہ میرا کہنا ہی تھا کہ لالہ شرمپت نے گھر میں جا کر اپنے بیٹے کا نام بدل دیا اور بجائے امین چند کے گوکل چند نام رکھدیا جو اب تک زندہ موجود ہے مگر چند روز کے بعد میرا بھائی فوت ہو گیا اور یہ بات بھی لالہ شرمپت سے حلفاً دریافت کرنی چاہیئے کہ کیا یہ سچ نہیں ہے کہ جب گورداسپور میں ایک شخص کرم دین نام نے میرے پر دعویٰ ازالہ حیثیت عرفی عدالت آتما رام اکسٹرا اسسٹنٹ میں دائر کیا ہوا تھا تو میں نے لالہ شرمپت کو کہا تھا کہ خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ آتما رام کا رمیں اس مقدمہ میں بری کیا جاؤنگا مگر کرم دین سزا پائیگا یہ اس وقت کی خبر ہے کہ جب آتما رام اس کے برخلاف تھا اور حاکم کی رائے مخالف تھی چنانچہ آتما رام مجوز مقدمہ نے اپنے فیصلہ کے وقت بڑی سختی سے فیصلہ دیا اور مجھ پر سات سو روپیہ جرمانہ کیا اور تا انفصال تک نو روز تک فیصلہ لکھا اور پھر صاحب ڈویژنل جج کے حکم سے جیسا کہ پہلے پیشگوئی کی تھی وہ حکم آتما رام کا منسوخ کیا گیا اور صاحب موصوف نے بڑی عزت کے ساتھ بری کرکے اپنے فیصلہ میں لکھا کہ جو الفاظ اپیلانٹ یعنی میں نے کرم دین کی نسبت استعمال کئے ہیں یعنی کذاب و لئیم✝ کا لفظ ان الفاظ سے کرم دین کی کچھ بھی ازالہ حیثیت عرفی نہیں ہوئی بلکہ اگر ان الفاظ سے بڑھ کر بھی کوئی اور سخت الفاظ اس کے حق میں استعمال کئے جاتے تب بھی وہ ان الفاظ کا مستحق تھا یہ فیصلہ ہے جس میں فیصلہ ہوا مگر کرم دین پر پچاس روپیہ جرمانہ قائم رہا یہ پیشگوئی نہ صرف میں نے لالہ شرمپت کو بتلائی تھی بلکہ میں اس پیشگوئی کو مقدمہ کے وجود سے بھی پہلے اپنی کتاب مواہب الرحمن میں جو ایک عربی زبان میں کتاب ہے شائع کر چکا تھا جس کی تعداد سے ممکن نہیں جو اس سے انکار کر سکے۞

یہ چند پیشگوئیاں بطور نمونہ میں اس وقت پیش کرتا ہوں اور میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ سب بیان صحیح ہے اور کئی دفعہ لالہ شرمپت سن چکا ہے اور اگر میں نے جھوٹ بولا ہے تو خدا مجھ پر اور میرے لڑکوں پر ایک سال کے اندر اس کی سزا نازل کرے آمین ولعنت اللہ علی الکاذبین

ایسا ہی شرمپت کو بھی چاہیئے کہ وہ بھی میری اس قسم کے مقابل پر قسم کھاوے اور یہ کہے کہ اگر میں نے اس قسم میں جھوٹ بولا ہے تو خدا مجھ پر اور میری اولاد پر ایک سال کے اندر اس کی سزا وارد کرے آمین۔ ولعنت اللہ علی الکاذبین۔✝

یہ تو شرمپت کی نسبت لکھا گیا اور ملاوامل اس کا دوست بھی اس میں شریک ہے اس کو چاہیئے کہ اس بات کی قسم کھاوے کہ کیا میرے والد صاحب کی وفات کے بعد الہام الیس اللہ بکاف عبدہٗ مُہر پر کُھدوانے کیلئے امرتسر اس کو نہیں بھیجا تھا اور کیا بجز پیہ اُجرت دیکر وہ مہر نہیں لایا تھا اور کیا اس زمانہ میں اس عُروج اور نشان و شوکت اور رجوع خلائق کا نام و نشان تھا اور کیا یہ تمام پیشگوئی اس کو نہیں بتائی گئی تھی جس کیلئے وہ بھیجا گیا تھا یعنی اس کو یہ بتایا گیا تھا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھ کو یہ خبر ملی تھی کہ شنبہ کے روز آفتاب کے غروب کے بعد میرا والد فوت ہو جائیگا اور مجھے کچھ غم نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ میں تیرا متکفل رہونگا اور تیری حاجات پوری کرنے کے لئے میں کافی ہونگا اور یہ تخمیناً پینتیس۳۵ چھتیس برس کا الہام ہے جبکہ میں زاویہ گمنامی میں ایسا پوشیدہ تھا جیسا کہ ایک قطرہ کسی جوہر کا سمندر کی تہ کے نیچے پوشیدہ ہو۔

دوسری یہ بات ذکر کیا وہ ایک مرتبہ مرض دق میں مبتلا نہیں ہوا تھا اور اس کو خواب بھی آئی تھی کہ ایک زہریلے سانپ نے اس کو کاٹا ہے اور تمام بدن سوج گیا ہے اور کیا یہ سچ نہیں کہ وہ میرے پاس آکر رو دیا تھا اور دعا کے لئے کہا تھا تب میں نے اس کے حق میں دعا کی تھی اور خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ الہام ہوا تھا۔ قلنا یا نار کونی برداً و سلاماً یعنی اے تپ کی آگ ٹھنڈی ہو جا اور یہ الہام اس کو سنا دیا گیا تھا اور پھر بعد اس کے چند دنوں میں ہی وہ صحت یاب ہو گیا۔

میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ باتیں سچ ہیں اور اگر یہ جھوٹ ہیں تو خدا ایک سال کے اندر میرے پر اور میرے لڑکوں پر تباہی نازل کرے اور جھوٹ کی سزا دے۔ آمین لعنت اللہ علی الکاذبین

ایسا ہی ملاوامل کو چاہیئے کہ چند روزہ دنیا سے محبت نہ کرے اور اگر ان بیانات سے انکاری ہے تو میری طرح قسم کھاوے کہ یہ سب افترا ہے اور اگر یہ باتیں سچ ہیں تو ایک سال کے اندر میرے پر اور میری تمام اولاد پر خدا کا عذاب نازل ہو آمین۔ ولعنت اللہ علی الکاذبین۔✝

اور یاد رہے کہ یہ لوگ اس طرح پر قسم نہ کھائیں گے بلکہ حق پوشی کا طریق اختیار کریں گے اور سچائی کا خون کرنا چاہیں گے تب بھی میں امید رکھتا ہوں کہ حق پوشی کی حالت میں بھی خدا ان کو بے سزا نہیں چھوڑیگا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی پیشگوئی کی بے عزتی خدا کی بے عزتی ہے ملاوامل اس بات کا بھی مجرم ہے کہ اس نے یہ سب کچھ دیکھ کر پھر مخالفت کرکے اپنی پوری زور اور پوری مخالفت سے ایک اشتہار دیا تھا جس کو دس برس گذر گئے اور لوگوں کو روکا تھا کہ میری طرف رجوع نہ کریں اور نہ کچھ مالی مدد کریں تب اس کے روکنے کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس کے اشتہار کے بعد کئی لاکھ انسان میرے ساتھ شامل ہوئے اور کئی لاکھ روپیہ آیا مگر پھر بھی اُس نے خدا کے ہاتھ کو محسوس نہ کیا۔

---

* اگرچہ مجھے یقین تھا کہ یہ الہام میرے بھائی مرزا غلام قادر مرحوم کی وفات کے بارے میں ہے اور بھی میں نے اپنے بعض عزیزوں کو سنا بھی دیا تھا اور خود اپنے بھائی مرحوم کو بھی بتلایا تھا جس سے وہ بہت غمگین ہوئے اور مجھ سے بہت افسوس بھی کیا کہ انکو میں نے کیوں بتلایا مگر جب شرمپت نے مجھ کو خبر دی کہ بیٹے کا نام امین چند رکھا ہے تو تقدیر آلہی سے میرے منہ سے یہ الفاظ نکل گئے کہ ممکن ہے کہ عمی سے مراد امین چند ہو کیونکہ ہندو لوگ امین چند کے نام کو مختصر کرکے امی بھی کہدیتے ہیں تب اس کے دل میں بہت خوف پیدا ہوا اور اس نے گھر میں جاکر امین چند کی جگہ گوکل چند اپنے لڑکے کا نام رکھدیا۔ منہ

✝ کرم دین کا بیان تھا کہ کذاب اس کو کہتے ہیں جو بہت جھوٹ بولنے والا ہو اور ہمیشہ جھوٹ بولتا ہو اور لئیم اس کو کہتے ہیں جو ولد الزنا ہو اور اس کے خاندان میں ایسا ہی سلسلہ چلا آیا ہو اور اُسپر اس نے کتابیں بھی دکھلائیں مگر ڈویژنل جج نے فرمایا کہ اگر ان الفاظ سے سخت تر بھی الفاظ بولے جاتے تب بھی اس سے کرم دین کی کچھ بے عزتی نہیں تھی یعنی اس کی حالت کے لحاظ سے ابھی یہ الفاظ تھوڑے ہیں۔ منہ

✝ یہ بد دعا کا فقرہ اس وقت لازم ملزوم ہے کہ میری اس دعا کے مقابل پر شرمپت بھی اپنی نسبت انہیں الفاظ کے ساتھ بد دعا چھپوا کر کسی اخبار میں شائع کرا دے۔ منہ۔

✝ یہ سچ ہے کہ ایک دفعہ ملاوامل نے اپنے اشتہار میں میرے نشانوں کے دیکھنے سے انکار کر دیا تھا مگر اس انکار کا کچھ اعتبار نہیں اکثر لوگ خود غرضی سے دو دو روپیہ لیکر عدالتوں میں گواہی کے وقت جھوٹ کی نجاست کھا لیتے ہیں تمام مدار ایسی قسم پر ہے جو میں نے لکھی ہے اگر یہ لوگ خدا سے بیخوف ہو کر اپنی قوم کو خوش کرنے کیلئے ایسی قسم کھالیں گے تب ان کو معلوم ہوگا کہ خدا بھی ہے۔ منہ۔

✝ اور اگر راست راست شائع کردینگے تو مجھے قوی امید ہے کہ وہ خدا سے اس کا اجر اور برکت پائیں گے مگر خدا بند

۞ یہ پیشگوئی نہ صرف کتاب مواہب الرحمن میں بلکہ اخبار الحکم اور البدر میں وقوع سے پہلے شائع ہو چکی تھی۔ منہ

بالآخر ہم اس بات کا لکھنا بہت ہی ضروری سمجھتے ہیں کہ جس پرمیشر کو پنڈت دیانند نے آریوں کے سامنے پیش کیا ہے وہ ایک ایسا پرمیشر ہے جو عدم اور وجود برابر ہے کیونکہ وہ اس بات پر قادر نہیں کہ اگر ایک شخص اپنی آوارگی اور بدچلنی کے زمانہ سے تائب ہو کر اسی اپنے پہلے جسم میں مکتی کو پانا چاہے تو اسکو اس کی توبہ اور نیک تبدیلی کی وجہ سے مکتی عنایت کر سکے بلکہ اس کے لئے آریہ کی رو سے کسی دوسری جون میں پڑ کر دوبارہ دنیا میں آنا ضروری ہے خواہ وہ انسانی جون کو چھوڑ کر کتے یا بندر سور یا گدھا بنا تو ضرور چاہیئے یہ پرمیشر ہے جس کو دیالو اور سرب شکتیمان کہا جاتا ہے اگر انسان نے اپنی ہی کوشش سے سب کچھ کرنا ہے تو میں نہیں سمجھ سکتا کہ پھر پرمیشر کا کس بات میں شکر ادا کیا جا دے اور جبکہ ہم دیکھتے ہیں کہ انسان کے بعض حصہ عمر میں ایسا زمانہ بھی آجاتا ہے کہ وہ کسی صدمہ نفسانی جوشوں اور خواہشوں کا تابع ہو جاتا ہے اور کم سے کم یہ کہ غفلت جو گناہوں کی ماں ہے ضرور کسیقدر اس سے حصہ لیتا ہے اور یہ انسان کی فطرت میں داخل ہے کہ وہ کیا جسمانی پہلو کی رو سے اور کیا روحانی پہلو کی رو سے ابتدا میں کمزوری میں پیدا ہوتا ہے اور پھر اگر خدا کا فضل شامل ہو تو آہستہ آہستہ پاکیزگی کی طرف ترقی کرتا ہے پس یہ خوب ہی پرمیشر ہے جس کو انسان کی فطرت کی بھی خبر نہیں اگر اسی طرح مکتی پانا ہے تو پھر مکتی کی حقیقت معلوم۔ ہم اس آزمائش کیلئے نہ صرف ایک آریہ کو مخاطب کرتے ہیں نہ دو کو نہ تین کو بلکہ نہایت یقین اور بصیرت تامہ کی راہ سے کہتے ہیں کہ ہماری روبرو دو ہزار یا دس ہزار یا بیس ہزار یا مثلاً ایک لاکھ ہی آریہ کھڑے ہو کر قسم کھا دیں کہ کیا ان کی سوانح عمری ایسی پاک ہے کہ کسی قسم کا ان سے گناہ سرزد نہیں ہوا اور کیا وہ آریہ اصولوں کی رو سے تسلی رکھتے ہیں کہ وہ مرتے ہی مکتی پا جائینگے اور پھر جب مخلوقات پر نظر ڈالی جاتی ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ انسانوں کی تعداد کو دوسری مخلوقات سے وہ نسبت نہیں جو قطرہ کو دریا کی طرف ہوتی ہے کیونکہ علاوہ ان تمام بے شمار جانوروں کے جو خشکی اور تری میں پائے جاتے ہیں ایسے غیر مرئی جانور بھی کرہ ہوا اور پانی میں موجود ہیں جو وہ نظر نہیں آ سکتے جیسا کہ تحقیقات سے ثابت ہے کہ ایک قطرہ پانی میں کئی ہزار کیڑے ہوتے ہیں پس اس سے ثابت ہوتا ہے کہ باوجود اس قدر زمانہ اور مدت دراز گذرنے کے پرمیشر نے مکتی دینے میں ایسی ناقابل کارروائی کی ہے کہ گویا کچھ بھی نہیں کی۔ اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ پرمیشر کی ہرگز مرضی ہی نہیں کہ کوئی شخص مکتی حاصل کر سکے اور یا یوں کہو کہ وہ مکتی دینے پر قادر ہی نہیں اور یہ بات بہت قرین قیاس معلوم ہوتی ہے کیونکہ اگر قادر ہو تو پھر کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ وہ دائمی نجات یا مکتی نہ دے سکے اور ایسا ہی باوجود دیالو اور قادر ہونے اسکے کے کچھ سمجھ نہیں آتا کہ کیوں وہ ایسا چڑچڑا مزاج کا ہے کہ ایک ذرا سے گناہ کو بھی نہیں بخش سکتا اور جب تک ایک گناہ کیلئے کروڑ ہا جونوں میں نہ ڈالے خوش نہیں ہوتا ایسے پرمیشر سے کس بہتری کی امید ہو سکتی ہے اور جب کہ ایک شریف طبع انسان اپنے قصور واروں کے قصور ان کی توبہ اور درخواست معافی پر بخش سکتا ہے اور انسان کی فطرت میں یہ قوت پائی جاتی ہے کہ کسی خطا کار کی پشیمانی اور آہ و زاری پر اس کی خطا کو بخشدیتا ہے تو کیا وہ خدا جس نے انسان کو پیدا کیا ہے وہ اس صفت سے محروم ہے۔ نعوذ باللہ ہرگز نہیں ہرگز نہیں!

پس یہ آریوں کی غلطی ہے کہ اُس خدا کو جس کو وہ دیالو بھی کہتے ہیں اور سرب شکتیمان بھی سمجھتے ہیں اس کو اس عظیم الشان صفت سے محروم قرار دیتے ہیں اور یاد رہے کہ انسان جو سراسر کمزوری میں بھرا ہوا ہے بغیر خدا کی صفت مغفرت کے ہرگز نجات نہیں پا سکتا۔ اور اگر خدا میں صفت مغفرت نہیں تو پھر انسان میں کہاں سے پیدا ہو گئی۔ یاد رہے کہ نجات نہ پانا ایک موت ہے۔ ایسا ہی سچی توبہ کرنا بھی ایک موت ہے پس موت کا علاج موت ہے۔ کیا وہ خدا جو ہر ایک چیز پر قادر ہے اس نے ہماری اس موت کا کوئی علاج نہیں رکھا اور کیا ہم بے علاج ہی مرینگے ہرگز نہیں جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے علاج بھی ساتھ ہی پیدا ہوا ہے اور افسوس سے کہا جاتا ہے کہ عیسائیوں اور آریوں نے اس اعتقاد میں ایک ہی راہ پر قدم مارا ہے صرف فرق یہ ہے کہ عیسائی تو انسان کے گناہ بخشوانے کیلئے ایک نبی کے خون کی حاجت سمجھتے ہیں اور اگر وہ نہ مارا جاتا تو گناہ نہ بخشے جاتے اور اگر ثابت ہو کہ وہ مارا نہیں گیا جیسا کہ ہم نے ثابت بھی کر دیا ہے۔ اور یہ امر پایۂ ثبوت کو پہنچا دیا ہے کہ حضرت عیسیٰ اپنی طبعی موت سے فوت ہوا اور ایک دنیا جانتی ہے کہ کشمیر میں اس کی قبر ہے تو اس صورت میں سب تانا بانا کفارہ کا بیکار ہو گیا اور آریہ صاحبان مطلقاً اپنے پرمیشر کو گناہوں کے بخشنے سے قاصر سمجھتے ہیں۔ اور آریہ اور عیسائی اس اعتقاد میں دونوں شریک ہیں کہ خدا خطا کاروں کو ان کی پشیمانی اور توبہ پر بخش نہیں سکتا اور آریہ صاحبوں نے صرف اسی قدر پر بس نہیں کی بلکہ وہ اپنے پرمیشر کو اس بات سے بھی جواب دیتے ہیں کہ وہ انسان کا خالق اور اس کی تمام قوتوں روحانی اور جسمانی کا مبدء و فیض ہے اور اس طور پر پرمیشر کی شناخت کا دروازہ بھی اُن پر بند ہے کیونکہ وید کی رو سے پرمیشر کی عادت نہیں ہے کہ کوئی نشان آسمانی دکھا دے اور اس طرح پر اپنے وجود کا پتہ دے اور دوسری طرف وہ ارواح اور ذرات عالم کا پیدا کرنیوالا نہیں ہے پس دونوں طرف سے آریہ مذہب کے رُو سے پرمیشر کی شناخت محال ہے علاوہ اس کے جس تعلیم پر ناز کیا جاتا ہے نیوگ کا مسئلہ اس کی حقیقت سمجھنے کے لئے ایک عمدہ نمونہ ہے لیکن کیا کسی شریف انسان کی فطرت قبول کر سکتی ہے کہ اس کی زندگی میں اس کی جورو جس کو طلاق بھی نہیں دیگئی دوسرے سے ہم بستر ہو جائے۔

علاوہ اس کے جس جاودانی نجات کا انسان طبعاً خواہش مند ہے اور اس کی فطرت میں یہ نقش کر دیا گیا ہے کہ وہ ہمیشہ کی لذت اور آرام کا طالب ہو اس جاودانی نجات سے یہ مذہب منکر ہے اور اپنے پرمیشر کے لئے یہ تجویز کرتے ہیں کہ گویا وہ ایک محدود مدت کے بعد اپنے بندوں کو مکتی خانہ سے باہر نکال دیتا ہے اور اس کی وجہ یہ پیش کرتے ہیں۔ کہ چونکہ دنیا کا سلسلہ ہمیشہ کے لئے جاری ہے اور پرمیشر ارواح کا خالق نہیں اس پرمیشر کے لئے یہ مصیبت پیش آئی کہ اگر وہ تمام روحوں کو ہمیشہ کی نجات دیدیوے تو اس سے سلسلہ دنیا کا ٹوٹ جائیگا اور کسی دن پرمیشر معطل اور خالی ہاتھ رہ جائیگا کیونکہ ہر ایک روح جو ہمیشہ کی مکتی پا کر دنیا سے گئی۔ تو گویا وہ پرمیشر کے ہاتھ سے گئی پس اس طرح پر جب روحیں خرچ ہوتی رہیں تو بباعث اس کے کہ پرمیشر کوئی روح پیدا نہیں کر سکتا اور آمدن کی سبیل قطعاً بند تو ضرور ایک دن ایسا آ جائیگا جبکہ پرمیشر کے ہاتھ میں ایک بھی روح نہیں رہیگی تا وہ دنیا میں بھیجی جائے پس اس خیال سے پرمیشر نے یہ پیش بندی اختیار کر رکھی ہے جو ہمیشہ کی مکتی سے روحوں کو جواب دیدیا کرتا ہے اور دھکے دیکر مکتی خانہ سے باہر نکالتا ہے۔

اس جگہ بعض نادان آریہ محض چالاکی سے یہ بھی کہتے ہیں کہ چونکہ انسان کے اعمال محدود ہیں اس لئے مکتی بھی محدود رکھی گئی مگر وہ دھوکہ کھاتے ہیں یا دھوکہ دیتے ہیں کیونکہ انسان کی فطرت میں ہمیشہ کی اطاعت مرکوز ہے نیک آدمی کب کہتے ہیں کہ اتنی مدت کے بعد ہم خداتعالیٰ کی بندگی اور اطاعت چھوڑ دینگے بلکہ اگر بے انتہا مدت تک ان کو عمر دی جائے تب بھی وہ خداتعالیٰ کی اطاعت اور بندگی کرتے رہینگے۔ اس صورت میں اگر وہ جلد مر جائیں تو ان کا کیا گناہ ہے ان کی نیت میں تو ہمیشہ کی اطاعت ہے نہ کسی حد تک اور تمام مدار نیت پر ہے اور موت جو انسان پر آتی ہے یہ خدا کا فعل ہے نہ کہ انسان کا۔

یہ ہیں عقائد آریہ صاحبوں کے جن پر وہ ناز کرتے ہیں چونکہ اُن کے خیال میں یہ بات جمی ہوئی ہے کہ ایک گناہ سے بھی بے شمار جونوں کی سزا در پیش ہے اس لئے وہ گناہ سے پاک ہونے کیلئے کوئی کوشش کرنا عبث اور بے سُود سمجھتے ہیں اور ان کے مذہب میں کوئی مجاہدہ نہیں ہے جس کی رو سے اسی دنیا میں انسان گناہ سے پاک ہو سکے۔ جب تک تناسخ کے ذریعہ سے اور طرح طرح کی جونوں میں پڑنے سے سزا نہ پالے پس ظاہر ہے کہ اس صورت میں کس امید پر وہ مجاہدہ کر سکتے ہیں اگر وہ سوچیں۔ اور اگر ان کو روحانی فلاسفی کا کوئی حصّہ نصیب ہو تو وہ جلدی سمجھ سکتے ہیں کہ وہ اس عقیدہ کی وجہ سے خدائے رحیم و کریم کی رحمت کا دروازہ اپنے پر بند کر رہے ہیں وہ توبہ سے صرف چند لفظ مراد لیتے ہیں مگر سچی توبہ درحقیقت ایک موت ہے جو انسان کے ناپاک جذبات پر آتی ہے اور ایک سچی قربانی ہے جو انسان اپنے پورے صدق سے حضرت احدیت میں ادا کرتا ہے اور تمام قربانیاں جو رسم کے طور پر ہوتی ہیں اسی کا نمونہ ہے۔ سو جو لوگ یہ سچی قربانی ادا کرتے ہیں جس کا نام دوسرے لفظوں میں توبہ ہے درحقیقت وہ اپنی سفلی زندگی پر ایک موت وارد کرتے ہیں۔ تب خدا تعالیٰ جو کریم و رحیم ہے اس موت کے عوض میں دوسرے جہان میں انکو نجات کی زندگی بخشتا ہے کیونکہ اس کا کرم اور رحم اس بخل سے پاک ہے جو کسی انسان پر دو موتیں وارد کرے سو انسان توبہ کی موت سے ہمیشہ کی زندگی کو خریدتا ہے اور ہم اس زندگی کے حاصل کرنے کے لئے کسی دوسرے کو پھانسی چڑھانے کے محتاج نہیں ہیں ہمارے لئے وہ صلیب کافی ہے جو اپنی قربانی دینے کی صلیب ہے۔

یاد رہے کہ توبہ کا لفظ نہایت لطیف اور روحانی معنی اپنے اندر رکھتا ہے جس کی غیر قوموں کو خبر نہیں یعنے توبہ کہتے ہیں اُس رجوع کو کہ جب انسان تمام نفسانی جذبات کا مقابلہ کر کے اور اپنے پر ایک موت کو اختیار کر کے خدا تعالیٰ کی طرف چلا آتا ہے سو یہ کچھ سہل بات نہیں ہے اور ایک انسان کو اُسی وقت تائب کہا جاتا ہے جبکہ وہ بکلّی نفس امّارہ کی پیروی سے دست بردار ہو کر اور ہر ایک تلخی اور ہر ایک موت خدا کی راہ میں اپنے لئے گوارا کر کے آستانہ حضرت احدیّت پر گر جاتا ہے تب وہ اس لائق ہو جاتا ہے کہ اس موت کے عوض میں خدا تعالیٰ اس کو زندگی بخشے چونکہ آریہ لوگ صرف بہت سی جونوں کو مدار نجات سمجھ بیٹھے ہیں اس لئے ان کا اس طرف خیال نہیں آتا ہے نہیں جانتے کہ جس طرح میلا کپڑا بھٹی پر چڑھنے سے اور پھر دھوبی کے ہاتھ سے آب شفاف کے کنارہ پر طرح طرح کے صدمات اُٹھانے سے آخر کار سفید ہو جاتا ہے۔ اسی طرح یہ توبہ جس کے معنی میں بیان کر چکا ہوں انسان کو صاف پاک کر دیتی ہے۔ انسان جب خدا تعالیٰ کی محبت کی آگ میں پڑ کر اپنی تمام ہستی کو جلا دیتا ہے تو وہی محبت کی موت اس کو ایک نئی زندگی بخشتی ہے کیا تم نہیں سمجھ سکتے کہ محبت بھی ایک آگ ہے اور گناہ بھی ایک آگ ہے پس یہ آگ جو محبت الٰہی کی آگ ہے گناہ کی آگ کو معدوم کر دیتی ہے یہی نجات کی جڑھ ہے اور نہایت افسوس تو یہ ہے کہ آریہ لوگ اپنے مذہب کی خرابیوں کو نہیں دیکھتے اور اسلام پر بے ہودہ اعتراض کرتے ہیں اور لطف یہ ہے کہ کوئی بھی ان کا ایسا اعتراض نہیں جو ان کے مذہب کے کسی فرقہ کے طریق عمل میں وہ داخل نہیں اب ہم اس رسالہ کو خدا کے نام پر ختم کرتے ہیں۔ الحمد للہ اوّلاً و آخراً ھو مولانا نعم المولیٰ و نعم النصیر ط

نظم از مصنف

اسلام سے نہ بھاگو راہ ہدیٰ یہی ہے
اے سونے والو جاگو شمس الضحیٰ یہی ہے

مجھ کو قسم خدا کی جس نے ہمیں بنایا
اب آسماں کے نیچے دین خدا یہی ہے

وہ دلستاں نہاں ہے کس رہ سے اسکو دیکھیں
ان مشکلوں کا یارو مشکل کشا یہی ہے

باطن سیہ ہیں جنکا اس دیں سے ہیں وہ منکر
پر اے اندھیرے والو دل کا دیا یہی ہے

دنیا کی سب دکانیں ہیں ہمنے دیکھی بھالیں
آخر ہوا یہ ثابت دار الشفا یہی ہے

سب خشک ہو گئے ہیں جتنے تھے باغ پہلے
ہر طرف ہمنے دیکھا بستاں ہرا یہی ہے

دنیا میں اس کا ثانی کوئی نہیں ہے شربت
پی لو تم اس کو یارو آب بقا یہی ہے

اسلام کی سچائی ثابت ہے جیسے سورج
پر دیکھتے نہیں ہیں دشمن بلا یہی ہے

جب کھل گئی سچائی پھر اُس کو مان لینا
نیکوں کی ہے یہ خصلت راہ حیا یہی ہے

جو ہو مفید لینا جو بد ہو اُس سے بچنا
عقل و خرد یہی ہے فہم و ذکا یہی ہے

ملتی ہے بادشاہی اس دیں سے آسمانی
اے طالبان دولت ظلّ ہما یہی ہے

سب دیں ہیں اک فسانہ شرکوں کا آشیانہ
اُس کا جو ہے یگانہ چہرہ نما یہی ہے

سو سو نشاں دکھا کر لاتا ہے وہ بلا کر
مجھ کو جو اُس نے بھیجا بس مدعا یہی ہے

کرتا ہے معجزوں سے وہ یار دیں کو تازہ
اسلام کے چمن کی باد صبا یہی ہے

یہ سب نشاں ہیں جن سے [illegible] اب تلک ہے تازہ
اے گرنے والو دوڑو دیں کا عصا یہی ہے

کس کام کا وہ دیں ہے جس میں نشاں نہیں ہے
دیں کی مرے پیارو زرّیں قبا یہی ہے

افسوس آریوں پر جو ہو گئے ہیں شپّر
وہ دیکھ کر ہیں منکر ظلم و جفا یہی ہے

معلوم کر کے سب کچھ محروم ہو گئے ہیں
کیا ان نیوگیوں کا ذہن رسا یہی ہے

اک ہیں جو پاک بندے اک ہیں دلوں کے گندے
جیتینگے صادق آخر حق کا مزا یہی ہے

ان آریوں کا پیشہ ہر دم ہے بدزبانی
ویدوں میں آریوں نے شاید پڑھا یہی ہے

پاکوں کو پاک فطرت دیتے نہیں ہیں گالی
پر ان سیہ دلوں کا شیوہ سدا یہی ہے

افسوس سبّ و توہیں سب کا ہوا ہے پیشہ
کس کو کہوں کہ اُن میں ہرزہ درا یہی ہے

آخر یہ آدمی تھے پھر کیوں ہوئے درندے
کیا جُوں انکی بگڑی یا خود قضا یہی ہے

جس آریہ کو دیکھیں تہذیب سے ہے عاری
کس کس کا نام لیویں ہر سو وبا یہی ہے

لیکھو کی بدزبانی کارد ہوئی تھی اُس پہ
پھر بھی نہیں سمجھتے حمق و خطا یہی ہے

اپنے کئے کا ثمرہ لیکھو نے (لیکھرام) کیسا پایا
آخر خدا کے گھر میں بد کی سزا یہی ہے

نبیوں کی ہتک کرنا اور گالیاں بھی دینا
کتوں سا کھولنا مُنہ تخم فنا یہی ہے

میٹھے بھی ہو کے آخر نشتر ہی ہیں چلاتے
ان تیرہ باطنوں کے دل میں دغا یہی ہے

جاں بھی اگرچہ دیویں انکو بطور احساں
عادت ہے انکی کفران رنج و عنا یہی ہے

ہندو کچھ ایسے بگڑے دل پُر ہیں بغض و کیں سے
ہر بات میں ہے توہیں طرز ادا یہی ہے

جاں بھی ہے اُنپہ قرباں گر دل سے ہوویں صافی
پس ایسے بدگنوں کا مجھکو گلا یہی ہے

احوال کیا کہوں میں اس غم سے اپنے دل کا
گویا کہ ان غموں کا مہماں سرا یہی ہے

بنتے ہی جسم اپنا دشمن ہوا یہ فرقہ
آخر کی کیا امیدیں جب ابتدا یہی ہے

دل پھٹ گیا ہمارا تحقیر سنتے سنتے
غم تو بہت ہیں دل میں پر جاں گزا یہی ہے

[illegible] کی بُرائی
پاکوں کی ہتک کرنا سب سے بُرا یہی ہے

غفلت پہ غافلوں کے روتے رہے ہیں مرسل
ہم ہنہیں ہیں کہتے ان کے مقدسوں کو
ہم کو نہیں سکھاتا وہ پاک بد زبانی
پر آریوں کے دیں میں گالی بھی ہے عبادت
جتنے نبی تھے آئے موسیٰ ہو یا کہ عیسےٰ
اک وید ہے جو سچا باقی کتابیں ساری
یہ ہے خیال ان کا پر یت بنایا تنکا
کیڑا جو دب رہا ہے گوبر کی تہ کے نیچے
ویدوں کا سب خلاصہ ہم نے نیوگ پایا
جس استری کو لڑکا پیدا نہ ہو پیا سے
جب ہے یہی اشارہ۔ پھر اس کو کیا ہے چارہ
ایشر کے گن عجب ہیں ویدوں میں اے عزیزو!
دیکھو نجات دیکر پھر چھینتا ہے سب سے
ایشر بنا ہے منہ سے خالق نہیں کسیکا
روحیں اگر نہ ہوتیں ایشر سے کچھ نہ بنتا
ان کا ہی منہ ہے تکتا ہر کام میں جو چاہے
القصہ آریوں کے ویدوں کا یہ خدا ہے
اے آریو کہو اب ایشر کے ہیں یہی گن
ویدوں کو شرم کرکے تم نے بہت چھپایا
قدرت نہیں ہے جس میں وہ خاک کا ہے ایشر
کچھ کم نہیں بتوں سے یہ ہندوؤں کا ایشر
پہنے نہیں بنائیں یہ اپنے دل سے باتیں
فطرت ہر اک بشر کی کرتی ہے اس سے نفرت
یہ حکم وید کے ہیں جن کا ہے یہ نمونہ
خوش خوش عمل ہیں کرتے اوباش سارے اسپر

پر اس زماں میں لوگو نزمہ نیا یہی ہے
تعلیم میں ہمارے حکیم خدا یہی ہے
تقویٰ کی جڑھ یہی ہے صدق و صفا یہی ہے
کہتے ہیں سب کو جھوٹے کیا اتقا یہی ہے
مکار ہیں وہ سارے ان کی ندا یہی ہے
جھوٹے ہیں اور جعلی اک رہنما یہی ہے
پر کیا کہیں جب ان کا نہم وذکا یہی ہے
اس کے گماں میں اس کا ارض وسما یہی ہے
ان پستکوں کی رو سے کا بچ بھلا یہی ہے
ویدوں کی رو سے اسپر واجب ہوا یہی ہے
جبتک ہوویں گیارہ لڑکے روا یہی ہے
اسمیں نہیں مروت ہمنے سنا یہی ہے
کیسا ہے وہ دیالو جسکی عطا یہی ہے
روحیں ہیں سب انادی پھر کیوں خدا یہی ہے
اس کی حکومتوں کی ساری بنا یہی ہے
گویا وہ بادشاہ ہیں ان کا گدا یہی ہے
ان کا ہے جسپہ تکیہ وہ بے نوا یہی ہے
جس پر ہو ناز کرتے بولو وہ کیا یہی ہے
آخر کو راز بستہ اس کا کھلا یہی ہے
کیا دینِ حق کے آگے زور آزما یہی ہے
سچ پوچھئے تو والدہت دوسرا یہی ہے
ویدوں سے اے عزیزو! ہمکو ملا یہی ہے
پھر آریوں کے دل میں کیونکر بسا یہی ہے
ویدوں سے آریوں کو حاصل ہوا یہی ہے
ساری نیوگیوں کا اک آسرا یہی ہے*

پھر کس طرح وہ مانیں تعلیم پاک فرقان
جب ہو گئے ہیں ملزم اترے ہیں گالیوں پر
رکتے نہیں ہیں ظالم گالی سے ایکدم بھی
کینے کو ویدلے پر دل ہیں سبکے کالے
فطرت کے ہیں درندے۔ مردار ہیں نہ زندے

ان کے تو دل کا رہبر اور مقتدا یہی ہے
ہاتھوں میں جاہلوں کے سنگ جفا یہی ہے
ان کا تو شغل ہمیشہ صبح و مسا یہی ہے
پردہ اٹھا کے دیکھو ان میں بھرا یہی ہے†
ہر دم زبان کے گندے قہر خدا یہی ہے‡

‡ اگر ایسے لوگ بھی ان میں ہیں جو خدا کے پاک نبیوں کو گالیاں نہیں دیتے اور صلاحیت اور شرافت رکھتے ہیں وہ ہمارے اس بیان سے باہر ہیں۔ منہ

† یاد رہے کہ یہ ہماری رائے ان آریہ سماج والوں کی نسبت ہے جنھوں نے اپنے اشتہاروں اور رسالوں اور اخباروں کے ذریعہ سے اپنی گندی طبیعت کا ثبوت دیدیا ہے اور ہزارہا گالیاں خدا کے پاک نبیوں کو دی ہیں جنکی اخبار اور کتب ہمارے پاس موجود ہیں مگر شریف طبع لوگ اسجگہ ہماری مراد نہیں ہیں اور نہ وہ ایسے طریق کو پسند کرتے ہیں۔ منہ

بقیہ حاشیہ۔ اولاد حاصل کرے اور پھر خاوند کو سفر سے واپس آنے پر یہ تحفہ اس کے آگے پیش کرے اور اس کو دکھا دے کہ تو تو مال حاصل کرنے گیا تھا مگر میں نے تیرے پیچھے یہ مال کمایا ہے پس عقل اور انسانی غیرت تجویز نہیں کر سکتی کہ یہ بے شرمی کا طریق جائز ہو سکے اور کیونکر جائز ہو حالانکہ اس بیوی نے اپنے خاوند سے طلاق حاصل نہیں کی اور اس کی قید نکاح سے اسکو آزادی حاصل نہیں ہوئی افسوس بلکہ ہزار افسوس کہ یہ وہ باتیں ہیں جو آریہ لوگ وید کی طرف منسوب کرتے ہیں مگر ہم نہیں کہہ سکتے کہ درحقیقت یہی تعلیم وید کی ہے کہ ہندوؤں کے بعض جوگی جو مجرد رہتے ہیں اور اندر ہی اندر نفسانی جذبات ان کو مغلوب کر لیتے ہیں انہوں نے یہ باتیں خود بنا کر وید کی طرف منسوب کر دی ہوں یا تحریف کے طور پر وید میں شامل کر دی ہوں کیونکہ محقق پنڈتوں نے لکھا ہے کہ ایک زمانہ وید پر وہ بھی آیا ہے کہ ان میں بڑی تحریف کی گئی ہے اور اس کے بہت سے پاک مسائل بدلا دئیے گئے ہیں ورنہ عقل قبول نہیں کرتی کہ وید نے ایسی تعلیم دی ہو اور نہ کوئی فطرت صحیحہ قبول کرتی ہے کہ ایک شخص اپنی پاکدامن بیوی کو بغیر اس کے کہ اس کو طلاق دیکر شرعی طور پر اس سے قطع تعلق کرے یوں ہی اولاد حاصل کرنے کے لئے اپنے ہاتھ سے اس کو دوسرے سے ہمبستر کراوے کیونکہ یہ تو دیوثوں کا کام ہے۔ ہاں اگر کسی عورت نے طلاق حاصل کرلی ہو اور خاوند سے کوئی اس کا تعلق نہ رہا ہو تو اس صورت میں ایسی عورت کو جائز ہے کہ دوسرے سے نکاح کرے اور اسپر کوئی اعتراض نہیں ہے اور نہ اس کی پاکدامنی پر کوئی حرف۔ ورنہ ہم بلند آواز سے کہتے ہیں کہ نیوگ کا نتیجہ اچھا نہیں ہے جس صورت میں آریہ سماج کے لوگ ایک طرف تو عورتوں کے پردہ کے مخالف ہیں کہ یہ مسلمانوں کی رسم ہے پھر دوسری طرف جبکہ ہر روز نیوگ کا پاک مسئلہ ان عورتوں کے کانوں تک پہنچتا رہتا ہے اور ان عورتوں کے دلوں میں جما ہوا ہے کہ ہم دوسرے مردوں سے بھی ہمبستر ہو سکتی ہیں تو ہر ایک دانا سمجھ سکتا ہے کہ ایسی باتوں کے سننے سے خاص کر جبکہ ویدوں کے حوالہ سے بیان کی جاتی ہیں کس قدر ناپاک شہوات عورتوں کی جوش ماریں گی بلکہ وہ تو دس قدم اور بھی آگے بڑھیں گی۔ اور جبکہ پردہ کا پل بھی ٹوٹ گیا تو ہر ایک سمجھ سکتا ہے کہ ان ناپاک شہوتوں کا سیلاب کتنا نسک خانہ خراب کریگا چنانچہ جگن ناتھ اور بنارس اور کئی جگہ میں اسکے نمونے بھی موجود ہیں کاش اس قوم میں کوئی سمجھدار پیدا ہو۔

اور ہمیں یہ بھی سمجھ نہیں آتا کہ مکتی حاصل کرنے کیلئے اولاد کی ضرورت کیوں ہے کیا ایسے لوگ جیسے پنڈت دیانند تھا جس نے شادی نہیں کی اور نہ کوئی اولاد ہوئی مکتی سے محروم ہیں اور ایسی مکتی پر تو لعنت بھیجنا چاہیئے کہ اپنی عورت کو دوسرے سے ہمبستر کرا کر اور ایسا فعل اس سے کرا کر جو تمام دنیا کی نظر میں زنا کی صورت میں ہے حاصل ہو سکتی ہے اور بجز اس ناپاک فعل کے اور کوئی ذریعہ اس کی مکتی کا نہیں اور یہ بھی ہم نہیں سمجھ سکتے کہ ہزاروں طاقتیں اور قوتیں اور خاصیتیں روحوں اور ذرات اجسام میں ہیں وہ سب قدیم سے خود بخود ہیں پرمیشر سے وہ حاصل نہیں ہوئیں پھر ایسا پرمیشر کس کام کا ہے اور ناحق اس کے وجود کا ثبوت کیا ہے اور کیا وجہ کہ اس کو...

ذ اس جگہ وید کے لفظ سے وہ تعلیم مراد ہے جو آریہ سماج والوں نے اپنے زعم میں ویدوں کے حوالہ سے شائع کی ہے ورنہ یاد رکھنا چاہیئے کہ ہم وید کی اصل حقیقت کو خدا کے حوالہ کرتے ہیں ہم نہیں جانتے کہ ان لوگوں نے اسمیں کیا بڑھایا اور کیا گھٹایا جبکہ ہندوستان اور پنجاب میں وید کی پیروی کا دعویٰ کرنیوالے صدہا مذہب ہیں تو ہم کسی خاص فرقہ کی غلطی کو وید پر کیونکر تھوپ سکتے ہیں پھر یہ بھی ثابت ہے کہ وید بھی محرف ہو چکا ہے پس بوجہ تحریف اس سے کسی بہتری کی امید بھی لاحاصل ہے۔ منہ

* حاشیہ۔ یاد رہے کہ وید کی تعلیم سے مراد ہماری اس جگہ وہ تعلیمیں اور وہ اصول ہیں جنکو آریہ لوگ اس جگہ ظاہر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ نیوگ کی تعلیم وید میں موجود ہے، اور بقول ان کے وید بلند آواز سے کہتا ہے کہ جس کے گھر میں کوئی اولاد نہ ہو یا صرف لڑکیاں ہوں تو اس کے لئے یہ ضروری امر ہے کہ وہ اپنی بیوی کو اجازت دے کہ وہ دوسرے سے ہم بستر ہو اور اس طرح اپنی نجات کیلئے لڑکا حاصل کرے اور گیارہ لڑکے حاصل کرنے تک یہ تعلق قائم رہ سکتا ہے اور اگر اس کا خاوند کہیں سفر میں گیا ہو تو خود اس کی بیوی نیوگ کی نیت سے کسی دوسرے آدمی سے آشنائی کا تعلق پیدا کر سکتی ہے تا اس طریق سے

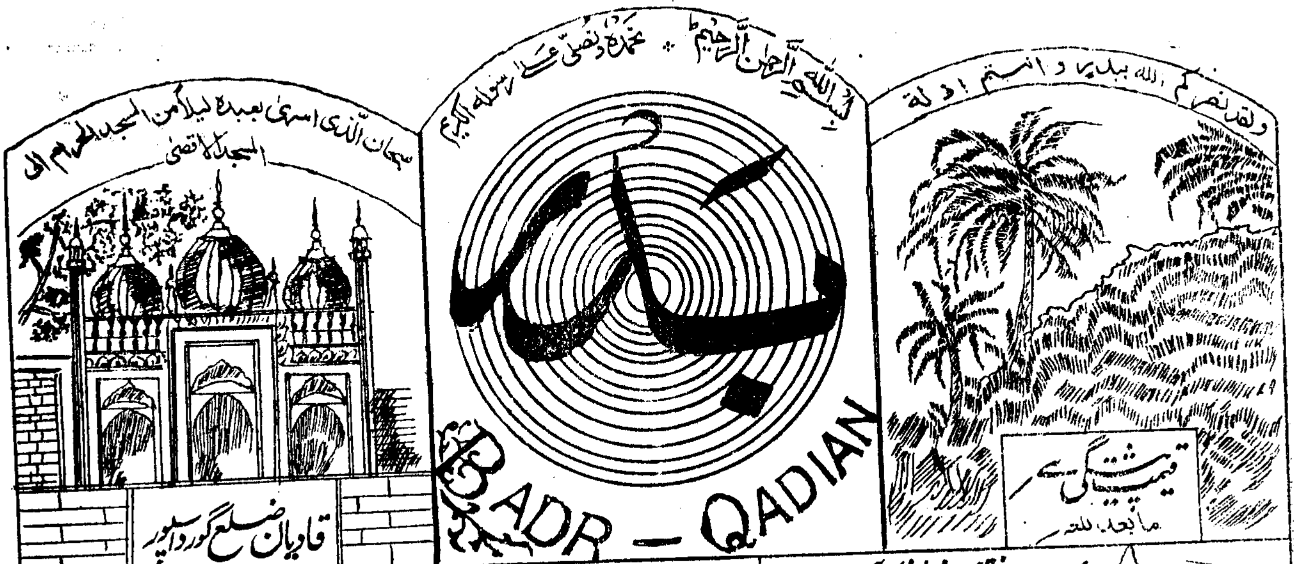
دین خدا کے آگے کچھ بن نہ آئی آخر
شرم و حیا نہیں ہے آنکھوں مین ان کے ہرگز
ہمنے ہے جس کو مانا قادر ہے وہ توانا
ان سے وہ چار ہونا غیرت ہے اپنی کھونا
پس اے مرے پیارو عقبیٰ کو مت بسارو
میں ہوں ستم رسیدہ ان سے جو ہیں رمیدہ
میں دل کی کیا سناؤن کس کو یہ غم بتاؤں
دیں کے غمون نے مارا اب دل ہے پارہ پارہ
ہم مر چکے ہیں غم سے کیا پوچھتے ہو ہم سے
برباد جائینگے ہم گر وہ نہ پائینگے ہم
وہ دن گئے کہ راتیں کٹتی تھیں کر کے باتیں
جلد آ پیارے ساقی اب کچھ نہیں ہے باقی
شکر خدائے رحمان جس نے دیا ہے قرآن
کیا وصف اس کے کہنا ہر حرف اس کا گہنا
دیکھی ہیں سب کتابیں مجمل ہیں جیسی خوابیں
اس نے خدا ملایا وہ یار اس سے پایا
اس نے نشان دکھائے طالب سبھی بلائے
پہلے صحیفے سارے لوگوں نے جب بگاڑے
کہتے ہیں حسن یوسف دلکش بہت تھا لیکن
یوسف تو سن چکے ہو اک چاہ میں گرا تھا
اسلام کے محاسن کیونکر بیان کروں میں
ہر جا زمین کے کیڑے دیں کے ہوئے ہیں دشمن
تھم جاتے ہیں آنسو یہ دیکھ کر کہ ہر سو
سب مشرکوں کے سر پر یہ دین ہے اک خنجر
کیوں ہو گئے ہیں اس کے دشمن یہ سارے گمرہ
دیں غار میں چھپا ہے اک شور کفر کا ہے
وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
سب پاک ہیں پیمبر اک دوسرے سے بہتر
پہلوں سے خوب تر ہے خوبی میں اک قمر ہے
پہلے تو رہ میں ہارے پار اس نے ہیں اتارے
پردے جو تھے ہٹائے اندر کی رہ دکھائے
وہ یار لامکانی ۔ وہ دلبر نہانی
وہ آج شاہ دیں ہے وہ تاج مرسلیں ہے
حق سے جو حکم آئے اس نے وہ کر دکھائے
آنکھ اس کی دور بیں ہے دل یار سے قریں ہے
جو راز دیں تھے بھارے اس نے بتائے سارے
اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ دلبر یگانہ علموں کا ہے خزانہ
سب ہم نے اس سے پایا شاہد ہے تو خدایا
ہم تھے دلوں کے اندھے سو سو دلوں میں پھندے
اے میرے رب رحمٰن تیرے ہی ہیں یہ احسان

سب گالیوں پہ اترے دل میں اترا یہی ہے
وہ بڑھ چکے ہیں حد سے اب انتہا یہی ہے
اس نے ہے کچھ دکھانا اس سے رجا یہی ہے
ان سے ملاپ کرنا راہ ریا یہی ہے
اس دین کو پاؤ یارو بدرالدجیٰ یہی ہے
شاہد ہے آپ دیدہ واقف بڑا یہی ہے
دکھ درد کے ہیں جھگڑے مجھ پر بلا یہی ہے
دلبر کا ہو سہارا ورنہ فنا یہی ہے
اس یار کی نظر میں شرط وفا یہی ہے
رونے سے لائیں گے ہم دل میں رجا یہی ہے
اب عمر کی ہیں گھاتیں غم کی کتھا یہی ہے
دکھ شربت تلافی حرز شفا یہی ہے
غنچے تھے سارے پہلے اب گل کھلا یہی ہے
دلبر بہت ہیں دیکھے دل لے گیا یہی ہے
خالی ہیں ان کی قابیں خوان ہدیٰ یہی ہے
راتیں تھیں جتنی گذریں اب دن چڑھا یہی ہے
سوتے ہوئے جگائے بس حق نما یہی ہے
دنیا سے وہ سدھارے نوشہ نیا یہی ہے
خوبی و دلبری میں سب سے سوا یہی ہے
یہ چاہ سے نکالے جس کی صدا یہی ہے
سب خشک باغ دیکھے پھولا پھلا یہی ہے
اسلام پر خدا سے آج ابتلا یہی ہے
اس غم سے صادقوں کا آہ و بکا یہی ہے
یہ شرک سے چھڑاوے اکراہ دیں یہی ہے
وہ رہنما ہے راز چون و چرا یہی ہے
اب تم دعائیں کر لو غار حرا یہی ہے
نام اس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے
لیک از خدائے برتر خیرالوریٰ یہی ہے
اس پر ہر اک نظر ہے بدرالدجیٰ یہی ہے
میں جاؤں اس کے وارے بس ناخدا یہی ہے
دل یار سے ملائے وہ آشنا یہی ہے
دیکھا ہے ہم نے اس سے بس رہنما یہی ہے
وہ طیب و امیں ہے اس کی ثنا یہی ہے
جو راز تھے بتائے نعم العطا یہی ہے
ہاتھوں میں شمع دیں ہے عین الضیا یہی ہے
دولت کا دینے والا فرمانروا یہی ہے
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے
باقی ہے سب فسانہ سچ بے خطا یہی ہے
وہ جس نے حق دکھایا وہ مہ لقا یہی ہے
پھر کھولے جس نے جندرے وہ مجتبیٰ یہی ہے
مشکل ہو تجھ سے آسان ہر دم رجا یہی ہے

اے میرے یار جانی خود کر تو مہربانی
دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
جلد آ مرے سہارے غم کے ہیں بوجھ بھارے
کینے ہیں جوش الفت یکساں نہیں ہے رہنا
ہم خاک میں ملے ہیں شاید ملے وہ دلبر
دنیا میں عشق تیرا باقی ہے سب اندھیرا
مشت غبار اپنا تیرے لئے اڑایا
دلبر کا درد آیا حرف خودی مٹایا
اس عشق میں مصائب سو سو ہیں ہر قدم میں
جب سے ملا وہ دلبر دشمن ہیں میرے گھر گھر
مجھ کو ہیں وہ ڈراتے پھر پھر کے در پہ آتے
دلبر کی رہ میں یہ دل ڈرتا نہیں کسی سے
اس رہ میں اپنے قصے تم کو میں کیا سناؤں
دل کر کے پارہ پارہ چاہوں میں اک نظارہ
اے میرے یار جانی کر خود ہی مہربانی
فرقت بھی کیا بنی ہے ہر دم میں جانکنی ہے
تیری وفا ہے پوری ہم میں ہے عیب دوری
تجھ میں وفا ہے پیارے سچے ہیں عہد سارے
ہم نے نہ عہد پالا یاری میں رخنہ ڈالا
اے میرے دل کے درماں ہجران ہے تیرا سوزاں
اک دین کی آفتوں کا غم کھا گیا ہے مجھ کو
کیونکر نہ وہ ہو دوے کیونکر فنا وہ ہو دوے
ایسا زمانہ آیا ۔ جس نے غضب ہے ڈھایا
شادابی و لطافت اس دیں کی کیا کہوں میں
آنکھیں ہر ایک دیں کی بے نور ہم نے پائیں
لعل یمن بھی دیکھے در عدن بھی دیکھے
انکار کر کے اس سے پچھتاؤ گے بہت تم
پر آریوں کی آنکھیں اندھی ہوئی ہیں ایسی
بدتر ہر ایک بد سے وہ ہے جو بد زباں ہے
گو ہیں بہت درندے انساں کی پوستیں میں
کس دیں پہ نازاں ہو جو وید کے ہیں حامی +
اے آریو کیا ہے کیوں دل بگڑ گیا ہے
مجھ کو ہو کیوں ستاتے سو افترا بناتے
جس کی دعا سے آخر لیکھو مرا تھا کٹ کر
اچھا نہیں ستانا پاکوں کا دل دکھانا
اس دیں کی شان و شوکت یارب مجھے دکھا دے
کچھ شعر و شاعری سے اپنا نہیں تعلق

ورنہ بلائے دنیا اک اژدہا یہی ہے
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے
منہ مت چھپا پیارے میری دوا یہی ہے
دل پر مرے پیارے ہر دم گھٹا یہی ہے
جیتا ہوں اس ہوس سے میری غذا یہی ہے
معشوق ہے تو میرا عشق صفا یہی ہے
جب سے سنا کہ شرط مہر و وفا یہی ہے
جب میں مرا جلایا جام بقا یہی ہے
پر کیا کروں کہ اس نے مجھ کو دیا یہی ہے
دل ہو گئے ہیں پتھر قدر و قضا یہی ہے
تیغ و تبر دکھاتے ہر سو ہوا یہی ہے
ہشیار ساری دنیا ۔ اک باؤلا یہی ہے
دکھ درد کے ہیں جھگڑے سب ماجرا یہی ہے
دیوانہ مت کہو تم عقل رسا یہی ہے
مت کہہ کہ لن ترانی تجھ سے رجا یہی ہے
عاشق جہاں پہ مرتے وہ کربلا یہی ہے
طاعت بھی ہے ادھوری ہم پر بلا یہی ہے
ہم جا پڑے کنارے جائے بکا یہی ہے
پر تو ہے فضل والا ہم پر کھلا یہی ہے
کہتے ہیں جس کو دوزخ وہ جاں گزا یہی ہے
سینہ پہ دشمنوں کے پتھر پڑا یہی ہے
ظالم جو حق کا دشمن وہ سوچتا یہی ہے
جو پیستی ہے دیں کو وہ آسیا یہی ہے
سب خشک ہو گئے ہیں پھولا پھلا یہی ہے
سرسبز معرفت کے اک سرمہ سا یہی ہے
سب جوہر اس کو دیکھا دل میں جچا یہی ہے
بنتا ہے جس سے سونا وہ کیمیا یہی ہے
وہ گالیوں پہ اترے دل میں پڑا یہی ہے
جس دل میں یہ نجاست بیت الخلا یہی ہے
پاکوں کا خون جو پیوے وہ بھیڑیا یہی ہے
مذہب جو پھل سے خالی وہ کھوکھلا یہی ہے
ان شوخیوں کو چھوڑو راہ حیا یہی ہے
بہتر تھا باز آتے دور از بلا یہی ہے
ماتم پڑا تھا گھر گھر وہ میرزا یہی ہے
گستاخ ہوتے جانا اس کی جزا یہی ہے
سب جھوٹے دیں مٹا دے میری دعا یہی ہے
اس رہ سے کوئی سمجھے بس مدعا یہی ہے

+ یاد رہے کہ وید پر ہمارا کوئی حملہ نہیں ہے ہم نہیں جانتے کہ اس کی تفسیر میں کیا کیا تصرف کئے گئے آریہ ورت کے صدہا مذہب اپنے عقائد کا وید ہی پر انحصار رکھتے ہیں حالانکہ وہ ایک دوسرے کے دشمن ہیں اور باہم ان کا سخت اختلاف ہے پس اس جگہ وید سے مراد صرف آریہ سماج والوں کی شائع کردہ تعلیمیں اور اصول لیتے ہیں



ای جہان منتظر خوش باش کآمد گلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۸۰ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

جلد (۶)

۲۸ - محرم الحرام ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۴ مارچ ۱۹۰۷ء

نمبر (۱۱)

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

دس شرائط بیعت

اول۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد و بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہرحالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کر لیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیراب کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک از خبرہائے معاد
ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندر است
منکر آں مورد لعن خدا است
معجزات انبیا رسا بیقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
یک قسم دوری ازاں عالی جناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ	عنہ ۲۰
معاونین درجہ اول جنکو عام کسی ایک کے نام اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے	صہ
معاونین درجہ دوم جنکو عام کسی ایک کے نام اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے	للعہ
عام قیمت پیشگی	ے
عام قیمت مابعد	للعہ
قیمت فی پرچہ	۲

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار ادا نہ کرینگے ان سے بحساب مابعد لیجاویگی۔ جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیے بعد میں نہیں ملیگا۔ رسید زر اخبار میں دیجاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہیئے

مینیجر

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ — دو بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ — سہ بار۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت — اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں — آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں۔

کتبہ عاجز محمد حسین احمدی

نمبر (۱۱) | مورخہ ۲۸ محرم الحرام ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۴ مارچ ۱۹۰۷ء | جلد (۶)

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

ویب صاحب - مسٹر الیگزنڈر ویب امریکہ کے نو مسلم دوست کے نام سے ہمارے دوست بخوبی واقف ہین - ویب صاحب وہ ہین جن کی مدت ہوئی حضور مرزا صاحب سے خط وکتابت ہوئی تھی - اس کے بعد ویب صاحب مسلمان ہوکر ہندوستان مین آئے تھے اور لاہور تک بھی آئے تھے مگر عام مسلمانون نے ان کو ڈرایا کہ اگر تم قادیان جاؤ گے - اور مرزا صاحب سے ملو گے - تو تمہارے واسطے مسلمان چندہ جمع نہین کرین گے اس واسطے ویب صاحب ڈر گئے اور حضرت سے ملاقات کرنے کے بغیر یہان سے چلے گئے اور امریکہ مین جاکر ایک اخبار نکالا - مگر کچھ کامیابی نہوئی اور آخرکار ہار کر بیٹھ گئے - حضرت اقدس نے ویب صاحب کے ہندوستان آنے سے پہلے خواب مین دیکھا تھا کہ وہ ہند مین آیا ہے اور ڈھول بجا رہا ہے جسکی تعبیر یہی تھی کہ وہ ایک بے ہودہ کام مین مصروف ہے جس سے کچھ حاصل نہیں چنانچہ یہ بات پوری ہوئی اور سنہ ۱۹۰۶ء مین جب میری خط و کتابت اس کے ساتھ شروع ہوئی تھی تو اس نے ایک لمبے خط مین اقرار کیا کہ اس وقت مجھے ایسے لوگون نے دھوکہ دیا تھا جن کی نسبت مین اب یقین کرتا ہون کہ وہ سچے مسلمان نہین ہین انہون نے جو وعدے میرے ساتھ کئے وہ سب جھوٹے ہوئے - اس کے بعد آج تک ویب صاحب کا کبھی کبھی خط آتا ہے - چنانچہ ۱۳ فروری ۱۹۰۷ء کو ایک خط ویب صاحب کا میرے پاس آیا ہے جس مین انہون نے آسٹریلیا کے چند اخبارون کے کاغذ ارسال کئے ہیں جن مین یہ ذکر ہے کہ ایک افغان حبیب اللہ نام اس ملک مین رہتا تھا اور اس نے ایک گوری میم کے ساتھ شادی کی ہوئی تھی - اس میم کو زانیہ پاکر اس نے جوش غیرت کے سبب قتل کر دیا اور حکومت ملک نے اس کو پھانسی دیدیا ہے - اخبار والون نے حکومت ملک کے برخلاف کچھ شور و غل مچایا مگر کارگر نہ ہوا ان اخبار کو بھیجنے سے جیسا کہ وہ اپنے خط مین لکھتے ہین ویب صاحب کا یہ مطلب ہے - کہ آسٹریلیا اور امریکہ مین لوگ مسلمانون کے برخلاف سخت تعصب رکھتے ہین - اگر یہی قاتل کوئی گورا ہوتا تو کبھی پھانسی نہ پاتا لیکن چونکہ وہ مسلمان تھا اس واسطے بالخصوص بیرحمی کا سلوک اس کے ساتھ کیا گیا اور اس واسطے ان ممالک مین اسلام کا پھیلانا ایک سخت مشکل امر ہے -

یہ خط اور اخبارون کا مضمون مین نے حضرت اقدس کی خدمت مین سُنایا - حضور نے فرمایا کہ وہان کے لوگون پر اگر ویب صاحب کا اثر نہین ہوا اور اس کے ذریعہ کوئی مسلمان نہین ہوا تو اس کو چاہئے کہ اپنے نفس کو برا کہے نہ کہ ان لوگون کو کہ اصل بات یہ ہے کہ خود اس کے اندر جذب و کشش نہین جو پوری روحانیت سے حاصل ہوتا ہے سخن کز دل برون آید - نشیند لاجرم بر دل - ویب نے جو طریق ہمارے ساتھ اختیار کیا تھا خود اسی سے اسکی نیت اور طاقت روحانی ظاہر ہوتی ہے اور اب بھی اس نے کوئی مردانہ چال نہین دکھائی - وہ جانتا ہے اور ڈرتا ہے کہ اگر ہمارے ساتھ تعلق قائم کرے گا تو نقصان اُٹھائے گا - اس پر مَینے ویب صاحب کو ایک خط لکھا ہے - جس کا ترجمہ انشاء اللہ تعالیٰ کسی اگلے اخبار مین درج کیا جائے گا -

جرمنی سے ایک اخلاص بھرا خط

ملک جرمنی کے شہر ہاینگ سے ایک لیڈی مسمات مسز کیرولامین کا ایک خط حضرت اقدس مسیح موعود کی خدمت مین گذشتہ ڈاک ولایت مین پہونچا ہے جس سے ظاہر ہے کہ اس سلسلہ کی اشاعت ان ممالک مین بھی اپنا قدم رکھ رہی ہے۔ لیڈی صاحبہ تحریر فرماتی ہین دو مین کئی ماہ سے آپکا پتہ تلاش کر رہی تھی تاکہ آپ کو خط لکھون اور آخرکار اب مجھے ایک شخص ملا ہے جس نے مجھے آپکا ایڈریس دیا ہے (ایڈریس لفافہ پر اب بھی یہ ہے - بمقام قادیان علاقہ کشمیر ملک ہند ایڈیٹر) مین آپ سے معافی چاہتی ہوں - کہ مین آپ کو خط لکھتی ہون لیکن بیان کیا گیا ہے کہ آپ خدا کے بزرگ رسول ہین اور مسیح موعود کی قوت مین ہوکر آئے ہین اور مین دل سے مسیح کو پیار کرتی ہون - مجھے ہند کے تمام معاملات کے ساتھ اور بالخصوص مذہبی اُمور کے ساتھ دلچسپی حاصل ہے - مین ہند کے قحط - بیماری اور زلازل کی خبرون کو افسوس کے ساتھ سنتی ہون اور مجھے یہ بھی افسوس ہے کہ مقدس رشیون کا خوبصورت ملک اس قدر بُت پرستی سے بھرا ہوا ہے - ہمارے لارڈ اور نجات دہندہ مسیح کیواسطے جو اس قدر جوش آپ کے اندر ہے - اس کے واسطے مین آپ کو مبارکباد کہتی ہون اور مجھے بڑی خوشی ہوگی - کہ اگر آپ چند سطور اپنے اقوال کے مجھے تحریر فرمادین - مین پیدائش سے جرمن ہون اور میرا خاوند انگریز تھا - اگرچہ آپ شاندار قدیمی ہندوستان قومون کے نور کے اصلی پوت ہین - تاہم میرا خیال ہے کہ آپ انگریزی جانتے ہون گے -

اگر ممکن ہو تو مجھے اپنا ایک فوٹو ارسال فرمادین - کیا دنیا کے اس حصہ مین آپ کوئی خدمت ادا کرسکتی ہون - آپ یقین کرین پیارے مرزا کہ مین آپ کی مخلصہ دوست ہون -

مسز کیرولامین -

خبردار

برادرم مفتی صاحب - السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - عرض ہے کہ مین بتاریخ ۲۸ - فروری ۱۹۰۷ء کو گوجرانوالہ مین اتفاقاً پہونچا وہان ایک دوست قاضی محمد عالم سکنہ کرٹ قاضی سے ملاقات ہوئی - تذکرۃً معلوم ہوا کہ ایک شخص نابینا احمدی جماعت کو فریب سے احمدی بن کر لوٹتا ہے - واجباً عرض ہے کہ مین اس کی حالت سے اچھی طرح واقف ہون وہ بڑا جھوٹا آدمی ہے اور بہت سی باتین بنا کر آدمی کو یقین دلا لیتا ہے - از راہ کرم ضرور ہی میری اس تحریر کو اخبار مین جگہ دین - وہ کبھی بھی اپنا نام اور سکونت پورے طور سے نہین بتاتا - کبھی کسی جگہ کچھ بتاتا ہے اور کبھی کسی جگہ کچھ - حلیہ اس کا یہ ہے -

درمیانہ قد - چوڑا مُنہ - لمبی اور بھاری داڑھی آنکھین گُھنت - عمر قریباً چالیس سال -

خاکسار امیر الدین احمدی زرگر

مورخہ ۲ مارچ ۱۹۰۷ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم

بدرِ مسیح

مورخہ ۲۸ - محرم الحرام ۱۳۲۵؁ھ مطابق ۱۴ اپریل ۱۹۰۷؁ء

خدا کی تازہ وحی

۲۸ - فروری ۱۹۰۷؁ء ۔ "خوش آمدی نیک آمدی"

۹ - مارچ ۱۹۰۷؁ء "ہزاروں آدمی تیرے پیروں کے نیچے ہیں"۔

۷ - مارچ ۱۹۰۷؁ء - ۱ - "ربنا افتح بیننا وبینہم"

۲ - "اعجبتم ان تموتوا"۔

۳ - "ان کی لاش کفن میں لپیٹ کر لائے ہیں"۔

۴ - "پچیس دن" (یا یہ کہ پچیس دن تک)

۵ - "من الناس والعامۃ" (ای من خواص الناس والعامۃ)

یعنی طاعون خاص لوگوں میں بھی پڑے گی اور عام لوگوں میں بھی۔

ترجمہ - یہ ہے کہ اے خدا ہم میں اور ہمارے دشمنوں میں فیصلہ کر کیا تم تعجب کرتے ہو کہ تم موت کا شکار ہو جاؤ۔ ان کی لاش کفن میں لپیٹ کر لائے ہیں۔ معلوم نہیں کہ یہ کن لوگوں کی طرف یا کس کی طرف اشارہ ہے اور پچیس دن کے الہام میں یہ اشارہ ہے کہ ۷ مارچ سے پچیس دن پورے ہونے کے سر پر یا ۷ - مارچ ۱۹۰۷؁ء سے پچیس دن تک کوئی نیا واقعہ ظاہر ہوگا۔ اور ضرور ہے کہ تقدیر الٰہی اس واقعہ کو روک رکھے جب تک کہ ۷ - مارچ ۱۹۰۷؁ء سے پچیس دن گذر نہ جاویں یا یہ کہ ۷ - مارچ ۱۹۰۷؁ء سے پچیس دن تک یہ واقعہ ظہور میں آجائیگا۔ اگر صرف پچیس دن کے لحاظ سے معنے کئے جاویں۔ تو اس طور سے ضرور ہے کہ اس واقعہ کے ظہور کی یکم اپریل سے امید رکھی جائے کیونکہ الہام الٰہی کے رو سے ساتویں مارچ پچیس دن کے شمار میں داخل ہے اس صورت میں پچیس دن مارچ کے اکتیس (۳۱) دن پورے ہو جاتے ہیں

ف یہ الہام گذشتہ اشاعت میں لکھنا سہواً رہگیا تہا اس واسطے اب لکھا گیا۔ یہ الہام "سخت زلزلہ آیا اور آج بارش بھی ہوگی" والے الہام کے بعد ہے۔

تو اس طور پر پیشگوئی کے ظہور کا مہینہ اپریل ٹھہرتا ہے۔ مگر یہ سوال کہ وہ واقعہ کیا ہے۔ جس کی پیشگوئی کی گئی ہے اس کا ہم اس وقت کچھ بھی جواب نہیں دے سکتے بجز اس کے کہ یہ کہیں کہ کوئی ہولناک یا تعجب انگیز واقعہ ہے کہ ظہور کے بعد پیشگوئی کے رنگ میں ثابت ہو جائے گا۔ اور ہم یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ وہ واقعہ ہماری ذات کے متعلق ہے یا ہمارے دوستوں کے متعلق یا دشمنوں کے متعلق۔ جس امر کو خدا نے پوشیدہ کیا ہے ہم ظاہر نہیں کر سکتے۔

بعد اس کے ۱۲ - مارچ ۱۹۰۷؁ء کا مکرراً یہ بھی الہام ہے۔

۱ - "یا عیسیٰ انی متوفیک ورافعک الیّ"

۲ - "انت منی وانا منک"۔

۳ - "ظہورک ظہوری"

۴ - "انت الذی طار الیّ روحہ"

۵ - "انی انا اللہ ذو الجود والعطاء"

۶ - "انزل الرحمۃ علیٰ من اشاء"

ترجمہ - اے عیسیٰ میں تجھے تیری طبعی موت سے وفات دوں گا اور اپنی طرف اٹھاؤں گا۔ تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے۔ تیرا ظہور میرا ظہور ہے۔ تو وہ ہے جس کے روح نے میری طرف پرواز کیا میں خدا ہوں صاحب جود اور بخشش۔ جس پر چاہتا ہوں رحمت نازل کرتا ہوں

۱۳ - مارچ ۱۹۰۷؁ء - "لاہور میں ایک بے شرم ہے"

۲ - "ویلٌ لک ولافکک"

۳ - "اے مخالف تیرے پر لعنت اور تیرے جھوٹھ پر"

۴ - "انی نعیت" - ترجمہ - میں نے ایک شخص کی موت کی خبر دی

۵ - "انی انا اللہ لا الٰہ الا انا" ترجمہ - میں ہی خدا ہوں میرے سوا اور کوئی خدا نہیں۔

۶ - "ان اللہ مع الصادقین" - ترجمہ - خدا سچوں کے ساتھ ہوتا ہے (یہ پیشگوئی آج پوری ہو گئی کہ آج ہی سول میں خبر آئی ہے کہ ڈوئی جس کے عذاب کے بارے میں خبر دی تہی مر گیا - یہ وہ ڈوئی ہے جسکو مباہلہ کیلئے بلایا گیا تہا

۷ - "ایک امتحان ہے بعض اس میں پکڑے جائیں گے اور بعض چھوڑ دیے جائینگے"

۸ - "انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطہرکم تطہیرا" خدا نے ارادہ کیا ہے اے اہل خانہ کہ تمہاری پلیدی کو دور کرے اور تمہیں پاک کرے جیسا کہ حق ہے پاک کرنیکا۔ (یہ تیسری مرتبہ الہام ہے واللہ اعلم بالصواب)

۹ - "اعجبنی موتکم" - تمہاری موت نے مجھے تعجب میں ڈالا (۱۰) "یوروپ اور دوسرے عیسائی ملکوں میں ایک قسم کی طاعون پھیلیگی جو بہت ہی سخت ہوگی" (۱۱) "ریاست کابل میں قریب پچاسی ہزار کے آدمی مریں گے" (۱۲) "واستوت علی الجودی"

یہ اس آیت کیطرف اشارہ ہے - "وغیض الماء وقضی الامر واستوت علی الجودی"۔ یعنی پانی خشک کیا جاویگا اور جو کچھ ہمارا ارادہ ہے ہم پورا کرینگے اور کشتی جودی پر ٹھہر جاویگی۔

ڈائری

القول الطیّب

۹ - مارچ ۱۹۰۷ء - الہام الٰہی۔ "ہزاروں تیرے پروں کے نیچے ہیں" پر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو رسول آتا ہے اس کے ذریعہ سے ایک باطنی پرورش انسانوں کی ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے اصل نزول فیضان اس پر ہوتا ہے پھر اس کے ذریعہ سے دوسروں کو بھی حاصل ہوتا ہے جیسا کہ مولوی معنوی صاحب فرماتے ہیں۔ ؎

قطب شیر و صید کردن کار او
باقیان ہستند باقی خوار او

اصل غرض جو تقویٰ اور ایمان ہے ہر وہ تو سب کو حاصل ہو جاتی ہے کسی کو بلا واسطہ اور کسی کو باواسطہ۔ اصل مقصود تو یہ ہے کہ انسان کامل ایمان حاصل کرے اور ابدی نجات کو پالے اگر یہ بات خدا تعالیٰ کے فضل سے حاصل ہو جائے تو پھر اس کی مثال ایسی ہے جیسا کہ کچھ آدمی راہ پر چلتے ہیں اور کچھ دوسرے اُن کے ذریعہ سے راہ کو پہچانتے ہیں۔ منزل مقصود پر پہنچ کر سب برابر ہو جاتے ہیں۔ باعتبار بہشت میں داخل ہو جانے کے تو سب مومن برابر ہی ہو جائیں گے۔

دن خوفناک ہیں ۱۰ - مارچ ۱۹۰۷ء - ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب۔ حکیم محمد حسین صاحب قریشی ڈاکٹر کریم نور محمد صاحب۔ حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ۔ بابو غلام محمد صاحب لاہور سے آکر حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت اقدس ملاقات کے واسطے قریب دس بجے صبح کے مسجد مبارک میں تشریف لائے اور قریب دو گھنٹہ کے تشریف فرما رہے۔ چند آدمیوں نے بیعت کی اور مختلف مسائل پر گفتگو ہوتی رہی۔ دو ایک دوستوں کے درمیان کسی دنیوی امر پر اختلاف اور باہمی رنج کا ذکر تھا اس پر حضرت نے فرمایا۔ کہ دیکھو آجکل موسم کی حالت بہت خراب ہو رہی ہے اور ایک غیر معمولی تغیر زمانے کی حالت میں نظر آتا ہے۔ آسمان ہر وقت غبارناک رہتا ہے گویا کہ وہ بھی اداس ہو رہا ہے۔ چاہیئے کہ آپس میں جلد صفائی کر لیں۔ معلوم نہیں کہ کس کی موت آ جائے میں تو یہ بھی سننا نہیں چاہتا کہ اختلاف کی کیا باتیں ہیں معلوم نہیں کہ کس کی زندگی ہے اور کون اس سال میں مر جائے گا۔ جب تک کہ سینہ صاف

کس کی دعا غیر مقبول نہ ہو۔ دعا قبول نہیں ہوتی اگر کسی دنیوی معاملہ میں ایک شخص کے ساتھ بھی تیرے سینے میں بغض ہو۔ تو تیری دعا قبول نہیں ہو سکتی اس بات کو اچھی طرح سے یاد رکھنا چاہیئے اور دنیوی معاملہ کے سبب کبھی کسی کے ساتھ بغض نہیں رکھنا چاہیئے اور دنیا اور اس کا اسباب کیا ہستی رکھتا ہے کہ اس کی خاطر تم کسی سے عداوت

دنیا کی بے ثباتی رکھو۔ شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے کیا عمدہ واقعہ بیان کیا ہے کہ دو شخص آپس میں سخت عداوت رکھتے تھے ایسا کہ وہ اس بات کو بھی ناگوار رکھتے تھے کہ ہر دو ایک آسمان کے نیچے ہیں۔ ان میں سے ایک قضائے کار فوت ہو گیا۔ اس سے دوسرے کو بہت خوشی ہوئی ایک روز اس کی قبر پر گیا اور اس کو کھا کر ڈالا تو کیا دیکھتا ہے کہ اس کا نازک جسم خاک آلودہ ہے اور کیڑے اس کو کھا رہے ہیں ایسی حالت میں دیکھ کر دنیا کے انجام کا نظارہ اس کی آنکھوں کے آگے پھر گیا اور اس پر سخت رقت طاری ہوئی اور اتنا رویا کہ اس کی قبر کی مٹی کو تر کر دیا اور پھر اس کی قبر کو درست کرا کر اس پر لکھوایا۔ ؎

مکن شادمانی بمرگ کسے
کہ دہرت پس از وے نماند بسے

خدا کا حق تو انسان ادا کر ہی جاتا ہے مگر بڑا حق برادری کا ہی ہے جس کا ادا کرنا نہایت مشکل ہے ذرا سی بات پر انسان اپنے دل میں خیال کرتا ہے کہ فلاں شخص نے میرے ساتھ سخت کلامی کی ہے پھر علیحدہ ہو کر اپنے دل میں اس بدظنی کو بڑھاتا رہتا ہے اور ایک رائی کے دانے کو پہاڑ بنا لیتا ہے اور اپنی بدظنی کے مطابق اس کینے کو زیادہ کرتا رہتا ہے یہ سب بغض ناجائز ہیں ہم بھی بعض دفعہ کسی پر ناراض ہوتے ہیں مگر

جائز بغض ہماری ناراضگی دین کے واسطے اور اللہ کے لئے ہے جس میں نفسانی جذبات کی ملونی نہیں اور دنیوی خواہشات کا کوئی حصہ نہیں ہمارا بغض اگر کسی کے ساتھ ہے تو وہ خدا کے واسطے ہے اور اس واسطے وہ بغض ہمارا نہیں بلکہ خود خدا کا ہی ہے کیونکہ اس میں کوئی ہماری نفسانی یا دنیوی غرض نہیں۔ ہم کسی سے کچھ لینا نہیں چاہتے نہ کسی سے کوئی خواہش رکھتے ہیں جوش نفسانی اور للّٰہی جوش میں فرق کے واسطے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ایک

حضرت علی سے سبق لو واقعہ سے سبق حاصل کرو لکھا ہے کہ حضرت علی کا ایک کافر پہلوان کے ساتھ جنگ شروع ہوا بار بار آپ اس کو قابو کرتے تھے وہ قابو سے نکل آتا تھا۔ آخر اس کو پکڑ کر اچھی طرح سے جب قابو کیا اور اس کی چھاتی پر سوار ہو گئے اور قریب تھا کہ خنجر کے ساتھ اس کا کام تمام کر دیتے کہ اس نے نیچے سے آپ کے منہ پر تھوک دیا جب اس نے ایسا فعل کیا تو حضرت علی اس کی چھاتی سے اٹھ کھڑے ہوئے اور اس کو چھوڑ دیا اور الگ ہو گئے اس پر اس نے تعجب کیا اور حضرت علی سے پوچھا کہ آپ نے اس قدر تکلیف کے ساتھ پکڑا اور میں آپ کا جانی دشمن ہوں اور خون کا پیاسا ہوں۔ پھر باوجود ایسا قابو پا چکنے کے آپ نے مجھے اب چھوڑ دیا۔ یہ کیا بات ہے حضرت علی نے جواب دیا کہ بات یہ ہے کہ ہماری تمہارے ساتھ کوئی ذاتی عداوت نہیں چونکہ تم دین کی مخالفت کے سبب مسلمانوں کو دکھ دیتے ہو اس واسطے تم واجب القتل ہو اور میں محض دینی ضرورت کے سبب تم کو پکڑتا تھا۔ لیکن جب تم نے میرے منہ پر تھوک دیا اور اس میں مجھے غصہ آیا۔ تو میں نے خیال کیا کہ یہ اب نفسانی بات درمیان میں آ گئی ہے اب اس کو کچھ کہنا جائز نہیں۔ تاکہ ہمارا کوئی کام نفس کے واسطے نہ ہو۔ جو ہو سب اللہ تعالیٰ کے واسطے ہو جب میری اس حالت میں تغیر آئیگا اور یہ غصہ دور ہو جائے گا تو پھر وہی سلوک تمہارے ساتھ کیا جائے گا۔ اس بات کو سن کر کافر کے دل پر ایسا اثر ہوا کہ تمام کفر اس کے دل سے خارج ہو گیا اور اس نے سوچا کہ اس سے بڑھ کر اور کون سا دین دنیا میں اچھا ہو سکتا ہے جس کی تعلیم کے اثر سے انسان ایسا پاک نفس بن جاتا ہے پس اس نے اسی وقت توبہ کی اور مسلمان ہو گیا۔

غرض انسانوں کو چاہیئے کہ دنیوی کدورتوں کے سبب باہم رنجش پیدا نہ کریں اور پھر یہ دن تو وبا اور زلازل اور قہر الٰہی کے دن ہیں۔ ان میں خدا تعالیٰ کے خوف سے لرزاں رہنا چاہیئے۔

کمزور لوگ ایک شخص نے ذکر کیا کہ بعض مولوی فلاں قسم کے افترا کر کے لوگوں کو بہکاتے ہیں حضرت نے فرمایا ان کے ہاتھ سوائے افترا پردازی کے اور کیا ہے لیکن جو لوگ ان کے پھندے میں پھنس جاتے ہیں وہ خود کمزور اور ضعیف ہیں اور دنیا داری میں ایسے پھنسے ہوئے ہیں کہ دین کی ان کو ہرگز کوئی خبر ہی نہیں وہ خود سوچ فکر سے کام نہیں لیتے ورنہ ایسے شریر لوگوں کی شر سے محفوظ رہتے جو ہماری باتوں کو تراش خراش کر افترا کے ساتھ لوگوں کے سامنے پیش کرتے ہیں۔

حقیقۃ الوحی فرمایا کتاب حقیقۃ الوحی میں ہم نے تمام قسم کی باتوں کو مختصر طور پر جمع کر دیا ہے اور اس میں قسم دی ہے کہ لوگ کم از کم اول سے آخر تک اسکو پڑھ لیں دوسری قسم کا نہ ماننا ہی معمولی بات کے برخلاف ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی دوسری قسم کا ...

علی گڈھ کالج میں فساد اور عزیز احمد کا اخراج از بیعت

۱۰ - مارچ ۱۹۰۷ء - قبل از نماز ظہر علی گڈھ کالج کے طالب علم مولوی غلام محمد صاحب نے وہان کے طلباء کے سٹرائک اور اپنے استادون کی مخالفت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود کی خدمت میں عرض کیا کہ اس جماعت (فرقہ احمدیہ) کا کوئی لڑکا اس سٹرائک میں شامل نہیں ہوا میان محمد دین صاحب اخبار نویس وغیرہ سب علیحدہ رہے لیکن عزیز احمد ان طلباء کے ساتھ شریک رہا اور باوجود ہمارے سمجھانے کے باز نہ آیا - اور چونکہ بعض اخبارون مین اس قسم کے مضامین نکلے ہیں کہ مسیح موعود کا پوتا علی گڈھ کالج مین ہے - اس وجہ سے عام طور پر عزیز احمد کا رشتہ حضور کے ساتھ سب کو معلوم ہو گیا ہے اور وہان کے اراکین نے اس امر پر تعجب ظاہر کیا کہ عزیز احمد اس مفسدہ مین ایسا حصہ لیتا ہے - اس پر حضرت اقدس مرزا صاحب نے فرمایا کہ جو عزیز احمد نے اپنے استادون اور افسرون کی مخالفت مین مفسد طلباء کے ساتھ شمولیت کا جو طریق اختیار کیا ہے یہ ہماری تعلیم اور ہمارے مشورہ کے بالکل مخالف ہے لہذا وہ اس دن سے جس دن سے وہ اس بغاوت مین شریک ہے ہماری جماعت سے علیحدہ اور ہماری بیعت سے خارج کیا جاتا ہے ہم ان لڑکون پر خوش ہین جنھون نے اس موقعہ پر ہماری تعلیم پر عمل کیا - بہت سے لوگ بیعت مین آکر داخل ہو جاتے ہین مگر جب وہ شرائط بیعت پر عمل نہین کرتے تو خود بخود اس سے خارج ہو جاتے ہین یہی حال عزیز احمد کا ہے اس مین خصوصیت نہین اور یہ امر کہ ہمارا وہ پوتا ہے اس وجہ سے وہ ہمارا رشتہ دار ہے - سو واضح ہو کہ ہم ایسے رشتون کی کوئی پرواہ نہین کرتے - ہمارے رشتے سب اللہ تعالیٰ کیواسطے ہین - عزیز احمد کا باپ خود ہم سے برگشتہ ہے اور ہم اس کو اپنا بیٹا نہین سمجھتے - تو پھر عزیز احمد کا پوتا ہونا کیسا - عزیز احمد کو چاہیئے تھا کہ اس معاملہ مین اول ہم سے مشورہ کرتا - یا اس مثال کو دیکھتا جو پہلے میڈیکل کالج لاہور مین قائم ہو چکی تھی کہ جب طلباء نے لاہور مین اپنے پروفیسرون کی مخالفت مین سٹرائک کیا تھا - تو جو لڑکے اس جماعت مین داخل تھے ان کو مین نے حکم دیا تھا کہ وہ اس مخالفت مین شامل نہ ہون اور اپنے استادون سے معافی مانگ کر فوراً کالج مین داخل ہو جاوین چنانچہ انہون نے میرے حکم کی فرمانبرداری کی اور اپنے کالج مین داخل ہو کر ایک ایسی نیک مثال قائم کی کہ دوسرے طلباء بھی فوراً داخل ہو گئے - عزیز احمد کو اس واقعہ کی خبر ہو گی کیونکہ اخبار مین چھپ چکا تھا اور اگر خبر نہ ہوتی تو اس کے واسطے ضروری تھا کہ اول مجھ سے مشورہ کرتا یا اپنے ساتھیون کے مشورہ پر چلتا اس کا علی گڈھ مین جانا بھی اس کے باپ کے مشورہ اور حکم سے تھا کہ ہمارا اس کو کوئی حکم نہ تھا - ایسا ہی مخالفت استادان مین شمولیت ہمارے کسی حکم کی وجہ سے نہین اور اسی وجہ سے اس کو خارج از بیعت کیا جاتا ہے جب تک کہ وہ اپنے فعل سے توبہ کر کے اپنے استادون سے معافی نہ مانگے " وہان دوسرے طلباء مولوی غلام محمد صاحب وغیرہ نے علی گڈھ جانے سے پہلے ہم سے مشورہ لیا تھا اور ہم نے یہی مشورہ دیا تھا کہ وہان کے لڑکون کی صحبت سے بچتے رہین اور کسی بات مین شامل نہ ہون تو ہرج نہین کہ وہان جائین - انسان ضرورتاً پاخانہ مین بھی جاتا ہے - مگر اپنے آپ کو نجاست سے بچائے رکھتا ہے "

عاجز کو مخاطب کر کے حضور نے فرمایا کہ ان باتون کو عام اطلاع کے واسطے اخبار بدر مین شائع کر دینا

خواب کی بنا پر کسی کام کا شروع کرنا

۱۰ - مارچ ۱۹۰۷ء ایک صاحب نے اپنا ایک خواب بیان کیا جس مین کسی بڑے کام کے کرنے کی طرف اشارہ تھا مگر اس کام کے واسطے سامان سردست مہیا نہ تھے اور ان کا منشاء تھا کہ خواب کی بناء پر فوراً اس کام کو شروع کر دین - حضرت نے فرمایا کہ بعض خوابین مدت کے بعد پوری ہونے والی ہوتی ہین جب تک کہ اس کام کیواسطے اللہ تعالیٰ اسباب مہیا نہ کرے تب تک صبر کے ساتھ انتظار کرنا چاہئے - دیکھو حضرت یوسف پر جس قدر مصائب آئے وہ سب بے وقت خواب سنانے کی وجہ سے آئے تھے - شیخ عبد القادر جیلانی علیہ الرحمۃ نے کیا خوب فرمایا ہے کہ فقیر کو چاہیئے کہ قیام فیما اقام اللہ پر عمل کرے یعنی جہان خدا تعالیٰ نے کھڑا کیا ہے وہان کھڑا رہے جب تک کہ خدا تعالیٰ خود وہان سے نکلنے کے سامان نہ بنائے -

---

معذرت - افسوس ہے کہ اس ہفتہ مین درس قرآن شریف طیار نہین ہو سکا - امید ہے کہ اگلے ہفتہ مین وہ درج کیا جاوے گا - انشاء اللہ تعالیٰ -

۲۰۱

المفتی

---

۴۴ قاضی ظہور الدین صاحب اکمل نے سوال کیا کہ محرم دسوین کو جو شربت و چاول وغیرہ تقسیم کرتے ہین اگر یہ للہ بہ نیت ایصال ثواب ہو تو اس کے متعلق حضور کا کیا ارشاد ہے -

فرمایا ایسے کامون کے لئے دن اور وقت مقرر کر دینا ایک رسم و بدعت ہے اور آہستہ آہستہ ایسی رسمین شرک کی طرف لیجاتی ہین پس اس سے پرہیز کرنا چاہیئے کیونکہ ایسی رسمون کا انجام اچھا نہین ابتداء مین اسی خیال سے ہو مگر اب تو اس نے شرک اور غیر اللہ کے نام کا رنگ اختیار کر لیا ہے اس لئے ہم اسے ناجائز قرار دیتے ہین جب تک ایسی رسوم کا قلع قمع نہ ہو عقائد باطلہ دور نہین ہوتے -

۴۵ یہ مسئلہ پیش ہوا کہ دو احمدی کسی گاؤن مین ہون - تو وہ بھی جمعہ پڑھ لیا کرین یا نہ -

مولوی محمد احسن صاحب سے خطاب فرمایا تو انہون نے عرض کیا کہ دو سے جماعت ہو جاتی ہے اس لئے جمعہ بھی ہو جاتا ہے آپ نے فرمایا ہان پڑھ لیا کرین - فقہا نے تین آدمی لکھے ہین اگر کوئی اکیلا ہو تو وہ اپنی بیوی وغیرہ کو پیچھے کھڑا کر کے تعداد پوری کر سکتا ہے -

۴۶ **روزہ روز وصال** - ایک شخص کا سوال حضرت کی خدمت مین پیش ہوا کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے دن روزہ رکھنا ضروری ہے یا کہ نہین ؟ فرمایا ضروری نہین ہے

۴۷ **روزہ محرم** - اسی شخص کا سوال پیش ہوا کہ محرم کے پہلے دس دن کا روزہ رکھنا ضروری ہے یا کہ نہین ؟

فرمایا - ضروری نہین ہے -

۴۸ **چھیڈ** - اسی شخص کا سوال پیش ہوا کہ برائے بر آمدن مراد یا سیرانی ملک یا بطور چھیڈ جو لوگ ذبح دیتے ہین جائز ہے یا نہین ؟

فرمایا کہ جائز نہین ہے -

۴۹ **جھنڈ یا بودی** - اسی شخص کا سوال پیش ہوا کہ کسی بزرگ کے نام پر جو چھوٹے بچون کے سر پر جھنڈ یعنی بودی رکھی جاتی ہے اس کے متعلق کیا حکم ہے -

فرمایا - ناجائز ہے ایسا نہین چاہیئے -

۵۰ **تابوت** - اسی شخص کا سوال پیش ہوا کہ محرم پر جو لوگ تابوت بناتے ہین اور محفل کرتے ہین - اس مین شامل ہونا کیسا ؟

فرمایا کہ گناہ ہے -

سیاحت کس نیت سے

۱۰ مارچ ۱۹۰۶ء قبل از نماز عصر۔ ریاست جموں کے ایک معزز ہندو اہلکار ساکن قادیان حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر تھے۔ اثنائے گفتگو میں انہوں نے کشمیر کی آب و ہوا کی تعریف کرتے ہوئے عرض کیا کہ جناب بھی کبھی کشمیر کے سیر کیواسطے تشریف لے جاویں۔

فرمایا۔ ہمارا یہ مذہب نہیں کہ صرف تفریح کیواسطے یا سیر و تماشا کے واسطے کوئی سفر کریں۔ ہاں جس دینی کاروبار میں ہم مصروف ہیں اگر اس کی ضرورتوں میں ہمکو کوئی سفر پیش آجاوے اور خدمت دین کیواسطے کشمیر جانا بھی ضروری پڑجائے۔ تو پھر ہم طیار ہیں کہ اس ملک کو جاویں۔

آریوں کا فیصلہ

۱۰ مارچ ۱۹۰۶ء۔ رسالہ جدیدہ قادیان کے آریہ اور ہم کا تذکرہ تھا۔ فرمایا کہ سنا گیا تھا کہ مخاطب آریوں میں سے ایک کہتا تھا کہ ہم بذریعہ اشتہار شبھ چنتک کے مضمون کی تردید کر دیتے ہیں حضرت صاحب رسالہ نہ لکھیں گر ہمنے کہا کہ اب رسالہ کا نکلنا نہیں رک سکتا ان کو چاہیئے کہ بعد رسالہ کے نکلنے کے تصدیق یا تکذیب میں قسم کھالیں۔ تمام ہندوستان کے آریوں کو چاہیئے کہ اس امر پر غور کریں۔ ان کیواسطے اسلام پر حملہ کرنا حرام ہے۔ جب تک کہ اس بات کا فیصلہ نہ کریں ان کو چاہیئے کہ ایک ڈیپوٹیشن بنا کر ملاوامل اور شرمپت کے پاس آویں اور ان کو حلف دیکر پوچھیں کہ کیا وہ ہمارے نشانات کے گواہ ہیں یا کہ نہیں ہیں ہماری یہ ایک چھوٹی سی کتاب ہے مگر اس نے آریوں کا فیصلہ کر دیا ہے۔

تمام اہب حجت پوری ہوئی

فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے ذریعہ سے تمام ادیان باطلہ پر حجت قائم کر دی ہے اور ہر ایک مذہب کے متعلق ایک ایسی بات پیش کی گئی ہے جو قطعاً لاجواب ہے آریوں کے واسطے اول تو اسی کتاب کا مضمون ہے کہ خود آریہ ہمارے نشانات کے پورا ہونے کے گواہ ہیں جس سے وہ کبھی انکار نہیں کر سکتے پھر ان کا مسئلہ نیوگ اندر ہی اندر ان کے دلوں کو ملزم اور خوار کر رہا ہے پھر ان کا یہ مذہب کہ خدا کسی کا خالق نہیں وغیرہ ایسی باتیں ظاہر ہوئی ہیں کہ کوئی آریہ جواب نہیں دے سکتا۔ سکھوں کی ہدایت کے واسطے خدا نے چولا صاحب ظاہر کر دیا ہے جس پر صاف لکھا ہے۔ کہ اسلام کے سوائے کوئی مذہب مقبول نہیں اور اس سے ثابت ہے کہ باوا نانک کا مذہب کیا تھا۔ عیسائیوں کے خدا کی خود قبر ہی نکل آئی ہے اور ہمارے مخالف مسلمانوں پر بھی حجت قائم ہے کیونکہ قرآن شریف حضرت عیسےٰ کی وفات کا قائل ہے اور آنحضرتؐ نے اس کو مردوں میں دیکھا ہے۔

دین اور دنیا کا جمع ہونا

۳ مارچ ۱۹۰۶ء۔ سید حبیب اللہ صاحب آئی سی۔ ایس مجسٹریٹ آگرہ بمعہ ایک عزیز رفیق کے قبل نماز ظہر حضرتؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے ان کو مخاطب کر کے حضرت نے فرمایا کہ اتنی تکلیف اٹھا کر اس جگہ کوئی شخص بغیر قوت ایمانی کے نہیں آسکتا۔ دنیا داری کے خیال سے تو یہاں آنا گویا اپنے وقت کو ضائع کرنا سمجھا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزا ئے خیر دے۔

فرمایا۔ دین اور دنیا ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے سوائے اس حالت کے جب خدا چاہے تو کسی شخص کی فطرت کو ایسا سعید بنائے۔ کہ وہ دنیا کے کاروبار میں پڑ کر بھی اپنے دین کو مقدم رکھے اور ایسے شخص بھی دنیا میں ہوتے ہیں چنانچہ ایک شخص کا ذکر تذکرۃ الاولیاء میں ہے کہ ایک شخص ہزارہا روپیہ کے لین دین کرنے میں مصروف تھا ایک ولی اللہ نے اس کو دیکھا اور کشفی نگاہ اس پر ڈالی تو اسے معلوم ہوا کہ اس کا دل باوجود اس قدر لین دین... روپیہ کے خدا تعالیٰ سے ایک دم غافل نہ تھا۔ ایسے ہی آدمیوں کے متعلق خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ لا تلھیھم تجارۃ و لا بیع۔ کوئی تجارت اور خرید و فروخت ان کو غافل نہیں کرتی اور انسان کا کمال بھی یہی ہے۔ کہ دنیوی کاروبار میں بھی مصروفیت رکھے اور پھر خدا کو بھی نہ بھلے۔ وہ ٹٹو کس کام کا ہے جو بروقت بوجھ لادنے کے بیٹھ جاتا ہے اور جب خالی ہو تو خوب چلتا ہے۔ وہ قابل تعریف نہیں۔ وہ فقیر جو دنیوی کاموں سے گھبرا کر گوشہ نشین بن جاتا ہے وہ ایک کمزوری دکھلاتا ہے۔ اسلام میں رہبانیت نہیں۔ ہم کبھی نہیں کہتے کہ عورتوں کو اور بال بچوں کو ترک کر دو۔ اور دنیوی کاروبار کو چھوڑ دو۔ نہیں۔ بلکہ ملازم کو چاہیئے کہ اپنی ملازمت کے فرائض ادا کرے اور تاجر اپنی تجارت کے کاروبار کو پورا کرے لیکن دین کو مقدم رکھے۔ اس کی مثال خود دنیا میں موجود ہے کہ تاجر اور ملازم لوگ باوجود اس کے کہ وہ اپنی تجارت اور ملازمت کو بہت عمدگی سے پورا کرتے ہیں۔ پھر بھی بیوی بچے رکھتے ہیں اور ان کے حقوق برابر ادا کرتے ہیں ایسا ہی ایک انسان ان تمام مشاغل کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حقوق کو ادا کر سکتا ہے اور دین کو دنیا پر مقدم رکھ کر بڑی عمدگی سے اپنی زندگی گزار سکتا ہے خدا کے ساتھ تو انسان کا فطرتی تعلق ہے کیونکہ اس کی فطرت خدا تعالیٰ کے حضور میں الست بربکم کے جواب میں قالوا بلیٰ کا اقرار کر چکی ہوئی ہے۔ یاد رکھو کہ وہ شخص جو کہتا ہے کہ جنگل میں چلا جائے اور اس طرح دنیوی کدورتوں سے بچکر خدا کی عبادت اختیار کرے۔ وہ دنیا سے گھبرا کر بھاگتا ہے اور نامردی اختیار کرتا ہے۔ دیکھو ریل کا انجن بے جان ہو کر ہزاروں کو اپنے ساتھ کھینچتا ہے اور منزل مقصود پر پہنچاتا ہے۔ پھر افسوس ہے اس جاندار پر جو اپنے ساتھ کسی کو بھی کھینچ نہیں سکتا انسان کو خدا تعالیٰ نے بڑی بڑی طاقتیں بخشی ہیں اس کے اندر طاقتوں کا ایک خزانہ خدا تعالیٰ نے رکھدیا ہے لیکن وہ کسل کے ساتھ اپنی طاقت کو ضائع کر دیتا ہے اور عورت سے بھی گیا گزرا ہو جاتا ہے۔ قاعدہ ہے کہ جن قویٰ کا استعمال نہ کیا جائے وہ رفتہ رفتہ ضائع ہو جاتے ہیں اگر چالیس دن تک کوئی شخص تاریکی میں رہے تو اس کی آنکھوں کا نور جاتا رہتا ہے ہمارے ایک رشتہ دار تھے انہوں نے فصد کرایا تھا جراح نے کہدیا کہ ہاتھ کو حرکت نہ دیں انہوں نے بہت احتیاط کے سبب ہاتھ کو نہ ہلایا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ۔۔ دن کے بعد وہ ہاتھ بالکل خشک ہو گیا۔ انسان کے قویٰ خواہ روحانی ہوں اور خواہ جسمانی جب تک کہ ان سے کام نہ لیا جاوے وہ ترقی نہیں کر سکتے بعض لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ جو شخص اپنے قویٰ سے خوب کام لیتا ہے اس کی عمر بڑھ جاتی ہے بیکار رہ کر انسان مردہ ہو جاتا ہے۔ بیکار ہوا تو آفت آئی۔

اخبار قادیان

حضرت اقدس معہ اہل بیت بخیر و عافیت ہیں حضرت مولوی نور الدین صاحب صحت و عافیت میں ہیں گذشتہ ہفتہ میں مولوی صاحب ممدوح کی ایک روزہ علالت کا لکھا جانے پر آپ کے پاس بہت سے خطوط ہمدردی و بیمار پرسی کے آئے۔ اس واسطے آپنے مجھے فرمایا ہے کہ ان تمام خطوط کے جواب میں احباب کو نہ لکھا جائے اور ان کو مولوی صاحب کی صحت کی خوشخبری سنائی جاوے کیونکہ ایک صاحب نے علیحدہ خط لکھنے میں بہت سا وقت چاہیئے اور جو خرچ ان خطوط کے لکھنے میں ہو سکتا ہے وہ آپنے فرمایا ہے کہ کسی نیکی میں صرف کر دیا جائیگا۔ حضرت مولوی محمد احسن صاحب بخیر ہیں۔ جمعہ گذشتہ میں آپ کا خطبہ مسجد مبارک میں ہوا۔

دعا مدد۔ (۱) اسماعیل صاحب مصنف چشمہ مسیح وجع الو... تکلیف میں ہیں اور احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں۔ (۲) ... دیرکت علی صاحب طالب علم میڈیکل اسکول آگرہ امتحان ... کیواسطے درخواست دعا کرتے ہیں۔ (۳) گلاب خان ... رس پنڈی بعض ابتلا... میں گرفتار ہیں اور احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں۔ **نماز جنازہ**۔ کرایم سے ایک ...

قصیدہ

(جو جلسہ دسمبر ۱۹۰۶ء پر حضرت کے حضور پڑھا گیا تھا)

ہوا ناصر خدا تیرا مرے اے قادیان والے
ہمیں بخشی امان تو نے مرے دارالامان والے

یہ احسانوں کا تیرے شکر ہم سے ہو ادا کیونکر
بچایا دجل سے اُن کے جو ہیں دجل گراں والے

کھڑا خم ٹھونک کر دجال ظالم کے مقابل میں
چھپائے منہ پھریں ڈرتے ہوئے سب شوخیاں والے

مقابل پر ترے کوئی مخالف آ نہیں سکتا
دکھائے کام تو پیری میں مرد نوجوان والے

جوانمردی و عالی ہمتی کو دیکھ کر تیری
کریں تحسین فرشتے بھی زمین و آسمان والے

مریز پھونکوں سے تیری دشمنان دین احمد کے
ہیں واقف اِس سے سب پنجاب و ہندوستان والے

ہے کیا پنجاب اور ہندوستان امریکہ و یورپ
سبھی بحر و بر و عرب و عجم بل سب جہان والے

کوئی ثانی ترا ہرگز نہیں ہے آج دنیا میں
ہیں وہ لطف و کرم کچھ تجھ پہ رب مستعان والے

فصاحت اور بلاغت علم و حلم و استقامت بھی
سکئے جوہر عطا تجھ کو جو تھے سب خوبیان والے

کلام حق - کلام حق کو ثابت کر دیا تو نے
بتائے کھول کر جب راز اس گنج نہاں والے

دفینہ جو پڑا مدت سے دروازہ میں کعبہ کے
نکالے تو نے وہ موتی در و گوہر عُماں والے

کیا ثابت قدم ان کو جو دین میں ڈگمگاتے تھے
پڑے مُردے جو قبروں میں ہوئے روح رواں والے

دو دل کے اندھے اور مبروص حیوالون سے بدتر تھے
ہوئے باریک بین وصاف رو دانائے جہاں والے

محمد کی غلامی میں تری وہ آج آقائی
سر تسلیم خم ہیں سب جو آقائے زمان والے

نہ منہ سے گو کریں اقرار ہے یہ ان کی ہٹ دھرمی
مگر سب مانتے ہیں دل میں یہ رطب اللسان والے

نہ مانیں منہ سے پر لوہا ترا دل مانے بیٹھے ہیں
جبھی آتے مقابل پر نہیں یہ تر زبان والے

کوئی آ کر مقابل پر مباہل بھی نہیں ہوتا
دلوں کو خوف کھائے جاتے ہیں تجھ پہلوان والے

مقابل پر نہ آئیں مولوی پنڈت نہ عیسائی
بُرا البلیں گھروں میں بس یہ سب گستاخیان والے

عجب کچھ مرتبہ عالی ترا حق نے بنایا ہے
کہ تیری آستان پر گرتے ہیں سب عز و شان والے

کیے حق نے کیا مہدی کرم سے اور مسیحا بھی
حسد سے کیوں جلیں ناحق یہ علمائے زمان والے

مشن کی تیرے خدا کرتا ہے روز افزوں
جلیں تو جلنے دو اُن کو جو ہیں سب بدگمان والے

ہے مخدوم سب مقصد تری تو ہو دین گے پوری
مجھے غم - کام جو مجھ سے نہ ہو دین خاندان والے

لو دامن پکڑ بیٹھا ترا کہہ آس مولا کی
اگرچہ کام تو اپنے سبھی ہیں ناکسان والے

عاملے سحر میں یاد آ جاؤں کبھی گر میں
تو کٹ جائیں مرے ایام سارے سختیان والے

یہ بندہ ملتمس عاجز مصنف ہے جو چھٹی کا
نتز گرائی میں رہے جو ہے ضلع میں گوجرانوالے

پیغام بنام ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب مرتد

اس پیغام میں یہ التماس کیا گیا ہے کہ سچی اور صحیح وحی کیواسطے شرائط اور لوازم کا ہونا ضروری ہے
نہ محض ناقص الہام کوئی چیز نہیں دہوکہ ہے۔

الا اے کہ نازی بر الہام خویش * مشو غرہ بر این چنین دین و کیش

چو در روئے خود دلبری دیدہ * کہ از جہل خود را پسندیدہ
ز نور ازل رو چرا تافتی * چہ سودی دریں سرکشی یافتی
نہ بر وہم خود تکیہ کردن رواست * خطا بر بزرگان گرفتن خطاست
چو رستی نہ از بند دیو لعین * نہ الہام تو ہست راہ یقین
چو در سینات نیست قلب سلیم * چہ تابد در آں وحی رب کریم
ہر آنکس کہ باشد بزیر حجاب * چساں خوب بیند رخ آفتاب
چو بر چشم نظرت نشیند غبار * نہ راز حقیقت شود آشکار
رہیدہ چو از بند ظلمت نہ * برون از در جہل و غفلت نہ
نہ فارغ شدی از غرور و ریا * نشد در برت جامۂ اصطفا
رسیدی نہ بر سطح چرخ بریں * چشیدی نہ آبے ز حق الیقین
نہ بیروی بیرون رخت خود از جہان * بعزت رسیدی نہ بر آسمان
نہ چون فانیان ہم فنا گشتہ * نہ وارث بملک بقا گشتہ
نشانے ازین در تو پیدا نشد * ز چقماق آتش ہویدا نشد
ز تائید اسلام و قرآن پاک * نہ کردی دل دشمنان دردناک
برون نامدی ہمچو حق جلوہ ریاں * شکستی نہ کلہ سر منکراں
ز تو حجت دین نگشتہ تمام * نشد دشمنے کشتہ چوں لیکھرام
نہ تصدیق تو شد بچرخ بریں * ندیدم نشانے بروئے زمین
کسوف و خسوف از پئے دیگرے * علامات صدق از پئے بہرے
نکردی بیان تحتے این چنین * نہ سنگے زدی بر سر کفر و کین
درختے کہ دیدیدم بے برگ و بار * بجز کار راحراں نابد بکار
چہ چیز است الہام و دعوائے تو * کہ سودے نہ بینم ز سودائے تو
در الہام حق شوکت ایزدی ست * کہ آں شربت چشمہ سرمدیست
رسد ملہم حق بر اوج کمال * کہ باشد ز نشاہ ذوالجلال
تسلط نہ شیطان یا بد برو * کہ ذات خدا ئیست ہمراز او
ہمہ کار و بارش بود از یقین * زند جلوہ بر مسند زیب و زین
ترا کے سزد این چنین ادعا * رسیدی نہ بر مسند اجتبا
بر الہام خود مطمئن نیستی * نہ خود را شناسی کہ کیستی
شرائط پئے وحی حق دیدہ * ز قرآن و سنت چہ فہمیدہ
نہ گفتہ ندارد کسے با تو کار * ولیکن چو گفتی دلیلش بیار
بہر دعوئے شرط شد امتحان * بلا شرط دعوی بود رائیگاں
چو فرمود آں سرور انبیا * منم از خدا در جہاں پیشوا
خدیجہ چساں شرط وحی خدا * بیان کرد پیش شہ انبیا
بخواں تقری الضیف اندر خبر * ببین تحمل الکل ہم مشتہر
غرض چون شرائط نشد بمعرفین * چہ الہام تو ہست اے خردہ بین
ز بعد شرائط لوازم شناس * ز تنزیر شیطان مشو بیہراس
لوازم بود نصرت ایزدی * چو باراں کہ رحمت ایزدی
ہمہ فتح و نصرت بہ جنگ عدا * ندائے شہادت ز ارض و سما

ز ہر سو بود کار فتح و ظفر - عیاں میشود لطف آن دادگر * در از گزندے نباشد ہراس - نہ در کار بارش بود بوئے یاس * چنین ملہم از بہر تائید دین - نزولے کند آسمان بر زمین * بود مظہر ذات پروردگار - پئے دین حق حجت استوار *
بالہام ناقص بجنگ یلان - برزن آمدن شیوۂ جاہلان * بہ فولاد بازو چو پنجہ کنی - مگر ساعد نازنین بشکنی * برین خواب و الہام نازان مشو - نصیحت بگوش اجابت شنو * چراغے اگر منکشف شد بنور - چہ لافے زند پیش رخشندہ ہور *
اگر عکس روشن بہ بینی بخواب - نہ زیبد کہ گوئی منم آفتاب * چہ باشد سر و گوش عبدالحکیم - چو محروم باشد ز قلب سلیم * چہ حاصل ازین چند روزہ حیات - چو گم شد ز تو رہ دین و راہ نجات * بجا تیکیا سو شپندا شتی - ہمہ تخم خار و خسک کاشتی * مپندار سعدی کہ راہ صفا - [illegible]
(الملتمس محمد عبدالصمد متوطن کشمیر شوپین حال وارد قادیان)

ایک بزرگ کی پیشگوئی مہدی موعود کے متعلق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

حضرت مخدوم صادق [illegible] و الصد [illegible] —

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ میرے پاس دو شخص رمضان گذشتہ کی ایک [illegible] ہے جو آپکے پرچہ میں درج کرنے کے لئے مجھے بغرض تصدیق سے دی [illegible] گیا کہ دن کو دلوں گھر میں باعث علالت اور خود اپنی طویل بیماری کے آپ کی خدمت میں نہ بھیج سکا۔ اب ارسال خدمت ہے۔ والسلام

محمد حسین طبیب احمد آبادی از بھیرہ

حضرت امام الزمان کی نسبت

ایک عظیم اور بے نظیر پیشگوئی کی تصدیق

میں ملتان کا رہنے والا احمد خان نام افغان خاکوانی پسر عبد الخالق خان مرحوم حلفاً خداوند کریم کی قسم کر کے یہ شہادت لکھتا ہوں کہ میں ۱۲۹۰ھ سے بھی پہلے شیعہ صاحبان ساکنان ملتان سے سنا کرتا تھا جس کو شیعہ صاحبان بڑے شد و مد سے اپنے امام علیہ السلام مہدی موعود کے ظاہر ہونے کی تصدیق میں پڑھا کرتے تھے اور اس سے یہ مطلب انکا لیتے تھے کہ ۱۳۱۱ھ میں حضور علیہ السلام ظاہر ہو کر تمام ملک پر شیعہ مذہب کی تائید فرماوینگے وہ بیت یہ ہے

> در سنِ غاشی ہجری دو قرآن خواہد بود
> (۱۳۱۱ھ)
> از پئے مہدی و دجّال نشان خواہد بود

اور نیز کہتے تھے کہ یہ بیت پچاس ساٹھ برس سے حضرت شیخ محمد عبد العزیز پرہاروی ملتانی رحمۃ اللہ علیہ نے جو ولی کامل گذرے ہیں از روئے الہام ربانی فرمایا تھا۔ مشہور چلا آتا ہے جوں جوں ۱۳۱۱ھ قریب آتا گیا شیعہ صاحبان کا انتظار بڑھتا گیا۔ ۱۳۱۱ھ میں معلوم ہوا کہ قادیان ضلع گورداسپور میں میرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان نے مہدویت کا دعوے کیا ہوا ہے اور اس بیت کے مصداق وہ ثابت ہوئے ہیں کیونکہ اسی ۱۳۱۱ھ میں ایک حدیث شریف کی رو سے ماہ رمضان میں کسوف خسوف کا ہونا مراد تھا جو واقع ہو گیا اور اس بیت کا مطلب اب کھل گیا کہ دو قران کے لفظ سے کسوف خسوف مراد تھا جو حاضر الوقت مدعی پر پورا صادق آتا۔ وہ خیال [illegible] جو شیعہ صاحبان اپنے خیال میں باندھ رہے تھے کہیں سے نہ ظاہر ہوا۔ اگر یہ بیت بمع حدیث شریف کسوف خسوف والی کے اسی مدعی پر صادق آیا اب اس کے دعوے کو پورے چودہ سال گذر چکے ہیں یہ کوئی معمولی بات نہیں بلکہ [illegible] کے منہ پر کالا جو اس کے [illegible] والی اور حاضر الوقت مدعی کے منکروں کا منہ کالا کرنے کے لئے کافی تصدیق [illegible] ہے۔

میں پوچھتا ہوں کہ ۱۳۱۱ھ میں کہاں مہدی ظاہر ہوا کس نے دعوے کیا ہوا تھا کس کے حق میں یہ دو آسمانی نشان ظاہر ہوئے حدیث میں تو کوئی سنہ نہ بتایا ہوا تھا اس بیت الہام ربانی کی تصدیق لفظ بلفظ صادق نکلی اب کوئی شخص صحیح العقل انکار کر سکتا ہے کہ جو بیت ساٹھ ستر برس سے پہلے کا مشہور چلا آتا تھا وہ حاضر الوقت مدعی کے حق میں صادق نہیں آیا۔

میں مرزا صاحب قادیانی کا مرید نہیں اور نہ اب تک بیعت کی ہے مگر شاید یہ لوگ جو ان کے دشمن ہیں اور ان کا نام سنکر جل جاتے ہیں مجھے ضرور مرزائی یقین کرینگے۔ میں ساری دنیا کے مخالفوں کو للکار کر کہتا ہوں کہ اس قدر سچ سے دشمنی کس مذہب میں جائز ہے کیا آپ کو مرنا نہیں کیا خداوند تعالیٰ کی جناب میں حاضر نہیں ہونا۔

اب اگر کوئی شخص اس طرح بہتان کی نجاست کھانے لگے کہ یہ بیت کسی نے اب بنا لیا ہے تو ہم اُس کے مونہہ پر لعنت کا جوتا مارنے کو مستعد ہیں۔ منشی امام بخش صاحب مولوی امام الدین صاحب ملتانی و منشی قادر بخش صاحب وغیرہ پچیس تیس برس سے اس بیت کے ذاکر زندہ موجود ہیں۔ اسی طرح بیشمار لوگ شیعہ و سنی اس بیت کے جاننے والے اب بھی ہیں۔ ہاں منکر ہو جاویں تو نہ والگ بات ہے۔ اس پیشگوئی کو جو الہام ربانی سے حضرت ولی کامل فانی نفس بے نظیر مصنف بے عدیل مولانا حضرت عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے کہا تھا اور ہم نے اپنی آنکھوں سے پورا ہوتا دیکھ لیا یہ کوئی تھوڑی بات نہیں [illegible] دنیا کے منکرین کا مونہہ کالا کرنے کے لئے کافی ہے سب منکرین لمحہ کوئی [illegible] جس کے حق میں اب [illegible] صادق آ [illegible]

کیونکہ اس کو نا انکا بات ہے گا۔ خدائی تائید اور ہر چیز سب میں مرزا صاحب کی جماعت کا نہیں ہوں مگر سچ کی حمایت کرنا ہر ایک منصف کا کام ہے میں یقین اور کامل یقین سے کہتا ہوں کہ حاضر الوقت مدعی کی دشمنی میں ہم ہزار کوشش اور ہزار جانکاہی کریں خدا تعالیٰ ان کی تائید میں ہے ہم کچھ بھی نہ کر سکیں گے اور نہ کر سکے۔ چشتیوں کے ایک پیشوا نے حضرت مرزا صاحب کی تصدیق کی ہے جو ملتان کے علاقہ میں مشہور بزرگ ولی اللہ تھے اور ہزاروں چشتی نقشبندی مرزا صاحب کے دشمن ہیں مگر کچھ بھی نہیں کر سکے۔ گولڑوی صاحب نے جب سے عداوت کا بیڑا اٹھایا تب سے مرزا صاحب کی [illegible] گرم بازاری ہوئی۔ خدا ہر ایک کو ہدایت کرے۔ آمین۔

میں رمضان ۱۳۲۴ھ میں ملتان سے بھیرہ میں بخدمت حضرت معظم طبیب حاذق مرشدنا مولوی محمد حسین صاحب احمد آبادی مالک شفاخانہ ... حاضر ہوا یہاں اخبار بدر کے دیکھنے کا موقعہ ہوا اور خیال آیا کہ مجھے یہ شہادت معلوم ہے جس کا ظاہر کرنے والا پہلا شخص میں ہوں کہ اس کو احمدی جماعت کے لوگوں نے ایک خفیف[1] شہادت سمجھا ہوا ہے حالانکہ یہ شہادت امام الزمان مہدی دوران کے حق میں لاثانی اور بے نظیر شہادت ہے اس کو ایک دفعہ پھر بھی زور شور سے مشتہر کرنا ضروری ہے تاکہ قیامت کا وبال گردن پر نہ رہے۔ ولا تکتموا الشہادۃ وما علینا الا البلاغ۔ بر رسولاں بلاغ باشد و بس

راقم۔ احمد خان ولد عبد الخالق خان افغان خاکوانی ملتانی حاضر الوقت بمقام بھیرہ ضلع شاہپور۔
۴۔ رمضان المبارک ۱۳۲۴ھ

---

[1] یہ شہادت ایک ایسے شخص کی ہے جو اپنے زمانہ میں امام الزمان اور اپنی صدی کا مجدد ہو گذرا ہے اس کے نام شریف سے ایک عالم آگاہ ہے اور حسن اتفاق یہ ہے کہ اسی بزرگ نے اپنی کتاب شرح عقائد نبراس میں ایک قول بھی لکھا ہے کہ حضرت عیسے علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔ منہ

اُجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۲۵	۸
½	۱۱۰	۶۰	۳۵	۱۴	۴
ایک کالم	[illegible]	[illegible]	۲۵	۹	۳
¼	[illegible]	[illegible]	۱۳	۵	۲
⅛	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۲ ½	۱ ½
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۲

شعر و سخن

(از تصنیف صاحبزادہ میاں محمود احمد صاحب)

ہر چار سو ہے شہرہ ہوا قادیان کا
مسکن ہے جو کہ مہدی آخر زمان کا

آنے لگے مسیح دوبارہ زمین پہ کیوں
نظارہ بھا گیا ہے انہیں آسمان کا

جیسے تو ہو خلیفہ موسے او جاہلو!
تم سے تباؤ کام ہے کیا اس جوان کا

تم امت محمد خیر الرسل سے ہو
ہے لطف و فضل تم پہ اسی مہربان کا

کہتے ہیں وہ امام تمہارا تمہیں سے ہے
جو ہے بڑی ہی شوکت و جبروت و شان کا

پہنچیگا جلد اپنے کئے کی سزا کو وہ
اب بھی گمان جو بد ہے کسی بدگمان کا

مان جو نہ مانے احمد مرسل کی بات بھی
کیا اعتبار ایسے شقی کی زبان کا

سچ سچ کہو خدا سے ذرہ ڈر کر دو جواب
کیا تم کو انتظار نہ تھا پاسبان کا

اب آگیا تو آنکھیں چراتے ہو کس لئے
کیوں راستہ ہو دیکھ رہے آسمان کا

جس نے خدا کے پاس سے آنا تھا آچکا
لو کے بوسہ سنگِ در آستان کا

اسلام کو اسی نے کیا آکے پیر ورست
ہو شکر کس طرح سے ادا مہربان کا

سینہ سپر ہوا یہ مقابل میں کفر کے
خطرہ نہ مال کا ہی کیا اور نہ جان کا

توحید کا سبق ہی جو تعلیم شرک ہے
ان کفر ہے بنانا اگر حق بیان کا

تو ایسے شرک پر ہوں فدا مال و آبرو
اور ایسا کفر روگ ہے اپنی جان کا

اے قوم کچھ تو عقل و خرد سے بھی کام لو
[illegible]

[illegible] مگر
[illegible] کا

اے دوستو! جو حق کیلئے غم سہتے ہو
[illegible] نقطہ درمیان کا

کچھ یاس و نا امیدی کو دل میں جگہ نہ دو!
اب جلد ہو چکیگا یہ موسم خزان کا

اب اس کے پوری ہونے پہ آجائیگی بہار
وعدہ دیا ہے حق نے تمہیں جس نشان کا

چاہا اگر خدا نے تو دیکھو گے جلد ہی
چاروں طرف ہو شور بیا الامان کا

کافر بھی کہہ اٹھینگے کہ سچا ہے شخص وہ
دعوی کیا ہے جس نے مسیح الزمان کا

محمود کیا عجیب ہے دل پر جو قوم کے
(غزل دوم) نالہ اثر کرے یہ کسی ناتوان کا

اے مولویو! کچھ تو کرو خوف خدا کا
کیا تم نے سنا تک بھی نہیں نام حیا کا

کیا تم کو نہیں خوف رہا روز جزا کا
یوں سامنا کرتے ہو جو محبوب خدا کا

ہر جنگ میں کفار کو ہے پیٹھ دکھائی
تم لوگوں نے ہی نام ڈبویا ہے وفا کا

ٹھہراتے ہیں کافر اسی جو ہادی دین ہے
یہ خوب نمونہ ہے یہاں کے علما کا

بیٹھے ہے فلک پر جو سے اب تو بلاؤ
چپ بیٹھے ہو کیوں تم ہی ہی وقت دعا کا

پر حشر تلک بھی جو رہو اشک فشاں تم
ہرگز نہ پتہ پاؤ گے کچھ اوہ رسا کا

وہ شاہ جہاں جس کیلئے چشم براہ ہو
وہ قادیاں میں بیٹھا ہے محبوب خدا کا

دشمن کو بھی دم بھر میں ہے مہذب بناتی
دیکھو تو اثر آکے ذرا اس کی دعا کا

وہ قوت اعجاز ہے اس شخص نے پائی
دم بھر میں اسے مار گرایا جسے تاکا

محمود نہ کیوں اس کے مخالف ہوں پریشاں
نائب ہے [illegible] فرستادہ خدا کا

ایک استفسار کا جواب

مخدومی جناب ایڈیٹر صاحب اخبار بدر زاد الله برکاتکم
السلام علیکم ورحمۃ الله۔ [illegible] رسالہ اسلام

ماہ ذی الحج ۱۳۲۴ھ کے صفحہ ۲۴ پر ایک استفسار بعنوان "مرزا صاحب قادیانی سے استفسار" تحریر ہے۔ چونکہ اخیر پر کسی صاحب کا نام تحریر نہیں ہے اس واسطے قبل جواب استفسار کے چند امور دریافت طلب ہیں۔ یہ امور میں آپکے اخبار کے ذریعے سے دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ براہ مہربانی ان چند سطور کو اپنے اخبار میں جگہ دیکر ممنون فرماویں۔

اول یہ کہ رسالہ اسلام کے ایڈیٹر منشی عبد القیوم صاحب نام[*] استفسار کنندہ کا تحریر فرمائیں تاکہ ان کی قابلیت کا اندازہ کیا جاسکے اور اس قابلیت کے مطابق اس استفسار کا جواب کافی شافی دیا جاوے۔

دوم یہ کہ چونکہ استفسار ایک نہایت معمولی استفسار ہے اس کے واسطے استفسار کنندہ کو حضرت اقدس جناب مرزا صاحب مدظلہ تعالے کو مخاطب کرنے کی اور آپ سے استفسار کرنے کی جیسا کہ سرخی مضمون سے ظاہر ہے۔ ضرورت نہ تھی کیونکہ ایسے استفساروں کے جوابات بکثرت دئے جا چکے ہیں اور شائع ہو چکے ہیں تاہم اگر سائل کی ہنوز تشفی و تسلی نہیں ہوئی ہے۔ تو حضرت اقدس کے غلامان غلام یعنی یہ عاجز اس استفسار کا جواب مفصل اور مدلل دینے کیواسطے طیار ہے۔ بشرطیکہ استفسار کنندہ طالب حق بن کر صدق اور راستی سے یہ واثق عہد شائع کریں کہ وہ تشفی اور تسلی یاب جواب پالینے پر حضرت اقدس کو بصدق دل قبول فرما لینگے۔ کیونکہ اگر ایسا عہد وہ شائع نہ کریں گے تو یہ سمجھا جائیگا کہ استفسار محض وقت ضائع کرنے کی غرض سے کیا گیا ہے نہ کہ صدق و صفا سے۔

تیسرا امر یہ ہے کہ استفسار کے آخر میں ایک فقرہ یہ ہے کہ "آپ کی تحریرات اس کی نسبت کوئی فیصلہ نہیں کرتیں" اس سے معلوم ہوتا ہے کہ استفسار کنندہ نے حضرت اقدس کی کتابوں کو دیکھا ہے اس واسطے میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ کون کون سی کتابیں حضرت اقدس جناب مرزا صاحب کی انہوں نے بغور پڑھی ہیں جن سے ان کی تشفی و تسلی نہیں ہوئی۔

ان سب امور کا جواب ملنے پر میں انشاء الله اس استفسار کا مفصل جواب تحریر کرونگا اور اگر ان امور کا جواب شائع کیا گیا تو یہ سمجھا جاویگا کہ استفسار حق جوئی کی غرض سے نہیں تھا بلکہ محض نمود کیواسطے تھا تاکہ لوگ ان کو پایہ چوہدریوں میں شمار کریں۔ عاجز اکمل حامد احمدی میرٹھ

[*] نوٹ۔ نام دریافت کرنے سے یہ مطلب بھی ہے کہ آیا استفسار کنندہ کوئی قوم کے سربرآوردہ ممبر ہیں جن کا اثر ان کی قوم پر پڑیگا یا کوئی معمولی بھی نہیں صورت ثانی میں ہم استفسار کا جواب شائع نہ کریں گے۔

تازہ یہودی

یہ امر بالبداہت واضح ہے کہ مخالفین نے خدا کے قائم کردہ سلسلہ کی مخالفت مین جہان تک بس چل سکا چالاکی اور افترا پردازی کو نہین چھوڑا حالانکہ اسی مخالفت کی پیدائش مین بہت سے عذاب الٰہی مین گرفتار ہوکر بڑی حسرت سے اس جہان سے گذر گئے اور اس سلسلہ حقہ کا کچھہ نہ بگاڑ سکے۔

یکم مارچ ۱۹۰۷ء کا واقعہ ہے کہ مکرم بھائی عبد الرزاق صاحب احمدی کے پاس چند دیہاتی اشخاص جن مین بعض خواندہ اور سمجھدار تھے بغرض معالجہ آئے اور اونہون نے بسبیل تذکرہ کہا کہ حکیم جی بڑا افسوس ہے کہ آپ باین علم و دانش ایسے طریق اور مذہب کے گرویدہ ہو گئے جو بالکل اسلام کے خلاف ہے۔ مرزا صاحب نے کتنا غضب کیا کہ دعوے ہونے تو کیا تھا مگر قرآن شریف مین بھی ترمیم کر دی یعنی ... پارون مین سے صرف ۳ پارہ رکھے اور باقی نکال دئے اور اس طرح قرآن اور اسلام بالکل مٹا دیا۔ حکیم صاحب نے جو ایک سادہ مزاج اور معقول پسند مین نہایت متانت سے دریافت کیا کہ بھائی تمنے یہ کہان سے سنا تو انہون نے کہا کہ ... ایک مولوی صاحب نے اپنے وعظ مین فرمایا اور یہ بھی کہہ سنایا کہ ہرگز کسی مرزائی سے ملنا اور نہ کوئی ان کی کتاب دیکھنا ورنہ تمہارا دین و ایمان جاتا رہیگا۔

اس وقت حکیم صاحب کے پاس حمائل شریف رکھی ہوئی تھی اونہون نے اس شخص کو جو خواندہ تہا۔ حمائل شریف دیکر کہا کہ بھائی تم خود دیکھہ لو کہ اس مین ۳۰ پارہ ہین یا ۳ پارہ ہم تو اس قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہین اور اسی کو نمازون مین پڑہتے ہین یہ سب ان نا خدا ترس لوگون کی بیہودہ افترا پردازی اور چالاکی ہے تاکہ لوگ ... یہ سنکر وہ سب حیرت زدہ ہو گئے اور مولوی صاحب پر سخت لعنت کرنے لگے۔

مین نے کہا کہ ان لوگون سے ایسا ہونا ضروری تھا۔ تاکہ خدا کا فرمودہ پورا ہو۔

علام الغیوب خدا نے سورہ جمعہ مین جہان کمثل الحمار یحمل اسفارا فرماکر یہودی علما کا نقشہ جو مسیح موسوی کے وقت کا تھا دکھلا دیا ہے وہان بطور پیشگوئی یہ بھی بتلا دیا گیا ہے کہ مسیح محمدی کے زمانہ مین بھی امت محمدی کے علما یہودی صفات ہو جائینگے۔

چنانچہ احادیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مین اس کو نہایت وضاحت سے بیان کیا گیا ہے کہ آخری زمانہ مین میری امت یہودی صفات ہو جائے گی اور یہودیون کے قدم بہ قدم اور نعل بہ نعل چلے گی جو جو افعال شنیعہ اُن سے سرزد ہوئے ہین ان سے بھی ضرور ہون گے چونکہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام مسیح موعود ہوکر خدا کے پاک نوشتون کی علامات کے ساتھہ تشریف لے آئے ہین ایسے یہودی صفت علما بھی ان کے بالمقابل موجود ہین اور جس طرح یہودی علما نے مسیح موسوی کی مخالفت کی اور ستایا اور دکھہ دیا بعینہ اسی طور سے یہ یہودی صفت علما بھی مسیح محمدی یعنی حضرت مرزا صاحب کے درپے ایذا و دکھہ دہی ہوئے اور ہین مگر چونکہ مسیح محمدی اپنے مراتب اور درجات و بزرگی کے لحاظ سے مسیح موسوی سے کہین بڑہکر ہے اس لئے ضرور تہا کہ یہ مثیل یہودی اصل یہودیون سے بڑہکر ہوتے اور بازی لے جاتے سو جہان تک ہمارا تجربہ اور رات دن کا مشاہدہ ہے اور آپ جہان جیخ اٹھا ہے ان مولویون نے اپنی مفسدہ پردازی اور فتنہ سازی اور افترا پردازی مین اصلی یہودیون کے بھی کان کاٹ ڈالے۔

مین سچ کہتا ہون کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے حضرت اقدس مرزا صاحب کے وجود با جود کو ایسا بنایا ہے کہ اکثر مخالف مولویون کے پیٹ پالنے کا بڑا ذریعہ حضرت ممدوح پر افترا پردازی کرنا ہے اور اسی طور پر دشمنون کا بھی کچھہ نہ کچھہ فائدہ ہو رہتا ہے۔

افسوس اگر یہ نا عاقبت اندیش خدا ترسی سے کام لیتے اور اپنی گذشتہ حالت کا موجودہ حالت سے مقابلہ کرتے تو ان کو صاف معلوم ہو جاتا کہ وہ سخت ہلاکت کی راہ چل رہے ہین اور اگر اپنی نکبت اور تباہی کو نہین دیکھہ سکتے تو حضرت خلیفۃ اللہ کی خارق عادت ترقی کو خیال کرتے مگر حیف ہے کہ اپنی حالت سے عبرت پکڑتے ہین اور نہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ترقی دیکھہ سکتے ہین۔ یہ سنکر وہ سب بالاتفاق پکار اٹھے کہ فی الواقعہ آجکل کے مولویون کی حالت ناگفتہ بہ ہے یہی باعث ہے کہ حضرت مرزا صاحب کی تعلیم سے روکتے ہین ہم ہرگز ان کی کسی بات کا اعتبار نہین کرین گے اور ضرور ہم حضرت مرزا صاحب کے معاملہ مین غور کرین گے۔

خاکسار عبد الخالق احمدی از مظفر نگر ۵ مارچ ۱۹۰۷ء

بدر خواتین

مشن کے گرل اسکولون سے بچو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

جناب ایڈیٹر صاحب بدر۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ مجھے آج تک کوئی بھی مضمون لکھنے کا کوئی موقعہ نہین ملا لہذا ملتجی ہون اگر کوئی غلطی ہو تو اسے درست کر کے شائع کر کے مشکور کیجئے

حامیان تعلیم نسوان کی خدمت مین گذارش ہے کہ تعلیم نسوان کی سخت ضروریات کو تمام دنیا نے تسلیم کر لیا ہے اور کئی طریقون سے تعلیم دینی شروع کر دی مگر وہ تعلیم جو کہ فرقہ اناث کیواسطے ضروری تھی اس سے بالکل ... بے پروائی اختیار کی گئی ہے شہر کے باشندون نے یہ سمجھہ رکھا ہے کہ ہماری لڑکیون کی تعلیمی کمی مشن سکول مین داخل ہونے سے پوری ہو جاویگی مگر ان کو یہ سمجھنا چاہیئے کہ جب تک وہ اپنے بچون کی دینی تعلیم کی طرف پوری توجہ نہین کرین گے خدا کے احکام کی بجا آوری نہین ہو سکے گی۔ تعلیم نسوان کے دو بڑے جزو ہین۔ امور خانہ داری کا علم جس مین بچون کی تربیت بھی شامل ہے۔ دوسرے مذہب سے پوری پوری واقفیت حاصل کرنا۔ مگر مشن سکولون مین یہ دونون باتین نہین پائی جاتین۔ بلکہ حتی المقدور ان معصوم بچیون کو اسلام پاک سے نفرت دلانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ مین نے ایک مشن سکول کی بڑی تعریف سنی۔ تو اس کے دیکھنے کا شوق دل مین سمایا غرض بہ ہزار دقت اس کو دیکھنے کی اجازت ملی وہان جاکر ایک ایسا نظارہ آنکھون کے سامنے پیش آیا کہ رونگٹے کھڑے ہو گئے اور اسلام کی قدوسیت کا نقشہ میری آنکھون کے سامنے پھر گیا آہ! اگر یہی تعلیم نسوان ہے تو ہمارا دور سے سلام ہے۔ مین اصل مطلب سے بہت دور نکل گئی ہون۔ کیا دیکھتی ہون کہ مس صاحبہ کرسی پر رونق افروز ہین اور چھوٹی چھوٹی معصوم لڑکیان اردگرد جمع ہین مس صاحبہ بڑی توجہ اور سرگرمی سے لڑکیون کو انجیل کی تعلیم دے رہی ہین ان کے ننھے ننھے بے لوث دلون پر حضرت عیسیٰ کی الوہیت اور کفارہ کا نقش جما رہی ہین جو ذرا بے پروائی کرتی ہے اسے سخت جھڑکی دیجاتی ہے غیرت سے مین پسینہ پسینہ ہو گئی اور انکی قابل رحم حالت پر آنسو بھر آئے غرض مشن اسکولون مین سوائے انجیل کے اور کسی قسم کی تعلیم نہین یہ وہ تعلیم ہے جو کہ ننھے دلون کو اپنے پیارے مذہب سے متنفر کر دیتی ہے اگر عورتین لامذہب ہو کر تعلیم یافتہ ہو جاوین تو اس سے اسلام کو کیا فائدہ پہونچا۔ اس طرح تو بنگالی پارسی مستورات نے بی اے۔ ایم اے کی ڈگریان لی ہین۔ مسلمان خاتونون کا سب سے پہلا یہی فرض ہے کہ وہ اپنے پاک مذہب سے پوری پوری واقفیت حاصل کرین اور یہ اسی وقت ممکن ہو سکتا ہے جبکہ مستورات کی انجمن ہو نیز مین اپنی مکرمہ بہن اہلیہ ملک کرم الٰہی سے اتفاق کرتی ہون کہ ان کی تجویز بڑی کارآمد ہے احمدی جماعت کو جلدی ...

الخطبة

مین اپنی پندرہ سالہ باکرہ دختر کا نکاح کسی احمدی
متقی سے کرنا چاہتا ہوں دارالامان کے باشندہ
کو سب سے زیادہ پسند کرتا ہون حضرت مسیح
موعود کی تجویز کو سب سے مقدم رکھتا ہوں
بعد ازاں بزرگان ملت کی تجویز۔ اگر دارالامان میں
ایسا موقعہ میسر نہ آوے تو اضلاع مظفر نگر۔ انبالہ
ڈیرہ دون میرٹھ کے باشندہ کو بوجہ قرب اپنے مسکن
کے ترجیح دونگا تقوی و دیگر امور مستفسرہ کا فیصلہ
بزرگان ملت یا دیگر مقامی بزرگون کی رائے سے
ہوگا اس معاملہ مین جملہ خط و کتابت بذریعہ ایڈیٹر
بدر یا براہ راست احقر کے نام ہو۔
المشتہر۔ حبیب اللہ احمدی۔ مدرس چھینٹی گاڑہ
ڈاکخانہ و ضلع سہارنپور۔

رسید زر

۲۱ - فروری ۱۹۰۷ء - نمبر ۱۲۵۵ بابو شاہدین صاحب للعہ
۲۱ " " نمبر ۱۵۱۹ - محمد اکرام خانصاحب سے
۲۲ " " نمبر ۹۱۴ محمد دین صاحب سے
۲۲ " " نمبر ۹ بابو اصغر علی صاحب سے
۲۳ " " نمبر ۱۵۰۸ محمد صادق صاحب عہ
۲۳ " " نمبر ۱۵۲۲ ماسٹر عبد العزیز صاحب عہ
۲۳ " " نمبر ۱۳۱۲ میان شادی صاحب عہ
۲۵ " " نمبر ۱۴۹ ماسٹر حسن محمد خانصاحب عہ
۲۵ " " نمبر ۱۴۹۰ محمد جعفر خانصاحب سے
۲۵ " " نمبر ۱۴۷۶ یار محمد صاحب سے
۲۵ " " نمبر ۶۸ عبد الرحمن صاحب سے
۲۷ " " نمبر ۱۲۵۰ میان محمد دین صاحب سے
۲۷ " " نمبر ۸۶۶ محمد حسین صاحب سے
۲۸ " " نمبر ۱۵۱۳ - چراغدین صاحب سے
۲۸ " " نمبر ۱۵۱۷ منشی محبوب عالم صاحب سے
۲۸ " " نمبر ۹۰۵ خواجہ غفار جو صاحب سے
۲ - مارچ ۱۹۰۷ء نمبر ۱۵۲۷ سید نذیر حسین صاحب عہ
۲ " " نمبر ۱۵۲۹ - فتح محمد صاحب عہ
۲ " " نمبر ۶۶۳ میان حسین بخش صاحب سے

۴ - مارچ ۱۹۰۷ء - نمبر ۱۲۱۴ - عبد الرحمن صاحب صہ
۴ " " نمبر ۱۲۴ حکیم محمد عمر خان صاحب سے
۴ " " نمبر ۱۲۲۱ حکیم غلام محمد صاحب عہ
۴ " " نمبر ۱۴۲۲ چودہری علی احمد صاحب سے
۴ " " نمبر ۱۵۲۱ محمد مستجاب الدین صاحب سے
۴ " " نمبر ۸۰ غلام رسول صاحب عہ
۵ " " نمبر ۶۳۹ راجہ یار محمد خانصاحب سے
۵ " " نمبر ۱۴۷۰ منشی غلام رسول صاحب سے
۵ " " نمبر ۱۲۲۳ چراغدین صاحب عہ

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

خلاصہ شرائط بیعت دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا

محمد دین صاحب برادر علی بخش صاحب سب اورسیر
نہر گنگ ضلع کانپور
محمد حسن صاحب پٹواری خانپور ضلع لودیانہ
نجم الدین صاحب ولد شیخ بدر الدین صاحب - ہوشیارپور
والدہ صاحبہ میر احمد و میر اکبر صاحبان مسمی
محمد شریف اللہ صاحب مردان
کرم داد صاحب زرگر - حبیدہ کے - سیالکوٹ
اہلیہ نعمت اللہ خان صاحب مضطر نجیب آباد
غلام حسین صاحب ولد مہر رمضان صاحب
کھجوری ضلع بنون
منشی کریم اللہ صاحب پوسٹ ماسٹر کھجوری ضلع بنون
قادر دین صاحب - سکار ماچھیان ضلع گورداسپور
فتح الدین صاحب " " "
مائی عمر بی بی " " "
بدر بخش صاحب - راہون ضلع جالندہر
برکت اللہ صاحب موضع کھچی ڈاکخانہ شیر ضلع ہزارہ
میرزمان صاحب " " " "
اعظم صاحب " " " "
کرمداد صاحب " " " "
نور عالم صاحب " " " "
مرزا انور صاحب " " " "
میان عبد اللہ صاحب " " " "
صاحب جی صاحب " " " "

میان الٰہی نور صاحب موضع کھچی ڈاکخانہ شیر ضلع ہزارہ
عمر الدین صاحب " " " "
خانم نور " " " "
حیات اللہ صاحب " " " "
میان عبد اللہ صاحب " " " "
فضل نور صاحب " " " "
عبد اللہ صاحب ولد حبیب اللہ صاحب " "
عالم گیر خان صاحب " " " "
ہدایت اللہ صاحب " " " "
منشی رحیم بخش صاحب اکبرپور ضلع بجنور
عبد اللہ صاحب وانی موضع کمبو بجبر کولگام
علاقہ کشمیر
چوہڑ شاہ صاحب ولد نبی شاہ صاحب سلوہ
ضلع جالندہر
محمد حسین صاحب ولد خدا بخش صاحب
گورنمنٹ پریس۔ شملہ
جلال الدین صاحب موضع بھگلا تحصیل و ضلع
سہارنپور
میان سلیمان صاحب - کریم پور - جالندہر
رحمت اللہ صاحب " " "
غلام حسن صاحب - گوہد پور سیالکوٹ
اہلیہ علی احمد صاحب - راولپنڈی
سید نسیم احمد صاحب عرف منظور عالم
محلہ چک سکن - سورج گڈھ۔
اہل بیت فقیر محمد صاحب - کہیوہ باجوہ سیالکوٹ
محمد دین صاحب پٹواری نہر - شجاع آباد
سید نادر حسین صاحب طالبعلم ہائی سکول
سکاچ مشن
میان لکھا کریم پور - نواںشہر جالندہر
میان غلام محمد صاحب گلہ بہاران سیالکوٹ
میان محمد شریف صاحب مردان
نبی بخش صاحب - کریام نواںشہر جالندہر
عمر الدین صاحب احمد آباد چک نمبر ۵۵۹ گوگیرہ برانچ
جان محمد صاحب " " "
فضلدین صاحب " " "
نظام الدین صاحب " " "
اللہ دین صاحب " " "

چودہری حسن محمد صاحب - گگریالی ضلع سیالکوٹ
محمد شریف صاحب نائب مدرس بہارا بھکے "
نظیر حسین صاحب " " "
محمد شفیع صاحب " " "
میان عبد الغفور صاحب " " "
بدر الدین صاحب ملہ گورکھا پلٹن - کیلوہ
مولا بخش صاحب - نگہ - ضلع جالندہر
عمری - جگراؤن - لودیانہ
علی محمد صاحب کہرل چک نمبر ۲۳۲
حیات محمد صاحب نمبردار - اکبرپور سیالکوٹ
میان عبد القادر صاحب شملہ
احمد الدین صاحب - گھٹیکے - سیالکوٹ
مرزا عبد الرحمن صاحب طالب علم جماعت ہشتم
گورنمنٹ سکول لودیانہ
فضل دین صاحب گوٹیکے - گوجرات
سید حسین شاہ صاحب - محکمہ نہر مردان ضلع پشاور
ہاشم شاہ صاحب - دہیرکے کلان ضلع گوجرات
سردار محمد صاحب " " "
پیر بخش صاحب " " "
امام بخش صاحب " " "
سوچ دین صاحب " " "
عبد اللہ صاحب " " "

درخواست نماز جنازہ

(۱) ڈاکٹر غلام غوث صاحب وٹرنری اسسٹنٹ
کی اہلیہ فوت ہو گئی ہین - لہذا احباب سے التجا
ہے کہ ان کے لئے دعائے مغفرت کرین۔
کہ اللہ تعالیٰ اپنے محض فضل و کرم سے مرحومہ
کو غریق رحمت کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل
عطا فرمائے۔ آمین۔

(۲) میان امام الدین صاحب ساکن
دہیرکے فوت ہو گئے ہین لہذا احباب
سے درخواست ہے - کہ ان کے لئے نماز
جنازہ غائبانہ پڑھا جائے۔

وارثان دہیرکے کلان - گوجرات

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر بکڈپو قادیان ضلع گورداسپور سے خرید فرماؤ

(تمام احمدی برادران کی خاص توجہ کے قابل۔ یہہ موقعہ پھر شائد ہی ملے)

نام کتاب و مصنف	مضمون کتاب	قیمت
جنگ مقدس۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام	حضرت مسیح موعود اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ اس مین ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے۔ تاریخی کتاب ہے	۷/
الوصیتہ " " "	حضرت صاحب نے وصیت مین اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدون کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتین کی ہین ہر احمدی بھائی پر لازم ہے کہ اس کی ایک ایک جلد اپنے پاس رکھے اور اس کی ہدایات پر کاربند ہو	۲/
ساتن دہرم " " "	ضمیمہ نسیم دعوت۔ قابل دید ہے	۱/
پارۂ قرآن	تین پارے ہین فی پارہ ۵	۵/
الموعظۃ الحسنہ مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب	سورۂ تین کی نہایت لطیف تفسیر اور ایک مخالف کے اعتراضون کا جواب	۲/
سوا السبیل " "	مولوی محمد حسین بٹالوی کے ۵۰ سوالون کے جواب	۱/
قطعہ رب کل شیء خادمک	نہایت خوبصورت دیوار پر آویزان کرنے کے لئے۔ یہہ الہامی دعا ہے۔ جو حضرت اقدس کو حفاظت کیواسطے بتائی گئی زیادہ منگانے پر رعایت۔	/
باوا نانک کا مسلمان ہونا عیسائی مذہب اور اسکی حقیقت	یہ دونو کتابین قابل دید ہین اور نئی ہین اور مخالفین پر حجت۔ ضرور منگائیے	/ ۱/
نظم مستورات	پنجابی نظم	/
کامن احمدی	"	۲/
سراج الحق۔ حصہ ثانی مصنفہ پیر سراج الحق	حضرت مسیح موعود کی تائید مین۔ امام ابو حنیفہ کے مذہب کے رو سے۔	۱/
سر الشہادتین۔ مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب	سورۂ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ مین صاحبزادہ عبد اللطیف رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہین اس کے نکات ایک روپیہ قیمت بھی گران نہین۔	۱/
القول الصحیح۔ مصنفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر	حضرت مسیح موعود کی تائید مین نہایت عمدہ ہے	۱/
کامن احمدی	اللہ داد والے	/

آنکھون کے بیمارون کو مژدہ

میان ڈاکٹر عبد اللہ ساکن راہون ضلع جالندھر جنھون نے لنڈن آسٹریلیا افریقہ مین آنکھون کے علاج سے بہت شہرت حاصل کی ہے اور ان کے پاس بہت کثرت سے سارٹیفکیٹ بھی موجود ہین انگریزی اور یونانی دو طرح سے آنکھ بنانے مین ہماری جماعت کے مخلص ہین مین اُمید کرتا ہون کہ لوگون کو اون سے فایدہ پہونچے۔ نور الدین۔

الخطبة
ضرورت نکاح

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ (۱) میرے ایک عزیز نوجوان دوست سید معقول روزگار سرکاری ملازم ہین کے حالات سے مجھے ذاتی واقفیت ہے کہ وہ ایک نیک اور ہوشیار آدمی ہین شرعی ضرورت کے سبب دوسرے نکاح کے خواہان ہین چونکہ مجھے خود اون کے ساتھ محبت کا تعلق ہے اس واسطے مین اون کی بخوشی سفارش کرتا ہون اور امید کرتا ہون جو صاحب اس تعلق کو پسند کرینگے وہ خوش ہونگے۔ معاملہ کو بابرکت بنانے کیواسطے حضرت سے پہلے دعا کرائی جاویگی۔ اور پھر فیصلہ ہوگا۔ خط و کتابت میرے نام ہو۔ ایڈیٹر

(۲) میرے ایک دوست مولوی غلام رسول صاحب ۲۵ سالہ جوان صالح۔ خوش رو خوش خو عالم احمدی ہین۔ آپنے میرے ساتھ تک مختصر معانی تک تعلیم پائی ہے اور دینیات سے اچھے باخبر ہین آپ کی دنیاوی حیثیت اچھی رہیگی۔ قوم وینس ہے اور قریشیون سے رشتہ داریان ہوتی رہی ہین آپ نکاح کے خواہش مند ہین جو صاحب اس تعلق کو پسند فرماوین وہ مجھ سے خط و کتابت کرین۔ پرائیویٹ طور پر بھی ہر طرح اپنا اطمینان کرسکتے ہین۔ اس سے پہلے کوئی بیوی نہین شادی مبارک ہوگا وہ خاندان جو اس سلسلہ خیر مین پیش قدمی کریگا۔ انشاء اللہ تعالے - نیاز مند اکمل آف گولیکے۔ ضلع گوجرات پنجاب

روزانہ اخبار عام

"تازہ بتازہ خبرین مع لیڈنگ آرٹیکل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ اخبار اخبار ہی بڑا دلچسپ اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھین۔ مینجر روزانہ اخبار عام

اطلاع

براہین احمدیہ اور درثمین کی رعایتی قیمت کا وقت ۳۱ جنوری ۱۹۰۷ء کو ختم ہوچکا ہے اور براہین احمدیہ اب اصلی قیمت یعنی مبلغ صہ فی نسخہ پر فروخت ہوگی اور قیمت جلد ۱۲ علیحدہ ہی لیکن اخبار کے خریدارون کو ایک روپیہ کی رعایت رہیگی اور درثمین مجلد ۸/ غیر مجلد ۲/

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ∴ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی ہے

مابعد للعہ

ای جہان منتظر خوش باش کآمد دوستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدئ آخر زمان

جلد (۶)

۶ ۔ صفر ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۱ ۔ مارچ ۱۹۰۷ء

نمبر (۱۲)

چہ گویم باتو گرائی چہا قادیان بینی | بروز جمعرات ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

گورنمنٹ عـــہ

دس شرائط بیعت

اول ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرلے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر تمام

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ مارا امام و پیشوا

اندریں دیں آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آں رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن
جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بر و شد اختتام

ما از و نوشیم ہر آبی کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود از ہماں جا مے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک وز خبر ہائے معاد
ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد

آں ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آں مستحق لعنت است

معجزات و ہرچہ از وی درّ است
منکر آں مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآں بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یک قدم دوری ازاں عالی جناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ ...... ۳۰ عـــہ

معاونین درجہ اول جن کو عا پر اخبار جاری کرانے کا حق حاصل ہو ...... صر

معاونین درجہ دوم جن کو عـــہ پر اخبار جاری کرانے کا حق حاصل ہو ...... للعہ

عام قیمت پیشگی ...... سے

عام قیمت مابعد ...... للعہ

قیمت فی پرچہ ۲ر

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے ان سے بحساب مابعد لی جائیگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں مل سکیگا رسید زر اخبار میں چھاپی جائیگی علیحدہ رسید نہ بھیجی جائیگی ۔ زر پیشگی ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے ۔

مینجر

وہ الفاظ جنہیں حضرت اقدس بیعت لیتے میں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۔ ۲ بار ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۔ ۳ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ آمین ۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا ...

عاجز محمد حسین

نمبر ۱۲ | مورخہ ۶ صفر سنہ ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۱ مارچ سنہ ۱۹۰۷ء | جلد ۶

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولائت

کنواریوں کا فتنہ ملک امریکہ کے شہر ویک فیلڈ کی کنواری لڑکیوں نے اس بات سے تنگ آکر کہ ان کی تعداد بڑہتی جاتی ہے اور مرد اُن سے نکاح نہیں کرتے وہان کی گورنمنٹ مین یہ درخواست کی ہے۔ کہ جو مرد مجرد رہتے ہین۔ ان پر گورنمنٹ ٹیکس لگائے انہون نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ ۲۵ سال سے کم عمر کے مجرد پر سولہ روپیہ سالانہ اور پچیس ۲۵ سے زائد عمر پر بہتر روپے سالانہ ٹیکس لگایا جاوے اور جو چالیس کے بعد مجرد رہے اس کو کلورافارم پلایا جاوے۔

کیا عورتون کی اس قسم کی شوخیان قرب قیامت کی نشانیون مین درج نہین ہین؟

عیسائیون کے نزدیک دہریت کے کیا معنے ہین؟ یورپ امریکہ مین جب کبھی کوئی دانا آدمی موجودہ انجیل کی کسی نامعقول بات پر اور موجودہ عیسائیون کے غلط عقائد پر اعتراض کرتا ہے تو پادری لوگ فوراً شور مچا دیتے ہیں کہ بس فلان شخص لامذہب ہوگیا دہریہ ہوگیا۔ بے دین ہوگیا۔ وہ خدا کو بھی نہین مانتا۔ لیکن یاد رکھنا چاہیئے کہ ایسے موقعہ پر ہمیشہ لفظ خدا سے عیسائی پادریون کی مراد یسوع مسیح ہوتا ہے نہ کہ وہ قادر توانا رحیم کریم خدا جو نہ بیٹا رکھتا نہ باپ اور نہ کسی کا محتاج ہے اور رحم بلا مبادلہ کرتا ہے۔ ایسے ہی مشہور دہریون مین سے ایک صاحب طامس پین نامی گزرے ہین جنہون نے عیسویت کی خوب خبر لی ہے پادریوں نے اس کو بہت دکھ بھی دئے تھے مگر اس نے کسی کی پرواہ نہ کی۔ امریکہ مین طامس پین کی یادگار مین اس کے جنم کے دن ایک جلسہ ہوا کرتا ہے اس سال جو جلسہ ہوا تہا اس مین امریکہ کے نومسلم محمد ویب بھی شامل ہوئے تہے انہون نے ایک مفصل تقریر مین پین کی کتابون کے حوالجات سے یہ بات ثابت کر دی ہے کہ پین ایک موحد آدمی تھا وہ دہریہ نہ تہا صرف عیسائیون کے ناجائز عقائد کفارہ اور تثلیث کا سخت دشمن تہا اور اگر اس کو اسلام کے صحیح حالات معلوم ہوتے۔ تو ضرور وہ اسلام مین داخل ہوجاتا۔ طامس پین کے بعض اقوال مفصلہ ذیل ہیں:۔

مین ایک خدا پر ایمان رکھتا ہون۔ ایک سے زیادہ خدا (تثلیث) کو مین نہین مان سکتا۔

اور مین آخرت پر یقین رکھتا ہوں کہ مرنے کے بعد بدلہ ملتا ہے۔

چھ سو ۶۰۰ آدمی عیسائیت سے بیزار شہر سراکیوز علاقہ نیویارک کے گرجہ ڈان فورتھ کانگری گیشنل چرچ کے ممبرون نے بمعہ اپنے پادری صاحب کے جن کی تعداد ۶۰۰ کے قریب ہے ایک جلسہ مین اس امر کا فیصلہ کر دیا ہے کہ ہمارا معبد آئندہ کسی فرقہ عیسویت کے ساتھہ تعلق نہین رکھتا بلکہ صرف ایک اخلاقی معبد خانہ ہوگا۔

دجال خود بخود پگھل رہا ہے

پادری صاحب کا اندوشہ یونائیٹڈ سٹیٹس کے اخبار انڈی پنڈنٹ مین ایک پادری صاحب نے اپنی ایک چٹھی چھپوائی ہے جس مین انہون نے یہ ظاہر کیا ہے کہ مین ایک گرجے کا پادری ہون۔ نماز پڑھتا ہون۔ انجیل کا وعظ کرتا ہون عیسائیت کی منادی کرتا ہون مگر مدت سے میرے مطالعہ کا یہ نتیجہ ہے کہ مین اس بات پر ایمان نہین رکھتا کہ یسوع بن باپ تہا یا کہ وہ مُردون سے اُٹھہ کر آسمان پر چلا گیا۔ آسمان پر جلنے کا قصہ لغو اور بے ہودہ ہے یسوع ہماری طرح ایک انسان تہا معلوم نہین کتنے ہی پادریون کا اندر سے یہ حال ہوگا۔

جزائر برطانیہ مین پلیگ اخبار ڈیلی میل لکھتا ہے کہ جزائر برطانیہ مین سانڈ پلیگ بڑہتی جاتی ہے جس سے خطرہ بڑہتا جاتا ہے یہ ایک قسم کا بخار ہے جس سے تین چار روز مین بیمار مرجاتا ہے۔ اب تک ۲۵ موتین ہوچکی ہین۔

درخواست جنازہ۔ فیاض الدین صاحب انسپکٹر خوردہ اپنے مرحوم باپ حفیظ الدین صاحب کیواسے ؟ نماز جنازہ کی درخواست کرتے ہین۔

ایک عظیم الشان نشان

ڈوئی حسرت اور دکھہ کیساتھہ مرگیا ہمارے ناظرین ڈوئی کے حالات سے بخوبی واقف ہین وہ عیسائی تہا اور مدعی نبوت تہا سنہ ۱۹۰۱ء مین اس نے نبی ہونے کا دعوےٰ کیا تہا۔ اپنے آپ کو الیاس اور مسیح کا پیش خیمہ کہتا تہا۔ مسلمانون کا سخت دشمن تہا اس نے ایک دفعہ اپنے لیکچر مین کہا تہا کہ مین مکہ پر حملہ کرون گا اور تمام مسلمانون کو ہلاک کر دون گا۔ حضرت مسیح موعود نے اس پر غیرت کہا کر اس کو مباہلہ کے واسطے اپنے بالمقابل بلایا تہا کہ تو تمام مسلمانون کے پیچھے مت پڑ۔ صرف میرے ساتھہ مباہلہ کر لے اور لکھا تہا کہ میرے دیکھتے دیکھتے خدا تجھے حسرت اور دکھ کے ساتھہ ہلاک کریگا اس کا چند روزہ عروج اتنا بڑا ہوا تہا کہ ویب صاحب نے مجھے اپنے ایک خط مین لکھا تہا کہ وہ شاہزادون کیطرح رہتا ہے اس نے اپنے واسطے جدا ایک شہر بنایا تہا جس کی آبادی کئی ہزار تک پہنچ چکی تہی اور اپنے واسطے کئی کئی لاکھ روپے کے خرچ سے بڑے بڑے شاندار محل طیار کرائے تہے اور بڑے بڑے کارخانے کہولے لیکن اس مباہلہ کے بعد اس کی ذلت شروع ہوئی اول تو وہ ولد الزنا ثابت ہوا۔ پہر اس کے مرید اس سے برگشتہ ہوگئے اور انہون نے اس کو نبوت سے معزول کیا اور شہر کی افسری سے موقوف کر دیا۔ پہر اس پر فالج گرا۔ غرض ہر طرح کی مالی اور جانی اور عزت کی مصائب اٹہا کر آخر نہایت حسرت اور دکہہ کے ساتھہ حضرت امام مہدی کے سامنے پیش گوئی کیمطابق ہلاک ہوگیا ہے اس کے مرنے کی خبر ۹ مارچ کے تار مین لندن سے آئی ہے اور لاہور کے اخبار مین سول ملٹری گزٹ مین چھپی ہے۔ عنقریب اس کیمتعلق حضرت اقدس کی طرف سے ایک جدا گانہ اشتہار شائع ہوگا اور انشاء اللہ اخبار مین درج ہوگا اس کیمتعلق مباہلہ کے جو اشتہار تہے وہ امریکہ کے اخبارات مین بکثرت شائع ہوئے تہے جن کے فائل یہان موجود ہین اس واسطے یہ نشان امریکہ کے واسطے ایک خاص نشان ہے لیکن چونکہ اس کے مرید یورپ ایشیا کے دوسرے ممالک مین بھی ہین اس واسطے ان سب کو اس مباہلہ کی خبر ہے۔ مین نے خود وہ اشتہارات ابتدا ہی سے ان کے متعلق علاوہ امریکہ کے انگلینڈ۔ آئرلینڈ۔ فرانس [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر۔ مسیح

مورخہ ٦۔ صفر ١٣٢٥ھ مطابق ٢١۔ مارچ ١٩٠٧ء

خدا کی تازہ وحی

١٨۔ مارچ ١٩٠٧ء۔ ١۔ قدرت کے دروازے کھلے ہین

٢۔ نیکی یہی ہے کہ خدا کے احکام کو پورا کرنا

٣۔ تیری عاجزانہ راہین اس کو پسند آئین۔

٤۔ اِنّی انرتك واثرتك۔

ترجمہ۔ مین نے تجھے روشن کیا اور تجھے برگزیدہ کیا

٥۔ جو دعائین آج قبول ہوئین ان مین قوت اور شوکت اسلام بھی ہے

٦۔ تیرے لئے ایک خزانہ مخفی تھا۔

٧۔ کل لك ولامرك

ترجمہ۔ سب تیرے لئے اور تیرے حکم کیلئے ہی۔

٨۔ یا اللہ اب شہر کی بلائین بھی ٹال دے۔

٩۔ ایک موسیٰ ہی مین اس کو ظاہر کرون گا اور لوگون کے سامنے اس کو عزت دونگا۔

١٠۔ اجر الاثیم واُریہ الجحیم (ترجمہ حسب تفہیم) اور جس نے میرا گناہ کیا ہے مین اس کو گھسیٹون گا اور اس کو دوزخ دکھلاؤنگا

١١۔ بلجت آیاتی۔ ترجمہ۔ میرے نشان ظاہر ہو جائینگے

١٢۔ قل اللہ ثم ذرھم فی خوضھم یلعبون۔

ترجمہ۔ کہدے اللہ ہے اور پھر ان کو چھوڑ دے۔ اپنی بے ہودگی مین لعب کرین۔

١٩۔ مارچ ١٩٠٧ء۔ ١۔ خواب مین مینے دیکھا کہ میری بیوی مجھے کہتی ہی۔ کہ مین نے خدا کی مرضی کے لئے اپنی مرضی چھوڑ دی ہی۔ اس پر مین نے ان کو جواب مین یہ کہا کہ اسی سے تو تم پر حسن چڑھا ہے یہ فقرہ اس فقرہ سے مشابہ ہے جو زبور مین ہے کہ تو حسن مین بنی آدم سے کہین زیادہ ہی۔

٢۔ اردت زمان الزلزلة۔ یعنے مین نے ارادہ کیا ہی کہ زلزلہ کا زمانہ آجاوے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اشتہار ضروری

بغرض اطلاع دہی ضروری جملہ احباب کی خدمت مین یہ اشتہار جاری کیا جاتا ہی کہ جو کتب حکیم فضلدین صاحب سے بطور ملکیت کے متعلق تہین یا لغات القرآن ہر دو حصہ حکیم صاحب موصوف .... سے تعلق ملکیت یا تعلق بیع وسروکار رکہتی تھین اب ان .... سے ان کتابون .... کا کوئی تعلق نہین رہا کیونکہ حکیم صاحب موصوف نے کل سامان مطبع کا اور جملہ کتابین مقبرہ بہشتی کی مد مین ہبہ کر دی ہین۔ اور عرب صاحب عبد الحی۔ کے تعلق سے لغات القرآن کو بھی ...... نکالکر مقبرہ بہشتی کے لئے ہبہ کر دیا ہے لہذا یہ جملہ کتب نائب ناظم مقبرہ بہشتی کے سپرد چارج مین ہوگئین۔ اس اشتہار کے پہنچنے پر جو صاحب کتابین خرید کرنا چاہین وہ براہ راست نائب ناظم مقبرہ بہشتی سے طلب کرین ورنہ درخواست کی تعمیل مین علاوہ وقت اور طوالت کے کتابین مطلوبہ روانہ بہی نہ ہون گی۔

نماز جنازہ۔ چودہری مولابخش صاحب سیالکوٹ سے اطلاع کرتے ہین کہ میان جمال الدین احمدی ساکن چونڈہ فوت ہو گئے ہین۔ درخواست دعائے جنازہ ہی۔

برکت علی صاحب کلرک نہر اپنی مرحوم والدہ کیواسطے درخواست جنازہ کرتے ہین۔

ڈائری

پھر حضرت عیسےٰ کو کیا انعام ملیگا ۱۰ مارچ سنہ ۱۹۰۷ء ہمارے مخالفین کے اس مذہب کا ذکر تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر چلے گئے ہیں اور پھر قیامت سے پہلے دنیا میں آئیں گے اور چالیس سال تک اس زمین پر رہینگے اور عیسائیوں کی خوب خبر لیں گے اور ان کو بتائیں گے کہ تمہارا دین باطل ہے اور کسر صلیب کریں گے اور پھر اس زمین پر فوت ہو جائینگے حضرت نے فرمایا کہ اس عقیدہ کو قرآن شریف کی اس آیت کے آگے پیش کرنا چاہیئے کہ و اذ قال اللّٰہ یا عیسےٰ ابن مریم ء انت قلت للناس اتخذونی و امی الٰھین من دون اللّٰہ قال سبحانک ما یکون لی ان اقول ما لیس لی بحق ان کنت قلتہ فقد علمتہ تعلم ما فی نفسی ولا اعلم ما فی نفسک انک انت علام الغیوب - ما قلت لہم الا ما امرتنی بہ ان اعبدوا اللّٰہ ربی و ربکم وکنت علیہم شہیدا ما دمت فیہم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم و انت علی کل شیٔ شہید - یعنی قیامت کے روز اللہ تعالےٰ حضرت عیسیٰ کو کہیں گے کہ اے عیسےٰ بن مریم کیا تو نے لوگوں کو یہ کہا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو خدا کر کے مانو۔ اور اللہ کو چھوڑ دو تو حضرت عیسیٰ جواب دیں گے کہ یا اللہ تو پاک ہے۔ مجھے کب لائق تھا کہ میں ایسا کلمہ بولتا جو حق نہیں ہے اگر میں کہتا۔ تو تجھ کو معلوم ہوتا تو جانتا ہے جو کچھ کہ میرے نفس میں ہے اور میں نہیں جانتا کہ تیرے نفس میں کیا ہے۔ تو علام الغیوب ہے۔ میں نے تو انہیں سوائے اس کے کچھ نہیں کہا۔ جو تو نے مجھے حکم دیا تھا کہ اللہ کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا رب ہے۔ اور جب تک کہ میں ان میں رہا میں ان کا نگران رہا اور جب تو نے مجھے وفات دے دی اس کے بعد تو خود ان کا نگران تھا (مجھے کچھ خبر نہیں) اور تو ہر بات کو دیکھتا ہے اب اس جگہ سوچنے کے قابل یہ بات ہے کہ قیامت کا دن ہوگا اور سب لوگ اللہ تعالےٰ کے حضور میں کھڑے ہوں گے اور وہ گھڑی ہوگی جس کے متعلق کہا گیا ہے کہ ھذا یوم ینفع الصدقین صدقہم وہ دن ہوگا جبکہ سچ بولنے والوں کو ان کا سچ نفع دیگا۔ اچھا۔ تو ایسے وقت میں حضرت عیسےٰ خدا تعالیٰ کو یہ کہیں گے کہ میں جب تک دنیا میں تھا تب تو ان کو وحدانیت کا وعظ کرتا تھا بعد کی خبر نہیں انہیں کیا ہو گیا۔ قطع نظر اس بات کے کہ وہ اس وقت زمین میں مدفون ہیں یا کہیں آسمان پر بیٹھے ہوئے اس جگہ یہ امر سب سے زیادہ قابل غور ہے کہ اگر وہ قیامت سے پہلے دنیا میں آئیں گے اور چالیس سال تک رہیں گے اور عیسائیوں کو انہیں اور ان کی ماں کو خدا بنانے کے سبب خوب سزا بھی دیں گے۔ اور پھر ان کی اصلاح بھی کریں گے اور ماننے والوں کو مسلمان بنائیں گے۔ تو پھر قیامت کے دن ان کا جواب یہ کیوں ہونا چاہیئے کہ مجھے تو کچھ خبر نہیں کہ میرے بعد کیا ہوا اور کیا نہ ہوا بلکہ انہیں تو یہ جواب دینا چاہیئے کہ اے باری تعالےٰ میں نے تو ان کے ایسے عقیدے کے سبب ان کو خوب سزائیں دی ہیں اور ان کی صلیب کو توڑا ہے اور چالیس سال تک ان کی خوب خبر لی ہے سو دیکھنا چاہیئے۔ کہ اگر مسیح دوبارہ دنیا میں آویگا تو کیا اس کا یہ جواب جو قرآن شریف میں درج ہے سچا ہوگا؟ اور اگر ان ملانوں کی بات درست مان لی جاوے تو روز قیامت حضرت عیسےٰ کو ایسا جواب دینے سے کیا انعام ملیگا۔ نادان یہ بھی نہیں جانتے کہ ایسی باتیں بنا کر وہ ایک خدا کے نبی کو نعوذ باللہ جھوٹ بولنے والا قرار دے رہے ہیں اور پھر جھوٹ بھی قیامت کے دن اور پھر بھی خدا کے دربار میں۔ نعوذ باللہ من ذالک۔

خشیت الٰہی کس طرح پیدا ہوتی ہے ذکر تھا کہ باوجود اس قدر وبا اور تکالیف کے لوگوں میں شوخی بڑھی ہوئی ہے اور کچھ پرواہ نہیں کرتے۔ فرمایا۔ خدا تعالیٰ پر پورا ایمان ہو تو انسان کے دل میں خوف اور خشیت بھی ہوتی ہے۔ جیسے ایمان کم ہوتا جاتا ہے ویسے ہی خشیت بھی کم ہوتی جاتی ہے۔

دنیا میں عذاب الٰہی کا باعث شوخی ہے فرمایا۔ میرا مذہب سچائی کے ساتھ اس بات پر قائم ہے کہ جس قدر لوگ نوحؑ اور لوطؑ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا دیگر پیغمبروں کے زمانہ میں ہلاک ہوئے اگر وہ انبیاء کے ساتھ شوخی سے پیش نہ آتے اور ان کی تکذیب نہ کرتے تو معمولی طور پر زندگی بسر کرتے دنیا میں جو گناہ فسق و فجور کئے کرتا ہے ان کیواسطے جزا کا وقت آخرت میں رکھا گیا ہے اس دنیا میں عذاب جب آتا ہے وہ انبیاء کی تکذیب کی وجہ سے زیادہ تر آتا ہے اگر فرعون حضرت موسیٰ کے ساتھ بدسلوکی نہ کرتا تو چند دن اور دنیا میں سلطنت کر لیتا۔ معمولی گناہوں کیواسطے محاسبہ اور مواخذہ کا دن قیامت ہے لیکن وہ گناہ جس پر خدا تعالیٰ بڑی غیرت دکھلاتا ہے وہ اس کے فرستادوں کی تکذیب اور ان کے ساتھ شوخی سے پیش آنا ہے جب کہ شوخی حد سے بڑھ جاتی ہے اور خدا کے پاک نبیوں کو دکھ دیا جاتا ہے اور اس کے برخلاف ظلم اور شرارت اور بدمعاشی سے کام لیا جاتا ہے۔ تو اس وقت خدا تعالیٰ ایسے لوگوں کو اسی دنیا میں عذاب کا مزہ چکھاتا ہے اگر یہ لوگ انکسار اختیار کرتے تو ہلاک نہ ہوتے۔ حضرت عیسےٰ نے اپنے مخالفوں کو کہا تھا کہ تم کنجروں سے بدتر ہو۔ کیونکہ وہ گناہ کرتے ہیں پر اپنے آپ کو گناہگار سمجھ کر انکسار اختیار کرتے ہیں اور تم گناہ کرتے ہو اور اس پر خوش ہوتے ہو اور کار ثواب جانتے ہو۔ اللہ تعالیٰ اپنے پاک کلام میں فرماتا ہے۔ ما یفعل اللّٰہ بعذابکم ان شکرتم و اٰمنتم۔ یعنے اگر تم شکریہ ادا کرو اور ایمان لاؤ تو خدا نے تمہیں عذاب کر کے کیا لینا ہے۔ یہ تمہارے بداعمال ہی تم کو عذاب میں گراتے ہیں۔ یہ اعتراض ناجائز ہے کہ امریکہ میں آپ کی تبلیغ نہیں پہنچی۔ پھر وہاں عذاب کیوں آیا۔

امریکہ میں تبلیغ ہماری تبلیغ بہت ہو چکی ہے ابتدا میں میں نے ایک اشتہار سولہ ہزار ۱۶۰۰۰ چھپوا کر یورپ امریکہ میں روانہ کیا تھا اور اسی اشتہار کو پڑھ کر امریکہ سے محمد ویب نے خط و کتابت شروع کی تھی جبکہ وہ مسلمان بھی نہ ہوا تھا۔ اس کے بعد ڈوئی کے متعلق پیشگوئی کے اشتہارات امریکہ میں کثرت سے تقسیم ہوئے اور امریکہ کی بہت سی اخباروں میں ہماری تصویر اور ہمارے حالات چھپے جس کو لاکھوں آدمیوں نے پڑھا اور ان کے درمیان اس سلسلہ کی تبلیغ ہو چکی ہے۔ علاوہ ازیں یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ قدیم سے سنت اللہ اسی طور پر جاری ہے کہ جب عذاب الٰہی آتا ہے تو بدوں کے ساتھ جو نیک ملے جلے ہوتے ہیں ان میں سے بھی بعض کو لپیٹتا ہے۔ پھر ان کا حشر اپنے اپنے اعمال کے مطابق ہوتا ہے دیکھو حضرت موسیٰ کے وقت میں پلوٹھے ہلاک ہوئے تھے تو پلوٹھوں کا اس میں کیا قصور تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں قحط پڑا تو ظاہر ہے کہ اس کا اثر سب پر ہوا تھا نہ یہ کہ صرف بعض پر ہوا ہو۔ یہ لوگ سنت اللہ سے بے خبر ہیں جو اس قسم کے اعتراض کرتے ہیں۔

رد بلا فرمایا۔ تمام مذاہب کے درمیان یہ امر متفق ہے کہ

صدقہ خیرات کے ساتھ بلا ٹل جاتی ہے۔ اور بلا کے آنے کے متعلق اگر خدا تعالیٰ پہلے سے خبر دے تو وہ وعید کی پیش گوئی ہے۔ پس صدقہ و خیرات سے اور توبہ کرنے اور خدا کی طرف رجوع کرنے سے وعید کی پیش گوئی بھی ٹل سکتی ہے۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر اس بات کے قائل ہیں کہ صدقات سے بلا ٹل جاتی ہے۔ ہندو بھی مصیبت کے وقت صدقہ خیرات دیتے ہیں اگر بلا ایسی شئے ہے کہ ٹل نہیں سکتی تو پھر صدقہ خیرات سب عبث ہو جاتے ہیں

آتھم اور لیکھرام آتھم اور لیکھرام میں بھی فرق تھا۔ کہ پیش گوئی کو سن کر آتھم خوف کھا گیا اسی وقت بھری مجلس میں کانوں کو ہاتھ لگا کر کہنے لگا کہ میں نے آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کوئی گالی نہیں دی اور تمام شوخیاں چھوڑ دیں۔ اس واسطے اس کو چند روز اور مہلت مل گئی۔ لیکن برخلاف اس کے لیکھرام نے شوخی اختیار کی اور روز بروز شوخی میں بڑھتا گیا۔ پس اس کو میعاد کے دنوں کی بھی پوری مہلت نہ دی گئی۔ اگر وہ بھی آتھم کی طرح خاموش ہو جاتا اور خدا سے ڈرتا تو اس کے ایام میں بھی تاخیر دی جاتی ایسا ہی احمد بیگ نے چونکہ کوئی نمونہ نہ دیکھا ہوا تھا اس نے خوف نہ کھایا اور جلد ہلاک ہوا۔ اور پچھلے خوف زدہ ہو گئے اور مہلت حاصل کی۔

اختلاف یہ کبھی نہیں ہوا کہ کسی نبی کو سب نے مان لیا ہو اختلاف تو ضرور رہتا ہی ہے۔ کچھ نہ کچھ مخالفت ضروری باقی رہتی ہے۔ ہر نبی کے وقت میں ایسا ہی ہوتا چلا آیا ہے۔

فہم قرآن فرمایا:۔ بعض نادان لوگ کہا کرتے ہیں کہ ہم قرآن شریف کو نہیں سمجھ سکتے اس واسطے اس کی طرف توجہ نہیں کرنی چاہیئے کہ یہ بہت مشکل ہے یہ ان کی غلطی ہے۔ قرآن شریف نے اعتقادی مسائل کو ایسی فصاحت کے ساتھ سمجھایا ہے جو بے مثل اور بے مانند ہے اور اس کے دلائل دلوں پر اثر ڈالتے ہیں۔ یہ قرآن ایسا بلیغ اور فصیح ہے کہ عرب کے بادیہ نشینوں کو جو بالکل ان پڑھ تھے سمجھا دیا تھا۔ تو پھر اب کیوں کر اس کو نہیں سمجھ سکتے۔

ضرورت

مدرسہ تعلیم الاسلام کیواسطے ایک مدرس ریاضی کی ضرورت ہے تنخواہ حسب لیاقت ہوگی۔ درخواستیں بنام ہیڈ ماسٹر مدرسہ ہوں۔

لیکھرام کی سچی یادگار

فروری کے آریہ مسافر میں پنڈت لیکھرام کے قتل پر بہت کچھ خوشی اور رنج کا اظہار کیا گیا ہے اور یہ ایک فطری معاملہ ہے کہ کسی کا کوئی پشت پناہ اس کو داغ جدائی دے جائے تو خواہ مخواہ رنج ہوتا ہی ہے اور غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آریوں نے اپنی پناہ گندی گالیوں اور بیہودہ کلام کو بنایا ہے اور لیکھرام اس بات میں بہت مشاق تھا اور اس کی کوئی کتاب ایسی نہ ہو گی جس میں کہ گالیوں اور بدزبانی سے کام نہ لیا گیا ہو۔ پس اس طرح لیکھرام گویا کہ صحیح معنوں میں آریوں کی پشت پناہ تھا اور اس کے قتل پر ضرور آریوں کو رنج کرنا چاہیئے تھا اور اسی لئے میں نے اس نظم پر کوئی توجہ نہیں کی جو کہ مذکورہ بالا پرچہ میں لیکھرام کی یادگار میں شائع کی گئی تھی۔ لیکن بعض دوستوں کے اصرار سے کہ اس نظم کے لکھنے والے نے خلاف واقعہ بیان کیا ہے اور اس کا جواب دینا ضروری ہے۔ میں نے تین رباعیاں اسکے جواب میں لکھدی ہیں اور وہ ذیل میں درج ہیں مگر ان کے درج کرنے کے پہلے میں اتنا لکھدینا ضروری سمجھتا ہوں کہ آریہ شاعر کی دروغگوئی پر احباب کو تعجب نہ کرنا چاہیئے کیونکہ اس نے لیکھرام کی یادگار لکھی ہے اور اگر وہ اس میں سچ سے کام لیتا تو یادگار کیوں کر ہو سکتی تھی۔ لیکھرام کا کام تو گالیاں دینا اور جھوٹ بولنا تھا پس اسی کے مطابق یادگار قائم کی گئی اور اس طرح نظم لکھنے والے نے صحیح اور سچے معنوں میں لیکھرام کی یادگار قائم کی [illegible] اور خلاف واقعہ بیان [illegible] کام لے کر لیکھرام کی تحریروں کا نقشہ کھینچ دیا اور یادگار قائم کرنے کا حق ادا کر دیا ہے۔ وہ رباعیات جو میں نے اس کے رد میں لکھی ہیں یہ ہیں۔ سہ

چھ مارچ کو لیکھو نے اٹھایا لشکر
دنیا سے کیا کوچ سوئے نار و سقر
تھی موت کے وقت اس کی یہ طرفہ حالت
لب پر تھی اگر آہ! تو تن میں خنجر

یہ آریہ کہتے ہیں کہ لیکھو ہے شہید
ایسی تو نہ تھی ہم کو بھی ان سے امید
تھی موت وہ ذلت کی شہادت کیسی

کیا جن پہ پڑے قہر خدا ہیں وہ شہید

لیکھو سے کہا تھا جو۔ ہوا وہ پورا
کیا تم نے وہ دیکھی نہیں مرزا کی دعا
اب بھی کرو انکار تو حیرت کیا ہے
مشہور ہے بے شرم کی ہے دور بلا

راقم میرزا محمود احمد

نظم

بحمد اللہ بحمد اللہ نسیم نو بہار آمد — بہ بلبل صد مبارکباد وقت لالہ زار آمد
شب تاریک شد روشن ز نور آن تابان — بسوئے عالم اسلام آن شاہسوار آمد
چو آن سلطان روئے سوئے میدان لشکر او شد — شہ زنگی سوئے ملک عدم اندر فرار آمد
ز نور او ہمہ عالم شدہ چون جنت الماویٰ — چو آن شاہ جہان در بوستان شاہوار آمد
شہ شہر بقا بالله مہ چرخ خداوانی — زہے آن یوسف کنعان باعز و وقار آمد
کہ یعنی سرور عالی نسب محبوب یزدانی — بذبیا مہدی دوران زبعد انتظار آمد
فلک شادان ملک خندان زمین و زمان خرم — بہ ہر سو نعرہ شادی زدشت و کوہسار آمد
ز بحر علم و حلم و عزت و جود و جوانمردی — ضیائے محفل اسلام در شاہسوار آمد
بعالی ہمتی او ز گرداب پریشانی — بزودی کشتی اسلامیان سوئے کنار آمد
بیک تیر نگاہش دشمن دین رسول اللہ — چو مرغ نیم جان افتان و خیزان در نہار آمد
الا اے منکر نادان بترس از قہر ربانی — چو نرمینی بتائید ش خدائے کردگار آمد
انا المسکین امام نسری دا اے طالب دنیا — جہان پر نور در شان تو گرد و غبار آمد
ببین در کارزار مہدی آخر زمان یکدم — چسان آن ابتر تو دیان زخم کارزار آمد
کجا لیکھو کجا آتھم پریشان تیرہ شد عالم — جہنم مسکن ایشان ز قہر کردگار آمد
بنازد اکنون [illegible] — ز خاکت کم بہا کم قدر مشاک تتار آمد
ہمین است آن غلام احمد [illegible] — [illegible] کار زار آمد
کسوف مہر و مہ بر آسمان [illegible] — نے بینی کہ این بر آن چہ خوب استوار آمد
درین گرداب ظلمتہا وسیلاب ضلالتہا — نے بینی کہ طاعون زاین دو آشکار آمد
پئے تصدیق تو ای ہادی راہ خداوانی — بقول مصطفےٰ اہل عملنا اندر روزگار آمد
ز جور چرخ ناہنجار این مہجور آسرد — بزیر سایہ تو دل حزین و دل فگار آمد

خاکسار پیر غلام احمد مہجور متوطن کشمیر پرگنہ چھلوٹ
سابق محرر دفتر اخبار بدر قادیان دارالامان۔

درخواست نماز جنازہ۔ محمد عبد اللہ صاحب مورخہ ۱ مارچ ۱۹۰۷ء کو فوت ہو گئے ہیں لہذا احباب ان کے واسطے نماز جنازہ پڑھیں۔ راقم ابو یوسف محمد مبارک علی

روشن نشان

ڈوئی کے مرجانے کی خبر ڈاک ٹائیٹ کے کالمون میں لکھی جا چکی ہے اس جگہ ہم حضرت اقدس مسیح موعود کے ان اشتہارات کے چند فقرات نقل کرتے ہین جو کہ چھاپ کر کثرت سے مشتہر کئے گئے تھے۔

"ہم ڈوئی کو مخاطب کرتے ہین جو یسوع مسیح کو خدا بناتا اور اس کا رسول اپنے تئین قرار دیتا ہے ...... اور اپنے اخبار مین لکھتا ہے کہ اس کے خدا یسوع مسیح نے اس کو خبر دی ہے۔ کہ تمام مسلمان تباہ اور ہلاک ہو جائینگے اور دنیا مین کوئی زندہ نہ رہے گا بجز ان لوگون کے جو مریم کے بیٹے کو خدا سمجھ لین اور ڈوئی کو اس مصنوعی خدا کا رسول قرار دین۔ ہم ڈوئی کو ایک پیغام دیتے ہین کہ اس کو تمام مسلمانون کے مارنے کی کیا ضرورت ہے۔ وہ غریب مریم کے عاجز بیٹے کو خدا کیون کر مان لین بالخصوص اسی زمانہ مین جب کہ ڈوئی کے خدا کی قبر بھی اس ملک مین موجود ہے اور ان مین وہ مسیح موعود بھی موجود ہے جو چھٹے ہزار کے اخیر اور ساتوین ہزار کے سر پر ظاہر ہوا جس کے ساتھ بہت سے نشان ظہور مین آئے ...... سو ہم ڈوئی صاحب کی خدمت مین بادب عرض کرتے ہین کہ اس مقدمہ مین کہ کروڑون مسلمانون کے مارنے کی کیا حاجت ہے۔ ایک سہل طریق ہے جس سے اس بات کا فیصلہ ہو جائیگا کہ آیا ڈوئی کا سچا خدا ہے یا ہمارا خدا۔ وہ بات یہ ہے کہ ڈوئی صاحب تمام مسلمانون کو بار بار موت کی پیشگوئی نہ سناوین بلکہ ان مین سے صرف مجھے اپنے ذہن کے آگے رکھ کر یہ دعا کرین کہ ہم دونون مین جو جھوٹا ہے وہ پہلے مرجائے ...... مین نے ایسی دعا کے لئے سبقت نہین کی بلکہ ڈوئی نے کی اس سبقت کو دیکھ کر غیور خدا نے میرے اندر یہ جوش پیدا کیا اور یاد رہے کہ مین اس ملک مین معمولی انسان نہین ہون۔ مین وہی مسیح موعود ہون جس کا ڈوئی انتظار کر رہا ہے اگر ڈوئی نے اس نوٹس کا جواب نہ دیا اور یا اپنے لاف گزاف کے مطابق دعا کر دی اور پھر دنیا سے قبل میری وفات کے اٹھا یا گیا تو یہ تمام امریکہ کے لئے ایک نشان ہوگا مگر یہ شرط ہے کہ کسی کی موت انسانی ہاتھون سے نہ ہو بلکہ کسی بیماری سے یا بجلی سے ...... آہ"

اس پیشگوئی کے مطابق ڈوئی ذلیل اور مفلس ہو کر نہایت تباہی کی حالت مین مرگیا ہے اس کی ذلت اور تباہی کی خبرین قبل ازین مفصل اخبار مین درج ہو چکی ہین۔

ڈوئی کے مرنے کی خبر سنکر بہت سے مقامات سے مبارکباد کے خطوط حضور مسیح موعود کی خدمت مین آئے ہین جن مین سے بعض کا اقتباس اس جگہ درج کرنا دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔

شیخ نور احمد صاحب وکیل سے ایبٹ آباد سے کیا خوب لکھا ہے کہ پہلے نشان تو ہند کے واسطے سمجھ جاتے تھے اب نشانات کے دائرہ نے امریکہ کو بھی اپنے اندر لے لیا ہے۔

حکیم مقصود علی خان صاحب مشنری آف اسلام دہلی سے تحریر فرماتے ہین۔

از دہلی دفتر مجلہ طبیہ ۱۰ مارچ ۱۹۰۷ء روز یکشنبہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مین حضور کو حضور کے بڑے دشمن مسٹر ڈوئی کے ہلاک ہونے کی مبارکباد دیتا ہون۔

حقیقت مین سچائی کے دشمن اسی طرح پائمال کئے جاتے ہین۔ شروع شروع مین خدا ان کو ڈھیل دیتا ہے۔ جسے حقانیت کے دشمن یہ خیال کر بیٹھے ہین کہ گویا خدا نے ان کو چھوڑ دیا۔ لیکن خدا ان کو یکدم پکڑ لیتا ہے اور کذب کے فرزند دیکھتے کے دیکھتے ہی رہ جاتے ہین خداوند عالم اشاعت اسلام مین آپ کی مدد کرے اور آپ کی تمام دشمنون کو جو اس عظیم الشان مقصد مین آپ کے مخالف ہون ان کو آپ کی آنکھون کے سامنے تباہ کرے۔ آمین

بابو محمد حسین صاحب لاہور سے تحریر فرماتے ہین۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

برادرم مفتی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مین چند سطور آپ کی اخبار مین اندراج کیواسطے ارسال کرتا ہون۔ امید ہے کہ آپ ضرور درج اخبار کرکے مشکور فرمائینگے۔

"کل مین نے اخبار ٹریبون مین پڑھا ہے کہ کوہ شملہ پر سرخ رنگ کی برف پڑی ہے اور لوگ اسے خونی برف کہتے ہین جو ہین کہ مین نے یہ خبر پڑھی میرے دل مین خیال آیا کہ حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی "پھر بہار آئی تو آئے ثلج کے آنے کے دن" کن کن رنگون مین ظاہر ہو رہی ہے۔ افسوس ہے ان لوگون پر جو حضرت جی کو نعوذ باللہ جھوٹا اور مفتری قرار دیتے ہین۔ ماہ فروری اور مارچ مین قریباً تمام پنجاب مین اولے (گڑے) پڑے ہین۔ جس کے سبب اب تک سردی ہو رہی ہے۔ مین نہین خیال کر سکتا کہ مخالف لوگ ثلج والے الہام کے عین حرف بحرف پورا ہونے پر بھی کیا شک کرتے ہین۔ یہ لوگ ہمیشہ سے کہتے ہین کہ حضرت جی کا کوئی الہام صاف لفظون مین پورا نہین ہوتا۔ کیا یہ بھی پورا نہین ہوا۔ لعنت ہے اس پر جو نہ مانے اس سال نشانات بارش کی طرح برس رہے ہین اور ان کو پورا ہوتا دیکھ کر وجد آتا ہے اور دل مین خیال آتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کے کتنے احسان ہین کہ اس نے ہم کو توفیق دی کہ ہمنے اس شخص یعنے حضرت مسیح موعود کو شناخت کیا اور اب اللہ تعالیٰ ہم کو یہ بھی توفیق دے کہ ہم اس کی تعلیم پر پورے طور سے کاربند ہون۔ آمین۔

۲۸۔ فروری کی رات کو میرے دل مین گزرا کہ پچھلے سال تو اس رات بھونچال آیا تھا۔ آج رات دیکھین کیا حال ہوتا ہے۔ خدا کی قدرت وہ رات خالی نہین گئی۔ اسی رات حضرت جی کو الہام ہوا کہ سخت بھونچال آیا اور بارش بھی ہوگی سو وہ ۲۔ مارچ کو پورا ہوگیا۔ کیا عبدالحکیم خان اور مولوی ثناء اللہ اس الہام مین بھی شک کرین گے۔ خدا کی قدرت اس سال دشمنون کو سخت ذلت ہو رہی ہے۔

اے لوگو! کچھ شرم وحیا کرنی چاہیئے۔ آخر خدا کو جان دینی ہے اب بھی باز آجاؤ اور حضرت مسیح موعود کی بیعت مین داخل ہو جاؤ۔ تاکہ وہ رحیم وکریم خدا اپنا عذاب تم پر سے اٹھا لے اور رحم کرے ورنہ یاد رکھو کہ دونون جہانون مین سوائے رونے اور دانت پیسنے کے کچھ حاصل نہ ہوگا۔

ڈاکٹر ڈوئی کے مرنے سے جو حضرت جی کی پیشگوئی پوری ہوئی اس سے دل کو نہایت خوشی ہوئی ہے اور اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس نے ہم کو ڈوئی کے مرنے کی پیشگوئی اپنی آنکھون سے دکھائی۔

خاکسار محمد حسین احمدی کلرک دفتر سرکاری وکیل پنجاب

لاہور

بکلمہ منوّر

درس قرآن شریف

(سلسلہ کے واسطے دیکھو اخبار نمبر ۸ مورخہ ۲۱ فروری ۱۹۰۷ء)

ومن الخیر الکثیر الذی وعد اللہ لہ صلی اللہ علیہ وسلم بالنصرۃ فی قولہ جل ذکرہ۔ یاایھا النبی حسبک اللہ ومن اتبعک من المومنین وبان وعد اللہ الحفظ۔ کما قال واللہ یعصمک من النّاس۔ وما وعدہ من العزّۃ فی قولہ لہ و للمومنین۔ کما قال وللہ العزۃ ولرسولہ و للمومنین۔ ومن الخیر الکثیر الذی اعطاہ صلی اللہ علیہ وسلم بان وجدہ یتیماً فاٰوٰی وسائلاً فھدٰی وعائلاً فاغنٰی۔

وقالوا نعطیک من الاموال ما تصیر بھا اغنی النّاس ونزوجک اکرم نساءنا ونجعلک رئیسا علینا۔ فانظر ھل کان فی مقدرتھم ان یصیر جمیع العرب تحت یدہ والعجم تحت غلمانہ کلاّ۔ واللہ۔

ومن الخیر الکثیر الذی اعطاہ اللہ سبحانہ بان نعم قلبہ الشریف صلی اللہ علیہ وعلی الہ و بارک وسلم بذکرہ وحبہ وھذہ نعمۃ لا یعلم قدرھا وعظمتھا الا من وفقہ اللہ بھا۔ نعمۃ لا تشبھا نعمۃ من نعم الدنیا والاخرۃ۔

ومن الخیر الکثیر الذی اعطاہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ۔ الھدی والنصرۃ الخاصۃ وجعل قرۃ عینہ فی الصلوۃ وانشرح بہ صدرہ۔

ومن الخیر الکثیر برزقہ اللہ الوسیلۃ والمقام المحمود۔ وجعلہ اول من یفتح باب الجنۃ وجعل لواء الحمد بیدہ اعطاہ اللہ الحوض والنھر

ومن الخیر الکثیر الذی اعطاہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بان جعل المومنین من امتہ اولادہ

ومن الخیر الکثیر الذی اعطاہ اللہ تعالیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اجر من عمل امتہ۔ لانہ من عمل ونال بامرہ واتباعہ صلی اللہ علیہ وسلم لان الدال علی الخیر کفاعلہ فکل من اٰمن وصلی وزکی وصام وحج

* اور خیر کثیر میں سے وہ وعدہ ہے۔ جو اللہ جل شانہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی نصرت کا وعدہ عطا کیا تہا۔ جیساکہ خداتعالےٰ کے قول پاک میں ہے ۔ اے نبی تجھے اور تیری پیروی کرنے والے مومنوں کو اللہ تعالیٰ کافی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنے اس رسول کو حفاظت کا وعدہ فرمایا جیساکہ قرآن شریف مین ہے اور اللہ تعالےٰ تجھے لوگون کے شر سے بچائیگا۔ اور خیر کثیر مین وہ عزت کا وعدہ ہے جو اللہ تعالےٰ نے اپنے رسول کو اور اس کی امت کے مومنون کو عطا کیا ہے اور فرمایا ہے کہ عزت اللہ اور اس کے رسول اور مومنین کیلئے ہے اور خیر کثیر مین وہ عطا آلہی ہے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ہوئی کہ خدا نے آنحضرت کو یتیم پایا اور آپ کی پرورش کی اور آپ کو سائل پایا تو آپ کو ہدایت دی اور آپکو فقیر پایا اور غنی کردیا۔

کفار نے آپ کو کہا تہا کہ آ ہم تجھے مال دین گے اور تو سب لوگون سے غنی ہوجائیگا۔ اور تجھے سب سے زیادہ شریف عورت نکاح مین دینگے اور تجھے اپنا رئیس بنائینگے آپ نے کفار کی بات کا انکار کیا تو خدا نے کیا کچھ دیا ۔ کیا کفار عرب کے اختیار و قدرت مین تہا کہ تمام عرب آپ کے ماتحت کردیتے اور عجم آپ کے خدام کے زیر حکومت ہوجاتا۔ ہرگز نہین ۔ قسم بخدا ہرگز نہین۔

پھر خیر کثیر مین وہ عطاء آلہی ہے کہ اللہ تعالےٰ سبحانہ نے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب شریف کو اپنے ذکر کے ساتھ جاری کیا اور اپنی محبت کے ساتھ پُر کردیا۔ یہ وہ عظیم الشان نعمت ہے۔ کہ اس کی قدر اور عظمت کو کوئی نہین سمجھ سکتا ۔ سوائے اس کے جس کو خداتعالیٰ توفیق عطا کرے ۔ یہ وہ نعمت ہے کہ اس کے مشابہ کوئی نعمت دنیا اور آخرۃ مین نہین ہے۔

پھر اور خیر کثیر مین یہ بات ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی خاص نصرت و ہدایت عطا فرمائی اور نماز مین آپ کی آنکھون کی ٹھنڈک کی ۔ اور اس سے آپ کے سینے کو انشراح عطا فرمایا۔

پھر خیر کثیر مین سے یہ بات ہے کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو وسیلہ عطا فرمایا اور مقام محمود عطا کیا اور آپ کو پہلا آدمی بنایا جو جنت کا دروازہ کھولے گا اور حمد کا جھنڈا آپ کے ہاتھ مین دیا۔ اور اللہ تعالےٰ نے آپ کو حوض عطا فرمایا اور نہر عطا کی۔

اور خیر کثیر مین یہ بات شامل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کے مومنون کو آپ کی اولاد بنایا اور پھر خیر کثیر مین آپ پر وہ عطاء آلہی ہے۔ کہ آپ کی امت کے اعمال خیر پر بھی آپ کے واسطے اجر ہے۔ کیونکہ امت مرحومہ کے افراد نے اعمال نیک کو آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم اور آپ کی اتباع سے حاصل کیا ہے اور نیکی کی راہ دکھانیوالا بھی نیکی کرنے والے کا [illegible] ہے۔ پس ہرایک کے عمل خیر مین آنحضرت کیواسطے اجر ہے۔ ہرایک جو ایمان ... [illegible] نے نماز [illegible] نے روزہ رکھا اور جس نے فرائض حج کو ادا کیا

وتاب وصبر وتوکل وعلم وعلّم وقرأ واناب وصدق وجاهد واتقی واصلح واحسن وارضی ربه وجاهد ورابط ومات شهيدا فی سبيله واتبع فی هذا القرآن واجتنب من الکفر والشرك والزنا وقتل النفس وعقوق الوالدين وقول الزور واکل مال اليتيم والتولی يوم الزحف وقذف المحصنات المؤمنات الغافلات والکذب والعجز والکسل والجبن والبخل وامثالها يمنعه صلی الله عليه وسلم۔

فلابد ان تبل رسولنا وحبيبنا ونبينا ما نال احدٌ من امته صلی الله عليه وسلم فانظر الی علو درجاته عند الله کل آن۔

فالله يعطيه بقدر اجور امته کلهم من غير ان ينقص من اجورهم فانه السبب فی هدايتهم ونجاتهم

فيا ايها الذين امنوا ان کنتم تحبون الله فاتبعوه يحببکم الله وجاهدوا فی اتباعه ولاتتدا عنه و امتثلوا الاوامر واجتنبوا النواهی واکثروا من اعمال الصالحة ليکون له صلی الله عليه وسلم مثل اجرکم ولکی نوابهن يشفع فيه الرسول صلی الله عليه وسلم لکونه ينال مثل اجورکم ومن الخير الکثير الذی اعطاه الله صلی الله بان وعد لاصلاح امته الخلفاء۔ والنواب له صلی الله وان يمکن لهم دينهم الذی ارتضی لهم وليبدلنهم من بعد خوفهم امنا۔ کما قال وعد الله الذين امنوا منکم وعملوا الصالحت ليستخلفنّهم فی الارض وليمکنن لهم دينهم الذی ارتضی لهم وليبدلنهم من بعد خوفهم امناً

ولايزال من امته قوم ظاهرين علی الحق لايضرهم من خذلهم ثم انظر فی يومنا هذا فتن الدجال۔ من کثرة الخمر هی جامع الاثم۔ وتبرج النساء وابداءهن الزينة والنساء حبائل الشياطن۔ واعانة المسيحيين لقطاع الطريق واللصوص وکل من يؤخذ فی القضايا الضابطيه والحقوق ان مال اليهم وتوجه الحکام اليهم۔ واعطائهم الاموال لطامع کسل ومفلس لايليق للملازمة واتيانهم بمدارس ودار العلوم الدنيوية فقط والمارستانات ثم دعوة المرضا الی التثليث والکفارة۔ وارسال الفتاة فی بيوت الشرفاء۔ وبيانهن مفاسد الحجاب ومصائب کثرة الازواج۔ ثم ارسال الدعاة فی الحضر والسفر والقری والبوادی والاسواق۔ وبنائهم ابنية رفيعة للخطباء والوعاظ۔ ونشرهم الوف الوف الصحف والرسائل فی بيان معائب من اوتی جوامع الکلم صلی الله عليه وسلم واعطائهم ائمه مساجد القری والريف لتعليم اناجيلهم۔

اور جس نے توبہ کی اور صبر اور توکل سے کام لیا اور جس نے علم سیکھا اور دوسروں کو سکھایا اور جس نے کلام پاک کو پڑھا۔ اور جو خدا کی طرف جھکا اور تصدیق کی اور جس نے مجاہدہ کیا یا جہاد کیا اور جس نے تقویٰ اختیار کیا اور اپنی اور دوسروں کی اصلاح کی اور جس کسی نے نیکی کی اور اپنے رب کو راضی کیا اور رب کے راہ میں کوشش کی اور جہاد کیا۔ اور رباط فی سبیل اللہ کیا۔ اور ان باتوں میں ان کی پیروی کی اور کفر اور شرک سے بچا اور زنا اور قتل نفس سے پرہیز کیا اور والدین کی نافرمانی کی اور جھوٹھ کے بولنے اور یتیم کا مال کھانے سے اجتناب کیا اور بے خبر نیک بخت مومن عورتوں پر عیب لگایا اور جھوٹھ اور عجز اور سستی اور بزدلی اور بخل اور اس قسم کے رذائل سے بچا رہا جن سے آنحضرت صلعم نے منع فرمایا ہے ان سب کے اعمال خیر میں آنحضرت صلعم کیواسطے اجر ہے اور عمل کرنیوالوں کے اجر میں کچھ بھی فرق نہیں۔

پس یہ ضروری بات ہے کہ ہمارے رسول اور ہمارے حبیب اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر آن اس قدر درجہ بڑھتا ہے کہ آپ کی امت میں سے کوئی آپ کے درجہ تک نہیں پہونچ سکتا۔

اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کی امت کے افراد کے اعمال خیر کے برابر درجہ دیا ہے اور امت کے درجات اور اعمال خیر کے اجر میں کچھ کمی نہیں واقع ہوتی اور اس واسطے ہے کہ ان کی ہدایت اور نجات کا سبب آنحضرت صلعم ہی ہیں

پس اے مومنو! اگر تم اللہ سے پیار کرتے ہو۔ تو اس نبی کی پیروی کرو۔ خدا تم سے پیار کریگا اور اس کی اتباع میں اور اس کی پیروی میں کوشش کرو۔ اس کے حکموں پر عمل کرو اور جن باتوں سے وہ منع کرے ان سے اجتناب کرو۔ اور اعمال صالح کثرت سے بجا لاؤ تاکہ تمہارے اجر کے برابر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی اجر ہو اور تم اس بات کے قریب ہو جاؤ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری شفاعت کریں بہ سبب اس کے کہ آپ کو تمہارے اعمال کے سبب سے اجر ملتا ہے اور خیر کثیر میں سے یہ عطا ہوتی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وعدہ دیا گیا ہے۔ کہ آپ کی امت کی اصلاح کے واسطے ہمیشہ آپ کے خلفاء اور نائب آتے رہیں گے جو انہیں ان کے دین میں قوت عطا کرے۔ وہ دین جو خدا نے ان کے واسطے پسند کیا ہے اور خوف کے بعد ان کے واسطے پھر امن پیدا کر دے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تم میں سے مومنوں کو جو عمل صالح کریں یہ وعدہ دیا ہے کہ انہیں زمین میں اپنا خلیفہ بنائے گا اور ان کیواسطے وہ دین قوی کرے گا جو ان کے لئے پسند کیا ہے اور ان کے خوف کو امن کے ساتھ بدل دیگا۔

اور اس کی امت میں ہمیشہ ایسے آدمی ہوتے رہیں گے جو حق کو ظاہر کرتے رہیں گے ان کا مخالف انہیں کچھ ضرر نہ دے سکے گا۔ پھر دیکھو کہ اس زمانہ میں دجّال کا فتنہ کتنا بڑھا ہوا ہے کس کثرت سے شراب پی جاتی ہے وہ شراب جو بدیوں کی جامع ہے اور دیکھو کس طرح عورتیں زینت کرتی ہیں اور پھر اپنی زینت کو لوگوں کے سامنے ظاہر کرتی ہیں۔ حالانکہ عورتیں شیطانوں کی رسیاں ہیں پھر دیکھو کہ مسیحی لوگ کس طرح ڈاکوؤں اور چوروں کی اور ایسے لوگوں کی جو مقدمات میں پھنس جاتے ہیں اس واسطے مدد کرتے ہیں کہ وہ اپنے دین کو چھوڑ کر عیسائی ہو جاویں اور حکام کی توجہ بھی ان کی طرف ہوتی ہے اور دیکھو کس طرح وہ طمع کرنے والے سست اور مفلس کو جو کہیں نوکر رکھا جانے کے قابل نہ ہو اپنے مال سے مدد کرتے ہیں اور مدرسے بناتے ہیں اور دار العلوم دنیوی قائم کرتے ہیں اور شفاخانے بناتے ہیں اور ان میں اس بہانے سے بیماروں کو تثلیث اور کفارے کی تعلیم دیتے ہیں اور نوجوان مسوں کو شریفوں کے گھروں میں بھیجتے ہیں جہاں کہ پردہ کے خلاف باتیں کہتی ہیں اور کثرت ازدواج پر عیب لگاتی ہوئی اس کے معائب بیان کرتی ہیں پھر دیکھو کہ عیسائی لوگ کس طرح اپنے واعظ سفر میں اور حضر میں اور گاؤں اور جنگلوں میں بازاروں میں ہر جگہ بھیجتے ہیں اور اپنے لکچراروں اور مناّدوں کے واسطے بڑے بڑے بلند مکان بناتے ہیں۔ پھر دیکھو کہ وہ ہزاروں ہزار کتابیں اور رسالے شائع کرتے ہیں۔ جن میں وہ خدا کے اس برگزیدہ نبی پر معائب گھڑتے ہیں۔ جسے کامل کلام عطا کیا گیا صلی اللہ علیہ وسلم۔ پھر دیکھو کہ گاؤں کی مساجد کے اماموں کو یہ لوگ تنخواہیں دیتے ہیں تاکہ وہ انجیلوں کو [illegible] دیں۔

بسم اللہ منور

درس قرآن شریف

(سلسلہ کے واسطے دیکھو اخبار نمبر ۸ مورخہ ۲۱ فروری ۱۹۰۷ء)

ومن الخير الكثير الذى وعد الله له صلى الله عليه وسلم بالنصرة فى قوله جل ذكره - يا ايها النبى حسبك الله ومن اتبعك من المومنين وبان وعد الله الحفظ - كما قال والله يعصمك من الناس - وما وعده من العزة فى قوله له و للمومنين - كما قال ولله العزة ولرسوله و للمومنين - ومن الخير الكثير الذى اعطاه صلى الله عليه وسلم بان وجده يتيماً فاوى وسائلاً فهدى وعائلاً فاغنى -

وقالوا نعطيك من الاموال ما تصيرها اغنى الناس ونزوجك اكرم نساءنا ونجعلك رئيسا علينا - فانظر هل كان فى مقدرتهم ان يصير جميع العرب تحت يده والعجم تحت غلمانه كلاّ - والله -

ومن الخير الكثير الذى اعطاه الله سبحانه بان نعم قلبه الشريف صلى الله عليه وعلى آله و بارك وسلم بذكره وحبه وهذه نعمة لا يعلم قدرها وعظمتها الا من وفقه الله بها - نعمة لا تشبها نعمة من نعم الدنيا والاخرة -

ومن الخير الكثير الذى اعطاه الله سبحانه وتعالى - الهدى والنصرة الخاصة وجعل قرة عينه فى الصلوة وانشرح به صدره -

ومن الخير الكثير يرزقه الله الوسيلة والمقام المحمود - وجعله اول من يفتح باب الجنة وجعل لواء الحمد بيده اعطاه الله الحوض والنهر

ومن الخير الكثير الذى اعطاه الله صلى الله عليه وسلم بان جعل المومنين من امته اولاده

ومن الخير الكثير الذى اعطاه الله تعالى صلى الله عليه وسلم اجر من عمل امته - لان من عمل ونال بامره واتباعه صلى الله عليه وسلم لان الدال على الخير كفاعله فكل من آمن وصلى وزكى وصام وحج

اور خیر کثیر میں سے وہ وعدہ ہے۔ جو اللہ جل شانہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی نصرت کا وعدہ عطا کیا تھا۔ جیساکہ خدا تعالے کے قول پاک میں ہے - اے نبی تجھے اور تیری پیروی کرنے والے مومنوں کو اللہ تعالیٰ کافی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو حفاظت کا وعدہ فرمایا جیساکہ قرآن شریف میں ہے اور اللہ تعالے تجھے لوگوں کے شر سے بچائیگا۔ اور خیر کثیر میں وہ عزت کا وعدہ ہے جو اللہ تعالے نے اپنے رسول کو اور اس کی امت کے مومنوں کو عطا کیا ہے اور فرمایا ہے کہ عزت اللہ اور اس کے رسول اور مومنین کیلئے ہے اور خیر کثیر میں وہ عطا آلہی ہے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ہوئی کہ خدا نے آنحضرت کو یتیم پایا اور آپ کی پرورش کی اور آپ کو سائل پایا تو آپ کو ہدایت دی اور آپکو فقیر پایا اور غنی کر دیا۔

کفار نے آپ کو کہا تھا کہ آ ہم تجھے مال دیں گے اور تو سب لوگوں سے غنی ہو جائیگا۔ اور تجھے سب سے زیادہ شریف عورت نکاح میں دینگے اور تجھے اپنا رئیس بنائینگے آپ نے کفار کی بات کا انکار کیا تو خدا نے کیا کچھ دیا۔ کیا کفار عرب کے اختیار و قدرت میں تھا کہ تمام عرب آپ کے ماتحت کر دیتے اور عجم آپ کے خدام کے زیر حکومت ہو جاتا۔ ہرگز نہیں۔ قسم بخدا ہرگز نہیں۔

پھر خیر کثیر میں وہ عطاء آلہی ہے کہ اللہ تعالے سبحانہ نے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب شریف کو اپنے ذکر کے ساتھ جاری کیا اور اپنی محبت کے ساتھ پر کر دیا۔ یہ وہ عظیم الشان نعمت ہے۔ کہ اس کی قدر اور عظمت کو کوئی نہیں سمجھ سکتا - سوائے اس کے جس کو خدا تعالیٰ توفیق عطا کرے۔ یہ وہ نعمت ہے کہ اس کے مشابہ کوئی نعمت دنیا اور آخرۃ میں نہیں ہے۔

پھر اور خیر کثیر میں یہ بات ہے کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ نے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی خاص نصرت و ہدایت عطا فرمائی اور نماز میں آپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک کی۔ اور اس سے آپ کے سینے کو انشراح عطا فرمایا۔

پھر خیر کثیر میں سے یہ بات ہے کہ اللہ تعالے نے آپ کو وسیلہ عطا فرمایا اور مقام محمود عطا کیا اور آپ کو پہلا آدمی بنایا جو جنت کا دروازہ کھولے گا اور حمد کا جھنڈا آپ کے ہاتھ میں دیا۔ اور اللہ تعالے نے آپ کو حوض عطا فرمایا اور نہر عطا کی۔

اور خیر کثیر میں یہ بات شامل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کے مومنوں کو آپ کی اولاد بنایا اور پھر خیر کثیر میں آپ پر وہ عطاء آلہی ہے۔ کہ آپ کی امت کے اعمال خیر پر بھی آپ کے واسطے اجر ہے۔ کیونکہ امت مرحومہ کے افراد نے اعمال نیک کو آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم اور آپ کی اتباع سے حاصل کیا ہے اور نیکی کی راہ دکھانیوالا بھی نیکی کرنے والے کا [illegible] ہے۔ پس ہر ایک کے عمل خیر میں آنحضرت کیواسطے اجر ہے۔ ہر ایک جو ایمان لانے [illegible] نے روزہ رکھا اور جس نے فرائض حج کو ادا کیا

وتاب وصبر وتوكل وعلم وعلّم وقرأ واناب وصدق وجاهد واتقى واصلح واحسن وارضى ربه وجاهد ورابط ومات شهيدًا في سبيله واتبع في هذه الايام واجتنب من الكفر والشرك والزناء وقتل النفس وعقوق الوالدين وقول الزور واكل مال اليتيم والتولى يوم الزحف وقذف المحصنات المومنات الغافلات والكذب والعجز والكسل والجبن والبخل وامثالها بنهيه صلى الله عليه وسلم۔

فلابد ان نبي رسولنا وحبيبنا ونبينا ما نال احدٌ من امته صلى الله عليه وسلم فانظر الى علو درجاته عند الله كل آن۔

فالله يعطيه بقدر اجور امته كلهم من غير ان ينقص من اجورهم فانه السبب في هدايتهم ونجاتهم

فيا ايها الذين امنوا ان كنتم تحبون الله فاتبعوه يحببكم الله وجاهدوا في اتباعه وكلا تتذاعديه وامتثلوا الاوامر واجتنبوا النواهي واكثروا من اعمال الصالحة ليكون له صلى الله عليه وسلم مثل اجركم وتدنوا فيمن يشفع فيه الرسول صلى الله عليه وسلم لكونه ينال مثل اجوركم ومن الخير الكثير الذى اعطاه الله صلى الله بان وعد لاصلاح امته الخلفاء والنواب له صلى الله وان يمكن لهم دينهم الذى ارتضى لهم وليبدلنهم من بعد خوفهم امنا۔ كما قال وعد الله الذين امنوا منكم وعملوا الصالحت ليستخلفنهم في الارض وليمكنن لهم دينهم الذى ارتضى لهم وليبدلنهم من بعد خوفهم امناً

ولايزال من امته قوم ظاهرين على الحق لا يضرهم من خذلهم ثم انظر في يومنا هذا فتن الدجال۔ من كثرة الخمر هي جامع الاثم۔ وتبرج النساء وابداءهن الزينة والنساء حبائل الشياطن۔ واعانة المسيحيين لقطاع الطريق واللصوص وكل من يؤخذ في القضايا الضابطية والحقوق ان مال اليهم وتوجه الحكام اليهم۔ واعطاهم الاموال لطامع كسل ومفلس لا يليق للملازمة واتيانهم بمدارس ودار العلوم الدنيوية فقط والمارستانات ثم دعوة المرضا الى التثليث والكفارة۔ وارسال الفتاة في بيوت الشرفاء۔ وبيانهن مفاسد الحجاب ومصائب كثرة الازدواج۔ ثم ارسال الدعاة في الحضر والسفر والقرى والبوادى والاسواق۔ وبناءهم ابنية رفيعة للخطباء والوعاظ۔ ونشرهم الوف الوف الصحف والرسائل في بيان معائب من اوتي جوامع الكلم صلى الله عليه وسلم واعطاهم ائمة مساجد القرى والريف لتعليم اناجيلهم۔

اور جس نے توبہ کی اور صبر اور توکل سے کام لیا اور جس نے علم سیکھا اور دوسروں کو سکھایا اور جس نے کلام پاک کو پڑھا۔ اور جو خدا کی طرف جھکا اور تصدیق کی اور جس نے مجاہدہ کیا یا جہاد کیا اور جس نے تقویٰ اختیار کیا اور اپنی اور دوسروں کی اصلاح کی اور جس کسی نے نیکی کی اور اپنے رب کو راضی کیا اور رب کے راہ میں کوشش کی اور جہاد کیا۔ اور رباط فی سبیل اللہ کیا۔ اور ان باتوں میں ان کی پیروی کی اور کفر اور شرک سے بچا اور زنا اور قتل نفس سے پرہیز کیا اور والدین کی نافرمانی کی اور جھوٹ کے بولنے اور یتیم کا مال کھانے سے اجتناب کیا اور بے خبر نیک بخت مومن عورتوں پر عیب نہ لگایا اور جھوٹھ اور عجز اور سستی اور بزدلی اور بخل اور اس قسم کے رذائل سے بچتا رہا جن سے آنحضرت صلعم نے منع فرمایا ہے تو ان سب کے اعمال خیر میں آنحضرت صلعم کے واسطے اجر ہے اور عمل کرنیوالوں کے اجر میں کچھ فرق نہیں۔

پس یہ ضروری بات ہے کہ ہمارے رسول اور ہمارے حبیب اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر آن اس قدر درجہ بڑھتا ہے کہ آپ کی امت میں سے کوئی آپ کے درجہ تک نہیں پہونچ سکتا۔

اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کی تمام امت کے افراد کے اعمال خیر کے برابر درجہ دیا ہے اور امت کے درجات اور اعمال خیر کے اجر میں کچھ کمی نہیں واقع ہوتی اور یہ اس واسطے کہ ان کی ہدایت اور نجات کا سبب آنحضرت صلعم ہی ہیں۔

پس اے مومنو! اگر تم اللہ سے پیار کرتے ہو تو اس نبی کی پیروی کرو۔ خدا تم سے پیار کریگا اور اس کی اتباع میں اور اس کی پیروی میں کوشش کرو۔ اس کے حکموں پر عمل کرو اور جن باتوں سے وہ منع کرے ان سے اجتناب کرو۔ اور اعمال صالح کثرت سے بجا لاؤ تاکہ تمہارے اجر کے برابر آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی اجر ہو اور تم اس بات کے قریب ہو جاؤ کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری شفاعت کریں بسبب اس کے کہ آپ کو تمہارے اعمال کے سبب سے اجر ملتا ہے اور خیر کثیر میں سے یہ عطا ہوئی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وعدہ دیا گیا ہے کہ آپ کی امت کی اصلاح کے واسطے ہمیشہ آپ کے خلفاء اور نائب آتے رہیں گے جو انہیں ان کے دین میں قوت عطا کرے۔ وہ دین جو خدا نے ان کے واسطے پسند کیا ہے اور خوف کے بعد ان کے واسطے پھر امن پیدا کر دے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تم میں سے مومنوں کو جو عمل صالح کریں یہ وعدہ دیا ہے کہ انہیں زمین میں اپنا خلیفہ بنائے گا اور ان کیواسطے وہ دین قوی کرے گا جو ان کے لئے پسند کیا ہے اور ان کے خوف کو امن کے ساتھ بدل دیگا۔

اور اس کی امت میں ہمیشہ ایسے آدمی ہوتے رہیں گے جو حق کو ظاہر کرتے رہیں گے ان کا مخالف انہیں کچھ ضرر نہ دے سکے گا۔ پھر دیکھو کہ اس زمانہ میں دجال کا فتنہ کتنا بڑھا ہوا ہے کس کثرت سے شراب پی جاتی ہے وہ شراب جو بدیوں کی جامع ہے اور دیکھو کس طرح عورتیں زینت کرتی ہیں اور پھر اپنی زینت کو لوگوں کے سامنے ظاہر کرتی ہیں۔ حالانکہ عورتیں شیطانوں کی رسیاں ہیں پھر دیکھو کہ مسیحی لوگ کس طرح ڈاکوؤں اور چوروں کی اور ایسے لوگوں کی جو مقدمات میں پھانس جاتے ہیں اس واسطے مدد کرتے ہیں کہ وہ اپنے دین کو چھوڑ کر عیسائی ہو جاویں اور حکام کی توجہ بھی ان کی طرف ہوتی ہے اور دیکھو کس طرح وہ طمع کرنے والے سست اور مفلس کو جو کہیں نوکر رکھا جانے کے قابل نہ ہو اپنے مال سے مدد کرتے ہیں اور مدرسے بناتے ہیں اور دار العلوم دنیوی قائم کرتے ہیں اور شفاخانے بناتے ہیں اور ان میں اس بہانے سے بیماروں کو تثلیث اور کفارے کی تعلیم دیتے ہیں اور نوجوان مسوں کو شریفوں کے گھروں میں بھیجتے ہیں جہاں کہ پردہ کے خلاف باتیں کہتی ہیں اور کثرت ازدواج پر عیب لگاتی ہوئی اس کے معائب بیان کرتی ہیں پھر دیکھو کہ عیسائی لوگ کس طرح اپنے واعظ سفر میں اور حضر میں اور گاؤں اور جنگلوں میں بازاروں میں ہر جگہ بھیجتے ہیں اور اپنے لکچراروں اور منادوں کے واسطے بڑے بڑے بلند مکان بناتے ہیں۔ پھر دیکھو کہ وہ ہزاروں ہزار کتابیں اور رسالے شائع کرتے ہیں۔ جن میں وہ خدا کے اس برگزیدہ نبی پر معائب گھڑتے ہیں۔ جسے کامل کلام عطا کیا گیا" صلی اللہ علیہ وسلم۔ پھر دیکھو کہ گاؤں کی مساجد کے اماموں کو یہ لوگ تنخواہیں دیتے ہیں تاکہ وہ انجیلوں کو ... دیں۔

دہرم پال کا الٹی میٹم

اول تو بیچاری آریہ سماج کی تعداد اور عمر ہی کیا ہے۔ کے آدمی کے پیر شدہی۔ پیر ابہی سے اس مین اتنے فرقے بن رہے ہین۔ کہ شاید کسی مذہب مین اتنے جلد بنے ہون لیکن اب نئے مہاشہ دہرمپال نے ایک نیا فرقہ بنانے کیواسطے اپنا الٹی میٹم اِندر مین دیا ہے کیون نہو۔ آخر کچھ ان کو بھی حصہ لینا ہی چاہیئے تھا۔ غالباً اب اِندر اپنی روشنی اسی نئے فرقہ کے چند مہاشون پر محدود رکھے گا۔

آریہ سماج کا فخر ماضی پرہی

مہاشہ دہرم پال یہ لکھکر آریون کی رہی سہی کمر بھی توڑتے ہین کہ آریہ سماج کا مستقبل تاریک ہے۔ موجودہ حالت ناتسلی بخش ہے۔ ہان صرف ماضی دل خوش کن ہے۔ ؎

ان الفتی من یقول ھا انا ذا
لیس الفتی من یقول کان ابی

جوان مردوہ ہے۔ جو اپنا موجودہ ہنر دکھائے۔ نہ یہ کہ میرا باپ ایسا تہا اور دادا ایسا تہا

اِندر کا تاریک طرف

اندر نے ایک ہی اشیو مین ایک طرف دکیل حیوانات کا مضمون لکھا ہے۔ جس مین حیوانون کے ساتہہ ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔ دوسری طرف پلیگ کے واسطے چوہون کے مارنے کی تائید کی رپورٹ چھاپی ہے۔ کیا چوہے حیوان نہین۔ یا اِندر کہین سے روشن اور کہین سے تاریک ہے۔ آریہ سماج خود فیصلہ کرے

ایک قابل شکریہ آرین ایجاد

لیکھرام نے اسلام کی دشمنی مین گالیون کا کمال حاصل کرکے حضرت مرزا صاحب کی پیشگوئی کے مطابق ان گالیون کو خنجر کی صورت مین پھر اپنے پیٹ مین داخل کرلیا اور چند گھنٹون مین **دم بند** کرکے چلتا بنا۔ اس پر آریون کی ڈہٹائی دیکھو کہ آریہ مسافر اور پرکاش اس کی تعریف مین ایک مرثیہ لکہتے ہوئے رقمطراز ہین۔

نخل ثبوت حق کو برومند کر دیا ※ میرزا سے قادیانی کا **دم بند** کر دیا

خوب۔ آریون نے یہ نئی ایجاد نکالی ہے کہ جب کسی کے ساتہہ مذہبی عداوت ہو اور اس کی کسی بات کا مدلل اور معقول جواب نہ دے سکے۔ تو اپنے گھر مین بیٹھ کر پیٹ مین کسی سے (جس کا پتہ نہین لگا کہ کون تھا) **چھری** کہا کر ہمیشہ کے واسطے اپنا **دم بند** کر جائے اور پچھلوں کو یہ کہنے کا موقعہ دے جائے۔ کہ دیکھو ہمارے ہیرو نے **مخالف** کا دم بند کر دیا۔ گو وہ دم اپنا ہی بند کر گیا ہو اور وہ **مخالف** زندہ ہی ہو۔ اور اس کے کاروبار مین روز افزون ترقی ہو رہی ہو اور وہ للکار کر کہ رہا ہو کہ ؎

جس کی دُعا سے آخر لیکھو مرا تہا کٹ کر
ماتم پڑا تہا گہر گہر وہ میرزا یہی ہے

ہم آریون کا شکریہ ادا کرتے ہین۔ کہ ہمارا **دم بند کرنے** کا انہون نے اچھا طریقہ نکالا ہے۔ اور چونکہ یہ ایجاد **سودیشی** ہے۔ اس واسطے اُمید ہے کہ سب آریہ اس سے فائدہ اٹہائین گے۔

آریہ گزٹ کا جھوٹھ

یہ آریہ اخبار ایک نامہ نگار کے بیان پر جو خیر سے دور نہین۔ گورداسپور مین ہی بیٹھے ہین ہائے واویلا مچاتا ہے کہ مرزائی مدرسہ کے چند ہندو طالب علم مسلمان ہو گئے ہین۔ پچھلے زمانہ مین تو ہندون نے کبھی

اشعار مدحیہ از خاکسار محمد عبد اللہ شوپین کشمیر

در زبانہائے مختلف

غلام احمدؐ امام ملک دین است | مثیل ذات ختم المرسلین است
سمی مصطفےٰ غمخوار اُمت | نشان غیرت حق بر زمین است
رسول حق بصد انوار تابان | ز ایزد رحمۃ للعالمین است
زآیات و براہینش بدنیا | تزلزل تا سر اچین وچین است
واعطاہ المھیمن کل نور | کہ نازل گشتہ از چرخ برین است
قد انکسفت لہ شمس السما | مہ تابان سیہ گشتہ ازین است
وجاء الناس من فج عمیق | نشان حضرت قادر ہمین است
الم یاتیک ان وسع مکانک | برین امروز باصد زیب زین است
واماتنل حسید اذ رأیتنا | فقلنا۔ قدرت یزدان ہمین است
وطلع الشمس من افق الکمال | کہ وقت لا اُحبُّ الآفلین است
انار الارض والدنیا جمیعاً | صبا ہم از نسیم عنبرین است
سقینا الکاس من عین الوصال | کہ از عرفان رب العالمین است
فکم من منکرٍ ظلماً وذ دراً | دل شان پر ز زنگ کفر وکین است
چہ فلمت پوشہ با عنبر چمن زار | چہا ریحان ونسرین نسترین است
چہ بلبل گلشنس منزنالہ دیون | کہ عاشق را ہمین آئین و دین است
پیہولوکو وُچھو نور نبوت | نشانِ تازہ بہر منکرین است
بمنہاج نبوت آز او د | ہمین قانون دراہ اولین است
یہ بے شک نائب خیر الوریٰ ہے | مگر این بلبل باغ برین است
یہی وہ احمدؐ آخر زمان ہے | یل باجاہ چون شیر عرین است
آتے آیا ہے ادہ مچ قادیاندی | گلستان ارم این سرزمین است
اگر فردوس برروئے زمین است | ہمین است وہمین است وہمین است
صبا جاوین میرے محبوب دی دل | بگوئین عاشقِ تو دلحزین است
خدارا از ترحم یک نظر کن | تمنائے دل زارش ہمین است

ھ تاریخ نہین لکہی تہی پر اس زمانہ مین بھی اگر کوئی ہندو تاریخ نویسی پر کمر باندہے۔ تو غالباً اس کا یہی حال ہوگا جو آریہ گزٹ اور اس کے نامہ نگار کا ہے جب سے مدرسہ تعلیم الاسلام کی بنا ہوئی آج تک اس مین داخل ہونیوالا ایک ہندو بھی مسلمان نہین ہوا۔ اور ہندوؤن کی تعداد گذشتہ سالون مین تو اس مدرسہ مین بسبب تعصب تین چار سے کبھی بڑہی ہی نہ تہی ہان یہان کے ہندوؤن نے جب اچھی طرح سے دیکھ لیا ہے کہ اس مدرسہ مین ان کے بچون کو تعلیم رواجی عمدہ طور پر دیجاتی ہے اور مذہبی تعلیم کیوقت ان کو رخصت رہتی ہے تو اب چند ہندون نے اپنے لڑکے بھیجے مین جن کی تعداد اب بھی صرف پندرہ بیس نہ ہوگی۔ تعجب ہے کہ مشن کے مدارس مین طلباء کو انجیل کے گھنٹون مین اور نماز کیوقت مین جبراً بیٹھایا جاتا ہے اور جو ہندو شامل نہ ہو۔ اس کو سزا ملتی ہے اور اس کے بالمقابل ہمارے مدرسہ مین قرآن شریف اور نماز کے وقتون مین ہندو طلباء کو بالکل رخصت ہوتی ہے۔ پھر مشن مین تو ہزارون ہندو پڑہتے ہین اور اسلام کے ساتھہ یہ عداوت۔ انا ہا ہند تعصب کی یہ ایک بے نظیر مثال ہے۔

ہماری ضرورتیں

افسوس ہے کہ بدر کی قلمی خدمت کا مجھے آپ کے خلاف توقع بہت دنوں میں موقعہ ملا۔ آیندہ کے لئے دُعا ہے کہ خدائے قادر وکریم ہم سب کو دینی کاموں میں چُستی و مستعدی عطا فرمائے آمین ثم آمین !!

جماعت احمدیہ ایک ایسی قوم ہے جس کی قومی ضرورتیں بعض امور میں زمانہ کی دیگر اقوام و ملل سے کچھ نرالی یا جداگانہ بھی ہیں اگرچہ بعض ضروریات اور قوموں کی ضرورتوں کے ساتھ مشترک یا اُن سے مشابہ بھی ہوں چونکہ یہ قوم بفضلہ اس وقت ایک اکیلی ہی قوم ہے۔ جسے دین حق اور خدا تعالیٰ کے پاک کلام کا سچا وارث کہہ سکتے ہیں لہذا یہ خیال کوئی رسمی بات یا نفسی تکلف کے لوازمات سے نہیں بلکہ ایک امر واقعی ہے کہ ہماری قومی ضرورتوں اور مصلحتوں یا اُن کے نشیب و فراز کا صحیح صحیح علم تو اللہ تعالیٰ ہی کو ہو سکتا ہے وہی اون کو بہتر جاننے والا اور وہی ان میں ہمارا کفیل و کارساز حقیقی ہے اسباب ظاہری کا واسطہ جو اکثر درمیان میں ہوتا ہے۔ وہ بھی اُسی کی حکمت کا متقضا ہے۔ پھر اس دُنیا میں ہماری ضرورتوں کا ہم سے بہتر سمجھنے والا ہمارا امام پاک ہے اس سے دوسرے درجہ پر حضرت حکیم الامۃ اور علیٰ قدر مراتب دیگر اکابرِ ملت۔ تاہم میرے خیال میں اپنے اپنے حالات خیالات اتفاقات اور مشاغل و مصالح کے لحاظ سے جماعت کے دیگر اشخاص بھی وقتاً فوقتاً اُن ضرورتوں کا احساس کر سکتے ہیں۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ قومی ضروریات میں صرف احساس ہی کافی نہیں ہوتا بلکہ سب سے اول ان کا اظہار۔ پھر ان پر متفقہ غور و خوض۔ اور بعد ازاں بطریقِ مناسب اُن کے متعلق عملی کوشش بھی ہونی ضروری ہے۔

اپنی سمجھ کے موافق میں بھی احمدی قوم کی چند اہم ضرورتوں کی جانب احمدی بھائیوں اور بزرگان دین کی توجہات عالیہ منعطف کرانا چاہتا ہوں۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کی توفیق سے جلد تر ان ضرورتوں کے پورا ہونے کا کوئی سامان مہیا ہو جائے۔

قرآن شریف کا انڈکس ا۔ ہمیں ایک بڑی بھاری ضرورت قرآن کریم کے ایک ایسے انڈکس کی ہے جو احمدی علم کلام کے مناسب حال ہو یعنی حضرت اقدس علیہ السلام کے دعاوی اور ان کی تعلیمات کی تصدیق میں کتاب اللہ کو حوالے دینے میں مدد دے۔ اس کے متعلق احقر نے ایک دفعہ بدر میں چھپنے کو ایک سوال بھیجا تھا۔ جس کا جواب اب تک افسوس ہے کہ نہ اخبار میں ملا نہ پرائیویٹ طور پر۔

خالص احمدی دوکانیں ب۔ ہماری قومی ضرورتوں میں ایک نہایت توجہ طلب بات یہ ہے کہ دارالامانِ مہدی سے شروع ہو کر ہر شہر و قصبہ میں جہاں کہ احمدی لوگ بستے ہیں ہر قسم کی ضروریات زندگی کی دوکانیں خالص احمدی سرمایہ سے جاری کی جاویں اور تمام افراد ملت اس بات کا عہد کریں کہ حتے الامکان اپنے بھائیوں سے سودا خریدیں گے اور احمدی دوکاندار بھی جہاں تک اُن سے ہو سکے اس مروت کے جواب میں مروت ہی سے کام لیں یعنے اول تو اگر ہو سکے دیگر دوکانداروں کی نسبت بکفائیت دیں ورنہ کم از کم عام بازاری نرخ سے گراں قیمت پر تو نہ دیں۔

بہترین ذریعہ معاش کیطرف توجہ ج۔ ملازمت سرکاری کا تو چنداں مضائقہ نہیں گو ہے وہ بھی آخر ایک قسم کی غلامی ہی جس میں اپنا وقت اپنی قابلیت اور اپنے قویٰ کو تھوڑے سے داموں کے عوض بیچدینا پڑتا ہے لیکن پرائیویٹ ملازمتوں سے تو جماعت احمدیہ کے افراد کو بالخصوص حتی الوسع محترز رہنا چاہیئے کیونکہ اس میں بعض اوقات نہائیت سوختگی برداشت کرنی پڑتی ہے جو مومنانہ بشاشت اور زندہ دلی کے منافی ہے اگر خدانخواستہ یہ پرائیوٹ ملازمت کسی متعصب غیر احمدی کے ہاں ہوئی تو اکثر ایسے موقعے پیش آ جاتے ہیں کہ یا تو دینی غیرت اور اسلامی حمیت کو خیر باد کہہ کر ضمیر فروشی و مداہنت اختیار کی جائے یا تعلق ملازمت کو القطع کیا جائے۔

خدا تعالیٰ کے نزدیک بھی شاید تجارت ہی مومن کے لئے سب سے بہتر ذریعہ معاش ہے کہ جہاں کہیں اُس نے اپنے کلام میں مومنوں کو غفلت سے متنبہ کیا ہے وہاں اکثر یہی ارشاد فرمایا ہے کہ تمہاری تجارت تمہیں خدا کی یاد سے غافل نہ کر دے پس احمدی قوم کا خیال منجملہ دیگر اسباب معاش کے زیادہ تر تجارتی کاروبار کی طرف ہی رجوع ہونا ضروری معلوم ہوتا ہے اس میں علاوہ دیگر بہت سے فوائد و فضائل کے آزادی بھی حاصل رہتی ہے۔ جو ایک قابل قدر نعمت ہے۔

احمدی ڈائرکٹری د۔ باہمی راہ و رسم بڑھانے۔ تبادلہ خیالات کرنے۔ ایک دوسرے کو فائدہ پہونچانے یا اس سے مستفید ہونے اور بوقت ضرورت امداد و استمداد کرنے کے لئے سخت ضرورت ہے کہ ایک احمدی ڈائرکٹری تیار کی جاوے۔ جس میں وقتاً فوقتاً حسب حاجت اضافہ و تغیر و تبدل ہوتا رہے۔ اس بارہ میں پہلے کئی بار تحریک بھی بڑی گرماگرمی سے ہو چکی ہے لیکن افسوس کہ تا حال کوئی معتدبہ عملی نتیجہ نہیں نکلا۔

احمدی ڈیلی ہ۔ ایک روزانہ پرچہ بہت ہی قلیل و واجبی قیمت کا ایسا جاری ہونا ازبس ضروری ہے جس میں دیگر اخباری مقاصد و لوازم سے قطع نظر کر کے محض حضرت صاحب کے الہامات۔ ارشادات۔ دارالامان کے اہم واقعات و حالات۔ نیز صدر انجمن احمدیہ کی کارروائیاں وغیرہ اُمور ضروری درج ہوا کریں۔

صنعتی تعلیم اور وظائف و۔ ہمارے مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان میں تعلیم دستکاری و حرفت کا تا حال کسی مختصر پیمانہ پر بھی کوئی انتظام نہیں ہے۔ قوم کے بچے اگر علوم دینیہ کے محتاج ہیں۔ تو ساتھ ہی کسب معاش کے لئے بھی ان کو کسی نہ کسی فن یا ہنر کی بلاشبہ ضرورت ہے۔ ساری کے سارے طالب علم محض کتابی علم حاصل کر کے زندگی کے مختلف شعبوں میں اطمینان و آرام کی زندگی بسر نہیں کر سکتے۔ لیکن یہ سوال دراصل نہایت غور طلب ہے۔ خصوصاً اس لئے بھی کہ جماعت کی مالی حالت عام طور پر سقیم ہے دیگر روز افزوں قومی ضرورتوں کیلئے سرمایہ کا مسئلہ آگے ہی پیش ہے سب سے پہلے اس بارہ میں حضرت صاحب کی صلاح و صوابدید ضروری ہے پھر صدر انجمن کے محترم ارکان اور دو نوں تینوں احمدی آرگنوں کی رائیں۔ جب یہ معاملہ سب کے نزدیک ضروری و قابل توجہ قرار پا جائے تو اول بسم اللہ کسی معمولی کم خرچ شاخ تعلیم سے ہی کر سکتے ہیں۔ حاجات اور سرمایہ کے مصارف خیر بلاشبہ پہلے ہی بکثرت موجود ہیں۔ لیکن اگر یہ ضرورت بھی تسلیم کر لی جائے تو کیا وجہ ہے کہ کچھ نہ کچھ توجہ اس پر بھی نہ ہو اگرچہ ابتدائی حالت اور کمی سرمایہ کی وجہ سے ابھی وہ عملی توجہ ظاہر ہے کہ برائے نام ہی ہو گی۔ ہمارے خدا کے خزانوں میں (نعوذ باللہ) کسی بات کی کمی ہے ؟ پھر جہاں وہ اپنے فضل و کرم سے ہماری اور بیسیوں قومی ضرورتوں کے سامان مہیا کریگا۔ اس ٹکنیکل ایجوکیشن کے لئے بھی کوئی نہ کوئی راہ نکال ہی دیگا۔

اگر فی الحال خاص اپنے مدرسہ میں کسی حرفتی شاخ کا اجراء مشکل ہو تو کم سے کم تعلیم صنعتی کے وظائف کا ہی کچھ فکر کیا جائے۔ بشرطیکہ ایسی تجاویز حضرت اقدس کی رائے میں بھی مناسب ہوں

و ضروری فہرستیں ز۔ ایک ایسی مفصل فہرست تیار

ہونے کی بڑی ضرورت ہے، جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے شروع سے اب تک کے تمام الہامات اور پیشگوئیاں ترتیب و تاریخ وار درج ہوں۔ بعض الہاموں اور پیشگوئیوں کی نسبت اکثر یہ معلوم کرنے کی ضرورت پیش آجاتی ہے کہ یہ سب سے پہلے کب اور کس اشتہار یا رسالہ میں شائع ہوئے تاکہ امور زیر بحث میں ان کے اصل الفاظ سے مدد لی جا سکے۔ ظاہر ہے کہ الہاموں اور پیشگوئیوں کی اصل حقیقت بعد از وقوع ہی کھلا کرتی ہے پس جب تک کہ اصل الہام لفظ بہ لفظ ہمارے سامنے موجود نہ ہو۔ اس کے بارہ میں مخالفین کے اعتراضات کا ہم کیا جواب دے سکتے ہیں۔ کہ آیا وہ بجنسہ پورا ہوا یا شروع سے ہی تاویل طلب تھا یا اس کے جامع الفاظ میں مفہوم وقوعی کی مختلف پہلوؤں پر گنجائش تھی۔

دوسری فہرست حضرت اقدس اور دیگر بزرگان ملت کی مشہور و متداول تصانیف کی ایسی فہرست تیار ہونی چاہیئے کہ کہ ہر ایک کتاب کے طبع اول کی تاریخ۔ اس کے مضامین مندرجہ کی تفصیل۔ اس کا حجم قیمت۔ مطبع وغیرہ تمام ضروری باتیں درج ہوں۔

اس مختصر مضمون میں یہ چند ضرورتیں میں نے اپنی ناقص رائے کے موافق پیش کی ہیں ممکن ہے کہ دیگر احباب یا بزرگوں کو ان سے اتفاق نہ ہو۔ پس میں یہ نہیں کہتا کہ ان کو ضرور ہی اہم تر قومی ضروریات مانا جائے کیونکہ اکابر ملت کے پیش نظر اس وقت جو اور بہت سی ضرورتیں موجود ہیں انہی کے لئے بہتیرا وقت۔ سرمایہ اور قابلیت درکار ہے۔ ایسی باتوں کا ابھی کہاں نمبر آسکتا ہے لیکن اگر انہیں یا ان میں سے بعض کو واقعی ضروری سمجھا جاوے تو مجھے امید ہے کہ احمدی احباب اور بزرگان قوم بقدر ہمت و امکان اون پر توجہ فرماویں گے

ہمارے اخبار کیسے ہونے چاہئیں؟

بدر کے کسی پچھلے پرچہ میں مکرمی خواجہ کمال الدین صاحب بی۔ اے یا شاید اور کسی بزرگ نے یہ مشورہ پیش کیا تھا کہ آیا ہمارے اخبارات خالص؟ جہاں تک مجھے یاد ہے تا حال اس بارہ میں نہ تو اور کسی احمدی دوست کی رائے شائع ہوئی اور نہ ہنوز ایڈیٹر صاحب کا قول فیصل چھپا۔ چونکہ حضرت اقدس کے اس ناچیز و ناکارہ غلام کو بھی اسی مبارک جماعت میں شامل ہونے کا فخر حاصل ہے اور نیز اخباری دنیا کا چند سالہ تجربہ بھی مجھے اس بارہ میں اظہار رائے پر مجبور کرتا ہے لہذا مختصراً اپنے خیالات بغرض غور بزرگان قوم کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

میری رائے میں بالعموم تمام دنیا کے اور بالخصوص اس ملک کے عام واقعات و حالات سے بھی مطلع رہنا احمدی مشن کے پاک اغراض کے منافی نہیں ہے۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ دیگر دنیوی خبروں سے آگاہی حاصل کرنے کا ذریعہ تو اور اخبار بھی ہو سکتے ہیں حالانکہ دینی اور خاص کر سلسلہ عالیہ سے متعلق مذہبی و قومی معاملات پر روشنی ڈالنے کا ذریعہ لے دے کے یہی دو تین پرچے ہیں۔ بس میرے خیال میں ہمارے محترم ایڈیٹروں کا دستور العمل یہ ہونا چاہیئے اور جہاں تک مجھے معلوم ہے۔ اب تک قریب قریب یہی رہا بھی ہے کہ احمدی مشن کے اہم نیز دینی و قومی مضامین کو مقدم رکھیں اور جب اُن سے کچھ وقت فرصت یا اخبار میں گنجائش دیکھیں تو دیگر اخباری مقاصد پر بھی گاہ گاہ قلم اٹھاتے رہیں۔

حسب ارشاد حضرت اقدس جو بالکل سچا ہے کہ ان کے غلاموں کی توجہ زیادہ تر امور دین کی جانب ہونی چاہیئے۔ دنیوی اغراض پر اپنا وقت اور دماغ خرچ کرنے والے عام مسلمانوں کی۔ آگے کیا کچھ کمی ہے؟ اس واسطے میں اس بات پر زور نہیں دیتا کہ ہمارے اخبارات اپنا مذاق بدل کر بالکل اہل دنیا کے نقش قدم پر چلنے لگیں لیکن آخر جماعت احمدیہ بھی بفضلہ ایک معقول و مستقل قوم ہے تو اخباری دنیا میں خاص کر اہم ملکی معاملات سے متعلق اس کی بھی کوئی نہ کوئی آواز ... اور متفقہ پبلک اوپنین ہونی ضروری ہے اور وہ ظاہر ہے کہ ہمارے قومی آرگنون یعنے الحکم۔ ریویو اور بدر ہی کے ذریعہ وجود و ظہور میں آسکتی ہے۔ مثال کے طور پر عرض کرتا ہوں کہ پچھلے دنوں جب بنگالی ایجیٹیشن نے سودیشی جیسی مفید شے پر تحریک کو بائیکاٹ کے منصوبوں اور اپنی آتش بیانی و دریدہ دہنی سے خطرناک بنایا اور بدنام کیا تو حضرت اقدس تک کو چرچا بڑھنے پر اس کے متعلق اپنی رائے ظاہر فرمانی پڑی۔ علی ہذا احمدی آرگنوں کے لئے بھی اس بارہ میں اپنے خیالات کا اظہار ضروری تھا۔ پس میرے نزدیک ایسے "برننگ ٹوپکس" یعنی گرما گرم معاملات وقت کی نسبت ہمارے اخباروں کا رائے زنی کرنا کسی طرح غیر موزوں نہ ہوگا۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ خواہ مخواہ بغیر ایسے اہم اتفاقات کے ہمیشہ کے واسطے اُن کی ایڈیٹوریل کا کوئی حصہ دنیوی ابحاث کے لئے وقف نہ ہونا چاہیئے۔ مگر ساتھ ہی عام مختصر اور مختلف خبروں کا برابر درج ہوتے رہنا بلاشبہ ضروری ہے تاکہ ہمارے ناظرین امور ملکی یا واقعات ضروری سے آگاہی حاصل کرنے میں بالکل ہی دوسرے اخباروں کے محتاج نہ رہیں۔ والسلام

خاکسار احمد حسین فرید آبادی از امرتسر

ایک اور رائے

ہمارا ہر اخبار اسم بامسمی اخبار ہی ہو اور ضرور ہو۔ ساتھ ہی یہ بھی خیال رہے کہ احمدی قوم نے ہنوز دنیوی ترقی کی معراج کا مونہہ نہیں دیکھا ہے۔ اخراجات بہت ہیں۔ آمد کم ہے۔ مذاق خصوصاً کسب معاش کے ذرائع سے بہت ہی مختلف ہیں اور اسلام اور وہ اسلام جو ہمارا مقدس امام پیش کرتا ہے۔ دینی اور دنیوی روحانی اور جسمانی دو خبروں اور برکتوں کا مجموعہ ہے۔ تو کیوں بدر کے مقدس کالم ضروریات و تعلیم سلسلہ کے علاوہ دنیا جہان کی خبریں اور طبی مشوروں سے خالی ہوں۔ بدر کے خریداروں کو کسی دوسرے اخبار کی خریداری کی حتے الوسع ضرورت نہ ہونی چاہیئے قوم کی مالی حالت اور ضرورتوں کا احساس بدر کا فرض اور اہم مقصد ہونا چاہیئے۔ والسلام۔ سید لعل شاہ برق احمدی از پشاور

رسید زر

۶ مارچ سنہ ۱۹۰۷ء	۳۶۴	خدا بخش صاحب		[illegible]
۶	۱۱۷۸	خان محمد صاحب		[illegible]
۷	۱۰۳۱	ملک غلام محمد صاحب		[illegible]
۷	۱۵۱۴	مولوی کرم دین صاحب		[illegible]
۷	۱۵۳۶	حسین شاہ صاحب		[illegible]
۸	۱۵۲۴	چودہری غلام حسین صاحب		[illegible]
۸	۱۲۰۱	شیخ محمد تیمور صاحب		[illegible]
۸	۱۲۷	غلام احمد صاحب		[illegible]
۸	۱۰۱۷	نبی بخش صاحب		[illegible]
۸	۱۵۳۱	محمد علی صاحب		[illegible]
۱۱	۱۲۰۳	حکیم الطاف حسین صاحب		[illegible]
۱۱	۱۲۲۷	چودہری نصر اللہ خان صاحب		[illegible]
۱۱	۳۶۷	شیخ محمد جان صاحب		[illegible]
۱۱	۹۶	شیخ نور احمد صاحب		[illegible]
۱۱	۱۵۰۳	عبد الواحد صاحب		[illegible]

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر بکڈپو قادیان سے خرید فرماوین

(تمام احمدی برادران کی خاص توجہ کے قابل یہ موقعہ ہر گز نہ ضائع ہونا چاہئے)

نام مصنف و کتاب	مضمون کتاب	قیمت
آیات الرحمٰن۔ حضرت مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب فاضل امروہی	جواب عصائے موسیٰ مصنفہ بابو الٰہی بخش القار شیطانی اور رحمانی کا فرق اور ایسے اعتراضات کا جو سلسلہ احمدیہ پر کئے جاتے ہیں دلل جواب دیا ہے۔ اگر یہ کتاب پڑھ لی جاوے۔ تو پھر بس	۸/
سر الشہادتین " "	سورۂ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں اس کے نکات ایک روپیہ قیمت میں بھی گران نہیں	۱/
اعلام الناس " " "	وفات مسیح۔ الہام غیر نبی پر بھی ہوتا ہے۔ تقلید	۳/
صیانۃ الناس " " "	اولیاء اللہ کے علامات جو قرآن مجید میں ہیں اور حضرت اقدس میں ان کا پایا جانا۔	۱/
مجموعہ ازالۃ الوسواس " "	قابل دید۔ مخالفین کے دقیق اعتراضات کے جوابات اور چکڑالوی کے ابن صیاد ثانی ہونے کا ثبوت دیا ہے	۴/
تحذیر المومنین " " "	حضرت جی کی کتاب توضیح مرام وغیرہ پر جو اعتراض مخالف مولویوں نے کئے ہیں ان کے دندان شکن جواب	۴/
اسلام اور اس کا بانی	ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید میں	۱/
آئنہ ڈکشنری	نہایت عمدہ	۱/
شہادت آسمانی۔ مصنفہ منشی محمد اسماعیل صاحب دہلوی	کلمہ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب	۷/
رویائے صالحہ " "	ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کے لئے ضروری ہیں	۲/
السر المکتوم " " "	قرآن مجید خصوصاً بائبل سے حضرت اقدس کی مدلل تائید	۵/
اعجاز احمدی " "	حضرت مسیح موعود کی تائید میں	۱/
کامن احمدی	پنجابی نظم الٰہ داد والی	/

آنکھوں کے بیماروں کو مژدہ

میاں ڈاکٹر عبد اللہ صاحب ساکن راہوں ضلع جالندھر جنہوں نے لنڈن آسٹریلیا افریقہ میں آنکھوں کے علاج سے بہت شہرت حاصل کی ہے اور اون کے پاس بہت کثرت سے سارٹیفکیٹ بھی موجود ہیں انگریزی اور یونانی دو طرح سے آنکھ بناتے ہیں ہماری جماعت کے مخلص ہیں میں امید کرتا ہوں کہ لوگوں کو اون سے فائدہ پہونچے۔ نور الدین

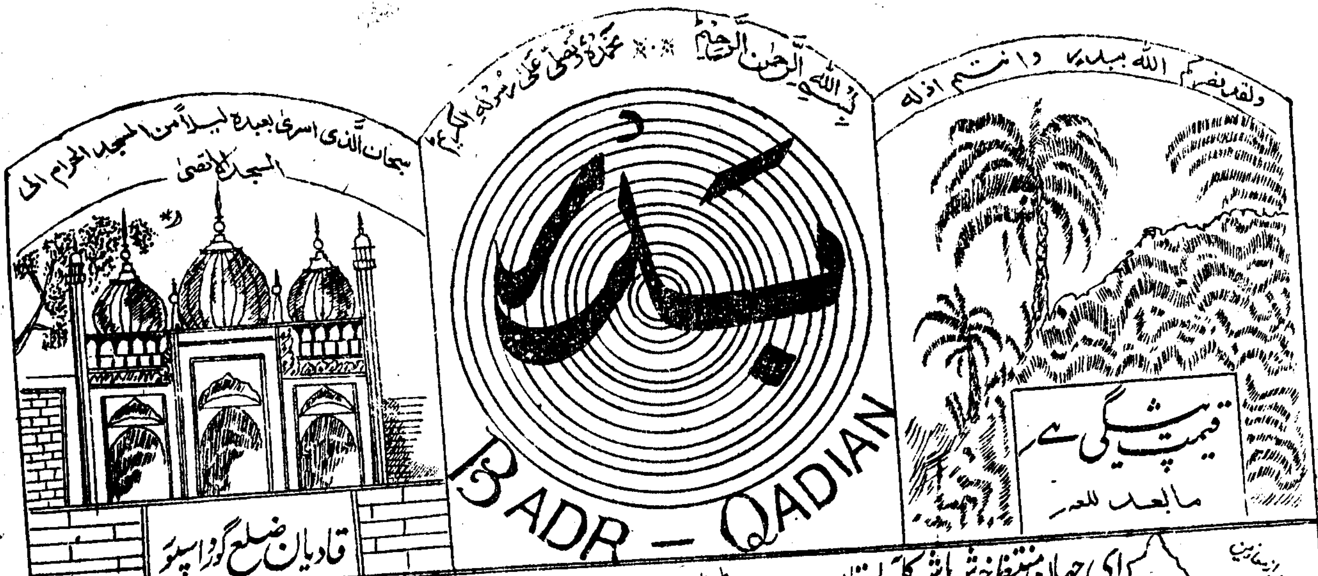
ضرورت نکاح
الخطبۃ

۱۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ میرے ایک عزیز نوجوان دوست سید معقول روزگار سرکاری ملازم ہیں جن کے حالات سے مجھے ذاتی واقفیت ہے کہ وہ ایک نیک اور ہوشیار آدمی ہیں شرعی ضرورت کے سبب دوسرے نکاح کے خواہاں ہیں چونکہ مجھے خود ان کے ساتھ محبت کا تعلق ہے اس سلسلے میں ان کی بخوشی سفارش کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ جو صاحب اس تعلق کو پسند کریں گے وہ خوش ہوں گے معاملہ کو بابرکت بنانے کے واسطے حضرت سے پہلے دعا کرائی جاوے گی اور پھر فیصلہ ہوگا خط و کتابت ... نام ہو۔ ایڈیٹر۔

۲۔ میں اپنی پندرہ سالہ باکرہ دختر کا نکاح کسی احمدی متقی سے کرنا چاہتا ہوں دار الامان کے باشندہ کو زیادہ پسند کرتا ہوں حضرت مسیح موعود کی تجویز سب سے مقدم رکھتا ہوں بعد از آن بزرگان ملت کی تجویز۔ اگر دار الامان میں ایسا موقعہ میسر نہ آوے تو اضلاع مظفر نگر انبالہ ڈیرہ دون میرٹھ کے باشندہ کو بوجہ قرب اپنے مسکن کے ترجیح دونگا۔ تقویٰ و دیگر امور مستفسرہ کا فیصلہ بزرگان ملت بالخصوص مقامی بزرگوں کی رائے سے ہوگا اس معاملہ کی خط و کتابت بذریعہ ایڈیٹر بدر یا براہ راست احقر کے نام ہو۔
المشتہر حبیب اللہ احمدی۔ مدرس چھینٹی گاڑھ ڈاکخانہ سہارنپور

اطلاع

براہین احمدیہ اور درثمین کی رعایتی قیمت کا وقت ۳۱ جنوری ۱۹۰۷ء کو ختم ہو چکا ہے اور براہین احمدیہ اب اصلی قیمت یعنی مبلغ صہ/ فی نسخہ پر فروخت ہوگی اور قیمت جلد ۱۲/ علیحدہ ہے لیکن اخبار کے خریداروں کو ایک روپیہ کی رعایت رہیگی۔
درثمین مجلد ۸/ غیر مجلد ۶/ والسلام۔ منیجر



ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ آن مسیح دورِ آخر مہدیٔ آخر زمان

جلد ۶

۱۳ صفر ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۸ مارچ ۱۹۰۷ء

نمبر ۱۳

چہ گویم بانو گرامی چہار قادیان بسینی ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ بروز جمعرات دو ابینی شفا ابینی غرض دار الامان بسینی

دس شرائط بیعت

اوّل. بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کے وقت ان کا مغلوب نہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانون کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت۔ عسر اور یسر نعمت و بلا مین اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور عاجزی اور فروتنی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا۔ اور جہان تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائے گا۔ دہم۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوۃ مین ایسا اعلےٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتون اور ناطون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما از و یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک وز خبرہائے معاد
ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندو راست
منکر آن مورد لعن خداست
معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یکقدم دوری از ان عالیجناب
نزد ما کفرست و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ	للعہ
معاونین درجہ اول جن کو ۵ پر اخبار جاری کرانے کا حق حاصل ہے	۵
معاونین درجہ دوم جن کو ۴ پر اخبار جاری کرانے کا حق حاصل ہے	للعہ
عام قیمت پیشگی	۳
عام قیمت مابعد	للعہ
قیمت فی پرچہ	۲

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے ان سے بحساب مابعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد مین نہین مل سکیگا۔

رسیدیں اخبار مین چھاپی جاوے گی علیحدہ رسید نہ دی جاویگی۔ روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے۔ تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے

منیجر

وہ الفاظ جنمین حضرت اقدس بیعت لیتے ہین ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ ۱. اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۲ بار۔ آج مین احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جن مین مین گرفتار رہا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہان تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہون سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ ۱. استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہون کا اقرار کرتا ہون میرے گناہ بخش تیرے سوائے کوئی بخشنے والا نہین۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہین۔

نمبر (۱۳) | مورخہ ۱۳ صفر ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۸ مارچ ۱۹۰۷ء | جلد (۶)

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

دنیا میں شراب خوری کس نے پھیلائی

لائی مین ایم جونسٹر صاحب اخبار نیویارک ٹریتھ سیکر مین ایک مبسوط مضمون لکھتے ہین جس مین یہ ثابت کیا گیا ہے کہ دنیا مین شراب خوری پھیلانے والا صرف عیسوی دین اور اس کا بانی اور اس بانی کے پیرو ہین صاحب موصوف کیا خوب لکھتے ہین۔ جس بانی مذہب کا فخر اس امر مین ہو کہ اس نے صاف پاک پینے کے لائق پانی کو بھی شراب بنا دیا تھا اس کی امت اگر شراب کے مشکون مین غرق نہ ہو جائے۔ تو پھر ایماندار کیسی۔ وہ لکھتے ہین کہ نمونہ خود موجود ہے کہ جن ممالک مین عیسائیت کا دخل نہین ہوا۔ وہان اب تک شراب نہین پی جاتی۔ کرڑون مسلمان اور چینی اور ہندو اور دیگر اقوام ایسی موجود ہین جو اس بد عادت سے بچی ہوئی ہے لیکن عیسائی بھی سارے کے سارے شراب مین ڈوبے ہوئے نہین ہین بلکہ ان مین صرف پچاس فیصدی متوالے ہین اور باقی پچاس اعتدال کے ساتھ پینے والے یا بالکل تارک ہین۔ پانی کا شراب بنانے مین یسوع نے نہ صرف اخلاقی گناہ کیا تھا بلکہ خود شریعت اور انبیاء کی مخالفت کی تھی کیونکہ لکھا ہے کہ تو اُس پیالے کی طرف نگاہ بھی نہ کر۔ جس مین کہ شراب چمک رہی ہے" پھر صاحب موصوف ان لوگون کی حالت پر تعجب کرتے ہین جو عیسائی کہلا کر شراب کی مخالفت مین سوسائٹیان بناتے ہین اور ٹمپرنس ایسوسی ایشن قائم کرتے ہین۔ عیسائیون کے واسطے جائز ہی کب ہے کہ شراب کی مخالفت کرین۔

ایک دفعہ کلکتہ کے عیسائی اخبار ایپی فینی مین سوال پیش ہوا تھا کہ کیا شراب کا پینا جائز ہے۔ تو اس نے جواب دیا تھا کہ ہان جائز ہے کیونکہ خداوند یسوع مسیح شراب بھی پیا کرتے تھے اور گوشت بھی کہاتے تھے۔ خوب۔ جب خداوند کا یہ حال ہے تو چیلے چانٹے جو کرین سب روا ہے، نعوذ باللہ من ذالک۔ یہ قوم کیسی خراب ہے کہ خدا کے نبی کو بھی بدنام کر رہی ہے۔

سر سے ننگی میمین گرجہ مین

گرجاؤن مین عیسائون کے مرد سر سے ننگے جاتے مگر عورتین ٹوپی پہن کر جاتی ہین۔ یہ مذہبی رسم ہے اور قدیم سے چلی آتی ہے مگر آجکل میم صاحبان کی ٹوپیان اتنی اونچی ہوتی ہین۔ اور پھر اتوار کے دن بالخصوص زیب و زینت کا اظہار مقصود ہوتا ہے اس واسطے ان کے پیچھے بیٹھنے والون کے آگے ایک دیوار بن جاتی ہے اور پادری صاحب کا چہرہ نظر نہین آتا۔ اس واسطے امریکہ کے ایک گرجہ مین یہ تجویز ہوئی کہ عورتین بھی گرجہ مین سر ننگی رہا کرین۔ اس کو پادری صاحب نے اپنے وعظ مین گناہ قرار دیا ہے پر لوگ مانتے نہین اور اس طرح ایک جھگڑا کھڑا ہو گیا ہے۔

ثلج والی پیشگوئی

ہفتہ وار اخبار دی ٹروتھ سیکر مورخہ ۱۶ فروری ۱۹۰۷ء لکھتا ہے کہ گذشتہ ہفتہ مین شہر نیویارک گیارہ انچ برف کے نیچے دب گیا تھا۔ مَن ہٹن کے بازارون مین سے برف ہٹانے پر قریب پچیس لاکھ روپیہ کے خرچ ہوا ہے۔

یسوع انسان تھا یا خدا؟

ایک صاحب جو گینارڈ نام لنڈن کے اخبار ایگناسٹک جنرل مورخہ ۲۔ مارچ ۱۹۰۷ء مین ایک لمبے مضمون مین اس بات کو ثابت کرتے ہین کہ یسوع انسان تھا نہ کہ خدا۔ وہ لکھتے ہین کہ یسوع جب کہ خدا تھا تو کیا اس کو یہ بھی ضروری تھا کہ پہلے بچپن ایک ملک کی زبان سیکھے۔ چھوٹے بچون کی طرح پہلے مفرد الفاظ سیکھے اور وہ بھی غلط۔ پھر رفتہ رفتہ فقرات سیکھے اور اس طرح تیس سال تک تعلیم حاصل کرنے مین گذارے اور تعلیم بھی وہ جو ایک خاص فرقہ اور ایک خاص علاقہ کے متعلق تھی کیونکہ وہ اس وقت کے دیگر تمام ممالک کے حالات علوم اور زبانون سے ناآشنا تھا۔ پھر اس تیس سال کی محنت کے بعد تین سال چند یہودیون کے درمیان وعظ کرے اور وہان بھی ڈرتا ڈرتا کبھی پہاڑون میں کبھی کشتیون مین چھپتا رہے اور وہ چھپنا بھی کام نہ آوے۔ ساری عمر مین بارہ شاگرد بنائے وہ بھی ایسے کہ ایک نے تیس روپے لے کر ظالمون کے حوالے کر دیا گویا کہ یسوع اس کا غلام تھا اور اس کے فروخت کرنے کا حق بھی اس کو حاصل تھا اور دوسرے نے مونہہ پر کھڑے ہو کر لعنت کی اور باقی بھاگ گئے۔ اور چند یہودیون نے اس کو پکڑ کر صلیب پر چڑھا دیا۔ کیا یہ قادر مطلق خدا ہے۔!!!

اس کے اخلاق کو دیکھو کہ ماں کو جھڑکیاں دیتا ہے اور اُسے مانتا ہی نہین کہ تو میری ماں ہے۔ اس کے شاگرد لوگون کے کھیت مین سے چوری کرتے ہین تو اُسے جائز رکھتا ہے بے جان درخت پر بے موسم پھل نہین ہے تو درخت کو گالیان دیتا ہے۔ کیا یہ خدا رحیم و کریم کے اخلاق کا نمونہ ہے۔

اس کے تمدن کو دیکھو کہ غریب لوگون کے جانورون کے گلے کے گلے دریا مین ڈبو دیتا ہے۔ لوگون کے پاکیزہ پانی کو بدل کر شراب بنا دیتا ہے۔ تاجرون کو مارتا ہے اور ملک کا قانون ناجائز طور پر اپنے ہاتھ مین لے لیتا ہے۔ کیا یہ خدا ہے۔ تعجب۔

اے خدا ہم کو ایسے خداؤن اور ان کے پرستارون سے بچا۔

ریویو آف ریلیجنز

یہ ماہوار رسالہ اس کے لائق ایڈیٹر کے ہاتھون جس محنت اور خوبی کے ساتھ نکلتا ہے اس کی قدر اب یورپ امریکہ مین ہونے لگی ہے بہت سی تعریفی چٹھیان اس کے حق مین وہان سے آتی ہین اور بعض اخبار فخر کے ساتھ اس کی بعض عبارتین اپنے اخبارون مین نقل کرتے ہین۔ چنانچہ تازہ ڈاک ولایت مین ہی ایک اخبار نے اس کے مضمون غلامی مین سے ایک حصہ بطور اقتباس کے نقل کیا ہے۔

وی پی

نہایت افسوس ہے کہ بعض صاحبان۔ کو وی پی کی اسلئے بہت عرصہ پہلے اطلاع کی جاتی ہے جس کا وہ کچھ جواب نہین دیتے اور پھر وی پی واپس کر دیتے ہین با دب گذارش ہے کہ اس مین کارخانہ کا بہت نقصان ہوتا ہے ایسا نہین کرنا چاہیئے۔

خوف کا علاج

۱۴ مارچ ۱۹۰۷ء - امرتسر سے برادر احمد حسین صاحب کا خط حضرت کی خدمت میں آیا۔ جس میں دل کے خوف کا علاج حضرت سے پوچھا ہوا تھا۔ اور لکھا تھا کہ سنا گیا ہے کہ حضور نے فرمایا ہے کہ ۲۵ دن سے پہلے سب لوگ یہاں چلے آئیں اور ڈوئی کے نشان پر مبارکباد تھی۔ اسکے جواب میں حضور نے تحریر فرمایا "دل کی استقامت کے لئے بہت استغفار پڑھتے رہیں۔

زلزلہ سے بچاؤ کس طرح

اور میں نے کسی کو نہیں کہا کہ زلزلہ یا طاعون سے ڈر کر قادیان میں آجائیں اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے رہیں۔ اور خدا تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی چاہیں۔ اور زلزلہ کے دن قریب آتے جاتے ہیں۔ جس سے جانوں کا بہت نقصان ہوگا۔ مگر نہیں معلوم کہ وہ نہایت سخت زلزلہ کب آئیگا۔ ڈوئی کا مرنا حقیقت میں بڑی فتح ہے۔ تمام اخباروں میں اسکا ذکر ہے"

ایک اور تازہ نشان

ذکر تھا کہ آج کل بہت سے شہروں میں سخت طاعون ہے اور قادیان کے ارد گرد بھی بہت طاعون ہے صرف گاؤں میں نسبتاً آرام ہے۔ فرمایا۔ ہر ایک خبر کا نال سنتا ہی معلوم ہوتا ہے۔ دوسری جگہوں میں قہر الٰہی کی آگ برس رہی ہے مگر جب سے کہ یہ الہام ہوا ہے کہ "یا اللہ اب شہر کی بلائیں ہی ٹال دے" تب سے قادیان میں گویا امن ہے۔ یہ بھی ایک تازہ نشان ہے اور سوچنے والوں کے واسطے ازدیاد ایمان کا موجب ہے۔

خواص کی موت کا نشان

ذکر آیا کہ آج کل تو اخباروں میں بڑے بڑے آدمیوں کے مرنے کی خبریں آرہی ہیں۔ فرمایا۔ یہ اس الہام الٰہی کے منشاء کے مطابق ہیں جس میں خبر دی گئی ہے کہ من الناس والعامۃ یعنے طاعون میں اس حصہ خاص کے لوگ بھی ہلاک ہوں گے اور عام بھی۔

عذاب برزخ

ایک دوست کا خط پیش ہوا کہ چکڑالوی ملاں نے اپنا مذہب یہ شائع کیا ہے کہ جب انسان مرجاتا ہے تو ساتھ ہی روح بھی مر جاتی ہے اور قیامت کے دن پھر ہر دو زندہ کئے جاوینگے تاکہ ایسا نہ ہو کہ کسی کو جو پہلے مرا ہے زیادہ مدت تک عذاب ہو اور جو قیامت کے قریب مرے گا اُس کو عذاب تھوڑی مدت ہو۔

حضرت نے فرمایا۔ یہ چکڑالوی کی جہالت کا خیال ہے۔ یہ اعتراض تو تب وارد ہو سکتا ہے جبکہ جہنم کا عذاب ہمیشہ کے واسطے ہو جس سے انسان کے واسطے کبھی بھی چھٹکارا ہونے والا نہ ہو اور ہمیشہ کے واسطے وہ جہنم میں رہے گا۔ یہ مذہب بالکل غلط ہے اور قرآن شریف اور حدیث کے بالکل برخلاف ہے۔ قرآن شریف سے یہ امر ثابت ہے کہ ایک وقت عذاب کا گذر کر انسان رفتہ رفتہ عذاب سے چھڑایا جائیگا۔ خدا تعالیٰ غفور رحیم ہے۔ یہ بات بالکل غیر معقول ہے کہ جس انسان کو خدا تعالیٰ نے پیدا کیا ہے اور وہ اُس کی مخلوق ہے اور اُس کی ملکیت ہے اس لئے تو کا حصہ ہے وہ اُس کو ایسا عذاب دیوے کہ کبھی اُسکے واسطے نجات ہی نہ ہو۔ یہ مذہب تو آریوں کا ہے کہ انسان کے واسطے نجات کبھی نہیں وہ کسی نہ کسی جون میں پڑا رہے گا۔ لیکن معلوم نہیں ہوتا ہے کہ لاکھوں کروڑوں کیڑے مکوڑے کب تک انسان بنینگے۔ ایک ایک قطرہ میں صدہا کیڑے پائے جاتے ہیں۔ آریوں کا پرمیشر کیا دیوالیہ ہے کہ کل جنگ آگیا مگر تا حال کوئی صورت اُنہی کی انسانوں کے واسطے پیدا نہیں ہوئی۔

نشان ڈوئی کی یادگار

سکرٹری انجمن احمدیہ کاٹھ گڑھ حضرت اقدس کی خدمت میں لکھتے ہیں:- بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم - مبارکباد - حضرت امام الوقت رئیس قادیان - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - ڈوئی کے ہلاک ہونے کی خبر سنکر تمام جماعت کو خوشی حاصل ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ پورا کر دیا اور ایک کذاب کو صادق کی زندگی میں ہلاک کر دیا۔ اس جگہ جماعت نے اس پیشگوئی کے پورا ہونے کی یادگار میں چندہ بھی جمع کیا ہے تاکہ کوئی یادگار بنائی جاوے اور چندہ انشاء اللہ جلدی قادیان بھیج دیا جاویگا۔

درخواست نماز جنازہ

محمد تقی صاحب مرشد سے اپنے برادر مرحوم کے واسطے نماز جنازہ کی درخواست کرتے ہیں عبدالحکیم صاحب احمدی اپنی مرحوم اہلیہ کے واسطے درخواست دعا کرتے ہیں۔

میاں بوڑھے خان نتکار پور سے ایک مرحوم بھائی جیون خان کے واسطے دعاء جنازہ کی درخواست کرتے ہیں۔

المفتی

۸۰ - **بچے کے کان میں اذان** - حکیم محمد عمر صاحب نے فیروزپور سے دریافت کیا کہ بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو مسلمان اُس کے کان میں اذان کہتے ہیں۔ کیا یہ امر شریعت کے مطابق ہے یا صرف ایک رسم ہے۔

فرمایا۔ یہ امر حدیث سے ثابت ہے۔ اور نیز اُس وقت کے الفاظ کان میں پڑے ہوئے انسان کے اخلاق اور حالات پر ایک اثر رکھتے ہیں۔ لہذا یہ رسم اچھی ہے۔ اور جائز ہے۔

۸۱ - **نشان کے پورا ہونے پر دعوت** - خان صاحب عبدالمجید نے کپورتھلہ سے حضرت کی خدمت میں ڈوئی کی نسبت نشان کے پورا ہونے کی خوشی پر دوستوں کو دعوت دینے کی اجازت حاصل کرنے کے واسطے خط لکھا۔ حضرت نے اجازت دی اور فرمایا۔ کہ تحدیث بالنعمت کے طور پر ایسی دعوت کا دینا جائز ہے۔

۸۲ - **سفری تاجر** - ایک صاحب محمد حمید الدین کا ایک سوال حضرت کی خدمت میں پیش ہوا کہ میں اور میرے بھائی ہمیشہ تجارت عطریات وغیرہ میں سفر کرتے رہتے ہیں کیا ہم نماز کیا کریں۔

فرمایا سفر تو وہ ہے جو ضرورتاً گاہے گاہے ایک شخص کو پیش آوے نہ یہ کہ اُس کا پیشہ ہی یہ ہو کہ آج یہاں کل وہاں۔ اپنی تجارت کرتا پھرے۔ یہ تقویٰ کے خلاف ہے کہ ایسا آدمی اپنے آپکو مسافروں میں شامل کر کے ساری عمر نماز قصر کرنے میں ہی گذار دے۔

۸۳ - **صنعت کفار سے فائدہ حاصل کرنا** - ایک شخص کا سوال پیش ہوا کہ جب ریل دجال کا گدھا ہے تو ہم لوگ اس پر کیوں سوار ہوں۔

فرمایا۔ کفار کی صنعت سے فایدہ اُٹھانا منع نہیں ہے۔ آن حضرت صلی اللہ علیہ نے فرمایا تھا۔ کہ گھوڑی کو گدھے کے ساتھ ملانا دجل ہے۔ پس ملانے والا دجال ہے لیکن آپ برابر خچر پر سواری کرتے تھے۔ اور ایک کافر بادشاہ نے ایک خچر آپ کو بطور تحفہ کے بھیجی تھی اور آپ اُس پر برابر سواری کرتے رہے۔

مبارک - حافظ عبدالرحیم صاحب کلرک دفتر سکرٹری صدر انجمن احمدیہ کے گھر میں فرزند نرینہ پیدا ہوا۔ اللہ تعالیٰ نیک اور عمر والا بنائے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ و نصلّی علٰے رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر

مورخہ ۲۸ مارچ ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۱۹ مارچ ۱۹۰۷ء - اردت زمان الزلزلہ -

ترجمہ - میں نے ارادہ کیا ہے کہ زلزلہ کا زمانہ آجاوے -

نوٹ - یہ الہام گذشتہ اخبار ۲۱ مارچ ۱۹۰۷ء میں بھی شائع ہوچکا ہے اس سے کسی معمولی زلزلہ کی طرف اشارہ نہیں معلوم ہوتا بلکہ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ خدا تعالٰی نے جو بڑے زلازل کا ارادہ کیا ہے یہ ان میں سے ایک ہے جس کا وقت قریب آگیا ہوا معلوم ہوتا ہے -

۲۴ مارچ ۱۹۰۷ء - لاکھوں انسانوں کو تہ و بالا کردونگا -

(۲) اِنّی مَعَ الرّسول اقُوم

ترجمہ - میں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہونگا - یعنی اس کی نصرت اور حفاظت کرونگا -

۲۵ مارچ ۱۹۰۷ء (۱) وَالضّحٰی وَاللّیلِ اِذا سَجٰی مَا وَدّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰی وَلَلدّار الاٰخرۃ خَیرٌ لَکَ مِنَ الاُولٰی -

ترجمہ - ہم قسم کھاتے ہیں وقت چاشت کی اور رات کی جبکہ ڈھانپ لیوے کل چیزوں کو کہ تیرے پروردگار نے تجھے چھوڑ نہیں دیا - اور نہ تجھ سے ناخوش ہوا ہے اور البتہ آخرت کا گھر تیرے لئے اس دنیا کی نسبت بہت بہتر ہے -

(۲) وَاللہِ لَولا الاکرام - لَہلکَ المقام -

قسم ہے اللہ کی کہ اگر تمہارا اکرام ہم کو منظور نہ ہوتا - تو یہ مقام ہلاک ہو جاتا -

(۳) اِکرامٌ تَسمَعُ بِہِ الموتٰی -

تیرا ایسا اکرام کرونگا کہ اسکے ذریعہ سے تو مردوں کو سنائے گا -

(۴) علمہ عند ربی لا یَضِلّ رَبّی وَلا یَنسٰی

ترجمہ اسکا علم میرے رب کو ہے میرا رب نہ بے راہ ہوتا ہے اور نہ بھولتا ہے -

(۵) لا تَطَاءُ قدمُ العامۃ قَدَمَ النّبیّ

ترجمہ عام لوگوں کا قدم نبی کے قدم کو پامال نہیں کرسکتا -

(۶) بلغت قدم الرسول -

ترجمہ میں رسول کے قدم پر پہنچ گیا ہوں -

(۷) اِنّی علٰے کلّ شیٍٔ قدیر - بیشک میں ہر ایک چیز پر قدرت رکھنے والا ہوں -

۲۷ - مارچ کلواحد منہم تلخ - (۲) انقلب علٰے عقبیہ - (۳) لقد اثرک اللہ علینا

الخطبۃ نمبر ۴

ہمارے ایک مکرم دوست کو جو قوم کے سید ہیں اور ایک ریاست میں ایک معزز عہدہ پر ممتاز ہیں اور اس سلسلہ میں اوّل درجہ کے مخلصین میں سے ہیں - اور ہم ان کو حضرت بہت محبت اور دلی تعلق سے دیکھتے ہیں ان کو ایک ضرورت شرعی یعنی حصول اولاد کے لئے دوسری شادی کی ضرورت ہے - اور خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منشا ہے کہ وہ اس غرض کے واسطے دوسری شادی کریں اور حضور ہی کی اجازت سے سید موصوف نے میرے پاس ذکر کیا ہے - کہ بذریعہ اخبار وں کے واسطے مناسب جگہ کی تلاش کی جاوے حضرت اقدس نے بھی خود عاجز کو بھی زبانی فرمایا ہے کہ اس معاملہ میں کوشش کرنی اسواسطے تمام خط و کتابت میرے نام ہونی چاہیئے - یا حضرت کے نام کیونکہ آخری فیصلہ حضرت اقدس کے حکم سے ہوگا - اڈیٹر

اخبار قادیان - حضرت اقدس معہ اہل بیت بخیر و عافیت ہیں درس قرآن حسب معمول مسجد اقصٰی میں ہوتا ہے - حضرت مولوی محمد احسن صاحب بخیریت ہیں -

اطلاع - اخبار بدر کا کاتب دو تین روز کی رخصت پر گیا تھا - آج ہفتہ ہوگیا ہے واپس نہیں آیا اس اخبار کی کاپیاں بمشکل تمام پوری ہو سکی ہیں قادیان میں کاتب کا ملنا مشکل ہے اسواسطے اگر اگلا اخبار دیر سے نکلے یا نہ نکل سکے تو احباب معذور سمجھیں +

بدرِ معنوی

درس قرآن شریف

(گذشتہ سے پیوستہ)

فَصَلِّ - اس میں ف تعقیب کے واسطے ہے - کہ معنے جب ہم نے تجھے کوثر جیسی نعمت عطا فرمائی ہے تو اب بعد اس کے تجھے چاہیئے کہ خدا تعالےٰ کے شکر میں نماز پڑھے اور قربانی دیوے -

یا ف ترتیب اور سبب کے لئے ہے جیسا کہ ایک جگہ قرآن شریف میں آیا ہے **فَوَكَزَهُ مُوسَىٰ فَقَضَىٰ عَلَيْهِ**

فائدہ - اس سورۃ شریف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز اور قربانی کا حکم ہوا ہے - مگر زکوٰۃ کا حکم نہیں ہوا - اس کی وجہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبھی اپنے پاس مال جمع نہیں کرتے تھے -

إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ - ومن اعظم شانئیہ ردّ الكفرة بما جاء به وجعل ما جاء به من الاساطیر الاولین وانه سحر یؤثر - وانه قول البشر - او شعر او کهانة او یعلمه البشر - فهذا سیل بلغ الزبی - وبه طم الوادی القری - فمن تولی الکبر من شانئیه مکیاً کان او مدنیاً اُمیاً کان او کتابیاً وضیعاً کان او شریفاً حصل له نصیبه وحظه من شنآنه والانتقام به علی قدر شنئه وعداوته - انظروا الی صنادید قریش وعمائد مکة وسادات الوادی - والی کان مدینة الذین کان الناس ان یدعوا ان یتوّجوهم ویملکوا حتی قالوا البحر نجن الاعز منها الاذل - فجعل الله سبحانه الخیر کله له صلی الله علیه وسلم حتی قال ان تستفتحوا فقد جاءکم الفتح - وقال فی اموالهم فسینفقونها ثم تکون علیهم حسرة ثم یغلبون - فلن ترث لهم من باقیة - فشانئی رسول الله صلی الله بل شانئی خلفائه ونوابه ابتر من کل خیر وهذا ظاهر لا خفا فیه - ما آل الیه امر ابی جهل وابن ابی بن سلول وابی عامر الراهب الذی اسس بناءه علی شفا جرف هار فانهار به فی نار جهنم - وهلک طریداً شریداً وحیداً - وما حصل لمن خالف الصدیق من العرب ومن خالف الفاروق من کسریٰ وعمل قیصری وملوک مصر ومن خالف عثمان من اهل افریقیة وخراسان ومن خالف علیاً -

ثم من خالف فی زماننا المبارک مجدد المائة الرابعة عشر وزعیمها والمهدی المعهود المسیح الموعود

تحقیق دشمن تیرا وہی ابتر ہے - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی دشمنی یہ تھی جو آپ کی وعظ توحید کی تردید کی گئی اور آپ کی رسالت جو تعظیم الٰہی اور شفقت علیٰ خلق اللہ کے لئے تھی اس کا ...... انکار کیا گیا اور آپ پر جو کتاب ہدایت کے لئے نازل ہوئی اُس کو رد کیا گیا بلکہ آپ کو کہا گیا کہ یہ صرف کہانیاں ہیں جو تم پیش کرتے ہو - حالانکہ وہ تمام بیانات اسکے لئے بشارات اور انذار تھے اور بعض نے کہا کہ یہ الہام الٰہی نہیں بلکہ صرف ایک انسان کا قول ہے - کسی نے کہا یہ ایک شاعر ہے جو شعر گوئی کرتا ہے اور کسی نے کہا کہ یہ ایک کاہن ہے جو کہانت کا کام کرتا ہے - اور کوئی بولا کہ کسی انسان نے اس کو تعلیم کی ہے - پس یہ ایک سیلاب تھا جو بہت بڑھ گیا تھا اور اس سے وادی تک بھر گئی تھی - اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں میں سے جو کوئی تکبر کے ساتھ بڑھا اُس نے اپنی بدبختی کا حصہ لیا اور اُسکا بدلا پایا خواہ وہ مکی تھا یا مدنی تھا - خواہ اَن پڑھ تھا اور خواہ اہل کتاب میں تھا - خواہ عوام میں سے ہوا خواہ شرفاء میں سے ہوا - سب نے اپنا بدلا کافی پایا - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں نے اور آپ کے ساتھ عداوت کرنے والوں میں سے ہر ایک نے اپنی قدر کے مطابق اور اپنی عداوت کے درجہ کے موافق اپنا کیا اور بویا اُٹھایا اور ابتر ہوا - سرداران قریش کی طرف دیکھو اور عمائد مکہ کی طرف نظر کرو اور اس وادی کے سرداروں کی طرف نگاہ کرو اور شہر کے ارکان کا حال دیکھو جن کو لوگ اپنی سرداری کا تاج دینے تھے اور انھوں نے تدابیر کیں اور کہا کہ اس شہر کے شرفا ذلیل لوگوں کو یہاں سے نکال دینگے - پس اللہ تعالےٰ نے تمام خیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے کر دی اور دشمن محروم رہے اور اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ اگر تم فتح چاہتے ہو تو اب فتح تمہارے لئے آگئی ہے - اور اُن کے اموال کے متعلق فرمایا کہ قریب ہے کہ وہ اپنے مال خرچ کرینگے پھر وہ خرچ بھی اُنکے لئے موجب حسرت ہوگا اور وہ مغلوب ہو جائینگے پس کیا تو دیکھتا ہے کہ ان دشمنوں میں سے کوئی باقی ہے -

سو دیکھو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن بلکہ آپکے خلفاء راشدین اور آپکے نائبوں کے دشمن بھی ہر ایک نیکی سے ابتر ہوئے - اور یہ امر ظاہر ہے کوئی مخفی بات نہیں - دیکھو ابو جہل کا کیا انجام ہوا اور ابن ابی بن سلول نے کیا نتیجہ پایا اور پادریوں کے لارڈ بشپ ابو عامر کو دیکھو جسنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت میں سارا زور خرچ کیا اور آگ کے گڑھے کے کنارے پر بڑی بنیاد کھڑی کی اور پھر اُسی آگ میں گرایا گیا - اور اکیلا آوارہ بیکس اور بے بس ویرانوں کے اندر ہلاک ہو گیا - پھر دیکھو کہ ان لوگوں کا کیا حال ہوا جنھوں نے اہل عرب میں سے خلیفہ اول حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی مخالفت کی اور پھر اُن کا کیا حال ہوا جنھوں نے حضرت فاروق رضی اللہ عنہ کا مقابلہ کیا اگرچہ وہ بڑی سلطنتوں کے قیصر اور کسریٰ تھے اور مصر کے ملک کے بادشاہ تھے اور پھر اُن اہل افریقہ اور اہل خراسان کو کیا حاصل ہوا جنھوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی مخالفت کی تھی اور پھر انھوں نے کیا پایا جنھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مخالفت کی - اور انکا کیا حال ہوا جنھوں نے معاویہ اور بنو امیہ کی تحقیر کی -

پھر اس کی مثال زمانہ حال میں موجود ہے - دیکھو کہ ان لوگوں کا حال ہو رہا ہے جنھوں نے ہمارے اس مبارک زمانہ میں چودھویں صدی کے مجدد اور مشکل مہدی معہود اور مسیح موعود

کداعی - الاریة لیکھرام وشیطان النصاری ثم
وامثالهما کل اخذ بذنبه -
وکن امن دونهم کل شانی محمد رسول ابتر - و
شانی خلفائه ابتر من کل خیر فیبطل رفع ذکره
بل ذکره بالخیر وابتر اهله وماله اخر الدنیا
کالاخرة وابتر حیوته وصحته وفرصته فلا
ینتفع بها فی الدنیا و یتزود بها الاخرة فما
بقیت اذنه داعیة للخیر - وبصره وبصیرة
ناظرة الی السنن الالهیة لازدیاد الایمان
والمعرفة ومحبة الله وابتر من الانصار
والاعوان للاعمال الصالحة وابتر من ذائقة
حلاوة الایمان وان باشر قلبه من الاوابد و
الشوارد - وهذا جزاء من شنأ بعض ما جاء به صلی الله
علیه وسلم لاجل هواه او متبوعه او شیخه او امیر
او کبیره - وقد قال الله تعالی - قل ان کنتم تحبون الله
فاتبعونی یحببکم الله -

فاعطیناک الکوثر مقدمة وتسلیة تقویة وقرة فی
قلبه صلی الله علیه وسلم وقلب خلفائه ویزیل الجبن
عن انفسهم لیمکنهم الاشتغال بالاقدار علی تکفیر من
خالفهم من جمیع العالم من کان و اظهار البراءة
عن معبودانهم فانظر الهبة العظیمة من الواهب
العظیم ولاشك ان الهبة علی قدر الموهب العظیم
فبای کتاب بعد الله تبغون وای سنة بعد سنن الله
تقتفون - رأینا لاذکارکم واورادکم ووظائفکم -
وتدبرنا کتاب الله وسنة رسوله فما وجدنا شیئ فما
عندکم ینفد وما عند الله باق - فهل ادعیتکم ولو کان الله شاء
الکلمة الذی تعرفون معناه ولا یعرف احد من المتکلم
بمثل الفاتحة او تعوذا تکم کالتعوذ بالمعوذتین - لا والله
بل کلا والله دلائل الخیرات کتاب الله جل وعلی شانه
والسیف القاطع سیف الله سبحانه والمغنی کلام الله المغنی
بل ما عندکم لیس لقرب بقول الکذاب - انا اعطیناك
الجماهر فصل لربك وهاجر ان مبغضك رجل کافر فان الالفاظ
والترتیب فیهما اخذ من هذه السورة -

قال الله تعالی اولم یکفهم انا انزلنا الیك الکتاب یتلی
علیهم ان فی ذلك رحمة وذکری لقوم یؤمنون - تمت بحمد
الله وحوله وقوته ومنة واحسانه والحمد لله رب العالمین ٥

کی مخالفت کی مثال میں آریہ لیکھرام کو دیکھو اور نصاری کے شیطان آتھم کو دیکھو اور لدھیانہ کے سعد اللہ ابتر کو دیکھو
ہر ایک اپنے گناہوں کے بدلے میں پکڑا گیا - اور اپنے بدلے کو پا لیا الا ہما -
اور ان کے سوائے اور بھی سب دشمن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آپ کے خلفاء کے ہر ایک چیز سے ابتر اور
بے نصیب ہیں اور ان کا ذکر خیر کیساتھ ہونا بند ہو جاتا ہے اور ان کا اہل اور مال سب ابتر ہو جاتا ہے اور
دین اور دنیا میں نقصان پذیر ہوتا ہے - ان کی حیاتی اور ان کی صحت اور ان کی فرصت سب
ابتر ہوتی ہیں وہ ان چیزوں سے نہ دنیا میں فائدہ اٹھا سکتا ہے - اور نہ دین میں - ان کے
کان ایسے نہیں رہتے کہ وہ خیر کی بات سن سکیں ٭
اور نہ ان کو ایسی بصیرت نصیب ہوتی ہے کہ اللہ کو دیکھکر اللہ تعالیٰ کی محبت معرفت اور
ایمان میں ترقی کر سکیں اور وہ اس بات سے محروم رکھے جاتے ہیں کہ انکا کوئی ناصر اور مددگار ان کے
اعمال صالح میں سے ہو اور اس بات کے محروم ہوتے ہیں کہ ایمان کی شیرینی کو چکھ سکیں اور اگرچہ وہ لوگوں میں ان
تاہم ان کا دل مقفل ہو جاتا ہے جو آوارہ کی طرح اکیلا ہوتا ہے - یہی جزا ان لوگوں کو ملتی ہے جنہوں نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل شدہ وحی کیساتھ عداوت کی اور اپنی حرص وہوا کی پیروی کی سبب
کا حال یہی ہوا خواہ وہ بڑا تھا یا چھوٹا تھا - امیر تھا - یا غریب تھا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ
ان لوگوں کو کہدو کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو - خدا
تمہارے ساتھ محبت کریگا -

پس ہمنے تجھے کوثر عطا کی ہے پہلے سے اور تسلی کے لئے اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے دل کو اور آپ کے خلفاء کے دل کو قوت ملی اور انکے نفسوں سے کمزوری کو دور کیا گیا تا
کہ ان کو اس امر پر قوت عطا کی جائے کہ اپنے مخالفوں کی تکفیر کریں خواہ وہ دنیا جہان میں کوئی
ہو اور کہیں ہو - اور انکے معبودوں سے بیزاری کا اظہار کریں پس دیکھو کہ یہ کتنی بڑی بخشش
ہے جو بڑے صاحب بخشش کی طرف سے ان کے حصہ میں آئی - اور اس میں شک نہیں
کہ اس موہبت کی عظمت اس ذات کی قدر کے مطابق ہے جو مہدی عظیم ہے پس اللہ
کی کتاب کے بعد تم کس کتاب کو چاہتے ہو - اور اللہ تعالیٰ کی سنت کے بعد تم کس سنت
کی پیروی کرتے ہو - ہم نے تمہارے دلائل اور تمہارے اوراد وظایف دیکھے ہیں -
اور ہم نے اللہ تعالیٰ کی کتاب میں اور اسکے رسول کی سنت میں تدبر کیا ہے پس ہمنے کوئی شے اس
سے بہتر نہیں پائی جو تمہارے پاس ہے وہ ختم ہونیوالا ہے اور جو اللہ کے پاس ہے وہ باقی رہنے والا ہے وہ بڑی سی بڑی
دعا لکا لو جسکے تم معنے جانتے ہو مگر کوئی دعا تم فاتحہ کی مانند نہ پاؤگے اور نہ کوئی تعوذ تم معوذتین کے
برابر پا سکوگے - ہرگز نہیں بلکہ میں قسم کہاتا ہوں - کہ ہرگز نہ پاؤگے
دلائل الخیرات تو اللہ تعالیٰ جل شانہ کی کتاب ہی ہے اور قطع کرنیوالی تلوار اللہ تعالیٰ جل سبحانہ کی تلوار
ہے اور غنی کرنیوالی تو اللہ تعالیٰ ہی کی کلام مغنی ہے بلکہ تمہارے پاس تو اسکے قریب بھی نہیں جو کذاب
نے ایک قول گھڑا تھا - اور کہا تھا ہمنے تجھ کو ہی عطا کئے ہیں پس اپنے رب کے لئے نماز پڑھ اور ہجرت کر
تیرا بغض رکھنے والا کافر ہے انہیں الفاظ اور ترتیب اسی سورت سے نقل کی گئی ہے اور بموقع ومحل الفاظ
لگا کر ایک سورۃ بنالی گئی ہے -
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے - کیا انکے واسطے یہ کافی نہیں کہ ہمنے تجھ پر ایک کتاب نازل کی ہے جو ان پر پڑھی
جاتی ہے اس میں مومنوں کے واسطے رحمت اور نصیحت ہے
اللہ تعالیٰ کی حمد اور مدد اور قوت اور احسان کے ساتھ تفسیر سورہ کوثر کا حصہ پورا ہوا جو حضرت مولوی
نور الدین صاحب کے قلمی مسودہ سے نقل کیا گیا اور تنقیح کیا گیا ہے اور ترجمہ کرکے آپکو دکھلا لیا گیا ہے ٭ والحمد للہ رب العلمین

شعر و سخن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سچ - سچ - کان کھولو اور سنو

مسیحا سے جب تک صفائی نہ ہوگی
بلاؤں سے ہرگز رہائی نہ ہوگی

بھلوں کو برا کہنا اچھا نہیں ہے
برائی سے سُن لو بھلائی نہ ہوگی

خدا کے ہیں مرسل مسیحا و موعود
بغیر ان کے اب حق نمائی نہ ہوگی

اگر تم نہ مانو گے اس کی نصیحت
وہ آئے گی شامت کہ آئی نہ ہوگی

یہ سن لو ارے وقت ہیں آنیوالے
وہ پاؤ گے تکلیف پائی نہ ہوگی

ہیں طاعون سے اب تو ڈیرے جمائے
مگر اس سے جب کچھ صفائی نہ ہوگی

تو حق اپنی چمکار دکھلائے گا اور
کہ پہلے کبھی بھی دکھائی نہ ہوگی

خدا کے نشانوں کی تحقیر کرنا
سنو اس میں کچھ بہترائی نہ ہوگی

چلو اب نہ بے راہ جب رہنما ہے
پھر ایسی کبھی راہ نمائی نہ ہوگی

دکھاتے ہیں وہ راہ تم کو مسیحا
کسی نے کبھی جو دکھائی نہ ہوگی

مذاہب میں باہم وہ جنگ و جدل ہے
کہ ایسی کبھی پھر لڑائی نہ ہوگی

چلاتے ہیں وہ تیغ اس میں مسیحا
کہ ایسی کسی نے چلائی نہ ہوگی

پھرے بھاگتا ان سے ہر سو ہے باطل
ہے وہ مار کھائی کہ کھائی نہ ہوگی

مرا ابن مریم ہوا زندہ اسلام
اب آگے کو اس کی خدائی نہ ہوگی

یہ اسلام کے غالب آنے کے دن ہیں
کسی کو بھی اس پر بڑائی نہ ہوگی

مسیحا کو نصرت ملیگی وہاں سے
کہ منکر کو واں تک رسائی نہ ہوگی

خدا بگڑی امت بنائے گا ایسی
کہ بگڑی ہوئی یوں بنائی نہ ہوگی

تمہارے بھلے کی یہ باتیں ہیں ساری
کبھی ایسی پر خیر خواہی نہ ہوگی

ابھی وقت ہے چھوڑ و بغض و تعصب
سلامت رہوگے تباہی نہ ہوگی

مسلمان مسلمان مسلمان بنو تم
قیامت کے دن روسیاہی نہ ہوگی

ملے گی سعادت تمہیں دو جہان کی
وہ پاؤ گے عزت کہ پائی نہ ہوگی

کرو دین کی خدمت مسیحا کی مانو
بغیر اس کے حاجت روائی نہ ہوگی

یہ مطلب کی ہیں باتیں کام آنیوالی
کہاں ان لو جگ ہنسائی نہ ہوگی

نہیں باز آتے تو سچ مجھ سے سن لو
کہ ایسی کسی نے سنائی نہ ہوگی

دعائیں کرو لاکھ تم سر کو پیٹو
بجز ان کے مشکل کشائی نہ ہوگی

دیگر
(آور سُن لو)

صادقوں کو کاذبوں کے ہیں یہ جھٹلانیکے دن
اس لئے حق نے کہا ہیں زلزلہ آنیکے دن

غافلو! تم حق کے فرمانے سے ہو ناراض کیوں
جس حالت میں تمہارے جب غضب لانیکے دن

تمکو باطل کی حمایت پر ہے جب ناز اس قدر
حق کو ہیں حق کی حمایت سر اترانے کے دن

حق و باطل کا ہوا اتنا ہے جب جھگڑا دراز
اس تنازعہ کے ہیں آخر فیصلہ پانیکے دن

شوخیاں اچھی نہیں قوم مسلماں ان دنوں
سنت یثنیاں میں یاد ہیں لالے کے دن

دیکھ لو اعمال خود آئینہ قرآن سے
کیا یہ وہ اسلام ہے جس پر ہیں اترانیکے دن

زلزلے آتے رہے بے شک یہ بھی بات ہے
کاذبوں کے ہیں ابھی میں پھر سزا پانیکے دن

صادقوں نے جان دیدی صدق کو زندہ کیا
کذب مرجاتا ہے پھر کاذب کے مرجانیکے دن

کہتے ہیں خس کم جہان پاک اک مثل مشہور ہے
ہیں خس و خاشاک کے اب دور ہو جانیکے دن

خود نظر آئیگا جب امت نبی خیر الامم
اب چلو آتے ہیں امت کے سدھر جانیکے دن

اپنی حکمت اور آرا سے خدا کرتا ہے کام
اب ہی دن تھے مسیحا کے اتر آنے کے دن

انتظاری سے بڑھیگی بے قراری اے عزیز
مرنے والا مر گیا اپنے مرجانے کے دن

خدا کشمیر جس کو کہتے ہیں جنت نظیر
اس کا مدفن بن چکا ہے دفن ہو جانیکے دن

دوستی مردوں سے ہے اور لیوں سے زندوں سے بیر
آ چکے پھر ایسی باتوں سے فلاح پانیکے دن

حق کو خوش کرنے کی راہیں تم کو دکھلائی گئیں
بعد صدیوں کے لئے ہیں یہ رضا پانیکے دن

صلح کے ایام ہیں دین حق نے تم کو ہفتیں
ہیں یہ گمراہوں کو راہ راست پر لانیکے دن

زندگی پاؤ کلام حق سے اے مردہ دلو
ورنہ پچھتانا پڑیگا تم کو مرجانے کے دن

ان دنوں کی قدر کر نا بات دانائی کی ہے
عقل دکھلاؤ کہ ہیں یہ عقل دکھلانے کے دن

تیرگی نفس سے سمجھے ہو جس کو روشنی
اب مسیح پاک سے ہیں روشنی پانے کے دن

نفس کا جنجال ہے جس کو سمجھتے عیش ہو
چھوڑ دو اس عیش کو لائیگا دکھ پانیکے دن

تم کو قرآن سے ہے ملتی جب حیات طیبہ
کیوں نہیں پاتے اُسے جب اس کے ہیں پانیکے دن

تم سے حامد کی یہ ہے اک ناصحانہ التماس
ورنہ سمجھے گا خود وہ یار سمجھانیکے دن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نظم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

(از تصنیف منشی نعمت اللہ خان صاحب مضطر احمدی بدایونی محرر جنگی نجیب آباد)

جو مضطر صاحب نے نہایت دردناک لہجہ میں ۱۴ مارچ ۱۹۰۷ء کو حضرت مسیح موعود کے حضور مسجد مبارک میں سنائی اور آپ نے پسند فرما کر حکم دیا کہ درج اخبار کی جاوے۔

کرتا ہوں شکر اس کا جس نے یہ دن دکھایا
جو مدعا تھا میرا وہ آج میں نے پایا

برسوں پھرا بھٹکتا میں جس کی جستجو میں
جس کی طلب میں کیا کیا رنج و الم اٹھایا

خواہش میں جس کی ہر دم جان حزیں تھی بیکل
پہلو میں دل بھی کیا کیا تڑپا و تلملایا

آنکھیں تھیں جس کی خواہاں دل جس کو ڈھونڈتا تھا
جس آرزو میں میں نے مطلق نہ چین پایا

امید جس کا اب تک دیتی رہی سہارا
وہ وقت دیکھ مضطر آیا قریب آیا

ہر روز دعائیں جس کی خالق سے مانگتا ہے
اپنوں سے ہو گیا ہے جس کے لئے پرایا

کر صبر ترا مقصد ہوگا ضرور حاصل
مشہور ہے جہان میں ڈھونڈا ہے جس نے پایا

یعنی یہ تھی تمنا دار الامان پہونچوں
شوق حصول زیارت تھا اپنا رنگ لایا

جس کیلئے تھی مضطر مضطر کی جان مضطر
حسرت ہوئی وہ پوری حاضر غلام آیا

آج آنکھوں کو میری دولت ہوئی وہ حاصل
جس چاہ نے تھا مجھ کو شام و سحر رلایا

مانتا ہوں دل سے ایمان ہے یہ میرا
مرسل ہیں آپ حق کے جو حق تھا کہہ سنایا

بے شک ہیں آپ عیسیٰ بیشک ہیں آپ مہدی
وہ آپ ہیں بلاشک تھا جس کا حکم آیا

بیشک آپ ہیں وہ جس نے جہاں میں آکر
وحدت کو دی ترقی بدعات کو مٹایا

معدوم ہو چکا تھا اسلام ہی جہاں سے
مخلوق نے دلوں سے خالق کو تھا بھلایا

جاہلا کیوں پر اپنی کرتے تھے ناز کیا کیا
خواہش نے مال و زر کی دنیا میں تھا پھنسایا

اسباب ظاہری پر تھا اُن کو زعم کیسا۔
اس شرک نے دلوں میں تھا سب کے دخل پایا

غیظ و غضب تعصّب کبر و غرور و نخوت
حرص و ہوس عداوت ہر دل میں تھا سمایا

ظلم و زنا خیانت فسق و فجور و غفلت
رنج و ملال و نکبت چاروں طرف تھا چھایا

مامور ہو کے حق کے آئے ہیں آپ جب سے
اُن سب کا کذب توڑا سیدھا چلن بتایا

کیا تاب ٹھہرے منکر آکر مقابلہ میں
جو جو ہوا مقابل نیچا اُسے دکھایا

جو چاہیں کہہ لیں دشمن تیرا ہے بول بالا
کس نے ہے خاک اُڑا کر منہ چاند کا چھپایا

بتلائے کوئی مجھکو کیا آپ کا بگاڑا
آخر مخالفوں نے سر اپنا ہی تو کھایا

ڈوئی نہ تاب لایا حسرت سے اور دُکھ سے
ناکام ہو کے آخر تہ خاک ہیں چھپایا

غارت ہوا قصوری بڑھ بڑھ کے بولتا تھا
اللہ نے دشمنی کا اُسکو مزا چکھایا

کیا سوچتے ہیں منکر یہ خوب یاد رکھیں
پکڑیگا اُس کو خالق جس نے ہے حق چھپایا

روحانیت سے خالی دل اِن کے ہیں سراسر
لاکھوں نشان دیکھے جھوٹا مگر بتایا

مانیں نہ مانیں منکر پر آپ نے تو اُن پر
اتمام کر دی حجت حق کی طرف بلایا

مرزا غلام احمد ہیں پیشوا ہمارے
ہم کو طریقہ سچا اسلام کا سکھایا

عیسیٰ کا آسماں سے آنا ہے غیر ممکن
مانو کہا ہمارا آنا تھا جس نے آیا

پیارے مسیح دوراں کیا آپ کو سناؤں
جب مخالفوں نے احقر کو ہے ستایا

کی شرک ظالموں نے رسم سلام مجھ سے
گمراہ نام رکھا کافر مجھے بتایا

سرگرم رات دن ہیں ایذا رسانیوں میں
اپنے کرم سے مجھکو اللہ نے بچایا

آتا ہے لطف مجھکو اب تو جہاں نوں میں
پایا ہے میں نے جو کچھ در آپ سے ہے پایا

یارب یہ ہے تمنا اس مضطر حزیں کی
سر پر ہو تا قیامت بس تیرا کا سایا

بقیہ ڈائری

مہمان کا حق ۲۳ ـ مارچ ۱۹۰۷ء سید حبیب اللہ صاحب کو مخاطب کرکے حضرت نے فرمایا کہ آج میری طبیعت علیل تھی اور میں باہر آنے کے قابل نہ تھا مگر آپ کی اطلاع ہونے پر میں نے سوچا کہ مہمان کا حق ہوتا ہے جو تکلیف اُٹھا کر آیا ہے۔ اسواسطے میں اُس حق کو ادا کرنے کے لئے باہر آگیا ہوں۔

بے تحقیق فتویٰ فرمایا۔ خدا کی قدرت ہے کہ ہمارے سلسلہ کے متعلق علماء زمانہ نے بے دیکھے سمجھے فتویٰ دیدیا اور ہم کو نصاریٰ سے بھی بدتر لکھا۔ ان کو چاہئیے تھا کہ پہلے ہمارے حالات کی تحقیقات کرتے۔ ہماری کتابیں اچھی طرح سے پڑھ لیتے۔ پھر جو انصاف ہوتا وہ کرتے تعجب ہے کہ یہ لوگ ابتک اسلام کی حالت سے غافل ہیں۔ گویا اِن کو معلوم ہی نہیں کہ اسلام کس شکنجہ میں پڑا ہے۔ اسلام کی اندرونی حالت بھی بس نہایت خراب ہے اور بیرونی حالت بھی خراب ہو رہی ہے۔

وفات مسیح سارا زور اِن لوگوں کا اسبات پر ہے کہ حضرت عیسیٰ زندہ آسمان پر بیٹھے ہیں۔ حالانکہ نہیں سوچتے کہ یہ بات تو قرآن شریف میں لکھی ہے کہ وہ فوت ہو چکے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسپر شہادت دی ہے کہ میں ان کو مردوں میں دیکھ آیا ہوں۔ قرآن شریف میں پہلے توفی کا لفظ ہے اور رفع اُس کے بعد ہے۔ پھر یہ بھی سوچنا چاہئیے کہ حضرت عیسیٰ کے زندہ ماننے میں اسلام کو کیا فایدہ حاصل ہے۔ سوائے اسکے کہ عیسائیوں کے جھوٹے خدا کو ایک خصوصیت حاصل ہو جاتی ہے اور عیسائی لوگ حضرت عیسیٰ کو خدا بنا لیتے ہیں۔ اور جاہل مسلمانوں کو دھوکہ دیکر عیسائی بنا لیتے ہیں۔ یسوع کو زندہ ماننے کا یہ نتیجہ ہے کہ ایک لاکھ مسلمان مرتد ہو کر عیسائی ہو گیا ہے۔ یہ نسخہ تو آزمایا جا چکا ہے۔ اب چاہئیے کہ دوسرا نسخہ بھی چند روز آزمالیں۔ جو ہم کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ فوت ہو چکے تھے قاعدہ ہے کہ جب ایک دوائی سے فایدہ حاصل نہ ہو تو انسان دوسری کو استعمال کرلے۔ ہم نے دیکھا ہے کہ عیسائیت کو مٹانے کے واسطے اس سے بڑا اور کوئی ہتھیار نہیں کہ جس وجود کو وہ خدا بناتے ہیں اُسے مردوں میں داخل ثابت کیا جاوے۔ پہلے پادری لوگ قادیان میں بہت آیا کرتے تھے۔ اور خیموں میں ڈیرے لگاتے تھے اور وعظ کیا کرتے تھے۔ مگر جب سے ہم نے یہ دعوے کیا ہے انھوں نے قادیان آنا بالکل چھوڑ دیا ہے۔ ایسا ہی لاہور میں لارڈ بشپ نے ایک بڑے مجمع میں مسیح کی زندگی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر ایک بڑا لیکچر دیکر حضرت مسیح کی فضیلت آنحضرت پر ثابت کرنی چاہی تھی۔ تب کوئی مسلمان بھی اُس کا جواب نہ دے سکا لیکن ہماری جماعت میں سے مفتی محمد صادق صاحب نے اُٹھکر جواب دیا اور کہا کہ قرآن شریف اور انجیل ہر دو سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ فوت ہو چکے ہیں اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں۔ کیونکہ آپ سے فیض حاصل کر کے معجزات دکھانے والے ابتک موجود ہیں۔ اس سے بشپ لاچار ہو گیا اور اُس نے ہماری جماعت کے ساتھ گفتگو کرنے سے بالکل گریز کیا۔ ہمارے اصول عیسائیوں پر ایسے پتھر ہیں کہ وہ ان کا ہرگز جواب نہیں دے سکتے۔ یہ مولوی لوگ بڑے بد قسمت ہیں جو ترقی اسلام کی راہ روکتے ہیں۔ عیسائیوں کا تو سارا منصوبہ خود بخود ٹوٹ جاتا ہے جب کہ ان کا خدا ہی مر گیا تو پھر باقی کیا رہا۔

وقت بہار اسلام نے بڑے بڑے مصائب کے دن گذارے ہیں اب اُس کا خزاں گزر چکا ہے اور اب اُسکے واسطے موسم بہار ہے۔ ان مع العسر یسرا۔ تنگی کے بعد فراخی آیا کرتی ہے۔ تنگی کے بعد فراخی آیا کرتی ہے۔ مگر مُلاں لوگ نہیں چاہتے کہ اسلام اب بھی سرسبزی اختیار کرے۔ اسلام کی حالت اس وقت اندرونی بیرونی سب خراب ہو چکی ہوئی ہے۔ ظاہری سلطنت اسلامی جو کچھ ہے وہ بھی نہایت ضعف کی حالت میں ہے اور اندرونی حالت یہ ہے کہ ہزاروں گرجاؤں میں جا بیٹھے ہیں۔ اور بہت سے دہریہ ہو گئے ہیں۔ جب یہ حالت اسلام کی ہو چکی تو کیا وہ خدا جس کا وعدہ تھا کہ انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحفظون۔ ہم نے ہی یہ ذکر نازل کیا ہے اور ہم ہی اُس کے محافظ ہیں کیا وقت نہیں آیا کہ اب بھی اسلام کی حفاظت کرے۔

صدی کا سر فرمایا۔ آں حضرت صلی اللہ کی یہ لوگ تکذیب کرتے ہیں کہ اس صدی کے مجدد کو نہیں مانتے۔ کیا آپ نے نہیں فرمایا تھا کہ

ہر صدی کے سر پر ایک مجدد ہوگا۔ صدی سے ۲۵ سال گذر گئے۔ یعنے پورا چوتھا حصہ صدی کا طے ہوگیا ہے اب بتائیں کہ وہ مجدد کون ہے اور کہاں ہے۔ ہم سے پہلے سب لوگ اس مجدد کے منتظر تھے بلکہ صدیق حسن خان کا یہ خیال تھا کہ شاید میں ہی بن جاؤں اور عبد الحی لکھنؤ کے والے کا بھی ایسا ہی خیال تھا۔ مگر اپنے خیال سے کیا بنتا ہے۔ جب تک خدا کسی کو نہ بنائے کون بن سکتا ہے۔ جسکو خدا تعالےٰ کسی کام پر مامور کرتا ہے وہ اُس کو عمر عطا کرتا ہے۔ اُسے اُس کے کام کے واسطے توفیق عطا کرتا ہے اُس کے لئے اسباب مہیا کرتا ہے۔ دوسرے لوگ اپنے خیال ہی میں ہی مر کھپ جاتے ہیں۔ اور ان سے کچھ بن نہیں سکتا۔ کوئی جھوٹا تحصیلدار بھی بنے تو دو چار روز کے بعد گرفتار ہو کر جیل خانہ میں چلا جاتا ہے چہ جائے کہ کوئی خدا کی طرف سے مامور اپنے آپ کو کہے حالانکہ وہ مامور نہ ہو۔

امام

ذکر ہوا کہ چکڑالوی کا عقیدہ ہے کہ نماز میں امام آگے نہ کھڑا ہو بلکہ صف کے اندر ہو کر کھڑا ہو۔ فرمایا۔ امام کا لفظ خود ظاہر کرتا ہے کہ وہ آگے کھڑا ہو۔ یہ عربی لفظ ہے اور اس کے معنے ہیں وہ شخص جو دوسرے کے آگے کھڑا ہو۔ معلوم ہوتا ہے کہ چکڑالوی زبان عربی سے بالکل جاہل ہے۔

اسلام اور عیسائیت کے مابین فیصلہ

۱۹ مارچ ۱۹۰۹ء۔ فرمایا کہ ڈوئی کے ساتھ کوئی ہمارا ذاتی جھگڑا نہ تھا بلکہ وہ مذہب عیسوی کا اس زمانہ میں ایک ہی پیغمبر تھا اور تمام دُنیا کے مسلمانوں کو ہلاک کرنے کے واسطے دعا اور کوشش میں مصروف تھا۔ پس اُس کی ہلاکت سے اسلام اور عیسائیت کے مابین فیصلہ ہوگیا ہے۔ وہ جو حدیثوں میں آیا ہے کہ مسیح موعود خنزیر کو قتل کریگا وہ خنزیر یہی ڈوئی تھا۔ اور اتنا بڑا آدمی تھا کہ اُس کے مرنے کی تاریں فوراً تمام دنیا میں دی گئی تھیں۔ اور صدہا اخباروں میں اُس کا ذکر چھپا کرتا تھا اور سب لوگ اُسے بخوبی جانتے ہیں۔ لیکھرام وغیرہ کے حالات تو اسی ملک میں محدود تھے اور ممکن ہے کہ انکی متعلق پیشگوئی اور پھر ان کی موت کی خبر ان ممالک میں نہ پہنچی ہو مگر اس کے متعلق کوئی ایسا نہیں کہہ سکتا۔ لیکھرام تو صرف پنجاب اور بعض علاقجات ہند میں مشہور تھا ورنہ ایک گمنام اور بے نشان آدمی تھا لیکن ڈوئی کے نام اور حالات سے یورپ اور امریکہ کے بادشاہ بھی واقف تھے اُس نے ایک دفعہ دنیا کے گرد دورہ کیا تھا۔ اور ہند کے جزیرہ سیلون میں بھی آیا تھا جو شخص ایسے عظیم الشان نشان کا بھی انکار کرے وہ بہت ہی بے حیا ہوگا اور اُس کا جُرم قابل عفو نہ ہوگا۔ قدرت خدا اُدھر ڈوئی مرا اِدھر بذریعہ الہام ہمکو اس کی موت کی خبر دی گئی۔ اور ساتھ ہی الہام ہوا اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصَّادِقِیْن۔ یہ اُس مباہلہ کی طرف اشارہ تھا جو اُس کے اور میرے درمیان ہو چکا تھا کہ خدا نے صادق کو فتح دی۔

کیا لیکھرام زندہ ہے

ذکر تھا کہ ایک آریہ کہتا تھا کہ ہم لوگ تناسخ کے قائل ہیں ہم میں کوئی مرتا نہیں۔ اور لیکھرام مرا نہیں بلکہ زندہ ہے۔ حضرتؑ نے فرمایا۔ لیکھرام نے جب خود مباہلہ کیا تھا۔ اپنے پرمیشر کے آگے وید پیش کر کے فیصلہ چاہا تھا کہ سچے اور جھوٹے کے درمیان فیصلہ ہو جائے اور میرے حق میں پیشگوئی کی تھی کہ مرزا صاحب تین سال میں مر جائینگے اور میں نے خدا سے الہام پا کر پیشگوئی کی تھی کہ وہ چھ سال میں مر جائے گا۔ تو پھر جب وہ اِس مباہلہ کے نتیجہ میں مر گیا۔ اور اپنی موت سے خود شہادت دے گیا کہ اسلام سچا ہے اور وید جھوٹے ہیں تو اب اُس کو زندہ کہنا کیا معنے رکھتا ہے۔ اور اگر بہر حال تناسخ ہی درست ہوتا تو پھر بھی کسی کو کیا معلوم ہے کہ وہ کس کیڑے یا چرندے یا چار پائے کی جون میں ہے اور کس عذاب اور دکھ میں گرفتار ہے۔

آریہ کن ویدوں پر عاشق ہو رہے

فرمایا تعجب ہے کہ آریہ لوگ ویدوں کے کیوں شیدائی بنے پھرتے ہیں۔ نہ اُن میں کوئی معجزہ ہے۔ نہ کوئی نشان ہے نہ کوئی عمدہ تعلیم ہے۔ بلکہ ان لوگوں نے اُس کو دیکھا نہیں۔ اُس کو پڑھا نہیں ان کے بڑے بڑے پنڈت اس کے فہم سے قاصر ہیں۔ کیونکہ اول تو سنسکرت خود مردہ زبان ہے پھر ویدوں کی سنسکرت اور بھی نرالی ہے۔ باوجود اس قدر جہالت کے یہ لوگ شوخیاں دکھاتے ہیں اور نہیں جانتے کہ شوخی اچھی نہیں ہوتی اس کا انجام بد ہوتا ہے۔ اپنی شوخیوں سے ہی آدمی مارا جاتا ہے۔

کثرت ملاقات کے برکات

سیالکوٹ کے ایک مولوی صاحب کا ذکر ہوا کہ وہ ایک جگہ مخالف مولویوں کے ساتھ مباحثہ کرنے گئے ہیں۔ فرمایا۔۔۔۔ مباحثات کا حق ان کو نہیں پہنچتا۔ کیونکہ وہ ہماری ملاقات سے بہت تھوڑا حصہ لئے ہوئے ہیں اور ان کو ہماری صحبت میں رہنے کا اتفاق بہت تھوڑا ہوا ہے اور جو ہوا ہے اُس کو بہت مدت گذر چکی ہے۔ یہاں دن رات نئے دلائل پیدا ہوتے ہیں صرف کتابوں کے دیکھنے سے کام نہیں چلتا بلکہ حاضری شرط ہے کیونکہ علم میں دن بدن ترقی ہوتی ہے (حضرت مولوی محمد احسن صاحب کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا)۔ ہاں یہ حق آپ کو پہنچتا ہے کیونکہ آپ کی توجہ دن رات اسی کام کی طرف ہے۔ پُرانی باتیں بھی آپ کے ذہن نشین ہیں اور تازہ باتیں بھی آپکے دماغ میں ہیں۔ اور آپ کو اس سلسلہ کے امور اور دلائل سے اچھی طرح واقفیت ہے۔ جب تک ایسا آدمی نہ ہو جس سے خطرہ ہے کہ لاعلمی کے سبب کہیں ٹھوکر کھائے۔

فری میسن

امیر کابل کا ذکر تھا کہ اُسکے فری میسن ہونے کے سبب اُس کی قوم اُس پر ناراض ہے۔ فرمایا۔ اس ناراضگی میں وہ حق بر ہیں۔ کیونکہ کوئی موحد اور سچا مسلمان فری میسنی میں داخل نہیں ہو سکتا۔ اُس کا اصل شعبہ عیسائیت ہے اور بعض مدارج کے حصول کے واسطے کھلے طور پر بپتسمہ لینا ضروری ہوتا ہے۔ اس لئے اُس میں داخل ہونا ایک ارتداد کا حکم رکھتا ہے۔

نبی کریم کا سلام

۱۰ مارچ - فرمایا یہ عجیب بات ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ نے مسیح موعود کو سلام کہا ہے اور وصیت کی ہے کہ مسیح موعود کو میرا اسلام کہہ دینا۔ اب اگر آنے والا مسیح وہی ہے جو آسمان پر نبیوں کے درمیان موجود ہے تو وہ تو خود نبی کریم کے پاس سے ہو کر دُنیا میں آئیگا۔ چاہیئے تھا کہ وہ نبی کریم کی طرف سے سلام لیکر مسلمانوں کے پاس آتا نہ یہ کہ جب وہ یہاں آوے تو اس جہان کے لوگ اُس کو آں حضرت کا سلام پہنچائیں۔ یہ تو وہی مثل ہوئی کہ "گھر سے میں آؤں اور خبریں تم سناؤ"۔ آں حضرت کا یہ سلام پیغام صاف تبلاتا ہے کہ وہ اُمت میں سے پیدا ہونے والا ایک شخص ہے جس کی ملاقات آں حضرت کیساتھ نہیں ہوئی۔

ثناءاللہ کی تحریر پر ایک نظر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکرمی مخدومی ایڈیٹر صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک دوست نے رسالہ الہامات میرزا پر مجھے متوجہ فرمایا تھا۔ جب مین نے اس کو سرسری نظر سے دیکھا تو مین نے یہ فیصلہ کر لیا کہ ایسی بے جا تحریرون پر ہماری جماعت کے افراد کو متوجہ نہین ہونا چاہیئے۔ اس لئے کہ قرآن کریم مین داعرض عن الجاھلین کا ارشاد صادر ہے۔ نیز یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ من حسن اسلام المرء ترکہ ما لایعنیہ وجہ اس کی یہ ہے کہ مصنف رسالہ نے اس بات پر زور دیا ہے کہ میرزا صاحب کی پیشگوئیون کی پڑتال کرنی چاہیئے جن سے ان کی روحانی کدورت اور صفائی کا حال کھل جاوے۔ بادی النظر مین مصنف رسالہ کا یہ قاعدہ انصاف پر مبنی نظر آتا ہے لیکن پیشگوئیون پر جرح وقدح کرتے ہوئے وہ اس قاعدہ کو ایسے طریق پر استعمال کرتا ہے کہ اس کے درمیان اور ابوجہل ودیگر کفار کے درمیان کوئی فرق نظر نہین آتا بلکہ بعض سفیہانہ اقوال مین کچھ زیادہ ترقی کرتا ہوا دکھائی دیتا ہے وہ اگر حضرت اقدس کی پیشگوئیون کی جانچ اور پڑتال قرآن کریم اور منہاج نبوت کو معیار قرار دے کر کرتا تو بہت مناسب ہوتا۔ مگر اس نے سراسر کفار اشرار کی تقلید کی ہے۔

وہ تحریر کرتا ہے کہ آتھم کی پیشگوئی کے متعلق بعض میرزائی افراد متردد ہو گئے۔ اور یہ نہین سوچتا کہ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ مین بھی صلح حدیبیہ کے متعلق یہی لغو اعتراض شامل رہتا ہے۔

اسی طرح وہ یہ تحریر کرتا ہے کہ آتھم کا مخفی رجوع الی الحق معتبر نہین؟ اور یہ نہین جانتا کہ قرآن کریم مین یکتم ایمانہ موجود ہے

وہ یہ بھی لکھتا ہے کہ رجوع اور ہاویہ مین تضاد کا علاقہ ہے مگر یہ نہین جانتا کہ ہاویہ کا مطلق لفظ ہاویہ کاملہ و ناقصہ پر مشتمل ہے اور شرط رجوع ہاویہ کاملہ سے متعلق ہے۔

وہ یہ بھی تحریر کرتا ہے کہ ایک ہی فعل رجوع اور ہاویہ نہین کہلا سکتا مگر افسوس کہ اس کو لولا الاعتبارات لبطل الحکمۃ بھی یاد نہین رہا۔ کیسی صاف بات ہے کہ جب ایک ہی فعل یا شئے کے دو مختلف پہلو یا حیثیتین ہون تو ہر ایک کے اعتبار سے جدا جدا حکم بھی پیدا ہو سکتا ہے۔ آتھم کا خوف واضطراب بلحاظ مصائب وآوارگی بذاتہٖ وہ ہاویہ بھی تھا جو کہ شرط سے معلق نہ تھا اور وہی خوف بلحاظ اعتبار صداقت اسلام رجوع الی الحق بھی تھا۔

لیکھرام کے متعلق بھی اس کی جرح اسی قبیل سے ہے وہ کہتا ہے کہ خارق عادت عذاب کا ہونا لیکھرام کی زندگی کو مستلزم تھا اور یہ نہین سمجھ سکتا کہ اگر یہ استلزام صحیح ہے تو بوقت نزول عذاب وہ مقتول ابھی زندہ ہی تھا۔

غرضکہ اسی قسم کے بے ہودہ ہزلیات سے رسالہ مذکور بھرا ہے۔ جس کے جواب کی طرف متوجہ ہونا ہی بے ہودگی ہے۔

چونکہ رسالہ مذکور کے آخری حصہ مین مصنف رسالہ نے حضرت اقدس کے اعجازی قصیدہ پر نکتہ چینی کی ہے اور وہ نکتہ چینی بھی بعینہٖ کفار کی طرح کی گئی ہے مگر ہو سکتا ہے کہ بعض لوگ بوجہ ناواقفی یہ خیال کر لین کہ اس کے وہ اعتراضات شاید کسی علمی طاقت پر مبنی ہون لہٰذا خاکسار ان اعتراضات کے متعلق چند اشارات عرض کرنا چاہتا ہے تاکہ ناظرین کو پتہ لگ جاوے کہ مولوی فاضل کیا تنگ ظرف اور خام خیال آدمی اور ناقابل خطاب ہے۔ وہ قصیدہ پر تو اعتراض کرتا ہے مگر یہ خیال نہین کرتا کہ اگر کاتب کے ذہول سے کہین تسمی کا یسمی الحکم لکھا گیا ہے تو ایسے بات کو اعتراض کا تختہ مشق بنانا چہ معنے دارد بھلا جس شخص نے اعجازی رنگ مین صدہا فصیح بلیغ عربی کتابین دنیا مین شائع کی ہون تو اس کی طرف ایک ادنیٰ اور خفیف سی غلطی کو منسوب حماقت اور نادانی ہے اور ایسے ثقات کا تخطیہ صرف جہالت ہی نہین بلکہ سخت بے ادبی اور گناہ ہے۔

اعتراض کرنے کے لئے بے ہودہ باتین بنانا کوئی نئی بات نہین۔ کفار کا قدیم سے یہی طریق ہے۔ مگر فاتوا بسورۃ من مثلہٖ۔ کی تحدی کا عہدہ برآ ہونا محال اور ناممکن ہے۔

امرتسری منکر کا یہ عذر کہ مرزا صاحب کے مقابلہ پر عربی نویسی کا کام کوئی مشکل نہین۔ اگر ہم کو اسباب۔ منشی۔ پریس وغیرہ میسر ہوتا تو ہم بھی کر دکھاتے یہ بات بعینہٖ ایسی ہے جیسا کہ کفار اشرار نے لونشاء لقلنا مثل ھذا کہدیا تھا۔

عجیب بات ہے کہ جس قسم کے اعتراضات کفار اشرار نے حماقت سے قرآن کریم پر کئے ہین بعینہٖ اسی طرح بلکہ اس سے زیادہ کمزور اعتراض میان ثناء اللہ صاحب نے اعجازی قصیدہ پر کئے ہین چنانچہ بعض احمقون نے قرآن کریم پر من حیث اللفظ اعتراض کیا ہے کہ مقالید جمع اقلید کی ہے اور یہ کلید کا معرب ہے، اور استبرق ستبر کا معرب ہے، اور سجیل سنگ گل کا معرب ہے، حالانکہ قرآن کریم بلسان عربی مبین کا دعویٰ کرتا ہے اور من حیث الاعراب ثناء اللہ کی طرح یہ اعتراض کیا ہے کہ ان ھذان لساحران مین ھذین اور المقیمون چاہیئے۔ پہلے مسئلہ مین اسم ان پر معطوف قبل از مضی جملہ ہے۔

قواریرا قواریرا۔ سلاسلاً۔ اغلالاً مین منع صرف ضروری تھا اور یہ بھی اعتراض کیا گیا ہے کہ آیات متشابہات گول مول موجب اغوا خلق ہین جیسا کہ ثناء اللہ کہتا ہے کہ میرزا جی کے الہام گول مول ہوتے ہین۔ اور ایک اعتراض یہ بھی ہوا ہے کہ تکرار لفظی اور معنوی دونون معیوب اور قرآن کریم مین موجود ہین۔ بے فائدہ بار بار فبای آلاء ربکما تکذبان اور مضامین کا تکرار ہے۔ اور جیسا کہ مولوی ثناء اللہ آتھم کی پیشگوئی مین تناقض تبلاتا ہے۔ ایسا ہی ثناء اللہ کے عینی بھائی، قرآن کریم پر تناقض کا عیب لگاتے ہین۔ لا یسئل عن ذنبہم انس ولا جان۔ ولا یسئل عن ذنوبہم المجرمون۔ اور پھر فلنسئلن الذین ارسل الیہم ولنسئلن المرسلین ہین اور لا تختصموا لدی وقد قدمت الیکم بالوعید اور ثم انکم یوم القیمۃ تختصمون۔

اور اس سے بڑھکر ان نادان مولوی فاضلون نے قرآن کریم پر یہ اعتراض کیا ہے کہ وما علمناہ الشعر کا دعویٰ درست نہین۔ قرآن مجید مین اشعار ہین۔ چنانچہ

بحر طویل صحیح۔ من شاء فلیومن ومن شاء فلیکفر۔

فعولن۔ مفاعیلن۔ فعولن۔ مفاعیلن

بحر طویل مجزو۔ منہا خلقناکم وفیہا نعیدکم۔ فعلن مفاعیلن فعولن۔ مفاعلن۔

بحر مدید۔ واصنع الفلک باعیننا۔ تقطیع اس کی کر لو

بحر بسیط۔ لیقضی اللہ امراً کان مفعولاً " " "

بحر وافر۔ ویخزہم وینصرکم علیہم ویشف صدور قوم مومنین۔ " " "

۶۔ بحر کامل - واللہ یھدی من یشاء الی صراط المستقیم
تقطیع اس کی کرو۔

۷۔ بحر ہزج - تاللہ لقد اثرک اللہ علینا - تقطیع اس کی کرو

اب ہم مولوی ثناء اللہ سے نہایت متانت کے ساتھ دریافت کرتے ہیں کہ کیا آپ کے اعتراض اسی قبیل سے نہیں کہ جس قبیل سے ان نادان اور کج فہم منکرین کے اعتراضات ہیں بلکہ اگر نظر غور و تعمق سے دیکھا جاوے تو آپ کی نکتہ چینی زیادہ قابل افسوس ہے بجائے اس کے کہ آپ میرزا جی کی غلطیاں نکالتے۔ آپ نے اپنی سادہ لوحی اور تنگ ظرفی کا اظہار کیا۔

فکنت کالساعی الی مثعب
موائلاً من سَبَل الراعد

۱۔ مواھب الرحمٰن میں ثلاثة ھماماً پر یہ اعتراض کیا ہے کہ ثلاثة کی تمیز جمع مجرور ہونی چاہیئے۔ منصوب کیوں ہے۔ ج - اور کچھ نہیں تو کم از کم مفصل زمخشری کو دیکھو۔ وقد قالوا ثلاثة اثوابا ۱۲ قال الشاعر - اذا عاش الفتی مائتین عاماً - فقد ذھب اللذاذة والفتاءُ

۲۔ جریدة - تیمی الحکم مندرجہ مواھب تسمی چاہیئے کیونکہ جریدہ مونث ہے۔

ج - ایک فصیح شاعر کا شعر جس سے رضی نے استشہاد کیا ہے یہ ہے فلا مزنة ودقت ودقھا ولا ارض ابقل ابقالھا - آپ بھی غالباً جانتے ہوں گے کہ لفظ ارض مونث ہے پھر ابقلت کیوں نہ کہا اور اگر ارض کی تاویل مکان کر دو گے۔ تو جریدة کی تاویل کتاب ہے۔

۳۔ قصیدہ اعجازیہ سے بہت سے اشعار نقل کر کے یہ بتایا ہے۔ کہ قصیدہ کا مجری مرفوع ہے جیسا ایا ارض مد تد دذالك مدمّر اور پھر بعض اشعار میں رفع سے کسرہ کی طرف انتقال کرنا پڑتا ہے اور بعض اشعار میں رفع سے فتحہ کی طرف۔ اور پہلے قسم کا عیب قافیہ میں اقواء کہلاتا ہے اور دوسری قسم کا اصراف یا اسراف۔ ....

ج - مفصل اور مبسوط کتابیں اگر نہیں پڑھ سکتے۔ تو رسالہ عروض با قافیہ صفحہ ۲۴ - جہاں عیوب قافیہ کو ذکر کر کے لکھا ہے کہ ھذہ العیوب واجبة الاجتناب غیر الاقواء فانہ جایز۔

اور پھر الوشاح شرح عروض المفتاح میں ......

کن اللث مذھب یونس وسیبویہ فیشمل الاصراف ایضاً قال ابن القطاع اما المرفوع مع المجرور نکیثر جدا .... وجوزہ ابن جنی مع استقباحہ وھو مع کثرتہ حتی قال الاخفش لا یکاد یسلم منہ شاعر ۱۲

اخفش جیسا امام لا یکاد یسلم منہ شاعر کا فتویٰ دیتا ہے تو کسی بڑا اخفش کی نکتہ چینی کیا وقعت رکھتی ہے۔

۴۔ وان تضاء اللہ ما یعطی الفتی
لہ حافیات لا یراھا مفکر

اس شعر میں سقم معنوی تبلایا ہے کیونکہ مفکر کا کام رویت نہیں بلکہ فکر ہے۔

ج - ولما سکت عن موسی الغضب اس میں یہ کہدو کہ غضب کا کام سکون ہے سکوت نہیں۔ اور انا لما طغی الماء۔ میں پانی کا کام علو اور ظفور ہے طغیان نہیں۔ اور عذاب یوم عقیم میں عقیم یوم کے مناسب نہیں بلکہ التی لا تجی بولد کے مناسب ہے۔ اور والصبح اذا تنفس - صبح کا کام انتشار ہے اور لا تجعل یدك مغلولة - ید کا کام امساک غیر مشاہد ہے۔ غل مشاہد نہیں۔ واذا غربت تقرضھم ذات الشمال - سورج کا کام قرض نہیں۔

اسی طرح محاورات عرب اذا جناح الحرب وقلبھا وھولاء رؤس القوم وعیرتم وھذا انف الجبل وبطن الوادی ۔ ۔ ۱۲

ناظرین یہ ہے نمونہ مولوی فاضل صاحب کی علمی وسعت کا اس کندۂ ناتراش کو اتنا بھی معلوم نہیں کہ فصحاء اور بلغاء مبالغہ کی تراکیب کو کس کس پیرایہ میں ادا کرتے ہیں۔

۵۔ ومالك تختار السعیر وتشمر حال ہے اور اس پر واو غلط ہے کیونکہ کافیہ میں لکھا ہے والمضارع المثبت بالضمیر وحدہ۔

ج - صرف کافیہ پڑھ کر آپ شیخ چلی بن گئے حالانکہ رضی میں صاف لکھا ہے۔ وقد سمع قمت واصك وجھہ وذلك انھا اما جملة وان شابھت المفرد واما انھا مبتدا بتقدیر وانا اصك فتکون اسمیة تقدیراً (۲) تو کم از کم وانت تشمر ان لیجئے۔

۶۔ نری برکات نزلھا من السماء میں نزلوا کا فاعل مذکور نہیں۔ یہ سقم معنوی ہے۔

ج - یترك ذکر المسند الیہ اذا کان المسند لا یصلح الا لہ حقیقة ۱۲

برکات کا نازل کرنیوالا اذہان میں متحضر و مرکوز ہے۔ اس کی نظیر مفعول میں انا انزلناہ فی لیلة القدر

۷۔ ویھدی الی اسرارھا ویفسر - مرجع ضمیر اسد کو بنایا ہے۔

ج - یہ آپ کو کس نے کہا۔ مرجع ضمیر مصدر غیر صریح ہے اس مسئلہ کو شرح ملا جامی میں دیکھ لو۔

(باقی آیندہ - انشاء اللہ تعالیٰ)

نوٹ - مجھے تو امید نہیں کہ اب بھی مولوی فاضل کچھ شرم و حیا سے کام لیں۔ کیونکہ اب اہل حدیث کہلاتے ہیں۔ اور فاصنع ما شئت پر عمل ہوگا۔

کمترین خادم حضرت مسیح موعود عبد اللہ احمدی ساکن کشمیر شوپین۔

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

صحیح خلاصۃ الطبیعت - دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا

نظام الدین صاحب - سیٹری کلاں - ضلع گوجرانوالہ
صدر الدین صاحب - رشکار ماچھیاں ضلع گورداسپور
میاں صمندا صاحب " " " "
حافظ حسن دین صاحب " " " "
احمد شاہ صاحب " " " "
میاں دین محمد صاحب " " " "
ہاجرہ بی بی " " " "
میاں الہ بخش صاحب " " " "
جیون بی بی " " " "
میاں عبد العزیز صاحب " " " "
غلام قادر صاحب - کریم پور - ضلع جالندھر
میاں محمد علی صاحب پوسٹ مین راؤ خانانوالی (لائل پور)
لال دین صاحب - سودیکے گورایہ ڈاکخانہ چونڈہ سیالکوٹ
جلال الدین صاحب " " " "
میاں مہر رمضان صاحب " " " "
میاں دولا صاحب " " " "
روشن دین صاحب " " " "
سکر دین صاحب " " " "

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر بکڈپو قادیان سے طلب فرماوین

(تمام احمدی برادران کی خاص توجہ کے قابل یہ موقعہ پھر شاید ہی ملے)

قیمت	مضمون کتاب	نام کتاب مصنف
[illegible]	یہ وہ لاجواب کتاب ہے جس نے تمام مذاہب باطلہ پر اتمام حجت کر دی اس کے دلائل توڑنے پر دس ہزار روپے انعام مقرر ہے احمدی غیر احمدی سب کے لئے مفید چونکہ اس مین جو پیشگوئیان ہین وہ اب پوری ہو رہی ہین اس لئے ہر احمدی کے پاس اس کا ایک نسخہ ہونا چاہئے۔ نفیس کاغذ پر خوش خط چھاپی گئی ہے یہ وہی کتاب ہے جو پہلے پچیس روپے سے ملتی اور پھر ملتی ہی نہ تھی اب بصرف زر کثیر چھپوائی گئی ہے۔ اگر ہر احمدی کے پاس اس کی ایک ایک جلد نہ ہو تو افسوس ہے صرف آپ کی خاطر قیمت مین تخفیف ہے	براہین احمدیہ۔ حضرت مسیح موعود کی پہلی کتاب تصنیف بے مثل
[illegible]	حضرت اقدس کی آج تک کی نظمین اس مین درج ہین اور ایسے طریق سے چھاپی گئی ہے کہ آیندہ جو نظمین ہون وہ بھی اس کے ساتھ شامل ہو سکین گی۔ اس کے دو سو صفحے ہین یہ رعایت ہمیشہ کے لئے نہین ہو سکتی اب موقعہ ہے۔	درثمین " " " "
۲/	حضرت صاحب نے وصیت مین اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدون کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتین دی ہین۔	الوصیۃ " " " "
۲/	حضور کا لاہور والا لیکچر۔ جس مین دوسرے مذاہب کا رد اور اپنی حقانیت کا ثبوت ایک لطیف پیرایہ مین دیا ہے۔	اسلام اور اس ملک کے دوسرے مذاہب " " " "
۸/	حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام و عبد اللہ آتھم کا مباحثہ جس مین ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے قابل دید ہے۔	جنگ مقدس " " "
۸/	دھرم پال کی ترک اسلام کا جواب۔ بڑی لمبی چوڑی بحث کی ہے	نور الدین۔ مصنفہ حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب
/۰	مولوی عبد اللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ	جام شہادت۔ مصنفہ حضرت ثاقب صاحب
/۰	پنجابی نظم	نظم مستورات

فتاوی غیاثیہ تالیف مولانا الشیخ داؤد ابن یوسف مع فتاوی مصنف بحر الرایق عا
شرح تہذیب الکلام عا
مشکوۃ الانوار غزالی شرح قولہ اللہ نور السموت والارض ۱۲/
الہدیۃ السعدیہ مسیح موعود کے بارہ مین و مسیح ناصری کی وفات و حیات پر مباحثہ مصرین و غزالی و ابن العزلی والاشعری ۵/

آنکھون کے بیمارون کو مژدہ

میان ڈاکٹر عبد اللہ ساکن راہون ضلع جالندھر جنھون نے لنڈن آسٹریلیا افریقہ مین آنکھون کے علاج سے بہت شہرت حاصل کی ہے اور ان کے پاس بہت کثرت سے سارٹیفکیٹ بھی موجود ہین انگریزی اور یونانی دو طرح سے آنکھ بناتے ہین ہماری جماعت کے مخلص ہین مین امید کرتا ہون کہ لوگون کو ان سے فائدہ پہونچے۔ نور الدین

الخطبہ

ضرورت نکاح

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلے علی رسولہ الکریم۔ اما میرے ایک عزیز نوجوان دوست سید۔ معقول روزگار سرکاری ملازم ہین جن کے حالات سے مجھے ذاتی واقفیت ہے کہ وہ ایک نیک اور ہوشیار آدمی ہین۔ شرعی ضرورت کے سبب سے دوسرے نکاح کے خواہان ہین چونکہ مجھے خود ان کے ساتھ محبت کا تعلق ہے اس واسطے مین ان کی بخوشی سفارش کرتا ہون اور امید کرتا ہون کہ جو احباب اس تعلق کو پسند فرماوین گے وہ خوش ہون گے معاملہ کو بابرکت بنانے کیواسطے حضرت اقدس سے پہلے دعا کرائی جاوے گی۔ اور پھر فیصلہ ہوگا۔ خط و کتابت میرے نام ہو۔ ایڈیٹر۔

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبرین دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے۔ پنجاب کا سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ اخبار اخبار عام ہی ہے۔ دلچسپ اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھین۔ منیجر

اطلاع

براہین احمدیہ اور درثمین کی رعایتی قیمت کا وقت ۳۱ جنوری ۱۹۰۷ء کو ختم ہو چکا ہے اور براہین احمدیہ اب اصلی قیمت بمبلغ صہ فی نسخہ پر فروخت ہوگی اور قیمت جلد ۲/ علیحدہ لیکن خریدار دکھوا ایک روپیہ کی رعایت رہیگی۔ درثمین بے جلد ۶/ مجلد ۸/ ۔ والسلام۔ منیجر

رسید زر

۱۱ مارچ ۱۹۰۷ء نمبر ۱۹۰ احسن محمد خان صاحب عہ	۱۲ مارچ ۱۹۰۷ء نمبر ۱۹۴ بابو روشن دین صاحب ہے
۱۱ " " " نمبر ۱۹۲ فضل الٰہی صاحب عہ	۱۲ " " نمبر ۱۵۳ مستری شہاب الدین صاحب ہے
۱۲ " " " نمبر ۲۵۰ عبد الغفور صاحب ہے	۱۲ " " نمبر ۲۶۸ میر مدثر شاہ صاحب ہے
۱۲ " " " نمبر ۲۹۶ بابو محمد عمر صاحب ہے	۱۲ " " نمبر ۲۰۷ بابو امام الدین صاحب ہے

عبد العزیز

بسم الله الرحمن الرحیم — نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی ہے — مابعد للعہ

ای جہان منتظر خوش باش کآمد گلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

جلد ۶ — قیمت از مسلمانان بیعت — دوکل خریداران سے عہ

۲۰ صفر ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۴ اپریل ۱۹۰۷ء

نمبر ۱۴ — گورنمنٹ عــہ ۲۰ — قیمت از غیر مذاہب و طلباء ۱۲

قیمت فی پرچہ ۲ — گرچہ گویم باتو گرائی چہادر قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی — قیمت مرسلہ ازکل للعہ

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرلے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم اور خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفےٰ مارا امام و پیشوا

اندریں دین آمدہ از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را بروشد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیراب آنکہ ہست

آنچہ مارا وحی وایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبرہائے معاد — ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد

آن ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اندو راست — منکران مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یک قدم دوری ازان عالی جناب — نزد ما کفر است خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ	عــہ ۲۰
معاونین درجہ اول جن کو عا پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے	صر
معاونین درجہ دوم جن کو عار پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے	للعہ
عام قیمت پیشگی	سے
عام قیمت مابعد	للعہ
قیمت فی پرچہ	۲

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے ان سے بحساب مابعد لی جاویگی۔ جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں مل سکیگا۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دی جاویگی۔ روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے۔ تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہیئے۔ منیجر

وہ الفاظ جن میں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ ۲ بار آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں۔

کمیاب ڈائری

رسالہ تشحیذ الاذہان نمبر ۳ جلد ۲ چھپ کر شایع ہو گیا ہے

اسکا اڈیٹوریل محبت الہٰی ایک ایسا لطیف مضمون ہے کہ میں سفارش کرتا ہوں کہ سب خریداران بدر کم از کم اس رسالہ کو خرید کر مطالعہ کریں اس رسالہ میں سے حسب معمول ڈائری کا حصہ میں نقل کرتا ہوں۔ اور اس نعمت کیواسطے اسکے لایق اڈیٹر کا شکریہ ادا کرتا ہوں یہ رسالہ ماہواری اور قیمت عہ سالیانہ ہے۔

کوئی مقام فی نفسہٖ برا نہیں

ایک لڑکی کی اسکی ساس کے ساتھ کچھ اچھی طرح نہیں بنتی تھی لڑکی نے بر سبیل شکایت اور گلہ کچھ عورتوں کے سامنے کہا۔ کہ کیا برا مقام ہے کہ جس میں میری ساس وغیرہ رہتے ہیں آپ نے اُسکو سنکر بہت برا منایا کہ شہر تو کوئی برا ہوتا ہی نہیں اگر کسی شہر کو برا کہا جائے تو اس سے مراد اسکے شہر والے ہوتے ہیں پس نہایت قابل افسوس ہے اس عورت کی حالت جو ایسا نقرہ اپنی زبان پر لاتی ہے اور اسطرح اپنی خاوند اور اسکے والدین کی برائی کرتی ہے اور اسکے بعد اس عورت کو بہت سمجھایا اور کہا کہ خدا تعالیٰ ایسی باتیں پسند نہیں کرتا۔

کیا ایسا نام رکھنا منع ہے جیسا برکت جنت

کسی لڑکی کا نام جنّت تھا کسی شخص نے کہا کہ یہ نام اچھا نہیں کیونکہ بعض اوقات انسان آواز مارتا ہے کہ جنّت گھر میں ہے اور اگر وہ نہ ہو تو گویا اس سے ظاہر ہے کہ دوزخ ہی ہے یا کسی کا نام برکت ہو اور یہ کہا جائے کہ گھر میں برکت نہیں تو گویا نحوست ہوئی فرمایا یہ بات نہین ہے نام رکھنے سے کوئی ہرج نہیں ہوتا اور اگر کوئی کہے کہ برکت اندر نہیں ہے تو اُس کا مطلب یہ ہے کہ وہ انسان اندر نہیں ہے نہ یہ کہ برکت نہیں یا اگر کہے کہ جنّت نہیں تو اسکا یہ مطلب نہیں کہ جنّت نہیں اور دوزخ ہے بلکہ یہ کہ وہ انسان اندر نہیں جسکا نام جنّت ہے۔ کسی اور نے کہا کہ حدیث میں بھی ممانعت آئی ہے فرمایا کہ میں ایسی حدیثوں کو ٹھیک نہیں جانتا اور ایسی حدیثوں سے اسلام پر اعتراض ہوتا ہے کیونکہ خدا کے بتائے ہوئے نام عبداللہ۔ عبدالرحیم عبدالرحمٰن جو ہیں ان پر بھی بات لگ سکتی ہے کیونکہ جب ایک انسان کہتا ہے کہ عبدالرحمٰن اندر نہیں۔ تو اس کا یہ مطلب تو نہیں ہو سکتا۔ کہ عبدالشیطان اندر ہے۔ بلکہ یہ ہے کہ وہ شخص کہ جسکا نام نیک فال کے طور پر عبدالرحمٰن رکھا گیا تھا وہ اندر نہیں اور اسی طرح دوسرے نام یا یہ کہ دین محمد اندر نہیں تو کفر کا ہونا ضروری ہوا پس یہ ایک غلط خیال ہے یہ نام ایک نیک فال کے طور پر رکھے جاتے ہیں تا وہ شخص بھی اس نام کے مطابق ہو۔

انگریزوں نے مغل بادشاہوں پر کوئی ظلم نہیں کیا

ذکر ہوا۔ کہ خاندان مغلیہ کے آخری بادشاہ کے وقت جو کچھ انگریزوں نے سلوک کیا ہے اسپر ایک اخبار نے بہت سا شور مچایا ہے اور اسکو برا منایا ہے فرمایا یہ بات نہیں خدا کسی قوم پر یا کسی شخص پر ظلم نہیں کرتا جب انسان خود کوئی گناہ کرتا ہے تو اُسوقت اسکی تادیب کے لئے خدا تعالیٰ اسپر مصیبتیں نازل فرماتا ہے بہادر شاہ سے اور اس کے چند پہلے بزرگوں سے چونکہ بہت کچھ خطائیں سرزد ہوئیں خدا تعالیٰ نے انکو اسبات کے لایق نہ دیکھا کہ وہ حکومت کر سکیں تب انگریزوں کو ان پر مسلّط کر دیا اگر وہ ایسے کام نہ کرتے تو خدا تعالیٰ بھی ایسا نہ کرتا بلکہ میرے خیال میں خدا تعالیٰ نے بہادر شاہ پر بہت بڑا احسان کیا کیونکہ اس طرح تکلیفیں برداشت کر کے اسکے گناہ معاف ہو گئے اور جو سلوک انگریزوں نے کیا وہ تو فاتح قومیں کیا ہی کرتی ہیں۔ اگر بہادر شاہ فتحیاب ہو جاتا تو کیا وہ ایسا نہ کرتا۔

طب ایک صاحب گھر میں آئے طب کا ذکر شروع ہوا فرمایا کہ طبیب میں علاوہ علم کے جو اسکے پیشہ کے متعلق ہے ایک صفت نیکی اور تقوے بھی ہونی چاہیئے۔ ورنہ اسکے بغیر کچھ کام نہیں چلتا ہمارے پچھلے بزرگوں میں اسکا خیال تھا اور لکھتے ہیں۔ کہ جب نبض پر ہاتھ رکھے تو یہ بھی کہے لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا یعنے اے خداوند بزرگ ہمیں کچھ علم نہیں مگر وہ جو تو نے سکھایا فرمایا کہ دیکھو پچھلے دنوں میں مبارک احمد کو خسرہ نکلا تھا اسکو اسقدر کھجلی ہوتی تھی کہ وہ پلنگ پر کھڑا ہو جاتا تھا اور بدن کی بوٹیاں توڑتا تھا جب کسی بات سے فائدہ نہ ہوا تو میں نے سوچا کہ اب دعا کرنی چاہیئے میں نے دعا کی اور دعا سے ابھی فارغ ہی ہوا تھا کہ میں نے دیکھا کہ کچھ چھوٹے چھوٹے چوہوں جیسے جانور مبارک احمد کو کاٹ رہے ہیں ایک شخص نے کہا کہ ان کو چادر میں باندھکر باہر پھینک دو۔ چنانچہ ایسا کیا گیا جب میں نے بیداری میں دیکھا۔ تو مبارک احمد کو بالکل آرام ہو گیا تھا اسی طرح دست شفا جو مشہور ہوتے ہیں اسمیں کیا ہوتا ہے وہی خدا کا فضل اور کچھ نہیں۔

دعا فرمایا کہ دعا میں بعض اوقات قبولیت نہیں پائی جاتی تو ایسے وقت اسطرح سے بھی دعا قبول ہو جاتی ہے کہ ایک شخص بزرگ سے دعا منگوائیں اور خدا سے دعا مانگیں کہ وہ اس مرد بزرگ کی دعا قبول کرے۔ بارہا دیکھا گیا ہے کہ اس طرح دعا قبول ہو جاتی ہے ہمارے ہاں بھی بعض دفعہ ایسا واقعہ ہوا ہے اور پہلے بزرگوں میں بھی دیکھا جاتا ہے۔ جیسا کہ بابا غلام فرید ایک دفعہ بیمار ہوئے اور دعا کی مگر کچھ بھی فائدہ نظر نہ آیا تب آپ نے اپنے ایک شاگرد کو جو نہایت ہی نیک مرد اور پارسا تھے (شاید شیخ نظام الدینؒ یا خواجہ قطب الدینؒ) دعا کے لئے فرمایا انہوں نے بہت دعا کی۔ مگر کچھ بھی کچھ اثر نہ پایا گیا یہ دیکھکر انہوں نے ایک رات بہت دعا مانگی کہ اے میرے خدا اس شاگرد کو وہ درجہ عطا فرما۔ کہ اسکی دعائیں قبولیت کا درجہ پائیں اور صبح کیوقت انکو کہا کہ آج ہمنے تمہارے لیے یہ دعا مانگی ہے۔ یہ سنکر شاگرد کے دل میں بہت ہی رقت پیدا ہوئی اور اسنے اپنے دل میں کہا کہ جب انہوں نے میرے لئے ایسی دعا کی ہے تو آؤ پہلے انہیں ہی شروع کروں اور انہوں نے اسقدر زور شور سے دعا مانگی کہ بابا غلام فرید کو شفا ہو گئی۔

دعا بارش سخت زور سے ہو رہی تھی اور کوئی وقت ایسا نہ ہوتا تھا کہ بادل پھٹے۔ مکانوں کے گرنے کا سخت اندیشہ ہوتا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ ہمیشہ بارشوں یا آندھیاں یا اور طوفانوں میں خدا سے دعا مانگنی چاہیے۔ کہ وہ ہمارے لئے اس عذاب میں کوئی بہتری کی ہی صورت پیدا کرے اور ہر ایک شر سے محفوظ رکھے جو اس سے پیدا ہوتا ہے اسی طرح پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسی موقعوں مین دعا مانگا کرتے تھے اور جب بارش یا آندھی آتی تھی تو گھبرائے ہوئے سے معلوم ہوتے تھے اور کبھی اندر جاتے تھے اور کبھی باہر آتے تھے کہ کہیں قیامت تو نہیں آگئی۔ گو قیامت کی بہت سی نشانیاں انکو بتائی گئی تھیں اور ابھی مسیح کی آمد کا بھی انتظار تھا مگر پھر بھی وہ خیال کرتے تھے کہ خدا بڑا بے نیاز ہے اسلئے سب کو چاہیئے کہ اسکی بے نیازی سے ڈرتے رہیں اور ہمیشہ ایسی موقعوں پر خصوصیت سے دعا میں لگے رہیں +

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

بدرِ مسیح ۔ مورخہ ۲۰ صفر ۱۳۲۵ھ مطابق ۴۔ اپریل ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

یکم فروری ۱۹۰۷ء ۔ "روشن نشان اور ہماری فتح" ٭ ۱۰ فروری ۱۹۰۷ء ۔ "وضعنا عنک وزرک الذی انقض ظہرک ٭ ورفعنا لک ذکرک" ٭ ۱۱۔ فروری ۱۹۰۷ء ۔ "آسمان ٹوٹ پڑا سارا کچھ معلوم نہیں کہ کیا ہونے والا ہے"۔ ٭ ۷ مارچ ۱۹۰۷ء "ربنا افتح بیننا و بینہم" ٭ "أعجبتم ان تموتوا" ٭ "لاہور میں ایک بے شرم ہے" ٭ ویل لک ولافکک ٭ "بلجت اٰیاتی تلک اٰیات ظہرت بعض خلف بعض"

ترجمہ ۔ میرے نشان ظاہر ہوں گے ایک کے بعد دوسرا ظہور میں آئیگا ۔ "ایک موسیٰ ہے میں اس کو ظاہر کروں گا اور لوگوں کے سامنے اس کو عزت دوں گا" ٭ "جس نے میرا گناہ کیا ہے میں اس کو گھسیٹوں گا اور دوزخ دکھلاؤں گا" ٭ قہری تجلی ہوگی (یعنی دنیا میں قہری نشان ظاہر ہوں گے) "تیری عاجزانہ راہیں اُس کو پسند آئیں" ٭ "میں تجھے روشن کرونگا اور تیرا برگزیدہ ہونا ظاہر کروں گا" ٭ "جو دعائیں آج رات قبول ہوئیں اُن میں سے قوت اور شوکت اسلام بھی ہے" ٭ "یہ سب تیرے لئے اور تیری خاطر سے ہے" ٭ سات مارچ سے پچیس[۲۵] دن" ٭ (یہ کسی نشان کے ظہور کی طرف اشارہ ہے) ٭ "تیرے لئے ایک خزانہ مخفی تھا" ٭ "عام لوگوں کا قدم رسول کے قدم کو پامال نہیں کر سکتا" ٭ "ہمنے تیرا وہ بوجھ اُتار دیا جس نے تیری کمر توڑ دی تھی اور تیرے ذکر کو ہمنے بلند کر دیا اور مجھے اپنی عزت کی قسم ہے کہ اگر مجھے تیرا پاس نہ ہوتا تو میں اس جگہ کے تمام باشندوں کو ہلاک کر دیتا ٭ لاہور میں ایک بے شرم ہے لعنت اُس پر اور اس کے جھوٹ پر ٭ وقت کو پلٹے قہرِ الٰہی کی تجلی ہے ٭ لاکھوں آدمی تہ و بالا کر دونگا دشمن ہلاک ہو گیا آج مبارک دن ہے ٭ روشن نشان اور ہماری فتح" اے ازلی ابدی خدا ۔ مجھے زندگی کا شربت پلا ۔ ذلیل انسان کا بیڑا غرق ہو گیا ٭ تیری دعا قبول کی گئی ٭ جو لوگ تیری طرف توجہ نہیں کرتے وہ خدا کی طرف بھی توجہ نہیں کرتے ٭ میں تجھے ایک کاذب کی موت کی خبر دیتا ہوں خدا سچوں کے ساتھ ہے ٭ خدا تجھے ایک غیر معمولی عزت دیگا اور ہر ایک نعمت کے دروازے تیرے پر کھولے جاویں گے ٭ خدا کا یہ ارادہ نہیں ہے کہ تجھے مشکلات میں ڈالے بلکہ وہ ہر ایک بات میں تیرے لئے سہولت پیدا کرے گا ٭ ایک آخری عید ہے جس میں تو بڑی فتح پائیگا ٭ خدا نے تیرے پر رحم کیا اور تجھے غالب کیا ٭ تو ابرار میں سے ہے ٭ تمام دنیا کے لئے ایک تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ٭ تیری روح نے میری طرف پرواز کیا ٭ قہری تجلی کے دن ہیں کچھ خاص لوگ مریں گے اور کچھ عام ٭ کیا تم تعجب کرتے ہو کہ تم پر موت آرہی ٭ یورپ اور دوسرے عیسائی ملکوں میں ایک قسم کی طاعون پھیلیگی جو بہت ہی سخت ہوگی اور ریاست کابل میں پچاس ہزار کے قریب آدمی مرے گا ٭

۲۸۔ مارچ ۱۹۰۷ء ۔ ۱۔ "میرا دشمن ہو گیا میں اُس دا ویکھا خدا نال جا پیا اے" ٭ (تشریح) یعنے عنقریب میرا دشمن ہلاک ہو جائیگا اور پھر اس کا خدا سے معاملہ پڑیگا ۲۔ میرے دشمن ہلاک ہو گئے ۔ ۳۔ ان اللہ مع الابرار یعنی آئندہ عنقریب ہلاک ہوں گے ۔ خدا نیکوں کے ساتھ ہے ۔ ۴۔ کوئی درباری میرے حلقۂ اطاعت سے گذرنے نہ پاوے، کوئی درباری اس جرم پر سزا سے محفوظ نہیں رہیگا (تشریح) یعنی جو شخص خدا سے تعلق رکھنے والا ہے اس کا تعلق قائم نہیں رہ سکتا جب تک وہ مجھے قبول نہ کرے اور جو شخص اس حکم سے لاپروا ہے وہ سزا سے محفوظ نہیں رہیگا ۔

۵۔ سلطان عبد القادر ۔ (تشریح) اس الہام میں میرا نام سلطان عبد القادر رکھا گیا کیونکہ جس طرح سلطان دوسروں پر حکمران اور افسر ہوتا ہے اسی طرح مجھ کو تمام روحانی درباروں پر افسری عطا کی گئی ہے یعنی جو لوگ خدا تعالیٰ سے تعلق رکھنے والے ہیں ان کا تعلق نہیں رہیگا جب تک وہ میری اطاعت نکریں اور میری اطاعت کا جوا اپنی گردن پر نہ اٹھائیں یہ اسی قسم کا فقرہ ہے جیسا کہ یہ فقرہ کہ قدمی ھٰذہ علیٰ رقبۃ کل ولی اللہ یہ فقرہ سید عبد القادر رضی اللہ عنہ کا ہے جس کے معنے ہیں کہ ہر ایک ولی کی گردن پر میرا قدم ہے ۔ ۶۔ احل لہ الطیبات ۔ قل ما فعلت الا ما امرنی اللہ ۔ (تشریح) اس سلطان عبد القادر کیلئے وہ تمام چیزیں حلال کی گئیں جو پاک ہیں کہہ میں نے ایسا کوئی کام نہیں کیا جو خدا کے حکم کے برخلاف ہو بلکہ وہی کیا جو خدا نے مجھے فرمایا ۔ پھر بعد اس کے کشفی رنگ میں وہ مقبرہ مجھے دکھلایا گیا جس کا نام خدا نے بہشتی مقبرہ رکھا ہے ۔ اور پھر الہام ہوا ۔ کل مقابر الارض لا تقابل ھٰذہ الارض یعنے زمین ہند کے تمام قبرستان اس زمین سے مقابلہ نہیں کر سکتے یعنی اس زمین کو جو برکتیں دی گئیں وہ برکتیں تمام پنجاب اور ہندوستان میں کسی اور قبرستان کو نہیں دی گئیں ٭ پھر میں نے دیکھا کہ ایک راہ پر چل رہا ہوں اور میرے ساتھ میرا لڑکا مبارک احمد اور اُس کی والدہ ہے اور مجھے خیال گذرتا ہے کہ مرزا غلام قادر مرحوم بھی (جو میرے بھائی ہیں) میرے ساتھ ہیں اور راہ میں اس قدر زنبور ہیں کہ ٹڈی دل کیطرح زمین پر پھیل رہے ہیں اور ایک میری ناف کے اندر بیٹھ گیا ہے اور پھر اُڑ گیا مگر کسی نے ضرر نہیں پہونچایا اور پھر ہم سب ایک مسجد میں داخل ہو گئے ہیں اور مسجد میں بھی کروڑہا زنبور ہیں مگر ہم ان کے شر سے محفوظ رہے ہیں ٭ ۲۹ مارچ ۱۹۰۷ء ۱۔ اے ازلی ابدی خدا مجھے زندگی کا شربت پلا ۔ ۲۔ احق اللہ امری ولا تنفکا من ھٰذہ المرحلۃ (ترجمہ) خدا نے میری بات کو سچا کر دیا ۔ اور تم دونوں اس مرحلہ سے نہیں چھوٹو گے ۔ ٭ ۳۔ دولتِ اعلام بذریعہ الہام بہشتی کمرہ میں نزول ہوگا ٭ ۴۔ ھل نری جزاء الاحسان الا الاحسان (ترجمہ) نہیں دیکھتے ہم احسان کی جزا بجز احسان کے یکم اپریل ۱۹۰۷ء ۔ لولا الاکرام لہلک المقام اس میں ابتدائی حروف کچھ اور تھے جو یاد نہیں رہے ۔ مگر مفہوم یہی تھا

مباہلہ کیواسطے

مولوی ثناءاللہ امرتسری کا چیلنج منظور کیا گیا

(حضرت مسیح موعودؑ کے حکم سے لکہا گیا)

مولوی فاضل ابوالوفا ثناءاللہ صاحب اپنے اخبار اہلحدیث نمبر ۱۴ مورخہ ۲۹ مارچ سنہ ۱۹۰۷ء مین حضرت اقدس مسیح موعود کی تازہ تصنیف "قادیان کے آریہ اور ہم" کا ذکر کرتے ہوئے اور آریون کی قسم کہانے کے متعلق اپنی پرانی عادت کے مطابق بے جا نکتہ چینی کرتے ہوئے اخیر مین لکہتے ہین:-

"ہان البتہ ہم اپنے نفس کے ذمہ وار ہیں سو ہم تمہارے کرشن کی کذب بیانی پر قسم کہانے کو طیار ہین آؤ جس جگہ چاہو ہم سے قسم دلوالو۔ مگر پہلے یہ شائع کرادو کہ اس قسم کا نتیجہ کیا ہوگا ہم حلفیہ کہدین گے کہ مرزا غلام احمدؐ قادیانی کو ہم خدا کی طرف سے مامور نہین جانتے بلکہ اعلیٰ درجہ کا جہوٹا مکار اور فریبی ہے اور اس کی کوئی پیشگوئی خدائی الہام سے نہین ہو۔ مرزائیو! سچے ہو تو آؤ اور اپنے گرو کو ساتھ لاؤ وہی میدان عیدگاہ امرتسر طیار ہے جہان تم ایک زمانہ مین صوفی عبدالحق غزنوی سے مباہلہ کرکے آسمانی ذلت اٹہا چکے ہو۔ امرتسر مین نہین تو بٹالہ مین آؤ۔ سب کے سامنے کارروائی ہوگی مگر اس کے نتیجہ کی تفصیل اور تشریح کرشن جی سے پہلے کرادو اور ادہین ہمارے سامنے لاؤ جس نے ہمین رسالہ انجام آتہم مین مباہلہ کے لئے دعوت دی ہوئی ہے کیونکہ جب تک پیغمبر جی سے فیصلہ نہ ہو سب امت کے لئے کافی نہین ہو سکتا"۔

اس مضمون مین سے بے جا طعن و تشنیع چہوڑ کر جس کے جواب کی ضرورت نہین۔ اصل مطلب کی بات صرف یہ ہے کہ مولوی ثناءاللہ حضرت مسیح موعودؑ مرزا صاحب کی تکذیب پر ایسا یقین اور ایمان رکہتے ہین کہ وہ اس پر خدا تعالے کی قسم کہانے کو طیار ہیں اور اس مباہلہ کے واسطے حضرت صاحب کو بلاتے ہین اور حضرت مرزا صاحب سے پوچہتے ہیں کہ اس مباہلہ کا نتیجہ کیا ہوگا اور اس مباہلہ کے واسطے امرتسر یا بٹالہ مین طرفین کا جمع ہونا تجویز کرتے ہین۔ اس مضمون کے جواب مین مین مولوی ثناءاللہ صاحب کو اطلاع دیتا ہون کہ حضرت مرزا صاحب نے ان کے اس چیلنج کو منظور کر لیا ہے۔ وہ بے شک قسم کہا کر بیان کرین کہ یہ شخص اپنے دعوی مین جہوٹا ہے۔ اور بے شک یہ بات کہین کہ اگر مین اس بات مین جہوٹا ہون تو لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ اور اس کے علاوہ ان کو اختیار ہے کہ اپنے جہوٹے ہونے کی صورت مین ہلاکت وغیرہ کے جو عذاب اپنے لئے چاہین خدا سے مانگین لیکن خدا کے رسول چونکہ رحیم و کریم ہوتے ہین اور ان کی ہر وقت یہی خواہش ہوتی ہے کہ کوئی شخص ہلاکت اور مصیبت مین نہ پڑے اس واسطے باوجود اس قدر شوخیون اور دل آزاریون کے جو ثناءاللہ سے ہمیشہ ظہور مین آتی ہین حضرت اقدس نے پھر بھی اس پر رحم کرکے فرمایا ہے کہ یہ مباہلہ چند روز کے بعد ہو جبکہ ہماری کتاب حقیقۃ الوحی چھپکر شائع ہو جائے اور امید ہے کہ بیس پچیس ۲۵ روز تک انشاءاللہ وہ کتاب شائع ہو جاویگی۔ اس کتاب مین ہر قسم کے دلائل سلسلہ حقہ کے ثبوت مین خلاصۃً بیان کئے گئے ہین اور دو سو ۲۰۰ سے سوا اس مین نشانات بھی لکھے گئے ہین یہ کتاب مولوی ثناءاللہ کو بھیج دی جاوے گی اور وہ اس کو اول سے آخر تک بغور پڑھ لے اس کتاب کے ساتھ ایک اشتہار بھی ہماری طرف سے شائع ہوگا۔ جس مین ہم یہ ظاہر کردین گے کہ ہم نے مولوی ثناءاللہ کے چیلنج مباہلہ کو منظور کر لیا ہے اور ہم اول قسم کہاتے ہین کہ وہ تمام الہامات جو اس کتاب میں ہم نے درج کئے ہین وہ خدا کی طرف سے ہین اور اگر یہ ہمارا افترا ہے تو لعنۃ اللہ علی الکاذبین ایسا ہی مولوی ثناءاللہ بھی اس اشتہار اور کتاب کے پڑہنے کے بعد بذریعہ ایک چھپے ہوئے اشتہار کے قسم کے ساتھ یہ لکہدین کہ میں نے اس کتاب کو اول سے آخر تک بغور پڑھ لیا ہے اس مین جو الہامات ہین وہ خدا کی طرف سے نہین اور مرزا غلام احمدؐ کا اپنا افترا ہے اور اگر میں ایسا کہنے میں جہوٹا ہوں تو لعنت اللہ علی الکاذبین۔ اور اس کے ساتھ اپنے واسطے اور جو کچھ عذاب وہ خدا سے مانگنا چاہین مانگ لین ان اشتہارات کے شائع ہو جانے کے بعد اللہ تعالے خود ہی فیصلہ کردے گا اور صادق اور کاذب مین فرق کرکے دکھلا دیگا ہان اتنی بات ہم اس پر اور بڑہا دیتے ہین کہ ہم خدا سے دعا کرین گے۔ کہ یہ عذاب جو جہوٹے پر پڑے وہ اس طرز کا ہو کہ اس مین کسی انسانی ہاتھ کا دخل نہ ہو۔ باقی رہا یہ امر کہ اس کا نتیجہ کیا ہوگا مولوی ثناءاللہ کو واقف قرآن ہو کر اس امر کے دریافت کرنے کی ضرورت نہ تھی مباہلہ کی بنیاد جس آیت قرآنی پر ہے اس مین تو صرف لعنت اللہ علی الکاذبین ہے۔ جگہ خدا تعالے نے لعنت کو قائم مقام ان تمام عذابون اور دکہون کا رکہا ہے جو ایک صادق کی تکذیب مین مکذبین کے لاحق حال ہوتے ہین اور ہم ایمان رکہتے ہین کہ مولوی ثناءاللہ کو متعلق بھی زمانہ بروقت امتحان ان مین سے کسی کو خود دیکھ لے گا۔ ہان یہ ضروری ہے کہ مباہلہ کی تاثیر کا وقوع کے لئے ایک ایسے رنگ مین ظاہر ہو کہ جس کو دیکھ کر ایک زمانہ بول اٹھے کہ یہ ایک صادق کی تکذیب کی سزا ہے۔ معمولی تکلیفات یا مکروہات کا لاحق ہو جانا فی الواقع تاثیر مباہلہ نہین ہو سکتا۔ مولوی ثناءاللہ جو چاہے اپنے لئے اپنے کذب کی سزا مین عذاب تجویز کرے لیکن خدا تعالیٰ کسی کا محکوم نہین وہ اپنی مصالح آپ سمجھتا ہے۔ انسانی گورنمنٹ کسی مجرم کو سزا دینے مین مجرم کے منشاء کا لحاظ نہین کرتی تو وہ احکم الحاکمین خدا کیون کسی مجرم کے من کے چاؤ پورے کرے۔ فی الواقعہ یہ ایک قسم کی شوخی اور گستاخی ہے۔ کہ ہم قرآن کریم کی آیت مباہلہ کے مقابل تشریحات کے طالب ہون۔ البتہ ہم ایمان رکہتے ہین۔ کہ اگر مولوی ثناءاللہ نے کوئی حیلہ جوئی کرکے اس مباہلہ کو اپنے سر سے نہ ٹال لیا۔ تو پھر اللہ تعالے بالضرور مولوی مذکور کے متعلق کوئی ایسا ہی نشان ظاہر کرے گا جو صدق و کذب کی پوری تمیز کرے گا۔ آخر درخواست کنندگان عرب نے تو اپنے لئے یہ عذاب چاہا تہا کہ ان پر پتھر آسمان سے برسائے جاوین۔ خدا تعالے نے ان پر عذاب تو نازل کرکے انہین ہلاک کردیا لیکن پتھر برسانے کی ضرورت نہ سمجھی۔ دیکھو سورۃ انفال رکوع ۴۔ وَاِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَاۗءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۔ اور دراصل مولوی ثناءاللہ جس صورت مین ہمارے کذب پر علے وجہ البصیرت ایمان رکہتا ہے تو اسے تو مناسب ہے کہ جو شرط ہم کرین وہ قبول کرے اور ہم کو کسی گریز (بزعم خود) کا موقع نہ دے اور وہ منظور کرکے ہم کو اطلاع دے کہ ہم بروقت طیاری کتاب حقیقۃ الوحی کا ایک نسخہ اس کو بغرض مباہلہ بھیجدین اور ساتھ ہی لکہدے کہ کتاب کے پہونچنے پر وہ اس کو اول سے آخر تک بغور پڑہے گا اور پھر وہ اشتہار مباہلہ مین اعلان کرے کہ مین قسم کہاتا ہون کہ مین نے کتاب حقیقۃ الوحی کو شروع سے آخر تک پڑھ لیا اور مین اس کتاب کو پڑہنے کے بعد بھی مرزا غلام احمد کو مفتری اور فریبی سمجھتا ہون اور اس کے تمام الہامات اور پیشگوئیون کو افترا سمجھتا ہون اور اگر مین ایسا کہنے مین جہوٹا ہون۔ تو لعنت اللہ علے الکاذبین کی آیت کے ماتحت اللہ تعالیٰ

سمجھتے لا تے ۔

امید ہے کہ اب مولوی ثناء اللہ کو اس خود تجویز کردہ مباہلہ سے گریز کرنے کی راہیں تلاش کرنے کی ضرورت نہ محسوس ہوگی ۔ امرتسر یا بٹالہ میں مجمع کرنے کی جو تجویز انہوں نے بمراد حصول شہرت پیش کی ہے ۔ اس سے بڑھ کر اس طرح ان کی شہرت ہو جاوے گی کیونکہ اشتہار کے اندر جو مباہلہ ہوگا وہ تمام دنیا میں شائع ہو جائے گا اور ہمارے انگریزی رسالہ ریویو کے ذریعہ سے یورپ امریکہ اور جاپان تک بھی مولوی ثناء اللہ صاحب کا نام پہونچ جاوے گا اس زمانہ میں بہ سبب مطبع اور ڈاک کے ایسے امور میں تشہیر کے لئے میدانوں میں جمع ہونے کی ضرورت بھی نہیں رہی اور اس مباہلہ کی تازہ مثال اس وقت قائم بھی ہو چکی ہے اور وہ یہ ہے ۔ کہ ڈوئی کے ساتھ (جو امریکہ کے ملک میں تھا اور مدعی نبوت تھا) حضرت اقدس کا مباہلہ ہوا تھا جس کے بعد اول تو وہ ولدالزنا ثابت ہوا جس کا اقرار اس نے خود ہی کیا اور پھر اس کے مریدوں نے اس کو تمام جائیداد سے بے دخل کر دیا اور بالآخر فالج میں مبتلا ہو کر خستہ و خراب حالت میں مر گیا ۔ وہ امریکہ میں تھا ۔ اور حضرت اقدس قادیان میں ۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ سب زمین خدا کی ہے اور سب لوگ اس کے دست تصرف کے نیچے ہیں خواہ کوئی امریکہ میں ہو یا ایشیاء میں ۔ امرتسر میں ہو یا قادیان میں ۔

امید ہے کہ اب اس کے بعد مولوی ثناء اللہ کوئی نیا عذر نہ گھڑیں گے اور حقیقت الوحی کے ملنے اور اس کے تمام و کمال پڑھنے کے بعد فوراً مباہلہ کا اشتہار شائع کر دیں گے ۔

مولوی صاحب کو یہ بھی یاد رہے کہ ہم کو قرآن کریم نے فتنہ سے بچنے کی تاکید ہے ۔ امرتسر یا بٹالہ میں مباہلہ کے لئے جمع ہونا ایک قسم کے فتنہ کو برپا کرنا ہے ۔ کیا ۱۹۰۵ء میں حضرت اقدس کا ایام رمضان میں امرتسر آنا مولوی ثناء اللہ کو یاد نہیں رہا اور جو درندگی اس وقت مولوی ثناء اللہ کے اہل وطن سے ظاہر ہوئی تھی اس کو بھول گئے ہیں کیا مولوی ثناء اللہ حفظ امن کا امرتسر یا بٹالہ میں ذمہ دار ہو سکتا ہے ۔ مولوی مذکور کی جو ذاتی وجاہت ہے اس سے تو ہم خوب واقف ہیں لیکن ایسے مباہلہ میں تو ان کی وجاہت بھی خواہ کیسی ہی ہو جہلاء کا مقابلہ نہ کر سکیگی مولوی ثناء اللہ خوب جانتا ہے ۔ کہ حضرت اقدس کا سفر میں روزہ کو چھوڑنا اصل میں تعلیم قرآن کی ترویج تھی ۔

لیکن مولوی ثناء اللہ کو یاد ہوگا ۔ کہ مولوی مذکور نے اس پتھر برسانے کے فعل کو عمدہ ظاہر کر کے اپنی فطرت کا اظہار دیا ۔ کیا اس شہر میں اب مباہلہ تجویز ہونا مناسب ہے مولوی صاحب اگر آپ نے امرتسر یا بٹالہ کو تجویز کرنے میں گریز کی بنیاد پہلے ہی نہیں رکھی ۔ تو پھر کیا حرج ہے کہ تحریر کے ذریعہ مباہلہ ہو جائے ۔ لیکن اگر آپ اس بات پر ہی راضی ہیں کہ بالمقابل کھڑے ہو کر زبانی مباہلہ ہو تو پھر آپ قادیان آ سکتے ہیں اور اپنے ہمراہ دس تک آدمی لا سکتے ہیں اور ہم آپ کا زاد راہ آپ کے یہاں آنے اور مباہلہ کرنے کے بعد پچاس ۵۰ روپیہ تک دے سکتے ہیں لیکن یہ امر ہر حالت میں ضروری ہوگا کہ مباہلہ ہونے سے پہلے فریقین میں شرائط تحریر ہو جاویں گے اور الفاظ مباہلہ تحریر ہو کر اس تحریر پر فریقین اور ان کے ساتھ گواہوں کے دستخط ہو جاویں گے اور قادیان آنے کی صورت میں ہم شرط حقیقۃ الوحی کو بھی ضروری نہیں سمجھتے ۔ لیکن یہ ضروری ہے ۔ کہ مباہلہ کرنے سے پہلے ہمارا حق ہوگا ۔ کہ ہم دو گھنٹہ تک اپنے دعاوی اور ثبوت کی تبلیغ کریں اور مولوی ثناء اللہ خاموشی سے سنتا رہے اور بیچ میں نہ بولے اور بعد میں وہ قسماً ظاہر کرے کہ میں اس تبلیغ کے سننے کے بعد مرزا غلام احمدؐ کے دعاوی کو صحیح نہیں سمجھتا ۔ اگر آخر الذکر مباہلہ کو مولوی ثناء اللہ پسند کرے تو جب چاہے وہ آ سکتا ہے ۔ البتہ آنے سے پہلے ایک ہفتہ ہم کو اطلاع دے ۔ اور اس کے قادیان آنے کی صورت میں اس کی جان اور آبرو کے ہم ذمہ وار ہیں کیونکہ ہماری جماعت مثل بھیڑوں کے ہے اور ہماری تابع ہے ان لوگوں کی طرح درندہ طبع نہیں جن کا نمونہ امرتسر میں دیکھا گیا تھا ۔

ڈوئی والی پیشگوئی کے متعلق بھی مولوی ثناء اللہ صاحب نے ایک نوٹ دیا ہے اور لکھا ہے کہ اصل پیشگوئی کے الفاظ معہ تاریخ کے ظاہر کرو ۔ ع

تا سیہ روئے شود ہر کہ در وغش باشد

اس کے جواب میں اتنا کہنا کافی ہے کہ ڈوئی کے متعلق عنقریب ایک مفصل اشتہار نکلیگا ۔ اس میں سب کچھ درج ہوگا لیکن اب جب کہ آپ نے خود ہی خدا کے ساتھ لیکھا ڈالنے کی نیت کر لی ہے تو اب ڈوئی کو آپ کیا کہتے ہیں جب تن بھی آگا تنگی تو جگ بیتیوں کے سننے کا کیا فائدہ ۔

حضرت مسیح موعودؑ کا حکم

طاعون زدہ علاقوں کے احمدیوں کے واسطے

یکم اپریل ۱۹۰۷ء کی صبح کو حضرت اقدس بمعہ خدام باہر سیر کے واسطے تشریف لے گئے راستہ میں عاجز راقم کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اخبار میں چھاپ دو اور سب کو اطلاع کر دو کہ یہ دن خدا تعالیٰ کے غضب کے دن ہیں ۔ اللہ تعالیٰ نے کئی بار مجھے بذریعہ وحی فرمایا ہے ۔ کہ غضبت غضباً شدیداً ۔ آج کل طاعون بہت بڑھتا جاتا ہے اور چاروں طرف آگ لگی ہوئی ہے ۔ میں اپنی جماعت کے واسطے خدا تعالیٰ سے بہت دعا کرتا ہوں کہ وہ اس کو بچائے رکھے ۔ مگر قرآن شریف سے یہ ثابت ہے کہ جب قہر الٰہی نازل ہوتا ہے تو بدوں کے ساتھ نیک بھی پیسے جاتے ہیں اور پھر ان کا حشر اپنے اپنے اعمال کے مطابق ہوگا ۔ دیکھو حضرت نوحؑ کا طوفان سب پر پڑا ۔ اور ظاہر ہے کہ ہر ایک مرد عورت اور بچے کو اس سے پورے طور پر خبر نہ تھی کہ نوحؑ کا دعوےٰ اور اس کے دلائل کیا ہیں ۔ جہاد میں جو فتوحات ہوئیں وہ سب اسلام کی صداقت کے واسطے نشان تھیں لیکن ہر ایک میں کفار کے ساتھ مسلمان بھی مارے گئے ۔ کافر جہنم کو گیا اور مسلمان شہید کہلایا ۔ ایسا ہی طاعون ہماری صداقت کے واسطے ایک نشان ہے اور ممکن ہے کہ اس میں ہماری جماعت کے بعض آدمی بھی شہید ہوں ۔ ہم خدا تعالیٰ کے حضور دعا میں مصروف ہیں ۔ کہ وہ ان میں اور غیروں میں تمیز قائم رکھے لیکن جماعت کے آدمیوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ صرف ہاتھ پر ہاتھ رکھنے سے کچھ نہیں بنتا جب تک کہ ہماری تعلیم پر عمل نہ کیا جاوے سب سے اول حقوق اللہ کو ادا کرو ۔ اپنے نفس کو تمام جذبات سے پاک رکھو ۔ اس کے بعد حقوق عباد کو ادا کرو ۔ اور اعمال صالحہ کو پورا کرو ۔ خدا تعالیٰ پر سچا ایمان لاؤ اور تضرع کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور میں دعا کرتے رہو اور کوئی دن ایسا نہ ہو جس دن تم نے خدا کے حضور رو کر دعا نہ کی ہو ۔ اس کے بعد اسباب ظاہری کی رعایت رکھو ۔ جس مکان میں چوہے مرنے شروع ہوں اس کو خالی کر دو ۔ اور جس محلہ میں طاعون ہو

اس محلہ سے نکل جاؤ۔ اور کسی کھلے میدان مین جا کر ڈیرا لگاؤ جو تم مین سے بتقدیر الٰہی طاعون مین مبتلا ہو جاوے اس کے ساتھ اور اس کے لواحقین کے ساتھ پوری ہمدردی کرو اور ہر طرح سے اس کی مدد کرو اور اس کے علاج معالجہ مین کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھو۔ لیکن یاد رہے کہ ہمدردی کے یہ معنے نہین کہ اس کے زہریلے سانس یا کپڑون سے متاثر ہو جاؤ۔ بلکہ اس اثر سے بچو۔ اسے کھلے مکان مین رکھو اور جو خدانخواستہ اس بیماری سے مر جائے وہ شہید ہے اس کے واسطے ضرورت غسل کی نہین اور نہ نیا کفن پہنانے کی ضرورت ہے اس کے وہی کپڑے رہنے دو۔ اور ہو سکے تو ایک سفید چادر اس پر ڈالدو اور چونکہ مرنے کے بعد میت کے جسم مین زہریلا اثر زیادہ ترقی پکڑتا ہے اس واسطے سب لوگ اس کے اردگرد جمع نہ ہون حسب ضرورت دو تین آدمی اس کی چار پائی کو اٹھائین اور باقی سب دور کھڑے ہو کر مثلاً ایک سو گز کے فاصلہ پر جنازہ پڑہین۔ جنازہ ایک دعا ہے اور اس کے واسطے ضروری نہین کہ انسان میت کے سر پر کھڑا ہو۔ جہان قبرستان دور ہو۔ مثلاً لاہور مین سامان ہو سکے تو کسی گاڑی یا چھکڑے پر میت کو لاد کر لیجاوین اور میت پر کسی قسم کی جزع فزع نہ کی جاوے۔ خدا کے فعل پر اعتراض کرنا گناہ ہے۔

اس بات کا خوف نہ کرو کہ ایسا کرنے سے لوگ تمہین برا کہین گے وہ پہلے کب تمہین اچھا کہتے ہین یہ سب باتین شریعت کے مطابق ہین اور تم دیکھ لوگے کہ آخرکار وہ لوگ جو تم پر ہنسی کرین گے خود بھی ان باتون مین تمہاری پیروی کرین گے۔

مکرر یہ بہت تاکید ہے کہ جو مکان تنگ اور تاریک ہو اور ہوا اور روشنی خوب طور پر نہ آسکے اس کو بلا توقف چھوڑ دو کیونکہ خود ایسا مکان ہی خطرناک ہوتا ہے گو کوئی چوہا بھی اس مین نہ مرا ہو۔ اور حتے المقدور مکانون کی چھتون پر رہو۔ نیچے کے مکان سے پرہیز کرو اور اپنے کپڑون کو صفائی سے رکھو نالیاں صاف کراتے رہو سب سے مقدم یہ کہ اپنے دلون کو بھی صاف کرو اور خدا کے ساتھ پوری صلح کر لو۔

• حضرت نے فرمایا ہے۔ کہ کتاب "قادیان کے آریہ اور ہم" تمام دوست مرد اور عورت جو مقدرت رکھتے ہین ایک ایک جلد خرید فرماوین اور نیز آریون کے درمیان مفت تقسیم کرنے کے

المفتی

۵۴ معالجہ و ہمدردی۔ سوال ہوا کہ طاعون کا اثر ایک دوسرے پر پڑتا ہے۔ ایسی صورت مین طبیب کے واسطے کیا حکم ہے۔ فرمایا۔ طبیب اور ڈاکٹر کو چاہیئے کہ علاج معالجہ کرے اور ہمدردی دکھلائے لیکن اپنا بچاؤ رکھے۔ بیمار کے بہت قریب جانا اور مکان کے اندر جانا اس کے واسطے ضروری نہین ہے۔ وہ حال معلوم کر کے مشورہ دے۔ ایسا ہی خدمت کرنے والون کیواسطے بھی ضروری ہے کہ اپنا بچاؤ بھی رکھین اور بیمار کی ہمدردی بھی کرین۔

۵۵ غسل میت۔ سوال ہوا کہ طاعون زدہ کے غسل کے واسطے کیا حکم ہے۔ فرمایا۔ مومن طاعون سے مرتا ہے تو وہ شہید ہے شہید کے واسطے غسل کی ضرورت نہین۔

۵۶ کفن۔ سوال ہوا کہ اس کو کفن پہنایا جائے یا نہین۔ فرمایا۔ شہید کے واسطے کفن کی ضرورت نہین۔ وہ انہین کپڑون مین دفن کیا جاوے۔ ہان اس پر ایک سفید چادر ڈالدی جائے۔ تو ہرج نہین

۵۷ اسم اعظم۔ ایک شخص کا سوال حضرت اقدس کی خدمت مین پیش ہوا کہ قرآن شریف مین اسم اعظم کون سا لفظ ہے۔ فرمایا۔ اسم اعظم اللہ ہے۔

۵۸۔ خواب کا پورا کرنا۔ ایک دوست نے حضرت کی خدمت مین اپنی بیوی کا خواب لکھا "کہ کسی شخص نے خواب مین میری بیوی کو کہا کہ تمہارے بیٹے پر بڑا بوجھ ہے۔ اس پر سے صدقہ اتارو اور ایسا کرو کہ چنے بھگو کر مٹی کے برتن مین رکھکر اور لڑکے کے بدن کا کرتہ اتار کر اس مین باندہ کر رات سوتے وقت سرہانے چارپائی کے نیچے رکھدو۔ اور ساتھ چراغ جلا دو۔ صبح کسی غیر کے ہاتھ اٹھوا کر چوراہے مین رکھدو" یہ خواب لکھ کر حضرت سے دریافت کیا کہ کیا جائز ہے کہ ہم خواب اسی طرح سے پورا کرلین۔

جواب مین حضرت نے تحریر فرمایا۔ کہ جائز ہے کہ اس طرح سے کرین اور خواب کو پورا کرلین۔

۵۹ دعا مین صیغہ احد کو جمع کرنا۔ ایک دوست کا سوال حضرت کی خدمت مین پیش ہوا کہ مین ایک مسجد مین امام ہون بعض دعائین جو صیغہ واحد متکلم مین ہوتی ہونا یعنے انسان کے اپنے واسطے ہی ہو سکتی ہین۔ مین چاہتا ہون کہ ان کو صیغہ جمع مین پڑھ کر مقتدیون کو بھی اپنی دعا مین شامل کر لیا کرون۔ اس مین کیا حکم ہے۔

فرمایا۔ جو دعائین قرآن شریف مین ہین ان مین کوئی تغیر جائز نہین۔ کیونکہ وہ کلام الٰہی ہے۔ وہ جس طرح قرآن شریف مین ہے۔ اسی طرح پڑھنا چاہیئے۔ ان حدیث مین جو دعائین آئی ہین ان کے متعلق اختیار ہے کہ صیغہ واحد کی بجائے صیغہ جمع پڑھ لیا کرین۔

ایک تعجب انگیز آتشی شعلہ ۳۱ مارچ کی شام کو قریب پانچ بجے شمال مشرق سے شمال مغرب کے رخ کو جاتا ہوا زمین پر گرتا ہوا معلوم ہوا اور دہوان بن کر اوپر کو اٹھا۔ قادیان کے بعض لوگون نے خیال کیا کہ باہر کھیت مین گرا ہے مگر زمین پر پڑا کچھ نہ پایا گیا۔ سرہند اور جہلم اور دیگر بہت سے مقامات سے خبر آئی ہے۔ کہ وہان بھی ایسا ہی ہوا۔ مفصل حال آئندہ لکھا جاوے گا۔ جہان کہین کسی نے یہ شعلہ دیکھا ہو مفصل کیفیت سے اطلاع دین۔

محمد علا اشرف امتحان انٹرنس مین کامیابی کے لئے احباب سے دعا کی درخواست کرتے ہین۔

ڈائری

القول الطیّب

صدقہ جاریہ ۲۸ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء قبل نماز ظہر۔ ایک شخص کا خط حضرت اقدس کی خدمت میں پیش ہوا۔ کہ انسان اپنی زندگی میں کس طرح کا صدقہ جاریہ چھوڑ جائے کہ مرنے کے بعد قیامت تک اس کا ثواب ملتا رہے۔ فرمایا۔ کہ قیامت تک کے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتے۔ ہاں ہر ایک عمل انسان کا جو اس کے مرنے کے بعد اس کے آثار دنیا میں قائم رہیں وہ اس کیواسطے موجب ثواب ہوتا ہے۔ مثلاً انسان کا بیٹا ہو اور وہ اُسے دین سکھلائے اور دین کا خادم بنائے تو یہ اس کے واسطے صدقہ جاریہ ہے جس کا ثواب اس کو ملتا رہیگا۔ اعمال نیت پر موقوف ہیں ہر ایک عمل جو نیک نیتی کے ساتھ ایسے طور سے کیا جاوے کہ اس کے بعد قائم رہے وہ اس کیواسطے صدقہ جاریہ ہے۔

اپنے آپ کو مارو ذکر ہوا کہ اس سال طاعون بہت پھیل رہی ہے اور پچھلے سالوں کی طرح صرف عام لوگ گرفتار نہیں ہوتے بلکہ خواص اور بڑے بڑے امیر ہلاک ہو رہے ہیں جیسا کہ اخباروں میں درج ہو رہا ہے۔ فرمایا۔ باوجود اس سختی کے جو طاعون کے سبب وارد ہو رہی ہے لوگ اس طرف اب تک نہیں آتے کہ دنیوی حیلے تو سب فضول ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف جھکنا چاہیئے بلکہ ابھی تک لوگ یہی تجاویز پیش کرتے ہیں کہ چوہوں کو مارو اور پسوؤں کو مارو لیکن جب تک اپنے آپ کو مارنے کی طرف متوجہ نہ ہوں گے وہ کبھی نجات نہ پائیں گے۔

نقلی فقیر کی عزت ذکر تھا کہ جو لوگ دراصل خدا تعالیٰ کے عابد نہیں ہیں لیکن ریا کے طور پر یا غلط راہ پر چل کر لمبی عبادتیں کرتے ہیں ان کو بھی کچھ کچھ ظاہری قبولیت اور فوائد حاصل ہو ہی جاتے ہیں۔ حضرت نے فرمایا۔ چونکہ ایک محنت شاقہ اُٹھاتے ہیں اس کا عوض کچھ نہ کچھ ان کو دیدیا جاتا ہے۔ کہتے ہیں کہ ایک گبر چالیس سال تک ایک جگہ آگ پر بیٹھا رہا۔ اور اس کی پرستش میں مصروف رہا۔ چالیس سال کے بعد جب وہ اُٹھا تو لوگ اس کے پاؤں کی مٹی آنکھ میں ڈالتے تھے تو ان کی آنکھ کی بیماری اچھی ہو جاتی تھی۔ اس بات کو دیکھ کر ایک صوفی گھبرایا اور اس نے سوچا کہ جھوٹے کو یہ کرامت کس طرح سے مل گئی اور وہ اپنی حالت میں مذبذب ہو گیا اس پر ہاتف کی آواز اُسے پہونچی۔ جس نے کہا کہ تو کیوں گھبراتا ہے سوچ کہ جب جھوٹے اور گمراہ کی محنت کو خدا تعالےٰ نے ضائع نہیں کیا تو جو سچا اس کی طرف جائیگا اس کا کیا درجہ ہوگا اور اس کو کس قدر انعام ملیگا ہم اس زمانہ میں نہیں دیکھتے کہ پادری لوگ باوجود جھوٹے ہونے کے اپنی محنت کے سبب ۷۰ کروڑ اپنے ساتھ لئے پھرتے ہیں۔

کیا ڈوئی آسمان پر گیا ہے فرمایا۔ آج علی گڈھ سے ماسٹر محمد دین صاحب کا خط آیا ہے انہوں نے خوب لطیفہ لکھا ہے کہ مصر کے اخباروں میں بھی ڈوئی کے مرنے کی خبریں لکھی ہیں ایک عربی اخبار تو لکھتا ہے کہ ماتَ ڈوئی۔ اور دوسرا لکھتا ہے کہ توفی ڈوئی۔ آپس میں تو انہوں نے فیصلہ کر دیا کہ توفی کے معنے مات کے ہیں لیکن ہمارے مولوی کہیں عربی اخباروں کو پڑھ کر اس جگہ بھی یہ معنے نہ کریں کہ ڈوئی مرا نہیں۔ آسمان پر چلا گیا ہے۔

حکیم محمد حسین صاحب قریشی ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء بوقت صبح نو بجے کے قریب حضرت اقدس ہمعہ خدام سیر کے واسطے باہر تشریف لے گئے۔ حکیم محمد حسین صاحب قریشی کی لڑکی کے فوت ہو جانے کا ذکر تھا۔ فرمایا۔ اُن کے خطوط اور تاریں آئی تھیں اور میں نے ان کے واسطے دعا کی تھی۔ وہ ہماری جماعت کے مخلص اور بڑی خدمت کرنے والے ہیں ان کی لڑکی کے متعلق بہت دن پہلے الہام ہو چکا تھا کہ لاہور سے افسوسناک خبر آئی۔ ہمیں تو بہت فکر تھا کہ اس سے کیا مراد ہے اور اس وقت ایک آدمی بھی لاہور بھیجا تھا۔ اچھا خدا کرے کہ اب اتنے پر ہی اکتفا ہو۔

ایک حکم لاہور میں بیماری کا ذکر تھا کہ بہت پھیلتی جاتی ہے اور قریباً ہر محلہ میں اس کا اثر ہے۔ فرمایا یہ ہمارا حکم ہے بہتر ہے کہ لاہور کے دوست اشتہار دیدیں کہ جس گھر میں چوہے مریں اور جس کے قریب بیماری ہو فوراً وہ مکان چھوڑ دینا چاہیئے اور شہر کے باہر کسی کھلے مکان میں چلا جانا چاہیئے۔ یہ خدا تعالیٰ کا حکم ہے کہ ظاہری اسباب کو ہاتھ سے نہیں دینا چاہیئے۔ گندے اور تنگ و تاریک مکانوں میں رہنا تو ویسے بھی منع ہے خواہ طاعون ہو یا نہ ہو۔ والرجز فاھجر کا حکم ہے۔ ہر ایک پلیدی سے پرہیز رکھنا چاہیئے کپڑے صاف ہوں جگہ ستھری ہو۔ بدن پاک رکھا جاوے۔ یہ ضروری باتیں ہیں اور دعا اور استغفار میں مصروف رہنا چاہیئے۔ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں بھی طاعون ہوئی تھی ایک جگہ مسلمانوں کی فوج گئی ہوئی تھی وہاں سخت طاعون پڑی جب مدینہ شریف میں امیر المومنین کے پاس خبر پہونچی تو آپ نے حکم لکھ بھیجا کہ فوراً اس جگہ کو چھوڑ دو اور کسی اونچے پہاڑ پر چلے جاؤ۔ چنانچہ اس سے محفوظ ہو گئی اس وقت ایک شخص نے اعتراض بھی کیا کہ کیا آپ خدا تعالیٰ کی تقدیر سے بھاگتے ہیں۔ فرمایا میں ایک تقدیر خداوندی سے دوسری تقدیر خداوندی کی طرف بھاگتا ہوں وہ کون سا امر ہے جو خدا تعالیٰ کی تقدیر سے باہر ہے۔

طاعون سے بچانے کے دو وعدے فرمایا۔ خدا تعالیٰ نے دو وعدے اپنی وحی کے ذریعہ سے کئے ہیں۔ ایک تو یہ کہ وہ اس گھر کے رہنے والوں کو طاعون سے بچائے گا جیسا کہ اس نے فرمایا ہے کہ انی احافظ کل من فی الدار۔ دوسرا وعدہ اس کا ہماری جماعت کے متعلق ہے کہ الّذین امنوا ولم یلبسوا ایمانھم بظلم اولئک لھم الامن وھم مھتدون۔ ترجمہ۔ جن لوگوں نے مان لیا ہے اور اپنے ایمان کے ساتھ کسی ظلم کو نہ ملایا ایسے لوگوں کے واسطے امن ہے اور وہی ہدایت یافتہ ہیں۔ اس میں خدا تعالیٰ کی طرف سے وعدہ ہے کہ جماعت کے وہ لوگ بچائے جائیں گے۔ جو پورے طور سے ہماری ہدایتوں پر عمل کریں اور اپنے اندرونی عیوب اور اپنی غلطیوں کی میل کو دور کر دیں گے اور نفس کی بدی کی طرف نہ جھکیں گے۔ بہت سے لوگ بیعت کر کر جاتے ہیں مگر اپنے اعمال درست نہیں کرتے۔ صرف ہاتھ پر ہاتھ رکھنے سے کیا بنتا ہے۔ خدا تو دلوں کے حالات سے واقف ہے۔

اُجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یک بار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۲۵	۸
½ "	۱۱۰	۶۰	۳۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۹	۳
½ "	۴۰	۲۰	۱۳	۵	۲
¼ "	۲۲	۱۲	۷	۲½	۱¼
فی سطر	۸	۴½	۳½	۱	۲؍

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مختلف نوٹ

(از خاکسار احمد حسین فرید آبادی - امرتسر)

تھانیسری راہب اب کہاں ہے؟!

شخص مندرجہ عنوان مدت سے مفقود الخبر ہے۔ اُس نے مرتد ہو کر حضرت امام الزمان علیہ السلام کے خلاف جو بکواسیں بذریعہ پیسہ اخبار لاہور و اہلحدیث امرتسر کی تھیں اُن سے اور نیز اُن تفصیلی حالات سے جو اس کے متعلق خاکسار راقم نے اخبار بدر میں شائع کئے تھے اُمید ہے کہ معزز ناظرین کو آگاہی ہوگی اب کچھ دنوں سے میرے دل میں خود بخود یہ سوال پیدا ہو رہا ہے کہ آجکل یہ شخص کہاں ہے اور کیوں گونگے کا گڑ کھائے بیٹھا ہے جس شد و مد کے ساتھ اس کم نصیب تھانیسری نے امام وقت (ع م) کی تکذیب کا بیڑا اُٹھایا تھا۔ اس کا مقتضا تو یہ ہونا چاہیئے تھا کہ اپنے زعم باطل کے مطابق برابر زور شور سے حق تبلیغ ادا کئے جاتا۔ تاوقتیکہ خود خدائے غیور و قدیر صادق و کاذب کے درمیان کھلا کھلا فیصلہ نہ کر دے۔ تبلیغ کا لفظ میں نے اس کے لئے زیادہ تر بدین خیال استعمال کیا ہے کہ یہ بدبخت دشمن حق نہ صرف حضور مہدی مسعود و مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعاوی اور ان کی تعلیمات وغیرہ کو دھوکہ۔ فریب۔ دوکانداری و دنیا سازی قرار دیتا ہے بلکہ علاوہ ازیں اُس نے پیسہ اخبار میں ایک بار اس امر کا بھی اعلان کیا تھا۔ کہ خلیفۂ وقت دراصل میں ہوں اور ضرورت حقہ کے موافق منجانب اللہ مامور ہوا ہوں۔ پس ایسے عظیم الشان دعوے کے مناسب حال تو یہ تھا کہ مدعی تا دم آخر تبلیغ حق کرتا رہتا اگر وہ واقعی حق پر تھا۔ یا کم از کم پبلک کو اپنی حیات و موجودگی سے ہی مطلع کرتا رہے تاکہ بصورت صداقت لوگ اس کی ذات سے موعودہ فیوض و فوائد حاصل کر سکیں۔ یعنی اصلاح خلق ہوتی رہے جو کسی مامور من اللہ کی بعثت کا منشاء زندگی یا مشن ہو سکتا ہے یا بصورت دیگر خلائق کو یہ پتہ لگانے کا موقعہ حاصل رہے کہ آیا اس کا اور اس کے دعاوی کا انجام کار کیا ہوتا ہے۔؟

ہر چند تھانیسری بیچارہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بالمقابل کوئی چیز نہ تھا۔ چنانچہ میں نے سنا ہے کہ حضرت ممدوح نے اس کی محولہ بالا تحریرات شائع ہونے کے بعد یہ فرما بھی دیا تھا کہ ایسی خرافات اس قابل نہیں کہ ان پر التفات اور اپنی تضیع اوقات کی جائے تاہم چونکہ اس کی مخالفت و تکذیب اس کے زعم میں مکالمۂ الٰہی کی بنا پر تھی۔ اس واسطے میرے دل میں خود بخود بار بار یہ معلوم کرنے کی خواہش پیدا ہوتی ہے کہ ایسے مدعیوں کے دعاوی و ہفوات کا بالآخر کیا کچھ حشر ہوا۔ اگرچہ ہمیں تو اپنی جگہ پر ایسے لوگوں کا مال کار پہلے ہی کم و بیش معلوم ہوتا ہے۔ یعنی مفتری اور مکذب صادق کبھی فلاح نہیں پا سکتا کیونکہ بموجب ارشاد خداوندی اس سے بڑھکر ظالم کوئی نہیں۔ تاہم دیگر پبلک کو تو یہ دیکھنے کا موقعہ ملے کہ ایسے بدقسمت مرتدوں اور مخالفین حق کے الہام یا وساوس خدا تعالیٰ کی جانب سے نہیں بلکہ گمراہی و ہلاکت کے گڑھے میں دھکیلنے والے شیطان ملعون کی طرف سے ہوتے ہیں جنہیں یہ خود فراموش بوالہوس خوشی خوشی مکالمۂ الٰہی سمجھ بیٹھتے ہیں۔ نہیں جانتے کہ یہ مقام نہایت نازک ہے اچھے اچھے عارف باللہ بھی اس جگہ طرح طرح سے آزمائے جاتے ہیں اور جب تک ابتلاؤں میں پڑ کر امتحان میں پورے نہ اُتر لیں معارف الٰہیات اور روحانی درجات ہرگز ان کو عطا نہیں ہوتے۔ سنت اللہ سے بے خبری اور دعوائے خلافت یا امامت!

العجب ثم العجب!!

ان جھوٹے مدعیوں سے بھی زیادہ افسوسناک اور تعجب خیز حالت ان اخباروں کی ہے جو مسلمانوں کے کہلاتے ہیں یا نام نہاد مسلمان ایڈیٹروں کے ہاتھ میں سمجھے جاتے ہیں لیکن اس برائے نام ہی مسلمانی کا بھی ذرا پاس حمیت و غیرت نہ کر کے بلا تکلف و تامل ان کی مفتریانہ لغویات بطیب خاطر اپنے پرچوں میں درج کر دیتے ہیں۔ میرے نزدیک بلکہ اصل میں ان کی یہ بے حمیتی اور بے غیرتی جو وہ دین حق کے ایسے اہم ترین معاملات میں دکھلاتے ہیں ایک آسمانی لعنت ہے جو صادق کی تکذیب و مخالفت کے سبب ان پر پڑتی ہے ورنہ اس کے کیا معنے کہ ایک طرف تو حضرت مسیح موعود جیسے عظیم الشان اور جلیل القدر انسان کے دعاوی کو بھی جس کی تائید و تصدیق میں خدا تعالیٰ ہزاروں نشان مثل بارش برسا رہا ہے ان کے دل قبول نہیں کر سکتے اور دوسری طرف تھانیسری جیسے آوارہ و ناکارہ اور گمنام اور کس مپرس لوگوں کا دعویٰ خلافت و امامت ان کے نزدیک قابل پذیرائی ٹھہر جاتا ہے اگر یہ کہا جائے کہ ان کے دعووں کو بھی یہ اخبار نویس صحیح تو نہیں مانتے۔ مگر حضرت مسیح موعودؑ کے خلاف ہر کس و ناکس کے جھوٹے سچے دعوے شائع کرنا ان کے مشرب میں روا ہے۔ تو اس کے صریحاً یہ معنے ہوئے کہ سلسلہ الہام۔ مکالمۂ الٰہی خلافت و امامت کو انہوں نے لغو ڈھکوسلے اور بچوں کا کھیل سمجھ رکھا ہے یہی وجہ ہے کہ ان کے دلوں میں ایسی باتوں سے متعلق دینی غیرت اور اسلامی حمیت کا ذرا احساس پیدا نہیں ہوتا۔ یہی ثابت کرنا ہمارا مدعا تھا اور اسی لئے ہم سمجھتے ہیں کہ ان دنیا کے کیڑوں کی مخالفت ہمارے آفتاب صداقت کے آسمانی انوار کو ذرا بھی مدہم نہیں کر سکتی۔ ہم تو عجب سمجھتے کہ ان کے دلوں میں کچھ بھی اسلامی غیرت ہے جبکہ یہ ان مفتریوں کو بھی کم از کم اتنی ہی سنجیدگی و معقولیت سے جھڑک دیا کرتے جتنی سبکسری و نامعقولیت کے ساتھ ہمارے امام علیہ السلام کی ہر ایک بات کو کمال شتابکاری جھٹلانے لگتے ہیں گویا کہ اسلام کے اہم ترین مسائل اور حضرت سرور کائنات (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے ارشادات دربارۂ مسیح موعود و مہدی مسعود کا استہزا اُڑانا ان کے مذہب میں معمولی بات ہے۔ خدا اپنا پناہ میں رکھے ایسی بے دینی اور گستاخی سے!

ہم عبدالعزیز تھانیسری کو زور کے ساتھ چیلنج کرتے ہیں اور ساتھ ہی اس کے حامی اخباروں کو بھی اسلامی غیرت کا واسطہ دیکر توجہ دلاتے ہیں کہ جب تک حق و باطل کا فیصلہ نہ ہو جاوے انہیں چاہیئے کہ اخباری دنیا سے روپوش ہو کر نہ بیٹھیں اور یہ اخبار والے "قومی لیڈر" بھی خاص اہتمام کے ساتھ اس مفتری علی اللہ کے حالات و خیالات کی برابر خبر رکھیں اور پبلک کو ان سے آگاہ کرتے رہیں کیونکہ اس کا انجام دو حال سے خالی نہیں۔ یا تو یہ شخص سچا خلیفۂ وقت اور امام الزمان نکلے۔ جیسا کہ پیسہ اخبار و اہلحدیث وغیرہ کے ایڈیٹروں نے سمجھا ہوگا (ورنہ ضرور ایسے ایسی جرأت بے جا پر ملامت کر کے اس کی تحریر و الہام کو چھاپنے میں

تامل کرتے) اور اس صورت میں بس ضروری ہے کہ لیڈران قوم میں سے بعض زود اراشخاص شروع ہی سے اس کی سچائی کے گواہ رہیں تاکہ دیگر خلق اللہ کو اس پر ایمان لانے میں دقت پیش نہ آئے اور اُمت مرحومہ ابتلا میں نہ پڑے ۔ یا جیسا کہ ہمارا خیال ہے یہ اور اس قسم کے تمام مخالفین مسیح موعود بالیقین کاذب مفتری اور دشمنان دین وحق ہیں اور اسی لئے بصورت عدم رجوع الی الحق ان کا انجام جلدی یا بدیر ویسا ہی حسرت خیز و عبرت انگیز ہو کر رہیگا جیسا کہ ڈوئی مشہور امریکن مفتری یا چراغ الدین جمونی وغیرہ وغیرہ اعداء اللہ کا یہ تمام اخبار والے گویا اپنی آنکھوں دیکھ چکے ہیں اور پھر بھی عبرت نہیں پکڑتے ۔ ہمارا روئے سخن خاصکر اس وقت تھانیسری راہب کی طرف ہے ۔ اگر اس نے بعد ازیں اپنی موجودگی کا ثبوت نہ دیا اور نہ وہ اپنی گذشتہ حرکت سے تائب ہوا تو ہم یہ سمجھنے کے حقدار ہوں گے کہ وہ بھی اپنے کیفر کردار کو پہونچکر خائب و خاسر ہو گیا اور حضرت اقدس کی صداقت پر اپنی نامرادی و ہلاکت سے ایک اور مُہر لگا گیا ۔ فقط ۔

ایک اور مدعی

فتح آباد ضلع امرتسر میں دو محمد امیر چشتی صابری“ نام ایک اور صاحب سنے جاتے ہیں ۔ جنہوں نے پچھلے دنوں بذریعہ اشتہار مطبوعہ اپنی خلافت و ماموریت کا اعلان کیا تھا خدا جانے اب یہ حضرت کس حال میں ہیں ہمنے ان کا دوسرا اشتہار بامعان نظر دیکھا تھا جس میں انہوں نے کسی ”ہزاروی مولوی کی پردہ دری“ پر خوب ہی زور قلم دکھلایا ہے جہاں تک ہمیں یاد پڑتا ہے ان چشتی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی سے کہیں تعرض نہیں کیا بلکہ آپ کا ذکر خیر تک زبان قلم نہیں لائے ۔ نہیں کہہ سکتے کہ ان کے اس مسلک کی وجوہ اصلی کیا ہیں لیکن جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ انہوں نے اپنے دعوے میں بڑے زور شور اور تحدی سے منکرین کو للکارا ہے اور قال اللہ اور قال الرسول سے اپنے کلام کو زینت دے کر بعض بعض مقامات پر بالکل حضرت اقدس کے کلمات طیبات اور طرز تحریر کی نقل اتاری ہے تو خواہ مخواہ یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ ان کا دعوے نرا مذاق نہیں بلکہ وہ غالباً سنجیدگی سے اپنی مزعومات پر مُصر ہیں تو اس صورت میں یہ سوال نہایت اہم اور توجہ طلب ہے کہ آیا وہ حضرت اقدس کے علاوہ اپنی خلافت کو بھی ویسا ہی ضروری و مہتم بالشان سمجھتے ہیں یا محض اپنی ہی ذات والاصفات کو امام موعود قرار دے کر گویا بالواسطہ طور پر حضرت مسیح موعود کے دعاوی کا انکار کرتے ہیں ہمارا اپنا خیال تو یہ ہے جس کا ہم انشاء اللہ بشرط ضرورت کافی و شافی ثبوت بھی دینگے کہ چشتی صاحب کی تمام بیہودہ گوئیاں مضحکہ خیز بازیچۂ اطفال ہیں ۔ ہم جانتے ہیں کہ ایسے لوگوں کی حرکات بقول حضرت مسیح موعود قابل التفات نہیں لیکن ان کے عبرتناک حالات و خیالات کو پبلک روشنی میں لانے سے ہمارا صرف یہ منشا ہے کہ عوام اہل اسلام جو تیس یا کتنے کاذب مدعیان خلافت کے قائل و منتظر ہیں اور صادق کی ابھی ضرورت ہی نہیں سمجھتے وہ بر بنائے واقعات ذرا مطلع رہیں کہ مفتریوں اور کاذبوں کا انجام کیا ہوتا ہے اور دیگر اقطاع عالم تو بجائے خود رہے ۔ اس سرزمین ہند ہی میں اب تک ایسے جھوٹے مدعی کتنے اور کون کون ہو چکے ہیں ؟

ہمیں ان چشتی صاحب کی نسبت کئی باتیں بڑی دلچسپ و نتیجہ خیز معلوم ہیں جن پر ہم آیندہ قلم اٹھائیں گے اگر اس تحریر کی اشاعت کے بعد یہ پتہ لگا کہ آپ ابھی خیر سے زندہ سلامت ہیں اور ساتھ ہی اپنے دعوائے خلافت پر بھی قائم ہیں اور اگر وہ شاید کسی وجہ سے ہمارے مخاطب نہ رہے ہوں تو پھر اہل بصیرت خود ہی سمجھ لینگے کہ خدائے حکیم و عظیم کی غیرت مفتریوں کو اتنی طویل مہلت دے کر فلاح و فروغ پانے نہیں دیتی کہ صادقوں کی صداقت بھی معرض اشتباہ میں پڑ جائے ۔

سیاح بلاد اسلامیہ کی نئی تہذیب

حافظ عبد الرحمٰن صاحب امرتسری

اپنے سفر قسطنطنیہ سے لوٹ کر وطن مالوف میں آ گئے ہیں ۔ ۲۴ مارچ ۱۹۰۷ء کو جب آپ کا گذر ہال بازار سے ہوا تو ازراہ عنایت رفیق الجنسی کی دوکان پر بھی چند منٹ کے لئے ٹھیر گئے خواہ وہ از خود ٹھیرے یا مجھے مائل بہ ملاقات سمجھ کر ٹھیرے میں بہر حال ان کا مشکور ہوں لیکن ان کی ایک بات کا مجھ کو دیر تک افسوس رہا جس کا ذکر ناظرین اخبار کے لئے بھی خالی از دلچسپی نہ ہو ۔ وہ بات یہ ہے کہ میں نے کسی اخبار میں ایک ایسی خبر دیکھی تھی جس سے یہ شبہ پڑتا تھا کہ شاید اس دفعہ کی سیاحت میں آپ حج بیت اللہ سے بھی مشرف ہو آئے ہیں ۔ میں نے بلا کسی اور خیال کے سادہ طریق پر خود انہی سے یہ شبہ رفع کرنا چاہا تو افسوس اور تعجب ہے کہ بجائے متانت و معقولیت سے میرے سوال کا جواب دینے کے آپنے حضرت مسیح موعود کے دعاوی اور ڈاکٹر عبد الحکیم کے ارتداد کا قصہ چھیڑ دیا جو میرے سوال سے بالکل غیر متعلق تھا اور ساتھ ہی ضمناً یہ بھی کہا کہ میں تو تمام کلمہ گوؤں کو مسلمان سمجھتا ہوں مگر تمہارے مرزا صاحب ہم لوگوں کو خارج از اسلام سمجھتے ہیں ۔ اس پر میں نے پوچھا کہ پہلے حضرت مرزا صاحب نے انہیں دائرہ اسلام سے باہر قرار دیا کہ خود انہوں نے مرزا صاحب پر کفر کے فتوے لگائے ؟ افسوس مجھے اس کا کوئی جواب شافی نہ ملا اور اسی لئے میں اب پھر بذریعہ اس تحریر کے ان سے اس بات کا جواب چاہتا ہوں نیز یہ پوچھتا ہوں کہ آیا آپ کے نزدیک مرزا صاحب اور اونکی جماعت بھی مسلمان ہے ؟ اگر ہے تو مرزا صاحب کے مہتم بالشان دعاوی و نشانات کی نسبت آپ کا کیا خیال ہے ؟ اگر ان دعاوی میں آپ مرزا صاحب کو سچا نہیں سمجھتے تو کیا آپ کے خیال سے یہ ہو سکتا ہے کہ ایک ہی وقت میں کوئی شخص اتنا بڑا مفتری بھی ہو اور پھر مسلمان کہلانے کا بھی حقدار سمجھا جائے اپنا علیحدہ احمدی نام تجویز کرنے کی نسبت آپ کا جو اعتراض ہمپر یا ہمارے امام پر تھا اس کی اصلیت ہم آپ کو انشاء اللہ پھر سمجھا دیں گے سر دست آپ سے اتنی ہی عرض ہے کہ آپ جماعت احمدیہ کے بارہ میں اپنا عقیدہ اور پوزیشن صاف کر لیں کہ اس کے امام علیہ السلام کے پُر شوکت نشانات اور پر تحدی دعاوی کے منکر ہو کر بھی آپ انہیں کس طرح مسلمان سمجھتے ہیں ؟ اور اگر آپ اس انکار میں بوجوہ معقول حق پر ہیں تو باین ناموری و شہرت جو آپ کو مکرر سیاحت بلاد اسلامیہ سے حاصل ہو گئی ہے آپکا فرض ہونا چاہیے کہ اس بارہ میں حتی الوسع حجت تمام کر کے اپنی قوم پر احسان فرمائیں تاکہ خدائے غیور بھی اپنی بارہ میں اخیر فیصلہ دیکر حق و باطل کو صاف طور پر الگ الگ کر دکھلائے میں نے اس مختصر نوٹ کا عنوان ”سیاح بلاد اسلامیہ کی نئی تہذیب“ بدیں رعایت رکھا ہے کہ حافظ صاحب سے مجھے توقع تھی کہ اتنی مدت اور سیاحت کے بعد جبکہ ضرور ہے کہ انہیں انسانی اخلاق کے بہت کچھ سبق آموز تجربے حاصل ہوئے ہوں گے ایک قدیم نیازمند (عرفاً) سے ملاقات کرتے وقت وہ خاص متانت اور اسلامی خلق و مروت سے پیش آئینگے لیکن نہیں انہوں نے برخلاف اس کے ایسی روش اختیار کی کہ جس سے بدنصیب یا خوش نصیب ملاقاتی کی تحقیر ہی مقصود و متصور ہو سکتی ہے کیونکہ اس وقت ان کے ساتھ ایک اور معزز مولوی صاحب بھی تھے جو مجھ کو بھی کسیقدر جانتے ہیں اور غالباً انہیں میرے احمدی ہونیکا بھی کسی نہ کسی وقت علم ہو چکا ہوگا (جس کی میں معقول وجوہ دیکھتا ہوں) لیکن حافظ صاحب نے شاید یہ سمجھ کر کہ مولوی صاحب خاکسار راقم کے احمدی ہونے سے تا حال آگاہ نہیں پس ایسے ذی عزت شخص کے سامنے ایک مسلمان ایڈیٹر کو ”مرزائی“ ثابت کر دینے سے زیادہ اور کیا اس کی تحقیر و تذلیل ہو سکتی ہے ؟ میرے ساتھ مناسب موقعہ گفتگو کرنے کے بجائے ایسا ہو نڈا طرز عمل اختیار کیا

عرب صاحب کا خط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔

مکرمی و مخدومی حضرت مفتی محمد صادق صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ پچھلے مہینے مین نے ایک خط ارسال خدمت کیا تہا امید ہے کہ جناب جواب باصواب سے سائل کو مشکور ہونے کا موقعہ دینگے ۔ مین عرصہ سے بیمار ہون صحت بالکل بگڑ گئی ہے ۔ انشاء اللہ ۲۴ مارچ تک یہان سے روانہ ہوجاؤن گا ۔ پھر حیدر آباد ۔ بمبئی کراچی بلوچستان وغیرہ کی طرف جانے کا ارادہ ہے ۔

والغیب عند اللہ ۔

حضرت چودہری اللہ داد خان صاحب مرحوم کی ایک نظم ہے جو اونہون نے بعد فیصلہ مقدمات گورداسپور لکھی تہی اُمید ہے کہ جناب اس کو شائع کرکے ان کے تمام تعلقدارون کو ممنون فرمائین گے ۔ نیز وہ مقدمہ ایک آیت اللہ ہے امید کہ کوئی سعید رُوح اس سے فائدہ اُٹھا کر مرحوم کو دعائے خیر سے یاد کرے ۔

مبارک بادت اے قوم مسیحا
کہ فیصل گشت آن اعظم قضیہ
کنون باید کہ از درگاہِ باری
بجا سجدات را با صدق آری
نیاری ہیچ حزنے را در دل
سرائے ہمچو بلبل برلبِ گل
بہ آواز دبطرز خوش بیانی
دہی مُردہ دلان را زندگانی
بیا آیات رحمان را نظر کن
ورین برکات ربانی فکر کن
امام ما بہ حکم پاک اللہ
ترک کردہ ہمہ کوئے سوا اللہ
خبر دادہ ز الہامِ الٰہی
مخالف را ہم ذلت تباہی

نوٹ ۔ مرحوم کوئی شاعر نہ تہے مگر جوش نے حالت وجد مین اُن سے یہ پاکیزہ اشعار لکھوائے

راقم ابو سعید عرب رنگون

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

جناب حضرت مفتی صاحب ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ عاجز ایک مختصر تحریر خدمت مین بھیجتا ہے اسے قابل قدر اخبار بدر مین درج فرما کر مشکور فرماوین

ایک عقدۂ لاینحل کا حل

جناب ایڈیٹر صاحب پیسہ اخبار جناب من ! غالباً افغانستان کے حالات کے عنوان سے ایک طویل مضمون اخبار پیسہ مین شائع ہوا ہے ۔ مذہبی عقاید کے بارے مین جو کچھ اس مین مذکور ہے اس سے مجھ کو سخت تعجب ہوا ۔ ایک طرف مضمون مذکور مین یہ ظاہر کیا جارہا ہے کہ وہان کے باشندون کا عموماً عقیدہ ہمہ اوست ہے اور وہ نیکی اور بدی مین کچھ امتیاز نہین کرتے ۔ مگر دوسری طرف یہ بیان ہے کہ وہان کے باشندے صوم صلوٰۃ کے نہایت پابند ہین تعجب ہے جب کہ اُن کے نزدیک نیکی اور بدی مین کچھ امتیاز نہین تو نماز روزہ کا پابند یا غیر پابند ہونا مساوی ہے پھر وہ نماز کس لئے پڑھتے ہین ضرور ہے کہ وہ نماز ادا کرنے کو سعادت سمجھتے ہون اور نہ ادا کرنے کو معصیت نیز اس مضمون مین وہان کے باشندون کو تناسخ کا قائل بتلایا گیا ہے اور اس سے اور بہی تعجب بڑھا ہے نہین معلوم ایسے گندے اور ناپاک خیالات کہان سے اخذ کئے گئے ہین ۔ آیا کسی راوی سے یہ روایت ہے یا جناب نے خود یہ محققانہ تحقیق افغانستان جاکر کی ہے یہ تو ہو نہین سکتا کہ یہ عقائد چند آدمیون کے ہون ۔ معمولی مسائل پر وہان انسان قتل کردیا جاتا ہے جس پر اسلام ہرگز قتل کی اجازت نہین دیتا پھر ایسے ناپاک اور بے ہودہ عقائد کا سہارا وہان کیونکر ہوسکتا ہے ۔ امیر کی اسپیچ جو جناب نے شائع کی ہے اس مین امیر صاحب نے قریب قریب یہی خیال مین یہ کہا ہے کہ مسلمان کسی نسل کسی خاندان کسی ملک کسی آبادی کے افراد کا نام نہین ۔ مسلمانون کی قومیت کا عنصر یا مایہ خمیر جو کچھ ہے صرف مذہب ہے ۔ اس لئے اگر مذہب کی حیثیت الگ کرلی جاوے تو قومیت کا نام ونشان تک نظر نہین آتا ۔ پس جبکہ قرآن مجید نیکی کرنے اور بدی سے بچنے کی تعلیم دیتا ہے اور اس کا بڑا اصول یہ ہے تو پہر سمجھ مین نہین آتا کہ نیکی بدی مین ان کے نزدیک کچھ امتیاز نہین اگر فی الواقعہ ایسا ہے تو وہ مسلمان نہین اور ان کو قرآن مجید کے منجانب اللہ ہونے پر مطلق یقین نہین ہے ذرا از راہ عنایت اور مہربانی اس عقدۂ لاینحل کو حضور ہی حل فرماوین ہماری طاقت سے بالاتر ہے خدا نہ کرے یہ کسی مشنری کی شرارت ہو ۔ عیسائیون نے بڑی بڑی شرارتین کی ہیں ۔ ہم نے گرفت کیا ہے بارہا مسلمانون کے بھیس مین عیسائیون کو سفر کرتے اور دجل پھیلاتے دیکھا ہے ۔

بارِ خدایا رحم کر قوم اسلام پر اور محفوظ رکھ عیسائیون کے دجل سے ۔

راقم

آپ کے جواب کا منتظر عاجز مہتاب علی سیاح

رسید زر

۱۲ مارچ ۱۹۰۶ء	۱۴۹۷	چودہری سرفراز خان صاحب	سے ر
۱۳	۱۰۹۱	پیرانڈتا صاحب	سے ر
۱۳	۷۰۴	شیخ خدابخش صاحب	۶ ۴ر
۱۳	۱۲۱۴	مہتاب علی صاحب	عہ ۱۴ر
۱۳	۱۵۳۸	نذیر محمد صاحب	عہ ۸ر
۱۳		انوار الحق صاحب	سے ر
۱۴	۱۳۱۵	اکبر علی صاحب	سے ر
۱۴	۱۲۸۶	محمد خان صاحب	سے ر
۱۴	۱۲۹۱	چودہری فیروز خان صاحب	سے ر
۱۴	۱۴۱۹	مولوی محمد عبداللہ صاحب	عا ۸ر
۱۵	۱۴۷۵	سید محمد معراج الدین صاحب	سے ر
۱۵	۱۵۱۱	غلام سرور صاحب	سے ر
۱۶	۱۲۷۵	سید حاکم علی صاحب	سے ر
۱۶	۱۳۰۷	چودہری محمد شریف صاحب	سے ر
۱۶	۱۴۴۷	میان خان صاحب	عا ۸ر
۱۶	۱۲۸۷	نعمت علی خان صاحب	۶ ۸ر
۱۶	۱۰۴۲	حکیم محمد یسین صاحب	۶ ۱۲ر
۱۸	۱۵۳۰	سید حسین شاہ صاحب	عہ ۴ر
۱۸	۱۳۳۴	میان عبداللہ صاحب	عہ ۴ر
۱۸	۱۲۷۱	محمد منظور صاحب	سے ر
۱۸	۹۴۴	غلام محمد صاحب	سے ر
۱۸	۱۳۹۳	غلام محمد صاحب	سے ر
۱۸	۱۳۱۴	سید محمد حسین صاحب	۶ ۱۲ر
۱۸	۱۳۷۶	عبداللہ صاحب	سے ر
۱۸	۷۰۱	اللہ داد صاحب	سے ر
۱۸	۱۵۲۷	مستری حسن دین صاحب	سے ر
۱۹		پیر منظور محمد صاحب	۶ ۱۲ر
۱۹	۱۳۴۴	مولوی عبداللہ صاحب	عہ ۴ر

شعر و سخن

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

جناب مفتی صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ یہ نظم ۲۵ر مارچ کو حضرت اقدس کو سنائی گئی۔ آپ نے پسند فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ مفتی صاحب کو بغرض اندراج اخبار دیدیا۔ چنانچہ حاضر خدمت کرتا ہوں۔ والسلام

عاجز راقم۔ نعمت اللہ خان۔ مضطر۔ احمدی بدایونی حال وارد قادیان

کیا دیکھا

آکے دارالامان میں کیا دیکھا
مظہر نور کبریا دیکھا

مبدء فیض مخزن اسرار
واقف راز لامکانی دیکھا

ناسخ کفر ناصر اسلام
حامئ دین مصطفےٰ دیکھا

حق کا شیدائی بدعت کا دشمن
اس کا ہر فعل بے ریا دیکھا

اس کا سینہ ہے پاک کینہ سے
اس کو وحدت کا آئینہ دیکھا

اس کا چہرہ ہے مطلع الفجر
اور تفسیر والضحےٰ دیکھا

عاشق مصطفےٰ حبیب خدا
راستبازوں کا پیشوا دیکھا

وہ بلائے خدا کے بولتا ہے
بولتا اس میں ہے خدا دیکھا

قول کو پایا اس کے حکم خدا
فعل کو فعل مصطفےٰ دیکھا

پاک ہو جائے گند سے اسلام
یہ ہی بس اس کا مدعا دیکھا

اس نے دیکھا نبی اکرم کو
جس نے دیدار آپ کا دیکھا

جس کی تصدیق میں کسوف و خسوف
ہوا ہر اک نے برملا دیکھا

جس کا قرآن میں ذکر آیا ہے
اور حدیثوں میں بھی لکھا دیکھا

اس کے اعدا کو سلسلہ اس کے
معرکوں میں سے بھاگتا دیکھا

اس کو جھٹلا کے منکرو تم نے
روز آفت کا سامنا دیکھا

زلزلوں نے زمین کو آکر
کیسا کیسا ہلا دیا دیکھا

آئی طاعون اور مدت سے
قحط سالی کا سامنا دیکھا

جس میں روزانہ برف گرتی ہو
یہ نہ تھا موسم بہار کا دیکھا

خوف کھاتے ہیں جس سے عیسائی
منہ چھپاتے ہیں آریا دیکھا

جس کی ہیبت سے کانپتے ہیں شریر
وہ جوان مرد با خدا دیکھا

اس کو پکڑا خدائے برحق نے
جس نے کر کے مباہلہ دیکھا

ہے قصوری نہ اب چراغ الدین
کوئی دشمن نہ بچ سکا دیکھا

لیکھو مارا گیا مرا آتھم
ڈوئی بھی ہو گیا فنا دیکھا

رہا سعد اللہ نہ اسمٰعیل
مر گئے دونوں بے حیا دیکھا

جس کا انکار کر کے منکر دین
سب کے سب ہو گئے فنا دیکھا

منکرو اور چاہتے کیا ہو
ہر طرح سے تو آزما دیکھا

ہے یہ وہ مہدی و مسیح زمان
مدتوں جس کا راستا دیکھا

تم تعصب سے جلتے ہو ناحق
یہ بھی حق کا ہے لاڈلا دیکھا

حق تعالیٰ نے چن لیا اس کو
بس کہ انسان کام کا دیکھا

ہیں جو یہاں پہ مہاجر و انصار
ان کو مہدی کا شیفتہ دیکھا

حاجی حافظ حکیم نور الدین
ان کو صدیق باوفا دیکھا

عالم با عمل ہے یہ فاضل
پاک باطن ہے باصفا دیکھا

وصف کیا ہوں محمد احسن کے
ان کا اعلیٰ ہے مرتبہ دیکھا

قول احسن ہے فعل بھی احسن
احسن ان کا معاملہ دیکھا

معترض ان کے سامنے ٹھہرے
کہاں ان میں یہ حوصلہ دیکھا

ہے محمد علی حمیدہ صفات
یہ جوان مرد با خدا دیکھا

ہے متین ذہین و دانشمند
بات کی تہ کو پہونچتا دیکھا

اس جوانی میں متقی ایسا
کوئی بتلائے کون سا دیکھا

خود ہی اپنا نظیر ہے یہ شخص
اس کا ثانی نہ دوسرا دیکھا

مفتی صاحب ایڈیٹر البدر
ان کا بے مثل اتقا دیکھا

عشق احمد میں مثل پروانہ
ان کو ہر دم فریفتہ دیکھا

سب کے سب ہیں یہ خادم اسلام
خدمت دین مشغلہ دیکھا

کوئی بد عہد ہے نہ وعدہ خلاف
سب کو پابند قول کا دیکھا

جس قدر ہیں یہاں پہ طالب علم
ان میں ہر ایک کو پارسا دیکھا

سب کے سب ہیں خلیق اور مسکین
باوفا پایا باحیا دیکھا

کند ذہن اور غبی نہیں کوئی
صحیح ہر اک کا حافظہ دیکھا

چھوٹے چھوٹے سعید بچوں کو
حافظ اکثر قرآن کا دیکھا

ہے شرارت نہ ان میں گستاخی
علم کا سب کو شیفتہ دیکھا

ابھی ان کے تھے کھیل کود کے دن
اکثر ویسوں کو کھیلتا دیکھا

ایسے بچوں میں یہ متانت ہو
فیض ہے یہ امام کا دیکھا

اب سناتا ہوں مختصر احوال
جس کو میں نے ہے آزما دیکھا

احمدی کیا ہیں دوسرے کیا ہیں
ان میں کیا دیکھا ان میں کیا دیکھا

ان کو توحید حق کا ہے اقرار
شرک میں ان کو مبتلا دیکھا

ان کے دل میں ہے طاعت معبود
ان کو غفلت میں ڈوبتا دیکھا

ان کے دل میں ہے سچی ہمدردی
ان کو بیدرد و بے وفا دیکھا

ان کے دل میں ہے عظمت اسلام
ان کو کہتا ہوا برا دیکھا

ان کے سینے ہیں پاک کینہ سے
گند ان میں بھرا ہوا دیکھا

ان کو شیدائی صدق کا پایا
ان کے ہر فعل میں ریا دیکھا

ان کے حصہ میں آئی شرم و حیا
ان کو بے شرم و بے حیا دیکھا

یہ توکل خدا پہ کرتے ہیں
ان کا دولت پہ آسرا دیکھا

یہ امام زمان کو مانتے ہیں
ان کا انکار خاصہ دیکھا

دل میں اے منکرو ذرا سوچو
کفر میں کون بڑھ گیا دیکھا

دار الاسلام قادیان ہے ضرور
دین کا یاں سے سلسلہ دیکھا

جس نے دیکھا نہ قادیان مضطر
اس نے دنیا میں آکے کیا دیکھا

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر بک ڈپو قادیان سے طلب فرماؤ

(تمام احمدی برادران کی خاص توجہ کے قابل یہ موقعہ پھر شاید ہی ملے)

نام مصنف وکتاب	مضمون کتاب	قیمت
آیات الرحمان ۔ حضرت مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب فاضل امروہی	جناب عصاد موسیٰ مصنفہ بابو الٰہی بخش القار شیطانی اور رحمانی کا فرق اور ایسے اعتراضات کا جو سلسلہ احمدیہ پر کئے جاتے ہیں مدلل جواب دیا ہے	۸/
سر الشہادتین " " "	سورۂ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبداللطیف رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں اس کے نکات ایک روپیہ قیمت میں بھی گران نہین	۱/
اعلام الناس " "	وفات مسیح ۔ الہام غیر نبی پر بھی ہوتا ہے ۔ تقلید	۳/
صیانۃ الناس " "	اولیاء اللہ کے علامات جو قرآن مجید میں ہیں اور حضرت اقدس میں ان کا پایا جانا	۱/
مجموعۃ ازالۃ الوسواس " "	قابل دید ۔ مخالفین کے دقیق اعتراضات کے جوابات اور چکڑالوی کے ابن صیاد ثانی ہونے کا ثبوت دیا ہے	۴/
تحذیر المومنین " "	حضرت ہی کی کتاب توضیح مرام وغیرہ پر جو اعتراض مخالف مولویوں نے کئے ہیں ان کے دندان شکن	۴/
اسلام اور اس کا بانی	ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید مین	۱/
آئینہ ڈکشنری	نہایت عمدہ	[illegible]
شہادت آسمانی ۔ مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی	کلمہ فصل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب	۴/
رویائے صالحہ " " "	ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کیلئے ضروری ہیں	۴/
السر المکتوم " " "	قرآن مجید خصوصاً بائبل سے حضرت اقدس کی مدلل تائید	۴/
اعجاز احمدی	حضرت مسیح موعود کی تائید مین	۱/
کاس احمدی " "	پنجابی نظم الٰہ داد والی	۱/

آنکھوں کے بیماروں کو مژدہ

میاں ڈاکٹر عبداللہ ساکن راہون ضلع جالندھر جنھوں نے لنڈن آسٹریلیا افریقہ مین آنکھوں کے علاج سے بہت شہرت حاصل کی ہو اور اون کے پاس بہت کثرت سے سارٹیفکیٹ بھی موجود ہیں انگریزی اور یونانی دو طرح سے انکھ بناتے ہین ہماری جماعت کے مخلص مین ہین امید کرتا ہون کہ لوگون کو اون سے فائدہ پہونچے ۔ نورالدین

الخطبۃ

ضرورت نکاح

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ میرے ایک عزیز نوجوان ۔ دوست بیتہ معقول روزگار سرکاری ملازم ہین جن کے حالات سے مجھے ذاتی واقفیت ہو گئی ہے ۔ نیک اور ہوشیار آدمی ہین شرعی ضرورت کے سبب دوسرے نکاح کے خواہان ہین چونکہ مجھے خود ان کے ساتھ محبت کا تعلق ہے اس واسطے مین ان کی بخوشی سفارش کرتا ہون اور امید کرتا ہون کہ جو احباب اس تعلق کو پسند فرماوین گے وہ خوش ہون گے معاملہ کو بابرکت بنانے کیواسطے حضرت اقدس سے پہلے دعا کرائی جاوے گی ۔ ور پھر فیصلہ ہوگا ۔ خط وکتابت میرے نام ہو ۔ ایڈیٹر

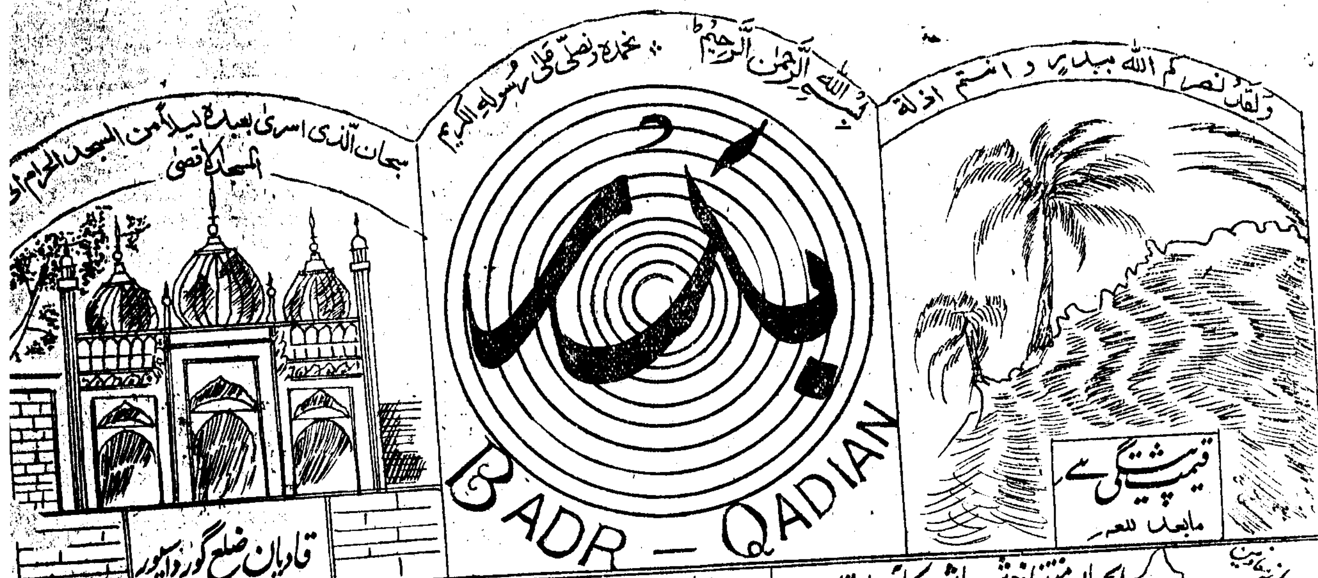
ایک ہمارے ایک مکرم دوست کو جو قوم کے سید ہین اور ایک ریاست مین ایک معزز عہدہ پر مستاز مین اور اس [illegible] اول درجہ کے مخلصین مین سے ہین اور ان کو حضرت سے بہت محبت اور دلی تعلق ہے دیکھتے ہین [illegible] ضرورت شرعی یعنی حصول اولاد کے لئے دوسری شادی کی ضرورت ہے اور خود حضرت اقدس مسیح موعود [illegible] الہام [illegible] منشا ہے کہ وہ اس غرض کے واسطے دوسری شادی کرین اور حضور ہی کی [illegible] میرے پاس ذکر کیا ہے کہ بذریعہ اخبار دین کیواسطے مناسب جگہ کی تلاش کی جاوے حضرت اقدس نے [illegible] خود [illegible] زبانی فرمایا ہے کہ اس معاملہ مین کوشش کیجاوے اور واسطے [illegible] خط وکتابت میرے نام ہونی چاہئے یا حضرت کے نام کیونکہ آخری فیصلہ حضرت اقدس کے حکم سے ہوگا ۔ ایڈیٹر

روزانہ اخبار عام

تازہ تازہ خبرین دلچسپ مضامین روزانہ اخبار ہے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ اخبار عام ہی ہے دلچسپ اور مقبول خلائق ۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھین ۔ مینجر

اطلاع

براہین احمدیہ اور درثمین کی رعایتی قیمت کا وقت ۱۴ جنوری ۱۹۰۷ء کو ختم ہو چکا ہے اور براہین احمدیہ اب اصلی قیمت مبلغ صہ فی نسخہ پر فروخت ہوگی اور قیمت جلد ۱۲ علیحدہ ہوگی لیکن خریداروں کو ایک روپیہ رعایت بھی دی جاویگی ۔ مینجر



اے جہان منتظر خوش باش کامد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

جلد ۶

۲۷ - صفر ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۱ - اپریل ۱۹۰۷ء

نمبر ۱۵

سرچہ گویم بانو گرائی چہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

دس شرائط بیعت

اول - بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرلے کہ آیندہ اسوقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق وفجور ظلم وخیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالی کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج وراحت - عسر اور یسر - نعمت وبلا میں اللہ تعالی کے وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا وہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرلیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور عاجزی اور فروتنی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا | مصطفے مارا امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم | ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست | بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام | دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن | جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام | ہر نبوت را برو شد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست | زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود | آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال | وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست | ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد | ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است | منکر آن مستحق لعنت است
معجزات و ہمہ حق اندر است | منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین | آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست | ہر کہ انکارش کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازان عالیجناب | نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست وگورنمنٹ

معاونین درجہ اول جن کو عہ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے

معاونین درجہ دوم جن کو عہ پر کسی ایک کے نام اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے

عام قیمت پیشگی

عام قیمت مابعد

قیمت فی پرچہ

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے ان سے بحساب مابعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسکو ہفتہ دوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں ملسکیگا رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ نہیں دیجاویگی۔ روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے۔ تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے۔ مینجر

وہ الفاظ جن میں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ ۳ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تہا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش تیرے سوائے کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اسکے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

کاتبہ محمد حسین احمدی

نمبر ۱۵ | ۲۷ صفر ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۱ اپریل ۱۹۰۷ء | جلد ۶

شعر و سخن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

(تازہ تصنیف جناب اکبر شاہ خان صاحب نجیب آبادی جو کہ مصنف ممدوح نے حضرت کی خدمت میں پڑھ کر سنائی اور حضرت نے اُسے پسند فرما کر اور عاجز کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ اسے لے لو اور اخبار میں چھاپ دو۔ ایڈیٹر)

ثنائے مہدیٔ مسعود مشکل کام ہے اکبر
لیاقت چاہیئے اس کے لئے بہتر سے بھی بہتر

مناسب رتبۂ ممدوح کے مداح یکتا ہو
میسر قابلیت کے بہت کچھ اس کو ہوں جوہر

مگر کیا کیجئے جوش دلی مجبور کرتا ہے
زبان پر خود بخود اشعار جاری ہوتے ہیں اکثر

یہ رتبہ ہے کہاں میرا کہ پیش مہدیٔ دوران
سناؤں اپنی طبع نارسا سے نظم میں لکھ کر

مرے اشعار ناقابل نہ کوئی مرتبہ حاصل
مگر ہے دلدہی منظور میری بھی اسے اکبر

یہی ہے خُلق عظیم اُس ہادی و مہدیٔ برحق کا
کر دیکھو نظم اپنی میں سناتا ہوں اسے پڑھ کر

مرے ہادی مرے مہدی مرے والی مرے مولا
دعا کی سب سے پہلے التجا کرتا ہے یہ احقر

خدا شاہد ہے سچ کہتا ہوں میری آرزو یہ ہے
کہ سر میرا فدا ہو آپ کے نقش کف پا پر

اگر ہے علم اک گلشن تو حضرت باغباں اُس کے
نبوت ہے اگر دریا تو آپ اس میں ہیں اک گوہر

اگر اسلام کشتی ہے تو آپ اس کے ہیں کشتی بان
رسالت ہے اگر گردون تو آپ اُس کے مہ انور

نہیں حاجت بیان کی کچھ ثنائے ذات اقدس میں
یہ اکبر کیا کہے مداح خود ہے خالق اکبر

ضلالت اور گمراہی مٹی ہے آپ کے دم سے
جہان سے کفر کی ظلمت گھٹی ہے آپ کے دم سے

ثنائے حضرت اقدس بطرز نغز گفتاری
بیان کس طرح ہو مجھ سے کہ ہو میری زباں عاری

خدا خود ہو معلم جس کا اُس کے علم کا رتبہ
سمجھنے میں بشر کی عقل کو ہے سخت دشواری

ہیں کیسے خندہ پیشانی حضور اپنے غلاموں میں
خدا کے آگے خلوت میں ہے کیا کیا گریہ و زاری

خدا کیواسطے اُلفت خدا کیواسطے نفرت
نہ اپنے نفس کی خاطر کسی کی کی دل آزاری

نظر آیا نہ مجھ کو آپ کا ثانی کہیں کوئی
نظر دوڑا کے دیکھیں میں نے تیرہ صدیاں ساری

ہوئے ہیں امتحان کیا کیا لگی ہیں تہمتیں کیا کیا
بتائے تو کوئی حضرت نے ہمت بھی کبھی ہاری

یہ استقلال یہ ہمت عطا نبیوں کو ہوتی ہے
ہے اون کے سامنے یکساں ہر آسانی و دشواری

خدا نے رعب وہ بخشا ہے دشمن سامنے اگر
سب اپنی بھول جاتا ہے زباں دانی و طراری

مخالف جتنے ہیں حالت ہے سب کی قابل عبرت
بہت سے اٹھ گئے دنیا سے بہت سوں کی ہے اب باری

بتائے تو کوئی مجھ کو بچا ہے کونسا دشمن
مقابل جو ہوا حاصل ہوئی اُس کو نگونساری

قصوری کا قصور آخر اُسے یاد کر بیٹھا
ہوئی مٹی میں مل کر اُس کی شیخی کرکری ساری

بتائیں اہل امریکہ کہاں ہے آج کل ڈوئی
مقابل ہو کے جس نے دولت و عزت بھی تھی کھوئی

ہوا تھا حال اُس کا یہ ضعیف و ناتوان ہو کر
کہ باتیں بھی الجھتی تھیں گلے میں ہچکیاں ہو کر

مرا وہ نامراد آخر گیا دنیا سے دلخستہ
اٹھا بزم جہان سے گویا مشعل کا دھواں ہو کر

دیا کرتے ہیں جو الزام سازش کا بتائیں وہ
یہ سازش پہنچی ہے کس راہ سے آخر کہاں ہو کر

ہمیں حاصل ہوا وہ نور حضرت کی غلامی کر
اُڑے ظلمت کے پردے سب دلوں سے دھجیاں ہو کر

بڑھا تھا فسق دنیا میں ضلالت حد کو پہنچی تھی
گلستان جہان میں کفر چھایا تھا خزان ہو کر

مگر اسلامیوں کیواسطے شادی کا موقع ہے
کہ پھر اسلام چمکا ہے بہار بوستان ہو کر

وہ سارے کابلی مل کر کہا سکتے نہیں جرأت
ہوئی اک احمدی کی جو کہ ظاہر امتحان ہو کر

شہید عبد اللطیف با خدا کو اس طرح کرنا
نہ ہرگز اس کو لازم تھا حبیب اللہ خان ہو کر

شمار اب جبکہ پہنچیگا ہزاروں کا پچاسی تک
تو ملاؤں کی آنکھیں پھر کھلینگی خونچکان ہو کر

مخالف جتنے ہیں مہدی کے سچ پوچھو تو ان کے بھی
دلوں میں بیٹھی ہے عظمت حساب و دستان ہو کر

رُسل بابا کی حالت سے ہر بچوں تک کو آگاہی
وہ پیر گولڑہ کس طرح بھاگا ناتوان ہو کر

نتیجہ حق میں عبد الحق کے اچھا کون سا نکلا
ثناء اللہ نہ پھل پائیگا ہرگز بدزبان ہو کر

اگر کچھ حوصلہ رکھتا ہے تو آکر مقابل ہو
نتیجہ بدزبانی کا اُسے تا خوب حاصل ہو

اگر وہ مرد میدان ہے تو پھر کیوں آنا لرزاں ہے
نکلکر سامنے آئے وہی میدان و چوگان ہے

جری اللہ رسول حق امام وقت ہے بیشک
اُسے دہشت ہے اور ڈر کی وجہ سے وہ گریزاں ہے

امام وقت کے منکر سبھی دنیا سے ہیں غافل
کوئی دنیا کا کتا ہے کوئی دولت پہ قربان ہے

عدو جتنے ہمارے ہیں وہ روبہ باز ساری ہیں
نہ کوئی طالب حق ہے نہ کوئی نیک انسان ہے

امام وقت کے جو دشمن جانی ہیں ان میں سے
کوئی شیطان سیرت ہے کوئی غول بیابان ہے

عدو کو جانتا ہوں میں کہ پیچ و تاب کھائیگا
ہر اک شعر اُس کے زخم دل کو اک نمکدان ہے

کسی جاہل کا لیکن خوف مجھ کو کچھ نہیں ہرگز
غلام اس شخص کا ہوں میں کہ جو مہدی دوران ہے

مجھے آقا پر اپنے فخر ہے میں کس سے دبتا ہوں
بلا سے ہو اگر کوئی جہان میں خان خانان ہے

کسی کا جی اگر چاہے مقابل میرے ہو دیکھے
زمانہ دیکھ لیگا کون آخر مرد میدان ہے

مجھی پر کیا ہے لاکھوں ایسے ہیں خدام مہدی کے
انہیں میں لاکھ انسانوں سے بھی بڑھکر اک انسان ہے

مرا کیا حوصلہ ہے ہو ثنا اس شخص کی مجھ سے
نبی اللہ کا جس کے لئے خود ہی یہ فرمان ہے

چہ خوش بودے اگر ہر یک ز اُمت نور دیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پُر از نور یقیں بودے

ریویو میگزین کی شان سے واقف ہے اک عالم
ہے شہرہ قادیان سے لے کے جس کا تا برمنگھم

مجھی پر کچھ نہیں موقوف اس کی قابلیت سے
ہر اک آگاہ جنٹلمین واقف ہے ہر اک میڈم

اسی کا میگزین ہے جس نے یورپ کو ہلا ڈالا
نئی دنیا میں بھی عزت سے جس کا ہوتا ہے ویلکم

ہے اک فاضل یہاں کہتے ہیں جس کو حضرت احسن
کتابیں اس نے لکھیں کیسی کیسی قیمتی پیہم

جو ابن تیمیہ ہوتا تو وہ علم کلام آخر
اسی سے سیکھتا آکر کہ یہ مہدی کلب ہے ہمدم

ہمارے مفتی صاحب سے زمانہ خوب واقف ہے
منور ہو رہا ہے بدر سے اس کے اب اک عالم

وہ صادق قول کا ہے اور بڑا ہمت کا پورا ہے
طلب میں علم کی اب تک لگا رہتا ہے وہ ہر دم

تجر اس کو حاصل ہے ہر اک فن میں وہ کامل ہے
مدیر الحکم یعقوب علی وہ مرد میدان ہے
ہے اک جنرل ہمارا جس کو سرور شاہ کہتے ہیں
ثناء اللہ کو مُد مین ہزیمت اس نے ہی دی تھی
وہ فضل الدین جو علم و فضل میں مشہور ہے اپنے
کیا ہے ذکر جن کا میں نے سب مہدی کے خادم ہیں

زبانیں آٹھ تو جانتا ہے اب وہ کم سے کم
کہ جس سے کانپتا دشمن کی چالاکی کا ہے رستم
بپا ہے دشمنوں میں اُسکے دم سے آجکل ماتم
شرارت اور جہالت نے پنہ دی تھی اُسی اُسدم
نظیر اس کا کوئی دنیا میں پائیگا بہت ہی کم
غلامی میں مسیحا کی کمربستہ ہیں یہ ہر دم

انہیں پر کچھ نہیں موقوف ایسے ہیں یہاں اکثر
ہر اک اعلیٰ سے اعلیٰ ہے ہر اک بہتر سے ہی بہتر

کروں حالت بیاں کیا دشمنوں کے بخت واژونکی
خدا نے اے مسیحا تجھ کو وہ اقبال بخشا ہے
نشانِ قبرِ عیسےٰ مل گیا اب ایک عالم کو
بنا کر ابن مریم کو خدا فارغ ہیں عیسائی
خدا کا بیٹا قربانی کا اک مینڈھا بنا وہ تو
خدا بے شبہ ان سے حشر کے دن خوب سمجھیگا
مسیحا تو یہ بیٹھا ہے وہ آئیں اس کی خدمت میں
جدائی ایکدم کی بھی گوارا ہو نہیں سکتی
ہر اک مژگاں مری گویا رگِ ابرِ بہاری ہے
وفورِ عشق سے مجنوں ہوں کہہ لینے دو اب مجھکو

وہیں پکڑا گیا فوراً کسی نے گر ذرا چوں کی
حقیقت اس کے آگے کیا ہے اقبال فریدوں کی
حقیقت کھل گئی عیسائیت کے سارے افسوں کی
انہوں نے بادشاہت اُسکو دی رکھی ہے گردونکی
گناہوں کے عوض ان کو ضرورت اُس کے ہے خون کی
ہوئی بے حرمتی ناحق یہ اس مرحوم و مدفون کی
کیا ہے جس نے زندہ روح ہے اسلام میں پھونکی
سناؤں کیا کہ کیا حالت ہے میرے قلب محزونکی
ہے طغیانی بہت کچھ آجکل اشکوں کے جیحون کی
کہ حدِ شرع سے ہوتی ہے باہر بات مجنوں کی

اگر ہے عاشقی اک جرم تو مجرم ہوں میں بیشک
اگر ہے عشق اک الزام تو ملزم ہوں میں بیشک

جنوں کا جوش ہے دل پر عجب اک حال طاری ہے
تصور میں مرے تصویر رہتی ہے تری ہر دم
ضرورت ہو اگر تجھ کو تو حاضر ہے یہ سر میرا
زبان سے کہہ نہیں سکتا بیاں میں دردِ دل اپنا
پگھل جاتا ہے دل میرا تری باتوں کو سن سنکر
توجہ ڈالدے مجھ پر گناہوں کی مٹے ظلمت
عدو کیا تجھ کو پہچانے ترا رتبہ وہ کیا جانے
ترے تفرِ معلی کی صفت ہو کیا بیاں مجھ سے
ہے برجِ حوت تیری شان کو دریا کی اک مچھلی
سخاوت کا بیاں تیری بھلا کیا کر سکے کوئی
اکیلا تو ادہر تھا اور مقابل ساری دنیا تھی

مرے پیارے ترے عاشق کو بس اک بیقراری ہے
مسیحائے زماں صورت تری کیسی پیاری ہے
نہ ہو گر کام کا تیرے تو پھر گردن پہ بھاری ہے
نہیں چلتا ہے کچھ قابو بہت بے اختیاری ہے
تری ہر اک ادا پیارے مجھے دل سے پیاری ہے
میں ہوں بیمار عصیاں کا مجھے یہ تپ بہاری ہے
خدائے پاک سے تیری مسیحا رازداری ہے
کہ گر دوں راتدن شام و سحر اس کا پجاری ہے
ترے اخلاق کا گلشن تو اک جنت کی کیاری ہے
کوئی حاتم اگر ہے تو ترے در کا بھکاری ہے
تری ہمت کے آگے سب نے ہمت اپنی ہاری ہے

عدو تجھ کو بُرا اب کیا کہیں گے سامنے میرے
عجب کچھ زور بخشا ہے مجھے اقبال نے تیرے

اڑائی ہے کسی دشمن نے بھی طرزِ فغاں میری
ترے توہمات اکثر معرکوں میں دیکھا ہوں میں
اگر کچھ حوصلہ رکھتا ہے تو آکر مقابل ہو
سناتا ہے وہ کیا جمال کو اشعار لکھ لکھ کر

مگر کچھ اور ہی انداز رکھتی ہے زباں میری
بھلا اب کیا کریگا ہمسری وہ بدزباں میری
وہ دیکھے پھر کہ کیا کرتی ہے یہ تیغِ زباں میری
اثر کس گھر سے لائیگا کہاں سے یہ زباں میری

کہی گر بلبلِ خوش داستاں ہے زعم میں اپنے
نہیں معلوم یہ اسکو بوقتِ جاہلیت بھی
مجھے وہ جانتے ہیں کون ہوں کیسا ہوں کتنا ہوں
خدا شاہد ہے اس عزت کو اب ذلت سمجھتا ہوں
مجھے ہے فخر اب اس پر کہ میں احمد کا شیدا ہوں
بہت کچھ مجھکو دعوے ہیں کہ ہوں میں آپکا خادم
یہی ہے آرزو دل میں کہ ہو تیری رضا حاصل

تو اُس کو چاہیئے آکر سُنے وہ داستاں میری
زباں مشہور تھی اغیار میں معجز بیاں میری
اونہیں معلوم ہے تھی اونہیں کیسی عزّ و شان میری
کہ ہے جائے سکونت جب سے یہ دارالاماں میری
ہے شاہوں سے بھی بالا شان اگر شاہجہاں میری
ذرا عزت بچا لینا مسیحائے زماں میری
تری خدمت میں کام آئے یہ جانِ ناتواں میری

دعا کا تیری ہوں ہو کا پیاسا یا نبی اللہ
زباں سے اپنی دے مجھ کو دلاسا یا نبی اللہ

جنونِ عشق سے صورت بنی اندوہگیں میری
عجب حالت ہے میرے قلب کی اے باعثِ تسکیں
بھگوتا ہوں میں اکثر آنسوؤں سے اپنے دامن کو
گذر جاتی ہے روتے روتے ساری ساری شب مجھکو
جمال روئے روشن کا ہوں عاشق مثل پروانہ
عجب کچھ سوز ہے دل میں بلا کی اضطرابی ہے
حضور اب حکم فرمائیں کہ پوری دردِ دل ہے وہ
دعا کیجئے مرے حق میں کہ پوری ہر تمنا ہو
تعجب ہی بھلا کیا ہے توجہ سے جو حضرت کی
گناہوں میں پھنسا ہوں المدد اے مہدئ دوراں

طبیعت اب تو لگتی ہی نہیں ہرگز کہیں میری
وفورِ عشق سے بیتاب ہے جانِ حزیں میری
رہا کرتی ہے تر اشکوں سے اکثر آستیں میری
سحر تک آنکھ اکدم کیلئے لگتی نہیں میری
جدائی میں طبیعت اب نہیں لگتی کہیں میری
زباں سے حالتِ دل کچھ کہی جاتی نہیں میری
دوا بیتابئ دل کی کریں کچھ نورِ دیں میری
اثر دیدے دعاؤں میں وہ رب العالمیں میری
رسا ہونے لگے فریاد تا عرشِ بریں میری
کہ اکثر گھات میں رہتا ہے شیطان لعیں میری

دعاؤں کی ضرورت ہے دعا دیجے مجھے حضرت
نتائج سے گناہوں کے بچا لیجے مجھے حضرت
(باقی پھر ۔ انشاء اللہ تعالیٰ)

المفتی

نمبر ۶۰ غیر کفو میں نکاح ۔ ایک دوست نے سوال پیش ہوا کہ ایک احمدی اپنی ایک لڑکی غیر کفو کے ایک احمدی کے ہاں دینا چاہتا ہے حالانکہ اپنی کفو میں رشتہ موجود ہے اس کے متعلق آپ کا کیا حکم ہے

فرمایا ۔ کہ اگر حسب مراد رشتہ ملے تو اپنی کفو میں کرنا بہ نسبت غیر کفو کے بہتر ہے لیکن یہ امر ایسا نہیں کہ بطور فرض کے ہو ۔ ہر ایک شخص ایسے معاملات میں اپنی مصلحت اور اپنی اولاد کی بہتری کو خوب سمجھ سکتا ہے اگر کفو میں وہ کسی کو اس لائق نہیں دیکھتا ۔ تو دوسری جگہ دینے میں حرج نہیں اور ایسے شخص کو مجبور کرنا کہ وہ بہرحال اپنی کفو میں اپنی لڑکی دیوے ۔ جائز نہیں ہے ۔

نمبر ۶۱ ۔ جوتا پہن کر نماز ۔ ذکر تھا کہ امیر کابل اجمیر کی خانقاہ میں بوٹ پہنے ہوئے چلا گیا تھا اور ہر جگہ بوٹ پہنے ہوئے نماز پڑھی ۔ اور اس بات کو خانقاہ کے کارندوں نے برا منایا حضرت نے فرمایا کہ اس معاملہ میں امیر حق پر تھا جوتی پہنے ہوئے نماز پڑھنا شرعاً جائز ہے ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

مورخہ ۲۷ - صفر ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۱ - اپریل ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۲۹ - مارچ ۱۹۰۷ء - لولا الاکرام لھلک المقام - یا یہ کہا

لولا خیر الانام لھلک المقام

۳ - اپریل ۱۹۰۷ء - انی مع الرسول اقوم والوم من یلوم

و اعطیک ما یدوم -

ترجمہ - میں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوؤں گا اور جو اسے ملامت کرتا ہے

اسے ملامت کروں گا اور تجھے وہ چیز دوں گا جو ہمیشہ رہے -

۴ - اپریل ۱۹۰۷ء (۱) لاالف آف پین (۲) یا اللہ رحم کر

۳ - انی مع اللہ فی کل حال

ترجمہ - میں ہر حال میں اللہ کے ساتھ ہوں -

۴ - انھا قرطنا سیفہ - ترجمہ - ہم نے اس کی تلوار کو کاٹ دیا ہے -

۵ - خدا کے سپاہی نکو کار بندے ہر جگہ پر بیٹھے ہیں -

۵ - اپریل ۱۹۰۷ء - حم - تلک آیات الکتاب المبین

۲ - "راز کھل گیا"

تفہیم - وہ جو حم ہے اس میں خدا کے نوشتہ کے نشان کئی ہیں جو ظاہر ہونے والے ہیں - حم مقطعات میں کسی کا نام ہے - یہی تفہیم ہے -

۳ - (الذین اعتدوا منکم فی السبت) یہ قوم مخالف کی طرف اشارہ ہے - ساتھ کا فقرہ بھول گیا ہے - واللہ اعلم

ترجمہ - وہ لوگ جنھوں نے سبت کے معاملہ میں زیادتی کی -

۵ - اپریل ۱۹۰۷ء - مت ایھا الخوان -

ترجمہ - مر - اے بڑے خیانت کرنے والے -

۲ - تمت کلمۃ اللہ - ترجمہ - پوری ہوئی اللہ کی بات

۳ - ان اللہ مع الذین اتقوا -

ترجمہ - اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کریں -

۴ - الذین یذکرون اللہ قیاماً و قعوداً

ترجمہ - وہ جو اللہ کو یاد کرتے ہیں کھڑے اور بیٹھے

۵ - رحم اللہ - ترجمہ - اللہ نے رحم کیا -

۶ - فضلناک علی ما سواک -

ترجمہ - تیرے سوائے جتنے ہیں ان سب پر ہم نے تجھے بزرگی دی -

۷ - اپریل ۱۹۰۷ء - واللہ انی غالب و سیظھر شوکتی - وکل ھالک الا من قعد فی سفینتی - اعزازا

ترجمہ - بخدا میں غالب ہوں اور عنقریب میری شوکت ظاہر ہو جائیگی اور ہر ایک مریگا مگر وہی جو میری کشتی میں بیٹھ گیا -

۲ - الہام کے الفاظ یاد نہیں ہیں اور معنی یہ ہیں کہ فلاں کو پکڑو اور فلاں کو چھوڑ دے یہ فرشتوں کو حکم الٰہی ہے -

۹ - اپریل ۱۹۰۷ء - بلا رہ منش - سر کا سری ترجمہ تیرا بھید میرا بھید - ۷ - اپریل ۱۹۰۷ء "ایک اور قیامت برپا ہوئی"

نشانات کی بارش

آسمان بارد نشان الوقت میگوید زمین
این دو شاہد از پئے تصدیق من استادہ اند

" دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کر دیگا" حضرت مسیح کی تازہ تصنیف حقیقۃ الوحی میں گذشتہ نشانات کے انتخاب کے ساتھ آپنے ارادہ فرمایا تھا کہ چند تازہ نشانات کا اندراج بھی کر دیا جاوے اس دن سے تازہ نشانات کی بارش اس زور سے ہو رہی ہے۔ کہ ہنوز ایک نشان اپنے تمام لوازمات کے ساتھ کتاب میں پورے طور پر درج نہیں ہو چکتا کہ ایک اور نشان ظاہر ہو جاتا ہے اور اس طرح کتاب کی اشاعت کی تاریخ دن بدن آگے بڑھتی چلی جاتی ہے۔

آسمانی گولہ | چراغدین جمونی کا اپنے مباہلہ کے مطابق طاعون سے ہلاک ہونا۔ سیلاب والی پیشگوئی کا پورا ہونا۔ بہار میں ثلج کا زور۔ زلزلے آنا۔ پھر ڈوئی کی ہلاکت وغیرہ دیگر نشانات ناظرین اخبار میں دیکھ چکے ہیں۔ انہوں نے وقتاً فوقتاً کتاب کی اشاعت کو ملتوی کیا۔ پھر کتاب بالکل طیار تھی۔ کہ ۷ - مارچ والے الہام ۲۵ روزہ کے مطابق آسمان سے آگ گرنے کا نشان ظاہر ہوا۔ جس کے متعلق ہر طرف سے خطوط آ رہے ہیں۔ کہ ۳۱ مارچ ۱۹۰۷ء کو قریب ۴ بجے شام ایک ہیبت ناک آسمانی گولہ گرا۔ جس سے بعض لوگ بے ہوش ہو کر گر گئے اور ان کے مونہہ میں پانی ڈالا گیا تا کہ ان کو ہوش آوے۔ اور چونکہ یہ پیشگوئی قبل از وقت اخباروں میں کثرت سے شائع ہو چکی تھی۔ اس واسطے اس کے پورا ہونے پر بعض مخالف بھی پکار اٹھے۔ کہ دیکھو مرزا صاحب کی پیشگوئی پوری ہو گئی ہے۔ اس آسمانی گولے کے متعلق انگریزی اخباروں نے بھی تعجب ظاہر کیا ہے اور دیسی اخباروں میں بھی اس کی خبر کثرت سے شائع ہوئی ہے۔ معزز ہمعصر روزانہ اخبار عام لکھتا ہے " قدرت کے عجائبات پر عقل انسان دنگ ہے۔ انسان کی حقیقت ہی کیا ہے بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ان دنوں آسمان سے عجیب آثار دکھائی دیتے ہیں۔ مرزا اُلٰی قادیانی پیشگوئی کرتے ہیں کہ کوئی بڑا نشان خدائی جلال کا وقوع میں آنا چاہتا ہے۔ انگریزی اخبار میں بھی لکھا ہے کہ کئی مقامات پر تارے ٹوٹنے کی سی روشنی دکھائی دی کئی لوگ اس کو شہاب ثاقب تبلاتے ہیں مختلف اخبارات میں طرح طرح کی خبریں ہیں۔ اور وہی نہیں بلکہ انگریزی اخبارات میں بھی اس کی کیفیت دی گئی ہے۔ ...... جموں سے خبر دیتا ہے ...... آسمان سے ایک آگ کا گولہ گرا ...... بڑی بھاری آواز آئی۔ جیسے کوئی بڑی توپ چلتی ہے اور اس آواز سے شہر ہل گیا لوگ گھبرا اُٹھے کہ یہ کیا معاملہ ہے ...... گوجرانوالہ میں ایک تو وہ آگ کا گرتا ہوا دیکھا گیا ...... "

بابو الہی بخش | الہی الٹی گولے کے متعلق خبریں اور خطوط آ ہی رہے تھے کہ لاہور سے خبر آئی ہے کہ بابو الہی بخش اکونٹنٹ جو حضرت کی مخالفت میں ملہم ہونے کا دعوے رکھتا تھا اور کہتا تھا کہ میں موسیٰ ہوں اور سلسلہ احمدیہ کی تردید میں ایک کتاب بنام عصائے موسیٰ لکھی تھی اور اس میں اس سلسلہ کی تباہی اور آپ کی ترقی اور عروج کی پیشگوئی کی تھی۔ گذشتہ اتوار کو طاعون سے ہلاک ہو گیا اور اس طرح وہ تازہ پیشگوئی جو ۲۲ مارچ ۱۹۰۷ء کے اخبار بدر میں چھپی تھی۔ کہ ایک موسیٰ ہے میں اس کو ظاہر کروں گا اور لوگوں کے سامنے اس کو عزت دوں گا اور جس نے میرا گناہ کیا ہے میں اس کو گھسیٹوں گا اور اس کو دوزخ دکھلاؤں گا۔ پیشگوئی روز اشاعت کے سترھویں دن پوری ہوئی ہے۔ حضرت مرزا صاحب کا نام خدا تعالیٰ نے اپنے الہام میں موسیٰ رکھا ہے جیسا کہ بہت سی پہلی کتابوں میں چھپ چکا ہے اس کے بعد الہی بخش نے بھی موسیٰ ہونے کا دعویٰ کیا۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ موسیٰ تو ایک ہی ہے دو نہیں ہیں اور اب میں ظاہر کروں گا کہ وہ کون ہے چنانچہ کاذب کی نامرادی اور ہلاکت سے صادق کی صداقت ظاہر ہو گئی۔ فالحمد للّٰہ

شبھ چنتک مرگیا | قادیان سے آریوں کا ایک اخبار شبھ چنتک نام نکلتا تھا۔ جو گندہ دہانی میں تمام آریوں سے بڑھ کر تھا اس کی فحش بدزبانی کے سبب ہمنے کبھی پسند نہ کیا تھا کہ اس کا ذکر بھی کریں مگر خدا بھلا ایسوں کو کب تک چھوڑتا ہے آخر ان کی بدزبانی نے کتاب قادیان کے آریہ اور ہم لکھوائی جس میں حضرت مسیح موعود نے خدا سے چاہا کہ اسلام اور ان بد زبانوں کے درمیان فیصلہ ہو۔ اس کے بعد اول تو اخبار قادیان سے بند ہو کر بٹالہ میں چلا گیا اس کے بعد اس کا منیجر اور (غالباً مالک) اچھر چند مع اپنے ایک ہی بھائی کے طاعون سے ہلاک ہو گیا۔ اور اس کا ایڈیٹر پنڈت سوم راج جو نہایت ہی گندہ مخالف سلسلہ حقہ کا تھا اور قادیان میں آریہ سماج کا بانی مبانی بلکہ یہاں کے سب آریوں کا لیڈر تھا وہ بھی سخت طاعون میں مبتلا رہ کر ۹ - اپریل کو مر گیا ہے اور اس کا لڑکا چند روز پہلے اس کی آنکھوں کے سامنے طاعون سے ہلاک ہو چکا تھا۔ ان ہر دو کے متعلق پہلے سے الہام تھا کہ لا تنفکا من ھذہ المرحلۃ وہ دونوں اس مرحلہ سے چھوٹ نہیں سکتے۔ اس الہام الٰہی سے مراد یہی دونوں آریہ تھے۔ جو قادیان میں رہکر نہایت ناپاکی کے ساتھ سلسلہ حقہ کے برخلاف بولتے اور لکھتے رہتے تھے اور اچھر چند دعوے کیا کرتا تھا کہ جیسا مرزا صاحب نے کہا ہے۔ کہ طاعون کا اثر مجھ پر نہ ہوگا۔ ایسا ہی میں بھی کہتا ہوں کہ میں طاعون سے نہ مروں گا۔ سوم راج نے یہ ٹھیکہ لیا ہوا تھا کہ جو کوئی قادیان میں آوے اور اُسے مل جائے۔ اسے بہکانے کے واسطے پوری کوشش کرے۔ اخبار بھی اسی نے نکلوایا تھا۔ خدا کی عجیب قدرت ہے۔ کہ ان آریوں نے جس بات میں ہاتھ ڈالا۔ اُسی میں سخت ناکامی ہوئی۔ اور اب تو گویا ان کا قادیان سے خاتمہ ہی ہو گیا ہے۔ اس وقت حضرت کی "تازہ تصنیف قادیان کے آریہ اور ہم" کے مفصلہ ذیل شعر پڑھنے چاہئیں۔ ؎

نبیوں کی ہتک کرنا اور گالیاں بھی دینا
کتوں سا کھولنا منہہ تخم فنا یہی ہے
اچھا نہیں ستانا پاکوں کا دل دکھانا
گستاخ ہوتے جانا اس کی جزا یہی ہے

ضرورت ہے

مطبع میگزین قادیان کے لئے ایک خوشخط کاپی نویس کی ضرورت ہے اردو، عربی خط لکھ سکتا ہو۔ اگر سنگسازی بھی جانتا ہو تو بہتر ہے۔ درخواست کے ساتھ خط کا نمونہ آنا چاہئے۔ تمام درخواستیں بنام نائب ناظم میگزین قادیان ضلع گورداسپور

ڈائری

۲۳ فروری ۱۹۰۷ء ۔ بوقت عصر ۔ فرمایا

دنیاداروں مین کچہہ کچہہ خاش رہتی ہے اس کی وجہ وہی گند ہے جو دونو دلون مین پنہان ہوتا ہے خواہ کتنا چہپائیں مگر آخر کسی نہ کسی وقت وہ مادہ پہوٹ نکلتا ہے۔

قصاب خواہ دو سگے بہائی ہون تو بہی ایک دوسرے سے سلوک نہین رکہہ سکتے ۔ ایک کی دکان سے گوشت لین ۔ تو دوسرا کہیگا یہ لو گمر بہیڑ کا ہے یہ کہیگا اس کا بکرے کا ہے ۔ گر مریض۔

انبیاء کی بہی دنیا کے فرزندون کے ساتہہ دشمنی ہوتی ہے مگر وہ کوئی ذاتی عداوت نہین بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہوتی ہے وہ اپنی طرف سے کسی کے ساتہہ نہین جہگڑتے۔

دیکہئے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ۱۳ برس تک جور وستم سہنے پڑے ۔ اور پہر مدافعت کا حکم پاگیا ۔ اذن للذین یقتلون بانہم ظلموا سے ظاہر ہے کہ پہلے جواب تک دینے کا بہی حکم نہین تہا۔

اسی لئے دو اصل فرمائے ایک تو واعرض عن الجاھلین جن لوگون مین جہالت کا مادہ ہو جو تکبر سے بہرے ہوئے جہگڑالو ہون ان سے اعراض کرنا چاہئیے ۔ ان کی باتون کا جواب ہی نہ دیا جاوے ۔ دوم ۔ ادفع بالتی ھی احسن یعنی بدی کے مقابلہ مین نیکی کرنا جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ دوست بن جاتا ہے اور دوست بہی ایسا کہ کانہ ولی حمیم ۔

۲۴ فروری ۱۹۰۷ء ۔ عصر ۔ جاپان کی نسبت کسی نے کچہہ استفسار کیا ۔ فرمایا آجکل ان لوگون کی توجہ دنیا کی طرف ہے پس مذہب کی طرف کب توجہ کرتے ہین ۔ ہان اسباب ایسے جمع ہو رہے ہین جس سے ہمین معلوم ہوتا ہے کہ وہ کم از کم اپنے مذہب سے بے زار ہین اور ان کا مذہب ہے ہی کیا ۔ کچہہ بہی نہین ۔ بہرحال یہ امید غالباً صحیح نہ نکلیگی کہ وہ عیسائی ہو جائین ۔ کیونکہ ایسا مذہب تو ان کا اپنا بہی ہے ۔ ترقی وتمدن کے تمام لوازمات انہین اگر کسی مذہب پر برانگیخت کرسکتے ہین تو وہ "اسلام" ہے کیونکہ یہی ایک مذہب ہے جس مین تمام خوبیاں ہیں اور کسی انسان کے منہ کو خدا نہین بنایا جاتا۔

۔ مومن کے مقابلہ مین کذاب کبہی کامیاب نہین ہوسکتا سچے مین سچ کی ایک ایسی طاقت ہوتی ہے کہ بڑے بڑے بہادر اس کے مقابلہ سے جہجکتے ہین ۔ خداتعالیٰ نے حق مین ایک قوت غلبہ رکہی ہے۔

یہ لوگ اتنا نہین سوچتے کیا خدا مکارون مفترون کی ایسی نصرۃ وتائید کیا کرتا ہے ۔ جو میری کی ۔ خدا نے میرے مخالفون کو ہر بات مین جہوٹا کیا مگر افسوس انہون نے بہت کم فائدہ اٹہایا ۔ حقیقت الوحی ایک ایسا مجموعہ نشانات طیار ہوگا ۔ کہ دشمن کو مجال گریز نہ رہیگی آخر کس کس بات کو جہٹلائین گے ۔ کچہہ تو ماننا پڑیگا ۔

"ترانۂ اکمل"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مسجد مبارک مین ۲ اپریل کو قاضی اکمل آف گولیکی نے حضرت مسیح موعود کے حضور سنائی ۔ عاجز کو فرمایا ۔ نظم نہائت سنجیدہ اور عمدہ ہے ان سے لے کر بدر مین چہاپ دی جائے ۔ ایڈیٹر

سارے جہان سے اچہا دارالامان ہمارا
دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا
جس جگہ اپنا عیسیٰ اترا ہے آسمان سے
اے سننے والو سن لو ہے وہ مکان ہمارا
مسجود قدسیان ہے یہ سرزمین واللہ
ہر لب پہ ذکر جاری ہے ہر زمان ہمارا
گلہائے معرفت پہ ہم بلبلیں ہین گویا
اب ہوچکا نشیمن یہ گلستان ہمارا
یارب یہ آرزو ہے پوری ضرور کرنا
مسکن ہو یاں ہمارا ۔ مدفن ہو یاں ہمارا
کیا خوف ہے خزان کا اس بوستان دین کو
جب احمدؐ مکرم ہے باغبان ہمارا
جو کام کر دکہایا مہدی تیرے قلم نے
وہ کام کر نہ سکتے سیف وسنان ہمارا
کل اولیا سے بہتر بعض انبیاء سے افضل
یہ مصطفٰے ہمارا یہ دلستان ہمارا
حد سے بڑہین نہایت ایذائین دشمنونکی
طاعون بہیجا حق نے پہر پاسبان ہمارا
تم اے زمینی لوگو! نقصان کیا کرو گے
ہے روز اولین سے جب آسمان ہمارا
وہ دن بہی آرہا ہے جب ہوگا اک عالم
ان گالیون کے بدلے ہر خطبہ خوان ہمارا
برباد ہو رہے ہین پہ ملتے نہین ہیں
کب سمجہیگا الٰہی ہندوستان ہمارا
منہہ کالا دشمنون کا کیا خوب کر رہا ہے
ہر روز ہوکے ظاہر اک نیا نشان ہمارا
زخمی جگر ہے اپنا اغیار کی زبان سے
پر کون جانتا ہے درد نہان ہمارا
بیماریون سے مین تو تنگ آگیا نہایت
چہوڑا نہین ذرا بہی تاب وتوان ہمارا
روکے رکہا مرض نے ورنہ مین جلد آتا
لگتا بجز یہان کے ہے دل کہان ہمارا
کچہہ ہوسکے تو کرلو بیمار کا مداوا
ورنہ عدم کو جاتا ہے کاروان ہمارا
دکہہ درد کی حکائت دل کہول کر سنائین
کوئی نہین جہان میں یہ رازدان ہمارا
کیون گولیکی مین رہتا کیا بے وفا تہا کوئی
ہم قادیان کے (اکمل) اور قادیان ہمارا
(اکمل آف گولیکی)

زلزلہ سے بچو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ میرے مکرم بہائی زاد لطفکم ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ مین اپنی ایک خواب جو مین نے ۳۰ اور ۳۱ مارچ کی درمیانی شب کو دیکہی تہی آپ کی خدمت مین لکہتا ہون امید ہے کہ آپ ضرور اس کو درج اخبار فرما دین گے ۔ ممکن ہے کسی کو اس سے ہدایت ہو ۔ وہ خواب حسب ذیل ہے ۔ مین نے مذکورہ بالا شب کو دیکہا کہ مین ایک پیپل کے درخت کے اوپر بیٹہا ہوا ہون ۔ اور چند اور لوگ بہی میرے ساتہہ تہے اور پاس ہی ایک توت کا درخت تہا جس پر کچہہ لوگ چڑہے ہوئے تہے ۔ ان درختون کے نیچے ایک گہرا گڑہا تہا ۔ اتنے مین ایک سخت زلزلہ شروع ہوا چونکہ پیپل کی ٹہنیاں کمزور تہین اس لئے وہ لوگ اس گڑہے مین گرنے لگے ۔ مگر توت والا کوئی بہی نہ گرا ۔ مین نے بہتیری کوشش بچنے کیلئے توت کے درخت پر جانے کی کی مگر کامیابی نہوئی آخر اسوقت معاً میرے دل مین خیال آیا کہ مین احمدی ہوکر اس طرح گر کر مرنے لگا ہون یہ خیال آتے ہی فوراً توت کے درخت کی ٹہنیاں میری طرف بڑہین اور مین نے انکو پکڑ لیا اور اس طرح مین بچگیا ۔ اتنے مین میری آنکہہ کہل گئی ۔ والسلام ۔ خاکسار اللہ دین احمدی ورنیکلر ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول سیالکوٹ

بدرِ منوّر

مورخہ ۲۷ صفر ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۱ - اپریل ۱۹۰۷ء

درسِ قرآن شریف

تفسیر سورۂ کوثر

(سلسلہ کیواسطے دیکھو اخبار بدر نمبر ۱۳ مورخہ ۲۸ مارچ ۱۹۰۷ء)

حضرت مولوی نورالدین صاحب کی مؤلفہ عربی تفسیر سورۂ کوثر بمعہ ترجمہ ساری لکھی جاچکی ہے جو تفسیر کے تمام لوازمات کو اپنے اندر لئے ہوئے اور مفصل ہے اس واسطے تشریح الفاظ و معانی اور مطالب پر زیادہ تحریر کی ضرورت نہیں اور چند ایک باتیں جو اس سورۂ شریف کے تحت میں مناسب حال معلوم ہوتی ہیں لکھ کر اس کو ختم کیا جاتا ہے۔

مکالمۂ الٰہیہ کا سلسلہ بند نہیں ہوا

عیسائی اور آریہ اور برہمو اور ہندو اور دیگر تمام مذاہب کے لوگ تو اس بات کے قائل ہیں اور یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ الہام الٰہی کا سلسلہ اب منقطع ہوچکا ہے اور دنیا میں کوئی ایسا شخص ہو ہی نہیں سکتا جس پر اب خدا تعالیٰ کی وحی نازل ہوسکے اور خدا تعالیٰ اس سے کلام کرے۔ یہی ایک بڑی دلیل اُن ادیان کے باطل ہونے کی ہے کہ ان کے درمیان کوئی ایسا شخص ہو ہی نہیں سکتا۔ جو اس درجہ پر پہونچ سکے کہ خدا تعالیٰ کی ہمکلامی کا شرف اس کو حاصل ہو۔ گویا وہ سب دین مردہ ہیں جیسا کہ ان کی مذہبی زبانیں مردہ ہوچکی ہیں اور اب دنیا میں کہیں سنسکرت اور عبرانی نہیں بولی جاتی۔ ایسا ہی اُن کے نزدیک خدا نے بھی اب بولنا چھوڑ دیا ہے۔ غیر مذاہب کے لوگوں کے عقائد میں تو یہ بات داخل ہی تھی مگر افسوس ہے کہ بہت سے نادان مسلمان بھی جو حقیقت اسلام سے ناواقف ہیں یہی عقیدہ رکھتے ہیں اور نہیں سمجھتے کہ ایسے عقیدہ کے ساتھ وہ اسلام کی سخت دشمنی کرتے ہیں یہ عقیدہ فاسدہ سورۂ کوثر کے مفہوم کے بالکل برخلاف ہے روایت ہے کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فرزند ابراہیم جو حضرت ام المؤمنین ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن سے تھا فوت ہوا۔ تو عرب کے کفار نے خوشی منائی اور کہا کہ یہ شخص ابتر ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ سورۂ شریف نازل فرمائی کہ اس نبی کو کوثر عطا کیا گیا ہے اور یہ کوثر کا لفظ حاوی ہر اُن تمام باتوں پر جو دین و دنیا کے امور میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمائے گئے تھے اور انہی میں دولت روحانی ہے جو کہ آپ سے فیضیاب ہوکر ہر زمانہ میں اس اعلے کمال تک پہنچتی رہی ہے اور آئندہ پہنچتی رہے گی کہ اللہ تعالیٰ کے مکالمات سے بہرہ ور ہووے بات ہے، جو دین اسلام کو ہمیشہ زندہ رکھتی ہے وہ دین ہی کیا ہے۔ جو پہلے ہی یہ کہہ کر انسان کی کمر توڑ دے کہ اس کے ذریعہ سے کوئی شخص خدا رسیدہ نہیں ہوسکتا۔ اللہ تعالیٰ نے اس امت کے سردار حضرت محمد مصطفےٰ کو جو کوثر عطا فرمایا ہے اس میں یہ بات بھی شامل ہے کہ آپ کی وفات کے بعد اس امت میں فساد اور فتنوں کے وقت میں ایسے مصلح آتے رہتے ہیں جن کو انبیاء کے کئی کاموں میں سے یہ ایک کام سپرد ہوتا ہے۔ کہ وہ دین حق کی طرف دعوت کریں اور ہر ایک بدعت جو دین سے مل گئی ہو اس کو دور کریں اور آسمانی روشنی پاکر دین کی صداقت ہر ایک پہلو سے لوگوں کو دکھلادیں اور اپنے پاک نمونہ سے لوگوں کو سچائی اور محبت اور پاکیزگی کی طرف کھینچیں۔

اس زمانہ میں کوثر کا ثبوت

اس زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی عزت کو قائم کرنے کے واسطے اور اس کوثر کا بیّن ثبوت دنیا کے سامنے پیش کرنے کیواسطے جو آپکو عطا ہوا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مسیح موعود کو پیدا کر دیا جو متواتر نشانات اور کرامات اور خوارق دکھا کر تمام دنیا پر اسلام کی صداقت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی سچائی کے واسطے ایسی حجت قائم کر رہا ہے۔ جس کی نظیر پہلوں میں دیکھنے میں نہیں آتی۔ اس کے ہاتھ پر جو معجزات دکھائے جارہے ہیں وہ کسی خاص ملک تک محدود نہیں رہے بلکہ تمام دنیا پر وہ احاطہ کر رہے ہیں۔ کیا یورپ اور کیا امریکہ اور کیا ایشیاء اور کیا افریقہ کوئی اس کے دعوے اور اس کے دعوے کے دلائل کے سننے سے اور اس کے نشانات کے دیکھنے سے خالی نہیں رہا یہ سب اس واسطے ہے کہ حضرت سردار انبیاء و خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت کو دنیا میں قائم کیا جائے اور آپ کے مخالفین ہلاکت کا مونہہ دیکھیں۔ اِس کوثر کا دامن قیامت تک پھیلا ہوا ہے اور ہر زمانہ میں ضرورت کے وقت ایسے آدمی ہمیشہ پیدا ہوتے رہیں گے جو دنیا کے سامنے اسلام کی صداقت کے ثبوت میں معجزات دکھاتے رہیں گے۔

صحبت صادقین کی ضرورت

بعض لوگ بہ سبب نادانی کے یہ کہا کرتے ہیں کہ جب کہ قرآن اور احادیث ہمارے پاس موجود ہیں تو وہ کافی ہیں اور اُن کے ہوتے کسی مصلح کی ضرورت نہیں سو ایسے لوگوں کو سمجھنا چاہیئے کہ ایسا کہنا خود مخالفت تعلیم قرآن ہے کیونکہ اللہ جلشانہ فرماتا ہے۔

"کونوا مع الصادقین"

اور صادق وہ ہیں جنہوں نے صدق کو علی وجہ البصیرت شناخت کیا اور پھر اس پر دل و جان سے قائم ہوگئے اور یہ اعلے درجہ بصیرت کا بجز اس کے ممکن نہیں کہ سماوی تائید شامل حال ہوکر اعلیٰ مرتبہ حق الیقین تک پہونچا دیوے۔ پس ان معنوں کرکے صادق حقیقی انبیاء اور رُسل اور محدث اور اولیاء کاملین مکملین ہیں جن پر آسمانی روشنی پڑی اور جنہوں نے خدا تعالیٰ کو اسی جہان میں یقین کی آنکھوں سے دیکھ لیا اور آیۂ موصوفہ بالا بطور اشارت ظاہر کر رہی ہے کہ دنیا صادقوں کے وجود سے کبھی خالی نہیں ہوتی کیونکہ دوام حکم کونوا مع الصادقین دوام وجود صادقین کو مستلزم ہے۔

علاوہ اس کے مشاہدہ صاف تبلا رہا ہے کہ جو لوگ صادقوں کی صحبت سے لاپروا ہوکر عمر گذارتے ہیں اُن کے علوم و فنون جسمانی جذبات سے ان کو ہرگز صاف نہیں کرسکتے اور کم سے کم اتنا ہی مرتبہ اسلام کا کہ دلی یقین اس بات پر ہو کہ خدا ہے ان کو ہرگز حاصل نہیں ہوسکتا اور جس طرح وہ اپنی اس دولت پر یقین رکھتے ہیں جو ان کے صندوقوں میں بند ہو یا اپنے اُن مکانات پر جو ان کے قبضہ میں ہوں ہرگز ان کو ایسا یقین خدا تعالیٰ

پر نہیں ہوتا وہ سم الفار کہانے سے ڈرتے ہیں کیونکہ وہ یقیناً جانتے ہیں کہ وہ ایک زہر ہلاک ہے لیکن گناہوں کی زہر سے نہیں ڈرتے حالانکہ ہر روز پڑہتے ہیں - انہ من یات ربہ مجرماً فان لہ جھنم لا یموت فیھا ولا یحییٰ - پس سچ تو یہ ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ کو نہیں پہچانتا وہ قرآن کو بھی نہیں پہچان سکتا ہاں یہ بات بھی درست ہے کہ قرآن ہدایت کے لئے نازل ہوا ہے مگر قرآن کی ہدایتیں اس شخص کے وجود کے ساتھ وابستہ ہیں جس پر قرآن نازل ہوا یا وہ شخص جو منجانب اللہ اس کا قائم مقام ٹہرایا گیا اگر قرآن اکیلا ہی کافی ہوتا - تو خدا تعالیٰ قادر تہا - کہ تدرتی طور پر درختوں کے پتوں پر قرآن لکہا جاتا یا لکہا لکہایا آسمان سے نازل ہوتا - مگر خدا تعالیٰ نے ایسا نہیں کیا بلکہ قرآن کو دنیا میں نہیں بھیجا جب تک معلم القرآن دنیا میں نہیں بھیجا گیا - قرآن کریم کو کہول کر دیکھو کتنے مقام میں اس مضمون کی آئتیں ہیں کہ یعلمھم الکتاب والحکمۃ - یعنے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن اور قرآنی حکمت لوگوں کو سکہلاتا ہے اور پہر ایک جگہ اور فرماتا ہے ولا یمسہٗ الا المطھرون یعنے قرآن کے حقائق و دقائق ان ہی پر کہلتے ہیں جو پاک کئے گئے ہیں پس ان آیات سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ قرآن کے سمجھنے کے لئے ایک ایسے معلم کی ضرورت ہے جسکو خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے پاک کیا ہے اگر قرآن کے سیکہنے کے لئے معلم کی حاجت نہوتی تو ابتدائی زمانہ میں بہی نہوتی اور یہ کہنا کہ ابتدا میں تو حل مشکلات قرآن کے لئے معلم کی ضرورت تہی لیکن جب حل ہوگئیں تو اب کیا ضرورت ہے اس کا جواب یہ ہے کہ حل شدہ بھی ایک مدت کے بعد پہر قابل حل ہوجاتے ہیں ماسوا اس کے امت کو ہر ایک زمانہ میں نئی مشکلات بہی تو پیش آتی ہیں اور قرآن جامع جمیع علوم تو ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ ایک ہی زمانہ میں اس کے تمام علوم ظاہر ہو جاویں بلکہ جیسی جیسی مشکلات کا سامنا ہوتا ہے ویسے ویسے قرآنی علوم کہلتے ہیں اور ہر ایک زمانہ کی مشکلات کے مناسب حال ان مشکلات کو حل کرنے والے روحانی معلم بہیجے جاتے ہیں جو وارث رسل ہوتے ہیں اور ظلی طور پر رسولوں کے کمالات کو پاتے ہیں اور جس مجدد کی کاروائیاں کسی ایک رسول کی منصبی کارروائیوں سے شدید مشابہت رکہتی ہیں وہ عند اللہ اسی رسول کے نام سے پکارا جاتا ہے اور نئے معلموں کی اس وجہ سے بھی ضرورت پڑتی ہے کہ بعض حصے تعلیم قرآن شریف کے از قبیل حال ہیں نہ از قبیل قال اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پہلے معلم اور اصل وارث اس تخت کے ہیں حالی طور پر ان دقائق کو اپنے صحابہ کو سمجہایا ہے مثلاً خدا تعالیٰ کا یہ کہنا کہ میں عالم الغیب ہوں اور میں مجیب الدعوات ہوں اور میں قادر ہوں اور میں دعاؤں کو قبول کرتا ہوں اور طالبوں کو حقیقی روشنی تک پہنچاتا ہوں اور میں اپنے صادق بندوں کو الہام دیتا ہوں اور جس پر چاہتا ہوں اپنے بندوں میں سے اپنی روح ڈالتا ہوں یہ تمام باتیں ایسی ہیں کہ جب تک معلم خود ان کا نمونہ بن کر نہ دکہلاوے تب تک یہ کسی طرح سمجھ ہی میں نہیں آسکتیں - پس ظاہر ہے کہ صرف علماء ظاہر خود اندھے ہیں ان تعلیمات کو سمجہا نہیں سکتے بلکہ وہ تو اپنے شاگردوں کو ہر وقت اسلام کی عظمت سے بدظن کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ باتیں آگے نہیں بلکہ پیچھے رہ گئی ہیں اور ان کے ایسے بیانات سے یہ سمجہا جاتا ہے کہ گویا اسلام اب زندہ مذہب نہیں اور اس کی حقیقی تعلیم پانے کے لئے اب کوئی بہی راہ نہیں لیکن ظاہر ہے کہ اگر خدا تعالیٰ کا اپنی مخلوق کے لئے یہ ارادہ ہے کہ وہ ہمیشہ قرآن کریم کے چشمہ سے ان کو پانی پلاوے تو بیشک وہ اپنے ان قوانین قدیمہ کی رعایت کرے گا جو قدیم سے کرتا آیا ہے اور اگر قرآن کی تعلیم صرف اسی حد تک محدود ہے جس حد تک ایک تجربہ کار اور لطیف الفکر فلاسفر کی تعلیم محدود ہوسکتی ہے اور آسمانی تعلیم جو محض حال کے نمونہ سے سمجہائی جاتی ہے اس میں نہیں تو پہر نعوذ باللہ قرآن کا آنا لاحاصل ہے مگر میں جانتا ہوں کہ اگر کوئی ایک دم کے واسطے بہی اس مسئلہ میں فکر کرے کہ انبیاء کی تعلیم اور حکیموں کی تعلیم میں بصورت فرض کرنے صحت ہر دو تعلیم کے مابہ الامتیاز کیا ہے تو بجز اس کے اور کوئی مابہ الامتیاز قرار نہیں دیسکتا کہ انبیاء کی تعلیم کا بہت سا حصہ فوق العقل ہے جو بجز حالی تفہیم اور تعلیم کے اور کسی راہ سے سمجھ ہی نہیں آسکتا اور اس حصہ کو وہی لوگ دل نشین کرا سکتے ہیں جو صاحب حال ہوں مثلاً یہی ایسے مسائل کہ اس طرح پر فرشتے جان نکالتے ہیں اور پہر یوں آسمان پر لے جاتے ہیں اور پہر قبر میں حساب اس طور سے ہوتا ہے اور بہشت ایسا ہے اور دوزخ ایسا اور پل صراط ایسا اور عرش اللہ کو چار فرشتے اٹہا رہے ہیں اور پہر قیامت کو آٹھ اٹہائینگے اور اس طرح پر خدا اپنے بندوں پر وحی نازل کرتا ہے یا مکاشفات کا دروازہ ان پر کہولتا ہے یہ تمام حالی تعلیم ہے اور مجرد قیل و قال سے سمجھ نہیں آسکتی اور جبکہ یہ حال ہے تو پہر میں دوبارہ کہتا ہوں کہ اگر اللہ جلشانہ نے اپنے بندوں کیلئے یہ ارادہ فرمایا ہے کہ اس کی کتاب کا یہ حصہ تعلیم ابتدائی زمانہ تک محدود نہ رہے تو بے شک اس نے یہ بہی انتظام کیا ہوگا کہ اس حصہ تعلیم کے معلم بہی ہمیشہ آتے رہیں کیونکہ حصہ حالی تعلیم کا بغیر توسط ان معلموں کے جو مرتبہ حال پر پہونچ گئے ہوں ہرگز سمجھ نہیں آسکتا اور دنیا ذرہ ذرہ پر بہت ٹہوکریں کہاتی ہے پس اگر اسلام میں بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسے معلم نہیں آئے جن میں ظلی طور پر نور نبوت تہا تو گویا خدا تعالیٰ نے عمداً قرآن کو ظاہر کیا کہ اس کی حقیقی اور واقعی طور پر سمجھنے والے بہت جلد دنیا سے اٹہا لئے مگر یہ بات اس کے وعدہ کے خلاف ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے

انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون

یعنے ہمنے ہی قرآن کو اتارا اور ہم ہی اس کی حفاظت کرتے رہیں گے - اب میں نہیں سمجھ سکتا کہ اگر قرآن کے سمجھنے والے ہی باقی نہ رہے اور اس پر یقینی اور حالی طور پر ایمان لانے والے زاویہ عدم میں مخفی ہوگئے تو پہر قرآن کریم کی حفاظت کیا ہوئی کیا حفاظت سے یہ مراد ہے کہ قرآن بہت سے خوشخط نسخوں میں تحریر ہوکر قیامت تک صندوقوں میں بند رہیگا - جیسے بعض مدفون خزانے - گو کسی کے کام نہیں آتے مگر زمین کے نیچے محفوظ پڑے رہتے ہیں کیا کوئی سمجھ سکتا ہے کہ اس آیہ سے خدا تعالیٰ کا یہی منشا رہے اگر یہی منشا ہے تو ایسی حفاظت کوئی کمال کی بات نہیں بلکہ یہ تو ہنسی کی بات ہے اور ایسی حفاظت کا موجب پر لانا دشمنوں سے ٹھٹھا کرانا ہے کیونکہ جب کہ علت غائی مفقود ہو تو ظاہری حفاظت سے کیا فائدہ ممکن ہے کہ کسی گڑہے میں کوئی نسخہ انجیل یا توریت کا بہی ایسا ہی محفوظ پڑا ہو اور دنیا میں تو ہزارہا اس قسم کی کتابیں پائی جاتی ہیں کہ جو یقینی طور پر بغیر کسی علمی منشی کے کسی مولف کی تالیف بھی ممکن ہیں تو اس میں کیا ہوا اور امت کو خصوصیت کے ساتھ فائدہ کیا پہونچا گو اس سے انکار نہیں کہ قرآن کی حفاظت ظاہری بھی دنیا کی تمام کتابوں سے بڑھکر ہے اور خارق عادت بھی لیکن خدا تعالیٰ جس کی روحانی امور پر نظر ہے ہرگز اس کی ذات کی نسبت یہ گمان نہیں کر سکتے کہ اتنی حفاظت سے مراد صرف

قرآن کریم کی تفسیر

یعنی

رسالہ تعلیم الاسلام

اس رسالہ کو شروع ہوئے ۹ ماہ گذر چکے ہین اور اس عرصہ مین تین سو سے زائد صفحات قرآن شریف کی تفسیر کے اس مین نکل چکے ہین۔ اس تفسیر کے متعلق صرف اسی قدر لکھنا کافی ہے کہ حضرت مولوی نورالدین صاحب جو کچھ درس قرآن مین فرماتے ہین وہ مع شئی زائد اس تفسیر مین موجود ہوتا ہے۔ تفسیر کو ترتیب مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب دیتے ہین۔ مین نے جہان تک اس تفسیر کو دیکھا ہے۔ نہائت بیش قیمت پایا ہے اور حضرت مولوی صاحب نے بھی اکثر اوقات اس کی بہت تعریف کی ہے۔ عام فہم ہے۔ اور الفاظ اور ان کے معانی کی پوری تشریح کی جاتی ہے۔ احمدی قوم کی یہ ایک بڑی بھاری ضرورت تھی۔ جو اس رنگ مین پوری ہوئی۔ اب میری غرض اس ذکر کرنے سے یہ ہے۔ کہ یہ رسالہ ایک ایسا قیمتی رسالہ تھا۔ جو ہر ایک فرد کے ہاتھ میں ہونا چاہیئے تھا۔ اس غرض سے اس کی قیمت صرف عہ سالانہ رکھی گئی تھی۔ مگر اس وجہ سے کہ جماعت کو اس رسالہ کے اغراض اور اس کے مضامین سے کماحقہٗ آگاہی نہ ہوئی۔ اس کی اشاعت بھی اب تک بہت محدود رہی اس کی توسیع اشاعت کا سوال جس پر دیر سے غور ہو رہا تھا۔ اب اس طرح پر حل کیا گیا ہے۔ کہ اس رسالہ کو رسالہ ریویو آف ریلیجنز کے ساتھ ملا دیا جاوے۔ اور اس کی قیمت مین بھی تخفیف کر دی جاوے۔ اب تک اس رسالہ مین قریباً تیس ۳۰ یا بتیس ۳۲ صفحے تفسیر کے علی العموم رہے ہین مگر آئندہ صرف بیس ۲۰ صفحے ہون گے۔ مگر چونکہ یہ بیس صفحے میگزین کی لکھائی کے مطابق ہون گے اس لئے اس مین مضمون انشاء اللہ اسی قدر ہوگا جس قدر پہلے تیس ۳۰ یا بتیس ۳۲ صفحون مین ہوتا تھا اور اس کی لکھائی اور چھپائی پر ویسی ہی محنت صرف کیجاوے گی۔ جیسے اب تک میگزین پر کی جا رہی ہے۔ اور یہ حصہ بطور ضمیمہ ریویو آف ریلیجنز ہوگا۔ جس کی قیمت صرف ۱۲ر سالانہ ہوگی۔ اور موجودہ خریداران ریویو کو اختیار ہوگا کہ جو صاحب چاہین۔ اسے بطور ضمیمہ خریدین اور جو نہ چاہیں نہ خریدین ریویو کی اصل قیمت وہی ہوگی۔ جو اب تک رہی ہے یعنی صرف عاؔر سالانہ اور صرف ضمیمہ کے خریدارون سے ۱۲ر سالانہ زیادہ لئے جائین گے یہ اتنی تھوڑی قیمت ہے کہ اس مین انجمن کا کوئی فائدہ مدنظر نہین رکھا گیا۔ بلکہ اس وجہ سے کہ قرآن شریف کا علم حاصل کرنا ہر ایک سچے احمدی کا کام ہے۔ کیونکہ اصل غرض بعثت امام علیہ السلام کی قرآن کی تعلیم کو دوبارہ دنیا مین زندہ کرنے کی ہے اس لئے انجمن نے پسند کیا ہے۔ کہ جہان تک ممکن ہو۔ رعائت کے ساتھ ایک مکمل تفسیر قرآن کریم کی سب احباب کے ہاتھ تک پہونچائی جاوے۔ ۱۲ر مین سے ۴ر سالانہ کا خرچ تو صرف ٹکٹ وغیرہ کا ہی ہو جائے گا اس طرح سے صرف ۸ر مین ایک دو سو چالیس صفحون کی گنجان اور خوش خط چھپی ہوئی کتاب سال مین اس ضمیمہ کے خریدارون کو پہونچ جاوے گی۔ مین امید کرتا ہون کہ ریویو آف ریلیجنز کے خریدار اس نادر موقعہ سے فائدہ اٹھائین گے۔

اس تفسیر مین اس بات کو بھی مدنظر رکھا گیا ہے کہ جو جو اعتراضات قرآن شریف پر کئے گئے ہین۔ ان کا جواب بھی ساتھ ساتھ دیا جاوے گا۔ اسی لئے کسی قدر لمبی بھی ہو جاوے گی۔

نیا انتظام ماہ مئی سے شروع ہوگا اور اپریل کا رسالہ غالباً اپنے وقت پر ہی روانہ ہوگا۔ لہذا ۱۹۰۷ء کے آخر تک صرف ۸۔ ماہ باقی ہون گے اور ان ۸ ماہ کے لئے ضمیمہ کا چندہ صرف ۸ر ہوگا۔ ہم امید کرتے ہین کہ کم از کم ان آٹھ ماہ کے لئے ہمارے احباب اس تفسیر کو منگوا کر پڑھین۔ پھر انشاء اللہ وہ خود اس کی قدر کرنے لگین گے۔ درخواستین بہت جلد آنی چاہئین کیونکہ ضمیمہ صرف اسی قدر چھپوایا جائے گا۔ جس قدر درخواستین اس کے لئے آئین گے۔ تفسیر کے پچھلے حصہ کی بھی چند کاپیان موجود ہین۔ اگر احباب خریدنا چاہئین تو تھوڑی سی درخواستون کی تعمیل ہو سکیگی۔ اس حصہ کی قیمت جس پر قریباً ساڑھے تین سو صفحے تفسیر کے ہون گے عہ ہے۔

نوٹ ۱ ضمیمہ الگ بھی جاری کیا جا سکتا ہے یعنے جو لوگ ریویو آف ریلیجنز نہ خریدتے ہون ان کے نام بھی ضمیمہ جاری ہو سکتا ہے۔ مگر ایسے اصحاب کے لئے اس کی قیمت ایک روپیہ سالانہ ہوگی۔ کیونکہ اس مین اخراجات بڑھ جاتے ہین۔ ایسا ہی جو لوگ سال کے بعد اکٹھا خریدینگے ان کو بھی ایک روپیہ قیمت ادا کرنی ہوگی۔

(نوٹ ۲) ضمیمہ کی قیمت مین ان رعائتون مین سے کوئی رعائت نہ ہوگی۔ جو ریویو کی قیمت مین طلبار وغیرہ کے ساتھ کی جاتی ہے۔ کیونکہ اس قیمت پر بمشکل اصل لاگت ہی واپس آئے گی۔

جملہ درخواستین بنام نائب ناظم میگزین قادیان اور روپیہ بنام محاسب صدر انجمن احمدیہ آنا چاہیئے۔

محمد علی۔ سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان۔ ۶ر اپریل ۱۹۰۷ء

رسید ۔ سکرٹری مجلس ناظمہ کے پاس ایک دس روپے کا نوٹ آیا تھا۔ ساتھ کچھ تفصیل نہ تھی اور لکھنے والے صاحب نے اپنا نام نہین لکھا تھا۔ اس واسطے دفتر ہذا مین صہ لنگر اور صہ مساکین مین جمع کر لئے تھے بھیجنے والے صاحب کو اطلاع ہو۔

محمود احمد۔ محاسب صدر انجمن احمدیہ قائم مقام

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۳۵	۸
½ "	۱۱۰	۶۰	۳۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۹	۳
½ "	۴۰	۲۰	۱۳	۵	۲
⅓ "					
¼ "	۲۲	۱۲	۷	۲½	۱⅛
فی سطر	۸	۴½	۳½	۱	۲ر

۱ یہ اجرت پہلے ہی بہت کم کر کے لگائی گئی ہے اس واسطے اس مین زیادہ کوئی رعائت نہ ہوگی۔ بے فائدہ خط و کتابت کرنے مین طرفین کا حرج ہے

۲۔ تقسیم کرائی فی ضمیمہ ۱۲ر فی صدی لیا جاویگا بٹالہ سے قادیان تک مزدوری ۸ر اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے

ایک سفید جھوٹ

سفید جھوٹ تو ہین نے محاورہ کے لحاظ سے کہدیا ہے ورنہ بقول سیدی محمود اسے سیاہ جھوٹ کہنا چاہیئے۔ ۲۷ مارچ کے سراج مین ایک مضمون مع راقم جلال الدین وغیرہ گوئیکے کے نام سے چھپا ہے حالانکہ اس نام کا کوئی لکھا پڑھا آدمی "گوئیکے" مین نہین یہ کس قدر شرم کی بات ہے کہ ایک ایسے آدمی کے نام سے مضمون چھپوایا جائے جس کا لکھا پڑھا ہونے کی حیثیت سے وجود ہی نہو پھر لگے چلکر اور بھی غضب ڈھایا ہے کہ چند عقاید احمدیون کی طرف منسوب کئے ہین حالانکہ وہ ان مین سے کسی کے بھی قائل نہین اور نہ حضرت مسیح موعود کی کتابون مین ان کا مذکور ہے اگر مخالفین اپنے بیان مین سچے ہین تو انہین چاہئے کہ حضرت اقدس کی کتابون سے ہمارے یہ عقائد ثابت کرین۔ مین باوشاہانی کے واعظ کو خصوصیت سے مخاطب کرتا ہون کہ یہ مضمون جو غالباً اس نے لکھ دیا ہے تو وہ اسے ثابت بھی کرے مگر مین دعوے سے کہتا ہون کہ وہ ہرگز ثابت نہین کر سکیگا اور واقعی وہ اسی طرح نادم ہوگا۔ جیسے وہ ست بچن سے اپنا بتایا ہوا حوالہ دکھلانے مین ناکامیاب ہوا تھا یہ بات لکھنا ایمانداری سے کس قدر بعید ہے۔ کہ مرزا صاحب نے ایک آیت مین ولا محدث بڑھایا ہے حالانکہ انہون نے قرآن مجید کی اس آیت کی ایک قرأت بروایت ابن عباس لکھی ہے۔ پس یہ اگر الزام ہے تو ابن عباس پر (نعوذ باللہ) ہو سکتا ہے نہ کہ حضرت مسیح موعود پر۔ اور ازالہ صفحہ ۱۳۷ کا فتوے تو آپ لوگون پر چلتا ہے کیونکہ آپ قرآن مجید سے کئی آیات کو منسوخ الحکم خیال کرتے مین یہ کس قدر کمزوری ہے کہ اللہ تعالےٰ کے احکام کو ایک معمولی آدمی کے احکام کا رتبہ دیا جائے۔ کہ صرف تئیس سال کے عرصہ مین کئی بار بدلانے کی ضرورت پیش آئی پھر ست بچن مین جو یہ فقرہ پیش کیا ہے کہ جو کوئی یہ نہ مانے کہ مسیح کی قبر بلاد شام مین ہے۔ وہ سخت بے ایمان ہے۔ ہم کہتے ہین پہلے تم یہ فقرہ ہمین دکھلا تو دو۔ پھر اس کا جواب دینگے۔ کیا تم بھول گئے ہو کہ جب چار آدمی ست بچن دے کر آپکے پاس بھیجے گئے کہ دکھاؤ کہان لکھا ہوا ہے تو بھری محفل مین ندامت کس کے حصے مین آئی تھی۔ پھر علیحدہ طور پر خودستائی سے کون روکتا ہے۔ ۲۲ مارچ بروز جمعہ۔ ایک عالم گراہ ہے۔ کہ بار حسب درخواست زمینداران چیلنج دیا گیا تھا کہ بے شک تم اپنے واعظ کو لے آؤ مگر واعظ صاحب نہ پہونچے اور مولانا حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی نے جو اسی باوشاہانی کے واعظ کا ایک خط پڑھکر سنایا۔ وہ اب تک موجود ہے جس مین باوجود اس بات کے علم کے کہ حافظ صاحب احمدیون کے رکن ہین۔ السلام علیکم ورحمتہ اللہ لکھا تھا حالانکہ معمولی وعظ مین یہ سلام سے روکا کرتا ہے۔ پھر آپنے یہ بھی بیان کیا تھا کہ میرے پیچھے واعظ صاحب نماز بھی پڑھ آئے تھے پس ایسے آدمیون کو جو کسی کے نام سے مضمون چھپوا دین اور پھر یہ حال ہو۔ ہم کیا مخاطب کرین۔

المکلّف آدت گوئیکے ضلع گوجرات

---

۴ اپریل کی ہولناک زلزلہ کی یادگار

۴۔ اپریل کی صبح کس کو یاد نہین یہ وہی تاریخ ہے جس مین بائیس برس کی پیشگوئی پوری ہوئی

یہ پیشگوئی

جس کتاب مین تھی ہم اس کے لئے ایک خاص رعایت کرتے ہین ایسی رعایت جو پھر کبھی دیکھنے کی امید نہ رکھنی چاہیئے

احمدی بھائیون کیلئے نادر موقع ہے

براہین احمدیہ نہایت عمدہ ڈیمی کاغذ پر چھپی ہوئی حجم ۶۰۰ صفحہ۔ بے جلد اصل قیمت ۵ رعایتی عہ مجلد الزیادہ درشین مجلد ۶ غیر مجلد ۴۔ ۴ اپریل سے ۲۰ اپریل تک جو درخواستین آئینگی ان کی اسی رعایتی قیمت پر تعمیل کیجاویگی ہرگز سستی نہ کرو۔ ۲۰ اپریل کے بعد یہ کتابین اصل قیمت پر ملینگی۔ المشتہر ناظم بدر ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور

شادی مبارک برادرم منشی عبداللہ صاحب سنوری کے لڑکے رحمت اللہ کا نکاح منشی ہاشم علی صاحب کی دختر نیک اختر کے ساتھ پانسو روپیہ مہر کے عوض بعد نماز عصر مسجد مبارک مین ۱۹ مارچ ۱۹۰۷ء کو ہوا منشی ہاشم علی صاحب نے اپنی طرف سے بذریعہ تحریر حضرت اقدس کو وکیل مقرر کیا تھا حضرت مولوی نورالدین صاحب نے خطبہ مین خوب فرمایا کہ جماعت کے بعض ممبرون کی غلطی کے سبب حضرت نکاحون مین شامل نہیں ہوا کرتے مگر خدا کسی کے اخلاص کو ضائع نہین کرتا۔ میان عبداللہ کے

ڈائری

القول الطیّب

پیشگوئی ۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء۔ تازہ الہام حم۔ تلک ایت الکتاب المبین راز کھل گیا۔ کا ذکر تھا۔ فرمایا۔ تفہیم یہی ہوئی ہے کہ یہ پیشگوئی ہے۔

کتب اولین پہلی کتابون کا ذکر تھا۔ جو منسوخ شدہ ہین اور محرف مبدل ہین۔ فرمایا۔ اب ان کی مثال ایک مسمار شدہ عمارت کی طرح ہے جس طرح کوئی عمارت گر جاتی ہے اور اس کی اینٹین اوپر نیچے کہین کی کہین جا پڑتی ہین۔ پاخانے کی اینٹ باورچی خانے مین اور باورچی خانے کی اینٹ پاخانے مین چلی جاتی ہے وہ مکانات اب اس قابل نہین ہے کہ ان مین رہائش اختیار کی جائے۔ جو ان کو اپنا مسکن بنائے وہ محلات مین رہنے والون کی طرح آرام پا نہین سکتا۔

دیسی بوٹیاں سیر مین برلب سڑک خودرو بوٹیون کی طرف اشارہ کر کے اور حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب کو مخاطب کر کے حضرت اقدس نے فرمایا کہ یہ دیسی بوٹیان بہت کارآمد ہوتی ہین مگر افسوس ہے کہ لوگ ان کی طرف توجہ نہین کرتے۔ حضرت مولوی صاحب نے عرض کیا کہ یہ بوٹیان بہت مفید ہین گندلون کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ ہندو فقیر لوگ بعض اسی کو جمع کر رکھتے ہین اور پھر اسی پر گذارا کرتے ہین یہ بہت مقوی ہے اور اس کے کھانے سے بواسیر نہین ہوتی۔ ایسا ہی کنڈیاری کے فائدے بیان کئے جو پاس ہی تھی۔ حضرت نے فرمایا۔ کہ ہمارے ملک کے لوگ اکثر ان کے فوائد سے بے خبر ہین اور اس طرح توجہ نہین کرتے کہ ان کے ملک مین کیسی عمدہ دوائین موجود ہین جو کہ دیسی ہونے کے سبب ان کے مزاج کے موافق ہین۔

الخطبۃ مدو خان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہین مدو خان ایک نیک نوجوان ہین۔ خط وکتابت معرفت اڈیٹر ہو۔

رسید زر

۱۹ مارچ ۱۹۰۶ء نمبر ۱۲۹۰ میاں فیاض الدین احمد صاحب ے/
۲۰ " " " محمد ظفر یار خان صاحب ۱۴۵۱ عا/
۲۱ " " " نمبر ۱۳۴۵ منشی محی الدین صاحب ے/
۲۱ " " " نمبر ۵۰۸ منشی عبد الحکیم خان صاحب ے/
۲۲ " " " نمبر ۲۴۰ فضل محمد صاحب ہرسیاں عا
۲۲ " " " نمبر ۱۳۰۳ چودہری غلام حسین صاحب ے/
۲۲ " " " نمبر ۱۱۰ بابو کریم بخش صاحب ے/
۲۲ " " " نمبر ۱۰۹۵ اسد علی صاحب ے/
۲۳ " " " نمبر ۱۳۶۴ محمد امیر صاحب ۸/
۲۳ " " " نمبر ۱۴۲۱ فضل احمد صاحب عہ/
۲۳ " " " نمبر ۱۳۳۷ عبد اللہ صاحب عا/
۲۳ " " " نمبر ۱۳۰۰ محمد شفیع صاحب عا/
۲۳ " " " نمبر ۱۳۵۱ محمد عالمگیر خان صاحب ے/
۲۳ " " " نمبر ۱۳۴۷ حکیم عبد الرزاق صاحب عہ/
۲۳ " " " نمبر محمد صدیق صاحب ۸/
۲۴ " " " نمبر ۱۵۵۹ شیخ منظور احمد صاحب ے/
۲۴ " " " نمبر ۵۹۵ محبوب عالم صاحب ے/
۲۴ " " " نمبر ۲۴ غلام محی الدین صاحب ے/
۲۵ " " " نمبر ۴۳۵ منشی گلاب الدین صاحب ۳/
۲۵ " " " نمبر ۱۵۲۸ شیخ میراں بخش صاحب ے/
۲۵ " " " نمبر ۱۰ محمد دین صاحب ے/
۲۶ " " " نمبر ۳۵ سید ناصر شاہ صاحب للعہ/
۲۷ " " " نمبر ۱۳۴۲ ضیاء الدین صاحب عہ/
۲۷ " " " نمبر ۵۵ ملک جیون خان صاحب ے/
۲۷ " " " نمبر ۱۳۴۳ عبد العزیز صاحب عا
۲۷ " " " نمبر ۹۶۴ عبد المجید صاحب ے/
۲۸ " " " نمبر ۱۴۵۶ خواجہ محمد رمضان صاحب ے/
۲۸ " " " نمبر ۱۳۲۰ بشیر الدین صاحب ے/
۲۸ " " " نمبر ۱۲۰۷ سیٹھ موسیٰ صاحب عا/
۳۰ " " " نمبر ۱۵۲۵ محمد عبد اللہ صاحب ے/
۳۰ " " " نمبر ۱۰۹۷ خواجہ کمال الدین صاحب ے/
۳۰ " " " نمبر ۱۵۵۷ منشی عبد المجید خان صاحب ے/
۳۰ " " " نمبر ۱۳۹۷ عطا محمد صاحب ے/
۳۰ " " " نمبر ۳۶ مولوی نظام الدین صاحب ے/
۳۰ " " " نمبر ۱۵۵۱ نور محمد صاحب ے/
۳۰ مارچ ۱۹۰۶ء نمبر ۱۵۶۲ عبد اللہ صاحب ے/
۳۰ " " " نمبر ۶۰ وزیر علی خان صاحب ے/
۳۰ " " " نمبر ۱۵۶۳ حامد علی صاحب ے/
۳۰ " " " نمبر شیر محمد صاحب للعہ/
۳۰ " " " نمبر ۱۳۴۲ چودہری ضیاء الدین صاحب عہ/
یکم اپریل ۱۹۰۶ء نمبر ۱۵۶۸ بابو خدا بخش صاحب ے/
" " " نمبر ۱۴۶۹ مولوی غلام رسول صاحب ے/
" " " نمبر ۱۲ مستری احمد الدین صاحب ے/
" " " نمبر ۱۱ نواب خان صاحب ے/
" " " نمبر فضل الدین صاحب ے/
" " " نمبر ۱۲۵ حکیم محمد حسین صاحب ے/
" " " نمبر ۱۳۳۹ ڈاکٹر کرم بخش صاحب ے/
" " " نمبر ۳۰ ڈاکٹر عباد اللہ صاحب ے/
" " " نمبر ۸۷ ماسٹر ضیاء اللہ صاحب عا/

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

خلاصہ شرائط بیعت دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا

علی محمد صاحب ولد فتح الدین صاحب سیالکوٹ
گلاب الدین صاحب ولد بوٹا صاحب ضلع گورداسپور
طالع بی بی زوجہ گلاب الدین صاحب ضلع گورداسپور
عبد الستار صاحب ولد گلاب الدین صاحب ضلع گورداسپور
محمد اکرم صاحب ولد عبد الاحد صاحب یاڑی پور کشمیر
غلام محی الدین صاحب ولد عبد الاحد صاحب یاڑی پور۔ کشمیر
محمد بخش صاحب ولد کریم بخش صاحب اٹھوال۔ ضلع گورداسپور
حسین بی بی صاحبہ زوجہ محمد بخش صاحب اٹھوال ضلع گورداسپور
اسماعیل صاحب ولد محمد بخش صاحب اٹھوال۔ ضلع گورداسپور
فرزند علی صاحب ولد محمد بخش صاحب موضع اٹھوال ضلع گورداسپور
متاب بی بی " " " "
گوہر بی بی زوجہ کریم بخش صاحب " "
چودہری سردار خان صاحب طالب علم ساکن بہاگووال تحصیل و ضلع سیالکوٹ
فضل الٰہی والد عبد اللہ صاحب ساکن پنڈی لالہ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات
نور الٰہی صاحب ولد عبد اللہ صاحب پنڈی لالہ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات
غلام محمد صاحب ولد حیات " " "
زینب بی بی ہمشیرہ فضل الٰہی صاحب " " "
اہلیہ نور الٰہی صاحب " " "
اہلیہ فضل الٰہی صاحب " " "
میاں حسین بخش صاحب ساکن چک ۲۴۶ ڈاکخانہ گوجرہ
میاں اللہ دیا صاحب ساکن سامانہ ریاست پٹیالہ
میاں کریم بخش صاحب ولد کرم بخش صاحب ساکن سامانہ ریاست پٹیالہ
کرم بخش صاحب ولد نبیا " "
میاں عبد اللہ خان صاحب سکنہ گھوڑ
میاں محمد ساکن چک میاں موسے
میاں عبد اللہ صاحب " "
میاں مراد صاحب " "
مستری میراں بخش صاحب ساکن سیالکوٹ
مستری فتح محمد صاحب " "
میاں کریم بخش صاحب گوجرانوالہ
صدر دین صاحب ولد سردار خان صاحب ساکن داتہ زید کا۔
میاں جیون بخش صاحب ولد کریم بخش صاحب بھڑی شاہ رحمان صاحب
میاں وارث صاحب ولد پیر بخش صاحب ساکن بھڑی شاہ رحمان صاحب
عبد اللہ ولد اللہ دتا صاحب ساکن بھڑی شاہ رحمان صاحب تحصیل و ضلع گوجرانوالہ
محمد بخش ولد حسن علی صاحب لبتی فادرس موضع ٹھنڈا تھہیم ڈاکخانہ لودہراں ضلع ملتان
جہان خان صاحب ولد نور خان صاحب ساکن گہوگھیاٹ ڈاکخانہ و تحصیل چکوال ضلع جہلم
میاں شرف الدین صاحب ولد میاں محمود صاحب ساکن چھپر تحصیل مانسہرہ ضلع ہزارہ
ابراہیم صاحب ولد عطا محمد صاحب ساکن بیر سیان ڈاکخانہ راہون تحصیل نواں شہر ضلع جالندہر
مولوی محبوب الٰہی صاحب ولد قاضی غلام حسن صاحب ساکن سندرال ڈاکخانہ خوشاب ضلع شاہ پور
محمد بخش ولد فقیر بخش صاحب ساکن محلاں والہ۔ ڈاکخانہ سنہرا ضلع امرتسر
ساون ولد کمال ساکن گنھیالی ڈاکخانہ سدرا ضلع سیالکوٹ
سید محمد صادق صاحب ولد محمد حسن شاہ صاحب ساکن لدراون ڈاکخانہ ہندواڑہ علاقہ کشمیر اتر مچھی پور
بابو نبی بخش صاحب ولد جیون بخش صاحب اسٹیشن ماسٹر علاقہ سہارنپور
احمد دین ولد مہر جان صاحب ساکن قادیان
میاں قسیم اللہ صاحب ولد حافظ کریم اللہ صاحب ساکن بجنور۔
مرزا اسلام اللہ صاحب ولد مرزا غلام احمد صاحب۔
میاں محمد حسین صاحب ساکن کنہیا کی ڈاکخانہ فتحگڈہ
کرم داد ولد شیر ساکن کھیوا باجوہ کلاس والہ ضلع سیالکوٹ
قائم ولد ننھو کھیوا باجوہ سیالکوٹ
خیر الدین صاحب " "
فضل شاہ ولد پیر شاہ صاحب ساکن گکر بھلاں ڈاکخانہ منسوال

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر بک ڈپو قادیان سے طلب فرماؤ

(تمام احمدی برادران کی خاص توجہ کے قابل یہ موقعہ پھر شائد ہی ملے)

نام کتاب و مصنف	مضمون کتاب	قیمت
براہین احمدیہ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پہلی کتب تصنیف بے مثل	یہ وہ لاجواب کتاب ہے جس نے تمام مذاہب باطلہ پر اتمام حجۃ کر دی اس کے دلائل توڑنے پر دس ہزار روپیہ انعام مقرر ہے۔ احمدی غیر احمدی سب کے لئے مفید ہے چونکہ اس میں جو پیشگوئیاں ہیں وہ اب پوری ہو رہی ہیں اس لئے ہر احمدی کے پاس اس کا ایک نسخہ ہونا چاہیئے۔ نفیس کاغذ پر خوش خط چھاپی گئی ہے یہ وہی کتاب ہے جو پہلے پچیس روپے سے ملتی اور پھر ملتی ہی نہ تھی اب بصرف زر کثیر چھپوائی گئی ہے اگر ہر احمدی کے پاس اس کی ایک ایک جلد نہ ہو تو افسوس ہو صرف آپ کی خاطر قیمت میں تخفیف ہے۔	۳/ مجلد
درثمین " " " ۲	حضرت اقدس کی آج تک کی نظمیں اس میں درج ہیں اور ایسے طریق سے چھاپی گئی ہے کہ آئندہ جو نظمیں ہوں وہ بھی اس کے شامل ہو سکیں گی۔ اس کے دوسو صفحے ہیں یہ رعائت ہمیشہ کے لئے نہیں ہے اب موقعہ ہے۔	۱۲ غیر مجلد، مجلد
الوصیۃ " " "	حضرت صاحب نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدائتیں دی ہیں۔	۲/
اسلام اور اس ملک کے دوسرے مذاہب " "	حضور کا لاہور والا لیکچر جس میں دوسرے مذاہب کا رد اور اپنی حقانیت کا ثبوت ایک لطیف پیرایہ میں دیا ہے	۲/
جنگ مقدس " "	حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام و عبداللہ آتھم کا مباحثہ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے قابل دید ہے۔	۱۲/
نور الدین۔ مصنفہ حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب	دھرمپال کی ترک اسلام کا جواب۔ بڑی لمبی چوڑی بحث کی ہے	۱/۴
جام شہادت۔ مصنفہ حضرت ثاقب صاحب	مولوی عبد اللطیف صاحب کا جان سوز مرثیہ	۱/
نظم مستورات	پنجابی نظم	۱/

فتاوی غیاثیہ تالیف مولانا الشیخ داؤد ابن یوسف مع فتاوی مصنف بحر الرائق	۶
شرح تہذیب الکلام	۴/
مشکوۃ الانوار غزالی شرح قولہ اللہ نور السموت والارض	۵/

آنکھوں کے بیماروں کو مژدہ

میاں ڈاکٹر عبداللہ ساکن راہوں ضلع جالندھر جنھوں نے لندن آسٹریلیا افریقہ میں آنکھوں کے علاج سے بہت شہرت حاصل کی ہے اور ان کے پاس بہت کثرت سے سارٹیفکیٹ بھی موجود ہیں انگریزی اور یونانی دو طرح سے آنکھ بناتے ہیں ہماری جماعت کے مخلص ہیں۔ امید کرتا ہوں کہ لوگوں کو ان سے فائدہ پہونچے

نور الدین

الخطبۃ

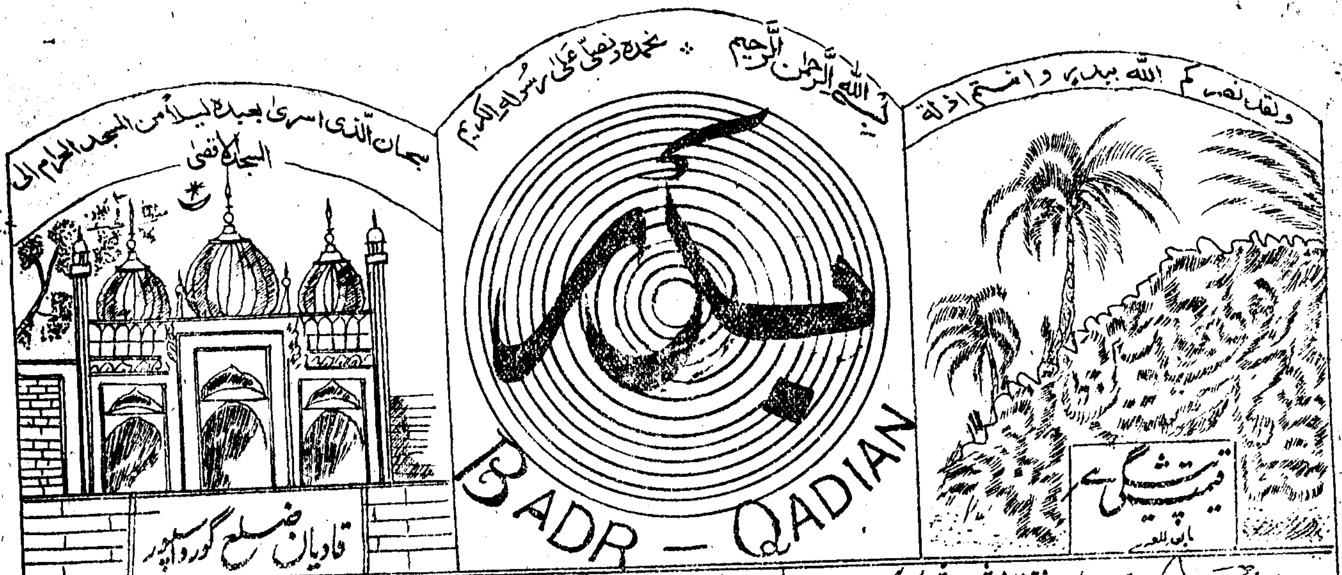
ضرورت نکاح

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ۱۔ میرے ایک عزیز نوجوان دوست سید معقول روزگار سرکاری ملازم ہیں جن کے حالات سے مجھے ذاتی واقفیت ہے کہ وہ ایک نیک اور ہوشیار آدمی ہیں شرعی ضرورت کے سبب دوسرے نکاح کے خواہاں ہیں چونکہ مجھے خود ان کے ساتھ محبت کا تعلق ہے اس واسطے میں ان کی بخوشی سفارش کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ جو احباب اس تعلق کو پسند فرماوینگے وہ خوش ہوں گے۔ معاملہ کو بابرکت بنانے کیواسطے حضرت اقدس سے پہلے دعا کرائی جاویگی اور پھر فیصلہ ہوگا خط وکتابت میرے نام ہو۔ ایڈیٹر

۲۔ ہمارے ایک مکرم دوست کو جو قوم کے سید ہیں اور ایک ریاست میں ایک معزز عہدہ پر ممتاز ہیں اور اس سلسلہ میں اول درجہ کے مخلصین میں سے ہیں اور ان کو حضرت اقدس بہت محبت اور دلی تعلق سے دیکھتے ہیں ان کو ایک ضرورت شرعی یعنی حصول اولاد کے لئے دوسری شادی کی ضرورت ہے اور خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منشاء ہے کہ وہ اس غرض کیواسطے دوسری شادی کریں اور حضور ہی کی اجازت سے سید موصوف نے میرے پاس ذکر کیا ہے کہ بذریعہ اخباروں کے مناسب جگہ کی تلاش کی جاوے حضرت اقدس نے بھی خود عاجز کو بھی زبانی فرمایا ہے کہ اس معاملہ میں کوشش کرو اس واسطے تمام خط وکتابت میرے نام ہونی چاہیئے یا حضرت کے نام کیونکہ آخری فیصلہ حضرت اقدس کے حکم سے ہوگا۔ ایڈیٹر

اطلاع۔ براہین احمدیہ اور درثمین کی رعائتی قیمت کا وقت ۱۲ جنوری ۱۹۰۷ء کو ختم ہو چکا تھا اور براہین احمدیہ اب اصلی قیمت مبلغ صہ فی نسخہ پر فروخت ہوتی ہے اور قیمت جلد ۱۲ الگ علیحدہ تھی لیکن اب ایک خاص رعایت کے واسطے صفحہ ۱ ملاحظہ ہو۔

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کیلئے چھاپا گیا۔



اے جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آن مسیح دورِ آخر مہدی آخر زمان

جلد (۶) — نمبر (۱۶)

مورخہ ۴ ربیع الاول ۱۳۲۵ سنہ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۸ اپریل ۱۹۰۷ء

بروز جمعرات

چشم بکشا گر گرانی چہ در قادیان بہ بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

قیمت اشتہارات ... اجرت ... گورنمنٹ عسہ ... قیمت از افریقہ للعہ ... قیمت فی پرچہ ۲ر

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کر لے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم اور خیانت و فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت و عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بالقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر تمام دنیوی رشتوں اور تعلقوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا | مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم | ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست | بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام | دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن | جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام | ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست | زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود | آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال | وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست | ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک وز خبر ہائے معاد | ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت صادق است | منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست | منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین | آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست | ہر کہ انکار کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازان عالی جناب | نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ	عسہ
معاونین درجہ اول جن کو علاوہ اپنے اخبار کسی ایک کے نام اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے	صہ
معاونین درجہ دوم جن کو علاوہ اپنے اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے	للعہ
عام قیمت پیشگی	ہے
عام قیمت مابعد	للعہ
قیمت فی پرچہ	۲ر

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کریں گے ان سے بحساب مابعد لی جاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں ملسکیگا۔ رسید ندا اخبار میں چھاپ جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی۔ روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے۔ تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے۔ مینیجر

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ ۲ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار رہا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا فرماتے ہیں۔

کرکندہ عاجز محمد حسین احمدی

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولائیت

نت حاضر ضما شہر شیکاگو کے پادری جان فاکن صاحب پرُن کی زوجہ مکرمہ نے نالش دائر کی کہ پادریصاحب نے بلاوجہ مجھے خرچ وغیرہ دینا اور ملنا چھوڑ دیا ہے پادریصاحب ساڑھے چار ہزار روپیہ کی ضمانت پر رہا کئے گئے مقدمہ چل رہا ہے۔

خانہ برباد کوتھ کونٹی کے پادری ہیڈگیٹ مین صاحب نے اپنی بیوی کو چولھے کی کریدنی (جو غالباً گرم ہوگی) ایسے زور سے دے ماری کہ بیچاری کا دم نکل گیا اس کے بعد پادری صاحب نے اُسترے کے ساتھ اپنی زندگی کا بھی خاتمہ کر دیا۔ شادی ہوئے ابھی نو ماہ ہی گزرے تھے معلوم نہین کہ وہ کیا بات تھی جس کی وجہ سے پادری صاحب کی یہ خانہ بربادی ہوئی۔

طلاق شہر سینٹ لوئیس کے پادری ولیم پی جانسن کی بیوی نے واعظ صاحب کے مظالم سے تنگ آکر اور پادری صاحب کی بدسلوکیون کا ثبوت دیکر طلاق قانونی حاصل کی۔

ہردو گرفتار شہر فیدیسگ کے پادری رسے نلڈس صاحب اور ان کے گرجہ کی باجا بجانیوالی کنواری مس دیرہر دو اچانک اپنے شہر سے بھاگ گئے اور کولمبس مین گرفتار ہوگئے لیکن ان کا نکاح ہو چکا ہے ہردو کا بیان ہے کہ اس کا موجب پادری صاحب کی پہلی بیوی ہے۔

چور پادری پادری جیمیر کار صاحب عدالت بالٹی مور مین مقدمہ چلایا گیا۔ وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ پادری صاحب نے ایک گھڑی چرائی ہے۔ شہادت پیش کی گئی ہے۔

بدچلن پادری شہر لارن کے پادری ولیم برنیز صاحب بدچلنی کیوجہ سے جو کہ نوجوان دو لڑکیون کے سامنے ظہور مین آئی تھی ایک سال کے واسطے عہدہ پادری پنے سے معطل کئے گئے۔

معقول گاہک شہر ڈی ٹرائیٹ کے پادری بارڈ صاحب اپنے شہر سے غائب ہین اور اسی شہر کے شراب فروش لیہر کی بیوی بھی غائب ہوگئی ہے پادری صاحب اپنی پہلی بیوی کو طلاق دے چکے ہوئے ہین اور اس مطلقہ کا بیان ہے کہ پادری صاحب کئی ایک شادی شدہ عورتون کے ساتھ عشق محبت کا تعلق رکھتے تھے اور ان مین سے ایک شراب فروش کی بیوی تھی مطلقہ کا بیان ہے کہ مین نے شراب فروش کو جتلا دیا تھا کہ پادری صاحب تمہاری بیوی پر بھی نظر شفقت رکھتے ہین۔ مگر وہ کہنے لگا کہ مین پادری کو اپنے ہان آنے سے روک نہین سکتا کیونکہ میرے شرابخانہ کے معقول گاہک ہین۔

قاتل پادری شہر گلاس پورٹ کے پادری کارسکا صاحب سی ہران کے ریڈر کی ایک بھیڑ زدجہ کریوجیوسکی نے ان پر نالش کی ہے کہ پادری صاحب نے میرے خاوند کو قتل کر دیا ہے اس کے عوض مین مجھے ڈیڑھ لاکھ روپیہ دلایا جاوے پادریصاحب ریل پر جاتے ہوئے شہر بریڈاک مین گرفتار ہوئے اور جیل خانہ مین رکھے گئے تھے۔

ناجائز حملہ شہر ہیوریاب کے پادری گگ صاحب نے ایک چھوٹی لڑکی پر ناجائز حملہ کرنے کی کوشش کی مقدمہ عدالت مین پیش ہوا۔ پادریصاحب نے پہلے جھوٹھ بولا اور انکار کیا۔ پھر لاچار اقرار کیا اور ۵۰ روپیہ جرمانہ ادا کرکے رہا ہوئے۔

ایک بد عادت شہر اوُڈکاک کے پادری گے صاحب کو عادت تھی کہ لوگون کے گھرون مین جاکر کھڑکیون مین سے ایسے وقت جھانکا کرتے تھے جب کہ عورتین کپڑے اتارا کرتی تھین شکائیت عام ہونے پر گرجہ کی کمیٹی نے پادریصاحب کو استعفےٰ دینے پر مجبور کیا۔

پادری صاحب اور نائن شہر الیون ولا کے پادری لیسنگ صاحب ایک نائن کو ساتھ لے کر بھاگ نکلے۔ ان کے گرجہ کے ممبرون مین سنسنی پھیل رہی ہے کہ پادریصاحب نے یہ کیا کرتوت کیا

نتیجہ شراب نوشی شہر نیویارک کے مشرق کوچہ ۱۸ مین پادری کوان صاحب اور ایک عورت مری ہوئی پائی گئی۔ تحقیقات سے معلوم ہوا کہ ہر دو آپس مین عشق و محبت کے خطوط لکھ چکے تھے اور شہر نیویارک مین ملاقات کا ایک وقت مقرر ہوا تھا مگر راستہ مین پادری صاحب اور ان کی ساتھی عورت نے شراب اس قدر پیا کہ جان نہ بچا سکے اور ایک ہوٹل مین جہان عارضی قیام تھا ہر دو نے جان دیدی۔

ایک اور پادری صاحب شہر سیگی نا کے پادری مرے صاحب نے ایک صاحب ایسٹ مین کی عورت پر ناجائز حملہ کیا مقدمہ چل رہا ہے۔ دیکھئے کیا نتیجہ ہوتا ہے۔

توریت کا دوسرا حکم لاہنیی صاحب لکھتے ہین کہ توریت کے احکام مین سے دوسرا حکم یہ ہے کہ تو اپنے لئے کوئی مورت نہ بنا نہ کسی چیز کی تصویر بنا خواہ اوپر آسمان پر ہے یا نیچے زمین پر ہے اس حکم پر کوئی عیسائی عمل نہین کرتا ہان مسلمان ہمیشہ اس ضروری حکم کی تابعداری کرتے ہین۔

ناجائز اختیار اٹلی مین پوپ کو اختیار ہے کہ جتنی تارین چاہے بلا اجرت ادا کرنے کے دیدیا کرے یورپ کے بعض اخبارات اس پر اعتراض کر رہے ہین تاکہ پوپ کو کوئی حق حاصل نہ ہے کہ مفت مین تارین دیتا پھرے۔

اگستین عیسائیون کا بڑا ولی اگستین گزرا ہے۔ اس کے زمانہ مین امریکہ کا براعظم دریافت نہ ہوا تھا وہ کہا کرتا تھا۔ کہ یہ صحیح نہین کہ زمین دوسری طرف سے آباد ہو۔ اور دلیل یہ دیتا تھا۔ کہ اگر زمین دوسری طرف سے آباد ہو تو اخیر مین جب یسوع مسیح آسمان سے نازل ہوگا تو اُس طرف کے لوگون کا کس طرح فیصلہ کریگا۔

اگر اگستین آج زندہ ہوتا تو دیکھہ لیتا کہ مسیح نے مشرق مین بیٹھہ کر مغربی کرے کے لوگون کا بھی فیصلہ کیا ہے۔ مثال مین ڈوئی کا واقعہ دیکھہ لیا جائے۔

مذہب کیتھلک سے بیزاری شہر سال مونسنٹ ملک ہسپانیہ کے سینکڑون مردون اور عورتون نے تحریری درخواست گورنمنٹ مین پیش کی ہے کہ ہم اپنے پرانے مذہب کیتھلک عیسویت کو ترک کرتے ہین یہ نہین معلوم ہوا کہ اس کے عوض مین اختیار کیا کیا ہے

کس کو مانین اور کس کو چھوڑین اخبار ٹرُتھ سیکر مین ایک صاحب لکھتے ہین کہ چار انجیلین ہین۔ متی۔ مرقس۔ لوقا۔ یوحنا۔ یوحنا کہتا ہے کہ قبر پر ایک عورت آئی تھی متی کہتا ہے کہ دو آئی تھین۔ مرقس کہتا ہے کہ تین آئی تھین لوقا کہتا ہے کہ تین سے زیادہ تھین اب بتاؤ کہ کس کو جھوٹا کہین اور کس کو سچا بتائین۔ پھر مرقس کہتا ہے کہ وہ صبح کا وقت تھا اور یوحنا کہتا ہے کہ اندھیرا تھا لوقا کہتا ہے کہ دو فرشتے تھے۔ مرقس کہتا ہے کہ ایک ہی تھا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلّی علےٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح - مورخہ ۱۸- اپریل ۱۹۰۷ء - خدا کی تازہ وحی

۱۷- اپریل ۱۹۰۷ء - ۱- خدا دو مسلمان فریق میں سے ایک کا ہوگا - پس یہ پھوٹ کا ثمرہ ہے - ۲- انّی مع الافواج اٰتیک بغتۃً

۳- انّی مع اللّٰہ الکریم

۴- طوفان آیا وہی طوفان - شر آئی -

۱۱- اپریل ۱۹۰۷ء - "دہلی میں واصل جہنم واصل خان فوت ہوگیا"

حکیم واصل خان دہلی کا تو فوت ہوچکا ہوا ہے - تفہیم یہ تھی کہ واصل خان نام ایک شخص کے عزیزوں میں سے کوئی طاعون سے مر جائیگا کیونکہ جہنم کا لفظ دوسرے الہامات میں بھی طاعون کیلئے استعمال ہوا ہے یہ نشان بھی اپنے وقت پر پورا ہوکر ترقی ایمان کا موجب ہوگا -

۱۴- اپریل ۱۹۰۷ء - اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ

ترجمہ - میں دعا کرنیوالے کی دعا کو قبول کرتا ہوں

۱۵- اپریل ۱۹۰۷ء - ۱- فتح ہے تمہاری - ۲- تمہارے نام کی

۳- اِنّ شانئکَ ھو الابتر - ۴- حدّ ظباۃ

۵- انت منّی بمنزلۃ موسیٰ - ۶- احمدؐ - غزنوی (نہ معلوم کیا اشارہ ہے) ۷- پھر قرآن مجلد دیکھا اُس کی جلد پر شیرازہ کے قریب لکھا ہوا تھا - سلامٌ قولاً من ربٍّ رحیم

ایک خوشخبری

میرے دوستو! مدت سے حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کے خدّام کے دل میں یہ آرزو تھی کہ مسجد مبارک کی وسعت کی کوئی راہ نکل آوے - سو الحمد للّٰہ کہ وہ خدا جو ہر طرح کی تائیدیں اور نصرتیں اس سلسلہ کے شامل حال کر رہا ہے اس نے ہماری اس آرزو کو بھی پورا کر دیا اور کل مسجد خورد کے ساتھ جو جگہ ہے وہ خرید لی گئی اور اس میں یہ حکمت الٰہی معلوم ہوتی ہے - کہ چونکہ بڑے بڑے نشانوں کے ظہور سے خلقت کا رجوع اب پہلے کی نسبت بہت زیادہ ہو رہا ہے اور آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ اور بھی اس میں ترقی ہوگی - جیسا کہ یأتون من کل فجّ عمیق وغیرہ الہامات کے دوبارہ ہونے اور فتح کی بشارات سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے - اس لئے اُن آنے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس مسجد کو بھی وسیع کر دیا تاکہ اگر جلسوں میں نہیں - تو کم از کم روز کے آنیوالے مہمانوں کے لئے اس مسجد میں گنجائش ہوسکے اور وہ سب حضرت امام کی زیارت سے بآسانی مشرف ہوسکیں اور آپ کے کلمات طیّبات سے متمتع ہوسکیں - پہلے ہماری مسجد میں صرف تیس یا زیادہ سے زیادہ چھتیس آدمی آسکتے تھے مگر اس نئے حصّہ کے ساتھ ملنے سے اب انشاء اللہ ڈیڑھ سو پونے دو سو آدمی کے نماز پڑھنے کی گنجائش نکل آوے گی اب چونکہ خدا تعالیٰ نے یہ جگہ دے دی ہے - لہٰذا اس کی عمارت کی تکمیل بھی جلدی کرنی ضروری ہے - اس کے لئے میں اب جماعت کے ان مخلصوں کے سامنے اپیل کرتا ہوں جو ہر سال یہاں آتے اور اس مسجد کی وسعت کی ضرورت کو محسوس کرتے رہتے ہیں کُل تخمیناً ہمیں چار ہزار روپیہ درکار ہوگا اور تعمیر مسجد میں مدد دینا اعلیٰ درجہ کے ثواب کا کام ہے - یہ رقم جتنی جلدی پوری ہو جاوے بہتر ہے - خاکسار محمدؐ علی

زلزلہ والی پیشگوئی پوری ہوئی - اخبار بدر مورخہ ۱۲ مارچ ۱۹۰۷ء اور اس کے قریب کے دیگر اخبارات میں ناظرین ایک تازہ زلزلہ کی پیشگوئی پڑھ چکے ہیں جس کے الفاظ یہ ہیں ارادت زمان الزلزلۃ - اس کے مطابق شب درمیانی ۱۲ و ۱۳ اپریل ۱۹۰۷ء کو قریب ½ ۱۱ بجے کے پنجاب کے اکثر مقامات میں سخت زلزلہ محسوس ہوا - کوہاٹ سے مرزا عباس علی صاحب لکھتے ہیں - ایک سخت دھکا زلزلہ کا آیا اور قریباً تین منٹ تک زمین حرکت کرتی رہی - سبحان اللہ ہمارے امام کی باتیں لفظ بلفظ پوری ہو رہی ہیں - غلام رسول نعیم صاحب گھمیانہ ضلع جھنگ سے لکھتے ہیں - کہ ماہرین وہ ماہرین کا دعوی اور فتوی تھا کہ اپریل ۱۹۰۴ء کے بعد کئی سال تک کوئی بڑا زلزلہ نہیں آئیگا - شب گذشتہ کو بموجب پیشگوئی یہاں بڑا زلزلہ آیا - آدمی سب جو سو رہے گئے تھے - بھاگ کر مکانوں سے باہر نکل آئے اور سخت گھبرا گئے - چڑیاں گھونسلوں سے گر پڑیں - سید حامد شاہ سیالکوٹ سے ایسی ہی خبر دیتے ہیں اور ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اور برادر محمد حسین صاحب نے لاہور سے اس کے متعلق خبر دی ہے اور ایسا ہی دوسرے مقامات سے بھی سخت زلزلہ کی خبریں آئی ہیں - کوئی ہے جو اس سے نصیحت حاصل کرے اور فائدہ اٹھائے - ؔ

آپ کی توجہ درکار ہے - اخبار کی طرف - کہ آپ اس کیواسطے نئے خریدار بنانے کی کوشش کریں - ہنوز تعداد میں آپکی توجہ سے بہت ترقی ہوسکتی ہے خریدار بھی ایسے ہوں جو بروقت قیمت عطا فرماویں

ؔ خیرآباد ضلع پشاور سے عبداللہ نام ایک صاحب لکھتے ہیں کہ ۴ اپریل ۱۹۰۷ء کو قریباً بارہ بجے رات کے سخت زلزلہ آیا ...

مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؂ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

یستنبئونک احق ھو ـ قل ای وربی انہ لحق

بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب ـ السلام علیٰ من اتبع الھدیٰ ـ مدت سے آپ کے پرچہ اہلحدیث میں میری تکذیب اور تفسیق کا سلسلہ جاری ہے ہمیشہ مجھے آپ اپنے اس پرچہ میں مردود کذاب دجال مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہیں اور دنیا میں میری نسبت شہرت دیتے ہیں کہ یہ شخص مفتری اور کذاب اور دجال ہے اور اس شخص کا دعوےٰ مسیح موعود ہونے کا سراسر افترا ہے میں نے آپ سے بہت دکھ اٹھایا اور صبر کرتا رہا مگر چونکہ میں دیکھتا ہوں کہ میں حق کے پھیلانے میں مامور ہوں اور آپ بہت سے افترا میرے پر کرکے دنیا کو میری طرف آنے سے روکتے ہیں اور مجھے اُن گالیوں اور ان تہمتوں اور اُن الفاظ سے یاد کرتے ہیں کہ جن سے بڑھ کر کوئی لفظ سخت نہیں ہو سکتا اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات آپ اپنے ہر ایک پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہو جاتا ہے اور اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہوتا ہے تا خدا کے بندوں کو تباہ نہ کرے اور اگر میں کذاب اور مفتری نہیں ہوں اور خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوں اور مسیح موعود ہوں تو میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ سنت اللہ کے موافق آپ مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے ـ پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے ـ جیسے طاعون ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندگی میں ہی وارد نہ ہوئی تو میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں یہ کسی الہام یا وحی کی بناء پر پیشگوئی نہیں بلکہ محض دعا کے طور پر میں نے خدا سے فیصلہ چاہا ہے ـ اور میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اے میرے مالک بصیر و قدیر جو علیم و خبیر ہے ـ جو میرے دل کے حالات سے تو واقف ہے ـ اگر یہ دعوےٰ مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افترا ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور دن رات افترا کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کر دے ـ آمین مگر اے میرے کامل اور صادق خدا اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں ـ کہ میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر مگر نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ طاعون و ہیضہ وغیرہ امراض مہلکہ سے بجز اس صورت کے کہ وہ کھلے کھلے طور پر میرے روبرو اور میری جماعت کے سامنے ان تمام گالیوں اور بدزبانیوں سے توبہ کرے جن کو وہ فرض منصبی سمجھ کر ہمیشہ مجھے دکھ دیتا ہے آمین یا رب العالمین ـ میں ان کے ہاتھ سے بہت ستایا گیا اور صبر کرتا رہا مگر اب میں دیکھتا ہوں کہ ان کی بدزبانی حد سے گذر گئی وہ مجھے اُن چوروں اور ڈاکوؤں سے بھی بدتر جانتے ہیں جن کا وجود دنیا کے لئے سخت نقصان رساں ہوتا ہے اور انہوں نے ان تہمتوں اور بدزبانیوں میں آیت لا تقف ما لیس لک بہ علم ـ پر بھی عمل نہیں کیا اور تمام دنیا سے مجھے بدتر سمجھ لیا اور دور دور ملکوں تک میری نسبت یہ پھیلا دیا ہے کہ یہ شخص درحقیقت مفسد اور ٹھگ اور دوکاندار اور کذاب اور مفتری اور نہایت درجہ کا بدآدمی ہے سو اگر ایسے کلمات حق کے طالبوں پر بد اثر نہ ڈالتے تو میں ان تہمتوں پر صبر کرتا مگر میں دیکھتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ انہیں تہمتوں کے ذریعہ سے میرے سلسلہ کو نابود کرنا چاہتا ہے اور اس عمارت کو منہدم کرنا چاہتا ہے جو تو نے اے میرے آقا اور میرے بھیجنے والے اپنے ہاتھ سے بنائی ہے اس لئے اب میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور وہ جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھا لے یا کسی اور نہایت سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو ـ مبتلا کر ـ اے میرے پیارے مالک تو ایسا ہی کر ـ آمین ثم آمین ـ ربنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق و انت خیر الفاتحین ـ آمین

بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرے اس تمام مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھدیں ـ اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے ـ

الراقم ـ عبد اللہ الصمد میرزا غلام احمد مسیح موعود عافاہ اللہ وایّد
(مرقومہ ۱۵؍ اپریل ۱۹۰۷ء یکم ربیع الاول ۱۳۲۵ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؂ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

نیاز نامہ بخدمت منشی عبد الحق صاحب

اکونٹنٹ پنشنر لاہور کوچہ کندیگران بر وفات منشی

الٰہی بخش اکونٹنٹ مصنّف کتاب عصاء موسیٰ

میرے مکرم ـ السلام علیکم ـ

مجھے آپ سے اُنس ہے اور سچا اُنس ہے اور جو کچھ میں یہاں لکھنے لگا ہوں اُسی سچے انس کے باعث لکھتا ہوں جو میرا دل آپ کے لئے محسوس کرتا ہے اس انس کی وجہ سے غالباً آپ بھی ناواقف نہیں جو نور اور ہدایت مجھے جناب مسیح کے طفیل ملا اس کے موجب آپ بھی ہیں آپ ان چند واجب التعظیم احباب میں سے ہیں جو مجھے عالیحضرت مرزا صاحب کی طرف لے گئے اور پھر وقتاً فوقتاً ابتدائے منازل سلوک کی مشکلات کے دفعہ کرنے میں آپ نے مجھے ہمیشہ اپنے اس ذاتی علم سے مدد دی ـ جو آپ کو عالی حضرت جناب مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق اور اونکے اخلاق اور ان کے تقدس کے متعلق حاصل تھا ـ اس لئے

ھل جزاء الاحسان الا الاحسان پر کاربند ہو کر میرا فرض ہے کہ میں کلمۂ خیر سے اس وقت دریغ نہ کروں ـ

اس وقت آپ بفضلہ تعالیٰ دوست پروری اور دوستداری کی قیود سے خدائی ہاتھ کے ذریعہ آزاد کئے گئے ہیں اور میں یقین رکھتا ہوں کہ آپ اب ٹھنڈے دل کے ساتھ میری اس عرضداشت پر غور کریں گے ـ

یہ تو آپ مان لیں گے کہ انسان کا محاکمہ غلطی سے خالی نہیں اور سعید انسان کا فرض ہے کہ اگر وہ خود ایک معاملہ میں غلطی کر جاوے تو پھر جب نئے واقعات صحیح ظہور پذیر ہو جاویں تو وہ اپنی خطا یافتہ محاکمہ کی ترمیم کرنے میں دیر نہ لگاوے ـ منشی الٰہی بخش اکونٹنٹ صاحب عصاء موسیٰ اب اس جہان سے بذریعہ موت طاعون سے چلے گئے ـ ان کے متعلق آپکا ایمان تھا کہ وہ صاحب الہام اور مورد فیض ربانی ہیں ان کو آپ کی تحقیق کے مطابق خدا تعالیٰ نے بمصداق ضرب المثل ہر فرعونے را موسےٰ اس زمانہ میں بزعم متوفی جناب مرزا صاحب کے فرعونی فتن کے دور کرنے کے لئے موسےٰ قرار دیا اور انکو عصاء عطا فرمایا تھا ـ آپ اس بات سے بھی واقف ہیں کہ جناب احدیت نے جناب مرزا صاحب کو بھی بقول ان کے موسےٰ کے

خطاب سے ہی مخاطب کیا ہے اور یہ امر کوئی منشی الٰہی بخش کے تتبع مین نہ تہا بلکہ براہین مین مقدس مصنف براہین کا ایک نام بھی ہے جس کتاب کے اور جس کے مضامین کے مصدق اور موید آپ اور آپکا دوست سالہا سال تک رہ چکا ہے اب آپ فرمائیے کہ دست قدرت نے کس کو موسیٰ اور کس کو فرعون ثابت کیا۔ نظری مباحثات اور منطقی قیاسات تو کسی نتیجہ تک انسان کو جلد نہین پہونچا سکتے لیکن ہم اس بات کو کیا کرین کہ جب تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ فرعون اور موسیٰ کے مقابلہ مین فرعون موسیٰ کی زندگی مین ہلاک ہوا۔ اور جناب موسیٰ اس کے بعد دنیا مین رہے۔ اب منشی الٰہی بخش اور جناب مرزا صاحب میدان مین ایک میدان مین نکلے۔ وہ دونون ایک دوسرے کے مقابل تہے

طاعونی طوفان کی طغیانی کوئی نیل کے طوفان سے کم نہین جس

طرح جناب موسیٰ اور فرعون طوفان نیل مین سے دونون گزرے اسی طرح ان دونوں مدعیان کے ارد گرد بھی طوفان طاعون زور وشور مین ہے۔ اب آپ خود ہی فرمادین کہ کون اس طوفان مین غرق ہوا۔ اور کون صحیح سلامت اس وقت تک ہے۔ میرے نزدیک تو آپ جیسے ذوق والے کے لئے یہ امر فیصلہ کن ہے دیگر واقعات یا حالات یا مسائل یا مذہبی مباحثات کے ذریعہ صحیح نتیجہ کی امید رکہنا محال ہے۔ اول تو صحیح علم کا حاصل ہونا ہی مشکلات سے ہے اور پھر صحیح علم کے بعد صحیح نتیجہ نکالنا بھی دشواری سے خالی نہین۔ اس لئے مین نے آپکے سامنے یہ موٹی سے موٹی بات پیش کی ہے۔ کیا آپنے کبھی اس امر پر غور نہین کیا کہ کیا وجہ ہے کہ جو حضرت اقدس کے مقابل آیا وہ اٹھایا گیا۔ آپ ان ایام میں جب میں آپ کی معلومات متعلق حضرت اقدس سے فیض اندوزی کرنے کے لئے آپ کیخدمت مین حاضر ہوا کرتا تہا اکثر یہ کہا کرتے تہے کہ جناب مرزا صاحب کی صداقت کا ایک ہی کافی نشان ہے اور وہ یہ ہے اس کے مخالف اس کی زندگی مین ہلاک ہوجائین گے۔ اب آپ کے دوست نے بھی اسی فہرست مین ایک نام کی اور ایزادی کر دی۔ لہذا اگر آپ کی ہی مذکورہ بالا دلیل کچھ وزن رکھتی ہے تو آپ خود ہی غور کرلین کہ وہ تین صد کے قریب مولوی جنہون نے سنہ ۱۸۹۱ء مین اشاعۃ السنہ والے نوٹسے کفر پر مہرین لگائین تہین ان مین سے کس قدر آج زندہ ہین اگر آپ تحقیق کرنا چاہین۔ تو مین آپ کو یقین دلاتا ہون کہ ان مین سے بمشکل انگلیون پر ہی اس وقت آپ بعض ملا گن سکین گے۔ جو کسی مصلحت ربی کے ماتحت زندہ ہین ورنہ سب خائب وخاسر ہو گئے اور ان مین سے بعض کو وہ شرمناک موتین نصیب ہوئین۔ کہ جو ان کے ادعائے مولویت کے شایان حال نہ تہین۔ وہ لودیانہ کے چار بہائی مولوی جو کفر مین اس قدر غلو کرتے تہے کس ذلت کی موت سے مرے۔ پھر اسمٰعیل علیگڈہی ہے۔ نذیر حسین دہلوی۔ رشید احمد گنگوہی۔ غلام دستگیر قصوری۔ چراغدین جمونی۔ رسل بابا امرتسری۔ راجہ جہانداد خان گکہر۔ ملا احمد پشاوری۔ آتہم امرتسری امریکہ کا ڈوئی۔ اور ایسا ہی صدہا اور لوگ ہین جن کا اب نام ونشان نہین وہ ہلاک ہوئے اور عجب بات یہ ہے کہ ان کا کوئی قائم مقام بعد مین نہ رہا۔ آپ کو کیا کبہی بھی یہ خیال نہین آتا کہ جناب مرزا صاحب کے دن بدن کیون ترقی ہو رہی ہے اور اس کو اللہ تعالیٰ وہ اسباب کیون مہیا کرتا جاتا ہے۔ کہ جس کے ذریعہ اس کی اشاعت عالمگیر ہو جاوے اور بالمقابل اس کے مخالف جس قدر ہین اگر وہ اپنی ذات سے کچھ کر سکین تو کر سکین والا ان کا کوئی مددگار ومعین نہین ہوتا اور ان کو کسی قسم کی قلمی یا درمی مدد نہین ملتی کیون فتوحات کے ابواب مرزا صاحب پر کہلتے جاتے ہین کیون لوگ اپنے مالون کو جانون کو اور اپنی معلومات کو اور اپنی تعلیمون کو اس کے راہ مین قربان کرتے ہین اور کیون اس کے مخالفین کی امداد مین زمانہ کھڑا نہین ہوتا۔ حالانکہ زمانہ کا زیادہ حصہ ہم سے مخالفت رکہتا ہے۔ آپ اسی شخص کی بابت غور کرین جس کو آپکے دوست الٰہی بخش نے قائم کیا ان کے ہمراہ کس قدر تہے اور خود ان کو کس قدر جرأت اور یقین اپنے آپ پر تہا جب لاہور کے علماء نے ان کے برخلاف کفر کی طیاریان کین تو پہر آخر کہنا ہی پڑا کہ ان کو اپنے الہامات کے متعلق خود قطعی علم نہین کہ ان کا مفہوم ومصداق کیا ہے پھر انکے الہامات اور دعاوی کے مصدق کس قدر پیدا ہوئے اور جو دوست برادری کے لحاظ سے چند آدمی تہے بھی تو وہ کتنی جلدی اٹھائے گئے۔ سید فتح علیشاہ۔ خواجہ امیر الدین صاحب وغیرہ آخر الٰہی بخش صاحب کے دعاوی کے بعد بہت ہی جلد رخصت ہو گئے۔ حافظ محمد یوسف کو خدا تعالیٰ نے مختلف قسم کی ناکامیان دیکہنے کے لئے زندہ رکہا جس کا مزا وہ بہت حد تک چکھ بھی رہے ہین۔ یہی چند ایک مددگار منشی الٰہی بخش کے تھے آپکے سوا آپ مجھے بتلا سکین گے کہ عصا موسیٰ والے کے ہم آواز اور اس کی ذاتی عقائد اور دعاوی کے موید کس قدر دنیا مین پیدا ہوئے اور خصوصاً اب روشن کہان ہے جسے الٰہی بخش صاحب دنیا مین لائے۔ کیا اس وقت ایک بھی متنفس ہے

جو اس مشن کو جاری رکہے۔ بالمقابل جناب مسیح ناصب کے متعلق آپ کو ان کا وہ زمانہ یاد دلاتا ہون کہ جب آپ ان کے مدار المہام تہے اور حضرت اقدس کو براہین کے متعلق ایک اشتہار کو انگریزی زبان مین ترجمہ کرانا منظور تہا۔ آپ خود ہی مجھے فرمایا کرتے تہے کہ آپ کو کس قدر دقتون کا سامنا ہوا تہا اور کن مشکلات کے بعد آپنے ایک اشتہار کا ترجمہ کروایا۔ پھر اس کے بعد سنہ ۹۴ و ۹۵ء کا زمانہ آیا اور پہر جب ایسی قسم کے ایک پمفلٹ کو انگریزی مین ترجمہ کرنے کی ضرورت پڑی تہی جس کو مین ترجمہ کرنے کے بعد بطور مشورہ میان الٰہی بخش کے پاس لیگیا تو انہون نے کئی دن اسی مشورہ مین لگا دئے۔ وہ بہی زمانہ گذر گیا اور اب جب حضرت اقدس کو بلاد مغربیہ مین اپنی اشاعت منظور ہوئی تو پہر آپنے دیکہا کہ اس ارادہ سے کئی سال پہلے ہی تعلیم یافتہ اور انگریزی دان اہل قلم حضرت کے قدمون مین آ بیٹھے یہ وہ لوگ ہین جن کی قلم کا لوہا خود یورپ مین مصنفین نے مانا اور جن کی زبان دانی انگریزی پر خود اہل زبانون نے عش عش کیا اب بتلاؤ حضرت اقدس کی اشاعت میں اور پہر خود اسلام کی اشاعت مین زبان انگریزی کے ذریعہ جس قدر اشاعت تصانیف قادیان مین ہو رہی ہے ود دنیا کے کسی اور مرکز سے کہان ہوتی ہے۔ ماسٹر اللہ دین لاہوری کا ترجمہ اشتہار براہین پر تامل کرنے کا زمانہ یاد کرو اور یہ زمانہ دیکہو تو کیا آپ جیسے غور اور فکر کرنے والے کے لئے کوئی عبرت کا مقام نہین۔ کیا آپ نہین دیکہتے کہ جس قسم کی ضرورت اس مقدس انسان کو لاحق ہوتی ہے یا ہونیوالی ہوتی ہے اس ضرورت کے پورا کرنے کے سامان رحمان خدا ضرورت کے لاحق ہونے سے پہلے ہی پیدا کر دیتا ہے کیا آپنے مقدمات کے حالات نہین دیکھے کہ ان مقدمات کے پیدا ہونے سے پہلے ہی قانون دان غلام مسیح کی خدمت مین خدا تعالیٰ نے پیدا کر دئے پھر مالی ضرورت کو خدا تعالیٰ نے کیسا پورا کیا۔ میرے معظم منشی صاحب آپ مرزا صاحب کے ابتدائی مالی تکالیف سے جیسے واقف ہین اور کوئی کم ہی ہوگا۔ اب تبلاؤ یہ مالی فتوحات آپکے لئے کوئی سبق کا موجب نہین ہو سکتے اور پھر یہ تمام اعلیٰ خدمات بہم پہونچانے والے کون ہین کیا چند جاہل اور بیوقوف توہمات کے گرویدہ امراء اور جہالت مین گرفتار اہل دولت ہین جو اس مدعی کے قابو مین آگئے اور جن کے مال وجان پر اس کا قبضہ ہو گیا ہے اور جن کی توہم پرستی سے وہ فائدہ اٹہا رہا ہے یا یہ وہ لوگ ہین کہ جو آپ لوگون کے دنیاوی معاملات کو

سلجھانے میں اہل عقل سمجھے جاتے ہیں اور جن کے عقل و تجربہ کی طرف آپ لوگ اپنے دنیوی مشکلات میں رجوع کیا کرتے ہیں جن کے علم و فضل کو زمانہ مانتا ہے اور جو لوگوں کے خیال میں بھی اپنے علم و فضل کے باعث عدیم المثال سمجھے جاتے ہیں ان بخیال اہل تھا انہوں نے اگر کوئی غلطی کی ہے تو صرف یہ کہ انہوں نے قادیان کے ایک رئیس کو مسیح اور امام ملت لیا ہے۔

اب میں ایک خاص امر کی طرف آپکو توجہ دلاتا ہوں جسکو میں نے ہمیشہ حیرت اور استعجاب کی نگاہ سے دیکھا ایک بلا تعصب اور سلیم الفطرت انسان کا فرض ہے کہ وہ اپنی مسلمات اور یقین کو محض ایک نئی پیدا شدہ مخالفت کے باعث ترک نہ کرے جب تک اول مسلمات کے برخلاف اس کے پاس نئے کامل وجوہ پیدا نہ ہو جاویں۔

میں نے کتاب عصائے موسیٰ کو بغور پڑھا اور کئی دفعہ پڑھا اور پھر ان تمام اعتراضات کو اپنے ذہن میں جمع کیا جو مصنف عصائے موسیٰ نے جناب مرزا صاحب کی ذات اور حالات کے برخلاف جمع کئے اور ایسا ہی مجھے پٹیالہ کے ڈاکٹر عبد الحکیم کے اعتراضات پر بھی غور کرنے کا موقعہ ملا۔ عجیب اور حیرتناک بات جو میرے لئے تھی وہ یہ ہے کہ یہ وہی اعتراضات من و عن تھے۔ جو مخالفین نے آپکے اور میاں الہی بخش کے اور ڈاکٹر عبد الحکیم کی مخالفت سے کئی سال پہلے شائع کئے اور ان سے سوا ایک بھی اعتراض میاں الہی بخش یا عبد الحکیم کو نہ سوجھا یہ تمام کے تمام اعتراضات قریباً قریباً سنہ ۱۸۹۱ء سے پہلے پہلے مخالفین کی کتب میں لکھے جا چکے تھے اور میاں الہی بخش نے یا ڈاکٹر عبد الحکیم نے جب مخالفت پر کمر بستہ کی تو انہیں اعتراضات کا اعادہ بالفاظ دیگر کر دیا۔ میں ان اعتراضات کی صحت یا غیر صحت کے متعلق اس جگہ کچھ نہیں کہنا چاہتا۔ نہ میں یہ کہتا ہوں کہ اگر وہ اعتراضات صحیح ہوں تو کیوں ان کو میاں الہی بخش وغیرہ استعمال نہ کریں لیکن جو بات مجھے حیرت میں ڈالتی ہے اور جس سے میں میاں الہی بخش وغیرہ کی دیانت کے متعلق مذبذب ہو جاتا ہوں وہ یہ ہے کہ جب اعتراضات تو بجنسہ وہی ہیں جو ان کی مخالفت سے پہلے بھی موجود تھے اور جن سے ان کے کان اور آنکھیں آشنا تھیں۔ تو جب سالہا سال تک یہ لوگ ان اعتراضات کو بے بنیاد سمجھتے رہے تو اب اُن میں اور کونسا سرخاب کا پر لگ گیا جو اب وہی اعتراضات ان کی نگاہوں میں اعتراضات بن گئے۔

دیانت کا تو یہ تقاضا تھا کہ یہ لوگ کم از کم ہم پر یہ امر ظاہر کرتے کہ ان اعتراضات کو جن کو ہم کئی سال تک بے بنیاد سمجھتے رہے اور جن کے بے دلیل وجود نے ہمارے ایمان کو ایک ذرہ تک متزلزل نہیں ہونے دیا۔ اب ان اعتراضات کے ثبوت میں ہمارے پاس نئے دلائل پیدا ہو گئے ہیں جن کا ہم کو پہلے علم نہیں تھا اور اس لئے ہمکو حق پہنچتا ہے کہ ہم ان اعتراضات کو صحیح مانیں اور جناب مرزا صاحب سے مخالفت کریں یا وہ یہ اعلان کرتے کہ اعتراضات تو ہماری نگاہ میں ہمیشہ سے تھے لیکن ہمنے منافقانہ طور پر آجتک پردہ پوشی کی تقویٰ اور امانت اور دیانت کی تو یہ راہ تھی جو میں نے عرض کی نہ یہ کہ انہیں اعتراضات کو ایک مدت العمر تک بے بنیاد اور غلط سمجھنا اور ان کے اندفاع میں خود دلائل پیش کرنا اور معترضین کو انہیں جھوٹے اعتراضوں کے باعث ملزم ٹھہرانا اور پھر جب آپ مخالفت پر آمادہ ہونا تو انہیں اعتراضات کو وجہ مخالفت قرار دینا کیا یہی طرز شرافت و امانت تھی جو منشی الہی بخش و ڈاکٹر عبد الحکیم نے اختیار کی۔ میں انکی مخالفت کی داد دیتا اگر یہ لوگ انہیں اعتراضات کے ثبوت میں نئے دلائل اور وجوہ پیدا کر کے پبلک کو یقین دلاتے کہ اب ان اعتراضات کے ثبوت میں انہیں نئے ثبوت مل گئے ہیں بعض خیرہ چشم اخبار نویسان لاہور نے ڈاکٹر عبد الحکیم کو گھر کا بھیدی قرار دیکر ان کے اعتراضات کو وزنی قرار دیا ہم اس بات سے خوش ہوتے کہ ڈاکٹر عبد الحکیم جو بیس سال تک حضرت کا مرید رہا اور گھر کا بھیدی کہلانے کے سزاوار تھا۔ کاش وہی گھر کا بھید پبلک پر ظاہر کرتا۔ تعجب تو یہ ہے کہ میں نے جب اس گھر کے بھیدی کی تحریر کو دیکھا اور اُسے بھی انہیں اعتراضات سے مملو پایا جن کو وہ ایک مدت تک بے بنیاد اور غلط سمجھتا رہا اور اپنے ایسا سمجھنے کی غلطی کو کسی نئی روشنی سے غلطی ثابت نہ کر سکا۔ تو اس بات پر مجھے اور بھی یقین آگیا۔ کہ یہ لوگ محض مخالفت اور ذاتی عناد کے باعث اندھے ہو رہے ہیں آپ بتلائیں۔ الہی بخش بھی گھر کا بھیدی تھا اور ایسا ہی عبد الحکیم۔ ان گھر کے بھیدیوں نے کونسی نئی روشنی ڈالی۔ کیا محض دوسروں کی قے کو چاٹ کر یہ گھر کے بھیدی اپنے فرض سے عہدہ برآ ہو گئے۔ ان کا تو فرض تھا کہ اپنی مخالفت کی تائید میں کوئی نئے اعتراضات پبلک کے سامنے پیش کرتے یا پرانے اعتراضات کی تصدیق میں اپنے ذاتی علم کی بناء پر کوئی بیّن ثبوت پیش کرتے لیکن ان سے ایسا نہ ہو سکا۔ مثال کے طور پر میں ایک بات آپسے عرض کرتا ہوں۔ جو آپ کی ذات سے خاص تعلق رکھتی ہے۔ وہ براہین احمدیہ کی طبع کے متعلق ہے غالباً سنہ ۹۴ یا ۹۵ء ۱۸ء سے پہلے پہلے یہ اعتراض چلا آتا ہے کہ مرزا صاحب نے براہین احمدیہ کے طبع کرانے کے متعلق لوگوں سے پیشگی قیمتیں لے لیں اور پھر براہین کو شائع نہ کیا اور لوگوں کا مال اس طرح خورد برد ہو گیا اس کے مقابل حضرت اقدس کی طرف سے براہین کے تعویق کے متعلق بہت سے کامل اور مضبوط وجوہ پیش کئے گئے۔ اور بدظن طبائع کے ظنون فاسدہ کو رفع کرنے کے لئے یہ بھی اعلان کیا گیا کہ جو شخص اپنی ادا کردہ قیمت واپس لینی چاہے وہ براہین کی خرید کردہ جلدیں خواہ کیسی حالت میں ہوں ہمکو واپس دیکر اپنی ادا کردہ کل کی کل قیمت لیلے۔ اس کام کی سرانجام دہی کے لئے آپ ہی مقرر کئے گئے تھے اور آپ نے کئی دفعہ زبانی اعلان بھی کیا کہ جو چاہے آپ سے قیمت لیلے۔ مجھے خوب یاد ہے کہ جب کبھی ان ایام میں آپکے سامنے یا منشی الہی بخش کے سامنے اس اعتراض کا ذکر آیا۔ تو آپ دونوں نے حضرت اقدس کی حمایت میں قیمت واپس دینے کی آمادگی ظاہر کی بلکہ مجھے خوب یاد ہے کہ بعض کتب واپس ہو کر آپسے قیمت بعض نے واپس لی اور پھر وہ کتب مریدین سلسلہ میں ہاتھوں ہاتھ بک گئیں۔

اب اگر یہ واقعات سچے ہیں تو پھر کیا میاں الہی بخش کو یا آپکو یہ حق پہنچتا ہے۔ کہ جس وقت آپ لوگ مخالفت پر کمربستہ ہوں تو اپنی فہرست اعتراضات میں اس براہین احمدیہ والے اعتراض کو بھی جگہ دیں میرے نزدیک تقوےٰ اور دیانت یہ اجازت نہ دے گی ہاں اس کی ایک راہ اور تھی اور وہ یہ تھی کہ میاں الہی بخش اعلان کرتے۔ کہ جو کچھ مرزا صاحب نے واپسی قیمت براہین احمدیہ کے متعلق اعلان کیا وہ بھی ایک چال تھا اور منشی عبد الحق صاحب کو اور مجھے بھی دوستی کے لحاظ سے اس چال اور فریب میں شریک ہونا پڑا اور ہم اس فریبانہ چال میں معین و مددگار تھے۔ اب اللہ تعالےٰ نے اپنے خاص الہام سے ہم کو متنبہ کیا اور ہم اس گناہ سے بچے اور ہم اب اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ اس اپنے سابقہ شرکت فریب سے پبلک کو آگاہ کریں۔ صرف اس صورت میں مصنف عصائے موسیٰ کو حق پہنچتا تھا کہ وہ اعتراض متعلقہ براہین کو بھی فہرست اعتراضات میں درج کرتا۔ والا بصورت دیگر ہم تو یہی کہیں گے کہ دراصل جو اعتراضات منشی طاعون زدہ نے پیش کئے وہ بالکل مخالفت کی نابینائی کا نتیجہ تھے۔

مولوی عبد الرحیم صاحب میرٹھی قادیان میں تشریف فرما ہیں۔ عرب ابو سعید صاحب بھی قادیان میں آ گئے ہیں۔

میرے مکرم منشی صاحب مجھے ۹۴و۱۸۹۵ء کا زمانہ خوب یاد ہے۔ جب آپ کے مکان پر ہمارے جلسے ہوتے تھے جب آپ اور ہم اکٹھے اٹھتے بیٹھتے تھے۔ آپ نے کئی دفعہ ان تمام اعتراضات کا جو منشی الٰہی بخش نے کتاب میں کئی سال بعد درج کئے ذکر کیا اور پھر خود ہی بدلائل قویہ جس کی بنیاد آپ کا ذاتی علم متعلق حضرت اقدس ہوتا تھا۔ ان اعتراضات کا ازالہ کیا۔ اب تو طاعون کے ہاتھ نے آپکو دوست پرستی کی قیود سے آزاد کر دیا ہے کیا وہی دلائل قویہ جو آپ اوروں کو سنایا کرتے تھے۔ وہ آپ کی تشفی اور تسلی کا باعث نہیں ہو سکتے کیوں انہیں دلائل کو سامنے رکھ کر آپ اپنی لغزشوں کو نہیں چھوڑتے۔

مجھے آپ کے ہم جلیسوں کے علاوہ راجہ جہانداد خان گگھر کا بھی افسوس رہا۔ میں نے اس سے ذکر بھی کیا کہ جب ۱۹۰۱ء ۱۹۰۰ء یا ۱۸۹۹ء تک وہ حضرت اقدس کا مؤید اور مصدق رہا ہے اور حضرت کی تمام تصانیف سے خوب ماہر تھا اور مخالفین کے لٹریچر پر بھی اس کی نگاہ تھی تو پھر ۱۹۰۱ء و ۱۹۰۰ء کے بعد حضرت اقدس نے اب کونسا نیا پہلو اختیار کیا کہ جو آپ کی یا راجہ گگھر کی انحراف کا باعث ہوا۔ ظلی یا غیر ظلی نبوت یا دعویٰ رسالت واحدیت۔ یا انت منی وانا منک۔

وغیرہ وغیرہ ان میں سے کونسی بات ہے۔ کہ جس کا ذکر کھلا کھلا براہین میں نہیں تو پھر یہ باتیں کیوں از سر نو مخالفت کی بنیاد بن گئیں۔ اصل بات یہ ہے کہ جب ذاتی اغراض یا ذاتی رعونت درمیان آجاتی ہے۔ تو پھر انسان اندھا ہو جاتا ہے۔ نہ امیر صاحب کابل مولوی غلام حسن صاحب سب جسٹرار کی تقرری بعہدہ پولٹیکل ایجنٹی قندہار پر ان کی احمدیت کے باعث اعتراض کرتے اور نہ راجہ صاحب کو سفارت کابل کی خواہش حضرت کی اقتداء سے روکتی۔ راجہ صاحب ایک زمانہ میں علی الاعلان احمدی مشہور تھے اور پھر جب انہیں سفارت کابل کے حصول کا شوق پیدا ہوا تو ان کے لئے یہ بھی ضروری تھا کہ وہ اٹھتے بیٹھتے مخالفت کر کے امیر کابل کے کانوں تک پہونچا دیں کہ وہ سخت معاند سلسلہ احمدیت ہے خدا کی شان ہے کہ خسر الدنیا والاخرۃ نے کیسا رنگ اپنا دکھلایا۔ ایسا ہی نہ منشی الٰہی بخش نے اور نہ ڈاکٹر عبد الحکیم نے کوئی نئی وجہ مخالفت جناب مرزا صاحب میں دیکھی اور آخر الذکر نے تو اپنی مخالفت سے ایک سال یا کم بیش عرصہ پہلے مرزا صاحب کی حمایت میں تصانیف شائع کیں۔ دراصل یہ لوگ بلعمی صفات اپنے اندر رکھتے تھے۔ انکو یہ خیال تھا کہ ہم خود حضرت احدیت مآب کی جناب میں باریاب ہیں انکو جناب موسیٰ کے حالات سے سبق لینا چاہیئے تھا لیکن جس رعونت نے بلعم کو اخلدا لی الارض کا مصداق بنایا اس سے یہ لوگ کیسے بچ سکتے تھے۔

اب میں چند الفاظ میاں الٰہی بخش کے بعض الہامات کے متعلق عرض کر کے اس نیاز نامہ کو ختم کرتا ہوں۔ میں نے کتاب عصاء موسیٰ میں میاں صاحب کے چند الہام ایسے بھی دیکھے ہیں۔ جن کو اشاعت عصاء موسےٰ سے پہلے (جب میاں صاحب حضرت مرزا صاحب سے خوش اعتقاد رکھتے تھے) میں نے میاں صاحب سے سنا تھا اس وقت ان الہامات کے مصداق جناب مرزا صاحب اور ان کے مخالف ظاہر کئے جاتے تھے اور جب مخالفت کا زمانہ آیا تو انہیں الہامات کا مصداق خود میاں صاحب اور مرزا صاحب بنائے گئے۔ مثال کے طور پر میں ایک واقعہ عرض کرتا ہوں اور خدا شاہد ہے کہ میں اس تحریر میں صادق القول ہوں اور وہ یہ ہے کہ جن دنوں جناب مرزا صاحب کے برخلاف مارٹن کلارک کا مقدمہ ۱۸۹۷ء میں ہو رہا تھا۔ تو میں اتفاق سے منشی الٰہی بخش کو انارکلی میں متصل عجائب گھر قدیم مل گیا اور میں نے آپ سے عرض کیا کہ آپ بھی پادریوں کی مخالفت میں دعا کریں انہوں نے کہا کہ میں نے دعا کی ہے اور مجھ پر الہاماً ظاہر کیا گیا ہے کہ جناب مرزا صاحب اس مقابلہ میں مظفر و منصور ہوں گے۔ پھر انہوں نے الفاظ الہام کے دہرائے جس میں فرعون اور موسیٰ حسب تشریح میاں الٰہی بخش۔ جناب مرزا صاحب اور مارٹن کلارک کو کہا گیا تھا۔ میاں الٰہی بخش کہتے تھے کہ چونکہ موسےٰ فرعون پر غالب آیا تھا۔ اسی طرح جناب مرزا صاحب پادریوں پر غالب آویں گے غرضیکہ وہ دن بھی آیا۔ جب حضرت اقدس اس مقدمہ میں مظفر و منصور ہوئے اور جب میں پھر میاں الٰہی بخش کو ملا تو انہوں نے مبارکباد دیتے ہوئے اپنے الہام کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ آخر موسےٰ نے فرعون پر غالب آنا تھا سو غالب آگیا لیکن میری حیرت اور تعجب کی کوئی حد نہ رہی۔ جب میں نے عصاء موسےٰ میں اس الہام اور اسی کے قبیل دیگر الہامات کو دیکھا کہ جن کی بنا پر میاں الٰہی بخش تو موسیٰ تھے اور فریق ثانی فرعون فاعتبروا یا اولی الابصار۔

عجب شان ربی ہے کہ اگر یہ الفاظ واقعی خدا کی طرف سے تھے کیونکہ وہ زمانہ منشی صاحب کی صلاحیت کا تھا۔ تو وہ الفاظ کس وضاحت سے پورے ہوئے۔ دست قدرت نے ظاہر کر دیا کہ کون موسیٰ ہے اور کون فرعون۔ کس نے موسیٰ کی طرح فرعون کو طوفان میں غرق ہوتے دیکھا اور کون فرعون کی طرح طوفان میں غرق ہوا۔

میں نے یہ چند کلمات حقیقی درد اور سچے انس سے لکھے ہیں اور میری دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ان کو نفع بخش آپ کے لئے یا اور پڑھنے والوں کیلئے کرے۔

خواجہ کمال الدین وکیل چیف کورٹ پنجاب لاہور انارکلی

مورخہ ۱۔ اپریل ۱۹۰۷ء

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یکماہ	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۲۵	۸
½ ״	۱۱۰	۶۰	۳۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۹	۳
½ ״	۴۰	۲۰	۱۳	۵	۲
¼ ״	۲۶	۱۴	۹	۳	۱¾
⅛	۱۴	۱۲	۷	۲½	۱¼
فی سطر	۸	۴½	۲½	۱	۲/

۱۔ یہ اجرت پہلے ہی سے بہت کم کر کے لگائی گئی ہے اس واسطے اس میں زیادہ کوئی رعایت نہ ہوسکیگی۔ بے فائدہ خط و کتابت سے طرفین کا ہرج ہے۔

۲۔ اجرت ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے۔ مابعد کا کوئی حساب نہیں۔

۳۔ اشتہار متواتر دئے جانے کی یہ اجرت ہے، درمیان میں چھوڑنے کیواسطے اور کبھی کبھی درج کرانے کیواسطے زائد اجرت چارج ہوگی۔

۴۔ اخبار صرف ان مشتہروں کو دیا جاویگا جن کی اجرت سالانہ عہ روپیہ سے کم نہ ہو باقی جو مشتہر اخبار لینا چاہیں۔ وہ قیمت الگ ارسال فرماویں ۔

سرودِ مبارک

(جو مسجد مبارک میں مسیح موعود کے حضور پڑھا گیا اور حضور نے بہت پسند فرما کر ایڈیٹر بدر کو حکم دیا کہ اخبار میں چھاپا جاوے - ۱۰ اپریل ۱۹۰۶ء)

ہم امرِ حق سے مہدی تیرے حضور آئے
ہے فرض مان لینا جو کچھ کہ تو بتائے

کیا کیا نشان خدا نے تیرے سبب دکھائے
کچھ آسمان پہ دیکھے اور کچھ زمین میں پائے

باطل پرست ڈوئی جھوٹا نبی نا جیب
حق کے فرشتے اسکو پیشی میں تیری لائے

تو نے اُسے کہا گر تو مفتری نہیں ہے
آ پھر میرے مقابل سچا نجات پائے

وہ رُعبِ حق میں آکے میدان سے بھاگ نکلا
آخر دعا کے حربے تو نے اُدھر چلائے

کیسا شدید پکڑا اس مفتری کو تو نے
تیری دُعا نے کیا کیا رنگ اپنے ہیں دکھائے

تیرِ اجل ہے الحق تیری دُعا مسیحا
یا خنجرِ قضا ہے جس نے عدو مٹائے

دین مال سب ہی اس کا غارت ہوا ہے یکایک
ہوش و حواس سارے اندوہ نے اُڑائے

جیون بنا کے رہنا پھر بھی مکان نہ پایا
بے خان و مان پھرا وہ در در پہ دھکے کھائے

تخمِ زنا بتایا اپنے تئیں جہان میں
عزّ و شرف کے پردے خود آپ ہی اُٹھائے

تھی جائیداد جتنی چھینی گئی وہ ساری
باقی رہا نہ کچھ بھی جز ہائے ہائے

دخترِ کاجل کے مرنا عورت کا پھر بگڑنا
اور پھر یہ سارے صدمے افلاس تیری لائے

ممبر سے گر پڑا وہ فالج سے پھر مرا وہ
دُکھ کے پہاڑ اُس پر تقدیر نے گرائے

مجرم تھا شوخیوں میں اپنی وہ بڑھ چلا تھا
دستِ قضا نے غم کے کوڑے اسے لگائے

کچھ ایسی شامت آئی بگڑے مرید اُسکے
رُوٹھے تمام اپنے بیری ہوئے پرائے

ہوتا یہی ہے آخر انجام کاذبوں کا
صدہا جہان میں ہم نے دیکھے اور آزمائے

شاہد ہیں اس سزا کے اخبار والے سارے
یہ واقعات ہم نے ازخود نہیں بنائے

روشن نشان خدا نے پھر بعد میں دکھایا
آنکھوں کے کھولنے کو گولے عجب چلائے

اب بھی اگر نہ کھولیں آنکھیں ہماری دشمن
سمجھیں گے ہم یقیناً شامت کے دن ہیں آئے

صدہا خبیث باطن غارت کئے خدا نے
ہیں سینکڑوں زمین میں اپنے عدو سمائے

تیری علوِ شان سے جبکہ معاندوں نے
نافہمیِ سخن سے کیا کیا ستم تھے ڈھائے

آخر خدا نے خود ہی یہ فیصلہ کیا ہے
ویران مدفنوں میں لاکھوں نئے بسائے

بنتا تھا کوئی موسیٰ کوئی چراغِ دین کا
فرعون تھے خدا نے طوفان میں بہائے

سمراج او اچھر ایسے ہزاروں مچھر
کیڑے مکوڑے جھینگر طاعون نے اُڑائے

اے مہدیِ مبارک تجھ کو ہزار مژدہ
فتح و ظفر کے مژدے آفاق نے سنائے

تری ثنا میں پیارے ہم بھی یہی ہیں گاتے
جو گیت قدسیوں نے افلاک میں ہیں گائے

(از ابو یوسف محمد مبارک علی احمدی سیالکوٹی)

قصیدہ در مدح حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

از مشرقِ ہدایت صبحِ صفا برآمد
واز مطلعِ سعادت شمس الضحیٰ برآمد

یعنی امامِ برحق عیسیٰ مسیحِ مرسل
مہدیِ دورِ آخر بدر الدجیٰ برآمد

شیدائے دینِ احمدؐ ہم والۂ پیمبر
آئینہ جمالِ شہِ انبیاء برآمد

آفت گرائے دلہا ظلمت زدائے جانہا
مشعل فروزِ عالم نور الہدیٰ برآمد

عکسِ رُخِ پیمبر شاہنشہِ ولایت
سردارِ اولیاء و شہِ اصفیا برآمد

گفتند خیر مقدم قدسیانِ عالم
واز سوئے ملاءِ اعلیٰ صد مرحبا برآمد

گویند ناشناساں احمدؐ گذشت زینجا
واللہ بحلف گویم کان مصطفیٰ برآمد

قولش بشرحِ قرآن تفسیرِ لاجواب است
روئیش نظیرِ اکمل از انبیاء برآمد

علمش بیانِ وحدت فہمش نشانِ قدرت
جودش کنوزِ رحمت شہِ اسخیا برآمد

در گلشنِ معانی ہم روضۂ معارف
انفاسِ طیباتش ہمچوں صبا برآمد

شاید کہ گویم آنرا صدیقِ اُمتان است
فاروقِ اعظم است آں یا مرتضیٰ برآمد

مامورِ ایزد است آں مغفورِ سرمد است آں
موعودِ احمدؐ است آں بس مجتبیٰ برآمد

چشمش سرور دارد قلبش حضور دارد
جان پُر ز نور دارد عین الحیا برآمد

علّامۂ وحید است در عصرِ خود فرید است
ہرکس کہ زاں شنید است آں حق گرا برآمد

شد قادیاں ز فیضش دار الامانِ جانہا
چوں بہرِ منکرانش سیفِ دُعا برآمد

آیاتِ آسمانی در نصرتش ہویدا
طاعون چو تیغِ بُرّاں بہرِ عدا برآمد

چرخِ سپہر گرداں فرشِ زمینِ غبرا
اہلاکِ دشمناں را چوں آسیا برآمد

بدقسمتانِ ملّت صیدِ کمندِ مرگ اند
بدگوہرانِ دیں را سیفِ قضا برآمد

خوش قسمتے کہ دارد در دل ہوائے رویش
بدقسمتے کہ از وے رو در اِبا برآمد

خوش قسمتے کہ گردد پائے ادب بکویش
بدطینتے کہ سویش بہرِ دغا برآمد

بادِ سمومِ ہجراں بہرِ فدائیانش
چوں شعلۂ جہنم ذاتُ اللظیٰ برآمد

شرحِ کمالِ عشقش عبد اللطیف گوید
کاں سنگِ دشمناں را کوہِ وفا برآمد

حفظ و وفائے عہدش جانِ فدائیانش
چوں حزبِ مصطفیٰ ایں حزبِ خدا برآمد

رنگِ کرامتش بیں عبد الکریم دارد
کاں بہرِ حبالِ اعدا چوں اژدہا برآمد

چوں حسنِ جانفزائش افزود حسنِ احسن
از فرطِ حسن و احساں چوں دلربا برآمد

نورِ یقین و ایمان افزود نورِ دیں را
زاں در سوادِ عالم نور و ضیاء برآمد

آں نائبِ محمدؐ افزود دینِ علی را
زاں در بلادِ یورپ دین از علیٰ برآمد

شیر و شجاعِ عالم ہمچوں علیِ ضیغم
خیبر شکست برہم شیرِ خدا برآمد

آں صادقِ صدوقاں با چار دہ شدہ
زاں بدرِ صادقاں را حسن و جلا برآمد

ظاہر نمود ہر سو صدقش کمالِ دیں را
جانش فزود جانہا چوں ابتلا برآمد

شرحِ کمالِ جذبش عبد الرحیم گوید
ہم فضلِ حق ز فضلش پُر اتقا برآمد

حمد و سپاسِ حق را حامد عیاں گذارد
کاندر رہِ اطاعت بس پارسا برآمد

از ہر طرف مبارک وز ہر طرف سلامت
گویند قدسیانش کش مدعا برآمد

حق داد پاک او را ایں زمرۂ مریداں
نسبت با وچہ دارد کاں پر خطا برآمد

افسوس حاسداں را کز بے بصیرتیہا
زیشاں بحضرتِ او جور و جفا برآمد

دارند ناز و نخوت بر بختِ تیرۂ خود
واز علمِ تیرۂ شاں جہل و عمیٰ برآمد

آں سدِّ آہنی را از مکر و حیلتِ خود
گویند چوں سفیہاں کز بیخ و پا برآمد

آں سرورِ شجاعاں سینہ سپر بماند
ہرکس کہ پیشش آمد رو در فنا برآمد

باطل پرست بدین صید کمند مکش
کسرِ صلیب عیسیٰ از حربہائے او شد
ہم برہمو سراپا برہم شکست از وے
زان بید بیدیان ہم چون بید بے ثمر شد
ہرکس ز گبر و ترسا تا بسے سخن ندارد
غالب نمود حق را از دست او خداوند
جنبش معاندانرا بر ہم شکست رعبش
چون لیکھرام بدگو صد ہا قتیلِ سیفش
این تیرہ بخت بیدین ہمچون ہدف رسیدہ
مجبور گشت جانش پیشِ قضاء مبرم
پوشیدہ از جبانت رو لے خود از مسیحا
مال و متاعِ او را غارت نمود ایزد
دختر بمرد اول ابدش زنش بلا کرد
آخر دعائے احمدؑ کارش تمام کردہ
اخبار ہائے عالم این ماجرا نوشتہ
این آیتے ہویدا پیدا شد از خداوند
حسب بیان مہدی حسب زمان املات
اعجب بہ نشانہا ہمچون خورِ درخشان
اے شاہِ حق پرستان اے جانِ من مسیحا
این عاجزِ مبارک درہاں ز تو بطلبد
لطف امید دارد عشقت غذاء جانش
سوز فراقِ جانان جانش بسوخت آخر
دعوات مخلصانہ صرف عیال او کن

ہر بدسگال حق را تیرِ عنا برآمد
واز رایتِ چلیپا پرچم دراز برآمد
واز آریا سراسر بوئے ریا برآمد
واز خانۂ نیوگی رسم زنا برآمد
ناقوسِ بت پرستان ہم بے نوا برآمد
وقت ظہور بناءِ خیر الورا برآمد
آن اخترِ ظفر با صد حسب لوا برآمد
ہمچون دُدُئی کاذب صد در بلا برآمد
چون بہر قتل خوکان تیرِ دعا برآمد
از بہر استحالش چون میرزا برآمد
دست اجل ز روئش پردہ کشا برآمد
واز بہر جسم و جانش صد درد را برآمد
واز ہمبر او فتادہ چون مبتلا برآمد
مفلوج گشت و مجنون پس نارروا برآمد
از بہر صدق احمد این ماجرا برآمد
ہم در پیش نشانے حیرت فزا برآمد
از صفت بیست پنجم کا ندر سما برآمد
پانچ مئی ۱۹۰۷ء
این آیتے سماوی قدرت نما برآمد
لطف و تفقدت را شاہ وگدا برآمد
جان خستہ و نزار و پُر درد و دوا برآمد
رویت ضیاء چشمش بہر شفا برآمد
زینجاست کہ بجوئیت شور و بکا برآمد
این کمترین غلامے با صد رجا برآمد

(خاکسار ابو یوسف محمد مبارک علی احمدی سیالکوٹی) ۴ - اپریل ۱۹۱۰ء

مرے آقا مرے مولا مسیحائے زمان تو ہے
مثیل ابن مریم ہے بروز مصطفیٰ تو ہے
وہی تیرا محافظ ہے وہی تیرا نگہبان ہے
تجھے نصرت مبارک ہو تیرے احباب کو راحت
جہان میں شور ہو برپا مرا کس حسرت و کہتر
ہوئی وہ آج پوری پیشگوئی انت الاعلیٰ کی
یہ وہ مکار و موذی تہا کہ جس کا نام تہا دوئی
او سکو نخوت جب آئی تہی خودی سر مین سماتی تہی
انہین مین پاؤن اپنے وہ پہیلا کر ما دوالونگا
وہ کہتا تہا خدا سے مانگتا ہون مین دعا یہ کر
وہ تہا اسلام کا دشمن وہ تہا اسلام منکر
نبوت کا لیے دعویٰ خلافت پر تہا وہ ابتر
بسایا شہر تہا جسمین جمع کی تہی بہت دولت
بسر کرتا تہا اچھا زندگی وہ مثل شہزادہ
جو آئے دن قریب اسکے تو صدق پر کیا نازان
بہت کچہ اس کو مہلت دی نہ باز آیا مگر یہ جو
سزا اگر توت کی اپنے وہ پہر پانے لگا موذی
ہمیری کیا ذلت و خواری ہوئی نا ابھی کی ہماری
اوٹہائین ذلتین کیا کیا ہوئی بے عزت بہت یہ میان
کہانتک تو کہون کیا ہوئین ہی باتین نیا تو رہا
تو کہتا تہا نبی ہون نہ یہ کہتا تہا بہت ہون مسیح
نہ بیری وہ کچہ آئی نبوت چہن گئی ساری
امام وقت کے وہ کر مقابل ذلتین دیکہین
یہ دیکہا سینکڑون تم نے کہ دوئی ہوگیا غارت
خدا نے اسکو دی ذلت رہی اسلام کی عزت
یہ تم سے پوچہتا ہون مین اگر سمجہو کچہ کہون
اگر غیرت ہو کچہ دل مین ذرا بہی شرم کرتے تو
تمہاری تو مثل وہ ہو کہ جیسے بوند پانی کی
ارے اب ضد باز آؤ تعصب نہ پہیلاؤ
مگر تم تو نہ سمجہے ہو نہ سمجہو گے کبہی ہرگز
نہ سمجہو دیکہو تم جانون بہت پچہتاؤ گے آخر

امام انس و جہان تو ہے تو ہی ہے ہادی و رہبر
تجہے خالق نے بہیجا ہے بنا کر اپنا پیمبر
اسی نے ساتہ بہیجا ہے فرشتون کا تیری لشکر
خدا نے آج دکہلایا نشان سب سے یہ بڑہ چڑہ کر
رہا کرتا تہا وہ جو ملک امریکہ مین اک ...
خدا کا تجہ سے وعدہ تہا فنا ہوگا الگزنڈر
خدا نے جسکے بارہ مین خبر دی تہی ہو الابتر
تو کہتا تہا یہی اکثر یہ سب ہین مکہی و مچہر
زمینی سب یہ ہین کیڑے مری طاقت ہے اعلیٰ تر
مٹا یا جائیگا دنیا سے نام اسلام کا یکسر
رسول پاک کو بہی وہ سناتا گالیان اکثر
خدا کہتا تہا بیٹے کو بنا تہا آپ پیغمبر
بنائی خوب مکان رہنے کو اپنے خوشتر و بہتر
کیا کرتا تہا یہ زعم مین باتین بہت بڑہ کر
سمجہ لو موت جب آئی اگرچہ تہی کے تکلین پر
تو آئے جوش مین کیبارگی پہر غیرتِ داور
خدا پکڑے کسی کو گر تو پہر جائے کہان بچکر
نہ دولت کام کچہ آئی اوچہلتا تہا بہت جسپر
حرامی ہوگیا ثابت پڑی ناموس پر پتہر
تجہے ایسا سمجہتے تہے تیری تو اب کہلے جوہر
وہ سب منصوبہ بازی تہی تیری اب تہوک ہے منہ پر
مریدون نے کہا آکر کہ ہے تو تو کوئی کنجر
ہوئی کیا خانہ ویرانی پہری جورو مری دختر
ہوا کیا کیا زمانہ مین ذلیل و خوار اور ابتر
وہ کہتا تہا مثیلِ مصطفیٰ کو مکہی و مچہر
خدا کی فتح دیکہے اسے جہٹلاؤ گے کیونکر
تو ہے کافی تمہارے ڈوبنے کو پانی چلو بہر
ٹہرتی ہی نہین جسکے گہڑے پر جس طرح گر کر
امام وقت کو مانو تمہارے حق مین ہے بہتر
اگرچہ حق تعالیٰ ابہی تمہین سمجہائے خود آکر
ہمارا فرض تہا کہنا سو ہم تو چہٹ گئے کہہ کر

امام دو جہان حق مین اس عاجز کے دعا کیجیے
غم ہجر مین رہتا ہے بہت بے چین یہ مضطر

نظم من تصنیف نعمت اللہ خان مضطر بدایونی قادیان دار الامان

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کا شکر ہر دم چاہیئے کرنا اور مضطر
کیا پیدا تجہے انسان دیا ہے فخر گویائی
عطا کین نعمتین کیا کیا اتارین رحمتین کیا کیا
جسے چاہے تو دے عزت جسے چاہے کرے رسوا
بزرگی ہے تجہے زیبا فضیلت ہے تیرے شایان
چرند کیا پرند کیا ملک کیا جن و انسان کیا
تیری حمد و ثنا یارب ادا کیا ہو سکے مجہ سے

نہین خاموش ہونا چاہیئے اہل بیان ہو کر
بنایا اس کی امت مین پیمبر ہے جو افضل تر
بجا لاؤن تیرے احسان میری طاقت ہے باہر
کسی کو کب یہ ہے طاقت تیری آگے اٹہائے سر
تو ہی تو مالک ارض و سما ہے خالق اکبر
جو کچہ کون و مکان مین ہے تو ہی ہے حکمران سب پر
مین اک انسان عاجز ہون تیری ہے ذات والا تر
محمد ہے وہ پیمبر زمین سے عرش اعلیٰ تک
کوئی کیسا ہی ڈہونڈہے گر نہین ممکن ملے ہمسر

الٰہی بخش طاعون سے مرا

لاہور سے ایک معزز دوست تحریر فرماتے ہین کہ پیسہ اخبار کا یہ لکہنا کہ الٰہی بخش بخار سے مرا ہے غلط ہے مین (خود ڈاکٹر ...... اسسٹنٹ سرجن سے دریافت کیا تہا انہون نے مجہے کہا کہ طاعون سے مرا ہے" پیسہ اخبار نے گو طاعونی موت کو چہپایا ہے لیکن اس کا یہ لکہنا کہ وہ ایک ...

یوسف پر افسوس

قدرت خدا۔ ایک زمانہ وہ تہا کہ حافظ محمد یوسف صاحب حضرت اقدس مسیح موعود کی تائید مین اپنے الہام اور کشف سنایا کرتے تھے اور شائع کیا کرتے تہے اور اب حافظ صاحب پر یہ زمانہ آیا ہے کہ وہ آئے دن حضرت کے برخلاف اپنے کشف سنایا کرتے ہین۔ تعجب ہے ان لوگون کے نزدیک الہام کا سلسلہ بھی ایک تمسخر بازی بن رہا ہے۔ وہی حضرت مرزا صاحب۔ وہی دعاوی۔ وہی کتابین۔ وہی حالات اور ان کے متعلق ایک ملہم کو پہلے تائیدی الہام ہوتے تہے اور اب مخالفت مین ہوتے ہین۔ ایسے لوگ نہ صرف اپنے خبث نفس کا اظہار کرتے ہین بلکہ ایسی بے ہودہ کارروائیون سے سلسلہ الہام اور مکالمہ الٰہی کو پبلک کے سامنے قابل مضحکہ بنا کر اسلام اور اس کے بانی کی ہتک کرتے ہین یہی حال ڈاکٹر عبد الحکیم خان کا ہے اور یہی حال حافظ محمد یوسف وغیرہ کا ہے۔ ہمارا خیال تہا کہ شاید ایسے لوگون مین سے جو اب تک زندہ ہین اس معاملہ مین اپنے بہائی بابو الٰہی بخش کی عبرتناک طاعونی موت سے کچہہ فائدہ حاصل کرین گے جس کو ان لوگون کی طرح پہلے مسیح موعود کی تائید مین الہام ہوتے تہے جو اس نے خود راقم کو اپنی الہام بک مین بھی دکھلائے تہے اور پہر اپنی شامت اعمال کے سبب وہ اس سلسلہ کا مخالف ہو گیا تو اس کو مخالفت مین الہام ہونے شروع ہو گئے اور عناد مین اس قدر بڑھ گیا اور شیطانی دہوکے مین ایسا آیا کہ اس نے کہا کہ خدا نے میرا نام موسیٰ رکھا ہے اور اس سلسلہ کو سلسلہ فرعون یقین کرتا تہا اور اسی واسطے ایک کتاب عصائے موسیٰ نام لکھی تھی جس کا مضمون سوائے مخالفت حضرت مسیح موعود کے اور کچہہ نہ تہا اور اس کتاب مین لکھا تھا کہ مین نہ مرون گا جب تک اپنا کام پورا نہ کر لون اور اپنے لئے عزت اور ترقی اور عروج کے بڑے بڑے الہام شائع کرتا تہا۔ لیکن آخر خدا تعالیٰ نے اسکو طاعون سے ہلاک کیا اور ثابت کر دیا کہ اس کے الہامات شیطانی تہے اور اس طرح نامرادی اور ناکامی اور ذلت کی موت نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر مہر کر دی اسکا تو یہ حال ہوا۔ پر افسوس ہے اس کے بہائی یوسف پر جس نے اسکے حال سے کچہہ عبرت حاصل نہ کی۔ جیسا کہ اس کے مشتہرہ اشتہار سے ظاہر ہے جو کہ مطبع اہلحدیث امرتسر مین چہپا ہے اور ذیل مین لفظ بلفظ درج کیا جاتا ہے تاکہ وقت ضرورت کام آوے اور وہ یہ ہے۔

قابل توجہ مرزا صاحب اور مرزائیان بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مین نے کل ۸ر اپریل ۱۹۰۷ء کو وقت ۱۰-۱۱ بجے دن کے سنا کہ منشی الٰہی بخش صاحب لاہوری مصنف عصائے موسیٰ ملہم ربانی آج رات کو اس جہان فانی سے انتقال فرما گئے ہین دل کو سخت صدمہ پیدا ہوا اُس وقت سے رنج اور غم مین مبتلا ہو گیا۔ رات کو بعد نماز عشاء اسی غم مین سو گیا۔ بعد ۱۲ بجے رات کے آنکہہ کھلنے کے بعد غنودگی مین اپنی رضائی مین پڑا ہوا تہا معلوم ہوا کہ مولوی برہان الدین جہلمی و مولوی عبد الکریم سیالکوٹی اور ایڈیٹر اخبار البدر مرزائیون کو بہ سبب تقلید مرزا قادیانی کے فرشتے سخت عذاب کر رہے ہین اور وہ لوگ مرزائی ہونے سے انکار کر رہے ہین اس واسطے مرزائیون کی نسبت شہادت لینے کیواسطے منشی الٰہی بخش صاحب برگزیدہ بارگاہ صمدانی کو نہایت عزت کیساتہہ طلب کیا گیا ہے جو کچہہ ملہم ربانی منشی الٰہی بخش صاحب مرزائیون کی نسبت شہادت پیش کرین گے اسی طرح عملدرآمد کیا جاویگا اس بات کو سنکر دل کو اطمینان ہو گیا اس واسطے بہائی مرزائیون کو اور بالخصوص مرزا صاحب کو آگاہ کرتا ہون کہ قیامت قریب آ گئی ہے مگر ابہی تک دروازہ رحمت کا واسطے قبول ہونے توبہ کے کہلا ہے مرزائیونکو لازم ہے کہ جلدی توبہ کرین اور تقلید مرزا سے علیحدہ ہو جاوین ورنہ تمہارا بہی یہی حال ہوگا مین صرف بطور خیر خواہی آپ لوگون کو اطلاع دیتا ہون پہلے بہی بذریعہ قطع الوتین اور کہلے خط کے اطلاع دی گئی ہے اب پہر تبلیغ کرتا ہون۔ آئندہ اختیار ہے۔

حافظ محمد یوسف۔ پنشنر از امرتسر۔ ۹ر اپریل ۱۹۰۷ء

یہ کشف ہے حافظ صاحب کا جس مین انہون نے اس سلسلہ حقہ کے معزز ممبرون کیواسطے العامی بعین الیقین کا اظہار فرمایا ہے کہ وہ سب جہنمی اور سخت عذاب مین گرفتار ہونیوالے ہین اس کا جواب دینے کی ہمین ضرورت نہین لیکن شہادت بابو الٰہی بخش کیمتعلق چند باتین عرض کرنے کے قابل ہین۔

(۱)۔ آپ لکہتے ہین کہ بابو صاحب کو شہادت کے واسطے نہایت عزت سے طلب کیا گیا۔ سو جب آپکے عقائد کے رو سے دوسرے جہان مین عذاب اور ثواب کے وقت یہ ضرورت ہمیشہ پیش آیا کرتی ہے کہ شہادت کے واسطے اس جہان سے آدمی بلائے جاتے ہین ورنہ فیصلہ خداوندی ادہورا رہ جاتا ہے تو ساتہہ ہی یہ بھی غور کر لینا چاہیئے کہ شہادت ایک آدمی کی کافی نہین ہو سکتی معمولی مقدمہ مین بہی دو یا چار شاہد تو ضرور ہونے چاہئین اور ایسی شہادت کیواسطے اب بابو صاحب کے بعد آپ سے بہتر کون ہوگا۔ اس واسطے کیا مناسب نہ ہوگا کہ آپ بہت جلد بمعہ چند اور شاہدون کے کیونکہ معاملہ اہم ہے اُسی عزت کے ساتہہ یہان سے تشریف لے جانے کی کوشش کرین اور اپنے ساتہہ ایک نہین بلکہ بہت سے شاہد اور بہی اسی عزت کے ساتہہ لیجاوین مثلاً آپکے امرتسری دوست مولوی ثناء اللہ صاحب (جو مرزائیون کی مخالف شہادت دینے کے بہت شائق رہتے ہین خواہ اس شہادت مین یہی فتویٰ دینا پڑے کہ اسلام مین انسان چوری کرے زنا کرے جہوٹ بولے خیانت کرے۔ متقی کا متقی رہتا ہے) اور مولوی عبد الحق غزنوی (جو اکیلے نہ جانا چاہین تو اپنے جرگہ کے چند اور افراد بیشک ساتہہ لے لین) اور ڈاکٹر عبد الحکیم صاحب (جن کو بہ سبب اپنی شقاوت قلبی کے حضرت مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہمیشہ عناد رہتا تہا اور مقدمہ بہی انہین کا بتلایا جاتا ہے) اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی (مگر شاید ان کو وہان کرسی نہ مل سکیگی اس واسطے وہ انکار کرین گے بہرحال آپ کوشش کرین) یہ چار نام مین یاد دلا دیتا ہون ان مین اور آپ کوشش کر کے ملا لین اور بہتر ہوگا کہ تعداد چالیس سے کم نہو تاکہ ہمیشہ کیواسطے فیصلہ ہو جاوے۔

(۲) اور اس کیواسطے آپکو بہت جلد طیاری کرنی چاہئیے کیونکہ بابو صاحب جسقدر جلدی سے گئے ہین کہ ایک ہی روز کے طاعون مین دم بند ہو گیا اور اپنے گہر جانا بہی نہین ملا دوسرے کے گہر پر جان نکل گئی اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ معمولی سمن کیساتہہ نہین گئے بلکہ بذریعہ وارنٹ گہسیٹے گئے ہین جیسا کہ اجو الاثیم کا منشا تہا۔ اسواسطے بہتر ہوگا کہ آپ سمن یا وارنٹ کا انتظار بہی نکرین اور فوراً طیار ہو جاوین۔

(۳) لیکن چونکہ کسی زمانہ مین آپ ہمارے دوست تہے اس واسطے ہم آپکو اس طرف بھی متوجہ کرتے ہین کہ رخصت ہونیسے پہلے اس امر پر بہی غور کر لین کہ شاہد جب عدالت مین گواہی دیچکتا ہے تو اپنا خرچ لیکر عزت کے ساتہہ واپس آتا ہے سوائے ایسے شاہدون کے جو بہ سبب حلف دروغی کے اسی جگہ گرفتار کر کے جیل خانہ مین ڈال دئے جاتے ہین جہان سوائے چکی پیسنے اور کوڑے کہانے کے اور کچہہ نہین ہوتا چونکہ بابو الٰہی بخش صاحب بعد شہادت واپس نہین آئے کہین وہ حلف دروغی مین تو نہین دہر لئے گئے ہین تو اس صورت مین آپکو اور آپکے ساتہیون کیواسطے مناسب ہوگا کہ اس خیال سے توبہ کرین اور اس حلف دروغی کہنیوالے پر لعنت بھیجکر بروقت اپنا بچاؤ کر لین یہ بات بطور خیر خواہی کے لکھی گئی ہے۔ آئندہ آپکا اختیار ہے۔

۴۔ اس وقت آپ اس اقرارنامہ پر بھی غور فرما لین جو کہ آپنے میرے ساتہہ ۱۹۰۵ء امرتسر مین کیا تہا۔ اور جس مین آپنے باصرار یہ لکھا تہا کہ مفتری علی اللہ کو ۲۳ سال سے زائد مہلت مل سکتی ہے تعجب ہے کہ آپکے بابو صاحب کو آپکے نزدیک ایک مفتری کے برابر بھی مہلت نہ مل سکی۔ مین آپکو خیر خواہی سے کہتا ہون کہ آپ غور کرین

(۵) اور اسی خیر خواہی کیساتہہ مین آپکو یہ بہی کہتا ہون کہ اگر آپنے فی الواقع ایسا رویاء دیکھا ہے تو علم تعبیر مین لکھا ہے کہ انسان بعض دفعہ اپنے بد اعمال کیوجہ سے بزرگون کو بری حالتمین دیکھتا ہے جو در اصل ان کے اپنے نفس کا نقشہ ہوتا ہے ذکر ہے کہ ایک بدقسمت نے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تہا کہ نعوذ باللہ آپ آگ مین جل رہے ہین چند روز کے بعد وہ مرتد ہو کر عیسائی ہو گیا اور وہی اس کا عیسائی ہونا اسکو قبل از وقت دکھایا گیا تہا اس واسطے آپ اس خواب سے اور اس کی تعبیر سے ہی اگر چاہین تو فائدہ اٹھا کر سعادت حاصل کر سکتے ہین ورنہ جو نتیجہ پہلے مکذبون کا ہوا وہ ظاہر ہے +

وصیت ۱۱۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

میں مسمی عباد اللہ ولد امیر الدین قوم کشمیری سکنہ امرتسر ضلع امرتسر بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضا مندی سے آج بتاریخ ۲۳ جون سنہ ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اور لکھدیتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

(۲) میں اقرار کرتا ہوں کہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں اور اُن کا مرید اور پیرو ہوں۔

(۳) میں اقرار کرتا ہوں کہ میں نے رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر سنہ ۱۹۰۵ء شائع ہوا ہے تمام وکمال پڑھ لیا ہے لہذا اُن تمام ہدایات کا جو اُس میں درج ہیں پابند ہوں اور ایسا ہی میں اُن تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند رہوں گا جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا اُن کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے مقبرہ بہشتی واقعہ قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکورہ کے متعلق شائع ہوئے یا آئندہ شائع ہوں گے میں اُن تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات ضوابط قواعد اور شرائط منشرہ انجمن مذکورہ کے معاملہ وصیت ہذا میں پابند رہینگے۔

(۴) میری جائیداد اس وقت ایک دوکان اور بیت جس پر اسوقت میرا مالکانہ قبضہ ہے اور اُس جائیداد میں میرا کوئی شریک نہیں میں آجکی تاریخ اس جائیداد کے ۱/۵ حصہ کے متعلق یہ وصیت کرتا ہوں کہ میری یہ جائیداد اس وقت جس کی قیمت مبلغ پانچسو روپیہ (۵۰۰) ہے میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان یا اس انجمن کی کسی مقرر کردہ ماتحت مجلس قادیان کے سپرد کی جاوے انجمن ہذا کا اختیار ہوگا کہ میرے مرنے کے بعد اس جائیداد کو میری بقیہ جائیداد سے الگ کرے۔ یا اس میں شامل رہنے دے یا اس کو فروخت کر کے اس کی قیمت وصول کرے یا فروخت نہ کرے تو اس وصیت کردہ جائیداد سے مفاد اُٹھا کر اغراض انجمن ہذا کو پورا کرے غرضکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائیداد کی مالک متصور ہو میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی میری اس وصیت کردہ جائیداد سے کوئی تعلق نہیں اگر میری جائیداد وصیت کردہ کی قیمت آئندہ بڑھجاوے تو اُس کی مالک بھی انجمن ہے۔

(۵) میں اقرار کرتا ہوں کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد میں اگر کوئی اور جائیداد مذکورہ بالا جائیداد کے علاوہ پیدا کروں یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد یا سوا جائیداد مذکورہ میری متروکہ ثابت ہو تو ایسی جائیداد فاضلہ کے متعلق بھی میری وصیت یہی ہے جسکا مفصل ذکر میں نے فقرہ ماسبق (نمبر ۴) وصیت ہذا میں کیا ہے میں ایسی جائیداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکورہ کو اطلاع دیتا رہوں گا

(۶) میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر میں قادیان میں فوت نہ ہوں تو احمدی جماعت میری لاش ایک صندوق میں بند کر کے حسب ہدایات انجمن مذکور جواب شائع ہو چکے ہیں یا آئندہ شائع ہوں گے دار الامان قادیان میں پہنچائی جاوے اور وہاں کار پردازان مقبرہ بہشتی کے سپرد کی جاوے۔

(۷) میری یہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز و تکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہاں دفن کرنے کے متعلق جسقدر اخراجات ہوں ان اخراجات کی متکفل میری یہ جائیداد وصیت کردہ ہی نہ ہوگی جس کا ذکر میں نے فقرہ چہارم و پنجم میں کیا ہے ہرگز نہیں۔ ان اخراجات حسب مشورہ کار پردازان مقبرہ بہشتی اندازہ کر کے میں رقم اخراجات انجمن مذکور کے حوالہ کردوں گا جس کا اعلان انجمن مذکور کی طرف سے ہوا دونگا۔ اور اگر ان اخراجات کے لئے میں کوئی رقم اپنی زندگی میں الگ نہ کیا اور ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ اصلی اخراجات سے کم ہوئی تو میری متروکہ جائیداد جس میں یہ وصیت کردہ جائیداد شامل نہ ہوگی سا ان اخراجات کی متکفل ہوگی اور میرے وارثان ان اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ وار ہونگے جو میری روح کی نجات کا باعث ہونگے اور میرے پسماندگان ان اخراجات کو اہم اور جائز ضرورت شرعی سمجھینگے۔

(۸) یہ بھی اقرار کرتا ہوں کہ میں نے یہ وصیت صرف ابتغاء الوجہ اللہ کی ہے اور اگر حالات آئندہ کے ماتحت جس کا علم مجھے اس وقت میں نہیں میری لاش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہوسکے۔ قادیان لیں نہ پہنچ سکے یا کار پردازان مقبرہ بہشتی کے بعض اجازت نہ دیں کہ میری لاش مقبرہ بہشتی میں دفن ہوسکے تو اس صورت میں میری یہ وصیت جو میں نے اپنی جائیداد کے متعلق کی ہے اور جس کا ذکر فقرہ چہارم و پنجم میں کیا گیا ہے درست اور قائم رہے گی۔ لیکن ضروری کہ میری جائیداد موصی کی مراد لاش ہے کو مقبرہ بہشتی میں پہنچانے کی کوشش کی جاوے۔ اور جبتک کار پردازان مقبرہ بہشتی اجازت نہ دیں میری لاش کہیں اور دفن نہ کی جاوے البتہ امانت کے طور پر کہیں اور دفن ہوسکتی ہے۔

(۹) یہ کہ اگر حسب فقرہ نمبر ۸ میری لاش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہوسکے تو جو اخراجات متعلق انتقال لاش میں بابت کرا چکا ہوں گا یا میری جائیداد متروکہ سے وصول ہوئے تھے اس کو بھی وصول کرنے اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثار کو نہ ہوگا۔ بلکہ انجمن کو ہوگا۔

العبد

ڈاکٹر عباد اللہ ولد امیر الدین کٹرہ جیمل سنگھ امرتسر بقلم خود

گواہ شد

عزیز اللہ ولد میاں حبیب اللہ مختار کٹرہ جیمل سنگھ۔ امرتسر بقلم خود

گواہ شد

نورالدین ولد میراں بخش سکنہ دھرم کوٹ رندھاوہ ضلع گورداسپور قوم ککی زئی حال وارد امرتسر کٹرہ جیمل سنگھ۔ لائسنسدار نمبر ۹

وصیت ۱۲۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ از طرف احمد دین زرگر ولد محمد عارف ساکن پنڈی جری یہ گذارش ہے کہ حضرت مسیح موعود کے حکم کے مطابق ہر شخص کے واسطے لازم ہے کہ اپنے ترکہ میں سے دسواں حصہ اشاعت اسلام کے واسطے وصیت کرے۔ میں ایک غریب آدمی ہوں میری کوئی جائیداد نہیں سوائے ایک مکان کے

ایک گاؤں میں ہے ۔ اور کم حیثیت ہے ۔ اس واسطے میں ملتجی ہوں کہ میں اپنی عمر میں ہمیشہ اپنی آمدن میں سے ماہ بماہ ۱/۱۰ حصہ میں اماد ۱/۱۰ مقبرہ بہشتی کے واسطے دیتا رہوں ۔ گذارش ہے کہ میری طرف سے بھی چندہ منظور فرمایا جاوے ۔

العبد

محمد دین زرگر بقلم خود حال قادیان

گواہ شد

بقلم خود محمود

گواہ شد

قاضی امیر حسین بقلم خود

وصیت ۱۶۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

(۱) میں کہ عبدالرحمن ولد قادر بخش مرحوم قوم خراوی باشندہ شہر جالندھر حال کلرک دفتر پی ایم آر انڈیا بالشملہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۱۸ جنوری ۱۹۰۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اور لکھ دیتا ہوں کہ میری وفات کے بعد اس وصیت پر عمل ہو ۔

(۲) میں اقرار کرتا ہوں کہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں اور اُس کا مرید اور پیرو ہوں ۔

(۳) میں اقرار کرتا ہوں کہ میں نے رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء کو شائع ہوا ہے تمام و کمال پڑھ لیا ہے میں اُن ہدایات کا جو اس میں درج ہیں پابند ہوں اور اب بھی میں اُن تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند رہوں گا جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئے یا آیندہ ہونگے میں اُن تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات و ضوابط و قواعد و شرائط مشتہرہ انجمن مذکور کے معاملہ وصیت ہذا میں پابند رہینگے ۔

(۴) میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ جس قدر میری جائیداد میرے مرنے کے بعد ثابت ہو اس کا دسواں حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کیا جاوے ۔ انجمن مذکور کا اختیار ہوگا کہ میرے مرنے کے بعد اس جائیداد کو میری بقیہ جائیداد سے الگ کر لے یا اُس کو فروخت کر کے اُس کی قیمت وصول کر لے ۔

(۵) چونکہ اس وقت میرے پاس کوئی جائیداد نہیں ہے اس لئے میں اپنی زندگی میں اپنی آمدنی دسواں حصہ ماہوار صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ماہ بماہ ادا کرتا رہوں گا ۔

(۶) یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر میں قادیان میں فوت نہ ہوں تو احمدی جماعت میری نعش کو ایک صندوق میں بند کر کے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکی ہیں یا آیندہ شائع ہونگی دارالامان قادیان میں پہنچایا جاوے اور وہاں مجلس کاربرداز مصالح قبرستان کے سپرد کی جاوے ۔

(۷) میری یہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز اور تکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہاں دفن کرنے کے متعلق جس قدر اخراجات ہوں اور ان اخراجات کی متکفل میری جائیداد جو وصیت فنڈ میں آ چکی ہوگی ہرگز نہ ہوگی بلکہ وہ اخراجات اس وصیت کردہ حصہ سے الگ ہونگے یا میں ان اخراجات کے واسطے اپنی زندگی میں رقم جمع کرا دوں گا اگر میں ان اخراجات کے واسطے کوئی رقم جمع نہ کر سکا تو میری دوسری بقیہ جائیداد سے یہ اخراجات پورے کئے جاویں ۔

(۸) میں اقرار کرتا ہوں کہ یہ وصیت کہ محض رضا الٰہی کے واسطے لکھی گئی ہے اور حالات آیندہ کے ماتحت جس کا اس وقت مجھے علم نہیں اگر میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے تو میری وصیت قائم رہے گی اور میں دل میں خواہش رکھتا ہوں کہ میری لاش کو مقبرہ بہشتی میں دفن کرنے کی کوشش کی جاوے اور جب تک مجلس کاربرداز مصالح قبرستان اجازت نہ دے میری لاش کہیں اور دفن نہ کی جاوے البتہ وہ کسی طور پر کسی اور جگہ دفن کی جا سکتی ہے ۔

(۹) اگر میری نعش مقبرہ بہشتی دفن نہ ہو سکے تو جو اخراجات متعلق انتقال نعش میں جمع کرا چکا ہوں گا یا میری جائیداد متروکہ سے وصول ہو اُس کو وصول کرنے اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثا کو نہ ہوگا بلکہ انجمن مذکور کو ہوگا ۔

العبد

وصیت کنندہ خاکسار عبدالرحمن بقلم خود

گواہ شد

بندہ عبدالغفار بقلم خود برادر وصیت کنندہ

گواہ شد

ولی محمد بقلم خود کلرک دفتر ادرسس نیکلری انڈیا

گواہ شد

برکت علی بقلم خود دفتر سٹری کمشنر گورنمنٹ آف انڈیا بشملہ

وصیت ۵۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

میں مسمی نبی محمد ولد میاں نتھو مرحوم قوم شیخ انصاری ساکن بھلور حال وارد لاہور

اس وقت سوائے تنخواہ ماہواری کے جو کہ مجھے ملتی ہے اور کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ میرے پاس نہیں ہے اس واسطے میں موجودہ آمدنی کا دسواں حصہ دیتا رہوں گا ۔

۵ ۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ آج کی تاریخ کے بعد میں اگر کوئی اور جائیداد اس کے علاوہ پیدا کروں یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد سوائے جائیداد مذکورہ میری متروکہ ثابت ہو تو اُس فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے جس کا مفصل ذکر میں نے فقرہ ۴ وصیت ہذا میں کیا ہے ۔ میں ایسی جائیداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو اطلاع دیتا رہونگا ۔

۶ ۔ میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر میں قادیان میں فوت نہ ہوں تو احمدی جماعت میری نعش ایک صندوق میں بند کر کے حسب ہدایت انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکی ہیں یا آیندہ ہوں گی دارالامان قادیان میں پہنچائی جاوے وہاں کاربرداز ان

مقبرہ بہشتی کے سپرد کی جاوے ـ

۷ - میری یہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز و تکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہاں دفن کرنے کے متعلق جس قدر خرچ اور اخراجات ہوں ان اخراجات کو متکفل میری جائداد وصیت کردہ جسکا ذکر میں نے نقرہ ۶ میں کیا ہے ہرگز نہیں ہے ان اخراجات کا حسب مشورہ کارپردازان مقبرہ بہشتی اندازہ کر کے میں رقم اخراجات کو انجمن مذکور کے حوالہ کر دونگا جسکا اعلان میں انجمن مذکور کی طرف - اور اگر ان اخراجات کے لئے میں کوئی رقم اپنی زندگی میں الگ نہ کر سکا اور یا میں اگر وہ رقم ادا کردہ اقل اخراجات سے کم ہوئی - تو میری دیگر متروکہ جائداد جس میں یہ وصیت کردہ جائداد شامل نہ ہوگی - ان اخراجات کو متکفل ہوگی اور میرے ورثاء ان اخراجات کو ادا کرنے کے ذمہ وار ہوں گے اور جو میری روح کی نجات کا باعث ہونگے - اور پس ماندگان ان اخراجات کو رحم اور جائز ضرورت شرعی سمجھینگے ـ

۸ - یہ بھی اقرار کرتا ہوں کہ میں نے یہ وصیت صرف ابتغاء لوجہ اللہ کی ہے اور اگر حالات آئندہ کے باعث جن کا مجھے اس وقت علم نہیں ہے - میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے یا قادیان میں نہ پہنچ سکے یا کارپردازان مقبرہ بہشتی کے مصالح اجازت نہ دیں کہ میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے تو اس صورت میں بھی میری یہ وصیت یہی وصیت جو میں نے اپنی جائداد کے متعلق کی ہے جسکا ذکر نقرہ ۴ و ۵ میں کیا گیا ہے درست اور قائم رہے گی - لیکن یہ ضروری ہوگا کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی میں پہنچانے کی کوشش کیجاوے اور جب تک کارپردازان مقبرہ بہشتی اجازت نہ دیں - میری نعش کہیں اور دفن نہ کیجاوے البتہ امانت کے طور پر کہیں اور جگہ دفن کی جا سکتی ہے ـ

۹ - یہ کہ اگر فقرہ ۸ میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے تو جو اخراجات متعلق انتقال لاش میں جمع کرا چکا ہوں یا میری جائداد متروکہ سے وصول ہوں میں ان کو بھی وصول کرنے اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثاء کو نہ ہوگا بلکہ انجمن کو ہوگا ـ

العبد

شبیر محمد مدرس میونسپل بورڈ سکول اسلامیہ لاہور
مورخہ ۲۲ فروری سنہ ۱۹۰۷ء بروز جمعہ

گواہ شد

احمد دین ڈوری دوز کوٹھی سکندر خان موتی بازار لاہور
بقلم خود

گواہ شد

امام الدین وسیفٹ تعلیم کلرک ڈسٹرکٹ ڈی ٹی الیس لاہور
۲۴ فروری سنہ ۱۹۰۷ء

وصیت نمبر ۱۵۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ہم مسمیان سید ناصر شاہ و سید فضل شاہ ولد سید عبد اللہ شاہ و مسماۃ حاجرہ بی بی زوجہ سید ناصر شاہ و مسماۃ سکینہ بی بی زوجہ سید فضل شاہ حسب ذیل اقرار کرتے ہیں ـ

ہم خلیفہ مسیح موعود حضرت مرزا غلام احمد صاحب کے مرید اور پیرو ہیں اور ان کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتے ہیں ـ

(۲) یہ ہے کہ ہمیں رسالہ الوصیت کو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ ماہ دسمبر ۱۹۰۵ء کو شائع ہوا ہے اور ہم سب فرداً فرداً اس کی ہدایات وغیرہ کے پابند ہونگے ـ

(۳) یہ کہ بموجب منشاء رسالہ الوصیت ہم نے بجائے وصیت کرنے کے اسی وقت اپنی جائداد کی قیمت کا اندازہ کر کے جو حسب ذیل ہے ـ

(ا) مکان دو نیم منزلہ واقعہ لاہور کشمیری بازار کوچہ کوٹھی داران متصل مسجد صوفی صاحب قیمتی تین ہزار ایک سو روپیہ ملکیت سید ناصر شاہ

(ب) زیور قیمتی پندرہ سو روپیہ ملکیت سید ناصر شاہ

(ج) دیگر اسباب متفرق برتن مسی وغیرہ قیمتی چار سو روپیہ ملکیت سید ناصر شاہ ـ

(د) نقدی و مال موجودہ دوکان زیر اہتمام سید فضل شاہ صاحب اندازاً چار سو روپیہ ملکیت سید ناصر شاہ

(ہ) نقدی نیرہ سو روپیہ سید ناصر شاہ

(۴) یہ کل جائداد اس وقت تقریباً چھ ہزار سات سو روپیہ کی ہوتی ہے جس کا دسواں حصہ چھ سو ستر روپیہ ہوتا ہے لہذا ہم مسمیان اس حصہ کی قیمت کو اسی وقت داخل کرتے ہیں اور بموجب اسکے چھ سو ستر روپیہ کلدار داخل خزانہ کر دیا ہے - اور فنانشل سکرٹری مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے پاس جمع کرا دیا ہے ـ

(۵) یہ کہ ہم آئندہ کے لئے یہ اقرار کرتے ہیں کہ جس قدر آمدنی ہم سب کی ہوگی اس کا دسواں حصہ ہم بذریعہ سید ناصر شاہ صاحب جو ہم سب کے متکفل ہیں بموجب قواعد مرتبہ صدر انجمن احمدیہ جمع کراتے رہینگے اور جو چندہ لنگر خانہ و مدرسہ اور اعانت سلسلہ کے رنگ میں دیا جاویگا اس کو منہا کرنیکے بعد بقیہ رقم صاحب فنانشل سکرٹری مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے پاس جمع کراتے رہیں گے ـ

۶ - یہ کہ ہم میں سے قادیان شریف سے باہر فوت ہوگا تو پسماندگان اس متوفی کی نعش کو صندوق میں بند کر کے قادیان دار الامان میں پہنچا دینگے اور حسب ہدایات رسالہ الوصیت ہمارا تجہیز و تکفین کیا جاوے فقط

الحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم مالک یوم الدین ایاک نعبد و ایاک نستعین اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین آمین - اللہم صل وسلم و بارک علیٰ محمد و آل محمد اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین آمین ثم آمین ـ

نشان سید ناصر شاہ بقلم خود مورخہ ۲۱ نومبر ۱۹۰۶ء

العبد

سید فضل شاہ بقلم خود

العبد

مسماۃ ہاجرہ بی بی زوجہ سید ناصر شاہ

العبد

مسماۃ سکینہ بی بی اہلیہ سید فضل شاہ صاحب

گواہ شد

مفتی محمد صادق صاحب منیجر اخبار بدر

گواہ شد

مولوی سید سرور شاہ صاحب مدرس اسلامیہ سکول قادیان

وصیت نمبر ۱۵۸

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ

منکہ محمد دین ولد نور دین قوم حجام ساکن بنڈی رام پور تحصیل کھاریاں ضلع گوجرات کا ہوں ۔

۱۔ میں بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے ابتغاءً لوجہ اللہ حسب ذیل وصیت آج بتاریخ ۲۳ - اکتوبر ۱۹۰۶ء کو کرتا ہوں ۔ درحالیکہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یعنی حضرت مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان ضلع گورداسپور کا مرید اور پیرو ہوں اور صدق دل سے صاحب ممدوح کے کل دعاوی پر ایمان رکھتا ہوں جن کو میں نے حضرت کی کتب کے مطالعہ اور نیز حضرت صاحب کے حضور حاضر ہو کر اچھی طرح سمجھا ہوا ہے ۔ ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ہدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ ۔

۲۔ رسالہ الوصیت مورخہ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء کو میں نے خوب سمجھ کر پڑھ لیا ہے اُسکے جملہ احکام واجب التعمیل ہیں جن کا میں پابند ہوں اور رہونگا ۔

۳ (الف) میری جائیداد اس وقت اراضی زرعی ملکیت واقعہ رقبہ موضع کھدیل ۔۔۔ کنال کا نصف ۔۔۔ کنال ہے اور اراضی زرعی حق موروثی واقعہ رقبہ بنڈی رام پور و گہرلی ۔۔۔ کنال بعد منہائی ⅓ حصہ تعدادی ۔۔۔ کنال نصف حصہ میرا اللعہ کنال ہے گویا کل اراضی میرے حصہ کی اللعہ کنال ۔۔۔ مرلہ ہے اپنی حصہ سے ⅓ حصہ اراضی تعدادی ۔۔۔ کنال ۔۔۔ مرلہ کی قیمت بالمقطع ۔۔۔ روپیہ باقساط ذیل ۔

اخیر جنوری ۱۹۰۷ء ۔۔۔ اخیر جولائی ۱۹۰۷ء ۔۔۔ اخیر جنوری ۱۹۰۸ء ۔۔۔ اخیر جولائی ۱۹۰۸ء ۔۔۔ اخیر جنوری ۱۹۰۹ء ۔۔۔ اخیر جولائی ۱۹۰۹ء ۔۔۔

ادا بدست کار پردازان انجمن گورستان مقبرہ بہشتی واقعہ قادیان کروں گا اگر قبل ادائے زر مذکور میں مر جاؤں تو مطالبہ زرِ باقی میرے واجب الادا کے حسب رسد اراضی ملکیت واقعہ رقبہ کھاریاں سے انجمن میری اس وصیت کے ذریعہ لیلیوے (ب) علاوہ اسکے میری جائیداد مویشی ہیں میرے مرجانے پر جسقدر مویشی میرا ترکہ ہو اُس سے بعد وضع قرضہ ⅓ حصہ قیمت حوالہ انجمن کیا جاوے (ج) آیندہ جو جائیداد پیدا کرونگا اُس کا ⅓ حصہ میں ساتھ ساتھ ادا کرتا جاؤنگا ۔

۴۔ میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے مقبرہ بہشتی میں حتی الامکان میرے دفن کرنے کی کوشش کی جاوے ۔ ما تعلم نفس بای ارض تموت الدہر ۔

۵۔ میرے وارثان سے کوئی میری وصیت کے خلاف مزاحم ہونے کا مجاز نہیں ۔

العبد

محمد دین ولد نور دین قوم حجام ساکن بنڈی رام پور بقلم خود حال پٹواری حلقہ ملاکسی

گواہ شد

محمد دین احمدی کتاب فروش لاہور بقلم خود

گواہ شد احمد دین حقیقی برادر موصی و ولد نشہ موصی ساکن بنڈی رام پور تحصیل کھاریاں ضلع گجرات

گواہ شد ۔ شرف دین ولد قادر بخش قوم حجام ساکن بنڈی رام پور حقیقی چچا موصی

گواہ شد ۔ مسماۃ نیک بی بی زوجہ موصی

وصیت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

میں مسمی احمد دین ولد سلطان قوم کشمیری بٹ ساکن لاہور

اس وقت میرے پاس کوئی جائیداد نہیں اسواسطے میری موجودہ آمدنی کا دسواں حصہ دیتا رہونگا ۔ ۵ ۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ آج کی تاریخ کے بعد میں اگر کوئی جائیداد پیدا کروں یا میری مرنے کے بعد کوئی جائیداد سوائے جائیداد مذکورہ میری ترکہ ثابت ہو تو اُس فاضل کے متعلق میری یہی وصیت ہے جس کا مفصل ذکر میں نے فقرہ ۔۔۔ میں کر دیا ہے میں ایسی جائیداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکورہ کو اطلاع دیتا رہونگا

(۶) میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنیکے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر میں قادیان میں فوت نہوں تو احمدی جماعت میری لاش ایک صندوق میں بند کرکے حسب ہدایت انجمن مذکورہ جو اب شائع ہو چکے ہیں یا آئندہ شائع ہوں گے ۔ دارالامان قادیان میں پہنچائی جاوے وہاں کار پردازان مقبرہ بہشتی کے سپرد کیجاوے ۔

(۷) میری یہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز و تکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہاں دفن کرنیکے متعلق جسقدر خرچ اور اخراجات ہوں اُن اخراجات کی متکفل میری یہ جائیداد و وصیت نہیں جس کا ذکر میں نے فقرہ ۔۔۔ میں کیا ہے ہرگز نہیں ہے ان اخراجات حسب مشورہ کار پردازان مقبرہ بہشتی ادا کرکے میں رقم اخراجات کو انجمن مذکور کے حوالہ کر دونگا جسکا اعلان میں انجمن مذکور کیطرف سے کرا دونگا اور اگر ان اخراجات کیلئے میں کوئی رقم اپنی زندگی میں روک نہ سکا اور ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ اصلی رقم سے کم ہوئی تو میری دیگر متروکہ جائیداد جس میں یہ وصیت کردہ جائیداد شامل نہو گی ان اخراجات کو متکفل ہوگی اور میرے ورثاء ان اخراجات کو ادا کرنیکے ذمہ وار ہونگے جو میری روح کی نجات کا باعث ہونگے اور پسماندگان ان اخراجات کو اہم اور جائز ضرورت تصور سمجھینگے ۔ (۸) یہ بھی اقرار کرتا ہوں کہ میں نے یہ وصیت ابتغاءً لوجہ اللہ کی ہے اور اگر حالات آئندہ کے ماتحت جنکا اسوقت مجھی علم نہیں ہے میری لاش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے یا قادیان ہی میں نہ پہنچ سکے تو اسصورت میں بھی میری یہ وصیت جو میں نے اپنی جائیداد کے متعلق کی ہے جس کا ذکر فقرہ ۔۔۔ میں کیا گیا ہے درست اور قائم رہیگی ۔ لیکن یہ ضروری ہوگا کہ میری لاش کو مقبرہ بہشتی میں پہنچانیکی کوشش کیجاوے اور جبتک کار پردازان مقبرہ بہشتی اجازت نہ دیں میری لاش کہیں اور دفن نہ کیجاوے ۔ البتہ امانت کے طور پر کہیں اور جگہ دفن ہو سکتی ہے ۔ (۹) یہ کہ اگر حسب فقرہ ۔۔۔ میری لاش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے تو جو اخراجات متعلق انتقال لاش ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ میری متروکہ جائیداد سے ۔۔۔

[illegible]

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

میان شیر محمد صاحب - میرپور - ریاست جموں
میان نظام الدین صاحب ولد روڈا ساکن کٹاریان ڈاکخانہ خاص
میان حسین ولد بوڑا ساکن کوٹلہ متصل شام نگر تحصیل امرتسر
علی شیر خان صاحب ارگامے خانصاحب ساکن چنگا بنگیال
شیخ محمد حسین صاحب ولد شیخ غلام قادر صاحب گرداور بندوبست - ایبٹ آباد
شیخ علی محمد صاحب ولد شیخ فقیر اللہ صاحب - گرداور چونڈہ باجوہ - ضلع سیالکوٹ
نذیر محمد صاحب ولد نور عالم صاحب ساکن گچھی ڈاکخانہ بیٹر - ضلع ہزارہ
محمد عرفان صاحب ولد امان احمد صاحب " "
محمد جان صاحب ولد محمد اسمعیل صاحب ساکن تھیاتھین ڈاکخانہ شیروان ضلع ہزارہ
رحمت اللہ خان صاحب ولد بلند خان صاحب کاٹھ گڑھ
عبد الواحد صاحب " " "
علی احمد خان صاحب ڈیٹرنری اسسٹنٹ ولد غلام قادر خان صاحب - شرونہ تحصیل گڑھشنکر ضلع ہوشیارپور
سید احمد شاہ صاحب ساکن کٹالیان تحصیل پسرور - سیالکوٹ
لبھا " " " " "
حسن شاہ صاحب ولد احمد شاہ صاحب " "
میان بہاول الدین صاحب " " " "
میان حیات محمد صاحب " " "
الٰہی بخش صاحب " " " "
میان اللہ دتا صاحب " " " "
جمعیت صاحب " " " " "
بدر الدین - امیر بخش صاحب " " " "
میان ولی داد صاحب " " " "
میان محمد دین صاحب ترکھان - گوبلکی ضلع گوجرات
میان خلاص جٹ " " "
میان ولی محمد صاحب " " "
میان عبد الکریم صاحب - گھوڑے واہ ضلع گورداسپور
میان محمد دین صاحب سولائیکے گورایہ ڈاکخانہ چونڈہ کے سیالکوٹ
میان جلال الدین صاحب " " " "
میان اقبال دین صاحب " " "

میان امام دین صاحب سولائیکے ڈاکخانہ چونڈہ کے تھانہ ڈسکہ (سیالکوٹ)
میان الہ دین صاحب " " " "
میان امام الدین صاحب - کریام نوان شہر جالندھر
میان نظام الدین صاحب " " " "
میان امرار الدین صاحب " " " "
میان عزیز الدین صاحب " " " "
دختر امام الدین صاحب " " " "
اہلیہ امام الدین صاحب " " "
میان امام الدین صاحب گریان بہلو د سیالکوٹ
شاہ محمد صاحب " " " "
مسمات وزیری بنت سعدی سبے پور
شہزادہ صولت جنگ صاحب خلف از شہید شہزادہ عبد اللطیف صاحب جنگ رحسا لودیانہ
میان غلام محمد صاحب - سرگودہ
عنایت اللہ خان صاحب نمبردار - منہہ سوجہ
حکیم احمد نواز صاحب شہر میانوالی
اہلیہ تاج بخش صاحب مرحوم آگرائیسیان جگراون لودیانہ
احمد الدین - حیات محمد صاحب چوکنانوالی - کنجاہ گجرات

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ دلچسپ پنجاب روزانہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا روزانہ پرچہ اور عمدہ اخبار اخبار عام ہی ہے۔ دلچسپ اور مقبول خلائق - نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں - مینیجر روزانہ اخبار عام

۴ اپریل کے ہولناک زلزلہ کی یادگار

۴ - اپریل کی صبح کس کو یاد نہیں یہ وہی تاریخ ہے جس میں بائیس برس کی پیشگوئی پوری ہوئی -

پیشگوئی

جس کتاب میں تھی اس کیلئے ایک خاص رعایت کرتے ہیں ایسی رعایت جو پھر کبھی دیکھنے کی امید نہ رکھنی چاہیئے

احمدی بھائیون کیلئے نادر موقع ہے

براہین احمدیہ نہایت عمدہ ولایتی کاغذ پر چھپی ہوئی حجم ۵۰۰ صفحہ غیر مجلد اصل قیمت صہ رعایتی عہ مجلد ا از زیادہ - دس جلد ۴ر غیر مجلد ۴ر - ۴ر اپریل سے ۲۵ر اپریل تک جو درخواستین آئینگی انکی اسی رعایتی قیمت پر تعمیل کیجاویگی ہرگز سستی نہ کرو ۲۵ر اپریل کے بعد یہ کتابین اصل قیمت پر ملینگی -

المشتہر - ناظم بکڈپو ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور

آنکھون کے بیمارون کو مژدہ

میان ڈاکٹر عبد اللہ ساکن راہون ضلع جالندھر جنھون نے لنڈن آسٹریلیا افریقہ مین آنکھون کے علاج سے بہت شہرت حاصل کی ہے اور ان کے پاس بہت کثرت سے سارٹیفکیٹ بھی موجود ہین انگریزی و یونانی دونو طرح سے آنکھ بناتے ہین ہماری جماعت کے مخلص ہین مین امید کرتا ہون کہ لوگونکو ان سے فائدہ پہونچیگا - نور الدین

ضرورت نکاح
المخطبۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم - ۱ میرے ایک عزیز نوجوان دوست سید معقول روزگار سرکاری ملازم ہین جن کے حالات سے مجھے ذاتی واقفیت ہے کہ وہ ایک نیک اور ہوشیار آدمی ہین شرعی ضرورت کے سبب دوسرے نکاح کے خواہان ہین۔ چونکہ مجھے خود ان کے ساتھ محبت کا تعلق ہے - اسواسطے مین ان کی بخوشی سفارش کرتا ہون اور امید کرتا ہون کہ جو صاحب اس کو پسند فرماوینگے وہ خوش ہونگے معاملہ کو بابرکت بنانے کے واسطے حضرت اقدس سے پہلے دعا کرائی جاوے اور پھر فیصلہ ہوگا - خط وکتابت میرے نام ہو۔ ایڈیٹر

۲ ہمارے ایک قدیم دوست کہ جو قوم کے سید ہین اور ایک ریاست مین ایک معزز عہدے پر ممتاز ہین اور اس سلسلہ مین اول درجہ کے مخلصین مین سے ہین اور ان کو حضرت بہت محبت اور دلی تعلق سے دیکھتے ہین ان کو ایک ضرورت شرعی یعنی حصول اولاد کے لئے دوسری شادی کی ضرورت ہے اور خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منشا ہے کہ وہ اس غرض کے لئے دوسری شادی کرین اور حضور ہی کی اجازت سے سید موصوف نے میرے پاس ذکر کیا ہے کہ بذریعہ اخبارون کے مناسب جگہ کی تلاش کی جاوے حضرت صاحب نے بھی خود عاجز کو زبانی فرمایا ہے کہ اس معاملہ مین کوشش کرو اس واسطے تمام خط وکتابت میرے نام ہونی چاہیے یا حضرت کے نام کیونکہ آخری فیصلہ حضرت اقدس کے حکم سے ہوگا - ایڈیٹر

(صاحب مشتہر اپنے اشتہار کے خود ذمہ وار ہیں نہ کہ اہل بدر اس کے متعلق تمام خط و کتابت صاحب سے کر کے احباب فیصلہ کرلیں محکمہ بدر کا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ ایڈیٹر)

ایک مژدہ

تم سے چاند اور دن کا ہمارا چاند قرآن ہے

عربی زبان کی خدمت (عربی بول چال)

برادران دین کو واضح ہو کہ میں نے ایک کتاب مسمی (عربی بول چال) تصنیف کی ہے جس میں آٹھ فصلیں اور ایک خاتمہ ہے پہلی فصل میں ادامر الٰہیہ جو قرآن شریف میں بیان کئے گئے ہیں۔ الحمد شریف سے سورۃ والناس تک۔ دوسری فصل میں نصائح میں مختصر مختصر فقرے ماخوذ از احادیث نبویہ اور منتخبات عربیہ۔ تیسری فصل امثال عجیب و غریب طرز پر ہے۔ چوتھی فصل میں عربی روزمرہ بول چال سوال و جواب۔ پانچویں فصل میں صرف و نحو سہل طرز میں۔ چھٹی فصل لطیفے اور چیستان۔ ساتویں فصل۔ فقرات مرتبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ عربی زبان سیکھنے کیلئے۔ آٹھویں فصل۔ فوائد ماخوذ از درس حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب بطور سوال و جواب۔ جو میں نے چھ برس میں ذخیرہ کیا ہے۔ خاتمہ۔ ارکان اسلام روزانہ نماز اور حج۔ زکوۃ۔ نماز عیدین نماز جنازہ۔ اس کتاب کے دو کالم ہونگے ایک میں عربی اور دوسرے میں اردو۔ اور وہ میرے خیال میں دو سو صفحہ سے زیادہ ہوگی۔ اور اسپر قریباً تین سو ۳۰۰ روپیہ خرچ ہوگا کیونکہ ایک ہزار ۱۰۰۰ جلد چھاپنی ہے قیمت فی جلد ۱۲ مقرر کیگئی ہے اور ہدیہ ۸ آنہ ہے۔ اور ایک کتاب مسمی مجموعہ میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹی انکی تمام نظمیں اور نثریں اکٹھی کیگئی ہیں اور اسپر قریباً دو سو ۲۰۰ روپیہ خرچ ہوگا اسکی آٹھ سو جلد چھپیگی قیمت فی جلد ۸ پس تین سو ۳۰۰ روپیہ عربی بول چال پر خرچ ہوگا اور دو سو ۲۰۰ روپیہ مجموعہ میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹی پر خرچ ہوگا کل پانسو روپیہ کا خرچ ہے اور یہ روپیہ اصل لاگت ہے اور فروختنی ۱۱۵۰ روپیہ انشاء اللہ ہو جائیگا۔ پس اصل لاگت جو پانسو روپیہ ہوگی ایک سو حصہ پر تقسیم کیگئی ہے یعنی فی حصہ پانچ روپیہ مقرر ہوا ہے پس ضرور شائقین زبان عربی کو چاہیئے کہ وہ شراکت کریں۔ کم سے کم ایک حصہ کے لئے شراکت ہو۔ ایک حصہ سے دس حصہ تک شراکت منظور ہے زیادہ نہیں۔ **شرائط شراکت** (۱) حق تصنیف عربی بول چال اور اس کا چھاپنا اور فروخت کرنا اور مجموعہ میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹی کا چھاپنا اور فروخت کرنا کے لحاظ سے نصف منافع کا مستحق ہونگا اور نصف منافع ایک سو حصہ پر تقسیم کیا جائیگا (۲) ایک ماہ کے اندر اندر ہر صاحب حصہ کا روپیہ میرے پاس ارسال کرے (۳) ایک برس تک حساب کیا جاویگا جو فروخت ہوگا اصل لاگت مع منافع تقسیم کیا جائیگا۔ (۴) جس وقت کوئی صاحب حصہ زر روپیہ بھیجیگا اس کی رسید بمع شہداء کرام اس کی خدمت میں ارسال کیجاویگی۔ (۵) ایک کتاب عربی بول چال ایک کتاب مجموعہ میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹی بطور نذرانہ چھپنے پر ہر ایک شراکت کنندہ کو ارسال کیجاویگی مفت۔ مکرر صاف طور تاکیداً یہ تحریر ہے کہ آپ بہت جلد اس کو ملاحظہ کر کے اپنے ارادہ سے جو صاحب شراکت کو منظور فرماویں وہ بندہ کو اطلاع بخشیں اور مبلغات ارسال فرماویں۔ **المشتہر** عبدالحی عرب از قادیان ضلع گورداسپور۔ نوٹ۔ جسوقت حصص جمع ہونگے سب نام بذریعہ اخبار شائع کئے جاوینگے۔

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کیلئے چھاپا گیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی سے ۔ ما بعد للعہ

ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۸۸ | آن مسیح دورِ آخر مہدیٔ آخر زمان

جلد (۶)

۱۱ ربیع الاول ۱۳۲۵ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۵ اپریل ۱۹۰۷ء

نمبر (۱۷)

چہ گویم باتو گر آئی چہ در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

قیمت فی پرچہ ۲ر ۔ مقامی خریداروں سے ۔ قیمت برائے افریقہ للعہ ۔ گورنمنٹ ۳۰

دس شرائط بیعت

اول ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اسکی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور عاجزی اور فروتنی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی کریگا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اُسپر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دین آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بروشد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبر ہائے معاد
ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
یک قدم دوری ازان عالی جناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ — عـــہ

معاونین درجہ اول جن کو غربا پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے — صـــہ

معاونین درجہ دوم جنکو غربا پر کسی ایک کے نام اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے — للعہ

عام قیمت پیشگی — ہے

مابعد — للعہ

قیمت فی پرچہ — ۲ر

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ فرماویں ان سے بحساب مابعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہئیے بعد میں نہیں ملسکیگا رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ بھیجی جاویگی بعد ارسال کرنے روپیہ اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہئیے

منیجر

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ و اشہد ان محمداً عبدہٗ و رسولہٗ ۔ ۲ بار آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ آمین

اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں ۔

کتبہ عاجز محمد حسین

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولائیت

ڈوئی ۔ تازہ ڈاک ولایت سے جو اخبارات امریکہ سے آئے وہ ان دنون کے ہین جن مین ڈوئی حسرتناک موت کے ساتھہ ہلاک ہوا ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ ڈوئی واپرح کو مراجب کہ وہ پورے عروج پر تہا اور حضرت اقدس مسیح موعود نے اس کے متعلق پیش گوئی شائع کی تہی اس وقت اس کے مرید ڈیڑھ لاکہہ تھے ۔ جیساکہ ان تازہ اخبارات سے ظاہر ہوتا ہے ۔ اس کے مرنے کے وقت کل تعداد اندر باہر ۲۵۰ کے قریب تھی اور ان مین سے بھی کوئی اس کے مرنے کے وقت اس کے پاس نہ تہا اور اس کے مرنے کے بعد ان مین سے بہت سارے اس کے جنازے پر نہ گئے تہے بلکہ جنازہ پر زیادہ تر وہ لوگ تھے ۔ جو کہ اس کے سخت دشمن تھے ۔ موت کیوقت اس کی بیوی بھی اس کے پاس نہ تہی ۔ مرتے وقت اس نے ایک وصیت کی جس مین اپنے بیٹے کو محروم الارث قرار دیا اور بیوی کو صرف چند روپے دئے ۔ مرتے وقت اس کے آخری الفاظ یہ تھے ۔ کہ مین دل شکستہ ہوکر مرتا ہون مگر مین اپنے دشمنون کو معاف کرتا ہون اور پھر ایک ہزار سال کے بعد آؤنگا ۔ اس کے بیٹے نے ایک تقریر مین بیان کیا ہے کہ میرا باپ آخری ایام مین مجنون ہوگیا تھا ۔ اس واسطے جو کچھہ اس نے کہا وہ قابل اعتبار نہین ڈوئی نے ایک شخص کٹلر نام کو اپنا جانشین مقرر کیا ہے مگر اب اس کی کون سنتا ہے ۔

ایک لطیف مقابلہ ۔ امریکہ کے ایک اخبار نے ڈوئی کے مذکورہ بالا واقعات لکھتے ہوئے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر بھی درمیان مین لاکر صادق اور کاذب کے درمیان ایک لطیف مقابلہ کیا ہے وہ لکھتا ہے ۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ۵۳ سال کی عمر مین جبکہ صرف چند آدمی آپ کے ساتھہ تہے دشمنون سے تنگ آکر اپنے وطن سے بھاگ نکلے تہے ۔ اس سے دس سال بعد جب کہ آپنے وفات پائی ۔ تو آپ ایک فاتح ایک بادشاہ اور ایک ایسے مذہب کے سردار تہے ۔ جو کہ آجتک دنیا مین طاقتور ہے بالمقابل ڈوئی ۵۳ سال کی عمر مین ہزارون آدمیون پر ایسی حکومت رکہتا تہا کہ ان کا تمام مال وجان اس کے قبضہ مین تہا اور بڑی جائداد پر قابض تہا ۔ لیکن بیماری نے آکی تمام طاقتین چھین لین اور ۵۹ سال کی عمر مین وہ بے طاقت مرتا ہے اور اس کے ساتھہ ہی اس کا مذہب بھی غالباً مر جائے گا اس وقت بھی ساری دنیا مادی نہین ہے ۔ بلکہ ہزارون ایسے موجود ہین ۔ جو کسی عقیدہ کی خاطر اپنی جانین قربان کرنے کے واسطے طیار ہین ۔

ڈوئی کی جانشین نبیہ ڈوئی کے مرنے کے بعد ایک عورت کولمسن نامی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے ۔ وہ کہتی ہے ۔ کہ فرشتہ مجھے خواب مین ملا ہے اور اس نے مجھے اطلاع کی ہے ۔ کہ جو کوئی تیرا کہنا نہ مانیگا ۔ اس پر سخت تباہی وارد ہوگی صیحون مین چند آدمی اس کی مریدی مین داخل ہوگئے ۔ وہ بازارون مین کھڑی ہوکر شور مچاتی اور وعظ کرتی پھرتی ہے ۔ پولیس والے بمشکل اس کو بازار سے ہٹا کر اس کے گھر تک پہنچاتے ہین ۔ مین نے اس کے مفصل حالات دریافت کرنے کے لئے خود اسی کو خط لکھا ہے دیکھئے کیا جواب دیتی ہے ۔ آئندہ اس کو نبیہ کولمسن کے نام سے لکھا جاویگا ۔ تاکہ شناخت رہے کہ یہ عورت ہے ۔

والی مرا ڈوئی کا مرید والی وا جس نے اُس کو ۔ اُس کی تمام جائداد سے بے دخل اور پیغمبری سے خارج کر دیا تہا ۔ وہ بھی سخت بیمار ہے ۔ شاید ڈوئی کا ساتھہ دینے کیواسطے جلدی چلدے ۔

دیسی ڈاک **نجات یافتہ کپتان حوالات مین** گورداسپور سے معلوم ہوا کہ مکتی فوج کے ایک کپتان اور اس کے دو تین مددگارون نے (جو وہ بھی نجات یافتہ اور یسوع کے لیلے ہین) ایک عیسائی کے گھر چوری کی اور واردات کو مشتبہ کرنے کے لئے یا چھپانے کی خاطر گھر کو آگ لگا دی ۔ چلو خس کم جہان پاک ۔ ان ملزمون مین ایک بزرگ الفت مسیح بھی ہین جن کی دینداری اور اتقا کا مکتی فوج کے ہیڈکوارٹر مین خاص شہرہ تہا ۔ انہون نے عجیب کمال کیا کہ جب پولیس تفتیش مین اس سے کچھ دریافت کرے تو وہ جواب دینے سے پہلے فوراً گھٹنے ٹیک کر آسمانی باپ کی تقدیس شروع کردے اور اس کی مرضی کو زمین پہ لانے کی سعی کرے لیکن لالہ بوڑا مل صاحب کورٹ انسپکٹر پولیس نے بڑی قابلیت سے مقدمہ کو برآمد کر لیا اور یسوع مسیح کے ان لیلون کو حوالات کے باڑے مین کچھہ دن دانہ پانی کہانے کیلئے رکھہ لیا ۔ اب مقدمہ باضابطہ چالان ہوکر فیصلہ ہوگا ۔ خداوند یسوع کی ان بھیڑون نے عیسائی مذہب کی رو سے شاید کوئی گناہ نہ کیا ہوگا کیونکہ یسوع کا خون ان کا کفارہ دہو چکا ہے ۔ انسپکٹر صاحب موصوف خصوصیت سے تعریف کے قابل ہین ۔ جنہون نے مکتی فوج کے افسرون کی پروا نہین کی ۔ اور اصل ملزمون کو پکڑ لیا ۔ (الحکم)

ایڈیٹر اخبار نیر اعظم مراد آباد نیر اعظم مطبوعہ ۵ اپریل ۱۹۰۷ء مین حضرت اقدس مدظلہ کے الہام (" ہزارون آدمی تیری پرون کے نیچے ہین ") پر ایڈیٹر اخبار مذکور نکتہ چینی کرتا ہوا لکھتا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی پر دار پیغمبر ہونے والے ہین ۔ گستاخی معاف ! شاید اللہ میان آپ کو اپنے پاس بلانیوالے ہین ۔ یا وہ چیونٹی والی مثل صادق ہونے والی ہے ۔

کس قدر شرم کی بات ہے کہ پبلک کے خوش کرنے کو اس قسم کی نکتہ چینیان کرنے کا ایڈیٹران اخبار نے ایک اچھا پیشہ اختیار کر لیا ہے ۔ اللہ تعالیٰ ان کی حالت زار پر رحم فرمائے اور انکو ہدائیت بخشے ۔ یہ استہزاد حقیقت مین مامور من اللہ کے ساتھہ ہے ۔ اللّٰہ یستھزئ بھم و یمدّھم فی طغیانھم یعمھون ۔ اے ایڈیٹر ہوشیار اور خبردار ہوجا کہ تیرے پڑوس ہی مین قہر الٰہی کی آگ آپہونچی ہے ۔ پس تجھ کو چاہئے فاتقوا النار التی وقودھا الناس والحجارۃ پر عمل کرے ۔ وہ چیونٹی والی مثل تو خود تجھی پر صادق آتی ہے کیونکہ تو اللہ تبارک تعالیٰ کے حضور مین ایسی شوخی اور بے باکی دکھلاتا ہے ہم تجھہ کو تیری بہلائی کے لئے نصیحت کرتے ہین اپنی شرارتون سے باز آجا اور دنیا کی واہ واہ اور روپیہ کی خاطر اللہ تعالیٰ کے حضور مین شوخی اور استہزاء سے کام نہ لے ۔ راقم ایک ہموطن احمدی

ایک مکفر کا انجام خان صاحب عبد الحمید خان کپورتھلہ سے لکھتے ہین کہ ایک مشہور مولوی اشرف علی نام یہان رہتا تہا اور اس کا بڑا قبیلہ تہا اور اس ملان نے حضور کو نعوذ باللہ کافر قرار دینے کے لئے جو کفر نامہ طیار ہوا تہا اس مین مہر لگائی تہی اور مخالفت پر بڑی زور سے اٹھا ہوا تہا سچ ہے کہ خدا کی گرفت دیر کے بعد ہوتی ہے ۔ مگر سخت ہوتی ہے تھوڑے دن ہوئے کہ طاعون مین بڑی گھبراہٹ کیساتھہ مولوی مذکور نے جان دی اس کے بعد اس پر بس نہین ہوئی دو تین اس کے بھائی تہے وہ بھی اس مرض مین فوت ہوگئے جس قدر عورتین تہین وہ بھی قریباً صاف ہوگئین کل خاندان تباہ ہوگیا ۔ محض اس کے اس قدر بڑے قبیلہ مین سے ایک بچہ نابالغ بچا ۔ کیا عبرت کا مقام ہے ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مدرسہ تعلیم الاسلام کے نتائج

یہ مدرسہ جن دو اغراض کے حصول کے لئے قائم ہوا تہا۔ الحمد للہ کہ وہ دونو غرضین احسن طریق سے پوری ہو رہی ہین۔ مدرسہ تعلیم الاسلام جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہوتا ہے اس غرض کے لئے قائم کیا گیا تہا۔ کہ دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم بھی ہو اور معمولی تربیت کے ساتھ مذہبی تربیت بھی ایسی ہو۔ کہ اسلام کے ساتھ بچون کے دلون مین ایک سچی محبت پیدا ہو اور اس کے شعائر کی دلون مین عظمت پیدا ہو اور احکام شرعی کی پوری پابندی سچے اور سادہ مسلمانون کی طرح وہ اختیار کرین۔ سو مین دیکھتا ہون کہ ان دونون قسم کی تعلیم کے لحاظ سے یہ مدرسہ کامیاب کہلانے کا حق رکھتا ہے۔ تعلیم مروجہ کے لئے خدا کے فضل سے ایسے لایق اور محنتی اوستاد موجود ہین جو کسی مدرسہ کے لئے باعث فخر ہو سکتے ہین اور پھر وہ صرف سبق پڑھا دینا ہی اپنا فرض نہین سمجھتے بلکہ بچون کے ساتھ پوری ہمدردی رکھتے ہین اور ان کی تربیت کے ہر ایک پہلو کی نگرانی کرتے ہیں صاحب انسپکٹر نے جتنی دفعہ اس مدرسہ کا معائینہ کیا ہے ہمیشہ خوشنودی ظاہر کی ہے۔ امتحان انٹرنس کے نتائج دو سال سے ایسے اعلےٰ درجہ کے ہین جو ثابت کر رہے ہین کہ اس مدرسہ کی مروجہ تعلیم کسی دوسرے مدرسہ کی تعلیم سے کسی طرح کم درجہ کی نہین ہے۔ سال گذشتہ مین ہمارے مدرسہ سے پانچ مین سے تین طالب علم کامیاب ہوئے اور سال حال مین سات مین سے پانچ۔ اور دونون سالون مین ایک ایک طالب علم درجہ اول مین پاس ہوا مین اپنے مکرم دوست اس مدرسہ کے قابل اور محنتی ہیڈ ماسٹر مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے کو مبارکباد دیتا ہون یہ نتائج عمدہ ترین نتائج مین سے ہین کیونکہ اوسط پاس شدگان عموماً نصف سے بھی کم ہوتی ہے۔ اس سال کے نتائج مین سے خصوصاً قابل ذکر یہ امر بھی ہے۔ کہ انگریزی مین جس مین اکثر امیدوار فیل ہوتے ہین اس مدرسہ کے کل طلباء کامیاب ہوئے اور جو دو فیل ہوئے ہین وہ صرف ریاضی مین فیل ہوئے ہین مگر اس سال سے ریاضی کے لئے ایک قابل انڈر گریجوایٹ منگوایا گیا ہے جو اس مضمون میں خاص مہارت رکھتا ہے اور امید ہے کہ یہ نقص بھی رفع ہو جاویگا۔ دینی حالت کی نسبت مین یقین واثق سے کہہ سکتا ہون کہ جس قدر نیک، چال چلن کے لڑکے اس مدرسے سے نکلے ہین ان کی نظیر بلحاظ نسبت کسی دوسرے مدرسہ مین اس وقت نہین ملیگی۔ دینی معلومات کے لحاظ سے ہمارے طلباء نے علیگڈہ اور لاہور مین جا کر خاص امتیاز حاصل کیا ہے اور اس جگہ اب بھی دو لڑکے موجود ہین جو پڑھتے تو انگریزی ہین مگر دینی فہم اور فراست کے لحاظ سے بہت سے نام کے مولویون سے بڑھ کر ہین۔ ابھی چند روز کا ذکر ہے کہ یہان ایک جلسہ تشحیذ الاذہان مین ہمارے ایک لڑکے ولی اللہ (ڈاکٹر سید عبد الستار شاہ صاحب کا لڑکا ہے اور اس وقت چہارم انٹرنس مین پڑھتا ہے) نام نے اس مضمون پر کہ جب ایک مسلمان احکام شریعت پر چلتا ہے جیسے نماز روزہ وغیرہ تو اسے امام کی پیروی کی کیا ضرورت ہے۔ قرآن شریف کی آیات سے ایسے لطیف استدلال بیان کئے۔ کہ حضرت مولوی نور الدین صاحب فاضل اجل نے فرمایا کہ مین نے یہ بالکل نئے استدلال سنے ہین۔

جب خدا کے فضل سے دونون پہلوؤن سے یعنی کیا دینی اور دنیوی تعلیم ایسی اعلیٰ درجہ کی اس جگہ حاصل ہو سکتی ہے اور خدا کی طرف سے ہدایت ملے تو چال چلن مین ایسی اصلاح پیدا ہوتی ہو کہ جس کی نظیر ملنی دوسری جگہ مشکل ہے۔ تو پھر مین نہین سمجھ سکتا کہ کیون ابھی تک جماعت پوری توجہ اپنے بچون کو یہان بھیجنے کے نہین کرتی۔ جو فوائد دوسری جگہ مل سکتے ہین وہ سب یہان بھی ملتے ہین۔ مگر جو اور فوائد یہان ملتے ہین وہ دوسری جگہ نہین ملتے۔ پھر بھی جو توجہ احمدی جماعت کو ہونی چاہئے تھی وہ ابھی اس مدرسہ کی طرف نہین۔ مگر جن لوگون کے سپرد اس کا انتظام کیا گیا ہے وہ توجہ دلاتے رہے ہین اور دلاتے رہینگے۔ سال گذشتہ مین ایسی ایک تحریک پر باہر سے آئے ہوئے لڑکون کی تعداد دوگنی ہو گئی تہی یعنی چالیس سے اسی تک پہونچ گئی تہی۔ اگر اللہ تعالیٰ اس تحریک مین بھی برکت ڈالے۔ تو اسی سے دو سو تک تعداد کا پہونچ جانا کچھ مشکل امر نہین ہے۔ دنیا مین طرح طرح کی بلائین اور آفتین نازل ہو رہی ہین یہ جگہ خدا کے فضل سے بہت امن مین ہے۔ بورڈنگ ہوس کو بہت وسیع کیا گیا ہے اور ایک وسیع قطعہ زمین وسیع پیمانے پر مدرسہ اور بورڈنگ ہوس بنانے کے لئے گاؤن کے باہر خرید لیا گیا ہے۔ حصہ پرائمری مین فیس معاف کر دیگئی ہے۔ نئے قابل استاد منگوائے گئے ہین یہ تمام باتین اولاً احمدی جماعت کے فائدہ کے لئے ہی ہین۔ مگر روک کسی کو نہین یہان بعض غیر احمدی طالب علم یا غیر احمدی احباب کے لڑکے بھی تعلیم پاتے ہین بلکہ ہندو بھی تعلیم پاتے ہین اور ہندؤن کے لئے بورڈنگ ہوس کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔

دوسرا امر جس کی طرف مین اپنی جماعت کو توجہ دلانا چاہتا ہون یہ ہے کہ مدرسہ کے اخراجات پہلے کی نسبت تگنے چوگنے ہو گئے ہین مگر ہمارے احباب مین سے اکثر وہی چندہ دیتے ہین۔ جو آج سے تین چار سال پہلے دیتے تہے کمی آمد کے سبب سے بہت سی ترقیان جو اسی مدرسہ مین ہم کرنا چاہتے ہین نہین کر سکتے بلکہ بعض وقت مستقل اخراجات کا بھی فکر پڑ جاتا ہے ہر جگہ کی جماعت کو یہ فکر کرنا چاہیئے کہ مدرسہ کی آمد مین ترقی کی راہین سوچے اور ان پر عمل کرے اور ماہوار چندہ دہندگان تمام ممبر ایز اوجی کرین۔ مدرسہ کے متعلق کل خط و کتابت مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے ہیڈ ماسٹر مدرسہ سے ہو۔

خاکسار محمد علی از قادیان ۲۰ اپریل ۱۹۰۷ء

نوٹ۔ مدرسہ کے عمدہ نتائج کے متعلق مین ایک مضمون لکھنے کو تہا کہ مذکورہ بالا مضمون میرے پاس پہونچا اب اس کے بعد مجھے کچھ لکھنے کی ضرورت نہین معلوم ہوتی مین تو ہمیشہ ان والدین پر نہایت تعجب سے نگاہ ڈالا کرتا ہون جنہون نے اپنے پیارے بچون کی خیر خواہی کا کچھ بھی فکر نہین کیا اور وہ انہین ایسی عظیم الشان نعمت سے اب تک محروم رکھے ہوئے ہین ایسے عمدہ انتظام اور ایسے لائق اسٹاف کے ہوتے ہوئے اور پھر سب سے بڑھکر یہ کہ حضرت اقدس مسیح موعود کے زیر سایہ [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

مورخہ ۱۱ ۔ ربیع الاول ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۵ ۔ اپریل ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۲۱ ۔ اپریل ۱۹۰۷ء :۔ ساریکم آیاتی فلا تستعجلون

(ترجمہ) قریب ہے میں تمہیں اپنے نشان دکھلاؤں گا ۔ پس تم جلدی نہ کرو ۔

(۲) یہ دو گھر ہی مر گئے ۔ (اسمیں خاص دو گھروں کیطرف اشارہ ہے)

۲۳ ۔ اپریل ” ۔ اصلح بینی و بین اخوتی ۔ (۲) سلام قولاً من ربٍّ رحیم

یہ الہام کہ اصلح بینی و بین اخوتی ۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ اے میرے خدا مجھ میں اور میرے بھائیوں میں اصلاح کر ۔ یہ الہام درحقیقت تتمہ ان الہامات کا معلوم ہوتا ہے جن میں خداتعالیٰ نے اس مخالفت کا انجام بتلایا ہے اور وہ یہ الہام ہیں ۔ خَرُّوْا عَلَى الْاَذْقَانِ سُجَّدًا ۔ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا اِنَّا كُنَّا خَاطِئِيْنَ ۔ تَاللّٰهِ لَقَدْ آثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَاِنْ كُنَّا لَخَاطِئِيْنَ ۔ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ یعنی بعض سخت مخالفوں کا انجام یہ ہوگا کہ وہ بعض نشان دیکھ کر خداتعالیٰ کے سامنے سجدہ میں گرینگے کہ اے ہمارے خدا ہمارے گناہ بخش ہم خطا پر تھے اور مجھے مخاطب کرکے کہیں گے کہ بخدا خدا نے ہم پر تجھے فضیلت دی اور تجھے چن لیا اور ہم غلطی پر تھے کہ تیری مخالفت کی ۔ اسکا یہ جواب ہوگا کہ آج تم پر کوئی سرزنش نہیں خدا تمہیں بخش دیگا وہ ارحم الراحمین ہے ۔ یہ اسوقت ہوگا کہ جب بڑے بڑے نشان ظاہر ہونگے آخر سعید لوگوں کے دل کھلجائینگے اور وہ دل میں کہیں گے کہ کیا کوئی سچا مسیح اس سے زیادہ نشان دکھلا سکتا ہے یا اس سے زیادہ اسکی نصرت و تائید ہوسکتی تھی تب بکدفعہ غیب سے قبول کیلئے انمیں طاقت پیدا ہوجائیگی اور وہ حق کو قبول کرلیں گے ۔

ڈائری

فقیہہ بنو

۲۱ ۔ اپریل ۱۹۰۷ء ۔ سیر ۔ فرمایا ۔ ہماری جماعت کو علم دین میں تفقہ پیدا کرنا چاہیئے مگر اس کے وہ معنے نہیں جو عام ملاں لوگوں نے سمجھ رکھے ہیں کہ استنجا وغیرہ کے چند مسائل آگئے وہ بھی تقلیدی رنگ میں فقیہ بن بیٹھے بلکہ ہمارا مطلب یہ ہے ۔ کہ وہ آیات قرآنی و احادیث نبوی اور ہمارے کلام میں تدبر کریں ۔ قرآنی معارف و حقائق سے آگاہ ہوں اگر کوئی مخالف ان پر اعتراض کرے ۔ تو اسے کافی جواب دے سکیں ۔ ایک دفعہ جو امتحان لینے کی تجویز کی گئی تھی ۔ بہت ضروری تھی ۔ اس کا ضرور بندوبست ہونا چاہیئے حقیقۃ الوحی اس مطلب کے لئے بہت مفید کتاب ہے ۔ اصل میں مسلمانوں کے لئے تو یہی جواب کافی ہے کہ تم کوئی ایسا اعتراض اس سلسلہ پر کرکے دکھاؤ جو اور انبیاء علیہم السلام پر نہ ہو سکے ۔ وہ ہرگز کوئی ایسا اعتراض نہیں کرسکیں گے ۔

اجتہادی غلطی

یہ آتھم یا احمد بیگ والی پیشگوئیوں پر تو اعتراض کرتے ہیں مگر دوسری پیشگوئیوں اور نشانیوں کا ذکر تک نہیں کرتے ۔ یہ کیسی بے انصافی ہے ۔ ہم انہیں بارہا سمجھا چکے ۔ کہ وعید میں تاخیر بھی ہو جاتی ہے ۔ دیکھو ۔ یونس نبی کی پیشگوئی ٹل گئی اور اس کی قوم پر عذاب نہ آیا ۔ یاد رکھو کہ یہ تمام اقوام کا مذہب ہے ۔ کہ صدقہ سے رد بلا ہو جاتا ہے اور خداتعالےٰ بھی فرماتا ہے ۔ ما کان اللہ لیعذبہم وھم یستغفرون ۔ استغفار عذاب سے بچنے کا ذریعہ ہے ۔ ہماری تجربوں کی طرف کوئی جاوے ۔ تو ایک منذر امر صبح کو ہو تو شام کو منسوخ ہو جاتا ہے ۔ دوسرا اعتراض ہمارے بعض الہامات کی نسبت اپنی رائے پر ہے کہ وہ غلط نکلی ۔ بشرط تسلیم ہم کہتے ہیں کہ امر تنقیح طلب تو یہ ہے ۔ کہ نبی اپنے اجتہاد میں غلطی کھا سکتا ہے یا نہیں ۔ سو ہم دیکھتے ہیں ۔ کہ حضرت عیسےٰ نے پہلے پہلے اپنی بادشاہت دنیاوی سمجھ کر مریدوں کو ہتھیار خریدنے کا حکم دیا مگر آخر معلوم ہوگیا کہ یہ میری غلطی تھی اور وہ اس ارادہ سے باز آئے ۔ پھر ہمارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا صلح حدیبیہ والا معاملہ کہ آپ کس ارادے سے آئے اور پھر کیا ہوا ۔ چونکہ آپ کی ذات بابرکات تمام انبیاء کے کمالات کی جامع تھی اس لئے صرف ایک ہی واقعہ سے ثابت ہوگیا کہ نبی اپنے اجتہاد میں غلطی کر سکتا ہے ۔ پس اس صورت میں ہم پر کوئی اعتراض نہیں ہوسکتا ۔

معذرت ۔ چونکہ حقیقۃ الوحی کا جلد چھپنا ضروری ہے اور بار بار پریس کے پتھر وغیرہ بھی حسب الحکم حضرت اقدس اس کام کیواسطے لگائے گئے ہیں اسواسطے اگلے ہفتہ کا اخبار شاید نہ نکلے ۔ ناظرین مطلع رہیں ۔

خدا تعالیٰ کی قہری تجلی کے نشانات

آمعزز احمدی خاتون گریکی

سے لکھتی ہیں۔ حضرت صاحب کے اب تو نشان پر نشان ظاہر ہو رہے ہیں۔ آتش کا گولہ لوگوں نے دیکھا۔ اب کل ہفتہ بتاریخ ۱۳۔ اپریل بوقت ظہر سخت ژالہ باری ہوئی۔ ہمارا صحن تمام سفید ہوگیا کوئی دو فٹ تک (بلا مبالغہ) زمین کے اوپر ہوگیا اور دانہ (سچی بات ہے) کہ پاؤ پاؤ بھر کا پڑا بعض بعض ان میں کھنگر کی شکل کے تھے۔ جن لوگوں کے مال مویشی باہر تھے۔ بس سب کا چمڑا اڑ گیا ہڈیاں اور گوشت نکل آیا اور کئی آدمی بھی زخمی ہوئے۔ فصل سب مارے گئے چنانچہ ہمارے جَو اور گندم کا ایک خوشہ بھی سالم نہیں بچا۔ جس وقت گولہ باری ہو رہی تھی پس یہی منہ سے نکلتا تھا۔ گویا آسمان ٹوٹ پڑا مارا۔ بچے رو رہے تھے۔ عجب شانِ خدا نظر آ رہی تھی؟

۲۔ مکرمی مخدومی بندہ جناب مفتی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کل مورخہ ۱۰۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو قبل از دوپہر بالکل مطلع صاف تھا۔ بعد دوپہر یک لخت ہر چہار سو ابر جمع ہوگئے اور ایک دم بادل گرجا اور ژالہ باری شروع ہوگئی اور بلا مبالغہ مرغی کے بیضہ اور اس سے کچھ بڑی مقدار کے اولے برسے پانی کی بارش نہ تھی۔ صرف تخمیناً بیس منٹ تک ژالہ باری ہوئی اور پھر مطلع صاف ہوگیا۔ چند اشخاص قصبہ ہذا کچھ مضروب بھی ہوئے۔ لہذا اطلاعاً کارڈ ہذا ارسال خدمت عالی ہے۔ فقط والسلام۔ عبد الرحمان بلب گڈھ

۳۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
بخدمت امامنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دام ظلکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ نہایت ادب سے عرض خدمت کرتا ہوں۔ کہ گذشتہ شب یعنے ہفتہ وادر اتوار کی درمیانی رات کو قریب گیارہ بجکر چالیس منٹ پر یکایک ایک نہایت سخت زلزلے کا دھکہ محسوس ہوا۔ اس سرحدی علاقہ میں اس سے قبل ایسے زور کا دھکہ محسوس نہیں ہوا۔ خدا جانے کہاں کہاں اس کا اثر محسوس ہوا ہوگا اور کہاں کہاں کی تباہی مقدر تھی۔ یہاں عمارات کا کچھ نقصان نہیں ہوا۔ نہ ہی ۴۔ اپریل کے زلزلہ میں یہاں ہوا تھا۔ کیونکہ یہاں اکثر عمارات خام اور ایک منزلہ ہیں مگر زلزلہ کی تیزی اور اس کا زور ظاہر کرتا تھا کہ کہیں ضرور سخت نقصان کا باعث ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو جن کو کہ حضور کی غلامی کا فخر ہے۔ اپنی حفاظت میں رکھے۔ حضور مجھ دورافتادہ کے لئے دعا کریں۔

خاکسار مرزا محمد شفیع از دفتر سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانجات ڈیرہ اسمٰعیل خان ۱۴ اپریل ۱۹۰۷ء یوم یکشنبہ

۴۔ جناب والا شان حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی مسعود سلمہٗ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ و علیک التحیۃ والسلام و علیک الصلوٰۃ والسلام
آجکل آسمانی اور زمینی نشانوں کی بارش سے ہمارے ایمان خوب تازہ ہو رہے ہیں خدا آپ کی عمر دراز کرے اور ہمیں آپ کے چہرہ کا نور دیر تک دکھاتا رہے۔ اتوار کی رات کو بوقت ۱۲ ½ بجے سے دس منٹ قبل زلزلے کے دو دھکے خفیف میانوالی میں محسوس ہوئے۔ لوگوں نے اپنے گھروں سے نکلکر اللہ کا نام زور زور سے لیا۔ اور ایک چڑیا بھی اپنے آشیانہ سے نکل آئی اور لیمپ کی روشنی میں گردش کرنے لگی معلوم نہیں کہ یہ زلزلہ کس طرف سے آیا۔ اور کہاں اس کا زور تھا۔ بہرحال معلوم ہوتا ہے کہ کہیں زور سے زلزلہ شروع ہوا ہوگا۔ کیونکہ دروازے اور مکان کی چھت کھڑاتی تھی۔ آج کل واقعی خدا کے غضب کے دن ہیں۔
خاکسار غلام محمد خان ہیڈ ماسٹر مسیب نوالی

احمدی جماعت کو مبارک اور خوشخبری

ایہا الاخوان السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ الحمد للہ کہ فاضل اکمل حضرت حکیم الامت مولانا مولوی نور الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے ترجمہ قرآن شریف کا پہلا پارہ جو بطور نمونہ ترجمہ ہے۔ چھپ کر طیار ہوگیا۔ امید کہ قدر دان قوم خرید کر مصنف کے حق میں دعائے خیر فرماویں۔ کل ترجمہ مولانا موصوف الصدر نے اس عاجز مشتہر کو دیدیا ہے۔ خدا تعالیٰ اس خدمت کے لائق ہونا قبول فرما کر بہت جلد اس مقدس جماعت کے سامنے کل ترجمہ طیار کر کے پیش کرنیکی توفیق عطا فرمائے کل ممبران جماعت سے استدعا ہے کہ وہ اس کار خیر کے حسن انجام کیلئے دعا فرماویں۔ ہدیہ پارہ اول علاوہ محصولڈاک ۴ آنہ عارضی و از جملہ جہان امین باد۔ المشتہر۔ عاجز شیخ عبد الرشید مالک مطبع احمدی صدر بازار میرٹھ

المفتی

ایک خط اور اُس کا جواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ❊ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
بخدمت جناب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔
امابعد عرض مے کنم کہ در ملک خود اہل نسب دارم مثلاً پدر و عم و خال و برادر وغیرہ از اقرباء و اہل وطن ہمراہ من خط و کتابت مے کنند بعض از آنہا در بیعت داخل اند و بعض تا حال در بیعت داخل نہ لیکن تابع و تصدیق کنندہ اند و نیز محبت بسیار دارند و بعض تصدیق ہم سست اند لیکن میلان دارند و نیز امید من است کہ آنہا را اللہ تعالیٰ از صادقان مخلصان بگرداند۔
الغرض اگر من آن کس را کہ در بیعت داخل نیست چنان الفاظ بنویسم مثلاً (اخوی مکرم) یا مشفق مہربان یا تحفیات و تسلیمات برائے فلاں کس مثلاً یا دعا و سلام از طرف من بر فلان اخوی ام برسد وغیر ذالک جائز است یا نہ۔ و آنہا نیز این الفاظ برائے من مے نویسند۔ فقط۔ والسلام
غلام محمد افغان بقلم خود قادیان

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مکتوب شما بخواندم۔ نزد من ہیچ مضائقہ نیست کہ در خط و کتابت خود نرم الفاظ استعمال کردہ شوند بنی آدم ہمہ برادر یکدیگر اند پس برین تاویل کسے را برادر نوشتن ہیچ مضائقہ ندارد۔ و مہربان نوشتن ہم مضائقہ نیست در فطرت ہر نوع انسان قوت مہربانی و ہمدردی مودع است۔ مگر بباعث حجب و پردہ ہا پوشیدہ مے ماند۔ خدا تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام را مے فرماید۔ وقولا لہ قولاً لیناً لعلہ یتذکر او یخشیٰ۔

میرزا غلام احمد

نوٹ۔ کتاب قادیاں کے آریہ اور ہم ختم ہو چکی ہے۔ اور درخواستیں نہ آویں۔ اب احباب خرید کتاب حقیقۃ الوحی کی طرف توجہ کریں۔ ایڈیٹر

کمیاب ڈائری

وہی مرقومہ حضرت صاحبزادہ بشیرالدین محمود احمد صاحب اور منقول از رسالہ تشحیذ الاذہان

جس کے ٹائیٹل پیج پر مہینہ درج نہیں ہے مگر نمبر ۴ ہے۔ اس رسالہ میں مسیح کے دو حواریوں والا مضمون بھی قابل دید ہے۔ ایڈیٹر بدر

ثلج والی پیشگوئی

فرمایا کہ دیکھو ثلج کے آنے کے دن والی پیشگوئی کس طرح پوری ہو گئی اور میں نے اس کے دو پہلو لئے تھے ایک تو یہ کہ خدا کچھ ایسے نشان دکھائے میں کہ جس سے لوگوں پر حجت قائم ہو جائے اور دل تسکین پکڑ جائے اور دوسرا یہ کہ سخت بارش اور سردی اور ژالہ باری ہو جو ایک زمانہ دراز سے کبھی نہ ہوئی ہو تو خدا تعالیٰ نے یہ دونوں پہلو پورے کر دئے

یہ نشان اس طرح متواتر ظہور میں آئے کہ نہ صرف پنجاب بلکہ یورپ اور امریکہ پر بھی حجت قائم ہو گئی یعنے ڈوئی کی موت سے۔ کیونکہ جب ڈوئی نے کہا کہ میں دعا کرتا ہوں کہ اسلام بالکل تباہ ہو جائے اور امید کرتا ہوں کہ میری دعا قبول ہو گی تو اس وقت میں نے ایک اشتہار شائع کیا اور اس میں ڈوئی سے مباہلہ کیا کہ تو تو حضرت عیسیٰ کو خدا اور عیسائیت کو سچا سمجھتا ہے مگر میں اس کے برخلاف حضرت عیسے کو ایک انسان اور خدا کا نبی مانتا ہوں اور اسلام کو سچا مذہب جانتا ہوں پس ہم میں سے جو جھوٹا ہوگا وہ سچے کے سامنے مر جائے گا اور میں نے یہ بھی لکھا کہ اگر تو مباہلہ نہ کریگا تو بھی ضرور ہلاک ہوگا۔ اس کے مقابلہ میں ڈوئی نے لکھا کہ میں کیڑوں مکوڑوں کا مقابلہ نہیں کرنا چاہتا اور اگر میں چاہوں تو ان (مسیح موعود) کو پاؤں کے نیچے کچل دوں اور یہ ڈوئی امریکہ کا ایک شخص تھا جس کا دعوےٰ تھا کہ میں نبی ہوں اور اس کا اثر امریکہ سے لیکر یورپ تک پڑا تھا اور کہتے ہیں کہ سات کروڑ روپے کا مالک تھا پس اس مباہلہ کے بعد اس کا روپیہ چھینا گیا اور صیہون گاؤں جس کو اس نے بسایا تھا اس میں سے نکالا گیا۔ پھر فالج پڑا اور ایسا پڑا کہ پچکاری سے پاخانہ نکالتے تھے اور آخرکار فروری ۱۹۰۷ء میں مر ہی گیا۔ بس یہ ایک نشان تھا جس نے تمام یورپ اور امریکہ پر اور سعد اللہ کی موت نے ہندوستان پر حجت قائم کر دی ہے اور یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ شخص بھی ہمارا سخت دشمن تھا پس ان دو نشانوں اور دوسرے کئی نشانوں نے ملکر دنیا پر ثلج کی پیشگوئی کا پورا ہونا ثابت کر دیا اور پھر یہی نہیں اصل الفاظ میں بھی یہ پیشگوئی کھلے طور سے پوری ہو گئی یعنی اس بہار کے موسم میں جیسا کہ لکھا گیا تھا کہ بہار کے موسم میں ایسا ہوگا ایسی سخت سردی اور بارش اور ژالہ باری ہوئی ہے کہ دنیا چیخ اٹھی ہے جیسا کہ آج (۱۲ مارچ ۱۹۰۸ء) کو بھی بارش ہو رہی ہے اور سخت سردی پڑ رہی ہے پس یاد رکھنا چاہیئے کہ کیسے کھلے الفاظ ہیں اور کیسی صحیح یہ پیش گوئی تھی جو کہ اپنے ہر ایک پہلو پر پوری ہوئی

طاعون

فرمایا کہ ہندوستان میں چاروں طرف طاعون پھیل رہی ہے اور قریباً گیارہ برس ہو گئے کہ یہ مرض یہاں ترقی کر رہا ہے اور اب کے سال تو بہت ہی تیزی سے بڑھ رہا ہے معلوم نہیں کہ کب تک اس کا دورہ دورہ رہے کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب تک لوگ اپنے دلوں کو صاف نہیں کریں گے میں اس مرض کو نہیں ہٹاؤں گا اور باوجود انگریزوں کے زور لگانے کے اس کا اب تک تو علاج کوئی نہیں نکلا ٹیکا ایجاد کیا وہ بھی ناکارہ ثابت ہوا چوہے مروائے اس سے بھی کچھ فائدہ نہ ہوا۔ اب مچھر مروانے کی کوشش کر رہے ہیں مگر طاعون اسی طرح تیزی پر شروع ہے بلکہ اور بھی بڑھ رہا ہے مگر مجھ کو خدا تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ تیرے گھر کی چار دیواری میں رہنے والوں کو اس مرض سے بچا دوں گا اور دیکھو کہ اب تک کئی دفعہ اس نواح میں سخت طاعون پڑ چکی ہے اور گاؤں کے گاؤں خالی ہو گئے ہیں اور خود قادیان میں بھی طاعون کئی دفعہ پڑ چکا ہے مگر اس گھر کو خدا نے بچائے رکھا اور کوئی آدمی بھی اس مرض سے نہیں مرا بلکہ اس گھر کا کوئی چوہا بھی ہلاک نہیں ہوا پس کیا ہی خدا تعالیٰ کا فضل اور رحم ہے۔

ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ

بدر کے پرانے خریداروں کو معلوم ہوگا کہ میں نے اس ضمیمہ کی تردید میں مسلسل طور پر کئی مہینے لکھا مگر شوکت صاحب کو مطلق حوصلہ نہ ہوا کہ وہ میرے مضمون کے ایک حرف کی بھی تردید کر سکیں۔ اس کے متعلق ایک بات ہمارے احمدی بھائیوں کے لئے عموماً اور ناظرین بدر کے لئے خصوصاً موجب دلچسپی ہو گی کہ میں نے جب اس ضمیمہ کی ہرزہ درائی کے متعلق دارالامان میں خط لکھا تو یہاں سے مخدوم الملۃ رضی اللہ عنہ کے قلم کا ہر قسم سے مبہم یہ جواب ملا کہ عنقریب ضمیمہ اپنے بھائی اشاعۃ السنہ سے جا ملیگا۔ میں نے یہی فقرہ نقل کر کے شوکت صاحب کو بھیج دیا تھا چنانچہ غالباً انہوں نے اس کو اپنے ضمیمہ میں درج کر کے بڑی لے دے کی تھی اور لکھا تھا کہ ضمیمہ ضرور جاری رہیگا یہ ہوگا وہ ہوگا مگر آخر وہی ہوا جو خدا کو منظور تھا۔ اور ایک مومن کامل کے منہ سے نکلا تھا یعنے ضمیمہ بند ہو گیا اور اس کا ایڈیٹر حسرت کے لئے رہگیا۔ شوکت نے اپنا پورا زور لگایا۔ مگر اس سلسلہ کی دن دگنی رات چوگنی ترقی کو نہ روک سکا۔

اب ہمنے یہ نوٹ شوکت کی نبض ٹٹولنے کے لئے لکھا ہے کہ آجکل ان کے مزاج کا ٹمپریچر کیا ہے؟ طاعون وزلازل کے خوفناک حملوں سے کچھ عبرت حاصل کی ہے یا وہی ضلع اور جگت بازی ہے۔ جو مجدد السنہ مشرقیہ کا مایہ ناز ہے۔ ساتھ ہی یہ ہم سوال کرتے ہیں کہ کیا ضمیمہ کا وہی انجام ہوا یا نہیں۔ جس سے پہلے اس کے پورے زور کی حالت میں اطلاع دی گئی تھی۔ یہ اس کے لئے نشان ہے کاش وہ سمجھے۔ (اکمل آف گولیکی)

آخری اطلاع

بعض احباب کی تحریک سے معلوم ہوا کہ دیہات میں اخبار دیر سے جاتا ہے یہاں تک کہ بعض اوقات اٹھویں دسویں دن تاریخ اشاعت کے بعد ملتا ہے اس لئے ہم نے براہین احمدیہ اور درثمین کی رعایتی قیمت کی مدت ۳۰۔ اپریل ۱۹۰۸ء تک کر دی ہے یہ قطعی بات ہے پس اس کے بعد کوئی صاحب بھی رعایت کے متعلق نہ لکھیں۔ ۳۰۔ اپریل تک براہین احمدیہ مجلد ۵ غیر مجلد ۴ درثمین مجلد ۶ غیر مجلد ۴ ۔ ناظم بدر ایجنسی۔

ضرورت

دفتر بدر میں ایک کاتب کی ضرورت ہے عربی اور فارسی خط لکھ سکتا ہو۔ تنخواہ حسب لیاقت ہو گی نیز ایک پریس مین کی ضرورت ہے۔ جو کام سے خوب واقف ہو۔ منیجر

عزیز

ڈائری

القول الطیّبُ

محبت قرآن ۱۰-اپریل ۱۹۰۷ء - کی صبح کو حضرت سیر کے واسطے تشریف لے گئے خدام ساتھ تھے - حافظ محبوب الرحمان صاحب جو کہ اخویم منشی حبیب الرحمان صاحب رئیس حاجی پورہ اور بھائی جان منشی ظفر احمد صاحب کے عزیزون مین سے ہین ساتھ تھے - حضرت نے حافظ صاحب کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ یہ قرآن شریف اچھا پڑھتے ہین اور مین نے اسی واسطے ان کو یہان رکھ لیا ہے کہ ہر روز ان سے قرآن شریف سنا کرین گے - مجھے بہت شوق ہے - کہ کوئی شخص عمدہ صحیح خوش الحانی سے قرآن شریف پڑھنے والا ہو - تو اس سے سنا کرون - پھر حافظ صاحب موصوف کو مخاطب کرکے حضرت نے فرمایا کہ آج آپ سیر مین کچھ سنائین - چنانچہ تھوڑی دور جاکر آپ نہائیت سادگی کے ساتھ ایک کھیت کے کنارے زمین پر بیٹھ گئے - اور تمام خدام بھی زمین پر بیٹھ گئے اور حافظ صاحب نے نہائیت خوش الحانی سے سورۂ دہر پڑھی - جس کے بعد آپ سیر کے واسطے آگے تشریف لے گئے -

اخبارات مین غلطیان فرمایا - بڑا افسوس ہے - کہ قرآن شریف کی جو آیات اخبار الحکم اور بدر مین لکھی جاتی ہین - ان مین اکثر غلطیان ہوتی ہین - اخبار والون کو بہت احتیاط کرنی چاہیئے -

آریہ مسافر ذکر تھا کہ لیکھرام کی یادگار مین ایک رسالہ نکلتا ہے چونکہ لیکھرام نے اپنا نام آریہ مسافر لکھا تھا اس واسطے اس رسالہ کا نام بھی آریہ مسافر رکھا گیا ہے - حضرت نے فرمایا کہ وہ تو اپنے اعتراضات کا جواب اپنی موت کے ساتھ آپ ہی دے گیا ہے - وہ مسافر بنتا تھا - خدا نے اسے ایسا مسافر بنایا - کہ پھر کبھی واپس نہ آیا - ایسا ہی وہ تمام لوگ جو مجھے فرعون کہتے تھے

فرعون کہنے والے مرتے جاتے ہین ہلاک ہو گئے - محی الدین لکھو کے والے نے اپنا الہام شائع کیا تھا کہ مرزا صاحب فرعون ہین - چراغ الدین نے بھی مجھے فرعون لکھا تھا - الٰہی بخش نے بھی مجھے فرعون لکھا مگر یہ عجیب فرعون ہے کہ پہلا فرعون تو موسے کے مقابلہ مین ہلاک ہو گیا تھا اور یہان فرعون تو زندہ ہے اور موسے دن بدن ہلاک ہوتے جاتے ہین -

وقت بلا فرمایا - حدیثون سے ثابت ہے کہ نزول بلا عموماً رات کے وقت اور بعد مغرب تاریکی پھیلنے کے وقت ہوتا ہے -

طاعون ۱۴-اپریل ۱۹۰۷ء - قبل عصر - ابوسعید عرب صاحب نے ذکر کیا کہ رنگون مین شہر رون مین بھی طاعون کی وبا پڑی تھی - حضرت نے فرمایا - کہ براہین کے لکھنے کے زمانے مین خدا تعالیٰ نے ہم کو اس طاعون کے پڑنے کی خبر دی تھی - بدقسمت کفار کی ہمیشہ سے یہ عادت ہے - کہ وہ انبیاء کے مقابلہ مین اپنی موت کا نشان مانگا کرتے ہین اب ہمارے مخالفون کا بھی یہی حال ہے - اس واسطے خدا نے ان کے واسطے یہ تلوار بھیجدی ہے - لوگ لکھتے ہین - کہ براہین مین جو دلائل کا وعدہ دیا گیا تھا - وہ پورا نہین ہوا - حالانکہ براہین مین صداقت اسلام کے واسطے کئی لاکھ دلیل ہے - خدا تعالیٰ نے پہلے سے اس مین یہ باتین لکھ دی ہین - کیا ہی نشان ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے - کہ پہلے زمانہ مین جس طرح آن حضرت کے مخالفون کو نامراد اور ذلیل کرکے ہلاک کیا جاتا تھا - ایسا ہی آخر مین بھی ہو رہا ہے اس وقت شریرون کی سزا کے واسطے تلوار آنحضور علیہ الصلوۃ والسلام کے ہاتھ مین دیگئی تھی اور اس زمانہ مین تلوار خدا خود چلا رہا ہے - جو لوگ جہاد پر اعتراض کرتے ہین وہ دیکھ لین کہ بدقسمت کفار اس وقت بھی اپنے شامت اعمال کے سبب اسی طرح سے ہلاک ہوئے تھے - جیسے کہ اب ہلاک ہو رہے ہین - دین اسلام کی خاطر اگر اس وقت تلوار چلی تھی تو اس وقت بھی دین اسلام ہی کی خاطر تلوار چل رہی ہے -

ثناء اللہ فرمایا یہ زمانہ کے عجائبات ہین - رات کو ہم سوتے ہین تو کوئی خیال نہین ہوتا کہ اچانک ایک الہام ہوتا ہے - اور پھر وہ اپنے وقت پر پورا ہوتا ہے کوئی ہفتہ عشرہ نشان سے خالی نہین جاتا - ثناء اللہ کے متعلق جو کچھ لکھا گیا ہے یہ دراصل ہماری طرف سے نہین بلکہ خدا ہی کی طرف سے اس کی بنیاد رکھی گئی ہے ایک دفعہ ہماری توجہ اس کی طرف ہوئی اور رات کو توجہ اس کی طرف تھی اور رات کو الہام ہوا کہ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ صوفیا کے نزدیک بڑی کرامت استجابتِ دعا ہی ہے باقی سب اس کی شاخین ہین -

خدا کی دی ہوئی تسلی احمد صاحب جو کہ مدراس سے بیعت کے واسطے آئے ہین ان کے متعلق عرب صاحب ابوسعید نے ذکر کیا کہ وہ کہتے ہین کہ قادیان مین آنے سے پہلے مین نے رؤیا مین یہ سارا نقشہ ہو بہو دیکھا تھا - یہ تمام مکانات وغیرہ مجھے بعینہٖ دکھائے گئے تھے - حضرت نے فرمایا - خدا تعالیٰ تسلی دینے کے واسطے یہ باتین دکھلا دیتا ہے اور اس کی تسلی بے نظیر ہوتی ہے - دیکھو شرقاً غرباً تمام زمین پر کسی کو یہ تسلی نہین دی گئی کہ اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّار - یہ تسلی فقط ہم کو اس گھر کے متعلق عطا فرمائی گئی ہے - یہ خدا کے عجیب کام ہین -

معجزہ نما صحت اس جگہ ایک لڑکے کو طاعون شدید ہو گئی تھی - حضرت نے اس کے واسطے دعا کی - اللہ تعالےٰ نے اس کو صحت دی - اس کا ذکر تھا مولوی محمد علی صاحب نے عرض کیا کہ مین ہمیشہ غور کرتا رہا ہون کہ جس شخص کو طاعون کے سبب خون شروع ہو جاوے وہ کبھی نہین بچتا - صرف یہی ایک لڑکا دیکھا ہے جو باوجود خون آنے کے پھر بچ گیا - فرمایا یہ صرف دعا کا نتیجہ ہے اور اس کا بچنا ایسا ہی ہے جیسا کہ عبد الکریم کا بچنا تھا - جس کے واسطے کسولی سے تار آیا تھا کہ اب اس کی دیوانگی کے نمودار ہو جانے پر کوئی علاج نہین ہو سکتا - لیکن خدا تعالیٰ نے اس کے حق مین ہماری دعا کو قبول کیا اور وہ بالکل تندرست ہو گیا - کبھی کوئی اس مرض سے بچتا دیکھا یا سنا نہین گیا -

شہر کی بلائین فرمایا - یہ جو الہام تھا کہ یا اللہ اب شہر کی بلائین بھی ٹالدے - گو اس کے معنے اور بھی ہون مگر ایک معنے اس کے یہ بھی ہین کہ یہ سخت بدزبان آریہ سوم راج اور اچھر چند جو ہر ہفتہ گندی گالیون سے بھرے ہوئے اخبار چھاپتے تھے - یہ بھی اس شہر کی بلائین تھین - خدا تعالیٰ نے ان کو ٹالدیا اور جہنم واصل کر دیا - اس سال طاعون کا بہت ہی سخت زور ہے - دوسرے شہرون مین بہت تیز ہے اس کے بالمقابل یہان گویا کچھ نہین بعض گاؤن بالکل تباہ ہو گئے ہین بعض مین صرف ایک یا دو آدمی باقی رہ گئے ہین اور بس - بہت سے گاؤن حصید بن گئے ہین اور ابھی معلوم نہین کہ انجام کیا ہوگا بڑے احمق ہین وہ لوگ جو بے باکی نہین چھوڑتے اور خدا کے ارادے سے غافل اور بےخبر بیٹھے ہین -

دابۃ الارض دابۃ الارض بھی یہی طاعونی کیڑا ہے - تکلیم کاٹنے کو کہتے ہین وہ لوگون کو ہلاک کر رہا ہے - آئے دن بادل ہی بن جاتا ہے اور موسم بہار قائم رہتا ہے جس مین طاعون کا ندر ہوتا ہے اس سال موت بہت کثرت سے ہو رہی ہے ہم تو چاہتے ہین کہ کسی طرح خدا پہچانا اور مانا جاوے - خواہ کتنے ہی ہلاک ہون ہم کو کیا پرواہ ہے اگر خدا کا منکر اور گستاخ زندہ رہے تو اس مین

کوئی فائدہ کی بات نہیں۔ ... ... یاد رہے کہ خدا تعالیٰ بس نہ کرے گا جب تک کہ اس کی قہری تجلی اس کی ہستی اکو منوا نہ لے گی۔

۱۱۔ اپریل ۱۹۰۶ء۔ سیر۔ غلام دستگیر قصوری کے بارے میں ذکر تھا کہ بعض مخالفین کہتے ہیں۔ اس نے کب مباہلہ کیا۔ حضور نے فرمایا۔ کہ یہ جو اس نے لکھا۔ قطع دابر القوم الذین ظلموا کا مصداق بنا۔ اس فقرہ کے اس کے سوا اور کیا معنے ہو سکتے ہیں۔ کہ وہ ظالم کی ہلاکت کا خدا تعالیٰ سے خواستگار ہے۔ اب اللہ تعالیٰ کے فعل نے بتا دیا کہ ظالم کون ہے۔ قرآن مجید میں بھی لعنت اللہ علی الکاذبین آیا ہے۔ یوں کھول کر تو نہیں کہا گیا۔ کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر اور اگر وہ جھوٹا ہے۔ تو اس پر عذاب نازل ہو۔ گو اس کا مفہوم یہی ہے۔ مگر یہ عبارت نہیں۔ ایسا ہی وہاں جو قصوری نے اپنی کتاب میں لکھا تو اس کا مطلب یہی تھا۔ پھر بطریق تنزل ہم مان لیتے ہیں۔ کہ اس نے صرف ہمارے لئے بد دعا کی۔ مگر اب بتاؤ۔ کہ اس کی دعا کا اثر کیا ہوا۔ کیا وہ الفاظ جو میرے حق میں کہے اور وہ دعا جو میرے برخلاف کی۔ اُلٹی اس پر ہی نہیں پڑی۔ اب بتاؤ کہ کیا مقبولان الٰہی کا یہی نشان ہے۔ کہ جو دعا وہ نہائت تضرع و ابتہال سے کریں اس کا اُلٹا اثر ہو۔ اور اثر بھی یہ کہ خود ہی ہلاک ہو کر اپنے کاذب ہونے پر مُہر لگا جاویں۔ خصوصاً ایسے شخص کے مقابل میں جسے وہ مفتری اور کیا کیا سمجھتا ہے دراصل وہ مجمع البحار والے کی مثال دیکر خود اس کا قائم مقام بننا چاہتا تھا اور اگر مجھے کوئی نقصان پہنچ جاتا تو بڑے لمبے لمبے اشتہار شائع ہوتے لیکن خدا نے دشمن کو بالکل موقعہ نہ دیا۔ کہ وہ کسی قسم کی خوشی منائے۔ اس بات کو خوب سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ اس نے میرے برخلاف بد دعا کی اور خدا سے مری جڑ کے کٹ جانے کی درخواست کی۔ لیکن اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس کی جڑ کٹ گئی اور مجھے روز افزوں ترقی حاصل ہوئی کیا یہ متعصب مخالف کے لئے عبرت کا مقام نہیں افسوس کہ یہ لوگ ذرا بھی غور و فکر سے کام نہیں لیتے۔ قرآن مجید کی وہ آئت یہاں کیسی صادق آ رہی ہے۔ کہ یتربّص بکم الدوائر علیھم دائرۃ السوء (تاکتے ہیں تم پر زمانے کی گردشیں انہیں پہ آوے گردش بری)

خدا کے مامور کے مقابل میں جو آتا ہے۔ سب دعائیں اور لعنتیں اُسی پر اُلٹ کر پڑتی ہیں۔ جیسا کہ سب نے دیکھ لیا۔ یہ آریہ جو مرے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے یہ پسند نہیں کیا کہ اس کے مرکز تجلیات میں کوئی ہم پر افترا کرے واقعی یہ بڑی خیانت کا کام ہے کہ اپنی آنکھوں سے نشان دیکھیں۔ اور پھر نہ صرف خود انکار کریں بلکہ اوروں کو بھی بہکائیں۔ یہ سخت بُرا کام تھا جو انہوں نے اپنے ذمہ لیا۔ جیسے روشنی میں سیہ دل چور نہیں ٹھہر سکتا ایسے ہی اس مقام میں جو تجلیات و انوار الٰہی کا مرکز ہو کوئی سیہ دل خائن بہت مدت نہیں ٹھہر سکتا۔ اسی لئے فرمایا قرآن مجید میں لا یجاورونک الا قلیلاً (نہ پڑوس میں رہیں گے تیرے مگر چند دن)

میرے نزدیک سب سے بڑے مشرک کیمیاگر ہیں کہ یہ رزق کی تلاش میں یوں مارے مارے پھرتے ہیں اور ان اسباب سے کام نہیں لیتے جو اللہ تعالیٰ نے جائز طور سے رزق کے حصول کے لئے مقرر کئے ہیں اور نہ پھر توکل کرتے ہیں۔ حالانکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ و فی السماء رزقکم و ما توعدون (اور آسمان میں ہے تمہارا رزق اور جو کچھ تم وعدہ دئیے جاتے ہو) ہم ایسے ہوسوں کو ایک کیمیا کا نسخہ بتلاتے ہیں بشرطیکہ وہ اس پر عمل کریں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ و من یتق اللہ یجعل له مخرجاً و یرزقه من حیث لا یحتسب۔ بس تقوےٰ ایک ایسی چیز ہے کہ جسے یہ حاصل ہوا اسے گویا تمام جہان کی نعمتیں حاصل ہو گئیں۔ یاد رکھو متقی کبھی کسی کا محتاج نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ اس مقام پر ہوتا ہے کہ جو چاہتا ہے۔ خدا اس کے لئے اس کے مانگنے سے پہلے مہیا کر دیتا ہے۔ میں نے ایک دفعہ کشف میں اللہ تعالیٰ کو تمثل کے طور پر دیکھا۔ میرے گلے میں ہاتھ ڈال کر فرمایا۔

جے توں میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو۔

بس یہ وہ نسخہ ہے۔ جو تمام انبیاء و اولیاء و صلحاء کا آزمایا ہوا ہے۔ نادان لوگ اس بات کو چھوڑ کر بوٹیوں کی تلاش میں مارے پھرتے ہیں۔ اتنی محنت اگر وہ ان بوٹیوں کے پیدا کرنے والے کے پانے میں کرتے تو سب من مانی مرادیں پا لیتے۔

ہماری جماعت کو چاہیئے۔ کہ تقوےٰ کی راہوں پر قدم ماریں اور اپنے دشمن کی ہلاکت سے بے جا خوش نہ ہو۔ کہ توریت میں لکھا ہے۔ بنی اسرائیل کے دشمنوں کے بارے میں کہ میں نے ان کو اس لئے ہلاک کیا کہ وہ بد ہیں۔ نہ اس لئے کہ تم نیک ہو۔ پس نیک بننے کی کوشش کرو۔ میرا ایک شعر ہے

ہر اک نیکی کی جڑھ یہ اتقا ہے
اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

ہمارے مخالف جو ہیں۔ وہ بھی متقی ہونے کا دعوےٰ کرتے ہیں۔ مگر ہر چیز اپنی تاثیرات سے پہچانی جاتی ہے۔ نرا زبانی دعوےٰ ٹھیک نہیں۔ اگر یہ لوگ متقی ہیں۔ تو پھر متقی ہونے کے جو نتائج ہیں وہ ان میں کیوں نہیں نہ مکالمہ الٰہی سے مشرف ہیں نہ عذاب سے حفاظت کا وعدہ ہے تقوےٰ ایک تریاق ہے۔ جو اسے استعمال کرتا ہے۔ تمام زہروں سے نجات پاتا ہے مگر تقوےٰ کامل ہونا چاہیئے تقویٰ کی کسی شاخ پر عمل پیرا ہونا ایسا ہے۔ جیسے کسی کو بھوک لگی ہو اور وہ دانہ کھالے۔ ظاہر ہے کہ اس کا کھانا اور نہ کھانا برابر ہے۔ ایسا ہی پانی کی پیاس ایک قطرہ سے نہیں بجھ سکتی۔ یہی حال تقوےٰ کا ہے۔ کسی ایک شاخ پر عمل موجب ناز نہیں ہو سکتا۔ بس تقویٰ وہی ہے جس کی نسبت اللہ تعالیٰ نے فرماتا ہے۔ انّ اللہ مع الّذین اتقوا۔ خدا تعالیٰ کی معیت بتا دیتی ہے۔ کہ یہ متقی ہے۔

خدا جب سے خالق ہے۔ تب سے اس کی مخلوق ہے۔ گو ہمیں یہ علم نہ ہو کہ وہ مخلوق کس قسم کی تھی۔ غرض نوع قدم کے ہم قائل ہیں۔ ایک نوع فنا کر کے دوسری بنا دی مگر یہ نہیں کہ جیسے آریہ مانتے ہیں۔ روح مادہ ویسا ہی ازلی ابدی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ۔ ہمارا ایمان ہے کہ روح ہو یا مادہ غرض خواہ کچھ ہی ہو۔ اللہ کی مخلوق ہے۔

۱۳۔ اپریل ۱۹۰۶ء۔ جو کچھ ہے خدا کے ہاتھ میں ہے جو چاہے کرتا ہے۔ و بیدہ ملکوت کل شیئ و الیه ترجعون۔

دیکھو خدا نے ہم میں اور ہمارے دشمنوں میں کیسا امتیاز رکھا ہے۔ یہی قادیان ہے جس میں کئی مرے اور پھر ہماری جماعت بالکل محفوظ رہی۔ ان مسلمانوں میں ... ... کئی گدی نشین ہیں کئی الہام کا دعوےٰ کرتے ہیں۔ کئی مقربان الٰہی سے بنتے ہیں مگر کیا کسی کو یہ بھی وعدہ دیا گیا ہے۔ انّی احافظ کل من فی الدار۔ یقیناً نہیں اگر کسی کو یہ دعویٰ ہے تو پیش کرے تاکہ اللہ اس کا جھوٹ ثابت کرے دیکھو ان سے جس نے دعوےٰ کیا وہ فوراً پکڑے گئے۔ جموں کے چراغ دین نے دعوےٰ کیا تھا اور پھر الٰہی بخش جو میری

نسبت طاعون سے مرنے کا خیال رکھتا تھا۔ طاعون ہی سے ہلاک ہوئے۔ مومن کامل تو کبھی طاعون سے نہیں مرتا۔ پچھلے تمام انبیاء علیہم السلام کی نظیر موجود ہے۔ کیا کوئی نبی طاعون سے مرا۔ پھر کامل مومنین حضرت ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کی سوانح کو پڑھو۔ کیا ان میں سے کوئی طاعون سے مرا۔ ہرگز نہیں۔ کیوں؟ اس لئے کہ تورات و انجیل میں اس طاعون کو عذاب قرار دیا گیا۔ گویا ایک قسم کا جہنم ہے چنانچہ میرے الہامات میں اکثر جہنم کا ذکر آیا ہے۔ تو اس سے مراد طاعون ہی ہے۔ پس مومن کامل تو جہنم سے بالکل محفوظ رکھا جاتا ہے۔ اگر وہ اس میں پڑے۔ تو پھر مومن کیسا ہوا۔ خدا بھی فرماتا ہے۔ وانزلنا علی الذین ظلموا رجزاً من السماء بما کانوا یفسقون۔ یعنے طاعون کا عذاب ظالموں اور فاسقوں کے لئے ہے۔ یہ مامور من اللہ کے انکار اور فسق کی سزا ہے گویا اس کی خصوصیت کفر کے ساتھ ہے۔ ہاں جو مومن کامل نہیں بلکہ معمولی ہیں۔ چونکہ اللہ تعالےٰ کو ان کی تمحیص مقصود ہوتی ہے۔ اس لئے ممکن ہے کہ انہیں اسی دنیا میں اصلاح کے لئے بطور کفارۂ ذنوب جہنم میں داخل کرے اور یہ سب فرقہائے اسلام کی مانی ہوئی بات ہے کہ ایک فریق مومنوں کا بھی جہنم میں کچھ مدت کے لئے پڑے گا پس ماننا پڑتا ہے۔ کہ بعض مومنوں کو بھی طاعون ہو سکتا ہے۔ مگر یاد رہے وہی مومن جو کامل نہیں۔ اسی لئے میرے الہام میں ہے۔ کہ وہ طاعون سے محفوظ رہیں گے۔ جو لم یلبسوا ایمانہم بظلم کے مصداق ہیں۔ یعنی اپنے ایمان کے نور میں کسی قسم کی تاریکی شامل نہیں کرتے۔ اور یہ مقام سوائے کاملین کے کسی کو حاصل نہیں ہو سکتا۔ ۶ھ ہجری میں جب طاعون پڑا ہے۔ تو کوئی مسلمان نہیں مرا لیکن جب حضرت عمر کے عہد میں طاعون پڑا۔ تو کئی صحابی بھی شہید ہوئے۔ وجہ یہ کہ کامل مومنین ہی ایسی باتوں سے محفوظ رہتے ہیں۔ اب دیکھنا تو یہ ہے کہ جسے موسےٰ ہونے کا دعوےٰ تھا۔ وہ تو یقیناً کامل مومنین سے ہے۔ پس اس کے لئے ضرور تھا کہ طاعون سے محفوظ رہتا کیونکہ یہ ایک عذاب جہنم ہے۔ جس میں خدا کے برگزیدے نہیں پڑ سکتے۔ وہ تو اپنی نسبت یہ الہام سناتا کہ بعد از خدا بزرگ توئی۔ تعجب ہے ایسے عالی شان آدمی کو (اگر وہ واقعی تھا) یہ جہنم (طاعون) کیوں نصیب ہوا۔

یہ تو واقعی عجیب بات ہے۔ کہ جسے وہ فرعون کہتا تو وہ تو اب تک زندہ ہے اور اس کے گھر کا ایک پلا بھی نہ مرا۔ مگر وہ جو موسےٰ تھا۔ وہ طاعون سے مر گیا جو ایک عذاب جہنم ہے۔ کیا خدا کے فرشتہ کو دھوکہ ہو گیا۔ جیسے روافض کہا کرتے ہیں کہ وحی نبوت آئی تو علی پر تھی مگر بھول کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر چلی گئی۔ ایسا ہی طاعون کا فرشتہ بجائے قادیان میں آنے کے لاہور چلا گیا۔

اس نکتہ کو خوب یاد رکھنا چاہیئے کہ جو معمولی مومن ہو اس کے لئے ممکن ہو کہ تمحیص کے لئے طاعون کے جہنم میں پڑے۔ تاکہ آخرت میں جنت نصیب ہو مگر وہ جو کامل مومنین سے ہو۔ اس کے لئے ہرگز سنت اللہ نہیں کہ ایسے عذاب میں گرفتار ہو۔ بعض لوگوں کی نسبت اعتراض کیا جاتا ہے۔ کہ فلاں تو نماز پڑھتا یا ایسا تھا۔ پھر کیوں اسے طاعون ہوا۔ اصل میں اعمال کا تعلق قلب سے ہے اور قلب کے حالات سے بجز اللہ کے کوئی آگاہ نہیں۔ پس نہیں کہہ سکتے کہ فلاں متقی تھا یا مخلص احمدی تھا۔ پھر کیوں طاعون سے مرا۔ کیونکہ ہر انسان کا معاملہ خدا کے ساتھ ہے۔ کسی کو کیا معلوم کہ فلاں کے دل میں کیا کیا گند بھرے ہیں دعا کرتا رہتا تھا۔ تو کیا عیسائی دعا نہیں کرتے کیا وہ بعض اوقات نہیں روتے پس ایسے معاملے خدا کے سپرد ہونے چاہئیں۔ ہاں جب ایمان کا ثبوت ہو تو پھر ایسے طاعون سے مرنے والے شہید ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ہزاروں نشان دکھائے مگر یہ لوگ ایسے ہیں کہ مانتے نہیں اگر نجاست قلبی نہ ہو تو بعض اوقات ایک نکتہ ہی کفائت کرتا ہے۔ دیکھو جب لودیانہ میں بیعت ہوئی تو صرف قریباً ۴۰ آدمی تھے۔ پھر اب چار لاکھ ہیں۔ کیا ایسی کامیابی کسی مفتری کو بھی ہوئی ہے حالانکہ اس کی پیشگوئی بھی کر چکا ہو۔ اچھا میں نے اگر کوئی نشان نہ دکھلایا۔ تو ان کے موسےٰ نے کیا دکھایا کیا یہی کہ طاعون سے مر گیا۔ اگر خدا کے اولیاء کا یہی انجام ہوتا ہے تو پھر اسلام کا خدا ہی حافظ۔

۱۳۔ اپریل۔ بوقت ظہر۔ محض قول پر فریفتہ ہونے والوں کا وہی انجام ہوتا ہے۔ جو الٰہی بخش کا ہوا۔ یاد رکھو۔ محض الہام جب تک اس کے ساتھ فعلی شہادت نہ ہو۔ ہرگز کسی کا کام نہیں۔ دیکھو جب کفار کی طرف سے اعتراض ہوا۔ لست مرسلاً۔ تو جواب دیا گیا کفی باللہ شہیداً بینی و بینکم۔ یعنے عنقریب خدا کی فعلی شہادت میری صداقت کو ثابت کر دیگی۔ پس الہام کے ساتھ فعلی شہادت بھی چاہیئے۔ دیکھو گورنمنٹ جب کسی کو ملازمت عطا کرتی ہے۔ تو اس کی وجاہت کے سامان بھی مہیا کر دیتی ہے۔ چنانچہ جو لوگ اس کا مقابلہ کرتے ہیں وہ توہین عدالت کے جرم میں گرفتار ہوتے ہیں اسی طرح جو مامورین الٰہی کے مقابلہ پر آتے ہیں۔ وہ ہلاک ہو جاتے ہیں۔ آجکل ۵۰ آدمی کے قریب ایسے ہیں جو اس مرض میں گرفتار ہیں یعنے اپنے قولی الہام پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ وہ سب غلطی پر ہیں۔ شیطان انسان کا بڑا دشمن ہے مگر خود نفسی بھی ایک شیطان ہے پس وہ اپنا آپ دشمن ہے۔ اسی لئے جلد ہلاک ہو جاتا ہے۔ کیسے نا عاقبت اندیش ہیں وہ لوگ جو ابلیسوں کے دام تزویر میں پھنس جاتے ہیں جس کے دعوے کے ساتھ عظمت و جلال ربانی کی چمک نہ ہو تو ایسے شخص کو تسلیم کرنا اپنے تئیں آگ میں ڈالنا ہے۔

دو مخالفوں کا ذکر تھا کہ اس مسئلہ کے بارے میں ایک دوسرے کے مخالف باہم کفر کے فتوے دے رہیں ایک کہتا ہے۔ ضرور ہے کہ انبیاء بہشت میں اور فاسقین جہنم میں پڑیں۔ دوسرا کہتا ہے کہ الم تعلم بان اللہ علی کل شیءٍ قدیر کی بنا پر چاہے۔ تو انبیاء کو دوزخ میں ڈالدے۔ فرمایا۔ اول الذکر حق پر ہے۔ علیٰ کل شیءٍ قدیر کے یہ معنے تو نہیں کہ اللہ تعالیٰ خودکشی پر بھی قادر ہے۔ اس طرح تو وہ اپنا بیٹا بنانے پر بھی قادر کہا جا سکتا ہے۔ پھر عیسائی مذہب کے اختیار کرنے میں کیا تامل ہے۔ یاد رکھو اللہ تعالیٰ بے شک قادر ہے مگر وہ اپنے تقدس اور ان صفات کے خلاف نہیں کرتا۔ جو قدیم سے الہامی کتب میں بیان کی جا رہی ہیں۔

گویا ان کے خلاف اس کی توجہ ہوتی ہی نہیں۔ وہ ذات پاک اپنے مواعید کے خلاف بھی نہیں کرتا اور نہ اس طرف وہ متوجہ ہوتا ہے۔ پس ازلی ابدی اس کی صفت ہر کتاب آلٰہی میں پڑھکر پھر اس بات کے امکان پر بحث کرنا کہ وہ خودکشی پر قادر ہے۔ یا ھو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد پڑھتے ہوئے پھر اس کے بیٹے کے امکان کا قائل ہونا نہایت لغو حرکت ہے، پس ایسی باتوں کے بارے میں اس بہانے سے گفتگو کرنا کہ ہم نفس امکان پر بحث کرتے ہیں سخت درجہ کی گستاخی ہے۔

شعر و سخن

مر گئے جب حضرت عیسےٰ تو آئیں کس طرح
قوم کا پھر آکے غم کھائیں تو کھائیں کس طرح

رات دن قرآن کے دشمن ہیں اپنی انکار میں
اے مسیح ناصری تم کو بلائیں کسطرح

معنےٰ لفظِ توفی کیوں سلاتا کرتے ہیں
وقت اب ہے جاگنے کا یہ سلائیں کس طرح

ایسے اِن آیات کے معنے بتائیں کس طرح
مر چکے سب انبیاء ان کو جلائیں کس طرح

حضرت عیسےٰ سے خود احمدؐ نے معراج میں
سنتے ہیں کانوں سے پھر آنکھیں چرائیں کس طرح

جبکہ داخل ہو کے جنت سے نکلنا ہے محال
پھر وہ عالم کی ہوا کھائیں تو کھائیں کس طرح

عقل کے اندھوں کو اتنی بھی خبر اتبک نہیں
دین احمد پہ امنڈ آئیں بلائیں کس طرح

تہا مناسب تم اسی غم میں تڑپتے رات دن
کفر کے حملوں سے اب دین کو بچائیں کس طرح

عیسےٰ مریم کے آنے کی کہانی چھوڑ دو
آچکا مردِ خدا تم کو سنائیں کس طرح

سو رہے ہیں اب تلک دن کو سمجھتے رات ہیں
یاالٰہی کیا کریں ان کو جگائیں کس طرح

قدرت اللہ احمدی کلرک اگزیمینر ۔ لاہور مورخہ ۱۴۔ اپریل ۱۹۰۷ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم

غزل درشان حضرت اقدس مسیح موعود مہدی مسعود یوسف ثانی

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام

از تصنیف فدا حسین فدا اکبر آبادی احمدی از اٹاوہ محلہ اردو

ملتا ہے ہر ایک دل میں مجھے ترا ٹھکانا
ہر آنکھ بنی تیرے لئے آئینہ خانہ

اے عیسیٰ دوران تیرے قربان گیا میں
جس دن سے نظر آیا تیرا مکھڑا سوہانہ

سب اہل قلم دنگ ہیں تحریر سے تیری
نقاروں کو ہوتا ہے مقابل میں بہانہ

دجال تجھے کہتا ہے کوئی کوئی کافر
میں کیا کہوں میں نے تجھے جو جانا سو جانا

مامور من اللہ ہے تو شیر خدا ہے
گلشن میں یہ بلبل نے سنایا ہے ترانہ

ہر بات سے ہے تیری عیان شان الٰہی
دشمن کے جگر میں وہ لگی ہیں کے نشانہ

تیری نظر لطف خدا کی ہے عنائیت
پھر رنج ہی کیا ہے جو پھرے ہم سے زمانہ

اللہ نے بھیجا تجھے باعزت وشوکت
تہا مدِ نظر حق کو شریروں کا جلانا

ہل چل مچی دنیا میں ترے دعویٰ سے ایسی
فوجوں میں لگے گولی کا جس طرح نشانہ

سہرا ترے سر دین کا باندھا ہے خدا نے
جوڑا تجھے پہنایا شریعت کا شہانہ

کہتا ہے ہر اک صوفی و عالم یہی دل میں
ہم میں سے کسی کو تہا خدا نے یہ بنانا

نادان سمجھتے نہیں اللہ کی باتیں
اس نے اُسے بخشا جسے اس کام کا جانا

[illegible]تے ہیں حسد مفت میں ہوتے ہیں گناہ گار
بے تیری اطاعت کے نہیں ان کا ٹھکانہ

آفت میں گرفتار ہیں سب تیرے مخالف
آزاد ہوا رنج سے جس نے تجھے مانا

اے مولویو! حق کو خدا کے لئے مانو
کام آئے گا حشر میں نہ حیلہ نہ بہانہ

کر شکر خداوند دو عالم کا فدا تو
جس نے کہ کرم سے یہ دکھایا ہے زمانہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم

فاعتبروا یا اولی الابصار

لو نشان پر اب نشان ہونے لگا
دیکھ لو حیران جہان ہونے لگا

قدرت حق رو نما ہونے لگی
خود خدا گویا عیان ہونے لگا

پورے ہونے لگ گئے حق کے کلام
ہر مخالف نیم جان ہونے لگا

دشمنان دین کے ہیں ماتم کے دن
ہر طرف شور و فغان ہونے لگا

مر گیا ڈوئی جو تہا جھوٹا نبی
ذکر یہ وردِ زبان ہونے لگا

بالمقابل جب ہُوا مہدی کے وہ
الوداع تاب وتوان ہونے لگا

سب مُریدوں نے کیا مُردود وخوار
بن کے ملعون نوحہ خوان ہونے لگا

مُبتلا آخر ہُوا فالج میں وہ
کیا عذاب جانستان ہونے لگا

ترک کر بیٹھے اسے فرزند و زن
ہائے جینا بھی گران ہونے لگا

چھن گیا صیحون نبوت چھن گئی
آخرش محتاجِ نان ہونے لگا

مر گیا اور ہو گیا دوزخ نصیب
ذکر یہ اب ہر زبان ہونے لگا

آگ برسانے کے دن بھی آگئے
آسمان آتش فشاں ہونے لگا

حق وباطل میں لگی ہونے تمیز
اب عیاں راز نہاں ہونے لگا

آ گئے ہیں خوف اور خطرہ کے دن
رخصت اب امن وامان ہونے لگا

حضرت موعود حق کے واسطے
اس جہان کا امتحان ہونے لگا

بچھ گئیں صف ہائے ماتم ہر طرف
رخصت ہر پیر و جوان ہونے لگا

کیا مری کی گرم بازاری ہوئی
موت کا غالب نشان ہونے لگا

قحط بھی ہر دم وبال جان ہے
نرخ ہر شے کا گران ہونے لگا

زلزلے ملکوں میں آنے لگ گئے
ذکران کا یاں وہاں ہونے لگا

آگئی قہری تجلی کی گھڑی
خوفناک آخر سمان ہونے لگا

آسمان ٹوٹا ہُوا روشن نشان
اسپہ اب کیا کیا گمان ہونے لگا

کاذبوں کی موت کی خبریں اُڑیں
میرا صادق داستان ہونے لگا

کیں دعائیں اس کی سب حق نے قبول
روشن اب نام ونشان ہونے لگا

دوستو! کر لو تم اب اصلاحِ حال
حق تمہارا پاسبان ہونے لگا

پھر تمہارے باغ میں آئی بہار
مہربان لو باغبان ہونے لگا

رونقِ اسلام کے دن آگئے
اب تو پھر یہ گلستان ہونے لگا

ہائے اے حاسد بہت افسوس ہے
کیوں نڈر ہندوستان ہونے لگا۔

رسید زر

۴- اپریل ۱۹۰۶ء نمبر ۱۲۳۳ مولوی مبارک علی صاحب عہ
۴- " " نمبر ۹۷ بابو محمد عظیم صاحب سے
۵- " " نمبر ۱۹ احمد الدین صاحب سے
۵ " " نمبر ۱۵۳۲ رئیس الدین صاحب ۶/۱۲
۵ " " نمبر ۳۲۷ ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب سے
۵ " " نمبر ۱۵۶۶ سید محمد شاہنواز صاحب سے
۵ " " نمبر ۱۴۴۹ چودہری بشارت علی صاحب ۱۲
" " " نمبر ۴۶۲ عبد الرحمان صاحب ۱۲
" " " نمبر ۱۵۵۳ چودہری حسن محمد صاحب سے
" " " نمبر ۱۵۴۹ محمد مقرب خان صاحب صہ
" " " نمبر ۱۵۶۱ حکیم احمد الدین صاحب عہ
" " " نمبر ۸۴ مولوی صفدر حسین صاحب سے
۷ " " نمبر ۹۵۸ عبد الواحد صاحب عہ
۸ " " نمبر ۱۵۳۵ منشی ظفر حسن صاحب سے
۸ " " نمبر ۱۵۶۸ شیخ نظام الدین صاحب عہ
۸ " " نمبر ۹۵۷ ملک احمد خان صاحب سے
۸ " " نمبر ۴۱۲ غلام محمد صاحب سے
۹ " " نمبر ۱۲۲ ایس۔ این احمد صاحب سے
۱۰ " " نمبر ۱۵۶ شیخ محمد رشید صاحب سے
۱۰ " " نمبر ۱۵۸۰ عبد المجید صاحب عہ
۱۰ " " نمبر ۱۵۵۵ میاں عزیز الدین صاحب سے
۱۰ " " نمبر ۱۴۶۵ مستری زمان شاہ صاحب سے
۱۲ " " نمبر ۱۳۴۲ چودہری ضیاء الدین صاحب ۵
۱۲ " " نمبر ۱۵۷۴ شیخ فضل الرحمن صاحب سے
۱۲ " " نمبر ۳۳۶ ڈاکٹر غلام غوث صاحب سے
۱۳ " " نمبر ۱۵۸۳ احمد یار صاحب عہ
۱۳ " " نمبر ۱۵۱۲ آر۔ ایم عبد القادر صاحب عہ
۱۳ " " نمبر ۱۲۳۷ غلام محمد صاحب صہ
۱۳ " " نمبر ۱۵۲۴ محمد اسمٰعیل صاحب سے
۱۵ " " نمبر ۱۵۶۹ عبد العزیز صاحب سے
۱۵ " " نمبر ۱۱۵ قاضی نذیر حسین صاحب للعہ
۱۵ " " نمبر ۱۵۸۹ منشی داد بخش صاحب عہ
۱۵ " " نمبر ۲۹۴ شیخ فضل الٰہی صاحب سے
۱۵ " " نمبر ۹۲۶ بابو احمد الدین صاحب سے
۱۶- اپریل ۱۹۰۶ء سید جلال صاحب للعہ

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

بشارت ۔ تسکار ماچہیان ضلع گورداسپور
جالی " " " "
جھنڈو معہ اہل و عیال " " "
نتھا " " "
بڈھا نمبردار معہ اہل و عیال " " "
اللہ دتا حجام ۔ تلونڈی ۔ رعیہ ۔ سیالکوٹ
علی محمد صاحب ہمران ضلع لودیانہ
غلام محمد صاحب " " "
سادو کریم پور ۔ ضلع جالندہر
قادو " " "
اللہ بخش صاحب " " "
پھینکا " " "
محکم شاہ صاحب " " "
احمد صاحب ۔ موہر ۔ گڑہ شنکر
اماوان " " "
احمد بی بی بنت نبی بخش صاحب مہاراجکے
محمد بی بی " " " "
خواجدین صاحب چوگٹا والی ۔ گجرات
خدا بخش صاحب کریم پور ۔ جالندہر
فیروز الدین صاحب " " "
غلام احمد صاحب اہلمد محکمہ کلکٹری دفتر شیرال جون
نتھو ۔ مہاراجکے ۔ سیالکوٹ
چودہری بانیخان صاحب " "
نذیر احمد صاحب کنسٹبل پولیس پشاور
ابراہیم شاہ صاحب " " "
سید عبد الوحید صاحب محلہ گوندکر مادلی حیدرآباد دکن
بھولا " " " "
لال دین صاحب ۔ ویروال ۔ ڈسکہ سیالکوٹ
میاں گالوں ۔ تسکار ماچہیان ضلع گورداسپور
بہاگن " " " "
کرم بی بی " " " "
سید محمد علی صاحب معلم ٹریننگ کالج لاہور
میاں اللہ رکہا صاحب تسکار ماچہیان ضلع گورداسپور
مسمات بڈہی " " " "
بوٹا " " " "
والدین محمد بہار الدین خان صاحب ساگر و
مولوی میر محمد سعید مدرس ۔ محمد مختار خان صاحب
و مسمات حنیفہ بی بی ۔ گہانسی بازار حیدرآباد دکن
امام الدین صاحب دہیر کے کلاں گوجرات
بلندو " " " "
سید احمد صاحب مدرس انگریزی نواب لشکر جنگ
بہادر ۔ حیدرآباد دکن
نبی بخش صاحب اپیل نویس ۔ نکودر
جنت بی بی زوجہ اکبر علی صاحب کہاریان گوجرات
راج بھری زوجہ سلطان صاحب " "
فتح علی ولد شیطان " " "
جلال الدین صاحب ولد کرم علی صاحب " "
اہلیہ احمد الدین صاحب نیا ریہ ۔ شاہدرہ لاہور
آحد ڈار صاحب ۔ کہیوہ کولگام کشمیر
اہلیہ چودہری اللہ دین صاحب مولڈیکے سیالکوٹ
اہلیہ غلام حیدر صاحب نمبردار گجو چک گوجرانوالہ
والدہ " " " " "
میاں سلطان علی صاحب " "
میاں حاکم صاحب شادیوال ۔ گوجرات
فضل الٰہی صاحب فرزند محمد یوسف صاحب
سلے ونڈ ضلع فیروزپور
نظام الدین صاحب سلے ونڈ ضلع فیروزپور
میاں عبد اللہ صاحب معہ عیال سامانہ پٹیالہ
مولوی غلام محمد صاحب مدرس مدرسہ ہبولہ چکوال جہلم
فتح علی صاحب ۔ جہوہا حاجی والہ ۔ گجرات
میاں محمد حسین صاحب پونچھ کشمیر
میاں علی احمد کلرک معہ اہلیہ سٹیشن سپاہی
آفس لاہور چھاونی
جہان خان صاحب موضع مانگٹ تحصیل حافظ آباد
کرم موضع پیر کوٹ تحصیل حافظ آباد
میاں غازی موضع پیر کوٹ " "
میاں اللہ دتا صاحب واتہ زیدکا سیالکوٹ
تمر لنگ " " " "
میاں عبد الغفور صاحب ۔ رائے کوٹ لودیانہ
علی محمد صاحب چک ۴۳۲ لائل پور
احمد خان صاحب خلف الرشید منشی غلام حیدر
خان صاحب تحصیلدار ۔ فیروزپور
میاں محمد احمد صاحب گہو گہاٹ میانی
میاں فتح محمد صاحب " "
میاں غلام احمد صاحب " "
میاں محمد صدیق صاحب " "
میاں علی محمد صاحب " "
اہلیہ غلام حسن محمد صاحب " "
فاطمہ دختر " " "
مسمات لالاں بی بی " "
مسمات ستان " " "
خواجہ حسین صاحب مدراس
میاں احمد الدین صاحب عالم گڑہ گجرات
سید حیات شاہ صاحب گٹھالیاں ڈاکخانہ ستراہ
ضلع سیالکوٹ
میاں سید محمد صاحب گٹھالیاں ڈاکخانہ ستراہ سیالکوٹ
مسمات طالع بی بی " " "
چودہری علی گوہر صاحب " "
میاں عبد اللہ صاحب " "
میاں تاج الدین صاحب " "
میاں مالک خان صاحب " "
میاں جلال الدین صاحب " "
سر اللہ ولد میاں عبد اللہ صاحب " "
میاں غلام رسول صاحب " "
نواب بی بی " " "
حسین بی بی " " "
طالع بی بی " " "
فتح بی بی " " "
کرم بی بی " " "
شہادت بی بی " " "
چودہری جمعیت خان صاحب " "
حکیم حاکم صاحب " "
میاں چراغدین صاحب " "
غلام رسول صاحب " "
امام بی بی " " "
جان بی بی " " "

مفصلہ ذیل کتب بدر ایجنسی قادیان سے طلب فرمائیے

براہین احمدیہ اور درثمین کی رعائیت

کا وقت آج کی تاریخ سے ختم ہوگیا ہے اور اب براہین احمدیہ غیر مجلد کی قیمت صہ مجلد ؁ درثمین مجلد ۸ غیر مجلد ۶ سے ملے گی

حیرت کی حیرانی حصہ اول ۔ مصنفہ منشی عبد العزیز صاحب اس مین مرزا حیرت کی لن ترانیون کا ذکر ہے ۔ کہ مجدد بھی بنتے ہین ۔ مسیح بھی ۔ پھر انہی کی کتابون سے اس کی تردید بیان کی ہے ۔ عجیب دلچسپ کتاب ہے قیمت ۱ر

حیرت کی حیرانی حصہ دوم ۔ حضرت اقدس کے متعلق جو کچھ مرزا حیرت نے اپنے پرچہ مین کہا یہ اس کا دندان شکن جواب ہے کہ خود انہی کی عبارتون سے اس کی تردید کی گئی ہے قیمت ۴ر دونون کتابون کے جواب کے لئے ہزار روپیہ انعام مقرر ہے

القول الصحیح ۔ اردو نظم ۔ حضرت مسیح موعود کی تائید مین خلیفہ ہدایت اللہ صاحب کی تصنیف قیمت ۱ر

اسلام اور اس کا بانی ۔ ایک انگریز کا لیکچر تائید اسلام میں قیمت ۱ر

آئنہ ڈکشنری ۔ طالب علمون کے لئے نہایت مفید ۱ر

سر الشہادتین ۔ مصنفہ حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی ۔ سورۂ یسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہین ۔ اس کے نکات ایک روپیہ مین بھی گران نہین ۔ قیمت ۱ر

شہادت آسمانی ۔ مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی کلمہ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب قیمت ۷ر

رویائے صالحہ ۔ مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی اُن نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کے لئے ضروری ہین قیمت ۴ر

السر المکتوم ۔ مصنفہ منشی محمد اسماعیل صاحب دہلوی قرآن مجید خصوصاً بائبل سے حضرت اقدس کی مدلل تائید قیمت ۴ر

اعجاز احمدی ۔ مصنفہ منشی محمد اسماعیل صاحب دہلوی حضرت مسیح موعود کی تائید مین قیمت ۱ر

الوصیۃ ۔ مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام حضرت صاحب نے وصیت مین اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدون کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتین دی ہین قیمت ۲ر

اسلام اور اس کا بانی ۔ ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید مین قیمت ۱ر

جنگ مقدس
حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام و عبد اللہ آتھم کا مباحثہ ۔ اس مین ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے قابل دید ہے ۔ قیمت ۸ر

نور الدین ۔ مصنفہ حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب دہرم پال کی ترک اسلام کا جواب ۔ بڑی لمبی چوڑی بحث کی ہے ۔ قیمت ۸۰ر

جام شہادت ۔ حضرت ثاقب صاحب ۔ مولوی عبد اللطیف کا جانسوز مرثیہ ۔ قیمت ۰ر

اشتہار

(نوٹ ۔ یہ کتابین مین نے بھی دیکھی ہین فی الواقع عمدہ ہین ایڈیٹر بدر)

مفصلہ ذیل رسائل رسائل تازہ ترین قابل دید ہین جو ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب مصنف اختیار الاسلام کی تصنیف ہین

عیسائی مذہب کی حقیقت ۰ر ایک سکھ نومسلم کا لیکچر ۰ر
سچے مذہب کی شناخت بوعدۂ انعام للعہ ۱ر
انگریزی ترجمہ جس مین انگریزی اور اردو دیگر امر کو پیوست کردیا ہے سلف سٹڈی کے لئے یہ رسالہ نہایت مفید ثابت ہوا ہے ۔

تمام درخواستین بنام ماسٹر عبد الرحمٰن قادیان آوین

الخطبۃ ۵ مدد خان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہین ۔ مدد خان ایک نیک نوجوان ہین ۔ خط وکتابت معرفت ایڈیٹر ہو ۔

آنکھون کے بیمارون کو مژدہ

میان ڈاکٹر عبد اللہ ساکن راہون ضلع جالندھر جنھون نے لنڈن آسٹریلیا افریقہ مین آنکھون کے علاج سے بہت شہرت حاصل کی ہے اور اُن کے پاس بہت کثرت سے سارٹیفکیٹ بھی موجود ہین انگریزی اور یونانی دو طرح سے آنکھ بناتے ہین ہماری جماعت کے مخلص ہین ۔ مین امید کرتا ہون کہ لوگون کو ان سے فائدہ پہونچے

نور الدین

الخطبۃ
ضرورت نکاح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ۔ میرا ایک عزیز نوجوان دوست ۔ سید ۔ معقول روزگار سرکاری ملازم ہین جن کے حالات سے مجھے ذاتی واقفیت ہے کہ وہ ایک نیک اور ہوشیار آدمی ہین شرعی ضرورت کے سبب دوسرے نکاح کے خواہان ہین چونکہ مجھے خود ان کے ساتھ محبت کا تعلق ہے اس واسطے مین ان کی بخوشی سفارش کرتا ہون اور امید کرتا ہون کہ جو احباب اس تعلق کو پسند فرماوین گے وہ خوش ہون گے معاملہ کو بابرکت بنانے کیواسطے حضرت اقدس سے بہلو دعا کرائی جاوے گی اور پھر فیصلہ ہوگا ۔ خط وکتابت میرے نام ہو ۔ ایڈیٹر

۱۲ ہمارے ایک کرم دوست کو جو قوم کے سید ہین اور ایک ریاست مین ایک معزز عہدے پر ممتاز ہین اور اس سلسلہ مین اول درجہ کے مخلصین مین سے ہین اور ان کو حضرت اقدس سے بہت محبت اور دلی تعلق ہے دیکھتے ہین ان کو ایک ضرورت شرعی یعنے حصول اولاد کے لئے دوسری شادی کی ضرورت ہے اور خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا منشا ہے کہ وہ اس غرض کیواسطے دوسری شادی کرین اور حضور ہی کی اجازت سے سید موصوف نے میرے پاس ذکر کیا ہے کہ بذریعہ اخبارون کے مناسب جگہ کی تلاش کی جاوے ۔ حضرت اقدس نے بھی خود عاجز کو زبانی فرمایا ہے کہ اس معاملہ مین کوشش کرو اس واسطے تمام خط وکتابت میرے نام ہونی چاہیئے یا حضرت کے نام کیونکہ آخری فیصلہ حضرت اقدس کے حکم سے ہوگا ۔ ایڈیٹر

روزانہ اخبار عام

تازہ تازہ خبرین دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ اخبار اخبار عام ہے ۔ دلچسپ اور مقبول خلائق نمونہ کا پرچہ منگا کر دیکھین ۔ مینجر

بالہ پریس قادیان مین میان معراج الدین عمر کیلئے چھاپا گیا ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلہ

بدر

BADR – QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی ۔ مابعد للعہ

ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آن مسیح دورِ آخر مہدی آخر زمان

۲۵ ۔ ربیع الاول ۱۳۲۵ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۹ ۔ مئی ۱۹۰۷ء

جلد (۶) ۔ نمبر (۱۹)

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

قیمت فی پرچہ ۲ ۔ قیمت برائے افریقہ للعہ ۔ قیمت از نوابان و طلباء و غرباء ۔ گورنمنٹ عہ

دس شرائط بیعت

اول ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے ۔ شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر و یسر نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کر لیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور عاجزی اور فروتنی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا | مصطفےٰ مارا امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم | ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن رسولے کش محمد ہست نام | دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن | جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام | ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست | زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود | آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال | وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست | ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبر ہائے معاد | ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است | منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست | منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین | آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست | ہر کہ انکار کند از اشقیا است
یک قدم دوری ازان عالیجناب | نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ ۔ عہ

معاونین درجہ اول جن کو عہ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہو ۔ صہ

معاونین درجہ دوم جن کو عہ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہو ۔ للعہ

عام قیمت پیشگی ۔ سے

مابعد ۔ للعہ

قیمت فی پرچہ ۔ ۲

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ فرماوین گے ان سے بحساب مابعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہئیے بعد میں نہیں ملسکیگا رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ بھیجاویگی بعد ارسال کرنے روپیہ کے اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہئیے ۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار جاتا ہے ۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ و اشہد ان محمداً عبدہٗ و رسولہ ۔ ۲ بار ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۔ ۳ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ آمین ۔ اس کے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں ۔

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولائت

جرمنی میں سلسلہ حقہ کی خبر ماسٹر محمد دین صاحب علی گڈھ کالج سے لکھتے ہیں کہ یہاں ایک جرمن پروفیسر ہے جو کہ عربی پڑھاتا ہے۔ اس نے مجھے ایک کتاب جرمنی زبان میں دکھلائی۔ جس میں اقصائے مشرق کے مختلف مذاہب کا حال دیا ہوا تھا اس میں حضور مرزا صاحب اور فرقہ احمدیہ کا بھی مختصر ذکر لکھا ہے جو کہ ایک دو صفحوں سے پروفیسر نے ترجمہ کر کے مجھے سنایا۔ گو معلومات سب صحیح نہ تھے تاہم اس میں شک نہیں کہ فرقہ احمدیہ کی اہمیت کے وہ لوگ قائل ہو چکے ہیں اور اپنی کتب میں اس کا ذکر کرنے لگے ہیں۔

تین دن صلیب پر رہکر بچگیا اخبار ٹرتھ سیکر ناقل ہے کہ مشہور یہودی مورخ یوسی فس کے سوانح کی کتاب کے میکشن ۷۵ میں لکھا ہے کہ میں (مورخ) ایک دفعہ ایک سرکاری کام پر جا رہا تھا۔ راستہ میں اس جگہ سے گذرا جہاں سرکاری حکم سے بہت سے لوگ صلیب پر لٹک رہے تھے ان کیطرف بغور دیکھنے سے میں نے تین اشخاص کو پہچانا۔ کہ وہ میرے دوست تھے۔ پس میں حاکم وقت کے پاس جو میرا خوب واقف تھا جلدی سے گیا اور اس سے اجازت حاصل کر کے ان ہرسہ کو صلیب پر سے اتروالایا۔ ان کو صلیب پر لٹکے ہوئے تین روز گزرے تھے لیکن ہنوز ان میں جان باقی تھی۔ پس طبیب کے زیر علاج میں نے انکو رکھا لیکن دو آدمی مر گئے اور تیسرا بالکل بچ گیا۔

کیا تین روز صلیب پر رہکر بچ جانا یسوع مسیح کے اس واقعہ پر روشنی نہیں ڈال سکتا کہ وہ صرف چند گھنٹے صلیب پر رہا اور اس کی ہڈیاں نہ توڑی گئیں اور جلدی سے دوست اس کو اٹھا کر لے گئے اور تیسرے دن وہ باغ میں چلتا پھرتا نظر آیا۔ اور چالیس دن تک دوستوں کے ساتھ کھاتا پیتا رہا اور پھر پہاڑ پر چڑھ کر بادلوں کے درمیان آجانیکے سبب دوستوں کی نظروں سے جو دامن کوہ میں کھڑے رہے تھے غائب ہو گیا اور کسی اور ملک کو چلا گیا۔ عیسائی صاحبان غور کر کے جواب دیں۔

شہادت امریکہ امریکہ کا ہفتہ وار اخبار ٹرتھ سیکر مورخہ ۲۳ مارچ ۱۹۰۷ء لکھتا ہے۔ ڈوئی کے مرض کی خبر قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب ملک ہندوستان کے رہنے والے ہمارے دوست مرزا غلام احمدؐ کیواسطے فراخی صدر اور ان کے عقائد کیواسطے موجب استحکام ہوگی۔ مرزا صاحب اس عقیدہ کیمطابق نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بروز ہیں اور وہ یہ عقیدہ بھی منوانا چاہتے ہیں کہ وہ یسوع مسیح کے بھی بروز ہیں چند سال گزرے ہیں کہ ڈوئی نے دنیا کے گرد ایک سیاحت کی تھی اس وقت مرزا غلام احمد صاحب نے ڈوئی کو چیلنج دیا تھا کہ اس بات کو ثابت کرنیکے واسطے کہ کس کا دعویٰ نبوت کا سچا ہے تم میرے ساتھ قبولیت دعا میں مقابلہ کرو اور قبولیت دعا کا نشان یہ ہوگا کہ جو کاذب ہوگا وہ صادق کی زندگی میں ہلاک ہو جائیگا ڈوئی نے اس تجویز سے پہلو تہی کر کے محمدی مصلح سے پیچھا چھوڑایا اور ڈوئی کی اس سفیہانہ اور بزدلانہ حرکت پر مرزا صاحب نے اس کو ایک مفتری قرار دیا اور اس کی جلد تباہی کے متعلق اپنی پیشگوئی شائع کی۔ تب سے ہی ڈوئی کو زوال آرہا ہے +

اُجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال ۵۰ بار	چھ ماہ ۲۴ بار	سہ ماہ ۱۲ بار	دو ماہ ۸ بار	ایک ماہ ۴ بار	ایکبار
پورا صفحہ	۳۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½ "	۱۱۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۱۴	۸	۳
½ کالم	۴۰	۲۴	۱۴	۸	۵	۲
⅓ کالم	۲۷	۱۴	۹	۵	۳	۱½
¼ کالم	۲۵	۱۳	۸	۴	۲½	۱
فی سطر کالم	۹	۵	۳	۲	۱	۲/

۱۔ یہ اُجرت جو ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے پہلے ہی بہت کم کر کے لگائی گئی ہے۔ اس واسطے اس میں اس سے زیادہ کوئی رعائیت نہ ہوگی۔ بے فائدہ خط و کتابت کرنے میں طرفین کا حرج ہے۔

۲۔ منیجر کا اختیار ہے کہ کسی اشتہار پر مناسب سمجھے تو اس سے زیادہ اجرت طلب کرے۔

۳۔ فیصلہ اُجرت سے پہلے مضمون اشتہار برائے ملاحظہ منیجر کے پاس آنا چاہیئے اور منیجر کا اختیار ہوگا کہ مضمون میں پہلے یا فیصلہ کے بعد یا دوران انطباع میں جن الفاظ کو خود یا کسی دوسرے خریدار کی تحریک پر نامناسب خیال کرے نکالدے یا زیادہ کرے یا بدل ڈالے۔

۴۔ تقسیم کرائی ضمیمہ جو اخبار کے دو صفحہ کے برابر ہو۔ ایک روپیہ فیصدی لیا جائے گا۔ بٹالہ سے قادیان تک کی مزدوری ۸ فی دس سیر یا دس سیر سے کم کے لئے اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

۵۔ ہر ایک مشتہر صاحب کو چاہیئے کہ اشتہار دینے سے پہلے ان قواعد کو بغور مطالعہ فرما لیا کریں۔

۶۔ اشتہار متواتر دئے جاتے کی یہ اجرت ہے درمیان میں چھوڑنے کیواسطے اور کبھی کبھی درج کرانے کے واسطے زائد اُجرت چارج ہوگی۔

۷۔ ہر ماہ صرف ایک دفعہ اشتہار کی عبارت کے بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا۔ اشتہار کی عبارت میں تبدیلی کے واسطے ہر انگریزی مہینہ کے شروع ہونے سے پندرہ دن پہلے تبدیلی وغیرہ کی اطلاع آنی چاہیئے۔ ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہیگا۔

۸۔ یہ اجرت موجودہ تعداد اخبار و اخراجات کے لحاظ سے مقرر کی گئی ہے اخبار کی تعداد کے بڑھ جانے پر نرخ بڑھایا جاویگا اور جو لوگ ایسے نرخ نامنظور کریں ان کا اشتہار بند کر کے انکی باقیماندہ اجرت واپس دیجاویگی۔

۹۔ منیجر کو اختیار ہوگا کہ جب چاہے کسی کا اشتہار بند کرے اور باقی اُجرت واپس کر دے۔

۱۰۔ اشتہار صرف آخری صفحوں پر دئے جائیں گے جہاں جہاں منیجر مناسب سمجھے۔

۱۱۔ یہ امر ضروری نہیں مگر دفتر کے واسطے موجب آسانی ہے کہ مشتہر صاحبان مفصلہ ذیل فارم پر دستخط کر کے اپنی رقم کے ساتھ ارسال فرماویں۔ ۱۲۔ جو صاحبان ان شرائط کو ماننے سے انکار کریں انکا اشتہار درج اخبار نہ ہوسکیگا۔

فارم درخواست اندراج اشتہار در اخبار بدر

بخدمت منیجر صاحب اخبار بدر۔ میں نے مفصلہ بالا شرائط کو پڑھ لیا ہے اور وہ سب مجھے منظور ہیں میرا اشتہار اخبار بدر میں عرصہ کیواسطے درج کیا جاوے جس کیواسطے مبلغ بذریعہ ارسال کئے جاتے ہیں۔

مقام مورخہ قلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

۲۵ ربیع الاول ۱۳۲۵ھ مطابق ۹ - مئی ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۲ - مئی ۱۹۰۷ء - ۱ - واما نرینک بعض الذی نعدھم او نتوفینک -

۲ - "زبردست نشانوں کے ساتھ ترقی ہوگی"۔

۳ - انزلناہ علی رقیمۃ من موسیٰ -

۴ - انی مھین من اراد اھانتک -

۵ - سنسمہ علی الخرطوم -

۶ - رب انی مغلوب فانتصر -

۷ - ساریکم ایاتی فلا تستعجلون

ترجمہ - یا تو ہم بعض وہ اپنی پیشگوئیاں جو وعید کے طور پر کفار کے حق میں ہیں تجھکو دکھلا دینگے اور یا تجھکو وفات دینگے - زبردست نشانوں کے ساتھ ترقی ہوگی - ہم نے اس ارادہ کو موسیٰ کی تحریر پر اوتارا ہے یعنی موسیٰ نے ایسا ہی ارادہ بذریعہ تحریر ظاہر کیا سو ہم نے اس سے اتفاق رائے کیا میں اس شخص کی اہانت کرونگا جو تیری اہانت کرتا ہے اسکی ناک پر یا مونہہ پر ہم آگ کا داغ لگائینگے - ای میرے خدا میں مغلوب ہوں تو انتقام لے - میں تمہیں اپنے معجزات دکھلاؤنگا - مجھ سے جلدی مت کرو -

[یہ جگہ اس واسطے سفید رکھی گئی تھی - کہ آج کے الہامات اس میں چھپ کر لکھوا دئے جاوینگے - مگر آج صبح حضرت نے فرمایا - کہ آج کوئی الہام نہیں ہوا - ایڈیٹر - ۸ مئی ۱۹۰۷ء]

معذرت - ہفتہ گذشتہ کی طرح اس ہفتہ بھی بہ سبب مصروفیت در انطباع حقیقۃ الوحی اخبار پورے بارہ ۱۲ صفحوں پر نہیں نکل سکا -

---

احمدی جماعت کو مبارک اور خوشخبری

ایہا الاخوان - السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ' - الحمد للہ کہ فاضل اکمل حضرت حکیم الامۃ مولانا مولوی نور الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے ترجمہ قرآن شریف کا پہلا پارہ جو بطور نمونہ ترجمہ کے چھپکر طیار ہوگیا ہے - امید کہ قدر دان قوم خرید کر مصنف کے حق میں دعائے خیر فرماویں - کل ترجمہ مولانا موصوف الصدر نے اس عاجز مشتہر کو دیدیا ہے خدا تعالیٰ اس خدمت کے لائق ہونا قبول فرماکر بہت جلد اس مقدس جماعت کے سامنے کل ترجمہ طیار کرکے پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے - کل ممبران جماعت سے استدعا ہے - کہ وہ اس کار خیر کے حسن انجام کے لئے دعا فرماویں - ہدیہ پارہ اول علاوہ محصولڈاک ۴ ر -

این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد -

المشتہر

عاجز شیخ عبد الرشید مالک مطبع احمدی صدر بازار میرٹھ

ڈائری

بسلسلہ پرچہ ۲۵ اپریل

القول الطیب

معجزات نبی کریم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کروڑ معجزوں سے بڑھ کر معجزہ تو یہ تھا کہ جس غرض کے لئے آئے تھے۔ اُسے پورا کر گئے۔ یہ ایسی بے نظیر کامیابی ہے کہ اس کی نظیر کسی دوسرے نبی میں کامل طور سے نہیں پائی جاتی۔ حضرت موسےٰ بھی رستے ہی میں مر گئے۔ اور حضرت مسیح کی کامیابی تو ان کے حواریوں کے سلوک سے ہویدا ہے۔ ہاں آپ کو ہی یہ شان حاصل ہوئی کہ جب گئے تو رأیت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا۔ یعنی دین اللہ میں فوجوں کی فوجیں داخل ہوتے دیکھ کر۔

دوسرا معجزہ۔ تبدیل اخلاق ہے کہ یا تو وہ اولٰئک کالانعام بل ھم اضل سبیلا۔ چارپایوں سے بھی بدتر تھے یا یبیتون لربھم سجدا و قیاما۔ رات نماز دن میں گذارنے والے ہو گئے۔

تیسرا معجزہ۔ آپ کی غیر منقطع برکات ہیں۔ کل نبیوں کے فیوض کے چشمے بند ہو گئے۔ مگر ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا چشمہ فیض ابد تک جاری ہے چنانچہ اسی چشمہ سے پی کر ایک مسیح موعود اس اُمت میں ظاہر ہوا

چوتھی یہ بات بھی آپ ہی سے خاص ہے کہ کسی نبی کیلئے اس کی قوم ہر وقت دُعا نہیں کرتی مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت دنیا کے کسی نہ کسی حصہ میں نماز میں مشغول ہوتی ہے اور پڑھتی ہے اللّٰھم صل علے محمد اس کے نتائج برکات کے رنگ میں ظاہر ہو رہے ہیں چنانچہ انہی میں سے سلسلہ مکالمات الٰہی ہے جو اس اُمت کو دیا جاتا ہے۔

۱۰ اپریل ۱۹۰۷ء۔ خدا کے فعل پر اعتراض کرنا بڑی گستاخی ہے یہ لوگ کس گنتی میں ہیں ایک نبی (یونس) بھی صرف لن ارجع الی قومی کذابا کہنے سے زیر عتاب ہوا دراصل خدا تعالےٰ کے کسی فعل پر شرح صدر نہ رکھنا بھی ایک مخفی اعتراض ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد ہوتا ہے ولا تکن کصاحب الحوت ایسے امور میں مخاطب تو انبیاء ہوتے ہیں مگر دراصل سبق امت کو دینا منظور ہوتا ہے۔ ہمارے بارے میں حق کے فیصلہ کے لئے کس قدر کھلی ہوئی راہ ہے۔ کہ کوئی ایسی بات نہیں جس کی نظیر اگلی اُمتوں میں موجود نہیں۔ دیکھو مسیح کی دوبارہ آمد کا مسئلہ ایلیاہ کی آمد سے کیسا صاف ہو جاتا ہے۔ یہ ایک ایسا واقعہ ہے کہ اس پر دونوں قوموں کا باوجود اختلاف کے اتفاق ہے جیسا مسیح کے صلیب پر چڑھایا جانے کے بارے میں۔

آتھم جب رجوع والی شرط سے فایدہ اُٹھا کر پندرہ ماہ میں نہ مرا تو خواجہ غلام فرید صاحب چاچڑاں والے نے کیا عمدہ جواب دیا کہ بعض اشخاص آسمان پر مر جاتے ہیں اور اللہ کا ولی اس کو مُردہ دیکھ لیتا ہے۔ مگر دوسرے عوام الناس اس معرفت تک نہیں پہونچتے۔ اور اعتراض کرتے ہیں۔

سلب امراض و دفع بلیات۔ ان سب کی تہ میں واستفتحوا وخاب کل جبار عنید کا قانون کام کر رہا ہے ہر نبی پہلے صبر کی حالت میں ہوتا ہے پھر جب ارادہ الٰہی کسی قوم کی تباہی سے متعلق ہوتا ہے تو نبی میں درد کی حالت پیدا ہوتی ہے۔ وہ دعا کرتا ہے۔ پھر اس قوم کی تباہی یا خیر خواہی کے اسباب مہیا ہو جاتے ہیں۔ دیکھو نوح علیہ السلام پہلے صبر کرتے رہے اور بڑی مدت تک قوم کی ایذائیں سہتے رہے پھر ارادہ الٰہی جب ان کی تباہی سے متعلق ہوا۔ تو درد کی حالت پیدا ہوئی اور دل سے نکلا۔ لا تذر علی الارض من الکافرین دیارا جب تک خدا کا ارادہ نہ ہو وہ حالت پیدا نہیں ہوتی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم تیرہ سال پہلے صبر کرتے رہے۔ پھر جب درد کی حالت پیدا ہوئی۔ تو قتال کے ذریعے مخالفین پر عذاب نازل ہوا۔ خود ہماری نسبت دیکھو جب یہ شبہ عتاب جاری ہوا تو اس کا ذکر تک ہی نہیں کیا گیا مگر جب ارادہ الٰہی اس کی تباہی کے متعلق ہوا۔ تو ہماری توجہ اس طرف بلا اختیار ہو گئی۔ اور پھر تم دیکھتے ہو کہ رسالہ ابھی اچھی طرح شائع بھی نہ ہونے پایا۔ کہ خدا کی باتیں پوری ہو گئیں یہ جو کہا جاتا ہے۔ کہ بعض اولیاء اللہ کو صفت خلق یا تکوین دی گئی اس سے یہی مراد ہے کہ وہ ان کی دعا کا نتیجہ ہوتا ہے اور الٰہی صفت ایک پردہ میں ظاہر ہوتی ہے۔

یہ عیسائی اور آریہ کہتے ہیں کہ شمشیر کے ذریعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کئے ہم کہتے ہیں یہ بھی ایک دو برس تلوار چلا کر دیکھیں کوئی ان کے مذہب میں داخل ہوتا ہے یا نہیں۔ ایمان جو ایک قلبی معاملہ ہے ہم نہیں سمجھ سکتے تلوار کے ذریعہ کیونکر کسی کو شرح صدر حاصل ہو سکتا ہے۔

اس میں بھی خدا کی حکمت ہے کہ فلاں فلاں مسلمان عالم ہمارے سلسلہ میں داخل نہیں۔ اگر یہ داخل ہوتے۔ تو خدا جانے کیا کیا فتنے برپا کرتے۔ لو علم اللہ فیھم خیرا لاسمعھم۔ یہ وہ وقت ہے جس کی تمام نبیوں نے خبر دی کہ اس وقت عام تباہی ہوگی اور کوئی ایسی آفت باقی نہ رہیگی جو دنیا پر نازل نہ ہو۔ تضرع کا مقام ہے۔

۱۶ اپریل ۱۹۰۷ء۔ خواجہ غلام فرید چاچڑاں والے سے کسی نے سوال کیا کہ ہم میں وہ سب پیشگوئیاں ظاہری طور پر پوری نہیں ہوئیں تو انہوں نے کیا اچھا جواب دیا کہ کیا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت یہودیوں کے خیال کے مطابق سب باتیں پوری ہو گئی تھیں وہ تو کہتے تھے کہ نبی اسحٰق میں سے ہوگا۔ تو کیا پھر وہ نبی انہی میں سے آیا۔ ایسا ہی مسیح کی نسبت جو کچھ لوگ خیال کئے بیٹھے تھے کہ پہلے ان سے ایلیاہ آئے گا تو کیا الیاس آسمان سے اتر آیا تھا ہرگز نہیں پس اسی طرح ضرور نہیں کہ مسیح موعود کے بارے میں سب نشان ان لوگوں کی خواہشات کے مطابق ہی ظہور میں آتے۔ ایسی غلطیاں ہر ایک قوم میں پڑ جاتی ہیں۔ آخر مامور من اللہ آ کر ان غلط عقائد و خیالات کی اصلاح کر دیتا ہے۔ اصل میں جب کسی شخص کے منجانب اللہ ہونے کو اللہ تعالیٰ اپنے متواتر نشانوں سے ثابت کر دے تو پھر اس کی ہر اختلافی مسئلہ میں قول فیصل ہوتی ہے اور سب پیشگوئیوں کے معنے وہی کئے جانے چاہئیں جو وہ کہے۔

الہام کا معاملہ بڑا نازک ہے ایک حدیث النفس ہے انسان کے جو اپنے خیالات ہوں وہی سنائی دیتے ہیں۔ دوم اللہ تعالیٰ کیطرف سے کلام کا نزول ہے جب یہ بات ہے تو پھر ما بہ الامتیاز کا ضرور خیال رکھنا چاہیئے۔ اگر کسی کی ایک آدھ بات شاذ و نادر پوری ہو جاوے تو اسے ہم نبی نہیں کہہ سکتے کیونکہ ہم نے دیکھا ہے۔ کہ فاسق سے فاسق شخص کا خواب بھی بعض اوقات سچا ہو جاتا ہے۔ فاسق تو در کنار ایک کافر کا خواب بھی بعض اوقات ٹھیک نکل آتا ہے یہ اصل میں اتمام حجت کے لئے ہے گویا خدا تعالیٰ سمجھاتا ہے۔ کہ یہ مادہ انسان کی فطرت میں داخل ضرور ہے کیونکہ جس کا کوئی نمونہ ہی نہ ہو اسے تو لوگ مانتے ہی نہیں مگر یہ بات نہیں کہ جسے کوئی خواب آوے وہی ولی بن جاوے بلکہ جب پوری شوکت کے ساتھ کلام الٰہی نازل ہو اور ساتھ بارش کیطرح نشانوں کا نزول ہو۔ تو پھر یقین کرنا چاہیئے کہ یہ خدا کی طرف سے ہے۔

اس کے بعد حضرت اقدس علیہ السلام نے اپنا الہام یاتون من کل فج عمیق پیش کیا اور فرمایا کہ دیکھو کسی کے وہم وگمان میں بھی آسکتا تھا کہ اس قدر مخلوق آلہی بیان تک آئے گی کہ چلنا بھی دشوار اور سب سے مصافحہ کرنا بھی ناممکن ہوجائے۔

خدا کے نبی شہرت پسند نہیں ہوتے بلکہ وہ اپنے تئین چھپانا چاہتے ہین۔ مگر آلہی حکم انہین باہر نکالتا ہے دیکھو حضرت موسے کو جب مامور کیا جانے لگا۔ تو انہون نے پہلے عرض کیا کہ ہارون مجھ سے زیادہ افصح ہے۔ پھر کہا ولھم علیّ ذنب۔ مگر آلہی منشا یہی تھا کہ وہی نبی بنین اور وہی اس لائق تھے۔ اس لیے حکم ہوا کہ تم دونون ساتھ ہین تم جاؤ اور تبلیغ کرو

۱۶ اپریل۔ بوقت ظہر۔ ۱۳ و ۱۴ اپریل کی درمیانی رات کو گیارہ بجے کے قریب سخت زلزلہ آنے کے بہت سے خط آئے ہین۔ (جو پڑھ کر سنائے بھی گئے) فرمایا الہام پہلے ہو چکا تھا۔ کیا یہ کسی انسان کا کام ہے۔ کہ پردہ غیب کی باتین قبل از ظہور متواتر بتاتا جاوے اور پھر اسی طرح پوری ہو جاوین اب جو لوگ نہین مانتے وہ یقیناً بڑے مجرم ہین۔ ایک نشان کے متعلق خطوط وخبرون کا سلسلہ ختم نہین ہونے پاتا کہ دوسرا شروع ہو جاتا ہے یہ کیا بات ہوئی۔ کہ ہم افترا کرتے جاتے ہین اور خدا تعالے اسے پورا کرتا جاتا ہے کیا جب سے دنیا ہے کسی اور مفتری سے بھی ایسا سلوک ہوا ہے۔ کیا خدا تعالیٰ ہمارا محکوم ہے کہ ہم جو کچھ کہین وہ پورا کرے۔ آخر کچھ تو سوچنا چاہیئے۔ یہ لوگ جب ایک نشان دیکھ کر دیدہ و دانستہ حق پوشی کرتے ہیں اور نہین مانتے۔ تو اللہ ایک اور نشان کی پیشگوئی کرا دیتا ہے تاکہ ان پر اتمام حجت ہو۔

حکیم الامت کے نام امرتسر سے خط آیا تھا کہ آلہی بخش کو موت سے پہلے الرحیل کا الہام ہوا۔

فرمایا۔ طاعون کے معنے ہی موت ہین۔ پس ایسی حالت مین تو ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ اب میرا کوچ ہے۔

پھر ہم پوچھتے ہین کہ بالفرض اگر یہ الہام پورا بھی ہو گیا تو اس سے پہلے جو الہامون کا انبار تھا۔ وہ کیا ہوا۔ وہ سب کیون دریا برد ہوگئے کہان گئے اس کے وہ دعوے کہ یہ سلسلہ میرے سامنے تباہ ہوگا۔ عجیب بات ہے کہ موسے تو طوفان طاعون مین غرق ہو گیا اور فرعون جیتا موجود ہے۔ انذاری الہام تو پورا ہوا یا نہ ہوا۔ مگر وہ مبشرات کیا ہوئے۔ انذاری خبر تو بجائے خود ایک عذاب ہے۔ جس شخص کو بتا دیا جائے۔ کہ تین دن بعد تم پھانسی ملوگے۔ اس کے دل پر جو گذرتی ہے اور گزرنی چاہیئے۔ وہ ہر ایک شخص جانتا ہے۔ الہام تو وہ ہوتا ہے جس سے کچھ تسکین ور احلف ہو نہ کہ الٹا عذاب اپنے پر عذاب کی خبر پہلے ہو جانا تو معمولی بات ہے جنگ بدر سے پہلے ایک عورت مشرکہ کو خواب آیا تھا کہ ہمارے خیمون کے نیچے لہو بہ رہا ہے آخر وہ بات پوری ہوگئی۔ تو کیا اس سے وہ نبیہ سمجھی جاوے۔

ممکن ہے الرحیل شیطان نے کہا ہو کہ لو اب مین رخصت ہوتا ہون جیسا کہ لکھا ہے کہ جب عذاب دیکھیگا۔ تو شیطان کہے گا۔ مین تم سے جدا ہوتا ہون کیونکہ مین وہ کچھ دیکھتا ہون جو تم نہین دیکھتے۔

نرمی

فرمایا۔ دشمن اگر سخت کلامی کرے۔ تو اس کے مقابل سختی کرنے سے فائدہ نہین کیونکہ سخت الفاظ سے برکت دور ہو جاتی ہے۔

فرمایا۔ ثناء اللہ کے واسطے بھی ہمنے توبہ کی شرط لگادی ہے کیونکہ رحم کا مقتضا رہتا ہے۔ کہ توبہ سے انسان بچ جاوے۔

دعا خاص

۲۰ مارچ ۱۹۰۷ء۔ ایک دوست نے کسی خاص چیز کے حصول کے واسطے عرض کیا۔ فرمایا کہ یہی دعا کرو کہ جو امر اللہ تعالے کے نزدیک بہتر ہے وہی ہو جائے کیونکہ بعض دفعہ انسان ایک چیز کو اپنے لئے بہتر سمجھ کر خدا سے دعا مانگتا ہے وہ حاصل ہو جاتی ہے لیکن اور شر اس سے پیدا ہوتا ہے جو پہلے شر سے بڑھ کر ہوتا ہے اس لئے دعا جامع کرنی چاہیئے۔ مین آپ کے واسطے دعا کرتا ہون کہ خدا آپ کو محفوظ رکھے اور دراصل محفوظ رکھنے والا وہی ہے۔

دوبارہ آمد

فرمایا۔ ایک دفعہ حضرت عیسےٰ زمین پر آئے تھے۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہوا تھا کہ کئی کروڑ مشرک دنیا مین ہو گئے۔ دوبارہ آکر وہ کیا بنائین گے کہ لوگ ان کے آنے کے خواہش مند ہین۔

۲۲ اپریل ۱۹۰۷ء فرمایا تعجب کی بات ہے۔ کہ مسلمان نصاریٰ سے بھی گئے گزرے ہین۔ عیسائیون مین سے کسی کا بھی یہ عقیدہ نہین۔ کہ مسیح جسم کے ساتھ آسمان پر گئے۔ وہ سب قائل ہین کہ جلالی جسم تھا۔ مگر یہ مسلمان ہو کر کہتے ہین کہ نہین اسی خاکی جسم کے ساتھ گئے اور اسی کے ساتھ اتریں گے۔ حالانکہ عیسائی ایسے نزول کو بھی ایسا نہین مانتے۔

لولاک لما خلقت الافلاک مین کیا شکل

ہے۔ قرآن مجید مین ہے۔ وخلق لکم ما فی الارض جمیعاً۔ زمین مین جو کچھ ہے وہ عام آدمیون کی خاطر ہے تو کیا خاص انسانون مین سے ایسے نہین ہو سکتے کہ ان کے لئے افلاک بھی ہون۔ دراصل آدم کو جو خلیفہ بنایا گیا۔ تو اس مین یہ حکمت بھی تھی کہ وہ اس مخلوقات سے اپنے منشا کا خدا کی رضامندی کے موافق کام لے اور جن پر اس کا تصرف نہین وہ خدا کے حکم سے انسان کے کام مین لگے ہوئے ہین۔ سورج۔ چاند۔ ستارے وغیرہ۔

آریہ اور بنگالیون کی شورش کا ذکر تھا۔ فرمایا۔ ان کے خیالات وحرکات سے ہمین قطعی نفرت ہے۔ ہماری جماعت کو بالکل ان سے الگ رہنا چاہیئے۔ تعجب کی بات ہے کہ جو قوم حیوان کو انسان پر ترجیح دیتی ہو اور ایک گائے کے ذبح سے انسان کا خون کر دینا کچھ بات نہ سمجھتی ہو۔ وہ حاکم ہو کر کیا انصاف کرے گی۔

مردان خدا۔ خدا نہ باشند
لیکن ز خدا جدا نہ باشند

خدا تعالیٰ اپنے بندون کے لئے وہ کام دکھلاتا ہے کہ دنیا حیران رہ جاتی ہے۔

المفتی

---

۶۶ سوال پیش ہوا کہ کسی کے مرنے کے بعد چند روز لوگ ایک جگہ جمع رہتے اور فاتحہ خوانی کرتے ہین۔ فاتحہ خوانی ایک دعا رمغفرت ہے پس اس مین کیا مضائقہ ہے۔

فرمایا۔ کہ ہم تو دیکھتے ہین۔ وہان سوائے غیبت اور بے ہودہ بکواس کے اور کچھ نہین ہوتا۔ پھر یہ سوال ہے کہ آیا نبی کریم یا صحابہ کرام وائمہ عظام مین سے کسی نے یون کیا۔ جب نہین کیا تو کیا ضرورت ہے خواہ مخواہ بدعات کا دروازہ کھولنے کی۔ ہمارا مذہب تو یہی ہے کہ اس رسم کی کچھ ضرورت نہین ناجائز ہے۔ جو جنازہ مین شامل نہ ہوسکین وہ اپنے طور سے دعا کرین۔ یا جنازہ غائب پڑھ دین۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اپنی تمام جماعت کے لئے ضروری نصیحت

چونکہ مین دیکھتا ہون کہ ان دنوں مین بعض جاہل اور شریر لوگ اکثر ہندوؤن مین سے اور کچھ کچھ مسلمانون مین سے گورنمنٹ کے مقابل ایسی ایسی حرکات ظاہر کرتے ہین جن سے بغاوت کی بو آتی ہے۔ بلکہ مجھے شک ہوتا ہے کہ کسی وقت باغیانہ رنگ انکی طبائع مین پیدا ہو جائے گا۔ اس لئے مین اپنی جماعت کے لوگون کو جو مختلف مقامات پنجاب۔ ہندوستان مین موجود ہین۔ جو بفضلہ تعالےٰ کئی لاکھ تک ان کا شمار پہونچ گیا ہے۔ نہائت تاکید سے نصیحت کرتا ہون۔ کہ وہ میری اس تعلیم کو خوب یاد رکھین جو قریباً ۲۶ برس سے تقریری اور تحریری طور پر ان کے ذہن نشین کرتا آیا ہون۔ یعنی یہ کہ اس گورنمنٹ انگریزی کی پوری اطاعت کرین۔ کیونکہ وہ محسن گورنمنٹ ہے۔ اس کے ظل حمائت مین ہمارا یہ فرقہ احمدیہ چند سال مین لاکھون تک پہونچ گیا ہے اور اس گورنمنٹ کا احسان ہے کہ اس کے زیر سایہ ہم ظالمون کے پنجہ سے محفوظ ہین۔ خدا تعالےٰ کی حکمت اور مصلحت ہے کہ اس نے اس گورنمنٹ کو اس بات کے لئے چن لیا کہ تا یہ فرقہ احمدیہ اس کے زیر سایہ ہو کر ظالمون کے خونخوار حملون سے اپنے تئین بچاوے اور ترقی کرے۔ کیا تم یہ خیال کر سکتے ہو۔ کہ تم سلطان روم کی عملداری مین رہ کر یا مکہ اور مدینہ مین ہی اپنا گھر بنا کر شریر لوگون کے حملون سے بچ سکتے ہو۔ نہین ہرگز نہین۔ بلکہ ایک ہفتہ مین ہی تم تلوار سے ٹکڑے ٹکڑے کئے جاؤگے۔ تم سن چکے ہو کہ کس طرح صاحبزادہ مولوی عبد اللطیف صاحب جو ریاست کابل کے ایک معزز اور بزرگوار اور نامور رئیس تھے جن کے مرید پچاس ہزار کے قریب تھے۔ جب وہ میری جماعت مین داخل ہوئے۔ تو محض اس قصور کی وجہ سے کہ وہ میری تعلیم کے موافق جہاد کے مخالف ہو گئے تھے امیر حبیب اللہ خان نے نہائت بے رحمی سے انکو سنگسار کرا دیا پس کیا تمہین ایسے لوگون سے کچھ توقع ہے۔ کہ تمہین ایسی سلاطین کے ماتحت کوئی خوشحالی میسر آئے گی۔ بلکہ تم تمام اسلامی مخالف علماء کے فتوؤن کے رُو سے واجب القتل ٹھہر چکے ہو۔ سو خدا تعالیٰ کا یہ فضل اور احسان ہے۔ کہ اس گورنمنٹ نے ایسا ہی تمہین اپنے سائہ پناہ کے نیچے لے لیا۔ جیسا کہ نجاشی بادشاہ نے جو عیسائی تھا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو پناہ دی تھی۔ مین اس گورنمنٹ کی کوئی خوشامد نہین کرتا۔ جیسا کہ نادان لوگ خیال کرتے ہین نہ اس سے کوئی صلہ چاہتا ہون بلکہ مین انصاف اور ایمان کے رو سے اپنا فرض دیکھتا ہون کہ اس گورنمنٹ کی شکر گزاری کرون اور اپنی جماعت کو اطاعت کے لئے نصیحت کرون۔ سو یاد رکھو اور خوب یاد رکھو۔ کہ ایسا شخص میری جماعت مین داخل نہین رہ سکتا جو اس گورنمنٹ کے مقابل پر کوئی باغیانہ خیال رکھے اور میرے نزدیک یہ سخت بدذاتی ہے۔ کہ جس گورنمنٹ کے ذریعہ سے ہم ظالمون کے پنجہ سے بچائے جاتے ہین اور اس کے زیر سایہ ہماری جماعت ترقی کر رہی ہے۔ اس کے احسان کے ہم شکر گزار نہ ہون اللہ تعالیٰ قرآن شریف مین فرماتا ہے۔ ھل جزاء الاحسان الا الاحسان۔ یعنی احسان کا بدلہ احسان ہے اور حدیث شریف مین بھی آیا ہے کہ جو انسان کا شکر نہین کرتا وہ خدا کا بھی شکر نہین کرتا یہ تو سوچو۔ کہ اگر تم اس گورنمنٹ کے سایہ سے باہر نکل جاؤ تو پھر تمہارا ٹھکانا کہان ہے۔ ایسی سلطنت کا بھلا نام تو لو۔ جو تمہین اپنی پناہ مین لے آئے گی ہر ایک اسلامی سلطنت تمہارے قتل کرنے کے لئے دانت پیس رہی ہے کیونکہ ان کے نزدیک تم کافر اور مرتد ٹھہر چکے ہو سو تم خداداد نعمت کی قدر کرو۔ اور تم یقیناً سمجھ لو۔ کہ خدا تعالےٰ نے سلطنت انگریزی تمہاری بھلائی کے لئے ہی اس ملک مین قائم کی ہے اور اگر اس سلطنت پر کوئی آفت آئے۔ تو وہ آفت تمہین بھی نابود کر دے گی یہ مسلمان لوگ جو اس فرقہ احمدیہ کے مخالف ہین تم ان کے علماء کے فتوے سن چکے ہو یعنی یہ کہ تم ان کے نزدیک واجب القتل ہو۔ اور ان کی آنکھ مین ایک کتا بھی رحم کے لائق ہے مگر تم نہین ہو۔ تمام پنجاب اور ہندوستان کے فتوے بلکہ تمام ممالک اسلامیہ کے فتوے تمہاری نسبت یہ ہین کہ تم واجب القتل ہو اور تمہین قتل کرنا اور تمہارا مال لوٹ لینا اور تمہاری بیویون پر جبر کر کے اپنے نکاح مین لے آنا اور تمہاری میت کی توہین کرنا اور مسلمانون کے قبرستان مین دفن نہ ہونے دینا نہ صرف جائز بلکہ بڑا ثواب کا کام ہے۔ سو یہی انگریز ہین جن کو لوگ کافر کہتے ہین جو تمہین ان خونخوار دشمنون سے بچاتے ہین اور انکی تلوار کے خوف سے تم قتل کئے جانے سے بچے ہوئے ہو۔ ذرہ کسی اور سلطنت کے زیر سایہ رہ کر دیکھ لو۔ کہ تم سے کیا سلوک کیا جاتا ہے۔ سو انگریزی سلطنت تمہارے لئے ایک رحمت ہے تمہارے لئے ایک برکت ہے اور خدا کی طرف سے تمہاری وہ سپر ہے پس تم دل و جان سے اس سپر کی قدر کرو اور تمہارے مخالف جو مسلمان ہین۔ ہزارہا درجہ ان سے انگریز بہتر ہین کیونکہ وہ تمہین واجب القتل نہین سمجھتے۔ وہ تمہین بے عزت کرنا نہین چاہتے۔ کچھ بہت دن نہین گزرے کہ ایک پادری نے کپتان ڈگلس کی عدالت مین میرے پر اقدام قتل کا مقدمہ کیا تھا۔ اس دانشمند اور منصف مزاج ڈپٹی کمشنر نے معلوم کر لیا کہ وہ مقدمہ سراسر جھوٹا اور بناوٹی ہے اس لئے مجھے عزت کیساتھ بری کیا۔ بلکہ مجھے اجازت دی کہ اگر چاہو تو جھوٹا مقدمہ بنانے والون پر سزا دلانے کے لئے نالش کرو۔ سو اس نمونہ سے ظاہر ہے۔ کہ انگریز کس انصاف اور عدل کے ساتھ ہم سے پیش آتے ہین اور یاد رکھو۔ کہ اسلام مین جو جہاد کا مسئلہ ہے۔ میری نگاہ مین اس سے بدتر اسلام کو بدنام کرنے والا اور کوئی مسئلہ نہین ہے۔ جس دین کی تعلیم عمدہ ہے۔ جس دین کی سچائی ظاہر کرنے کے لئے خدا از معجزات دکھلا رہا ہے اور دکھلا رہا ہے اس دین کو جہاد کی کیا ضرورت ہے اور ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت ظالم لوگ اسلام پر تلوار کے ساتھ حملے کرتے تھے اور چاہتے تھے کہ اسلام کو تلوار کے ذریعہ سے نابود کر دین۔ سو جنہون نے تلوارین اٹھائین وہ تلوار سے ہی ہلاک کئے گئے۔ سو وہ جنگ صرف دفاعی جنگ تھی اب خواہ نخواہ ایسے اعتقاد پھیلانا کہ کوئی مہدی خونی آئے گا اور عیسائی بادشاہون کو گرفتار کرے گا۔ یہ محض بناوٹی مسائل ہین جن سے ہمارے مخالف مسلمانون کے دل خراب اور سخت ہو گئے ہین۔ اور جن کے ایسے عقیدے ہین۔ وہ خطرناک انسان ہین اور ایسے عقیدے کسی زمانہ مین جاہلون کے لئے بغاوت کا ذریعہ ہو سکتے ہین بلکہ ضرور ہون گے۔ سو ہماری کوشش ہے کہ مسلمان ایسے عقیدون سے رہائی پاوین۔ یاد رکھو کہ وہ دین خدا کی طرف سے نہین ہو سکتا جس مین انسانی ہمدردی نہین خدا نے ہمین یہ سکھایا ہے کہ زمین پر رحم کرو تا آسمان سے تم پر رحم کیا جاوے۔ والسلام

خاکسار میرزا غلام احمد مسیح موعود

عافاہ اللہ وایّد۔ مورخہ ۷ رمئی ۱۹۰۶ء

عزیز الرحمٰن

رسید زر

۱۵۹۰ - علی احمد صاحب ۔ے ر
۹۳۰ - بابو برکت علی صاحب عا ر
۷۰۵ - ہمزاللہ خان صاحب ۔ے ر
۶۱۷ - بابو محمد اکبر خان صاحب ۔ے ر
۵۴۶ - امام الدین صاحب ۱۲ ر
۱۰۹۵ - چودہری طفیل محمد صاحب ۔ے ر
۶۱۶ - منشی ولی محمد صاحب ۔ے ر
۱۵۸۰ - عبد المجید خان صاحب ۸ ر
۱۴۶۲ - بدر الدین صاحب عہ ر
۲۱۱ - سید محمد صادق صاحب ۔ے ر
۹۳۰ - شیخ فتح حسین صاحب ۔ے ر
۱۲۴۹ - منشی خادم حسین صاحب ۔ے ر
۱۵۸۶ - غلام مصطفیٰ خان صاحب ۔ے ر
۱۵۹۲ - حکیم نواب علی صاحب ۱۲ ر
۱۶۹ - مستری فیض احمد صاحب ۔ے ر
۱۸۴ - میاں رحمت اللہ صاحب عہ ر
۱۵۹۴ - بابو عبد العزیز صاحب ۔ے ر
۱۶۲ - بابو عطا محمد صاحب ۔ے ر
۹۰۶ - اللہ دتا صاحب نمبردار عا ر
۱۰۱ - پیر برکت علی صاحب عہ ر
۴۹۱ - حافظ غلام محمد صاحب ۔ے ر
۱۵۳۰ - شیخ محمد اصغر صاحب ۔ے ر
۱۵۷۶ - سردار امیر خان صاحب ۔ے ر
۱۵۹۵ - شیر محمد خان صاحب ۔ے ر
۱۸۵ - منشی محمد بخش صاحب ۔ے ر
۵۲۹ - فتح محمد صاحب عہ ر
۱۶۱۲ - علی اکبر خان صاحب ۸ ر
۱۹۲ - سید حیات علی شاہ صاحب ۲ ر
۱۶۰۵ - منشی امیر الدین صاحب ۔ے ر
۹۷۳ - سید غلام دستگیر صاحب عہ ر
۶۹۳ - منشی تاج الدین صاحب ۔ے ر
عہ میاں چراغ دین صاحب لاہور ۔ے
۹۵۰ - نور الدین صاحب ۱۴ ر
۸۳۶ - عمر الدین صاحب عہ ر
۱۹۶ چودہری غلام حید صاحب ۱۵ ر
۱۶۷۱ میاں وزیر الدین صاحب ۔ے ر
۲۲۵ - شیخ خدا بخش صاحب ۔ے ر

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

حسین بی بی گنٹھالیاں ستراہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ
راجن گنٹھالیاں ستراہ تحصیل پسرور سیالکوٹ
نواب بی بی 〃 〃 〃 〃
مہتاب دین 〃 〃 〃 〃
پسران حاکم جٹ 〃 〃 〃 〃
جمعیت بی بی 〃 〃 〃 〃
شہر بانو 〃 〃 〃 〃
ملک شاہ 〃 〃 〃 〃
رحیم بخش 〃 〃 〃 〃
فضل بی بی 〃 〃 〃 〃
نواب بی بی 〃 〃 〃 〃
پیرا ہی صاحب - سیالکوٹ
دین محمد و شیخ سندھی - کپورتھلہ
سید عابد حسین - شاہدرہ لاہور
حسین محمد صاحب - چونڈہ سیالکوٹ
عیدا 〃 〃 〃
رمضان 〃 〃 〃
عبد اللہ 〃 〃 〃
طالع بی بی بنت سلطان محمد امرتسر
محمد اکبر صاحب - رسول گوجرات
رمضان - چونڈہ سیالکوٹ
میاں بدھ صاحب 〃 〃
شفیق 〃 〃 〃
امام الدین 〃 〃 〃
رحمت اللہ 〃 〃 〃
بشیر الدین 〃 〃 〃
جھنڈو - شاہدرہ لاہور
سردار عبد الرحمان خان خلف سردار یار محمد خان صاحب معتمد دربار کشمیر پونچھ

فیض احمد صاحب نوریانوالی گوجرات
سرفراز بی بی 〃 〃 〃
میاں احمد 〃 〃 〃
جمعہ ملیپور کلاس والہ سیالکوٹ
بہادر 〃 〃 〃
کاکو 〃 〃 〃
حسن بی بی 〃 〃 〃
حسن علی 〃 〃 〃
حسن الدین صاحب تنگلا چیچیاں ضلع گوجرانوالہ
سراج الدین 〃 〃 〃
عمر الدین 〃 〃 〃
شرف دین معہ اہلیہ راجن 〃 〃 〃
فیروز الدین صاحب 〃 〃 〃
دین محمد صاحب 〃 〃 〃
عمر الدین صاحب 〃 〃 〃
فتح الدین صاحب 〃 〃 〃
بیگم بی بی 〃 〃 〃
فاطمہ اہلیہ امام الدین صاحب 〃 〃
منڈا 〃 〃 〃
بوٹا 〃 〃 〃
مرداد خان 〃 〃 〃
میاں عبد الرزاق و غلام رسول کیریان
چراغ دین صاحب چنگیاں ملاحان جہلم
غلام رسول صاحب کیریان
میاں نظام الدین صاحب دھیر کے گوجرات
محمد بخش صاحب 〃 〃 〃
ولی محمد صاحب 〃 〃 〃
عمر بی بی گوئیکے گوجرات
علی محمد صاحب 〃 〃 〃
اللہ داد صاحب 〃 〃 〃
مولا داد صاحب 〃 〃 〃
کرم بی بی زوجہ رحیم بخش شالامار کلاں شاہدرہ لاہور
دین محمد ولد مولوی فتح الدین صاحب دہرم کوٹ بگہ
علی محمد صاحب گوندل سرگودھا نہر جہلم
عطا محمد صاحب ورائچ 〃 〃
میاں خان گوندل 〃 〃 〃

محمد خان صاحب گوندل سرگودھا نہر جہلم
علی محمد صاحب 〃 〃 〃
نکھو خان صاحب 〃 〃 〃
شاہ محمد صاحب 〃 〃 〃
عائشہ بی بی اہلیہ احمد دین صاحب جہور سیالکوٹ
محمد صدیق صاحب لائل پور
میاں اللہ دین ولد نکھو مانگا پھیرو سیالکوٹ
غلام محمد صاحب 〃 〃 〃
لال الدین صاحب 〃 〃 〃
تاج دین صاحب 〃 〃 〃
روشن الدین صاحب 〃 〃 〃
نبی بخش صاحب 〃 〃 〃
راجن بی بی 〃 〃 〃
جنت بی بی 〃 〃 〃
شہزادہ سلطان اسد صاحب لودیانہ
مسمات رحم بی بی اہلیہ محمد اسمعیل صاحب
چوہدری - پسناوالہ ضلع گورداسپور
فضل دین صاحب نقد منزل لاہور
صاحب داد خان صاحب ننگل ڈیرہ بالندہر
میاں عطا محمد صاحب شورو 〃
رحیم بخش صاحب معہ اہل بیت تلونڈی کہوروالی گوجرانوالہ
کریم بخش صاحب معہ اہل بیت تلونڈی کہوروالی گوجرانوالہ
میاں سلطان خان صاحب معہ اہل بیت تلونڈی کہوروالی گوجرانوالہ
خیر الدین صاحب پٹواری نہر جوکی علی پور تحصیل چونیاں
اللہ بی بی اہلیہ محمد بخش اکبر پور سیالکوٹ
چھیلان بی بی اہلیہ مولوی علم الدین صاحب موضع بہوہا گوجرات
اہلیہ میاں خیر الدین صاحب شاہدرہ لاہور
اہلیہ میاں خدا بخش صاحب شاہدرہ لاہور
ریشم بی بی بنت خیر الدین صاحب شاہدرہ لاہور
بی بی رانی والدہ رحم بخش صاحب چونڈہ سیالکوٹ

جلال جٹ وڑائچ سدکے گوجرات
رحمان ککیم پور کھیری اودہ
کلو 〃 〃 〃
محمد دین صاحب ڈہری والہ ضلع جہلم
میاں مقبل صاحب 〃 〃 〃
میاں سلیمان صاحب لنگروال گوجرات
ابراہیم صاحب لنگروال 〃
عمری 〃 〃 〃
میاں محمد صاحب 〃 〃 〃
رحیم بخش صاحب 〃 〃 〃
نورا 〃 〃 〃
میاں عبد العزیز صاحب 〃 〃
میاں مولا بخش صاحب عیدی رعیہ سیالکوٹ
میاں سردار صاحب 〃 〃 〃
محمد دین صاحب 〃 〃 〃
مسمات جیوان 〃 〃 〃
میاں اللہ دتا صاحب کہیوہ باجوہ کلاں والہ سیالکوٹ
فتح دین صاحب 〃 〃 〃
حاکم صاحب 〃 〃 〃
مہندا 〃 〃 〃
میاں نبی بخش 〃 〃 〃
میاں اللہ دتا صاحب 〃 〃 〃
میاں خیر الدین صاحب 〃 〃 〃
لال دین صاحب 〃 〃 〃
کلن خان صاحب پہلول پور
محبوب عالم صاحب کالیکے گوجرانوالہ
فتح الدین صاحب 〃 〃
میاں حکم الدین صاحب جنڈانوالہ چنیوٹ روڈ ضلع لائل پور
میاں عمر الدین صاحب 〃 〃
کاکی 〃 〃 〃
مسمات جہنڈو اہلیہ فتح الدین صاحب جہنڈانوالہ چنیوٹ روڈ ضلع لائل پور
میاں محمد رمضان صاحب چانگریاں کھلوہ سیالکوٹ

مفصلہ ذیل کتب بدر ایجنسی قادیان سے طلب فرمائیے

براہین احمدیہ اور درثمین کی رعایت کا وقت

ختم ہو گیا ہے اور اب براہین احمدیہ غیر مجلد کی قیمت عہ

مجلد ۱۲ ۔ درثمین مجلد ۸/ غیر مجلد ۶/

سے ملیگی ۔ خریداران بدر سے للعہ قیمت براہین لیجاویگی ۔

حیرت کی حیرانی حصہ اول مصنفہ منشی عبد العزیز صاحب ۔ اس میں مرزا حیرت کی بیہودگیوں کا ذکر ہے کہ مجدد بھی بنتے ہیں مسیح بھی ۔ پھر انہی کی کتابوں سے اس کی تردید بیان کی ہے ۔ عجیب دلچسپ کتاب ہے قیمت ۵/

حیرت کی حیرانی حصہ دوم حضرت اقدس کے متعلق جو کچھ مرزا حیرت نے اپنے پرچہ میں کہا یہ اس کا دندان شکن جواب ہے کہ خود انہی کی عبارتوں سے اس کی تردید کی گئی ہے قیمت ۴/ ۔ دونوں کتابوں کے جواب کے لئے ہزار روپیہ انعام مقرر ہے ۔

سر الشہادتین مصنفہ حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی ۔ سورۃ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں اس کے نکات ایک روپیہ میں بھی گران نہیں ۔ قیمت ۱/

شہادت آسمانی مصنفہ منشی محمد اسماعیل صاحب دہلوی کلمۂ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب ۔ قیمت ۷/

رویائے صالحہ مصنفہ منشی محمد اسماعیل صاحب دہلوی ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کے لئے ضروری ہیں ۔ قیمت ۴/

السر المکتوم مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی قرآن مجید خصوصاً بائیبل سے حضرت اقدس کی مدلل تائید ۔ قیمت ۴/

الوصیۃ مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ۔ حضرت صاحب نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدائتیں دی ہیں ۔ قیمت ۳/

نور الدین مصنفہ حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب ۔

دھرم پال کی ترک اسلام کا جواب ۔ بڑی لمبی چوڑی بحث کی ہے ۔ قیمت ۸/

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام و عبد اللہ آتھم کا مباحثہ ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے ۔ قابل دید ہے ۔ قیمت ۸/

جام شہادت حضرت ثاقب صاحب ۔ مولوی عبد اللطیف کا جانسوز مرثیہ قیمت ۱/

اعجاز احمدی مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی حضرت مسیح موعود کی تائید قیمت ۱/

القول الصحیح اردو نظم ۔ حضرت مسیح موعود کی تائید میں خلیفہ ہدایت اللہ صاحب کی تصنیف قیمت ۱/

اسلام اور اس کا بانی ۔ ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید میں قیمت ۱/

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ اخبار اخبار عام ہی ہے دلچسپ و مقبول خلائق نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں ۔ مینیجر

خدمت قرآن

اہل اسلام ۔ بندہ اگرچہ ایک ہندو ہے تاہم دیانند اور دھرمپال کی کتابوں میں جو بے ادبی قرآن پاک کی گئی ہے اس کے دیکھنے سے جوش انصاف اور خوف ایزدی سے خیال ہوا کہ ایسی باتوں کے بد اثر سے ہندو اور مسلمانوں میں جنگ و فساد برپا ہو کیونکہ بندہ قرآن مجید اور وید رشی اور رسول خدا اور رشیوں کو ایک جانتا ہے اس لئے بندہ نے ان آیات قرآنی کو جن پر کہ دیانند سرستی نے اعتراض کئے ویدوں کے منتروں سے تطابق لفظی و معنوی دکھلا کر ظاہر کیا ہے کہ اگر قرآن مجید پر اعتراض ہے تو سب سے اول ویدوں پر اعتراض ہے اور دو ضخیم کتابیں لکھی ہیں ایک دیانند کے جواب میں جو کہ چار ہزار صفحوں کی ہے اور دوسری دھرمپال کے جواب میں جو کہ سولہ سو صفحوں کی ہے ۔ ہر دو کتابوں میں سے ستر چالیس چالیس صفحے شائع کئے گئے ہیں جن پر ہر فرقہ کے اہل اسلام نے تصدیق کی ہے اکثر اہل اسلام آریوں کے رد میں کتابیں لکھ رہے ہیں مگر چونکہ وہ صاحبان ویدوں کو پڑھے ہوئے نہیں اس واسطے ان کے جواب آریوں کو عموماً پسند نہیں آئے مگر میں نے ہر ایک بات ویدوں سے نکال کر دکھائی ہے یہ تصانیف تو میں نے کی ہیں لیکن اسقدر وسیع کتابیں ۵۶۰۰ صفحوں کی بندہ اکیلا نہیں چھپوا سکتا اس واسطے یہ تجویز کی گئی ہے کہ یہ کتاب ماہ بماہ یک صد ورق چھپوائی جاوے اور ساتھ ساتھ شائع ہوتی رہے قیمت ہماری ۸/ فی کتاب ہوگی اور اسطرح ۲۸ ماہ میں ہر دو کتابیں چھپکر شائع ہو جاوینگی چونکہ آریوں کی گستاخی اور شوخی بہت بڑھتی جاتی ہے اس واسطے مسلمانوں کو چاہیئے کہ جلد اس کیطرف توجہ کریں اور اپنے اسمائے بہت جلد خریداران کتاب میں درج کرنیکے واسطے بندہ کو پاس لکھ بھیجدیں اور نیز اشاعت کتاب میں مدد دیکر اپنے شہروں

[illegible]

الخطبۃ

ضرورت نکاح

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ عـ۱ میرے ایک عزیز نوجوان دوست سید معقول روزگار سرکاری ملازم ہیں جن کے حالات سے مجھے ذاتی واقفیت ہے کہ وہ ایک نیک اور ہوشیار آدمی ہیں شرعی ضرورت کے سبب دوسرے نکاح کے خواہاں ہیں چونکہ مجھے خود ان کے ساتھ محبت کا تعلق ہے اس واسطے میں ان کی بخوشی سفارش کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ جو احباب اس تعلق کو پسند فرماویں گے وہ خوش ہوں گے ۔ معاملہ کو بابرکت بنانے کے واسطے حضرت اقدس سے پہلے دعا کرائی جاویگی اور پھر فیصلہ ہوگا خط و کتابت میرے نام ہو ایڈیٹر

عـ۲ ہمارے ایک مکرم دوست کو جو قوم کے سید ہیں اور ایک ریاست میں ایک معزز عہدے پر ممتاز ہیں اور اس سلسلہ میں اول درجہ کے مخلصین میں سے ہیں اور ساتھ حضرت اقدس بہت محبت اور دلی تعلق سے دیکھتے ہیں اور ان کو ایک ضرورت شرعی یعنے حصول اولاد کے لئے دوسری شادی کی ضرورت ہے اور خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا منشاء ہے کہ وہ اس غرض کے واسطے دوسری شادی کریں اور حضور ہی کی اجازت سے سید موصوف نے میرے پاس ذکر کیا ہے کہ بذریعہ اخبارون کے مناسب جگہ کی تلاش کی جاوے ۔ حضرت اقدس نے بھی خود عاجز کو زبانی فرمایا ہے کہ اس معاملہ میں کوشش کرو اس واسطے تمام خط و کتابت میرے نام ہونی چاہیئے یا حضرت کے نام کیونکہ آخری فیصلہ حضرت اقدس کے حکم سے ہوگا ۔ ایڈیٹر

عـ۳ ۔ مددخان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں ۔ مدد خان ایک نیک اور نوجوان ہیں ۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر ہو ۔

نوٹس نوٹ بک یا مجموعہ یادداشت حضرت مولوی نور الدین صاحب زیر طبع ہے جسمیں مولانا صاحب کے مباحثات اور بعض زبردست تقریریں ہونگی جو انہیں بڑے بڑے جلسوں اور درباروں میں کہنی پڑی ہیں ۔ (سلیس اور عام فہم اردو میں کی گئی ہے)

سچے مذہب کی شناخت یا معیار حق ار تعلیم الاسلام بجواب دھرمپال ۸/

عیسائی مذہب کی حقیقت [از یادداشت مولوی نور الدین صاحب) /

سکھ نومسلم کا لیکچر (اردو یا نہ) مفت تقسیم کرنیوالوں سے بہت رعائت /

انگریزی ترجمہ جس میں ماضی مضارع حال دہنی وغیرہ کے قواعد اردو گرامر کے طرز پر بیان ہوئے ہیں سلف سٹڈی کے لئے یہ رسالہ از بس مفید ہوا ہے /

نوٹ ۔ تاجروں سے خاص رعائت اور کمیشن ہے اخبار الاسلام حصہ اول ختم ہو گیا حصہ دوم کچھ باقی ہیں ۔ تمام درخواستیں بنام حکیم عبد الرحمان قادیان آویں

ولقد نصرکم الله ببدر و انتم اذلة

بسم الله الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی سے

بابعد للعہ

ای جہان منتظر خوش باش کا آمد بلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۴۸ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

قیمت از ہمسایہ بین ۔ قادیان مین عہ

قیمت از نو باروطلبا دیگر مذاہب عہ ۔ گورنمنٹ عہ

۱۰ ربیع الثانی ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۳ ۔ مئی ۱۹۰۷ء

جلد (۶)

نمبر ۲۱ (۱۹)

چہ گویم بانو گر آئی چہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی بغرض دار الامان بینی

قیمت فی پرچہ ۲ ۔ قیمت بے براہ ازلیقہ للعہ

دس شرائط بیعت

اول ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اسوقت تک کہ قبر مین داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشون کیوقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالے کے احسانون کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر نعمت و بلا مین اللہ تعالے کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کر لیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوۃ کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا ۔ نہم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہان تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائے گا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا ۔ اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا ۔ کہ اس کی نظیر تمام دنیوی رشتون اور ناطون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا ۔ مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم ۔ ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست ۔ بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام ۔ دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن ۔ جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام ۔ ہر نبوت را برو شد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست ۔ زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود ۔ آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال ۔ وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست ۔ ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد ۔ ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است ۔ منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست ۔ منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین ۔ آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست ۔ ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک قسم دوری ازان عالیجناب ۔ نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اشتہارات

والیان ریاست و گورنمنٹ عـ۲۰ـہ

معاونین درجہ اول جنکو عام پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہو صہ

معاونین درجہ دوم جن کو عام پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہو للعہ

عام قیمت پیشگی ے

عام قیمت ما بعد للعہ

قیمت فی پرچہ ۲

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرین گے ان سے حساب مابعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد مین نہین مل سکیگا رسید زر اخبار مین چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے ۔ تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے ۔ مینیجر

وہ الفاظ جنمین حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۔ بار آج مین احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جن مین مین گرفتار تھا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہان تک میری طاقت اور سمجھ ہے اپنے تمام گناہون سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور مین اپنے گناہون کا اقرار کرتا ہون میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین ۔ آمین ۔ اسکے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہین ۔

پنجاب مین بے چینی کے اسباب اور اُس کا انسداد

(وہ تقریر جو راقم ایڈیٹر نے ۱۲ مئی کے مجمع مین کی جس کی رپورٹ اسی اخبار مین دوسری جگہ درج کی گئی ہے)

قُلِ اللّٰھُمَّ مٰلِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِیَدِکَ الْخَیْرُ۔ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (آل عمران)

اے اللہ۔ ملک کا مالک حقیقی تو تو ہی ہے۔ تو جسے چاہتا ہے اُسے ملک پر حاکم بنا دیتا ہے اور جسے چاہتا ہو بے دخل کر دیتا ہے۔ جسے چاہتا ہے اُسے عزت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے اُسے ذلت دیتا ہے۔ تیرے ہی ہاتھ مین سب خیر ہے اور تو سب باتون پر قادر ہے۔ یہ ایک دعا ہے جو کہ ہمین خدا تعالیٰ کے پاک کلام نے سکھلائی ہے دعا کیا ہے پالٹیکس کے متعلق ایک سچے مومن کے دلی خیالات کا نقشہ ہے جب یہ سب کچھ منشاء ایزدی کے مطابق ہے تو اسی واسطے اطاعت خدا اور اطاعت رسول کے ساتھ ہی اطاعت اولی الامر کا حکم بھی لگایا گیا ہے کہ حکام وقت کی اطاعت کرو۔ اور اسی کی بنا پر معلم اعلیٰ حضرت محمد مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ حکم ہے کہ تو حاکم وقت کی اطاعت کر اگرچہ وہ ایک سیاہ حبشی ہو اور اگرچہ تجھے اس سے حق تلفی کا اندیشہ ہو تب بھی بغاوت نکر بلکہ اس کی حکومت کا حق اُسے دے اور اپنا حق خدا سے مانگ۔ یہ کلمات کیسے پاکیزہ اور حکمت سے پُر ہین جہان کہین ان پر عمل کیا گیا ہے وہان امن وامان پورے طور سے قائم ہو گیا ہے۔ اسپر حضرت مولوی صاحب نے بہت مفصل اور مدلل تقریر فرمائی ہے اس واسطے مجھے کچھ عرض کرنے کی ضرورت نہین۔ تاریخ دنیا اس امر پر گواہی دے رہی ہے کہ ہر ایک ملک مین مختلف اقوام کی سلطنتین اپنی قوت اور شوکت کے زمانہ مین ایسی زبردست ہوا کرتی تہین کہ کسیکو وہم وگمان نہوتا تہا کہ کبھی یہ سلطنت اس ملک سے اٹھ جاویگی لیکن آخر یہی ثابت ہوا کہ ملک الملک صرف خدا ہی ہے قدیم ہند مین پہلے وہ لوگ آباد تہے جن کو اصلی باشندے کہا جاتا ہے جن کو آریون نے مغرب سے آکر نہایت بے رحمی اور ظلم کے ساتھ ہلاک کیا اور ذلیل کیا۔ خدا نے آریون کو ان پر مسلط کیا ایسا ہی پھر آریون پر خدا نے افغانون اور مغلون کو مسلط کر دیا اور پھر تھوڑے عرصہ کیواسطے پنجاب پر سکھون کی قوم مسلط رہی الااس کے بعد خدا کی حکمت کالد نے انگریزون کو اس ملک پر مسلط کر دیا آرین لوگ ایران سے آئے تہے اور یہی وجہ ہے کہ وہ آرین کہلائے کیونکہ یہ لفظ ایران کے لفظ کے ساتھ ملتا ہے مگر ہند مین آکر بہت سی لڑائی جہگڑون کے بعد وہ پُرانے باشندون کے ساتھ مل جُل گئے اور ہندو کہلانے لگے جب اپنے مسلمان بادشاہ حکمران ہوئے توان کے دانا لوگ حکام وقت کی اطاعت مین داخل ہوئے اور عزت اور آرام کے ساتھ زندگی بسر کرنے لگے اور ایسا ہی انگریزون کے راج کے ہند مین قائم ہو جانے پر انہون نے سلطنت کی خیرخواہی مین اور امن کے ساتھ زندگی گذارنے مین اپنا فایدہ دیکھ کر اسپر عمل کیا اور ہر طرح سے آرام پایا لیکن کوئی تیس سال کا عرصہ گزرتا ہے کہ ان کے درمیان ایک شخص دیانند نام پیدا ہوا اُس نے بظاہر مذہب کے نام پر اور دراصل پولیٹیکل رنگ مین بہت کچھ ہندوؤن کے خیالات کا رُخ ایک ایسی طرف پلٹا کہ اسکے نتیجہ مین آج تمام پنجاب حکومت اور رعایا کے تعلقات کے لحاظ سے خوفناک صورت اختیار کر رہا ہے بہت سے آریہ سماجیے سٹوڈنٹ لائف مین اور اس کے بعد پبلک لائف مین دیکھے ہین اور بہت بے تکلفی سے انکے ساتھ رہنے کا اتفاق ہوا ہے ان مین دینی طور پر نیکی اور خدا پرستی کا کوئی میلان ہمنے نہین پایا بلکہ عموماً سبکو ایک پولیٹیکل جوش کا گرویدہ دیکھا ہے مسلمانونکو گالیان دینا تمام انبیاء کے حق مین سخت کلامی کرنا۔ گورنمنٹ کو بُرا کہنا یہی اُن کا مذہب اور یہی ان کا ایمان اور اسی پر ان کی تمام تقریرون اور تحریرون اور ظاہر اور خفیہ کیٹیون کا دارومدار ہے چند پُرانے ہندو جنہون نے تمیز کیواسطے اپنا نام سناتن رکھا ہے ان مین ادب اور انکسار پایا جاتا ہے اور وہ اپنی حالت مین اچھے ہین لیکن یہ لوگ جنہون نے ہندو کے لفظ سے بھی نفرت کی ہے اور اپنا نام آرین رکھا ہے ان کا رویہ ایسا ناپاک ہے کہ اگر گورنمنٹ نے انکے لیڈرون کو برٹش قلمرو سے خارج کرنے کی تجویز کی ہے تو بہت ہی عمدہ کیا ہے اور میرے خیال مین خود خارج شدون کو بھی بُرا نہین منانا چاہیئے کیونکہ جب کہ وہ ہند سے ایسے بیزار مین کہ اس کیطرف منسوب ہو کر ہندو بھی کہلانا نہین چاہتے تو پھر اس مین رہائش رکھنے سے کیا فایدہ۔ بہتر تو یہ ہے کہ چونکہ وہ آرین کہلانے کے مشتاق ہین انکو اسی کوہ ہندوکش کے راستہ سے جس سے گذر کر وہ آئے تہے واپس ایران ہی پہنچا دیا جاوے اس طرح افغانستان مین سے گزرتے ہوئے انکو ہندی گائیون کے بڑے خیر خواہ امیر صاحب کی سلطنت کا حال بھی نظر آجائیگا اور کوئی جبکہ سرحد ایران تک پہونچگیا تو جس پُرامن حکومت کے زیر سایہ رہکر انہون نے ناشکری کی ہے اس کی کچھ قدر بھی انکو باقیماندہ عمرون مین معلوم ہو جائیگی

خیر یہ تو گورنمنٹ کا کام ہے کہ وہ سوچے کہ انکو کالے پانی بھیجنا چاہیئے یا سرخ پانی مین ہمارا مطلب اس وقت اس تقریر مین ان اسباب باطنی اور ظاہری کی طرف اشارہ کرنے سے ہے جنہون نے آریہ کو یہ دن دکھلایا اور اپنی محسن گورنمنٹ کو ان اُمور کی طرف توجہ دلانا ہے جن سے ان خرابیون کا آیندہ کیواسطے انسداد ہو جائے۔

اس فساد کا ایک اصل سبب تو حضرت مولوی نورالدین صاحب نہایت لطیف پیرایہ مین بیان فرما چکے ہین کہ اسکی اصل جڑ ناشکری ہے دوم۔ جیساکہ اوپر اشارہ کیا گیا ہے آریون پر اس خرابی کا آنا انکی اس شامت اعمال کیوجہ سے بھی ہے کہ انہون نے خدا تعالیٰ کے پاک انبیاء کی سخت توہین کی اور ہر ایک نبی کو جس کا نام قرآن شریف مین یا بائیبل مین موجود پایا گندے لفظون سے یاد کیا اور باوجود اس کے کہ ان کو بہت سمجھایا گیا وہ باز نہ آئے یہان تک کہ خدا کے اس فرستادہ نے بھی جو کہ اس زمانہ مین تمام انبیاء کا رپریزینٹیٹو (representative) ہے انکو سمجھایا اور نشانات بھی دکھلائے مگر ان کی شوخی دن بدن بڑہتی گئی اور وہ جو انبیاء کا جانشین ہے اور اس زمانہ مین ان کا وارث اس کو خدا کی طرف سے تحریک ہوئی اور اسنے بذریعہ وحی الٰہی پاکر انکی نسبت اس بات کو شائع کیا کہ سیھزم الجمع ویولون الدبر یعنی آریہ مذہب کا انجام یہ ہوگا کہ خدا ان کو شکست دیگا اور آخر وہ آریہ مذہب سے بہاگین گے اور پیٹھ پھیر لین گے اور آخر کالعدم ہو جائین گے یہ الہام کوئی تیس برس کا ہے جو آج پورا ہو رہا ہے اور اس سے پہلے بھی آریون کو کئی ایک نشانات دکھلا کر اس بدعادت سے باز رہنے کی نصیحت کیگئی تہی چنانچہ دیانند کی شرارت جب بڑھ گئی تو اس کی موت کی نسبت بھی پیشگوئی کیگئی کہ خدا تعالیٰ اس موذی کو جلد تر دنیا سے اُٹھائیگا اور ایسا ہی ہوا اور پھر لیکھرام نے مباہلہ کیا اور وہ بھی بموجب پیشگوئی کے مارا گیا ایسا ہی قریب کے ایام کی بات ہے کہ قادیان کے آریون سومراج اور اچھر چند کی بدزبانی جو کہ وہ اپنے اخبار مین جو اسی مطلب کیواسطے نکالا گیا تہا کرتے تہے۔ تو ان کی نسبت پیشگوئی کی گئی تہی کہ ان کا خاتمہ اب قریب ہے چنانچہ وہ دونون اپریل گزشتہ مین طاعون کیساتھ فی النار ہوئے ان سب سے بڑھکر یہ ہے کہ آریون کی شوخی اور بدزبانی جب حد سے بہت بڑھ گئی تو حضرت مسیح موعود نے خدا تعالیٰ سے الہام پاکر آریون کی نسبت یہ پیشگوئی شائع فرمائی جو کتاب تذکرۃ الشہادتین کے مطبوعہ اکتوبر ۱۹۰۳ء کے صفحہ ۶۶ مین درج ہے اور اس طرح سے ہے کہ

"وہ مذہب یعنی آریہ مذہب مردہ ہے اس سے مت ڈرو ابھی تم مین سے لاکھون اور کروڑون انسان زندہ ہون گے کہ اس مذہب آریہ کو نابود ہوتے دیکھ لینگے

ایسا ہی حضرت اقدس نے اپنی کتاب نسیم دعوت مطبوعہ ۲۸ فروری ۱۹۰۳ء مین لکہا تہا کہ آریہ لوگ وہ ہر ایک جو ان کے مخصوص قوم اور سوسائٹی

کے لئے دکھلاتی ہے خدا کی عظمت ان لوگون کے دلون مین نہین قادیان آریہ خیال کرتے مین کہ ہم طاعون کے پنجہ سے رہائی یاب ہوگئے مین مگر کیا یہ بدزبانیان درپے ادبیان خالی جائینگی سنو۔ اسے غافلو! ہمارا اور ان راستبازون کا تجربہ ہے جو ہم سے پہلے گذر چکے ہین کہ خدا کے پاک رسولون کی بے ادبی کرنا اچھا نہین۔ خدا کے پاس ہر ایک بدی اور شوخی کی سزا ہے"

پھر حضرت اقدس مرزا صاحب نے اپنی کتاب **قادیان کے آریہ اور ہم** مین جو کہ اس سال ماہ فروری مین شائع ہوئی یہ پیشگوئی کی تھی کہ "**یہ لوگ نبیون کی تکذیب مین جنکی سچائی سورج کیطرح چمکتی ہے حد سے بڑھ گئے ہین خدا جو اپنے بندون کے لئے غیرت مند ہے ضرور اس کا فیصلہ کریگا وہ ضرور اپنے پیارے نبیون کے لئے کوئی ہاتھ دکھلائیگا**" پھر اسی رسالہ مین اشعار مین حضرت نے لکھا ہے۔

اک مین جو پاک بندے اک ہین دلون کے گندے
ان آریون کا پیشہ ہر دم ہے بدزبانی
پاکون کو پاک فطرت دیتے نہیں ہین گالی
افسوس سب دتو مین سب کا ہوا ہے پیشہ
آخر یہ آدمی تھے پھر کیون ہوئے درندے
جس آریہ کو دیکھین تہذیب سے ہے عاری
نبیون کی ہتک کرنا اور گالیان بھی دینا
لیتے ہی جنم اپنا دشمن ہوا یہ فرقہ
دل پھٹ گیا ہمارا تحقیر سنتے سنتے
دنیا میں گرچہ ہوگی سو قسم کی برائی
ہم بد نہین ہین کہتے ان کے مقدسون کو
پر آریون کے دین میں گالی بھی ہے عبادت
رکتے نہین ہین ظالم گالی سے ایک دم بھی
شرم و حیا نہین ہے آنکھون مین ان کے ہرگز
ہمنے ہے جس کو مانا قادر ہے وہ توانا

جیتینگے صادق آخر حق کا مزا یہی ہے
ویدون مین آریون نے شاید پڑھا یہی ہے
پران سیہ دلون کا شیوہ سدا یہی ہے
کس کو کہون کہ ان مین ہرزہ درا یہی ہے
کیا جون ان کی بگڑی یا خود قضا یہی ہے
کس کس کا نام لون مین ہر سو وبا یہی ہے
کتون سا کہولنا منہ تخم فنا یہی ہے
آخر کی کیا امیدین جب ابتدا یہی ہے
غم تو بہت ہین دل مین پر جان گزا یہی ہے
پاکون کی ہتک کرنا سب سے برا یہی ہے
تعلیم مین ہماری حکم خدا یہی ہے
کہتے ہین سب کو جھوٹے کیا اتقا یہی ہے
ان کا تو شغل و پیشہ صبح و مسا یہی ہے
وہ بڑھ چکے ہین حد سے اب انتہا یہی ہے
اس نے ہے کچھ دکھانا اس کو رجا یہی ہے

پھر ایک اور جگہ اسی رسالہ مین حضرت اقدس لکھتے ہین۔

مرے مالک تو ان کو خود سمجھا ※ آسمان سے پھر ایک نشان دکھلا

وہ نشان یہی ہے جو کہ اس وقت خدا تعالیٰ دکھا رہا ہے کہ ان لوگون نے اپنی شامت اعمال کیوجہ سے اپنی بدی کو اس قدر بڑھایا کہ ان کے داغون مین گورنمنٹ کے برخلاف شور و غل کا کیڑا ان کو بے آرام کرنے لگا اور ایسا بے آرام کیا کہ ان کو ہندوستان سے باہر نکال کر چھوڑا اب تو بڑے مشہور آریہ اخبار پنجاب سماچار کا طرز تحریر بھی بدل گیا ہے چنانچہ وہ تازہ پرچے مین لکھتا ہے کہ یہ کلچرڈ پارٹی کی زیادتیون کا نتیجہ ہے۔

الغرض باطنی رنگ مین آریون کے اصل زوال اور اس روز بد دیکھنے کا سبب یہی ہے کہ ان مین روحانیت نہین اور خدا کے پاک بندون کو انہون نے گندی زبان کے ساتھ یاد کیا لیکن ظاہری رنگ مین ان کی شامت اعمال نے گورنمنٹ کے برخلاف منصوبہ بازی کی صورت اختیار کی ہے اور اس کی جڑ بھی دراصل دیانند کی تعلیم اور دیانند کالج کی تربیت ہے لاہور مین اور دوسرے شہرون مین شورش کے درمیان حصہ لینے والے عموماً آریہ مدارس کے طلباء اور آریہ سماجون کے ممبر ہی ہین گو ممکن ہے کہ کوئی بھولا بھٹکا مسلمان بھی ان کے ساتھ شامل ہوا ہو۔ مگر ایسے مسلمانون کی تعداد فی ہزار ایک سے زائد نہ ہوگی۔ اور ایسا شاذ حکم معدوم کا رکھتا ہے پس ہماری رائے مین آئندہ کیواسطے اس خطرہ کو دور کرنے کے لئے بہتر ہوگا کہ گورنمنٹ کے حکم سے ایسے کالجون اور مدرسون کو کچھ عرصہ کیواسطے بند کر دیا جائے جس کی زیر تربیت طیار ہو کر طلباء ایسے مفسد اور باغی اور شریر بن جاتے ہین اور دیگر تمام کالج اور مدارس کیواسطے قطعی حکم دیا جاوے کہ کوئی طالب علم جو اس کے جلسون مین شامل ہوگا وہ کالج اور مدرسہ سے خارج کیا جاویگا کیونکہ آئندہ نسلون کے درست کرنے کیواسطے اس زمانہ کے نوجوانون کی اصلاح کی طرف متوجہ ہونا ضروری ہے۔ اور موجودہ جسقدر لیڈران آریہ ہین وہ جتنے ہین سب کے سب کو گرفتار کر لینا چاہیئے۔

چونکہ اس جگہ صاحب پریزیڈنٹ نے سب سے اول اس امر پر مفصل تقریر کر دی ہے کہ گورنمنٹ برطانیہ کے کیا کیا احسان ہم پر ہین اور چونکہ اس جگہ زیادہ تر احمدی جماعت کے آدمی ہین۔ جو حضرت اقدس مرزا صاحب کی کتب اور اشتہارات اور عقائد اور اوامر سے آگاہ ہین۔ اس واسطے مجھے اس امر کے متعلق لمبی تقریر کرنے کی ضرورت نہین کہ گورنمنٹ برطانیہ کی فرمانبرداری اور دل سے شکرگزاری کے لئے کس قدر تاکیدی احکام حضرت مرزا صاحب شائع کر چکے ہین۔ پریزیڈنٹ صاحب کے بعد حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب نے بھی اپنی تقریر مین کیا سچ فرمایا ہے کہ حضرت اقدس نے جو کچھ گورنمنٹ کے متعلق آج تک لکھا ہے اگر ایک جگہ جمع کیا جائے تو ایک ضخیم کتاب بنتی ہے حضور کا خاندان ہمیشہ سے گورنمنٹ کی خیر خواہی اور وفاداری مین مشہور ہے چنانچہ غدر ۱۸۵۷ء مین آپ کے والد صاحب نے پچاس سوارون کی امداد گورنمنٹ کو دی تھی اور اس کے بعد آپ نے اپنی ہر ایک تصنیف مین اور تقریر مین گورنمنٹ کی خیر خواہی اور دلی شکرگزاری کی سخت تاکید اپنی جماعت کو کی اور ہم اپنے دلی یقین سے یہ بات کہہ سکتے ہین کہ جس طرح فرقہ احمدیہ کے ممبر گورنمنٹ کی وفاداری اور شکرگزاری اپنا مذہبی فرض سمجھتے ہین اس طرح ہم امید نہین کرتے کہ کوئی اور قوم سمجھتی ہو۔ آریون کے تو جو خیالات ہین وہ خود آجکل ظاہر ہو رہے ہین۔ ہندو کہتے ہین کہ ابھی کرشن اوتار آنیوالا ہے اور کرشن نے آمد اول مین جو جنگ کئے تھے ان سے ظاہر ہے کہ آمد ثانی کے متعلق ان کے خیالات کیا ہون گے وہ کیا کریگا۔ ہم مسلمانون کو بھی کسی خونی مہدی کے آنے کا انتظار لگ رہا ہے مگر ہم احمدیون کا تو یہ حال ہے کہ ہمارا مسیح آچکا ہمارا مہدی آچکا۔ ہمارا کرشن بھی آچکا اس نے صاف حکم دیدیا ہے کہ اب کوئی مذہبی جہاد نہین تم امن کے ساتھ خدا کی توحید زمین پر پھیلاؤ اور گورنمنٹ انگریزی کا احسان مانو کہ خدا نے وہ تمہارے ہی واسطے اس ملک مین بھیج دی ہے تاکہ دنیا کے متعصب بادشاہون اور خونخوار امیرون کے ظلم سے تم محفوظ رہو۔

پس مین اس مجلس مین ایک ریزولیوشن پیش کرتا ہون جو اگرچہ کئی ایک پہلو اپنے اندر رکھتا ہے مگر بحیثیت مجموعی ایک ہی مطلب رکھتا ہے اور وہ یہ ہے۔

(ریزولیوشن اول) کہ یہ مجمع جو حسب ایماء حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی معہود اس جگہ قائم ہوا ہے ان لوگون کے طرز و چلن کو نہایت نفرت اور حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے جو کہ گورنمنٹ کے برخلاف شورش مچاتے اور جلسے کرتے اور فساد پھیلاتے ہین اور ان کے فعل و قول سے بریت اور بیزاری ظاہر کرتا ہے اور گورنمنٹ کے اس فعل کو نظر تحسین سے دیکھتا ہے کہ گورنمنٹ نے بہت سے تحمل و صبر کے بعد امن عام کو قائم رکھنے کی خاطر ان مفسدون کے بعض لیڈرون کو گرفتار کرکے ان پر مقدمہ قائم کیا ہے یا ان کو جلا وطن ہونے کا حکم دیا ہے اور یہ مجمع بلحاظ اس امر کے کہ وہ احمدیہ فرقہ کے ہیڈکوارٹر مین قائم ہوا ہے ہندوستان بھر مین احمدی جماعت کے ممبرون کے حق مین دعائے خیر کرتا ہے کہ انہون نے اپنے امام کے حکم کی فرمانبرداری مین بالاتفاق ہر جگہ ایسے مفسدون کے ساتھ شامل ہونے سے پرہیز کی اور گورنمنٹ کی فرمانبرداری مین ایسے ہی ثابت قدم رہے جیسا کہ ان کے امام کا منشاء اور فرمان تھا اور یہ مجمع یقین رکھتا ہے کہ احمدی جماعت ہند مین ہر جگہ آئندہ بھی انشاء اللہ اس نیکی پر ثابت قدم رہیگی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

فہرست مضامین

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

برکت بی بی اہلیہ عنایت اللہ صاحب - مقام کنجاہ ضلع گجرات
محمد عمر صاحب ہیڈ کنسٹبل پولیس نیلی کوٹھی منصوری
سید محمد حسین صاحب گٹھالیان ستراہ پسرور
چودہری ولی داد صاحب کیمبوہ باجوہ کلاس والہ ضلع سیالکوٹ
حسن محمد صاحب " " " " " "
مسمات جیوان معرفت مستری حسن دین راولپنڈی
محمد حسن صاحب داخلی بھان ضلع اٹک
عبدالغنی صاحب محلہ کٹڑہ جے پال کی منڈی ضلع الٰہ آباد
محمد اکبر صاحب رسول - گجرات
کیم - شادیوال خورد گجرات
حسین " " "
محمد حسین صاحب ساہو وال گجرات
منشی نور احمد صاحب محرر سوم منسٹر سری نگر
اہلیہ وڈا ولد مانگی ارائین اراضی یعقوب سیالکوٹ

ڈائری

القول الطیب

۱۸ مئی ۱۹۰۷ء - ظہر - فرمایا - میں نے خواب میں دیکھا تھا کہ بادل چڑھا ہے میں ڈرا ہوں مگر کسی نے کہا کہ تمہارے لئے مبارک ہے - قرآن کریم سے بھی ثابت ہے کہ عذاب کو بادل کے رنگ میں دکھایا جاتا ہے یہ لوگ نشان پر نشان دیکھتے ہیں مگر کچھ پرواہ نہیں کرتے یاد رکھو اللہ تعالیٰ اپنے فعل کو عبث نہیں جانے دیگا جو اس کے فعل کو عملی رنگ میں عبث قرار دیتے ہیں وہ ضرور پکڑے جاوینگے -

موسیٰ کے زمانہ کی طرح ایک نشان سے بڑھکر دوسرا نشان دکھایا جاتا ہے مگر ان کی فرعونیت فرعون سے بھی بڑھ گئی - اپنی تدبیروں پر بھروسہ رکھتے ہیں مگر دیکھو کیسی اُلٹی منہ پر پڑتی ہے - رائے ظاہر کی کہ طاعون اب روبکمی ہے اس کا کیڑا مر چکا ہے مگر دیکھو کہ اس سال تمام پچھلے سالوں سے بڑھکر مری پڑی اور آئندہ دیکھئے کیا ہوتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے بھی بڑھکر پڑے گی -

بعض عیسائیوں کی درخواستوں کا تذکرہ تھا جو ضلالت کے ظلمات سے نکل کر ہدایت کے نور میں آنا چاہتے ہیں - فرمایا کسی کی غرض دین ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے سب سامان مہیا کر دیتا ہے بیکار لوگ

جو کسی کام کے نہ ہوں صرف کھانے پینے اور روپیہ جمع کرنے کے فکر میں ہوں ان کا انجام اچھا نہیں ہوتا - ایسے لوگ بعد میں تکلیف دہ ثابت ہوتے ہیں -

نادان دہریہ

لاہور کا دہریہ اپنے اخبار جیون تت میں مختلف حوادث سماوی اور طاعون سے بعض جگہ آدمیوں کے تلف ہونے پر خدا تعالےٰ کی صفت رحیمیت پر اعتراض کرتا ہے اور نادان کو اتنا خیال نہیں آتا کہ گورنمنٹ کسی بدمعاش کو جیل خانہ بھیجتی ہے یا کسی مجرم کو پھانسی کا حکم دیتی ہے تو کیا کبھی کسی دانا نے گورنمنٹ کو ظالم یا بے رحم قرار دیا ہے - ظالم کو اس کے ظلم کی سزا دینا خود رحم ہے کیا نادان دہریہ کے نزدیک جیل کے داروغے اور سیشن کورٹ کے جج سب ظالم اور سفاک ہیں اور یہ محکمات سب بند کر دینے چاہئیں -

کیا اہل فقہ حدیث کی قدر کرینگے

اخبار اہل فقہ میں ایک غزل چھپی ہے جس میں لکھا ہے کہ

مرزائی کو ؎ ہو نہیں سکتی میسر نعمت خلوص حدیث

خیر - مرزائیوں کو تو ہو سکتی ہے یا نہیں - مگر میں اہل فقہ کی خدمت میں چند حدیثیں پیش کرکے دریافت کرتا ہوں کہ انکو اس نعمت سے کیا کچھ حاصل ہوا ہے -

اوّل - عن ابی ھریرۃ قال فیما اعلم من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے ایک یہ بھی مجھے معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ اس امت کے لئے ہر صدی کے سر پر ایک مجدد بھیجتا ہے - جو اس کے دین کو تازہ کرتا ہے -

دوم - عن ابی ھریرۃ قال - قال رسول اللہ صلعم والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکماً عدلاً فیکسر الصلیب و یقتل الخنزیر و یضع الحرب (رواہ البخاری) ابن مریم کو پڑھتے ہوئے یا اخت ہارون وغیرہ پر خیال فرمالیجئے کہ ابن مریم کمال مشابہت کے لئے مسیح موعود کو کہا گیا ہے -

فرمایا - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے - ضرور ابن مریم تم میں منصف عادل نازل ہوگا کہ صلیب کو توڑیگا اور خنزیروں کو قتل اور لڑائیوں کو موقوف کر دیگا -

سوم - قال رسول اللہ صلعم فی مرضہ الذی توفی فیہ لفاطمۃ .... ان عیسیٰ بن مریم عاش عشرین و مائۃ سنۃ (رجالہ ثقات ولہ طرق) (مستدرک حاکم طبرانی)

فرمایا رسول اللہ صلعم نے - اپنی اس مرض میں جس کے ساتھ انتقال فرمایا فاطمہ رضی اللہ عنہا کو کہ عیسےٰ ابن مریم ایک سو بیس سال

چہارم - یخرج المھدی من قریۃ یقال لھا کدعۃ (جواہر الاسرار)

فرمایا - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی نکلیگا ایک قریہ سے جسے کدہ کہا جائیگا -

پنجم - عن انس - لا المھدی الا عیسیٰ بن مریم (رواہ ابن ماجہ)

انس سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی مہدی نہیں الگ بلکہ وہی عیسےٰ بن مریم ہوگا

ششم - ان لمھدینا اٰیتین لم تکونا منذ خلق السمٰوٰت والارض ینکسف القمر لاول لیلۃ من رمضان و تنکسف الشمس فی النصف منہ ولم تکونا منذ خلق اللہ السمٰوٰت والارض (رواہ الدارقطنی) + ہمارے مہدی کے لئے دو نشان ہیں جو ابھی تک جب سے آسمان و زمین پیدا کئے گئے ظاہر نہیں ہوئے ایک تو یہ کہ خسوف ہونیوالی راتوں (تیرہویں چودہویں پندرہویں) میں سے پہلی رات (تیرھویں) ماہ رمضان کو چاند گرہن لگیگا اور ایسا ہی کسوف ہونیوالی راتوں میں سے درمیانی رات (اٹھائیسویں) کو سورج گرہن لگیگا - گواہ پیش ہو چکے - مگر مدعی نہ آیا -

ہفتم - شرح عقائد نسفی تمہاری معتبر کتاب میں من مات ولم یعرف امام زمانہ فقد مات میتۃ جاھلیۃ - امام کے معنے وہی جو جاعلک للناس اماما میں ہیں نہ کہ من گھڑت - جو مر گیا باین حالت کہ اپنے زمانہ کے امام کو نہ پہچانے تو وہ جاہلیت کی موت مر گیا -

رپورٹ جلسہ قادیان در خیر خواہی گورنمنٹ

(جس کی مختصر رپورٹ گذشتہ اخبار میں شائع کی جا چکی ہے)

۱۲ مئی ۱۹۰۷ء کو ۵ بجے قادیان میں ایک ضروری جلسہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایما اور ارشاد سے صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے منعقد ہوا اس جلسہ کی غرض و غائیت یہ تھی کہ موجودہ شورش اور بے چینی میں ہم کو اور دوسرے لوگوں کو کیا طریق اختیار کرنا چاہیئے اس جلسہ کے لئے پہلے سے ایڈیٹر الحکم اور مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے مندرجہ ذیل اشتہار شائع کیا گیا تھا اور جلسہ سے پہلے منادی بھی کرا دی گئی تھی۔

جلسہ میں آریوں کے سوا ہر مذہب و ملت کے لوگ موجود تھے مگر آریہ شامل نہیں ہوئے اس کی وجہ یہ ہے کہ ان میں گورنمنٹ کے خلاف ایک جوش اور نفرت پیدا ہو رہی ہے اور انہوں نے بدقسمتی سے یہ سمجھ لیا ہے کہ ہماری بھلائی اور بہتری اسی میں ہے کہ ہم گورنمنٹ کی مخالفت کریں یہ احمق اتنا نہیں سمجھتے کہ گورنمنٹ نے ان پر اس قدر احسان کئے ہیں جن کو وہ شمار نہیں کر سکتے اور اس قسم کے بیہودہ خیالات کو پھیلا کر وہ کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ جلسہ کے لئے ذیل کا اشتہار دیا گیا۔

ایک نہائت ضروری جلسہ

آج مورخہ ۱۲ مئی ۱۹۰۷ء بروز اتوار شام کے پانچ بجے بعد نماز عصر حضرت اقدس جناب مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود رئیس اعظم قادیان کی ہدائیت اور ارشاد کے ماتحت ایک عام جلسہ کیا جاویگا جس میں پنجاب کی موجودہ بے چینی کے متعلق اہل ملک کو نہائت مفید مشورہ دیا جاوے گا اور گورنمنٹ انگلشیہ کے عہد کے برکات اور احسانات پر تقریریں ہوں گی۔ ہر شخص جو اپنے ملک اور قوم کے ساتھ کچھ بھی ہمدردی رکھتا ہے اور اپنی ذاتی بھلائی کا خواہشمند ہے اس کا فرض ہے کہ اس جلسہ میں شریک ہو جلسہ مدرسہ تعلیم الاسلام کے صحن میں ہوگا

المشتہر

مولوی محمد علی ایم۔ اے سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان
یعقوب علی ایڈیٹر الحکم سکرٹری انجمن احمدیہ قادیان

قریب پانچ بجے کے جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی سب سے اول ایڈیٹر صاحب الحکم نے بحیثیت مشتہر جلسہ کھڑے ہو کر بیان کیا کہ۔

صاحبان! آج کا جلسہ جس غرض کے لئے منعقد کیا جاتا ہے وہ اشتہار کے ذریعہ سے آپ کو معلوم ہو چکا ہے اس جلسہ کو باقاعدہ بنانے کے لئے میں ضروری سمجھتا ہوں کہ اس کے لئے ایک میر مجلس بنایا جاوے۔ صاحبزادہ صاحب اس جلسہ کے لئے کیوں موزوں میر مجلس ہیں؟ یہ ظاہر امر ہے آپ کے خاندان کو گورنمنٹ عالیہ برطانیہ سے ہمیشہ وفاداری کے مخلصانہ تعلقات رہے ہیں چنانچہ آپ کے دادا صاحب جناب مرزا غلام مرتضےٰ خان صاحب مرحوم نے ۱۸۵۷ء کے طوفان بے تمیزی میں پچاس گھوڑے اور سوار بھیج کر گورنمنٹ کو مدد دی تھی اور اپنی وفاداری کا عملی ثبوت دیا تھا اور اس کے بعد ہمیشہ گورنمنٹ انگریزی اس خاندان کو سچا خیر خواہ اور وفادار دوست یقین کرتی رہی ہے آپ کے محترم اور مقدس والد بزرگوار جو ہمارے امام اور پیشوا ہیں انہوں نے گورنمنٹ برطانیہ کی اطاعت اور وفاداری کے لئے جو کام کیا ہے اس کی تو نظیر ہی نہیں ملتی۔ برابر ۲۵ پچیس سال سے آپ مسلمانوں کو یہی تعلیم دے رہے ہیں اور آج کا جلسہ بھی آپ ہی کی ہدائیت اور ارشاد کا نتیجہ ہے ایسی حالت اور صورت میں صاحبزادہ صاحب کا انتخاب آج کے جلسہ کی صدارت کے لئے بہترین انتخاب سمجھتا ہوں اور سکرٹری کے لئے میں حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے کا نام پیش کرتا ہوں مولوی صاحب ممدوح کیا بلحاظ اپنی قابلیت اور علم و فضل کے اور کیا اس حیثیت سے کہ وہ صدر انجمن احمدیہ کے سکرٹری ہیں ایسے جلسہ کے لئے جو قوم احمدی کا نیابتی جلسہ ہو موزوں سکرٹری ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ یہ ہر دو تجاویز منظور کی جاویں گی۔

چنانچہ اکمل آف گولیکی کی تائید اور راقم (ایڈیٹر بدر) کی تائید مزید کے بعد بالاتفاق صاحبزادہ صاحب میر مجلس اور حضرت مولوی محمد علی صاحب سکرٹری منتخب ہوئے۔

سکرٹری صاحب نے کھڑے ہو کر مختصر الفاظ میں اغراض جلسہ کو بیان فرمایا اور پھر صاحب صدر انجمن نے ایک تقریر فرمائی جس کا خلاصہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

تقریر صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب میر مجلس جلسہ

اس جلسہ کے منعقد ہونے کی غرض مولوی محمد علی صاحب بیان کر چکے ہیں اور اشتہار میں بھی آپ پڑھ چکے ہیں میں اس غرض کی تائید اور تشریح کے لئے چند باتیں بیان کرنے کے لئے کھڑا ہوا ہوں۔

تھوڑے دنوں سے پنجاب اور ہند میں ایک قسم کی شورش پیدا ہو رہی ہے اور وہ لوگ جن کو ملک اور قوم کے ساتھ حقیقت میں کوئی ہمدردی نہیں، ہمدردی کے رنگ میں خیالات بد پھیلا رہے ہیں اور اس طرح پر ہی نہیں کہ وہ گورنمنٹ کو تشویش میں ڈالتے ہیں بلکہ اہل ملک کو بھی خطرہ میں ڈال رہے ہیں۔

اس موجودہ شورش کی ابتدا بنگالیوں سے ہوئی اور پھر یہ تحریک بدآتاً فاناً بجلی کی طرح پنجاب میں پھیل گئی ہے اور اب بعض بڑے بڑے شہروں میں خطرناک رنگ اختیار کرنے کو تھی۔ کہ گورنمنٹ انگریزی نے (جو اپنی طاقت شوکت اور اپنی تدبیر سلطنت کے لئے ایک مشہور گورنمنٹ ہے) نہائت قابلیت کے ساتھ قرین انصاف پہلوؤں کی بنا پر اس کے تدارک اور انسداد کی طرف توجہ فرمائی ہے جس سے یقین ہو گیا ہے کہ یہ متعدی مرض رک جائیگا اور خدا کرے کہ یہ فوراً رک جاوے تاکہ اہل ملک کو آنیوالے خطرہ کا سامنا نہ ہو اس فساد کی ابتدا جہاں تک واقعات سے پتہ لگتا ہے اور معلوم ہو سکتا ہے۔ ہندوؤں سے ہوئی ہے اور ان کے گھروں میں ہی اس نے پرورش پائی۔ ان کے اثر سے متاثر ہو کر بعض کم فہم مسلمانوں نے بھی انکی ہاں میں ہاں ملائی۔ مگر عام طور پر مسلمانوں نے اس کو اپنے لئے خطرناک اور مضر یقین کیا اور وہ اس سے الگ رہے ہیں اگر بعض بے خبر مسلمان اور ضمیر فروش اشخاص ساتھ ہوئے تو وہ کسی گنتی میں نہیں۔

آجکل راولپنڈی۔ لاہور۔ امرتسر میں یہ فساد بہت بری طرح پھیلا تھا۔ جو بہت جلد دبا دیا گیا راولپنڈی میں ان شورہ پشت لوگوں نے انگریزوں پر حملے کئے اور لیڈیوں کی زمین کی گرجا گھر کو آگ لگا کر اسباب جلا دیا۔ گورنمنٹ سکول کو آگ لگائی۔ اس قسم کی حماقت کی کارروائیاں کر کے انہوں نے ظاہر کر دیا ہے کہ وہ ملک اور سلطنت کے بدخواہ اور دشمن ہیں۔

اس قسم کی شرارتوں اور خباثتوں سے مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ بچتے رہیں اگر وہ خدا پر قرآن شریف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پر ایمان رکھتے ہیں تو ان کا مذہبی فرض ہے کہ

بغاوت اور فساد کے طریقوں سے بچتے رہیں

کوئی شریف اور عقلمند انسان ایک لحظہ کے لئے بھی یہ گوارا نہیں کر سکتا کہ وہ اپنی

عزیز الدین

محسن امن پسند - علم دوست اور عادل گورنمنٹ کے خلاف اپنے دل اور دماغ مین باغیانہ خیالات رکھے - عقل اور بغاوت ایک سر مین جمع نہین ہو سکتے -

ہم مسلمانون کو ہی نہین گورنمنٹ انگلشیہ کے ہر فرد رعایا کو بھی مشورہ اور اصلاح دیتے ہین کہ وہ ایسی شورہ پشتی اور شرارت کے خیالات کو اپنے دل سے نکالدے - ہندوؤن کے تو ہم ذمہ وار نہین ہو سکتے - ہمارا کام فقط سمجھا دینا ہے اسلئے مسلمانون کو عموماً اور احمدیون کو خصوصاً یہ ہدایت کی جاتی ہے - یہ بھی سچ ہے کہ ہم احمدی ایسے جلسون اور تحریکون سے ہمیشہ بیزار رہے ہین - کیونکہ ہمارے امام کی یہی تعلیم اور ہدایت ہے اور کبھی کوئی احمدی ایسی تحریکون مین شامل نہین ہؤا اور نہ ہو گا - بہر حال ہر شریف اور عقلمند مسلمان کا فرض ہو کہ وہ الگ رہے -

ان فسادات کے اسباب اور جڑھ کچھ بھی ہون مگر جس ہتھیار اور اوزار سے لوگون کو بھڑکایا جاتا ہے وہ سودیشی کی تحریک ہے - مین نے سودیشی کے سوال پر بہت غور کیا ہے اور مین حیران ہون کہ اس تحریک کو ملک کی ترقی اور فارغ البالی کا جزو کیون قرار دیا گیا ہے اگر سودیشی کی یہی غرض ہے کہ صرف اپنے ملک کی چیزون کو استعمال کرو اور دوسرے ملک کی بنی ہوئی چیزون کو ردی مین پھینک دو - تو مین حیران ہون کہ کام کس طرح چل سکیگا -

کیونکہ یہ تحریک اور تجویز ترقی مین ایک رکاوٹ ہے اس سودیشی تحریک کا یہ اثر ہوگا کہ پہلے غیر ممالک کی اشیاء کا استعمال ترک کیا جاوے - پھر یہ ہوگا کہ پنجاب مین ہندوستان کے دوسرے حصون کی اشیاء منع ہون - پھر پنجاب کے ایک ضلع مین دوسرے ضلع کی چیزین بند کی جاوین اور اسی طرح ایک گاؤن کی چیزین دوسرے گاؤن مین نہ جائین یہ طریق اگر خدانخواستہ اختیار کیا جاوے کیونکہ سودیشی کا اعلیٰ مقام تو یہی ہونا چاہیئے پھر ملک کی تجارت ہی خطرہ مین نہ پڑے گی بلکہ انسانی حوائج اور ضروریات کے لئے بھی دائرہ تنگ ہوجائے گا اور انسان مصیبت کے منہہ مین دھکیلا جاوے گا - بہت سی حاجتین ایسی ہون گی جو اس کی زندگی کے لئے ضروری ہون گی - مگر وہ ان سے محض اس لئے فائدہ نہ اٹھا سکے گا کہ وہ سودیشی نہ ہون گی - پس غور کرو کہ یہ تحریک جس کو سودیشی کہا جاتا ہے ملک کو تباہ کرنے والی ہے یا اس کی بہبودی کا ذریعہ ہے - یقیناً یاد رکھو کہ سودیشی تحریک پر عمل کر کے اور اس کی حمایت کر کے انسان ہرگز ترقی نہین کر سکتا اور اس کے خیالات مین اولوالعزمی اور بلند حوصلگی پیدا نہین ہو سکتی پہلے غیر ملک کی اشیاء کے ساتھہ نفرت پیدا ہوگی پھر اس کے باشندون کے ساتھہ ان کے علم و ہنر اور صنائع سے بیزاری ظاہر کرے گا اور یہی نتیجہ موجودہ تحریک کا بھی ہؤا ہے - تمام دنیاوی ترقیان اس امر پر منحصر ہین - کہ ہر قسم کی صنعتون اور حرفتون سے خواہ وہ کسی ملک اور کسی قوم کی ہون ان سے فایدہ اٹھایا جاوے - یہ تو دنیوی اور عقلی پہلو کے لحاظ سے سودیشی کا ضرر ہے - دینی طور پر مین دیکھتا ہون کہ سودیشی تحریک قرآن مجید کے خلاف ہے کیونکہ قرآن شریف سے ثابت ہے کہ اللہ تعالےٰ نے بحر و بر انسان کے فائدہ کے لئے پیدا کئے ہین پس اگر اس سے فایدہ نہ اٹھایا جاوے تو یہ آیت اس کو جھٹلاتی ہے کیونکہ خدا نے تو اس کو پیدا ہی اسی لئے کیا ہے -

دیکھنا چاہیئے - کہ انگریزون کے آنے سے پہلے ملک کی کیا حالت تھی اور کس قسم کے حادثات پیدا ہوتے تھے - امن کی جو حالت اور صورت تھی اور انصاف اور عدل جس طریق سے ہوتا تھا اس کی تصریح ایک لفظ سکھا شاہی کر رہا ہے اور اب بھی کسی امر سیر - ظلم اور بے انصافی کی مثال دینی ہو تو اس کا نام سکھا شاہی رکھا جاتا ہے -

سکھا شاہی مین جان و مال ہر وقت خطرہ مین تھی اور مذہبی آزادی کا یہ حال تھا کہ اذان تک دینا جرم تھا - اور نماز پڑھنا تو گویا بغاوت تھی - مین کہان تک ان مظالم اور مصائب کا ذکر کرون جو مسلمانون پر ہو رہے تھے اور نہ صرف مسلمان بلکہ تمام رعایا ان دکھون مین مبتلا تھی - ایسی حالت مین خدا تعالےٰ نے اپنا فضل کیا اور ایک دور دراز مقام سے

انگریزی گورنمنٹ کو بھیجدیا

جس نے آکر سب قومون کی دستگیری کی - انصاف اور امن کو ترقی دی اور تمام قومون کو یکسان مذہبی آزادی عطا کی - گورنمنٹ انگلشیہ نے ثابت کر دیا ہے کہ وہ سب کو ایک ہی نظر سے دیکھتی ہے -

جس قدر احسانات گورنمنٹ برطانیہ نے ہم پر کئے ہین ہم انکو بیان نہین کر سکتے - پھر یہ کیسی ناشکری اور محسن کشی ہے کہ ایسی مبارک اور مفید گورنمنٹ کے خلاف شورش پیدا کی جاوے اور جہلا کو اکسایا جاوے - مسلمانون خصوصاً احمدیون پر جو احسان اس گورنمنٹ نے کئے ہین وہ سب جانتے ہین - اس کی ایک نظیر ڈاکٹر مارٹن کلارک کا مقدمہ کافی ہے ایک پادری کے بالمقابل اس طرح پر انصاف کے اصولون کو ملحوظ رکھنا یہ چھوٹی سی بات نہین ہو ایسی باتون کا ایک لمبا سلسلہ مل سکتا ہے پھر اس پر بھی اگر کہا جاوے کہ انصاف نہین ہوتا تو یہ کیسا ظلم اور بے حیائی ہے - اس سے صاف ظاہر ہے کہ گورنمنٹ نے کسی عیسائی اور مسلمان مین فرق نہین رکھا اور وہ انصاف کے لئے کسی قسم کی تفریق روا نہین رکھتی - باوجود ان احسانون کے یہ کیسی نمک حرامی ہے کہ قولی یا فعلی طور پر گورنمنٹ کی خلاف کرین -

کیا کوئی آج اس وجہ سے کبھی قتل ہؤا ہے کہ اس نے اذان کہی ہے یا اسلئے کسی کو فرد جرم لگ کر سزا ملی ہو کہ اس کا قصور یہ ہے کہ اس نے نماز پڑھی ہے - اگر کوئی اس قسم کی نظیر ہے تو پیش کرو اور مین دعوے سے کہہ سکتا ہون کہ کبھی کوئی پیش نہین کر سکتا -

مین سچ سچ کہتا ہون کہ گورنمنٹ انگریزی نے چاہا ہے کہ تمام انسانون کے ساتھہ یکسان سلوک ہو - اور وہ جن مصائب اور مشکلات مین مبتلا تھے ان سے انہین رہائی ملی اور اس نے کوشش کی ہے اور یہ اسی کی مہربانی کا نتیجہ ہے کہ آج ملک مین عام تعلیم پھیلی ہوئی ہے اور لوگ اپنے آپ کو مہذب اور تعلیمیافتہ قرار دے رہے ہین - اور گورنمنٹ انگریزی کے زیر سایہ ہر قسم کی ترقیان کر رہے ہین اور پھر اس کی مخالفت یہی نہین کہ

محسن کشی ہوگی بلکہ خدا تعالےٰ کے نزدیک بھی جرم ہے

کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے - هل جزاء الاحسان الا الاحسان - جب اس فرمان الٰہی کی تعمیل نہ ہوگی تو اس سے بڑھکر کیا ظلم ہو -

بار بار مین یہ لفظ کہنے پر مجبور ہون کہ یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے گورنمنٹ انگریزی کو مقرر کیا ہمارے احمدی بھائی غور کرین کہ کیا وہ ترقی جو انہون نے کی ہے اور جس روز سے ان کے سلسلہ کی اشاعت ہو رہی ہے اور جیسے سامان ان کو گورنمنٹ کے سایہ کے نیچے میسر ہین دوسری جگہ میسر آ سکتے ہین ؟ وہ بالاتفاق پکار اٹھینگے کہ ہرگز نہین -

مین یقیناً جانتا ہون کہ کسی اسلامی سلطنت مین بھی انہین یہ آزادی اور یہ سامان اشاعت میسر نہین آ سکتے - احمدی کبھی بھی صاحبزادہ عبد اللطیف اور مولوی عبد الرحمٰن صاحب کی شہادت کے واقعات کو بھول نہین سکتے - جو سرزمین کابل مین نہائیت

بے دردی اور بے رحمی سے شہید ہوئے کوئی کہہ سکتا ہے کہ انہوں نے ایسا کونسا جرم کیا تھا جس کی پاداش دکھہ اور تکلیف کے ساتھہ جانستانی ہو؟ کوئی نہین۔ ان کا جرم اگر تھا تو فقط اتنا تہا کہ وہ **مرزا صاحب کے مرید تھے**۔ اور پہر ان کا جرم یہ تہا کہ وہ مرزا صاحب کی تعلیم کے موافق امیر اور اس کے مشیرون کو جہاد کی تعلیم سے روکتے تہے جو انہون نے سمجھی ہوئی تھی اور بتاتے تھے

کہ جہاد حرام ہے

اور ساتھہ ہی وہ ظاہر کرتے تہے کہ کوئی ایسا مہدی آنے والا نہین ہے جو آکر کشت و خون کریگا۔ اور انگریزون سے لڑیگا وہ انگریزی گورنمنٹ کے احسانات کو یاد دلاتے تہے پہر اس جرم اور اختلاف مین سنگسار کر دینا یہ اسلامی سلطنت کابل ہی کا کام تہا۔ ایسی حالت مین صاف طور پر بتاؤ کیا تم کابل مین ترقی کر سکتے ہو؟ کبھی نہین۔

ان واقعات کو یاد کرکے ہمارے دل میں گورنمنٹ انگلشیہ کی عظمت اور محبت اور بہی بڑہ جاتی ہے کیونکہ اگر ہم یہان نہ ہوتے تو ہم بہی قتل کئے جاتے خود ہماری مسلمان بہائیون نے ہم پر قتل کے فتوے دئے اور ہمارے مال اور اسباب اور عورتون کو لوٹ لینے کی اجازت دی اور گورنمنٹ انگلشیہ کے زیر سایہ نہ ہوتے تو وہ کیا کچھہ نہ کر گزرتے اس لئے مین بلاتکلف یہہ کہتا ہون کہ یہ خدا کا فضل ہے کہ اس نے گورنمنٹ انگریزی کے زیر سایہ ہم کو رکہا۔ جس نے ہماری جان و مال اور آبرو کو محفوظ رکہا اور ہم کو اپنے ایمان و مذہب کی اشاعت اور پابندی کی پوری آزادی دی وہ ہماری پشت و پناہ ہے اگر ہمنے اسی سے مذہبی اختلاف کیا ہے اس نے سزا نہین دی مین ایک بات اور کہتا ہون۔ اسے خوب یاد رکہو اور وہ یہ ہے کہ یہ فسادات بہی **غضب الٰہی** ہین۔ لوگون نے گورنمنٹ کی قدر نہین کی اس لئے یہ عذاب ہے تاکہ لوگون کو ان کی کجروی کی سزا ملے اور وہ سُدہر جاوین جیسے طاعون اور زلزلے آرہے ہین تاکہ ہر ایک دل کو پاک و صاف کرین اور کجیون کو دور کرین۔ اسی طرح پر یہ عذاب بہی آیا ہے۔ تاکہ سرکشی اور غداری کا مادہ دور کیا جاوے پس گورنمنٹ کی وفاداری کرو۔ کہ اس عذاب سے تمہین نجات ملے۔ اس گورنمنٹ کے بعد ایک اور گورنمنٹ ہے اس کے حضور بہی یہ شورشین ناپسند اور مکروہ ہین اس لئے اس سے ڈرو اور اپنے دلون کو صاف کرو۔ اسی پر مین اپنے مضمون کو ختم کرتا ہون۔

صاحبزادہ صاحب کی تقریر کے بعد حضرت حکیم الامت مولوی نور الدین صاحب نے ایک جامع تقریر فرمائی۔ جس کا خلاصہ ذیل مین درج کیا جاتا ہے۔

بُت پرست شکر گذار نہین ہو سکتا

(خلاصۂ تقریر حضرت مولوی نور الدین صاحب)

اولم یکفھم انا انزلنا علیک الکتب یتلی علیھم۔ ان فی ذلک لرحمۃ وذکری لقوم یومنون (۲۱-۱) اللہ تعالیٰ اپنی کتاب کی تعریف مین فرماتا ہے کہ کیا کافی نہین کہ خدا تعالے نے ایک کتاب بھیجی ہے جو دنیا کے واسطے رحمت ہے اور اس مین نصیحت کی باتین ہین اس پاک کتاب مین اللہ تعالے نے اپنی رضامندی کیواسطے ایک نشان مقرر فرمایا ہے فرماتا ہے۔ یا ایھا الذین امنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم۔ اے ایماندارو! اللہ کی اطاعت کرو۔ اور اللہ کے رسول کی اطاعت کرو۔ اور اپنے حکام کی اطاعت کرو۔ اس آئت شریف مین سب سے اول خدا کی اطاعت کا حکم ہے جو ہمارا خالق ہے ہمارا رب ہے ہمارا مالک ہے۔ حی اور قیوم خدا ہو ہمارے ذرہ ذرہ کا وہی خالق اور وہی مالک ہو۔ روحون کا خالق بہی وہی ہے اس کا حق ہے کہ ہم کو اپنا مطیع بنائے۔ ہمارا فرض ہو اس کی اطاعت کرین اس کے صفات سے آگاہی حاصل کرین۔ پہر اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ہمپر فرض ہے جس کی اطاعت ہمکو خدا تعالیٰ کا محبوب بنا دیتی ہے جیساکہ فرمایا ہے۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفر لکم ذنوبکم۔ واللہ غفور الرحیم (۴-۳) کہہ دو کہ اگر تم اللہ تعالے سے محبت کرتے ہو۔ تو میری اطاعت کرو۔ خدا کے محبوب بن جاؤگے خدا تمہارے گناہون کو بخشے گا اور خدا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے رسول کی اطاعت کے بعد اولی الامر کی اطاعت کا حکم ہے کیونکہ وہ حصہ انتظامی کے مظہر ہین اولی الامر مین بادشاہ وقت ہے۔ پہر صوبہ کا حاکم ہے پھر شہر کا افسر ہے۔ پھر نمبردار ہے پہر محلہ کا چودہری ہے۔ غرض انتظامی معاملات میں سب کی اطاعت کرنا انسان کا فرض ہے۔ بعض لوگ اس آئت کے معنون مین لفظ منکم پر اٹکے ہین کہ اس سے یہ مراد ہے کہ تم مین سے کیا معنے صرف مسلمانون مین سے جو حاکم ہو اس کی بات مانو۔

لیکن یہ بات درست نہین کیونکہ منکم کی مثالین اور بہی قرآن شریف مین موجود ہین جیسا کہ دوزخ والون کو کہا جائے گا۔ اَلَمْ یَاتِکُمْ رُسُلٌ مِّنْکُمْ۔ کیا تمہارے پاس تم مین سے رُسُول نہین آئے تھے۔ اس مین کفار کو کہا گیا کہ رسول تم مین سے آئے۔ ظاہر ہے کہ وہ کافر تھے اور یہ مومن تو رسول کافرون مین سے کسطرح ہوئے۔ پس اس کا مطلب یہ ہے کہ رسول ان کے زمانہ مین تہے ان کے ملک مین تہے اور ان کی طرف رسول ہو کر آئے تہے اس تعلق کے لحاظ سے انکو منکم کہا گیا قدرت خداوندی کے عجائبات مین سے ایک یہ بات ہے کہ چونکہ مسلمانون کو آئیندہ زمانہ مین ایسا واقعات پیش آنے تھے کہ وہ عیسائیون کے زیر حکومت رہین گے اسواسطے ابتدائے زمانہ نبوی مین بہی اس کی نظیر قائم کی گئی تہی کہ مسلمانون کو عیسائیون کی ماتحتی مین کس طرح رہنا چاہیئے۔ ابتدائے اسلام کے زمانہ مین جب کہ کفار نے مسلمانون کو عرب مین دکھہ دینا شروع کیا تو آن حضرت نے صحابہ کو فرمایا کہ حبشہ مین چلے جاؤ چنانچہ حبشہ کے عیسائی بادشاہ کے پاس آپکے صحابہ کو بہت امن ملا۔ مسلمانون کو عیسائی سلاطین کے ماتحت امن ملنے کیطرف قرآن شریف کی یہ آئت بہی راہنمائی کرتی ہے وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَھُمْ مَّوَدَّۃً لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰی۔ اور تو ضرور نصارے کو مومنون کے ساتھہ مودت کرنے مین دوسرے لوگون سے بڑہکر پائے گا۔

اس ملک کے ہندؤن نے خدا تعالے کے اس فضل و احسان کا شکریہ ادا نہین کیا جو کہ آئیہ کریمہ وتری الفلک مواخر فیہ ولتبتغوا من فضلہ ولعلکم تشکرون جہازون کی آمد و رفت کا جو نتیجہ ہے وہ خدا کا ایک فضل ہے جس کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے تہا اور اس سے کیا تجارت مین اور کیا ساہوکارہ مین اور کیا زراعت مین اور کیا ملازمت مین سب سے زیادہ فایدہ ہندؤن نے ہی حاصل کیا ہے لیکن انہون نے ہی سب سے زیادہ ناشکری کی اور ان سے اس سے زیادہ کچھہ امید بہی نہین ہو سکتی کیونکہ جو مشرک اپنے حقیقی محسن خالق مالک رب کو چہوڑ کر ایک پتھر کے آگے سر جہکاتا ہے اس سے کیا امید ہو سکتی ہے کہ وہ کسی انسان کے احسان کو شکریہ کے ساتھہ دیکھے گا کیونکہ خدا تعالیٰ کے

احسانات کے مقابلہ مین انسان کے احسان ہی کیا ہو سکتے ہین وہ جس نے خدا کے ساتھہ ہی بغاوت کی ہو وہ اپنے ہمجنس انسان کے ساتھہ کب نیک سلوک کریگا خدا تعالیٰ کے حضور اس ناشکرگزاری مین ہندو لوگ جو حصہ لے رہے ہین وہ تو ظاہر ہی ہے لیکن آریہ لوگ دراصل ان سے بڑھ گئے ہین کیونکہ خدا کی مخلوق ہو کر وہ کہتے ہین کہ نہ ہماری رُوح کا وہ خالق ہے اور نہ ہمارے جسم کے مادہ کا وہ خالق ہے پھر زمانہ کو بھی خدا کا مخلوق نہین مانتے یہ کس قدر ناشکری ہے جو ان لوگون سے ظاہر ہو رہی ہے گورنمنٹ برطانیہ کے ذریعہ سے آریون کو جو آرام اور فایدہ حاصل ہوا ہے زراعت مین اس سے ظاہر ہے کہ مدت کی بات ہے ایک دفعہ مینے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ پانچ کروڑ روپیہ کی جائیداد ہر سال مسلمانون کے ہاتھہ سے نکل کر ہندوؤن کے ہاتھہ مین چلی جاتی ہے۔ سرکاری ملازمت مین دیکھو تو تمام بڑے بڑے عہدے علی العموم ہندوؤن کے قبضہ مین ہین اور کیا مجال ہے کہ کسی مسلمان کو معمولی دفتر کی کلرکی مین بھی حتی الوسع رہنے دین۔ ہان دفاتر کے چپڑاسی اور فراش مسلمان رکھہ لئے جاتے ہین۔ پھر مقدمات مین مسلمانون اور بالخصوص احمدیون کے ساتھہ ہندو مجسٹریٹون کا جو سلوک ہے وہ چندو لعل اور آتما رام کے مقدمات کرنے سے ظاہر ہے کہ وہ مقدمہ جس کو ایک انگریز نے بغیر اس کے کہ ہمارے امام بلکہ اس کے خدام کو بھی کوئی تکلیف ہو ایک ہی روز مین فیصلہ کر دیا گیا اس پر ان لوگون نے دو سال تک گورداسپور کی آمد و رفت کی جو تکلیف حضرت امام اور آپکے خدام کو دی وہ تاریخ زمانہ مین ایک یادگار رہے گی غرض ہمارے لئے تو امن کی اور کوئی صورت گورمنٹ برطانیہ کے ماتحت رہنے سے بڑھکر ہے نہین اور اس کے شکریہ مین ہمارے امام نے جو تحریرین آجتک شایع کی ہین ان سب کو ایک جگہ جمع کیا جاوے تو ایک ضخیم کتاب بن سکتی ہے۔

زاں بعد قاضی محمد ظہورالدین صاحب اکمل آف گولیکی نے ایک فی البدیہ نظم پڑھی جو گذشتہ اخبار مین درج کی جا چکی ہے۔ اس کے بعد راقم (ایڈیٹر بدر) نے ایک مضمون پڑھا۔ جو اسی اخبار کے صفحہ ۲ و ۳ مین درج کیا گیا ہے اور مضمون پڑھکر پہلا ریزولیوشن پیش کیا۔

ریزولیوشن اول۔ یہ مجمع جو حسب ایما حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی مسعود اس جگہ قایم ہوا ہے ان لوگون کے طرز اور چلن کو نہائیت نفرت اور حقارت سے دیکھتا ہے جو کہ گورنمنٹ کے برخلاف شورش مچاتے اور جلسے کرتے اور فساد پھیلاتے ہین اور ان کے قول و فعل سے بریت اور بیزاری ظاہر کرتا ہے اور گورنمنٹ کے اس فعل کو نظر تحسین سے دیکھتا ہے کہ گورنمنٹ نے بہت سے تحمل و صبر کے بعد امن عامہ کو قایم رکھنے کیخاطر ان مفسدون کے بعض لیڈرون کو گرفتار کر کے انپر مقدمہ کیا ہے یا انکو جلاوطن ہونے کا حکم دیا ہے یہ مجمع بلحاظ اس کے کہ وہ احمدیہ فرقہ کے ہیڈکوارٹر مین قایم ہوا ہے اور ہندوستان بھر مین احمدیہ فرقہ کے حق مین دعائے خیر کرتا ہے کہ انہون نے اپنے امام کے حکم کی فرمانبرداری مین بالاتفاق ہر جگہ اپنے مفسدون کے ساتھہ شامل ہونے سے پرہیز کی اور گورنمنٹ کی وفاداری مین ایسے ہی ثابت قدم رہے جیسا کہ ان کے امام کا منشاء اور فرمان تھا اور یہ مجمع یقین رکھتا ہے کہ احمدی جماعت ہند مین ہر جگہ آئندہ بھی انشاءاللہ اس نیکی پر ثابت قدم رہے گی۔

اس کے بعد مفصلہ ذیل چار ریزولیوشن شیخ یعقوب علی صاحب نے پیش کئے۔

دوسرا ریزولیوشن۔ صدر انجمن احمدیہ تمام احمدیون کو (جیسا کہ حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود کا منشاء اور ہدائیت ہے) آگاہ کرتی ہے کہ وہ اس قسم کے تمام جلسون اور مجمعون سے جنمین گورنمنٹ کے خلاف کارروائی ہو قولاً و فعلاً جیسے اب تک الگ رہے ہین الگ رہین اور انمین ہرگز شامل نہون اور نہائیت وفاداری اور فرمانبرداری کیساتھہ گورنمنٹ کو ایسے موقع پر جو مدد دے سکتے ہین دینے کو ہر وقت آمادہ رہین۔

تیسرا ریزولیوشن۔ صدر انجمن احمدیہ گورنمنٹ انگلشیہ کو یقین دلاتی ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود کا ہر مرید ہر وقت گورنمنٹ کی وفاداری کے عملی ثبوت دینے کے لئے ہر قسم کی خدمت کرنے کو آمادہ ہے جو گورنمنٹ اس سے لینا چاہے۔

چوتھا ریزولیوشن۔ اس جلسہ کی روئیداد سول ملٹری گزٹ اخبارات سلسلہ اور دوسرے اخبارات مین اشاعت کے لئے بھیجی جاوے اور ایک نقل صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر گورداسپور کی خدمت مین ارسال ہو اور گورنمنٹ پنجاب اور گورنمنٹ آف انڈیا کو بذریعہ تار اطلاع دیجاوے۔

پانچوان ریزولیوشن۔ گورنمنٹ انگلشیہ کی ترقی اقبال اور دفع شورش کیلئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کیجاوے۔

یہ تمام ریزولیوشن بالاتفاق پاس ہوئے اور بعد دعا جلسہ ختم ہوا اور ۱۳۔ مئی ۱۹۰۷ء کو بذریعہ تار گورنمنٹ پنجاب اور گورنمنٹ آف انڈیا کو بمقام شملہ اطلاع دی گئی۔

آمد تحائف

وحی الٰہی یَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْق اور یَاْتُوْن مِن کُلِّ فَجٍّ عَمِیْق۔ خدا کے مرسل مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایسے وقت مین نازل ہوئی تھی جبکہ قادیان مین آپکے پاس نہ کوئی آتا تھا اور نہ کچھہ لاتا تھا اس وحی کے نزول کو آج تیس سال کے قریب عرصہ گذرتا ہے اور اس کے بعد ہزارہا انسان دور دور ممالک سے آئے اور ہزار ہا روپیون کے تحائف مختلف اقسام کے لائے جن کی تفصیل کی ضرورت نہین۔ لیکن یکم مئی ۱۹۰۷ء کے تازہ الہام یاتیک تحائف کثیرۃ سے معلوم ہوتا ہے کہ ان ایام مین خاص طور پر اس کا ظہور ہونیوالا ہے اسواسطے ہمنے ارادہ کیا ہے کہ کچھہ عرصہ کے واسطے ان تازہ تحائف کے تذکرہ کا سلسلہ اخبار مین جاری کیا جاوے کیونکہ اس سے خدا تعالیٰ کے ایک تازہ نشان کا اظہار ہوتا ہے چونکہ اکثر تحائف حضرت کی خدمت مین ایسے طور سے پہنچتے ہین کہ کسی کو خبر بھی نہین ہوتی مثلاً بعض لوگ ڈاک مین کوئی شے بھیجدیتے ہین اور بعض لوگ اپنا نام بھی نہین لکھتے۔ جیسا کہ ایک دفعہ غالباً کراچی سے ایک پارسل آیا تھا کھولا تو اس مین سونے کی ایک انگوٹھی تھی مگر فرستندہ کا نام آج تک معلوم نہین ہوا اور بعض دوست یہان آتے ہین اور حضرت سے اندر یا باہر ملاقات کے وقت کوئی تحفہ پیش کرتے ہین کبھی کسی کو دوسرے کی خبر ہوتی ہے کبھی نہین ہوتی اس واسطے اس سلسلہ کو پورے طور پر نباہنا ایسا ہی مشکل ہے جیسا کہ سلسلہ مبائعین کا۔ تاہم تازہ وحی الٰہی کی عظمت کے اظہار مین چند واقعات کچھہ عرصہ تک انشاءاللہ لکھے جائینگے۔

اس جگہ سب سے اول خان صاحب **عبدالمجید خان** افسر بگھی خانہ کپورتھلہ کے تحفہ کا ذکر ضروری معلوم ہوتا ہے جوکہ انہون نے گذشتہ جمعہ کو حضرت کے حضور پیش کیا ہے۔ خان صاحب اپنے علاقہ سے نہائت محنت اور تلاش کے بعد ایک بھینس جس کی قیمت مبلغ ۱۲۵ سے اپنی گرہ سے خرید کر کے حضرت کے حضور مین لائے ہین حضرت نے اس کی قیمت بھی ادا کرنی چاہی مگر خان صاحب نے باصرار قیمت

لینے سے انکار کیا اور عرض کیا کہ یہ حضور کی نذر ہے اور اس نیت سے مین لایا ہون خان صاحب اپنے مرحوم الد محمد خان صاحب کی طرح حضرت کی محبت مین گداز اور سچے مخلص ہین۔ اللہ تعالٰے ان کے اخلاص مین برکت دے اور انکو جزائے خیر عطا کرے۔ اس کے بعد قابل ذکر دو تحائف آمون کے ہین جو صالح پور کٹک سے سید احمد حسین صاحب نے اور سید سعید الدین صاحب نے بذریعہ ریل بھیجے ہین اور دونون بلٹیان پہنچ گئی ہین۔ اللہ تعالٰی ہر دو کو جزائے خیر دے۔

ایک ہردلعزیز ڈاکٹر اُستاد

ہمارے مکرم دوست ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب۔ پروفیسر میڈیکل اسکول آگرہ نے بسبب علالت طبع چھہ ماہ کی لمبی رخصت حاصل کی ہے اگرچہ یہ صرف ایک رخصت ہی ہے تاہم بسبب اس کی میعاد کے لمبا ہونے کے اور شائد اس خیال پر کہ ایسی لمبی رخصتون کے بعد عموماً ایسے سرکاری ملازم اپنی پہلی جگہون پر واپس نہین بھیجے جایا کرتے آگرہ اسکول کے طلباء نے جناب خلیفہ صاحب کی محبت کے جوش مین ان کی جدائی کے صدمہ کو محسوس کر کے ایک جلسہ کیا جس مین سنہری چھپا ہوا ایڈریس خوبصورت فریم مین رکھہ کر خلیفہ صاحب کی خدمت مین ۲۸ اپریل ۱۹۰۸ء کو پیش کیا اور اس کے ساتھہ ایک سفید پتھر کا بنا ہوا روضۂ تاج محل کا نمونہ حاضر کیا جو کہ ڈاکٹر صاحب موصوف کی چار سالہ اقامت شہر آگرہ کیواسطے ایک یادگار اُن کے پاس رہے گی۔ اپنے ایڈریس مین طلباء نے ان باتون کا خصوصیت کے ساتھہ شکریہ ادا کیا ہے کہ ڈاکٹر صاحب اپنے شاگردون کو سبق دینے کیوقت نہائت محنت اور تحمل کے ساتھہ ہر ایک بات طلباء کے ذہن نشین کراتے تھے اور کیا مدرسہ کے کمرون مین اور کیا اُس کے باہر ان کے ساتھہ بے تکلفی اور خندہ پیشانی سے ملتے تھے ڈاکٹر صاحب موصوف کی بہت سی خوبیون کو یاد کر کے طلباء نے اس ایڈریس مین ان کی جدائی پر دلی افسوس کا اظہار کیا اور بالآخر ان کیواسطے خداتعالٰی کیطرف سے نزول برکات کی دعا کر کے اپنے ایڈریس کو ختم کیا۔ اس ایڈریس کے جواب مین جناب ڈاکٹر صاحب نے اپنے شاگردون کی محبت کا شکریہ ادا کیا۔ اور فرمایا کہ مَینے جو کچھہ کیا ہے وہ اپنا فرض ادا کیا اور اپنی خوش اخلاقی کا اصل محرک ان لفظون مین بیان کر کے کہ شاگرد اُستاد کے ساتھہ ایسا تعلق رکھتا ہے جیسا کہ بیٹا باپ سے۔ پروفیسرون اور اسٹوڈنٹون کے واسطے مفید اصول کی بنیاد رکھی اس جدائی کے بیان مین انسانی جسم کے تحلیل ہونے اور انسان کی ہفت سالہ تبدیلی کا ذکر کر کے ڈاکٹر صاحب نے اپنی آخری تقریر کو بھی اپنے شاگردون کے واسطے خالی از سبق آموزی نہ چھوڑا اور بالآخر گورنمنٹ انگلشیہ کے ذریعہ سے اس ملک مین علمی اشاعت کا ذکر کر کے گورنمنٹ کی وفاداری کے نہائت ضروری مسئلہ کی طرف اپنے طلباء کو توجہ دلاتے ہوئے دعا کے ساتھہ اپنی تقریر کو ختم کیا۔

ہمین اس امر کی خاص خوشی ہے کہ ہماری جماعت کے معزز سرکاری عہدہ دار اپنی محنت اور حسن کارگذاری اور گورنمنٹ کی سچی وفاداری کے سبب ہر جگہ ہردلعزیز ہین اور ہم دعا کرتے ہین کہ اللہ تعالٰی خلیفہ صاحب موصوف کو اپنے فضل وکرم سے صحت عطا فرمادے اور دینی دنیوی حسنات سے متمتع فرمائے۔ آمین۔

عیسائیون کا پیارالال بجھکڑ

بنول کا عیسائی اخبار حضرت اقدس مرزا صاحب کی پیشگوئی متعلق طاعون پر تمسخر اڑاتا ہوا حضرت کو لال بجھکڑ کے نام سے یاد کرتا ہے اور اعتراض کرتا ہے کہ پہلے مرزا صاحب کو الہام ہوا تھا کہ طاعون سزا ہے۔ پھر الہام ہوا میرے مریدون مین سے کوئی طاعون سے نہین مریگا پھر الہام ہوا کہ قادیان مین طاعون نہ ہوگا۔ جہان تک ہمین معلوم ہے حضرت کو نہ کبھی ایسا کوئی الہام ہوا کہ میرا کوئی مُرید طاعون سے نہ مریگا۔ یا قادیان مین طاعون کبھی نہ آئیگا۔ اور نہ کبھی کوئی ایسا الہام شائع ہوا لیکن عیسائی ایڈیٹر نے اپنے بزرگ انجیل نویسون کی تقلید مین جھوٹی باتون کے لکھنے مین اگر مشق حاصل کر لی ہے تو جو اس کا جی چاہے سو کرے ہم اُس کو زبردستی روک نہین سکتے۔ البتہ پادریون کے کان کھولنے کیواسطے یہ سوال کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ وہ جو تمہین یہ وعدہ دیکر روپوش ہو گیا کہ ابھی یہ پشت گذر نہ جائیگی کہ مین واپس آؤنگا اور وہ جس کی قیافہ شناسی ایسی زبردست تھی کہ تیس ۳۰ روپیہ کی ناچیز رقم کے لالچ مین اُسے پھانسی دلانے والے کو جلال کے بارہوین تخت پر بٹھاتا تھا اور وہ جو دنیوی سلطنت کے ہوس مین مریدون کو کپڑے بیچکر تلوارین خرید کرنے کا حکم دیتا پھرا اور بالآخر دو چار سپاہیون کے ہاتھون صلیب پر چڑھایا گیا اس کو لال بجھکڑ کہنا چاہیئے یا سیاہ بجھکڑ؟

کاش کہ کالے عیسائی کچھہ تہذیب کا سبق سیکھتے تو گورون کا نام بھی بدنام نہوتا۔

گورنمنٹ نظام توجہ فرمائی

ہمین یہ بات سُنکر بہت افسوس ہوا کہ گورنمنٹ نظام مین ۴۳ ہزار روپیہ سالانہ عیسائی گرجون اور واعظون کو دیا جاتا ہے اور اشاعت اسلام کیواسطے وہان سے کوئی واعظ مقرر نہین۔

بدنام کنندہ اہل حدیث

امرتسر کا اخبار اوڈینس گزٹ لکھتا ہے کہ اخبار اہلحدیث نے امرتسر مین کسی شانتی کلب کے ہونے اور سرکار کے برخلاف لیکچر دینے کی خبر غلط شائع کی ہے افسوس ہے کہ یہ لوگ اہلحدیث کہلا کر بدنام کنندہ نکونامے چند کے مصداق بنتے ہین چنداس واسطے کہ اہل حدیث (جن کو عوام وہابی بھی کہتے ہین) کی تعداد مسلمانون مین باوجود اتنے عرصہ سے ہونے کے بہت ہی تھوڑی ہے۔

نغمہ سرائی عندلیب گلشن احمد بنو سید بشیرالدین

محمود احمد

یون الگ جنبش دیران مین جو چھوڑا ہمکو نہین معلوم کہ کیا قوم نے سمجھا ہم کو
کل تلک تیسے یہ نہ چھوڑے گا کہین کا ہمکو آج ہی سے جو لگا ہے غم فردا ہم کو
ہے خدا کے کرمون پر ہی بھروسہ ہمکو نہ عبادت کا نہ ہے زہد کا دعوٰی ہم کو
دور اُلفت مین مزا آتا ہے ایسا ہمکو کہ شفا پانے کی خواہش نہین اصلا ہم کو
تجھہ رحمت ہو خدا کی کہ مسیحا تو نے رشتۂ وحدت و اُلفت مین ہے باندھا ہم کو
اپنا چہرہ کہین دکھلا دے وہ ربّ العزت مُدتون سے ہے یہی دل مین تمنّا ہم کو
گالیان دشمن دین ہم کو جو دیتے ہین تو دین کام لین صبر سے ہی ہے یہی زیبا ہم کو
کچھہ نہین فکر لگائی ہے خدا سے جب لو گو سمجھتا ہے برا اپنا پرایا ہمکو
ایک ذرہ کی بھی حاجت ہو تو مانگو تجھہ سے ہے ہمیشہ سے یہ اُس یار کا ایما ہم کو
زخم دل زخم جگر ہنستے ہین کہل کہل کر کیون حالت قوم پر آتا ہے جو رونا ہم کو
کہین موسٰی کی طرح عشق مین بیتاب ہون جگ ہنسائی ہے اسی دنیا مین تو ڈر کا ہم کو
ایک دم کے لئے بھی یاد سے اُترے کیون تو کہان معشوق ملیگا کوئی تجھہ سا ہم کو
تجھے ہم کیون نہ رہین آمری پیارے کہ ہے تو دولت و آبرو و جان سے پیارا ہم کو
آدمی کیا ہے تواضع کی نہ عادت ہو جسے سخت لگتا ہے برا کبر کا پتلا ہم کو
دشمن دین درندون سے ہین بڑھکر خونخوار چھوڑیو مت میرے مولا کبھی تنہا ہم کو
دیکھہ کر حالت دین خون ہوا ہے دل بھی مرہی جائین جو نہ ہو تیرا سہارا ہم کو
دل مین آآ کے تیری یاد ای پیارے خدا بار ہا پہرون تلک خون رلایا ہمکو
چونکہ توحید پہ زور دیا ہمنے آج اپنے بیگانے نے ہے چھوڑا اکیلا ہمکو
حق کو کڑوا ہی بتلاتے چلے آئے ہین لوگ یہ نئی بات ہے لگتا ہے وہ میٹھا ہم کو
جوش اُلفت مین یہ لکھی ہے غزل ای محمود کچھہ ستائش کی تمنا نہین اصلا ہم کو

دجال کا گدہا

کرمفرمائے بندہ جناب مفتی صاحب۔ السلام علیکم۔ آپ صاحبان مین سے کسی نے شائد اس بات کو نوٹس نہین کیا کہ آجکل جو ریلوے انجن ایجاد ہوئے مین اور جو عموماً ڈاک گاڑیون اور مسافر گاڑیون کے ساتھہ چلتے مین۔ ان کی آواز ہوبہو گدہے کی طرح ہے اس مین بہی ضرور خدا کی حکمت تہی کہ عقل کے اندہون کو صاف طور پر خر دجال کا مطلب سمجہا دیا جاتا۔ جن کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ ایک گدہا بجنسہ آئے گا اور لاکہون من انسان اور بوجہہ اٹہائے گا وغیرہ وغیرہ

چنانچہ اس گدہے کی تو اب صاف تشریح ہوگئی ہے اور دجال نے حال ہی مین ایسا گدہا بنا کر بہیجدیا۔ جو ہزارون لاکہون انسان ایک ہفتہ مین کہین سے کہیں پہونچا دیتا ہے بشرطیکہ اس کو پوری تیزی سے چلایا جاوے۔

نیاز مند۔ سلطان جہان

خوشی کے اظہار کا نمونہ

مکرمی مخدومی مفتی صاحب سلمہ ربہٗ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بتاریخ ۷۔ مارچ ۱۹۰۷ء اللہ تعالیٰ نے خاکسار کے ہان مولود مسعود عطا فرمایا۔ جس کے حق مین مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے دعا کرائی گئی کہ اللہ تعالےٰ اس کو خادم دین اور عالم باعمل بناوے اور عمر دراز عطا فرماوے اور آن حضرت اقدس جناب علیہ الصلوۃ والسلام نے دعا فرمائی اور مولود مسعود کا نام عبد الحق رکہا۔

دیگر مولود مسعود کی چالیس روزہ عمر تک اللہ تعالیٰ نے اپنے مامور کی حقانیت وصداقت مین ڈوئی کاذب الیاس و الٰہی بخش کاذب موسےٰ کی موت اور پنڈت سومراج و اچہر چند آریہ قادیان کی خانہ برداری کا اظہار فرمایا اور ۷۔ مارچ ۱۹۰۷ء والی پیشگوئی کو اس کے پورے لفظون مین پورا کیا اور ثلج والی پیشگوئی کا کئی طرح اختتام فرمایا۔ جو لوگون کی طمانیت وسکینت قلب کے واسطے روشن نشان ہین اس خوشی مین خاکسار نے بمد اعانت ریویو آف ریلیجنز ہمیشہ کے واسطے تاحیات خود مبلغ للعہ سالانہ دئیے ہین لہذا آنمکرم اس عریضہ کو اپنے اخبار گوہربار مین اشاعت فرمادین تا کہ کوئی اور صاحب بہی اس نیک نمونہ سے مستفید ہون۔

خاکسار محمد سرفراز خان احمدی بدوملی
ضلع سیالکوٹ

حقیقۃ الوحی

بسم اللہ الرحمن الرحیم ؛ حامداً ومصلیاً

الحمد للہ الذی انا نا الذکر الحکیم ومن علینا بھدایت الصراط المستقیم والقی فی روحنا مایطمئن بہ روعنا ونصلی صلوات علےٰ سید المرسلین ونسلم تسلیمات علی خاتم النبین وعلی الہ الطاھرین الزاھرین وعلی خلفائہ الراشدین المھدیین الی یوم الدین۔

امابعد طالبان حق اور جویندگان نجات دارین پر واضح ولائح ہو کہ کتاب حقیقۃ الوحی من تصنیف حضرت العزت خاتم الخلفاء المہدیین المسیح الموعود والمہدی المعہود حجۃ اللہ علی العالمین جری اللہ فی حلل الانبیاء جناب میرزا غلام احمد مصداق انا انزلناہ قریباً من القادیان علیہ الصلوۃ والسلام من اللہ الرحمٰن ۱۵۔ مئی ۱۹۰۷ء مطابق ۲۔ ربیع الثانی ۱۳۲۵ھ کو مطبع میگزین واقع قادیان مین بسعی ناظم مطبع طبع ہوکر فیض رسان عالمیان جو طالبان نجات دارین ہین ہوئی۔ والحمد للہ اس کتاب مین صدہا وہ آیات بینات الٰہیہ اور نشانات اور معجزات اسلامیہ جمع کئے گئے ہین جن سے صداقت سلسلہ حقہ احمدیہ کی اور تصدیق دعاوی حضرت اقدس کی اہل انصاف پر کالشمس فی نصف النہار واضح ہوجاتی ہے اور پہر یہ نشانات وہ ہین جو تازہ بتازہ حضرت اقدس کے ہاتہہ پر واقع ہوئے ہین جن کی شہرت تمام دنیا مین واقع ہوچکی ہے وللہ الحمد ناظرین کی خدمات مین متمدیانہ گذارش ہے کہ اس تیرہ صدی مین کسی مجدد یا مامور من اللہ کے لئے اس قدر نشانات صداقت کے اور آیات بینات الٰہیہ کے سوائے خاتم النبین و سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے اللہ تعالےٰ نے جمع نہیں فرمائی وللہ الحمد اگر کسی کو دعوی ہو تو اپنے دعوے کو ثابت کرے یا خود ایسے نشانات بینہ کا مظہر بنے وانّٰی لہ ذالک۔ معہذا یہ نشانات مندرجہ کتاب مشتے نمونہ از خروارے ہین بہ نسبت ان نشانات کے جو حضرت حجۃ اللہ کے ہاتہہ پر اللہ تعالےٰ نے صادر فرمائے اور وقتاً فوقتاً صادر فرما رہا ہے۔ علاوہ ان صدہا نشانات کے وحی اور الہام اور مکاشفات کے حقائق اور معارف اس کتاب مین ایسے بیان فرمائے گئے ہین کہ جن سے ناظرین واقف ہوکر پورے طور پر مابہ الامتیاز درمیان وحی آلہی اور وساوس نفسانی کے حاصل کر سکین گے۔ اور حقیقت وحی آلہی کی اسے معلوم ہوجاوے گی کہ پہر شیاطین الانس والجن کے فریب اور دہوکہ مین نہین آوینگے والتوفیق من اللہ تعالےٰ کتاب موصوف قریباً ۰۰ ۷ صفحہ پر نہائت خوش خط کاغذ عمدہ تقطیع ۲۰×۲۶ ہے اور نیز اکثر نشانات کو عربی عبارت فصیح وبلیغ مین بہی جمع کیا گیا ہے جو بطور رسالہ جداگانہ کے بہی طبع کرایا گیا ہے تاکہ عرب اور مصر وبغداد وغیرہا ملکون مین جن مین زبان عربی کا محاورہ ہے پہونچایا جاوے اور طالبان علم ادب عربی کو مہارت اور ملکہ راسخہ لسان عرب مین حاصل ہوجاوے۔ وآخر دعونا ان الحمد للہ رب العلمین

کتاب چہپکر طیار ہوگئی ہے اور جلدین ہو رہی ہین۔ مجلد ہوکر فروخت ہوگی۔ قیمت فی جلد للعہ ہے جو کہ (قطع نظر اس کے مضامین کے) بلحاظ اس خرچ کے بہی جو اس کی لکہائی چہپائی کاغذ وغیرہ پر ہوچکا ہے معمولی ہے۔ درخواست محافظ کتب خانہ حضرت کے نام ہونی چاہیئے۔ بعض غلطی سے دفتر بدر مین درخواست بہیجدیتے ہین اور اسی خط مین دفتر بدر کے متعلق مین کچہہ باتین لکہدیتے ہین جس کی تعمیل مین نہ صرف دقت ہوتی ہے بلکہ وہی کارڈ مختلف دفاتر مین بعد تعمیل بہیجا جانے کے سبب دیر بہی ہوجاتی ہے اور بعض اوقات خط ضائع بہی ہوجاتے ہین اس واسطے تاکید ہے کہ کتاب حقیقۃ الوحی کے واسطے تمام درخواستین بنام محافظ کتبخانہ حضرت ہون اور اس خط مین اور کوئی بات درج نہو۔ والسلام

المفتی

۷۹ غسال کے پیچہے نماز۔ ایک شخص نے حضرت سے سوال کیا کہ غسال کو نماز کے واسطے پیش امام بنانا جائز ہے۔ فرمایا یہ سوال بے معنی ہے۔ غسال ہونا کوئی گناہ نہین۔ امامت کے لائق وہ شخص ہے جو متقی ہو نیکوکار عالم باعمل ہو۔ اگر ایسا ہے تو غسال ہونا کوئی عیب نہین جو امامت سے روک سکے۔

رسید زر

۱۶۱۴ حکیم علی احمد صاحب ے ر
۱۵۴۸ ۔ احمد نور صاحب عہ ر
۱۲۰۷ ۔ اللہ دو دیا صاحب ے ر
۵۸۹ ۔ نور دین صاحب ے ر
۱۱۴۷ ۔ ماسٹر عبد الحق صاحب ے
۱۶۱۷ قادر بخش صاحب ۶
۱۶۲۰ قطب شاہ صاحب ے ر
۳۸۷ تاج محمود صاحب ۶
۱۵۵۲ ۔ بابو نظام الدین صاحب عہ ر
۱۹۶ ۔ قاضی فضل الٰہی صاحب ے ر
۱۲۱ ۔ حکیم شاہ نواز صاحب ے ر
۱۲۰۱ ۔ چودہری حسین بخش صاحب ے ر
۱۲۹۴ بابو محمد اسحٰق صاحب ے ر
۱۶۱۰ سردار خان صاحب عہ ر
۱۵۹۲ ۔ سرفراز خان صاحب ۶
۱۱۴۲ ۔ مدد علی صاحب ے ر

سلسلہ چندہ کے نئے ممبر

محمد دین صاحب چک ۱۱ دہیر کرنہر جہلم
نفضلدین صاحب 〃 〃 〃
سید محمد صاحب 〃 〃 〃
احمد خان صاحب 〃 〃 〃
میاں بختیار صاحب 〃 〃 〃
غلام محمد صاحب 〃 〃 〃
رحیم بخش صاحب سامانہ ریاست پٹیالہ
علی محمد صاحب 〃 〃 〃
غلام محمد خان صاحب 〃 〃
رحمت ولد چانن چھمٹ (لودیانہ)
محمد بخش صاحب 〃 〃
نور بخش صاحب 〃 〃 〃
کرم بخش صاحب 〃 〃 〃
میاں بوٹا 〃 〃 〃
کمال الدین صاحب 〃 〃 〃
رحمت 〃 〃 〃 〃
نبو 〃 〃 〃

نتھو چھمٹ لودیانہ
مولا بخش 〃 〃 〃
کیسر 〃 〃 〃
کرم بخش صاحب 〃 〃 〃
برکت علی صاحب 〃 〃 〃
فتح محمد صاحب 〃 〃 〃
ابراہیم 〃 〃 〃
نوجا 〃 〃 〃
محمد اکبر صاحب 〃 〃 〃
مولا بخش 〃 〃 〃
قاسم 〃 〃 〃
لہر خان صاحب نمبردار
چک جنا ضلع سیالکوٹ
محمد شاہ چک اسکندر کہاریان
تاج بی بی 〃 〃 〃
زینب بی بی 〃 〃 〃
زینب زوجہ عبد اللہ 〃 〃 〃
منشی ابراہیم صاحب سوہل خورد
ضلع گجرات
فضل داد صاحب دہوال ضلع
گجرات
مسمات حاکم بی بی اہلیہ حکیم
احمد الدین صاحب نقلنویس
کچہری سیالکوٹ
مسمات عائشہ بی بی دختر حکیم
احمد الدین صاحب سیالکوٹ
چودہری اللہ داد صاحب سیالکوٹ
احمد خان صاحب 〃 〃
رحمت خان 〃 〃
محمد 〃 〃 〃
ہاشم 〃 〃 〃
میاں خان 〃 〃 〃
عائشہ بی بی 〃 〃 〃
رابعہ بی بی 〃 〃 〃
سرداران بی بی 〃 〃 〃
حسین بی بی 〃 〃 〃
اہلیہ اللہ داد صاحب 〃 〃

ولی داد صاحب پٹیالہ ساہبان گجرات
کرم داد صاحب 〃 〃 〃
حشمت بی بی والدہ ولی داد
صاحب پٹیالہ ساہبان گجرات
کرم بی بی زوجہ ولی داد صاحب
بہشت بی بی زوجہ احمد جان
نواب پسر احمد خان صاحب
پٹیالہ ساہبان گوجرات
عمر بی بی دختر حسین بخش صاحب
پٹیالہ ساہبان گوجرات
سلطان علی صاحب
دہوا ضلع گوجرات
عصمت اللہ صاحب ولد روشن دین
صاحب گرڑہ کہو ہار گجرانوالہ
غلام محمد صاحب تخت ہزارہ
شاہ پور
غلام جیلانی صاحب شرو عہ ہوشیارپور
لیکھ خان صاحب 〃 〃
گلاب 〃 〃 〃
چودہری اروڑا صاحب ملو چہٹ
سیالکوٹ
حسین بخش 〃 〃 〃
سدا 〃 〃 〃
ابراہیم 〃 〃 〃
کرم الدین صاحب اورسیر ڈراک لائین
ریاست جموں
مسمات فاطمہ بی بی اہلیہ ابراہیم
صاحب چونڈہ سیالکوٹ
مسمات عمر بی بی زوجہ نظام الدین
صاحب چونڈہ سیالکوٹ
محبوب علی پسر رحمت علی
شاہ صاحب خانپور سرسنہ
مسمات رحمت بانو ددالیال
جہلم
اللہ دتا ۔ اودھمہ ۔ بھیرہ شاہ پور
مسمات طالع بی بی 〃 〃 〃
اہلیہ خدا بخش 〃 〃 〃

بابو عطا محمد صاحب بدو ملی
احسان الٰہی صاحب قریشی
مٹھو بہاٹیکی ۔ گوجرانوالہ
اللہ داد صاحب پٹواری حلقہ
لوہاسدہا ۔ تحصیل وضلع گجرات
مسمات زیب النساء بنت
سید قاسم علی صاحب محلہ
ٹمی ڈاپ بھیرا پچ
نبی بخش صاحب شرو عہ ہوشیارپور
عبد العزیز 〃 〃 〃
لیکھ 〃 〃 〃
ولایت خان 〃 〃 〃
غلام جیلانی 〃 〃 〃
راجولی کنسٹبل نمبر ۲۹۲ کہو ہار
ضلع گوجرات
میاں دین صاحب لوہار
بھیرہ ۔ شاہپور
مسمات رحم بی بی مدرسہ زنانہ چونڈہ سیالکوٹ
مسمات حسین بی بی 〃 〃 〃
مسمات جان بی بی 〃 〃 〃
مسمات عمر بی بی 〃 〃 〃
میاں صدر الدین صاحب بقاپور سیالکوٹ
مولوی محمد اسمٰعیل صاحب 〃 〃
منشی محبوب عالم صاحب 〃 〃
حیات بی بی 〃 〃 〃
کرم الٰہی صاحب 〃 〃
بیگم بی بی 〃 〃 〃
محمد حسین صاحب ولد کرم الدین
صاحب چنگا بنگیال گوجرخان
سندھی خان صاحب شرو عہ ہوشیارپور
قاضی برکت علی صاحب کہیوہ باجوہ
ضلع سیالکوٹ
لطیف علاقہ کسک مکمہ نمک ضلع جہلم
دراجہ 〃 〃 〃
حبیب 〃 〃 〃
پناہ بی بی 〃 〃 〃
وارث 〃 〃 〃

جلال علاقہ کسک مکمہ نمک جہلم
مہری 〃 〃 〃
سرداران 〃 〃 〃
بابو 〃 〃 〃
شریف 〃 〃 〃
مسمات سرداران بی بی 〃 〃
فتح بی بی 〃 〃 〃
مسمات رکھی 〃 〃 〃
مسمات صوبان 〃 〃 〃
محمد دین صاحب 〃 〃 〃
امام الدین صاحب گھوکھر کوٹلی لوہاراں
ضلع گجرات
منشی اللہ دتا صاحب ہانگٹ
حافظ آباد گوجرانوالہ
امام الدین صاحب معہ اہل بیت
نتو کے رعیہ سیالکوٹ
غلام فرید صاحب سکار گورداسپور
مسمات اللہ جوائی والدہ
غلام محمد صاحب چک ۹۹ سرگودہ نہر جہلم
مسمات رسول بی بی 〃 〃
مسمات محمد بی بی 〃 〃
مسمات حسن بی بی 〃 〃
مسمات بیگم بی بی 〃 〃
مسمات عائشہ بی بی 〃 〃
ظفر اللہ خان فرزند عبد اللہ خان
صاحب بہلول پور لائل پور
رازاں بی بی 〃 〃
میاں حسن محمد صاحب آبادکار
چک ۸۴ شاہ پور
اہلیہ میاں حسن محمد صاحب
حسین بخش صاحب ملو چہٹ
ضلع سیالکوٹ
عبد الرحمان صاحب قصاب
صدر بازار نوشہرہ
مسمات سبرائی بنت ممند
علی پور چھٹی میر حسین ضلع ملتان
مسمات بھاگن بنت حکیم

علی پور چھٹی میر حسین ضلع ملتان
مسمات بخت بہری 〃 〃 〃
امام الدین داتہ زید کا سیالکوٹ
دولت بی بی 〃 〃 〃
عائشہ بی بی 〃 〃 〃
عبد العزیز صاحب رنگریز
کٹڑہ جیمل سنگھ امرتسر
محمد دین صاحب سید غلام شاہ
لورنگ گجرات
محمد دین صاحب لورنگ گجرات
شمس الدین صاحب 〃 〃
نادر علی شاہ صاحب سب پوسٹماسٹر
چکوال
عبد اللہ و غلام حسن
پسران غلام حاجی
مسمات حسین بی بی
مسمات طالع بی بی
برکت بی بی
فضل حسین
اہلیہ وبا و نیجان صاحب ٹرینڈ ماسٹر
اسلامیہ سکول امرتسر
عبد الرحمن صاحب 〃 〃
عبد الکریم صاحب 〃 〃
غلام رسول صاحب طالب علم
شادیوال گوجرات
فیروز خان صاحب نمبردار ہرن
میاں عبد الحکیم صاحب سوار
ترپ ۲۲ مردان
احمد بیگ صاحب کڑیانوالہ
ضلع گجرات
احمد خان صاحب پٹواری
حلقہ بھمبر ریاست جموں
علی محمد صاحب
مسمات بالی
احمد
شریف
جان محمد صاحب ساکن قادیان

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی قادیان سے طلب فرمائیے

براہین احمدیہ اور درثمین کی رعایت کا وقت ختم ہوگیا ہے اور اب براہین احمدیہ غیر مجلد کی قیمت عہ مجلد صہ - درثمین مجلد ۸ غیر مجلد ۶ رہیگی

خریداران بدر سے للعہ قیمت براہین لیجاویگی

نورالدین | مصنفہ علامۂ دوران حضرت حکیم الامت - دہرم پال کی ترک اسلام کا جواب جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر پر زور بحث فرمائی ہے - مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے - قیمت ۸ ر

حضرت اقدس کیا فرماتے ہیں

اطلاع

(ہر دو کتب دفتر بدر ایجنسی کو ملسکتی ہیں چشمہ مسیحی - لغات القرآن ہر دو حصہ ایکبزار صفحہ)

سید عبدالحی عرب صاحب نے میری کتاب چشمہ مسیحی کو عام فائدہ کے لئے دوبارہ چھپایا ہے اور درحقیقت ان کتابوں کا عام طور پر ملک میں شائع ہونا نہایت ضروری ہے پس اگر کوئی صاحب ہمت خرید کرکے عام لوگوں میں تقسیم کریں تو انشاء اللہ موجب ثواب ہوگا۔ عیسائی پادری ہر ایک رسالہ بیس بیس ہزار چھپوا کر شائع کرتے ہیں سو افسوس یہی ہے کہ دنیا کو ہماری تالیفات کی بہت ہی کم اطلاع ملتی ہے دوسرے عرب صاحب موصوف نے جو عربی زبان رکھتے ہیں - لغات القرآن ایک کتاب تالیف کی ہے میری دانست میں وہ کتاب بہی مفید ہے ہر ایک پر لازم ہے کہ قرآن شریف کے سمجھنے کے لئے خاص توجہ کرے کیونکہ دینی علوم کا یہی خزانہ ہے اور علم لغات قرآن نہایت ضروری ہے - والسلام

مرزا غلام احمد

سر الشہادتین | مصنفہ حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی - سورہ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں اس کے نکات ایک روپیہ میں بہی گراں نہیں - قیمت ار

اعجاز احمدی | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی حضرت مسیح موعود کی تائید میں قیمت ار

جنگ مقدس | حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام وعبداللہ آتہم کا مباحثہ - اس میں حضور نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے قابل دید ہے قیمت ۱۰ ر

جام شہادت | مصنفہ حضرت ثاقب صاحب مولوی عبد اللطیف کا جانسوز مرثیہ - قیمت ۱ ر

شہادت آسمانی | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی کلمہ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب قیمت ۱ ر

رویائے صالحہ | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کے لئے ضروری ہیں - قیمت ۲ ر

الوصیۃ | مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام - حضرت صاحب نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں قیمت ۲ ر

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ اخبار اخبار عام ہی ہے دلچسپ اور مقبول خلائق نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں مینیجر

احمدی جماعت کو مبارک اور خوشخبری

ایہا الاخوان - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - الحمد للہ کہ فاضل اکمل حضرت حکیم الامت مولانا مولوی نورالدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے ترجمہ قرآن شریف کا پہلا پارہ جو بطور نمونہ ترجمہ ہے چھپکر طیار ہو گیا ہے امید کہ قدردان قوم خرید کر مصنف کے حق میں دعائے خیر فرماویں - کل ترجمہ مولانا موصوف الصدر نے اس عاجز مشتہر کو دیدیا ہے خدا تعالیٰ اس خدمت کے لائق ہونا قبول فرماکر بہت جلد اس مقدس جماعت کے سامنے کل ترجمہ طیار کرکے پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے کل ممبران جماعت سے استدعا ہے کہ وہ اس کار خیر کے حسن انجام کیلئے دعا فرماویں ہدیہ پارہ اول علاوہ محصولڈاک ۴ ر این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد۔

المشتہر

عاجز شیخ عبدالرشید مالک مطبع احمدی صدر بازار میرٹھ

الخطبۃ

ضرورت نکاح

۱ - بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - میرے ایک عزیز نوجوان دوست سید معقول روزگار سرکاری ملازم ہیں جن کے حالات سے مجہ ذاتی واقفیت ہے کہ وہ ایک نیک اور ہوشیار آدمی ہیں شرعی ضرورت کے سبب دوسرے نکاح کے خواہاں ہیں چونکہ مجہ خود ان کے ساتھ محبت کا تعلق ہے اس واسطے میں انکی بخوشی سفارش کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ جو احباب اس تعلق کو پسند فرمائیں گے وہ خوش ہوں گے معاملہ کو بابرکت بنانے کیواسطے حضرت اقدس سے پہلے دعا کرائی جاویگی اور پہر فیصلہ ہوگا خط وکتابت میرے نام ہو - ایڈیٹر

۴ - ہمارے ایک مکرم دوست کو جو قوم کے سید ہیں اور ایک ریاست میں معزز عہدہ پر ممتاز ہیں اور اس سلسلہ میں اول درجہ کے مخلصین میں سے ہیں اور ان کو حضرت اقدس بہت محبت اور دلی تعلق سے دیکھتے ہیں اور ان کو ایک ضرورت شرعی یعنے حصول اولاد کیلئے دوسری شادی کی ضرورت ہے اور خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منشاء ہے کہ وہ اس غرض کیواسطے دوسری شادی کریں اور حضور ہی کی اجازت سے سید موصوف نے میرے پاس ذکر کیا ہے کہ بذریعہ اخبار کسی مناسب جگہ کی تلاش کیجاوے حضرت نے بہی عاجز کو زبانی فرمایا ہے کہ اس معاملہ میں کوشش کرو اس واسطے تمام خط وکتابت میرے نام ہونی چاہیئے یا حضرت کے نام کیونکہ آخری فیصلہ حضرت اقدس کے حکم پر ہوگا - ایڈیٹر

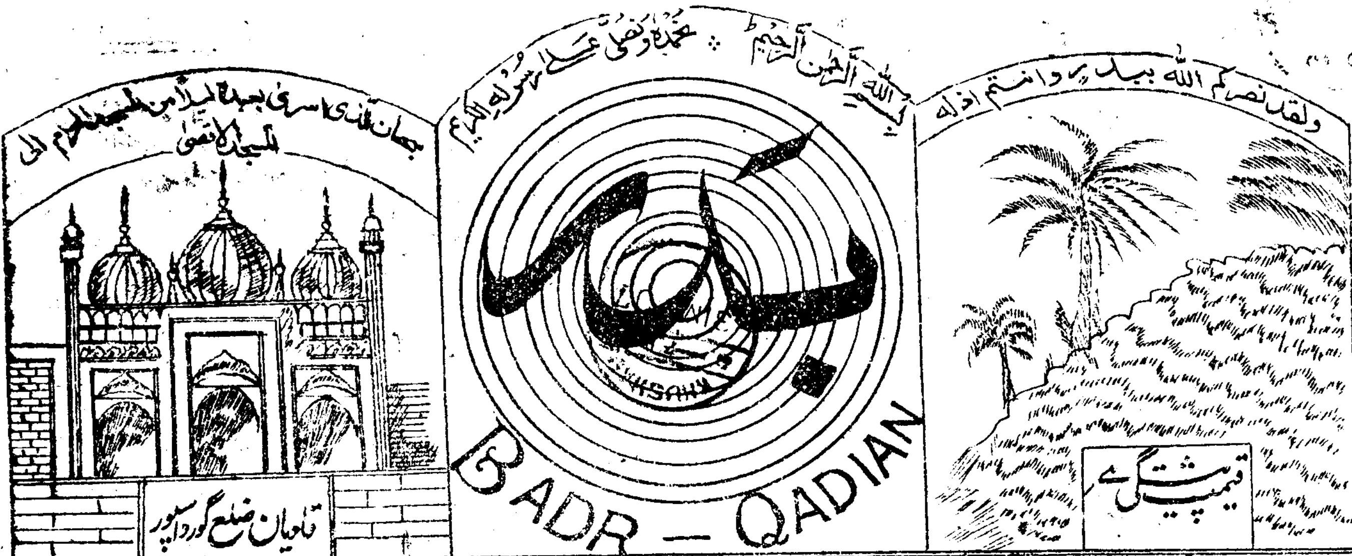
۵ - مدد خان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں - مدد خان ایک نیک اور نوجوان ہیں خط وکتابت میرے نام (معرفت ایڈیٹر ہو)

۶ - بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - ایک بڑھئی احمدی موضع گوئیکی ضلع گوجرات کا رہنے والا نکاح کا خواستگار ہے اچہا کاریگر ہے اور معماری کا کام بہی جانتا اور کرتا ہے کوئی صاحب ضرور کوشش کرکے کسی نیک فرمانبردار احمدی لڑکی سے اس کا نکاح کرادیں عمر ۳۰ سال سے کم ہے اور حیثیت بہی اچہی ہے - اس سے پہلے کوئی بیوی نہیں خط وکتابت مجہ سے ہو - الکل آف گوئیکی

مباحثات نورالدین | یہ کتاب اسم بامسمیٰ نہایت ہی جو حکیم الامۃ کی زبردست تقریروں اور مباحثات پر مشتمل ہے جو انہیں بادشاہی درباروں میں لیکچر گاہوں میں مخالفین اسلام (آریہ عیسائی وغیرہ) سے کرنے پڑے قیمت قریباً عہ روپیہ پیشگی قیمت ارسال کرنیوالوں کو معہ محصول ... سچے مذہب کی شناخت (مصنفہ ماسٹر عبدالرحمٰن) تعلیم الاسلام بجواب ... عیسائی مذہب کی حقیقت - سکھ نو مسلم کا لیکچر ۲ ر

انگریزی ترجمہ براہین احمدیہ ... ریویو آف ریلیجنز کی طرز پر طیار ہوتا ہے ... اس رسالہ کی مدد کرکے ... ایک سال میں ... کام کرلیا -

المشتہر ماسٹر عبدالرحمان از قادیان



ای جہان منتظر خوش باش کاندر گلستان — رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ — آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

۱۷ ربیع الثانی ۱۳۲۵ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۳۰ مئی ۱۹۰۷ء

جلد ۶ — نمبر ۲۲

چہ گویم باتو گرائی چہادر قادیان بینی — ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ — دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

دس شرائط بیعت

اول — بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اسوقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بد نظری اور فسق وفجور اور ظلم وخیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہو گا۔ اگرچہ کیساہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑہنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلاء میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے موںہہ نہ پھیرے گا۔ بلکہ قدم آگے بڑہائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا وہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کر لیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائے گا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تاوقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر تمام دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و باجان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبر ہائے معاد
ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد

آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اندر است
منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکاری کند از اشقیا است

یک قدم دوری ازان عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

معاونین درجہ اول جنکو عام اخبار جاری کرنے کا حق حاصل ہے — صہ
معاونین درجہ دوم جنکو عام پر کسی ایک کے نام اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے — للعہ
عام قیمت پیشگی — سے
مابعد — للعہ
فی پرچہ — ۲ر

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نکرینگے ان سے بحساب مابعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے وہ پندرہ یوم اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں ملسکیگا۔ رسیدیں اخبار میں چہاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چہپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے۔

مینجر

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ ۔ ۲ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تہا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۔ ۳ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ آمین اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا فرماتے ہیں

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

پگٹ مسیح | پگٹ جس کے متعلق حضرت کی پیشگوئی سے احباب آگاہ ہیں وہ اپنے مکان میں چھپا ہوا رہتا ہے کسی سے ملنا جلنا گناہ خیال کرتا ہے۔ گذشتہ ڈاک ولایت میں ایک اخبار سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک شخص کسی حیلہ بہانہ سے اسکے مکان کے اندر داخل ہوا۔ وہ بیان کرتا ہے کہ پگٹ کے پاس بہت سی عورتیں رہتی ہیں جو کہ اس کی مریدیں اور مرد بہت کم ہیں۔ کھانا وہ اکیلا ہی کھاتا ہے اور اُن عورتوں میں سے باری باری اس کی خدمت میں مصروف رہتی ہیں صاحب اخبار لکھتا ہے کہ چونکہ پگٹ مسیح ہے اس واسطے ضروری ہے کہ اسکے ساتھ عورتیں رہا کریں جیسا کہ پہلے مسیح کے ساتھ رہا کرتی تھیں لیکن بعض باتوں میں یہ مسیح پہلے مسیح سے اختلاف رکھتا ہے جس میں سے ایک بات یہ بھی ہے کہ وہ غریب تھا آوارہ پھرتا تھا۔ سر رکھنے کی جگہ نہ ملتی تھی اور یہ ایک بڑی شاندار کوٹھی میں جس کے اردگرد ایک باغ ہے بڑے آرام سے رہتا ہے اور کبھی باہر نہیں نکلتا۔

مدارس سے بائبل کے اخراج کا ایک نیا ذریعہ | امریکہ کے دانا لوگ اس امر کے بڑے سخت مخالف ہیں کہ بائبل مدرسوں میں پڑھائی جاوے۔ جابجا اس کے برخلاف کمیٹیاں ہو رہی ہیں اور بہت سے مدارس سے بائبل کو بالکل خارج کر دیا گیا ہے۔ شہر مانٹ کلیر واقعہ نیو جرسی میں جب اس امر کیواسطے مجمع کیا گیا تو خوف تھا کہ بہت سی نادان عورتیں اور پادری مخالفت کریں گے اس واسطے وہاں کے دانا لوگوں نے اخراج بائبل کے ریزولیوشن کو اس پیرایہ میں مجمع کے سامنے پیش کیا کہ مدارس سرکاری میں بائبل کیواسطے صرف چند منٹ کا وقت رکھا جاتا ہے اور طلباء بہت بے احتیاطی کے ساتھ بائبل کو پکڑتے اور نہایت لاپرواہی سے سنتے اور اس وقت کو گذارتے ہیں اور چھوٹے مدرسوں میں بائبل کے اُستاد بھی عموماً علم الٰہی سے ناواقف اور اکثر بے دین ہوتے ہیں یہ سب باتیں ایسی ہیں جن سے کتاب مقدس کی بہت بے ادبی اور توہین ہوتی ہے اسواسطے بائبل کو مدرسوں میں بالکل نہیں پڑھانا چاہیئے پس یہ ریزولیوشن خداوند کے نام کے جلال کی خاطر بالاتفاق پاس ہوا۔

ضرورت

جہانسی میں چار احمدی مل کر چاہتے ہیں کہ کوئی احمدی مولوی صاحب ہوں جو یہیہ عرصہ ان کے پاس قیام رکھ کر ان کو ترجمہ قرآن شریف سکھلائیں اور بعض مسئلہ دینیہ کا وعظ کریں مولوی صاحب کے اخراجات وہاں کی جماعت اُٹھا سکیگی مگر پہلے تنخواہ کے متعلق فیصلہ بذریعہ خط و کتابت کیا جاوے۔ خط و کتابت ہو بنام چاند خان۔ ترپخانہ مسکوٹ۔ جہانسی

ضرورت فہرست برادران احمدیہ | برادر مکرم مفتی صاحب السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ ہماری جماعت خدا کے فضل سے روز افزوں ترقی کر رہی ہے اور اسی طرح ہماری ضروریات بھی بڑھ رہی ہیں اور جسقدر زیادہ اعتماد ایک احمدی دوسرے احمدی پر کرتا ہے امید نہیں کہ دنیاوی شغلوں میں کوئی بھی اس کا مقابلہ کر سکتا ہے اور یہ بارہا تجربہ شدہ ہے نہ کہ صرف خیال ہے لیکن بایں ہمہ چونکہ ہمارے پاس کوئی فہرست یا یادداشت ایسی نہیں ہے کہ جس کی بابت ہم ایک دوسرے بھائی کی مدد سے نفع اُٹھا سکیں اسلئے غیروں کے ساتھ معاملات میں ہمیشہ ہم نقصان اُٹھاتے ہیں یا اُس فائدہ سے ہماری اپنی جماعت کے افراد محروم رہ جاتے ہیں جو کہ ہر نوع وہ اس کے مستحق ہیں پس کیا آپ ازراہ مہربانی اپنے اخبار میں ایک مضمون مشتہر فرمائیں گے کہ ہر ایک احمدی اپنے نام کے ساتھ احمدی کا معزز لقب لکھ لیا کرے اور اسیطرح ہر ایک کارخانہ و ہر ایک انجمن ایسا کیا کرے۔

دوم۔ ہر ایک کارخانہ دار اپنے سلسلہ کے اخبارات میں اشتہارات دیا کریں تاکہ ہم ان سے نفع اُٹھایا کریں اور اغلباً جملہ جماعت اس بات کو پسند کریگی۔

سوم۔ جس جس شہر اور مقام میں احمدی جماعت کے ممبر رہتے ہوں وہاں کے ضروری پتہ کے ساتھ ایک دو معتبر اصحاب کے نام ایک فہرست میں درج ہو کر بہت سی اس قسم کی فہرست ہائے احمدی جماعت کے اعلیٰ ممبروں کے پاس بھیجدی جاویں تاکہ ان کے پاس فہرست موجود رہے اور اگر کوئی خط و کتابت کرنا چاہیں تو آسانی ایکدوسرے کے ساتھ کر سکیں۔

یہ فہرست جملہ شہروں اور ملکوں کے بابت ہووے۔ اور اُمید ہے کہ اس کا مصالح خاص قادیان میں موجود ہوگا اگر آپ بہت جلد اس کو شائع فرماوینگے۔ تو اُسی قدر ہم آپکے زیادہ مشکور ہونگے کیونکہ یہ ہماری سب جماعت کو پسند اور سب کو اس کی ضرورت ہے۔

چند روز ہوئے کہ ہم مختلف مقامات سے کچھ قیمتی اشیاء خرید کرنے کے فکر میں تھے۔ اشتہاری لوگ، عموماً دھوکہ باز ہوتے ہیں۔ الا ماشاء اللہ۔ اور اپنی جماعت کے ایسے معتبر اشخاص مجھ کو معلوم نہ تھے کہ جس سے فائدہ اُٹھاویں۔ علیٰ ہذا القیاس اور اور ضروریات میں بھی۔ پس ایک بڑا آرڈر لاچاراً ایسی صورت میں کرنا پڑا کہ جس کے نتیجہ کی بابت ہم کچھ بھی نہیں کہہ سکتے کہ کیا ہوگا۔ وی پی کا قاعدہ بھی خریدار کیواسطے مضر ہے۔

پس اُمید ہے کہ جناب بزرگان سے مشورہ لیکر اس کو مشتہر فرمائیں گے۔

محمد عجب پولیٹکل تحصیلدار ٹوچی

برہما سے ایک خط | بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

جناب مکرم ایڈیٹر صاحب دام برکاتہ۔ نیاز مند فدوی عبد الحکیم احمدی ملازم گورنمنٹ ملٹری پولیس گاٹمو۔ بعد السلام علیکم کے گذارش ہے کہ براہ عنایت اگر مناسب ہو تو مندرجہ ذیل واقعہ کو اپنی اخبار بدر میں جگہ عنایت فرما دینا کیونکہ یہ واقعہ کوئی معمولی واقعہ نہیں ہے۔ خاص خاص یہ عالی جناب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی صداقت کا نشان ہے یعنے مورخہ ۹۔ اپریل ۱۹۱۲ء شام کو ایک شعلہ گوشہ شمال مشرق سے نمودار ہو کر گوشہ شمال مغرب کو گیا اور بہت روشنی ہو گئی تھی۔ بعد کو دوسرے روز قریب ۸½ بجے رات کے بھی ایک شعلہ آگ کا سا جو کہ قریباً ایک چھوٹی گھڑی کے تھا۔ گوشہ جنوب۔ جس کو برہما کے لوگوں نے بہت حیرانی سے بیان کیا کہ یہ واقعہ نہایت حیرت انگیز ہے۔ یعنی اس کو برہما زبان میں اوباپیا نڈی بھی کہتے ہیں اور اوشہ پونڈی بھی کہتے ہیں۔

۱ کے معنے ہیں کہ کسی بادشاہ یا رعایا پر کوئی بلا نازل ہونیوالی ہے اور ۲ کے معنے ہیں کہ دنیا سے برکت چلی گئی کیونکہ خداوند کریم نے دنیا کے ایمانوں کو ٹھیک نہ دیکھا اس واسطے ناراض ہو گیا یہ برہما لوگ بیان کرتے ہیں اور بعض لوگ برہما یہ بھی کہتے ہیں کہ ایسا واقعہ ہونے سے کوئی اچھا آدمی پیدا ہوا ہے جو کہ یہاں بادشاہ ہوگا یا کوئی بزرگ ہوگا یہ بھی برہما لوگ بیان کرتے ہیں۔ والسلام

دُعا مدد۔ میاں فضلدین صاحب احمدی ملازم تحصیل ظفروال اپنے امور دینی و دنیوی کے واسطے اور اپنے دونوں لڑکوں کے واسطے جو آجکل علیل ہیں احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں امید ہے کہ کوئی مدد و حل کے ساتھ ان کیواسطے ہاتھ اُٹھائیگا۔

ڈائری

القول الطیب

۱۲ مئی ۱۹۰۷ء - ہمنے جو کیمیا کو شرک قرار دیا تہا تو اس کا یہ مطلب تہا کہ خدا تعالیٰ نہیں چاہتا کہ انسان مستغنی ہو اسی لئے فرمایا - ان الانسان لیطغی ان راہ استغنی - فرماتا ہے - انسان سرکشی کرتا ہے جبکہ اپنے تئین غنی دیکہتا ہے۔ عبودیت کا الوہیت سے ایسا تعلق ہے کہ عبد اپنے مولا کا ذرہ ذرہ کے لئے محتاج ہے اور ایکدم خدا کے سوا نہین گذار سکتا پس جو شخص ایسے اسباب تلاش کرتا ہے جن کر خدا کیطرف توجہ نہ رہے (اور توجہ مبنی ہے احتیاج پر) تو گویا شرک مین پڑتا ہے کیونکہ اپنا قبلہ مقصود ایک کے سوا دوسرا بہی بناتا ہے - مومن تو وہ ہے جو ایسے امور کا نام تک نہ لے جن سے توحید مین رخنہ اندازی ہوتی ہو۔ اس بات کو خوب سمجھ لینا چاہیئے کہ بیمار اسیوقت تک طبیب کے پاس رہتا ہے جب تک کہ بیمار رہے - پس عبد بہی اسی وقت تک متوجہ رہے گا جب تک عبودیت کی حالت باقی رہے۔

۲ - دو فریق ہوتے ہین جنہین مقابلہ ہوتا ہے مگر آخر کار فتح وہی پاتے ہین جن کے ساتہ خدا ہوتا ہے - موسےٰ بظاہر فرعون کے ساتہ مقابلہ نہین کر سکتے تہے مگر خدا نے اپنی عجیب درعجیب قدرتون سے فتح بخشی۔

۳ - بڑے تعجب کی بات ہے کہ یہ مخالف اپنے دوسرے ہلاک شدہ بہائیون سے ذرا بہی عبرت حاصل نہین کرتے بلکہ ایک بولتا ہے تو دوسرا اس کی تائید کرتا ہے - یہ آریہ ہون یا مسلم یا ہندو یا سکہہ ہماری مخالفت مین سب ایک ہو جاتے ہین۔ (ایک حدیث مین مسیح موعود کا یہ نشان بہی ہے کہ کینہ و بغض باہمی چلا جائے گا اور ایک اور حدیث بہی اس کی تائید کرتی ہے) حالانکہ یہ صرف اس بات پر تقوے و خدا ترسی کے ساتہہ غور کرین کہ ۲۶ برس کا زمانہ کوئی تہوڑا زمانہ نہین بلکہ اس مین تو ایک بچہ بہی پیدا ہوکر بالغ ہو سکتا ہے اب وہ زمانہ آتا ہے کہ آخری فیصلہ کر دیا جاوے اور وہ فرقان حاصل ہو جو انبیاء اور ان کے مخالفین مین ہوا کرتا ہے - پہلے خدا تعالےٰ کو یہ پسند ہے کہ دو فریق آپسمین کشتی کرین - پہر آخر وہ وقت آتا ہے کہ ایک فریق کی حمایت کر کے ان کو کامیاب کرے اور دوسرے کو فنا یا مغلوب کرے۔

مختلف نوٹ

(از خاکسار احمد حسن احمدی فرید آبادی امرتسر)

بعض الہامات کی تشریح - یہ انگریزی کلمات حضرت مسیح موعود کے الہامات مورخہ ۴ اپریل مین

"لائف آف پین" سے پہلی وحی الٰہی ہے - اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ اس کا اصلی مفہوم کیا ہے اور کس شخص یا مجموعہ اشخاص کی زندگی کرب و آلام اور تکالیف کی زندگی ہو کر اس کلام ربانی کا مصداق ٹھہرے گی لیکن میرے خیال ناقص مین آثار ارضی و سماوی سے کچہہ ایسا پایا جاتا ہے کہ عنقریب عام خلق اللہ کے لئے ایک بے چینی اور دکہ درد کا نازک وقت آنے والا ہے جو منکرین حق کے لئے بمنزلہ عذاب الٰہی ہوگا اور جس سے متاثر ہو کر اور تنگ آکر بالآخر لوگ عموماً اور جماعت مومنین خصوصاً پکار اٹہیں گی کہ "یا اللہ رحم کر" جو اسی تاریخ کا دوسرا الہام ہے۔

"یا اللہ رحم کر" پہر جب یہ حالت ایک حد خاص کو پہونچ جائے گی تو خداوند کریم و رحیم اپنے بندون پر ترس کہائے گا اور اس کا دریائے رحمت جوش زن ہوگا جس کی طرف ایک اور الہام الٰہی مورخہ ۱۵ - اپریل مین صاف صاف اشارہ پایا جاتا ہے - کما قال اللہ تعالیٰ - رحم اللہ

"رحم اللہ" یعنی رحم فرمایا اللہ نے - لیکن یہ رحم دراصل انہی لوگون کا حصہ ہوگا جو خدا تعالیٰ سے صلح کر کے نیکوکاری اور تقویٰ و پرہیزگاری اختیار کرینگے اور اس برگزیدہ مامور و مرسل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے انکار و تکفیر اور ان کے خلاف شوخیون بے باکیون سے باز آجائینگے کیونکہ حق تعالیٰ اس بات پر بار بار زور دیتا ہے کہ مین صرف متقیون کا ساتہہ دیتا ہون جیسا کہ اسی تاریخ (۴ - اپریل) الہامات نمبری ۳ و ۴ مین ارشاد ہوا ہے:۔

اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا - اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا یعنی اللہ تعالیٰ انہی کا حامی کار اور یار و مددگار ہوتا ہے جو خدا ترس ہون اور ایسے دیندار و با خدا ہون کہ ہر وقت ہر کام ہر بات مین اس کی یاد کو دل سے نہ بہلائین - اٹہتے بیٹہتے سوتے جاگتے غرض کسی حالت مین اقرار عجز و عبودیت سے غافل اور اس کے فضل و کرم رحم و ربوبیت سے مستغنی نہون۔

"تمت کلمۃ اللہ" واللہ اعلم اصل منشاء الٰہی کیا ہے لیکن بظاہر اس کا مفہوم دو پہلوؤن پر مشتمل معلوم ہوتا ہے یعنی خدا تعالیٰ مخلوق پر اپنے برگزیدہ احمد (صلعم) اور ان کے بروز پاک حضرت امام مہدی علیہ السلام کی معرفت کامل طور سے حجت تمام کر چکا ہے اور کہ اب وہ وقت آگیا ہے جبکہ غلبۂ اسلام اور ہلاکت کفر و شیطان سے متعلق اس مدبر بالارادہ ہستی کے وہ تمام وعدے پورے ہون جنکی نسبت کل پاک نوشتون مین بشارت ملتی رہی اور جملہ انبیاء سابقین کے ذریعہ کسی نہ کسی رنگ مین ضرور اس مبارک عہد کی توثیق ہوتی رہی ہے۔

"واللہ انی غالب وسیظہر شوکتی" یہہ کلمات پاک اغلباً حضرت اقدس کی زبان مبارک سے ہین جن سے خدائے قدیر خود ہی اپنی قسم کے ساتہہ کہلواتا ہے کہ مین غالب ہونگا اور جلدی ہی میری شوکت جو باوجود کہلے کہلے نشانات اور زبردست شہادات کے بہی بعض کوردل لوگون کی نظرون سے ابتک پوشیدہ ہے ایسے طریق پر الم نشرح ہو جائیگی کہ موافق و مخالف ہر ایک کو ماننی ہی پڑیگی جیسا کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے پچہلے سال اپنی ایک نظم مین فرمایا تہا۔ ؎

وہ گہڑی آتی ہے - جب عیسےٰ پکارینگے مجہے
اب تو تہوڑے رہگئے دجال کہلانے کے دن

پس مبارک ہین وہ جو اسوقت سے پہلے خدا کی رضی کے متلاشی ہو کر اس کے مامور و مرسل کی شناخت و تصدیق کرتے ہین جبکہ موعود و اور زمانہ حال کے موجودہ بشیر و نذیر کی بعثت کا منشاء پورا ہو کر الٰہی وعدون کے مطابق کفار و مومنین کے درمیان ایک بین امتیاز اور حد فاصل قائم ہو جائے اور جبکہ ایمان لانا حسرت و افسوس سے ہاتہہ ملنے کے مرادف ہوگا۔

آسمان کے تیور اسے تو سب مانتے ہین کہ آجکل آسمان اور زمین پر جو کچہہ ہو رہا ہے وہ بالکل خلاف معمول ہے اور اس کے نتائج بلاشبہ عذاب الٰہی کا مفہوم رکہتے نظر آتے ہین لیکن آہ! بہت تہوڑے ہین جو ایک قدم اور بڑہکے ذرا اتنا سوچین کہ آخر عذاب الٰہی کیون آیا کرتا ہے خدا کا کلام پاک سنت اللہ کا باآواز بلند پتہ دیرہا ہے کہ وما کنا معذبین حتی نبعث رسولاً - لیکن ان کم نصیبون کی آنکہیں نہین کہلتی ہین کہ تا اس مامور و مرسل کو پہچان سکین جسکی آمد کے وعدہ کی میعاد پر چوتہائی صدی گزر چکی ہے اور جس کے انکار سے خود رسول کریم (صلعم) کی بین بشارت کی تکذیب ہو رہی ہے۔ حضرت مسیح موعود کا ایک الہام ہر پچہلے دنون بدین مفہوم شائع ہو چکا ہے کہ "آسمان ٹوٹ پڑا ستارا" ممکن ہے کہ اس کا مطلب کچہہ اور بہی ہو لیکن کیا یہ بے موسمی مسلسل بارشین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

مورخہ ۱۷- ربیع الثانی ۱۳۲۵ھ مطابق ۳۰- مئی ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۲۸- مئی ۱۹۰۷ء

شریف احمد کی نسبت اس کی بیماری کی حالت میں الہامات ہوئے

(۱) عمرہ اللہ علی خلاف التوقع

(۲) امرہ اللہ علی خلاف التوقع

(۳) اعنتِ لا تعرفین القدیر

(۴) مرادک حاصلٌ

(۵) اللہ خیر حافظا وھو ارحم الراحمین

ترجمہ- اس کو یعنی شریف احمد کو خدا تعالیٰ امید سے بڑھکر عمر دیگا یہ الہام اس کی خطرناک بیماری کی حالت میں ہوا- اس کو یعنی شریف احمد کو خدا تعالیٰ امید سے بڑھکر امیر کرے گا- کیا تو قادر کو نہیں پہچانتی- یہ اس کی والدہ کی نسبت الہام ہے- تیری مراد حاصل ہو جائیگی

خدا سب سے بہتر حفاظت کرنیوالا ہے-

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

نور الدین صاحب سب اوور سیر ڈیرہ اسمٰعیل خان
اہلیہ " " " "
اہلیہ ابراہیم صاحب کاٹھ گڑھ ہوشیار پور
ماں حاجی ابراہیم " " "
عیسےٰ کھیوہ باجوہ کلاس ۷ الٰہ سیالکوٹ
حیات محمد " " " "
محمد بخش صاحب چک ۲۹ جنڈانوالہ ڈاکخانہ رود چینیوٹ لائلپور
اہلیہ " " " " "
ملکھان " " " " "
فاطمہ " " " " "
برکت علی " " " " "
فتح محمد " " " " "
اکبر صاحب- ہیلاں- گوجرات
میاں قائم الدین صاحب- گوجرانوالہ

اخبار قادیان

حضرت اقدس بفضلہ تعالیٰ بخیر و عافیت ہیں اور حسب معمول ظہر اور عصر کی نمازوں میں تشریف لا سکتے ہیں- بعد عصر بسبب دوران سر کسی قدر تکلیف رہتی ہے-

کتاب حقیقۃ الوحی کی جلدیں ہو رہی ہیں- جیسا کہ پہلے اطلاع کی جا چکی ہے- قیمت فی کتاب مجلد للعہ ہے- درخواستیں بنام محافظ کتب خانہ حضرت اقدس ہونی چاہئیں بعض لوگ غلطی سے درخواست دفتر بدر میں یا کسی اور دفتر میں بھیجدیتے ہیں- اس سے خطوط کے ادہر ادہر بھیجنے کے سبب تعمیل میں دیر ہوتی ہے-

حضرت مولوی نور الدین صاحب بخیر و عافیت ہیں اور درس قرآن شریف حسب معمول بعد از نماز عصر روزانہ مسجد اقصےٰ میں ہوتا ہے-

حضرت مولوی محمد احسن صاحب حضرت اقدس سے ایک ماہ کی رخصت حاصل کر کے اپنے بعض ضروری خانگی امور کے طے کرنے کے واسطے اپنے وطن امروہہ کو تشریف لے گئے ہیں- اللہ تعالیٰ مولوی صاحب موصوف کو بخیر و عافیت دار الامان میں پہنچائے-

ابو سعید عرب صاحب چاہتے ہیں کہ ان کے دوستوں کی اطلاع کے واسطے یہ امر لکھا جاوے کہ انہوں نے دار الامان میں دائمی سکونت کی خاطر ایک مکان پنڈت سری ناتھ صاحب سے خرید کر لیا ہے یہ وہ مکان ہے جو مسجد اقصےٰ کے جنوبی طرف واقع ہے اور اس میں پہلے مطبع و دفتر اخبار البدر تھا اور آج کل وہاں مولوی عبید اللہ صاحب کرایہ پر رہتے ہیں- ہم دل سے دعا کرتے ہیں کہ یہ مکان موجب برکات ہو اور احباب بھی آمین کہیں-

میاں معراج الدین صاحب عمر یہ دیپر ایڈیٹر اخبار ہذا کے قبائل لاہور سے ہجرت کر کے قادیان میں آ گئے ہیں اور میاں صاحب بعض کاموں کے طے کرنے کے بعد آپ بھی قادیان میں دائمی سکونت کا ارادہ کرتے ہیں- اللہ تعالیٰ برکت دے-

مدرسہ تعلیم الاسلام کی دو شاخیں قریب کے دیہات میں کھولی گئی ہیں ایک سیکھواں میں اور ایک فیض اللہ چک میں- اور ایک تیسری شاخ تلونڈی جھنگلاں میں عنقریب کھلنے والی ہے-

مدرسہ تعلیم الاسلام کے متعلق ایک لڑکیوں کا مدرسہ بھی قادیان میں کھولا گیا ہے-

اخراجات لنگر

احباب جلد توجہ کرین

آج دنیابھر مین سب سے بڑھکر رضائے الٰہی کے راہ مین اپنا مال خرچ کرنے کی توفیق جس جماعت کو دیگئی ہے وہ یہی **احمدی جماعت** ہے جس کے اندر خدا کا رسول موجود ہے۔ خدا تعالیٰ کی پاک وحی قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ جو آج سے تیرہ سو سال پہلے نبیون کے سردار ہمارے سید و مولا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تہی یہی وحی آج پھر ظلّی طور پر اس کے ظل اور نائب مسیح موعود پر نازل ہوئی ہے کہ لوگو کو خوش خبری دو کہ اگر تم خدا سے پیار کرتے ہو تو آؤ میری متابعت اختیار کرو۔ خدا کے محبوب بن جاؤگے۔ مبارک ہین وہ جنھون نے اس آواز کو سُنا اور مانا۔ اور اس کے مطابق عملدرآمد کیا۔ خدا کا فضل زیادہ سے زیادہ اُن پر ہو۔ مین دیکھتا ہون کہ تہوڑے ہی عرصہ مین جس قدر اخراجات صدر انجمن احمدیہ نے اس جماعت احمدیہ کے چندون سے کی آمد پر اٹھائے مین اور اُٹھارہی ہے وہ اس امر کے لئے کافی شہادت ہے کہ یہ تحریک اور سلسلہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہے جس کے فرشتے سعید لوگون کے دلون مین اس کی تائید کا جوش ڈال رہے مین چند دن ہوئے کہ مسجد مبارک کی توسیع کیواسطے تحریک کی گئی تہی تو اُس کا نتیجہ جو ہُوا اس کی ادنیٰ مثال یہ ہے کہ خود قادیان کے احمدیون نے جو اکثر غریب اور قلیل آمدنیون والے مہاجر مین۔ قریب پانسو سے زائد روپیہ جمع کر دیا ہے اور ہنوز ہو رہا ہے یہی حال ہر ایک مد کا ہے لیکن اس وقت جس مد کی طرف مین خصوصیت سے احباب کو توجہ دلاتا ہون وہ ایک ایسی مد ہے جس کے واسطے دوسری مدات مثلاً مدرسہ۔ مقبرہ میگزین وغیرہ مدات کی طرح کوئی خاص آدمی مامور نہین کہ لوگون سے مانگے سوائے اُس مامور کے جس کی عادت نہین کہ لوگون سے مانگا کرے یعنی مد **لنگر خانہ** جو خود حضرت مسیح موعود کے زیر انتظام ہے اور جس کے اخراجات بسبب کثرت آمد و رفت مہمانان دن بدن بہت بڑہتے جاتے مین۔ اس جگہ اس امر کا ذکر کرنا خالی از فائدہ نہ ہوگا کہ بعض شریر لوگ اپنی اخبارون اور کتابون مین خلقت کو دہوکہ دینے کے واسطے یہ لکہا کرتے مین کہ مرزا صاحب نے اپنی آمد کو بڑہانے کے واسطے مدرسہ میگزین اور مقبرہ بہشتی کی تجویز نکالی ہے اس مین شک نہین کہ اگر (نعوذ باللہ) یہ شخص ایسا ہی دنیا دار ہوتا جیسا کہ خبیث لوگون کے ظنونِ فاسدہ مین داخل ہے تو مقبرہ بہشتی کی تجویز ضرور ایسی ہے کہ ہزارون نہین لاکہون روپے جمع ہو سکتے تہے اور وہ جماعت جو مقبرہ بہشتی کیواسطے چندے دے رہی ہے اس کے نزدیک تو اس شخص کا وجود ایسا پیارا ہے کہ اگر لاکہون نہین کروڑون روپیہ بہی فقط اُس کے ذاتی اخراجات پر صرف ہو جاتے تو تمام چندہ دہندون کیواسطے دل کی راحت اور آنکہون کی ٹھنڈک کا موجب ہوتا۔ باقی رہے حسود جن کی قسمت مین سوائے جہنم کی جلن کے اور کچھ نہین آیا اُن کی بکواس کی یہان کسی کو پرواہ ہی کیا ہے لیکن کیا یہ امر ہمارے دوستون کے ایمان کو اور بہی ترقی دینے کا موجب اور نادان معترض کو شرمندگی کے عرق مین غرق کرنے کا موجب نہین ہُوا کہ اس آخری عمر کے وقت جبکہ آمد کا ایک بڑا ذریعہ پیدا ہُوا۔ تو حضرت اقدس نے اُس آمد کا وصول کرنا اور خرچ کرنا ایک انجمن کے سپرد کر دیا اور خود کوئی تعلق اس کی آمد و خرچ کے ساتھ ذرہ برابر نہ رکھا۔ مقبرہ کا چندہ براہ راست محاسب کے پاس آتا ہے ایسا ہی دوسرے تمام چندے براہ راست محاسب کے دفتر مین آتے باضابطہ رجسٹرون پر چڑہائے جاتے مین۔ روپیہ ایک امین کے پاس ایک آہنی صندوق مین رکہا جاتا ہے اور کچھ بنک مین رکہا جاتا ہے۔ اخراجات کے واسطے باقاعدہ بل بنتے مین اور ایک انگریز یمنر مقرر ہے جو ان کی پڑتال کرتا ہے۔ پھر چیک جاری ہوتا ہے ہر ایک خرچ کمیٹی کی منظوری سے ہوتا ہے اور ہزارون آتے ہین اور ہزارون خرچ ہو جاتے ہین اور حضرۃ اقدس کو خبر بہی نہین ہوتی کہ کتنا روپیہ آیا ہے اور کہ وہان کہان رکھا گیا ہے۔ چہ جائے کہ وہ اُس مین سے لین یا خرچ کرین ہان لنگر کا چندہ حسب معمول حضرت کے پاس آتا ہے اور یہ ضرور ہے کہ ایسا ہی ہوتا کہ کچھہ مدت اور زائرین اور مہاجرین کو خود مسیح موعود کا مہمان کہلا سکنے کا فخر حاصل ہو سکے۔

خیر۔ یہ تو ایک درمیانی بات تہی۔ اب مین اصل امر کی طرف پھر توجہ کرتا ہون جس کے واسطے مین نے اس وقت قلم اُٹھایا ہے اور وہ یہ ہے کہ دوسرے مدات کی طرف زیادہ تحریکات ہونے کے سبب اور لنگر کے چندہ کیواسطے کوئی خاص تحریک نہ کی جانے کے سبب چندہ لنگر کی آمد اسی طرح گھٹتی جاتی ہے جس طرح کہ اُس کے اخراجات بڑھتے جاتے مین۔ خدا رحم کرے اور جنت مین اعلیٰ مقام عطا کرے حضرت مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم کو کہ وہ ایسے موقعون پر بعض خاص دوستون کو پرائیویٹ خط لکہا کرتے تہے۔ ہمین تو پورے طور پر معلوم بہی نہین کہ وہ کس کس کو لکہا کرتے تہے۔ اس واسطے مین امید کرتا ہون۔ کہ وہ تمام دوست اسی مضمون کو اپنے نام خاص خط سمجھ کر پوری زور کے ساتھ چندہ لنگر کی طرف متوجہ ہون گے۔ چونکہ حضرت کی ڈاک اور منی آرڈرون کے دیکھنے کا مجھے موقعہ ملتا ہے اس واسطے مین بوثوق کہہ سکتا ہون کہ اخراجات کے مقابل مین اس وقت آمد کچھ بہی نہین اور دوستون کو چاہیئے کہ اس وقت نہ صرف ماہواری چندون کی ادائگی مین کوشش کرین اور انکو باقاعدہ بنائین بلکہ کچھ یکمشت چندہ جمع کرکے فوراً ارسال فرما دین۔ تمام چندہ براہ راست حضرت کے نام آنا چاہیئے لیکن کسی دوسرے چندہ کے ساتھ شامل ہوکر محاسب صاحب کے پاس آجائے تو بہی ہرج نہین بشرطیکہ کوپن مین اور علیحدہ خط مین اس کی تفصیل درج ہو۔ یکمشت چندہ کیواسطے مین بالخصوص جماعتہائے سیالکوٹ۔ لاہور۔ گجرات۔ جہلم۔ راولپنڈی پشاور انبالہ کو متوجہ کرتا ہون اور امید کرتا ہون کہ میری یہ تحریر انشاء اللہ جلد اپنا اثر دکہائے گی۔ واخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین۔

نظم

جو جلسہ تعلیم الاسلام ہائی اسکول مین پڑہی گئی تہی

باغ جہان مین جوشِ خوشی کس قدر ہے آج
سرخوش مئے نشاط سے ہر ایک بشر ہے آج

دارالامان مین دہوم ہے عیش و نشاط کی
بزمِ خوشی بنا ہُوا ہر ایک گہر ہے آج

صحنِ چمن مین لمعۂ انوار طور ہے
برقِ تجلی باغ مین ہر اک شجر ہے آج

کیا گُل کھلے ہین باغ مین فیضِ بہار سے
بار وصل سے وجد مین ہر اک ثمر ہے آج

ہے پتہ پتہ آئینہ سیما بنا ہُوا
جلوہ خوشی کا باغ مین پیشِ نظر ہے آج

کچھ اس طرح وفور مسرت ہے ہر طرف
غم کا نشان بہی نہین ملتا کدہر ہے آج

یہ رنگ ڈہنگ دیکھ کے میَن کیا سوال
احباب سے کہ کیون یہ خوشی اس قدر ہے آج

اسکول مین یہ کیسی مُسرت کا جوش ہے
مسرور کیون خوشی سے ہر اک بہ رو ہے آج

شیرِ علی جو شیرِ نیستانِ علم ہے
اسکول کا ہمارے جو ہیڈ ماسٹر ہے آج

پُھولا نہین سماتا ہے جامہ مین آج وہ
اور خوش اس طرح سے ہر اک ماسٹر ہے آج

کیون دوستون کے دل مین خوشی کے کھلے ہین
کیون دشمنون کا غم سے ہُوا خون جگر ہے آج

کیون بلبلین ملا یہ گاتی ہین باغ مین
کیون محفل نشاط بنا شہر بہر ہے آج

کیا ہو سُنون تو مین بہی ذرا باعثِ خوشی
کیون فرحت و سرور مین ہر اک بشر ہے آج

کہنے لگے یہ مجھ سے کہ تجھ کو نہین خبر؟
حیرت کا ہے مقام کہ تو بیخبر ہے آج

ہے یوم سلطنت کی خوشی ایڈورڈ کے
وہ ایڈورڈ ہند کا جو امپرر ہے آج

وہ ایڈورڈ پایا ہے جس نے یہ وقت نیک
جس کا مہدی فتح سیر ہے آج

وہ مہرِ زمان کہ مین جس کے غلام ہم
سارے جہان مین ایک ہی جو راہبر ہے آج

یہ لطف یہ خوشی یہ مسرت یہ شادیان
تعلیم کا ادنیٰ کی یہ سب کچھ اثر ہے آج

ورنہ وہ ہموطن جو ہمارے مین آریا
ان کے لون مین غصہ و غم کا گذر ہے آج

(اکبر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رپورٹ جلسہ احمدیہ موضع لنگہ ضلع گجرات

احباب کو معلوم ہے کہ ضلع گجرات میں سہ ماہی جلسوں کا بہی انتظام ہے کہ ہر تیسرے مہینے کسی ایک گاؤں میں قریب و جوار کے احمدی جمع ہو کر جمعہ پڑھتے ہیں اور پھر اس میں تقریریں وغیرہ ہوتی ہیں جن میں اس گاؤں کے رہنے والوں پر بھی اتمام حجت کی جاتی ہے اور اپنی بہتری کی تجاویز بھی سوچی جاتی ہیں۔ ان جلسوں کے سلسلہ میں یہ جلسہ ۲۲ مارچ کو موضع لنگہ میں ہوا جس کی رپورٹ بوجہ چند پریشانیوں کے میں جلد نہیں دے سکا۔

مختصر یہ کہ اس جلسہ میں غیر معمولی بات یہ تھی کہ برخلاف دوسرے دیہات کے طرز عمل کے یہاں کے مخالفین بھی سینکڑوں کی تعداد میں آئے مگر اخیر پر معلوم ہوا کہ وہ کسی نیک نیتی سے نہیں آئے تھے بلکہ والغوا فیہ کی شان پوری کرنے۔ مگر نیاز مند اکمل نے اس موقعہ پر اپنے سلسلہ احمدیہ کے عقائد کو۔ اللہ۔ ملائکہ۔ کتب۔ انبیاء کی نسبت کھول کر بیان کیا۔ جب اللہ کی توحید کے ذکر میں تبلایا گیا کہ غیر اللہ کی نذر و نیاز اور ان سے استعانت بھی شرک ہے۔ تو مخالفین میں بڑی کھلبلی پڑی اور جب یہ بتایا گیا کہ ان کے ملانوں میں انبیاء کی یہ عظمت ہے کہ انہوں نے کسی نبی کو الزام سے بری نہ چھوڑا چنانچہ ابو الانبیاء حضرت ابراہیم پر جھوٹ کی اور حضرۃ یوسف پر بھائیوں سے فریب کی تہمت لگا ہی دی۔ تو مخالفین پر بھی ان باتوں کا بہت اثر ہوا۔ اسیوقت کہا گیا کہ جب ان ملانوں کی تحقیق کا یہ حال ہے تو پھر مسیح کے زندہ ہونے کے بارہ میں ان کی تحقیق کا کہاں تک اعتبار کیا جاوے اور تم کس طرح یہ بات کہہ کر بچ سکتے ہو کہ جب ہمارے علماء نہیں مانتے تو ہم کیوں۔ مانیں۔ بعد ازاں حافظ غلام رسول وزیر آبادی نے وعظ کیا اور مخالفین کے مختلف سوالوں کے جواب دئے۔ حافظ صاحب کو جاہلوں کے جوش فرو کرنے اور سمجھانے میں خاص ملکہ ہے بیرونجات کی جماعتیں مباحثات و دیگر مواقع شادی وغیرہ پر آپ کی ذات سے فائدہ اٹھائیں اس کے بعد حضرت ابی المکرم مولانا امام الدین صاحب فیض کی تقریر دلپذیر نے وہ اثر دکھایا۔ کہ مخالفین کا راس المکذبین بھی اس وقت پکار اٹھا کہ جو کچھ کہتے ہو حق ہے اور ہمیں مرزا صاحب سے کوئی عداوت نہیں۔ چودھری ہست[illegible] نے اس قلیل وقت میں جبکہ جلسہ کی اطلاع صرف ایک روز پہلے دی وہ بھی بارش میں کیگئی تھی۔ دعوت کا انتظام اچھا کیا اور احباب بھی ایکسو سے زیادہ جمع ہوگئے اب اس کے بعد امید ہے جلسہ گوریکی میں ہوگا۔ جب اللہ تعالیٰ مجھے موقعہ دیگا کیونکہ میں قادیان میں ہوں۔

لنگہ والا جلسہ میں بادشاہانی واعظ کو مخالفین نے لانیکی کوشش کی اور اس طرف سے بھی اسے موقعہ دیا گیا مگر وہ جرأت نہ کر سکا۔ اور ٹال گیا۔ لنگہ نے اس تبلیغ کا کچھ فائدہ نہ اٹھایا اور اتمام حجت کے بعد افسوس کہ اس میں بڑا سخت طاعون پھیلا۔ وہاں کے باشندے کہتے تھے کہ یہاں میاں صاحب کا درس ہے اس لئے طاعون سے محفوظ رہے گا۔ مگر خدا کا کلام پورا ہوا۔

اکمل آف گولیکی ضلع گوجرات

سراج الاخبار اور ہم

یہ وہی اخبار ہے جس کے ایڈیٹر اور ایک نامہ نگار کو بعض خلاف واقعہ بیانات کی پاداش میں جرمانہ بھی ہو چکا ہے مگر تعجب ہے کہ پھر بھی وہ کبھی نہ کبھی اپنی دیرینہ مخالفت سے کچھ اس سلسلہ کی نسبت لکھ ہی دیتا ہے۔ پچھلے دنوں اس نے جلال الدین از گولیکی کے نام سے ایک مضمون شائع کیا۔ ہمنے بذریعہ بدر بھی پوچھا اور علیحدہ چٹھی بھی لکھی کہ کوئی لکھا پڑھا آدمی اس نام کا گولیکی میں موجود نہیں مگر اس نے تردید نہ کی اور ہمنے اشارۃً ظاہر بھی کر دیا تھا کہ اس میں بادشاہانوی کا ہاتھ ہے جس کا ثبوت ہمارے پاس موجود ہے پھر کچھ عقائد اس سلسلہ سے منسوب کئے ہمنے پوچھا کہ کتب کا حوالہ تبلاؤ۔ اس کے جواب میں جھوکڑی والا بھی خاموش رہا جہاں سخت طاعون پڑا ہے اور لوگ تباہ ہو گئے ہیں اور بادشاہانوی بھی نہ بولا۔ اب ایک تیسرے صاحب اٹھے ہیں اور کچھ عقائد بیان کئے ہیں کہ یہ احمدیوں کے ہیں ہم اسے بھی یہی جواب دیتے ہیں کہ وہ ان عبارتوں کو کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صفحے و سطر کے حوالے سے ثابت کرے۔ یہ امر دیانتداری سے بہت بعید ہے۔ کہ آگے پیچھے سے عبارت کاٹ کر مطلب کچھ کا کچھ بنا دیا جائے (اکمل)

سائل کون ہے

ایک شخص نے بیس سوال ہمارے پاس بھیجے ہیں مگر اپنا نام اور پتہ نہیں لکھا اگر سائل کا نام اور پتہ معلوم ہوتا تو بذریعہ خط و کتابت مختصر جواب دئے جاتے سوالات عموماً ایسے ہیں جن کے جواب پہلے اخباروں میں اور کتابوں میں نکل چکے ہیں اس واسطے درج اخبار کرنے کی ضرورت نہیں۔ خط پر مہر ڈاکخانہ ایمن آباد ضلع گوجرانوالہ کی ہے اس لئے اصل سوالات بخدمت محمد نواب خان صاحب تاقب ارسال کئے گئے ہیں سائل کو چاہیئے کہ خان صاحب سے مل کر اپنی تشفی کر لے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گورنمنٹ کے خلاف ایجیٹیشن پر سرسری نظر

میں نہ ایک لاف زنی کے طریق سے بلکہ سچے دل اور بصیرت کے ساتھ ایمان رکھتا ہوں اور خوشامدانہ لب و لہجہ سے الگ ہو کر اس بات کا اعتراف کرتا ہوں کہ علیم و خبیر خدا نے اپنے رحم و کرم سے عین وقت پر ہماری دستگیری فرمائی کہ ایک تاریک اور بے امن زمانہ میں اور ہمیں سیلف گورنمنٹ کی قابلیت سے بے بہرہ دیکھ کر اپنی دور دراز مسافت سے گورنمنٹ برطانیہ کو ہماری خبر گیری اور ہم پر حکمرانی کے لئے بھیجا جو نادان اس پر اعتراض کرتا ہے وہ درحقیقت خدا تعالیٰ کے رحم سے بھرے ہوئے ایک فعل پر نکتہ چینی کرتا ہے موجودہ ناجائز ایجیٹیشن کے بانیوں اور خصوصاً تاریخ کی ورق گردانی کرنیوالوں سے پوشیدہ نہیں کہ انگریزوں سے پہلے کیا بلحاظ آزادیٔ مذاہب کیا بلحاظ تمدن۔ کیا بلحاظ تعلیم۔ کیا بلحاظ تہذیب کیا بلحاظ حکومت وغیرہ وغیرہ ہندوستان کی کیا حالت تھی سلطنت انگریزی کے ہزارہا فوائد و برکات کا ذکر کرنا موجب طوالت چھوٹا منہ بڑی بات اور میری اس مختصر تحریر کی گنجائش سے باہر ہے انگریزوں نے آکر بے شک یہ بڑا قصور کیا کہ مذاہب کو آزادی بخشی۔ سفر کے وسائل کو نہایت آسان کیا۔ ڈاکخانہ اور ٹیلیگراف سے ملک کو بے حد فائدہ پہنچایا۔ ڈاکوؤں۔ رہزنوں سے ملک کو صاف کیا۔ تعلیم اور اعلیٰ تعلیم کے باب مسدود کا افتتاح کیا۔ انصاف اور بے حد انصاف کا جھنڈا بلند کیا۔ ظالم اور درندہ منش انسانوں کے ظلم سے۔ عاجز مظلوم اور درماندوں کو رہائی دلائی ستی اور غلام فروشی کا قلع قمع کیا۔ ہائے کیسی احسان فراموشی ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں اور دردِ دل سے کہتا ہوں۔ کہ اگر ہندوستانیوں میں حق شناسی کا مادہ ہوتا اور وہ حکمرانی کے اہل ہوتے تو آج انگریزی حکومت کا جوا ان کی گردن پر ہرگز نہ ہوتا۔ ..... آپکا یہ خیال کہ ہمیں سیلف گورنمنٹ ملنی چاہیئے۔ یا ہندوستان ہندوستانیوں کے لئے ہو جائے تو یہ سارے انتظام ریل۔ ڈاکخانہ۔ سڑکیں۔ تار وغیرہ ہم خود بنالیں گے واقعات اس کے خلاف بڑے زور سے شہادت دینے کے لئے طیار موجود ہیں ہر ایک قسم کے باغیانہ خیالات کو دل سے نکال اور بائیکاٹ کا ولولہ دماغوں سے الگ کر دو۔ تمام فضول اور بیہودہ ایجیٹیشنوں کو مٹا دو یہ ہمارے ملک کے لئے زہریلے مواد پیدا کرنیکا باعث ہیں ہر وقت امن کی حمایت کرو۔ ملک میں بڑی بدامنی کے آثار ہیں توبہ کرو اور سچے دل سے خدا کی دی ہوئی گورنمنٹ کے شکر گزار بنے رہو

حکیم محمد حسین قریشی احمدی چوک متی از ہمشیرہ لاہور

قادیان مین جلسہ ایمپائر ڈے

ابتداء چونکہ ۲۴ مئی ۱۹۰۷ء کو بہ سبب جمعہ مدرسہ مین ہفتہ وار تعطیل تھی اسواسطے ایمپائر ڈے کا جلسہ اس جگہ مدرسہ کے ہیڈ ماسٹر صاحب نے ۲۳ مئی کی صبح منعقد فرمایا اور ایک روز پہلے اس کے واسطے پروگرام شائع کیا۔ جلسہ مین مدرسہ کے طلباء اور استادین کے سوائے دیگر محکمون کے ملازمون کو بھی مدعو کیا گیا تھا اور سرکاری مدرسہ ورنیکلر پرائمری کے مدرس اول کو بھی مدعو کیا گیا تھا کہ اپنے طلباء سمیت شامل جلسہ ہو۔ مگر معلوم نہین کن اسباب سے وہ نہ آسکا۔ جلسہ نہائیت کامیابی کے ساتھہ مدرسہ کے صحن مین منعقد ہوا سب سے اول مدرسہ کے طلباء نے قرآن شریف پڑھا جس مین ایک (منظور علی) کا لب و لہجہ حضرت مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم کے خوش الحانی کو یاد دلاتا تھا اس کے بعد مدرسہ کے ورزش ماسٹر مامون خان صاحب نے اور ان کے بعد دو طلباء (سید الطاف حسین اور احمد علی) نے حضرت کی نظم مخالفت جہاد کو پڑھا۔ ان کے بعد شیخ عبد الحق صاحب بی۔ اے نے مقاصد جلسہ پر اور برکات سلطنت برطانیہ پر ایک مختصر مگر پُر معانی تقریر فرمائی جس مین اس امر کیطرف بالخصوص توجہ دلائی۔ کہ بغیر گورنمنٹ کے انتظام کے دنیا کے لوگ خود بخود ایکدوسرے سے دست درازی سے کسی صورت مین بچ ہی نہین سکتے۔ اس واسطے گورنمنٹ کا وجود نہائیت ہی ضروری ہے۔ شیخ صاحب موصوف کے بعد جناب ڈاکٹر

ڈاکٹر صاحب کی تقریر خلیفہ رشید الدین صاحب پروفیسر آگرہ میڈیکل اسکول (رخصت پر) نے ایک پُر جوش تقریر مین آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سب سے اول دنیا مین مذہبی آزادی کے قائم کرنے اور علوم دینی کے پھیلانے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کام تنہا کیا تھا۔ اس کو اب حکمت خداوندی نے دو حصون مین تقسیم کیا ہے۔ مذہبی آزادی کا حصہ تو گورنمنٹ برطانیہ کے ذریعہ سے پورا کر دیا گیا ہے۔ اور دینی علوم کی سچائی کے پھیلانے کا کام حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کے مظہر مسیح موعود کو عطا کیا گیا ہے اور بچونکو اس امر کیطرف توجہ دلائی۔ کہ گورنمنٹ نے جو آزادی دے رکھی ہے اس سے وہ کس قدر متمتع ہو رہے ہین اس واسطے گورنمنٹ کے احسانات کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے۔ خلیفہ صاحب کی تقریر کا ہر ایک جزو قرآن شریف کی آیات مقدسہ سے مزین ہو کر ان کی محبت قرآنی اور عشق رسول کی طرف راہ نمائی کر رہا تھا۔ اللہ تعالے ان کو جزائے خیر دے اور ان کی بیماری کو دور کر کے صحت و عافیت کے ساتھہ نیک کامون کے لئے لمبی زندگی انہین عطا فرماوے۔

نظم میان محمود احمدؐ ان کے بعد صاحبزادہ حضرت میان محمود احمد صاحب نے اپنی نظم پڑہی جو کہ ذیل مین درج کیجاتی ہے۔

نظم

کیون ہو رہا ہے خرم و خوش آجکل جہان
کیون ہر دیار و شہر ہوا رشک بوستان

چہرے پہ اس مریض کے کیون رونق آگئی
جو کل تلک تھا سخت ضعیف اور ناتوان

ان بیکسون کی ہمتین کیون ہو گئین بلند
جن کا کہ کل جہان مین نہ تھا کوئی پاسبان

وہ لوگ جو راہ سے بے راہ تھے ہوئے
کیون ان کے چہرون پہ ہے خوشی کا اثر عیان

تاریکی و جہالت و ظلمت کدہر گئی
دنیا سے آج ان کا ہوا کیون ہے گم نشان

مجہ سے سنو کہ اتنا تغیر ہے کیون ہوا
جو بات کل نہان تھی ہوئی آج کیون عیان

یہ وقت وقت حضرت عیسیٰ ہے دوستو
جو نائب خدا ہین جو ہین مہدی زمان

ہو کر غلام احمد مرسل کے تسنے ہین
قربان جن کے نام پہ ہوتے ہین انس و جان

سب دشمنان دین کو انہون نے کیا ذلیل
بخشی ہے سب عزّ و جل نے وہ عز و شان

جوان سے لڑتے آئے وہ دنیا سے اٹھہ گئی
باقی کوئی بچا بھی تو ہے اب وہ نیم جان

ان کو ذلیل کرنے کا جس نے کیا خیال
ایسا ہوا ذلیل کہ جینا ہوا محال

رنج و غم و ملال کو دل سے بھلا دیا
جو داغ دل پہ ہے لگا تھا مٹا دیا

ہم بھولے پھر رہے تھے کہین کے کہین مگر
جو راہ راست تھا ہمین اس نے بتا دیا

اک جام معرفت کا ہم کو پلا دیا
جتنے شکوک و شبہ تھے سب کو مٹا دیا

دکہلا کے ہم کو تازہ نشانات و معجزات
چہرہ خدائے عزّ و جل کا دکھا دیا

ہم کیون کرین نہ رسپہ فدا جان و آبرو
روشن کیا ہے دین کا جس نے بجہا دیا

وہ دل جو بغض و کینہ سے تہے کور ہو رہے
دین کا کمال انکو بھی اس نے دکہا دیا

اس نے ہی آکے ہم کو اٹھایا زمین سے
تھا دشمنون نے خاک مین ہم کو ملا دیا

ڈوئی، قصوری۔ دہلوی لیکھو و سومراج
سارون کو ایک وار مین اس نے گرا دیا

ایسے نشان دکہلائے کہ مین کیا کہون تمہین
کفار نے بھی اپنے سرون کو جہکا دیا

احسان اس کے ہم پہ ہین بیحد و بیکران
جو گن سکے انہین نہین ایسی کوئی زبان

برطانیہ جو تم پہ حکومت ہے کر رہا
تم جانتے نہین ہو کہ ہے بھید اس مین کیا

یہ بھی اسی کے دم سے ہے نعمت تمہین ملی
تا شکر جان و دل سے خدا کا کرو ادا

نازل ہوئے تھے عیسےٰ مریم جہان۔ وان
اس وقت جاری قیصر روما کا حکم تہا

گو تھی یہودیون کی نہ وہ اپنی سلطنت
پر اپنی سلطنت سے بھی آرام تھا سوا

ویسی ہی سلطنت تمہین اللہ نے ہے دی
تا اپنی قسمتون کا نہ تم کو رہے گلا

پر جیسے اس مسیح سے بڑہکر ہے یہ مسیح
یہ سلطنت بھی پہلی سے ہے امن مین سوا

یہ رعب اور شان بھلا اس مین تہی کہان
یہ دبدبہ تھا قیصر روما کو کب ملا

ہے ایسی شان قیصر ہندوستان کی
ہے دشمن اس کی خنجر برّان سے کانپتا

اس سلطنت کی تم کو بتاؤن وہ خوبیان
جن سے کہ اس کی مہر و عنایات ہون عیان

اس کے سبب سے ہند مین امن و امان ہے
نے شور و شر کہین ہے نہ آہ و فغان ہے

ہندوستان مین ایسا کیا ہے انہون نے عدل
ہر شورہ پشت جس سے ہوا نیمجان ہے

وہ جا بجا نہ ہوتی تھی ہر روز لوٹ مار
ہر طرح اس کی جگہ پہ …… امن و امان ہے

خفیہ ہو کوئی بات تو تبلاؤن مین تمہین
طرز حکومت ان کی ہر اک پہ عیان ہے

ہندوستان مین چارون طرف ریل جاری کی
ان کا ہی کام ہے یہ یہ انہی کی شان ہے

چیزین ہزارون ڈاک مین بھیجو تم آجکل
نقصان اس مین کوئی نہ کوئی زیان ہے

پھیلائی تار ملک مین آرام کے لئے
یہ سلطنت بھی ہم پہ بہت مہربان ہے

چھوٹوں بڑوں کی چین سے ہوتی ہے یاں بسر
پیتے ہیں ایک گھاٹ پہ شیر اور گوسپند

نے مال کا خطر ہے نہ نقصان جان ہے
اس سلطنت میں یاں تلک امن و امان ہے

پھر بھی نہ کوئی مانے جو احسان تو کیا کہیں
ایسے کو بے خرد کہیں یا بے حیا کہیں

ہندوستان سے اٹھ گیا تھا علم اور ہنر
پھیلا تھا ہر چہار طرف جہل ملک میں
اپنے پرائے چھوڑ کے سب ہو گئے الگ
انگریزوں نے ہی بیکس و بدحال دیکھ کر
مذہب میں ہر طرح ہمیں آزاد کر دیا
پوجا کرے نماز پڑھے کوئی کچھ کرے
القصہ سلطنت یہ بڑی مہربان ہے
فضل خدا سے ہم کو ملی ہے یہ سلطنت
اور اس سے بڑھ کے رحم خدا کا یہ ہم پہ ہے

یاں آتا تھا نہ عالم و فاضل کوئی نظر
کوئی نہ تھا جو آکے ہمارا ہو چارہ گر
ہم بیکسوں پہ آخر انہوں نے ہی کی نظر
کھولے ہیں علم و فضل کے ہم پر ہزار در
چھاتا نہیں سروں پہ کوئی جبر کا تبر
آزاد کر دیا ہے انہوں نے ہر اک بشر
آتی نہیں جہان میں ایسی کوئی نظر
جو کہ ہے ایسی نفع رسان اور بے ضرر
عیسٰے مسیح سا دیا ہے ہم کو راہبر

محمود دردِ دل سے یہ ہے اب میری دعا
قیصر کو بھی ہدایتِ اسلام ہو عطا

اِس کے بعد مولوی عبید اللہ صاحب اول مدرس فارسی مدرسہ تعلیم الاسلام نے ایک نہایت پُرمعانی اور لطیف نظم پڑھی جو کہ کسی اور جگہ درج کیجاوے گی۔

اِس کے بعد عاجز ایڈیٹر نے ایک مضمون پڑھا جو کہ درج ذیل ہے

مشنری خطرہ

(وہ تقریر جو راقم ایڈیٹر نے جلسہ ایمپائر ڈے پر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کے کمپونڈ میں کی)

ایمپائر ڈے۔ ایمپائر ڈے کیا ہے۔ سلطنت کا دن جو اس امر کے واسطے مقرر کیا گیا ہے۔ کہ بالخصوص سکول کے بچوں کے ذہن نشین کرایا جائے۔ کہ ہندوستان میں سلطنت برطانیہ کے کس قدر برکات ہیں اس دن کے تقرر کا اصل محرک طلباء کا وہ رویہ ہے جو آجکل عموماً اکثر مدارس میں اور بالخصوص آریوں کے مدرسوں اور کالجوں میں دیکھنے میں آتا ہے اور ایسی جگہوں پر نہایت ضروری ہے کہ ایسے جلسے سالانہ صرف ایک بلکہ کئی ایک ہوا کریں اور ہم اپنے نائب ناظم صاحب تعلیم دینی و دنیوی کا سررشتہ تعلیم کے حکم کے مطابق اس خاص جلسہ کے ایسے عمدہ انتظام کے ساتھ منعقد کرنے کے لئے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ لیکن ساتھ ہی ہم یہ بھی کہنا چاہتے ہیں کہ گورنمنٹ برطانیہ کی شکر گزاری اور فرمانبرداری کا ایسا اعلیٰ سبق اس زور کے ساتھ ہمارا امام ہمیشہ ہم کو دیتا ہے اور دنیا بھر کی تمام سلطنتوں پر نگاہ ڈالکر ہم جماعت احمدیہ کیواسطے گورنمنٹ برطانیہ کا وجود ایسا مفید اور ضروری اور نافع دیکھتے ہیں اور یہ باتیں ہمارے بچوں اور جوانوں اور بوڑھوں کے دلوں میں ایسی مضبوطی کے ساتھ جگہ پکڑے ہوئے ہیں کہ ہمارے واسطے تو سال کا ہر ایک دن ایمپائر ڈے ہوتا ہے۔

پھر آج اس جلسہ میں ایمپائر ڈے کے اغراض و مقاصد پر نظم و نثر میں بہت کچھ کہا جا چکا ہے اور ہنوز کئی ایک تقریریں اس مطلب پر کی جائینگی۔ اس واسطے میں اس کے متعلق بحیثیت مجموعی کچھ گفتگو کرنے کی بجائے صرف ایک خاص پہلو کو لیتا ہوں جو میرے نزدیک بہت ضروری ہے لیکن گورنمنٹ اور رعایا نے اس کی طرف خاص توجہ نہیں کی۔ اس میں شک نہیں کہ اس وقت زمانہ بول اٹھا ہے۔ کہ کوئی اوتار۔ کرشن۔ بدھ۔ مہدی۔ مسیح اس زمانہ میں آنا چاہیئے اور پولیٹیکل رنگ میں ایسے عقائد ہمیشہ ہر قوم کو ان کے لئے ایک قومی ایمپائر ڈے کی امیدیں دلاتے ہیں جو ان کے نزدیک اس ایمپائر ڈے کا جانی دشمن ہونے والا ہے۔ جس کی خوشی میں آج ہم سب جمع ہوئے۔ آریہ اور بنگالی جو کچھ کر رہے ہیں وہ ظاہر ہے۔ برہمی اور جینی بدھا کی راہ دیکھ رہے ہیں۔ ہندو کرشن کی آمد کے منتظر ہیں۔ تمام مسلمان (سوائے فرقہ احمدیہ کے) ایک جہادی مہدی کو جلد دیکھنا چاہتے ہیں اور ایسے عقائد ایمپائر ڈے کے دشمن ہیں۔ لیکن میں دیکھتا ہوں کہ ان سب سے بڑھکر گورنمنٹ کا ایک اور خفیہ دشمن بھی ہے۔ جو ایک خونی مسیح کے آنے کا عقیدہ اس ملک میں پھیلا رہا ہے اور جس کو مشنریوں کا گروہ کہتے ہیں مشنری لوگ ہند کے چارکونوں میں یہ تعلیم پھیلا رہے ہیں کہ عنقریب یسوع مسیح جلال کے تخت پر بیٹھا ہوا ایک بڑی فوج لے کر زمین پر اترے گا اور ان سب کو جو عیسائی نہیں ہیں قتل کروا دے گا۔ اب غور کرنا چاہیئے کہ یہ عقیدہ گورنمنٹ کے واسطے کیسا خوفناک ہے سب سے اول قابل غور تو یہ بات ہے کہ خود گورنمنٹ کوئی مذہب نہیں رکھتی اور اس گورنمنٹ کی جو سب سے بڑی برکت ہے کہ اس کے ماتحت تمام مذاہب کو آزادی حاصل ہے وہی برکت مشنریوں کے عقائد کے مطابق ایک لعنت ہے جو گورنمنٹ کو پابہ زنجیر یسوع کے جلالی تخت کے سامنے سزایابی کیواسطے کھڑا کرے گی۔ پھر گورنمنٹ کے تمام مدبر اور بڑے بڑے کارکن اور کالجوں کے پروفیسر اور پرنسپل اور ہیڈ ماسٹر اس امر کے ملزم ہیں کہ انہوں نے انجیل کی تعلیم کو مدارس سے خارج کر دیا ہے اور ان میں سے اکثر یسوع کے مذہب پر نہیں بلکہ وہ اس سے بہت بیزار ہیں پس جلالی تخت کے سامنے ان لوگوں کا کیا حال ہونیوالا ہے اور اگر کوئی نادان پادری یہ کہے کہ یسوع عیسائی مذہب کو پسند کرے گا اور گورنمنٹ کے سب ارکان عیسائی ہیں سوائے اس کے کہ لیجسلیٹو کونسل کے چند ممبر یا بعض عہدہ دار جو دیسی ہیں اور جو لازماً پھانسی پر چڑھائے جائینگے خواہ گورنمنٹ کے کیسے ہی نمک حلال اور خیر خواہ ہوں اس واسطے یسوع ان کو نہیں پکڑیگا بلکہ صرف دیسیوں کو (خواہ رعایا ہو۔ خواہ سکھوں کی فوج۔ خواہ گورکھوں کی کمپنی اور خواہ افغانوں کا ترپ۔) تو اول تو یہ بات ہی غلط ہے کیونکہ اس وقت عیسوی مذہب اس قدر مختلف فرقوں پر منقسم ہو رہا ہے کہ شائد دنیا میں کبھی کسی مذہب میں باہم اس قدر اختلاف ہوا ہو۔ بڑے موٹے فرقے تو رومیوں یونانیوں اور پراٹسٹنوں کے ہیں۔ پھر پراٹسٹنٹوں کے سینکڑوں فرقے ہیں جن میں سے ایک فرقہ چرچ آف انگلینڈ کا ہے اور پھر اس کے آگے اسّی فرقے ہیں اور سب ایک دوسرے کو عیسائیت سے خارج اور یسوع کا دشمن جانتے ہیں۔ پس ظاہر ہے کہ یسوع بالفرض جب آویگا تو اس بہتر سو فرقے میں سے صرف ایک کو اپنا مانے گا اور باقی سب کو تہ تیغ کریگا اور کوئی شخص یقینی طور پر نہیں کہہ سکتا کہ لارڈ منٹو اور لارڈ کچنر بلکہ خود حضور قیصر ہند اسی برگزیدہ فرقہ میں ہونگے یا انکو بھی یہ سنایا جاوے گا کہ اے تم جو مجھے خداوند کہتے ہو تمہیں میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ اور ممکن ہے بلکہ اغلب ہے کہ وہ ان موجودہ فرقوں میں سے کسی ایک کو بھی پسند نہ کرے اور گذشتہ زمانہ میں جو عیسائی فرقے ہو چکے ہیں ان میں سے کسی ایک کو پسند کرے اور موجودہ زمانہ کے تمام عیسائیوں کو قتل کرے جس کا نتیجہ یہ ہو کہ ہماری گورنمنٹ بمعہ اس

کی رعایا کے قتل کی جاوے اور ہند پر حکومت کرنے کے واسطے فقط جلال کے تخت کا مالک اپنے ایک کم بارہ حواریون کے ساتھہ رہ جاوے خدا کا ہزار شکر ہے کہ ہماری گورنمنٹ ایسی بے وقوف نہین جو مشنریون کے ایسے بیہودہ عقائد سے خوف زدہ ہو جائے۔ کیونکہ نہ کوئی ایسا یسوع آسمان پر ہے اور نہ کسی نے آنا ہے لیکن تاہم جیسا کہ مسلمانون کا عقیدہ خونی مہدی کا جاہل لوگون کے واسطے ممکن ہے کہ کسی وقت خوفناک صورت اختیار کرے اور اندر ہی اندر ہمیشہ ان کے دلون کو زہر آلود کر رہا ہے ایسا ہی مشنریون کا عقیدہ کہ ایک خونی مسیح آئے گا ملک کے اندر ایک زہریلا بیج بو رہا ہے جس سے خطرہ ہے کہ کانٹے دار جھاڑیان نکل کر ملک کو دکھہ دینے کا موجب ہون اس واسطے ابھی سے ان کی بیخ کنی کی طرف گورنمنٹ اور اس کی رعایا کو بالاتفاق متوجہ ہو جانا چاہیئے۔

عیسائی پادریون کا وجود ہر جگہ اور ہر زمانہ مین ملک کیواسطے سخت فساد پھیلانے والا ہوا ہے۔ تاریخ انگلستان کا سیاہ حصہ وہی ہے جس زمانہ مین پادریون کو یہ اختیارات تھے کہ وہ اپنے مذہبی ڈھکوسلون کی خاطر بڑے بڑے آدمیون کے خون گراتے تھے اور ملک کے لائق اور کارکن آدمیون کو تہ تیغ کرتے تھے۔ جن دنون پوپ کا راج یورپ مین تھا اور سلطنت پادریون کے رعب مین تھی ان دنون لاکھون انسان یورپ کے مختلف حصون مین صرف عیسائیت کو قبول نہ کر لینے کے سبب تہ تیغ کئے جاتے تھے آج فرانس کی حکومت کو پادریون کے ہاتھون سے جو مصائب درپیش ہین وہ اخبارون کے پڑھنے والے بخوبی جانتے ہین وہ تو خدا ہی کو کچھہ ایسا منظور ہے کہ یہ دجل اب بڑھنے نہ پاوے ورنہ حکومت فرانس کے برخلاف جس قدر جوش پوپ اور اس کے پوپیون نے برپا کیا ہے اس سے خوف تھا کہ حکومت فرانس ایک دفعہ پاؤن سے اکھڑ جائے۔ چین مین جس قدر کشت و خون ہوتے ہین اور آئے دن حکومت چین پر مصائب گرتے ہین وہ سب پادریون کے طفیل ہی کیا ان سب باتون کو مدنظر رکھہ کر ہم مشنریون کی خدمت مین ادب کے ساتھہ یہ درخواست پیش کرنے کا حق نہین رکھتے کہ اے مشنری صاحبان ملک ہند مین تعلیم اور روشنی کے واسطے گورنمنٹ مہربان نے ہمارے واسطے بہت سے مدارس اور کالج بنا دئے ہین۔ ہمین تمہاری اس منافقانہ استادی کی ضرورت نہین کہ بظاہر ملک مین تعلیم پھیلانے کا بہانہ کیا جاتا ہے اور اندر ہی اندر ہماری گورنمنٹ کے برخلاف یہ عقیدہ پھیلایا جاتا ہے کہ ایک خونی مسیح آئے گا جو اول گورنمنٹ کی وفادار رعایا کو تہ تیغ کریگا کیونکہ وہ عیسائی نہین ہے اور جب رعایا قتل ہو گئی۔ تو پھر گورنمنٹ پر بھی ہاتھہ صاف کریگا کیونکہ وہ عیسائی گورنمنٹ نہین ہے۔ اے لمبی ڈاڑہی والے اور منڈی ہوئی ڈاڑہی والے پادری صاحبان آپ سب کی خدمت مین ہماری یہ التماس ہے کہ ہمارے ملک مین آگے ہی فاسد عقائد بہت ہین۔ اب ضرورت نہین کہ آپ ایک اور خوفناک فاسد عقیدہ پھیلاؤ۔ برائے خدا ہم پر رحم کرو۔ اور اپنا بوریا بستر اٹھا کر اپنے وطن کو واپس جاؤ اور کسی نیک کام مین مشغولیت اختیار کرو۔ اور ہمین عذر نہ ہو گا کہ آپ صاحبان نے اتنے عرصہ مین جو کالون کی متاع جمع کی ہے ان کی کالیون کے اپنے ہمراہ جہاز پر سوار کر کے لے جاؤ۔

پس میرے پیارے بچو! گورنمنٹ کی خیرخواہی اور وفاداری کا جو سبق تم کو رات دن اس مدرسہ مین سکھایا جاتا ہے اس کو عملی رنگ مین لانے کیواسطے جو ذرائع تم اختیار کرو گے ان مین سے ایک اس بات کو بھی ضرور اپنے پروگرام مین مدنظر رکھنا کہ مشنریون کا خطرہ تمہارے ملک اور گورنمنٹ برطانیہ کیواسطے ایک سخت خطرہ ہے جس طرح ہو سکے نہ صرف ملک کے اندر سے اس کی بیخ کنی کرو۔ بلکہ خود یورپ امریکہ مین ان کے گھرون مین پہونچکر وہان بھی ان کو ان بدعقائد سے چھوڑانے کی کوشش کرو۔ اور اپنی کوشش مین ہمت اور استقلال کے ساتھہ مصروف رہو۔ اس مین نہ صرف ہمارا اور ہماری گورنمنٹ کا فایدہ ہے بلکہ ان لوگون کا بھی فایدہ ہے جو مسیحی مشنری بنے پھرتے ہین کہ ایسے خیالات کو اپنے دلون سے نکالدین اور اب صبر کے ساتھہ بیٹھ جاوین جس یسوع کو وہ آسمان پر ہم کو دکھانا چاہتے ہین وہ خود ہمارے ملک مین زمین کے اندر مدفون ہے تعجب ہے کہ یسوع کی قبر ہمارے پاس موجود ہے اور یہ ہزارون کوس کا سفر بری اور بحری کر کے ہمارے پاس جو خبر لاتے ہین وہ یہ ہے کہ یسوع آسمان پر ہے اور اتنی محنت بے فائدہ اٹھا کر اس پنجابی مثل کے مصداق بنتے ہین۔ کہ **پُتیا پہاڑ تے نکلیا چوہا** اور ایسی بیہودہ خبرون کی اشاعت کر کے یورپ امریکہ کی مشہور دانائی پر داغ لگاتے ہین۔ مین بارہا خیال کرتا ہون کہ یورپین لوگ باین دانش و عقل اپنے ساتھہ اس پادریانہ عقل کے گروہ کو کیون ساتھہ لاتے ہین جو ہمارے گلی کوچون مین کہتے پھرتے ہین کہ

کہداوند یسوع جلال کا تخت
اوپر بیٹھہ کر تم سب کو سخت سزا دیگا

شاید یہ لوگ بطور نظر بٹو کے لائے جاتے ہون کہ بڑے بڑے ڈاکٹرون اور فلاسفرون اور مدبرون اور سائنس دانون کو نظر نہ لگ جائے۔ مگر ہم یورپین اصحاب کو یقین دلاتے ہین۔ کہ ہند کی آنکھہ مین گورنمنٹ کیواسطے نظر بد کا کوئی حصہ نہین۔ ان کے گندے چہرے پر ہم اس بدنما نظر بٹو کو دیکھنا نہین چاہتے جو سیاہون کی آمیزش سے دن بدن بڑہتا جاتا ہے۔ اس واسطے مناسب ہو گا کہ ہمارے مہربان دوست اس کو ہمیشہ کے واسطے اتار کر سمندر کے اس پار پھینک دین۔

نظم

(جو مولوی عبیداللہ صاحب بسمل نے جلسہ اکیپا رڈے مین پڑہی)

دوش در خود گم شدم تا بینم انجام جہان — جذب شوقم برد تا گہ بر فراز لامکان
با ادب وادم نگہ را رخصت نظارۂ — کل شیٔ ہالک الا وجہہ دیدم عیان
در عدم سر بردہ آثار وجود ماسوے — نفی مطلق بر ہمہ عالم شدہ پرتو فشان
دور چرخ آسودہ از توقیع کجدار و مریز — آرمیدہ دہر نیز از گیر و دار این و آن
نیستی افگندہ آتش درمیان کاخ چرخ — رفتہ در تحلیل اجماعش چہ اجزائے دخان
بوالعجب ہنگامۂ دیدم کہ بے عرض شہود — جستہ استقبال بر ماضی تقدم بالزمان
انجمن از ہم شکستہ خلوتے آراستہ — یار ما تنہا نشستہ بزم خالی از کسان
دست بردعمزہ اش میداشت کیف جذبۂ — بیخود افتادم کہ من ہم لب چشی کردم انان
خاک گشتم لیک عشقش دست از من برنداشت — چشم تا برہم نہادم دل در آمد در فغان
ناگہان دیدم کہ دیگر بزم نو آراستند — عالم سر نہان آمد عیان اندر عیان
چون مس تفسیدہ گیتی ز التہاب آفتاب — وز حرارت مغز میجوشید زیر استخوان
ہر یکے حیران بحال خویشتن از شیخ و شاب — ہر یکے در فکر خود درماندہ از پیر و جوان
در حق دختر بدے مہر چون پیر فلک — نال و نیا دار با در بر سر ما مہربان
عبد شان دیدم کہ جمعے را بہ دوزخ میبرند — پشت بر دیوار حیرت ماندم از احوال شان

زانکہ وضع شان مشابہ بود با اہل نیاز
لیک باآن زہد بس انکار بیعت داشتند
اہل نہ پنداری کہ این معنی بہندیان گفتام
گر نداری این سخن باور بیا با من دمے
تا بہ بینی آفتاب معرفت در پیرہن
در وجود ش مجتمع بینی شرف اندر شرف
فلت او واللہ اعلم عالمے در عالمے
آدم ثانی سمّے مصطفٰے عیسٰے مسیح
نقطۂ پرکار علم و خط پرکار عمل
ناصر الاسلام محی السنہ مصباح الورے
عالم علم لدنی عارف اسرار کن
نائب ختم رُسل مولے امیر المومنین
دیں از و بر خویشتن خندان چو گل از فرودین
کہف عالم فخر آدم عقل کل برہان حق
خاتم ختم خلافت از براىس واگذاشت
السلام اسے آرمیدہ در نہایات الوصال
السلام اسے ظل پیغمبر امام المتقین
تا شدہ شمع جمالت پرتو افگن گشتہ اند
این زمان در چشم حق بین وادی بطلان گزاف
گو مسیحا مردہ را جان دادہ از باد نفس
ہر کہ سرتابد ز درگاہ تو رسوائی کشد
کیستم تا لب کشائم من بمدح تو کہ خواند
مے شوم مدہوش چون بینم جمال روئے تو
گر زنم آہے بہ پیشت ترسم از سوء ادب
گر ندارم تاب دیدارت مرا معذور دار
سگ اگر ماند بردن از نبوم نبود ہیچ عیب
آے آرے حال من ماند بکعب ابن زہیر
پائے من در خواب منزل بود و ہم سست کوش
غرقہ کش از غرور ربا جذبۂ الطاف تست
سے تراند بسمل کیج مج زبان وصف تو گفت
باد قیصر را مبارک کامد از فضل خدا

برجبین ہر یکے از سجدہ میدیدم نشان
لاجرم دادندتن در حلقہ بند گران
تا شوی آگاہ رد من مات ہم تعریف بخوان
در حریم قبۃ الاسلام یعنی قادیان
تا بیابی آسمان موہبت در طیلسان
در کمالش مرتفع یابی جہان اندر جہان
قدر او اللہ اکبر آسمان بر آسمان
یوسف مصر امامت مہدیٔ آخر زمان
ماحے کفر و ضلالت رہنمائے انس و جان
آفتاب اوج عزت شمع جمع عارفان
معنی انسان کامل صورت مرآۃ جان
مظہر سر اتم ادریس فرموسے فشان
کفر از و بر خویشتن لرزان چو برگ از مہرگان
مہبط وحی خدا روح القدس صاحب قران
گر چون ختم نبوت خاتم پیغمبران
السلام اسے گلشن دین را بہار بیخزان
السلام اسے از ہدایت والئے ہندوستان
طائران قدس گرد شت پرزنان پروانہ سان
حلقۂ بزم تو از بزم رسول اللہ نشان
عالمے را زندہ کردستے ز اعجاز بیان
از نشانہا کردہ حق این نکتہ را خاطر نشان
عقل اول در ثنایت داستان در داستان
اشک از چشم روان گرد دبسان ناودان
در نمایم ضبط در دل آب گردد استخوان
جلوۂ ماہ درخشان ہست تا بد کتان
اے بقربانت روم ہستم سگ این آستان
آنچہ با وے کرد پیغمبر بکن با من ہمان
خضر لطف خود دلیلم سازد تا مقصد رسان
لطف فرما و مرا از ورطۂ غم دار ہان
ہست چون ختم رسل و رحمت رطب اللسان
مہد عیسٰے ہم بعہد او فرود از آسمان

عاجز کی تقریر کے بعد شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم نے طلباء کے واسطے مذہبی تعلیم کی ضرورت پر ایک مختصر لیکن پُرجوش اور دلچسپ تقریر کی۔ اس کے بعد جناب ابو سعید عرب صاحب نے حصول علم اور اس کے فوائد پر ایک فصیح تقریر فرمائی آپ کی تقریر کی تمہید فصیح و بلیغ عربی اور پھر فارسی سے شروع ہوئی تھی۔ عرب صاحب موصوف کی تقریر نے سامعین کو بہت محظوظ کیا۔

ان کے بعد صدر مجلس حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب نے وعظ فرمایا۔ اور تقریر کرنے والے صاحبان کے بیانات پر مختصر اور مفید ریویو کیا۔ حضرت موصوف نے اپنے وعظ کے اول میں سورہ الحمد شریف پڑھا اور الحمد للّٰہ رب العالمین کی تفسیر میں فرمایا۔ کہ ربّ العالمین خدا تعالےٰ کی ایک صفت ہے جو بتدریج انسان کی اور ہر ایک شے کی پرورش کرتی ہے۔ ربّ وہ ہے۔ جو بتدریج کمال کو پہونچاتا ہے۔ حقیقی ربوبیّت صرف اللہ تعالےٰ ہی کر رہا ہے۔ اور ربّ ایک ہی ہونا چاہیئے۔ اگر ارباب متفرقہ ہوں تو سارا کارخانہ خراب ہو۔ مگر جیسا کہ وہ تمام دنیا کا ایک ہی ربّ ہے۔ ایسے ہی ظلّی طور پر ایک گھر کے انتظام کرنے والا بھی ایک ہی ہونا چاہیئے اور ایسا ہی ملک کا بادشاہ اور امیر بھی ایک ہی ہوتا ہے ظلّی طور پر یہ بھی رب ہیں اور ایسا لفظ بولنا شرک میں داخل نہیں کیونکہ حضرت یوسف علیہ السلام نے یہ لفظ ان معنوں میں استعمال فرمایا ہے جیسا کہ قرآن شریف میں آیا ہے ارجع الی ربّک اور اِنَّهٗ ربّی احسن مثوای۔

حضرت مولوی صاحب نے اپنی تقریر میں اس ضروری امر کی طرف بھی توجہ دلائی کہ استادوں کو چاہیئے کہ اپنے شاگردوں کے حق میں دعا کیا کریں اور شاگردوں کو چاہیئے کہ اپنے استادوں کے حق میں دُعا کیا کریں۔

ایک صاحب نے دوران تقریر میں فرمایا تھا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے علم کے حاصل کرنے کی اسقدر تاکید فرمائی ہے کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اطلبوا العلم ولو کان بالصین کہ علم حاصل کرو۔ اگرچہ چین میں ہو حالانکہ چین ملک عرب سے بہت دُور ہے اور اس زمانہ میں بالخصوص چین پہنچنا ایک نہائت ہی مشکل امر تھا۔ اس پر حضرۃ مولوی صاحب نے فرمایا کہ چین سے مُراد ملک چین نہیں ہے بلکہ محاورہ عرب میں صین کا لفظ سمرقند۔ بخارا اور خیوا کیوا سطے بولا جاتا ہے اور اس میں اشارہ اس امر کیطرف ہے کہ ان ممالک میں جو محدثین پیدا ہوں گے اُن سے علوم حاصل کرو۔ اور حدیث کے علم کی قدر کرو اور ایسا ہی آخری زمانہ میں جو امام پیدا ہوگا وہ صینی ہوگا اس کی اطاعت دل وجان سے کرو۔

نیز اپنے وعظ میں حضرت مولوی صاحب نے گورنمنٹ برطانیہ کے برکات کیطرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ من لم یشکر الناس لم یشکر اللّٰہ کہ جو شخص انسان کا شکر نہیں کرتا وہ خدا کا بھی شکر نہیں کرتا انسان اپنے افسروں کی ناشکری کرتا ہے۔ تو رفتہ رفتہ اس کو ناشکری کی عادت ہو جاتی ہے جو لوگ دنیوی رنگ میں تمہاری پرورش میں حصہ لیتے ہیں ان کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہیئے۔ اس کے بعد جلسہ دعا کے ساتھ ختم ہُوا۔

خریداران حقیقۃ الوحی مطلع رہیں کہ کتاب مذکورہ ۱۵ مئی ۱۹۰۷ء کو شائع ہوگئی ہے قیمت کتاب کی بوجہ بڑھ جانے حجم اور دیگر مصارف کے بیجلد للعہ اور مجلد للعہ رکھی گئی ہے یہ کتاب کسی اور شخص کے روپیہ سے طبع کرائی گئی ہے لہذا اصل مالک وہی شخص ہے قیمت میں کوئی کمی یا رعائت کرنا اسی شخص کا حق ہے حضرت اقدس کا اس میں دخل نہیں ہے جن خریداروں نے پہلے درخواستیں بخیال کمی قیمت دو دو چار چار نسخوں کی بھیجی ہیں وہ اپنی استطاعت کا اندازہ لگا کر دوبارہ اطلاع دیں کہ کتنی جلدیں انکو بذریعہ وی پی بھیجی جاویں سابقہ درخواستوں میں سے بجز اُن اصحاب کے جنکو قیمت ادا کرنی وقت پیش آنیکا خطرہ نہ معلوم ہوگا صرف ایک جلد بذریعہ وی پی ارسال ہوگی بعد میں اگر وہ دوبارہ درخواست کریں گے تو خوشی سے تعمیل ہوگی یہ صرف بلحاظ سہولت خریداران کیا گیا ہے

رسید زر

۱۴ مئی ۱۹۰۸ء

۱۶۱۱ ۔ سید احمد خان صاحب سے
۱۳۶۵ ۔ اللہ یار صاحب
۱۴۲۴ ۔ منشی فیاض الدین صاحب سے
۱۷ مئی ۱۹۰۸ء
۱۲۳۹ ۔ فیض محمد صاحب سے
۱۶۱۵ ۔ ابوبکر ابن محمد اقبال صاحب سے
۱۵۸۵ ۔ پیر محمد صاحب سے

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

حاکم خان صاحب ولد حسن محمد صاحب
ساکن چوراسی نہر جہلم
حسن محمد صاحب ساکن چوراسی نہر جہلم
بڈھے خان صاحب ولد احمد خان
صاحب بیری ۔ ضلع گورداسپور
فتح الدین ولد امام الدین صاحب
ساکن ضرب دیال ضلع ہوشیارپور
سید ولایت حسین صاحب
ملازم دفتر رجسٹرار تحصیل مظفر گڑھ
سید رستم علی صاحب تحصیل مظفر گڑھ
ملک غلام صفدر خان صاحب
صاحبزادہ ملک غلام حیدر خان
صاحب تحصیلدار
ملک عطاء اللہ خان صاحب " "
ملک محمد اسلم خان صاحب " "
ملک امیر حیدر خان صاحب " "
سید شیر شاہ صاحب ساکن راولپنڈی
ماسٹر غلام رسول صاحب ساکن پنڈی لالہ
نواب بیگ صاحب نسووالی ضلع گجرات
بہادر بیگ صاحب " " "
اعظم بیگ صاحب " " "
عطاء ربی ولد احمد شاہ صاحب ڈلہ
بٹالہ ضلع گورداسپور
فضل دین ولد کریم بخش صاحب ڈلہ بٹالہ ضلع گورداسپور

عبدالکریم ولد علی بخش صاحب ڈلہ بٹالہ
ضلع گورداسپور
رمضان ولد گلاب ڈلہ بٹالہ ضلع گورداسپور
ولی محمد ولد شادی " " "
لبو ولد نور " " "
رولو ولد احمد " " "
امام الدین ولد نتھا " " "
فضل دین ولد دتو " " "
عمر الدین صاحب ساکن کوٹی
سیٹھانان
حسن محمد ولد سمندا ڈلہ
محمد رشید ولد عطاء ربی " "
ملا دین محمد صاحب ملک افغانستان
پیر محمد صاحب " " "
فقیر محمد صاحب " " "
عبدالکریم صاحب " " "
امیر محمد صاحب " " "
لالک صاحب " " "
تاج محمد صاحب " " "
شیر محمد صاحب " " "
وزیر محمد صاحب " " "
دان صاحب " " "
سراج بی بی " " "
اموں " " "
نیاز بی بی " " "
مسمات بانو " " "
ولی محمد خان صاحب ہیڈ کنسٹبل پولیس جھنگ
علی گوہر صاحب پولیس لائل پور
مسمات رسول بی بی بیوہ معرفت
محمد سعید ماسٹر گورنمنٹ سکول
سیالکوٹ
نیاز علی صاحب مرحوم سیالکوٹ
جیوا چک سکندر کہاریاں گجرات
نیک " " "
سیف علی خان صاحب
معرفت مولوی محمد فضل صاحب
موضع چداڑن چنگا گوجرخان

محمد خان صاحب
شیر عالم صاحب
حکم داد خان صاحب
روشنائی بیگم
متوالی بیگم
اغرا بیگم
جان بیگم
بیگم
جمال بی بی
فضل داد خان صاحب

معرفت مولوی [illegible] گوجرخان

نواب ولد علی ۔ گورالی گوجرات
سید محمد نصیب صاحب تیجہ کلاں
ضلع گورداسپور
محمد عبدالنعیم صاحب سوجگڑہ
محلہ چک شکن ضلع سنگھیر
نبی بخش صاحب معرفت منشی محمد اسمٰعیل
صاحب مشن امریکن پریس سیالکوٹ
نورالدین صاحب لوہار معرفت
حکیم محمد دین صاحب گوجرانوالہ
ولیہ سنگہ ۔
مسمات عمر بی بی معرفت حکیم
خادم علی صاحب پسرور سیالکوٹ
عبداللہ ولد نظام الدین صاحب
چونڈہ ضلع سیالکوٹ
اہلیہ دلاور خان صاحب صوابی
پشاور
مسمات حسین بیگم اہلیہ منشی محبوب عالم
لاہور متصل نیلہ گنبد
غلام فاطمہ ہمشیرہ محمد حسین
صاحب گرداور دہرم کوٹ ندھاوا
غلام محمد صاحب تیلی سٹروعہ ہوشیارپور
اہلیہ عبدالغنی خان صاحب محاسب
تحصیل ہو سے اخیل ضلع نورالائی
غلام غوث صاحب پٹواری
تخت بھائی ضلع ہزارہ
والدہ محمد مقبول صاحب بدوملی
رحیتہ ۔

بی بلا موضع باردال کڑیانوالہ
ضلع گجرات
کرم الدین صاحب بہادر منشی نورالدین
صاحب محکمہ بارک ماسٹری لائل پور
فضل خان صاحب چنگا بنگیال
گوجرخان
فضل الٰہی صاحب چنگا بنگیال گوجرخان
غلام قادر صاحب دوالمیال جہلم
چودہری محمد خان صاحب مانگٹ اونچے
حافظ آباد
لکھنا ۔ مانگٹ اونچے حافظ آباد
محمد بخش صاحب " " "
مراد بخش صاحب " " "
نور محمد صاحب " " "
نتھو " " "
سید احمد صاحب " " "
ہست " " "
مست " " "
بہلکی " " "
غلام احمد علی پور کبیر والہ ملتان
شیر محمد " " "
غلام غوث " " "
غلام قادر " " "
قاضی ظہور اللہ صاحب پسرور
ضلع سیالکوٹ
بی بی رانی والدہ فضل احمد صاحب
پٹواری ۔ گوجرات
غلام حسن ۔ نصیرہ کہاریاں گوجرات
شاہ محمد " " "
امیر علی " " "
سیف علی " " "
نواب خان " " "
کرمداد صاحب " " "
اہلیہ مولوی نور احمد صاحب
چنیوٹ جھنگ
بوٹا ۔ جیونہ نجل ضلع گوجرات
علم دین " " "

کھنڈی ۔ جیونہ نجل ضلع گجرات
بیگم بی بی " " "
حسن محمد " " "
امام بی بی " " "
محمد حسین " " "
مسمات حسین بی بی " " "
مسمات دونی سٹروعہ ہوشیارپور
صوفی کریم ولد لبندا کشمیری معرفت
میاں احمد الدین صاحب ڈسٹرکٹ
بورڈ کوہاٹ
فتح محمد خان صاحب حوالدار
موزنگ ۔ کہاریاں گوجرات
کرم اللہ خان صاحب حال مقیم
پلٹن ۲۲ کمپنی ۲ چھاؤنی جہلم
مہدی حسین صاحب شہر کہنہ بریلی
یعقوب علی صاحب محلہ گھر جعفر خان
میراں بخش احمدی مدرس شیخپور
تحصیل و ضلع گوجرات
محمد یوسف صاحب شملہ
خیر الدین علی پور کبیر والہ ملتان
سلطان " " "
محمد خان کنجاہ گوجرات
حکیم محمد حبیب اللہ ۲۰۹
کہد ادالہ لائل پور
کالے خان چنگا بنگیال گوجرخان
محمد حسین ۔ عالم گڑھ گوجرات
عطاء محمد دھول گوریا گوجرات
احمد الدین صاحب طبیب متصل
شوالہ شہر سیالکوٹ
حسین بخش صاحب تحصیل چکوال
احمد ۔ چک اسکندر گوجرات
محمود " " "
محمد بی بی " " "
محمد فیروز صاحب ریکورڈ
کوئٹہ بلوچستان
کریم بخش صاحب معمار جموں
عبدالعزیز ابن منشی فتح علی

دوالمیال براہ کہیوڑہ نمک جہلم
مسمات مغلانی " " "
مسمات بیگان " " "
فاطمہ " " "
سہاگ بہری " " "
چراغ دین دوکان حافظ
غلام رسول صاحب وزیرآباد
فاطمہ زوجہ جعفر علی خان فیروزپور
مسمات مہران بی بی ہمشیرہ
فتح دین چک ۱۹۵ رکھ بہرائچ
مہندو ۔ حاجی والہ گجرات
پیرانڈتا " " "
میراں بخش " " "
امرتا " " "
کرم داد صاحب وزیرآباد
مسمات نوراں ہون جالندھر
مسمات میرو " " "
لعل حسین چنگا بنگیال گوجرخان
محمد سرور خان " " "
عبداللہ " " "
عبدالرؤف " " "
قائم الدین " " "
سیف علی " " "
فقیر محمد " " "
نواب خان " " "
محمد صادق " " "
برہان علی " " "
برکت بی بی " " "
بگو بیگم " " "
الٰہی بخش معرفت شیخ خدا بخش
احمدی ۔ لائل پور
مستری محمد الدین صاحب چک ۹۰
سرگودہ
قلندر بخش صاحب پٹواری
حلقہ اوڑ گڑہ شنکر
ولی محمد صاحب کلارک دفتر
میگزین ۔ شملہ

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی قادیان سے طلب فرمائیے

براہین احمدیہ اور درثمین کی رعایت کا وقت ختم ہو گیا

ہے اور اب براہین احمدیہ غیر مجلد کی قیمت صہ ر اور

مجلد ۲ر درثمین غیر مجلد ۰ر غیر مجلد ۶ر ہو گی

خریداران بدر سے للعہ قیمت براہین لیجاویگی

فصل الخطاب — مصنفہ علامۂ دوران حضرت حکیم الامۃ۔ دہرم پال کی ترک اسلام کا جواب۔ جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی ہے مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے قیمت ۸ر

حضرت اقدس کیا فرماتے ہیں

اطلاع

(ہر دو کتب دفتر بدر ایجنسی سے ملسکتی ہیں چشمہ مسیحی لغات القرآن ہر دو ایک ہزار صفحہ)

سید عبد الحی عرب صاحب نے میری کتاب چشمہ مسیحی کو عام فائدہ کے لئے دوبارہ چھپایا ہے اور درحقیقت ان کتابوں کا عام طور پر پبلک میں شائع ہونا نہایت ضروری ہے پس اگر کوئی صاحب ہمت خرید کر کے عام لوگوں میں تقسیم کریں تو انشاء اللہ موجب ثواب ہوگا۔ عیسائی پادری ہر ایک رسالہ بیس بیس ہزار چھپوا کر شائع کرتے ہیں سو افسوس یہی ہے کہ دنیا کو ہماری تالیفات کی بہت ہی کم اطلاع ہے اور دوسرے عرب صاحب موصوف نے جو عربی زبان رکھتے ہیں۔ لغات القرآن ایک کتاب تالیف کی ہے میری دانست میں وہ کتاب بھی مفید ہے ہر ایک پر لازم ہے کہ قرآن شریف کے سمجھنے کے لئے ہمیشہ توجہ کرے کیونکہ دینی علوم کا یہی خزانہ ہے۔ اور علم لغات قرآن نہایت ضروری ہے والسلام۔

میرزا غلام احمد

سر الشہادتین — مصنفہ حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ سورہ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں اس کے نکات ایک روپیہ میں بھی گراں نہیں۔ قیمت ا ر

اعجاز احمدی — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ حضرت مسیح موعود کی تائید میں قیمت ا ر

جنگ مقدس — حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام و عبد اللہ آتھم کا مباحثہ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے قابل دید ہے۔ قیمت ۱۲ر

جام شہادت — مصنفہ حضرت ثاقب صاحب۔ مرحومی عبد اللطیف کا جانسوز مرثیہ۔ قیمت ۰ر

شہادت آسمانی — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی کلام نفس رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب۔ قیمت ۲ر

دیباچۂ صالحہ — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود با وجود سے ظہور میں آئے۔ قیمت ۱ر

الوصیۃ — مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت صاحب نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو رسوم و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں۔ قیمت ۱ر

القول الصحیح — اردو نظم۔ حضرت مسیح موعود کی تائید میں۔ خلیفہ رحمت اللہ صاحب کی تصنیف۔ قیمت ۱ر

اسلام اور اُسکا بانی — ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید میں۔ قیمت ۱ر

احمدی جماعت کو مبارک اور خوشخبری

ایہا الاخوان۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ الحمد للہ کہ فاضل اکمل حضرت حکیم الامت مولانا مولوی نور الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے ترجمہ قرآن شریف کا پہلا پارہ جو بطور نمونہ ترجمہ ہے چھپکر طیار ہو گیا ہے امید کہ قدردان قوم خرید کر مصنف کے حق میں دعائے خیر فرماویں۔ کل ترجمہ مولانا موصوف الصدر نے اس عاجز مشتہر کو دیدیا ہے۔ خدا تعالیٰ اس خدمت کے لائق ہونا قبول فرما کر بہت جلد اس مقدس جماعت کے سامنے کل ترجمہ طیار کر کے پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے کل ممبران جماعت سے استدعا ہے۔ کہ وہ اس کار خیر کے حسن انجام کے لئے دعا فرماویں۔ ہدیہ پارہ اول علاوہ محصولڈاک ۴ر

این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد

المشتہر

عاجز شیخ عبد الرشید مالک مطبع احمدی صدر بازار میرٹھ

الخطبۃ
ضرورت نکاح

۱۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

میرے ایک عزیز نوجوان دوست سید معقول روزگار سرکاری ملازم ہیں جن کے حالات سے مجھے ذاتی واقفیت ہے کہ وہ ایک نیک اور رشید آدمی ہیں شرعی ضرورت کے سبب دوسرے نکاح کے خواہاں ہیں چونکہ مجھے خود ان کے ساتھ محبت کا تعلق ہے اس واسطے میں انکی بخوشی سفارش کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ جو احباب اس تعلق کو پسند فرمائیں گے وہ خوش ہوں گے۔ معاملہ کرنے سے پہلے اس کے واسطے حضرت اقدس سے دعا کرائی جاویگی۔ اور پھر فیصلہ ہوگا۔ خط وکتابت میرے نام ہو۔ ایڈیٹر

۴۔ ہمارے ایک مکرم دوست کو جو قوم کے سید ہیں اور ایک ریاست میں معزز عہدے پر ممتاز ہیں اور اس سلسلہ اولیٰ درجہ کے مخلصین میں سے ہیں اور انکو حضرت اقدس سے بہت محبت اور دلی تعلق ہے دیکھتے ہیں اور انکو ایک ضرورت شرعی یعنے حصول اولاد کے لئے دوسری شادی کی ضرورت ہے اور خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منشا ہے کہ وہ اس غرض کیواسطے دوسری شادی کریں اور حضور ہی کی اجازت سے سید موصوف نے میرے پاس ذکر کیا ہے کہ بذریعہ اخباروں مناسب جگہ کی تلاش کیجاوے۔ حضرت نے بھی عاجز کو زبانی فرمایا ہے کہ اس معاملہ میں کوشش کرو اس واسطے تمام خط وکتابت میرے نام ہونی چاہیئے یا حضرت کے نام۔ کیونکہ آخری فیصلہ حضرت اقدس کے حکم سے ہوگا ایڈیٹر

۵۔ مدد خان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں۔ مدد خان ایک نیک اور نوجوان ہے۔ خط وکتابت معرفت ایڈیٹر ہو۔

۶۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ایک بڑھئی احمدی موضع گوریکی ضلع گوجرات کا رہنے والا نکاح کا خواستگار ہے اچھا کاریگر ہے اور معماری کا کام بھی جانتا اور کرتا ہے۔ کوئی صاحب ضرور کوشش کر کے کسی نیک اور فرمانبردار احمدی لڑکی سے اس کا نکاح کرا دیں عمر ۳۰ سال سے کم ہو۔ اور حیثیت بھی اچھی ہے اس سے پہلے کوئی بیوی نہیں۔ خط وکتابت مجھ سے ہو۔

اکمل آف گولیکی از قادیان ضلع گورداسپور

روزانہ اخبار عام

تازہ تازہ دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے سب سے پہلا اور عمدہ اخبار اخبار عام ہی ہے دلچسپ و مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔ مینجر روزانہ اخبار عام

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی ہے ۔ مابعد للعہ

رجسٹرڈ نمبر ایل

ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | مسیح دورِ آخر مہدی آخر زمان

۲۴ ربیع الثانی ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۶ جون ۱۹۰۷ء

جلد (۶) | نمبر (۲۳)

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

قیمت فی پرچہ ۲ر | قیمت سالانہ | گورنمنٹ

دس شرائط بیعت

اول ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہے گا ۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم ۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت ۔ عسر اور یسر ۔ نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہرحالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیرے گا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم ۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا ۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دے گا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوۃ کو بکلی چھوڑ دیگا ۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا ۔ ہشتم ۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا ۔ نہم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خدا داد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائے گا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلےٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر تمام دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا | مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم | ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست | بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام | دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن | جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام | ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست | زو شدہ سیراب سیراب کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود | آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال | وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست | ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک وز خبر ہائے معاد | ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است | منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست | منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین | آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست | ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازان عالی جناب | نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اشتہارات بدر

واسطے والیان ریاست و گورنمنٹ عمہ
معاوضہ صفحہ اول جنکو عام پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہو ۔ ۔ ۔ صہ
معاوضہ رعیہ دوم جنکو عام پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہو ۔ ۔ ۔ للعہ
عام قیمت پیشگی ۔ ۔ ۔ ۔ سے
عام قیمت مابعد ۔ ۔ ۔ ۔ للعہ
قیمت فی پرچہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۲ر

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ کرینگے ان سے حساب مابعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہئے بعد میں نہیں مل سکیگا رسید نہ اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ بھیجا ویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک اخبار میں رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہئے ۔ منیجر

وہ الفاظ جنہیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۔ ۳ بار ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۔ ۳ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ آمین ۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں ۔

کمیاب ڈائری

منقول از تشحیذ الاذہان

ایک دفعہ مولوی محمد علی صاحب کو طاعون کے ایام میں سخت تپ چڑھا جو یہاں تک شدید تھا کہ انہوں نے سمجھا کہ مجھ کو طاعون ہوگیا ہے۔ اور اس خیال کا ان پر اس قدر اثر پڑا کہ مفتی محمد صادق صاحب کو بلا کر وصیت بھی لکھوانی شروع کر دی۔ اتفاقاً یہ خبر مجھ کو ملی اور میں ان کی عیادت کے لئے گیا تو ان کے اس خیال کو دور کرنے کے لئے میں نے کہدیا کہ آپ کو قطعاً طاعون نہیں اگر آپ کو طاعون ہے تو ہمارا سلسلہ ہی جھوٹا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ میں ہر ایک شخص کو جو اس چار دیواری میں ہے اس مرض سے بچاؤں گا اور یہ کہہ کر میں نے ان کی نبض جو دیکھی تو تپ کا کہیں نام و نشان بھی نہیں تھا۔

جہاد کی ممانعت کی نسبت جو نظم درثمین میں شائع ہو چکی ہے اس میں ایک شعر ہے۔ ؎

اب زندگی تمہاری تو سب فاسقانہ ہے
مومن نہیں ہو تم کہ قدم کافرانہ ہے

اس کی نسبت فرمایا کہ دیکھو آجکل جس طرح کا فسق و فجور پھیلا ہوا ہے اور مسلمانوں کی پہلی سی حالت نہیں رہی ان کے ہاتھوں سے سلطنت بھی اسی لئے چھینی گئی ہے کہ انہوں نے خدا کو چھوڑ دیا خدا تعالیٰ کسی کا رشتہ دار نہیں کہ وہ باوجود اس کے بگڑ جانے کے پھر بھی اس کی پاسداری کرتا چلا جاوے چونکہ یہودیوں سے مسلمانوں کو نسبت ہے اس لئے ان کی طرح ان پر بھی دو دفعہ عذاب آنا ضروری تھا چنانچہ ایک دفعہ تو تب ان پر عذاب آیا جبکہ ہلاکو خان نے حملہ کر کے بغداد کو تباہ کیا اور مسلمانوں کو اس قدر ہلاک کیا کہ صرف بغداد میں کہتے ہیں کہ چھ لاکھ انسان قتل ہوا اس وقت کے مسلمانوں کی حالت اس سے ظاہر ہوتی ہے کہ ایک بزرگ کے پاس لوگ اکٹھے ہوئے اور کہا کہ خدا سے دعا کیجئے گا کہ وہ ہم کو اس عذاب سے نجات دے اور یہ طوفان ختم جائے۔ انہوں نے فرمایا کہ کمبختو تمہاری وجہ سے ہم بھی اس عذاب میں پھنس گئے میں دیکھتا ہوں کہ فرشتے کھڑے کہتے ہیں کہ

یا ایها الکفار اقتل الفجار۔ یعنے اے کافرو! ان فاجروں کو قتل کرو پس وہی حالت اسوقت دوبارہ ہوگئی ہے اور انگریزوں کی حکومت بھی جو کہ مذہب کے رو سے کافر ہیں ہندوستان میں اسی لئے ہوئی ہے۔ کہ مسلمان خود فاسق فاجر ہو گئے ہیں اور خدا کے رحم کو حاصل کرنے کے لائق نہیں ہیں اور میرے اس شعر کا یہی مطلب ہے۔ کہ خود تمہاری حالت ایسی نہیں رہی کہ خدا تمہاری مدد کرے۔ تو جہاد کیسا۔

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

لیجئے ایک پادری صاحب ستر سالہ بڑھا گالیگیر

شہر نیویارک میں ایک شخص ولیم نامی رہتا تھا۔ سنہ ۱۹۰۲ء میں فوت ہوا اس کی دو لڑکیاں تھیں یہ شخص بہت مالدار تھا چنانچہ ہر ایک لڑکی کے حصے میں پچیس ۲۵ ہزار پونڈ یعنے پونے چار لاکھ روپیہ آیا ہوا تھا۔ مسٹر ولیم جب مرنے لگا تو اپنے علاقہ کے مشہور و معروف اور معزز بزرگ ریورنڈ جیری نوڈگاس (جو ہمسٹڈ فیشنیبل سینٹ جارج چرچ کے ریکٹر تھے) کو بلا کر عرض کیا کہ آپ میری ان لڑکیوں کی دینی اور روحانی تربیت کی نگرانی فرماتے رہیں۔ پادری صاحب نے اس خدمت کو بسر و چشم قبول فرمایا۔ اور ہر دو کی تربیت اور نگرانی کے لئے آنا شروع کیا۔ ان لڑکیوں میں ایک کا نام مس فلورٹیہ ولیم تھا۔ جوانی کا عالم شباب کی بہار دیکھ کر بزرگ پادری صاحب گرفتار دام ہو گئے۔ اتالیقی سے بڑھ کر نمائیت کی طرف ترقی شروع ہو گئی اور آتش عشق نے اعتدال کے حدود سے تجاوز کر دیا یہاں تک کہ محبوبہ کی بوڑھی دادی تاڑ گئی اور بے ساختہ پادری صاحب کی خدمت میں عرض کرنے لگی کہ آپ اپنی اتالیقی خدمتوں سے ہمیں معاف فرمائیں اور آئندہ یہاں تشریف لانا بند کریں لیکن پادری صاحب محبوبہ سے عہد و پیمان حاصل کر چکے تھے اور محبت کا وثوق پا چکے تھے فوراً بول اٹھے کہ یہاں آنے سے روکو گی تو ہم باہر کسی جگہ ملاقات کر لیا کریں گے۔

اب ۱۴ مئی کے سول ملٹری گزٹ میں لکھا ہے کہ ۱۹ر اپریل کو پادری صاحب مذکور اس پری پیکر محبوبہ کو ساتھ لے کر کہیں الوپ ہو گئے ہیں۔ پادری صاحب کی بیوی بھی موجود تھی لیکن اس کو بے کسی میں چھوڑ گئے ہیں ان کے اغوا کا حال یوں لکھا ہے کہ ۱۹ر تاریخ ماہ اپریل کو پادری صاحب ایک فیشنیبل شادی کی رسوم ادا کرنے کے لئے نیویارک تشریف لے گئے بیوی ان سے اجازت لیکر اپنے بعض رشتہ داروں کو ملنے کے لئے ہارٹ فورڈ کی طرف گئی۔ پادری صاحب منگل کے دن وہاں سے واپس ہمسٹڈ پہنچے اور اپنا مال و اسباب لیکر فوراً کہیں گم ہو گئے۔ اسی روز سے مس فلورٹیہ ولیم بھی روپوش ہے۔ خفیہ پولیس سراغ رسانی میں کوشش کر رہی ہے

لڑکی کا ایک خط دادی کے نام اس مضمون کا پہنچا ہے کہ مجھے آپ سے اور اپنی بہن اڈنا سے بڑی محبت ہے لیکن پادری صاحب کی محبت میرے دل میں اس سے بھی زیادہ ہے۔ ہمسٹڈ سے میرا دلبر روانہ ہو گیا ہے اور میں اس ملک سے باہر نکلی جا رہی ہوں اور امید کرتی ہوں کہ جب یہ چٹھی آپکے ہاتھ آئے گی اس وقت تک میں اس ملک کے حدود سے باہر ہو جاؤں گی پس چٹھی پر شہر جرسی کے ڈاکخانہ کی مہر ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ پادری صاحب کی پچھلے دنوں ٹریموے کی گاڑی پر ایک ضرب آگئی تھی اور اس کے معاوضہ میں اس کو ایک ہزار پونڈ بطور ہرجانہ ملا تھا۔ وہ روپیہ اس کے پاس ہے۔ پادری صاحب کی بیوی عمر میں اس سے بڑی ہے۔ لڑکے ورثاء اور گرجا کے متمول متعلقین پادری صاحب پر فوجداری استغاثہ کرنے کا انتظام کر رہے ہیں اور گرجا کے عہدہ سے اس کو علیحدہ کر دیا گیا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی مخدومی جناب مفتی صاحب۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

مفصلہ ذیل سطور ارسال ہیں اگر مناسب سمجھیں تو اپنے اخبار میں جگہ دیکر مشکور کریں۔ یہ اس جرمن کتاب کا ترجمہ ہے جس کا حوالہ پہلے اشو میں [illegible] چکا ہے اس کتاب کا نام ہے The Oriental Religions یعنے مذاہب ممالک شرقیہ۔ یہ کتاب سنہ ۱۹۰۶ء میں شائع ہوئی تھی۔ اصل میں یہ ایک بڑی کتاب کا خلاصہ ہے۔ جس کا نام Civilization of Our times (تمدن زمانہ حال) جس کے مصنف Paul Hunneberg ہیں یہ ایک بڑے جرمن عالم ہیں اور یورپ میں بوجہ اپنی لیاقت کے بہت مشہور ہیں۔ جس آرٹیکل کا میں ترجمہ ارسال کرتا ہوں اس کے لکھنے والے Ignaz Goldziher ایک بڑے عالم ہیں اور علوم شرقیہ خاص کر کے عربی کے بہت بڑے ماہر ہیں۔ قریباً ہر ایک قسم کی کتاب وہ بہم پہنچا کر پڑھتے ہیں۔ پیشتر اس کے کہ میں اصل ترجمہ لکھوں میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ ڈاکٹر ہارو ڈنر صاحب کا بہت بہت شکریہ ادا کروں کہ جنہوں نے اپنا بہت سا قیمتی وقت صرف کر کے اور مجھ پر کمال مہربانی فرما کر مجھے اس جرمن حصہ کا انگریزی میں ترجمہ کر دیا۔ جس کا میں اردو ترجمہ ارسال کرتا ہوں امید ہے آپ ضرور درج اخبار فرماویں گے۔ محمد الدین از علی گڈھ

ابھی تک مسلمانوں کے نئے فرقہ احمدیہ کی کامیابی کی نسبت کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ اس کے پیغمبر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی (علیہ الصلوٰۃ والسلام) ہیں جن کی عمر قریباً اب پچاس برس کے قریب ہوگی وہ اپنے اس دعوے کے ساتھ ایک نئی تحقیقات کو شامل کرتے ہیں جس کی رو وہ یہ ثابت کرتے ہیں۔ کہ سری نگر محلہ خان یار۔ میں جو ایک ولی کی قبر ہے۔ وہ دراصل حضرت مسیح علیہ السلام کی ہے۔ جو ظالموں کے ہاتھوں سے بچکر مشرق کو بھاگ گئے تھے اور وہیں انہوں نے وفات پائی تھی۔ احمد کا یہ دعوےٰ ہے کہ وہ اس ساتویں ہزار کے لئے مسیح ہے اور یسوع مسیح کی خو بو میں آیا ہے۔ اور ساتھ ہی اس کے اس کا یہ بھی دعوےٰ ہے۔ کہ وہ مسلمانوں کا وہی مہدی موعود ہے۔ جس کی وہ برسوں سے انتظار کر رہے ہیں۔ ان کے مشن کے متعلق ایک تعلیمی ورنگا ہے اس نئے مہدی اور مسیح کے مریدوں کی تعداد ستر ہزار تک پہونچ گئی ہے اس کا مشن (   ) ہے (اس لفظ کا ٹھیک مترادف مجھے نہیں آتا۔ آپ جو مناسب سمجھیں رکھ لیں۔ اس کے معنے ہیں کہ متضاد اور بظاہر بالکل مخالف باتوں کے ملانے والا۔) جسکی بنیاد اور بائیبل قرآن اور حدیث ہے۔

انہوں نے کئی ایک عربی تصنیفات میں اپنی نسبت پیشگوئی پھر کئی ایک مذہبی نبوتوں پر بحث کی ہے۔ جس کی تصدیق وہ اپنے نشانات اور معجزات سے کرتے ہیں۔ غیر مشرقی دنیا پر مرزا غلام احمد صاحب اپنا اثر ڈالنے کے لئے بہت کوشش کر رہے ہیں جس کے لئے انہوں نے ایک ماہوار انگریزی میگزین جاری کیا ہے۔ منہ

محمد دین۔ علی گڑھ

تعلیم مستورات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرم معظم جناب ایڈیٹر صاحب اخبار بدر

بعد از السلام علیکم کے گذارش یہ ہے۔ کہ جناب مہربانی فرما کر میری ان ذیل کی چند سطور کو اپنی اخبار گوہر بار میں جگہ دیکر فدویہ کو ممنون فرما دیں۔

کیا مستورات تعلیم کے بغیر دیندار ہو سکتی ہیں۔

اے میری مکرم خواندہ بہنوں! میں آپ کی خدمت میں التماس کرتی ہوں اور اپنے پہلے مضمون کی تائید میں یہ مسئلہ پیش کرتی ہوں کیا مستورات تعلیم کے بغیر دیندار ہو سکتی ہے اور خود تعلیم سے میری مراد دینی تعلیم ہے۔ یہاں تک میرا خیال ہے۔ صرف دینداری نہیں کیونکہ یہ تو ایک بڑی متبرک چیز بلکہ سچ پوچھئے تو وہ ایک شائستہ دنیا دار بھی نہیں ہو سکتی کیونکہ انتظام خانہ داری اور تربیت اولاد بغیر تعلیم کے نہیں ہو سکتی۔ مثل مشہور ہے کہ اندھا دوسرے کو راہ نہیں دکھا سکتا اسی طرح جو شخص اپنی صلاحیت نہیں کر سکتا وہ دوسرے کو نیک اور تربیت دینے کے لائق نہیں ہو سکتا چنانچہ دیکھا گیا ہے جن گھروں میں تعلیم نہیں۔ ان گھروں میں دین بھی نہیں ہے۔ جو مستورات تعلیم یافتہ ہوتی ہیں ان کی اولاد ضرور ہی نیک اور دیندار ہوتی ہے کیونکہ بچے ماں کے پاس عمر کا وہ حصہ گذارتے ہیں جس عمر میں وہ جو بات سیکھے ان کے دل پر نقش ہو جاتی ہے اگر ماں تعلیمیافتہ اور دیندار ہو تو بچے پر ضرور نیک اثر پڑے گا۔ اگر ماں تعلیمیافتہ نہ ہو۔ تو بچے پر ضرور اس کے برے خیالات کا اثر برا ہی پڑے گا۔ مستورات کو تعلیم دینے میں سلسلہ ذکورہ سے زیادہ کوشش کرنی چاہیئے۔ کیونکہ مردوں کو اللہ نے ہی بڑا رتبہ دیا ہے جب چاہے تعلیم حاصل کر سکتے ہیں خواہ چھوٹی عمر میں یا بڑی عمر میں۔ نہ ہی تو ان کو انتظام خانہ داری کا فکر ہوتا ہے اور نہ ہی بچوں کی پرورش کرنی پڑتی ہے۔ مگر مستورات جو خورد سالی میں ہی انتظام خانہ داری میں مشغول ہو جاتی ہیں اور بچوں کی پرورش کی مصیبت میں گرفتار ہو جاتی ہیں۔ وہ بڑی ہو کر کس طرح تعلیم پا سکتی ہیں۔ مگر جب تک تعلیم نہو دیندار نہیں ہو سکتی اس واسطے میں التماس کرتی ہوں کہ مستورات کو تعلیم دینے میں بڑی سرگرمی کرنی چاہیئے۔ کیونکہ یہ وہی تعلیم پا سکتی ہیں جو پانچ اور بارہ کے درمیان دی جاوے اور میں امید کرتی ہوں خواہ کیسی ہی غبی لڑکی ہو اس پانچ اور بارہ سال کے عرصہ میں وہ پیارے اسلام سے کچھ نہ کچھ واقفیت پا سکتی ہے آہ! میں افسوس سے کہتی ہوں۔ کہ ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بیچاری مستورات کو ہی زیادہ دوزخ میں دیکھا مگر اس کی یہی وجہ ہے۔ کہ مستورات میں مردوں کی نسبت زیادہ کفر اور شرک میں مبتلا ہیں۔ اگر مرد تعلیمیافتہ نہ بھی ہو۔ تو مسجدوں یا محفلوں یا جلسوں میں یا اور کسی طرح ملکوں میں پھر پھرا کر اس کمی کو پورا کر سکتا ہے۔ اور دیندار ہونے کی امید رکھ سکتا ہے۔ مگر ہم مستورات جو کہ بہ سبب پردہ کے باہر نہیں نکل سکتیں اور نہ گھروں میں تعلیم کا چرچا ہے کیونکہ پرانے زمانہ کی بڑی بیبیاں عموماً سب ناخواندہ ہیں اس واسطے میں نہایت ادب سے گذارش کرتی ہوں کہ فرقہ اناس کی خواندہ ممبران کو اپنی قلم کے زور سے سلسلہ ذکورہ پر واسطے تعلیم دلانے کے اثر ڈالنا چاہیئے۔ جس سے کہ عام چھوٹے چھوٹے گل سکول محلوں اور دیہاتوں میں کھل جاویں اور فرقہ میں عام تعلیم ہو جائے۔ راقمہ غ۔ ف۔ بنت ملک مولا بخش صاحب رئیس گوراں ضلع گجرات

۲۰ مئی ۱۹۰۷ء کو ظاہر فرمایا۔ کیا ان ہندوؤں نے جو دکھ ہمیں دیئے ہیں وہ بیان سے باہر ہیں۔ دیانند نے کیا کچھ نہیں لکھا کہ خیال اس سے کم نہیں۔ پھر لیکھرام نے جو خبث پھیلایا ہے اس کا نتیجہ کسی سے مخفی نہیں۔ پس جب ان لوگوں کا یہ خیال ہے کہ ایک حیوان کے بدلے میں انسان کا قتل بھی جائز قرار دیں اور اپنی حکومت کے زمانہ میں اونچی اذان تک بھی نہ کہنے دیں تو پھر ہم کیوں نہ کہیں کہ انگریزی حکومت ہمارے لئے خدا کی ایک خاص رحمت ہے (بہ قومے کہ نیکی پسند د خدا۔ دہد خسرو عادل و نیک رائے)۔

ان ہندوں سے ہمارا کبھی اتحاد نہیں ہو سکتا۔ کہ آزمودہ را آزمودن جہل است۔ انگریز بھی سمجھ سکتے ہیں۔ کہ جب مسلمان بادشاہوں سے وزارت تک کے عہدے پاکر بھی بیجا شکایت کرنا ہی اپنا مذہبی جزو سمجھتے ہیں تو پھر ان سے کیا وفاشعاری کریں گے۔

ہمیں تو ان کے بڑھے ہوئے تعصب پر افسوس آتا ہے کہ ہم تو ان کے ہادیوں کرشن رامچندر کی عام مجلسوں میں بھی تصدیق کریں اور ان کو خدا کے پاک بندے قرار دیں اور یہ ایسے شوخ چشم کہ بلا وجہ حماقت سے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کل اصفیاء کے سردار کو برا کہیں ایسی باتوں سے میں نے کہا کہ جنگل کے بھیڑیوں سانپوں بچھوؤں سے صلح آسان۔ مگر ان سے ناممکن۔ (اکمل)

ایک اور دشمن ہلاک ہوا

سوہل ضلع گورداسپور میں ایک شخص اللہ دتا نام خیاط رہتا تھا وہ اور اس کا بھائی محمد علی معمولی آدمی ہیں اور بہت ہی خفیف سی استعداد پڑھنے لکھنے کی رکھتے ہیں مگر اندھوں میں کانا راجہ جاہلوں سے ان دونوں کو مولوی کا خطاب دے رکھا تھا۔ اس لحاظ سے یہ خطاب جسقدر اور عزت کے قابل ہے ہر شخص سمجھ سکتا ہے بہرحال وہ مولوی مشہور تھا سلسلہ عالیہ احمدیہ سے اسکو سخت عداوت اور دشمنی تھی اور مخالفت کے لئے بہت دریدہ دہن اور بدزبان تھا۔ ضلع گورداسپور اور ہوشیارپور کے قریبی علاقہ جات میں جاکر بہت زور شور سے مخالفت کیا کرتا تھا اور کرم الدین کے مقدمات میں بہت بڑا حصہ اس نے اور اس کے رفیق عبدالسبحان نے لیا تھا چندہ جمع کرنا اور مقدمات میں ہر قسم کی مدد دینا ان کا کام تھا گویا وہ مقدمہ کرم الدین پر نہ تھا بلکہ ان پر تھا۔ غرض تقریر یا اور تحریر کے ذریعہ ہمیشہ مخالفت کرنا اور احمدیوں کو دکھ دینا اس نے اپنا فرض منصبی سمجھ رکھا تھا مقدمات میں کرم الدین تو مجرم قرار پاکر جرمانہ کا سارٹیفکیٹ لیکر گیا عبدالسبحان سانپ کے کاٹنے سے جہاں وہ سادات کے نیچے پڑھ کر گذارا کرتا تھا رخصت ہوا اور مسانیاں سے کیا اس دنیا ہی سے رخصت ہوا۔ اللہ دتا صاحب ... [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر ۔ سیح

مورخہ ۲۴ ۔ ربیع الثانی ۱۳۲۵ھ مطابق ۶ جون ۱۹۰۷ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اعلان

بار دوم

(مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا اَوْ کَذَّبَ بِاٰیٰتِہٖ)

افسوس کہ اس ملک کے اکثر لوگ جو مولوی کہلاتے یا ملہم ہونے کا دم مارتے ہیں جب خدا تعالیٰ کا کلام انکو سنایا جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ وہ افترا ہے انہیں لوگوں پر اتمام حجت کرنے کے لئے میں نے کتاب حقیقۃ الوحی تالیف کی ہے کب تک یہ لوگ ایسا کریں گے ۔ آخر ہر ایک فیصلہ کے لئے ایک دن ہے اور ہر ایک قضاء و قدر کے نزول کے لئے ایک رات ہے ۔ اس وقت میں نمونہ کے طور پر خدا تعالیٰ کا ایک کلام ان لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہوں اور بالخصوص اس جگہ مخاطب میرے مولوی ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری اور مولوی عبدالجبار اور عبدالواحد اور عبدالحق غزنوی ثم امرتسری اور جعفر زٹلی لاہوری اور ڈاکٹر عبدالحکیم خان اسسٹنٹ سرجن تراوڑی

ملازم ریاست پٹیالہ ہیں اور وہ کلام یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا ہے ۔ اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ ۔ اُحَافِظُکَ خَاصَّۃً ترجمہ اس کا بموجب تفہیم الٰہی یہ ہے کہ میں ہر ایک شخص کو جو تیرے گھر کے اندر ہے طاعون سے بچاؤں گا اور خاص کر تجھے ۔ چنانچہ گیارہ برس سے اس پیشگوئی کی تصدیق ہو رہی ہے اور میں اس کلام کے منجانب اللہ ہونے پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں جیسا کہ خدا تعالیٰ کی تمام کتب مقدسہ پر اور بالخصوص قرآن شریف پر اور میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ خدا کا کلام ہے پس اگر کوئی شخص مذکورہ بالا اشخاص میں سے یا جو شخص ان کا ہم رنگ ہے یہ اعتقاد رکھتا ہو کہ یہ انسان کا افترا ہے تو اسے لازم ہے کہ وہ قسم کھا کر ان الفاظ کے ساتھ بیان کرے کہ یہ انسان کا افترا ہے خدا کا کلام نہیں ۔ وَ لعنۃ اللّٰہ علٰی من کذّب وحی اللّٰہ ۔ جیسا کہ میں بھی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ خدا کا کلام ہے ۔ ولعنۃ اللّٰہ علٰی من افترٰی علی اللّٰہ ۔ اور میں امید رکھتا ہوں کہ خدا اس راہ سے کوئی فیصلہ کرے اور یاد رہے کہ میرے کسی کلام میں یہ الفاظ نہیں ہیں کہ ہر ایک شخص جو بیعت کرے وہ طاعون سے محفوظ رہے گا بلکہ یہ ذکر ہے کہ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ لَمْ یَلْبِسُوْۤا اِیْمَانَھُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِکَ لَھُمُ الْاَمْنُ وَھُمْ مُھْتَدُوْنَ ۔ پس کامل پیروی کرنے والے اور ہر ایک ظلم سے بچنے والے جن کا علم محض خدا کو ہے بچائے جائیں گے اور کمزور لوگ طاعون سے شہید ہو کر شہادت کا اجر پا دیں گے اور طاعون ان کے لئے تمحیص اور تطہیر کا موجب ٹھہرے گی ۔

اب میں دیکھوں گا کہ اس میری تحریر کے مقابل پر بغرض تکذیب کون قسم کھاتا ہے مگر یہ امر ضروری ہے کہ اگر ایسا مکذب اس کلام کو خدا کا کلام نہیں سمجھتا تو آپ بھی دعوے کرے کہ میں بھی طاعون سے محفوظ رہوں گا اور مجھ کو بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ الہام ہوا ہے تا دیکھ لے کہ افترا کی کیا جزا ہے ۔ والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

الراقم ۔ خاکسار میرزا غلام احمد ۔

ڈائری

القول الطیّب

بر دنار ایک دوست کا خط حضرت کی خدمت میں پیش ہوا کہ حضرت ابراہیم پر جو آگ ٹھنڈی ہوگئی تھی۔ آیا وہ فی الواقع آتش ہیزم تھی یا کہ فتنہ وفساد کی آگ تھی۔ حضرت نے فرمایا فتنہ وفساد کی آگ تو ہر نبی کے مقابل میں ہوتی ہے اور وہی ہمیشہ کوئی ایسا رنگ اختیار کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک معجزہ نما طاقت اپنے نبی کی تائید میں اس کے بالمقابل دکھاتا ہے۔ ظاہری آتش کا حضرت ابراہیم پر فرو کر دینا خدا تعالیٰ کے آگے کوئی مشکل امر نہیں اور ایسے واقعات ہمیشہ ہوتے رہتے ہیں حضرت ابراہیم کے متعلق ان واقعات کی اب بہت تحقیقات کی ضرورت نہیں کیونکہ ہزاروں سالوں کی بات ہے۔ ہم خود اس زمانہ میں ایسے واقعات دیکھ رہے ہیں اور اپنے اوپر تجربہ کر رہے ہیں۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ جب کہ میں سیالکوٹ میں تھا تو ایک دن بارش ہو رہی تھی جس کمرہ کے اندر میں بیٹھا ہوا تھا اس میں بجلی آئی۔ سارا کمرہ دھوئیں کی طرح بھر گیا اور گندھک کی سی بو آتی تھی لیکن ہمیں کچھ ضرر نہ پہنچا۔ اسی وقت وہ بجلی ایک مندر میں گری جو کہ تیجہ سنگھ کا مندر تھا اور اس میں ہندوؤں کی رسم کے مطابق طواف کے واسطے پیچ در پیچ اردگرد دیوار بنی ہوئی تھی اور وہ اندر بیٹھا ہوا تھا۔ بجلی ان تمام چکروں میں سے ہو کر اندر جا کر اس پر گری اور وہ جل کر کوئلہ کی طرح سیاہ ہو گیا۔ دیکھو وہی بجلی کی آگ تھی۔ جس نے اس کو جلا دیا۔ مگر ہم کو کچھ ضرر نہ دے سکی کیونکہ خدا تعالیٰ نے ہماری حفاظت کی۔ ایسا ہی سیالکوٹ کا ایک اور واقعہ ہے کہ ایک دفعہ رات کو میں ایک مکان کی دوسری منزل میں سویا ہوا تھا۔ اور اسی کمرہ میں میرے ساتھ پندرہ سولہ اور آدمی بھی تھے۔ رات کے وقت شہتیر میں سے ٹک ٹک کی آواز آئی میں نے آدمیوں کو جگایا کہ شہتیر خوفناک معلوم ہوتا ہے یہاں سے نکل جانا چاہیئے۔ انھوں نے کہا کوئی چوہا ہوگا۔ کچھ خوف کی بات نہیں اور یہ کہہ کر پھر سو گئے تھوڑی دیر کے بعد میں نے پھر ویسی ہی آواز سنی۔ تب میں نے ان کو دوبارہ جگایا۔ مگر پھر بھی انہوں نے کچھ پرواہ نہ کی۔ پھر تیسری بار شہتیر سے آواز آئی۔ تب میں نے ان کو سختی سے اٹھایا اور سب کو مکان سے باہر نکالا اور جب سب نکل گئے۔ تو خود بھی وہاں سے نکلا۔ ابھی میں دوسرے زینہ پر تھا۔ کہ وہ چھت نیچے گری اور دوسری چھت کو بھی ساتھ لیکر نیچے جا پڑی اور چار پائیاں ریزہ ریزہ ہو گئیں اور ہم سب بچ گئے۔ یہ خدا تعالیٰ کی معجزہ نما حفاظت ہے۔ جب تک کہ ہم وہاں سے نکل نہ آئے شہتیر گرنے سے محفوظ رہا۔ ایسا ہی ایک دفعہ ایک بچھو میرے بستر کے اندر لحاف کے ساتھ مرا ہوا پایا گیا۔ اور دوسری دفعہ ایک بچھو لحاف کے اندر چلتا ہوا پکڑا گیا۔ مگر ہر دو بار خدا تعالیٰ نے مجھے اُن کے ضرر سے محفوظ رکھا۔ ایک دفعہ میرے دامن کو آگ لگ گئی تھی۔ مجھے خبر بھی نہ ہوئی ایک اور شخص نے دیکھا اور بتلایا اور اس آگ کو بجھا دیا۔ خدا تعالیٰ کے پاس کسی کے بچانے کی ایک راہ نہیں بلکہ بہت راہیں ہیں آگ کی گرمی اور سوزش کے واسطے بھی کئی ایک اسباب ہیں اور بعض اسباب مخفی در مخفی ہیں جن کی لوگوں کو خبر نہیں اور خدا تعالیٰ نے وہ اسباب اب تک دنیا پر ظاہر نہیں کئے جن سے اس کی سوزش کی تاثیر جاتی رہے پس اس میں کون سے تعجب کی بات ہے کہ حضرت ابراہیم پر آگ ٹھنڈی ہو گئی۔

اس پر میاں معراج الدین صاحب عمر (مالک اخبار ہذا) نے جو اس وقت حضرت کے حضور میں حاضر تھے ایک واقعہ عجیب سنایا۔ انہوں نے ایک جگہ کا ذکر کیا کہ ایام طاعون میں ایک ہندو مالدار شخص بے اولاد مر گیا اس کی زوجہ حاملہ تھی۔ ورثاء نے خیال کیا کہ ممکن ہے کہ اس کا بیٹا پیدا ہو جائے اور وہی تمام مال اور جائیداد کا وارث بن جائے۔ آؤ اس عورت کو بھی مار ڈالو۔ اور جائیداد پر بے خطر قبضہ کر لو۔ طاعون تو ہر طرف پھیل ہوئی تھی۔ ایسی صورت میں لوگ ایک دوسرے کی خبر بھی نہیں لیتے۔ آدھی رات کے وقت انہوں نے اس عورت کو پکڑ کر ہاتھ پاؤں اس کے باندھ دئے اور مونہہ میں کپڑا ٹھونس دیا تاکہ بول نہ سکے اور مُردے کی طرح اٹھا کر آدھی رات کے وقت مرگھٹ پر لے گئے اور ان کی عورتوں نے رونا شروع کر دیا کہ مر گئی ہے۔ اردگرد کے ہمسایوں نے خیال کیا کہ اس کا خاوند طاعون سے مر گیا تھا۔ یہ بھی طاعون سے مر گئی ہوگی۔ کوئی نزدیک نہ آیا۔ انہوں نے رات کے وقت اُسے لکڑیوں میں رکھ کر آگ لگا دی۔ ہندوؤں کے قاعدہ کے مطابق تو ضرور تھا کہ جب تک آگ اس کے سر کی کھوپری کو پھوڑ نہ دے وہیں ٹھہرے رہتے مگر چونکہ چوہڑ دہشت کے مارے صرف آگ لگا کر گھر بھاگ آئے۔ قدرت خداوندی اس کو زندہ رکھنا چاہتی تھی اوپر سے آندھی اور بارش جو شروع ہوئی تو آگ بجھ گئی اور اسی حالت میں لکڑیوں کے درمیان اس کا بیٹا پیدا ہوا۔ صبح تک وہ اسی حالت میں پڑی رہی۔ صبح کے وقت بعض راستے چلنے والوں نے اس کو دیکھ کر تھانہ میں خبر دی اور اس کے تمام رشتہ دار مرد اور عورتیں گرفتار کئے گئے۔

لاجپت رائے اور آریہ سماج

(ترجمہ از سول اینڈ ملٹری گزٹ مورخہ یکم جون سنہ ۱۹۰۶ء)

جناب! بحوالہ خط لالہ دیوان چند (ڈی۔ اے۔ وی کالج) جو آپ کے پرچہ مورخہ ۵ مئی کے اشاعت بعنوان مذکورۃ الصدر شائع ہو چکا ہم مندرجہ ذیل ریمارک کرنے کی اجازت دیجئے لالہ لاجپت رائے نے اپنی تمام زندگی آریہ سماج کے لئے وقف کر دی تھی اور آج جبکہ وہ مصائب میں مبتلا ہے۔ سماج اس کو پنتھ سے خارج کرنے کی کوشش کر رہی ہے وہ بغیر کسی شک وشبہ کے آریہ سماج کی روح رواں تھا اس میں شک نہیں کہ آریہ سماج ایک مذہبی گروہ ہے لیکن گورنمنٹ کے برخلاف شورش کنندگان کے لیڈروں اور سرغنہ لوگوں کی سب سے بڑی تعداد اسی فرقہ سے تعلق رکھتی ہے، اور چونکہ ڈی۔ اے۔ وی کالج کے طلباء پولیٹیکل تحریکوں میں حصہ لینے میں سب سے بڑھ کر سبقت لے چکے ہیں اس سے انکار نہیں ہو سکتا کہ آریہ سماج نے پولیٹیکل تحریک اور ایجی ٹیشن میں سب سے زیادہ حصہ لیا ہے۔ بندے ماترم کی جھوٹی جنگی آواز کے ساتھ ساتھ پنڈت دیانند کی جے کے نعرے ابھی قریب کے گذشتہ زمانہ میں شہر لاہور کے مختلف پروسیشنوں اور صفوف میں بلند ہوتے رہے ہیں۔

اس خط میں مرزا صاحب کا بھی ذکر کیا گیا ہے اگر آریہ سماج آپ کی طرز روش اور نصیحت پر چلتی تو انہیں یہ ضرورت محسوس نہ ہوتی کہ وہ آج اپنے لیڈر کو اپنی سماج سے جدا کرتے مرزا صاحب کا مشن خالص مذہبی ہے وہ ابتدا سے (جس کو قریب ... برس گذرتے ہیں) ہمیشہ اپنے مریدوں کو جیسا کہ گورنمنٹ پر خوب واضح اور روشن ہے یہ نصیحت کرتے رہتے ہیں کہ وہ اپنے تئیں گورنمنٹ کے برخلاف پولیٹیکل ایجی ٹیشن میں حصہ لینے سے بچاتے رہیں اور ہرگز ان میں مت شامل ہوں یہاں تک اس کا عملی ثبوت موجود ہے کہ انہوں نے علیگڈھ کے طلباء کی خفیف اور معمولی سٹرائک کے نیوالے طلباء کی شمولیت اختیار کر لی تھی آپ کے فتویٰ جہاد نے جو چھ برس شائع ہو چکا ہے۔ سرحدی صوبہ میں ایک بڑا مفید کام کیا۔ ہے جیسا اس صوبہ کے کمشنر کے الفاظ سے صاف طور پر مترشح ہے احمدیہ فرقہ کے بیعت کی شرائط عشرہ میں اطاعت گورنمنٹ ہی ایک شرط ہے آریہ سماج اپنا گناہ اور قصور دوسروں کے سر پر تھوپنے کی بلا ضرورت کوشش کرتی ہے۔

جتنے احباب شیعہ مذہب سے علیحدہ ہوئے ہیں وہ اپنا پتہ لکھ بھیجیں۔ مخالفوں کے لئے ضرورت ہے۔ پتہ۔ شہر بنارس کوٹھی مہاراجہ بنارس، محلہ راجہ بازار شیخ عبد الواحد خانساماں

کشمیر کی عبرتناک حالت

کشمیر سے ایک صاحب بن کا نام نیچے درج ہے حضرت کی خدمت میں لکھتے ہیں

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ گذارش آنکہ اندرین ملا بالخصوص بعد از نمودار ہونے نشان آسمانی کشمیر بالعموم تحصیل کولگام واسلام والا بالخصوص اس طرح موت کے پنجہ کے اندر گرفتار ہوا ہے۔ کہ الامان الامان۔ بعض جگہ ایسا ہی وقوعہ ہوتا ہے کہ رات کو انسان سوتا ہے اور فجر کو مردہ دیکھا جاتا ہے۔ یکایک وہ وعدہ آلہی۔ کلما ارادوا ان یخرجوا منھا اعیدوا فیھا۔ چند دن نکل پھر یہ عذاب حاضر ہو جاتا ہے ولنذیقنھم من العذاب الادنیٰ دون العذاب الاکبر لعلھم یرجعون کی تنبیہ دے رہا ہے لطیفہ یہ ہے۔ کہ مرگ جوان مرگ ہے یعنی عام طور پر جوان ہی اس کا شکار ہیں۔ یقیناً بقول رب العزت جل جلال حکایتاً عن النوح علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ اطیعون یغفر لکم من ذنوبکم ویوخرکم الیٰ اجل مسمی الخ۔ یہ لوگ قبل از اجل مسمیٰ مر رہے ہیں۔ اگر اطاعت مہدی من اللہ جو اس وقت کے نبی ہیں کرتے۔ تو کبھی یہ جوان مرگ کا نشانہ نہ بنتے۔ یا اللہ تو اپنی مخلوق پر رحم کر۔ آمین۔

یا امام الزمان علیک الصلوٰۃ علیک السلام۔ یہ تمام مخلوقات اسی طرح حسب قانون رب العالمین جس طرح موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقابلہ میں فرعون علیہ اللعنت غرقاب ہوا۔ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقابلہ میں یہودی۔ ضربت علیھم الذلت والمسکنہ میں پڑ گئے۔ ہمارے شہنشاہ امینی محمد المصطفیٰ سرور الانبیاء کی ہمسری میں ابوجہل بمع اتباع خود علیہم اللعنۃ وقود النار بنے۔ عین بعینہٖ اسی طرح مثیل یہود مثیل مسیح کے ہم پلا ہونے میں تباہ ہو رہے ہیں۔ من اصدق من اللہ قیلا۔ لاغلبن انا ورسلی۔ خوشا قول حضور

قادر کے کاروبار نمودار ہو گئے
کافر جو کہتے تھے وہ گرفتار ہو گئے

میں ہوں حضور کا ایک خاکسار تابعدار عبد الرحمان خان ولد راجہ عطا محمد خان صاحب مرحوم۔ ملک کشمیر۔

عرب میں قہری نشان

یہاں جدہ خاص میں طاعون کا سخت زور شور ہے۔

حضرت اقدس کا الہام پورا ہو رہا ہے۔ کہ اب بڑے بڑے روحی اس طرح مستے مرینگے۔ سو بیانیہ صاحب بڑی بڑے رعی مر رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ اپنا فضل کرے۔ میرے لئے ضرور دعا کیا کرو۔ دل سخت اداس رہتا ہے خداوند کریم رحم کرے۔ کہ زندگی میں حضرت اقدس کی ملاقات ہو جاوے۔ تازہ تازے الہامات جو ہو رہے ہیں۔ انہوں نے دل کو ہلا دیا ہے ایکدفعہ دل چاہتا ہے۔ کہ فوراً قادیان چلا آؤں۔ مگر جب ملازمت کا خیال ہوتا ہے۔ تو کوئی قانون ایسا نہیں نظر آتا۔ کہ تین سال سے واپس ہوں۔ دعا پر ختم کرتا ہوں۔

کوٹ نیناں میں جلسہ

بخدمت ایڈیٹر صاحب بدر قادیان

جناب من۔ ضلع گورداسپور میں کوٹ نیناں بھی ایک مشہور قصبہ ہے۔ جب لاہور اور راولپنڈی کے شور و غل کی خبر یہاں پہونچی تو بعض سربرآوردہ اشخاص نے یہ مناسب سمجھا کہ بلوہ کنندگان اور باغیان کے چال چلن کی نسبت عام طور پر اظہار ناراضگی ظاہر کیا جاوے۔ ۵ تاریخ کو ایک باقاعدہ جلسہ حکیم کرپارام مرحوم کی حویلی بصدارت نائب تحصیلدار صاحب بندوبست ہوا۔ علاوہ باشندگان قصبہ کے ارد گرد کے دیہات کے نمبردار اور سفید پوش بھی موجود تھے صاحب میر مجلس نے جلسہ کا افتتاح ایک مختصر تقریر کے ساتھ کیا۔ صاحب ممدوح نے سرکاری راج کے فوائد کو بیان کیا اور بڑے زور سے باغیان کے چال چلن پر اعتراض کیا۔ پھر منشی صاحب نے مفصلہ ذیل ریزولیوشن پڑھا۔ جس کی تائید چودھری آلا سنگھ صاحب سفید پوش اور منشی محمد اعظم صاحب نائب محافظ دفتر ضلع نے کی اور بالاتفاق پیش ہوا۔

ریزولیوشن ۱۔ یہ جلسہ اُن لوگوں کے رویہ کو نہایت افسوس کی نگاہ سے دیکھتا ہے جو لیکچروں میں اور اخبارات کے ذریعہ باغیانہ خیالات کے پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں اور ان لوگوں کے رویہ کو اور بھی زیادہ افسوس کی نگاہ سے دیکھتا ہے جو بے گناہ انگریزوں کو تکلیف پہنچاتے ہیں اور ان کے مال و جان کو نقصان پہونچانے کی کوشش کرتے ہیں اور پبلک کو ترغیب دیتے ہیں کہ وہ لوٹ اور ہڑتال کریں۔

دوسرے ریزولیوشن کی منشی محمد اعظم نے تحریک کی۔ پنڈت ارجنداس صاحب نائب میر مجلس اور لالہ سوہن لال صاحب مہاجن نے تائید کی اور بالاتفاق پاس ہوا۔

ریزولیوشن ۲۔ منشی لال دین صاحب سکرٹری جلسہ کو اختیار دیا جاوے کہ وہ اس جلسہ کی کارروائی کو مختلف اخبارات چھپنے کے لئے بھیجیں اور ایڈیٹران اخبارات کو التماس کریں کہ براہ مہربانی اپنے اصل فرض منصبی کو سمجھ کر شہنشاہ جلیل القدر اور رعایا کے اچھے تعلقات کی تعلیم دیں اور کسی قسم کے باغیانہ مضمون کو اپنے اخبار میں جگہ نہ دیں بعد اس کے میر مجلس صاحب کی مختصر تقریر کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ سب پوسٹماسٹر کوٹ نیناں ضلع گورداسپور

امداد لنگر خانہ

ہفتہ گذشتہ کے اخبار میں عاجز نے چندہ لنگر خانہ کی طرف احباب کو توجہ دلائی تھی۔ مجھے یقین ہے کہ جہاں کہیں وہ پڑھا گیا ہوگا احباب اس کی طرف توجہ کر رہے ہوں گے اور عنقریب اس کے نتائج سے ہم کو اطلاع ہو جائے گی۔ بعد یاد دہانی کے اب میں دوبارہ لکھتا ہوں۔ اور اس امر کیطرف بھی توجہ دلاتا ہوں۔ کہ جہاں اخبار نہ پہنچتا ہو اور جہاں ناخواندہ لوگ ہوں وہاں کے قریب قریب کے شہروں کے دوست دیہات میں جا کر ان ناخواندہ دوستوں کو جمع کر کے اس ضروری حکم سے سب کو مطلع کریں اور اکثر کرتے رہیں چاہیئے کہ قریب قریب کے گاؤں کے لوگ ہر جمعہ کو کسی ایک گاؤں میں جمع ہو کر وہاں نماز جمعہ ادا کیا کریں اور اس قسم کی ضروری تحریکات سے اور نئی تصانیف حضرت سے دوسرے دوستوں کو آگاہی کرتے رہا کریں ضلع وار کمیٹیوں کو چاہیئے۔ کہ بہت جلد اپنے اضلاع کے مختلف شہروں میں سب کمیٹیاں قائم کر کے اپنے اپنے اضلاع کی فہرست مبائعین کو مکمل کریں اور ہر ایک قسم کی تبلیغ چھوٹے شہروں اور گاؤں میں پہنچانا اسی ضلع کی کمیٹی کا فرض ہونا چاہیئے۔

لنگر کے واسطے اس وقت یکمشت چندہ کی بہت ضرورت ہے اور نیز ماہواری چندوں کے انتظام کو پختہ کرنا چاہیئے۔

حقیقۃ الوحی

جیسا کہ پہلے اطلاع دیجا چکی ہے چھپکر شائع ہو چکی ہے لیکن چونکہ اس کیواسطے یہ تجویز ہوئی۔ کہ تمام کتاب مجلد ہو کر فروخت کی جائے اس واسطے اس کی فروخت آہستہ آہستہ ہو رہی ہے۔ ایک لائق جلد ساز میاں عبد اللہ احمدی مالیر کوٹلہ سے اسی کام کے واسطے بلایا گیا ہے۔ جو نہایت اخلاص کے ساتھ اس کام میں سرگرمی سے مصروف ہے تاہم تمام جلدیں یکدفعہ نہیں ہو سکتیں جیسے جیسے طیار ہوتی جاتی ہیں فروخت کے واسطے باہر بھیجی جاتی ہیں۔

مفت نہیں

بعض صاحبان حضرت سے درخواست کرتے ہیں کہ ان کو کتاب مفت دی جاوے۔ ان کی آگاہی کیواسطے لکھا جاتا ہے کہ اس کتاب پر بہت خرچ ہوا ہے اور وہ روپیہ حضرت کا نہیں تھا اس واسطے کتاب حضرت کی ملکیت میں نہیں ہے۔ تاہم ایک بڑا حصہ ہند و پنجاب کے علماء وغیرہ میں مفت تقسیم کیا گیا ہے۔ اب زیادہ مفت تقسیم کی گنجائش نہیں۔

صادق اور کاذب میں مباہلہ کا بینظیر فیصلہ

ناظرین اس عاجز نے فیض اللہ خان بن ظفرالدین احمد متوفی سابق پروفیسر ٹریننگ کالج سے ۱۲ جون سنہ ۱۹۰۶ء کو حضرت اقدس مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے بارہ میں مباہلہ کیا تھا۔ جو آگے چلکر آپ کو مباہلین کی تحریر سے کل حالات منکشف ہو جائینگے۔ مگر قبل اس سے کہ مباہلین کی تحریر کو درج کروں۔ مناسب ہے ان تمام حالات کو جو درمیان میعاد مقررہ کے عجیب در عجیب ظہور میں آئے ہیں۔ ناظرین کی خدمت میں تفصیل کے ساتھ عرض کیا جاوے۔ ممکن ہے کوئی سعید روح فائدہ اٹھاوے کیونکہ فیض اللہ خان جنڈیالوی قانون گو کو طاعونی موت سے زمین میں خدا نے ایسا سلایا ہے۔ کہ غور اور فکر کرنے والی طبیعت کے لئے عبرت کا مقام ہے۔ یہ عجیب شان کبریائی ہے۔ کہ فیض اللہ مکذب انبیا اکیلا نہیں گیا بلکہ مباہلہ کرنے کو رضامند کرنے والا اور حضرت اقدس کی نسبت زیادہ استہزا کرنے والا فیض اللہ کا پھوپھی زاد بھائی مسمی عظیم اللہ اور حقیقی ہمشیرہ عزیز ہمراہ گئے ہیں یہ عظیم الشان معاملہ حضرت اقدس کی تائید میں ایسا ظہور میں آیا ہے۔ کہ غور اور فکر کرنے والی طبیعتوں کو اور بالخصوص تاریک دل مولوی ثناء اللہ اور نیز گمراہ اور مرتد عبدالحکیم ڈاکٹر کے واسطے ایک سبق آموز نشان ہے۔ مگر ایسے ہی نشانوں سے وہ شخص ہدایت حاصل کر سکتا ہے۔ جو دل کا سیدھا اور رضا کا طالب ہے۔ خدا شاہد ہے جس وقت میں نے اس مقدس انسان مسیح موعود کے لئے محض برائے مقصود رضاء الٰہی فریق مخالف سے مباہلہ کیا ہے۔ مجھ کو یہ معلوم ہو رہا تھا۔ کہ میں درمیان میں نہیں ہوں اور جو الفاظ میری قلم سے نکل رہے ہیں۔ وہ خدا تعالےٰ اپنے ہاتھ سے لکھ رہا ہے اس وقت میری وجدانی حالت ایسے لطیف عالم کی طرف منتقل کی گئی جو مجھ کو فریق مخالف پر عذاب الٰہی کے فرشتے اترتے ہوئے نظر آئے۔ چنانچہ اسی وقت عاجز نے بلند آواز سے کہدیا کہ میں نے ابھی تم پر عذاب اترتے ہوئے دیکھ لیا ہے۔ غرض یہ ہے کہ فریق مخالف نے جس قسم کی موت طلب کی تھی وہی اس کو ملگئی متوفی نے مباہلہ کرنے کے وقت طاعونی موت کی خواہش ظاہر کی تھی۔ میں یقین کرتا ہوں کہ انصاف پسند طبیعتیں بعد مطالعہ الفاظ مباہلہ اور دیگر واقعات سے مطلع ہونے کے مان گئے کہ اس درجہ پر پیدا ہونے والی اور شاندار الفاظ کا لکھنا اور عجیب در عجیب واقعات کا پیش آنا جو آئندہ خبر سے متعلق ہوں انسانی کام نہیں۔ کیونکہ انسان تو اپنی بابت ایک دن کی زندگی کا قطعی فیصلہ نہیں دے سکتا۔ چہ جائیکہ دوسرے کی نسبت تحدی کے ساتھ یہ ظاہر کرے کہ زمین آسمان ٹل جائے لیکن یہ عذاب یقیناً نہ ٹلیگا۔

اب مباہلہ کی کل کیفیت تفصیل وار بیان کرتا ہوں۔ میں ۴ جون سنہ ۱۹۰۶ء کو لاہور سے بعد دو ماہ کے گوجرانوالہ واپس ہوا۔ ۱۲ جون کو میری اہلیہ واسطے ملنے مستورات کے میرے ہمراہ جنڈیالہ گئی۔ ظفرالدین متوفی کا جس بیٹھک میں کتبخانہ ہے وہاں حضرت اقدس کی نسبت گستاخ مسمی عظیم اللہ نے میری طرف مخاطب ہوکر استہزا یہ گفتگو شروع کی چونکہ مسمی عظیم اللہ کو جاہل اور دینی امور سے بےخبر سمجھ کر اس کیطرف مخاطب ہونا میں نے مناسب نہ سمجھا۔ مگر فیض اللہ کو ہر پہلو سے سمجھاتا رہا۔ چونکہ فیض اللہ نے پدری آغوش اور خیالات میں نشو ونما پایا تھا۔ اس لئے میری کوئی برہان ان کے واسطے سودمند نہ ہوئی۔ اس سے قبل بھی اس قسم کی گفتگو بارہا ہو چکی تھی۔ اور مجھ سے زیادہ تبلیغ قاضی صاحب ضیاء الدین مرحوم اپنے خاندان پر کر چکے ہیں ان کے ہاتھ کے لکھے ہوئے کچھ خطوط میرے ہاتھ آئے ہیں میری نظر سے کوئی خط ایسا نہیں گزرا۔ جس میں امام ہمام کا ذکر اور اسیر ایمان لے آنے کی تاکید نہ ہو حق تو یہ ہے۔ کہ قاضی صاحب عجیب مخلص مرید ہیں۔ اس لئے اس وقت میرے دل میں القاء الٰہی ہوا کہ ان سے مباہلہ کر لیا جاوے۔ میں نے کہا یہ ایک راہ اور فیصلہ کی پیش کرتا ہوں اور وہ راہ فیصلہ کی ایسی ہے کہ ممکن نہیں جو اس کا نتیجہ غلط نکلے اور وہ یہ ہے کہ باہمی مباہلہ کر لیا جاوے۔ عظیم اللہ فوراً فیض اللہ سے مخاطب ہوکر بولا کہ بھائی صاحب مباہلہ کرنے میں توقف نہ کریں۔ یہ بھی تماشہ دیکھنا چاہیئے۔ مباہلہ منظور ہو جانے پر دو طرف سے اسیوقت تحریریں ثبت کی گئیں۔ جو ذیل میں درج ہیں۔

تحریر دستخطی فیض اللہ خان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ الحمد للّٰہ الذی لا یضر مع اسمہ شیٔ فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم۔ بعد حمد وصلوات برسول رب العالمین کے میں قاضی فیض اللہ خان بن ظفرالدین مرحوم ایک مسلمان حنفی سنت نبویہ کا پورا تابعدار اس بات کا قایل ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جو کہ خاتم النبیین ہو چکے ہیں وحی کا نازل ہونا خلاف مذہب قرآن وحدیث ہے اور مرزا صاحب کے اس دعوے کی تردید کرتا ہوں۔ کہ وہ مثیل مسیح موعود ہیں اور منشی مہتاب علی صاحب خلف الرشید منشی کریم بخش صاحب سکنہ شہر جالندھر جو کہ مرزا صاحب موصوف کے تابع ہیں۔ دعوے کرتے ہیں کہ جو شخص ان کے اس دعوےٰ کی تردید کرے۔ اُسپر عذاب الٰہی نازل ہوگا۔ لہٰذا میں یہ دُعا کرتا ہوں کہ ہم دونوں فریقوں میں سے جو شخص جھوٹا ہے اُسپر عذاب الٰہی نازل ہو۔ مثل موت یا بیماری طاعون یا مقدمہ میں گرفتاری۔ اور میں بمطابقت سنت نبوی کے ایک سال کی میعاد ٹھہراتا ہوں اور یہ شرط کرتا ہوں کہ اگر یہ عذاب میرے یا منشی مہتاب علی کے بغیر کسی اور شخص قرابتی پر ہو۔ تو یہ شرط میں داخل نہ ہوگا۔ وآخر دعوٰنا ان الحمد للّٰہ رب العٰلمین۔ وصلی اللّٰہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

قاضی فیض اللہ خان سکنہ جنڈیالہ باغوالہ ضلع گوجرانوالہ مورخہ ۱۲ جون سنہ ۱۹۰۶ء

تحریر دستخطی منشی مہتاب علی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی میں حضرت اقدس حضرت مرزا غلام احمد کو سچا مسیح سمجھتا ہوں اور ان کا ہر ایک دعوےٰ جو دین کے متعلق ہے بلا کسی شک وشبہ کے صحیح مانتا ہوں۔ مگر میرے مقابلہ پر قاضی فیض اللہ خلف الرشید قاضی ظفرالدین مرحوم یقین کے ساتھ کہتا ہے کہ مرزا صاحب جھوٹا اور ان کا دعوےٰ بالکل گھڑا ہوا اور خود تراشیدہ ہے اس لئے میں صاحب کے مقابلہ میں مباہلہ کرتا ہوں اور مجھے پورا پورا کامل یقین ہے کہ ہم ہر دو میں سے جو جھوٹا ہوگا۔ اللہ تعالےٰ اس پر عذاب عظیم نازل کریگا۔ زمین آسمان ٹل جائینگے لیکن یہ عذاب یقیناً نہیں ٹلیگا اور وہ اپنی چمکار دکھا کر رہیگا کیونکہ اللہ تعالےٰ کا یہ ہمیشہ سے قانون جاری ہے۔ اور آخری بہتر واولیٰ طریق کذب اور راستی میں تفریق کرنے کا ہے پس خدا سے میری دعا ہے کہ وہ جلد تر نتیجہ پیدا کرے۔ اے خدا اے خدا تجھ سے کوئی انہونی بات نہیں اگر تو چاہے تو ایک آن میں عذاب نازل کر سکتا ہے۔ لیکن میں سنت نبوی کے مطابق ایک سال کی میعاد تجویز کرتا ہوں اور وہ عذاب محض مجھ عاجز پر یا قاضی صاحب پر نازل ہونا چاہیئے۔ مثلاً موت یا طاعون یا کسی مقدمہ میں ماخوذ ہو جانا یہی شرط ہے اور کسی قرابتی اور اپنے کسی متعلق پر کوئی عذاب نازل ہونا یا اس کا مر جانا شرط میں داخل نہ ہوگا اور وہ عذاب صرف ہم دونوں سے مخصوص سمجھا جائیگا۔

خاکسار عاجز مہتاب علی سیاح جالندھری مورخہ ۱۲ جون سنہ ۱۹۰۶ء

ان بالمقابل تحریر دن کے بعد یہ ہوا کہ قاضی فیض اللہ خان مرض طاعون کے ساتھ جیسا کہ ان کے لئے بد دعا کی گئی تھی اور نیز سال کے اندر جیسا کہ شرط تھی بمقام جہلم ہلاک ہو گیا اور بموجب آیۃ کریمہ ما کان لنفس ان تموت الا باذن اللّٰہ مجھ کو خدا نے طاعون سے بچا لیا کیونکہ میں اپنے دعوے میں صادق تھا اور فیض اللہ خان طاعون کا شکار ہو گیا کیونکہ وہ اپنے دعوے میں کاذب تھا۔

خدا تعالیٰ کی عجیب ہدایت

۱۰ مئی ۱۹۰۷ء میں ایک افغان مولوی محمد اکرام نام ساکن صوات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف بہ بیعت ہوئے اور چند روز کے قیام کے بعد اپنے ملک کو واپس چلے گئے۔ خدا تعالیٰ نے ان کو ایک عجیب راہ سے ہدایت کی جس کو انہوں نے فارسی زبان میں یہاں کے بعض دوستوں کے سامنے اور حضرت کی خدمت میں عرض کیا وہ فرماتے ہیں کہ میں ملک صوات کا رہنے والا ہوں میری قوم کا نام شامی زئی ہے اور ساکن شاہ گرام ہوں سرحد میں ایک مشہور بزرگ سید علی پیر بابا نبیرہ الاگنڈ ہے میں ان کی اولاد میں سے ہوں۔ ہمارے ملک میں کوئی مکتب نہیں کوئی اخبار نہیں جاتی۔ کوئی سلسلہ خط و کتابت کا ذریعہ نہیں میں مدت سے کسی فرد کامل کی تلاش میں تھا مگر قادیان اور حضرت مرزا صاحب کے نام اور دعوے اور دیگر حالات سے بالکل بے خبر تھا۔ کبھی ارادہ کرتا تھا کہ بغداد کو جاؤں کبھی خیال کرتا تھا کہ مکہ معظمہ کو چلا جاؤں کہ ناگاہ خواب میں مجھے کہا گیا کہ **مقصود شما از قادیان حاصل مے شود۔** میں نہیں جانتا تھا کہ قادیان کیا ہے اور میں نے اول اس خواب کی طرف بہت توجہ بھی نہ کی لیکن جب بار بار مجھے خواب میں یہی کہا گیا اور کئی بار میں نے ایسا خواب دیکھا تو پھر مجھے یقین ہوا کہ میرا مقصود ضرور اس جگہ سے حاصل ہوگا جس کا نام قادیان ہے۔ پس میں قادیان کی تلاش میں گھر سے نکلا اور بسبب ناواقفی کے کاشغر کی طرف چلا گیا بہت تلاش کے بعد مجھے ایک گاؤں اس طرف بنام قیدان ملا مگر میں نے اس جگہ کوئی مرد کامل نہ پایا بلکہ وہاں سب روافض تھے جن کے حالات سے مجھے بہت بیزاری ہے اور چونکہ وہ قادیان نہ تھا بلکہ قیدان تھا اس واسطے مجھ کو یقین ہوا کہ یہاں مجھے مقصود نہیں مل سکتا اس کے بعد میں لاچار اپنے وطن کو واپس چلا آیا۔ تو پھر وہی سلسلہ خوابوں کا شروع ہوا۔ کہ مقصود شما از قادیان حاصل مے شود۔ پھر میں نے سفر کا ارادہ کیا اور اس دفعہ ہندوستان کی طرف روانہ ہوا اور دل میں ارادہ کیا کہ اول پشاور کو جاتا ہوں کیونکہ وہاں ہر طرف سے آدمی آتے ہیں وہاں سے معلوم ہو جائے گا کہ قادیان کہاں ہے چنانچہ اس طرف کو آتے ہوئے جب کہ میں مردان پہنچا تو راستہ سے گزرتے ہوئے ایک جگہ میں نے چند آدمی دیکھے جو کہ قرآن شریف اور احادیث پر گفتگو کر رہے تھے۔ ان کی باتوں سے مجھے ذوق حاصل ہوا اس لئے ان کے پاس بیٹھنا میں نے ضروری خیال کیا اور ایک شخص سے دریافت کیا کہ یہ کون اصحاب ہیں تب مجھے بتلایا گیا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو کہ مسیح موعود کے خادم ہیں۔ میں نے پوچھا کہ مسیح موعود کس جگہ ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ قادیان میں۔ قادیان کا نام سنتے ہی میں چونکا اور میں نے کہا کہ وہی جگہ جہاں سے میرا مقصود حاصل ہوگا جب قادیان کا نام میں نے سنا تو میں نے ان لوگوں کو اپنی خواب کا قصہ سنایا اور چند روز ان لوگوں کے پاس قیام کر کے دیگر حالات سے آگاہی حاصل کرنے کے بعد یہاں چلا آیا ان صاحبان نے جن میں سے ایک کا نام محمد یوسف ہے۔ مجھے کہا کہ تم بہت سرد ملک کے رہنے والے ہو ایسی سخت گرمی میں قادیان جانا اور وہاں رہنا تمہارے واسطے مشکل ہوگا۔ تم بذریعہ خط ہی بیعت کر سکتے ہو۔ پر میں نے کہا کہ اگر میرے بدن میں ہزار جان ہو اور ہر ایک اس راہ میں قربان ہو تب بھی میرے واسطے ضروری ہے کہ میں ایک دفعہ مسیح موعود کے قدموں میں پہنچوں۔ یہ صاحب بعد بیعت واپس اپنے وطن کو چلے گئے ہیں۔

المفتی

۱۸؎ ایک دعا اور اس کا جواز۔ میاں محمد دین احمدی کتاب فروش لاہور (حال ساکن موضع ڈیرہ ڈھیری بٹان ریاست جموں) نے ایک عریضہ حضرت مسیح موعود کی خدمت میں بھیجا جس میں لکھا تھا کہ یا حضرت میں نے چند روز سے [illegible] الٰہی کے لئے جناب باری تعالیٰ میں یہ دعا شروع کی ہے کہ میری عمر میں سے دس سال حضرت اقدس مسیح موعود کو دیئے جاویں کیونکہ اسلام کی اشاعت کے واسطے میری زندگی ایسی مفید نہیں کیا ایسی دعا مانگنا جائز ہے؟

حضرت اقدس نے جواب میں تحریر فرمایا کہ ایسی دعا میں مضائقہ نہیں بلکہ ثواب کا موجب ہے۔

۱۹؎ **ہندوؤں سے ہمدردی** ۔ ایک شخص کا سوال حضرت کی خدمت میں پیش ہوا کہ بسبب پرانے تعلقات کے ایک ہندو ہمارے شہر کا ہمارے معاملات شادی اور غمی میں شامل ہوتا ہے اور کوئی مر جائے تو جنازہ میں بھی ساتھ جاتا ہے کیا ہمارے واسطے بھی جائز ہے کہ ہم اس کے ساتھ ایسی شمولیت دکھائیں فرمایا کہ ہندوؤں کے رسوم اور امور مخالف شریعت اسلام سے علیحدگی اور بیزاری رکھنے کے بعد دنیوی امور میں ہمدردی رکھنا اور ان کی امداد کرنا جائز ہے۔

۲۰؎ **جمعہ کے بعد احتیاطی** ۔ ایک شخص کا سوال پیش ہوا کہ بعض لوگ جمعہ کے بعد احتیاطی پڑھتے ہیں۔ اس کے متعلق کیا حکم ہے۔ فرمایا کہ قرآن شریف کے حکم سے جمعہ کی نماز سب مسلمانوں پر فرض ہے جب کہ جمعہ کی نماز پڑھ لی۔ تو حکم ہے کہ جاؤ اب اپنے کاروبار کرو۔ بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ انگریزوں کی سلطنت میں جمعہ کی نماز اور خطبہ نہیں ہو سکتا کیونکہ بادشاہ مسلمان نہیں ہے۔ تعجب ہے کہ خود بڑے امن کے ساتھ خطبہ اور نماز جمعہ پڑھتے بھی ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ نہیں ہو سکتا۔ پھر کہتے ہیں کہ احتمال ہے کہ جمعہ ہوا یا نہیں اس واسطے ظہر کی نماز بھی پڑھتے ہیں اور اس کا نام احتیاطی رکھا ہے۔ ایسے لوگ ایک شک میں گرفتار ہیں۔ ان کا جمعہ بھی شک میں گیا اور ظہر بھی شک میں گئی۔ نہ یہ حاصل ہوا نہ وہ۔ اصل بات یہ ہے کہ نماز جمعہ پڑھو اور احتیاطی کی کوئی ضرورت نہیں۔

قصیدہ در شان مہدی آخر الزمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(از عاجز عبد الرشید مالک مطبع احمدی صدر بازار کیمپ میرٹھ)

اے شان ایزدی ز وجودِ تو آشکار
بے شک توئی مسیحِ حقیقی فلک سوار

آدم نہ ز عالمِ بالا رسیدہ کو
خلقے ہمہ کشید برائے کہ انتظار

جنسِ فرشتہ و بشر و خلق دیگرے
دارند سر بعجز بہ پائے تو بندہ وار

وصفِ جلال و جاہ تو گفتن مجال کیست
داری پئے صداقتِ خود حجت ہزار

کارت پناہ دین شدن ملجائے امان
از مقدمت گرفت زمین و زمان قرار

صدہا نشانِ صدق تو عالم بچشم دید
شورے فتاد در ہمہ اطرافِ روزگار

برہان تست لائقِ تحسین و آفرین
وصفِ تو لا بیان و ثنائے تو بیشمار

ابوابِ چرخ از پئے دنیا گشادہ اند
دور نیست دورِ پاکِ تو عہد یست پُر بہار

گیتی چنین ندید جلال و جمال دین
این بود بہر ذات تو در علم کردگار
کوہی میان لشکر دین حجت الٰہ
شان فلک بشان تو مانند بہ ذرہ دار
بو ہائے مشک پاک تو دل زندہ میکند
صد نکہت نفیس کند روح را شکار
توحید گم ز تختۂ عالم چو وقت نوح
بودو نہ بود ملجا و ماوی بہیچ دار

بدبین تو بقعر جہنم فتادہ باد
بادا فزون ز وہم میسر ترا وقار
ہر دشمنے کہ شد بہ مقابل فنا گشت
کردی ز چوب خشک قلم کار ذوالفقار
دوران ہزار زاد پس احمد اخیر
زادہ چنین نہ نور مصطفٰے و آبدار
شد ظلمت از جہان بدر و نور جلوہ کرد
خوش آمدی تو اے جری اللہ بوقت کار
شد خلعت خلافت آخر سپرد تو
بادا بروے پاک تو صلواۃ بار بار
حین نزول پاک تو آن وقت سعدات
کز آسمان گشت نشانات آشکار
اصلاح دین احمد آخر نمودہٗ
تدان سان کہ بود لائق و زیبا واستوار
ادیان باطل از حجج تو فنا شدند
در کوفتی سر ہمہ اعدا چو مغز مار
خوش آمدی بوقت خود اے ناصری مسیح
بادا بہ دہر نام ترا دائما اقرار
اعجاز تو بعون الٰہی جریدہ اند
توحید حق ز نام تو گردید زندہ دار
باطل ز بوئے نام تو کافور مے شود
دشمن ز ہول نام تو گیر درہ فرار
خاشاک بدبدر شد و آمد بہار نو
کارے عجب نمودہٗ اے ابر نوبہار
مردان راہ حق ہمہ فیروز بودہ اند
آمد نہ مثل ذات تو پر رعب شہسوار
پژمردہ باغ دین الٰہی گشت سبز
آمد بہ شاخ کہنہ نوین باز برگ و بار
تازہ نشان موت دو کی دشمن خدا
واقع شدہ موافق گفت تو شاندار
من بعد چند دشمن حق لقمۂ اجل
رفتند از جہان ز ذلت بقعر نار
یک بود ز الٰہی بخش دستنے آریہ دیگر
مردند با عذاب پلیگ آن ذلیل و خوار
از کل جہان کسے بمقابل چو شد حریف
قربان کرد جان بہ سنان تو چون شکار
در چار دانگ دہر ز دعوائے خویش فاش
دادی ہزار بار خبرہا بہ اشتہار
دریا نوال فیض تو بس سیر مے کند
ہر انس و جان ز خوان تو بادا وظیفہ خوار
لبیک خوان بسوئی تو از سر ہمے دود
ہر او کسے کند نظر اندر مآل کار
طوف حریم قدس تو یک حج اکبر است
بے بہرہ آن وسے کہ نہ آید درین دیار
فرحان کسیکہ شاد بود از ہوائے تو
خوش وقت آن مزور دلشاد دوستدار
یارب جہان ز صور تو آواز بشنود
تا حشر اوبخیر شود وقت حال زار
اے خاتم خلافت دور اخیر دہر
مارا بزیر سایۂ تعلیم خود سپار

شوق دلم برائے لقائے تو شاہ دین
گویم چہ حال او کہ چہ گردست بے قرار
زخم فراق بزم تو بس درد مید ہد
یارب دوا بہ بخش درین کشمکش مدار
لیکن چنین فتاد ز تقدیر کار ما
ما ضبط کردہ ایم خود این وقت اختیار
یارب مرا بازوے ہمت بیار پر
تا برہوائے قید شکستن شوم سوار
مستم ز بوے عشق تو اے شافع جزا
توکاش فضل خویش ز ما ہم جدا مدار
باشد بخواب یا کہ بہ بیداری اندکے
با ما ز عکس خویش تجلی رسیدہ دار

مدہوشم از پیالہ لعل شراب عشق
بادا غذائے روح من این شہد خوشگوار
این وقت پاک لائق شکر است اے رشید
عمر الیست بے وجود بقارا چہ اعتبار
خوش قسمت آنکہ سیر وصال تو میشود
مانند زوج نوح بکشتی تو سوار
بخشید جان مردہٗ ما را دوبارہ زیست
جز تو کجا است حاشر ادواح دینیار
از فیض تو جمال خدا فاش دیدہ ایم
مانند آنکہ پردہ ز رخ دور کردہ یار
شاہا مرا بگفت ثنائے تو آرزو است
لیکن منم ز درد ترد و در انتشار
باشد کہ حق جمعیت خاطر عطا کند
تا بر سر تو گنج فراوان کنم نثار
ہردم دعا است جملہ جہان قریب و دور
سازند زود مسلک و دین تو اختیار
باغ و بہار نسل تو بر آب و تاب باد
تا ماہ را بقا بود و دہر را قرار
بر تو درود خالق و مخلوق گفتہ باد
باشد نہ زین سلام و تحیت بہیچ کار
عاجز رشید گرسنہ را اندکے از آنش
بخشائیکہ سیر کند عید روزہ دار

تقدیس تو نہ از من عاجز ادا شود
میخیزد از زبان قلم شور انکسار

پچیس ویں والا آسمانی نشان [25]

بتاریخ ۱۴ - مارچ ۱۹۰۶ء بروز اتوار وقت عصر کے قریب ایک آسمانی نشان ظہور میں آیا اور خدا جانے یہ نشان مختلف ممالک اور مختلف بلاد اور مختلف مقامات میں بھی وقوع میں آیا ہوگا اور دنیا کے اکثر لوگوں نے اس کا مشاہدہ کیا ہوگا مگر اس جگہ یعنے موضع پیرکوٹ علاقہ حافظ آباد میں یہ نشان چار جگہ پایا۔ گاؤں کے باشندے جو مختلف سمتوں میں اپنے کاروبار میں معروف تھے انہوں نے حلفاً بیان کیا کہ آسمان سے سیدھے زمین کیطرف آگ کے بڑے بھاری شعلے اترے اور بالکل ہمارے قریب قریب گرے جن کو دیکھ کر مارے خوف کے ہم بھاگ اور اس اچنبے واقع کو دیکھ کر ہیبت اور دہشت سے ہماری یہ حالت ہوئی کہ گویا لرزہ میں پڑ کر حواس باختہ ہوگئے۔ میرے ایک عزیز میاں محمد عبد اللہ نام یہ نشان دیکھ کر کانپتے ہوئے گھر کو بھاگے اور مجھے کہا کہ کیا تم نے کچھ دیکھا ہے۔ مَیں نے کہا کہ کیا۔ تب اس نے مجھے دکھایا لیکن جب میں نے دیکھا تو اس وقت دہوئیں کی ایک لمبی لکیر جو زمین کے قریب اور اس سے کچھ تھوڑی ہی اونچی تھی۔ نظر آئی۔ جو اس آگ کے شعلہ کے گم ہونے کے بعد نمودار ہوئی پھر ایک اور عزیز جو دوسری سمت تھا اس نے بیان کیا کہ آسمان سے آگ کا ایک بھاری شعلہ سیدھا زمین کی طرف آیا جو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا ہمارے اوپر سیدھا سر کو آرہا ہے۔ تب ہم وہاں سے ڈر کر بھاگے کہ ایسا نہ ہو کہ ہم پر گرے اور ہم کو بھسم کردے اور ہم دیکھتے ہی تھے۔ جو وہ بالکل ہمارے قریب چند کرم کے فاصلہ پر گرا اور اوپر کی طرف سے باریک اور نیچے کیطرف سے بہت موٹا تھا اور جب وہ گرا۔ تو ہم مارے خوف کے بھاگے۔ کہ یہ کیا ہونے والا ہے جو پہلے کبھی نہ دیکھا ایسا ہی کئی شخصوں نے دو اور مختلف جگہ پر اسی طرح پایا جس سے لوگ تعجب میں پڑ کر حیران ہوگئے مگر چونکہ حضرت مسیح موعود کی پچیس دن کے نشان کی پیشگوئی کا ذکر لوگوں کو پہلے سے معلوم تھا اور ایک نشان کے متعلق حضور کا ایک اشتہار بھی نکل چکا ہے جس کا یہ ماحصل تھا کہ کوئی نشان

ظاہر ہوگا جس مین فتح عظیم ہوگی وہ عام دنیا کے لئے نشان ہوگا اور خدا کے ہاتہون سے اور آسمان سے ہوگا۔ چاہیئے کہ ہر ایک آنکھ اس کی منتظر رہے کیونکہ خدا اس کو عنقریب ظاہر کریگا" اور لوگ اس کو بہی سن چکے تہے اس لئے ہم احمدیون کو تو نہایت خوشی ہوئی۔ کہ خدا کے پیارے مُرسل حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود کا نشان پورا ہوا اور مخالفین نے بہی دیکہا تہا جنہون نے خود اس کا ذکر عام مجلسون مین مشتہر کیا جس سے ان پر بہی اتمام حجّت ہوئی اور ارد گرد کے دیہاتی لوگون نے بہی ایسا ہی بیان کیا کہ ہمارے گاؤن مین بہی مختلف مقامات پر ایسا ہی ہوا اور گو امید ہے کہ یہ نشان عام دنیا نے مشاہدہ کیا ہوگا مگر تاہم اس نشان کے پورا ہونے اور مشاہدہ کرنے مین سب سے زیادہ محظوظ ہونے والے اور خوشی اور سرور کا لطف اٹہانے والے ہم ہی تھے جو احمدی ہین اور گو یہ آتشی نشان تہا مگر فائدہ اٹہانے والون کے لئے یہ آب زلال کا چشمہ بہی ہے افسوس ان لوگون پر جو رسول خدا کے ایسے پُر صداقت نشان اور پیشگوئیان پوری ہوتی دیکہہ کر بہی ابہی تک انکار مین ہی ہین۔ اور خدا انہین ایسے ایسے کہلے کہلے نشان دکہا کر کفر کی کہائیون سے نکالنا چاہتا ہے پر وہ نہین نکلتے اور خدا انہین شیطانی گند سے پاک کرنا چاہتا ہے پر وہ نہیں ہوتے۔ کیسی کہلے طور پر پیشگوئیان پوری ہو رہی ہین۔ پر افسوس کہ یہ بدقسمت لوگ ابہی تک انکار پر ہی اڑے بیٹھے ہین۔ نشانون سے آسمان زمین بھر گیا۔ مگر ابھی تک اس بدبخت گروہ پر کسی نشان کی صداقت نہ کہلی آسمان سے آواز آئی اور چاند سورج نے بولکر بتایا اور شہادت پیش کی کہ حضرت مرزا صاحب ہی مسیح موعود اور امام مہدی معہود ہین۔ پر افسوس انہون نے کوئی آواز نہ سُنی۔ بحار انہار اور احجار اشجار نے گواہی دی پر انہون نے قبول نہ کی۔ ڈاک اخبار ریل اور تار نے سچائی پیش کی پر انہون نے نہ مانا۔ طاعون کے نشان نے ان کے گہرون کو ویران کر دیا اور ان کے جسمون کو کاٹ کاٹ کر اور ان کے اندر داخل ہو کر آوازیں ماریں اور جگایا اور سمجہایا پر یہ نہ جاگے اور نہ سمجہے مرتے ہین پر انکار ہی کرتے ہین۔ زلازل نے زمین کے طبقات ہلائے اور پہاڑون کو اڑایا اور شہرون کو تباہ کر دیا پر یہ ہین کہ اسی طرح انکار پر جمے بیٹھے ہین کہتے ہین کہ ہم رسولون کو مانتے ہین اور خدا کے حکموں سے انکار نہین کرتے۔ بہلا وہ جو زندہ رسول اور موجودہ مُرسل حق کو نہین قبول کرتے اور خدا کے تازہ نشانون سے انکار کرتے ہین وہ گذشتہ اور وفات یافتہ رسولون اور کہاوتے نشانون پر کب ایمان رکہتے ہون گے

معلوم نہین انہین کیا ہوگیا اور کیس مٹی سے بنے ہین کیا یہ نشان جو پچیس دن کی پیشگوئی کا تہا انہون نے نہین دیکہا اور خدا کے رسول نے قبل از وقت اس کی خبر نہین دی جس کا اب بہی انکار کرینگے خدا کے غضب کی آگ ان کی بدکرتوتون اور خدا کے مُرسل کا دل دکہانے کے لئے پہلے کئی تباہی بخش اور بربادی کن نشانون کی صورت مین ظاہر ہوئی۔ مگر آج یہ نوبت پہونچی کہ وہ آگ خود آگ کی صورت مین مشتعل ہوئی جس کی خبر خدا کے مُرسل برحق اور پیارے رسول نے پیشتر کئی مرتبہ بیان کی اور دیکہو کتنی مُدت پہلے اس خبر کا صریح طور پر اس شعر مین اظہار کیا۔ ؎

آنکہہ کے پانی سے یار وکچہہ کرو اس کا علاج
آسمان اے غافلو اب آگ برسانیکو ہے

یہ آتشی نشان جو آسمان سے ظاہر ہوا اور جس کا دہوان جو السمار مین کُہلے طور پر دکہائی دیا اُسکی خبر خدا تعالٰے نے نہ صرف آج کی وحی کے ذریعہ ہی دی بلکہ قرآنی وحی مین بہی یہ پیش خبری صحیح طور پر بیان فرمائی ہے۔ دیکہو سورۃ دخان آیت فارتقب یوم تاتی السماء بدخان مبین۔ جس کے بعد زلزلۃ الساعۃ کی پیشگوئی کا بہی ذکر ہے اور وہ یہ ہے یوم نبطش البطشۃ الکبریٰ انا منتقمون۔ اور اس کی تفصیل سورۃ حج کی پہلی آیتون سے ظاہر ہے جہان فرمایا یا ایّھا الناس اتقوا ربکم ان زلزلۃ الساعۃ شئ عظیم الی ولکن عذاب اللّٰہ شدید۔ افسوس کہ یہ اقتداری اور تباہی بخش پیشگوئیان جن کے سننے سے رونگٹے کہڑے ہو جاتے ہین اور بدن پر لرزہ پڑتا ہے ابہی تک لوگ بجائے فائدہ اُٹہانے اور ایمان لانے کے اسی طرح ہنسی اور ٹہٹھہ کرتے ہیں اور باز نہین آتے مگر ایک وقت آتا ہے کہ بجائے ٹہٹہے کے چلائین گے اور بجائے ہنسنے کے پیٹین گے اور روئین گے اور اس وقت ایسا کرنا پہر کوئی فائدہ نہ دے گا۔ جب ایک اچانک ہلاکت کی بجلی کڑکے گی اور موت کی گونج سے دنیا مین ایک عالم سنسان ظاہر ہوگا اور خدا کی قہری تجلّی اور جلال زمین پر اترے گا اور لمن الملک الیوم للّٰہ الواحد القہار کی آواز دنیا کے چارون کونون مین گونجے گی اور ایسا ہوگا کہ خدا کا بزرگ رسول فتحمندی کے بلند چبوترہ پر اجلاس فرمائے گا اور ہر طرف اسلام کی فتح کا نقارہ بجے گا اور شیطان قتل کیا جائے گا اور اس کا تمام لشکر تباہ ہو جائے گا اور نور آئے گا اور ظلمت بہاگے گی اور ایسا ہوگا اور ضرور ہوگا کیونکہ یہ خدا کا وعدہ ہے اور اس کے رسول کی زبان سے نکلی ہوئی باتین ہین جو ہو کر رہین گی اور آسمان زمین ٹل جائے گی پر رسول کی بات نہ ٹلے گی۔ مین نے خدا کے نشانون کو دیکہا اور اس آتشی نشان کو بہی دیکہا اور رسول کی ہر ایک بات کو سچا پایا اور بطور اظہار شہادت و تصدیق خدا کے نبی اور رسول کی صداقت پر اپنی تحریر پیش کی

ربنا اٰمنا بما انزلت واتبعنا الرسول فاکتبنا مع الشاھدین۔ ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی للایمان ان اٰمنوا بربکم فاٰمنا ربنا فاغفر لنا ذنوبنا وکفر عنا سیاٰتنا وتوفنا مع الابرار۔ ؎

وحی خدا داد خبر با کلیم | زلزلۃ الساعۃ شیءٌ عظیم
ایکہ شدی منکر وحی خدا | عیب مدہ خندہ مزن بر ہبا
وقت قریب است کہ ظاہر شود | صولت حق صورت محشر بود
ذلزلت الارض بزلزالھا | عالیھا سافلھا بدّلا
حصن حصین است مسیحائے ما | کہف و امان لمجاؤ ماوائے ما
ایکہ پناہ جوئی بیا درشتاب | داخل او شو کہ رہی از عذاب

خاکسار غلام رسول ساکن راجیکے ضلع گجرات نزیل سیالکوٹ

اُجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال ۵۰ بار	چھ ماہ ۲۶ بار	سہ ماہ ۱۳ بار	دو ماہ ۹ بار	ایک ماہ ۴ بار	یک بار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½ "	۱۱۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۱۴	۸	۳
½ "	۴۰	۲۴	۱۴	۸	۵	۲
⅓ "	۲۷	۱۴	۹	۵	۳	۱½
¼ "	۲۵	۱۳	۸	۴	۲½	۱
فی سطر کالم	۹	۵	۳	۲	۱	۲ر

۱۔ یہ اجرت جو ہر حالت مین پیشگی آنی چاہیئے۔ پہلے ہی بہت کم کر کے لگائی گئی ہے اس واسطے اس مین اس سے زیادہ رعایت نہ ہوگی۔ بے فائدہ خط و کتابت کرنے مین طرفین کا حرج ہے۔

۲۔ مینجر کا اختیار ہے۔ کہ کسی اشتہار پر مناسب سمجہے تو اس سے زیادہ اجرت طلب کرے۔

۳۔ فیصلہ اجرت سے پہلے مضمون اشتہار برائے ملاحظہ مینجر کے پاس آنا چاہیئے اور مینجر کا اختیار ہوگا کہ مضمون مین پہلو یا فیصلہ کے بعد یا دوران انطباع مین جن الفاظ کو خود یا کسی دوسرے کی تحریک پر نامناسب خیال کرے۔ نکال دے۔ یا زیادہ کرے یا بدل ڈالے۔

رسید زر

۲۰ - مئی ۱۹۰۷ء

۱۰۵۵ - میر مراد علی صاحب ۵ر
۲۱۲ - جلال الدین صاحب ۵ر
۲۲۵ - مرزا عبد الکریم صاحب عہ
۲۲ - مئی ۱۹۰۷ء
۱۹۰ - احسان الٰہی صاحب ۵ر
۱۹۲ - سید محمد سرور شاہ صاحب ۵ر
۱۰۰۴ - محمد عظیم صاحب للعہ
۲۴ - مئی ۱۹۰۷ء
۱۹۲۸ - محمد یوسف خان صاحب ۵ر
۷۱۷ - علی محمد صاحب ۵ر
۹۸۳ - محمد شریف صاحب عہ
۱۲۱۶ - سید محمد حمید صاحب ۸ر
۱۹۳۰ - شیخ محمد صدیق صاحب ۵ر
محمد علی صاحب کپاز پیڑ ۱۲ر
۶۶۵ - عمر الدین صاحب عہ

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

جمال الدین صاحب ہوشیارپور
اسمٰعیل صاحب جنڈوہ سیالکوٹ
چراغ الدین صاحب " "
شیخ دین محمد صاحب مردان پشاور
حاجی محمد صاحب کڑیانوالہ گجرات
محمد دین جیو دبخل گوجرات
اللہ داد صاحب تلوارہ رعیہ سیالکوٹ
محمد سیف الدین صاحب منصرم
عدالت - کوئٹہ بلوچستان
غلام نبی صاحب موضع سید ابراہیم
کھاریان - گجرات
امیر علی خان صاحب طالب علم
سکینڈ ایر ویٹرنری کالج لاہور
امیر علی خان صاحب کاٹھہ گڑھ ہوشیارپور
الہیہ " "
نعمت علی خان صاحب " "

الہیہ نعمت علی خان صاحب کاٹھہ گڑھ ہوشیارپور
مہر النساء " " " "
غلام رسول صاحب " " "
عبد السلام " " " "
امیر علی صاحب " " "
بھاوج " " " "
حرمت بی بی " " "
عطر بی بی " " " "
ستارہ بیگم " " " "
امام الدین " " " "
الہیہ " " " "
برکت بی بی " " " "
جنت بی بی " " " "
بزن " " " "
دختر نعمت علی " " "
اہل بیت ملک عادل شاہ ترنگ زئی
چارسدہ - پشاور
الہیہ مولا بخش صاحب مدرس نبوڑ
ریاست پٹیالہ
عبد الغفار صاحب پسر مولا بخش صاحب
مدرس نبوڑ - ریاست پٹیالہ
الہیہ و دختر و فرزند محبوب عالم
صاحب منڈی کالیکی حافظ آباد
رحمت اللہ صاحب بھینی شرقپور لاہور
کرم بی بی " " "
حفصہ " " " "
محمد " " " "
احمد " " " "
فرید " " " "
بہولی " " " "
عبد اللہ " " " "
اللہ دتا " " " "
عائشہ " " " "
ہاجرہ " " " "
غلام محمد ولد جہانا موضع ٹھٹھہ
ناطریاں رقبہ جواہرپور شرقپور لاہور
امام الدین " " "

کرم بی بی زوجہ امام الدین صاحب
موضع ٹھٹھہ ناطریاں رقبہ جواہرپور
شرقپور - لاہور
فضل دین " " " "
علی محمد " " " "
غلام محمد " " " "
سردارا " " " "
بختاور " " " "
شادی " " " "
سوہنا " " " "
نظام الدین " " " "
حسین - داتہ زیدکا سیالکوٹ
جلال " " "
رحیم بخش صاحب گودا رعیہ سیالکوٹ
کریم بخش " " " "
غلام رسول " " " "
غلام محمد - مہدی پور رعیہ سیالکوٹ
منشی امیر محلہ جولاں جموں
حاجی احمد - بہالیا گجرات
الہیہ علم الدین صاحب
چک اسکندر - ضلع گوجرات
بیگم الہیہ عبد اللہ " "
شرفو الہیہ احمد " "
علی محمد صاحب بھمبر ضلع میرپور
اللہ دتا علی پور کبیر والہ ملتان
والدہ " " "
اسی " " "
علم الدین نگہ - جالندھر
برکت بی بی الہیہ نواب علی پور
کبیر والہ - ملتان
حیات بی بی الہیہ میراں بخش
صاحب علی پور کبیر والہ ملتان
مسمات مہران بی بی لاہور چھاونی

"قدرت کے دروازے کھلے ہین"

یہ ایک الہام آلٰہی ہے جو آج سے کچھ عرصہ قبل حضرت امام مہدی علیہ السلام کی جانب سے شائع ہو چکا ہے لیکن اب ہم روزمرہ ایک نہ ایک نرالا اور زبردست ثبوت اس کی تصدیق مین اپنی آنکھون دیکھتے ہین۔ خدا جانے ابھی اور کیا کیا کچھ ظہور مین آنیوالا ہے تین سر دست اپنی ناقص فہم کے مطابق بہت ابتدائی اور ادنےٰ درجہ مین اس کی تاویل کرتا ہون۔

ابھی خاصی اچھی دہوپ چمک رہی ہے کہ آنًا فانًا مین ابر محیط آسمان ہو جاتا اور لگاتار بوندا دن۔ اولون۔ گرج اور کڑک نے حالت زمین و آسمان کی کایا پلٹ ہو جاتی ہے۔ کیا یہ قدرت کے حیرت انگیز کرشمے نہین؟ ابھی موسم بالکل برسات کا سا ہے کہ تہوڑی ہی دیر مین مطلع دگرگون ہو جاتا ہے کیا یہ قدرت کے دروازے کھلے ہونیکا ثبوت نہین؟ رات کو جسوقت سونے لگتے ہین تو گھنگھور گھٹائین اور اندہیرا گھپ ایسا کہ ہاتھ کو ہاتھ سجائی نہین دیتا مگر جب بیچ مین آنکھ کہلتی تو تارے ہی تارے تمام آسمان پر چمکتے نظر آتے ہین کیا یہ قدرت کی زبردست کارروائی نہین؟ اب سے چند ہی روز پہلے خاصی گرمی کی بہار آ چکی تہی مگر اب جاڑے اور برسات کا سمان پیش نظر رہتا ہے کیا یہ اس الہام آلٰہی کی کہلی کہلی تصدیق نہین؟ ابھی کل کی بات ہے کہ برگزیدۂ حق کے بعض مخالفین تکفیر اور تکذیب کا وہ دم خم رکھتے تہے کہ شاید تاقیامت ان کی شیخی کرکری نہ ہوگی لیکن آج وہ اسی مامور کی صداقت پر چند مزید مُہرین کرنے کو خاک مین مل چکے ہین اور باقیون مین سے اکثر کے لئے جو اخیر تک اپنی شوخی و شرارت سے باز آنیوالے نہین قدرت آلٰہی وہ وہ کاری حملے کرنے پر کمر باندہ رہی ہے جن کا توڑ کوئی بہادر سے بہادر اور چالاک سے چالاک دشمن حق نہین کر سکتا۔ خداوند قدیر فرماتا ہے "دنیا مین ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زورآور حملون سے اس کی سچائی کو ظاہر کر دیگا" درجنون افسر المکذبین ان حملون مین زبردست خدائی ہاتھ سے ڈھیر ہو چکے ہین لیکن حسرت ہے اُن کے حال پر جو کہ اب بہی سبق عبرت حاصل نہین کرتے کیا انسانی ہنگ اور ایک ہی فریق (مخالفین) کا ستھراؤ اس امر کا روشن نشان نہین کہ یہ سب کارروائی قدرت قدیر کی ہے جو حق کی تائید اور باطل کو ملیامیٹ کرنے کے لئے ظہور مین آ رہی ہے۔ مگر افسوس کہ دشمنان حق آنکھین رکہتے ہوئے نہین دیکھتے اور کان رکہتے ہوئے نہین سنتے۔

نیچریون کی لچر باتین

علیگڈھ پارٹی یا نئی روشنی کے تعلیم یافتہ نام نہاد مسلمانون مین بعض تو ایسے ہین کہ عملاً نیز اعتقاداً مذہبی ابحاث و معاملات کو سرے سے ہی دور از کار فضولیات جانتے ہین جو اس زمانہ مین ان کے نزدیک سراسر قوم کی تضییع اوقات کا باعث اور مانع ترقی ہین یہ تو میرے نزدیک صرف پیدائشی مسلمان ہین ایسے افراد ملک جو عرفاً دفاتر نا مسلم سوسائٹی کے ممبر گنے جاتے ہین اور بس ورگرنہ ان مین اور دہریون مین کچھ یونہی سا فرق ہو تو ہو اور اسی لئے وہ ہمارے مخاطب صحیح بہی نہین ہو سکتے ہان اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو اس بات پر قادر ہے کہ ان مین سے اکثر کو ایکدم رجوع بحق کی توفیق بخشدے لیکن ایک ان سے بہی خوفناک اور اصلاح طلب گروہ ایسے حضرات کا ہے جو گویا ہنوز زعم باطل اور جہل مرکب کے باعث صداقت و محاسن اسلام کے بہت سے قیمتی جواہرات کو کنکر پتھر سمجھ کر مسترد کرتے ہین اور محض اپنے ہی ادھورے علم اور ظنون فاسدہ کو اہم ترین مسائل مذہبی کی جانچ کے لئے محک ٹھیراتے ہین ان کی رائے ہین (نعوذ باللہ) حدیث کوئی چیز نہین اور کسی مامور و امام موعود کا انتظار رجاہلانہ ڈھکوسلا اور فعل عبث ہے کیونکہ امام قرآن کافی ہے اور اس کے مطالب و معانی جو کچھ انہون نے سمجھے ہین بالکل درست۔ تسلی بخش اور عین منشاء آلٰہی کے مطابق ہین لیکن ان خود فراموش اور فریب خوردہ نفس بدنام کنندگان اسلام سے اس وقت کوئی جواب شافی نہین بن پڑتا جبکہ ہم اُن سے یہ پوچھتے ہین کہ پھر اس امام قرآن کے ہوتے تمہاری بد نصیبی قوم کی حالت کیون ایسی سقیم و زار ہو رہی ہے کہ تمہارے اچھے اچھے جیّد ریفارمر کے بہی اس کی نوحہ خوانی کرتے کرتے گلے بیٹھ گئے ہین تب بہی وہ کسی عنوان سُدھرنے مین نہین آتی کیا یہ اس بات کی دلیل نہین کہ تمہارے خانہ ساز مُصلح - اصلاح امت مین وہ کام کرنے سے قاصر ہین جو ایک مامور من اللہ کر سکتا ہے۔ اور اگر نعوذ باللہ ذخیرہ احادیث واقعی ایک طومار بیکار ہے تو کیا جن بزرگان دین نے اپنی عمرین ہی سخت سخت تکالیف کو بطیب خاطر برداشت کرتے ہوئے جمع و ترتیب احادیث مین صرف کردین (رحمہم اللہ) وہ یونہی اپنی قیمتی زندگی اور اعلیٰ سے اعلیٰ قوائے دماغی کو رائیگان کھوتے رہے پھر یہ کہ اگر درحقیقت تمنے مطالب کتاب اللہ کو صحیح طور پر سمجھ لیا ہے تو آخر اس پر تمہارا کیون عمل نہین ہوتا؟ چند رسمی عبادت کے اور تم مین سے خدا ترسی اور تقویٰ کا مادہ کیون سلب ہوتا جاتا ہے جو اولین شرط ایمان ہے اور کیون تم محض دنیا کی ہی سفلی خواہشات کے غلام ہو رہے ہو؟ کیون تمہارے تمام تر خیالات ارادے اور ہمتین شب و روز اسی عالم کی چمکیلی مگر فانی ترقیات و فوائد کی اُدھیڑ بُن کیلئے وقف ہین کیا قرون اولیٰ کے مسلمان بھی ایسے ہی دنیا پرست تھے۔ حاشا وکلا۔

خاکسار احمد حسین فرید آبادی - امرتسر

مفصلۂ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی قادیان سے مل سکتی ہیں

براہین احمدیہ اور درثمین کی رعایت کا وقت ہو گیا ہے

اور اب براہین احمدیہ غیر مجلد کی قیمت عہ اور مجلد صہ درثمین

مجلد ۸ غیر مجلد ۶ سے ملیگی۔

خریداران بدر سے للعہ قیمت براہین لیجاوے گی

نور الدین مصنفہ علامہ دوران حضرت حکیم الامتہ۔ دہرم پال کی ترک اسلام کا جواب جس میں بحث سے اسلامی مسائل پر بہترین بحث فرمائی ہے۔ مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے قیمت ۸

حضرت اقدس کیا فرماتے ہیں

اطلاع

(ہر دو کتب دفتر بدر ایجنسی سے مل سکتی ہیں چشمہ مسیحی۔ لغات القرآن ہر دو حصہ ایکہزار نسخہ)

سید عبد الحی عرب صاحب نے میری کتاب چشمہ مسیحی کو عام فائدہ کے لئے دوبارہ چھپایا ہے اور در حقیقت ان کتابوں کا عام طور پر اس ملک میں شائع ہونا ضروری ہے پس اگر کوئی صاحب ہمت خرید کر کے عام لوگوں میں تقسیم کریں تو انشاء اللہ موجب ثواب ہوگا۔ عیسائی پادری ہر ایک رسالہ بیس بیس ہزار چھپوا کر شائع کرتے ہیں۔ سو افسوس یہی ہے کہ دنیا کو ہماری تالیفات کی بہت ہی کم اطلاع ملتی ہے دوسرے عرب صاحب موصوف نے جو عربی زبان رکھتے ہیں۔ لغات القرآن ایک کتاب تالیف کی ہے میری دانست میں وہ کتاب بہی مفید ہے ہر ایک پر لازم ہے کہ قرآن شریف کے سمجھنے کے لئے خاص توجہ کرے کیونکہ دینی علوم کا یہی خزانہ ہے اور علم لغات قرآن نہایت ضروری ہے۔ والسلام

میرزا غلام احمد

سر الشہادتین مصنفہ حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ سورۂ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں۔ اس کے نکات ایک روپیہ میں بہی گران نہیں قیمت ا

اعجاز احمدی مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید میں۔ قیمت ا

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام و عبد اللہ آتہم کا مباحثہ۔ اس میں ہمارے امام نے حضرت قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا ابطال کیا ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۸

جام شہادت مصنفہ حضرت ثاقب صاحب مولوی عبد اللطیف کا جانسوز مرثیہ۔ قیمت ۲

شہادت آسمانی مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی کلمۂ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب۔ قیمت ۷

رویائے صالحہ مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وجود باجود کے لئے ضروری ہیں۔ قیمت ۴

الوصیتہ مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت صاحب نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں۔ قیمت ۲

القول الصحیح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید میں۔ مصنفہ خلیفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر قیمت ا

اسلام اور اس کا بانی ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید میں قیمت ا

آنہ ڈکشنری۔ طلباء سکول کے لئے۔ قیمت ا

کامن الا دادوالے۔ قیمت ۲

احمدی جماعت کو مبارک اور خوشخبری

ایہا الاخوان۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ الحمد للہ کہ فاضل اجل حضرت حکیم الامتہ مولٰنا مولوی نور الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے ترجمہ قرآن شریف کا پہلا پارہ جو بطور نمونہ ترجمہ ہے چھپکر طیار ہو گیا ہے امید کہ قدردان قوم خرید کر مصنف کے حق میں دعائے خیر فرماویں۔ کل ترجمہ مولانا موصوف الصدر نے اس عاجز مشتہر کو دیدیا ہے۔ خدا تعالےٰ اس خدمت کے لائق ہونا قبول فرما کر بہت جلد اس مقدس جماعت کے سامنے کل ترجمہ طیار کر کر پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے کل ممبران جماعت سے استدعا ہے کہ وہ اس کار خیر کے حسن انجام کے لئے دعا فرماویں۔ ہدیہ پارہ اول علاوہ محصولڈاک ۴ این دعا از من واز جملہ جہان آمین باد

المشتہر

عاجز شیخ عبد الرشید مالک مطبع احمدی صدر بازار میرٹھ

الخطبۃ

ضرورت نکاح

۱۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میرے ایک عزیز نوجوان دوست رشید مشغول روزگار سرکاری ملازم ہیں جن کے حالات سے مجھے ذاتی واقفیت ہے کہ وہ ایک نیک اور ہوشیار آدمی ہیں۔ شرعی ضرورت کے سبب دوسرے نکاح کے خواہاں ہیں چونکہ مجھے خود ان کے ساتھ محبت کا تعلق ہے اس واسطے میں ان کی خوشی کی شفارش کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ جو احباب اس تعلق کو پسند فرماویں گے وہ خوش ہوں گے معاملہ کو بابرکت بنانے کیواسطے حضرت اقدس سے بہلو دعائی جاویگی اور پہر فیصلہ ہوگا۔ خط و کتابت میرے نام ہو۔ (ایڈیٹر)

۴۔ ہمارے ایک دوست کو جو قوم کے سید ہیں اور ایک ریاست میں معزز عہدے پر ممتاز ہیں اور اس سلسلہ میں اول درجہ کے مخلصین میں سے ہیں اور انکو حضرت اقدس بہت محبت اور دلی تعلق سے دیکھتے ہیں اور انکو ایک ضرورت شرعی یعنے حصول اولاد کے لئے دوسری شادی کی ضرورت ہے اور خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منشاء ہے کہ وہ اس غرض کیواسطے دوسری شادی کریں اور حضور ہی کی اجازت سے سید صاحب موصوف نے میرے پاس ذکر کیا ہے کہ بذریعہ اخباروں کے مناسب جگہ کی تلاش کی جاوے حضرت نے بہی زبانی عاجز کو فرمایا ہے کہ اس معاملہ میں کوشش کرو۔ اس واسطے تمام خط و کتابت میرے نام ہونی چاہئے یا حضرت کے نام۔ کیونکہ آخری فیصلہ حضرت اقدس کے حکم سے ہوگا۔

۵۔ مدد خان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں۔ مدد خان ایک نیک اور نوجوان آدمی ہیں خط و کتابت میرے نام (معرفت ایڈیٹر ہو)

۶۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ایک بڑھئی احمدی موضع گوکیکی ضلع گوجرات کا رہنے والا نکاح کا خواستگار ہے۔ اچھا کاریگر ہے اور معماری کا کام بہی جانتا اور کرتا ہے کوئی صاحب ضرور کوشش کر کے کسی نیک اور فرمانبردار احمدی لڑکی سے اس کا نکاح کرادیں۔ عمر ۳۰ سال سے کم ہے اور حیثیت بہی اچھی ہے۔ اس سے پہلے کوئی بیوی نہیں خط و کتابت مجھ سے ہو۔

اکمل آف گوکیکی اندقادیان ضلع گورداسپور

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کیلئے چہاپا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ✲ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی ہے

مابعد للعہ

ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۰

آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

یکم جمادی الاولی سنہ ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۳ / جون سنہ ۱۹۰۷ء

جلد (۶)

نمبر (۲۴)

قادیان مین عکم

گورنمنٹ عنہ

فی پرچہ ۲ر

سرچہ گویم باتو گرآئی چہا در قادیان بینی

ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ

دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

ازلقہ للعہ

دس شرائط بیعت

اوّل۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اسبات کا کرے۔ کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بد نظری اور فسق و فجور اور ظلم اور خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانون کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنالے گا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دے گا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر نعمت و بلا مین اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا رہو گا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرے گا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہان تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور یہ عقد اخوت مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر تمام دنیوی رشتون اور ناطون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک وز خبرہائے معاد — ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد

آن ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اندر است — منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یک قدم دوری ازان عالیجناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عنہ

معاونین درجہ اول جنکو ہر کسی ایک کے نام اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے صہ

معاونین درجہ دوم جنکو عام پر کسی ایک کے نام اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہو للعہ

عام قیمت پیشگی ۔ ۔ ۔ عہ

مابعد ۔ ۔ ۔ للعہ

فی پرچہ ۔ ۔ ۔ ۲ر

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ہفتے کے اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے ان سے مابعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے۔ بعد مین نہین مل سکیگا رسید زر اخبار مین چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہیئے۔ مینیجر

وہ الفاظ جنہین حضرت اقدس بیعت لیتے ہین ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ۔ آج مین احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جن مین گرفتار تھا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہان تک میری طاقت اور سمجھ ہے اپنے تمام گناہون سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہون کا اقرار کرتا ہون میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین۔ آمین۔ پھر آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اصحاب کے متعلقین کے لئے دعا فرماتے ہین۔

نقل خط بنام مولوی ثناء اللہ صاحب

آپکا رجسٹری شدہ کارڈ مرسلہ ۳ جون ۱۹۰۷ء حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت مین پہونچا۔ جسمین آپنے ۴ اپریل ۱۹۰۷ء کے اخبار بدر کا حوالہ دیکر کتاب حقیقۃ الوحی کا ایک نسخہ مانگا ہے۔ اس کے جواب مین آپ کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ آپکیطرف حقیقۃ الوحی بھیجنے کا ارادہ اس وقت ظاہر کیا گیا تہا جبکہ آپ کو مباہلہ کے واسطے لکہا گیا تہا تاکہ مباہلہ سے پہلے آپ کتاب پڑھ لیتے۔ مگر چونکہ آپنے بدین خیال کہ حضرت مرزا صاحب نے قرآن و حدیث کے برخلاف تو کرنا ہی نہین۔ آؤ ایک ایسی بات پیش کرین کہ کسی طرح یہ پیالہ ٹل جاوے) اپنے واسطے لعنتی عذاب کی خواہش ظاہر کی۔ اور بغیر اس کے مباہلہ سے انکار کرکے اپنے لئے فرار کی ایک راہ نکالی۔ اس واسطے مشیت ایزدی نے آپ کو دوسری راہ سے پکڑ لیا۔ اور حضرت حجۃ اللہ کے قلب مین آپکے واسطے ایک دعا کی تحریک کرکے فیصلہ کا ایک طریق اختیار کیا۔ اس واسطے مباہلہ کے ساتھ جو اور شرط تھے وہ سب بسبب آپکے اقدام پلٹنے مباہلہ کے منسوخ ہوئے لہذا آپ کیطرف کتاب بھیجنے کی ضرورت نہ رہی۔ باقی رہی یہ آپ کی دہمکی۔ کہ مین یہ لکہون گا اور وہ لکہونگا۔ سو اس کا کسی کو یہان خوف نہین۔ آپکا جو جی چاہے لکہین اور اسی تقوے سے کام لے کر لکہین جس کے ذریعہ سے ایک مسلمان آپکے عقائد کے مطابق جہوٹھ بولے۔ چوری کرے زنا کرے۔ جو چاہے کرے۔ متقی کا متقی بنا رہتا ہے بدر اخبار آپ کی خدمت مین بہیجا جاتا ہے اس مین کچھہ نہ کچھہ نئے ممبران سلسلہ عالیہ کے نام لکہے جاتے ہین۔ اگرچہ وہ نام سب کے نہین ہوتے۔ تاہم آپ اندازہ کرسکتے ہین کہ جتنے سالون سے آپنے اس مخالفت مین کمر باندہی ہے اب تک یہان کس قدر ترقی ہوئی ہے اور ہو رہی ہے۔ خدا کے کام بندون سے رک نہین سکتے آپکا جہان تک جی چاہے زور لگائین اور دوسرون کو بھی ساتھ ملائین اور یاد رکہین کہ جیسا آج تک کچھہ بگاڑ نہین سکے۔ ایسا ہی آیندہ بھی آپ کو ناکامی کا موہنہ دیکہنا پڑیگا۔

خادم مسیح موعود

محمد صادق عفی اللہ عنہ قادیان۔ ۵ رمئی ۱۹۰۷ء

اعلان

بخدمت ایڈیٹر صاحب بدر۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حسب ہدایت کمیٹی صدقات امسال مندرجہ ذیل طلباء وماسٹرون کو ایام تعطیلات مین چندہ وصول کرنے کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ ایک چھپی ہوئی چٹھی دستخطی ہیڈماسٹر وسکرٹری صاحب ہر ایک لڑکے کو دی جائے گی اور ایک رسید بک بہی ساتھ ہوگی جس کا نصف حصہ چندہ دہندہ کو دیا جاویگا اور دوسرا نصف حصہ وصول کنندہ کے پاس رہیگا تاکہ وہ واپس آکر صحیح حساب دے سکے لہذا احباب بیرونجات کی خدمت مین بذریعہ بدر عرض کرتا ہون کہ ان طلباء کی حتے الامکان مدد کرین اور انہین خالی ہاتھہ نہ لوٹادین۔

آپکا صادق۔ ہیڈماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام

نام طلباء

۱۔ صفدر خان۔ ۲۔ محمد صادق۔ ۳۔ خدابخش۔ ۴۔ غلام حسین۔ ۵۔ امجد حسین۔ ۶۔ مستری عبدالرحمن۔ ۷۔ عبدالمجید۔ ۸۔ فضل دین۔ ۹۔ میان محمد۔ ۱۰۔ عبدالغنی ۱۱۔ عبدالستار۔ ۱۲۔ الطاف حسین۔ ۱۳۔ ولی اللہ ۱۴۔ عبدالرحمن۔ امرتسری۔ ۱۵۔ احمد علی۔ ۱۶۔ عبدالعزیز ۱۷۔ فخرالدین۔ ۱۸۔ جناب ماسٹر عبدالحق صاحب۔ ۱۹۔ ماسٹر عبدالرحیم۔ ۲۰۔ غلام قادر۔ ۲۱۔ ملک عبدالرحمن۔ ۱۲۔ بابو بشیر احمد۔

تائید سردار عجب خان صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب من! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مین نے آپکے اخبار مین صفحہ ۲ پر ضرورت فہرست برادران احمدیہ ملاحظہ کیا۔ مین بہی اس مضمون سے موافق ہون بے شک یہ تجویز محمد عجب خان صاحب بہت ضروری ہے مجہکو بہی بوجہ تجارت کے کہتوڑے عرصہ سے دوکان کی ہے سخت ضرورت رہتی ہے اور دوسرے بوجہ مخالفت کے سخت نقصان کے درپے ہوتے ہین۔ اس وجہ سے اگر تجویز خانصاحب موصوف کے موافق فہرست شائع ہو جاوے یا مرتب ہوجائے تو خالی از فائدہ نہین۔ مین نے حاجی عبدالرحمان اللہ رکہا ساجن کمپنی کو دو ایک خط لکہے صرف ایک کا جواب آیا بعد اس کے پہر حال معلوم نہ ہوا ایسا ہی محمد دین سیالکوٹ کو بہی دو ایک خط ان کے اشتہار کے بعد بہیجے مگر جواب نہ آیا۔ مگر فہرست ہونے سے یا معلومات ہونے سے آسانی ضرور ہو سکتی ہے دوسرے کے نقصان دہی سے محفوظ رکھنے کی امید ضرور ہے

الراقم انوار حسین خان۔ از شاہ آباد ضلع ہردوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

غیر معمولی رعایت

براہین احمدیہ نصف قیمت پر

برادران۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کو معلوم ہوچکا ہے کہ کتاب براہین احمدیہ کس محنت سے دوبارہ لکہوائی گئی ہے اور کیسی عمدہ کاغذ اور خوشخطی کا انتظام کیا گیا ہے اور ساتھہ حضرت کی سوانح عمری اور فہرست مضامین لگائی گئی ہے اس کی اصل قیمت بغیر جلد ۵ر اور مجلد کی ۶ر ہے بعض کی تحریک پر ایام تعطیلات مدرسہ مین اس کی قیمت مین ایک خاص رعایت کی گئی ہے یعنی قیمت نصف کر دیگئی ہے۔ بیجلد براہین احمدیہ کی قیمت فی نسخہ مبلغ ۲ر۸ کیگئی ہے اور مجلد کی ۳ر ہے۔ یہ ایسی رعایت ہے کہ غالباً پہر نہ ہوگی رعایت تو صرف طلبا کیواسطے کیگئی تہی مگر بعد مین مجھے خیال آیا کہ اس کو آخر جون تک عام کر دیا جائے اس واسطے جو احباب چاہین اس رعایت سے فوراً فائدہ حاصل کرین۔ درخواست ۳۰ جون تک دفتر مین پہونچ جانی چاہیئے۔ ناظم بدر ایجنسی قادیان

متفرق باتیں

استخارہ ۸ جون ۱۹۰۷ء - بوقت عصر - فرمایا - کہ آجکل اکثر مسلمانوں نے استخارہ کی سنت کو ترک کر دیا ہے - حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیش آمدہ امر میں استخارہ فرما لیا کرتے تھے - سلف صالحین کا بھی یہی طریقہ تھا - چونکہ دہریت کی ہوا پھیلی ہوئی ہے - اس لئے لوگ اپنے علم و فضل پر نازاں ہو کر کوئی کام شروع کر لیتے ہیں اور پھر نہاں در نہاں اسباب سے جن کا انہیں علم نہیں ہوتا - نقصان اٹھاتے ہیں - اصل میں یہ استخارہ ان بد رسومات کے عوض میں رائج کیا گیا تھا - جو مشرک لوگ کسی کام کی ابتداء سے پہلے کیا کرتے تھے لیکن اب مسلمان اسے بھول گئے - حالانکہ استخارہ سے ایک عقل سلیم عطا ہوتی ہے جس کے مطابق کام کرنے سے کامیابی حاصل ہوتی ہے - بعض لوگ کوئی کام خود ہی اپنی رائے سے شروع کر بیٹھتے ہیں اور پھر درمیان میں آکر ہم سے صلاح پوچھتے ہیں - ہم کہتے ہیں جس علم و عقل سے پہلے شروع کیا تھا اسی سے نبھائیں - اخیر میں مشورے کی کیا ضرورت -

مولوی فیروزالدین ڈسکوی مرحوم عبد اللہ بن سلام جب ایمان لائے - تو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یہودیوں سے میری نسبت اس سے پہلے کہ میرے اسلام لانے کا حال کھلے - پوچھ لیجئے چنانچہ دریافت کرنے پر انہوں نے بڑی تعریف کی - کہ وہ ہم میں عالم ہے بلکہ اعلم اور بڑا متقی - شریف - لیکن جب یہ بتایا گیا کہ وہ تو اسلام لا چکا - تو پھر لگے کھسیانے ہو کر عیب چینی کرنے - مولوی فیروزالدین بہت سی کتابوں کے مصنف اور علم و فضل کے لحاظ سے کافی شہرت رکھتے تھے - آپ پکے احمدی تھے - چنانچہ ماہ مارچ میں میرے سامنے انہوں نے دارالامان میں حاضر ہو کر بیعت بھی کی - اور اس سے پہلے خط بھی آیا - کہ ڈوئی کی موت نے مجھے زندہ کیا - بعد ازاں خدا تعالیٰ کی نہاں در نہاں مصلحتوں سے وفات پا گئے - مگر ہمنے یہ بات ظاہر کی تا دیکھیں - کہ علماء کی اُن کی نسبت کیا رائے ہے اور ان کے مرنے کی کیا وجہ لکھتے ہیں - اب جبکہ کئی اخباروں میں ان کی تاریخہائے وفات چھپ چکی ہیں - جن میں انہیں اعلیٰ درجہ کا عالم و فاضل متقی تسلیم کیا گیا ہے اور لکھا ہے - کہ ان کی موت صدمت قلب ہے واقع ہوئی تو ہمیں یہ ظاہر کرنے سے خوشی ہے کہ وہ احمدی تھے - اس کے بعد اگر کوئی ان کی عیب چینی کریگا تو وہ جھوٹ کی نجاست پر منہ مار یگا اور صاف کھل جائیگا کہ یہ سب باتیں احمدی سلسلہ سے عناد رکھنے کے سبب ہیں ورنہ حقیقت وہی ہے جو منہ سے نکلی (الحکم) ۰

ہونہار بروے کے چکنے چکنے پات کے تحت جگر عبد الحی علامۃ نور الدین نے میرے سامنے یہ مضمون لکھ کر مجھے دیا ہے - جسے میں نہایت خوشی سے تربیت اولاد اور قادیان میں رہنے کا مفاد بتلانے کی نیت سے چھاپتا ہوں - (الحکم)

اللہ ایک ہے - اللہ رحمٰن رحیم ہے - اللہ بے عیب ہے - اللہ ہمارا سب کا مال ہے - قرآن سیکھنا اُس پر چلنا - جھوٹ نہیں بولنا - چوری نہ کرنا - عبد الحی

غیر احمدی کیوں پیش امام نہیں ہو سکتا حضرت مولوی محمد احسن صاحب امروہہ سے تحریر فرماتے ہیں - موافقین مخلصین کی مقتدی ہونے میں مخالفین کی امامت کے ماتحت یہاں پر نزاع تھا جواب دیا گیا کہ جبکہ مخالفین حضرت عیسےٰ میں صفات الوہیت ثابت کرتے ہیں - اندریں صورت با وجود شرک فی الصفات کے کیونکر جواز امامت فی الصلوٰۃ ہو سکتا ہے - قطع نظر اس کے سورۃ فاتحہ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمارے امام کو دی گئی ہے - وہ مخالفین کو کب دی گئی ہے - ثبوت مشاہداس کا یہ ہے کہ بعد ختم کرنے سورہ فاتحہ کے آمین کہنا سنت موکدہ ہے جو احادیث صحیحہ سے ثابت ہے اور ظاہر ہے - کہ مباہلات اور مقابلات میں حضرت امام علیہ السلام کے مخالفین یا مغضوب علیہم رہے یا ضالین ہوئے - جو طاعون وغیرہ سے ہلاک اور تباہ ہوئے - پس مخالفین کی آمین قبول نہ ہوئی اور حضرت امام کی آمین مقبول ہوئی - اور بغیر سورہ فاتحہ کے نماز ہوتی نہیں - پس مخالفین کی امامت کیونکر در صورت عدم فاتحہ جائز ہو سکتی ہے -

حقیقۃ الوحی قاضی ال محمد صاحب کے مخلصانہ خط سے حقیقۃ الوحی کے متعلق میں کچھ اقتباس کرتا ہوں - از جانب خاکسار سراپا انکسار نفیر حقیر سید ال محمد خادم حضور پُرنور بعد سلام بصد ادب گذارش کرتا ہے - کہ کتاب حقیقۃ الوحی تالیف حضور مولوی سید محمد احسن صاحب سے لے کر بغور تمام ازاول تا آخر مطالعہ کی ہے - سبحان اللہ ثم سبحان اللہ عجیب و غریب پایا - جیسا کہ اس احقر کو خیال تھا کہ کوئی کتاب اس سلسلہ حقہ کی تائید میں ایسی ہونی چاہیئے - کہ جس میں مکذبین سلسلہ حقہ کا انجام اور ہر . . . جس جس کو عقوبات مخالفت کرکے اور مامورمن اللہ کا مقابلہ تحریری و تقریری کرکے اس دنیا ناپائدار میں پہونچے ہیں وہ بھی اس میں درج ہو گئے - کمال خواہش تھی - سو الحمد للہ یہ میری خواہش خدائے قادر نے پوری کی کمال طبیعت خوش ہوئی اب جلشانہ کی ذات سے امید واثق ہے کہ اب جو جو سعید روحیں ہیں - وہ سب سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو جائیں گی - خدا تعالیٰ ایسا ہی کرے - مگر جو شقی ازلی ہیں - ان پر کچھ بھی اثر نہ ہوگا - اب حجت ختم ہو گئی - اللہ تعالیٰ ہم کو حضور کے طفیل سے تمام آفات دنیا و دین سے محفوظ رکھے - اور اب تک جو جماعت احمدیہ میں داخل ہیں - سب بفضل ایزدی محفوظ ہیں - حالانکہ امروہہ میں اس عذاب طاعون سے چار پانچ ہزار آدمی ہلاک ہو گیا - اب مرض کم ہو گیا ہے - اسی عرصہ قیامت میں احقر کے لڑکے شریف الحسن کو بھی بخار آیا اور گلٹی بھی نمود ہوئی - مگر حضور کی دعا و برکت سے فوراً شفا ہو گئی اور لڑکی کو بھی بخار آیا اور گلٹی بھی نکل آئی - جس وقت دعا کی گئی - اس کو اللہ تعالیٰ نے فوراً شفا کلی عطا فرما دی - دو روز میں آرام ہو گیا - یہ حضور کے دو معجزہ ہیں - بہت ترقی ایمان کو حاصل ہوئی - خداوند عالم کا شکر ہے -

مبارک - مرزا عباس علی صاحب ریکو گارڈ کوہاٹ اطلاع دیتے ہیں - کہ ۹ ؍ مئی کی رات کو اللہ تعالیٰ نے فرزند نرینہ عطا کیا - جس کا نام اقبال احمد رکھا گیا - اللہ تعالیٰ اس بچے کو لمبی عمر عطا کرے اور سلسلہ حقہ کا خادم اور ناصر بنائے - احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں -

ہانگ کانگ ۱۳ اپریل ایک ناگہانی گرد مقام لائمون کے گلو پہاڑ پر گرا جس کی قریباً ۵ منٹ تک ایسی روشنی نظر آتی رہی - کہ گویا آگ جل رہی ہے - ۱۲ مئی ۸ بجے شام کے ستارہ ٹوٹا - بہت لمبا جلتا ہوا قطب کی طرف چلا گیا - ایک بہت بلند مہیب توپ کی گرج کی طرح اس طرف سے آواز سنائی دی - (سراج)

—— غازی پور میں سٹیشن دولھا پور . . . . . . جلتے ہوئے پتھر آسمان سے گرے - ۲۶ میل تک آواز صاف سنائی دیتی تھی - (یونین گزٹ)

مرید کیوں مرا۔ فلاں کیوں مرا۔ ان نادانوں نے سمجھا ہی نہیں کہ اس بحث کو صاف کرنے کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے صحابہ کا نمونہ صاف موجود ہے۔ کہ ان کیوقت میں جو عذاب آیا ہے۔ وہ جنگ تھی۔ جیسا کہ اس آیت سے ثابت ہوتا ہے۔ ویستعجلونک بالعذاب ولن یخلف اللہ وعدہ۔ کہ کفار سے کسی عذاب کا وعدہ کیا گیا ہے اور وہ اس کے لئے جلدی کر رہے ہیں اور اس کی نوعیت پوچھتے ہیں۔ انہیں بتایا گیا۔ قل ھو القادر علی ان یبعث علیکم عذابا من فوقکم او من تحت ارجلکم او یلبسکم شیعا ویذیق بعضکم باس بعض (الانعام ۶۵)۔ یعنی وہ قادر ہے۔ کہ آسمان سے یا زمین سے عذاب نازل کرے۔ یا تمہیں دو فریق بنادے اور ایک کو دوسری کی جنگ کا مزہ چکھادے۔ اس کے بعد قل لکم میعاد یوم لا تستاخرون عنہ ساعۃ ولا تستقدمون فرما کر ایک سال کی میعاد بتائی گئی۔ اور ویستنبئونک احق ھو قل ای وربی انہ لحق (یونس ۵) سے اس کی تائید کی گئی۔ آخر وہ جنگ کا یوم الفرقان آیا۔ مگر دیکھو۔ کہ اس میں صحابہ بھی شہید ہوئے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نہایت پیارے اور عزیز جدا ہوئے۔ مگر کیا ہم کہہ سکتے ہیں کہ ان پر عذاب ہوا۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ ایک ہی تلوار تھی۔ جس سے صحابہ مرتے تو شہید کہلاتے اور مخالفین کے مرتے تو انہیں ہلاک شدہ بولتے۔ برخلاف اس کے اپنے شہداء کی نسبت اموات (مردہ) کا لفظ بولنے تک کی مخالفت تھی۔ جیسا کہ فرمایا۔ ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء اس میں سر کیا تھا۔ آؤ میں تمہیں بتادوں۔ کہ جو فریق میدان میں بالآخر کامیاب ہوتا ہے۔ اس کے نقصانوں کو کبھی کوئی نہیں گنتا۔ بلکہ ہر امر کا فیصلہ اس کے خاتمے کے حالات کے مطابق ہوتا ہے۔ پس جب آخری فتح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تھی تو شہید ہونیوالے صحابہ کو اموات نہ کہا گیا۔ بلکہ وہ زندہ کہلائے۔ پس بعینہ اسی طرح طاعون بھی ایک تلوار ہے جو موافق و مخالف پر چل رہی ہے۔ آپ نتیجہ دیکھئے۔ کہ کونسی قوم بڑھ رہی ہے۔ مخالفوں میں سے کئی مر گئے اور کئی ہماری طرف آگئے۔ مگر ہم میں سے بہت کم مرے۔ اور کوئی ان کی طرف نہ گیا۔ پس اسی سنت نبوی کے موافق جیسا کہ آیت آلہی کا منشاء ہے۔ ہمارے احمدی شہید ہیں۔ اور انہیں مردہ کہنا گناہ۔ وہ یقیناً اپنے رب کے پاس زندہ ہیں اور رزق دئے جاتے ہیں۔ جیسے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کا حال تھا۔ میں یقیناً جانتا ہوں کہ جہاں جہاں احمدی بھائی ہیں۔ ان میں اور ان کے مخالفین میں ایک امتیاز رکھا جاتا ہے جیسا کہ میرے مکان ہی کے حالات سے ظاہر ہے۔ وہاں دوسری دفعہ طاعون ہوا۔ پچھلی دفعہ ہم احمدیوں سے سب کے سب محفوظ رہے۔ اس دفعہ بھی کوئی علی الاعلان اپنے تئیں احمدی کہنے والا اور حضور کے احکام کا مطیع طاعون سے نہیں مرا۔ حالانکہ دوسری طرف سے دو سو سے زیادہ آدمی مر چکے ہیں جیسا نوالی میں (۵۲۶) یہ کیوں ہوا تا خدا تعالیٰ ظاہر کرے کہ میں کس قوم کے ساتھ ہوں اس نے یہ بتانے کے لئے ایک اور نمونہ قدرت بھی دکھایا وہ کیا؟ کہ نوجوان عزیز بھائی کو طاعون ہوگیا۔ وہ اس مرض سے جس انتہائی حالت کو پہنچ گیا۔ وہ کچھ تو آبجان کے خط سے معلوم ہوگی اور کچھ ان خطوط سے جو میرے نام آئے۔

ایسی خطرناک حالت میں مجھ سے سوائے اس کے کیا بن آتا۔ کہ خدا کے برگزیدہ نبی کے حضور شفاعت کے لئے عرض کروں۔ چنانچہ اس رحیم و کریم انسان کامل نے مجھ سے ناچیز کے اضطراب پر نگاہ لطف سے توجہ فرمائی۔ اور دعا شروع کی۔ ۵ رمئی کو جب مجھے محمد نور کے کوئی دم مہمان ہونے کا خط آیا۔ تو میں نے عاجزی سے ایک گذارش بھیجی جس کا مفصلہ ذیل جواب آیا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ دعا تو ہر وقت کی جاتی ہے۔ پھر بہت دعا کروں گا جب بلا نازل ہو جاتی ہو تو اس وقت سنت اللہ کے موافق دعا کم اثر کرتی ہے بہر حال دعا کرونگا۔ آج تہجد اور صبح کیوقت بہت دعا کی تھی مگر یہ وقت امتحان ایمان کا وقت ہو بہت مضبوطی سے خدا تعالیٰ پر بھروسہ رکھیں اور خود بھی دعا کرتے رہو۔ مرزا غلام احمد۔ بہتر ہے وہ جگہ چھوڑ دیں باہر میدان میں چلے جاویں۔

اس خط کو دیکھ کر مفتی صاحب صداقت مآب نے مجھے مبارکباد دیدی۔ کہ بس اب صحت سمجھو۔ یہ اس لئے کہ آپ کو بوجہ صحبت حضور کے اس بات کا علم تھا۔ کہ جو لوگ جیسے غیر معمولی توجہ فرماتے ہیں جبکہ آسمان پر اس کے مطابق فیصلہ ہو چکتا ہے۔ آخر وہی ہوا۔ جو چھتیس دن پہلے مجھے کہا گیا تھا۔ یعنی یہ کہ نہ صرف عزیز نے صحت پائی بلکہ دو تین اور احمدی بھی جنہیں یہ مرض ابتدائی مرحلہ میں تھا۔ صحت یاب ہوگئے عزیز کی صحت ایک خارق عادت امر ہے اس لئے کہ طاعون ایک نوجوان کو تھی جس کا مزاج نہایت درجہ کا صفراوی و دموی واقع ہوا ہے۔ پھر گلٹیاں بجائے ایک کے دو اور سب سے بڑھکر یہ کہ کوئی طبیب علاج کرنے والا نہ تھا بلکہ بوجہ ایک گاؤں کے اور دو کا ناداروں کے باہر بھاگ جانے کے کوئی دوائی نہ ملتی تھی صرف دعاؤں پر زور تھا۔ جنہوں نے اپنا اثر دکھایا۔ چنانچہ اس کے ثبوت میں میں وہ چٹھیاں چھاپتا ہوں جو حضرت مسیح موعود کو وصول ہوئیں۔ قبلہ عالم المسیح الموعود۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

الحمد للہ علیٰ احسانہ۔ کہ برخوردار محمد نور نے اس مہلک مرض طاعون عذاب الٰہی سے آج یوم الجمعہ، ۷ جون ۱۹۰۷ء کو بہت سی نجات پائی۔ چنانچہ جماعت جمعہ میں شامل ہونے کیواسطے میرے ساتھ مسجد تک چلا ہے فالحمد للہ علیٰ نعمائہ وآلائہ کہ اس آیۃ اللہ دیکھنے پر ہمارا ایمان حضور کے صدق اور استجابۃ الدعوات پر بڑھ گیا۔ وجہ یہ کہ ایسا کوئی بیمار اس مرض کا اس گاؤں سے بلکہ میری دید و شنید کے مریضوں سے نہیں بچا۔ ایسا تپ شدید اور خون کا آنا اور بیہوشی سے مجنون ہونا اور لکنت سے کچھ کہنا اور کلام سمجھ میں نہ آنا اور ہر دو طرف طاعون کے دنبل ایسے بڑھنا کہ ورم ادھر جگر تک اور ادھر زانوں کے قریب تک ہونا اور درد شدید عارض ہونا اور اعضا بول و براز کا متورم ہو جانا وغیرہ وغیرہ تمام علامات موت تھے اور دیکھنے والے ایسے ہی کہتے تھے۔ کہ کوئی دم والی بات ہے ایک مستانہ فقیر کے پاس میں گیا جس نے موت موت منہہ سے نکالا صرف دل میں یہی تھی کہ حضور علیہ السلام کی دعا سے اس کا بچنا متیقن ہو اگر آپ نے دعا کی۔ انما یتقبل اللہ من المتقین سو ہزار ہزار شکر ہے۔ کہ میرا بچہ حضور کی دعا سے بچ گیا۔ آپ نے فرمایا تھا کہ میں محمد نور کے لئے تہجد میں بھی دعا کرتا ہوں۔ فالحمد للہ علیٰ اجابۃ الدعوات۔ فقیر امام الدین عفی اللہ عنہ گولیکی۔ ضلع گجرات

خدا کے پیارے مسیحا ایدک اللہ تعالیٰ۔ لاکھ لاکھ خدا کا سلام ہو آپ پر اور آپ کے اہل بیت پر۔ حضور اقدس آپ کی ایک سچی خادمہ احمدی خاتون نہایت ادب و تعظیم سے حضور عالیجاہ کی خدمت میں آج مبارک عرض کرتی ہے اور وہ مبارک حضور علیہ السلام کی ہی دعائے نیم شبی کا اثر ہے جس نے ہمیں بھی آج فرحت بخشی یعنی حضور کے غلام محمد نور الدین نام نے آج غسل صحت کیا اور مسجد میں آج جمعہ پڑھنے اور خداوند کریم کا شکریہ ادا کرنے گیا ہے۔ پیارے مہدی مخالفین آج حضور کے معجزہ کے قائل ہوگئے اور وہ سخت شرمندہ ہیں۔ ہمیں بخدا محمد نور کی زندگی کی کوئی آس نہ تھی اور تمام وے لوگ جو حکیم طبیب سیانے کہلاتے ہیں سا انہوں نے محمد نور کی زندگی سے بالکل جواب دیدیا تھا۔ بس اگر کچھ امید تھی تو حضور علیہ السلام کی توجہ کی۔ بیشک اور بلاریب یہ حضور کا معجزہ ہے اور ایک دہریہ بھی اگر محمد نور کی اُس حالت یاس اور اس حالت موجودہ کی بہ غور کرے۔ تو واحد ایک رحیم کریم۔ رب العالمین اور رحمٰن۔ لایزال۔ واحد لاشریک خداوند کریم کی ہستی کا قائل ہو جائے۔ مخالفین حیرت سے انگشت منہ میں ڈالتے اور چپ ہیں۔ خدا کے معطر و مطہر مسیح تجھ پر درود و سلام تو نے میرا ٹوٹا ہوا باندھ دیا اور میرے آبا کے نور نظر کو واپس کرایا۔ واقعی یہی معنے ہیں۔ فارتد بصیرا کے۔ ناچیز اکمل کون ہے کہ اس شکر سے عہدہ برآ ہو سکے۔ یہ سب کچھ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہوا۔ میں دوا اور معجزوں کا بھی گواہ ہوں جن میں ایک میری ذات کے متعلق ہے۔ کہ میں آٹھ سال برابر بستر علالت پر پڑا رہا۔ اطبا کی رائے ہوگئی کہ دق ہے۔ مگر آخر حضور کے پس خوردہ کے کھانے اور دعا سے صحت ہوئی بعد ازاں میرا ایک عزیز نوجوان بیمار ہوا اُسے تپ دق تھا۔ ابا جان۔ حکیم الامۃ کو پیش گئے مگر اس صدیق ثانی نے فرمایا کہ مجھ کو کوئی لاکھ روپیہ روزانہ دے تو میں قادیان سے باہر نہیں نکلونگا۔ ہم سب کی حالت میں حضرت کی خدمت میں عرض کیا آپ نے فرمایا میں دعا کرونگا تعجب کی بات ہے کہ یا تو بخار کئی ماہ سے ٹوٹتا نہ تھا یا جس دن دعا کرائی گئی صبح تپ کا نام و نشان نہ تھا۔ یہ بالکل سچا واقعہ ہے۔ محمد ظہور الدین اکمل آف گولیکی ضلع گجرات

مسدس در عرض حال و تعریف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آیا ہے اک مریض مسیحا ترے حضور
رنج و الم سے سخت پریشان و ناصبور
دریائے غم کا ہو گیا مشکل اُسے عبور
اپنے کرم سے پار لگا دو اُسے حضور
ہر چند درد سے ہوا جاتا نڈھال ہے
دارالامان میں لیک شفا کیا محال ہے

تشخیص میں مرض کی نہ دقت اُٹھائیے
بیمارِ عشق ہوں مجھے دارو پلائیے
درمان درد کا کوئی نسخہ بتائیے
اس قیدِ غم سے اب مجھے جلدی چھڑائیے
ہاں جلد ہو۔ کہ حسرتِ دیدار رہ نہ جائے
یونہی تڑپ تڑپ دلِ بیمار رہ نہ جائے

دنیا نے میرے ساتھ عجب بیوفائی کی
اول دکھائی شان ہر اک دلربائی کی
پر بعد کچھ نہ چھوڑی کسر بے وفائی کی
ہر چند اس میں بُو نہیں ہے آشنائی کی
پر کیا کروں کہ موہنی سی۔ دلفریب تھی
اک برق بہر خرمنِ صبر و شکیب تھی

میں بھی بشر تھا اس کے میں چکمے میں آ گیا
اس کی ادائے ناز میں دل کو پھنسا دیا
پر دل جلوں کو عیش میسر کہاں بھلا
قسمت میں رنج و غم تھا۔ وہی پیش آ گیا
گذری نہ مجھ سے چھُو کے کبھی پھر ہوائے عیش
عشرتکدہ ہُوا مرا ماتم سرائے عیش

یُوں جال میں پھنسا دیا۔ تن من جلا دیا
اس نے میری اُمید کا گلبن جلا دیا
جس میں بسیرا تھا۔ وہ نشیمن جلا دیا
دنیا نے میرا دین کا خرمن جلا دیا
دل کی لگی اب آپ کرم سے بجھائیے
ہوں تشنہ کام۔ مجھ کو مئے حق پلائیے

بھاتی نہیں یہ مجھ کو زمانے کی چال ہے
بگڑی ہوئی ہر اک کی یہاں چال ڈھال ہے
کوئی نہیں یہاں جسے فکر مآل ہے
کشتی ہو ان کی پار۔ سراسر محال ہے
ظلمت نے نورِ حق کو دلوں سے اٹھا دیا
اس روشنی نے ان کی مرا دل بجھا دیا

عیسائی کہتے ہیں ستم ناروا کیا
پُر نور خدا یہود نے سولی چڑھا دیا
اسلام والے کہتے ہیں پھر نور اٹھا لیا
عیسےٰ کو آسمان پہ خدا نے بُلا لیا
احمدؐ سے یہ بڑھاتے ہیں عیسےٰ کا مرتبہ
اور وہ تو دیتے ہیں اُسے اللہ کا مرتبہ

آ اے مثیلِ عیسےٰ نظر کوئی دم کرو
تیغِ قلم سے جھوٹوں کے سر کو قلم کرو
اے چودھویں صدی کے مجدد کرم کرو
کہدو۔ انہیں کہ جان پہ نہ اپنی ستم کرو
مٹ جائیں تا جو تفرقے خیر الامم میں ہیں
سب جمع طاقتیں ترے زورِ قلم میں ہیں

ہم کو تیری ایک زمانہ تھا منتظر
لاکھوں گذر چکے ترے مشتاق پیشتر
اسلام کی مدد کو تو آیا ہے وقت پر
اسلام کے جہاز کو اک دم میں پار کر
اے آنکہ فرشِ راہ تو این ہر دو چشم ما نعمت اللہ گو ہر جنیوٹ
خوش آمدی بیا کہ سہلاً مرحبا

تسلی بذریعہ کشف

بخدمت حضرت اقدس مرزا صاحب مسیح موعود السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عالیجاہا۔ عرصہ چار سال سے۔ اس عاجز کا والد اس دنیا فانی سے کوچ کر گیا ہے۔ اس طرح اس عاجز کو بہت سا صدمہ اور رنج ہوا اور ان ہی دنوں میں جبکہ بندہ کا گریہ و زاری کے سوا کچھ اور کام نہ تھا خیال آیا۔ اوہو۔ یہ دنیا تو ایک مکار اور دغاباز ہے اور سراسر ایک دھوکے کا گھر ہے۔ اس لئے بندہ اس کم بخت ناپائدار دنیا سے سخت بیزار ہو گیا اور یہی خیال کیا کہ کسی طرح اس اسلام کی اصلیت اور اللہ تعالیٰ کی معرفت سے کچھ آگاہ ہوں۔ عالیجاہا۔ یہ عاجز اسی فکر میں شب و روز غرق آب رہنے لگا اور جس کسی سالک کو یا عابد کو یا عالم کو اس فن میں ماہر دیکھتا فوراً اس کی خدمت میں باادب و نیاز حاضر ہوتا اور اپنی دلی احوال بیان کرتا۔ اسی طرح یہ عاجز تمام دن رات پھرا کرتا اور ایسے ہی مصنوعی سالکوں۔ عابدوں اور عالموں کی ہر وقت صحبت میں رہتا۔ مگر افسوس کہ سوائے مایوسی کے اور کچھ نہ حاصل ہوتا۔ بعد ازاں عام لوگوں نے اس عاجز کا یہ حال دیکھ کیا کہ فلاں فلاں جگہ بڑے بھارے کامل پیر ہیں۔ تم ان کے پاس جاؤ۔ اسی طرح یہ عاجز پھر ملک بملک پھرنے لگا۔ مگر افسوس۔ کہ جس چیز کے لئے بندہ تلاشی جاتا وہاں وہ ہرگز دکھائی نہ دیتی۔ بلکہ اُلٹے اُلٹے ان کے خیالات دیکھتا۔ اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے ایک رات سویا ہوا تھا۔ خواب دیکھتا ہوں کہ میں ایک بڑے سے جنگل میں پھر رہا ہوں اور اس تمام جنگل میں اندھیرا ہی اندھیرا ہے کہیں روشنی کا اس جنگل میں نام تک دکھائی نہیں دیتا اور بندہ کہیں روشنی کو ڈھونڈ رہا ہے۔ ایک جگہ جا کر دیکھتا ہوں۔ کہ ایک چیز ہے اور اس میں ایک سوراخ ہے بندہ اس سوراخ سے نظر اٹھا کر کیا دیکھتا ہے۔ کہ سامنے اس زمین میں روشنی چمک رہی ہے بندہ اس روشنی کو دیکھ کر نہایت ہی خوش ہوا ہے اور آگے اس روشنی کی طرف چلا ہے۔ آگے جا کر کیا دیکھتا ہوں۔ کہ ایک بڑا لمبا چوڑا اور نہایت ہی عمدہ تخت ہے اور اس تخت پر آنحضور نہایت ہی عمدہ پوشاک پہنے ہوئے اور سر مبارک پر ایک نہایت عمدہ جڑاؤ تاج رکھے بیٹھے ہوئے ہیں اور وہاں ایک آدمی اس عاجز کو کہتا ہے کہ۔ دیکھ یہی امام آخر زمان مسیح موعود قادیانی ہیں۔ پس بندہ یہ بات سُن کر نہایت ہی خوش ہوا ہے اور پھر خدمت عالیہ میں بندہ نے حاضر ہو کر بڑے ادب و نیاز سے السلام علیکم کیا ہے اور حضور نے بڑی مہربانی اور خوش اخلاقی اور خندہ پیشانی سے وعلیکم السلام کیا ہے اور پھر آپ حضور نے اس عاجز کے ساتھ بہت سا پیار کیا ہے اور چھاتی سے لگایا ہے اور نہایت ہی مہربانی سے حضور پیش آئے ہیں چونکہ اس وقت تہجد کا وقت تھا اس لئے بندہ بیدار ہو گیا اور یہ خواب دیکھ کر نہایت ہی خوش ہوا اور پھر اسی دن سے ہی تسلیم کر لیا کہ واقعی آپ مسیح موعود ہیں۔ پھر کچھ دن کے بعد عالیجاہا اس عاجز کو ایک اور خواب آئی۔ کہ آپ ایک بڑی عمدہ اور بہت اونچے محل پر لوگوں کو وعظ سنا رہے ہیں اور بندہ پھر خدمت عالیہ میں حاضر ہوا ہے اور آنحضور کے سامنے بندہ بہت ہی گریہ زاری کرتا ہے بلکہ آنحضور کے سامنے گریہ و زاری کرتے کرتے بیہوش ہو گیا ہوں اور پھر آنحضور نے بڑے مہربان اور خوش ہو کر بندہ کو زمین سے اٹھا لیا ہے اور عاجز کے بدن سے گرد وغیرہ خود حضور نے اپنے دست مبارک سے اُتاری ہے اور آنحضور نے بڑی مہربانی اور خوش اخلاقی سے بندہ کو کہا۔ کہ اے بیٹا ہوشیار ہو کیوں اس قدر گھبراتا ہے اور کیوں خواہ مخواہ تنگ ہوتا ہے۔ اسی طرح آنحضور سے اس عاجز کو بہت سا اطمینان رہا ہے۔ پھر تو عالیجاہ بندہ یہ خواب بھی دیکھ کر دل و جان سے آپ پر عاشق ہو گیا۔ اور آپ کے دعوے کو برحق ماننے لگا۔ اور نیز یہ بھی عاجز عرض کرتا ہے کہ اس عاجز نے اپنی طبیعت کو خود ہی آپ کی طرف مائل

استفسارات بمعہ جوابات

جناب منشی غلام مرتضیٰ صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کا خط حضرت حکیم الامۃ نے مجھے جواب لکھنے کے لئے دیا۔ آپکا پہلا سوال لفظ بلفظ یہ ہے

۱۔ اوقات نماز کے لئے جب طلوع اور غروب اور شفق کی سیاہی وغیرہ الفاظ قرآن کریم مین آئے ہین۔ تو ایسے ممالک کے لئے جہان بارہ۱۲ گھنٹہ سے چھ۶ مہینے تک کے دن رات ہین ان الفاظ سے کیسے مطلب برآری ہوسکتی ہے؟

جواب۔ اگر درحقیقت آپ نے قرآن کریم مین یہی لکھا دیکھا ہے کہ اوقات نماز کے لئے سورج کے غروب اور دلوک کا دیکھنا ضروری ہے تو پھر جن دنون مین بادل کے سبب سے آٹھہ آٹھہ دن تک سورج دکھائی نہین دیا کرتا۔ ان دنون مین آپ نماز کاالتزام کس بنا پر کیا کرتے ہین۔ ضرور آپ کہین گے۔ کہ گھڑی کے ذریعہ سے وقت کا اندازہ ہم لگا سکتے ہین۔ تو مین کہون گا کہ یہ گھڑی ہر جگہ کام دے سکتی ہے۔ خواہ وہان سورج چند ماہ تک دکھائی نہ ہی دیتا ہو۔ قرآن کریم مین لکھا ہے۔ یغضوا من ابصارھم۔ اب ایک مادری اندھا کیا کرے اور پھر لکھا ہے۔ زنا مت کرو۔ اب ایک پیدائشی نامرد اس پر کس طرح سے عمل کرے اس مین تو زنا کرنے کی طاقت ہی نہین۔ یا یون سمجھہ لو۔ کہ قرآن کریم مین لکھا ہے اپنی بیویون سے جماع کرو۔ اب ایک رنڈوا آدمی کیا کرے۔ غرض اسلام مین تکلیف بالایطاق جائز نہین۔ اللہ کریم استطاعت سے بڑہکر تکلیف نہین دیتا۔ سوچو تو سہی ہاتہ کٹا چہرہ وضو کا کیا کرے۔ غرض ایسے ہی مسائل کے لئے اللہ کریم فرماتا ہے۔ لا یکلف اللّٰہ نفساً الا وسعھا۔ قرآن کریم مین ہر ایک حکم محل اور موقع کے مطابق ہوتا ہے۔

سوال نمبر ۲۔ شق القمر وغیرہ معجزات وحضرت موسےٰ و ابراہیم وغیرہ رسولون کے جو معجزے ہین ان کی نسبت ہماری جماعت کا کیا اعتقاد ہے۔ مسمریزم اور معجزہ مین کیا فرق ہے۔

جواب۔ ہماری جماعت کا یہی مذہب ہے۔ کہ یہ سب معجزات حق ہین اور یہ سب معجزات جو قرآن کریم مین درج ہین قانون قدرت کے اندر ہین اور قانون قدرت کی حد بست نہین ہوسکتی۔ ہمارا ایمان ہے کہ شق القمر ہوا تہا اور حضرت موسیٰ اور ابراہیم سلام علیہم سے معجزات اور خوارق عادت کرامات صادر ہوئے تہے اور ان باتون کا زندہ ثبوت ہمارا بروز الانبیاء امام الزمان سلمہ الرحمان موجود ہے۔ آپ کو ہی بوجہ عدم توجہ شبہات اُٹھتے ہونگے اور ابتدا مین ایسا ہی ہوا کرتا ہے۔ مگر جو لوگ حضرت صاحب پر ایمان نہین لائے ان کے تشکوک کی تو کوئی حد ہی نہین۔ مگر آپ یاد رکہین کہ جون جون انسان ایمان مین ترقی کرتا ہے تون تون اس کو خدا کی قدرتون پر یقین ہوتا جاتا ہے یہان تک کہ علم الیقین سے عین الیقین اور پھر حق الیقین تک پہونچ جاتا ہے۔

جو کام خدا تعالیٰ کی طرف سے خوارق عادت طور پر نبیون کے ذریعہ سے صادر ہون ان کو معجزات کہا جاتا ہے اور خلقت ان کا مقابلہ کرنے سے عاجز آجاتی ہے اور دوسرے لوگون کے طلسمات جو بذریعہ مشق حاصل ہوسکتے ہین عمل مسمریزم کہلاتے ہین۔

پھر نجومی اور مسمریزمر اقتداری پیشگوئیان نہین کرسکتے اور نہ آجتک کسی غیر نبی نے کین۔ پھر نبیون کے کامون مین ثبوت ہستی باریتعالیٰ کا جلوہ نظر آتا ہے اور مسمریزمر کے اپنے اخلاق ایسے اعلےٰ نہین ہوتے اور نہ ہی وہ اپنے طلسمات سے ثبوت ہستی باریتعالیٰ دے سکتا ہے بلکہ ایک دہریہ بہی مسمریزم کی مشق کرسکتا ہے۔ مسمریزم کی مشق ہر ایک صاحب استعداد حاصل کرسکتا ہے مگر معجزات کا دعویٰ ہر ایک نہین کرسکتا بلکہ مشاہدہ بتلا رہا ہے۔ کہ خدا پر افترا کرنے والا جلدی خائب و خاسر ہوجاتا ہے۔ اور پہر آپ یہ بہی یاد رکہین۔ کہ مسمریزمرون کو معجزہ دکہلانے کا دعویٰ بہی نہین ہوتا۔ کیا آجتک کسی مسمریزم والے نے یہ کہا ہے کہ یہ نشانی مین خدا تعالیٰ کی طرف سے لے کر آیا ہون۔ اگر ایسا ہے تو اس عاجز کو بہی مطلع کرین۔ میرے خیال ناقص مین وہ تو یہی کہا کرتے ہین۔ کہ یہ ہماری اپنی مشق کا نتیجہ ہے۔ مسمریزم اور معجزہ مین وہی فرق ہے جو چراغ اور سورج کی روشنی مین فرق ہے۔

سوال نمبر ۳۔ تیسرا سوال آپنے ذرا غیر ضروری طور پر لمبا کر دیا ہے اس لئے اس مین سے آپکا سہری فقرہ لفظ بہ لفظ درج کرکے جواب دیا جاتا ہے۔

سوال۔ سیدنا مسیح علیہ السلام سے پہلے کے تیرہ خلفاء کون کون ہوگذرے ہین مسیح ناصری سے پہلے جو خلفاء ہونے ان کے نام بنام ماننے والون کا ایک متحیر گروہ قائم رہا ہے اسلام مین اس کی نظیر پیش کرنی چاہیئے اور یہان تو حفاظت کا وعدہ بہی ساتہہ ہے۔

جواب۔ مماثلت کے لئے یہ ضروری نہین ہوتا کہ ہر ایک بات مین برابری ہو۔ مثلاً کوئی مجھے کہے۔ کہ تم شیر کی طرح ہو۔ تو اس سے یہ ضروری نہین کہ مجھے دُم بھی لگ جاوے اور نیز پنجے بھی ہوجاوین۔ بلکہ یہ بہی ضروری نہین کہ مجھہ مین قوت پیدا ہوجاوے۔ صرف خصوصیت سے بہادری کا ہونا ضروری ہے ایسا ہی اگر دو مستقیم خط (آ ب | د ج |) ہون۔ اور اگر خط د ج کو خط آ ب پر اس طرح سے رکہا جاوے کہ نقطہ د الف پر اور نقطہ ج ب پر ٹھیک ٹھیک واقع ہوجائے تو اس سے ماننا پڑے گا کہ خط آ ب اور د ج آپس مین برابر ہین۔ یہ آپنے خود مان لیا ہے۔ کہ ان خلفاء کی بابت تفاسیر مین اختلاف پایا جاتا ہے۔ مگر آپ جانتے ہون گے۔ کہ جب کسی قسم کا اختلاف پڑ جاوے تو پھر کلام الٰہی کیطرف رجوع کرنا پڑتا ہے۔ سو اس لئے اس معاملہ مین بہی اسی کو اپنا حکم سمجہنا چاہیئے۔ جہان تک مین نے غور اور تدبّر سے کام لیا ہے۔ مجھے یہی معلوم ہوا ہے کہ قرآن مجید مین ان خلفاء کا نام بنام ذکر نہین اور نہ ہی کوئی ضرورت تہی۔ جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے۔

وَلَقَدْ اٰتَیْنَا موسی الکتاب وقفینا من بعدہٖ بالرسل واٰتینا عیسیٰ بن مریم البینٰت و ایدناہ بروح القدس الخ

ایسا ہی اور جگہ بھی آیا ہے۔ کہ موسےٰ کو تو ہمنے کتاب دی اور اس کے بعد اسی کتاب کو ماننے والے رسول ہوتے رہے اور آخر پر عیسیٰ بن مریم مبعوث کئے گئے۔

یعنے موسیٰ کو کتاب دے کر ایک سلسلہ شروع کیا گیا اور کئی رسُول اسی کتاب کو ماننے والے پے درپے ہوتے رہے اور آخر عیسیٰ بن مریم پر اس سلسلہ کا اختتام ہوا۔

اب اس موسوی سلسلہ کے ساتہہ محمدی سلسلہ کی مماثلت کا ہونا ضروری ہے۔ جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے۔ انا ارسلنا الیکم رسولاً شاھداً علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا۔ اور پھر فرمایا۔ لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم۔ اب چونکہ موسوی سلسلہ کے افتتاح اور اختتام کا مفصل ذکر ہے اس لئے بموجب قاعدہ مماثلت کے اللہ کریم نے قرآن کریم مین دو ہی زمانون کا خصوصیت سے اور بڑے زور سے بیان کیا ہے جیسے فرمایا بعث فی الامیین رسولا منھم اور پھر فرمایا۔ واٰخرین منھم لما یلحقوبھم۔ اور اسی کو ثبوت ہستی باری تعالیٰ بہی گردانا جیسے فرمایا۔ کیف تکفرون باللّٰہ وکنتم امواتاً فاحیاکم ثمّ یمیتکم ثم یحییکم۔ ایسا ہی اس سے بہی باریک دباریک اور بہان دربہان جوابات بفضل خدا ہمارے پاس موجود ہین۔ (باقی دیکھو صـ۱۰)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سچا احمدی کون ہے

اس بات کے ظاہر کرنے کے لئے کہ احمدی ہونے کے لئے کیا کیا شروط ہین مجھ کو بہت بڑی کوشش اور سعی کی ضرورت نہین اور نہ یہ حاجت ہے کہ ایک طول و طویل مضمون مین مین یہ ظاہر کرون کہ فرقہ احمدیہ خداتعالیٰ نے کن اغراض پر قایم کیا ہے کیونکہ خداتعالیٰ کے مخفی در مخفی رازون کا جاننا انسانی طاقت سے بالا ہے اور انسانی دماغ اس کے سمجھنے سے بالکل قاصر ہے ہان چند موٹی باتین جوکہ خدا کے رسول کی معرفت ہم کو معلوم ہوئی ہین وہ بالکل ظاہر ہین اور خود حضرت مسیح موعود اپنی کئی کتابون مین بلکہ تمام کی تمام مین ان کی نسبت بہت کچھ لکھ چکے ہین اور کوئی غور کرنے والا انسان ہو تو اس کے لئے دس شرائط بیعت ہی بہت کچھ کافی ہین اور انہین فکر کرنے سے اس سلسلہ کے قایم ہونے کی غرض ایک تیز نظر والے انسان پر کھل جاتی ہے۔ سب سے بڑی بات جس کے لئے انبیاء کا آنا ہوتا ہے وہ شرک کی بیخ کنی ہے اور یہی سب سے بڑا کام ہے جس کے لئے وہ مامور ہوتے ہین اور ان کی تمام کوششین شرک کے مٹانے پر ہی لگی ہوئی ہوتی ہین کیونکہ یہی شرک ہے جس کی وجہ سے تمام گناہ پیدا ہوتے ہین اور یہ ظاہر بات ہے کہ جب خداتعالیٰ کی کامل معرفت نہ ہوگی تو گناہ اور بدی بڑھے گی اور جب خدا کی کامل معرفت انسان کو نصیب ہوگی تو پھر وہ بدیان جوکہ معرفت کے نہ ہونے کی وجہ سے ہوتی ہین۔ کبھی پیدا نہین ہوسکتین۔ جیسا کہ آگ کی خاصیت کو جاننے والا انسان کبھی اس مین ہاتھ نہ ڈالے گا مگر وہ جس کو علم نہین کہ آگ مین جلانے کی طاقت ہی ہے بلا سوچے سمجھے اس مین ہاتھ ڈالدے گا۔ پس اسی طرح وہ جوکہ جانتا ہے اور اُسے کامل یقین ہے کہ خدا علیم و بصیر ہے قادر ہے اور شدید العقاب ہے، کبھی وہ گناہ اور بدیان نہین کرسکتا جن کا اس کو علم ہو مگر وہ جس کے دل پر زنگ لگا ہوا ہے اور جس کا سینہ بجائے علم کے بے علمی سے پُر ہے جس کا دماغ خدائی دارالدولہ ہستی تک نہین پہنچ سکتا۔ وہ ہر طرح کے فسق و فجور مین مُبتلا ہوجائیگا۔ اور چونکہ انجام پر اس کی نظر نہین اس لئے ان گناہون کے کرنے سے ان کو کوئی پرہیز نہین ہوگا جوکہ آخر کار ان کی تباہی اور بربادی کا موجب ہون گے پس تمام گناہ خداتعالیٰ کی معرفت کے نہ ہونے سے پیدا ہوتے ہین اور اس کا نتیجہ شرک ہوتا ہے اور آگے اس کی شاخین در شاخین نکل کر طرح طرح کی بدیان اور قسم قسم کے گناہ اور عجیب عجیب شرارتین پھیل جاتی ہین پس ہر ایک مامور کا پہلا فرض یہ ہوتا ہے۔ کہ بنی نوع انسان کے دلون مین سے شرک کے بیج کا ستیاناس کردے مگر چونکہ شرک ہر زمانہ مین نئی نئی صورتون مین انسان کو تباہ کرتا ہے اس لئے انبیاء کو بھی زمانہ کی حالت کے مطابق نئے نئے ہتھیارون سے اس کا زور توڑنا پڑتا ہے۔ جیسا کہ شعیب کے وقت مین شرک کا زیادہ زور میزان مین کمی کرنے کی صورت مین تھا اور ان کو بھی اسی کے مطابق کارروائی کرنی پڑی جس سے انہون نے اُس مرض کو دور کیا اور دنیا بھر مین پھر نیکی اور تقویٰ کا بیج بویا۔

اسی طرح آج کل چونکہ دنیا کی محبت اور ثروت و جاہ کا عشق ہر ایک دل مین سمایا ہے اور ہر ایک انسان دنیا کمانا ہی اپنے پیدا ہونے کی اصل غرض سمجھتا ہے اس لئے ہمارے امام حضرت مسیح موعود کو بھی زیادہ زور اس بات پر دینا پڑا ہے کہ اس دنیاطلبی کو دنیا سے دور کیا جائے اور خدا کی کامل معرفت لوگون کے دلون مین پیدا کی جائے اور یہی وجہ ہے کہ حضرت صاحب بیعت کے وقت یہ اقرار کراتے ہین کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھون گا اور یہ اس لئے ہے۔ کہ خداتعالیٰ کی پاک کلام قرآن شریف سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ دجال کو بہت مال دیا جاوے گا۔ جس کی وجہ سے وہ لوگون کو بہکائے گا جیسا کہ سورۃ زخرف مین ہے۔ کہ ولولا ان یکون الناس اُمۃ واحدۃ لجعلنا لمن یکفر بالرحمٰن لبیوتھم سقفا من فضۃ و معارج علیھا یظھرون۔ یعنے اگر لوگون کے بہکائے جانے کا خیال نہ ہوتا اور اس بات کا خیال نہ ہوتا کہ تمام کے تمام لوگ عیسائی ہوجائین گے تو ہم دجال کو اتنا مال دیتے کہ وہ اپنی چھتین اور سیڑھیان بھی چاندی کی بنا لیتے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ دجال کو اتنا مال ضرور ملے گا کہ تمام دنیا کو تو نہین مگر ایک عظیم الشان حصہ کو وہ اس کی وجہ سے اپنے اپنے دین سے پھیر دے گا۔ جیسا کہ آج کل کی عیسائیون کی حالت ظاہر کررہی ہے اور ہر ایک شخص جانتا ہے۔ کہ ان کے برابر دنیا مین کوئی مالدار نہین۔ پس اس فتنہ کو دور کرنے کے لئے ضروری تھا۔ کہ ہمارے امام حضرت مسیح موعود ہر ایک سے یہ وعدہ لیتے ہین کہ مین دین کو دنیا پر مقدم رکھون گا تاکہ وہ آیندہ دجال کے قبضہ مین نہ آئے۔ پس اس بات کو مدنظر رکھ کر احمدی وہی ہے جوکہ دین کو دنیا پر مقدم رکھے اور اپنے تمام مال و دولت کو ایسے کامون پر صرف کرے جن سے دین کی ترقی ہو اور خداتعالیٰ نے اس کے لئے جو راہ بتائی ہے وہ یہ ہے۔ کہ ولتکن منکم اُمۃ۔ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر۔ واولٰئک ھم المفلحون اور اس کے لئے ضروری ہے کہ ایسے لوگ امام وقت کی صحبت مین رہین اور اُن فیوض رحمانی سے فایدہ اٹھاوین جوکہ ہر وقت اُس پر نازل ہوتے رہتے ہین پس اس بات کو سوچکر حضرت صاحب نے لنگر خانہ کا انتظام کیا ہے تاکہ وہ لوگ جو کچھ سیکھنے آئین ہر وقت علوم رُوحانی حاصل کرسکین اور وہ تکالیف جوکہ مسافرت مین کھانے وغیرہ کے لئے پیش آتی ہین ان کو نہ ستائین چنانچہ وہ لوگ جو کچھ مُدت یہان رہ کر جاتے ہین اُن لوگون سے جوکہ یہان کبھی نہین آئے۔ علم و فضل مین بدرجہا بڑھ کر ہین اور جو کام کہ قادیان مین شرک کی بیخکنی کے لئے ہورہا ہے وہ ممکن نہین کہ کہین اور ہوسکے۔ پس کیا ہر ایک احمدی کا فرض نہین کہ خداتعالیٰ کے منشاء کے پورا کرنے کے لئے اور دین کی ترقی کے لئے وہ اپنی جان اور مال سے مدد کرے۔ تمہارے سامنے صحابہ کی نظیر موجود ہے کہ انہون نے کس طرح اپنے جان و مال کو قربان کرکے دین کو ترقی دی۔ پس کیا تم لوگ جن کو خداتعالیٰ نے اس زمانہ مین جوکہ آخری زمانہ ہے اپنے کام کے پورا کرنے کے لئے چن لیا ہے وہ نمونہ نہین دکھاؤ گے کیا تم کو معلوم نہین کہ صحابہ نے دین کے پھیلانے کے لئے ہر ایک چیز جو ان کے پاس تھی قربان کردی۔ انہون نے اپنے عزیز و اقارب کو چھوڑا۔ دوستون کو چھوڑا مالون کو فدا کردیا اور جانین لڑادین اور اس قدر کوشش اور سعی کے بعد اُس مقصد مین کامیاب ہوئے جس کے لئے راتون انہین نیند نہ آتی تھی یعنے تمام دنیا سے انہون نے شرک کو جڑ سے اکھاڑ کر پھینک دیا اور خداتعالیٰ کا نام تمام دنیا مین بلند ہُوا۔ پس جب تک تم وہی کوشش نہ کرو اور اسیقدر مشقت سے کام نہ لو۔ تمہاری آیندہ ترقی ناممکن ہے خدا نے تم کو امن کا زمانہ دیا ہے۔ احمدی فرقہ مین داخل ہونے کے بعد تمہاری جانون پر کوئی سختی نہین۔ حالانکہ صحابہ کی جانین ہر وقت خطرہ مین تھین۔ تم پر ایک ایسی عادل گورنمنٹ حکومت کرتی ہے کہ جس نے تمام فرقون کو مذہبی آزادی دے رکھی ہے حالانکہ صحابہ کے وقت یہ بات نہین تھی۔ ان مین اگر کوئی شخص ایمان لے آتا تو اس کو ہر وقت اپنی جان کا خطرہ لگا رہتا تھا چنانچہ بہت سے صحابہ مُسلمان ہونے کی وجہ سے نہایت بیدردی

الداعی
عزیز

سے قربان کئے گئے یہان تک کہ ان کی دونون ٹانگین دو اونٹون سے باندھ دیتے تھے اور پھر ان کو مختلف راستون سے چلا دیتے تھے۔ جس سے ان کی لاتین چر جاتی تھین اور وہ اس تکلیف اور عذاب مین شہید ہو جاتے تھے۔ پھر وحشی عرب مسلمان عورتون کی فرجون مین نیزہ مار کر ان کو شہید کر دیتے تھے اور وہ بڑی خوشی سے اس موت کو قبول کرتی تھین۔ مگر اسلام سے پھرنا قبول نہ کرتی تھین۔ پھر مالی رنگ مین بھی انہون نے کچھ کم قربانی نہین کی۔ انہون نے اسلام کی ترقی کے لئے اپنے گھر بار کو چھوڑ دیا اور بعض دفعہ جب روپیہ کی ضرورت پڑی تو انہون نے اپنے مالون کا بہت سا حصہ نبی کریم کے سپرد کر دیا اور حضرت ابوبکر نے تو اپنا تمام مال ہی لا کر دے دیا اور نبی کریم کے پوچھنے پر کہ تم نے گھر مین کیا چھوڑا۔ جواب دیا کہ اللہ اور اس کا رسول پس انہون نے جانون کی ضرورت کے وقت جانین قربان کر دین اور مال کی ضرورت کے وقت اپنے مال حوالہ کر دئے اور تم لوگون کو تو اس قدر آسانی ہو گئی ہے کہ تمہاری جانین بالکل محفوظ ہین۔ صرف تم سے مال کی قربانی چاہی جاتی ہے کیونکہ اس وقت دنیا مین حُبّ مال و جاہ کا شرک ہے جو کہ سب بدیون کی جڑ ہے پس افسوس کی بات ہے کہ باوجود اس قدر آسانی کے پھر تم سستی دکھاؤ۔ میرے دوستو! خدا نے تم کو چن لیا ہے اور اگر تم خدانخواستہ اپنے آپ کو نالائق ثابت کرو گے تو وہ اور کسی قوم کو اپنے مطلب کے لئے چن لے گا۔ یہ اس کا احسان ہے۔ کہ اس نے تم کو دین کی خدمت کا موقعہ دیا ہے۔ اور تم کو چاہیئے۔ کہ اس موقعہ کو ہاتھ سے جانے نہ دو۔ بلکہ تم کو چاہیئے کہ اپنے اموال کو دین کے لئے خرچ کر کے ثابت کر دو۔ کہ حضرت مسیح موعود کے ہاتھ پر جو وعدہ تم نے کیا تھا کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھین گے اس کو تم نے پوری وفاداری سے پورا کر دیا۔ مین تمہین سچ کہتا ہون کہ جو آج سستی کرتا ہے۔ کل اپنے کئے پر روئے گا مگر کچھ نہ بنے گا۔ تم سے خدا تعالیٰ اس وقت مالون کی قربانی چاہتا ہے اور تم کو چاہیئے۔ کہ تم وہ قربانی کر دو۔ کہ خدا تعالےٰ بھی اپنے وعدہ کے مطابق تم کو وہ انعام دے جو کہ اس نے قرآن شریف مین مومنون کے لئے بیان فرمایا ہے۔ کہ اليوم اكملت لكم دينكم واتممت عليكم نعمتى۔ اور تمہارے لئے بھی وہی الفاظ استعمال کرے۔ جو کہ اس نے صحابہ کے لئے کئے ہین کہ رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ۔ آج کل سب سے زیادہ دین کی خدمت لنگر کی امداد ہے۔ کیونکہ اس کی وجہ سے دین کی اشاعت مین سب سے زیادہ مدد ملتی ہے اور خدا کے منشا کے

مطابق لوگ پیدا ہوتے ہین۔ اور وہ لوگ جو کہ قادیان مین دین سیکھنے کے لئے آتے ہین بجائے اس کے کہ ان کو کھانے پینے اور پکانے کا فکر ہو وہ بڑے آرام سے دین سیکھتے ہین اور واپس جا کر اپنے اپنے وطن مین تبلیغ کرتے ہین۔ پس مبارک ہے وہ جو اپنے مقدور کے مطابق اس مد مین چندہ دیتا ہے اور وہ لوگ جو کہ اس طرف سے غافل ہین ان کی حالت نہایت قابل رحم ہے کیونکہ شاید انہین دین کی ترقی سے کوئی واسطہ نہین۔ اے میرے دوستو! سب سے زیادہ ضروری مد دین کی اشاعت کی ہی ہے اس لئے سب سے زیادہ اسی طرف توجہ ہونی چاہیئے اور یہی موقعہ ہے کہ تم اس کی مدد کر کے ثواب دارین کماؤ۔ ورنہ خدا کے وعدہ کے مطابق وہ دن قریب آتا ہے کہ سونے کا پہاڑ دینے والے لوگ بھی پیدا ہون گے۔ مگر ان کو اس وقت اس قدر ثواب نہ ہو گا جتنا آج کل ایک پیسہ دینے والے کو۔ اس لئے ہر جگہ کے لوگون کو چاہیئے۔ کہ وہ ہر وقت اس مد کے لئے تحریک کرتے رہین۔ کیونکہ یہ تمہین لوگون کا کام ہے کہ تم اس مد کے لئے روپیہ جمع کرو ورنہ خدا کے مامور کو اور بہت کام ہین۔ کیا تم چاہتے ہو اور تمہاری غیرت برداشت کرتی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود بڑے بڑے کام چھوڑ کر لنگر کے لئے تحریک کرتے رہا کرین۔ نہین تم مین سے کسی کا یہ دل نہین چاہتا۔ پس خود کوشش کرو۔ اور اس نیک کام مین ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرو۔ پچھلے بدر مین اخویم مفتی صاحب نے اس کے متعلق تحریک کی تھی جس پر لوگون نے کچھ توجہ کی ہے مگر وہ ابھی کم توجہ ہے مگر جب تک وہ اپنے پورے زور سے اس طرف توجہ نہ کرین گے وہ اس فرض سے سبکدوش نہین ہون گے جو کہ خدا تعالیٰ نے بیعت کے دن ان پر مقرر کیا تھا یعنے یہ کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم رکھین گے۔ مین دیکھتا ہون کہ تم مین ایسے لوگ بھی ہین جو کہ صحابہ کی طرح دین کی ترقی کی فکر مین لگے رہتے ہین۔ چنانچہ شیخ رحمت اللہ صاحب مالک انگلش ویر ہوس لاہور نے مفتی صاحب کی تحریر کو پڑھ کر اس کار خیر مین بہت سا حصہ لیا ہے۔ اب مین تم کو کہان تک آگاہ کرون۔ تم کو اپنے فرائض خود سمجھنے چاہئین اور اپنے اُن وعدون کو پورا کرنا چاہیئے جو کہ تم نے بیعت کے وقت کئے تھے تا کہ خدا تعالےٰ بھی اپنے وعدے پورے کرے اور وہ سب سے زیادہ

اپنے وعدہ کا پابند ہے۔

پس تم مین سے سچا احمدی وہی ہے جس کو ہر وقت اپنے عہد کے پورا کرنے کی فکر دامنگیر ہے۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔

خاکسار بشیر الدین محمود احمد

تصنیف مُصنّف نیکو کند بیان

برادران ملت! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ مین نے ایک رسالہ طریقہ احمدیہ چھپوایا ہے ہرچند کہ اس کا حجم قلیل ہے مگر اس مین مضمون تقریباً دو سو صفحے کا ہے۔ مین نے جہان تک میرے علم و وسعت مین تھا ان تمام عقائد احمدیہ کو جن سے دوسرے مسلمانون مین ہمین امتیازی رنگ حاصل ہے۔ دلائل ساطعہ و براہین قاطعہ کے ساتھ پنجابی مین نظم کر دیا ہے۔ تقریباً ہر مصرعہ کسی نہ کسی آیت یا حدیث کا ترجمہ ہے۔ اور ہر آیت اور حدیث کی کتاب کا حوالہ لکھ دیا گیا ہے۔ یہ رسالہ پنجاب کے احمدی بچون خصوصاً دیہاتیون کے لئے انشاء اللہ نہایت مفید ہے۔ اگر ہوش سنبھالتے ان کو یہ چند اشعار یاد کرا دئے جاوین جیسا کہ قبل ازین وہ نجات المومنین کو کرتے ہین۔ تو یہ عقائد ان کی طبائع مین راسخ و مستحکم ہو جائین۔ مین چاہتا ہون کہ باثروت احباب بہت سی جلدین خرید کر دیہات مین خصوصیت کے ساتھ مفت تقسیم کرین۔ تبلیغ کے واسطے یہ رسالہ بہت عمدہ ہے کیونکہ اس کے دیکھنے سے ہمارا مذہب صاف معلوم ہو جاتا ہے قیمت ار فی جلد ہے مگر جو صاحب روپیہ کے اکٹھے نسخے منگوائینگے۔ انہین پچیس جلد بھیجی جاوین گی۔ اس مین اللہ تعالیٰ کے صفات۔ ملائکہ کے نزول کی کیفیت۔ خلق الطیر۔ احیاء موتیٰ انسان خود مختار ہے یا مجبور۔ آدم کا جنت کہان۔ سواد اعظم سے کیا مراد ہے۔ معجزات انبیاء۔ عصمت انبیاء۔ جس کے ضمن مین تمام انبیاء کے متعلق ان آیات کی جن سے گناہ ثابت کرتے ہین۔ صحیح تفسیر کی گئی ہے۔ دین بزور شمشیر نہین پھیلا۔ مسیح موعود پر صلوۃ۔ مسیح موعود کا منکر۔ تقدیر کیا چیز ہے۔ استغفار کے معنے۔ نزول سے کیا مراد ہے۔ ہر صدی پر مجدد۔ حضرت مرزا صاحب کا مسیح موعود ہونا۔ اس زمانہ کے متعلق تمام نشانات۔ معراج النبی وفات مسیح۔ قرآن مین اختلاف و نسخ نہین۔ وہ نسخ ہمیشہ نہین اور اعمال مین۔ پانی۔ نواقض وضو۔ جرابون پر مسح تیمم اذان اقامت۔ قصر۔ جمع۔ وتر۔ قنوت۔ بسم اللہ۔ آمین۔ فاتحہ خلف الامام ... رفع یدین۔ جمعہ۔ عید۔ صدقۃ فطر۔ قربانی۔ نکاح۔ رسوم شادی وغمی۔ سُود۔ تمام مسائل بالدلائل مذکور ہین۔ ناظرین تعجب کرین گے۔ کہ اتنا مضمون قلیل حجم مین کیسے آگیا۔ ضرور منگوا کر دیکھیے۔ المکلّف دفتر بدر قادیان کے نام درخواستین آئین۔

(سلسلہ کیلئے دیکھو صفحہ)

مگر خطوط میں ان کا فیصلہ نہیں ہو سکتا اور ہرگز نہیں ہو سکتا۔ حق طلب کے لئے جو کچھ مین نے اوپر درج کیا ہو وہ کافی ہے۔ آپ بار بار پڑہین اگر اللہ کریم نے چاہا تو سمجھ آجائیگی چونکہ نہ ہی ان پہلے خلفاء کا ذکر قرآن مجید مین مذکور ہے اس لئے نہ ہی ہمین یہ ضرورت ہے جو ان خلفاء کی تلاش کرتے پہرین۔ صرف خاتم الانبیاء اور خاتم الاولیاء کا معلوم کرنا ضروری اور لابدی تہا۔ سو الحمد للہ کہ اللہ کریم نے اس کو اچھی طرح سے تفصیل کے ساتھ بیان کر دیا ہے۔ جیسے موسےٰ کے بعد چودہوین صدی مین آخری خلیفہ حضرت مسیح آئے تھے ویسے محمد رسول اللہ صلعم کے بعد چودہوین صدی مین آخری خلیفہ مسیح موعود نزول فرما ہوئے اور ایسا ہی اور بہی بہت سے وجوہات ہین جن سے حضرت مسیح موعود کا مثیل مسیح ہونا ثابت ہے مگر ان کے اندراج کی اس جگہ ضرورت نہین۔

سوال نمبر ۴۔ میرا اپنا ناچیز خیال ہے کہ پہلے ائمہ پر ایمان لانے کی ضرورت نہ تہی۔ مگر من لم یعرف امام زمانہ اس کے مخالف پڑا ہوا ہے۔

جواب۔ آپکا خیال غلط ہے۔ پہلے ائمہ پر ایمان لانے کی ضرورت ہے۔ ورنہ اولٰئک ہُمُ الفاسقون کا جرم عائد ہو جائے گا۔ ہمارا ایمان ہے۔ کہ موسےٰ کے خلفاء کی طرح اس اُمت مین بہی خلفاء ہوتے رہے ہین گو ہمین ان کے نام معلوم نہ ہون۔ ہمین تو بہت سے نبیون کے بہی نام معلوم نہین اور نہ ہی اللہ کریم نے ہمین بتائے ہین اور پہر آپ یہ بہی یاد رکہین کہ اگر کوئی شخص ہمین کسی ایسے بزرگ کا پتہ دیوے جس مین وہ سب باتین پائی جاتی ہون جن کا پایا جانا ایک صادق خلیفہ کے لئے ضروری ہے اور اس نے خود بہی امامت کا دعویٰ کیا ہو تو ہم ماننے کے لئے تیار ہین اور جب تک ہم پر اتمام حجت نہ کی جاوے۔ ہم نہ ماننے مین معذور ہین۔

سوال نمبر ۵۔ طاعون اور زلازل اگر شوخی اور تکذیب کی سزا مین تو آٹے کے ساتھ گھن پسنا چاہیئے تہا نہ کہ گھن کے ساتھ آٹا۔

جواب۔ اللہ کریم کو آپکے مشورہ کی کوئی ضرورت نہین اس نے تو صاف فرما دیا ہے۔ وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا۔ جب نوح کے وقت طوفان آیا تہا تو حیوانات اور حشرات الارض سب غرق کئے گئے تہے اور بہتیرے معصوم بچے ہلاک کئے گئے تہے۔ جو نوح علیہ السلام کے نام سے بہی ناواقف تہے۔ ایسا ہی جب قحط کا عذاب آیا تہا تو غرباء ہی پہلے ہلاک ہوئے تہے اور موسیٰ کے وقت مینڈکون جچڑون اور طرح طرح کی آفات ارضی و سماوی کا عذاب آیا تہا مگر آپ جانتے ہین۔ کہ فرعون سب سے پیچھے ہلاک ہوا تہا۔ غرض سوال کرتے وقت سنت اللہ کو ملحوظ خاطر رکھ لینا چاہیئے۔

آٹے کے ساتھ گھن پس گیا یا گھن کے ساتھ آٹا پس گیا۔ بات ایک ہی ہے۔ بہرصورت دونون پس گئے یہ سوال آپنے سوچ سمجھ کر نہین کیا۔ دیکھو عذاب کا قاعدہ ہی ایسا ہے کہ وہ چہوٹی چہوٹی اشیاء سے شروع ہو کر بڑی اشیاء تک پہنچتا ہے۔ دیکھو جب کسی مکان والے کی شامت اعمال کی وجہ سے آگ لگتی ہے۔ تو پہلے دیا سلائی کا رگڑ کھانے سے ستیاناس ہوتا ہے پہر کاغذات اور دھجیان وغیرہ جلتی ہین اور پہر چہوٹی چہوٹی لکڑیان متاثر ہوتی ہین حالانکہ مکان والا بدمستون کی طرح عیش و عشرت مین سوتا ہے۔ آخر دروازہ اور دروازے سے شہتیر کڑیان متاثر ہوتی ہین اور شہتیر تک نوبت پہنچتی ہے۔ تب آناً فاناً گھر کا گھر معہ مالک کے جل سڑ کر راکھ ہو جاتا ہے یہی حال طاعون کا ہے۔ کہ سب پہلے مچھرون اور پھر چوہون اور پھر غرباء مین پھیلتی ہے اور آخر امیرون کی باری آجاتی ہے یہان تک کہ حضرت صاحب نے یورپ کے لئے بہی پیشگوئی کر دی ہے اور یہی نظارہ افواج شاہی مین نظر آرہا ہے۔ دیکھو پہلے کون ہلاک ہوتا ہے اور کمانڈر انچیف کی کب باری آتی ہے۔ خط مین گنجائش نہین ورنہ مین زیادہ تفصیل سے جواب دیتا۔

سوال نمبر ۶۔ مہدی و مسیح کی بشارت کی حدیثین بناوٹی ہین کیونکہ ایسے مہتم بالشان مسئلہ کو قرآن کریم ضرور بیان کرتا۔ اور احمد کے بروز کامل کا نام لے کر بتاتا اور پوری تفصیل دی جاتی یا کم از کم ایسے الفاظ استعمال ہوتے کہ آخری زمانہ مین احمد کا کامل بروز ظہور فرمائیگا۔ مسلمانون پر فرض ہے کہ اس کی اطاعت کرین کیونکہ پہلی کتاب مین ہر ایک پیچھے سے آنیوالے کی ایسے لفظون مین بشارت دیگئی ہے

جواب۔ ایسی احادیث کو بناوٹی کہنے والا خود بناوٹی مسلمان ہے۔ جن باتون کو پورا ہوتے ہمنے اپنے کانون سے سنا اور اپنی آنکہون سے دیکہا اُن پر بناوٹ کا الزام لگانے والا قرآن کریم کو بہی وقعت کی نگاہ سے نہین دیکہتا ہوگا۔ مین پوچھتا ہون۔ اگر توریت مین یا کسی اور صحیفہ مین لکہا ہوا ہوتا۔ کہ مریم دختر فلان کنوارپن مین ایک بیٹا جنے گی اور وہ نبی ہوگا اور یہ کہ عبد اللہ کا بیٹا اور ایمنہ کا جایا مکہ کی بستی مین ایک شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم نام نامی ہوگا وہ خاتم النبیین ہوگا۔ تم اس پر ضرور ایمان لانا۔ تو ایسے اندھیر کیون پڑتے اور لاکہون کی تباہی کی نوبت کیون آتی۔

جن دلائل سے پہلے نبیون کی سچائی ثابت ہے انہین دلائل سے حضرت مسیح موعود بہی سچے نبی ہین۔ سوال نمبر ۳ کو معہ جواب ۴ دوبارہ پڑہین۔ اور پھر یاد رکہین۔ کہ اللہ کریم نے ہمین تاکید کی تہی کہ ہر نماز مین غیر المغضوب علیہم والی دعا مانگتے رہین تا ایسا نہ ہو کہ کہین یہودی بن جاؤ۔ اور پھر فرمایا۔

ولا تکونوا کالذین اوتوا الکتاب من قبل اور **ولقد اٰتینا موسی الکتاب من قبل**۔ اگر مین ان آیات کی تشریح کرون۔ تو مضمون طویل ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ مختصر یہ کہ اللہ کریم جب کسی قوم کو کسی کام کے کرنے کا حکم دیتا ہے۔ یا کسی کام کے کرنے سے منع کرتا ہے۔ تو اس سے یہ بات بہی بالبداہت ثابت ہوتی ہے۔ کہ بعضے اس حکم کو مانین گے اور بعض اس کی خلاف ورزی کرین گے جیسے توریت مین لکہا تہا کہ اس کی حفاظت کرنا اور بڑی تاکید کی تہی۔ اسی لئے اس مین تحریف ہوئی اور معنوی تحریف کی اس قدر گڈمڈ ہوئی۔ کہ حقیقت تقریباً مفقود ہو گئی خدا کا شکر ہے۔ کہ قرآن مجید کی حفاظت کا ذمہ اللہ کریم نے خود لیا تہا۔ ورنہ یہان بہی وہی حال ہوتا۔ یا یون سمجھ لین۔ کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ نماز پڑہو۔ اب اسی سے ثابت ہے۔ کہ بعض نماز پڑہین گے اور بعض انکار کرین گے۔ اسی طرح مندرجہ بالا آیت مین خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ تم نے یہودی نہ بن جانا۔ اور صرف کتاب کو ہی اپنی نجات کے لئے کافی نہ سمجھ بیٹھنا۔ کیونکہ کتاب کی موجودگی مین بہی دل زنگ آلودہ ہو جایا کرتے ہین۔ اور ایک موت وارد ہو جاتی ہے۔ تب مردون کو زندہ کرنے کے لئے ہم مزکی بہیجا کرتے ہین اور یہ حکم مسلمانون کو دیا گیا تہا کہ تم یہود نہ بن جانا جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پہلے یہود تناسخ کے طور پہ نہین آئین گے۔ بلکہ ان کے مثیل ہون گے۔ اور ضروری ہے۔ کہ یہودیت کے لئے مثیل عیسےٰ کا انکار بہی ہو جوابات کو ذرا غور سے پڑہین۔ بہت جگہ مین نے اشارات سے کام لیا ہے۔ (باقی آئندہ)

بادشاہان کی تباہی

تحصیل پنڈدادنخان ضلع جہلم مین ایک گاؤن بادشاہان نام ہو یہان طاعون نے سخت بربادی کی ہو اس ضلع مین بعض دفعہ پچیس تیس روپیہ اُجرت لیکر میت کو صرف قبر تک اُٹھا کر پہونچایا گیا ہے ایک شخص اُجرتی ٹٹو نے ایک ڈنٹی لیکر ایک میت کو قبر تک پہونچایا۔ ایک واقعہ یہ بہی ہوا ہو کہ ایک عورت مرگئی جس کا کوئی وارث نہ تہا تو اس کی لاش دس بارہ یوم تک اندر ہی پڑی رہی۔ آخر کتے اس کو اندر سے گھسیٹ [illegible]

رسید زر

۲۸ مئی ۱۹۰۷ء

۲۶۵ ۔ عمردین صاحب ۸؍
۹۶۹ ۔ احمد علی صاحب ۴؍
۴۴۵ ۔ عبدالقدوس صاحب ۱۴؍
۱۳۷ ۔ غلام حسین صاحب ۲؍
۱۰۹۲ ۔ فضل احمد صاحب ۶؍
۴۳۷ ۔ شمس دین صاحب ۲؍
۲۴۹ ۔ بابو حید علی صاحب ۲؍
۱۶۲۵ ۔ نادر خان صاحب ۲؍

۳۱ مئی ۱۹۰۷ء

۱۶۲۹ ۔ حکیم کرم الٰہی صاحب ۲؍
۱۵۲۴ ۔ منشی عطا محمد صاحب ۲؍
۲۷۵ ۔ الٰہ داد صاحب ۲؍
۱۵۸۴ ۔ سلطان علی صاحب ۱۲؍

یکم جون ۱۹۰۷ء

۳۹۵ ۔ قاضی رکن الدین صاحب ۲؍
۳۶۶ ۔ عبداللہ خان صاحب ۲؍
۱۶۲۶ ۔ محمد شاہ صاحب ۲؍

۲ جون ۱۹۰۷ء

۱۲۰۵ ۔ سعید اللہ صاحب ۲؍

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

ولیداد بن عبداللہ ۔ بوریا نوالی کہایا گوجرانوالہ
والدہ ولیداد 〃 〃 〃
ہمشیرہ ولیداد 〃 〃 〃
محمد 〃 〃 〃
محمود 〃 〃 〃
احمد معہ عیال سوپران ۔ ہوشیارپور
غلام محمد صاحب معہ ہمشیرہ
پوسہ ۔ گلہ مہاراں ۔ سیالکوٹ
چودہری نبی بخش صاحب چھپور سیالکوٹ
غلام محمد صاحب 〃 〃 〃
غلام قادر صاحب 〃 〃 〃
کھیڑا ۔ کٹھالیان پسرور سیالکوٹ

محمد دین صاحب کٹھالیان پسرور سیالکوٹ
حسین بخش 〃 〃 〃
محمد ۔ گٹھالیان ستراہ سیالکوٹ
علی محمد 〃 〃 〃
علی گوہر 〃 〃 〃
مسمات حاکم بی بی 〃 〃
مسمات حیات بی بی 〃 〃
اسمٰعیل صاحب 〃 〃
عبدالغنی 〃 〃
حسین بی بی 〃 〃
شاہ محمد صاحب 〃 〃
مسمات دولی 〃 〃
نور احمد صاحب 〃 〃
جان محمد صاحب 〃 〃
ابراہیم صاحب 〃 〃
شیر علی صاحب 〃 〃
غلام قادر صاحب 〃 〃
مسمات محمد بی بی 〃 〃
مسمات زینب بی بی 〃 〃
شادی 〃 〃
مسمات مہتاب بی بی 〃 〃
اہل بیت فضل احمد نمبردار 〃 〃
رحیم بخش صاحب نوارہ ۔ رعیہ سیالکوٹ
فوجدار 〃 〃
ولیداد 〃 〃
مہرالدین 〃 〃
حاکم 〃 〃
اللہ دتا 〃 〃
خیرالدین 〃 〃
طالع مند 〃 〃
عبدالاحد ۔ اننہ گام بندہ پور کشمیر
محمد عظیم صاحب شاہدرہ ۔ لاہور
نواب ۔ کٹھالیان ستراہ سیالکوٹ
اہلیہ 〃 〃
غلام محمد 〃 〃
علی محمد 〃 〃
دولت بی بی اہلیہ شاہ محمد 〃 〃

منشی خدا بخش صاحب دو للیال پنڈ دادنخان
محمد خان ۔ نوزا ۔ ضلع گجرات
بہاول خان 〃 〃 〃
سردار خان 〃 〃 〃
اہلیہ محمد خان 〃 〃
دختر پیر اندتا 〃 〃
شاہ محمد صاحب گٹھالیان پسرور سیالکوٹ
غلام حیدر 〃 〃
اروڑا 〃 〃
عمر بی بی اہلیہ اروڑا 〃 〃
عمردین 〃 〃
الٰہ دین 〃 〃
اللہ دتا 〃 〃
بوٹا 〃 〃
بہاول 〃 〃
شکر اللہ 〃 〃
غلام رسول 〃 〃
ولیداد 〃 〃
سردار محمد 〃 〃
حسن بی بی اہلیہ غلام رسول 〃 〃
رحمت بی بی اہلیہ ولیداد 〃 〃
حاکم بی بی اہلیہ سید محمد 〃 〃
سید بی بی دختر غلام رسول 〃 〃
الٰہ بی بی زوجہ حیات محمد 〃 〃
غلام قادر 〃 〃
شکردین 〃 〃
فتح دین 〃 〃
محمد بی بی اہلیہ فتحدین 〃 〃
والدہ فتحدین 〃 〃
برکت بی بی اہلیہ مطیع اللہ 〃 〃
غلام رسول 〃 〃
طالع بی بی اہلیہ غلام رسول 〃 〃
رحمت اللہ 〃 〃
رحمت بی بی دختر غلام رسول 〃
محمد خان 〃 〃
احمد خان 〃 〃
محمود خان 〃 〃

فضل بی بی اہلیہ احمد خان صاحب
گٹھالیان ۔ پسرور ۔ سیالکوٹ
راج بی بی اہلیہ محمود خان صاحب
گٹھالیان ۔ پسرور ۔ سیالکوٹ
غلام حسین صاحب گٹھالیان پسرور
نواب بی بی دختر محمد خان 〃 〃
حیات بی بی اہلیہ محمد خان 〃 〃
پیر محمد صاحب 〃 〃
فضل دین صاحب 〃 〃
حسین بی بی 〃 〃
ولیداد 〃 〃
حاکم بی بی زوجہ ولیداد 〃 〃
امام الدین صاحب 〃 〃
ریشم بی بی اہلیہ امام الدین 〃 〃
حسین بی بی دختر ملنگ شاہ 〃 〃
کالو ۔ میکالیان ۔ سالارہ ضلع لاہور
محمد الدین 〃 〃
نورالدین 〃 〃
اہلیہ کالو 〃 〃
جھنڈا ۔ مقبول کالا خطائی میانی سیالکوٹ
غلام محمد 〃 〃
محمد الدین 〃 〃
برکت علی مدرس مدرسہ گکھڑ ضلع گجرات
روشن خان صاحب چنگا بنگیال گوجرخان
عجب بی بی 〃 〃
میر ناز 〃 〃
نتھو بیگم 〃 〃
اہل بیت روشن 〃 〃
مرزا بیگم 〃 〃
سید عالم 〃 〃
چودہری نتھو معہ اہلیہ کتھو والی کھیوہ باجوہ
کلاس والہ ۔ سیالکوٹ
نواب معہ اہلیہ کتھو والی کھیوہ باجوہ کلاس والہ
خیرالدین صاحب 〃 〃
والدہ چودہری بانع دین صاحب 〃 〃
اہلیہ 〃 〃
چودہری حسین بخش صاحب 〃 〃

اُجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال ۵۰ بار	چھ ماہ ۲۶ بار	سہ ماہ ۱۲ بار	دو ماہ ۸ بار	ایک ماہ ۴ بار	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½ 〃	۱۱۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۱۴	۸	۳
½ 〃	۴۰	۲۴	۱۴	۸	۵	۲
¼ 〃	۲۷	۱۴	۹	۵	۳	۱½
⅛ 〃	۲۵	۱۳	۸	۴	۲½	۱
فی سطر	۹	۵	۳	۲	۱	۸؍

۱ ۔ یہ اُجرت جو ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے ۔ پہلے ہی بہت کم کر کے لگائی گئی ہے اس واسطے اس میں زیادہ کوئی رعایت نہ ہوگی بے فایدہ خط و کتابت کرنے میں طرفین کا حرج ہے ۔

۲ ۔ مینجر کا اختیار ہے ۔ کہ کسی اشتہار پر مناسب سمجھے تو اس سے زیادہ اُجرت طلب کرے ۔

۳ ۔ فیصلہ اجرت سے پہلے مضمون اشتہار برائے ملاحظہ مینجر کے پاس آنا چاہیئے اور مینجر کا اختیار ہوگا کہ مضمون میں پہلے یا فیصلہ کے بعد یا دوران انطباع میں جن الفاظ کو خود یا کسی دوسرے خریدار کی تحریک پر مناسب خیال کرے ۔ یا نکالدے یا زیادہ کرے یا بدل ڈالے ۔

۴ ۔ تقسیم کرائی ضمیمہ جو اخبار کے دو صفحہ کے برابر ہو ۔ ایک روپیہ فیصدی لیا جاویگا ۔ بٹالہ سے قادیان تک کی مزدوری ۸؍ فی دس سیر یا دس سیر سے کم کے لئے اُجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے ۔

۵ ۔ ہر ایک صاحب مشتہر کو چاہیئے کہ اشتہار دینے سے پہلے ان قواعد کو بغور مطالعہ فرمالیا کریں ۔

۶ ۔ اشتہار متواتر دئے جانے کی یہ اُجرت ہے ۔ درمیان میں چھوڑنے کے واسطے اور کبھی کبھی درج کرانے کیواسطے زائد اُجرت چارج ہوگی

۷ ۔ ہر ماہ میں صرف ایک دفعہ اشتہار کی عبارت کو بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا ۔ اشتہار کی عبارت میں تبدیلی کے واسطے ہر انگریزی مہینہ کے شروع ہونے سے پندرہ دن پہلے تبدیلی وغیرہ کی اطلاع آنی چاہیئے ۔ ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہیگا ۔

۸ ۔ یہ اُجرت موجودہ تعداد اخبار و اخراجات کے لحاظ سے مقرر کی گئی ہے ۔ اخبار کی تعداد کے بڑھ جانے پر نرخ بڑھا جائیگا اور جو لوگ زائد نرخ نا منظور کریں گے ان کا اشتہار بند کر کے ان کی باقیماندہ اُجرت واپس کر دیجاویگی ۔

۹ ۔ مینجر کو اختیار ہوگا کہ جب چاہے کسی کا اشتہار بند کر دے اور باقی اُجرت واپس کرے ۔

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے قادیان سے طلب فرماوین

براہین احمدیہ اور درثمین کی قیمت مین یکم جولائی تک رعایت کیگئی ہے

اب براہین احمدیہ غیر مجلد کی قیمت ۸؏ مجلد ۱۲؏ سے

درثمین مجلد ۸ر غیر مجلد ۶ر سے ملیگی۔

احباب موقعہ ہاتھ سے نہ دین

نور الدین مصنفہ علامہ دوران حضرت حکیم الامۃ۔ دہرم پال کی ترک اسلام کا جواب۔ جس مین بہت سے اسلامی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی ہے۔ مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے۔ قیمت ۱۲ر

حضرت اقدس کیا فرماتے ہین

اطلاع

(بہردوکتب دفتر بدر سے مل سکتی ہین چشمہ مسیحی۔ لغات القرآن ہر دو حصہ ایکہزار صفحہ)

سید عبد الحی عرب صاحب نے میری کتاب چشمہ مسیحی کو عام فائدہ کے لئے دوبارہ چھپایا ہے اور درحقیقت ان کتابون کا عام طور پر ملک مین شائع ہونا نہایت ضروری ہے۔ پس اگر کوئی صاحب ہمت خرید کر کے عام لوگون مین تقسیم کرین۔ تو انشاء اللہ موجب ثواب ہوگا۔ عیسائی پادری ہر ایک رسالہ بیس بیس ہزار چھپوا کر شائع کرتے ہین سو افسوس یہی ہے کہ دنیا کو ہماری تالیفات بہت ہی کم ملتی ہے۔ دوسرے صاحب موصوف نے جو عربی زبان رکھتے ہین۔ لغات القرآن ایک کتاب تالیف کی ہے۔ میری دانست مین وہ کتاب بہی مفید ہے۔ ہر ایک پر لازم ہے۔ کہ قرآن شریف کے سمجھنے کے لئے خاص توجہ کرے کیونکہ دینی علوم کا یہی خزانہ ہے اور علم لغات قرآن نہایت ضروری ہے۔ والسلام

مرزا غلام احمد

سر الشہادتین مصنفہ حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ سورۂ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ مین صاحبزادہ عبد اللطیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہین اس کے نکات ایک روپیہ مین بہی گران نہین۔ قیمت ۱ر

اعجاز احمدی مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ حضرت مسیح موعود کی تائید مین۔ قیمت ۱ر

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام و عبد اللہ آتہم کا مباحثہ۔ اس مین ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا ابطال کیا ہے قابل دید ہے۔ قیمت ۱۰ر

جام شہادت مصنفہ حضرت ثاقب صاحب۔ مولوی عبد اللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ۔ قیمت ۱ر

شہادت آسمانی مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ کلمہ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب۔ قیمت ۱ر

رویائے صالحہ مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود با وجود کے لئے ضروری ہین۔ قیمت ۱۲ر

الوصیۃ مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام حضرت صاحب نے وصیت مین اپنا مذہب کیا ہے اور مریدون کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتین دی ہین

القول الصحیح اردو نظم۔ حضرت مسیح موعود کی تائید مین۔ خلیفہ ہدایت اللہ صاحب کی تصنیف قیمت ۱ر

آئینہ ڈکشنری۔ طالب علمون کے لئے نہایت مفید ۱ر

اسلام اور اس کا بانی ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید مین قیمت ۱ر

نظم مستورات مستورات کے لہجہ پر۔ قیمت ۱ر

کالمن احمدی اللہ داد والے۔ قیمت ۱ر

احمدی جماعت کو مبارک اور خوشخبری

ایہا الاخوان۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ الحمد للہ کہ فاضل اجل حضرت حکیم الامۃ مولانا مولوی نور الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے ترجمہ قرآن شریف کا پہلا جو بطور نمونہ ترجمہ ہے۔ چھپ کر طیار ہو گیا ہے امید کہ قدردان قوم خرید کر مصنف کے حق مین دعائے خیر فرماوین کل ترجمہ مولانا موصوف الصدر۔ نے اس عاجز مشتہر کو دیدیا ہے۔ خدا تعالیٰ اس خدمت کے لائق ہونا قبول فرما کر بہت جلد اس مقدس جماعت کے سامنے کل ترجمہ طیار کر کے پیش کرنے کی توفیق عطاء فرماوے۔ کل ممبران جماعت سے استدعا ہے۔ کہ وہ اس کار خیر کے حسن انجام کے لئے دعا فرماوین۔ ہدیہ پارہ اول۔ علاوہ محصولڈاک ۳ر۔ این دعا از من واز جملہ جہان آمین باد۔

المشتہر

المشتہر۔ عاجز شیخ عبد الرشید مالک مطبع احمدی صدر بازار میرٹھ

الخطبۃ

ضرورت نکاح

۱۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میرے ایک عزیز نوجوان دوست۔ سید معقول روزگار سرکاری ملازم ہین جن کے حالات سے مجھے ذاتی واقفیت ہے۔ کہ وہ نیک ایک اور ہوشیار آدمی ہین۔ شرعی ضرورت کے سبب دوسرے نکاح کے خواہان ہین چونکہ مجھے خود ان کے ساتھ محبت کا تعلق ہے اس واسطے مین ان کی بخوشی سفارش کرتا ہون اور امید کرتا ہون کہ جو احباب اس تعلق کو منظور فرمائینگے وہ خوش ہونگے۔ معاملہ کو بابرکت بنانے کیواسطے حضرت اقدس سے پہلے دعا کرائی جاویگی اور پھر فیصلہ ہوگا۔ خط و کتابت میرے نام ہو۔ ایڈیٹر

۴۔ ہمارے ایک کرم دوست کو جو قوم کے سید ہین اور ایک ریاست مین معزز عہدے پر ممتاز ہین اور اس سلسلہ مین اول درجہ کے مخلصین مین سے ہین اور انکو حضرت اقدس سے بہت محبت اور دلی تعلق ہے انکو ہین اور ان کو ایک ضرورت شرعی یعنے حصول اولاد کے لئے دوسری شادی کی ضرورت ہے اور خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا منشا ہے کہ وہ اس غرض کیواسطے دوسری شادی کرین اور حضور ہی کی اجازت سے سید موصوف نے میرے پاس ذکر کیا ہے کہ بذریعہ اخبارون مناسب جگہ کی تلاش کی جاوے۔ حضرت نے بہی عاجز کو زبانی فرمایا ہے۔ کہ اس معاملہ مین کوشش کرو۔ اس واسطے تمام خط و کتابت میرے نام ہونی چاہیئے۔ یا حضرت کے نام کیونکہ آخری فیصلہ حضرت اقدس کے حکم سے ہوگا۔

۵۔ مددخان ملازم نواب محمد علیخان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے۔ اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہین۔ مددخان ایک نیک اور نوجوان ہین۔ خط و کتابت میرے نام (معرفت ایڈیٹر ہو)

۶۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ایک بڑھئی احمدی موضع گولیکی ضلع گجرات کا رہنے والا نکاح کا خواستگار ہے۔ اچھا کاریگر ہے اور معماری کا کام بہی جانتا اور کرتا ہے۔ کوئی صاحب ضرور کوشش کرکے کسی نیک اور فرمانبردار احمدی لڑکی سے اس کا نکاح کرادین۔ عمر ۳۰ سال سے کم ہے اور حیثیت بہی اچھی ہے۔ اس سے پہلے کوئی بیوی نہین۔ خط و کتابت مجھ سے ہو۔ اکمل آف گولیکی از قادیان ضلع گجرات

بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی ے ر
مابعد للعہ ر

ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

قیمت زیورات ...
قادیان میں عے ر

گورنمنٹ ۔ ...

جلد (۶)

۸ ۔ جمادی الاول ۱۳۲۵ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۰ ۔ جون ۱۹۰۷ء

نمبر (۲۵)

فی پرچہ ۲ر سر | چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

از ...للعہ

دس شرائط بیعت

اوّل ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اسوقت تک کہ قبر مین داخل ہوجاوے ۔ شرک سے مجتنب رہے گا ۔ دوم ۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بد نظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کیوقت ان کا مغلوب نہ ہوگا ۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم ۔ یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانون کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائے گا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجایز تکلیف نہ دے گا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم ۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر نعمت و بلا مین اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہرحالت راضی بہ قضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا ۔ بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم ۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرلیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا ۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہے گا اور جہان تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فایدہ پہونچائیگا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا ۔ اور اس عقد اخوۃ مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتون اور ناطون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا ۔ مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم ۔ ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست ۔ بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام ۔ دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن ۔ جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام ۔ ہر نبوت را بر و شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست ۔ زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود ۔ آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال ۔ وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست ۔ ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبر ہائے معاد ۔ ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است ۔ منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست ۔ منکر آن مورد لعن خدا ست
معجزات انبیاء سابقین ۔ آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست ۔ ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازان عالیجناب ۔ نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ	عـہ
معاونین درجہ اوّل جنکو ۵ پرچہ اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہو	صمہ ر
معاونین درجہ دوم جنکو ۲ پرچہ اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے	للعہ ر
عام قیمت پیشگی	ے ر
عام قیمت مابعد	للعہ ر
قیمت فی پرچہ	۲ر

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے ان سے بحساب مابعد لیجاوے گی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد مین نہین مل سکیگا رسیدیں اخبار مین چھاپی جاوینگی علیحدہ رسید نہ دیجاوے گی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے ۔ مینجر

وہ الفاظ جنمین حضرت اقدس بیعت لیتے ہین اہنمین اسلئے کہ آپ فرماتے جاتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ واشہد ان محمداً عبدہٗ و رسولہٗ ۔ ۳ بار ۔ آج مین احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جن مین مین گرفتار تھا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہون سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہون کا اقرار کرتا ہون میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین ۔ آمین ۔ اس کے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہین ۔

دو عورتون کی گواہی پر مذہب کی بنا

شہر نیویارک کے اخبار سیکٹیٹر

مین ایک صاحب جن کا نام نقتالی ہزز امیر سبت ہے تحریر فرماتے ہین کہ یسوع کے مردون سے جی اُٹھنے کی شہادت صرف عورتون سے ملتی ہے۔ ہر دو کا نام مریم تھا جن مین سے غالباً ایک تو یسوع کی مان تھی۔ اور دوسری یسوع کی چاہیتی مریم مگدلینی تھی ان دو عورتون کی گواہی پر مذہب عیسوی کا سارا دارومدار ہے اب سوچنے کے لائق یہ امر ہے کہ کیا یہ گواہی ایسے عظیم الشان واقعہ کے ثبوت کے واسطے کافی ہوسکتی ہے۔ اس امر کیواسطے مسیحی تاریخ کا ایک اور واقعہ مین بطور نظیر کے پیش کرتا ہون اور وہ یہ ہے۔ کہ جب مسلمانون کے بادشاہ محمد نے عیسائی دنیا کے صدر مقام قسطنطنیہ کا محاصرہ کیا۔ تو ایام محاصرہ مین (عیسائیون کی بدقسمتی سے) قحط پڑ گیا۔ دوران قحط مین ایک پادری صاحب نے اپنے گرجے کے متعلقین کو روٹی بہم پہنچانے کی خاطر ایک عیسائی یونانی سوداگر سے پانچہزار درم قرضہ لئے اور ایک تحریر لکھدی۔ کہ دو ہفتہ مین یہ قرضہ ادا کر دیا جاویگا جب دو ہفتہ گذر گئے۔ تو سوداگر تحریر ہاتھ مین لے کر پادری صاحب کے پاس گیا اور اپنا قرضہ طلب کیا۔ پادری صاحب نے وہ تحریر اس کے ہاتھ سے لے کر پھاڑ ڈالی۔ اور اس کو دھکے دیکر گرجا کے احاطہ سے باہر نکالدیا۔ اس وقت وہان صرف ایک عورت موجود تھی۔ جو کہ گرجا کو صاف کر رہی تھی اور اس نے یہ سارا ماجرا دیکھا۔ سوداگر بے چارہ روتا پیٹتا بڑے پادریون کی عدالت مین پہنچا۔ اور فریاد کی۔ وہان اس سے گواہ طلب کیا گیا اس نے کہا کہ مجھے معلوم نہ تھا کہ پادری ہو کر وہ میرے ساتھ ایسا سلوک کریگا۔ اس واسطے مین کسی آدمی کو ساتھ نہ لے گیا البتہ وہان ایک عورت اس وقت موجود تھی اس سے دریافت کر لیا جائے۔ پادریون کی مجلس نے فیصلہ دیا۔ کہ عورت کی گواہی اس امر کے واسطے کافی نہین۔ اس واسطے دعوی خارج اس سوداگر نے شہر کے لوگون کو جمع کر کے کہا۔ کہ دیکھو جب پانچہزار درہم کے واسطے عورت ذات کی گواہی کافی نہین تو ہزارون ہزار روحون کی نجات کے معاملہ مین عورت کی گواہی کیونکر ماننے کے قابل ہوسکتی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پادریون کے مطابق مذہب عیسوی کی بنا کسی چیز شہادت پر نہین ہے اور یہ مذہب بالکل جھوٹھا ہے۔ ایک جھوٹے مذہب کی خاطر ہم کیون فاقہ کشی کی مصیبت برداشت کرین۔ مذہب اسلام عقل کے مطابق ہے اس کو ہم کیون قبول نہ کرلین۔ سوداگر کی اس بات نے عوام کے دل پر اثر کیا۔ اور پانچہزار یونانیون نے یکدم مصمم ہو کر مذہب اسلام قبول کرلیا۔ اور شہر کے دروازے کھول دئے اور صوفیہ کے گرجا پر ہلالی پرچم لہلہانے لگا۔ یہ ایک بڑی حماقت ہے۔ کہ ہم مان لین۔ کہ خدا مر گیا تھا۔ لیکن اگر وہ مر گیا تھا۔ تو مردے کبھی زندہ نہین ہوسکتے۔ جو ایک دفعہ مر گیا۔ وہ ہمیشہ کے لئے مر گیا۔ خواہ خدا تھا خواہ کوئی اور تھا سبھی باتین یکسان ہین یہ لحاظ سے ہے۔ جو مر گیا۔ سو مر گیا۔

سویرے جاگنا

آج کل فیشن کی تقلید مین صبح سات آٹھ بجے اُٹھنے کا مرض ہمارے مسلمان بھائیون مین بھی کثرت سے پھیلتا جاتا ہے حالانکہ قرآن شریف مین مومن کی تعریف مین آیا ہے۔ وقلیلاً من الیل ما یہجعون۔ اور بالاسحار ھم یستغفرون مین نے بڑی غور کی بعد اس مرض کے اسباب کو معلوم کیا ہے۔ اول ایک تو احکام الٰہی سے غفلت۔ صبح نماز پڑھنے تک کا خیال نہین ہوتا۔ دوم۔ رات کے پہلے حصہ مین دیر تک جاگتے رہنا۔ اور گیارہ بجے تک فضول گپین ہانکتے رہنا عذر یہ کرنا کہ نیند نہین آتی۔ مگر مین کہتا ہون کہ نیند کیونکر آئے۔ جب اُدھر سے آٹھ بجے اٹھنا ہوتا ہے۔ رات کو سویرے سونا چاہیئے اور صلوۃ العشاء کے بعد بالکل بلا ضرورت باتین نہین کرنی چاہئین۔ اور صبح سویرے اُٹھ کر نماز پڑھنی چاہیئے۔ جیسا کہ قادیان کی ہر دو مساجد مین عموماً پڑھی جاتی ہین۔ اور جسے تہجد نصیب ہون اس کے کیا کہنے۔ اکمل

عبرت

برادر محمد بخش صاحب احمدی علاقہ کسک سے تحریر فرماتے ہین۔ خدا کی قدرت کا تماشا اس طرف عجیب طرح کا ہوا ہے۔ علاقہ کہون تا تحصیل تلہ گنگ تک چنون کا فصل کا دانہ گھارون مین خشک ہو گیا ہے۔ اور کچھ اولے پڑنے سے غلہ گندم کا فصل بہت گاؤن کا برباد ہو گیا ہے۔ مقام کہوڑہ مین ایک پرانا مندر تھا اس کی دیوی۔ اور ایک مندر پریم ناکس کہوڑہ مین تھا اس کی دیوی۔ اور ایک مندر قلعہ کسک پر بہت ہی پرانا تھا جس کی دیوی بڑی قیمتی سامان سے آراستہ تھی بجلی سے فنا ہو گئی ہین۔ بعضے مندر تو کھڑے مین صرف شگاف پڑے مین۔ لیکن بہت ریزہ ریزہ ہو گئے ہین طاعون کی بیماری ترقی پر ہے۔ لیکن منکرون کو بھی تک پرواہ نہین ہے۔

طاعون زدہ مقام سے نکلنا۔ ایک خط اور اس کا جواب

کرم دمخدم

بندہ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آجکل بیماری طاعون کا ہر چہار طرف دور دورہ ہے۔ اہل اسلام اس بیماری سے بچاؤ کے واسطے احکام دینی کی طرف متوجہ ہو رہے ہین۔ علمائے دین مختلف فتاوی عاید کر کے نہایت مشکلات مین ڈالدیتے ہین۔ پس آنجناب کو برگزیدہ ورکن اعظم اسلام تسلیم کر کے التماس ہے کہ بحوالہ کتب معتبرہ مفصلہ ذیل فتوے سے آگاہی بخشین۔ (کیا فرماتے ہین علمائے دین کہ مقام طاعون زدہ سے جائے انتقال کرنی جائز ہے یا نہین۔ اور ایسی بیماری سے بچاؤ کے لئے کیا تدابیر اور وسائل اختیار کئے جاوین) براہ نوازش بنظر ہمدردی اسلام ورفاہ عام جواب سے بواپسی عنداللہ ماجور وعندالناس مشکور فرماوین۔ والسلام

الحقر العباد سید نادر شاہ عفی اللہ عنہ پیرزادہ درگاہ حضرت مولانا سید بدرالدین اسحاق رحمت اللہ علیہ از پاک پٹن شریف ضلع منٹگمری۔

فتوے

بموجب حدیث صحیح کے یہ فتوے ہے۔ کہ اگر طاعون کی ابتدائی حالت ہو۔ تو اس شہر سے نکل جانا چاہیئے۔ اور اگر طاعون زور پکڑ جائے۔ تو نہین جانا چاہیئے۔ مگر مضائقہ نہین کہ اسی گاؤن کی سرزمین مین باہر سکونت اختیار کرین۔

مرزا غلام احمد

شملہ مین جلسہ خیرخواہی سرکار

شملہ سے شیخ عبدالحمید صاحب آف دی انگلش ویر ہوس حضرت کی خدمت مین اطلاع کرتے ہین کہ وہان احمدی برادران نے خیرخواہی سرکار مین ایک جلسہ ۲ جون کو کیا اور مفصلہ ذیل ریزولیوشن پاس کئے۔

اول ہم احمدی جماعت شملہ موجودہ پولیٹیکل شورش سے سخت متنفر ہین اور جو لوگ گورنمنٹ کے خلاف بدخیالی برپا کرنیکی کوشش کرتے ہین ان سے ہرگز اتفاق نہین کرسکتے بلکہ ان کے برخلاف پروٹسٹ کرتے ہین اور ان کی اس کارروائی کو نظر حقارت سے دیکھتے ہین۔ دوم۔ ہم احمدی جماعت شملہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود مہدی معہود کی تعلیم پر کاربند ہونے کو فخر سمجھتے ہین اور ان کی ہر بات کو بڑی عظمت سے دیکھتے ہین اور ان کی نصیحت پر عمل کرنے کو فرض سمجھتے ہین بلکہ فلاح دارین کا ذریعہ یقین کرتے ہین پس ان کی اس نصیحت پر کہ گورنمنٹ انگریزی کی ہر طرح فرمانبرداری کرو عملدرآمد کرنے کے لئے دلی طور پر آمادہ ہین۔ سوم۔ آج کے جلسہ کی رپورٹ

کیا احمدی جماعت توجہ کرے گی

جتنے مردی کوشش اور محنت سے رسالہ تشحیذ الاذہان جاری کیا تھا اس میں ارادہ تھا۔ کہ علاوہ دیگر مضامین کے حضرت صاحب کے وہ کلمات طیبات جو آپ گھر میں فرماتے ہیں اور جن میں سینکڑوں موتی پوشیدہ ہوتے ہیں جن کی قدر ایک باخدا جوہری کے سوا کوئی نہیں کر سکتا۔ درج کئے جائیں اور ناظرین کے فائدہ کے لئے حضرت مسیح موعود کے خطوط جو وقتاً فوقتاً آپ نے مختلف خدام کو لکھے ہیں۔ اس میں شائع کئے جاویں۔ تاکہ وہ لوگ جو اپنے گاؤں اور اپنے شہروں میں کوئی قابل مشورہ دینے والا نہیں رکھتے۔ وہ ان خطوط کی معرفت اپنے نبی بعد رسول سے مشورہ لیں کیونکہ یہ خطوط بعض تو چند اعتراضات اور استفسارات کے جواب میں ہیں۔ اور بعض میں چند احباب کے تکلیف کے وقتوں کی بابت مشورہ دیا گیا ہے۔ پس ہر ایک شخص ان سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ پھر اس رسالہ میں سبق وار وہ فقرات جو حضرت صاحب نے عربی سیکھنے کے لئے بنائے تھے۔ درج کئے ہیں اور یہ سب اس صورت میں ہیں۔ کہ آخر میں ایک کتاب بن سکے اور اس رسالہ کے دیگر مضامین بھی خدا کے فضل سے ایسے عمدہ ہیں۔ کہ علاوہ دوستوں کے دشمنوں نے بھی ان کی معقولیت کی داد دی ہے۔ چنانچہ نیر اعظم مرادآباد اس کی تعریف میں لکھتا ہے۔ کہ بلا مبالغہ اسلامی رسالوں میں بہت سے ریویو آف ریلیجنز کے بعد اسی کو شمار کرنا چاہیئے۔ اور اس سے اسلام کو بہت مدد ملے گی۔ اور بمبئی سے ایک صاحب مصطفیٰ آفندی جو احمدی فرقہ سے کوئی تعلق نہیں رکھتے۔ لکھتے ہیں۔ کہ آپ کا پرچہ پہونچا اور ابھی میں پڑھنے نہ پایا تھا۔ کہ ایک صاحب کہیں سے تشریف لائے ہوئے تھے۔ انہوں نے اس کو دیکھا اور اس قدر پسند کیا کہ فوراً لے کر چلدئے۔ اور خود حضرت صاحب نے جن کی اس بات کا ماننا احمدی جماعت پر فرض ہے اس رسالہ کو بہت پسند کیا۔ تو پھر باوجود اس بات کے کیوں احمدی جماعت اس رسالہ کے خریدنے میں اس قدر سستی دکھلا رہی ہے۔ کیا کوئی احمدی ہے جس کو اپنے امام کے کلمات اور خطوط پڑھنے کا شوق نہ ہو۔ اگر کوئی ایسا ہے۔ تو اس کے لئے سخت خطرہ کا مقام ہے۔ اور اس کو چاہیئے۔ کہ جلد اپنے اندر اصلاح کرے اے میرے دوستو! اس وقت اسلام کی جو حالت ہے۔ وہ چھپی ہوئی نہیں۔ ضعف اور بیرونی حملوں سے وہ بالکل مردہ ہو رہا ہے۔ اور ایک احمدی فرقہ ہی ہے۔ جس پر ساری دنیا کی نظر ہے۔ اور خود خدا تعالیٰ نے بھی اپنے منشا کے پورا کرنے کے لئے اسی کو چنا ہے تو کیسے افسوس کی بات ہوگی کہ اگر باوجود امام کے موجود ہونے کے تم لوگ اس قدر سستی دکھلاؤ میں مانتا ہوں کہ تم لوگوں نے تمام دنیا سے بڑھکر کوشش کی ہے۔ کہ اسلام پھر ترقی پکڑے۔ مگر وہ نمونہ جو صحابہ نے دکھایا تھا۔ ابھی تم نے دکھانا ہے۔ وہ لوگ وہ تھے جنہوں نے خود فاقہ کئے۔ مگر اسلام کی مدد کے لئے اپنے مال خرچ کئے اور ان کی کوئی چیز نہ تھی جو اسلام کی مدد کے لئے وقف نہ ہو۔ پس حیف ہے۔ کہ باوجود اس کے کہ تم میں نبی کریم کا جانشین موجود ہے۔ جو ان کے نام پر دین کی مدد کر رہا ہے تم لوگ صحابہ کا نمونہ دکھانے میں قاصر ہو۔ تم میں سے ایسے لوگ بھی موجود ہیں۔ جو ہر طرح سے کوشش اور سعی کرتے ہیں اور دن رات ان کو فکر لگا رہتا ہے۔ کہ کسی طرح دین کی ترقی ہو۔ مگر بہت تھوڑے ہیں۔ جنہوں نے صحابہ کا نمونہ دکھایا ہو۔ پس ہمت کرو اور دلیری سے کام لو تا خدا تمہارا مددگار ہو۔ تمام دنیا کے ضرر رسان اخبارات اور رسالہ جات کے مقابلہ میں تمہاری طرف سے صرف ریویو تشحیذ الاذہان بدر اور الحکم شائع ہوتے ہیں۔ تو کیا وہ اشاعت حق کا فرض جو تمہاری گردنوں پر ہے۔ ان رسالوں اور اخباروں سے ادا ہو سکتا ہے اور جبکہ ان کی بھی اشاعت کثرت سے نہیں تو وہ کیونکر مخالفین کے اعتراضات کا بد اثر دنیا پر سے دور کر سکتے ہیں۔ دوستو وقت ہے۔ اٹھو اور دین کے پھیلانے میں مدد کرو۔ سب سے کم مدد جو تم نے کی ہے وہ رسالہ تشحیذ الاذہان کے پھیلانے میں کی ہے۔ اور یہ محض خدا کا فضل ہے۔ کہ وہ اب تک جاری ہے۔ ورنہ اس تمہاری روش سے تو خطرہ تھا کہ وہ کبھی کا بند ہو جاتا۔ خدا کے لئے اب بھی سوچو اور سمجھو ایسا نہ ہو۔ کہ وہ کلمات اور خطوط حضرت صاحب کے جو آپ لوگوں تک اس رسالہ کی معرفت پہنچتے ہیں۔ بند ہو جاویں اور وہ لوگ جو ہماری تکلیفوں پر خوش ہوتے ہیں بغلیں بجائیں۔ کہ ایک رسالہ تو کم ہوا۔ مگر پھر خدا ہمارے ساتھ ہے۔ وہ کبھی ایسا نہ ہونے دیگا یہ وقت ہے۔ کہ تم مدد کرو۔ خود خریدار نہ ہو بلکہ دوسروں کو تحریک کرو۔ اور اعانت دو۔ تاکہ خدا تم سے خوش ہو۔ یاد رکھو کہ اس رسالہ کے اجرا میں کسی مالی فائدہ کا خیال نہیں رکھا گیا۔ بلکہ خدا کے فضل پر بھروسہ کرکے ارادہ ہے۔ کہ جو کچھ نفع ہو۔ وہ دین کی اشاعت پر لگایا جاوے۔ تاکہ احمدی جماعت خدا کے روبرو محض اسی کے فضل سے سرخرو ہو جاوے۔ آمین ثم آمین۔

تم میں سے بعض کہتے ہیں۔ کہ یہ لڑکوں کا کھیل ہے۔ مگر ایسے لوگوں کی باتوں پر نہ جاؤ۔ دوست تو دوست دشمن بھی قائل ہیں کہ یہ رسالہ کچھ کام کر رہا ہے اور یہ ہم فخر کے لئے نہیں کہتے۔ بلکہ وان شکرتم لازیدنکم کے حکم پر عمل کرکے خدا کا شکر ادا کرتے ہیں اور خود حضرت صاحب بھی تو اس کو پسند کرتے ہیں۔ افسوس ایسی بات کہنے والے لوگ یہ نہیں سوچتے کہ جب ہم خود نہیں کر سکتے۔ تو اوروں کو کیوں روکیں۔ اے قوم کے دردمند دلو! ہماری آواز سنو۔ اے وہ لوگو! جنہوں نے خدا کی رضا کو اپنی رضا پر مقدم کر لیا ہے۔ ہماری طرف نظر کرو۔ تم ایک دفعہ رسالہ منگا کر دیکھو۔ کہ کیا یہ مفید نہیں۔ اور جبکہ یہ رسالہ نوجوانوں کی طرف سے ہے۔ تو کس قدر افسوس ہے۔ کہ دوسرے نوجوان اپنے بھائیوں کا ہاتھ نہ بٹائیں۔ اور بزرگ جو والدین کا درجہ رکھتے ہیں۔ یہ دیکھتے ہوئے کہ ہماری اولاد آئندہ ترقی کے لئے کوشش کر رہی ہے۔ خاموش رہیں۔ اور اس کی مدد نہ کریں کیا تم ایسا کرنا پسند کرتے ہو۔ نہیں ایک غیرتمند انسان کبھی ایسا نہیں کرتا۔ اس رسالہ کی قیمت عہ روپیہ سالانہ ہے۔ حجم ۴۰ صفحہ۔ علاوہ ٹائیٹل پیج۔ درخواستیں بہت جلد بنام منیجر رسالہ تشحیذ الاذہان قادیان آنی چاہئیں۔ والسلام

عبدالرحیم جنرل سکرٹری انجمن تشحیذ الاذہان قادیان

مکرم بندہ جناب مفتی صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ بہت جلد اخبار میں یہ اعلان کر دیں کہ مسجد کا کام شروع ہو چکا ہے بلکہ عنقریب پہلی منزل پر چھت پڑ جائیگی۔ جن صاحبوں کا ارادہ چندہ بھیجنے کا ہے یا جو وعدہ کر چکے ہیں وہ بہت جلد روپیہ ارسال کریں جمع شدہ چندہ قریباً سارا خرچ ہو چکا ہے۔

خاکسار

محمد علی۔ از قادیان

آداب الرسول

جیسا کہ گذشتہ ہفتہ میں وحی الٰہی کے متعلق احباب کو اطلاع دی گئی تھی کہ یہ ایام فترت ہیں۔ ایسا ہی اس ہفتہ میں بھی کوئی تازہ الہام حضرت اقدس نے نہیں سنایا۔ آج منگل کے روز جب کہ میں نے حضرت اقدس کی تازہ وحی کے دریافت کرنے کے واسطے عرضی بھیجی تو حضور نے جو جواب ارسال فرمایا وہ میں احباب کے فائدہ کی خاطر درج ذیل کرتا ہوں۔

"السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ الہام کوئی نہیں۔ چند روز سے بحکمت و مصلحت الٰہی بند ہے۔ گو چونکہ میری طبیعت اکثر علیل رہتی ہے اور بعض احباب الحاح کرتے ہیں کہ اپنے ہاتھ سے خط کا جواب لکھیں ان کو اپنی طرف سے لکھدیں کہ چونکہ ان کی طبیعت بیمار رہتی ہے۔ اسواسطے احباب اسبات کو معاف فرمادیں۔ کہ میں اپنے ہاتھ سے خط لکھوں۔ جب صحت ہوجاویگی تب مضایقہ نہ ہوگا۔

مرزا غلام احمد عفی اللہ عنہ۔ ۱۸۔ جون ۱۹۰۷ء"

اس خط کے چھاپنے سے میرا منشاء یہ ہے۔ کہ میں احباب کو آداب الرسول کے ایک ضروری اور اہم پہلو کی طرف توجہ دلاؤں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جو احباب حضرت کی خدمت میں ایسی درخواست کرتے ہیں کہ حضرت اقدس اپنے دست مبارک سے انکو خط لکھیں یا قادیان میں نمازوں کے وقت کے علاوہ خاص طور پر آپ سے ملاقات کریں۔ یا ان کو ملاقات کے واسطے اندر بلالیں۔ ایسے دوست اپنے عشق اور محبت کے جذبہ اور جوش کے سبب کسی حد تک معذور ہیں۔ ان کا منشاء ایسی درخواست میں یہ ہرگز نہیں ہوتا کہ حضرت اقدس کو کسی قسم کی ذرا بھی تکلیف ہو۔ اور اگر ان کو یہ معلوم ہو کہ ہماری ایسی درخواست کی تعمیل میں حضرت کے واسطے تکلیف ہے تو میں یقین نہیں کرسکتا کہ کوئی بھی ایسی درخواست کرے حضرت میرزا صاحب خدا کے پاک رسولوں کے صفات اپنے اندر رکھنے کے سبب اس بات سے بھی حیا رکھتے ہیں۔ کہ کسی کی درخواست کو قبول کرنے سے انکار کریں۔ اسواسطے عموماً میں دیکھتا ہوں کہ اپنے پر تکلیف برداشت کرکے حضور بعض خطوط کا جواب لکھدیتے ہیں یا بعض کے بلانے پر بیوقت باہر تشریف لے آتے ہیں۔

میرا مطلب اسوقت نہ حضرت کی تکلیف کے اظہار سے ہے اور نہ احباب کے عشق و محبت پر نکتہ چینی سے غرض ہے۔ بلکہ میرا مطلب اسوقت یہ ہے کہ خدا کے رسول کے اس ادب کی طرف میں احباب کو توجہ دلاؤں جس کی پابندی کا حکم ہم کو قرآن شریف اور احادیث سے ملتا ہے اور وہ یہ ہے۔ کہ ہم وقت بیوقت رسول کو اپنی ملاقات (یا المکتوب نصف الملاقات) کے واسطے آوازیں یا تحریریں بھیجیں۔ بلکہ صبر کے ساتھ اس امر کا انتظار کریں۔ کہ رسول خود اپنی فراغت کے وقت میں ہم کو اپنے دیدار سے مشرف فرمائے۔ یا اپنی دستی تحریر سے ہم کو سرفراز کرے ادب کا طریقہ یہی ہے اور خدا تعالیٰ نے خود یہ طریقہ اپنے رسول کے واسطے مقرر کیا ہے اور اسکی پابندی سب کے واسطے لازم ہے۔

جو عاشقان زار حضور مسیح موعود کی تحریر کو اپنی آنکھوں پر رکھنے کے خواہشمند ہیں۔ ان کو ضرور یہ بھی سوچ لینا چاہئیے کہ چار لاکھ کی جماعت میں سے اگر دس ہزار پیچھے صرف ایک آدمی بھی ایسی خواہش کرے تو چالیس درخواستیں اس قسم کی روزانہ پیش ہوسکتی ہیں اس سے میرا یہ منشاء نہیں۔ کہ نہ حضرت کسی کے ساتھ ملاقات کرسکتے ہیں۔ اور نہ کسی کو خط لکھ سکتے ہیں کیونکہ صبر سے انتظار کرنے والوں کو عموماً دونوں باتیں حاصل ہوجاتی ہیں۔ لیکن بات یہ ہے کہ احباب کے واسطے یہ مناسب نہیں کہ وہ ایسا سوال کریں ہم لوگوں کی سعادت اس میں ہے کہ ہم محبت۔ وفا اور خدمت دین میں ترقی کریں اگر حضرت اقدس دن میں بیس بار ہم کو اپنے پاس بلائیں یا ہمکو خط لکھیں تو یہ ہماری نیکی نہیں بلکہ رسول کا ایک فعل ہے ہمیں اپنے کام کی طرف متوجہ رہنا چاہئیے۔ اسطرف کا کام خود بخود ہوتا چلا جائیگا۔

اس جگہ اسبات کا لکھنا بھی فائدہ سے خالی نہ ہوگا کہ تمام ڈاک روزانہ چٹھی رسان براہ راست حضرت اقدس کے پاس لے جاتا ہے حضرت خود تمام خطوط کو کھولتے ہیں اور پڑھتے ہیں بعض کے جواب حضرت بشرط صحت اور بشرط ضرورت خود لکھتے ہیں۔ اور باقی ڈاک جواب لکھنے کے واسطے ایک خادم کے سپرد ہوتی ہے ان خطوں میں سے بعض پر حضور اپنے ہاتھ سے کچھ نوٹ کردیتے ہیں جس سے جواب کی طرف راہ نمائی ملجاتی ہے اور بعض خطوط خادم دوبارہ پیش کرکے دریافت کرلیتا ہے کہ اسکو کیا جواب لکھا جائے جن خطوط میں صرف دعا کے واسطے درخواست ہوتی ہے حضرت ان کے واسطے ضرور دعا کرتے ہیں ایسے صاحبان کے خطوط اگر روزانہ آویں تو تیسرے چوتھے روز ان کو اطلاع کردیجاتی ہے کہ آپ کا خط دعا کے واسطے ہر روز حضرت کی خدمت میں پہنچتا ہے اور جو خطوط دعا کے واسطے لکھے گئے آتے ہیں ان میں سے ہر ایک کا جواب ساتھ ساتھ دیا جاتا ہے غرض اس طرح سے ڈاک کے متعلق انتظام ہے اور جو لوگ ڈاک میں دعا کیواسطے خط لکھتے ہیں۔ انکے لئے دعا ضرور کی جاتی ہے یہ بات مجھے اسطرح سے معلوم ہے کہ حضرت مولوی عبدالکریم مرحوم کی زندگی میں ایکدفعہ جب کہ حضرت مقدمہ پر گورداسپور تشریف لے گئے اور حضرت مولوی صاحب مرحوم چند روز کیواسطے سیالکوٹ گئے اور یہ عاجز حضرت کی جوتیوں میں حاضر تھا۔ تو اسوقت چند روز کیواسطے حضور علیہ السلام نے خطوط کے جواب لکھنے کا کام عاجز کے سپرد کیا تھا اسوقت اسبات کو دیکھکر کہ اکثر خطوط طالبان دعا کے ہی ہوتے ہیں یہی طریقہ اختیار کیا کہ ہر روز ڈاک میں سے طالبان دعا کی ایک فہرست طیار کرتا جسمیں نام پتہ اور مطلب دعا لکھا جاتا اور وہ روزانہ حضرت کی خدمت میں بھیج دیتا چند روز کے بعد میں نے حضور سے دریافت کیا کہ جو لوگ صرف دعا کے واسطے خط لکھتے ہیں انکو کیا جواب دیا جائے فرمایا ایسے لوگوں کے واسطے پہلے تو میں صرف ایکدفعہ دعا کیا کرتا تھا۔ جبکہ مجھے خط ملتا تھا۔ اب جبکہ آپ فہرست بنا کر بھیجتے ہیں میں انکے لئے دو دفعہ دعا کرتا ہوں۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ بعض احباب ایسے خوش قسمت بھی ہیں جنہوں نے کبھی حضرت کو یہ نہیں لکھا کہ حضرت خود انکو جواب لکھیں مگر عموماً ہمیشہ حضرت خود ہی انکو جواب لکھتے ہیں۔ جیسا کہ میاں عبداللہ سنوری یا سیٹھ عبدالرحمان صاحب مدراس والے ہیں الغرض یہ نعمتیں مانگنے پر منحصر نہیں ہیں جسکی قسمت ہوتی ہے اسکو خود بخود پہنچتی رہتی ہیں +

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبۃ النکاح

ناظرین "بدر" کو پہلے یاد ہوگا کہ مولوی حبیب اللہ صاحب
مدرس چھپٹی گاڑہ نے اپنی لڑکی کے رشتہ کے لئے
قادیان میں قیام رکھنے والے بھائی کو پسند کیا تھا اور
صرف تقوی کی شرط رکھی تھی۔ کہنے اور دیکھنے کو تو یہ
صرف معمولی بات تھی مگر دراصل اس دل و دماغ کے
آدمی بھی کوئی خواص ہی میں سے ہوتے ہیں سو آپ
کی نیت کے مطابق مجھے مولوی غلام نبی صاحب ایسا
سلیم المزاج۔ عالم۔ سیاح مصر۔ ملگیا۔ جن کی نسبت
علامہ نورالدین کے الفاظ ہیں۔ کہ یہ مجھے نہایت عزیز
ہیں اور میں انہیں اپنا بیٹا سمجھتا ہوں۔ اور نیز یہ کہ مجھ پر
اس کے ایسے ایسے احسان ہیں کہ میں ان سے عہدہ
برآ نہیں ہو سکتا۔ خط و کتابت ایک دو ماہ سے ہو رہی تھی
آخر مولوی غلام نبی صاحب ان سب کیش کی تفصیلات
میں گئے تو مولوی صاحب اپنے تمام اہل و عیال سمیت
یہیں آ گئے تا کہ مدینۃ المسیح ہی میں نکاح منعقد ہو۔ حضرت اقدس
نے بھی اس میں شمولیت کا ارادہ ظاہر فرمایا مگر حضور کی
طبیعت علیل ہو گئی اسلئے مسجد مبارک میں بعد نماز عصر
کو ہمارے محسن و مکرم علامہ نورالدین نے خطبہ پڑھا
مولوی حبیب احمد اپنی عزیزہ کو دارالامان میں رکھنے کے
لئے اسقدر خواہاں ہیں کہ آپ نے کہہ دیا اسکا مہر یہی
ہے کہ مولوی غلام نبی دارالامان کی رہائش کو نہ چھوڑیں
اور لڑکی کو دین کی تعلیم دیں اگر ایسا نہ کریں تو ہزار روپیہ
مہر ہے یہ ہزار روپیہ صرف آپکے بڑھے ہوئے شوق رہائش
مدینۃ النبی کا اظہار ہے۔ القصہ جب علامہ موصوف نے خطبہ
شروع کیا آپ نے خطبہ مسنونہ پڑھا یہ وہی خطبہ ہے جسے
ہمارے دیہاتی مُلّا بالکل بھول چکے ہیں اور وہ کچھ اور ہی
وضعی عبارات عربی میں پڑھ دیتے ہیں افسوس یہ
ان لوگوں کی رسول سے محبت کا حال ہے کہ وہ
اسکے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ کو پڑھنا بھی گوارا
نہیں کرتے یہ لوگ ہمیں کہتے ہیں۔ کہ دین سے نکل گئے اور یہ
ان کے امام نبوت کے مدعی ہیں مگر خود ان کے اپنے
کام سنت رسول کے بالکل مخالف ہیں اور ان کاموں کو
کوئی کچھ نہیں۔ جو رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کئے

بلکہ خود کئی باتیں وضع کر لی ہیں جس پر میں کہہ سکتا
ہوں کہ ان مُلّاؤں میں سے ہر ایک نبوت کا مدعی ہے
ان لوگوں میں جو نکاح ہوتے ہیں اول سے آخر
تک دیکھو کوئی بات بھی اسلامی ہے بلکہ تم اس کا انکار
لیکر جب کہ ناطہ ہوتا ہے اس روز تک جب کہ ڈولی
گھر آتی ہے۔ تمام رسوم پر غور کرو ایک بات بھی دین
رسول اللہ صلعم کے مطابق ہے؟ کیا صحابہ کرام میں
اسی طرح شادیاں ہوا کرتی تھیں اسی طرح پہلے
گیت گائے جاتے اور اسی طرح نکاح سے پہلے ورد
دعام دعوت دیجاتی اور اسی طرح لڑکوں کو گانا
بندھوایا جاتا اور کیسریاں بھجوائی جاتی۔ اور اس طرح
کوٹھوں پر چڑھ کر فحش گیت گائے جاتے۔
مسلمانو! شرم! شرم! شرم!
کیا انہی کاموں پر تمہیں مومن ہونیکا دعویٰ ہے۔
اور اسی پر تم نے ہمیں خارج از اسلام قرار دیا جاتا
ہے۔ دیکھو ہماری شادیاں کس طرح ہوتی ہیں مسجد
میں چند احباب جمع ہو گئے ہیں خطیب کھڑا ہو کر خطبہ
شروع کرتا ہے آخر میں نکاح کا اعلان ہے کوئی
[illegible] نہیں۔ نہ الف لیلہ نہیں ہوئے اور نہ
سوانگ کیا گیا ہے کہ دلہن سے پوچھا جاتا ہے اور
کیا آدمی۔ وہ کہتے از شہر دکالت آدم اور پھر مالکن صاحب
منہ کے ساتھ کان لگا کر اسکے گلے میں اپنے کا فر تھا
اور پھر نہایت دھیمی آواز سے کچھ الفاظ جو صدیوں سے
سینہ بسینہ یاد چلے آتے ہیں اور جسے ان پڑھنے والوں
خاک بھی نہیں سمجھتا کہتے ہیں کہ فلاں بنت فلاں کو سوا
اس نام کے اور نام نہیں رکھتی واسطے نکاح اپنے
در زوجیت کے ۵۰۰ تنکہ سیاہ و دینار سرخ سلطانی
مہر پر دلمعنتوں کو یہی خیال نہیں کہ سلطنت بدل
چکی ہے جو تنکہ ..... منصف مہر معجل ہے نکاح
کر دیا۔ استغفر اللہ نکاح کیا ہوا ایک مصیبت ہو گئی
یہ سب کچھ کیوں کہ اگر یہ طریقہ استعمال نہ کیا جاوے
تو پھر ہم کون ہوئے مگر یہاں ہماری جماعت میں
تو ان باتوں کا خیال تک نہیں میں ذوق سخن میں کہیں دور
ہی چلا گیا مگر سچ کہتا ہوں کہ درد دل سے مضمون بڑھ
گیا ہے۔ آمدم بر سر مطلب۔ خطبہ میں صاحب موصوف
نے بیان کیا کہ اس مسنونہ خطبہ میں مجبا ایات و اغراض
و منافع نکاح کا بیان ہے الحمد للہ کو بکر مسر سیر

ہر حالت میں خدا تعالیٰ کی رضا پر سر تسلیم خم کرنے کا
دل سے اقرار ہے پھر چونکہ انسان میں ضعف ہے
اور ذمہ واری اسکی بھاری چنانچہ یہی نکاح کا معاملہ
ہے کوئی ہزار کوشش کرے پھر بھی کئی مشکلات پیش
آ جاتی ہیں اپنی طرف سے لڑکا یا لڑکی اچھی تلاش
کرکے پیوند کیا جاتا ہے مگر نتیجہ خلاف امید نکلتا ہے
اسلئے اس مشکل کے حل کے لئے خدا سے دعا مانگی جاتی
ہے کہ اسی کی توفیق سے سب کچھ ہو سکتا ہے مہر میں
کئی شرائط کی جا سکتی ہیں مگر ان کا پورا کرنا بھی
خدا کے فضل سے ممکن ہے مثلاً یہی ہمارے مولوی صاحب
کی شرط ہی ہے گو بنظر حالات ظاہری کہا جا سکتا ہے کہ
ایسا ہی ہوگا اسی کے فضل سے ہے جسکے لئے خاص ذمہ
واری نہیں ہو سکتی۔ دیکھو حضرت علیہ السلام نے جب کہا گیا
کہ جسکا علم نہ ہو اسکی نسبت سوال مت کر تو آپ نے عرض
کیا۔ رب انی اعوذ بک ان اسئلک ما لیس لی به علم
یہ نہیں کہا کہ میں بھی کرونگا پھر میں یہ کہتا ہوں
کہ وعدہ خلافی کا نتیجہ سخت عقوبت منافق ہونا ہے جیسا
کہ آیت سے ظاہر ہے۔ فاعقبہم نفاقاً فی قلوبہم الی
پس ہم ایسی شرطوں سے ڈرتے ہیں کچھ چونکہ اولیاء
میں زن و میاں اپنی کمزوریوں اور بے تمیزیوں کی وجہ کر
ہوتی ہیں اسلئے اس خطبہ میں استغفرہ اور کہیں
توبہ کا بھی ذکر ہے چونکہ ہر کام ہمیں کرنا ہی پڑتا ہے
اپنا سب کچھ اللہ کے سپرد کرنا چاہئے۔ اسلئے نوبتین
و متوکل علیہ فرمایا آپ نے ایجاب و قبول نہیں کرایا
صرف اعلان کر دیا۔ ہزار روپیہ مہر مقرر کیا۔ مولوی حبیب احمد
صاحب نے عرض کیا کہ میں نے یہ بھی معاف کیا۔ دینی تعلیم
مہر مقرر کرتا ہوں جسپر حضرت اقدس کی آواز میں انہیں اصل
میں انہی رنگ میں ایسا کر دکھانا بھی مشکل تو ہے مگر مولوی صاحب
کو جلسے خبر دے اور انہیں ہم تسمی تبائے آپ نے
خوشی سے حضرت علیہ السلام کی نظم سے
انہیں مانگو ہمارے تعلق سے شادی ہو سبحان الذی اخزی الاعادی
پڑھی دس ایک درد و خلوص ٹپکتا تھا آپ اس سے پہلے
اسکی حالات سناوے جس کے نظم دنیا پر صادق آتی ہے
اس نکاح کو مبارک کرے جناب سید اکمل کو خاص خوشی ہے
اسلئے کہ اس عاجز نے ہی یہ تحریک کی اور خدا کے فضل
سے یہ کوششیں بکمال پہنچیں۔
محمد حسین ہیڈ ماسٹر آف لیبیہ۔ ضلع گجرات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً

بغیر سورۃ فاتحہ کے نماز جائز نہیں اور مخالفین کو سورۃ فاتحہ اللہ تعالے کیطرف سے مرحمت نہیں ہوئی۔ بلحاظ ان کی نماز ہی جائز نہیں۔ دیکھو اس تفسیر آمین کو۔

لفظ آمین اسم ہے مگر بمعنے فعل کے ہے یعنی استجب قبول کر تو۔ یا ایسا ہی کر تو۔ بعد سورہ فاتحہ کے آمین کا کہنا سنت موکدہ ہے کشاف میں لکھا ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ بعد فراغت کرنے سورہ فاتحہ کے حضرت جبرئیل نے آمین کہنا مجھکو تلقین کیا ہے اور فرمایا کہ آمین کہنا بمنزلہ مہر کرنیکے ہے کتاب پر متفق علیہ حدیث میں آیا ہے عن ابی ھریرۃ۔ قال قال رسول اللہ صلعم۔ اذا امّن الامام فامنوا فانہ من وافق تامینہ تامین الملئکۃ غفرلہ ماتقدم من ذنبہ متفق علیہ۔ یعنی آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو کیونکہ جس شخص کی آمین ملائکہ حفظہ کی آمین کے ساتھ مطابق ہو جاویگی تو اس شخص کے پہلے گناہ معاف کر دئے جاوینگے اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جو ملائکہ نمازوں میں وہ بھی آمین کہتے ہیں کیساتھ آمین کہنے والے اور جب مومنوں کی آمین ایک ساتھ موافق ہو جاویں۔ تو غلطی کے پہلے گناہ بخشدئے جاتے ہیں اور چونکہ سورہ فاتحہ میں ایک بڑی عظیم الشان دعا ہے۔ جو اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین ہے اسلئے آمین کا کہنا بعد اس دعا عظیم الشان کے سنت ہوا جو حدیث صحیحہ سے ثابت ہو واضح ہو کہ ہمنے تفسیر ثنائی الملیانی میں کتاب اللہ اور سنت صحیحہ سے ثابت کر دیا ہے کہ سورہ فاتحہ پہلے کسی نبی کو دنیا میں سے عطا نہیں ہوئی تھی حتی کہ حواریین حضرت عیسی علیہ السلام کی بھی ۹۶ء تک سورہ فاتحہ کے نزول کے منتظر رہے ہیں دیکھو فصل عاشر مکاشفہ یوحنا نسخہ عربیہ مطبوعہ ۱۸۴۳ء اور باب ۱۳ غلاطی اعمال حواریین مطبوعہ ۱۸۷۰ء کو اور ترجمہ مروجہ باب سوم مکاشفات مطبوعہ ۱۸۹۲ء کو اور اس بعد دو ترجمہ مذکور کے حاشیہ سے ثابت کر دیا کہ مکاشفہ ۹۶ء کا ہے پس ثابت ہوا کہ سورہ فاتحہ ۹۶ء تک نہیں ہوا تھا کے زمانہ تک کا ہے کیونکہ آنحضرت صلعم کے زمانہ بعثت تک کوئی نبی نہیں آیا حتی کہ یہ سورہ فاتحہ آنحضرت صلعم پر نازل ہوئی دیکھو تفصیل اسکی تفسیر ثنائی القرآن میں اور نیز واقعات زمانہ نبوت خاتم النبیین کے جو اس سورہ کی آیات ہفتگانہ میں مندرج ہیں ان کا وقوع بہ ترتیب بڑا ثبوت بین ہے اس امر کا کہ یہ سورت منجانب اللہ آنحضرت پر نازل ہوئی ہے۔ اب ہم نظر ثانی کرتے ہیں اپنی اس زمانہ صدی چہاردہم کو جو زمانہ بعثت مسیح موعود کا ہے تو ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود نے براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۲۱ اور ۵۴۰ اور ۵۴۱ وغیرہ میں یہ دعوی کیا ہے کہ سورہ فاتحہ معہ اپنی تاثیرات اور خواص کے مجھکو عطا ہوئی ہے اور یہاں پر بھی واقعات زمانہ مسیح موعود کے اس دعوے کی تصدیق بڑے زور و شور سے کر رہے ہیں اور لطف اسپر یہ ہے کہ بسم اللہ سے لیکر غیر المغضوب علیہم ولا الضالین تک جسقدر مضامین اس سورہ فاتحہ کے آیات ہفتگانہ میں بترتیب مندرج ہیں اسی ترتیب کے ساتھ وہ مضامین ابتداء بعثت مسیح موعود سے اب تک واقع ہوئی ہیں دیکھو تفسیر حسن البیان کو کہ دیکھو ہزاروں الہامات مندرجہ براہین کو جو کہ بتدریج اور کامل طور پر پورے ہو رہے جو صراط الذین انعمت علیہم کا مضمون ہے اور آخری آیت غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کا مضمون اس آخری زمانہ بعثت مسیح میں بعد اتمام حجت کے کس زور و شور سے واقع ہوا کہیں تو دشمنوں کی ہلاکت طاعون سے واقع ہوئی اور کسی جگہ پر زلازل شدیدہ سے اور کہیں پر خسف ارض سے اور کسی مقام پر طوفان گرد باد سے اور کہیں زمینی یا آسمانی آگ سے عذاب اور غضب الہی واقع ہو رہا ہے یہ کیوں اسلئے کہ خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے جب تک وہ عالم کو ایک عالم دیکھتی ہے کہیں بھونچال ہو کر دشمنوں کے گھر کو ڈھا دیتی ہے کبھی ہو کر وبا معصورت طاعون آ کے برض سکتے نہیں ہرگز خدا کے کام بندوں سے بھو خالق کے آگے خلق کی کچھ پیش جاتی ہے پس ان واقعات نے ثابت کر دیا کہ دعوی حضرت مسیح موعود کا بہ نسبت عطا ہونے سورہ فاتحہ کے فرد بالمعنی ایک ثابت شدہ صداقت ہے جو شخص حقیقۃ الوحی مطالعہ کریگا اسپر واضح ہو جائیگا کہ حضرت مسیح موعود کے مقابلہ میں جو کوئی مخالف خواہ اندرونی ہو یا بیرونی ہو آیا وہ مغضوب علیہم میں داخل ہو کر طاعون سے ہلاک ہو گیا جو نمونہ غضب الہی ہے یا ضلالت میں بشدت ہو کر بتدریج ضائع ہوا جو نمونہ ضالین ہے اور مسیح موعود معہ اپنی اہل بیت اور متعلقین انعمت علیہم میں داخل رہے پس ثابت ہوا کہ مسیح موعود اور انکے خاص احباب کی آمین مقبول جناب باری ہو گئی ہے اور مخالفین کی آمین جو پانچوں وقت نمازوں میں بعد سورہ فاتحہ کے پڑھتے ہیں اللہ تعالے کی جناب میں مقبول نہیں ہوئی جیسا کہ آنحضرت صلعم کے مقابلہ میں اہل کتاب یہود اور نصاری کی آمین بھی مقبول جناب باری نہیں ہوئی تھی کیونکہ اہل کتاب کے یہاں بھی اس کلمہ آمین کا استعمال بہت کثرت سے وارد ہوا ہے اور حضرت موسی کیوقت سے حواریین کے زمانہ تک انبیاء سابقین نے بھی اس کلمہ آمین کو بوقت دعا یا بددعا کے استعمال کیا ہے چنانچہ کتاب استثنا باب ۲۷ درس ۱۵ میں ہے کہ اس شخص پر جو اپنے ہاتھوں کی کاریگری سے کھودے یا ڈھال کے بت بناوے کہ جس سے خداوند کو نفرت ہے اور اسے پوشیدہ مکان میں رکھے لعنت ہے تب ساری جماعت کہے آمین۔ (۱۶) جو کوئی اپنے باپ یا اپنی ماں کو حقیر جانے اسپر لعنت اور سب جماعت کہے آمین غرضیکہ اسباب ۲۷۔ استثنا کے آخر درس ۲۶ تک آمین کا کلمہ متعدد جگہ پر موجود ہے اور دیگر صحائف بائبل میں بھی اس کلمہ آمین کا استعمال بکثرت ہوا ہے حتی کہ عہد جدید کو بھی اسی آمین پر ختم کیا گیا ہے الحاصل اہل کتاب یہود اور نصاری بھی اپنی دعاؤں اور بددعاؤں میں آمین کہتے تھے اور آنحضرت صلعم اور آپکے صحابہ کرام بھی بعد ختم سورہ فاتحہ کے آمین کہتے تھے جسکے معنے ہیں کہ یا اللہ یہ دعا قبول فرما یا ایسا ہی کر اب دیکھو کہ آنحضرت صلعم کی آمین بمقابلہ اہل کتاب کے قبول ہوئی اور اہل کتاب آنحضرت صلعم کے مقابلہ میں مغضوب علیہم اور ضالین میں ہی داخل ہیں پس اس استجابت دعا سے ثابت ہوا کہ ہر دو فریق میں سے وہی فریق سچا اور حق منجانب اللہ ہے جسکی آمین جناب باری میں مستجاب ہوئی لاغیر ہو یہ ایک بڑی دلیل ہے حقیقت کتاب اللہ اور نبوت محمدیہ کی علی ہذالقیاس مسیح موعود کے مخالفین باوجودیکہ سورہ فاتحہ پڑھکر وہ بھی آمین کہتے ہیں مغضوب علیہم اور ضالین میں داخل ہو کر ہلاک اور تباہ ہو کر معدوم ہو جاتے ہیں لہذا بعض سورہ فاتحہ کے آمین کا کہنا ایک قسم کا سبب ہو گیا کیونکہ مسیح موعود اور انکے خاص احباب جو بعد سورہ فاتحہ کے نمازہائے پنجگانہ میں آمین پڑھتے ہیں جو قبول ہوتی ہے اور مخالفین کی آمین قبول نہیں ہوتی اور اس تفسیر کی موید وہ حدیث بھی ہے جو باتفاق مفسرین تمام تفاسیر میں موجود ہے کہ مغضوب علیہم سے مراد یہود ہیں اور ضالین سے مراد نصاری تفسیر فتح البیان میں بھی لکھا ہے کہ اس حدیث مذکور پر اتفاق ہے تمام مفسرین کا اور کسی مفسر کا اختلاف اس جگہ پر نہیں

حقوق انسانی

(وہ مضمون جو شملہ مین ایک عام جلسہ مین احمدی کیطرف سے پڑھا گیا)

الحمد للہ رب العالمین - الرحمن الرحیم - مالک یوم الدین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہٖ محمدٍ وعلیٰ الہٖ واصحابہٖ اجمعین

اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

والذین اٰمنوا وعملوا الصالحات سندخلھم جنٰت تجری من تحتھا الانھار خالدین فیھا ابدا - لھم فیھا ازواج مطھرۃ وندخلھم ظلا ظلیلا - ان اللہ یامرکم ان تؤدوا الامٰنٰت الی اھلھا واذا حکمتم بین الناس ان تحکموا بالعدل - ان اللہ نعما یعظکم بہٖ - ان اللہ کان سمیعًا بصیرا - یاایھا الذین اٰمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم - فان تنازعتم فی شیءٍ فردوہ الی اللہ والرسول ان کنتم تؤمنون باللہ والیوم الاٰخر ذالک خیر واحسن تاویلا - النساء ع ۸

اور وہ لوگ جو ایمان لے آئے ہین - اور جنہون نے نیک عمل کئے ہم ان کو جلدی ایسے باغون مین داخل کردین گے - جن کے نیچے نہرین بہ رہی ہین اور وہ ہمیشہ ان مین رہین گے ان کے لئے ان مین ازواج مطہرہ ہین اور ہم ان کو عمدہ سایہ مین رکھین گ تحقیق اللہ تم کو حکم دیتا ہے - کہ امانتین ان کے اہل کی طرف لوٹا دو - اور جب تم لوگون کے درمیان فیصلہ کی بات کرو - تو انصاف سے کرو تحقیق اللہ تم کو خوب نصیحت کرتا ہے - تحقیق اللہ سمیع اور بصیر ہے - اے لوگو جو ایمان لے آئے ہو - اللہ کی فرمانبرداری کرو اور رسول کی اور اس کی جو تم مین حاکم ہو - فرمانبرداری کرو - پھر اگر تمہین کسی بات مین جھگڑا ہو - تو احکام الٰہی اور احادیث اور سنت کے رُو سے فیصلہ کرلو - اگر تم اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہو - یہ بہتر بات ہے - اور احسن تاویل ہے -

حاضرین مجلس! یہ آیات جو مین نے تلاوت کی ہین ان سے میرا یہ مطلب نہین - کہ مین ان کی تفسیر بیان کرون - بلکہ مین ان مین صرف ان کلمات کی طرف توجہ دلاتا ہون - جو مضمون زیر بحث سے تعلق رکھتے ہین - سو سمجھنا چاہیئے - کہ ثواب آخرت ایمان باللہ اور اعمال صالح پر منحصر ہے - ہمارا یہ ایمان ہے کہ یہ کتاب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جن اعمال کے کرنے کا اس مین حکم ہے - وہی حقیقی عمل صالح ہین - ان آیات مین تین صریح احکام ہین - جو ہمارے مضمون سے وابستہ ہین - اول یہ کہ فیصلہ کی بات مین انصاف کو مدنظر رکھنا چاہیئے - وہ شخص جو دل مین کچھ رکھتا ہے اور کہتا کچھ اور ہے وہ منافق ہے - مگر مومن کی شان سے بعید ہے کہ وہ منافق طبع ہو -

دوم - یہ کہ امانت مین خیانت نہ کرو - امانت سے صرف روپیہ پیسہ ہی مراد نہین - بلکہ کسی شخص پر جو اعتبار کیا جاتا ہے یا اس سے ایک عہد لیا جاتا ہے یا ایک ذمہ داری اس کے سپرد کی جاتی ہے - ایسے سب امور امانت مین داخل ہین اور جو شخص اس اعتبار اور عہد اور ذمہ داری کو توڑتا ہے - وہ خیانت کا مرتکب ہوتا ہے اور قابل سزا ٹھہرتا ہے - مثلاً ہم لوگ جو دفترون مین ملازم ہین ہمارے ذمہ ایک کام سپرد ہے اور ہم پر اعتبار رکھکر ایک عہد لیا جاتا ہے - کہ دفتر کی راز کی باتین کسی پر ظاہر نہین کرنی چاہئین - پس اگر ہم دیانتداری سے کام نہ کرین اور دفتر کی خبرین مشتہر کردین - تو ہم خیانت کرنے والے اور حکم خداوندی کو توڑنے والے ٹھیرین گے -

سوم - یہ کہ اللہ اور اس کے رسول کی متابعت کرو - اور حاکم وقت کیطرف سے جو احکام نافذ ہون ان کی رعایت رکھو - اگر کسی بات مین شک ہو تو کتاب اللہ اور احادیث اور سُنت رسُول کی رُو سے فیصلہ کرلو -

مین اپنے مضمون مین ان احکام کو مدنظر رکھون گا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہون کہ وہ مجھے کامیاب کرے - وما توفیقی الا باللہ

عنوان مشتہرہ کے ماتحت ہم دیکھنا چاہتے ہین کہ آجکل جو بعض مقامات مین شورش برپا ہو رہی ہے اور کہین کہین بغاوت کے آثار نمودار ہوئے ہین ان کی وجہ کیا ہے اور وہ لوگ جو عوام الناس مین حکام وقت کے خلاف بدخیالی پھیلاتے ہین - وہ کہان تک راستی پر ہین اور آیا مسلمانون کو ان کے ساتھ شامل ہونا چاہیئے؟ یا کنارہ کشی اختیار کرنی چاہیئے - اس بدامنی کے پھیلانے والے عموماً تعلیم یافتہ اشخاص ہین اور جہلا ان کی تحریرون اور تقریرون سے متأثر ہو کر بغاوت پر آمادہ ہو جاتے ہین - ہمین یہ اعلان کرنے کی ضرورت نہین کہ یہ کس فرقہ اور کس قوم کے لوگ ہین - کیونکہ گورنمنٹ پر کوئی امر پوشیدہ نہین - ان کی پبلک تقریرین اور لکچر اور دیسی اور انگریزی اخبارات اور رسالے خوب کھول کھول کر بیان کر رہے ہین کہ کس قوم کے خواندہ افراد ہمیشہ اس کوشش مین لگے رہتے ہین کہ عوام الناس گورنمنٹ کے خلاف بدخیالی پیدا ہو - مگر اس مین شک نہین کہ مسلمان عموماً ان سے الگ ہین اور جو بعض مسلمان ان کے ہمخیال ہین وہ تعداد مین اس قدر قلیل ہین کہ کالعدم کا حکم رکھتے ہین اور علاوہ اس کے وہ مسلمانون کی طرف سے وکیل قرار نہین دئے جا سکتے - کیونکہ مسلمان ان کے خلاف پروٹسٹ کرتے ہین اور انہون نے جگہ جگہ کمیٹیان کر کے اس کارروائی سے نفرت ظاہر کی ہے اور گورنمنٹ پر ثابت کر دیا ہے کہ وہ دلی طور پر خیرخواہ سلطنت ہین - اور متابعت سرکار کو اپنا فرض سمجھتے ہین -

موجودہ شورش کی بنیاد حقوق انسانی کی غلط فہمی پر ہے - اللہ تعالیٰ نے انسان کو یکسان حالت پر پیدا نہین کیا - پس ناممکن ہے کہ سب کے لئے حقوق یکسان ہون - جبکہ ہر فرد بشر کی جسمانی - دماغی - عقلی - تمدنی اور مذہبی حالت جداگانہ ہے تو کیونکر ہو سکتا ہے کہ ان کو یکسان حقوق میسر ہو سکین - خود قدرت نے ان کے جمیع اندرونی اور بیرونی قوی مین فرق رکھا ہے - اس لئے انسانی طاقت سے باہر ہے - کہ مساوات حقوق قائم کر سکے - ایک کنبہ مین ایک شخص بزرگ ہوتا ہے اس کی حکومت اہل کنبہ پر حاوی ہوتی ہے اور جو اس کو حقوق حاصل ہین دوسرے اس سے محروم ہوتے ہین - ایسا ہی ایک مجلس مین ایک صدر مقرر کیا جاتا ہے اور ایک سکرٹری - جو ان کو حق انتظام جلسہ کے متعلق ملتا ہے - سامعین کو اس کی رعایت رکھنی پڑتی ہے اسی طرح ضلع مین جو حقوق حکام ضلع کو دئے جاتے ہین - دوسرے لوگ ان کی برابری نہین کر سکتے اور حکام کی متابعت ان پر لازم ہوتی ہے - پس اسی طرح اگر ہم اوپر کی طرف چلین تو عام طور پر حکام اور رعایا کا فرق نظر آتا ہے اور جس طرح افراد کے حقوق مساوی نہین ہو سکتے اسی طرح حاکم اور محکوم قوم کے حقوق مین مساوات ناممکن ہے -

انسان کے حقوق اس کی پوزیشن کے لحاظ سے ہونا چاہئین اور ضرور ہوتے ہین پس جب ہم دیکھتے ہین اور جانتے ہین کہ ہماری پوزیشن محکومیت کی ہے تو پھر سراسر حماقت اور جہالت ہے کہ ہم حاکم قوم سے وہ حقوق طلب کرین جو انکو خود حاصل ہین دنیا کی تاریخ شاہد ہے اور فی زمانہ جو قومین دوسری قومون پر حکمران ہین ان کی طرز حکومت ہمارے سامنے ہے اور زبان حال سے بتا رہی ہے کہ حاکم اور محکوم مین مساوات نہین ہو سکتی - رہی یہ بات کہ حاکم کو حکومت کا حق کیونکر حاصل ہو گیا - سو واضح ہو - کہ یہ فضل خداوندی ہے - جس قوم کو وہ چاہتا ہے - حاکم کر دیتا ہے اس مین شک نہین کہ حکومت کا حق بلا وجہ نہین ہو سکتا ہندوستان مین ادنےٰ طور پر ریاستون کی دیسی حکومت اور انگریزی علاقہ مین انگریزون کی حکومت ہمارے سامنے ہے اور ہم دیکھتے ہین کہ باوجود کیہ ریاستون مین انگریزی حکومت کا دخل ہے مگر

تاہم جو اختیارات سرکار نے راجوں اور نوابوں کو دے رکہے ہیں وہ ان کو عموماً اس طرح استعمال کرتے ہیں کہ لوگ انگریزی علاقہ کے انتظام کو زیادہ پسند کرتے ہیں۔ خود انگریزی علاقہ میں دیکہا جاتا ہے۔ کہ دیسیوں کو جو کہیں اختیارات مل جاتے ہیں وہ انکو ایمانداری سے نہیں نبہاتے۔ قومیت کا لحاظ کرکے انصاف کو ہاتہ سے چہوڑ دیتے ہیں اور تعصب کی وجہ سے ظلم کر بیٹھتے ہیں۔ ذرہ ذرہ سی بات میں ہندو مسلمان کے سوال کو درمیان میں لے آتے ہیں اور حق کی پرواہ نہیں کرتے۔ ورنہ انصاف تو یہ ہے۔ کہ فیصلہ کے وقت قومیت کے خیال کو برطرف کر دیا جائے اور حق پر رائے قائم کی جائے۔ مگر افسوس ہے کہ عموماً ایسا نہیں کیا جاتا۔ اور جو قوم کے لیڈر ہیں اور اخبارات اور رسالے ہیں۔ وہ ہمیشہ ایک ہی جانب نظر رکہتے ہیں۔ اور پیچیدہ باتوں سے حق کو چہپا دیتے ہیں اور کوشش یہ کرتے ہیں۔ کہ خواہ غلطی پر ہی ہوں۔ مگر ان کی قوم کو فایدہ پہنچے اور غیر ذلیل اور خوار رہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ عموماً حاکم قوم کو ترجیح دی جاتی ہے اور سمجہا جاتا ہے۔ کہ انگریزی حاکم دیسیوں کی نسبت بہتر ہیں۔ کیونکہ ان کو محکوم اقوام میں سے کسی سے خاص تعلق نہیں ہوتا۔ ان کے لئے سب یکساں ہیں۔ اور وہ ہمیشہ انصاف سے فیصلہ دیتے ہیں۔ بڑے ذمہ داری کے عہدے تو الگ۔ چہوٹے چہوٹے عہدوں میں بہی یہی حال ہے۔ یہ کوئی پوشیدہ بات نہیں۔ گورنمنٹ کے ہر محکمہ میں میرے ان ریمارکس کی تصدیق ہوسکتی ہے

پس جب یہ حال ہے۔ تو لاجرم تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ کہ حکومت کے لائق وہی قوم ہے۔ جو حکومت کر رہی ہے گو مَیں نے دنیا جہان کی دوسری حکومتیں نہیں دیکہیں اور مجہے ذاتی تجربہ حاصل نہیں۔ کہ وہاں غیر اقوام کو کیا حقوق حاصل ہیں۔ مگر جہاں تک اخباروں اور کتابوں کے ذریعہ سے پتہ لگ سکتا ہے اور بعض سیاحوں نے اپنے سفرناموں میں وہاں کے حالات لکھے ہیں ان سے بدیہی طور پر ثابت ہوتا ہے۔ کہ جو حقوق فیاضانہ انگریزی قوم نے رعایا کو دے رکہے ہیں۔ وہ دوسری حکومتوں میں رعایا کو نصیب نہیں۔ جان و مال اور عزت کی حفاظت اعلیٰ درجہ کی ہے۔ ایک بچہ ہاتہ میں سونا اچہالتا چلا جائے کسی کی مجال نہیں۔ کہ اس سے ظلم سے چہین لے۔ اور دادرسی نہو۔ اگر اس سے پہلے وقت کے ساتہ مقابلہ کیا جائے۔ تو زمین و آسمان کا فرق نظر آتا ہے اور انصاف کی رُو سے حق یہ ہے۔ کہ شیر اور بکری کو ایک گہاٹ میں پانی پلا دیا جائے۔ علاوہ اس کے مذہبی آزادی پوری دے رکہی ہے۔ تواریخ عالم سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایمان کے مقابلہ میں انسان جان و مال اور عزت کی بہی پرواہ نہیں کرتا مگر یہ کیسی بیدار مغز اور فیاض قوم ہے کہ اس نے مذہب کو بالکل الگ رکہدیا ہے۔ انتظام حکومت میں مذہب کو مطلق دخل نہیں۔ اور جو حقوق مذہبی عیسائی پادریوں کو حاصل ہیں۔ وہی دوسری قوموں کو دئے گئے ہیں اور ہر شخص بڑی آزادی سے مذہبی فرائض ادا کرسکتا ہے اور کوئی مزاحم نہیں ہوسکتا۔ جس طرح پادری تقریر اور تحریر سے وعظ کرتے ہیں اسی طرح ہندوؤں اور مسلمانوں کو تبلیغ کا حق حاصل ہے بشرطیکہ وہ شرافت اور شائستگی کو مدنظر رکہیں۔ غرض گورنمنٹ نے ہر طرح سے فیاضانہ حقوق رعایا کو دے رکہے ہیں پس کیسی ظلم کی بات ہے کہ خواہ مخواہ گورنمنٹ کے خلاف شورش پیدا کی جائے۔

سلطنت انگریزی نے جو احسان اس ملک پر کیا ہے اگر اس کی تفصیل بیان کی جائے۔ تو ایک کتاب طیار ہوسکتی ہے۔ پس کیا اس احسان کا عوض یہ ہے۔ کہ اس سلطنت کے خلاف بدخیالی اور تعصب اور عناد پہیلایا جائے احسان کا بدلہ احسان ہے۔ مگر وہ لوگ کیسے ظالم طبع احسان فراموش اور ناشکرگزار ہیں۔ کہ بجائے شکریہ ادا کرنے کے دشمنی رکہتے ہیں۔ انتظام تار۔ ریل اور ڈاک خانہ کیطرف دیکہو کس طرح رعایا کو سرکار نے آرام پہونچایا ہے اور پہر ملک میں ایسے ذرائع معاش کے پیدا کر دئے ہیں کہ پیشتر لوگوں کے وہم اور گمان میں بہی نہ تہے۔ ایک وقت تہا کہ لوگ جہالت اور ظلمت کے گڑہے میں پڑے ہوئے تہے۔ مگر گورنمنٹ نے جگہ جگہ سکول اور کالج قائم کر دئے۔ اور تعلیم کی اشاعت کی۔ اور لوگوں نے جو فائدہ اٹہایا اور اٹہا رہے ہیں وہ اظہر من الشمس ہے اور پہر یہی نہیں کہ تعلیم سے لوگوں نے اپنے کاروبار میں فائدہ اٹہایا ہو۔ بلکہ انتظام سلطنت میں بہی ان کو کثیر حصہ ملا ہے۔ مختلف محکموں میں جاکر دیکہو ہزاروں لاکہوں ہندوستانی سلطنت کا کام سنبہالے ہوئے ہیں اس میں شک نہیں کہ بڑے بڑے ذمہ واری کے عہدے عموماً حاکم قوم کے ہاتہ میں ہیں۔ مگر یہ ان کا حق ہے۔ لیاقت اور قابلیت کے لحاظ سے اور حاکم قوم ہونے کے لحاظ سے مگر اس میں بہی شک نہیں کہ جہاں کہیں ہندوستانی نے قابلیت دکہائی ہے۔ اس کو محروم نہیں رکہا گیا اور اس کو مناسب عہدے سے مستفیض کیا گیا ہے۔ عام طور پر مختلف محکموں پر نظر کی جائے۔ تو اہل ہنود ہی بہرے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اور مسلمان بہت کم ہیں۔ اس میں شک نہیں۔ کہ تعلیم اور تعداد کے لحاظ سے مسلمانوں میں کمی ہے۔ مگر جہاں مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہے۔ مثلاً پنجاب میں اور تعلیم بہی ان کی خاصی ہے۔ وہاں بہی یہی دیکہا جاتا ہے۔ کہ آریہ اور ہندو کثرت سے ملازم ہیں۔ غرض گورنمنٹ نے بڑی فیاضی سے رعایا کے ساتہ سلوک کیا ہے ہندوستانیوں کو ڈپٹی کمشنر تک بنادیا ہے۔ کمشنری اور ڈویژنل ججی کے عہدے دئے ہیں۔ اور گلدٹ میں چیف جسٹس کے عظیم الشان مرتبہ پر پہنچا دیا ہے۔ پہر کیسی بے ایمانی ہے۔ کہ حکام وقت کے ساتہ عناد کے خیال رکہے جاویں۔ پہر علاوہ اس کے ہم دیکہتے ہیں کہ سلطنت انگریزی میں سب سے زیادہ فائدہ اہل ہنود نے ہی اٹہایا ہے۔ رفتہ رفتہ اکثر زمینیں ان کے ہاتہ میں چلی گئی ہیں۔ سرکاری ملازمت میں انہی کا اکثر حصہ پایا جاتا ہے اور ایسا کثیر حصہ کہ مسلمانوں کو ان کے ساتہ ایک حقیر سی مناسبت ہے۔ اس لحاظ سے اگر کچہہ شکایت ہوسکتی تہی تو مسلمانوں کو ہوسکتی تہی۔ مگر مسلمان جانتے ہیں کہ اس میں گورنمنٹ کا کچہہ قصور نہیں۔ یا تو خود ان میں کچہہ نقص ہوگا جس کی وجہ سے وہ پیچہے رہے ہوئے ہیں یا دفاتر میں جو قدرتی اہل ہنود کو اولاً دخل ہوگیا تو انہوں نے مسلمانوں کی دال نہ گلنے دی۔ مگر مسلمانوں کو گورنمنٹ پر پورا اعتبار ہے اور وہ جانتے ہیں۔ کہ انتظام میں جو نقص ہے۔ وہ خود ہی وقت پر رفع کردیگی۔ البتہ گورنمنٹ کی طرف سے یہ ان کا حق ہے۔ کہ وہ اپنی شکایات کو پیش کریں اور یہ وہ وقتاً فوقتاً جیسا رعایا کو رعایا ہونے کی حیثیت میں کرنا چاہیئے کرتے رہتے ہیں اور اس کے بعد گورنمنٹ کا اختیار ہے جس طرح مناسب سمجہے کرے۔

غرض ہم دیکہتے ہیں کہ عہد انگریزی میں زیادہ فائدہ اہل ہنود نے جن میں بنگالی اور مدراسی وغیرہ شامل ہیں۔ اٹہایا ہے۔ تجارت عموماً ان کے ہاتہ میں ہے۔ بڑے بڑے کارخانوں کے یہ مالک ہیں اور مال و دولت ان کے حصہ میں ہے۔ پہر ان سب فوائد کے ہوتے ہوئے ظلم اور سخت ظلم ہے۔ کہ گورنمنٹ کے خلاف عوام الناس میں شورش پیدا کی جائے اور انکو بڑہایا جاوے۔ جہاں تک میں نے غور کی ہے۔ مجہے کوئی وجہ معقول نظر نہیں آتی جس سے ان کی مفسدانہ کارروائی معذور سمجہی جاسکے۔ مگر سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ آخر سبب کیا ہے کہ باوجود اس امن اور آرام کے اور اس قدر فائدہ کثیر حاصل ہونے کے یہ خوش نہیں۔ میں نے اختصار کے ساتہ عام طور پر بحث کی ہے اور استثنا کو نظرانداز کر دیا ہے۔ کیونکہ استثنا قاعدہ کلیہ کے حکم میں نہیں آسکتے۔ مگر

جہان تک میرے غور و فکر نے رسائی کی ہے مین اس نتیجہ پر پہنچا ہون کہ ع کرہلائے تو مارا کر دگستاخ ۔ والا معاملہ ہے۔ گورنمنٹ نے بے شمار احسانات کئے۔ تعلیم اور آزادی دی۔ انتظام حکومت مین حصہ داران کو ٹھیرالیا۔ بڑے بڑے عہدون پر متمکن کر دیا تو اب یہ سمجھنے لگے۔ کہ اب انتظام حکومت کل ہم ہمارے ہاتھ مین آجانا چاہیئے۔ گمر ع ۔ دماغ بیہودہ پخت و خیال باطل بست۔ گورنمنٹ کو یہ کب گوارا ہو سکتا تھا۔ کہ ملک مین بے چینی اور بدامنی پھیلے اور خلق خدا مصیبت مین پڑے۔ آخر مجبوراً وہ کام کرنا پڑا جو اسے پہلے ہی مرحلہ مین کرنا چاہیئے تھا۔

اس مین شک نہین۔ کہ خیالات مین تغیر تو ایک وقت سے واقع ہو رہا ہوگا۔ مگر عملی صورت اس شورش نے تقسیم بنگالہ سے اختیار کی۔ گورنمنٹ نے کسی مصلحت سے مناسب سمجھا۔ کہ صوبہ بنگال کا کچھ حصہ آسام کے ساتھ شامل کر دیا جائے۔ بنگالیون نے شور مچا دیا۔ کہ تقسیم نہ ہونے پائے اور جب ہو گئی تو ہاتھ پاؤن مارے کہ یہ حکم منسوخ کر دیا جاوے۔ مگر مین کہتا ہون۔ کہ جب وہ کل اقوام ہند کو ایک سمجھتے ہین۔ تو پھر اس شورش و غوغا کے کیا معنے۔ علاوہ اس کے جب حکومت ایک ہی ہے۔ تو اس مین کیا فرق آسکتا ہے۔ کہ خواہ ایک صوبہ رہنے دیا جائے یا اس کے چار حصے کر دئے جاوین۔ گورنمنٹ کا اختیار ہے جس طرح مناسب سمجھے۔ کرے۔ رعایا کو نکتہ چینی کا کوئی حق حاصل نہین ہم دیکھتے ہین۔ کہ دہلی کو پنجاب کے ساتھ ملایا ہوا ہے اور ابھی ابھی پنجاب کے دو حصے گورنمنٹ نے کر دئے ہین۔ یہ گورنمنٹ کی اپنی مصلحت ہے۔ اس تقسیم سے انگریزی انتظام مین کوئی فرق نہین آیا۔ اور نہ حکومت کا انصاف کم و بیش ہوا۔ جو رعایا کو پہلے حقوق حاصل تھے۔ اب بھی وہی ہین۔ اس تقسیم پر کوئی شور و غل نہین ہوا۔ تو پھر تقسیم بنگال پر اس قدر فساد کیون برپا کیا گیا۔ غالباً یہ وجہ ہے۔ کہ بنگالیون کا خیال ہے۔ کہ اس تقسیم سے آسام والے حصہ مین مسلمانون کو کچھ فائدہ پہنچے گا۔ مگر جب مسلمان بھی ہند کی قوم ہے اور ان کی کوشش ہے۔ کہ کل اقوام ہند کو مساوی سمجھا جائے۔ تو پھر اس بات سے کہ مسلمانون کو فائدہ پہونچے۔ ان کو ناراضگی کیون ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ زبان سے تو بہت کچھ کہتے ہین۔ مگر دل مین کچھ اور رکھتے ہین اور حقیقتہ الامر یہ ہے۔ کہ مشرک قوم سے مسلمانون کا ہرگز اتحاد نہین ہو سکتا۔ اور نہ مسلمانون کو شایان ہے۔ کہ وہ ان کے ساتھ اتفاق کرین۔ جو قوم مشرک ہے۔ اور جس کے دل مین اللہ وحدہ لاشریک کی عظمت نہین اس سے بعید نہین۔ کہ منافقت کی راہ اختیار کرے۔ مگر اللہ تعالیٰ منافق کی پردہ دری کر دیتا ہے اور مومن کو منافقانہ کارروائی سے ڈراتا ہے۔

اس تقسیم بنگالہ پر جب کوئی چارہ نہ چلا تو . . . . . سودیشی تحریک کی گئی۔ مگر گورنمنٹ نے کبھی کسی کو نہین روکا۔ کہ وہ دیسی اشیاء کا استعمال کرتا ہے اور نہ حکماً ترغیب دلائی ہے۔ کہ ضرور ولایت کی چیزین خریدو۔ مگر محض اس وجہ سے کہ گورنمنٹ نے بعض لوگون کی خواہش کے خلاف تقسیم کر دی۔ سودیشی تحریک قائم کرنا اس سے بغاوت کی بو آتی ہے اور یہ اہل عقل کے نزدیک ہرگز پسندیدہ نہین ہو سکتی۔ کیا کوئی بتا سکتا ہے کہ گورنمنٹ نے کسی پیشہ کو روکا ہے اور لوگون کو دیسی اشیاء استعمال کرنے سے منع کیا ہے۔ نہین ہرگز نہین۔ تو پھر اب تقسیم کی وجہ سے اس بات پر زور دینا کہ ولایتی چیزین نہ برتی جاوین اور وہ محض اس وجہ سے کہ تقسیم بنگالہ ہو گئی ہو اگر لغو اور فضول نہین تو اور کیا ہے۔ مگر مسلمانون کے لئے ضروری اور اشد ضروری ہے۔ کہ جس تحریک سے سرکشی کی بو آتی ہے۔ وہ اس مین ہرگز شریک نہ ہون۔ پس ہم سودیشی تحریک کے بھی ہرگز حامی نہین ہو سکتے۔ یہان تک تو مین نے مختصراً بیان کر دیا ہے۔ کہ موجودہ شورش کی بنیاد جہالت اور تعصب پر ہے اور یہ کہ مسلمانون کو اس سے برطرف رہنا چاہیئے۔ اب مین چند کلمات خاص مسلمانون کے متعلق عرض کرنا چاہتا ہون۔ سو واضح ہو کہ اول تو جیسا مین نے شروع مضمون مین عرض کیا ہے۔ یہ حکم خداوندی ہے۔ کہ اللہ اور رسول کے ساتھ حاکم وقت کی بھی متابعت کی جائے۔ البتہ اگر کسی بات مین شک ہو۔ تو کتاب اللہ اور حکم رسول اور سنت رسول سے فیصلہ کرنا چاہیئے۔ پس اس مین تو شک نہین۔ کہ اللہ کا یہ حکم ہے کہ حاکم وقت کی فرمانبرداری کی جائے۔ اور جو شخص بغاوت اور ناراضگی کے خیال رکھتا ہے اور شورش برپا کرنے پر آمادہ ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے منہ موڑتا ہے۔ وہ ضرور اس دنیا مین بھی اور آخرت مین بھی خسارہ اٹھانے والا ہوگا۔ ہمین احکام الٰہی اور احکام رسول کی متابعت فرض مقدم ہے۔ سو ہم دیکھتے ہین اور جانتے ہین۔ کہ گورنمنٹ انگریزی ہمین فرائض مذہبی ادا کرنے مین مانع نہین اور ہمین مذہبی رو سے بڑی آزادی کے حقوق حاصل ہین پس کوئی وجہ نہین۔ کہ ہم دل و جان سے سرکار کے خیرخواہ اور ممد نہون اور اس کی اطاعت کو حکم خدا کے ماتحت فرض عین نہ سمجھین۔ یہ بدیہی حکم ہے اور اس مین کوئی شک و شبہ نہین۔ مگر شاید کسی کے دل مین یہ شبہ باقی رہ جائے۔ اس لئے مین ایک مثال سے اسے صاف کر دینا چاہتا ہون۔ وہ یہ کہ مکہ معظمہ مین جب کفار کے ہاتھون سے مسلمانون کو تکلیفین پہنچین۔ اور اس قدر تکلیفین پہنچین۔ کہ وہ برداشت نہین کر سکتے تھے۔ تو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے متبعین کو حکم دیا۔ کہ عیسائی سلطنت نجاشی مین ہجرت کر جائین چنانچہ سوائے چند اصحاب کے سب وہان چلے گئے اور جب خود بھی تنگ آئے اور کفار نے یہان تک کوششین شروع کردین کہ معاذ اللہ آپ کو قتل کر دیا جائے۔ تو آپ خود بھی ہجرت کر کے مدینہ منورہ مین چلے آئے اس مثال سے بلکہ حکم خدا حکم رسول اور سنت رسول سے دو مسئلے حل ہوتے ہین اول یہ کہ مصیبت اور تکلیف کے وقت مین آپ نے کوئی بغاوت فساد اور سرکشی کا پہلو اختیار نہین کیا۔ بلکہ خود اس ظلم اور تعدی کے مقام کو خالی کر دیا۔ دوم یہ کہ مسلمانون کو عیسائی گورنمنٹ کے ماتحت پناہ دی۔ جس سے ظاہر ہو گیا کہ مسلمان دوسری گورنمنٹ کے ماتحت رہ سکتے ہین۔ بلکہ تیسری بات یہ بھی حل ہو گئی۔ کہ اگر دین و ایمان کی باتون مین فرق نہ آوے۔ تو مسلمانون کو حکام کے قوانین اور آئین پر کاربند ہونا چاہیئے۔ کیونکہ آخر جو اصحاب نجاشی سلطنت مین ہجرت کر کے گئے۔ ان کو ضرور اسی سلطنت کے قوانین اور آئین کی پابندی کرنی پڑی ہوگی۔ اور اگر اللہ اور رسول کو منظور نہ ہوتا۔ کہ مسلمانون کو دوسری حاکم قوم کے قواعد کی متابعت کرنی چاہیئے۔ تو ہرگز وہ وہان نہ بھیجے جاتے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کوئی اور صورت ان کے لئے پیدا کر دیتا۔ کیونکہ وہ قادر مطلق ذات ہے۔ اور اس کے لئے کوئی بات انہونی نہین مگر خود رسول مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مدینہ منورہ مین ہجرت کر جانا اور متبعین کو عیسائی سلطنت مین بھیجنا یہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مین کل اخلاق کا نمونہ عملی طور پر ظاہر کیا ویسا ہی یہ بھی دکھلا دیا۔ کہ مسلمانون کی اپنی سلطنتین بھی ہون گی۔ اور ان کو غیر اقوام کے ماتحت بھی رہنا پڑے گا اور خود سلطنت کر کے اور مسلمانون کو عیسائیون کے ماتحت رکھ کر بتا دیا کہ حکومت کس طرح کرنی چاہیئے اور غیر اقوام کے ماتحت کس طرح رہنا چاہیئے۔

شاید انسان کو معاش کا ہوتا ہے چنانچہ موجودہ شورش کا بڑا اصل یعنے اس کی تہ مین ہیر پھیر کر کے یہی بات پڑی ہوئی ہے۔ کہ روپیہ زیادہ ملے اور عیش و عشرت اور آزادی کے ساتھ روزی ملے۔ گو یہ سب باتین جیسا کہ مین پیشتر عرض کر چکا ہون اب بھی حاصل ہین۔ مگر خواہش یہ ہے۔ کہ وسیع پیمانے بلکہ اکمل پیمانے پر ہون۔ اور غیر اقوام اس مین شریک نہون مگر اللہ تعالیٰ نے اپنی کلام پاک مین مسلمانون کو ہدایت کرتا ہے

ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب۔ یعنی جو شخص متقی ہو۔ اللہ تعالیٰ مصیبت سے اس کے لئے ایک آسانی کی راہ پیدا کر دیتا ہے۔ اور ایسی جگہ سے اسے رزق دیتا ہے کہ اسے وہم و گمان بھی نہیں ہوتا۔ مسلمان مومن کے لئے شرط ہے کہ وہ اتقاد اختیار کرے۔ پھر اللہ تعالیٰ خود اس کی روزی کا متکفل ہو جاتا ہے۔ اور کوئی مشکل اس کو پیش نہیں آتی جس سے اللہ تعالیٰ اس کو نکال نہ لے۔

پھر جب اس سے پہلے ہم ایک حکومت دیکھ چکے ہیں اور خوب جانتے ہیں۔ کہ ہمیں کیا کیا صعوبتیں حکام کے ہاتھوں اٹھانی پڑتی تھیں۔ آزادانہ فرائض مذہبی ادا کرنا تو درکنار او نچی اذان نہیں دے سکتے تھے۔ تو پھر بڑا ظلم ہوگا۔ اگر ہم موجودہ گورنمنٹ کے احسانمند نہ ہوں۔ جس کی عہد حکومت میں ہمیں ہر طرح کی مذہبی آزادی حاصل ہے۔ اور پھر جب اللہ کا حکم ہے کہ حاکم وقت کی متابعت کرو۔ اور سنت رسول سے ثابت کر دیا ہے۔ کہ غیر قوم اور خاصکر عیسائیوں کے ماتحت رہنا کوئی عیب نہیں۔ اور علاوہ اس کے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اگر متقی ہو۔ تو کسی مشکل اور تنگی کا خوف نہیں۔ بلکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ذکر میں بتا دیا ہے۔ کہ مومن کی اولاد کا بھی متکفل خود اللہ تعالیٰ ہو جاتا ہے۔ اور اسے ہرگز کوئی فکر نہیں ہوتا۔ کہ میرے بعد میری اولاد اگر میں ان کے لئے کوئی ترکہ نہ چھوڑ جاؤں گا تو کیا کرے گی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک بندہ خدا کے ساتھ جاتے ہیں۔ ایک گاؤں میں پہونچکر ایک گرتی ہوئی دیوار کو وہ شخص استوار کر بنا دیتا ہے اور کہیدیہ نکلتا ہے۔ کہ اس کے والدین صالح اشخاص تھے جو مر گئے ہیں۔ اور ان کا ایک لڑکا یتیم اور نابالغ ہے۔ اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا کہ چونکہ اس کے والدین نیک بندے تھے اس لئے ان کی اولاد کو تنگی میں نہ چھوڑا جائے۔ اس دیوار کے نیچے ایک خزانہ تھا۔ اگر وہ دیوار گر پڑتی تو وہ خزانہ ظاہر ہو جاتا اور لوگ اس کو نکال لیتے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ کہ اس کے بالغ ہونے تک وہ دیوار قائم رہے اور جب وہ جوان ہو۔ تو وہ اس سے متمتع ہو۔ اس مثال سے اور قرآن مجید کے دیگر مقامات سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کی اولاد کا بھی متکفل ہو جاتا ہے پس ہم مسلمانوں کو جب یقین ہے۔ کہ یہ کتاب الٰہی ہے اور اس کے سب وعدے سچے ہیں اور اسی پر چلنے سے ہم حقیقی فلاح پا سکتے ہیں۔ تو بڑی بے ایمانی ہے۔ اگر ہم اس سے مونہہ پھیریں اور حکام وقت کی مخالفت کر کے ان کے نزدیک اور اللہ اور رسول کے نزدیک قابل عتاب ٹھیریں۔

مسلمانوں کا ایک مسئلہ جہاد ہے۔ بعض لوگوں کو دہوکہ لگا ہوا ہے۔ دین کی خاطر جہاد کرنا جائز ہے اس میں تو شک نہیں۔ کہ اسلام کا یہی مسئلہ ہے۔ کہ جنگ اگر ہو تو محض دین کی خاطر ہو اور کسی نفسانیت اور خلق خدا کو خواہ مخواہ تکلیف دینے کی غرض سے نہ ہو۔ مگر اس کے یہ معنے نہیں کہ بے وجہ تلوار کے ذریعہ سے اشاعت دین کیجائے قرآن شریف میں صاف حکم ہے۔ لا اکراہ فی الدین۔ دین میں کوئی جبر نہیں پس کیسا ظلم ہے۔ کہ اشاعت دین کے لئے تلوار اٹھائی جاوے۔ اول تو اگر کوئی شخص خوف سے اسلام کا اقرار کرے بھی تو قرآن شریف اس کو مسلمان قرار نہیں دیتا بلکہ وہ منافق ہے کہ زبان سے تو اقرار کرتا ہے۔ اور دل میں اس کے وہ اقرار موجود نہیں۔ پس تلوار سے وہ غرض حاصل نہیں ہوتی جو تلوار چلانے والے کے دل میں ہے اور علاوہ اس کے غور کرنا چاہیئے۔ کہ وہ مذہب کیونکر سچا ہو سکتا ہے۔ جو سچائی کی دلیل نہیں رکھتا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم جو جنگ میں لے وہ محض دفاعی جنگ تھے۔ اور جب تک کفار کے مظالم حد کو نہیں پہنچ گئے تب تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے تلوار اٹھانے کا حکم نہیں ہوا۔ قرآن شریف کو کھول کر دیکھو اور جہاں جہاں جہاد کا ذکر آتا ہے اس کو خوب غور سے پڑھو۔ تو آپ کو معلوم ہو جائیگا کہ پہل کس طرف سے ہوئی اور جنگوں کا آغاز کس طرح ہوا۔ پہل کفار کی طرف سے ہوئی اور آغاز اس کا یہی تھا کہ ان کی تکالیف حد کو پہنچ گئی تھیں۔ پس جس طرح وہ مقابلہ میں آئے ان کی مدافعت اسی رنگ میں ہو سکتی تھی۔ فی زمانہ دین کا مقابلہ کوئی تلوار سے نہیں کرتا۔ پس ہمیں یہ خیال رکھنا کہ جہاد جائز ہے مناسب نہیں۔ افسوس ہے کہ مجھے کافی وقت نہیں ملا۔ اور اس لئے میں مبسوط بحث نہیں کر سکا مگر اب چند باتیں احمدی جماعت کے لئے عرض کر کے اپنے مضمون کو ختم کرتا ہوں وہ یہ کہ آپنے ایک شخص کو مسیح اور مہدی جو آخری زمانہ میں آنیوالا تھا تسلیم کر لیا ہے اور اسکے ہاتھ پر بیعت کر لی ہے اس کا یہ حکم ہے۔ کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھو اور سلطنت کے کاموں میں ہرگز دخل نہ دو اور اذ ایماناً۔ قرآناً اور عقلاً سرکار انگریزی کے فرمانبردار رہو پس ہمارا فرض ہے۔ کہ ہر طرح گورنمنٹ کے ساتھ وفاداری کا نمونہ دکھائیں حضرت اقدس کا یہ فرمان بے وجہ نہیں۔ بلکہ آپنے دلائل بھی دیئے ہیں کہ کیوں ہم پر اطاعت واجب ہے۔ جو گورنمنٹ کے احسانات عام طور پر اور پھر مسلمانوں پر ہیں۔ ہم ان میں مساوی شریک ہیں مگر علاوہ ان کے ہم پر خاص احسانات بھی ہیں اور انکی وجہ سے ہم خاص طور پر اس کے شکرگزار ہیں۔ اسی ملک میں اپنے اور بیگانوں کے خیالات ہماری نسبت جو ہیں وہ آپ پر پوشیدہ نہیں انہوں کے فتوے ہماری نسبت کفر وغیرہ کے ہیں وہ ہمکو دجال اور بے ایمان تصور کرتے ہیں۔ اور ان کے نزدیک ہم مرتد ہیں اور اس لائق ہیں کہ ہمیں مصیبت میں ڈالا جائے مگر یہ گورنمنٹ کا زبردست ہاتھ ہے۔ جو ہم کو بچائے ہوئے ہیں سید عبد اللطیف کی موت نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ جو حقوق ہمیں یہاں حاصل ہیں وہ اسلامی ممالک میں بھی میسر نہیں۔ حضرت صاحب پر جو مقدمہ اقدام قتل کا پادری کلارک کی طرف سے ہوا تھا اس میں ایک انگریزی ڈپٹی کمشنر ڈگلس صاحب نے ان کو بری کر کے بتا دیا کہ مذہبی رو سے پوری آزادی ہمیں حاصل ہے اور اختلاف مذہب کے باعث گورنمنٹ انصاف کو نہیں چھوڑتی۔ مولوی کرم دین نے جو استغاثہ حضرت صاحب پر کیا تھا اس سے واضح ہو گیا کہ آریہ ہندوؤں سے کوئی توقع انصاف کی نہیں ہو سکتی اور یہ انہیں حکام وقت کا ہم پر احسان ہے جن پر ہمیں بھروسہ ہو سکتا ہے غرض اس حکومت میں کہ اپنے اور بیگانے ہم پر دانت پیس رہے ہیں گورنمنٹ نے یہ کار نمایاں کیا کہ ہماری جانیں ہمارے مال اور ہماری عزتیں محفوظ ہیں اور دین وایمان کی پابندی سے ہم مذہبی فرائض بجالاتے ہیں۔ پس ہمیں خصوصیت سے غور کرنا ہے۔ کہ گورنمنٹ کی ہمیں شکرگزاری کرنی چاہیئے۔ بعض لوگ کہدیتے ہیں کہ مسلمان گورنمنٹ کی بیجا خوشامد کرتے ہیں۔ مگر میں نے آپکے سامنے واقعات کو پیش کر دیا ہے جس سے بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے کہ ہم گورنمنٹ کی بیجا خوشامد نہیں کرتے اور علاوہ اگر خوشامد کریں بھی تو درست ہو کیونکہ ہم جانتے ہیں۔ کہ گورنمنٹ معمولی گورنمنٹ نہیں بلکہ ایک عظیم الشان گورنمنٹ ہے۔ اور وہ اس بات پر قادر ہے کہ ہمارے لئے بہبودی اور ترقی کے سامان مہیا کر سکے پس اگر خوشامد کریں تو بجا ہے بلکہ میرے خیال میں ضروری ہے۔

اب ہمنے یعنی احمدی جماعت نے تو ایک شخص کو مہدی تسلیم کر لیا ہے اور ہمیں کسی اور مہدی کے آنے کی امید نہیں کہ آکر تلوار چلائیگا اور سلطنت اسلام قائم کریگا بلکہ اس نے قرآن شریف اور احادیث سے ثابت کر دیا ہے کہ اب جہاد حرام ہے چنانچہ صحیح بخاری میں یضع الحرب کی حدیث موجود ہے پس ہمارے لئے خاص طور پر ضروری ہے کہ گورنمنٹ کی اطاعت کریں بلکہ میرے خیال میں جو حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جماعت صحابہ کو عیسائی سلطنت میں بھیجا تو اس میں بھی اس زمانہ کے لئے ایک اشارہ تھا وہ یہ کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے دو نام تھے۔ ایک جلالی اور جمالی ایک محمد اور ایک احمد۔ احمد نام جمالی تھا جس میں مسکنت تھی۔ اور وہ آپ کی زمانہ بعثت کا کچھ حصہ تھا۔ اس جمالی نام یعنے مسکنت کی حالت میں جو آپنے ایک جماعت کو عیسائی سلطنت کے ماتحت بھیجدیا تو اس میں یہ اشارہ تھا کہ آخری زمانہ میں جو احمد نام کا بروز ہوگا۔ وہ ماتحتی کی حالت ہوگی اور ماتحتی عیسائی گورنمنٹ کی ہوگی جس میں وہ اس سے اشاعت دین کریگا۔ پس اللہ تعالیٰ کا کیسا [illegible]

[illegible]

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

محمد حسین۔ کمبوہ باجوہ کلاں ڈاک خانہ سیالکوٹ
محمد حسن 〃 〃 〃 〃
والدہ محمد حسین 〃 〃 〃 〃
عالم بی بی 〃 〃 〃 〃
بھانل 〃 〃 〃 〃
علم دین 〃 〃 〃
فاطمہ 〃 〃 〃 〃
مسمات بڈھی 〃 〃 〃
ریشم بی بی 〃 〃 〃 〃
حسین بی بی 〃 〃 〃 〃
صدر الدین۔ گھٹیالیاں پسرور سیالکوٹ
اکبر علی 〃 〃 〃 〃
اللہ دتا 〃 〃 〃 〃
فضل بی بی 〃 〃 〃
اہلیہ بدر الدین 〃 〃 〃
صمد علی 〃 〃 〃 〃
کرم الہی 〃 〃 〃
حمیدہ 〃 〃 〃 〃
پیراندتا 〃 〃 〃 〃
بوٹا 〃 〃 〃
الہی 〃 〃 〃 〃 〃
اسلم بی 〃 〃 〃
ہاشم خان 〃 〃 〃 〃
علی محمد 〃 〃 〃 〃
حاکم بی بی 〃 〃 〃 〃
غلام قادر 〃 〃 〃 〃
الہی بخش 〃 〃 〃
شکر دین 〃 〃 〃 〃
مہتاب بی بی 〃 〃 〃 〃
ولی محمد 〃 〃 〃 〃
رحمت بی بی 〃 〃 〃
حاکم بی بی 〃 〃 〃
بیگم بی بی 〃 〃 〃
مولوی بوٹا مع اہل و عیال 〃 〃
عبدالکریم۔ بنگہ۔ نواں شہر جالندھر

شہاب الدین۔ بنگہ نواں شہر جالندھر
فضل دین۔ داعیو اللہ ملاحان
رعیہ۔ سیالکوٹ
ہیرا 〃 〃 〃
عیدا 〃 〃 〃
امام الدین۔ دھرم کوٹ رندھاوا
نادر خان۔ کیمپ۔ مانسہرہ ہزارہ
کالی 〃 〃 〃
حسین خان 〃 〃 〃
رحمت نور 〃 〃 〃
بہادر خان 〃 〃 〃
میاں مقدر 〃 〃 〃
رحمت خان 〃 〃 〃
غلام خان 〃 〃 〃
بیگم جان 〃 〃 〃
فضل احمد۔ سندوال فتح جنگ اٹک
سمندر خان مع اہلیہ ٹھنڈوان
برکت بی بی اہلیہ حسین بخش گھٹیالیاں
پسرور۔ سیالکوٹ
مولا بخش کلرک سی۔ او۔ لاہور
حسین۔ شکار۔ گورداسپور
مہتاب بی بی 〃 〃 〃
غلام رسول 〃 〃 〃
سرداراں 〃 〃 〃
لعل شاہ۔ ملازم بندوبست پنواری
راولپنڈی
محمد بخش ولد سردار ساکن کریال
ضلع گورداسپور
فقیر محمد ولد نبی بخش 〃 〃
حامد علی ولد قطب دین سنگوہا ضلع
گورداسپور
کریم بخش ولد سلطان بخش قادیان
مرزا احمد بیگ ولد مرزا رسول بیگ
صاحب۔ ساکن دہن۔ ڈاکخانہ
کڑیالہ ضلع گجرات
میاں اسمٰعیل صاحب ولد فضل دین
صاحب۔ گوجرانوالہ

محمد خان ولد خان محمد غلام قادر
ولد جھنڈا خان بیوہ زوجہ غلام قادر
ریشم بی بی۔ موضع دہیر کے چک ۱۱ ڈاکخانہ ملکہ
رحمت خان ولد خان محمد 〃 〃
احمد خان ولد خان محمد 〃 〃 〃
فضل دین ولد غلام محمد 〃 〃 〃
خوشی محمد ولد فضل دین 〃 〃
شاہ محمد ولد فضل دین 〃 〃
بختیار ولد امیر بخش 〃 〃
محمد دین ولد محمد بخش 〃 〃
رحمت خان ولد خدا بخش
دہیر کے کلاں ضلع گجرات
سید محمد ولد اللہ دتا صاحب
سکنہ بڑیالہ ضلع گوجرانوالہ
امیر علی۔ کاٹھ گڑھ ہوشیارپور
اہلیہ 〃 〃 〃
نعمت علی خان 〃 〃
اہلیہ 〃 〃 〃
مہر النساء 〃 〃
غلام رسول 〃 〃 〃
عبدالسلام 〃 〃 〃
حرمت بی بی 〃 〃 〃
رحیم بخش۔ تلواڑہ رعیہ سیالکوٹ
فوجدار 〃 〃 〃
ولیداد 〃 〃 〃
مہر دین 〃 〃 〃
حاکم 〃 〃 〃
خیر الدین 〃 〃 〃
اللہ دتا 〃 〃 〃
طالعمند 〃 〃 〃
محمد عظیم صاحب خیاط
شاہدرہ۔ لاہور
منشی خدا بخش صاحب
عبدالجلیل۔ پنڈ دادنخان

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

غیر معمولی رعایت
براہین احمدیہ نصف قیمت پر

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کو معلوم ہو چکا ہے۔ کہ
کتاب براہین احمدیہ کس محنت سے دوبارہ چھپوائی گئی ہے۔ اور کیسے عمدہ کاغذ اور
خوشنویسی کا انتظام کیا گیا ہے اور ساتھ حضرت اقدس کی سوانح عمری
اور فہرست مضامین لگائی گئی ہے اسکی اصل قیمت بغیر جلد عہ/ اور مجلد ۱۲/ ہے بعض کی تحریک
ایام تعطیلات مدارس میں اسکی قیمت میں ایک خاص رعایت کی گئی ہے یعنی قیمت نصف کر دی گئی ہے براہین احمدیہ
کی قیمت فی نسخہ [illegible] ہوگی اور مجلد کی [illegible] ہے یہ ایسی رعایت ہے۔ کہ غالباً پھر نہ ہوگی۔
رعایت تو صرف طلباء کیواسطے کی گئی تھی مگر بعد میں مجھے خیال آیا کہ اس کو آخر جون تک عام کر دیا جائے
اس واسطے جو احباب چاہیں۔ اس رعایت سے فوراً فائدہ حاصل کریں درخواست ۳۰ جون
تک دفتر میں پہونچ جانی چاہئے۔

ناظم بکڈپو [illegible] قادیان

مصنفہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی قادیان سے خرید فرمائیں

براہین احمدیہ اور درثمین کی قیمت میں یکم جولائی تک رعایت کی گئی۔ اب براہین احمدیہ غیر مجلد کی قیمت ہر مجلد ہر

درثمین مجلد ۸ غیر مجلد ۶ سے ملیگی

احباب فرصت کو ہاتھ سے نہ دیں

نور الدین | مصنفہ علامہ دوران حضرت حکیم الامۃ۔ دہرم پال کی ترک اسلام کا جواب۔ جسمیں بہت سے اسلامی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی ہے۔ مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے قیمت ۸ر

حضرت اقدس کیا فرماتے ہیں

اطلاع

علم ہوا کہ تیسرا حصہ بدر ایجنسی سے ملسکتی ہیں چشمہ مسیحی۔ لغات القرآن ہر دو حصہ کم از صفحہ سید عبد الحی عرب صاحب نے میری کتاب چشمہ مسیحی کو عام فائدہ کے لئے دوبارہ چھپایا ہے اور درحقیقت ان کتابوں کا عام طور پر ملک میں شائع ہونا ضروری ہے پس اگر کوئی صاحب ہمت خرید کر کے عام لوگوں میں تقسیم کریں۔ تو انشاء اللہ موجب ثواب ہوگا۔ عیسائی پادری ہر ایک سال میں کئی ہزار چھپوا کر شائع کرتے ہیں سو افسوس یہی ہے کہ دنیا کو ہماری تالیفات کا بہت ہی کم ملتی ہے۔ دوسرے صاحب موصوف نے جو عربی زبان رکھتے ہیں۔ لغات القرآن ایک کتاب تالیف کی ہے میری دانست میں وہ کتاب بہت مفید ہے ہر ایک پر لازم ہے۔ کہ قرآن شریف کے سیکھنے کے لئے خاص توجہ کرے۔ کیونکہ دینی علوم کا یہی خزانہ ہے۔ اور علم لغات قرآن نہایت ضروری ہے۔ والسلام

میرزا غلام احمد۔

سر الشہادتین | مصنفہ حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی سورۂ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں اس کے مقابلہ ایک روپیہ میں بھی گران نہیں۔ قیمت ار

اعجاز احمدی | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ حضرت مسیح موعود کی تائید میں۔ قیمت ار

جنگ مقدس | حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام و عبد اللہ آتھم کا مباحثہ۔ اس میں آپ نے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۸ر

جام شہادت | مصنفہ حضرت ثاقب صاحب۔ مولوی عبد اللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ۔ قیمت ۱ر

شہادت آسمانی | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ کلمۂ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب قیمت ۱ر

رویائے صالحہ | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کے لئے ضروری ہیں۔ قیمت ۳ر

الوصیۃ | مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت صاحب نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں۔ قیمت ۲ر

القول الصحیح | اردو نظم۔ حضرت مسیح موعود کی تائید میں۔ خلیفہ ہدایت اللہ صاحب کی تصنیف قیمت ار

اسلام اور اس کا بانی | ایک انگریز کا لیکچر۔ اسلام کی تائید میں قیمت ار

نظم مستورات | مستورات کے لہجہ پر۔ قیمت ۱ر

ٹائم ڈکشنری۔ طالب علموں کے لئے نہایت مفید قیمت ار

کامن احمدی۔ الہ دادوالے۔ قیمت ۱ر

احمدی جماعت کو مبارک اور خوش خبری

ایہا الاخوان۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ الحمد للہ کہ فاضل اجل حضرت حکیم الامۃ مولانا مولوی نور الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے ترجمہ قرآن شریف کا پہلا پارہ جو بطور نمونہ ترجمہ ہے۔ چھپ کر طیار ہوگیا ہے۔ امید کہ قدر دان قوم خرید کر مصنف کے حق میں دعائے خیر فرماویں۔ کل ترجمہ مولانا موصوف الصدر نے اس عاجز کو دیدیا ہے۔ خدا تعالیٰ اس خدمت کے لائق ہونا قبول فرما کر بہت جلد اس مقدس جماعت کے سامنے کل ترجمہ طیار کر کے پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ کل ممبران جماعت سے استدعا ہے کہ وہ اس کار خیر کے حسن انجام کے لئے دعا فرماویں۔ ہدیہ پارہ اول علاوہ محصولڈاک ۳ر۔ این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد

المشتہر

عاجز شیخ عبد الرشید۔ مالک مطبع احمد صدر بازار میرٹھ

الخطبۃ

ضرورت نکاح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ میرے ایک عزیز نوجوان دوست۔ سید معقول روزگار سرکاری ملازم ہیں جن کے حالات سے مجھے ذاتی واقفیت ہے۔ کہ وہ ایک نیک اور ہوشیار آدمی ہیں۔ شرعی ضرورت کے سبب دوسرے نکاح کے خواہاں ہیں چونکہ مجھے خود ان کے ساتھ محبت کا تعلق ہے اس واسطے میں ان کی بخوشی سفارش کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ جو احباب اس تعلق کو منظور فرمائیں گے وہ خوش ہوں گے۔ معاملہ کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے واسطے حضرت اقدس سے پہلے دعا کرائی جاویگی اور پھر فیصلہ ہوگا۔ خط وکتابت میرے نام ہو۔ ایڈیٹر

۲۔ ہمارے ایک مکرم دوست جو قوم کے سید ہیں وہ ایک ریاست میں معزز عہدے پر ممتاز ہیں اور اس سلسلہ میں اول درجہ کے مخلصین میں سے ہیں اور انکو حضرت اقدس سے بہت محبت اور دلی تعلق ہے دیکھتے ہیں اور انکو ایک ضرورت شرعی یعنے حصول اولاد کے لئے دوسری شادی کی ضرورت ہے اور خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منشاء ہے کہ وہ اس غرض کیواسطے دوسری شادی کریں اور حضور ہی کی ہی اجازت سے سید صاحب موصوف نے میرے پاس ذکر کیا ہے کہ بذریعہ اخبار میں مناسب جگہ کی تلاش کیا وے۔ حضرت نے بھی عاجز کو زبانی فرمایا ہے۔ کہ اس معاملہ میں کوشش کرو۔ اس واسطے تمام خط وکتابت میرے نام ہونی چاہئیے یا حضرت کے نام کیونکہ آخری فیصلہ حضرت اقدس کے حکم سے ہوگا۔

۵۔ محمود خان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے۔ اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں محمود خان ایک نیک اور نوجوان ہیں۔ خط وکتابت میرے نام (معرفت ایڈیٹر) ہو۔

۶۔ سید محمد یوسف صاحب عمر ۲۳ سال جن کا اصل وطن کشمیر میں ہے۔ مگر چھ سال ہوئے۔ کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان میں آئے تھے۔ اور تب سے اسی جگہ رہتے ہیں۔ اور اب کچھ عرصے تجارت کا کام شروع کیا ہے۔ اور آئندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہیں۔ نکاح کی خواہش رکھتے ہیں۔ زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہیں۔ وہ ایڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہیں۔

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ اخبار اخبار عام ہی ہے دلچسپ اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔ مینیجر روزانہ اخبار عام

طریقہ احمدیہ | مصنفہ قاضی اکمل۔ پنجابی منظوم جس میں تمام عقائد احمدیہ و مسائل نماز روزہ بالدلائل مذکور ہیں۔ قیمت ار

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

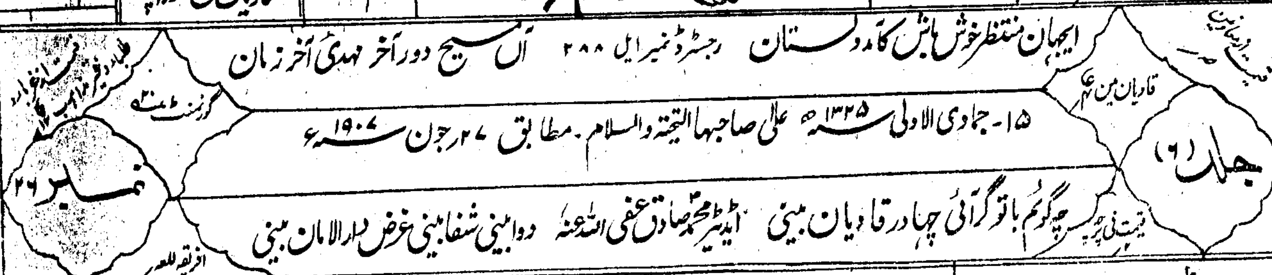
سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی ہے
مابعد للعہ



دس شرائط بیعت

اوّل - بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے - شرک سے مجتنب رہیگا - دوم - یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہیگا - اور نفسانی جوشون کیوقت ان کا مغلوب نہ ہوگا - اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے - سوم - یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا - اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کرے گا - اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانون کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائے گا - چہارم - یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دے گا - نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے - پنجم - یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر - نعمت و بلا مین اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا - اور بہرحالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منھہ نہ پھیریگا - بلکہ قدم آگے بڑہائیگا - ششم - یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرلیگا - اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا - ہفتم - یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا - اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا - ہشتم - یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ عزیز سمجھے گا - نہم - یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہے گا اور جہان تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائے گا - دہم - یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا - اور اس عقد اخوۃ مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر تمام دنیوی رشتون اور ناطون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو -

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بروشد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زوشدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود

اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبر ہائے معاد
ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد

آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اندر راست
منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیا ست

یک قدم دوری ازان عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عہ

معاونین درجہ اوّل جنکو عہ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے صہ

معاونین درجہ دوم جنکو عہ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانے کا حق حاصل ہے للعہ

عام قیمت پیشگی ہے

عام قیمت مابعد للعہ

قیمت فی پرچہ ۲

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ کرین گے ان سے حساب پیشگی لیجاویگی - جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اسے ہفتہ کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے - بعد مین نہین مل سکیگا - رسید ندا اخبار مین چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی - روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے - مینجر

وہ الفاظ جنہین حضرت اقدس بیعت لیتے مین ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے - اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ - ۳ بار - آج مین احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جنمین مین گرفتار تھا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہان تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہون سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا - استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ - ۳ بار - رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت - اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہون کا اقرار کرتا ہون میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین ہے آمین - اس کے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہین -

ایک مضبوط ایمان

خان صاحب عبد المجید خان صاحب کپور تھلہ سے تحریر فرماتے ہین - یہان پر بوٹا کوچوان کا مقدمہ ایک غیر احمدی سے تھا - اثنائے مقدمہ مین غیر احمدی کے وکیل نے کوشش کی - کہ بوٹا احمدی اور دوسرے فریق کی صلح ہو جاوے باہمی - مقدمہ دیوانی تھا - مگر غیر احمدی نے کہا کہ اگر بوٹا میرزا صاحب کی بیعت سے توبہ کرے تو مقدمہ سے مین دستکش ہو جاتا ہون - اس پر بوٹے نے کہا کہ اب تو مین ہرگز صلح نہین کرتا - اب تیرا مقدمہ میرے ساتھ نہین بلکہ خدا کے ساتھ ہے - یہ کہہ کر مقدمہ شروع کر دیا - شان ایزدی کہ غیر احمدی کی نسبت بہ سبب بعض خارجی وجوہات کے لوگون کا خیال تھا - کہ کسی نہ کسی طرح ضرور مقدمہ جیت جائیگا - مگر آج بوٹا کے حق مین فیصلہ ہوا - اور دعوے غیر احمدی کا خارج ہوا - بوٹا نے منتہ حضور کی خدمت مین بھیجنے کی منت ہی مانی ہوئی تھی جو اس نے آج ہی بذریعہ منی آرڈر بھیجد ئے -

ایک ہندو کی شہادت

مجھ کو معرفت قاضی حبیب اللہ خان صاحب اخبار نمبر ۱۱ جلد ۶

مورخہ ۱۴ / مارچ ۱۹۰۷ء دیکھنے کا اتفاق ہوا - اور اس مین زیر سرخی خدا کی تازہ وحی یہ لکھا ہوا معلوم کیا - کہ ۷ / مارچ ۱۹۰۷ء سے پچیس دن تک کوئی ہولناک و تعجب انگیز واقعہ ہو گا - اب بمطالعہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز پتہ لگتا ہے - کہ پیسہ اخبار سول ملٹری گزٹ و دیگر مقامی اخبارون کے نامہ نگارون نے مختلف جگہون سے یہ خبرین واسطے درج کرنے اخبار ہا کے تحریر کی ہیں - کہ ۳۱ - مارچ ۱۹۰۷ء کے قریباً سہ پہر کے وقت ایک روشن ستارا آسمان سے نمودار ہوا جس کے پھٹنے سے بڑی خوفناک آواز نکلی اور بعض جگہ سے آدمی خوف زدہ ہو کر اپنے گھرون کو بھاگ آئے - بموجب بیانات اخبارات مندرجہ ریویو آف ریلیجنز اس بات کی شہادت دیتا ہون - کہ جناب میرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود صاحب کی پیش از وقت پیشگوئی ٹھیک نکلی

المرقوم ۲۷ / اپریل ۱۹۰۷ء - بندہ شالگرام سپرنٹنڈنٹ چونگی یغہ - میونسپلٹی -

سخت طاعون

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بخدمت جناب امامنا حضرت مسیح موعود مہدی مسعود علیہ الصلوۃ والسلام دام ظلکم -

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - پنجاب مین طاعون کے ذریعہ سے جو تباہی اور بربادی ہو رہی ہے - اس کے سننے سے بھی رونگٹے کھڑے ہوتے ہین - کاش دنیا اب بھی وقت کو پہچانتی - اور "یا مسیح الخلق عدوانا" کہتی ہوئی دیوانہ وار بڑی نیازمندی کے ساتھ حضور کی طرف جھکتی - اس سرحدی علاقہ مین اب تک طاعون شروع نہین ہوئی تھی - مگر چونکہ تقدیر الٰہی مین یہ عذاب تمام آبادیون کے لئے مقدر ہو چکا تھا - آخر یہان بھی اللہ تعالے کے اذن اور ارادہ کے ماتحت یہ بیماری شروع ہو گئی - ابھی ابتدا ہی ہوئی ہے لیکن لوگون کی گھبراہٹ اور پریشانی کو دیکھ کر دل دھڑکتا ہے - اہل ہنود جن کے محلہ مین یہ وبا شروع ہوئی ہے - محلہ اور شہر چھوڑ کر نہائت پریشانی کی حالت مین چلے گئے ہین - بازار بند ہین کاروبار معطل ہین - اشیاء خوردنی بھی مشکل سے ملتی ہین - جس گھر مین کوئی مریض اس طاعون کا معلوم ہوتا ہے - گھر والے اپنے رشتہ دار حتے کہ اولاد تک کو تنہا چھوڑ کر چلے جاتے ہین - کمیٹی نے گاڑی اور مزدور میت کے اٹھانے کے لئے مقرر کئے ہین - کیونکہ ہندو تو قطعاً اس طرف توجہ نہین کرتے - یوم یفر المرء من اخیہ - کا نقشہ آنکھون کے سامنے ہے -

خاکسار میرزا محمد شفیع ہیڈ کلرک دفتر سپرنٹنڈنٹ آبکاریات ڈیرہ اسمٰعیل خان

عبرت

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

جناب مفتی صاحب - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یہ ایک عریضہ ہے جو کہ مشتمل ایک نشان کے ہے - اور حضرت اقدس حجۃ اللہ کی تصدیق کرتا ہے - اس کو اپنے اخبار بدر مین درج کر کے ممنون فرما دین - شاید کہ کسی سعید فطرت کے لئے موجب ہدایت ہو -

ایک صوفی صاحب بنام میان محمد صاحب ساکن بستی مندرانی تحصیل سنگھڑ ڈیرہ غازی خان جس کو اردگرد کے لوگ نہائت مستجابۃ الدعوات سمجھتے ہین - اور خود صوفی صاحب بھی مدعی اس بات کے تھے - اور ہر قسم کے لوگون نے اپنے کاروبار دینی و دنیاوی کے لئے صافی صاحب کو خدا کی طرف سے ایجنٹ مقرر کیا ہوا تھا - اور زمانہ دراز سے ایک مسجد مین امام بھی تھا اور الٰہی حکمت کے تقاضا کے مطابق وہان کچھ احمدی جماعت ہو گئی اور انہون نے کچھ اخبارات جیسے بدر تشحیذ الاذہان والحکم و میگزین منگوانے شروع کر دئے - چنانچہ ہر ایک اخبار کو سنکر صوفی صاحب نہایت غصہ سے ہمیشہ ہی احمدی جماعت کو کہتے تھے - کہ خبردار اور ہوش کرو کہ اس امام کا نام نہ لو اور ضرور چھوڑ دو - نہین تو ہلاک ہو جاؤ گے - کچھ مدت تک تو احمدی لوگ بہت صبر سے کام لیتے رہے اور صوفی صاحب کے کہنے سے باز نہ آئے - آخر صوفی صاحب تنگ آ کر ایک روز نہایت غصہ سے احمدی جماعت کو بد دعا دینے لگے اور حضرت اقدس کے حق مین بھی ناشائستہ الفاظ نکالتا ہوا مسجد کو چھوڑ کر چلا گیا - اور ایک نئی مسجد ضد سے کھڑی کر دی اور حضرت کی اطلاع کے بغیر بد دعا یعنی مباہلہ شروع کر دیا اور سب مخالف اس کی امداد کرتے تھے اور یہ بات مشہور ہو گئی - کہ اب احمدی لوگ بمعہ پیشوا کے ہلاک ہو جائین گے اور ہر خاص و عام کی اسی طرف تاک لگ رہی تھی - کہ ناگہان صوفی صاحب بیمار ہو گئے اور نہایت ہی خوف زدہ ہو گئے - اور مختلف مکانون مین اسے لے جاتے اور بدلتے تھے اور کئی قسم کے خطرناک الفاظ موہنہ سے نکالتے - مگر اکثر یہی کہتے - کہ دیکھو مرزائی لوگ فوج لے کر مجھے پکڑنے کو آئے ہین وغیرہ وغیرہ جیسے کبھی کہتا تھا کہ مجھے بندوق چلاگئے ہین - یا آگ کی چنگاری مجھے لگا گئے - غرض ایک سال تک ہلاکت مین اس کی حالت عبد الحکیم کی حالت سے کچھ مشابہ نہین رکھتی تھی - آخر کار اس درجہ کو پہنچا - کہ طلاق البطن جاری ہو گئے - اور کپڑون سے الگ ننگا اور ہوا پڑا رہتا تھا - ایک وہ وقت تھا - کہ ہر ایک ادنیٰ اعلیٰ بول اٹھتا تھا کہ صوفی صاحب نور علیٰ نور ہین - پھر وہی لوگ بول اٹھے کہ اب کیسے بے نور ہو گئے ہین - حتے کہ کوئی دیکھنے کو بھی نہین جاتا تھا - آخر بتاریخ سات رمضان المبارک ۱۳۲۴ھ مین مر گیا اور وہ محض مباہلہ کا مزا چکھا - اور اس واقعہ سے احمدی وغیرہ سب واقف ہین کہ بد دعاؤن کے تیر چلایا ہوا نکلا تھا - تو اللہ تعالے نے اس کو پکڑا اور ذلیل کیا اور مامور من اللہ کی صداقت پر مہر لگا گیا - مولوی صوفی مذکور کے وصف مین ایک اور مولوی محمد شاہ عالم صاحب جو کہ بڑے فاضل اجل علامہ دہر اس ملک مین مشہور ہے جنہون نے اشعار ذیل لکھے تھے وہ ہی ایک ماہ کے بعد مر گئے اور مخالفت سے پیٹ بھر کر مرے جیسے کہ کہا - اشعار یہ ہین :

این محمد حق پرست و پارسا / نیک خو و صاحب حلم و حیا
غزنتیمگزید درخانہ نشست / ابلہ غلتہ را چون شود نشست بست
رد نقش افزود بیش از پیشتر / زانکہ شد از وہ براہیں نیشتر
صحبت مرزائیانش ناپسند / آمد و دریافت زانیشان بس گزند
پس عنایت ایزدی دستش گرفت / آنچنان کانیشان نتاوند نگفت
بر ضمیرش از ملامت بار بود / مذہب مسیح خویش از دل عش زدود
ماہ تاریخش کہ دربیت اخیر / بے اشارت گفتم اے روشن ضمیر

غرض دیکھو کہ کیسا مخالفت کا جوش و غرور تھا کہ صوفی صاحب ملاک کو

پہونچ گئے ہیں۔ مگر اب بھی یہ اشعار مسجد کے محراب پر مزین شدہ چسپاں ہیں اور مصنف اشعار بھی ہلاکت کو پہنچ گیا۔ خوب صفت کنندہ اور موصوف اچھے انعامات پاکر دنیا سے گذر گئے

برین عقل و دانش بباید گریست

نیز عرض ہے۔ کہ اصل مسجد جو اس وقت جماعت احمدیوں کے متعلق ہے۔ اس کی ضد کے لئے دوسری مسجد کھڑی کی گئی ہے اور مسجد ضرار کا حکم رکھتی ہے۔ والسلام

علی محمد خان ولد غلام محمد خان بستی مندرانی

کیا پنڈت لیکھرام شہید ہے

یا دوزخی۔ بعض آریہ صاحبان پنڈت لیکھرام کو شہید بتلاتے ہیں لیکن اگر ان کی کتابوں میں دیکھا جاوے تو شہید ہونا تو ایک طرف رہا۔ صرف دوسرے دن کیلئے سورگ میں اس ہونا بھی ثابت نہیں ہوتا بلکہ از روئے کتب قدیم دوزخی ہونے میں شک نہیں دیکھو مہابھارت مطبوعہ لاہور آفتاب پنجاب دیوان بوٹا سنگھ ۱۸۹۲ء کے صفحہ ۳۳ سطر ۱۵۔ اور مطابق اس کے صفحہ ۲۰۵ میں لکھا ہے کہ اگر کسی کے بیٹا نہ ہو تو لاولد کیا سات پشتیں دوزخ میں جاتی ہیں۔ پھر مہابھارت فارسی مطبوعہ میرٹھ کے صفحہ ۲۵ اد پرب میں موجود ہے۔ کسے کہ فرزند پیدا نہ کند تا ہفت پشت او در عذاب باشد۔ اور منو سمرتی ادھیائے ۹ شلوک ۱۳۸ میں لکھا ہے۔ کہ پت دوزخ کا نام ہے۔ اور تر بہ معنے محافظ کے ہیں چونکہ بیٹا والد کو دوزخ سے بچاتا ہے۔ اس سبب سے پتر کہلاتا ہے اس بات کو سری برہما جی نے کہا ہے۔ اب آریہ صاحبان خود انصاف کریں۔ کہ پنڈت جی شہید ہیں یا کچھ اور۔

سید محمد نذیر حسین از گھٹالیاں ضلع سیالکوٹ

نشان قرب قیامت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ التماس ہے۔ کہ چند سطور مندرجہ ذیل قلمبند کرکے ارسال خدمت کرتا ہوں۔ مناسب ہے کہ طبع فرماکر ممنون و مشکور فرماویں کہ یہ چند نشانات خروج دجال و نزول مسیح کے متعلق جو آج سے تیرہ سو سال پیشتر ارشاد فرمائے تھے۔ وہ حرف بحرف اپنی آنکھ سے پوری ہوتے دیکھ لیئے۔ اور ہمارے اعلیحضرت کا مسیح موعود ہونا بالکل ثابت ہوگیا ہے۔ علامات دجال کا خروج کرنا۔ بیان علامت نکلنے دجال کی جان تو کہ قبل از ظہور حضرت صاحب الزمان علیہ السلام دجال خروج کرے گا۔ دعوے خدائی کا کریگا۔ یا خدائی کا قائل ہوگا ضلع اصفہان میں قوم یہود یا قوم نصاریٰ سے ہوگا۔ داہنی آنکھ کانی اور چمکدار ہوگی۔ مانند ستارہ کے۔ ایسی آنکھ اکثر نصاریٰ کی ہی دیکھی جاتی ہے۔ اور پیشانی پر لفظ ک ف ر لکھا ہوگا۔ یعنے کافر ہے۔ اب خیال کرنا چاہیئے۔ کہ اگر ہمارے روبرو کوئی ہندو یا کوئی اور غیر اسلام آوے۔ تو کچھ شک نہیں ہوتا۔ لیکن جب کبھی کسی عیسائی کو دیکھو۔ تو دور سے ہی دل میں گذرتا ہے کہ یہ کافر ہے۔ دریاؤں پر سے چلے گا۔ دیکھو کیسے کیسے پل بناکر دریاؤں کے پار ہوگیا اور دجال گدہے پر سوار ہوگا۔ اور مابین ہر دو کان کے ۷۰ باغ کا فاصلہ یا ایک کوس کا ہوگا۔ غالباً خیال ہے۔ کہ یہ لفظ کان کونے سے مراد ہے جو اکثر انجن سے برک تک ریل کے پایا جاتا ہے اور ساتھ روٹی کا پہاڑ ہوگا اور نہر پانی کی ہوگی اور اکثر اس کے مطیع مرد یہود وزنان صحرائی ہوں گے۔

اب خیال کرو کہ اکثر یہ عیسائی جو پادری کہلاتے ہیں۔ پنچ قوم مثلاً ڈہیر وچمار وخاکروب وغیرہ کو بھی عیسائی بناتے ہیں۔ پھر لوگ صحرائی یعنی گاؤں وغیرہ سے لاتے ہیں۔ صعصعہ بن سوہان نے جناب امیر علیہ السلام سے سوال کیا کہ یا مولا دجال کب خروج کرے گا۔ فرمایا کہ اس کے نکلنے کی چند علامت ہیں۔ وہ یہ ہیں۔ کہ لوگ نماز کو ضائع کریں گے۔ امانت کو خیانت کریں گے۔ جھوٹ کو حلال جانیں گے۔ اور سود و رشوت لیں گے۔ اور عمارات عالی بناکریں گے اور دین کو دنیا کے ساتھ بیچیں گے کارکم عقلوں سے کہیں گے۔ عورتوں کے مشورے پر عمل کرینگے ۔۔۔ قطع رحم کریں گے۔ خواہش ہائے نفس کے درپے ہوں گے۔ خون مردم سہل گنیں گے علم و برد باری ہاتھ سے دیں گے۔ ظلم کرنا فخر جانیں گے امیر فاسق و بدکار ہوں گے۔ رئیس خائن ہوں گے گواہی ناحق درمیان ان کے ظاہر ہوگی۔ زنا و بہتان و گناہ وطغیان علانیہ بجالادیں گے۔ قرآنوں کو زیور کریں گے مسجدوں کو سونے سے زینت کریں گے۔ بُروں کو عزیز رکھینگے عہد و اقرار پر عمل نہ کریں گے۔ عورتیں اپنے شوہروں سے شریک تجارت واسطے حرص دنیا کے ہوں گی بات نہ ۔۔۔ فاسقوں کی نہ ہوگی۔ اور بزرگ ہر قوم کے پست تر ہوں گے اور فاجروں سے تقیہ کریں گے خوف کریں گے۔ ضرر سے ان کے جھوٹ کو سچ جانیں گے خیانت کرنے والے کو امین جانیں گے۔ لونڈیاں گانے بجانے والی رکھیں گے۔ عورتیں گھوڑوں پر سوار ہوں گی عورتیں ساتھ مردوں کے شبیہ ہوں گی اور مرد شبیہ عورت کے ہوں گے اور گواہ بے گواہ بنائے گواہی دیں گے ساتھ غرض کے گواہی دیں گے۔ علم سوائے دین کے حاصل کریں گے۔ کار دنیا کو آخرت پر ترجیح دیں گے وہ کھال بھیڑ کے اپنے دلوں پہ مانند گرگ کھینچیں گے اور دل مردار سے گندہ تر ہوں گے۔ ایلوے سے کڑوے ہوں گے اس وقت قیامت بہت نزدیک ہوگی۔ چند علامات نزول مسیح۔ نشان اول آسمان پر سرخی ہوگی تین یا سات روز تک رہے گی جو چاروں طرف پھیلگی۔ دوم دمدار ستارہ نکلیگا اور خمیدہ ہوگا اور روشنی دیگا مانند چاند کے۔ سوم ۱۳ رمضان کو چاند گرہن اور ۲۸ رمضان کو سورج گرہن ہوگا اور وبا عام ہوگی اور آتشزدگی ہوگی اور قحط سالی ہوگی اور آندھیاں اور مینہ بارش زیادہ ہوگی۔ زلزلے آویں گے۔ اس وقت تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔ حدیث نبوی۔ حضرت عیسیٰ۔ اے مسلمانوں تم میں اُترنے والے ہیں اور وہ تم پر میرے نائب ہیں اور کئی شہر زمین میں غرق ہوں گے۔ ٹڈی دل اٹھے گا۔

اب ہمارے امامیہ صاحب فرماویں کہ قرب قیامت تو آگیا۔ اور امام مہدی ابھی تک غار میں ہی روپوش ہیں اور عیسے آسمان پر ہی بیٹھے ہوئے ہیں۔ تو چاند اور سورج نے ۔۔۔۔۔ ماہ صیام میں کس کی گواہی دی جس کی آج سے تیرہ سو سال پہلے خبر دیگئی تھی۔ کوئی ہے دنیا میں سوائے اعلیٰحضرت حجۃ اللہ مسیح موعود کے جس کا یہ زمین آسمان گواہ ہو ان ہی نشانوں کو دیکھ کر ہمنے حضرت اقدس سے بیعت کی اور طریقہ امامیہ ترک کیا۔ فقط۔ فتح محمد احمدی از حیدر آباد دکن

میچ

۲ جون کو تعلیم الاسلام اسکول کا میچ گورنمنٹ ہائی سکول بٹالہ سے تھا۔ ۲ رنز اور سیون وکٹ سے تعلیم الاسلام جیت گیا۔ ۷ جون کو بیرنگ ہائی اسکول کے ساتھ کرکٹ میچ دگراں رہا اور ۸ جون کو فٹ بال میں ایک گول کے فاصلہ سے تعلیم الاسلام نے بیرنگ اسکول کو شکست دی۔ طلبا کا اخلاق اور باہمی تعلق قابل تعریف رہا۔ قادیان کے نام سے سکھوانٹس ہوگیا۔ مسٹر مینڈل سکلو کو پرنسپل بیرنگ ہائی اسکول نے ہمارا شکریہ ادا کیا۔ سید زاہد حسین اور مسٹر محمد سعید مشہور کیپٹن ہمارے ساتھ دلی ہمدردی اور محبت کا اظہار آخری وقت تک کرتے رہے۔ ایم۔ بی سکول کے لڑکوں نے خاطر مدارات میں کوئی فرق نہیں رکھا۔ میاں حسین بخش صاحب جج پنشنر نے منظور علی کو کرکٹ پلیر سے قرآن سنا اور محظوظ ہوئے۔ آسمان نے ہر ایک میچ میں ہمارے سر پر سایہ رکھا اور لوگ بے اختیار بول اٹھے کہ یہ تائید الٰہی ہے۔ خدا کے مسیح پر سلام ہو۔

محمد الرحیم

جیسے کسی مولوی نے بناکر لکھدی ہو۔ مگر قرآن کریم کو کوئی نہین محرف مبدل کر سکتا اور دوسرا مین دعوے کرون۔ قرآن کریم سے اور آپ جواب کیواسطے حدیث مین جستجو کرین اور کیا اسی حیثیت پر آپ حضور کی اقدس خدمت مین حاضر ہونے کے خواہشمند ہوئے تھے۔ مین جو کوئی علم نہین رکھتا۔ آپ تو میرے مقابل رہ گئے ہو اور یہ نرا ایک آیت ہی۔ ابھی تو انیس آیات اور ہین جو عیسےٰ کو مارتی ہین۔ آخر ذلیل ہوکر چلے گئے اور چند ایام کے بعد پھر واپس آئے اور مجھ سے ازالہ اوہام لے گئے اور قریباً ایک سال کے بعد واپس کیا مگر پھر مجھے نہین ملے یا رمضان گذشتہ مین یہ صاحب لاہور مین برائے طبع کتاب تردید حضور لے کر گئے۔ تو اپنے پاس تو خرچ نہ تھا کئی ایک لوگون کے پاس گئے مگر کسی نے ان کی نہ کی۔ آخر ایک ڈپٹی انسپکٹر نے وعدہ کیا۔ تو ادھر دوسرا بھی وعدہ کمن لے کر آ گیا۔ وہان سے بخار لے کر واپس شادیوال مین اپنے ہمشیرہ زادہ کے پاس فروکش ہوئے بعد ازدریافت کہنے لگے کہ لاہور برائے طبع کتاب تردید میرزا گیا تھا۔ مگر ابھی کچھ دیر ہے۔ تو آن صاحب نے فرمایا کہ آپنے بہت برا کیا ہے اور مین نے آپ کو گرفتارون کی جماعت مین دیکھا ہے اور وہ واقعہ اس طرح سے گزرا ہے۔ کہ مین خواب مین دیکھتا ہون کہ ایک میدان مین بہت سی خلقت مجرمون کی طرح بیٹھی ہے۔ جیسے زیر حراست ہوتے ہین۔ تب مین نے ایک شخص سے دریافت کیا کہ یہ کون لوگ ہین تو جواب ملا کہ یہ میرزا صاحب کے مخالف ہین آج انکو حکم سنایا جائیگا اور سخت سزائین دیجاوینگی۔ اور ان مین آپ بھی گرفتار شدہ بیٹھے تھے۔ یہ خواب سنکر خوف زدہ ہوکر کہنے لگے کہ مجتہد اپنی اجتہادی غلطی مین بھی مستحق ثواب ہوتا ہے۔ آخر وہان سے بھاگکر ٹھیانہ مین پہونچے اور فوت ہو گئے وہ اب کتاب وہان ہی پڑی ہے اور وہ حسرت سے گزر گئے۔ اب بھی مولوی صاحبان پر حجت پوری نہین ہوتی۔ اب ذوالقرنین کا دوسرا بھائی بھی گواہی دے گیا مگر افسوس کہ تعصب ایسی بلا ہے۔ کہ ہزارون نشان دیکھکر بھی دل پر کوئی اثر نہین ہوتا۔ اے خدا مولا کریم ہمارے پنجاب کی مولویون کی آنکھین کھول تاکہ تیرے فرستادہ کے دست مبارک پر بیعت کرکے تیری رضا مین دنیا سے گذرین۔ آمین۔ اور اپنے رسول کی برکت سے مجھے قرآن کریم کی سمجھ عطا کر اعمال حسنہ کی توفیق بخش اور ہر بلا سے محفوظ رکھ۔ آمین ثم آمین۔ حکیم محمد قاسم لالہ موسےٰ

یہ مولوی صاحب میرے عبدالمجید کے شاگرد تھے۔ پہلی چٹھی الحکم مین انہی کے نام مین نے چھپوائی تھی۔ ابا جان نے ہر طرح اتمام حجت کی مگر آپ نے نہ مانا۔ کتاب کا نام صاعقہ یزدانی بر دجال قادیانی رکھا تھا اور کہتے تھے کہ اب فیصلہ کر دیگی۔ آخر وہ بھاگا بلکہ سال کے اندر

امریکہ مین مقدمات طلاق کی کثرت

اضلاع متحدہ امریکہ کا صیغہ مردم شماری شادی و طلاق کے بست سالہ اعداد و شمار جمع کر رہا ہے جن کے شائع ہونے پر نہ صرف ملک کے اندر بلکہ باہر بھی ایک غیر معمولی ہل چل مچ جائے گی۔ اضلاع متحدہ مین ۱۸۸۷ء و ۱۹۰۶ء کے مابین (۳۲۸۰۰۰) طلاقون کی منظوری ہوئی تھی۔ اور یہ کہنا بالکل قبل از وقت ہے۔ کہ ۱۸۸۶ء اور ۱۹۰۷ء کے درمیانی سالون کے اعداد کہان تک پہونچین گے لیکن یہ امر قابل غور ہے کہ مسٹر نارتھ ڈاکٹر مردم شماری کی رائے مین اس کی اوسط تعداد (۱۲۰۰۰۰) تک پہونچے گی۔ یہ تخمینہ ان اعداد و شمار کی بنا پر کیا ہے۔ جو ان کے روبرو ہین۔ اور اس لئے یقیناً وہ محض وہم سے بہت بڑھا ہوا ہے۔ ۱۸۷۰ء و ۱۸۸۰ء کے مابین فی لاکھ آبادی مین طلاقون کا اوسط ۳۴ تھا ۱۸۸۶ء و ۱۹۰۶ء کے درمیان مسٹر نارتھ کے تخمینہ کے مطابق فی لاکھ آبادی مین طلاقون کی تعداد تقریباً ۷۰ تک پہونچگئی ہے۔ بالفاظ دیگر پہلے بیس سالون کی بہ نسبت دوچند ہوگئی ہے۔

تحقیق سے ثابت ہوا ہے کہ بہ نسبت دیہات کے شہرون مین طلاقون کا بہت زور ہے یہ دکھانے کے لئے کہ بلحاظ تعداد طلاق شہرون کی فہرست مین شکاگو چوٹی پر رہے گا کافی اعداد فراہم کر لئے گئے ہین۔ اور یہ بھی معلوم ہوگا۔ کہ شکاگو کی تعداد بہ نسبت نیویارک کے بلحاظ آبادی سہ چند ہے۔ مسٹر نارتھ کو امید ہے کہ اس زمانہ تک کل ملک کے اعداد مرتب ہو جائینگے۔ گذشتہ جولائی مین صیغہ مردم شماری نے بڑے بڑے شہرون کے اعداد حاصل کرنے کے لئے (۱۵۰) خاص ایجنٹ روانہ کئے تھے۔ ان کا کام حسب دلخواہ ہو رہا ہے اور دفتر تھوڑے ہی عرصہ مین اس کے متعلق اپنی رپورٹ شائع کر دیگا۔

اگرچہ یہ تو یقینی ہے۔ کہ رپورٹ کے شائع ہوتے ہی ملک کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک سنسنی پھیل جائے گی۔ لیکن یہ نہایت مشکوک ہے کہ قوانین طلاق مین کوئی مفید ترمیم ہوگی اور کانگریس اس مسئلہ کے ہر پہلو پر غور کرے گی۔ ہان یہ ممکن ہے۔ کہ ان تحقیقات کے ذریعہ سے مختلف حصون کے قوانین طلاق کچھ حد تک یکسان ہو جائینگے۔

واضح رہے۔ کہ مذہب عیسائی کا عقیدہ تو یہ ہے کہ جسے آسمان پر جوڑا گیا ہے۔ اُسے کوئی توڑ نہین سکتا۔ یعنی جن دو میان بیوی کی شادی تقدیر مین لکھی ہوتی ہے۔ وہ ہمیشہ تک میان بیوی رہتے ہین اور طلاق کوئی چیز نہین۔ لیکن دوسری طرف زمانہ حال کی شائستگی اور عورتون کی غیر معمولی آزادی کا ایک یہ نتیجہ ہو رہا ہے کہ یورپ اور خصوصاً امریکہ مین بدکاری اور ہزارہا دیگر خفیف سے خفیف وجوہات پر عورتین اور مرد شادی کی زندگی سے چند ہی روز مین تھک جاتے ہین اور عدالتین طلاق کی درخواستین کرتے ہین کہ جہان سے ذرا ذرا بہانون پر طلاق مل جاتی ہے۔

گو عام قاعدہ یہ ہے کہ جب مرد کی بدکاری یا ظلم ثابت ہو تو عورت کو طلاق مل جاتی ہے لیکن امریکہ مین خفیف سے خفیف بہانہ پر عورتین آزادی حاصل کر لیتی ہین۔ مثلاً مرد سوتے مین خراٹے لیتا ہے اور بیوی کی نیند اچاٹ کرتا ہے۔ مرد کے ناخن بڑھے ہین اور بیوی کو ان سے تکلیف پہونچی ہے یا وہ شراب یا تمباکو پیتا ہے وغیرہ وغیرہ

اس لحاظ سے دنیا بھر کے مذاہب مین اسلام منفرد ہے جس مین طلاق کا طریقہ جائز قرار دیا گیا ہے اور مناسب وجوہات سے میان اور بیوی ایک دوسرے سے آزادی حاصل کر سکتے ہین فرانس اور امریکہ وغیرہ مین طلاق کا مسئلہ نہایت غور سے دیکھا جا رہا ہے یہان تک کہ بعض لوگ اس وقت شادیون کی صلاح دینے لگے ہین کہ جو مسلمانون مین متعہ اور ایران مین صیغہ کے نام سے مشہور ہین خواہ صیغہ یا متعہ کی نسبت کسی گروہ کی کچھ ہی رائے ہو لیکن اب یورپ و امریکہ کے مہذب لوگ خدا سے آرزو کر رہے ہین اور زور مار رہے ہین کہ ان کے قانون مین یہ طریقہ جائز قرار پا جائے اور جب کوئی میان بیوی نکاح کرنے لگین تو وہ سال یا دو سال کی مدت مقرر کر لین اور اس مدت کے گزرنے کے بعد اگر بن کی بن جائے تو وہ میعاد کی توسیع کر لین ورنہ بلا دقت الگ الگ ہو جائین باخیر تما بسلامت۔

امریکہ مین طلاق اس قدر بچون کا کھیل ہو گیا ہے کہ مرد اور شوہر اور بیویان بطور مال مویشی کے باہم بدلتی رہتی ہین۔ مثلاً آج مسٹر جارج فلان بیوی سے نکاح کرکے اس کے گھر چلا گیا اور کل مسز سمتھ فلان میان کو لے گئی جو پچھلے ہفتہ مین اس کی ہمسائی کا میان تھا۔

ذیل کے واقعہ سے اس امر کی تائید ہو جائیگی کہ طلاق امریکہ مین کیا تماشے کر رہی ہے امریکہ کے ایک اخبار نے لکھا ہے کہ ایک روز شہر نیویارک کے ایک گھر مین بچے کھیل رہے تھے ان مین سے ایک نے کہا کہ کل سے ہمارے گھر مین نیا باپ آیا ہے جس کا نام اور حلیہ ایسا ہے دوسرے بچے نے کہا کہ وہ بہت اچھا آدمی ہے پہلے بچے نے پوچھا تم اسے کس طرح جانتے ہو اس نے جواب دیا کہ پچھلے سال وہ میرا باپ رہ چکا ہے مگر کسی وجہ سے اماں نے اُسے نکال دیا ہے اب تمہاری اماں نے اسے رکھ لیا ہے۔

سوسائٹی کی ایسی افسوسناک حالت اور طلاقون کی کثرت پر دانشمند لوگ حیران ہو رہے ہین (تہذیب الاسلام)

صوفی [illegible] مباہلہ مین ان کا نام بھی [illegible] تو [illegible] خدا [illegible] اکمل آف گولیکی۔

۲۴ راپریل ۱۹۰۷ء کو عدالت عالیہ چیف کورٹ پنجاب میں تولیت جامع مسجد صدر بازار چھاؤنی سیالکوٹ کا مقدمہ احمدیوں کی

فتح

شکر صد شکر ہوئی فتح نمایاں اپنی
یوں ہی ناحق تھے وہ الجھے ہوئے دین اپنے
ان میں کوئی بھی شرافت کا نہ حامی دیکھا
باز آئے نہ کبھی اپنی خودی سے ناداں
خوف عقبے تھا دلوں میں نہ حمیت کا خیال
ان کا ہر وقت ستم اور جفا تھا شیوہ
ان کی بے راہی سے ہر وقت مصیبت تھی نگہباں
قوم تھی مضطرب اور سخت تکبر میں عدو۔۔
حضرت حق میں سبھی تھے دعا میں مصروف
ناگہاں حضرت حق سے ہوا رحمت کا ظہور
فیصلہ حق نے کیا اپنے کرم سے بہتر
بیقراری کے عوض اس نے عطا کی راحت
گھر ہوا اب تو رقیبوں سے خدا کا خالی
اٹھ گئے کتنے جفا کار جہاں سے اپنے
حسرت دل کے سوا کچھ بھی انہیں ہاتھ آیا؟
یہ ہی ہوتا ہے ستمگار کا انجام اخیر
تھی غرض ان کی غریبوں کا ستانا ورنہ
سینکڑوں دشمن دین اور آدھر اک جان
ظالموں نے تو کیا تھا ہمیں از حد رسوا
کافر و ملحد و بے دین ہمیں کہتے تھے
جو تھے کافر انہیں رحمت سے نوازا حق نے
کفر بہتر ہے ہمیں ایسی مسلمانی سے
اپنے ایمان کی ہے یہ ہی نشانی لاریب
حق نے ثابت کیا ایمان ہے کس کا محکم
کون مومن ہیں ہوئے کون ہیں حق سے بیزار
اب بھی کافر کہیں گر ہمکو تو کیا شکوہ جبکہ
کیا نشان ان کو دکھایا ہے خدا نے روشن
ان کے انصار براہیم تھا، اللہ سے تھے
جھوٹ کے تیغے تھے ناحق پہ کمربستہ تھے
ہو کے باطل کے پرستار پھرے مدعی۔ ہے
بڑھ کے آتے رہے میدان سے پٹ کے نکلے

شر اعدا سے بھی جان ہراساں اپنی
بڑھ کے کم ظرفی دکھاتے رہے ناداں اپنی
اُن کے افعال سے تھی عقل پریشان اپنی
دینے ایذائیں رہے جان تھی حیراں اپنی
رکھی کچھ بھی نہ جفا میں حد و پایاں اپنی
شفقت مہر و وفا تھی ہمیں شایاں اپنی
دل تردد میں تھا اور چشم تھی گریاں اپنی
رستگاری کے لئے جان تھی خواہاں اپنی
بے نیازی کے سبب قوم تھی ترساں اپنی
یعنی اُمید برائی جو تھی پنہاں اپنی
لیکے اعدا ہوئے رخصت وہی حرماں اپنی
اس کے احسان پہ سو جان ہو قرباں اپنی
اس نے دکھلائی ہمیں مہر فراواں اپنی
لے گئے گور میں وہ ساتھ ہی خوشیاں اپنی
پہونچے مدفن میں لئے نعش رفیقاں اپنی
کرتا دشوار ہے وہ منزل آساں اپنی
طبع رکھتے تھے وہ خود دیں سے گریزاں اپنی
صبر تھا شیوہ کہ جاں اُسپہ تھی نازاں اپنی
پر عنایت ہوئی مولا کی نگہباں اپنی
آج اُن پر بھی کھلی خوبی ایمان اپنی
اور رہے دیکھتے رسوائی مسلماں اپنی
جس سے سو بار ہزیمت ہو نمایاں اپنی
نصرت حق سے جماعت ہوئی شاداں اپنی
قوم ہے کون سی اسلام سے عُریاں اپنی
ان کو تبلاتی ہے خود جان پشیماں اپنی
ان کو آتی ہے نظر صورت کفراں اپنی
رشد ہو ان میں تو اب چھوڑدیں بہتان اپنی
خوب دکھلاتے رہے ہمت مرداں اپنی
حق نے دکھلائی انہیں ذلت و خسراں اپنی
اُن پہ ہر پہلو سے ثابت ہوئی بُرہان اپنی
اہل حق نے بھی دکھائی انہیں جولاں اپنی

شوخیاں۔۔۔۔کیں مگر انجام کو ہاتھ کیا
کامیابی انہیں کیوں ہونے لگی تھی ہم پر
نیز اللہ کا مقدر سے یہی وعدہ تھا
نصرت حق نے دکھایا ہمیں جلوہ اپنا
اپنا مقصد بھی مبارک تھا حمایت حق کی
ننگ و ناموس مری عزت و شرف تھا
ہوں نسب میں گل بستان کرشن گوپال
یہی کافی ہے فضیلت کہ۔۔ ہوں مرد کرم
ہوں غلام شہ ابرار رسول اکرم

لے گئی گو سے ظفر جیت کے چوگان اپنی
لکھ چکے فتح تھے جب عیسی دوراں اپنی
فوقیت پائیں گے اعدا پہ مریداں اپنی
اس کی رحمت سے بڑھی قوت ایماں اپنی
ورنہ ملاتی نہیں رسم بزرگان اپنی
قابلیت یہی ہے اور وضع شریفاں اپنی
ذات پوچھو تو بتاؤں گا مسلماں اپنی
جان کے شیفتہ مہدی دوراں اپنی
ہستی رکھتا ہوں فدائے شہ شاہاں اپنی

ہے دعا ایزد دل پر رکھو یہ مبارک الفت
نور جان اپنا ہے وہ شمع شبستاں اپنی

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال ۵۰ بار	چھ ماہ ۲۴ بار	سہ ماہ ۱۲ بار	دو ماہ ۸ بار	ایک ماہ ۴ بار	ایک بار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½ "	۱۱۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۱۴	۸	۳
½ "	۴۰	۲۴	۱۴	۸	۵	۲
¼ "	۲۷	۱۴	۹	۵	۳	۱½
⅛ "	۲۵	۱۳	۸	۴	۲½	۱
فی سطر کالم	۹	۵	۳	۲	۱	۲/

یہ اُجرت جو ہر حالت پیشگی آنی چاہیئے پہلے ہی بہت کم کرکے لگائی گئی ہے اس واسطے اس میں اس سے زیادہ کوئی رعایت نہ ہوگی بے فائدہ خط وکتابت کرنے میں طرفین کا حرج ہے

۲۔ مینجر کا اختیار ہے۔ کہ کسی اشتہار پر مناسب سمجھے تو اس سے زیادہ اجرت طلب کرے

۳۔ فیصلہ اجرت سے پہلے مضمون برائے ملاحظہ مینجر کے پاس آنا چاہیئے اور مینجر کا اختیار ہوگا کہ مضمون میں پہلے یا فیصلہ کے بعد یا دوران انطباع میں جن الفاظ کو خود یا کسی دوسرے خریدار کی تحریک پر نامناسب خیال کرے نکال دے یا زیادہ کرے یا بدل ڈالے۔

۴۔ تقسیم کرائی ضمیمہ جو اخبار کے دو صفحہ کے برابر ہو ایک روپیہ فیصدی لیا جاویگا۔ بٹالہ سے قادیان تک کی مزدوری ۸ر فی دس سیر یا دس سیر سے کم کے لئے اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

۵۔ ہر ایک مشتہر صاحب کو چاہیئے کہ اشتہار دینے سے پہلے ان قواعد کو بغور مطالعہ فرمائیں۔

۶۔ اشتہار متواتر دئے جانے کی یہ اجرت ہے۔ درمیان میں چھوڑنے اور کبھی کبھی درج کرنے کے واسطے زائد اجرت چارج ہوگی۔

۷۔ مینجر کو اختیار کو ہوگا کہ جب چاہے کسی کا اشتہار بند کردے اور باقی اجرت واپس کردے۔

ڈائری

القول الطیب

فطرت آریہ ۲۱-جون ۱۹۰۷ء - فرمایا - ہمارا ایک پرانا واقف ہندو ہے - اس کا خط آیا تھا - کہ آریہ لوگ دراصل گورنمنٹ کے خیر خواہ ہیں - سرکار کو غلط فہمی ہوئی - میں نے اُسے خط لکھا ہے - یہ تمہاری غلطی ہے کہ آریہ سرکار کے خیر خواہ ہیں - اس سلوک کو دیکھا جائے - جو گورنمنٹ نے ان کے ساتھ کیا ہے - کہ انکو اعلیٰ تعلیم دی ہے اور تمام معزز عہدوں پر انکو ممتاز کیا ہے اور دفاتر ان سے بھر دئے ہیں اور پھر اس سلوک کو دیکھا جائے جو کہ اب انہوں نے گورنمنٹ کے ساتھ کیا ہے تو ظاہر ہوتا ہے - کہ یہ لوگ گورنمنٹ کے صرف بدخواہ ہی نہیں بلکہ نمک حرام بھی ہیں اور معلوم ہوتا ہے - کہ آریوں کی فطرت میں یہ بدی ہے - کہ اپنے محسن کے ساتھ ایسی بدسلوکی کریں -

فرمایا - میں نے اس کو صلاح دی ہے - کہ تم اپنا تعلق آریوں سے بالکل علیحدہ کرلو -

ناجائز وعدہ ایک شخص کی درخواست پیش ہوئی - کہ میری ہمشیرہ کی منگنی مدت سے ایک غیر احمدی کے ساتھ ہوچکی ہے - اب اس کو قائم رکھنا چاہیئے یا نہیں - فرمایا ناجائز وعدہ کو توڑنا اور اصلاح کرنا ضروری ہے - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھائی تھی - کہ شہد نہ کھائیں گے - خداتعالیٰ نے حکم دیا - کہ ایسی قسم کو توڑ دیا جاوے - علاوہ ازیں منگنی تو ہوتی ہی اس لئے ہے - کہ اس عرصہ میں تمام حسن و قبح معلوم ہوجاویں - منگنی نکاح نہیں ہے - کہ اس کا توڑنا گناہ ہو -

مشاعرہ ایک جگہ بعض شاعرانہ مذاق کے دوست ایک انجمن مشاعرہ قائم کرنا چاہتے تھے اس کے متعلق حضرت سے دریافت کیا گیا - فرمایا - یہ تضیع اوقات ہے - کہ ایسی انجمنیں قائم کی جاویں - اور لوگ شعر بنانے میں مستغرق رہیں - ہاں یہ جائز ہے - کہ کوئی شخص ذوق کے وقت کوئی نظم لکھے - اور اتفاقی طور پر کسی مجلس میں سنائے - یا کسی اخبار میں چھپوائے - ہم نے اپنی کتابوں میں کئی نظمیں لکھی ہیں - مگر اتنی عمر ہوئی - آج تک کبھی کسی مشاعرہ میں شامل نہیں ہوئے - میں ہرگز پسند نہیں کرتا - کہ کوئی شاعری میں اپنا نام پیدا کرنا چاہے ہاں اگر حال کے طور پر نہ صرف قال کے طور پر اور جوش روحانی سے اور نہ خواہش نفسانی سے کبھی کوئی نظم جو مخلوق کے لئے مفید ہوسکتی ہو - لکھی جاوے تو کچھ مضائقہ نہیں - مگر یہی پیشہ کر لینا ایک منحوس کام ہے -

نشانات ۱۷-اپریل ۱۹۰۷ء - قبل از ظہر فرمایا - اللہ تعالیٰ کی قدرتیں اس کے نشانات کے ذریعہ سے ظاہر ہو رہی ہیں - اگر یہ معجزات اور نشانات جو اس وقت ظاہر ہو رہے ہیں - ایک شخص کے ایمان کے واسطے کافی نہیں - تو پھر کسی نبی کے ماننے کے واسطے کوئی راہ دنیا میں باقی نہیں رہتی - اگر معجزات اور خوارق کسی کی سچائی کے واسطے کافی نہیں تو پھر کسی نبی کے ثبوت کے واسطے کوئی دلیل قائم نہیں رہتی -

ٹھٹھا کرنے کا انجام ایک شخص کا ذکر تھا کہ جو سلسلہ حقہ کے ساتھ ہنسی کیا کرتا تھا - اور اب طاعون میں اس کا پوتا اور بیٹا مر گیا ہے - فرمایا - خدا کے رسولوں کے ساتھ ہنسی کرنے والا مرتا نہیں - جب تک کہ وہ نشانات کا نمونہ اپنے پر وارد ہوتا ہوا نہ دیکھ لے -

خدمت دین ۱۴-مئی ۱۹۰۷ء - ایک شخص نے حضرت کی خدمت میں عرض کی کہ حضور نے حقیقۃ الوحی کے لکھنے اور پروفوں کے بار بار پڑھنے میں بہت محنت اٹھائی ہے اور یہی وجہ ہے کہ بار بار حضور کی طبیعت علیل ہو جاتی ہے اب حضور چند روز بالکل آرام فرما دیں اور پڑھنے لکھنے کے کام کو بالکل ترک فرما دیں - حضرت نے جواب میں فرمایا - ہماری محنت ہی کیا ہے - ہمیں تو شرم آتی ہے جب کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی محنتوں کی طرف نگاہ کرتے ہیں کہ کس طرح خوشی کے ساتھ انہوں نے خدا کے راہ میں اپنے سر بھی کٹوا دئے -

تواضع ۵-مئی ۱۹۰۷ء - فرمایا - تواضع اور مسکنت عمدہ شے ہے - جو شخص باوجود محتاج ہونے کے تکبر کرتا ہے - وہ کبھی مراد کو نہیں پا سکتا - ہم کو چاہیئے کہ عاجزی اختیار کرے - کہتے ہیں کہ جالینوس حکیم ایک بادشاہ کے پاس ملازم تھا - بادشاہ کی عادت تھی کہ ایسی ردی چیزیں کھایا کرتا تھا - جن سے جالینوس کو یقین تھا کہ بادشاہ کو جذام ہوجائے گا - چنانچہ وہ ہمیشہ بادشاہ کو روکتا تھا - مگر بادشاہ باز نہ آتا تھا - اس سے تنگ آکر جالینوس وہاں سے بھاگ کر اپنے وطن کو چلا گیا - کچھ عرصہ کے بعد بادشاہ کے بدن پر جذام کے آثار منودار ہوئے - تب بادشاہ نے اپنی غلطی کو سمجھا اور اس نے انکسار اختیار کیا - اپنے بیٹے کو تخت پر بٹھایا اور خود فقیرانہ لباس پہن کر وہاں سے چل نکلا اور جالینوس کے پاس پہونچا - جالینوس نے اس کو پہچانا اور بادشاہ کی تواضع اُسے پسند آئی اور پورے زور سے اس کے علاج میں مصروف ہوا - تب خدا نے اُسے شفا دی -

---

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

غیر معمولی رعایت

براہین احمدیہ نصف قیمت پر

برادران ! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - آپ کو معلوم ہوچکا ہے کہ کتاب براہین احمدیہ کس محنت سے دوبارہ لکھوائی گئی ہے اور کیسے عمدہ کاغذ اور خوشنویسی کا انتظام کیا گیا ہے اور ساتھ حضرت اقدس کی سوانح عمری اور فہرست مضامین لگائی گئی ہے اس کی اصل قیمت بغیر جلد عہ اور مجلد صہ ہے بعض کی تحریک پر ایام تعطیلات میں اسکی قیمت میں ایک خاص رعایت کی گئی تھی یعنی قیمت نصف کردی گئی تھی بیجلد براہین احمدیہ کی قیمت فی نسخہ مبلغ عا رکھی گئی تھی اور مجلد ۳ یہ رعایت ۳۰ جون تک تھی مگر چونکہ اس رعایت کا اشتہار پورے طور پر اس عرصہ میں نہیں ہوسکا اس واسطے اس کیلئے ایک ماہ اور بڑھا دیا گیا یعنی ۳۱ جولائی ۱۹۰۷ء تک جو درخواست آئیگی اس کو براہین احمدیہ بے جلد عا اور مجلد ۳ میں دیجاویگی اور اس کے ساتھ قادیان کی قیمت میں بھی رعایت کیگئی ہے یعنی بیجلد قادیان بجائے ۲ کے صرف ۱ میں ملیگی اور مجلد بجائے ۳ کے صرف ۲ میں ملیگی - درخواستیں جلد آنی چاہئیں کیونکہ رعایتی قیمت والی کتابیں تعداد میں کچھ بہت نہیں ہیں -

ناظم بدر ایجنسی قادیان

استفسارات معہ جوابات

(سلسلہ کے لئے نمبر ۲۲ مورخہ ۱۳ جون ۱۹۰۷ء ملاحظہ فرمائیں)

سوال نمبر ۷ ۔ جب قرآن شریف میں تقتلون الانبیاء بھی آیا ہے تو انبیاء کا بچ جانا ان کی سچائی کا کیونکر ثبوت ہو سکتا ہے؟

جواب ۔ اصل میں آپ سوچ کر سوال نہیں کرتے ۔ تو کیا آپ کے خیال میں باوجود پیدا ہو جانے ہزاروں دشمنوں اور قاتلوں کے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا صحیح سلامت بچ رہنا ان کی صداقت کی دلیل نہیں؟ اگر یہی سچ ہے جو آپ فرماتے ہیں تو پھر خدا تعالیٰ اس کو بطور معجزہ کیوں بیان کرتا ہے۔

سنئے صاحب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبل از جوش مخالفین بے بسی اور بے کسی کی حالت میں یہ دعوے کیا تھا کہ زمین و آسمان کے خالق نے مجھے کہا ہے ۔ کہ واللہ یعصمک من الناس ۔ یعنی مولا کریم ۔ ان سب الزامات اور اتہامات سے جو یہ مخالف تجھ پر لگاتے ہیں ۔ تیرا معصوم ہونا ثابت کر دیگا اور باوجود ان کے طرح طرح کے بد ارادوں اور قتل کے منصوبوں کے تجھے صحیح سلامت بچائے رکھے گا ۔ اب اگر ویسا ہی ظہور میں آ گیا ۔ جیسے پہلے فرمایا گیا تھا ۔ تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر بڑی بھاری دلیل ہے یا نہیں؟

ان جن نبیوں نے قبل از وقت ایسا دعوے نہیں کیا اور خدا تعالے نے قاتلوں کے قتل سے بچ جانے کو ان کی صداقت کی دلیل نہیں گردانا تو وہاں ہم بھی بطور دلیل کے پیش نہیں کریں گے ۔ مگر حضرت مسیح موعود کو آج سے تیس برس پہلے سے خدا تعالیٰ کا حکم ہے ۔ کہ واللہ یعصمک من الناس اور انی مہین من اراد اہانتک ۔ اور یہ ایسے طور سے ظہور میں آ رہا ہے ۔ جس کی نظیر پہلے نبیوں میں تلاش کرنا ایک امر محال ہے اور پھر میرے خیال میں تقتلون النبیین کے یہ معنی نہیں ہیں ۔ کہ حقیقت میں ہی نبی قتل کئے گئے بلکہ ساری آیۃ اس طرح سے ہے کہ وہ لوگ اللہ کی آیات کو جھٹلاتے اور نبیوں کو قتل کرتے ۔ اب آپ مانتے ہوں گے ۔ کہ اللہ کی آیات حقیقت میں جھوٹی نہ ہو گئیں تھیں ۔ صرف لوگوں نے جھٹلانے کی کوشش کی تھی ۔ ایسے ہی لوگوں نے ان نبیوں کے قتل کرنے کی کوششیں کیں اور اپنا پورا زور لگایا مگر وہ حقیقت میں قتل نہیں کر سکے ۔ صرف اپنے زعم باطل میں انہوں نے آیات اللہ کو جھٹلا بھی دیا اور انبیاء کو بھی قتل کر دیا ۔ مگر سچی بات یہی ہے وما قتلوہ یقیناً و انا لننصر رسلنا ۔ والذین اٰمنوا فی الحیوٰۃ الدنیا

(حاشیہ: علاوہ ... قرآن ... اور حدیث میں ... (اکمل))

ومن اصدق من اللہ قیلا ۔ اور پھر یہ بھی سمجھنا چاہیئے ۔ کہ قتل ایک وسیع لفظ ہے اور اس کے بہت سے معنے ہیں یعنی اس کے صرف یہی معنے نہیں کہ کسی آلہ سے سر دھڑ جدا کیا جاوے بلکہ ذلت اور رسوائی کے معنے بھی ہیں اور یقتلون مضارع کا صیغہ ہے اس لئے اس کے معنے ہوئے ۔ کہ وہ کرتے ہیں یا کریں گے۔

سوال نمبر ۸ ۔ کسی کی موت یا بیماری یا زلزلہ وغیرہ کی خبر دینا مجنون سے کیوں ممکن ہو رہا ہے ۔ حالانکہ قرآن کریم میں ہے ۔ لا یظہر علی غیبہ احدا ۔ الخ

جواب ۔ فلا یظہر علی غیبہ احداً الخ کے معنے ہیں کہ خدا اپنا کھلا کھلا اور صاف صاف غیب بجز اپنے رسولوں کے کسی پر ظاہر نہیں کرتا اور اس کثرت سے کرتا ہے کہ صاف ظاہر ہو جاتا ہے کہ اس کی پیشگوئیوں کا منبع کوئی علیم و خبیر ذات ہے اور قرآن مجید میں یہ بھی لکھا ہے کہ سورج چاند وغیرہ اجرام سماوی سے ہم بہت سے حالات بتا سکتے ہیں کیونکہ ان کی منازل مقرر ہیں ۔ مگر وہ وحی کی طرح یقینی نہیں ہوتے ۔ اور پھر نجومی یہ نہیں کہا کرتے کہ ہمنے خدا کے غیب پر اطلاع پائی ہے اور نہ ہی وہ اقتداری پیشگوئیاں کر سکتے ہیں بلکہ جو کچھ ہوتا ہے وہ انسانی طاقت کے اندر ہوتا ہے اور پھر یہ بھی سچ ہے ۔ کہ بعضوں کو روحانی مشق کرنے سے بعض باتیں معلوم ہو سکتی ہیں ۔ ان باتوں کے تصفیہ کے لئے حضرت صاحب کی کتاب حقیقۃ الوحی کا مطالعہ فرماویں ۔ میں کیا اور میری ہستی کیا کہ جواب دوں ۔ میرے جوابات میں اگر کوئی ایسی بات ہوگی ۔ جو حضرت مسیح موعود کے منشاء کے برخلاف ہوگی تو میں بخوشی اپنی غلطی کا اقرار کر کے واپس لے لونگا ۔ والسلام

خاکسار محمد ظہیر الدین احمدی ساکن اروپ حال وارد قادیان

چندہ برائے مدرسہ معرفت طلباء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب اخبار بدر ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ جن لڑکوں کو ایام رخصت میں چندہ فراہمی کے لئے مقرر کیا گیا تھا ان میں سے بعض کی چٹھیاں میرے پاس آئی ہیں ۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ چندہ کے اکٹھا کرنے میں بڑی سرگرمی سے مشغول ہیں ۔ چنانچہ ایک طالب علم کی چٹھی ارسال خدمت کرتا ہوں ۔ جو کہ ضلع سیالکوٹ میں مدرسہ کے لئے چندہ جمع کر رہا ہے امید ہے کہ آپ اس چٹھی کو اخبار میں شائع کر دیں گے ۔ تاکہ اور طلباء بھی اس چٹھی کو پڑھکر اس کی پیروی کرنے کی کوشش کریں ۔ وہ چٹھی حسب ذیل ہے ۔ شیر علی ۔ ہیڈ ماسٹر مدرسہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بخدمت شریف حضرت مولانا مولوی سرور شاہ صاحب ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ اب میں اسکول کے چندہ کی بابت جو مجھ کو ہیڈ ماسٹر صاحب سے حکم ملا تھا ۔ کوشش کر رہا ہوں اور اب تک خدا کے فضل سے خوب کامیاب ہوا ہوں اور ہو رہا ہوں آپ میرے لئے دعا کریں ۔ کہ خدا مجھے اس تحریک میں کامیاب کرے اور میں ثواب کا مستحق ہوں اس وقت تک جو خدا نے مجھے اس تحریک میں کامیابی دی ہے ۔ اس کی بابت کچھ عرض کرتا ہوں قادیان سے میں روانہ ہو کر ایک روز لاہور رہ کر سیدہ گاؤں پہونچا ۔ چونکہ میرے پاس اسباب بکثرت تھا اس واسطے سیالکوٹ نہ ٹھیر سکا ۔ پھر چار روز گھوڑہ کر اور سکول کا کام قدرے ختم کر کے سیالکوٹ جمعہ کے روز گیا ۔ کیونکہ میں نے خیال کیا ۔ کہ جمعہ کے روز تمام احمدی جماعت شہر سیالکوٹ میں ایک جگہ جمع ہو گی اس واسطے جمعہ کا دن خوب موزون ہے ۔ وہاں پہونچکر پہلے پہل میں سید حامد علی شاہ صاحب کے مکان پر گیا اور ان سے تمام حال کہا وہ بہت خوش ہوئے کہ یہ طریقہ بہت اعلیٰ درجہ کا ہے اور میں اس طریقہ کے رائج کرنے پر بزرگان قادیان کا نہایت مشکور ہوں کیونکہ اس طریقہ سے ہم ہر ایک چیز وہاں بھیج سکتے ہیں ۔ پھر نماز جمعہ میں خطبہ شاہ صاحب نے پڑھا اور وہی آیات قرآنی پڑھیں ۔ جو کہ اس موقعہ پر موزون تھی ۔ خطبہ ختم کر کے وہ چٹھی جو کہ میرے پاس تھی تمام جماعت کو پڑھکر سنائی ۔ اور کہا کہ دیکھو گرمی کے دن ہیں اور کس شدت سے گرمی پڑ رہی ہے ۔ لیکن یہ ہمارا پیارا بچہ اس کام کے لئے جو کہ اس کو بزرگان قادیان کی طرف سے حکم ملا ہے ایسی گرمی میں اس کے بہم پہنچانے میں مستعد ہو گیا ہے ۔ اب ہم تمام جمعہ کے بعد اپنے اپنے گھروں میں جاکر آرام کریں گے ۔ لیکن یہ بیچارا ایسی گرمی میں گھر بہ گھر اور گاؤں بہ گاؤں پھرے گا اس واسطے ہمارے لئے سخت بے شرمی ہو گی ۔ اگر ہم اس کی داد نہ دیں گے ۔ الغرض تقریر بہت لمبی چوڑی تھی ۔ لوگوں پر خوب اثر ہوا اور میں اپنے مطلب میں کامیاب ہونے لگا ۔ روپیہ کا ابھی میں ٹھیک اندازہ نہیں لگا سکتا کیونکہ جمع ہو رہا ہے ۔ لیکن پارچات میں مجھے خاصکر خوشی حاصل ہوئی ہے اس وقت تک جو پارچات ہوئے ہیں ۔ وہ تقریباً تعداد میں ۸۰ ہیں ۔ جس میں ہر ایک قسم کے کپڑے ہیں اور بڑے بڑے اعلیٰ درجہ کے ہیں اور چندہ ابھی سیالکوٹ میں ہو رہا ہے ۔ وہاں کی جماعت کو میں نے یہ کہدیا ہے ۔ کہ میں تو ضلع میں چکر لگاتا ہوں اور آپ لوگ جمع کریں ۔ اور ایک فہرست ان کی تیار کرتے جائیں ۔ جب تمام اشیاء جمع ہو جائیں گی تو ان کی ایک ہی رسید میں اس کمیٹی میں دے دونگا ۔ کیونکہ اگر ہر ایک کو رسید دینے لگوں تو نہ تو میرے پاس اتنا وقت ہے اور نہ اتنی رسیدیں اس طریقہ کو یہاں تک لوگوں نے پسند کیا ہے ۔ کہ ایک صاحب نے بکرا

دیدیا ہے جس کی بابت مین کمیٹی میں کہہ آیا ہون۔ کہ اس کو فروخت کرکے قیمت جمع کردیا۔ اب مین گاؤن پہ گاؤن پھر رہا ہون۔ چار روز باہر رہتا ہون اور ایک دو روز اپنے گاؤن چلاجاتا ہون۔ اب آپ نے دعا کرین۔ کہ مین کامیابی کے ساتھہ دارالامان آؤن۔

ایک اور پیشین گوئی پوری ہوئی

جناب اڈیٹر صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ یہ چند سطور اگر مناسب خیال فرماوین تو درج اخبار فرماکر ممنون فرماوین۔

اتفاقیہ رسالہ برھم پرچارک مورخہ ۱۰ جون ۱۹۰۶ء میری نظر سے گزرا اس مین یہ مضمون پڑھکر کہ پلیگ نے اپنا دائرہ صرف ہندوستان تک ہی محدود نہین رکھا بلکہ یورپ مین پہونچگئی ہے۔ چنانچہ کارنجنا مین مہلک قسم کی پلیگ پہوٹ نکلی ہے اور تین سو کیس ہسپتال مین پڑے ہوئے ہین۔ حضور علیہ السلام کی وہ پیشگوئی یاد آگئی جو یورپ مین پلیگ کی بابت فرمائی تہی۔ اللہ اللہ نشان پر نشان ظاہر ہو رہے ہین۔ مگر مخالف ہین۔ کہ اسی طرح مخالفت پر تلے ہوئے ہین کان پر جون تک نہین چلتی۔ پیشتر اس کے جب مین قرآن شریف پڑھا کرتا تہا تو مکذبین کے انکار اور استہزاء پر تعجب آتا تہا۔ کہ یا الٰہی وہ کیسے انسان تھے۔ کہ باوجود مشاہدہ معجزات اور نشانات انکار اور ہٹ دہرمی کرتے تھے۔ اب خدا نے اپنی آنکھ سے دکھا دیا ہے۔ اب جب ان کو کہا جاتا ہے۔ کہ دیکھو فلان نشان کیسا صفائی سے پورا ہوا ہے۔ تو ہنس اور ٹھٹھے مین اڑا دیتے ہین۔ اوہر اوہر کی بڑ ہانکنے لگتے ہین اور بے بنیاد بحث چھیڑ دیتے ہین نشانون کے پورا ہونا ..... مومنین کے لئے ازدیاد ایمان کا باعث ہوتا ہے۔ مگر مکذبین کا انکار زیادہ بڑہتا جاتا ہے۔ [illegible] مثال ہے۔ کہ عمدہ غذا تندرست کے لئے [illegible] باعث صحت حیات اور بیمار کے لئے باعث ازدیاد مرض [illegible]۔

تھا انتظار جس کا وہ دلربا یہی ہے
یعنے مسیح و مہدی وہ پیشوا یہی ہے

دکھلا دو دیکھو آتھم اور مولوی قصوری
انکار ان کا کرنا تخم فنا یہی ہے

جس کا جھوٹا ملہم ڈوئی یہ سب کے سب ہوئے
فی النار ہو گئے سب بس انتہا یہی ہے

زنہار مفتری کو ملتی نہین ہے مہلت
قانون حق کا یارو باندھا ہوا یہی ہے

موت ان کی کر رہی ہے جس کی سچائی ظاہر
قصے مین آگے دیکھو وہ رہنما یہی ہے

شمس و قمر نے جس کی رمضان مین دی شہادت
وہ پیشوا ہمارا وہ حق نما یہی ہے

سچ یہ غلام احمد ہے یہ بروز احمد
ہے یہ مثیل عیسےٰ [illegible] یہی ہے

ہے احمدی کا منشا۔ دارالامان مین رہکر
خادم مسیح کا ہو ..... بس التجا یہی ہے

آپکا نیازمند۔ ڈاکٹر نبی بخش احمدی لاہور۔

وفات حاجی صاحب

جناب اڈیٹر صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بکمال آداب عرض کرتا ہون۔ کہ یہ چند اشعار اخویم حکیم مولوی عبدالاحد صاحب نے بر وفات چچا خواجہ حاجی احمد جو صاحب مرحوم تصنیف کئے ہین اور مجھہ کو بغرض اندراج اخبار بدر عطا فرمائے۔ لہذا التماس ہے کہ براہ مہربانی اخبار بدر کے کسی گوشہ مین جگہ دیکر درج فرماوین عنداللہ ماجور و عندالناس مشکور ہون گا۔

اے دریغا عمر ناپایدار و پر زوال
کل شیء هالکٌ پاینده ذات ذوالجلال

آدم و ادریس عیسےٰ نوح داؤد و شعیب
جملہ مقبولان حق کردند زینجا ارتحال

مالداران جہان فرعون قارون و شداد
پہلوانان زمان چون رستم و فرزند زال

آنچنین فرمان ایزد گشت نافذ از قدیم
منکر قانون شاہ از قہر یابد گوشمال

چون محمد مصطفےٰ در عالم فانی نماند
خواجہ احمد جو رود از عالم فانی مثال

از خیال خود چو ہاتف از بیرون کرد گفت
رفت از دنیائے دون ممدوح حاجی نیکو خصال ۱۳۲۵

خواجہ غفار جو احمدی سوداگر گلگت کشمیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ... نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اے جہل تونے اپنا سکہ بٹھا کے چھوڑا
ہے دام مین جہان کو اپنے پھنسا کے چھوڑا

جب تونے ان پہ ہون پر الطاف کی نظر کی
دین سے ہٹا کے ان کو دردر رلا کے چھوڑا

جاہل کو فائدہ یہ تجھہ سے ہوا ہے یکسر
راہ ہدیٰ پہ ان سے ٹھٹھا کرا کے چھوڑا

ان عالمون پہ اپنا ڈالا جو تونے سایہ
قرآن کا مطلب ان سے الٹا کرا کے چھوڑا

احمد کا جو تہا وعدہ آئیگا میرا نائب
آیا تو اس سے ان کے منہ کو پھرا کے چھوڑا

منہ پھیرنا کہان کا اس سے ہی بڑھ کے کچھ ہو
فتوائے کفر بیجا اس پہ لگا کے چھوڑا

فتوے یہ کیا لگایا مہدی کی دشمنی سے
[illegible] ان کو دین سے اپنے چلا کے چھوڑا

کیا خوب گت بنائی اے جہل عالمون کی
یارون پہ تیر اپنے تونے چلا کے چھوڑا

احمد کے دشمنون کو مہدی کے منکرون کو
مٹی کے نیچے آخر حق نے دبا کے چھوڑا

اے آریا کہان ہے مہدی کا وہ مخالف
پورا ہے کام اس کے حق نے دہوان اڑا کے چھوڑا

اپنے ہی بیوفا تم [illegible]
عزت کو اپنی تم نے کیسے گنوا کے چھوڑا

[illegible]
اس سلطنت پہ تم نے جھنڈا بنا کے چھوڑا

[illegible]
[illegible] بانی حق نے [illegible] کے چھوڑا

ہم تو [illegible] شکر حق کا
جس سلطنت مین ایسی ہم کو ہے لا کے چھوڑا

صد شکر میرے رحمان [illegible]
سایہ مین جس نے ہم کو شمس الضحیٰ کے چھوڑا

امن و امان کی شاہی [illegible]
حضرت مسیح مہدی رہبر ملا کے چھوڑا

حضرت مسیح میرے قرآن [illegible]
رستہ ہے جس نے ہم کو سیدھا دکھا کے چھوڑا

دین سے بتایا تونے ایمان دلایا تونے
منکر ہوئے جو تیرے ان کو مٹا کے چھوڑا

تارک صلوٰۃ جو تہا قرآن سے بے خبر تہا
قبلہ کو اس کے رخ کو تونے جھکا کے چھوڑا

گردن کشون کو پہلے سمجھایا نرمیون سے
پھر بھی نہ باز آئے نیچا دکھا کے چھوڑا

مس کو بنایا کندن تونے میرے مسیحا
غفلت مین جو تھے سوتے ان کو جگا کے چھوڑا

عاشق مریض تجھہ سے ہردم شفا ہین پاتے
مردون کو تونے دم سے جلا کے چھوڑا

عیسےٰ کا شرک ہم سے تونے ہٹا کو چھوڑا
توحید کا سبق ہے ہم کو پڑھا کے چھوڑا

تھی دل مین جو کدورت وہ بھی نکالی تونے
رستہ ہدائی والا ہم سے بھلا کے چھوڑا

عشق رسول ہم مین تیری طفیل آیا
قرآن دکھا کے ہم کو حق سے ملا کے چھوڑا

جس پر مرے مسیحا تیری نظر رہی ہے
مسعود اس بشر کو تونے بنا کے چھوڑا

خاکسار مسعود از جموں

عندلیب دل کا خطاب چمن قادیان سے

ہے آرزو کہ تجھ مین اک آشیان بناؤن — تری صبا کے جھونکون مین گاؤن چھپاؤن
بادِ صبا کے صدقے تیرے گلوں پہ قربان — تری بہار جوبن پر ہو نثار جاؤن
ہو داستان نرالی طرزِ فغان انوکھا — ترے گلون کو اپنا پھر حال دل سناؤن
مری زبان ہو گویا اس تختۂ چمن پر — اک دفتر معانی لکھ کر تجھے دکھاؤن
ترے گلون کی رنگت کثرت مین شان وحدت — اپنا نشیمن ایسا باغ جنان بناؤن
ہے کون ترا مالی وہ باغبان انوکھا — جسے اس کی صنعتون پر مین مرحبا سناؤن
جاکر اُسے یہ کہنا مین تجھ پہ دل سے قربان — پروانگی ہو مجھ کو تیرے چمن مین آؤن
ہو مشتِ خاک اپنی ترے چمن کی مٹی — یہ نقد زندگی بھی رہ مین تری لٹاؤن
یہ دردِ عشق ایسا قاضی کو تو نے بخشا — نقشِ وجود اپنا رہ مین تری مٹاؤن

عبدالقادر کلرک دفتر اکونٹنٹ جنرل لاہور

التماس ضروری

اکثر حضرات جب وصیت کا روپیہ روانہ فرماتے ہین تو اسکی تفصیل نہین لکھتے۔ لہذا گذارش ہے۔ کہ آئندہ سے وصیت کا روپیہ براہ راست بنام محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان بھیجا کرین اور ماہ وسال کا حوالہ ضرور تحریر فرمایا کرین تاکہ حساب صاف اور درست رہے اور وقت اجراء سارٹیفکیٹ کوئی دقت پیش نہ آوے۔ اور بیرونی انجمن ہائے سلسلہ عالیہ کے سیکرٹری صاحبان کی خدمت مین عرض ہے۔ کہ وہ وصیت کے متعلق روپیہ خود نہ لیا کرین بلکہ موصی صاحبان کو توجہ دلائین۔ کہ وہ اپنی وصیت کا روپیہ براہ راست محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام ارسال فرماوین۔

الملتمس

سید سرور شاہ۔ نائب ناظم مقبرہ بہشتی۔ قادیان۔ ضلع گورداسپور

ہنگو مین غضب الٰہی

نامہ نگار آزرور لکھتا ہے کہ ہنگو (ضلع کوہاٹ) مین ایک روز (انہی دنون) ۳ بجے کے وقت مغرب سے ایک گھنگھور گھٹا آئی اور اس سے بجائے باران رحمت کے گویا قہر الٰہی کی بارش ہوئی وہ قہر کیا تھا؟ بیضہ مرغ کے برابر موٹے موٹے اولے تھے جو اس زور سے پڑ رہے تھے کہ گویا فرشتون کی ایک فوج مخلوق کو تباہ کرنے کی غرض سے ارادتاً پھینک رہی ہے چنانچہ اُس شدید ژالہ باری نے باغات تباہ کر دئے۔ نقصان کا تا دم تحریر کوئی اندازہ نہ ہو سکا تھا۔ بہت سے مویشی اور پرند چرند وغیرہ کھیتون اور میدانون مین مُردہ پڑے پائے گئے۔ تمام سڑکون اور راستون پر سنگ مرمر کی گیندین سی لڑک رہی تھین۔ اور اولون سے سطح زمین مستور ہو گئی۔ اسی قسم کی ہولناک ژالہ باری اب کے سال اور بھی کئی جگہ ہوئی ہے۔ بلکہ نواح دہلی کے بعض مقامات مین تو شاید اپریل مین ان سے بھی کہین بڑے بڑے اولے پڑ چکے مین۔ کئی دانے ڈھائی ڈھائی پاؤ کے وزن کئے گئے۔ اور ایک دو کا وزن چار چار پانچ پانچ سیر تک تھا۔ (وکیل)

خطرناک نظارہ

جناب ایڈیٹر صاحب! السلام علیکم۔ قبل ازین فصل ربیعہ کی حالت جناب کی خدمت مین عرض کیگئی تھی کہ بہ نسبت سابق امسال دسواں حصہ غلہ رہ گیا ہے وہ بھی باریک زیرے کیطرح جس کو خریدار پوچھتے ہی نہین۔ زمینداروں بیچارون کی رہی سہی کسر آج ۔ ۲ جون ۱۹۰۷ء کی آٹھ پہر کی موسلہ دھار بارش نے نکال دی اس قدر بارش ہوئی۔ کہ سب جل تھل ہو گیا ہے کہین غلہ کے ڈھیر جو صاف کئے ہوئے یا سینڈ جو تھوڑے صاف کرنے والے باقی تھے۔ پانی پر تیر رہے ہین۔ کہین خرمن کے پُولے پانی کی لہرون کے آگے بہ رہے ہین۔ بھوسہ جو ابھی تک کھلا تھا اس کا نام ونشان نہین رہا۔ اس علاقہ مین ایک سال مین حسب ذیل آفات ارضی وسماوی نازل ہوئین۔ اول پارسال آجکل چری خربوزہ وسبز ترکاری کو کیڑا اکرک وغیرہ نے کھا کر بے نام ونشان کیا۔ از ان بعد سرشف توریہ کثرت سے کاشت کیا گیا۔ کہ اور نہین تو خریف کا معاملہ ہی پورا ہو۔ مگر خوبی قسمت سے وہ بھی تیلے کی (ایک قسم کے کیڑے کی) نذر ہوا۔ سب طرف سے مایوس ہو کر زراعت کنک پر زور لگایا گیا کہ شاید تلافی مافات ہو جائے۔ مگر چیت کی متواتر بارشون سے کنک نے زمین سے اوکھڑ کر اور کچھ کنگی لاکھ کی نذر ہو کر دانہ سے جواب دیا اور ۴ و ۵ و ۲ اپریل کو ژالہ باری کی باری آئی۔ جس نے چری تمباکو اور کچی کچی فصل ربیع کا سخت نقصان کیا اور اسی موقعہ پر طاعون ملعون کا دور دورہ ہوا جسکو زمینداروں اور زمینداروں کے کام کرنے والے کمیوں کی بھینٹ کا خاص شوق ہے کہین تو گھرون کے گھر ہی خالی ہو گئے کسی کا فرزند کسی کا بھائی کسی کا والد غرض کوئی آدمی اور گھر اس صدمہ شدید سے خالی نہین رہا۔ آخر مئی تک فصل ربیع اپنی عمر طبعی کو پہونچکر جو پہلے ہی بودا تھا۔ سرنگون ہو گئی تھی۔ کسی کسی منچلے اور دلیر زمیندار نے چری۔ تمباکو۔ ترکاری وغیرہ باوجود اس قدر مصائب کے جو کاشت کیا تھا اس کو دو دفعہ ٹڈی کے دل بادل نے چٹ کر لیا۔ اور آج کی بارش بیوقت نے آخری فیصلہ کر دیا۔ (زمیندار)

ان دونو واقعات کے درج کرانے سے میرا مطلب یہ ہے کہ لوگ ماکنا معذبین حتّی نبعث رسولا اور ولقد ارسلنا الی امم من قبلک فاخذناھم بالباساء والضراء لعلھم یتضرعون پر تدبر کرین۔ (اکمل)

بخدمت عالیجناب حضرت اقدس علیہ السلام مسیح موعود ومہدی معہود۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ گذارش ہے۔ کہ آج رات جو کہ ۱۲ اپریل ۱۹۰۷ء کو شہر گجرات مین غیر معمولی ہوا چلی جس کے ساتھ کچھ بارش تھی اس قدر ہوا کی تیزی تھی۔ کہ دریچون کی بار بار کنڈیان لگائی جاتی تھین۔ پھر کھل جاتی تھین گویا کہ ایک سخت زلزلہ کا کام دے رہی تھی اور مکان جنبش کر رہے تھے۔ گویا کہ قیامت برپا تھی اور اس سخت ہوا سے محلہ خوجون مین ایک مکان گر گیا اور تین عورتین اس کے نیچے دب گئین۔ ایک نوجوان لڑکی مُردہ برآمد ہوئی اور دوسری کو صدمہ پہونچا اور ایک طاق کے نیچے آکر بچ گئی۔ اس ہوا سے ہر بشر حیرت زدہ ہو رہا تھا۔ اگرچہ مخلوق کی تباہی دیکھ کر اس سلسلہ کے لوگون کا بہت دل کڑھتا ہے۔ مگر خدا کے شکر کا ہی مقام ہے۔ کہ جو باتین رسول کے منہ سے نکلین وہ پوری ہوئین کہ طرح طرح کی آفتین آئینگی سو وہ اب ظہور مین آ رہی ہین۔ خادم۔ شیخ الٰہی بخش رحیم بخش تاجران کتب گجرات پنجاب

صوبا ماچھی نے اللہ دتا موچی والی بھینس مبلغ ایک سو پچاس کو خرید کی۔ ۵ مئی ایک شخص اجنبی صوبا مذکور کے رشتہ دارون کے نام کا دہوکہ دے کر لیگیا کہ مین وہان جاکر روپے بھیجدونگا اس کے بعد نہ روپے نہ بھینس۔ جو شخص اس بھینس یا ٹھگ کا یا ثبوت پتہ دیگا اُسے عشرہ انعام دیا جائیگا اور جو ہر دو کا پتہ دے اُسے صدعہ اگر الگ الگ دو شخص بتلائین تو انعام نصف نصف دیا جائیگا۔ حلیہ بھینس۔ قد درمیانہ۔ قد دراز۔ رنگ خوب سیاہ۔ چہرہ بڑا مگر مولا لمبا۔ شاخ کنٹھے مگر ذرا

رسید زر

۳ر جون ۱۹۰۷ء
۱۰۷۷۔ غلام حسین صاحب ےر
۱۶۲۱۔ شیخ عبد القادر صاحب ےر
۱۶۴۰۔ فضل الٰہی صاحب ےر
۵۴۰۔ سید حیدر شاہ صاحب ےر
۱۶۳۱۔ شیخ نور اللہ صاحب ےر
۱۶۴۲۔ عطاء محمد صاحب ےر
۱۶۳۶۔ چودہری غلام محمد صاحب ےر

۴ر جون ۱۹۰۷ء
۴۳۵۔ گلاب الدین صاحب ۳ر

۵ر جون ۱۹۰۷ء
۱۳۵۵۔ غلام احمد صاحب عمر
۵۶۵۔ الٰہی بخش صاحب عہر
۴۲۸۔ محمد اسمٰعیل صاحب ےر
۴۶۳۔ سید محمد قاسم صاحب ےر

۶ر جون ۱۹۰۷ء
۱۶۴۶۔ امام الدین صاحب عار
۵۶۹۔ بابو چاند خان صاحب ےر
۴۹۶۔ عمر الدین و امیر الدین صاحب ےر
۵۰۱۔ محمد دین صاحب عار
۳۶۰۔ غلام محمد صاحب ےر
۱۲۵۶۔ کرم الدین صاحب عار

۷ر جون ۱۹۰۷ء
۵۱۴۔ رحمت اللہ صاحب ےر
۴۴۲۔ امام الدین صاحب عہر
۱۶۴۵۔ عطاء محمد صاحب ےر
۴۲۴۔ منصب علی صاحب ےر
۳۰۰۔ نبی بخش صاحب ےر

۸ر جون ۱۹۰۷ء
۱۷۴۔ قربان حسین صاحب ےر
۱۵۷۵۔ غلام محمد صاحب عار
۵۲۶۔ سلطان احمد صاحب سےر
۴۲۳۔ میاں محمد علی صاحب ےر

۱۱ر جون ۱۹۰۷ء
۱۶۴۷۔ بابو عطا محمد صاحب ےر

۵۳۶۔ چودہری ملا صاحب ےر
۴۱۴۔ عبد الرحیم صاحب ےر
۵۸۷۔ جیوے خان صاحب ےر
۱۳۹۵۔ امام الدین صاحب ےر

۱۲۔ جون ۱۹۰۷ء
۹۸۷۔ محمد علی صاحب ےر
۱۵۳۶۔ سید نبی شاہ صاحب عہر
۱۶۵۳۔ اللہ دتا صاحب عہر
۵۲۰۔ محمد حیات صاحب ےر
۱۶۳۹۔ محمد اکبر علی صاحب ےر
۵۳۷۔ عبد المجید صاحب عہر

۱۶۔ جون ۱۹۰۷ء
۱۶۵۷۔ عزیز الدین صاحب ےر
۱۶۵۸۔ نور محمد صاحب عار
۶۹۷۔ عبد الرشید صاحب ےر
۱۵۱۴۔ کرم الدین صاحب عہر

۱۷۔ جون ۱۹۰۷ء
۱۰۶۶۔ حبیب احمد صاحب ےر
۲۸۳۔ احمد خان صاحب ےر
محمد عثمان صاحب عہر
۶۰۷۔ اللہ دتا صاحب ےر
حافظ غلام رسول صاحب
بابت ۱۴۵ و ۴۹۲ و ۱۱۲۲
۱۱۳۰۔ ۵

۱۹۔ جون ۱۹۰۷ء
۱۶۶۳۔ شکر اللہ خان صاحب ےر
۱۰۶۴۔ نیاز محمد صاحب عہر

۲۰ر جون ۱۹۰۷ء
۱۵۸۴۔ میر حسین صاحب ےر
۲۰۸۔ الٰہ داد صاحب عار
۱۴۵۸۔ احمد نور صاحب ۸ر

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

عبد الغنی
فاطمہ بنت محمد حسن
الہیہ محمد حسن
ڈہوک داخلی جہان ڈاکخانہ چونترہ ضلع

حاضران بنت محمد حسن فاضل ڈہوک داخلی جہان ضلع اٹک ڈاکخانہ چونترہ
بڈہے خان۔ راہوں جالندہر
غلام مصطفےٰ صاحب ۳۱۸ کیڈر کاس
والدہ مولوی فیض الدین صاحب۔ سیالکوٹ
الہیہ مرزا عبد الکریم صاحب تاجر۔ بہیرہ
غلام محمد ولد بلندا۔ علی پور۔ ملتان
مسمات رحیم بی بی بنت بلندا۔ ″
حکیم امام الدین صاحب جموں
عائشہ بی بی زوجہ محمد بخش صاحب تخت ہزارہ بہیرہ
عبد اللہ جو۔ نندہ پور کشمیر
حسین گٹھالیان سترہ پسرور سیالکوٹ
غلام رسول ″ ″
عنایت ″ ″
مسمات ماجی ″ ″
حسین خان آنغانکوٹ ″
محمد بخش صاحب کوٹ گنڈل ″
مسمات فتح بی بی۔ بہول
ٹلونڈی عنایت خان پسرور سیالکوٹ
چودہری محمد حسن ″ ″ ″
لدہو۔ گگہ دہاوان رعیہ سیالکوٹ
ابراہیم ″ ″
فتح بی بی بنت نظام الدین ″
زینب ″ ″
فتح بی بی بنت دین محمد ″ ″
فاطمہ بی بی ″ ″ ″
دین محمد ″ ″ ″
جلال الدین ″ ″ ″
محمد دین ″ ″ ″
امام الدین ″ ″ ″
حسین بخش ″ ″ ″
کرم داد۔ بہورائی ملیاں رعیہ سیالکوٹ
فقیر ″ ″ ″

علی محمد۔ بہورائی ملیاں رعیہ سیالکوٹ
مسمات جواہر بی بی ″ ″ ″
والدہ فقیر محمد و علی محمد ″ ″ ″
مسمات حسین بی بی زوجہ
غلام محمد صاحب تواڑہ رعیہ سیالکوٹ
مسمات بہو بی زوجہ مہر الدین ″ ″ ″
مسمات مہر بی بی والدہ محمد حسن ″ ″
عطاء اللہ۔ پرنسپورٹ کیڈر ۲۴ انبالہ چھاؤنی
مستری محمد یار۔ وزیر آباد
احمد دین ″
کرم الٰہی صاحب گٹھالیاں پسرور سیالکوٹ
جمعہ ″ ″ ″
پیراندتا ″ ″ ″
بوٹا ″ ″ ″
ماہی ″ ″ ″
مہندا ″ ″ ″
نواب ″ ″ ″
روشن دین ″ ″ ″
دین محمد ″ ″ ″
جہنڈا ″ ″ ″
تاج محمد ″ ″ ″
شاہ دین ″ ″ ″
شہاب الدین ″ ″ ″
مسمات بہولی ″ ″ ″
ریشم بی بی ″ ″ ″
حاکم بی بی ″ ″ ″
غلام حسین ″ ″ ″
اللہ دتا ″ ″ ″
مسمات دوست بی بی ″ ″
مولوی حیدر صاحب دریہ چنیل
ہرام شاہ۔ ڈرچی
میرزا سالار ہرام شاہ ڈرچی
محمد شان ″ ″ ″
محمد نقی ″ ″
حسین بخش۔ عیدنیوہ رعیہ سیالکوٹ
محمد دین ″ ″ ″

بوٹا۔ عیدن پورہ رعیہ سیالکوٹ
خدا بخش ″ ″ ″
محمد دین ″ ″ ″
مرزا ″ ″ ″
قاسم ″ ″ ″
محمد علی ″ ″ ″
سراج الدین ″ ″ ″
جواہر ″ ″ ″
قطب الدین ″ ″ ″
عبد اللہ ″ ″ ″
اللہ دتا ″ ″ ″
بڈہا ″ ″ ″
نثار اللہ۔ کالیکے گوجرانوالہ
کرم دین۔ چہور چہیر لالہ موسےٰ گجرات
محمد دین ″ ″
غلام محمد۔ کھیمی نہر قصور۔ لاہور
محمد اکبر۔ نگہ جالندہر
بڈہے خان راہوں ″
سید دلبر علی۔ معہ تصیر صالح پور کنگ
میران بخش معہ الہیہ سترادہ سیالکوٹ
کرم دین۔ گدیان رعیہ ″
ہدایت اللہ معہ الہیہ گٹھالیاں پسرور
مسمات بہاگن ″ ″ ″
غلام احمد ″ ″ ″
حسین خان ″ ″ ″
نبی بخش ″ ″ ″
رحیم بی بی فیروز پور
فاطمہ ″ ″
رحمت ″ ″
مسمات حشمت ″ ″
مسمات مہر النساء ″ ″
مشتاق احمد ″ ″
عبد الغفور ″ ″
کریم بی بی الہیہ اللہ دتا۔ رہا نہہوں
سرائے سدہو۔ ملتان
حسین شاہ۔ اسپیدار سگنلر
گورنمنٹ ٹیلیگراف آفس لاہور

گلاب معہ الہیہ گٹھالیاں پسرور سیالکوٹ
عبد اللہ ″ ″
خیر الدین معہ الہیہ ″ ″ ″
عبد العزیز زرگر۔ سیالکوٹ
ملان گل۔ خوست
محمد رحیم ″ ″
مسمات صدیقہ ″
گل خاتون ″
جہنڈا معہ الہیہ گٹھالیاں پسرور سیالکوٹ
گامان ″ ″ ″
کرم دین ″ ″ ″
حوری معہ الہیہ ″ ″ ″
حسن بی بی ″ ″ ″
~~عبد الغنی~~ دکیا اونتا ہدرہ لاہور
غلام علی ″ ″ ″
برکت علی ″ ″ ″
محمد علی ″ ″ ″
شاہ سوار ″ ″ ″
عالم شاہ ″ ″ ″
اللہ داد ″ ″ ″
عزیز خان ″ ″ ″
عنایت اللہ ″ ″ ″
اللہ داد ″ ″
فضل کریم۔ بازید چک۔ گوردا سپور
گل محمد معہ الہیہ۔ ڈہری تیدان ضلع جہلم
منعیم اللہ ″ ″
کامل ″ ″
محمد دین ″ ″
مقبل ″ ″
مسمات نوردان کوٹ قیصرانی
ڈیرہ غازی خان
مسمات رحمت ″ ″
اللہ دتا۔ شادیوال خورد گجرات
اردو زبان محمد ارائیں یعقوب
سیالکوٹ
مسمات حکیم بی بی۔ کہاریاں
ضلع گجرات

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے نئی قیمتوں پر طلب فرماؤ

براہین احمدیہ اور درثمین کی قیمت مین یکم جولائی تک رعایت کیگئی ہے۔ اب براہین احمدیہ غیر مجلد کی قیمت ۶ عہ مجلد ہے۔ درثمین مجلد ۸ غیر مجلد ۶ سے ملیگی

احباب وقت کو ہاتھ سے نہ دین

نور الدین | مصنفہ علامہ دوران حضرت حکیم الامۃ۔ دھرمپال کی ترک اسلام کا جواب۔ جس مین بہت سے اسلامی مسائل پر سیرکن بحث فرمائی ہے۔ مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے۔ قیمت ۸

حضرت اقدس کیا فرماتے ہین

اطلاع

(ہر دو کتب دفتر ہذا کی ہین سے ملسکتی ہین چشمہ مسیحی اور لغات القرآن بابو حصہ کیزار مصنفہ سید عبد الحی عرب صاحب) میری کتاب چشمہ مسیحی کو عام فایدہ کے لئے دوبارہ چھپایا ہے۔ اور درحقیقت ان کتابون کا عام طور پر ملک مین شائع ہونا ضروری ہے۔ پس اگر کوئی صاحب ہمت خرید کرکے عام لوگون مین تقسیم کرین۔ تو حتی المقدور موجب ثواب ہوگا۔ عیسائی پادری ہر ایک رسالہ بیس بیس ہزار چھپوا کر شائع کرتے ہین۔ سو افسوس یہی ہے کہ دنیا کو ہماری تالیفات کا بہت ہی کم علم ہے۔ دوسرے صاحب موصوف نے جو عربی زبان رکھتے ہین لغات القرآن ایک کتاب تالیف کی ہے۔ میری دانست مین وہ کتاب بھی مفید ہے۔ ہر ایک پر لازم ہے۔ کہ قرآن شریف کے سمجھنے کے لئے خاص توجہ کرے۔ کیونکہ دینی علوم کا یہی خزانہ ہے۔ اور علم لغات قرآن نہایت ضروری ہے۔ والسلام

میرزا غلام احمد

سر الشہادتین | مصنفہ حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب امروہی جلیل۔ سورۂ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ مین صاحبزادہ عبد اللطیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہین۔ اس کے نکات ایک روپیہ مین بھی گران نہین۔ قیمت ۱ر

اعجاز احمدی | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ حضرت مسیح موعود کی تائید مین۔ قیمت ۱ر

جنگ مقدس | حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام و عبد اللہ آتھم کا مباحثہ۔ اس مین ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۸

جام شہادت | مصنفہ حضرت ثاقب صاحب۔ مولوی عبد اللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ۔ قیمت ۸

شہادت آسمانی | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ کلمہ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب۔ قیمت ۸

رویائے صالحہ | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کے لئے ضروری ہین۔ قیمت ۸

الوصیۃ | مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت صاحب نے وصیت مین اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدون کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتین دی ہین۔ قیمت ۲ر

القول الصحیح | اردو نظم۔ حضرت مسیح موعود کی تائید مین۔ خلیفہ ہدایت اللہ صاحب کی تصنیف۔ قیمت ۱ر

اسلام اور اس کا بانی | ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید مین۔ قیمت ۱ر

نظم مستورات | مستورات کے لہجہ پر۔ قیمت ۸

آنہ ڈکشنری۔ طالب علمون کے لئے نہایت مفید۔ قیمت ۱ر

کامن احمدی۔ الاداد والے۔ قیمت ۸

احمدی جماعت کو مبارک اور خوشخبری

ایہا الاخوان۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ الحمد للہ کہ فاضل اجل حضرت حکیم الامۃ مولانا مولوی نور الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے ترجمہ قرآن شریف کا پہلا پارہ جو بطور نمونہ ترجمہ ہے۔ چھپ کر طیار ہو گیا ہے۔ امید کہ قدر دان قوم خرید کر مصنف کے حق مین دعائے خیر فرماوین۔ کل ترجمہ مولانا موصوف الصدر نے اس عاجز کو دے دیا ہے۔ خدا تعالیٰ اس خدمت کے لائق ہونا قبول فرماکر بہت جلد اس مقدس جماعت کے سامنے کل ترجمہ طیار کرکے پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ کل ممبران جماعت سے التماس ہے کہ وہ اس کار خیر کے حسن انجام کے لئے دعا فرماوین ہدیہ پارہ اول علاوہ محصولڈاک ۴ر۔ این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد۔

المشتہر

عاجز شیخ عبد الرشید۔ مالک مطبع احمدی صدر بازار میرٹھ

الخطبۃ

ضرورت نکاح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

۱ ۔ سید صاحب کے واسطے انتظام ہوگیا ہے۔ اور کوئی صاحب اس کے متعلق نہ لکھین

۴ ۔ ہمارے ایک مکرم دوست جو قوم کے سید ہین اور ایک ریاست مین معزز عہدے پر ممتاز ہین اور اس سلسلہ مین اول درجہ کے مخلصین مین سے ہین اور ان کو حضرت اقدس سے بہت محبت اور دلی تعلق ہے دیکھنے مین اعداد گویا ایک ضرورت شرعی یعنے حصول اولاد کے لئے دوسری شادی کی ضرورت ہے اور خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منشاء ہے۔ کہ وہ اس غرض کے واسطے دوسری شادی کرین اور حضور ہی کی اجازت سے سید صاحب موصوف نے میرے پاس ذکر کیا ہے۔ کہ بذریعہ اخبار ان مناسب جگہ کی تلاش کی جاوے۔ حضرت نے بھی عاجز کو زبانی فرمایا ہے۔ کہ اس معاملہ مین کوشش کرو۔ اس واسطے تمام خط و کتابت میرے نام ہونی چاہیئے یا حضرت کے نام۔ کیونکہ آخری فیصلہ حضرت اقدس کے حکم سے ہوگا۔

۵ ۔ مرد خان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے۔ اور وہ دوسری شادی کرنا چاہتے ہین۔ مرد خان ایک نیک اور نوجوان ہین۔ خط و کتابت میرے نام (معرفت ایڈیٹر) ہو

۶ ۔ سید محمد یوسف صاحب عمر ۲۳ سال جن کا اصل وطن کشمیر مین ہے مگر چھ سال ہوئے۔ کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان آئے تھے اور تب سے اسی جگہ رہتے ہین۔ اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے۔ وہ آیندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہین زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہین وہ ایڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہین۔

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبرین دلچسپ ایڈیٹوریل۔ ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے۔ سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ اخبار اخبار عام ہی ہے دلچسپ اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھین۔

مینجر روزانہ اخبار عام

طریقہ احمدیہ | مصنفہ قاضی اکمل۔ پنجابی منظوم جس مین تمام عقاید احمدیہ و نماز روزہ بالدلائل مذکور ہین۔ قیمت ۱ر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی ے ر

ای جہان منتظر خوش باش کاندوستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

۲۲ ۔ جمادی الاول ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۴ جولائی ۱۹۰۷ء

جلد ۶ | نمبر ۲۷

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

دس شرائط بیعت

اول ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا۔ دوم ۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا ۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا ۔ چہارم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم ۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرے گا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا نہم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے ۔ اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا دہم ۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

اسلامیم از فضل خدا / مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم / ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست / بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام / دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن / جان شد و باجان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام / ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست / زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود / آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال / وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست / ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد / ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است / منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندر است / منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین / آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست / ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک قسم دوری از آن عالی جناب / نزد ما کفر ہست و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ	عـــــہ
معاونین درجہ اول جنکو ع اپنا اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے	صــــہ
معاونین درجہ دوم جنکو عہر اپنا اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے	للعہ
عام قیمت پیشگی	ے ر
عام قیمت مابعد	للعہ
قیمت فی پرچہ	۲ ر

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ کریں گے ان سے بحساب ما بعد لی جاویگی ۔ جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے ۔ بعد میں نہیں مل سکیگا ۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاریگی ۔ علیحدہ رسید نہ ہوگی ۔ روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے ۔ تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے ۔

مینجر

وہ الفاظ جنہیں حضرت اقدس بیعت لیتے میں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۔ ۲ بار ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۔ ۳ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ آمین ۔ اس کے بعد آپ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں

عراق عرب میں طوفان

حبل المتین کی تازہ اشاعت سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ عراق عرب میں امسال ایسا سخت طوفان آیا ہے۔ جیسے ثانی طوفان نوح کہنا بے جا نہ ہوگا۔ تقریباً تین مہینے ہوئے۔ کہ دریائے دجلہ و فرات میں اس قدر طغیانی ہوئی۔ کہ پانی زمین کے اوپر بہنے لگا۔ اور بعض جگہ تو پانی ہی پانی ہو گیا۔ یہان تک کہ پورے بند اس زور دار پانی کے مقابلے کی تاب نہ لا سکے۔ اکثر ٹوٹ گئے اور پانی نے ہر طرف عراق کی پست وادیون کو بڑے بڑے نالون کی شکل مین بنا دیا۔ اس پر بھی دجلہ و فرات کے کنارون کا پانی روز مرہ زور پکڑتا گیا۔ حتے کہ عراق کے نالے کثرت آب کے سبب مل کر ایک بڑا دریا بن گئے ہین چونکہ عراق کے تمام شہر سواحل دجلہ و فرات پر واقع ہین۔ اکثر باغون اور کھیتون مین پانی ہی پانی ہو گیا اور سخت نقصان پہونچا۔ بغداد کا یہ حال ہے جیسے ایک مین دو جزیرہ ہون جن کی نسبت ہر دم اندیشہ ہے کہ اب ڈوبے اب ڈوبے۔ کربلا اور اور شہرون کا بھی یہی نقشہ ہے۔ اب شط فرست کا پانی صحرائے بغداد پر مسلط ہو گیا ہے اور پرانے شہر کے اطراف مین جو دجلہ کے جنوب مین واقع ہے۔ احاطہ کر لیا ہے۔ شب شنبہ ششم ربیع الثانی کو ایک طوفان ہوا اور ایک طوفان عظیم پانی کا آیا۔ اور جو پانی پہلے رکا ہوا تھا۔ اس طوفان نے اور اس پانی نے مل کر شہر کے گرد کے بند کو توڑ ڈالا ہے۔ صدائے نالہ و شیوا بلند ہوئی تقریباً ۸۰۰ گھر غرق ہو گئے اور سب لوگ اندھیری رات مین اپنی تمام اثاث البیت اور متعلقین کو لئے ہوئے اس محلہ سے اس محلہ مین مارے مارے پھرتے تھے۔ اور یہ گریہ و زاری کرتے تھے۔

(آفتاب)

برہمن بیریہ و دیاگنج (شرقی بنگال) کے بعض نشیبی مواضعات مین سخت سیلاب آیا۔ لوگ بھوکے مر رہے ہین فصلین تباہ ہو گئین اور لوگ بیرونی امداد کے لئے درخواست کر رہے ہین۔

ہفتہ مختتمہ ۱۰ ماہ حال کے اندر کشمیر مین ہیضہ سے ۲۲۹۴ وارداتین اور ۱۳۱۵ اموات ہوئین۔ (وکیل)

طوفان :۔ ۱۲ر جون گزشتہ کے وقت جہلم مین سخت طوفان گرد آیا۔

زلزلہ :۔ ۱۲ر جون کی شب کے پون بجے ڈونگا گلی (کوہ مری) پر سخت جھٹکا زلزلہ کا محسوس ہوا اور کئی سکنڈ تک رہا تمام آدمی گھرون سے باہر نکل آئے۔ (پیسہ)

سخت زلزلہ :۔ جمیکا اور چلی کے شہر والڈیویا مین ۱۳ر ماہ حال کو سخت زلزلہ آیا۔ جمیکا مین فوج مارے خوف کے میدان مین بھاگ کر نکل آئی اس بھاگ دوڑ مین ۵ آدمی مر گئے۔ ۱۱ آدمی مجروح ہوئے۔ والڈیویا مین بکثرت مکانات گر پڑے (سول اینڈ ملٹری نیوز)

فرد جرم لگائی گئی۔ مسٹر بائیڈ صاحب سپشل مجسٹریٹ لاہور کی عدالت سے ۲۴ر جون کو حسب ذیل فرد قرار داد جرم بنام پنڈی داس مالک و ایڈیٹر انڈیا اور بنام دینا ناتھ مالک و ایڈیٹر ہندوستان لگائی گئی۔ دفعہ ۱۳۱ دفعہ ۱۲۴ (الف) و ۱۳۵۔ پنڈی داس تم پر الزام لگایا جاتا ہے کہ تم نے ۲۵ر اپریل کے اخبار مین ایک مضمون سرکار کی ہندوستانی افواج کو بہکانے کے لئے لکھا۔ پنڈی داس نے اقبال جرم نہین کیا۔

دینا ناتھ نے اس جرم کے شائع کرنے مین مدد دی دفعہ ۱۲۴ - ۱۳۱ - ۱۳۵۔ تعزیرات ہند (پیسہ)

صوبہ۔ شرقی بنگال کے ہنگامون مین مختلف مقامات سے اب تک ۷۵۵ اشخاص کا چالان ہوا ہے ان مین سے ۵۴ ثبوت جرم کے بعد سزایاب ہوئے۔ اور ۱۹۰ پر ہنوز مقدمہ چل رہا ہے۔ باقی بے قصور سمجھ کر رہا کئے گئے میمن سنگھ۔ باقر گنج اور ٹپرہ مین تعزیری پولیس بٹھائی گئی ہے اور کئی اور مقامات مین عنقریب بٹھائی جاویگی

اضلاع دہلی۔ لاہور۔ سیالکوٹ۔ لائلپور۔ اٹک راول پنڈی کے بعد اب ضلع امرت سر کا نام بھی ان علاقجات کی فہرست مین شامل کر دیا گیا ہے۔ جہان بلا پیشتر اطلاع پبلک و پولیٹیکل جلسے کرنے کی ممانعت ہے ضلع امرت سر مین اس امتناعی قانون کا ۱۵ ماہ حال سے نفاذ بھی ہو گیا ہے۔ (وکیل)

پیسہ اخبار "کیا آریہ سماج پولیٹیکل جماعت نہین" کے عنوان کے نیچے لکھتا ہے کس طرح ممکن ہے۔ کہ اس قسم کی جنگی سپرٹ کی تعلیم کے ساتھ جنگی پالیٹکس موجود نہ ہو کیا لاہور کے کسی اور کالج کے طلبا پر بھی ورزش کے میدان مین اتنی مرتبہ ہمعصر کالجون کے طلبا سے مار پیٹ کرنے کا الزام لگایا گیا ہے۔ جس قدر کہ ڈی۔ اے وی کالج کے طلبا پر لگایا گیا ہے۔ جس قدر آریہ سماج کے اپدیشکوں نے جھگڑے اور فساد کئے اور عدالتون مین مقدمہ بازیان ہوئین کسی اور جماعت کے واعظون نے بھی کی ہین۔ بحالیکہ ابھی آریہ سماج والے تعداد مین سب ہمعصر مذاہب سے کم ہین جس قدر سلسل اخبار اور کتابین حملون اور دل آزار باتون سے پُر چند سال مین انہون نے چھاپی ہین۔ کسی اور مذہب نے بھی چھاپی ہین؟

درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ اسی طرح آریہ سماج اپنے اخبارات سے پہچانا جا سکتا ہے۔ گو آریہ لیڈر شاید نہ مانین۔ لیکن پبلک بخوبی جانتی ہے کہ پنجابی کس جماعت کا اخبار ہے۔ مجھے یقین ہے۔ کہ اس کے خریدارون اور معاونون مین پنجاب مین بہت زیادہ آریہ سماج کے ممبر ہین جن دنون لاہور آریہ سماج کے لیڈر ٹربیون پر ناراض ہو گئے تھے۔ کیونکہ اس نے آریہ سماج کا غلام بن جانے سے انکار کیا تھا۔ تو بہت سے آریا ؤن نے ٹربیون کی خریداری چھوڑ دی تھی۔ یہ واقعات یقیناً ٹربیون اور پنجابی کے دفترون سے ثابت ہو سکتے ہین۔ کہ ٹربیون کو جن لوگون نے اس زمانہ مین چھوڑا تھا یا ٹربیون ان سے کوشش کر کے چھڑایا گیا تھا۔ ان مین آریہ سماج کے ممبر کس قدر تھے اور کہ پنجابی کے خریدارون مین پنجاب مین ممبران آریہ سماج کس قدر ہین۔ یہ کہدینا تو آسان ہے کہ پنجابی آریہ سماج کا آرگن نہین اور کہ آریہ سماج کو پنجابی سے کچھ تعلق نہین۔

پنجاب مین جنگی لٹریچر کی بنیاد کن لوگون نے رکھی ہے۔

کشمیر ریلوے۔ ایبٹ آباد سے سرحد کشمیر تک سلسلہ ریلوے کی پیمایش کی منظوری آگئی ہے۔ جو تنگ پٹڑی کی ہوگی۔ معلوم ہوا ہے کہ سرحد کشمیر سے لے کر بارہ مولا تک سلسلہ ریلوے ریاست کیطرف سے توسیع کیا جاویگا۔

کوڑ بوٹی۔ مندرجہ عنوان بوٹی طاعون کے دفعیہ مین اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ یہ بوٹی دریا کے بیلون اور تالابون کی کچھون مین کثرت سے ہوتی ہے اور چونکہ اس کا ذائقہ نہایت کڑوا ہوتا ہے اس لئے کوڑ بوٹی کے نام سے مشہور ہے۔ اس کے بوٹے کی گندل فٹ ڈیڑہ فٹ تک اونچی ہوتی ہے۔ پتے اس کے کریلا کی طرح ہوتے ہین مگر ادسے چھوٹے پھول پیلا اور کنگرہ دار ہوتا ہے ایک ایک بوٹے مین ۳ یا ۴ سے زیادہ پھول نہین لگتے۔ جب ماہ کاتک مین گندم بوئی جاتی ہے۔ تو اس کے ساتھ یہ بوٹی بھی خود بخود پیدا ہو جاتی ہے اور گندم کے کاٹے جانے کیوقت یہ بھی خشک ہو کر نابود ہو جاتی ہے۔ (سراج)

در مدحت شان مسیح موعود حضرت اقدس جناب مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اشعار غبار دل

مصدر انوار ہے شمس و قمر | مصدر اسلام ہے تاج گہر
مصدر نعمت ہے وہ دولت نشان | مصدر کیاب ہے گوہر فشان
مصدر چشم بصیرت مردمک | مصدر نور تجلی ہے چمک
مصدر پنہان ہے وہ راز خفی | مصدر اسرار ہے وہ منجلی
مصدر فرہاد ہے شیرین زبان | مصدر لیلیٰ ہے وہ مجنون زبان
مصدر صدق و وفا ہے با وفا | مصدر جود و کرم ہے باسخا
مصدر شفقت ہے وہ اہل دعا | مصدر رحمت ہے وہ نور الہدیٰ
مصدر رحمت ہے وہ عالی ہمم | مصدر نعمت ہے وہ والا نعم
مصدر ارکان ہے محکم ستون | مصدر عرفان ہے وہ راہ نمون
مصدر اقطاب تاج اولیا | مصدر اقطاب فخر اولیا
مصدر اوصاف ہے صافی نہاد | مصدر بنیاد ہے صافی نژاد
مصدر باطن ہے وہ نور الہدیٰ | مصدر ظاہر ہے وہ راہ ہُدا
مخزن شعرا ہے فردوسی زبان | مخزن شعرا ہے وہ طوسی زبان
معدن انصاف عادل نوشیروان | معدن حکمت فلاطون زمان

ہادیٔ اسلام ہے عالی تبار | ہادیٔ دین ہے وہ باعزّ و وقار
مشعل ارکان ہے دار السلام | مشعل دین امامت السلام
السلام اے ماہ رفعت السلام | السلام اے ماہ طلعت السلام
السلام اے ہادیٔ روشن ضمیر | السلام اے بیکسوں کے دستگیر
السلام اے گمرہون کے رہنما | السلام اے ہادیٔ ہر دو جہان
السلام اے کارساز دردمند | السلام اے چارہ کار دردمند
السلام اے چاکرون کے دین پناہ | السلام اے چاکرون کے بادشاہ
السلام اے عابدون کے پارسا | السلام اے زاہدون کے پارسا
السلام اے اولیا کے پیشوا | السلام اے دین احمد پیشوا
السلام اے متقی کے اولیا | السلام اے عالمون کے اصفیا
السلام اے عاجزون کے دردمند | السلام اے اہل دین کے دردمند

السلام اے فاسقون کے بیخ کن | السلام اے ظالمون کے بیخ کن
السلام اے کافرون کے بیخ کن | السلام اے مشرکون کے بیخ کن
السلام اے مولوئے معنوی | السلام اے اصفیا کے متقی
السلام اے دین احمدؐ کے امام | السلام اے شاہ شاہان السلام

آستانہ پر بُلا لیجے مجھے | اپنی رحمت سے نہ خالی رکھئے
آتش دوری جلاتی ہے مجھے | اور تپ ہجران ستاتی ہے مجھے
اے امام وقت تاج اولیا | تیری بیعت کرچکا ہوں بے ریا

محمد اشرف بیگ زمیندار موضع چندہیری ڈاکخانہ بوڈھانہ ضلع مظفر نگر

خاص شکریہ

لنگر اور مدرسہ کے لئے بھی مشکلات کی وجہ سے یکمشت چندہ کے واسطے تحریک کی گئی تھی۔ بہت سے احباب نے اس پر توجہ فرمائی ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء میں ان سب احباب کا نام بنام شکریہ ادا نہیں کرسکتا مگر خاص طور پر قابل ذکر شملہ کی جماعت ہے۔ جن کے سکرٹری بابو برکت علی صاحب نے ایک ایک سو روپیہ لنگر اور مدرسہ کے لئے بھیجا ہے۔ اس کے علاوہ دیگر مدات میں بھی چندہ بھیجا ہے۔ یہ سب چندہ ماہوار چندون سے الگ ہے۔ ان احباب کی خدمت میں جنھوں نے اب تک اس طرف توجہ نہیں کی۔ التماس ہے۔ کہ جلدی توجہ فرماویں۔ تاکہ منتظمین کی تشویش رفع ہو۔ چندون کے لئے بھی سعی کریں۔ کہ وقت پہ پہونچیں۔ والسلام

محمد علی۔ سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان

۲۷ جون ۱۹۰۷ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

وصیت

مین نبی بخش ولد میان نظام الدین قوم اوان ساکن مسمی آوان تحصیل لاہور حال لاہور کوچہ ددگران۔ بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلاجبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہون۔

نوٹ ۔ چونکہ شرط ۱ و ۲ و ۳ کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہوتا ہے۔ لہذا درج نہیں کیا گیا۔

۴ ۔ اپنی جائیداد متروکہ کے متعلق مین حسب ذیل وصیت کرتا ہون۔ کہ میری جائیداد موجودہ جس کی تفصیل یہ ہے۔ اراضی زرعی واقعہ مسمی آوان ڈ ڈیوالہ متعلقہ چاہ معہ چاہ موسومہ منشی نبی بخش والہ جو منظہر کی سالم اور واحد ملکیت ہے۔ ۱/۲ حصہ چاہ معہ اراضی متعلقہ موسومہ چاہ سراج والہ جس کا منظہر مرتہن ہے۔ ۱/۳ حصہ چاہ سجادہ والہ معہ اراضی جس کا منظہر مرتہن ہے۔

۴۔ ایک قطعہ حویلی واقعہ آوان ڈ ڈیوالہ جس مین تین کوٹھی اور ایک دالان معہ زمین سفید و صحن ہے۔ مالیت چارسو روپیہ تخمیناً

۵۔ ایک قطعہ حویلی واقعہ موضع آوان چار مشتمل برچار کوٹھی یک دالان و یک کنال زمین سفید مالیت چارسو روپیہ تخمیناً

۶۔ ایک قطعہ مکان سہ منزلہ پختہ واقعہ محلہ ددگران لاہور جو منظہر کے پاس بعوض ساٹھ روپیہ رہن اور جسمین میری سکونت ہے۔

۷۔ بعض رقوم قرضہ ہائے جو مختلف لوگون سے لینے ہین جن کے تمسکات وغیرہ میرے گھر مین موجود ہین۔

۸۔ میری ماہوار آمدنی تنخواہ کی جو سرکار سے پاتا ہون اس وقت ساٹھ روپیہ ماہوار ہے۔ غرضکہ میری کل جائیداد کی تخمینی مالیت اس وقت مبلغ دس ہزار روپیہ کے قریب ہے جن مین اراضیات زرعی واقعہ موضع آوان یار بھینی یار۔ لکھو ڈھیر مرل واقعہ پرگنہ لاہور بھی شامل ہین۔ اس تمام اپنی جائیداد کے متعلق مین اس وقت بقائمی ہوش وحواس خود وصیت کرتا ہون کہ اس کا ۱/۱۰ حصہ ان اغراض کی تکمیل کے لئے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اشاعت اسلام وغیرہ کے لئے قائم فرمائی ہین۔ میرے مرنے کے بعد حضور ممدوح یعنی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی یا صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیا جاوے۔ البتہ اس قدر لکھنا ضروری سمجھتا ہون کہ چونکہ جائیداد متفرق ہے اس لئے مین یا میرے ورثاء اگر مبلغ ایک ہزار روپیہ نقد حضور اقدس یا صدر انجمن احمدیہ مذکورۃ الصدر کو ادا کردین تو پھر اس جائیداد کا ۱/۱۰ حصہ وصیت کردہ میری یا میرے ورثاء کی ملکیت ہو جاویگا اور میرے مرنے کے بعد اس صورت مین کامل جائیداد متروکہ میری میرے ورثاء کی ملکیت ہوگی اور میرے پس ماندگان اگر ایک ہزار روپیہ نقد انجمن مذکور یا حضرت مسیح موعود کو ادا کردین تو اس صورت مین بھی جائیداد کامل ان کی ہو جائیگی اور انجمن کے حصہ سے سبکدوش رہیگی۔

مین یہ بھی وصیت کرتا ہون کہ آج کی تاریخ کے بعد میری جائیداد مین جو ترقی و تنزل ہون گے وہ سب اسی وصیت کے زیر اثر ہون گے یعنی اس سب کا ۱/۱۰ حصہ میرے مرنے کے بعد انجمن مذکورۃ الصدر یا حضرت اقدس کا حق ہوگا لہذا یہ وصیت اس وقت بقائمی ہوش وحواس لکھدی تاکہ سند رہے۔ فقط ۱۲ مئی ۱۹۰۷ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علے رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

مورخہ ۲۲ ۔ جمادی الاول ۱۳۲۵ھ مطابق ۴ ۔ جولائی ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

آج حسب معمول مین نے حضرت کیخدمت مین تازہ الہامات دریافت کرنے کے واسطے ایک عرضی بھیجی جو بمعہ جواب کے درج ذیل ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علے رسولہ الکریم

حضرت اقدس مرشدنا و مہدینا مسیح موعود و مہدی معہود

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۔ آج انشاء اللہ اخبار کی آخری کاپی لکھی جاویگی حضور تازہ الہامات سے مطلع فرماوین ۔

حضور کی جوتیون کا غلام عاجز محمد صادق عفی اللہ عنہ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۔ کئی دن سے حکمت اور مصلحت اللہ سے کوئی الہام نہین ہوا ۔ چند روز ہوئے ۔ صرف یہ الہام ہوا تھا ۔

اریک زلزلۃ الساعۃ

یعنے مین تجھے وہ زلزلہ دکھاونگا جو قیامت کا نمونہ ہوگا ۔ والسلام

میرزا غلام احمد

انی احافظ کل من فی الدار

ہمارے بھائیون کو خوب معلوم ہے کہ حضور مسیحیت آب کا یہ الہام مدت سے ہے اس پر بعض مخالفین نے کم فہمی سے اور بعض نے حسب عادت محض لوگون کو دہوکہ دینے کے لئے یہ اعتراض کیا ہے ۔ جس کا جواب ریویو آف ریلیجنز کے فاضل ایڈیٹر نے ایسا کافی دیا ہے ۔ کہ اس کے بعد ہمیشہ کے لئے اس اعتراض کا فیصلہ کر دیا گیا ہے ہم ناظرین کے فایدہ کے لئے وہ عبارت درج ذیل کرتے ہین۔

اس کے شائع ہونے پر بعض مخالفین نے کم فہمی سے اور بعض نے حسب عادت محض لوگون کو دہوکہ دینے کے لئے یہ اعتراض کیا ہے ۔ کہ کشتی نوح مین کل من فی الدار سے مراد کل پیرو لئے گئے ہین اور اس کے ثبوت مین کشتی نوح کے یہ الفاظ پیش کئے ہین یعنی پس جو شخص میری تعلیم پر پورا عمل کرتا ہے ۔ وہ اس میرے گھر مین داخل ہو جاتا ہے جسکی نسبت خدا تعالیٰ کے کلام مین یہ وعدہ ہے ۔ انی احافظ کل من فی الدار ۔ یعنی ہر ایک جو تیرے گھر کی چار دیواری کے اندر ہے ۔ مین اس کو بچاؤنگا ۔ اس جگہ یہ نہین سمجھنا چاہیئے ۔ کہ وہی لوگ میرے گھر کے اندر ہین جو میرے اس خاک و خشت کے گھر مین بود و باش رکھتے ہین بلکہ وہ لوگ بھی جو میری پوری پیروی کرتے ہین ۔ میرے روحانی گھر مین داخل ہین چنانچہ اس عبارت کو نقل کر کے ایک معترض جو جھوٹ کو شیر مادر سمجھتا ہے ۔ لکھتا ہے اس تشریح سے اس الہام کا مطلب صاف کھل گیا کہ مرزا صاحب کا کوئی پیرو طاعون سے نہین مرے گا ۔ افسوس ہے کہ ان لوگون کی کجدلی یہان تک بڑھ گئی ہے ۔ کہ راستی اور حق کی مطلق کچھ پروا نہین کرتے ۔ ہم ایسے شخص کو بجز لعنت اللہ علی الکاذبین کے اور کیا کہین یہ کہان سے نتیجہ نکلا کہ کوئی پیرو کبھی نہین مرے گا پھر جہان سے اس چالاک معترض نے یہ فقرہ لیا ہے ۔ اس سے پہلے بڑی وضاحت کے ساتھ سب کچھ بیان کیا گیا ہے ۔ دیکھو کشتی نوح کے ابتدا مین ہی حضرت مسیح علیہ الصلوۃ والسلام نے لکھا ہے ۔ خدا نے چاہا ہے ۔ کہ اس زمانہ مین انسانون کے لئے ایک آسمانی رحمت کا نشان دکھاوے ۔ سو اس نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تو اور جو شخص تیرے گھر کی چار دیوار کے اندر ہوگا ۔ اور وہ جو کامل پیروی اور سچے تقوے سے تجھ مین محو ہو جائیگا وہ سب طاعون سے بچائے جائین گے ۔ لیکن وہ جو کامل طور پر پیروی نہین کرتا وہ تجھ مین سے نہین"

اب اس عبارت سے صاف طور پر ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تین قسم کے لوگون کے متعلق ہے ۔ اول خود مورد وحی علیہ الصلوۃ والسلام ۔ دوم جو شخص اس کے گھر کی چار دیواری کے اندر ہوگا ۔ سوم ۔ اور وہ جو کامل پیروی اور سچے تقویٰ سے اس مین محو ہو جائیگا تیسری قسم کے لوگون کے متعلق کامل پیروی اور اطاعت اور سچے تقویٰ کی شرط ہے اور پھر تھوڑا آگے چل کر اس کی اور بھی تشریح کی ہے ۔ اور نسبتاً اور مقابلۃً اس سلسلہ پر اس کا خاص فضل رہے گا ۔ گو کسی کی ایمانی قوت کے ضعف یا نقصان عمل یا اجل مقدر یا کسی اور وجہ سے جو خدا کے علم مین ہو کوئی شاذ و نادر کے طور پر اس جماعت مین بھی کیس ہو جائے پس کشتی نوح مین دونون وعدے الگ موجود ہین ۔ مگر یہ دعویٰ کہین نہین کیا گیا کہ جو شخص بیعت کریگا ۔ اس کو طاعون نہین ہوگی ۔ اس مین شک نہین کہ الدار کے روحانی معنے بھی ہین اور جسمانی بھی ۔ مگر روحانی معنون کے لئے یعنی اس صورت مین جب بیعت کرنے والے اس وعدے مین شامل کئے گئے ہین تو ان کے ساتھ یہ شرط موجود ہے کہ وہ کامل طور پر تعلیم پر چلنے والے اور کامل پیروی اور اطاعت کرنے والے ہون اور کھلے الفاظ مین یہ بھی لکھا گیا ہے ۔ کہ ایمانی قوت کے ضعف یا نقصان عمل یا اجل مقدر یا کسی اور وجہ سے جو

در مدحت شان مسیح موعود حضرت اقدس جناب مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اشعار غبار دل

مصدر انوار ہے شمس و قمر | مصدر اسلام ہے تاج گہر
مصدر نعمت ہے وہ دولت نشان | مصدر کیاب ہے گوہر فشاں
مصدر چشم بصیرت مردمک | مصدر نور تجلی ہے چمک
مصدر پنہاں ہے وہ راز خفی | مصدر اسرار ہے وہ منجلی
مصدر فرہاد ہے شیرین زبان | مصدر لیلیٰ ہے وہ مجنون زبان
مصدر صدق و وفا ہے باوفا | مصدر جود و کرم ہے باسخا
مصدر شفقت ہے وہ اہل وفا | مصدر رحمت ہے وہ نور الہدیٰ
مصدر رحمت ہے وہ عالی ہمم | مصدر نعمت ہے وہ دالانعم
مصدر ارکان ہے محکم ستون | مصدر عرفان ہے وہ راہ نمون
مصدر اقطاب تاج اولیا | مصدر اقطاب فخر اولیا
مصدر اوصاف ہے صافی نہاد | مصدر بنیاد ہے صافی نژاد
مصدر باطن ہے وہ نور الہدیٰ | مصدر ظاہر ہے وہ راہ ہدا
مخزن شعرا ہے فردوسی زبان | مخزن شعرا ہے وہ طوسی زماں
معدن انصاف عادل نوشیرواں | معدن حکمت فلاطون زماں

ہادیٔ اسلام ہے عالی تبار | ہادیٔ دین ہے وہ باعزّ و وقار
مشعل ارکان ہے دارالسلام | مشعل دین امامت السلام
سلام اے ماہ رفعت السلام | السلام اے ماہ طلعت السلام
سلام اے ہادیٔ روشن ضمیر | السلام اے بیکسوں کے دستگیر
سلام اے گمرہوں کے رہنما | السلام اے ہادیٔ ہر دو جہاں
سلام اے کارساز دردمند | السلام اے چارہ کار دردمند
سلام اے چاکروں کے دین پناہ | السلام اے چاکروں کے بادشاہ
سلام اے عابدوں کے پارسا | السلام اے زاہدوں کے پارسا
سلام اے اولیا کے پیشوا | السلام اے دین احمد پیشوا
سلام اے متقی کے اولیا | السلام اے عالموں کے اصفیا
سلام اے عاجزوں کے دردمند | السلام اے اہل دین کے دردمند

سلام اے فاسقوں کے بیخ کن | السلام اے ظالموں کے بیخ کن
سلام اے کافروں کے بیخ کن | السلام اے مشرکوں کے بیخ کن
سلام اے مولوئے معنوی | السلام اے اصفیا کے متقی

آستانہ پر بُلا لیجے مجھے | اپنی رحمت سے نہ خالی رکھئے
آتش دوری جلاتی ہے مجھے | اور تپ ہجران ستاتی ہے مجھے
اے امام وقت تاج اولیا | تیری بیعت کر چکا ہوں رہا

محمد اشرف بیگ زمیندار موضع چندہیری ڈاکخانہ بوڈھانہ ضلع مظفر نگر

خاص شکریہ

لنگر اور مدرسہ کے لئے بھی مشکلات کی وجہ سے یکمشت چندہ کے واسطے تحریک کی گئی تھی۔ بہت سے احباب نے اس پر توجہ فرمائی ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ میں ان سب احباب کا نام بنام شکریہ ادا نہیں کر سکتا مگر خاص طور پر قابل ذکر شملہ کی جماعت ہے۔ جن کے سکرٹری بابو برکت علی صاحب نے ایک ایک سو روپیہ لنگر اور مدرسہ کے لئے بھیجا ہے۔ اس کے علاوہ دیگر مدات میں بھی چندہ بھیجا ہے۔ یہ سب چندہ ماہوار چندوں سے الگ ہے۔ ان احباب کی خدمت میں جنھوں نے اب تک اس طرف توجہ نہیں کی۔ التماس ہے۔ کہ جلدی توجہ فرماویں۔ تاکہ منتظمین کی تشویش رفع ہو۔ چندوں کے لئے بھی سعی کریں۔ کہ وقت پر پہونچیں۔ والسلام

محمد علی۔ سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان

۲۷ر جون ۱۹۰۷ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

وصیّت

مین نبی بخش ولد میاں نظام الدین قوم اوان ساکن مسمی آوان تحصیل لاہور حال لاہور کوچہ ددگراں۔ بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

نوٹ ۔ چونکہ شرط ۱ و ۲ و ۳ کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہوتا ہے۔ لہذا درج نہیں کیا گیا۔

۴ ۔ اپنی جائیداد متروکہ کے متعلق وصیت کرتا www.aaiil.org ہون۔ کہ میری جائیداد موجودہ جس کی تفصیل یہ ہے۔ اراضی منشی نبی بخش والہ جو منظہر کی سالم اور واحد ملکیت ہے۔ ½ حصہ چاہ معہ اراضی متعلقہ موسومہ چاہ سراج والہ جس کا منظہر مرتہن ہے۔ ½ حصہ چاہ سجاہد والہ معہ اراضی جس کا منظہر مرتہن ہے۔

۴۔ ایک قطعہ حویلی واقعہ آوان ڈہائی والہ جس مین تین کوٹھی اور ایک دالان معہ زمین سفید وصحن ہے۔ مالیت چار سو روپیہ تخمیناً

۵ - ایک قطعہ حویلی واقعہ موضع آوان چار مشتمل بر چار کوٹھی یک دالان و یک کنال زمین سفید مالیت چار سو روپیہ تخمیناً

۶ - ایک قطعہ مکان سہ منزلہ پختہ واقعہ محلہ ددگران لاہور جو منظہر کے پاس بعوض ساٹھ روپیہ رہن اور جسمین میری سکونت ہے۔

۷ ۔ بعض رقوم قرضہ ہائے جو مختلف لوگوں سے لینے ہیں جن کے تمسکات وغیرہ میرے گھر میں موجود ہیں۔

۸ ۔ میری ماہوار آمدنی تنخواہ کی جو سرکار سے پاتا ہوں اس وقت ساٹھ روپیہ ماہوار ہے۔ غرضکہ میری کل جائیداد کی تخمینی مالیت اس وقت مبلغ دس ہزار روپیہ کے قریب ہے جن مین اراضیات زرعی واقعہ موضع آوان یار بھینی یار۔ لکھو ڈہیر مرل واقعہ پرگنہ لاہور بھی شامل ہیں۔ اس تمام اپنی جائیداد کے متعلق مین اس وقت بقائمی ہوش و حواس خود وصیت کرتا ہون کہ اس کا ½ حصہ ان اغراض کی تکمیل کے لئے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اشاعت اسلام وغیرہ کے لئے قائم فرمائی ہیں۔ میرے مرنے کے بعد حضور ممدوح یعنی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی یا صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیا جاوے۔ البتہ اس قدر لکھنا ضروری سمجھتا ہوں کہ چونکہ جائیداد متفرق ہے اس لئے مین یا میرے ورثاء اگر مبلغ ایک ہزار روپیہ نقد حضور اقدس یا صدر انجمن احمدیہ مذکورۃ الصدر کو ادا کردیں تو پھر اس جائیداد کا ½ حصہ وصیت کردہ میری یا میرے ورثاء کی ملکیت ہو جائیگا اور میرے مرنے کے بعد اس صورت مین کامل جائیداد متروکہ میری میرے ورثاء کی ملکیت ہوگی اور میرے پسماندگان اگر ایک ہزار روپیہ نقد انجمن مذکور یا حضرت مسیح موعود کو ادا کردیں تو اس صورت مین بھی جائیداد کامل ان کی ہو جائیگی اور انجمن کے حصہ سے سبکدوش رہیگی۔

مین یہ بھی وصیت کرتا ہون کہ آج کی تاریخ کے بعد میری جائیداد مین جو ترقی و تنزل ہون گے وہ سب اسی وصیت کے زیر اثر ہون گے یعنی اس سب کا ½ حصہ میرے مرنے کے بعد انجمن مذکورۃ الصدر یا حضرت اقدس کا حق ہوگا لہذا یہ وصیت اس وقت بقائمی ہوش و حواس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

مورخہ ۲۲ ۔ جمادی الاول ۱۳۲۵ھ مطابق ۴ ۔ جولائی ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

آج حسب معمول میں نے حضرت کی خدمت میں تازہ الہامات دریافت کرنے کے واسطے ایک عرضی بھیجی جو بمعہ جواب کے درج ذیل ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم

حضرت اقدس مرشدنا و مہدینا مسیح موعود و مہدی معہود

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ آج انشاء اللہ اخبار کی آخری کاپی لکھی جاویگی حضور تازہ الہامات سے مطلع فرماویں ۔

حضور کی جوتیوں کا غلام عاجز محمد صادق عفی اللہ عنہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ کئی دن سے حکمت اور مصلحت اللہ سے کوئی الہام نہیں ہوا ۔ چند روز ہوئے ۔ صرف یہ الہام ہوا تھا ۔

ادیک زلزلۃ الساعۃ

یعنے میں تجھے وہ زلزلہ دکھاؤں گا جو قیامت کا نمونہ ہوگا ۔ والسلام

میرزا غلام احمد

اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ

ہمارے بھائیوں کو خوب معلوم ہے کہ حضور مسیحیت آب کا یہ الہام مدت سے ہے اس پر بعض مخالفین نے کم فہمی سے اور بعض نے حسب عادت محض لوگوں کو دہوکہ دینے کے لئے یہ اعتراض کیا ہے جس کا جواب ریویو آف ریلیجنز کے فاضل ایڈیٹر نے ایسا کافی دیا ہے ۔ کہ اس کے بعد ہمیشہ کے لئے اس اعتراض کا فیصلہ کر دیا گیا ہے ہم ناظرین کے فایدہ کے لئے وہ عبارت درج ذیل کرتے ہیں ۔

اس کے شائع ہونے پر بعض مخالفین نے کم فہمی سے اور بعض نے حسب عادت محض لوگوں کو دہوکہ دینے کے لئے یہ اعتراض کیا ہے ۔ کہ کشتی نوح میں کل من فی الدار سے مراد کل پیرو لئے گئے ہیں اور اس کے ثبوت میں کشتی نوح کے یہ الفاظ پیش کئے ہیں "پس جو شخص میری تعلیم پر پورا عمل کرتا ہے ۔ وہ اس میرے گھر میں داخل ہو جاتا ہے جسکی نسبت خدا تعالیٰ کے کلام میں یہ وعدہ ہے ۔ انی احافظ کل من فی الدار ۔ یعنی ہر ایک جو تیرے گھر کی چار دیواری کے اندر ہے ۔ میں اس کو بچاؤں گا ۔ اس جگہ یہ نہیں سمجھنا چاہئیے ۔ کہ وہی لوگ میرے گھر کے اندر ہیں جو میرے اس خاک و خشت کے گھر میں بود و باش رکھتے ہیں بلکہ وہ لوگ بھی جو میری پوری پیروی کرتے ہیں ۔ میرے روحانی گھر میں داخل ہیں" چنانچہ اس عبارت کو نقل کر کے ایک معترض جو جھوٹ کو شیر مادر سمجھتا ہے ۔ لکھتا ہے اس تشریح سے اس الہام کا مطلب صاف کھل گیا کہ مرزا صاحب کا کوئی پیرو طاعون سے نہیں مرے گا ۔ افسوس ہے کہ ان لوگوں کی کجدلی یہاں تک بڑھ گئی ہے ۔ کہ راستی اور حق کی مطلق کچھ پروا نہیں کرتے ۔ ہم ایسے شخص کو بجز لعنت اللہ علی الکاذبین کے اور کیا کہیں یہ کہاں سے نتیجہ نکلا کہ کوئی پیرو کبھی نہیں مرے گا پھر جہاں سے اس چالاک معترض نے یہ فقرہ لیا ہے ۔ اس سے پہلے بڑی وضاحت کے ساتھ سب کچھ بیان کیا گیا ہے ۔ دیکھو کشتی نوح کے ابتدا میں ہی حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا ہے ۔ خدا نے چاہا ہے ۔ کہ اس زمانہ میں انسانوں کے لئے ایک آسمانی رحمت کا نشان دکھا دے ۔ سو اس نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تو اور جو شخص تیرے گھر کی چار دیوار کے اندر ہوگا ۔ اور وہ جو کامل پیروی اور سچے تقوےٰ سے تجھ میں محو ہو جائیگا وہ سب طاعون سے بچائے جائیں گے ۔ لیکن وہ جو کامل طور پر پیروی نہیں کرتا وہ تجھ میں سے نہیں"

اب اس عبارت سے صاف طور پر ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تین قسم کے لوگوں کے متعلق ہے ۔ اوّل خود مورد وحی علیہ الصلوٰۃ والسلام ۔ دوم جو شخص اس کے گھر کی چاردیواری کے اندر ہوگا ۔ سوم ۔ اور وہ جو کامل پیروی اور سچے تقویٰ سے اس میں محو ہو جائیگا تیسری قسم کے لوگوں کے متعلق کامل پیروی اور اطاعت اور سچے تقویٰ کی شرط ہے اور پھر تھوڑا آگے چل کر اس کی اور بھی تشریح کی ہے ۔ اور نسبتاً اور مقابلۃً اس سلسلہ پر اس کا خاص فضل رہے گا ۔ گو کسی کی ایمانی قوت کے ضعف یا نقصان عمل یا اجل مقدر یا کسی اور وجہ سے جو خدا کے علم میں ہو کوئی شاذ و نادر کے طور پر اس جماعت میں بھی کیس ہو جائے پس کشتی نوح میں دونوں وعدے الگ موجود ہیں ۔ مگر یہ دعویٰ کہیں نہیں کیا گیا کہ جو شخص بیعت کریگا ۔ اس کو طاعون نہیں ہوگی ۔ اس میں شک نہیں کہ الدار کے روحانی معنے بھی ہیں اور جسمانی بھی ۔ مگر روحانی معنوں کے لئے یعنی اس صورت میں جب بیعت کرنے والے اس وعدے میں شامل کئے گئے ہیں تو ان کے ساتھ یہ شرط موجود ہے کہ وہ کامل طور پر تعلیم پر چلنے والے اور کامل پیروی اور اطاعت کرنے والے ہوں اور کھلے الفاظ میں یہ بھی لکھا گیا ہے ۔ کہ ایمانی قوت کے ضعف یا نقصان عمل یا اجل مقدر یا کسی اور وجہ سے جو

خدا کے علم میں ہو۔ ان میں سے بعض لوگ اس بیماری سے مر بھی جائیں گے۔ پس جہاں تک دار کے جسمانی معنے ہیں۔ اللہ تعالے نے کھلے رنگ میں اس پیشگوئی کو پورا فرمایا اور کوئی شخص نہیں جو کہہ سکتا ہو کہ باوجود قادیان میں کئی دفعہ طاعون کے نمودار ہونے کے اس دار کے رہنے والوں میں سے جو قریب سٹو کے پہونچ جاتے ہیں ایک شخص بھی مرا۔ باقی رہے دار کے روحانی معنے۔ سو اس کا علم اللہ تعالیٰ کو ہی ہے۔ کہ کون وہ شخص ہے۔ جو اس وعدہ میں آتا ہے ہاں جس رنگ کے معنے لو۔ اسی رنگ میں پیشگوئی پوری ہوئی

وصیت کنندگان سلسلہ عالیہ احمدیہ توجہ فرماوین

(۱) جو بزرگ صاحب زرعی اراضی ہین اور ان کی جائیداد مین کچھ حصہ جائیداد منقولہ بھی ہے اور وہ وصیت کرنے کے وقت اپنی کل جائیداد کی قیمت لگا کر اس کا کوئی حصہ وصیت مین لکھدیا کرتے ہین۔ منقولہ جائیداد کی بعد [illegible] تلاش محالات ہے اور یہ بہت کچھ پسماندگان کی امانت اور وفات پر منحصر ہے اور بعض وقت ان کے لئے موجب ابتلا ہو جاتا ہے نیز اگر پسماندگان لالچ مین آکر یہ کہدین۔ کہ منقولہ جائیداد مندرجہ وصیت وصیت کنندہ اپنی ہی زندگی مین ختم کر چکا ہے۔ تو اس کے برخلاف انجمن احمدیہ کے پاس کوئی ثبوت نہین۔ اس لئے میری رائے مین آتا ہے۔ کہ اگر ہمارے دوست وصیت کے وقت کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی قیمت لگا کر اور وصیت کا حصہ متعین کر کے اسی قیمت کی زمین اپنی جائیداد اراضی مین سے انجمن کے لئے مخصوص کر دین۔ اور نمبرات کی ہی تخصیص کرا کر اس وصیت کا ذکر بصورت داخل خارج کاغذات مال مین کرا دین۔ تو بہت سا آرام ہو جائے گا۔ اور وصیت مین اراضی زرعی کا لکھدینا صدقات جاریہ مین رہے گا۔

(۲) مین وصیت کے مقابلہ مین ہبہ کو زیادہ پسند کرتا ہون کیونکہ رواجاً اور قانوناً وصیت کے مقابل ہبہ کی کم قیود مین۔

(۳) اگر زرعی پیشہ ممبران سلسلہ عالیہ کے ورثا بازگشت از قسم برادران یا عمزاد یا ان کی اولاد مین سے ہون۔ تو حتے الوسع اس امر کی کوشش چاہیئے۔ کہ اس قسم کے وارث بازگشت وصیت نامہ یا ہبہ نامہ پر دستخط بطور شہادت کر دین اور اگر نہ کرین۔ تو پھر امر دیگر ہے۔

۴۔ جن احباب کے ورثار بازگشت سلسلہ کے عناد کے باعث دستخط نہ کرین وہ احباب اگر وصیت کے مقابلہ ہبہ کر کے داخل خارج کرا دین تو بہت تنازعات آئندہ کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اور بہت کچھ ان کی زندگی مین بھی ہو جائے گا۔

۵۔ کوئی امر اگر کسی دوست کے خیال مین اشکال طلب ہو تو وصیت کرنے سے پہلے مجھ سے خط و کتابت کر کے یہ وصیت لکھین کیونکہ وصیت بعض وقت قانونی نقصون سے خالی نہین ہوتی۔ اور وصیت کو دیکھ کر بہت سے امور پیدا ہو جاتے ہین۔ جن کے متعلق ہم کو بہت سی خط و کتابت کرنی پڑتی ہے۔

۶۔ وصیت کنندگان کو حتے الوسع وصیت پر اپنی ورثا مثلاً بیوی لڑکا لڑکی وغیرہ جو بالغ ہون ان کے دستخط یا نشان انگوٹھا لگا دینا چاہیئے۔

۷۔ وصیت عموماً فارم پر لکھی جانی چاہیئے جو مفت صدر انجمن احمدیہ قادیان سے مل سکتی ہے۔

۸۔ وصیتون پر حتے الوسع احمدی اور غیر احمدی گواہون کی شہادت کرانی چاہیئے۔

۹۔ شروع سے لے کر آخیر تک ایک ہی قلم اور سیاہی سے وصیت لکھنی چاہیئے۔

خواجہ کمال الدین وکیل چیف کورٹ پنجاب لاہور
مشیر قانونی صدر انجمن احمدیہ قادیان

سراج الاخبار مین خلاف بیانی

ہم نے مطالبہ کیا تھا۔ کہ جلال دین جس کے نام سے ایک مضمون سراج الاخبار مین چھاپا گیا ہے۔ اس نام کا کوئی لکھا پڑھا آدمی گولیکی مین نہین۔ اب جون کے سراج مین مان لیا گیا ہے۔ کہ واقعی یہ بات ٹھیک ہے۔ اور مضمون ان پڑھ کے نام سے لکھوا گیا ہے۔ ہم انشاء اللہ یہ بھی ثابت کر دین گے۔ کہ مضمون اس نے خود بھی نہین لکھوایا۔ بلکہ اسے اس بات کا علم بھی نہین۔ اب دو تین اور خلاف واقعہ امر لکھدئے گئے ہین۔ مجھے تعجب ہے۔ کہ ایڈیٹر سراج کیون اپنے نامہ نگار پر اس قدر اعتبار کر کے اپنے وقار کو گراتا ہے۔

دیکھئے دعویٰ تو یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سورہ زلزال کی تفسیر نہین سمجھے۔ اب بجائے اس کے کہ یہ الفاظ ہمارے سلسلہ کی کتابون سے نکالدیتے۔ نکالا تو یہ کہ ہمارے علما نے جو ظاہری طور پر سورہ زلزال کی یہ تفسیر کی ہے …… یہ سراسر غلط ہے۔ اب بتاؤ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام کہان ہے؟ بتاؤ؟ اور علماء نے یہ کب ثابت کر دیا ہے۔ کہ واقعی یہی معنے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے نکلے خیر ہم ایسے اعتراضات کے جواب ایک علیحدہ مضمون مین دین گے۔ یہان صرف اشارۃً بتا دیا جاتا ہے۔ کہ براہین احمدیہ مین خدا فرماتا ہے"۔ اس سے یہ ثابت نہین ہوتا کہ وہ سب کلام الٰہی ہے بلکہ یہ کہ اس مین الہام مندرج ہین اور یہ آپ ہماری کسی کتاب مین نہین دکھا سکتے۔ کہ آنحضرت صلعم کی وحی غلط نکلی۔ بلکہ یہ ہے کہ انبیاء سے اجتہادی غلطی وحی کے سمجھنے مین ہو جاتی ہے۔ جیسے کہ صلح حدیبیہ کے واقعہ کو ہر ایک مومن تسلیم کرتا ہے۔ خوجیانوالی کا قصہ چھیڑ کر خود ہی کسے از حاضرین مجلس وعظ نے اپنے واعظ کی بدتہذیبی کا ثبوت دیدیا۔ فالحمد للہ علی ذالک۔ جادو وہ جو سر پہ چڑھ کے بولے۔ ذالک الکتاب مبیع۔ دیکھئے خود ہی مانتے ہے کہ " بادشاہ نوری نے غلام رسول احمدی کو طمانچہ رسید کیا تھا۔ کہ وہ بے ہوش ہو کر آپ پر گرا تھا" کیا اس درندگی کے باوجود بھی کوئی قابل خطاب سمجھا جا سکتا ہے کیا مناظر ایسے ہی ہونے چاہئین۔ پھر دیکھئے احمدی اخلاق کہ باوجود اس کے کہ خود تمہارے لوگون ہی [illegible] وعظ مین ملامت کی ادہر سے صبر و تحمل سے کام لیا گیا۔ اس پر چالاکی دیکھئے کہ تھانہ مین اطلاع دی احمدی مجھ پر بلوہ کر کے آئے۔ کیا ایسا صریح جھوٹ ان لوگون کو دل ہی دل مین نادم نہین کرتا؟ جب کہ یہ سب کو معلوم ہے۔ کہ حاضرین ہزار کے قریب غیر احمدی اور صرف پانچ چھ احمدی تھے۔ اور تمہین لوگون کے بار بار اصرار اور زبانی و عدون سے آئے تھے۔ مگر پھر خلاف وعدہ جو سلوک کیا گیا اس کے خود مقر ہو باقی رہا ایک اور خلاف واقعہ بیان کر مہتاب نکل گیا۔ اس کے جواب مین مین یہی کہون گا۔ لعنت اللہ علی الکاذبین ثم لعنت اللہ علی الکاذبین ثم لعنت اللہ علی الکاذبین۔ ہان کتاب کا رہ جانا اور اس کا واپس نہ کرنا یہ خود ہی مان لیا اچھا کیا کہ اپنے تقویٰ اور حقوق العباد کی نگہداشت کی گواہی دیدی۔ ایک اور بات سنئے سراج مورخہ ۵ جون مین ایک نظم شائع کیگئی ہے جو ہے میری مگر نام میرا نہین بلکہ کسی اور کے نام سے منسوب ہے

[illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم

وصیت نمبر ۴۷

مین مسمات راج بی بی اہلیہ اسماعیل ولد غلام احمد ساکن پنڈال تحصیل وضلع سیالکوٹ ڈاکخانہ موسوم کے ہون۔ بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلاجبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۳ اپریل ۱۹۰۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہون

نوٹ چونکہ شرط نمبر ۱ و ۲ و ۳ کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور فارم مطبوعہ پر ہے۔ اس لئے درج نہین کیا گیا

(۴) میری جائیداد جو اس وقت حسب ذیل ہے۔ میرے پاس کچھ زیور ہے جو میرے باپ نے مجھ کو بخشش کیا ہوا ہے جس کی قیمت اس وقت صلعہ روپیہ ہے۔ اور کچھ میرے پاس وہ زیور ہے۔ جو میرے خاوند اسماعیل نے حق مہر مین دیا ہوا ہے۔ جس کی قیمت اس وقت صلعہ ہے۔ اور ایک مکان بھی مجھ کو میرے خاوند اسماعیل نے حق مہر مین دیا ہوا ہے۔ جس کی قیمت اس وقت صہ روپیہ ہے۔ اور یہ مکان موضع پنڈال تحصیل سیالکوٹ مین ہے اور اس کے حدود اربعہ یہ ہین۔ شمال گلی شارع عام اور دکھن کی طرف سکونتی مکان دت نائی ولد بوٹے کا مکان ہے اور طرف شرق دت نائی کا صحن ہے اور مغرب کی طرف اسی میرے مکان کا صحن ہے یہ تمام میری جائیداد ہے جس پر میرا مالکانہ قبضہ ہے۔ مبلغ ایک سو روپیہ کی ہوئی۔ اور اس جائیداد مین میرا کوئی شریک نہین ہے آج کی تاریخ سے اس جائیداد کے نصف حصہ کے متعلق یہ وصیت کرتی ہون۔ کہ میرے مرنے کے بعد نصف حصہ جائیداد کا صدر انجمن احمدیہ کو سپرد کیا جائے۔ انجمن مذکور کا اختیار ہے۔ کہ میرے مرنے کے بعد میری بقیہ جائیداد سے الگ کرکے اس کو فروخت کرکے اس کی قیمت وصول کرے یا فروخت نہ کرے۔ تو اس جائیداد سے مفاد اٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس میری نصف جائیداد کی مالک ہے اور میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی۔ میری اس جائیداد سے کوئی تعلق نہین اگر میری جائیداد کی قیمت آئندہ بڑھ جاوے۔ تو اس کی مالک بھی انجمن مذکور ہی ہے۔

(۵) مین اقرار کرتی ہون کہ آج کی تاریخ کے بعد مین اور کوئی جائیداد علاوہ جائیداد مذکورہ بالا کے پیدا کرون یا میرے مرنے کے بعد میری اور کوئی جائیداد متروکہ ثابت ہو۔ تو اس جائیداد کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے۔ جس کا مفصل ذکر مین نے فقرہ ماسبق نمبر ۴ وصیت مین کیا ہے۔ مین اپنی جائیداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو اطلاع دیتی رہون گی۔

۶۔ مین یہ بھی وصیت کرتی ہون۔ کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت ہی پڑھے۔ اگر مین قادیان مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہوسکی یا کسی اور جگہ دفن ہوؤن۔ تاہم یہ وصیت قائم رہے گی۔ فقط

تاریخ ۳۔ اپریل ۱۹۰۷ء

العبد۔ راج بی بی اہلیہ اسماعیل ساکن پنڈال تحصیل سیالکوٹ

گواہ شد۔ اسمٰعیل احمدی خاوند راج بی بی " " "

گواہ شد۔ کرم داد نمبردار " " "

گواہ شد۔ غلام حسین ولد غلام احمد سکنہ کوٹلی ہرنرائن تحصیل وضلع سیالکوٹ۔

گواہ شد۔ غلام احمد احمدی ساکن کوٹلی ہرنرائن تحصیل سیالکوٹ

گواہ شد۔ فوجدار نمبردار احمدی سکنہ " " " بقلم خود

گواہ شد۔ محمد رمضان ولد غلام احمد ساکن پنڈال تحصیل سیالکوٹ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم

وصیت نامہ بہاول شاہ

مین بہاول شاہ ولد شیر محمد قوم سید سبزواری ساکن تکووال تحصیل روپڑ ضلع انبالہ بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلاجبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہون۔

نوٹ۔ چونکہ شرط نمبر ۱ و ۲ و ۳ کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور فارم مطبوعہ پر ہے۔ اس لئے درج نہین کیا گیا۔

۴۔ اپنی جائیداد متروکہ کے متعلق مین حسب ذیل وصیت کرتا ہون۔

اس وقت دو قطعہ اراضی جن مین سے ایک قطعہ تعدادی دو بیگہ موضع کارخانہ کلان اور دوسرا تعدادی ایک بیگہ موضع کارخانہ خورد مین۔ اور ایک قطعہ ۱۰ بسوہ اراضی تعدادی دو بیگہ موضع سید پور تحصیل روپڑ ضلع انبالہ مین بلا شرکت غیری میرے نام ہے۔ اور تخمیناً پانچ گھماؤن اراضی ۱۰ بسوہ میرے تیسرے حصہ کی منجملہ پندرہ گھماؤن جس مین میرے دو حقیقی چچا مسمیان ذری زربخش والنور شاہ بحصہ برابر شریک ہین یعنے پندرہ گھماؤن مین سے دس گھماؤن ان کے حصہ مین اور پانچ گھماؤن میرے حصہ کی موضع شاہ پور سیدان تحصیل نوان شہر ضلع جالندھر مین بروئے کاغذات سرکاری میرے نام ہے۔ سوائے اس کے موضع شاہ پور مین اور موضع آلووال مین مزارعہ موروثی بھی ہین۔ جن پر میرا حق مالکانہ بھی ہے۔ سو مین نے بقائمی ہوش وحواس اپنی کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ سے دسوان حصہ دار الامان قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور کے قبرستان مقبرہ بہشتی کے نام وقف کر دیا۔ تاکہ میرے مرنے کے بعد اس کا ثواب واجر مجھ کو پہنچتا رہے۔ انجمن یعنی کارپردازان مقبرہ بہشتی کو اختیار ہوگا۔ کہ میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائیداد ہو اور میری لکھی ہوئی تعداد سے بموجب کاغذات سرکاری کمی یا زیادتی ہو۔ کل کے دسوین حصہ پر اپنا قبضہ کرے۔ کوئی شخص میرے وارثوں سے میری اس وصیت کا مزاحم نہ ہوگا۔ لہذا بروئے گواہان وصیت ہذا کو تحریر کرکے نام ونشان انگوٹھے گواہان ثبت کرتا ہون تاکہ سند رہے۔ اور کوئی شخص مزاحم نہ ہو۔ المرقوم یکم جون ۱۹۰۷ء مطابق ۱۵۔ ربیع الثانی ۱۳۲۵ھ

العبد
بہاول شاہ ولد شیر محمد ساکن تکووال تحصیل روپڑ ضلع انبالہ بقلم خود

گواہ شد
احمد ولد منگتا قوم جٹ سکنہ موضع تکووال احمدی
نشان انگوٹھا

گواہ شد
قادربخش ولد منھا قوم جٹ سکنہ موضع تکووال احمدی
نشان انگوٹھا قادربخش

۱؎ موضع آلووال شاہ پور کی زمین مین آباد ہے۔ جہان مزارعہ موروثی رہتے ہین۔ اپنی عمر کی نسبت جو پہلے وصیت لکھ چکا ہون۔ وہی قائم رہے گی۔

کمیاب ڈائری

احسان فرمایا۔ کہ احسان ایک نہایت عمدہ چیز ہے اس سے انسان اپنے بڑے بڑے مخالفون کو زیر کر لیتا ہے۔ چنانچہ سیالکوٹ مین ایک شخص تھا۔ جو کہ تمام لوگون سے لڑائی رکھتا تھا اور کوئی ایسا آدمی نہ ملتا تھا جس سے اس کی صلح ہو یہان تک کہ اس کے بھائی اور عزیز اقارب بھی اس سے تنگ آ چکے تھے اس سے مین نے بعض دفعہ معمولی سا سلوک کیا اور وہ اس کے بدلہ مین کبھی ہم سے برائی سے پیش نہ آتا بلکہ جب ملتا تو بڑے ادب سے گفتگو کرتا۔ اسی طرح ایک عرب ہمارے ہان آیا اور وہ وہابیون کا سخت مخالف تھا۔ یہان تک کہ جب اس کے سامنے وہابیون کا ذکر بھی کیا جاتا تو گالیون پر اتر آتا۔ اس نے یہان آکر بھی سخت گالیان دینی شروع کین اور وہابیون کو برا بھلا کہنے لگا۔ ہمنے اس کی کچھ پرواہ نہ کر کے اس کی خدمت خوب کی۔ اور اچھی طرح سے اس کی دعوت کی۔ اور ایک دن جب کہ وہ غصہ مین بھرا ہوا وہابیون کو خوب گالیان دے رہا تھا۔ کسی شخص نے اس کو کہا کہ جس کے گھر تم مہمان ٹھہرے ہو وہ بھی تو وہابی ہے۔ اسپر وہ خاموش ہو گیا اور اس شخص کا بھہ کو وہابی کہنا غلط نہ تھا۔ کیونکہ قرآن شریف کے بعد صحیح احادیث پر عمل کرنا ہی ضروری سمجھتا ہون۔ خیر وہ شخص چند دن کے بعد چلا گیا۔ اس کے بعد ایک دفعہ لاہور مین مجھ کو پھر ملا۔ اگرچہ وہ وہابیون کی صورت دیکھنے کا بھی روادار نہ تھا۔ مگر چونکہ اس کی تواضع اچھی طرح سے کی تھی۔ اس سبب سے اس کا وہ تمام جوش و خروش دب گیا اور وہ بڑی مہربانی و پیار سے مجھ کو ملا۔ چنانچہ بڑے اصرار کے ساتھ مجھ کو ساتھ لے گیا اور ایک چھوٹی سی مسجد مین جس کا کہ وہ امام مقرر ہوا تھا۔ مجھ کو بٹھایا۔ اور خود نوکرون کیطرح پنکھا کرنے لگا اور بہت خوشامد کرنے لگا۔ کہ کچھ چار وغیرہ پی کر جاوین۔ پس دیکھو کہ احسان کس قدر دلون کو مسخر کر لیتا ہے (احسان کے کرشمے اگر دنیا مین دیکھے جاوین تو اس قدر ہین۔ کہ ان کو شمار کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ خود نبی کریم اور ان کے اصحابہ رض کی زندگی پر اگر غور کیا جاوے تو ایسے صدہا واقعات ملین گے۔ کہ انہون نے احسان کے زبردست حربہ سے ایسے دشمنون کو زیر کیا جن کے زیر کرنے کے لئے تلوار کو ایک بہت عرصہ درکار تھا۔ مثلاً فتح مکہ کو ہی دیکھو کہ باوجود اس کے کہ مخالفان اسلام نے نبی کریم اور صحابہ کرام پر سخت سے سخت ظلم کئے تھے۔ ان کو وطن سے بے وطن کیا۔ ان کے رشتہ دارون اور عزیزون کو نہایت بیدردی اور ظلم سے شہید کیا اور جب وہ وطن چھوڑ کر مدینہ مین چلے گئے۔ تو وہان بھی جا پہنچے۔ اور بار ہا غریب مسلمانون کو دہوکہ اور فریب سے شہید کیا۔ پھر سب سے بڑھ کر ان کے جان و مال سے پیارے دین کو خراب اور تباہ کرنا چاہا۔ مگر پھر بھی جب مکہ فتح ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف کہدیا کہ لاتثریب علیکم الیوم۔ اور اسی طرح ان لوگون کو بغیر کسی سزا کے بالکل آزاد چھوڑ دیا۔ اور یہ ایک ایسا احسان تھا کہ اس کو تمام کفار نے دل سے محسوس کیا اور انہون نے سمجھ لیا۔ کہ اتنا احسان ایک نبی کے سوا اور کوئی نہین کر سکتا۔ پس وہ ایسے سچے دل سے خدا اور اس کے رسول پر ایمان لے آئے اور وہ کام جو تلوار سے نامکمن اور بالکل ناممکن تھا۔ وہ ایک احسان سے دم بھر مین ہو گیا۔ پھر اسی طرح اور بہت سی مثالین ہین۔ جن سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ وہ کام جو اور کسی طرح نہین ہو سکتے۔ احسان سے ہو جاتے ہین خود خدا تعالی فرماتا ہے۔ کہ ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین۔ یعنی خدا تعالی محسنون کے اجر ضائع نہین کرتا۔ پس ہر ایک کو چاہئیے کہ محسن بننے کی کوشش کرے تاکہ مشکل اور تکلیف کے اوقات مین خدا اور اس کے بندے اس کے مددگار اور طرفدار ہون پس مبارک ہے وہ جو محسن بنتا ہے۔ ایڈیٹر)

ایک صاحب کی لڑکی بیمار تھی انہون نے اس کی دعا کے لئے تار بھیجا تھا۔ آپنے اس کو پڑھکر فرمایا کہ دیکھو یہ لوگ ہم سے کتنا اخلاص رکھتے ہین۔ جب کوئی تکلیف پہونچتی ہے تو بہت ہماری طرف آتے اور دعا کے خواستگار ہوتے ہین۔ مین دعا کرونگا آگے شفا خدا کے اختیار مین ہے۔ چند دن ہوئے۔ مجھکو الہام ہوا تھا۔ کہ لاہور سے ایک افسوسناک خبر آئی۔ چنانچہ یہ چھپ بھی چکا ہے اور اس الہام کی وجہ سے ہم نے ایک آدمی الہور بھیجکر پچھوایا بھی تھا۔ کہ وہان کے دوستون کا کیا حال ہے مگر کیا معلوم تھا۔ کہ یہ چند دن کے بعد پورا ہو گا۔ (چنانچہ چند روز کے بعد خبر آئی۔ کہ مریض فوت ہو گیا ہے۔ چونکہ وہ ایک معصوم بچہ تھا۔ خدا تعالی نے اس کو بخش ہی دیا ہو گا۔ خدا اس کے والدین کو اس کا نعم البدل عطا فرما وے۔ آمین۔ ایڈیٹر)

لنگر فرمایا۔ آج کل لوگ لنگر کی طرف بہت کم توجہ کرتے ہین اور دوسری مدات کی طرف بہت متوجہ ہین حالانکہ سب سے ضروری مد یہی ہے۔ کیونکہ اس کیوجہ سے بہت سے لوگ علم حاصل کرتے ہین۔ بعض دفعہ کئی کئی دن تک ایک ایک دو دو روپیہ ہی آتے ہین اور خرچ دوسرے دن کا سو روپیہ ہوتا ہے۔ شائد اس کیوجہ یہ ہے۔ کہ دوسری مدات کی تحریکات ہمیشہ ہوتی رہتی ہین اور لنگر کی کوئی تحریک نہین ہوتی (اسجگہ یہ مضمون اس لئے درج کیا گیا ہے۔ کہ احمدی جماعت توجہ فرمانے۔ خاص کر احمدی عورتین اس کام مین بہت سست ہین حالانکہ صحابہ کی عورتین دین کی امداد کے لئے ایسی تیار رہتی تھین کہ لڑائی کے وقت ساتھ رہتی تھین اور موقعہ کے وقت خود میدان کارزار مین پہونچکر مریضون کو اٹھا کر لاتین اور مرہم پٹی کرتی تھین اور مالی امداد مین بھی کچھ کم نہ تہین۔ ایڈیٹر)

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال ۵۰ بار	چھ ماہ ۲۴ بار	سہ ماہ ۱۲ بار	دو ماہ ۸ بار	یکماہ ۴ بار	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½ ″	۱۱۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۱۴	۸	۳
½ ″	۴۰	۲۴	۱۴	۸	۵	۲
¼ ″	۲۷	۱۴	۹	۵	۳	۱½
⅛ ″	۲۵	۱۳	۸	۴	۲½	۱
فی سطر کالم	۹	۵	۳	۳	۱	۲ر

۱۔ یہ اجرت جو ہر حالت مین پیشگی آنی چاہیئے۔ پہلے ہی بہت کم کر کے لگائی گئی ہے اس واسطے اس مین اس سے زیادہ کوئی رعایت نہ ہو سکے گی۔ بے فائدہ خط و کتابت کرنے مین طرفین کا حرج ہے۔

۲۔ منیجر کا اختیار ہے۔ کہ کسی اشتہار پر مناسب سمجھے۔ تو اس سے زیادہ اجرت طلب کرے

۳۔ فیصلہ اجرت سے پہلے مضمون اشتہار برائے لاحظہ منیجر کے پاس آنا چاہیئے اور منیجر کو اختیار ہوگا کہ مضمون مین پہلے یا فیصلہ کے بعد یا دوران انطباع مین جن الفاظ کو خود یا کسی دوسرے خریدار کی تحریک پر نامناسب خیال کرے نکال دے یا زیادہ کرے یا بدل ڈالے۔

۴۔ تقسیم کرائی ضمیمہ جو اخبار کے دو صفحہ کے برابر ہو ایک روپیہ فیصدی لیا جاوے گا۔ بٹالہ سے قادیان تک کی مزدوری ۸ر فی دس سیر یا دس سیر سے کم کے لئے اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

۵۔ ہر ایک صاحب کو چاہیئے۔ کہ اشتہار دینے سے پہلے ان قواعد کو بغور ملاحظہ فرما لیا کرین۔

۶۔ اشتہار متواتر دئے جانے کی یہ اجرت ہے۔ درمیان مین چھوڑنے اور کبھی کبھی درج کرانے کیواسطے زائد اجرت چارج ہوگی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

احیائے موتی

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

بحال جناب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام از خاکسار منشی الٰہی بخش ملازم جناب مسٹر ہیریس صاحب بہادر ڈویژنل و سرکٹ مجسٹریٹ لاہور عرض ہے کہ یہ عاجز ۱۴ مئی ۱۹۰۷ء کو بعارضہ سخت ترین نمونیہ بیمار ہوا۔ ۱۵ مئی ۱۹۰۷ء سے اخیر تک جناب ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب اسسٹنٹ سرجن کا علاج شروع کیا اور نیز جناب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب و ڈاکٹر سید محمد اسمٰعیل صاحب اسسٹنٹ سرجنان بھی ان کے ساتھ علاج میں شامل رہے۔ یہ صاحبان از حد جانفشانی اور مہربانی سے علاج کرتے رہے خصوصاً ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب نے بروئے اخوۃ ہمدردی میں حد کردی۔ بیماری یہاں تک بڑھی کہ ظاہراً امید زندگانی یقیناً قطع ہوگئی۔ گھر کے تمام لوگ روتے تھے اور ہمسایہ وغیرہ لوگ کہتے تھے کہ نبی بخش کے بچے یتیم رہ جاویں گے برادرم ڈاکٹر نور محمد مالک ہمدم صحت لاہور جو ہر روز کئی دفعہ خبر گیری کے لئے تشریف لاتے تھے وہ اور ڈاکٹر صاحبان بھی حیران تھے کہ کیا ہوگا۔ بعد مایوسی کے اتفاق رائے یہ ہوا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں دعا کے لئے ہر روز ایک خط لکھا جاوے چنانچہ اسپر عمل شروع ہوا حضور کی طرف سے جواب آگیا کہ دعا کی جاتی ہے۔ چنانچہ اس عرصہ میں ڈاکٹر نور محمد صاحب نے قادیان میں پہنچ کر زبانی بھی خاکسار کے لئے دعا کرنے کے لئے عرض کیا اور حضور سے دعا کرنے کا وعدہ ہوا اور فرمایا کہ دعا کی جاتی ہے اور آئندہ بھی کی جاویگی۔ ۲۰ جون کو میرے کانوں میں آواز آئی کہ مرگیا ہے اور کئی آدمی ماتم پرسی کو بھی آگئے۔ تمام شہر و کچہری میں مشہور ہوگیا کہ منشی نبی بخش مرگیا ہے۔ دراصل میری حالت مردہ کے مشابہ تھی میرا ایمان اور یقین ہے اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ میں مردہ تھا بلکہ لوگ بھی مجھے مردہ سمجھ چکے تھے لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے دعا منظور ہوئی اور محمدی مسیح کے ہاتھ پر مردہ زندہ ہونے کا معجزہ ظاہر ہوا جس کے گواہ لاہور کی جماعت کے اکثر آدمی ہیں۔ میں نے سنا تھا کہ مسیح ابن مریم مردہ زندہ کرتے تھے۔ اور اب بچشم خود دیکھ لیا کہ محمدی مسیح کے ہاتھ پر مردہ زندہ ہوتے ہیں۔ مجھے افسوس ہے ان لوگوں پر جو کہ سنائی بات پر یقین رکھتے ہیں اور چشم دید امر کو بسبب ضد و تعصب [illegible] کے نہیں مانتے۔ اللہ تعالیٰ اس مہدی مسیح کو ہمارے سروں پر دیر تک قائم رکھے تاکہ سعید لوگ نشانات دیکھ کر فائدہ اٹھاویں

جائے خوف پر جانا

حضرت مولوی عبداللطیف صاحب مرحوم کے شاگردوں میں سے ایک صاحب غلام محمد نام افغان کچھ عرصہ سے یہاں آئے ہوئے ہیں۔ ان کے باپ نے ان کو اپنے وطن افغانستان میں واپس بلایا ہے۔ جس پر انہوں نے حضرت کی خدمت میں خط لکھا ان کا خط اور حضرت کا جواب ناظرین کی دلچسپی کے واسطے درج کیا جاتا ہے غلام محمد صاحب کی اصل زبان پشتو ہے اور فارسی بہت کم جانتے ہیں۔ ان کی تحریر با محاورہ فارسی نہیں۔ تاہم میں اس کو اصل الفاظ میں درج کرتا ہوں۔

بحضور جناب حضرت اقدس رسول اللہ و خلیفۃ اللہ مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوۃ والسلام۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ امابعد عرض بندہ خاکسار این است کہ از جانب والد صاحب من مکتوب آمدہ است۔ نقلش بر پشت این کاغذ نوشتہ ام لیکن حاصلش این است کہ ضرور بخانہ خود بیائید و اگر نیائید من در روز آخرت از شما بیزار ہستم و دل من از شما آزردہ است۔ و خود من درین امر بسیار عذرہا دارم اول این است کہ از حضور حضرت اقدس من دور مے شوم و این در دل من از قتل و از ہر مصیبت و از ہر خسران زیادہ تر محسوس مے شود۔ دیگر این کہ سبق قرآن شریف میخوانم بعض حاصل کردہ و اکثر ماندہ است و ایضاً کتب ہائے حضرت اقدس مطالعہ مے کنم۔ اندک اندک مطالعہ کردہ ام اکثر ماندہ است و این ہر دو در آن ملک حاصل نمے شود و من محروم مے شوم۔ این ہم از قتل بدتر و شدید تر است دیگر اینکہ در ملک من خوف ہلاکت جان ہم است و خوف ہلاکت دین ہم است و ہر دو را من خود بخود محسوس کردہ ام و تجربہ کردہ ام چنانکہ صاحب نور مرحوم برادر احمد نور کابلی خود آمدہ بود پس او سپاہان شدید مقرر شدہ بود لیکن بسبب گریخت کردن نجات یافت والا ہلاک بود۔ و خود من در ملک خود از صاحب نور مرحوم در باب مریدی مسیح موعود در آن ملک در شہرت کم نیستم بلکہ مشہور تر ہستم۔ چراکہ در زمانہ سابقہ ہمراہ شہید عبدالرحمان اینجا آمدہ و در بیعت داخل شدہ بودم و در ملک خود ہر دو آن را حال من خوب معلوم است و ایضاً در حق خود من این تجربہ کردہ ام و محسوس نمودہ ام کہ بعد از شہادت شہید مرحوم مولوی صاحب آن ملک ہمراہان من بسیار نزاع کردند چراکہ در آن ملک مثل روز روشن آشکارہ ہستم کہ این از پیروان و مریدان شہید مرحوم است۔ بسیار محنت ہا و خوفہا بسر خود مے برداشتم۔ چراکہ والد صاحب من در آن وقت نیز ہمین گفت کہ اگر شما بہ دید من از شما ناراض ہستم۔ از سبب لاچاری کار دین را پوشیدہ مے کردم۔ خوب میدانستم کہ بسیار گنہگار ہستم چراکہ اقوال و افعال من مثل اہل تشیع بود در تقیہ کردن۔ علاوہ براین بعض دشمنان من کہ نہایت شدید تر مخالف اند بحاکمان آن ملک اطلاع کردن کہ این شخص از اتباع آن شخص است کہ خود را مسیح موعود و مہدی مے گوید و از تلمیذان شہید مرحوم است باید کہ محبوس شود و مثل استاد خود برجم شود۔ چراکہ در کفر او ہیچ شک نیست و آنہا این منظور کردہ بودند و نیز مطابق گفتہ آنہا قصد کردہ بود لیکن محض بفضل اللہ تعالیٰ محفوظ شدہ این جا آمدہ ام۔ چراکہ دل خود فتوے داد کہ الحال درین باب ہجرت اطاعت والدین بر من لازم نیست و درین جا قصد محکم کردم کہ واپس نمیروم ہجرت اختیار کردم۔ اہل خانہ خود و مال و اسباب خود را خاصۃ للہ گذاشتم الحال اگر بروم ہجرت نیز شکستہ مے شود۔ و ایضاً وصیت کردہ ام در باب مقبرہ بہشتی از دفن آن نیز محروم مے شوم۔ چراکہ باز آمدن نمے توانم بہ این سبب کہ ہر وقت کہ من مے آیم والد صاحب من باز ناراض مے شود حال این است کہ مخالف ہم نیست و بذریعہ کاغذ در بیعت ہم داخل است۔ و برابر اقوال خود۔ مولوی عبدالستار صاحب و سید احمد نور صاحب ہر دو شاہدان دارم۔ الغرض برائے من نہایت ابتلا پیش شدہ است۔ چراکہ من تجربہ کردہ ام کہ در آن وطن دین بر دنیا مقدم نمے شود بلکہ ہرگز محفوظ نمے شود اگر حفاظت دین خود مے کند خود را در معرض ہلاک انداختن در حق خود من یقیناً محسوس مے بینم چراکہ من خود بخود دیدہ و تجربہ کردہ ام و از دیگر طرف حکم اطاعت والدین است۔ اولاً امید دارم کہ حضرت اقدس عام رحمت نمایند کہ از ہر ابتلا و از ہر شر محفوظ شوم دوم درخواست فیصلہ این امر مذکور دارم۔ اگرچہ دل خود فتوے مے دہد کہ من معذور ہستم اطاعت والدین خود بر من لازم نیست لیکن کار دین باریک تر است بغیر از حکم و فیصلہ کردن حضرت اقدس فتوے و فیصلہ منظور و معتبر نیست۔

العارض

خاکسار غلام محمد افغان احمدی از قادیان

نقل مکتوب حضرت اقدس کہ بر پشت مکتوب من نوشتہ بود این است

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مکتوب شما بغور خواندم نزدم بحکم آیت کریم لا تلقوا بایدیکم الی التہلکہ معذور ہستید جان خود

ناحق تلف کردن و ایمان را در معرض خطر انداختن روا نیست۔ ہویدیہ کہ من از اطاعت شما بیرون نیستم۔ و از دل و جان تا حکم شریعت اطاعت شما مے کنم۔ لیکن چون در آمدن جان خود را در معرض مے بینم۔ ازین وجہ معذورم۔ ازین پیش آنچہ بمولوی عبداللطیف کردہ اند مخفی نیست و من در آن ملک درین امر شہرت دارم کہ از جماعت مولوی عبداللطیف ہستم و در سلسلہ احمدیہ داخلم۔ نان بہتر است کہ زوجۂ من نزد من بیاید ہیچ مانع نیست غرض در رفتن خطرات است۔ در آن ملک خوف خدا نیست و مردم وحشی سیرت ہستند۔ والسلام

مرزا غلام احمد

صحیح پتہ

جب دنیا میں گناہ اور نافرمانی زیادہ پھیل گئی تو مہربان باپ نے اپنی قدیم سنت کے مطابق اپنے وعدہ کو پورا کیا اور ہمارے پاس ایک رسول بھیجا جو بہت سے سچائی کے روشن نشان اپنے ساتھ لایا۔ مگر دنیا نے اسے قبول نہ کیا اور بہت تھوڑی سعید روحوں نے اس کی آواز کو سنا۔ تب باپ نے ناراض ہو کر طرح طرح کی بیماریوں طاعون وغیرہ زلازل کے دکھوں سے دنیا کو بیدار کرنا چاہا اور بہت سی قیمتی روحوں کو ......

جو اس کے رسول کے کہنے کو [illegible] ہلاک کر کے اپنی ہستی کا ثبوت دیا۔ اور اپنے رسول کی سچائی پر مہر کی۔ [illegible] عرصہ [illegible] آتا ہے مہربان [illegible] اس سال [illegible] مہربان بھی ناراض ہو گئی ہے [illegible] بہت کم ہوئی ہے اور [illegible] سے خراب اور [illegible] قحط کے آثار نمایان ہیں اور روشیوں کا گویا انتظار [illegible] ہے۔ اور [illegible] ذخیرہ ہے [illegible] کی طرف سے بھی [illegible] ہوتی جاتی [illegible] اور دہری ماما ہی ناراض اور بادشاہ وقت بھی ناراض ہے تمہارے بچاؤ کی اور کوئی صورت نظر نہیں آتی کہ تم باپ سے صلح کرو اور اپنے گذشتہ گناہوں کی معافی مانگو اور اپنی مادر مہربان کی گود میں شوخی سے نہ کودو۔ بادشاہ وقت کی اطاعت کرو۔ اور اس کے کاروبار مملکت [illegible] ... میں حد سے زیادہ نکتہ چینی نہ کرو۔ تمہاری صلح کے واسطے ایک ایلچی اس وقت تم میں موجود ہے اس کی آواز پر کان دھرو۔ اور اس کی باتوں پر ٹھٹھا اور مذاق نہ کرو۔ اور آنے والے عذابوں سے ڈرو۔ قحط کا عذاب سب عذابوں سے خطرناک ہے۔ یہ ایلچی تمہارا خیرخواہ ہے اور تمہاری بہتری کے واسطے باپ نے اسے نازل کیا ہے اور یہ کسی وقت پر تمہاری مدد کے واسطے آیا ہے اور اسی طرح اس کا ظہور ہوا ہے۔ جیسے کہ اس سے پہلے ایلچیوں کا ظہور ہوا تھا خوب یاد رکھو کہ اگر یہ ایلچی بھی تم سے تمہاری شوخیوں کی وجہ سے ناراض ہو گیا تو جیسے کہ اس سے پہلے ایلچی ناراض ہوئے تھے تو نتیجہ ظاہر ہے۔ مگر چونکہ یہ ایلچی ایک ایسے ایلچی کا مظہر ہے۔ جس کو باپ نے رحمت للعالمین کے خطاب سے یاد کیا تھا۔ اس واسطے امید نہیں کہ یہ تم پر ناراض ہو تاہم تم کو چاہیئے۔ کہ حتی المقدور وہ فعل نہ کرو جو ناراضگی کا باعث ہو یہ ایلچی تم سے وہی چاہتا ہے جو پہلوں نے پچھلوں سے چاہا۔ میں بار بار تم سے یہی کہوں گا کہ کم سے کم ٹھٹھا اور گستاخی نہ کرو اور اس کے نشانوں پر غور کر کے صحیح نتیجہ نکالو۔ فقط

رقیمہ نیاز۔ خاکسار شیخ عطا محمد اورسیر چھاؤنی انبالہ

اسلام کے نادان دوست

بعض آیات قرآنی و احادیث رسول ربانی کی غلط فہمی سے

ہمارے بعض [illegible] نے دشمنان اسلام و مخالفان دین خیر الانام کو بھی [illegible] اعتراضات [illegible] الزامات [illegible] کا موقعہ دیا ہے۔ [illegible] مخالفین سے مخفی نہیں آجکل ہمارے [illegible] ملانوں کی تیغ فتوے سے [illegible] ملانوں کے بارہ میں دیا۔ [illegible] اسلام کو [illegible] ظلم کے ساتھ قتل کیا جا رہا ہے اس کے بیان کرنے کی قلم میں طاقت نہیں جاہل سے جاہل مخالف بھی [illegible] اور استہزا [illegible] ملانوں کے علم سے بیزار اور [illegible] دشمن کی آنکھ بھی مسلمانوں کی اس تباہی و بربادی کو دیکھ [illegible] رحم کے بجائے آپ خونبار ہے مسلمانان [illegible] کچھ کر بالا کو سب کے امامت پیشہ ملانوں نے یہ حکم سنایا کہ جو مسلمان طاعون زدہ مکانات سے باہر نکلے وہ اسلام سے باہر ہے۔ اپنے آدمی کے مرنے پر کفن دفن میں شریک ہونا شرعاً ناجائز ہے جن لوگوں نے اس حکم کی تعمیل کی اب ان میں سے کچھ قلیل ہی زندہ ہیں سب کے سب اور گھروں کے گھر تباہ ہو گئے اور ہو رہے ہیں تنگ و تاریک کوٹھڑیوں کے بچاؤں اور پاس کے بند مکانات کے اندر چوہوں کے مرنے اور مریضوں کی قے و اسہال سے اسقدر عفونت اور بدبو پھیلی کہ گلیوں سے گذرنا مشکل ہو گیا ان گندے اور عفونت دار مکانوں میں جو طاعون کے زہریلے مواد سے پُر ہیں۔ مسلمانوں کو ہلاک ہوتے دیکھ کر بعض ہندو یہ کہتے ہیں اسلام میں وضو غسل وغیرہ طریق عبادت تو بہت عمدہ ہے۔ مگر طاعون زدہ مکانات میں بیٹھے رہنا۔ مسلمانوں کا یہ فعل بہت ہی قابل نفرت ہے۔ جب تجربہ سے ثابت ہو گیا کہ طاعون ایک متعدی مرض ہے اور بہ نسبت گھروں کے میدان کی ہوا میں اس کا اثر کم ہوتا ہے اور انسان کا دل و دماغ بھی فطرتاً غلاظت و بدبو سے متنفر ہے۔ تو پھر نہیں معلوم مسلمانوں کے پیغمبر نے فطرت انسانی اور صحیح تجربہ کے برخلاف کیوں تعلیم دی۔ افسوس ہمارے ملاں محض اسقاط و صدقہ خیرات کے لالچ سے کہ باہر نکلنے میں کہیں اموات میں کمی واقع نہ ہو۔ قرآنی آیات۔ ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ اور والرجز فاہجر وغیرہ کی مطلق پرواہ نہیں کرتے اور بطور علاج کے کھلی ہوا میں رہنے کو خلاف توکل و تقدیر کہہ کر ناواقف اور سادہ لوگوں کے زیورات و پارچات بلکہ مال مویشیوں تک اپنی چھو منتر سے لوٹ رہے ہیں۔ چنانچہ [illegible] مرقومۃ الصدر سے سینکڑوں روپے انہوں نے طرح طرح کے مکاید سے وصول کئے۔ کوئی تعویذ گنڈا [illegible] پاتا ہے کوئی [illegible] مگر ان کی اپنی جو تجاویز و تدابیر ہیں وہ تو بالکل موافق قضا و تقدیر ہیں۔ لیکن کسی دوسرے خیرخواہ کی خیرخواہی ان کے نزدیک کفر و گمراہی ہے۔ عوام کالانعام کو یہ کہہ کر کہ تقدیر میں جو کچھ لکھا ہے ہو کر رہے گا کسی کی حیات مقدرہ سے ایک سانس بھی کم و بیش نہیں ہو سکتا۔ باہر بھی وہی خدا ہے جو گھروں میں ہے۔ تم لوگ شہیدی چھوڑ کر کیوں بھاگتے ہو۔ ایسا دلیر کر دیا کہ یہ لوگ چوہوں کے اٹھانے اور مریضوں کے پاس جانے میں ذرا احتیاط نہیں کرتے۔ راقم نے ایک عورت ساکنہ تترال کو یہ کہتے سنا کہ کل ہمارے گھر سے مردہ چوہے نکلے مگر میرا خاوند مکان کو اس لئے نہیں چھوڑتا کہ شہادت کا درجہ ہاتھ سے جاتا ہے۔ بھلا ان ملانوں سے کوئی پوچھے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے باوجود وعدہ الہی۔ واللہ یعصمک من الناس۔ کیوں مکہ مبارک سے بھاگ کر غار میں پناہ لی اور لڑائی میں اپنے ہاتھ مبارک سے خندق کھود دی تھی۔ نعوذ باللہ انہوں نے مسئلہ تقدیر و توکل کے سمجھنے میں غلطی کھائی۔ اگر قبل از اجل کسی ہلاکت کا اندیشہ نہیں۔ تو حضرۃ نوحؑ

علیہ السلام کے اس قول کا اطیعون یغفرلکم من ذنوبکم ویؤخرکم الی اجل مسمّی کا کیا مطلب ہے۔ بطور علاج تبدیلی مکان اگر شرک و کفر ہے۔ تو آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم نے جن اشخاص کو بوجہ ناموافقت آب وہوا مدینہ طیبہ سے باہر اونٹوں میں رہنے کا حکم فرمایا کیا وہ اس بنا پر تھا کہ صحرا سے خدا میں صحت بخشی کی زیادہ قوت تھی۔ اسلام کے نادان دوستو! تمہاری ان غلط فہمیوں سے اسلام بھی بدنام ہوگیا۔ اگر تم میں خداترسی اور حق شناسی کا مادہ ہوتا۔ تو طاعون کے اصل علاج یعنی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شناخت سے محروم رہکر تم کیوں اس مرض سے ہلاک ہوتے اور دوسروں کے لئے موجب ہلاکت پڑتے۔ میں حیران ہوں۔ کہ جب بہت سی احادیث صحیحہ اور روایات صریحہ کو محض تعصب مذہبی اور تسلب مشربی کی وجہ سے تم نے پس پشت ڈالدیا۔ تو حدیث طاعون کے ایک آدہ لفظ کے مرادی معنے لینے میں تمہارا کیا حرج تہا۔ یعنے حدیث فلیس من عبد یقع الطاعون فیمکث فی بلدہ۔ واذا سمعتم بہ بارض فلا تقدموا علیہ واذا وقع بارض وانتم بہا فلا تخرجوا فرارا منہ۔ میں وہ قرار اور منہی عنہ ہے۔ جو دوسری زمین میں ہوتا۔ کہ اس زمین کے لوگ بہی اس مرض میں مبتلا نہ ہوں۔ متعدی امراض سے بچنے کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت تاکید فرمائی ہے۔ فرّ من المجذوم کما تفر من الاسد۔ اس نقل مکانی کا نام فرار نہیں جو بطور علاج کے اسی زمین میں ایک مکان سے دوسرے مکان یا میدان میں ہو شہر کی زمین خود شہر میں داخل ہے۔ قرآن شریف میں ہے سقنٰہ لبلد میّت۔ والبلد الطیّب یخرج نباتہ باذن ربہ۔ ظاہر ہے۔ کہ کہیتی باڑی باہر زمین میں ہوتی ہے نہ گہروں میں۔ حدیث کا یہ جملہ۔ واذا سمعتم بہ بارض فلا تقدموا علیہ بتا رہا ہے۔ کہ توکل و تقدیر کا یہ مطلب نہیں جو ان لوگوں نے سمجھ رکہا ہے۔ ورنہ طاعون زدہ زمین میں جانے سے کیا خوف ہے وہاں بہی خدا اور وہی تقدیر ہے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شام میں طاعون سن کر واپسی کا حکم دیا۔ تو ابو عبیدہ نے یہی تقدیر کا سوال پیش کیا اور کہا افرارًا من قدر اللہ۔ کیا آپ تقدیر سے بہاگتے ہیں تب حضرت عمر نے فرمایا۔ نفرّ من قدر اللہ الی قدر اللہ۔ یعنی یہ بہاگنا بہی خدا کی تقدیر ہے اور جو کچھ ہوتا ہے تقدیر الٰہی سے ہوتا ہے۔ الغرض دیدہ و دانستہ اپنے آپ کو ہلاکت میں سونپنے کا نام شہادت نہیں مثلاً اگر کوئی احمق اس حدیث المبطون شہید والمطعون شہید کو پڑھ کر یا سنکر کروٹن آئیل وغیرہ تیز مسہل کی زیادہ خوراک سے اپنے نفس کو بذریعہ اسہال ہلاک کر دے تو کیا ایسا جاہل عنداللہ شہید کہلا سکتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ سینکڑوں نام کے مسلمان نماز روزہ سے غافل شرک چوری۔ زنا۔ وغیرہ گناہوں کی حالت میں اس عذاب سے مر رہے ہیں ہمارے مولویصاحبان بتادیں کہ آیا یہ سب کے سب ان کے نزدیک زمرۂ شہداء میں داخل ہیں۔ میرے نزدیک تو ایسے شہید اس پنجابی مثل کے مصداق ہیں۔ "راہ جاندا ماریا دم ....شہید"۔ بیشک طاعون سے فوت ہونیوالا مومن شہید ہے مگر یہ لوگ خصوصاً مسلمانان دولمیال۔ تترال جو جماعت احمدیہ کے سخت دشمن ہیں یہ تو بوجہ تکذیب و تکفیر مثیل مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مثیل یہود ہیں نہ مومن۔ حدیث شریف میں ہے اذا قال الرجل لاخیہ یا کافر فقد باء بہ احدہما۔ ومن دعٰی مومنًا بکفر فہو کقتلہ۔ اور یہاں کے لوگ باوجودیکہ ہم خدا۔ رسول کے قائل ہیں نمازیں پڑھتے ہیں روزے رکھتے ہیں پھر بہی کافر۔ ملعون۔ مرتد کہتے ہیں۔ ذرا نہیں ڈرتے۔ کیا عالم کیا جاہل کیا مرد کیا عورت ہر ایک کا رات دن یہی تو شغل ہے۔ مسجدوں۔ بیٹھکوں۔ گلیوں جہاں تین چار جمع ہو کر بیٹھتے ہیں وہاں بجز اس کے کوئی ذکر نہیں کہ مرزائیوں نے اسلام بگاڑ دیا قدیمی اماموں کے پیچھے نمازیں پڑہنی چہوڑ دیں۔ بعض شریر الطبع اور جوشیلے آدمی تو ہمیں اور ہمارے امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہایت ہی ناپاک اور گندے الفاظ سے یاد کرتے ہیں کیوں محض اس لئے کہ ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی الوہیت کے قائل نہیں نہ انکو انیس سو برس سے بغیر طعام اسی خاکی جسم کے ساتھ آسمان پر زندہ مانتے ہیں اور نہ انکو خالق طیور اور عالم الغیب جانتے ہیں اور نہ ہی ہمارا یہ عقیدہ ہے۔ کہ وہی مسیح ناصری آسمان سے نازل ہو کر جناب سید المرسلین وخاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کامل کے بعض احکام منسوخ کر دیگا علاوہ اس کے ان کے نزدیک ہمارا یہ قصور بہی ہے۔ کہ ہم دجال میں خدائی صفات تسلیم نہیں کرتے جیسا کہ انکا اعتقاد ہے کہ وہ اپنی مرضی اور حکم سے جب چاہیگا مینہہ برسائیگا۔ کہیتی پیدا کریگا۔ مردے زندہ کریگا۔ وغیرہ وغیرہ۔ اب ہمکو کافر کہنے والے ذرا اپنے گریبان میں منہہ ڈالکر سوچیں کہ حدیث بالا کی رو سے کون کافر ہے اور کن مظلوم اور مقتول مومنوں کے قصاص میں آسمانی عدالت نے اپنی افواج کو حکم دیا کہ یہودی خصلت ملزمان کو طاعونی صلیب پر لٹکایا جائے جن کی لاشیں سنبھالنے سے تم لوگ اے باشندگان دولمیال و تترال تنگ آگئے۔ رات کے اندہیروں اور طوفانوں بارشوں میں جس تکلیف کے ساتھ اس بوجھ کو تم اپنے کندہوں سے اتار رہے ہو اس حالت کو کبہی پہلے بہی تم نے یا تمہارے باپ دادا نے دیکھا ہے۔ یہ جو دردناک موتوں سے عجیب طرح پر شور قیامت برپا ہے۔ کیا پہلے ہی سے تم کو اس کی خبر نہیں دیگئی۔ فصلوں کا کڑے اور تنگی سے ضائع ہو جانا۔ ہر روز بارش اور آندہی کا آنا۔ بادلوں کی کڑک اور بجلی کا چلانا۔ آسمان کا غضبناک ہو کر آگ برسانا۔ جیٹھ ہاڑ میں سردی کی وہ شدت کہ بغیر لحاف کے گذارہ نہیں کیا اب بہی اے غافلو۔ "آسمان ٹوٹ پڑا سارا" نہیں۔ سو یاد رکھو بغیر اطاعت امام الوقت کے ان آفات سے کبہی چہٹکارا نہیں۔ انّ اللہ لا یغیّر ما بقوم حتی یغیّروا ما بانفسہم بالآخر میں اپنے علاقہ کہوں کے رئیس المکذبین کی چند اشعار میں دعوت کرتا ہوں شاید وہ فتوے کفر سے باز آکر میرے لئے ثواب کا موجب ہو۔

نظم

میرے بہائی میں گناہی سن گواہی آسمان — روشنائی پر سیاہی آ کہائی جس نشان
دل سے مانا ہے چہپانا جسنے آنا آگیا — کب بہانہ نہیں جانا ہو روانہ قادیان
وہ پیارا سوہنا سارا دین ہمارا جس سنوارا — فرض ہمارا سمجھ یارا کر نظارہ دلستان
ہندو مارے بہی نصاریٰ مارے سارے کر ذلیل — رب آتارے دن میں تارے آگ انگارے برملان
ساتھ ڈولی جو کہ ہولی سمجھے کوئی کر خیال — حق نکولی راستگوئی پیشگوئی ہو عیاں
جیو سامی لیکھرامی خود ناکامی میں گئے — چہوڑ خامی دید سامی کر جذامی ہندوان
سوم اول دوم اچہر سوم ان کے رشتہ دار — اوم والے ہوم گالے موم وا اگر بدزبان
خود قصوری ہو قصوری بات پوری کر گیا — اس کا پدری کچھ لاہوری دعوی طوری ہو کہاں
جموں والا جو منہہ کالا طوق ذلت گل میں ڈالا — لڑکا بالا بہی سنبہالا قہر بالا ناگہان
وہ لودہانی کرنا دانی جس نشانی طلب کی — غم حیرانی میں رہانی عمر فانی رائگان
جب چہپائی نہی گواہی ڈیل آتہم بہرہ پائی — کچھ نہ آئی کام تنہائی اس خدائی ناتوان
دولمیالی ہاتہہ خالی خستہ حالی میں مرا — دے پیالی رجز والی جس نکالی ملک جان
رعب سایہ ہر جا چہایا دین غالب کر دکہایا — جس بلایا دے گرایا ایسا آیا پہلوان
قادیانی آسمانی ان کو بانی اے عزیز — فانی کیڑے جاتی ان کے جانی دشمن بے نشان

کرمداد احمدی از دولمیال ضلع جہلم

رسید زر

۲۱ر جون ۱۹۰۷ء

عنہ حسن الدین صاحب ؎

۲۲ر جون ۱۹۰۷ء

عہ ۱۶۵۴ ۔ نظام الدین صاحب ؎

عہ ۱۹۶۴ ۔ امیر الدین صاحب ؎

عہ ۴۴ ۔ محمد اروڑا صاحب عا

۲۳ر جون ۱۹۰۷ء

عہ ۱۳۴ ۔ مستری قطب الدین صاحب عہ

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

رحمت اللہ ۔ گنُھالیاں پسرور سیالکوٹ
سلطان بی بی " " "
حکم الدین " " "
ساون " " "
شکر اللہ " " "
محمد علی " " "
احمد علی " " "
غلام علی " " "
محمد خورشید عالم " " "
مسمات راج بی بی " " "
مسمات حسن بی بی " " "
رسول بی بی " " "
رسول بی بی اہلیہ غلام علی " "
برکت بی بی " "
مسمات ریشم بی بی " "
طالع بی بی " "
رابعہ بی بی " "
فضل الدین " "
نظام الدین " "
فقیر " "
جیوان " "
سلطان اہلیہ " "
عمر الدین " "
خیر الدین " "

کرم الدین صاحب پوہلہ گلہ مہاراں سیالکوٹ
مستری علم دین صاحب الوالی گکھڑ گوجرانوالہ
عبد الرحیم ولد شیخ عبد الکریم صاحب وزیر آباد
لدہا ۔ غلام محمد زرگر جموّن
بقا محمد صاحب مدرس بوجھال کلاں ضلع جہلم
فرید بخش ۔ میانوال
فتح الدین ولد نبی بخش خلاصی ملازم ناگدا متھرا ریلوے
یار محمد کریام
عزیز الدین صاحب گرداور بھونہ فتح آباد ۔ حصار
رحمت خان گوپیکی گوجرات
والدہ احمد الدین صاحب کہاریاں
حیدر خلاصی ملازم ناگدا متھرا ریلوے
اسمٰعیل صاحب پٹواری کلاس والہ پسرور سیالکوٹ
محمد خان ۔ دوہیر کے کلاں گجرات
حاکم پیر بخش " "
امیر بخش " " "
جلال الدین صاحب قانون گو گھمن کلاں تحصیل و ضلع گورداسپور
زینب ۔ عباس پور لائل پور
اہلیہ نیاز محمد " "
محمد " "
احمد " "
حاکم ۔ گنُھالیاں پسرور سیالکوٹ
حاکم بی بی " " "
نور بھری " " "
محمد علی " " "
اللہ دتا " " "
فتحدین " " "
عبد اللہ کشمیری پوہلہ گلہ مہاراں رعیتہ ۔ سیالکوٹ

اللہ دتہ تخت ہزارہ بھیرہ
چودہری حسین بخش صاحب مہمووال جونڈہ سیالکوٹ
شیخ محمد امین صاحب بھیرہ شاہ پور
ثناء اللہ صاحب کالاخطائی رعیتہ ۔ سیالکوٹ
امیر الدین صاحب سب انسپکٹر تونسہ ۔ ڈیرہ غازی خان
سلطان خان نمبر ۵۰۰ پولیس کنسٹبل ہانگ کانگ چین
احمد دین خانساماں شفاخانہ زنانہ بھیرہ
چراغ الدین ولد الٰہی بخش صاحب سیکھواں ۔ گورداسپور
عبد السبحان ولد سون سیکھواں گورداسپور
خیر الدین ولد نظام الدین صاحب تلونڈی گورداسپور
نور احمد ولد شرف الدین سوضع گنُھالیاں پسرور سیالکوٹ
امام الدین ولد عیسیٰ سوضع گنُھالیاں پسرور سیالکوٹ
صاعبداد ولد قطب الدین صاحب ماجرا ضلع گوجرات
عبد اللہ ولد رحمت اللہ صاحب طالب علم تعلیم الاسلام قادیان
صوفی کریم ولد بلند کشمیری معرفت میاں احمد دین صاحب محرر ڈسٹرکٹ بورڈ کوہاٹ
ظفر اللہ خان صاحب ولد عبد اللہ خان صاحب، بہلول پور ۔ لائل پور
راندہ ماں بی بی بہلول پور لائل پور ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مزید رعایت

براہین احمدیہ نصف قیمت پر

برادران! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آپ کو معلوم ہو چکا ہے کہ براہین احمدیہ کس محنت سے دوبارہ چھپوائی گئی ہے اور کیسے عمدہ کاغذ اور خوشنویسی کا انتظام کیا گیا ہے اور ساتھ حضرت اقدس کی سوانح عمری اور فہرست مضامین لگائی گئی ہے اس کی اصل قیمت غیر مجلد ۴ اور مجلد ۴/۸ ہے بعض کی تحریک پر ایام تعطیلات مدارس میں اس کی قیمت میں ایک خاص رعایت کی گئی تھی یعنی قیمت نصف کر دی گئی تھی یعنی غیر مجلد براہین احمدیہ کی قیمت سے ۲ مقرر کی گئی تھی اور مجلد سے ۲/۴ یہ رعایت ۳۰ جون تک تھی مگر چونکہ اس رعایت کا اشتہار پورے طور پر اس تھوڑے عرصہ میں نہیں ہو سکا اس واسطے اس کی میعاد ایک ماہ اور بڑھا دیا گیا یعنی ۳۰ جولائی تک جو درخواست آئیگی اس کو براہین احمدیہ مجلد ۲/۴ اور غیر مجلد ۲ میں دیجائیگی

اور اس کے ساتھ ہی درثمین کی قیمت میں بھی رعایت کی گئی ہے یعنی مجلد درثمین بجائے ۸/ کے صرف ۶/ اور مجلد بجائے ۱۰/ کے صرف ۸/ میں مل سکیگی۔ درخواستیں جلد آنی چاہئیں کیونکہ رعایتی قیمت والی کتابیں تعداد میں بہت زیادہ نہیں ہیں۔

ناظم بدر بک ایجنسی قادیان

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی قادیان سے خرید فرماوین

غیر معمولی رعایت

صرف بموقعہ ۳۱ جولائی تک

براہین احمدیہ اور درثمین کی قیمت مین ۳۱ جولائی تک رعایت کیگئی ہے اب براہین احمدیہ غیر مجلد کی قیمت ۴؎ مجلد ۵؎ ہے ۔ درثمین مجلد ۸؎ غیر مجلد ۶؎ ہوسکے گی

احباب یہ وقت کو ہاتھ سے نہ دین

نور الدین | مصنفہ علامہ دوران حضرت حکیم الامۃ ۔ دھرم پال کی ترک اسلام کا جواب ۔ جس مین بہت سے مسائل اسلامی پر سیر کن بحث فرمائی ہے ۔ مخالفین اسلام کے لئے تحفۂ ہے قیمت [illegible]

حضرت اقدس کیا فرماتے ہین

اطلاع

(ہر دو کتب دفتر بدر ایجنسی سے ملسکتی ہین چشمہ مسیحی ۲؎ ۔ لغات القرآن ہر دو حصہ ایک نمبر ۲؎)

سید عبد الحی عرب صاحب نے میری کتاب چشمہ مسیحی کو عام فائدہ کے لئے دوبارہ چھپایا ہے اور درحقیقت ان کتابون کا عام طور پر ملک مین شائع ہونا ضروری ہے پس اگر کوئی صاحب ہمت خرید کرکے عام لوگون مین تقسیم کرین تو انشاء اللہ موجب ثواب ہوگا ۔ عیسائی پادری ہر ایک سال بیس بیس ہزار چھپوا کر شائع کرتے ہین سو افسوس ہی ہے کہ دنیا کو ہماری تالیفات بہت ہی کم ملتی ہین ۔ دوسرے صاحب موصوف نے جو عربی زبان رکھتے ہین ۔ لغات القرآن ایک کتاب تالیف کی ہے میری دانست مین وہ کتاب بہی مفید ہے ۔ ہر ایک پر لازم ہے کہ قرآن شریف کے سمجہنے کے لئے خاص توجہ کرے ۔ کیونکہ دینی علوم کا یہی خزانہ ہے اور علم لغات قرآن ضروری ہے ۔ والسلام ۔

میرزا غلام احمد

سر الشہادتین | مصنفہ حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی ۔ سورہ یسین سے پیشگوئی کے رنگ مین صاحبزادہ عبد اللطیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہین اس کے نکات ایک روپیہ مین بہی گران نہین قیمت ۱؎

اعجاز احمدی | مصنفہ منشی محمد اسمعیل صاحب دہلوی حضرت مسیح موعود کی تائید مین ۔ قیمت ۱؎

جنگ مقدس | حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبد اللہ آتہم کا مباحثہ ۔ اس مین حضرت امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے ۔ قابل دید ہے قیمت ۸؎

جام شہادت | مصنفہ حضرت ثاقب صاحب ۔ مولوی شہید عبد اللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ قیمت ۱؎

شہادت آسمانی | مصنفہ منشی محمد اسمعیل صاحب دہلوی ۔ [illegible] ایک مخالف کی کتاب کا جواب ہے ۔ قیمت ۲؎

دریا ئے مصالحہ | مصنفہ منشی محمد اسمعیل صاحب [illegible] ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کے لئے ضروری ہین ۔ قیمت ۳؎

الوصیت | مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام [illegible] [illegible] [illegible] ہین ۔ قیمت ۲؎

القول النجیح | اردو نظم ۔ حضرت مسیح موعود کی تائید مین ۔ خلیفہ ہدایت اللہ صاحب کی تصنیف قیمت ۱؎

اسلام اور اس کا بانی | ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید مین قیمت ۱؎

نظم مستورات | مستورات کے لہجہ پر قیمت ۲؎

آنہ ڈکشنری ۔ طالب علمون کے لئے نہایت مفید قیمت ۱؎

کامل احمدی ۔ الٰہ داد والے ۔ قیمت ۲؎

احمدی جماعت کو مبارک اور خوشخبری

ایہا الاخوان ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ الحمد للہ کہ فاضل اجل حضرت حکیم الامۃ مولانا مولوی نور الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے ترجمہ قرآن شریف کا پہلا پارہ جو بطور نمونہ کے ہے ۔ چھپ کر طیار ہوگیا ہے امید کہ قدردان قوم خرید کر مصنف کے حق مین دعائے خیر فرماوین ۔ کل ترجمہ موصوف الصدر نے اس عاجز کو دیدیا ہے خدا تعالیٰ اس خدمت کے لائق ہونا قبول فرماکر بہت جلد اس مقدس جماعت کے سامنے کل ترجمہ طیار کرکے پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے کل ممبران جماعت سے التماس ہے کہ وہ اس کار خیر کے حسن انجام کیلئے دعا فرماوین ہدیہ پارہ اول علاوہ محصولڈاک ۴؎ ۔ این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد

المشتہر ۔ عاجز شیخ عبد الرشید ۔ مالک مطبع احمدی صدر بازار میرٹھ

الخطبۃ

ضرورت نکاح

ہمارے ایک مکرم دوست جو قوم کے سید ہین اور ایک پاسنداین معزز عہدے پر ممتاز ہین اور اس سلسلہ مین اول درجہ کے مخلصین مین سے ہین اور ان کو حضرت اقدس سے بہت محبت اور دلی تعلق ہے دیکہتے ہین ۔ اور ان کو ایک ضرورت شرعی یعنے حصول اولاد کے لئے دوسری شادی کی ضرورت ہے اور خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا منشاء ہے کہ وہ اس غرض کے واسطے دوسری شادی کرین اور حضور ہی کی اجازت سے سید صاحب موصوف نے میرے پاس ذکر کیا ہے کہ بذریعہ اخبار [illegible] لڑکی تلاش کی جاوے ۔ حضرت نے یہی عاجز کو فرمایا ہے کہ [illegible] کرو ۔ اس واسطے تمام خط و کتابت میرے نام ہونی چاہیئے ۔ [illegible] نام رکہا اخری فیصلہ حضرت اقدس کے حکم سے ہوگا ۔

۵ ۔ مدد خان ملازم [illegible] صاحب کی پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے ۔ اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہین ۔ مدد خان [illegible] نیک اور جوان ہین ۔ خط و کتابت میرے نام (معرفت ایڈیٹر) ہو ۔

۶ ۔ سید محمد یوسف صاحب عمر ۴۴ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے مگر چہ سال ہوئے کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان مین آئے تھے اور تب سے اسی جگہ رہتے ہین ۔ اور اب کچہ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے اور آیندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکہتے ہین ۔ نکاح کی خواہش رکہتے ہین ۔ زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہین وہ ایڈیٹر سے دریافت کرسکتے ہین ۔

یاد رہے

کہ براہین احمدیہ اور درثمین کی رعایتی قیمت کی آخری تاریخ ۳۱ جولائی ۱۹۰۷ء ہے

وقت کو غنیمت سمجہین

بدر پریس قادیان مین میان معراجدین عمر کے لئے چہاپا گیا۔

سبحان الذی اسری بعبدہٖ لیلًا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی سے — ما بعد للعہ

سرای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدیٔ آخر زمان

نرخ اشتہار — قادیان میں عہ

گورنمنٹ عمہ — دوسروں سے ۱۲ فی کالم

۲۹ جمادی الاول ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۱ - جولائی ۱۹۰۷ء

جلد (۶) — بروز جمعرات — نمبر ۲۸

چہ گویم با تو گر آئی بہادر قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

فی پرچہ ۲ر — افریقہ للعہ

دس شرائط بیعت

اول - بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا - دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے - سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا - نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت - عسر اور یسر نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا - ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا - ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا - ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا - نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا - دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو -

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

اسلام ما از فضل خدا — مصطفیٰ مارا امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادہ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن — جان شد و باجان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک وز خبرہائے معاد — ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندر است — منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
برہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یکسرے و وہی ازان مالیس باسپ — نزد ما کفر است خسران و تباب

شرح قیمت اشتہار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ — عـ۲
مہاجرین درجہ اول جن کو ۱۰ پرچہ اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے — صہ
معاونین درجہ دوم جن کو ۵ پرچہ اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے — للعہ
عام قیمت پیشگی — سے
مابعد — للعہ
فی پرچہ — ۲ر

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نکرینگے اُن سے بحساب مابعد لی جاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اُسے پندرہ یوم اندر اندر طلب کرنا چاہیئے رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی - ترسیل زر بنام میاں معراج دین عمر بزنس ایڈیٹر ہونی چاہیئے - او افریقہ سے للعہ

منیجر -

وہ الفاظ جنہیں حضرت اقدس بیعت لیتے میں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے - اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہٗ و رسولہ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا - استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ - رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت - اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں - آمین - اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں -

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

موجودہ اناجیل صرف ناول ہین

(رقم زدہ ڈاکٹر ڈبلیو اے کرانٹ صاحب پی ایچ ڈی)

ترجمہ از اخبار ٹرتھ سیکر

جس یسوع کا ذکر اناجیل مین ہے۔ یہ صرف چند قصے ہین جوکہ ناول نویسون نے اس زمانہ مین لکھے تھے۔ ورنہ در حقیقت اس زمانہ مین کوئی ایسا شخص نہین ہوا جس نے خدائی کا دعوے کیا ہو اور صلیب پر مرگیا ہو۔ اور پھر آسمان پر چڑھ گیا ہو۔ مین اس امر سے انکار نہین کرتا۔ کہ اس نام کا کوئی شخص ہوا ہو بلکہ بہتیرے اس نام کے ہون گے کیونکہ یسوع یا یشوع نام تبرک یا تفاول کے طور پر عموماً یہود لوگ رکھتے تھے۔ لیکن جس طرح کا قصہ موجودہ انجیلون مین لکھا ہے۔ ٹھیک اس طرز کا کوئی تاریخی آدمی قابل ذکر اس زمانہ مین نہین گذرا۔ ہان مین یہ مانتا ہون کہ اس زمانہ مین چونکہ یہودی لوگ ایک تباہی کی حالت مین تھے ان کی یہ خواہشین ضرور تھین۔ کہ کوئی مسیح ان کے درمیان پیدا ہو جوکہ ان کی گم شدہ سلطنت کو پھر ان کے درمیان قائم کر دے اور اسی خواہش نے ان کے قصہ گوؤن اور ناول نویسون سے ایسی کہانیان لکھائین۔ اس کے واسطے ایک بڑی دلیل یہ ہے۔ کہ اگر فی الواقعہ یہ باتین درست ہوتین جو انجیلون مین درج ہین تو ایسے بڑے مشہور آدمی کا ذکر اس وقت کی تاریخون مین ضرور ہوتا۔ لیکن برخلاف اس کے ہم دیکھتے ہین کہ:۔

(۱) یوسیفس جو یسوع کے بیان کردہ صلیب دئے جانے کے زمانہ کے قریب پیدا ہوا تھا۔ اور خود شہر یروشلم (بیت المقدس) کا رہنے والا تھا اور اس کا باپ سردار کاہن تھا اور اس نے یہودیون کی تاریخ پر بیس مجلد لکھے ہین اور خود یروشلم کی تاریخ لکھی ہے اور نہایت ادنے اور سے واقعات کا بھی ذکر کیا ہے۔ اس نے اپنی تمام تصانیف مین یسوع کا کہین کوئی ذکر نہین کیا۔ یوسیفس کی کتاب کے موجودہ ترجمون مین عیسائیت کا ذکر ہے۔ لیکن علم اور محقق لوگون نے یہ امر بپایہ ثبوت پہونچا دیا ہے۔ کہ وہ فقرات اصلی نہین ہین بلکہ یوسیفس سے کئی سو سال بعد بعض پادریون نے اسی مذکورہ اعتراض کو رفع کرنے کے واسطے یہ فقرات کتاب کے قلمی نسخون کے اندر ڈال دئے تھے اور عیسائی سلطنت کے زمانہ مین نہایت کوشش کے ساتھ وہی جعلی نسخے ملکون مین پھیلائے گئے۔ آجکل علماء کے نزدیک ان پادریون کی یہ کرتوت نہایت نفرت اور حقارت سے دیکھے جاتے ہین جنہون نے مذہب کی آڑ مین آکر ایسی شرارت کے کام کئے۔

(۲) پاسے نی اس۔ ایک سیاح گذرا ہے۔ جس نے ۱۵۰ء مین ملک شلم کا سیر کیا اور دس مجلد مین ایک تاریخ اس ملک کی لکھی۔ اس نے اپنی ساری کتاب مین یسوع کا کوئی ذکر نہین کیا۔

(۳) لوشین۔ جوکہ سنہ مین گذرا ہے اور ایک عالم سیاح اور شاعر تھا۔ اور مدت تک شہر یروشلم مین رہا۔ اور بہت سی کتابین لکھکر مرا۔ اس نے یسوع کے متعلق ایک لفظ نہین لکھا۔

(۴) یو وی نل۔ رومی شاعر اور سیاح تھا۔ اس نے یسوع کے بعد کی پشت پر ایک بڑی کتاب لکھی ہے۔ مگر یسوع کے متعلق ایک نقطہ نہین لکھا۔

(۵) فیلو یوڈی اس۔ سکندریہ کا رہنے والا اور یسوع کا ہم عصر تھا۔ اس نے بہت علم حاصل کیا تھا۔ روما کا سفر کیا۔ پھر یہودیہ کا سیر کیا اور یہود کے رسم و عادات پر ایک بڑی کتاب لکھی۔ غالباً یسوع کے زمانہ مین یروشلم مین تھا۔ مگر اس کی کتاب سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس نے کبھی سنا بھی نہ تھا۔ کہ یسوع کوئی ہے۔

(۶) پلوٹی نس۔ جو سنہ ۱۵۰ء مین ہوا تھا۔ اس نے تاریخ اور اخلاق پر کئی کتابین لکھی تھین مگر یسوع کے متعلق اس نے کچھ ذکر مطلق نہین کیا۔

(۷) ھان پلوٹی نس کے شاگرد پیدفری نے عیسائیت پر پندرہ مجلد لکھے اور یہ ثابت کیا تھا کہ انجیل فقط فسانون کی کتابین ہین۔ ان مین حقیقت نہین۔

(۸) مارکس آری لیس نے جوکہ شہر روما کا بادشاہ تھا یہ امر اپنی تصنیف مین ثابت کیا تھا۔ کہ عیسائیت صرف ایک فسانہ ہے۔ فقط

مذکورہ بالا دلائل جو قصہ یسوع کے فقط ایک فسانہ ہونے پر ڈاکٹر کرانٹ صاحب نے دئے ہین۔ وہ اس بات کو منوانے کے واسطے کافی دلائل ہین۔ کہ یسوع کا قصہ صرف ایک فرضی قصہ ہے۔ ہان پاک دین اسلام کے طفیل اور آنحضرت نبی کریم محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے صدقے سے ایک الہامی شہادت ہمارے پاس اس قسم کی ہے۔ جس سے یہ ماننا پڑتا ہے۔ کہ (یسوع تو نہین) مگر عیسے مسیح نام خدا کا ایک نبی گذرا ہے۔ جس نے نہ کبھی خدائی کا دعوے کیا تھا اور نہ کبھی مصلوب ہو کر لعنتی موت مرا تھا۔ بلکہ ایک اونچے میدان (کشمیر) مین جہان چشمے جاری ہین۔ اس نے وفات پائی۔ تاہم یہ الہامی شہادت ڈاکٹر کرانٹ کی اس بات کی تکذیب نہین کرتی۔ بلکہ تائید کرتی ہے۔ کہ موجودہ اناجیل صرف قصہ نویسون کے لکھے ہوئے افسانے ہین۔ ہان ممکن ہے کہ زمانہ حال کے ناول نویسون کی طرح انہون نے بعض صحیح واقعات کو بھی اپنے قصے مین شامل کرلیا ہو۔ اور اس طرح تھوڑا سچ اور بہت سا جھوٹ مل کر ان کتابون نے یہ شکل اختیار کر لی ہو اس کے متعلق زیادہ حالات انشاء اللہ اگلے اخبار مین درج کئے جائین گے۔

نامہ نگار صاحبان توجہ فرماوین

بعض احباب کوئی مضمون اخبار کیواسطے لکھتے ہین تو اس کی دو نقلین کرکے ایک اخبار بدر مین اور ایک اخبار الحکم مین چھاپنے کیواسطے بھیجتے ہین۔ اس مین شک نہین کہ بعض مضمون اس قابل ہوتے ہین کہ ہردو اخبارات مین شائع کر دئے جاوین لیکن چونکہ عموماً ہردو اخبارات اکثر دوستون کے پڑھنے مین آجاتی ہین۔ اس واسطے میرے نزدیک سوائے نہایت ضروری مضامین کے جیسا کہ الہامات اور ڈائری وغیرہ ہین۔ باقی مضامین ہردو اخبارات کے متفرق ہونے چاہئین۔ تاکہ احباب ہردو اخبار کو پوری دلچسپی کے ساتھ خرید کرسکین اور پڑھ سکین۔ اس واسطے نامہ نگار صاحبان کی خدمت مین باادب التماس ہے کہ دفتر بدر مین اگر وہ کوئی مضمون بھیجین تو ساتھ ہی یہ بھی لکھدیا کرین کہ آیا انہون نے اس کی نقل دفتر الحکم مین بھیجی ہے یا نہین تاکہ مجھے اس بات پر غور کرنیکا موقعہ مل جائے کہ آیا یہ مضمون ہردو اخبارات مین شائع کرنے کے لائق ہے یا نہیں جو مضمون صرف اخبار بدر مین آئیگا اگر اس کے چھاپنے کی گنجائش نہ ہوگی تو وہ دفتر الحکم مین بھیجدیا جاویگا۔ جس مضمون کے ساتھ مذکورہ بالا اطلاع نہ ہوگی وہ اخبار بدر مین درج نہ ہوسکیگا۔

بعض نامہ نگار صاحبان اخبار کیواسطے مضامین بھیجنے کے لئے بالکل توجہ نہین فرماتے حالانکہ اخبار باقاعدہ ان کی خدمت مین بھیجا جاتا ہے اور ہماری جماعت کے دیگر اہل قلم کو بھی اس دینی خدمت مین پورے جوش کیساتھ حصہ لینا چاہئے۔ ایڈیٹر

خط

ایک خط اور اس کا جواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلے علیٰ رسولہ الکریم

بحضور مولوی نور الدین صاحب ۔ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ عرض ہے کہ حسب ذیل سوالات کے جواب موافق قرآن و حدیث تحریر فرماوین ۔ وہو ہذا

(۱) امداد اللہ تعالیٰ نے مخصوص نہین کی ۔ مخصوص کرا کر تحریر کرا لینی کیا ہے ۔ یعنی چندہ ۔

(۲) قواعد انجمن احمدیہ سیالکوٹ مطبوعہ ۱۹۰۵ء مین درج ہے کہ تولد پر اتنا شادی پر اتنا ختنہ پر اتنا ۔ منگنی پر اتنا دو کیا یہ شرعاً جائز ہے ۔ ثبوت ساتھ ہو ۔ آیا نفل ہے یا فرض ۔

(۳) امداد لنگر ۔ مدرسہ ۔ میگزین فرض ہے یا نفل ۔

(۴) باقی رسالجات تعلیم الاسلام و تشحیذ الاذہان خریدنا فرض ہے یا نفل ۔

(۵) اخبارات الحکم و بدر خریدنا فرض ہے یا نفل ۔

(۶) زکوٰۃ کے علاوہ دیگر صدقات کی وصولی کیواسطے عامل ہونا ضروری ہے ۔ یعنی صدقات مذکور کی وصولی کیواسطے کوئی خاص شخص مقرر ہونا شرعاً جائز ہے ۔

ان سوالات مذکورہ بالا کے جوابات اخبار الحکم یا بدر میں شائع فرماوین ۔

العبد ۔ امام الدین بقلم خود ساکن سیانوالی ڈاکخانہ گلہ مہاران تحصیل رعیہ ضلع سیالکوٹ

جواب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس امۃ محمدیہ مین اللہ تعالیٰ خلفاء پیدا کرتا ہی رہے گا ۔ جیسے آیۃ سورہ نور مین فرماتا ہے ۔ وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصٰلحٰت لیستخلفنھم فی الارض اور فرمایا ہے ۔ کہ جو کوئی ان خلفاء کا حکم نہ مانے گا وہ کافر و فاسق ہے ۔ ومن کفر بعد ذٰلک فاولٰئک ھم الفاسقون ۔

اور ہم لوگ امام الوقت کو خلیفہ من الخلفاء یقین کرتے ہین ہان بہت بڑا خلیفہ ۔ پس اس کے احکام ۔ بعض تو فرض ہون گے اور بعض نفل بھی ۔

پھر اللہ تعالیٰ قرآن مجید مین ارشاد فرماتا ہے ۔ وتعاونوا علی البر والتقوی ۔ پس ظاہر ہوا کہ نیکی اور تقوے کے کامون مین امداد کرنا شارع کا حکم ہے اقسام امداد مین فرض بھی ہوگی اور نفل بھی ۔

عام حکم مین جب عمل کرنا ہوگا تو خصوصیت ضرور ہوگی اور اولوالامر امداد ابوبکر رضہ نے مثلاً جب کوئی خاص حکم دیا ہے تو وہ مخصوص حکم ہوگا نہ عام ۔ اگر ہم کو کوئی کہے کہ نور الدین ! تجھ پر نماز ظہر کی فرض ہے تو نور الدین کا یہ جواب کہ عام حکم ہے مجھے خاص حکم دکھا کہ نور الدین کو بالخصوص کہا گیا ہو کہ نور الدین تو نماز ظہر پڑھ ۔ تو اس طرز پر تمام شریعت باطل ہو جاتی ہے بلکہ یہ اعتراض تو حضرت نبی کریم پر ہو سکتا ہے آپ غور کرین اور بہت غور کرین ۔ یہ سوال اول کا جواب ہے ۔

۲ ۔ قواعد انجمن سیالکوٹ مین نے نہین دیکھے بدون ملاحظہ اس پر کوئی رائے نہین دی جا سکتی ۔ البتہ تعاون کے ماتحت آپ [illegible] ۔

۳ ۔ امداد لنگر ۔ مدرسہ ۔ میگزین وغیرہ کو جو لوگ تعاون [illegible] بعض قسم ضروری اور بعض قسم [illegible] امداد لنگر ان لوگوں کے [illegible] دین سیکھنے کو آتے ہین [illegible] کے واسطے قرآن خاص حکم ہے ۔ للفقراء الذین احصروا فی سبیل اللہ لا یستطیعون ضرباً [illegible] پر غور کرو ۔ مدرسہ و میگزین کی غرض [illegible] فی سبیل اللہ ہے

۴ ۔ رسائل ۔ کا مسئلہ بعینہ وہی ہے جو پہلے عرض ہوا عزیز من ! ہم لوگ ان رسائل کو نصرت دین آلہی یقین کرتے ہین اور تعاونوا انصار اللہ کا صریح حکم قرآن مجید مین ہے

۵ ۔ اخبار الحکم اور البدر مین دو قسم کے مضامین ہوتے ہین ایک حصہ ان مین نصرت دین کا ہوتا ہے اور ایک حصہ وہ ہے جس سے اخبار فائدہ اٹھاتے ہین پس حصہ اول اوامر الٰہیہ کے نیچے ہوگا ۔ اور حصہ ثانیہ کسب و تجارت کے ماتحت اور کسب و تجارت مستحب بھی ہے ۔ اور ضروری بھی ۔

۶ ۔ عام صدقات پر عامل کا ارشاد قرآن کریم مین ۔ غور کرو ۔ انما الصدقات للفقراء والمساکین والعاملین علیھا ٭ ۔ آپ ان جوابات پر توجہ فرماوین ۔ مین نے بطور اصول مختصراً ذکر کئے ہین

نور الدین

٭ نیز صدقہ فطر کے لئے آپنے عامل مقرر کیا ۔ ۱۲

فرقہ احمدیہ

ایک صاحب نے حضرت مولوی نور الدین صاحب سے ایک سوال دریافت کیا جس کا یہ مطلب ہے کہ کیا وجہ ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے ایک علیحدہ فرقہ بنایا حالانکہ عام مسلمانوں مین اخوت اور محبت کو فروغ دینا چاہیئے ۔ حضرت مولوی صاحب موصوف نے مفصلہ ذیل جواب تحریر فرمایا ۔

مکرم معظم ۔ جناب جج صاحب بالقابہ

بادب گذارش ہے کہ اس وقت قوم اسلام کا شیرازہ ٹوٹ گیا ہے ۔ شیعہ اور خارجی ۔ حنفی اور وہابی ۔ ظاہری علماء اور صوفی ۔ نقشبندی اور چشتی ۔ وجودی اور شہودی اور ہزارون فرقہ اسلام مین ہین اور ان کا نفاق اب حد سے بڑھ گیا ہے ۔ اس وقت منافقانہ رنگ اتحاد قوم کو ایک نہین کر سکتا ۔ ایک شخص ابوبکر رضہ کو کافر کہتا ہے عائشہ رضہ کو بری عورت ثابت کرتا ہے ۔ دوسرا کہتا ہے علی رضہ کا کیا ایمان تھا ۔ جس نے پندرہ ہزار مسلمان ہزار ہا مین قتل کر دئے ۔ قتل مومن متعمد کا مرتکب تھا ۔ وجودی کہتا ہے ہر ذرہ خدا ہے جس کو سنتا ہے کہ وہ مخلوق کو خالق سے الگ کہتا ہے اسے مشرک یقین کرتا ہے

اب قوم کا شیرازہ کیونکر باندہا جاوے اس کی ایک یہی ترکیب ہے کہ کوئی نیا انسان خدا سے قوت پاکر ایک زبردست طاقتور جماعت بنا دے سو اس مین فکر کا ٹھیکیدار انسان مرزا غلام احمد ہے ۔ جناب جج صاحب منت فرماوین بدون اس کے کوئی اور تدبیر ممکن ہے ۔ با مسلمان اللہ اللہ با برہمن رام رام سے وحدت حقیقت نہین ہو سکتی ۔

نیچرین نے وحدت چاہی مگر خود اعمال اسلام مین ایسے سست نکلے کہ کفر بھلا ہے ۔ نور الدین اب ٹوٹے ہوئے شیرازہ کا از سر نو باندھنے والا چاہیئے ۔ ۵ رجولائی ۱۹۰۷ء

المفتی

مسئلہ جس کے ہان ماتم ہو جائے اس کے ساتھ ہمدردی ۔ حضرت کی خدمت مین سوال پیش ہوا کہ کیا یہ جائز ہے ۔ کہ جب کار قضا کسی بھائی کے گھر مین ماتم ہو جائے تو دوسرے دوست اپنے گھر مین اس کا کھانا طیار کرین ۔ فرمایا نہ صرف جائز بلکہ برادرانہ ہمدردی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علے رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر

مورخہ ۲۹ - جمادی الاول ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۱ر جولائی ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۴ر جولائی ۱۹۰۷ء - کی صبح کو حضرت ام المومنین بمعہ صاحبزادگان و دیگر اہلبیت و اقارب و خدام و اہلبیت حضرت مولوی نور الدین صاحب قریباً اٹھارہ کس ہمراہی حضرت میر ناصر نواب صاحب پانچ چھ روز کے واسطے بغرض تبدیل ہوا لاہور کی طرف روانہ ہوئے تھے اس قافلہ کی روانگی سے تین چار روز پہلے عاجز راقم نے اسٹیشن ماسٹر بٹالہ کو ایک خط لکھا تھا - کہ اس قافلہ کے واسطے ایک درمیانہ درجہ کی گاڑی کے چند خانے ریزرو کئے جاویں - تاکہ ضرورت ہو تو الگ گاڑی منگوائی جائے وہ خط ایک خاص آدمی کے ہاتھ روانہ کیا گیا تھا - اور اس میں تاریخ اور وقت سب لکھا گیا تھا چنانچہ اس کے مطابق ۴ر جولائی کی صبح کو یہاں سے روانگی ہوئی - اسی روز بعد نماز عصر حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے مسجد مبارک میں حضرت مولوی نور الدین صاحب کو خاص طور پر مخاطب کیا جبکہ عاجز راقم بھی قریب ہی کھڑا تھا اور فرمایا کہ " آج دس بجے دن کے مجھے خیال آیا کہ ہمارے گھر کے آدمی اب شاید امرتسر پہنچ گئے ہوں گے اور یہ بھی خیال تھا کہ امن و امان سے لاہور میں پہونچ جائیں - تب اس خیال کے ساتھ ہی کچھ غنودگی ہوئی تو کیا دیکھتا ہوں کہ نخود کی دال (جو رنج اور ناخوشی پر دلالت کرتی ہے) میرے سامنے پڑی ہے اور اس میں کشمش کے دانے قریباً اسی قدر ہیں اور میں اس میں سے کشمش کے دانے کھا رہا ہوں اور میرے دل میں خیال گذر رہا ہے کہ یہ ان کی حالت کا نمونہ ہے اور دال سے مراد کچھ رنج اور ناخوشی ہے کہ سفر میں ان کو پیش آئی ہے یا آنے والی ہے پھر اسی حالت میں میری طبیعت الہام الٰہی کی طرف منتقل ہو گئی اور اس بارہ میں الہام ہوا -

خَیْرٌ لَّہُمْ - خَیْرٌ لَّہُمْ

یعنی اُن کے لئے بہتر ہے - اُن کے لئے بہتر ہے - بعد اس کے اسی نظارہ خواب میں چند پیسے دیکھے کہ وہ اور تشویش پر دلالت کرتے ہیں جیسا کہ چنے کی دال بھی ایک ناگوار اور رنج کے امر پر دلالت کرتی ہے" فقط

یہ الہام اور خواب سنا کر حضرت اقدس حسب معمول اندر تشریف لے گئے بعد اس کے سننے میں اس وقت تمام جماعت جو نماز کیواسطے آئی ہوئی تھی شامل تھی خلیفہ رشید الدین صاحب - حافظ احمد اللہ صاحب - شیخ علی محمد صاحب سوداگر جموں وغیرہ بہت سے دوست تھے - حضرت اقدس کے اندر جانے کے بعد حضرت مولوی نور الدین صاحب نے دوبارہ سہ بارہ اسی مسجد میں پھر یہ سب لوگوں کو اسی وقت سنایا کیونکہ بعض لوگ جو دور تھے اونہوں نے حضرت کی آواز اچھی طرح نہ سنی تھی - غرض اس الہام اور خواب کی جبکہ اچھی طرح سے اشاعت ہو گئی تو قریب شام کے اپنا ایک آدمی جو سب قافلہ کو ریل پر سوار کر کے واپس آیا تھا - اس کی زبانی معلوم ہوا کہ مین دوپہر کی گرمی میں ریل کے اندر مسافروں کی کشاکش سے بچنے کیواسطے جو انتظام ریزرو کا کیا گیا تھا وہ نہ ہو سکا - کیونکہ لاہور سے کوئی الگ گاڑی اس مطلب کے واسطے نہ پہونچ سکی تھی اور اس سبب سے تشویش ہوئی - اس طرح خواب کا حصہ پورا ہوا مگر پھر بھی بموجب بشارت الہام کے خیریت رہی اور معمولی گاڑی میں آرام سے بیٹھ کر چلے گئے -

اس کے بعد حضرت اقدس نے فرمایا کہ خواب اور الہام تو ایک طرح پورا ہو گیا ہے مگر ایک خیال مجھے باقی ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ چیزیں جو رنج اور خوشی پر دلالت کرتی ہیں وہ دوبارہ دکھلائی گئی ہیں یعنی اول چنے کی دال دکھلائی گئی اور پھر چند پیسے دکھلائے گئے - ایسا ہی الہام بھی دو دفعہ ہوا کہ خیر لہم خیر لہم - اس لئے دل میں ایک یہ خیال ہے کہ خدانخواستہ کوئی اور امر مکروہ پیش نہ آیا ہو جس کے لئے دو دفعہ دو ایسی چیزیں دکھلائی گئیں کہ علم تعبیر کے رو سے رنج اور تشویش پر دلالت کرتی ہیں اور ایسا ہی ان سے محفوظ رکھنے کے لئے دو دفعہ یہ الہام ہوا کہ خیر لہم خیر لہم - یہ میرا خیال ہے - خدا تعالیٰ ہر ایک رنج سے محفوظ رکھے - آمین

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

فتح الدین ولد حاکم الدین صاحب سکنہ داور پور گردل - ضلع ہوشیار پور تحصیل ہوشیار پور

بوٹا ولد ” ” ”

سید ولایت شاہ صاحب ولد حسین علی شاہ صاحب رعیۃ کوٹھا نہر ضلع گورداسپور

فقیر محمد ولد اللہ بخش صاحب سکنہ سرہند بسی ریاست پٹیالہ

عبد الحمید ولد مولوی خدایار صاحب سکنہ بھینی ضلع لاہور

حقیقۃ الوحی کے خریدار توجہ کریں

اکثر اصحاب ایسے وقت پر اطلاع طراز ہوئے تھے جبکہ کتاب چار پانچ جزو سے زیادہ نہ چھپی تھی اور نہ زیادہ ہونے کی امید تھی۔ بعض نے حالت مذکورہ میں چار پانچ جلدوں کے بھیجنے کی ایک ہی پیکٹ میں اطلاع دی تھی۔ وہ درخواستیں محفوظ ہیں مگر ان کی تعمیل میں سکوت اور تردد پیش آتا ہے۔ جبکہ قیمت کتاب کی بجائے عہ روپیہ کے للعہ تک ترقی کر گئی ہے۔ خیال گذرتا ہے۔ کہ شائد کسی کو اس کی خریداری میں اب پس و پیش دیکھنا پڑے۔ اس لئے جن اصحاب نے دوبارہ درخواستیں بھیجدی ہیں۔ ان کو حسب درخواست ان کی کتاب بھیجدی گئی اور جنہوں نے دوبارہ اطلاع نہیں دی ان کی خدمت میں احتیاطاً دوبارہ اطلاع دینے کے لئے بذریعہ اشتہار ہذا کے لکھا جاتا ہے کہ اپنے منشا سے اطلاع دیں تاکہ ان کی درخواستوں کی جس صورت میں وہ چاہیں تعمیل کی جائے جو اصحاب اس اطلاع نامہ کے ایک ماہ بعد تک بھی کچھ نہ لکھیں گے ان کی درخواستیں کالعدم تصور ہونگی اور پھر اگر کتاب کے ختم ہو جانے کی وجہ سے وہ شکایت کریں گے کہ ہم کو کتاب باوجود پہلے درخواست کرنے کے کیوں نہیں پہنچی تو وہ ناقابل التفات سمجھی جاوے گی۔ کیونکہ جس صورت میں کتاب کی اشاعت پر دو ماہ سے زیادہ عرصہ گذر چکا ہے۔ اور قیمت میں ان کی درخواست بھیجنے کے بعد بہت تبدیلی واقع ہو چکی ہے تو انہوں نے کیوں توجہ سے کتاب نہیں منگائی۔ یہ انتظام مجبور ہو کر مہتمم کو کرنا پڑا جبکہ بعض خریداروں نے کتاب کی وی پی انکاری کر کے واپس بھیجدیا ہے۔

والسلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم ⁘ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

براہ مہربانی مندرجہ ذیل سطور اپنے اخبار "بدر" میں شائع فرما دیں میں نے مولوی محمد علی صاحب کی ایک ضروری چٹھی جو اخبار الحکم نمبر ۲۳ جلد ۱۱ میں چھپی ہے۔ اس کو پڑھکر مناسب سمجھا ہے کہ ۲۶ جولائی بروز جمعہ بوقت ۸ بجے صبح لغایت ۵ بجے شام ایک جلسہ موضع بھیلان میں کیا جاوے۔ اور اس میں ایسی تحریک کے متعلق کارروائی کی جاوے۔ اس واسطے تحصیل پھالیہ کے رہنے والے ہر ایک احمدی کی خدمت میں عرض ہے کہ وہ ضرور بالضرور مذکورہ جگہ پر مقررہ وقت میں تشریف لا دیں اور ۲

موضع گوجرات میں جسقدر احمدی انجمنیں ہیں ان کے سکرٹری صاحبان کی خدمت میں بھی تاکید معروض ہے کہ وہ بھی ضرور تشریف لا دیں تاکہ وہ رجسٹروں وغیرہ کے مرتب کرنے میں معاون ہوں۔ جماعت بھیلان نے اس جلسہ کو منظور کر لیا ہے۔

ڈائری

القول الطیب

دجال ۶ جولائی ۱۹۰۷ء۔ فرمایا۔ دجال کی دو شاخیں ہیں۔ ایک تو پادری لوگ ہیں جو گویا نبوت کا دعوے کرتے ہیں۔ ہر قسم کے مکر اور فریب کے ساتھ لوگوں کو بہکا رہے ہیں اور عیسائی بناتے ہیں۔ خود انجیل اور توریت کا ترجمہ در ترجمہ کرتے ہیں۔ اصل کتاب ان کے پاس موجود نہیں تراجم میں ہمیشہ تبدیلیاں کرتے ہیں اور اپنی اپنے خیالات کے الفاظ کو دنیا کے سامنے پیش کر کے بیان کرتے ہیں۔ کہ خدا کا کلام ہے۔ یہ ایک طرح نبوت کا دعویٰ ہے۔ دوسرے اس زمانے کے فلسفی لوگ ہیں۔ جو کہ خدا تعالےٰ کے ہی منکر ہو بیٹھے ہیں اور رات دن مادی دنیا کی طرف ایسے جھکے ہوئے ہیں کہ دین کو کچھ نہیں سمجھتے بلکہ دین کو غیر ضروری اور اپنی دنیوی ترقی کی راہ میں ایک حارج یقین کرتے ہیں۔

کفر فرمایا۔ خدا تعالیٰ کی عدول حکمی سے کوئی شخص کس طرح بچ سکتا ہے۔ جو لوگ اس زمانہ میں خدا تعالےٰ کے مرسل کو نہیں مانتے وہ خدا تعالیٰ کی عدول حکمی کرتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جو یہود اور عیسائی تھے۔ وہ صاحب شریعت تھے۔ نمازیں پڑھتے تھے۔ روزے رکھتے تھے۔ تمام انبیاء کو مانتے تھے۔ مگر آنحضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ ماننے کے سبب وہ کافر قرار دئے گئے اس زمانہ کے لوگ جو نہ صرف ہمارے مخالف ہیں بلکہ ہم کو کافر قرار دیتے ہیں۔ وہ بموجب حدیث نبوی مومن کو کافر کہہ کر خود کافر بنتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی گرفت سے بچ نہیں سکتے۔

زکوٰۃ ایک صاحب نے دریافت کیا کہ تجارت کا مال جو ہے جس میں بہت سا حصہ خریداروں کی طرف ہوتا ہے اور اگراہی میں پڑا ہوتا ہے۔ اس پر زکوٰۃ ہے یا نہیں۔ فرمایا جو مال معلق ہے اس پر زکوٰۃ نہیں جب تک کہ اپنے قبضہ میں نہ آجائے لیکن تاجر کو چاہیئے۔ کہ حیلہ بہانے سے زکوٰۃ کو نہ ٹال دے۔ آخر اپنی حیثیت کے مطابق اپنے اخراجات بھی تو اسی مال میں سے برداشت کرتا ہے۔ تقوےٰ کے ساتھ اپنے مال موجودہ اور معلق پر نگاہ ڈالے اور مناسب زکوٰۃ دے کر خدا تعالیٰ کو خوش کرتا رہے۔ بعض لوگ خدا کے ساتھ بھی حیلے بہانے کرتے ہیں۔ یہ درست نہیں ہے۔

دین مقدم فرمایا۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھنا نہایت مشکل امر ہے۔ کہنے کو تو انسان کہ لیتا ہے اور اقرار بھی کر لیتا ہے مگر اس کا پورا کرنا ہر ایک کا کام نہیں دین کو دنیا پر مقدم رکھنا اس طرح سے پہچانا جاتا ہے کہ جب انسان کا دنیوی مال میں نقصان ہو تو کس قدر درد اس کے دل کو پہنچتا ہے اور اس کے بالمقابل جب کسی دینی امر میں نقصان ہو جائے تو پھر کس قدر درد اس کے دل کو ہوتا ہے۔ انسان کو چاہیئے کہ اس شناخت کے واسطے اپنے دل کو ہی ترازو بنا لے۔ کہ دنیاوی نقصان کی واسطے وہ کس قدر بے قرار ہوتا ہے اور چیختا چلاتا ہے اور پھر دینی نقصان کے وقت اس کا کیا حال ہوتا ہے بعض وقت ایک شخص دوسرے کو دھوکا دیتا ہے۔ مگر بدتر وہ ہے جو اپنے آپ ہی دھوکہ دیتا ہے۔ دین کو مقدم نہیں کرتا اور خیال کرتا ہے کہ میں دین کو مقدم کئے ہوئے ہوں وہ ٹھیک طور پر خدا تعالیٰ کا فرمانبردار نہیں بنا اور ظن کرتا ہے کہ میں مسلمان ہوں جو شخص دوسرے پر ظلم کرتا ہے ممکن ہے وہ ظلم کر کے بھاگ جائے اور اس طرح اپنے آپ کو بچا لے۔ مگر وہ جس نے اپنی جان پر ظلم کیا وہ کہاں بھاگ کر جائیگا اور اس ظلم کی سزا سے کس طرح بچ سکیگا۔ مبارک ہے وہ جو دین کو اور خدا کو سب چیزوں پر مقدم رکھتا ہے کیونکہ خدا بھی اسے مقدم رکھتا ہے۔

حقیقۃ الوحی فرمایا ہمارے دوستوں کو چاہیئے کہ حقیقۃ الوحی کو اول سے آخر تک پڑھیں بلکہ اس کو یاد کر لیں کوئی مولوی ان کے سامنے نہیں ٹھہر سکیگا کیونکہ ہر قسم کے ضروری امور کا اس میں بیان کیا گیا ہے اور اعتراضوں کے جواب دئے گئے ہیں۔

خواجہ غلام فرید صاحب فرمایا۔ خواجہ غلام فرید صاحب کی سوانح کی ایک کتاب لکھی گئی ہے اس میں خواجہ صاحب نے جا بجا ہماری تائید کی ہے ایک جگہ لکھا ہے کہ بعض مولویوں نے خواجہ صاحب مرحوم سے دریافت کیا تھا کہ آپ کیوں ان کی تائید کرتے ہیں مولوی لوگ تو ان کو کافر قرار دیتے ہیں تو انہوں نے کیا خوب جواب دیا کہ مولوی لوگوں نے پہلے کس کو مانا ہے اور کس کو کافر قرار نہیں دیا ان کا تو کام ہی یہ ہے۔ ان کی طرف خیال مت کرو

تصحیح۔ معزز ناظرین صفحہ ۹ کو ۱۲ اور ۱۲ کو ۹ بنا کر اخبار پڑھیں۔ یہ غلطی سہواً اور اتفاقیہ کاتب سے ہو گئی ہے۔

جلسہ تشحیذ

یون تو مدینۃ المسیح میں ہر ایک لمحہ روحانی سرور کا گذرتا ہے۔ مگر ۱۴رمئی بعد جمعہ کے چند گھنٹے بھی نہایت ہی پُرلطف تھے۔

ایمان اور عمل صالح کیا ہیں اور ان کا آپس میں کیا تعلق ہے اور یہ کس طرح پیدا ہوتے ہیں یہ ایک سوال تھا جس پر مختلف نوجوانوں نے تقریریں کیں۔

خاندان نبوت کے درخشندہ گوہر سیدی محمود (ایدہ اللہ الودود) نے نہایت فصاحت سے جامع و مختصر عبارت میں اس کا جواب دیا۔ پھر مفتی میر اسحٰق نے اس مضمون پر عجب سماں باندھا۔ مولوی علامہ نورالدین نے جو کچھ فرمایا وہ یہ ہے کہ ایمان کے معنی ماننے کے ہیں [illegible] محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایمان [illegible] [illegible] و [illegible] [illegible] علیٰ کی [illegible] حاصل ہو۔

ایمان [illegible] کا جزو ہے۔ [illegible] ملزوم سے [illegible] نہایت بات کہی کہ [illegible] ڈال وغیرہ [illegible] حال [illegible] بعض ڈال کاٹ [illegible] درخت [illegible] بعض عمل [illegible] ایمان کا [illegible]

تیسرے سوال کے جواب میں مفتی صاحب نے جو فرمایا وہ یہ ہے کہ کسی بزرگ قوم کی دعا کا نتیجہ۔ ماں باپ کا جماع کے وقت شیطان سے محفوظ رہنے کی دعا۔ تربیت خاندانی۔ فضل رحمانی۔ اسلافت یا اسلافت یعنی خلوص سے بحالت کفر کے عمل۔ نصرت آئی۔ صادق [illegible] کی صحبت۔ دلائل نیرہ۔ [illegible] استفتاء ضمیر کی پیروی۔ مگر اس کی لئے کہ الہام کی روشنی میں دیکھا جائے۔ ملائکہ کی تحریک پر عمل ختم نبوت پر ایمان صفات الٰہی کا علم (اکمل آف گولیکی)

ذوق کی باتیں

مدینۃ المسیح میں رہنے کے کئی فائدے ہیں مگر ایک فائدہ اب میرے خیال میں آیا ہے۔ کہ جیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ نمازوں کی مثال مومن کے حق میں کسی کے گھر کے آگے نہر میں غسل کرنے کی دی تھی اسی طرح یہاں ہر روز کوئی نہ کوئی گروہ بیعت کے لئے اٹھتا ہے اور ان کے ساتھ مل کر مامور من اللہ کے ہاتھ (ید اللہ فوق ایدیھم) پر توبہ کا موقع مل جاتا ہے اور گویا ہر روز آدمی گناہ سے پاک ہو جاتا ہے۔ بشرطیکہ وہ اس کی قدر کرے۔

۲۔ ایک توابن الوقت ہوتے ہیں اور آجکل کے جنٹلمین اسے موجب فخر سمجھتے ہیں یعنی زمانہ با تو نہ سازد تو با زمانہ بساز پر عمل کرنے والے دوسرے وہ جو [illegible] ہیں یعنے زمانہ پر پورے حاکم یہ زمانہ کی نہیں سنتے بلکہ زمانہ کو اپنی منواتے ہیں اور یہ مامورین الٰہی کا گروہ ہے اور کسی میں یہ طاقت نہیں۔ مولوی [illegible] نورالدین فرمایا کرتے ہیں کہ ہم تو [illegible] اس کی مان لیتے اور کبھی ہم اس سے اپنی منوا لیتے اور ایک مومن کو یہی کرنا چاہیے۔ (اکمل آف گولیکی)

فیصلہ کی آسان راہ

ایک صاحب نے حضرت کی خدمت میں ذکر کیا کہ حضور کی اس تحریر پر جو اخبار میں چھپی ہے کہ اگر ہمارے مکذب ہمارے شائع کردہ الہام الٰہی کو کہ انی احافظ کل من فی الدار افترا سمجھتا ہے اور یقین کرتا ہے کہ محض ہم نے اپنے دل سے یہ بات بنائی ہے اور یہ خدا کا کلام نہیں جو ہم پر نازل ہوا ہے اور صرف اتفاقی طور پر ہمارے گھر کی حفاظت ہو رہی ہے تو چاہیے کہ ہمارے مکذبوں میں سے بھی کوئی ایسا الہام شائع کرے۔ تب اس کو جلد معلوم ہو جاوے گا کہ افترا کا کیا نتیجہ ہے۔ اس بات کو پڑھ کر بعض مخالف یہ کہتے ہیں کہ ہم مفتری نہیں ہیں جو خدا تعالیٰ پر افترا کریں۔ ہم کس طرح ایسا الہام شائع کر سکتے ہیں۔ حضرت نے فرمایا یہی بات ہے جو ہم ان کو سمجھانا چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ پر افترا کر کے کوئی شخص بچ نہیں سکتا اگر یہ کلام ہم پر خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل نہ ہوتا اور ہمارا افترا ہوتا تو اللہ تعالیٰ اس کلمہ کے مطابق ہمارے گھر کی حفاظت کیوں کرتا جب کہ ایک کلام صریح الفاظ میں پورا ہو گیا ہے۔ تو پھر اس کے ماننے میں کیا شک ہے۔ لیکن ہم نے مخالفین کے واسطے فیصلہ کی دوسری راہ بھی بیان کر دی ہے۔ کہ جو شخص یہ اعتقاد رکھتا ہو کہ یہ انسان کا افترا ہے۔ تو اسے لازم ہے کہ وہ قسم کھا کر ان الفاظ کے ساتھ بیان کرے کہ یہ انسان کا افترا ہے۔ خدا کا کلام نہیں۔ ولعنت اللّٰہ علیٰ من کذب وحی اللّٰہ اگر کوئی شخص ایسی قسم کھا دے۔ تو خدا تعالیٰ اس قسم کا نتیجہ ظاہر کر دے گا۔

چاہیے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب اور جعفر زٹلی لاہوری اور ڈاکٹر عبد الحکیم صاحب اور غزنوی صاحبان بہت جلد اس کی طرف توجہ کریں۔

ایک الہام کی تفہیم

ایک سوال پیش ہوا کہ حضور کو جو الہام ہوا ہے در قرآن خدا کا کلام ہے [illegible] میرے منہ کی باتیں“۔ اس الہام الٰہی میں میرے کی ضمیر [illegible] طرف پھرتی ہے۔ یعنے کس کے موہنہ کی باتیں فرمایا [illegible] کے موہنہ کی باتیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے موہنہ کی باتیں [illegible] اس طرح کے ضمائر کے اختلاف کی مثالیں قرآن شریف میں موجود ہیں۔

تفہیم الہام

فرمایا۔ بعض رؤیا یا الہامات بظاہر الفاظ میں منذر ہوتے ہیں اور ملہم اس وقت ڈر جاتا ہے اور خوف کھاتا ہے۔ مگر دراصل اس کے معنے کچھ اور ہوتے ہیں۔ ایک دفعہ ہم کو سخت درد گردہ تھا کسی دوا سے آرام نہ ہوتا تھا۔ الہام ہوا۔ ”الوداع“ اس کے بعد درد بالکل یک دفعہ بند ہو گیا تب معلوم ہوا کہ یہ الوداع درد کا تھا۔

آریہ کب سمجھیں گے

فرمایا۔ بعض اخبارات کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ لاجپت رائے اور اجیت سنگھ کی جلاوطنی سے آریوں کو پورے طور پر نصیحت حاصل نہیں ہوتی اس واقعہ کو وہ صرف ایک شخصی وبال خیال کرتے ہیں اور قومی وبال نہیں سمجھتے یہ ان کی غلطی ہے۔ گورنمنٹ ان لوگوں کے ایسے حالات دیکھ کر اب ان کی نسبت ضرور محتاط رہے گی ان کو چاہیئے کہ گورنمنٹ کے متعلق اپنے رویہ کو ہمیشہ کے واسطے درست کر لیں۔

طبی علوم

فرمایا۔ علم طب کی بنا ہی ظنیات پر ہے۔ جب مرض الموت آتی ہے تو کوئی دوا شفا نہیں دیتی بلکہ ہر ایک دوا الٹی پڑتی ہے لیکن جب اللہ تعالیٰ شفا دینا چاہتا ہے۔ تو معمولی دوائی بھی کارگر ہو جاتی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

درس قرآن شریف

(سلسلہ کیواسطے دیکھو اخبار بدر نمبر ۱۵ مورخہ ۱۱ اپریل ۱۹۰۶ء)

تفسیر سورۃ الماعون

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ساتھ نام اللہ کے جو بے حد رحم والا مہربان

اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یُکَذِّبُ بِالدِّیْنِ ۝۱ فَذٰلِکَ الَّذِیْ یَدُعُّ الْیَتِیْمَ ۝۲ وَلَا یَحُضُّ عَلٰی طَعَامِ الْمِسْکِیْنِ ۝۳ فَوَیْلٌ

کیا تونے دیکھا ہے اس کو جو جھٹلاتا ہے جزا و سزا کو ۔ پس یہ وہی ہے جو دھکے دیتا ہے یتیم کو ۔ اور نہیں رغبت دیتا مسکین کو کھانا کھلانے پر ۔ پھر افسوس ہے

لِلْمُصَلِّیْنَ ۝۴ الَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلَاتِھِمْ سَاھُوْنَ ۝۵ الَّذِیْنَ ھُمْ یُرَآءُوْنَ ۝۶ وَیَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۝۷

ان نمازیوں کیلئے ۔ جو اپنی نمازوں سے غافل ہیں ۔ وہ جو دکھاوے کو کام کرتے ہیں ۔ اور روکتے ہیں برتنے کی چیزوں سے

اس سورۃ شریف میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے بعد چھ آیتیں ہیں جن میں پچیس کلمات اور ایک سو پچیس ۱۲۵ حروف ہیں

نوٹ ۔ اگرچہ سورۃ کوثر کی تفسیر میں یہ تجویز قرار دی گئی تھی کہ آئندہ حضرت مولوی نورالدین صاحب کی تصنیف شدہ عربی تفسیر کے اصل عربی الفاظ کو بمعہ ترجمہ نہ لکھا جاوے بلکہ اس کے مطلب کے مطالب اور معانی کے ساتھ صرف اردو میں بیان کیا جائے ۔ مگر حضرت مولوی صاحب موصوف کی تحریر کردہ تفسیر سورۃ ماعون کو جو میں نے دیکھا تو وہ بہت ہی مختصر ہے اور چند سطروں پر ختم ہو جاتی ہے ۔ اس واسطے مجھے یہ بات پسند آئی ہے کہ کم از کم اس تفسیر کو بتمامہ عربی الفاظ میں پہلے کیطرح لکھ کر ساتھ ترجمہ کیا جائے اور اس کے بعد مفصل تحریر بھی جائے ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ ارایت الذی یکذب بالدین و قد سمع دین ابرہ والاستفھام لتشویق السامع الی تعرف المکذب والدین ثواب اللہ و عقابہ ۔ والمکذب لا یطیع فی امرہ ولا یجتنب عن نواھیہ او بحکم اللہ قالہ ابن عباس و بالحساب قالہ ابن جریج و مجاھد

فذلک الذی یدع الیتیم ۔ الفاء للسببیۃ وما بعدھا مسبب والاشارۃ للتحقیر والاشعار بعلۃ الحکم والموصول لتحقق الصلۃ

یدع ۔ یدفع ۔ قال ابو طالب ؎

کیا تونے اس شخص کا حال دیکھا ہے جو دین کو جھٹلاتا ہے ۔ ایسے ہی ایک مکذب ابرھہ نام شاہ حبش کا ذکر اس سورہ شریف سے پہلے سورہ فیل میں ہو چکا ہے اور اس کے بد انجام کا ذکر کیا جا چکا ہے ۔ اس سورہ شریف کے ابتدا میں بطور استفہام کے لکھا گیا ہے کہ کیا تو اس مکذب کو جانتا ہے ۔ یہ استفہام اس واسطے ہے کہ سننے والے کو اس مکذب کے معلوم کرنے کا خیال پیدا ہو ۔ دین سے مراد اللہ تعالیٰ کی طرف سے ثواب اور عقاب ہے ۔ جو کہ انسان کو اس کے اعمال پر ملتا ہے ۔ مکذب وہ ہے جو خدا تعالیٰ کے حکم کی اطاعت نہ کرے اور اس کی مناہی سے پرہیز نہ کرے اور ابن عباس نے لکھا ہے کہ مکذب وہ ہے جو خدا کے حکم کی تکذیب کرے اور ابن جریج اور مجاہد نے کہا ہے کہ مکذب وہ ہے جو وقت حساب کا انکار کرے ۔

آیت شریف فذلک الذی یدع الیتیم میں ف سبب کے لئے ہے کسی کا یتیم کو دھکے دینے کا فعل اس کے لئے مکذب دین ہونے کا سبب ہو جاتا ہے اور اس میں ذلک کا اشارہ تحقیر کے واسطے ہے اور علت حکم کے بتانے کے لئے اور موصول صلہ کے تحقق کے لئے ۔

یدع کے معنے ہیں دفع کرتا ہے ۔ جیسا کہ ابوطالب کے شعر میں ہے ۔ جس کے معنے ہیں

یقسم حقا للیتیم و لم یکن
یدع الذی یبار دمن الاصاغر

ویدفع حق الیتیم ۔ قالہ ابن عباس ویقھرہ و
یظلمہ عن قتادۃ وھذا فی مقابلۃ اطعامھم و
امنھم عجیب ۔

ولا یحض علی طعام المسکین یحض یحث غیرہ علی اطعام
المحتاج رقد اطعمہ اللّٰہ ۔

فویل للمصلین الذین ھم ۔ ویل ۔ وادی الذی
یسیل من صدید اھل جھنم

عن صلوتہم ساھون ۔ یؤخرونھا عن وقتھا
عن ابن عباس ومصعب بن سعد عن ابیہ و
تارکون فانواھم المنافقون فمن ھھنا قالوا النصف
السورۃ مکی والنصف مدنی ۔ وسماہ لاہ ۔

الذین ھم یراؤن الناس ۔ فی اعمالھم الفاضلۃ
ویمنعون الماعون ۔ الماعون المنفعۃ
الماء الذی ینزل من السحاب ماعون ۔
قال عبید الراعی ؎
قوم علی الاسلام لما یمنعوا
ماعونھم ولیضیعوا التھلیلا
ای الطاعۃ والزکوۃ ۔ وقال علی الماعون
الزکوۃ ۔ والصدقۃ المفروضۃ ۔ قالہ ابن مسعود
وابن عمر ۔ والمتاع الذی یتعاطاہ الناس بینھم
کالقدر والدلو والفاس وشبہہ ۔

یتیم کو اس کا حق تقسیم کرتا ہے اور امرا کی خاطر
غربا کو دھکے نہین دیتا ۔

اور یتیم کا حق مارتا ہے ۔ یہ ابن عباس کا قول ہے اور قتادہ کا قول ہے کہ یتیم پر قہر کرتا ہے اور ظلم کرتا ہے ۔ یہ اس شریر کی بد اعمالی کیسی عجیب ہے ۔ کہ کھانے کھلانے اور امن دینے کے بدلہ دکھے دیتا ہے ۔

یحض کے معنے ہین کہ دوسرے کو اس امر کی ترغیب دیتا ہے کہ محتاج کو کھانا کھلائے اور دراصل سب کو خدا تعالیٰ کھانا کھلاتا ہے ۔

ویل ۔ اس وادی کا نام ہے ۔ جو دوزخیون کی پیپ مین سے بہ کر نکلے گی ۔

ساھون کے لفظ مین ان لوگون کی طرف اشارہ ہے ۔ جو کہ نمازون کے اوقات مین تاخیر کرتے ہین ۔ اور ابن عباس اور مصعب بن سعد سے روائیت ہے ۔ کہ ساہون سے وہ لوگ مراد ہین جو نماز کے تارک ہین اور وہ منافق ہین اسی سبب سے کہا گیا ۔ کہ یہ سورت کی ہے اور نصف مدنی ہے اور ساہ کے معنے ہین لہو کیا ۔

ریا کرنے والے لوگ ہین جو اپنے اچھے عمل لوگون کو دکھانے کے لئے کرتے ہین ۔

ماعون منفعت کو کہتے ہین ۔ پس اس پانی سے منع کرنا جو بادلون سے آتا ہے ماعون ہے ۔

عبید الراعی نے ایک شعر مین کہا ہے ؎
وہ قوم جو اسلام پر ہے ۔ انہون نے کبھی ماعون سے منع نہین کیا
اور نہ کبھی کلمہ لا الہ الا اللہ کو ضائع کیا ہے ۔

یہان ماعون سے مراد طاعت اور زکوۃ ہے اور حضرت علی نے فرمایا ہے کہ ماعون سے مراد زکوۃ ہے اور صدقہ مفروضہ ہے یہ ابن مسعود اور ابن عمر کی روائیت ہے ۔ اور ماعون ایسی متاع کو بھی کہتے ہین جو لوگ آپس مین ایک دوسرے کو مانگنے پر دے دیتے ہین ۔ جیساکہ ہانڈی اور ڈول اور کلہاڑی اور ایسی اشیاء ۔

اس جگہ حضرت مولوی نورالدین صاحب کی تصنیف کردہ تفسیر عربی معہ ترجمہ ختم ہوئی ہے ۔ اس کے بعد آگے اخبار مین انشاء اللہ تعالیٰ مفصل تفسیر اردو مین درج کیجاوے گی "

معذرت ۔ مجھے افسوس ہے کہ بہ سبب بعض مشاغل کے گذشتہ چند ہفتون مین تفسیر درج اخبار نہین ہو سکی ۔ تفسیر کے لکھنے پر بہت وقت اور محنت درکار ہوتی ہے ۔ اور مجھے کافی فرصت نہین ہوتی رہی کہ اس قدر محنت کرون ۔ امید ہے ۔ کہ ناظرین معاف کرینگے ۔ اخبار کا اسٹاف تاحال ایسا وسیع نہین ۔ کہ اگر ایڈیٹر اور مینیجر کو کسی وجہ سے اخبار کی طرف پوری توجہ کرنے کی فرصت نہ ہو یا کسی پرائیویٹ ضرورت کے واسطے رخصت کی حاجت پڑے تو اس کی جگہ مناسب انتظام اسی وقت ہو سکے ۔ اگر احباب کوشش کر کے اخبار کے واسطے بہت سے خریدار بنا دیوین اور اخبار کی آمد معقول ہو جائے تو امید ہے کہ ایسی دقتین رفع ہو جاویں ۔ امید ہے ۔ کہ دوست اس امر کی طرف توجہ کرینگے ۔ کہ اخبار کے واسطے وقت پر قیمت ادا کرنے والے خریدار پیدا کئے جاوین ۔

بشارت ۔ اکثر احباب کی درخواست پر تفسیر القرآن جو سورۃ الناس سے اخبار بدر مین درج ہونی شروع ہوئی تھی دوبارہ چھپوانے کی تجویز کی گئی ہے ۔ کچھ حصہ چھپ گیا ہے اور باقی کے واسطے انتظام ہو رہا ہے ۔ جو صاحب اس کو جدا خرید کرنا چاہین وہ اطلاع دین ۔ جو دوست نومبر ۱۹۰۶ء سے اخبار کے خریدار بنے تھے ۔ مگر اسوقت پچھلے پرچے انکو نہ مل سکے تھے انکو پہلے پرچے تفسیر کے بلاقیمت دئے جاوینگے ۔ بشرطیکہ قیمت اخبار وہ ادا کر چکے ہون

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از دفتر سکرٹری مجلس ناظم قادیان دارالامان مورخہ یکم جولائی ۱۹۰۷ء

بخدمت ایڈیٹر صاحب بدر۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

قواعد شاخہائے صدر انجمن احمدیہ منظور کردہ مجلس ناظم ارسال ہیں۔ جس قدر جلد ممکن ہو سکے۔ انہیں اخبار میں شائع کرکے ممنون فرماویں۔ والسلام

محمد علی سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

قواعد برائے شاخہائے صدر انجمن احمدیہ

مجلس ناظم صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان نے اپنے اجلاس منعقدہ ۲۰ جون ۱۹۰۷ء میں شاخہائے صدر انجمن احمدیہ کے لئے چند قواعد تجویز کئے ہیں جو بغرض تعمیل شائع کئے جاتے ہیں۔ اس بات کا ذکر کرنا نہایت ضروری ہے کہ یہ قواعد ابھی مجلس معتمدین میں پیش نہیں ہوئے بلکہ مجلس ناظم نے پاس کئے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ جولائی ۱۹۰۷ء کے آخر میں یہ قواعد مجلس معتمدین کے پیش کئے جاویں گے۔ اور جو کمی زیادتی ہوگی۔ اس سے پھر بذریعہ اخبارات اطلاع دی جاوے گی فی الحال ان قواعد کی تعمیل کی جاوے اور جو جو انجمنیں ان قواعد کی تعمیل کریں۔ وہ تعمیل شروع کرنے کے بعد مجھے اطلاع دیویں۔

قواعد منظور کردہ مجلس ناظم صدر انجمن احمدیہ حسب ذیل ہیں

(۱) ہر ایک ایسے مقام پر جہاں احمدیوں کی کافی تعداد موجود ہو ایک مقامی انجمن احمدیہ قائم کی جاوے گی۔ جو زیر دفعہ ۳ قواعد صدر انجمن احمدیہ صدر انجمن احمدیہ کی شاخ سمجھی جاوے گی اور ان کے لئے ان قواعد کی پابندی ضروری ہوگی۔

نوٹ۔ جس مقام میں کافی تعداد نہ ہو۔ وہاں کے احمدی اپنے کسی قریب کے مقام کی مقامی انجمن کے ممبر سمجھے جاویں گے

(۲) ہر ایک مقام میں رہنے والے تمام احمدی مقامی انجمن کے ممبر سمجھے جاویں گے۔ اور ان کے واسطے ضروری ہوگا۔ کہ قواعد و ضوابط انجمن کی پابندی کریں۔

(۳) ہر ایک ممبر کے لئے لازمی ہوگا کہ ایک معین رقم چندہ کی لنگر خانہ۔ مدرسہ۔ اشاعت اسلام اور ضروریات مقامی میں داخل کرے۔ ایسے چندے عموماً ماہوار وصول کئے جاویں گے۔ مگر زراعت پیشہ لوگ اگر چاہیں۔ تو چندہ ششماہی فصل خریف اور فصل ربیع کے موقعہ پر غلہ کی صورت میں ادا کر دیں۔

(۴) جو ممبر اپنی آمدنی کا بیسواں حصہ امداد سلسلہ کے لئے فنڈ انجمن میں داخل کرتے ہیں۔ ان کے سب معین چندے اسی رقم میں شامل ہوں گے۔

نوٹ ۔ ۱۔ رسالہ الوصیۃ کے شرائط کو اس بیسویں حصہ سے کوئی تعلق نہیں۔ جو لوگ الوصیۃ کے شرائط کو پورا کرنا چاہیں۔ وہ دسواں حصہ آمد کا دیں۔

نوٹ ۲۔ ایسے چندوں میں سے آٹھواں حصہ یعنی ۲ آنہ فی روپیہ مقامی ضروریات کے لئے وضع کرکے باقی چندہ حسب ہدایت صدر انجمن مختلف مدات میں تقسیم ہوا کریگا۔

(۵) ہر ایک مقامی انجمن کا فرض ہوگا کہ ایک رجسٹر اپنے ممبروں کا حسب نمونہ ذیل رکھے۔

رجسٹر اسمائے ممبران انجمن احمدیہ مقام

نمبر	نام [1]	[illegible]	[illegible]	[illegible] [2]	[illegible]	[illegible] [3]	چندہ					[4]
							[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

[1] ۔ اگر بیاہی ہوئی عورت ہے تو خاوند کا نام ساتھ دیں

[2] اصل سکونت۔ ان ممبروں کی ضروری ہوگی جو عارضی طور پر کسی دوسرے مقام پر چلے گئے ہیں۔

[3] جہاں معین آمدنی نہ ہو۔ اندازہ کافی ہوگا۔

[4] اگر کوئی ممبر فوت ہو جائے۔ تو خانہ کیفیت میں اس کی تاریخ وفات درج کر دی جاوے۔

(۶) ہر ایک مقامی انجمن میں کم از کم حسب ذیل عہدہ دار ہوں گے ایک میر مجلس۔ ایک سکرٹری۔ ایک محاسب۔ ایک امین ایک ناظر۔

(۷) ا۔ میر مجلس کا فرض ہوگا کہ جب کبھی انجمن یا اس کی کسی کمیٹی کا جلسہ ہو۔ تو وہ جلسہ میں امن قایم رکھیں اور باضابطہ حاضری ممبران کی پابندی کراویں۔

ب۔ سکرٹری کا فرض ہوگا کہ انجمن یا اس کی کمیٹی کا جلسہ ہو تو اس کے لئے سب ممبران کو باقاعدہ اطلاع دے اور تمام کارروائی کو ایک رجسٹر روئداد اجلاسہائے انجمن یا کمیٹی میں لکھے۔ تمام ممبران انجمن کا اور اگر انجمن کی کوئی شاخیں ہوں تو ان شاخوں کے ممبران کے رجسٹر رکھیں جو حسب نمونہ قاعدہ ۵ ہوگا۔ صدر انجمن احمدیہ کے تمام احکام اور فیصلہ جات کی تعمیل جہاں تک ان کا کسی انجمن سے تعلق ہو۔ بتوسط سکرٹری انجمن احمدیہ عملدرآمد میں آئیں گی۔

ج۔ محاسب کا فرض ہوگا۔ کہ انجمن یا اگر اس انجمن کے متعلق کوئی شاخیں ہوں۔ تو ان شاخوں کی آمد و خرچ کا باضابطہ حساب رکھیں اور تمام ممبران سے باقاعدہ چندہ وصول کرے اور ممبروں کے چندوں کا ایک کھاتہ رکھے جس میں تمام رقوم جو کوئی ممبر دے۔ اس کے نام کے سامنے درج ہوتی رہیں

د۔ ناظر کا فرض ہوگا کہ محاسب اور امین کی کتابوں اور اشتمالات آمد و خرچ کی ماہوار پڑتال کرکے ان پر دستخط کرے کہ حساب و کتاب درست رہے۔

ہ۔ جو روپیہ از قسم چندہ وغیرہ محاسب کے پاس آوے وہ اسے روزمرہ امین کے پاس جمع کرائے گا اور جو بل پاس ہوں گے وہ بھی بغرض ادائگی روپیہ امین کے پاس پیش ہوں گے اور اسی کے پاس اشتمالات اخراجات رہیں گے۔

و۔ جو روپیہ صدر انجمن احمدیہ کی کسی مد یا لنگر خانہ وغیرہ میں بھیجا جاوے گا۔ وہ سکرٹری کے دستخطوں سے برآمد ہو کر جاوے گا۔ اور سکرٹری کا فرض ہوگا۔ کہ اس روپیہ کی رسید بعد میں بلوں کے ساتھ شامل کرے۔

ز۔ ہر ایک ممبر انجمن کو اختیار ہوگا۔ کہ انجمن کا حساب و کتاب جب چاہے دیکھ سکے۔ ایسا ہی صدر انجمن کے سکرٹری کو اور اس کے ناظر کو اختیار ہوگا کہ جب مناسب سمجھے کسی انجمن کا کوئی رجسٹر اور کاغذات موقعہ پر یا بذریعہ ڈاک قادیان میں منگا کر ملاحظہ کرے اور مجلس معتمدین صدر انجمن احمدیہ کے ممبروں کو اختیار ہوگا۔ کہ اگر کسی مقام پر اتفاقاً یا خاص اس کام کے واسطے جاویں۔ تو وہاں انجمن کے کاغذات کو ملاحظہ کریں۔

ح۔ جہاں مناسب آدمی الگ الگ عہدہ دار رکھنے کے لئے میسر نہ آسکیں۔ انجمن کو اختیار ہوگا۔ کہ ایک ہی آدمی کے سپرد دو عہدوں کا کام کر دے۔

(۸) ان عہدہ داروں کے علاوہ ہر ایک انجمن کو اختیار ہوگا کہ حسب ضرورت دیگر عہدہ دار تجویز کر دے۔ جن کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ کو دینی ضروری ہوگی۔ ایسا ہی ان قواعد کے ماتحت جو عہدہ دار مقرر کئے جاویں۔ ان کی اطلاع بھی صدر انجمن احمدیہ کو دینی ضروری ہوگی۔ اور صدر انجمن احمدیہ کو اختیار ہوگا۔ کہ مصلحت وقتی کے لحاظ سے کسی عہدہ دار کے انتخاب کو نامنظور کرکے اس کی بجائے خود کوئی آدمی مقرر کرے یا نئے انتخاب کی ہدایت کرے۔

وصیت نمبر ۶۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ط

مین حکیم فضل الٰہی ولد حکیم سید محمد صاحب قوم نارد رجپوت ساکن موضع کوٹ بہوانیداس ضلع گوجرانوالہ حال وارد لاہور محلہ ستھان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہون۔ نوٹ چونکہ شرط نمبر ۱ و نمبر ۲ و نمبر ۳ کا ہر وصیت مین مضمون واحد ہی اور فارم مطبوعہ پر ہی آچکی اسکا اندراج اس جگہ نہین کیا۔

نمبر۴ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہون چونکہ میری جائداد منقولہ وغیر منقولہ کچھہ موضع کوٹ بہوانیداس تحصیل وضلع گوجرانوالہ مین واقع ہی۔ اور کچھہ لاہور مین جو جائداد ضلع گوجرانوالہ موضع مذکور وغیرہ مین ہی وہ حصص غیر منقسمہ جاہات وغیرہ کے ہین جنکی منتظمان مقبرہ بہشتی قادیان کو دقت قانونی کا اندیشہ ہی لہذا مین اس جائداد منقولہ وغیر منقولہ مقبوضہ واقعہ ضلع گوجرانوالہ کو بعیوض جائداد واقعہ لاہور تخمیناً دس ہزار ۱۰۰۰۰ کی قیمت سمجھتا ہون مناسب سمجھتا ہون کہ جائداد لاہور مین ہی جو خالص بلا شرکت غیری میری ہی تصرف اور قبضہ مین ہی ایک حویلی جس مین سکونت رکھتا ہون اسکا چہارم حصہ جو تخمیناً قیمت اس کی ایکہزار روپیہ سمجھتا ہون میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کی جاوے انجمن مذکور کو اختیار ہوگا کہ میرے مرنے کے بعد چہارم حصہ حویلی کو فروخت کرین یا جسطرح چاہین فائدہ اٹھاوین غرضیکہ انجمن قادیان مجوزہ حضرت مسیح موعود کو کلی اختیار ہونگے جو میرے آقا اور شفیع نے تجویز فرما کر اپنی رضامندی ظاہر فرمائی ہی۔ ۲۰ ماہ فروری ۱۹۰۷ء

العبد

حکیم فضل الٰہی بقلم خود

گواہ شد

شیخ وکیل
تکبیر

گواہ شد

حکیم محمد حسین احمدی تاجر مرہم عیسیٰ لاہور

گواہ شد

نبی بخش احمدی ملازم گورنمنٹ پریس شملہ حال وارد لاہور

وصیت نمبر ۸۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ط

مین حافظ فتحدین ولد محکم الدین قوم آرائین ساکن مریر ریاست کپورتھلہ کا ہون۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہون

نوٹ۔ چونکہ شرط نمبر ۱ و نمبر ۲ و نمبر ۳ کا مضمون ہر وصیت مواحد اور مطبوعہ فارم پر ہی۔ اس لئے اسکا اندراج یہان پر نہین کیا:۔

نمبر۴ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہون میری جائداد اسوقت قریباً اسی گھماون اراضی ملکیت بروئے پیمایش ریاست ہے جسمین بارانی شامل ہی جس کی وصیت کرنے مین کچھہ روکین ہین اسواسطے اراضی کی قیمت تخمیناً ہفت ہزار روپیہ کرکے ۱/۱۰ حصہ کی قیمت کل مبلغ ہفت صد روپیہ ہوا جو یکمشت مظہر ادا نہین کرسکتا فیسال یکصد روپیہ ادا کرتا رہونگا جسمین سے مبلغ یکصد روپیہ ۱۴ فروری ۱۹۰۷ء کو داخل کیا گیا بعد فیسال یکصد روپیہ ادا کرتا رہونگا اگر شاید مظہر فوت ہو جاوے تو میرے مرنیکے بعد میرے ورثا اس اقرار کے پابند ہونگے یعنی سو روپیہ فیسال ادا کرینگے اور آیندہ جو جائداد پیدا کرونگا اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ حسب وصیت مجلس کارپردازان مصالح قبرستان مقبرہ بہشتی واقعہ قادیان کی سپرد ہوگا۔ کمرر آنکہ وارثان کے دستخط بھی ثبت کرا دئے ہین کہ کسی قسم کی دقت نہ ہو:۔

العبد

حافظ فتح دین نمبردار مریر بقلم خود

گواہ شد

امیر الدین ولد حافظ فتحدین نشان انگوٹھا

گواہ شد

نبی بخش ولد حافظ فتح دین نشان انگوٹھا

گواہ شد

احمد علی ولد حافظ فتح دین

گواہ شد

غلام محمد

گواہ شد

محمد علی ولد حافظ فتحدین دستخط انگریزی۔

وصیت نمبر ۱۰۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ط

مین مسماۃ شرم خاتون بنت الٰہ بخش قوم کھوکھر ساکن موضع بستی دریام کملانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہون۔

نوٹ:۔ چونکہ شرط نمبر ۱ و نمبر ۲ و نمبر ۳ کا مضمون ہر وصیت میں واحد اور مطبوعہ فارم پر ہی اسلئے اسجگہ درج نہین کیا۔

نمبر۴ میری جائداد بفضلہ تعالیٰ خود حاصل کردہ منقولہ ہی اور وہ کم قیمت صرف چاندی کے دو زیور ہین بالیان جنکی قیمت للعہ ہے اور دو عدد تکمہ جنکی قیمت عہ ہی اس کا پانچواں حصہ بہ تعمیل رسالہ الوصیۃ بغرض اشاعت دین اسلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صدر انجمن احمدیہ قادیان کو عنقریب ارسال کردونگی اور آیندہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ اپنی آمد سے بدستور اقرار الصدر تعمیل کرتی رہونگی

نمبر۵ اور میرا حق مہر جو مبلغ للعہ روپیہ ہین وہ مین پہلے ہی سے نذر حضرت مسیح موعود کر چکی ہون کہ وہ روپے مذکور میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہین اور اس حق مہر کی نسبت میرا کوئی حق نہین رہا۔

نمبر۶ میری یہ وصیت ۱۳۔ اسیج ۱۹۰۶ء کی تاریخ کو میرے خاوند کی وصیت نامہ مین لکھی گئی تھی پھر دوبارہ حکم اور چھپے ہوئے فارم آنیکے باعث علیحدہ از سر نو ترسیم کیگئی فقط مورخہ ۹۔ اپریل ۱۹۰۶ء

العبد

شرم خاتون زوجہ نور احمد مدرس نشان انگوٹھا موضع بستی دریام کملانہ تحصیل کوٹ ضلع جھنگ

گواہ شد

محمد کملانہ احمدی بقلم خود ساکنہ بستی دریام کملانہ شورکوٹ ضلع جھنگ

گواہ شد

نور احمد احمدی مدرس بقلم خود۔

ضمیمہ وصیت ہذا مورخہ ۶۔ مئی ۱۹۰۷ء۔ آیندہ اگر کوئی اور جائداد پیدا کرلون یا بعد وفات میری میراث کرنا ثابت ہو تو اسکی نسبت بھی میری یہی وصیت ۱/۵ حصہ کی ہے رقیمہ شرم خاتون معہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد

محمد کملانہ احمدی سکنہ بستی دریام کملانہ بقلم خود

وصیت نمبر ۱۲۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ط
مین نور احمد احمدی ولد محمد صالح قوم کھوکھر ساکن بستی دریام کملانہ - تحصیل شور کوٹ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہون -

نوٹ - چونکہ شرط نمبر ۱ و نمبر ۲ و نمبر ۳ کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے اس جگہ درج نہین کیا -

نمبر ۴ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہون میری جائداد جو بفضلہ تعالیٰ خود حاصل کردہ منقولہ ہے اور وہ قلیل سا کچھ گھر کا اسباب ہے جسکی قیمت مبلغ للعہ روپیہ ہے اسکا ۱/۱۰ حصہ حسب ہدایات رسالہ الوصیۃ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بمعاہدہ واثق جبتک حیات تک ادا کرونگا

نمبر ۵ مین ایک مدرسہ امدادی کا معلم ہون جو کچھ آمدنی سالانہ رقم نقد وجنس اس مدرسہ کے ذریعہ ہوگی یا کسی اور ذریعہ سے اسوقت ہے یا آیندہ ہوگی اس آمد کا ۱/۱۰ حصہ بھی مین صدر انجمن احمدیہ کو بھیجتا رہونگا - البتہ اس رقم میں جو اسطرح سالانہ بھیجتا رہونگا - وہ چندہ شامل تصور ہونگے جو بہ حضرت اقدس کے مشن کی مختلف شاخون ہین آج کل ادا کرتا ہون اور وہ حسب ذیل ہین لنگر - مدرسہ وغیرہ اور یہ ساری رقم بنام صدر انجمن احمدیہ کے نام روانہ کر دیا کرونگا جسکے ساتھ مین تفصیل لکھ دیا کرونگا تا کہ انجمن کو سرمایہ کو نکالکر باقی چندہ انجمن کا وہ عہدیدار جو اس کام پر سپرد ہوگا - باقاعدہ ادا کر دیا کرے -

نمبر ۶ میری وصیت ۱۳ - مارچ ۱۹۰۶ء کی تاریخ کو لکھی گئی تھی پھر بارہ حکم اور چھپے ہوئے فارم آنیکے باعث از سر نو ترمیم کی گئی اور یکم جنوری ۱۹۰۶ء سے متعلق الوصیۃ مذکورہ ہوگی - فقط مگر آنکہ اپنی زندگی مین یہ رقم وصیت کردہ ادا کر سکون تو انجمن میری جائداد متروکہ سے بعد وفات وصول کر سکتی ہے - مورخہ ۱۹ - اپریل ۱۹۰۷ء

العبد

مدرس نور احمد احمدی سکنہ موضع دریام کملانہ تحصیل شور کوٹ ضلع جھنگ وصیت کردہ بقلم خود

گواہ شد

محمد کملانہ احمدی سکنہ بستی دریام تحصیل شور کوٹ ضلع جھنگ

گواہ شد

محمد علی بقلم خود احمدی

وصیت نمبر ۱۲۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
مین مسماۃ مہرو بیوہ صدر الدین قوم موچی سکنہ موضع سیکھوان تحصیل وضلع گورداسپور کی ہون مین اسوقت بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلاجبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۲۴ - اگست ۱۹۰۶ء کو حسب ذیل وصیت کرتی ہون - اور لکھدیتی ہون کہ میری وفات کے بعد اسپر عمل ہو -

نوٹ: - چونکہ شرط نمبر ۱ و نمبر ۲ و نمبر ۳ کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور فارم مطبوعہ پر ہے اسلئے اس جگہ درج نہین کیا -

نمبر ۴ میری جائداد اسوقت نقدی و زیور کل مبلغ عـہ روپیہ کی ہے سو مین جائداد مذکور موجودہ کا چوتھا حصہ یعنی مبلغ صـہ برضا ورغبت خود صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیکر اپنی زندگی مین ہی قبل از وفات تعمیل وصیت سے سبکدوش ہوگئی ہون اور آیندہ میری وفات کے بعد اگر کوئی میری جائداد زاید از جائداد موجود ثابت ہو تو اسمین سے بھی چہارم حصہ صدر انجمن احمدیہ کے سپرد کیا جاوے اور میری تجہیز وتکفین وجنازہ وغیرہ جماعت احمدیہ ادا کرے - اور میری وفات کے بعد میری نعش کو مقبرہ بہشتی مین دفن کرنیکے لئے قادیان پہنچایا جاوے - اگر صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے مصلحتاً دفن روک ہو تو انکے حکم کی تعمیل کرکے حسب ایماء انکے کسی اور جگہ دفن کرین خواہ کوئی صورت ہو - میری اس وصیت مین خارج نہین میری [illegible] وصیت بدستور قائم رہیگی مورخہ ۲۴ - اگست ۱۹۰۶ء

العبد

مسماۃ مہرو بیوہ صدر الدین مذکور سکنہ سیکھوان نشان انگوٹھا

گواہ شد

سادن ولد بیلی قوم موچی ساکن سیکھوان نشان انگوٹھا

گواہ شد

فتحدین ولد بیلی قوم موچی ساکن سیکھوان نشان انگوٹھا

گواہ شد

امام الدین ولد محمد صادق احمدی ساکن سیکھوان بقلم خود

گواہ شد

خیر الدین ساکن سیکھوان بقلم خود

وصیت نمبر ۱۲۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
مین حاکم علی ولد اللہ دوا یا قوم زمیندار ساکن چک پنیار ضلع گجرات حال چک نمبر ۹ ضلع شاہپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہون -

نوٹ چونکہ شرط نمبر ۱ و نمبر ۲ و نمبر ۳ کا مضمون ہر وصیت مین واحد مطبوعہ فارم پر ہے اسلئے اسکا اندراج اس جگہ ضروری نہ سمجھکر چھوڑ دیا -

نمبر ۴ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہون کہ جو میری جائداد میرے ترکہ مین ثابت ہو - اگر مین اپنی وصیت کے مطابق موعودہ رقم جو اپنی جدی جائداد کے ۱/۱۰ حصہ مبلغ آٹھ سو روپیہ جسکا باقساط ایکسو روپیہ سالانہ صدر انجمن احمدیہ کو ادا کرنے کا وعدہ کیا ہے - اپنی زندگی مین ادا نہ کر سکا تو میری متروکہ جائداد سے وصول کرنیکا صدر انجمن کو حق ہوگا مین اپنے ورثا کو بھی یہی وصیت کرتا ہون کہ اگر میرے ذمہ موعودہ رقم مین سے انجمن کا روپیہ باقی ہو تو ادا کر دین مین جیسا کہ اپنی پہلی وصیت مین لکھ چکا ہون دوبارہ اس وصیت مین بھی لکھ دیتا ہون کہ تین مربعہ نہری ملم چک نمبر ۹ متصل بھلوال مین ہے اس کی آمدنی مین سے بھی ۱/۱۰ حصہ سال بسال تا حین حیات ادا کرتا رہونگا - اور اپنی اولاد کو بھی وصیت کرتا ہون کہ وہ میرے بعد میری روح کو ثواب پہنچانے کی غرض سے ایسا ہی کرتے رہین اس وصیت میں اپنے ورثا کے دستخط کرا دیتا ہون - اگر اس وصیت کے رجسٹری کرانے کی ضرورت ہو تو وہ بھی کسی دوسرے وقت کرا دونگا - ۱۸ - مارچ ۱۹۰۷ء

العبد

بقلم خود حاکم علی احمدی

گواہ شد

غلام مصطفےٰ معہ نشان انگوٹھا

گواہ شد

غلام رسول بقلم خود معہ نشان انگوٹھا

گواہ شد

غلام حسین معہ نشان انگوٹھا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مبداء سے تا بزمان مسیح زماں
دل نیر آسمان سے تہ پر گئی
کر سکا کر زمین قادیان
حق ہی حق ہے ہر جگہ جلوہ فگن
گرم بازاری ستم ہی انصاف کی
ہیں خدا کی نعمتیں نازل زمان
گر کوئی قسمت سے حاضر ہو وہاں
سب کا منہ سے بہشتی مقبرہ
دیکھنے قسمت میں دیکھی یا نہیں

مجھ میں آیا ہے مسیح ذی حشم
ہو جو کچھ بھی ناز تجھ کو ہے وہ کم
جس جگہ حضرت کے پڑتے ہیں قدم
ہو گئے باطل کے گھر سب منہدم
نام کو باقی نہیں اب جا ستم
ہو رہی ہے باران رحمت دم بدم
میہمانی کرتے ہیں لطف و کرم
مغفرت بھی کھاتی ہے اس کی قسم
کب اک حاضر ہو ناز ہوتے ہیں ہم

دیگر

للہ الحمد کہ امید بر آئی دل کی
حضرت مہدی مسعود جہان میں آئے
قرب قیامت کے ہیں آثار نمایان دیکھو
گیا ایمان ثریا پر خدا شاہد ہے
نہیں طاعون یہ ہے قہر خدا لوگو!
اب ان بھائی بہن اور اعزا میں یا
آجکل باسی دنیا میں نہیں ہیں بالکل
نہ تو قرآن پہ عمل ہے نہ حدیث کی خبر
پادری صاحبوں کی شکل میں دجال آیا
رمل دکھلا کے یہ گمراہ کیا کرتے ہیں
ایسے پر فتنہ زمانہ میں خدا نے سب کو
جس نے للکار کے دنیا میں منادی کر دی
اور ہیں جتنے مذاہب وہ ہیں باطل کیسر
ہمکلامی کا شرف رب سے ہوا حاصل جسکو
قتل خنزیر بھی کیا فرض سمجھئے زنہار
ایک آب تھی اور ہوا تھا پیدا
حق تعالی نے نہ دی اسکو ذرا بھی مہلت
نہ تو بہ عمر کا کچھ نہ دنیا کو ثبات
جا ہئے تم کو جلد یہ اقرار کرو
بوجہ سے فکر و تردد کے ہوا ہے نکلیا

شکر صد شکر کہ تقدیر ہماری جاگی
مرض کفر سے کیونکہ دوا بانٹ لگی
شرک اور کفر کی گنگھور گھٹا ہے چھائی
اہل دنیا میں حیا نام کو باقی نہ رہی
ایک عرصہ سے خبر دی تھی نبی نے جسکی
نہ محبت ہے نہ الفت ہے نہ یکجہتی
ہمارا چار آنہ پر اتنی ہے گرا ہی پھیلی
شرع اسلام پہ ہنستی ہے زمانہ میں کہ
انکھی دجل سے اکی تھیں ابتک نہ کھلی
پیشین گوئیاں اور بھی نت کی تھیں انکی
ہو مبارک کہ دیا مصلح دین نبوی
ہر نقطہ ایک خدا ایک کتاب ایک نبی
دین اسلام کو ہر سب پہ فضیلت ایزدی
ہیں کرامات کا کیا حال سناؤں انکی
مرگ لیکھو کے لئے پیشگوئی جا آئینے کی
تیرے قربان مسیحا کہ خبر دی اسکی
مر گیا ذلت سے مغاری وہ مرد و دو دنی
بھائیو! قدر کرو نعمت رب کی جلدی
جو امام آج ہے دنیا میں وہی مہدی
یا نبی خذ بیدی خذ بیدی خذ بیدی

چندہ مدرسہ معرفت طلبا

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب "بدر"
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نہایت شکر کا مقام ہے کہ جہاں جہاں مدرسہ تعلیم الاسلام کے طلبا دوران ایام رخصت میں مدرسہ کے لئے چندہ جمع کرنے کے لئے گئے ہیں ۔ جماعت احمدیہ کے ممبروں نے بڑی خوشی سے ان کو چندہ دیا ہے اور ان کو چندہ کی فراہمی میں بہت مدد دی ہے ۔ لڑکوں نے بھی چندہ جمع کرنے میں بڑی محنت سے کام لیا ہے ۔ اور یہ کام بڑی محبت اور شوق سے کیا ہے اور جس خوشی سے ہماری جماعت نے ان لڑکوں کا استقبال کیا ہے ۔ مجھے امید نہیں کہ کسی اور مدرسہ کے لڑکوں کا اس طرح استقبال کیا گیا ہو ۔ میں اس خط کے ساتھ شیخ عبد الحمید سپرنٹنڈنٹ دفتر اکونٹنٹ جنرل ریاست پٹیالہ کوہ کسولی کا ایک کارڈ بھیجتا ہوں ۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ جماعت کے لوگ مدرسہ کے طلبا کو کس خوشی سے چندہ دیتے ہیں ۔ شیخ عبد الحمید صاحب کا اخلاص بہت ہی قابل تعریف ہے چونکہ وہ ایسی جگہ رہتے ہیں جہاں طلبا کے پہنچنے کی امید نہیں تھی ۔ اس لئے انہوں نے بطور خود عہ روپیہ بندہ کے پاس چندہ مدرسہ بھیجدیا ہے ۔ خدا تعالیٰ ان کو اور دوسرے جماعت کے ممبروں کو جزائے خیر دے ۔ جو اس اخلاص سے سلسلہ کی امداد کرتے ہیں ۔ اس پوسٹ کارڈ کو از راہ مہربانی درج فرما کر مشکور فرماویں ۔

شیر علی عفی اللہ عنہ ۔ ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکرم بندہ ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ اخبار الحکم و بدر میں یہ پڑھ کر بڑی خوشی ہوئی ۔ کہ طلبا مدرسہ تعلیم الاسلام بغرض فراہمی چندہ دیگر شہروں میں گئے ہوئے ہیں ۔ چونکہ میں ایسی جگہ ہوں جہاں کسی طلبا کے آنے نہیں اس لئے میں نے کل بذریعہ منی آرڈر مبلغ عہ روپیہ آپ کی خدمت میں ارسال کئے ہیں ۔ رسید سے مطلع فرمائیگا ۔ والسلام

الراقم

شیخ عبد الحمید سپرنٹنڈنٹ ۔ دفتر اکونٹنٹ جنرل ریاست پٹیالہ ۔ کوہ کسولی

کشمیر

برادر محمد صادق صاحب لڈ راؤن ملک کشمیر سے تحریر فرماتے ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مشفق مہربان مفتی محمد صادق صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ حضرت اقدس کی ثلج والی وحی کی پوری تصدیق ہو چکی یہ نہائت گرمی کا موسم تھا ۔ مگر اس قدر سردی ہے ۔ کہ کشمیر میں شب و روز کانگڑی کا استعمال کیا جاتا ہے ۔ شب جمعہ مبارک بتاریخ ۱۰ ۔ ۱۱ رمئی بوقت سحر سخت زلزلہ ہوا ۔ مگر نقصان سے خداوند کریم نے نجات بخشی ۔ ہمارے حق میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے دعا کرائیں ۔ ہمارے اردگرد بیماری ہیضہ و نمونیا شروع ہے ۔ خداوند تعالیٰ ہمیں نجات بخشے اور سعادت دارین نصیب ہو ۔ آمین ۔

وطن کی گورنمنٹ انگلشیہ سے لائلٹی

۲۸ جون ۱۹۱۰ء کے اخبار جین رتن نے

اخبار وطن میں گورنمنٹ انگلشیہ کے متعلق چند فقرات نقل کئے ہیں جو ذیل میں درج ہیں ۔ ہم امید نہیں کرتے کہ وطن نے اس طرح سے جہادی سپرٹ پھیلانے کی کوشش کی ہو ۔ امید ہے کہ وطن کا لائق ایڈیٹر خود جواب دیگا ۔ وہ فقرات یہ ہیں ۔

" یہ وہی وطن ہے جو سال گزشتہ میں جھگڑا مقدونیہ کے موقعہ پر بحمایت سلطان روم لال پیلی آنکھیں نکال کر اسی گورنمنٹ کو یوں دھمکاتا تھا ۔ یقین جانو کہ جب تک مقدونیہ میں ہیں تب تک انگریزی سلطنت کو ایشیا میں زوال نہیں اور یہ ایک جگہ یوں خامہ فرسائی کی ہے ۔ انڈیا میں انگریزوں کی تب تک ہی خیر ہے جب تک ترکی مقدونیہ پر قابض ہے اور یہی وفادار رفعطراز ہیں کہ اگر اسلام معرض خطرہ میں آیا تو ۳۰ لاکھ ترک اور ۳۰ لاکھ افغان شہادت کے پیاسے بیٹھے ہیں "

نظم

سنبھل جا اے جہاں تیری طرف کیسا سفیر آیا
خدائے ذو المنن سے اک بشیر آیا نذیر آیا
گیا کٹ راستے میں سخت ناکامی و حسرت سے
مقابل میں کوئی اس کے اگر نفس شریر آیا
ضیاء روشن کوکب کا نہیں کچھ ذکر تک باقی
زمیں پہ جلوہ افگن ہو کے جب مہر منیر آیا
ہوا ہیں پائمالی میں مٹا نام و نشان اسکا
مخالف ہو ترا دنیا میں گر جم غفیر آیا
معارف اور حقایق کے دُرر سے بھر گیا دامن
در دولت پہ تیرے گر کوئی ہو کر فقیر آیا
جبین عجز فرسا ہے ترے در پر ترا قاضی
نگاہ لطف کا خواہاں بصد صدق ضمیر آیا

(۹) جس انجمن سے متعلق اپنے ضلع کی شاخوں کا انتظام ہوگا۔ اسے اختیار ہوگا کہ ایک اسسٹنٹ سکرٹری یا سکرٹری مفصلات مقرر کرے۔ جو حسب ہدائیت سکرٹری انجمن کام کرے گا۔

(۱۰) ہر ایک انجمن کے سکرٹری کا فرض ہوگا۔ کہ جب کوئی نیا ممبر انجمن میں داخل ہو تو اس کی اطلاع سکرٹری صدر انجمن کو کرے۔

(۱۱) عہدیداران انجمن کا انتخاب سالانہ ہوگا اور یہ انتخاب کثرت رائے سے ہوگا۔

(۱۲) ہر ایک ضلع میں ایک انجمن ضلع ہوگی جو صدر مقام ضلع یا کسی دوسرے مقام پر جسے صدر انجمن احمدیہ پسند کرے ہوگی۔ اور اس ضلع کی تمام انجمنوں کے چندے انجمن ضلع کی معرفت حضرت اقدس کی خدمت میں یا صدر انجمن احمدیہ میں بھیجے جاویں گے ایسا ہی ہر ایک قسم کی تحریک جو صدر انجمن احمدیہ مختلف انجمنوں میں کرنی چاہیئے۔ وہ بوساطت انجمن ضلع ہوگی۔

(۱۳) صدر انجمن احمدیہ کو اختیار ہوگا۔ کہ انجمن ضلع کو ایک واعظ اور محصل مقرر کرنے کی ہدائیت کرے۔ جو ایک یا ایک سے زیادہ اضلاع میں حسب ہدائیت صدر انجمن احمدیہ دورہ کریگا ایسے محصل اور واعظ کی تنخواہ اگر انجمن ضلع پوری یا حصہ رسدی کے مطابق ادا نہ کرسکے۔ تو اسے لازم ہوگا کہ صدر انجمن احمدیہ سے مناسب امداد کی درخواست کرے۔ ایسا واعظ۔ صدر انجمن احمدیہ کی اجازت سے مقرر ہوگا اور ضروری ہوگا کہ اس نے قادیان میں کچھ عرصہ رہکر صدر انجمن کے اطمینان کیمطابق تعلیم حاصل کی ہو۔

(۱۴) ہر ایک انجمن ضلع ایک مختصر لائبریری رکھے گی۔ جس میں کوشش کی جاویگی۔ کہ سلسلہ کی تمام کتب اور اخبارات موجود رہیں۔

(۱۵) جو چندہ کسی انجمن میں مقامی ضروریات کے لئے جمع ہوگا۔ اس کا نصف کم از کم انجمن ضلع کی مقامی ضروریات کی مدمیں جمع ہوگا۔ جو ضروریات ضلع کے لئے جیسے محصل اور واعظ کا تقرر یا لائبریری کا قائم کرنا یا دیگر اخراجات مشترکہ میں صرف ہوگا ایسا ہی انجمن ضلع کو جو چندہ بحیثیت ایک انجمن مقامی ہونے کے مد ضروریات مقامی میں ہے اس میں سے نصف ان اغراض کے لئے محفوظ رہے گا۔ باقی نصف چندہ ضروریات مقامی میں ہر ایک انجمن حسب اقتضائے رائے خود خرچ کرنے کی مجاز ہوگی۔

(۱۶) ہر ایک انجمن انتظامی اور مالی کاروبار کی سہولیت کے لئے ایک کارکن کمیٹی ممبران انجمن میں سے مقرر کریگی۔ جس میں علاوہ عہدیداران کے دیگر ذی رائے اصحاب بطور ممبر شامل ہونگی علاوہ عہدیداران کے دیگر ممبران کی تعداد تعداد عہدیداران سے دوگنے سے زیادہ نہ ہوگی۔ ایسے ممبران کا انتخاب کثرت رائے سے اور سالانہ ہوگا۔

(۱۷) ایسی کارکن کمیٹیاں ان قواعد کی پابندی سے کام کرینگی۔ جو انجمن ان کے لئے تجویز کرے۔ مگر نصف چندہ ضروریات مقامی جس کا ذکر قاعدہ ۱۵ میں ہے۔ اس کے خرچ کرنے کا اختیار ایسی کارکن کمیٹیوں کو صرف اسی حد تک ہوگا۔ جس حد تک انجمن ان کو اختیار دے۔

(۱۸) انجمن ضلع کی کارکن کمیٹیوں میں علاوہ منتخب شدہ ممبران کے اس ضلع کی مفصلات کی انجمنوں کے سکرٹری اور پریزیڈنٹ زائد ممبر ہوں گے۔ اور ان کو کمیٹی کارکن کی کارروائی میں جب وہ موجود ہوں۔ حصہ لینے اور رائے دینے کا حق ہوگا۔ لیکن جن امور کا اثر ضلع کی دیگر انجمنوں پر پڑیگا۔ ان کے لئے انجمن ضلع کی کارکن کمیٹی کو واجب ہوگا۔ کہ زائد ممبروں کو بھی اطلاع دے۔

(۱۹) صدر انجمن احمدیہ ہر ایک انجمن ضلع کو جو اس کے قواعد کی پابندی کرے۔ ایک سرٹیفکیٹ زیر قاعدہ ۵ ضمن ۵ قواعد صدر انجمن احمدیہ دیگی۔

نوٹ۔ انجمن ضلع جب کسی ممبر کی ممبر مجلس معتمدین ہونے کی سفارش کرے۔ تو ضروری ہوگا کہ انجمنہائے مفصلات کے سکرٹریوں و میر مجلسوں کو بھی ایسی کمیٹی میں بلائے۔

(۲۰) مجلس ناظم میں پاس ہونے کے بعد بجٹ سالانہ کی ایک ایک نقل ہر ایک انجمن ضلع میں بھیجی جاویگی اور ہر ایک انجمن ضلع کو واجب ہوگا کہ فی الفور کارکن کمیٹی کا ایک اجلاس کرے۔ جس میں مفصلات کی انجمنوں کے سکرٹری و پریزیڈنٹ کو بھی بلایا جاوے۔ اور اسی بجٹ پر اپنی رائے کا اظہار کرکے بجٹ پہونچنے کی تاریخ سے ایک ماہ کے اندر اندر اس بجٹ کو سکرٹری صدر انجمن احمدیہ کے پاس واپس کریں۔ اور ان کو اختیار ہوگا کہ کسی آئیٹم پر کوئی اعتراض کریں۔ ایسے تمام اعتراضات پر مجلس ناظم غور کرکے بجٹ کی مناسب ترمیم کرے گی۔

نوٹ۔ مفصلات کی انجمنوں کے سکرٹری یا پریزیڈنٹ اگر خود ایسی کمیٹی میں حاضر نہ ہوسکیں۔ تو اس انجمن کو اختیار ہوگا۔ کہ ان کی بجائے کوئی اور ڈیلیگیٹ بھیجدیں۔

(۲۱) تمام انجمنہائے احمدیہ کا ایک سالانہ کانفرنس بمقام قادیان دارالامان ہوگا۔ جس میں مجلس معتمدین کے علاوہ ہر ایک انجمن احمدیہ کے سکرٹری یا پریزیڈنٹ بھی شامل ہوں گے۔ یا جس صورت میں سکرٹری یا پریزیڈنٹ نہ آسکے تو ایک یا دونوں کی بجائے انجمن کو اختیار ہوگا کہ ڈیلیگیٹ بھیجدے۔ جو اس انجمن کے قائمقام سمجھے جاویں۔

(۲۲) کانفرنس انجمنہائے احمدیہ بجٹ منظور کردہ مجلس ناظم اور سالانہ رپورٹ پر غور اور بحث کرے گی اور آمد کے وسائل پوچھے گی اور کانفرنس میں بجٹ پاس ہونے کے بعد مجلس معتمدین میں پیش ہوگی۔ لیکن جو ضروری ترمیم بجٹ میں اثنائے سال میں کرنی پڑے گی۔ اس کی منظوری مجلس معتمدین بلا وساطت کانفرنس کریگی۔

(۲۳) ان قواعد کے علاوہ ہر ایک انجمن احمدیہ مقامی ضروریات کے لحاظ سے ضروری قواعد تجویز کرنے کی مجاز ہوگی۔ مگر ایسے قواعد کی منظوری ضروری ہوگی۔ کہ پہلے صدر انجمن احمدیہ سے حاصل کی جاوے۔

محمد علی۔ سکرٹری مجلس ناظم صدر انجمن احمدیہ قادیان

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

حسین بخش صاحب ہری پور۔ سیالکوٹ
برکت علی خان صاحب۔ چھاونی سیالکوٹ
کرم داد صاحب۔ کٹھالیاں پسرور۔ سیالکوٹ
میاں فضل دین صاحب „ „ „ „
میاں بوٹے خان صاحب „ „ „ „
میاں غلام رسول صاحب „ „ „ „
مسمات بھاگن „ „ „ „
مسمات کرم بی بی „ „ „ „
اللہ بخش صاحب „ „ „ „
میاں کریم بخش صاحب „ „ „ „
مسمات دولت بی بی „ „ „ „
میاں شاہ محمد صاحب معہ اہلیہ۔ دھیر کے کلاں گجرات
میاں فضل الٰہی صاحب „ „ „ „
میاں محمد دین صاحب „ „ „ „
میاں الٰہی بخش صاحب „ „ „ „
میاں فتح دین صاحب „ „ „ „
میاں اللہ یار صاحب „ „ „ „
میاں محمد یار صاحب „ „ „ „

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علے رسولہ الکریم

مزید رعایت

بکمل ہر چہار جلد

براہین احمدیہ نصف قیمت پر

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپکو معلوم ہو چکا ہے کہ براہین احمدیہ کس محنت سے دوبارہ لکھوائی گئی ہے اور کیسے عمدہ کاغذ اور خوشنویسی کا انتظام کیا گیا ہے اور ساتھ حضرت اقدس کی سوانح عمری اور فہرست مضامین لگائی گئی ہے۔ اسکی اصل قیمت بغیر جلد ۱۲ اور مجلد ۱۴ ہے بعض کی تحریک پر ایام تعطیلات مدرسہ میں اسکی قیمت میں ایک خاص رعایت کیگئی تھی یعنی قیمت نصف کر دیگئی بیجلد براہین احمدیہ کی قیمت فی نسخہ مبلغ ۶ کیگئی تھی اور مجلد ۷ یہ رعایت ۳۰ جون تک تھی مگر چونکہ اس رعایت کا اشتہار پورے طور پر اس عرصہ میں نہیں ہو سکا اسواسطے اس کیلئے ایک ماہ اور بڑھا دیا گیا یعنی ۳۱ جولائی تک جو درخواست آئیگی اس کو براہین احمدیہ بیجلد ۶ اور مجلد ۷ میں دیجاویگی اور اسکے ساتھ درثمین کی قیمت میں بھی رعایت کیگئی ہے یعنی بیجلد درثمین بجائے ۶ کے صرف ۴ اور مجلد ۸ کی بجائے صرف ۶ میں ملیگی درخواستیں جلد آنی چاہئیں کیونکہ رعایتی قیمت والی کتابیں تعداد میں بہت نہیں

ناظم بدر ایجنسی قادیان

اعجاز احمدی	مصنفہ منشی محمد اسماعیل صاحب دہلوی۔ حضرت مسیح موعود کی تائید میں قیمت ۱ر
جنگ مقدس	حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبداللہ آتھم کا مباہلہ۔ اسمین ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہو قابل دید ہے قیمت ۱۰ر
جام شہادت	مصنفہ حضرت ثاقب صاحب۔ مولوی عبداللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ۔ قیمت ۱ر
شہادت آسمانی	مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی کلمہ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب قیمتہ
رویائے صالحہ	مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کیلئے مزدوری ہین۔ قیمت ۴ر
الوصیتہ	مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام حضرت صاحب نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدون کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتین دی ہین قیمتہ ۲ر
القول الصحیح	اردو نظم۔ حضرت مسیح موعود کی تائید مین خلیفہ ہدایت اللہ صاحب کی تصنیف قیمت ۱ر

اسلام اور اسکا بانی۔ ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید میں قیمتہ ۱ر

نظم مستورات۔ مستورات کے لہجہ پر قیمت ۱ر

آنہ ڈکشنری۔ طالب علمون کے لئے نہایت مفید ہے قیمت ۱ر

کامن احمدی۔ اللہ داد والے۔ قیمت ۱ر

حضرت اقدس کیا فرماتے ہین

اطلاع

(ہر دو کتب دفتر بدر ایجنسی سے ملسکتی ہین چشمہ مسیحی ۲ر لغات القرآن ہر دو حصہ ۸۰۰ صفحہ کیمہ ۱ر)

سید عبدالحی عرب صاحب نے میری کتاب چشمہ مسیحی کو عام فائدہ کے لئے دوبارہ چھپایا ہے۔ اور درحقیقت ان کتابون کا عام طور پر ملک میں شائع ہونا ضروری ہے پس اگر کوئی صاحب ہمت خرید کر کے عام لوگون مین تقسیم کرے۔ تو انشاء اللہ موجب ثواب ہوگا۔ عیسائی پادری ہر ایک رسالہ بیس بیس ہزار چھپوا کر شائع کرتے ہین۔ سو افسوس یہی ہے کہ دنیا کو ہماری تالیفات بہت ہی کم ملتی ہین۔ دوسرے صاحب موصوف نے جو عربی زبان رکھتے ہین۔ لغات القرآن ایک کتاب تالیف کی ہے میری دانست میں وہ کتاب بہت مفید ہے۔ ہر ایک پر لازم ہے۔ کہ قرآن شریف کے سمجھنے کے لئے خاص توجہ کرے کیونکہ دینی علوم کا یہی خزانہ ہے اور علم لغات قرآن ضروری ہے۔ والسلام

میرزا غلام احمد

الخطبۃ

ضرورت نکاح

(۴) ہمارے ایک مکرم دوست جو قوم کے سید ہین۔ اور ایک ریاست مین معزز عہدے پر ممتاز ہین اور اس سلسلہ مین اول درجہ کے مخلصین مین سے ہین اور ان کو حضرت اقدس بہت محبت اور دلی تعلق سے دیکھتے ہین۔ اور ان کو ایک ضرورت شرعی یعنے حصول اولاد کے لئے دوسری شادی کی ضرورت ہے اور خود حضرۃ اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا منشا ہے کہ وہ اس غرض کیواسطے دوسری شادی کرین اور حضور ہی کی اجازت سے سید صاحب موصوف نے میرے پاس ذکر کیا ہے۔ کہ بذریعہ اخبارون کے مناسب جگہ کی تلاش کیجاوے۔ حضرت نے عاجز کو بھی زبانی فرمایا تھا کہ اس معاملہ مین کوشش کرو۔ اس واسطے تمام خط و کتابت میرے نام ہونی چاہیئے یا حضرت کے نام کیونکہ آخری فیصلہ حضرت اقدس کے حکم سے ہوگا۔

(۵) مددخان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہین۔ مددخان ایک نیک اور جوان ہین۔ خط و کتابت میرے نام ہو۔ (معرفت ایڈیٹر)

(۶) سید محمد یوسف صاحب عمر ۳۲ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے۔ مگر تین سال ہوئے کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان مین آئے تھے۔ مدت سے اسی جگہ رہتے ہین اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے اور آئندہ زندگی اسی جگہ گزارنے کی نیت رکھتے ہین۔ نکاح کی خواہش رکھتے ہین۔ زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہین وہ ایڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہین۔

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبرین دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ اخبار اخبار عام ہی ہے۔ دلچسپ اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھین۔ مینجر

نور الدین	مصنفہ علامہ دوران حضرت حکیم الامۃ۔ دھرم پال کی ترک اسلام کا جواب۔ جس مین بہت سے اسلامی مسائل پر پیرکن بحث فرمائی ہے۔ مخالفین اسلام کیلئے حجت ہے قیمت ۸ر
سر الشہادتین	مصنفہ حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ سورۃ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ مین صاحبزادہ عبداللطیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کیے ہین۔ اس کے نکات ایک عید مین بھی گران نہین۔ قیمت ۱ر

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ✻ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی سے

ای جہان منتظر خوش باش کاندر دستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آں مسیح دور آخر مہدیٔ آخر زماں

قادیان میں عام

جلد (۶)

۶ - جمادی الثانی ۱۳۲۵ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۸ - جولائی ۱۹۰۷ء

گورنمنٹ ... ۳

نمبر (۲۹)

فی پرچہ ۲ر

چہ گویم با تو گر آئی چہادر قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

از فقیر للعہ

دس شرائط بیعت

اوّل - بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے - کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے - شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے - سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائے گا - چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے - پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت - عسر اور یسر نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بہ قضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا - ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا - ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا - ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردیٔ اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا - نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے - اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا - دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو -

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا | مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دین آمدہ از مادریم | ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست | بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام | دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن | جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام | ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست | زو شدہ سیراب سیلابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود | آن نہ از خود از ہماں جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال | وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست | ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد | ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است | منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست | منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین | آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
برہمہ از جان و دل ایمان ماست | ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یکسے دوری ازاں عالیجناب | نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

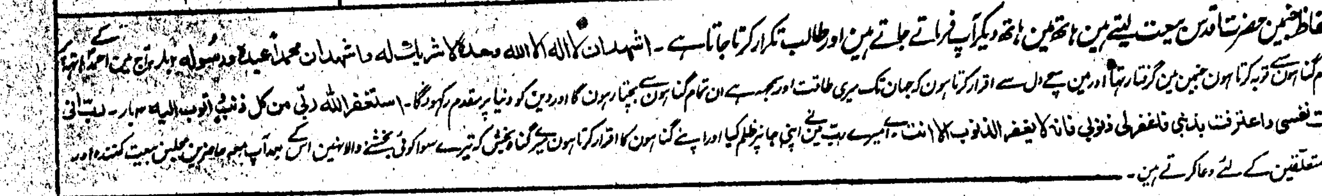
والیان ریاست و گورنمنٹ ۲۰ ... معاونین درجہ اول جن کو ۵ پرچہ اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے ۵۰ ... معاونین درجہ دوم جن کو ۳ پرچہ اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے ... للعہ

عام قیمت پیشگی ... ۵ر

عام قیمت مابعد ... للعہ

قیمت فی پرچہ ... ۲ر

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کریں گے ان سے حساب مابعدی جاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اُسے چند یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیے بعد میں نہیں مل سکیگا رسید اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے تمام روپیہ بنام میاں معراج الدین عمر بمقام قادیان ضلع گورداسپور آنا چاہیئے - مینجر



وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے - اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ - آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا - استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ - ۳ بار - رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت - اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں اسکے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں -

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولائیت

موجودہ اناجیل صرف ناول ہین

(گذشتہ سے پیوستہ)

رقم زدہ ڈاکٹر ڈبلیو اے کرادنٹ صاحب پی ایچ ڈی

ترجمہ از اخبار ٹرتھ سیکر

اوپر آٹھ دلائل اس امر پر دئے جا چکے ہین کہ موجودہ اناجیل صرف افسانے ہین۔ کوئی تاریخی کتب بھی نہین ہیں۔ چہ جائیکہ الہامی کتابین ہوسکین۔ جس زمانہ مین یسوع کا ہونا بیان کیا جاتا ہے اور واقعات صلیب کا ذکر کیا جاتا ہے اس زمانہ کے رومی حکام نے جو کہ یروشلم مین متعین تھے اپنی سرکاری رپوٹون مین یا پرائیویٹ خطوط مین کبھی کوئی تذکرہ یسوع کا نہین کیا۔ ہیرودیس اگرپا۔ ایک حاکم رومی تھا۔ جو کہ ۲۵ سال تک یروشلم مین حکمران رہا تھا۔ مگر اس نے یسوع کا کوئی ذکر نہین کیا یہ تمام مصنف اور حکام جن کا اوپر ذکر کیا جا چکا ہے۔ یروشلم کے رہنے والے تھے۔ پھر تعجب ہے کہ اونہون نے انجیلی قصون کی نہ کوئی تصدیق کی ہے نہ تکذیب بلکہ ان کا ذکر بھی نہین کیا۔ جس سے ظاہر ہے کہ انجیلی قصے فقط ناول ہین جن کے لکھنے کا رواج اس زمانہ مین بہت تھا اور یہی وجہ ہے کہ اس وقت اس قسم کی ستر اناجیل موجود تھین۔ گو ان مین سے کسی کا نام انجیل نہ تھا۔ تیسری صدی کے بعد جب پادریون نے ان ستر کتابون کے مجموعہ مین سے چند ایک کا انتخاب کیا اور ایک جلد مین ان کو مجلد کرایا تب اس کا نام انجیل رکھا گیا ورنہ اصل بات یہ ہے کہ ان کتابون کے لکھنے والون کا یہ منشا ر نہ تھا کہ ان کتابون کو انجیل کے نام سے موسوم کیا جاوے۔

عیسائیون کے ابتدائی بزرگ کبھی یسوع کو اس طرح کا خدا نہ یقین کرتے تھے۔ جیسا کہ اب کہا جاتا ہے۔ جیٹن پلدری جب رومی بادشاہ کے سامنے پیش ہوا اور رومی بادشاہ نے دریافت کیا کہ تم یسوع کے متعلق کیا عقاید رکھتے ہو تو اس نے کہا کہ اے بادشاہ ہمارے عقائد کوئی خاص نہین جو اور قومین اپنے بزرگون کے متعلق نہ رکھتی ہون۔ جیسا کہ رومیون کے بزرگ کتور اور پرسیس کنواری کے بطن سے پیدا ہوئے تھے ایسا ہی ہم یسوع کے متعلق عقیدہ رکھتے ہین کہ وہ بھی کنواری کے بطن سے پیدا ہوا تھا اور یسوع بھوتون کو اسی طرح نکالا کرتا تھا جیسا کہ رومی بزرگ الیسکیولاپس نکالا کرتا تھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پرانے عیسائی یسوع کو کوئی ایسی خصوصیت نہ دیتے تھے جو دوسرے انسانون مین نہ پائی جاتی ہو۔

متی۔ مرقس۔ لوقا اور یوحنا جو کہ اناجیل نویس ہوئے ہین ان سے پہلے بہت سے بزرگ عیسائی گذر چکے تھے اگر یہ قصے قابل لکھنے کے اور درست ہوتے تو ضرور تھا کہ وہ بزرگ ان کے لکھنے کی طرف توجہ کرتے وہ بزرگ کوئی معمولی آدمی نہ تھے۔ بلکہ اب تک بہت بڑے عظیم الشان آبا ریسوعیین سمجھے جاتے ہین اور مانے جاتے ہین بلکہ بعض فرقون مین پرستش کئے جاتے ہین ان کے نام یہ ہین۔ کلی منس۔ اگسنے شس۔ پولی کارپ بارنباس۔ پے پی اس۔ کلی منٹ۔ اوری جن۔ یوسی بی اس جیٹن۔ جیروم اور حرمس۔

نے پولین بونا پارٹ۔ یورپ کے مشہور فاتح نے ایک دفعہ جرمنی کے مشہور عالم یوحنا دان ہارڈر کو کہا تھا کہ یسوع کبھی کوئی دنیا مین ہوا بھی ہے یا نہین یا کہ ہم اناجیل کو ناولون کی الماری مین رکھ چھوڑین۔

اگر آج سے پانچ سو سال بعد یعنی سنہ ۲۴۰۷ء مین اگر کوئی شخص ایک کتاب لکھے اور اس مین یہ درج کرے کہ انگلستان کا ایک بادشاہ تھا جس کا نام ایڈورڈ ہفتم تھا اور وہ (خدانخواستہ) قتل کیا گیا۔ یہ واقعہ وہ اپنی کتاب مین لکھے مگر زمانہ حال کے اخبارون اور تواریخون مین اس واقعہ کا ذکر نہ پایا جائے تو یقین کرنا پڑیگا کہ یہ ایک جھوٹا قصہ ہے یہی حال یسوع کے ساتھ ہوا اور انجیلین ہرگز قابل اعتبار نہین ہین۔

عیسائی پادریون کی مہربانیون سے ایسے جھوٹے قصون اور افسانون کا ایک سچے قصہ کے رنگ مین شہرت پا جانا کوئی تعجب انگیز امر نہین کیونکہ اس کی مثالین عیسائیون کی تاریخ مین اور بھی پائی جاتی ہین جن مین سے ایک کا مین اس جگہ ذکر کرتا ہون۔

سنہ ۱۰۰۰ء ایک ہزار عیسوی مین شہر روما مین ایک پادری صاحب پوپ کے پاس ایک دن اچانک آئے اور بیان کیا کہ مجھے خداوند نے ہندوستان کے ملک کی طرف مشنری کر کے بھیجا تھا اور مین نے وہان جا کر بہت سے معجزات دکھلائے ہین اور خداوند کا جلال ظاہر کیا ہے ان کا نام یوحنا پرلیسٹر تھا۔ یوحنا پرلیسٹر صاحب اپنے عجیب عجیب واقعات اور معجزات بیان کرنے کے بعد پوپ سے برکات حاصل کر کے پھر اپنے مشن کے لئے ہندوستان کو چلے گئے ان دنون یورپ مین کسی کو معلوم نہ تھا کہ ہندوستان کس طرف ہے اور اس تک پہنچنے کی راہ کون سی ہے مگر جان پرلیسٹر صاحب غالباً روح القدس کی امداد سے وہان پہونچے اور ان کی روانگی کے پانچ چھ سال بعد عیسائی ممالک مین یہ خبر مشہور ہوگئی کہ پرلیسٹر جان نے وسط ایشیا مین ایک زبردست عیسائی سلطنت کی بنیاد رکھدی ہے اور نہائیت شان و شوکت کے ساتھ وہ اس ملک پر حکمران ہے اور لکھو کھہا آدمی اس کی رعایا ہے جن کا وہ نہ صرف بادشاہ ہے بلکہ روحانی حاکم ہے پھر یہ خبر مشہور ہوئی پرلیسٹر نے ایک بڑی فوج جمع کرلی ہے اور وہ عنقریب مشرق کیطرف سے بیت المقدس پر چڑہائی کریگا اور اسے مسلمانون کے قبضہ مین سے نکال لیگا اس بات کو سنکر عیسائیون نے خوشی کے نعرے مارے اور بہت سے جوشیلے عیسائی صلیبی جنگ کیواسطے طیار ہوگئے تاکہ پرلیسٹر صاحب کی امداد کیواسطے مغرب کیطرف سے مسلمانوں پر حملہ کرین لیکن سال پر سال گذرتا گیا اور بیت المقدس سے کوئی خبر اس کی تصدیق مین نہ آئی پوپ نے ہر چہار طرف پیغام بھیجے کہ کوئی صحیح خبر پرلیسٹر کی ملے۔ مگر پوپ کے ایلچی اس سے بڑھ کر کوئی خبر نہ لا سکے کہ پرلیسٹر طیاری کر رہا ہے اور عنقریب چڑہائی ہوگی پھر پوپ کے ذریعہ سے مشہور ہوا کہ پرلیسٹر کی سلطنت ہند ایران اور تاتار کے ملکون پر پورے طور سے ہو چکی ہے اور شہر بابل کے کھنڈرات تک اس کی سرحد ہے اور وہ تمام عجیب جانور جن کا ذکر عیسائیون کی پرانی کتابون مین موجود ہے گر دنیا مین کہین دیکھے نہین جاتے وہ سب پرلیسٹر کی سلطنت مین پائے جاتے ہین۔ بے نظیر خوبصورتی کی عورتین اور ایسے مرد جن کی قدرتاً ایک ہی آنکھ ہوتی ہے وہ بھی پرلیسٹر کے ملک مین پائے جاتے ہین ایسے زبردست عیسائی بادشاہ کے ساتھ اتحاد قائم کرنا نہائیت ہی ضرور تھا اور یورپ کے عیسائی بادشاہان کی بڑی خواہش تھی مگر افسوس ہے کہ پرلیسٹر کی سلطنت تک پہنچنے کا کوئی ذریعہ نہ تھا معلوم نہین کہ کس ذریعہ سے وہان سے خبرین تو یورپ تک آجاتین لیکن وہان کوئی جا نہ سکتا تھا۔ سالہا سال اسی طرح گذرتے گئے آخر ایک ڈیپوٹیشن بھیجا گیا یہ زبردست اور باہمت جماعت جب واپس آئی تو اس نے بیان کیا کہ اگرچہ ہم پرلیسٹر کی سلطنت کے اندر نہین جا سکے تاہم اس کے قریب تک پہنچنے مین بڑی کامیابی حاصل ہوئی ہے اور اگرچہ اس کی رعایا کے ساتھ ملاقات ہم نہین کر سکے تاہم قرب و جوار کی سلطنتون کی رعایا کے ذریعہ سے ہمکو خبر ملی ہے کہ وہ سلطنت کیسی شاندار ہے ہمارے نزدیک یہ کامیابی اس ڈیپوٹیشن کی کچھ تھوڑی سی نہ تھی کیونکہ قطب شمالی اور جنوبی کی تلاش مین پھرنیوالے بھی آجتک قطبین تک نہین پہونچے بلکہ صرف انکے قریب سے خبرین لے آئے ہین (باقی آئندہ انشاءاللہ)

ایک نیا فتوےٰ

مولویوں کے ایمان اور تقویٰ کا نمونہ

علماء روہیلکھنڈ نے حضرت اقدس مسیح موعود اور آپ کی جماعت کے متعلق ایک نیا فتویٰ شایع کیا ہے جسمین ان علماء نے مولوی فاضل ابوالوفا ثناء اللہ صاحب کے حلفی بیان کے مطابق کہ مسلمان جھوٹ بولے چوری کرے زناء کرے بغاوت کرے غرضیکہ کوئی بھی بدمعاشی کرے جنتی کا مستحق رہتا ہے۔ دل کھول کر افترا پردازی سے کام لیا ہے اس فتوی مین سے کچھ اقتباس بطور نمونہ درج ذیل کیا جاتا ہے:-

فتویٰ علماءِ روہیلکھنڈ بابت میرزا قادیانی مدّعی نبوت

میرزا قادیانی ایک شعبدہ باز اور دنیاساز شخص ہے ..... غرضیکہ عیسائی و مسلمان و ہنود ہر ایک کے مذہبی اصول پر حملہ آور ہوکر ..... بہر حال سخت اور بے ادب اور منہ زور ہے ..... لہذا تمام مسلمانوں پر لازم ہے کہ ایسے لوگون کی صحبت سے بھاگین ..... تو مرزا صاحب کو جو امام حسین علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ اور تمام علمائے امت اور روئے زمین کے مسلمانون کو کافر کہتا ہے۔ اور بزرگان دین کی سخت اہانت کرتا ہے ..... محمد اعظم

بعض پیشگوئیان اگر میرزا صاحب کی صحیح نکلین تو ایسی تو کافر منجمون کی بھی صحیح ہوجایا کرتی ہین ..... لہذا عوام کو اس سے محترز رہنا لازم ہے۔ ابویحییٰ محمد عفی عنہ

بیشک قادیانیون کیساتھ مثل برادران اہل اسلام ارتباط نہین رکھنا چاہیئے اور انکی امامت سے نماز نہین ادا کرنی چاہیے۔ محمد عبدالخالق مدرس مدرسہ عین العلم

اسی طرح اسی کا یہ دعوےٰ ہے کہ مین مسیح اور مہدی کاہن ہون ہیرنجرہ اور دیگر وجوہ لازم ہے کہ قادیانی معہ اپنے پیرو کے دائرہ اسلام سے خارج ہین مسلمانوں کو ان سے کسی طرح تعلق برادرانہ جائز نہین ..... عبدالکریم عفی عنہٗ

کوئی شخص دعوئ رسالت صراحتہً یا کنایتہً کرے تو وہ شخص کاذب ہے کیا اس شریعت سے بہتر کوئی دوسری شریعت ہوسکتی ہے جو مدعی رسالت اسکو لائیگا۔ اور اسکو باطل کریگا ..... کسی نے اس دین متین کو نظر انکار سے نہین دیکھا .....

محمد غلام محی الدین عفی عنہ پیش امام مسجد شاہجہانپور

قادیانی کی مصاحبت عوام کے لئے سم قاتل سے زیادہ مضر ہے۔ اور نماز انکے پیچھے ناجائز۔ واللہ اعلم بالصواب محمد حسین عفی عنہٗ

مرزا قادیانی دین کو بدلنا چاہتا ہے اور ایک جدید مذہب کا امام خود بننا چاہتا ہے ..... ایک وحی یہ بیان کی ہے کہ مجھکو وحی ہوئی ہے۔ کہ تیری عمر ۸۰ برس کی یا تین چار سال کم۔ یا چند سال زیادہ تو غور کرو کہ یہ کلام مشکوک وحی الٰہی ہوسکتا ہے بلکہ اسکے قایل کو مجنون یا احمق تصور کیا جائیگا عاقل ایسا کلام مہمل مشکوک نہین کرسکتا ہے چہ جائیکہ وحی الٰہی ہو نعوذ باللہ ..... اور فرقہ اہلسنت و الجماعت سے خارج ان سے خلط ملط میل جول رکھنا اور انکے ساتھ کھانا پینا اور برتاؤ برادری کا برتنا سخت ممنوع ہے اور انکے پیچھے نماز پڑھنا نادرست ہے:- حررہ محمد ریاست علی عفی عنہ

چنانچہ دعوئ نبوت و انکار ختم نبوت من کل الوجوہ کی نسبت نیچریانہ خیالات ابن اللہ اور تثلیث کا اقرار اور حضرت عیسیٰ کی توہین اپنے کو مجدد و مخدوم ملائکہ قرار دینا وغیرہ ..... لہذا ان لوگون سے عوام کو بچنا لازم ہے۔

کاتبہ العبد الاواہ ابو اسحٰق محمد عبد اللہ برادر و تلمیذ فاضل اجل مولانا حکیم حافظ ابو یحییٰ محمد صاحب محدث شاہجہانپوری

مرزا قادیانی کے کفر مین تردد نہین اس کے اقوال کفریہ اس کے رسائل مین مرقوم ہین۔ وہ اور اسکے متبعین سب ناری جہنمی کافر ہین ان سے میل جول اور مخالطت وغیرہ رکھنا سب حرام ہے ..... المشتہر

ابوالمکارم محمد رفعت اللہ خان محلہ انٹہ شاہجہانپور تلمیذ جامع معقول و منقول الشیخ الاعظم جناب مولانا سید محمد اعظم معتمد علیہ فی الفتویٰ

اس اشتہار مین بالخصوص باتین دیکھنے کے قابل ہین کہ ان مولویون مین ایمان کا کتنا حصہ باقی رہگیا ہے اور ان کا اسلام کیسا ہے عیسائیون اور ہنود کے مذہب کا جو رد حضرت کرتے ہین وہ بھی ایک موجب کفر قرار دیا گیا ہے اور لوگون کو بھڑکانے کے واسطے محض افترا پردازی سے لکھ دیا ہے کہ میرزا صاحب حضرت عیسیٰ اور امام حسین اور تمام علماء کو کافر قرار دیتے ہین یہ محض افترا ہے۔ یہ بھی لکھا ہے کہ یہ ایک نئی شریعت لائے ہین۔ حالانکہ حضرت بارہا فرماتے ہین کہ مین کوئی شریعت نہین لایا سب بڑھکر یہ کہ حضرت تو رات دن تثلیث کے رد مین اور اسکو جڑھ سے اکھاڑنے کی تجویز مین ہین اور یہ لکھتے ہین کہ وہ تثلیث کے قایل ہین خدا تعالیٰ قرآن شریف مین فرماتا ہے کہ انبیاء کے سوای کسی پر غیب کی خبر نہین کھلتی۔ اور یہ مولوی لکھتے ہین کہ نجومی کی پیشگوئیان بھی پوری ہوجاتی ہین حضرت کے الہام ۸۰ سال کے قریب عمر والے کو کلام مشکوک قرار دیتے ہین کہ یہ وحی الٰہی نہین ہوسکتی اور خدا تعالیٰ کے کلام شریف مین فی بضع سنین کے کلمہ پر ناجایز حملہ کرتے ہین۔ افسوس صد افسوس ان لوگون کے حالات پر کہ یہود کو بھی بڑھ گئے ہین ایسا صریح افترا کرتے ہین ایک دوست نے اس اشتہار کو پڑھکر حضرت کی خدمت مین یہ تجویز پیش کی تھی۔ کہ ایسے جرم پر عدالت مین نالش کرنی چاہیے۔ حضرت نے اس اشتہار کو پڑھکر اسپر جو کلمات تحریر فرمائے ہین۔ وہ اگلے صفحہ پر درج کئے جاتے ہین۔ ناظرین ملاحظہ فرمائین:-

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

مورخہ ۶ - جمادی الثانی ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۸ - جولائی ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

یہ اشتہار (جس کا خلاصہ پچھلے صفحہ اخبار ہذا پر درج ہو چکا ہے) مین نے پڑہا۔ اور ان لوگون کی سخت زبانی پر افسوس ہوا مگر یہ الہام ہوا :- حالیا مصلحت وقت دران مے بینم - اور یہ بات سچ ہے - کہ کوئی نبی یا رسول ایسا نہین آیا جو اس کو ستایا نہین گیا اور عجیب بات یہ ہے - کہ جہوٹون کے ساتھ ایسا معاملہ نہین ہوتا - نبی صلی اللہ علیہ وسلم کس قدر ستائے گئے اور کوئی دکھ نہین جو نہین دیا گیا - مگر مسیلمہ کذاب وغیرہ جہوٹے نبی جب اٹھے تو اون کو کسی نے نہین ستایا اور ہزارہا آدمی ان کے ساتھ شامل ہو گئے - جب تک کہ خدا نے اونکو ہلاک کیا - پھر حضرت عیسےٰ ہی کے وقت تین شخصون نے جہوٹے طور پر نبوت کا دعوے کیا - مگر کسی یہودی نے ان کو صلیب پر نہین چڑہایا لیکن حضرت عیسیٰ کے ساتھ جو کچھ کیا - اس کے بیان کی حاجت نہین اس سے ثابت ہے کہ یہ دنیا ہمیشہ سچے سے دشمنی کرتی رہی ہے - اور سچون کو دکھ دیتی رہی ہے -

بعض ہماری جماعت کے لوگون نے ارادہ کیا کہ ایسے افترا کرنے والون پر گورنمنٹ مین نالش کرین مگر یہ درست نہین ہے اور ہم نہین چاہتے کہ دنیا کی عدالتون کی طرف جاوین ایک ہی ہے جو ہمارے دل پر اطلاع رکھتا ہے وہ جس طرح چاہے کرے گا - اس قدر کافی ہے جو اس اشتہار کے مقابل پر خدا تعالیٰ نے آج ۱۲ جولائی ۱۹۰۷ء کو میرے پر ظاہر فرمایا - اور وہ یہ ہے -

رب اخرجنی من النار - الحمد للہ الذی اخرجنی من النار - انی مع الرسول اقوم - والوم من یلوم - واعطیک ما یدوم - ولن ابرح الارض الی الوقت المعلوم

ترجمہ - اے میرے رب مجھے آگ سے نکال - سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے مجھے آگ سے نکالا - مین رسول کے ساتھ کھڑا ہونگا اور اس کو ملامت کرون گا جو اُسے ملامت کرے اور تجھے وہ چیز عطا کرون گا جو ہمیشہ رہے اور وقت معلوم تک مین زمین پر رہون گا -

پھر دیکھا کہ میرے مقابل پر کسی آدمی نے یا چند آدمیون نے پتنگ چڑہائی ہے اور وہ پتنگ ٹوٹ گئی اور مین نے اس کو زمین کی طرف گرتے دیکھا - پھر کسی نے کہا - غلام احمد کی جے - یعنی فتح -

میرزا غلام احمد عفی اللہ عنہ

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

امام الدین ولد بھولا - ضلع سیالکوٹ گاؤن میانوالی ڈاکخانہ گالا تھانہ تلونڈی تحصیل رعیہ

منگو ولد چوغتہ بھوڑے وال کا لگا ضلع امرتسر تحصیل امرتسر ڈاکخانہ مجیٹھہ تھانہ کتھونگل

جہنڈو ولد دتا " " "

بھولا ولد کالو " " "

حق نواز خان ولد محمد بخش ساکن بگول ڈاکخانہ گھوڑیواہ تحصیل گورداسپور

شاہ نواز خان " " "

امام الدین " " "

محمد حسین ولد ابراہیم ساکن سوہل خورد ڈاکخانہ سوک کلان ضلع گجرات

احمد بخش ولد سلطان احمد - طالب علم مدرسہ قادیان

صاحبداد ولد علی شیر ساکن ویرنا ضلع گجرات -

مرزا قائم علی صاحب مالک کارخانہ قائمی پہنچی مالیر کوٹلہ

کیا آنحضرتؐ کا سایہ نہ تہا

جہانسی سے ایک دوست کا خط حضرت کی خدمت میں آیا جس میں یہ دریافت کیا گیا تہا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ تہا یا کہ نہین بعض کتابون مین لکہا ہے کہ سایہ حضور پرنور کا زمین پر نہین گرتا تہا" اس خط کے جواب مین حضرت نے تحریر فرمایا کہ یہ امر کسی حدیث صحیح سے ثابت نہین ہوتا اور نہ کسی ثقہ مورخ نے لکہا ہے جو معجزات محدثین نے اپنی کتابون مین جمع کئے ہین ان مین اس کا ذکر نہین -

مرزا غلام احمد عفی اللہ عنہ

اخبار قادیان

حضرت اقدس علیہ السلام بمع اہلبیت بخیر و عافیت ہیں جیساکہ اگلے صفحہ میں مفصل لکھا جاتا ہے۔ حضرت ایک روز کیواسطے بٹالہ تشریف لے گئے تھے اور اُسی روز شام کے وقت واپس قادیان بمع قافلہ آ گئے تھے جو گفتگو وہاں ہوئی تہی اس کا کچھ حصہ صفحہ پر درج کیا گیا ہے اور باقی آئیندہ انشاء اللہ تعالےٰ لکھا جائے گا۔

اس ہفتہ میں قاضی سید غلام حسین صاحب ساکن بھیرہ حال ملازم حصار کٹیل فارم کا نکاح سید محمد حسن صاحب مدرس لوہاری کی لڑکی جمیلہ خاتون کے ساتھ ہر دو صاحبان کی تحریری اجازت کے بعد قادیان میں پڑھا گیا جمعرات کے دن ۱۱ جولائی ۱۹۰۷ء کو مسجد مبارک میں حضرت مولوی نور الدین صاحب نے نکاح کا خطبہ پڑھا اور اس کے بعد شیرینی تقسیم کی گئی۔ سید محمد حسین صاحب نے اپنی طرف سے حضرت اقدس مسیح موعود کو وکیل مقرر کیا تھا۔ مگر چونکہ حضرت کی طبیعت علیل تہی اس واسطے انہوں نے اپنی تحریری اجازت لکھ کر حضرت مولوی نور الدین کو نکاح پڑھنے کے لئے فرمایا۔ مہر مبلغ تین سو روپے مقرر ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس نکاح کو طرفین کیواسطے موجب برکات کرے۔ جس سید صاحب کا اشتہار برائے نکاح نمبر ایک میں دیا گیا تھا۔ وہ قاضی صاحب موصوف ہی تھے۔

ضرورت - دفتر میگزین کیواسطے ایک سکینڈ کلرک کی ضرورت ہے۔ درخواستیں بنام صاحب مینیجر میگزین آنی چاہئیں۔ تنخواہ حسب لیاقت ہوگی۔

دعا مدد - مولوی عبد الرحمن صاحب برادر مولوی عبد الرحیم صاحب کشکی بیمار ہیں اور احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ شفا دیوے۔

بابو گلاب خان صاحب کے گہر سے بیمار ہیں اور احباب سے دعا کے واسطے درخواست کرتے ہیں۔ خدا تعالےٰ شفا دیوے۔

برادر علی بخش صاحب ساکن مزنگ کی بیوی بیمار ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔ خدا فضل کرے۔

گولے کی آواز

ملک عادل شاہ صاحب ترنگ زئی ضلع پشاور سے اطلاع دیتے ہیں کہ ۱۳ جون ۱۹۰۷ء کو ۶ بجے شام کے ایک توپ کے گولے کی طرح ایک آواز ہوئی۔ جو ۲۵ - ۳۰ میل تک تقریباً سنی گئی۔

سرسید لیڈر نہ تھا

ایک شخص نے ذکر کیا کہ اس زمانہ میں مسلمانوں کے درمیان دو شخص قومی لیڈر ہوئے ہیں اور ہندوؤں کے درمیان ایک۔ ہندوؤں کے درمیان دیانند تھا۔ اس کی تعلیم کے نتیجہ میں گورنمنٹ کے متعلق جو خیالات ہندوؤں کے بن گئے ہیں وہ ظاہر ہیں۔ مسلمانوں کے دو لیڈر ہوئے سرسید اور حضرت مرزا صاحب ہر دو کی جماعت ایسی ہوئی جو کہ گورنمنٹ کی سچی خیرخواہ ہے۔ حضرت نے فرمایا یہ درست ہے کہ سرسید کے کالج میں جو طلبا پڑھتے ہیں یا جو لوگ ان کے ہمخیال ہیں۔ وہ گورنمنٹ کی نسبت عمدہ خیال رکھتے ہیں لیکن اصل میں سرسید نے کوئی مذہبی جماعت نہیں بنائی اور نہ خود سرسید کوئی قومی امام یا لیڈر تھا۔ بلکہ اس کے پاس اہل الرائے کا ایک مجمع تھا جو کہ بعض باتوں میں سرسید کے ساتھ متفق تھے اور بعض میں مخالف بھی تھے۔ برخلاف اس کے یہ سلسلہ خدا تعالےٰ نے قائم کیا ہے اور مجھے اس جماعت کا امام مقرر کیا ہے یہ ایک مذہبی جماعت ہے جو ہر ایک بات میں ہماری اطاعت کے واسطے ہر وقت طیار ہے اور ہم نے مذہبی عقائد کے طور پر ان کے ذہن نشین یہ امر کرا دیا ہے کہ اس گورنمنٹ کی اطاعت کرنا اور اس کا شکریہ ادا کرنا ہمارا فرض مذہبی ہے۔ اس رنگ میں پہلے کبھی کسی نے گورنمنٹ کی اطاعت کی تائید نہیں کی

اخبار بدر کی قدر اور ضرورت

برادر مکرم جناب مفتی صاحب دام مجدکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ نمبر ۲۳ بدر مجھے نہیں ملا سخت الم ہوا اسی درد سے چند اشعار موزون ہو گئے۔ جو بغرض طبع ارسال ہیں۔ میں بدر کی ترقی پر آپ کو مبارکباد دیتا ہوں اور نیز اس کی باقاعدہ اشاعت اور بروقت ہونے پر۔ بارک اللہ فی سعیکم وجعلہ مشکوراً۔ آمین

خاکسار

محمد نواب خان ثاقب میرزا خانی از مالیر کوٹلہ ریاست

قطعہ اشعار ثاقب

ایک ہفتہ بدنصیبی سے مری
آنکھ سے اوجھل رہا سیمائے بدر
میری پیشانی ہوئی مثل ہلال
چھپ گیا جب روئے نور افزائے بدر
دید کی حسرت میں آنکھیں پھاڑ کر
نامہ بر سے میں نے پوچھا۔ لائے بدر
ہنس کے بولا وہ بھلا میری مجال
آپ کو لا کر نہ دوں اور آئے بدر
ہو گیا بیہوش سنکر یہ سخن
رہ گیا سکتہ میں کہکر ہائے بدر
چشم دل میں میرے آئے روشنی
روبرو ہو جب رخ زیبائے بدر
یہ نہیں ممکن کہ وہ سب کے لئے
اور سلنے سے مرے شرمائے بدر
ہے خیال بدر دل میں روز و شب
رات اور دن سر میں ہے سودائے بدر
بدر کا دیوانہ ہوں پروانہ وار
کون ہے مجھ سا بڑا شیدائے بدر
ہو گیا وہ کامیاب اور دوست کام
دیکھتے ہی رنگ [illegible] اعدائے بدر
اس میں کچھ بھی شک نہیں ہرگز یہ مفتی
مہربان ایڈیٹر دانائے بدر
بھیجنے والے کی غفلت ہے ضرور
ورنہ میرے نام کا رہ جائے بدر
گم ہوا تیئیسواں پرچہ کہیں
قلب مضطر کو مرے پرچائے بدر
دل سے کر دے دور سب افسردگی
سعی حق میں طبع کو گرمائے بدر
یاد رکھئے ثاقب مہجور کو
حال دل پر یہ کرم فرمائے بدر

ڈائری

سفر بٹالہ

جیساکہ گذشتہ اخبار مین لکھا جاچکا ہے حضرت ام المومنین بمعہ صاحبزادگان واقارب وخدام اظہار کس بغرض تبدیل ہوا ۴؍ جولائی ۱۹۰۷ء کو لاہور کی طرف روانہ ہوئے تھے اور ۱۴؍ جولائی ۱۹۰۷ء کو بروز ایتوار ایک بجے دن کے بٹالہ مین واپس پہونچ گئے اس واسطے حضرت اقدس بمعہ چند خدام کے ۱۴؍ جولائی کی صبح کو بٹالہ تک تشریف لے گئے تھے چونکہ گرمی کا موسم ہے اس واسطے صبح سویرے پانچ کے قریب یہاں سے روانہ ہوئے۔ آپ پالکی مین بیٹھے ہوئے تھے۔ بہت سے عاشقانہ مزاج خدام پالکی کے ساتھ ساتھ دوڑتے ہوئے بٹالہ تک گئے (اکبر شاہ خان صاحب ملان احمد نور صاحب۔ عبداللہ افغان۔ غلام محمد افغان عبدالغفار خان۔ میاں شادیخان۔ مستری دین محمد۔ میاں عمر دین۔ شیخ عبدالرحمٰن نومسلم۔ حضرت گل افغان عرب عبدالحی وغیرہ) قریب دس بجے کے آپ بٹالہ مین پہونچے۔ حضرت مولوی محمد احسن صاحب اور حضرت مولوی محمد علی صاحب اور حافظ احمد اللہ صاحب اور مفتی فضل الرحمٰن صاحب بھی حضرت کے ہمراہ تھے اور یہ عاجز بھی ہمرکاب تہا شیخ یعقوب علی صاحب بمعہ چند خدام کے صبح سویرے بٹالہ پہونچ گئے ہوئے تھے۔ تاکہ مکان کا انتظام کرین بٹالہ کے شریف اور لائق تحصیلدار جناب رائے جسمل صاحب کا شکریہ ہے کہ جب انکو شیخصاحب سے یہ بات معلوم ہوئی۔ کہ حضرت اقدس تشریف لاتے ہین اور چند گھنٹہ وہان قیام کرین گے۔ تو انہون نے اسٹیشن کے پاس ہی اپنے مکان کے متصل ایک عمدہ آرام کی جگہ مہیا کر دی تحصیلدار صاحب خود بھی حضرت کی ملاقات کیواسطے تشریف لائے اللہ تعالیٰ انکو اس خدمت کیواسطے جزائے خیر عطا فرمائے۔ جب تحصیلدار صاحب حضرت کی ملاقات کیواسطے آئے۔ تو اثنائے گفتگو مین انہون نے فرمایا۔ کہ مین شہر سے باہر اسی جگہ رہتا ہون حضرت نے فرمایا کہ اسی جگہ رہنا بہتر ہے کیونکہ شہر مین اکثر بیماری کا خوف ہوتا ہے اور گذشتہ موسم مین بٹالہ مین بہت طاعون تھی۔ اور اگرچہ اب آرام ہے۔ تاہم جائے امن نہیں

کیونکہ اصل بات یہ ہے کہ لوگ اصلاح عمل کی طرف توجہ نہین کرتے اور جب تک اصلاح عمل نہ ہوگا۔ یہ عذاب دور نہ ہوگا۔ پہلے پہل جب کہ طاعون سے بچنے کیواسطے ٹیکے کی تجویز کی گئی تہی اور بڑے زور شور سے ہر جگہ ٹیکہ لگایا جاتا تہا اس وقت ہمنے بھی ایک کتاب بنام کشتی نوح لکھی تہی۔ جس مین ہمنے یہ بات ظاہر کی تہی کہ اس بیماری سے بچنے کا اصلی اور حقیقی علاج یہ ہے۔ کہ لوگ خداتعالیٰ کیطرف رجوع کرین اس وقت ایک انگریز اور ایک دیسی افسر جو کہ آئی۔ ایس۔ سی تھا۔ ہر دو ٹیکہ لگانے کیواسطے قادیان مین بھی آئے تھے۔ تب ہمنے اپنی کتاب کا ایک نسخہ اس کو بھیجا تہا۔ جس کو اس دیسی افسر نے پڑھ کر اس انگریز کو سنایا۔ اس کو سنکر انگریز نے کہا کہ سچ تو یہی ہے جو اس کتاب مین لکھا ہے۔ باقی تو سب حیلے ہی ہین۔ اصلی علاج یہی ہے۔

غرض خدا سے جو ڈرتا ہے۔ خدا اس پر رحم کرتا ہے مین حیران ہون کہ مین یہ باتین کس طرح لوگون کے دلون مین ڈالدون۔ کیونکہ یہ آسمانی اور روحانی باتین ہین اور زمینی لوگ ان کو نہین سمجھ سکتے۔ ابھی یہ عذاب ختم ہونیوالا نہین ہے جبتک لوگ اپنی اصلاح نہ کرین۔ خداتعالیٰ کا غضب ان پر نازل ہوتا رہے گا۔ خالی ان ظاہری حیلون سے کچھ نہین بنتا۔ خواہ چوہون کو مارا جائے خواہ مچہرون کو اور خواہ کوون کو جب تک کہ لوگ خدا کی طرف نہ جہکین گے انپر کس طرح رحم ہو سکیگا۔

ایک گاؤن کے متعلق لکھا تہا کہ وہ بالکل ویران ہوگیا پرانی کتابون سے معلوم ہوتا ہے کہ طاعون نے بعض جگہ شہرون کے شہر بالکل ویران کر دئے اور جب سب آدمی مرگئے تب یہ بیماری جانورون پر پڑی اور جب وہ بھی مرگئے۔ تو پھر جنگل کے سانپون پر پڑی اور وہ ہلاک ہو کر بالکل ویرانہ رہ گیا۔ صدہا کوس تک آبادی کا نام ونشان مٹ گیا۔ خدا کے رحم کے سوائے کہین گذارہ نہین جو لوگ دردِ دل کے ساتھ خداتعالیٰ کی طرف جھکتے ہین۔ خدا ان پر اپنا رحم کرتا ہے۔ اور ان کو ہر ایک شر سے محفوظ رکھتا ہے مجھے خداتعالیٰ کی طرف سے تبلایا گیا ہے کہ ابھی بیماری اس سے بھی زیادہ سخت پڑنے والی ہے۔ مین نہین کہہ سکتا کہ آئندہ سال وہ سختی آوے یا درمیان مین ایک سال نرم ہو کر پھر سختی دکھادے۔ بہر حال آئندہ آنے والی طاعون گذشتہ سے بہت ہی سخت ہے اور ایسا ہی مجھے خداتعالیٰ کی طرف سے یہ بھی تبلایا گیا ہے کہ ایک سخت زلزلہ ابھی آنیوالا ہے۔ افسوس ہے کہ لوگون کو ان باتون کی طرف کچھ خیال نہین کہ خداتعالیٰ کا عذاب کس طرح بھڑک رہا ہے باوجود اس کے فریب اور چالبازیان بڑہتی چلی جاتی ہین۔ دنیا کی حرکت بے انصافی کی طرف ہے۔

اس کے بعد حضرت نے تحصیلدار صاحب کا شکریہ ادا کیا کہ انہون نے آپکے واسطے مکان کا عمدہ انتظام کیا اور ان کی شرافت کی تعریف کی۔

مرزا اکبر بیگ صاحب نے حضرت کیخدمت مین اپنا ایک خواب بیان کیا کہ مین ایک عمدہ خواب دیکھ رہا تہا کہ مجھے ایک شخص محمد حسین نے فوراً جگا دیا۔ حضرت نے فرمایا کہ جگانے والے کا وجود بھی خواب کا ایک جزو ہوتا ہے اور اس کے نام مین اس خواب کے متعلق تعبیر ہوتی ہے۔ فرمایا اگر خداتعالیٰ کا منشاء نہ ہو۔ تو کوئی جگا ہی نہین سکتا۔ یہ بھی خداتعالیٰ کے حکم سے ہوتا ہے۔

قدر صحت مخدومی اخویم شیخ رحمت اللہ صاحب بھی گیارہ بجے کی گاڑی پر شملہ سے بٹالہ پہونچ گئے تھے اور قادیان جانے کو طیار تھے۔ لیکن ایک آدمی نے اسٹیشن پر انکو اطلاع کر دی تہی کہ حضرت صاحب اسی جگہ ہین وہ بھی حضرت کیخدمت مین تیسرے پہر تک حاضر رہے اور پھر لاہور کو چلے گئے۔ شیخ صاحب موصوف ولایت کا ذکر کر رہے تھے۔ کہ وہان بعض چشمے ایسے عمدہ ہوتے ہین اور سمندر کے کنارے بعض جگہ ایسے عمدہ ہوتے ہین۔ کہ چند روز اگر لوگ وہان جاکر رہین تو صحت بہت عمدہ حالت مین ہو جاتی ہے حضرت نے فرمایا کہ صحت عمدہ شے ہے۔ تمام کاروبار دینی اور دنیاوی صحت پر موقوف ہین۔ صحت نہو۔ تو عمر ضائع ہو جاتی ہے۔

اعلان

چونکہ گذشتہ اخبار نمبر ۲۸ جلد ۶ مطبوعہ ۱۱؍ جولائی ۱۹۰۷ء کو صفحہ ۱۰ کالم ۲ سطر ۱۶ مین بجائے ۱۴؍ فروری ۱۹۰۶ء کے ۱۴؍ فروری ۱۹۰۷ء کاتب کی غلطی سے لکھا گیا ہے لہذا اخبار ہذا مین تصیح کیجاتی ہے کہ دراصل ۱۴۔ فروری ۱۹۰۶ء ہے۔

مہتمم مقبرہ بہشتی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

درس قرآن شریف

تفسیر سورۃ الماعون

(گذشتہ سے پیوستہ)

سورت کے نام — اس سورہ شریف کو اس کے پہلے لفظ کے لحاظ سے سورۂ ارئیت بھی کہتے ہیں جیسا کہ اور بھی بعض سورتوں کے نام ان کے پہلے الفاظ کے لحاظ سے ہیں۔ مثلاً والصّٰفّٰت ۔ الرحمٰن ۔ النجم ۔ الطور وغیرہ۔

دوسرا نام اس سورہ شریف کا الدین ہے کیونکہ اس میں جزاء و سزا کے ضروری اور اہم مسئلہ کی تکذیب کرنے والے کا خصوصیت کے ساتھ ذکر ہے۔

تیسرا نام اس سورۂ شریف کا سورۃ الماعون ہے اور زیادہ تر مشہور یہی نام ہے۔ ماعون کے معنے مفصل آگے بیان ہوتے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ

چوتھا نام ۔ اس سورہ شریف کا سورۃ الیتیم ہے۔ کیونکہ اس میں یتیم کے ساتھ محبت کرنے اور اس پر دست شفقت رکھنے کی طرف خاص طور پر ترغیب دی گئی ہے۔

مقام نزول — بعض روایات کے مطابق یہ سورہ شریف مکہ میں نازل ہوئی تھی اور بعض کے نزدیک نصف اول مکہ میں نازل ہوا تھا اور نصف دوم مدینہ میں نازل ہوا تھا اور چونکہ نصف آخر میں منافقین کی طرف اشارہ ہے اور مکہ معظمہ میں بسبب تکالیف اور مصائب کے ہنوز صرف مخلص لوگ شامل تھے اور ایسے وقت میں ممکن نہ تھا کہ کوئی منافق کمزور شامل ہو سکے اس واسطے قیاس بھی کیا جا سکتا ہے۔ کہ نصف آخر مدنی ہو۔ لیکن چونکہ اکثر آیات میں جو مکہ معظمہ میں نازل ہوئی تھیں آئندہ حالات کی بھی پیشگوئیاں ہیں اس لحاظ سے یہ قیاس بالکل صحیح نہیں ٹھہرتا۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے۔ کہ بعض آیات آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نہ ایک بار بلکہ کئی بار اتری ہوں۔ جیسا کہ ہم حضرت مسیح موعود کے تازہ حالات میں دیکھتے ہیں۔ کہ ایک پیشگوئی وحی الٰہی میں ایک دفعہ نازل ہو کر مثلاً کتاب براہین احمدیہ میں چھپ چکی ہے لیکن جب اس کے پورا ہونے کا وقت آگیا تو نزول اول کے بیس پچیس سال بعد پھر وہی الہام الٰہی میں وارد ہوئے۔

شان نزول — ایسا ہی شان نزول کے متعلق بھی اختلاف ہے۔ عطاء و جابر کا قول حضرت ابن عباس سے ہے کہ یہ سورۃ مکی ہے اور دوسرے قول میں ہے۔ کہ یہ سورۃ نصف اول عاص بن وائل کے حق میں ہے اور نصف ثانی عبد اللہ بن ابی بن ابی سلول کے حق میں ہے۔ سدی نے کہا ہے۔ کہ ولید بن مغیرہ کے حق میں ہے۔ ضحاک نے کہا ہے کہ عمرو بن عائذ کے حق میں ہے۔ ابن جریج نے کہا ہے کہ ابو سفیان کے حق میں ہے۔ یتیم کے جھڑکنے کے متعلق ابو جہل کا ایک قصہ بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ اس کی عادت تھی کہ جب کوئی دولتمند کہ میں قریب المرگ ہوتا تو اس کے پاس جا کر کہتا کہ تیرے بال بچے تیرے بعد اور وارثوں کے سبب خراب حال ہو جائیں گے۔ بہتر ہے کہ تو اپنا مال متاع میرے سپرد کر دے۔ اس طرح یتیموں کا مال لے لیتا اور پھر جب وہ مر جاتا تو ان یتیم بچوں کو صاف جواب دیدیتا اور جھڑک کر نکال دیتا۔ ذکر ہے کہ ایک یتیم جس کیساتھ اس نے ایسا ہی سلوک کیا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور اپنا تمام قصہ عرض کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ یتیموں پر بہت رحم کرتے تھے اس کی خاطر ابو جہل کے پاس چل کر گئے اور اُسے سمجھایا اور یتیم کی سفارش کی۔ مگر وہ نابکار اور بھی افروختہ ہوا اور یتیم کو مارنے اٹھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی توہین کی۔ جس پر یہ سورت نازل ہوئی۔ ایسا ہی بعض مفسرین نے ایک روائت یہ بھی لکھی ہے کہ ایک دن ابو سفیان یا ولید بن مغیرہ نے ایک اونٹ ذبح کیا تھا اور ہنوز اس کے حصے ہی کر رہا تھا کہ ایک یتیم نے آکر سوال کیا۔ اس نے لاٹھی سے اس یتیم کو مارا۔ تب حق تعالیٰ سے اس کی مذمت میں یہ آیتیں نازل ہوئیں۔

شان نزول و مقام نزول کے اختلافات میں ایک نکتہ — یہ بھی حکمت الٰہی ہے کہ انجیل اور توریت کی طرح قرآن شریف میں ہر آیتہ کے ساتھ اس کا شان نزول درج نہیں۔ ابتداء سے آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قرآن شریف کے درمیان کبھی شان نزول یا مقام نزول ساتھ ساتھ نہیں لکھائے جیسا کہ توریت انجیل میں اور دیگر صحف انبیاء میں آتا ہے۔ کہ حضرت موسےٰ یا عیسےٰ یا کوئی اور نبی پھر اس مقام پر گیا اور اس آدمی کو ملا اور اس وقت اس پر یہ وحی نازل ہوئی یا خود اس نے یہ کلام کیا۔ برخلاف اس کے قرآن شریف اول سے خدا تعالےٰ کا کلام ہے اور ایک سمندر کی طرح اس کی روانی ہے۔ جس میں کوئی رکاوٹ نہیں۔ بشر کے کلام کا اس میں کوئی حصہ نہیں اور چونکہ یہ کلام نہ کسی خاص مکان کے واسطے تھا اور نہ کسی خاص قوم کے واسطے جیسا کہ توریت انجیل وغیرہ دیگر کتب سماوی ہیں اس واسطے اس میں شان نزول ساتھ ساتھ نہ لکھے گئے۔ بلکہ خدا تعالیٰ نے یہی چاہا۔ کہ اس بات کی حفاظت بھی پورے طور سے نہ ہوئی۔ کہ یہ آیتیں کب اور کس کے حق میں اول نازل ہوئی تھیں یہاں تک کہ ترتیب نزولی بھی خدا تعالیٰ نے قائم نہ رہنے دی۔ قرآن شریف کی ترتیب اور اس کے درمیان شان نزول اور مقام نزول کا نہ لکھا جانا خود اس بات کی ایک بڑی بھاری دلیل ہے کہ یہ کتاب برخلاف دیگر کتب سماوی کے تمام زمین کے واسطے اور قیامت تک سب زمانوں کے واسطے اور سب قوموں کے واسطے خدا تعالےٰ نے نازل فرمائی ہے۔

ربط — سورہ ایلاف میں اللہ تعالیٰ نے قریش کو اپنے انعام یاد دلائے ہیں اس کے بعد ان کو یہ سمجھایا گیا کہ جب خدا تعالےٰ کے اس قدر فضل تم پر ہوئے ہیں تو اب تمہیں چاہیئے کہ ان رذائل اور بدیوں سے بچو جن سے خدا ناراض ہوتا ہے اور جن کا ذکر اس سورہ ماعون میں کیا گیا ہے۔

تشریح و معانیٔ الفاظ

اَرَءَیْتَ ۔ آیا دیدی ۔ کیا دیکھا تو نے۔ اس میں بظاہر استفہام ہے اور دراصل مطلب تعجب ہے کہ کیا ایسے شخص کو بھی تم نے دیکھا ہے اس قسم کے طرز کلام میں ایک زور اور خوبصورتی ہے۔

الَّذِیْ ۔ جو کہ ۔ وہ جو ۔ جو شخص کہ

یکذب ۔ جھٹلاتا ہے ۔ تکذیب کرتا ہے ۔

بالدین ۔ جزاء و سزاء کو کہتے ہیں ۔

جزاء و سزاء کہ نیکی پر انعام یا بدی کی سزا یہ فرضی باتیں ہیں ۔ اس دنیا میں انسان زندگی گذار کر مرجاتا ہے اور بس ۔ پھر کچھ نہیں ۔ ایسے لوگ اس زمانہ میں بہی پائے جاتے ہیں جو مادی لوگ یا میٹیریلیسٹ (کہلاتے ہیں ۔ انبیاء علیہم السلام کے بڑے اور عظیم الشان کاموں میں سے ایک یہ ہے ۔ کہ وہ لوگوں کو ایمان بالآخرۃ پہ قائم کریں ۔ اخلاقی اور تمدنی حیثیت سے بھی یوم الدین پر ایمان کا قائم کرنا امن و امان کے قیام کے واسطے نہایت ضروری ہے ۔ جو شخص اعمال کی جزاء و سزاء کا قائل نہیں وہ بے دھڑک ہو کر غیر کا مال چاہے گا ۔ ناجائز طور پر کھائے گا ۔ ظاہری سلطنتیں دلوں کے درست کرنے سے قاصر ہیں ۔ دلوں کو راہ راست پر لانا صرف روحانی سلطنت کا کام ہے ۔ جو انبیاء اور اولیا کے ذریعہ سے دنیا میں ہمیشہ قائم ہوتی ہیں ۔

مسیح موعود کا احسان تمدن پر اسی پر حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے ۔ کہ میں گورنمنٹ برطانیہ کی سلطنت کی حفاظت کے واسطے ایک تعویذ ہوں ۔ کیونکہ آپ مخلوق کے دلوں میں تقوے اور راستی کی بنیاد ڈال رہے ہیں گورنمنٹ کے برخلاف جہادی خیالات جو اس ملک میں مشنری ۔ عیسائی ۔ پادری ۔ مسلمان ملاں اور آریہ لوگ پھیلا رہے ہیں اس کو اعتقادی رنگ میں لوگوں کے دلوں سے نکال رہے ہیں اور علاوہ اس کے اپنے مریدوں سے یہ اقرار لیتے ہیں کہ وہ ہمیشہ نیکی کو اختیار کریں ۔ راستبازی پر چلیں ۔ بدی کو چھوڑیں ۔ کسی قسم کی بغاوت میں ہرگز شامل نہ ہوں ۔ جو لوگ جزاء و سزاء کے قائل نہیں وہ دنیوی مصائب سے گھبرا کر خودکشی کر لیتے ہیں تاکہ اس عذاب سے چھوٹ جاویں ۔ اگر ان کو معلوم ہوتا اور یقین ہوتا کہ آگے ایک اور عذاب ان کے واسطے موجود ہے ۔ تو وہ ایسا نہ کرتے ۔ یہ یوم الدین کے انکار کا سبب ہے ، کہ یورپ امریکہ میں اس کثرت کے ساتھ خودکشی ہر سال ہوتی ہے ۔ ایک دفعہ ایک شخص نے حضرت اقدس مرزا صاحب کی خدمت میں خط لکھا کہ میں دنیوی مصائب سے تنگ ہوں اور چاہتا ہوں ۔ کہ خودکشی کر لوں ۔ حضرت نے اس کو جواب لکھا کہ خودکشی سے کیا فائدہ ہے ۔ مرنے سے انسان کا خاتمہ نہیں ہو جاتا ۔ بلکہ ایک نئی زندگی شروع ہوتی ہے خودکشی کرنا گناہ ہے اور اس کے واسطے عذاب ہے اس سے بچنا چاہیئے ۔

دین کے معنے مذہب کے بھی ہیں اس صورت میں ارایت الذی یکذب بالدین کے یہ معنے ہیں کہ کیا تو نے اس شخص کو دیکھا ہے ۔ جو دین کو جھٹلاتا ہے اور آگے تشریح ہے کہ دین کے جھٹلانے سے اس جگہ کیا مراد ہے ۔ یتیم کو دھکے دینا ۔ مسکین کو کھانا دینے کی ترغیب نہ دینا ۔ نماز سے لاپرواہی کرنا ۔ ریاکاری کرنا ۔ ماعون سے روکنا ۔ ایسا آدمی خدا تعالیٰ کے مذہب کے نیچے ہے اور وہ دین کو جھٹلانے والا ہے کیونکہ ایسا کرنے والا درحقیقت اعتقاد یعنے ایمان متعلق جزاء و سزاء سے بے بہرہ ہے اور تہذیب اخلاق سے بھی عاری ہے کیونکہ نہ وہ دفع شر کرتا ہے اور نہ طلب منفعت کرتا ہے اور نہ وہ تزکیہ نفس کی طرف توجہ رکھتا ہے ۔ کیونکہ نماز سے تساہل کرنے والا ہے اور ادنےٰ چیزوں سے جو گھر کے اندر عام استعمال میں آتی ہے ایک دوسرے کو برتنے سے منع کرتا ہے اور اخلاق کے ادنیٰ مراتب سے بھی گرا ہوا ہے ۔

(۱) ۔ نماز پڑھتا ہی نہیں
(۲) یتیم کو دھکے دیتا ہے
(۳) مسکین کو کھانا نہیں دیتا
(۴) ادنےٰ چیزوں کے باہمی استعمال سے مضایقہ کرتا ہے ۔

شیخ سعدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ؎

بخیل ار بود زاہد بحر و بر
بہشتی نہ باشد بحکم خبر

خوشخبری

قرآن شریف کی آخری سورتوں کی جو تفسیر بہت محنت کے ساتھ وقتاً فوقتاً اخبار بدر میں لکھی جا چکی ہے وہ دوبارہ چھپ رہی ہے جو صاحب خرید کرنا چاہیں ۔ اپنے نام ابھی سے درج رجسٹر کرا دیں ۔

قیمت ہنوز مقرر نہیں ہوئی

ایڈیٹر "بدر"

نصف قیمت پر

براہین احمدیہ ہر چہار جلد

۳۱ر جولائی سنہ ۱۹۰۷ء تک کی لکھی ہوئی جو درخواست دفتر بدر میں وصول ہوگی ۔ اُسپر براہین احمدیہ نصف قیمت پر روانہ ہوگی ۔

پوری قیمت صمہ ہے نصف قیمت ۸ر

مجلد کی قیمت ۴ر ہے

مینیجر "بدر"

رقیمۃ الحکیم

چند سوالات کے جواب

(رقم زدہ حضرت مولوی نورالدین صاحب)

سوال نمبر ۱ - نبی اور رسُول مین کیا فرق ہے۔

جواب - نبی کا لفظ نبوّت سے نکلا ہے اور نبوّت کے معنے رفعت اور بلندی کے ہین یا لفظ نبأ سے نکلا ہے نبأ کے معنے خبر دینا۔ پس نبی کے معنے ہوئے بڑا - یا خبر دینے والا - رسُول کے معنے بھیجا ہُوا - دونون کا فرق بالکل ظاہر اور صاف ہے۔

سوال نمبر ۲ - لفظ آریہ کی وجہ تسمیہ کیا ہے۔

جواب - آریہ لفظ کی تشریح کرنا آریہ سماج کا کام ہے میرا کام نہین۔

سوال نمبر ۳ - زمانہ سابق مین کسی پیغمبر نے ملک الموت کو طمانچہ مارا اور آنکھ نکل گئی۔

جواب - تمام بیماریان اور ہلاک کرنے کے اسباب ملک الموت ہین یا ملک کے ماتحت - پس جسقدر علاج اور ازالہ امراض کے تدابیر ہین ادنیٰ طمانچہ مین دوم ملائکہ ہمیشہ اپنے مقام معلوم مین رہتے ہین جو کچھ ان کے نزول کا تمثل ہوتا ہے اسپر طمانچہ بھی لگ سکتا ہے ہماری روایات مین ایسا قصہ آیا ہے اس کے معنے میرے نزدیک یا میرے فہم مین یہ ہین کہ اس متمثل کو مارا اور اس کا مقابلہ کیا۔

سوال نمبر ۴ - لفظ مہتر کے کیا معنے ؟ مہتر خاکروب کو کیون بولا جاتا ہے۔

جواب - بڑا مہتر بہت بڑا - اور یہ لفظ ایسا ہے - جیسے چیچک جو آگ ہے اس کو سیتلا - ٹھنڈی کہا جاتا ہے اور زنگی کو کافور چلنی والی چیز کو گاڑی - خاکشی کو جو باریک ہوتی ہے خوب کلان وغیرہ وغیرہ۔

سوال نمبر ۵ - فرشتہ کسی انسان یا دیگر جانور وغیرہ کی ہیئت بدلکر زمین پر آسکتے ہین؟

جواب - فرشتہ تو اپنے مقام پر رہتا ہے اس کا تمثل زمین پر نظر آتا ہے - قرآن کریم مین ایک فرشتہ کا ذکر ہے - وہان **فتمثل لها بشرا سویا** اور بخاری کے پہلے صفحہ مین ہے - **احیانا یتمثل لی الملک رجلا** - پس فرشتہ کا تمثل ہوتا ہے جیسے میرے خیالات کا تمثل آپ کے سامنے اُردو حروف مین ہو رہا ہے۔

سوال نمبر ۶ - کیا کلام اللہ یا حدیث صحیحہ مین یہ آیا ہے کہ کسی زمانہ مین دوزخ یا بہشت بالکل خالی ہوجائیگا۔

جواب - کلام اللہ یا احادیث مین ہرگز نہین آیا کہ بہشت کبھی خالی ہوگا - جہنم کے متعلق بعض احادیث مین ذکر ہے مگر جہنم تو طاعون کو اور جنگون کو بھی کہا گیا ہے۔ پھر بھی یہ حدیثین اعلیٰ طبقہ مین نہین - ہان میرا اپنا اعتقاد ہے کہ جنت کا خلود اور دوزخ کا خلود وابد مساوی نہین۔

سوال نمبر ۷ - تمام سمندر کا پانی زمانہ سابق مین کسی جانور نے پی لیا تھا۔

جواب - سمندر کا پانی کسی جانور نے پیا ہو یہ امر اسلام مین ہرگز نہین آیا۔ والسلام

نورالدین - ۸ جولائی ۱۹۰۷ء

۱ خلاصہ سوالات - کیا مسیح موعود اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے منکر برابر ہین۔ لانبی بعدی کے معنے کیا ہین - اگر نبی آسکتا ہے - تو ابوبکر وغیرہ نبی کیون نہ ہوئے۔

میان صاحب - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپکے سوالات پر خاکسار کو تعجب آتا رہا - مجھے معلوم نہین کہ آپ مقلد ہین یا غیر مقلد ہین - پھر آپ کی استعداد کس قدر ہے جوابات کے لئے مخاطب کیحالت اگر معلوم ہو تو مجیب کو بہت آرام ملتا ہے۔

بہرحال گذارش ہے آپ کفر دون کفر کے قائل معلوم ہوتے ہین کیونکہ آپنے کفر کے مساوات کا تذکرہ خط مین بہت فرمایا ہے - میان صاحب ! رسولون مین تفاضل تو ضرور ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے " تلک الرسل فضلنا بعضهم علی بعض " ابتدا پارہ تیسرا - جب رسل مین مساوات نہ رہی تو ان کے انکار کی مساوات بھی آپکے طرز پر نہ ہوگی - تو آپ ایسا خیال فرمالین - کہ موسیٰ علیہ السلام کے مسیح کا منکر جس فتوے کا مستحق ہے اس سے بڑھکر خاتم الانبیاء کے مسیح کا منکر ہے - صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین

میان صاحب ! اللہ تعالیٰ مومنون کی طرف سے ارشاد فرماتا ہے کہ ان کا قول ہوتا ہے - " لانفرق بین احد من رسله " اور آپنے بلا وجہ یہ تفرقہ نکالا کہ صاحب شریعت کا منکر کافر ہو سکتا ہے اور غیر صاحب شرع کا کافر نہین - مجھے اس تفرقہ کی وجہ معلوم نہین ہوئی۔

نیز عرض ہے - خلفاء کے منکر ہی کفر کا فتویٰ قرآن مجید مین موجود ہے - آیۃ خلافت جو سورہ نور مین ہے اس مین ارشاد الٰہی ہے - ومن کفر بعد ذلک فاولئک هم الفاسقون اور فاسق کو اللہ تعالےٰ نے مومن کے بالمقابل رکھا ہے ارشاد ہے - افمن کان مومنا کمن کان فاسقا - بلکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولون مین تفرقہ کنندہ کو قرآن کریم نے کافر فرمایا ہے - پارہ چھ مین ہے۔ یفرقوا بین اللہ ورسله - پھر فرمایا ہے - اولئک هم الکافرون حقا یہان تفرقہ بین اللہ وبین الرسل پر ہی کفر کا باعث قرار دیا ہے جن دلائل و وجوہ سے ہم لوگ قرآن کریم کو مانتے ہین۔ انہین دلائل و وجوہ سے ہمین مسیح کو ماننا پڑا ہے اگر دلائل کا انکار کریں تو اسلام ہی جاتا ہے۔

آپ اس آیت پر غور فرمادین - واذا قیل لهم امنوا بما انزل اللہ قالوا نؤمن بما انزل علینا ویکفرون بما وراءه وهو الحق مصدقا لما معهم

دلائل کی مساوات پر مدلول کی مساوات کیون نہین مانی جاتی - کیا آپکے نزدیک مسلم رسل جو صاحب شریعت نہین ان کا انکار بھی کفر نہین میرے خیال مین مَیں اور اکثر عقلمند مرزائی یہ نہین مانتے کہ تمام مساوی ہین۔ کفر دون کفر کے قائل ہین۔

۲ دوسرے سوال کا جواب عرض ہے - نازل ہونیوالے عیسیٰ بن مریم کو حضرت نبی کریم نے صلی اللہ علیہ وسلم نبی اللہ فرمایا ہے نیز ان الہامات ووحیون نے جو مرزا صاحب کو منجانب اللہ ہوئین اگر آپ احادیث کو مانتے ہین تو آپ لاایمان لمن لاامانۃ له - ولادین لمن عهد له - لاصلوۃ الا بفاتحۃ الکتاب لا نکاح الا بولی - لاصلوۃ الا فی اثنین - مین غور فرماؤ کیا یہ نفی آپ کے نزدیک عموم رکھتی ہے - پھر غور کرو اور قرآن کریم مین تو خاتم النبیین بفتح تا ہے - خاتم بکسر تا نہین یعلا میان صاحب ! یقتلون النبیین مین آپ عموم کے قائل ہین یا تخصیص کے - کسی شخص کو نبی کہنا خدا کے اختیار مین ہے - انسان کے اختیار مین نہین۔

ابوبکر کو نبی نہین کہا گیا اور مسیح موعود کو کہا گیا - اس عرض پر بس کرتا ہون - یار باقی صحبت باقی۔

نورالدین - ۵ جولائی ۱۹۰۷ء

۳ سوال - دجّال کی حقیقت کیا ہے۔

جواب - دجّال کے متعلق احادیث مین خطرناک مشکلات تھے اور آج تک ان مشکلات کو کوئی حل نہین کر سکتا - اول تو اس لئے کہ محدثین اور فقہانے احادیث متعلقہ اعمال پر بہت توجہ مبذول فرمائی - آئین بالجہر اللہ

منع ہین وغیرہ احادیث کی تحقیق کے لئے دیکھ لو کس قدر رسالے اور کتابین موجود۔ مگر پیشگوئیون کی احادیث کی تحقیق ایسی نہین کی گئی ان دجال کے متعلق احادیث پر غور کرو اور صرف مشکوۃ کو دیکھو کیسے مشکل امران احادیث کا ہے۔ مین بطور نمونہ عرض کرتا ہون ذرا آپ بھی بتلا تاویل مختصر ظاہر اور صاف لفظون مین کیا تطبیق ہو سکتی ہے۔

اول دجال نبی کریمؐ کے زمانہ مبارک مین تہا احد وہ ابن صیاد تھا۔ حضرت عمرؓ نے قسم کہائی کہ یہی دجال ہے۔

پہر ایک حدیث کہ تمیم داری نے اس کو کسی جزیرہ مین دیکھا کہ وہان قید ہے۔

جب یہ دو دجال ہوئے تو اب تیسری حدیث مین ہے کہ سو برس تک جو لوگ اس وقت زمین پر موجود ہین مرجائین گے۔ تو اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ دونون سو برس تک مر گئے۔

دوم۔ ایک حدیث مین ہے۔ کہ دجال چالیس روز دنیا مین رہے گا اور ایک حدیث مین ہے۔ کہ چالیس برس دنیا مین رہے گا۔

سوم۔ ایک حدیث مین ہے کہ ایک دن سال کے اور ایک دن مہینہ کے اور ایک دن ہفتہ کے برابر اور ۳۷ روز معمولی ہون گے۔ اور دوسری حدیث مین ہے کہ وہ ایام ایسے ہون گے کہ ایک سوکھی لکڑی کو آگ لگی اور جھٹ پٹ جل گئی۔

چوتھے دجال جوان ہوگا۔ دوسری حدیث مین ہے کہ حضرت نبی کریمؐ کے زمانہ سے موجود ہے گویا اب تیرہ سو برس کا بڈہا ہے۔

پانچوین۔ ایک حدیث مین ہے کہ اس کے ساتھ جنت اور نار ہونگے۔ اور دوسری حدیث مین ہے کہ روٹی اور پانی سے بھی ذلیل ہوگا۔

چھٹے۔ ایک حدیث مین ہے کہ وہ مکہ مدینہ سے رکا جائیگا۔ دوسری حدیث مین ہے۔ کہ حضرت نبی کریمؐ کو دجال نے مکہ کا طواف کرتے ہوئے دیکھا۔

ساتوین۔ پھر ایک حدیث مین ہے کہ دجال کی داہنی آنکھ عیب دار ہوگی۔ اور ایک حدیث مین ہے کہ دجال کی بائین آنکھ عیب دار ہوگی۔

آٹھوین۔ دجال کی آنکھ انگور کی طرح ہوگی جو ابھرا ہوا ہو دجال کی آنکھ بالکل مٹی ہوئی ہوگی۔ ابھری نہ ہوگی۔

نوین۔ ایک حدیث مین ہے کہ وہ بین الشام والعراق نکلیگا۔

دوسری حدیث مین ہے کہ وہ مشرق سے نکلیگا۔ تمیم داری نے مغرب مین دیکھا۔

دسوین۔ اس کے زمانہ مین قحط شدید تین سال رہیگا کہ آخر کچھ بھی نہ رہے گا۔ لیکن دوسری حدیث مین ہے کہ اتباع دجال عیش و آرام مین ہون گے ان کے مویشی آسودہ حال ہون گے۔ جب پیداوار ہی نہین ہوئی۔ تو مویشی کا آرام کیسا۔

گیارہوین۔ ایک حدیث مین ہے کہ مار یگا اور زندہ کریگا مگر ابراہیم علیہ السلام فرماتے ہین۔ ربی الذی یحیی ویمیت

بارہوین۔ ایک حدیث مین آیا ہے۔ کہ دجال اس کے ماننے والے کے لئے باپ اور ماں اور بہائی بن دیگا اور شیاطین کو متمثل کر دیگا۔ مگر قرآن مین فرمایا ہے۔ اللہ خالق کل شئے اور قرآن کریم مین ہے کہ ابلیس اور شیاطین کو تم نہین دیکھ سکتے۔

غرض بڑے بڑے مشکلات ان احادیث مین تھے اور یہ بارہ امور مین نے صرف مشکوۃ سے دکھائے ہین آپ مشکوۃ سے دیکھ سکتے ہین۔ پھر کہین تو احادیث سے پتہ لگتا ہے کہ دجال بہت ہین اور کہین پتہ لگتا ہے۔ کہ ایک ہی دجال ہے۔ اور اس کے اتباع بہت ہون گے۔

غرض ان مشکلات پر نظر کرنے سے حیرت ہوتی تہی اس لئے امام صاحب نے فیصلہ کر دیا کہ اصل دجال شیطان ہے اور وہ ایک ہی ہے اور اس کا ایک مظہر ابن صیاد تھا جو مدینہ مین تہا اور وہ شیطان آخر مسلمان ہو گیا۔ پھر ایک گرجا والا دجال ہے جو ایک بڑی قوم مظہر شیطان ہے اور دجال کے پیادہ و سوار ہین۔

تمام دنیا مین پھیل گئے۔ شراب اور زنا کو جرم ہی نہین رکھا۔ ایک آدمی کے خدا بنانے مین کروڑون روپیہ خرچ کر دیا۔ اور روپیہ ان کا عملاً سب کچھ شریعت کا بنا بنایا ترک کر دیا۔ قوم یہود کا دجال ابن صیاد تہا جو مدینہ مین گذر گیا اور جس دجال سے پناہ مانگی جاتی ہے وہ شیطان اور اس کے سوار پیادہ یہ کفار ہین۔

موجودہ دجال کی موت مسیح عیسے بن مریم کے ہاتھ پر مقدر ہے مگر یہی احادیث مین ہے کہ مسیح اپنی قوم کو طور مین لیجائیگا اگر اس تحریر نے کچھ بہی ان کو فائدہ دیا۔ تو آیندہ آپ پر پیش کرینگے والا خاموشی اچھی ہو۔ مجھے حکیم الامتہ کا خطاب یا لقب کس نے دیا ہے۔ نور الدین ۱۰ جولائی ۱۹۰۸ء

پاک شاعری

(از عاجز عبد الخالق مظفر نگری)

احمدی قوم مبارک ہو کہ آئے احمدؐ
حق رکھے ہم کو سدا زیر لوائے احمدؐ

رخِ انور سے اگر پردہ اٹھائے احمدؐ
جان قربان ہو دل ہو کے فدائے احمدؐ

سر کے بل قادیان جاؤن جو بلائے احمدؐ
صدقہ ہو جاؤن اگر خواب مین آئے احمدؐ

رات دن شام و سحر لو یہ لگی ہے دل کو
اپنی صورت ہمین للہ دکھائے احمدؐ

اس سے راضی ہے خدا جس سے ہے احمد راضی
وہ خدا کی ہے رضا جو ہے رضائے احمدؐ

ہے تمنائے غلامی غلام احمدؐ
اپنی آنکھون سے ملون مین کف پائے احمدؐ

تو ہی لاریب خدا کا ہے مسیح و مہدی
تجھ پہ ایمان بصد صدق ہین لائے احمدؐ

تہا مسیحا کا گذر مسند احمدؐ پہ محال
اس لئے آئے مین احمدؐ ہی بجائے احمدؐ

کیسا ناپاک عقیدہ ہے معاذ اللہ
عرش پر جائے مسیح خاک مین جائے احمدؐ

ساتھ دجال کا دو حیف مسلمان ہوکر
زندہ عیسےٰ کو کہو مان فنائے احمدؐ

اس عقیدے کے مسلمان الٰہی توبہ
دعویٰ کرتے ہین کہ ہین ہم ہی فدائے احمدؐ

مر کے جنت مین گئے حضرت عیسیٰ بخدا
مردہ روحون مین انہین دیکھ کے آئے احمدؐ

بعد مرنے کے کوئی آیا جو آئے عیسےٰ
ہان یہ آیا ہے کہ بعد عیسیٰ کے آئے احمدؐ

بیوقوفو اگر عیسیٰ کو کہوگے زندہ
تو یہ پھر ماننا ہوگا نہین آئے احمدؐ

کس کو معلوم تہا یہ قادیان رہنیوالا
پہنکر آئے گا اس طرح قبائے احمدؐ

احمد احمد کا تعلق ہے اسی کو معلوم
حق کا شیدا جو ہوا اور فدائے احمدؐ

حق نہ تہا غیر کا منکم سے یہ ہر صاف عیان
ملی احمد کو ہی والدقبائے احمدؐ

ہووے جنت کی فضا تجھ کو مبارک زاہد + اپنے کوچہ کا گدا ہم کو بنائے احمدؐ + بندہ اللہ کا ہون اور ہون احمد کا غلام + دل مین ہے عشق خدا سر مین ہوائے احمدؐ + حشر کے روز خدا چاہے تو عبد الخالق + ہوگا لاریب تیرے سر پہ لوائے احمدؐ +

وصیت ۱۲۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ میں مسمی مرد خان ولد شیخ محمد خان سکنہ قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلاجبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۲۵ ماہ ستمبر ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اور لکھدیتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو اور میں اقرار کرتا ہوں ۔ کہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں اور ان کا مرید اور پیرو ہوں ۔ میں اپنی آمد سے دسواں حصہ ماہوار بہشتی مقبرہ کے متعلق چندہ دیتا رہونگا اور میرے مرنے کے بعد جو میری جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ہو اس کا تیسرا حصہ صدر انجمن احمدیہ کے سپرد کردیا جاوے ۔ میرا جنازہ حضرت اقدس علیہ السلام پڑھائیں اور مجھے بہشتی مقبرہ میں دفن کیا جائے اگر کسی مصلحت یا خارجی سبب سے میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہوسکے تو اس کا اثر وصیت ہٰذا پر نہ ہوگا ۔ وصیت ہمہ وجوہ قابل تعمیل سمجھی جاوے ۔ فقط زیادہ والسلام ۲۵ ستمبر ۱۹۰۶ء

العبد

مرد خان ۔ نشان انگوٹھا

گواہ شد ۔ شیخ غلام احمد بقلم خود ۲۵ ماہ ستمبر ۱۹۰۶ء

گواہ شد ۔ شیخ یعقوب علی ایڈیٹر الحکم قادیان ۲۵ ستمبر ۱۹۰۶ء

وصیت ۹۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

میں سلطان حامد ولد میاں صلاح الدین قوم لعل المعروف فقیر ساکن قتال پور بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلاجبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔

نوٹ ۔ چونکہ شرط ۱ و ۲ و ۳ کا مضمون ہر وصیت میں واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے ۔ لہٰذا اس جگہ اندراج نہیں کیا ۔

۴ ۔ اپنی جائیداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ انجمن کو بہ تعمیل رسالہ الوصیۃ مہینہ یا دو مہینہ کے بعد حساب کرکے بھیجدیا کرونگا اس میں میں خود امین رہونگا ۔ یہ اقرارنامہ محض ابتغاءً للہ تحریر کیا گیا ہے ۔ آئندہ اگر کوئی جائیداد پیدا کروں یا بعد وفات میری متروکہ ثابت ہو تو اس کی نسبت بھی میری یہی وصیت ۱/۱۰ کی ہے ۔ یکم جنوری ۱۹۰۶ء

تفصیل حسب ذیل

اسباب خانہ وارثی تخمیناً	آمدنی ماہوار تخمیناً
۱۰۰	۵

العبد

سلطان حامد احمدی بقلم خود

گواہ شد ۔ تابعدار حسام الدین بقلم خود

گواہ شد ۔ محمد مراد احمدی بقلم خود

وصیت ۱۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

میں کریم بخش ولد لبنا قوم ارائیں ساکن رائے پور علاقہ ریاست نابھہ بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلاجبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔

نوٹ ۔ چونکہ شرط ۱ و ۲ و ۳ کا مضمون ہر وصیت میں واحد اور فارم مطبوعہ پر ہے ۔ لہٰذا اس کا اس جگہ اندراج نہیں کیا ۔

۴ ۔ میں اپنی جائیداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میں اپنی وصیت کے متعلق ۹/۸ مکان اور زمین وغیرہ کے ۱/۱۰ حصہ کی قیمت صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کرچکا ہوں اور انشاء اللہ العزیز اپنی آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہونگا ۔ فقط ۱۴ مکرر یہ کہ میرے مرنے کے بعد جو میری جائیداد ہو اس کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کیا جاوے

العبد

کریم بخش سکنہ رائے پور علاقہ ریاست نابھہ

گواہ شد

مہدی حسین مہاجر قادیان خادم مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

گواہ شد

میاں کریم بخش باورچی لنگر خانہ حضرت اقدس قادیان

وصیت ۹۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

میں لعل الدین ولد محمود قوم باغبان ساکن قتال پور بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلاجبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔

نوٹ ۔ چونکہ شرط ۱ و ۲ و ۳ کا مضمون ہر وصیت میں واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے اس کا اس جگہ اندراج نہیں کیا ۔

۴ ۔ اپنی جائیداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میں شرح صدر سے اقرار کرتا ہوں کہ اپنی آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ انجمن کو بہ تعمیل رسالہ الوصیۃ مہینہ یا دو مہینہ کے بعد حساب کرکے بھیجدیا کرونگا ۔ اس میں میں خود امین رہونگا یہ اقرار نامہ ابتغاءً للہ تحریر کیا گیا ہے ۔ ۵ مارچ ۱۹۰۶ء

العبد لعل الدین باغبان

گواہ شد ۔ سلطان حامد احمدی بقلم خود

گواہ شد ۔ تابعدار حسام الدین بقلم خود

وصیت ۲۳۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

میں عبد الخالق ولد مولوی محمد حسین صاحب قوم ارائیں ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلاجبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔

نوٹ ۔ چونکہ شرط ۱ و ۲ و ۳ کا مضمون ہر وصیت میں واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے یہاں درج نہیں کیا گیا

۴ ۔ اپنی جائیداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ چونکہ اس وقت کسی جائیداد پر میرا مالکانہ قبضہ نہیں ہے اس لئے فی الحال میں اپنی تنخواہ کا دسواں حصہ صدر انجمن احمدیہ کو دیتا رہونگا اور اگر میں نے اپنی زندگی میں کچھ اور جائیداد حاصل کی ۔ تو میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ کو پانچواں حصہ لینے کا حق حاصل ہوگا والسلام

العبد

عبد الخالق تھرڈ کلرک دفتر ریویو آف ریلیجنز قادیان

گواہ شد

خاکسار فقیر اللہ احمدی عفی عنہ نائب ناظم میگزین

گواہ شد

خاکسار فضل کریم کلرک دفتر ریویو آف ریلیجنز قادیان

۸ مئی ۱۹۰۶ء

وصیت ۳۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
منکہ اسد اللہ شاہ ولد برکت علی شاہ قوم سید ساکن نینو تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

(نوٹ) چونکہ شرط ۱ و ۲ و ۳ کا مضمون ہر وصیت میں واحد اور مطبوعہ فارم پہ ہے اس لئے اُس کا اس جگہ اندراج نہیں کیا۔

۴۔ اپنی جائیداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ چونکہ میری جائیداد غیر منقولہ مشترکہ ہے اور شرکا جائیداد غیر احمدی ہیں جائیداد غیر منقولہ کی نسبت وصیت کرنے میں اندیشہ پیچیدگیوں کے بڑھ جانے اور مقدمات کھڑے ہو جانیکا ہے لہٰذا میں خدا تعالیٰ کی توفیق اور مدد سے اپنی آمدنی کا دسواں حصہ انجمن احمدیہ قادیان کو دیتا رہوں گا۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ اللّٰھم اید الاسلام والمسلمین بالامام الحکم العادل۔ ۱۵۔ فروری ۱۹۰۷ء مطابق ۲ ماہ محرم الحرام ۱۳۲۵ھ ہجری القدسی۔

العبد
اسد اللہ ولد برکت علی شاہ قوم سید ساکن نینو بقلم خود

گواہ شد
بشارت احمد عفی عنہ اسسٹنٹ سرجن پنڈی گھیپ

گواہ شد
فتح محمد کمپونڈر پنڈی گھیپ

وصیت ۱۱۸

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
منکہ عبد العزیز احمدی ولد امام الدین قوم ارائیں ساکن موضع اوجلہ تحصیل و ضلع گورداسپور کا ہوں جو کہ میں اس وقت بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اور لکھدیتا ہوں کہ میری وفات کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

(نوٹ) چونکہ شرط ۱ و ۲ و ۳ کا مضمون ہر وصیت میں واحد اور مطبوعہ فارم پہ ہے اس لئے اس کا اس جگہ اندراج نہیں کیا۔

۴۔ میری جائیداد جو اس وقت حسب ذیل ہے موازی اراضی اٹھاراں گھماؤں بشراکت بھائی محمد جان برادر حقیقی زیر قبضہ ہماری ہے جسمیں مظہر نصف حصہ کا مالک ہے اور ایسا ہی موازی اراضی قریباً ساڑھے چار گھماؤں جو علی گوہر چچا زاد برادر سے بعوض مبلغ ۱۰۰ روپیہ کے بصورت رہن باقبضہ لی ہوئی ہے جس میں محمد جان مذکور مظہر بحصہ مساوی قابض ہے اور ایسا ہی موازی اراضی قریباً گیارہ گھماؤں بشراکت عبد المجید مرحوم عوض مبلغ ایک ہزار چار سو تیئس واقعہ موضع اوجلہ میں از طرف جٹان لی ہوئی ہے۔ جس میں مظہر نصف حصہ کا حق رکھتا ہے اور واضح ہو کہ جو اراضی جٹاں والی میرے حصہ کی ہے اس میں نصف کی حقدار میری بیوی ہے اگرچہ کاغذات سرکاری میں میرا ہی نام ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ وہ نصف حصہ کی حقدار ہے اور میں اس کے حصہ میں دست اندازی نہیں کرتا۔ غرض یہ میری جائیداد ہے جس پر میرا قبضہ ہے اب میں اپنی مقبوضہ جائیداد میں سے پانچویں حصہ کی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میری یہ جائیداد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کی جاوے۔ انجمن مذکور کا اختیار ہو گا کہ میری وفات کے بعد اس جائیداد کو میری بقیہ جائیداد سے الگ کرے یا اس میں شامل رہنے دے یا اس کو فروخت کر کے اس کی قیمت وصول کرے۔ غرضکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائیداد کی مالک متصور ہو گی میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی۔ میری اس وصیت کردہ جائیداد سے کوئی تعلق نہیں اور انشاء اللہ عنقریب اس وصیت کردہ جائیداد کا ہبہ نامہ بنام انجمن احمدیہ کرا دوں گا اور میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد میں اور کوئی جائیداد علاوہ جائیداد مذکورہ بالا کے پیدا کروں یا میری وفات کے بعد کوئی اور جائیداد ماسوائے جائیداد مذکورہ ثابت ہو تو ایسی جائیداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے میں ایسی جائیداد کی انجمن مذکورہ کو وقتاً فوقتاً اطلاع دیتا رہونگا میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور میرے ورثا پر فرض ہے کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی قادیان دار الامان میں پہنچاویں اور بعد حصول اجازت مجلس کارپرداز مصالح قبرستان مقبرہ بہشتی میں دفن کریں اگر وہ روک دیں تو اُن کے حکم کی تعمیل کریں خواہ وہ روک کریں یا نہ کریں۔ یہ امر میری وصیت کے معاملہ میں مخل نہیں ہے میری وصیت بدستور قائم رہیگی مورخہ ۲۶ مئی ۱۹۰۷ء۔ خاکسار عبد العزیز احمدی ساکن اوجلہ بقلم خود گواہ شد حکیم محمد زمان بقلم خود۔ گواہ شد احمد نور بقلم خود۔ گواہ شد عبد الرحیم اسکول ماسٹر

گواہ شد۔ محمد حسن دفتری میگزین قادیان برادر چچا زاد بقلم خود
گواہ شد۔ فضل محمد احمدی سکنہ موضع ہرسیاں تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور
گواہ شد۔ خیر الدین ولد محمد صدیق قوم ارائیں ساکن سیکھواں بقلم خود
گواہ شد۔ امام الدین ولد محمد صدیق احمدی سکنہ سیکھواں بقلم خود
گواہ شد۔ خاکسار نقیر اللہ احمدی عفی عنہ ہیڈ کلرک میگزین ۲۷ جون

وصیت ۱۲۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں مسمی کریم بخش ولد امام بخش سکنہ قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۲۲ ماہ ستمبر ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اور لکھدیتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔
میں اقرار کرتا ہوں کہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود رئیس قادیان کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں اور ان کا مرید اور پیرو ہوں۔
۱۰۰ روپیہ نقد بطور چندہ مقبرہ بہشتی صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کرتا ہوں اور جو میری آمد ہوا کریگی اسکا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ کو دیا کرونگا میرا جنازہ حضرت اقدس علیہ السلام پڑھائیں اور مجھے بہشتی مقبرہ میں دفن کیا جاوے اور اگر کسی مصلحت یا خارجی سبب سے میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہو سکی تو اس سے میری وصیت پر اثر نہوگا میری وصیت بہمہ وجوہ قابل تعمیل ہوگی۔ فقط زیادہ والسلام۔ العبد۔ کریم بخش ولد امام بخش قادیان نشان انگوٹھا
گواہ شد۔ ماسٹر محمد دین حال وارد قادیان
گواہ شد۔ عبد الرحیم ولد جھنڈا سنگھ حال وارد قادیان

وصیت ۱۱۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
منکہ مسمی صاحب نور ولد اللہ نور قوم سید افغان ساکن علاقہ کابل الحال مقیم قادیان بقائمی ہوش و حواس خود میں یہ وصیت کرتا ہوں کہ میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کا دسواں حصہ میری وفات کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کو واسطے اشاعت اسلام کے دیا جاوے یہ اس کا حق ہے یہ وصیت نامہ واسطے سند اثبات کے لکھتا ہوں کہ کام آوے اور بیادداشت اور یہ وصیت نامہ روبروئے گواہان مندرجہ ذیل لکھا گیا ہے اس کے خلاف اگر کوئی میرا وارث دعویٰ کرے تو وہ باطل سمجھا جاوے۔ المرقوم ۵ جنوری ۱۹۰۷ء
العبد۔ صاحب نور بقلم خود۔ گواہ شد۔ ناصر نواب بقلم خود

بدر خواتین

ایک لڑکی کی فریاد

بخدمت شریف حضرات جماعت احمدیہ ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
میں کس لائق ہوں کہ کوئی مفید مضامین لکھ کر آپ کی خدمت میں پیش کروں ۔
اخلاص اور جوش کے سوائے ناموری مفید نہیں ۔ اور اخلاص کا حاصل ہونا خدا تعالےٰ کے فضل پر موقوف ہے ۔ بہر حال اپنی بہن صاحبہ خاتون گولیکی کے فرمانے پر آج برا بھلا لکھ کر قسمت آزمائی کرتی ہوں جو کہ گذشتہ اخبار بدر میں ایک احمدی بہن کا عمدہ مضمون تعلیم مستورات کے بارہ میں درج تھا میں بھی اپنی رائے سے ان کی تائید کرتی ہوں کہ بے شک مستورات بغیر تعلیم کے پوری دیندار نہیں ہو سکتیں اور نہ عقل بڑھتی ہے ۔ عقل ایک جوہر ہے خدا جس کو عنایت کرے اب اگر کوئی مسلمان فرقہ اس بات پر توجہ کرتا تو آجتک بڑا زور تعلیم کا ہو جاتا لیکن تعلیم کا ذکر کرنا نامناسب جانتے تھے کہتے تھے کہ لڑکیوں کو اُردو پڑھانے کی کیا ضرورت ہے کیا انہوں نے عیسائی عورتوں کی طرح نوکری کرنی ہے ۔ نماز روزہ ہی کافی ہے مگر قرآن شریف بھی پڑھانے کا کسی کو شوق نہ تھا اگر کسی نے پڑھا بھی تو طوطی کی مانند رسمی طور پر پڑھ لیا ۔ اب اگر ایک ہزار عورت جمع کریں تو شائد ایک دو عورتیں باترجمہ قرآن شریف پڑھی ہوئی نکل آویں مگر کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ اس زنانے فرقے نے کیا ایسا بڑا قصور کیا کہ اس کو اپنے پیارے مذہب کی بابت کچھ بتلایا نہیں جاتا اور محروم رکھا جاتا ہے لیکن اب خدا کے فضل اور رحم سے بہت تعلیم کا چرچہ ہوتا جاتا ہے ۔ جیسے کہ تعلیم پھیلانے کے لئے عیسوی مذہب نے کوششیں کی ہیں کہ شہر بشہر گلی کوچہ میں سکول جاری کر دئے ہیں اور علاوہ تعلیم کے انجیل وغیرہ بھی پڑھائی جاتی ہے غرض کہ تعلیم پر بہت زور دیا جاتا ہے میرا مطلب یہ تو نہیں کہ ہماری بھی لڑکیوں کو اسی طرح انجیل کی تعلیم دیجاوے نہیں بلکہ میرا مطلب تو یہ ہے کہ جب جھوٹے مذہب نے یہ کوشش کی ہے تو سچے مذہب اسلام کی تعلیم کیا کچھ اثر کرتی ۔ تعلیم کے علاوہ اخبار الحکم اور بدر پڑھ کر گھر میں سنایا جاوے اور نیز حضرت پاک امام علیہ السلام کے الہام مبارک اور چھوٹی بڑی کتابیں پڑھ کر سنائی جاویں تاکہ سنتے سنتے دلوں پر دین کا ایسا شوق اور اثر پڑ جاوے کہ زندگی بھر نہ بھولے اور بہت دین پھیل جاوے اس لئے میں یہ بھی التماس کرنا ضروری سمجھتی ہوں کہ مثلاً شہر سیالکوٹ میں خدا کے فضل سے کثیر جماعت احمدیہ ہے، وہاں ایک یا دو گرل سکول ضرور ہونے چاہئیں اور ایسے ہی اور بڑے بڑے شہروں میں جہاں بڑی جماعت احمدیہ ہو اسی طرح ہونا چاہیئے اور جہاں تھوڑی جماعت ہو وہاں پر ایک ہی سکول کافی ہے جیسے کہ یہاں راولپنڈی میں بھی تھوڑی سی جماعت ہے اس جگہ بھی ایک ہی کافی ہے اسی طرح تمام جگہ اندازہ ہو سکتا ہے لہذا پھر میں بادب اسی بات پر اپنی بزرگ اور پاک احمدیہ جماعت کو توجہ دلاتی ہوں کہ خدا کی مدد کے ساتھ ضرور کوشش فرماویں اگر یہ نیک دولت ہو جائے تو ہماری بے زبان فرقہ سے بڑی بڑی دعائیں نکلا کریں اور بہت فائدہ ہو اور دین کی ترقی ہم سے بھی ہو سکے تاہم میں یہ بھی نہیں کہہ سکتی کہ دینداری علم پر موقوف ہے کیونکہ ساری جہان کے مرد و زن تعلیمیافتہ نہیں ہوتے جہانتک ہو سکے اس وقت امام کے زمانہ میں مستورات کو تعلیم ہونی بڑی ضروری ہے کیونکہ خداوند کریم نے اپنے پیارے امام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام مرزا غلام احمد صاحب کو تعلیم ہی دیکر دنیا پر بھیجا ہے اب اگر کوئی مخالف ہماری عورتوں سے سوال کرے کہ تم نے مرزا صاحب کو کسطرح مان لیا ہے تو سوائے اس کے کہ میرے ماں باپ نے مان لیا ہے یا میرے خاوند نے مان لیا ہے اس واسطے میں نے مان لیا ہے یہ تو کوئی جواب نہ ہوا بلکہ ایک قسم کی کمزوری کا اظہار کیا گیا ہے ۔ ہاں اگر تعلیم ہوگی اور پھر حضرت امام کی کتب مبارک پر نظر غور سے گزری ہوئی ہوگی تو مخالف کو جواب قرآن اور حدیث کے رو سے دے سکتی ہیں اب میں آپ سب کو دعا دیکر خدا کے پاک نام پر ختم کرتی ہوں خداتعالیٰ ہم سب کو دین اور دنیا کے مکر سے بچا وے ۔ اور عاقبت نیک کرے ۔ آمین ۔ راقمہ س ۔ ب از راولپنڈی

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

نتھو ۔ مہدی پور ۔ کلاس والہ سیالکوٹ
عمردین ۔ اروپ ۔ گوجرانوالہ
احمددین خانساماں ۔ بھیرہ
محمد نواز کاٹھ گڑھ ہشیار پور
قادر بخش ۔ بھرتانوالہ بھیرہ شاہ پور
فتح خان چک اسکندر ۔ گوجرانوالہ
علی محمد ۔ منڈی کے سیالکوٹ
نعمت خان ۔ ننگہ جالندھر
غلام نبی کریہہ نوانشہر "
شیر محمد خان ۔ رہتاس جہلم
بقا محمد صاحب " "
محمد خان ددالمیال جہلم
عبدالرحمن " "
میر زمان " "
فضل دین ۔ کھہالیاں پسرور سیالکوٹ
بوٹا " " " "
غلام رسول " " " "
فتح علی ۔ موضع بھوہا حاجیوالہ گوجرات
عبدالرحمن افغان میرام شاہ توچی ۔
اہلیہ چودہری غلام علی کالی صوبہ پسرور سیالکوٹ
اہلیہ چودہری مشرف علی کالی صوبہ پسرور سیالکوٹ
اہلیہ چودہری اشرف علی کالی صوبہ ۔ پسرور ۔ سیالکوٹ
اہلیہ چودہری جہاندار خان معہ دختر کالی صوبہ پسرور سیالکوٹ
اہلیہ چودہری حفیظ علی معہ دختر کالی صوبہ پسرور سیالکوٹ
بنت میاں اللہ دتا صاحب کالی صوبہ پسرور سیالکوٹ
چودہری کریم داد معہ اہلیہ و فرزند و والدہ ۔ واتہ زید کا پسرور سیالکوٹ
چودہری خوشی محمد معہ اہلیہ و فرزند پسرور ۔ سیالکوٹ
ہردو بیوہ چودہری حیات محمد معہ دختر تلواڑہ بدوملی رعیہ سیالکوٹ
بیوہ چودہری امین بخش تلواڑہ بدوملی ۔ رعیہ ۔ سیالکوٹ
اہلیہ چودہری اللہ بخش تلواڑہ بدوملی ۔ رعیہ ۔ سیالکوٹ
اہلیہ چودہری فضل احمد ۔ تلواڑہ بدوملی ۔ رعیہ ۔ سیالکوٹ
اہلیہ چودہری سید محمد ۔ تلواڑہ بدوملی ۔ رعیہ ۔ سیالکوٹ
اہلیہ چودہری پیراندتا ۔ تلواڑہ بدوملی ۔ رعیہ سیالکوٹ
اہلیہ میاں غلام محمد ۔ تلواڑہ بدوملی ۔ رعیہ سیالکوٹ
اہلیہ میاں حاکم صاحب تلواڑہ ۔ رعیہ سیالکوٹ
احمد میر ۔ بوکام کولہ گام کشمیر
شاہ محمد معہ اہلیہ دہیر کے کلاں گجرات
رنگ علی شاہ معہ اہلیہ کریام نوانشہر جالندھر
منشی عبدالرحمن صاحب ڈویژنل نہر لائل پور
مسمات گلاب بی بی اہلیہ بوٹا پولہ ۔ رعیہ ۔ سیالکوٹ
غلام نبی ۔ سمبڑیال
شاہ دین ۔ بھڑی شاہ رحمان بہلو کے گوجرانوالہ
مسمات کرم بی بی ۔ بھڑی شاہ رحمان بہلو کے ۔ گوجرانوالہ
مسمات فاطمہ ۔ بھڑی شاہ رحمن بہلو کے ۔ گوجرانوالہ
مولا داد ۔ گلو کے گوجرانوالہ
سراج الدین ۔ سمبڑیال
اہلیہ چودہری فضل داد صاحب تلواڑہ ۔ رعیہ ۔ سیالکوٹ
اہلیہ ثانی " " "
اہلیہ غلام رسول تلواڑہ ۔ رعیہ سیالکوٹ
محمد بخش ولد محمد حسن صاحب موضع بہوڑی
اہلیہ راجہ عبدالرحمان خان پونچھ کشمیر
گلاب ۔ کھہالیاں پسرور سیالکوٹ
مسمات عظمت بی بی اہلیہ غلام محمد ننگہ ۔ نوانشہر جالندھر
میرا احمد شاہ محرر چنگی پشاور
غلام احمد ۔ تلونڈی ۔ گورداسپور
محمد دین ۔ کترالی سیالکوٹ
میاں شہاب الدین صاحب ولد احمد یار صاحب ساکن بھینی ضلع لاہور
چودہری بھولا ولد اللہ جوایا ویرووال ۔ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ
نظام الدین صاحب ولد سدھا ساکن ویرووال سیالکوٹ
عبداللہ ولد الہی بخش صاحب ساکن بدروال تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور

رسید زر

۲۴ جون سنہ ۱۹۰۷ء ۱۶۲۳ فقیر علی صاحب
" " ۱۱۲۴ نیاز محمد صاحب
" " ۱۲۵۵ چودہری حاجی احمد صاحب
یکم جولائی سنہ ۱۹۰۷ء ۹۶۴ نادر خان صاحب
۴ " " ۶۱۹ محمد حبیب اللہ صاحب
۷ " " ۱۲۳۴ شمس الدین صاحب
۸ " " ۵۲ عبدالعزیز صاحب
۸ " " ۲۹۹ عطا محمد صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مزید رعائیت

تکمیل ہر پنجم جلد

براہین احمدیہ نصف قیمت پر

برادران! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آپکو معلوم ہو چکا ہے کہ براہین احمدیہ کس محنت سے دوبارہ لکھوائی گئی ہے اور کیسے عمدہ کاغذ اور خوشنویسی کا انتظام کیا گیا ہے اور ساتھ حضرت اقدس کی سوانحعمری اور فہرست مضامین ملگائی گئی ہے اسکی اصل قیمت بغیر جلد ۵ر اور مجلد ۵ر۸ آنہ ہے بعض کی تحریک پر ایام تعطیلات مدرسہ میں اس کی قیمت میں خاص رعائیت کیگئی تھی یعنی قیمت نصف کردیگئی تھی بیجلد براہین احمدیہ کی قیمت فی نسخہ مبلغ ۲ر۸ آنہ کیگئی تھی اور مجلد ۳ر۔ یہ رعائیت ۳۰ جون تک تھی مگر چونکہ اس رعائیت کا اشتہار پوری طور پر اس عرصہ میں نہیں ہو سکا اس واسطے اس کیلئے ایک ماہ اور بڑھا دیا گیا یعنی ۳۱ جولائی تک جو درخواست آئیگی اس کو براہین احمدیہ بیجلد ۲ر۸ آنہ اور مجلد ۳ر میں دیجاویگی اور اسکے ساتھ سرمہ چشم آریہ کی قیمت میں بھی رعائیت کیگئی ہے یعنی بیجلد سرمہ چشم آریہ بجائے ۸ آنہ کے صرف ۶ آنہ اور مجلد ۱۰ آنہ کی بجائے صرف ۸ آنہ میں مل سکیگی درخواستیں جلد آنی چاہئیں کیونکہ رعائتی قیمت عطلی کتابیں تعداد میں کچھ بہت نہیں

ناظم بدر ایجنسی قادیان

طریقہ احمدیہ پنجابی نظم، تمام عقائد احمدیہ با دلائل نیچلد ۱ر ۵ پیسہ مجلد ۸ آنہ

اعجاز احمدی	مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی حضرت مسیح موعود کی تائید میں۔ قیمت ۱ر
جنگ مقدس	حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبداللہ آتھم کا مباحثہ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے۔ قیمت ۸ر
جام شہادت	مصنفہ حضرت ثاقب صاحب مولوی عبد اللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ۔ قیمت ۱ر
شہادت آسمانی	مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی بکسوف و خسوف رمضانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب۔ قیمت ۷ر
رویائے صالحہ	مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود با جود کے لئے ضروری ہیں۔ قیمت ۴ر
الوصیۃ	مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام حضرت صاحب نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں۔ قیمت ۴ر
القول الصحیح	اردو نظم۔ حضرت مسیح موعود کی تائید میں خلیفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر کی تصنیف قیمت ۱ر

اسلام اور اس کا بانی۔ ایک انگریز کا لیکچر۔ اسلام کی تائید میں قیمت ۱ر
تعلیم مستورات۔ مستورات کے لئے بہتر۔ قیمت ۲ر
آئینہ وکشنری۔ طالب علموں کے لئے نہایت مفید ہے۔ قیمت ۱ر
کامن احمدی۔ اڈاڈ اوداوالے۔ قیمت ۱ر

سر الشہادتین	مصنفہ حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی سورہ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں اس کے نکات ایک روپیہ میں بھی گران نہیں۔ قیمت ۱ر

حضرت اقدس کیا فرماتے ہیں

اطلاع

(ہر دو کتب دفتر بدر ایجنسی سے مل سکتی ہیں چشمہ مسیحی ۳ر لغات القرآن ہر دو حصہ ۴ر کیترار منیجر)

سید عبد الحی عرب صاحب نے میری کتاب چشمہ مسیحی کو عام فائدہ کے لئے دوبارہ چھپایا ہے اور درحقیقت ان کتابوں کا عام طور پر ملک میں شائع ہونا ضروری ہے پس اگر کوئی صاحب ہمت خرید کرکے عام لوگوں میں تقسیم کرے تو انشاء اللہ موجب ثواب ہوگا عیسائی پادری ہر ایک رسالہ بیس بیس ہزار چھپوا کر شائع کرتے ہیں سو افسوس یہی ہے کہ دنیا کو ہماری تالیفات بہت ہی کم ملتی ہیں عرب صاحب موصوف نے جو عربی زبان رکھتے ہیں۔ لغات القرآن ایک کتاب تالیف کی ہے میری دانست میں وہ کتاب بھی مفید ہے۔ ہر ایک پر لازم ہے کہ قرآن شریف کے سمجھنے کے خاص توجہ کرے کیونکہ دینی علوم کا یہی خزانہ ہے اور علم لغات قرآن ضروری ہے والسلام

میرزا غلام احمد

الخطبۃ

ضرورت نکاح

(۶) سید محمد یوسف صاحب عمر ۲۳ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے کئی سال ہوئے کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان میں آئے تھے اور تب سے اسی جگہ رہتے ہیں اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے اور آئندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہیں نکاح کی خواہش رکھتے ہیں زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہیں وہ ایڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہیں۔

(۴) ہمارے ایک مکرم دوست جو قوم کے سید ہیں اور ایک ریاست میں معزز عہدے پر ممتاز ہیں اور اس سلسلہ میں اول درجہ کے مخلصین میں سے ہیں اور انکو حضرت اقدس بہت محبت اور دلی تعلق سے دیکھتے ہیں اور ان کو ایک ضرورت شرعی یعنے حصول اولاد کے لئے دوسری شادی کی ضرورت ہے اور خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا منشاء ہے کہ وہ اس غرض کیواسطے دوسری شادی کریں اور حضور ہی کی اجازت سے سید صاحب موصوف نے میرے پاس ذکر کیا ہے کہ بذریعہ اخبار ان کے مناسب جگہ کی تلاش کی جاوے۔ حضرت نے عاجز کو بھی زبانی فرمایا تھا کہ اس معاملہ میں کوشش کرو۔ اس واسطے تمام خط و کتابت میرے نام ہونی چاہئے یا حضرت کے نام کیونکہ آخری فیصلہ حضرت اقدس کے حکم سے ہوگا۔

(۵) مدد خان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں۔ مدد خان ایک نیک اور جوان آدمی ہیں۔ خط و کتابت میرے نام معرفت ایڈیٹر ہو۔

(۷) میاں محمد حسن صاحب ملازم دفتر میگزین عمر قریباً ۴۰ سال جو کہ اپنا وطن چھوڑ کر ۷ سال سے قادیان میں مقیم ہیں نکاح کے خواہاں ہیں ان کی پہلی بیوی فوت ہو چکی ہے۔ صرف ایک لڑکا عمر قریباً ۱۳ سال کا ہے۔ حضرت اقدس کے حکم سے انہوں نے یہ مضمون درج اخبار کرایا ہے۔ امید ہے کہ اپنی جماعت میں سے کوئی نیک دل ان کی درخواست کو پورا کریگا۔ حدیث نبوی کی متابعت میں وہ راضی ہیں بلکہ خواہش مند ہیں۔ کہ اولاد والی بیوہ عورت ملے تو اس کی اولاد کی بھی پرورش کریں گے۔

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز اخبار لاہور سے نکلتا ہے سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ اخبار اخبار عام ہی ہے۔ دلچسپ اور مقبول خلائق نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔ منیجر اخبار روزانہ اخبار عام

نور الدین	مصنفہ علامہ دوران حضرت حکیم الامۃ۔ دھرم پال کی ترک اسلام کا جواب۔ جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی ہے۔ مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے۔ قیمت ۸ر

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا۔

سبحان الذی اسری بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ و انتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی سے

قیمت پیشگی ہر معاونین صدر
قادیان ین عمر
جلد ۶
فی پرچہ ۲ر

ای جہان منتظر خوش باش کاندر گلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدئ آخر زمان

۱۴ جمادی الثانی ۱۳۲۵ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۵ جولائی ۱۹۰۷ء

بروز جمعرات

بہ گرفتم یا تو گرآئی چہادر قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

نمبر (۳۰)

گورنمنٹ ۳عہ
طالب علم و غربا سے ۱ر
الرقم للعہر

دس شرائط بیعت

اوّل۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے۔ شرک سے مجتنب رہے گا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم۔ یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت۔ عسر اور یسر نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بہ قضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیرے گا۔ بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑدے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہانتک بس چل سکتا ہے۔ اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائے گا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا۔ اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام

اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و باجان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبرہائے معاد
ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد

آں ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اندر است
منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

برہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یکسرے معدودی از آن عالیجناب
منکرما کافر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ ۳عہ

معاونین درجہ اول جنکو عمر پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے۔ صہ

معاونین درجہ دوم جن کو ۱عہ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے۔ للعہ

عام قیمت پیشگی سے

عام قیمت مابعد للعہ

قیمت فی پرچہ ۲ر

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایکماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ کرینگے ان سے بحساب پیشگی لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیے بعد میں نہیں مل سکیگا۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ بھیجی جاویگی۔ روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک اخبار میں رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے تمام روپیہ بنام میاں معراج الدین عمر بمقام قادیان ضلع گورداسپور آنا چاہیئے۔ مینجر

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ۔ ۲ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ اسکے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کے لیئے دعا کرتے ہیں۔

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولائت

موجودہ اناجیل صرف ناول ہین

(گذشتہ سے پیوستہ)

رقم زدہ ڈاکٹر ڈبلیو اے کراونٹ صاحب پی ایچ ڈی
ترجمہ از اخبار ٹرتھ سیکر

گذشتہ اخبار مین ہم پریسٹر صاحب کے قصے کا بہت سا حصہ بیان کر چکے ہین کہ پریسٹر عیسائی باہتمام کے ایران ہندوستان اور ترکستان پر حکمران ہونے کی بڑی گرم خبرین یورپ مین مشہور تہین ۔ حالانکہ دراصل کوئی ایسا عیسائی بادشاہ ایشیا مین آج تک نہین ہوا ۔ ایسے جہوٹے قصے بنانے ہمیشہ سے عیسائیون کا کام ہے ۔ اس مضمون کا باقی حصہ لکھنے سے پہلے مین مخدومی مولوی حافظ احمد اللہ صاحب کا رقعہ درج کرتا ہون کہ حافظ صاحب موصوف نے اس مضمون کو پڑھ کر مجھے لکھا اور وہ یہ ہے ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی اخویم مفتی صاحب ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ بدر ۲۸ ڈاک ولائت کے زیر عنوان ٹرتھ سیکر سے جو ترجمہ منقول ہوا ہے اس کے بقیہ مضمون کے متعلق آئندہ اشاعت کا جناب نے جو وعدہ فرمایا ہے اس کے سلسلہ آیۃ کریمہ و ینذر الذین قالوا اتخذ اللّٰہ ولدا ۔ مالھم بہ من علم ولا لآبائھم کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم ان یقولون الا کذبا (نزول قرآن کریم کی اغراض مین سے ایک وجہ یہ بھی ہے کہ) عذاب خدا سے ڈراوے اس قوم کو جو خدا کے لئے ولد قرار دیتی ہے ۔ نہ تو ان کو خود اس عقیدہ پر علم ہے اور نہ ان کے اگلے بزرگون کو اس عقیدہ پر علم تہا ۔ بڑی بہاری افواہ ہے جو ان کے موہنون سے نکلتی ہے ۔ اگر کو درج اخبار کیا جاوے تو موجودہ تحقیق اور دعوے قرآن کریم دونون کا پوری طرح سے توافق ہو جاتا ہے کیونکہ آیت باب مین اسی بات پر زور دیا گیا ہے ۔ کہ ابنیت والوہیت مسیح کی نسبت ۔ جو کچھ کہ مخالف کہتا ہے یہ ایک ایسی ناول ہے کہ جس کا علم نہ تو خود قائل کو ہے اور نہ اس کے کسی بزرگ کو بلکہ جو کچھ وہ کہتا ہے صرف اس کے منہ کی افواہ ہے ۔ جہوٹ کے سوا اور کوئی بات نہین جو بڑے بہاری گرفت اور مواخذہ کے قابل ہین ۔ احمد اللہ حافظ

باقی حصہ جان پریسٹر صاحب کا اس طرح سے ہے کہ اگرچہ کسی عیسائی کو اس کی سلطنت تک پہونچنے یا اس کو ملنے کا موقعہ نہ ملا تاہم اس کے متعلق اور اس کی سلطنت کے متعلق عجائب قصے پوپ اور اس کے پوپیون کی معرفت ملک مین برابر مشہور ہوتے رہے ۔ جب کولمبس ہندوستان کی تلاش مین پہرتا پہرتا امریکہ پہونچا ۔ تو اس کے پاس بہی یورپ کے ایک بادشاہ کا خط بنام بادشاہ پریسٹر جان تہا ۔ کیونکہ کولمبس کے متعلق بہی خیال تہا کہ وہ ہندوستان کو تلاش کریگا ۔ اور ہندوستان کے قریب ہی پریسٹر جان کی سلطنت موجود تہی ۔ سنہ ۱۵۲۰ء مین پرتگال نے دوبارہ ایک ڈیپوٹیشن پریسٹر جان کی سلطنت کی تلاش مین روانہ کیا ۔ مگر اس ڈیپوٹیشن مین بعض ایسے لوگ بہی تھے ۔ جو اس قدر تہذیب یافتہ ہو چکے تہے ۔ کہ انہون نے عیسوی مذہب کی خاطر جہوٹھ بولنا پسند نہ کیا اس واسطے اس ڈیپوٹیشن نے واپس آکر صاف لفظون مین یہ بیان کر دیا کہ جان پریسٹر کا کچھ پتہ نہین لگتا ۔ تب یورپ کے دانا لوگون مین یہ بحث اٹھی ۔ کہ آیا یہ تمام واقعہ صرف ایک جہوٹہا قصہ ہے یا کہ اس کی کچھ بنیاد بہی ہے جہلا کے دلون سے تو یہ باتین اور دو سو سال تک نہ نکل سکین لیکن اس عرصہ مین ہندوستان کی طرف بہی آمد و رفت شروع ہو گئی تہی اس واسطے دانا لوگون نے سمجھ لیا کہ یہ سب پادریون کا افترا ہے ۔ اس طرح رفتہ رفتہ اس کی اصلاح ہو گئی ۔

غرض اس قسم کے قصے بنانا جیسا کہ انجیلون کے ناول مین عیسائیون کی قدیمی عادت ہے ۔ کوئی نئی بات نہین

ریویو

اسلام کی پہلی کتاب

برادرم ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب نو مسلم نے جو ہمیشہ باوجود عدیم الفرصتی کے کسی نہ کسی مفید تصنیف مین لگے رہتے ہین ۔ یہ نئی کتاب تالیف کر کے احمدی لٹریچر مین ایک مفید علمی اضافہ کیا ہے ۔ اس مین آپ نے صاف و سلیس عبارت مین نہایت خوبی کے ساتہہ حضرت اقدس مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے مسیحیت و مہدویت کو ثابت کیا ہے اور آپکے متعلق جس قدر اعتراضات عوام الناس کی زبان پر رہتے ہین ۔ ان کا جواب بطور سوال و جواب دیا ہے ۔ لڑکون اور مبتدیون کے لئے واقعی یہ کتاب بہت مفید ہے ۔ بچون کی خاطر آپ کسی دقیق علمی بحث مین بہی نہیں پڑے بلکہ صاف صاف موٹے موٹے جواب دئے ہین اور آیت و حدیث کا پتہ بقید صفحہ بہی دیدیا ہے احمدی بہائی اس کی قدر کرین اور ۴ آنہ قیمت ۱۲۰ صفحہ کی کتاب غنیمت سمجہین ۔ عمدہ کاغذ پر خوش خط سرکاری کتابون کی تقطیع پر چہپی ہے ۔ اور دفتر اخبار بدر قادیان سے مل سکتی ہے ۔

مرقع قادیانی

ثناء اللہ صاحب امرتسری نے اپنے نامہ اعمال کی سیاہی کو روشن کرنے اور اس کے حجم کو موٹا کرنے کے لئے اور دنیا پر یہ ثابت کرنے کے لئے کہ مامورمن اللہ کے مقابل مین ہر قسم کی کوشش عبث جاتی اور آخر ناکامی کا موہنہ دیکھنا پڑتا ہے ۔ ایک رسالہ ماہوار نکالا ہے ۔ دو نمبر چہپ چکے ہین ۔ طرز استدلال ایسا بہونڈا اور دلائل ایسے کمزور ہین کہ میرے خیال مین جواب کی بہی بہت کم ضرورت ہے ۔ جو عبارتین ہماری کتابون سے نقل کرتا ہے انہی مین اس کے اعتراض کا جواب ہوتا ہے ۔ حجم ۲۰ صفحہ قیمت سالانہ عمر

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال ۵۰ بار	چھ ماہ ۲۴ بار	سہ ماہ ۱۲ بار	دو ماہ ۸ بار	ایک ماہ ۴ بار	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½ ״	۱۱۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۱۴	۸	۳
½ ״	۴۰	۲۴	۱۴	۸	۵	۲
¼ ״	۲۷	۱۴	۹	۵	۳	۱½

ایک نیا مسیح

ڈاکٹر عبدالحکیم خان

یہ بات افواہاً سنی گئی تھی۔ کہ ڈاکٹر عبد الحکیم نے حضرت اقدس مسیح موعود کے متعلق کوئی پیش گوئی شائع کی ہے اسپر حضرت مولوی نورالدین صاحب نے ڈاکٹر عبد الحکیم صاحب کو ایک خط لکھا تھا۔ اصل خط معہ جواب درج ذیل ہے۔

خط از جانب حضرت مولوی نورالدین صاحب

ڈاکٹر صاحب مجھے کسی نے اطلاع دی ہے کہ جناب کو منجانب اللہ آگہی ملی ہے کہ یکم جولائی ۱۹۰۶ء سے ۱۴ ماہ تک مرزا ہاویہ میں گرایا جاویگا۔ اور یہ بھی کہ آپ یقیناً طاعون سے محفوظ رہیں گے خاکسار آپ سے ان دونوں امور کی تصدیق چاہتا ہے آپ مختصراً آگاہ فرمادیں۔

آپ گالیوں پر بہت جلد اتر آتے ہیں وہ تو مجھے پسند نہیں۔ اگر دیتے ہوں تو آپ تصنیف میں دے جائیں۔ خط میں اصل مطلب کافی ہوگا۔ نورالدین

جواب از جانب ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مولانا مخدومنا مولوی نورالدین صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مجھ کو خداوند عالم کی طرف سے ذاتی حفاظت کی نسبت الہامات ذیل ہو چکے ہیں۔

(۱) دنیا میں طاعون خواہ کسی شدت سے پھیلے مگر تو طاعون سے ہلاک نہ ہوگا کیونکہ خداوند عالم تجھ کو ایک نشان بنانا چاہتا ہے۔

(۲) خداوند عالم ہے میرا محافظ۔

(۳) وما ارسلناک الا رحمۃ للعلمین

(۴) انک لمن المرسلین

(۵) ولمن خاف مقام ربہ جنتان

(۶) انا ارسلناک بالحق بشیراً و نذیرا ولا تسئل عن اصحاب الجحیم۔

(۷) دجالی فتنہ میرے ہاتھ سے پاش پاش ہوگا اور میں مسیح ہوں۔

(۸) یاعیسیٰ انی متوفیک ورافعک الیّ و مطہرک من الذین کفروا وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الیٰ یوم القیامۃ

مرزا کی نسبت ۲ر جولائی ۱۹۰۶ء کو الہام ہوا "آج سے ۱۴ ماہ تک بسزائے موت ہاویہ میں گرایا جاویگا۔"

مولانا گالیاں نکالنا تو ملعون کا کام ہے۔ نہ کہ خدا کے مسیح اور مرسل کا۔ خداوند عالم شاہد ہے کہ میں نے اجتک ایک بھی سخت لفظ مرزا یا مرزائیوں کی نسبت اپنی زبان یا قلم سے ظاہر نہیں کیا بلکہ وہی کہا اور وہی لکھا جو بار بار صفائی کے ساتھ خداوند تبارک وتعالیٰ کی طرف سے مجھے معلوم ہوا۔ دجال۔ کذاب۔ مسرف۔ عیار الطاغوت۔ شیطان۔ شریر۔ بدمعاش وغیرہ الفاظ جو میں نے مرزا کی نسبت استعمال کئے۔ وہ بار بار خوابات صحیحہ میں معلوم ہونے کے بعد اور پھر واقعات وحالات مرزا سے تصدیق ہو جانے کے بعد استعمال کئے۔ واللہ علیٰ مانقول شہید۔

تعجب ہے۔ کہ آپ حق اور واقعی امور کو گالیوں میں شمار کرتے ہیں۔ آج خواب میں مجھے مرزا کی حالت ایک شیشے کیصورت میں دکھائی گئی جس کا بہت سا حصہ سیاہ ہوگیا ہے اور تھوڑا سا شفاف ہے اس تھوڑے سے حصہ پر کبھی سیاہی پھر جاتی ہے اور کبھی پھر شفاف ہو جاتا ہے۔ گویا کہ ایک بیان ہے کہ مرزا کو فطری استعداد عمدہ ملی ہے۔ مگر اسپر نفس پرستی کی سیاہی پھر گئی ہے۔ جب کبھی وہ خدا کی طرف رجوع کرتا ہے اور اضطراری دعائیں کرتا ہے۔ تب کچھ حصہ صاف ہو جاتا ہے مگر پھر وہ حصہ سیاہ ہو جاتا ہے۔

الراقم۔ عبدالحکیم خان از پٹیالہ ۱۹ر جولائی ۱۹۰۶ء

مذکورہ بالا خط میں دو باتیں خاص طور پر قابل غور ہیں ایک تو یہ ہے کہ ڈاکٹر عبدالحکیم نے اس میں صاف طور پر پیشگوئی کی ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب نعوذ باللہ ۲ر جولائی ۱۹۰۶ء سے چودہ ماہ کے اندر بسزائے موت ہاویہ میں گرایا جاوے گا۔ یہ دوسری پیشگوئی ہے جو ڈاکٹر نے حضرت کے متعلق کی ہے پہلی پیشگوئی میں اس نے تین سال کی میعاد مقرر کی تھی اور اس میں چودہ ماہ کی ہے۔ اس پر کچھ لکھنے کی ہم کو ضرورت نہیں کیونکہ یہ ایک پیشگوئی ہے اور اپنے وقت پر خود بخود اس کے کذب صدق کا حال دنیا پر ظاہر ہو جائیگا۔

امر دوم۔ قابل غور یہ ہے کہ اس خط میں ڈاکٹر موصوف نے اپنے الہام کی بنا پر کھلا دعویٰ مسیح اور عیسیٰ ہونے کا کیا ہے۔ اور خدا کا رسول اور نذیر اور بشیر ہونے کا بھی مدعی ہوا ہے۔ اب دیکھنے کے قابل یہ امر ہے۔ کہ علماء اس کے متعلق کیا حکم لگاتے ہیں۔ میں یقین کرتا ہوں کہ جس جوش اور سرگرمی کے ساتھ علمائے زمانہ نے حضرت مرزا صاحب کے دعوے مسیحیت پر شور مچایا تھا اور مکہ تک سے کفر کے فتوے طیار کرائے تھے وہ جوش ڈاکٹر کے متعلق ہرگز نہ ہوگا بلکہ ممکن ہے کہ اس کو کوئی پوچھنے ہی نہ پائے اس کا سبب یہ ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب کے معاملہ میں شیطان اپنے پورے زور کے ساتھ خدا کے برگزیدہ رسول کے مقابلہ میں مصروف ہے لیکن ڈاکٹر جیسوں کے درمیان خود شیطان اپنا تسلط جمائے ہوئے ہیں تو مخالفت میں کیوں زور لگائے۔ خدا کے نیک بندے تو جانتے ہیں کہ یہ خود بخود اپنے ضروری انجام کو دیکھ لیگا۔ امید ہے کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور اڈیٹر پیسہ اخبار جو ڈاکٹر موصوف کو پکا مسلمان لکھا کرتے ہیں۔ اس کے ان دعاوی پر کچھ روشنی یا تاریکی ڈالنے کی کوشش کریں گے۔

ثناء اللہ موجب ہدایت ہوا

بابو نورالدین صاحب بمقام نگوے ملک برہما سے تحریر فرماتے ہیں۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بعد از عجز وانکسار بے پایان عرض پرداز ہوں کہ میں ملک بنگالہ ضلع میمن سنگھ کا رہنے والا ہوں اور اس وقت نگوے ضلع ملک برہما میں پوسٹماسٹر ہوں افسوس کہ بسبب دوری کے مدت دراز کے بعد امام اقدس کی پہچان کی توفیق ملی افسوس پر افسوس یہ ہے کہ سابقین میں داخل نہ ہو سکا۔ تس پر بھی ہزار ہزار شکر پروردگار عالم کا بجا لاتا ہوں کہ اب بھی اس نے اپنے فضل اور کرم سے مجھے بے نصیب چھوڑا اور امام برحق کی پہچان کی ہدائت کی اور گروہ ناہنجار سے نکالکر کنار عافیت میں لایا۔ اور کنار عافیت پر پہونچنے کی وجہ یہ ہے کہ مولوی ثناء اللہ امرتسری کا اخبار اہلحدیث جو کہ مولوی محمد عثمان صاحب حال وارد نگوے کے پاس آتی ہے مجھے دیکھنے کو ملی اسمیں جس قدر گندے مضمون مخالفت کے پڑھے تو دل میں یہ خیال آیا کہ اس کا جواب بھی دیکھا جائے تس پر حوالدار نورالدین ملازم ملٹری پولیس سے الحکم لیکر مقابلہ کیا اور ہر وقت یہی شغل رکھا اور بہت سے پرانے الحکم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

مورخہ ۱۳ - جمادی الثانی ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۵ - جولائی ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۲۰ر جولائی ۱۹۰۷ء - ۱ - اِنّی مع الرسول اقومُ و ادومُ ما یرومُ

ترجمہ - مین اپنے رسول کے ساتھہ کہڑا ہون گا اور اس بات کا قصد کرونگا جس کا وہ قصد کرے۔

۲ - کشفی رنگ مین مغز بادام دکہائے گئے اور کشف کا غلبہ اس قدر تہا کہ مین اُٹھا کہ بادام لون۔

۳ - ربّ ارنی حقائق الاشیاء -

ترجمہ - اے میرے ربّ مجھے اشیاء کے حقائق دکہلا۔

۴ - ایسوسی ایشن

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

فتح الدین ولد احمد دین ساکن خوشاب
برکت اللہ ولد باقر خلان ساکن کچھی
علی بہادر ولد ہاشم علی خان ساکن کچھی
نور محمد ولد فقیر محمد ساکن نوشہرہ
مہر زمان ولد مہندا ساکن کچھی
علی بخش ولد عمر بخش از لاہور
ولی داد ولد عبد اللہ گوجر - بھوریا والی تحصیل کہاریان ضلع گجرات
غلام محمد ولد اللہ دو دیا " " "
غلام حیدر ولد حسن ضلع شاہ پور موضع بہڑوال
نعمت خان ولد دارے خان ضلع جالندہر تحصیل نوان شہر - موضع کلیان
عبد اللہ ولد اللہ بخش موضع بھینی ضلع رہتک
قائم الدین ولد شرف الدین ضلع شاہ پور موضع بہڑوال

معذرت

افسوس ہے کہ اپنے مطبع مین ایک ہی کل ہونے کے سبب اور قادیان کے دوسرے مطبعون مین فراغت نہ ہونے کے سبب اس اخبار کا صفحہ ۷ اور ۸ بر وقت نہین چہپ سکا انشاء اللہ تعالےٰ اگلے اخبار کے ساتہہ یہ صفحے روانہ کئے جاوینگے۔ خریداران ان صفحات کو اپنی جگہ لگا لین۔ صرف ایک ورق کی خاطر اخبار کی روانگی مین دیر کرنا مناسب نہین سمجہا گیا۔ اس واسطے یہ اخبار ان صفحون کے سوائے ہی روانہ کیا جاتا ہے۔ مینجر بدر

اخبار قادیان

حضرت اقدس بمعہ اہلبیت بخیر و عافیت ہین۔ حضرت مولوی محمد احسن صاحب بمعہ دو فرزندان کے واپس قادیان آگئے ہین گذشتہ ہفتہ مین ایک رات خوب بارش ہوئی اس کے بعد آسمان پر بادل چہایا رہتا ہے۔ مگر بارش نہین ہوئی۔

۱۱ر جولائی ۱۹۰۷ء روز جمعرات کو حضرت اقدس کی اجازت سے حضرت حکیم الامۃ نے بابو وزیر محمد ولد میان غلام محمد صاحب احمدی بن میان محمد دین صاحب کا نکاح مسماۃ قمر النساء بنت غلام محمد احمدی بن میان نتھا صاحب سکنہ لاہور سے پڑہا مہر چار سو روپیہ مقرر ہوا۔ فریقین نے تمام رشتون اور قرابتون کو چہوڑ کر یہی پسند کیا کہ دار الامان مین نکاح پڑہایا جاوے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔

الخطبۃ

میری ایک ہمشیرہ جو احمدی ہے جس کی عمر ۱۵ یا ۱۶ سال ہوگی۔ مین اس کا نکاح کسی احمدی سے جو اضلاع میرٹھ دہلی - انبالہ - مظفر نگر - سہارن پور کا ہو کرنا چاہتا ہون۔ خط و کتابت ایڈیٹر کی معرفت ہو۔

ایم - اے - ایس - سکنہ ضلع میرٹھ

دُعا مدد

ملک عادل شاہ صاحب کا فرزند محمد افضل بیمار ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے شفا دیوے۔ آمین۔

ایسا ہی برادر محمد عبد الرزاق صاحب اپنی بیمار ہمشیرہ کیواسطے درخواست دعا کرتے ہین احباب توجہ فرمادین۔ کہ اللہ تعالےٰ اس کو صحت بخشے۔ آمین ثم آمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً و مصلیاً

محب قدیم حضرت مولوی محمد حسین صاحب آپکا ایک مضمون سول اینڈ ملٹری گزٹ ۱۹ جولائی ۱۹۰۷ء مین طبع ہوا ہے منجملہ دیگر مضامین کے آپنے عبد الحکیم خان صاحب ڈاکٹر کو جو دربارہ نجات اخروی کے اتباع و ایمان خاتم النبین صلے اللہ علیہ وسلم کو ضروری نہین سمجھتے مین ۔ سچا مسلمان تحریر فرمایا ہے ۔ مین اس حیرانی مین تھا ہی جو ایک خط ڈاکٹر صاحب کا موسومہ مولوی نور الدین صاحب جس کی نقل بجنسہ یہان پر تحریر کی جاتی ہے ۔ مین نے مطالعہ کیا ۔ اصل خط اس کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہمارے پاس موجود ہے آپ یا جو چاہے دیکھ لیوے اور اگر اب بھی جناب کو میرے اس قول کی صداقت مین نسبت خط مذکور کے کچھ شک ہو تو آپ خود ڈاکٹر صاحب سے تصدیق فرما سکتے ہین آپ اس خط کو ملاحظہ فرماوین کہ اس خط مین ڈاکٹر صاحب نے دعوے رسالت کا بھی کیا ہے اور مسیح ہونے کا بھی دعوے ہے بشیر و نذیر ہونے کا بھی دعوے ہے اس خط کے مطالعہ سے وہ حیرانی میری دوچند ہو گئی کیونکہ آپنے اول تو کذا مرسابقہ مین بنا ارتداد فرقہ احمدیہ کی اسی امر کو قرار دیا تھا جواب عبد الحکیم خان صاحب کا اعتقاد اپنی نسبت ہے اور کرزن گزٹ مذکورہ مین بھی مولوی عبد اللطیف صاحب شہید کے ارتداد کی وجہ اور ان کے قتل کئے جانے کی وجہ موجبہ آپنے یہی تحریر فرمائی ہے جو عبد الحکیم خان صاحب دعویٰ کر رہے ہین ۔ ایک حیرانی تو یہ تھی ہی کہ جو شخص اتباع و ایمان نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو نجات اخروی کے بارہ مین ضروری نہین سمجھتا آپکے نزدیک وہ کیونکر **سچا مسلمان** ہو سکتا ہے ۔ اس پر علاوہ یہ حیرانی ہوئی ۔ کہ جو شخص دعویٰ رسالت اور نبوت کا دعوے یہان تک کر رہا ہے ۔ کہ وما ارسلنٰک الا رحمۃ للعلمین ۔ گر پھر بھی حضرۃ مولوی صاحب کے نزدیک کیونکر وہ **سچا مسلمان ہے** ۔

ببین تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا ۔

اس لئے مین نے ضروری سمجھا کہ بذریعہ اخبار بدر کے اس کی خط کی بجنسہ نقل کر کے آپ سے یہ استفسار کرون ۔ کہ کیا عبد الحکیم خان صاحب آپکے نزدیک اب بھی سچے مسلمان ہین پھر کیا وجہ کہ جس امر کو آپ بڑے زور و شور کے ساتھ موجب ارتداد و کفر بلکہ واجب القتل ہونے کا موجب ایک شخص کے حق مین قرار دے چکے ہین اسی امر کو دوسرے کے حق مین سچائی اسلام کا موجب قرار دیتے ہین ۔ تلک اذاً قسمۃ ضیزیٰ ۔ اور اگر آپ ڈاکٹر صاحب کو بموجب اس محاکمہ مندرجہ سول اینڈ ملٹری گزٹ اور بموجب پہلے فتوے کے مرتد اور کافر اور واجب القتل سمجھتے ہین تو آپ پر ضروری ہے کہ سول گزٹ ہی مین اپنی غلطی کا ازالہ فرماکر یہ مضمون بھی چھپوا دیوین کہ مجھ سے یہ سخت غلطی ہوئی اور مجھ کو معلوم نہ تھا کہ ڈاکٹر صاحب ایسے دعوے کرتے ہین اب معلوم ہوا ہے ۔ لہٰذا اب مین ان کو مرتد کافر واجب القتل بموجب اپنے فتوے کے سمجھتا ہون میری طرف سے اب یہ اشتہار دیدیا جاوے خاکسار نے اس ازالہ غلطی کے طبع کرانے کی قید سول اینڈ ملٹری گزٹ مین اس لئے لگائی ہے کہ تفضیحِ زمین بر سرِ زمین کا مصداق واقع ہو جاوے اور اسی لئے خاکسار نے نہایت ضروری سمجھ کر یہ استفسار بذریعہ اخبار بدر کے آپ کی خدمت عالی مین افادۂ عام و خاص کے لئے کیا ہے اور جو جواب آپکا آوے گا اس کو بھی انشاء اللہ تعالے واسطے فائدہ عام کے بدر ہی مین طبع کرا دون گا ۔ اور جواب بہت جلد وقت پہونچنے پرچہ سے آپ کیلئے تعین میعاد ایک ہفتہ عدہ در حد دو ہفتہ تک خاکسار کے پاس پہونچ جاوے ۔ ورنہ یہ سمجھا جاوے گا کہ آپنے پہلے فتوے سے رجوع کیا ہے ۔ اگر اس صورت مین آپ کو یہ مشکل بھی پیش آوے گی کہ جو شخص انک لمن المرسلین کا مصداق ہو اور اس کی شان مین ما ارسلنٰک الا رحمۃ للعلمین بھی ارشاد ہوا ہو ۔ اس کی بیعت کرنی بھی آپ پر ضروری ہوگی اور ایمان لانا بھی ضروری ہوگا ۔ بہر حال یا تو آپکو اس اعتقاد جنے سچے مسلمان ہونے عبد الحکیم خان صاحب سے رجوع کرنا ضروری ہوگا یا پہلے فتوے اور نیز اس محاکمہ مندرجہ سول گزٹ سے رجوع کرنا پڑے گا ۔ جواب اندر میعاد مذکور ضرور مرحمت ہو ۔

رقیمہ ۔ خاکسار جو آپکا دوست قدیم ہے ۔ محمد احسن امروہوی

۲۴ جولائی ۱۹۰۷ء نزیل قادیان

جناب مولوی محمد حسین صاحب ۔ یہ نقل خط عبد الحکیم خان صاحب پٹیالہ موسومہ مولوی نور الدین صاحب کی ۔ اگر آپ کو اس نقل پر اعتماد نہ ہو تو تصحیح نقل ڈاکٹر صاحب سے فرما لیجئے ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مولانا و مخدومنا مولوی نور الدین صاحب ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ مجھ کو خداوند عالم کی طرف سے ذاتی حفاظت کی نسبت الہامات ذیل ہو چکے ہین ۔

(۱) دنیا مین طاعون خواہ کسی شدت سے پھیلے مگر تو طاعون سے ہلاک نہ ہوگا کیونکہ خداوند عالم تجھ کو ایک نشان بنانا چاہتا ہے ۔

(۲) خداوند عالم ہے میرا حافظ ۔

(۳) وما ارسلنٰک الا رحمۃ للعالمین ۔

(۴) انک لمن المرسلین ۔

(۵) ولمن خاف مقام ربہ جنتان ۔

(۶) انا ارسلنٰک بالحق بشیراً و نذیراً ولا تسئل عن اصحاب الجحیم

(۷) دجالی فتنہ میرے ہاتھ سے پاش پاش ہوگا اور مین مسیح ہون

(۸) یا عیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی ومطہرک من الذین کفروا وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ ۔ مرزا کی نسبت ۲ جولائی ۱۹۰۶ء کو الہام ہوا آج سے ۱۴ ماہ تک بسزائے موت ہاویہ مین گرایا جاوے گا ۔ مولانا گالیاں اکثر تو ملعونوں کا کام ہے نہ کہ خدا کے مسیح اور مرسل کا ۔ خداوند عالم شاہد ہے کہ مین نے آج تک ایک بھی [illegible] لفظ مرزا یا مرزائیون کی نسبت اپنی زبان قلم سے کبھی نہین لیا بلکہ وہی کہا اور وہی لکھا جو بار بار [illegible] خداوند تبارک تعالیٰ کی طرف سے [illegible] معلوم ہوا [illegible] الیاجوت [illegible] وغیرہ الفاظ جو مین نے مرزا کی نسبت استعمال کئے وہ بار بار خوابات صحیحہ مین معلوم ہوئے [illegible] واقعات و حالات مرزا سے تصدیق ہو جانے [illegible] استعمال کئے ۔ واللہ علی ما اقول شہید ۔ تعجب ہے کہ آپ حق اور واقعی امور کو گالیون شمار کرتے ہین ۔ ان خواب مین مجھے مرزا کی حالت ایک شیشہ کی صورت مین دکھلائی گئی جس کا بہت سا حصہ سیاہ ہو گیا ہے اور تھوڑا شفاف ہے اس تھوڑے سے حصہ پر کبھی سیاہی پھر جاتی ہے اور کبھی پھر شفاف ہو جاتا ہے گویا کہ یہ ایک تصویری بیان ہے ۔ کہ مرزا کو فطری استعداد عمدہ ملی ہے مگر اس پر نفس پرستی کی سیاہی پھر گئی ہے جب کبھی وہ خدا کی طرف رجوع کرتا اور اضطراری دعائین کرتا ہے تب کچھ حصہ صاف ہو جاتا ہے ۔ مگر پھر وہ حصہ سیاہ ہو جاتا ہے ۔ والسلام ۔

الراقم ۔ عبد الحکیم خان از پٹیالہ ۔ ۱۹ جولائی ۱۹۰۷ء

مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی نے تو رجوع کر لیا ہے

أمید ہے کہ دوسرے علماء بھی جنمیں سے بعض کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں اپنے عقیدہ سے آگاہی عطا فرمادینگے۔

حضرت اقدس مرزا صاحب کے برخلاف بہت شور علماء نے اس وجہ سے مچا رکھا تھا۔ کہ آپکا عقیدہ یہ ہے۔ کہ آنیوالا مسیح موعود اور مہدی معہود تلوار نہیں چلائیگا۔ نہ کفار کو قتل کرے گا۔ بلکہ امن اور صلحکاری کے ساتھ دلائل قاطع اور حجج نیرہ اور نشانات سماوی کے ذریعہ سے اسلام کی فتح تمام ادیان باطلہ پر کر دیگا۔ برخلاف اس کے علماء اسلام کا عقیدہ جیسا کہ ان کی کتب میں درج ہے یہ ہے۔ کہ ایک مہدی ایسا آنے والا ہے جو اسلام کی ظاہری سلطنت کو دنیا کے اندر قائم کریگا اور کفار کو تلوار کے ذریعہ سے مغلوب کر دیگا اب اخبار سول ملٹری گزٹ مورخہ ۱۹ جولائی سنہ میں جو کہ لاہور سے شائع ہوتی ہے مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی نے ایک مضمون شائع کیا ہے کہ مسلمانوں میں **علماء** کا یہ عقیدہ ہے کہ آنیوالا مہدی یا مسیح تلوار نہیں چلائیگا بلکہ صرف امن اور صلح کے ساتھ اپنا کام کریگا گویا مولوی صاحب موصوف کے نزدیک تلوار چلانیوالے یا جلالی سلطنت قائم کرنیوالے مہدی کا عقیدہ صرف ان لوگوں کا ہے جو کہ **جاہل** ہیں۔ ہمیں اس بات کے پڑھنے سے خوشی ہے کیونکہ جو عقیدہ حضرت مرزا صاحب ایک مدت سے شائع کر رہے ہیں اور جسکی وجہ سے آپ پر کفر کا فتویٰ لگایا گیا تھا اور جو کہ صحیح عقیدہ اسلامی ہے وہی آخر کار جناب مولویصاحب نے اختیار کیا بلکہ شائع کیا خواہ وہ اشاعت سر دست انگریزی زبان میں ہی ہو لیکن ساتھ ہی ہم یہ بھی معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ مولویصاحب موصوف کی اصطلاح کے مطابق ہندوستان پنجاب کے مولویوں میں سے کون کون عالم کہلانے کا حق رکھتے ہیں اور کون کون جاہل کہلانے کے مستحق ہیں اس واسطے ہم تمام مولوی صاحبان کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں کہ وہ اپنے عقیدہ سے ہم کو مطلع فرما کر مشکور فرما دیں جو صاحب اطلاع نہ دینگے ان کی نسبت بہر حال یہی یقین کرنا پڑیگا کہ وہ اپنے پرانے عقیدہ پر قائم ہیں۔ کہ ایک تلوار چلانے والا مہدی آخری زمانہ میں پیدا ہوگا۔ جس کی سلطنت ظاہری بھی ہوگی اور جو کفار کو مغلوب کر لیگا۔ بعض مولوی صاحبان کے نام درج ذیل ہیں اور اس غرض سے ان کی خدمت میں یہ اخبار روانہ کیا جاتا ہے۔

مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی — مولوی عبد الحق صاحب غزنوی — مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری۔ پیر مہر علیشاہ صاحب گولڑوی

مولوی عبد اللہ صاحب ٹونکی۔ قاضی سلیمان پھلواری۔ مولوی محمد اسحٰق صاحب پٹیالہ — مولوی محمد حسن صاحب لودیانوی۔ مولوی محمد بشیر صاحب ساکن دہلی

مولوی احمد اللہ صاحب امرتسری۔ مولوی عبد الواحد صاحب امام مسجد چینیاں۔ حافظ عبد المنان صاحب وزیر آبادی

قصیدہ در مدحیہ شان حضرت مسیح موعود و مہدی آخر زمان علیہ الصلوٰۃ والسلام

من تصنیف محمد سلیمان صاحب احمدی ملازم حافظ عبد الرحمٰن صاحب سوداگر چرم مظفر نگر شاگرد حضرت عبد الخالق صاحب

اے مجدد اے مسیح اے مہدئ آخر زماں
کیا لکھوں توصیف تیری اے امام با صفا
مرحبا اے حجۃ اللہ وقت پر آیا ہے تو
شرک کا اور کفر کا تھا ہو رہا شور و فساد
ہوگیا تھا بحر و بر میں واقعی ظہر الفساد
کچھ نہ برکت تھی نہ تھے انوار و تاثیرات خیر
خشیۃ اللہ اور تقویٰ کا نہ تھا دل میں خیال
الغرض اے نور حق ہر چار سو اندھیر تھا
تو نے آکر اپنے قدموں سے کری روشن زمین
سارے عالم کے مقابل ہو گیا تنہا کھڑا
میں مجدد اور مسیح اور مہدی مسعود ہوں
میں ہوں مامور من اللہ صدق پر میرے گواہ
آسماں پر چاند و سورج نے گواہی دی مری
دی شہادت زلزلے نے بھی صداقت کی میری
اونٹنی بیکار حق نے کی زمانہ میں مرے
سب نشان پورے ہوئے مہدی کی آمد کے جو تھے
میں ہی ہوں وہ جس کا تم کرتے تھے ہر دم انتظار
صدق دل سے ہوگیا جو مری کشتی پر سوار
جس کو اس میں کچھ بھی شک ہو صدق دل سے چند روز
پر کوئی ترے مقابل پر نہ آیا اے جری
معرکہ جنگ مقدس میں کئے تو نے ہلاک
انہیں در پردہ مسلماں ہو کے انہم نے کہیں
پر جو پاس قوم سے حق کو چھپاتا وہ رہا
حسب وعدہ ہاویہ میں کر دیا داخل اسے
بد دعا سے مرگیا تری مکذب لیکھرام
وقت اور تاریخ صورت موت کا لفظ تمام
تھے بڑے مغرور گنگوہی قصوری دہلوی
اور الٰہی بخش ملہم اور سعد اللہ شریر
سب کے سب ترے مخالف ہو گئے خوار و تباہ
وہ جو اک جموں سے اٹھا تھا مخالف بدگہر

اے مرے آرام جاں قرباں تجھ پر مری جان
جب کرے اوصاف تیری خود ہی خلاق جہان
بڑھ گئیں تھیں خلق میں حد سے سوا گمراہیاں
جابجا بدعات کی تھیں چھا رہیں تاریکیاں
تھی نحوست ہر طرف ادبار تھا ہر سو عیاں
نے نمازوں میں مزا آتا نہ تھا لطف قرآن
خوف دوزخ کا تھا کسی کو نہ پروا ئے جنان
ہوگیا ہر ایک تھا تاریک دل تاریک جان
تو نے ہے بیشک بنایا اس زمین کو آسمان
اور کہا للکار کر میں ہوں مسیحائے زمان
مجھکو اک دعویٰ پر حق نے دئے سو سو نشان
ہیں احادیث و قرآن اور خارق عادت نشان
اور زمین پر ہے مرا طاعون شاہد بیگمان
ہوگئے ہیں صدق کے ہر سمت سے ظاہر نشان
اس طرح حق نے بڑھائی ہے میری توقیر و شان
غور سے پڑھکر ذرا دیکھو احادیث قرآن
میں ہی ہوں لاریب ہادی اے گروہ گمرہان
اس سے ہی دونوں جہان میں خوش ہے خلاق جہان
آکے مرے پاس دیکھے خارق عادت نشان
یہ ہی ہے تری صداقت کا بڑا بھاری نشان
جو ہوئے ترے مقابل آکے تھے عیسائیاں
حق کے وعدے کے موافق تھی بچا لی اپنی جان
صاف پھر حق نے صداقت کا دیا تری نشان
اور بڑھائی دو جہان میں حق نے تیری عز و شان
جس کے غم میں آجتک ہیں آریہ گریہ کناں
مدتوں پہلے بتا تو نے دیا فخر زمان
اپنے علم و فضل پر کرتے تھے بیجا شوخیاں
اور رسل بابا جو تھا امرتسری وہ ہے کہاں
اور ہوا دارین میں روشن ترا نام و نشان
اس کو معہ بچوں کے اس کے کہا گیا طاعون خان

تو نے جب دیکھا کہ اک دجال امریکہ میں ہے
غیرت اسلام سے تو جوش میں تھا بھر گیا
یاد رکھ آئیگی آفت وہ ترے صیحون پر
دم ہے کا فرکش ترا کیسی بلا کا اے مسیح
کامیابی تجھ کو ہر پہلو سے دی اللہ نے
شرق سے تا غرب کوئی بھی رہا دنیا میں نہیں
تیرے اوصاف حمیدہ کا بیان کیا ہو سکے
کوئی بھی میدان میں آتا نہیں آگے ترے
ہر عدوئے دین کے حق میں ہے تو قہر خدا
تو نے اس باطل کے بت کو کر دیا ہے پاش پاش
تو نے کفارہ کو اور تثلیث کو غارت کیا
مرہم عیسےٰ کا بھی آکر پتہ تو نے دیا
شرک و بدعت کفر و ظلمت ہو گئے کافور ہیں
منبع البرکات اور حسنات تیری ذات ہے
تری خاک کفش پا سے ہی ہر اک پاتا ہے فیض
تو نے ہی کہہ دی حقیقت کشف اور الہام کی
کر دیا سب دور تو نے اختلاف جہل کو
خوبیوں کا تری اک عالم ہوا ہے معترف
گر زبان گردد سر موئم زمدحت عاجزم
چشم رحمت برکشا سوئے من مسکین ببین
ہے سلیمان احمدی کی رات دن یہ ہی دعا
اور بھائی میرا اکبر شاہ خان خورم رہے
اور مرا اوستاد جس کا عبد خالق نام ہے

اس کا دعوے ہے مٹا دونگا نشان سو سان
اور لکھا اس کو کہ او گستاخ کیا بکتا ہے ہاں
جان جائیگی تری اور سب یہ تری عز و شان
کر دیا مردہ اسے بیٹھے ہوئے ہندوستان
ہر مخالف کے مقابل میں ہوا تو کامران
راست کہتا ہوں نہیں ہرگز غلط میرا بیان
تری ہر حرکت میں پاتے ہیں کرامت کے نشان
اس قدر دی حق نے تجھکو قوت و تاب و توان
اور دیندارون کے حق میں رحمت حق بیگمان
اور دکھایا تو نے ہی ہر ایک کو حق کا نشان
تو نے ہی عیسےٰ کی تربت کا بتایا ہے نشان
ورنہ ان باتوں کا ہوتا بھی نہ تھا وہم و گمان
تیرے پاک انفاس اور انوار سے فخر زمان
مجمع اوصاف ہے اور مرجع صاحبدلان
گو کہ ہے وہ غوث یا ابدال یا قطب زمان
تجھ سے ہی دیکھے ہیں ہم نے خارق عادت نشان
اور کیا راغب ہر اک کو جانب نور القرآن
مجھ سے کیا اوصاف ہوں کیا میں ہوں کیا مری زبان
قبلہ حاجات من وے کعبۂ ہر دو جہان
زانکہ ذات تو کرم فرمائے دور افتادگان
ساتھ ہوں دنیا و عقبیٰ میں تری باعز و شان
جو ترے در پر پڑا ہے اے مسیحائے زمان
وہ رہے شاداں و فرحاں دہر میں باعز و شان

غزل

(مولٰنا تصور حسین صاحب بریلوی مہاجر قادیانی)

خدایا ہم ترا اپنے پہ بیحد فضل پاتے ہیں
امام مہدی آخر زمان تک تو نے پہونچایا
تمنا ہو امام وقت سے ملنے کی جس دل کو
صداقت کے نشانوں کی ترا اک بارش ہوتی ہے
دکھلاتے ہیں وہ نادانوں کو نقشہ ترک دنیا کا
نصیبے کے سکندر ہیں جو پیرو احمد مرسل
خدا کے فضل نے پکڑا ہے جن کا ہاتھ دنیا میں
ملا جن نیک بختوں کو ہے حصہ عشق احمد سے
سوائے جنت الفردوس ان کے دل میں کیا ہوگی

ترے احسان بے پایان کے ہر دم گیت گاتے ہیں
کہ اس کے در پہ رکہہ رات دن خوشیاں مناتے ہیں
دعا ہائے سحر کا اوس کو ہم نسخہ بتاتے ہیں
مگر اندھوں کی اور آنکھوں پہ پردے پڑتے جاتے ہیں
دیار و شہر کو جو چھوڑ کر اس در پہ آتے ہیں
وطن کو ترک کر کے قادیان مسکن بناتے ہیں
وہی راہ خدا میں جان و مال اپنا لٹاتے ہیں
ہتھیلی پر وہ اپنی جان کو رکھہ کر دکھلاتے ہیں
بہار باغ احمد کی ہوا جو لوگ کہاتے ہیں

سرِ نو زندگی پاتے ہین اسکے دوست دنیا مین
جسے وہ کہتے مین جہوٹا وہ ہے سرتاج صدیقان
خدا کیواسطے لوگو ذرا تو آنکہہ کو کہولو
خدا کیواسطے ہٹ چہوڑو راہ راست پر آؤ
بہت اس ہٹ سے جی جلتا ہے اور افسوس آتا ہے
بُرا ہے دل دکہانا یار و اس اللہ کے ... کا
مخالف سامنے آئین تو پتہ ان کا پانی ہو
نہ جانو مسمریزم اس کو مت جادو کہو ہرگز
پہرا جو احمد آخر زمان سے دشمن حق ہے
عذاب حق اگر درکار ہے تو لو سنبہل بیٹہو
تمہین لازم نہ تہا اتنی شرارت کام مین لانا
مصائب سہکے جو ایمان سلامت اپنا رکہتے ہین
مسیحا کی ہمارے یا خدا امداد کر جلدی
ادریس اپنا یہ منشا ہے کسی کے کان تک پہونچے

مخالف کیا بری حالت سے دیکھو مرتے جاتے ہین
جہنم مین یہ اپنا دشمنی سے گھر بناتے ہین
کہین جہوٹے ہی عزت ورگہ مولا مین پاتے ہین
تمہین ہم جنگ حق سے صلح کا رستا بتاتے ہین
تمہین اس سانپ کے کاٹے کے اب تک مسکے آتے ہین
فرشتے روبرو جس کے ادب سے سر جہکاتے ہین
ہزارون یون تو گھر بیٹھے ہوئے باتین بناتے ہین
خدا کی شان ہے یہ تمکو ہم سچ سچ بتاتے ہین
برستی دہر مین لعنت خدا کی او سیہ پاتے ہین
بلا کے چاہنے والو بلا کے دن ہی آتے ہین
خدا سے ڈرنے والے کب کسیکو یون ستاتے ہین
وہ بعد مرگ جنت مین بہت اعزاز پاتے ہین
تری درگاہ مین ہم عاجزی سے ہاتھ اٹھاتے ہین
اسی باعث غزل مین لکہہ کے یہ مضمون سناتے ہین

بسم اللہ الرحمن الرحیم + نحمدہ و نصلی علے رسولہ الکریم

کس کا لوگون کو انتظار ہے آج — آگیا فخر روزگار ہے آج
جس کے آنے کی بس ضرورت تہی — آگیا وہ ہمارا یار ہے آج
کس لئے انتظار عیسےٰ کا — یار و اس کے سر مزار ہے آج
موت قرآن سے اسپر آئی ہے — احمدؑ اک زندہ کا مگار ہے آج
جا بجا اس کی غلام احمدؑ کو — قادیان مین ہوا قرار ہے آج
دیکہو عیسائیون کا گھر گرجا — فوت عیسےٰ پہ سوگوار ہے آج
نام مہدی کا سنکے آریون کو — خنجر غم جگر کے پار ہے آج
سوزش دل نے کردیا انکو — مبتلائے عذاب نار ہے آج
میرے مہدی ترا عدو ہر دم — پڑا روتا جگر فگار ہے آج
تیری تعلیم کے مخالف کی — آنکہہ دیکہین تو اشکبار ہے آج
قتل کرنے کو ان شریرون کے — یہ قلم تیرا ذوالفقار ہے آج
جتنے مذہب ہین مرتے جاتے ہین — دین احمدؑ کا پائدار ہے آج
ہو چکا موسم خزان کا دور — ہر طرف موسم بہار ہے آج
مرے مہدی کہڑا ترے در پر — تیرا مسعود جان نثار ہے آج
ہو عطا مجہہ کو دین کی دولت — عرض میری یہ بار بار ہے آج
بار سر پر پڑا گناہون کا — چشم زار اور دل نزار ہے آج

بخش میرے گناہ یا اللہ
تیری رحمت جو بیشمار ہے آج

مسعود مدرس جمون

المفتی

۴۲ سالی سے بعد ایک واقعہ ناجایز کے نکاح لکہنؤ سے ایک استفتاء بمعہ ایک جناب حضرت کی خدمت مین آیا تہا۔ حضرت کے حکم سے حضرت مولوی محمد احسن صاحب نے جواب لکھا۔ اصل استفتا بمعہ فتوے فائدہ ناظرین کیواسطے درج اخبار کیا جاوے۔

بخدمت جناب فیضدرجت مولانا فرنگی محل دام اقبالہ بعد السلام علیک و تمنائے قدمبوسی کیواضح رائے عالی ہو کہ ہم جملہ مسلمانان چاردانگ دلکشاہ لکہنؤ کی طرف سے التماس خدمت شریف مین یہ ہے۔ کہ مسمی بلٹو نے اپنی سالی کو بعد فوت ہونے اس کی مان باپ کے حالت طفلی اور لڑکپن مین بطور اپنی بیٹی کے پرورش کیا تہا۔ بوقت بالغ ہونے اس لڑکی کے بلٹو نے نکاح اپنے چچا زاد بہائی کے ساتہہ کیا تہا اور جس قدر حقوق پدری ہوتے ہین ... اپنے کو ... کرادا کئے بعدہ مسمی بلٹو کی زوجہ نے انتقال کیا بطور رسم دنیا وہ لڑکی اس کے گہر پر گئی اور شریک غمی ہوئی اس درمیان مین مسمی بلٹو نے اس کو بہکا کر اس کے ساتہہ زنا کیا اور زنا کرنے کا ہم چند لوگون کے سامنے اقرار کیا اور لڑکی بھی اقراری ہے اور اب وہ ہی شخص اس سے خود نکاح کرنا چاہتا ہے اور اس کے شوہر کو جب یہ بات معلوم ہوئی تو وہ اپنی زوجہ کو پسند نہین کرتا ہے۔ اور وہ فارخطی دینا چاہتا ہے۔ اول تو آپ سے یہ دریافت کیا جاتا ہے۔ کہ فارخطی کا قاعدہ موافق شرع وحدیث کے آپ تحریر کرین۔ دوسری موافق شرع وحدیث کے مسمی بلٹو کا نکاح اس کے ساتہہ ہو سکتا ہے یا نہین اور موافق شرع کے جو کچہہ سزا یا کفارہ ہو تحریر فرمایئے گا۔ فقط۔ والسلام

العبد	العبد	العبد	العبد
مراد بخش	نتہو	امام بخش	محمد شیر الدین مالدار ڈاکٹر مسن دلکشاہ لکہنؤ

ہو المصلوب

بلٹو اپنی سالی کے ساتہہ نکاح کر سکتا ہے اگر اس کا شوہر طلاق دے اور عدت گذر جاوے اور طلاق زبان سے کہدینے سے پڑجاتی ہے پس شوہر دو شخصون کے سامنے کہے کہ فلان عورت کو مین نے طلاق دی۔ واللہ اعلم بالصواب

حررہ ابو الغنار محمد عبد المجید غفرلہ۔ مُہر

الجواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علے رسولہ الکریم

(۱) بلٹو کا نکاح اس کی سالی کے ساتہہ بعد فوت ہو جانے اس کی بہن کے جو منکوحہ بلٹو کی تہی حکم جواز کا رکہتا ہے۔ بشرطیکہ اس کا زوج اول اوس کو طلاق یا فارغخطی دیدیوے اور عدت بہی گذر جاوے۔ اور بلٹو کا اس لڑکی کو بطور دختر کے پرورش کرنا اس جواز کا منافی نہین۔

(۲) فارغخطی کو عربی مین خلع کہتے ہین۔ خلع یہ ہے۔ کہ عورت اپنے مہر وغیرہ مین سے جزو یا کل اپنی خوشی سے واسطے آزادی حاصل کرنے کے خاوند کو دیوے یہ خلع ہوتا ہے اور طلاق کیصورت مین مہر عورت کا کل دینا پڑتا ہے۔

(۳) اب چونکہ بلٹو کی سالی کا خاوند اس کو اپنی زوجیت مین رکہنا ہرگز نہین چاہتا اندرین صورت

بعد دفع طلاق یا فارغخطی کے جب عدت گذر جاوے تو نکاح بلپٹو کا اس سے درست ہو سکتا ہے اگرچہ بلپٹو سے اس کے ساتھ زنا بھی واقع ہوا ہے۔ مگر یہ زنا اس نکاح کو جو حلال ہے حرام نہیں کرتا۔ لانہ روی انہ صلعم سئل عن ذلک فقال اولہ سفاح واخرہ نکاح والحرام لایحرم الحلال۔ یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے مسئلہ کا سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا۔ کہ اس کے اول میں زنا ہی اور آخر نکاح حلال ہے اور فعل حرام فعل حلال کو حرام نہیں کرتا اور حدود شرعیہ کے اجراء کے لئے مخاطب صرف حکام ہیں۔ سوائے حکام کے دوسرے لوگ حدود شرعیہ کو جاری نہیں کر سکتے اس لئے بلپٹو اور اس کی سالی توبہ و استغفار کرتے رہیں۔ مورخہ ۱۷ر جولائی ۱۹۰۷ء

کتبہ محمد احسن احمدی نزیل قادیان

نابالغ کے نکاح کا فسخ

سوال پیش ہوا کہ اگر نابالغ لڑکے یا لڑکی کا نکاح اس کا ولی کردے اور ہنوز وہ نابالغ ہی ہو اور ایسی ضرورت پیش آوے تو کیا طلاق بھی ولی دے سکتا ہے یا نہیں۔

حضرت نے فرمایا۔ کہ دے سکتا ہے

التماس ضروری

جس قدر وصایا درست اور نقص قانونی سے پاک ہیں اُن کے سرٹیفکیٹ لکھ کر تیار ہو گئے ہیں جس میں سے چند بغرض تصدیق شرط اول رسالہ الوصیۃ خدمت میں محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ بھیجے گئے تھے چنانچہ کیفیت دفتر محاسب سے واضح ہے کہ موصیان نے بہت کم شرط اول رسالہ الوصیت کو پورا یعنی چندہ تعمیر مقبرہ بہشتی داخل کیا اور ان کو بذریعہ خطوط یاد دہانی کی گئی ہے اور اب اس تحریر کے ذریعہ سے اطلاع دیجاتی ہے کہ شرط اول رسالہ الوصیۃ کی تکمیل یعنی چندہ تعمیر مقبرہ بہشتی جو اجراء سرٹیفکیٹ کے لئے لازمی امر ضروری ہے حسب حیثیت جلد ادا فرماویں۔ تاکہ روانگی سارٹیفکیٹ میں توقف نہ ہو۔

مہتمم مقبرہ بہشتی

ایک عجیب نظارہ

مخدومی چودھری مولابخش صاحب سیالکوٹ سے تحریر فرماتے ہیں۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آج رات بوقت ڈیڑھ بجے شب آسمان پر ایک عجیب نظارہ دکھائی دیا۔ شمالاً جنوباً قوس و قزح کی شکل میں نہ رنگ میں ایک سفید سفید محراب آسمان پر ستاروں کا تھا۔ باقی سارا آسمان مدہم تھا۔ اور یہ گول محراب نصف دایرہ کی شکل میں تھا۔ قریب دو بجے یہ نظارہ بدل گیا معلوم نہیں۔ کہ کس وقت سے یہ سفید سفید ستاروں کی قوس و قزح بنی ہوئی تھی جو کہ دو بجے تک رہی۔ چوڑائی میں یہ محراب تین چار گز کے قریب معلوم ہوتا تھا۔ معمولی کہکشان نہ تھی۔ بلکہ غیر معمولی عجیب وغریب نظارہ سفید موٹے موٹے ستاروں کا تھا۔ معلوم ہوتا تھا۔ کہ آسمان کے کل بڑے روشن ستارے ایک جگہ جمع کئے گئے ہیں۔

حکیم الامتہ کی کرامت

میرے والد ماجد جناب مولوی نادر شاہ خان صاحب سخت قسم کے بخار میں مبتلا ہوئے نجیب آباد سے آئے ہوئے خطوط روزانہ ان کی اندیشہ ناک علالت کے حالات بتلاتے رہتے تھے شدت بخار سے بیہوشی یہان تک تھی کہ کوئی شخص آواز دیتا تھا تو جواب نہیں پاتا تھا۔ اس بیماری کا حال ظاہر کرنے والا پہلا خط میرے سخت قلق کا باعث ہوا لیکن جبکہ اگلے روز دوسرے خط سے معلوم ہوا کہ والد صاحب کے مرض میں ترقی ہے اور آج والدہ بھی بیمار ہو گئیں۔ تب میرا اضطراب اضطرار کے درجہ پر پہونچ گیا اور میں نے حضرت حکیم الامتہ کی خدمت میں بذریعہ عریضہ دعا کے لئے التجا کی آپ نے لکھ بھیجا کہ انشاء اللہ دعا کریں گے۔ پھر اگلے روز تیسرے خط سے دونوں کی بیماری میں ترقی کا حال معلوم ہوا۔ اور میں بے تابانہ وہی خط لئے ہوئے خود حکیم الامتہ کی خدمت میں حاضر ہوا (۱۵ر جولائی ۱۹۰۷ء کا واقعہ ہے) میں نے دیکھا کہ آپ کچھ لکھنے میں مصروف ہیں۔ میرے سلام کا جواب دیکر جب میری طرف دیکھا تو میں نے والدین کی بیماری کے متعلق کچھ کہنا چاہا۔ میں شاید ایک یا دو ہی لفظ زبان سے نکالنے پایا تھا کہ آپنے بڑی بے التفاتی کے ساتھ فرمایا "وہ اچھے ہو گئے یا وہ اچھے ہو جائیں گے" یہ فرمانا کچھ اس طرح غیر معمولی سا تھا کہ بظاہر بڑی ہی کم توجہی پائی جاتی تھی اور یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا آپنے بے رغبتی اور تحقیر کے ساتھ ٹالدیا ہے۔ لیکن میرے دل میں اسی وقت بجلی کی طرح یک لخت رُبّ اشعث اغبر لو اقسم علی اللہ لابرہ کا خیال گزرا اور مجھ کو حکیم الامتہ کے ان الفاظ سے کہ وہ اچھے ہو جائینگے یہ یقین ہو گیا کہ میرے والدین ضرور تندرست ہو جائیں گے۔ میں فوراً وہاں سے اُٹھ کر اپنے کمرہ میں چلا آیا اور پھر میرے دل میں کوئی اضطراب اور ملال پیدا نہیں ہوا۔ پرسوں والد صاحب کا خط آیا۔ کہ ۱۵ر جولائی کو گیارہ بجے کے قریب (ٹھیک یہی وقت حکیم الامتہ کی خدمت میں میرے حاضر ہونے کا تھا) ہم یک لخت اچھے ہو گئے اور مرض کی تمام علامات یک لخت جاتی رہیں پھر کل اُن کا خط آیا اس میں بھی یہی استعجاب ظاہر کیا گیا ہے اور لکھا ہے۔ کہ ہمارا اس طرح اچھا ہونا کسی دوا سے نہیں بلکہ محض تمہاری یا مولوی نور الدین صاحب کی دُعا سے معلوم ہوتا ہے۔ پھر آج تیسرا خط والد ماجد کا آیا اس میں بھی انہوں نے بڑی مُسرت آمیز حیرت کے ساتھ لکھا ہے کہ مرض رفتہ رفتہ نہیں بلکہ یکایک جاتا رہا اور خاندان کے تمام آدمی بڑی خوشیاں کر رہے ہیں ہزاروں لاکھوں بلکہ لاتعداد رحمتیں ہوں اے مسیح موعود تجھ پر کہ تیری تعلیم کا میں نے یہ اثر دیکھا کہ تیرے ایک مرید مولوی نور الدین رض کی دُعا سے مُردے بھی زندہ ہو جاتے ہیں۔

خاکسار

اکبر شاہ خان اکبر نجیب آبادی ۲۰ر جولائی ۱۹۰۷ء

دُعا مدد

برادر غلام صفدر صاحب درخواست کرتے ہیں کہ مولوی عبدالرحمٰن صاحب بیمار ہیں ان کے واسطے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے شفا دیوے۔ آمین ثم آمین

وصیت ۱۵۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مین مسمی طفیل احمد ولد منشی نور محمد قوم شیخ ساکن مرادآباد محلہ نئی بستی بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہون۔

نوٹ۔ چونکہ شرط ۱ و ۲ و ۳ کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے لہذا اس جگہ درج نہین کیا گیا۔

چہارم۔ اپنی جائیداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہون۔ میرے قبضہ مین اس وقت کوئی جائیداد غیر منقولہ نہین ہے۔ لیکن مبلغ للعہ روپیہ ماہوار کا میونسپل بورڈ چندوسی ضلع مرادآباد مین سپرنٹنڈنٹ ہون اس واسطے مین موجودگی آمدنی کا دسوان حصہ مبلغ للعہ روپیہ ماہ بماہ صدر انجمن احمدیہ کو دیتا رہونگا۔

پنجم۔ مین اقرار کرتا ہون کہ آج کی تاریخ کے بعد مین اور کوئی جائیداد پیدا کرون یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد منقولہ و غیر منقولہ میری متروکہ ثابت ہو۔ تو ایسی جائیداد کے متعلق بھی میری یہ وصیت ہے۔ کہ میرے مرنے کے بعد اس کا دسوان حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کیا جاوے اور انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائیداد کی مالک متصور ہوگی۔ اور اس کو اختیار ہوگا کہ میری اس جائیداد کو بقیہ جائیداد سے الگ کرے یا اس مین شامل رہنے دے یا اس کو فروخت کرکے قیمت وصول کرے میرے کسی وارث کو خواہ احمدی ہو یا غیر احمدی میری اس وصیت کردہ جائیداد سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔

ششم۔ مین نے یہ وصیت ابتغاءً لوجہ اللہ کی ہے۔ لہذا یہ ضروری ہے کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی مین پہونچانے کی کوشش کیجائے اور جب تک کارپردازان مقبرہ بہشتی اجازت نہ دیوین۔ میری نعش کہین اور دفن نہ کیجائے۔ البتہ امانت کے طور پر صندوق مین رکھ کر دفن کیجا سکتی ہے۔

ہفتم۔ اگر کسی وجہ سے میری نعش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہوسکے۔ تو جو اخراجات متعلق انتقال نعش مین جمع کرا چکا ہون گا یا میری جائیداد متروکہ مین سے وصول ہوئے تھے اس کو بھی وصول کرنے اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثا کو نہ ہوگا بلکہ انجمن کو ہوگا۔

المرقوم ۳۰ مئی ۱۹۰۷ء۔

العبد

طفیل احمد سپرنٹنڈنٹ چنگی چندوسی۔ بقلم خود نشان انگوٹھا

گواہ شد

عبدالرشید خان احمدی سگنیلر انچارج چندوسی بقلم خود نشان انگوٹھا
گواہ شد۔ عبد العلیم خان احمدی بقلم خود نشان انگوٹھا
گواہ شد۔ محمد حمید اللہ خان مختار فوجداری ضلع مرادآباد بقلم خود نشان انگوٹھا
گواہ شد۔ عبدالحی عفی اللہ عنہ ساکن بدایون وکیل چندوسی ضلع مرادآباد بقلم خود "
گواہ شد۔ نور محمد ولد اماں قوم شیخ ساکن مرادآباد بقلم خود۔ نشان انگوٹھا

وصیت ۱۲۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ

مین مسمی الٰہی بخش ولد قادر بخش قوم بھٹی پیشہ حجام ساکن اندرون پاک دروازہ محلہ پوتگران کا ہون۔ بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلا جبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۲۳ اکتوبر ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہون اور لکھدیتا ہون اور اپنی حین حیات مین ادا کرتا رہون اور ادا کرنے کو مستعد ہون۔ خداوند کریم اس مین پوری استعانت بخشے اور میری وصیت کردہ کو پورا کرے۔ آمین ثم آمین

۴۔ میری جائیداد اس وقت مبلغ تین سو روپیہ کی ہے اور مبلغ دوسو روپیہ بابت قرض وحق دھر ابیہ کا ادا کیا گیا ہے۔ باقی مکان کی قیمت صرف یکصد روپیہ بعد ادائگی قرض وحق مہر ہوتے مین اس حساب سے یکصد روپیہ کا اٹھوان حصہ مبلغ ۱۲ روپیہ ہوتے ہین۔ مین مبلغ ۱۲ روپیہ اپنی حین حیات مین ادا کرنے کیواسطے آٹھ ماہ کے اندر تیار رہونگا اور مبلغ ۱۲ روپیہ مقرر کردہ جائیداد غیر منقولہ کو آٹھ ماہ کے اندر اندر اپنا فرض سمجھونگا۔ خداوند کریم ورحیم مجھے ہمت واستعانت عطا فرمائے۔ کہ فرض مقدم مجھ سے پورا ہو۔ آمین ثم آمین۔ مگر آنکہ۔ کہ مین مبلغ ۱۲ روپیہ مجلس کارپردازان سے شائع کرا دونگا۔

۵۔ علاوہ مکان کے باقی اشیاء وغیرہ جن کی قیمت مبلغ للعہ روپیہ ہوتی ہے چنانچہ ان اشیاء کی قیمت کا اندازہ لگا دیا گیا ہے اور ان اشیاء کی قیمت کا آٹھوان حصہ مبلغ صہ روپیہ ہے جو مین وہ آج کی تاریخ سے بذریعہ منی آرڈر بھیجتا ہون اسیطرح آئندہ بھی مین اپنی محنت اور مزدوری کا آٹھوان حصہ جمع کرکے سہ ماہ کے بعد ادا کرتا رہونگا چنانچہ اسوقت میرے پاس مبلغ تین روپیہ جمع ہوئے ہین وہ بھی آجکی تاریخ سے بذریعہ منی آرڈر ارسال خدمت کرتا ہون اور آپ میری مزدوری کی سہ ماہ کی رقم میز سے حسب ذیل لنگرخانہ مدرسہ اعانت میگزین کل موازی ۱۲ ماہوار کے حساب سے تین ماہ کے ۳ وضع کرلیا کرین اور باقی رقم مجلس کارپردازان مقبرہ بہشتی کے حوالے ہوگی آج مورخہ ۲۳ اکتوبر ۱۹۰۶ء کو مبلغ صہ روپیہ آٹھوان حصہ اشیاء وغیرہ جنکی قیمت مبلغ للعہ روپیہ ہے اور مبلغ تین روپیہ اپنی محنت و مزدوری کا۔ کل مبلغ آٹھ روپیہ بذریعہ منی آرڈر خدمتمین ارسال کرتا ہون وصول فرماکر مشکور فرماوین

۶۔ مین یہ بھی وصیت کرتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر مین قادیان مین فوت نہون تو احمدی جماعت میری لاش ایک صندوق مین بند کرکے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہوچکے ہین یا آئندہ شائع ہونگے دارالامان قادیان مین پہونچائی جاوے۔ اور وہان کارپردازان مقبرہ بہشتی کے سپرد کی جاوے۔

۷۔ میری یہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز وتکفین اور میری لاش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہان دفن کرنے کے متعلق جس قدر خرچ اخراجات ہون ان اخراجات کی تکفل میری وہ جائیداد نہوگی جو حسب وعدہ بموجب اشتہار الوصیت حوالہ انجمن کردی ہے بلکہ میری ورثا کی مقبوضہ جائیداد سے ہوگا بشرطیکہ مین نے اپنی زندگی حسب مشورت کارپردازان مقبرہ بہشتی اندازہ کرکے اور یہ اخراجات وصیت سے الگ انجمن مذکور کے حوالہ نکیا ہو اور انجمن نے اسکا اعلان باقاعدہ نہ کیا ہو اسحالت میں اگر زائد رقم خرچ ہوگی تو وہ بھی میری جائیداد مقبوضہ وارثان سے دیجاویگی اور میرے وارث ذمہ دار ہونگے کہ ان اخراجات کو اہم اور خاص ضرورت شرعی سمجھین گے۔ اور مین اپنی زندگی مین خرچ اخراجات تجہیز وتکفین انجمن احمدیہ کے حوالہ کردونگا جس کا اعلان مین انجمن مذکور کیطرف سے شائع کرا دونگا۔ (۸) یہ کہ اگر میری لاش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہوسکے۔ تو جو اخراجات متعلق انتقال لاش جمع کرا چکا ہونگا یا کردونگا یا میری جائیداد متروکہ سے وصول ہوئے ہین۔ اس کو بھی وصول کرنے اور خرچ کرنیکا اختیار میرے وارثان کو نہ ہوگا بلکہ انجمن مذکور کو ہوگا۔ (۹) مین اقرار کرتا ہون کہ آج کی تاریخ کے بعد مین اگر کوئی اور جائیداد اس کے علاوہ پیدا کرون یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد سوائے جائیداد مذکورہ میری متروکہ ثابت ہو تو اس فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے۔ جس کا مفصل ذکر مین نے فقرہ ۴ و ۵ مین کیا ہے مین ایسی جائیداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکورہ کو اطلاع دیتا رہون گا۔ (۱۰) یہ کہ حضور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رسالہ الوصیت مین یہ بھی شرط فرمائی تھی کہ جو شخص اس مقبرہ بہشتی مین دفن ہونا چاہے۔ وہ اپنی حیثیت کے لحاظ سے ان مصارف کے لئے چندہ داخل کرے سو وہ بھی مین حسب توفیق پہلے ادا کرچکا ہون۔ فقط۔ ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار۔ العبد۔ الٰہی بخش حجام ولد قادر بخش احمدی سکنہ ملتان ... مورخہ ۲۳ اکتوبر ۱۹۰۶ء نویسندہ۔ خاکسار سربلند محمد منیر احمدی دیوانہ لنگانہ۔ گواہ شد۔ محمد بدرالدین احمدی ہیڈ ماسٹر مدرسہ سٹی سنٹرل میونسپل بورڈ ملتان شہر۔ گواہ شد۔ الٰہی بخش احمدی سکینڈ ماسٹر مدرسہ اسلامیہ ملتان شہر۔ گواہ شد۔ عبدالرحمن ولد غلام نبی رنگریز احمدی بقلم خود

وصیت نمبر ۱۳۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاٰخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار انت ولی فی الدنیا والاٰخرۃ توفنی مسلماً والحقنی بالصالحین اللھم صل علیٰ محمد واٰل محمد وبارک وسلم وعبدک المسیح الموعود

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ **اما بعد**۔ میں مسمی شیخ غلام احمد نومسلم سکنہ قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلا جبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۲۵ ماہ ستمبر ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اور لکھدیتا ہوں کہ میری مرنیکے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ میں حضرت میرزا غلام احمد مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں۔ اور ان کا مرید اور پیرو ہوں میں شیر فروشی کی دکان کرتا ہے میری آمدنی مستقل صورت میں نہیں ہے کبھی کم اور کبھی زیادہ ایک روپیہ ماہوار حضرت اقدس کی خدمت مبارک میں دیدیا کرتا ہوں اور انشاء اللہ تعالیٰ معرفت انجمن دیتا رہونگا میری مرنے کے بعد جو میری جائداد منقولہ وغیر منقولہ ہو اس کا تیسرا حصہ انجمن احمدیہ کے سپرد کردیا جاوے میرا جنازہ حضرت اقدس علیہ السلام پڑھائیں اور بہشتی مقبرہ میں مجھے دفن کیا جاوے اگر کسی مصلحت کے باعث یا کسی خارجی سبب سے میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے تو بھی میری وصیت واجب التعمیل ہوگی۔ فقط

العبد

شیخ غلام احمد بقلم خود

گواہ شد

مہدی حسین خادم المسیح مہاجر قادیان ۲۵۔ ماہ ستمبر ۱۹۰۶ء

گواہ شد

صفیہ بیگم نشان انگوٹھا

گواہ شد

قدرت اللہ خان نشان انگوٹھا

گواہ شد

خاکسار محمد بقلم خود

وصیت نمبر ۱۳۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاٰخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار انت ولی فی الدنیا والاٰخرۃ توفنی

مسلماً والحقنی بالصالحین۔ اللھم صل علیٰ محمد وعلیٰ اٰل محمد وعبدک المسیح الموعود وبارک وسلم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ فامابعد میں مسماۃ صفیہ بیگم زوجہ شیخ غلام احمد سکنہ قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلا جبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۲۵ ماہ ستمبر ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں اور لکھدیتی ہوں کہ میری مرنیکے بعد اس وصیت پر عمل ہو:۔

میں اقرار کرتی ہوں کہ میں حضرت میرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتی ہوں اور انکی مرید اور پیرو ہوں ۴ ماہوار چندہ حضور علیہ السلام کی خدمت میں دیتی رہتی ہوں اور انشاء اللہ العزیز آئندہ ادا کرتی رہونگی میری مرنیکے بعد جو میری جائداد منقولہ یا غیر منقولہ ہو اسکا پانچواں حصہ صدر انجمن احمدیہ کو سپرد کیا جاوے۔

میرا جنازہ حضرت اقدس پڑھائیں اور بہشتی مقبرہ میں دفن کیا جاوے۔ اگر کسی مصلحت یا کسی خارجی سبب کے باعث میری نعش بہشتی مقبرہ میں دفن نہ ہو سکے تو بھی میری وصیت قابل تعمیل بہمہ وجوہ سمجھی جاوے۔ فقط زیادہ والسلام

العبد:۔ صفیہ بیگم نشانی انگوٹھا

گواہ شد۔ قدرت اللہ خان **گواہ شد** عبد المجید خان

گواہ شد مہدی حسین خادم المسیح مہاجر قادیان ۲۵ ماہ ستمبر ۱۹۰۶ء

گواہ شد۔ شیخ غلام احمد بقلم خود

وصیت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ میں امینہ بی بی زوجہ عبد اللہ خان قوم جٹ دالہ ساکن بہلولپور ضلع لائلپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ **نوٹ**:۔ چونکہ شرط ۱ و ۲ و ۳ کا مضمون ہر وصیت میں واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اسلئے اس جگہ اندراج نہیں کیا گیا +

۴ میں اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میرا زیور موجودہ طلائی قیمتی الـ... ایکہزار روپیہ کہ میری اپنی ملکیت ہے اسکا دسواں حصہ مبلغ ایکسو روپیہ میں اپنی زندگی میں ادا کردونگی میری مرنیکے بعد اگر میں اپنی زندگی میں نہ ادا کرسکوں تو میری وارث اسکے دینے کے ذمہ دار ہونگے اور اگر کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکا بھی دسواں حصہ ادا کردونگی اور اسی طرح میری وارث میری بعد اگر میں اپنی زندگی میں نہ ادا کرسکوں ادائیگی کے ذمہ دار ہونگے۔

العبد

امینہ بی بی زوجہ عبد اللہ خان احمدی نمبردار بہلول پور ۱۲۷ ضلع لائلپور بقلم خود

گواہ شد

اللہ بخش ولد نبی بخش ذیلدار ۱۲۷ رکھ ضلع لائلپور نشانی انگوٹھا

گواہ شد

عبد اللہ خان ولد چودہری غلام حسین احمدی نمبردار بہلول پور ۱۲۷ رکھ برانچ ضلع لائلپور بقلم خود

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مزید رعایت

کمل ہر چہار جلد

براہین احمدیہ نصف قیمت پر

برادران اسلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ - آپکو معلوم ہو چکا ہے کہ براہین احمدیہ کس محنت سے دوبارہ لکھوائی گئی ہے اور کیسے عمدہ کاغذ اور خوشنویسی کا انتظام کیا گیا ہے اور ساتھ حضرت اقدس کی سوانح عمری اور فہرست مضامین لگائی گئی ہے اسکی اصل قیمت بغیر جلد ۱۰ روپیہ مجلد ۱۲ روپیہ مقرر کی تحریک پر بلحاظ [illegible] مدرسہ میں اس کی قیمت میں خاص رعایت کیگئی تھی یعنی قیمت نصف کردیگئی بیجلد براہین احمدیہ کی قیمت فی نسخہ مبلغ ۵ روپیہ کیگئی تھی اور مجلد ۶ روپیہ یہ رعایت ۳۰ جون تک تھی مگر چونکہ اس رعایت کا اشتہار کافی طور پر اس عرصہ میں نہیں ہو سکا اس واسطے اس کیلئے ایک اور ماہ بڑھا دیا گیا یعنی ۳۱ جولائی تک جو درخواست آئیگی اس کو براہین احمدیہ بیجلد ۵ روپیہ اور مجلد ۶ روپیہ میں دیا جاویگی اور اس کے ساتھ درثمین کی قیمت میں بھی رعایت کیگئی ہے یعنی بیجلد درثمین بجائے ۸ کے صرف ۴ اور مجلد ۸ کی بجائے ۶ مل سکیگی درخواستیں جلد آنی چاہئیں کیونکہ رعایتی قیمت ساتھ ہی تعداد میں کچھ بات نہیں -

ناظم بکڈپو انجمن قادیان

اعجاز احمدی	مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی - حضرت مسیح موعود کی تائید میں - قیمت ۱ر
جنگ مقدس	حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ جس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے قیمت ۸ر
جام شہادت	مصنفہ حضرت نائب صاحب - مولوی عبد اللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ قیمت ۱ر
شہادت آسمانی	مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی - [illegible] فضل رحمانی [illegible] کا جواب - قیمت ۲ر
رویائے صالحہ	مصنفہ محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی - [illegible] اگرچہ حضرت مسیح [illegible] ضرورت [illegible] - قیمت ۲ر
الوصیتہ	مصنفہ حضرت مسیح موعود [illegible] حضرت صاحب نے وصیت [illegible] اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی [illegible] میں - قیمت ۲ر
القول الصحیح	اردو نظم - حضرت مسیح موعود کی تائید میں - منیف ہدایت اللہ صاحب شاعر کی تصنیف - قیمت ۱ر
اسلام اور اس کا بانی	ایک انگریز کا لیکچر - اسلام کی تائید میں - قیمت ۱ر
نظم مستورات	مستورات کے لہجہ پر - قیمت ۱ر

آنذو ڈکشنری - طالب علموں کے لئے نہایت مفید ہے قیمت ۱ر

کامن احمدی - الا دادو داسے - قیمت ۱ر

حضرت اقدس کیا فرماتے ہیں

اطلاع

(ہر دو کتب دفتر بدر قادیان سے مل سکتی ہیں چشمہ مسیحی ۳ر لغات القرآن ہر دو حصہ ۱۲ر صفحہ)

سید عبد الحی عرب صاحب نے میری کتاب چشمہ مسیحی کو عام فائدہ کے لئے دوبارہ چھپایا ہے اور درحقیقت ان کتابوں کا عام طور پر ملک میں شائع ہونا ضروری ہے پس اگر کوئی صاحب بہت خرید کر کے عام لوگوں میں تقسیم کرے تو انشاء اللہ موجب ثواب ہوگا - عیسائی پادری ہر ایک رسالہ بیس بیس ہزار چھپوا کر شائع کرتے ہیں - سو افسوس یہی ہے کہ دنیا کو ہماری تالیفات بہت ہی کم ملتی ہیں - دوسرے صاحب موصوف نے جو عربی زبان سے واقفیت رکھتے ہیں لغات القرآن ایک کتاب تالیف کی ہے میری دانست وہ کتاب بھی مفید ہے ہر ایک پر لازم ہے کہ قرآن شریف کے سمجھنے کے لئے خاص توجہ کرے کیونکہ دینی علوم کا یہی خزانہ ہے اور علم لغات القرآن ضروری ہے -

مرزا غلام احمد

الخطبۃ

ضرورت نکاح

(۵) سید محمد یوسف صاحب عمر ۳۲ سال جنکا اصل وطن کشمیر ہے مگر چند سال ہوئے کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان میں آئے تھے اور تب سے اسی جگہ رہتے ہیں اور [illegible] کا نام [illegible] اور آیندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہیں نکاح کی خواہش رکھتے ہیں [illegible] حالات جو صاحب معلوم [illegible] وہ [illegible] سے دریافت کرسکتے ہیں -

(۶) [illegible] ایک ریاست میں معزز [illegible] ہیں [illegible] مخلصین میں سے ہیں اور [illegible] اور ان کو [illegible] دوسری شادی کی ضرورت [illegible] ہے کہ وہ [illegible] خود عاجز کو بھی زبانی فرمایا تھا کہ اس معاملہ میں کو شش کی جاوے - اسی واسطے تمام خط و کتابت میرے نام ہونی چاہئیے یا حضرت کے نام کیونکہ آخری فیصلہ حضرت کے حکم سے ہوگا -

(۷) مدد خان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے اور وہ دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں - مدد خان ایک نیک اور جوان آدمی ہیں - خط و کتابت میرے نام یعنی معرفت ایڈیٹر ہو -

(۷) میاں محمد حسن صاحب ملازم دفتر میگزین عمر قریباً ۴۰ سال جو کہ اپنا وطن چھوڑ کر ۷ سال سے قادیان میں مقیم ہیں - نکاح کے خواہاں ہیں - ان کی پہلی بیوی فوت ہو چکی ہے - صرف ایک لڑکا عمر قریباً ۱۲ سال کا ہے - حضرت اقدس کے حکم سے انہوں نے یہ مضمون درج اخبار کرایا ہے - امید ہے کہ اپنی جماعت میں سے کوئی نیک دل ان کی درخواست کو پورا کریگا - حدیث نبوی کی متابعت میں وہ راضی ہیں بلکہ خواہشمند ہیں کہ اولاد والی بیوہ عورت ملے تو اس کی اولاد کی بھی پرورش کریں گے -

---

روزانہ اخبار عام

تازہ تبازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ اخبار اخبار عام ہے دلچسپ اور مقبول خلائق نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں - مینجر روزانہ اخبار عام

نور الدین - مصنفہ علامہ دوران حضرت حکیم الامۃ - دھرمپال کی ترک اسلام کا جواب جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی ہے - مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے - قیمت ۸ر

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا -

بسم اللہ الرحمن الرحیم * نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ و انتم اذلۃ

قادیان ضلع گورداسپور

بدر

BADR — QADIAN

قیمت پیشگی سے ر

قیمت از معاونین صہ

قادیان میں عہ

ای جہان منتظر خوش باش کاں مد و ستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آن مسیح و در آخر مہدیٔ آخر زمان

قیمت از غرباء و طلباء و غیر مذاہب عا
۱۲ر

گورنمنٹ طلعنہ

جلد (۶)

۲۰۔ جمادی الثانی ۱۳۲۵ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق یکم اگست ۱۹۰۷ء

نمبر (۳۱)

فی پرچہ ۲ر

سر چہ گویم با تو گر آئی چہ در قادیان بینی | اڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

از لیو للعہ

دس شرائط بیعت

[illegible] کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے۔ شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتے الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت۔ عسر اور یسر نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لیے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمده از مادریم — ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شده سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک وز خبرہائے معاد — ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندر است — منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیائے سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یکقدم دوری ازان عالی جناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست گورنمنٹ	[illegible]
معاونین درجہ اول جن کو عمر بھر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرنے کا حق حاصل ہے	صہ
معاونین درجہ دوم جن کو عمر بھر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے	للعہ
عام قیمت پیشگی	سے ر
عام قیمت مابعد	معہ ر
قیمت فی پرچہ	۲ر

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایکماہ کے اندر اندر قیمت اخبار ادا نہ کرینگے ان سے بحساب مابعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیے بعد میں نہیں مل سکیگا۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی۔ روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے۔ تمام روپیہ بنام میاں معراج دین عمر بمقام قادیان ضلع گورداسپور آنا چاہیئے۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ و اشہد ان محمداً عبدہٗ و رسولہٗ۔ ۲ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں۔

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولائیت

مشنریون کی ناکامی لنڈن مین مشنری پادریون کا ایک جلسہ ۱۰ مئی سنہ ۱۹۱۰ء کو ہوا تھا۔ اس مین لنڈن کے بشپ نے تقریر فرمائی۔ کہ یہ بات افسوس ناک اور مایوس کر دینے والی ہے مگر سچ یہی ہے۔ کہ ایشیا کے مذاہب ایسے نظر نہین آتے۔ کہ عیسائیت کو مان لین۔ لارڈ سیسل نے اپنی تقریر مین فرمایا۔ کہ یہ ایک دل شکن حقیقت ہے۔ کہ ہندچین جاپان مین اتنی مدت سے مشن ہلکا کام کر رہا ہے۔ لیکن آج تک اس ملک کا ایک آدمی بھی عیسائی ہو کر بشپ نہین بنا۔ جس سے ظاہر ہے کہ ان لوگون کی عیسائیت کیسی ناقص ہے۔

کلیسیا ناکام پادری گوڈسن صاحب نے شہر سینٹ لوئس کے گرجہ مین بڑی جماعت کے سامنے صاف اقرار کیا ہے۔ کہ عیسائی کلیسیا اب ناکام ہے۔ موجودہ زمانہ مین پادریون کی باتین نہیں چل سکتین۔

پادری پکڑا گیا شہر ڈی کے ٹر کے پادری ای ایل۔ جیمز صاحب نے ایک عورت پر مجرمانہ حملہ کیا تھا اور بھاگ گئے تھے لیکن آخرکار شہر موری مین پکڑے گئے اور جیلخانہ مین رکھے گئے۔

زمین کے مالک ولائیت اور امریکہ مین لوگ پادری صاحبان کی عزت کر کے ان کو اپنی زمینین اور مکان رہائش کے واسطے مفت دیدیتے ہین۔ اس سے پادری صاحبان کو عادت ہو گئی ہے اور وہ سمجھنے لگ گئے۔ کہ تمام زمین اور مکانات کے وہی مالک ہین چنانچہ اسی سمجھ کے مطابق شہر کلیولینڈ کے پادری بروننگ صاحب نے ایک زمین جو کسی دوسرے شخص کی تھی۔ بارہ ہزار روپے لیکر رہن کر دی ہے اب پادریصاحب پر مقدمہ بنا ہوا ہے۔

ایک پادری کی کرتوت شہر دناپی کے پادری جے۔ ایچ کالن صاحب نے ایک سترہ سالہ لڑکی کے ساتھ دوبارہ ناجائز حرکت کی لڑکی کو حمل ہو جانے اور بچہ پیدا ہو جانے پر افشائے راز ہوا۔ مقدمہ عدالت مین ہے۔ پادری صاحب ضمانت پر ہین۔

بیوی کا قاتل پادری شہر دی شیٹا کے پادری بربرج صاحب نے اپنی بیوی پر ناراض ہو کر اُسے طلاق دے دی تھی۔ مگر پادری صاحب کا غصہ طلاق دینے پر بھی تھم نہ سکا اور آخر اپنی سابقہ بیوی کے مکان پر جاکر اسے پستول سے مار ڈالا۔ پھر اپنے آپکو بھی پستول ماری مگر کچھ دن جیلخانہ کی سیر کرنی باقی تھی اس واسطے مرنے سے بچگئے۔

باغی پادری امریکہ کا ایک اخبار لکھتا ہے کہ پادری لوگ حکومت وقت کے ساتھ بغاوت کا ایک خاص مادہ رکھتے ہین اور وہ خیال کرتے ہین کہ ایسی بغاوت کے واسطے ان کے پاس کافی طاقت موجود ہے۔ چنانچہ پادری آمس صاحب نے جو گرجہ ہاٹ سپرنگ کے افسر ہین۔ جج سپڑ کی عدالت مین ایسی ہی گستاخانہ گفتگو کی۔ جس پر پچھتر روپے جرمانہ دیکر کمرۂ عدالت سے باہر تشریف لائے۔

قمارباز پادری شہر نیویارک کے کوچہ ایسٹ کورٹ سٹریٹ ۶۱۸ کے پادری الگزینڈر صاحب پر پولیس کا مدت سے شبہ تھا کہ پادری صاحب نے اپنے گھر مین قمار خانہ بنایا ہوا ہے۔ آخرکار ایک دن پولیس نے اچانک جاکر پادری صاحب کو چھ اور آدمیون کے ساتھ قماربازی کرتے ہوئے گرفتار کر لیا۔

تیرہ عورتون کا خاوند شہر ٹولیڈو کے پادری ہولڈن صاحب ایک بڑے جوشیلے پادری تھے۔ ان پر اچانک روح القدس کے نزول کے سبب ایک حالت پیدا ہوا کرتی تھی۔ ایسی ہی حالتون مین انہون نے تیرہ مختلف عورتون کے ساتھ نکاح کیا جس پر پولیس نے دخل اندازی کی۔ اور مقدمہ عدالت مین پیش ہوا۔ پادری صاحب نے یہ عرض کیا کہ کچھ عرصہ ہوا کہ میرے دماغ مین کچھ خلل ہو گیا تھا۔ جس کی وجہ سے مجھے یہ مرض ہو گیا ہے کہ بعض خواہشمند عورتون کے ساتھ بے اختیار میرا تعلق ہو جاتا ہے۔ جج صاحب کو غالباً معلوم تھا کہ وہان پادریون مین یہ مرض عام ہے اور اس کا انسداد ضروری ہے اس واسطے پادری صاحب کو چھ سال کی قید کی سزا دی۔ پادری صاحب بائبل کو بغل مین دبائے ہوئے داخل جیل ہوئے۔

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال ۵۰ بار	چھ ماہ ۲۶ بار	سہ ماہ ۱۳ بار	دو ماہ ۸ بار	یکماہ ۴ بار	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½ ”	۱۱۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۶۵	۴۰	۲۵	۱۴	۱۰	۳
½ ”	۴۰	۲۴	۱۴	۸	۷	۲
¼ ”	۲۶	۱۴	۹	۵	۳	۱½
⅛ ”	۲۵	۱۳	۸	۴	۲½	۱
فی سطر کالم	۹	۵	۳	۲	۱	۲ر

۱۔ یہ اجرت جو ہر حالت مین پیشگی آنی چاہیئے۔ پہلے ہی بہت کم کر کے لگائی گئی ہے اس واسطے اس مین اس سے زیادہ کوئی رعایت نہ ہوگی سب بے فایدہ خط وکتابت کرنے مین وقت کا حرج ہے۔

۲۔ مینجر کا اختیار ہے۔ کہ کسی اشتہار پر مناسب سمجھے تو اس سے زیادہ اجرت طلب کرے۔

۳۔ فیصلہ اجرت سے پہلے مضمون اشتہار برائے ملاحظہ مینجر کے پاس آنا چاہیئے اور مینجر کا اختیار ہوگا کہ مضمون مین پہلے یا فیصلہ کے بعد یا دوران اشاعت مین جن الفاظ کو خود یا کسی دوسرے خریدار کی تحریک پر نامناسب خیال کرے۔ نکال دے یا زیادہ کرے یا بدل ڈالے۔

۴۔ تقسیم کرائی ضمیمہ جو اخبار کے دو صفحہ کے برابر ہو ایک روپیہ فیصدی لیا جاوے گا۔ بٹالہ سے قادیان تک کی مزدوری ۸ر فی دس سیر یا دس سیر سے کم کے لئے اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

۵۔ ہر ایک مشتہر صاحب کو چاہیئے کہ اشتہار دینے سے پہلے ان قواعد کو بغور مطالعہ فرمالیا کرین۔

۶۔ اشتہار متواتر دئے جانے کی یہ اجرت ہے درمیان مین چھوڑنے کے واسطے اور کبھی کبھی درج کرانے کیواسطے زائد اجرت چارج ہوگی۔

۷۔ مینجر کو اختیار ہوگا کہ جب چاہے کسی کا اشتہار بند کر دے اور باقی اجرت واپس کر دے۔

ڈائری

القول الطیّب

آجکل کا فقرا اور فقرار

۲۵ر جولائی ۱۹۰۷ء۔ فرمایا میں تعجب کرتا ہون۔ کہ آجکل بہت لوگ فقیر بنتے ہیں۔ مگر سوائے نفس پرستی کے اور کوئی غرض اپنے اندر نہیں رکھتے۔ اصل دین سے بالکل الگ ہیں جس دنیا کے پیچھے عوام لگے ہوئے ہیں اسی دنیا کے پیچھے وہ بھی خراب ہو رہے ہیں۔ توجہ اور دم کشی اور منتر جنتر اور دیگر ایسے امور کو اپنی عبادت میں شامل کرتے ہیں۔ جن کا عبادت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں بلکہ صرف دنیا پرستی کی باتیں ہیں اور ایک ہندو کافر اور ایک مشرک عیسائی بھی ان ریاضتوں اور ان کی مشق میں ان کے ساتھ شامل ہو سکتا بلکہ ان سے بڑھ سکتا ہے۔ اصلی فقیر تو وہ ہے جو دنیا کے اغراض فاسدہ سے بالکل الگ ہو جائے اور اپنے واسطے ایک تلخ زندگی قبول کرے۔ تب اس کو حالت عرفان حاصل ہوتی ہے اور وہ ایک قوت ایمانی کو پاتا ہے آج کل کے پیرزادے اور سجادہ نشین نماز جو اعلیٰ عبادت ہے۔ اس کی یا تو پرواہ نہیں کرتے یا ایسی طرح جلدی جلدی ادا کرتے ہیں جیسے کہ کوئی بیگار کاٹنی ہوتی ہے۔ اور اپنے اوقات کو خود تراشیدہ عبادتوں میں لگاتے ہیں جو خدا اور رسول نے نہیں فرمائیں۔ ایک ذکر ارّہ بنایا ہوا ہے جس سے انسان کے پھیپھڑے کو سخت نقصان پہنچتا ہے۔ بعض آدمی ایسی مشقتوں سے دیوانے ہو جاتے ہیں اور بعض مر بھی جاتے ہیں جو دیوانے ہو جاتے ہیں انکو جاہل لوگ ولی سمجھنے لگ جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے اپنی رضامندی کی تمام راہیں خود ہی مقرر فرما دی ہیں وہ کچھ کم نہیں۔ خدا تعالیٰ ان باتوں سے راضی ہوتا ہے۔ کہ انسان خدا تعالیٰ کے حکموں پر چلے اور مسکینی اختیار کرے۔ صدق و صفا کے ساتھ اپنے خدا کی طرف جھکے۔ دنیوی کدورتوں سے الگ ہو کر تبتل الی اللہ اختیار کرے۔ خدا تعالیٰ کو سب چیزوں پر اختیار کرے۔ خشوع کے ساتھ نماز ادا کرے نماز انسان کو منزہ بنا دیتی ہے۔ نماز کے علاوہ اٹھتے بیٹھتے اپنا دھیان خدا کی طرف رکھے۔ یہی اصل مدعا ہے جس کو قرآن شریف میں خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں کی تعریف میں فرمایا ہے کہ وہ اٹھتے بیٹھتے خدا تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں اور اس کی قدرتوں میں فکر کرتے ہیں۔

ذکر اور فکر ہر دو عبادت میں شامل ہیں۔ فکر کے ساتھ شکر گزاری کا مادہ بڑھتا ہے۔ انسان سوچے اور غور کرے کہ زمین اور آسمان ہوا اور بادل۔ سورج اور چاند ستارے اور سیارے۔ سب انسان کے فائدے کے واسطے خدا تعالیٰ نے بنائے ہیں۔ فکر معرفت کو بڑھاتا ہے۔ غرض ہر وقت خدا کی یاد میں اس کے نیک بندے مصروف رہتے ہیں اسی پر کسی نے کہا ہے۔ کہ جو دم غافل سو دم کافر۔ آجکل کے لوگوں میں صبر نہیں۔ جو اس طرف جھکتے ہیں وہ بھی ایسے مستعجل ہوتے ہیں۔ کہ چاہتے ہیں کہ پھونک مار کر ایک دم میں سب کچھ بنا دیا جاوے۔ اور قرآن شریف کی طرف دھیان نہیں کرتے۔ کہ اس میں لکھا ہے۔ کہ کوشش اور محنت کرنے والوں کو ہدایت کا راستہ ملتا ہے خدا تعالیٰ کے ساتھ تمام تعلق مجاہدہ پر موقوف ہے جب انسان پوری توجہ کے ساتھ دعا میں مصروف ہوتا ہے تو اس میں اس کے دل میں رقت پیدا ہوتی ہے اور وہ آستانہ الٰہی پر آگے سے آگے بڑھتا ہے۔ تب وہ فرشتوں کے ساتھ مصافحہ کرتا ہے۔ ہمارے فقرا نے بہت سی بدعتیں اپنے اندر داخل کر لی ہیں۔ بعض نے ہندوؤں کے منتر بھی یاد کئے ہوئے ہیں اور ان کو ہی مقدس خیال کیا جاتا ہے۔ ہمارے بھائی صاحب کو ورزش کا شوق تھا۔ ان کے ہاں ایک پہلوان آیا تھا۔ جاتے ہوئے اس نے ہمارے بھائی صاحب کو الگ لے جا کر کہا کہ میں ایک عجیب تحفہ آپکے سامنے پیش کرتا ہوں جو بہت ہی قیمتی ہے۔ یہ کہہ کر اس نے ایک منتر پڑھ کر ان کو سنایا اور کہا کہ یہ منتر ایسا پرتاثیر ہے۔ کہ اگر ایک دفعہ صبح کے وقت اس کو پڑھ لیا جاوے تو پھر سارا دن نہ نماز کی ضرورت باقی رہتی ہے اور نہ وضو کی ضرورت۔ ایسے لوگ خدا تعالیٰ کے کلام کی ہتک کرتے ہیں۔ وہ پاک کلام جس میں ھدًی للمتقین کا وعدہ دیا گیا ہے خود اسی کو چھوڑ کر دوسری طرف بھٹکتے پھرتے ہیں۔ انسان کے ایمان میں ترقی تب ہی ہو سکتی ہے۔ کہ وہ خدا تعالیٰ کے فرمودہ پر چلے اور خدا پر اپنے توکل کو قائم کرے ایک دفعہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال کو دیکھا کہ وہ کھجوریں جمع کرتا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ کس لئے ایسا کرتا ہے۔ اس نے کہا کہ کل کے لئے جمع کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ کیا تو کل کے خدا پر ایمان نہیں رکھتا لیکن یہ بات بلال کو فرمائی۔ ہر کسی کو نہیں فرمائی اور ہر ایک کو وعظ اور نصیحت اس کی برداشت کے مطابق کیا جاتا ہے

نصیحت

ایک شخص نے عرض کی۔ کہ میں پہلے فقرا کے پاس پھرتا رہا اور کئی طرح کی مشکل ریاضتیں انہوں نے مجھ سے کرائیں۔ اب میں نے آپ کی بیعت کی ہے۔ تو مجھے کیا کرنا چاہیئے۔ فرمایا نئے سرے سے قرآن شریف کو پڑھو اور اس کے معانی پر خوب غور کرو۔ نماز کو دل لگا کر پڑھو۔ اور احکام شریعت پر عمل کرو۔ انسان کا کام یہی ہے۔ آگے پھر خدا کے کام شروع ہو جاتے ہیں جو شخص عاجزی سے خدا تعالیٰ کی رضا کو طلب کرتا ہے۔ خدا اس پر راضی ہوتا ہے۔

اختلاف فقہاء

فرمایا۔ آج کل علماء کے درمیان باہم مسائل کے معاملہ میں اس قدر اختلاف ہے۔ کہ ہر ایک مسئلہ کے متعلق کہا جا سکتا ہے۔ کہ اس میں اختلاف ہے۔ جیسا کہ لاہور میں ایک طبیب غلام دستگیر نام تھا وہ کہا کرتا تھا۔ کہ مریضوں اور ان کے لواحقین کی اس ملک میں رسم ہے۔ کہ وہ طبیب سے پوچھا کرتے ہیں۔ کہ یہ دوا گرم ہے یا سرد۔ تو میں نے اس کے جواب میں ایک بات رکھی ہوئی ہے۔ میں کہدیا کرتا ہوں کہ اختلاف ہے۔ اول تو اس اختلاف کے سبب کئی فرقے ہیں۔ پھر مثلاً ایک فرقہ حنفیوں کا ہے ان میں سے آپس میں اختلاف ہے۔ پھر خود امام ابو حنیفہ کے اقوال میں اختلاف ہے۔

آجکل کے پیر اور ان کے مرید

فرمایا۔ آج کل کے پیر اکثر فاحشہ عورتوں کو مرید بناتے ہیں۔ بعض ہندوؤں کے پیر ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ اپنی بدکاریوں پر اور اپنے کفر پر برابر قائم رہتے ہیں صرف پیر کو چندہ دے کر وہ مرید بن سکتے ہیں۔ اعمال خواہ کیسے ہی ہوں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا جاتا۔ اگر ایسا کرنا جائز ہوتا۔ تو آنحضرت ابوجہل کو بھی مرید بنا سکتے تھے۔ وہ اپنے بتوں کی پرستش بھی کرتا رہتا اور اس قدر لڑائی جھگڑے کی ضرورت نہ پڑتی۔ مگر یہ باتیں بالکل گناہ ہیں۔

(باقی دیکھو صفحہ ۶ پر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

مورخہ ۲۰ - جمادی الثانی ۱۳۲۵ھ مطابق یکم اگست ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

(۱) ہیضہ کی آمدن ہونیوالی ہے (یہی لفظ ہین واللہ اعلم)

(۲) اِنّی مہینٌ من اراد اھانتک - اِنّی معین من اراد اعانتک -

(۳) اور خواب مین دیکھا کہ مین نے ایک عورت کو تین روپیہ دئے ہین اور اُسے کہتا ہون کہ کفن کے لئے مین آپ دونگا - گویا کوئی مرگیا ہے اُس کی تجہیز و تکفین کے لئے طیاری کی ہے -

حضرت اقدس معہ اہل بیت بخیر و عافیت ہین -

اخبار قادیان

میان عبد الغنی صاحب افسر ذراتخانہ ریاست پٹیالہ نے اپنی ہمشیرہ کا نکاح جناب سید عبد الحی صاحب عرب مؤلف کتاب لغات القرآن کے ساتھ کرنا منظور فرمایا ہے اس واسطے عرب صاحب موصوف شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم کے ہمراہ ۳۰ - جولائی ۱۹۰۷ء کو پٹیالہ تشریف لے گئے ہین

جناب ابو سعید عرب صاحب آب و ہوا کی تبدیلی کے واسطے کشمیر تشریف لے گئے ہین اور ان کے ۲۷ - جولائی کے خط سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بخیریت اسی جگہ پہونچ گئے ہین - آپکا خط متعلق قبر کشمیر نیچے درج ہے

ایک خط اور اس کا جواب

(۱) سوال - سونا اور ریشم کی حرمت کی دلیل قرآن کریم سے تحریر فرماوین -

(۲) سوال - طاعون زدہ مقامون مین سے ہجرت کی دلیل کونسی ہے اور متفق علیہ حدیث جو معروف ہے - اس کا کیا جواب -

جواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم - اما بعد - احادیث صحیحہ مین پارچہ ریشمی حریر وغیرہ کا پہننا مردون کو ممنوع ہے اور سنت نبوی بیان کرنیوالی ہے - قرآن مجید کی ہے - پس اگر قرآن مجید مین ہم کو کوئی مسئلہ بہ تصریح نہ ملے تو سنت صحیحہ سے معلوم کرنا چاہیئے - قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ و یغفر لکم ذنوبکم - ما اتاکم الرسول فخذوہ و ما نھاکم عنہ فانتھوا - لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ - اور سنت صحیحہ متفق علیہ یہ ہین - انما یلبس الحریر فی الدنیا من لا خلاق لہ فی الاخرۃ پہنتے ریشمی حریر کے کپڑے وہ شخص پہنتا ہے جس کو آخرت مین کوئی حصہ نہین - رواہ مسلم اس حدیث سے بہی مردون کے لئے حرام ہونا پارچہ ریشمی کے پہننے کا ثابت ہوتا ہے اور دوسری حدیث مسلم مین ہے - لا تلبسوا الحریر فانہ من لبسہ فی الدنیا لم یلبسہ فی الاخرۃ نہ پہنو تم کپڑے ریشمی حریر کے - کیونکہ جو شخص دنیا مین اس کو پہنے گا - تو آخرت مین اس کو نہ پہن سکے گا - طاعون کی نسبت حضرت عمرؓ کا فیصلہ ہمارے لئے کافی ہے جو صحیح مسلم مین بہی مذکور ہے اس کا ترجمہ یہ ہے کہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ ملک شام مین گئے - یہان تک کہ مقام سرغ مین پہونچے تو آپ کے پاس امراء فلسطین - اردن دمشق - حمص اور قنسرین کے آحاضر ہوئے انہون نے آپ سے کہا کہ ممالک شام مین وبا طاعون کی پڑی ہوئی ہے تو حضرت عمر نے مہاجرین اولین کو طلب فرمایا اور مشورہ کیا تو انہون نے باہم اختلاف کیا بعض نے کہا کہ آپ نے جس کام کے لئے خروج کیا ہے اس امر سے لوٹ جانا نہین چاہئے بعض نے کہا کہ آپ کے ہمراہ کچہہ اصحاب رسول صلعم کا بقیہ ہے ہماری رائے مین نہین تا کہ اونکو آپ وبائے طاعون کے محل مین لیجاوین - پہر حضرت عمرؓ نے جماعت انصار کو طلب فرمایا اور اون سے مشورہ طلب کیا تو انصار نے بہی ویسا ہی اختلاف کیا جیسا کہ مہاجرین اولین نے کیا تہا تب بڈہون قریش کو جو تجربہ کار تہے بلایا - جو قبل فتح مکہ کے اسلام مین داخل ہوئے تہے ان شیوخ قریش نے اختلاف نہین کیا بلکہ سب نے بالاتفاق کہا کہ آپ محل طاعون مین نہ جاوین اور یہان سے لوٹ جائیے پہر حضرت عمر نے منادی کرائی کہ صبح کو فلان ٹیلے یعنے اونچے مقام کیطرف کوچ کرین گے اور وہین ٹہہرین گے پس صبح کو آپ نے وہان سے کوچ کیا اور اسی اونچے مقام مین جا ٹہہرے تو حضرت ابو عبیدہؓ نے آپ پر اعتراض کیا کہ اے عمرؓ! کیا اللہ تعالی کی تقدیر سے تم بہاگتے ہو تو آپ نے حضرت عبیدہ سے فرمایا کہ اگر اے عبیدہ تیرے سوائے کوئی اور یہ اعتراض کرتا تو اس کو مین ٹہیک کر دیتا (حالانکہ حضرت عمر حضرت ابو عبیدہ کا خلاف کرنا بہت ناپسند کرتے تہے) اور پہر اون سے فرمایا کہ ہان ہم تقدیر اللہ سے فرار کرتے ہین مگر تقدیر اللہ ہی کی طرف رجوع کرتے ہین یعنی یہ ہمارا سفر بہی تقدیر اللہ سے باہر نہین ہے اور ایک دلیل عقلی بہی بیان فرمائی کہ اگر ایک وادی کی ایک طرف تو سبزہ زار ہو اور دوسری طرف خشک ہو تو اگر اپنے اونٹون کو تو سبزہ زار مین چراوے تو یہ بہی تقدیر اللہ مین داخل ہے اور خشک طرف مین اونٹون کا چرانا بہی تقدیر اللہ مین داخل ہے یعنے چونکہ اللہ تعالے نے تجربہ کو عقل بہی دی ہے اس لئے بالضرور تو اپنے اونٹون کو سبزہ زار ہی مین چراویگا مگر اس سے یہ نہین ثابت ہوتا کہ تقدیر اللہ کو ہم رد کرتے ہین بلکہ اللہ تعالی کا حکم ہے کہ

عملی نمونہ دکھاؤ

ہم بعض اعرابیوں کا قصہ احادیث میں پڑھکر تعجب کیا کرتے تھے اب بعض اوقات مدینۃ المسیح میں یہ نظارہ ان آنکھوں دیکھنے کا موقعہ ملتا ہے آج ۱۲ جولائی قبل از خطبۂ جمعہ باہر سے آئے ہوئے ایک شخص (جسے اعرابی ہی کہنا چاہیئے) عرض کیا کہ حضور میری بیوی کسی صورت میں مسلمان نہیں ہوتی۔ کیا کروں میں تو اسے بہتیرا سمجھا چکا ہوں۔

فرمایا۔ دیکھو زبانی واعظوں سے اتنا اثر نہیں ہوتا جتنا اپنی حالت درست کرکے اپنے تئیں نمونہ بنانے سے تم اپنی حالت کو ٹھیک کرو اور ایسے بنو کہ لوگ بے اختیار بول اٹھیں اب تم وہ نہیں رہے جب یہ حالت ہوگی۔ تو تمہاری بیوی کیا کئی لوگ تمہارا مذہب قبول کرلیں گے۔ حدیث میں آیا ہے۔ خیرکم خیرکم لاہلہٖ۔

پس جب بیوی سے تمہارا سلوک اچھا ہوگا۔ تو وہ خودبخود محجوب ہوکر تمہاری مخالفت چھوڑ دے گی اور دل سے جان لیگی کہ یہ مذہب بہت ہی اچھا ہے۔ جس میں ایسے نرم و عمدہ سلوک کی ہدایت ہوتی ہے پھر وہ خواہ مخواہ متابعت کرے گی احسان تو ایسی چیز ہے کہ اس سے ایک کتا بھی نادم ہو جاتا ہے چہ جائیکہ ایک انسان۔

اس نے عرض کی۔ کہ حضور وہ تو کبھی نہیں ماننے کی۔

فرمایا۔ دیکھو۔ مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔ خدا تعالیٰ جب کسی دل میں تبدیلی پیدا کرنا چاہتا ہے تو کسی چھوٹی سی بات سے کردیتا ہے۔ دعا کرنی چاہیئے۔ کہ دل سے نکلی ہوئی دعا ضائع نہیں جاتی اور لطیف پیرائے میں نصیحت بھی کرتے رہیں مگر سختی نہ کریں۔ اسے سمجھائیں۔ کہ ہمارا وہی اسلام دین ہے یہ کوئی نیا مذہب نہیں وہی نماز وہی روزہ وہی حج وہی زکوٰۃ۔ صرف فرق اتنا ہے۔ کہ یہ باتیں جو صرف جسم بے روح رہ گئی ہیں۔ ہم ان میں اخلاص کی خاص روح پیدا کرنا چاہتے ہیں اور ان کے اثر جو مترتب نہیں ہوتے۔ ہم چاہتے ہیں کہ ایسے طور سے ادا کئے جاویں۔ کہ ان میں اثر پیدا ہوں۔ عقیدہ میں یہ بات ہے کہ حضرت عیسےٰ کو ہم اور نبیوں کی طرح فوت شدہ مانتے ہیں اور ایک مسلمان کی محبت جو اسے اپنے متبوع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے وہ اس بات کی متقاضی ہے کہ جب آپ فوت ہو گئے۔ تو ان کے بعد کسی کو زندہ نہ سمجھے۔ صحابہ کرام کس قدر درد والم میں تھے۔ جب ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل سنا۔ تو سب کو ٹھنڈ پڑ گئی۔ مگر یاد رکھو ان وعظوں سے کچھ نہیں بنتا۔ جب تک ساتھ دعا اور اپنا عملی نمونہ نہ ہو۔ مگر جمعہ کس قدر مولوی سر کھپاتے ہیں مگر خاک بھی اثر نہیں ہوتا کیوں؟ اس لئے کہ جو کچھ کہتے ہیں۔ ان کا خود اس پر عمل نہیں۔ جتنے پیغمبر دنیا میں آئے۔ ان میں سے کسی نے بھی وعظوں پر اتنا سر نہیں مارا۔ جتنا دعا و عملی نمونہ کام دیتا ہے۔ سو اس کے میسر آنے کی کوشش کرو۔

اکمل آف گولیکی

قبر عیسیٰ

مکرمی حضرت صادق الآثار مفتی صاحب سلمہ ربہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں بباعث علالت طبع حسب مشورہ ڈاکٹر صاحب کشمیر کی طرف چلا آیا سفر میں قسم قسم کے لوگ ملتے رہے اور بعض تو نہایت مشرکانہ عقیدہ کے لوگ قبروں پر سجدہ کرنے والے دیکھنے میں آئے میں جمعہ کے روز سری نگر میں پہنچا تہا۔ اسی روز اپنے دو ہم سفروں کو ساتھ لے کر پہلے جامع مسجد دیکھی جس کی نسبت عامیانہ روایت مشہور ہے۔ کہ اس کے منار کوئی گن نہیں سکتا۔ کئی جگہ سے اس کو نہایت شکستہ پایا اس کے بعد مجھے مسیح اسرائیلی کی قبر دیکھنے کا شوق ہوا۔ میں نے ہمراہیوں کو مجبور کیا کہ خان یار محلہ کی طرف چلو۔ طوعاً و کرہاً میرے ساتھ ہو لئے۔ شاہ نقشبند رح کی زیارت کے آگے سے گذرے تو ایک شخص سے میں نے دریافت کیا کہ یوز آسف نبی کی قبر کہاں ہے اس نے اشارہ کر دیا۔ ہم چلنے لگے تو ایک شخص نے جو نہایت جلا بھنا ہوا اور ناک اس کا نصوار سے بھرا ہوا تہا۔ ہم کو آواز دی کہ ادہر آؤ۔ خیر ہم گئے مارے جوش کے جھاگ اس کے منہ سے بہنے لگی اور یوں گویا ہوا کہ وہ حضرت عیسےٰ کی قبر نہیں بلکہ سید نصر الدین کے ایک غلام کی ہے جس کو پانسو برس گذرے ہیں۔ میرے ساتھیوں کو تو اس کا کہنا بڑی دلیل ہوگیا۔ مجھ سے مخاطب ہو کر کہنے لگے کہ واہ کہتے ہیں کہ مسیح کی قبر ہے۔ پس میں نے کہا کہ ٹھہرو۔ ابھی میں اس پر جرح کرتا ہوں مگر وہ اس طبیعت کے آدمی تھے۔ کہ کوئی بات خواہ کیسی عمدہ ہو مگر وہ حضرت مرزا صاحب کے منہ یا قلم سے نکلے تو اس کو نہیں مانیں گے۔ انہوں نے کاغذ و قلم مانگی اور اس کے فرمودہ کو لکھنے لگے۔ میں نے کہا کہ آپ کے نزدیک مرزا صاحب کی اتنی بھی وقعت نہیں جتنی اس شخص کی۔ جب آپنے اس پر کوئی دلیل نہیں مانگی اور مان لیا ہے۔ مرزا صاحب نے تو دلائل بے شمار دئے ہیں۔ آپ بے دلیل مانتا تو کیا با دلائل بھی نہیں مان سکتے اور نہ انکار کی کوئی وجہ معقول اپنے پاس رکھتے ہیں میری جرح۔ سید نصر الدین کون تھے اور آپکا سن وفات کیا ہے اور کس مورخ نے ان کو اپنی تاریخ میں لکھا ہے۔ جواب۔ سید نصر الدین ایک بزرگ تھے۔ سن وفات معلوم نہیں پانسو برس گزرے کہ فوت ہوگئے۔ سوال۔ یوز آسف کون تہا۔ جواب۔ ان کا غلام تہا۔ سوال کیا دلیل جواب۔ حسن نے لکھا ہے۔ سوال۔ حسن بن صباح نے جواب۔ نہیں اور ایک بزرگ تھے۔ سوال۔ انہوں نے کس کے حوالے سے لکھا ہے۔ جواب۔ ایک سنسکرت کی کتاب کے حوالے سے جسکو پانسو برس کا زمانہ گذرا ہے۔ سوال مسلمانوں نے کیوں اس واقعہ کو نہیں لکھا۔ جواب یہ پرانی بات ہے اس واسطے ان کو معلوم نہیں۔ ہندوں نے لکھی۔ سوال۔ جب یوز آسف غلام سید نصر الدین کو فوت ہوئے ۵۰۰ برس گزرے ہیں تو پھر ہندوں کو یہ روایت کرنے کی کیا ضرورت پیش آئی تہی۔ کیا اس وقت مسلمان نہ تھے پیر صاحب جناب کی عقل قبر کے چڑہاوے کہا کہا کر ماری گئی ہے۔ اس وقت تو اسلامیوں کی سلطنت تہی۔ آخر وہ چپ ہو گیا۔ میں نے ساتھیوں سے کہا کہ چلو۔ انہوں نے انکار کر دیا اور علیحدہ ہو گئے۔

مجھے چونکہ شوق تہا۔ خان یار کے محلہ میں چلا گیا اور سید نصر الدین کی قبر دریافت کرنے لگا کہیں پتہ نہ لگا۔ آخر جس راستے سے میں کئی دفعہ گذرا تہا وہاں ذرا بڑھ کر ایک شخص سے دریافت کیا کہ کس کی قبر ہے اس نے کہا کہ (حضرت ییں نوں نبی نوں قبر ہوندی) یعنے یہ نبی کی قبر ہے۔ میں اندر گیا۔ تو کیا سنا میں خدا کی قسم کہا کر کہتا ہوں۔ کیونکہ میں نے خدا کو جان دینی ہے اور جھوٹی قسم کی وعید سے ڈرتا ہوں اور سچ سچ کہتا ہوں کہ اس عورت نے کہا کہ یہ حضرت عیسےٰ کی قبر ہے۔ میرے دل کو بڑی تسلی و اطمینان ہوا بہت دیر تک دعا کرتا رہا اور قبر پر سے کچھ پتے خوشبودار اٹھا لایا۔

عاجز ابو سعید عربی۔ معرفت خواجہ جمال الدین صاحب۔ بی۔ اے انسپکٹر مدارس ریاست جموں و کشمیر

(مسلسل صفحہ ۳)

آخری مرحلہ

۲۱ر جولائی ۱۹۰۷ء - ڈاکٹر عبد الحکیم نے حضرت کے متعلق جو الہام شائع کیا ہے اسکا ذکر تھا حضرت نے فرمایا کہ یہ آخری مرحلہ ہے - اللہ تعالے نے اب آخری فیصلہ کی تقریب پیدا کر دی ہے براہین احمدیہ کے آخر مین وحی الٰہی درج ہے - انا فتحنا لک فتحاً مبینا - وہ یہی فتح ہے - اس پر اللہ تعالے ایسے امور ظاہر کرے گا کہ لوگ سمجھ لین گے کہ اب آخری فیصلہ ہے -

ایک دوست نے عرض کی کہ حضور کا ایک پرانا الہام ہے -

لا تنقطع الاعداء الا بموت احد منہم

ترجمہ - دشمن نہین منقطع ہون گے مگر ان مین سے ایک کی موت کے ساتھ - فرمایا - ہان یہ پرانا الہام ہے - ہمین اس وقت یاد نہین کہ یہ الہام کہین چھپ چکا ہے یا نہین - فرمایا - پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین بھی بہت سے جھوٹے نبی پیدا ہوئے تھے مگر جھوٹا ہمیشہ بعد مین پیدا ہوتا ہے - سچا پہلے ظاہر ہو جاتا ہے - تو پھر اس کی ریس کرکے جھوٹے بھی نکل کھڑے ہوتے ہین - ہمارے دعوے سے پہلے کوئی نہین کہہ سکتا کہ کسی نے اس طرح خدا تعالے سے الہام پاکر مسیح ہونے کا دعوے کیا ہو - مگر ہمارے دعوے کے بعد چراغدین اور عبد الحکیم اور کئی ایک دوسرے ایسے پیدا ہو گئے ہین -

جلد باز نکتہ چین

حضرت کی خدمت مین ایک شخص کا خط پیش ہوا کہ مین کئی جگہ گیا تھا اور مین نے آپ کی جماعت کے آدمیون کو نماز کی بروقت پابندی مین اور باہمی اخوت کے شرائط کے پورا کرنے مین قاصر پایا - فرمایا - اصلاح ہمیشہ رفتہ رفتہ ہوتی ہے - بعض جلد باز لوگ ہین جو نکتہ چینی پر جلدی کرتے ہین - اخلاص اور ثبات قدم خدا تعالے کا ایک فضل ہے اور اس سلسلہ مین داخل ہونا بھی اللہ تعالیٰ کا ایک فضل ہے - بہت لوگ ایسے ہین - جنہون نے داخلہ کے فضل کی توفیق پائی اور اثبات قدم اور اخلاص کی توفیق کے حاصل کرنے کے واسطے ہنوز وہ منتظر ہین - ہر ایک شخص کو چاہیئے - کہ وہ اپنی حالت کو دیکھے - کیا وہ جس دن اس سلسلہ مین داخل ہوا - اُسدن اس کی حالت وہ تھی - جو آج اس کی ہے - ہر ایک آدمی رفتہ رفتہ ترقی کرتا ہے - اور کمزوریاں آہستہ آہستہ دور ہو جاتی ہین - گھبرانا نہین چاہیئے اور اصلاح کے واسطے کوشش کرنی چاہیئے - اپنے بھائی کو حقارت سے نہ دیکھو بلکہ اس کے واسطے دعا کرو - اس کے ساتھ لڑائی نہ کرو - بلکہ اس کو اصلاح کا موقعہ دو -

موت کو یاد رکھو

ایک شخص نے عرض کی کہ مجھے نماز مین لذت نہین آتی - فرمایا - کہ موت کو یاد رکھو - یہی سب سے عمدہ نسخہ ہے - دنیا مین انسان جو گناہ کرتا ہے - اس کی اصل جڑ یہی ہے - کہ اس نے موت کو بھلا دیا ہے - جو شخص موت کو یاد رکھتا ہے - وہ دنیا کی باتون مین بہت تسلی نہین پاتا - لیکن جو شخص موت کو بھلا دیتا ہے - اس کا دل سخت ہو جاتا ہے اور اس کے اندر طول امل پیدا ہو جاتا ہے - وہ لمبی لمبی امیدون کے منصوبے اپنے دل مین باندھتا ہے - دیکھنا چاہیئے کہ جب کشتی مین کوئی بیٹھا ہو اور کشتی غرق ہونے لگے تو اس وقت دل کی کیا حالت ہوتی ہے - کیا ایسے وقت مین انسان گناہ گاری کے خیالات دل مین لا سکتا ہے - ایسا ہی زلزلہ اور طاعون کے وقت مین چونکہ موت سامنے آجاتی ہے - اس واسطے گناہ نہین کر سکتا اور نہ بدی کی طرف اپنے خیالات کو دوڑا سکتا ہے - پس اپنی موت کو یاد رکھو -

سلام

ایک دوست نے عرض کی کہ مخالفین نے ہمکو سلام کہنا چھوڑ دیا - فرمایا - تم نے ان کے سلام مین سے کیا حاصل کر لینا ہے - سلام تو وہ ہے جو خدا کی طرف سے ہو خدا کا سلام وہ ہے جس نے حضرت ابراہیم کو آگ سے سلامت رکھا جس کو خدا کی طرف سے سلام نہ ہو - بندے اس پر ہزار سلام کرین - اس کے واسطے کسی کام نہین آسکتے - قرآن شریف مین آیا ہے -

سلامٌ قولاً من ربٍ رحیم - ایک دفعہ ہم کو کثرت پیشاب کے باعث بہت تکلیف تھی ہم نے دعا کی الہام ہوا السلام علیکم - اسیوقت تمام بیماری جاتی رہی سلام وہی ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہو - باقی سب رسمی سلام ہین -

چکڑالوی لوگ غور کرین

ایک شخص نے حضرت کی خدمت مین ایک فقہی مسئلہ پیش کرکے درخواست کی کہ اس کا جواب صرف قرآن شریف سے دیا جاوے - حضرت نے فرمایا کہ متقی کے واسطے مناسب ہے کہ اس قسم کا خیال دل مین نہ لاوے کہ حدیث کوئی چیز نہین - اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جو عمل تھا - وہ گویا قرآن کے مطابق نہ تھا - آج کل کے زمانہ مین مرتد ہونے کے قریب جو خیالات پھیلے ہوئے ہین ان مین سے ایک خیال حدیث شریف کی تحقیر کا ہے - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام کاروبار قرآن شریف کے تحت تھے - اگر قرآن شریف کے واسطے معلم کی ضرورت نہ ہوتی تو قرآن رسول پر کیون اُترتا - یہ لوگ بہت بے ادب ہین - کہ ہر ایک اپنے آپکو رسول کا درجہ دیتا ہے اور ہر ایک اپنے آپ کو ایسا سمجھتا ہے - کہ قرآن شریف اسی پر نازل ہوا ہے یہ بڑی گستاخی ہے - کہ ایک چکڑالوی مولوی جو معنے قرآن کے کرے - اس کو مانا جاتا ہے اور قبول کیا جاتا ہے اور خدا کے رسول پر جو معنے نازل ہوئے - ان کو نہین دیکھا جاتا ہے - خدا تعالے نے تو انسانون کو اس امر کا محتاج پیدا کیا ہے کہ ان کے درمیان کوئی رسول مامور مجدد ہو - مگر یہ چاہتے ہین - کہ ان کا ہر ایک رسول ہے اور اپنے آپ کو غنی اور غیر محتاج قرار دیتے ہین - یہ سخت گناہ ہے - ایک بچہ محتاج ہے کہ وہ اپنے والدین وغیرہ سے تکلم سیکھے اور بولنے لگے - پھر استاد کے پاس بیٹھ کر سبق پڑھے - جائے استاد خالی است - چکڑالوی لوگ دھوکہ دیتے ہین - کہ کیا قرآن محتاج ہے - اسے نادانو کیا تم بھی محتاج نہین اور خدا کی ذات کی طرح بے احتیاج ہو - قرآن تمہارا محتاج نہین پر تم محتاج ہو - کہ قرآن کو پڑھو سمجھو اور سیکھو - جبکہ دنیا کے معمولی کامون کے واسطے تم استاد پکڑتے ہو - تو قرآن شریف کیواسطے استاد کی ضرورت کیون نہین - کیا بچہ مان کے پیٹ سے نکلتے ہی قرآن پڑھنے لگیگا - بہرحال معلم کی ضرورت ہے - جب مسجد کا ملان ہمارا معلم ہو سکتا ہے تو کیا وہ نہین ہو سکتا جس پر خود قرآن شریف نازل ہوا ہو دیکھو قانون سرکاری ہے اس کے سمجھنے اور سمجھانے کیواسطے بھی آدمی مقرر ہین حالانکہ اس مین کوئی ایسے معارف اور حقائق نہین - جیسے کہ خدا کی پاک کتاب مین ہین - یاد رکھو کہ سارے انوار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع مین ہین - جو لوگ آنحضرت کا اتباع نہین کرتے وہ ان کو کچھ حاصل نہین ہو سکتا بجز نور اتباع خدا کو بھی پہچاننا مشکل ہے - شیطان شیطان اسیواسطے ہے کہ اس کو نور اتباع حاصل نہین -

آنحضرت صلعم ۲۳ سال دنیا مین رہے - متقی کا فرض ہونا چاہیئے کہ وہ احادیث کو محبت کی نگاہ سے دیکھے کہ آنحضرت صلعم کا کیا طریق عمل تھا -

بدر خواتین

احمدی خاتون کا پیغام اپنی بہنون کے نام

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی

مخدومی حضرت مفتی صاحب زاد عنایتہٗ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ محترم قاضی صاحب اکمل کی زبان سے معلوم ہوا کہ چند ہفتون سے اخبار بدر زائد چھپتا ہے اس لئے باوجود عدیم الفرصتی و چند دیگر وجوہات کے جن کے سبب مین کچھ مدت سے بدر مین مضمون لکھنے کا فخر حاصل کرنے سے قاصر ہون اپنی پیاری بہنون کی خدمت مین یہ پیغام بھیجنا چاہتی ہون آپکی بڑی مہربانی ہو گی۔ اگر اسے اسی ہفتہ کے پرچے مین درج فرمائینگے ضرور ممنون ہون گی۔ فقط

میری پیاری بہنون! اگرچہ مین اس لائق نہین کہ آپسے کچھ نصیحتاً عرض کرون مگر تاہم جب آگ لگ جاتی ہے۔ تو چھوٹے بڑے سب چیخ اٹھتے ہین۔ پس مین بھی کیسے خاموش رہ سکتی ہون تم دیکھتی ہو کہ آج کل دنیا پر تباہی و بربادی آرہی ہے نہ ہمارے اموال محفوظ ہین نہ جانین ایک طرف طاعون ہمارے عزیزون کو ہم سے جدا کر رہی ہے۔ زلزلے الگ قیامت ڈہا رہے ہین اور بنے ہوئے مکان گرا رہے ہین۔ موسم کی یہ کیفیت ہے کہ جب مینہ کا وقت نہ تہا تو ایسا کھل کر برسا کہ جو فصل پک چکی تھی اسے خراب کر دیا اگر کچھ کسر تہی تو ژالہ باری نے پوری کر دی۔ چنانچہ جہان چھ سات مانیان غلہ (مانی۔ امن پختہ) ہوتا تہا وہان اس دفعہ ایک مانی ہوا ہے اور جو ہوا ہے وہ بھی ایسا خراب کہ کہانے کے کام کا نہین اب ساون کا مہینہ ہے اور بارش کا نام تک نہین سخت لو چلتی ہے جس سے بدن جہلستا ہے۔ کاشتکار ہاتھ پر ہاتھ دہرے بیٹھے ہین اور سب کی نگاہین آسمان کی طرف لگی ہوئی ہین موت نے وہ دامن پھیلایا ہے کہ کئی گھرون مین قفل لگ گئے ہین کئی محلے خالی ہو گئے ہین آپس مین اتفاق اتحاد کچھ ایسا مفقود ہوا ہے کہ اخوۃ نام کو نہین بہن بہائیون مین مقدمہ بازی ہے اور جو اثاثہ بچ گیا اسے اس طرح برباد کر رہے ہین۔ غرض کوئی متنفس نہین (سوائے مومنین مخلصین کے) جسے ذرا بھی آرام ہو۔ سب کا قدم اگلا روان پر ہے باوجود اس کے یہ تعجب سے دیکھا جاتا ہے۔ کہ لوگ دنیا سے دل برداشتہ نہین ہوئی بلکہ آگے سے زیادہ کیڑون کی طرح اس کے جمع کرنے مین سرگردان ہین۔ دین کا کچھہ فکر نہین اپنی اصلاح کا خیال تک نہین بس فکر ہے تو دنیا کا۔ فکر ہے تو اس کے جمع کرنے کا۔ سو مین سے دو عورتین بھی نماز مین نہین پائی جاتین حالانکہ نماز ہی ایک ایسی علامت ہے جو دوسرے مذہبون سے اسلام کو امتیاز بخشتی ہے ورنہ اور باتین تو تقریباً مشترک ہین جو پڑھتی بھی ہین وہ محض رسمی طور سے اصلی اور حقیقی تقوے و طہارت سے کسی کو کچھ غرض نہین نہ حقوق اللہ کے ادا کرنے کا خیال ہے۔ نہ حقوق العباد کی عدم ادا سے ملال۔ مین حیران ہون اور جی ہی جی مین کڑہتی رہتی ہون کہ ان لوگون کو ہو کیا گیا۔

کیون نہین لوگو تمہین حق کا خیال
دل مین اٹھتا ہے مرے سو سو ابال

اللہ تعالی مجھ کو اور میرے خاندان کو ایسی سستی اور ایسی بے پرواہی سے جو جہنم کا پیش خیمہ ہے محفوظ رکھے خدا تعالی نے تو صاف فیصلہ فرما دیا ہے۔ جیسا کہ سورۃ نازعات مین ہے کہ فاما من طغی و اثر الحیوۃ الدنیا فان الجحیم ھی الماوی۔ کہ جو دنیا کو دین پر مقدم کرے اس کی جگہ دوزخ ہے یہ دوزخ کوئی معمولی چیز نہین۔ بلکہ اس کا ایک ادنی نمونہ طاعون ہے۔ چنانچہ اسے حضرت امام علیہ الصلوۃ والسلام کے الہامون مین بھی جہنم کہا گیا ہے۔ اب ہمین دیکھنا چاہئے اور رات کو جب بستر پر لیٹین تو خیال کرین کہ آیا ہمارے افعال ہمارے افکار مین زیادہ حصہ دنیا کا ہے یا دین کا اور پھر اس کے انجام پر نظر کر کے خشیۃ اللہ اختیار کرین۔ یہ تو متفق اللفظ سب نے تسلیم کیا ہوا ہے۔ کہ آجکل ہم پر عذاب پر عذاب نازل ہو رہا ہے۔ مگر یہ عذاب کیون ہے اس کا جواب ماکنا معذبین حتی نبعث رسولاً یعنے یہ کہ ہم جب تک رسول نہ بہیج لین اور لوگ شوخی و شرارت سے اس کا انکار نہ کرین۔ ایسے ابتدائی مدارج مین عذاب نہین دیئے جاتے۔ پہر یہ بھی فرمایا کہ ہم کسی بستی کو ہلاک نہین کرتے مگر جبکہ اس بستی کے لوگ ظالم ہون یعنے اللہ کے بندون کے حقوق کو ادا نہ کرین۔ عذابون سے چھٹکارے کی بھی کوئی صورت ہے یا نہین۔ ضرور ہونی چاہئے چنانچہ قرآن مجید مین ہے۔ ما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم وما کان اللہ معذبھم وھم یستغفرون۔ اللہ تعالی انکو عذاب نہین دیگا اگر وہ استغفار کر رہے ہین یعنی عاجزی سے اپنے پچھلے گناہون کے برے نتیجون سے معافی مانگتے ہون اور آیندہ کے لئے محفوظ رہنے کی دعا کرتے رہتے ہون اور پھر سورۃ نوح مین فرماتا ہے ان اعبدواللہ واتقوہ واطیعون یغفر لکم من ذنوبکم ویؤخرکم الی اجل مسمی۔ کہ اللہ کی فرمانبرداری کرو اور اس سے متقی بن جاؤ اور میری (وقت کے امام و رسول کی) اطاعت کرو۔ تمہارے گناہ بخشے گا اور وقت مقررہ تک مہلت دیگا یعنی ہلاکت سے بچالیگا۔ پس عذاب الہی کے بچنے کے لئے ایک تو خداتعالے کے حضور مین استغفار کرنا چاہیئے اور تقوے سے زندگی بسر کرنی چاہیئے اور اس کے حکمونکی فرمانبرداری مین اپنے آپ کو فنا کر دینا چاہیئے اور وقت کے رسول کی اطاعت۔ اس کے بعد یقیناً وہ عذاب اٹھایا جاتا ہے۔ کاش کوئی ان باتونکو سمجھے اور اس پر غور کرے (الہی اس عاجزہ کو بھی توفیق دے) ایک اور علاج ہے۔ جس پر سب مذہبون والے اتفاق رکھتے ہین وہ صدقہ ہے۔ صدقہ کی نسبت لکھا ہے۔ کہ صدقہ رب کے غضب کی آگ کو بجھا دیتا ہے اور موت کے سوا سب بلاؤن سے نجات دیتا ہے۔ عورتین مردون سے طبعاً زیادہ بخیل ہوتی ہین۔ پس ہماری احمدی بہنون کو اس نقص کی خاص کر کے اصلاح کرنی چاہیئے صحابہ کرام کی عورتین تو جنگلون مین اپنے بھائیون اور خاوندون کے ساتھ کام کرتی تہین۔ اب وہ وقت نہین اس لئے ہمین چاہیئے۔ کہ مالی خدمت سے فائدہ اوٹھاوین مردون مین کمیٹیان بن رہی ہین۔ مین چاہتی ہون۔ کہ ہم عورتین بھی اس مالی جہاد مین شامل ہون اور ہر روز آٹا گوندہتے وقت صرف ایک لپ آٹا ایک برتن مین رکھدینے سے اس کار خیر کو شروع کرین۔ جن کو خدا نے بہت کچھ دیا ہے وہ دوسری طرح بھی اس سلسلہ کے مسکین یتیم لڑکون کی امداد کرین اور اسلام کی اشاعت مین حصہ لین۔ مگر جو معمولی حیثیت کے خاندان مین اور غریب ہین ان کو یہ بات گران نہ گذرے گی۔ مگر اس سے بہت سی امداد ماہوار جمع ہو سکتی ہے۔ اب مین دیکھتی ہون کہ کتنی بہنین اس پر عملدرآمد شروع کرتی ہین۔ اس طرح ہر روز ان کے گہر سے خیرات نکل کر امن و عافیت کی پہرہ دار بنے گی۔ یا الہی میری اس تحریر مین ایسا اثر دے کہ اس کا غیر معمولی اثر ہو۔ آمین ثم آمین

اپنی بہنون کی خادمہ
خاکسار احمدی خاتون گولیکی ضلع گوجرات
عفی عنہا

عیسائی نجات سے محروم ہین

یون تو عیسائی صاحبان ہر جگہ گلی کوچون مین منادی کرتے

پھرتے ہیں کہ نجات یافتہ گروہ ہمارا ہے اور حقیقی نجات کا ثمرہ کھلانے والا خداوند یسوع مسیح ہے لیکن ان کی کتب مقدسہ پر سرسری نظر کرنے سے یہ امر بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ یہ فرقہ نجات سے بے بہرہ ہے اور غضبناک آتش کا شکار ہوگا ۔ دیکھو عبرانیوں ۱۰ باب ۲۶ آیت ۔ کیونکہ حق کی پہچان حاصل کرنے کے بعد اگر ہم جان بوجھ کر گناہ کریں تو گناہوں کے عوض کوئی اور قربانی باقی نہیں رہی ہاں عدالت کا ایک ہولناک انتظار اور غضبناک آتش باقی ہے ۔ جو مخالفوں کو کھا لیگی ۔ یعنی بپتسمہ حاصل کرکے کفارے پر ایمان لانا صرف پچھلے گناہوں کے واسطے کافی ہو سکتا ہے ۔ اگر اس کے بعد کوئی عیسائی گناہ کا مرتکب ہو تو اس کے واسطے کوئی قربانی باقی نہیں جو اس کے گناہوں کا عوضانہ ہو اگر عیسائی صاحبان کہیں کہ کفارے پر ایمان لانے کے بعد ہم سے گناہ سرزد ہی نہیں ہوتا تو یہ بات سراسر غلط اور باطل ہے جب کہ حضرت داؤد علیہ السلام باوجود نبی ہونے کے اور عیسائیوں کے خدا کے جد امجد ہونے کے گناہ سے نہ بچ سکا ۔ تو یہ بیچارے کیا حیثیت رکھتے ہیں اور پادری فنڈر صاحب اپنی کتاب میزان الحق کے باب ۲ فصل ۲ کے صفحہ ۳۹ میں تحریر فرماتے ہیں کہ کوئی شخص بے گناہ نہیں اور اس بات پر مندرجہ ذیل شہادتیں پیش کرتا ہے ۔ موسیٰ کی پہلی کتاب کی ۸ فصل ۲۱ آیت میں لکھا ہے ۔ آدمی کے دل کا خیال لڑکپن سے برا ہے اور زبور ۱۴۳ کی ۲ آیت میں لکھا ہے ۔ کہ اپنے بندے سے حساب نہ لے کیونکہ کوئی جاندار تیرے حضور بیگناہ ٹھہر نہیں سکتا اور پہلے یوحنا کی پہلی فصل کی ۸ آیت میں مذکور ہے ۔ اگر ہم کہیں کہ بے گناہ ہیں تو اپنے تئیں فریب دیتے ہیں اور سچائی ہم میں نہیں اور رومیوں کے ۳ فصل کی ۱۰ ۔ ۱۱ ۔ ۱۲ ۔ ۱۷ ۔ ۱۸ و ۲۳ آیتوں میں لکھا ہے ۔ کوئی راستباز نہیں ایک بھی نہیں کوئی سمجھنے والا نہیں کوئی خدا کے ڈھونڈھنے والا نہیں سب گمراہ ہیں سب کے سب نکمے ہیں کوئی نیکی کرنیوالا نہیں ایک بھی نہیں اور انہوں نے سلامتی کی راہ نہیں پہچانی اور ان کی نظروں میں خدا کا خوف نہیں اس لئے کہ سب نے گناہ کیا اور خدا کے جلال سے محروم ہیں اور کتب مقدسہ سے عیسائیوں کا اپنی ماؤں سے زنا کرنا مسطور ہے قرنتیان ۱ باب ۱۵ آیت ۔ اور خاصکر مسیح علیہ السلام کے حواری بھی تعلیم انجیلی پر عمل نہ کر سکے ۔ کسی نے بیٹے کے حق میں کفر کیا اور کسی نے خداوند یسوع چند پیسے رشوت لے کر پکڑ وا دیا ۔ اور عیسائیوں سے نمک حرام ہونیکا خطاب حاصل کیا اور اب یہ امر تو بخوبی ثابت ہو گیا کہ کوئی عیسائی گناہ سے بچ نہیں سکتا اور گناہ کرنیوالے کیواسطے کوئی قربانی نہیں ۔ جو عیسائیوں کو نجات بخشے ۔

سید محمد نذیر حسین بقا گٹھالیاں ضلع سیالکوٹ

المفتی

---

۸۲ ساند رکھنا ۹ ۔ جولائی سنہ ۱۹۰۷ء ۔ ایک شخص نے سوال کیا کہ خالصۃً لوجہ اللہ ۔ نسل افزائی کی نیت اگر کوئی ساند چھوڑے ۔ تو کیا یہ جائز ہے ۔

فرمایا ۔ اصل الاشیاء اباحۃ ۔ اشیاء کا اصل تو اباحت ہی ہے ۔ جنہیں خدا تعالیٰ نے حرام فرمایا وہ حرام ہیں باقی حلال ۔ بہت سی باتیں نیت پر موقوف ہیں میرے نزدیک تو یہ جائز بلکہ ثواب کا کام ہے ۔ عرض کیا گیا کہ قرآن مجید میں آیا ہے ۔ فرمایا ۔ میں نے جواب دیتے وقت اسے زیر نظر رکھ لیا ہے ۔ وہ تو دیوتوں کے نام پر دیتے یہاں خاص خدا تعالیٰ کے نام پر ہے ۔ نسل افزائی ایک ضروری بات ہے ۔ خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں انعام وغیرہ کو اپنی نعمتوں سے فرمایا ہے ۔ سو اس نعمت کا قدر کرنا چاہیئے اور قدر میں نسل کا بڑھانا بھی ہے پس اگر ایسا نہ ہو ۔ تو پھر چار پائے کمزور ہوں گے اور دنیا کے کام بخوبی نہ چل سکیں گے اس لئے میرے نزدیک تو حرج کی بات نہیں ۔ ہر ایک عمل نیت پر موقوف ہے ۔ ایک ہی کام جب کسی غیر اللہ کے نام پر ہو تو حرام اور اگر اللہ کے لئے ہو تو حلال ہو جاتا ہے ۔

(نوٹ) یاد رہے کہ ساند کو کسی رسم کی پیروی میں یا اسپر یا پیر لکھ کر یا اسکی پشت پر کچھ لاد کر یا تعظیم کے خیال سے یا کسی بیمار کے گرد پھرا کر چھوڑنا حرام اور قطعی حرام ہے (اکمل)

۸۳ نماز میں دعا ۹ ۔ جولائی سنہ ۱۹۰۷ء ۔ ایک شخص نے سوال کیا کہ حضور! امام اگر اپنی زبان میں (مثلاً اردو میں) بآواز بلند دعا مانگتا جائے اور پیچھے آمین کرتے جاویں تو کیا یہ جائز ہے جبکہ حضور کی تعلیم ہے ۔ کہ اپنی زبان میں دعائیں نماز میں کر لیا کرو فرمایا ۔ دعا کو بآواز بلند پڑھنے کی ضرورت کیا ہے ۔ خدا تعالیٰ نے تو فرمایا ۔ تضرعاً و خفیۃ ۔ اور دون الجہر من القول ۔

عرض کیا کہ قنوت تو پڑھ لیتے ہیں ۔ فرمایا ہاں ادعیہ ماثورہ جو قرآن و حدیث میں آ چکی ہیں ۔ وہ بے شک پڑھ لیجاویں باقی دعائیں جو اپنے ذوق و حال کے مطابق ہیں وہ دل ہی میں پڑھنی چاہئیں ۔

۸۴ کنوئیں کو پاک کرنا سوال ہوا ۔ کہ یہ جو مسئلہ ہے ۔ کہ جب چوہا یا بلی یا مرغی یا بکری یا آدمی کنوئیں میں مرجاویں تو اتنے دلو پانی نکالنے چاہئیں ۔ اس کے متعلق حضور کا کیا ارشاد ہے ۔

پہلے تو ہمارا یہی عمل تھا کہ جب تک رنگ ۔ بو مزہ نہ بدلے پانی کو پاک سمجھتے ۔

فرمایا ۔ ہمارا تو وہی مذہب ہے جو احادیث میں آیا ہے یہ جو حساب ہے کہ اتنے دلو نکالو اگر فلاں جانور پڑے اور اتنے اگر فلاں پڑے ۔ یہ ہمیں تو معلوم نہیں اور نہ اس پر ہمارا عمل ہے ۔

عرض کیا گیا ۔ کہ حضور نے فرمایا ہے ۔ جہاں سنت صحیحہ سے پتہ نہ ملے ۔ وہاں حنفی فقہ پر عمل کر لو ۔

فرمایا ۔ فقہ کی معتبر کتابوں میں بھی کب ایسا تعین ہے ۔ ہاں نجات المومنین میں لکھا ہے ۔ سو اس میں تو یہ بھی لکھا ہے ۔

سر ٹوئے وچ دے کے بیٹھ نماز کرے

کیا اس پر کوئی عمل کرتا ہے اور کیا یہ جائز ہے ۔ جب کہ حیض و نفاس کی حالت میں نماز منع ہے ۔ پس ایسا ہی یہ مسئلہ بھی سمجھ لو ۔

میں تمہیں ایک اصل بتا دیتا ہوں ۔ کہ قرآن مجید میں آیا ہے ۔ والرجز فاھجر ۔ پس جب پانی کی حالت اس قسم کی ہو جائے ۔ جس سے صحت کو ضرر پہنچنے کا اندیشہ ہو ۔ تو صاف کر لینا چاہیئے مثلاً پتے پڑ جاویں یا کیڑے وغیرہ (حالانکہ اس پر یہ ملاں نجس ہونے کا فتوے نہیں دیتے) باقی یہ کوئی مقدار مقرر نہیں ۔ جب تک رنگ بو و مزہ نجاست سے نہ بدلے وہ پانی پاک ہے ۔

(اکمل آف گولیکی)

وصیت نمبر ۱۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم ✤ نحمدہ ونصلی علے رسولہ الکریم

میں امام الدین ولد مولوی بدرالدین مرحوم ساکن گوئیکی ضلع گوجرات پنجاب بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلا جبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے حسب ذیل وصیت آج ۱۰ مارچ ۱۹۰۷ء کو کرتا ہون

(نوٹ)۔ چونکہ شرط ۱ و ۲ و ۳ کا مضمون ہر وصیت میں واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے اس کا اسجگہ اندراج نہین کیا۔

۴ - اپنی جایداد کے متعلق میری یہ وصیت ہے۔ کہ اپنی ماہوار تنخواہ سے جو فی الحال ۱۲ ہے دسوان حصہ اور ایسا ہی اپنی زمین کی آمدنی سالانہ جو فی الحال قریباً دو مانی گندم ہے کا دسوان حصہ جب تک زندہ رہون گا۔ صدر انجمن احمدیہ کو دیتا رہون گا اور مختلف مدات مین تقسیم کرنے کے لئے ہدایت کردون گا۔ اس کے علاوہ میری مملوکہ موجودہ اشیاء مع کتب خانہ کے تخمیناً ایک سو پانچ روپے کی ہیں۔ ان کے ساتوین حصے کے مبلغ ۱۵ روپیہ مین اپنے ذمے لیتا ہون جو انشاء اللہ تعالیٰ آہستہ آہستہ خود ہی ادا کر دیا کرون گا اگر نہ کر سکون تو میرے ورثا پر لازم ہوگا کہ اسے ادا کرین۔ اور آج کی تاریخ سے بعد اگر کوئی جائداد پیدا کرون تو وہ جایداد اگر از قسم زمین ہو تو اس کی آمدن سالانہ کا عشر اگر کچھ اور ہو تو اس کی قیمت کا عشر مین خود ہی ادا کر دیا کرون گا۔

۵ - میرا جنازہ احمدی امام پڑھائے اور میری آرزو ہے کہ مقبرہ بہشتی مین دفن کیا جاؤن۔ اگر اللہ تعالے نے مجھے توفیق بخشی۔ تو مین نعش کے قادیان پہنچانے کے اخراجات حسب مشورہ مجلس کارپرداز ان مصالح قبرستان جمع کرا دونگا لیکن اگر نہ کرا سکون تو میرے ورثاء پر کچھ جبر نہین اور نہ جایداد مندرجہ وصیت اس کی ذمہ وار ہے اور خواہ مین مقبرہ بہشتی مین دفن کیا جاؤن یا نہ کیا جاؤن اس وصیت کو اس سے تعلق نہین یہ محض ابتغاء لوجہ اللہ ہے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد الموصی

امام الدین بن بدرالدین مرحوم عفی عنہ ساکن گوئیکی ضلع گوجرات بقلم خود ۱۰ مارچ ۱۹۰۷ء

گواہ شد - محمد دین احمدی سندھو بقلم خود

گواہ شد - محمد رمضان بقلم خود از گوئیکی

وصیت نمبر ۲۳۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم ✤ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مین احمد دین عمر ۳۵ سال ولد نبی بخش قوم گوجر ساکن کریم پور تحصیل نوان شہر ضلع جالندھر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہون۔

(نوٹ) چونکہ شرط ۱ و ۲ و ۳ کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے اس کا اس جگہ اندراج نہین کیا۔

۴ - اپنی جایداد متروکہ کے متعلق مین حسب ذیل وصیت کرتا ہون۔ میری جایداد جو اس وقت ۳۵ کنال ۲ مرلہ اراضی ہے اس وقت اس پر میرا مالکانہ قبضہ ہے علاوہ ازین ایک مکان سکونتی ہے اور ایک حویلی ہے اور ماسوائے ان کے زیورات اور مال مویشی بھی ہین اس جایداد مین میرا کوئی شریک نہین مین آج کی تاریخ ۱۸ اپریل ۱۹۰۷ء سے اس جایداد کے ۱/۱۰ حصہ کے متعلق یہ وصیت کرتا ہون کہ میری یہ جایداد جو اس وقت جس کی قیمت (اراضی مذکورہ کی قیمت تین ہزار روپیہ و مکانات سکونتی دو صد روپیہ و حویلی یک صد روپیہ زیورات پچاس روپیہ مال مویشی دو صد روپیہ ہے) ساڑھے ۳۵۵ روپیہ ہوتے ہین۔ میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کی جاوے۔ انجمن مذکور کا اختیار ہوگا کہ میرے مرنے کے بعد اس جائداد کو میری بقیہ جایداد سے الگ کرے یا اس مین رہنے دے۔ غرضکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جایداد کی مالک متصور ہو۔ انجمن مذکور کو ہر طرح سے اختیار ہوگا اور کسی وارث کو گو احمدی ہو یا غیر احمدی۔ میری اس وصیت کردہ سے کوئی تعلق نہین۔ اگر پھر سب وصیت کردہ جایداد کی قیمت آئندہ بڑھ جاوے یا کم ہو جاوے تو اس کی مالک یہی انجمن ہے اگر کوئی جایداد مذکورہ بالا جایداد کے علاوہ پیدا کرون یا میرے مرنے کے بعد متروکہ ثابت ہو تو ایسی جایداد فاضلہ کے متعلق بھی یہی وصیت ہے، اس جایداد کے متعلق بھی وقتاً فوقتاً اطلاع دیتا رہون گا۔

العبد - احمد دین ولد نبی بخش سکنہ کریم پور

گواہ شد - رحمت اللہ نمبردار ولد نبی بخش ساکن کریم پور بقلم خود برادر احمد دین

گواہ شد - سلیمان ولد نبی بخش احمدی برادر حقیقی سکنہ کریم پور تحصیل نوان شہر ضلع جالندھر - ناخواندہ نشان انگوٹھا

گواہ شد - اسمٰعیل ولد نبی بخش احمدی برادر حقیقی سکنہ کریم پور ناخواندہ - نشان انگوٹھا

۱۸

وصیت نمبر ۱۹۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم ✤ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مین امیر دین ولد نور الدین قوم کشمیری ساکن گوجرات بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلا جبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہون۔

(نوٹ) چونکہ شرط ۱ و ۲ و ۳ کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے۔ اس لئے اس کا اس جگہ اندراج نہین کیا۔

۴ - اپنی جایداد متروکہ کے متعلق مین حسب ذیل وصیت کرتا ہون۔ میرا مکان جو برادرم محمد بخش حقیقی کے ساتھ مشترکہ ہے۔ بحصہ نصف جو میرے قبضہ مین مغربی طرف کا ہے اس مین سے دسوان حصہ اور جو میری موت کے بعد ادائے قرض کے نقد ہو اس مین سے دسوان حصہ انجمن مقبرہ بہشتی کو دیا جاوے۔ مکان مذکورہ کے حدود اربعہ یہ ہین۔ مغرب مکان خدا بخش چپراسی۔ مشرق مسجد بوڑ شاہیان شمال مکان عمر شاہ۔ جنوب شارع عام

یکم اپریل ۱۹۰۷ء

العبد

امیر الدین ولد نور الدین احمدی ملک بقلم خود

بیٹے کے دستخط

احمد ولد امیر الدین بقلم خود

گواہ شد

نظام الدین عطار بقلم خود

گواہ شد

شیخ محمد ابراہیم ولد قطب الدین گوجرات بقلم خود

گواہ شد

محمد دین ولد میان جواہر ورق ساز ساکن گجرات بقلم خود

گواہ شد

امیر الدین ولد میان امام الدین احمدی ساکن گجرات بقلم خود

وصیت

بسم اللہ الرحمن الرحیم ✤ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

منکہ اروڑا ولد منصیدار از ذات ارائین سکنہ محلہ اراضی یعقوب

شہر سیالکوٹ ۔۔۔ بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلاجبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۔۔ مارچ ۱۹۰۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اور لکھ دیتا ہوں ۔ کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو ۔

(نوٹ) چونکہ شرط ۱ و ۲ و ۳ کا مضمون ہر وصیت میں واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے ۔ اس لئے اس کا اس جگہ اندراج نہیں کیا ۔

۴ ۔ میری جائداد جو اس وقت حسب ذیل ہے ۔ یعنی ہم چار بھائی ہیں اراضی اور مکان مشترکہ ہیں ۔ اراضی چھ گھماؤں ایک مکان جس کی چار کوٹھڑی بمعہ صحن ایک ڈیوڑھی جس کے حدود اربعہ یہ ہیں ۔ مشرق گلی ۔ مغرب مکان نواب خان عمر خان افغان ۔ شمال مکان عمر الدین ۔ جنوب مکان غلام حسین ۔ جس پر ہمارا چاروں بھائیوں کا مالکانہ قبضہ ہے اور اس جائداد میں ہمارا کوئی شریک نہیں ۔ سب آج کی تاریخ سے اس جائداد کے چہارم حصہ کے حصہ میں سے ۱/۱۰ کے متعلق یہ وصیت کرتا ہوں ۔ کہ میری یہ جائداد جو اس وقت جس کی قیمت ساڑھے سات سو روپیہ ہے اور اس کا دسواں حصہ پچھتر روپیہ ہوئے اور دو صد روپیہ نقد میرے پاس ہے ۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ ۔ کل ۹۵ روپیہ ہوا ۔ میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کی جاوے انجمن مذکور کا اختیار ہوگا ۔ کہ میرے مرنے کے بعد اس جائداد کو میری بقیہ جائداد سے الگ کرے یا اس میں شامل رہنے دے ۔ وہ اس کو فروخت کر کے اس کی قیمت وصول کرے غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائداد کی مالک متصور ہو ۔ کسی وارث کو خواہ احمدی ہو یا غیر احمدی میری اس وصیت کردہ جائداد سے کوئی تعلق نہیں ۔ اگر میری جائداد وصیت کردہ کی قیمت آئندہ بڑھ جاوے تو اس کی مالک بھی انجمن مذکور ہی ہوگی ۔

(۵) میں اقرار کرتا ہوں کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد میں اگر کوئی جائداد مذکورہ بالا جائداد کے علاوہ پیدا کروں یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد ماسوا جائداد مذکورہ میری متروکہ ثابت ہو تو ایسی جائداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے ۔ جس کا مفصل ذکر میں نے فقرہ ماسبق نمبر ۴ وصیت میں کیا ہے ۔ میں ایسی جائداد کی وقتاً فوقتاً اطلاع انجمن مذکور کو دیتا رہوں گا ۔

(۶) میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر میں قادیان میں فوت نہ ہوں تو احمدی جماعت میری نعش ایک صندوق میں بند کر کے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکے ہیں یا آئندہ شائع ہوں گے دارالامان قادیان میں پہنچائی جاوے اور وہاں مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے سپرد کی جاوے ۔

۷ ۔ میری یہ بھی وصیت ہے ۔ کہ میری تجہیز و تکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہاں دفن کرنے کے متعلق جس قدر خرچ اخراجات ہوں ان اخراجات کی متکفل میری یہ جائداد وصیت کردہ جس کا ذکر میں نے فقرہ نمبر ۴ اور نمبر ۵ میں کیا ہے ہرگز نہیں ۔ ان اخراجات کا حسب مشورہ مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اندازہ کر کے میں اخراجات کو مجلس مذکور کے حوالہ کر دوں گا ۔ جس کا اعلان مجلس مذکور کی طرف سے میں کرا دوں گا ۔ اور اگر ان اخراجات کے لئے میں کوئی رقم اپنی زندگی میں الگ نہ کر سکا اور یا ایسا اگر وہ رقم ادا کردہ اصل اخراجات سے کم ہوئے تو دیگر متروکہ جائداد جس میں یہ وصیت کردہ جائداد شامل نہ ہوگی ان اخراجات کی متکفل ہوگی اور میرے ورثاء ان اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ وار ہوں گے ۔ جو میری روح کی نجات کا باعث ہوں گے ۔ اور میرے پسماندگان ان اخراجات کو اہم اور جائز ضرورت شرعی سمجھیں گے ۔

۸ ۔ یہ بھی اقرار کرتا ہوں کہ میں نے یہ وصیت ابتغاءً لوجہ اللہ کی ہے اور اگر حالات آئندہ کے ماتحت جن کا مجھے اس وقت علم نہیں ۔ میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکی تو اس صورت میں بھی میری یہ وصیت جو میں نے اپنی جائداد کے متعلق کی ہے اور جس کا ذکر فقرہ ۴ و ۵ کیا گیا ہے درست اور قائم رہیگی لیکن یہ ضروری ہوگا کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی میں دفن پہنچانے کی کوشش کیجاوے ۔ اور جب تک مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اجازت نہ دے میری نعش اور کہیں دفن نہ کی جاوے ۔ البتہ امانت کے طور پر کسی اور جگہ دفن کی جا سکتی ہے ۔

۹ ۔ یہ کہ اگر حسب فقرہ نمبر ۶ میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکی تو جو اخراجات متعلق انتقال نعش میں جمع کرا چکا ہوں گا یا میری جائداد متروکہ سے وصول ہوئے ہوں ۔ اس کو ہی وصول کرنے اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثاء کو نہ ہوگا ۔ بلکہ مجلس کو ہوگا ۔ فقط ۲۰ ۔ مارچ ۱۹۰۰ء

العبد

ارو ڑا ولد منصب دار ۔ نشان انگوٹھا

العبد ۔ منصبدار ولد فضلدین " "

العبد ۔ عمر دین ولد منصبدار " "

العبد ۔ امام الدین ولد منصبدار نشان انگوٹھا

العبد ۔ ہاشم ولد منصبدار " "

گواہ شد ۔ حسن دین کرم دین ارائین سکنہ محلہ اراضی یعقوب نشان انگوٹھا

گواہ شد ۔ حاکم خان و میر خان افغان " " "

گواہ شد ۔ عمر الدین ولد بوڑا احمدی ۔ ذات ارائین " " "

وصیت ۲۱۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

میں محمد امام الدین ولد منشی نظام الدین قوم ارائین ساکن پکا گڑھ تحصیل سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔

(نوٹ) ۔ چونکہ شرط ۱ و ۲ و ۳ کا مضمون ہر وصیت میں واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے ۔ اس لئے اس کا اس جگہ اندراج نہیں کیا

۴ ۔ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق میں حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میرے فوت ہو جانے کے بعد جو کچھ میری متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ صدر انجمن احمدیہ کو ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بابت میں وصیت کرتا ہوں کہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو سپرد کیجاوے ۔ اور باقی ۹/۱۰ میرے ورثاء ان کو ملے ۔ نیز میں عہد کرتا ہوں کہ آئندہ میں اپنی زندگی میں ہمیشہ اپنی آمدنی کا دسواں حصہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی امداد میں دیا کروں گا ۔ بالفعل میری ماہواری آمدنی مبلغ عـــہ ۲۰ روپیہ ہے اس کا دسواں حصہ مبلغ عا روپیہ سلسلہ عالیہ کی امداد میں دیتا رہوں گا

مورخہ ۱۰ ۔ اپریل ۱۹۰۰ء

العبد

محمد امام الدین ولد منشی نظام الدین قوم ارائین ساکن پکا گڑھ تحصیل و ضلع سیالکوٹ حال محرر جوڈیشل تحصیل ظفروال بقلم خود

گواہ شد

شاہ محمد ولد محمد یار قوم جٹ شاہی ساکن پٹیالہ تحصیل کھاریاں ضلع گجرات حال ملازم پولیس سیالکوٹ ہیڈ کنسٹبل دوم ۔ بقلم خود

گواہ شد

محمد حسین وزیر قانونگوئی ظفروال

بقلم خود

وصیت ۲۳۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مین امام الدین پٹواری لوہ چپ ولد حکم الدین قوم ارائین ساکن قلعہ درشن سنگھ تحصیل بٹالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہون۔

نوٹ - چونکہ شرط ۱ و ۲ و ۳ کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے اس کا اس جگہ اندراج نہین کیا

(۴) اپنی جائیداد متروکہ کے متعلق مین حسب ذیل وصیت کرتا ہون - کہ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔

اراضی مزروعہ تخمیناً اکیس ۲۱ کنال جس کی قیمت مبلغ اما عہ روپیہ ہے اور مال مویشی قیمتی للعہ اور نقد مبلغ لعہ روپیہ کل جائیداد مبلغ صما لعہ روپیہ کی ہے - جس پر میرا مالکانہ قبضہ ہے اور اس مین میرا کوئی شریک نہین - آج کی تاریخ سے جائداد مذکور کا ۱/۱۰ حصہ جس کے مبلغ لعہ روپیہ ہوتے مین - سو حسب ذیل ادا کرون گا - نقد مال مبلغ عہ روپیہ ادا کر دئے ہین اور باقی مبلغ عہ روپیہ عرصہ ایک سال مین بدو اقساط ادا کر دون گا اور خدانخواستہ قبل از ادائے بقیہ مبلغ عہ روپیہ مجھ کو موت آ جاوے - تو میرے ورثا ء اس کی ادائیگی کے ذمہ دار ہون گے اور اگر آئندہ علاوہ جائیداد مذکورہ کے میری وفات کے بعد میری اور جائیداد ثابت ہو - تو جائداد پیدا شدہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے - کہ اس کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ کے حوالہ کیا جاوے - فقط

مورخہ ۲۰ مئی سنہ ۱۹۰۷ء

العـــــــــبد

امام الدین پٹواری لوہ چپ تحصیل بٹالہ اصلی سکونت قلعہ درشن سنگھ بقلم خود

گواہ شد

عبدالعزیز احمدی پٹواری موضع سکھوان بقلم خود

گواہ شد

خیر الدین احمدی ساکن سکھوان بقلم خود

وصیت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مین خاکسار احمد حسین احمدی ولد شیخ غلام حسین مرحوم قوم شیخ ساکن فرید آباد ضلع دہلی حال تاجر کتب و سٹیشنر امرتسر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہون

نوٹ - چونکہ شرط ۱ و ۲ و ۳ کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے اس کا اس جگہ اندراج نہین کیا۔

(۴) اپنی جائیداد متروکہ کے متعلق مین حسب ذیل وصیت کرتا ہون - میری جائیداد اسوقت صرف یہ ہے - (ا) - مکان سکونتی کا حصہ واقع قصبہ فرید آباد ضلع دہلی محلہ سیدان جس کی پیمائش زمین وغیرہ مجھے معلوم نہین اور اس کی مکانیت خام اور معمولی ہے - (ب) - دوکان کا مال یعنی کچھ حصہ کتب کچھ سامان سٹیشنری اور چند الماریان وغیرہ (ج) - گھر کا ذاتی اسباب یعنی ظروف صندوق وغیرہ۔

اس کے علاوہ اور جو کچھ بھی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ خداوندکریم مجھے اپنی زندگی مین عطا فرمائے (یا بوقت وفات مین اس کا حقدار قرار پاؤن) وہ بھی میری اس وصیت کے زیر اثر ہوگی۔

(۲) میری وفات کے بعد اگر میرے ذمہ کسی قسم کا قرضہ شرعی یا قانونی ثابت ہو سب سے پہلے وہ میرے مال متروکہ سے ادا کیا جاوے۔

(۳) باقیماندہ کا کم از کم دسوان حصہ خدمت اسلام کیلئے صدر انجمن احمدیہ دار الامان قادیان شریف کے حوالہ کیا جاوے اور اگر میرے ورثا اس کو زیادہ دینے پر راضی ہون تو یہ امر ان کی میری نجات اور تسکین روح کا موجب ہوگا۔

(۵) میری بیوی کا (اگر وہ بھی بفضلہ احمدی خاتون ہے) زیور اور فالتو اسباب اس وصیت سے علیحدہ رہے گا وہ ان کی اپنی ملکیت متصور ہو۔

(۶) مین نے محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم پر بھروسہ کر کے جنوری سنہ ۱۹۰۷ء سے اپنی آمدنی کا عشر اپنی زندگی مین ماہ بماہ صدر انجمن احمدیہ کو بھیجنا شروع کر دیا ہے - (خدا تعالیٰ مجھے اس مین تادم مرگ ثابت قدم رکھو) آمین - یہ میرا فعل جو خالصتہ لوجہ اللہ ہے میری اس وصیت بعد الموت مین کسی طرح مانع و خارج نہ ہوگا۔

العــــــــــبد

خاکسار احمد حسین احمدی فرید آبادی تاجر کتب و سٹیشنر (انچارج رفیق ایجنسی) ہال بازار امرتسر بقلم خود

نوٹ - وصیت ہذا جب ۱۲ فروری سنہ ۱۹۰۷ء کو بلحاظ خط ا... اس وقت اس کے گواہ قاضی اکبر علی نجف گڑھی کے علاوہ جو زوجہ ہو سے حقیقی بھائی مین اور ... احمدی نہین ہوئے - ڈاکٹر عباد اللہ صاحب احمدی امرتسری اور منشی عبد الحئی احمدی سنوری بھی بطور گواہان حسب ذیل ہین۔

گواہ شد - حکیم غلام غوث کٹڑہ گھنیان امرتسر بقلم خود

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

غلام محمد معہ اہلیہ - منارہ - نور پور ضلع جہلم

مسمات جیونی اہلیہ خدا بخش چک اسکندر - گوجرات

شیخ علی بخش ولد شیخ عمر بخش دوکان محمد معراج بوٹ مرچنٹ انار کلی - لاہور

ابوبکر ابن محمد جمال یوسف مکان منشی روشن الدین محمود ابراہیم انجینئر - کالی چوکی - بمبئی

عبد اللہ احمدی ملازم محکمہ آبادی نہر سرگودہ جہلم

اہلیہ چودہری نذر محمد صاحب محرر جوڈیشل ڈیرہ غازیخان

مسمات عمر بی بی اہلیہ بہادر بیگ ملوا نے تحصیل و ضلع گجرات

زینب بی بی - حسین بی بی دختران " " "

عزیز بیگ " " "

میر نثار علی - محی الدین پور سونگرہ کٹک

بگا ولد مرزا چک اسکندر - گجرات

مسمات زینب زوجہ عبد اللہ " "

مہدی خان صاحب چھچھ چھان چونترہ اٹک

حمزہ " " "

عباس " " "

سید غلام رسول معہ اہلبیت - گکھڑیان پسرور - سیالکوٹ

... معہ اہلیہ " " "

... معہ اہلیہ و پسر " " "

حسین معہ اہلیہ " " "

رسید زر

۹ - جولائی سنہ ۱۹۰۷ء نمبر ۱۹۹۴ - عبد اللہ صاحب ...

۱۰ " " نمبر ۱۹۶۶ چودہری محمد اسمٰعیل صاحب ...

۱۲ " " نمبر ۳۷۶ - غلام احمد صاحب ...

۱۴ " " نمبر ۷۳۵ - منشی گلاب الدین صاحب ...

۱۴ " " نمبر ۹۵۴ - منشی ناظر حسین صاحب ...

۱۵ " " نمبر ۱۱۲۲ - محمد یار آتشباز ...

۱۶ " " نمبر ۱۰۹۲ فضل احمد صاحب ...

۱۷ " " نمبر ۱۲۷۶ محمد بخش صاحب مدرس ...

۱۹ " " ... محمد رشید صاحب ...

۲۰ " " نمبر ۱۲۱۳ اقبال علی غنی ...

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مزید رعایت

مکمل ہر چہار جلد

براہین احمدیہ نصف قیمت پر

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کو معلوم ہو چکا ہے کہ براہین احمدیہ کس محنت سے دوبارہ لکھوائی گئی ہے اور کیسی عمدہ کاغذ اور خوش نویسی کا انتظام کیا گیا ہے اور ساتھ حضرت اقدس کی سوانح عمری اور فہرست مضامین لگائی گئی ہے اس کی اصل قیمت بغیر جلد ۳ اور مجلد ۱۲ ہے بعض کی تحریک سے ایام تعطیلات میں اس کی قیمت میں خاص رعایت کی گئی تھی یعنی قیمت نصف کر دی گئی۔ بے جلد براہین احمدیہ کی قیمت فی نسخہ صرف ۱۲ کی گئی تھی اور مجلد ۲ ہے۔ یہ رعایت ۳۰ جون تک تھی مگر چونکہ اس رعایت کا اشتہار پوری طور پر اس عرصہ میں نہیں ہو سکا اس واسطے اس کیلئے ایک ماہ اور بڑھا دیا گیا یعنی ۳۱ جولائی تک

جو درخواست آئیگی اس کو براہین احمدیہ بے جلد ۱۲ اور مجلد ۲ ہے میں دیجاویگی۔ اور اس کے ساتھ درثمین کی قیمت میں بھی رعایت کی گئی ہے یعنی بے جلد درثمین بجائے ۶ کے صرف ۴ اور مجلد ۸ کی بجائے صرف ۶ میں مل سکیگی۔ درخواستیں جلد آنی چاہئیں کیونکہ رعایتی قیمت والی کتابیں تعداد میں کچھ بہت نہیں۔

ناظم بدر ایجنسی قادیان

اعجاز احمدی	مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ حضرت مسیح موعود کی تائید میں۔ قیمت ا
جنگ مقدس	حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا ابطال کیا ہے اور قابل دید ہے۔ قیمت ۱۰
جام شہادت	مصنفہ حضرت ثاقب صاحب مولوی عبد اللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ۔ قیمت ۱
شہادت آسمانی	مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ کلکتہ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب۔ قیمت ۲
رؤیائے صالحہ	مصنفہ محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ ان خوابوں کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود سے ضروری ہیں۔ قیمت ۳
الوصیت	مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت صاحب نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ہدایتیں دی ہیں۔ قیمت ۲
نور الدین	مصنفہ علامہ دوران حضرت حکیم الامۃ۔ دھرمپال کی ترک اسلام کا جواب۔ جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر پرکن بحث فرمائی ہے۔ مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے۔ قیمت ۱۰

کامن احمدی۔ الٰہ داد والے۔ قیمت ۱

حضرت اقدس کیا فرماتے ہیں

اطلاع

(ہر دو کتب دفتر بدر ایجنسی سے مل سکتی ہیں چشمہ مسیحی لغات القرآن ہر دو مجلد حصہ یکہزار صفحہ)

سید عبد الحی عرب صاحب نے میری کتاب چشمہ مسیحی کو عام فائدہ کیلئے دوبارہ چھپایا ہے اور در حقیقت ان کتابوں کا عام طور پر ملک میں شائع ہونا ضروری ہے پس اگر کوئی صاحب ہمت خرید کرکے عام لوگوں میں تقسیم کرے تو انشاء اللہ موجب ثواب ہوگا۔ عیسائی پادری ہر ایک رسالہ بیس بیس ہزار چھپوا کر شائع کرتے ہیں سو افسوس یہی ہے کہ دنیا کو ہماری تالیفات بہت ہی کم ملتی ہیں۔ دوسرے صاحب موصوف نے جو عربی زبان رکھتے ہیں لغات القرآن ایک کتاب تالیف کی ہے میری دانست میں وہ کتاب بھی مفید ہے ہر ایک کو لازم ہے کہ قرآن شریف کی خاص توجہ کرے کیونکہ دینی علوم کا یہی خزانہ ہے اور علم لغات قرآن ضروری ہے۔

میرزا غلام احمد

الخطبۃ

ضرورت نکاح

(۶) سید محمد یوسف صاحب عمر ۳۴ سال جنکا اصل وطن کشمیر ہے مگر چونکہ سال ہوئے کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان میں آئے تھے اور تب سے اسی جگہ رہتے ہیں اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے اور آئندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہیں نکاح کی خواہش رکھتے ہیں۔ زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہیں وہ ایڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہیں۔

(۴) ہمارے ایک مکرم دوست جو قوم کے سید ہیں اور ایک ریاست میں معزز عہدے پر ممتاز ہیں اور اس سلسلہ میں اول درجہ کے مخلصین میں سے ہیں اور ان کو حضرت اقدس سے بہت محبت اور دلی تعلق ہے رکھتے ہیں اور ان کو ایک ضرورت شرعی یعنی حصول اولاد کے لئے دوسری شادی کی ضرورت ہے اور خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منشاء ہے کہ وہ اس غرض کیواسطے دوسری شادی کریں اور حضور ہی کی اجازت سے سید صاحب موصوف نے میرے پاس ذکر کیا ہے کہ بذریعہ اخباروں کے مناسب جگہ کی تلاش کیجاوے۔ حضرت نے عاجز کو بھی زبانی فرمایا تھا کہ اس معاملہ میں کوشش کرو اس واسطے تمام خط و کتابت میرے نام ہونی چاہیئے یا حضرت کے نام کیونکہ آخری فیصلہ حضرت اقدس کے حکم سے ہوگا۔

(۵) مدد خان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں۔ مدد خان ایک نیک اور جوان آدمی ہیں۔ خط و کتابت میرے نام یعنی معرفت اڈیٹر ہو۔

(۷) میاں محمد حسن صاحب ملازم دفتر میگزین عمر قریباً ۳۴ سال جو کہ اپنا وطن چھوڑ کر ۷ سال سے قادیان میں مقیم ہیں۔ نکاح کے خواہاں ہیں ان کی پہلی بیوی فوت ہو چکی ہے۔ صرف ایک لڑکا عمر قریباً ۱۲ سال کا ہے۔ حضرت اقدس کے حکم سے انہوں نے یہ مضمون درج اخبار کرایا ہے۔ امید ہے کہ اپنی جماعت میں سے کوئی نیک دل ان کی درخواست کو پورا کرے گا۔ حدیث نبوی کی متابعت میں وہ راضی ہیں بلکہ خواہشمند ہیں کہ اولاد والی بیوہ عورت ملے تو اس کی اولاد کی بھی پرورش کریں گے۔

(۸) میری ایک ہمشیرہ جو احمدی ہے جس کی عمر ۱۶ یا ۱۷ سال کی ہوگی۔ میں اس کا نکاح کسی احمدی سے جو اضلاع میرٹھ۔ دہلی۔ انبالہ۔ مظفر نگر۔ سہارنپور کا ہو کرنا چاہتا ہوں۔ خط و کتابت اڈیٹر کی معرفت ہو

ایم۔ اے۔ ایس سکنہ ضلع میرٹھ

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کیلئے چھاپا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ❊ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی سے ر

ای جہان منتظر خوش باش کآمد دستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۸۰ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

قیمت از موزین · قادیان میں عہ

مورخہ ۲۷ جمادی الثانی ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۸ اگست ۱۹۰۷ء

جلد ۶ · فی پرچہ ۲ر

چہ گویم با تو از رائی چہادر قادیان مینی | اڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوائی شفا مینی غرض دارالامان مینی

نمبر ۳۲ · گورنمنٹ ۲ · ازلیق للعہ

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بد نظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے راہوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا ۔ مصطفیٰ ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمده از مادریم ۔ هم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق که قرآن نام اوست ۔ باده عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد هست نام ۔ دامن پاکش بدست ما مدام

مهر او باشیر شد اندر بدن ۔ جان شد و با جان بدر خواهد شدن

هست او خیر الرسل خیر الانام ۔ هر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم هر آبے که هست ۔ زو شده سیراب سیرابے که هست

آنچه ما را وحی و ایمائے بود ۔ آن نه از خود از همان جائے بود

ما ازو یابیم هر نور و کمال ۔ وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست ۔ هر چه زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و آنچه او گفت از معاد ۔ هر چه گفت آن مرسل رب العباد

آن همه از حضرت احدیت است ۔ منکران حق لعنت است

معجزات او همه حق اندر است ۔ منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین ۔ آنچه در قرآن بیانش بالیقین

بر همه از جان و دل ایمان ماست ۔ هر که انکارے کند از اشقیاء است

یک قدم دوری از آن عالیجناب ۔ نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست وگورنمنٹ ۔ عـہ ۲۰

معاونین درجہ اول جنکو عہ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانے کا حق حاصل ہے ۔ صہ ر

معاونین درجہ دوم جنکو عہ ۱۲ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانے کا حق حاصل ہے ۔ للعہ ر

عام قیمت پیشگی ۔ سے ر

عام قیمت مابعد ۔ للعہ

قیمت فی پرچہ ۔ ۲ر

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ کریں گے ان سے بحساب مابعد لیجاویگی۔ جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیے بعد میں نہیں مل سکیگا۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی۔ روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے۔ تمام روپیہ بنام میاں معراج الدین صاحب عمر مہتمم قادیان ضلع گورداسپور آنا چاہیئے۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اسکے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

الہامی پیشین گوئی اور اٹکل بازی میں فرق

قال اللہ تعالی ۔ فلا یظھر علی غیبہ احداً الا من ارتضی من رسول ۔ یہ بالکل سچ ہے کہ غیب اللہ ہی کے پاس ہے اور وہ اپنے برگزیدہ رسولوں کے سوا اور کسی پر غیب ظاہر نہیں کرتا۔ نادانوں کا یہ اعتراض کہ پھر نجومیوں یا پالیٹیشن لوگوں کی پیشگوئیاں کیا ہوئیں آخر یہ بھی تو آیندہ کی خبریں دیتے ہیں اور بعض دفعہ ویسا ہی ظہور میں بھی آجاتا ہے ۔ محض کم فہمی کا نتیجہ ہے کیونکہ یہ غیب نہیں کہلاسکتا اس کی وجہ یہ ہے کہ دراصل نجومیوں سائنس دانوں پالیٹیشنوں کی پیشین گوئیاں غیب نہیں ہوتی ۔ بلکہ صرف چند اصولوں اور قاعدوں کی بنا پر جو مشاہدہ اور تجربہ سے حاصل ہوئے ہیں ۔ موجودہ حالت سے آیندہ کی حالت پر قیاس دوڑایا جاتا ہے اور اس طرح یہ ایک علمی نتیجہ ہوتا ہے جو محض قیاسی ہوتا ہے اس میں کوئی تحدی اور یقین نہیں ہوتا بلکہ صحت اور غلطی کے دونوں پہلو موجود ہوتے ہیں مثلاً ہوا بند ہو اور سخت گرمی اور اُمس ہو تو پچھلے مشاہدہ یا تجربہ کی بنا پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ آندھی آئے گی ۔ بارش ہوگی ۔ اور اگر ایسا ہو جائے ۔ تو یہ غیب گوئی نہیں بلکہ قوانین فطرت کو مشاہدہ کر کے ایک نتیجہ نکالا گیا جو صحیح ہو گیا ۔ مگر اس میں غلطی کا بھی امکان ہوتا ہے ۔ نتیجہ کبھی صحیح ہوتا ہے کبھی غلط ۔ دونو پہلو ہوتے ہیں یہ ایسا ہی ہے ۔ جیسے کہ ایک طالب علم ریاضی کے سوال نکالنے میں کچھ باتیں مان کر اور فرض کر کے ان سے قواعد کے رو سے ایک نتیجہ نکالتا ہے مثلاً اربعہ میں تین باتیں معلوم ہوتی ہیں تو چوتھی بات قاعدہ سے معلوم ہو جاتی ہے اس کا نام غیب پر اطلاع پانا ہرگز نہیں رکھا جاسکتا ۔ پھر سوال کے جواب نکالنے میں دونو پہلو غلطی اور صحت کے موجود ہوتے ہیں اب ذرا اور وسعت نظر سے کام لو تو طبابت و ڈاکٹری میں بھی یہی حال ہے ایک ڈاکٹر ایک مریض کو مسہل دیکر بتا دیتا ہے کہ دست آئیں گے اور دست آجاتے ہیں تو یہ غیب نہیں کیونکہ تجربہ سے یہ معلوم کر لیا گیا ہے کہ فلاں دوا سے دست آتے ہیں تو یہ بتلا دینا کہ اس دوا سے دست آئیں گے غیب نہیں یا ایک مریض کو دیکھ کر بتلا دینا کہ وہ شفا پا ہو جائیگا یا مر جائیگا غیب نہیں کیونکہ آثار اور علامات سے ایک نتیجہ نکالا گیا جو حسن اتفاق سے صحیح ہو گیا مگر بعض دفعہ غلط نتیجہ بھی نکل آتا ہے چنانچہ بارہا ایسا ہوتا ہے کہ جس مریض کو کہا گیا مر جائیگا وہ صحت یاب ہو جاتا ہے اور جسے کہا گیا صحت یاب ہو جائیگا وہ مر جاتا ہے ۔ مسہل دیتے ہیں مگر دست نہیں آتے ایسا کیوں ہوتا ہے ؟ اسی لئے کہ غیب کا علم ڈاکٹر کو نہیں ہوتا ۔ باریک در باریک اسباب جو مخفی ہوتے ہیں یا آئیندہ پیدا ہونیوالے ہوتے ہیں اور وہی اس ڈاکٹر کے لئے غیب کا حکم رکھتے ہیں وہ مریض کی حالت کو بدل دیتے ہیں اور نتیجہ خلاف امید نکل آتا ہے اب غور کی جا رہے کہ جس جگہ غیب آجاتا ہے وہیں طبیب ٹھوکر کھا جاتا ہے جہاں تک اسباب ظاہر ہوتے ہیں وہاں تک تو صحیح نتیجہ نکل آتا ہے مگر جہاں غیب کا رنگ آجاتا ہے اور اسباب مخفی ہوتے ہیں ۔ وہیں ایک ڈاکٹر منہ کے بل گرتا ہے ۔ اسی طرح ایک پولیٹیشن آدمی ایک قوم کی حالت دیکھ کر حکم لگاتا ہے کہ یہ ترقی کریگی یا تنزل کرے گی مثلاً وہ دیکھتا ہے کہ ایک قوم میں نا اتفاقی خود غرضی ۔ کاہلی ۔ عیش پسندی ۔ فسق و فجور حد سے بڑھ گیا ہو تو وہ اس کے لئے ان اسباب سے مشاہدہ اور تجربہ کی بنا پر ایک نتیجہ نکالتا ہے کہ یہ قوم تباہ ہو جائیگی ۔ نیست و نابود ہو جائے گی ممکن ہے یہ نتیجہ صحیح نکلے مگر یہ بھی ممکن ہے کہ اس قوم میں کوئی عظیم الشان مصلح پیدا ہو جائے ۔ اور وہ قوم میں ایک نئی روح پھونک دے اور وہ قوم ترقی کر جائے اور اس طرح نتیجہ غلط ٹھہر جائے اس انقلاب کا پیدا ہونا بھی اس پولیٹیشن کے لئے غیب کا حکم رکھتا ہے اور اسی کی نسبت وہ کچھ نہیں بتلا سکتا ۔ ورنہ قوم کی موجودہ حالت سے آئیندہ کے لئے قیاس دوڑانا غیب نہیں کہلا سکتا ۔ اسی طرح ہیئت دان یا منجم لوگ ہوا ۔ آفتاب ۔ زمین کی گردش وغیرہ سے نتیجہ نکالتے ہیں کہ امسال بارش زیادہ ہوگی یا کم وغیرہ وغیرہ یا بعض ستاروں کے سعد اور نحس خواص مان کر ایک قیاسی نتیجہ نکال لیتے ہیں کہ امسال سختی ہوگی یا آرام جو اکثر غلط ثابت ہوتا ہے تو یہ غیب گوئی نہیں بلکہ صرف حالت موجودہ اور زمین اور ستاروں کی گردش ہواؤں کی رفتار وغیرہ سے مشاہدہ اور تجربہ کی بنا پر ایک نتیجہ نکالا جاتا ہے جو قیاس کیا جاتا ہے کہ صحیح ہوگا مگر بسا اوقات یہ غلط بھی ہو جاتا ہے اس کی وجہ یہی ہے کہ بعض اسباب مخفی در مخفی ہوتے ہیں یا آئیندہ پیدا ہونیوالے ہوتے ہیں اور وہی ایک سائنس دان یا منجم کے لئے غیب کا حکم رکھتے ہیں اور اس کی ناکامی بوجہ غیب سے لاعلمی پر ایک دلیل بن ٹھہرتے ہیں ۔ ابھی پچھلے دنوں جب روس اور جاپان کی جنگ ہوئی تو بعض بڑے بڑے پالیٹیشنوں کے خلاف امید جاپان فتحیاب ہو گیا چنانچہ جب بالٹک بیڑہ جاپان کیطرف بڑھا تو ایک اخبار نے جس کو اپنی پولیٹکل رائے پر بڑا ناز ہے اور اس کے ایڈیٹر کو اکثر دوسرے اخباروں کے ایڈیٹر بھی بڑا پولیٹیشن سمجھتے ہیں یہ تحریر کیا کہ بس اب جاپان کے تقدیر کی قیامت آگئی اور بڑے بڑے وجوہات اور دلائل اپنی رائے پر قائم کئے جو نہایت معقول تھے مگر جب بالٹک بیڑے کو شکست فاش ہوئی اور وہ کالعدم ہو گیا تو لگے توجیہیں کرنے ۔ کہ ہوا مخالف تھی ۔ طوفان کا رُخ بالٹک بیڑے کے مخالف تھا ۔ وغیرہ وغیرہ ہم کہتے ہیں کہ یہ سب سچ ہے یہی تو غیب تھا جو اس کی نظر سے پوشیدہ تھا ورنہ موجودہ حالت پر قیاس دوڑا کر نتیجہ تو صحیح نکالا تھا مگر غیب کی کس کو خبر تھی کہ آئیندہ نئے اسباب کیا پیدا ہو جائیں گے یہی غیب ہوتا ہے جو اللہ کے پاس ہوتا ہے اور وہ سوائے اپنے رسولوں کے کسی پر ظاہر نہیں کرتا اسی طرح ہندو نجومیوں کو بھی دیکھا گیا ہے کہ ایک انقلاب ہونے [illegible] اپنا پردہ پوشی کے لئے بہت سی توجیہیں کر لیا [illegible] کہ یہ کل جگ کا زمانہ ہے اس میں زمانہ کے قوانین بدل گئے ۔ اگر جوتش غلط ثابت ہو جائے تو تعجب نہیں کرنا چاہیئے [illegible] باتوں کی آڑ ڈھونڈھتے ہیں کیونکہ سچ میں تو وہ جانتے ہیں کہ یہ محض قیاسی باتیں ہیں جن کے غلط ہو جانے کا بڑا بھاری احتمال ہے کیونکہ جتنا انسان کمزور اور اس کا علم ناقص ہو اتنا ہی غلطی کا زیادہ احتمال ہو پس موجودہ کیفیت سے آیندہ کی نسبت مشاہدہ اور تجربہ کی بنا پر چند اصولوں اور قاعدوں سے ایک قیاسی نتیجہ نکال لینے کا نام غیب گوئی ہرگز ہرگز نہیں ہوسکتا ۔

اب دوسری طرف نظر کرو ۔ رسولوں کی پیشگوئیوں کی شان ہی الگ ہے وہاں یہ عالم ہے کہ مشاہدہ اور تجربہ جو کچھ بتا رہا ہے اور اس سے جو ایک عقلمند و دانا نتیجہ نکالتا ہے وہ اس کے بالکل خلاف بتاتی ہیں حالت موجودہ سے جو نتیجہ نکلتا ہے اس سے ان کی پیشگوئی کا کوئی تعلق نہیں ہوتا ۔ بلکہ اس کے بالکل خلاف ہوتا ہے جو انسانی عقل کو بالکل حیران کر دیتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنے اوپر مجنون کا فتوے لگوا لیتے ہیں اور پھر جو وہ آئندہ کی نسبت خبریں دیتے ہیں اس میں وہ تحدی اور یقین اور اقتدار اور رعب ہوتا ہے کہ ایک دفعہ تو مخالفین کے دل بھی سنکر دہل جاتے ہیں بعد میں چاہے انکار ہی کریں وہ وقت یاد کرو ۔ جب ایک بڑے صاحب جبروت و سطوت بادشاہ فرعون مصر کے سامنے ایک مسکین و بیکس انسان نے بڑی تحدی اور یقین کے ساتھ کہا کہ میرا خدا کہتا ہے کہ اگر تو بنی اسرائیل کو میرے ساتھ نہ کر دیگا اور اپنی حرکتوں سے باز نہ آئیگا تو مع اپنی فوج اور لشکر

(راتجا)

کے ہلاک ہوجائیگا۔ کیا دربار کے لوگون نے اور خود اس بادشاہ نے ٹھٹھا نہین کیا؟ کہ یہ کیسے پاگلون کی سی باتین کرتا ہے۔ مگر تعجب کی بات سنو کہ ویسا ہی ہُوا جیسا اس برگزیدہ نے پہلے سے بتلایا تھا۔ پھر وہ وقت بھی یاد کرو کہ عرب کے ایک شہر مکہ مین ایک یتیم و بیکس بے یار و مددگار انسان نے اٹھکر کہا کہ میرا خدا فرماتا ہے کہ جو شخص میری متابعت کریگا وہی بچایا جائیگا اور جو مخالفت کریگا وہ ہلاک ہوگا اور باوجود اس کے کہ مین ابھی تنہا اور بے یار مددگار ہون مگر وہ وقت قریب ہے جب ایک بڑی جماعت میرے ساتھ ہوگی اور مین مظفر و منصور ہونگا اور دین اور دنیا کی برکتین سب میرے قدموں مین ہونگی اور میرے مخالفین باوجود اپنی شان و شوکت کے نیست و نابود ہوجائینگے جس وقت یہ پیشگوئی کی گئی اسوقت قوم کے داناون نے ٹھٹھے کئے کہ کیسی خلاف قیاس اور خلاف تجربہ و مشاہدہ بات کہی یہانتک کہ مجنون کا خطاب دیا کیونکہ کوئی دنیوی عقلمند حالت موجودہ کو دیکھکر ایسا نہین کہہ سکتا پھر ایک مخالفت کا طوفان اٹھایا گیا اور اس تنہا انسان کے نیست و نابود کردینے اور اس کے سلسلہ کو فنا کردینے کے لئے کوئی دقیقہ اٹھا نہین رکھا گیا مگر اُس خدا کے برگزیدہ کی تحدی بڑھتی چلی گئی جس جس طرح مخالفت کا زور بڑھتا گیا اس اس طرح پیشگوئیوں کی تحدی اور شوکت بھی بڑھتی چلی گئی یہانتک کہ وہ وقت آگیا کہ خدا کے برگزیدے کو اپنے وطن کو خیرباد کہنا پڑا اگر ایسے نازک لمحہ مین بھی جبکہ چارون طرف مایوسی کی بھیانک شکل نظر آرہی ہے اور ایک نیا دار فلاسفر اور پالیٹیشن یا جوتشی کے لئے خودکشی کرلینے کا وقت ہے اس برگزیدہ کا صدق اور استقامت وہی ہے وہ بڑی تحدی اور یقین کے ساتھ کہتا ہے کہ میرا خدا مجھے فرماتا ہے کہ مین تجھے پھر اس شہر مین مظفر و منصور واپس لاؤنگا اور میرے دکھ دینے والے ذلیل اور نیست و نابود ہوجائینگے۔ اللہ اللہ۔ کیا یہ انسان کا کام تھا۔ کیا قیاس یہ کہتا تھا یا کوئی تجربہ اور مشاہدہ یہ نتیجہ نکالتا تھا ہرگز نہین ہرگز نہین پھر کیسی عجیب بات ہے کہ وہ باتین سب پوری ہوتی ہین ہان اسی طرح پوری ہوتی ہین جس طرح اس برگزیدہ نے پیشگوئی کی تھی۔ پھر ہمارے زمانہ کا ایک عجیب واقعہ سنو۔ کہ پنجاب کے ایک گمنام گاؤن قادیان مین سے ایک شخص اٹھا جو نہایت درجہ خلوت پسند تھا اور شہرت سے کوسون دور بھاگتا تھا اور دنیا کے پرفتن راہون اور پیچیدہ مشکلات سے بالکل ناواقف تھا ہان وہ اٹھا اور بولا کہ خدا مجھ سے ہمکلام ہُوا اور اس نے مجھے بتایا کہ تو دنیا مین نہایت درجہ شہرت پائیگا اور اگرچہ ابھی اکیلا ہے مگر ایک بڑی جماعت عنقریب تیرے ساتھ ہوگی اور لوگ کثرت سے تیرے پاس آئینگے تو تھکنا نہین اور تحائف کی کثرت ہوگی اور مخالفین جو تیرے برخلاف منصوبہ بازیان کرینگے اور تجھے مٹا دینا چاہینگے وہ

ناکام اور نامراد ہونگے اور تو کامیاب ہوگا چنانچہ اس دعویٰ کے ساتھ ہی ایک مخالفت کا طوفان اٹھا اور اپنے پرائے سب دشمن ہوگئے اور طرح طرح سے اس بے یار و مددگار مسکین انسان کی مخالفت کی گئی اور اس کے نیست و نابود کرنے مین ناخنون تک کا زور لگایا گیا اور ایسے وقت بھی آگئے کہ دنیا کے عقلمند کہلانے والون نے یہ حکم لگا دیا کہ بس اب اس سلسلہ کا خاتمہ ہے مجھے وہ وقت کبھی نہین بھولیگا جب اس برگزیدہ پر پادریون نے ایک جھوٹا خون کا مقدمہ بنایا اور ایسا فتنہ برپا کیا کہ مقدمہ کی روئداد پر نظر کرکے ایک شخص نے جو دانا اور صائب الرائے ہونے مین بڑا مشہور تھا مجھ سے کہا کہ بس اب اس سارے سلسلہ کا خاتمہ یقینی ہے مگر دیکھو اس برگزیدہ کی صدق اور استقامت وہی تھی بلکہ جون جون مخالفت ترقی کرتی گئی ویسے ویسے اس کی تحدی بھی بڑھتی چلی گئی اور عجیب اور کیسی عجیب بات یہ کہ وہی ہُوا جو اس برگزیدہ نے قبل از وقت کہا تھا کیا یہ کوئی مشاہدہ اور تجربہ تھا یا حالت موجودہ سے یہ نتیجہ نکلتا تھا کہ ایک مسکین انسان جس کے مقابل پر ساری دنیا اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔ کامیاب ہوجائیگا۔ نہین۔ بلکہ عقل اور مشاہدہ اور تجربہ کا فتویٰ تو یہ تھا کہ بس اب خاتمہ ہے کہان ایک لاکھون تعداد۔ ظاہری قوت شوکت امارت دولت دنیوی وجاہت سب اس کے برخلاف تھین اور نتیجہ ظاہر معلوم ہوتا تھا کہ اس تنہا و بیکس انسان کی ہستی ہی کیا ہے۔ یہ پیشگوئی یا تو مذاق ہے یا مجنون کی بڑ ہے کیونکہ حالت موجودہ سے نتیجہ اس کے خلاف نکلتا تھا یہی تو غیب ہوتا ہے جو مولا کریم سوا اپنے برگزیدہ رسولون کے کسی کو نہین دیتا اور لوگون کا رسول کو مجنون کہنا گویا غیب کے متعلق ان کی لاعلمی پر ایک حجت روشن ہے ورنہ اگر کچھ بھی تھوڑا بہت حالت موجودہ سے قیاس کی دوڑین لگ سکتی تو وہ مجنون ہرگز نہ کہتے بلکہ قیاس تو اس کے برخلاف چلتا ہے ابھی کی بات ہے کہ ایک ماہر طبقات الارض نے زمین کی حالت کو دیکھکر حکم لگایا تھا کہ دو سو برس تک کوئی سخت زلزلہ نہین آئیگا۔ مگر ایک خدا کا رسول بول اٹھا کہ اس کو غیب سے حصہ نہین بلکہ محض قیاس دوڑاتا ہے۔ آیندہ بہار مین ہی نہایت سخت زلزلہ آئیگا اور عنقریب اور بھی بڑے سخت زلزلے آئینگے جن مین سے ایک قیامت کا نمونہ ہوگا چنانچہ ویسا ہی ہوا۔ بہار مین پھر سخت زلزلہ آیا اور دوسرے ممالک مین بھی سخت زلزلے آئے اور باقی کا ابھی انتظار ہے ایک لڑکے کو پاگل کتے نے کاٹا کسولی پر علاج کرایا گیا۔ ڈاکٹر نے اپنی تسلی کے بعد واپس بھیجدیا۔ مگر پھر بھی آثار ہائیڈروفوبیا کے پیدا ہوگئے۔ اور حالت ردی ہوگئی۔ ڈاکٹر مذکور کو لکھا گیا تو اس نے نتیجہ یہ نکالا کہ اب بچ نہین سکتا کوئی علاج نہین کیونکہ مشاہدہ اور تجربہ یہی کہتا تھا مگر دیکھو خدا کے رسول نے بتلایا کہ نہین وہ بچ جائیگا اور ایسا ہی ہُوا کہ وہ بچ گیا کہان تک لکھا جاوے صاحبدل کے لئے سینکڑون نہین ہزارون لاکھون مثالین موجود ہین مذکورہ بالا مثالون مین نتیجہ جو مشاہدہ اور تجربہ کی بنا پر نکالا گیا غلط ہوگیا کیونکہ غیب کا علم نہ تھا۔ البتہ اللہ نے اپنے رسول کو اس غیب کا علم دیا یا پس غیب اس کا نام ہے نہ کہ چند مفروضات کی بنا پر قیاس دوڑانے کا نام غیب ہے جس طرح نجومی یا جوتشی چند مفروضات سے نتیجہ نکالا کرتے ہین نادان لوگ اُسے غیب سمجھا کرتے ہین اور لطف یہ ہے کہ کثرت سے غلطیان ہوتی ہین کیونکہ بعض ستارون کی گردش اور دنیا کے واقعات کو بالمقابل مشاہدہ کرکے اور ان کے درمیان تعلق فرض کرکے یا دیگر طریقون سے بعض قاعدے بنالئے گئے ہین یا فرض کرلئے گئے ہین اور ان کے مختلف مقامات کو سعد اور نحس قرار دے لیا گیا ہے۔ (یہ کہان تک صحیح ہے یا غلط اور کہ اس کی لغویت پر یا صحت جدید سائنس نے کیا روشنی ڈالی ہے یہ ایک جدا امر ہے جو اس وقت ہماری بحث سے خارج ہے) اور ریاضی کے سوال کی طرح انہی مفروضات سے ایک نتیجہ نکالا جاتا ہے جو کسی ملک کی نسبت ہوتا ہے یا کسی شخص کی نسبت۔ مگر وہ بالکل ایک قیاسی امر ہوتا ہے جس مین غلطی اور صحت کے دونو پہلو موجود ہوتے ہین بلکہ غلطی کا کثرت سے احتمال ہوتا ہے۔ پھر چالاکی کو بھی بہت کچھ دخل ہوتا ہے۔ مثلاً فلان شخص کو کچھ خوشی پیش آئیگی یا کچھ تکلیف پہونچیگی۔ اسی قسم کے اور فقرے ہوتے ہین جو بالکل گول مول اور ہر ایک پہلو سے مڑے ہوتے ہین تاکہ پردہ رہ جائے کون شخص ہے جس کو خوشی یا غم پیش نہین یہ تو عام چیزین ہین برخلاف اس کے رسولون کی پیشگوئیان کثرت سے ایسی ہوتی ہین جو بالکل صاف اور کھلا کھلا غیب اپنے اندر رکھتی ہین اور اس مین تحدی اور شوکت ہوتی ہے چونکہ نجومی زمین کا فرزند ہوتا ہے اس لئے ہزارون باتون مین سے اگر ایک قیاس بھی اس کا صحیح نکل گیا جو بزدلی سے اس نے قبل از وقت اچھی طرح مشتہر بھی نہ کیا تھا۔ تو شیلان کی چڑھ مچ جاتی ہے اور وہ اپنے چیلون چانٹون کو لیکر ساری دنیا مین اس کو مشتہر کراتا ہے اور اس کے چیلے بڑی تعریفین کرتے اور بغلین بجاتے پھرتے ہین مگر رسول چونکہ آسمانی ہوتا ہے اور حق کے ساتھ دنیا کو دشمنی ہوتی ہے اس کی ہزارون صاف صاف پیشگوئیون کو جو کھلا کھلا غیب اپنے اندر رکھتی

ہیں ۔ نظرانداز کر دیتے ہیں اور توجیہیں کرتے ہیں یہ کیسی بے حیائی ہے ۔ یہاں یہ بھی عجیب لطیفہ ہے کہ نجومی تو ایک شخص کی نسبت صرف قیاسی طور پر گول مول لفظوں میں کسی خوشی یا غم کی طرف اشارہ کرتا ہے ۔ مگر رسول ایک ہی شخص کی نسبت یقین اور تحدی کے ساتھ ایک ہی وقت میں خوشی اور غم اور سختی اور نرمی اور ثواب اور عذاب کی پیشگوئی کرتا ہے ۔ وہ ایک ہی شخص کے لئے ایک ہی وقت میں بشیر بھی ہوتا ہے اور نذیر بھی ۔ وہ کہتا ہے ۔ میری اطاعت کرو ۔ تا تم عذاب سے بچ جاؤ اور فضل کے وارث بنو اب دیکھو کہ یہاں سعد اور نحس سب کچھ کالعدم ہو گیا اور نجوم کا بت ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا بس سعادت اسی میں ہے ۔ کہ رسول کی اطاعت کی جائے اور نحوست یہی ہے ۔ کہ اس کی مخالفت کی جائے نہ وقت اور نہ مقام اور نہ ستارہ اور کسی برج کا کوئی اثر باقی رہ گیا رسولوں کا وجود بھی عجیب بت شکن وجود ہوتا ہے ایک ایک حربہ سے کئی کئی بُت ٹوٹتے ہیں اور اگر ان نجوم والے بُت کا پُجاری کوئی نجومی یا جوتشی ہے جو اپنے بُت کی حمایت کرنا چاہتا ہے تو خدا کے رسول کے مقابل پر کھڑا ہو کر اپنے اس بُت سے دریافت کر کے پیشگوئی کرتے تاکہ سعادت اور نحوست کا تماشہ سب دنیا کو نظر آ جائے اور حق اور باطل کا فیصلہ ہو جائے ورنہ شیر کا جھوٹا کھانے کو تو گیدڑ اور لومڑ بہت سے بعد میں اکٹھے ہو جاتے ہیں ۔ جب خدا کے رسول کی پیشگوئی پوری ہو جاتی ہے تو ایک گیدڑ صفت اور لومڑ طینت نجومی بھی کہہ اٹھتا ہے کہ ہم نے بھی پیشگوئی کی تھی اور اس طرح خدا کے شیر کا جھوٹا کھانے کے لئے لپکتا ہے یہ کیسی بے حیائی ہے جب خدا کے رسول نے پیشگوئی کی تھی اُس وقت وہ کہاں مر گیا تھا ۔ کیوں نہیں ویسی ہی دلیری سے اس نے پیشگوئی شائع کرا دی تھی مگر نہیں یہ وہی شیر کے شکار پر لومڑوں کے جمع ہونے کی مثال ہے ۔

رسولوں کی شاذ و نادر اجتہادی غلطی پر اعتراض کرنا نادانوں کا کام ہے ۔ اول تو اجتہاد کو نفس پیشگوئی سے کوئی تعلق نہیں ۔ دوم ایسی شاذ و نادر اجتہادی غلطی کسی معمولی درجہ کی پیشگوئی کی تفصیل میں ہوتی ہے ورنہ عظیم الشان پیشین گوئیوں کی تفصیل میں جن پر دعوے کی بنا ہوتی ہے اجتہادی غلطیاں ہرگز ہرگز نہیں ہوتیں ۔ سوم ایسا شاذ و نادر ہوتا ہے پھر اگر کسی معمولی درجہ کی پیشگوئی کی تفصیل میں اجتہادی طور پر غلطی ہو گئی تو یہ بات تو بدرجہ اولیٰ ثابت کرتی ہے ۔ کہ غیب سوا خدا کے کسی کے پاس نہیں ۔ انسان کا کام نہیں کہ غیب بیان کرے ۔ کیونکہ پیشگوئی تو الہام کے الفاظ کے مطابق پوری ہو جاتی ہے ۔ مگر اس کے پورا ہونے کی مفصل کیفیت قبل از وقت خود ملہم کو بھی معلوم نہ تھی اور اس طرح اجتہادی طور سے اس کی تفصیل کرنے میں غلطی ہو گئی ۔ اس صورت میں پیشگوئی کی مفصل کیفیت خود ملہم کے لئے بھی غیب کا حکم رکھتی تھی اور جب تک خود اللہ تعالیٰ ہی غیب نہ کھولے رسول کو بھی علم نہیں ہوتا ۔ ورنہ رسول جو کثرت سے غیب کی پیشگوئیاں کرتے ہیں اگر انسانی قدرت میں غیب ہوتا ۔ تو ہرگز اجتہادی غلطی نہ کرتے یہ اسی لئے ہے ۔ کہ اللہ تعالیٰ اس بات کو ظاہر کرنا چاہتا ہے کہ غیب صرف اللہ کے پاس ہے اور جو کچھ رسول بتلاتے ہیں یہ غیب منجانب اللہ ہے جو ان کو اللہ نے بتایا ہے ورنہ ان کو خود غیب کا کوئی علم نہیں اور یہ کہ غیب بتلانا انسانی قدرت سے باہر ہے ۔ گو انسانی فطرت کیسی ہی ترقی کیوں نہ کر جائے اور کیسا ہی کمال کیوں نہ پیدا کرلے اور اس طرح ایک قادر مقتدر عالم الغیب ہستی کا وجود ثابت ہوتا ہے اور سعید انسان کی رُوح معرفت میں ترقی کرتی ہے پس جہاں رسولوں سے اجتہادی غلطی ہوتی ہے دراصل وہ ایک ایسا لطیف غیب در غیب ہوتا ہے ۔ کہ خود رسولوں کے لئے بھی اس کی مفصل کیفیت غیب کا حکم رکھتی ہے اور اس طرح وہ پیشگوئی جب مطابق الہام کے ایک نئے رنگ کی کیفیت میں پوری ہوتی ہے جس کا وہم و گمان بھی نہ تھا تو پھر وہ ایک عظیم الشان نشان ٹھہرتی ہے کیونکہ یہ دوہرا غیب ہوتا ہے جو اپنے موقعہ پر کھلتا ہے اس لئے اجتہادی غلطی کا ہونا خدا تعالیٰ کی ہستی اور پیشگوئی کی عظمت کے متعلق ترقی ایمان کا باعث ہونا چاہیئے نہ کہ جائے اعتراض ۔ ہاں جب تک خدا ہی کا فضل نہ ہو چشم بصیرت وا نہیں ۔ ؎

چشم بد اندیش کہ برکندہ باد ٭٭ عیب نماید ہنرش در نظر

راقم ۔ احمدؐ کے در کا ایک غلام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر

مورخہ ۲۷ جمادی الثانی ۱۳۲۵ھ مطابق ۸ اگست ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

یکم اگست ۱۹۰۷ء ۔ ۱ ۔ ربّ اجعلنی غالبًا علٰی غیری

ترجمہ ۔ اے میرے ربّ مجھے میرے غیر پہ غالب کر

۲ ۔ میری فتح ۔

۳ ۔ انّی معَ الافواج اتیک بغتۃ

ترجمہ ۔ میں اپنی فوجوں سمیت تیرے پاس اچانک آونگا ۔

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

خدا بخش ولد فتح علی ساکن بریانوالی ڈاکخانہ گھاریاں گوجرات

برکت علی ولد جیون شاہ شکار ماچھیاں ضلع گورداسپور

المفتی

۷۹ مرشد کو سجدہ کرنا ناجائز ہے ۱۷ اپریل ۱۹۰۷ء -

ایک شخص حضرت کی خدمت میں آیا۔ اس نے سر نیچے جھکا کر آپ کے پاؤں پر رکھنا چاہا۔ حضرت نے ہاتھ کے ساتھ اس کے سر کو ہٹایا اور فرمایا یہ طریق جائز نہیں۔ السلام علیکم کہنا اور مصافحہ کرنا چاہیئے۔

۸۰ دوکانداری کے مشکلات - اگست ۱۹۰۷ء

ایک شخص نے عرض کی کہ میں ایک گاؤں میں دوکان پر گڑ شکر بیچتا ہوں۔ بعض دفعہ لڑکے یا زمینداروں کے مزدور اور خادم چاکر کپاس یا گندم یا ایسی شے لاتے ہیں اور اس کے عوض میں سودا لے جاتے ہیں جیسا کہ دیہات میں عموماً دستور ہوتا ہے لیکن بعض لڑکے یا چاکر مالک سے چوری ایسی شے لاتے ہیں۔ کیا اس صورت میں ان کو سودا دینا جائز ہے یا کہ نہیں۔

فرمایا۔ جب کسی شے کے متعلق یقین ہو۔ کہ یہ مال مسروقہ ہے۔ تو پھر اس کا لینا جائز نہیں۔ لیکن خواہ مخواہ اپنے آپ کو بدظنی میں ڈالنا امر فاسد ہے۔ ایسی باتوں میں تفتیش کرنا اور خواہ مخواہ لوگوں کو چور ثابت کرنے کی کوشش کرنا دوکاندار کا کام نہیں۔ اگر دوکاندار ایسی تحقیقاتوں میں لگے گا۔ تو پھر دوکانداری کس وقت کریگا ہر ایک کے واسطے تفتیش کرنا منع ہے۔ قرآن شریف سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے بنی اسرائیل کو حکم دیا تھا۔ کہ گائے ذبح کرو۔ بہتر تھا کہ ایک گائے پکڑ کر ذبح کر دیتے۔ حکم کی تعمیل ہو جاتی۔ انہوں نے خواہ مخواہ اور باتیں پوچھنی شروع کیں کہ وہ کیسی گائے ہے اور کیسا رنگ ہے اور اس طرح کے سوال کر کے اپنے آپ کو اور وقت میں ڈالدیا۔ بہت مسائل پوچھتے رہنا اور باریکیاں نکالتے رہنا اچھا نہیں ہوتا۔

۸۱ گذشتہ بزرگوں کو ثواب - اگست ۱۹۰۷ء

ایک شخص کا سوال پیش ہوا۔ کہ اگر کوئی شخص حضرت سید عبد القادر کی روح کو ثواب پہنچانے کی خاطر کھانا پکا کر کھلا دے۔ تو کیا یہ جائز ہے۔

حضرت نے فرمایا۔ کہ طعام کا ثواب مُردوں کو پہنچتا ہے گذشتہ بزرگوں کو ثواب پہنچانے کی خاطر اگر طعام پکا کر کھلایا جائے۔ تو یہ جائز ہے لیکن ہر ایک امر نیت پر موقوف ہے۔ اگر کوئی شخص اس طرح کے کھانے کیواسطے کوئی خاص تاریخ مقرر کرے اور ایسا کھانا کھلانے کو اپنے لئے قاضی الحاجات خیال کرے۔ تو یہ ایک بت ہے اور ایسے کھانے کا لینا دینا سب حرام ہے۔ اور شرک میں داخل ہے پھر تاریخ کے تعین میں بھی نیت کا دیکھنا ہی ضروری ہے۔ اگر کوئی شخص ملازم ہے اور اسے مثلاً جمعہ کے دن ہی رخصت مل سکتی ہے تو حرج نہیں کہ وہ اپنے ایسے کاموں کیواسطے جمعہ کا دن مقرر کرے۔ غرض جب تک کوئی ایسا فعل نہ ہو جس میں شرک پایا جائے۔ صرف کسی کو ثواب پہنچانے کی خاطر طعام کھلانا جائز ہے۔

۸۲ ادب اوراق قرآن شریف - ایک شخص نے عرض کی۔ کہ قرآن شریف کے بوسیدہ اوراق کو اگر بے ادبی سے بچانے کیواسطے جلا دیا جائے تو کیا جائز ہے۔

فرمایا۔ جائز ہے حضرت عثمان نے بھی بعض اوراق جلائے تھے۔ نیت پر موقوف ہے۔

میں نے خود نشان دیکھا نوازش فرمائے من منیجر اخبار بدر السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

اگر آپ مناسب سمجھیں تو اخبار بدر میں مضمون ذیل درج فرما دیجیئگا۔ میرا لڑکا محمد عطاء الرحمٰن آن حضرت اقدس سے کامل محبت اور اخلاص رکھتے ہیں۔ اس دفعہ اس نے جب کلکتہ میں بی۔ اے کا امتحان دیکر مکان آیا۔ تو بندہ نے مرشدنا و مولینا جناب امام الزمان کی خدمت اقدس میں ان کے امتحان کی کامیابی کے بارہ میں دُعا کیواسطے درخواست کیا تھا۔ اغلب کہ ضرور بالضرور آن حضرت اقدس نے دعا کی ہوگی۔ کیونکہ اسی وقت ان کی کامیابی ایک عجیب وغریب بشارت پر ظہور پذیر ہوئی۔ ہمنے اندازاً دس تاریخ اپریل گذشتہ کو حضرت کی خدمت میں خط روانہ کر دیا تھا جو غالباً چودہ ۱۴ خواہ پندرہ ۱۵ تاریخ کو وہاں پہونچا ہوگا اور ضروراً اسی تاریخ کو غالباً دعا ہوئی ہوگی کیونکہ پندرہ کی شب کو میرے لڑکے محمد عطاء الرحمٰن کو خواب میں بشارت دیگئی اور ساتھ ان کو **یوم السبت** بتلا دیا گیا۔ بعد از بیداری خواب ہمارا لڑکا **یوم السبت** کا منتظر رہا اور سنیچر کے روز کا تذکرہ کرتا رہا۔ چنانچہ بفضل خداوند بزرگ اور بطفیل آن حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام دو چار ہی روز کے اندر عین یوم السبت یعنے سنیچر ہی کے روز میرے لڑکے کی کامیابی کے تین عدد ٹیلیگراف میرے لڑکے کے نام سے کلکتہ اور گومتی وغیرہ جگہ سے موصول ہوئے۔ واقعی امر یہ ہے۔ مجھ کو اس کے اس امتحان سے اس قدر خوشی حاصل نہیں ہوئی جس قدر خوشی کہ آن حضرت اقدس کی اجابت دُعا اور عجیب وغریب بشارت بتعین روز سنیچر (یوم السبت) سے ہم لوگوں کو حاصل ہوئی۔ ع

بہارے مژدہ گر جان فشانم رواست

الراقم۔ خاکسار محمد امیر احمدی عفی اللہ عنہ خریدار نمبر ۹۳۷

دعا مدد برادر محمد شفیع اپنے بیمار چچا کے واسطے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ برادر محمد عبدالرحمٰن صاحب ڈیرہ دون سے اپنی بیمار چشم خوشدامن صاحبہ کیواسطے احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں۔

اخبار قادیان

حضرت اقدس مع اہل بیت بخیر و عافیت ہیں

حضرت مولوی محمد احسن صاحب بھی اسی جگہ ہیں۔ احباب جو خطوط ان کے نام لکھیں وہ قادیان کے پتہ پر ہی لکھنا چاہیئے۔

عرب صاحب سید عبد المحی شادی کر کے پٹیالہ سے واپس قادیان آ گئے اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور منشی عبد الغنی صاحب اور ان کے برادروں کو خدا جزا ئے خیر دے کہ انہوں نے محض دینی فوائد کو مدنظر رکھ کر اپنی ہمشیرہ کا نکاح عرب صاحب موصوف سے کر دیا۔

اس ہفتہ میں شیخ رحمت اللہ صاحب لاہور سے اور دیگر احباب مختلف مقامات سے قادیان میں تشریف لائے۔

عصمت انبیاء اور غلامی - ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد الدین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپا کر اس کا زنانہ میں برائے فروخت ارسال کیا ہے۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع

دشنام گو آریہ کا کیا حال ہوا

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک آریہ کا گالی دینا

ایبٹ آباد مین دھنی رام آریہ بزاز دوکاندار صدر بازار جو پریزیڈنٹ یہان کے آریہ سماج کا بھی رہ چکا ہے نے چند روز ہوئے کہ بوقت صبح ۸ بجے کے قریب اپنی دوکان پر ایک دودھ فروش سے دودھ لیتے وقت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیان نکالین ۔ ہم یہان ان الفاظ دشنام کو لکھہ کر اس تحریر کو ناپاک نہین کرنا چاہتے ۔ اہل اسلام ایبٹ آباد نے بعدالت جناب ڈپٹی کمشنر ضلع ہزارہ بمقام نتھا گلی استغاثہ بزیر دفعہ ۲۹۸ تعزیرات ہند کا دائر کیا ۔
جناب ڈپٹی کمشنر صاحب نے ملزم کو طلب کیا اور باندیشۂ فساد ملزم کو تخمیناً ایک ماہ تک نتھا گلی رکھا ۔ آخر شہادت قلمبند کرنے کے بعد اور مقامی تحقیقات ہو چکنے کے بعد صاحب ممدوح نے سرحدی کارروائی کرنی مصلحت وقت خیال فرما کر رپورٹ برخلاف ملزم بحضور والا جناب چیف کمشنر صاحب صوبہ سرحدی ملزم کے اخراج از ضلع کی کر دی ۔
جناب چیف کمشنر صاحب بہادر کی خدمت مین اہل اسلام ایبٹ آباد نے میموریل بھیجا ۔ جس پر صاحب ممدوح نے امام مسجد صدر مسجد ایبٹ آباد کے نام پروانہ پسندیدگی کارروائی و طریق عمل اہل اسلام کا اظہار فرما کر انصاف کرنیکا وعدہ دلایا ۔ اور امام مسجد نے سب اہل اسلام کے جوش کو وعظ شفقت سے فرو کرنے کی کوشش کی ۔ جس مین بہت کامیاب ہوئی ورنہ اس سرحدی ضلع مین احتمال نقض امن کا تھا ۔ آخر جناب چیف کمشنر صاحب بہادر نے پریزیڈنٹ آریہ سماج کو ایک سال کے لئے ضلع سے خارج کر دیا ۔
یہ واقعہ آریون کی روش اور طریق عمل پر پوری روشنی ڈال رہا ہے کہ وہ کس طرح مسلمانون کی دل آزاری کرتے ہین اور بجائے امن اور صلح کے ساتھہ زندگی بسر کرنے کے نفاق اور دشمنی کا بیج بو رہے ہین ۔ ابھی لاہور کے چند اکابر کے نام جو دشنام سے پر خطوط پہونچے تھے وہ بات فراموش نہین ہوئی تھی ۔ کہ یہ واقعہ ظہور پذیر ہوا ۔ ہم امید کرتے ہین ۔ کہ آریہ آئندہ سمجھہ سے کام لین گے اور خواہ مخواہ مسلمانون کی دل آزاری کے خیال سے آئندہ باز آجاوینگے
اس مقدمہ مین بھی ملزم نے بالمقابل استغاثہ چند شرفاء ایبٹ آباد پر . . . . . دائر کیا کہ اس وقوعہ کے وقت وہ اس کی دوکان پر حملہ کر کے گئے ۔ جس کو صاحب ضلع نے پڑھتے ہی جھوٹا خیال کر کے داخل دفتر کر دیا

کیا آریہ سماج کے پریزیڈنٹ نے جھوٹ کا یہی نمونہ پیش کرنا تھا اور اپنے اصولون پر جن پر کہ ان کو بڑا ناز ہے یہی عملی نمونہ سچ کے اختیار کرنے کا دکھلانا تھا اگر پریزیڈنٹ کی راستبازی کا یہ نمونہ ہے جو اس نے دکھلایا تو عام ممبران کا کیا کہنا ۔

ایک انصاف پسند از ایبٹ آباد

چکڑالوی نامرادی

چکڑالوی ملان کے حصہ مین ہر طرف سے ناکامی اور نامرادی ہی لگی ہوئی ہے اور جو ایک آدھ بدقسمت بھولا بھٹکا اس کے ساتھہ شامل ہوتا ہے اسے بھی وہی کچھ دیکھنا پڑتا ہے ۔ سینکڑون لوگ مساجد اور معبد بناتے ہین ۔ کسی کے واسطے کبھی کوئی روک ٹوک نہین ہوئی ۔ کیونکہ یہ مذہبی معاملہ ہے گورنمنٹ اس مین مداخلت نہین دیتی لیکن چکڑالوی ملان کے سر پر ایسا نحوست کا بھوت سوار ہے ۔ کہ اس نے اپنے دو چار ساتھیون کے ساتھہ اپنی ایک مسجد بنانی چاہی تھی محلہ والون کی شکائیت پر سرکار نے وہ بھی روک دی چنانچہ ایک اخبار نویس لکھتا ہے ۔

تعمیر مسجد کی ممانعت

لاہور مین ایک مذہبی تنازعہ کا مقدمہ حال مین فیصل ہوا ہے جس مین اکثر اسلامی انجمنون اور بے شمار مسلمان باشندگان لاہور کو بیحد دلچسپی تھی ۔
مسٹر رانٹ پریسیڈنٹ لاہور میونسپلٹی و ڈپٹی کمشنر لاہور نے نہایت دور اندیشی کو کام مین لا کر اس کا فیصلہ کیا بات یہ تھی ۔ کہ شیخ محمد چٹو نے بازار شیرانوالہ مین ایک مسجد تعمیر کرنے کی اجازت طلب کی تھی یہ مسجد مسلمانون کے ایک چھوٹے سے فرقہ کے لئے بننے والی تھی جو اپنے تئین اہل قرآن کہتے ہین اور جن کے عقائد دیگر فرقہ ہائے اسلام سے مختلف ہین ۔ شہر کے جس حصہ مین مجوزہ مسجد کے بنانے کا ارادہ تھا وہان اہل قرآن کی آبادی بہت کم ہے اور محلہ کے باقی تمام مسلمان ان کے سخت خلاف تھے مسٹر رانٹ نے ہر قوم کے مذہبی حقوق کی آزادی کے سوال پر غور کر کے یہ مناسب سمجھا کہ اس معاملہ مین کثرت رائے کی خواہشات کا لحاظ کرنا چاہیئے ۔ اگر اس طرح مین اہل قرآن کی مسجد تعمیر ہوئی تو روز جھگڑے اور فساد رہا کرینگے اس لئے درخواست تعمیر مسجد نامنظور کی گئی ۔

بدر خواتین

۱۴ ۔ فروری کے بدر مین میری مخدومہ ص ۔ ب ۔ احمدیہ خاتون قادیان نے ایک مختصر مضمون مین اپنی بہنون کو تعلیم دینی و دنیوی کی طرف توجہ دلائی تھی یہ مضمون اس قابل تھا ۔ کہ میری مخدومہ اس کو آئندہ حسب وعدہ نیز اس کی ضرورت کو زیادہ تفصیل سے اور تواریخ اسلام سے اور ضرورت کو تجربات سے ثابت کر کے دکھلائیں ۔ بے ادبی معاف ۔ صرف اس قدر کافی نہین کہ ہمارے عبدالحی کے آبا کو اپنی والدہ ماجدہ سے مسائل پنجابی کے شعرون مین یاد ہین ۔
ا ۔ بلکہ محترمہ فاضلہ کو یہ تبلانا چاہیئے تھا کہ مسلمان خواتین کو علم کی ضرورت اس لئے ضروری ہے ۔
ب ۔ علم دینی یا دنیاوی ۔ علم دینی کس قدر اور دنیاوی کس قدر ۔
ج ۔ مسلمان خواتین نے علم دینی مین کیا کیا کمالات حاصل کئے اور ان کے نام اور مختصر حالت ۔
د ۔ موجودہ زمانہ مین کس قدر تعلیم نسوان کی ہم کو ضرورت ہے ۔
چونکہ تعلیم نسوان کا مسئلہ مدت سے مدبران قوم کے زیر بحث ہے ۔ اور اس بحث کا مدار امورات بالا کے فیصلہ نہ ہونے سے زیر بحث چلا آتا ہے ۔ مجھے اس لئے ادب سے گذارش کرنا پڑا ۔ کہ ہماری محترم بزرگ ص ۔ ب جنسے مجھے نیاز حاصل ہو چکا ہے ۔ ایک بزرگ خاتونون مین سے ہیں اس مسئلہ کو وضاحت سے بپابندی قال اللہ و قال الرسول آئندہ کسی اشاعت مین درج فرما کر ممنون فرماوینگی ۔

راقمہ
ز ۔ ج ۔ احمدی از راولپنڈی

اطلاع

اخبار بدر جس رفتار سے وقت پر حاضر ہو کر احباب کی خدمت بجا لاتا رہا ہے وہ آپ صاحبان پر روشن ہے ۔ اب روپیہ کی سخت ضرورت ہے جن احباب نے اخبار کی قیمت تاحال ارسال نہین فرمائی ان کے نام وی پی کئے جاوینگے ہمین ایسے موقعہ پر وی پی وصول کر کے مشکور فرماوین اور واپس کر کے زیادہ زیر بار نہ کرین ۔ مینیجر

حقیقۃ الوحی

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اپنے ایک خط میں جو حضرت کے نام ہے۔ تحریر فرماتے ہین السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ یہ غلام پچھلے دنون حقیقۃ الوحی پڑھنے مین مصروف رہا۔ قریباً ۱۵ یا ۲۰ روز مین ختم کی اور بفضل خدا خوب غور سے پڑھا۔ عجیب عجیب اسرار معرفت کے کُھلے اور نئے نئے نشانون سے نہایت ایمان تازہ ہُوا۔ مخالفون پر حضور کی طرف سے حجت بوجہ اولیٰ تمام کی گئی۔ اب بھی اگر نہ مانین۔ تو مثل چمگادڑ کے ہین کہ روز روشن مین بھی آفتاب کو نہین دیکھتے۔ حضور کی طرف سے تو دلائل بینہ اور براہین قاطعہ کا آفتاب چڑھ گیا ہے۔ اب سوائے ہٹ دہرمی اور تعصب کے مخالف مولویون کے ہاتھ مین کچھ نہین نشانات کی بارش ہو رہی ہے۔ اگر تھوڑا سا بھی صاحب ذوق اور ایمان شخص ہو تو اس کے لئے نشانات الٰہیہ کا ایک سمندر ہے جو حضور کے ہاتھ پر بہ رہا ہے۔ مگر اصل یہی ہے کہ ان مخالف مولویون کی فطرتین جوش تعصب اور جہالت سے مسخ ہو گئی ہین۔ ورنہ صاحب ذوق و ایمان کے لئے تو کافی نشانات سے بھی زیادہ ہین۔

پورا پتہ بتاؤ

ایک روپیہ مسمی عبد اللہ نے بنام مقبرہ روانہ کیا ہے۔ چونکہ عبد اللہ متعدد ہین کوئی مین کوئی تعین نہین کی لہذا اعلان کیا جاتا ہے کہ مرسل اپنا پتہ معہ سکونت و ولدیت کے بنام نائب ناظم مقبرہ روانہ فرما دوین ابھی وہ ایک روپیہ بدامانت دفتر مین جمع ہے۔ حررہ یکم اگست ۶ء

ناظم مقبرہ بہشتی

بھیک دنیا نہ چھوڑین نہ چھوڑین گے کبھی اسلام کا دامن بھر

مین منبع صداقت مخزن شرافت بندے کو خدا سے ملانیوالا دنیا اور عاقبت کے وسایل بہبودی تبلانے والا اسلام کے سوا اور کوئی مذہب نہین ہے۔ ایک بار آفتاب اسلام کا پرتو جس ظلمت کدہ پر پڑا۔ پھر تا قیامت وہان شرک اور کفر کی سیاہی جاگزین نہ ہوگی۔ جس شخص کے دل مین اسلام کا چراغ روشن ہو گیا اگر تمام دنیا مل کر اسے بجھانے کی کوشش کرے مگر اس کی روشنی مین کسی قسم کا تغیر پیدا نہ ہوگا۔ اس وقت معزز ناظرین کے پیش نظر روسی حکومت کا ایک تازہ واقعہ کہتے ہین کہ وہان اسلام کس طرح اپنی نورانی شعاعین پھیلاتا ہے۔ روس کا مشہور اخبار الوقت رقمطراز ہے۔ کہ ممالک روس کے ایک بڑے پادری صاحب غروسف نامی ایک عرصہ سے اسلامی کتابون کا مطالعہ کیا کرتے تھے۔ رفتہ رفتہ ان کے آئینہ قلب سے زنگ تثلیث دور ہوتا گیا یہان تک کہ آپ ایک روز علانیہ مسلمان ہو گئے۔ اور آپکے مسلمان ہوتے ہی اور کئی سو عیسائی بھی مشرف باسلام ہو گئے آپکے اسلام لانے سے روسی پادریون مین بڑی گھبراہٹ پیدا ہوئی۔ کیونکہ آپ کو تمام پادریون مین خاص امتیاز اور شہرت حاصل تھی اور کوئی بھی علم و قابلیت مین آپکے ہم پلہ نہ تھا۔ مشرف باسلام ہونے کے بعد حکومت روسیہ کے نام آپ نے عرضیہ روانہ کیا تھا۔ کہ آیندہ سے مجھے مسلمانون مین شمار کیا جاوے۔ دشمن اسلام حکومت روسیہ آپ کی اس درخواست سے بہت سخت برہم ہوئی اور پادری صاحب کو بلاکر جیل مین کر دیا۔ ساتھ ہی اس کے روسی پادری نہایت ہی زور دن سے یہ کوشش کر رہے ہین کہ کسی طرح غروسف صاحب دوبارہ جامہ تثلیث پہن لین مگر آپ سدّ سکندری کی طرح اسلام پر قایم ہین اور آپ کا بیان ہے۔ کہ مجھے دنیاوی تکلیفون کا کچھ خیال نہین ہے۔ مین نے ایسی شاہراہ ہدایت پائی ہے۔ کہ کسی طرح اس سے ہٹ نہین سکتا۔ سبحان اللہ آفرین ہے آپ کی عالی ہمتی پر اور روسی طرز عمل بلا شبہ لائق نفرین ہے۔ (سلطان الاخبار)

اپنی آنکھ کا شہتیر تو دیکھو

چند روز ہوئے کوئنگ مینس کرسچین ایسوسی ایشن کلکتہ کے جلسہ مین ایک پادری صاحب نے لیکچر دیا ہے جس مین انہون نے بتایا ہے۔ کہ کلکتہ کی سوشیل حالت سخت قابل نفرت اور اصلاح طلب ہے۔ وہان کی بہت سی گذر گاہین مشتبہ اور آوارہ عورتون کی کثرت کے باعث سخت بدنام ہین جب لارڈ کرزن نے اپنی مشہور اور تاریخی تقریر کانوکیشن مین ہندوستانیون کی بداخلاقیون کا ذکر کیا تھا تو کیا کلکتہ ہی ایسا مقام نہ تھا جہان سے سب سے پہلے ان کی مخالفت کی صدا بلند ہوئی تھی۔ وغیرہ''

افسوس کہ پادری صاحب نے کلکتہ کے چند مشتبہ عورتون کی وجہ سے بداخلاقیون کا دھبہ تمام ہندوستانیون پر لگانے کی کوشش کرتے ہوئے لارڈ کرزن کی تائید کی ہے۔ لیکن ان کو اپنی آنکھ کا شہتیر نظر نہین آیا۔ ہم ان سے پوچھتے ہین۔ کہ کیا وہ پیرس۔ رومانیہ۔ سرویا اور یورپ کے دیگر بڑے بڑے شہرون کے عام باشندون کی سوشل حالت کی بابت کچھ بتا سکتے ہین۔ جن کے مقابلہ مین بیچارہ کلکتہ ہزارویں حصے کے برابر بھی نہین ہے۔ امریکہ مین لاکھون کی تعداد مین ہر سال طلاق ہوتے ہین اور بڑے بڑے گھرانون کی عورتین اپنی عمر مین سینکڑون خاوند کرتی ہین۔ لیکن پادری صاحب ان سب باتون کو بیچارے ہندوستان کا ذکر کرتے ہوئے فراموش کر گئے۔ ہندوستان کو شوشل اصلاحات کی بیشک ضرورت ہے۔ جو ممکن ہے۔ کہ چند سالہ کی کوشش سے ہو جائین۔ لیکن یورپ امریکہ کے بہت سے مقامات مین اب ان اصلاحات کی کوشش جو ممکنات سے باہر ہو گئی ہے۔ ہمارے پادری صاحب جو ایک مذہب کے پیشوا ہونے کی وجہ سے اخلاق مجسم ہونے چاہئین۔ کاش آیندہ ایسی باتین سوچ سمجھ کر زبان سے نکالا کرین۔ (اردو منس گزٹ)

آتش زدگی

کدنی آئیلنڈ (متصل نیویارک) ایک ثلث جل گیا۔ بیس ہوٹل بھی جل گئے۔ ہوٹلون مین لوگ شب خوابی کے کپڑے پہنے سو رہے تھے۔ ۲۰ آگ بجھانے والے زخمی ہوئے۔ بوسٹک کے چڑیا خانہ کے شیرون اور دوسرے جانورون کے شور سے قیامت برپا تھی۔ چڑیا خانہ کا ایک آدمی کم ہے۔

فیصلہ مقدمہ انڈیا وغیرہ

۳۰ جولائی کو بائیڈ صاحب سپشل مجسٹریٹ نے اس مقدمہ سڈیشن مین ساڑھے تین بجے فیصلہ سنایا کہ پنڈی داس اور دینا ناتھ کو پانچ پانچ سال قید سخت اور پریس ضبط کیا جاوین۔

فیصلہ مقدمہ بلوہ

اس مقدمہ مین رام چند اور نند سنگھ بری کئے گئے۔ گنیش سین کو تین ضرب بید۔ لال [illegible]

[illegible]

ڈائری

القول الطیب

حضرت حج کو نہین جاتے ایک شخص نے عرض کی۔ کہ مخالف مولوی اعتراض کرتے ہین۔ کہ مرزا صاحب حج کو کیون نہین جاتے۔ فرمایا۔ یہ لوگ شرارت کے ساتھ ایسا اعتراض کرتے ہین آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دس سال مدینہ مین رہے۔ صرف دو دن کا راستہ مدینہ اور مکہ مین تھا مگر آپنے دس سال مین کوئی حج نہ کیا۔ حالانکہ آپ سواری وغیرہ کا انتظام کر سکتے تھے۔ لیکن حج کیواسطے صرف یہی شرط نہین کہ انسان کے پاس کافی مال ہو بلکہ یہ بھی ضروری ہے۔ کہ کسی قسم کے فتنہ کا خوف نہ ہو۔ وہان تک پہنچنے اور امن کے ساتھ حج ادا کرنے کے وسائل موجود ہون جب وحشی طبع علماء اس جگہ ہم پر قتل کا فتوے لگا رہے ہین اور گورنمنٹ کا بھی خوف نہین کرتے۔ تو وہان یہ لوگ کیا نہ کرین گے۔ لیکن ان لوگون کو اس امر سے کیا غرض ہے۔ کہ ہم حج نہین کرتے۔ کیا اگر ہم حج کرینگے تو وہ ہم کو مسلمان سمجھ لین گے اور ہماری جماعت مین داخل ہو جائین گے۔ اچھا یہ تمام مسلمان علماء اول ایک اقرارنامہ لکھدین۔ کہ اگر ہم حج کر آوین تو وہ سب کے سب ہمارے ہاتھ پر توبہ کر کے ہماری جماعت مین داخل ہو جائین گے اور ہمارے مرید ہو جائین گے۔ اگر وہ ایسا لکھدین اور اقرار حلفی کرین تو ہم حج کر آتے ہین۔ اللہ تعالیٰ ہمارے واسطے اسباب آسانی کے پیدا کر دیگا۔ تاکہ آیندہ مولویون کا فتنہ رفع ہو۔ ناحق شرارت کے ساتھ اعتراض کرنا اچھا نہیں ہے۔ یہ اعتراض ان کا ہم پر نہین پڑتا بلکہ آنحضرت پر بھی پڑتا ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی صرف آخری سال مین حج کیا تھا۔

توکل فرمایا۔ توکل کرنے والے اور خدا کی طرف جھکنے والے کبھی ضائع نہین ہوتے۔ جو آدمی صرف اپنی کوششون مین رہتا ہے اس کو سوائے ذلت کے اور کیا حاصل ہو سکتا ہے۔ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہمیشہ سے سنت اللہ یہی چلی آتی ہے۔ کہ جو لوگ دنیا کو چھوڑتے ہین وہ اس کو پاتے ہین۔ اور جو اس کے پیچھے دوڑتے ہین وہ اس سے محروم رہتے ہین جو لوگ خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق نہین رکھتے وہ اگرچند روز مکر و فریب سے کچھ حاصل بھی کر لین۔ تو وہ لاحاصل ہے کیونکہ آخر ان کو سخت ناکامی دیکھنی پڑتی ہے۔ اسلام مین عمدہ لوگ وہی گذرے ہین۔ جنہون نے دین کے مقابلہ مین دنیا کی کچھ پرواہ نہ کی۔ ہندوستان مین قطب الدین اور معین الدین خدا کے اولیا گذرے ہین ان لوگون نے پوشیدہ خدا کی عبادت کی مگر خدا نے ان کی عزت کو ظاہر کر دیا۔ ہمنے بٹالہ مین ایک پیرزادہ کو دیکھا کہ وہ اپنی زمین کے مقدمات کے واسطے غبار آلودہ ہوا کسی ڈپٹی کے پیچھے پھرتا تھا مین حیران ہوا کہ اگر اس شخص مین سچی نیکی ہوتی اور یہ خدا پر توکل کرنیوالا ہوتا۔ تو ایسے مکدرات مین کیون گرتا۔

اخلاق کو خراب کرنیوالے پادری ایک شخص کا ذکر ہوا کہ وہ دیسی عیسائی ہے اور اب مسلمان ہونا چاہتا ہے۔ مگر وہ روپے مانگتا ہے یا تنخواہ مانگتا ہے۔ حالانکہ لیاقت کچھ نہین۔ حضرت نے فرمایا کہ پادریون نے ہندوستانیون کے اخلاق خراب کر دئے ہین اور ان کو مذہب فروش بنا دیا ہے۔ کئی عیسائی دیکھے ہین کہ وہ ہندوؤن یا مسلمانون کے پاس جاتے ہین اور کہتے ہین۔ کہ ہم مسلمان یا ہندو ہونے کے واسطے تیار ہین لیکن عیسائی لوگ ہم کو اس قدر تنخواہ دیتے ہین تم کیا تنخواہ دو گے۔ جدھر سے زیادہ تنخواہ کی امید ادھر ہی جھک پڑتے ہین اور بسا اوقات کبھی ادھر سے اور کبھی ادھر سے بطور نیلام کے اپنی قیمت کے بڑھانے مین کوشش کرتے رہتے ہین۔ یہ بد اخلاقی ہندوستان مین پادریون نے ہی پھیلائی ہے ورنہ ان سے پہلے ہندوستانی لوگ مذہب کے معاملہ مین ایسے رذیل اخلاق رکھنے والے نہ تھے۔ آدمیون کو چاہیئے۔ کہ جب ایک مذہب کو سچا سمجھ کر قبول کرے تو پھر اس پر استقامت دکھلائے۔ خدا تعالیٰ رازق ہے وہ خود تمام سامان مہیا کر دیگا جب انسان خدا کے واسطے کوئی کام کرتا ہے تو پھر اس کو موت کی پرواہ نہین رہتی اور نہ اسے خدا تعالےٰ ضائع کرتا ہے اندرونی تقوی اور طہارت کا خیال کرنا چاہیئے۔ جن لوگون کے دل اور دماغ مین صرف دنیا ہی رہ جاتی ہے وہ کس کام کے آدمی ہین جو لوگ سچے دل کے ساتھ خلوص نیت کے ساتھ خدا کی طرف جھکتے ہین خدا ان کی دستگیری کرتا ہے اس قسم کے عیسائی نومسلمون کی نسبت تو ہمنے ان لوگون کو بہت ثابت قدم دیکھا ہے۔ جو ہندوؤن مین سے مسلمان ہو کر ہمارے پاس آئے ہین۔ جیسا کہ شیخ عبد الرحیم ہین۔ سردار فضل حق ہین۔ شیخ عبد الرحمن صاحب۔ شیخ عبد العزیز صاحب ہین۔ ان لوگون نے اسلام کی خاطر بہت دکھ اٹھائے مگر اپنے ایمان پر قائم رہے۔ جب سردار فضل حق صاحب مسلمان ہوئے۔ تو ان کو قتل کرنے کے واسطے کئی سکھ یہان تک آئے۔ مگر خدا تعالیٰ نے انکو بچایا اور سردار صاحب نے کسی کا خوف نہ کیا۔ ایسا ہی شیخ عبد الرحیم کے چہرے سے نیک بختی کے آثار نمایان ہین۔ شیخ عبد الرحمن صاحب کو ایک دفعہ ان کے رشتہ دار دھوکے سے لے گئے تھے اور وہان لے جا کر ان کو قید کر دیا تھا۔ مگر خدا تعالیٰ نے ان کو بچا لیا اور خود بخود یہان چلے آئے۔ برخلاف عیسائیون کا مذہب عموماً تنخواہ پر ہے۔ اگر آج ان کو موقوف کر دیا جائے۔ تو بس ساتھ ہی ان کی عیسائیت بھی موقوف ہو جائے۔ امرتسر مین ایک پادری رجب علی تھا۔ وہ کئی مرتبہ مسلمانون مین آکر ملتا تھا۔ پھر عیسائی ہو جاتا تھا۔ عیسائی ہونے کی حالت مین اس کا ایک اخبار نکلتا تھا۔ عیسائیون سے کچھ ناراض تھا ان دنون مین ایک گرجہ پر بجلی گری تھی۔ اس خبر کو اپنے اخبار مین درج کرتے ہوئے اس نے لکھا کہ گرجے پر بجلی گرنا دو اسباب سے خالی نہین۔ یا تو اس کا یہ سبب ہوا ہے کہ روح القدس کو مصلوب بہت تاپ لگ گیا تھا اور اس نے گرجے پر اتر کر گرجے کو جلا دیا۔ اور اگر یہ سبب نہین تو پھر یہ سبب ہے، کہ میری آہ گرجے پر پڑی ہے اور اس نے گرجہ کو جلا دیا ہے اکثر اس قسم کے عیسائی دہریہ اور کمینہ طبع ہوتے ہین عیسائی مذہب کے کفارہ نے ایسی بے قیدی کر دی ہے۔ کہ جو گناہ چاہو کر لو۔ سزا تو یسوع بھگتیگا۔ اسی واسطے ضرب المثل ہو گئی ہے کہ ؎

عیسائی باش ہرچہ خواہی کن

کیونکہ اگر زنا اور شراب حرام ہے۔ تو پھر کفارے سے فائدہ کیا کفارے کا یہی تو فائدہ ہے کہ اس نے معافی کی ایک راہ کھول دی ہے۔ اگر عیسائی بھی گناہ کرنے سے پکڑا جاتا ہے جیسا کہ غیر عیسائی پکڑا جاتا ہے۔ تو پھر دونون مین فرق کیا ہوا اور کسی کو عیسائی بننے سے فائدہ کیا حاصل ہوا۔

ڈاکٹر مرتد یکم اگست ۱۹۰۶ء۔ تازہ الہام الٰہی۔ انی مھین من اراد اھانتک کا ذکر تھا۔ فرمایا۔ کہ قریب العہد اہانت کرنے والا تو ڈاکٹر عبد الحکیم ہے۔ جس نے بہت اہانت کے لفظون مین ایک خط لکھا ہے اور ہماری موت کے متعلق پیش گوئی کی ہے۔ یہ وحی الٰہی پہلے بھی بہت بار نازل

ہو چکی ہے۔ مگر ہر بار اس کا شان نزول جدید ہوتا ہے ایسے لوگوں کی مخالفت سے رنجیدہ خاطر نہیں ہونا چاہیئے۔ ضرور تھا کہ ایسے لوگ بھی پیدا ہوتے تاکہ صادق اور کاذب کے درمیان ایک فرق ہو جائے۔ سب انبیاء کے وقتوں میں ایسے مخالف ہوتے چلے آئے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی ایسے آدمی موجود تھے۔ مگر اس قسم کے لوگ ہمیشہ بعد میں آتے ہیں۔ شروع میں صادق ہی ظاہر ہوتا ہے پھر اس کو دیکھ کر دوسرے لوگ بھی ریس کرتے ہیں اس میں خدا تعالےٰ کی حکمت ہے۔ کہ جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دعویٰ اچھی طرح سے شائع نہ ہو گیا تب تک کوئی آدمی ایسا پیدا نہ ہوا جس نے نبوت کا دعوےٰ کیا تاکہ کوئی ایسا نہ کہہ سکے۔ کہ اس شخص نے فلاں شخص کی ریس کر کے دعویٰ نبوۃ کر دیا ہے۔ ایسا ہی اس زمانہ میں مطلق خاموشی تھی۔ کوئی شخص خدا سے وحی پانے کا اور مسیح موعود ہونے کا مدعی نہ تھا۔ ایسے وقت میں خدا تعالےٰ نے ہم پر اپنی وحی نازل کر کے ہمیں مسیح موعود بنایا۔ یہ امر بھی منہاج نبوت میں داخل ہے کہ صادق کا دعوےٰ اول ہو اور کاذب پیچھے ہوں اور لوگوں کی بے خبری کے علاوہ ہم تو خود بھی بے خبر تھے۔ اپنے طور پر میری عادت تھی۔ کہ غیر مذاہب کے برخلاف اخبارات میں مضامین دیتا تھا اور اسلام کی صداقت کے ظہور میں کوشاں رہتا تھا۔ ان ایام میں ایک عیسائی کا اخبار سفیر ہند نام نکلا کرتا تھا۔ اور ایک برہمو ؤں کا رسالہ نام برادر ہند شائع ہوتا تھا۔ ان ہر دو میں بعض مضامین میں نے لکھے تھے۔ مگر ان مضامین میں ہمارا مطلب صرف عقلی دلائل کے پیش کرنے کا ہوتا تھا۔ اور وحی الٰہی اور نشانات کے دکھانے کا کوئی خیال نہ تھا۔ دو جلدیں براہین احمدیہ کی میں لکھ چکا تھا اور اس وقت تک مجھے خبر نہ تھی جب کہ یکدفعہ یہ الہام ہوا۔ الرحمٰن علم القرآن۔ قل انی امرت و انا اول المومنین۔ اسی براہین احمدیہ میں ہمنے یہ الہام بھی درج کیا ہے۔ کہ یا عیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی اور اسی میں ہمنے حضرت عیسےٰ کے متعلق اپنا وہی عقیدہ پیش کیا ہے جو پرانا عقیدہ تھا۔ کہ مسیح آسمان پر ہے اس پر دیکھنے والے کے واسطے یہ امر ظاہر ہے۔ کہ اگر ہم تصنع اور بناوٹ سے کوئی کام کرتے اور افترا کے ساتھ یہ باتیں بناتے۔ تو ہم ایسا کیوں کرتے۔ جو شخص افترا کرنے لگتا ہو وہ تو اول ہی سب پہلو سوچ لیتا ہے اس میں بھی خدا تعالےٰ کی ایک مصلحت تھی۔ کہ ہمنے ایسا لکھ دیا۔ تاکہ ہماری سچائی پر ایک دلیل قائم ہو جائے۔ پہلے سے ہی براہین کے اندر ایک تناقض ہو گیا اور ہم خود بھی اس تناقض کو نہ سمجھ سکے۔ یہ خدا تعالےٰ کی ایک بڑی حکمت تھی۔

کوئی اور نشان

فرمایا۔ گذشتہ دنوں میں خدا تعالےٰ بہت سے نشانات دکھا چکا ہے جن میں سے بعض کتاب حقیقۃ الوحی میں بھی درج ہو چکے ہیں۔ مگر اب معلوم ہوتا ہے۔ کہ آسمان پر کسی اور نشان کی طیاری ہو رہی ہے۔ تاکہ ایمانداروں کے ایمان اور قوی ہو جاویں۔ ہر ایک نشان جو ظاہر ہوتا ہے اس سے لوگوں کے ایمان قوی ہوتے ہیں۔ کیونکہ نشان کے ذریعہ سے ایک انکشاف تام ہو جاتا ہے۔ جب آدمی اچھی طرح سے معلوم کر لیتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کس بات میں راضی ہے اور کس دین کے حق میں وہ اپنے نشانات زبردست دکھاتا ہے۔ تب انسان اس دین کو سچے دل سے قبول کرتا ہے اور اخلاص کے ساتھ اس کی خاطر ہر ایک تکلیف کو برداشت کرنے کے لئے طیار ہو جاتا ہے نشانات کے ذریعہ سے تکمیل ایمان ہوتی ہے۔ جماعت کے واسطے خدا تعالےٰ نے یہ ایک عمدہ راہ نکالی ہے۔ جب خدا کی فرمائی ہوئی باتیں پوری ہوتی ہیں تو دل کو سرور اور خوشی ہوتی ہے۔ انسان خدا تعالےٰ کے فضل سے سیراب ہو جاتا ہے اور اس کا یقین بڑھتا ہے۔ کہ اس سلسلہ کے اختیار کرنے میں میں نے کوئی غلطی نہیں کھائی مگر یہ مت خیال کرو۔ کہ غلطی کے نہ کھانے میں تمہاری کوئی بہادری ہے۔ ہرگز نہیں۔ یہ بھی خدا تعالےٰ کا ایک فضل ہے کہ تمنے غلطی نہیں کھائی ورنہ بڑے بڑے فاضل اور مولوی لوگ اس جگہ ٹھوکر کھا گئے ہیں۔

تصحیح

۱۸ر جولائی ۱۹۰۷ء کے اخبار بدر میں قاضی غلام حسین صاحب کے نکاح کی جو خبر درج کی گئی تھی۔ اس میں لڑکی کے والد کا نام کاتب کی غلطی سے سید محمد حسین لکھا گیا ہے۔ اصل نام احمد حسن ہے۔

اطلاع۔ ناظرین خط و کتابت کرتے وقت نمبر خریداری ضرور دیا کریں۔ ورنہ شکایت عدم تعمیل معاف۔ مینیجر

براہین احمدیہ

میعاد ختم

براہین احمدیہ کی جو نصف قیمت کی گئی تھی۔ اس کی میعاد ۳۱ر جولائی ۱۹۰۷ء کو ختم ہو چکی ہے۔ علاوہ اس کے جس قدر کتابیں نصف قیمت کے واسطے موجود تھیں وہ بھی جلد ختم ہو جانے کے باعث بعض درخواستوں کی تعمیل بھی نہیں ہو سکی۔ بعض دوستوں نے درخواستیں بہت دیر میں کی تھیں۔ ایسے موقعہ سے ہمیشہ جلد فائدہ حاصل کرنا چاہیئے۔ اب براہین احمدیہ صرف اصلی قیمت پر فروخت ہو سکتی ہے یعنی صہ؍ روپیہ بے جلد اور مجلد کے واسطے صہ؍ البتہ اخبار بدر کے خریداروں کیواسطے جو ایک روپیہ فی کتاب کی رعایت ہے وہ بدستور قائم ہے۔ یعنی خریداران بدر کو براہین احمدیہ بے جلد للعہ؍ اور مجلد للعہ؍ میں مل سکیگی۔

درثمین کی قیمت میں اب کوئی رعایت نہیں۔ لہٰذا درثمین کی قیمت بے جلد ۲؍ اور مجلد کی ۸؍ ہوگی

مینیجر بدر ایجنسی

حضرت اقدس کیا فرماتے ہیں

اطلاع

(ہر دو کتب دفتر بدر ایجنسی سے مل سکتی ہیں چشمۂ مسیحی لغات القرآن عہ بکہزار صفحہ)

سید عبد الحیی عرب صاحب نے میری کتاب چشمۂ مسیحی کو عام فائدہ کے لئے دوبارہ چھپایا ہے اور درحقیقت ان کتابوں کا عام طور پر ملک میں شائع ہونا ضروری ہے۔ پس اگر کوئی صاحب ہمت خرید کر کے عام لوگوں میں تقسیم کرے تو انشاء اللہ موجب ثواب ہوگا۔ عیسائی پادری ہر ایک رسالہ بیس بیس ہزار چھپوا کر شائع کرتے ہیں۔ سو افسوس یہی ہے۔ کہ دنیا کو ہماری تالیفات بہت ہی کم ملتی ہیں۔ دوسرے صاحب موصوف نے جو عربی زبان رکھتے ہیں۔ لغات القرآن ایک کتاب تالیف کی ہے۔ میری دانست میں وہ کتاب بھی مفید ہے۔ ہر ایک پر لازم ہے۔ کہ قرآن شریف کے سمجھنے کے لئے خاص توجہ کرے۔ کیونکہ دینی علوم کا یہی خزانہ ہے اور علم لغات قرآن ضروری ہے۔ والسلام

میرزا غلام احمد

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال ۵۰ بار	چھ ماہ ۲۴ بار	سہ ماہ ۱۲ بار	دو ماہ ۸ بار	یکماہ ۴ بار	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½ صفحہ	۱۰۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۶۵	۴۰	۲۲	۱۴	۸	۳
½ کالم	۴۰	۲۲	۱۲	۸	۵	۲
¼ کالم	۲۷	۱۴	۸	۵	۳	۱½
⅛ کالم	۲۵	۲۰	۶	۴	۲½	۱
فی سطر کالم	۹	۶	۳	۲	۱	[illegible]

۱ - یہ اجرت بہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے - پہلے بہت کم کر کے لگائی گئی ہے اس واسطے اس میں اس سے زیادہ کوئی رعایت نہ ہوگی - بے فائدہ خط و کتابت کرنے میں عزیز وقت کا ضائع ہونا ہے۔

۲ - مینیجر کو اختیار ہے کہ کسی اشتہار پر مناسب سمجھے تو اس سے زیادہ اجرت طلب کرے۔

۳ - فیصلہ اجرت سے پہلے مضمون اشتہار بذریعہ خط مینیجر کے پاس آنا چاہیئے اور مینیجر کا اختیار ہوگا کہ مضمون میں پہلے یا فیصلہ کے بعد یا دوران الطباع میں جن الفاظ کو خود یا کسی دوسرے خریدار کی تحریک پر مناسب خیال کرے نکال دے یا زیادہ کرے یا بدل ڈالے۔

۴ - تقسیم کرانی ضمیمہ جو اخبار کے دو صفحہ کے برابر ہو ایک روپیہ فیصدی لیا جاوے گا - بٹالہ سے قادیان تک کی مزدوری ۸ ر فی دس سیر یا دس سیر سے کم کے لئے اجرۃ کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

۵ - ہر ایک مشتہر صاحب کو چاہیئے کہ اشتہار دینے سے پہلے ان قواعد کو بغور مطالعہ فرما لیا کریں۔

۶ - اشتہار متواتر دئے جانے کی یہ اجرت ہے درمیان میں چھوڑ چھوڑنے اور کبھی کبھی درج کرانے کیواسطے زائد اجرت چارج ہوگی۔

۷ - ہر ماہ میں صرف ایک دفعہ اشتہار کی عبارت کے بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا - اشتہار کی عبارت میں تبدیلی کیواسطے ہر انگریزی مہینہ کے شروع ہونے سے پہلے پندرہ دن اطلاع آنی چاہیئے - ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہیگا۔

۸ - مینیجر کو اختیار ہوگا - کہ جب چاہے کسی کا اشتہار بند کر دے اور باقی اجرت واپس کر دے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

یسوع[1] کی ناکامی

اور

سرور انبیاء کی کامیابی

(رقم زدہ میاں عبد السلام طالب علم درسگاہ حضرت استاذی المعظم مولوی نور الدین صاحب)

ہر ایک درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے جو درخت زیادہ اور میٹھا پھل لاوے وہ اچھا اور قیمتی گنا جاتا ہے اور جو اچھا پھل نہ لاوے اس کی کچھ قدر نہیں ہوتی اور نہ ہی اس کی کچھ زیادہ قیمت ہوتی ہے اور ساتھ ہی جس باغ میں مفید اور پھلدار درخت ہوں تو وہ اس باغبان کی لیاقت اور دانشوری پر دلالت کرتے ہیں کہ یہ کیا ہی سمجھدار مالی ہے کہ کیسے پھلدار درخت لگائے ہیں اور ہزاروں اور لاکھوں آدمیوں کو ان سے فائدہ پہنچتا ہے اور اس کو کیسی اچھی ترکیب آتی ہے کہ ان پھلدار درختوں کی پرورش کر رہا ہے اور انہیں ہر ایک آفت سے بچاتا ہے اور ان کو مناسب طور پر پانی دیتا ہے اور ان پر نئے نئے پیوند چڑھاتا ہے اور اس کے درخت کیسے عمدہ اور لذیذ پھل لاتے ہیں اور وہ دنیا میں ہزاروں فوائد کا موجب ہوتے ہیں اور صدہا بیماریوں سے شفا پانے کا باعث ہوتے ہیں۔

لیکن کیسا ہی سست اور ناسمجھ اور بھولا مالی ہے جو کہ ایک باغ لگاتا ہے اور اس میں کچھ بوٹے لگاتا ہے اول تو اسے بوٹے ملتے ہی نہیں اگر دس بارہ مل بھی گئے تو وہ بھی کس کام کے نہ انکو وقت پر پانی دیا اور نہ ان کے نیچے کھاد ڈالی اور نہ ان کی اچھی طرح حفاظت کی - نہ اس کے ارد گرد سے جھاڑیوں کو صاف کیا اور نہ انکو وقت پر پیوند لگایا اور نہ اس کے گرد احاطہ کیا تاکہ کوئی دشمن اس میں داخل نہ ہو سکے - تو آپ ہی فرمائیں - کہ ایسے بوٹے کیا عمدہ پھل لا سکتے ہیں اور کیا اس کے باغبان کی قدر ہو سکتی ہے کیا ایسے باغبان کو کوئی مفید کہہ سکتا ہے یا ایسی سمجھ والا باغبان بنانے کے لائق ہو سکتا ہے ہرگز نہیں ایسے کو باغبان بنانا ہی فضول ہے کیونکہ اس نے بوٹوں کو ایسے طور سے پرورش نہیں کیا کہ عمدہ پھل دیں اور وہ پھل مفید ہو سکیں اور تو کیا اس کو مفید پھل کہیں یا نہ کہیں مگر جو باغبان ہے وہ بھی کہتا ہے کہ یہ پھل کڑوا ہے اور یہ پھل ترش ہے تو ان پھلوں کی طرف کون توجہ کریگا۔

اسی طرح یہ دنیا بھی ایک باغ ہے اس کے اچھے پھل تیار کرنے کے لئے بھی باغبان آتے ہیں تاکہ انسانوں کو پھلدار بنائیں اسی واسطے بہت سے باغبان آئے - لیکن یہاں میں دو باغبانوں کا ذکر کروں گا جن کو کہ دو مختلف گروہ مانتے ہیں کہ یہ حقیقی مالی ہیں اور پھلدار بوٹے پیدا کر گئے ہیں اور میں انشاء اللہ تعالیٰ ثابت کر دوں گا کہ کون حقیقی باغبان ہے اور کس کو یونہی باغ لگانے والا قرار دیا گیا حالانکہ اس نے ایک بھی بوٹا تیار نہیں کیا اور وہ خود بھی اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ میں نے کوئی پھلدار درخت تیار نہیں کیا لیکن کم اعتقاد و سخت دل ضرور تیار کئے۔

ان دونوں میں سے اول الذکر تو ہمارے سردار ہادی و امی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جنہوں نے انسانوں کو پھلدار بنایا اور نافع الناس بنایا اور دیندار اور امین اور مسکینوں کو کھانا کھلانیوالے اس کی صحبت سے پیدا ہوئے۔

آخر الذکر یسوع مسیح ہیں جنکو کہ یونہی باغبان اور مصلح قرار دیا گیا اور کوئی مفید انسان ان کی صحبت سے پیدا نہ ہوا بلکہ بے اعتقاد اور پکڑنے والے اور فرار کر جانیوالے پیدا ہوئے جن کی بابت وہ خود فرماتے ہیں۔

متی باب ۸ آیت ۲۶ - اپنے شاگردوں کو کہا "اے کم اعتقادو"

مرقس باب ۴ آیت ۴۰ - "اب تک ایمان نہیں رکھتے"

لوقا باب ۸ آیت ۲۵ - "تمہارا ایمان کہاں گیا"

متی باب ۱۶ آیت ۸ - "اے کم اعتقادو"

مرقس باب ۸ آیت ۱۷ - "کیا تمہارا دل سخت ہو گیا ہے آنکھیں ہیں مگر تم دیکھتے نہیں - کان ہیں اور سنتے نہیں"

متی باب ۲۶ آیت ۲۱ یوحنا باب ۱۳ آیت ۲۱ "تم میں سے ایک مجھے پکڑوائیگا"

یوحنا باب ۱۳ آیت ۳۷، ۳۸ - (پطرس) مرغ بانگ نہ دیگا جب تک کہ تو تین بار میرا انکار نہ کریگا + مرقس باب ۹ آیت ۱۹ "اے بے اعتقاد قوم میں کب تک تمہارے ساتھ رہوں گا"

[1] یسوع سے مراد وہ شخص ہے جس کا قصہ عہد جدید کے ناول میں بعض مجہول الاحوال اشخاص نے لکھا ہے جن کا نام متی مرقس وغیرہ بتلایا جاتا ہے - ایڈیٹر

یہ پودے ہیں کہ یسوع صاحب ناصری نے لگائے ہیں اور یہ وہ پھل ہیں جو خود یسوع صاحب نے دئے ہیں اس کے بعد ہم کو اور ضرورت نہیں رہتی کہ ہم ثابت کریں کہ اس کے تعلیم یافتہ کیسے تھے اور کیا کچھ اس نے طیار کیا یا کیا کچھ اس میں طاقت تھی کہ ایک شاگرد کو طیار کرے اس کے مقابل پر میں اپنے سردار افضل الانبیاء کو پیش کرتا ہوں کہ وہ کیسا معلم تھا۔ اور اس نے کیا طیار کیا اور اس نے کیا اپنے شاگردوں کے بارے میں فرمایا۔

مسلم فضائل ابی بکر - عن ابی سعید - قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان امن الناس علی فی مالہ و صحبتہ ابوبکر

ترجمہ - ابی سعید سے روایت ہے - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب لوگوں سے زیادہ مجھ پر ابوبکر کا احسان ہے - مال کا بھی اور صحبت کا بھی۔

مسلم فضائل ابی بکر - عبد اللہ بن مسعود یحدث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لو کنت متخذا خلیلاً لاتخذت ابا بکر خلیلاً ولکنہ اخی وصاحبی وقد اتخذ اللہ صاحبکم خلیلاً۔

ترجمہ - عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - اگر میں کسی کو اپنا جانی دوست بناتا (سوا خدا کے) تو ابوبکر کو بناتا لیکن وہ میرے بھائی اور میرے صحابی ہیں اور تمہارے صاحب کو اللہ نے خلیل بنایا ہے

مسلم فضائل ابی بکر - عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اصبح منکم الیوم صائماً۔ قال ابوبکر انا قال فمن اطعم منکم الیوم مسکیناً قال ابوبکر انا قال فمن عاد منکم الیوم مریضاً قال ابوبکر انا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اجتمعن فی امرء الا دخل الجنۃ

ترجمہ - ابوہریرہ سے روایت ہے - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - آج کے دن تم میں سے کون جنازہ کے ساتھ ہوگا - ابوبکر نے کہا کہ میں - آپ نے فرمایا - آج کے دن تم میں سے کون جنازہ کے ساتھ گیا - ابوبکر نے کہا میں - آپ نے فرمایا - آج کے دن تم میں سے کس نے مسکین کو کھانا کھلایا ابوبکر نے کہا میں - آپ نے فرمایا - آج کے دن تم میں سے کس نے بیمار کی پرسش کی یعنی عیادت کی - ابوبکر نے کہا کہ میں نے - آپ نے فرمایا جس میں یہ سب باتیں جمع ہوں وہ جنت میں جاویگا۔

مسلم - فضائل عمر رضی اللہ عنہ - عن ابی سعید الخدری یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینا انا نائم رایت الناس یعرضون وعلیھم قمص منھا ما یبلغ الثدی ومنھا ما یبلغ دون ذلک - ومر عمر بن الخطاب وعلیہ قمیص یجرہ قالوا ما ذا اولت ذالک یا رسول اللہ قال الدین۔

ترجمہ - ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس حالت میں میں سو رہا تھا میں نے لوگوں کو دیکھا کہ سامنے لائے جاتے ہیں اور وہ کرتے پہنے ہوئے ہیں بعضوں کے کرتے چھاتی تک ہیں اور بعضوں کے اس سے نیچے بھی [illegible] [illegible] عمر گذرے تو وہ اتنا کرتا پہنے ہوئے تھے جو زمین پر گھسیٹتا جاتا تھا - لوگوں نے عرض کیا - یارسول اللہ اس کی تعبیر کیا ہے [illegible] فرمایا دین۔

مسلم - فضائل عمر رضی اللہ عنہ - عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال دخلت الجنۃ فرایت فیھا داراً او قصراً فقلت لمن ھذا فقالو لعمر بن الخطاب

ترجمہ - جابر سے روایت ہے رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جنت میں گیا اور وہاں ایک گھر یا محل دیکھا - میں نے پوچھا - یہ کس کا ہے تو لوگوں نے کہا عمر بن خطاب کا۔

عن سعد ..... قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ ما لقیک الشیطان قط سالکاً فجاً الا سلک فجاً غیر فجک

ترجمہ - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے شیطان جب تم کو رستہ میں ملتا ہے کسی راہ میں چلتا ہو تو اس راہ کو جس میں تم چلتے ہو چھوڑ کر دوسری راہ میں جاتا ہے۔

مسلم - فضائل حضرت عثمان رضی اللہ عنہ - عن ابی موسی الاشعری ..... قال فجلس النبی اللہ علیہ وسلم فقال افتح وبشرہ بالجنۃ

ترجمہ - ابو موسی اشعری سے روایت ہے ایک بار رسول اللہ علیہ وسلم مدینہ کے کسی باغ میں تھے پھر تیسرے شخص نے دروازہ کھلوایا آپ بیٹھ گئے آپ نے فرمایا کھول دے اور اس کو (عثمان) جنت کی خوشخبری دے۔

مسلم - فضائل حضرت علی رضی اللہ عنہ - عن سعد بن ابی وقاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم - لعلی انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ ۔

ترجمہ - سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت علی سے تم میرے پاس ایسے ہو جیسے حضرت ہارون تھے حضرت موسیٰ علیہ السلام پاس

مسلم فضائل سعد بن ابی وقاص - عن علی یقول ما جمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابویہ لاحد غیر سعید بن مالک

ترجمہ - حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ماں باپ کو کسی کے لئے جمع نہیں کیا (یعنی یوں نہیں فرمایا کہ میرے ماں باپ تجھ پر فدا ہوں) مگر سعد بن مالک کے لئے۔

مسلم - باب فضیلت زبیر رضی اللہ - عن جابر بن عبد اللہ ..... فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لکل نبی حواری وحواری الزبیر

ترجمہ - جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا ہر پیغمبر کا ایک خاص مصاحب ہوتا ہے اور میرا خاص مصاحب زبیر ہے۔

مسلم فضائل طلحہ - عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان علی حراء ھو وابوبکر وعمر وعلی وعثمان وطلحۃ والزبیر فتحرکت الصخرۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اھدأ فما علیک الا نبی او صدیق او شھید۔

ترجمہ - ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرا پہاڑ پر تھے اور آپ کے ساتھ ابوبکر اور عمر اور علی اور عثمان اور طلحہ اور زبیر تو ان کا پتھر ہلا - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھم جا کیونکہ تیرے اوپر کوئی نہیں ہے مگر نبی یا صدیق یا شہید۔

مسلم فضائل ابی عبیدہ بن جراح - عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لکل امۃ امیناً وان امیننا ایتھا الامۃ ابو عبیدۃ بن الجراح۔

ترجمہ - انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کے امین ابو عبیدہ بن جراح ہیں۔

مسلم فضائل حسن علیہ السلام - عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لحسن اللھم انی احبہ فاحبہ واحبب من یحبہ

ترجمہ - ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - امام حسن علیہ السلام کے لئے یا اللہ میں اس کو چاہتا ہوں یعنی اسے محبت رکھتا ہوں تو بھی محبت رکھ اسے اور محبت رکھ اسے جو محبت رکھے اسے۔

یہ مشتے نمونہ از خروارے - دونوں استادوں کی سندات پبلک کے سامنے پیش کر دی ہیں - اب وہ خود فیصلہ کرے کہ کون باغبان لائق ہے اور کس نے پودے تیار کئے ہیں - ہم یسوع صاحب کی زبان پر ہی فیصلہ چھوڑتے ہیں کہ ان کا اپنے چیلوں کی بابت کیا خیال تھا اور وہ ان کو کیسے سمجھتا تھا جو کہ رات دن کے ان کے حالات سے واقف تھا اور اس نے کیا تیار کیا اور اسے آپ خود ہی اندازہ کریں کہ آجکل کے مسیحی کیا کر دکھائیں گے جبکہ ان کے استاد کی تمام محنت کا یہ نتیجہ ہے کہ وہ سوائے ایک مجرد قوم بنانے کے سوا اور کچھ نہ کر سکا تو ان کے بعد کون مصلح پیدا ہوسکے کیونکہ شاگرد تو خمیر کی مانند تھے جیسا کہ یسوع صاحب نے بائبل میں لکھا ہے جبکہ خمیر ہی خراب ہے - تو آٹے کے عمدہ ہونے کی کیا امید ہو سکتی ہے - عبد السلام -

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

میان خراتی درویش - ماہل پور - ہوشیار پور
میان تاج الدین صاحب مالوکے - رعیہ - سیالکوٹ
مستری احمد دین صاحب - این والی - ضلع گوجرانوالہ
میان محمد خان صاحب - دوالمیال ضلع جہلم
عباس خان صاحب 〃 〃 〃
حبیب خان صاحب 〃 〃 〃
میان فقیر محمد صاحب - بنوڑ - ریاست پٹیالہ
میان سراج الدین صاحب - چاندپور - ضلع بجنور
مستری غلام محمد صاحب - بھیرہ - ضلع شاہ پور
مظفر خان صاحب - ٹوچی - سرحد
سید دلیر علی صاحب - سونگڑہ ضلع کٹک
میان غلام قادر صاحب تاجر عطر - بنگلور
میان نور نگ صاحب - واعبوالہ - ضلع سیالکوٹ
میان امام الدین صاحب گھٹیالیان تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ
میان محمد دین صاحب 〃 〃 〃 〃 〃 〃
میان احمد صاحب 〃 〃 〃 〃 〃 〃
میان رحمت 〃 〃 〃 〃 〃 〃
مسمات گوہری 〃 〃 〃 〃 〃
میان سلطان محمد صاحب - کوٹلی لوہاران - سیالکوٹ

رسید زر

۲۶ر جولائی ۱۹۰۷ء عـ۱۱۹۱ لعل محمد خان صاحب عہ/
۲۷ 〃 〃 عـ۱۹۷۹ مستری عبد الرحمن صاحب ے/
۲۸ 〃 〃 عـ۶۲۶ مولوی غلام رسول صاحب ؏
۲۸ 〃 〃 عـ۱۶۷۷ - عبد الرزاق صاحب عہ/
۲۸ 〃 〃 عـ۱۶۹۲ - منشی امام الدین صاحب عہ/
۲۹ 〃 〃 عـ۶۲۳ - ملک شہباز خان صاحب ے/
۲۹ 〃 〃 عـ۱۱۷ - میان محی الدین صاحب عہ/

اسلام اور اس کا بانی | ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید مین - قیمت ار
نظم مستورات - مستورات کے بہت پر - قیمت ۱ر
آنہ وکشنری - طالب علمون کے لئے نہایت مفید ہے ار
کامن احمدی - اللہ داد والے قیمت ۱ر

اعجاز احمدی | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی - حضرت مسیح موعود کی تائید مین - قیمت ار

جنگ مقدس | حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ - اس مین ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا ابطال کیا ہے اور قابل دید ہے - قیمت ۱۰ر

جام شہادت | مصنفہ حضرت ثاقب صاحب مولوی عبد اللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ - قیمت ۱ر

شہادت آسمانی | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی - کلمہ فصل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب - قیمت ۱ر

رویائے صالحہ | مصنفہ محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی - ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود با وجود کے لئے ضروری ہین - قیمت ۲ر

الوصیۃ | مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام - حضرت صاحب نے وصیت مین اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدون کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتین دی ہین - قیمت ۲ر

القول الصحیح | اردو - نظم - حضرت مسیح موعود کی تائید مین عنیف ہدایت اللہ صاحب شاعر کی تصنیف قیمت ار

نور الدین | مصنفہ علامہ دوران حضرت حکیم الامۃ - دھرمپال کی ترک اسلام کا جواب - جس مین بہت سے اسلامی مسائل پر نیکو بحث فرمائی ہے - مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے - قیمت ۱۰ر

لغات القرآن ہر دو حصہ | ایک کالم مین عربی اور دوسرے مین اردو - تصنیف سید عبد الحی صاحب عرب کی - پسندیدہ حضرت اقدس - قیمت ۱۲ر

رسید زر

۲۱ر جولائی ۱۹۰۷ء - مرزا محمود بیگ صاحب عـ۱۶۸۰ عہ/
۲۲ 〃 〃 عـ۱۶۸۲ - نظام شاہ صاحب ے/
۲۳ 〃 〃 عـ۹۷۹ بابو امام الدین صاحب ے/
۲۵ 〃 〃 عـ۱۴۸۴ - محمد جہان صاحب عہ/
۲۵ 〃 〃 عـ۲۹۳ - محمد سلطان صاحب ے/
۲۵ 〃 〃 عـ۴۵۳ - شیخ امیر اللہ صاحب ے/
۲۶ 〃 〃 عـ۱۶۹۸ - نظام الدین صاحب عہ/
۲۶ 〃 〃 عـ۱۴۳ - سلطان احمد صاحب ے/
۲۷ 〃 〃 عـ۱۶۷۲ - مرزا عباس بیگ صاحب عہ/

الخطبۃ

ضرورت نکاح

۴ - ہمارے ایک مکرم دوست جو قوم کے سید ہین اور ایک ریاست مین معزز عہدے پر ممتاز ہین اور اس سلسلہ مین اول درجہ کے مخلصین مین سے ہین اور ان کو حضرت اقدس بہت محبت اور دلی تعلق سے دیکھتے ہین ان کو ایک ضرورت شرعی یعنے حصول اولاد کے لئے دوسری شادی کی ضرورت ہے اور خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا منشا ہے کہ وہ اس غرض کیواسطے دوسری شادی کرین اور حضور ہی کی اجازت سے سید صاحب موصوف نے میرے پاس ذکر کیا ہے - کہ بذریعہ اخبار ان کے مناسب جگہ کی تلاش کیجاوے - حضرت نے بھی عاجز کو زبانی فرمایا تھا کہ اس معاملہ مین کوشش کرو - اس واسطے تمام خط وکتابت میرے نام ہونی چاہیئے یا حضرت کے نام کیونکہ آخری فیصلہ حضرت اقدس کے حکم سے ہوگا -

۵ - مددخان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے - اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہین - مددخان ایک نیک اور جوان آدمی ہین - خط وکتابت میرے نام یعنی معرفت ایڈیٹر ہو -

۶ - سید محمد یوسف صاحب عمر ۲۳ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے مگر چھ سال ہوئے - کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان مین آئے تھے اور تب سے اسی جگہ رہتے ہین اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے اور آئندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہین - نکاح کی خواہش رکھتے ہین - زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہین وہ ایڈیٹر سے دریافت کرسکتے ہین -

۷ - میان محمد حسن صاحب ملازم دفتر میگزین عمر قریباً ۴۰ سال جو کہ اپنا وطن چھوڑ کر ۷ سال سے قادیان مین مقیم ہین - نکاح کے خواہان ہین ان کی پہلی بیوی فوت ہوچکی ہے - صرف ایک لڑکا عمر قریباً ۱۰ سال کا ہے - حضرت اقدس کے حکم سے انہون نے یہ مضمون درج اخبار کرایا ہے امید ہے کہ جماعت مین سے کوئی نیک دل ان کی درخواست کو پورا کرے گا - حدیث نبوی کی متابعت مین وہ راضی ہین بلکہ خواہشمند ہین کہ اولاد والی بیوہ عورت ملے تو اس کی اولاد کی بھی پرورش کرینگے -

۸ - میری ایک ہمشیرہ جو احمدی ہے جسکی عمر ۱۶ یا ۱۷ سال کی ہوگی مین اس کا نکاح کسی احمدی سے جو اضلاع میرٹھ - دہلی - انبالہ - مظفرنگر - سہارنپور کا ہو کرنا چاہتا ہون - خط وکتابت ایڈیٹر کی معرفت ہو -

ایم - اے - انیس سکنہ ضلع میرٹھ -

روزانہ اخبار عام - تازہ بتازہ خبرین دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے سب سے پہلا پرچہ اور خود اخبار اخبار عام ہی ہے - دلچسپ اور مقبول خلائق - نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھین - مینجر

بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا

سبحان الذی اسری بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اقد اتی صراط اللہ ...

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی ... ۳/

ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

قیمت اشتہارات ... فی سطر ... قادیان میں عام

قیمت اخبار برائے غرباء و طلباء و غیر مذاہب عا۔ر گورنمنٹ عہ۲۰

مورخہ ۵۔ رجب ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام۔ مطابق ۱۵۔ اگست ۱۹۰۷ء

جلد (۶) — نمبر (۳۳)

چہ گویم با تو گر آئی بہ ہادر قادیان بینی | اڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی بغرض دار الامان بینی

فی پرچہ ۲/ — از نقد للعہ/

شرائط بیعت

اول۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت۔ عسر اور یسر۔ نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بہ قضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لیے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے۔ اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا۔ کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک وز خبرہائے معاد — ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندر است — منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازان عالیجناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ	عہ۲۰
معاونین درجہ اول جنکو عہ۲ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے	صہ/
معاونین درجہ دوم جنکو عا۔ر پر اخبار کسی ایک غریب کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے۔	للعہ/
عام قیمت پیشگی	۔ے/
مابعد	للعہ/
فی پرچہ	۲/

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے ان سے بحساب مابعد لی جاویگی۔ جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں مل سکیگا۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے۔ تمام روپیہ بنام میاں معراج الدین عمر بمقام قادیان ضلع گورداسپور آنا چاہیئے۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ ۱شہد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہٗ لا شریک لہٗ و اشہد ان محمداً عبدہٗ و رسولہ ۔ ۲ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللّٰہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار ربّ انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین اس کے بعد دعا ہوتی ہے مجلس بیعت کنندہ اور ...

تحقیق الادیان تبلیغ الاسلام

ڈاک ولائت

عیسائیت تہذیب کی دشمن ہی

پروفیسر نے لکس ایس آس ولڈ صاحب بہادر نے ایک کتاب بنام راز مشرق لکھی ہے جس میں پروفیسر صاحب نے سات اعتراض مذہب عیسوی پر نہائت تفصیل کے ساتھ بیان کئے ہیں۔ اعتراض اول یہ ہے۔ کہ جب عیسائیت کو ترقی ہوئی تو جنوبی یورپ میں جو بہت بڑی مذہبی سلطنت قائم تھی وہ عیسائیت میں داخل ہونے کے سبب زوال پذیر ہو گئی۔ اعتراض دوم جب عیسائیت کو یوروپ میں خوب ترقی ہوئی تو اس کے سبب سے وسطی زمانہ کے وحشیانہ کام عملدرآمد میں آئے۔ اعتراض سوم۔ جب یورپ کی عیسائیت میں زوال شروع ہوا۔ تو اس زوال کی برکت سے شمالی یورپ میں تہذیب پھیلنی شروع ہوئی۔ اعتراض چہارم۔ آزادی اور سائنس نے جس قدر فتوحات حاصل کیں وہ سب عیسائیت کے ساتھ سخت مقابلہ کر کے اور عیسائیت کو خوفناک شکست دیکر اسے حاصل ہوئیں۔ اعتراض پنجم۔ عیسوی مذہب کے اصول ہی ایسے ہیں کہ وہ ہمیشہ ملکی اور قومی ترقی اور اصلاح کی مخالفت ہی کرتے رہتے ہیں۔ اعتراض ششم۔ پولیٹکل اور علمی آزادی کے حسب سے بڑے دشمن ہمیشہ ہی لوگ رہے ہیں جو انجیل کے بڑے مومن ہیں۔ اعتراض ہفتم عیسائی مولوی کے درمیان جن قوم نے انجیل کی پرانی شکل اصل ... نے ترقی پائی اور جو انجیل کی دیندار تھی وہ ہمیشہ تنزل میں رہی۔

ان ساتوں اعتراضات کو پروفیسر صاحب موصوف نے نہائت تفصیل کے ساتھ ایک ایک باب میں تاریخی شہادۃ کے ساتھ قائم کیا ہے اور ثابت کیا ہے کہ یورپ کی موجودہ ترقی عیسوی دین پر پکا ہونے کے سبب سے نہیں ہے۔ بلکہ عیسوی دین کو حقارت اور نفرت سے دیکھنے کے سبب حاصل ہوئی ہے۔

کاش! کہ ایسے دانا پروفیسر بجائے مشنریوں کے ہندوستان میں بھیجے جایا کریں۔

پیارے ہندوستان

پیارے ہندوستان ... ہندوستان کے دھوکہ میں آ ... سارا یورپ عیسائی ایمانداروں سے بھاگ پڑا ہے۔ کوئی دانا آدمی یورپ میں ہو یا ہندوستان میں۔ تثلیث اور کفارے کی بیہودگی پر ایمان نہیں لا سکتا۔

قیامت

ڈبلیو ایم ہیڈ صاحب ایک اخبار میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میں نے اس بات کو اچھی طرح سے آزما کر دیکھ لیا ہے اور بار بار مشاہدہ کیا ہے۔ کہ مقناطیسی سوئی مشرق کی طرف ہٹتی چلی جاتی ہے اور رفتہ رفتہ جب یہ ہٹتے ہٹتے مغربی کونے تک پہنچ گئی۔ تو زمین جھٹکا کر دوسری طرف کو پھرے گی اور یہ جھٹکا ایسا سخت ہوگا۔ کہ تمام زمین کے پہاڑ اور آب تہ و بالا ہو کر تمام جاندار فنا ہو جائیں گے۔ اور کوئی انسان زندہ باقی نہ رہے گا۔

اس زمانہ کے دہریہ طبع لوگ انبیاء کے زمانے پر تو قیامت کے قائل نہیں ہوتے۔ مگر امید ہے۔ کہ اس بات کو سنکر فوراً مان جاویں گے۔

سبت کے دن مزدور

امریکہ کا اخبار ٹربیون لکھتا ہے کہ یہودیوں کے درمیان سبت کے احکام نہائت سخت تھے۔ اگر سبت کے دن کوئی شخص مزدوری کرتا۔ تو وہ آگ میں جلایا جاتا تھا۔ اسی کے مطابق عیسائیوں کا عملدرآمد ہے۔ سبت کے دن تمام دکانیں کھلنا بند کر دی جاتی ہیں اور کوئی مزدور مزدوری نہیں کر سکتا۔ لیکن تعجب ہے۔ کہ خود گرجا کے اندر عین اسی دن مزدوری کا کام کھلا رہتا ہے گیت گانے والے اور باجا بجانے والے گرجے کے اندر سبت کے دن مزدوری پر رکھے جاتے ہیں خود پادری صاحب جو وعظ سنانے آتے ہیں وہ بھی اجرت پر آتے ہیں اور بعد وعظ کے جب تک پادری صاحب کو مبلغ ... ڈالر اسی اتوار کے دن دے نہ دئے جاویں پادری صاحب وہاں سے ٹلتے نہیں یہ مزدوری نہیں تو اور کیا ہے؟ اگر اتوار کے دن مزدوری گناہ ہے تو خود پادری صاحب کیوں مزدوری کرتے ہیں اور اگر پادری صاحب کے پیٹ میں کباب اور شراب کا پڑنا ضروری ہے تو ایک غریب مزدور کے پیٹ میں سوکھی روٹی کا ٹکڑا جانا کیوں ضروری نہیں پادری صاحب دوسروں کے حق میں سبت کے معاملہ میں ایسی سختی کیوں کرتے کہ خواہ مخواہ غریب لوگوں پر مقدمات بنائے جاتے ہیں حالانکہ یسوع مسیح خود...

وصیّت کنندہ کی خدمت میں ضروری اطلاع

برادران! السلام علیکم۔ ذیل کے امور پر ضرور وصیت کرنے کے وقت توجہ فرمالیا کریں۔

۱۔ اگر وصیت جائیداد غیر منقولہ کے متعلق ہے۔ تو اس میں یہ نہ لکھا جاوے۔ کہ میں اس جائداد کو بحق صدر انجمن احمدیہ وقف کرتا ہوں۔ صرف یہ لکھدینا کافی ہے۔ کہ میں نے اپنی جائیداد کے اس قدر حصہ کو بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کر دیا ہے۔ انجمن مذکور کو اختیار ہے۔ کہ وہ اغراض انجمن کی تکمیل کے لئے جائداد وصیت کردہ کو جس طرح چاہے استعمال کرے۔ لفظ وقف بہت ہی قانونی نقصوں کا موجب ہے۔ حتی الوسع لفظ وقف کا ذکر وصیت میں نہ کیا جاوے۔

۲۔ جو دوست صاحب اراضیات زرعی ہیں اور بالعموم وہ بدقسمتی سے محض ہندوؤں کے ماتحت ہوں گے۔ اگر ان کے قبضہ میں پیدا کردہ جائداد بھی ہو۔ بجائے اس کے کہ وہ کل جائیداد کا کوئی حصہ بحیثیت مجموعی ہبہ یا وصیت کریں وہ اپنی جائداد کا کل اندازہ لگا کر اور اس میں سے جسقدر حصہ وہ وصیت کرنا چاہیں الگ کر کے اپنی پیدا کردہ جائداد اس سے اس قدر الگ کر کے اس کے متعلق وصیت کر دیں۔ پیدا کردہ جائیداد کو ہبہ وصیت کرنے کی کوئی رکاوٹ نہیں۔

۳۔ اگر اراضی یا جائداد سکنی وغیرہ مختلف ہو۔ تو بجائے اس کے کہ ہر ایک جائداد کا خاص حصہ وصیت ہو۔ بہتر ہے کہ کل جائداد کا حساب لگا کر ایک خاص جائداد وصیت کے لئے الگ کر دیا جاوے اس میں بہت آرام ہے۔

۴۔ جائداد غیر منقولہ کے عوض میں بھی اگر غیر منقولہ جائداد دی جاوے۔ تو آئندہ ورثاء کو گویا ابتلاؤں سے محفوظ رکھنا ہے۔

یہ چند امور بطور مشورہ میں نے لکھے ہیں اس میں کوئی مجبوری نہیں۔ مسودہ وصیت لکھنے سے پہلے اگر بذریعہ خط اپنے ارادہ سے مجھے براہ راست یا نائب ناظم صاحب مقبرہ بہشتی کو اطلاع دیدی جاوے اور ساتھ یہ ظاہر کر دیا جاوے کہ کیا وصیت کرنے کا ارادہ ہے۔ تو پھر مسودہ ہماری طرف سے نمونہ ہو کر آئندہ کی خط و کتابت سے نجات ہو گی۔

خواجہ کمال الدین وکیل چیف کورٹ پنجاب لاہور۔ مشیر قانونی

صدر انجمن احمدیہ قادیان

دیگر یورپین سلطنتیں

انگریزون کی سلطنت ہمارے واسطے ایک رحمت اور برکت اس لحاظ سے تو ہے ہی کہ وہ ایک مہذب اور منصف مزاج قوم کی سلطنت ہے۔ لیکن یورپ کی دیگر مہذب سلطنتیں جو سلوک اپنی اسلامی رعایا کے ساتھ کرتے ہین اگر اس کو دیکھا جاوے تو یہ قدر اس برکت کی شکر گزاری اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ افریقہ یا آسٹریلیا یا ایشیا مین جہان کہین دیگر یوروپین سلاطین مسلط ہین۔ وہان سے مسلمانون کی حقوق تلفی کی شکایت ہمیشہ اخبارون مین ہوتی رہتی ہے مگر حال مین بوسنیا و ہرزی گونیا کے جو حالات فرانس کی میگزین اسلامی دنیا نام سے ترجمہ کرکے مختلف ہندوستانی

بوسنیا

اخبارات مین چھاپے گئے ہین ان سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یورپین تہذیب کے عین وسط مین بھی مسلمانون کے ساتھ کوئی نیک سلوک نہین کیا جاتا۔ بلکہ ہر طرح انہین کمزور اور جاہل بنانے کی کوشش کی جاتی ہے اور وہان کی رعایا کا بہت حصہ تنگ آکر وہان سے نکلا جاتا ہے۔ بوسنیا اور ہرزی گونیا آسٹریا کے صوبے ہین اور ترکی روم کی سرحد پر واقع ہین۔ میگزین اسلامی دنیا کا نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ جدید مردم شماری جو بوسنیا اور ہرزی گونیا مین ہوئی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان ملکون مین مسلمانون کی تعداد اس وقت ۵۸۷۱۷۸ ہے حالانکہ ۱۸۹۵ء مین ان کی تعداد (۵۴۸۶۳۲) یعنی اس عرصے مین چھتیس ۳۶ ہزار کے قریب ان کی مردم شماری مین اضافہ ہوا ہے اکثر مسلمان تجارت یا صنعت و حرفت مین مشغول رہتے ہین۔ بعض صاحب جائداد ہین یہ تمام مسلمان حنفی المذہب ہین جس وقت سے آسٹریا کی حکومت ان ممالک مین قائم ہوئی ہے ان کی تعداد مین بہت تنزل ہوا۔ بہت سے مسلمان اس حکومت کے ظلم و ستم سے تنگ آکر ہجرت کر گئے اس کا سبب تھا۔ کہ ۱۸۲۲ء مین مسلمانون مین اعلان کیا کہ وہ اپنے مذہب مین اور اپنی اولاد کو تعلیم دینے مین آزاد ہین اور ان کو گورنمنٹ کے کسی ایسے حقوق کی پابندی منظور نہین ہے جس سے ان کی مذہبی فیلنگ یا مذہبی احساس کو صدمہ پہونچے گورنمنٹ نے ان کی فیلنگ کی اور ان کی اغراض کی مطلق پرواہ نہین کی۔ مجبوراً انہون نے ہجرت اختیار کی ان ملکون کے مسلمان گورنمنٹ کے طریقہ حکومت سے ناراض رہتے ہین اس کا سبب یہ ہے کہ گورنمنٹ مسلمانون کی خصوصیات کا مطلق لحاظ نہین کرتی رومن کیتھلک عیسائی جبراً مسلمانون کے بچون کو عیسائی بناتے ہین اور گورنمنٹ کی طرف سے اس کی بازپرس نہین کیجاتی۔ یہی سبب ہے کہ مسلمانون کی ناراضگی رفتہ رفتہ شورش کے درجہ تک پہونچ گئی اور انہون نے عام اعلان کیا کہ اپنے مذہب اور تمدنی معاملات مین گورنمنٹ کی دخل دہی کو پسند نہین کرتے کسی ایسے قانون کی پابندی پر مجبور نہین ہوسکتے جس سے ہماری مذہبی اور قومی فیلنگ کو صدمہ پہونچے۔

آسٹریا کی گورنمنٹ نے اس شورش کو رفع کرنے اور مسلمانون کی عرضداشت پر توجہ کرنے کے لئے جو سرکاری ممبر مقرر کئے انہین اور ان ممبرون مین جو ملکون کے مسلمانون کی طرف سے مقرر ہوئے تھے بہت بڑا اختلاف اس امر مین تھا کہ مسلمان ممبر چاہتے ہین کہ ان کی مذہبی مجلس کے ممبرون کو آسٹریا کی گورنمنٹ نامزد کیا کرے۔ بلکہ ان کا انتخاب اور ان کی نامزدگی قسطنطنیہ کے شیخ الاسلام کی طرف سے ہوا کرے مگر سرکاری ممبر اس سے اختلاف رائے رکھتے تھے آسٹریا کی گورنمنٹ اس بات پر زور دیتی تھی کہ ہماری حکومت کے مسلمانون کو دوسری حکومت کے مسلمانون سے کوئی تعلق نہین رکھنا چاہئے مسلمانون نے اس پر یہ اعتراض کیا کہ رومن کیتھلک پادری جو بوسنیا مین مقرر ہوتے ہین وہ آسٹریا کی گورنمنٹ کے مقرر کردہ نہین ہین بلکہ ان کو روم کا پوپ انتخاب کرتا ہے اور اسی کی طرف سے ان کی نامزدگی ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ ارتھوڈاکس چرچ کے پادری جو ان ممالک مین ہین ان کی نامزدگی قسطنطنیہ کے ارتھوڈاکس چرچ کی طرف سے ہوتی ہے پھر کیا وجہ ہے کہ آسٹریا کی گورنمنٹ ہمارے مذہبی علما اپنی طرف سے نامزد کرتی ہے اور ہم کو اس امر کی اجازت نہین دیتی کہ ان کا انتخاب ہم شیخ الاسلام قسطنطنیہ سے کرائین اس رد و قدح کے بعد مسلمانون کا ایک ڈیپوٹیشن قسطنطنیہ مین پہونچا اور انہون نے ایک عرضداشت حضور سلطانی مین پیش کی اس کا مضمون یہ تھا کہ حضور اپنے ذاتی اثر سے اس مشکل کو حل فرماوین اور اسباب مین ہماری تائید و حمایت کرین۔

آسٹریا کی گورنمنٹ مسلمانون کی اس حرکت سے ناراض ہوگئی اور اس نے اعلان کیا کہ جو مسلمان قسطنطنیہ کے ڈیپوٹیشن مین شریک ہین۔ وہ دوبارہ اپنے وطن کو واپس نہ آئین کیونکہ اُن کے حقوق اس ملک مین ضائع ہوگئے ہین مجبوراً یہ مسلمان قسطنطنیہ مین رہ گئے اور اپنے وطن کو واپس نہین گئے اور اب سلطانی محکمون مین مختلف عہدون پر ملازم ہین یہ مہتم بالشان مسئلہ ان ممالک کے مسلمانون اور آسٹریا کی حکومت کے درمیان آج تک زیر بحث ہے۔

ان ممالک کے مسلمانون کی تعلیمی حالت یہ ہے کہ اب تک ان ملکون مین بہت سے ابتدائی مکتب جاری ہین جنمین معمولی لکھنا پڑھنا سکھایا جاتا ہے اور قرآن مجید حفظ کرایا جاتا ہے سرکاری مدرسون مین بہت کم مسلمان طلبا تعلیم پاتے ہین۔ البتہ بوسنہ سرائے کے سرکاری کالج مین بیس فیصدی طلبار مسلمان ہین اور اسی وجہ سے عیدین کو یہ کالج بند کیا جاتا ہے تاکہ مسلمان طلبا اپنی مذہبی رسوم ادا کرسکین۔ وائنا (دارالحکومت آسٹریا) اور دیگر شہرون کے کالجون مین مسلمان طلبا کی تعداد ۱۹۰۶ء اور ۱۹۰۸ء کے درمیان چالیس سے زیادہ نہین تھی اور یہ ایسی قلیل تعداد ہے۔ جس پر نہایت افسوس ہوتا ہے۔ بوسنہ سرائے کے مسلمانون نے ۱۹۰۳ء مین ایک انجمن قائم کی جس کا نام "انجمن غیرت" ہے اس کا مقصد یہ ہے۔ کہ غریب مسلمان طلبار کے لئے تعلیم پانے مین آسانیان پیدا کی جاوین اور ان کی مالی مدد کی جاوے۔

فرانس کے نامور میگزین "اسلامی دنیا" کے نامہ نگار نے جو حالات شائع کرائے ہین ان کو ہم یہان تک درج کرچکے ہین۔ اب ایک اور واقف نامہ نگار کے مضمون کا خلاصہ درج کرتے ہین۔ جس نے آسٹریا کی حکومت کی ان کوششون اور سرگرمیون پر ایک نظر دوڑائی ہے جو اس نے مسلمانون کی حالت درست کرنے کے لئے اخیر پانچ سال مین کی ہین وہ لکھتا ہے۔ کہ آسٹریا کی حکومت نے اخیر پانچ سال مین ایک سو ساٹھ مسجدین مسلمانون کے لئے تعمیر کرائی ہین قدیم طرز کے مکتبون کو از سر نو زندہ کیا ہے اور انہین طرز جدید کی روح پھونکی ہے۔

بوسنہ سرائے کی مسجدون مین گورنمنٹ کے حکم سے بجلی روشنی کی جاتی ہے۔ مسلمانون کے اوقات مسلمانون کی کمیٹیون کی نگرانی مین ہین۔ ان اوقاف کی آمدنی مین سے جو رقم بچ رہتی ہے وہ بینک مین جمع کی جاتی ہے اور اس سے نئی مسجدین بنائی جاتی ہین اور پرانی مسجدون کی مرمت کی جاتی ہے۔

اس دوسرے نامہ نگار کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ آسٹریا کی گورنمنٹ اب مسلمانون کی حالت پر بہ نسبت پیشتر کے مہربان ہوتی جاتی ہے اور ان کی اصلاح اور ترقی کے کامون مین دلچسپی لینے لگی ہے۔



بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر قادیان

مورخہ ۱۲ ۔ رجب ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۵ ۔ اگست ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

قریباً ۱۰ ۔ اگست ۱۹۰۶ء ۔ ۱ ۔ شرّفنا بکلام منّا

ترجمہ ۔ ہمنے اپنے کلام سے مشرف کیا

۲ ۔ شرّفنا باکرام منّا

ترجمہ ۔ ہمنے اپنے اکرام سے مشرف کیا

۳ ۔ سلام علیکم

۴ ۔ انّی مبشرٌ ۔ ترجمہ میں بشارت دینے والا ہوں

۵ ۔ انّ اللّٰہ معنا ۔ ترجمہ ۔ خدا ہمارے ساتھ ہے

۶ ۔ انی مع اللّٰہ ۔ ترجمہ ۔ مین خدا کے ساتھ ہوں

۱۳ ۔ اگست ۱۹۰۶ء ۔ ۱ ۔ عبرت بخش سزائین دی گئین

۲ ۔ انی من الناظرین

ترجمہ ۔ مین دیکھنے والون مین سے ہون

۱۴ ۔ انی انزلت معک الجنة ۔ مینے تیرے ساتھ بہشت کو اتارا ہے ۔

۱۴ ۔ اگست ۱۹۰۶ء ۔ ۱ ۔ آج ہمارے گھر مین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم آئے ۔ آگئے ۔ عزّت اور سلامتی ۔

چند استفسار برخط مولوی محمد حسین صاحب از طرف سید محمد احسن صاحب امروہوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ حامداً و مصلیاً

حبی القدیم مولوی محمد حسین صاحب ۔ آپکا محبت نامہ جو نہائیت درجہ ایسا مشکوک اور مکرر کہ از سر تا پا غلط در غلط تہا جسکی نسبت خود آپنے تحریر فرمایا ہے ۔ کہ " اگر آپ اس کو پڑھ سکین تو مع جواب اخبار کرین ورنہ واپس کرین ۔ تا کہ مین نقل کرا کے ارسال کرون " الخ موصول ہوا ۔ خاکسار کو بڑا تعجب ہوا کہ مولوی صاحب نے ایسا خط غلط در غلط ارسال ہی کیون فرمایا ۔ جسکو واپس بہی طلب فرماتے ہین اور تعجب پر تعجب یہ ہوا کہ جو جواب دیا گیا ہے وہ محض نسیہ ہی نقد نہین کیونکہ ۱۲ جلد ۲۱ ۔ اشاعة کا اسمین جا بجا حوالہ دیا گیا ہے جو ابہی تک شائع بہی نہین ہوا ۔ تہر گہوڑا اخماس مولی ۔ اور اس لئے بہت ہی حیرانی ہوئی کہ مولوی صاحب نے خاکسار کے سوالات کا جواب ایسا ادھن من پست انحنکبوت کیون عنائیت فرمایا جسمین جواب نسیہ ہی نسیہ ہے اور نقد کچھہ بہی نہین ہر حال خاکسار نے آپکے خط کو بخوبی پڑھ لیا ۔ خواہ وہ آپکے نزدیک کیسا ہی مشکوک یا محکوک تہا ۔

؎ بہر رنگے کہ خواہی جامہ مے پوش ۔ من انداز قدرت را مے شناسم ۔ مگر مین ابہی تو اس کا جواب لکہنا مناسب سمجہتا ہون جب تک حوالجات نسیہ نقد وصول نہو جاوین اور نہ اس خط کا طبع کرانا مناسب ہے کیونکہ مبادا آپ خود ہی شکائیت نہ کرین کہ میرا ایسا خط مشکوک کیون طبع کرایا ہان بالفعل واسطے استفسار و تعین چند امور مجملہ متنازعہ فیہا مندرجہ خط کے آپسے استفسار کر کر جناب کو تکلیف دیجاتی ہے ۔ تا کہ آئندہ خلط مبحث نہو جاوے اور امور تنقیح طلب منقح ہو جاوین ۔ استفسار اول ۔ اگر تسلیم کیا جاوے ۔ کہ ڈاکٹر عبد الحکیم صاحب نے اخبار وطن مین جسکی اصل عبارت ۱۲ جلد ۲۱ مین آئندہ آپ شائع فرما دین گے ۔ ایمان و اتباع رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس شخص کے لئے شرط نجات قرار دیا ہے ۔ جس کو دعوت اسلام پہونچ چکی ہو ۔ مگر مولوی صاحب نص قرآنی سے یہ ثابت ہوتا ہے ۔ کہ کوئی نہ کوئی وقت بعد نزول قرآنی کے ایسا آنیوالا ہے جسمین آنحضرت صلعم کی دعوت عامہ کل زمین کے لوگون کو پہونچ جاویگی ۔ قال اللہ تعالے ۔ قل یا ایہا الناس انی رسول اللّٰہ الیکم جمیعا الذی لہ ملک السموات والارض ۔ وما ارسلناک الا رحمة للعالمین وغیرہ وغیرہ معہذا اب اس زمانہ مین جو مصداق ہے لیظہرہ علی الدین کلہ کا ۔ ڈاکٹر صاحب اور وطن اور جناب کو کونسی ایسی ضرورت واقع ہوئی ہے جو پرانے متکلمین کی طرح یہ تعتیم حال کے زمانہ کے لئے کی جاتی ۔ ہے کہ جن کو دعوت اسلام پہونچ چکی ہے ان کے لئے تو ایمان و اتباع آنحضرة صلی اللہ علیہ وسلم کا شرط نجات کی ہے اور جن کو نہین پہونچی ان کے لئے شرط نجات کی نہین ۔ پہر اس تقسیم کے لئے اولاً تینون صاحبون پر ضروری ہے کہ اس زمانہ مین کسی ایسی بستی کا وجود دکہلادین جس مین دین اسلام بذریعہ کسی مسلمان کی موجودگی کے پہونچ چکا ہو ورنہ خاکسار تو اس مصرعہ کے پڑھنے کے لئے مجبور ہے کہ ؎ خوئے بد را بہانہ بسیار ۔ استفسار دوم ۔ دعوت اسلام پہونچ جانے کی حد مقرر فرمائی جاوے کہ کیا ہے کیا آپ صاحبون کے نزدیک جن لوگون نے ترجمہ قرآن مجید کا نہین پڑہا یا کسی واعظ اسلام کی مجلس مین نہین بیٹھے وے سب لوگ مصداق ہین اس کے کہ انکو دعوت اسلام نہین پہونچی اور ان کے لئے آپکے نزدیک ایمان و اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا شرط نجات کی نہین ۔ پس بجواب استفسار ہذا دعوت اسلام کے پہونچنے کی تحدید فرما دیجاوے کہ اس کی حد کیا ہے ۔ استفسار سوم ۔ علم مناظرہ مین جواب الزامی دینا اور مسلمات خصم کے بموجب خصم کو ساکت کرنا آپکے نزدیک آداب علم مناظرہ سے ہے یا نہین ۔ بشق ثانی آپ کسی کتاب علم مناظرہ کے حوالہ سے ثابت فرما دین

حضرت مولوی نور الدین صاحب کو اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے صحت ہے ۔ وہ فرماتے ہین کہ احباب بیمار پرسی کے خطوط کی بجائے دعا کر چہوڑین ۔ خطوط کا پڑہنا اور جواب لکہنا موجب تکلیف ہے ۔

کہ مسلمات خصم کے بموجب خصم کو ساکت کرنا خارج از آداب علم مناظرہ ہے۔ مگر اندرینصورت آپ کو اکثر مناظرات مندرجہ قرآن مجید سے بھی دست بردار ہونا پڑیگا۔ بلکہ بہت ایسی آیات بینات کی تکذیب کا الزام آپ پر عائد ہوگا۔ جس طرح آپ حضرت مرزا صاحب کے جوابہائے مسلمات خصم الزامی کی تکذیب کر رہے ہیں۔ (نعوذ باللہ منہ) اور ایسا اول حضرت عیسےٰ یا کسی نبی کی توہین نعوذ باللہ کس مردود یا کافر نے کی ہے۔ کلا و حاشا۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ بلکہ مسلمات خصم بجواب الہامی الزامی و دندان شکن بموجب آداب علم مناظرہ کے دیئے گئے ہیں اور پھر معہذا ہزاروں اشتہاروں میں اس امر کی تصریح بصراحت کھول کھول کر باعلان ہی کر دیگئی ہے پھر باوجود اس کے آپ جیسے مدعی حقیقت و حق گوئی کا ایسا الزام کسی پر قائم کرنا جس سے یا تو تکذیب صدہا آیات قرآنی کی لازم آتی ہو یا نصف علم مناظرہ کو ضائع کر دینا واقع ہوتا ہو۔ آپ ہی جیسے اہل فضل و علم کا کام ہے۔ ؎ اینکار از تو آید و مردان چنین کنند۔ افسوس کہ آپ کی ایسی ہی تحریروں نے سرحدی لوگوں اور ہز ہائینس امیر کابل کو قتل نفوس زکیہ پر آمادہ کیا ہے کیونکہ جس مسئلہ کو وہاں کے عوام اور جہلا مسلمانوں نے مطابق اپنے خیال کے نہیں پایا اس کا قائل آپ کے اور ان کے نزدیک واجب القتل ہو گیا۔ حالانکہ وہ مسئلہ کتاب و سنت صحیحہ کا لب لباب ہے۔ جیسا کہ ماخن فیہ میں محض خلاف در خلاف الزام توہین حضرت عیسیٰ کا اپنے خیال میں لگا کر قتل نفوس زکیہ کا فتویٰ آپ نے لگا دیا اب فرمائیے۔ کہ نقص امن عامہ خلائق کا آپ کی طرف سے واقع ہوا یا کسی اور کی طرف سے۔ جنہوا تو ہوا ہز ہائینس امیر تو اپنے نزدیک شاید کسی قدر اس جرم قتل سے دنیا میں بری بھی ہو جاویں تو ہو جاوے مگر آپ اس اعتراض سے ہرگز بری نہیں ہو سکتے کیونکہ وہ تو آپ لوگوں کے فتوے کا تابع ہو نہ متبوع۔ پس اسی لئے مترجم انگریزی نے آپ کے منشاء کے بموجب صرف دعوی نبوت کو بھی داخل سبب قتل کا کر دیا ہے۔ پھر آپ خواہ مخواہ اس کی شکائت کیوں فرماتے ہیں۔ اور اگر آپ کا یہ منشاء نہیں ہے تو ضرور بالضرور بہت جلد اس غلطی کا ازالہ سول ملٹری سے بہت جلد کرایا جاوے کیونکہ مسئلہ قتل مومن کا فتویٰ نہایت نازک ہے۔ ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاءہ جہنم خالدا فیہا۔ الآیۃ

استفسار چہارم۔ آپ کا مضمون کفر کا فر مندرجہ جلد چہارم اشاعۃ ۱۸۸۱ء اور نیز ریویو براہین احمدیہ مندرجہ جلد ہفتم اشاعۃ ۱۸۸۴ء۔ اگر ڈاکٹر عبد الحکیم صاحب کو کفر و جوب قتل سے بچاتا ہو اور بموجب آپ کے اقرار کے حضرت مرزا صاحب کو بھی سابق میں اسی مضمون نے بچایا تھا مگر اب یہ استفسار آپ سے ہے کہ حضرت مرزا صاحب کی طرف سے تو سالہا سال ہو گئے۔ کہ صدہا اشتہارات میں اور نیز بدر کے اول ہی سرلوح پر ہر ایک ہفتہ میں بضمن دس شرائط بیعت اور بضمن اظہار اپنے مذہب حقہ اسلامی کے تمام دنیا میں نظم و نثر میں اشتہار دیا جاتا ہے اور نظم کا اول شعر یہ ہے۔ ؎ ما مسلمانیم از فضل خدا۔ مصطفیٰ ما را امام و پیشوا۔ اور آخری شعر ان ۱۱۶ اشعار کا یہ ہے کہ ؎ یک قدم دوری ازاں عالیجناب۔ نزد ما کفر است و خسران و تباب۔ اور پھر ہر ایک اس کے شعر میں اتباع کتاب و سنت کو ہی اپنے مذہب کا مرکز اور دارو مدار نجات کا قرار دیا گیا ہے اور ہماری طرف سے ہر ایک رسالہ اور کتاب میں بھی بدلائل قاہرہ اس امر کو ثابت کیا گیا ہے جس کا جواب جناب سے ابھی تک نہیں ہو سکا پھر معہذا اس کی وجہ کیا ہے کہ ڈاکٹر صاحب تو باوجود اس کے کہ اپنے تئیں رسول رحمۃ للعالمین و عیسیٰ نبی حقہ وغیرہ وغیرہ قرار دے رہے ہیں اور ابھی تک بموجب آپ کے اقرار کے کوئی تاویل بھی انہوں نے اس کی نہیں کی۔ وہ تو آپ کے نزدیک پکے مسلمان ہو گئے اور حضرت مرزا صاحب باوجود اعلان کرنے مرادات صحیحہ ابیات مذکورہ بالا کے مرتد واجب القتل ہو گئے اگرچہ آپ نے ڈاکٹر صاحب کے لئے بھی بطور ترسیہ کے واجب القتل ہونیکا فتویٰ عطا فرما دیا ہے مگر استفسار تو یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب جو کچھ عذر آئندہ کو کریں گے وہ تو آپ کے نزدیک مقبول ہو جائیگا اور حضرت مرزا صاحب کی طرف سے جو دلائل قاہرہ کتاب و سنت کے اور نشانہائے آسمانی اور وجوہ موجہ نقلی و عقلی حقیت اپنی دعاوی کی نسبت پیش کرنے کے اور باوجود اشتہار و اعلان اس قسم کے مضامین کے۔ ؎ آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست۔ بادہ عرفان از جام اوست۔ آن رسولے کش محمد ہست نام۔ دامن پاکش بدست ما مدام۔ مہر او با شیر شد اندر بدن۔ جان شد و با جان بدر خواہد شدن۔ ہست او خیر الرسل خیر الانام۔ ہر نبوت را برو شد اختتام۔ ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست۔ زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست ؎ من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب۔ ہاں ملہم ہستم و ز خداوند منذرم وغیرہ وغیرہ کے مرتد اور واجب القتل ہیں ولنعم ما قیل ؎ چون حدیث قاضی بدل شرت قرار۔ کی شناسد ظالم از مظلوم زار ؎ چون قلم در دست غدارے فتاد۔ لاجرم منصور بر دارے فتاد۔ استفسار پنجم۔ آپ فرماتے ہیں کہ چراغ الدین جمونی کی طرح اگر ڈاکٹر صاحب مرتد ہو جاویں تو یہ سب آپ ہی کی فیض تقلید سے ہو یعنی مطلب یہ کہ نہ مرزا صاحب ان دعاوی کے بانی ہوتے اور نہ یہ لوگ مرتد ہو جاتے۔ یہاں پر صرف یہ استفسار ہو کہ مسیلمہ کذاب و اسود عنسی وغیرہ وغیرہ جو مدعی نبوۃ ہو کر ہلاک و تباہ ہو گئے اور آنحضرۃ صلعم کے دعاوی کی حقیت وقتاً فوقتاً دنیا میں ترقی پذیر ہوتی چلی گئی تو ان سب مرتدین کے دعاوی جو بعد دعوی نبوۃ خاتم النبین صلعم کے واقع ہوئے ہیں کس کے فیض تقلید سے تھی اگر حضرت صلعم کے فیض تقلید سے ہی تھی تو یہ تقلید تو قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ الآیۃ کے مصداق تھی وہ بیچارے ہلاک و تباہ کیوں ہو گئے۔ جس طرح نبی کریم کی روحانی ترقی ہوئی ہے اسی طرح انکی ترقی ہوتی اور اگر اس ارتداد کا سبب کچھ اور تھا یعنی وساوس شیطانی بسبب حسد و بغض و حرص تحصیل جاہ وغیرہ کے۔ تو پھر یہاں پر بھی ایسا ہی کچھ سمجھ لیجئے کیونکہ یہاں پر بھی ویسا ہی حال شر البشر واقع ہوا ہو۔ والعاقل تکفیہ الاشارہ دیکھو حقیقۃ الوحی کو۔ استفسار ششم۔ اگر تسلیم کیا جاوے۔ کہ آپ نے سابق میں کسی اپنی تحریر یا تقریر زبانی میں بتصریح اس عقیدہ پرانے کا اثبات ظاہر نہیں فرمایا کہ حضرت مسیح بن مریم اور ان کے رفیق امام مہدی علیہما الصلوۃ والسلام اگر تلوار چلاویں گے مگر آپ نے تو اشاعۃ میں اس کا رد بھی نہیں فرمایا اور چونکہ آپ ایڈوکیٹ یا وکیل ان علماء اور نیز ان عوام کے رہے ہیں اور اب بھی ہیں جو کہ یہ عقیدہ رکھتے تھے یا اب بھی رکھتے ہیں اور انہیں علماء اور عوام کی ہوا پر آپ نے فتوی کفر نامہ پر ثبت کرائی تھی تو اس وکالت سے ہی آپ کی یہ مفہوم ہوتا رہا کہ آپکا یہی عقیدہ ہو مگر اب تو یہ راز کھل گیا اور آپ نے ہمارا اصل الاصول مذہب کا اختیار فرما لیا گو بعد تامل بسیار کی ہو جیسا کہ کہا گیا ہو ؎ ہر چہ دانا کند کند ناداں لیک بعد از تامل بسیار۔ پس چونکہ آپ اس عقیدہ مہدی خونی سے انکار ہی فرماتے ہیں تو اب ہم کو آپ سے اس بارہ میں بحث کرنا بھی ضروری نہیں ہو مگر یہ استفسار ہفتم ضروری ہے کہ آپ اور نیز ڈاکٹر صاحب بھی ضرور بالضرور ظاہر اپنا عقیدہ حضرت مسیح بن مریم موعود کی نسبت اور خوب واضح طور پر تحریر کر دیں کہ آیا آپ کے نزدیک مسیح بن مریم اسرائیلی اسی جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر بقید حیات ابتک زندہ موجود ہیں اور اسی جسم عنصری سے کسی زمانہ آخری میں نزول فرما کر اسلام کی اشاعت و تائید فرماویں گے اور آیا ابھی تک ان کے جسم اور جسمانی حالت میں کسی طرح کا تغیر و تبدل نہیں آیا الآن کما کان کے مصداق ہیں یا کیا جو کچھ آپکا اور نیز ڈاکٹر صاحب کا عقیدہ اس بارہ میں ہو اسکو واضح طور پر تحریر فرما دیویں تاکہ آئندہ گفتگو میں خلط مبحث واقع نہو اور طوالت موجب ملالت ناظرین نہ ہو جاوے حضرت امام مہدی کی نسبت تو آپ نے ظاہر کر ہی دیا ہو کہ وہ اگر جہاد نہ کریں گے بلکہ نشانہائے آسمانی سے دین اسلام کی تائید کریں گے فنعم الوفاق اور آپ جو ہم سے اس بارہ میں حدیث صحیح بشرائط مندرجہ خط تحریر فرماتے ہیں وہ تو محض عکس القضیہ ہو جس کیلئے ایک کتاب حقیقت المہدی کا کیا ذکر ہو ۲۵ یا ۲۶ سال سے صدہا اشتہار اور رسائل اور کتب ہماری طرف سے تمام دنیا میں اسی مسئلہ کی تحقیقات میں شائع ہو چکی ہیں یہ تو خیال آپ کا سابق میں ہوگا یا آپ کے ان لوگوں کا خیال ہے جو ولیضعن الجزیۃ کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں کہ لا یقبل الا الاسلام او القتل ھکذا قالہ الخطابی ہماج وھاج۔ مصنفہ حضرت نواب صاحب جو آپ کے نزدیک مجدد بھی ہیں۔ چونکہ اس زمانہ امن و آسائش گورنمنٹ عالیہ ہو اور قبل از این ایسا اعتقاد باطل خلاف تعلیم اسلام اور ضد ہدایات قرآنی کا تھا اور یہ اعتقاد مذہب اسلام میں داخل ہو چلا تھا دیکھو اس قسم کی روایات غلط اکثر کتابوں میں مندرج ہو گئیں مثلاً یہ روایت ابو ہریرہ رض کی کہ سمعت رسول اللہ صلعم وذکر الہند فقال لیغزون الہند لکم جیش یفتح اللہ علیہم حتی یاتوا بملوکہم مغللین بالسلاسل یغفر اللہ ذنوبہم فینصرفون حین ینصرفون فیجدون ابن مریم بالشام اخرجہ نعیم بن حماد۔ و این صریح است در آنکہ مراد غزوہ ہند در زمان مہدی و عیسیٰ علیہما السلام است الی قولہ پس شبہ نیست کہ مراد بدان غزوہ اخرین ہند است کہ در آں ملوک او را گرفتار کردہ بیارند و اینچنین غزوہ تا حال نشان نداد اندلس متعین شد کہ وقوع آن در آخر زمان خواہد شد واللہ اعلم۔ پھر اس کے آگے یہ روایت بھی موجود ہو مسلم از مستورد روایت کردہ کہ فرمود رسول خدا صلعم برپا شود قیامت و باشند روم بیشتر از ہمہ کس مراد بروم درینجا نصرانیا نند کہ قریب الی اخاف اللہ رب العالمین الآیۃ۔ استفسار ہشتم۔ آپ کن کن علمائے ہندوستان کیطرف سے بشرطیکہ نیچری نہوں اس مسئلہ میں ایڈوکیٹ ہیں ان جملہ علماء سے آپ دستخط اپنی وکالت کی نسبت کرا کر خاکسار کے پاس روانہ فرما دیجئے میں انشاء اللہ تعالی بدر و الحکم میں بھی اس آپ کی وکالت کو شائع کرا دوں گا کیونکہ اس میں ہمارا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ جو اصل الاصول ہمارے مذہب کا ہے آپ کی معیت کے طفیل میں اس اصل الاصول میں انکی شرکت بھی ہو جاویگی۔ ؎ چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار۔ اور واضح ہو کہ خاکسار نے رو کارڈ آپ کی خدمت میں روانہ کئے ہیں لیکن خاکسار کے پاس انکے جواب میں کوئی خط یا کارڈ نہیں آیا اطلاعاً عرض کیا گیا محصول بیرنگ کی نسبت جو آپ نے عذر تحریر فرمایا ہو اس کی کچھ ضرورت بلیپروا نہیں تھی۔ مجھ کو آپ کا عنایت نامہ اگرچہ بیرنگ ہی ہو مگر با رنگ ہی معلوم ہوتا ہے۔ ضرب الحبیب لذیذ۔ پرانی دوستی جو ٹھہری۔ باقی آئندہ۔ راقم محمد احسن نزیل قادیان مورخہ ۸ اگست ۱۹۰۸ء

بدر خواتین

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

بچپن کی بیداری

میں ایک چھوٹی لڑکی ہوں میری کیا بساط کہ کوئی مضمون لکھوں مگر چونکہ میرے دل میں خدمت دین کا شوق ہے اس لئے اللہ تعالےٰ سے توفیق مانگ کر اپنی چھوٹی بہنوں کے لئے کچھ اپنے خیال ظاہر کرتی ہوں یہ بات تو سب جانتے ہیں کہ جن باتوں کی عادت بچپن میں پڑ جائے اور جو خیالات ذہن نشین ہو جاویں ان کا اثر عمر بھر رہتا ہے اس لئے والدین اپنے بچوں کی مذہبی تعلیم اور تربیت کا بچپن میں بہت خیال رکھیں تاکہ وہ بڑے ہو کر پکے مسلمان اور احکام شریعت کے پابند ہوں۔ مگر اکثر والدین اپنے بچوں کی مذہبی تعلیم کی طرف سے بہت بے پرواہ رہتے ہیں وہ خیال کرتے ہیں کہ بڑے ہوں گے تو آپ ہی سب کچھ آجائیگا مگر یہ غلطی ہے۔ جس بات کی بچپن سے عادت نہ ہوئی وہ بڑے ہو کر کب ہونے لگی۔ اسلامی احکام میں سب سے مقدم نماز ہے۔ مگر کتنے لوگ ہیں جو بچپن میں نماز نہ پڑھنے کے باعث عمر بھر وقت پر نماز نہیں پڑھ سکتے۔ مشکل سے مشکل کام کرنے میں ان کو اتنی الکس نہیں آتی جتنی نماز پڑھنے میں بچپن میں بھی نماز پڑھنے میں سستی معلوم ہوتی ہے۔ پھر اگر بچوں کے لئے انعام مقرر کیا جائے کہ اگر تم چالیس روز برابر وقت پر نماز پڑھو گے۔ تو تمہیں اتنا انعام دیا جائے گا۔ اسی طرح ایک میعاد ختم ہونے پر دوسری میعاد مقرر کر سکتے ہیں۔ تو بچے خواہ مخواہ نماز وقت پر پڑھیں گے۔ اس طرح ان کو عادت ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اور احکام کی نسبت خیال کر لینا چاہیئے۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ بچے جس طرح بڑوں کو کرتا دیکھیں ویسے ہی خود بھی کرتے ہیں۔ اس لئے بڑوں کو چاہیئے وہ خود بھی مذہبی احکام کی پابندی کریں۔ اخیر میں اللہ تعالےٰ سے دعا کرتی ہوں کہ وہ ہمیں نیکی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

راقمہ ایک احمدی لڑکی

بدر کی عزت افزائی

اور نیز میرے نام بدر نمبر ۳۱ یکم اگست ۱۹۰۹ء کا نہیں آیا جس کا مجھے نہایت غم ہے۔ کیونکہ آپ شائد نہ جانتے ہوں گے کہ مجھے بدر سے کس قدر محبت ہے اور اس کا آنا میرے لئے کس قدر خوشی اور مسرت اور نہ آنا کس قدر غم کا موجب ہوتا ہے۔ مہربانی فرما کر بواپسی ڈاک پرچہ مذکور روانہ فرماویں۔ عین عنایت ہوگی۔ والسلام

خاکسار بشارت احمد عفی عنہ

بارہ کا مبارک عدد

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ حامداً و مصلیاً
بگرامی خدمت اخویم جناب مفتی محمد صادق صاحب۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ عرض یہ ہے ایک رسالہ میرٹھ سے نکلتا ہے جس کا نام تحفہ محمدیہ ہے وہ رسالہ بابت ماہ ربیع الثانی ۱۳۲۵ھ خاکسار کی نظر میں گذرا۔ اس میں عبارت ذیل درج ہے۔

میں ایک دن کتاب ناصر اللبیب فی اسمار الحبیب کو دیکھ رہا تھا کہ اس میں حضرت مولانا امام ابو یعقوب اسحاق متوفی ۲۳۸ ہجری نیشاپوری علیہ الرحمۃ کی طرف سے مناسبت اسرار الٰہیہ کے درمیان خداوند تعالےٰ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چار یار کبار رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے یوں نقل کی ہے۔ کہ جس طرح لفظ (اللہ) تعالیٰ کے چار حروف ہیں۔ اسی طرح حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام مبارک (محمدؐ) صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی چار ہی حروف ہیں۔

(اولاً) جس طرح کلمہ طیبہ لاالٰہ الا اللہ کے بارہ حروف ہیں اسی طرح تصدیق رسالت (محمدؐ رسول اللہ) کے بھی بارہ حروف ہیں۔

(ثانیاً) جس طرح حضرت محمد رسول اللہ کے بارہ حروف ہیں اسی طرح سے حضرت ابوبکر الصدیق کے بھی بارہ ہی حروف ہیں۔

(ثالثاً) جس طرح ابوبکر الصدیق کے بارہ حروف ہیں اسی طرح عمر ابن الخطاب کے بھی بارہ حروف ہیں۔

(رابعاً) پھر اسی طرح حضرت عثمان ابن عفان کے بھی بارہ حروف ہیں۔

(خامساً) پھر اسی طرح حضرت علی بن ابی طالب کے بھی بارہ حروف ہیں۔ یہاں پر روایت حضرت نیشاپوری کو ختم کیا گیا۔ بعد میں نماز عصر میں مشغول ہو گیا۔ مگر نماز میں بھی یہی مضمون میرے قلب پر رہا تو معاً میری آنکھوں پھرنے لگا اور مجھے معلوم ہوا۔

(سادساً) نعمان ابن ثابت یعنی ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کے بھی بارہ حروف ہیں۔ بعد نماز اس کتاب کے حاشیے پر میں نے یہ عبارت نقل کر دی اور خیال ہوا کہ حضرت نیشاپوری کو یہ مناسبت صریحہ کیوں نہ گذری اس کا باعث سوائے اس کے اور کچھ نہ معلوم ہوا کہ وہ شافعی المذہب ہیں۔

(سابعاً) پھر ان اسرار الٰہیہ و نکات کے مطابق آیت شریفہ و لقد کتبنا فی الزبور الی آخرہ پر غور کی تو معلوم ہوا کہ پیش گوئی میں بھی جس کا زمین کا وارث ہونا نیک صالحوں کو فرمایا ہے۔ (ان الارض یرثھا) موجود ہے اس کے بھی اسی مناسبت سے بارہ ہی حروف ہیں۔

(ثامناً) پھر جس مسجد کا وارث ہونا خدا تعالےٰ کے حکم میں ہے اس کا نام المسجد الاقصیٰ ہے اس کے بھی بارہ ہی حروف ہیں۔ اور مسلمانوں کے قبلہ کا نام المسجد الحرام ہے اس میں بھی وہی حکمت اور سر ہے۔ کہ اس کے بھی بارہ ہی حروف ہیں۔

(تاسعاً) عبادی الصالحون کے بھی جو وارث قرار دئے گئے ہیں ان کے بھی بارہ ہی حروف ہیں۔

این صداقت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

خاکسار نے پڑھ کر شیخ غفور بخش صاحب احمدی کو جو اتفاقاً تشریف لائے تھے وہ عبارت دکھائی اور آپ نے بھی غور کرنا شروع کیا۔ ہم دونوں کے غور کرنے سے معلوم ہوا کہ جناب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کے چار اصحاب کبار کے نام نامی میں بھی پہلے سے ہی یہی مناسبت موجود ہے اور ان اسمار گرامی میں بھی یہی نکتہ اور سر ہے اور ہر ایک اسم گرامی کے بارہ بارہ ہی حروف ہیں۔

(مرزا غلام احمدؑ) (حکیم نور الدین) (مولوی کریم بخش) اصل نام مولوی صاحب کا جو والدین نے رکھا تھا۔ یہی تھا بعد میں بہ تغیر الفاظ انہوں نے عبد الکریم پسند کیا۔
(مولوی محمدؐ علی) (سید محمدؐ احسن)

این سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

خاکسار محمدؐ الدین اپیلنویس سیالکوٹ

بیت الصدق

میرے دوستوں کو اس خبر کے سننے سے خوشی ہوگی۔ کہ عاجز نے اپنی اور اپنی اولاد کی زندگی کو حضرت مسیح موعود کے قدموں میں گذارنے کا ایک حیلہ اس صورت میں بھی کیا ہے۔ کہ اپنے واسطے ایک مکان سکونت کے لئے یہاں طیار کیا ہے اور درس قرآن شریف میں، دعا کرانے اور حضرت اقدس کی دعا اور اجازت کے بعد ۵۔ اگست ۱۹۰۷ء روز پیر کو ہم اس مکان میں داخل ہو گئے ہیں احباب سے درخواست ہے۔ کہ دعائے خیر و برکت سے مشکور فرماویں میری عرض پر حضرت نے فرمایا ہے۔ کہ بیت الصدق کا نام اس مکان کے واسطے موزون ہے۔

حضرت مولوی محمد علی صاحب کا ایک پرانا خط

تبدیلی مکان میں پرانے کاغذات کے درمیان مجھے ایک خط حضرت مولوی محمد علی صاحب کا ملا ہے جو ان ایام کا ہے۔ جب کہ حضرت مولوی صاحب موصوف ہجرت کر کے قادیان آچکے تھے اور عاجز ہنوز لاہور میں ملازم تھا۔ چونکہ یہ خط کئی ایک معارف سے پر ہے اس واسطے اُسے میں فائدہ عام کیواسطے درج ذیل کرتا ہوں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

برادر صادق - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

مولوی صاحب تو چند روز کے لئے سیالکوٹ تشریف لیگئے اور پیر سراج الحق صاحب خط وکتابت کا کام کرتے ہیں لیکن میرے جی میں آیا کہ حضرت اقدس کی ایک دو باتیں جن سے میرے دل کو خوشی اور میری رُوح کو تازہ ایمان نصیب ہوا مفتی صاحب کو سنا دوں۔ شاید اگر ان کو بھی خوشی ہو تو فتویٰ دیدیں۔ کہ یہ شخص دعا کے لائق ہے۔ اس لئے دعا کی جائے۔ پرسوں شام کیوقت ایک صاحب بٹالہ سے آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ آجکل لوگ حضور پر یہ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ سب کچھ جو کر رہے ہیں اپنے لئے کر رہے ہیں۔ یعنی کتابوں میں اپنے ہی دعوے کا ذکر اور اسی کی تائید ہوتی ہے۔ اسلام کے لئے کچھ نہیں کرتے۔ اسپر حضرت اقدس نے ایک بڑی لمبی تقریر جو طرح طرح کے معارف سے پُر تھی فرمائی۔ ایسے حافظہ پر افسوس آتا ہے کہ سوائے ایک دو باتوں کے کچھ یاد نہ رہا۔ فرمایا۔ یہ اعتراض تو صرف ہمپر نہیں آتا سارے سلسلہ نبوت پر آتا ہے۔ ہر نبی جو آیا پہلے اپنے آپ کو ہی منواتا رہا سب نے یہی کہا۔ کہ اطیعون میری پیروی کرو۔ تو کیا اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ تمام نبی بھی اپنے لئے یہ سب مصیبتیں اٹھاتے تھے۔ بلکہ یہ کم فہمی ہے دیکھنا چاہیئے۔ کہ اس اپنے آپ کو منوانے میں ان کا مقصد اور مدعا کیا تھا۔ سوائے اس کے کچھ نہیں کہ خدا تعالیٰ کی طرف بلائیں۔ اسی طرح پر ہم جو اپنی تائید میں باتیں پیش کرتے ہیں تو اس سے ہمارا یہ مدعا ہوتا ہے۔ کہ اپنی پرستش کرائیں یا کوئی اپنا قبلہ قائم کریں یا اپنی نماز پڑھوائیں یا ہماری ساری کارروائیوں کا آخری مدعا اسلام کی طرف بلانا ہوتا ہے کیا ہم اپنی ذات کے لئے کچھ کر رہے ہیں یا جو کچھ ہم کرتے ہیں۔ اسلام کے لئے کرتے ہیں جو نشان ہم دکھانے کا دعوے کرتے ہیں اس سے بھی مدعا اسلام کی ہی تائید ہوتی ہے۔ لیکن اگر اس ہمارے اپنے دعوے کی آپ تائید کرنے کو وہ ہماری خود پسندی خیال کرتے ہیں اور خود اعتراض ٹھہراتے ہیں تو پہلے سورج اور چاند پر بھی وہی اعتراض کرنا چاہیئے۔ خدا تعالیٰ نے یہی چاہا ہے۔ کہ روشنی زمین پر ان کے ذریعہ پہونچائی جاوے۔ تو کیا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ تو خود نمائی کرتے ہیں اور اپنا فخر دکھاتے ہیں کہ ہم میں یہ روشنی ہے اس لئے آؤ کوٹھڑی کے دروازے بند کر کے اندر بیٹھ جائیں۔ تا خدا تعالیٰ روشنی ہمیں کسی سیدھی طور پر پہونچائیں۔ نہ ایسی اشیاء کی وساطت سے جو خود اپنی بڑائی کو بھی ظاہر کرتے ہیں۔ یہ کس قدر حماقت ہے۔ کہ جن ذریعوں سے خدا تعالےٰ نے روشنی کو پہونچانا پسند کیا ہے۔ ان کو داخل شرک خیال کیا جاوے۔ اسی طرح سے خدا تعالیٰ کی سنت یہی ہے۔ کہ جب وہ اپنی طرف خلقت کو بلانا چاہتا ہے۔ تو اپنے ہی ایک بندے کے ذریعہ سے کرتا ہے اور پھر جو کچھ وہ بندہ کرتا ہے اس میں ہو کر کرتا ہے اور اس کا ہر فعل خدا تعالےٰ کے لئے ہوتا ہے۔ وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ۔ وما رمیت اذ رمیت ولٰکن اللہ رمیٰ۔ برہموؤں نے بھی یہ اعتراض کیا ہے۔ کہ لا الٰہ الا اللہ تو ہوا مگر یہ ساتھ محمد رسول اللہ کیسا لگا دیا ہے۔ فرمایا۔ ہم خود کیا ہیں۔ ہم زمین پر حجۃ اللہ ہیں ہم خدا تعالےٰ کے مجسم نشان ہیں۔ مگر کس کام کے لئے صرف اسلام کے لئے اور پیغمبر اسلام کی خدمت کے لئے اور اللہ تعالےٰ کے سچے دین کی تائید کے لئے۔ ہماری سب کارروائیاں اسلام کیخاطر ہیں نہ اپنی ذات کے لئے۔ پھر فرمایا کہ اس کے علاوہ ان لوگوں کو یہ بھی دیکھنا چاہیئے۔ کہ ہم دن رات جو دوسرے ادیان کے بطلان کی فکر میں ہیں۔ تو اس کا کیا مطلب ہے۔ کیا ہم نعوذ باللہ کشمیر آدمی اسی لئے بھیجتے ہیں کہ ہماری بڑائی ہو یا دین اسلام کی حقانیت روشن ہو۔

ایک دن سیر میں صبح کو فرمایا کہ میری نسبت براہین [illegible] فبرّاہ اللہ مما قالوا۔ اور یہ کلارک والے مقدمہ کی نسبت ہے اور یہی لفظ یعنی برّا کا سب جگہ قرآن شریف میں آیا ہے ایک حضرت موسےٰ کے لئے ایک حضرت یوسف کے لئے۔ حضرت موسےٰ پر ایک عورت سے قارون کے سکھلانے سے نعوذ باللہ زنا کا الزام لگایا تھا اور یہ اس عورت کا پہلا بیان تھا۔ پھر دوسرا بیان اس کا اس وقت ہوا۔ جب حضرت موسےٰ عدالت کی کرسی پر بیٹھے اور تمام لوگ حاضر تھے۔ اس دوسرے بیان میں اس عورت نے یہ کہا کہ میرا پہلا بیان جھوٹا تھا اور مجھے سکھلایا گیا تھا اور اسی دوسرے بیان کی بنا پر حضرت موسےٰ بری ٹھہرائے گئے۔ خلقت کی طرف سے بھی اور خدا تعالیٰ کی طرف سے بھی۔ اسی طرح حضرت یوسفؑ کے حق میں پہلا بیان زلیخا کا تھا۔ کہ حضرت یوسف نے بُرا ارادہ اس کی نسبت کیا اور پھر دوسرا بیان اس وقت ہوا۔ جب حضرت یوسف کو بادشاہ نے قید خانہ سے بلوا بھیجا تو انہوں نے انکار کیا کہ پہلے عورتوں سے پوچھو اس وقت زلیخا نے کہا۔ وما ابرئ نفسی۔ یعنی حضرت یوسف بری ہیں۔ یہاں بھی دوسرے بیان کی بنا پر حضرت یوسف بری ٹھہرائے گئے۔ اب محمد حسین سے پوچھو کہ اگر یہاں ان دو صورتوں میں دوسرا بیان صحیح مان کر ان دو نبیوں کو بری ٹھیرایا گیا ہے تو افسوس ہے اس پر کہ ہماری صورت میں کیوں انکار کرتا ہے۔

خاکسار محمد علی - ۲۰ اکتوبر

(غالباً یہ خط ۱۸۹۹ء کا ہے)

دعا مدد

ملک عادل شاہ صاحب کا بیٹا محمد افضل تیرہ سال کی عمر میں فوت ہو گیا ہے احباب سے درخواست ہے کہ ملک صاحب کے واسطے دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور نعم البدل عطا کرے اور مرحوم کو جنت میں جگہ دے۔

گذارش

اخبار بدر جس رفتار سے وقت پر حاضر ہو کر احباب کی خدمت بجا لاتا رہا ہے وہ احباب پر روشن ہے اب روپیہ کی سخت ضرورت ہے جن احباب نے اخبار کی قیمت تا حال ارسال نہیں فرمائی ان کے نام [illegible]

قادیان کی آمد و رفت کے اوقات

منقول از جدید ٹائم ٹیبل ریلوے

قادیان ریلوے اسٹیشن سے قریباً ۱۲ میل کے فاصلہ پر ہے۔ ریلوے اسٹیشن بٹالہ ہے۔ بٹالہ سے قادیان تک یکّہ میں آمد و رفت ہوتی ہے۔ جس پر فی سواری ۶ر ڈاک کے یکّہ کا نرخ مقرر ہے۔ سڑک کچی ہے۔

بٹالہ سے امرتسر جانے کے اوقات ریلوے

صبح ۱۰ نبجے
سہپہر ۲ نبجے
شام ۶ بجے

امرتسر سے دہلی کی طرف جانے کے اوقات

دن کو ۱۲ بجے ۹ منٹ
سہپہر ۵ بجے
رات ۹ بجے ۱۶ منٹ

ان کے سوائے اور گاڑیاں بھی ہیں مگر بٹالہ سے آنیوالی گاڑیون کو یہی گاڑیاں ٹھیک ملتی ہیں۔

امرتسر سے لاہور وزیرآباد جہلم جانے کے اوقات

دن کو ۱۱ بجے ۴۸ منٹ
سہپہر ۳ بجے ۲۵ منٹ
شام ۷ بجے ۳۰ منٹ

ان کے سوائے اور گاڑیاں بھی ہیں مگر بٹالہ سے آنیوالی گاڑیون کو یہ گاڑیاں ٹھیک ملتی ہیں۔

تمباکو نوشی کا انسداد

بعض ممالک میں تمباکو نوشی پر قانونی قیود عائد ہیں۔ مثلاً امریکہ کی بعض ریاستون میں ۱۸ سال سے کم عمر والون کے لئے تمباکو پینا ممنوع ہے۔ جاپان میں اس کے لئے عمر کی قید ۲۰ سال ہے بلکہ شہنشاہ مکاڈو کی قلمرو میں جن والدین کے نوجوان بچے تمباکو پیتے دیکھے جاتے ہیں انپر جرمانہ ہوتا ہے۔ علی ہذا ان دوکانداروں پر جن کی نسبت یہ ثابت ہو جائے۔ کہ انہون نے بچون کے ہاتھ تمباکو بیچا ہے۔ کیپ کالونی نے بھی اس جانب توجہ شروع کر دی ہے اور ۱۶ سال سے کم عمر کے بچون کو تمباکو پینے پر سزا ملتی ہے۔ اس کی شکایت ہندوستان میں بھی ہے۔ کہ کم سن خصوصاً طلبائے مدارس میں تمباکو نوشی روز افزون ہے۔ لیکن بجائے اس کے گورنمنٹ سے کوئی قانون وضع کرنے کی درخواست کی جائے۔ پہلے یہ مناسب اور آسان ہے کہ خود والدین اپنے بچون کی نگرانی کرین اور دیگر افعال قبیحہ کی طرح انہین تمباکو نوشی سے بھی بچانے کی کوشش کرین۔ ساتھ ہی گورنمنٹ کے ہاتھ چونکہ زیادہ لمبے اور مضبوط ہین وہ بھی اس بارہ مین اپنا فرض ادا کرے (پیسہ)

مشن سکولون مین لڑکیون کو بھیجنے کے نتائج

لندن مشن بائبل

ویمین ٹریننگ کی عورتین شہر مدراس کی ایک ہندو لڑکی مسماۃ جگا تھن کو عیسائی کرنے کے لئے بھگا لی گئی ہین۔ مسمات مذکورہ کے وارثون نے ان مشنری مسس پر پریسیڈنسی مجسٹریٹ کی عدالت مین نالش دائر کر دی ہے۔ مگر ہمین اس کارروائی کے سننے سے اس شیخ شیرازی کا آب زر سے لکھنے کے قابل یہ قول ؎

توانگہ نہ بستی کہ سرچشمہ بود - چو سیلاب شد باز بستن چہ سود

عجب کیفیت سے دل پر کھٹکتا ہے۔ جو ایسے ہی کوتہ اندیش سرپرستون کی نسبت صادق آتا ہے۔ جو پہلے خوشی خوشی اپنی بہو بیٹون کو مشنری مسون کے پاس بھیجتے یا ان کارساز لیڈیون کو کھلم کھلا اپنے گھرون مین آنے دیتے ہین اور جب ان کا جادو ان کی سادہ لوح لڑکیون پر اپنا کام کر جاتا ہے۔ تو پھر سر پیٹنے اور بے فائدہ ہاتھ پاؤن مارنے لگتے ہین۔ ہندوستان مین جو لاکھون دیسی لوگ اپنے آبائی دین کو چھوڑ کر عیسائی ہو چکے اور ہو رہے ہین وہ سب ایسی ہی سہل انگاریون کے نتائج ہین۔ اوائل مین معاملہ نافہم اور حقیقت ناشناس لوگ اس گھمنڈ پر کہ کیا زور سے گھول کر عیسائیت کا عقیدہ ہمارے یا ہماری بہو بیٹیون کے دلون مین بہا دیسکتی ہین۔ ان میم صاحبون سے راہ و رسم اور میل جول پیدا کرنا فخر اور تہذیب سمجھتے ہین اور جب اندر ہی اندر چپکے چپکے پھوڑا پکتے پکتے علانیہ پھوٹ کر بہنے لگتا ہے تو پھر آنکھین کھلتی ہین مگر ؎

اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئین کھیت

یہ مشنری لیڈیاں ہر داؤ اور حیلے سے غیر مذاہب والون کو پھسلا کر عیسائی بنانے کے فن مین ابتدا ہی سے نہایت کامل ٹرینڈ ہو کر آتی ہین پھر بھلا انہین سیدھی سادی اور سادہ خیال بھولی بھالی ہندوستانی لڑکیون کو اپنی خوش پوشی آزادی اور خودسری کی مثالین دے دلا کر باتون ہی باتون مین پھسلا لینا کونسی بڑی بات ہے۔ یہان تو صرف سر جوڑ کر باتین کرنے اور ملکر بیٹھنے کا موقعہ ہی ملنا چاہیئے۔ پس جو لوگ انہین گھرون مین آنے یا اپنی مستورات کو ان کے ہان جانے کی اجازت دیتے ہین وہ دیدہ دانستہ آپ اپنے پاؤن پر کلہاڑی مارنے اور ؎

کس دشمن من نیست منم دشمن خویش
اے وائے من و دست من و دامن خویش

کے مصداق بنتے ہین اور یہ موٹی سی بات نہین سمجھتے۔ کہ مشنری میمین محض اسی غرض سے اپنا ملک و دیس اور گھربار خویش و اقربا چھوڑ چھاڑ کر ہزارون کوسون کی مسافت اُٹھا اور سینکڑون مصائب جھیل کر غربت اور تنہائی مین دیس بدیس پھر رہی اور لاکھون روپے خرچ کر رہی ہین کہ جہان کہین کوئی ان کو شکار ملے تو جھٹ اپنے ڈھب پر اس کو لے آئین پھر ایک دو کیا بلکہ ہزارون ان کے ہتھکنڈون پر چڑھکر اپنے خاندانون کا روزمرہ ناک کاٹ کر ان کے ساتھ ہو لیا کرین۔ تو ان پر کوئی ملامت عائد نہین ہو سکتی بلکہ تمام الزام ان سرپرستون پر آتا ہے جو اپنی بہو بیٹیون کو ان کی صحبتون سے محفوظ رکھنے مین احتیاط سے کام نہین لیتے۔ ؎

من از بیگانگان ہرگز نہ نالم - کہ با من ہر چہ کرد آن آشنا کرد

الفاظ کی غلط فہمی

اکثر عرب کے الفاظ اردو زبان مین پائے جاتے ہین اور اگرچہ اس مین کچھ شک نہین کہ اردو مانند عربی و فارسی زبان بھی ہے۔ مگر اکثر الفاظ عربی کے اردو مین آکر بالکل مختلف معنی رکھتے ہین اور کم از کم ملک ہندوستان مین جہان اردو بولنے کا عام رواج ہے یا جن جگہون مین اردو مادری زبان ہے وہان اس قسم کے الفاظ سے اہل اسلام اور اہل ہنود کے مابین مذہبی عداوت تک آجکل نوبت پہنچ گئی ہے۔ مگر اس مین اہل اسلام کا کچھ قصور نہین اگر ہے تو اس قدر صرف کہ اپنی مذہبی کتب کے تراجم مین ایسے الفاظ داخل نہ کرتے جن سے غیر کو ٹھوکر لگتی مگر معلوم ہوتا ہے۔ کہ اردو مین بہتر الفاظ کی عدم موجودگی کے سبب ایسا ہو گیا ہے اہل ہنود کا یہ قصور ہے کہ ایسے الفاظ کے معنون کو اصل زبان کے محاورہ پر نہ پرکھا اب خواہ کچھ کہو اس مین کچھ شک شبہ نہین کہ طرفین مین اس سبب سے ضرور ایک غلط فہمی پیدا ہو گئی ہے اور ہم چاہتے ہین۔ کہ اسپر کچھ روشنی ڈالین تا کہ انصاف پسند دلون سے کدورت دور ہو بطور مثال کے اس وقت ہم ذیل کے صرف دس عربی الفاظ کو لیتے ہین جو اردو مین بالکل ان معنون مین مستعمل نہین ہوتے جن مین عربی زبان اور محاورہ مین ہوتے ہین۔ قصد - قہر - مکر - شراب - عزیز - جبر - سبب - نفر - اب ہر ایک

کے معنی بقید زبان لکھے جاتے ہیں جس سے اختلاف محاورہ کا پتہ مل جائے گا۔ قصد - عربی میں سیدھا راستہ اور اردو میں ارادہ - قہر - عربی میں اعلیٰ طاقت جس سے صفت قہار نکلتی ہے - جو خدا تعالیٰ کا ایک صفاتی نام ہے - اردو میں زبردستی ہے - مکر - عربی میں جب خدا تعالیٰ برگزیدوں کے مخالفوں کی تدبیر کو ناکام کر دیتا ہے تو اس وقت یہ لفظ خدا کی تدبیر پر بولا جاتا ہے مگر مخلوق کی کل تدبیروں کے اقسام پر یہ لفظ فریب اور داؤ کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے اور اردو میں بھی دوسرے معنوں میں ہمیشہ لیا جاتا ہے - اسی لفظ کا ہم معنی لفظ کید ہے - شراب - عربی میں صرف پینے والی چیز کے واسطے آتا ہے مگر اردو میں ہمیشہ مشہور نشہ لانیوالی چیز ہے - عزیز - عربی میں خدا تعالیٰ کا ایک نام بمعنی غالب ہے اور اردو میں پیارے کو بولتے ہیں خصوصاً قریبی رشتہ داروں کو - جبر - عربی زبان میں نقصان کا پورا کر دینا پٹی باندھنا اور اسی لفظ سے جبیرہ بنا ہے یعنی وہ لکڑی جو ٹوٹی ہوئی ہڈی پر باندھتے ہیں - صفت اس کی جبار - نام خدا تعالیٰ کا ہے یعنی نقصان کا پورا کر دینے والا - مگر اردو میں زبردستی کے معنوں میں آتا ہے - سوائے خدا تعالیٰ کے عربی میں بھی زبردستی پر گاہے گاہے اطلاق کرتا ہے - سبب - عربی رسّی اور پیوند - مگر اردو میں باعث اور وجہ - نفر - عربی میں گروہ پر بولا جاتا ہے جس میں تین سے لے کر دس تک داخل ہوں مگر اردو میں ایک آدمی پر بولا جاتا ہے اور نوکر کے معنی بھی دیتا ہے یہ مذکورہ تفصیل از روئے لغات عربی و محاورہ اردو ثابت ہوتی ہے - اہل عرب کے اشعار سے بھی یہی مراد پائی جاتی ہے - اردو زبان میں جو مراد ہمیشہ ان الفاظ سے لی جاتی ہے وہ اظہر من الشمس ہے - مگر بڑے افسوس کا مقام ہے - کہ مخالفین اس سے ایک ایسی مراد خود بخود پیدا کر لیتے ہیں جو نہ از روئے لغت درست ہے، نہ محاورہ کے رو سے صحیح - بعض مخالفین کم فہم نے جب قرآن شریف میں لفظ مکر کا خدا تعالیٰ کی نسبت استعمال ہوتا دیکھا تو فوراً بول اٹھے - کہ مسلمانوں کا خدا مکار ہے انہوں نے باہمی تعلقات کو اور بھی کشیدہ کر دیا اگر وہ قرآن کے سیاق و سباق پر نظر ڈالتے لغات عربی سے مشورہ کرتے عربی محاورہ کو پرکھتے - تو بلا ریب ان کو معلوم ہو جاتا کہ یہ لفظ خالق پر کیا مراد رکھتا ہے - اور مخلوق پر کیا۔ (سراج الاخبار)

نشانِ رویاء

ذیل کا خط نور محمد صاحب خانساماں کیطرف سے ہے - چونکہ کاتب نوشت و خواند میں پوری لیاقت نہیں رکھتا اس واسطے عبارت اور املا میں غلطیاں ہیں اور اردو صحیح نہیں لیکن چونکہ یہ خواب کا بیان ہے اور موکد بقسم ہے اسلئے میں اس کو اسی طرح چھاپ دیتا ہوں جس طرح اس نے لکھا ہے۔

میں قسم واحد لاشریک کی کھا کر صحیح اور سچ لکھتا ہوں کہ میں ایک دفعہ ۱۸۹۱ء میں جہلم نوکر بنام خورشید علی نادر کے پاس تھا - میں نہیں جانتا - کہ تاریخ کون تھی مگر ہاں اتنا یاد ہے - کہ دن ہفتہ رات جمعرات کی تھی اور وقت صبح صادق کا تھا - کہ میں نے دیکھا کہ ایک پہاڑ قطب کی طرف واقع ہے اور تین طرف بالکل صاف زمین ہے اور لاکھوں بلکہ کروڑوں آدمی سروں پر ہاتھ رکھ کر روتے ہیں میں یعنی اینجانب بھی ان لوگوں میں جا کر داخل ہوا تو اینجانب نے بھی ان لوگوں سے رونے کا حال دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا - کہ آج روز محشر یعنے روز قیامت کا دن ہے اس واسطے روتے ہیں کہ آج نیکی اور بدی ترازو ہوگی - جس وقت یہ حال معلوم ہوا تو میں بھی رونے لگا - اتنے میں آسمان کھل گیا جیسے کوئی چیز شگاف ہو جاتی ہے - اس میں سے ایک تخت اترا اور ایک آدمی اس پر سوار تھا - جس کا جسم شیشہ کی طرح دکھائی دیتا تھا - جب زمین پر تخت اتر آیا - تو ایک پایہ میں نے پکڑ لیا جو مشرق کی طرف پائے ہوتے ہیں ان میں سے جو قبلہ کی طرف منہ کر کے جب آدمی کھڑا ہو دے تو بایاں ہوتا ہے - یعنی مشرق کے دو جو پائے ہوتے ہیں بایاں پایہ پکڑ کر میں رونے لگا جو حضرت تخت نشین تھے وہ میری طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ تم کیوں روتے ہو - میں نے عرض کی کہ روز قیامت کا دن ہے اس واسطے روتا ہوں کہ نیکی تو کوئی نہیں کی اور آج وقت آگیا اس واسطے ڈرتا ہوں تب حضرت تخت نشین فرمانے لگے - کہ تم کو اجازت ہے چلے جاؤ برا کام نہ کرنا بخشش کے ہم ذمہ دار ہیں پھر میری آنکھ کھل گئی - پھر بعد اس کے ۱۹۰۴ء ماہ جون یا جولائی تھا کہ میں بڑا بیمار تھا اور میں قریباً اس سے پہلے چار برس اپنے ٹبر کا معالجہ کرتا رہا اور قریباً چار صد روپیہ خرچ کیا - مگر کوئی فائدہ نہ ہوا ناچار ایک تجویز کی کہ آج زمانہ میں مسیح موعود موجود ہیں اور مجھ کو حاجت ہے میں کیوں نہ فریاد کروں اس واسطے واجب جان کر ایک کارڈ ڈاکخانہ ڈلوال میں ڈالا جس کا مضمون یہ تھا - کہ میرا عقیدہ ہے کہ میرا ٹبر بیمار ہے جس کی دعا سے میرا ٹبر اچھا ہو جائے گا اس کو مرشد پکڑوں گا اس کا جواب حضرت اقدس نے دیا کہ معجزہ طلب کرنے والے اچھے نہیں ہوتے - خدا کے حضور دعا کرو اور نماز کو قائم کرو اور ہم بھی دعا کریں گے - یہ خط حضرت اقدس کا تحریر فرمایا ہوا ڈاکخانہ ڈلوال میں تھا اور ڈاکخانہ مجھ سے قریباً آٹھ میل پر تھا - کہ میں خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ کوئی آدمی مجھ کو کہتا ہے کہ تم نوکری کر رہے ہو اور تمہارا مرشد گھر میں ہے اس بات کو سن کر میں چھٹی لے کر گھر آیا اور دیکھا کہ حضرت اقدس میرے گھر میں موجود ہیں مگر ایک آدمی ہمراہ ان کی ہم شکل ہے وہ بھی موجود ہیں جب میں مصافحہ کرنے سے فارغ ہوا - تو میں نے سنا کہ کوئی کہتا ہے کہ تیرے مرشد کی تیرے گھر والوں نے خدمت نہیں کی - اس واسطے گھر والوں پر ناراض ہیں تو حضرت اقدس نے فرمایا - کہ ہماری خدمت انہوں نے بہت کی ہے اور بیمار تمہارا اب اچھا ہے اور اب ہم گھر کو جاتے ہیں - میں نے عرض کی کہ میں ٹکٹ لے کر آپ کو گاڑی پر سوار کراتا ہوں تو آپ نے فرمایا - جیسے اللہ تعالیٰ ہم کو آگے لے آیا ہے - اسی طرح سے ہم کو لے جائیگا اور اسٹیشن ملا ایک ضلع جہلم میں ہے - اس پر میں اور حضرت اقدس اور تیسرا آدمی یعنے حضرت اقدس کا ہمراہی تینوں پہنچے اور ادہر مغرب کی طرف سے گاڑی آگئی اس نے وصل کیا تو میری آنکھ کھل گئی اور بعد دوپہر اسی روز وہ خط میرے پاس حضرت اقدس کا تحریر کیا ہوا صادر ہوا - جس کا ذکر تھا - کہ میرا ٹبر اچھا ہو گیا - اچھا کیا تھا - کہ آگے کو لاٹھی کے سہارے پر چلتے تھے - اور اسی روز لاٹھی پھینک دی - اور چلنے لگ پڑے - حقیقت بیماری کی یہ تھی - کہ پاؤں کے درد سے ایک ٹانگ کم ہو گئی تھی اور زمین پر نہیں لگتی تھی - مگر حضرت اقدس کا خط آنا تھا کہ پاؤں زمین پر ٹیک کر چلنے لگ پڑے یہ بات میں اپنے اللہ تعالیٰ کو گواہ کر کے اور قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ سب سچ اور صحیح ہے

خاکسار نور محمد خانساماں ملازم مسٹر سکاٹ صاحب بہادر

مقام نمک کھیوڑہ - ضلع جہلم -

طاعونی نشان

مخدومی حکیم فضل دین صاحب نے گذشتہ طاعون کے ایام میں بھیرہ سے چند اشد مخالفون کی ہلاکت کے متعلق ایک خط لکھا تھا۔ جو قابل اندراج اخبار تھا مگر اس وقت بہ سبب کاغذ دن بن مل جانے کے گم ہوگیا اب مل گیا ہے اور درج اخبار کیا جاتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰة والسلام علیک یا رسول اللہ جری اللہ فی حلل الانبیاء حضور کے چار اور دشمن شکار طاعون ہوئے۔ اور انی مھین من اراد اھانتک پر بھی مہر کر گئے (۱) غلام محمد مولوی سکنہ چکوال جو کرم دین کا گواہ تھا (۲) فضل کریم خواجگان کی قوم سے ایک ایسا شخص تھا کہ گاہ گاہ درس قرآن مجید میں بھی آیا کرتا تھا۔ مگر غائبانہ بدگوئی کرتا چنانچہ ۱۰۔ مئی ۱۹۰۵ء کو اس نے کہا سارا جہان عذاب میں گرفتار ہے۔ اگر (نعوذ باللہ) ایک آدمی مرزا (صاحب) مرجاتے تو جہان کی نجات ہوجاتی۔ چنانچہ اسی روز سہ پہر کو گرفتار طاعون ہوا۔ چار۔ پانچ روز سخت تکلیف سے ہانپتا تڑپتا بکواس کرتا مرگیا۔ (۳) ایسا ہی ایک شیخ تھا۔ یہ سخت دشمن بدخواہ حاسد سلسلہ مبارکہ کا تھا۔ یصدون عن سبیل اللہ سے بہت حصہ لیتا۔ جب کسی احمدی کمزور معلم سے ملاقات ہوتی یا کسی کے احمدی ہونے کی خبر سنی اسے بہت ملامت کرتا۔ کسی قدر چونکہ مطلب بھی کرتا بعض کمزور اس کو جواب نہ دیتے۔ قریب ۱۰۔ مئی ۱۹۰۵ء کو گرفتار طاعون ہوا۔ سنا گیا ہے۔ اس کے پڑوسی کہتے ہیں۔ کہ اس کے فرزند نے اس کو باہر سے دروازہ بند کردیا۔ وہ کوٹھڑی میں سخت چلاتا شور مچاتا بکواس کرتا رہا یا کوئی چیز (پانی وغیرہ) مانگتا رہا۔ اسی حالت میں چند روز تڑپتا رہا۔ چارپائی سے زمین پر گر پڑا زمین پر گھسٹتا رہا۔ تمام بدن اور چہرہ زخم زخم ہوگیا۔ مرنے کے بعد بھی سنا گیا ہے۔ کہ خوف طاعون سے اس کا کچھ عرصہ تک نزدیک نہیں گیا۔ اس لئے اس کا مونہہ بہت ہی کھلا رہگیا جو نہایت ہی بدنما ہوگیا۔ کچھ تو مونہہ زخمی تھا کچھ کھلا ہوا حد سے زیادہ جیسے تابوت کے وقت۔ پھر وہ پرانے کپڑے کے ٹکڑوں سے بھر دیا گیا۔ بس پھر کیا تھا ہیبت ناک نظارہ نکل آیا اور اس طرح یہ کہ ایک بازو بالکل سیدھا ہوگیا اور ایک ٹانگ بالکل ہوا میں اٹھی ہوئی تھی۔ اب مرنے کے بعد پڑا ہے نہ کوئی نہلاتا ہے نہ میت اٹھاتا۔ اسی طرح قبر میں رکھنے کے وقت کوئی قوم کا آدمی یا رشتہ دار نزدیک نہ آتے تھے۔ ذلت کے ساتھ بیمار رہا ذلت کے ساتھ مرا ذلت کے ساتھ دفن ہوا۔ خدا تعالیٰ پچھلوں کو عبرت دے اور راہ ہدایت پر لادے۔ آمین۔

(۴) محمد امین پراچہ۔ یہ سلسلہ کا بڑا حاسد تھا۔ اپنے محلہ میں یصدون عن سبیل اللہ میں برابر مشغول رہتا ایک دفعہ جب میرا مباحثہ محلہ خواجگان میں ہوا تو پہلے مولوی بہاؤالدین پھر سعد مولوی چادہ والا پھر یہ شخص نوبت بنوبت مقابلہ پر آئے تھے۔ اس وقت یہ بیوپاری تھا پھر برخاست ہوگیا۔ آجکل کسی زمیندار کا محصل تھا۔ جب آثار بیماری ظاہر ہوئے گھر کو چلا آیا۔ دوسرے دن مرگیا۔

غلامی اور عصمت انبیاء

رسالہ ریویو آف ریلیجنز میں جس بسط اور تکمیل اور عمدگی کے ساتھ دینی مضامین لکھے جاتے ہیں ان سے کون غافل ہیں۔ حقیقت میں اس رسالہ نے اسلام کے مسائل کی تشریح اور مخالفین کے اعتراضات کی تردید میں جو شہرت حاصل کی ہے وہ کسی اور کو نصیب نہیں۔ غلامی اور عصمت انبیاء کے مضامین پر جس طرح دریدہ دہن مخالفون نے اسلام پر حملون کی بوچھاڑ کر رکھی تھی اور کوئی دندان شکن جواب نہیں دیا گیا تھا۔ لیکن ریویو آف ریلیجنز کے کئی متواتر پرچون میں غلامی اور عصمت انبیاء کے ہر ایک پہلو پر مکمل بحث کی گئی ہے اور اصل اسلامی تعلیم کو نہائت عمدہ طور سے دکھا کر مخالفین کے اعتراضون کو ایسے طور سے قلع قمع کیا گیا ہے۔ کہ تمام اطراف عالم میں ان مضامین کی دھوم مچ گئی۔ چونکہ یہ مضامین رسالہ ریویو آف ریلیجنز میں متفرق طور پر لکھے گئے تھے۔ اس لئے شیخ احمد دین صاحب احمدی سابق ہیڈ ڈرافسمین پشاور نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان یہ دونون مضمون ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مقامات سے جمع کرکے دو جدا جدا رسالون میں بہت عمدہ چھاپدئے ہیں یہ دونون رسالے دفتر بدر بک ایجنسی میں برائے فروخت موجود ہیں

غلامی ۳/ ۔ عصمت انبیاء ۲/

ایک دریافت طلب امر

برادران مکرم! السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ۔

سال گذشتہ کے اختتام پر ایک قاعدہ تجویز کیا گیا تھا جس کا منشاء یہ تھا۔ کہ صدر انجمن احمدیہ کی تمام مدات کی آمد مفصل ماہوار شائع ہوا کرے۔ لیکن پہلے ہی مہینہ میں جب اس آمد کی تفصیل کمیٹی کے سامنے آئی تو معلوم ہوا۔ کہ اس تفصیل کے طبع کرانے میں بہت سا خرچ پڑے گا اس لئے اس کی بجائے یہ قاعدہ تجویز کیا گیا۔ کہ ہر ایک رقم کی جو دفتر محاسب میں پہونچے۔ خواہ وہ کسی مد کی ہو۔ ایک رسید باضابطہ دفتر محاسب سے دی جایا کرے۔ جس کا مثنیٰ دفتر محاسب میں رہے مگر ۱؍ سے کم رقم کی رسید نہ دی جاوے اور یہ اعلان کردیا جاوے۔ کہ ذرسندہ روپیہ کو اگر دفتر محاسب کی رسید نہ پہونچے۔ تو اسے اپنے روپے کے متعلق فی الفور خط وکتابت کرنی چاہیئے۔ چنانچہ اسی قاعدہ پر اب تک عملدرآمد ہورہا ہے اور جو رسیدیں کارڈون پر ذرسندگان رقوم کی خدمت میں بھیجی جاتی ہیں۔ ان کا یہ عام اعلان کردیا گیا ہے کہ جو صاحب کوئی رقم دفتر محاسب میں بھیجدیں اور انہیں باضابطہ رسید محاسب کے دفتر سے محاسب کے دستخطی نہ پہونچے۔ وہ اپنی رقم کے متعلق خط وکتابت کرکے دریافت کریں۔

اب بعض احباب نے پھر یہ تحریک کی ہے۔ کہ کل رقوم کی جو دفتر محاسب میں وصول ہون بالتفصیل رسیدیں بطور ضمیمہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز چھپنی چاہیئے۔ اس پر مجلس ناظم نے یہ فیصلہ کیا۔ کہ اس امر کا قطعی فیصلہ کرنے کے لئے احمدی پبلک کی رائے اس معاملہ میں لی جائے۔ لہذا بذریعہ اخبارات تمام احمدی احباب اور بالخصوص احمدی انجمنون کے سامنے یہ معاملہ پیش کیا جاتا ہے۔ کہ وہ سوال کے دونون پہلوؤں پر غور کرکے اپنی رائے سے سکرٹری مجلس ناظم کو مطلع کریں چونکہ ایک ایک فرد کی رائے سے معاملہ طول پکڑے گا۔ اس لئے مناسب ہے کہ ہر ایک جگہ احمدی احباب اپنی اپنی انجمنون میں اس معاملہ کو پیش کرکے انجمن کے فیصلے سے اطلاع دیں۔ اس طریق سے مجموعی رائے سب احمدی احباب کی مجلس ناظم کے سامنے آجاویگی ان تمام رائون پر غور کرکے مجلس ناظم اپنی رائے کے ساتھ اس معاملہ کو مجلس معتمدین

میں پیش کرتے ہوئے تمام احمدی انجمنوں کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ وہ ۱۵ اگست کے اندر اندر اس معاملہ پر بحث کرکے آخری رائے سے مجلس ناظم کو اطلاع دیں۔ چونکہ یہ معاملہ جلدی پیش ہونا چاہیئے۔ اس لئے صرف اختتام اگست تک ایسی راؤں کا انتظار کیا جاوے۔

وجوہات رسیدوں کے چھپوانے کی ضرورت کی حسب ذیل دیئے گئے ہیں۔

۱۔ اس سے تحریص چندہ دہندگان وغیرہم میں زیادہ چندہ دیتے یا از سر نو چندہ شروع کرنے کی پیدا ہوتی ہے

۲۔ چندہ دہندگان باقاعدہ ماہوار چندہ بھجوانے کی کوشش کرتے ہیں۔

۳۔ مخالفوں یا منافقوں کی بہت سی بدظنیاں اس سے رفع ہو جاتی ہیں۔

۴۔ اس سے ہر قسم کی رسید خواہ وہ رقم ۴ر سے بھی کم ہو۔ شائع ہو سکتی ہے۔ اور ایسی چھوٹی چھوٹی رقومات کی رسیدات شائع کرنی بہت ہی ضروری ہیں کیونکہ غلطیاں عموماً ایسی رقومات میں ہی واقع ہو جایا کرتی ہیں۔

۵۔ چونکہ یہ انجمن پبلک اور رجسٹرڈ ہے اس واسطے بھی اس کی آمد شائع ہونی ضروری ہے۔ ان کے بالمقابل حسب ذیل وجوہات ہیں۔

۱۔ کل آمد کی چھپوائی پر ایک کثیر رقم صرف ہوگی۔ جو اور کسی دینی ضرورت کے لئے خرچ ہو سکتی ہے۔ چنانچہ گذشتہ آمد کے چھپوانے کا جب اندازہ کیا گیا تو معلوم ہوا کہ اس پر چھپتر روپیہ ماہوار یعنے نوسو روپیہ سالانہ خرچ ہوگا اور جوں جوں آمد بڑھے گی یہ چھپوائی کا خرچ بھی بڑھتا چلا جاویگا۔ یہ خرچ صرف اس صورت میں ہے۔ کہ آمد بطور ضمیمہ ریویو آف ریلیجنز شائع کرائی جاوے

۲۔ اپنی رقم کے دیکھنے کے لئے ہر ایک شخص کو قریباً سو صفحہ باریک لکھے ہوئے پڑھنے پڑا کریں گے۔ جو محض تضیع اوقات ہے،

۳۔ ریویو آف ریلیجنز کا ضمیمہ کرنے سے چھپی ہوئی فہرست اصل فرستندگان رقوم کو نہ پہونچے گی۔ بلکہ صرف ان لوگوں کو جو رسالہ خریدتے ہیں۔

۴۔ باضابطہ رسیدیں بھیجنے کا خرچ آٹھ دس روپے ماہوار سے زائد نہیں اور اس سے فرستندہ کو جلدی اطمینان بھی ہو جاتا ہے۔ مطبوعہ رسیدوں کے لئے بعض احباب کو ڈیڑھ ماہ کے قریب انتظار کرنا پڑا کریگا۔ اور اتنی دیر بعد تحقیقات میں بھی مشکلات پیدا ہوں گے پس اگر رسیدیں بھی چھپوائی جاویں۔ تو بھی باضابطہ رسید فرستندہ کو دینے کے واسطے کام نہیں چل سکتا۔

۵۔ اگر بطور ضمیمہ رسیدیں نہ چھپوائی جاویں بلکہ الگ رسالہ کی صورت میں چھاپ کر بھیجے جاویں۔ تو خرچ اور بھی بڑھ جائے گا۔

۶۔ اکثر چندہ دینے والے اس قسم کی تحریص کے محتاج نہیں۔ کہ ان کے نام چھپوائے جاویں۔ بلکہ چندوں کی زیادتی اور قسم کی تحریکات سے ہوتی ہے۔

۷۔ بدظنی کے دور کرنے کے لئے سب سے عمدہ ذریعہ ہے۔ کہ رقم کی باضابطہ رسیدیں دی جاویں۔ جس فرستندہ رقم کو رسید نہ پہونچے وہ اپنی رقم کے متعلق تحقیقات کرے اور کسی تنازعہ کی صورت میں بھی رسید کافی شہادت ہوگی۔

۸۔ مخالفوں اور منافقوں کی بدظنیاں باوجود طبع آمد کے دور نہیں ہو سکتیں معمولی بدظنیوں کے دور کرنے کے لئے ایک مجمل نقشہ ہر مد کی آمد اور خرچ ماہوار کا طبع ہونا کافی ہے۔ جس پر صاحب امین اور ناظر اور محاسب صدر انجمن احمدیہ کے دستخط تصدیقی ہوں۔

۹۔ پبلک یا رجسٹرڈ انجمن کے لئے اپنی آمد شائع کرانا ضروری نہیں ہے۔ زیادتی خرچ کے خلاف دلیل دیگئی ہے۔ کہ جس قدر خرچ ہوگا اس کے بالمقابل رسیدوں کے شائع ہونے سے آمد بڑھ جائیگی۔

دوسری طرف سے یہ دلیل اس کے خلاف دیگئی ہے کہ محض طبع آمد سے آمد میں ترقی ہونا ایک موہوم امید ہے اور خرچ کثیر مستقل ماہوار پڑتا رہیگا۔

جملہ احمدی انجمن اس معاملہ پر غور کرکے جلد تر اپنی اپنی راؤں سے مطلع فرماویں۔ والسلام

خاکسار محمد علی سکرٹری مجلس ناظم صدر انجمن احمدیہ قادیان

مورخہ ۶ اگست ۱۹۰۶ء

تبلیغ

خاکسار معہ سید ستار شاہ صاحب ڈاکٹر رعیہ بماہ مئی ۱۹۰۶ء بحضور والاشان مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام بغرض زیارت قادیان دارالامان پہونچا بروقت رخصت حضرت اقدس نے فرمایا کہ تمہارا تعلق بوجہ ہم اعتقادی و ہم طریق مولوی محمد حسین بٹالوی و مولوی عبد الجبار وغیرہ غزنوی سے رہا ہے انکو ہمارے دعوےٰ میں شک ہے، تو انکو زبانی امورات ذیل سے آگاہ کرو۔ شاید کوئی سعید فطرت سمجھ جائے

(۱) پیشگوئیاں انبیاء سابق (۲) شہادت اللہ تعالیٰ بذریعہ مکالمہ و مخاطبہ بمصداق قولہ تعالیٰ قل کفیٰ باللہ شہیداً بینی وبینکم۔ یعنے امور غیبیہ کا اطلاع دینا قبل وقوعہ امر واقعہ اور پھر ان کا ظہور ہو جانا۔ (۳) ترقی جماعت متابعین اور تبدیلی حالات بتحت احکام ہو کر متقی ہونا مخلوق اللہ کا یہی سنت اللہ چلی آئی۔ جس پر غور و نظر کیا جائے۔ امورات مذکورہ سے ہمارا دعوےٰ ثابت ہوتا ہے سو کمترین معہ ڈاکٹر صاحب موصوف صاحبان مذکور کی خدمت میں حاضر ہو کر سنائے گئے انہوں نے جو جواب دئے بذریعہ نیاز نامہ حضرت اقدس کی خدمت میں عرض کیا گیا تھا۔ جس پر حضرت اقدس نے نوازنامہ بنام کمترین رحیم بخش عرائض نویس درجہ اول بمقام رعیہ سکنہ تلونڈی دستخطی خود ارسال فرمایا جو ذیل میں حرف بحرف مشتہر ہونے کے لئے باجازت حضرت ممدوح درج اخبارات بدر و الحکم کے پیش کرتا ہوں اور اجازت طبع ہونے کی بذریعہ مفتی محمد صادق صاحب اڈیٹر بدر جلد عام ہوگئی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً

مجبی اخویم مولوی رحیم بخش صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کا عنایت نامہ پہونچا جس قدر آپ نے کوشش کی ہے۔ خدا تعالیٰ آپ کو اس کا اجر بخشے۔ درحقیقت علماء کو اپنے شائع کردہ اقوال اور عقائد سے رجوع کرنا مشکل ہے ورنہ یہ مسائل ایسے صاف ہیں کہ ان کا سمجھنا کچھ مشکل نہیں ہے۔ آپ اسی طرح کوشش جاری رکھیں۔ اور ہر ایک نیک طبع انسان کو یہ مسائل سنا دیا کریں۔ جو لوگ قرآن شریف کی کچھ پرواہ نہیں کرتے۔ ان کا سمجھانا مشکل ہے ورنہ بات تو بہت سہل ہے۔ میں درد نقرس سے بیمار ہوں چلنے کی طاقت بھی نہیں بہ نسبت سابق کچھ آرام ہے مگر طاقت رفتار نہیں۔ باقی سب طرح سے خیریت ہے بخدمت اخویم سید عبد الستار شاہ صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ برسد

الراقم

مرزا غلام احمد۔ ۱۰ مئی ۱۹۰۶ء

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

اہلیہ ڈاکٹر عظیم اللہ صاحب صوبیدار ہاسپٹل اسسٹنٹ نوشہرہ۔
سلطان محمدؐ ولد گاما کوٹلی لوہاران۔ سیالکوٹ۔
اہلیہ نعمت اللہ خان صاحب۔ کریام ضلع جالندھر۔
میاں غلام رسول صاحب نمبردار۔ مالوکے۔ رعیہ۔ سیالکوٹ۔
میاں عطاء محمدؐ صاحب شملہ
اہلیہ بابو فضل کریم صاحب اکونٹنٹ دفتر اگزیمنر شملہ۔
سید ولادت حسین صاحب مظفر نگر۔
سید رستم علی صاحب
میاں پیربخش صاحب۔ کڑیانوالہ ضلع گوجرات
میاں کرم الٰہی صاحب " " "
فضل الٰہی صاحب " " "
مستری محمد شاہ صاحب اندرگڑھ ناگدا متھرا ریلوے
میاں روشن دین صاحب۔ مردان
میاں نعمت علی صاحب کھیٹی کلاں۔ سیالکوٹ
میاں کریم بخش صاحب " "
میاں خیرالدین صاحب چک ۹۹ نہر جہلم سرگودہ
میاں اللہ دتا صاحب چک ۱۰۲ گوہدپور نہر جہلم
میاں علی گوہر صاحب " " "
چوہدری میربخش صاحب۔ اکبرپور۔ پھلورہ سیالکوٹ
میاں نبی بخش صاحب " " " "
جوایا " " " "
میاں محمد حسین صاحب۔ سعداللہ پور گوجرات
میاں عبداللہ خان صاحب۔ چنگا گوجر خاں
میاں نظام الدین صاحب۔ گروہ۔ ضلع ہوشیارپور
چوہدری حسن محمد صاحب۔ کھیوہ باجوہ کلاس والہ سیالکوٹ
میاں غلام محمد صاحب معہ اہلیہ " " "
میاں محمد حسن صاحب " " "
میاں علی احمد صاحب " " "
میاں سید احمدؐ صاحب " " "
مسمات طالع بی بی " " "
مسمات کاکو " " "
میاں فقیراللہ صاحب شہر سیالکوٹ
میاں خیراتی معہ اہلیہ " "
میاں مہردین صاحب " "
میاں محمد عبداللہ صاحب " "
میاں غلام محمد صاحب لائل پور

اعجاز احمدی — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ حضرت مسیح موعود کی تائید میں۔ قیمت ار

جنگ مقدس — حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبداللہ آتھم کا مباحثہ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کے بطلان کیلئے اور قابل دید ہے۔ قیمت ۱۰ر

جام شہادت — مصنفہ حضرت ثاقب صاحب۔ مولوی عبداللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ قیمت ۱ر

شہادت آسمانی — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی کلمہ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب۔ قیمت ۱ر

رویائے صالحہ — مصنفہ محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ ان بشارات کا ذکر۔ جو حضرت مسیح موعود کے وجود با وجود کے لئے ضروری ہیں۔

الوصیۃ — مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ہدایتیں دی ہیں۔ قیمت ۱ر

نورالدین — مصنفہ علامۂ دوران حضرت حکیم الامۃ۔ دھرم پال کی ترک کا جواب جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی ہے۔ مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے قیمت ۱ر

القول الصحیح — اردو نظم۔ حضرت مسیح موعود کی تائید میں مصنفہ خلیفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر۔ قیمت ار

اسلام اور اس کا بانی — ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید میں قیمت ار

نظم مستورات — مستورات کے لہجہ پر۔ قیمت ۱ر

انڈ ڈکشنری۔ طالب علموں کے لئے نہایت مفید ہے قیمت ار
کامن احمدی۔ الہ داد والے۔ قیمت ۱ر

اسلام کی پہلی کتاب — بچوں کیلئے نہایت مفید ہے۔ قیمت ۴ر

رسید زر

۱۳۔ جولائی ۱۹۰۷ء۔ مسٹر عبدالعلی صاحب ۱۵ر
۱۳ " " ۔ نعمت اللہ صاحب ۶ار
یکم اگست ۱۹۰۷ء ۔ ۱۶۷۔ تاج الدین صاحب ۳ر
یکم اگست ۱۹۰۷ء ۱۶۶۵۔ نور علی صاحب ۸ر
یکم اگست ۱۹۰۷ء ۔ ۷۷۵۔ قاضی حبیب اللہ صاحب ۲ر

الخطبۃ

ضرورت نکاح

۴۔ ہمارے ایک مکرم دوست جو قوم کے سید ہیں اور ایک ریاست میں معزز عہدے پر ممتاز ہیں اور اس سلسلہ میں اول درجہ کے مخلصین میں سے ہیں اور ان کو حضرت اقدس بہت محبت اور دلی تعلق سے دیکھتے ہیں ان کو ایک ضرورت شرعی یعنے حصول اولاد کے لئے دوسری شادی کی ضرورت ہے اور خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منشاء ہے کہ وہ اس غرض کیواسطے دوسری شادی کریں اور حضور ہی کی اجازت سے سید صاحب موصوف نے میرے پاس ذکر کیا ہے کہ بذریعہ اخبار کے مناسب جگہ کی تلاش کی جاوے حضرت نے بھی عاجز کو زبانی فرمایا تھا کہ اس معاملہ میں کوشش کرو۔ اس واسطے تمام خط وکتابت میرے نام ہونی چاہیئے یا حضرت کے نام۔ کیونکہ آخری فیصلہ حضرت اقدس کے حکم سے ہوگا۔

۵۔ مددخان ملازم نواب محمد علیخان صاحب کی پہلی بیوی فوت گئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں مددخان ایک نیک اور جوان آدمی ہیں۔ خط وکتابت میرے نام معرفت ایڈیٹر ہو۔

۶۔ سید محمدؐ یوسف صاحب عمر ۲۴ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے مگر چھ سال ہوئے۔ کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان میں آئے تھے اور تب سے اسی جگہ رہتے ہیں اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے۔ آئندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہیں۔ نکاح کی خواہش رکھتے ہیں زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہیں وہ ایڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہیں۔

۷۔ میاں محمد حسن صاحب ملازم دفتر میگزین عمر قریباً ۴۴ سال جو کہ اپنا وطن چھوڑ کر ۸ سال سے قادیان میں مقیم ہیں۔ نکاح کے خواہاں ہیں ان کی پہلی بیوی فوت ہوچکی ہے صرف ایک لڑکا عمر قریباً ۱۲ سال کا ہے۔ حضرت اقدس کے حکم سے انہوں نے یہ مضمون مدرج اخبار کرایا ہے۔ امید ہے کہ جماعت میں سے کوئی نیک دل ان کی درخواست کو پورا کریگا حدیث نبوی کی متابعت میں وہ راضی بلکہ خواہشمند ہیں کہ اولاد والی بیوہ عورت ملے۔ تو اس کی اولاد کی بھی پرورش کریں گے۔

۸۔ میری ایک ہمشیرہ جو احمدی ہے جس کی عمر ۱۶ یا ۱۷ سال کی ہوگی میں اس کا نکاح کسی احمدی سے جو اضلاع میرٹھ۔ دہلی۔ انبالہ۔ مظفرنگر۔ سہارنپور کا ہو کرنا چاہتا ہوں۔ خط وکتابت ایڈیٹر کی معرفت ہو۔ ایم۔ اے۔ ایس سکنہ ضلع میرٹھ

۹۔ گوریکی کا ایک خوش شکل ۲۲ سالہ احمدی کاشتکار۔ گجرات گوجرانوالہ۔ سیالکوٹ۔ جہلم میں نکاح کرنا چاہتا ہے۔ جو صاحب اس کے متعلق خط وکتابت کرنا چاہیں وہ مجھ سے کریں۔

اکمل از گوریکی ضلع گجرات

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کیلئے چھاپا۔

بسم الله الرحمن الرحیم ۔ نحمده ونصلی علی رسوله الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبده لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع

قیمت پیشگی سے
مابعد للعہ

ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدئ آخر زمان

مورخہ ۱۲ ۔ رجب ۱۳۲۵ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۲۲ ۔ اگست ۱۹۰۷ء

چہ گویم با تو گرائی چہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

جلد (۶)

نمبر (۳۴)

دس شرائط بیعت

اوّل ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا ۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم ۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت ۔ عسر اور یسر ۔ نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دُکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا ۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوۃ کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا ۔ مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمده از مادریم ۔ هم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق که قرآن نام اوست ۔ باده عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام ۔ دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن ۔ جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام ۔ ہر نبوت را برو شد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست ۔ زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود ۔ آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال ۔ وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست ۔ ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد ۔ ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است ۔ منکرآن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندر راست ۔ منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین ۔ آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست ۔ ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
یک قدم دوری ازان عالی جناب ۔ نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ	۲۰ عہ
معاونین درجہ اول جن کو ۱۰ عہ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے ۔	۵ ر
معاونین درجہ دوم جنکو ۱۲ عہ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے	للعہ ر
عام قیمت پیشگی	سے ر
مابعد	للعہ ر
فی پرچہ	۲ ر

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کریں گے ان سے بحساب مابعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں مل سکیگا ۔ رسید زر اخبار میں دیجاویگی ۔ روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہیئے ۔ تمام روپیہ بنام میاں معراج الدین عمر بمقام قادیان ضلع گورداسپور آنا چاہیئے ۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے اشھد ان لا الٰه الا الله وحده لا شریك له واشھد ان محمداً عبده ورسوله ۔ ۳ بار ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر الله ربی من کل ذنب واتوب الیه ۔ ۳ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانه لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ آمین ۔ اسکے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں ۔

ڈاکٹر عبد الحکیم کا خط اور اس کا جواب

مولانا۔ السلام علیکم۔ چونکہ آپ میرا پہلا خط جو مختصر تھا الحکم و بدر میں شائع کرا چکے ہیں۔ اس لئے مضمون ذیل بھی جو الحکم و بدر کے معترضات کا جواب ہے شائع کرا دیں ساتھ ہی جو تردید ہو سکے وہ بھی۔ تا کہ پبلک فیصلہ کر سکے۔ والسلام خاکسار عبد الحکیم خاں اسسٹنٹ سرجن۔ پٹیالہ۔ ۴ راگست ۶ء

مرزائیوں کا ایک نیا جھوٹ اور نئی چالاکی

میں نے ۱۹۔ اپریل ۱۹۰۶ء کو ایک خط بنام مولوی نور الدین صاحب بھیجا تھا۔ جس میں الہام ذیل بھی درج تھا "دجالی فتنہ میرے ہاتھ سے پاش پاش ہوگا اور میں مسیح ہوں۔ اس الہام کے ساتھ یہ نوٹ تھا۔ (اسی مفہوم اور مراد کے لحاظ سے جیسا کہ مسلمان اپنی اولاد کا نام انبیاء علیہم السلام کے نام پر رکھدیا کرتے ہیں نہ کہ میں مسیح ہوں یا امام ہوں) ایسا ہی انک لمن المرسلین والے الہام کی نسبت میں المسیح الدجال میں شائع کر چکا تھا کہ اس سے مراد محض اس قدر ہے کہ میں مرزائیوں کی تلوار سے محفوظ رہوں گا۔ پھر اخبار روزگار اور اہلحدیث میں شائع کرا چکا ہوں کہ میرا دعوے رسالت یا نبوت کا ہرگز نہیں ہے۔ ایسے خوابات و الہامات کی حقیقت اس سے زیادہ نہیں۔ کہ وہ بشارات ہیں جو دینی و دنیوی فلاح اور کامیابی پر دلالت کرتی ہیں۔ کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ وحی منقطع ہو چکی ہے۔ اب محض مبشرات باقی ہیں۔ پس اگر خواب میں کسی مومن کو محمدؐ۔ احمدؐ۔ مسیح عیسےٰ۔ ابراہیم۔ رحمۃ للعالمین۔ رسل وغیرہ وغیرہ ناموں سے پکارا جاوے۔ تو وہ اس کی فلاح اور کامیابی کی بشارت ہے نہ کہ واقعی وہ نبی یا کسی نبی کے برابر ہو جاتا ہے نعوذ باللہ

پھر مولوی نور الدین صاحب کا ایک خط اس عاجز کے نام ۱۹ر جولائی ۱۹۰۶ء کو موصول ہوا۔ جس کے جواب میں عاجز نے ایک مختصر خط لکھا۔ کیونکہ نوٹ پہلے خط میں درج کر چکا تھا اور اخباروں میں اشاعت ہو چکی تھی۔ وہ خط حسب ذیل ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ✦ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مولانا و مخدومنا مولوی نور الدین صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مجھ کو خداوند عالم کی طرف سے ذاتی حفاظت کی نسبت الہامات ذیل ہو چکے ہیں۔

(۱) دنیا میں طاعون خواہ کسی شدت سے پھیلے۔ مگر تو طاعون سے ہلاک نہ ہوگا۔ کیونکہ خداوند عالم تجھ کو ایک نشان بنانا چاہتا ہے (۲) خداوند عالم ہے میرا محافظ (۳) وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین (۴) انک لمن المرسلین (۵) ولمن خاف مقام ربہ جنتان (۶) انا ارسلناک بالحق بشیراً و نذیراً ولا تسئل عن اصحاب الجحیم (۷) دجالی فتنہ میرے ہاتھ سے پاش پاش ہوگا۔ اور میں مسیح ہوں۔ (۸) یا عیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی۔ ومطہرک من الذین کفروا وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ۔

مرزا کی نسبت ۱۲ر جولائی ۱۹۰۶ء کو الہام ہوا۔ "آج سے چودہ ماہ تک بسزائے موت ہاویہ میں گرایا جاویگا" مولانا گالیاں نکالنا تو ملعون کا کام ہے نہ کہ خدا کے مسیح کا اور مرسل کا۔ خداوند عالم شاہد ہے۔ کہ میں نے آجتک ایک بھی لفظ سخت مرزا یا مرزائیوں کی نسبت اپنی زبان یا قلم سے ظاہر نہیں کیا بلکہ وہی کہا اور وہی لکھا جو بار بار صفائی کے ساتھ خداوند تبارک تعالیٰ کی طرف سے مجھے معلوم ہوا۔ دجال۔ کذاب۔ مسرف۔ عیار الطاغوت شیطان۔ شریر۔ بدمعاش وغیرہ الفاظ جو میں نے مرزا کی نسبت استعمال کئے۔ وہ بار بار خوابات صحیحہ میں معلوم ہونے کے بعد اور واقعات وحالات مرزا سے تصدیق ہو جانے کے بعد استعمال کئے۔ واللہ علی ما نقول شہید تعجب ہے۔ کہ آپ حق اور واقعی امور کو گالیوں میں شمار کرتے ہیں۔ آج خواب میں مجھ کو مرزا کی حالت ایک شیشے کی صورت میں دکھائی گئی۔ جس کا بہت سا حصہ سیاہ ہو گیا ہے اور تھوڑا سا شفاف ہے۔ اس تھوڑے سے حصہ پر کبھی سیاہی پھر جاتی ہے اور کبھی پھر شفاف ہو جاتا ہے گویا کہ یہ ایک تصویری بیان ہے۔ کہ مرزا کو فطری استعداد عمدہ ملی ہے مگر اس پر نفس پرستی کی سیاہی پھر گئی ہے جب کبھی وہ خدا کی طرف رجوع کرتا ہے اور اضطراری دعائیں مانگتا ہے۔ تب کچھ حصہ صاف ہو جاتا ہے۔ مگر پھر وہ سیاہ ہو جاتا ہے۔

الراقم۔ عبد الحکیم از پٹیالہ۔ ۱۷ر جولائی ۱۹۰۶ء

میرے اس خط کے الہامات کو پڑھکر الحکم و بدر نے بڑی دھوم دھام کے ساتھ شائع کر دیا کہ ڈاکٹر عبد الحکیم خان نے اپنے الہام کی بناء پر کھلا دعوے عیسےٰ اور مسیح اور رسول اور بشیر و نذیر ہونے کا کیا ہے۔ مولوی محمد احسن صاحب نے ایک خط بھی شائع کیا کہ جس میں انہوں نے مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کو میری تکفیر پر برانگیختہ کیا۔ اگر مرزائیوں کا یہ استدلال صحیح ہے تو میں بھی کہتا ہوں۔ کہ مرزا نے ابن اللہ ہونے کا دعوے کیا ہے کیونکہ خود اس کا الہام ہے۔ انت منی بمنزلۃ اولادی۔ نہیں۔ بلکہ اس نے خود خدا ہونیکا دعوے کیا ہے کیونکہ خود اس کا الہام ہے۔ کان اللہ نزل من السماء۔ سانٹ سمای و ظہورک ظہوری۔ نہیں بلکہ خدا کا باپ ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ کیونکہ وہ اپنے بیٹے کی نسبت شائع کر چکا ہے کان اللہ نزل من السماء۔ انت منی وانا منک۔ مرزائیوں کا اصل مقصود اس اعلان سے یہ ہے۔ کہ خاکسار کی نسبت مسلمان بدظن ہو کر میری دجال کُش تحریرات نہ پڑھ سکیں اور کبڑی بڑھیا کی طرح اور لوگ بھی ایسے ہی ہو جاویں۔ جن پر علماء کے فتاوے کفر شائع ہو جاویں۔ خیر اگر ایسا ہو بھی تو میری کوئی دوکانداری نہیں ہے جو ٹھنڈی پڑ جاوے گی۔ نہ مریدوں سے مجھے چندے وصول کرنے ہیں جنہیں کمی آجاوے گی۔ اللہ کریم نے اپنے خاص فضل سے ان تمام مشکلات سے مجھ کو محفوظ رکھا ہے۔ رہا عاقبت کا حساب وہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔ تمام عالم کی تصدیق سے اس میں ذرہ بھر بیشی نہیں ہو سکتی۔ اور نہ تمام عالم کی تحقیر سے کمی آسکتی ہے تاہم عام خلق اللہ کو دجال اور دجالیوں کے دھوکے سے بچنے کے لئے اپنے الہامات بالا کی تاویلات صحیحہ۔ جو میں سمجھتا ہوں۔ ذیل میں درج کرتا ہوں (۱) وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین۔ اس کی اس قدر تعبیر ہے۔ کہ دجالی فتنہ میرے ہاتھ سے پاش پاش ہوگا۔ جس نے چار لاکھ انسانوں کو ہلاک کر دیا اور تیس کروڑ مسلمانوں کو خصوصاً اور تمام عالم کو عموماً طاعون۔ زلزلوں۔ آتش نشانیوں اور قحطوں کی دھمکیاں دیتا رہتا ہے۔ (۲) دجالی فتنہ میرے ہاتھ سے پاش پاش ہوگا اور میں مسیح ہوں۔ مسیح علیہ السلام کے مبارک نام میں یہ بشارت ہے۔ کہ یہ دجال قادیانی میرے سامنے ہلاک ہوگا اسی مناسبت سے میرا نام دوسرے الہام میں عیسےٰ رکھا گیا ہے (۳) انا ارسلناک بالحق بشیراً و نذیراً ولا تسئل عن اصحاب الجحیم اس میں یہ بشارت ہے۔ کہ تبلیغ حق میرے ہاتھ سے کامل طور پر سنن انبیاء کے مطابق انجام پذیر ہوگی۔ بہت سے لوگ دجالی فتنہ

سے نجات پائین گے۔ بہت سے ہلاک ہون گے۔

ہان چند سوال مرزائیون سے بھی کرنے ضروری ہین

اول یہ کہ مرزا اپنی تحریرات مین بار بار لکھا کرتا ہے کہ بلا تحقیق کامل کسی شخص پر الزام لگانا حرام زادون کا کام ہے براہ کرم مرزائی فرماوین کہ وہ اب کیا ہوئے۔

دوم۔ کیا تحقیق کامل کے بغیر الزام لگانا اور ون کو تو حرامزادہ ثابت کرتا ہے اور مرزائیون کو حلال زادہ ثابت کرتا ہے۔

سوم۔ جبکہ مرزائیون کی تعلیم یہی ہے کہ ظلی اور بروزی اور جزئی اور امتی نبی ہمیشہ ہوتے ہین اور قرآن مجید کی یہ آیتہ اکثر سنایا کرتے ہین۔ فاما یاتینکم رسل منکم۔ اور مولانائے روم کا یہ مصرعہ بھی پڑھا کرتے تھے "او نبی وقت باشد در زمان" اور مرزا شائع کر چکا ہے۔ کہ امت محمدی مین دس لاکھ مسیح ہو سکتے ہین تو پھر کسی کے مسیحیت یا نبوت یا رسالت پر ان کا شور مچانا سوائے شرارت محض کے اور کیا معنے رکھتا ہے۔

چہارم۔ جن علماء کو وہ حرامزادہ۔ کتے۔ سور۔ ملعون جہنمی اور کافر لکھتے رہے ہین۔ پھر انہی سے استدعائے تکفیر کے کیا معنے۔

پنجم جبکہ تمام لوگ جو مرزا کو نہین مانتے ان کے نزدیک قطعًا کافر ہین تو پھر کافرون کی تکفیر سے کیا مطلب؟

ششم۔ اگر مرزا صاحب جیسا کذاب۔ عیار۔ بدعہد۔ خائن اور شریر انسان مسیح ہو سکتا ہے تو عبد الحکیم خان کیون مسیح نہین بن سکتا۔

اگر تین سو پیشگوئیون کا پورا ہونا مرزا کے حق مین مسیحیت کی قطعی دلیل ہے۔ تو بندہ نے بھی اسی قدر اور اسی قسم کے نشانات بالمقابل کانے دجال مین شمار کر دئیے ہین جو عنقریب شائع ہوگا جس کی تردید کے لئے مین نے پانچہزار روپیہ کا انعامی اشتہار بھی شائع کر دیا ہے اور شرط محض اس قدر ہے۔ کہ تین منصف جو فریقین سے کوئی علاقہ نہ رکھتے ہون یہ فیصلہ کر دین کہ واقعی تردید صحیح ہو چکی۔ تو پھر بندہ کے حق مین مری نشانات مسیحیت کی قطعی دلیل کیون نہین ہو سکتے۔ اگر اس کے جواب مین مرزائی میری عیب شماری شروع کر دین تو استدلال مرزا کے مطابق مین کہہ سکتا ہون کہ وہ کوئی بھی ایسا عیب مجھہ پر نہ لگا سکین گے جو مرزا پر روز روشن کی طرح ثابت نہ کیا گیا ہو۔ مرزا کی طرح مین یہ کفر تو نہین بک سکتا اور مجھہ پر کوئی ایسا اعتراض نہین کیا گیا جو انبیاء علیہم السلام پر نہ کیا گیا ہو۔ ہان ہر امر مین مرزا کے مقابل ثبوت دینے کو تیار ہون اور یہان تک ثابت کرنے کو تیار ہون کہ اگر مرزا کا کوئی بھی حق نبی یا رسول یا مسیح یا امام ہونے کا ہے تو مجھے اس کے مقابل پر سینکڑون گنا حاصل ہے۔ یہی راز ہے کہ خداوند عالم نے ایک ادنیٰ اُمتی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مسیح۔ عیسےٰ۔ رحمۃ للعالمین۔ ابراہیم وغیرہ نامون سے پکارا تاکہ وہ دجالی دعوون کا ہر طرح پر مقابلہ کر سکے زیادہ تفصیل کے لئے کانا دجال ملاحظہ ہو جو عنقریب شائع ہونیوالا ہے۔ فقط۔

جواب ازجانب حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامدًا و مصلیًا

ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب۔ خاکسار کے ایک خط موسومہ مولوی محمد حسین صاحب کی بنا پر آپنے ایک خط بنام حضرت مولوی نورالدین صاحب لکھا ہے جس مین خاکسار کی نسبت بھی کچھہ عتاب فرمایا ہے۔ اگرچہ خاکسار کو آجتک نہ آپنے مخاطب کیا اور نہ مین نے جناب کو کوئی خطاب کیا ہے مگر چونکہ آپنے اس خط مین مجھہ پر ہی خطاب پر عتاب تحریر فرمایا ہے لہٰذا در جواب اس کے بذریعہ اخبار بدر ہی کے جیسا کہ آپ کی درخواست ہے چند کلمات گذارش کرنا چاہتا ہون۔

(۱) جنابنے اپنے خط کا عنوان بجائے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے یہ قائم کیا ہے (مرزائیون کا ایک نیا جھوٹ اور نئی چالاکی) اگر آپکے نزدیک مین بھی اس فقرہ مین شریک ہون اور ضرور شریک ہون تو اس پر عرض ہے کہ مین نے آپکے خط کو بلا تغیر و تبدل بعینہا نقل کیا تھا ایک ذرہ بھر تفاوت نہین کیا کیونکہ النقل کالاصل لکھا گیا ہے اور جو نتائج اس خط سے مین نے نکالکر مولوی محمد حسین صاحب کے نہ آپکو تحریر کئے تھے وہ نتائج بھی ضرور بالضرور اس خط سے برآمد ہوتے ہین چنانچہ آپنے بھی دربارہ ان نتائج کے خط حال مین کوئی نقض نہین فرمایا اور مولوی محمد حسین صاحب نے بھی اپنے خط مین تقریبًا ان نتائج کو مسلم رکھکر صرف دبی دبی سی طرفداری کی ہے جو آپنے اس خط حال مین کی ہے یعنی یہ الہامات ماول ہین۔ اون تاویلات کے ساتھہ جو رسالہ المسیح الدجال وغیرہ مین کی گئی ہین مگر آپنے میرے پاس نہ تو رسالہ المسیح الدجال بھیجا ہے نہ اور کوئی رسالہ جس مین یہ تاویلات درج ہوئی ہون اور نہ مین نے رسالہ المسیح الدجال وغیرہ کو کسی اور شخص سے لیکر دیکھا ہے۔ کفی باللہ شہیدا۔ پھر آپنے بغیر تحقیق کرنے کے خاکسار سے مجھہ کو جھوٹا کس وجہ سے قرار دیا ہے۔ یہان پر تو عکس القضیۃ ثابت ہو جاتا ہے اور فقرہ اول اور دوم مندرجہ خط حال کے مصداق جناب ہی ثابت ہوتے ہین۔

مین الزام ان کو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا

پھر اگر آپ اس خط سابق مین اس قدر اشارہ بھی فرما دیتے کہ ان الہامات کی تاویلات کہ فلان فلان اخبار یا رسالہ مین چھپ چکی ہون تو بھی بیشک مجھہ پر لازم تھا کہ ان تاویلات کو مین اولًا دیکھہ لیتا کہ وہ تاویلات کیسی ہی ہوتین۔ تب مین مولوی محمد حسین کو کچھہ لکھتا لیکن صورت موجودہ مین تو آپ خود معنی الشعر فی بطن الشاعر کے مصداق ہین۔ معہذا آپ اوس الزام کو جو آپ پر عائد ہوتا ہے وہ الزام دوسرون پر آپ کیون عائد کرتے ہین ؎

این کار از تو آید و مردان چنین کنند

اور آپکے اس۔۔ جھوٹ پر تو اب مجھہ کو یہ شبہ بھی پیدا ہوتا ہے کہ واللہ اعلم اصل کارروائی ان تاویلات کے شائع ہونے کی کس طرح پر ہے کیونکہ مولوی محمد حسین صاحب کے خط سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ آپ کی تاویلات تو اون تک بھی نہین پہونچی ہین اگر شائع ہو چکی ہوتین تو اون تک جو آپکے موید اور ممد ہین۔۔۔ کیون نہ پہونچتین اور وہ کیون لکھتے کہ ان سے تحقیق کیا جائیگا بہر حال اب آپ کی تاویل پر بھی نظر کی جاتی ہے ایعاب اسمان الماسون کی تاویل یہ کرتے ہین کہ مراد یہ ہے کہ جیسا کہ مسلمان اپنی اولاد کا نام انبیاء علیہم السلام کے نام پر رکھدیا کرتے ہین اس معنے کر کے مین مسیح ہون یا رسول یا رحمۃ للعالمین وغیرہ وغیرہ نہ کہ فی الحقیقت مین مسیح ہون یا امام ہون یا نبی ہون نتیجہ یا ایسا ڈاکٹر صاحب یہ تاویل بارد تو آپکے عذر بدتر از گناہ کے مصداق ہے کیونکہ (۱) انبیاء کے نامون پر تو ہر ایک شخص اپنی اولاد کا نام محمد احمد یوسف۔ ابراہیم۔ اسمٰعیل وغیرہ وغیرہ رکھہ لیا کرتا ہے۔ پھر آپکے الہام مین اون کے تسمیہ کذائی مین یہ امتیاز کیا ہوا بلکہ اکثر جگہ پر یہ تسمیہ تو مصداق اس مثل کا ہوا کرتا ہے کہ برعکس نہند نام زنگی کافور۔ چنانچہ اکثر لوگون کو دیکھا گیا کہ نام ان کا محمد عمر و محمد احمد۔ عبد الغفور۔ عماد الدین۔ صفدر علی وغیرہ ہے اور وہ مرتد ہو کر یعنے آریہ یا عیسائی ہو کر اسلام کے لئے خود فتنہ دجالی ہو گئے ہین کیونکہ یہ نام اللہ تعالیٰ کی طرف سے رکھے ہوئے نہین تھے بلکہ ان کے والدین یا ان کے احباب کی طرف سے رکھے گئے تھے۔ پس آپ خود غور فرماوے کہ جب آپ ایسے مسیح کذائی ہین تو آپ فتنہ دجالی کو کیونکر پاش پاش کرین گے۔ ایسے مسیح تو خود مسیح دجال ہی ہو جاتے ہین جیسا کہ نمبر اول مین بیان ہوا۔ نامحن فیہ مین تو نام سے مراد نام پر معنی ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہامًا رکھا ہوا نہ کہ جو ماں باپ یا اس کے احباب یا کسی اور نے رکھا ہوا ہو جیسے ابوجہل کی کنیت ماں باپ یا احباب کی طرف سے ابوالحکم تھی

کچھ مفید نہ ہوئے اور ابوجہل ہی قائم رہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے رکھے گئے تھے حاصل کلام یہ ہے کہ جب آپ وہ مسیح موعود نہ ہوئے جس کا ذکر احادیث صحیحہ میں آیا ہے تو پھر آپ اس فتنہ دجالی کو جس کا ذکر بھی احادیث صحیحہ میں موجود ہے کہ مسیح موعود اس کو پاش پاش کرے گا آپ کیونکر پاش پاش کریں گے کیا بعید ہے کہ آپ خود ہی پاش پاش ہو جاویں اور عقل کے نزدیک بھی یہی شق قریب تر قیاس ہے کیونکہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کو اور آپکے اتباع اور اقتداء کو شرط نجات دل سے نہیں سمجھتے ہیں گو کہ مصلحتاً آپنے کسی اخبار میں اس کی کچھ تاویل کر دی ہو کیونکہ آپنے اس خط سابق اور اس خط حال میں بھی اس مسئلہ کی نسبت کچھ بحث نہیں کی باوجودیکہ خاکسار کے خط موسومہ مولوی محمد حسین کی بنا صرف یہی مسئلہ تھا۔ جس پر یہ سب عمارت مراسلت کی قائم ہوتی چلی جاتی ہے۔ اگر آپکے اعتقاد میں ایمان لانا آنحضرت صلعم پر شرط نجات اور اتباع آنحضرت صلعم نجات کے لئے ضروری ہوتا۔ تو اس خط اول میں اور خط حال میں بھی بالضرور اس مسئلہ کو مفصلاً تحریر فرما دیتے۔ کیونکہ اصل بنا تو اس تنازع اور خلاف کا یہی مسئلہ تھا۔ اندریں صورت یہ دعویٰ آپکا محض لغو ہوا۔ کیونکہ الشئ اذا خلی عن مقصودہ لغی (۲) آپکا دعوے دو حال سے خالی نہیں اگر آپ کو ایسا مسیح مانا جاوے جیسا کہ آپ کی تاویل ہے تو آپ صرف نام کے مسیح ہیں نہ کام کے۔ بلکہ اندیشہ عکس القضیہ ہو جانے کا بھی ہے۔ اندریں صورت اس نام سے آپ کو کوئی نتیجہ حاصل نہ ہوا۔ کہ الشئ اذا خلی عن مقصودہ لغی۔ اور اگر آپ ان الہامات میں کوئی تاویل نہ کریں اور وہی سچے مسیح موعود اپنے زعم میں ہیں تو مولوی محمد حسین صاحب و دیگر علماء جو ہر لئے طیار بیٹھے ہوئے ہیں ان کا فتوے تکفیر اور وجوب قتل کا آپکے لئے طیار ہو جائے گا۔ چنانچہ خود مولوی صاحب نے یہ امر اپنے خط میں تحریر فرمایا ہے کہ ڈاکٹر صاحب بعد ہماری فہمائش کے اگر اس دعوے سے دست بردار نہ ہوں گے۔ تو ان کے لئے بھی وہی فتوے جاری ہوگا۔ یہ خط مولوی صاحب کا جو دستخطی مولوی صاحب کا ہے۔ ہمارے پاس موجود ہے آپ کے لئے یہ دونوں ابتلا ایسے درپیش ہیں۔ کہ

این ہم مشکل و آں ہم مشکل پیچ ہے

تکیہ بر جائے بزرگاں نتواں زد بگزاف
مگر اسباب بزرگی ہمہ آمادہ کنی

داب اطلاعاً آپ کیخدمتمیں یہ عرض کرتا ہوں۔ کہ میں نے اسی لئے مولوی محمد حسین صاحب کی خدمت میں بہت التجاء کے ساتھ عرض کیا ہے کہ آپ ایسے فتوؤں تکفیر اور موجب قتل کے دینے سے ضرور بالضرور اجتناب فرماویں کیونکہ اس میں مواخذہ گورنمنٹ عالیہ کا اندیشہ ہے اور عذاب آخرت کا اس پر علاوہ ہے۔ کما قال اللہ تعالےٰ۔ ومن یقتل مومنا متعمدا فجزاؤہ جھنم خالداً فیھا۔ وغضب اللہ علیہ ولعنہ واعدلہ عذاباً عظیما۔ الایۃ۔ آئندہ معلوم نہیں۔ کہ مولوی صاحب ایسے فتوؤں کے دینے سے باز آویں گے یا باز نہ آویں گے۔ بر رسولاں بلاغ باشد و بس۔ آپنے اس خط میں بعض الہامات عربی پر بھی کچھ نکتہ چینی تحریر فرمائی ہے چونکہ آپ محاورات قرآنی اور لسان عرب سے محض ناآشنا ہیں اس لئے خاکسار نہیں چاہتا تھا۔ کہ اس بارہ میں آپسے کچھ خطاب کرے مگر چونکہ آپنے اپنے اس خط میں بھی تحریر فرمایا ہے کہ اس خط کے جواب کو بھی جو کچھ ہوسکے بدین طبع کرا دیویں اس لئے مختصر طور پر کچھ گذارش کرنا ضروری سمجھا گیا تعلم متن قرآن مجید سے بے خبری اور زبان عرب سے آپکا ناواقف ہونا تو آپ کی تفسیر سے ظاہر ہے آپنے ایک آیت کی تفسیر میں جسمیں ھو جارہ وارد ہے اس کا ترجمہ آپ لکھتے ہیں اور وہ اس کے پڑوس میں رہتا تھا۔ اوکما قال۔ یہ تو آپ کی قرآن کی صحت تلاوۃ تعلیم قرآنی و تفسیر دانی کی لیاقت ہے پھر عربی الہامات کے حقایق اور معارف کو آپ کیا سمجھیں گے اور مجاز و استعارات جو اللہ تعالےٰ کے کلام اور اس کے رسول کے کلام میں وارد ہوتے ہیں اس کے تفقہ تک آپ کو کہاں رسائی ہوسکتی ہے۔ مگر واسطے افادہ سائر ناظرین کے مختصراً آپ کی نکتہ چینی کا جواب بھی کچھ لکھا جاتا ہے آپ لکھتے ہیں۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے انت منی بمنزلۃ اولادی الہام سے ابن اللہ ہونے کا دعویٰ کیا ہے کیا ڈاکٹر یہ قول آپکا جھوٹ نہیں ہے کیا اب بھی آپ اپنے فقرہ اول اور دوم مندرجہ اس خط کے مصداق نہیں ہوئے۔ ورنہ یہ دعوے حضرت مرزا صاحب کا کسی تحریر آنحضرت سے نکال کر دکھلا دیجئے ورنہ آپ ضرور بالضرور ان اپنے دو فقروں کے مصداق ہیں خصوصاً جبکہ یہ لحاظ بھی کیا جاوے کہ جس جگہ پر یہ الہام لکھا ہوا ہے اسی جگہ بہت تفصیل کے ساتھ لکھا ہے کہ یہ الہام متشابہات میں سے ہے اور حقیقی معنے اس کے مراد نہیں ہیں بلکہ ایک قسم کا مجاز اور استعارہ ہے اور کلام الٰہی میں بھی ایسا محاورہ وارد ہوا ہے۔ فاذکروا اللہ کذکرکم اباءکم او اشد ذکرا چونکہ یہ سلسلہ منہاج نبوت پر واقع ہوا ہے اس لئے ضروری تھا

انت منی بمنزلۃ اولادی

کہ بعض الہامات موافق بعض محاورات وارد کتاب وسنت کے بھی واقع ہو جاتے۔ چنانچہ واقع ہوئے اور پھر اگر ایک ذرہ بھر بھی امعان نظر کی جاوے تو خود لفظ بمنزلۃ کا بتلا رہا ہے کہ اس سے مراد معنی مجازی ہیں نہ حقیقی۔ حاشا و کلا۔ پس باوجود موجود ہونے لفظ بمنزلۃ کے جو الہام میں موجود ہے اور نیز موجود ہونے اس کی شرح کے جو الفاظ الہام کے تحت میں لکھے ہوئے تھے ایسا جھوٹ بولنا آپ کی شان سے بہت بعید ہے کیونکہ دروغ گوئیم بر روئے تو کا مصداق ہے پھر آپ کان اللہ نزل من السماء پر اعتراض کرتے ہیں کہ مرزا صاحب نے یہ دعوے خدا ہونے کا کیا ہے اور الہام سر لک سری اور ظھورک ظھوری کو اس اعتراض کا مؤید قرار دیا ہے ونعوذ باللہ من سوء ہذا الفہم ڈاکٹر صاحب آپ تو تفسیر دانی کا دعویٰ کرتے ہیں۔ یہاں تو لفظ کان بھی موجود ہے۔ لیکن قرآن مجید میں تو بغیر لفظ کان کے اس قسم کا محاورہ آگیا ہے۔ قال اللہ تعالیٰ۔ قد مکر الذین من قبلھم فاتی اللہ بنیانھم من القواعد الایۃ بلکہ ڈاکٹر صاحب خود قرآن مجید میں آیات دونوں قسم کی موجود ہیں یعنی اول محکمات دوسری متشابہات۔ قال اللہ تعالیٰ ھو الذی انزل علیک الکتاب منہ آیات محکمات ھن ام الکتاب واخر متشابہات۔ ہاں البتہ یہ ضروری ہے۔ کہ آیات متشابہات کے معنی مطابق محکمات کے لئے جاویں نہ اپنے خیالات کے مطابق چنانچہ حضرت مرزا صاحب نے اس قسم کے الہامات متشابہات کے ایسی ہی مراد لی ہے جو مطابق آیات محکمات اور الہامات محکمہ کے ہیں پھر جو آپنے بغیر تحقیق کے ایسے الزامات بیجا حضرت مرزا صاحب پر قائم کر دئے تو کیا اب بھی آپ مصداق اپنے فقرہ جات اول و دوم کے نہیں ہوئے۔ شاید آپ کی مزاج میں غضب اور غصہ زیادہ معلوم ہوتا ہے۔ جو کسی کے کلام کی نشیب و فراز و ماللہ و ما علیہ پر بھی لحاظ نہیں فرماتے۔ یا کلام عربی کے سمجھنے کی استعداد ہی آپ کو نہیں ہے۔ اندریں صورت ؎

چو بشنوی سخن اہل دل مگو کہ خطا است
سخن شناس نۂ دلبرا خطا اینجا است

اور یہیں وجہ آپنے سورہ کہف میں یکاد رہ کا ترجمہ محض غلط کر دیا ہے جو دو ترجمہ یحاورہ کا ہے۔ پھر آپ انت منی وانا منک وغیرہ پر اعتراض کرتے ہیں۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے خدا کے باپ ہونیکا بھی دعویٰ کیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب یہ دعوے کس اشتہار یا رسالہ یا کتاب میں لکھا ہوا ہے اگر آپ اس دعوے کو کسی جگہ سے نکال دیویں تو بہر وہ انعام جو آپنے اپنے کسی رسالے کے جواب دینے میں جو ابھی تک طبع نہیں ہوا یعنی پانچہزار کا انعام موعود فرمایا ہے اسی مقدار کا انعام آپ یہاں سے لے لیجئے اور یہ دعوے نکال

دیجئے اور اگر آپ کہیں۔ کہ اس الہام سے یہ دعوے بصراحت تو نہیں نکلتا ہاں مستنبط
ہوتا ہے۔ تو پھر یہ گذارش ہے کہ آپ محاورات کتاب و سنت سے
محض نا آشنا ہیں دیکھو احادیث صحیحہ میں ایسے محاورات موجود ہیں
کہ ان اللّٰہ عزوجل یقول یوم القیامۃ یا ابن ادم مرضت
فلم تعدنی یا ابن ادم استطعمتک فلم تطعمنی۔ یا
ابن ادم استسقیتک فلم تسقنی۔ ایسے حدیث
کنت یدہ التی یبطش بی وکنت سمعہ الذی یسمع بی و
کنت رجلہ التی یمشی بی ہے۔ الحدیث۔ اور خود قرآن مجید
میں موجود ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللّٰہ۔
ومارمیت اذ رمیت ولکن اللّٰہ رمی۔ اب جو معنے آپ
ان احادیث صحیحہ اور آیات کے کسی واقف سے سمجھ لیوین وہی
معنے ان الہامات کے کر لیجئے اور سمجھ لیجئے۔ مگر آپ جبکہ قرآن مجید
کے نظم الفاظ سے بھی واقف نہیں اور محاورہ کو محاورہ پڑھتے
ہیں تو پھر ایسے حقائق و دقائق احادیث و آیات کو آپ کیا سمجھ
سکتے ہیں۔ اسی لئے عارفین نے ایسی ہی احادیث کے ذیل میں
فرمایا ہے۔ اذا نزل الحق من عزہ الی منزل الجوع
واخرجہ فخذہ علی ما قالہ فان بہ یحصل المکرمہ۔ ولا
تلقیبہ علی جاھل۔ فتحصل فی موطن المذممۃ اور انت
منی وانا منک پر جو آپ کا وہ بڑا اعتراض ہے جو مذکور ہوا وہ بھی
آپ کی خوش فہمی ہے۔ کیونکہ مراد اس کلام الٰہی کی بھی نہایت واضح
اور ظاہر ہے۔ کون نہیں جانتا۔ کہ جملہ مخلوق اللہ تعالیٰ ہی سے پیدا
ہوئی ہے اور سب کا خالق وہی ہے۔ چہ جائے مامور من اللہ کی
کہ وہ تو ایک خصوصیت کے ساتھ اس کی طرف سے ہی آتا ہے۔ پس
انت منی میں اب کونسا شک یا اعتراض باقی رہا اور یہ بھی ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ
کی توحید ذات و صفات کی معرفت ہر ایک مخلوق پر نظر کرنے
سے تدبر کرنے والے کو حاصل ہوتی ہے ؎

برگ درختان سبز در نظر ہوشیار
ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار

عرب کہتا ہے ؎ ففی کل شیء لہ ایۃ تدل علی انہ واحد
پھر مامور من اللہ کا کیا ذکر ہے کیونکہ وہ تو خاص اسی معرفت الٰہی
کے دینے کے لئے ہی مبعوث ہوتا ہے اور معرفت توحید الٰہی
کے اس کی وساطت سے دنیا میں شائع ہوتی ہے اور اس کے معجزات
و نشانات بینہ سے اللہ تعالیٰ کی ہستی کا وجود لوگوں کو ثابت ہو جاتا ہے
پس انا منک یعنی میری ہستی کی پہچان اور میری معرفت تیری وساطت
سے دنیا پر ظاہر ہوگی۔ کیسا معرفت آمیز کلمہ ہے جو ایک مومن کے
دل کو اس سے ایک لذت روحانی و ایمانی حاصل ہوتی ہے اور پھر
غور کرو۔ حدیث۔ کنت کنزا مخفیا فاحببت ان اعرف

فخلقت الخلق لاعرف پر۔ کہ جس پر غور کرنے سے آپکو
یہ الہام بھی حل ہو جائے گا۔ باقی آپ کی سب و شتم کا جواب
اللہ تعالیٰ کے سپرد کیا گیا۔ وسیعلم الذین ظلموا ای
منقلب ینقلبون۔ اور کانا دجال جب پٹیالہ سے آویگا
اس وقت اس کو بھی دیکھا جاوے گا۔ کیونکہ بہت سے کانے
دجال مثل عصالے موسے۔ چراغ الدین۔ جمونی اور سعد اللہ
وغیرہ وغیرہ کے بکثرت سے یہاں پر مباہلہ و مقابلہ
آئے ہیں اور انہوں نے وہی انعام پایا ہے۔ جو آیت ذیل
میں مذکور ہے۔ فحاق بالذین سخروا منہم ما کانوا بہ
یستھزءون۔ اور فقرہ سوم میں جو آپنے دعوے کیا ہے
اس کا حال یہ ہے۔ کہ بعد حصول ایمان کے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم پر مومن صادق بھی ہو۔ تب وہ منعم علیہم میں داخل
ہو سکتا ہے۔ لیکن جو ایسا جھوٹ بولتا ہو جیسا کہ آپ کے
خط میں لکھا ہے اور اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان
لانے کی بھی کچھ پرواہ نہ ہو۔ تو اس کے ظلی نبی ہونے کا تو
ذکر ہی کیا ہے۔ وہ تو مصداق ولہم عذاب الیم بما
کانوا یکذبون کا مصداق ہے اور صرف امکان سے جو
آپنے اپنا نبی وغیرہ ہونا سمجھ لیا ہے وہ تو بغیر برہان اور بغیر
فعلی شہادت کے ہے لہذا وہ محض آپ کا ادعائے باطل ہے ورنہ
فاتوا برھانکم ان کنتم صدقین۔ اور ایسے شخص کی
نجات تو اخروی بھی نہیں ہو سکتی۔ کما ثبت فی محلہ ولنعم
ما قال المسیح الموعود ؎

ما ازدیا بیم ہر نور و کمال + وصل دلدار ازل بے او محال

فقرہ چہارم میں جو کچھ ارشاد ہے اس کے جواب کے لئے
حقیقۃ الوحی کا مطالعہ کافی ہے۔ علمائے مکذبین میں سے
اکثر تو ہلاک اور تباہ ہو گئے اور باقی جو ہیں وہ مورد الہام
انی مھین من اراد اھانتک کے ہو رہے ہیں اگر
وے سچے تھے تو اس مباہلہ یا مقابلہ میں کیوں ہلاک و تباہ
ہوئے اور ان کی تائید منجانب اللہ کیوں نہ ہوئی۔ اگر آپ
فرماویں۔ کہ باوجود میری سخت مخالفت کے میری تو تائید ہو
رہی ہے تو گذارش ہے۔ کہ کیا آپکو تفسیر اھلہم روئیداد
کی یاد نہیں۔ رہی اور پھر آپنے اپنے زعم کے بموجب
ہزاروں روپیہ تائید اسلام میں صرف کیا ہے۔ تو بحکم فمن
یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ کے اس کی جزا بھی تو ملنی
ضروری تھی مہلت ہی سہی مگر انجام کار دیکھو تو نصرت اور فتح اسی کو ہوگی جو
متقی ہے۔ وبس۔ والعاقبۃ للمتقین۔ فقرہ پنجم کی
نسبت یہ عرض ہے۔ کہ نہ ماننے والوں کی نسبت ہماری

طرف سے کون کفر نامہ اولاً شائع ہوا ہے کہ ماننے والے
بالکل دائرہ اسلام سے خارج ہیں ہاں اگر کوئی شخص ایسے مسلمانوں
کو جو ہزاروں اخباروں اور اشتہاروں میں اپنے اسلام اور
اتباع نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کا مشتہر کر رہے ہوں اور
اپنے مسائل کل ثبوت نصوص نبیہ کتاب و سنت سے تمام
دنیا میں اعلان کر رہے ہوں۔ کافر۔ مرتد اور واجب القتل
ہونے کا فتوے دیوے۔ تو بموجب حدیث صحیح کے وہ کفر
اسی پر عائد ہو جائے گا سو یہ بات علیحدہ ہے۔ ہماری طرف
سے تو نہیں ہے بلکہ خود اسی مفتی کی طرف سے کفر خریدا گیا
ہے ؎

جملہ بر خود مے کنی اے سادہ مرد
ہمچو آن شیرے کہ بر خود حملہ کرد

اور یہ امر تو ہم کو بھی مسلم ہے۔ کہ صرف مخالفین علماء کے
فتوے تکفیر سے کوئی مسلمان اور مومن کافر نہیں ہو سکتا۔
جب تک کہ کفر اس میں موجود نہ ہو جائے۔ کیا آپنے ہمارا رسالہ
تحذیر المومنین عن اکفار المسلمین مطالعہ نہیں فرمایا۔ ضرور
مطالعہ فرمایا ہوگا۔ کیونکہ یہ رسالہ اس وقت کا لکھا ہوا ہے جبکہ
آپ طالب علم تھے۔ اور لاہور میں خاکسار کے پاس تشریف
بھی لاتے تھے۔ فقرہ ششم کے بارہ میں بجز آیت سیعلمون
غدا من الکذاب الاشر کے کچھ اور کیا عرض کیا جاوے
اور مسیح موعود تو وہی شخص ہو سکتا ہے جو مصداق اس کلام
نبوت کا ہو کہ لا یحل لکافر ان یجد ریح نفسہ الا مات
ونفسہ ینتھی حیث ینتھی طرفہ۔ جیسا کہ حضرت اقدس
اس حدیث کے مصداق کامل ہندوستان سے لے کر امریکہ تک ہو چکے
ہیں۔ عبد الحکیم خان صاحب کی نسبت یہی عرض ہے۔ کہ
فاتوا برھانکم ان کنتم صادقین۔ عبد الحکیم خان بھی اللہ تعالیٰ کی
طرف سے فعلی شہادت پیش کریں۔ کیونکہ مدار کل دعاوی
مامور من اللہ کا اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت پر ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ
وکفی باللہ شہیدا۔ اور آپنے تحریر فرمایا ہے۔ کہ خاکسار
نے مولوی محمد حسین صاحب کو آپ کی تکفیر پر برانگیختہ کیا ہے
یہ امر محض خلاف واقعہ اور آپ کا سوء ظن ہے۔ میرے خط
کو دوبارہ ملاحظہ فرمایا جاوے۔ اس خط کے لکھنے کی علت غائی
اور مقصود اہم تو صرف یہی امر ہے کہ مولوی صاحب ممدوح
اپنے مضمون کے بموجب فرقہ احمدیہ کی تکفیر اور فتویٰ قتل
دینے سے اجتناب یا رجوع فرماویں کیونکہ یہ مسئلہ مسلمہ اہل عقل کا
ہے۔ کہ جب کسی کا طعن مطعون اور غیر مطعون میں مشترک ہو جاتے
تو پھر وہ طعن طعن نہیں رہ سکتا۔ ورنہ لازم آوے۔ کہ

غیر مطعون بھی مطعون ہو جاوے ۔ بذا خلف اسی لئے خاکسار نے اپنے خط میں مولوی صاحب کو یہ بھی لکھا ہے ۔ کہ جب آپ ڈاکٹر صاحب کو باوجود ان دعاوی کے جو ہمرنگ دعاوی حضرت اقدس مرزا صاحب کے ہیں سچا مسلمان جانتے ہیں تو پھر آپ جماعت احمدیہ کے لئے کافر اور مرتد اور واجب القتل ہونے کا کیون فتوے دیتے ہیں ورنہ پھر تو آپ کے نزدیک ڈاکٹر صاحب کافر مرتد ہو جائیں گے ۔ خلاصہ اس خط کا یہ ہے جو یہاں پر لکھا گیا ۔ دگر ہیچ یعنی صرف اپنی حفاظت اور بچاؤ کے لئے عرض کیا گیا ہے ۔ لاغیر ۔ اور جو پیشین گوئیاں حضرت مرزا صاحب نے اپنے اشتہارون اور رسالون میں نسبت مخالفین علماء کے شائع کی تھین جن کا نام آپنے دہمکیان کہا ہے پس فرماؤ دہ سب کے سب یعنی طاعون زلازل ۔ آتش فشانی اور قحط وغیرہ کیا دنیا میں بشدت واقع نہین ہوئے ۔ بینوا توجروا ۔ ہان مجھ کو ایک فقرہ آپکے خط کا اور یاد آگیا اس کی نسبت بھی کچھہ گذارش کرنا چاہتا ہون ۔ آپ تحریر فرماتے ہین کہ (وہ کوئی ایسا عیب مجھہ پر نہ لگا سکین گے ۔ جو روز روشن کی طرح مرزا پر ثابت نہ کیا گیا ہو) ڈاکٹر صاحب آپ تو ایک ایسے اعتراض اور عیب کے مورد ہو گئے ہین ۔ کہ جو حضرت آدم سے لیکر اس وقت تک کسی ایسے مامور من اللہ پر نہین لگایا گیا ۔ جو مصداق انک لمن المرسلین وغیرہ کا ہو اور آپ پر وہ اعتراض روز روشن ہی کی طرح وارد ہوتا ہے ۔ امید وار ہون کہ ضرور بالضرور آپ جواب اس کا روز روشن ہی کی طرح غور فرما کر عنایت فرماوین ۔ اندہیری رات کی طرح وہ جواب نہ ہو ۔ مگر آپ کو لازم ہے کہ اولاً دو مقدمے یہان پر آپ یاد رکہین ۔ مقدمہ اول تو یہ ہے ۔ کہ جب تک کسی مدلول کی دلیل غیر منقوض قائم اور موجود رہی ۔ تب تک اس مدلول کے موجود ہونے مین کوئی اہل عقل کلام یا شک نہین کر سکتا ۔ مثلاً وجود آفتاب کا دن کے موجود ہونے کے لئے دلیل ہے اور دن کا وجود اس کا مدلول ہے ۔ تو جب تک آفتاب موجود رہیگا دن کے وجود مین کوئی انسان ذی عقل شک یا کلام نہین کر سکتا ہے ۔ دوسرا مقدمہ یہ ہے ۔ کہ دلائل کتاب وسنت کے اگر کسی مسئلہ کے اثبات مین . . . .

. . . .

مثل روز روشن کے واضح وقوی اور مستحکم ہون تو ان کی مدلول کی تکذیب کرنا ایسی ضلالت اور گمراہی ہے جو موجب ہلاکت اور تباہی کے ہو جاتی ہے ۔ کما قال اللہ تعالے لیہلک من ہلک عن بینۃ ویحیی من حی عن بینۃ بعد تمہید ۔ ان دونون مقدمون کی عرض ہے ۔ کہ آپنے اپنی تفسیر اور بعض رسائل مین سلسلہ حقہ احمدیہ اور اس کے بانی کے دعاوی کی حقیت بیعت کر کے دلائل کتاب وسنت سے بخوبی ثابت کی تہی اور بانی سلسلہ کو مہدی ومسیح موعود اور تمام ان کے دعاوی کو ان دلائل کا مدلول قرار دیا ہے اور ان دلائل کا نقض آپنے اب تک نہین کیا اور وہ دلائل آپ کی تفسیر وغیرہ مین اب تک موجود ہین لیکن باین ہمہ آپ بدول ان دلائل شرعیہ سے ایسے مرتد ہو گئے ۔ کہ بانی سلسلہ اور کل اس کی جماعت کو دجال کذاب وغیرہ وغیرہ قرار دینے لگے ۔ اب فرمائیے ۔ کہ یہ عیب بجز مرتدین کے کونسے نبی یا مامور من اللہ مین پایا گیا ہے ۔ کہ سالہا سال تک اس نبی یا مامور نے دلائل شرعیہ سے ایک سلسلہ حقہ کو محض دین اسلام سمجہا ہو اور باوجود موجود ہونے دلائل شرعیہ اس کی حقیت کے جو خود اس نے قائم کی ہین ان کی مدلول سے برگشتہ ہو کر مکذب سلسلہ حقہ ہو گیا ہو ۔ پس یہ کس قدر عیب شرعی اس شخص کے لئے ہے جو اپنے لئے رحمۃ للعالمین وغیرہ ہونے کا مدعی ہو ۔ جس سے تمام دعاوی اس کے ہباءً منثورا ہوئے جاتے ہین ؎

حملہ بر خود میکنی اے سادہ مرد ۔ ہمچو آن شیرے کہ بر خود حملہ کرد

اس اعتراض کا جواب شافی وکافی جب تک آپ کی طرف سے مرحمت نہ ہو تو خوب یاد رکہین کہ آپ نہ رحمۃ للعالمین بالفعل ہین نہ رحمۃ للعالمین آپکے الہام یا رویا مین نہ اس معنے مین ۔ حضرت مسیح موعود سے کبھی ایسے فعل کا ارتکاب ہوا ہو کہ کسی بانی سلسلہ سے بیعت کر کر اس کے سلسلہ مین داخل ہوئے ہون اور اس کی حقیت دلائل شرعیہ سے ثابت کی ہو اور باوجود غیر منقوض ہونے ان دلائل کے اس کے مدلول کے مکذب ہو گئے ہون جیسا کہ اس فعل قبیح شرعی کے آپ مرتکب ہو گئے ہین آپکے رسائل سابقہ اور حال کے موجود ہین کوئی شخص اس سے انکار نہین کر سکتا اور علاوہ اس پر یہ ہے ۔ کہ آپ کو اس سلسلہ کی حقیت کسی قدر الہام اور رویا سے بھی ثابت ہوئے تھے جن کو الحال آپ وساوس شیطانی سمجھتے ہون گے ۔ پس یہ عیب شرعی متعلق الہام ورویا دوسرا پیدا ہو گیا جو آپ مین ایسا

موجود ہے کہ نہ حضرت اقدس مسیح موعود مین ہے اور نہ کسی مامورین سابقین مین یہ عیب پایا جاتا ہے اور روز روشن کی طرح آپ مین یہ عیب موجود ہے ۔ کیونکہ ارادت سابق آپکی کا حال بہی آپکے رسائل اور تفسیر مین ہو چکا ہے اور ارتداد حال بہی بذریعہ اشتہارات ورسائل کے ہر کہ ومہ کو واضح ہو گیا ہے ۔ رفثبت المدعا بالآخر آپ کی خدمت مین یہ بہی عرض ہے کہ آپ اپنا عقیدہ نسبت مسیح موعود کی جو احادیث مین آگیا ہے ۔ واضح اور متعین کر کر اس عریضہ کے جواب مین ضرور بالضرور تحریر فرما دیجئے ۔ کہ کیا ہے اور نیز دجال معہود مندرجہ احادیث کی نسبت بہی تشریح فرما دیجئے کہ وہ کون ہے اور وہ کون سے مسیح کے ہاتھہ سے ہلاک اور تباہ ہوگا ۔ آیا ایسے مسیح کے ہاتھہ سے پاش پاش ہوگا ۔ جیسا کہ اپنے مان باپ کی طرف سے کوئی مسیح نام رکہا گیا ہو اور اس کے خود دجال ہونے کا بہی احتمال ہو ۔ کما مر بیانہ یا کیا ۔ اس امر کی تنقیح ضروری ہے تا کہ بوقت مطالعہ آپکے رسالہ کانے دجال کے کارآمد ہو اور خلط مبحث نہ ہونے پائے اور نیز آپ کا دعوے دربارہ مسیح ہونے کے بہی منقح ہو جاوے کہ آپ کونسے مسیح ہین جو معہود دجالی فتنہ کو پاش پاش فرماوین گے اور وہ دجالی فتنہ موعود مندرجہ احادیث کونسا فتنہ ہے ۔ جو آپکے ہاتھہ سے پاش پاش ہووے گا ۔

والسلام علی من اتبع الہدیٰ ۔

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ علی خیر خلقہ محمد وآلہ اجمعین ۔

کتبہ محمد احسن نزیل قادیان ۱۰ ر اگست ۱۹۰۷ء

غسل صحت وشکریہ احباب

برادران ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج بحمد اللہ تعالیٰ مین نے جمعہ کو غسل صحت کر کے خود مختصر جمعہ پڑہایا ۔ مین تمام عیادت کرنے والون کا شکریہ جزاکم اللہ احسن الجزاء ادا کرتا ہون ۔ خاص کر ڈاکٹر سید نثار شاہ صاحب کا جنہون نے کتنی راتین میرے ساتھہ بے خوابی کے ساتھہ کاٹین اور ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب جنہون نے بڑی ہمدردی سے میرا اور میری بیماری اجیرہ کے علاج مین بہت بڑی تکلیف کو گوارہ فرمایا نیز مدنی احباب مین ڈاکٹر بشارت احمد اور ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب اور جماعت نجیب آباد کا شکریہ بہی ادا کرتا ہون اور ان سب سے بڑہکر شکریہ میان محمد حسین پھیلولی مقیم لائل پور کا کرتا ہون جنہون نے ہمدردی مین بے نظیر غمگساری کی ہو لکن یہ سب کچہ امام الزمان مہدی دوران مسیح اللہ الموعود والمجدد المسعود کے طفیل ہے ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بدر مسیح

مورخہ ۱۲ - رجب ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۲ - اگست ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۱۷ - اگست ۱۹۰۷ء - اِنَّ خبر رسول اللہ واقعٌ

ترجمہ - رسول اللہ نے جو خبر بتلائی تھی - وہ واقع ہونیوالی ہے - فرمایا - معلوم ہوتا ہے - کہ کسی پیشگوئی کے ظہور کا وقت قریب آگیا ہے -

۱۸ - اگست ۱۹۰۷ء - صبح نماز سے پہلے کشف میں دیکھا کہ "ایک بڑا ستارہ ٹوٹا ہے جو خوب نور سے چمکتا ہوا شمال مشرق کی جانب سے سیدھا سر تک آکر گم ہو گیا ہے"

فرمایا - آج ہی ہماری لڑکی نے بھی رؤیا میں دیکھا ہے - کہ آسمان پر ستارے ٹوٹتے ہیں اور دہوان ہو کر چلے جاتے ہیں ایک فرشتہ پاس کھڑا ہے جو کہتا ہے کہ یہ دشمن مرتے ہیں -

فرمایا - یہ خواب شاید ہماری خواب کی تعبیر ہے - ہماری لڑکی کو خواب بہت آتے ہیں اور اکثر سچے ہوتے ہیں -

۱۹ - اگست ۱۹۰۷ء - "آمد آن روزے کہ مستخلص شود"

زکوٰۃ

مد زکوٰۃ کے متعلق اس سال میں جس قدر تکلیف رہی ہے اس کا ذکر وقتاً فوقتاً الحکم میں ہوتا رہا ہے - اصل بات یہ ہے - کہ زکوٰۃ کے ایک جگہ جمع کرنے اور حسب منشائے شریعت تقسیم کرنے کی تحریک پہلے پہل سال گذشتہ میں کی گئی تھی اور اس تحریک میں اس قدر کامیابی ہوئی اور جماعت نے اس قدر توجہ کی کہ اوسطاً آمد گذشتہ سال کے آخری چند مہینوں میں دو سو روپے سے بھی زائد رہی - چنانچہ اسی آمد کو خیال میں رکھکر اس سال اس مد کے منتظمین نے ابتدائے سال میں ہی اس کے خرچ کو دو سو روپیہ ماہوار کے قریب کر دیا - یا اس سے بھی زیادہ کر دیا - جس میں مستقل خرچ ہی کوئی سوا سو یا ڈیڑھ سو ماہوار کے قریب ہو گیا - مگر تین چار ماہ گذرنے کے بعد اس مد میں آمد کی اس قدر کمی ہوئی - کہ اخراجات کا ادا ہونا مشکل ہو گیا اور جن لوگوں یا طالب علموں کے لئے اس مد سے وظائف مقرر کئے گئے تھے - ان کو بہت تکلیف ہوئی - اس پر اخبار میں بار بار تحریک کی گئی مگر تین چار ماہ سے اس کی حالت وہی رہی ہے اور اس وقت نہ صرف یہ مد تین سو روپے سے زیادہ کی مقروض ہے بلکہ قریباً دو ماہ کا خرچ بھی اس وقت قابل ادائگی ہے جو اس مد میں روپیہ نہ ہونے کے سبب ادا نہیں کیا جا سکتا - اگرچہ تخفیف اخراجات کی بھی بہت کوشش کی جا رہی ہے مگر اس وقت تخفیف اخراجات بھی آسان کام نہیں یہ واقعات میں نے صحیح صحیح لکھ دیئے ہیں - کیونکہ جس قدر یہ واقعات صاحب نصاب احباب کے لئے باعث تحریک ہو سکتے ہیں - اس قدر میرے خالی الفاظ نہیں ہو سکتے بہت سے مساکین جن کی مدد کی جاری تھی - اس وقت تکلیف میں ہیں اور آئندہ جس قدر درخواستیں آتی ہیں حالانکہ ان میں سے بہت سے لوگ مستحق امداد بھی ہوتے ہیں - مگر اس تنگی کی وجہ سے انکار کرنا پڑتا ہے - یہ رجب کا مبارک مہینہ ہے اور عموماً لوگ اس مہینہ میں زکوٰۃ ادا کیا کرتے ہیں اس لئے میں مجلس ناظم صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے تمام احمدی احباب کیخدمت میں التماس کرتا ہوں کہ وہ فی الفور اپنی اپنی زکوٰۃ کے روپے کا حساب کر کے محاسب صدر انجمن احمدیہ کے نام ارسال فرماویں اور کوپن میں اس امر کی تشریح کر دیں کہ زکوٰۃ کا روپیہ ہے تاکہ کسی اور مد میں جمع نہ ہو جاوے - اگر جملہ احباب توجہ فرماویں - اور اپنے اپنے گھروں میں بھی تحریک کریں - تو بہت جلد یہ تمام مشکلات رفع ہو سکتی ہیں -

خاکسار محمد علی - جنرل سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان
۱۸ - اگست ۱۹۰۷ء -

اخبار قادیان

اس ہفتہ میں خواجہ کمال الدین صاحب منشی تاج الدین صاحب اور ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب لاہور سے تشریف لائے اور دوسرے روز حضرت کیخدمت میں حاضر رہکر واپس گئے اور جناب مولوی غلام حسین صاحب بمعہ اہلخانہ پشاور سے تشریف لائے حافظ محمد اسحٰق صاحب بہ تقریب رخصت موسم گرما قادیان آ گئے ہیں -

بارش دوسرے تیسرے روز اکثر ہوتی رہتی ہے -

مطبع انوار احمدیہ میں عنقریب چھاپنے کی مشین آیا چاہتی ہے -

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

مسمات جنت بی بی - ملک افغانستان
بے بے " "
گل حبیبہ " "

علی محمد صاحب ملک افغانستان
عطاء اللہ
اہلیہ برادر نظر محمد صاحب محرر جوڈیشل ڈیرہ غازیخان

اہلِ حدیث کا دروغ گو راوی

مکرمی ایڈیٹر اخبار بدر۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مفصلۂ ذیل چند سطور کو اپنے اخبار گوہر بار میں درج فرما کر مشکور فرمادیں۔ کیونکہ چند ایک دروغ بیانیوں کی تردید میری دانست میں ضروری معلوم ہوتی ہے۔ ۹ ماہ اگست ۰۷ء کو اپنے سلسلہ کے ایک معزز بھائی کے اشارہ سے پرچہ اہل حدیث مورخہ ۵ جولائی ۱۹۰۷ء کے مطالعہ کی ضرورت ہوئی۔ اس پرچہ کے صفحہ ۴ کے سر پر ایک خط چھپا ہے جسکے نیچے لکھنے والے کا نام نہیں بلکہ صرف راقم ..... از میانوالی کے الفاظ لکھے ہوئے ہیں۔ خط کے مطالعہ سے مجھے بڑی حیرانی یہ ہوئی کہ راقم خط نے ایک درجن سطروں کی تحریر میں صرف ایک جھوٹ نہیں بولا۔ بلکہ اپنے آپ کو اہل حدیث کے ایڈیٹر کا پکا متبع ثابت کرنے کے لئے کئی جھوٹ کی نجاست پر منہ مارا ہے۔ خط کی دو سطروں کے بعد جس میں اس نے مجھے مرزائی المذہب وغیرہ کے نام سے پکارا ہے اس نے جھوٹ مندرجہ یوں تحریر کیا ہے۔ "مرزائی المذہب نے فی الحال کہا ہے۔ کہ مولوی ثناء اللہ امرتسری سے مرزا صاحب نے مباہلہ کیا ہے کہ میری زندگی میں مرجائیگا اور یقیناً مرجائے گا"۔ میں نے مباہلہ کا کبھی ذکر نہیں کیا۔ کیونکہ مولوی ثناء اللہ صاحب حضرت اقدس کے سامنے مباہلہ کے لئے کبھی نہیں آئے اور نہ انہیں جرأت ہو سکتی ہے۔ کیونکہ کاذب صادق کا ہرگز ہرگز مقابلہ نہیں کر سکتا اگرچہ بار بار مباہلہ کے لئے بلایا گیا۔ لیکن وہ چالاکیوں سے جیسا کہ اس کا وتیرہ ہے اپنے لئے فرار کی راہ نکالتا رہا۔ آخر مشیت ایزدی نے ایک اور راستہ سے اس کو پکڑا اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ اخیری فیصلہ" کے عنوان کا ایک اشتہار دیدیا جس میں محض دعا کے طور پر خدا سے فیصلہ چاہا گیا ہے نہ کہ مباہلہ کیا گیا ہے۔ مولوی ثناء اللہ بیچارے کو کیا جرأت کہ رب جلیل کے پہلوان کے ساتھ دعا میں مقابلہ کرے۔ مسیح زمان کے ہاتھ میں کاری حربہ تو دعا ہی کا ہے۔ بھلا راقم خط بتلاوے کہ ڈوئی صاحب کو امریکہ میں جا کر کس نے ہلاک کر دیا الہی بخش لاہوری کی ایک ہی دن میں کس نے ستیاناس کر دی۔ چراغ الدین جمونی کو کس نے خاک میں ملایا۔ یہی تو دعا کے تیر ہیں جن کے بدبخت لوگ شکار ہو رہے ہیں۔ پھر راقم خط جس کی دروغ گوئی کی تردید میں یہ چند سطور لکھے جاتے ہیں۔ جھوٹ کی نجاست پر منہ مارتے ہوئے وہ صریح کذب تحریر کرتا ہے جس کے نیچے میں نے لکیریں کھینچ دی ہیں۔ وہو ہذا۔ "ایک آدمی قدرے خواندہ ہے اس نے بوجہ قلت فہمی مرزائی المذہب سے وعدہ کر لیا ہے کہ اگر مولوی ثناء اللہ صاحب اختیاری سے مرا تو معتقد مرزا صاحب ہوں گا اور اگر مرزا صاحب پہلے مرے تو تم مرزائی المذہب سے انکار کرو اور جماعت ہماری کے ساتھ پھر شریک آجاؤ اس نے مرزا صاحب سے اس امر کا ذکر کیا ہے اس نے جواب لکھا کہ بے شک مولوی ثناء اللہ عنقریب مریگا مطمئن رہنا شائد استدراج ہو جاوے"۔ اس کے جواب میں گذارش ہے کہ راقم خط نے صریح کذب بیانی کی ہے۔ میں نے حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کبھی اس بارے میں ذکر نہیں کیا اور نہ حضرت صاحب نے مجھے کبھی لکھا ہے کہ بے شک مولوی ثناء اللہ عنقریب مریگا۔ مطمئن رہنا بلکہ ایمان سے کہتا ہوں کہ ہمارا ایمان ہے کہ جو کچھ حضرت اقدس نے آخری فیصلہ دیا ہے۔ اشتہار میں لکھا ہے وہ مشیت ایزدی کے مطابق کسی نہ کسی صورت میں پورا ہو کر ہی رہیگا۔ راقم خط کو جلدی نہیں کرنی چاہئے بلکہ اہل حدیث کے قول الکل اجل کتاب کے مطابق انتظار کرنا چاہیئے۔ باقی رہا قدرے خواندہ آدمی اور اس کی قلت فہمی والا معاملہ۔ سو اس کی بابت گذارش ہے۔ کہ وہ میرا ایک قریبی رشتہ دار ہے اور بڑا سعید اور نیک بخت ہے۔ اس نے گذشتہ بہار میں جب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید میں بڑے بڑے نشان ارضی اور سماوی واقع ہوتے دیکھے تو اس سعید شخص کے دل پر بڑا اثر ہوا۔ ڈوئی صاحب کی موت کی خبر سنکر وہ حیران رہگیا اور ساتھ ہی جب الہی بخش اکونٹنٹ لاہوری کی ہلاکت کی خبر وارد ہوئی تو اس کی حیرت اور بھی زیادہ ہوئی۔ لہذا جب اس نے حضرت کا اشتہار مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ والا دیکھا تو اس نے خود حیرت زدہ ہو کر اقرار کیا۔ جو راقم خط نے درج کیا ہے ورنہ ہمیں تو کوئی ضرورت نہیں کہ مولوی ثناء اللہ مرے یا عبد الحکیم ہلاک ہو۔ تو تب ہم مسیح موعود کی صداقت پر ایمان لادیں۔ ہم نے تو حضور والا جناب کے کئی ایک نشان بچشم خود ایسے دیکھے ہیں۔ اور ہر روز دیکھتے ہیں۔ کہ اگر ادہر کی دنیا ادہر ہو جاوے۔ تو ہمارے ایمان میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کی بابت ذرا بھر یاس نہیں گذرتا اور نہ انشاء اللہ گذرے گا اور ہم منتظر ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کئی ایک نشان ایسے دکھلاوے جو کئی سعید روحوں کی ہدایت کا موجب ہوں پھر آگے چل کر راقم خط نے تیسرا جھوٹ بدیں الفاظ بولا ہے "اور سنا جاتا ہے کہ اس نے جاسوس رکھے ہوئے ہیں۔ زہر دیدیتے ہیں۔ چونکہ آنجناب سب اسلام کے ممد ہیں اور اکثر اوقات اس کے ساتھ مباحثہ کرتے رہے ہیں اور سنۃ والجماعۃ کو ترقی دیتے رہے ہیں میں آپکا خادم ہوں اور آپ کو خبر کرتا ہوں۔ کہ شاید کسی آدمی کے ذریعہ یا دیگر ذریعہ سے آپ کو تکلیف نہ پہونچ جائے۔ خدا آپکا محافظ اور آپ کو زندہ سلامت باکرامت رکھے"۔ راقم خط جو اپنے آپ کو ایڈیٹر اہل حدیث کا خادم تصور کرتا ہے۔ اپنے مخدوم کی طرح کذب بیانی میں بھی خوب کمال رکھتا ہے۔ کیا وہ کسی زہر خوران یا جاسوس کا نام لے سکتا ہے یا راہ مخالف اشخاص کا جن کو زہر کھلا کر ہلاک کیا گیا ہو یا تحقیق کا مادہ ہے۔ اس کے مغز سے مفقود ہو چکا ہے۔ کیا راقم خط کی اتنی ہی عقل نہیں۔ کہ ایسا مسیح جو اپنے مریدوں کے ذریعہ لوگوں کو زہر دلوا کے ان کو قتل کرائے۔ کبھی کامیاب ہو سکتا ہے یا لوگ ایسے شخص کے کبھی مرید ہو سکتے ہیں کیا راقم خط کا دل گواہی دیتا ہے۔ کہ ایک مرشد اپنے مریدوں کو لوگوں کے ناحق زہر خورانی اور قتل کی ترغیب دیوے اور پھر وہ مرید اس کی عزت اور توقیر کریں۔ کم از کم راقم خط کا اگر کوئی مرشد ہے تو اس کی بابت ہی خیال کر لیوے کہ اگر وہ اسے کسی کے قتل یا زہر خورانی پر آمادہ کرے۔ تو کیا وہ ارتکاب ایسے جرم کا کریگا اگر کرے گا تو ہمیں اطلاع دیوے ورنہ سمجھ لیوے کہ ایسے مرشدوں اور مصلحوں کی کیا وقعت ہو سکتی ہے۔ راقم خط نے یہ خط جیسا کہ اس کے اخیری فقروں سے معلوم ہوتا ہے۔ از روئے ہمدردی لکھا ہے۔ لیکن مولوی ثناء اللہ اپنے ہمدرد ناصح سے زیادہ ہوشیار ہے۔ کہ کسی جاسوس کے زہر دینے یا کسی مرید کے چہرہ مارنے وغیرہ سے نہیں مریگا۔ کیونکہ وہ اپنے خط پر نوٹ چڑہاتے ہوئے لکھتا ہے کہ اس نے (مرزا صاحب نے) لکھا ہے۔ کہ مولوی ثناء اللہ طاعون یا ہیضہ سے مریگا کسی انسان کی شرارت سے نہیں۔ پس میرے دوستو! یاد رکھو "الکل اجل کتاب" اب ناصح ہمدرد کو مولوی ثناء اللہ سے خود فیصلہ کر لینا چاہیئے۔ کہ اس کا دل کون سی آفت سے جو موت کے برابر ہو۔ خائف ہے اور پھر بعد از فیصلہ اس کا تدارک اور علاج کریں اور جیسے جھوٹ چاہیں۔ بولیں۔

الراقم

غلام محمد ہیڈ ماسٹر۔ میانوالی۔ ۱۲ اگست ۰۷ء

در مدح حضرت مسیح موعود علیه الصلوٰة والسلام

عاشق صادق شدم بر مهدئ آخرزمان
هم مثیل حضرت عیسیٰ ... غلام احمدؑ بود
آمده بر رنگ احمد در جمالی پوستے
آسمان بارد نشان الوقت میگوید زمین
اے کہ دانش دادت ایزد چند حرفم گوش کن
گرنہ دادی خبر آن مخبر صادق ز پیش
یا نمیگفتی کہ لا مهدی مناسب انتظار
از شما باشد امامے اسم او اسمم بود
نور ایزد در جبینش شیر یزدان باشد او
آورد آن مرد حق از بهر مردانے کہ شان
بر دفینه هر خزینه خود بخود ظاهر شود
امن باشد اینچنین کس را تعدی بر کسے
شیر و بز یک جا بیایند و بنوشند آب جو
درمیان ماه رمضان هم کسوف و هم خسوف
دجل باشد این قدر کز کثرت کرد و فریب
اختر معروف ذوسنین نام آن بود
این همه آثار و همچون نکته هائے بیشمار
کو سیه بختے بمیدانش مقابل مے شود
بست و سه بگذشت وز اندازه هین میعاد هم
باوجود اینکه هر شب بر خدا بندد دروغ
عظمت آن رب عزت شوکت سردار دین
عیسیٰ را مے بگوید رب من باشد خدا
عیسیٰ مریم کہ از جهل هوا خواهان او
اب ندارد و دبستی با رب برادر گوش کن
مولوی مثنوی در یک دو مصرع حل بکرد
همچو سبزه بارها روئیده ام اے جان من
کہ بباطن گفت این باشد دلیل او اگون
مطلب او این بود کز فیض خدائے لایزال
این را با اب تعلق صرف باشد تا بزیست
فیض رب بر عبد باشد از ازل هم تا ابد
باوجود اینکه در دنیا بسے ایجادها
گرز چشم وین این دجال گشته بے بصر
گر مسیح ابن الله روحانی بود این خدا
در تعلق باشدش با اب مجاز جسم هم

زانکه او باشد ز ایزد هم بود صاحب قران
هم سطر هم مقدس گشته نازل ز آسمان
مظهر باشد عجائب هم غرائب بے گمان
کیست کو باطل کند از صد هزاران یک نشان
یک اشاره بس بود از بهر زیرک عاقلان
مهدئ آید به دنیا دستگیر بیکسان
بود تا میگفت والآ عیسیٰ اے دانشوران
در مصائب کوه باشد در ره خالق دوان
گر بود ایمان معلق بالثریا هم ازان
روز و شب باشند بهر حق پریشان و دوان
قحط هائے سخت آید جابجا اندر جهان
هیچ نبود نے کسے باشد هراسان آن زمان
بچه هم با مار بازیها کنند چون ریسمان
اول و وسطش پدید آید جهان بیند عیان
فرقهٔ مذموم را دجال باشد نام شان
آشکارا گردد اندر وقت آن شاه جهان
گشته هم مشهور در عصر امام عارفان
نصرت حق بهر استقبال او آید دوان
کین امام حق کند دعوے وحی ای صاحبان
لو تقول هیچگه واقع شد نقصان رسان
این علم بردار سرور کرد قائم در جهان
از ازل هم تا ابد فیضش بریم بیکران
بچهٔ رحمٰن بپندارندش این عیسائیان
حیف بر حالت ندانی مثنوی هم اے جوان
نکتهٔ باریک گیرند پند بے کافران
مقصد و معنا و قالب دیده هم باشد عیان
نور شمس آید بچشم شب پرک تاریک دان
سبزه بودم دانه گشتم نطفهٔ وانگه جوان
چون نماند زیست رشته قطع گردد درمیان
هیچگه نے کم شود نے ختم گردد دوستان
کردهٔ مشهور گشت این فرقهٔ دجالیان
چیست مشکل کان ندانند از خرد بے بهرگان
همچنین شامل شوند او را تمامی کل بندگان
پس ضرورست اختلافش با خدائے لامکان

مختلف اجسام چون پیوند گیرند هرکجا
زین سبب او را نشاید گفتن کہ در خداست
گر بود حیوان یا باشد نباتات زمین
پس نمیدانم ز پیوند خدا او بنده
چون شود پیدا خدا هم مادرش مریم بود
از دلا هردم دعا از رب لم یولد بخواه
دل بدست آور کہ حج اکبرست شنیده
گر نمیدانی کجا باشد چنین صاحبدلے
بارها نشنیدهٔ یک علم مے باشد خفی
آن نه در صوفی بود نے در مشائخ گوش کن
تو مگر نشنیده باشی قصهٔ موسے و خضر
گرچه این لفظ لدنی خود بخود بخشے طلب
چیست آن دار الامان حالش اگر پرسی ز من
سینه ام از عشق آن غوث زمان بر سوخته
هرچه در دل مے کند لاجرم بیرون شود
نعره ها زن اے عزیزم گه یمیں گه یسار
گه بمشرق رخ کن و گه سوئے مغرب میشتاب
لافتا الا المسیح لا سیف الا علم دینی
حیرتم گیرد چو بینم ابلهان را در خروش
بعد پیغمبر علیه الصلوٰة والسلام
احمقان را کم ز کفر این کلمه ناید در نظر
بے کسند انصاف اے آنکه او منصف بود
او را حکم بود منکم بحکم او شوید
آیت لاینطق ظاهر کند این نکته را
پس درین جا فکرے باید عزیز از جان من
یا نه اهل بیت بودند حاضر اندر آن زمان
یا مگر بهتر نپنداری امام از مقتدی
پس چو افضل گشت آن مهدی ز اصحاب دگر
کو کند دعوے کہ من بهتر از آن نور خدا
گر کسے را در حق حضرت بباید شک دل
این دگر امر ست گر باشد دل او حق طلب
لیک دیدم ناخدا ترسان بگویند اکثرے
هم نبے باید گروه احمدی را اینچنین
این نه جاہل از جهالت بر زبان راند چنین
از تعصب راستی را اینچنین بگذاشتند
باغبان گلستان آن رسول عالمین
یا خداوندا بحق عزت فخر الرسلؐ

نیست ممکن زان شود پیدا یکے از قسم شان
هیچگه ثابت نشد از تجربه این داستان
از دو قسم مختلف آید برون یک مثل آن
کہ او ندارد جنسیت با هیچ نسبت درمیان
این عجب منطق شنفتم زین گروه ابلهان
ده بجانم زین گروه ضالین دگر هان
دل بدنیا نیست کم باید دل صاحبدلان
رو ببین مهدی وقت و هم مسیح این زمان
آنکه سینه بسینه از رسول انس و جان
سیزده صد سال رفت و شد جلی در قادیان
نام آن علم لدنی کرده اند این عالمان
صاحب علم لدن را بین برو دار الامان
مسکن مهدی بود خلقه زده کر دیبان
چون بجوشم اے برادر وجدم آید هر زمان
گر ترا باور نه باشد این سخن از عاشقان
چه چها زن تا رسد آوازه ات بر آسمان
بر زبان جاری بدار این قال با تاب و توان
دین کتاب الله بود باشد هم مسیح در قادیان
گر کسے گوید کہ حضرت بر زکی مردمان
هست خواه اصحاب مے باشند یا خود غیر شان
بعض شان را با خدا همسر گمارند مشرکان
خود نمود ارشاد آن ختم الرسل در شان شان
هم سلامم را بگوئید اے گروه مومنان
این نه پیغمبرؐ بگفتا بل خدائے انس و جان
یا نه بوده در مخاطب آن زمان اصحابیان
یا نه ارشاد نبی بود است با آن سیدان
یا بگو این بود مختص با زمان و یا مکان
هم ز اهل بیت آن ختم الرسل گو کیست آن
بودم و هستم مپرس از سر و ز پیغمبران
نیست او مهدی و یا باطل بود دعوی شان
میتوان سنجید هر یک مرد حق را با قران
فرض کن مرزا بود گر مهدئ آخر زمان
به ز اصحاب و امام و غوث سازندش بیان
بلکه اکثر عالمان بے عمل گویند هان
کہ نخواهند ذرهٔ حق هم بماند در جهان
شد غلام احمد مخدوم و پیر سالکان
کن نگه از بهر ما این باغبان و بوستان

یارسول اللہ نظر برامّت بیچارہ کن
اے فدائے خاکپایت گرد این عاصی مدام
اے کہ غوثان زان در آرزوے دیدنت
اے کہ غوث اعظمی و قطب اقطاب ہدیٰ
اے کہ باشمس ہدایت چون تو دستی طلوع
اے کہ پیر دستگیر و مرشد کامل توئی
ہم مثیل ابن مریم ہم بروز احمدی
یا امیرالمومنین بہر خدا حالم بہ بین
کن نظر بر حال من کز دست این دیو لعین
خاکسار اقصہ ات کوتاہ کن کہ این کافی است
من نہ شاعر ہستم و نے شعربازی میکنم
ہستم و بے ساختہ در الفت آن شاہ دین
بے تکلف بے تصنع بے مزاق شاعران
عبد خالق ہاشم و جائم پشاور بودہ است

گرگ میچو بیند چوپان نفرت است از پاسبان
اے کہ سرتاج ولایت گشتۂ از آسمان
عمرہا کردہ بسر رفتہ بحسرت زین جہان
اولیاء را فخر بر تو کامدی بر نام شان
از خجالت روے خود پوشیدہ خود سیارگان
ہم مسیح و مہدئی وہم رہنمائے عاصیان
خادم یک سید و سروار و سالار جہان
الغیاث اے سید مولیٰ ملائک پاسبان
گشتہ ام برباد و خوار و زار و بے حد ناتوان
ورنہ افسردہ شود سامع ز سمع داستان
بل کمینہ چاکر آن حضرت والا مکان
چند اشعارے کہ در آن راستی کردم بیان
دل بجوشم آمد و جاری شدندم بر زبان
یک نہ توم قاضیان دتہانہ دار یار کہان

عبدالخالق از پشاور

احمدیہ انجمنوں کیلئے قواعد

یہ قواعد جن کے متعلق پہلے بھی احباب کو اطلاع دی جا چکی ہے۔ اب چھپکر تیار ہیں۔ انجمنوں کا جلدی قائم ہو جانا ازبس ضروری ہے غالباً یکم اکتوبر ۱۹۰۷ء تک بجٹ اخراجات ۱۹۰۸ء تیار ہو کر مختلف انجمنوں کے پاس بھیجا جائیگا۔ لہذا جہاں جہاں ضلعوں کی انجمنیں قائم ہوئی ہوں چاہیئے کہ ایک ایک کاپی قواعد کی منگوا کر فی الفور انجمنیں قائم کریں اور مفصلات میں اپنی شاخیں قائم کرنیکا انتظام کریں اس معاملہ میں زیادہ التوا نہ ہونا چاہیئے۔ میں دوسری جگہ لکھ چکا ہوں کہ حضرت اقدس بھی بار بار تاکید فرماتے ہیں کہ یہ کام جلدی ہونا ضروری ہے جہاں جہاں احمدی احباب انجمنیں قائم کرنیکے لئے تیار ہوں وہ کاپی قواعد کی راقم سے طلب کریں ضلع کی انجمنیں اگر خود ہی مفصلات میں کاپیاں بھیجنے کا انتظام کرسکتی ہوں تو زیادہ کاپیاں طلب کریں ورنہ مفصلات کے احباب براہ راست کاپی قواعد کی طلب کر کے انجمنیں قائم کریں۔

المعلن خاکسار محمد علی۔ سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان۔ ۱۸ اگست ۱۹۰۷ء

نوٹ۔ جہاں جہاں انجمنیں قائم ہونے کی اطلاع دفتر سکرٹری میں پہونچ چکی ہے وہاں بغیر طلب کرنے کے قواعد کی کاپیاں [illegible]

واعظین کی ضرورت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بارہا یہ فرما چکے ہیں کہ جماعت کی تعداد تو بہت بڑی ہو اور دن بدن ترقی بھی خدا کے فضل سے خوب ہو رہی ہے حالانکہ ہماری طرف سے کوئی واعظ بھی مقرر نہیں ہیں بلکہ خود ہی خدا تعالیٰ دلوں میں ڈال رہا ہے اور لوگ کثرت سے اس سلسلہ میں داخل ہو رہے ہیں مگر ابتک اس اتنی بڑی جماعت میں کوئی ایسا انتظام نہیں ہوا جس سے وہ سب لوگ جو بیعت میں داخل ہو رہے ہیں اسکی اعانت میں بھی حصہ لیں اور نہ ابتک کوئی ایسی تجویز ہوئی ہے جس سے ان لوگوں کو جو سلسلہ میں داخل ہوتے رہتے ہیں اس کے حالات سے پوری پوری آگاہی ہوتی رہے چنانچہ حضور کے اسی ارشاد کی تعمیل میں اس سال میں کئی دفعہ انجمنیں قائم کرنیکے لئے میں بھی تحریک کر چکا ہوں جسکی طرف بہت سے احباب نے توجہ فرمائی ہے مگر کثیر حصہ جماعت کا ابھی خاموش ہے اسی غرض کے لئے اب قواعد بھی تجویز ہو کر چھپ گئے ہیں جو ... ہر ایک مقام پر احمدی احباب کی خدمت میں طلب کرنے پر بھیجے جاوینگے تاکہ اس کے مطابق ہر ایک ضلع میں اور دیہات میں انجمنیں قائم ہوں جنکا باہمی تعلق ہو اور اس طرح سے احباب کا باہمی تعلق اور تعارف بھی بڑھے۔ اب ان پر عمل کر کے دکھانا ہمارے احباب کا کام ہے میں تمام احباب کو یقین دلاتا ہوں کہ حضرت اقدس کی یہ عین خواہش ان شاء اللہ ہے کہ اس قسم کا نظم سلسلہ میں قائم ہو کیونکہ اصل بات یہ ہے کہ جسقدر کام اشاعت اسلام کے اس سلسلہ نے شروع کئے ہوئے ہیں اور جو روز بروز ترقی پر ہیں وہ کثیر اخراجات کو چاہتے ہیں اور اگر یہ نظم سلسلہ میں قائم ہو جاوے اور تمام احباب سے باقاعدہ چندہ وصول کیا جاوے تو ایک ایسی رقم کثیر جمع ہو سکتی ہے جو آئے دن کی تحریکوں سے مستغنی کرسکتی ہے یہ چندہ جیسا کہ حضرت اقدس بار ہا فرما چکے ہیں کسی پر بوجھ کے طور پر نہیں ڈالا جاتا بلکہ طیب خاطر اور انشراح صدر سے جو شخص جو کچھ چاہے دے لیکن اگر تمام احباب سے چندہ وصول ہو تو تھوڑے تھوڑے سے بھی بہت کچھ ہو سکتا ہے مگر کچھ نہ کچھ اعانت کرنا ضروری ہے کیونکہ جبتک کوئی شخص سلسلہ کی اعانت نہیں کرتا اس کا سلسلہ میں شامل ہونا اس کے اپنے لئے بھی مفید نہیں ہو سکتا بہرحال یہ ایک ضرورت ہے جسکو خود حضرت مسیح موعود نے محسوس فرمایا ہے آج بھی اسی امر کا ذکر درمیان میں تھا کہ جیسی کہ تجویز کیگئی تھی کہ ہر ضلع میں وہاں کی جماعت اپنے سارے ضلع میں انجمنیں قائم کرنے اور چندہ وصول کرنیکا انتظام کرنے اسمیں اکثر احباب ابتک سستی دکھا رہے ہیں اسپر حضرت اقدس نے یہ ارشاد فرمایا کہ خود ایسے واعظین مقرر کر کے مختلف ضلعوں میں بھیجدئے جاویں جو ہر ایک ضلع میں دورہ کر کے چندوں کی وصولی کا مستقل انتظام کریں اور قرار پایا کہ عام اعلان کر دیا جاوے کہ جو لوگ اس کام کے کرنے کے لئے تیار ہوں وہ اپنی اپنی درخواستیں بھیجدیں ایسے واعظین کیلئے فرمایا تین چیزیں ضروری ہیں اوّل یہ کہ دیانتدار ہوں دوّم محنتی ہوں اور اس قسم کی مشقت جو وہ بعد وعدہ کرنیمیں پیش آئیگی برداشت کرنیکے لئے مہیا رہیں تیسرے اس قدر علم رکھتے ہوں کہ وہ وعظ بھی کرسکیں چنانچہ اسی ارشاد کے مطابق یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ جو صاحب اس کام کے لئے تیار ہوں اور حضرت اقدس کے اس منشاء کو پورا کرنے کے لئے اس خدمت کو قبول کرسکیں وہ بہت جلد اپنی درخواستیں بھیجدیں اس معاملہ میں خط و کتابت راقم کے ساتھ ہو۔

خاکسار محمد علی سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان ۱۸ اگست ۱۹۰۷ء

دمدار ستارہ۔ کوئی بیس روز سے پچھلی رات کو چار بجے کے قریب مشرق کی طرف آسمان پر ایک عظیم دمدار ستارہ دکھائی دیتا ہے بہت سے لوگوں کے خطوط آ رہے ہیں جن کے دلوں کو خدا تعالیٰ نے اس طرف متوجہ کیا ہے کہ یہ ستارہ خدا کے مسیح کے ظہور کے لئے کسی خارق عادت نشان کا پیش خیمہ ہے اور یہ امر کہ [illegible] واقعات سے [illegible]

اسلام اور عیسائیت

کے نام سے ایک جدید کتاب انگریزی زبان میں شائع ہوئی ہے جسکی مصنفہ ایک انگلش لیڈی ہیں جو مسز لاین کے نام سے مشہور ہیں - یہ کتاب خصوصیت کے ساتھ ان لوگوں کے مطالعہ کے قابل ہے جو بوجہ نادانی و لاعلمی مسلمانوں کے تمدن اور ان کے مذہب پر بے جا اعتراض کرتے ہیں اور اسلام کو مسلمانوں کی ترقی کا سد راہ قرار دیتے ہیں یہ کتاب اسلام کے حق میں ایک شہادت ہے جو ایک غیر مذہب اور غیر قوم کی لیڈی نے بلاد اسلامیہ میں سفر کرنے، مسلمانوں کی سوسائیٹی میں ایک حصہ زندگی بسر کرنے اور اسلامی لٹریچر سے کافی طور پر آگاہ ہونے کے بعد پیش کی ہے - مصنفہ اس کتاب کے دیباچہ میں لکھتی ہے

" یہ کتاب میں اس لئے لکھتی ہوں کہ یورپ میں مذہب اسلام اور مسلمانوں کے ساتھ انصاف اور ہمدردی کے فیلنگس پیدا ہوں - اس کتاب کی بنیاد اصلی اسلامی لٹریچر پر اور میرے ان ذاتی تجربوں پر ہے جو مسلمانوں میں مدت دراز تک زندگی بسر کرنے سے حاصل ہوئے ہیں - کہا جاتا ہے کہ مسلمانوں کی پستی اور ادبار کا سبب اُن کا مذہب ہے - کہا جاتا ہے کہ مسلمان وحشی ہیں اور شائستگی اور ترقی کے راستہ میں حائل ہیں مگر میں نے جو اس کتاب میں لکھا ہے اس سے مدلل طور پر معلوم ہوگا - کہ یورپ کے تمام موجودہ تمدنی نظامات کی بنیاد مذہب اسلام پر ہے - اسلام نے دنیا میں بے شمار نیکیاں پھیلائی ہیں اور بدیوں سے صدیوں تک جنگ کی ہے - مسلمانوں میں مذہب اسلام کی اخلاقی اور تمدنی خوبیاں آج تک موجود ہیں وہ اس لائق نہیں کہ ان کو مذہب عیسوی کا وعظ سنایا جائے کیونکہ ان خوبیوں کے لحاظ سے مسلمان عیسائیوں سے کہیں زیادہ شائستہ ہیں - اسلامی حکومتیں کمزور ہو گئی ہیں - مسلمان لیڈر پست ہمت ہیں - مسلمانوں میں اعلیٰ تعلیم و تربیت کے ذریعے موجود نہیں اور اسلامی گروہوں میں نااتفاقی ہے - مگر میں نے مسلمانوں میں عمدہ اخلاق اور شائستہ عادات کی جھلک ہر جگہ پائی ہے اور یہ مذہب اسلام کا اثر ہے - اس سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے - کہ مذہب اسلام بہ نسبت دیگر مذاہب کے بالاتر ہے اور وہ نوع انسان کے دلوں اور دماغوں کو شائستگی کے نور سے بخوبی منور کر سکتا ہے مجھے امید ہے کہ میرے ہم وطن اس کتاب کو نہایت دلچسپی اور غور سے پڑھیں گے اور اس قوم کے ساتھ نہایت انصاف اور ہمدردی سے پیش آئیں گے - جس کی قومیت اور مذہب پر آج تک یورپ میں بیہودہ اور ظالمانہ حملے ہوتے رہتے ہیں - (وکیل)

نشان ستارہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم -

حضرت اقدس جناب مفتی صاحب رضہ - السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - آج مظفر نگر سے جناب منشی عبدالخالق صاحب احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ مظفر نگر کا خط آیا اس میں وہ لکھتے ہیں "مظفر نگر میں ۷ اگست کی شب کے ۸ بجے ایک ایسا عظیم الشان ستارہ ٹوٹا - کہ جس سے نہائیت درجہ روشنی ہو گئی - جو ایک ہیبت ناک حالت لئے ہوئے تھا اس کے ایک یا دو منٹ بعد بڑی زبردست گرج ہوئی - اکثر لوگ کہتے ہیں کہ ہماری یاد میں کبھی اس قسم کا ستارہ نہیں ٹوٹا -

راقم - آپکا نیازمند اکبر شاہ خان نجیب آبادی سفیر انجمن احمدیہ مظفر نگر ۹ - اگست ۱۹۰۷ء

مکمل نجات

عیسائی اخبار نور افشان لکھتا ہے "اس مکمل نجات کے لئے خدا کا شکر ہو جس کو یسوع نے صلیب پر پورا کیا"

یہ نجات کس بات سے ہے اس گناہ کی سزا سے جو آدم اور حوا دنیا میں لائے تھے - گناہ کے سبب آدم کو یہ حکم ہوا تھا کہ تو اپنے ماتھے کے پسینہ سے روٹی کھائیگا اور حوا کو یہ حکم تھا کہ تو تکلیف سے بچہ جنے گی - یہ دو سزائیں ہیں جو شامت گناہ تھیں - یسوع مصلوب کے طفیل ہمارے ملک کے کاہل اور نالائق مردوں کے واسطے تو نجات کی راہ مشن کمپونڈ میں پیدا ہو گئی ہے - جس کے واسطے ہم بھی شکر گزار ہیں لیکن افسوس ہے کہ عورتیں ہنوز دکھ کے ساتھ بچے جنتی ہیں اس واسطے یہ نجات تاحال مکمل نہیں ہوئی بلکہ ناقص رہی - ایڈیٹر صاحب نور افشان نظر ثانی فرماویں -

نظم

دل کو الفت میں شہ دین کے لگایا ہم نے
ہاتھ دنیا سے سر دست اٹھایا ہم نے
دل کو اک ہادیٔ صادق سے لگایا ہم نے
سچا رہبر اُسی سالک کو بنایا ہم نے
کس زبان سے ہو ادا شکر آلہی تیرا
جستجو تھی ہمیں جس کی وہی پایا ہم نے
پڑ گئی سارے طرحداروں کی رنگت پھیکی
جب سے دل میں یہ ترا رنگ جمایا ہم نے
جو مزا تیری محبت میں ملا ہے ہمکو
وہ مزا غیر کی الفت میں نہ پایا ہم نے
تیری خاکِ قدمِ پاک کو سرمہ سمجھیں
اس کو آنکھوں میں بصد شوق لگایا ہم نے
جب ٹھکانہ نہ ملا ہم کو کہیں دنیا میں
آستانہ پہ ترے سر کو جھکایا ہم نے
سینکڑوں دن ہم کو زمانے نے دئے کر دغا
مگر اے جانِ جہان دہوکہ نہ کھایا ہم نے
برگزیدہ تو خدا کا ہے خدا تیرا ہے
تجھ کو جیسا تھا سنا ویسا ہی پایا ہم نے
کچھ کشش آپ کی بھی کچھ تھا خدا کو منظور
تیری الفت میں قدم کو جو بڑھایا ہم نے

خاکسار محمد منظور آلہی احمدی سوہاروی سگنیلر انچارج محکمہ ریلوے بھٹنڈہ

نظم

السلام اے تاجِ عزت شمس دینِ احمدی
احمدؐ آمد نام تو سر سیرت آمد احمدی
حجۃ اللہ آمدی از کردگار ذوالجلال
تاج تارک بر نہادہ ز افتخار احمدی
نور نورِ مصطفیٰ درازسر سرمدی
گل زچمنِ مرتضیٰ و بوستان احمدی
ہر صبح در صدرِ جنت سے سرایند طوطیان
اللہ اللہ احمدؐ آمد راز و دار احمدی
شور میم در فتادہ بر زمین و آسمان
شہرت بردہ خاندان میرزایان احمدی
آنکہ تا بد روئے دسر از آستانت لاجرم
ظل رحمت در نیابد ز آستان احمدی
غم مدار اے شاہ عاصی در زمان احمدی
حمد للہ آمدی در ظلِ احمد احمدی

نیازمند نواب شاہ احمدی از متی دارہ مشہود یانہ

غلامی اور عصمت انبیا

رسالہ ریویو آف ریلیجنز میں جس بسط اور تکمیل اور عمدگی کے ساتھ دینی مضامین لکھے جاتے ہیں اُن سے کون غافل ہیں۔ حقیقت میں اس رسالہ نے اسلام کے مسائل کی تشریح اور مخالفین کے اعتراضات کی تردید میں جو شہرت حاصل کی ہے وہ کسی اور کو نصیب نہیں۔ غلامی اور عصمت انبیاء کے مضامین پر جس طرح دریدہ دہن مخالفوں نے اسلام پر حملوں کی بوچھاڑ کر رکھی تھی اور کوئی دندان شکن جواب نہیں دیا گیا تھا۔ لیکن ریویو آف ریلیجنز کے کئی متواتر پرچوں میں غلامی اور عصمت انبیاء کے ہر ایک پہلو پر مکمل بحث کی گئی ہے۔ اور اصل اسلامی تعلیم کو ثابت عمدہ طور پر دکھا کر مخالفین کے اعتراضوں کو ایسے طور سے قلع قمع کیا گیا ہے۔ کہ تمام اطراف عالم میں ان مضامین کی دھوم مچ گئی چونکہ یہ مضامین رسالہ ریویو آف ریلیجنز میں متفرق طور پر لکھے گئے تھے۔ اس لئے شیخ احمد دین صاحب اکونٹنٹ سابق سپرنٹنڈنٹ پشاور نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان یہ دونوں مضمون ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مقامات سے جمع کر کے دو جدا جدا رسالوں میں بہت عمدہ چھاپ دئے ہیں۔ یہ دونوں رسالے دفتر بدر بک ایجنسی میں برائے فروخت موجود ہیں

غلامی ۱۰/ عصمت انبیاء ۶/

منفصلہ ذیل کتب دفتر بدر قادیان سے خریدو

اعجاز احمدی — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ حضرت مسیح موعود کی تائید میں۔ قیمت ۱/

جنگ مقدس — حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا ابطال کیا ہے اور تابل دیدہے۔ قیمت ۸/

جام شہادت — مصنفہ حضرت ثاقب صاحب۔ مولوی عبد اللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ۔ قیمت ۱/

شہادت آسمانی — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی کلمۂ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب۔ قیمت ۶/

القول الصحیح — اردو نظم۔ حضرت مسیح موعود کی تائید۔ مصنفہ خلیفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر۔ قیمت ۱/

رویائے صالحہ — مصنفہ محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باوجود سے لئے ضروری ہیں۔ قیمت ۲/

الوصیۃ — مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں۔ قیمت ۲/

نور الدین — مصنفہ علامۂ زمان حضرت حکیم الامت۔ دھرم پال کی ترک اسلام کا جواب۔ جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر مکمل بحث فرمائی ہے۔ مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے۔ قیمت ۸/

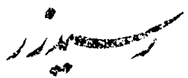
اسلام اور اس کا بانی — ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید میں۔ قیمت ۱/

نظم مستورات — مستورات کے لئے بہت پسند۔ قیمت ۱/

اسلام کی پہلی کتاب — بچوں کے لئے نہایت مفید ہے۔ قیمت ۲/

کامن احمدی۔ ادارہ داد سے لے۔ قیمت ۱/

آنہ ڈکشنری۔ طالب علموں کے لئے نہایت مفید ہے۔ قیمت ۱/



۲۳ اگست ۱۹۰۷ء	نمبر ۹۷۴	محمد دین صاحب	عہ/
" "	"	سید محمد حسین صاحب	عہ۸/
۵ " "	نمبر ۱۵۵۲	نظام الدین صاحب	عہ/
۵ " "	نمبر ۱۴۷۵	میاں احمد حسین صاحب	ے/
۵ " "	نمبر ۳۹۰	حکیم محمد دین صاحب	ے/
۵ " "	نمبر ۱۴۹۱	چودھری فیروز الدین صاحب	ے/
۶ " "	نمبر ۱۶۸۷	غلام حمید صاحب	۱۲/
۶ " "	نمبر ۱۴۸۶	محمد نصر اللہ خان صاحب	عہ/
۸ " "	نمبر ۱۵۹۹	سید مبین الدین صاحب	ے/
۸ " "	نمبر ۱۴۸۳	میاں غلام محمد صاحب	عہ۸/
۹ " "	نمبر ۱۱۷	سید محمد شاہ صاحب	عہ۸/
۹ " "	نمبر ۱۲۷۴	میر جیون علی صاحب	ے/
۱۰ " "	نمبر ۱۷۱۵	حکیم عبد الغنی صاحب	عہ۸/
۱۰ " "	نمبر ۱۷۱۷	سید نواب شاہ صاحب	عہ۸/
۱۰ " "	نمبر ۱۷۱۸	مولوی صدر الدین صاحب	عہ۸/
۱۲ " "	نمبر ۱۶۶۲	عنوان الدین صاحب	عہ۸/
۱۲ " "	نمبر ۱۷۱۹	لطف الرحمان صاحب	عہ۸/

الخطبۃ
ضرورت نکاح

۴۔ ہمارے ایک مکرم دوست جو قوم کے سید ہیں اور ایک ریاست میں معزز عہدے پر ممتاز ہیں اور اس سلسلہ میں اول درجہ کے مخلصین میں سے ہیں اور انکو حضرت اقدس بہت محبت اور دلی تعلق سے دیکھتے ہیں ان کو ایک ضرورت شرعی یعنے حصول اولاد کے لئے دوسری شادی کی ضرورت ہے اور خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منشاء ہے کہ وہ اس غرض کیلئے دوسری شادی کریں اور حضور ہی کی اجازت سے سید صاحب موصوف نے میرے پاس ذکر کیا ہے کہ بذریعہ اخبار دن کے مناسب جگہ کی تلاش کی جاوے۔ حضرت نے بھی عاجز کو زبانی فرمایا تھا کہ اس معاملہ میں کوشش کرو اس واسطے تمام خط و کتابت میرے نام ہونی چاہئے یا حضرت کے نام کیونکہ آخری فیصلہ حضرت اقدس کے حکم سے ہوگا۔

۵۔ مدد خان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں۔ مدد خان ایک نیک اور جوان آدمی ہیں۔ خط و کتابت میرے نام بمعرفت ایڈیٹر ہو۔

۶۔ سید محمد یوسف صاحب عمر ۲۲ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے مگر چند سال ہوئے کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان میں آتے تھے اور تب سے اسی جگہ رہتے ہیں اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے آئندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہیں۔ نکاح کی خواہش رکھتے ہیں۔ زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہیں۔ وہ اڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہیں

۷۔ میاں محمد حسن صاحب ملازم دفتر میگزین عمر قریباً ۴۴ سال جو کہ اپنا وطن چھوڑ کر ۷ سال سے قادیان میں مقیم ہیں۔ نکاح کے خواہاں ہیں ان کی پہلی بیوی فوت ہو چکی ہے۔ صرف ایک لڑکا عمر قریباً ۱۲ سال کا ہے۔ حضرت اقدس کے حکم سے انہوں نے یہ مضمون درج اخبار کرایا ہے امید ہے کہ جماعت میں سے کوئی نیک دل ان کی درخواست کو پورا کرے گا۔ حدیث نبوی کی متابعت میں وہ راضی ہیں۔ بلکہ خواہشمند ہیں۔ کہ اولاد والی بیوہ عورت ملے۔ تو اس کی اولاد کی بھی پرورش کریں گے۔

۸۔ میری ایک ہمشیرہ جو احمدی ہے۔ جس کی عمر ۱۶ یا ۱۷ سال کی ہوگی میں اس کا نکاح کسی احمدی سے جو اضلاع میرٹھ۔ دہلی۔ انبالہ مظفر نگر۔ سہارن پور کا ہو کرنا چاہتا ہوں۔ خط و کتابت اڈیٹر کی معرفت ہو۔

ایم۔ اے۔ ایس سکنہ ضلع میرٹھ

۹۔ گورنیکی کا ایک خوش شکل ۲۴ سالہ احمدی کاشتکار۔ گجرات گوجرانوالہ۔ سیالکوٹ۔ جہلم میں نکاح کرنا چاہتا ہے۔ جو صاحب اس کے متعلق خط و کتابت کرنا چاہیں وہ مجھ سے کریں۔

اکمل آف گولیکی ضلع گوجرات

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا۔

بدر — BADR — QADIAN

قادیان

ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

مورخہ ۱۹ رجب ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۹ اگست ۱۹۰۷ء

چیست گوئی بانگ گر آلی چہادر قادیان بینی | بروز جمعرات ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

نمبر ۳۵

دس شرائط بیعت

اوّل ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا ۔ دوم ۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم ۔ یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا ۔ چہارم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت ۔ عُسر اور یُسر ۔ نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیرے گا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم ۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر سمجھیگا ۔ نہم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تاوقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا ۔ کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا | مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم | ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست | بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمدؐ ہست نام | دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن | جان شد و با جان برون خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام | ہر نبوت را برو شد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست | زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود | آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال | وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست | ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبر ہائے معاد | ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است | منکرآن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست | منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین | آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست | ہر کہ انکار کند از اشقیاء است
یک قدم دوری ازان عالی جناب | نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ	عمہ
معاونین درجہ اول جنکو عٰہ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانے کا حق حاصل ہے	عہ
معاونین درجہ دوم جنکو عٰہ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانے کا حق حاصل ہے	للعہ
عام قیمت پیشگی	سے
مابعد	للعہ
فی پرچہ	۲

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ کرینگے ان سے بحساب پیشگی لی جاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں مل سکیگا رسید اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہیئے تمام روپیہ بنام میاں معراج الدین عمر بمقام قادیان ضلع گورداسپور آنا چاہیئے

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہٗ لا شریک لہ و اشھد ان محمداً عبدہٗ و رسولہ ۔ بار ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے اپنی تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللّٰہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۔ سہ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں آمین ۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں۔

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

یسوع ہندوؤں کا شاگرد تھا ایک صاحب لکھتے ہیں کہ یسوع کا یہ قول کہ اپنا خزانہ زمین پر نہ جمع کرو۔ بلکہ آسمان پر۔ ہندوؤں کی پرانی کتابوں میں موجود ہے اور ایسا ہی یہ قول کہ زندگانی کا دروازہ تنگ ہے اور تھوڑے ہیں جو اس میں سے گزرتے ہیں مہابھارت میں موجود ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اقوال یسوع نے ان کتابوں سے لئے۔ (ہما مطابق اصطلاح پادریوں کے جو وہ ہمارے بزرگوں کے حق میں استعمال کیا کرتے ہیں۔ چوری کئے ہیں) چونکہ یسوع مسیح کا ہندوستان میں آنا ایک ثابت شدہ امر ہے اس واسطے یہ امر صحیح معلوم ہوتا ہے۔ لیکن اس کا نام چوری نہیں۔ بلکہ یسوع مسیح ایک انسان اور خدا کا نبی تھا اور ایسے ہی ہندوستان میں بھی خدا کے نبی گزرے ہیں اس واسطے ممکن ہے۔ کہ ہر دو کے الفاظ ایک ہوں صداقتیں آخر ایک ہی ہیں۔

یہ سزا نہیں یورپ کے علاقہ ہنگری میں دو بیویاں کرنے والے کے لئے بطور سزا یہ قانونی مجبوری مقرر ہے۔ کہ دونوں بیویوں کو ایک ہی گھر میں رکھے اور خود بھی اس میں رہے۔ ہمارے نزدیک یہ کوئی سزا نہیں۔ بلکہ اس ملک میں تعدد ازدواج کے پھیلنے کا ایک عمدہ ذریعہ ہے۔ اسلامی شریعت کے مطابق ہر عورت کے واسطے ایک جدا بیت کا ہونا ضروری ہے گھر خواہ ایک ہی ہو۔ بلکہ مرد کا کمرہ بھی جدا ہونا چاہئے اس کے سوائے ایک گھر کے اندر رہنا کوئی تکلیف کا موجب نہیں بلکہ دانا لوگ ایک ہی جگہ رہنا باہمی تعلقاتِ محبت کے بڑھانے کا ذریعہ بنا لیتے ہیں۔ معمولی اختلاف کسی امر میں ہو کر کچھ بحث مباحثہ یا وقتی ناراضگی کا ہو جانا تعدد ازدواج پر کوئی عیب نہیں ہو سکتا کیونکہ بغیر اس تعلق کے بھی اگر کچھ مرد یا عورتیں ایک جگہ جمع ہوں تو بسبب اختلاف عادات اور طبائع کے کچھ نہ کچھ تنازعہ کبھی ہو ہی جاتا ہے۔

دہریہ پادری انگلستان کی دنیا پادری لیزلی سٹیفن صاحب کے نام سے بخوبی واقف ہے۔ پادری صاحب موصوف بائبل اور یسوع کے مذہب پر بالکل ایمان نہ رکھتے تھے اور دہریہ مزاج آدمی تھے۔ باوجود اس کے انہوں نے پادری پنے کی ڈگری حاصل کی تھی اور تمام پادریانہ اختیارات اور حقوق ان کو حاصل تھے۔ ان کے ڈگری حاصل کرنے پر لنڈن کا میگزین کوارٹرلی ریویو جولائی ۱۹۰۷ء کے نمبر میں لکھتا ہے۔ کہ باوجود بے دین ہونے کے پادری بن جانے میں لیزلی سٹیفن صاحب کا کچھ قصور نہ تھا بلکہ یہ فعل ان کے واسطے جائز اور ضروری تھا کیونکہ کیمبرج یونیورسٹی کے قواعد کے مطابق وہ یونیورسٹی کے فیلو بن نہ سکتے تھے۔ جب تک کہ وہ پادری نہ بنتے اور فیلو بننا ضروری تھا۔ اس واسطے وہ پہلے پادری بن گئے اور اس امر کو مذہب کے گہرے خیالات کے ساتھ کچھ تعلق نہ تھا۔ کیونکہ بہت سے آدمی اس قسم کے ہیں جو صرف عیسائیت کو اس واسطے لئے پھرتے ہیں کہ ان کے باپ دادا عیسائی تھے ورنہ انہوں نے کبھی کوشش نہ کی کہ اس امر پر غور نہیں کیا۔ کہ مذہب کیا شے ہے اور عیسائیت کیا چیز ہے؟ دوسرے الفاظ میں وہ گلے پڑا ڈھول بجا رہے ہیں۔

کیا سچ فرمایا ہے۔ قرآن شریف نے مَا لَهُم بِهِ مِنْ عِلْمٍ وَلَا لِآبَائِهِمْ كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ إِن يَقُولُونَ إِلَّا كَذِبًا۔ اس بات پر نہ ان کو کچھ علم حاصل ہے اور نہ ان کے باپ دادوں کو کچھ علم حاصل تھا۔ بہت بڑی بات ہے جو ان کے موتھ سے نکلی اور بالکل جھوٹھ بولتے ہیں۔

مصلوب عیسائیت

(ترجمہ و اقتباس از میگزین لائٹ آف انڈیا بابت ماہ مارچ ۱۹۰۷ء)

(مطبوعہ شہر لوس انگلیس واقعہ ملک امریکہ)

جب سے یسوع کا خون کلوری پہاڑ پر گرایا گیا ہے اس مقدس خون کے قدم بقدم اور اس کے نام کی خاطر دنیا خون سے بھری ہوئی دکھائی دیتی ہے۔ صلیبی پیغام تو صلح اور محبت کا تھا اور یسوع کا سبق تو نرمی اور امن کا تھا۔ پر خود صلیب اور یسوع کے نام سے تب سے لیکر آج تک دنیا نے مجنونانہ خون ریزیوں اور کشت و خون کا کام کیا ہے۔

یسوع کا کچھ قدم ہی ایسا مبارک تھا کہ جب اس نے دنیا میں جنم لیا۔ تو اس کے پیدا ہوتے ہی ہزاروں بے گناہ بچے بے دریغ تہ تیغ کئے گئے۔ جب وہ بڑا ہوا تو وہ خود اسی ظلم کا شکار ہوا اور اس کے بعد اس کے ساتھی خون آلودہ کئے گئے۔ یہاں تک کہ ان ساتھیوں نے طاقت پکڑی۔ تو انہوں نے اپنے دشمنوں کا خون بہانا شروع کیا اور جب وہ بھی ختم ہوا تو عیسائی فرقے آپس میں کشت و خون کرنے لگے اور اس طرح خداوند کی بھیڑوں نے اس ناصری بزرگ کے نام کو سرخ حروف کے ساتھ ہمیشہ روشن رکھا۔

وہ دن تو گذر گئے۔ جب کہ پادری لوگ اپنے مذہب کی خاطر تلوار چلانے کی منادی کیا کرتے تھے۔ کیونکہ دنیا اب دانا ہو گئی ہے اور مدرسوں کے پڑھے ہوئے طالب علم ان کے کہنے میں نہیں آ سکتے۔ تاہم اب غیر مذاہب پر ناجائز حملے کرنے کے واسطے ایک نئی راہ اختیار کی گئی ہے اور وہ یہ ہے کہ امریکہ کے شہروں میں ایسے مدرسے بنائے گئے ہیں جہاں کہ لوگ مشنری بنائے جاتے ہیں چونکہ امتحان بہت آسان ہوتا ہے اس واسطے اکثر لوگ جو قانون اور ڈاکٹری کی محنت برداشت نہیں کر سکتے۔ اس کشادہ راستہ سے بآسانی گذر جاتے ہیں اور پیشتر اس کے کہ عقل و فکر کی جولانی حاصل کریں۔ ہنوز سچ مچ لیلے ہی ہوتے ہیں۔ جبکہ غیر ملکوں میں وعظ کرنے کے واسطے بھیجدئے جاتے ہیں۔ یہ لیلے طبعاً اتنے فہیم نہیں ہوتے۔ کہ غیر ملک کے بزرگوں اور دیگر ادیان کے سرداروں کو کس طرح مخاطب کرنا چاہئے اس واسطے وہ اپنے گرجے میں کھڑے ہو کر سب کو بے دھڑک گالیاں سناتے ہیں اور ہر ایک پر عیب لگانے کے واسطے ہمیشہ طیار رہتے ہیں۔

برقی طوفان کی آمد مسٹر ٹی۔ اے۔ ایڈیسن اپنے حیرت انگیز ایجادوں کے علاوہ فونوگراف کی وجہ سے دنیا کے دور افتادہ حصوں میں اس قدر شہرت رکھتے ہیں کہ اس کی نسبت کچھ زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

مسٹر ایڈیسن کا خیال ہے کہ آئندہ دس سال میں اہل دنیا ایسے ایسے عجیب و غریب ترقیات اور اس قدر حیرت انگیز ایجادات دیکھیں گے جو گذشتہ نصف صدی میں بھی نصیب نہوئے ہوں گے کچھ ہی عرصہ بعد کاشتکار بذریعہ نائٹروجن اپنے کھیتوں کو مالا مال کریں گے الکٹریسٹی یعنی علم البرق ابھی حالت طفلی میں ہے اور باوجود اس کے سالہا سال سے سرگرمی سے اسکی تحقیقات میں معروف ہوں پھر بھی میں اعتراف کرتا ہوں کہ اس کے عجیب و غریب اسرار قدرت کو ہنوز میں نے کچھ بھی نہ سمجھا ابھی کہیں زیادہ اور کہیں حیرتناک دریافتوں کا ہونا باقی ہے امید ہے کہ عنقریب ایک ایسا سہل اور کم خرچ بالانشین طریقہ نکل آئیگا۔ جس کے ذریعہ کوئلے سے برقی رو پیدا ہو کر براہ راست کام دے سکے۔ (ریاض الاخبار)

کشمیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مخدومی و مکرمی جناب حضرت مفتی صاحب السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - آجکل کشمیر مین عرصہ چار ماہ سے ہیضہ کی بیماری بڑی سخت پڑی ہوئی ہے - ہزاروں آدمی اس دنیائے فانی کو الوداع کہہ کر ملک عدم کو چلے گئے گھروں کے گھر خالی ہو گئے - چیف میڈیکل آفیسر دورہ کر رہا ہے - چونکہ کشمیر کے باشندے تو پہلے ہی کم حوصلے ہین - اب اس پر بھی زیادتی ہوئی - خصوصاً ایک گھر مین ایک شخص جو کہ اس گھر کا مالک تھا - بعارضہ کالرا بیمار ہو گیا - اس کے بال بچے جتنے تھے وہ سب بھاگ گئے جب وہ بیچارہ "العطش العطش" کی حالت مین مر گیا - تو گاؤں کے نمبرداروں نے بغیر تجہیز و تکفین کے اس مردے کی لاش دفن کر دی - راقم بھی اسی بیماری کے عارضہ سے بیمار پڑا - اور کسی شخص کو میرے بچنے کی امید نہ رہی اور میرے مخالف نہایت خوش اور خورم ہوئے اور ہر ایک آدمی کو نصیحت کرنے لگے - کہ جو شخص اس کی خبر گیری کے لئے چلا جاوے - تو وہ قیامت کے دن قادیانی جماعت کے ساتھ دوزخ مین داخل ہوگا - یہان تک کہ حکیم بھی ڈر کے مارے میرے علاج کے لئے نہین آیا - الحمد للہ رب العالمین - مجھے خداوند کریم نے اپنے فضل و کرم سے صحت کامل عطا کی - اور میرے مخالفوں کا منہ کالا ہو گیا اور بہت سے لوگ اس سلسلے پہ ناسزا کہنے سے باز آ گئے لیکن شریر ملانے کہاں ماننے لگے - وہ تو "صد نشان بیند غافل بگذرند" مخبر صادق کی باتین نہایت صفائی اور روشنی سے ظاہر ہوتی ہین - یہان کا میر واعظ رسل بابا صاحب جس کو سری نگر کے لوگ عالم بڑا اور امام مانتے ہین اس کی یہ تقریر ہے کہ جو کچھ حضرات مفسرین اور محدثین لکھ گئے ہین وہی سچ ہے - باقی سب جھوٹ -

اور گاؤں مین تو ایک علیحدہ میر واعظ صاحب ہین کا مرتبہ وہ لوگوں نے شاہ عبد الحق صاحب دہلوی سے بھی بلند کر دیا ہے - جو کہ اپنی کج فہمی سے "مہ چند وعظ نشست و نزاع خطیب" کا مصداق ہوا ہوا ہے - وہ تو یوں اپنے سامعین کو وعظ و نصیحت سے سرشار کرتے ہین - کہ سید عبد القادر صاحب گیلانی (نعوذ باللہ) ذات ذوالجلال کا قلم ہے - جو کچھ قلم سے لکھا جائیگا وہ صحیح اور درست ہے - یعنے جو کچھ سید عبد القادر صاحب نے کہا ہے اور لکھا ہے - پس جو شخص قلم سے (یعنی سید عبد القادر صاحب سے) منکر ہو جاویگا - وہ تو لکھنے والے (اللہ تعالیٰ سے) بھی منکر - اب یہاں پر جائے غور ہے - کہ گو مندرجہ بالا فقرات سے یہ مراد ہو کہ ایمان کی جڑھ سید عبد القادر صاحب کے قول و فعل پر چلنے اور یقین کرنے پر ہی منحصر ہے اگر ان کے قول و فعل پر چلنا ایک با ایمان مسلمان کے لئے کوئی کفر کا الزام نہین - لیکن صاف طور پر یہ بات دل پر جم جاتی ہے - کہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ پیدا کیا ہے - وہ صرف صاحب موصوف کے غرض سے کیا ہے - بلکہ یہ بھی خیال گزرتا ہے - کہ شائد اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ صاحب ممدوح کے ہی حوالہ کر دی ہے - نعوذ باللہ من ذالک - چون ہمین مکتب است این ملا - کار طفلان تمام خواہد شد -

مسلمانو! ایسے آدمیوں کی صحبت سے پرہیز کرو دیکھو دنیا پر کیسے کیسے عذاب نازل ہوتے جاتے ہین اب بھی بدیوں سے باز آؤ - نہین تو بعد مین پچھتاؤ گے کسی نے سچ کہا ہے - ع

نصیحت بگفتم اگر بشنوی ۔ وگر نشنوی خود پشیمان شوی

خاکسار میر غلام احمد مہجور از یار کلان ریاست کشمیر

نظم

(از سخاوت علی صاحب روہیل کھنڈ شاہجہانپور)

رہا اٹھتے بیٹھتے ہر دم یہی ورد زبان مجھ کو
کرم سے اپنے پہونچا دے الٰہی قادیان مجھ کو
تصدق احمد مرسل کا صدقہ اپنی رحمت کا
دکھا دے جلد یارب سرزمین قادیان مجھ کو
تپ فرقت سے کل پڑتی نہین ہے سخت بیکل ہون
ملا یارب مسیحا سے دکھا دار الامان مجھ کو
ہے صدمہ روح پر دل مین چھپا ہے خار حسرت کا
غم دوری حضرت نے کیا ہے نیم جان مجھ کو
مرے ہادی ترے قدمون پہ مٹ جاؤں یہ حسرت ہے
ترے صدقہ سے حاصل ہو حیات جاودان مجھ کو
بھلا کیوں کر نہ ہوں نازان مین اپنی خوش نصیبی پر
ملا ہے میری قسمت سے مسیحائے زمان مجھ کو
عدو کی بد زبانی پر ہون چپ مین حکم حضرت سے
نہ سمجھے کوئی بدگو بے ہنر اور بے زبان مجھ کو
کرامتین ہزاروں سینکڑوں اعجاز ظاہر ہین
خدا شاہد دکھلائے اپنے لاکھوں نشان مجھ کو
خبر قرآن دیتا ہے وفات ابن مریم کی
بھلا ہو زندگی کا کس طرح سے پھر گمان مجھ کو
یقین رکھتا ہوں بیشک آپ ہی ہین مہدی و عیسیٰ
نہین کچھ غم کہے کافر اگر سارا جہان مجھ کو
دعا ہے بس یہی میری کہ حضرت کی غلامی مین
یونہی ثابت قدم رکھے خدائے مہربان مجھ کو

تاریخ بناء مکان

جناب مولوی حکیم محمد حسین صاحب احمدی احمد آبادی نے عاجز کے مکان کے واسطے ایک تاریخ از روئے محبت لکھ کر ارسال فرمائی ہے - جو درج ذیل کی جاتی ہے - اللہ تعالیٰ مولوی صاحب موصوف کو جزائے خیر دے اور ان کو بھی ان کے والدین مرحوم کی طرح جائے نزول مسیح موعود کیواسطے مہاجر بنا کر خاتمہ بالخیر کرے - آمین - ع

محمد صادق ما مفتی صدق
کہ باشد بدر او انوار خورشید
بنا یک منزل اندر قادیان کرد
ضیا ر او بود آثار خورشید
حسین از دے نویسد سال تعمیر
۱۳۲۵
بنام او کہ باشد دار خورشید
الٰہی باد روشن تا قیامت
مکان چون رونق بازار خورشید

الخطبة

میرے ایک دوست کی لڑکی عمر گیارہ سال کے واسطے رشتہ کی ضرورت ہے برین شرائط - لڑکا احمدی صحیح النسب مغل - انٹرنس پاس - عمر ۱۶ اور ۲۰ سال کے درمیان ہو
راقم - ن - د
خط و کتابت معرفت ایڈیٹر صاحب اخبار بدر ہو -

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

مورخہ ۱۹ - رجب المرجب ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۹ اگست ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۲۳ اگست ۱۹۰۷ء - ۱ - اِنّ الّذین کفروا وصدّوا عن سبیل اللّٰہ سینالہم غضب من ربہم

ترجمہ - تحقیق وہ لوگ جنھون نے کفر کیا اور خدا تعالیٰ کے راہ سے روکا ان کو ان کے رب سے غضب پہونچیگا۔

۲ - یومَ تاتی السماء بدخانٍ مبین

ترجمہ - جس دن آسمان کھلے طور پر دہوان لائیگا۔

۳ - انّ خبر رسول اللّٰہ واقع

ترجمہ - اللہ کے رسول نے جو خبر دی تھی وہ واقع ہونیوالی ہے۔

۴ - لا تحزن انّ اللّٰہ معنا۔

ترجمہ - غم نہ کر تحقیق اللہ ہمارے ساتھ ہے

۵ - انّ ربی کریمٌ قریبٌ

ترجمہ - تحقیق میرا رب سخی ہے اور نزدیک ہے

۶ - انّہ فضل ربّی - انہ کان بی حفیا

ترجمہ - میرے رب نے فضل کیا وہ مجھ پر مہربان ہے

۷ - انّی معک یا ابراہیم

ترجمہ - مین تیرے ساتھ ہون اے ابراہیم -

۸ - لا تخف صدقت قولی

ترجمہ - تو کچھ خوف نہ کر - مین نے اپنی بات کو سچا کر دکھایا یعنی سچی کرکے دکھاؤنگا۔

۲۷ اگست ۱۹۰۷ء - صاحبزادہ میان مبارک احمد صاحب جو سخت تپ سے بیمار ہین اور بعض دفعہ بیہوشی تک نوبت پہنچ جاتی ہے اور ابھی تک بیمار ہین ان کی نسبت آج الہام ہوا

قبول ہوگئی - نو دن کا بخار ٹوٹ گیا

یعنی یہ دعا قبول ہوگئی کہ اللہ تعالیٰ میان صاحب موصوف کو شفا دے - یہ پختہ طور پر یاد نہین رہا کہ کس دن بخار شروع ہوا تھا لیکن خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے میان کی صحت کی بشارت دی اور نوین دن بخار کے ٹوٹ جانیکی خوشخبری پیش از وقت عطا کی ہے نوین دن کی تصریح نہین کی اور نہ ہو سکتی ہے لیکن یہ معلوم ہوتا ہے کہ تپ کی شدید حالت جس دن سے شروع ہوئی وہ ابتدا مرض کا ہوگا - واللہ اعلم بالصواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً و مصلیاً

ایک سوال از مولوی عبد الوہاب دہلوی اور اوس کا جواب شافی و کافی

از طرف سید محمد احسن صاحب امروہی

سوال - حضرت مرزا صاحب نے اپنے رسائل اور کتب مین تحریر فرمایا ہے - کہ درصورت دوبارہ نزول حضرت عیسیٰ کے جیسا کہ مخالفین کا عقیدہ ہے - حضرت عیسیٰ کا جواب جو فلمّا توفّیتنی کنت انت الرقیب علیھم ہے - غلط ہوا جاتا ہے - کیونکہ دوبارہ نزول ان کا اگر مانا جاوے تو حضرت عیسیٰ کو اہل کتاب کے مشرک ہونے کی خبر ضرور ہوگی کیونکہ انہون نے اہل کتاب کو بوقت نزول ثانی اپنے کے اتخاذ الٰہ کا قائل پایا ہوگا اور آسمان سے اوتر کر اسی کفر و شرک کو اون کے دور کیا ہوگا - حتی کہ تمام اہل کتاب اون پر ایمان لے آوین گے - انتہیٰ - یہ حضرت مرزا صاحب کی تحریر ہے جو ان کی کتابون مین لکھی ہوئی ہے - لیکن یہ استدلال مرزا صاحب کا عدم نزول ثانی مسیح پر غلط ہے کیونکہ اسی رکوع سے پہلے رکوع مین اللہ تعالیٰ فرماتا ہے - یوم یجمع اللہ الرسل فیقول ماذا اجبتم قالوا لا علم لنا - اس آیت مین تمام رسولون نے بالکل اپنے علم کی نفی ہی کی ہے - کیونکہ لفظ علم کا جو نکرہ ہے حیز نفی مین وارد ہوا ہے اور الرسل سے بھی جملہ رسول مراد ہین جبتک کہ کوئی مخصص موجود نہو اور چونکہ حضرت عیسیٰ بھی رسول ہین تو اس لئے وہ بھی الرسل مین داخل ہین - پس جس طرح پر کہ اس آیت مین نفی علم کی قائل تمام رسول ہوئے اوسی طرح پر حضرت عیسیٰ بھی باوجود نزول ثانوی کے نفی علم کے قائل ہوئے ہین - باوجودیکہ آیت فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم الآیۃ مین نفی علم کی حضرت عیسیٰ سے صرف مفہوم ہوتی ہے - منطوق نہین ہے لیکن آیت قالوا لاعلم لنا مین نفی علم کی منطوقاً و نصاً موجود ہو پس جو تاویل قالوا لا علم لنا مین کی جاوے گی، وہی تاویل بعینہا کنت انت الرقیب مین بطریق اولیٰ کی جاسکتی ہے - فما ھو جوابکم فھو جوابنا - الحاصل یہ استدلال حضرت مرزا صاحب کا عدم نزول ثانوی حضرت عیسیٰ پر ٹھیک نہین ہو سکتا اور نہ آیت کنت انت الرقیب علیھم کے منافی ہے - نزول ثانوی عیسیٰ پر اور سائل یہ نہین کہتا ہے - کہ قالوا لا علم لنا مین کوئی تاویل صحیح نہین ہو سکتی - مگر یہ ضرور کہتا ہے - کہ جو تاویل قالوا لا علم لنا مین کی جاسکتی ہے - وہی تاویل یہان پر بھی ہو سکتی ہے -

الجواب

یہ سوال ناشی ہے علوم الٰہیہ کی بےخبری کی وجہ سے - کیونکہ دونون سوالون اور اوس کے جوابون مین تفاوت زمین و آسمان کا ہے - اب اس تفاوت کو سمجھ لو - کہ لفظ ماذا مین حرف ما استفہام کے لئے ہے اور ذا بمعنی الذی کے ہے دیکھو وجوہ الاعراب امام ابو البقا وغیرہ کو - اور یہ تو ظاہر ہے - کہ لفظ الذی کا بسبب موصول ہونے کے حقیقتاً عموم کے لئے آتا ہے - اس لئے لفظ ماذا استونکی تمام حالات کو شامل ہے - خواہ وہ حالات ظاہری ہون یا باطنی - جسمانی ہون یا روحانی - اور قرآن مجید مین یہ لفظ ماذا کا (جس کے معنی ترکیب صحیح امام فن لغت اور امام فن اعراب کے بمعنے ماالذی کے ہی بہت جگہ وارد ہوا ہے اور اکثر جگہ پر اوس سے عموم ہی مراد ہے - جیسا کہ فرمایا اللہ تعالےٰ نے ماذا اراد اللہ بھذا مثلاً یعنی ماالذی اراد اللہ بھذا مثلاً - ایضاً فماذا تامرون - ماذا تفقدون فانظروا ماذا یرجعون - فانظری ماذا تامرین - قالوا ماذا قال ربکم اورونی ماذا خلقوا - ماذا تعبدون - اورونی ماذا خلقوا من الارض ماذا قال انفا - وغیرہ وغیرہ ان جملہ آیات مین ذا بمعنی الذی کے ہی آیا ہے - پس ماذا اجبتم کے معنی ماالذی اجبتم ہوئے جو عموم حالات سے سوال کیا گیا ہے اور یہ تو ظاہر ہے - کہ حالات انسانی خواہ ظاہری ہون یا باطنی - جسمانی ہون یا روحانی - یعنے اعمال ہون یا عقائد تحت احکام الٰہی کے ہوتے ضروری ہین - کہ درصورت موافقت کے باعث نجات ہین - اور درصورت مخالفت کے موجب سخط الٰہی کے ہین اور پھر اگر امعان نظر کی جاوے تو ان اعمال اور عقائد کے مراتب باعتبار اخلاص و کمال اخلاص و ضعف اخلاص کے بھی درجات مختلفہ رکھتے ہین مثلاً ایک تو عمل نماز کا وہ ہے جو حضرت صدیق اکبر اور دیگر مخلصین صحابہ سے صادر ہوتا تھا اور دوسرا نماز کا عمل وہ ہے جس کو شیخ سعدی نے بیان کیا ہے۔

کلید در دوزخ است آن نماز - کہ در روئے مردم گذاری دراز - کہ دانگہ در سندق نیستی اگر بے وضو در نماز ایستی - یہ تو تذکرہ تھا اعمال ظاہری - آگے رہے عقائد متعلق الٰہیات و نبوات و معاد کے اون کی خبر سوائے علام الغیوب کے کسی کو بھی نہین ہو سکتی ہے خاکسار نے مالک یوم الدین کی تفسیر مین ایک نکتہ لکھا ہے وہ یہ ہے - کہ باوجودیکہ اللہ تعالیٰ اولیٰ یعنے دنیا و عقبےٰ یعنی آخرت دونون کا مالک ہے - پھر ملکیت کی تخصیص یوم الدین کی ساتھ کیون فرمائی گئی ہے - وجہ یہ کہ ذات پاک مالک دار الجزا کے لئے لازم ہے کہ دار العمل دنیا کے ہر ایک عمل جزوی و کلی مخلصانہ و غیر مخلصانہ کو بھی بخوبی جانتا ہو اور مقدار اخلاص و کمال اخلاص و عدم اخلاص و ضعف اخلاص وغیرہ وغیرہ سے پورا علیم و خبیر ہو تاکہ بحکم جزاءً وفاقاً کے عمل کے موافق جزا دیجاوے ورنہ ظلم لازم آویگا - پس جو ذات پاک مالک دار الجزا یعنی مالک یوم الدین فرما دینے کی کوئی ضرورت نہ رہی - کہ مالک دار العمل فرمایا جاتا - کیونکہ کلام بلیغ کے لئے ضروری ہے کہ غیر ضروری شے کا ذکر نہ کیا جاوے تاکہ حشو لازم نہ آوے - اس لئے صرف مالک یوم الدین ہی فرمایا گیا - الحاصل چونکہ جملہ اعمال و عقائد امت کی تبلیغ و تعلیم انبیاء کے لئے ضروری تہی اس لئے ماذا اجبتم اون سب کو شامل ہے - پس اس لئے ماذا اجبتم کا جواب بجز لا علم لنا کے اور کچھ نہین ہو سکتا - کیونکہ ہر ایک اعمال و عقائد اور ان کے مدارج کا احوال بجز علام الغیوب کے نہ کسی نبی کو معلوم ہو سکتا ہے اور نہ کسی ولی کو - اور آیت فلما توفیتنی مین جو ایک خاص سوال کے جواب مین ہے اس کا قیاس کرنا آیت قالوا لا علم لنا پر قیاس مع الفارق ہے کیونکہ یہان پر ایک سوال خاص ہے - یعنی صرف اتخاذ الٰہ کا سوال ہے لہذا ایک خاص جزئی سوال کے جواب مین حضرت عیسیٰ کو اپنی لاعلمی کا بیان کرنا خلاف واقع ہے اس لئے حضرت عیسےٰ کے نزول ثانی کے لئے یہ آیت منافی ہوئی جاتی ہے اس جگہ پر ایک سوال اور ہے وہ یہ کہ انبیاء اور نیز بعض اولیا قیامت کے روز اپنی اپنی امت اور جماعت کے لئے گواہ ہو کر بھی پیش کئے جاوین گے - کما قال اللہ تعالےٰ فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشھید وجئنا بک علی ھؤلاء شھیدا - ایضاً و کذلک جعلناکم امۃ وسطا لتکونوا شھداء علی الناس ویکون الرسول علیکم

۴ [illegible] ضرور بالضرور [illegible] دار العمل بھی [illegible] مالک یوم الدین

شہیداً - پس جبکہ انبیاء اور بعض اولیاء کو اپنی اپنی اُمت اور جماعت کا علم ہی نہین ہے - تو پھر وہ شہادت کیون کر دے سکین گے - شاہد کے لئے ضروری ہے کہ مشہود علیہ کے حالات سے واقف ہو -

الجواب

ان آیات مین جملہ حالات جزوی وکلی کی شہادت مفصلاً مراد نہین ہے - بلکہ صرف وہ کفر وشرک وتکذیب ظاہری یا اسلام ظاہری مراد ہے - جہان تک انبیاء علیہم السلام کو مشاہدہ ہُوا تھا یا قرائن حالیہ ومقالیہ سے اون کو معلوم ہوگیا تھا یا خود اللہ تعالےٰ نے کسی منافق یا کافر یا مومن کے کسی مخفی حال سے ان کو مطلع فرمایا تھا یا کسی مومن کے صدق وکمال اخلاص سے اونکو اطلاع دی تھی کیونکہ علم غیب خاصہ اسی علام الغیوب کا ہے - حدیث متفق علیہ مین موجود ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہین - انما انا بشر وانہ یاتینی الخصم فلعل بعضہم ان یکون ابلغ بحجتہ من بعض فاحسب انہ صادق فاقضی لہ فمن قضیت لہ بحق مسلم فانما ھی قطعۃ من النار فلیحملھا او یذرھا - حاصل ترجمہ یہ ہے کہ مین بھی بشر ہون اور یہ اتفاق ہو جاتا ہے کہ مقدمات مین جھگڑنے والے میرے پاس آتے ہین اور بعض خصم ایسے لسان ہوتے ہین کہ اپنی حجت کے بیان کرنے مین دوسرے فریق پر غالب آجاتے ہین اور مین اچھا واسمجھ لیتا ہون کہ وہ صادق ہے - یعنے باوجودیکہ نفس الامر مین وہ کاذب ہے اور اسی کے حق مین فیصلہ کر دیتا ہون حالانکہ وہ اصل مین باطل پر ہوتا ہے - پس جس شخص کے لئے کسی مسلمان کے حق کا مین بظاہر فیصلہ کر دون تو وہ اندرین صورت اس کے لئے ایک ٹکڑا دوزخ کا ہوتا ہے - چاہے تو وہ دوزخ کو خریدے - یا دوزخ کو چھوڑ دیوے مطلب یہ کہ دوزخ کا خریدنا اس کو ہرگز نہین چاہیئے اور میرے ظاہری فیصلہ پر بھی فریفتہ ہونا نہین چاہیئے - انتہی - اور بھی صدہا نصوص بینہ قرآن مجید کی دلالت صریحہ کر رہی ہین - کہ انبیاء واولیاء عالم الغیب نہین ہوتے ہین - قال اللہ تعالےٰ - ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر وما مسّنی السوء ایضا ولا یحیطون بشیء من علمہ الا بما شاء - پس توفیق وتطبیق ان آیات اور آیات شہادت مین یہی ہے - کہ مراد شہادت انبیاء سے اونہین امور کی شہادت ہے جو انبیاء کو مشاہدہ ہو گئی ہون - یا قرائن حالیہ ومقالیہ سے اونھون نے کوئی حال معلوم کر لیا ہو یا خود اللہ تعالےٰ نے کسی کے حال صدق واخلاص یا نفاق وکفر سے دنیا مین ان کو اطلاع فرما دی ہو - اور پھر دیکھو کہ اسی آیت کو کہ لا علم لنا کے سیاق مین کہا گیا ہے - کہ انک انت علام الغیوب - یعنے وہ حالات جزئیہ جو ہماری نظرون سے مخفی ہین - اس کا علم ہم کو ہرگز حاصل نہین ہو سکتا اون سب کا جاننے والا تو تو ہی ہے - نہم پھر مین اصل مطلب کیطرف رجوع کرتا ہون کہ جو سوال حضرت عیسےٰ سے کیا گیا ہے وہ تو اونکی خاص حالت سے سوال ہے - جس کا علم حضرت عیسےٰ کو بوقت نزول ثانوی کے یقینی طور پر ہوگیا ہو گا کیونکہ بصورت نزول ثانوی کے اس کو مشاہدہ کر لیا ہو گا - مثلاً ہمارے اس زمانہ مین کون نہین جانتا - کہ عیسائیون نے حضرت عیسےٰ اور اون کی والدہ کو معبود قرار دے لیا ہے اور مخالفین کے نزدیک نزول ثانوی حضرت عیسےٰ کا اگر ہووے گا تو خاص اسی اتخاذ الہ کے رد اور نفی کرنے کے لئے واقع ہووے گا اور انہین شرکیات کا قلع وقمع حضرت عیسےٰ بوقت نزول ثانوی کے فرما دین گے - پس اس خاص امر یعنی اتخاذ الہ کی نسبت حضرت عیسےٰ کا یہ کہہ دینا کہ یا اللہ تجھی کو اس کی خبر ہے یعنی مین کچھ نہین جانتا بالضرور خلاف واقع اور کذب ہے جس کی تکذیب کے لئے یوم ینفع الصادقین صدقھم - اسی کے آگے فرمایا گیا ہے - پس کیونکر ہو سکتا ہے - کہ ایسے روز حشر مین حضرت عیسےٰ ایسا کذب صریح جناب باری مین بیان کرین - پس دونون سوالون اور ان کے جوابون مین بون بعید موجود ہے ببین تفاوت رہ از کجا است تا بہ کجا - بڑے افسوس کی بات ہے - کہ سائل حضرت عیسےٰ کے نزول ثانوی کا ایسا معتقد ہے - کہ قرآن مجید مین ہی تناقض ثابت کرنا چاہتا ہے - اس کی خواہش ہے - کہ قرآن مجید مین تناقض ثابت ہو جاوے تو ہو جاوے - مگر حضرت عیسےٰ کی حیات اور نزول ثانوی قائم رہے وانی لہ ذلک - کیونکہ حضرت عیسےٰ کی وفات تو قطعی طور پر فلما توفیتنی سے اور نیز دیگر نصوص قرآنیہ سے ثابت ہو چکی ہے اور آئیت کنت انت الرقیب علیہم وانت علی کل شیء شہید - تو جواب واقع ہُوا ہے فلما توفیتنی کا اور معنی توفیتنی کے یہان پر بجز موت کے نوم کے بھی نہین ہو سکتے ہین جیساکہ کتب ورسائل سلسلہ مین کالشمس فی نصف النہار ثابت کیا گیا ہے - پس حضرت عیسیٰ کا کہنا کہ کنت انت الرقیب علیہم وانت علی کل شیء شہید کیا صادق مقولہ ہے جس مین ایک ذرہ بھر خلاف نہین - مگر اوسی صورت مین کہ وفات کے بعد نزول ثانوی واقع نہ ہووے - کیونکہ کسی نبی کو اپنی وفات کے بعد اپنی امت کا حال کچھ بھی معلوم نہین ہو سکتا ہے - الا باشاء اللہ تعالیٰ - اور پھر جب کہ یہ لحاظ کیا جاوے کہ نزول ثانوی حضرت عیسےٰ کا شاہد تب ہو سکتا ہے کہ اون کی وفات واقع نہ ہوئی ہوتی اور جبکہ وفات ہو چکی ہے تو پھر نزول ثانوی چہ معنی دارد - بالآخر یہ عرض ہے - کہ قرآن مجید مین تعارض ہرگز ہرگز واقع نہین ہو سکتا - وان کان علی زعم المخالفین - پس ماذا اجبتم قالوا لا علم لنا - اپنی جگہ پر نہائت مناسب اور صحیح ہے - کہ ماذا اجبتم کا جواب بجز لا علم لنا کے اور کچھ ہو ہی نہین سکتا اور فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشہید وجئنا بک علی ھؤلاء شہیدا اپنے معنے اور مراد کے ساتھ نہایت درست ہے - کہ شہادت انبیاء کی بروز قیامت انہین اعمال اور عقائد پر ہووے گی جو اون کو دنیا مین معلوم ہو چکے تھے اور جواب حضرت عیسےٰ کا فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم وانت علی کل شیء شہید - کیا صدق الاقوال ہے - کہ بعد اون کی وفات کے نصاریٰ کے اتخاذ الہ کی اون کو کیا خبر ہو سکتی ہے لیکن یہ جواب مذکور حضرت عیسیٰ کا درصورت نزول ثانوی کے حسب تقریر حضرت اقدس کے ضرور بالضرور غلط ہے - لہذا ایسے امر غلط کا اندراج قرآن مجید کی شان عالی سے بالکل پاک اور مبرا ہے - بشرطیکہ تدبر کیا جاوے - صدق اللہ تعالیٰ -

افلا یتدبرون القرآن ولو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا - والسلام علی من اتبع الہدیٰ

محمد حسین امروہی

(۶)
(۴)

مسیح موعود کی جماعت کو جہاد کی ممانعت

برٹش گورنمنٹ کو ہندوستانی مسلمانون پر حکومت کرنے کے راہ مین سب سے بڑی مشکل مسئلہ جہاد ہے جسکو ممکن ہے کہ بعض دیگر تعلیمیافتہ مسلمانون نے بھی کسی حد تک ایسے رنگ مین سمجھا ہو جو درست ہو لیکن وہ شخصی اور مختلف رائین عوام کو ایسا فائدہ نہین دے سکتین جیسا کہ حضرت مسیح موعود کا حکم بحیثیت ایک چار لاکھ اور اسپر روز افزون ترقی کرنیوالی تعداد کی جماعت کے لیے جہاد کی خرابیون سے رکنے اور دوسرون کے روکنے کے ذریعہ سے گورنمنٹ کے راہ سے ان کانٹون کو ہٹاتا ہے چونکہ آجکل پولیٹکل ہلچل کا زمانہ ہے اسواسطے ہم اپنی جماعت کی یاد دہانی اور سرکاری افسرون کی توجہ کیواسطے حضرت کا حکم جو آج سے آٹھ نو سال پہلے ممانعت جہاد کے لئے نظم کے لطیف پیرایہ مین شائع ہوا تھا اس جگہ خوشخط درج کر دیتے ہین۔

ممانعت جہاد

۱۔ اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دیں کیلئے حرام ہے اب جنگ اور قتال

۲۔ اب آگیا مسیح جو دیں کا امام ہے
دیں کے تمام جنگوں کا اب اختتام ہے

۳۔ اب آسمان سے نور خدا کا نزول ہے
اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے

۴۔ دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد
منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد

۵۔ کیون چھوڑتے ہو لوگو نبی کی حدیث کو
جو چھوڑتا ہے چھوڑ دو تم اس خبیث کو

۶۔ کیون بھولتے ہو تم یضع الحرب کی خبر
کیا یہ نہین بخاری مین دیکھو تو کھول کر

۷۔ فرما چکا ہے سید کونین مصطفےٰ
عیسیٰ مسیح جنگوں کا کر دے گا التوا

۸۔ جب آئیگا تو صلح کو وہ ساتھ لائے گا
جنگون کے سلسلے کو وہ یکسر مٹائیگا

۹۔ پیوینگے ایک گھاٹ پہ شیر اور گوسپند
کھیلین گے بچے سانپون سے بیخوف و بیگزند

۱۰۔ یعنی وہ وقت امن کا ہوگا نہ جنگ کا
بھولین گے لوگ مشغلہ تیر و تفنگ کا

۱۱۔ یہ حکم سن کے بھی جو لڑائی کو جائیگا
وہ کافرون سے سخت ہزیمت اٹھائیگا

۱۲۔ اک معجزہ کے طور سے یہ پیشگوئی ہے
کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے

۱۳۔ القصہ یہ مسیح کے آنیکا ہے نشان
کر دیگا ختم آکے وہ دین کی لڑائیان

۱۴۔ ظاہر ہین خود نشان کہ زمان وہ زمان نہین
اب قوم مین ہماری وہ تاب و توان نہین

۱۵۔ اب تم مین خود وہ قوت و طاقت نہین رہی
وہ سلطنت وہ رعب وہ شوکت نہین رہی

۱۶۔ وہ نام وہ نمود وہ دولت نہین رہی
وہ عزم مقبلانہ وہ ہمت نہین رہی

۱۷۔ وہ علم وہ صلاح وہ عفت نہین رہی
وہ نور اور وہ چاند سی طلعت نہین رہی

۱۸۔ وہ درد وہ گداز وہ رقت نہین رہی
خلق خدا پہ شفقت و رحمت نہین رہی

۱۹۔ دل میں تمہارے یار کی الفت نہیں رہی
حالت تمہاری جاذبِ نصرت نہیں رہی

۲۰۔ حمق آگیا ہے سر میں وہ فطنت نہیں رہی
کسل آگیا ہے دل میں حلاوت نہیں رہی

۲۱۔ وہ علم و معرفت وہ فراست نہیں رہی
وہ فکر وہ قیاس وہ حکمت نہیں رہی

۲۲۔ دنیا و دیں میں کچھ بھی لیاقت نہیں رہی
اب تم کو غیر قوموں پہ سبقت نہیں رہی

۲۳۔ وہ انس و شوق و وجد وہ طاعت نہیں رہی
ظلمت کی کچھ بھی حد و نہایت نہیں رہی

۲۴۔ ہر وقت جھوٹ سچ کی تو عادت نہیں رہی
نورِ خدا کی کچھ بھی علامت نہیں رہی

۲۵۔ سو سو ہے گند دل میں طہارت نہیں رہی
نیکی کے کام کرنے کی رغبت نہیں رہی

۲۶۔ خوانِ تہی پڑا ہے وہ نعمت نہیں رہی
دیں بھی ہے ایک قشر حقیقت نہیں رہی

۲۷۔ مولیٰ سے اپنے کچھ بھی محبت نہیں رہی
دل مر گئے ہیں نیکی کی قدرت نہیں رہی

۲۸۔ سب پر یہ اک بلا ہے کہ وحدت نہیں رہی
اک پھوٹ پڑ رہی ہے مودّت نہیں رہی

۲۹۔ تم مر گئے تمہاری وہ عظمت نہیں رہی
صورت بگڑ گئی ہے وہ صورت نہیں رہی

۳۰۔ اب تم میں کیوں وہ سیف کی طاقت نہیں رہی
بھید اس میں ہے یہی کہ وہ حاجت نہیں رہی

۳۱۔ اب کوئی تم پہ جبر نہیں غیر قوم سے
کرتی نہیں ہے منع صلوٰۃ اور صوم سے

۳۲۔ ہاں آپ تم نے چھوڑ دیا دیں کی راہ کو
عادت میں اپنی کر لیا فسق و گناہ کو

۳۳۔ اب زندگی تمہاری تو سب فاسقانہ ہے
مومن نہیں ہو تم کہ قدم کافرانہ ہے

۳۴۔ اے قوم تم پہ یار کی اب وہ نظر نہیں
روتے رہو دعاؤں میں بھی وہ اثر نہیں

۳۵۔ کیونکر ہو وہ نظر کہ تمہارے وہ دل نہیں
شیطاں کے ہیں خدا کے پیارے وہ دل نہیں

۳۶۔ تقویٰ کے جامے جتنے تھے سب چاک ہو گئے
جتنے خیال دل میں تھے ناپاک ہو گئے

۳۷۔ کچھ کچھ جو نیک مرد تھے وہ خاک ہو گئے
باقی جو تھے وہ ظالم و سفاک ہو گئے

۳۸۔ اب تم تو خود ہی موردِ خشمِ خدا ہوئے
اُس یار سے بشامتِ عصیاں جدا ہوئے

۳۹۔ اب غیروں سے لڑائی کے معنی ہی کیا ہوئے
تم خود ہی غیروں کے محلِ سزا ہوئے

۴۰۔ سچ سچ کہو کہ تم میں امانت ہے اب کہاں
وہ صدق اور وہ دین و دیانت ہے اب کہاں

۴۱۔ پھر جبکہ تم میں خود ہی وہ ایماں نہیں رہا
وہ نور مومنانہ وہ عرفاں نہیں رہا

۴۲۔ پھر اپنے کفر کی خبر اے قوم لیجئے
آیت علیکم انفسکم یاد کیجئے

۴۳۔ ایسا گماں کہ مہدی خونی بھی آئیگا
اور کافروں کے قتل سے دیں کو بڑھائیگا

۴۴۔ اے غافلو! یہ باتیں سراسر دروغ ہیں
بہتاں ہیں بے ثبوت ہیں اور بے فروغ ہیں

۴۵۔ یارو جو مرد آنے کو تھا وہ تو آچکا
یہ راز تم کو شمس و قمر بھی بتا چکا

۴۶۔ اب سال سترہ بھی صدی سے گذر گئے
تم میں سے ہائے سوچنے والے کدھر گئے

۴۷۔ تھوڑے نہیں نشاں جو دکھائے گئے تمہیں
کیا پاک راز تھے جو بتائے گئے تمہیں

۴۸۔ پر تم نے اُن سے کچھ بھی اٹھایا نہ فائدہ
منہ پھیر کر ہٹا دیا تم نے یہ مائدہ

۴۹۔ بخلوں سے یارو باز بھی آؤ گے یا نہیں
خو اپنی پاک صاف بناؤ گے یا نہیں

۵۰۔ باطل سے میل دل کی ہٹاؤ گے یا نہیں
حق کی طرف رجوع بھی لاؤ گے یا نہیں

۵۱۔ اب عذر کیا ہے کچھ بھی بتاؤ گے یا نہیں
مخفی جو دل میں ہے وہ سناؤ گے یا نہیں

۵۲۔ آخر خدا کے پاس بھی جاؤ گے یا نہیں
اس وقت اس کو منہ بھی دکھاؤ گے یا نہیں

۵۳۔ تم میں سے جس کو دین و دیانت سے ہے پیار
اب اس کا فرض ہے کہ وہ دل کر کے استوار

۵۴۔ لوگوں کو یہ بتائے کہ وقتِ مسیح ہے
اب جنگ اور جہاد حرام اور قبیح ہے

۵۵۔ ہم اپنا فرض دوستو اب کر چکے ادا
اب بھی اگر نہ سمجھو تو سمجھائے گا خدا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

تمام مریدون کیلئے عام ہدایت

مجھے معلوم ہوا ہے کہ جناب ویسرائے گورنر جنرل ہند اس تجویز کو طاعون کے علاج کے لئے پسند فرماتے ہین کہ جب کسی گاؤن یا شہر کے کسی محلہ مین طاعون پیدا ہو۔ تو یہ بہترین علاج ہے کہ اس گاؤن یا اس شہر کے اس محلہ کے لوگ جن کا محلہ طاعون سے آلودہ ہے۔ فی الفور بلا توقف اپنے اپنے مقام کو چھوڑ دین۔ اور باہر جنگل میں کسی ایسی زمین مین جو اس تاثیر سے پاک ہے۔ رہائش اختیار کرین۔ سو مین دلی یقین سے جانتا ہون۔ کہ یہ تجویز نہایت عمدہ ہے اور مجھے معلوم ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ جب کسی شہر مین وبا نازل ہو۔ تو اس شہر کے لوگون کو چاہیئے۔ کہ بلا توقف اس شہر کو چھوڑ دین ورنہ خداتعالےٰ سے لڑائی کرنے والے ٹھہرین گے۔ عذاب کی جگہ سے بھاگنا انسان کی عقل مندی مین داخل ہے۔ کتب تاریخ مین لکھا ہے۔ کہ جب خلیفہ دوم حضرت عمر رضی اللہ عنہ فتوحات ملک شام کے بعد اس ملک کو دیکھنے کے لئے گئے۔ تو کسی قدر مسافت طے کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ اس ملک مین سخت طاعون کا زور ہے۔ تب حضرت عمر رضؓ نے یہ بات سنتے ہی واپس جانے کا قصد کیا اور آگے جانے کا ارادہ ملتوی کر دیا۔ تب بعض لوگون نے عرض کی کہ یا خلیفۃ اللہ کیون آپ ارادہ کو ملتوی کرتے ہین۔ کیا آپ خدا کی تقدیر سے بھاگتے ہین تو انہون نے فرمایا۔ کہ ہان مین ایک تقدیر سے بھاگ کر دوسری تقدیر کی طرف جاتا ہون۔ سو مسلمان کو نہین چاہیئے۔ کہ دانستہ ہلاکت کی راہ اختیار کرے۔

خوب یاد رکھو۔ کہ جو کچھ یہ گورنمنٹ عالیہ کر رہی ہے اپنی رعایا کی بہبودی کے لئے کر رہی ہے اور رعایا کی جان کی حفاظت کے لئے اب تک کئی لاکھ روپیہ ضائع ہو چکا ہے اُس شخص جیسا کوئی نادان نہین کہ جو گورنمنٹ کے ان کامون کو بدظنی سے دیکھتا ہے سوا اے میری جماعت! تم اطاعت کرنے مین سب سے پہلے اپنا نمونہ دکھلاؤ۔ اسی میں تمہاری بہتری ہے۔ تم اب خدا کے فضل سے چار لاکھ کے قریب ہو اور تمہارا نمونہ بہتون کی جان کو بچائیگا مین تمہین حکم کرتا ہون کہ اگر تمہارے کسی شہر مین خدانخواستہ یہ وبا ظاہر ہو جائے۔ تو سب سے پہلے تم اُس زمین کو چھوڑ دو۔ جو طاعون سے آلودہ ہے۔ ہان مین اسی قدر پر کفایت نہین کرون گا۔ کہ تم اس زمین کو چھوڑ دو بلکہ اے خدا کے بندو! مین اس بات سے بھی تمہین اطلاع دیتا ہون۔ کہ یہ طاعون خود بخود اس ملک مین نہین آئی۔ بلکہ اس خدا کے ارادہ اور حکم سے آئی ہے۔ جس کے حکم کے ماتحت ذرہ ذرہ زمین اور آسمان کا ہے اور مجھے معلوم کرایا گیا ہے۔ کہ کثرت گناہون کی وجہ سے وہ تمہارا خدا اہل زمین پر ناراض ہے۔ سو تم توبہ اور استغفار کو لازم حال رکھو اور جیسا کہ تم اس زمین کو چھوڑ دو گے۔ جو طاعون سے آلودہ ہے ایسا ہی تم ان خیالات کو بھی چھوڑ دو جو گناہون سے آلودہ ہین۔ اے میری جماعت! مین ہمیشہ تم مین نہین رہونگا یہ میرے کلمات یاد رکھو۔ کہ کوئی حادثہ زمین پر ظاہر نہین ہوتا۔ جب تک کہ آسمان پر پہلے قرار نہ پالے۔ سو وہ خدا جو آسمان اور زمین کا خدا ہے۔ اس سے ڈرو اور ایک سچی تبدیلی پیدا کرو تا تم عذاب سے بچائے جاؤ اور یاد رکھو۔ کہ یہ طریق شوخی اور شرارت کا طریق ہے کہ جس گورنمنٹ کے ماتحت تم امن سے زندگی بسر کر رہے ہو اور اس کی عنایات کو آزما چکے ہو تم اس پر بدگمانی کرو یا اس کے حکم کے مطابق نہ چلو اور تمہاری یہ بدقسمتی ہوگی۔ کہ اس کے ان احکام سے جو سراسر تمہاری بھلائی کے لئے ہین۔ منہ پھیر لو۔ مین وہی بات کرتا ہون جو تمہاری بھلائی کے لئے ہے۔ مجھے ضرورت نہین کہ گورنمنٹ کی خوشامد کرون۔ کیونکہ ایک ہی آقا ہے۔ جس کا مین نے دامن پکڑا ہے وہی جو زمین و آسمان کا بادشاہ ہے اور مین امید رکھتا ہون کہ اس وقت تک کہ مین مرون۔ کسی دوسرے کا محتاج نہین ہونگا۔ مگر اس بات کو کیون کر چھپایا جائے۔ کہ درحقیقت یہ گورنمنٹ ہمارے لئے ایک محسن گورنمنٹ ہے اور بجز اس کے کہ ہم اس گورنمنٹ کے سایہ میں امن سے زندگی بسر کرین۔ ہمارے لئے ایک بالشت بھی ایسی زمین نہین جو ہمین پناہ دے سکے جس خدا نے ہمارے آرام اور امن کے لئے اس گورنمنٹ کو منتخب کیا ہے۔ اس کے ہم ناشکر گزار ہون گے اگر اس گورنمنٹ کا شکر نہ کرین اور اگر مین اس رائے مین غلطی کرتا ہون تو مجھے بتاؤ۔ کہ اگر ہم اس گورنمنٹ کے ملک سے علیحدہ ہو جاوین تو ہمارا ٹھکانہ کہان ہے تم سن چکے ہو۔ کہ ہمارے مخالف مولوی جن کے ہم زبان اس ملک مین اور دوسرے ملکون مین کروڑہا انسان ہین صدہا رسالون اور اشتہارون اور اخبارون مین ہماری نسبت کفر کے فتوے شائع کر چکے ہین۔ اور نیز واجب القتل ہونے کی نسبت فتوے دے چکے ہین۔ بلکہ گذشتہ دنون مین مولوی ابوسعید محمد حسین بٹالوی جو موحدین کا ایڈووکیٹ کہلاتا ہے۔ اور ایک اور صاحب سید محمد نام بھی فتوی ہمارے واجب القتل ہونے کے اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ مین شائع کر چکے ہین اب بتلاؤ۔ کہ اس گورنمنٹ کے سوا تمہارا گذارہ کہان ہے اور کونسی اسلامی سلطنت تمہین پناہ دے سکتی ہے سو تم ہوشیار ہو جاؤ اور سچے دل سے اس گورنمنٹ کی اطاعت کرو اور کسی صلہ کی بھی خواہش نہ کرو۔ کیونکہ یہ صلہ تھوڑا نہین ہے۔ کہ تمہاری عزت اور جان کا محافظ خداتعالےٰ نے اسی گورنمنٹ کو ٹھہرایا ہے۔

یہان اپنی جماعت کی اطلاع کے لئے اس قدر اور بڑھا دینا بھی ضروری ہے کہ گورنمنٹ نے بڑی مہربانی سے یہ ارادہ کیا ہے۔ کہ جو لوگ ان تجاویز پر عمل کرین۔ ان کو ہر طرح سے مدد دے اور ان کی سہولت کے لئے انتظام کرے۔ اس لئے ہم یہ بھی امید کرتے ہین۔ کہ ایسے اضلاع مین جیسے مثلاً سرحدی اضلاع ہین۔ جہان باہر میدانون مین نکلنے مین جانون کا خطرہ ہے۔ اور خصوصاً احمدیون کو جن پر مولوی لوگ قتل کے فتوے دے چکے ہین۔ گورنمنٹ اس انتظام کے علاوہ جو دوسری جگہ اس نے مالون کی محافظت کے لئے کرنے کا ارادہ کیا ہے ایسے مقامات پر لوگون کی جانون کی حفاظت کا بھی انتظام کرے گی۔ پس جو لوگ باہر نکلین انہین چاہیئے۔ کہ گورنمنٹ مین ایسی درخواست کرین کہ گورنمنٹ ان کی جانون اور مالون کی محافظت کا کافی انتظام کرے

والدعا

خاکسار میرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعودؑ

۲۲ اگست ۱۹۰۷ء

۱۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

نظم

جو اکبر شاہ خان صاحب اکبر نجیب آبادی نے بروز جمعہ قبل از نماز عصر حضرت کی خدمت میں سنائی اور حضرت نے فرمایا کہ بڑی لطیف نظم ہے۔ اخبار بدر میں چھپنے کیلئے دیدو

بچالے رنج و حرماں سے چھڑا لے قید عصیاں سے
مخاطب ہو کے یہ کہتا ہوں میں مہدی دوراں سے

مسیحائے زماں بڑھ کے ہے تو ہر جن و انساں سے
ترے رتبہ کو دیکھے کوئی آکر چشم عرفاں سے

ترا رتبہ ہے بڑھ کر جبکہ داؤد و سلیماں سے
تو ہو سکتی نہیں دارا کو نسبت تیرے درباں سے

ہے تیرے آستاں پر اک ہجوم راستاں ہردم
ترے خدام ہیں اکثر سوا رتبہ میں لقماں سے

بنایا اس نے وقف تلخکامی جان شیریں کو
نہیں ہے چاشنی جیسی جو تری اس بزم عرفاں سے

نجیب آباد ہو یا لکھنؤ ہو یا کہ دلّی ہو
بھلا جاتا کہاں ہوں میں بہشت کوئے جاناں سے

نہ کچھ گلچیں کا کھٹکا ہے نہ کچھ صیاد کا غم ہے
یہ کسکی تاب ہے مجھ کو نکالے اس گلستاں سے

کلید کامیابی بنگئی ہر ایک ناکامی
عجب کچھ گل کھلے گل چینئ خار مغیلاں سے

اقارب جیسے عقارب نیش زن احباب سب دشمن
چھٹا ہوں احمدی بن کر میں سب کی قید احساں سے

بھرا ہے دامن امید کیا کیا کامیابی سے
ہے جب سے گوہر غلطاں کی بارش ابر مژگاں سے

بہت سی سختیاں اب تک بھی ہیں زنجیر پا باقی
مثال نالۂ زنجیر میں نکلا ہوں زنداں سے

غم فرط گنہگاری ہے نشتر زن رگ جاں پر
عطا کر مرہم تسکین مسیحا دست احساں سے

غم روز جزا نے لوٹ لی جمعیت خاطر
پریشاں میں سدا ہوں آجکل زلف پریشاں سے

ترا دست توجہ دستگیری کچھ بھی فرمائے
تو مثل آئینہ دامن ہو میرا پاک عصیاں سے

تسلّط قلب پر میرے نہ حاصل اس کو ہو ہرگز
بچالے اپنے خادم کو مسیحا دست شیطاں سے

تعلق مدتوں میرا رہا عشق مجازی میں
کبھی گیسوئے پیچاں سے کبھی زلف پریشاں سے

مگر اب تو تصور سے بھی اس حالت کے نفرت ہے،
نہیں گرتی ہے اب بجلی تبسم ہائے جاناں سے

ہے تیرے عشق میں لیکن عجب حالت مرے دل کی
زباں سے ہو وہ ظاہر یہ باہر ہے مرے امکاں سے

ہے کوئی چیز سینہ میں گھسا جاتا ہے دم جس سے
پھٹی جاتی ہے چھاتی ضبط ہو کس طرح انساں سے

اسی کو عشق کہتے ہیں جو ہے غارت گر راحت
مگر راحت عجب کچھ ہے اسی میں سوز پنہاں سے

سوا ہے عشق احمدؐ جبکہ اس عشق مجازی سے
تو خون ضبط بہ نکلے نہ کیونکر پھر رگ جاں سے

وہی جوش جنوں ہے پھر وہی بیتابیاں دل کی
لہو جاری ہے پھر بن بن کے پانی چشم گریاں سے

بہار باغ احمد جوش پر ہے ضبط ہو کیونکر
جنوں تازہ ہوا پھر نالہ ہائے عندلیباں سے

مجھے امید ہے یہ جوش الفت رنگ لائیگا
سنو لگا حرف تسکیں میں لب مہدیٔ دوراں سے

جسے فرہاد کہتے ہیں وہ اک مزدور ہی تو تھا
بھلا کیا مجھ کو نسبت ایسے اک کم رتبہ انساں سے

اگر اب قیس بھی ہوتا تو وہ غرق عرق ہوتا
طریق عشق مجھ سے سیکھتا آکر بیاباں سے

نہ ہوں میں بلبل خستہ نہ ہوں قمری افسردہ
نہ گل سے واسطہ مجھ کو نہ کچھ مطلب گلستاں سے

گل مہدی مسعود گل ہے تو میں بلبل ہوں
غرض ہے عشق مجھ کو تو فقط مہدی دوراں سے

بس اب خاموش اے اکبر بیان درد دل تیرا
ظلمات میں نہ بڑھ جائے شب تاریک ہجراں سے

مخاطب ہو کے پھر کہتا ہوں میں مہدی دوراں سے
بچالے رنج و حرماں سے چھڑا لے قید عصیاں سے

نظم

(از حافظ سید تصدق حسین صاحب مہاجر)

کیوں مجھ پہ نظر مہر کی شاہا نہیں کرتے
کیوں ذرہ نوازی میرے مولا نہیں کرتے

کیوں میری دوا میرے مسیحا نہیں کرتے
کیوں آپ علاج دل شیدا نہیں کرتے

جان بخشی تو ادنیٰ ہے اک اعجاز تمہارا
کیوں میرے دل مردہ کو زندہ نہیں کرتے

بے دین ہیں بدبخت ہیں مردود ازل ہیں
خاک در والا کو جو سرما نہیں کرتے

جو دل سے مٹاتے نہیں اس نقش خودی کو
دیدار خدا مر کے بھی پایا نہیں کرتے

وہ دشمن جاں اپنے ہیں اور اندھے ہیں دل کے
جو قلب میں الفت تری پیدا نہیں کرتے

ایمان ہے مرا آپ مسیحائے زماں ہو
وہ کرتے ہو جو حضرت عیسیٰ نہیں کرتے

پرواہ نہیں جز غم دیں ان کو شب و روز
دنیا پہ نظر بھی تیرے شیدا نہیں کرتے

اللہ کی امداد ہے جن لوگوں کے ہمراہ
جو لڑتے ہیں ان لوگوں سے اچھا نہیں کرتے

اے منحرفو! تم کو تکبر نے ڈبویا
ورنہ یم رحمت سے کنارا نہیں کرتے

مامور من اللہ سے ٹھانی ہے لڑائی
کیوں بے خرد و خوف خدا کا نہیں کرتے

اللہ کے غصہ کے نشاں دیکھ رہے ہو
پھر ڈرتے نہیں قہر سے تقویٰ نہیں کرتے

اللہ نے تمہارے لئے بھیجا ہے مسیحا
تم پھر بھی علاج اپنے مرض کا نہیں کرتے

پیدا ہی نہیں جن کی طبیعت میں رسائی
وہ بات کی تہ تک کبھی پہونچا نہیں کرتے

جھٹلاتے ہیں بدبختی سے صادق کو ستم ہے
مطلق یہ کبھی خوف خدا کا نہیں کرتے

کچھ دل میں ڈرو قہر خدا سے میرے پیارو
دن کاٹتے غفلت میں ہو اچھا نہیں کرتے

خفاش بصیرت جو ازل سے ہیں ادبس آہ
خورشید کے جلوے انہیں سوجھا نہیں کرتے

دیگر

عزیزو جو حق کی رضا چاہتے ہو
خدا کے پیارے بنا چاہتے ہو

کرو خاک بوسی مسیح زماں کی
جو اللہ کو خوش کیا چاہتے ہو

کرو زہد و تقویٰ شرارت کو چھوڑو
جو دونوں جہاں کا بھلا چاہتے ہو

نہ ٹھٹھا کرو بات پر مرسلوں کی
خدا سے جو نور و صفا چاہتے ہو

نہ تکلیف دو بندگان خدا کو
اگر رحمت کبریا چاہتے ہو

خدا سے ڈرو یہ مصیبت کے دن ہیں
دعائیں کرو جو بھلا چاہتے ہو

خبر زلزلوں کی خدا دے رہا ہے
تم اس فتنہ سازی سے کیا چاہتے ہو

جفاکاریاں چھوڑ دو بہر مولا
جو اللہ سے تم وفا چاہتے ہو

طبیب الٰہی بلاتا ہے تم کو
چلو جو مرض کی دوا چاہتے ہو

سنو تم گیا آج احمدؐ کے در سے
جو سلطان عقبے بنا چاہتے ہو

کرو آکے بیعت امام زماں کی
جو نار سقر سے بچا چاہتے ہو

آویں اس کے در پر کرو جبہ سائی
اگر تم خدا کی رضا چاہتے ہو

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

تاج الدین ولد عبد اللہ ۔ گنھالیاں ضلع سیالکوٹ
بہاؤ الدین ولد شاہ دین صاحب 〃 〃 〃
محمد دین ولد حسین بخش صاحب 〃 〃 〃
حسین بخش ولد نظام الدین 〃 〃 〃 〃
یوسف علی ۔ محرر چونگی ۔ چنیوٹ ضلع جھنگ
فضل کریم ۔ ویٹرنری اسسٹنٹ ۔ گوجرات
خلیل محمد نمبردار ۔ ہیراں ضلع لودیانہ
عنایت اللہ ۔ کہما چون ۔ نگہ ۔ جالندہر
عبد المجید خان ویٹرنری اسسٹنٹ کیڈر ۲۱ لاہور
بڈہے خان ۔ انجن ڈرائیور ۔ اوجھا نوالی
غلام حیدر ۔ نیکسن گنج ۔ تحصیل مردان
سعد اللہ 〃 〃 〃 〃
فقیر محمد ۔ محکمہ بارک اسٹری ۔ نوشہرہ
مساۃ پناہ بی بی گنھالیاں ۔ پسرور سیالکوٹ
حسین بخش معہ اہلیہ 〃 〃 〃
نواب خان معہ اہلیہ 〃 〃 〃
زینب 〃 〃 〃 〃
غلام قادر دوگا مان 〃 〃 〃
اہلیہ نظام الدین صاحب 〃 〃 〃
اہلیہ بہاؤ الدین صاحب 〃 〃 〃
مسمات جنت بی بی 〃 〃 〃
اہلیہ میاں شہاب الدین صاحب 〃 〃 〃
میاں فیروز الدین صاحب
میاں بہاول خان صاحب 〃 〃 〃
میاں غلام محمد صاحب نقل نویس راولپنڈی
میاں کلن خان صاحب میرٹھ مقبرہ آلو
میاں بوستان خان موضع جلال سندا راولپنڈی
حافظ الٰہی بخش صاحب ۔ پٹیالہ
میاں قطب الدین صاحب ۔ حسن پور
محمد علی صاحب ۔ گنھالیاں پسرور سیالکوٹ
احمد علی صاحب 〃 〃 〃
غلام محمد صاحب 〃 〃 〃
میاں خورشید عالم صاحب 〃 〃 〃
مسمات حسن بی بی 〃 〃 〃
مساۃ رسول بی بی 〃 〃 〃

مساۃ رسول بیگم گنھالیاں ۔ پسرور ۔ سیالکوٹ
مساۃ سردار بیگم 〃 〃 〃
مساۃ راج بی بی 〃 〃 〃 〃
مساۃ ریشم بی بی 〃 〃 〃 〃
اہلیہ احمد علی صاحب 〃 〃 〃
رسول بی بی اہلیہ میاں غلام علی 〃 〃 〃
طالع بی بی اہلیہ کرم دین صاحب 〃 〃 〃
مسمات رابعہ بی بی 〃 〃 〃
مسمات فاطمہ بی بی 〃 〃 〃
میاں اقبال احمد صاحب 〃 〃 〃
میاں بشیر احمد صاحب 〃 〃 〃
میاں مولا بخش صاحب 〃 〃 〃
مدد خان صاحب ٹرک کمپنی نمبرہ سرج گورکہ کشمیر
سندھو خان صاحب معہ اہلیہ رکا ٹھہ گڑھ ہوشیارپور
میاں نذر محمد صاحب 〃 〃 〃
مسمات دولی 〃 〃 〃
مسمات الفت بی بی 〃 〃 〃
مسمات رحیمی 〃 〃 〃
مسمات عظمت بی بی 〃 〃 〃
گھسیٹا ۔ چونڈہ ۔ سیالکوٹ
میاں احمد دین صاحب 〃 〃
میاں اللہ دتا صاحب گنھالیاں پسرور سیالکوٹ
میاں محمد دین صاحب 〃 〃 〃
مسمات تابی 〃 〃 〃
مسمات محمد بی بی 〃 〃 〃
میاں چراغ دین صاحب معہ اہلیہ 〃 〃
میاں بڈھا معہ اہلیہ 〃 〃 〃
میاں ملیح اللہ صاحب 〃 〃 〃
میاں حاکم 〃 〃 〃
میاں فضل دین صاحب معہ اہلیہ 〃 〃
ملک محمد صاحب معہ اہلیہ 〃 〃
سید محمد ارزانی صاحب 〃 〃 〃
میاں بوٹا معہ اہلیہ 〃 〃 〃
میاں حسین معہ اہلیہ 〃 〃 〃
میاں حاکم معہ اہلیہ 〃 〃 〃
میاں سید احمد صاحب معہ اہلیہ 〃 〃 〃
میاں مہتاب خان صاحب 〃 〃 〃

نواب ۔ گنھالیاں ۔ پسرور سیالکوٹ
سردار معہ اہلیہ 〃 〃 〃
منشی راول معہ اہلیہ ۔ سرہالہ کلاں ہوشیارپور
میاں کریم بخش صاحب ۔ سیالکوٹ
اہلیہ مولوی حسن علی صاحب مرحوم ۔ رام سر بہاگل پور
میاں عبد المطلب صاحب کوٹ چہوکرہ مردان
میاں غلام محمد صاحب معہ اہلیہ گنھالیاں پسرور سیالکوٹ
قادر 〃 〃 〃 〃
میاں یارا 〃 〃 〃
میاں محمد دین صاحب 〃 〃 〃
میاں کرم دین صاحب 〃 〃 〃
میاں غلام حیدر صاحب 〃 〃 〃
میاں حسین صاحب 〃 〃 〃
〃 معہ اہلیہ 〃 〃 〃
حسین بی بی اہلیہ حسین 〃 〃 〃
ابراہیم معہ اہلیہ 〃 〃 〃
مساۃ حیات بی بی اہلیہ نظام الدین 〃 〃 〃
امام بی بی والدہ ابراہیم 〃 〃 〃
رحمت خان ولد عبد الکریم 〃 〃 〃
محمد بی بی اہلیہ حیات محمد 〃 〃 〃
رحیم بخش صاحب معہ اہلیہ 〃 〃 〃
عمر بی بی 〃 〃 〃
میاں رحمت اللہ صاحب 〃 〃 〃
نور احمد صاحب 〃 〃 〃
سید بی بی والدہ نور احمد صاحب 〃 〃
مسمات بڈہی اہلیہ جہنڈا 〃 〃 〃
یوسف علی شاہ صاحب ۔ چنیوٹ جھنگ
میاں نتھو ۔ گڈہ شنکر
میاں عبد الصمد طالب علم انگلش ہائی سکول
بھگوسرائے مونگھیر
مسمات غلام فاطمہ دختر محمد دین دہرم کوٹ بگہ
ضلع گورداسپور
میاں مسے ۔ نور پور چک ۱۴۳ تحصیل سمندری
میاں امام الدین صاحب وزیر آباد
مستری حسن الدین صاحب سامانہ ریاست پٹیالہ
میاں کریم بخش صاحب ملتان
میاں عبد الواحد صاحب 〃 〃

میاں محمد ۔ ملتان
میاں سلطان محمد صاحب کوٹلی لوہاراں سیالکوٹ
میاں شمس الدین صاحب پیرزادہ سنور
نواب خان صاحب سفید پوش موضع مدم
بھگواڑہ ۔ جالندہر
میاں رمضان ۔ بن باجوہ ۔ سیالکوٹ
میاں محمد بخش صاحب ۔ کہاریاں ۔ گجرات
شیخ نیاز دین صاحب ۔ یروان
رحیم بخش صاحب کمپونڈر ملٹری ہسپتال گڈھ ملتان
مسمات بیگم بی بی اہلیہ اللہ دتا صاحب
مسمات مائی مسوران کوٹ قیصرانی ڈیرہ غازی خان
مسمات عائشہ 〃 〃 〃
میاں محمد دین صاحب نمبردار موضع لاٹھر ۱۱ ج
سانگلہ ۔ گوجرانوالہ
محمد شریف ولد امیر شاہ صاحب تاجر کرنگو برٹش
ایسٹ افریقہ ۔
میاں عبد اللہ خان صاحب اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر
ادیرو پور ۔ ضلع کراچی ۔
میاں رحمت اللہ صاحب مصار ہنوڑ ریاست پٹیالہ
اہلیہ امام الدین صاحب جسو کے ڈھار ووالہ گجرات
مسمات محفوظ بی بی بنت حافظ نور الحسن صاحب
منٹگمری ۔
میاں اللہ بخش معہ اہلیہ ۔ کٹڑہ رام گڑھیان
امرتسر ۔
چینڈا 〃 〃 〃 〃
میاں نور حسین صاحب نائب مدرس لونڈ دال
چوترہ ۔ اٹک
میاں عبد الغنی صاحب سپاہی کمپنی عملہ
پلٹن ۵۵ نوشہرہ
منشی قربان علی ۔ سب پوسٹ ماسٹر ۔ مراد نگر
ضلع میرٹھ
میاں برکت علی صاحب مائل پور
اہلیہ غلام حسن سفید پوش چک ۱۰۵ علی آباد
لائل پور
میاں محمد بخش صاحب محلہ خوجیاں گجرات

مستورات کی پکار

رسالہ

صحت النساء

چونکہ ایک عالم نے ہندوستان کی عورتونکی حالت درست کرنیکے لئے ہزارہا روپیہ خرچ کر کے صرف معزز پبلک میں مفت تقسیم کرنیکے لئے گیارہ لاکھ کی تعداد میں چھپوا کر طیار کرایا ہے اسلئے نوٹس ہذا کا مطالعہ کرتے ہی جتنی جلدیں مناسب سمجھیں پتہ ذیل پر بالکل مفت منگا کر (جن پر محصولڈاک بھی فنڈ کی طرف سے ہوگا) فی خواندہ آدمی ایک کتاب بالکل مفت تقسیم کر کے دونون جہانون مین ثواب حاصل کرین۔

از جنرل مینیجر لائبریری بک ایجنسی پرانڈیا جگادھری ضلع انبالہ پنجاب

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر قادیان سے خریدو

اعجاز احمدی - مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ حضرت مسیح موعود کی تائید مین قیمتہ ۱؍

جنگ مقدس - حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ۔ اس مین ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا ابطال کیا ہے اور قابل دید ہے۔ قیمت ۱۰؍

شہادت آسمانی - مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ کلمۂ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب۔ قیمت ۲؍

جام شہادت - مصنفہ حضرت ثاقب صاحب۔ مولوی عبد اللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ۔ قیمت ۱؍

القول الصحیح - اردو نظم۔ حضرت مسیح موعود کی تائید مین۔ مصنفہ خلیفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر ۱؍

رویائے صالحہ - مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کے لئے ضروری ہین۔ قیمت ۳؍

الوصیت - مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام۔ حضرت نے وصیت مین اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدان کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتین دی ہین۔ قیمت ۲؍

نور الدین - مصنفہ علامۂ دوران حضرت حکیم الامۃ۔ دھرمپال کی ترک اسلام کا جواب جس مین بہت سے اسلامی مسائل پر بہترین بحث قرآنی ہے۔ مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے۔ قیمت ۱۰۰؍

اسلام اور اس کا بانی - ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید مین۔ قیمت ۱؍

اسلام کی پہلی کتاب - بچون کے لئے نہایت مفید ہے۔ قیمت ۴؍

نظم مستورات - مستورات کے سمجھ پر۔ قیمت ۱؍

[illegible] - [illegible]۔ قیمت ۱؍

آئینہ ڈکشنری - طالب علمون کے لئے نہایت مفید ہے۔ قیمت ۱؍

غلامی اور عصمت انبیاء

رسالہ ریویو آف ریلیجنز مین جس بسط اور تکمیل اور عمدگی کے ساتھ دینی مضامین لکھے جاتے ہین اُن سے کون غافل۔ حقیقت مین اس رسالے نے اسلام کے مسائل کی تشریح اور مخالفین کے اعتراضات کی تردید مین جو شہرت حاصل کی ہے۔ وہ کسی اور کو نصیب نہین۔ غلامی اور عصمت انبیاء کے مضامین پر جس طرح دریدہ دہن مخالفون نے اسلام پر حملون کی بوچھاڑ کر رکھی تھی اور کوئی دندان شکن جواب نہین دیا گیا تھا۔ لیکن ریویو آف ریلیجنز کے کئی متواتر پرچون مین غلامی اور عصمت انبیاء کے ہر ایک پہلو پر بحث کی گئی ہے اور اصل اسلامی تعلیم کو نہایت عمدہ طور سے دکھا کر مخالفین کے اعتراضونکو ایسے طور سے قلع قمع کیا گیا ہے۔ کہ تمام اطراف عالم مین ان مضامین کی دہوم مچ گئی ہے چونکہ یہ مضمون رسالہ ریویو آف ریلیجنز مین متفرق طور پر لکھے گئے تھے اس لئے شیخ احمد دین صاحب احمدی سابق ڈرافسمین پشاور نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان یہ دونون مضمون ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مقامات سے جمع کر کے دو جدا جدا رسالون مین بہت عمدہ چھاپ دئے۔ یہ دونون رسالے دفتر بدر بک ایجنسی مین برائے فروخت موجود ہین۔ قیمت رعایتی یہ ہے۔

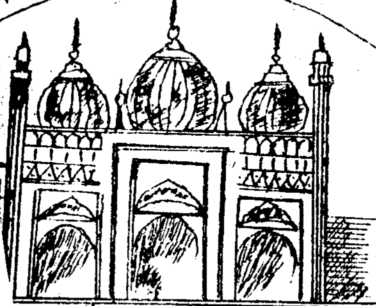
غلامی ۳؍ - عصمت انبیاء ۲؍

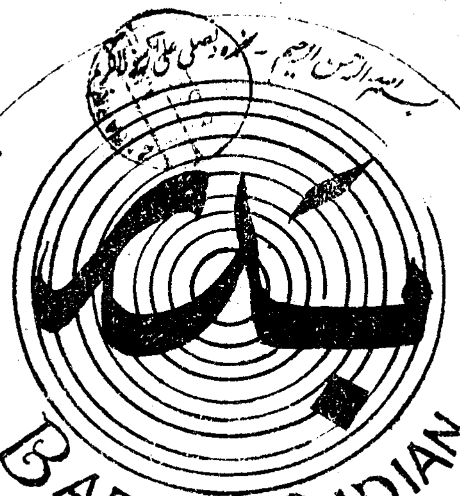
بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا۔

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلہ

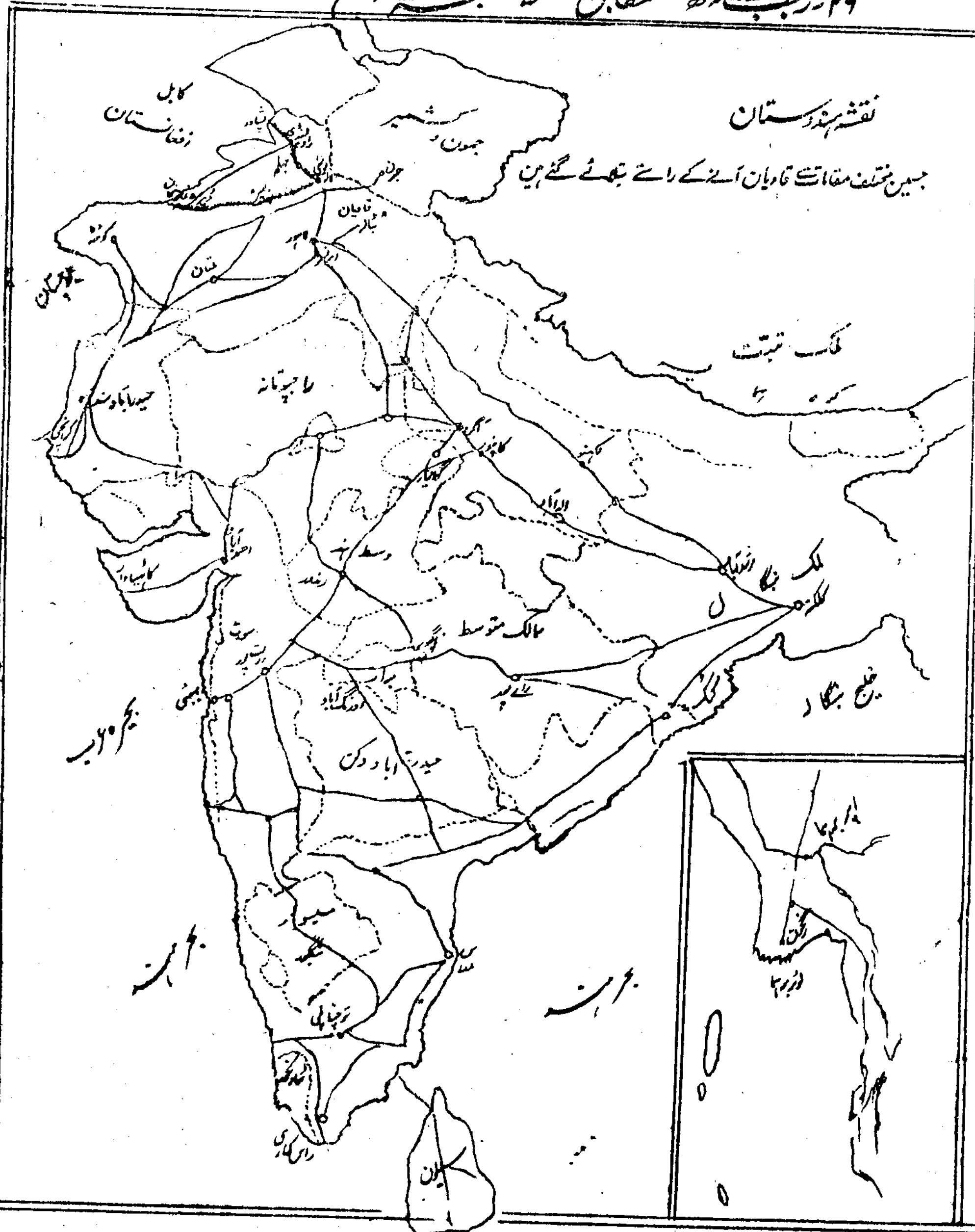






نمبر ۳۶

۲۶ رجب ۱۳۲۵ھ مطابق ۵ ستمبر ۱۹۰۷ء



تحقیق الادیان تبلیغ الاسلام

ڈاک ولائت

امریکہ کے اخبارات نے ڈوئی کی موت کے عظیم الشان نشان کے پورا ہونے کا اقرار کیا ہے۔

امریکہ سے چند ایسے اخبارات کے کاغذ آگئے ہیں جن میں وہاں کے اہل الرائے نے اخباروں کے درمیان ڈوئی کے متعلق پیشگوئی کے پورا ہونے کی تصدیق کی ہے وہ شہادتیں ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔ کاش کہ ہندوستان کے اخبار بھی تعصب کو چھوڑ کر اس صاف نشان پر سچائی سے اپنی رائے کو ظاہر کرتے۔

ٹروتھ سیکر نیو یارک میں ۱۵ جون ۱۹۰۶ء کے پرچہ میں لکھا گیا ہے۔

در جس پیشگوئی کا ذکر مندرجہ بالا عنوان کے رسالہ میں ہے (اس سے مراد وہ رسالہ ہے جو ڈوئی کی موت میں خدائی فیصلہ کے عنوان سے لکھ کر شائع کیا گیا تھا) اسی کی طرف ہم اس سے پہلے ہی اشارہ کر چکے ہیں۔ ڈوئی جو کہ مر چکا ہے (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو (نعوذ باللہ) مفتریوں کا بادشاہ کہا کرتا تھا۔ اس نے نہ صرف یہ پیشگوئی کی تھی۔ کہ صیہون (یعنی اس کا قائم کردہ سلسلہ) تمام مسلمانوں کو ہلاک کر دیگا بلکہ وہ ہر روز خدا سے یہ دعا بھی کیا کرتا تھا کہ وہ وقت جلد آوے جب ہلال (یعنی اسلام) دنیا سے نیست و نابود ہو جاوے جب اس بات کا علم ہندوستانی مسیح کو ہوا تو انہوں نے الیاس ثانی کے نام کا ایک چیلنج عام طور پر دنیا میں شائع کیا۔ جس میں اس کو اس مباہلہ کی طرف بلایا گیا تھا کہ دعا کی جاوے کہ دونوں میں سے جو جھوٹا ہے خدا اسے دوسرے کی زندگی میں ہلاک کرے۔ قادیان کے رہنے والے نے یہ پیشگوئی کی۔ کہ اگر ڈوئی چیلنج کو قبول کرے گا تو وہ میری آنکھوں کے سامنے دنیا کو بڑی حسرت اور دکھ کے ساتھ چھوڑے گا مرزا صاحب نے یہ بھی کہا تھا۔ کہ اگر ڈوئی نے اس چیلنج کے قبول کرنے سے انکار کیا تو اس کی ہلاکت میں صرف چند روزہ توقف ہوگا۔ موت دونوں صورتوں میں اس کے لئے تیار ہے اور اس کے صیہون پر جلد تر آفت آوے گی۔ یہ تھی عظیم الشان پیشگوئی کہ صیہون تباہ ہو جائے گا اور ڈوئی احمدؑ کی آنکھوں کے سامنے ہلاک ہو جائیگا۔ الیاس کو اس طرح چیلنج کرنا جس میں موت صداقت کا معیار تھا۔ مسیح موعودؑ کے لئے ایک خطرہ والا امر تھا۔ کیونکہ چیلنج کرنیوالا شخص دوسرے سے عمر میں پندرہ سال بڑا تھا اور ایک ایسی سرزمین میں جہاں ایک طرف طاعون پُر زور ہو اور دوسری طرف مذہب کی خاطر قتل کر دینے والے لوگ کثرت سے موجود ہوں ظاہری واقعات چیلنج کرنے والے کے زیادہ دیر تک زندہ رہنے کے خلاف تھے۔ مگر وہ جیت گیا۔

اسی پیش گوئی پر ایک رائے اخبار ہیرلڈ۔ بوسٹن کی نیچے درج کی جاتی ہے۔ جو اس اخبار کے ۲۳ جون ۱۹۰۶ء کے پرچہ میں ظاہر کی گئی ہے اس کا عنوان یوں ہے۔

مرزا غلام احمدؑ مسیح ایک عظیم الشان انسان ہے انہوں نے ڈوئی کی حسرتناک موت کی پیشگوئی کی اور اب وہ طوفان اور زلزلہ کی پیشگوئی کرتے ہیں" اس عنوان کے نیچے لکھا ہے۔

سال ۱۹۰۳ء میں اگست کے تئیس (۲۳) دن گذرے تھے جب مرزا غلام احمدؑ قادیانی (ہندوستان) نے الگزنڈر ڈوئی کی موت کی پیشگوئی کی جو الیاس ثالث کہلاتا تھا اور جس کی موت گذشتہ مارچ میں واقع ہوئی۔ اور اب مرزا غلام احمدؑ قادیانی پھر ۲۳ جون کو کہتے ہیں کہ اب اس ملک کی باری بھی قریب آگئی ہے۔ ایسے زلزلے آئیں گے جن کی نظیر دنیا کی تاریخ میں نہ ملے گی اور وہ قیامت کا نمونہ ہوں گے اور یورپ اور دوسرے عیسائی ممالک میں ایک قسم کی طاعون ظاہر ہوگی جو بہت سخت ہوگی وہ کہتے ہیں کہ میرے آنے سے خدا تعالیٰ کے غضب کے مخفی ارادے ظہور میں آ گئے ہیں۔ پھر دنیا پر نوح کا زمانہ آئیگا اور جو حالت لوط کی زمین پر گذری تھی اس کو تم اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرو گے۔ × × × × × یہ صاحب ہندوستان کے رہنے والے ہیں۔ دنیا کے مشرقی ممالک میں کئی سال سے مشہور ہیں ان کا دعوےٰ یہ ہے کہ میں وہ سچا مسیح ہوں جو آخری زمانہ میں ظاہر ہونیوالا تھا اور خدا نے اپنے فضل کی بارش مجھ پر کی ہے۔ ریاستہائے متحدہ کی توجہ ان کی طرف پہلے پہل ۱۹۰۳ء میں ہوئی اور اس کی وجہ ان کا ایک مباہلہ الیاس ثالث کے ساتھ تھا۔ ڈوئی کی موت کے بعد ہندوستانی نبی کی شہرت بہت بلند ہو گئی ہے۔ کیونکہ کیا یہ سچ نہیں کہ انہوں نے ڈوئی کی موت کی پیشگوئی کی تھی۔ کہ یہ ان کی یعنی مسیح کی زندگی میں واقع ہوگی۔ اور بڑی حسرت اور دکھ کے ساتھ اس کی موت ہوگی۔ ڈوئی کی عمر انسٹھ سال کی تھی اور پیشگوئی کرنیوالے کی پچھتر سال کی۔ یہ وہ لفظ تھے جن میں ڈوئی کی موت کی پیش گوئی کی گئی تھی۔" (اس کے بعد اصل الفاظ پیشگوئی کے ہیں جو حضرت مسیح موعود کے اشتہار در ڈوئی اور پگٹ کی موت کی پیش گوئیوں" سے لئے گئے ہیں یہ پیشگوئی دعا کے الفاظ تک نقل کی گئی ہے۔ پھر اس کے بعد یہی اخبار رقمطراز ہے۔

در ڈوئی نے اول اول اس چیلنج کی طرف جو کہ دور مشرق سے آیا تھا کوئی توجہ نہ کی۔ مگر ۲۶ ستمبر ۱۹۰۳ء کو اس نے اپنے صیہون شہر کے اخبار میں یہ لکھا کہ لوگ بعض وقت مجھے کہتے ہیں کہ تم فلاں فلاں بات کا جواب کیوں نہیں دیتے۔ جواب! کیا تم خیال کرتے ہو کہ میں مچھروں اور مکھیوں کو جواب دونگا اس کے بعد ایسے ہی اور فقرات اس کے نقل کئے ہیں۔ پھر لکھتا ہے۔

در ڈوئی ایسی حالت میں مرا جبکہ اس کے تمام دوستوں نے اسے چھوڑ دیا اور اس کی دولت اور اقبال جاتے رہے۔ وہ مفلوج اور دیوانہ ہو گیا اور ایک نہایت ہی بُری موت مرا اور اس کا صیہون بھی اندرونی جھگڑوں اور فسادوں کے سبب سے نہایت خراب حالت میں ہو گیا۔

اب مرزا صاحب پھر صفائی کے ساتھ اس بات کو پیش کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس چیلنج یا پیشگوئی میں وہ کامیاب ہوئے ہیں اور ہر ایک طالب حق کو بھی بلاتے ہیں کہ چونکہ حق اسی طرح ظاہر ہوا جس طرح انہوں نے کہا تھا اس لئے طالبان حق کو چاہیئے کہ اسے قبول کریں

ایک تجویز

احباب اپنی رائے سے مشکور فرماویں

ڈاک ولائت میں جہاں دیگر مذہبی دلچسپی کے مضامین چھپتے ہیں وہاں اکثر ولائتی پادریوں کی کرتوتوں کی خبریں بھی دیجاتی ہیں۔ یہ حصہ اخبار کا جس میں اس قسم کے واقعات لکھے ہیں میری واسطے کوئی خوشگوار ڈیوٹی نہیں ہے مگر ضرور تاً اس کو اتنے عرصہ تک نبھایا گیا ہے اور اکثر دوستوں کی طرف سے اس کالم کے ضروری اور مفید ہونیکے خطوط بھی میرے پاس آتے رہے ہیں اب بعض دوستوں کی رائے پر میرا خیال ہے کہ پادریوں کی اخلاقی حالت کے اظہار کیواسطے ایک کافی فہرست ان کالموں

بارہ عدد کی خصوصیت سراج کا نامہ نگار اپنی طرف سے مجبور کر کے خواہ مخواہ اعتراض کرتا ہے۔ خواہ وہ اعتراض بجنسہ اسی کے معتقد علیہ پر پڑتا ہو۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ہر چہار خلفاء اور نعمان بن ثابت کے بارہ حروف لکھ کر کہتا ہے۔ کہ یہ عطیات قدرت ہیں۔ مگر دوسری جانب جب حضرت مسیح موعود کے نام اور ان کے چار اصحاب کے ناموں کے حروف بتائے گئے۔ تو المسیح الدجال وغیرہ کو پیش کرتا ہے۔ حالانکہ یہی اعتراض اگر کوئی عیسائی یا آریہ اس پر کرے۔ تو پھر وہ کیا جواب دیگا پس وہی جواب ہمارا ہے۔ پھر وہ لکھتا ہے۔ کہ وہ سیدھا سادہ نام لیا جاتا جو ان کے والدین نے رکھا۔ میرا سوال ہے کہ کیا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام محمد رسول اللہ رکھا گیا تھا۔ یہ صرف اس کے اعتراض کی کمزوری دکھانے کے لئے ہے۔ پھر مرزا پر اعتراض ہے۔ کہ غلام احمد کے ساتھ کیوں شامل کیا۔ شائد اسے معلوم نہیں۔ کہ حضرت صاحب ہمیشہ اپنے دستخط میں یہ لفظ لکھا کرتے ہیں۔ گویا جزو لاینفک ہے۔ باقی رہی یہ بات کہ زائد ہے یا میرزا۔ سو اپنی تحریر ہی دیکھ لو۔ کہ آپنے جا بجا زائد لکھا ہے۔ کیسی بے شرمی کی بات ہے کہ دیگران را نصیحت .. .. خود را فضیحت۔ سید محمد احسن میں سید کی دو یاء ہیں۔ پس ضرور اس کے .. .. بارہ[12] حروف ہیں مد اصل یہاں مفتی محمد صادق تھا۔ مگر ایڈیٹر صاحب نے کسر نفسی سے اس کو قبول نہ فرمایا۔ بہر حال مقصد حاصل ہے اور یہ جو تم نے اور نام لکھے ہیں۔ اس طرح تو کئی ہندوؤں اور عیسائیوں کے نام بھی بارہ حرفی پیش کئے جا سکتے ہیں پس کیا انہیں بھی صادق کہو گے اور یہ اعتراض اگر مجھ پر ہو سکتا ہے۔ تو آپ پر بطریق اولیٰ ہو سکتا ہے۔ ہماری طرف سے تو یہ جواب دیا جا دیگا۔ کہ مدعی نبوت اور اس کے خلفاء مراد ہیں۔ جو دیگر دلائل قاطعہ سے اپنا صادق ہونا ثابت کر چکا ہے۔ مگر آپ پیر مہر شاہ وغیرہ کو شامل کرتے ہوئے کیا جواب دینگے اصل میں یہ ایک لطیفہ تھا۔ مگر آپ اسے مذہبی دلیل قرار دے کر اپنی سخن رسی کا ثبوت دے رہے ہیں۔

القاسم

وہی تمہارا پُر انا واقف کار
"محقق" (اکمل)

یہ ایک شاعرانہ لطیفہ ہے کوئی تحقیقی امر نہیں اس واسطے اس بات کو طول دینے کی ضرورت نہیں۔ ایڈیٹر

المفتی

۸۳ لڑکے کی بسم اللہ ایک شخص نے بذریعہ تحریر عرض کی۔ کہ ہمارے ہاں رسم ہے کہ جب بچے کو بسم اللہ کرائی جاوے۔ تو بچے کو تعلیم دینے والے مولوی کو ایک عدد تختی چاندی یا سونے کی اور قلم و دوات چاندی یا سونے کی دیجاتی ہے اگرچہ میں ایک غریب آدمی ہوں مگر چاہتا ہوں کہ یہ اشیاء اپنے بچے کی بسم اللہ پر آپ کی خدمت میں ارسال کروں

حضرت نے جواب میں تحریر فرمایا تختی اور قلم و دوات سونے یا چاندی کی دینا یہ سب بدعتیں ہیں ان سے پرہیز کرنا چاہیئے اور باوجود غربت کے اور کم جائداد ہونے کے اس قدر اسراف اختیار کرنا سخت گناہ ہے

۸۴ جماعت جمعہ سوال پیش ہوا۔ کہ نماز جمعہ کیواسطے اگر کسی جگہ صرف ایک دو مرد احمدی ہوں اور کچھ عورتیں ہوں تو کیا یہ جائز ہے۔ کہ عورتوں کو جماعت میں شامل کر کے نماز جمعہ ادا کی جائے۔

حضرت نے فرمایا۔ کہ جائز ہے۔

۸۵ دریائی جانور سوال پیش ہوا۔ کہ دریائی جانور حلال یا نہیں؟

فرمایا۔ دریائی جانور بے شمار ہیں ان کے واسطے ایک ہی قاعدہ ہے۔ جو خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرما دیا ہے۔ کہ جو ان میں سے کھانے میں طیب پاکیزہ اور مفید ہوں۔ ان کو کھالو۔ دوسروں کو مت کھاؤ۔

۸۶ ناول نویسی و ناول خوانی حضرت اقدس مسیح موعود کی خدمت میں ایک سوال پیش ہوا۔ کہ ناولوں کا لکھنا اور پڑھنا کیسا ہے

فرمایا۔ کہ ناولوں کے متعلق وہی حکم ہے جو آنحضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اشعار کے متعلق فرمایا ہے کہ:-

حسنہ حسنٌ وقبیحہ قبیحٌ

اس کا اچھا حصّہ اچھا ہے اور قبیح قبیح ہے اعمال نیت پر موقوف ہیں۔ مثنوی مولوی رومی میں جو قصّے لکھے ہیں وہ سب تمثیلیں ہیں اور اصل واقعات نہیں ہیں۔ ایسا ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام تمثیلوں سے بہت کام لیتے تھے۔ یہ بھی .. .. ایک قسم کے ناول ہیں۔ جو ناول نیت صالح سے لکھے جاتے ہیں۔ زبان عمدہ ہوتی ہے۔ نتیجہ نصیحت آمیز ہوتا ہے اور بہر حال مفید ہیں ان کی حسب ضرورت و موقعہ لکھنے پڑھنے میں گناہ نہیں۔

بیعت مکرم بندہ جناب ایڈیٹر صاحب اخبار بدر السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مضمون مندرجہ ذیل ارسال خدمت ہے۔ براہ مہربانی اس کو اپنی اخبار گوہر بار میں جگہ دیکر ممنون فرماویں۔

وھو ھذا

مجھ کو مدت سے سلسلہ حقہ احمدیہ کی کتب و اخبار دیکھنے کا از حد شوق ہے۔ چنانچہ چند اصحاب جماعت احمدیہ لودیانہ مثلاً منشی فتح محمد سکنہ کلیہ وال عرائض نویس و منشی رحیم بخش صاحب عرائض نویس لودیانہ میری خوش اعتقادی و اشتیاق دلی سے جیسا کہ مجھ کو سلسلہ حقہ سے بخوبی واقف ہیں بعد تحقیقات مدت مدید اور مطالعہ کتب و اخبار و رسالہ جات دلائل عقلی و نقلی مجھ پر یہ ظاہر ہو گیا ہے کہ فی الحقیقت حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی مسعود مامور من جانب اللہ ہیں اور آنحضور کے جملہ الہامات و پیشگوئیاں کھلے طور پر ہمیشہ سے پوری ہو رہی ہیں اور واقعی آنحضرت شب و روز اسلام کا نورانی چہرہ مخالفین اسلام کے روبرو پیش کر رہے ہیں۔ کہ جس سے سینکڑوں مخالفین اسلام زیور اسلام سے مالا مال ہو چکے ہیں۔ علاوہ ازیں دیگر مخالفین اسلام اپنی تحریرات میں اقرار کر چکے ہیں کہ در حقیقت حضرت مرزا صاحب کی تحریر و تقریر زبردست ہے اور قابل اعتراض نہیں۔ خاکسار نے آج کی تاریخ سے آنحضرت کی بیعت اختیار کر لی ہے۔ اور اخبار بدر کے صفحہ اول پر جو شرائط بیعت شائع ہوتی ہیں اونکو سچے دل قبول کر لیا ہے اور میں ایمان سے اقرار کرتا ہوں کہ دین کو دنیا پر مقدم سمجھونگا اور حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود سے باادب ملتجی ہوں۔ کہ میرے حق میں دعا کی جائے۔ کہ خداوند کریم بطفیل آنحضرت برکت ایمانی و روحانی سے مستفیض کرے۔ آمین ثم آمین

بندہ حضور علی سکنہ جمال پور او نان ضلع لودیانہ
۲۳ اگست ۱۹۰۷ء

مبارک سی مبارک

عیسیٰ کی مبارک

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک بزرگ نشان

معہ تقریب شادی

سب حمد وثنا اس قادر توانا کے لئے ہے۔ جو غیب کی خبریں صرف اپنے رسولوں پر ظاہر کرتا ہے۔ اور صلوٰۃ اور سلام اُن رسولوں کے سردار حضرت محمد مصطفیٰؐ پر ہوں جس کے معجزات اور کرامات نے آج مسیح موعودؑ اور اس کے کاموں میں نمودار ہو کر دنیا پر خدا کی ہستی کو پھر ظاہر کر دیا۔ کیا ہی مبارک ہے اس مبارک (حضرت صاحبزادہ مبارک احمدؐ فرزند مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) کا وجود جو بہت سے نشانات سماوی کا مظہر ہو کر خود آیت اللہ ہے اس کے متعلق تازہ نشان کی تفصیل یہ ہے۔ کہ صاحبزادہ تپ شدید سے سخت بیمار ہو گیا تھا یہاں تک کہ بارہا غشی تک نوبت پہونچ گئی اور اکثر تپ ۱۰۴ سے بھی زیادہ ۱۰۵ درجہ تک پہونچ جاتا۔ اور سرسام کی حالت ایسی تھی جو سرسام کا خوف دلاتی تھی رات کیوقت اس نومیدی کی حالت میں حضرت مسیح موعود نے دعا کی۔ تو خدا تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوا۔ "قبول ہو گئی۔ نو دن کا بخار ٹوٹ گیا"۔ یعنی دعا قبول ہو گئی اور تپ جو لازم حال ہو رہا ہے۔ وہ نو دن پورے کرکے دسویں دن ٹوٹ جاوے گا۔ (یہ الہامات اخبار بدر مورخہ ۱۹ اگست ۱۹۰۶ء میں شائع ہو گئے تھے) چنانچہ ایسا ہی ظہور میں آیا۔ اور خدا تعالیٰ نے دسویں دن بخار توڑ دیا یہاں تک کہ لڑکا تندرست ہو کر باغ سیر کرنے کے لئے چلا گیا یہ خدا کا بڑا نشان تھا جو ظہور میں آیا کیونکہ اس میں ایک دعا کے قبول ہونے کی بشارت ہے اور دوسرے تاریخ صحت مقرر کر دی گئی ہے۔ جس کی تمام جماعت گواہ ہے اور اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ فلا یظہر علیٰ غیبہ احداً الا من ارتضیٰ من رسول۔ یعنے خدا تعالیٰ کھلے کھلے غیب پر اسی کو اطلاع دیتا ہے جو اس کا پسندیدہ رسول ہو اور اس الہام کے ساتھ یہ بھی الہام تھا۔ انّی معک یا ابراہیم لا تخف صدقت قولی۔ یعنے اے ابراہیم میں تیرے ساتھ ہوں کچھ خوف نہ کر میں اپنی بات کو سچی کر دوں گا چنانچہ فرمودہ خدا تعالیٰ سچا ہو گیا۔ اور اس خوشی کے ساتھ یہ مبارک تقریب بھی پیش آئی۔ کہ مبارک احمد کا نکاح ڈاکٹر سید عبد الستار شاہ صاحب کی لڑکی مریم کے ساتھ اُسی مبارک دن (۳۰ اگست ۱۹۰۶ء) میں ہو گیا۔ خدا اس نکاح کو مبارک کرے اور اسی روز اُسیوقت حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب کے لڑکے عزیز عبد الحی کا نکاح پیر منظور محمدؐ کی لڑکی حامدہ کے ساتھ ہو گیا خدا تعالیٰ دونوں کا نکاح مبارک کرے اور دونو مع بیویوں کے عمر دراز کرے۔ آمین۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب نے بعد از نماز عصر خطبہ نکاح پڑھا اس مبارک تقریب پر ہم مبارکباد کہتے ہیں حضرت امام علیہ السلام کیخدمت میں اور حضرت مولوی نور الدین صاحب کیخدمت میں اور حضرت ام المومنین اور والدہ صاحبہ عزیز عبد الحی کیخدمت میں اور حضرت میر صاحب اور والدہ صاحبہ محمد اسحٰق کیخدمت میں اور اُن کے تمام لواحقین اہل بیت کیخدمت میں اور جناب ڈاکٹر میر عبد الستار شاہ صاحب اور پیر منظور محمدؐ صاحب اور انکے لواحقین کیخدمت میں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان تعلقات میں اپنے فضل وکرم سے برکات عظیم ڈالے آمین ثم آمین۔

"بدر"

ڈائری

القول الطیب

صحیح عہد فرمایا۔ صحیح عہد وہ ہوتا ہے۔ کہ عہد کرنے سے پہلے طرفین نے قلب صافی کے ساتھ تمام معاملات ایک دوسرے کو سمجھا دئے ہوں اور کوئی بات ایسی درمیان میں پوشیدہ نہ رکھی ہو جو کہ اگر ظاہر کی جاتی۔ تو دوسرا آدمی اس عہد کو منظور نہ کرتا۔ ہر ایک عہد جائز نہیں ہوتا۔ کہ اس کو پورا کیا جائے۔ بلکہ بعض عہد ایسے ناجائز ہوتے ہیں۔ کہ ان کا توڑنا ضروری ہوتا ہے۔ ورنہ انسان کے دین میں سخت حرج واقع ہوتا ہے۔

تزکیہ نفس فرمایا۔ پورے طور پر تزکیہ نفس تھوڑے ہی شخصوں کو حاصل ہوتا ہے۔ اکثر لوگ جو نیک ہوتے ہیں وہ بہ سبب کمزوری کے کچھ نہ کچھ خرابی اپنے اندر رکھتے ہیں۔ اور ان کے دین میں کوئی حصہ دنیوی ملونی کا بھی ہوتا ہے۔ اگر انسان اپنے سارے امور میں صاف ہو اور ہر بات میں پوری طرح تزکیہ نفس رکھتا ہو وہ ایک قطب اور غوث بن جاتا ہے۔ آپ نے ایک مشہور مولوی کا نام لیا اور فرمایا۔ کہ وہ ایک رسالہ ماہواری نکالتا تھا۔ ایک دفعہ ہم نے اس سے دریافت کیا۔ کہ کیا یہ خدمت رسالہ کی خالصۃً اللہ کے واسطے ہے۔ یا اس میں کچھ ملونی دنیا کی بھی ہے۔ ان دنوں میں اس کے دل کی حالت کچھ اچھی تھی۔ اس نے صفائی سے کہدیا ہے۔ کہ یہ خالص اللہ کے لئے نہیں ہے۔ بلکہ اس میں دنیا کی ملونی بھی ہے۔ اگر کوئی فعل محض خاص خدا کے لئے کرے۔ تو وہ انسان کو یک دفعہ آسمان پر لے جاتا ہے۔

براہین کا اشتہار صدق نیت سے تھا فرمایا۔ جب کہ ہم نے براہین احمدیہ کا اشتہار دیا۔ کہ اگر کوئی ان دلائل کو توڑے۔ تو اس کو ہم دس ہزار روپیہ دیں گے۔ تو یہ اشتہار صدق نیت سے تھا۔ ہم نے اتنا ہی روپیہ لکھا تھا جتنا کہ ہم دے سکتے تھے اور یہی اس وقت ہمارے پاس جمع ہو سکتا تھا۔ صرف اسلام کی محبت کے واسطے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کے قائم کرنے کی خاطر ہم نے ایسی کتاب لکھی اور اس کے ساتھ اتنا اشتہار دیا۔ ورنہ ہم کو ہرگز وہم گمان بھی نہ تھا۔ کہ ہم اس کے ذریعہ سے کوئی روپیہ کمائیں اور کسی قسم کی دنیوی ملونی اس میں نہ تھی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ہمیں دس ہزار چھوڑ کر ایک روپیہ بھی نہ دینا پڑا بلکہ کئی دس ہزار روپیہ اس کے بعد ہمارے پاس آیا۔ یہ خلوص نیت کا نتیجہ ہے۔

مولوی نور الدین صاحب جیسا طبیب چاہیے ایک بیمار جو کہ باہر سے حضرت مولوی نور الدین کے پاس معالجہ کے واسطے آیا تھا۔ حضرت کی خدمت میں بھی سلام کے واسطے حاضر ہوا۔ حضرت نے اثنائے گفتگو میں فرمایا۔ کہ مولوی صاحب کا وجود از بس غنیمت ہے۔ آپ کی تشخیص بہت اعلیٰ ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے۔ کہ بیمار کے واسطے دعا بھی کرتے ہیں۔ ایسے طبیب ہر جگہ کہاں مل سکتے ہیں۔

گوشت کھانا چاہیے مذکورہ بالا بیمار ہندو تھا۔ حضرت نے اس سے دریافت کیا کہ کیا آپ لوگ گوشت کھایا کرتے ہیں۔ اس نے عرض کی۔ کہ ہاں میں کھایا کرتا ہوں۔ حضرت نے فرمایا کہ ایسی بیماریوں میں قوت کے قائم رکھنے کے واسطے گوشت کی یخنی مفید ہوتی ہے اور وہ لوگ بیوقوف ہیں جو کہتے ہیں۔ کہ گوشت حرام ہے۔ طبیب اور ڈاکٹر لوگ جانتے ہیں۔ کہ انسان کے واسطے گوشت کی خوراک کیسی مفید ہے۔ کس قدر انسانی ضرورتیں ہیں جو مثل گوشت کے ہیں۔ اگر جانوروں پر رحم کے یہ معنے ہیں۔ کہ گوشت حرام کیا جاوے۔ تو پھر تو بہت سی چیزیں ایسی ہیں جن کو حرام کرنا پڑے گا۔ اول تو دودھ کو ہی حرام کرنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ جانوروں کے بچوں کی خوراک ہے۔ پھر ریشم کو لو۔ جو کیڑوں کے مارنے سے نکلتا ہے۔ پھر شہد کو دیکھو۔ جو ہزارہا مکھیوں سے چھین کر انسان اپنے مونہہ میں ڈال لیتا ہے حالانکہ مکھی ایک غریب اور چھوٹا سا جانور ہے۔ پھر کستوری کو دیکھو جو آریوں اور ہندوؤں کی عبادت میں مانند شہد کے استعمال ہوتی ہے۔ وہ ایک ہرن کو مار کر اس کی ناف میں سے نکالی جاتی ہے۔ پھر موتی کو لو جن کے تاجر سب ہندو ہی چلے آتے ہیں وہ بھی جانور کو مار کر اس کے پیٹ میں سے نکالا جاتا ہے پھر انسان اپنے پاؤں کی جوتی کو ہی دیکھے کہ وہ کس سے بنتی ہے۔ غرض کس کس چیز کو گنا جائے کیا لباس انسانی کیا خوراک انسانی کیا دیگر ضروریات سب میں اس قسم کی اشیاء ہیں۔ جو کسی جاندار کے مارنے سے ہی حاصل ہو سکتی ہیں۔ بعض انسانوں کو ایسی بیماری ہوتی ہے۔ کہ ان کے ناک میں کیڑے پڑ جاتے ہیں۔ لاجرم ان کیڑوں کو مارنا پڑتا ہے بعض آدمیوں کے زخموں میں کیڑے پڑ جاتے ہیں تو زخم کے اندر ایسی دوائی ڈالی جاتی ہے۔ جس سے وہ کیڑے مر جاویں۔ ایام وبا میں جب کنوئیں کے پانی میں کیڑے ہو جاتے ہیں۔ تو کنوئیں کے اندر دوائی ڈال دی جاتی ہے۔ تاکہ وہ کیڑے مر جاویں۔ کس کس شے کا ذکر کیا جائے۔ ہندوؤں کے بڑے بزرگ راجہ رامچندر وغیرہ سب شکار کھیلتے تھے۔ خدا کے قانون کی رعایت رکھ کر دیکھنا چاہیئے کہ آیا بغیر اس کے انسان کا گذارا چل سکتا ہے۔

بڑائی ایمان سے ہے فرمایا۔ بہت عورتیں گھر میں آکر بیعت کرتی ہیں۔ ان کے نام بائعین کے درمیان لکھنے کا تا حال کوئی انتظام نہیں ہے۔ میں نے دیکھا ہے۔ کہ بعض عورتیں بہ سبب اپنی قوت ایمانی کے مردوں سے بڑھی ہوئی ہوتی ہیں فضیلت کچھ مردوں کا ٹھیکہ نہیں جس میں ایمان زیادہ ہوا وہ بڑھ گیا خواہ مرد ہو خواہ عورت ہو۔

خدا کو مقدم کرو ایک دوست جو باوجود ایک لمبی رخصت لینے کے قادیان نہ آ سکے تھے۔ کیونکہ وہ ایک عمارت بنوا رہے ہیں۔ ایک دو روز کے واسطے حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے کسی نے عرض کی۔ کہ ان کی رخصت لمبی ہے انکو قادیان رہنا چاہیئے۔ فرمایا ایک پنجابی ضرب المثل ہے کہ۔ ع

یا توں لوڑ مقدمیں یا اللہ نوں لوڑ

یعنے یا تو انسان خدا کی عبادت میں مصروف ہو یا دنیاوی دھندے مثلاً مقدمہ بازی وغیرہ میں لگے۔ ایک طرف کا ہی کام ہو سکتا ہے۔ دو طرفہ چلنا مشکل ہے۔

صفاتِ ملازم

اس امر کا ذکر تھا کہ سلسلہ حقہ کے واسطے واعظ مقرر کئے جاویں جو مختلف شہروں اور گاؤں میں جاکر وعظ بھی کریں۔ اور ضروریات اسلام کے واسطے چندے بھی جمع کریں۔

حضرت نے فرمایا کہ جب تک کسی میں تین صفتیں نہوں وہ اس لائق نہیں ہوتا۔ کہ اس کے سپرد کوئی کام کیا جائے اور وہ صفتیں یہ ہیں۔ دیانت۔ محنت۔ علم۔ جب تک کہ یہ تینوں صفتیں موجود نہ ہوں تب تک انسان کسی کام کے لائق نہیں ہوتا۔ اگر کوئی شخص دیانتدار اور محنتی بھی ہو۔ لیکن جس کام میں اس کو لگایا گیا ہے۔ اس فن کے مطابق علم اور ہنر نہیں رکھتا۔ تو وہ اپنے کام کو کس طرح سے پورا کرسکے گا۔ اور اگر علم رکھتا ہے۔ محنت بھی کرتا ہے دیانتدار نہیں تو ایسا آدمی بھی رکھنے کے لائق نہیں اور اگر علم و ہنر بھی رکھتا ہے۔ اپنے کام میں خوب لائق ہے اور دیانتدار بھی ہے مگر محنت نہیں کرتا تو اس کا کام بھی ہمیشہ خراب رہیگا۔ غرض ہر سہ صفات کا ہونا ضروری ہے۔

فرمایا۔ کارکن آدمی ہر جگہ جماعت کے اندر مل سکتے ہیں ایسے لوگوں کو ذاتی اخراجات کے واسطے جو کچھ دیا جاوے وہ بھی ناگوار نہیں گذرتا۔ خواہ وہ معمولی واعظ کی تنخواہ سے زیادہ ہو کیونکہ کارکن کو جو کچھ دیا جائے وہ ٹھکانے پر لگتا ہے۔ اس میں کوئی اسراف نہیں۔

تین بھائی

سیکھواں کی برادران میاں جمال الدین میاں امام الدین میاں خیرالدین صاحبان کا ایک دوست نے ذکر کیا کہ وہ بھی اس کام کے واسطے رکھے جاسکتے ہیں حضرت نے فرمایا بے شک وہ بہت موزوں ہیں۔ مخلص آدمی ہیں۔ ہمیشہ اپنی طاقت سے بڑھ کر خدمت کرتے ہیں۔ تینوں بھائی ایک ہی صفت کے ہیں۔ میں نہیں جانتا۔ کہ کون ان میں سے دوسروں سے بڑھ کر ہے۔

فرمایا۔ بیرونجات میں جو لوگ چندہ لینے کیواسطے بھیجے جاویں۔ انکو سمجھا دیں۔ کہ چندہ ایسے طور سے وصول کرنا چاہیئے۔ کہ لوگ جو کچھ طیب خاطر سے دیں وہ قبول کیا جائے۔ کسی قسم کا اصرار نہ ہو۔ کوئی شخص ایک پیسہ دے خواہ ایک دھیلہ دے اس کو خوشی کے ساتھ قبول کرلینا چاہیئے۔

کسرِ صلیب

فرمایا۔ چند روز سے میرے دل میں خیال تھا۔ کہ کسر صلیب سے کیا مراد یہ بات تو صحیح نہیں ہوسکتی۔ کہ مسیح لکڑی یا پتھر کی صلیبیں توڑتا پھرے اس سے کچھ حاصل نہیں۔ بعد سوچنے کے یہی بات دل میں آئی۔ کہ اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ خدا تعالیٰ ایک زمانہ ہی ایسا لائیگا۔ کہ اس میں خود بخود آسمان سے ایک ہوا ہی ایسی چلیگی کہ خواہ مخواہ عیسائیت کے بیہودہ مذہب سے لوگوں کے دل ٹھنڈے پڑنے لگ جائیں گے۔ عیسائیت جیسے مذہب کو دنیا سے مٹانا اور چالیس کروڑ آدمی کی اصلاح کرنا یہ واحد جان کا کام نہیں ہوسکتا۔ جب تک کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے لوگوں کے دلوں میں ایسی تحریک نہ ہو جس سے وہ خود بخود اس مذہب سے بیزار ہوتے چلے جائیں اور اگر غور سے دیکھو۔ تو یہ کارروائی شروع ہوگئی۔ لوگ تربیت یافتہ ہوتے جاتے ہیں اور عقلی اور دماغی قوتیں بڑھتی جاتی ہیں اب ایسی کچی باتوں کو کون مان سکتا ہے۔ اگر تھوڑا بہت کچھ ایمان ہے تو عورتوں میں ہے اور بس۔

مولوی ثناء اللہ صاحب ریویو مانگتے ہیں

مولوی ثناء اللہ صاحب کے پرچہ اہل حدیث کے تبادلہ میں یہاں سے میگزین اردو جاتا تھا۔ مینجر ریویو نے بدیں خیال کہ یہاں اہلحدیث اور دفتروں میں آتا رہتا ہے ضروری نہ سمجھا کہ اس کے ساتھ تبادلہ وہ بھی جاری رکھیں اس واسطے بند کر دیا تھا۔ جس پر مولوی ثناء اللہ صاحب نے حضرت کے نام ایک کارڈ لکھا۔ کہ کیا یہ تجویز آپ کی منظوری سے ہوئی ہے اس پر حضرت نے دریافت کیا کہ تبادلہ کیوں بند کیا گیا ہے اور پھر فرمایا کہ تبادلہ جاری رکھنے میں یہ فائدہ ہے کہ مولوی صاحب پر اتمام حجت ہوتا رہے گا اور شاید کوئی بندۂ خدا ان کے دفتر میں اس کو پڑھ کر اس سے مستفید ہو جاوے۔

ادائگی قرض

۱۳ اگست ۱۹۰۵ء۔ ایک شخص کا ذکر ہوا کہ وہ ایک دوسرے شخص کی امانت جو اس کے پاس جمع تھی لے کر کہیں چلا گیا ہے۔

فرمایا۔ ادائے قرضہ اور امانت کی واپسی میں بہت کم لوگ صادق نکلتے ہیں اور لوگ اس کی پرواہ نہیں کرتے حالانکہ یہ نہایت ضروری امر ہے۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص کا جنازہ نہیں پڑھتے تھے۔ جس پر قرضہ ہوتا تھا۔ دیکھا جاتا ہے۔ کہ جس التجاء اور خلوص کے ساتھ لوگ قرض لیتے ہیں اُسی طرح خندہ پیشانی کے ساتھ واپس نہیں کرتے بلکہ واپسی کیوقت ضرور کچھ نہ کچھ تنگی ترشی واقع ہو جاتی ہے۔ ایمان کی سچائی اسی سے پہچانی جاتی ہے۔

مرتد ڈاکٹر

ڈاکٹر عبدالحکیم خان مرتد کی مسیحیت کا ذکر تھا حضرت اقدس نے فرمایا کہ ہمارا نام وہ دجال رکھتا ہے۔ عجیب بات یہ ہے کہ بیس برس تک دجال ہی کا مصداق رہا ہے اور اسی کے ماتحت رہا ہے بھلا کوئی دنیا میں ایسا بھی مسیح گذرا ہے جو بیس سال تک دجال کے ماتحت رہا ہو۔

ایک ہندو نے عبدالحکیم کی نسبت لکھا ہے کہ جنکی وہ بیعت سے الگ ہوا ان کی زبان سے تو کوئی گندہ لفظ تک نہیں نکلا مگر یہ بڑا کم بخت ہے کہ جس کی بیس برس تک بیعت رہا ہے اس کو گالی نکالتا ہے۔

حضرت اقدس نے فرمایا کہ اس سوال کے جواب سننے کا مجھے بہت شوق ہے کہ وہ کیسا مسیح ہے جو بیس برس تک دجال کے ماتحت رہے کیسی عجیب بات ہے کہ سچا بھی تھا مسیح بھی تھا اور رسول بھی تھا مگر بیس برس تک دجال کی بیعت رہا اس کا مصدق رہا اس کی تائید میں سچی خوابیں رویاء اور الہامات بھی سناتا رہا۔

ایک شخص کی بابت کسی کو لکھتا ہے کہ مجھے یہ خواب آئی ہے کہ یہ شخص طاعون سے ہلاک ہوگا کیونکہ یہ سچے مسیح کا منکر ہے اور پھر اس خواب کے سچا ہونے کا دعوی کرتا ہے۔

اسپر ایک شخص نے حضرت کی خدمت میں عرض کی کہ حضور اس کے دل میں تو یہ بات ہوگی۔ کہ آپ ہی سچے مسیح ہیں۔

حضرت اقدس نے فرمایا کہ دل مسخ ہوگیا ہے مسیلمہ کذاب کی طرح پہلے مانا پھر انکار کردیا۔ ختم الله علی قلوبھم کے بھی یہی معنے ہیں۔ مسیلمہ کذاب کی تو پہلے نظیر بھی موجود تھی مگر اس کی تو نظیر ہی کوئی نہیں۔

چھ روپیہ کی کتابیں تین روپیہ میں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

درس قرآن شریف

تفسیر سورۂ ماعون

(سلسلہ کے واسطے دیکھو اخبار بدر نمبر ۲۹ مورخہ ۱۸ جولائی ۱۹۰۶ء)

فذالک - پس یہی ہے۔
الذی - وہ جو
یدع - دھکے دیتا ہے۔
الیتیم - یتیم کو

یتیم کی اہانت کرنے والے اور اس پر سختی کرنے والے کو اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے درمیان شمار فرمایا ہے۔ جو کہ دین کے مکذب ہیں۔ یتیم سب ضعیفوں سے زیادہ ضعیف ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یتیم کا بہت خیال رکھتے تھے اور یتامیٰ کی بہت خبرگیری کرتے تھے۔ ہماری انجمن اشاعت اسلام نے بھی اپنے اخراجات میں ایک مد یتامیٰ کی رکھی ہے۔ اور مدرسہ تعلیم الاسلام میں بہت سے یتیم پرورش پا رہے ہیں جن کے ہر قسم کے اخراجات تعلیمی اور خوراک پوشاک وغیرہ کے انجمن برداشت کر رہی ہے۔ میں نے دیکھا کہ حضرت مولوی نورالدین صاحب عموماً ایک نہ ایک یتیم اپنے گھر میں رکھتے ہیں جس کی مثل اپنے بچوں کے پرورش کرتے ہیں۔ غرض یتیم کی خبرگیری ایک بڑے ثواب کا کام ہے۔

ولا یحض - اور نہیں رغبت دلاتا اور نہیں تاکید کرتا۔
علیٰ طعام المسکین - مسکین کے کھانا کھلانے پر۔

یہ دوسری مذمت مکذب کی ہے۔ کہ وہ اول تو یتیم کو دھکے دیتا ہے اور دوم مسکین کو کھانا نہیں کھلاتا ہے اور نہ کسی دوسرے کو اس امر کی ترغیب دیتا ہے۔ کہ وہ مسکین کو کھانا کھلایا کرے۔

اس جگہ مکذب کی دو بڑی نشانیاں بیان کی گئی ہیں ایک یہ ہے کہ یتیم کو دھکے دیتا ہے اور دوم یہ کہ مسکین کو کھانا نہیں دیتا۔ مسکین اور یتیم ہر دو عام لفظ ہیں اور ہر ایک شخص جو مساکین اور یتامیٰ کے ساتھ بدسلوکی کرے گا وہ خدا تعالیٰ کے غضب کو اپنے اوپر وارد کر لیگا۔ لیکن اس میں ایک باریک اشارہ ایک خاص یتیم اور مسکین کی طرف بھی ہے۔ جس نے اللہ تعالیٰ کی خاطر دنیوی تعلقات کو قطع کر دیا ہے اور دنیوی اموال اور جاہ و حشم کو بالکل ترک کر دیا ہے اور وہ خدا کی خاطر ایک یتیم اور مسکین بن گیا ہے۔ تب خدا تعالیٰ نے اس کو اپنی ہستی کے ثبوت کے واسطے ایک حجت اور نشان مقرر کر کے دوبارہ دنیا میں داخل کر دیا ہے۔ خدا تعالیٰ کے تمام انبیاء کا یہی حال ہوتا ہے اور وہ لوگ جو دنیا میں عام طور پر اپنی بے دینی کے باعث یتامیٰ اور مساکین پر ظلم روا رکھتے ہیں۔ وہ اپنی عادت کے مطابق ان آیات اللہ کے ساتھ ٹکر کھا کر اپنی بداعمالیوں کا آخری نتیجہ پا لیتے ہیں جن لوگوں نے آنحضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک یتیم اور مسکین بے کس اور بے بس ایک اکیلا انسان سمجھا اور آپ کے ساتھیوں کو چند غربا و ضعفاء کے سوائے نہ پایا اور آپ کے قتل کے درپے ہوئے۔ خدا تعالیٰ نے ان کے منصوبوں کو ایسا خاک میں ملایا اور ان کو ایسی ناکامی کا منہ آنحضرت کے سامنے ہی دکھایا۔ کہ اس کی نظیر تاریخ دنیا کے معرکہائے جنگ و جدال میں نظر نہیں آتی۔ ایسا ہی اس زمانہ میں بھی خدا تعالیٰ کا ایک مرسل ہمارے درمیان موجود ہے جس نے آبائی عزت و جاہ اور اموال و جاگیر کو اپنے خدا کی معیت کے آگے ہیچ جان کر سب کچھ ترک کیا اور گوشہ میں بیٹھ کر گمنامی کے درمیان اپنے خدا کی یاد کو سب باتوں پر ترجیح دی۔ دنیا نے اس کو یتیم اور مسکین دیکھا اور دنیا کے فرزندوں نے چاہا کہ اس مسکین کو کوئی کھانا نہ دے اور نہ اس کو کوئی ملے اور نہ اس کے ساتھ کوئی بات کرے۔ اور اس کے حق میں سخت سے سخت کفر کے فتوے لگائے لیکن خدا تعالیٰ کا غضب ایسے کفر بازوں پر نازل ہوا اور ان کے نوجوانوں کو کھا گیا اور ان کے بچوں کو یتیم کر گیا اور ان کے گھروں کو ویران کر گیا۔ پر وہ جس کے لئے کہا گیا تھا کہ کوئی اس کو کھانا نہ دے اس کا گھر خدا نے ہر قسم کی نعمتوں کے ساتھ بھر دیا۔

پس بڑا بدنصیب وہ ہے۔ جو خدا کے فرستادہ کو یتیم اور مسکین دیکھ کر دھکے دے اور دوسروں کو بھی اس کے پاس جانے سے روکے۔

فویل - پس وائے ہو پس افسوس ہے پس ہلاکت ہے۔
للمصلین - واسطے نمازیوں کے۔
الذین - وہ جو
ھم - وہ
عن صلوتھم - اپنی نماز سے
ساھون - سہو کرنے والے ہیں غفلت کرنیوالے ہیں تساہل کرنے والے ہیں۔

اس آیت میں ان لوگوں کو تنبیہ کی گئی ہے جو نماز کے معاملہ میں سستی اور غفلت کرتے ہیں۔

مصلین - وہ لوگ ہیں۔ جو نماز کیواسطے مکلف ہیں نماز میں غفلت کئی طرح سے ہوتی ہے۔

(۱) بعض لوگ نماز پڑھتے ہی نہیں۔ رسمی طور پر مسلمان کہلاتے ہیں۔ مگر کبھی ان کو یہ خیال نہیں آتا۔ کہ نماز کا پڑھنا مسلمان کے واسطے فرض ہے اور جب تک کہ وہ اپنے عین کاروبار کے درمیان وقت نماز کے آنے پر تمام دنیوی خیالات کو بالائے طاق رکھکر خدا تعالیٰ کی طرف نہیں جھکتا تب تک اس میں اسلامی نشان نہیں پایا جاتا۔ ہر ایک قوم والوں کے درمیان کوئی مذہبی نشان ہوتا ہے۔ عیسائی لوگوں نے وہ نشان صلیب کا رکھا ہے۔ جس کو وہ لکڑی یا لوہے یا چاندی سونے کی بنوا کر اپنی چھاتی پر یا سر پر اور معبد خانوں کے اوپر لگا دیتے ہیں۔ اس واسطے عیسوی مذہب کو صلیبی مذہب کہتے ہیں اور عیسائیوں نے جو لڑائیاں اپنے مذہب کیخاطر مسلمانوں کے ساتھ کیں انکو صلیبی جنگ کہتے ہیں۔ ایسا ہی ہندو لوگ اپنے ہندو ہونے کی نشانی میں بدن پر ایک تاگہ رکھتے ہیں۔ جسے زنار یا جنیو کہتے ہیں۔ مسلمانوں کے درمیان ان کے اسلام کی نشانی یہی ہے۔ کہ مسلمان ہر حالت رنج و راحت۔ صحت و بیماری۔ امن و جنگ میں اپنے وقت پر اپنے خدا تعالےٰ کے حضور میں حاضری بھرنے کے واسطے چست ہو جاتا ہے۔ عین جنگ کے موقع پر جہاں دشمنوں کے ساتھ لڑائی ہو رہی ہوتی حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے ساتھ صف بندی کر کے نماز پڑھتے اور پڑھاتے تھے۔ اس سے بڑھکر نماز کے واسطے اور کیا تاکید ہو سکتی ہے۔

(۲) وہ لوگ ہیں جو نماز پڑھتے ہیں۔ مگر کبھی کبھی۔ جس دن کپڑے بدلے یا صبح کے وقت جب ہاتھ موہنہ دھویا تو نماز بھی اس اتفاق سے پڑھ لی۔ یا چند ایسے دوستوں میں قابو آ گئے جو نماز پڑھتے ہیں۔ تو وہاں ان کے درمیان مجبوراً پڑھ لی۔ یہ لوگ بھی غفلت کرنے والوں میں شامل ہیں

(۳) پھر کچھ ایسے لوگ ہیں جو پڑھتے تو ہیں مگر بہ سبب

تکبر کے یا بسبب سستی کے اپنے ہی گھرون مین پڑھ لیتے ہین۔ ہروقت اپنے کام مین مصروف رہتے مین جب نماز کا وقت آیا تو اسی جگہ جلدی جلدی نماز پڑھ لی۔ گویا ایک رسم ہے جس کو ادا کرتے ہین یا ایک عادت ہے جس کو پورا کرتے ہین مسجد مین جانا اور جماعت کو پانا ان کے نزدیک ایک بے فائدہ امر ہے۔ یہ لوگ بھی غافلین مین شامل ہین۔ اکثر آج کل کے دنیوی رنگ مین بڑے لوگون مین اگر کسی کو نماز کی عادت ہے تو اس کا یہی حال ہے۔

(۴) پھر بعض لوگ مسجد مین بھی جاکر پڑھتے ہین۔ مگر بیدلی کے ساتھ۔ ان مین تعدیل ارکان کا خیال نہین۔ اور خداتعالیٰ کی طرف پوری توجہ سے نہین جھکتے اور جلدی جلدی نماز کو ختم کرنے مین اور نماز کے اندر وساوس کو اور غیر خیالات کو بلاتے مین۔

(۵) پھر وہ لوگ ہین جو نماز پڑھتے ہین مگر ویسی نماز نہین پڑھتے جو خداتعالےٰ نے اپنے رسول کو سکھلائی اور اس کے رسول نے اپنی امت کو سکھلائی۔ بلکہ وہ اپنے لئے ایک نئی نماز ایجاد کرتے ہین اور وہ نہین جانتے کہ جس وقت یہ سورہ شریف نازل ہوئی تھی اس وقت بھی تو نماز پڑھی جاتی تھی اور ظن کرتے ہین کہ تاریخی شہادتیں تمام جھوٹی ہین۔ خواہ کس قدر جانفشانی کے ساتھ وہ واقعات سینہ بسینہ جمع کئے گئے ہون۔ گویا ان کے نزدیک تمام جہان کی تاریخ جھوٹھ ہے اور اس مین کچھ راستی نہین اور کہتے ہین اور گمان کرتے ہین۔ کہ ہر ایک انسان اپنے لئے آپ قرآن شریف کو سمجھیگا اور وہ دنیا مین ہزارہا اشیاء کے محتاج ہین لیکن جب ان کو نہین کہا جاتا ہے۔ کہ تم قرآن شریف کے سمجھنے کے لئے بھی کسی کے محتاج ہو۔ تو اپنے نفس کو دہوکہ دیتے ہوئے کہتے ہین۔ کہ قرآن شریف کسی کا محتاج نہین وہ کلام الٰہی ہے اور سچ ہے کہ وہ محتاج نہین لیکن کیا انسان بھی محتاج نہین۔ کیا ماں کے پیٹ سے کوئی شخص قرآن شریف پڑھ کر نکلا تھا اور وہ کہتے ہین کہ وہ نماز جو دوسرے مسلمان پڑھتے ہین وہ درست نہین خواہ اس کے متعلق سچی اور حقیقی شہادت دکھائی جاوے کہ آن حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز اسی طرح پڑہی تہی اور کہتے ہین کہ جن لوگون نے آنحضرتؐ سے روایت کی وہ قابل اعتبار نہ تھے اور نہین سوچتے کہ اگر وہ سب کے سب ایسے ہی تھے تو پھر قرآن شریف بھی ہم تک انہین بزرگون کے ذریعہ سے پہونچا ہے پس کیون کر یقین ہو۔ کہ قرآن شریف بھی اصلی ہے کیونکہ سچ ہے۔ کہ خداتعالیٰ نے قرآن کی حفاظت کا ذمہ لیا ہے مگر کیا ایسا نہین ہوسکتا۔ کہ حفاظت کی آیتہ بھی ان لوگون نے اپنے پاس سے ڈال دی ہو۔ جنھون نے ہم تک قرآن شریف کو پہونچایا پس یہ راہ بہت ہی خطرناک ہے جو چکڑالوی اور اس کے ہمخیالون نے اختیار کی ہے۔

اَلّذِین ۔ وہ لوگ جو

ھم یراؤن ۔ دکہاوا کرتے ہین۔ ریاکاری کرتے ہین وہ لوگ جو لوگون کی خاطر یا لوگون کے سامنے لمبی نماز پڑھتے ہین اور جب علیحدہ ہوتے تو پھر نہین پڑھتے۔ یا کسل کے ساتھ نماز کو ادا کرتے ہین لیکن اصل بات نیت پر موقوف ہے۔ اگر کوئی شخص سچے اخلاص کے ساتھ اور صدق کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف جھکتا ہے۔ تو خواہ اوس کو کوئی دیکھا کرے اس امر کا اس کو کچھ نقصان نہین ہو پہنچ سکتا۔ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہین۔ کہ مین ایک دن نماز پڑھ رہا تھا ایک آدمی آیا اور مجھے نماز پڑھتے دیکھا اس کا یہ دیکھنا مجھے بھلا معلوم ہوا۔ مین نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا آپنے فرمایا۔ کہ تیرے لئے دُہرا اجر ہے۔ ایک سر کا اجر اور ایک علانیہ کا۔ غرض یہ باتین زیادہ تر نیت پر موقوف ہین بعض لوگ اس نیت سے ظاہری طور پر صدقہ خیرات کرتے ہین۔ کہ دوسرون کو بھی نیک کام کے واسطے ترغیب پیدا ہوتی ہے۔ وہ لوگ جو اندر سے ایک نیکی کا کام کرتے ہین اور ظاہر مین اس کو بدی کا رنگ دیتے ہین تاکہ خلقت کی نظرون مین وہ بد دکھائی دین۔ میرے نزدیک یہ بھی ریاکار ہین کیونکہ اونہون نے اپنے عمل مین خلقت کی نظر بد یا نیک کی پرواہ کی ہے۔ انسان کو چاہئیے۔ کہ اپنے خداتعالیٰ کے واسطے خالصۃً عبادت کرے پھر خواہ خلقت اس کو بُرا سمجھے یا بھلا اس امر کی پرواہ نہین چاہئے۔ اور اپنے ظاہر کو جان بوجھ کر برا بنانا آنحضرتؐ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سکھلائی ہوئی اس دعا سے ناجائز ثابت ہوتا ہے وہ دعا آنحضرتؐ نے حضرت عمر کو سکھلائی تھی اور اس طرح ہے۔

اللھم اجعل سریرتی خیراً من علانیتی

واجعل علانیتی صالحۃً

ترجمہ۔ اے اللہ میرے ظاہر کو میرے باطن سے بہتر بنا اور میرے کو اچھا کر۔

و یمنعون الماعون ۔ اور منع کرتے ہین برتنے کی چیز سے ماعون بروزن فاعول۔ تہوڑی چھوٹی اور ادنیٰ شے کو کہتے ہین جو ایک دوسرے کو مانگنے سے استعمال کیواسطے دیجاوے تو دینے والے کا حرج نہو اور لینے والے کو فائدہ ہو جائے۔ جیسا اس ملک مین پینے کے لئے پانی۔ چولہے کی آگ۔ تہوڑا نمک۔ کلہاڑی۔ ہاون دستہ وغیرہ گھر مین ایسی اشیاء کا رکہنا جو ہمسایہ کے کام کبھی کبھی آوے موجب ثواب ہے بعض کے نزدیک ماعون زکوٰۃ کو کہتے ہین

اس سورہ شریف مین جو نشانیان مکذبان دین کے واسطے بیان کی گئی ہین۔ وہ سب یورپ کے عیسائیون پر ایسی چسپان ہوتی ہین کہ گویا یہ سورہ شریف ان کے ہی حق مین نازل ہوئی تھی۔ سب سے اول دین کی تکذیب ہے۔ سو یورپ کے علماء ہی ہین جنہون نے دنیا مین سب سے پہلے یہ بات ظاہر کی ہے۔ کہ دین ایک لغو امر ہے۔ مذہب کی طرف توجہ ہی کرنا بے فائدہ سمجھتے ہین۔ یتیم اور مساکین کو جھڑکنے کا یہ حال ہے۔ کہ اگر کوئی مسکین یتیم راہ مین کسی سے سوال کر بیٹھے۔ تو وہ مجرم گردانا جاکر جیل خانہ مین بھیجا جاتا ہے۔ کسی غریب کو اپنے گھر بلاکر روٹی کھلانا یا مسافر کی خاطرداری کرنا زمانہ جہالت کا طریق خیال کیا جاتا ہے۔ نماز سے غفلت کا یہ حال ہے۔ کہ ہفتہ مین ایک دن اور اس دن مین بھی ایک گھنٹہ نماز کے واسطے مقرر ہے۔ اس مین کوئی دس فیصدی عیسائی شاید گرجا جاتے ہون گے۔ ان دکھاوے کے کام بہت ہین۔ چندہ دن کی لمبی فہرستین شائع کی جاتی ہین۔ ایک دوسرے کو برتنے کے واسطے کوئی شے لینا دینا سخت معیوب سمجھا جاتا ہے۔ اس سے خیال پڑتا ہے۔ کہ شاید یہ سورت بھی دجّال کے حق مین ہی نازل ہوئی ہو۔ جس کے مقابلہ کے واسطے خدا نے اس زمانہ مین اپنا مسیح بھیجا ہے۔ فقط۔

تفسیر سورہ ماعون ختم ہوگئی ہے۔ اب اس کے بعد

تفسیر سورۂ قریش لکھی جاویگی۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

(۷)

بدر - مورخہ ۲۶ رجب ۱۳۲۵ھ مطابق ۵ ستمبر ۱۹۰۷ء

احمدی قوم

پیاری قوم ! خدا کے آگے شکر کے سجدہ میں گر کہ اس نے اپنی زبردست طاقتوں کے ساتھ تیری تعداد کو بیس سال کے عرصہ میں ایک سے چار لاکھ کر دیا۔ آج سے بیس سال پہلے احمدؑ اکیلا تھا مگر آج وہ خدا کے فضل سے چار لاکھ آدمی کا سردار ہے کیا یہ امر خدا تعالیٰ کے عجائب کاموں میں سے نہیں۔ کاش کوئی سمجھے تو یہ ایک معجزہ برگزیدۂ خدا کی صداقت کے ثبوت کے واسطے کافی ہو۔

دنیا میں ہر ایک شخص اپنا کچھ خیال اور رائے رکھتا ہے۔ اور ممکن ہے۔ کہ اس خیال میں اور لوگ بھی اس کے ہمخیال ہوں۔ لیکن متفرق رائیں اپنی اپنی جگہ کوئی جمعیت نہیں رکھتیں اور ان سے قوم نہیں بن سکتی جب تک کہ ایک۔ باقاعدہ اور باضابطہ سلسلہ کے اندر ان سب کو ایک جگہ ایک سردار اور ایک امام کے ماتحت جمع نہ کیا جاوے۔ یہ خدا کا تفضل ہے۔ کہ اس نے اس زمانہ میں ہم کو ایک امام کے ماتحت ایک جگہ جمع کر دیا ہے درا صل اس وقت سوائے احمدی قوم کے دیگر تمام جماعتیں مثل اُن زنان بیوہ کے ہیں۔ جن کا کوئی نگران نہیں۔ یا مانند اس ریوڑ کے ہیں۔ جس کا کوئی چرواہا نہیں۔

خدا تعالےٰ کے اس احسان کے شکریہ میں کہ اس نے ہم کو اپنے ہاتھ سے قایم کردہ جماعت کے اندر داخل کر دیا ہے۔ ہمارا فرض تھا کہ ہم اپنی جماعت کے افراد کو ایک باقاعدہ رجسٹر میں درج کریں اور ہر ایک شہر اور ضلع میں احمدی جماعت کی انجمنیں قائم کی جاویں۔ مخدومی شیخ یعقوب علی صاحب نے سب سے اول اس امر کی طرف قوم کو توجہ دلائی اور چند ایک مضامین شیرازۂ قوم کی سرخی کے ساتھ لکھے تھے۔ مگر ہر ایک امر کے واسطے ایک وقت مُقدر ہوتا ہے۔ اور بالآخر وہ وقت اب آیا ہے۔ جب کہ حضرت مسیح نے ایسے کاموں کیواسطے انجمن اشاعۃ الاسلام بنائی ہے اور اس انجمن نے مختلف شہروں اور ضلعوں کے احمدیوں کے نام احکام جاری کئے ہیں۔ کہ سب اپنی اپنی جگہ مقامی انجمنیں قائم کریں اور ہر ایک ضلع میں ایک ضلع کی انجمن ہو۔ اور اس کے ماتحت ہر ایک شہر اور مقام میں جہاں احمدیوں کی کچھ جماعت ہو۔ ایک مقامی انجمن ہو اور جن گاؤں میں تھوڑے آدمی ہوں وہاں کے احمدی اپنے قریب کی انجمن کے ممبر بنیں۔ اور اس طرح یہ سب ایک سلسلہ کے اندر منسلک ہو جاویں

تمام جماعت کے آدمیوں کو جہاں کہیں وہ ہوں فوراً اس امر کی طرف توجہ کرنی چاہئیے۔ اور بہت جلد جہاں جہاں انجمنیں بن سکتی ہیں وہاں انجمنیں قائم کر کے صاحب سکرٹری مجلس ناظم صدر انجمن احمدیہ قادیان کو اطلاع دیں۔

صاحب سکرٹری خواہش رکھتے ہیں کہ ایسی اطلاعات کنندگان ۱۵ ستمبر ۱۹۰۷ء سے پہلے پہونچ جانی چاہئیں اور اطلاع مفصلہ ذیل امور کے متعلق ہو۔

(۱) آپ کی انجمن میں ممبروں کی تعداد کس قدر ہو۔

(۲) کون کون صاحب کس کس عہدہ کے لئے تجویز ہوئے ہیں۔

(۳) ہر ایک ممبر کس قدر چندہ ماہوار کا وعدہ ہے۔

(۴) کیا آپ کی انجمن انجمن ضلع ہو سکتی ہے یا نہیں۔ اگر ہو سکتی ہے۔ تو کون کون سی معضلات کی انجمنیں آپ کے متعلق ہوں گی۔ اگر نہیں تو کون سی انجمن ضلع کیمتعلق آپ کی انجمن ہوگی۔

(۵) اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ آپ کی انجمن انجمن ضلع ہو تو آپ کون کون سی حدود کے اندر اور کس قدر عرصہ تک اپنی شاخیں قائم کر کے ان کے نمبر ان کی تعداد اور رقم چندہ سے اطلاع دے سکتے ہیں۔

چونکہ سکرٹری صاحب کے دفتر سے مضمون بالا کے کارڈ شائع ہو چکے ہیں اس واسطے امید ہے۔ کہ احباب اکثر اب تک ان باتوں کا جواب دے چکے ہوں گے۔ جو نہ دے چکے ہوں وہ اس عرض کو بطور یاد دہانی کے تصور فرماویں۔

اس جگہ اس امر کا ذکر بھی فایدہ سے خالی نہ ہوگا۔ کہ انجمن احمدیہ سیالکوٹ نے سب سے پہلے اور یہاں سے ایسے احکام کے جاری ہونے سے بھی کئی سال پہلے اپنے ضلع کی ایک انجمن بنائی ہوئی ہے اور ان کے سکرٹری معضلات چودہری مولا بخش صاحب خاص شکریہ کے قابل ہیں کہ اونہوں نے تمام ضلع کے دیہات کے احمدی برادروں کو ایک باقاعدہ برادری میں جمع کر دیا ہے اور یہی وجہ ہے۔ کہ ضروریات دینی کیوقت جس قدر چندہ سیالکوٹ سے جمع ہو کر آتا ہے اور کسی ضلع سے یا مقام سے نہیں آتا۔ اللہ تعالیٰ چودہری صاحب کو اس محنت اور جوش کیواسطے جزائے خیر دے۔ شہروں کا انتظام ایسا مشکل نہیں جیسا کہ دیہات کا کیونکہ شہر کے لوگ کثرت سے ایک جگہ جمع ہونے کے سبب اپنے علم اور واقفیت میں بآسانی ہمیشہ ترقی کرتے رہتے ہیں لیکن دیہات کے واسطے بہت مشکلات ہیں۔ سوسائٹی سے دور رہنے کے سبب دیہاتی لوگ اکثر صحیح اور ضروری واقعات سے بے خبر ہو کر جہالت میں پڑ جاتے ہیں اور بڑے بڑے ثواب کے کاموں سے محروم رہ جاتے ہیں یہی وجہ ہے۔ کہ دانا لوگوں نے دیہاتی زندگی کو عموماً پسند نہیں فرمایا۔ لیکن ضروریات زمانہ ایسی ہیں کہ دیہاتی زندگی کا بسر کرنا ایک جماعت کثیر کی قسمت میں ہمیشہ سے لکھا جاتا ہے۔ اس واسطے ان لوگوں کی خبر گیری کرنا ایک بڑے ثواب کا کام ہو۔

آسمان سے آوازہ توپ

برادر محمد اشرف بیگ صاحب موضع چندیری ضلع مظفر نگر سے لکھتے ہیں

۲۰ اگست ۱۹۰۷ء منگل کے دن غروب ہو کر ۸ بجے شب کو ایک روشنی ایسی آسمان سے ٹوٹتی ہوئی دیکھی۔ کہ جیسا ستارہ ٹوٹتا ہے اس کی روشنی کی خبر چو طرفہ پچاس پچاس کوس تک سے آئی اور ایک آواز مثل گولہ توپ کے اسی دم ہوئی۔ یہ جدید بات ہو۔ دیکھیو کیا ظہور ہوتا ہے

(وہ نظم جو صفحہ ۱۱ سے باقی رہگئی تہی۔)

منور مرقدے روشن مزارے — دین خوابیدہ دین راغمگسارے
مسیح پاک را مخلص مریدے — کمربستہ بخدمت استوارے
جوانمردے بنام عبد الکریمے — بسر بردہ بعزت روزگارے
کلام پاک حق را عاشقے بود — ز قرآن خدا مضمون نگارے
سرہر بلطلے را خوب میکوفت — نہ قلمش بود بلکہ ذوالفقارے
دلش روشن شدہ از نور دینے — مسیح پاک راشد یارِ غارے
خدا فرمود او را لیڈر قوم — خطیبے یافت باعز و وقارے
چہ بخشیدہ خدا حسن بیانش — چہ خوش تقریر بود آن لکچرارے
بدنیا زیست تا ہفت و چہل سال — بماند اسلام را خدمتگذارے
بہشتی مقبرہ شد مدفن او — چہ خوش قسمت چہ مرد بختیارے
ز ہجری چار دہ صد بست و سہ بود — کہ جان دادہ بحق آن جان نثارے

خاکسار میر حامد شاہ سیالکوٹی حال مقیم قادیان

مراسلات

ایک پیشگوئی کے ظہور کے ابتدائی نشانات

ایک مومن کے ایمانی جوش غیرت کا لکھا ہوا ایک خط ذیل میں درج کرتا ہوں جو حضرت اقدس کی خدمت میں پہنچا ہے۔

پیارے حضرت مہدی و مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام دام ظلکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اس وقت سول اور ملٹری گزٹ اخبار پڑھا۔ اللہ اللہ دل اچھل اچھل پڑا۔ ایمان کو عجب ترقی ہوئی۔ حضور کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ یورپ کے ممالک میں طاعون کی پیشینگوئی بہت جلدی اور حرف بحرف پوری ہوئی اور جناب کا ہستی باری تعالےٰ کی طرف سے ہونا اندہوں پر بھی ثابت ہو گیا۔ اب اگر کوئی نہ مانے تو اس سے زیادہ بدقسمت کون ہے۔ اخبار مذکور لکھتا ہے۔ کہ پلیگ سان فرانسسکو ملک امریکہ میں اور جنوبی انچوریا ملک چین میں ظاہر ہو گیا ہے۔ اللہ اللہ غیب کی باتوں کا علم اسی پاک ہستی کو ہے۔ جو کہ اس ساری دنیا و مافیہا کا مالک ہے۔

جناب کے غلاموں کا غلام
خاکسار محمد حسین اسسٹنٹ سرجن

وفات

جناب نواب محمد عمر خان صاحب اپنی والدہ کے ۲۲ جمادی الثانی ۱۳۲۵ھ کو وفات پاجانے کی خبر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت نصیب کرے اور نواب صاحب کو صبر جمیل عطا کرے۔

ہوشیارپور اور احمدی جماعت

احمدی جماعت کے اراکین اس سے بے خبر نہیں ہوں گے۔ کہ سیالکوٹ اور لودیانہ کی طرح ہوشیارپور کو بھی ایسی کس پرسی کی حالت میں ایک فخر ضرور حاصل ہے کہ حضرت مسیح موعود مہدی مسعود علیہ السلام اپنی گمنامی کے زمانہ میں ایک مدت تک اپنی چند ماہ کی رہائش سے اس زمین کو ایک شرف بخش چکے ہیں اس میں کلام نہیں کہ یہ غریب شہر بمقابلہ دو مندرجہ بالا شہروں سے ترقی کے لحاظ سے کچھ بھی نسبت نہیں رکھتا۔ مگر اس سے بھی انکار نہیں ہوسکتا کہ اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا ایک الہام مشہور ہو چکا ہے۔ وہ یہ کہ "ایک معاملہ کی عقدہ کشائی ہوشیار میں ہوگی" بعینہٖ الفاظ یا بہ این معنی۔ یہ الہام اس زمانہ کا ہے جبکہ اس بندہ کو طلوع بھی نہ ہوا تھا۔ اس کے متعلق بڑی شہادت شیخ حامد علی صاحب ہیں جو اس سفر میں حضرت کے ہمرکاب تھے۔

میں اس الہام کو کسی خاص واقعہ کے ساتھ محدود نہیں کرتا بلکہ اس کے پورا ہونے کے عجائبات کو دیکھنے کے لئے آئندہ منتظر ہوں اور دوسری طرف اس عام اصول کو قائم رکھ کر کہ (دیر آید درست آید) میں اس بات کا امیدوار ہوں کہ اگرچہ یہ شہر اس وقت تک مذکورہ بالا شہروں سے بہت پیچھے رہ چکا ہے۔ تاہم آئندہ کسی وقت یہ صبر کا شیرین پھل ضرور چکھیگا اور "ان مع العسر یسرا" کی بشارت سے ضرور حصہ لیگا۔ سردست اس کے متعلق ایک تحریک کا باعث یہ امر ہوا ہے کہ اس خاکسار نے حضرت مسیح موعود کی اجازت بلکہ رضامندی سے اسلامیہ سکول ہوشیارپور میں ملازمت اختیار کی ہے۔ اس سکول کے ہیڈ ماسٹر بابو عبدالرحمن صاحب بی۔ اے سینیر سرٹیفکیٹڈ ہیں۔ جن کی بے تعصب سیرت نے مجھے اس پر مجبور کیا۔ کہ میں ان کا شکریہ ادا کروں اس وقت جناب ہیڈ ماسٹر صاحب کی نہایت قابل شکر گزاری یہ کارروائی ہے۔ کہ آپنے اپنے شاف کے لئے منت وخوشامد تک کے ساتھ یہ امر لازمی کر رکھا ہے کہ سکول ٹائم کے بعد ایک گھنٹہ دینی کتابوں کا مطالعہ کیا کریں۔ اور پھر آپ کی بے تعصبی کا نمونہ یہ ہے۔ کہ آپنے بڑی خوشی سے اس امر کو منظور فرمایا ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب کی کتب لائبریری میں رکھی جائیں اور خود مطالعہ کرنے کا شوق ظاہر فرمایا ہے۔ اس پر میں احمدی جماعت کے پرجوش سکرٹری صاحبان کو یہ تکلیف دیتا ہوں۔ کہ وہ اپنی اپنی جگہ ایک آدھ کتاب اس لائبریری کے لئے عطا فرماویں۔ کہ انہیں بھی ثواب حاصل ہو یہ میں مانتا ہوں کہ احمدی جماعت کو اپنے ضروری فنڈوں سے فراغت نہیں مگر نیکی کو عام کرنا اعلیٰ لوگوں کا کام وشیوہ ہے اور خاصکر وہ چیز جو میں نے اسلامیہ سکول ہوشیارپور کیلئے طلب کی ہے۔ وہ ایسی ہے۔ کہ اسکا ایثار غیر پر بھی ہونا موزوں ہو۔ میں کامل امید رکھتا ہوں۔ کہ اس میری درخواست کو سرسری نگاہ سے نہیں دیکھا جاویگا۔ فقط۔

خاکسار یار محمد احمدی۔ بی۔ او۔ ایل اول مدرس ریاضی۔ اسلامیہ سکول۔ ہوشیارپور

یاد رفتگان

عالم آخرت کی طرف جانیوالے کچھ ایسے گئے ہیں کہ پھر اس عالم کی طرف واپس آنے کا کسی نے نام تک نہیں لیا۔ انھم لا یرجعون کا لاتبدیل قانون نافذ ہو چکا ہے۔ کہ وہ پھر نہیں آئیں گے۔

عزیزوں کو یقین ہے اور حق الیقین ہے۔ کہ ان کی پیاری صورت پھر وہ دیکھیں گے اور یہ ایسا سفر ہے کہ جس کی واپسی نہیں۔ یہ ایسی غیبت ہے کہ جس کا شہود نہیں۔ رونے والے روتے ہیں اور جانے والے کے ماتم میں نالہ ونالیاں کرتے ہیں مگر اس کی طرف کی کشش کچھ ایسی غالب ہے۔ کہ پسماندگان کے آہ وبکا اور درد انگیز بیانوں پر کچھ رحم نہیں کیا جاتا۔ جانے والے کی روح تڑپتی ہے۔ کہ وہ اپنے مقاصد کی تکمیل کیلئے کچھ مہلت پائے۔ مگر اذا جاء اجلھم لا یستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون کا حکم ایسا سخت ہے کہ نہیں ٹلتا پر نہیں ٹلتا۔ دیکھتے دیکھتے مرغ روح قفص عنصری سے پرواز کر جاتا ہے۔

یہ سب کچھ صحیح۔ مگر پھر بھی یاد رفتگان کا خیال کچھ ایسا جما ہے۔ کہ کوئی گھر نہیں جو اس سے خالی ہو کوئی دردمند دل نہیں جو اس سے فارغ ہو۔ مختلف طبقوں میں مختلف موقعوں پر مختلف تعلقات کی وجہ سے مختلف ضرورتوں کے پیش آنے پر کسی گذرے ہوئے کی یاد آکر دل پر غم کا ایک ایسا اثر ڈالتی ہے۔ کہ اس عالم کی سب خوشیوں کو فراموش کرتی اور سب عیشوں کو مکدر بنا دیتی ہے۔ عین شادی کے موقعوں پر اداسی کا عالم چھا جاتا اور بشاش چہروں پر درد غم سے سرد آہیں بھرتے ہوئے آنسوؤں کا پانی بہنا شروع ہو جاتا ہے ہر مجلس میں یاد رفتگان کا کچھ ایسا دخل ہے کہ کسی نہ کسی پہلو سے عزیزوں کو اپنے پیاروں کا خیال جو مدت کے بچھڑے ہوئے ہوئے ہیں۔ ان کا ایسا تصور باندھ دیتا ہے کہ ان کی زندگی کے کارنامے آنکھوں کے سامنے آجاتے ہیں اور ان کی نفع رسان ومفید خدمات کا خیال ایسا غالب آتا ہے کہ دل بے اختیار ہو کر کچھ ایسے لذت سے بھرے ہوئے درد کا سماں دکھاتا ہے کہ اس قابل قدر۔ عزیز۔ محب مخلص کا تذکرہ پیارا معلوم ہوتا ہے۔

یاد رفتگان اپنے اپنے رنگ میں کسی یاد آنیوالے کے تعلقات کی وجہ سے نرالی ہوتی ہے۔ مگر ایک ہمدرد محب قوم کی خدمات جو وفادارانہ کارروائیوں سے اس کی زندگی کو مفید اور قابل قدر بنائے ہوئے ہیں۔ جو شان رکھتی ہیں

رکھتی ہے وہ شان سب سے نرالی شان ہے ۔

وہ مقدس انسان جو قومی اصلاح و فلاح کے لئے دنیا میں بھیجے جاتے ہین ۔ ان کے پاک مشن کے اعوان و انصار کی زندگیان ہی وہ زندگیان ہین ۔ کہ جو نسل انسانی کے واسطے آخرکار بابرکت اور مفید ثابت ہوتی ہیں ۔ ان خدا کے برگزیدون کو جو جماعت دی جاتی ہے وہ اپنی مخلصانہ خدمات کا وہ نمونہ دکھلاتی ہے ۔ کہ جس کا اثر انسانی نسلون کے حق مین ہمیشہ کیلئے ان کی اصلاح و فلاح کو اعلیٰ عروج پر دکھلاتا ہے جن کے نقش پا سے گم گشتگان سلامتی کے طریق کو پا لیتے ہین اور ہر قسم کے آئندہ آنے والے خطرات سے محفوظ ہو کر منزل مقصود پر پہونچ جاتے ہین ۔ مبارک ہین وہ رفتگان جو ایسے بابرکت نشان پیچھے چھوڑتے ہین اور نہائت ہی خوش قسمت ہین وہ پیچھے رہنے والے یاد کنندگان جو ان اخلاص مند خادمون کے قدمون پر چل کر اپنی زندگیون کو ہر قسم کی آلودگیون سے پاک و صاف رکھکر مرضیات الٰہی کے تابع ہونے کی قوتین اپنے اندر پیدا کرتے ہین ۔ ایسے پاک نفس رفتگان کی یاد ہی وہ یاد ہے جو یاد کرنے والے کو درگاہ الٰہی مین مستحق اجر و ثواب بناتی ہے اور پاک مشن یا سلسلہ حقہ کے سردار کو بھی ایک مستقل راحت و سرور پہنچا کر اللہ تعالیٰ کی دائمی رضامندی کی لازوال دولت دلاتی ہے

اے سلسلہ احمدیہ کے مخلص جان نثارو ! اس وقت جبکہ مین کچھ دنون کی رخصت لیکر حضور مسیح موعود کے قدمون مین آبیٹھا ہون ۔ مجھے اپنے اس عارضی قیام مین پچھلی صحبتون کا خیال کرکے اس پاک سلسلہ کے ایک مخلص خادم کی یاد آئی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک وفادار خادم سابقین اولین مین سے تھا اور عالم آخرت کی طرف جانے مین بھی سابق و اول ہوا جس کا مرقد منور تم مقبرہ بہشتی مین دفن شدہ احمدیون کی صف اول مین نمبر اول پر پاتے ہو ۔ اے مولوی عبدالکریم کے غمگسار انیسو ! جب تم دارالامان مین حضرت مسیح موعود کے قدمون مین بحصول زیارت حاضر ہوتے ہو اور تمہارے قدم مقبرہ بہشتی کی طرف ایک دردمندانہ یاد کو لئے ہوئے اٹھتے ہین تاکہ تم اس مسیح کے پیارے اپنے یگانہ محبت و مونس کی قبر پر فاتحہ پڑہو تو اس وقت ساتھ ہی اس کے ان مخلصانہ خدمات کو جو مرحوم و مغفور یکرنگی اور وفاداری کے تعلق کے ساتھ اپنی زندگی مین رکھتا تھا یاد کر لیا کرو ۔ اور ایسے سوز و گداز کی حالت مین اللہ تعالیٰ سے دعا کرو ۔ کہ وہ تم کو بھی ایسا مخلصانہ رنگ مسیح کی خدمات کا عطا کرے ۔ ہان تم اپنے پیارے دوست عبدالکریم کی طرح جناب مسیح کے مقاصد پر جان و دل سے قربان ہونے کی توفیق مانگو ۔ دیکھو وہ عاشق مسیح عزیز و اقربا اور وطن کو چھوڑ کر کس طرح اس کی خدمتمین فنا ہوا

ہان اے دارالامان کے رہنے والے بزرگو ! جن کی زندگیان اطاعت الٰہی اور اطاعت امام مین وقف ہو چکی ہین جب آپ عبدالکریم کے لئے دعا کا تحفہ تیار کرو یا مالی طور پر کوئی ثواب پہنچانے کا ارادہ کرو تو ساتھ ہی اس کے اس عاشقانہ جوش کا اندازہ کر لیا کرو جو اس پاک سلسلہ کی ترقی کیلئے رکھتا تھا بیرونجات کے اصحاب اس کی تحریر سے امام برحق مسیح موعود کی جناب مین عشق و وفا کا سبق لیتے تھے اور دارالامان کے واردین و صادرین کو اسکی تقریرین امام پاک کے اغراض کا سچا اور یقینی علم پیدا کراتی تہین اس کے پرجوش تہ دل سے نکلے ہوئے کلمات ایک خاص اثر سے احباب کے خاطر نشین ہوتے تہے وہ ہر ایک طالب کو جو امام موعود ع م کے دروازہ پر حاضر ہوتا تھا امام کی جناب مین باریاب کرنے کی فکر مین رہتا تھا اس کے ۲۴ گھنٹہ ستہ ضروریہ کے اوقات کے سوا بالکل بے نفسی کے ساتھ اس خدمت مین صرف ہوتے تہے اس شغل کے سوا اس صدق و وفا کے پتلے کو اور کوئی شغل نہ تھا واردین اور صادرین کے حفظ مراتب کا وہ خوب ملکہ رکھتا تھا اور ہر ایک کی طبیعت کیموافق پیش آنا وہ خوب جانتا تھا یہان کے عملہ فعلہ متعلقہ لنگر خانہ مہمان خانہ اور انتظامات اندرون و بیرون کے باقاعدہ سرانجام کرانے کی اس کو خاص فکر رہتی تہی بڑے بڑے ابتلا کے موقعون پر اس کا دل جوئی خاص کام کرتی تہی جس عاشقانہ رنگ مین وہ خود رنگین تھا ۔ وہ کوشش کرتا تھا ۔ کہ ہر ایک طالب اسی رنگ مین رنگین ہو جاوے ۔ اس کے کامل اخلاص نے حضرت امام موعود کے قلب پاک مین جگہ حاصل کر لی تہی ۔ جب وہ مجلس مین بیٹھتا تھا ۔ تو امام موعود کا تعلق خاطر خاص طور پر محسوس ہوتا تھا ۔

اے دارالامان کے بزرگو ! بیرونجات کے آنیوالے احباب بہت محتاج ہین وہ آپکے اخلاق و عادات سے جو امام پاک کی لمبی صحبت سے آپنے حاصل کئے ہین پورا حصہ لینا چاہتے ہین وہ حضور مسیح موعود کی تعلیمات کا نمونہ سب سے اول آپکی ذات ستودہ صفات مین ملاحظہ کرنے کے خواہشمند ہین ان کے اہل و عیال آپکے پاک اہل و عیال کو نمونہ بنانا چاہتے ہین تاکہ وہ پوری جرأت اور سچائی سے دارالامان کی دینداری کی مثال دیکر اپنے عزیزوں اور دوستون کو شوق دلاوین انکی اندرونی اور بیرونی اصلاحین صرف آپکے حسن اعمال پر منحصر ہین مین خوب جانتا ہون کہ عبدالکریم مرحوم ان باتون کا بہت اہتمام کراتے تہے اور اسیواسطے خدا نے ان کو لیڈر قوم کا خطاب دیا تھا ۔ اسمین شک نہین کہ اس آسمانی سلسلہ کی ترقی کا مدار کسی خاص انسان پر نہین ہے وہ قادر مطلق خدا جس نے احمدؑ کے غلام کو مسیح موعودؑ بنایا ہے وہ خود اس کا ہر حال مین ناصر و معین ہے عبدالکریم کو اپنے پاس بلا لینے سے اسنے ان نادان مخالفون کو جو خیال کرتے تہے کہ اس سلسلہ کی شہرت دینے والا وہی ایک شخص ہے ۔ دکھلا یا ہے کہ اپنے بندہ کی تائید مین خاص اسی کی قدرت کا ہاتھ کام کر رہا ہے گو ہم مولوی عبدالکریم کی قابل قدر خدمات کا اعتراف کرتے ہین اور امام موعود علیہ السلام بھی اسکی وفادارانہ زندگی کے زمانہ کو اکثر یاد کرتے ہین مگر ساتھ ہی اس پاک سلسلہ کے مخالفون نے دیکھ لیا ہے کہ ایک عبدالکریم کو اپنے جوار رحمت مین شامل کرکے مخالفون کی جماعت مین کیسے کیسے زبردست نشان دکھلائے ہین اور اس مرحوم کے وصال کے بعد اس پاک سلسلہ کے ہر ایک صیغہ مین نمایان ترقی ہوئی ہے خدا کی وہ نصرتین شامل حال ہوتی ہین کہ امصار و دیار سے لوگ آ آکر سلسلہ بیعت مین داخل ہو رہے ہین نشانات پر نشانات ظاہر ہوتے ہین مخالفین ہر پہلو مین پست ہوتے جاتے ہین ذلت اور موت نصیب اعدا ہو رہی ہے وہ اپنے مقاصد مین ناکامیاب ہوتے جاتے ہین خدا کے غضب کی آگ ان کو کہاتے جا رہی ہے اور ہر طرف سے انصار و اعوان کا ہجوم ہے اور ہر طرح کی نصرتون کی دہوم ہے ۔ مگر مرحوم عبدالکریم کی یاد تقاضا کرتی ہے کہ اسکے کبہی نہ فرد ہونیوالے جوش کا نمونہ ہر ایک فرد سلسلہ مین ظاہر ہو اور اللہ تعالیٰ سے التجا ہے کہ وہ ہزارون عبدالکریم ہم مین پیدا کرے خدا کی شان ہم ہر آن مین دیکھنا چاہتے ہین وہ جوش محبت جو اس مرحوم مرید مین تھا وہ جوش ہان غیرت کا بھرا ہوا جوش مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پسند آتا تھا اور اسی لئے وہ مرحوم کو پیار کرتے تہے جس مرید مین وہ مخلصانہ جوش ہے اسکو مبارک ہو کہ وہ مسیح کا پیارا ہے اور جسمین وہ جوش نہین ہے اس کا فرض ہے کہ وہ ہمت کرے اور وہ جوش پیدا کرے ۔ دین کیواسطے غیرت عملی رنگ مین ظاہر ہونی چاہیے ۔ بجا آوری فرائض کا جوش ہر ایک فرد سلسلہ مین خواہ وہ ذکور مین سے ہو یا اناث مین سے ۔ چھوٹا ہو یا بڑا دارالامان مین ہو یا قادیان سے باہر اپنے گہر مین ہر مکان مین ہر زمان میں خاص طور پر نظر آنا چاہیئے مین سچ کہتا ہون جو ایسا ہے وہی مسیح کا پیارا ہے عبدالکریم مرحوم کی زندگی اس کے پیارے احباب کو خوش کرتی تھی اب اگر وہی جوش ان مین پیدا ہو جاوے تو پھر اس کی یاد مرگ بھی ان کی اس خوشی کو ترقی دینے والی اور خود مرحوم کو خوش کرنیوالی اور خدا اور اس کے مسیح موعود کی خوشنودی کا باعث ہوگی وہ سنگ مزار جو مرحوم کے سرہانے کھڑا ہے اسکو دیکھو خود حضور مقدس مسیح موعود نے جو اشعار اسپر کندہ کرائے ہین انکو ضرور پڑہو وہ اس مرحوم مخلص دوست صدق و اخلاص کے گواہ ہین اسکی خدمات کا اعتراف کس رنگ مین خود مسیح موعود نے کیا ہے مبارک ہے وہ انسان جو مسیح موعود کا تتبع کرتا ہے اے دوستان مخلص یہ عاجز آپ کی خدمتمین اپنی پاک رفیق عبدالکریم کی ایکی تحریر کے ذریعہ تازہ کرتا ہے میری اس التماس کو سرسری نہ سمجھین غور فرماوین اور پھر عبدالکریم کے مخلصانہ صفات کا رنگ حاصل کرکے آؤ سب ملکر ہم اس مرحوم کی روح کو خوش کرین اور اس کی صفات کا ذکر کرکے نزول رحمت کا موجب بنین ۔ خاکسار میر حامد شاہ سیالکوٹی حال مقیم قادیان

نوٹ ۔ اس مضمون مین ایک نظم بہی ۔ جو بسبب کمی گنجائش کے یہان درج نہین ہو سکی ۔ یہ نظم اسی اخبار کے صفحہ ۱۰ پر ملاحظہ فرماوین ۔

"لغات القرآن ایک روپیہ چار آنہ میں"

ایک خاص رعائت

جناب سید عبد الحی عرب صاحب کی تصنیف کردہ کتاب لغات القرآن سے احباب واقف ہو چکے ہیں عرب صاحب نے نہایت محنت کے ساتھ قرآن شریف کے لغات کی یہ کتاب لکھی ہے ہر صفحہ پر ایک کالم میں عربی اور دوسرے کالم میں اُردو ہے اس واسطے ہر ایک اُردو خوان بآسانی فائدہ حاصل کر سکتا ہے کل کتاب ایک ہزار صفحہ کی ہے جو کتابیں عرب صاحب کی تصنیف میں ملی ہیں انکی قیمت بعض مالی مجبوریوں کے سبب عرب صاحب نے نصف کر دی ہے جو صاحب خریدنا چاہیں ان کے واسطے یہ عجیب موقعہ ہے اتنی بڑی کتاب صرف عہ میں ملتی ہے۔ گویا مفت ہے یہ کتاب دفتر بدر سے مل سکتی ہے جلد طلب کرنی چاہیئے

حصہ اول ۸ر — حصہ دوم ۱۲ر — کل عہ — ناظم بدر ایجنسی

ہر دو حصے الگ الگ بھی مل سکتے ہیں۔

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی قادیان سے خرید و

اعجاز احمدی — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی حضرت مسیح موعود کی تائید میں قیمت ار

جنگ مقدس — حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے۔ قیمت ۱۰ر

جام شہادت — مصنفہ جناب ثاقب صاحب مولوی عبد اللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ۔ قیمت ۱ر

شہادت آسمانی — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی مکرر فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب۔ قیمت ۷ر

القول الصحیح — اردو نظم۔ حضرت مسیح موعود کی تائید میں مصنفہ خلیفہ ہدایت حسین صاحب شاعر۔ قیمت ار

رویائے صالحہ — مصنفہ محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کے لئے ضروری ہیں۔ قیمت ۴ر

الوصیۃ — مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام حضرت نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدائتیں دی ہیں۔ قیمت ۲ر

نور الدین — مصنفہ علامہ دوران حضرت حکیم الامۃ دہرپال کی ترک اسلام کا جواب جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی ہے۔ مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے۔ قیمت ۱۰ر

اسلام اور اس کا بانی — ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید میں قیمت ار

نظم مستورات — مستورات کے لئے بہت ہی۔ قیمت ۱ر

اسلام کی پہلی کتاب — بچوں کے لئے نہایت مفید ہے قیمت ۴ر

کامن احمدی۔ الاداد دالے۔ قیمت ۱ر

آئنہ ڈکشنری۔ طالب علموں کیلئے نہایت مفید ہے قیمت ار

غلامی اور عصمت انبیاء — ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کیا ہے۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔ غلامی ۳ر عصمت انبیاء ۸ر

رسید زر

۱۲ اگست ۱۹۰۷ء	عدد ۱۷۰۰	سید محمد شاہ صاحب	عہ
۱۲ ” ”	عدد ۱۷۲۱	مرزا حاکم بیگ صاحب	عہ
۱۲ ” ”	عدد ۱۷۲۲	حکیم رحمت اللہ صاحب	عہ
۱۲ ” ”	عدد ۱۷۲۳	برکت علی صاحب	عہ
۱۲ ” ”	عدد ۱۷۲۴	غلام حیدر صاحب	عہ
۱۲ ” ”	عدد ۱۷۲۵	ارشاد علی خان صاحب	عہ
۱۳ ” ”	عدد ۱۷۲۶	بابو نظام الدین صاحب	عہ
۱۳ ” ”	عدد ۱۰۹۳	رحیم بخش صاحب	۱۲ر

الخطبۃ

ضرورت نکاح

۵۔ مدد خان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں۔ مدد خان ایک نیک اور نوجوان آدمی ہیں۔ خطوط کتابت ... معرفت اڈیٹر ہو۔

۶۔ سید محمد یوسف صاحب عمر ۲۲ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے۔ مگر چند سال ہوئے۔ کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان میں آئے تھے اور تب سے اسی جگہ رہتے ہیں اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے اور آئندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہیں۔ نکاح کی خواہش رکھتے ہیں۔ زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہیں وہ اڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہیں۔

۷۔ میاں محمد حسن صاحب ملازم دفتر میگزین عمر قریباً ۴۳ سال جو کہ اپنا وطن چھوڑ کر ۷ سال سے قادیان میں مقیم ہیں نکاح کے خواہاں ہیں ان کی پہلی بیوی فوت ہو چکی ہے صرف ایک لڑکا عمر قریباً ۱۲ سال کا ہے حضرت اقدس کے حکم سے انہوں نے یہ مضمون درج اخبار کرایا ہے امید ہے کہ جماعت میں سے کوئی نیک دل ان کی درخواست کو پورا کریگا۔ حدیث نبوی کی متابعت میں وہ راضی ہیں بلکہ خواہشمند ہیں کہ اولاد والی عورت ملے تو اس کی اولاد کی بھی پرورش کریں گے۔

۸۔ میری ایک ہمشیرہ جو احمدی ہے جس کی عمر ۱۶ یا ۱۷ سال کی ہوگی۔ میں اس کا نکاح کسی احمدی سے جو اضلاع میرٹھ۔ دہلی انبالہ۔ مظفر نگر۔ سہارنپور کا ہو کرنا چاہتا ہوں۔ خطوط کتابت اڈیٹر کی معرفت ہو۔

ایم۔ اے۔ ایس سکنہ ضلع میرٹھ

۹۔ گوئیکی کا ایک خوش شکل ۲۶ سالہ احمدی کاشتکار گجرات گوجرانوالہ سیالکوٹ۔ جہلم میں نکاح کرنا چاہتا ہے۔ جو صاحب اس کے متعلق خط و کتابت کرنا چاہیں وہ مجھ سے کریں

اکمل آف گوئیکی ضلع گجرات

۱۰۔ میرے ایک دوست کی لڑکی عمر قریباً گیارہ سال کے واسطے رشتہ کی ضرورت ہے بدین شرائط۔ لڑکا احمدی صحیح النسب مغل انٹرنس پاس عمر ۱۶ اور ۲۰ سال کے درمیان ہو۔ راقم ن۔ د۔ خط و کتابت معرفت اڈیٹر صاحب اخبار بدر ہو

بمطبع پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کیلئے چھاپا گیا۔

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

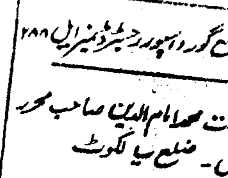
و لقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

اخبار بدر قادیان

قادیان ضلع گورداسپور



آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان	رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸	ای جہان منتظر خوش باش کآمد دستان

مورخہ ۳ شعبان ۱۳۲۵ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۱۲ ستمبر ۱۹۰۷ء

(جلد ۶) نمبر (۳۷)

دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی	ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ	چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی

دس شرائط بیعت

اول ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا ۔ دوم ۔ یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق اور فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر ۔ نعمت و بلا میں

اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور عاجزی اور فروتنی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا ۔ مصطفیٰ مارا امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم ۔ ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست ۔ بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام ۔ دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن ۔ جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام ۔ ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست ۔ زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ مارا وحی و ایمائے بود ۔ آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال ۔ وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست ۔ ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبر ہائے معاد ۔ ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد

آن ہمہ از حضرت احدیت است ۔ منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست ۔ منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین ۔ آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان دل ایمان ماست ۔ ہر کہ انکار کند از اشقیاء است

یک قدم دوری از آن روشن کتاب ۔ نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ	عہ
معاونین درجہ اول جن کو عہ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے	صہ
معاونین درجہ دوم جن کو عہ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے	للعہ
عام قیمت پیشگی	سے
مابعد	للعہ
فی پرچہ	ہر

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے ان سے بحساب مابعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے ۔ بعد میں نہیں مل سکیگا ۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی ۔ علیحدہ رسید نہ دیجاویگی ۔ روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے ۔

مینیجر

وہ الفاظ جنہیں حضرت اقدس بیعت لیتے میں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب بتکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے اپنی عمر کے آخری دن تک تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ آمین ۔ اسکے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے

۱۹ستمبر ۱۹۰۷

تعداد مسلمانِ دنیا

نام ملک	مسلمان آبادی	نام ملک	مسلمان آبادی
مراکو	۹۰۰۰۰۰۰	الجیریا	۴۷۵۰۰۰۰۰
ٹونس	۱۵۰۰۰۰۰	طرابلس الغرب	۱۴۰۰۰۰۰
مصر	۱۰۰۰۰۰۰۰	سوڈان مصری	۶۰۰۰۰۰۰۰
صحرائے اعظم	۴۰۰۰۰۰۰	فرانسیسی سوڈان	۱۳۰۰۰۰۰۰
انگریزی سوڈان	۹۰۰۰۰۰۰	وسطی سوڈان	۵۰۰۰۰۰۰
کونگو	۱۵۰۰۰۰	کامرون	۴۰۰۰۰۰۰
اوگنڈہ	۳۰۰۰۰۰۰	ملک حبش	۳۵۰۰۰۰۰
موزمبیق۔ مڈغاسکر۔ کیپ			
زنجبار۔ احق۔ وسطی افریقہ	۳۰۰۰۰۰۰۰		

مجموعی تعداد مسلمانان افریقہ ۱۴۸۰۰۰۰۰۰

یہ تعداد ظاہر کرتی ہے۔ کہ براعظم افریقہ میں کتنے مسلمان آباد ہیں۔ اب جسب ذیل ملاحظہ فرمائیے

نام ملک	مسلمان آبادی		
یورپین ٹرکی	۲۵۰۰۰۰۰	مجموعہ	۴۲۶۰۰۰۰
بوسینیا اور ہرسک	۷۰۰۰۰۰		
بلگیریا۔ رومیلیا	۱۰۰۰۰۰۰		
رومانیا	۶۰۰۰۰		
سرویا	۶۰۰۰۰	جبل اسود	۱۰۰۰۰
یونان	۳۰۰۰۰		
یورپین روس اور کوہ قاف	۲۵۰۰۰۰۰		

مجموعی تعداد مسلمانان یورپ ۲۵۰۰۰۰۰

یورپ کے بعد اب ہم ایشیاء کی جدول پیش کرتے ہیں

نام ملک	مسلمان آبادی	نام ملک	مسلمان آبادی
اناطول	۷۰۰۰۰۰۰	آرمینیا	۴۰۰۰۰۰۰
عراق	۲۵۰۰۰۰۰	شام	۱۲۰۰۰۰۰
جزیرہ عرب	۱۲۰۰۰۰۰	ایشیائی روس	۱۰۰۰۰۰۰۰
ایران	۱۲۰۰۰۰۰	افغانستان	۹۰۰۰۰۰۰
بلوچستان	۵۰۰۰۰۰	ہندوستان	۹۰۰۰۰۰۰۰
سیام	۱۰۰۰۰۰۰	چینی ہند	۲۰۰۰۰۰۰
چین	۴۵۰۰۰۰۰		

مجموعی تعداد مسلمانان ایشیاء ۱۶۰۰۰۰۰۰۰

یہ تعداد مسلمانوں کی ایشیاء میں اسی وقت ہے اب ہم اوقیانوس میں مسلمانوں کی تعداد ظاہر کرتے ہیں۔

نام ملک	مسلمان آبادی	نام ملک	مسلمان آبادی
فلپین	۵۰۰۰۰۰	سوماٹرا	۴۰۰۰۰۰۰
جاوا	۳۷۰۰۰۰۰	بورنیو	۵۰۰۰
مالیسیا	۹۰۰۰۰۰		

مجموعی تعداد مسلمانان اوقیانوس ۱۵۰۰۰۰۰

افریقہ کے سوا باقی مسلم شماری بیس کروڑ۔ مشرقی اور مالٹین۔ ولیم وکنس سے نقل کی ہے (مسلمان پیپر گزٹ ۱۵ مارچ ۱۸۷۱ء جلد ۱ نمبر ۲ صفحہ ۸)

اگر افریقہ کا یہ شمار ساتھ ملایا جاوے۔ تیئس کروڑ ۴۸ لاکھ ہوتے ہیں۔ اور اگر ہر ہر مردم شماری کا لحاظ رکھا جاوے تو ہر ملک میں اور دنیا کے ہر گوشہ میں مسلم شماری بکثرت اور رو بہ ترقی ہے۔ (انوار الاسلام)

معراج ایک جسم نورانی کیساتھ ہوا

مکرمی مفتی صاحب دام مجدکم۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آج میں کتاب اوریاق مغل پڑھ رہا تھا کہ حضرت سرمد علیہ الرحمۃ کا حال دیکھا ان کی وفات کا باعث فتوے قتل ملایان ظاہرین بباعث انکار معراج بالجسد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا۔ یہ مضمون قابل درج اخبار گوہر بار بدر کے ہے۔ حضرت سرمد نے اس مسئلہ کو کیسے لطیف معانی میں ادا کیا ہے۔ سبحان اللہ پہلے لوگوں میں سے بھی کیسے کیسے منصف لوگ گذرے ہیں۔

(محمد حسین طبیب احمد آبادی)

(نقل عبارت اوریاق مغل صفحہ ۵۵ مطبوعہ روز بازار پریس امرتسر)

سرمد سعید ازلی حکیم سعید ارمنی فرنگی بود۔ در شہر ٹھٹہ بعشق ہندو پسرے پیراہن را از تن برانداخت و برہنہ زیستے صوفی بود۔ کہ جذبہ از جذبات آلہی او را از در ربود شاہ بلند اقبال دارالشکوہ باآں مست بادہ عرفان بسیار صحبت داشتے۔ در عہد عالمگیر بادشاہ او را تکلیف لباس دادند قبول نہ کرد۔ ملایان ظاہربین بہ سبب این رباعی فتوے قتل او دادند۔

آنکو کہ سر حقیقتش باور شد ✱ خود پہن تر از سپہر پہناور شد

ملا گوید کہ بر شد احمد بہ فلک ✱ سرمد گوید فلک بہ احمد در شد۔

گفتند۔ کہ ازین انکار معراج ظاہر میشود (یعنی کفر کا فتوے اور قتل کا حکم ان سینہ زور مولویوں کے پاس تو آگے ہی تیار ہوتا ہے۔ ہائے غضب اس لطیف رباعی کے معانی میں کسی نے نہ سوچا کہ ہم انکار معراج کہہ رہے ہیں اور حضرت سرمد نے تو نہ رتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ثابت کیا ہے جو ہم نہیں کرتے۔ یعنی یہ کہ آسمان و ما فیہا آپ کے پاس چل کر آیا نہ یہ کہ آپ اس کے پاس چلکر گئے)

چند روز قبل از شہادت این شعر مے خواند

عمریست کہ آن جلوۂ منصور کہن شد ✱ من از سر نو جلوہ دہم دار و رسن را

در سنہ ۱۰۷۱ھ مردانہ وار سر زیر تیغ شریعت نہاد۔ وقت قتل سوئے جلاد دیدہ تبسم فرمود و این شعر خواند

شورے شد و از خواب عدم چشم کشودیم ✱ دیدیم کہ باقیست شب فتنہ غنودیم

(رحمۃ اللہ علیہ الف الف رحمۃ) اسی عقیدہ کے مطابق حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی جلد اول مکتوب ۱۰ میں فرماتے ہیں۔ کہ معراج بسط زمانی کے قبیل سے تھا یعنی ایک قسم کا کشف جسکو واقعات یا رویا سے تعبیر کر سکتے ہیں۔ اب حضور امام الزمان علیہ السلام پر حملہ کرنیوالے چلو بھر پانی میں ڈوب مریں۔

نظم

اے شعاع نور حق از بام تو ✱ اے فروغ نام حق از نام تو
نے غلط گفتم خدا دارم گواہ ✱ انبیاء را ناز بر ایام تو
آدمی از بہرِ اظہار دین ✱ بود در قرآن این پیغام تو
شادزی اے شاہ سلطان القلم ✱ دہ قلم با شیطان کش صمصام تو
شاد زی اے شاہ خوبان شاد زی ✱ قربان تو این یوسف گمنام تو

(محمد یوسف اپیل نویس مردان)

کیا مرتد ڈاکٹر مفسر کہلا سکتا ہے

(رقم زدہ محمد ظہور الدین اکمل آف گولیکی ضلع گجرات)

معزز ناظرین بدر و الحکم اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ میں نے ابھی ڈاکٹر عبد الحکیم کے بارے میں ... کچھ نہیں لکھا۔ حالانکہ میں ہر دو اخباروں میں اکثر مضامین دیتا رہتا ہوں اس غیر معمولی خموشی کی وجہ بعض احباب نے دریافت بھی کی۔ جس کا جواب یہ دیا گیا اور دیا جاتا ہے۔ کہ میں نے اس کے ارتداد کو ایک معمولی بات تصور کیا ہے اور میرے خیال میں اس سے کوئی فتنہ نہیں پڑ سکتا کیونکہ جو شخص تکبر و غیظ میں ایسا خود رفتہ ہو رہا ہو کہ اسے یہ بھی نہ معلوم ہو سکے کہ میں اس سے پہلے کیا کہہ چکا ہوں۔ اس کو مخاطب کرنا بے ہودہ وقت ضائع کرنا ہے۔ چنانچہ جن اصحاب نے الذکر الحکیم دیکھا ہے وہ میرے بیان کی تصدیق کریں گے کہ ...ے مصنف کا ہوش ٹھکانے نہیں۔ کبھی کچھ کہتا ہے کبھی کچھ ...ب خدا نے اس معاملہ کو خود اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے اور ...ہادت ہمیں صادق و کاذب میں امتیاز کر کے دکھانیوالی ...ہمیں بحث کرنے کی ضرورت نہیں۔ سوم۔ جس شخص ...ھی عقل ہو وہ خوب سمجھ سکتا ہے کہ جو شخص اپنی ...لواب بلا وجہ و شبہ جھٹلا رہا ہے اس کا قول کہاں ...و سکتا ہے۔ چہارم۔ جس عقیدہ فاسدہ کے سبب ...ے کیا گیا ہے وہ ایسے مسئلہ کی مخالفت ہے جس پر جمہور اہل اسلام ...یعنی نجات بجز ایمان بالرسل نہیں ہاں غلط فہمیوں ... کیلئے میرے محترم بھائیوں نے جو کچھ لکھا ہے خوب لکھا ...ن آج مجھے بعض مخالفین کی تعلّیوں کا نوٹس لینے کی ضرورت ...کیونکہ وطن کے کسی گذشتہ پرچہ میں اسی ڈاکٹر نے لکھا تھا کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے مستفید ہو کر ...کہ "انما ادمتیۃ علی علم عندی" اور آپکا یہ قول کہ "...روحانیت نہیں" صرف بوجہ مخالفت ہے اور بعض ...ن بھی کہا کرتے ہیں کہ اتنا بڑا عالم فاضل و پرانا مرید آخر ...ہو کر ہی مخالف ہوا ہے۔ سو یہاں میں یہ دکھلانا چاہتا ہوں ...اس کی تفسیر سے وہ حصہ نکال دیا جاوے۔ جو حضرت اقدس کی ...یدین عسل مصفی وغیرہ سے انتخاب کردہ ہے اور نیز وہ جس میں ...مولانا حکیم الامۃ سلمہ کی کتابوں کا جیمین سے بعض قلمی نسخے تحریر ...انتخاب ہے۔ تو پھر پیچھے سوائے نیچری خیالات یا غلطیوں کے

بہت کم حصہ قابل لحاظ رہ جاتا ہے۔ پہلے پہل جب تفسیر القرآن کا اشتہار دیکھ کر میں نے یہ تفسیر منگوائی۔ تو میں اسے دیکھ کر بڑا خوش ہوا۔ کہ یہ ایک ہمارے بھائی کی تفسیر ہے اور میں نے اسی حسن ظن و شوق میں بڑے فخر کے ساتھ اپنے ابا جان کو دکھائی۔ ابا جان جو خدا کے فضل سے ایک عالم فاضل شخص ہیں اسے دو ہفتے مختلف مقامات سے دیکھتے رہے اور فرمایا۔ کہ میرا دل اسے دیکھنے کو نہیں چاہتا اسمیں روحانیت نہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ لکھنیوالا کوئی نیچری ہے۔ اس وقت سچ کہتا ہوں مجھے ابا جان کا یہ قول بہت برا معلوم ہوا مگر ادب کے واسطے بولا نہیں۔ آخر جب میں نے بھی اس کا مطالعہ شروع کیا اور باقاعدہ طور سے فجر کے درس میں اسے آگے رکھنے لگا تو مجھے بہت کچھ قابل اصلاح معلوم ہوئی۔ چنانچہ انہی دنوں میں ایک مضمون بدر میں شائع کروایا گیا تھا۔ جسمیں ڈاکٹر صاحب کو توجہ دلائی گئی تھی کہ تفسیر کی مہربانی فرما کر اصلاح کریں افسوس تو یہ ہے کہ متن قرآن بھی ایسے کاتب کے حوالے کیا گیا جو کوئی ورق غلطی سے خالی لکھنا نہیں جانتا۔ اس مضمون کے نیچے مخدومی مولوی نور الدین صاحب کی تائید بدیں الفاظ بلا میری تحریک کے درج تھی۔ کہ "نور الدین کو اس سے کامل اتفاق ہے" اور ساتھ ہی لکھا ہوا تھا کہ مولوی عبد الکریم صاحب (مرحوم رضی اللہ عنہ) ایک علیحدہ مضمون لکھیں گے یہ ان دنوں کی بات ہے جبکہ ابھی ڈاکٹر صاحب کی مخالفت موجودہ کا نام و نشان بھی نہ تھا اب دیکھئے ڈاکٹر صاحب باوجود احمدی ہونے کے اس پر بہت جھنجھلائے اور منشی محمد افضل صاحب مرحوم ایڈیٹر بدر نے مجھے لکھ بھیجا تھا کہ وہ لکھتے ہیں عنقریب معترض کو الٰہی سزا اس کا جواب دیگی۔ کچھ ایسے ہی الفاظ تھے ٹھیک یاد نہیں رہا (مگر معترض بفضل الٰہی آج تک بخیریت ہے) اور اس مدت یہ مضمون لکھ رہا ہے میں کہتا ہوں کہ یہ حضرۃ علیہ السلام من اللہ و الحکم منتہی میں گو خیر اپنا ایک بھائی سمجھ کر خاموش رہا اس کے بعد آخر وہ دن آ پہنچا جبکہ میں نے حضور الحکم علیہ السلام کے یہ الفاظ پڑھے کہ "اسمیں روحانیت نہیں" اسوقت مجھے اپنے ابا جان کے الفاظ یاد آئے اور میں نے کہا کہ واقعی سچ کہتے تھے یہ باتیں میں نے اس لئے لکھیں تاکوئی یہ نہ کہے کہ جبتک ڈاکٹر مرید رہا اس کی تفسیر کی کیوں تائید ہوتی رہی اور اب کیوں مخالفت کیجاتی ہے۔ سو ایسے معترضین پر مخفی نہ رہے کہ تفسیر کے متعلق یہ خیالات پہلے ہی تھے صرف اس خیال سے کہ احمدی جماعت کے ہیں ان کے خیالات کے مطابق کوئی تفسیر نہیں۔ تسامحاً اسے ہی خریدتے رہے کہ آخر کچھ تو ہے باقی خود صحیح کر لیں گے۔ اخیر میں میں چند آیات کے معنے حمائل التفسیر سے دکھا کر یہ ثابت کرنا چاہتا ہوں کہ جو شخص صحیح ترجمہ کرنے پر بھی قادر نہ ہو وہ کیا تفسیر کریگا مندرجہ ذیل غلطیاں جو محض سرسری نظر سے ایک آدھ گھنٹے کی ورق گردانی سے معلوم کی گئی ہیں ایسی ہیں جن پر یہ گمان بھی نہیں ہو سکتا کہ سہو کتابت ہے۔ اور پھر یہ اس حمائل میں ہیں جسکی نسبت آپ لکھتے ہیں۔ بعد ازاں حمائل کی صورت میں طبع کرانے کیواسطے میں اس پر نظر ثانی کر سکا اور بہت جگہ ترمیم و اصلاح کیگئی" دیکھئے اس قدر کوشش کے بعد ترجمہ کا یہ حال ہے حالانکہ ایک معمولی طالب علم بھی اگر مولوی نذیر احمد شاہ عبد القادر شاہ رفیع الدین صاحبان کا ترجمہ آگے رکھے تو یہ غلطیاں نہیں کرتا۔

(۱) ولا یغرنکم باللہ الغرور فاطر ع ۱ ۲۲ (ترجمہ ڈاکٹر) نہ تم کو غرور اللہ سے بہکا دے آپ (حمائل) غَرور بالفتح اور غُرور بالضم میں فرق نہیں کر سکے یہاں غرور کے معنے ہیں وہو دھوکہ دینیوالا۔ دغاباز یعنی شیطان اور آپ غرور رکھ رہے ہیں یعنی تکبر سبحان اللہ!

(۲) ولقد اضل منکم جبلاً کثیراً یٰسٓ ع ۴ ۲۳ (ترجمہ ڈاکٹر) اور تم میں سے بہت سی خلقتیں بہک گئیں۔ اضل کو لازم سمجھ لیا ہے حالانکہ اس کے معنے ہیں شیطان نے گمراہ کر دیا (۳) بل جاء بالحق وصدق المرسلین الصٰفٰت ع ۲ ۲۳ (ترجمہ ڈاکٹر) بلکہ وہ تو حق لیکر آیا ہے اور رسولوں نے سچ کہا ہے (اکمل) صدق کے معنے سچ کہا ہے کئے ہیں حضرت یہ صدَق نہیں بلکہ صدّق ہے یعنی سچا کیا ہے۔ (۴) لشوباً من حمیم الصٰفٰت ع ۳ ۲۳ (ترجمہ ڈاکٹر) ملا ہوا پانی۔ حمیم کے معنے گرم پانی تھے آپ صرف پانی لکھتے ہیں۔ (۵) نسی ما کان یدعوا الیہ من قبل الزمر ع ۱ ۲۴ (ترجمہ) ایسا بھول جاتا ہے کہ گویا اس کو پہلے پکارا ہی نہ کرتا تھا۔ یہاں ما کو بلا وجہ و بغیر لحاظ ترکیب نحوی نافیہ بنا دیا ہے حالانکہ اس کے معنے ہیں بھلاتا ہے اس بات کو (مصیبت) جس کیلئے پہلے دعائیں کرتا تھا یا اپنے رب کو (مدارک)

(۶) تنزیل الکتاب من اللہ (ترجمہ ڈاکٹر) یہ کتاب اللہ کی طرف سے ہے۔ یہاں تنزیل کے معنے ندارد

(۷) ومن تق السیئات یومئذ فقد رحمتہ (ترجمہ ڈاکٹر) اور جو اس دن دکھوں سے بچا۔ لاحول ولا قوۃ تق کے معنے "بچا" یہ صرف و نحو پر عبور کا ثبوت ہے اس کا سنئے ترجمہ "اور جسے تو اس روز عقوبات سے بچائی پس تو نے اس پر رحم کیا"۔

(۸) سبّح بحمد ربک بالعشی والابکار۔ یہاں عشی کے معنے "شام" کئے ہیں مجھے زیادہ اعتراض نہیں لیکن واضح رہے کہ عشی دوپہر بعد کو کہتے ہیں

(۹) وھم فیھا مبلسون الزخرف ع ۷ ۲۵ مبلسون کے معنے "اوندھے منہ" لکھے ہیں حالانکہ ترجمہ کرنیوالے اس کے معنے "ناامید" کرتے ہیں۔

(۱۰) اضل اعمالھم محمد ع ۱ ۲۶ یہاں پھر ترجمہ کیا ہے ان کے اعمال برباد ہو گئے تعجب کہ اعمالھم بھی نہیں سوجھا اس کا ترجمہ ہے اللہ نے ان کے عملوں کو اکارت کر دیا یعنی جو کوششیں وہ دین اللہ کے مٹانے میں کرتے ہیں سب عبث جائینگی اور کبھی نبی کے مقابلہ میں کامیاب نہ ہونگے (۱۱) ینظرون الیک نظر المغشی علیہ من الموت فاولیٰ لھم محمد ع ۳ ۲۶ یہاں اولیٰ کے معنے ہیں بہتر ہے حالانکہ تمام اہل اسی کرتے ہیں سیاق کلام کے لحاظ سے خدا ہی ان کا کچھ جوڑا کلوے یا پیچھے سے منہ ان کے معنی ہو نے چاہئیں۔ تعجب ہے کہیں اولیٰ لک فاولیٰ میں بھی یہی معنے کر دئیے ہیں۔ (۱۲) فلا تھنوا وتدعوا الی السلم وانتم الاعلون (ترجمہ ڈاکٹر) پس سستی نہ کرو اور اسلام کی طرف دعوت کرتے رہو۔ بندہ خدا یہ تو خیال کرو کیا تدعوا امر کا صیغہ ہے کیا اسی لئے مفتاح القرآن تالیف کی ہے اگر تدعوا امر کا ہے تو پھر اس کا نون کہاں گیا اس کے معنے ہیں اپنے کیطرف ان کو بلاؤ مگر تم

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر

مورخہ ۳ شعبان ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۲۔ ستمبر ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۲۳۔ اگست ۱۹۰۷ء۔ سینالھم غضب من ربھم

ترجمہ۔ قریب ہے کہ ان کو ان کے رب کا غضب پہنچیگا

۶۔ ستمبر ۱۹۰۷ء۔ من کان فی نصرۃ اللّٰہ کان اللّٰہ فی نصرتہ

۱۰۔ ستمبر ۱۹۰۷ء۔ لکم البشریٰ فی الحیوۃ الدنیا۔ ترجمہ۔ تمہارے لئے اس دنیا کی زندگی میں خوشخبری ہے۔

۲۔ ستمبر ۱۹۰۷ء۔ افمن یجیب المضطر اذا دعاہ۔ قل اللّٰہ ثم ذرہم فی خوضہم یلعبون۔

۵۔ ستمبر ۱۹۰۷ء۔ توکلوا علیہ ان کنتم مومنین۔

۵۔ ستمبر ۱۹۰۷ء۔ بسلامٍ منّا

تو ہر ایک بلا سے بچایا جائے گا۔

تازہ اخبار

۱۰۔ ستمبر ۱۹۰۷ء کی صبح کو خواجہ کمال الدین صاحب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اور منشی محبوب عالم صاحب لاہور سے اور میاں احمد دین صاحب گوجرانوالہ سے آکر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ قبل ظہر حضرت نے فرمایا۔

برکات الابتلاء اصل میں دیکھا گیا ہے۔ کہ ابتلا اور تکالیف کا زمانہ جو انسان پر آتا ہے۔ وہ اس کے واسطے بہت مفید ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں قاعدین پر مجاہدین کو فضیلت دی ہے۔ مجاہدین دو قسم کے ہیں ایک وہ جو اپنے اوپر خدا تعالیٰ کے راہ میں مشکل کام ڈال لیتے ہیں اور اس کی تکالیف کو برداشت کرتے ہیں اور وہ دوسرے وہ ہیں جن پر تضاء قدر سے مشکلات اور تکالیف وارد ہوتی ہیں اور وہ صبر اور تحمل کے ساتھ ان مشکلات کو برداشت کرتے ہیں جو شخص رات دن اپنے کھانے پینے میں مصروف رہتے ہیں اور اسی طرح ان کی زندگی گذر جاتی ہے اور ان پر کوئی تلخی نہیں آتی۔ کہ وہ صبر کریں تو وہ قاعدین میں داخل ہیں۔ جس زمانہ کو انسان بہ سبب تلخی کے برا زمانہ کہتا ہے اور اس کو ناگوار جانتا ہے اور نہیں چاہتا۔ کہ ویسا زمانہ اس پر آوے۔ دراصل وہی زمانہ اس کے واسطے اچھا ہوتا ہے۔ بہ شرطیکہ صبر اور تحمل سے بسر کرے۔ حسن بصری کا ذکر ہے کہ کسی نے اس سے پوچھا۔ کہ تم کو غم کب ہوتا ہے تو اس نے جواب دیا۔ کہ جب کہ غم نہ ہو۔ سوچ کر دیکھ لیا جائے۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ جب تلخ زندگی مصائب کی انسان پر پڑتی ہے اور وہ اون کو برداشت کرتا ہے۔ تو اس کے وارد ہوتے ہیں۔ دنیا کی وضع ہی کچھ ایسی بنی ہے۔ کہ اول تکلیف ہو پھر آرام حاصل ہوتا ہے۔ اچھی طرح کھانے کا مزا اسی وقت ہوتا ہے جب بھوک کی شدت کو برداشت کر چکا ہو۔ جو مزا ٹھنڈے پانی میں روزے سے وہ دوسرے کو کہاں نصیب ہو سکتا ہے۔ معمولی طور پر ہر روز کھایا جو اس میں وہ لطف نہیں۔ جو لطف اس کھانے میں ہوتا ہے۔ جو مثلاً سفر کی شدت سے حاصل ہوتا ہے۔ وضع دنیا کی ایسی واقع ہوئی ہے۔ کہ مدد حاصل ہوتی ہے۔

مزید رعایت عرب صاحب عبد الحی کی کتب کا اشتہار بطور ضمیمہ کے اخبار کے ساتھ شائع ہوتا ہے۔ عرب صاحب نے گذشتہ ایک اور رعایت یہ زیادہ کر دی ہے۔ کہ اگر کوئی چاہے۔ تو صرف ایک کتاب اس میں بھی رعایت دیجاویگی۔ تمام کتابوں کا یک دفعہ خریدنا ضروری نہیں۔ ہر ایک کی قیمت نصف کر دی گئی ہے۔ چونکہ عرب صاحب مقروض ہیں۔ اس واسطے کہ احباب عرب صاحب موصوف کی امداد میں بہت کوشش کریں گے۔ کتابیں مفید ہیں۔

(اڈیٹر)

تنبیہ السفیہ

جواب خط ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب کا

از طرف سید محمد احسن صاحب امروہی عفی اللہ عنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً

ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب۔ السلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔ خط محررہ ۲۳ اگست ۱۹۰۶ء درجواب خط عاجز کے صادر ہوا (۱) الذکر الحکیم نمبر ۴ رسالہ جناب موصول ہوا۔ بموجب آپکے ارشاد کے خاکسار نے اس نمبر کو کسی قدر دیکھا۔ آپ جس امر کا انکار محض فرماتے ہیں۔ وہ صفحہ دہم میں صاف لکھا ہوا ہے وہو ہذا بقلم جلی نقل کرتا ہوں۔

(۱) الغرض تمام قرآن مجید حمد الٰہی سے گونج رہا ہے اور توحید و تزکیہ نفس ہی۔ مدار نجات قرار دیتا ہے نہ کہ محمدؐ پر ایمان لانے کو یا مسیح پر۔ اگر کہیں کہا ہو۔ تو وہ آئت تبلائی ہوتی

(۲) ایضاً۔ آنحضرت صلعم نے جو بڑے سے بڑا خطاب یا عہدہ اپنے لئے شائع کیا وہ عبدہ ورسولہ ہی نہ کہ مدار نجات۔ اور بھی چند فقرات اس نمبر میں وغیرہ ایسے ہی مندرج ہیں (نعوذ باللہ منہا۔ ان اقوال سے آپکا سخت الحاد اور ارتداد ثابت ہوتا ہے جس سے آپ کو توبہ کرنا بہت جلد نہائت ضروری تھا مگر آپنے بعوض توبہ کے اور صریح جھوٹ بولا اور جن آئیوں سے آپنے اپنے ان اقوال پر استدلال کیا ہے اسمیں سخت غلطی کھائی ہے جواب اس کا شافی و کافی حقیقۃ الوحی میں لکھا ہوا ہے۔ اس کو ملاحظہ کرو۔ افسوس کہ آپ تمام قرآن مجید کو تفسیر لکھ کر بھول گئے اور کوئی آئت آپکو ایسی یاد نہیں رہی۔ کہ جس میں آنحضرت صلی اللہ پر ایمان لانے کو مدار مدار نجات کا قرار دیا گیا ہو۔ یہاں پر واسطے آپ کی تنبیہ کے بطور مثال کے ایک ہی آیت کو پیش کرتا ہوں۔ قال اللہ تعالیٰ۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ و یغفر لکم ذنوبکم واللہ غفور رحیم۔ قل اطیعوا اللہ والرسول فان تولوا فان اللہ لا یحب الکافرین پ ۳ ع ۱۲

ڈاکٹر صاحب ذرا آنکھیں کھول کر دیکھو۔ کہ اس آیت میں تو صرف اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی واسطے مغفرت ذنوب کے اور نیز واسطے محبوب الٰہی ہونے کے کافی قرار دیا گیا ہے اس سے بڑھکر اور کیا دار مدار نجات کا ہوگا اور پھر اس اتباع سے اعراض کرنے والوں کو مبغوض اور کافر فرمایا گیا ہے مگر مجھ کو یہاں پر آپ کی سلک اور فہم سے یہ اندیشہ ہے کہ آپ اس آیت سے برعکس سالق کہیں یہ کہہ دیں۔ کہ دار مدار نجات اور محبوب الٰہی ہونے کے صرف اتباع آنحضرت صلعم کا ہی کافی ہے۔ نہ توحید الٰہی۔ کیونکہ اس آیت سے ثابت ہے کہ توحید الٰہی پر دار مدار نجات کا نہیں ہے کیونکہ اس آیت میں اثبات توحید الٰہی کا بصراحت مذکور نہیں ہوا ہے۔ مگر یہ الحاد اور مسلک آپکا محض فاسد اور باطل ہے۔ کیونکہ ہر سخن وقتی و ہر نکتہ مقامی دارد۔ اور اسی مسلک نے آپ کو حضرۃ اقدس مسیح موعود سے مرتد کر دیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب ذرہ تدبر کرو کہ منہاج استدلال قرآنی کا یہ ہے۔ کہ جن آیات میں بحث توحید یا رد شرک کی ہے اون آیات میں مسئلہ نبوت کو بصراحت داخل نہیں فرمایا گیا اور جن آیات میں اثبات نبوت فرمایا گیا ہے۔ اون میں بحث توحید کو بصراحت نہیں چھیڑا کیونکہ ہر ایک مسئلہ اپنے اپنے محل پر ثابت کیا گیا ہے۔ ہاں یہ کلام الٰہی کی خوبی ہے کہ جن آیات میں اثبات توحید کا ہے اون میں بطور اشارات لطیفہ کے اثبات نبوت کا بھی پایا جاتا ہے اور جن آیات میں اثبات نبوت کا ہے اون سے اثبات توحید کا بھی مفہوم ہو جاتا ہے اور کلام بلیغ و فصیح کا ایسا ہی ہونا چاہیئے تھا۔ تاکہ خلط مبحث نہ ہو جاوے۔ جن آیات سے آپنے استدلال کیا ہے ان میں سے آپ کی تنبیہ کے لئے صرف ایک آئت یہاں پر لکھی جاتی ہے۔ تا کہ آپکے استدلال کا حال پر اختلال ہر ایک اہل بصیرت پر واضح ہو جاوے۔ قولہ تعالیٰ فطرت اللہ التی فطر الناس علیھا لا تبدیل لخلق اللہ ذلک الدین القیم ولکن اکثر الناس لا یعلمون۔ ڈاکٹر صاحب لفظ فطرۃ اللہ آیت میں منصوب واقع ہوا ہے۔ اس لئے کسی فعل کا مفعول یا مصدر واقع ہوا ہو گا۔ کیونکہ مبتدا خبر نہیں جو جملہ اسمیہ ہو کر کلام تام ہو جاوے۔ فعل فاعل نہیں جو جملہ فعلیہ ہو کر پورا کلام ہو جاوے۔ اب جناب سے استفسار یہ ہے۔ کہ جب فطرۃ اللہ کلام پورا ہی نہیں ہے بلکہ ایک فضلہ ہی جو منصوب ہے، اور مرفوع نہیں۔ تو آپ اس سے کسی مدعا پر کیونکر استدلال فرما سکتے ہیں۔ ہاں مجھ کو خوب یاد آیا۔ کہ آپ

اس خط مردودہ میں خود اقرار کرتے ہیں کہ میری تفسیر مسائل نحو یہ و علم لغت و اعراب القرآن وغیرہ سے محض عاری ہے۔ اندریں صورت جبکہ آپ علوم آلیہ سے محض نا آشنا ہیں تو پھر اس آیت سے آپ کیونکر استدلال فرماوینگے اور میں بھی جو کچھ بیان کروں گا۔ اس کو کیونکر آپ سمجھ سکینگے مگر شائد دوسرے ناظرین کو فائدہ حاصل ہو جائے اس لئے لکھتا ہوں کہ فطرۃ اللہ سے قبل فاقم وجھک للدین حنیفا وارد ہے اور یہی فعل عامل ہے یعنی فعل فاقم فطرۃ اللہ کا ناصب ہے، اور فطرۃ اللہ بحذف حرف جار اس کا منصوب ہے، اب معنے آیت کے یہ ہوئے کہ فطرۃ الٰہی پر قائم رہو۔ کہ جس پر اس نے بنی آدم کو بنایا ہے۔ اول حکم یہ تھا۔ کہ دین اسلام پر یکسو ہو کر قائم ہو جاؤ۔ اس حکم اول کی تعمیل کے لئے تائیداً یہ ارشاد ہوتا ہے۔ کہ فطرۃ اللہ پر قائم رہو۔ یہ اس لئے فرمایا۔ کہ دین اسلام پر یکسو ہو کر قائم ہونا کوئی دشوار امر نہیں ہے۔ کیونکہ فطرت انسانی اس کی معاون اور مددگار پڑی ہوئی ہے مطلب یہ ہے۔ کہ دین اسلام پر یکسو ہو کر قائم ہونے کا امر تکلیف مالا یطاق نہیں ہے۔ کیونکہ فطرۃ انسانی اس کے لئے معین پیدا کی گئی ہے۔ اب اوسی دین اسلام پر قائم ہو جانے کو جس کی معاون فطرۃ اللہ ہے۔ فرماتے ہیں۔ کہ ذلک الدین القیم۔ یعنے یہ وہی دین ہے جو تمہارے امور دینی و دنیوی کی اصلاح کرنے والا اور تم کو سیدھا رکھنے والا ہے۔ اب فرمایا جاتا ہے۔ کہ فطرۃ اللہ جو دین اسلام کے قبول کرنے کے لئے معاون ہے وہ سب بنی آدم میں پیدا کی گئی ہے۔ کہ لا تبدیل لخلق اللہ۔ خواہ یہ جملہ جو خبریہ ہے۔ بمعنے خبر کے ہی لیا جاوے۔ یعنی کہ ہماری طرف سے یہ فطرت انسانی کسی انسان میں مفقود نہیں کی گئی کیونکہ جملہ انسانوں میں توحید الٰہی کے سمجھنے کے لئے عقل و فطرۃ پیدا کی گئی ہے۔ کہ جس کی وجہ سے توحید الٰہی کا سمجھنا دشوار نہیں رہتا ہے اور اگر یہ جملہ خبریہ بمعنی انشا کے ہو۔ تو یہ مراد ہوگی۔ کہ ہر ایک انسان پر لازم ہے کہ اس فطرۃ اللہ کو جو دین اسلام اور توحید الٰہی کے سمجھنے کے لئے ایک معاون ہے۔ اس کو ہرگز تبدیل کرنا نہیں چاہیئے مگر چونکہ اس فطرۃ میں خلط کر دینے۔ توہمات باطلہ سے اور عادات و رسومات فاسدہ کے آمیزش سے اکثر لوگ اس فطرۃ اللہ کو تبدیل کر دیتے ہیں۔ لہذا فرمایا جاتا ہے کہ ولکن اکثر الناس لا یعلمون۔ کیونکہ اکثر لوگوں کا یہ حال ہے۔ کہ ترک

اور ... ات اور رسومات قبیحہ کو فطرۃ انسانی کی جان سمجھ لیتی ہیں اور یہی نام کی فطرۃ وہی فطرت ہے جس کو حضرت امام نے لعنتی فرمایا ہے اور ایسی فطرت مبدل کے لعنتی کہنے پر بسبب جہالت کے آپنے بڑے بڑے اعتراض کئے ہیں۔ صدق اللہ تعالےٰ۔ ولٰکن اکثر الناس لا یعلمون۔ اب دیکھو کہ یہ آیت اثبات توحید اور رد شرک کے لئے بیان کی گئی ہے اور ہم بھی تسلیم کرتے ہیں کہ اس آیت میں اثبات نبوت بصراحت تامہ مذکور نہیں ہے لیکن اشارات لطیفہ کے ساتھ اسی آیت سے اثبات نبوت بھی ہوتا جاتا ہے کیونکہ وہ دین اسلام جس کو ذالک الدین القیم فرمایا گیا ہے سوائے انبیاء علیہم السلام کے اور کون لایا ہے اور پھر یہ بھی فرمایا گیا کہ ولٰکن اکثر الناس لا یعلمون۔ یہ آیت بھی انبیاء علیہم السلام کی ضرورت کو کس زور و شور سے بیان فرما رہی ہے۔ کیونکہ انبیاء ہی مبعوث ہوکر اس فطرۃ اللہ کو یاد دلاتے ہیں کہ فلاں فلاں امور فطرۃ اللہ کے مطابق ہیں اور فلاں فلاں امور غیر مطابق اور نیز آیت کے آگے جس قدر جملے بیان فرمائے گئے ہیں وہ سب ضرورت انبیاء کو ثابت کرتے ہیں کہ واتقوہ۔ یعنی اوامر الٰہی کو بجا لانا اور نواہی سے اجتناب کرنا بغیر ہدایت انبیاء کے کیونکر ہوسکتا ہے۔ واقیموا الصلوٰۃ ولا تکونوا من المشرکین۔ من الذین فرقوا دینھم وکانوا شیعا۔ اور مختلف فرقوں کے حق میں ارشاد فرمایا ہے۔ کہ کل حزب بما لدیھم فرحون۔ یہ سب جملے ضرورت انبیاء کو ثابت کر رہے ہیں غرضیکہ بالفرض آیت مذکورہ اثبات توحید کے لئے مسوق ورواں ہے لیکن باشارات لطیفہ ضرورت نبوت کو بھی ثابت کر رہی ہے۔ ڈاکٹر صاحب میری اس نصیحت کو سنئے کہ۔ ہر سخن وقتی و ہر نکتہ مقامی دارد کہ اگر آپ تسلیم نہ کریں گے۔ تو حضرت اقدس مسیح موعود سے ارتداد کے سوا یا سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم سے مرتد ہونے کے علاوہ آپ اپنے عہدۂ ڈاکٹری کو بھی خاک میں ملا دیں گے۔ کیونکہ آپنے اپنے ارتداد کا ایک بڑا سبب یہ بھی لکھا ہے۔ کہ جماعت احمدی میں بڑا زور حضرت عیسےٰ کی وفات پر دیا جاتا ہے۔ یا حضرت اقدس کے مسیح موعود اور مامور من اللہ ہونے پر دیگر ہیچ وکذا وکذا۔ ڈاکٹر صاحب آپکے شفاخانہ میں جو کوئی شخص کسی مرض کا مریض آتا ہے تو کیا اس مرض کے دفعہ کرنے میں آپ زور نہیں دیتے۔ انبیاء علیہم السلام کا بھی یہی طریقہ رہا ہے کہ ان کے زمانہ بعثت میں جن مفاسد کا غلبہ ہوتا تھا۔ اسی کے دفعہ کرنے میں زیادہ زور دیا گیا ہے قرآن مجید کو تو آپنے بالکل نسیا منسیا کر دیا ہے کیا فرائض منصبی ڈاکٹری کو بھی بالکل فراموش کر دیا کہ مقتضائے حال مریض پر بھی نظر کی جاوے۔ فدرہ تدبر کرو۔ ایک اس آیت ذیل میں قال تعالیٰ ان عدۃ الشھور عند اللہ اثنا عشر شھرا فی کتاب اللہ یوم خلق اللہ السمٰوات والارض منھا اربعۃ حرم ذالک الدین القیم۔ اس آیت میں مثل آیت سابق کے سال بھر کے بارہ مہینوں کی گنتی کو اور ان میں سے چار مہینوں کی محترم سمجھنے کو ہی دین قیم فرما دیا گیا ہے۔ اگر آپکا مسلک باطل اس آیت کے سمجھنے میں تسلیم کیا جاوے تو لازم آویگا۔ کہ سوائے اس مسئلہ کے جملہ مسائل اسلام توحید و نبوت و معاد و اعمال صالحہ و اخلاق مامور بہا اور جملہ نواہی کی کچھ ضرورت نہیں رہی افسوس ڈاکٹر صاحب ؎ گر تو قرآن بدین نمط خوانی۔ ببری رونق مسلمانی۔ کیا آپ کی نظر مذہب عیسائی دنیا پر نہیں پڑی۔ بلکہ عیسائی تو ایک طرف رہے۔ اکثر مسلمانوں نے بلکہ علمائے اہل اسلام نے حضرت عیسٰی کو خدا یا خدا کا بیٹا اعتقاد کر رکھا ہے۔ کہ صفات الوہیت کا اثبات ان میں کر رہے ہیں اور ہزاروں مسلمان مرتد ہوکر عیسائی ہوگئے۔ اس فتنہ کے برابر اس وقت تو دنیا میں کوئی فتنہ اسلام پر نظر ہی نہیں آتا ہے اور دوسرے جس قدر فتنہ ہیں وہ بھی اسی فتنہ عظیمہ کی شاخیں ہیں۔ تو کیا اس پر بھی اب تک حکمت الٰہی مقتضی نہیں تھی۔ کہ مسیح ناصری کی الوہیت یا ابن اللہ ہونے کو بڑے زور سے ردو مردود کیا جاوے اور اس کا رد قوی یہی ہے کہ مسیح ناصری فوت ہوگیا۔ اگر خدا یا ابن اللہ ہوتا۔ تو کیوں فوت ہوتا۔ اور مسیح موعود آگیا۔ جس پہ ہزاروں ادلہ شرعیہ اور نشانات آسمانی و زمینی قائم ہوگئے۔ اگر آپکا یہ قول تسلیم کیا جاوے۔ کہ حسب مقتضائے حالات زمانہ کے جماعت احمدیہ میں اس مسئلہ پر زیادہ زور دیا جاتا ہے تو یہ تو تمام انبیاء علیہم السلام کے منہاج کے مطابق ہے۔ جس پر آپ بھی بموجب فرائض منصبی ڈاکٹری کے عامل ہیں اگر جماعت احمدیہ بھی اس فتنہ عظیمہ کے رد میں زیادہ زور دیوے۔ تو عین مقتضائے حکمت الٰہی ہے پھر بموجب قصص انبیاء مندرجہ قرآن مجید کو۔ بس بموجب تعلیم قرآن مجید کے جماعت احمدیہ بھی اس پر زور دیتی ہے کہ مسیح مرگیا مسیح مرگیا موعود مسیح آگیا آگیا ذالک الدین القیم ڈاکٹر صاحب دنیا میں ہمیشہ رہنا نہیں ہے۔ ایسا نہ ہو کہ اسی حالت ارتداد میں موت آجاوے اور پھر کچھ اصلاح نہ ہوسکے کما قال اللہ تعالیٰ وبدا لھم من اللہ ما لم یکونوا یحتسبون وبدا لھم سیئات ما کسبوا وحاق بھم ما کانوا بہ یستھزءون۔ آپنے حضرت مسیح موعود سے کیا ارتداد کیا۔ آنحضرت خاتم النبیین سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی مرتد ہوگئے۔ افسوس صد افسوس۔ ویوم یعض الظالم علیٰ یدیہ یقول یا لیتنی اتخذت مع الرسول سبیلا۔ پھر آپ نمبر ہشتم میں یہ بھی لکھتے ہیں۔ کہ مسیح موعود کی بابت مجھے ابھی تک کوئی علم نہیں ملا۔ ظاہری علوم کی رو سے علمائے دین بہتر سمجھ سکتے ہیں۔ الیٰ آخرہ۔ اس قول میں بھی آپنے بڑا جھوٹ بولا ہے۔ کیونکہ آپ المسیح الدجال صفحہ ۹۰ میں خود تحریر فرماتے ہیں جسکی عبارت نقلم جلی تحریر کرتا ہوں۔ وھو ہذا اون کا حکم عدل ہونا کسر صلیب کرنا الخنزیر کو قتل کرنا اور جزیہ موقوف کرنا یہ تمام امور اون کی سلطنت ظاہری پر دلالت کرتے ہیں چنانچہ حکم و عدل وہی ہوسکتا ہے جو بادشاہ وقت ہو وہی کسر صلیب کر سکتا ہے تمام سوروں کو مروا سکتا ہے اور جزیہ موقوف کر سکتا ہے الخ بعد اس کے پھر آپ حضرت اقدس کے مسیح موعود ہونے پر یوں استدلال کرتے ہیں۔ کہ صلیبی مذہب بڑے زور کیساتھ پھیلتا جا رہا ہے ہزاروں صلیبیں نئی قائم ہو رہی ہیں الخ اس کے بعد پھر آپ حضرت اقدس کے مسیح موعود ہونے پر استدلال فرماتے ہیں۔ کہ کسر صلیب سے مراد اگر دلائل سے عیسویت کو باطل کرنا لیا جاوے تو کیا قرآن مجید نے اس کے ابطال میں کوئی کمی چھوڑ دی ہے۔ غرضکہ یہ مذہب آپکا آپکے المسیح الدجال میں موجود ہے مگر اس خط مردودہ میں آپ فرماتے ہیں کہ اس مسئلہ کو ظاہری علوم کے رو سے علمائے دین بہتر سمجھ سکتے ہیں اس لئے ظن اغلب ہے کہ آپنے اپنا یہ مذہب بحکم فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون کے علمائے دین ہی سے اب بعد ارتداد کے حاصل کیا ہوگا کیونکہ پہلے تو ۲ سال تک حضرت اقدس سے وہی تعلیم حاصل کی تھی کہ مسیح موعود تو دلائل قاطعہ سے اور نشانات آسمانی سے تائید دین اسلام کی کریگا اور براہین باہرہ سے مذہب عیسوی کو باطل کرے گا اور اس کی

اور وہ اس مرض خاص کے علاج میں لکھا دوسری امراض کا علاج بھی شامل کر دیتے ہیں۔

بعثت کے زمانہ مین جہاد موقوف کردیا جاویگا۔ کہ یضع الحرب وغیرہ وغیرہ۔ افسوس کہ آپ حضرت اقدس سے مرتد ہو کر جیسا کہ مغز دین اسلام یعنی اتباع آنحضرت صلعم سے مرتد ہو گئے۔ کما مرّ تصریحہ ویسے ہی آپنے اپنی محسن گورنمنٹ عالیہ کے ساتھ ہی آثار بغاوت کے مثل قوم آریون کے کتابون مین لکھنے شروع کر دئے انا للّٰہ و انا الیہ راجعون۔ مجھ کو بڑا تعجب آتا ہے کہ مزعوم مہدی خونخوار جس کی نسبت لایقبل الا السیف او الاسلام جیسی روایات باطلہ وارد ہوئی ہین انکو بھی آپ صحیح اعتقاد کرنے لگے ہین چنانچہ صفحہ ۲۵ کے آخر مین اسی رسالہ کے آپ لکھتے ہین کہ حضرت اقدس نے ساتھ وہ علامات کہان ہین جو احادیث صحیحہ مین مسیح موعود کی نسبت مذکور ہین مثلاً اون کے نزول سے پیشتر امام مہدی کا موجود ہونا۔ الخ۔ ڈاکٹر صاحب افسوس کہ ایسے خطرناک اعتقادات او رنقض امن کے عقائد جس کے بارہ مین ایک حدیث صحیح بھی درباب مسیح موعود وارد نہین ہوئی ہے اون کی نسبت آپ لکھتے ہین کہ بہت سی حدیثین صحیح مصنوعی مہدی خونخوار کے بارہ مین وارد ہوگئی ہین۔ حالانکہ مولوی محمد حسین صاحب بھی اب تو یہ اشتہار دے رہے ہین خواہ یہ اشتہار اون کا اپنی کسی مصلحت ہی پر مبنی ہو کہ جس قدر احادیث صحیحہ اس مضمون کے (یعنے ایسے آخری مہدی خونخوار کی نسبت) کوئی پیش کرے تو اوسیقدر بحساب فی حدیث صحیح ایک اشرفی انعام پاوے اب بھی آپکو معلوم ہوا۔ کہ حضرت اقدس مرزا صاحب سے مرتد ہو کر آپ کہان کہان تک پہونچ گئے اور جو علم و عقل آپ کو حاصل شدہ تھا سب تلف ہوگیا یہ وہ پیش گوئی مسیح کی پوری ہوئی جو انا جیل میں لکھی ہوئی تھی۔ کہ جو کوئی شخص میرے دوبارہ آنے مین مجھ کو قبول کریگا اوس کو اور زیادہ دیا جاویگا اور جو کوئی قبول نہ کریگا اوس سے وہ دیا ہوا بھی چھین لیا جاویگا جو اس کو پہلے دیا گیا ہے او کما قال الفاظ کچھ ہون مطلب یہی ہے چونکہ مین آپکا قدیم سے خیراندیش ہون لہذا اس اعتقاد موجب نقض امن کی نسبت پھر بھی عرض کرتا ہون۔ کہ آپ بہت جلد اس اعتقاد نقض امن سے اپنی توبہ کا اشتہار دیدیجئے اور لکھدیجئے کہ میرا رسالہ المسیح الدجال خود المسیح الدجال ہے اور وہ رسالہ خود باطل و مردود ہے ورنہ مجھ کو اندیشہ ہے کہ گورنمنٹ عالیہ آپ سے کہین ایسا مطالبہ نہ کرے جیسا کہ آریون سے کیا گیا ہے اور اغلب کہ میرے پرانے دوست مولوی محمد حسین صاحب نے بھی اسی لئے ایسے مہدی و مسیح سے اور نیز ایسی احادیث سے اپنے انکار کو اخبارات اردو و انگریزی مین شائع فرما دیا ہے اور مخالف مولویون کی کچھ پرواہ نہین کی۔ مین اپنے اس پرانے دوست

کو بڑا عقلمند اور بہادر سمجھتا ہون کہ رفتہ رفتہ اور بتدریج ہمارے اصول مذہب کی طرف میل کرتا چلا آرہا ہے ؎

این کار از تو آید و مردان چنین کنند

اس خط مردودہ مین جو آپ لکھتے ہین کہ مسیح موعود کی بابت مجھے ابھی تک کوئی علم نہین ملا ظاہری علوم کی رو سے علمائے دین بہتر سمجھ سکتے ہین باوجودیکہ آپ اپنا الحال کا مذہب اور علم المسیح الدجال مین تحریر فرما چکے ہین مگر اتماماً للحجۃ۔ مین اس قدر گزارش اور کرنا چاہتا ہون کہ اگر آپنے یہ اپنا مذہب اپنے رسالہ المسیح الدجال مین سرسری طور پر ہی لکھا ہو۔ گویہ احتمال آپ کی پر زور تحریر کے بالکل خلاف ہے تو یہ گذارش ہے کہ دو باتون مین سے ایک بات کی تو آپ ضرور بالضرور تعمیل کیجئے یا تو بحکم فاسئلوا اھل الذکران کنتم لاتعلمون کے آپ ان علمائے دین سے جو آپ انکو علم دین مین اپنے سے بہتر سمجھتے ہین اس مسئلہ مہدی و مسیح خیالی کو حل فرما کر معہ اون کی اسمائے گرامی کے مجھ کو مطلع فرمایئے کیونکہ آج کل یہی ایک مسئلہ تمام دنیائے اسلام مین زیر بحث ہو رہا ہے اور چار لاکھ آدمی جو حضرت اقدس کے مرید ہوچکے ہین وہ سب کے سب اس مسئلہ مہدی و مسیح مزعوم کے رد اور نفی مین دلائل قاطعہ کیساتھ بہمہ تن مصروف ہو رہے ہین چنانچہ آپ کی بھی بڑی شکایت اور فریاد یہی ہے کہ احمدیون مین سوائے اس مسئلہ کے اور کسی مسئلہ اسلامی پر زور نہین دیا جاتا اور اگر آپ سے آیت فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لاتعلمون پر عمل نہ ہوسکے تو چونکہ آپکو دعوائے الہامات و کشوف و رویائے صالحہ ہونے کا بھی مدت سے ہے اس لئے برائے خدا آپ بحیثیت مسیح و رسول آپ کو جناب الٰہی علام الغیوب سے کشوف و منکشف ہو جاوے تو پھر اس سے مجھ کو بھی مطلع فرمایئے لیکن اگر آپ باوجود رحمۃ للعالمین وغیرہ ہونے کے اور دافع ہونے سخت ضرورت کے اس مسئلہ کی نسبت اپنی توجہ روحانی کو اس طرف مبذول نہ فرمائینگے تو اور کس وقت مین آپ اس توجہ روحانی کو کام مین لاوینگے گو آپ بجائے رحمۃ للعالمین ہونے کے زحمۃ للعالمین بزائی معجمہ ہی ہوگئے ؎

کس مرض کی ہین دوا یہ لب جان بخش تری جان لب پہ مین تری آزار محبت والے۔ اگر آپ مجھ کو بذریعہ اپنے دستخطی خط کے اس مسئلہ کے حل سے مطلع نہ فرماوینگے تو بخوبی ثابت ہوجاویگا کہ آپکے جملہ رسائل اور اشتہارات بلکہ خود آپ بھی تو المسیح الدجال پورے ہین یا کانے دجال ہین وغیرہ وغیرہ اور پھر مجھ کو کچھ ضرورت نہ ہوگی کہ آپ کو مخاطب کیا جاوے۔ کما قال اللّٰہ تعالٰے

والذین ھم عن اللغو معرضون تا اس مسئلہ کے اگر دیگر لوازم کو بھی دیکھا جاوے جنکو خاکسار خط موسومہ مولوی محمد حسین صاحب مندرجہ بدر نمبر ۳۴ مین درج کرکے اونکو اس مسئلہ کے مفاسد سے مطلع اور متنبہ کرچکا ہے تو پھر فرمائیے کہ کس قدر مفاسد حکام اور عوام سے ایسے اعتقادات فاسدہ پر پیدا ہوسکتی ہین و نعوذ باللہ منہا۔ الحمد للّٰہ کہ اللہ تعالٰے نے مین اپنے وقت پر مسیح موعود کو مبعوث فرما کر اپنی بندون کی خبر لی کہ پچیس سال سے وہ مامور من اللہ ایسے مفاسد نقض امن کے دفع کرنے مین بہمہ تن مصروف ہے اور اپنی کوشش مین کامیاب بھی ہوگیا ہے کہ چار لاکھ آدمی اس کوشش مین اس کی تائید کر رہے ہین اور یوماً فیوماً ترقی ہی ہے چونکہ آپنے اپنی ایسی تحریرین بعد ارتداد کے اپنی رسالہ مین شائع کردی ہین لہذا آپنے ریاست پٹیالہ کو بھی جو ماتحت گورنمنٹ عالیہ کے ہے اور گورنمنٹ عالیہ کی خیرخواہ ہے۔ ایک خطرہ مین ڈالدیا لہذا آپ بہت جلد اپنی توبہ کا اشتہار دیدیجئے۔ ایسا نہ ہو کہ آپ ریاست سے بھی علیحدہ کر دئے جاوین کیونکہ ریاست پٹیالہ بڑی خیرخواہ گورنمنٹ عالیہ کی ہے اگر اس کو آپ کی یہ تحریرات فاسدہ معلوم ہوجاوینگی تو آپکو ریاست سے یک قلم علیحدہ کردیوے گی۔ مین نے حق دوستی ادا کردیا ہے ؎ بر رسولان بلاغ باشد و بس۔ نمبر ۱۲ مین آپ یہ بھی تحریر فرماتے ہین کہ جس صفائی اور کثرت کے ساتھ مجھے ایام مخالفت مین بشارات ملین کبھی نہین ملی تھین وکذا وکذا۔ ڈاکٹر صاحب آپنے اس نمبر ۱۲ کے لکھتے وقت قرآن مجید کی تمام وعدہ وعید کو نسیاً منسیاً کردیا ہے اس لئے نمبر ۱۲ کے رد کے لئے صرف چند آیات ہی پیش کی جاتی ہین۔ قال اللّٰہ تعالٰے ویستعجلونک بالسیئۃ قبل الحسنۃ وقد خلت من قبلھم المثلٰت۔ ایضاً ویستعجلونک بالعذاب ولن یخلف اللّٰہ وعدہ۔ ایضاً ویستعجلونک بالعذاب ولولا اجل مسمی لجاءھم العذاب ولیاتینھم بغتۃ وھم لا یشعرون۔ ڈاکٹر صاحب مکذبین اور مرتدین کا تو یہ مقولہ ہمیشہ رہا ہے کہ متی ھذا الوعد ان کنتم صادقین اگر یہ آیات بھی آپکو یاد ہوتین تو یہ قول نمبر ۱۲ مین آپ ہرگز ہرگز تحریر نہ فرماتے۔ آپ یہ بھی لکھتے ہین کہ خدا کے مامور اور برگزیدہ کا مخالف ملعون ہوتا ہے۔ اس کو خدا کی طرف سے بشارتین نہین ملتین۔ اقول۔ اعتبار انجام کا ہوتا ہے۔ والعاقبۃ للمتقین۔ دیکھو قصہ شیطان اور آدم کو جو قرآن مجید مین متعدد جگہ پر بیان فرمایا گیا ہے کہ اس کے ارتداد کے بعد جو حضرت آدم کی نسبت اس سے وقوع ہوا اس کو مکالمات الٰہیہ

بھی ہونے لگی اور نوبت ان مکالمات کی یہاں تک پہونچی کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے ساتھ مناظرات بھی کرنے لگا کہ خلقتنی من نار و خلقتہ من طین۔ ڈاکٹر صاحب بمقابلہ نصوص الہیہ کے نہ الہامات معتبر ہو سکتے ہیں اور نہ بشارات کیونکہ بعد ارتداد کے یہی شغل شیطانی زیادہ ہو جاتا ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ۔ . . . . انا ارسلنا الشیاطین علی الکافرین تؤزھم ازا۔ ایضاً قال اللہ تعالیٰ ان الشیاطین لیوحون الی اولیائھم۔ آپ ایسے الہامات پر دھوکا نہ کھائیے کیونکہ ابھی تک ایک ذرہ بھر بھی آپ کو کوئی کامیابی حاصل نہیں ہوئی اور نہ ایسی بشارات پر آپ مطمئن رہیں۔ شیطان کو بھی اس کی دعا پر بشارت ملی تھی۔ انظرنی الی یوم یبعثون۔ انک من المنظرین الی یوم الوقت المعلوم۔ اور اپنی پیشگوئی چودہ ۱۴ ماہ کے منتظر رہیئے۔ کیونکہ کسی قدر غلط سلط استراق سمع شیاطین کو بھی حاصل ہو جاتا ہے اور پھر ایسے استراق سمع کے بعد شیاطین ہلاک بھی ہو جاتے ہیں۔ کما قال اللہ تعالیٰ۔ الا من استرق السمع فاتبعہ شھاب مبین۔ ایضاً الا من خطف الخطفۃ فاتبعہ شھاب ثاقب۔ مجھ کو آپ کی نسبت خوف ہے۔ کہ کہیں اس استراق سمع کے بعد شہاب ثاقب یا شہاب مبین آپ پر نہ ٹوٹ پڑے کیونکہ سنت اللہ یوں ہی ہے۔ کہ استراق سمع کے بعد شہاب ثاقب ٹوٹا کرتا ہے دیکھو حقیقۃ الوحی کو کس قدر ایسے انسانوں پر جو بڑے بڑے دعاوی کرتے تھے۔ بمقابلہ اس مامور من اللہ کے شہاب ثاقب اور شہاب مبین گرے ہیں لیکن وہ علم جس کو اظہار علی الغیب کہتے ہیں وہ بجز مامور من اللہ کے اور کسی کو حاصل نہیں ہو سکتا ہے۔ قال اللہ تعالیٰ۔ فلا یظھر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول فانہ یسلک من بین یدیہ و من خلفہ رصدا لیعلم ان قد ابلغوا رسالات ربھم۔ سو اگر آپ کو اظہار علی الغیب کا مرتبہ حاصل ہے اور یہ دعویٰ ہے۔ تو اس کا فیصلہ چودہ ماہ تک ابتدائی جولائی ۱۹۰۸ء سے ہو جاویگا۔ صبر کیجئے اس نمبر میں آپنے خاکسار کو دو ہفتہ کے لئے واسطے تصدیق اپنے الہامات کے طلب بھی فرمایا ہے کہ اور نہیں میری رویائے صادقہ کا اور الہامات کا امتحان ہی سہی۔ ڈاکٹر صاحب میں آپ کی رویا کی تکذیب نہیں کرتا میں تو کافروں کے رویا کے لئے بھی امکان صدق کا معتقد ہوں کیا آپکو حضرت یوسف کے بادشاہ وقت کا خواب جو قرآن مجید میں مندرج ہے یاد نہیں رہا کہ کیسا سچا واقع ہوا۔ اے ڈاکٹر صاحب یہاں تو گفتگو اون رویا اور الہامات میں ہے جو بمقابلہ ایک مامور من اللہ کے تحدی کے ساتھ واقع ہو ابھی تک تو میں نے ایک متنفس کی نسبت بھی نہیں سنا۔ کہ آپکے الہام مباہلہ متحدیانہ سے ہلاک ہوا ہو۔ ہاں آپنے پیشگوئی چودہ ماہ کی حضرت اقدس کے مقابلہ میں شائع کی ہے سو اسکی نسبت آپکا ناز کرنا قبل از وقت ہے۔ اس کی نسبت یہ قول اللہ تعالیٰ کا تلاوت کیا جا سکتا ہے۔ کہ سیعلمون غدا من الکذاب الاشر۔ ڈاکٹر صاحب کس قدر آپ کی غلطی ہے کہ مولانا عبدالکریم مرحوم اور محمد افضل صاحب اور محمد یوسف کی نسبت آپ لکھتے ہیں۔ کہ میری تفسیر کی مخالفت کیوجہ سے دنیا سے اوٹھا لئے گئے۔ ڈاکٹر صاحب ان تو صدہا بلکہ ہزارہا آدمی بحکم انک میت و انھم میتون کے فوت ہو چکے ہیں۔ یہاں تو گفتگو اوس موت و موت میں ہے جو بمقابلہ مدعی ماموریت کے مخالف کی نسبت متحدیانہ طور پر واقع ہو۔ لہٰذا آپ ارشاد فرمایئے کہ آپنے کونسا اشتہار یا الہام متحدیانہ ان کی نسبت شائع کیا تھا افسوس کہ بعد ارتداد کے آپکی مت ایسی ماری گئی اور عقل ایسی جاتی رہی۔ جیساکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ۔ یتخبطہ الشیطان من المس یا ان الذین ارتدوا علی ادبارھم من بعد ما تبین لھم الھدی الشیطان سول لھم و املی لھم۔ نمبر ۱۳ میں آپنے لکھا ہے کہ براہین احمدیہ میں شائع کیا تھا کہ مسیح علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے اور ظاہری و باطنی بادشاہ ہوں گے پھر اس سے ارتداد کرنا روز روشن کی طرح ثابت ہے پس جو اسکا جواب ہوگا وہی اس کا جواب ہے الخ۔ ڈاکٹر صاحب آپکے ارتداد اور حضرت اقدس کے رجوع میں زمین و آسمان کا فرق ہے اور بعد المشرقین واقع ہے اور یہ قیاس آپکا قیاس مع الفارق ہے۔ قیاس کی دو قسمیں ہیں ایک تو وہ قیاس ہے جو مامور بہ ہے جسکی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فاعتبروا یا اولی الابصار اور دوسرا قیاس وہ ہے جو اول من قاس ابلیس کا مصداق ہے اب دونوں امروں میں جو امور کہ فارق ہیں اون کو سنئے۔ اول تو مسیح موعود کا جسمانی طور پر آسمان سے اوترنا حضرت اقدس نے نہ براہین احمدیہ میں لکھا ہے اور نہ کسی اور کتاب میں اور نہ جہاد کرنا اور نہ مخالفوں کو ٹوٹنا وغیرہ وغیرہ کہیں لکھا ہے یہ آپکا سراسر کذب ہے کہ براہین احمدیہ میں یہ شائع کیا ہے کہ مسیح علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے۔ و کذا و کذا جواب آپکا اعتقاد مندرجہ المسیح الدجال ہے اوس خیال کے اثبات میں نہ کوئی آیت لکھی ہے اور نہ کوئی حدیث پھر آپکا یہ کہنا کہ مرزا صاحب نے آیات قرآنی اور احادیث صحیحہ کی بنا پر لکھا ہے۔ کہ مسیح آسمان سے نازل ہوں گے کس قدر افترا ہے ہاں البتہ یہ لکھا ہے کہ مسیح کی آمد ثانی کا فرقانی اشارہ اس آیت میں ہے۔ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ اور بموجب اقوال مفسرین کے نہ اپنی الہامات اور کشوف سے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیشینگوئی ہے اور پھر چند ایام کے بعد اس قول سے رجوع بھی کیا گیا ہے۔ پھر کہاں تو ایسے قول سے چند روز میں رجوع کرنا جس کی نسبت یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس قول کی طرف آیت میں صرف ایک اشارہ ہی ہے یعنی اسباب میں یہ آیت نص صریح نہیں ہے اور کہاں آپکا ارتداد دین سلسلہ حقہ سے جس کو آپ مدت پچیس سال تک دین و ایمان اعتقاد کرتے رہے اور آیات و احادیث اور دلائل عقلیہ سے مدت دراز تک اس کو ثابت کرتے رہے ہیں سو

ببین تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا

اور پھر با این ہمہ خود براہین احمدیہ میں دو سطروں کے بعد ہی یہ عبارت بھی موجود ہے لیکن اس عاجز پر ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ خاکسار اپنی غربت اور انکسار اور توکل اور ایثار اور آیات اور انوار کی رو سے مسیح کی پہلی زندگی کا نمونہ ہے اور اس عاجز کی فطرت اور مسیح کی فطرت باہم نہایت ہی متشابہ واقع ہوئی تھی گویا ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے یا ایک ہی درخت کے دو پھل ہیں اور بحدے اتحاد ہے کہ نظر کشفی میں نہایت ہی باریک امتیاز ہے آخر تک اہل بصیرت پر اس عبارت سے چند امور واضح ہوتے ہیں اول یہ کہ پہلا قول یعنی جسمانی اور سیاست ملکی کا قول مسیح ثانی کی نسبت جو نقل کیا گیا ہے وہ آپکا الہام یا کشف نہیں ہے ہاں آپکا غربت اور انکسار اور توکل وغیرہ میں نمونہ مسیح ہونا اور مسیح کے ساتھ نہایت درجہ کا اتحاد ہونا یہ امر الہامی اور کشفی ہے جس کو یہ فقرہ کہ اس عاجز پر ظاہر کیا گیا ہے ثابت کر رہا ہے اور دیگر الہامات مندرجہ براہین بھی اس امر کو ثابت کر رہی ہیں۔ کہ مسیح اصل کے ساتھ آپکو انتہا درجہ کی مشابہت ہے، کہ عالم کشف میں دونوں مسیحوں کی درمیان امتیاز کرنا نہایت دشوار ہے پس اگر ثابت آسمانی اور دلائل نقلیہ و عقلیہ سے ثابت ہو جاوے کہ یہی شخص جو مجسم رحم ہے مسیح موعود ہے جس کو عالم کشف میں مسیح اصل سے انتہا درجہ کی مشابہت ہے، تو قول جسمانی اور سیاست ملکی کا جو نسبت مسیح موعود کے نقل کیا گیا ہے۔ بموجب اوس خیال

علمائے مخالفین کے جو دوبارہ مہدی اور مسیح کے رکھتے ہیں کہ جہاد کریگا غنائم لوٹیگا وغیرہ وغیرہ۔ غلط اور باطل ہے۔ بخصوصاً جبکہ یہ لحاظ بھی کیا جاوے۔ کہ آیت میں جسمانی اور سیاست ملکی کی طرف اشارہ ہے۔ آیت مذکورہ کوئی نص اس باب میں نہیں ہے۔ تو اس قول کا غلط ہو جانا کیا بڑی بات ہے اور ایسے اشارات سے رجوع کرنا کون سا بڑا رجوع ہے بلکہ اگر بنظر غائر دیکھا جاوے اس امر کی طرف کہ گورنمنٹ عالیہ نے اپنی رعایا کو اس قدر آزادی عنایت فرمادی ہے اور اپنی قوانین ملکی ایسے عام کردئے ہیں کہ ان قوانین کے ماتحت رہکر ہر ایک قوم نے انجمنیں قائم کرلی ہیں اور قوانین گورنمنٹ عالیہ کے ماتحت ہوکر ایک انجمن ایک حاکم تصور کی جاتی ہے اور اس کے ماتحت جس قدر لوگ عہدے دار اور مناصب مقررہ والے ہیں۔ وہ سب کے سب انجمن کے ماتحت ایسے ہی ہیں جیسے انجمن ماتحت گورنمنٹ عالیہ کے ہے پس اگر مسیح موعود کی سیاست جسمانی اور ملکی سے یہ مراد لی جاوے۔ تو یہ ایک دوسری پیشینگوئی لطیف ہے * گورنمنٹ عالیہ وعادلہ کی اس رعایا میں جو تعلیم یافتہ و مہذب اور اہل الرائے ہے گورنمنٹ عالیہ کی فیض آزادی سے جبکہ یہ حکومت اس کو بھی حاصل ہے۔ تو جماعت احمدیہ جو سب سے زیادہ خیرخواہ گورنمنٹ عالیہ کی ہے اس فیض سے کیونکر محروم رہ سکتی ہے لہذا اس میں بھی انجمنیں قائم ہوتی چلی جاتی ہیں۔ جیسا کہ کلام نبوت میں موجود ہے۔ کہ کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ۔ اس کلام نبوت کا پورا ظہور اسی گورنمنٹ عادلہ کے عہد میں ہو رہا ہے۔ پس ایسے اشارات سے رجوع کرنا یا یہ تاویل صحیح کر لینا ایک قول لطیف ہے۔ اور نہایت صحیح مطابق واقعات کے بھی ہے۔ صحابہ کرام و تابعین اور تبع تابعین اور مجتہدین نے بوقت ملنے نصوص کے اپنی اجتہادات جلیہ سے رجوع کیا ہے اور امرہم شوریٰ بینہم اسلام کی تعلیم ہے پس یہ تو سنت قدیمہ ہے۔ جو اسلام میں چلی آتی ہے ادنیٰ سے اعلیٰ کی طرف رجوع ہے۔ لیکن آپ کی ارتداد کی کوئی نظیر اسلام میں نہیں ملتی ورنہ آپ بتلاویں۔ کہ کسی صحابی یا تابعی یا کسی مجتہد نے ۲۵ سال تک کسی سلسلہ حقہ یا مسئلہ کو دین و ایمان اعتقاد کیا ہو اور نصوص کتاب اللہ و سنت رسول اللہ سے اس کی حقیت کا اثبات بھی کیا ہو۔ اور پھر وہ اس سلسلہ حقہ یا اس مسئلہ سے مرتد ہو گیا ہو اور پہلی عقاید اور ارتدادی عقائد میں من اللہ نقص امن کا فرق ہو گیا یعنے اعلیٰ مرتبہ سے گر کر اسفل السافلین میں گر پڑا ہو۔ ؎ ببین تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا

اپنے رسالہ میں آپنے ایک نظیر حضرت اقدس کے رجوع کی بلعم

* ہو اور اشارہ ہے اس طرف کہ مسیح موعود بھی کل رعایا گورنمنٹ سے زیادہ خیرخواہ اس کا ہوگا اور سب سے زیادہ تر حصہ آزادی کا گورنمنٹ اسکو ہی عنایت فرماوے گی۔ کیونکہ

کے ارتداد کے ساتھ بھی دی ہے۔ مگر وہ بھی قیاس مع الفارق ہے۔ کیونکہ بلعم تو حضرت موسیٰ کے مقابلہ میں ہلاک اور تباہ ہو گیا اور یہاں پر جتنے بلعم موسے یا عیسیٰ بن کر مقابلہ و مباہلہ میں آئے وہ خود تباہ ہو گئے غارت ہو گئے اور ہلاک ہو گئے۔ ایک تو نہیں ہلاک ہوا دو ہی نہیں ہلاک ہوئے جن کی ہلاکت کو امر اتفاقی کہا جاوے بلکہ جو مقابلہ یا مباہلہ میں آیا وہ تباہ ہوا۔ دیکھو حقیقۃ الوحی کو غرضکہ آپکے جملہ قیاس اول من قاس ابلیس کے مصداق ہیں۔

ڈاکٹر صاحب چونکہ یہ سلسلہ حقہ احمدیہ منہاج نبوت پر واقع ہوا ہے اس لئے اس رجوع کی نظیر قرآن مجید اور کارخانہ نبوت میں بھی واقع ہے۔ اگر آپ کو اس رجوع کا قیاس کرنا منظور ہے جو ادنیٰ سے اعلیٰ کی طرف ہے۔ تو اس نظیر پر قیاس کیجئے۔ اور وہ نظیر تحویل قبلہ کا مسئلہ ہے آپ جانتے ہوں گے۔ کہ اہل کتاب کا قبلہ بیت المقدس تھا جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ میں تشریف لائے۔ تو بسبب کسی مصلحت اور حکمت الٰہی کے ۱۶ یا ۱۷ ماہ تک بیت المقدس کی طرف موبنہ کر کے نماز پڑھتے رہے۔ جیسا کہ روایات صحیحہ سے ثابت ہے۔ ان بیت المقدس کے قبلہ گردانے میں کوئی حکم صادر نہیں ہوا تھا صرف انبیائے بنی اسرائیل کے طریق عمل کو مستحسن خیال کر کے بیت المقدس کو قبلہ گردان لیا گیا تھا۔ کیونکہ اہل کتاب کے یہاں تمام انبیائے بنی اسرائیل کا قبلہ بیت المقدس ہی تھا۔ جیسا کہ مسیح موعود کا جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر تشریف لانا درمیان یہود اور نصاریٰ کے اور نیز بعض اہل اسلام کے یہاں قدیم سے ایک مذہب چلا آتا تھا۔ حالانکہ اس بارہ میں نہ کوئی نص صریح قرآنی وارد ہے اور نہ کوئی حدیث صحیح آئی ہے۔ البتہ بے بل میں مسیح کا دوبارہ آنا جلالی شان سے لکھا ہوا ہے۔ حضرت اقدس کو بھی تشریح قول جسمانی اور سیاست ملکی مسیح موعود کی نسبت کوئی الہام یا رویا ابتداً میں بھی نہیں ہوا۔ لہذا حضرت اقدس نے براہین میں مسیح موعود کے جسمانی اور سیاست ملکی کی کوئی ایسی تشریح نہیں فرمائی۔ جیسا کہ روایات مصنوعہ موضوعہ میں مہدی کے ساتھ ہو کر جہاد کرنے کے بارہ میں وارد ہیں اور وہی عوام کا خیال ہے یا کتب اور رسائل مخالفین میں ان دونوں کا جہاد کرنا لکھا ہوا ہے۔ ہاں مجملاً لفظ جسمانی اور سیاست ملکی کا قول جس کی تاویل صحیح بھی موجود ہے۔ کما مر

بطور ایک اشارہ کے نقل فرما دیا گیا ہے۔ دیگر ہیچ پس ایسے قول سے رجوع کرنے پر اعتراض کرنا کمال سفاہت ہے۔ جیسا کہ تحویل قبلہ پر اہل کتاب نے اعتراض کیا تھا اور اللہ تعالیٰ نے ایسے معترضین کا نام سفہاء کہا ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ۔ سیقول السفہاء ما ولٰہم عن قبلتہم التی کانوا علیہا۔ یعنی جن لوگوں کی مت ماری گئی ہے وہ اعتراض کریں گے کہ مسلمان جس قبلہ پر پہلے تھے یعنی بیت المقدس اوس سے کس چیز نے اون کو پھیر دیا۔ سفہاء اوسکو اس لئے فرمایا گیا ہے کہ کعبۃ اللہ کی عظمت شان معترضین کو بھی مسلم تھی اور نیز کتب سابق سے بھی معلوم ہوتا تھا کہ خاتم النبیین سید المرسلین کا قبلہ کعبہ معظمہ ہی ہوگا کیونکہ کعبۃ اللہ کو بیت المقدس پر بدرجہا فضیلت حاصل تھی۔ سیقول السفہاء سے پہلے آیات میں تدبر کرنے سے یہ فضیلت ثابت ہو جاتی ہے دیکھو کہیں ارشاد فرمایا گیا ہے۔ واذ جعلنا البیت مثابۃ للناس وامنا واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی۔ اس میں اشارہ ہے۔ کہ کعبۃ اللہ موضع حصول ثواب گردانا گیا ہے۔ کہ تمام دنیا کے لوگ یہاں آ کر مناسک حج کو ادا کریں گے اور اسی لئے وہ امن کی جگہ کی گئی تاکہ حجاج کو ایذا نہ پہنچے اور مقام ابراہیم علیہ السلام کو مصلےٰ گردانو۔ کیونکہ ابراہیم علیہ السلام جو سب کے امام اور مقتدا تھے اونہوں نے اسکو مصلےٰ مقرر کیا ہے یعنے بالآخر یہی قبلہ ہوگا اور کہیں فرمایا گیا ہے کہ وعہدنا الی ابراہیم واسمٰعیل ان طہرا بیتی للطائفین والعاکفین والرکع السجود۔ اس میں بھی اس کی بڑی فضیلت کی طرف اشارہ ہے کہ اس گھر کو واسطے طواف کرنیوالوں اور اعتکاف کرنیوالوں اور رکوع کرنیوالوں اور سجدہ کرنیوالوں کے اے ابراہیم و اسمٰعیل پاک و صاف رکھو اور پھر حضرت ابراہیم کی ایک دعا نقل فرمائی گئی ہے۔ واذ قال ابراہیم رب اجعل ہذا بلداً امنا وارزق اہلہ من الثمرات من امن منہم باللہ والیوم الاٰخر۔ یہ سب تمہید حجاج کے لئے ہے پس جبکہ یہ خانہ کعبہ ایسا افضل ہے۔ کہ مناسک حج کو یہاں جہان کی حجاج آ کر ادا کریں گے۔ تو اس سے بڑھ کر اور کونسی فضیلت کسی مکان کو حاصل ہو سکتی ہے۔ پھر حضرت ابراہیم کی یہ دعا بھی نقل فرمائی گئی ہے۔ کہ ارنا مناسکنا وتب علینا انک انت التواب الرحیم اور حضرت ابراہیم جو خلیل اللہ ہیں۔ ان کی دعا کیونکر قبول

نہ ہوئیگی۔ پھر اس خانہ کعبہ سے بڑھکر بیت المقدس وغیرہ کیونکر ہو سکتا ہے جو حضرت ابراہیم کی دعا سید المرسلین اور خاتم النبیین کے لئے جو بنی اسمٰعیل میں سے اسی مکہ معظمہ میں مبعوث ہونیوالی تھی نقل فرمائی گئی ہے۔ کہ ربنا وابعث فیھم رسولا منھم یتلو علیھم اٰیٰتک ویعلمھم الکتاب والحکمۃ ویزکیھم انک انت العزیز الحکیم اور ظاہر ہے۔ کہ ایسا رسول عظیم الشان جوان صفات مندرجہ آیت کا مصداق ہو اور دوسرا کوئی نبی یہاں پر مبعوث نہیں ہوا کہ جو علم ظاہر اور باطن کا جامع ہو اور اللہ تعالیٰ کی عظمت شان اور اس گھر کی فضیلت کو آیات الٰہیہ سے ثابت کرنیوالا ہو اور تمام بدعات اور شرک کی نجاستوں سے انسانوں کو پاک و صاف و مطہر کرتا ہو اور پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو عزیز و حکیم ہے۔ اس کو عزت اور غلبہ بھی حاصل ہو اور اکمھوں امور اور حکمتیں الٰہیہ اسکے دین متین میں موجود ہوں۔ جبکہ ایسا رسول بھی اسی مکہ معظمہ میں پیدا ہوا۔ پس اس مسجد کعبہ سے روگردانی کرنا یا اس رسول کے دیگر احکام دین اسلام سے اعراض کرنا اور اس پر معترض ہونا بڑی سفاہت ہے چنانچہ فرمایا گیا۔ کہ من یرغب عن ملۃ ابراھیم الا من سفہ نفسہ۔ ان جملہ آیات سے عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ بیت المقدس کا قبلہ ہونا ایک عارضی امر ہے جسمیں کچھ مصالح الٰہیہ ہوں گے جو چند روز کے بعد موقوف کر دیا جاویگا اور کعبہ معظمہ ہی ہمیشہ کے لئے قبلہ مقرر ہوگا پس معہذا جو کوئی شخص اس تحویل قبلہ پر اعتراض کرے وہ نہایت درجہ کا سفیہ ہے جس کی عقل ہی جاتی رہی ہو اور مت ماری گئی ہو۔ اسی طرح گو مسئلہ مسیح موعود کے دوبارہ آنیکا اہل مذاہب آسمانی میں موجود تھا۔ کہ جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر دوبارہ آویگا۔ حضرت مسیح موعود نے بھی اسی طرح سے اوس کو نقل کر دیا۔ مگر بااین ہمہ اون لغویات کے نقل ہرگز نہیں فرمائی۔ جو قوم میں مشہور تھیں۔ کلا وحاشا۔ ہاں الہامات مندرجہ براہین احمدیہ باشارات لطیفہ تبا رہی ہیں کہ خود حضرۃ اقدس ہی مسیح موعود ہونیوالے ہیں لا غیر یہ امر بھی کمال درجہ کی سادگی اور احتیاط حضرت اقدس پر دلالت کر رہا ہے کہ جب تک امر الٰہی اس بارہ میں صادر نہوا اور فاصدع بما تؤمر نہ فرمایا گیا تب تک اس کا اظہار نہ کیا گیا اور جس طرح جو لوگ معترض تحویل قبلہ پر ہوئے وہ محض سفیہ اور بیوقوف کہلائے گئے۔ اسی طرح جو لوگ اس تحویل خیال پر اعتراض کریں گے وہ بھی سفیہ محض ہیں اسی لئے الہامات حضرت اقدس میں

یہ الہام بھی موجود ہے۔ کہ الا انھم ھم السفھاء ولاکن لا یعلمون۔ اور جس طرح اس تحویل قبلہ پر بعض سفہا مرتد ہو گئے اسی طرح بعض سفہائے اہل اسلام بھی اس تحویل خیال پر مرتد ہو گئے۔ گویا ان کا قبلہ ہی خیال تھا ان معترضین اور مرتدین کی سفاہت ظاہر ہے کیونکہ جو قول موید بکتاب اللہ و سنت رسول اللہ نہو بلکہ مخالف ہو اور عقل اس کو تسلیم کرتی ہو اس سے رجوع کرنا طرف اس قول کے جس کو کتاب اللہ بھی اور نشانات آسمانی ثابت کرتی ہوں اور سنت رسول بھی اور دلائل عقلیہ بھی اسی کی مثبت ہوں وہ قول عند العقل والنقل نہایت عمدہ اور احسن طریق ہے پھر اسپر اعتراض کرنا اگر سفاہت نہیں تو اور کیا ہو سکتا ہے اسی لئے قرآن مجید میں فرمایا گیا ہے۔ کہ واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم اور الہامات میں بھی وارد ہوا ہے۔ انک لمن المرسلین علی صراط مستقیم اور جس طرح کہ تحویل قبلہ سے امتحان مخلصین اور غیر مخلصین میں واقع ہوا ہے اسی طرح اس تحویل خیال سے بھی تمیز درمیان طیب اور خبیث بھی حاصل ہو گئی جیسا کہ الہامات میں ہے وما کان اللہ لیترکک حتی یمیز الخبیث من الطیب۔ اور جن مومنین مخلصین نے تحویل قبلہ کو بسرو چشم مان لیا اون کے اعمال صالحہ سابقہ اور ایمانیات ضائع نہیں ہوئے اسی طرح ایسے مومنین مخلصین کے اعمال صالحہ و ایمانیات بھی ضائع نہیں ہوئے جس کا اشارہ ان الہامات میں ہے انت الشیخ المسیح الذی لا یضاع وقتہ وکمثلک در لا یضاع۔ اور جس طرح کہ آنحضرت صلعم نے تحویل قبلہ اس وقت کیا کہ حکم الٰہی صاف نازل ہو گیا مسیح موعود نے بھی اس خیال کی تحویل اور دعویٰ مسیح موعود اس وقت تک نہیں کیا جب تک کہ حکم تاکیدی فاصدع بما تؤمر صادر نہیں ہوا اور جس طرح کہ مختلف پیرایوں میں تحویل قبلہ کے بارہ میں تاکیدات قرآن مجید میں مکرر وارد ہوئی ہیں اسی طرح پر مسیح موعود اس تحویل خیال کو بہ تاکید بار بار بیان فرمایا کرتے ہیں جلسوں میں اشتہاروں میں رسائل میں بھی کیونکہ یہ خیال عوام میں بڑھتے بڑھتے اس حد تک پہنچ گیا تھا کہ ایک ستون شرک کا بھی بن گیا تھا اور ہزاروں مسلمانوں کے ارتداد کا موجب بھی ہو گیا اور علاوہ ان دینی مفاسد کے دنیوی مفاسد یعنی عوام کے درمیان میں موجب فتنہ و فساد کا اور نیز اپنی گورنمنٹ عادلہ عالیہ کے خلاف منشا اور باعث نقض امن کا بھی تھا۔ اگرچہ اب نہو تو کسی عرصہ کے بعد ہو جاتا۔ اگر یہ خیال مسیح موعود کی صرف جسمانی یا سیاست ملکی ہی تک تھا تو بھی اس قدر مفاسد کا موجب ہوتا لیکن روایات موضوعہ نے عوام کے خیال میں اس قدر حواشی

اسپر چڑھا دئیے تھے کہ الامان الامان ونعوذ باللہ منھا کہیں ٹھکانا ہو کہ دین اسلام جو اپنے لفظوں ہی سے امن اور سلامتی کو بتا رہا ہے وہ لا یقبل الا السیف اور اسلام میں منحصر ہو گیا اور جس طرح اہل کتاب اپنی کتاب کے بموجب بخوبی جانتے تھے کہ خاتم النبیین صلعم کا قبلہ کعبہ معظمہ ہوگا چنانچہ اب تک باوجود ہونے صدہا تراجم مختلفہ کے یہ امر مفہوم ہوتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ ان الذین اوتوا الکتاب لیعلمون انہ الحق من ربھم۔ اسی طرح علمائے مخالفین ہمارے خوب جانتے ہیں کہ مسیح اسرائیلی کا بجسد عنصری آسمان پر چڑھنا اور پھر آسمان سے نازل ہونا اور دو ہزار برس تک یا زیادہ مدت تک آسمان پر زندہ رہنا محض غلط ہے اور حق وہی ہے جو مسلک سوئی جماعت احمدیہ کا ہے مگر عناد اور تعصب ان علماء کا اب تک روز بروز رو بہ ترقی ہے صدق رسول الکریم لتتبعن سنن من کان قبلکم الحدیث اور جس طرح کہ آنحضرت صلعم کو حکم تحویل قبلہ کا نہایت بڑی صفائی کے ساتھ نازل ہوا اور اس کے بعد ترقی روز افزوں دین اسلام کی ہمیشہ ہوتی رہی اسی طرح اس خیال کی تحویل کے بعد روز افزوں ترقی علوم حقہ دینیہ اشاعت کتب و رسائل اور احمدیہ کی دیگر فتوحات دینی و دنیوی کی بھی ترقی یوماً فیوماً ہوتی رہی ہے اور ہوتی رہیگی انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور اکثر الہامات حضرت مسیح موعود کے ان اسرار عجیبہ اور معارف لطیفہ کی طرف اشارات بھی کر رہے ہیں۔ مثلاً مضمون مندرجہ یاتیک من کل فج عمیق اور یاتون من کل فج عمیق کعبۃ اللہ کیلئے ارشاد فرمایا گیا تھا یہیں مناسبت ہی مضمون الہام میں وارد ہوا کیونکہ اس خیال کی تحویل کی نظیر تحویل قبلہ ہی مناسب ہے جو آنحضرت صلعم کے وقت میں واقع ہو چکی ہے۔ یا مثلاً الہام سلام علی ابراھیم ہے اوس میں بھی یہ مناسبت موجود ہے یعنی جس طرح پر آنحضرت صلعم کے وقت میں مسجد ابراہیمی یعنی خانہ کعبہ کی طرف تحویل واقع ہوئی اسی طرح زمانہ مسیح موعود میں جو ابراہیم وقت ہے، اس خیال قدیمہ کی تحویل سلامتی کے ساتھ طرف صراط مستقیم کے واقع ہو گی جو واقع ہو گئی۔ یا الہام الم تر کیف فعل ربک باصحاب الفیل الم یجعل کیدھم فی تضلیل ہے اس میں بھی یہ مناسبت بشدت موجود ہے۔ یعنی جس طرح اصحاب فیل کی کوشش خانہ کعبہ کے استیصال میں ضائع کی گئی تھی اور وہ سب اصحاب الفیل بھی کعصف ماکول کر دئے گئے تھے اور یہ ہی طرح جو بڑی بڑی صنادید قوم اس خیال کی تحویل میں جو طرف صراط مستقیم کے ہوا ہے روکنے میں سعی اور کوشش کرینگے اون کی وہ جملہ کوششیں ضائع کر دی جاوینگی اور ہند مخالفین کو بذریعہ سم قاتل یعنی ... کعصف ماکول کر دیا جاویگا جیسا کہ واقع ہوا۔ ... یا مثلاً الہام واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی ... مناسبت ... موجود ... ظاہر ہے یعنی جس طرح کہ ...

مسلمان معاصرین کی اخلاقی جرأت

زبانی باتون مین تو مسلمان بہت بڑھ بڑھ کے بولنے کے عادی ہین - لیکن عملی طور پر اُن کے افعال کی پڑتال کرو تو سخت مایوسی ہوتی ہے - کہ جس قوم کے لیڈرون کا یہ حال ہے اس کے عوام کی حالت جتنی کچھہ افسوسناک ہو - تھوڑی ہے - اس وقت ہمین اسلامی اخبارات سے شکایت ہے کہ وہ حق پسندی اور اخلاقی جرأت مین بہت گرے ہوئے ہین - عوام کو تو خیر ہم اس وجہ سے معذور سمجھہ لین کہ وہ بے علم یا کم عقل ہونے کے علاوہ ضدی اور متعصب ملانون کے زیر اثر بھی ہین - لہذا حق و ناحق کی تمیز اور تائید و تردید کا حوصلہ و اہلیت اُن مین نہین مگر ہمارا اہل قلم اور خصوصاً اخبارون کے اڈیٹرز کو کیا خدا کی سنوار ہے - کہ اس بارہ مین وہ بھی علی العموم عوام سے کچھہ کم نہین - اِلّا ماشاء اللہ -

جب سلسلہ حقہ احمدیہ کی طرف سے کوئی ایسا امر پبلک مین پیش ہوتا ہے - جس کے ماننے مین معمولی عقل و فہم کے آدمی کو بھی انکار و تامل کی گنجائش نہ ہو یا جو بالکل واقعات صحیحہ پر مبنی ہو - مگر اس سے براہ راست یا ضمناً بھی سلسلہ موصوفہ کی تائید ہوتی اور اس کے کاز کو کچھہ تقویت پہونچتی ہو - تو ان حضرات کی ایمانداری و انصاف پسندی کا پردہ فاش ہو جاتا اور عقل و فہم کی قلعی کھل جاتی ہے کیونکہ ہندوستان بھر کے غیر احمدی مسلمان ہمعصرون مین اس وقت بمشکل دو چار ہی ایسے نکلین گے جو اس امر کی تائید کرین یا احمدیون کی تحریرات متعلقہ کو کم از کم اپنے پرچون کے بہرہ منقولات ہی مین لے لین - عیسائیون منہدون - دہریون - فاسقون - فاجرون - غرض کہ ہر قسم کے دشمنان اسلام کی تحریکون پر متوجہ ہونا اور انکی تحریرون کا اقتباس لینا گناہ کبیرہ ہے - خواہ وہ بات کیسی ہی سچی اچھی اور مفید و کار آمد ہو - آخر اس کی وجہ؟ وہی تعصب سخن پروری اور دنیا پرستی ہے - جس نے آج کل کے علماء مخالفین کی عقلون پر دبیز دبیز پردہ ڈال رکھے ہین - یہ لوگ خیال کرتے ہین - کہ اگر ہمنے سلسلہ احمدیہ کی تائید مین کوئی کلمہ خیر کہہ دیا تو ہمارے خریدار اور ناظرین ہماری طرف سے بدظن و بیزار ہو جاوین گے کہ وہ بھی یہ بھی مرزائی ہو گئے - اور اس طرح ہمارے کاروبار کی کساد بازاری ہوگی اور روزی مین فرق آویگا جس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے - کہ اس زمانہ کے مسلمان حق اور صداقت کی اتنی پروا نہین کرتے - جتنا کہ اپنی دنیا داری کی ناک اور بات کو عزیز رکھتے اور اس کی پچ کرتے ہین - وہ خدا کے رسول کی بات اور دین اسلام کے ایسے حامی نہین - جیسے کہ بھائی برادری کے زیر اثر ہین اور اہل یورپ کی سی قومیت پر فلاح دارین کو سمجھتے ہین - ابھی کل کی بات ہے کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کا معرکۃ الآرا مضمون درباره عقیدۂ جہاد و خونی مہدی شائع ہوا - کتنے مسلمان اخبار ہین جنھون نے اس پر نوٹس لے کر سلسلہ احمدیہ کی تائید فرمائی ہو؟ چند روز سے ایک عیسائی فرم کی طرف سے قرآن شریف کے ترجمہ بلامتن کا اشتہار بعض اسلامی پرچون مین ہو رہا ہے جو ایک سخت قابل گرفت معاملہ اور اسلام کو ضرر عظیم پہنچانے کا پیش خیمہ ہے - مگر کس کس اسلامی ہمعصر نے از خود اس کے نفع و نقصان کی پرواہ کی ہو اور اگر از خود اتنی توفیق اور اسلامی حمیت نہ تھی تو کم از کم احمدی اخبارات الحکم وغیرہ کے لکھنے پر بھی کان دھرتے - مگر افسوس! دنیا کی ناک لاج اور روزی کی فکر انھین ایسے امور پر متوجہ ہونے ہی نہین دیتی - اور تو اور - ان کا تعصب اور تنگ ظرفی و تنگ خیالی تو اس درجہ تک پہونچی ہوئی ہے کہ اپنے اخبارون مین سلسلہ احمدیہ کے خلاف مضامین تو جھوٹے سچے لغو و لچر بھی شائع کر دیتے ہین لیکن ان کے جواب اور تائیدی مضامین درج کرتے ہوئے ان کا سر گھٹتا ہے - ہمعصر پیسہ اخبار کا طرز عمل اس بارہ مین پھر بھی بس غنیمت ہے کہ وہ کبھی کبھی احمدیون کے مضامین بھی شائع کر دیتا ہے گو وہ بھی سلسلہ حقہ کے سخت مخالفین مین ہو اور بعض دیگر اسلامی معاصرین اسکو یہ طعنے دیتے ہون کہ "وہ کوئی قومی یا اسلامی پرچہ نہین بلکہ ایک عام مذاق کا اخبار ہے - پیسہ اس کا مذہب ہے لہذا اس کی پالیسی بھی اسی کے مناسب حال ہونی چاہیئے" لیکن ہم تو اپنی جگہ یہ سمجھے ہین کہ اس کا مذہب خواہ کچھہ ہو پھر وہ تمہاری طرح ایسا تنگ خیال اور متعصب تو نہین کہ وہ احمدیان کے معمولی اخبار مین بخل کرے - پیسہ پرستی کی دھن سے طعنہ زن حضرات کب خالی ہین وہ بھی اکثر موقعون پر دنیوی نفع و ضرر کے خیال سے حق پوشی و ضمیر فروشی کر جاتے ہین - خدا ہی بچائے ان لیڈرون اور کشتی قوم کے ناخداؤن سے جن کے ڈھنگ یہ ہین تو ایسے نظر آتے ہین کہ قوم بیچاری کو بیچ منجدھار ہی ڈبوین گے -

ہندو مسلمان اخبارات

ہندو مسلمان اخبارات مین باہمی حقوق و تعلقات کی کش مکش اور تُو تُو مَیں مَیں اکثر رہتی ہے - ہندو یہ کہتے ہین کہ ہم پر ظلم ہوتا ہے - ہمارے حقوق پامال کئے جاتے ہین اور مسلمان یہ واویلا کرتے ہین کہ اہل ہنود کا غلبہ اور انکی متعصبانہ چھیڑ چھاڑ بندیان اور ریشہ دوانیان ہماری قوم کو پیسے ڈالتی ہین - لطف یہ ہے کہ فریقین ایک دوسرے کو ہی ملزم ٹھیرائے جاتے ہین اپنے ہم قومون کی ذرا بھی زیادتی یا خطا کا اقرار کرنے کو انہین سے کوئی بھی تیار نظر نہین آتا یہ تو ممکن نہین کہ دونون بالکل سچے ہون یا دونو بالکل جھوٹے - لامحالہ ان کی حالت اس کے مصداق ہوگی کہ "کچھہ لوہا کھوٹا کچھہ لوہار" اگر فریقین کو قومی پچ کی بجائے صرف حق و ناحق سے غرض ہوتی تو چاہیئے تھا کہ کبھی کبھی ہندون کی زیادتی کی شکایت کسی ہندو ہمعصر مین بھی چھپ جایا کرتی اور مسلمان اخبارات جیسے ہمیشہ ہندون کے ظلم اور مسلمانون کی مظلومی کے دُکھڑے روتے رہتے ہین ویسے ہی کبھی کبھار کسی نیک بے تعصب - صلح جو قابل رحم اور بے ضرر و بے آزار ہندو بھائی کی تعریف حمایت مین بھی قلم اٹھا لیا کرتے - ہمین اچھی طرح معلوم ہے - کہ مسلمانون کی اکثر شکایات بالکل سچی اور واقعات پر مبنی ہوتی ہین لیکن کیا مجال ہے کہ کوئی ہندو پرچہ ان مین مسلمانون کو حق بجانب سمجھہ کر انکی تائید کرے نیز ہم جانتے ہین کہ اہل ہنود مین جہان اکثر حضرات آریہ مسلمانون کے سخت مخالف اور اسلام کے کھلے دشمن ہین وہان بہت سے پرانے خیال کے ہندو احباب غیر متعصب - نیکدل اور آشتی پسند بھی اسی ملک مین بستے ہین - مگر ایسا شاذ و نادر ہی ہوتا ہے کہ مسلمان معاصرین ان کے اوصاف حمیدہ کی سچی تعریف بھی اپنے پرچون مین شائع ہونا گوارا کرین یہی وجہ ہے - کہ آجکل اس ملک کے مذہبی - اخلاقی تمدنی اور سیاسی - غرض ہر قسم کے حالات و معاملات مین سخت افسوسناک گڑبڑ پڑی ہوئی ہے اور ایک طوفان بے تمیزی برپا ہے اگر لوگون مین سخن پروری اور قومی پچ کی جگہ حق جوئی و حق گوئی کا مادہ ہوتا تو ایسے طرح طرح کی بلائین ہرگز نہ آتین -

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

میاں رحمت اللہ صاحب سنگرور
مسمات عمر بی بی ۔ چوپالہ ۔ تحصیل و ضلع گوجرات
میاں غلام محمد صاحب چک اسکندر ۔ کھاریاں ضلع گوجرات
میاں احمد دین صاحب " " " "
اہلیہ میاں عبد الغفور صاحب شرد عہ ضلع ہوشیارپور
میاں احمد دین صاحب ۔ کٹھالیان پسرور ۔ سیالکوٹ
میاں حسن محمد صاحب " " " "
میاں انشاء اللہ خان صاحب دہلی
میاں محمد اکرم خان صاحب مردان
میاں عبد الرحمن صاحب ۔ اجنیان والہ ۔ گوجرانوالہ
میاں شیر گل صاحب ۔ کھیان ۔ ضلع ہزارہ
میاں لال الدین صاحب " " " "
میاں احسن الملک صاحب ۔ شوپیان ملک کشمیر
میاں احمد بیگ صاحب " " " "
علی بیگ صاحب " " " "
اہلیہ میاں نور محمد صاحب ۔ ساجرہ متصل نیویڈ ڈاکخانہ لالہ موسیٰ
میاں محمد صاحب " " " "
میاں کرم الدین صاحب " " " "
راجہ " " " "
میاں احمد صاحب " " " "
میاں محمد حیات صاحب " " " "
میاں اللہ دین صاحب " " " "
بہاول صاحب " " " "
میاں فضل دین صاحب " " " "
میاں عمرا " " " "
میاں شہاب الدین صاحب ۔ چوڑیان ضلع سیالکوٹ
میاں حسن دین صاحب ۔ ننگل راجپیان ضلع گورداسپور
میاں محمد شریف صاحب " " " "
میاں محمد یعقوب صاحب " " " "
میاں محمد حنیف صاحب " " " "
میاں عمر حیات صاحب سکنہ نگول ۔ بٹالہ ۔ گورداسپور
میاں احمد دین صاحب ولد نور الدین صاحب " "
میاں رحیم بخش صاحب سجادہ ۔ کٹھالیان پسرور ۔ سیالکوٹ
شاہ محمد صاحب ولد نواب " " "

رسید زر

۱۳ اگست ۱۹۱۰ء ۔ ۱۷۲۸ علی اکبر خان صاحب عمر
۱۴ " " ۱۷۲۹ ۔ محمد حیات صاحب عمر
۱۴ " " ۱۷۳۰ ۔ میر غلام محی الدین صاحب عمر
۱۵ " " ۹۶۵ ۔ محمد امین صاحب سے
۱۵ " " ۱۱۳۹ ۔ میاں نذر محمد صاحب عہ
۱۵ " " ۲۵۵ ۔ عنایت اللہ صاحب عمر
۱۵ " " ۱۶۹۵ ۔ رحیم بخش صاحب عمر
۱۵ " " ۱۷۳۳ ۔ محمد حسین صاحب عمر
۱۶ " " ۱۶۹۱ ۔ دولت خان صاحب عمر
۱۶ " " ۱۷۳۵ عبد الکریم صاحب عمر
۱۶ " " ۱۵۱۳ ۔ حبیب اللہ خان صاحب سے
۱۶ " " ۱۷۱۳ ۔ مہدی حسن خان صاحب عمر
۱۶ " " ۱۷۳۶ ۔ میاں چراغ دین صاحب عمر
۱۶ " " ۱۶۸۹ مولوی عبد اللہ صاحب عمر
۱۶ " " ۱۰۹۱ ۔ سید محمد اشرف صاحب سے
۱۶ " " ۱۰۴۳ ۔ قلندر بخش صاحب عا/۱۲
۱۷ " " ۱۴۶۶ ۔ میاں احمد صاحب عمر
۱۷ " " ۷۳۵ ۔ گلاب الدین صاحب ۴
۱۷ " " ۱۵۲۴ محمد عبد اللہ صاحب عمر
۱۷ " " ۱۷۲۰ ۔ شیخ فتح محمد صاحب سے
۱۷ " " ۱۷۳۸ ۔ سید عمر شاہ صاحب عمر
۱۷ " " ۱۷۳۹ ۔ سردار کریم داد خان صاحب عمر
۱۷ " " ۱۲۴۲ حافظ غلام احمد صاحب سے
۱۷ " " ۱۷۴۰ میاں احمد دین صاحب عمر
۱۷ " " ۱۰۹۷ ۔ سرور شاہ صاحب سے
۱۷ " " ۶۶ ۔ فوجدار خان صاحب سے
۱۷ " " ۱۷۴۱ ۔ رکن الدین صاحب عمر
۱۷ " " ۱۷۴۲ ۔ منشی محمد الدین صاحب عمر
۱۷ " " ۱۷۱۰ ۔ میاں محمد حسین صاحب عمر
۱۷ " " ۳۶۷ ۔ محمد مطیع اللہ صاحب عمر
۱۸ " " ۱۷۵۳ ۔ مولوی میر علی صاحب عمر
۱۸ " " ۱۷۴۴ ۔ محمد ابراہیم صاحب عمر
۱۸ " " ۱۷۴۵ غلام محی الدین صاحب عمر
۱۸ " " ۱۷۴۶ ۔ نواب علی صاحب عمر

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر قادیان سے خرید

اعجاز احمدی — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی حضرت مسیح موعود کی تائید میں قیمت ۱ر

جنگ مقدس — حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ جس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے ۔ قیمت ۸ر

جام شہادت — مصنفہ جناب ثاقب صاحب ۔ مولوی عبد اللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ قیمت ۱ر

شہادت آسمانی — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی کلمۂ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب ۔ قیمت ۲ر

القول الصحیح — اردو نظم ۔ حضرت مسیح موعود کی تائید میں مصنفہ خلیفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر قیمت ۱ر

رویائے صالحہ — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ۔ ان نشانات کا ذکر ۔ جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کیلئے ضروری ہیں ۔ قیمت ۴ر

الوصیۃ — مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں ۔ قیمت ۲ر

نور الدین — مصنفہ علامۂ دوران حضرت حکیم الامۃ ۔ دہرم پال کی ترک اسلام کا جواب جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی ہے ۔ مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے ۔ قیمت ۸ر

اسلام اور اس کا بانی — ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید میں قیمت ۱ر

غلامی اور عصمت انبیاء — ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کیا ہے ۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی جمع کیا گیا ہے ۔ غلامی ۱ر ۔ عصمت انبیاء ۴ر

اسلام کی پہلی کتاب — بچوں کیلئے نہایت مفید ہے قیمت ۱ر

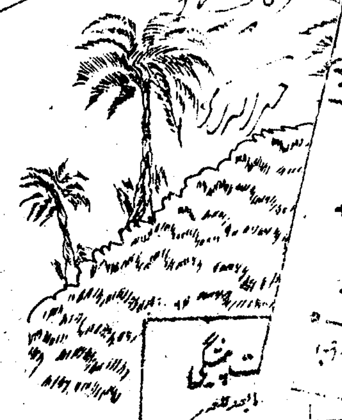
بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سبحان الذی اسری بعبدہ

بدر

BADR — QADIAN



قادیان ضلع گورد

اے مسیح دور آخر مہدیٔ آخر زمان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | سرای جہان منتظر خوش باش کآمد لستان

قیمت از معاونین

قادیان میں عام

مورخہ ۱۰ - شعبان ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام - مطابق ۱۹ - ستمبر ۱۹۰۷ء

ایڈیٹر

میگویم بانگ گرآئی چپادر قادیان بینی | محمد صادق عفی اللہ عنہ | دو امینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

در شرائط بیعت

اوّل - بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق اور فجور اور ظلم وخیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے - سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتے الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا - چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے - پنجم - یہ کہ ہر حال رنج وراحت - عسر اور یسر - نعمت وبلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا - اور بہرحالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا - ششم - یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا وہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا - ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور عاجزی اور فروتنی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا - ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا - نہم - یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہان تک بس چل سکتا ہے - اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فایدہ پہنچائیگا دہم - یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلےٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو -

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام
اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندرین دین آمدہ از مادریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آن رسولے کش محمدؐ ہست نام
مہر او با شیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ماازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
انچہ ما را وحی وایمائے بود
مازویابیم ہر نور وکمال
اقتدائے قول او در جان ماست
از ملائک وز خبر ہائے معاد
آن ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق اندر راست
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان ودل ایمان ماست
یک قدم دوری ازان عالیجناب

مصطفیٰ ما را امام وپیشوا
ہم برین از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شد وبا جان بدر خواہد شدن
ہر نبوت را برو شد اختتام
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
وصل دلدار ازل بے او محال
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
منکران مستحق لعنت است
منکران مورد لعن خدا است
انچہ در قرآن بیانش بالیقین
ہر کہ انکاری کند از اشقیا است
نزد ما کفر است خسران وتباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست وگورنمنٹ	عـــہ
معاونین درجہ اول جن کو عہ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہو	عـــہ
معاونین درجہ دوم جنکو عہ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہو	للعہ
عام قیمت پیشگی	سے ر
مابعد . . .	للعہ
فی پرچہ	۲/

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ کریں گے ان سے حساب مابعد لیا جاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کر لینا چاہیئے بعد میں نہیں مل سکیگا - رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کر لینا چاہیئے -

مینیجر

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے - اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ - ۳ بار - آج میں احمدؑ کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا - اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہان تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا - استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۳ بار - رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت - اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں - آمین - اسکے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں

تین سوالوں کے جواب

(۱) جو شخص خدا پر ایمان رکھتا ہو۔ رسول کو برحق جانتا ہو۔ نماز کو ضروری ارکان کے ساتھ پورا کر ادا کرتا ہو۔ ایسے شخصوں مین سے کسی کے پیچھے نماز ناجائز ہے۔ نیز احمدی کی نماز غیر احمدی کے پیچھے جو ناجائز ہے اس کی کیا دلیل ہے۔

(۲) جبراً اگر نکاح کسی عورت کا کیا جاوے اور حالانکہ وہ ناراض ہو۔ نکاح جائز ہے یا ناجائز۔

(۳) اگر کسی عورت کا نکاح عدت متوفی مین کچھ چند ایام باقی ہون اور کسی کے اعتبار دینے سے نکاح پڑھا جاوے اور بعد ازان ثابت ہو جاوے کہ عدت باقی تھی۔ تو پھر کیا کیا جاوے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً

سوال اول کا جواب۔ جو شخص حضرت عیسےٰ مین صفات الوہیت ثابت کرتا ہو۔ جیسا کہ احیاء و خلق حقیقی یا الآن کما کان وغیرہ وغیرہ۔ تو یہ ایک قسم کا شرک ہے اگرچہ وہ شخص مدعی ایمان ہو اور بظاہر نماز بھی ضروری ارکان کے ساتھ پڑھتا ہو۔ چونکہ اس مین ایک قسم کا شرک ہے پس اس کے پیچھے نماز جائز نہین۔ اور یہی دلیل ہے غیر احمدی کے پیچھے نماز احمدی کے ناجائز ہونے کی۔

سوال دوم کا جواب۔ جو نکاح کسی عورت کا جبراً کیا گیا اور وہ اس پر راضی نہین۔ تو وہ نکاح جائز نہین۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ لا تنکح الایم حتی تستامر و لا تنکح البکر حتی تستاذن قالوا یا رسول اللہ وکیف اذنہا قال ان تسکت یعنی بغیر مشورہ اور اذن کے نہ نکاح کنواری کا درست ہے اور نہ اس عورت کا جو کنواری ہو اور بے خاوند ہو۔ ہان کنواری کا سکوت بھی اذن مین داخل ہے۔

سوال سوم کا جواب۔ یہی عدم جواز ہی ہے۔ کہ اندر عدت کے نکاح جائز نہین۔ قال اللہ تعالیٰ۔ ولا تعزموا عقدۃ النکاح حتی یبلغ الکتاب اجلہ۔ یعنے مت قصد کرو نکاح کا یہان تک کہ عدت گذر جائے اگر اندر عدت کے ایسا کوئی نکاح واقع ہو جائے اور بعد زمانہ صحبت مباشرت پا چکا ہو۔ تو بعد گذر جانے عدت کے نکاح پھر کر لیا جاوے اور ایسے فعل پر جو واقع ہو گیا ہو۔ توبہ و استغفار کی جاوے۔

کتبہ محمد احسن امروہوی محررہ ۲ اگست ۱۹۱۰ء

ہوشیارپور اور احمدی جماعت

مکرمی اڈیٹر صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جناب کی طرف سے درثمین یک جلد۔ رسالہ ضرورت امام دو جلد پہنچے۔ نہائت شکریہ کے ساتھ لائبریری مین داخل کئے گئے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ ہیڈ ماسٹر صاحب نے وصول کرتے وقت اتنی خواہش ظاہر فرمائی کہ رسالون کی نسبت اصول کی کتابون کا رکھنا لائبریری مین زیادہ موزون ہے۔ کیونکہ یہ بات معقول ہے اس لئے اور نیز اس لئے کہ اس عرصہ مین بعض احباب کی طرف سے مجھے نقد چندہ وصول کرنے کی تحریک فرمائی گئی اور بعض نے یہ دریافت فرمایا کہ کن کتابون کی ضرورت باقی ہے اس لئے مین چند باتون کا درج اخبار کرنا ضروری سمجھ کر عرض کرتا ہون۔

۱۔ اسلامیہ سکول ہوشیارپور موسمی تعطیلات کی تقریب پر ۳ ستمبر سے لے کر ۴ اکتوبر ۱۹۱۰ء تک بند کیا گیا ہے اس لئے احباب مہربانی فرماکر ۴ اکتوبر کے بعد کتابین روانہ فرماوین۔ تا آسانی ہو۔

۲۔ نقد چندہ دینے سے یہ بات زیادہ موزون معلوم ہوتی ہے۔ کہ اپنی اپنی جگہ پر چندہ جمع کر کے ایک آدھ کتاب خرید کر روانہ فرمائی جاوے۔

۳۔ یہ بات مڈل محرری چودہری رستم علی صاحب انبالہ کی نوازش سے سوجھی۔ ہر ایک صاحب کتابین روانہ فرمانے سے پہلے ایک کارڈ لکھ کر یہ دریافت کرین۔ کہ کون کون سی کتابین پہلے پہونچ چکی ہین۔ تاکہ ایک ہی کتاب مختلف مقامات سے نہ آئے۔ مین اس پر چودہری صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہون۔

۴۔ انگریزی پرچہ ریویو آف ریلیجنز کا اجراء۔ براہین احمدیہ حقیقۃ الوحی۔ ازالہ اوہام۔ عربی کی کتابین ہیڈ ماسٹر صاحب نے زیادہ پسند فرمائی ہین جن مین سے ابھی تک کوئی نہین پہونچی۔

خاکسار یار محمد اول مدرس ریاضی۔ اسلامیہ سکول ہوشیارپور

نظم

جلایا دین احمد کو مسیحا ہو تو ایسا ہو
غلام احمد جو کہلایا خلیفہ ہو تو ایسا ہو
ہوا مہدی مسیحا و مجدد فضل رحمان سے
بنا سب خلق کا ہادی جو رتبہ ہو تو ایسا ہو
مرے کفار امریکہ تلک دم سے مسیحا کے
پڑھو اخبار ڈوئی کا جو حربہ ہو تو ایسا ہو
لگا تیر دعا۔ ہو کر کٹاری جسم لیکھو مین
ادھر آتھم کو جا مارا نشانہ ہو تو ایسا ہو
ہوئے سب آریہ عاری تری تقریر روشن کر
پس پا پادری بھاگے بھگانا ہو تو ایسا ہو
کیا تقسیم مال اسرار قرآنی کا عالم مین
نہ دیکھا دنیا بیگانہ خزانہ ہو تو ایسا ہو
بلایا دین احمد کی طرف کفار عالم کو
نہ چھوڑا کوئی بھی فرقہ بلانا ہو تو ایسا ہو
صدی اونیس گذری ابن مریم کی توقع پر
نہ آیا چرخ سے اب تک نہ آنا ہو تو ایسا ہو
وفات ابن مریم کا ہوا روشن زمانہ تک
مسیح وقت نے کھولا معما ہو تو ایسا ہو
میان عبداللطیف کابلی نے اپنے ہادی پر
فدا کی جان بصد الفت عقیدہ ہو تو ایسا ہو
وطن مین گو ہوا بے آبرو فائق تو کیا غم ہے
مسیحا کا ہوا خادم نصیبا ہو تو ایسا ہو

میان سبحان بخش امام مسجد موضع بیجو پورہ۔ ضلع سہارنپور

حقیقۃ الوحی کے طلبگار

کتاب بالا کورۃ العنوان کی اشاعت کے بعد بعض درخواستین اس قسم کی موصول دفتر ہوئین کہ جو بذریعہ وی پی کتاب بھیجنے کی محرک تھین مگر جب درخواست کی تعمیل کی گئی تو بعض انکاری ہو کر واپس وی پی آئے بعد مین جو وجہ دریافت کی گئی تو بعض کا تو پتہ ہی نہ چلا کہ آیا یہ سائل کوئی دنیا کے قطعہ پر موجود ہے بھی یا نہین اور بعض نے یہ عذر کیا کہ مین اپنے مکان پر موجود نہ تھا پیچھے سے واپس ہوا اور خود آکر اب محصول بھی دیدونگا اور کتاب بھی لے لونگا بعض نے اس کو ڈاک خانہ کی غلطی بتلایا چونکہ وی پی ٹکٹ کا محصول کتب خانہ مین پہلے ادا کیا جاتا ہے اس لئے اس کا اثر یعنے نقصان کتب خانہ کے ذمہ ہی عائد ہوتا ہے اور صرف ایک پوسٹکارڈ کی تحریر پر ۲ کا ہرجانہ پیش آتا ہے اس لئے ...

نظم

جو قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکملؔ آف گولیکی ضلع گجرات نے حضرت مسیح موعودؑ کے حضور ۱۲ ستمبر کو پڑھی اور آپ نے پسند فرمائی۔

رُباعیات

کوئی خوش ہے کہ مین ہون صاحب اولاد بڑا
کوئی خوش ہے کہ میرے پاس ہے دولت اکمل
کوئی خوش ہے کہ میرا بھائیون کا ہے جتھا
اور مین خوش کہ مرا قادرِ مطلق ہے خدا

بعض عیسےٰ کے خدا ہونیکی کھاتے ہین قسم
اور مجھے ناز کہ متبوع مرا اے اکمل
بعض نازان ہین کہ پیرو ہین دیانند کے ہم
خاتمِ فیضِ رسالت ہے محمد صلعم

حنبلی شافعی ہے مالکی حنفی ہے کوئی
احمدی ہون بغلامئ غلام احمد
رافضی خارجی ہے معتزلی ہے کوئی
نقشبندی ہے کوئی قادری چشتی ہے کوئی

گُلدستۂ اکمل

چُن لے نگاہِ شوق تو دارالامان کے پھول
ہم باغ باغ ہین کہ خزان کا خطر نہین
خوشبو سے ان کی میرا معطر دماغ ہے
اے عندلیب! پھول نہ اس فانی پھول پر

دارالامان کے پھول کہ جنت نشان کے پھول
ہان ہان سدا بہار ہین اس بوستان کے پھول
کوئی دکھائے مجھ کو مین ایسے کہان کے پھول
آمین تجھے دکھاؤن بقا کے مکان کے پھول

لے جاؤ میرے دوستو! بھر بھر کے جھولیان
شاخِ قلم ہی لائے گی پھل باغِ دہر میں
بادِ خزانِ موت سے۔ غفلت شعار قوم!
کچھ کانٹے اپنی راہ کے مدفون خاک ہیں
یہ آگ کس کی آہون نے یارب لگائی ہے
جو باغ ہے بہار یہ احمد کا باغ ہے
چشمک زنی ستارون سے کرتے ہین رات دن
جو آگیا چمن مین ترے اے خلیلِ وقت

وقتِ سخن جو جھڑتے ہین شاخِ زبان کے پھول
اب ہو چکے وہ۔ موسمِ تیغ و سنان کے پھول
مرجھائے جاتے ہین ترے ہندوستان کے پھول
گنگا مین کچھ بہائینگے اعدارِ جان کے پھول
بس جل کے خاک ہو گئے ہر خاندان کے پھول
ہین ہر طرف کھلے ہوئے اس ہی نشان کے پھول
رنگت مین نکلے شوخ تری عز و شان کے پھول
اس نار مین وہی تو چنے گا امان کے پھول

جو آیا بوستانِ ارادت مین شوق سے
چننے اسے پڑین گے ضرور امتحان کے پھول
ذرّے جو تیری خاکِ قدم کے ہین اے مسیح
وہ اڑ کے جا بنے چمنِ آسمان کے پھول
جو مٹ گئے ہین تیری محبت مین اے حبیب
مٹی سے نکلے بن کے وہی لامکان کے پھول
اس کشت زارِ دل مین جو الفت کا بیج تھا
وہ لایا بن کے پودہ کسی مدح خوان کے پھول
کہتے ہین شاخ آہ تو رہتی ہے بے ثمر
دیکھو لگے ہوئے ہین اسی میں فغان کے پھول
کس رشکِ گل کی یاد مین نکلے ہین میرے اشک
جو بن گئے نکلتے ہی باغِ جنان کے پھول
کانٹا ہوا ہے جسم مرا سوکھ سوکھ کے
یارب کبھی چنونگا مین تاب و توان کے پھول
اے باغبانِ باغ نبوت! قبول کر
خادم ترا جو لایا ہے یہ ارمغان کے پھول
کچھ دامنِ بیان ہی کوتاہ و تنگ ہے
ورنہ تھے بیشمار میری داستان کے پھول
یہ ہار ہون گلے مین ہمارے حبیب کے
اکمل نے جو کھلائے ہین اپنے بیان کے پھول

کیون دیر لگی آنے مین کیا حال کہون ﴿ یہ گردشِ قسمت کہون یا شامتِ اعمال کہون
ہجران مین گذارے ہین جو دن اے اکمل ﴿ مین انکو مہینے کہون یا سال کہون

وہ دن بھی تھے جب پیتے تھے ہم جامِ وصال ﴿ مخمورِ مئے وصل سے پھرتے تھے نہال
ڈالی ہے نصیبے نے جو طرحِ فرقت ﴿ ما در چہ خیالیم و فلک در چہ خیال

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

خدا تعالیٰ کی پیشگوئیاں پوری ہوئیں

کیا ہی مبارک تھا۔ وہ وجود جس کی پیدائش بھی خدا تعالیٰ کا ایک عظیم الشان نشان تھا اور اس کی وفات بھی ایک شاندار نشان ہوا۔ مبارک احمد کی مبارک روح اسی لئے دنیا میں آئی تھی کہ خدا تعالیٰ کی ہستی اور اس کے رسول کی صداقت کے واسطے نشانات قائم کر کے جلد اپنے خدا کے ساتھ جا ملے

۱۔ سب سے اول نشان یہ تھا کہ مبارک احمد کی پیدائش سے کئی سال پہلے اس کے متعلق خدا تعالیٰ کی وحی میں پیشگوئی کی گئی تھی کہ ایک چوتھا لڑکا پیدا ہوگا یہ پیشگوئی کتاب انجام آتھم اور ضمیمہ انجام آتھم ۱۸۹۶ء میں کی گئی تھی جس کے بعد تیسرے سال یعنی ۱۴ جون ۱۸۹۹ء کو مبارک احمد پیدا ہوا تھا

(۲) ایک دفعہ جب کہ مبارک احمد کی عمر کوئی دو سال کے قریب ہوگی اس کو سخت دورہ ام الصبیان ہوا اس وقت حضرت مسیح موعود اس کے قریب کے مکان میں دعا میں مشغول تھے جب کہ ایک عورت نے پکار کر کہا کہ اب بس کرو کیونکہ لڑکا فوت ہو گیا تب حضرت دعا کرتے ہوئے اس کے پاس آئے اور اس کے بدن پر ہاتھ رکھا اور خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کی تو دو منٹ کے بعد لڑکے کو سانس آنا شروع ہو گیا اور وہ زندہ ہو گیا۔ (حضرت عیسیٰ کے معجزات احیائے موتیٰ بھی اسی قسم کے تھے)

(۳) اگست گذشتہ میں مبارک احمد تپ شدید سے سخت بیمار ہو گیا تھا یہاں تک کہ بار بار غشی تک نوبت پہنچتی تھی اور تپ ایک ایسے درجہ تک پہنچ گیا اور مرنے کی ایسی حالت تھی کہ سلم کا خوف ہو کر نوسیدی کی حالت ہو چکی تھی ایسی حالت میں الہام ہوا کہ نو دن کا بخار ٹوٹ گیا یہ الہام اخبار بدر مورخہ ۲۹ اگست میں قبل از وقت چھپ گیا تھا چنانچہ اس کے مطابق ۳۰ اگست ۱۹۰۷ء کو بخار بالکل ٹوٹ گیا اور مبارک احمد تندرست ہو کر باغ سیر کرنے کے لئے چلا گیا اور پھر چند روز بخار رہ کر ۴ ستمبر ۱۹۰۷ء کو ٹوٹ گیا اور لڑکا بالکل صحت یاب ہو گیا۔ اور لڑکے نے خود کہا کہ میں بالکل تندرست ہوں ورزش شروع کی۔

(۴) اس بیماری سے تو شفا ہوئی لیکن چونکہ خدا تعالیٰ کا ایک اور فرمودہ پورا ہونا تھا اس واسطے ایک دوسری مرض سے مبارک احمد پھر بیمار ہوا کیونکہ ضرور تھا کہ خدا کے منہ کی باتیں ساری پوری ہو جائیں اور اس الہام کی تفصیل یہ ہے کہ مبارک احمد کی پیدائش سے صرف ایک روز پہلے بذریعہ وحی الٰہی مسیح موعود کو جتلایا گیا کہ یہ لڑکا جلد فوت ہو کر خدا تعالیٰ سے جا ملیگا چنانچہ اس کی تشریح صاف الفاظ میں حضرت مسیح موعود نے اپنی کتاب تریاق القلوب مطبوعہ ۱۹۰۲ء کے صفحہ ۴۳ میں کر دی تھی چنانچہ اس جگہ ہم اصل عبارت نقل کرتے ہیں اور وہ یہ ہے "جب مجھے خدا تعالیٰ نے خبر دی کہ میں تجھے ایک اور لڑکا دونگا اور یہ وہی چوتھا لڑکا ہے جو اب پیدا ہوا جس کا نام مبارک احمد رکھا گیا اور اس کے پیدا ہونے کی خبر قریباً دو برس پہلے مجھے دیگئی اور پھر اس وقت دیگئی کہ جب اس کے پیدا ہونے میں قریباً دو مہینے باقی رہتے تھے۔ اور پھر جب یہ پیدا ہونے کو تھا تو یہ الہام ہوا إِنِّي أَسْقُطُ مِنَ اللّٰهِ وَأُصِيبُهُ یعنی میں خدا کے ہاتھ سے زمین پر گرتا ہوں اور خدا ہی کی طرف جاؤنگا میں نے اپنے اجتہاد سے اس کی یہ تاویل کی کہ یہ لڑکا نیک ہوگا۔ اور رو بخدا ہوگا اور خدا کی طرف اس کی حرکت ہوگی اور یا یہ کہ جلد فوت ہو جائیگا اس بات کا علم خدا تعالیٰ کو ہے کہ ان دونوں باتوں میں سے کونسی بات اس کے ارادہ کے موافق ہے" چنانچہ اسی ارادہ الٰہی کے موافق مبارک احمد ۱۶ ستمبر ۱۹۰۷ء روز دوشنبہ کی صبح کو اپنے خدا سے جا ملا۔ اور مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ یہ ایک خورد سال بچہ تھا جو چھوٹی عمر میں فوت ہو گیا۔ اگرچہ اور بھی کئی خورد سال بچے حضرت مسیح موعود کے خورد سالی میں فوت ہو چکے ہیں مگر اس بچے کی عجیب سوانح قابل تذکرہ ہیں کیونکہ وہ طرح طرح کے نشانوں کا مجموعہ تھا۔ اس کی پیدائش کی بھی خدا نے خبر دی اور پھر یہ بھی خبر دی کہ وہ خورد سالی میں وفات پا جائیگا اور پھر یہ بھی خبر دی کہ اس کی پیدائش موجب ترقی اقبال ہوگی۔ چنانچہ اس کے پیدا ہونے کے بعد ہی ترقی شروع ہوئی اور کئی لاکھ انسان اس سلسلہ میں داخل ہو گیا اور خدا نے ہر ایک پہلو سے نصرت اور تائید کی اور اس کی وفات سے کچھ دن پہلے حضرت مسیح موعود کو دکھلایا کہ ہمارے مکان پر بکرہ ذبح کیا گیا ہے۔ جس کی تعبیر اس کی موت تھی اگرچہ ہر ایک انسان کسی بچے کے فوت سے خواہ کیسا ہی چھوٹا ہو غمگین ہوتا ہے۔ مگر یہ خدا کی رحمت اور اس کا فضل ہے کہ مبارک احمد کی وفات سے حضرت مسیح موعود کو ایک پہلو پر خوشی ہوئی۔ کیونکہ جیسی کہ پیشگوئی تھی۔ کہ وہ چھوٹی عمر میں فوت ہو جائیگا وہ نشان ظاہر ہو گیا۔ پس اس کی خورد سالی کی موت بھی اسلام کی نصرت اور تائید کا موجب ہوئی اور یہی وہ امر ہے جو حضرت مسیح موعود کے لئے خوشی کا موجب ہوا اس بچے سے بچپن کی حالت میں بعض خوارق بھی ظاہر ہوئے تھے چنانچہ ۴ اپریل ۱۹۰۵ء سے پہلے وہ بار بار کہا کرتا تھا کہ زمین ہل گئی زمین ہل گئی۔ آخر وہ زلزلہ آیا۔ جس کی اس ملک میں نظیر نہیں پائی جاتی تھی اور موت کے قریب اس نے حضرت مسیح موعود کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں بڑی محبت سے لیا اور ہاتھ سے ہاتھ ملایا۔ گویا آخری ملاقات کی اور علاج کرنے والوں کو علاج سے منع کر کے کہا کہ اب مجھے نیند آگئی ہے اور جب دیکھا تو وفات پا چکا تھا۔ غرض کہ یہ لڑکا کیا بوجہ پیدائش کے اور کیا بوجہ اپنی موت کے اور کیا بوجہ ترقیات سلسلہ کے خدا کا ایک نشان تھا اور اس کی پیدائش سے کچھ دن پہلے حضرت مسیح موعود کو بطور اس کے قول کے یہ الہام ہوا کہ میں خدا کے ہاتھ سے گرتا ہوں اور خدا کے ہاتھ سے پیدا ہوا ہوں یعنی میں ناپاک جذبات سے مطہر اور فرشتوں کی طرح ہوں۔ پس چونکہ وہ مبارک تھا اس لئے اس کا نام مبارک رکھا گیا تھا اور دنیا میں وہ محض نشان دکھلانے کے لئے آیا تھا۔ اور جب وہ پیٹ میں تھا تو کسی نے خواب میں اس کی والدہ کو کہا کہ یہ لڑکا مبارک ہے اس کا نام دولت احمد رکھو۔ مگر دوسرے الہام کے مطابق اس کا نام مبارک احمد ہی رکھا گیا اور وہی نام زیادہ مشہور ہو گیا۔

(۵) اس میں شک نہیں کہ بعض نادان دشمن اس پر خوشیاں منائیں گے لیکن ان کی خوشیاں منانا بھی مومنین کے واسطے ایک نشان ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے آج سے پندرہ ماہ قبل اس امر کی خبر کر دی تھی۔ کہ اس لڑکے کے فوت ہونے پر دشمنوں کو خوشی سے اچھلنے کا موقعہ ملیگا۔ مگر جس قدر وہ خوشی کریں گے اسی قدر اپنے ہاتھوں سے اس پیشگوئی کو پورا کریں گے اور اس بارہ میں چند سطور بطور شہادت اخبار بدر سے ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔ ایک وہ الہام ہے جو "الہام الٰہی۔ دشمن کا بھی ایک وار نکلا۔ وَتِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ دیکھو بدر مورخہ ۳ مئی ۱۹۰۶ء۔ یعنی کوئی ایسا امر رنجیدہ خدا کی طرف سے ہماری نسبت یا ہماری جماعت کے کسی فرد کی نسبت صادر ہوگا جس سے دشمن خوش ہو جائیگا اور وہ امر رنجیدہ خدا کی طرف سے ہوگا یا دشمن کا اس میں کچھ دخل ہوگا اور پھر خدا فرماتا ہے کہ یہ دن خوشی اور غم یا فتح اور شکست کے ہم نوبت بہ نوبت لوگوں میں پھیرا کرتے ہیں بعض وقت خوشی اور فتح خدا کی جماعت کو ملتی ہے اور دشمن ذلیل اور شرمسار ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ آنحضرت صلعم کے عہد میں بدر کی لڑائی میں ہوا ...... پھر دوسری مرتبہ جنگ احد میں

کفار کی خوشی کی نوبت آئی ۔ یعنی جنگ اُحد کی لڑائی میں دردناک شہادتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو نصیب ہوئیں اور خود آنحضرت صلعم زخمی ہوئے اور ایک تہلکہ برپا ہوا ۔ اور اس وقت بعض ان لوگوں کے دلوں میں جو عادت اللہ سے ناواقف تھے یہ خیال ہی آیا ۔ کہ جس حالت میں ہم حق پر ہیں اور ہمارے مخالف باطل پر ہیں تو یہ مصیبت ہم پر کیوں آئی ۔ تب ان کا جواب اللہ تعالیٰ نے وہ دیا ۔ جو قرآن شریف میں مذکور ہے اور وہ یہ ہے کہ ان یمسسکم قرح فقد مس القوم قرح مثلہ وتلک الایام نداولھا بین الناس ۔ یعنی اگر تم کو اُحد کی لڑائی میں دُکھ اور تکلیف پہونچی ہے تو بدر کی لڑائی میں بھی تو تمہارے مخالفوں کو ایسی ہی تکلیف پہونچی تھی ۔ اور ایسا ہی دُکھ اور نقصان اٹھانا پڑا تھا ..... اس دن سے جو خدا نے دنیا پیدا کی یہ قانون چلا آیا ہے کہ کبھی کوئی ایسی تائید اور نصرت ظاہر ہوتی ہے ۔ جس سے مومن خوش ہو جاتے ہیں اور کبھی کوئی ایسا ابتلا مومنوں کے لئے پیش آ جاتا ہے ۔ جو کافر اس سے خوشی سے اچھلنے پڑتے ہیں پس اللہ تعالیٰ اس وحی مقدس میں بھی جو آج اس عاجز پر نازل ہوئی فرماتا ہے اور اس بات کی طرف اشارہ فرماتا ہے ۔ کہ کچھ عرصہ سے متواتر خدا تعالیٰ کی نصرت اور تائید رحمت کے نشانوں کے رنگ میں اس عاجز کی نسبت ظاہر ہو رہی ہے جس سے مخالف لوگ ایک مسلسل غم دیکھ رہے ہیں ۔ اب ضروری ہے کہ بموجب قانون وتلک الایام نداولھا بین الناس ۔ ان کو بھی کچھ خوشی پہونچائی جائے ۔ سو اس الہام کی بنا پر کوئی امر ہمارے لئے ناگوار اور ان کے لئے موجب خوشی کا ظاہر ہو جائیگا .... مذکورہ بالا الہام میں خدا تعالیٰ پیشگوئی کے طور پر فرماتا ہے ۔ کہ ایک ناگوار امر ظاہر ہوگا ۔ جو کسیقدر دشمنوں کی خوشی کا باعث ہو جائیگا .... مرزا غلام احمدؐ مسیح موعود ۔ ۲۹ اپریل ۱۹۰۶ء

(۶) ۷ ۔ مارچ ۱۹۰۷ء کے اخبار بدر میں خدا تعالیٰ کی یہ وحی چھپی تھی ۔ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا ۔ تفہیم یہ ہوئی ۔ کہ اے اہل خانہ خدا تمہارا امتحان کرنا چاہتا ہے تاکہ معلوم ہو کہ تم اس کے ارادوں پر ایمان رکھتے ہو یا نہیں اور تا وہ اے اہل بیت تمہیں پاک کرے جیسا کہ حق ہے پاک کرنے کا ۔

یہ وحی انہیں ایام میں چار دفعہ نازل ہوئی تھی اور اب پوری ہوئی ہے

(۷) ۲ ۔ مارچ ۱۹۰۷ء ۔ کو ایک وحی الٰہی اہل بیت مسیح کے متعلق نازل ہوئی تھی ۔ کہ "ہے تو بھاری مگر خدائی امتحان کو قبول کر" یہ وحی الٰہی بھی اس بڑے صدمہ کی طرف اشارہ کرتی تھی (دیکھو اخبار بدر مورخہ ۷ مارچ ۱۹۰۷ء)

(۸) ۱۹ ۔ مارچ ۱۹۰۷ء ۔ کو ایک رویا حضرت مسیح موعود کو ہوا تھا ۔ جو مفصلہ ذیل الفاظ میں ۲۱ ۔ مارچ کے اخبار میں شائع ہوا تھا ۔ خواب میں میں نے دیکھا کہ میری بیوی مجھے کہتی ہے ۔ کہ میں نے خدا کی مرضی کے لئے اپنی مرضی چھوڑ دی ہے ۔ اس پر میں نے ان کو جواب میں یہ کہا کہ اسی سے تو تم پر حُسن چڑھا ہے ۔ یہ الہام بھی اب پورا ہوا ہے ۔ کیونکہ اپنے نو سالہ جوان پیارے لڑکے کے مرنے پر حضرت ام المومنین نے عام عورتوں کی طرح کوئی جزع فزع نہیں کی ۔ نہ کوئی چیخنا چلانا تھا بلکہ "انا للہ وانا الیہ راجعون" کہہ کر خدا کی تقدیر پر بالکل صبر کیا ۔ اور نہایت حوصلہ کے ساتھ اس مصیبت کو خدا کی رضا کے لئے برداشت کیا ۔

(۹) ۴ ۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو تین الہامات حضرت مسیح کو ہوئے تھے ۔ (۱) لائف آف پین ۔ یعنی تلخ زندگی ۔ ۲ ۔ یا اللہ رحم کر ۔ ۳ ۔ انی مع اللہ فی کل حال ۔ یعنے میں ہر ایک حال میں خدا کے ساتھ ہوں ۔ اس میں اُس صبر اور شکر کی طرف اشارہ ہے جو بعد وفات مبارک احمدؐ آپ کے چہرہ مبارک سے ظاہر ہو رہا ہے ۔

(۱۰) ۱۴ ۔ ستمبر ۱۹۰۷ء کو دوسرے مرض کے وقت حضرت کو الہام ہوا تھا ۔

لاعلاج ولا یحفظ

جو دو دن بعد پورا ہو گیا ۔

. . . .

(۱۱) مبارک احمد کی وفات سے چند روز پہلے حضرت مسیح موعود نے خواب میں دیکھا کہ ایک پانی کا گڑھا ہے میاں مبارک احمد اس میں داخل ہوا اور غرق ہو گیا بہت تلاش کیا گیا ۔ مگر کچھ پتہ نہیں ملا ۔ پھر آگے چلے گئے تو اس کی بجائے ایک اور لڑکا بیٹھا ہوا ہے

(۱۲) مبارک احمد کی وفات سے پہلے صبح حضرت مسیح موعود کو الہام ہوا تھا ۔ یوم تاتی السماء بدخان مبین ۔ آپ نے اسی وقت سمجھ لیا تھا ۔ کہ کوئی ایسا امر ظاہر ہونیوالا ہے جو جماعت کے لئے موجب پریشانی ہوگا ۔

(۱۳) ۲۰ ۔ جولائی ۱۹۰۷ء ۔ کو حضرت نے ایک خواب میں دیکھا کہ ہمارے مکان میں ایک بکرا ذبح کیا گیا ہے ان ایام میں حضرت مولوی نور الدین صاحب علیل تھے ۔ چنانچہ اسی واسطے مولوی صاحب کو دوسرے مکان پر رکھا گیا مگر دراصل اس سے مراد وفات میاں مبارک احمد ہی تھی ۔ یہ رویا حضرت نے ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین اور ڈاکٹر ستار شاہ صاحب اور نواب محمد علیخان صاحب کو سنایا تھا ۔

مبارک احمدؐ نہایت حلیم طبع بچہ تھا ۔ کوئی شوخی اس کی طبیعت میں نہ تھی ۔ ایام بیماری میں ہر ایک تلخ سے تلخ دوا کو اس نے بخوشی خود ہی پی لیا تھا اور اردو پڑھنا لکھنا بھی سیکھ گیا تھا ۔ ایام بیماری میں بھی ذرا طبیعت اچھی ہوتی ۔ تو کتاب لے بیٹھتا ۔ باغ جانے کی بہت خواہش رکھتا تھا ۔ سو خدا نے جلد باغ میں پہنچا دیا ۔ آخر تک ہوش قائم رہا ۔ جس صبح کو وفات ہوئی ۔ اس سے پہلے رات کو کئی بار حضرت کو بلایا اور آپکے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دیکر مصافحہ کیا ۔ گویا آخری ملاقات کی ۔ اللہ تعالیٰ جنت نصیب کرے ۔ حضرت نے خود جنازہ پڑھایا ۔

(۱۴) ۔ تخمیناً اگست میں حضرت نے خواب میں دیکھا تھا کہ آپ مقبرہ بہشتی میں ہیں ۔ قبر کھدواتے ہیں ۔ سو ایسا ہی ظہور میں آیا ۔

خدا کی تازہ وحی

---

۱۶ ستمبر ۱۹۰۷ء ۔ بوقت شام

انا نبشرک بغلام حلیم

ترجمہ ہم تجھے ایک حلم والے لڑکے کی خوش خبری دیتے ہیں ۔

۱۸ ۔ ستمبر ۱۹۰۷ء ۔ رویا ۔ فرمایا ۔ چند روز ہوئے ۔ میں نے خواب میں ایک شخص کو دیکھا تھا کہ وہ مرتدین میں داخل ہو گیا ہے میں اس کے پاس گیا وہ ایک سنجیدہ آدمی ہے ۔ میں نے اس سے پوچھا کہ یہ کیا ہوا ۔ اُس نے کہا کہ مصلحت وقت ہے ۔

ڈاکٹر عبد الحکیم صاحب کا ایک تازہ خط

ڈاکٹر صاحب کو ان کے عزیز نے کسی دوست کی تحریک سے ایک خط لکھا تھا جس میں اس امر کی طرف اشارہ کیا گیا تھا۔ کہ ڈاکٹر صاحب باوجود بے عمل ہونے کے اور بالخصوص نمازوں سے لاپرواہی کرنے کے (جیسا کہ بعض معتبر خبروں سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ڈاکٹر صاحب بعض نمازیں عمداً نہیں پڑھتے) کس طرح مسیح یا مرسل ہو سکتے ہیں) اور یہ بھی دریافت کیا گیا تھا۔ کہ حضرت عیسےٰ کی وفات کے متعلق ڈاکٹر صاحب کا عقیدہ ہے۔ کیونکہ یہی ایک مسئلہ ہے۔ جس کے سبب سے ملاں لوگ جوش کھا کر سلسلہ احمدیہ کے ممبروں پر کفر کے فتوے لگا دیتے ہیں اور نیز ڈاکٹر صاحب سے یہ بھی دریافت کیا گیا تھا۔ کہ انہوں نے حضرت اقدس مرزا صاحب کے متعلق جو چودہ ماہ والی پیشگوئی شائع کی ہے۔ آیا اس میں کوئی تاویل کی گنجائش نہیں ان باتوں کے جواب میں ڈاکٹر صاحب نے جو خط لکھا ہے۔ اس کو ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ اس خط میں ڈاکٹر صاحب نے بغیر ضرورت پھر حضرت اقدس کے حق میں ناپاک الفاظ لکھ کر اپنے خبیث باطن کا اظہار کیا ہے کیونکہ یہ ان کی غذا ہے۔ کہ خواہ مخواہ ہر خط اور ہر مضمون میں ان الفاظ کو دُہرانے کے بغیر وہ نہیں رہ سکتے۔ بہرحال وہ سارا خط اصل الفاظ میں درج کیا جاتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم

عزیز من! السلام علیکم۔ ۱۔ بے عمل انسان بیشک مسیح یا مرسل نہیں ہو سکتا۔ جس کو خداوند عالم برگزیدہ کرتا ہے اس میں ضرور کچھ خوبیاں ہوتی ہیں اور اس کے عمل قابل قدر ہوتے ہیں۔ مگر یہ لازمی نہیں کہ کبھی اس سے کوئی قصور یا گناہ نہ ہوا ہو۔ ہاں خداوند عالم اپنی شان کے مطابق غفار و ستار بھی ہے اور رحیم بھی۔ وہ بہت سے گناہوں کو بخش دیتا ہے اور بہت قصوروں کو معاف فرما دیتا ہے اور اپنے انتہائے کرم اور رحم اور عفو سے بعض عملوں کی ایسی قدر کرتا ہے۔ کہ ان کے مقابلہ پر ایک مومن بندہ کے گناہوں پر مطلق نظر نہیں فرماتا۔ اس کا ارشاد ہے لاتقنطوا من رحمت اللّٰہ ان اللّٰہ یغفر الذنوب جمیعا۔ اس کا عام قانون ہے۔ ان الحسنات یذھبن السیات۔ اس نے خود فرمایا ہے۔ ویعفوا عن کثیر

(۲) یہ بھی صحیح ہے۔ کہ مجھ سے گناہ سرزد ہوتے ہیں اور بہت قصور ہوتے ہیں ساتھ ہی یہ بھی واقعی امر ہے کہ خداوند عالم نے اپنے کمال فضل اور کرم اور عفو سے مجھے محبت آمیز کلمات میں یاد فرمایا ہے اور میری غلط کاریوں سے درگذر فرمایا ہے۔

۳۔ مسلمانوں کا متفق علیہ عقیدہ ہے۔ کہ انبیاء علیہم السلام کے سوا اور کوئی شخص مطلق معصوم نہیں۔

(۴)۔ آدم علیہم السلام کی دعا ہے۔ ربنا ظلمنا انفسنا فان لم تغفر لنا و ترحمنا لنکونن من الخسرین اس میں آدمؑ کا اقرار بھی ہے کہ اے ہمارے رب ہم نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا۔ ساتھ ہی وہ برگزیدہ خدا اور خلیفۃ اللہ اور رسول بھی ہے۔ یونس علیہ السلام کا قول ہے۔ لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین۔ خود آپ کا اقرار ہے۔ کہ میں ظالموں میں سے تھا۔ باوجود اس اقرار کے وہ برگزیدہ خدا اور نبی و رسول ہیں۔

پس جب انبیاء علیہم السلام کی یہ حالت ہے جو معصوم ہیں تو میرا یہ اقرار کرنا کہ میں ایک بے عمل اور بدعمل انسان ہوں۔ فضل ایزدی کا منافی کیسے ہو سکتا ہے۔

حضرت خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی یا رسول نہیں ہو سکتا۔ ہاں بعض مناسبتوں اور عملوں کی وجہ سے اللہ کریم ان کے نام محمدؐ۔ احمدؐ۔ مسیح۔ مرسل رحمۃ للعالمین۔ ابراہیم وغیرہ رکھ دیتا ہے جنہیں فلاح دارین کی بشارت ہوتی ہے۔ حقیقی طور پر کوئی نبی یا رسول نہیں ہو سکتا۔ ہاں مثیلی طور پر ہمیشہ ہو سکتے ہیں۔

(۵) مسیح علیہ السلام جو رسول اللہ تھے۔ وہ بیشک فوت ہو چکے۔

(۶) آنے والا جو مسیح ہے اس کی نسبت مجھے ابھی تک کوئی علم نہیں کہ وہ کون ہے اور کب آئیگا۔ لیکن مرزا جیسا کذاب۔ عیار۔ خائن۔ بدعہد۔ مصرف[1]۔ بدخلق کینہ توز۔ خود پرست۔ آرام طلب۔ خدا اور اعمال کو پس پشت ڈالنے والا۔ فطرت اللہ کو لعنت قرار دینے والا انبیاء علیہم السلام کی توہین کرنے والا۔ تمام سوا احمدی خدا پرستوں کو مباہلہ کے واسطے بلانے والا۔ تمام ذاکرین و عابدین پر لعنت برسانے والا۔ تمام مسلمانوں کا جانی دشمن اور دنیا کی تباہی میں عید منانے والا۔ امام نہیں ہو سکتا۔

(۷) چودہ ماہ والی پیشگوئی میں کوئی تاویل نہیں صاف الفاظ میں کوئی گولائی نہیں۔ انشاء اللہ العزیز یہ لفظ بلفظ پوری ہوگی۔ اس کے ساتھ ہی دجالی فتنہ پاش پاش ہو جائیگا۔

(۸) کانا دجال! اغلباً دو ہفتہ تک طیار ہو جائیگا۔

والسلام۔

خاکسار عبد الحکیم خان۔ پٹیالہ۔ ۶ ستمبر ۱۹۰۶ء

اب دیکھئے۔ اس خط کو پڑھ کر ہمارے مخالف مولوی صاحبان ڈاکٹر کے بارے میں کیا فتوے دیتے ہیں۔ کیونکہ جس مسئلہ پر حضرت اقدس کے دعوی کی بنا ہے۔ اس کو تو وہ بھی مانتے ہیں۔ حالانکہ ان مولویوں کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ حیات مسیح پر اجماع ہو چکا ہے نہ صرف اجماع بلکہ قرآن و حدیث سے بھی یہی ثابت ہے۔ پس کتاب و سنت و اجماع کی مخالفت کرنے والا ان مولویوں کے نزدیک کس سلوک کا مستحق ہے۔ ڈاکٹر صاحب کے اس اظہار سے ایک اور بات بھی ثابت ہو گئی وہ یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اصل تعلیم جس پر ان کے دعوی کی بنا ہے اس سے ابھی تک ڈاکٹر نے ارتداد نہیں کیا۔ پس صحیح ثابت ہوا۔ وہ جو ہرقل شاہ روم نے پوچھا تھا۔ کیا اس کی تعلیم کو برا سمجھ کر اس سے کوئی مرتد ہوتا ہے۔ تو جواب دیا گیا کہ نہیں۔

ایک طرف انبیاء علیہم السلام کو معصوم ٹھہرانا دوسری طرف محض آیات کے ایسے معنے کرنے جن سے ان کا گنہگار ہونا ثابت ہو۔ ڈاکٹر کے دلی عقیدہ کو ظاہر کر رہا ہے۔ یہ ابتدا ہے۔

آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

مبارک سید عبد الرحیم صاحب سیالکوٹی کا نکاح منشی عبد الرحمان صاحب کپورتھلوی کی دختر نیک اختر سے ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس نکاح کو مبارک کرے کیا اچھی بات ہے کہ ہمارے احباب آپس میں رشتے کیا کریں۔

[1] ڈاکٹر صاحب نے خود ہی یہ لفظ ص کے ساتھ لکھا ہے۔ ویسا ہی نقل کیا گیا۔

کیاب ڈائری

(منقول از رسالہ تشحیذ الاذہان)

طلاق فرمایا جائز چیزوں میں سے سب سے زیادہ بُرا خدا اور اس کے رسول نے طلاق کو قرار دیا ہے اور یہ صرف ایسے موقعوں کے لئے رکھی گئی ہے۔ جبکہ اشد ضرورت ہو جیسا کہ خدا تعالےٰ نے ضرورتاً ہے کہ سانپوں اور بچھوؤں کے لئے خوراک مہیا کی ہے ویسا ہی ایسے انسانوں کے لئے جن کی حالتیں بہت گری ہوئی ہیں اور جو اپنے اوپر قابو نہیں رکھ سکتے۔ طلاق کا مسئلہ بنا دیا ہے۔ کہ وہ اس طرح ان آفات اور مصیبتوں سے بچ جاویں جو طلاق کے نہ ہونے کی صورت میں پیش آئیں یا بعض اوقات دوسرے لوگوں کو بھی ایسی صورتیں پیش آجاتی ہیں اور ایسے واقعات ہو جاتے ہیں کہ سوائے طلاق کے اور کوئی چارہ نہیں ہوتا پس اسلام نے جو کہ تمام مسائل پر حاوی ہے یہ مسئلہ طلاق کا بھی دکھلایا ہے اور ساتھ ہی اس کو مکروہ بھی قرار دیا ہے

رزق فرمایا۔ اصل رازق خدا تعالےٰ ہے۔ وہ شخص جو اس پر بھروسہ کرتا ہے کبھی رزق سے محروم نہیں رہ سکتا وہ ہر طرح سے اور ہر جگہ سے اپنے پر توکل کرنیوالے شخص کے لئے رزق پہنچاتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو مجھ پر بھروسہ کرے اور توکل کرے میں اس کیلئے آسمان سے برساتا اور قدموں میں سے نکالتا ہوں۔ پس چاہیئے۔ کہ ہر ایک شخص خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرے۔

بیوی پر ظلم ایک صاحب کا ذکر تھا۔ فرمایا ان کے مجھ کو بہت سے خطوط آئے ہیں کہ میں اکثر بیمار رہتا ہوں اور بہت کمزور ہو گیا ہوں یہاں تک کہ میں اپنا کام بھی اچھی طرح نہیں کر سکتا اور اس لئے مجبوراً مجھے ایک لمبی رخصت لینی پڑے گی۔ مگر اصل بات یہ ہے۔ کہ ظلم کا نتیجہ ہمیشہ خراب ہوتا ہے وہ اپنی پہلی بیوی پر بہت کچھ سختی کرتے ہیں اور یہ کام خدا کو ناپسند ہے۔ بہت دفعہ مولوی نورالدین صاحب اور مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم نے ان کو نصیحت کی ہے مگر وہ سمجھتے نہیں۔ میں نے کئی دفعہ ان کو جتایا ہے۔ مگر انہوں نے کوئی خیال نہیں کیا مگر اس کا نتیجہ اچھا نہیں ہو گا۔ ضرور ہے کہ وہ کسی دن اپنے کام سے پچھتائیں اور میری بات کو سمجھیں۔

ایک آیت کی تفسیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بخدمت جناب حضرت اقدس خلیفۃ اللہ و رسول اللہ مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اما بعد۔ عرض چنان است کہ در معنائی این آیۃ شریف کہ در سورۃ واقعہ است والسابقون السابقون ۝ اولٰئک المقربون ۝ فی جنّٰت النعیم۔ ثلّۃ من الاولین۔ وقلیل من الاٰخرین۔ کہ مردم مے گویند کہ مقربین گروہ ہستند از اولین کہ صحابہؓ محمدؐ رسول اللہ ہستند و مقربین اندک ہستند از آخرین کہ صحابہؓ مسیح موعود ہستند این معنی در نزد ما یان درست نیست۔ بلکہ صحیح این است کہ مقربین در اولین صحابہؓ بسیار ہستند و در آخرین صحابہؓ اندک ہستند والبغز در جماعت احمدیہ در مدت اول کہ در بیعت داخل ہستند در آن مقربین بسیار ہستند و آن کسان کہ در بیعت آخرین باشند در آن مقربین کم ہستند و معنائی اول ازین سبب درست نیست کہ از سورہ فاتحہ مخالف است چرا کہ این ہم یک عظیم نعمت است کہ در اتباع مسیح موعود مقربین بسیار باشند ہمان مقدار کہ در صحابہؓ بودند پس این نعمت بہ مسیح موعود چرا دادہ نشد واست واز حدیث شریف نیز مخالف است کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ است کہ مثال امت من مثل باران است۔ معلوم نے شود کہ اولش خیر است یا آخر آن و دیگر اینکہ ازین آیۃ شریف نیز معلوم مے شود کہ معنئ اول درست نیست۔ والسابقون الاولون من المہاجرین والانصار والذین اتبعوہم باحسان الخ سورۃ التوبۃ پ۱۱ وازین آیۃ شریف نیز معلوم مے شود کہ درست نیست۔ واٰخرین منہم الخ سورۃ الجمعۃ پ۲۸ الغرض درین امر فیصلہ مے خواہم۔ دیگر اینکہ دعائے جامع میخواہم کہ در حق ما یان عاجزان مرحمت فرمودہ شود۔

العـــــارض

عبدالستار و غلام محمد افغان از قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

این عاجز از صبح بیمار است اسہال و پیچش است ازین باعث درین امر زیادہ نتوانم نوشت حق الامر این است کہ در آیۃ ثلّۃ من الاولین وقلیل من الاٰخرین کہ در سورۃ واقعہ است کہ در آن زمان بظہور آمدہ و مراد این است کہ آنانکہ در اوائل حالت اسلام باوجود قلت جماعت و صدہا مصائب وشدائد داخل اسلام شدند واز ہمہ نوع مصیبت ہا دیدند و صدق و وفا خود ظاہر نمودند و جان ہائی خود در دین راہ دادند یا برای دادن طیار شدند آن گروہ مقربین است لیکن این صورت اخلاص آنان را کم میسر آمدہ کہ در حالت فتح و نصرت اسلام و خاتمہ مصائب داخل اسلام شدند پس ازیشان مقربان کم ہستند وہمین قاعدہ بزمانہ مسیح عاید مے شود۔ واللہ اعلم بالصواب۔

مرزا غلام احمدؐ

شعلۂ آسمانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امامنا ومہدینا مسیح موعود ومہدی معہود سلمکم اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بمورخہ ۹ ستمبر ۱۹۰۷ء بوقت صبح صادق عیطابیض روشن ہوا تھا کہ ایک تارہ گرا جو شمال جنوب کو دور تک چلا گیا۔ اخیر پر جنوب ومغرب کو رُخ ہو گیا۔ پہلی سُرخ رنگ تھا قریباً نصف مسافت طے ہو چکنے پر سبز رنگ ہو گیا۔ روشن اس قدر تھا کہ بدر تو نہیں مگر دسوین رات کی چاند سے کم روشن نہ تھا الحمد للہ کہ ہمارے لئے باعث ازدیاد ایمان ہوا اور اندھے مخالفوں کو اس بیت کا مصداق بنا گیا۔ ؎

کیا کیا نشان مہدی نہ آیا ظہور میں

تقلید نے مگر انہیں اندھا بنا دیا

خاکسار نابکار علی محمدؐ احمدی ڈنگوی

۲۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔

حضرت امامنا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آج واقعہ ۹ ستمبر ۱۹۰۷ء علی الصبح خاکسار وضو کرنے لگا تو دیکھا کہ ایک ستارہ یا شعلہ جو شمال سے جنوب کیطرف جاکر ہنوز زمین سے اونچا تھا کہ غائب ہو گیا۔ پھر اچانک دہشتناک آواز گولے کی سنی پھر گرج پڑ گئی جو تھوڑی دیر رہی روشنی ستارہ کی معمولی نہ تھی۔ کچھ عجیب رنگ تھا۔ یہ نشان بہت لوگوں نے دیکھا ہے۔ خدا منکروں کو ہدایت دیوے۔

ضرورت مجھے دیانتدار محنتی جو کاشتکاری تجارتی ٹھیکہ داری وغیرہ (مثلاً میٹ منشی معمار خشت ساز عام مزدور) کاموں میں مہارت رکھتے ہوں درکار ہیں تنخواہ کا بوقت طلبی خط وکتابت سے ہو گا جن بھائیوں کو کام کرنا منظور ہو اپنی مفصلہ حقیقت اور پتہ سے اطلاع بخشیں۔

محمد اعظم ولد میاں چند ذیلدار باگڑ ڈاکخانہ سرا سدھو ضلع ملتان

مین احمدی کیون ہوا

مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی کا خط اور اس کا جواب

نقل خط مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی | مُحبّ من منشی بقا محمد صاحب

بعد سلام مسنون واضح آنکہ - اخبار بدر مورخہ ۱۸ جولائی و ۲۷ - جولائی سنہ ۱۹۰۷ء مین بزیر عنوان "سلسلہ حقہ کے نئے ممبر" آپکا نام بھی درج شدہ دیکھا - حیران ہوا - کہ شہادت القرآن کے مطالعہ کے بعد قادیانی کے مریدی کا خیال کس طرح ہو سکتا ہے اور الہادی کے معارف قرآنی کے بعد قادیانی تصانیف مین کیا لطف ملتا ہے - اول تو مجھے اس خبر کی صحت مین شک ہے - دوم اگر سچی بھی ہے تو آپ گرمیون کی رخصتون مین سیالکوٹ مین آکر مجھ سے ملاقات کر جاوین - مین نے آپ کو یہ خط محض للہی محبت کے تقاضے سے لکھا ہے - امید ہے - کہ آپ طلب حق کی خاطر اس عرض کو منظور فرماوین گے - آپکا خیر خواہ

خاکپائے محمد ابراہیم - ایڈیٹر رسالہ الہادی

مورخہ ۱۷ اگست سنہ ۱۹۰۷ء

جواب منجانب بقا محمد مدرس بھوپال کلان | مکرمی مولویصاحب! السلام علیکم و

رحمتہ اللہ و برکاتہ - آپکا نوازش نامہ پہونچا - کئی ایک وجوہات سے جواب سے قاصر رہا " آپنے لکھا ہے کہ شہادت القرآن کے مطالعہ کے بعد قادیانی کی مریدی کا خیال کس طرح ہو سکتا ہے اور الہادی کے معارف قرآنی کے بعد قادیانی تصانیف مین کیا لطف ملتا ہے" کیونکہ آپ فرماتے ہین کہ مین نے آپکا نام اخبار بدر مورخہ ۱۸ - جولائی و ۲۷ جولائی مین بزیر عنوان سلسلہ حقہ کے نئے ممبر آپکے کا نام بھی درج شدہ دیکھا - الحمد للہ و شکر اللہ - بندہ اس نعمت غیر مترقبہ کا شکر کس زبان سے ادا کرے - بندہ کو وہ لفظ نہین ملتے جس سے ایسی نعمت کا شکریہ ادا کرون ؎

بھر گیا ہے گل امید سے دامن اپنا
باغبان مبارک رہے تجھے گلشن اپنا

آگے چلکر بندہ کو سیالکوٹ مین ملاقات کے واسطے مدعو کرتے ہین - وہ کس واسطے صرف اسی واسطے کہ حضرت مرزا صاحب کی غلامی سے جس کو نیازمند ایک فخر کے نگاہ سے خیال کرتا ہے - ہٹایا جاوے - خداوند کریم اپنے عاجز اور کمزور انسان پر رحم کرے - آمین - ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب - مولوی صاحب آپ ایک جید عالم فاضل ہو کر کیا اس بات کا یقین کر سکتے ہین کہ اگر کسی شخص کو حق اور باطل کا امتیاز خداوند کریم سمجھا دیوے - تو کیا وہ حق کی پیروی چھوڑ کر باطل کی طرف رجوع کر سکتا ہے جس کا جواب سوائے نفی کے اور کچھ نہین ہو سکتا ورنہ آیت قرآن ولا تتبع اھواءھم عما جاءک من الحق کے برخلاف عمل کیا جس کی سزا سوائے جہنم کے اور کچھ نہین - اب بندہ حضرت مرزا صاحب مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تعلیم کا لب لباب آپ کی خدمت مین پیش کرتا ہے اور انصاف چاہتا ہے - کہ کیا وہ تعلیم حق ہے یا نہین اور قرآن مجید اور احادیث صحیحہ کے مطابق ہے یا نہین - اور انسان کی پیروی کے سے ذریعہ نجات ہے یا نہین - پھر ان کی تعلیم کے برخلاف آپ وہ تعلیم بیان کرین - جس پر انسان چل کر نجات حاصل کر سکے پھر بندہ سیالکوٹ آپ کی خدمت مین ضرور حاضر ہو جائیگا - اب نیازمند حضرت مرزا صاحب کی تعلیم کا لب لباب بیان کرتا ہے - اور انصاف آپ ہی چاہتا ہے - وھو ھذا - (چونکہ شرائط بیعت اخبار بدر کے ٹائیٹل پیج پر لکھے ہوئے ہین اس واسطے اس جگہ نقل نہین کئے گئے - ایڈیٹر)

مولوی صاحب یہ ہے ہمارے سچے مسیح موعود کی تعلیم کا لب لباب اور خلاصہ - اب بتائین کہ کیا کوئی ایسا امر جس کا حکم قرآن مجید یا حدیث صحیحہ مین ہے اور اس کے بجا لانے کی تاکید نہ ہو یا ایسی نواہی جس کے ترک کا حکم ہو اور ترک کی تاکید نہو - ضروری بتائین اور یہ بھی بتائین کہ واقعی یہ تعلیم حق تعلیم ہے - یا نہین اور قرآن مجید اور احادیث صحیحہ کے مطابق ہے یا نہین اور اس پر کامل پیروی کرنے سے انسان نجات حاصل کر سکتا ہے یا نہین اور اگر یہ تعلیم سچی نہین تو پھر آپ قرآن مجید اور احادیث نبویہ سے یا اس سے بڑھکر اور بتائین اور اگر یہ تعلیم سچی ہے تو مسیح موعود کے دعوے مین سر مو شک نہین - ہر ایک سلیم الفطرت اور مسلم الطبع آدمی جو قرآن مجید کے اصول سے واقف ہو یہی تعلیم کو دیکھ کر ضرور نتیجہ نکالیگا کہ واقعی اسی تعلیم کی بنا پر نبی اور مامور مبعوث ہوئے - اور سب ایک ہی دین کی تبلیغ کے رسول تھے - قرآن مجید مین خداوند تعالیٰ فرماتا ہے - ما یقال لک الا ما قد قیل للرسل من قبلک - یعنی یہی کہ وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون اور یہی انسانی زندگی کا مدعا ہے اور خداوند تعالیٰ اسی غرض کے لئے اپنے فرستادون کو اپنے اپنے موقعون پر مبعوث فرماتا رہا ہے - بشیر اور نذیر کرکے اور ان سب کی یہی ایک دین اسلام کی تبلیغ کی تاکید ہوتی رہی ہے تو اب جب خداوند کریم نے اپنے امور کو تین تنا ون کے ساتھ مناسب موقعہ پر مبعوث فرمایا ہے اور ان کی تعلیم کا لب لباب یہی عرض کر دیا ہے - کیون نہ ان کی بیعت کی جاوے - کیونکہ خداوند تعالیٰ کا حکم ہے - کہ اس کی معرفت کے واسطے وسیلہ تلاش کرو - یا ایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ وابتغوا الیہ الوسیلۃ وجاھدوا فی سبیلہ لعلکم تفلحون - اور قرآن مجید کے اصولون کے جاننے والون سے پوشیدہ نہین - کہ ابتدا سے جب ایک نبی کے فوت ہونے کے بعد آسمانی کتاب مین تحریف اور ادل بدل ہوا - اور خداوند تعالیٰ کی آیتون کی تکذیب ہونے لگی تو خداوند کریم نے ایک اور نبی کو اپنی توحید کے پھیلانے کے واسطے مبعوث فرمایا جو پہلے نبیون کی تصدیق کرتا رہا اور یہ بھی ظاہر ہے - کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے پیشتر جو نبی تھے وہ تو علیحدہ علیحدہ قوم کے واسطے تھے - اور ہمارے سید عالم حضرت رسول الکریم کل جہان کے واسطے آئے ہین - ان کے بعد کوئی نبی ایسا نہین آئیگا جس پر قرآن مجید کے احکام کے بغیر کسی اور شریعت کا حکم ہو - ہرگز نہین - بلکہ اسی دین اسلام کی جس کی تکمیل تبلیغ ہمارے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو چکی ہے - اشاعت اسلام کے واسطے مجدد یا امام مبعوث ہوتے رہے ہین - جیسا کہ ہر صدی کے اخیر پر ایک مجدد ہوتا رہا ہے اور چونکہ آجکل بھی امام یا مجدد کی ضرورت تھی - اسی واسطے خداوند کریم نے اپنے فضل و کرم سے ایک امام الزمان جس کا وعدہ دیا گیا ہے - مبعوث فرمایا - جو مین دلائل اور نشانات کے ساتھ پیدا ہوئے ہین - کیونکہ یہ ایک ایسا زمانہ ہے - جس مین مسلمانون کے کئی ایک فرقے ہو گئے ہین اور ہر ایک اپنے آپ کو ناجی اور دوسرے کو ناری قرار دیتا ہے - کیون مولوی صاحب یہ بات درست ہے یا نہین آپکے عقیدے کے مطابق جو مہدی پیدا ہو گا اس کی یہی تعلیم ہو گی جو مین نے امام مہدی معہود کی بیان کی ہے یا اس کے برخلاف - قال اللہ و قال الرسول کو دستور العمل

6 - قرآن مجید، احادیث اور بزرگان اسلام کی کتابوں سے کہیں غیر نبیوں سے مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ کا ثبوت بھی ملتا ہے یا نہیں ؟

7 - قرآن کریم کی آیات غیر نبیوں کو الہام ہو سکتی ہیں یا نہیں ؟ سلف الصالحین اس کے متعلق کیا عقیدہ رکھتے تھے ؟

8 - قرآن مجید میں مجاز اور استعارہ کے طور پر نبی کوئی الفاظ ہیں یا نہیں ؟ اس کے متعلق سلف الصالحین کا کیا عقیدہ تھا ؟

9 - آیت خاتم النبیین کی موجودگی میں بھی اگر حضرت عیسٰی علیہ السلام امت محمدیہ میں آ سکتے ہیں تو اگر اللہ تعالیٰ عربی زبان میں یہ بیان کرنا چاہتا کہ محمد رسول اللہؐ کے بعد کوئی نبی نہیں تو کن الفاظ میں بیان کرتا ؟

10 - حدیث لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ کے ہوتے ہوئے بھی اگر حضرت عیسٰی علیہ السلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد مبعوث ہو سکتے ہیں تو اگر حضرت محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم یہ کہنا چاہتے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں تو عربی زبان میں کیا الفاظ استعمال فرماتے ؟

11 - مسلم کی حدیث میں آنیوالے مسیح کے متعلق جو نبی اللہ کے الفاظ آئے ہیں حدیث لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ کے ہوتے ہوئے اس کے معنی کیا ہوں گے ؟

12 - ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء میں سے اگر کوئی شخص ایک نبی کی نبوت کا انکار کر دے تو کیا وہ آپ کے نزدیک مسلمان ہے ؟

13 - قرآن مجید کی وہ کونسی آیت ہے جس میں لکھا ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام ناصری اپنے مادی جسم کے ساتھ زندہ آسمان پر چلے گئے ہیں -

14 - جب سے حضرت مسیح ناصری بقول آپ کے اپنے مادی جسم کے ساتھ آسمان پر تشریف لے گئے ہیں کیا وہ بغیر کھانے اور پینے کے اپنی مادی زندگی گزار رہے ہیں یا وہاں باقاعدہ کھاتے اور پیتے ہیں ؟ قرآن کریم اس کے متعلق کیا فرماتا ہے ؟

قرار دیتے ہیں اور قرآن مجید کی حکومت کو بکلی اپنے آپ پر اختیار کرتے ہیں اور شرک سے پرہیز کرتے ہیں اگر ایک شخص کو آپ گمراہ کہہ سکتے ہیں۔ تو بے شک کہیں ہمیں قال اللہ قال الرسول سے غرض اور مطلب ہے اور قرآن مجید کی حکومت کا اختیار کرنا مطلب ہے۔ ہمیں ایسے مسیح یا مہدی کی ضرورت نہیں۔ جو جنگلوں میں خنزیروں کو قتل کرنے کے واسطے آویں گے اور صلیب کو توڑیں گے ہمیں اسی تعلیم کی ضرورت ہے۔ جو امام الزمان موجودہ نے ظاہر کی ہے اور یہی قرآنی احکام کی اصل غرض ہے اور بس۔ باقی دس شرائط پر جو کچھ تحریر کیا ہے۔ اپنے نظر انصاف اور کامل غور سے اور دل کو تعصب اور عناد کے خیالات سے پاک رکھ کر جواب دیں کہ یہ شرائط اسلامی تعلیم کی ہیں یا نہیں تو تردید کر کے سرفراز کریں۔ بندہ کو صرف منعم علیہ گروہ کی تعلیم درکار ہے اور اسی کو میں نے حضرت مرزا صاحب کی تعلیم سے حاصل کیا اور مزید کوشش کر رہا ہے۔ آپ نے اخیر پر لکھا ہے۔ کہ میں نے محض للّہی محبت کے تقاضا پر خط لکھا ہے۔ بیشک درست ہے۔ لیکن جب تک نہ گذشتہ استفسار کا جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے اور مندرجہ ذیل سوالات کا کافی جواب نہ دیں گے۔ تو آپ کا کوئی حق نہیں۔ کہ بندہ کو دہان طلب کریں اور محبت للّہی کا دم بھریں۔ وہ سوالات یہ ہیں۔

(۱) قرآن مجید میں اللہ تبارک تعالیٰ نے کونسا معیار قائم کیا ہے۔ جس پر صادق و کاذب کو پرکھ سکتے ہیں قرآنی معیار پر حضرت مرزا صاحب کے دعوے کے متعلق مدلل بحث کی جاوے۔ جن ادلہ قاہرہ کے رو سے آپ نے قرآن کریم کو اور رسول کریم کو سچا مانا ہے۔ کیا وہی دلائل مرزا صاحب کے دعوے کی تصدیق کیواسطے مثبتی ہیں یا نہیں؟ جواب مدلل ۔

(۲) قرآن مجید میں مفتری کے واسطے نصرت اور کامیابی کے وعدے مولا کریم نے دئے ہیں یا نہیں؟ اگر دئے ہیں تو کہاں۔ نہیں تو مرزا صاحب کے ساتھ کیوں خدائے نصرت اور تائیدات غیبی ہیں۔

(۳) آیت لو تقول کے رو سے مفتری کو لمبی مہلت مل سکتی ہے یا نہیں۔ اگر مل سکتی ہے تو نظیر از قرآن یا احادیث صحیحہ نبویہ سے دی جاوے۔ اگر نہیں تو مرزا صاحب کو کیوں لمبی مہلت دیگئی ہے لیکن مدعی ایسا پیش کرنا جو مدعی نبوت اور مدعی وحی یا الہام ہو۔ اور عام مخلوقات میں الہام سناتا رہا ہو اور کامل یقین رکھ کر اسی پر قائم رہ کر اس کو لمبی مہلت دیگئی ہو۔

(۴) مسیح ناصری کے آنے کے واسطے دو صورتیں ہیں (۱) رسول ہو کر (۲) رسالت سے معزول (امتی ہو کر) صورت اول۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین نہیں رہ سکتے۔ بلکہ مسیح ناصری کو خاتم ماننا پڑتا ہے۔

بصورت ثانی۔ رسول کو امتی ماننا صفت ایمانی کے سخت خلاف ہے اور کفر ہے ہم لوگ رسولوں کی رسالت پر ایمان لائے ہیں۔ لا نفرق بین احد من رسلہ ہر دو جہت سے مسیح کا آنا ممکن نہیں جواب با دلائل دیا جاوے۔

(۵) آیت اخذ اللہ میثاق النبیین لما اتیتکم من کتاب و حکمۃ ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم لتؤمنن بہ و لتنصرنہ پارہ ۳
اس کے متعلق یہ امور بعد یافت طلب ہیں۔

(۱) النبیین کے کیا معنے ہیں بعد نظیر (۲) میثاق کے کیا معنے ہیں اور اس جگہ نبیوں سے کب وعدہ لیا گیا اور صرف ارواح سے یا جسم مع الروح سے (۳) رسولوں سے نقض عہد ہو سکتا ہے یا نہیں اگر نہیں ہو سکتا۔ تو جب خداوند کریم عالم الغیب تھا۔ کہ رسول اپنے اپنے وقت پر فوت ہو جائیں گے اور رسول کریمؐ کے وقت کوئی زندہ نہ ہو گا۔ اور لتؤمنن بہ و لتنصرنہ پر عمل نہ کر سکیں گے تو کیوں ان سے وعدہ لیا اور موقعہ نہ دیا۔ اور اگر مسیح ناصری ہی زندہ تھا۔ تو عظیم الشان نبی کریمؐ کے وقت کیوں باوجود حیات ہونے کے لتؤمنن بہ و لتنصرنہ پر عمل نہ کیا۔ اور خداوند کریم نے جب وعدہ لیا ہوا تھا تو کیوں اسی وقت نازل نہ کیا گیا (۴) جب رسول اپنے اپنے وقت پر فوت ہو گئے۔ تو اخذ اللہ میثاق کے کیا معنے ہوئے۔

(۵) الم نجعل الارض کفاتاً احیاءً و امواتاً کیا زندوں اور مردوں کے واسطے زمین کافی نہیں بے شک طالب حق ہو کر میرے اعتراضات کا جواب از ادلہ قرآن کریم و سنت رسول کریم احادیث صحیحہ نبویہ سے دیا جاوے۔ صرف مجھے حق کی ضرورت ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے۔ کسی خاص فرقہ سے انس و محبت متعصبانہ نہیں۔ صرف احکام ربی کو سمجھنے اور ان پر چلنے کی ضرورت ہے اور اسی کو قال اللہ و قال الرسول کہا جاتا ہے جس کا نمونہ آج کل مرزا صاحب ہیں اور بس۔ اور اسی وجہ سے قادیانی کی مریدی کا خیال آیا۔ رسالہ الہادی کی نسبت صرف اسی قدر عرض ہے۔ کہ آپ کے رسالہ الہادی اور شہادت القرآن کی حیثیت بہ مقابلہ ریویو آف ریلیجنز اور رسالہ تشحیذ الاذہان اور تعلیم الاسلام کے ان لوگوں سے پوشیدہ نہیں جنہوں نے ان تینوں رسالوں کا مطالعہ کیا ہے۔ ؎

مشک آن است کہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید

آپکو اگر قرآن سے مس ہوتا۔ تو مسیح موعود کے مقابلہ میں کیوں الحمد شریف کی تفسیر نہ لکھی۔ جب عام علمائے ممالک مخاطب تھے۔ آپ کی عربی دانی مرزا صاحب کی کتاب آئینہ کمالات اسلام کے ایک فقرہ کی نکتہ چینی سے معلوم ہو چکی ہے۔ جس کا مخدوم الملت مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم نے کافی جواب احادیث نبویہ اور لغات عربیہ سے دیا تھا۔ حضرت اقدس کی متحدیانہ کتب کا کیوں جواب تک نہیں دیا۔ مامور کے مخالف پر کبھی معارف قرآنی نہیں کھلتے۔ شہادت القرآن بہ مقابلہ تفسیر القرآن از درس حکیم الامت بالکل ہیچ ہے
جواب کا منتظر خادم بقا محمدؐ مدرس

ضرورت نکاح

۵ ۔ مدد خان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں۔ مدد خان ایک نیک اور نوجوان آدمی ہیں۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر ہو

۹ ۔ گوریکی کا ایک خوش شکل ۲۶ سالہ احمدی کاشتکار گوجرات۔ گوجرانوالہ۔ سیالکوٹ جہلم میں نکاح کرنا چاہتا ہے جو صاحب اس کے متعلق خط و کتابت کرنا وہ مجھ سے کریں۔ اکمل آف گوریکی ضلع گجرات

۱۰ ۔ میرے ایک دوست کی لڑکی عمر قریباً گیارہ سال کے واسطے رشتہ کی ضرورت ہے۔ بدین شرائط۔ لڑکا احمدی۔ صحیح النسب مغل۔ انٹرنس پاس عمر ۱۴ اور ۲۰ سال کے درمیان ہو۔
راقم ۔ ن ۔ و ۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو۔

مختلف نوٹ

(از خاکسار احمد حسین احمدی فرید آبادی امرتسر)

مجالس میلاد شریف

بڑے شہروں میں اکثر رواج ہو کہ مسلمان خاص خاص ایام میں میلاد رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مجلسیں منعقد کرتے ہیں ان مجلسوں کا انعقاد بظاہر تو بلا شبہ ایک طرح کی دینداری اور عقیدت کی دلیل ہے لیکن جب ہم ان مجالس کی ہیئت کذائی اور رسوم متعلقہ پر غائر نظر ڈالتے ہیں تو لوگوں کی بے روح مسلمانی پر سخت افسوس آتا ہے کیونکہ ان میں پرہیز گاری اور تقوی شعاری کی شان تو درکنار معمولی سنجیدگی و متانت بھی جو امور مذہبی کے لئے ازبس ضروری ہے بہت ہی کم دیکھی جاتی ہے۔ نعت خوانوں میں اکثر وہ نوجوان ہوتے ہیں۔ جن میں تقدس۔ اتقاء اور عشق رسول اللہ وغیرہ ضروریات کا تو کیا ذکر معمولی دینداری و خوش اطواری بھی مشتبہ ہوتی ہے۔ ان خوش الحانی اور کچھ بانکپن البتہ دو ایسی چیزیں ہیں جو ان میں سے اکثروں میں پائی جاتی ہیں مگر یہی نہیں تھیئیٹر ہالوں میں بھی لے جا سکتی ہیں اور بعض کو بعض اوقات ان کی زیب و زینت کا باعث بنا بھی دیتی ہیں پھر ایک اور اس سے بھی زیادہ شرمناک و قابل ملامت بدعت انہی حضرات کے حلقوں میں یہ دیکھی گئی ہے۔ کہ نعتیں مناجاتیں اور بزرگان دین کی منقبتیں ڈھولک سارنگی وغیرہ سازوں کے ساتھ بھی مثل گیتوں اور غزلوں کے گائی جاتی ہیں۔ مجالس میلاد میں شائد ایسا کم ہوتا ہو۔ یا بالکل ہی نہ ہوتا ہو۔ کیونکہ ہمیں اتفاق ان میں شریک ہونے کا شاذ و نادر ہی موقعہ ملا ہے۔ مگر اس میں کچھ شک نہیں کہ ہر دو قسم کی مجالس کے شائق شرکا اور بانی قریب قریب ایک ہی مشرب کے لوگ ہوتے ہیں جو عشقیہ غزلوں اور ٹھمریوں وغیرہ کو بھی اسی دلچسپی و ذوق سے سنتے اور پسند کرتے ہیں جس سے کہ صوفی مذاق کی حقائق غزلیات قوالی اور نعتوں وغیرہ کو۔ اب یہ کیسے غضب کی بات ہے کہ حق سبحانہ تعالیٰ اور اس کے حبیب پاک صلعم کا نام اس بیہودگی و بے ادبی سے لیا اور سنا جائے اور سننے والوں کو باوجود ادعائے عشق رسول اللہ کے اس بات کی مطلق پروا نہ ہو کہ نام لینے والے کون کیسے اور کس حالت میں ہیں۔ اصل یہ ہے۔ کہ ان لوگوں کو گانا سننے کا شوق ہوتا ہے۔ جسے کسی نہ کسی رنگ میں پورا کر لیتے ہیں۔ ورنہ ان کے دلوں میں خدا رسول اور بزرگان دین کی سچی محبت ہو۔ تو رنڈیاں نچانا یا باجا بجانے جیسی گندگیوں اور بدعتوں سے بچکر کیا سادگی اور خلوص سے اپنی پیاس نہیں بجھا سکتے ہیں؟ ڈھول دھمکے۔ روشنی آرائش۔ تقسیم شیرینی۔ مراسیوں کی طرح تال سُر اور لے بنا بنا کے گلا پھاڑنے میں کونسی دینداری کی شان نکلتی ہے کچھ شک نہیں۔ کہ عام طبائع پر ان باتوں کا زیادہ اثر ہوتا ہے لیکن اگر مغز اسلام اور دینداری کی اصل روح سے لاپروا ہوکر میلان عوام کالانعام کے پاس کیا جائے۔ تو پھر اس قسم کی بدعات تو سندروں گردواروں میں کیا نہیں ہوتیں؟ مگر جب رسول کریم نے یہ باتیں ہرگز نہیں سکھائیں۔ تو انہیں اور ان کے دین متین کو کیوں بدنام کیا جاتا ہے جو افسوس لوگ خدا رسول کی باتوں کا اتنا بھی خیال نہیں کرتے کہ جتنا اپنے روزمرہ کے ادنیٰ سے ادنیٰ معاملات کا کرتے ہیں اور بیچارے ایسی بے ہودہ بدعات کو چھوڑیں کس طرح؟ لے دے کے یہی پونجی تو ان کے پلے رہ گئی ہے جسے شان اسلام کہیں یا نشان دینداری۔ یہ تو عام مسلمانوں کا حال ہے اور جو خاص خاص فرقے ان بدعتوں سے بچے ہوئے ہیں۔ اور بظاہر کسی حد تک دین کی باتوں کے عامل اور ان سے باخبر ہیں ان کی حالت بھی کچھ کم افسوسناک نہیں یعنی ایک طرف تو وہ بجائے خود اکثر و بیشتر امور مذہبی میں مغز دین و منشاء اسلام سے غافل ہوکر ظاہری اور فروعی باتوں پر قانع ہیں اور انہی کی خاطر آپس میں کٹے مرتے ہیں دوسرے ان میں اتنی غیرت و ہمت اور اخلاقی جرأت نہیں۔ کہ باوجود ادعائے اخوت کے اپنے دینی شریک بھائیوں میں کو جن کا ذکر اوپر ہوا خلاف شرع بدعتوں اور بدراہیوں سے بچانا کیا ہے روک ٹوک ہی کریں۔ غرض کہ آج کل کے مسلمانوں کی حالت بھی بڑی ہی افسوسناک اور عبرت انگیز ہے۔ اگر یہی اسلام کے نام لیوا ہیں تو یاد رکھیں۔ کہ غیرت الٰہی انہیں مواخذہ سے کبھی نہ چھوڑے گی۔ عادت اللہ اسی طرح چلی آئی ہے کہ جب ایک قوم خدائے پاک اور اس کے ہزاروں برگزیدوں کی عزیز ترین امانت کا بار اٹھانے کی اہلیت کھو بیٹھتی ہے۔ تو وہ ایک نئی قوم انہی میں سے پیدا کر کے اُسے اپنی امانت کا وارث یا امین بنا دیتا ہے۔ اسی اصول پر دنیا میں مختلف مذاہب و ملل کی بنیاد پڑتی رہی ہے حالانکہ دین حق ہمیشہ سے وہی ایک ہے جس کی پاک راہوں پر تمام انبیاء و اولیاء (علیہم السلام) نے قدم مارا اور دوسروں کو بھی رہنمائی کی۔

مخالفین کا ایک لچر اعتراض

اعدا سلسلہ حقہ جب کسی احمدی بھائی میں کوئی اخلاقی کمزوری پاتے ہیں تو اکثر یہ طعنہ دیا کرتے ہیں۔ کہ کیا یہی مرزا کی تعلیم ہے؟ یہ عجب لایعنی و احمقانہ اعتراض ہے جس سے ہمیں تو بلاشبہ یہ فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ کہ غیرت و حمیت سے کام لے کر اپنی اصلاح اور پاک تبدیلی میں حتی الوسع کوشش کریں لیکن چونکہ دشمنان دین کا یہ اعتراض بالعموم اس نیت سے ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات بابرکات پر چوٹ ہو اور مریدوں کا دل دکھے اس واسطے ہمیں بھی اس کا جواب دینا ضروری معلوم ہوتا ہے یہ لوگ ذرا خدا ترسی و انصاف سے اپنے دل میں سوچیں کہ ہزاروں مولوی ملانوں مقتداؤں پیشواؤں اور پیر پیغمبروں کے ماننے والے جو بدراہیوں اور غلط کاریوں اور طرح طرح کی سیئات کے مرتکب ہوتے ہیں۔ کیا یہ ان کے پیشواؤں کی تعلیم اور ان کے ارشادات کی تعمیل ہے حتیٰ کہ خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہزارہا بلکہ لاکھوں نام لیوا شب و روز بے دینی۔ بداخلاقی کے کاموں مثلاً ترک صوم و صلوۃ۔ خیانت۔ ظلم۔ زنا اور شراب خواری میں غرق رہتے ہیں۔ تو کیا اس سے آنحضرت صلعم کی پاک تعلیمات اور آپ کی قوۃ قدسی پر کچھ حرف آسکتا ہے؟ اس سے بھی بڑھکر خود خدائے ذوالجلال پر ایمان رکھتے ہوئے لوگ طرح طرح کے معاصی کا ارتکاب کرتے ہیں۔ تو کیا یہ نعوذ باللہ خدا کا قصور ہے یا لوگوں کا اپنا؟ ہم یہ مانتے ہیں۔ کہ حضرت مہدی معہود اور مسیح موعود کے ہاتھ پر بیعت کر کے ہمیں اسلامی اخلاق و اعمال وغیرہ کا ایک قابل تقلید نمونہ بننا چاہیئے۔ یہی ہمارے امام کی بار بار تاکید ہے اور اسی کے لئے ہم اکثر ہادی مطلق کی بارگاہ میں دست بدعا رہتے ہیں۔ لیکن ہمارے مخالفین اگر ان میں ذرا بھی انصاف و خدا ترسی کا مادہ ہے۔ تو سیپج بچار اور تحقیق و تلاش کے لئے کافی مہلت لے کر ہی کسی ایسے ہادی و مصلح یا پیر پیغمبر کی نظیر پیش کریں۔ جس نے اپنی ساری ہی اتباع و معتقدین کو ایک دم چھو منتر کے ذریعہ فرشتے یا انسان کامل بنا دیا ہو۔ بشری کمزوریوں اور فروگذاشتوں کا وجود تو ہم سمجھتے ہیں۔ کہ از آدم تا ایندم

ہر ایک قوم ہر ایک اُمت کے افراد میں کم و بیش رہتا ہی چلا آیا ہے اور ماموروں مرسلوں کے ہاتھ سے اقوام و اُمم کی جو اصلاحیں ہوتی رہی ہیں اکثر و بیشتر بتدریج ہی ہوئی ہیں۔

حبط اعمال کی مثال

قرآن کریم میں اس بات کا بیسیوں جگہ ذکر آیا ہے۔ کہ ماموروں اور مرسلوں کے انکار سے اعمال نیک بھی رائگان چلے جاتے ہیں اور یہ ارشاد بھی متعدد مقامات پر موجود ہے کہ سچوں کا ساتھ دو نیک کاموں میں مدد کرو۔ اور بدیوں کی تائید سے بچو۔ کسب بہتیرے شخص ایسے موجود ہیں جو حضرت اقدس کا ذکر خیر سنکر ہم سے یہ کہدیتے ہیں کہ اچھا ہمنے مانا مرزا صاحب اپنے دعاوی میں سچے سہی مگر ہم پر ان کا ماننا کچھ فرض ہے؟ ہم ان کے پیرو نہیں بنتے ہیں تو انہیں برا بھی نہیں کہتے اور نیک کام یا احکام اسلام کی پابندی بھی حتے الوسع کرتے اور اسے ضروری جانتے ہیں۔ پھر ہم سے کس بات کا مواخذہ ہوگا؟ اور ہمارے اعمال کیوں اکارت جائیں گے؟ یہ بات بظاہر بڑی دزندار اور دل کو لگتی ہوئی ہے۔ لیکن خدا سے ڈرنے اور اس کی کتاب پاک کا غور و تدبر سے مطالعہ کرنے والوں کیلئے تو اس بات کا یہ جواب کافی شافی ہے کہ جب کوئی شخص فی الواقع سچا اور منجانب اللہ ہو۔ جیسا کہ اس قسم کے لوگ حضرت مرزا صاحب کی نسبت شروع ہی میں مان لیتے ہیں تو پھر اس پر ایمان لانا اس کی پیروی کرنا اور امور دین میں اس کے مخالفین سے قطع تعلق کرکے کھلم کھلا پیرووں کے زمرہ میں شامل ہو جانا اور اس کے سلسلہ کی تائید و حمایت بموجب ارشاد خداوندی فرض ہوا یا کیا؟ ہاں اگر دعاوی کے صدق و کذب ہی میں کلام ہو تو یہ دوسری بات ہے۔ اور اس صورت میں دعاوی کی جانچ پرتال اور تحقیق لازم آئے گی۔ تبلیغ کے بعد یہ کہہ کر کبھی نہیں چھوٹ سکتے۔ کہ ہم ان کے موافق ہیں نہ مخالف کیونکہ یہ سراسر تذبذب نفاق اور بے اطمینانی کی حالت ہے۔ جس پر کوئی خدا ترس ایماندار اور حق جو آدمی تو قانع ہو نہیں سکتا۔

اصل یہ ہے کہ ایسے لوگ نہ تو خدا رسول کی باتوں یعنی ان کے احکام اور ان کی سنت سے کوئی دلچسپی یا واقفیت رکھتے ہیں نہ دینی مصالح و ضروریات کی چنداں پروا کرتے ہیں۔ نہ کسی مذہبی معاملہ میں حق و ناحق کی چھان بین کو ضروری کہتے ہیں۔ نہ ان خود فراموشوں نے حضرت مسیح موعودؑ کے بارہ میں کبھی تحقیق و مطالعہ کی زحمت گوارا کی ہوتی ہے مگر چونکہ عقبیٰ کی پکڑ اور دنیا میں ایک ہونہار قوم سے بگاڑ بھی پسند نہیں فرماتے۔ اس واسطے چاہتے ہیں کہ کسی طرح یہ بحث ہی بالا بالا ٹل جائے اور دونوں جہان میں ہماری مسلمانی اور ساتھ ہی ہر دل عزیزی و صلح کل پالیسی پر بھی کوئی حرف نہ آئے۔ لیکن یاد رکھیں کہ خدا تعالیٰ ایسی چالوں سے دھوکے میں نہیں آسکتا۔ چونکہ اس کی ہمیشہ سے یہ عادت ہے کہ اپنے ماموروں کے وقت میں ان کے مومنوں اور منکروں نیز منافقوں کے درمیان ضرور ہی امتیاز و تفریق کر دیتا ہے۔ اس واسطے جن لوگوں کو خدا کسی وجہ سے ماننے میں عذر و تامل ہو۔ وہ ظاہر ہے کہ مومنوں کے حلقہ سے تو باہر ہی رہتے ہیں [illegible] منافق بنے رہیں یا کھلم کھلا کفر و انکار پر اتر پڑیں اور ان دونوں کے واسطے جو جو وعید کتاب اللہ میں موجود ہیں محتاج بیان نہیں۔ پس ماموروں کے انکار سے اعمال کیوں حبط ہو جاتے ہیں؟ اسی لئے کہ ان سے مخالفت اور منافقانہ غیریت اختیار کرنا خدا کے صریح ارشادات کا ٹالنا اس سے جنگ ٹھاننا اور جنگ ٹھاننے والوں کو براہ راست یا در پردہ و بالواسطہ مدد دینا ہوتا ہے گویا بالکل بغاوت کی سی حالت ہوئی۔ اب یہ سمجھنے کی بات ہے کہ جس کے دل میں سرکشی۔ نفسانیت اور تمرد کی ذرا ہی رگ باقی ہو وہ باغی ہو کب سکتا ہے اور جو باغی ہو جائے اس کے تمرد و نفسانیت و سرکشی وغیرہ میں شک کیا رہگیا اور جب ایک شخص سرکار ہی سے باغی ہو گیا تو خواہ اپنے یا ہمخیالوں کے زعم میں کیسا ہی نیک کردار اور قابل و ہمدرد خلائق ہو۔ وہ یا اس کے حامی لاکھ عذر داریاں کریں۔ عتاب سلطانی سے کبھی بچ نہیں سکتا۔

نظم

ذیل میں ہم اپنے مرحوم بھائی محمد خان صاحب سابق نائب افسر بگھی خانہ ریاست کپورتھلہ کی لکھی ہوئی ایک نظم درج کرتے ہیں۔ جو کہ خان صاحب موصوف کے اس عشق کو ظاہر کرتی ہے۔ جو کہ انہیں حضرت اقدس کے ساتھ تہا۔ مرحوم خان صاحب کے متعلق حضرۃ مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم و مغفور رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ ان کو حضرت اقدس کے ساتھ ایسا عشق ہے کہ [illegible] ڈرتا ہوں کہ وہ ترقی کر کے حد سے نہ بڑھ جاویں شاید یہی مصلحت الٰہی ہو جو خان صاحب کو خدا نے اس دنیا سے جلد اٹھا لیا کیونکہ جب ان کا جام محبت لبریز ہوا تو ساتھ ہی ان کا جام عمر بھی پورا ہو گیا ہے۔ مرحوم کے متعلق حضرت [illegible] نے کتاب ازالہ اوہام میں تحریر فرمایا تھا

حبی فی اللہ میاں محمد خان صاحب ریاست کپورتھلہ میں [illegible] نہایت درجہ کے غریب طبع صاف باطن دقیق فہم حق پسند [illegible] جس قدر انہیں میری نسبت عقیدت و ارادت و [illegible] نیک ظن ہے میں اس کا اندازہ نہیں کر سکتا۔ مجھے [illegible] نسبت یہ تردد نہیں کہ ان کے اس درجہ ارادت میں کبھی کچھ خلل پیدا ہو بلکہ یہ اندیشہ ہے کہ حد سے زیادہ نہ بڑھ جائے۔ وہ سچے وفادار اور جاں نثار [illegible] مستقیم الاحوال ہیں خدا ان کے ساتھ ہو [illegible] بھائی سردار علی خان بھی میرے سلسلہ بیعت میں داخل ہے یہ لڑکا بھی اپنے بھائی کی طرح بہت سعید و رشید ہے خدا تعالیٰ ان کا محافظ ہو۔ وہ نظم یہ ہے۔

الٰہی اس کے سب مقصد بر آئیں
یہ ہادی ہر شفیع المذنبین ہے
ہزاروں بدعتیں اگر مٹائیں
جہاں روشن کیا ہے اس نے اگر
نشان دین کا تو ذکر کیا تھا
تری شکل و شمائل کب بیاں ہو
کہیں تجھ کو مثیل اپنا بنایا
سنا ہے حضرت یوسف حسیں تھے
ولیکن تو مثیل مصطفےٰ ہے
ترا دیدہ و یوسف را شنیدہ
دکھایا نعرہ وہ تیرے قلم نے
فصاحت ہاتھ تیرے چومتی ہے
صداقت کے نشان تیرے عیاں ہیں
تری امداد ہاں اللہ نے کر دی
تو آیا ہے بوقت انتظاری
زمیں دل پر چلی تھی مردہ ماری
بچا جس کیلئے تو نے زمیں کی
دعا بھی کیا تری حکم خدا ہے

الٰہی اس کی پوری ہوں [illegible]
یہ بیشک رحمۃ للعالمین ہے
ہدایت کی ہمیں راہیں بتائیں
وہ ہے بدر اتم مہر [illegible]
جہاں سے نام تک بھی مٹ گیا تھا
بیاں ہو گر محمدؐ کی زباں ہو
کہیں بالکل ہے اپنا سا بنایا
مگر مثل محمدؐ وہ نہیں تھے
محمدؐ خود ہی گویا آ گیا ہے
شنیدہ کے بود مانند دیدہ
جھکائے سر عرب نے [illegible]
بلاغت مست ہو [illegible]
گواہ اس پر زمین و آسماں ہیں
رسول پاک نے [illegible]
سبھوں کو [illegible]
تو آیا مثل [illegible]
ہوا برباد جس [illegible]
[illegible]

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

میان رحمت اللہ صاحب معہ اہلیہ اندر گڑھ ولہ چھوتانہ
میان عصمت اللہ صاحب
میان بہاول دین صاحب ۔ حیدرآباد دکن
میان دین محمد صاحب
میان محمد حیات صاحب ۔ چک اسکندر ضلع گوجرات
خالہ صاحبہ محمد یوسف صاحب گنگوہ ۔ سہارنپور
میان محمد دین صاحب ۔ سیالکوٹ
مسمات رحم بی بی ۔ کٹھالیان پسرور ۔ سیالکوٹ
میان غلام حیدر صاحب ۔ پوائنٹ ۔ پیشاور
میان عبدالرحمن صاحب ۔ چک سنجان ۔ شاہ پور
میان سید یسین شاہ صاحب ۔ شہر ۔ بریلی
میان شاہ محمد صاحب ولد نواب کٹھالیان پسرور ۔ سیالکوٹ
الٰہی بخش صاحب محرر رجسٹری ولد مولوی مراد بخش صاحب
بنون ۔

لغات القرآن ایک روپیہ چار آنہ مین

ایک خاص رعایت

جناب سید عبدالحی عرب صاحب کی تصنیف کردہ کتاب لغات القرآن سے احباب واقف ہو چکے ہین عرب صاحب نے نہایت محنت کے ساتھ قرآن شریف کی لغات کی یہ کتاب لکھی ہے ہر صفحہ پر ایک کالم مین عربی اور دوسرے کالم مین اردو ہے اس واسطے ہر ایک اردو خوان بہ آسانی فائدہ حاصل کر سکتا ہے ۔ کل کتاب ایک ہزار صفحہ کی ہے جو کتابین عرب صاحب کو حق تصنیف مین ملی ہین ۔ ان کی قیمت بعض مالی مجبوریون کے سبب عرب صاحب نے نصف کر دی ہے ۔ جو صاحب خریدنا چاہین ان کے واسطے عجیب موقعہ ہے اتنی بڑی کتاب صرف عہ مین ملتی ہے ۔ گویا مفت ہے ۔ یہ کتاب دفتر بدر سے مل سکتی ہے ۔ جلد طلب کرنی چاہیئے ۔

حصہ اول ۸ر حصہ دوم ۱۲ر کل عہ
ہر دو حصہ الگ الگ بھی مل سکتے ہین ۔

ناظم بدر ایجنسی

رسید زر

تاریخ	نمبر	نام	رقم
۱۹ ۔ اگست ۱۹۰۷ء	۱۷۴۷	احمد بخش صاحب	عہ ۸ر
۱۹	۱۷۴۸	عبداللہ صاحب	عہ ۸ر
۱۹	۱۷۴۹	محمد غوث صاحب	عہ ۸ر
۱۹	۱۱۲۱	خواجہ جمال الدین صاحب	صہ ر
۱۹	[illegible]	غلام محی الدین صاحب	عہ ۸ر
۱۹	[illegible]	امام خان صاحب	ۓ ۳ر
۱۹	۱۷۵۱	عبدالحمید خان صاحب	عہ ۸ر
۱۹	۱۷۵۲	عبدالعزیز صاحب	عہ ۸ر
۱۹	۹۹۵	خیر الدین صاحب	ۓ ۱ر
۱۹	[illegible]	[illegible] صاحب	ۓ ر
۲۰	۱۷۵۳	شہداد صاحب	عہ ۸ر
۲۱	۱۵۳۹	محمد حیات صاحب	ۓ ۲ر
۲۱	۱۷۵۵	عبدالعزیز صاحب	عہ ۸ر
۲۱	[illegible]	عبداللہ صاحب	عہ ۸ر
۲۱	۱۷۵۷	اللہ دتا صاحب	عہ ۸ر
۲۱	۱۷۵۹	فرزند علی شاہ صاحب	عہ ۸ر
۲۱	۱۷۵۹	نور احمد صاحب	عہ ۸ر
۲۱	۱۷۶۰	سیٹھ ہارون محمد صاحب	عہ ۸ر
۲۱	۹۵۱	عبدالرحمن صاحب	ۓ ۲ر
۲۱	۱۱۳۴	عبدالکریم صاحب	ۓ ر
۲۱	۱۷۶۲	اللہ دتا صاحب	عہ ۸ر
۲۲	۱۶۹۳	میران بخش صاحب	عہ ۸ر
۲۲	۱۷۶۴	محمد افضل صاحب	عہ ۸ر
۲۲	۱۷۶۵	خان محمد صاحب	عہ ۸ر
۲۲	۱۷۶۶	دین محمد صاحب	عہ ۸ر
۲۲	۱۷۶۷	کریم اللہ صاحب	عہ ۸ر
۲۲	۱۷۶۸	غلام قادر صاحب	ۓ ر
۲۲	۱۷۶۹	فیروز الدین صاحب	ۓ ر
۲۲	۱۱۵۰	محمد سعید صاحب	عہ ۸ر
۲۳	۱۷۰۶	قاضی نظیر حسین صاحب	عہ ۸ر
۲۳	۱۰۱۱	محمد حسین صاحب	ۓ ۲ر
۲۳	۱۶۹۹	نبی بخش صاحب	عہ ۸ر
۲۳	۱۱۳۵	کرم الٰہی صاحب	ۓ ر
۲۳	۶۰۵	محمد عثمان صاحب	ۓ ۲ر
۲۳	۱۰۳۴	عبدالمجید صاحب	ۓ ۲ر

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی سے خرید فرماؤ

اعجاز احمدی ۔ مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب برلوی ۔ حضرت مسیح موعود کی تائید مین ۔ قیمت ۱ر

جنگ مقدس ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبداللہ آتھم کا مباحثہ ۔ اس مین ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے ۔ قیمت ۱۰ر

جام شہادت ۔ مصنفہ جناب ثاقب صاحب ۔ مولوی عبداللطیف صاحب کا جان سوز مرثیہ ۔ قیمت ۱ر

شہادت آسمانی ۔ مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب برلوی ۔ کلمہ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب ۔ قیمت ۱ر

القول الصحیح ۔ اردو نظم ۔ حضرت مسیح موعود کی تائید مین ۔ مصنفہ خلیفہ ہدایت صاحب ۔ قیمت ۱ر

رویائے صالحہ ۔ مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب برلوی ۔ ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کے لئے ضروری ہین ۔ قیمت ۴ر

الوصیۃ ۔ مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۔ حضرت نے وصیت مین اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدون کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتین دی ہین ۔ قیمت ۱ر

نور الدین ۔ مصنفہ علامہ دوران حضرت حکیم الامت ۔ دھرمپال کی ترک اسلام کا جواب ۔ جس مین بہت سے اسلامی مسائل پر پر کن بحث فرمائی ہے ۔ مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے ۔ قیمت ۱۰ر

اسلام اور اس کا بانی ۔ ایک انگریز کا لکچر اسلام کی تائید مین ۔ قیمت ۱ر

غلامی اور عصمت انبیاء ۔ ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب منشی سابق سنڈ نقشہ نویس پشاور نے بہ اجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کارخانہ مین برائے فروخت ارسال کیا ہے ۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے ۔ غلامی ۳ر ۔ عصمت انبیاء ۱ر

اسلام کی پہلی کتاب ۔ بچون کے لئے نہایت مفید ہے ۔ قیمت ۲ر

آنہ ڈکشنری ۔ بچون کیلئے بہت مفید ہے ۔ قیمت ۱ر

کامن احمدی ۔ الانوار والے ۔ قیمت [illegible]

بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR - QADIAN

قیمت اخبار بدر پیشگی سے ر ، مابعد للعہ ر

ای جہان منتظر خوش باش کامد دستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

قادیان میں عہ ، گورنمنٹ ، قیمت از غربا، طلباء دیگر مذاہب عہ

جلد ۶ | مورخہ ۲۴ - شعبان ۱۳۲۵ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۳۱ - اکتوبر ۱۹۰۷ء | نمبر (۴۰)

فی پرچہ ۲ ر ، از بیرون للعہ ر

چہ گویم با تو گرائی چہ در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

دس شرائط بیعت

اوّل ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے ۔ شرک سے مجتنب رہیگا ۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم ۔ خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہ ہوگا ۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکر اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم ۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت ۔ عسر اور یسر ۔ نعمت و بلا مین اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے مونہہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر یک راہ مین دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہان تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں مین پائی نہ جاتی ہو ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا ۔ مصطفیٰ مارا امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم ۔ ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست ۔ بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمدؐ ہست نام ۔ دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن ۔ جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام ۔ ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست ۔ زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ مارا وحی و ایمائے بود ۔ آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال ۔ وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست ۔ ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

آن ہمہ از حضرت احدیّت است ۔ منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست ۔ منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین ۔ آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست ۔ ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یک قدیم و دیگری انسان [illegible] ۔ نزد ما کفر است غفران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ	عہ
معاونین درجہ اول جن کو عہ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے	صہ ر
معاونین درجہ دوم جن کو عہ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے	للعہ ر
عام قیمت پیشگی	سے ر
مابعد	للعہ ر
فی پرچہ	۲ ر

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے ان سے حساب مابعد لی جاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اُسے پندرہ یوم کے اندر طلب کرنا چاہیئے ۔ بعد مین نہین مل سکیگا رسید زر اخبار مین دیجاویگی جو روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہیئے ۔ ترسیل زر بنام میان معراج الدین عمر قادیان ضلع گورداسپور ہونی چاہیئے

منیجر

وہ الفاظ جنمین حضرت مسیح موعود بیعت لیتے ہین ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ ۔ ۲ بار ۔ آج مین احمدؑ کے ہاتھ پر اُن تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہون جنمین مین گرفتار تہا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہان تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۳ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہون کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین ۔ آمین اس کے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہین ۔

کرکتہ حاجی محمد حسین احمدی

ایک احمدی شاگرد کی غیر احمدی اوستاد کو دعوت حق

مخدومی مکرمی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مین خدائے عزوجل کو حاضر وناظر خیال کرکے شہادت دیتا ہون۔ کہ جب سے جہان مین سلسلہ نبوت کا شروع ہوا ہے۔ کوئی پیغمبر بھی آسمان سے نازل ہوا ہے؟ ہرگز نہین۔ بلکہ سب کے سب دیگر انسانون کی طرح زمین کے باشندے تھے اور آسمان سے آنے کی ضرورت بھی بالبداہت دروغ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ خود سورۃ بنی اسرائیل مین فرماتا ہے۔ قل لوکان فی الارض ملٰئکۃ یمشون مطمئنین لنزلنا علیھم من السماء ملکاً رسولا۔ یعنے انسانون کے واسطے تو انسان ہی پیغمبر زمین سے آیا کرتے ہین نہ کہ آسمان سے۔ آسمان سے تو اس صورت مین فرشتے نازل ہوسکتے ہین۔ اگر زمین پر فرشتے رہتے ہون اور ساتھ ہی اسی عبارت کے ملحق افضل الرسل محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کفار مکہ نے معجزہ مانگا ہے۔ کہ آپ آسمان پر چڑھ کر کتاب لے آوین۔ تاکہ ہم پڑھین۔ تو اس کے جواب مین وحی نازل ہوئی۔ کہ ان کو کہدے۔ کہ مین تو انسان ہون فرشتہ نہین ہون۔ کہ آسمان پر چڑھ جاؤن۔ الفاظ یہ ہین اوترقیٰ فی السماء ولن نؤمن لرقیک حتی تنزل علینا کتاباً نقرءہ۔ قل سبحان ربی ھل کنت الا بشرا رسولا۔ جب حال یہ ہے تو مین خدا کی قسم کھاکر کہتا ہون۔ کہ انسان بجسدہ العنصری کبھی آسمان پر نہین گیا۔ اور نہ جاسکتا ہے۔ صرف روح اور فرشتے ہی آسمان پر چڑھتے ہین۔ جیسا کہ آیت مذکورہ بالا شاہد ہے تعرج الملٰئکۃ والروح الیہ۔ تعرج البشر والجسم۔ تو کہین نہین لکھا اور کلمہ بھی روح کو کہتے ہین۔ جیسے فرمایا۔ کلمتہ القاھا الی مریم وروح منہ عیسےٰ علیہ السلام کے بارے مین آیا ہے اور روحون کا رفع اعمال صالحہ کی وجہ سے ہوتا ہے۔ خبیث روحین تو جسم مین جیوتی جاگتی ہین۔ ان کو رفع الی اللہ سے کیا غرض۔ قرآن شریف مین آیا ہے۔ کہ الیہ یصعد الکلم الطیب والعمل الصالح یرفعہ۔ اور اسی طرح سے ہر پیغمبر اور نیک روح کا بعد از وفات رفع الی اللہ ہوتا ہے۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی ہوا اور دیگر پیغمبرون کا بھی ہوا۔ اور اسی طرح سے بعینہ عیسےٰ علیہ السلام کا بعد از وفات ہوا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ یٰعیسےٰ انی متوفیک[1] ورافعک[2] الی ومطھرک۔ رفع چونکہ ہمیشہ بعد از وفات ہوتا ہے لہذا وفات کا پہلے واقعہ ہونا بموجب سنۃ اللہ ٹھیک ہے۔ چونکہ رفع اور تطہیر کے وعدے مدت سے پورے ہوچکے ہین۔ لہذا بلغیر شک پہلا وعدہ ان سے پہلے پورا ہوچکا ہے اور قرآن شریف مین جو عیسےٰ علیہ السلام کی بابت بل رفعہ اللہ الیہ آیا ہے۔ اس کے روح کی بابت آیا ہے۔ ورنہ جسم خاکی تو خاک ہی مین جگہ پاتا ہے۔ جیسا فرمایا الم نجعل الارض کفاتا احیاءً وامواتاً لیکن رفعہ اللہ الیہ کے فقرہ اور صحیح بخاری کی حدیث لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم سادہ لوح مسلمانون بیچارون کو بڑے دہوکے مین ڈالا ہے۔ مولوی عقل کو کام مین لاکر عیسےٰ علیہ السلام کو بجسدہ العنصری آسمان پر کبھی چڑھا دیتے ہین اور پھر اس کے اترنے کی بھی منتظر ہین۔ حالانکہ انسان کا بجسدہ العنصری رفع اور نزول قرآن مین کہین مرکوز نہین اور حدیث مین جو نزول کا لفظ آیا ہے۔ اس کے مجازی معنے ہین جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ا۔ قد انزلنا علیکم لباساً۔ ۲۔ انزل اللہ ذکراً رسولا۔

- - - - - - - - - - - -

۳۔ انزلنا الحدید۔ یعنے ہمنے لباس اتارا۔ ہم نے نبی ذکر کرنے والا اتارا۔ اور ہم نے چار پائے گھوڑے وغیرہ اتارے۔ ہمنے لوہا اتارا۔ کیا یہ چیزین پہلے زمین مین موجود نہ تھین۔ واقعی تھین اور ایسے مسیح کا آنا ہمارے مین سے ہی اسی واسطے اماماکم منکم کہا گیا ہے۔ اسی حدیث مین جس مین نزول کا لفظ ہے۔ نزول من السماء کا لفظ نہین آیا۔ ان ینزل فیکم ابن مریم آیا ہے۔

خلاصہ اس تمام تقریر کا یہ ہے

کہ چونکہ آپ میرے اوستاد ہین اور حج کے لئے بھی تیار ہین لہذا مین آپ کی خدمت مین باادب گذارش کرتا ہون۔ کہ آپ جانے سے پہلے کتاب حقیقۃ الوحی کا جو خدمت مین روانہ کرتا ہون۔ خوب مطالعہ کرین اور پھر سوچین۔ کہ کیا یہ مسیح برحق ہے یا نہین یا وہی مسیح نہین جس کی مسلمانون کو انتظار ہے۔ مین خدا کی قسم کھاکر آپ کو یقین دلاتا ہون کہ یہ وہی ہے۔ جس کے آنے کا مسلمانون کو انتظار تھا اور وہ خود فرماتا ہے۔ وہو ہذا۔ واللہ انی انا المسیح الموعود الامام المنتظر المعہود ومعی ربی الودود وواللہ انہ لا یضیعنی ولو عادانی الجبال وواللہ لا یترکنی ولو ترکنی الاحباء والعیال وواللہ انہ یعصمنی ولو اتی العدا بالرھفات۔ وواللہ انہ یاتینی ولو القی فی الفلوات وغیرہ وغیرہ۔ اور مین وقتاً فوقتاً اپنے استادون کو اور مکرمون کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا رہتا ہون کہ وہ اس نعمت عظمیٰ سے محروم نہ جائین اور آپ بھی اگر حدیث من لم یعرف امام زمانہ فمات میتۃ الجاہلیۃ پر غور کرین تو آپکے ذمہ بھی ایک بڑا بھاری فرض ہوجاتا ہے۔ کہ اس مدعی کے دعوے مین ضرور غور کرین وہی مدعی پھر کہتا ہے۔

ا۔ رسید مژدہ زغیبم کہ من ہمان مردم۔ کہ او مجدد این دین و رہنما باشد۔ حدیث علی راس الخ

۲۔ لوائے ماپنہ ہر سعید خواہد بود۔ ندائے فتح نمایان بنام ما باشد
خبیث لوگ اس سلسلہ مین داخل ہوکر بھی کٹ جاتے ہین یہ تو سعید لوگون کا سلسلہ ہے۔ آپ کو ایسے خبیث لوگون کی مثالین حقیقۃ الوحی مین ملین گی۔ اب مرزا صاحب کے مرید قریباً چار لاکھ ہین۔ مصر۔ عرب۔ فارس۔ کابل۔ ہندوستان وغیرہ مین۔

۳۔ عجب است اگر خلق سوئے ما ببرد ند۔ کہ ہر کجا کہ غنی بود گدا باشد
اب تو خلقت کا انبوہ اتنا ہوتا ہے۔ کہ جگہ بھی نہین ملتی۔

۴۔ گل کہ روئے خزان راگہے نخواہد دید۔ ببلغ ماست اگر قسمت ربلا باشد

(۵) منم مسیح بہ بانگ بلند مے گویم
منم خلیفہ شاہے کہ بر سما باشد

(۶) مقدر است کہ روزے ازین ادیم زمین
ہزار ہا دل وجان برد ہم فدا باشد

خداوند تعالیٰ آپ کو بصیرت کی آنکھین عطا کرین اور آپ بعد از مطالعہ کتاب امام وقت کو پہچان کر حج پر روانہ ہوں

خاکسار

خاکسار غلام محمد احمدی۔ ہیڈ ماسٹر میانوالی

رمضان لف شر کے اوقات سحر اور افطار کا نقشہ اس اخبار مین دیا گیا ہے اور مسائل روزہ بھی بیان کئے گئے ہین۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر

مورخہ ۲۴ شعبان ۱۳۲۵ھ مطابق ۳ اکتوبر ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۳۰ ستمبر ۱۹۰۷ء - ۱ انت منی بمنزلۃ رحی الاسلام

ترجمہ - تو مجھ سے بمنزلہ اسلام کی چکی کے ہے -

۲ - انرتک و اخترتک

ترجمہ - مین نے تجھے روشن کیا اور تجھے پسند کیا -

۳ - ان اللہ معی فی کل حال

ترجمہ - خدا ہر حال مین میرے ساتھ ہے -

۴ - ہر ایک حال مین تمہارے ساتھ مین ہون تیری منشا کے مطابق

۵ - کل یوم ھو فی شان

(یعنی ہمیشہ موافقت کرنا لازمی امر نہین - ابتلا بھی درمیان مین)

۶ - احببت ان اعرف

ترجمہ - مین نے چاہا کہ مین پہچانا جاؤن -

۷ - انی انا ربک الرحمان - ذوالعز والسلطان

ترجمہ - مین تیرا رب رحمان ہون صاحب عزت کا اور صاحب غلبہ کا

۸ - انت منی بمنزلۃ عرشی

۹ - انت منی بمنزلۃ ھارون

(یعنی تو میرے دین کی نصرت کرتا ہے جیسے ہارون موسیٰ کی نصرت کرتا تھا)

۱۰ - الم ترکیف فعل ربک باصحاب الفیل - الم یجعل کیدھم فی تضلیل و ارسل علیھم طیراً ابابیل

۱۱ - لاالف آف ین (ترجمہ) تلخ زندگی

۱۲ - رب ارحمنی ان فضلک و رحمتک ینجی من العذاب

ترجمہ - اے میرے رب مجھ پر رحم فرما تحقیق تیرا فضل اور تیری رحمت عذاب سے نجات دیتی ہین یعنی تیرا فضل اور تیری رحمت عذاب سے بچاتے ہین -

۱۳ - تعلقت بالاھداب

ترجمہ - مین نے دامن سے تعلق کیا یعنی اس کا دامن پکڑا

۲۱ ستمبر ۱۹۰۷ء - ما بقی لی ھم بعد ذلک

ترجمہ - اس کے بعد میرے واسطے کوئی غم باقی نہ رہا

۱۵ ستمبر ۱۹۰۷ء - "خدا خوش ہو گیا"

یا عبداللہ انی معک (ترجمہ - اے خدا کے بندے مین تیرے ساتھ ہون

(نوٹ - ۱۹ ستمبر کے الہامات گذشتہ اخبار مین صحیح نہیں چھپے تھے اس واسطے اب دوبارہ لکھے گئے)

اخبار قادیان

حضرت اقدس مسیح موعود کی توجہ آجکل اس امر کی طرف ہے کہ مختلف بلاد مین سلسلہ حقہ کے واعظین ارسال کئے جاوین -

درس قرآن شریف حسب معمول حضرت مولوی نورالدین صاحب روزانہ مسجد اقصیٰ مین کرتے ہین -

حضرت مولوی محمد احسن صاحب بجر یت اسی جگہ مین حضرت نے فرمایا ہے کہ ان کو بھی واعظ مقرر کیا جائیگا - آپ نے خطبہ جمعہ مسجد مبارک مین گذشتہ جمعہ کو پڑھا اور ضرورت واعظین پر وعظ فرمایا -

چودہری مولا بخش صاحب معہ اپنے بھائی اور اہل خانہ کے ایک ہفتہ کی رخصت پر حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے تھے - گذشتہ ہفتہ کو واپس سیالکوٹ چلے گئے - حضرت میر حامد شاہ صاحب بھی اگر

واعظین سلسلہ حقہ

آج سے قریب دو سال پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توجہ اس امر کی طرف ہوئی تھی کہ ہائی اسکول جو یہاں بنا ہوا ہے اگرچہ اُس سے یہ فایدہ حاصل ہو رہا ہے کہ دیگر مدارس میں صرف تعلیم رواجی میں غرق ہو کر جو نوجوان طلبار اپنے دین سے بے خبر اور لاپرواہ ہو کر بے باک اور بے دین ہو جاتے ہیں اُس بد اثر سے بچکر اس مدرسہ میں طلبار نیکی اور دینداری سیکھتے ہیں اور اسلامی غیرت ایک حد تک اُن کے دلوں میں جگہ پکڑ لیتی ہے جو بعد کی زندگی میں انہیں نسبتاً ایک نمونہ بنا دیتی ہے تاہم اس سے یہ مقصد حاصل نہیں ہوتا کہ ایسے نوجوان پیدا ہوں جو دنیاوی مقاصد کو بالکل ترک کر کے اپنی زندگیاں صرف دینی خدمات کے واسطے وقف کر دیں۔ حضرت اقدس کے اس منشار کو پورا کرنے کے واسطے اُس وقت ناظمانِ مدرسہ نے یہ مناسب سمجھا کہ مدرسہ تعلیم الاسلام کے ساتھ ساتھ ایک ایسا مدرسہ بھی قائم کیا جائے جس میں طلبار کو یونیورسٹی کے امتحانات کے واسطے طیار نہ کیا جائے۔ بلکہ رواجی تعلیم کا تھوڑا حصہ ضرورتاً قائم رکھکر اُن کا تعلیمی حصہ زیادہ تر کتب دینی کے پڑھنے میں صرف ہو تاکہ وہ تحصیل علوم دینی کر کے قومی واعظ اور خطیب بن سکیں۔ چنانچہ اس مدرسہ کی ایک جماعت سال گذشتہ میں اور دوسری جماعت سال حال میں کھولی گئی تھی اور تیسری انشاء اللہ آئندہ نومبر میں کھل سکے گی۔ اس حصہ مدرسہ کی حالت تاحال ایسی نہیں کہ پورے طور سے قابل تسلی ہو۔ مگر ناظمان مدرسہ اور بزرگانِ دین اُس میں مناسب اصلاح کی تجاویز کے فکر میں ہیں۔ اور امید کی جاتی ہے کہ اللہ تعالے کے فضل سے وہ بالآخر ایک عمدہ صورت اختیار کریگا۔ اگر خدا نے توفیق دی تو کسی اگلے اخبار میں اس کے متعلق مفصل مضمون لکھکر یہ مسئلہ قوم کے اہل الرائے کے آگے انشار اللہ پیش کیا جائیگا۔

اب اس مضمون کے لکھنے کا یہ منشا ہے کہ چند روز سے اللہ تعالے نے اپنے رسول کے دل میں یہ خاص جوش ڈالا ہے کہ واعظین سلسلہ حقہ کے جلد تقرر کے واسطے جماعت کے خواندہ اور لائق آدمیوں سے جو اس کام کے واسطے اپنے آپ کو وقف کر سکیں انتخاب کیا جائے اور ایسے آدمیوں کو خدمت تبلیغ سپرد کر کے مختلف مقامات پر بھیجا جائے۔ دسمبر ۱۹۰۵ء کے جلسہ میں حضرت مولوی نورالدین صاحب نے بھی اس قسم کی تجویز پیش کی تھی کہ مدرسہ میں باقاعدہ طور پر واعظین طیار کرنے سے پہلے سردست جماعت کے خواندہ اور لائق آدمیوں کو کچھ عرصہ قادیان میں رکھکر دینی تعلیم دیکر یہ خدمت اُنکے سپرد کی جائے۔ ہر ایک امر کے واسطے ایک وقت ہوتا ہے اور اب جبکہ خدا تعالے نے اپنے مامور کو اس کام کے جلد پورا کرنے کے واسطے جوش عطا فرمایا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس کا وقت آگیا ہے۔ یہ بات کہ حضرت صاحب کس قسم کے آدمی اس کام کے واسطے چاہتے ہیں اس کے اظہار کے لئے میں خود حضرت اقدس کی تقریر کو اس جگہ مختصراً تحریر میں لاتا ہوں۔

"فرمایا۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کا نمونہ دیکھنا چاہئے۔ وہ ایسے نہ تھے کہ کچھ دین کے ہوں اور کچھ دنیا کے۔ بلکہ وہ خالص دین کے بن گئے تھے۔ اور اپنا جان و مال سب اسلام پر قربان کر چکے تھے۔ ایسے ہی آدمی ہونے چاہئیں جو سلسلہ کے واسطے مبلغین اور واعظین مقرر کئے جائیں۔ وہ قانع ہونے چاہئیں۔ اور دولت و مال کا ان کو فکر نہ ہو۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب کسی کو تبلیغ کے واسطے بھیجتے تھے تو وہ حکم پاتے ہی چل پڑتا تھا۔ نہ سفر خرچ مانگتا تھا اور نہ گھر والوں کے افلاس کا عذر پیش کرتا تھا۔ یہ کام اُس سے ہو سکتا ہے جو اپنی زندگی کو اس کے لئے وقف کر دے۔ متقی کو خدا تعالے آپ مدد دیتا ہے۔ وہ خدا کیواسطے تلخ زندگی کو اپنے لئے گوارا کرتا ہے۔ اگرچہ بہت سے لوگ اس جگہ آتے ہیں مگر جب کچھ بھی ملونی دنیا کی ساتھ ہو تو اُس کی مثال ایسی ہے جیسا کہ پانی میں تھوڑا سا پیشاب مل گیا ہو۔ خدا اُس کو پیار کرتا ہے جو خالص دین کے واسطے ہو جاوے۔ ہم چاہتے ہیں کہ کچھ آدمی ایسے منتخب کئے جائیں جو تبلیغ کے کام کے واسطے اپنے آپ کو وقف کر دیں اور دوسری کسی بات سے غرض نہ رکھیں۔ ہر قسم کے مصائب اُٹھائیں۔ اور ہر جگہ پر پھیر نکلیں اور خدا کی بات پہنچائیں۔ صبر اور تحمل سے کام لینے والے آدمی ہوں۔ انکی طبیعتوں میں جوش نہ ہو۔ مگر ہر ایک سخت کلامی اور گالی کو سُن کر آگے نرمی کے ساتھ جواب دینے کی طاقت رکھتے ہوں۔ جہاں دیکھیں کہ شرارت کا خوف ہے وہاں سے چلے جائیں اور فتنہ و فساد کے درمیان اپنے آپ کو نہ ڈالیں اور جہاں دیکھیں کہ کوئی سعید آدمی اُن کی بات کو سُنتا ہے اُس کو نرمی سے سمجھائیں۔ جلسوں اور مباحثوں کے اکھاڑوں سے پرہیز کریں کیونکہ اس طرح فتنہ کا خوف ہوتا ہے آہستگی اور خوش خلقی سے اپنا کام کرتے ہوئے چلے جائیں"

حضرت کے اس فرمان کو سُنکر بعض دوستوں نے اپنی خدمات کو اس کام کے واسطے وقف کیا ہے یہ وہ دوست ہیں جو قادیان میں رہتے ہیں اور ان کی تعداد اس وقت تک بارہ تک پہنچ چکی ہے۔ حضرت نے عاجز راقم (محمد صادق) کو حکم دیا ہے کہ ایسے بزرگ اصحاب کی فہرست بناتا جاؤں۔ چنانچہ ایک رجسٹر اس فہرست کے واسطے کھولا گیا ہے اور تمام درخواستیں ایک جگہ اکٹھی محفوظ رکھی جاتی ہیں۔ سب سے پہلی درخواست شیخ تیمور[1] صاحب طالب علم گورنمنٹ کالج لاہور کی ہے اور اُن کے علاوہ چوہدری فتح محمد[2] صاحب۔ مولوی سید سرور شاہ[3] صاحب۔ میاں محمد حسن[4] صاحب۔ ......[5] ۔ مولوی غلام محمد[6] صاحب۔ ماسٹر محمد دین[7] صاحب۔ شیخ عبدالرحمن[8] صاحب۔ اکبر شاہ خان[9] صاحب۔ مولوی عظیم اللہ[10] صاحب۔ مولوی فضل دین[11] صاحب۔ خواجہ عبدالرحمن[12] صاحب۔ قاضی عبداللہ[13] صاحب نے بھی حضرت کے حضور درخواستیں دی ہیں۔ ان سب درخواستوں پر حضور علیہ السلام نے خوشنودی کا اظہار فرمایا ہے مگر سردست کسی کو مقرر نہیں فرمایا۔ غالباً کچھ عرصہ کے بعد انتخاب کیا جائیگا۔

ان میں سے جو صاحبان تعلیم پاتے ہیں یا امتحان دے چکے ہیں ان کو تعلیم کے پورا کرنے یا امتحان کے نتائج کا انتظار کرنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ بیرونجات سے جو اصحاب اپنے آپ کو اس خدمت کے واسطے طیار پاویں وہ بعد استخارہ مسنونہ حضرت کی خدمت میں اپنی درخواست روانہ کر سکتے ہیں۔

ایک دلی جوش کا اظہار

نحمدہ ونصلی - مکرمی ایڈیٹر صاحب - السلام علیکم - میرے ایک دوست ہیں - جو شاعر بھی ہیں - وہ اعلیٰ حضرت کے مرید ہیں - اُن کی ایک جدید چٹھی نے میرے دل میں ذیل کے اشعار لکھنے کی تحریک پیدا کر دی - میں شاعری سے چنداں اُنس نہیں رکھتا - لیکن میرے دل کے درد نے جو ایک شاعر دوست کے لئے میں محسوس کرتا ہوں مجھ سے آج یہ شعر لکھا دیئے میں چاہتا ہوں کہ وہ ایشیائی شاعری سے بھی الگ ہو کر پاک شاعری کو اختیار کریں - ممکن ہے ایک شاعر کی نگاہ میں یہ شعر لغزش سے خالی نہ ہوں - لیکن ارباب سخن اس تنقید یا سخن گستری کی نگاہ سے نہ دیکھیں بلکہ یہ ایک درد کا اظہار ہے جو ایک دوست کے سچے اضطراب پر جو اُس کسب سلوک کے لئے ہے - میں محسوس کر رہا ہوں - میری حبیب لبیب کسب سلوک کے اُن منازل کو بہت جلد طے کرنا چاہتی ہے جو **استقامت - ابتلا - تلخ کامی - صبر - ثبات قدم - سچی تبدیلی** اور مرشد کے **حضور** ایک لمبی اقامت کا نتیجہ ہوتی ہیں - مرشد کے حضور چند دن کا قیام نفع رساں نہیں ہو سکتا - ممکن ہے سلسلہ عالیہ کے احباب میں بھی بہت سے دوست اس قسم کی اضطراب اور شتاب کاری میں مبتلا ہوں اس لئے میں نے پسند کیا کہ ان شعروں کو جو محض ایک دوست کے عنایت نامہ کا جواب تھے - آپ کے پاس بغرض اندراج اخبار بھیجدوں - درج فرما کر مشکور فرمادیں والسلام * (خواجہ کمال الدین وکیل چیف کورٹ پنجاب لاہور)

میکدہ دیدہ مگر بو شمیدی توہنوز — ساغر جام اقامت نہ چشیدی - توہنوز
در پئے زلف و خطے عمر پریشاں کردی — سنبلستان حقیقت کہ ندیدی - توہنوز
شورش زاغ و زغن کردہ خوش وائے مگر — نغمہ مرغ معارف نہ شنیدی - توہنوز
تو [illegible] عدم صبر و ثبات — درخیابان طریقت چہ دویدی - توہنوز
فصل گل بر سر و بال پریشونت چہ شدہ — بچمن آمدہ دانہ نہ چیدی - توہنوز
رو خیال مئے گلفام بکن دور از سر — شبستان بلا ہا نہ مکیدی - توہنوز
طلب بادہ و بر زور وکشی استعجاب — جرعہ جام محبت نہ چشیدی - توہنوز
بہ حرم باز ترا - لیک ثبات تو چہ شد — حیرنم - روی نگارین نہ دیدی - توہنوز
ایکہ اوصاف ملائک ہمہ در طبع تو ہست — لبیک با بار وے ہمت - نہ پریدی - توہنوز
طوطی طبع تو شیریں سخنی کے باید — ایکہ از پنجہ (صیاد) رمیدی - توہنوز
شمع ساں بار دھند تا بہ شبستان چہ روی — کہ چو پروانہ بخود نہ طپیدی توہنوز
برق و پیش تو جولانگہ افلاک **کمال** — چہ شد عزمت کہ زلیسنی نہ جہیدی - توہنوز

اوقات سحری ماہ رمضان

جب تک کسی چیز کے اسباب مہیا نہ ہوں اس وقت تک اگر اس امر کے سمجھنے میں کسی سے کوئی غلط فہمی ہو جائے تو وہ عنداللہ معذور خیال کیا جا سکتا ہے - مگر جب باوجود اسباب کی موجودگی کے پھر بھی غفلت اور بے پروائی سے کام لیا جائے تو یقیناً مواخذہ الٰہی سے بجز توبہ و استغفار بچنا دشوار ہے - عام کلمہ گو مسلمانوں میں پچاس فی صدی مرد تو ایسے ہیں - جو روزہ رکھتے ہی نہیں - پھر اس لئے کہ وہ محض نام کے مسلمان ہیں اور میں نے غور کر کے دیکھا ہے کہ آج کل ان لوگوں نے نماز روزہ کو ذکور و اناث میں تقسیم کر رکھا ہے فی صدی دو عورتیں بھی نماز نہیں پڑھتیں گویا وہ سمجھتی ہیں کہ نماز ہم پر فرض نہیں ایسا ہی مرد روزہ نہیں رکھتے اور یہ عورتوں کا حصہ سمجھتے ہیں - پھر ان میں سے جو رکھتے ہیں ان کا یہ حال ہے کہ روٹی کھا کر صبح کے بعد اس وقت تک جبکہ دن نکلنے میں تقریباً چالیس منٹ رہ جاتے ہیں حقہ پیتے رہتے ہیں - ان کا مذہب یہ ہے کہ جب تک چیونٹی چلتی ہوئی نظر نہ آئے کھانا پینا جائز ہے بعض مُلاں کی اذان کے منتظر رہتے ہیں - اور مُلاں صاحب خواب خرگوش سے تقریباً اسی وقت بیدار ہوتے ہیں اور تمام لوگوں کے روزہ نہ ہونے کا گناہ اپنے سر پر اُٹھاتے ہیں دوسرے وہ ہیں جو پرہیزگاری کی راہ سے دو بجے رات سے بھی پہلے روٹی کھا لیتے ہیں - اور پھر مزے سے سو رہتے ہیں اور دن نکلنے کے وقت بیدار ہو کر دو چار ٹھونگے لگا لیتے ہیں جنہیں اپنی اصطلاح میں نماز فجر کہتے ہیں حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طرز عمل ہمیں بتاتا ہے کہ آپ سحری سویرے نہیں کھاتے تھے بلکہ آپ کی نماز فجر اور روٹی کھانے میں صرف پچاس یا ساٹھ آیت کا فرق ہوتا تھا جسے ہم بالفاظ دیگر دس بارہ منٹ کہ سکتے ہیں - بے شک ایسے لوگ بھی ہیں - جو چاہتے ہیں کہ ہم ایک درمیانی وقت پر اُٹھیں اور ایسے وقت کھانا کھائیں جو سنت الرسول کے مطابق ہو مگر پھر بھی وہ کسی وجہ سے معذور رہتے ہیں - بعض اوقات غلط فہمیاں بھی ہو جاتی ہیں - اور وہ صبح صادق کا وقت ٹھیک دریافت نہیں کر سکتے - لیکن اس میں ان کا چنداں قصور نہیں - مگر تاہم یہ جتا دینا ضروری ہے - کہ انسان کی آنکھ تو بہت دھوکا کھاتی ہے - ایام بیض میں اور اس کے بعد جب سات آٹھ روز تک چاند کی روشنی رہتی ہے تو طلوع فجر کا پتہ اس کے اصلی وقت سے تقریباً بیس منٹ بعد لگتا ہے - اور یہ بات قیاسی نہیں بلکہ میں نے کئی سال جبکہ مطلع صاف ہو اس بات کو آزمایا ہے کہ مشرق میں وہ پو پھٹنے کی روشنی اس وقت ظاہر ہوتی ہے جبکہ عام قانون قدرت و حساب و تجربہ صحیحہ کے موافق بیس منٹ ہو چکے تھے سو ان تمام مشکلات سے نکلنے کے لئے میرے خیال میں ہم مسلمانوں کو گھڑیوں سے کام لینے کی عادت ڈالنی چاہئے - گھڑی رکھنا تو عام فیشن میں داخل ہو چکا ہے مگر کتنے ہیں جو صرف اس خیال سے گھڑی رکھتے ہیں - کہ ہم اس سے اوقات صلوٰۃ و سحری کا موازنہ کرینگے - ایک جھروکہ کسی صحابی نے رکھا - رسول اللہ صلعم نے پوچھا یہ کیسا ہے کہا کہ ہوا اور روشنی کے لئے فرمایا اگر اذان کی آواز سننے کا خیال سے رکھتے تو ثواب بھی ہوتا اور مطلب بھی حاصل بس اگر ہم گھڑیاں اس نیت سے رکھیں تو دوسرے کام بھی ہوتے جائیں - مگر گھڑیاں رکھنا تو آسان ہیں - ان سے کام لینا مشکل - میں تقریباً سات سال کے تجربہ سے ان نتائج پر پہنچا ہوں اور میں خدا کے فضل سے گھڑی سے نمازوں کے اوقات اور سحری وغیرہ کے متعلق بہت عمدہ کام لے سکتا ہوں - ایک وہابی مزاج پکار اُٹھیگا رسول اللہ صلعم کے وقت میں کب گھڑیاں تھیں مگر میں اسے سمجھانا چاہتا ہوں کہ عرب کے لوگ ستاروں وغیرہ کے مواقع سے ایسی خبر رکھنے والے تھے

کہ وہ گھڑی سے بھی زیادہ یقینی اوقات دریافت کرسکتے تھے۔ اس وقت بوجہ ناموجود ہونے کسی وقت شناس آلے کے وہ ایک حد تک معذور بھی تھے مگر ایک شخص باوجود ان اسباب سے متمتع ہونے کے کیونکر معذور قرار دیا جاسکتا ہے۔ گھڑیوں کی نسبت یہ بات ٹھیک ہے کہ ان میں سے کئی ریگولیٹ نہیں ہوتیں لیکن میرے خیال میں ہر قسم کی گھڑی سے کام لیا جاسکتا ہے بشرطیکہ شوق و عزم و استقلال ہے ہر ایک شخص ماہ رمضان سے پہلے کچھ دن اپنی آنکھ سے مشاہدہ کرلے کہ اس کی گھڑی پر طلوع آفتاب کس وقت ہوتا ہے اور غروب کس وقت۔ اور ہر روز جو فرق پڑے اس کا بھی حساب کرے پس اس اندازہ پر پھر ہر روز کے لئے ایک حساب کر لیا کرے۔ اور مومن غافل نہیں ہوتا اس لئے جب مطلع صاف ہو تو دوسرے چوتھے روز طلوع و غروب کو بچشم خود دیکھ کر اپنی گھڑی کی صحت کا اطمینان کرسکتا ہے چونکہ مختلف شہروں کے مختلف مطالع ہیں اس لئے ایک خاص وقت لکھنا فضول ہے خصوصاً جب گھڑیاں بھی ریلوے ٹائم پر نہ ہوں۔ اس لئے ایک عام قاعدہ لکھا جاتا ہے کہ آجکل صبح صادق طلوع آفتاب سے ایک گھنٹہ تیئس منٹ اول شروع ہوتی ہے مثلاً آجکل سوا چھ بجے دن چڑھتا ہے تو صبح کا وقت پانچ میں سے سات منٹ رہے شروع ہوگا احتیاط کے لئے ہم ڈیڑھ گھنٹہ رکھا کرتے ہیں اور غروب ساڑھے چھ بجے ہوتا ہے۔ روزہ افطار کرنے کیلئے نبی اکرم صلعم نے فرمایا کہ جس وقت مشرق سے رات چڑھ آئے اور دن غروب ہو تو افطار کریں میرا اپنا تجربہ ہے کہ یہ حالت قرص خورشید کے نظر سے پنہاں کے پانچ منٹ بعد ظاہر ہوتی ہے۔ پس اس وقت روزہ کھولنا چاہئے اور رات کو اٹھنا تو ہر خاندان کا اپنی اپنی ضرورتوں کے موافق ہے اس کے متعلق کوئی رائے نہیں دیجا سکتی۔ ہر شخص خود ایک دو روز کے تجربہ سے معلوم کرسکتا ہے میرے اندازہ میں دو گھنٹے صبح سے اول اٹھنا بہت کافی وقت ہوتا ہے۔ یہ مضمون ان کے لئے مفید ہے جن کے پاس گھڑیاں ہیں دوسرے حضرات بھی اگر شوق رکھیں تو کوئی بڑی بات نہیں صرف ۱۵ ار سے ٹائم پیس ملتا ہے جو اچھا چلتا ہے اور ہر گاؤں کی جماعت منگوا سکتی ہے یہ یاد رہے کہ بالکل گھڑی پر بھروسہ نہ ہو۔ (اکمل آف گولیکی ضلع گجرات پنجاب۔

طاعون کی جگہ کو چھوڑنا چاہیئے

۲۹ ستمبر ۱۹۰۷ء حکیم محمد حسین صاحب

قریشی کو مخاطب کرکے فرمایا کہ لاہور میں اکتوبر کے ماہ میں طاعون کا خوف معلوم ہوتا ہے۔ آپ ہمارے پہلے اصول کو یاد رکھیں کہ جب اردگرد طاعون کا غلبہ ہو یا مکان میں چوہے مریں تو فوراً اس مکان کو چھوڑ دو اور شہر کے باہر کہیں کھلی ہوا میں اپنے لئے جگہ بناؤ۔ باہر نکل کر بھی اس امر کی احتیاط کرنی چاہیے کہ پھر ایک ہی جگہ بہت سے آدمی جمع ہوکر وہی صورت خراب ہوا کی پیدا نہ کرلیں جو شہر میں تھی۔ سنت انبیاء یہی ہے کہ ایسی جگہ سے بھاگ جانا چاہیے خدا کا مقابلہ کرنا اچھا نہیں۔

پنجرے سے بلیاں اچھی ہیں

ایک شخص کا ذکر ہوا کہ وہ اس گاؤں میں سرکار کی طرف سے پنجرے لیکر آیا ہے کہ چوہوں کو مارا جائے فرمایا ہمارے گھر میں تو ایسے موقعہ پر بلیاں جمع ہوجاتی ہیں۔ پنجروں کی نسبت بلیوں کی خدمات ایسے موقعہ پر بہتر معلوم ہوتی ہیں کیونکہ بلی کے خوف سے چوہے بالکل بھاگ جاتے ہیں۔

بینظیر بیماری

فرمایا۔ طاعون ایک بے نظیر وبار ہے اس کے اثر سے نہ صرف انسان مرتے ہیں بلکہ جانوروں پر بھی پڑتی ہے۔ سرگودہا کے علاقہ میں سُنا گیا ہے کہ جنگل میں گلہریاں۔ بھیڑیئے اور گیدڑ بھی اس بیماری سے مرتے ہوئے دکھائی دیئے ہیں۔ یہ خدا کا غضب سخت ہے کوئی ایسی بیماری نہیں جو جانوروں اور آدمیوں اور چرندوں اور پرندوں سب پر اسطرح مساوی پڑے اور سب کو تباہ کردیوے۔

کیا اب بھی کوئی نذیر نہیں آیا

فرمایا۔ کہ قرآن شریف سے تو ثابت ہے کہ کسی ایک گاؤں پر بھی عذاب نہیں آتا جبتک کہ اُس سے پہلے خدا کا کوئی رسول نہ آوے تعجب ہے کہ ایسا عالمگیر عذاب زمین پر پڑ رہا ہے اور ہنوز ان لوگوں کے نزدیک خدا تعالےٰ کی طرف سے کوئی نذیر نہیں آیا۔ اور نہ اُن کے نزدیک کسی نذیر کی ضرورت ہے۔ یہ لوگ اسباب کی طرف التجا لیجاتے ہیں۔ سب ڈاکٹر بنے بیٹھے ہیں۔ زمانہ کی موجودہ حالت خود بتلا رہی ہے کہ اس زمانہ میں نذیر کا آنا نہایت ضروری تھا۔

ابتلائے خواب

فرمایا۔ اس زمانہ کے ابتلاؤں میں سے ایک یہ ہے کہ جس کسی کو کچھ خوابیں آجاتی ہیں یا زبان پر کچھ کلمات جاری ہوجاتے ہیں اور ان میں سے کچھ صحیح واقع ہوجاتے ہیں تو بس وہ سمجھ لیتا ہے کہ میں ولی ہوگیا ہوں رسول ہوگیا ہوں۔ خدا کا برگزیدہ بن گیا ہوں اُسکا پیارا ہوگیا ہوں۔ اور نہیں سوچتا کہ اُس کے نفس کا کیا حال ہے اور خدا تعالےٰ کیساتھ محبت اور وفا اور صدق اور اخلاص کا تعلق اُسکو کہانتک حاصل ہے اور کہ اُسکا دل کہانتک بدیوں سے پاک ہوکر نیکیاں حاصل کرچکا ہے صرف خوابوں کا آنا اور اُن کا سچا ہوجانا کوئی شے نہیں کیونکہ یہ بات تو تخم ریزی کے طور پر ہر انسان میں رکھی گئی ہے اور خدا کے کسی مامور و رسول کیوقت اسکی کثرت ہوجاتی ہے جیسا کہ چشمہ صافی سے پانی نکلتا ہے تو کچھ اور جگہوں پر پڑتا ہے۔ ایسی خواب دیکھنے والے کی کوئی خوبی اور نیکی کی نشانی نہیں میں نے دیکھا ہے ایک ہندو میرے پاس آیا کرتا تھا وہ ایسی ہی خوابیں کبھی کبھی سنایا کرتا تھا۔ ایک خاکروبہ ہمارے گھر میں آتی تھی وہ کہا کرتی تھی کہ سفنے (خوابیں) تو سچے ہی ہوتے ہیں جو سفنہ دیکھتی ہوں وہ سچ اُسیطرح ہوجاتا ہے۔ غرض یہ کوئی قابل فخر امر نہیں اور افسوس ہے کہ لوگ ایسے ٹھوکر کھاتے ہیں اور سخت نقصان اُٹھاتے ہیں ان لوگوں کیواسطے بہتر تھا کہ انکو کوئی خواب نہ آتا اور یہ دھوکے میں پڑکر تکبر نہ کرتے۔ وہ نہیں سمجھتے کہ ان خوابوں کی بنا پر اپنے آپکو کچھ سمجھنے لگنا اُن کیواسطے موجب ہلاکت ہے ہماری جماعت میں بھی بعض اسقسم کے لوگ ہیں جو لمبی خوابیں اور الہام مجھے خطوں میں لکھتے رہتے ہیں میں ایسے آدمیوں کی نسبت ہمیشہ خوف میں رہتا ہوں کہ یہ ٹھوکر کھائینگے۔ خوابیں تو ابوجہل کو بھی آتی تھیں۔ (فرعون کا خواب بھی سچا ہوگیا تھا سو یہ کچھ چیز نہیں اصل بات جسکے واسطے انسان کو کوشش کرنی چاہیے وہ قد افلح من زکھا ہے۔ اصل مقصد جو خدا بندے سے چاہتا ہے وہ یہ ہے کہ انسان تزکیہ نفس اختیار کرے جو شخص اپنی خوابوں کی طرف جاتا ہے وہ ٹھوکر کھاکر ہلاک ہوجائیگا۔ اسجگہ بہت عقلمندی درکار ہے۔ مجھکو الہی بخش کی نسبت بھی ہمیشہ یہ کھٹکا تھا اور آخر وہی نتیجہ نکلا۔

واعظ کیسے ہوں

قبل عصر۔ ۲۹ ستمبر ۱۹۰۷ء۔ فرمایا میں واعظین کے متعلق دیگر لوازمات کے سوچنے میں مصروف ہوں بالفعل ۱۲ آدمی منتخب کرکے روانہ کئے جائیں اور یہاں قریب کے اضلاع میں بھیجے جائیں بعد میں رفتہ رفتہ دوسری جگہوں میں جاسکتے ہیں۔ انکا اختیار ہوگا کہ مثلاً ایک دو ماہ باہر گذاریں اور پھر دس پندرہ روز کیواسطے واپس آجائیں اس کام کیواسطے وہ آدمی موزوں ہونگے جو کہ من یتق اللہ ویصبر کے مصداق ہوں۔ یعنی تقویٰ کی خوبی بھی ہو اور صبر بھی ہو۔ یاکہ وہ اسن ہوں نسق و فجور سے بچنے والے ہوں معاصی سے دور رہنے والے ہوں لیکن ساتھ ہی مشکلات پر صبر کرنیوالے ہوں۔ لوگوں کی دشنام دہی پر جو پیش آئیں ہر طرح کی تکلیف اور دکھ کو برداشت کرکے صبر کریں۔ کوئی مارے تو بھی مقابلہ نہ کریں جس سے فتنہ و فساد ہوجائے۔ دشمن جب گفتگو میں مقابلہ کرتا ہے تو وہ چاہتا ہے کہ ایسے جوش دلانے والے کلمات بولے جن سے فریق مخالف صبر سے باہر ہو کر اُسکے ساتھ آمادہ بجنگ ہوجائے۔ اخراجات کے معاملہ میں ان لوگوں کو صحابہ کا نمونہ اختیار کرنا چاہیے کہ وہ فقر و فاقہ اٹھاتے تھے اور جنگ کرتے تھے اور ادنیٰ سا معمولی لباس کو اپنے لئے کافی جانتے تھے اور بڑے بڑے بادشاہوں کو جاکر تبلیغ کرتے تھے۔ یہ ایک نہایت مشکل راہ ہے قبل امتحان کسی کے متعلق ہم کوئی رائے نہیں لگا سکتے اور میں جانتا ہوں کہ مستحاملین بعض مدعی کچے نکلینگے۔ ابتک جسقدر درخواستیں آئی ہیں میں اُن سب پر نیک ظن رکھتا ہوں کہ وہ عمدہ آدمی ہیں اور صابر اور شاکر ہیں لیکن بعض ان میں سے بالکل نوجوان ہیں۔ میں عرفاً اور شرعاً لازم ہے کہ انکیواسطے ہم قوت لایموت کا فکر کریں گو ہر جگہ جہاں وہ جائینگے میں سمجھتا ہوں کہ ہماری جماعت میں وہ بات پائی جاتی ہے جو اخوت اسلام کیواسطے ضروری ہے ہماری جماعت کے لوگ انکی خدمت کرینگے۔ مگر پہلے سے انکے واسطے اسی جگہ انتظام مناسب ہوجانا بہتر ہے۔ واعظ ایسے ہونے چاہئیں جنکو معلومات وسیع ہوں

حاجت ہو۔ ۔۔۔ اور بخل ہے کہ کرتے ہوں کسی کی گالی سہ لو اور غصہ نہ ہو جائیں۔ اپنے نفسانی جھگڑے انکو درمیان میں نہ ڈال بیٹھیں۔ خاکسارانہ اور مسکینانہ زندگی بسر کریں۔ سعید لوگوں کو تلاش کرتے پھریں جس طرح کوئی کھوئی ہوئی

بدر

مورخہ ۲۴ شعبان ۱۳۲۵ھ مطابق ۳ اکتوبر ۱۹۰۷ء

رمضان المبارک

روزہ قرآن شریف مین

چونکہ ماہ صیام بہت قریب آرہا ہے اس واسطے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ روزے کی عبادت کے متعلق چند ضروری باتین اخبار مین درج کی جاوین۔ تاکہ ناظرین اخبار کو موقعہ پر کارآمد ہوں

قال اللہ تعالیٰ۔ یا یہا الذین امنوا کتب علیکم الصیامؐ کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون۔ ایامًا معدودٰت فمن کان منکم مریضًا او علے سفر فعدۃ من ایام اخر۔ وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین فمن تطوع خیرا فھو خیر لہ وان تصوموا خیر لکم ان کنتم تعلمون۔ شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن ھدی للناس وبینٰت من الھدیٰ والفرقان فمن شھد منکم الشھر فلیصمہ ومن کان مریضًا او علی سفر فعدۃ من ایام اخر۔ الایۃ

ترجمہ۔ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے اے ایمان والو! حکم ہوا ہے تم پر روزے کا جیسا حکم ہوا تھا۔ تم سے اگلوں پر تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔ کئی دن ہین گنتی کے۔ پھر جو کوئی تم مین بیمار ہو یا سفر مین تو گنتی چاہیئے اور دنوں سے اور جن کو طاقت ہے۔ تو بدلا چاہیئے ایک فقیر کا کھانا (یعنے اگر روزے نہ رکھ سکے) پھر جو کوئی شوق سے کرے نیکی تو اس کو بہتر ہے اور روزہ رکھو۔ تو تمہارا بھلا ہے۔ اگر تم سمجھ رکھتے ہو۔ مہینہ رمضان کا جو۔ اوتارا گیا ہے۔ اس کے حق مین قرآن مجید ہدایت واسطے لوگون کے اور دلیلین ہدایت کے سے اور سجھ۔ پس جو کوئی حاضر ہو تم مین سے مہینے مین پس چاہیئے کہ روزہ رکھے اس کو اور جو بیمار یا سفر اُوپر کے۔ پس گنتی ہو اور دنوں سے آخر تک۔

اللہ تعالیٰ نے روزے کی علّت غائی یہ بیان فرمائی کہ انسان متقی بن جائے۔ کیونکہ روزے کے ذریعہ سے انسان کو اپنے نفسانی جذبات کو قابو کرنے اور اُن پر حکمرانی کی مشق پیدا ہوتی ہے اور جیسا کہ بھوک پیاس پر برداشت کرنے کی ایک طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ ایسا ہی دوسری خواہشون کو دبانے کی بھی قوت حاصل ہو جاتی ہے۔

کتب اوّلین

روزہ کی عبادت تمام ادیان مین پائی جاتی ہے۔ عزرا نبی کی کتاب باب ۸ آیت ۲۱ مین لکھا ہے۔ مین نے اہوا کے دریا پر منادی کرائی۔ کہ روزہ رکھین اور خدا کے آگے دکھ کھینچیں اور اس سے دعا مانگین۔ تو کہ اپنے اور اپنی اولاد اور مال کے لئے سیدہی راہ پاوین۔ یہودی لوگ پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھتے تھے۔ اور ایسا ہی روزے کے متعلق تاکید بائبل مین مفصلہ ذیل مقامات پر ہے یسعیا باب ۵۸ آیت ۳۔ سموئیل باب ۱۲ آیت ۱۶ دانیال باب ۹ آیت ۳۔ استر باب ۴ آیت ۱۶ یوئیل باب ۲ آیت ۱۲۔ باب ۲۔ آیت ۱۵۔

حضرت مسیح علیہ السلام نے روزے کو نہائت ضروری عمل قرار دیا ہے۔ خود بھی روزہ رکھا تھا اور شاگردون سے بھی فرمایا۔ جب کہ شاگردون نے دریافت کیا۔ کہ آپ دیو نکال سکتے ہین اور ہم کیون نہیں نکال سکتے۔ تو جواب مین فرمایا۔ کہ تم اپنی بے اعتقادی کے سبب۔ ایسے کام نہین کر سکتے۔ مین تمہین سچ کہتا ہون۔ کہ اگر تمہین رائی کے دانے کے برابر ایمان ہوتا تو پہاڑ کو یہان سے وہان چلا سکتے اور کوئی بات تم سے انہونی نہ ہوتی۔ پر یہ بات دعا اور روزے کے بغیر نہین ہوتی۔ متی باب ۱۷۔ آیت ۱۹ تا ۲۱۔

حدیث

حدیث شریف مین آیا ہے۔ وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم۔ قال اللہ عزّ وجل کل عمل ابن ادم لہ الا الصیام فانہ لی وانا اجزی بہ والصیام جنۃ فاذا کان یوم صوم احدکم فلا یرفث ولا یصخب فان سابہ احد او قاتلہ فلیقل انی صائم والذی نفس محمدؐ بیدہ لخلوف فم الصائم اطیب عنداللہ من ریح المسک۔ للصائم فرحتان یفرحھما اذا افطر فرح بفطرہ واذا لقی ربہ فرح بصومہ۔ متفق علیہ۔ وھذا لفظ روایۃ البخاری وفی روایۃ لہ یترک طعامہ وشرابہ وشھوتہ من اجلی الصیام لی وانا اجزی بہ والحسنۃ بعشر امثالھا۔

ترجمہ۔ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے۔ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے آدمی کے عمل اسی کے لئے ہین۔ مگر روزہ کہ وہ میرے لئے ہے اور مین ہی اس کا اجر دون گا اور روزے سپر ہین۔ جب تم مین سے کسی کے روزے کا دن ہو۔ تو فحش نہ بولے اور نہ بے ہودہ گوئی مین شور وغوغا کرے۔ اگر کوئی اس کو بُرا کہے یا لڑائی کا ارادہ کرے تو اس کو کہے کہ مین روزے دار ہوں۔ قسم ہے۔ اس ذات پاک کی۔ جس کے ہاتھ مین محمدؐ کی جان ہے۔ کہ روزہ دار کے موہنہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی بو سے زیادہ خوش ہے روزہ دار کو دو خوشیان ہین۔ ایک جب روزہ کھولتا ہے تو اس کو بہ سبب روزہ کھولنے کے خوشی ہوتی ہے اور ایک جب اپنے ربّ کی ملاقات کریگا تو اس کو بہ سبب روزہ کے خوشی ہوگی۔ متفق علیہ اور یہ بخاری کی ایک روائت کے لفظ ہین اور اس کی ایک روائت مین ہے رکھانا پینا۔ شہوت میرے لئے چھوڑتا ہے روزہ میرے لئے ہے اور مین ہی اس کی جزا دُون گا اور نیکی کی جزا دس گنی ہوتی ہے۔

وفی روایۃ لمسلم کل عمل ابن ادم یضاعف لہ الحسنۃ بعشر امثالھا الی سبعمائۃ ضعف۔ قال اللہ تعالیٰ الا الصوم فانہ لی وانا اجزی بہ یدع شھوتہ وطعامہ من اجلی۔ للصائم فرحتان فرحۃ عند فطرہ وفرحۃ عند لقاء ربہ ولخلوف فیہ اطیب عند اللہ من ریح المسک۔

ترجمہ۔ اور مسلم کی ایک روائت مین ہے۔ آدمی کے سب نیک عمل اس کے لئے دس گنے سے سات سو گنے تک بڑہائے جاتے ہین۔ مگر روزہ کہ وہ میرے لئے ہے اور مین ہی اس کی جزا دونگا۔ اپنی شہوۃ اور کھانا میرے لئے چھوڑتا ہے۔ روزہ دار کو دو خوشیان ہین۔ ایک خوشی روزہ کھولنے کے وقت ہے اور دوسری ربّ کی ملاقات کرنے کے وقت ہوگی اور اس کے مُنہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری کی خوشبو سے زیادہ خوش ہے۔

روزہ مثل حج کے ایک عاشقانہ رنگ کی عبادت ہے۔ جیسے کہ عاشق اپنے معشوق کے خیال مین اور اس کی تلاش مین کھانا اور پینا اور دیگر عیش وعشرت کی باتین سب بھول جاتا ہے۔ اسی طرح روزہ دار اپنے خدا کو راضی کرنے کے واسطے یہ عبادت بجا لاتا ہے اور سال بھر کا بارہوان حصّہ اس عبادت مین معروف ہو کر ترک بدی کی مشق مین ایک ریاضت اور مجاہدہ کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا قرب تلاش کرنے والوں کی راہ میں روزہ ضروری پڑا ہوا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے بھی ایک دفعہ چھ ماہ کا روزہ رکھا تھا۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں۔

"حضرت والد صاحب کے زمانہ میں ہی جبکہ ان کا زمانہ وفات بہت نزدیک تھا۔ ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ ایک بزرگ معمر پاک صورت مجھ کو خواب میں دکھائی دیا۔ اور اس نے یہ ذکر کر کے کہ کسی قدر روزے انوار سماوی کی پیشوائی کے لئے رکھنا سنت خاندان نبوت ہے، اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ میں اس سنت اہل بیت رسالت کو بجا لاؤں سو میں نے کچھ مدت تک التزام صوم کو مناسب سمجھا مگر ساتھ ہی یہ خیال آیا کہ اس امر کو مخفی طور پر بجا لانا بہتر ہے۔ پس میں نے یہ طریق اختیار کیا کہ گھر سے مردانہ نشست گاہ میں اپنا کھانا منگواتا اور پھر وہ کھانا پوشیدہ طور پر بعض یتیم بچوں کو جن کو میں نے پہلے سے تجویز کر کے وقت پر حاضری کے لئے تاکید کر دی تھی۔ دے دیتا۔ اور اس طرح تمام دن روزہ میں گذارتا اور بجز خدا تعالیٰ کے ان روزوں کی کسی کو خبر نہ تھی۔ پھر دو تین ہفتہ کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ ایسے روزوں سے جو ایک وقت میں پیٹ بھر کر روٹی کھا لیتا ہوں مجھے کچھ بھی تکلیف نہیں۔ بہتر ہے۔ کہ کسی قدر کھانے کو کم کروں۔ سو میں اس روز سے کھانے کو کم کرتا گیا یہاں تک کہ میں تمام رات دن میں صرف ایک روٹی پر کفایت کرتا تھا۔ اور اس طرح میں کھانے کو کم کرتا گیا۔ یہاں تک کہ صرف شاید چند تولہ روٹی میں سے آٹھ پہر کے بعد میری غذا تھی غالباً آٹھ یا نو ماہ تک میں نے ایسا ہی کیا اور باوجود اس قدر قلت غذا کے کہ دو تین ماہ کا بچہ بھی اس پر صبر نہیں کر سکتا۔ خدا تعالیٰ نے مجھے ہر ایک بلا اور آفت سے محفوظ رکھا۔ اور اس قسم کے روزہ کے عجائبات میں سے جو میرے تجربہ میں آئے وہ لطیف مکاشفات ہیں جو اس زمانہ میں میرے پر کھلے۔ چنانچہ بعض گذشتہ نبیوں کی ملاقاتیں ہوئیں اور جو اعلیٰ طبقہ کے اولیا اس امت میں گذر چکے ہیں ان سے ملاقات ہوئی۔ ایک دفعہ عین بیداری کی حالت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معہ حسنین و علی رضی اللہ عنہم و فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دیکھا اور یہ خواب نہ تھی۔ بلکہ ایک بیداری کی قسم تھی۔ غرض اسی طرح پر کئی مقدس لوگوں کی ملاقاتیں ہوئیں۔ جن کا ذکر کرنا موجب تطویل ہے۔ اور علاوہ اس کے انوار روحانی

تمثیلی طور پر بر رنگ ستون سبز و سرخ ایسے دلکش و دلستان طور پر نظر آتے تھے۔ جن کا بیان کرنا بالکل طاقت تحریر سے باہر ہے۔ وہ نورانی ستون جو سیدھے آسمان کی طرف گئے ہوئے تھے جن میں سے بعض چمکدار سفید اور بعض سرخ تھے۔ ان کو دل سے ایسا تعلق تھا کہ انکو دیکھ کر دل کو نہایت سرور پہونچتا تھا اور دنیا میں کوئی بھی ایسی لذت نہ ہوگی۔ جیسا کہ ان کو دیکھ کر دل اور روح کو لذت آتی تھی۔ میرے خیال میں ہے۔ کہ وہ ستون خدا اور بندہ کی محبت کی ترکیب سے ایک تمثیلی صورت میں ظاہر کئے گئے تھے۔ یعنے وہ ایک نور تھا۔ جو دل سے نکلا اور دوسرا وہ نور تھا۔ جو اوپر سے نازل ہوا۔ اور دونوں کے ملنے سے ایک ستون کی صورت پیدا ہو گئی۔ یہ روحانی امور ہیں۔ کہ دنیا ان کو نہیں پہچان سکتی۔ کیونکہ وہ دنیا کی آنکھوں سے بہت دور ہیں۔ لیکن دنیا میں ایسے بھی ہیں۔ جن کو ان امور سے خبر ملتی ہے۔

غرض اس مدت تک روزہ رکھنے سے جو میرے پر عجائبات ظاہر ہوئے۔ وہ انواع و اقسام کے مکاشفات تھے اور ایک فائدہ مجھے یہ حاصل ہوا کہ میں نے ان مجاہدات کے بعد اپنے نفس کو ایسا پایا کہ میں وقت ضرورت فاقہ کشی پر زیادہ سے زیادہ صبر کر سکتا ہوں۔ میں نے کئی دفعہ خیال کیا۔ کہ اگر ایک موٹا آدمی جو علاوہ فربہی کے پہلوان بھی ہو۔ میرے ساتھ فاقہ کشی کے لئے مجبور کیا جائے۔ تو قبل اس کے کہ مجھے کھانے پینے کے لئے کچھ اضطرار ہو وہ فوت ہو جائے۔ اس سے مجھے یہ بھی ثبوت ملا کہ انسان کس حد تک فاقہ کشی میں ترقی کر سکتا ہے۔ اور جب تک کسی کا جسم ایسا سختی کش نہ ہو جائے۔ میرا یقین ہے کہ ایسا تنعم پسند روحانی منازل کے لائق نہیں ہو سکتا۔ لیکن میں ہر ایک کو یہ صلاح نہیں دیتا کہ ایسا کرے اور نہ میں نے اپنی مرضی سے ایسا کیا۔ میں نے کئی جاہل درویش ایسے بھی دیکھے ہیں جنھوں نے شدید ریاضتیں اختیار کیں اور آخر یبوست دماغ سے وہ مجنون ہو گئے اور بقیہ عمر ان کی دیوانہ پن میں گذری۔ یا دوسرے امراض سل اور دق وغیرہ میں مبتلا ہو گئے۔ انسانوں کے دماغ قویٰ ایک طرز کے نہیں ہیں۔ پس ایسے اشخاص جن کے فطرتاً قویٰ ضعیف ہیں۔ ان کو کسی قسم کا جسمانی مجاہدہ موافق نہیں پڑ سکتا۔ اور جلد تر کسی خطرناک بیماری میں پڑ جاتے ہیں۔ سو بہتر ہے۔ کہ انسان اپنے نفس کی تجویز سے اپنے تئیں مجاہدہ شدیدہ میں نہ ڈالے اور دین العجائز اختیار رکھے۔ ہاں اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی الہام ہو اور شریعت غرا اسلام سے منافی نہو تو اس کو بجا لانا ضروری ہے۔ لیکن آج کل کے اکثر نادان فقیر جو مجاہدات سکھلاتے ہیں۔ ان کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔ ان سے پرہیز کرنا چاہیئے۔"

الغرض روزوں کا رکھنا خدا تعالیٰ کی رضا کے طلب کے سالکوں کی راہ میں ضروری پڑا ہوا ہے۔

نیت روزہ

روزہ کے لئے نیت شرط ہے۔ یعنی دل سے قصد اور ارادہ روزہ رکھنے کا ہو خواہ زبان سے اس کا اظہار کرے یا نہ کرے انما الاعمال بالنیات۔ اگر کوئی شخص روزے کا ارادہ اور نیت نہ رکھتا ہو۔ اور کسی اتفاق سے دن بھر بھوکا رہے۔ تو وہ روزہ دار نہیں کہلا سکتا۔

جن باتوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا

بلا اختیار حلق میں دھواں یا گرد غبار یا مکھی مچھر چلے جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ آٹا پیسنے والے اور تمباکو وغیرہ کوٹنے والے کے حلق میں جو آٹا وغیرہ اڑ کر جاتا ہے اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ کان میں پانی چلا جائے۔ یا خود قصداً کان میں پانی ڈالے۔ خود بخود قے آ جاوے۔ خواب میں غسل کی حاجت ہو جائے قے اگر خود بخود لوٹ جائے۔ ان سب باتوں سے روزہ نہیں جاتا۔ اور کچھ خلل نہیں آتا ہے۔ آنکھ میں دوا ڈالنے سے روزہ نہیں جاتا۔ خوشبو سونگھنے سے کچھ خلل نہیں آتا۔ بلغم دماغ سے اترا تھا اس کو نگل گیا۔ تو روزہ نہیں ٹوٹا۔ تھوڑی سی قے (یعنے منہ بھر سے کم) اگر قصداً بھی کرے تو روزہ نہیں جاتا۔ تھوڑی سی قے آئی اور قصداً لوٹا کر نگل گیا۔ تو روزہ نہیں جاتا۔ اگر غسل کی حاجت میں صبح ہو جائے یا آفتاب نکل آئے تو روزہ نہیں ٹوٹتا اگر دانتوں میں سے خون جاری ہو مگر حلق میں نہ جاوے تو روزہ میں کچھ نقصان نہیں آتا۔

وہ عذر جنکی وجہ سے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے،

مریض بعد تندرستی روزہ رکھے۔ مسافر کے واسطے حکم ہے۔ کہ ایام سفر میں روزہ نہ رکھے۔ جو عورت حمل سے ہو اُسے اجازت ہے

کر روزے نہ رکھے۔ اور اس کے عوض ایک مسکین کو کھانا کھلائے۔ ایسا ہی جو عورت بچے کو دودھ پلاتی ہو اس کے واسطے بھی اجازت ہے۔

پردہ

سیدنا حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب سلمہ اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضرت اگر گرمی کا موسم ہو اور اس پر پہلے درجہ کا حبس ہو۔ لوگ گلے میں قمیض تک کا ڈالنا بوجھ سمجھتے ہوں۔ مکان بھی تنگ ہو مردانہ زنانہ علیحدہ علیحدہ نہ ہو۔ ہر وقت ایک ہی مکان میں مردوں اور عورتوں نے زندگی بسر کرنی ہو۔ مگر مرد سب کے سب محرم ہوں نا محرم کوئی نہ ہو۔ - - - - - - - - - - - - - - - تو ایسی حالت میں جوان لڑکیاں جنہیں دو وقت باورچی خانہ کا کام بھی خود کرنا پڑتا ہو۔ اپنی قمیصوں کے اوپر سے اوڑھنیاں اپنے والد اور حقیقی بھائیوں اور سسر کے روبرو گریبانوں پر ڈالے رکھیں۔ یا کیا کوئی اور بھی آسان طریقہ شریعت محمدیہ میں ان نوجوان لڑکیوں کے لئے خوشحال زندگی بسر کرنیکا ہے؟ یا یہی۔ کہ وہ دن رات پسینہ میں ڈوبی ہوئی غایت درجہ کی گھبراہٹ میں زندگی بسر کریں۔

بدقسمتی سے مسلمانوں کی لڑکیوں نے ہندوؤں کی مستورات سے جو سسر سے غیر محرموں کی طرح پردہ کرنے کی بد رسم لے لی ہے۔ اس پر بھی آنجناب کچھ زور قلم دکھادیں۔ تا یہ بُری رسم جاتی رہے۔ الحمد للہ علی احسانہ کہ ہمارے ہاں سے تو یہ رسم بالکل جاتی رہی ہے۔ مگر حضور بڑی مشکلوں کے ساتھ اسے گھر سے نکالا ہے اس کے جواب میں فتوے حضور بدر والحکم میں شائع عام لڑکیوں کی سہولت اور جاہل والدین کی آگاہی کے لئے کرادیویں۔ والسلام

خاکسار غلام محمد پھلوری احمدی

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

الجواب

پردہ اگرچہ دین اسلام کی خصوصیات سے ہے لیکن با ایں ہمہ شارع علیہ السلام نے دین اسلام میں کوئی ایسی تنگی نہیں رکھی جس سے اہل اسلام کو حرج واقع ہو۔ چنانچہ اس مسئلہ پردہ کے مستثنیات کلام مجید میں اللہ تعالیٰ نے خود بیان فرمائی ہیں قال اللہ تعالیٰ ۔ وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوبِهِنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ ۔ اور چاہیئے کہ عورتیں اپنے سینوں پر اوڑھنی ڈالا کریں اور اپنی زینت کو ظاہر کریں۔ یہ تو پردہ کا حکم ہے۔ کہ اوڑھنی اوڑھنے سے سر اور سینہ اور کان اور چہرہ اور گردن سب دکھائی نہیں دینے کے۔ لیکن اگر یہ پردہ کا حکم کلی طور پر ہوتا تو جو لوگ گھر میں ملے جلے رہا کرتے ہیں اون سے ایسا پردہ کرنے میں سخت حرج واقع ہوتا تھا۔ اس لئے اشخاص ذیل کو مستثنےٰ فرمادیا ہے۔ الا لبعولتھن مگر اپنے شوہروں کو غیر شوہروں سے تو پردہ ہو ہی نہیں سکتا تھا۔ باقی اور لوگوں محرموں کو بھی استثناءً بیان فرماتے ہیں۔ او آبائھن او اباء بعولتھن یا اپنے باپ یا اپنے خاوند کے باپوں کو یعنی سسر اپس سسرا پردہ کے استثنا میں مانند باپ کے ہے۔ او ابنائھن او ابناء بعولتھن یا اپنے بیٹوں یا خاوند کے بیٹوں سے او اخوانھن او بنی اخوانھن یا اپنے بھائیوں یا بھتیجوں سے او نسائھن او ماملکت ایمانھن۔ یا اپنی عورتوں کے سامنے یا اپنی مملوک لونڈیوں کے سامنے او التابعین غیر اولی الاربۃ من الرجال یا وہ خادم مرد جس کو عورت کی حاجت ہی نہیں۔ او الطفل الذین لم یظھروا علی عورات النساء یا وہ لڑکے جو ہنوز عورت سے واقف ہی نہیں ہوئے۔ ان سب کے روبرو مستورات کا بے پردہ ہوکر سامنے آنا جائز ہے۔ کیونکہ ان سب سے بُرے کام کی توقع نہیں ہوتی ہے۔ او نسائھن سے یہ مراد ہے کہ جو عورتیں مشرکہ یا فاحشہ ہوں۔ بی بیوں کو اُن سے بھی پردہ کرنا چاہیئے۔ جیسا کہ اس زمانہ میں عیسائی عورتیں ہیں۔ جن گھروں میں خلاف حکم خدا اور رسول کے ایسی عورتوں کی آمد و رفت دیکھی گئی ان گھروں میں بڑے بڑے فتنہ پیدا ہوگئے۔ اس لئے قرآن مجید نے اول ہی سے اس کا انسداد فرمادیا۔ اور ما ملکت ایمانھن میں اگرچہ لونڈیاں اور غلام سب آگئے۔ لیکن اس بارہ میں مذہب امام اعظم صاحب کا پسندیدہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ امام صاحب ما ملکت ایمانھن سے مراد صرف لونڈیاں لیتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ غلام جبکہ اجنبی ہے۔ محرم نہیں۔ شوہر نہیں اور قوت رجولیّت بھی اس میں موجود ہے۔ لہٰذا اس سے بھی پردہ کرنا چاہیئے۔ اور او التابعین غیر اولی الاربۃ سے مراد وہ بڈھے پھونس مراد ہیں جن کو عورت کی بالکل خواہش نہ رہی ہو یا عنین ہی ہوں۔ پس ان لوگوں سے پردہ کرنے کے لئے کوئی ضرورت نہیں اور ان اشخاص مذکورین سے پردہ نہ کرنا عین مقتضائے حکمت کا بھی ہے۔ کیونکہ باپ تو خود اپنی بیٹی کو ہر ایک برائی سے بچانا چاہا کرتا ہے چہ جائے فحشاء کے۔ پھر اس سے پردہ کرنے کے کیا معنے۔ بجز اس کے کہ ایک حرج عظیم واقع ہو۔ مع ان الذین لیسا اور خاوند کا باپ یعنی سُسر کب چاہتا ہے۔ کہ میری بیٹی میں کوئی عیب پیدا ہو جائے اور خاوند کا بیٹا بھی جبکہ باپ کا خادم ہوتا ہے۔ تو اس کی زوجہ یعنی اپنی مادر کا بھی خادم ہوویگا اور بعد باپ کے بھائی بھی اپنی بہن کا ولی ہوتا ہے اور بغیر موجود ہونے بھائی کے بھتیجا بھی عورت کا ولی ہے۔ اس سے بھی پردہ کرنے میں بڑا حرج ہے علی ہذا القیاس۔ بھانجہ بھی مانند بھتیجے کے ہے۔ قرابت میں جیسا کہ بھتیجا اپنی پھوپھی کے حق میں کوئی عیب ہرگز پسند نہیں کرتا۔ اسی طرح بھانجہ بھی اپنی خالہ کے حق میں کب برائی پسند کرسکتا ہے۔ اور جو اپنے کنبہ کی عورتیں ہیں۔ یعنے مومنات اون کا ایمان مانع ہوگا کہ کوئی فحشاء اپنے خاندان کی مومنات عورتوں میں واقع ہو اور خدمتگار بڈھے پھونس یا لڑکے ناواقف جن کو ابھی تک کوئی شعور ہی نہیں پیدا ہوا۔ ان سے بھی پردہ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ پس ایسی حالت میں جو آپ نے سوال میں قائم کی ہے عورتیں اور جوان لڑکیاں اپنی اوڑھنیاں اتار سکتی ہیں اور زینت مصنوعی جیسا کہ لباس فاخرہ یا زیور یا مہندی یا کاجل وغیرہ کے ظاہر کرنے کی اجازت اشخاص مذکورین سے آیت میں موجود ہے علیٰ ہذا القیاس زینت خلقی اور قدرتی کے ظاہر کرنے کی بھی ان اشخاص مذکورین سے اجازت ہے۔ جیسا کہ ہاتھ مونھ جو بضرورت ان لوگوں مذکورین سے ظاہر کرنا پڑتا ہے اور چچا سے بھی پردہ نہیں ہے کیونکہ چچا کو شریعت میں حکم باپ کا ہے اسی لئے آیت میں اس کا ذکر نہیں فرمایا۔ باوجود ان سب امور کے اگر ان لوگوں سے بھی کسی فتنہ اور فساد کا مادہ خاص میں خوف ہو۔ تو وہ بات علیحدہ ہے

ہر ایسی عورت جو فاحشہ ہیں وہی پردہ کا حکم ہے کہ ولیضربن بخمرھن علی جیوبھن ولا یبدین زینتھن۔ کیونکہ جملہ احکام شارع علیہ السلام کے مبنی بر حکم و مصالح کے ہوا کرتے ہیں۔ اگر کسی مادہ خاص میں وہ حکمت اور مصلحت فوت ہوتی ہو تو حکم بھی بدل جاتا ہے غرضکہ دین اسلام میں کوئی تنگی اور حرج بھی نہیں ہے اور فتنہ اور فساد کے ابواب کو بند کرنا ہی شارع علیہ السلام کا بڑا مقصد ہے۔ والسلام خیر ختام

مورخہ ۲۳۔ ستمبر ۱۹۰۷ء

کتبہ محمد احسن عفی اللہ عنہ نزیل قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علے رسولہ الکریم

مخدومی و مکرمی جناب مفتی صاحب

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ براہ مہربانی چند سطور ذیل جو عام مسلمانوں کی فائدہ رسانی کی غرض سے لکھی گئی ہیں۔ درج اخبار فرما کر ثواب دارین حاصل کریں اور کمترین کو ممنون فرماویں۔ والسلام

عاجز نعمت اللہ گوہر لودیانہ

محمد صلعم کی قوم

کئی صدیوں سے مسلمانوں کی بدبخت قوم اپنی شامت اعمال کی وجہ سے مٹتی چلی جا رہی تھی اور اس کے سدھرنے کی کوئی امید نہ رہی تھی۔ لیکن اس چودھویں صدی کے آغاز پر خداوند غفور الرحیم نے اس قوم پر رحم فرمایا اور ایک مصلح کو آسمان سے نازل فرمایا۔ تاکہ وہ اس قوم کو اور باقی جملہ اقوام عالم کو صراط مستقیم پر چلا کر اسلام کے انوار تمام دنیا پر پھیلا دے۔ اس مصلح کو آسمان سے نازل ہوئے ۲۵ برس ہونے آئے۔ مگر دنیا کے بہت تھوڑے لوگوں نے اس کو قبول کیا اور باقیوں نے صاف انکار کر دیا۔ سب سے زیادہ افسوس اس قوم پر ہے۔ جو اپنے آپ کو محمدؐ کی قوم بتلاتی ہے مگر درحقیقت وہ محمدؐ کی قوم نہیں۔ کیونکہ یہ دعوی ان کا زبان ہی سے ہے۔ ان کے دلوں میں محمدؐ کی عزت نہیں۔ ثبوت اس کا صاف ہے۔ زبان سے تو ہر وقت محمدؐ کے مداح ہیں۔ لیکن اس زمانہ میں جب وہی محمدؐ بروزی رنگ میں ان کے پاس آیا۔ تو اس کو گالیاں نکالنی شروع کر دیں۔ حضرت مسیح موعود کا انکار گویا محمدؐ کا انکار ہے۔ بتاؤ اب ایمان کہاں رہا۔ بعینہ یہود کی طرح مسلمانوں کی یہ قوم ایک رسول خدا سے انکار کر بیٹھی اور اس طرح دینی اور دنیاوی انعام سے محروم ہو بیٹھی۔ صدی کا چوتھا حصہ گذر گیا اور اب تک اس قوم کو سمجھ نہ آئی۔ جس آسمانی مصلح یا مہدی یا مسیح کے صدیوں سے منتظر تھے۔ وہ ان کی آنکھوں کے سامنے موجود ہے مگر اب یہ قوم اُسی شناخت نہیں کر سکتی۔ سچ ہے ؎

تہیدستان قسمت را چہ سود از رہبر کامل
کہ خضر از آب حیواں تشنہ مے آرد سکندر را

اے بدبخت قوم! میں آج تیرا ماتم کرتا ہوں۔ تیری سمجھ پر پتھر پڑ گئے۔ اب تیری زندگی چند دنوں کی ہے پھر تو اس جہان سے مٹ جائے گی اور تیری جگہ ایک اور قوم لے لیگی۔ ہائے! کیوں تیرے دماغ میں نخوت و تکبر نے گھر کر لیا۔ کیوں تو صراط مستقیم سے بھٹکی بھٹکی پھر رہی ہے۔ آ۔! میرا کہا مان اور اس خدا کے فرستادہ سے منکر نہ ہو۔ دیکھ تیرے سامنے پہلی نظیریں موجود ہیں۔ یہود کی وہ صاحب خیال قوم جو اپنے آپ کو "نحن ابناء اللہ" کہہ کر پکارتی تھی اور خدا کے فرستادوں کو دُکھ دینا اور اُن سے انکار کرنا اس نے اپنا شیوہ بنا لیا تھا۔ آج کس حالت میں ہے کیا کہیں اس کا ٹھکانا بھی ہے۔ کہیں اس کا وطن بھی ہے؟ ہم ہمیشہ اخباروں میں پڑھتے ہو۔ کہ پانچ ہزار یہودی ایک ہی دفعہ روس کے ملک میں تہ تیغ ہو گئے اور دس ہزار جرمنی سے نکال دئیے گئے۔ اے قوم مجھے ڈر ہے۔ کہ تیری نخوت تجھے بھی اسی طرح نیچا دکھائے گی اور دنیا کی باقی قومیں تجھے مردہ سمجھ لیں گی۔

اے قوم! زمانہ کا رنگ بہت کچھ بدل گیا ہے مگر تو نے اپنی حالت میں ذرا تبدیلی نہیں کی۔ مختلف امراض ملک میں پھیل رہی ہیں اور کروڑوں جانیں ہر سال ضائع جاتی ہیں۔ اور ہر ایک خوردنی اور قابل استعمال شے کا نرخ گراں ہو گیا اور ہوتا چلا جاتا ہے۔ آسمان اور زمین دونوں اہل جہان کے ساتھ برسر پرخاش ہیں۔ اور ایک عظیم الشان جنگ کا آغاز ہو گیا ہے۔ جس کا خاتمہ نہایت ہی خطرناک اور تباہ کن ہوگا۔ مگر تیرے کان پر اب تک جوں ہی نہیں چلی اور تجھے معلوم کرنا چاہئیے۔ کہ یہ سب مصائب خلق خدا پر بوجہ انکار کرنے اس مامور من اللہ کے نازل ہوئی ہیں۔ اور روز بروز بڑھتی چلی جا رہی ہیں۔ کیا اب تک تیری سمجھ میں نہیں آیا۔ کہ یہ مہدی کے زمانہ کی علامتیں ہیں۔ اے قوم! آ اور سمجھ جا۔ قیامت صغریٰ قریب ہے۔ ایسا نہ ہو۔ کہ دوسری قوموں کے گیہوں کے ساتھ تیرا بھی گھن پس جائے۔ میں تجھے تیرے ہادی برحق محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نام کا واسطہ دے کر کہتا ہوں۔ کہ تو ضد اور تعصب کو چھوڑ دے۔ یہ تجھے ہلاکت کے گڑھے میں ڈال کر رہینگی بےشک تجھے میری باتیں تلخ معلوم ہوں گی۔ لیکن داروئے تلخ دفع مرض کا باعث ہوا کرتی ہے اس لئے میری باتوں کو غور سے سُن۔ دیکھ تیری حالت اس وقت بہت ہی نازک ہے اور اس کی اصلاح اب تیری اپنی طاقت سے ہونی ناممکن ہے۔ تیری حالت کی اصلاح کے لئے ایک آسمانی مصلح کی ضرورت ہے۔ زمینی مصلح بہت سا زور لگا چکے۔ ان کی کوششیں بےسود ثابت ہوئی ہیں۔ اگر تو اس آسمانی ریفارمر کے کہنے پر چلے گی تو وہ تجھے دینی اور دنیاوی دونوں نعمتوں سے مالا مال کر دے گا اور پھر بار دیگر تو خیر الامم کا مبارک خطاب پانے کے لئے حقیقی طور پر مستحق ہو گی۔

راقم خادم مسیح موعود

نعمت اللہ گوہر۔ سکول ماسٹر لودیانہ

ذوالقرنین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علے رسولہ الکریم

نادان سوال کرے گا کہ حضرت اقدس ذوالقرنین کس طرح ہو سکتے ہیں۔ تو اس کو یہ تو معلوم ہی نہیں۔ کہ قرآن مجید میں جو قصے یا تمثیلات ہیں۔ یہ کسی خاص ملک یا زمانہ کے ہی متعلق ہوتے ہیں۔ یا کہ ہر ایک ملک یا زمانہ یا طبقہ انسانی کے لئے دلکشا ہوتی ہیں۔ لیکن اس بات کو کچھ تحریر کرتا ہوں۔ باذن اللہ۔ سو واضح ہو۔ کہ قال اللہ تعالےٰ۔ یسئلونک عن ذی القرنین قل ساتلوا علیکم منہ ذکرا۔ انا مکنا لہ فی الارض و اتینٰہ من کل شیءٍ سببا۔ تو مسیح علیہ السلام

کو اللہ تعالیٰ نے کس قدر طاقت عطا فرمائی اور ہر طرف سے سامان عطا فرمائے۔ بموجب اس الہام کے یاتیک من کل فج عمیق۔ یعنے تیری طرف ہر دوری سے سامان آئیں گے۔ تو حضرت اقدس بعینہ اس آیت کے مصداق ہیں فاتبع سبباً۔ پس وہ چلا ایک رستہ کے پیچھے۔ حتی اذا بلغ مغرب الشمس وجدھا تغرب فی عین حمئۃ ووجد عندھا قوماً۔ یہاں تک کہ سورج کی جائے غروب پر پہونچا۔ اس کو ایک کالے چشمہ میں ڈوبتا پایا۔ یعنی اس کو ایسا معلوم ہوا۔ کہ شاید اس چشمہ میں ڈوبتا ہے۔ کیونکہ وہ سمندر بہت دور تک تھا۔ جیسا کہ کوئی جنگل ہو۔ تو اس کی ایک طرف کوئی شخص سورج کے ڈوبنے کے وقت کھڑا ہو کر دیکھے تو اس کو اس جنگل میں ہی غروب ہوتا دکھائی دیگا۔ تو اس کے پاس ایک قوم دیکھی۔ تو یہ قصہ اس زمانہ میں ایک تاویل کی طرف دلالت کرتا ہے۔ یعنی فی زمانہ مسیح علیہ السلام ذوالقرنین کی مثال جائے مغرب الشمس پر پہونچے ہیں (فی زمانہ شمس سے مراد اسلام ہے) یعنے جب اسلام غروب ہونے لگا تو اس کو عین حمئۃ میں غروب ہوتے پایا۔ یعنے ایسے دنوں میں جو جسمانی عبادت کو کرتے مونہہ سے بھی اقرار کرتے ہیں کہ ہم پکے مسلمان ہیں۔ لیکن ان کے دل اس قدر سیاہ ہیں جیسا کہ وہ چشمہ کالا تھا۔ مثلاً ایک جوہڑ کے پانی کے تلے بہت سا گوبر ہو۔ تو وہ پانی گو گندہ اور سخت بدبودار بنا دیتا۔ ایسا ہی ان کے دل ہیں۔ کہ اُوپر سے تو عبادت الٰہی کرتے ہیں اور دل بدعتوں سے پُر ہیں۔ تو اس میں سورج یعنے اسلام ڈوب گیا ہو اس کے پاس ایک قوم کو پایا ہے جیسے آریہ قوم کے لوگ ہیں یا اور ایسے لوگ۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے قلنا یا ذاالقرنین اما ان تعذب واما ان تتخذ فیھم حسنا۔ ہم نے کہا کہ ذوالقرنین تجھے اختیار ہے۔ چاہے تو ان کو عذاب دے یا ان میں بھلائی اختیار کرے۔ اے نادان تو نہیں جانتا کہ جو لوگ مسیح علیہ السلام کے مقابلہ پر ہوئے وہ عذاب میں گرفتار نہیں کئے گئے۔ ان پر طاعون کا عذاب کس زور شور کے ساتھ پڑا ہے۔ قال اما من ظلم فسوف نعذبہ ثم یرد الی ربہ فیعذبہ عذاباً نکراً۔ اب تو زبان حال ہی کہہ رہی کہ جو شخص ظلم کے ساتھ مسیح علیہ السلام کے مقابل آئے گا۔ وہ گویا حضرت اقدس کے ہاتھ سے عذاب میں گرفتار کیا جاوے گا۔ اے نادان عبرت زدہ ہو کہ ہزارہا لوگ عذاب میں گرفتار ہو کر مرے۔ اور پاک لوگوں کا ہاتھ گویا خدا کا ہاتھ ہے اور خدا کا ہاتھ گویا ان کا ہاتھ ہے۔ کیونکہ پاکوں کے دل میں خدا رہتا ہے اور وہ مظہرات ربانی ہوتے ہیں۔ گویا خدا مجسم وجود میں آ کر لوگوں کو خدا کی طرف بلاتا ہے کیونکہ ان کے دل مانند شیشے کے ہوتے ہیں اور شیشے کو جب دھوپ میں کسی چھاؤں کے پاس سورج کے سامنے رکھا جاوے۔ تو شیشے میں سورج کا عکس پڑ کر پھر اپنا عکس چھاؤں میں ڈالتا ہے اسی طرح اللہ کے نور کا عکس پاکوں کے دل میں پڑتا ہے۔ علیٰ ہذا القیاس۔

واما من آمن وعمل صالحاً فلہ جزاء ن الحسنیٰ وسنقول لہ من امرنا یسراً۔ کیا خاص احمدی لوگ اس آیت کے مصداق نہیں ہیں (بلی) ثم اتبع سبباً۔ پھر سفر کر چلا۔ حتی اذا بلغ مطلع الشمس وجدھا تطلع علیٰ قوم لم نجعل لھم من دونھا ستراً کذالک۔ وقد احطنا بمالدیہ خبراً۔ یہاں تک کہ سورج نکلنے کی جگہ پہونچا۔ دیکھا۔ کہ وہ ایسی قوم پر طلوع کرتا ہے جن کے واسطے ہم نے ان کے بچاؤ کے لئے کوئی پردہ نہیں بنایا۔ خانہ بدوش لوگوں پر جن کا چھت آسمان اور بستر زمین تھا اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ علیہ السلام سورج کی جائے غروب پر پہونچے اور اس کو عین حمئۃ میں ڈوبتا پایا۔ دیکھو کالم ۱۔ یہ پہلا زمانہ تھا اور اب مطلع الشمس پر پہونچے ہیں اور شمس کو ایک ایسی قوم پر طلوع کرتا پایا۔ یہ قوم اہل بیعت ہے، اور پردہ نہ ہونے سے مراد یہ ہے۔ کہ مسیح علیہ السلام کو صاف طور پر و آخرین منھم لما یلحقوا بھم کے مصداق نظر آ رہے ہیں۔ البتہ اہل بیعت نے بیعت کرتے ہی نمونہ بن کر دکھا دیا۔ اپنی جانوں کو خدا کی راہ میں خاک کی طرح اُڑا دیا۔ اب اسی طرح ہو رہا ہے۔ ہمیں اس کے تمام حالات کی خبر ہے۔

والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

عاجز احمد دین چوکنانوالی۔

رمضان المبارک کی سحری و افطار کا وقت

تاریخ اکتوبر ۱۹۰۷ء	رمضان المبارک	انتہائے وقت سحر	وقت افطار
۹	۱	۴ — ۵۸	۶ — ۱۰
۱۰	۲	۴ — ۵۸	۶ — ۹
۱۱	۳	۴ — ۵۹	۶ — ۸
۱۲	۴	۵	۶ — ۷
۱۳	۵	۵ — ۱	۶ — ۶
۱۴	۶	۵ — ۱	۶ — ۵
۱۵	۷	۵ — ۲	۶ — ۴
۱۶	۸	۵ — ۳	۶ — ۳
۱۷	۹	〃	۶ — ۲
۱۸	۱۰	۵ — ۴	۶ — ۱
۱۹	۱۱	〃	۶ — ۰
۲۰	۱۲	۵ — ۵	۵ — ۵۹
۲۱	۱۳	۵ — ۶	۵ — ۵۸
۲۲	۱۴	۵ — ۷	۵ — ۵۷
۲۳	۱۵	۵ — ۸	۵ — ۵۶
۲۴	۱۶	۵ — ۹	۵ — ۵۵
۲۵	۱۷	〃	۵ — ۵۴
۲۶	۱۸	۵ — ۱۰	۵ — ۵۳
۲۷	۱۹	۵ — ۱۱	۵ — ۵۲
۲۸	۲۰	۵ — ۱۲	۵ — ۵۱
۲۹	۲۱	۵ — ۱۱	۵ — ۵۰
۳۰	۲۲	۵ — ۱۴	۵ — ۴۹
۳۱	۲۳	۵ — ۱۵	۵ — ۴۸
یکم نومبر	۲۴	۵ — ۱۶	۵ — ۴۷
۲	۲۵	۵ — ۱۶	۵ — ۴۶
۳	۲۶	۵ — ۱۷	۵ — ۴۵
۴	۲۷	۵ — ۱۸	۵ — ۴۴
۵	۲۸	۵ — ۱۹	۵ — ۴۳
۶	۲۹	۵ — ۲۰	۵ — ۴۲
۷	۳۰	۵ — ۲۱	۵ — ۴۱

نوٹ۔ یہ اوقات ریلوے ٹائم کے مطابق ہیں جو کہ اسٹینڈرڈ ٹائم ہے اور مختلف شہروں میں تھوڑا بہت فرق ہو جاتا ہے ہر ایک شہر میں اپنی گھڑی کو ایک دن سورج کیساتھ مقابلہ کر لینا چاہئیے۔ پھر اس کے مطابق عمل کرنا چاہئیے۔ یہ وقت بلحاظ منٹوں کے بالکل درست نہیں ہوگا۔ لیکن اس سے ایک تخمینہ مل جائیگا۔

لغات القرآن ایک روپیہ چار آنہ میں

ایک خاص رعایت

جناب سید عبد الحی عرب صاحب کی تصنیف کردہ کتاب لغات القرآن سے احباب واقف ہو چکے ہیں۔ عرب صاحب نے نہایت محنت کے ساتھ قرآن شریف کے لغت کی یہ کتاب لکھی ہے۔ ہر صفحہ پر ایک کالم عربی اور دوسرے کالم میں اردو ہے۔ اس واسطے ہر ایک اردو خوان بآسانی فائدہ حاصل کر سکتا ہے۔ یہ کل کتاب ایک ہزار صفحہ کی ہے۔ چونکہ میں عرب صاحب کو حق تصنیف میں دیتا ہوں ان کی قیمت بعض مالی مجبوریوں کے سبب عرب صاحب نے نصف کر دی ہے۔ جو صاحب خریدنا چاہیں ان کے واسطے یہ عجیب موقعہ ہے۔ اتنی بڑی کتاب صرف عہ میں ملتی ہے۔ گویا مفت ہے۔ یہ کتاب دفتر بدر سے مل سکتی ہے۔ جلد طلب کرنی چاہیئے۔

حصہ اول ۸ر حصہ دوم ۱۲ر کل عہ

دونوں حصے الگ الگ بھی مل سکتے ہیں۔ [illegible]

رسید چندہ

یکم ستمبر ۱۹۰۷ء	۶۹۶	مرزا عباس علی صاحب	ے ر
" "	۴۲۰	خدا بخش صاحب	ے ر
" "	۷۲۵	مولا بخش صاحب	ے ر
۲ " "	۷۶۹	ولی محمد صاحب	عہ ۲ر
۲ " "	۱۰۱۲	فضل احمد صاحب	عہ ر
۲ " "	۱۱۰۹	غلام حیدر صاحب	۱۲ر
۲ " "	۱۶۹۳	بہادر خان صاحب	عہ ۸ر
۲ " "	۱۶۹۴	محمد حسین صاحب	عہ ۹ر
۲ " "	۱۶۹۵	شہاب الدین صاحب	عہ ۹ر
۲ " "	۱۱۰۱	شہامد علی صاحب	ے ر
۲ " "	۹۴۱	مرزا محمد افضل بیگ صاحب	ے ر
۳ " "	۱۶۹۶	غلام حیدر صاحب	عہ ۸ر
۳ " "	۱۶۹۷	مرزا عزیز بیگ صاحب	عہ ۹ر
۳ " "	۱۰۸۷	مرزا عوض بیگ صاحب	عہ ۳ر
۳ " "	۷۴۹	محمد ولایت خان صاحب	ے ۳ر
۳ " "	۷۶۲	سردار خان صاحب	ے ۳ر

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی سے خریدو

اعجاز احمدی — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی حضرت مسیح موعود کی تائید میں۔ قیمت ۱ر

جنگ مقدس — حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباہلہ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا ابطال کیا ہے اور قابل دید ہے۔

پیام شہادت — مصنفہ جناب [illegible] صاحب۔ مولوی عبد اللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ۔ قیمت ۱ر

شہادت آسمانی — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی [illegible] اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب۔ قیمت [illegible]

القول الفصیح — اردو نظم۔ حضرت مسیح موعود کی تائید میں۔ مصنفہ [illegible] قیمت ۱ر

[illegible] — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی [illegible] نشانات کا ذکر حضرت مسیح موعود کے وجود [illegible] قیمت ۲ر

الوصیۃ — مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت نے [illegible] بیان کیا ہے اور [illegible] مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری [illegible]

نور الدین — مصنفہ علامہ دوران حضرت حکیم الامۃ [illegible] کی ترک اسلام کا جواب۔ جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی ہے۔ مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے۔ قیمت ۸ر

اسلام اور اس کا بانی — ایک انگریز کا لیکچر۔ اسلام کی تائید میں قیمت ۱ر

نظم مستورات — مستورات کے لہجہ میں۔ قیمت ۱ر

اسلام کی پہلی کتاب — بچوں کیلئے نہایت مفید ہے قیمت ۲ر

غلامی اور عصمت انبیاء — ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ ڈرافٹسمین پشاور نے بہ اجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کیا ہے۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔ غلامی ۳ر عصمت انبیاء ۱ر

کلام احمدی۔ اللہ داد والے۔ قیمت ۱ر

الخطبۃ

ضرورت نکاح

۵۔ مدد خان ملازم نواب محمد علیخان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں۔ مدد خان ایک نیک اور نوجوان آدمی ہیں خط و کتابت معرفت اڈیٹر ہو

۶۔ سید محمد یوسف صاحب عمر ۲۳ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے۔ مگر چھ سال ہوئے کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان میں آ گئے تھے اور تب سے اسی جگہ رہتے ہیں اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے اور آئندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہیں۔ نکاح کی خواہش رکھتے ہیں زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہیں وہ اڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہیں۔

۸۔ میری ایک ہمشیرہ جو احمدی ہے جس کی عمر ۱۶ یا ۱۷ سال کی ہوگی۔ میں اس کا نکاح کسی احمدی سے جو اضلاع میرٹھ دہلی۔ انبالہ۔ مظفر نگر۔ سہارنپور کا ہو کرنا چاہتا ہوں خط و کتابت [illegible] کی معرفت ہو۔

ایم۔ اے۔ [illegible] شاہ میرٹھ

۹۔ گوٹریالہ کا ایک شخص [illegible] ۲۴ سالہ احمدی کاشتکار گجرات [illegible] نکاح کرنا چاہتا ہے۔ جو صاحب اس کے متعلق خط و کتابت کرنا چاہیں وہ مجھ سے کریں

[illegible] گوٹریالہ ضلع گجرات

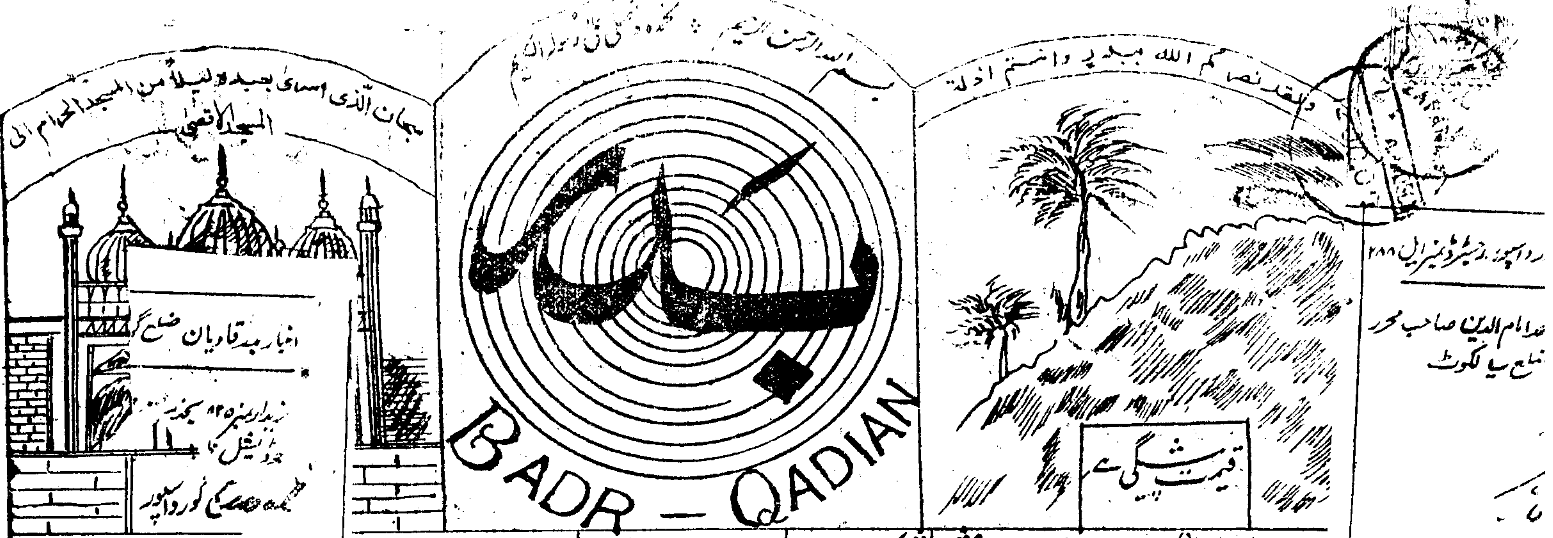
۱۰۔ میرے ایک دوست کی لڑکی عمر قریباً گیارہ سال کے واسطے رشتہ کی ضرورت ہے۔ بدیں شرائط۔ لڑکا احمدی صحیح النسب۔ مغل (انٹرنس) پاس عمر ۱۴ اور ۲۰ سال کے درمیان ہو۔

راقم۔ ن۔ د۔ خط و کتابت معرفت اڈیٹر اخبار بدر ہو

البرہان الصریح فی تائید المسیح — مصنفہ [illegible] صاحب [illegible] قیمت ۳ر

آنہ ڈکشنری — طالب علموں کیلئے نہایت مفید ہے قیمت ۱ر

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین صاحب عمر کے لئے چھپا۔



ای جہان منتظر خوش باش کامدلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آن مسیح دور آخر زمان

جلد (۶) | مورخہ ۲ - رمضان ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۰ - اکتوبر ۱۹۰۷ء | نمبر (۴۱)

سر چہ گوئم بانوگرائی چہا در قادیان بین | ایڈیٹر محمد صادق عفی عنہ | دوا بین شفا بین غرض دارالامان بین

غافلوں کو خبردار کرو

پیارے احمدیو! خدا تعالیٰ کے وعدے کے وہ دن بہت جلد چلے آتے ہیں کہ زمین ان لوگوں سے بھر جائے جو خدا کے مسیح کو سلام کہنے والے ہوں اور وہ بدبخت جو آج اللہ کے رسول کے حق میں ناپاک کلمات بولتے ہیں پست اور ذلیل ہو جاویں خدا کی باتیں سچی ہیں اور وہ بہر حال پوری ہونگی پس مبارک ہیں وہ جوان دنوں کے جلد لانے میں سعی کرتے ہیں اور خدا کا پیغام تمام دنیا پر پہونچاتے ہیں اگرچہ ہر ایک دوست ایسا نہیں کرسکتا کہ وہ تبلیغ کیواسطے باہر نکلے مگر ہر ایک دوست اس زمانہ کی برکات مطبع اور ڈاکخانہ سے فائدہ اوٹھا کر اس تبلیغ میں کافی حصہ حاصل کرسکتا ہے - یورپ امریکہ کیواسطے تو انگریزی میگزین سے بڑھکر کوئی شئے نہیں اور وہ بڑا کام کر رہا ہے لیکن ہندوستان میں حضرت مسیح موعودؑ کے تازہ الہامات - آپکے مقدس کلمات - اعتراضات کے جوابات وغیرہ کے ذریعہ سے مختلف گوشوں میں ہمارا اخبار ایک بے نظیر خدمت کررہا ہے حضرت کی ڈاک میں کئی خطوط میں یہ لکھا ہوتا ہے - کہ اخبار بدر کو پڑھکر میری تشفی ہوئی اور میں اُن شرائط کے مطابق جو اخبار بدر کے صفحہ اول پر لکھی ہوتی ہیں آپکی بیعت میں شامل ہوتا ہوں بہت سے ایسے آدمی جو ہمارے سلسلہ میں ہنوز داخل نہیں ہوئے لیکن تحقیقات کرنا چاہتے ہیں وہ ہم کو درخواست کرتے ہیں کہ اخبار اُن کے نام کچھ عرصہ کیواسطے بلا قیمت جاری کیا جاوے بعض انجمنوں کیطرف سے درخواستیں آتی ہیں کہ ہمارے کتب خانہ میں آپکا اخبار آیا کرے اس طرح کے کوئی پانچ دس اخبار تو ہم بلا قیمت یا رعایتی قیمت پر ہر سال جاری کردیتے ہیں مگر افسوس ہے کہ ہمارے پاس کوئی ایسا فنڈ نہیں جس سے ان درخواستوں کی تعمیل ہوسکے - اخبار بدر کے عمدہ کاغذ باقاعدہ اشاعت اچھی لکھائی عمدہ چھپائی کے ساتھ صرف سے کی قیمت ایسی ہے کہ آج تک مالکان کو کچھ نفع نہیں ملا بلکہ اب تک وہ غریب اپنے پاس سے سینکڑوں روپیہ خرچ کرچکا ہے اس واسطے میں نے سوچا ہے کہ ہندوستان میں اخبار بدر کے ذریعہ سے تبلیغ کیواسطے ایک فنڈ کھولا جائے اس کا نام **بدر تبلیغ فنڈ** ہوگا جو احباب اس میں کچھ رقم ارسال فرماوینگے اس سے ہندوستان کے مختلف مقامات میں اور کتب خانوں میں اور پبلک لائبریریوں میں اخبار پہونچایا جائیگا - لائبریریوں میں اخباروں کا پہنچنا بہت مفید ہوتا ہے کیونکہ ایک اخبار کو بہت آدمی پڑھ لیتے ہیں اسی فنڈ سے مختلف مدارس ہند میں اخبار روانہ کیا جاوے تاکہ مدارس کے طلباء پر نیک اثر ہو اور وہ سلسلہ حقہ کیطرف رجوع کریں یہ ایک بڑے ثواب کا کام ہے مبارک ماہ رمضان میں امید ہے کہ احباب اس کام کیواسطے اپنے صدقات دیکر ثواب حاصل کرینگے اس فنڈ کا آمد و خرچ ہفتہ وار اخبار میں دکھایا جاویگا - والسلام - مینجر اخبار بدر

کتبہ محمد حسین عفی عنہ

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولائیت

ٹامس پین کو دہریت کہو

امریکہ کے صوبجات متحدہ کے پریزیڈنٹ روزویلٹ صاحب نے اپنی ایک تصنیف شدہ کتاب سوانح مارس مین امریکہ کے مشہور ریفارمر ٹامس پین کے متعلق یہ فقرہ لکھا تھا کہ وہ ایک ناپاک چھوٹا دہریہ تھا۔ یہ کتاب اب دوبارہ چھپی ہے اور اس پر امریکہ کے آزاد اخباروں نے اعتراض کیا ہے کہ باوجودیکہ اس فقرہ پر اخباروں میں پہلے سے نکتہ چینی کی گئی تھی۔ دوبارہ اشاعت میں اس فقرہ کو کیوں نکال نہیں دیا۔ مسٹر کرسے نے اخبار امریکہ کی میگزین فلسٹین بابت ماہ ستمبر ۱۹۰۶ء میں اس پر ایک مبسوط مضمون لکھتے ہوئے اس امر کو ثابت کیا ہے کہ پین صاحب خدا کا منکر نہ تھا۔ پین صاحب نے اپنی کتاب ایج آف ریزن میں سات بار اس امر کا اقرار کیا ہے۔ کہ میں ایک خدا پر ایمان رکھتا ہوں ہاں یہ بات صحیح ہے۔ کہ پین یسوع کو خدا نہ مانتا تھا اور پادریوں کے پیش کردہ خدا یعنی خون حیض کے کھانیوالے اور عورت کے شکم سے نکلنے والے خدا اور بھوک پیاس سے لاچار ہونے والے خدا اور یہودیوں سے تھپڑ کھانے والے خدا اور صلیب دئے جانے والے خدا اور آخر مرجانے والے خدا سے وہ ضرور منکر تھا اور اس واسطے پادری لوگوں نے اس کو دہریہ قرار دیا۔ ہماری رائے میں اس لحاظ سے پین تو دہریہ نہ تھا۔ بلکہ خود یہ پادری دہریہ ہیں۔ جو سچے خدا کو چھوڑکر ایک جھوٹے معبود کے پیچھے آوارہ ہو رہے ہیں۔

ہم کیوں پادری نہیں

یورپ امریکہ میں اس بات کی شکائیت عام ہے کہ ہماری تعلیم یافتہ نوجوان۔ ڈاکٹری۔ قانون۔ انجینری وغیرہ پیشوں کی طرف جھکے چلے جاتے ہیں لیکن محکمہ پادری پنے کی طرف نہیں آتے۔ حالانکہ اس میں نسبتاً آرام کی زندگی ہے۔ بعض لوگوں نے یہ رائے دی تھی۔ کہ چونکہ پادری پنے کی تنخواہ اور آمد نسبتاً کم ہے اس واسطے نوجوان اس پر آنا گوارا نہیں کرسکتے لیکن حال میں پادری بل صاحب نے اس کا اصل راز پبلک پر ظاہر کردیا ہے جو کہ نیویارک کے اخبار ٹرتھ سیکر ۲۵ مورخہ ۱۳ اگست ۱۹۰۷ء میں چھپا ہے۔ پادری صاحب موصوف فرماتے ہیں کہ ہمارے نوجوان پادری بنیں تو کس واسطے؟ یہی کہ یسوع خدا تھا۔ لیکن موجودہ تحقیقات نے اس کے بے باپ ہونے کو غلط ثابت کردیا ہے۔ اور اس سے بڑھکر یسوع کو کوئی لفظ نہیں دیا جاسکتا۔ کہ وہ ایک قابل تعریف انسان تھا۔ کیا پھر وہ کفارے کا وعظ کریں۔ فلسفہ اور عقل نے کفارے کو جھوٹا ثابت کردیا ہے پھر کیا وہ اس بائبل کا وعظ کریں۔ پوہ۔ پوہ۔ بائبل دوسری دنیوی کتابوں کی طرح ایک کتاب ہے اور کسی طرح ان سے افضل نہیں ۔۔۔۔ نوجوانوں نے صرف ایک دفعہ دنیا میں آنا ہے۔ وہ اپنی زندگی کو اچھا بنانا چاہتے ہیں۔ پادری پنے کے ٹوکرے میں اپنے سارے انڈے رکھدینا ایک بے وقوفی کا کام ہے"

حلیم لیلے کے پرامن مذہب کے پیرو اور ان کے مقلد

لورپول کا ہفتہ وار اخبار ۲۱۔ اگست ۱۹۰۷ء خبر دیتا ہے۔ کہ مقام ہیگ پر جو امن عامہ کی مجلس منعقد ہو رہی ہے اس کے سفیر برطانیہ گرے صاحب نے ایک تقریر میں فرمایا ہے۔ کہ جب یہ مجلس ۱۸۹۹ء میں منعقد ہوئی تھی۔ تو اس وقت یورپ امریکہ اور ان کے شاگرد جاپان کا جنگی خرچ ۲۵ کروڑ اشرفی تھا اور اب جبکہ دوسری مجلس منعقد ہوئی ہے۔ تو آجکل ۴۲ کروڑ اشرفی ہے

پادری گھبرا گئے

نیز مذکورہ بالا اخبار خبر دیتا ہے کہ پادری لوگ اسلام کی ترقی پر خوف زدہ ہو رہے ہیں اور ابتدائے اکتوبر میں پادریوں کی ایک کانگریس بمقام گریٹ یارموتھ منعقد ہوگی جس میں اسلام کے مجنونانہ دشمن مارگولیوتھ وغیرہ لیکچر دینگے۔

بائبل میں سے خونی حصہ نکال دو

انگلینڈ کے ایک میگزین کانٹمپوریری ریویو میں سر آلیور لاج ایک مضمون بچوں کی تعلیم پر لکھتے ہوئے فرماتے ہیں۔ کہ بائبل کو اگر مدارس میں پڑھایا جاوے۔ تو اس کا ایک انتخاب کرلینا چاہیئے اور اس کا خونی حصہ درمیان میں سے نکالکر کانٹ چھانٹ کے بعد بچوں کے سامنے پیش کیا جائے۔ رائے تو عمدہ ہے۔ آگے کب بائبل اپنی اصلی حالت میں ہے۔ جو اس انتخاب سے کچھ حرج ہوگا۔ اس واسطے اُمید نہیں۔ کہ پادری صاحبان اس پر کوئی اعتراض کرنے کی جرأت کریں۔

جنگوں کے سلسلہ کو منقطع کردو

حضرت مولوی نورالدین صاحب کیا سچ فرمایا کرتے ہیں۔ کہ کوئی پچیس ۲۵ سال ایسے خالی نہیں جاتے جس میں حضرت نبی کریم محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی صداقت آپ کی کسی پیشگوئی کے پورا ہونے کے ذریعہ سے دنیا پر ظاہر نہ ہوجائے۔ کیسا ہی اعلٰی اور پاک اور مصفّٰی سینہ تھا۔ خدا کے اس برگزیدہ اور پیارے کا کہ اتنے عرصہ کی باتیں پہلے سے اس صفائی کے ساتھ سب اس میں منکشف ہوگئی تھیں۔ اللّٰھم صل علی محمد وعلٰی اٰل محمد وبارک وسلم انک حمید مجید۔ آنحضرت نے پہلے سے فرمایا تھا۔ کہ مسیح موعود جنگوں کا خاتمہ کردے گا۔ اس کے مطابق اس زمانہ میں خدا کے ملائکہ نے کچھ ایسی تحریک کی ہے کہ تمام روئے زمین کے مہذب ممالک کا میلان اس طرف ہو رہا ہے۔ کہ آیندہ جنگوں کا بالکل خاتمہ کیا جائے۔ مذہبی کیا کوئی دنیوی لڑائی بھی نہ ہونے پاوے۔ اسی مطلب کے واسطے دنیا کے بادشاہوں کے سفیر شہر ہیگ میں جمع ہوئے ہیں۔ اور ایک جلسہ ہو رہا ہے۔ انگلینڈ کے اخبار ریویو آف انٹرنیشنلزم بابت ماہ جون ۱۹۰۷ء میں ایک مضمون لارڈ ایوبری نے لکھا ہے۔ کہ صلح اچھی یا جنگ۔ اس مضمون میں لارڈ موصوف نے یہ ثابت کیا ہے۔ کہ جنگ کے اخراجات کو بہم پہنچانے کے واسطے ہر ایک مزدور کو روزانہ کئی گھنٹے زیادہ کام کرنا پڑتا ہے۔ کیونکہ کروڑوں آدمی ملک میں ایسے رکھے جاتے ہیں جو ملک کی خاطر کوئی فائدے کا کام نہیں کرتے۔ صرف ان کا یہ کام ہے کہ دوسری قوموں کو ڈراتے رہیں۔ کہ ہمارے ملک میں اس قدر فوج ہے اور قوم کا فرض ہوتا ہے کہ ان کے اخراجات خورد و نوش بہم پہنچائے۔ اخیر میں لارڈ صاحب موصوف لکھتے ہیں۔ کہ دراصل یورپ کا مذہب عیسائیت نہیں ہے۔ بلکہ جنگ و جدال ہے۔

[illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

خط لکھنے والے دوست آگاہ ہون

کہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طبیعت چند روز سے بہ سبب نزلہ کے علیل ہے اور حضور نے مجھے حکم دیا ہے کہ مین ان احباب کو جو اپنے خط کے جواب مین حضور سے دستخطی خط لکھنے کی درخواست کیا کرتے ہین اطلاع دون کہ حضور خود اس تکلیف کو برداشت نہین کر سکتے - ایسے دوست معاف رکھین یہی سبب ہے کہ اس اخبار مین تازہ الہامات بھی درج نہین ہو سکے اور تازہ ڈائری بھی نہین لکھی جا سکی -

اخبار قادیان

حضرت مولوی نورالدین صاحب بخیر و عافیت ہین - درس قرآن شریف حسب معمول روزانہ مسجد اقصےٰ مین ہوتا ہے - یہ دور درس کا نصف قرآن شریف ختم کر چکا ہے - جس مین ہزارون معارف و حقائق خدا کے پاک کلام کے بیان ہو چکے ہین اللہ تعالیٰ اس درس کے مدرس کو اور اس کے شاگردون کو اپنی پاک رضامندی کی راہون پر چلنے کی توفیق عطا فرماوے - اور اس مبارک درس کے سلسلہ کو قیامت تک قائم رکھے - آمین ثم آمین -

حضرت مولوی محمد احسن صاحب بخیر و عافیت ہین - گذشتہ جمعہ مین آپنے مسجد مبارک مین خطبہ پڑھ کر سامعین کے ایمان کو تقویت دی - باوجود اس پیرانہ سالی کے جس قوت اور جوش کے ساتھ حضرت مولوی صاحب خطبہ پڑھتے ہین وہ ان کی اعلیٰ ایمانی قوت کا نمونہ ہے - اللہ تعالیٰ مولوی صاحب موصوف کو اس سے بھی بڑھ کر دینی خدمت کی ادائگی کے واسطے طاقت عطا فرماوے -

گذشتہ ہفتہ مین جناب غلام رسول صاحب تیمم سب انسپکٹر علاقہ فیروزپور بمعہ اپنے چند رفقاء کے اور مولوی محمد فضل صاحب چنگوی اور بابو عباس علی صاحب گارڈ جہلم سے اور دیگر بہت سے دوست مختلف مقامات سے آکر حضرت اقدس کی خدمت مین حاضر ہوئے - مولوی محمد فضل صاحب چنگوی عرب اور مصر کے مختلف مقامات کے اخبارون کو سلسلہ کی تبلیغ مین خطوط لکھتے رہتے ہین اور خود ان کے وطن مین بھی ان کی تبلیغ کے سبب بہت سے آدمی حضرت اقدس کی بیعت مین شامل ہو چکے ہین - اللہ تعالیٰ مولوی صاحب کو جزائے خیر دے -

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

ماسٹر عبد العزیز صاحب - انبالہ چھاونی
منشی جلال الدین صاحب دہرم کوٹ بگہ
میان ولی محمد صاحب گمہیانہ جہنگ -
میان روشن الدین صاحب ملتان
میان محمد حیات صاحب موضع چک ۴۹ ضلع گوجرانوالہ -
میان عبد اللہ صاحب - سامانہ
سردار - مانگٹ - گوجرانوالہ
میان نواب - راعی وال سیالکوٹ
شیخ غلام رسول صاحب لون میانی
میان چراغ الدین صاحب - بھٹہ امرتسر
میان فضل حسین " " "
میان نور احمد صاحب جیدہ تحصیل قصور
میان غلام نبی صاحب سیالکوٹ
میان عبد الغنی " " "
میان عبد الحکیم " " "
محمد حسین ولد تاج محمد لدھیانہ
غلام احمد صاحب ولد حکیم نور محمد صاحب لاہور -
شیر احمد صاحب لاہور

علی محمد صاحب گکھو وال - لائل پور
میان خیر الدین " "
میان عبد الرشید پسرور
میان غلام نبی صاحب چکوال
میان عابد علی - سیتاپور
حیات گل صاحب سندوال
نوجا " " "
عطا محمد صاحب کاٹھ گڑھ
اہلیہ محمد ابراہیم صاحب دگشائی
میان محمد عبد اللہ صاحب سیالکوٹ
راج بی بی - بہوڑی - رمیہ - سیالکوٹ
تاج الدین صاحب سفید پوش نمبردار
ویروالہ - پسرور - سیالکوٹ
میان حافظ علی صاحب کوٹ قیصرانی ضلع ڈیرہ غازی خان -
رحیم بخش صاحب جویہ - جہی شاہپور
میان عبد القادر صاحب یادگیر ضلع گلبرگہ ملک نظام
میان شرف الدین صاحب پڑکل یادگیر ضلع گلبرگہ - ملک نظام

یورپ کو جہاد کا اندیشہ

مذکورہ بالا عنوان کے نیچے اخبار آرمی نیوز لودیانہ نے انگلینڈ کے مشہور رسالہ نائینٹینتھ سینچری کے ایک مضمون کا اقتباس کر کے اس پر ریویو کیا ہے اور اس امر کو ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ یہ خیال یورپین لوگون کا بالکل غلط ہے ممکن ہے۔ کہ جس بنا پر کپتان ولسن نے یہ مضمون لکھا ہے وہ بالکل خیالی اور وہمی ہو لیکن اس مین شک نہین کہ جہاد کا مسئلہ جس طریق مین آج کل بعض مسلمانون نے سمجھ رکھا ہے وہ صحیح نہین اور قرآن و حدیث اور عقل کے مخالف ہے اور حضرت مسیح موعود نے جو مذہبی جہاد کو مطابق احادیث کے بند کر دیا ہے۔ جب تک اس بات کو تمام مسلمان مان نہین لین گے۔ یہ خطرہ کم و بیش ضرور غیر اقوام کے دلون مین قائم رہے گا۔ وہ مضمون ذیل مین نقل کیا جاتا ہے۔

دولت کے بغیر دنیا کے کام نہین چلتے۔ مگر دولت کی زیادتی بھی ہزار مصیبتون اور پریشانیون کا موجب ہے۔ یورپ مین آج کل دولت کے پہاڑ کھڑے ہین ہزارون لاکھون آدمی ایسے ہین۔ جو قارون کو مول لے سکتے ہین۔ معمولی آدمیون تک ایسے ایسے ساز و سامان حاصل ہین جو زمانہ گذشتہ مین بادشاہون تک کو نصیب نہین ہوتے تھے۔ مگر دولت کا خاصہ ہے۔ کہ خوف اور بے چینی اپنے ساتھ لاتی ہے۔ اہل یورپ نے جب براعظمون کی دولت سمیٹ لی۔ روئے زمین کے چپہ چپہ پر جب ان کو غلبہ حاصل ہو گیا۔ تو اب خیالی بھوت اور وہمی تفکرات ان کو چین نہین لینے دیتے۔ اب یہ فکر ہے کہ کہین ایسا نہ ہو۔ یہ عیش و عشرت کے سامان یہ بے انتہا زر و مال کسی وقت مین ہاتھ سے نہ نکل جائے مبادا کوئی مشرقی قوم غلبہ پا کر ان کو زیر نہ کرے۔ جب جاپان نے سر اٹھایا۔ تو تمام یورپ اور امریکہ زرد خطرہ کے خواب دیکھنے لگا اور جرمنی اور فرانس اور روس اور امریکہ چونک چونک پڑتے تھے۔ کہ کہین ایسا نہ ہو۔ کہ چین بھی بیدار ہو جائے۔ پھر ہمارا کہین ٹھکانا نہ ہوگا۔ کیونکہ دنیا کی تہائی آبادی جو فطرتاً صناع اور مشقت پسند ہین۔ اور مرنے کو ایک کھیل سمجھتے ہین۔ اگر ہوش مین آ گئے اور نئی تہذیب اور فنون جدیدہ سے باخبر ہو گئے۔ تو کون ان کے مقابلہ کی تاب لائیگا۔ کچھ دن تو یہ اندیشہ رہا اور امریکہ اور نوآبادیون سے چینی مزدورون اور کاریگرون کو نکالنے کی کوشش ہوتی رہی کہ کہین یہ سفید رنگ آدمیون کی روٹی نہ چھین لین مگر یہ دیکھ کر کہ چینی بہت ہی گری ہوئی قوم ہے دوسرے افیون نوشی نے ان کو نکما کر رکھا ہے۔ اگر سنبھلے بھی تو بیدار ہوتے ہوتے صدیان چاہئین۔ زرد خطرہ کا چرچا کچھ عرصہ سے کم ہو گیا ہے۔ کبھی ہندوستان کی طرف سے اینگلو انڈین اخبارات کی مہربانی سے غدر کا خیالی خوف طاری ہوا اور برٹش پبلک کو بیٹھے بٹھائے مفت کا خلجان لگا دیا۔ اب ایک کپتان ولسن صاحب نے نیا شوشہ چھوڑا ہے کہ تمام عیسائی دنیا کو ایک آنیوالے اسلامی جہاد کے خوف سے دہلا دیا۔ آپکا ایک مضمون رسالہ نائینٹینتھ سنچوری مین شائع ہوا ہے۔

یہ خطرہ فرقہ سنوسیہ کی تیاری جہاد کے متعلق ہے جو سالہا سال سے افریقہ مین خاموشی کے ساتھ ہو رہی ہے شیخ سنوسی کے مریدون کی تعداد لاکھون تک پہنچتی ہے بقول کپتان صاحب فرقہ سنوسیہ کا مقصد یہ ہے۔ کہ اسلامی ممالک کو عیسائیون کی حکومت سے آزاد کرے اور یہ مدعا ایک عالمگیر جہاد کے ذریعہ سے حاصل کیا جائے۔ کپتان ولسن کا خیال شاید یہ ہے۔ کہ جس طرح عربون نے ظہور اسلام کے بعد آٹھ کر آدھی دنیا کو فتح کر لیا۔ اسی طرح فرقہ سنوسیہ آہستہ آہستہ زور پکڑ رہا ہے اور وہ ایک سم دنیا پر آندھی کی طرح چھا جائیگا۔ آجکل افریقہ کے مشرقی اور مغربی ساحلون کے تمام برٹش مقبوضات اور مصر اور سوڈان مین تمام مسلمان فوجون کو فرقہ مذکورہ کے ممبر بنانے کی سرگرمی سے کوشش ہو رہی ہے۔ خاص کر مغربی ساحل افریقہ مین بہت عرصہ سے کارروائی ہو رہی ہے اور وہان زیادہ گہرا اثر ہوا ہے۔ کپتان صاحب لکھتے ہین کہ میرا یہ خیال صحیح ہے کہ سنوسی کے بہت سے ایجنٹ ہماری فوجون مین محض اس غرض سے بھرتی ہوتے ہین کہ فوجون مین وعظ کر کے ان مین اپنے مشن کو ترقی دین۔

کپتان ولسن یہ بھی کہتے ہین کہ چونکہ یہ تحریک نہایت اخفا اور رازداری کے ساتھ عمل مین آ رہی ہے اس لئے اس کے متعلق قابل اعتبار حالات معلوم کرنے مشکل ہین لیکن عتبرہ اور عدرمان مین درویش قیدیون کی زبانی انہین معلوم ہوا ہے کہ شیخ سنوسی آجکل ٹیونس مین تمام افریقہ مین عالمگیر اسلامی جہاد کی تیاری کی کوشش مین معروف ہے تمام شمالی اور جنوبی افریقہ مین اس کے ایجنٹ موجود ہین اور مشرقی افریقہ کے مسلمانون کو بھی اس کے ایجنٹ اپنی جماعت مین شامل کر رہے ہین۔ شیخ کا ارادہ یہ ہے کہ عام جہاد کرنے سے پہلے سب سامان لیس کر لیا جاوے اور پوری تیاری کے بعد کارروائی ہو۔ بلکہ اگر ممکن ہو۔ تو کسی موقعہ تک انتظار کیا جاوے جبکہ کوئی ایسی جنگ شروع ہو جس مین فرانس اور انگلستان یا دونون طاقتین کسی دشمن سے مصروف پیکار ہون اور افریقہ کی طرف زیادہ توجہ دینے کے قابل نہ ہون ایک اور قابل غور امر یہ ہے۔ کہ ہر سال سنوسی فرقہ کے متعدد لوگ یورپ مین خاص کر انگلینڈ اور فرانس مین مغربی علوم و فنون سیکھنے آتے ہین۔ یہ لوگ زیادہ تر شمال مغربی افریقہ کے باشندے ہوتے ہین ان دونون باتون سے ظاہر ہے۔ کہ کسی معمولی عرب قبیلہ یا حبشی لوگون سے ہمارا سابقہ نہین پڑا۔ بلکہ ایک بہت بڑی تحریک سے جو بڑی ہوشیاری اور دانائی کے ساتھ جو چند سال مین ایک بڑی پرزور طاقت ہو جائے گی۔ دو بدو ہونا پڑیگا۔

کپتان صاحب لکھتے ہین۔ کہ شاید لوگ مجھے الزام دین گے کہ مین ایک بیجا خوف دلا رہا ہون۔ لیکن میرا یقین ہے۔ کہ سنوسیہ فرقہ ایک ایسی زبردست طاقت ہے۔ جس کا یورپ مین کسی نے ٹھیک اندازہ ہی اب تک نہین کیا۔ اور وہ دن نزدیک آ رہا ہے۔ کہ اسلامی مذہبی دیوانگی کے جوش سے تمام براعظم مین ہمارا آمنا سامنا ہوگا۔ جو کمل طور پر مرتب اور مستعد اور تیار ہے جس کے مقابلہ مین وہ تمام سابقہ لڑائیان جو سیاہ فام قومون کے ساتھ ہوئی ہین محض بچون کا کھیل ثابت ہون گی۔ ممکن ہے کہ یہ جنگ ہماری زندگی مین نہ ہو کیونکہ وہ دور اندیش آدمی جو اس تحریک کے بانی ہین جلدباز نہین ہین اور مکمل تیاری سے پہلے ہرگز چھیڑ چھاڑ شروع نہین کرین گے۔ لیکن میرے خیال مین بیس سال کے اندر اندر آنے والا جہاد ضرور ہوگا۔ اگرچہ تحقیق کے ساتھ نہین کہا جاسکتا۔ ممکن ہے کہ پچاس سال بعد ہو اور یہ بھی ممکن ہے۔ کہ کل ہی شروع ہو جائے یہ کہنا فضول ہے۔ کہ افریقہ کی جنگجو اقوام زولو۔ بسوٹو اور موازی۔ ساعی وغیرہ اپنے یوروپین آقاؤن کے خلاف اس جہاد مین شامل ہو جائین گے۔ میرا یقین ہے۔ کہ جب وہ وقت آئیگا۔ تو ابی سینیا کے عیسائیون کے علاوہ افریقہ کی تمام سیاہ فام قومین سفید رنگ اقوام کے خلاف ہتھیار سنبھال لینگی۔ جب وہ دن آویگا اور آئیگا ضرور۔ تو افریقہ کے سفید رنگ کے لوگ موت کے پنجہ مین گرفتار ہون گے۔ کیونکہ اسلامی مذہبی دیوانگی کے جوش کی لہرین تمام براعظم افریقہ مین پھیلین گی اور ایک بے شمار لشکر جس مین دنیا کی بہترین جنگجو اقوام شامل ہون گی۔ جو یوروپین آلات حرب

صلح اور اعلیٰ درجہ کی تربیت اور ترتیب کے ساتھ قدم قدم زور پکڑتی ہوئی ایک ایسے طوفان کی شکل میں بڑھینگی۔ جو دنیا نے آج تک نہیں دیکھا۔ ایک ہی روز میں ایسی حالت پیش آسکتی ہے۔ جس کے مقابلہ میں ہندوستان کا غدر اور سوڈان کی مہم دونوں مل کر نہائیت خفیف حادثے سمجھے جاوینگے۔ کپتان صاحب لکھتے ہیں کہ لوگ اس کو مبالغہ سمجھینگے۔ لیکن میں پھر کہتا ہوں۔ کہ یہ میرا پختہ یقین ہے۔ کہ آئندہ بیس سال کے اندر یورپ کو افریقہ میں ایک ایسی جنگ عظیم پیش آئیگی کہ اس کے خاتمہ پر ممکن ہے۔ کہ سفید رنگ کا ایک آدمی بھی افریقہ میں باقی نہ رہے گا۔

یہ ہے وہ وحشت انگیز خواب جو کپتان ولسن نے دیکھا ہے۔ اور جس کی تعبیر سے تمام یورپ کی نیند حرام کرنا چاہتے ہیں۔ مگر شیخ سنوسی اور ان کے فرقہ کی نسبت چند سال ہوئے پہلے اس سے بھی بڑھ کر مبالغہ آمیز روائتیں اخبارات یورپ میں درج ہو چکی ہیں اگرچہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ شیخ اور اس کے مرید خالص مذہبی آدمی ہیں۔ اور وظائف میں مرتاض لوگوں کی سی زندگی بسر کرتے ہیں اور چونکہ ان کی بود و باش صحرا ئے افریقہ کے قریب ہے۔ اس لئے وحشی جانوروں اور جنگلی اقوام سے محفوظ رہنے کے لئے کچھ آلات حرب بھی رکھتے ہیں۔ ہم برسوں سے شیخ سنوسی کی ہولناک جنگی تیاریوں کی کہانیاں سُن رہے ہیں۔ مگر اس کا ظہور آج تک دیکھنے میں نہ آیا۔ سچ مچ شیخ سنوسی یورپ کے لئے ایک ہوا ہے جو بعض سنیسیشن پسند اہل یورپ کے لئے مغربی اخبارات نے بنا دیا ہے ورنہ اگر اس کا بطور ایک جنگی طاقت کے اثر موجود ہوتا تو معتبر ذریعہ سے سننے میں آتا۔ پندرہ بیس سال سے تو ہم سنتے ہیں کہ شیخ سنوسی جہاد کی تیاری کر رہے ہیں مگر یہ عجب تیاری ہے۔ کہ صدیوں میں ختم ہوگی۔ دنیا آجکل سنیسیشن طلب ہے۔ اس لئے اخبارات بھی ایسے مضامین کی تلاش میں رہتے ہیں۔ جن کو پڑھ کر لوگوں کے کان کھڑے ہوں۔ فرض کرو کہ شیخ سنوسی کے چند لاکھ مرید بھی ہیں۔ ان کے پاس بندوقیں بھی ہیں اور ممکن ہے کہ چند توپیں بھی ہوں۔ مگر جرمنی۔ فرانس اور انگلینڈ کے نو ایجاد آلات حرب کی تاب کروڑوں آدمی بھی خواہ وہ کیسے ہی پُرجوش ہوں نہیں لا سکتے ہیں نہ صحرائی لوگ زمانہ حال کے فن جنگ میں ماہر کامل ہو سکتے ہیں آجکل مراکو میں ہی دیکھ لیجئے۔ جنگ میں فرانس کا اگر ایک آدمی کام آتا ہے تو عربوں کے سینکڑوں مارے جاتے ہیں نیم وحشی لوگ خواہ ان کی تعداد کتنی ہی ہو نئی تہذیب اور اس کے سامان جنگ سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتے سوڈانی درویشوں اور چینیوں کی مثالیں پیش نظر ہو چکی ہیں۔ کہ وحشیانہ جوش جدید آلات حرب اور قواعد دانی کے سامنے کچھ ہستی نہیں رکھتا جبتک جاپانیوں کی طرح فن جنگ میں ماہر کامل نہ ہو۔ کوئی ایشیائی یا افریقی قوم یورپ سے بازی نہیں لے جا سکتی۔

انجمن احمدیہ ضلع گورداسپور

حسب الحکم صدر انجمن احمدیہ قادیان تمام ضلعوں میں ایک ضلع کی انجمن بنائی گئی ہے۔ گورداسپور کے ضلع کی انجمن قادیان میں بنائی گئی ہے اور اس کی شاخوں کا بنانا ضلع گورداسپور کے مختلف مقامات میں ضروری ہے لہذا بذریعہ اشتہار ہذا ان تمام احمدی برادران کی خدمت میں جو کہ گورداسپور کے ضلع کے کسی قصبہ میں رہتے ہوں۔ التماس ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے مقامات میں اس انجمن کی شاخیں بنا کر راقم کو جلد مطلع فرماویں اور جس جگہ بہ سبب تھوڑے احمدی ہونے کے انجمن نہ بن سکے اس جگہ کے احباب کسی قریب کی انجمن کے ممبر بن جاویں۔ ہر ایک شاخ انجمن اپنے علاقہ کی حدبندی مقرر کرکے عاجز کو اطلاع دے کہ کس حد تک کے احمدی برادران اس کے ممبر ہیں یا ہو سکیں گے۔ نیز ہر ایک مقام کے احمدی برادران اپنی ایک فہرست بطریق نقشہ ذیل بنا کر بہت جلد عاجز کے پاس ارسال کردیں تاکہ تمام احمدی برادران ضلع گورداسپور کے نام ایک رجسٹر میں لکھے جاویں۔

نمبر	نام	ولدیت	پتہ	[illegible]	تاریخ بیعت	[illegible]	چندہ				[illegible]
							[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	

کنبہ کے دیگر اشخاص میں بیوی اور خورد و کلان تمام بچوں اور دیگر متعلقین کے نام بھی لکھنے چاہئیں سوائے اس کے جو سلسلہ احمدیہ کا ممبر ہونے سے انکاری ہو جیسا کہ ہر ایک مذہب کی مردم شماری میں نابالغ بچے اسی مذہب میں شمار کئے جاتے ہیں اسی طرح احمدیوں کے بچے سب احمدی شمار ہونگے۔

چونکہ اخبار سب جگہ نہیں پہنچتے اس واسطے جن احباب کے پاس یہ اخبار ہو وہ اپنے قریب کے گاؤں میں اس کی اطلاع کردیں۔ یہ فہرستیں بہت جلد دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئیں خط پر کسی شخص کا نام نہو صرف وہ پتہ ہو جو درج ذیل ہے کیونکہ عہدہ دار ہمیشہ تبدیل ہوتے رہتے ہیں جن اصحاب کے پاس انجمن ہائے شاخ کے قواعد نہوں وہ دفتر ہذا سے منگوا سکتے ہیں۔ المشتہر سکرٹری مفصلات انجمن احمدیہ ضلع گورداسپور قادیان

اُجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال ۵۰ بار	چھ ماہ ۲۴ بار	سہ ماہ ۱۲ بار	دو ماہ ۸ بار	یکماہ ۴ بار	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½ "	۱۰۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۲	۱۴	۱۰	۳
½ "	۴۰	۲۴	۱۳	۸	۵	۲
⅓ "	۲۷	۱۴	۹	۵	۳	۱½
¼ "	۲۵	۱۳	۷	۴	۲½	۱
فی سطر	۹	۵	۳	۲	۱	۲

۱۔ یہ اُجرت ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے۔ پہلے ہی بہت کم کرکے لگائی گئی ہے اس واسطے اس میں اس سے زیادہ رعائت نہ ہوگی۔ بیفائدہ خط و کتابت کرنے میں طرفین کا حرج ہے۔

۲۔ مینیجر کا اختیار ہے۔ کہ کسی اشتہار پر مناسب سمجھے تو اس سے زیادہ اجرت طلب کرے۔

۳۔ فیصلہ اجرت سے پہلے مضمون اشتہار برائے ملاحظہ مینیجر کے پاس آنا چاہیئے اور مینیجر کا اختیار ہوگا کہ مضمون میں پہلے یا فیصلہ کے بعد یا دوران انطباع میں جن الفاظ کو خود یا کسی دوسرے خریدار کی تحریک پر مناسب خیال کرے نکال دے یا زیادہ کرے یا بدل ڈالے۔

۴۔ تقسیم کرائی ضمیمہ جو اخبار کے دو صفحہ کے برابر ہو ایک روپیہ فیصدی لیا جاویگا۔ بٹالہ سے قادیان تک کی مزدوری فی دس سیر یا دس سیر سے کم کے لئے اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

۵۔ ہر ایک مشتہر صاحب کو چاہیئے۔ کہ اشتہار دینے سے پہلے ان قواعد کو بغور مطالعہ فرما لیا کریں۔

۶۔ اشتہار متواتر دئے جانے کی یہ اُجرت ہے۔ درمیان میں چھوڑ کر اور کبھی کبھی درج کرانے کیواسطے زائد اجرت چارج ہوگی۔

۷۔ ہر ماہ میں صرف ایک دفعہ اشتہار کی عبارت کے بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا۔ اشتہار کی عبارت میں تبدیلی کیواسطے ہر انگریزی مہینہ کے شروع ہونے سے پہلے پندرہ دن اطلاع آنی چاہیئے ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہیگا۔

۸۔ مینیجر کو اختیار ہوگا۔ کہ جب چاہے۔ کسی کا اشتہار بند کردیوے اور باقی اجرت واپس کرے۔

۹۔ اشتہار صرف آخری صفحوں پر دئے جاوینگے۔ جہاں جہاں مینیجر مناسب سمجھے۔

سوال۔ دعوت پہنچ جانے سے کیا مراد ہے۔

الجواب۔ دعوت پہنچا دینے میں دو۲ امر ضروری ہوتے ہیں۔ اول یہ کہ وہ شخص جو خدا کی طرف سے بھیجا گیا ہے۔ وہ لوگوں کو اطلاع دیدے کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجا گیا ہوں اور انکو انکی غلطیوں پر متنبہ کر دے کہ فلاں فلاں اعتقاد میں تم خطا پر ہو یا فلاں فلاں عملی حالت میں تم سست ہو۔ دوسرے یہ کہ آسمانی نشانوں اور دلائل عقلیہ و نقلیہ سے اپنا سچا ہونا ثابت کرے اور عادت اللہ اس طرح پر ہے کہ اول اپنے نبیوں اور مرسلوں کو اس قدر مہلت دیتا ہے کہ دنیا کے بہت سے حصہ میں اُن کا نام پھیل جاتا ہے اور ان کے دعوے سے لوگ مطلع ہو جاتے ہیں اور پھر آسمانی نشانوں اور دلائل عقلیہ و نقلیہ کے ساتھ لوگوں پر اتمام حجت کر دیتا ہے اور دنیا میں خارق عادت طور پر شہرت دینا اور روشن نشانوں کے ساتھ اتمام حجت کرنا خدا تعالیٰ کے نزدیک غیر ممکن نہیں جس طرح تم دیکھتے ہو کہ ایک دم میں آسمان کے ایک کنارہ سے بجلی چمکتی اور دوسرے کنارہ تک پھیل جاتی ہے اسی طرح خدا کے حکم سے خدا کے رسولوں کو شہرت دیجاتی ہے اور خدا کے فرشتے زمین پر اترتے اور سعید لوگوں کے دلوں میں ڈالتے ہیں کہ جن راہوں کو تم نے اختیار کر رکھا ہے وہ صحیح نہیں ہیں تب ایسے لوگ راہ راست کی تلاش میں لگ جاتے ہیں اور دوسری طرف خدا تعالیٰ ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے کہ اس کے امام وقت کی خبر ان لوگوں کو پہنچ جاتی ہے بالخصوص یہ زمانہ تو ایسا زمانہ ہے کہ چند دنوں میں ایک نامی ڈاکو کی بھی بدنامی کیساتھ تمام دنیا میں شہرت ہو سکتی ہے تو کیا خدا تعالیٰ کے بندے جن کے ساتھ نصرت خدا ہے وہ اس دنیا میں شہرت نہیں پا سکتے اور مخفی رہتے ہیں اور خدا انکی شہرت پر قادر نہیں ہوتا میں دیکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کا فضل ایسے طور سے میرے شامل حال ہے کہ میری اتمام حجت کے لئے اور اپنے نبی کریم کی اشاعت دین کیلئے خدا تعالیٰ نے وہ سامان مقرر کر رکھے ہیں کہ پہلے اس سے کسی نبی کو میسر نہیں آئے تھے چنانچہ میرے وقت ممالک مختلف کے باہمی تعلقات بباعث سواری ریل و تار اور انتظام ڈاک اور انتظام سفر بحری و بری میں اس قدر بڑھ گئے ہیں کہ گویا اب تمام ممالک ایک ہی ملک کا حکم رکھتے ہیں بلکہ ایک ہی شہر کا حکم رکھتے ہیں اور ایک شخص اگر سیر کرنا چاہے تو تھوڑی مدت میں تمام دنیا کا سیر کر کے آسکتا ہے ماسوا اس کے کتابوں کا لکھنا ایسا سہل اور آسان ہو گیا ہے کہ ایسی ایسی چھاپہ کی کلیں ایجاد ہو گئی ہیں کہ جس کسی ضخیم کتاب کے چند مجلد سو برس میں بھی نہیں لکھے جا سکتے تھے اس کے کئی لاکھ نسخے ایک دو برس میں لکھے جا سکتے ہیں اور تمام ملک میں شائع ہو سکتے ہیں اور ہر ایک پہلو سے تبلیغ کیلئے بھی اس قدر آسانیاں ہو گئی ہیں کہ ہمارے ملک میں آج سے سو برس پہلے انکا نام و نشان نہ تھا اور جیسے پہلے اگر پچاس برس پر نظر ڈالی جائے تو ثابت ہو گا کہ اکثر لوگ ناخواندہ اور جاہل تھے مگر اب بباعث کثرت مدارس کے جو دیہات میں بھی قائم کی گئی ہیں اس قدر استعداد و علمیت لوگوں کو حاصل ہو گئی ہے کہ وہ دینی کتابوں کو بڑی آسانی سے سمجھ سکتے ہیں اور میری طرف سے تبلیغ کی کارروائی یہ ہوئی ہے کہ میں نے پنجاب اور ہندوستان کے بعض شہروں جیسے امرتسر لاہور جالندھر سیالکوٹ اور دہلی اور لودیانہ وغیرہ میں بڑی بڑی مجمعوں میں خود جا کر خدا تعالیٰ کے پیغام کو پہنچایا ہے اور ہزارہا انسانوں کے روبرو اسلامی تعلیم کی خوبیاں پیش کی ہیں اور ستر کے قریب کتابیں عربی اور فارسی اردو اور انگریزی میں حقانیت اسلام کے بارہ میں جنکی جلدیں ایک لاکھ کے قریب ہو نگی تالیف کر کے ممالک اسلام میں شائع کی ہیں اور اسی مقصد کیلئے کئی لاکھ اشتہار شائع کیا ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کی ہدایت سے تین لاکھ سے زیادہ لوگ میرے ہاتھ پر اپنے گناہوں سے آجتک توبہ کر چکے ہیں اور اس قدر سرعت سے یہ کارروائی جاری ہے کہ ہر ایک ماہ میں صدہا آدمی بیعت میں داخل ہوتے جاتے ہیں اور ہمارے سلسلہ سے غیر ملکوں کے لوگ بے خبر نہیں ہیں بلکہ ممالک امریکہ اور یورپ کے دور دراز ملکوں تک ہماری دعوت پہنچ گئی ہے یہانتک امریکہ میں کئی لوگ ہماری جماعت میں داخل ہو چکے ہیں اور خود انہوں نے غیر معمولی زلزلوں کی پیشگوئیوں کو ہمارے نشانوں کا ثبوت دینے کیلئے امریکہ کے نامی اخبارات میں شائع کرایا ہے اور یورپ کے بعض لوگ بھی ہماری جماعت میں داخل ہیں اور اسلامی بلاد کا تو کیا ذکر [illegible]

اطلاع عام



چونکہ ہماری طرف سے کیا تحریراً اور کیا تقریراً پورے طور پر مخالفون پر اتمام حُجّت ہو چکا ہے اس لئے اب اون کے ایسے کلمات کا اخبارون مین رد کرنا جو انصاف پر مبنی نہین ہین ہرگز مناسب نہین۔ اب یہ تمام امور خدا تعالیٰ کی عدالت مین ہین وہ خود آسمان سے ان کا فیصلہ کریگا اس لئے ہم تمام لوگون اور تمام مخالفین کو عام اطلاع دیتے ہین کہ اب مخالفین کی تحریرون کے مقابل پر ان کا نام لے کر کوئی تحریر شائع نہ ہوگی۔ بجز اس صورت کے کہ کوئی ایسا افترا شائع کرین جس پر خاموشی کرنے سے دین کا حرج ہو۔ والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

ایڈیٹر بدر

ہماری انجمنون کے کارکن کیسے ہون

نیت صدر انجمن احمدیہ نے اس امر کا اعلان کر دیا ہے۔ کہ ہر ایک شہر اور قصبہ اور گاؤن کے احمدی برادران اپنی اپنی جگہ مقامی انجمنین بنائین اور ان انجمنون کو ایک ضلع کی انجمن کے ماتحت کرین اور تمام ضلعون کی انجمنین صدر انجمن کے ماتحت ہون اور اس طرح تمام احمدی برادران ایک سلسلہ کے اندر منسلک ہو کر یگانگت کے ساتھ کام کرین ایسی انجمنون کے کارکنون کے واسطے بھی صدر مقام قادیان سے قواعد بنا کر روانہ کئے گئے ہین۔ سردست ایسے کارکن عموماً ہر جگہ آنریری یعنی بلا تنخواہ ہون گے۔ ان کارکنون کے واسطے سب سے اول یہہ ضروری ہوگا۔ کہ جب مقامی برادران ان کو کسی عہدہ پر مقرر کرنا چاہین اور وہ ان کے قبول کرنے کی طاقت اپنے اندر دیکھین تو سب سے پہلے اپنے دل مین اس امر کو سوچین۔ کہ وہ اس کام کو کیون اختیار کرتے ہین۔ کس نیت سے وہ یہ کام اپنے ہاتھ مین لیتے ہین۔ انما الاعمال بالنیات عمل نیتون پر موقوف ہین۔ اگر کوئی شہرت۔ وجاہت عزت کی خاطر انجمن کا پریذیڈنٹ یا سکرٹری یا دوسرا عہدہ دار بنتا ہے۔ تو انجمن احمدیہ ایک ایسی معزز چیز ہے۔ کہ اسکو یہ باتین حاصل ہو جائین گی۔ لیکن ایسا عہدہ دار اپنے آپکو جزو نقصان مین سمجھے۔ کیونکہ اس عہدہ داری مین اس کے سامنے ایک نہایت لطیف میوہ پیش کیا گیا تھا جس کے فقط چھلکے کے کھا لینے پر اس نے قناعت کی ہے اور اصلی مغز اور گودے کو لاپرواہی سے پھینک دیا ہے۔ اس خدمت کے دیانت و امانت کے ساتھ ادا کرنے سے وہ ایک عظیم الشان شے حاصل کر سکتا ہے۔ وہ کیا ہے۔ وہ ہے۔ رضائے الٰہی۔ پس ایسے عہدہ کے قبول کرنے کے واسطے وہ اس کے علاوہ کوئی نیت اپنے دل مین نہ رکھتا ہو۔ کہ اس کو رضائے الٰہی حاصل ہو جائے اور بس۔ جو ایسا کرے گا۔ خدا تعالیٰ اس کو تمام دنیوی فوائد سے خود بخود غنی کر دے گا کیونکہ وہ اپنے نیک بندون کو کبھی ضائع نہین کرتا۔ بلکہ ان کی اولاد کو بھی ضائع نہین ہونے دیتا۔ قرآن شریف سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ موسےٰ جیسا نبی اور خضر جیسا فرشتہ ایک گرتی ہوئی دیوار کے بنانے مین مصروف ہوئے اور اپنے ہاتھون سے اینٹ اور گارا اٹھا کر اس کو بنایا یہ ان کے واسطے حکم الٰہی تھا۔ کیون؟ اس واسطے کہ اس کی دیوار کے اندر ایک خزانہ تھا۔ جس کے مالک دو لڑکے تھے۔ یہ نہین معلوم کہ وہ لڑکے کیسے تھے مگر ان کی یہ خاطر کیون ہوئی اس واسطے کہ کان ابوھما صالحاً۔ ان کا باپ نیکو کار تھا۔ سبحان اللہ نیکو کار خدا کو کیسا پیارا ہے۔ کہ اس کی اولاد بھی ضائع نہ ہونے پائی۔ پس سب سے اول اپنی نیتون کو پاک صاف کرو۔ خدا کے واسطے اور صرف خدا کے واسطے کوئی کام اپنے ہاتھ مین لو۔

پابندی قواعد جب کسی کام کو اپنے ہاتھ مین لے چکو۔ تو پھر اپنے فرائض کی انجام دہی ایسے طریق سے نہ کرو۔ جس طرح کہ ایک بگار ہوتی ہے۔ لاپرواہی کو ہرگز کام مین نہ لاؤ۔ اس سے ثواب ضائع ہو جاتا ہے۔ بلکہ کام کو اس طرح کرو۔ جس طرح کہ ایک سرکاری ملازم اپنے فرائض منصبی کو ادا کرتا ہے اور اس کو خوف ہوتا ہے۔ کہ اگر مین اس کام کو بخوبی سرانجام نہ دونگا۔ تو مجھ پر جرمانہ ہوگا۔ یا مین موقوف کر دیا جاؤن گا۔ بے تنخواہ عہدہ دار ہو کر ایک تنخواہ دار عہدہ دار کی طرح کام کرو۔ تمام قواعد

کی پابندی کرو۔ ایسا کہنا تو خود ایک نحش امر ہے۔ ایسا دل میں بھی خیال نہ لاؤ۔ کہ اگر میں کام نہ کرونگا۔ تو مجھے کیا پرواہ ہے۔ اس کو خدا سے تنخواہ ملتی ہے اس تنخواہ کو ظاہری تنخواہوں سے زیادہ عزیز رکھو۔ کیا ہی پیاری بات مجھے معلوم ہوئی ایک ریاست کے رئیس کی جس نے آخری عمر میں اپنا تمام خزانہ مساکین اور فقراء میں تقسیم کر دیا۔ تو کسی کے پوچھنے پر اس نے کہا کہ میں اپنی دولت کو بہت پیار کرتا ہوں۔ جب تک کہ میں اس دنیا میں تھا۔ میں نے اسے اپنے پاس رکھا۔ اب جب میں نے جانا کہ میرا وقت آگے چلنے کو ہے تو میں نے اپنی دولت بھی ایسے نوکروں کے سر پر رکھ کر آگے بھیجدی جنھوں نے مجھ سے مزدوری نہیں لی اور نہ ان سے مجھے خیانت کا خوف ہے۔ غرض وہ شخص جو خدا تعالیٰ کا تنخواہ دار نوکر ہے۔ اگر وہ اپنے آپ کو بے تنخواہ سمجھ کر اپنے کام میں غفلت اور سستی کریگا تو پھر اپنے مالک حقیقی سے اپنی تنخواہ کیونکر پاسکیگا۔ انجمن مقامی ہو یا صدر ہو۔ بہرحال اس کے قواعد کی پابندی ہر ایک ممبر اور عہدہ دار کو نہایت دلی اخلاص کے ساتھ کرنی چاہیئے۔ ہاں کسی کو کوئی قاعدہ ناپسند ہو۔ تو وہ نظر ثانی کے واسطے انجمن میں درخواست دے سکتا ہے۔ انجمن کے فیصلہ کی اپیل صدر انجمن میں کرسکتا ہے اور صدر انجمن کے فیصلہ کی اپیل حضرت مسیح موعود کے حضور میں کرسکتا ہے لیکن طریق ادب یہی ہے۔ کہ یہ تمام اپیلیں بھی انجمنوں کے ذریعہ سے آنی چاہئیں۔ انجمن کبھی مناسب اپیلوں کو روک نہ رکھے گی۔ بلکہ اپنی رائے کے ساتھ آگے بھیجدے گی جب تک فرمانبرداری اور اطاعت کی عادت کسی قوم میں نہ ہو وہ قوم ترقی نہیں کرسکتی۔ بلکہ قوم قوم ہی نہیں بن سکتی۔

تبدیل عہدہ داران صدر انجمن نے یہ قاعدہ بنایا ہے کہ ہر سال عہدہ داران کا نیا انتخاب ہو۔ نئے انتخاب کا وقت دنیا داروں کی کمیٹیوں اور انجمنوں میں بڑی ہل چل اور باہم جنگ و فساد کا موقع ہوتا ہے۔ ہمارے معزز احمدی دوست اس امر کا ہمیشہ خیال رکھیں کہ ان کے انتخاب دنیا داری کا رنگ کبھی نہ پکڑنے پائیں۔ ہر انتخاب سے پہلے اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہیئے کہ اے خدا تو جانتا ہے اور ہم نہیں جانتے تو قدرت رکھتا ہے اور ہم کچھ قدرت نہیں رکھتے۔ اس انتخاب میں تو ہماری راہنمائی فرما اور ہر ایک کام کے واسطے ایسے عہدہ دار ہم سے منتخب کرا جو اس عہدہ کیواسطے ہم میں سب سے زیادہ تیری نگاہ میں لائق ہوں۔ پھر ان عہدہ داروں کو توفیق اور قوت عطا کر کہ وہ اس کام کو ایسی طرح سے سرانجام دیں۔ کہ ہم سب کے لئے تیری رضا مندیوں کی راہ پر آگے قدم بڑھانے کا ذریعہ بنتا چلا جائے۔ ہماری کمزوریوں کو اپنے فضل سے دور کر اور ہم پر رحم فرما کہ تو ارحم الراحمین ہے۔ غرض اس طرح کی دعائیں کرنے کے بعد انتخاب کیا جائے انتخاب کے بعد جیسا کہ عہدہ داروں کا فرض ہے کہ وہ اپنے کام کو پوری کوشش اور محنت اور لیاقت سے سرانجام دیں ایسا ہی ممبران انجمن کا بھی فرض ہے کہ وہ ہر طرح سے اپنے عہدہ داروں کی امداد میں کوشاں رہیں۔ عہدہ داروں کو تو چاہیئے۔ کہ اپنے کام کے واسطے کسی انسان کی قدردانی یا بے قدری کی پرواہ نہ کریں۔ لیکن ممبران انجمن کے واسطے لازم ہے۔ کہ اپنے عہدہ داروں کی عزت کریں ان کی خدمات کی قدردانی کریں کوئی ایسی بات نہ کریں جس سے ان کی دلشکنی کا خوف ہو۔ ان کے کام میں نکتہ چینی اور عیب گیری کا خیال نہ کریں۔ بلکہ ان کی نیکیوں کی طرف زیادہ نظر رکھیں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ انسان کمزور ہے۔ گنہگار ہے۔ خطا اور سہو کرنے والا ہے۔ خدا تعالیٰ نے بھی روز قیامت ترازو رکھنے کا حکم دیا ہے۔ جس سے معلوم ہے۔ کہ انسان کے کام میں اگر نصف بدکاریاں ہونگی تو باقی کی نصف نیکو کاریاں اسے بخشوا دیں گی۔ ہر ایک شخص جو کسی کام پر لگا یا جائیگا اس سے ضرور کوئی نہ کوئی غلطی بھی ہوگی۔ لیکن اگر اس کو الگ کرکے اس کی جگہ دوسرا آدمی رکھا جائے تو اس سے بھی غلطیاں ہوں گی۔ ممکن ہے کہ یہ غلطیاں اور قسم کی ہوں اور دوسرے شخص کی اور قسم کی ہوں لیکن نقص سے پاک کون ہے پس ایک عہدہ دار میں اگر کوئی عیب نظر آوے تو جلدی سے اس سے نفرت کرکے اس کو الگ کرنے کی طرف نہیں دوڑنا چاہیئے۔ بلکہ اس کی اصلاح کی کوشش کرنی چاہیئے اور بہت سی چشم پوشی سے کام لینا چاہیئے اور اگر کسی عہدہ دار کی نسبت ایک انجمن کا یہ منشاء بہرحال ہو جاوے کہ اسکو علیحدہ کر دیا جائے۔ تو اس عہدہ دار کو چاہیئے کہ حضرت خالد کا نمونہ اختیار کرے۔ فوراً خوشی کے ساتھ اپنے عہدے کا چارج دیدے اور ذرا بھر ملال دل پر نہ لاوے۔ کیونکہ وہ خدا کی خاطر کام کرتا تھا۔ کسی عہدہ کو اپنے واسطے موروثی نہ خیال کرے اور نہ خود اختیار نہ کرے۔ کہ میں یہ عہدہ ضرور اپنے پاس رکھوں گا اور ایسا خیال نہ کرے۔ کہ بہرحال یہ میرا ہی حق ہے۔ کیونکہ یہ خیال گنہگاری کا خیال ہے اور ایسی بغاوت انسان کے نیک اعمال کو ضائع کر دیتی ہے۔ ہاں کوئی مناسب اعتراض ہو تو اپنی انجمن کی وساطت سے صدر انجمن میں بھی بھیج سکتا ہے۔ اور صدر انجمن اس پر انشاء اللہ کافی غور کرے گی اور اگر ضرورت ہوئی تو اس میں مداخلت کرکے اصلاح کر دیگی۔ لیکن کسی عہدہ دار کو یہ ہرگز نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ وہ کسی عہدہ کو لینے یا اپنے پاس رکھنے کی خواہش کرے یا اس پر اصرار کرے۔

انجمن احمدیہ انبالہ برادرم مکرم ایڈیٹر صاحب البدر ۲۹ ستمبر ۱۹۰۷ء کے پندرہ روزہ جلسہ پر منشی فضل محمد نواب خان ثاقب میرزا خانی مالیر کوٹلہ کو مدعو کیا گیا۔ چنانچہ ثاقب صاحب از راہ اخوت شریک جلسہ ہوئے اور ایک نظم جو وہ اس تقریب کے لئے لکھ کر لائے تھے دلکش لہجہ میں پڑھ کر سنائی اور جلسہ کو خوب گرمایا اس نظم سے پہلے ایک پرجوش تقریر کی اور چند آیات قرآنی کی تفسیر فرمائی۔ خدا انکو اس کا اجر عظیم دے اور جناب شیخ محمد یوسف صاحب احمدی ٹھیکیدار کنٹرینٹ انبالہ توپ خانہ بازار کو بھی جزائے خیر دے۔ کہ انھوں نے بوجہ ان تعلقات کے جو ثاقب صاحب کے میں ثاقب صاحب کو آنے کی اور شمول جلسہ کی تحریک فرمائی۔ جس کو انھوں نے ایک دینی خدمت سمجھ کر منظور فرمایا اور کلفت سفر کو گوارا کیا۔ جزاہم اللہ عنا خیر الجزاء۔

خاکسار فضل احمد سکرٹری انجمن احمدیہ انبالہ ۳۔ اکتوبر ۱۹۰۷ء

بند اوّل

مرحبا اے بزم یارانِ طریقت مرحبا
مرحبا اے مجلس اخوان با صدق وصفا

آج ہے تیرے لئے دریائے رحمت جوش میں
موجزن تیرے لئے ہے بحر الطاف خدا

ناز کر اے بزم یارانِ طریقت بخت پر
آج تو خیر الامم ہے تجھ پہ ہے فضل خدا

حبذا اقبال تیرا حبذا بخت سعید
خوش نصیبی پر تری ہے مرحبا صد مرحبا

تیرے اقبال او رسعادت کے پھرے ہیں آج دن
تیرے سر پر ظل پیغمبر کا آ بیٹھا ہما

جس مبارک روز کو تڑپا کئے عالم کے دل
تیرے اطمینان دل کو آج وہ دن آگیا

ساری دنیا تیرہ و تاریک تھی جس کے بغیر
آج اُس بدر منور نے جہان روشن کیا

مہدئ آخر زمان واحمدؑ والانشان
منبع وحی خدا سرچشمہ نور ہدےٰ

نورِ حق آیا تو باطل کی سیاہی اُٹھ گئی
نورِ حق کی روشنی سے حرف باطل مٹ گیا

اک دمِ اعجاز سے صد سالہ مردے جی اُٹھے
کھ گئے ہونٹوں میں کچھ بیمار اچھا ہوگیا

وہ مسیحائے زماں جسکی دعاؤں کے طفیل
جو اُدھا جو نابی اُن کے مقابل مرگیا

کچھ تو بتلاؤ ہمیں تھا کون الگزنڈر ڈوئی
جانتے ہو خوب اے امریکہ وای ایشیا

کچھ سنا ہوگا اک غزیر یسرت سے پگٹ
کردیا انفاس عیسےٰ نے اسے بھی ادھموا

یہ وہ سلطان القلم ہے جسکی تحریروں کا زور
دن بدن بڑھتا گیا دشمن کا جی گھٹتا گیا

کردیا ہے کند جس نے تیغ خون آشام کو
ہے قلم اس کا کہ جس کا رعب سب پر چھا گیا

آئے تم دارالامان میں اس جری کو مانکر
حق تو یہ ہے تم نے حق مانا اُسے پہچانکر

بند دوم

اُس نے جو باتیں سنائیں ہیں بڑے ہی کام کی
دین کی عزت بڑھائی آبروِ اسلام کی

یہ خدا کے حکم ہی سے بنکے آیا ہے حکم
فرض ہے اب ہم پہ تعمیل اس کے سب احکام کی

قیصر و فغفور کے کانوں میں پہنچائی خبر
اپنی تبلیغ رسالت کی صلائے عام کی

حضرت خیرالرسل کا اس کو پہونچا ہیں سلام
ہمنے صورت دیکھ لی جیسے گندم فام کی

چپکے چپکے دشمنوں نے کیں بہت سرگوشیاں
کچھ نہ چلنے پائی پیری ساعی و نمام کی

ابتدا میں دشمنوں کے تھے دم ودعوے بہت
جز خدا کے تھی خبر کس کو بھلا انجام کی

پست فطرت صاحب الہام جب ہونے لگے
کھولدی اُس نے حقیقت وحی کی الہام کی

آسمان پر جا چکے تھے مٹ کے قرآن کے حروف
سچ تو یہ ہے دینداری رہ گئی تھی نام کی

جم چکی تھی کعبۂ دل میں بتوں کی دوستی
بڑھتی جاتی تھی پرستش خلق میں اصنام کی

کُنجِ خلوت سے نکالا دستِ قدرت نے اُسے
اللہ اللہ اتنی شہرت اور اس گمنام کی

دین حق کی ہو ترقی نصرتِ اسلام ہو
تھی دعا اس کی یہ روز و شب پگاہ و شام کی

روز و شب صبح و مسا تھی فکر دل میں جوش زن
حضرت ختم الرسل کی عزت و اکرام کی

دھن تھی اس کے جی میں بس دین کی اشاعت کیلئے
اک لگن تھی اس کو دل میں دین کے پیغام کی

دین احمد کی حمایت میں تھی بے چینی اُسے
اپنی آسائش کی فکر اس کو نہ کچھ آرام کی

زندگانئ مسیحا کا عقیدہ العیاذ
اس نے کی تردید پختہ اس خیال خام کی

اس نے بتلایا ہمیں خود پڑھ کے پیغام خدا
نقش دل کی لوح پر آکر کیا نام خدا

بند سوم

تک رہے تھے راہ جسکی آج وہ رہبر ملا
خادم دینِ محمدؐ ظل پیغمبر ملا

جسکی دربانی پہ نازاں ہوں سلاطین جہان
ہم کو اس سلطان اقلیم سخن کا در ملا

جس نے یاجوج اور ماجوج پس پا کردئے
ہم کو وہ بارعب ذوالقرنین اسکندر ملا

شہد سے میٹھا کہیں اور دودھ سے بڑھکر سفید
شکر للہ آج ہم کو چشمۂ کوثر ملا

تشنہ لب تھے دشت ناکامی میں اور حیران تھے
ساقی کوثر کے دست خاص سے ساغر ملا

اس کی یہ کوشش کہ نکلیں کفر سے مومن نہیں
مصلح امت کو اُمت سے لقب کافر ملا

دین حق کے خون کے پیاسے جو تھے آخر انہیں
جانکنی کی پیاس میں آب دم خنجر ملا

ضد میں بڑھتے ہی گئے یہ جاہلان سنگدل
ان کو اس دل کی قساوت سے بھلا پتھر ملا

چھن گگو سارے تو اعقل و خرد سمع و بصر
کافر نعمت کو آخر کفر کا کیفر ملا

امت مرحوم کے اقبال کے چمکے نصیب
جب اُسے عیسےٰ فرخ فال نیک اختر ملا

اس نے سمجھایا کہ ہے قرآن ہی روشن کتاب
پیکر انسان کو جس کے نور سے زیور ملا

یہ وہ نورانی ورق ہیں جس کے اک اک حرف میں
اک سفینہ نور حق کا علم کا دفتر ملا

یہ وہ دریا ہے کہ جسمیں جب بنے غواص ہم
معرفت کا علم و حکمت کا ہمیں گوہر ملا

فاتحہ کی ایک ہی تفسیر سے جو اس نے کی
علم کا در ہم کو اور عرفان کا حیدر ملا

جب صف آرائی ہوئی ہے علم کے میدان میں
صف شکن ہوکر صف دشمن کو وہ صفدر ملا

نام احمد پر ہیں قائم انجمن ہائے علوم
ہیں اسی کے فیض سے تازہ چمن ہائے علوم

بند چہارم

ہم تھے شیدائے بُتان اب عاشق قرآن ہوئے
بزم حق کی شمع کے پروانہ سوزان ہوئے

پہلے ہم روتے تھے اور جلتے تھے سوزِ ہجر میں
اب کلام حق کے بستان کے گل خندان ہوئے

خون رُلاتے تھے ہمیں پہلے بتان سنگدل
اب خدا کے خوف سے ہم پھوٹ کر گریان ہوئے

ہوگئے بے آب موتی اب ہماری آنکھ میں
موتیوں سے علم کے پُر جیب اور دامان ہوئے

یا ستار کہا تھا ہم کو آسمان کے جور نے
اب خدائے آسمان کے رحم سے شادان ہوئے

شکر للہ جامۂ اسلام زیب تن ہوا
جب لباس کبر و رعنائی سے ہم عریان ہوئے

پیس ڈالا تھا ہمیں یا آسیائے دہر نے
سارے غم اب پائمال گردش دوران ہوئے

یا تو ہم دنیا پہ کرتے تھے دین و دل نثار
یا فقط اب دین اور ایمان پر قربان ہوئے

یا نمازوں میں نہ ملتا تھا ہمیں کچھ بھی سرور
یا نمازوں میں ہی ہم مست مئے عرفان ہوئے

آسمان سر پر اُٹھا لیتے تھے ہوکر دردمند
یا دعاؤں سے ہماری درد کے درمان ہوئے

یا کھٹکتے تھے یہ دل میں بن کے کانٹا روز و شب
آج پورے اپنے دل کے حسرت و ارمان ہوئے

دین کو دنیا سے برتر جاننا لازم ہوا
جب سے اک مرد خدا کے ہاتھ پر پیمان ہوئے

بے سروسامانیوں کے بعد شکوے ہوگئے
بے سروسامانیوں میں عیش کے سامان ہوئے

نیک کاموں کے اداکرنے میں جنت مل گئی
بس اسی دنیا میں حاضر حور اور غلمان ہوئے

بن گئے دیندار اور داخل ہوئے اسلام میں
ہادی برحق ہمارے مہدی دوران ہوئے

احمدیت کیش اشد نیز احمدؐ رہنما
ہم غلام احمدؐ والانشان شد مقتدا

بند پنجم

کھینچکر یکجا کیا ہے جذب اُلفت نے ہمیں
یکدل و یکجان کیا جوش محبت نے ہمیں

لعنت دین محمدؐ سے ہوئے شیرین زبان
کردیا روشن بیان نور نبوت نے ہمیں

ہے کوئی ایران کا اور کوئی ہے توران کا
شیر و شکر کردیا حق اخوت نے ہمیں

امن جوئی کے سبق ہم کو دئے اسلام نے
سکنت کے گُر سکھائے احمدیت نے ہمیں

ہم کو تسلیم و توکل نے بنایا سیر چشم
اک خزانہ دیدیا صبر و قناعت نے ہمیں

اللہ اللہ کیا ہی خوش قسمت ہیں ہم آدم ستم
بخشدی آزادئ مذہب حکومت نے ہمیں

گو زلیخائی کے وہ جذبے نہیں ہم میں مگر
لا بٹھایا ہے یہاں یوسف کی چاہت نے ہمیں

خدمت اسلام میں ہے شان سرداری عجب
فخر سرداری دیا مذہب کی خدمت نے ہمیں

غارِ بے دینی میں تھے آخر لیا ہم کو نکال
کھینچکر اللہ کے دست عنایت نے ہمیں

ہے یہ اک ادنیٰ کرشمہ عیسوی انفاس کا ۔ نکتہ ہائے معرفت سے کردیا آگاہ خوب ۔ ابن مریم کا نزول اور نکتۂ کسر صلیب ۔ تاقیامت چشمۂ فیض الٰہی ہو رواں ۔ سب کتابوں میں یہی قرآن ہے سچی کتاب ۔ جوش دل سے مانگتے ہیں درگہِ حق سے دعا ۔ تاقیامت قائم رہے یہ احمدیہ انجمن
کردیا مردوں سے زندہ فیض صحبت نے ہمیں ۔ آپ کے سلطان القلم شاہ ولایت نے ہمیں ۔ کردیا حل فطرت اور آئین سنت نے ہمیں ۔ خوب سمجھایا یہ منہاج نبوت نے ہمیں ۔ یہ سبق اتحاد دیا بس عقل و عادت نے ہمیں ۔ یاد فرمایا ہے یاران طریقت نے ہمیں ۔ طائران قدس کا ہو آشیانہ یہ چمن

یحییٰ کا ہم نام پہلے نہیں ہوا

توریت شریف میں پیشگوئی تھی۔ کہ بنی اسرائیل کے آخری نبی مسیح کے آنے سے پہلے ضرور ہے کہ الیاس دوبارہ دنیا میں آوے۔ الیاس کے آنے کے بعد حضرت عیسےٰ کا پیدا ہونا ضروری تھا۔ یہود لوگ ہمارے علماء کی طرح اس غلطی میں گرفتار تھے۔ کہ حضرت الیاس نبی آسمان پر چلے گئے ہیں اور وہاں زندہ بیٹھے ہیں اور پھر آسمان سے نازل ہوں گے اور لوگوں کو درست کریں گے اور ان کے نزول کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہونگے اور یہودیوں کی ظاہری سلطنت دنیا پر قائم کریں گے۔ اور رومیوں کو جو اس وقت ملک شام کے حاکم تھے مار کر ملک سے نکالدیں گے۔ اس عقیدہ پر یہودی لوگ ایسے پختہ تھے بلکہ اب تک ہیں۔ کہ ایک یہودی نے از روئے توریت حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی نبوت کی تردید پر ایک کتاب لکھی ہے۔ اس میں وہ لکھتا ہے کہ اگر بالفرض یسوع اپنے دعوے میں سچا تھا۔ اور قیامت کے دن اس کے نہ ماننے کے سبب ہم یہودیوں سے سوال ہوا۔ تو ہم ملاکی نبی کی کتاب نکالکر خدا کے آگے رکھیں گے اور کہیں گے۔ کہ دیکھ تو نے ملاکی نبی کی معرفت ہم کو فرمایا تھا کہ مسیح کے آنے سے پہلے الیاس زمین پر آئیگا۔ تو نے یہ نہ فرمایا تھا کہ کوئی شخص الیاس کی مانند ہو کر آئے گا۔ خیر یہود تو گئے جہنم کو۔ لیکن ہمارے زمانہ کے مسلمان اور عیسائی اس وقت یہودیوں سے بڑھ کر قصوروار ہو رہے ہیں۔ کیونکہ یہودیوں کو پہلے پہل یہ امر پیش آیا تھا۔ کہ جب کسی گذشتہ نبی کے آنے کی پیشگوئی ہو تو وہ کس طرح سے پوری ہوا کرتی ہے لیکن ان مسلمانوں اور عیسائیوں کے واسطے ایک نظیر پہلے سے موجود ہے اور ان کے واسطے مناسب تھا کہ وہ یہود کے حالات سے عبرت پکڑتے۔ جب یہ نظیر الیاس کے واقعہ والی مسلمانوں یا عیسائیوں کے سامنے پیش کی جاتی ہے۔ تو وہ اس کا کوئی جواب نہیں دے سکتے اکتوبر ۱۹۰۵ء میں جب کہ عاجز حضرت مسیح موعود کے ہمرکاب دہلی گیا تھا۔ تو ایک دفعہ اتفاقاً کیمبرج مشن کمپونڈ کے پاس سے گذرنا ہوا۔ میں گاڑی کو وہاں ٹھہرا کر کے اندر گیا۔ دہلی کے کالج کے پرنسپل پادری آلنٹ صاحب سے ملاقات ہوئی۔ اثنائے گفتگو میں پادری صاحب نے فرمایا۔ کہ ہم لوگ مرزا صاحب کی طرف اس واسطے توجہ نہیں کرتے۔ کہ ہمیں یہ نہیں کہا گیا کہ کوئی شخص مسیح کی مانند ہو کر آئے گا۔ بلکہ ہمیں یہ کہا گیا کہ یسوع مسیح آئیگا جس سے مراد مسیح کا اپنا آنا ہے نہ کہ اس کے کسی مثیل کا اور چونکہ مرزا صاحب مثیل مسیح ہونے کا دعوے کرتے ہیں اس واسطے ہم ان کو نہیں مان سکتے۔ اس کے جواب میں میں نے کہا کہ پادری صاحب یہ اعتراض تو آپ نے وہی پیش کیا ہے جو یہودیوں کے فقیہہ اور فریسی علماء حضرت عیسےٰ پر کرتے تھے۔ کہ ہم تجھ کو نہیں مان سکتے۔ کیونکہ پیشگوئیوں کے مطابق مسیح سے پہلے الیاس کا آنا ضروری ہے۔ تو کہتا ہے کہ یوحنا کو الیاس مان لو۔ مگر ہم کس طرح مان لیں جب کہ ہم کو خود الیاس کا آنا بتلایا گیا ہے۔ نہ کہ الیاس کے مثیل کا۔ میرے اس جواب کو سنکر پادری صاحب خاموش ہوگئے اور اس کے سوائے کچھ جواب نہ دے سکے کہ آپ کو پہلے کہہ چکا ہوں کہ میں مرزا صاحب کے حالات سے ناواقف ہوں میں اور آپ کے ساتھ ان معاملات میں گفتگو نہیں کر سکتا۔ اگر آپ بحث کرنا چاہتے ہیں تو . . . . صاحب سے آپ ملاقات کریں۔ غرض الیاس والا معاملہ ایسا صاف ہے۔ کہ کسی کو اس میں کلام کرنے کی گنجائش نہیں۔ عیسائی بھی اس بات کو مانتے ہیں اور مسلمانوں کا بھی یہ عقیدہ ہے۔ کہ حضرت یحیٰی (یوحنا) الیاس نبی کے بروز تھے اور ان کی روحانی طاقت لے کر دنیا میں آئے تھے۔ اور الیاس کے دوبارہ دنیا میں آنے سے مراد اس سے زیادہ اور کچھ نہ تھی۔ کہ حضرت یحیٰی دنیا میں آگئے۔ آنا تو الیاس نے تھا۔ پر یحیٰی ہی الیاس تھے۔ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ حضرت یحیٰی کے متعلق فرماتا ہے۔ کہ لم نجعل له من قبل سمیا۔ یعنی اس کا ہم نام پہلے کوئی گذرا ہی نہیں۔ گویا یحیٰی الیاس بھی تھا لیکن بعینہ وہ الیاس نہ تھا۔ کیونکہ یحیٰی کا تو ہم نام بھی پہلے نہیں گذرا۔ اس پاک وحی میں اللہ تعالیٰ نے اس امر کا فیصلہ کر دیا ہے۔ کہ کسی شخص کے دوبارہ دنیا میں آنے کے متعلق جو پیشگوئی کی جائے۔ اس میں اس اصل اصول کو مد نظر رکھنا چاہیئے۔ کہ دوبارہ وہی پہلے آنے والا نہیں ہوتا۔ بلکہ ان دونوں کے نام میں بھی بظاہر فرق ہوتا ہے گو باطن میں وہ ایک دوسرے کے رنگ میں رنگین ہونے گویا ایک ہی روح و روان رکھنے والے یا بہ الفاظ دیگر یک جان دو تن ہوں لیکن دو تن کا ہونا ضروری ہے۔ دونوں کا تن ایک نہیں ہو سکتا۔ یہی قدیم سے سنت اللہ جاری ہے۔ تمام پیشگوئیوں میں یہی رنگ چلا آتا ہے جس کا جی چاہے مانے۔

ایوب مرحوم

اپنے پرانے کاغذات کے درمیان مجھ اپنے عزیز مرحوم دوست اور بھائی مرزا ایوب بیگ صاحب غفرہ اللہ کا ایک خط ملا ہے جس کے چند الفاظ اس جگہ نقل کرتا ہوں۔ جو اس مرحوم دوست کی محبت کا نمونہ ہیں۔ یہ خط ان کی بیماری کے آخری ایام کا ہے جس کے بعد وہ جلد فوت ہوگئے۔ وہ لکھتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخوان صاحب بزرگوارم سلمکم اللہ الرحمٰن۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مجھے اب خدا تعالیٰ کے فضل سے اور حضور آقائے من حضرت مسیح علیہ السلام کی دعاؤں سے بہت آرام ہے۔ بخار تو بحمد اللہ قریباً ایک مہینہ سے ٹوٹ گیا ہوا ہے۔ کھانسی تھوڑی تھوڑی ہوتی ہے۔ جو انشاء اللہ حضور علیہ السلام کی دعاؤں سے دور ہو جاوے گی۔ عرصہ سے آپنے اپنی خیر و عافیت سے مطلع نہیں فرمایا۔ بے شک آپ کو فرصت تو بہت ہی کم ہوتی ہے۔ تاہم اس عاجز کے واسطے آپ کا محبت نامہ ایک خاص اثر رکھتا ہے اور اس سرور کو میں ہی جانتا ہوں۔ جو مجھے حاصل ہوتا ہے اس لئے مہربانی کر کے ضرور بالضرور کبھی عنایت نامہ سے مشکور فرماویں۔ اگرچہ دو حرف ہی ہو۔ آپ عند اللہ ماجور رہیں گے۔

۹ جنوری ۹۹ء

ایسا مضمون درج اخبار نہیں ہو سکتا

ایک صاحب جو اپنے آپکو احمدی نکتہ رس لکھنا پسند فرماتے ہیں وہ مضمون درج اخبار ہونے کیلئے بھیجتے ہیں انکو اور دیگر نامہ نگاروں کو آگاہی ہو کہ جس مضمون پر نامہ نگار کے دستخط نہ ہوں وہ درج اخبار نہیں ہو سکتا یہ ضروری نہیں کہ اخبار میں نام چھاپا جاوے مگر خط میں نام اور دستخط کا ہونا ضروری ہے۔

افریقہ میں طاعون

لنڈن کا تار مورخہ ۳۰ ستمبر ۱۹۰۶ء مظہر ہے کہ مراکو واقعہ شملی افریقہ میں طاعون کے ۲۱ کیس اور چار فوتیاں ہو چکی ہیں طاعون تمام دنیا پر پھیلتی ہوئی نظر آتی ہے۔ ملان لوگ کہا کرتے ہیں کہ مرزا صاحب اپنی پیشگوئیوں کو اپنی بناوٹ اور کوشش سے پورا کر لیا کرتے ہیں مراکو میں اور امریکہ میں مرزا صاحب کی کوشش سے طاعون کا پھیلنا تو شاید اب ملان لوگ بھی نہ مانیں گے لیکن ایک دلیل نئی البتہ ان کے ہاتھ میں آجاویگی کہ خدا بھی مرزا صاحب کے ساتھ مل گیا ہے جو کچھ مرزا صاحب کہتے ہیں خدا وہ کر دکھاتا ہے۔

حضرت خواجہ غلام فرید صاحب علیہ الرحمۃ کو حضرت مسیح موعودؑ کے

ساتھ سچا اخلاص تھا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ان کے مریدین بھی حضرت اقدس کے ساتھ محبت و اخلاص رکھنے میں اپنے مرحوم و مغفور مرشد کی پیروی کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔

حال میں ایک بزرگ صوفی خلیفہ محمد صادق علی صاحب نے حضرت اقدس کی بیعت کی ہے خلیفہ صاحب کے دو خطوط درج کئے جاتے ہیں۔ تاکہ پڑھنے والوں کیواسطے موجب ہدائیت ہوں۔

خط نمبر ۱ بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم
اے سچے مہدی اور سچے ہدائیت کرنے والے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - آج رسالہ ریویو آف ریلیجنز میری نظر سے گذرا جس نے ثابت کیا اور مجھے سکھایا کہ اخبارات میں جو اشتہارات وغیرہ آپ کی نسبت ہوتے ہیں وہ گمراہ لوگوں کے لکھے ہوئے ہوتے ہیں۔ آپ تو ہم کو وہ اسلام جو ہم بھولے ہوئے ہیں۔ سکھانے والے ہیں اور بجائے اس کے کہ آپ سیدنا و مولانا ختم الرسل محمدؐ علیہ الصلوۃ والسلام کے منکر اور جھوٹا بتانے والے ہوں آپ تو ان کے دین کے حمایت کرنے والے اور بڑھانے والے ہیں اور اس گروہ سے ہیں۔ جن کی نسبت ہمارے پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ کہ میری امت کے علماء ان پیغمبروں سے جو پہلے گذرے ہیں اچھے ہونگے اور اس سے ایک جزوی طور سے رسالت باقی ہے قیامت تک۔ اور یہ سلسلہ رہیگا۔

اور آپکے رسالہ کی نسبت تو یہ کہنا بھی کافی ہے کہ جو کچھ آپنے لکھا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کی روح نے آپ سے لکھوایا ہے اور وہ خدا کی آواز ہے۔

اے سچے مہدی خدا کے بھیجے ہوئے صدق دل سے تجھے برحق مانتا ہوں اور خدائے عزوجل شاہد ہے۔ تو ہی ہے مہدی جس کے لئے پہلے سے انتظار تھی۔ گمراہ اور کم سمجھ ہیں وہ لوگ کہتے ہیں کہ مہدی غار میں چھپا ہوا ہے اور عیسےٰ اوپر ہے۔ خدا ان کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے اس معاملہ کے سمجھنے کے لئے تو تھوڑی سی عقل ہے۔ علم کو بھی چھوڑ دو۔ ان کی آنکھوں پر ایک پردہ ہے گمراہی کا۔

اے خدا کے بھیجے ہوئے مہدی اور مربی مرشد میں نے مانا کہ قرآن شریف سب سے افضل مرشد اور اسلام کے سکھلانے والا ہے۔ مگر اس کے سمجھنے کے لئے علم اور عقل جب کافی نہیں تو مرشد ضرور چاہیئے۔ اسی لئے تجھے مرشد لیتا ہوں۔ تو مجھے تعلیم دے اور صراط مستقیم بتا۔

اور میں فاسق و فاجر اور گمراہ حد درجہ کا ہوں میرے لئے خدا تعالیٰ سے دعا مانگ کہ وہ میرے دل میں وہ نور بھر دے۔ جو اس کی ذات پاک اور نبی کامل ختم الرسل محمد علیہ الصلوۃ والسلام اور اس کے مہدی کی پیروی اور فرمان برداری کی راہ پر اجالا روشنی کا کام دے۔ آمین ثم آمین

خاکسار خلیفہ محمد صادق علی مختار عام حضور حضرت پیر سید گیلانی حسنی حسینی آفندی مجیدی سجادہ نشین رانی پور شریف ریاست خیرپور سندھ

خط نمبر ۲ بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ و نصلی
اے خدا کے پیارے مقبول بندے مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوۃ والسلام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - میں باطنی بصارت سے تیرے حضور پاک میں ہوں اور تیرے مبارک قدموں پر دل و جان نثار کر رہا ہوں دیکھ تو ہی روشنضمیر خدا کا رسول ہے۔ دلوں کی پاکی پلیدی کی خدا تجھے اطلاع کرتا ہے۔ میری عرض جو کرنا چاہتا ہوں توجہ سے سن میں ایک ولی جو ولی حقیقی اور عالم تھا جیسا عالم چاہیئے اور پیر تھا جسے پیر طریقت کہتے ہیں جس کے روئے انور پر نور اور رحمت خدا کی برستی تھی۔

یاد آتا ہے تو کیا پھرتا ہوں گھبرایا ہوا۔

اس کا نام خواجہ غلام فرید علیہ الرحمۃ تھا اس کا وطن چاچڑاں یا مٹھن کوٹ ہے کا مرید ہوا تھا اور میں اسی وقت جبکہ میں ان سے بیعت کر رہا تھا علمائے پنجاب جو پانچ چھ سے کم نہ تھے آئے آن حضرت نے اٹھ کر ان کو مصافحہ کیا (میں بھی بعد حصول سعادت بیعت کے ایک کونے میں بیٹھ گیا۔ مولوی صاحبان سے انہوں نے حال پوچھا انہوں نے عرض کی کہ مرزا غلام احمد قادیانی رسالت کا مدعی پیدا ہوا ہے اور بزرگوں نے بھی فتوے لکھدیئے ہیں آپ بھی ویسا کفر کا فتویٰ لکھدیں انہوں نے فرمایا بزرگوں نے تو لکھدیا ہے میں تو بزرگ نہیں نہ بزرگی کے آثار و افعال مجھ میں ہیں میں تو ایک گنہگار فقیر گوشہ نشین جھونپڑی دار ہوں اس حالت کے انداز میں کہو تو لکھدوں آپنے کہا کہ لاؤ قلم دوات مولویوں نے کہا منگائیے تو کیا لکھیگے فرمایا کہ ایسے عالموں نے جو ان پر کفر کا فتوے دیکر دیا آپ کو گنہگار کیا ہے پہلے کسی کو مانا ہے جواب انکو مانیں گے میں خوب جانتا ہوں کہ وہ ایک خدا کا بہت مقبول بندہ ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

میرا آپ پر ایمان لانا ان کی بیعت اور ان کی ہدایت کا ثمر ہے ورنہ میں بالکل جاہل آدمی ہوں۔ ابتک میں ان کی مہاجرت میں پریشان تھا اس کے عشق نے تیرا عشق دیدیا اور اب یہی عشق محبت تیری ذات پاک سے ہے۔

خاکسار خلیفہ محمد صادق علی سجادہ نشین رانی پور شریف

المفتی

ایک شخص کا سوال حضرت کی خدمت میں لمز ابیوہ کا نکاح کن صورتوں میں ضروری ہے

پیش ہوا کہ بیوہ عورتوں کا نکاح کن صورتوں میں فرض ہے اس کے نکاح کیوقت عمر۔ اولاد۔ موجودہ اسباب نان و نفقہ کا لحاظ رکھنا چاہیئے یا کہ نہیں یعنی کیا بیوہ باوجود عمر زیادہ ہونیکے یا اولاد بہت ہونیکے یا کافی دولت پاس ہونے کے ہر حالت میں مجبور ہے کہ اس کا نکاح کیا جائے۔

فرمایا۔ بیوہ کے نکاح کا حکم اسی طرح ہے جس طرح کہ باکرہ کے نکاح کا حکم ہے چونکہ بعض قومیں بیوہ عورت کا نکاح خلاف عزت خیال کرتے ہیں اور یہ بد رسم بہت پھیلی ہوئی ہے اس واسطے بیوہ کے نکاح کیواسطے حکم ہوا ہے لیکن اس کے یہ معنے نہیں کہ ہر بیوہ کا نکاح کیا جائے۔ نکاح تو اسی کا ہوگا۔ جو نکاح کے لائق ہے اور جس کیواسطے نکاح ضروری ہے بعض عورتیں بوڑھی ہو کر بیوہ ہوتی ہیں۔ بعض کیمتعلق دوسرے حالات ایسے ہوتے ہیں کہ وہ نکاح کے لائق نہیں ہوتیں۔ مثلاً کسی کو ایسا مرض لاحق حال ہے کہ وہ قابل نکاح ہی نہیں یا ایک بیوہ کافی اولاد اور تعلقات کی وجہ سے ایسی حالت میں ہے کہ اس کا دل پسند ہی نہیں کر سکتا۔ کہ وہ اب دوسرا خاوند کرے۔ ایسی صورتوں میں مجبوری نہیں کہ عورت کو خواہ مخواہ جکڑ کر خاوند کرایا جاوے ہاں اس بد رسم کو مٹا دینا چاہیئے۔ کہ بیوہ عورت کو ساری عمر بغیر خاوند کے جبراً رکھا جاتا ہے۔

ضرورت

انشاء اللہ عنقریب مجھے چند ایسے آدمیوں کی جو تجارتی ٹھیکداری ڈسٹلامیٹ منشی ۔ دوکانداری کاموں میں مہارت رکھتے ہوں ضرورت ہوگی۔ اور نیز دو کاشتکار تنخواہ ناخواندہ خواندہ خصوصاً احمدیوں کے لئے اطلاع ہے۔

المشتہر

خاکسار محمد اعظم احمدی ولد مہر احمد سرگانہ ذیلدار ساکن باگڑ ڈاکخانہ سرائے سدھو ضلع ملتان

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی سے خرید

اعجاز احمدی | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی حضرت مسیح موعود کی تائید میں قیمت ار

جنگ مقدس | حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباہلہ ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے۔

جام شہادت | مصنفہ جناب ثاقب صاحب ۔ مولوی عبد اللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ قیمتہ ۔/

شہادت آسمانی | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی کلمۂ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب ۔ قیمت /

القول الصحیح | اردو ۔ نظم ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید میں ۔ مصنفہ خلیفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر ۔ قیمت ار

رویائے صالحہ | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ۔ ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کے لئے ضروری ہیں ۔ قیمت ۴/

الوصیۃ | مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت اقدس نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدائتیں دی ہیں۔

نور الدین | مصنفہ علامۂ دوران حضرت حکیم الامتہ ۔ دہرپال کی ترک اسلام کا جواب ۔ جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی ہے ۔ مخالفین اسلام کیلئے حجت ہے ۔ قیمت ۸۰/

اسلام اور اس کا بانی | ایک انگریز کا لیکچر ۔ اسلام کی تائید میں قیمتہ ار

نظم مستورات | مستورات کے لہجہ پر ۔ قیمت ۔/

اسلام کی پہلی کتاب | بچوں کیلئے نہایت مفید ہے ۔ قیمت ۴/

غلامی اور عصمت انبیاء | ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کیا ہے متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے

غلامی ۴/ عصمت انبیاء /

کلام احمدی | ڈاڑھ والے ۔ قیمت ۔/

آئینہ ڈکشنری | طالب علموں کیلئے نہایت مفید ہے قیمت ار

البرہان الصحیح فی تائید المسیح | [illegible]

حیرت کی حیرانی | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ۔ در تائید مسیح موعود ۔ قیمت ہر دو جلد ۹/

الخطبۃ
ضرورت نکاح

۵ ۔ مددخان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے۔ اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں ۔ مددخان ایک نیک اور نوجوان آدمی ہیں ۔ خط وکتابت معرفت اڈیٹر ہو

۶ ۔ سید محمد یوسف صاحب عمر ۲۳ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے مگر چھ سال ہوئے۔ کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان میں آئے تھے۔ اور تب سے اسی جگہ رہتے ہیں اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے اور آئندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہیں ۔ نکاح کی خواہش رکھتے ہیں زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہیں ۔ وہ اڈیٹر سے دریافت کرسکتے ہیں۔

۰ ۔ میری ایک ہمشیرہ جو احمدی ہے جس کی عمر ۱۶ یا ۱۷ سال کی ہوگی۔ میں اس کا نکاح کسی احمدی سے جو اضلاع میرٹھ دہلی ۔ انبالہ ۔ مظفرنگر ۔ سہارنپور کا ہو کرنا چاہتا ہوں ۔ خط وکتابت اڈیٹر کی معرفت ہو۔

ایم ۔ اے ۔ ایس سکنہ ضلع میرٹھ

۹ ۔ گوئیکی کا ایک خوش شکل ۲۶ سالہ احمدی کاشتکار گوجرات گوجرانوالہ ۔ سیالکوٹ جہلم میں نکاح کرنا چاہتا ہے ۔ جو صاحب اس کے متعلق خط وکتابت کرنا چاہیں وہ مجھ سے کریں۔

اکمل آف گوئیکی ضلع گجرات

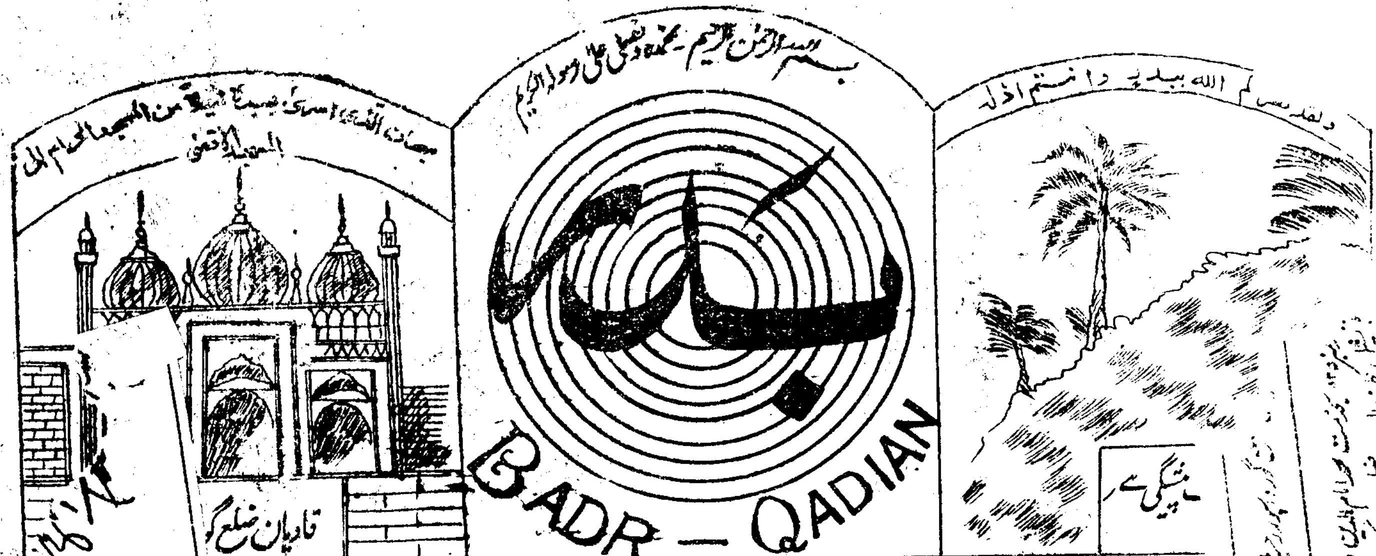
۱۰ ۔ میرے ایک دوست کی لڑکی عمر قریباً گیارہ سال کیواسطے رشتہ کی ضرورت ہے ۔ بدیں شرائط ۔ لڑکا احمدی صحیح النسب عقل ۔ انٹرنس پاس ۔ عمر ۱۶ اور ۲۰ سال کے درمیان ہو

راقم ۔ ن ۔ د ۔ خط وکتابت معرفت اڈیٹر اخبار بدر ہو

رسید زر

۲ ۔ ستمبر ۱۹۰۷ء	۱۲۱۶	خیر الدین صاحب	عہ/
۵ ۔ " "	۱۰۸۶	ارتضیٰ علی خان صاحب	۱۲/
۶ " "	۱۱۰۰	عطاء الٰہی صاحب	ے/
۷ " "	۱۱۰۵	منشی نعمت خان صاحب	ے/
۷ " "	۱۱۱۸	شیخ فیض الرحمان صاحب	ے/
۷ " "	۱۱۰۳	عبد اللہ جان صاحب	ے/
۹ " "	۵۳۲	ذو الفقار علی خان صاحب	ے/
۹ " "	۱۲۱۶	خیر الدین صاحب	۲/
۹ " "	۱۲۲۲	مستری دین محمد صاحب	۲/
۹ " "	۴۸۶	حافظ احمد اللہ خان صاحب	عہ/
۹ " "	۱۲۲۶	مرزا محمد علی صاحب	عہ/
۹ " "	۱۱۳۰	حافظ شیر محمد صاحب	عہ/
۹ " "	۱۵۷۹	نظام الدین صاحب	۱۲/
۹ " "	۱۹۰۹	عبد الحق صاحب	ے/
۱۰ " "	۱۱۹۲	فیض محمد صاحب	ے/
۱۰ " "	۱۱۴۳	واحد بیگ صاحب	ے/
۱۰ " "	۵۸۹	منشی بہادر علی صاحب	عہ/
۱۱ " "	۱۸۰۰	مولوی نور حسن صاحب	ے/
۱۱ " "	۹۴۳	غلام دستگیر صاحب	عا/
۱۱ " "	۶۰۴	کریم بخش صاحب	ے/
۱۱ " "	۱۸۰۱	عبد الحی صاحب	۸/
۱۲ " "	۱۱۱۱	مولوی غلام رسول صاحب	ے/
۱۲ " "	۱۱۴۸	خان محمد صاحب	ے/

بدر پریس قادیان میں میاں معراج دین عمر کیلئے چھپا۔



ای جہان منتظر خوش باش کآمد دستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

جلد (۶) — مورخہ ۹۔ رمضان المبارک ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۷۔ اکتوبر ۱۹۰۷ء — نمبر (۴۲)

چہ گویم باتو گر آئی بچہادر قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

غافلوں کو خبردار کرو

پیارے احمدیو! خداتعالیٰ کے وعدہ کے دن بہت جلد چلے آتے ہیں کہ زمین ان لوگوں سے بھر جائے جو خدا کے مسیح کو اسلام کہنے والے ہوں اور وہ بدبخت جو آج اللہ کے رسول کے حق میں ناپاک کلمات بکتے ہیں پست و ذلیل ہو جاویں خدا کی باتیں آ رہی ہیں اور وہ ہر حال پوری ہونگی پھر مبارک ہیں وہ جو ان کے جلد لانے میں سعی کرتے ہیں اور خدا کا پیغام تمام دنیا پر پہنچاتے ہیں اگرچہ ہر ایک دوست ایسا نہیں کر سکتا کہ وہ اس تبلیغ کیواسطے باہر نکلے مگر ہر ایک دوست اس زمانہ کی برکات مطبع اور ڈاکخانہ سے فائدہ اٹھا کر اس تبلیغ میں کافی حصہ حاصل کر سکتا ہے۔ یورپ امریکہ کیواسطے تو میگزین سے بڑھ کر کوئی شے نہیں اور وہ بڑا کام کر رہا ہے لیکن ہندوستان میں حضرت مسیح موعودؑ کے تازہ الہامات۔ آپکے مقدس کلمات اعتراضات کے جوابات وغیرہ کے ذریعہ سے مختلف گوشوں میں ہماری ایک بے نظیر خدمت اخبار کر رہی ہیں حضرت کی ڈاک میں کئی خطوط میں یہ لکھا ہوتا ہے کہ اخبار بدر کو پڑھکر میری تشفی ہوئی اور میں اُن شرائط کے مطابق جو اخبار بدر کے صفحہ اول پر لکھی ہوتی ہیں آپ کی بیعت میں شامل ہوتا ہوں بہت سے ایسے آدمی جو ہمارے سلسلہ میں ہنوز داخل نہیں ہوئے لیکن تحقیقات کرنا چاہتے ہیں وہ ہمکو درخواست کرتے ہیں کہ اخبار اُن کے نام کچھ عرصہ کیواسطے بلاقیمت جاری کیا جائے۔ بعض انجمنوں کی طرف سے درخواستیں آتی ہیں کہ ہمارے کتب خانہ میں آپکا اخبار آیا کرے اس طرح کے کوئی پانچ دس اخبار تو ہم بلاقیمت یا رعایتی قیمت پر ہر سال جاری کر دیتے ہیں مگر افسوس ہے کہ ہمارے پاس کوئی ایسا فنڈ نہیں جس سے ان درخواستوں کی تعمیل ہو سکے اخبار بدر کے عمدہ کاغذ اور باقاعدہ اشاعت اچھی لکھائی عمدہ چھپائی کے ساتھ صرف ۳ر کی قیمت ایسی ہے کہ آج تک مالک اخبار کو کچھ نفع نہیں ملا بلکہ ابتک [illegible] اپنے پاس سے سینکڑوں روپیہ خرچ کر چکا ہے اس واسطے میں نے سوچا ہے کہ ہندوستان میں اخبار بدر کے ذریعہ سے تبلیغ کیواسطے ایک فنڈ کھولا جائے اسکا نام بدر تبلیغ فنڈ ہوگا۔ جو احباب اسمیں کچھ رقم ارسال فرماوینگے اس سے ہندوستان کے مختلف مقامات میں اور کتب خانوں میں اور پبلک لائبریریوں میں اخبار پہنچایا جائیگا۔ لائبریریوں میں اخباروں کا پہنچنا بہت مفید ہوتا ہے کیونکہ ایک اخبار کو بہت آدمی پڑھ لیتے ہیں اسی فنڈ سے مختلف مدارس ہند میں اخبار روانہ کیا جاوے تاکہ مدارس کے طلباء پر نیک اثر ہو اور وہ سلسلہ حقہ کیطرف رجوع کریں یہ ایک بڑے ثواب کا کام ہے۔ مبارک ماہ رمضان میں اُمید ہے کہ احباب اس کام کیواسطے اپنے صدقات دیکر ثواب حاصل کرینگے اس فنڈ کا آمد...

کتبہ محمد حسین عفی اللہ عنہ

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

پادریوں کو آخر شکست ہوئی

سٹلن کا میگزین ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ ستمبر ۱۹۰۷ء لکھتا ہے کہ متوفی بیوی کی بہن کے ساتھ شادی کرنے کے قانونی جواز کا مسودہ بالآخر پاس ہو کر انگلستان کا قانون بن گیا ہے۔ پادری لوگوں نے اس قانون کی مخالفت کرنے میں کوئی محنت اور مشقت دریغ نہ کی تھی مگر افسوس ہے کہ آخر ان کو شکست ہوئی۔ ۱۸۴۲ء میں اس قانون کے واسطے تحریک شروع ہوئی تھی۔ کئی دفعہ ہوس آف کامنس سے یہ بل ہوس آف لارڈز میں جاتا مگر ہر مرتبہ ہاؤس آف لارڈز میں پادری لوگ سخت مخالفت کے ساتھ اس کو منظور نہ ہونے دیتے۔ اب بشپ صاحب لنڈن نے اپنے ماتحت پادریوں کو حکم دیا ہے کہ کوئی پادری کسی گرجہ میں ایسی شادیوں میں شامل نہ ہو۔ لیکن جب ملک میں قانون کی منظوری ہو گئی تو اب پادریوں کی حیلہ بازی کسی کام نہیں آسکتی۔ یورپ کی مہذب قوموں کو بالآخر ایسے مسائل میں انہیں باتوں پر کاربند ہونے میں سکھ معلوم ہوتا ہے۔ جو ابتدا سے شارع اسلام نے مقرر فرما دی ہیں۔

مردہ زندہ کرنا

پروفیسر پوساکن ساؤتھ نارتک نے ۱۸۶۲ء میں ایک ہلاک کئے ہوئے چوہے کو اس کے پھیپھڑوں میں نل کے ذریعہ اوکسیجن پہونچا کر زندہ کر دیا تھا۔ اس کے بعد اس نے اس امر کے متعلق تحقیقات کو جاری رکھا اور پانی میں ڈوب کر مرنے یا حبس دم سے مرنے یا مسکن ادویہ کے استعمال سے مرنے والے لوگوں کو زندہ کرنے کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ پھیپھڑوں میں سے زہریلی گیسوں کو خارج کر کے اوکسیجن داخل کیا جائے۔ پروفیسر مذکور نے ایک ایسی کل بنائی ہے جس میں دو نل لگے ہوئے ہیں اور ہر نل میں ایک سوراخ ہوا کے خارج ہونے اور ایک داخل ہونے کے لئے ہے۔ ان نلوں کو مردہ مخلوق کے منہ میں یا نتھنوں میں لگا دیا جاتا ہے ایک نل کا داخلی سوراخ آکسیجن کے خزانہ سے لگا ہوا ہے دوسرے نل کا خارجی سوراخ ہوائی [illegible] ہوتا ہے ان دونوں کو ایک [illegible] سے چلایا جاتا ہے اور ان [illegible] جیسے کہ زندہ انسان کی سانس [illegible] ہے اس سے ایک نل پھیپھڑوں میں سے زہریلی گیس کو کھینچ لیتا اور باہر خارج کر دیتا ہے اور دوسرا نل آکسیجن کو پھیپھڑوں میں اوکسیجن داخل کر دیتا ہے۔ بہت سے ڈاکٹروں نے بعض جانوروں پر جو مردہ تھے ان ادویہ کا عمل کیا تاکہ اس کے مردہ ہونے کا یقین ہو جائے۔ پھر ان کو پروفیسر مذکور صاحب کے حوالہ کیا مگر انہوں نے ان کو زندہ کر کے دکھایا۔ (ترقی)

خرابی شراب

مسٹر جے بوکٹے جو الیف۔ آر۔ ایڈ۔ ایس کی ڈگری طبابت میں حاصل کرنے کے بعد مدتوں۔ نشیلی چیزوں اور ان کی ذی روح مخلوق پر اثر کے متعلق تحقیقات کرنے میں مصروف رہے ہیں انہوں نے بعد تجربہ کے بیان کیا ہے کہ نشیلی چیزیں نہ صرف انسانوں کی [illegible] بلکہ پرندوں اور حیوانوں کو بھی۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ ایک بندر جسے شراب پینے کی [illegible] وہ شراب کی تلاش میں شہر کے شراب خانوں میں گھس کر کسی ترکیب سے شراب پینے لگا اور جلد مر گیا اور اسی طرح ایک شکاری کتا جو بہت مضبوط اور شکاری تھا وہ بھی شراب کے اثر سے جلد فوت ہو گیا۔ ایک گھوڑا جو شراب کا عادی تھا۔ جب اسے شراب مل جاتی تو خوب کام دیتا۔ مگر نشہ نہ ملنے پر بیکار رہتا تھا۔ وہ بھی جلد مر گیا۔ اسی طرح کسی پرندوں نے بھی شراب کے اثر سے اپنی جان جلد گنوا دی۔ اس سے نتیجہ نکلتا ہے کہ نشیلی چیزیں بے حد مضر ہوتی ہیں۔

ایک اور چاند

اب تک تو یہ معلوم تھا کہ بخلاف دیگر سیاروں کے جن کے آٹھ آٹھ تک اقمار ہیں زمین کا صرف ایک قمر ہے مگر حال میں اٹانا (امریکہ) کے پروفیسر وگتر نے ایک اور چاند دریافت کیا ہے جس کا ۱۸۸۲ء سے برابر وہ مطالعہ کرتے رہے ہیں۔ ۱۷ مئی ۱۸۸۴ء کو سورج گرہن پڑا تھا لیکن اس وقت نہ ابر تھا نہ چاند اس موقعہ پر تھا۔ جہاں سے اس کا سایہ سورج پر پڑ سکتا۔ جب پروفیسر وگتر نے اس کا سبب اسی نئے چاند کو قرار دیا تو تمام ہیئت والوں نے اس پر ٹھٹھا اڑایا۔ البتہ ایک انجنیئر مسٹر جے پی رابرز نے جو کینیڈا میں پیسفک ریلوے کی پیمائش کر رہا تھا۔ ایک چٹھی میں اس کا ذکر کیا تھا۔ پروفیسر وگتر کا بیان ہے۔ کہ اس نئے چاند کا رنگ گہرا ہے۔ کہ سورج کی روشنی اس پر بہت کم ہے۔ کئی بار نیوزیلینڈ کے باشندوں نے اس چاند کو بیس ... منٹ تک سبز ہلال کی شکل میں دیکھا ہے۔ پروفیسر وگتر کے خیال میں جب نیا اور پرانا چاند زمین کے قریب اور ایک ہی جانب ہوتے ہیں۔ تو دونوں کی متحدہ کشش کی وجہ سے سخت سردی پڑنے لگتی ہے۔ کیا تعجب ہے۔ کہ کچھ عرصہ بعد نئے چاند کی کارbن کم ہو جائے اور وہ پوری روشنی دینے لگے۔ کیا سماں ہوگا جب دونوں چاند ایک ساتھ چمکا کریں گے۔ یا ایک ڈوبیگا اور دوسرا اچھلیگا۔ اور اس طرح زمین پر ہمیشہ روشنی رہا کریگی۔ (اختر)

شہاب ثاقب

ہمعصر مبارک اللہ کا ایک معزز نامہ نگار رقمطراز ہے۔ کہ ایک بڑا بھاری شہابہ جس کا وزن ۵۰۰ فٹ تھا جزیرہ لانگ سے ایک میل کے فاصلے پر سمندر میں گرا۔ جو بادلوں میں سے بڑی گڑگڑاہٹ کے ساتھ گر کر پانی میں جوار بھاٹا پیدا کر دیا۔ کہ پانی کناروں پر باہر اچھل آیا۔ وزن میں ایک صد پونڈ کے قریب تھا۔ جو کہ پہلے کسی عجائب گھر میں نہیں رکھا گیا۔

قطب شمالی کی سیاحت

کپتان مکل سن ایک مہم سے کہ قطب شمالی کی تحقیقات کو پچھلے سال کو گئے ہیں یہ ۲۰ مئی ۱۹۰۶ء کا ذکر ہے۔ ان کا ارادہ بحر بوفرٹ کی تحقیقات کرنے کا تھا۔ جو ایلاسکا اور لوگوں کے شمال کی طرف ہے۔ اس کی اب تک کچھ معلوم ہوا نہیں۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہاں ایک بر اعظم ہے۔ اسکیمو لوگوں کی روایات اس کے وجود کی گواہی دیتی ہے۔ ویل مچھلی پکڑنے والے گورے کہتے ہیں۔ کہ خشکی دکھائی دی ہے۔

قلت سرمایہ سے یہ موسم رکی رہی۔ مگر انگلینڈ اور امریکہ کے فراخ دل لوگوں نے روپیہ بہم پہنچا دیا۔ شاگھی سے ایک ساٹھ ٹن وزنی کشتی خریدی گئی اور وکٹوریہ واقع برٹش کولمبیا سے کپتان اجنر مکل سن (ڈچ) ارنسٹ لفٹنٹ ویل (امریکن جیالوجسٹ) اجنر ڈٹ لیوین (ڈچ زوالوجسٹ) ڈاکٹر جی پی ہو (برٹش) اور آئس لینڈ کا ایک باشندہ۔ ماہر علم النسل۔ انسانی تحقیقات کے واسطے روانہ ہو گئے۔ گذشتہ ماہ فروری میں انہوں نے اپنا جہاز فلیکس مین جزیرہ پر چھوڑا اور برفانی سفر کے واسطے معہ دو ہمراہیوں کے کپتان مکل سن روانہ ہو گئے۔ ساٹھ روز کی خوراک اور کتوں کی برف پر چلنے والی گاڑی میں پانسو میل کا سفر طے کیا بہت مشکلات پیش آئیں۔

غزل

(من تصنیف حضرت صاحبزادہ میاں بشیر الدین محمود احمد)

نشان ساتھ ہیں اتنے کہ کچھ شمار نہیں
وہ دل نہیں جو جدائی میں بیقرار نہیں
وہ ہم کہ فکر میں دین کے ہمیں قرار نہیں
وہ لوگ درگہ عالی میں جن کو بار نہیں
ہے خوف مجھ کو بہت اس کی طبع نازک سے
تڑپ رہی ہے مری روح جسم خاکی میں
نہ طعنہ زن ہو میری بیخودی پہ اے ناصح
مثال آئینہ ہے دل کہ یار کا گھر ہے
جو دل میں آئے سو کہہ لو کہ اس میں بھی ہے لطف
ہُوا وہ پاک جو قدوس کا ہُوا شیدا
کسی کے عشق میں پاتے ہیں لطف یکتائی
چڑھے ہیں سینکڑوں ہی سولیوں پہ ہم منصور
یونہی کہو نہ ہمیں لوگو! کافر و مرتد
امام وقت کا لوگو کرو نہ تم انکار
دل و جگر کے پرخچے اڑے ہوئے ہیں جناب
جگا رہے ہیں مسیحا کبھی سے دنیا کو
مقابلہ میں مسیح زمان کے آتے ہیں جو
کلام پاک بھی موجود ہے اسے پڑھ لے
کبھی تو دل پہ بھی جاکر اثر کرے گی بات
کروڑ جان ہو تو کر دوں خدا محمدؐ پر

ہمارے دین کا قصوں پہ ہی مدار نہیں
نہیں وہ آنکھ جو فرقت میں اشکبار نہیں
وہ تم کہ دین محمدؐ سے کچھ بھی پیار نہیں
انہیں فریب دغا مکر سے بھی عار نہیں
نہیں نہیں کہ مجھے آرزوئے یار نہیں
تیرے سوا اب مجھے اک دم بھی اب قرار نہیں
میں کیا کہوں کہ مرا اس میں اختیار نہیں
مجھے کسی سے بھی اس دہر میں غبار نہیں
خدا کے علم میں گر ہم ذلیل و خوار نہیں
پلید سے تجھے حاصل یہ افتخار نہیں
ہمارا درست نہیں کوئی غمگسار نہیں
ہمارے عشق کا اک دار پہ مدار نہیں
ہمارے دل کی خبر تم پہ آشکار نہیں
جو جھوٹے ہوتے ہیں پاتے وہ اقتدار نہیں
اگرچہ دیکھنے میں اپنا حال زار نہیں
مگر غضب ہے کہ ہوتی وہ ہوشیار نہیں
وہ لوگ وہ ہیں جنہیں حق سے کچھ بھی پیار نہیں
ہمارا تجھ کو جو اے قوم اعتبار نہیں
سنائے جائیں گے ہم تم کہو ہزار نہیں
کہ اس کے رحم و عنایات کا شمار نہیں

شوہروں کو صرف اس بنیاد پر گھر میں نہیں گھسنے دیا۔ کہ وہ بدیسی دہوتیاں باندھے گھر میں گھس پڑے تھے۔ عورتوں نے گھروں سے نکالدیا۔ اور ستو باب کرکے حکم نافذ کردیا۔ کہ جب تک سودیشی دہوتیاں باندھ کر نہیں آؤگے۔ گھر میں قدم نہیں رکھ سکتے۔ کسی معزز بنگالی نے لیکچر دیتے ہوئے اپنے بدیسی کپڑے اوتار کر بھری مجلس میں جلا دیئے یہ سب کچھ ہُوا۔ اور اس میں شک نہیں۔ کہ عوام کو اپنا مطیع کرنے کے لئے اس جہالت سے بڑھکر اور کوئی جادو نہیں۔ مگر نظر انصاف سے دیکھو تو اصلی سودیشی کا کہیں پتہ نہیں منہہ سے بڑبڑانا اور بات ہے اور عمل کرنا اور بات۔ یہ کوئی عمل نہیں۔ کہ کپڑے اوتار کر پھینک دئے اور ویسے ہی کپڑے اپنے دیس میں نہیں بنا سکے۔ جب تک تجارت میں کمپٹیشن نہیں ہوگا۔ اس وقت تک کامیابی ایک موہوم خیال ہے۔ میرے نزدیک حامی سودیشی کہنے کو آندہی اور کرنے کو خاک نہیں۔ کتنا عرصہ ہُوا۔ کہ اس کی تحریک ہو رہی ہے۔ مگر کسی کے دل میں اصلی تحریک پیدا نہیں ہوئی اور نہ آج ہندوستان میں بھی منچسٹر کے کارخانہ نظر آتے۔ بمبئی میں اگر کپڑے کے کارخانہ کہولے جاتے۔ تو بنگالے میں شیشے اور چینی کے ظروف کے۔ سورت کی دہوتیاں اور امرتسر بنارس اور اعظم گڑھ کے بھدے کپڑے اور امروہہ کے مٹی کے برتن غیر ممالک کی اشیاء کی آمد کو کیا روک سکتے ہیں۔ روک سکتا ہے۔ منچسٹر کا کارخانہ اگر سر فیروز شاہ مہتہ اور سرندرو ناتھ مل کر اپنے کاندھوں پر اٹھا لاویں۔ ورنہ پانی پانی کہنے سے نہ پیاسے کی پیاس بجھ سکتی ہے۔ نہ کھانا کھانا کہنے سے بھوکے کا پیٹ بھر سکتا ہے۔ سر فیروز شاہ مہتہ اور بعض اور متمول اہل بمبئی، لاکھ کے سرمایہ سے ایک انگریزی زبان کا اخبار نکالنے والے ہیں۔ میں ان کو یہ صلاح دیتا ہوں کہ ایک کروڑ کے سرمایہ سے ہندوستان کے لئے کوئی سفید کل ولائیت سے لائیں۔ کہ ہزاروں آدمیوں کا پیٹ اس سے پلے اور ہندوستان کی کروڑوں مخلوق اس سے فائیدہ اوٹھائے۔ بابو سرندرو ناتھ نبرجی بابو موتی لال گھوش۔ بابو ایس ایس باسو مسٹر جے چودہری۔ ایچ۔ این۔ دت اور بابو کے۔ کے۔ متر نے جو اپیل درگا پوجا کے متعلق شائع کیا ہے۔ وہ اس نوٹ پر مخصوص توجہ کریں۔

ایک نیک صلاح

سودیشی سودیشی کی آواز ملک میں چاروں طرف گونج رہی ہے اس آواز میں ہندو مسلمان ذرا اونچے نیچے سُروں کے ساتھ دونوں شریک ہیں۔ دونوں گرود چاہتے ہیں۔ کہ ملک میں بہبودی کے ڈہول بجائے جاویں۔ مگر ہندو اور بنگالیوں کے اونچے سروں کے ساتھ کچھ زیادہ بڑھ گئی ہے۔ بنگالی بابو اٹھتے بیٹھتے سودیشی جی کی جے مناتے ہیں۔ اخباروں لیکچروں رسالوں میں سودیشی جی کا بگل بجایا جاتا ہے۔ بنگالے میں تو اس لفظ کا ایسا طوطی بول رہا ہے۔ کہ گورنمنٹ کے نقارخانہ میں بھی اس کے صاف بول سنائی دیتے ہیں۔ بعض دیوانے بنگالیوں کی یہ حالت ہے۔ کہ کسی دیسی کو اگر بدیسی کپڑا خریدتے دیکھ لیتے ہیں۔ تو اس کی خوب گت بناتے ہیں۔ سارے کپڑے نوچ کھسوٹ کر پھینکدیتے ہیں۔ اگر غصہ اور زیادہ تیز ہوا۔ تو کپڑوں میں آگ لگا دیتے ہیں۔ غرض حتی القدر خوب رسوا کیا جاتا ہے۔ بعض بنگالیوں کی یہ حکائیت سنی گئی ہے۔ کہ اونہوں نے اپنے

انگریزی عدالتوں کا انصاف

جنوبی ہند کی مشہور آربتھناٹ کمپنی جس کے دیوالہ نے سینکڑوں خاندانوں کو تباہ کردیا اور ہزاروں کے عمر بھر کے اندوختہ پر پانی پھیر دیا۔ اس کے متعلق جو تحقیقات عرصہ سے جاری تہی وہ ختم ہوگئی اور جو شخص اس عظیم مصیبت کا ذمہ وار تہا وہ اپنے کیفر کردار کو پہنچ گیا۔ سرجارج آربتھناٹ کا مقدمہ جس جیوری کے سامنے پیش تہا اس میں تمام انگریز تھے۔ جیوری نے بالاتفاق سرجارج کو مجرم قرار دیا۔ اور چیف جسٹس مدراس ہائیکورٹ نے انہیں ۱۸ ماہ قید سخت کی سزادی۔ یہ فیصلہ انگریزی عدالتوں کے انصاف کی یادگار رہیگا۔ ملزم کے وکیل نے اپنی بحث میں نہایت پُراثر تقریر کی تہی اور کہا تہا کہ اگرچہ میرا موکل اس وقت بدنصیبی کا شکار ہے۔ مگر وہ ایسا شخص ہے۔ جو حضور ملک معظم کے خاص الطاف خسروانہ کا مورد رہ چکا ہے۔ ایک وقت وہ تہا۔ کہ اس کے ہموطنوں کو اس پر پورا اعتماد تہا۔ لیکن باوجود اس کے عدالت نے انصاف کو رحم پر مقدم کیا۔ اور مجرم کو سزا دی۔ (پیسہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

مورخہ ۹ - رمضان المبارک ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۷ - اکتوبر ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۸ - اکتوبر ۱۹۰۶ء - خیر اور نصرت اور فتح انشاء اللہ تعالیٰ

۲ - وما منّا الّا لہ مقامٌ معلوم -

ترجمہ - اور ہم میں سے ہر ایک کے واسطے ایک مقام معلوم ہے -

۳ - ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء -

ترجمہ - تجھے وہ لوگ مدد دیں گے جن کو ہم آسمان سے وحی کریں گے -

۴ - قد افلح من زکّٰھا وقد خاب من دسّٰھا

ترجمہ - اس نے نجات پائی جس نے اپنے نفس کا تزکیہ کیا اور وہ نامراد ہوا جس نے اس کو گاڑ دیا -

۵ - وما کنا معذّبین حتی نبعث رسولا

ترجمہ - اور ہم کسی بستی پر عذاب نہیں لاتے - جبتک کہ اس میں رسول نہ بھیج لیں -

۶ - حنیفِ مسیح -

۱۶ - اکتوبر ۱۹۰۶ء - اِنّی انا الرحمٰن لا یخزی عبدی ولا یُھان - عشقک قائمٌ و وصلک دائمٌ

قصیدۂ کمال

سامنے کے صفحے پر حضرت خواجہ کمال الدین صاحب بی اے وکیل چیف کورٹ لاہور کی تصنیف کردہ ایک نظم فارسی درج کی جاتی ہے - اس کے متعلق بھے کچھ کہنے کی ضرورت معلوم نہیں ہوتی - جو صاحبان اس کو پڑھیں گے ان کو خود معلوم ہو جائے گا - کہ یہ کسی صاحب حال کا ترانہ ہے یا کسی فقط قال والے کی قیل و قال - سیرت و اخلاق مسیح موعود کا جو فوٹو اس قصیدے میں کھینچا گیا ہے - وہ ایسا صحیح اور دلربا ہے - کہ اگر کسی میں ایک ذرا بھی عشق اور درد کا مادہ ہو - تو اس نظم کو پڑھکر ایک دفعہ تو ضرور اس کا دل للچائے گا - کہ ایسے معشوق کو کہیں ایک نظر سے دیکھنے کا موقعہ پائے - خواجہ صاحب نے مجھے فرمایا - کہ میں نے یہ قصیدہ ریل میں بیٹھے ہوئے ایک مختصر سے سفر میں لکھا تھا - میں یقین کرتا ہوں - کہ یہ محض "تائید ایزدی کی آمد ہے - جو انہوں نے ایسا قصیدہ لکھا - چونکہ یہ قصیدہ کاتب کو ایسے وقت میں دیا گیا تھا کہ خواجہ صاحب خود یہاں موجود تھے - اس واسطے میں نے غنیمت سمجھا - کہ مصنف خود اسٹیشن میں موجود ہے - وہی کاپی کو پڑھے گا - اور خود ہی پروف دیکھے گا - مجھے اخباری اور دیگر ذمہ داریوں کے کام کے واسطے اتنی فرصت بھی غنیمت معلوم ہوتی ہے - اس لئے میں نے اُسے قبل لکھا جانے کے نہ پڑھا لیکن چھپنے سے پہلے جب کہ کاپی مجھے کسی وجہ سے دیکھنی پڑی - تو مجھے اس قدر لطف حاصل ہوا کہ کئی بار میں نے اسے پڑھا اور اگر کاتب اسے واپس لینے کے واسطے میرے سر پر نہ کھڑا ہوتا - تو میں معلوم نہیں میں اُسے کتنی دفعہ اور پڑھتا - مجھے اس کے ایک ایک شعر سے محبت اور عشق اور حقیقت کی خوشبو آتی ہے اور شاید اس واسطے کہ خواجہ صاحب کی کبھی کوئی نظم میں نے نہیں دیکھی یا شاید اس واسطے کہ خواجہ صاحب کی لیاقت اور درد دل کا صحیح اندازہ میں اپنی کم قسمتی سے پہلے کبھی نہیں کر سکا - مجھے بار ہا یہ خیال آیا - کہ یہ نظم خواجہ صاحب کی لکھی ہوئی نہیں ہو سکتی - ؎

خوشا وقتے کمال الدین خواجہ
نگارم را کہ ہست او خوش نگارے

اخبار قادیان

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بمعہ اہل بیت بخیریت ہیں آج صبح (۱۵ - اکتوبر) حضرت باہر سیر کے واسطے بمعہ خدام تشریف لیگئے تھے - حضرت مولوی نور الدین صاحب اور حضرت مولوی محمد احسن صاحب بخیر و عافیت ہیں آج صبح کسی قدر ترشح ہوا باران رحمت کا انتظار اور اُمید ہے اس ہفتہ میں حضرت خواجہ کمال الدین صاحب حکیم محمد حسین صاحب قریشی - شیخ عبد الرحمان صاحب - شیخ عبد الحمید صاحب لاہور سے - بابو عبد العزیز صاحب باغبان پورہ سے برادر احمد حسین صاحب بمعہ ایک اور ساتھی کے کٹک سے اور دیگر بہت سے دوست مختلف مقامات سے تشریف لاکر حضرت کے قدمون میں حاضر ہوئے -

احباب ہوشیار رہیں

گذشتہ ہفتہ کی شام کو بعد از مغرب ۹ بجے کے قریب شیخ یعقوب علی صاحب اور ایک اور آدمی یکہ پر سوار قادیان آرہے تھے کہ نہر کے اس طرف اُن پر ڈاکہ پڑا - عیدن نے ایک ہتھیار جو مثل کلہاڑی کے ہوتا ہے اور چھوی کہلاتا ہے شیخ صاحب پر چلایا مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ یکے کے ڈنڈے اور رسے پر پڑا اور شیخ صاحب بالکل بچ گئے فالحمد للہ

صرف دو روپیہ اور ایک اسکٹ ایک نئی لیے چور لیگئے اور یکہ والے کی پگڑی ڈپٹا دریں اثنا کہ پولیس تھانہ میں تحقیقات ہو رہی ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم

قصیدہ مدحیہ در شان امام ہمام عالیجناب المسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

متضمن بخیلے از احوال عاشقان الٰہی از غلام غلامان مسیحیت مآب

خواجہ کمال الدین وکیل چیف کورٹ پنجاب لاہور۔

ندارم احتیاج شہر یارے ‖ کہ ہستم بر درے اُمیدوارے
شدم فارغ ز شاہان زمانہ ‖ کہ سر دارم بہ دہلیز نگارے
گدایانہ بکوئیش اوفتادم ‖ نیارم شہر یارے در شمارے
دلم - رم کردہ از آہو نگاہان ‖ بمن چشم عنایت کردہ یارے
سلامم دہ - بزلف ماہ رویان ‖ کہ دل بستم بفتراک نگارے
چہ دانی حال ما - اے خشک ملّا ‖ ترا - از عشق دستی ننگ وعارے
جنونِ عشق او شد مصقلِ عقل ‖ بود شد عقل پاک - از ہر غبارے
علاج دردِ من شد دردِ عشقش ‖ بعشقش یافتم صبر و قرارے
بیا - بنشین بمن در ذیلِ مستان ‖ اگر خواہی کہ باشی ہوشیارے
درینجا نام بیمارے شفا ہست ‖ تسلّی بخشِ دل - آں اضطرارے
ہماں شد - واقف سرِ حقیقت ‖ کہ جُست از عقل وفہم خود کنارے
بچشم ناکساں یک سادہ لوحے ‖ مگر در ملکِ حکمت تاجدارے
زسیم و زر تہیدستے بظاہر ‖ مگر معمور از لطفِ نگارے

کسے کو - طوقِ عشقش - شد بگردن
ز اغلالِ زماں شد رستگارے

الا اے منکر از شانِ مسیحا ‖ بیا بشنو زمن احوال یارے
شفائے ہر مرض در قادیان ست ‖ شدہ دار الامان کوئے نگارے
ہلاکت شد دم او بہر اغیار ‖ مگر آب حیاتے بہر یارے
زدستش حلِ مشکلہائے مردم ‖ ز انفاسش شود گلزار نارے
ز نطقش سحرِ ملّایان شکستہ ‖ عصا شد - خامۂ او بہر مارے
زعلمِ دنیوی - نا آشنائے ‖ مگر اسرار حق را راز دارے
ز دنیائے دنی چون تافتہ روے ‖ کند دنیا بروئش جان نثارے
غم روزے خورد جانِ عزیزت ‖ کفیل او شدہ پروردگارے
ز ہر خوشہ رساند خرمن او را ‖ ببارد نعمت از ہر دیارے
نشانِ بے نشانے گر بجوئی ‖ بیا کن مجلسے باآں نگارے
بسے دیکست نشان خارج ز عادت ‖ خدا داند کہ من دیدم ہزارے
چو آید برلبش حرفِ دُعائے ‖ قضائے آسمان گوید کہ آرے

دعائے او - قضائے آسمانی

براو آسان شدہ ہر صعب کارے

ز اخلاق کریم او چہ گویم ‖ دریں آوان نبی را یادگارے
بہ شفقت از پدر افزون تر آمد ‖ بمہرش مہرِ مادر ہیچ کارے
بخدمت چاکرو - در دوستداری ‖ رفیق و مونس و غمخوار یارے
ترحم مے کند بر دشمنان ہم ‖ پے ایمان شانست اشکبارے

برافت - مسلم و کافر برابر
پے اغیار و یارے غمگسارے

مطاع عالم و مخدوم دنیا ‖ مگر در کارِ دین خدمتگزارے
غم اسلام خوردہ مغز جانش ‖ دو چشمانش پے دین اشکبارے
شماری این کسے را دشمنِ دین ‖ برین عقل است تُف اے بد شعارے

مثال علم تو آمد بہ قرآن
کتابے چند بر پشت حمارے

شنو یک نکتہ از من کہ کافی است ‖ اگر باشی عقیل و ہوشیارے
بزعم تو کسے کو حق پرست است ‖ خدا کردہ - چرا رسوا و خوارے
مگر آں کس کہ دانی دشمنِ دین ‖ بہر موطن ہموں شد کامگارے
بایّام دغا دست قضا بین ‖ باو شد یار بخصمش سازگارے
خدارا فکر کن گاہے تو دیدی ‖ کسے شد باعدوئے خویش یارے
اگر او مفتری بودے و کذّاب ‖ بروزے چند گشتے سخت خوارے
مگر کارش بہر دم در ترقیست ‖ خدا در نصرتش چون دوستدارے
زمان او فزون از بیست و سہ شد ‖ چو از وحی اش مخاطب کردیارے
چو این کذب است حیرانم چہ گوئی ‖ بشانِ آن رسولؐ کردگارے

مگر قطع وتین گاہے نخواندے
چہ شد عقلِ ترا اے ہوشیارے

خدارا توبہ کن زین فسق و عصیان ‖ بترس از اخذ آن غیرت شعارے
کہ او طاعون را کردہ مسلط ‖ بر آن کو سینہ اش پُر از نقارے
بلاہائے دگر ہم کرد پیدا ‖ خبر داد از بلا در ہر دیارے

نجاتے بس ہماں یابد کہ باشد
امام وقت را خدمتگذارے

الا اے مرغ طبعم این چہ بینم ‖ ترا در قعر این عالم قرارے

مگر اوج کمالے مسکنت بود
ازیں پستے خدا را یک فرارے

ضرورت۔ راول پنڈی مین ایک کتاب بنام سیف مسلول اس سلسلہ کی مخالفت مین چھپی ہی اس کتاب کی بہت جلد ضرورت ہے جس کسی کے پاس ہو فوراً بذریعہ رجسٹری بخدمت حضرت مولوی محمد علی صاحب قادیان بھیجدیوی۔ راولپنڈی اور جہلم کے دوست بالخصوص توجہ کرین۔

درخواست دُعا۔ میر مراد علی صاحب اپنی بیمار اہلیہ کے لئے اور سید دلبر حسین اپنے لئے احمدی احباب سے درخواست دعا کرتے ہین۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے شفا بخشے آمین

ؔ یہ مصرعہ تصنیف حضرت اقدس سے تبرکاً بغرض تضمین لیا گیا ہے۔

آغا انجینیرنگ سکول

صنعتی تعلیم کی ضرورت پر دھواں دھار تقریرین کرنیوالے اور پُر زور تحریرین لکھنے والے تو اس ملک مین بہت پیدا ہو گئے ہین۔ لیکن عملی طور پر اس مفید چیز کے پھیلانے کی کوشش کرنے والے ابھی تک بہت ہی کم نظر آتے ہین۔ آغا نواب مرزا صاحب ملک کے شکریہ کے مستحق ہین۔ کہ اونہون نے اپنے ذاتی کاروبار کو خیرباد کہہ کر اور کئی ہزار روپے کی زیر باری اُٹھا کر مقام فیض آباد مین آغا انجینیرنگ سکول کے نام سے ایک تعلیمی مدرسہ کھولا ہے۔ جو بوجہ تعلیمی مصارف کی کمی اور قواعد و ضوابط کی آسانیون کے غریب و نادار مگر شوقین طلباءُ کے لئے نعمت غیر مترقبہ ثابت ہوگا۔ اس مدرسہ کی تین مہینے کی تعلیم ایک انگریزی دان مین سب اوورسیری کی قابلیت پیدا کرنے کے لئے کافی ہے۔ اُردو دان یا ناگری دان جہان نو مہینے مین نقشہ نویسی سیکھ لیتا ہے جو لکھنا پڑھنا نہین جانتے۔ اُنہین چند ہی یوم مین مختلف دستکاریان سکھلا دی جاتی ہین۔ چند معزز انگریزون اور دیسیون نے مدرسہ کا معائینہ فرما کر اپنا اطمینان ظاہر کیا ہے۔ آنریبل مسٹر گوکھلے نے بھی اسے بہت پسند فرمایا اور اپنی رائے لکھتے وقت تحریر فرمایا کہ یہ دلچسپ و مفید مدرسہ پبلک کی توجہ کا مستحق ہے۔ گورنمنٹ کی طرف سے مدرسہ مذکور کے ملاحظہ کے لئے طامسن کالج رڑکی کے پرنسپل حال ہی مین فیض آباد تشریف لے گئے تھے اس موقع کی یادگار مین آغا نواب مرزا صاحب نے ۱۳ر اکتوبر ۱۹۰۷ء کو غریب طلباء کو رعائیت پر داخل کرنا منظور فرمایا ہے۔ ہم امید کرتے ہین کہ نادار طلباء شکرگذاری کے ساتھ آغا صاحب کی اس رعائیت سے فایدہ اٹھائین گے آغا انجینیرنگ سکول کے مفصل قواعد دو آنے کے ٹکٹ بھیج کر منگوا سکتے ہین۔ یہ سکول ہر طرح ملک کی توجہ کا مستحق ہے۔

گوردواروں کے جلائے جانیکی خبر غلط ہی

جہلم اور اٹک کے اضلاع کے

گوردواروں کے جلائے جانے اور لوٹے جانے کے متعلق بعض معاصرین نے جو بے سرو پا غلط خبرین اوڑائی تھین۔ ان کی تردید گورنمنٹ کی طرف سے کردیگئی۔ ہے چیف سیکریٹری پنجاب گورنمنٹ نے گورنمنٹ آف انڈیا کی خدمت مین حسب ذیل اطلاع ارسال کی ہے۔

”اضلاع جہلم اور اٹک مین فرید (جس سے بظاہر موضع فرید کسر مراد ہے) اور گنڈیکس کے گوردوارون کے جلائے اور لوٹے جانے کی افواہون کے متعلق کامل تحقیقات کیگئی لیکن وہ افواہین غلط نکلین اور جو قصے ان مفروضہ واقعات کے متعلق بیان کئے جاتے ہین ان سے مواضعات مذکور کے سربرآوردہ ہندو قطعی انکار کرتے ہین۔ اور ہر دو کا معاملہ ۲۵ ماہ حال (ستمبر) تک زیر تجویز تھا۔ نتیجہ معلوم ہونے پر اور نقل فیصلہ ملنے پر اس کے متعلق جداگانہ رپورٹ کی جائیگی“۔

مندرجہ بالا سرکاری اطلاع سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض کو کیسی بے پر کی اوڑانے کی عادت ہے۔ فرضی واقعات پر وہ کیسی کیسی طبع آزمائیان کرتے ہین کیسے کیسے حاشیے چڑھاتے ہین۔ کس قدر زہر اُگلتے ہین اور کس درجہ تعصب کا اظہار کرتے ہین۔ مواضعات فرید اور گنڈیکس کے گوردوارون کے جلائے اور لوٹے جانے کے متعلق خبر غلط کے پھیلانے ہی پر اکتفا نہ کرنا بلکہ اس کا الزام مسلمانون پر لگا دینا اور مسلمانون پر الزام لگاتے ہوئے اسلامی احکام کا بھی خوب مضحکہ اڑانا مفسدہ پردازی نہین تو اور کیا ہے؟ کیا اسی برتے پر وہ آزادی اخبار طلب کرتے ہین اور سلیف گورنمنٹ مانگتے ہین؟ کیا یہی ہین وہ اوصاف جو مہذب اقوام مین پائے جاتے ہین؟ کیا اسی طرح اپنی قوم کے ساتھ بغض و عناد کا برتاؤ کرکے وہ امید رکھتے ہین کہ ان کی اور ان کے ملک کی فلاح ہوگی؟ ان کرتوتون پر فلاح ملک کی امید ایسی ہی ہے۔ جیسے زہر کھا کر حیات جاوید کی امید رکھنی۔ ان مفتری اخبارات نے بیچارے ٹکہ صاحب نابھہ کو بھی ورغلا کر ان وائسرائیگل کونسل مین مضحکہ اڑوا دیا کیا گورنمنٹ ان مفسد اخبارون سے بازپرس نہ کرے گی؟ جنہون نے ایک لغو بے بنیاد بات پر زبردستی مذہبی رنگ چڑھا کر وہ وہ مفسدانہ تحریرین لکھی ہین جن سے ملک معظم کی رعایا مین بددلی پیدا ہونے کا اور دو قومون مین منافرت بڑھنے کا اندیشہ ہوسکتا ہے۔ (وکیل)

شب برات کی آتشبازی اور فضولخرچی

فضولخرچی کسی مذہب و ملت

مین روا نہین اسی طرح ہم مسلمانون مین فضولخرچی کی سخت ممانعت ہے لیکن بدقسمتی سے [illegible] کیا ہے کہ اس ملک مین مسلمانون کے یہان شب برات کی رات کو آتشبازی چلائی جاتی ہے یہ رسم ملک کے ہر حصہ مین پھیلی ہوئی ہے۔

کوئی سال ایسا نہین گذرتا۔ جبکہ اکثر شہرون مین آتشبازی کی بدولت بچون کی جانین تلف نہین ہوتین۔ یا اُن کے ہاتھ پاؤن۔ آنکھ ناک ضائع نہین ہوجاتے۔ اور کئی مکانات جل جاتے ہین اور روپیہ جو بلافایدہ صرف ہوتا ہے وہ علیحدہ رہا۔

مسلمانون کے مذہب مین فضولخرچی کی سخت ممانعت ہے فضولخرچی کو نہ صرف منع کیا گیا ہے بلکہ فضولخرچون کو شیطان کا بھائی کہا گیا ہے اور کون ہے۔ جو اس سے انکار کرسکتا ہے۔ کہ آتشبازی پر روپیہ ضائع کرنا فضولخرچی نہین ہے۔

امسال شب برات سے چند روز پہلے ایک ہندو دوکاندار نے تعریف کے لہجہ مین مجھ سے کہا کہ مسلمان بڑی خرچ کرنیوالی قوم ہے۔ علاوہ دوسری آتشبازی کے جو مقامی آتشبازون سے خریدی جاتی ہے۔ صرف رنگین آتشبازی کی دیاسلائیان جو جرمن یا جاپان سے آتی ہین۔ مین نے تین ہزار روپے کے قریب سوداگرون سے منگوائی ہین۔ جو سب بک گئی ہین اور ابھی اور بھی آرڈر دے رکھا ہے۔ جو شب برات سے پہلے پہلے آ جائین گی سوائے اس کے میرے علاوہ لاہور مین اور بھی کئی دوکاندار سوداگرون سے مال منگواتے ہین۔

ذرا تھوڑا سا حساب لگانے سے معلوم ہوسکتا ہے۔ کہ گذشتہ شب برات پر تمام ہندوستان میں سات کروڑ مسلمانون سے دس لاکھ روپے سے کم کی کیا آتشبازی چلائی گئی ہوگی۔ اس دس لاکھ روپے سے کیا کیا عجائبات بن سکتے ہین۔ کتنے طالب علم وظیفے پاکر ہندوستان مین اور ہندوستان سے باہر تعلیم پاسکتے ہین ایک عالیشان کالج علی گڈھ کالج کے برابر کا چل سکتا ہے۔ واضح رہے کہ سرسید مرحوم کے زمانہ تک علی گڈھ کالج کا کل سرمایہ آٹھ نو لاکھ سے زیادہ نہ تھا کہ جس سے سوا لاکھ روپیہ غبن بھی ہوگیا تھا اور کہ انجمن حمایت اسلام لاہور کے کالج کے پاس نصف لاکھ بھی۔۔ سرمایہ موجود نہین۔

بہرحال آتش بازی کی رسم بہت بُری ہے اور سب سمجھدار مسلمانون کو اسے یک قلم ترک کردینا چاہیئے۔ یہ مضمون لکھ چکنے کے بعد مجھو شہر جالندھر کے مسلمانون کا ایک اشتہار ملا جسمین شہر کے تمام چودہریون نے اقرار کیا ہے۔ کہ وہ آتشبازی کی رسم کو ہر طرح سے روکین گے۔ اس اشتہار پر شہر کے تمام مسلمان چودہریون کے دستخط ہین کہ جسے مین بڑی خوشی سے آج کے پرچہ مین کسی دوسری جگہ نقل کرتا ہون اور تمام ملک کے مسلمانون سے التجا کرتا ہون کہ وہ جالندھر کے بھائیون کی تقلید کرکے اپنے اپنے شہرون سے ایسے ہی اعلان جاری کرادین اور اُن پر عمل کرنے کی کوشش کرین۔ (پیسہ)

المفتی

۱۰۷۔ متبنیٰ بنانا حرام ہے | کسی کا ذکر تھا کہ اس کی اولاد نہ تھی اور اس نے ایک اور شخص کے بیٹے کو اپنا بیٹا بنا کر اپنی جایداد کا وارث کر دیا تھا۔ فرمایا۔ یہ فعل شرعاً حرام ہے۔ شریعت اسلام کے مطابق دوسرے کے بیٹے کو اپنا بیٹا بنانا قطعاً حرام ہے۔

۱۰۸۔ بیمار اور مسافر روزہ نہ رکھے | بیمار اور مسافر کے روزہ رکھنے کا ذکر تھا۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب نے فرمایا۔ کہ شیخ ابن عربی کا قول ہے کہ اگر کوئی بیمار یا مسافر روزہ کے دنوں میں روزہ رکھ لے۔ تو پھر بھی اسے صحت پانے پر ماہ رمضان کے گذرنے کے بعد روزہ رکھنا فرض ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے۔ کہ فمن کان منکم مریضاً او علیٰ سفر فعدۃ من ایام اخر جو تم میں سے بیمار ہو یا سفر میں ہو وہ ماہ رمضان کے بعد کے دنوں میں روزے رکھے اس میں خدا تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا۔ کہ جو مریض یا مسافر اپنی ضد سے یا اپنے دل کی خواہش کو پورا کرنے کیلئے انہیں ایام میں روزے رکھے۔ تو پھر بعد میں رکھنے کی اس کو ضرورت نہیں۔ خدا تعالیٰ کا صریح حکم یہ ہے کہ وہ بعد میں روزے رکھے۔ بعد کے روزے اُس پر بہرحال فرض ہیں۔ درمیان کے روزے اگر وہ رکھے تو یہ امر زائد ہے اور اس کے دل کی خواہش ہے۔ اس سے خدا تعالیٰ کا وہ حکم جو بعد میں رکھنے کے متعلق ہے ٹل نہیں سکتا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص مریض اور مسافر ہونے کی حالت میں ماہ صیام میں روزہ رکھتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کے صریح حکم کی نافرمانی کرتا ہے خدا تعالیٰ نے صاف فرما دیا ہے کہ مریض اور مسافر روزہ نہ رکھے۔ مرض سے صحت پانے اور سفر کے ختم ہونے کے بعد روزے رکھے۔ خدا کے اس حکم پر عمل کرنا چاہیئے۔ کیونکہ نجات فضل سے ہے نہ کہ اپنے اعمال کا زور دکھا کر کوئی نجات حاصل کر سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا۔ کہ مرض تھوڑی ہو یا بہت اور سفر چھوٹا ہو یا لمبا ہو۔ بلکہ حکم عام ہے اور اس پر عمل کرنا چاہیئے۔ مریض اور مسافر اگر روزہ رکھیں گے۔ تو اُنپر حکم عدولی کا فتویٰ لازم آئے گا۔

۱۰۹۔ مسافر اور مریض فدیہ دے سکتے ہیں | فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے شریعت کی بنا آسانی پر رکھی ہے۔ جو مسافر اور مریض صاحب مقدرت ہوں ان کو چاہیئے۔ کہ روزہ کی بجائے فدیہ دے دیں۔ فدیہ یہ ہے۔ کہ ایک مسکین کو کھانا کھلایا جائے۔

ڈائری

القول الطیّب

مومن کی فراست سے بچو | بعض دوستوں نے حضرت کی خدمت میں ایک شخص کی سفارش کی۔ کہ وہ آپ اپنی اصلاح کر رہا ہے۔ فرمایا اتقوا فراسۃ المومن۔ مومن کی فراست سے ڈرو۔ میری فراست اس کی حالت کو تم سے بہتر جانتی ہے فرمایا۔ ایک بزرگ کے پاس دو شیعہ آئے اور اپنے آپ کو سنی ظاہر کیا اور اس بزرگ سے سوال کیا۔ کہ اتقوا فراسۃ المومن کے کیا معنے ہیں انہوں نے جواب دیا کہ اس کے یہ معنے ہیں کہ تم اپنے شیعہ پن سے توبہ کرو اور سچے دل سے سنی مسلمان بن جاؤ۔

خدا سے تسلی | فرمایا۔ بعض نادان خیال کرتے ہیں۔ کہ مبارک احمدؑ کا مرنا ہمارے واسطے کسی سخت رنج اور صدمہ کا سبب ہوا ہے وہ نہیں جانتے کہ اس واقعہ پر خدا تعالےٰ نے کس قدر تشفی اور تسلی اور اپنی خوشنودی کا اظہار اپنی پاک وحی کے ذریعہ سے کیا ہے۔ خدا تعالےٰ نے ہمارے صبر اور شکر اور والدہ مبارک احمدؑ کے صبر پر جو خوشی کا اظہار کیا ہے اور فتح و نصرت کے وعدے دئے ہیں اور فرمایا ہے۔ کہ خدا تیرے ہر قدم کے ساتھ ہوگا۔ یہ ایسی باتیں ہیں۔ کہ والدہ مبارک احمدؑ نے کہا کہ خدا کا خوش ہو جانا مجھے ایسا پیارا ہے۔ کہ اگر دو ہزار مبارک احمدؑ مرجائے تو مجھے اس کا غم نہیں۔

مخالف سے ہمیں کس سلوک کی امید رکھنی چاہیئے | ایک دوست کو حضرت نے ایک مخالف کے کسی موقع پر سمجھانے کے واسطے تاکید کی۔ فرمایا۔ وہ مانے یا نہ مانے۔ آپ تبلیغ کا حق ادا کریں۔ کیونکہ جو شخص تبلیغ کرتا ہے۔ اس کو بہرحال ثواب مل جاتا ہے اور تم یہ اُمید نہ رکھو۔ کہ مخالف تمہارے ساتھ خوش خلقی یا تہذیب سے پیش آئیگا۔ کیونکہ وہ تو مخالف ہے۔ ہم کو بُرا جانتا ہے اس کے دل میں ہمارا ادب نہیں۔ جب تک کہ وہ دشمن ہے۔ اس کے دل میں نہ ہمارا ادب ہو سکتا ہے۔ نہ اعزاز اور نہ خیر اندیشی اور نہ وہ منصف مزاجی سے گفتگو کر سکتا ہے ایک دفعہ ایک ایلچی حضرت رسول کریم صلعم کے پاس آیا۔ وہ بار بار آپ کی ریش مبارک کی طرف ہاتھ بڑھاتا تھا۔ اور حضرت عمر تلوار کے ساتھ اس کا ہاتھ ہٹاتے تھے۔ آخر حضرت عمر کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روک دیا۔ حضرت عمر نے عرض کیا۔ کہ یہ ایسی گستاخی کرتا ہے کہ میرا جی چاہتا ہے۔ کہ اس کو قتل کر دوں مگر آنحضرت نے اس کی تمام گستاخی کی حلم کے ساتھ برداشت کی۔

سرشت زمین | فرمایا۔ سیالکوٹ۔ گجرات۔ گجرانوالہ اور جہلم کے اضلاع کی سرزمین اپنے اندر اسلامی سرشت کی خاصیت رکھتی ہے۔ ان اضلاع میں بہت لوگوں نے حق کی طرف رجوع کیا ہے۔ اور کثرت سے مرید ہوئے ہیں۔ ان کی تبلیغ کے خاص ذرائع پیدا کرنے چاہئیں۔

مرزا عزیز احمدؐ صاحب نے تجدید بیعت کی | مرزا عزیز احمد صاحب[1] نے میانوالی سے مفصلہ ذیل خط حضرت کی خدمت میں بھیجا تھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلے علیٰ رسولہ الکریم

بخدمت امام زمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

فدوی اپنے گذشتہ قصوروں کی معافی طلب کرتا ہے اور التجا کرتا ہے۔ کہ اس خاکسار کی گذشتہ کوتاہیوں کو معاف کر کے زمرۂ تابعین میں شامل کیا جائے۔ نیز اس عاجز کے حق میں دعا فرما دیں۔ کہ آیندہ اللہ تعالیٰ ثابت قدم رکھے۔ حضور کا عاجز عزیز احمدؐ

اس کے جواب میں حضرت صاحب نے فرمایا۔

کہ ہم وہ قصور معاف کرتے ہیں۔ آیندہ اب تم پرہیزگار اور سچے مسلمانوں کی طرح زندگی بسر کرو اور بُری صحبتوں سے پرہیز کرو۔ بُری صحبتوں کا انجام آخر بُرا ہی ہوا کرتا ہے۔

---

[1] مرزا عزیز احمد صاحب آجکل تقریب رخصت موسمی یہاں آئے ہوئے ہیں۔ (ایڈیٹر)

روحانیت مجاہدہ چاہتی ہے

ایک صاحب نے سوال کیا کہ میں آپ کی خدمت میں روحانی فائدہ کے حاصل کرنے کیواسطے آیا ہوں۔

حضرت نے فرمایا۔ روحانی فائدہ ان لوگوں کو پہونچ سکتا ہے جو آپ بھی اس راہ میں کوشش کرتے ہیں۔ دین کی راہ آسان نہیں اس کو وہی پا سکتے جو مرنا قبول کرتے ہیں۔ دیکھو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب کے سردار اور سب سے اعلیٰ اور افضل تھے۔ مگر انہوں نے بھی دین کی خاطر کیسے کیسے مصائب اُٹھائے۔ دین بھی تو مرنے کے بعد حاصل ہوتا ہے۔ خدا چاہتا تو ایسا نہ کرتا۔ مگر اس نے یہی قانون رکھا ہے بغیر تکلیف کے نہ انسان کو دنیوی مدارج حاصل ہو سکتے ہیں اور نہ دینی۔ اگر خدا کا فضل بھی ہو اور محنت بھی ہو تو انسان منزل مقصود تک پہونچ جاتا ہے۔ دنیا کے کاموں کیلئے انسان کیسے کیسے دکھ اٹھاتا اور کیسی کیسی تکلیفیں برداشت کرتا ہے اور تب جا کر کچھ حاصل ہوتا ہے۔ تو کیا دین کیلئے کچھ بھی محنت اور سعی نہیں کرنی چاہیئے؟ اگر تھوڑا سا مقدمہ آجاوے۔ تو پھر انسان اس کے واسطے کہاں کہاں سے سفارشیں لاتا ہے۔ اور کس قدر خرچ کرتا ہے۔ تو پھر کیسی کیسی مصیبتیں برداشت کرکے اپیل در اپیل کرتا اور کیا کیا گذرتا ہے۔ تو کیا دین کو ہی ایسا سمجھنا چاہیئے۔ کہ وہ محض پھونک مارنے اور کسی ورد وظیفہ کے رٹنے سے حاصل ہو جائے گا اور یونہی آرام طلبی سے گزارنے پر اس میں کامیابی حاصل ہو جائے گی؟ خدا تعالیٰ فرماتا ہے احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا امنا وھم لا یفتنون۔ کیا یہ لوگ خیال کرتے ہیں۔ کہ صرف زبانی قیل وقال پر ہی ان کو چھوڑ دیا جائیگا اور صرف اتنا کہنے سے ہی کہ ہم ایمان لے آئے دیندار سمجھے جاوینگے اور ان کا امتحان نہ ہوگا۔ بلکہ امتحان اور آزمائش کا ہونا نہایت ضروری ہے۔ یاد رکھو ہمارے پاس کوئی ایسی پھونک نہیں جس سے کوئی شخص یکدفعہ ابدال میں داخل ہو جائے۔ سب انبیاء کا اس پر اتفاق ہے۔ کہ ترقی مدارج کے لئے آزمائش ضروری ہے اور جب تک کوئی شخص آزمائش اور امتحان کی منازل طے نہیں کرتا دیندار نہیں بن سکتا۔ یہ قاعدہ کی بات ہے۔ کہ دُکھ کے بعد ہی ہمیشہ راحت ہوا کرتی ہے۔ یاد رکھو جو شخص خدا کی راہ میں دکھ اور مصیبت برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں وہ کاٹا جاوے گا۔ ترقی ہمیشہ مصائب اور تکالیف کے بعد ہوتی ہے۔ اور ایمانی حالت کا پتہ اسی وقت لگتا ہے جب تکالیف اور مصائب آویں۔ روحانی فوائد حاصل کرنے کے لئے پہلے اپنے آپ کو دکھ اور تکالیف اٹھانے کے لئے تیار کرلینا چاہیئے۔ ؎

عشق اول سرکش و خونی بود
تا گریزد ہر کہ بیرونی بود

بعض لوگ آتے ہیں اور کہدیتے ہیں۔ کہ ہمیں پھونک مار دو کہ اولیاء اللہ بن جاویں اور ہمارا سینہ صاف ہو جائے۔ اور روحانی معراج پر پہونچ جاویں اور ہمارے قلب میں پاکیزگی پیدا ہو جاوے۔ ان کو یاد رکھنا چاہیئے کہ سب کچھ دُکھوں اور تکالیف کے بعد مل جاتا ہے اور ضرور مل جاتا ہے۔ مومن کو اللہ تعالیٰ ضائع نہیں کرتا جب انسان دنیا کے لئے طرح طرح کی تکالیف برداشت کرلیتا ہے۔ ایک کسان کو ہی دیکھو۔ کہ پہر رات سے تڑکے اُٹھتا ہے۔ ہل جوتتا ہے اور کتنی تکالیف اٹھاتا اور محنت کرتا ہے نہ رات کو آرام کرتا ہے اور نہ دن کو بلکہ جب بہت سی مشکل کے بعد فصل پک ہی جاتا ہے اس وقت بھی اس کے حاصل کرنے کے لئے کیا کیا مصائب اٹھاتا ہے اور اپنے عیال اور اطفال سے علیحدگی اختیار کرکے اسے کاٹتا اور اس کو حاصل کرنے کے لئے کیسے کیسے دکھ اٹھاتا ہے۔ اور اس دنیا کے لئے جو آج ہے اور کل فنا ہو جائے گی مارا مارا پھرتا اور مصیبت پر مصیبت اور دکھ پر دکھ اٹھاتا ہے۔ تو کیا پھر دین ہی ایسی چیز ہے جو محض پھونک مارنے سے حاصل ہو جاتا ہے اور اس میں کسی امتحان آزمائش اور محنت کی ضرورت نہیں؟ دین کے لئے ایسی توقع کرنا اور اس کو ایک حلوا بے دود سمجھنا کسی طرح بھی ٹھیک نہیں۔ ہزاروں موتوں کے بعد روحانی زندگی حاصل ہوتی ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کے زمانہ پر غور کرو کہ انہوں نے دین کی خاطر کیسے کیسے مصائب اٹھائے اور کن کن دکھوں میں وہ مبتلا ہوئے۔ نہ دن کو آرام کیا۔ نہ رات کو خدا کی راہ میں ہر ایک مصیبت کو قبول کیا اور جان تک قربان کردی اور دین کی خاطر سر کٹوا دیئے۔ مجھے اس وقت یاد آگیا ہے

آنحضرتؐ کس طرح کی عبادت کو پسند کرتے ہیں

کہ ایک دفعہ آنحضرت صلعم ایک دشمن کے مقابلہ پر ایسے موقع پر نکلے۔ کہ وہ ہر کا وقت اور گرمی کا موسم تھا۔ سخت گرمی اور تپش تھی۔ لو چلتی اور تیز دھوپ پڑتی تھی۔ چلتے چلتے ایک نہایت ہی خوشگوار سرسبز اور شاداب چشمے پر پہونچے۔ ایک صحابی نے ایسی خوشگوار سرسبز اور ہری بھری جگہ دیکھ کر آنحضرت صلعم کی خدمت میں عرض کی۔ کہ مجھے اجازت دی جائے۔ کہ اس جگہ پر عبادت کروں۔ آنحضرت صلعم نے جوابدیا۔ ایسے خیال سے توبہ کرو۔ یہ وسوسہ شیطانی ہے۔ کیا تو نہیں جانتا۔ کہ یہ سب مصیبت ہم خدا کی خاطر برداشت کر رہے ہیں۔ ایسی خوش کن جگہ پر آرام کرکے عبادت کرنے کا تو کوئی فائدہ نہیں وہ تو بندگی ہی نہیں جو کہ دکھ درد کے ساتھ نہیں۔ ہندوؤں کے سادہوؤں کی طرح کسی تالاب یا عمدہ حوض کے کنارے کو تلاش کرکے اور وہاں بیٹھ کر بہ آرام زندگی بسر کرنا اور سرسبز ہری بھری جگہ پر لیٹ کر خدا کی یاد کرنے سے کچھ نہیں بنتا۔ چاہیئے۔ کہ ابتلاؤں اور امتحانوں میں ثابت قدم رہو۔

سادہوؤں کیطرح آرام کی جگہ نہ تلاش کرو

اور خدا کے لئے جان دینے میں بھی فرق نہ رکھو اور اس کی راہ میں قربان ہونے کے لئے ہر وقت طیار رہو۔ جب انسان اپنے دل میں فیصلہ کرلیتا ہے اور دکھ کے لئے تیار رہتا ہے۔ تب پھر خدا بھی ملتا ہے اور روحانی فائدہ بھی ہوتا ہے۔ یہی سنت اللہ ہے اور جب سے دنیا پیدا ہوئی۔ اور انبیاء کا سلسلہ شروع ہوا۔ بغیر دکھ اور تکالیف کے برداشت کرنے کے لئے خدا راضی نہیں ہوا کرتا اور نہ ہی دین حاصل ہوتا ہے۔ بعض لوگ ہمارے پاس آتے ہیں اور کہدیتے ہیں۔ کہ کسی جنتر منتر یا پھوک سے ہی ہمیں اولیاء اللہ بنا دیویں۔ اور ایک زندگی کی روح پھونک دیویں۔ مگر خدا تو پہلے ذبح کر لیتا ہے اور پھر زندہ کرتا ہے۔ بلکہ ایسے ایسے امتحانوں اور آزمائشوں کے وقت

ذبح ہونے کے بعد زندگی ملتی ہے

انسان خود بھی معلوم کر لیتا ہے۔ کہ اب میں وہ نہیں ہوں جو پہلے تھا اور اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ ایسے امتحانوں میں پورا اترنے کے بعد خدا ضرور ملتا ہے۔ جب تک انسان خدا کی راہ میں تکالیف اور مصائب برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہو جاتا۔ تب تک ترقی کی امید بھی نہیں ہو سکتی۔ دیکھو یہ جو نماز پڑھی جاتی ہے۔ اس میں

نماز بھی اضطرابی حالت کو ظاہر کرتی ہے

بھی ایک طرح کا اضطراب ہے۔ کبھی کھڑا ہونا پڑتا ہے۔ کبھی رکوع

کرنا پڑتا ہے اور کبھی سجدہ کرنا پڑتا اور پھر طرح طرح کی احتیاطین کرنی پڑتی ہین ۔ مطلب یہی ہوتا ہے ۔ کہ انسان خدا کے لئے دکھ اور مصیبت کو برداشت کرنا سیکھے ۔ ورنہ ایک جگہ بیٹھ کر بھی تو خدا کی یاد ہو سکتی تھی پر خدا نے ایسا منظور نہین کیا ۔ صلوٰۃ کا لفظ بھی سوزش اور جلن پر دلالت کرتا ہے ۔ جب تک انسان کے دل میں ایک قسم کا قلق اور اضطراب پیدا نہ ہو اور خدا کے لئے اپنے آرام کو نہ چھوڑے ۔ تب تک کچھ بھی نہین ہم جانتے ہین ۔ کہ بہت سے لوگ فطرتاً اس قسم کے ہوتے ہین جو ان باتون مین پورے نہین اتر سکتے اور پیدائشی طور پر ہی ان مین ایسی کمزوریان پائی جاتی ہین جو وہ ان امور مین استقلال نہین دکھا سکتے ۔ مگر تاہم بھی توبہ اور استغفار بہت کرنی چاہیئے ۔ کہ کہین ان مین ہی شامل نہ ہو جاوین جو دین سے بالکل بے پروا ہوتے ہین اور اپنا مقصود بالذات دنیا کو ہی سمجھتے ہیں ۔ ہر ایک زمانہ مین علیحدہ علیحدہ امتحان اور آزمائشین ہوا کرتی ہین ۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے تو خدا کی راہ مین جانین دی تھین اور اپنے سر کٹوائے تھے اور دوسرے نبیون کے زمانہ مین کسی اور قسم کے ہی دکھ اور مصائب تھے ۔ غرض جب تک انسان ابتلاؤن اور آزمائشون مین پورا نہین اترتا ۔ تب تک ترقی نہین کرتا اور مقبول حضرت احدیت نہین ہوتا ۔ بغیر تصفیون اور مجاہدات کے مصائب کے تو کچھ بنتا ہی نہین ۔ یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ رحیم و کریم ہے ۔ اس پر بدظنی نہین کرنی چاہیئے ۔ جو اس کی سنت کو نگاہ مین رکھے گا اور اس کے لئے دکھ اور تکالیف کو برداشت کرنے کے لئے تیار ہو جائے گا وہ ضرور کامیاب ہوگا ۔ اگر اس کے بتائے ہوئے راستہ پر نہین چلے گا اور بخل سے کام لے گا تو رہ جاویگا ۔ دیکھو فوجون مین جو لوگ بھرتی ہوتے ہین اور دنیا کی خاطر لڑنے مرنے اور جان دینے کے لئے نوکر ہوتے ہین ۔ وہ کوئی ہزارون روپیہ تو تنخواہ نہین پاتے ۔ یہی دس بارہ روپیہ کی خاطر جان دینا قبول کر لیتے ہین ۔ مگر کتنے افسوس کی بات ہے کہ خدا کی خاطر اور اس دائمی بہشت اور دائمی خوشنودی کے لئے کوئی فکر نہین کرتے ۔ جب دنیا کے لئے ایسے ایسے کام کر لیتے ہین ۔ تو کیا وجہ ہے ۔ کہ حقیقی آرام اور ہمیشہ کے سکھ کے لئے اتنی کوشش نہین کی جاتی ؟ اصل مین ایسے لوگ خدا کی اور خدا کے انعام و اکرام کی قدر نہین کرتے ۔ اگر اس کی قدر کرتے ۔ تو جان کیا چیز تھی ۔ جو قربان کرنے کے لئے طیار نہ ہو جاتے ۔ اصلی زندگی اور حقیقی سکھ وہی ہے ۔ وہ جو خدا کی راہ مین مرنے سے حاصل ہوتا ہے حقیقی زندگی تو اپنے آپ پر ایک موت وارد کر لینے سے ہی ملا کرتی ہے ۔ ایسے لوگ جو جنترون منترون اور تعویذون اور ٹوٹکون کی تلاش مین پھرتے رہتے ہین ۔ دین کیلئے کوشش کرنا چاہتے ہی نہین بلکہ چاہتے ہین کہ بڑے آرام سے اور گھر بیٹھے بٹھائے قلب کی صفائی حاصل ہو جاوے اصل مین جھوٹے قصون اور کہانیون نے ان لوگون کو بڑا نقصان پہونچایا ہے اور ایسی باتون سے انہون نے سمجھ رکھا ہے ۔ کہ دین ایک ایسی چیز ہے ۔ جو جنترون منترون سے حاصل ہو سکتا ہے ۔ اسی واسطے ان لوگون نے بعض بعض ریاضتین بھی مقرر کی ہوئی ہین ۔ جن پر عمل کرنے سے کہتے ہین قلب جاری ہو جاتا ہے ۔ اور عجیب بات یہ ہے ۔ کہ باوجود قلب جاری ہونے کے عملی حالت ان کی اور بھی خراب ہو جاتی ہے اور ایسے وظائف مین سے ایک ذکر ارّہ بھی ہے ۔ کہ جس کا نتیجہ آخر مین بیماری سل ہوا کرتا ہے ۔ حالانکہ خدا تعالیٰ نے ایک ہی رنگ کی ۔۔۔ فرمایا ہے ۔ فَاذْكُرُونِي ۔۔۔ ذکر کیا ۔ اور ۔۔۔ اشارہ ہے کہ انسان خدا کی رضا کے سامنے راضی ہو جاوے ۔ کوئی دوئی نہ رہے ۔ خدا کے ساتھ کسی اور کی ملونی نہ رہے اور کسی قسم کی دوری یا جدائی نہ رہے ۔ یہ تھوڑی سی بات نہین ۔ یہی وہ مشکل گھاٹی ہے جو بڑے بڑے مصائب اور امتحانون کے بعد طے ہوا کرتی ہے ۔ یہ نماز جو تم لوگ پڑھتے ہو ۔ صحابہ بھی یہی نماز پڑھا کرتے تھے

نماز سے سب مشکل حل ہو جاتی ہے

اور اسی نماز سے انہون نے بڑے بڑے روحانی فائدے اور بڑے بڑے مدارج حاصل کئے تھے ۔ فرق صرف حضور اور خلوص کا ہی ہے ۔ اگر تم مین بھی وہی اخلاص صدق وفا اور استقلال ہو ۔ تو اسی نماز سے اب بھی وہی مدارج حاصل کر سکتے ہو ۔ جو تم سے پہلون نے حاصل کئے تھے ۔ چاہیئے کہ خدا کی راہ میں دکھ اٹھانے کے لئے ہر وقت تیار رہو ۔ یاد رکھو جب تک اخلاص اور صدق سے کوشش نہین کرو گے ۔ کچھ نہین بنے گا ۔ بہت آدمی ایسے بھی ہوتے ہین ۔ کہ یہان سے تو بیعت کر جاتے ہین ۔ مگر گھر مین جا کر جب تھوڑی سی بھی تکلیف آئی ۔ یا کسی نے دھمکایا ۔ یا حقہ پانی بند کرنا چاہا ۔ تو جھٹ مرتد ہو گئے ۔ ایسے لوگ ایمان فروش ہوتے ہین ۔ صحابہ کو دیکھو ۔ کہ انہون نے تو دین کی خاطر اپنے سر کٹوا دیئے تھے اور جان و مال سب خدا کی راہ مین قربان کرنے کے لئے تیار رہتے تھے ۔ کسی دشمن کی دشمنی کی انہین پروا تک بھی نہ تھی ۔ وہ تو خدا کی راہ میں سب طرح کی تکالیف اٹھانے اور ہر طرح کے دکھ برداشت کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتے تھے اور انہون نے اپنے دلون مین فیصلہ کیا ہوا تھا ۔ ایمان وہ ہے ۔ کہ سارا جہان مخالف ہو جائے ۔ ہر طرف سے سانپ اور بچھو نیز ہر گوشہ سے بجلی گرے ۔ ہر جگہ سے دکھ ہو ۔ مگر ایمان متزلزل نہ ہو ۔ مگر یہ لوگ ہین جو ذرا بھی نمبردار یا کسی اور شخص نے دھمکایا ۔ تو دین ہی چھوڑ دیا ۔ ایسے لوگون کی عبادتین بھی محض پوست ہی پوست ہوتی ہین ۔ ایسون کی نمازین بھی خدا تک نہین پہونچتین ۔ بلکہ اسی وقت ان کے منہ پر ماری جاتی ہین اور ان کے لئے لعنت کا موجب ہوتی ہین ۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے ۔ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ پ ۳۰

حقیقی نماز

جو لوگ جو نمازون کی حقیقت سے بیخبر ہوتے ہین ۔ ان کی نمازین نری ٹکرین ہوتی ہین ۔ ایسے لوگ ایک سجدہ اگر خدا کو کرتے ہین ۔ تو دوسرا دنیا کو کرتے ہین ۔ جب تک انسان خدا کے لئے تکالیف اور مصائب کو برداشت نہین کرتا ۔ تب تک مقبول حضرت احدیت نہین ہوتا ۔ دیکھو دنیا مین بھی اس کا نمونہ پایا جاتا ہے ۔ اگر ایک غلام اپنے آقا کا ہر ایک تکلیف مین اور مصیبت مین اور ہر ایک خطرناک میدان مین ساتھ دیتا رہے ۔ تو وہ غلام غلام نہین رہتا ۔ بلکہ دوست بن جاتا ہے ۔ یہی خدا کا حال ہے اگر انسان اس کا دامن نہ چھوڑے اور اسی کے آستانہ پر گرا رہے ۔ اور استقلال کے ساتھ وفاداری کرتا رہے ۔ تو پھر خدا بھی ایسے کا ساتھ نہین چھوڑتا ۔ اور اس کے ساتھ دوست والا معاملہ کرتا ہے ۔ وفاداری کا مادہ تو کتے مین بھی پایا جاتا ہے ۔ خواہ وہ بھوکا رہے بیمار ہو جائے ۔ کمزور ہو جائے خواہ کچھ ہی ہو مگر اپنے مالک کے گھر کو نہین چھوڑتا ۔ اور وہ لوگ جو ذرا سی تکلیف پر دین سے روگردان ہو جاتے ہین ان کو کتے سے سبق سیکھنا چاہیئے ۔

ارذل مخلوق سے وفاداری کا سبق لو

لکہا ہے کہ ایک مسلمان پر کچھ مصیبت کے دن آئے۔ بھوک لگی تو ایک یہودی کے مکان پر کچھ مانگنے کے لئے گیا۔ یہودی نے اس کو چار روٹیاں دین جب وہ روٹیاں لے کر نکلا تو اس گھر کا کتا بھی اس کے پیچھے ہو لیا اس شخص نے یہ خیال کرکے کہ شائد ان روٹیوں مین سے کتے کا بھی کچھ حصہ ہے۔ ایک روٹی کتے کے آگے پھینکدی اور آگے چل دیا۔ کتا اس روٹی کو جلدی جلدی کہا کر پھر پیچھے پیچھے ہو لیا تب اس نے خیال کیا کہ شائد اس کتے کا خیال ہے کہ مین جو اس گھر کا رہنے والا ہون۔ میرا حصہ ان روٹیون مین نصف ہے اس نے دوسری روٹی بھی کتے کو دیدی۔ مگر کتا اس کو بھی کہا پیچھے چلدیا۔ پھر اس نے جب معلوم کیا کہ کتا پیچھا نہین چھوڑتا تو اسے خیال گذرا کہ شائد تین حصے اس کے ہون اور ایک حصہ میرا ہو۔ اس لئے اس نے ایک روٹی اور ڈالدی مگر کتا وہ روٹی کہا کر بھی واپس نہ گیا۔ تب اُسے کتے پر غصہ آیا اور کہا تو بڑا بدذات ہے۔ مالک کے گہر سے چار روٹیان لایا تہا مگر ان مین سے تین کہا کر بھی تو پیچھا نہین چھوڑتا۔ خدا تعالیٰ نے اُس وقت کتے کو بولنے کے لئے زبان دیدی۔ تب کتے نے جواب دیا۔ کہ میں بدذات نہین ہون۔ مین خواہ کتنے فاقے اٹھاؤن۔ مگر مالک کے سوائے دوسرے گھر پر نہین جاتا۔ بدذات تو تُو ہے۔ جو دو فاقے ہی اُٹھا کر کافر کے گھر مانگنے کے لئے آگیا۔ تب وہ مسلمان یہ جواب سنکر اپنی حالت پر بہت پشیمان ہؤا۔

ایسے ہی گورداسپور مین ایک بلی تہی۔ خواہ کچھ ہی اس کے پاس پڑا رہے مگر وہ بغیر اجازت کچھ نہ کہاتی تھی۔ ایک دفعہ بعض دوستون نے اس بلی کے مالک کو کہا کہ ہم بھی تجربہ کرنا چاہتے ہین۔ چنانچہ اونہون نے حلوہ دودھ چھچھڑے وغیرہ بلی کے پاس رکہہ کر باہر سے قفل لگا دیا۔ تین دن کے بعد جو دیکھا تو بلی مری پڑی تہی اور وہ کہانا اسی طرح صحیح سالم موجود تہا۔ اگر ارذل مخلوقات کے صفات حسنہ بھی انسان مین نہ پائی جائین۔ تو پھر وہ کس خوبی کے لائق ہے۔

طاعون۔ ہفتہ مختتمہ ۲۰ ستمبر کی رپورٹ حسب ذیل ہے حصار ۲۵۔ رہتک ۳۔ گوڑگانون ۱۲۔ دہلی ۵۔ کرنال ۱۲ ہوشیارپور ۱۳۔ لودیانہ ۱۔ فیروزپور ۱۔ منٹگمری ۲ لاہور ۲ امرتسر ۳۔ گورداسپور ۱۔ سیالکوٹ ۴۔ شاہپور ۲ جہلم ۲۱۔ راولپنڈی ۱۵۔ ریاست پٹیالہ ۸۴۔ کل ۱۸۶

رمضان المبارک کی سحری و افطار کا وقت

اکتوبر ۱۹۰۷ء	رمضان المبارک	انتہائے وقت سحر	وقت افطار
۹	۱	۴ - ۵۸	۶ - ۱۰
۱۰	۲	۴ - ۵۸	۶ - ۹
۱۱	۳	۴ - ۵۹	۶ - ۸
۱۲	۴	۵	۶ - ۷
۱۳	۵	۵ - ۱	۶ - ۶
۱۴	۶	۵ - ۱	۶ - ۵
۱۵	۷	۵ - ۲	۶ - ۴
۱۶	۸	۵ - ۳	۶ - ۳
۱۷	۹	۵ - ۳	۶ - ۲
۱۸	۱۰	۵ - ۴	۶ - ۱
۱۹	۱۱	″	۶ - ۰
۲۰	۱۲	۵ - ۵	۵ - ۵۹
۲۱	۱۳	۵ - ۶	۵ - ۵۸
۲۲	۱۴	۵ - ۷	۵ - ۵۷
۲۳	۱۵	۵ - ۸	۵ - ۵۶
۲۴	۱۶	۵ - ۹	۵ - ۵۵
۲۵	۱۷	″	۵ - ۵۴
۲۶	۱۸	۵ - ۱۰	۵ - ۵۳
۲۷	۱۹	۵ - ۱۱	۵ - ۵۲
۲۸	۲۰	۵ - ۱۲	۵ - ۵۱
۲۹	۲۱	۵ - ۱۳	۵ - ۵۰
۳۰	۲۲	۵ - ۱۴	۵ - ۴۹
۳۱	۲۳	۵ - ۱۵	۵ - ۴۸
یکم نومبر ۱۹۰۷ء	۲۴	۵ - ۱۶	۵ - ۴۷
۲	۲۵	″	۵ - ۴۶
۳	۲۶	۵ - ۱۷	۵ - ۴۵
۴	۲۷	۵ - ۱۸	۵ - ۴۴
۵	۲۸	۵ - ۱۹	۵ - ۴۳
۶	۲۹	۵ - ۲۰	۵ - ۴۲
۷	۳۰	۵ - ۲۱	۵ - ۴۱

نوٹ۔ یہ اوقات ریلوے ٹائم کے مطابق ہین جو کہ اسٹنڈرڈ ٹائم ہے اور مختلف شہرون مین تہوڑا بہت فرق ہو جاتا ہے ہر ایک شہر مین

اُجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال ۵۰ بار	چھ ماہ ۲۴ بار	سہ ماہ ۱۲ بار	دو ماہ ۸ بار	ایک ماہ ۴ بار	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½ ،	۱۰۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۶۵	۴۰	۲۲	۱۴	۸	۳
½ ،	۴۰	۲۲	۱۳	۹	۵	۲
⅓ ،	۲۷	۱۴	۸	۵	۳	۱½
¼ ،	۲۵	۱۳	۷	۴	۱½	۱
فی سطر	۹	۵	۳	۲	۱	۲

۱۔ یہ اُجرت جو ہر حالت مین پیشگی آنی چاہیئے پہلے ہی بہت کم کرکے لگائی گئی ہے۔ اس واسطے اس مین اس سے زیادہ رعایت نہ ہوگی۔ بے فائدہ خط و کتابت کرنے مین طرفین کا حرج ہے۔

۲۔ مینجر کا اختیار ہے۔ کسی اشتہار پر مناسب سمجھے تو اس سے زیادہ اجرت طلب کرے۔

۳۔ فیصلہ اجرت سے پہلے مضمون اشتہار برائے ملاحظہ مینجر کے پاس آنا چاہیئے۔ اور مینجر کا اختیار ہوگا کہ مضمون مین پہلے یا فیصلہ کے بعد یا دوران انطباع مین جن الفاظ کو خود یا کسی دوسرے خریدار کی تحریک پر مناسب خیال کرے نکالدے یا زیادہ کرے یا بدل ڈالے۔

۴۔ تقسیم کرائی ضمیمہ جو اخبار کے دو صفحہ کے برابر ہو ایک روپیہ فیصدی لیا جاوے گا۔ بٹالہ سے قادیان تک کی مزدوری ۸ فی دس سیر یا دس سیر سے کم کے لئے اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

۵۔ ہر ایک مشتہر صاحب کو چاہیئے۔ کہ اشتہار نرخ سے پہلے ان کو بغور مطالعہ فرمالیا کرین۔

۶۔ اشتہار متواتر دئے جانے کی یہ اجرت ہے درمیان مین چہوڑنے اور کبھی کبھی درج کرانے کے واسطے زائد اجرت چارج ہوگی۔

۷۔ ہر ماہ مین صرف ایک دفعہ اشتہار کی عبارت کے بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا۔ اشتہار کی عبارت مین تبدیلی کے واسطے ہر انگریزی مہینہ کے شروع ہونے سے پہلے پندرہ دن اطلاع آنی چاہیئے۔ ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہیگا۔

۸۔ مینجر کو اختیار ہوگا۔ کہ جب چاہے کسی کا اشتہار بند کر دیوے اور باقی اجرت واپس کرے۔

تازہ کردن ایمان ببیعت امیر المومنین غیاث الاسلام والمسلمین

حضرت مہدی موعود و مسیح مسعود ادام اللہ برکاتہم

(از تراب الاقدام عبید اللہ بسمل)

نخستین کہ در بزم گاہ وجود — بآدم سپردند جام شہود
ازان جام پرتو نمودار شد — کہ ذرات عالم پر انوار شد
چو آدم بسوے جنان رخت برد — ہمان نور باشیث دانا سپرد
چو پوشید رو شمس شیث از فتوح — درخشندہ در دہر شد یوح نوح
ازان باز از مہر رب جلیل — ز بابل عیان گشت بدر خلیل
براہیم چون سوے یزدان شتافت — تجلے ز وادی ایمن بتافت
چو بنہفت رخ از جہان نور طور — شدش ناصرہ جلوہ گاہ ظہور
چو گردید آن نور ہم ناپدید — ز کوہ صفا صبح صادق دمید
بہنگام رفتن بقول فصیح — خبر داد از مقدم او مسیح
خدایشہ الامم پیشواے نبیل — ہمین صدر دیوان ملک الرسل
شہنشاہ ملک شفاعت گری — کنار نگ او رنگ پیغمبری
گزین پیرہ حضرت کردگار — توان گفت ولی عہد روز شمار
ز خشنور یزدان بشیر و نذیر — شہ عرش فرگاہ منبر سریر
بسے خواندہ در کتب من لدن — عیان بود ازش گشتہ اسرار کن
چنین گاہ جاہش سمو رفعتش سروش — خمیدہ دوش از آغوش حلقہ بگوش
بدرگاہ آن قبلہ راستان — زدہ آسمان سجدہ بر آستان
عرب را بسر تاج عزت نہاد — بروے عجم باب رحمت کشاد
چو بنمود کار ہدے انتظام — بفرمود آہنگ دار السلام
بہ امت ز رحمت بداد این نوید — کہ آید پس از من مسیح سعید
چو روے زمین پر شود از ستم — فرازد ستم سوئے گردون علم
برون آید از اہل دین آن لبیب — کند قتل خنزیر و کسر صلیب
جہان را نہ باگرز و تیغ و سنان — مسخر نماید بحسن بیان
بفرمود آن سرور نیک نام — علیہ الصلوٰۃ علیہ السلام
کہ گر علم دین بر ثریا بود — ز دست کسان دور و بالا بود
ز ابنائے فارس بر آید یکے — شود نائل آن علم را بے شکے
ہمان است عیسے آخر زمان — کہ در قریہ قدعہ دارد مکان
خوشا بخت و اقبال ہندوستان — کہ خورشید شد طالع از قادیان
بدنیا مجسم شدہ فضل رب — امام زمان قطب اعظم لقب
بخوبی دم نوائیں گل گلشن حیدری — نہال برومند پیغمبری
جز از وے کہ گردید آخر وگر — ہویدا سر قرن رابع عشر
سلام علیک اے امام امم — سلام علیک اے جہان کرم
سلام علیک اے مہ برج دین — توئی خسرو ملک شرع متین
سمی جناب محمد توئی — بہ مہدی قوم احمد توئی
توئی نائب خاتم المرسلین — ز فضل خدا آیتے بر زمین
درین دور فرخ توئی لاکلام — مثیل مسیحا علیک السلام
کنون حامی دین و ملت توئی — کہ میراث خوار نبوت توئی
تو ما را برادر دی از انتظار — ز مہدی و عیسے درین روزگار
شہادت ادا کردہ بے اشتباہ — بر اثبات دعوے توئی مہر و ماہ
بدست تو اے سرور نیک نام — بر اعدائے دین گشت حجت تمام
بجنگ مقدس ز کسر صلیب — چہا شد بہ اعدائے ملت نصیب
چو آتہم بقعر جہنم نشست — چلیپا بدوش نصارے شکست
نہ آتہم ز قہر الٰہی بمرد — ہمہ آب روئے کلیسا ببرد
بسے چارہ ہا جست و انجام کار — نتابندہ شد سوے دار البوار
کسانیکہ بردین ترسا ستند — ز بعث تو بر خویش ترسا ستند
بر اسلام چون شد الد الخصام — چہا آمد از چرخ بر لیکھرام
جگرگاہ اورا قضا بر درید — کشان موکشانش بدوزخ کشید
عیان گشت در چشم گبر و یہود — ز ترسا و پیروان ہنود
کہ اسلام را دستگاہ قوی است — بدنیا ہمین مذہب ایزدی است
حق است آنچہ حق گوے پیشینہ گفت — حق حق پرستان نشاید نہفت
محال است سعدی کہ راہ صفا — توان رفت جز در پے مصطفیٰ
کسانیکہ زین راہ برگشتہ اند — برفتند و بسیار سرگشتہ اند
سرت گردم اے دین را پاسبان — توئی دستگیر فرو ماندگان
ز حرص و شرہ ماندہ ام پا بگل — بجان آمدم زین ہوس پیشہ دل
بدست تو تجدید ایمان کنم — دل و جان خود را بسلطان کنم
توئی این زمان حجت کردگار — مرا از گو [illegible] رنج و محنت برار
نگاہیکہ افتادہ ام خوار و پست — بیفتم زپا گر نگیری بدست

اطلاع عام

چونکہ ہماری طرف سے کیا تحریراً اور کیا تقریراً پورے طور پر مخالفین پر اتمام حجت ہو چکا ہے اس لئے اب ان کے ایسے کلمات کا اخباروں میں رد کرنا جو انصاف پر مبنی نہیں ہیں ہرگز مناسب نہیں۔ اب یہ تمام امور خدا تعالیٰ کی عدالت میں ہیں وہ خود آسمان سے ان کا فیصلہ کریگا۔ اس لئے ہم تمام لوگوں اور تمام مخالفین کو عام اطلاع دیتے ہیں کہ اب مخالفین کی تحریروں کے مقابل پر ان کلم سے کوئی تحریر شائع نہ ہو گی۔ بجز اس صورت کے کہ کوئی ایسا افترا شائع کریں جس پر خاموشی کرنے سے دین کا حرج ہو۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ

ایڈیٹر بدر

ضرورت

انشاء اللہ عنقریب مجھے چند ایسے آدمیوں کی جو تجارتی ٹھیکداری (مثلاً میٹ منشی۔ دوکاندار) کا موں میں مہارت رکھتے ہیں۔ ضرورت ہوگی اور نیز دو کانشتکار تنخواہ دار خواندہ و ناخواندہ خصوصاً احمدیوں کے لئے اطلاع ہے۔

المشتہر

خاکسار محمد اعظم احمدی ولد مہر احمد سرکار نہ ذیلدار ساکن باگڑ ڈاکخانہ سرائے سدہو ضلع ملتان

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے خریدو

اعجاز احمدی | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی حضرت مسیح موعود کی تائید میں۔ قیمت ا ر

جنگ مقدس | حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے۔ قیمت ۸ ر

جام شہادت | مصنفہ جناب ثاقب صاحب۔ مولوی عبد اللطیف صاحب کا پُردرد منظوم مرثیہ۔ قیمت ۸ ر

شہادت آسمانی | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ کلمۂ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب۔ قیمت ۷ ر

القول الصحیح | اُردو۔ نظم۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید میں۔ مصنفہ خلیفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر۔ قیمت ا ر

رویائے صالحہ | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کے لئے ضروری ہیں۔ قیمت ۴ ر

الوصیّۃ | مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت اقدس نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں۔

نور الدین | مصنفہ علامۂ دوران حضرت حکیم الامۃ دہرم پال کی ترک اسلام کا جواب۔ جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی ہے۔ مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے۔ قیمت ۸ ر

اسلام کو دُراس کا بانی | ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید میں قیمت ا ر

نظم مستورات | مستورات کے لہجہ پر۔ قیمت ۸ ر

اسلام کی پہلی کتاب | بچوں کیلئے نہایت مفید ہے قیمت ۲ ر

غلامی اور عصمت انبیاء | ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کیا ہے۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔

غلامی ۸ ر۔ عصمت انبیاء ۷ ر

کامن احمدی | الاداد والے۔ قیمت ۸ ر

آنہ وکشنری | طالب علموں کیلئے نہایت مفید ہے۔ قیمت ا ر

البرہان الصریح فی تائید المسیح | [illegible]

حیرت کی حیرانی | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی مسیح موعود کی تائید میں قیمت ۸ ر جلد ۹ ر

الخطبۃ
ضرورت نکاح

۵۔ مدد خان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں۔ مدد خان ایک نیک اور نوجوان آدمی ہیں۔ خط وکتابت معرفت اڈیٹر ہو۔

۶۔ سید محمد یوسف صاحب عمر ۳۲ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے۔ مگر چھ سال ہوئے کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان میں آئے تھے اور تب سے اسی جگہ رہتے ہیں اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے۔ اور آئندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہیں نکاح کی خواہش رکھتے ہیں زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہیں وہ ایڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہیں۔

۸۔ میری ایک ہمشیرہ جو احمدی ہے۔ جس کی عمر ۱۶ یا ۱۷ سال کی ہوگی ہے اس کا نکاح کسی احمدی سے جو اضلاع میرٹھ۔ دہلی۔ انبالہ مظفر نگر۔ سہارنپور کا ہو کرنا چاہتا ہوں۔ خط وکتابت ایڈیٹر کی معرفت ہو۔

ایم۔ اے ایس سکنہ ضلع میرٹھ

۹۔ گوئیکی کا ایک خوش شکل ۲۲ سالہ احمدی کاشتکار گجرات گوجرانوالہ سیالکوٹ جہلم میں نکاح کرنا چاہتا ہے۔ جو صاحب اس کے متعلق خط وکتابت کرنا چاہیں وہ مجھ سے کریں۔

اکمل آف گوئیکی ضلع گجرات

۱۰۔ میرے ایک دوست کی لڑکی عمر قریباً گیارہ سال کیواسطے رشتہ کی ضرورت ہے۔ بدیں شرائط۔ لڑکا احمدی۔ صحیح النسب مغل انٹرنس پاس عمر ۱۶ اور ۲۰ سال کے درمیان ہو۔

راقم ن۔ د۔ خط وکتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو۔

رسید زر

۱۲ ستمبر ۱۹۰۷ء	۱۱۰۶	غلام محمد عبید اللہ صاحب	۱۵ ار
۱۲ " "	۲۴۲	مرزا غلام رسول صاحب	۲ ر
۱۲ " "	۱۱۹۰	شیخ علی محمد صاحب	ے ر
۱۳ " "	۱۱۷۴	شیخ کریم اللہ صاحب	ے ر
۱۳ " "	۱۰۹۹	غلام نبی صاحب	ے ر
۱۳ " "	۱۴۸۵	محمد صدیق صاحب	ا ر
۱۴ " "	۸۰۱	غلام رسول صاحب	۲ ر
۱۴ " "	۱۱۵۹	ماجہ خان صاحب	ے ر
۱۴ " "	۱۱۴۳	کرم الٰہی صاحب	ے ر
۱۵ " "	۱۶۵۵	سید نادر علی شاہ صاحب	۸ ر
۱۶ " "	۱۶۹۱	علی احمد صاحب	۴ ر
۱۶ " "	۱۷۰۵	نبی بخش صاحب	۸ ر
۱۶ " "	۱۱۲۷	بابو رمضان علی صاحب	ے ر
۱۶ " "	۱۱۷۲	سید علی حسین صاحب	ے ر
۱۶ " "	۷۸۷	میر طفیل حسین صاحب	۱۲ ر
۱۶ " "	۱۰۲۴	محمد تاج الدین صاحب	۴ ر
۱۶ " "	۱۱۰۲	سیٹھ علی محمد صاحب	۸ ر
۱۷ " "	۱۱۳۸	محمد اکرم صاحب	۸ ر
۱۸ " "	۱۵۹۶	مستری عطا محمد صاحب	ے ر
۱۸ " "	۱۶۲	نذیر الدین صاحب	ے ر
۱۹ " "	۱۰۹۶	سید نیاز حسین صاحب	۶
۱۹ " "	۷۸۱	محمد صدیق صاحب	ے ر

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کیلئے چھپا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم * نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

قیمت پیشگی ہے

ای جہان منتظر خوش باش کان دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر ز

جلد (۶)

مورخہ ۱۶ - رمضان المبارک ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۴ - اکتوبر ۱۹۰۷ء

نمبر (۴۳)

چہ گویم با تو گرائی جہاد در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

غافلوں کو خبردار کرو

پیارے احمدیو! خدا تعالیٰ کے وعدہ کے دن بہت جلد چلے آتے ہین کہ زمین ان لوگون سے بھر جائے جو خدا کے مسیح کو سلام کہنے والے ہون اور وہ بدبخت جو آج اللہ کے رسول کے حق مین ناپاک کلمات بولتے ہین پست اور ذلیل ہو جاوین خدا کی باتین سچی ہین اور وہ بہر حال پوری ہونگی مبارک ہین وہ جو ان دنون کے جلد لانے مین سعی کرتے ہین اور خدا کا پیغام تمام دنیا پر پہونچاتے ہین اگرچہ ہر ایک دوست ایسا نہین کرسکتا کہ وہ اس تبلیغ کیواسطے باہر نکلے مگر ہر ایک دوست اس زمانہ کی کثرت مطبع اور ڈاکخانہ سے فائدہ اٹھا کر اس تبلیغ مین کافی حصہ حاصل کرسکتا ہی یورپ امریکہ کیواسطے تو میگزین سے بڑھکر کوئی شے نہین اور وہ بڑا کام کر رہا ہے لیکن ہندوستان مین حضرت مسیح موعودؑ کے تازہ الہامات۔ آپکے مقدس کلمات۔ اعتراضات کے جوابات وغیرہ کے ذریعہ سے مختلف گوشون مین ہماری اخبارین ایک بے نظیر خدمت کر رہی ہین حضرت کی ڈاک مین کئی خطوط مین یہ لکھا ہوتا ہے کہ اخبار بدر کو پڑھکر میری تشفی ہوئی اور مین اُن شرائط کے مطابق جو اخبار بدر کے صفحہ اول پر لکھی ہوتی ہین آپکی بیعت مین شامل ہوتا ہون بہت سے ایسے آدمی جو ہمارے سلسلہ مین ہنوز داخل نہین ہوئے لیکن تحقیقات کرنا چاہتے ہین وہ ہمکو درخواست کرتے ہین کہ اخبار ان کے نام کچھ عرصہ کیواسطے بلاقیمت جاری کیا جائے بعض انجمنون کی طرف سے درخواستین آتی ہین کہ ہمارے کتب خانہ مین آپکا اخبار آیا کرے اس طرح کے کوئی پانچ دس اخبار تو ہم بلاقیمت یا رعایتی قیمت پر ہر سال جاری کر دیتے ہین مگر افسوس ہے کہ ہمارے پاس کوئی ایسا فنڈ نہین جس سے ان درخواستون کی تعمیل ہو سکے اخبار بدر کے عمدہ کاغذ اور باقاعدہ اشاعت اچھی لکھائی عمدہ چھپائی کے ساتھ صرف تین روپے کی قیمت ایسی ہی کہ اب تک مالک اخبار کو کچھ نفع نہین ملا بلکہ اب تک وہ غریب اپنے پاس سے سینکڑون روپے خرچ کر چکا ہی اس واسطے مین نے سوچا ہی کہ ہندوستان مین اخبار بدر کے ذریعہ سے تبلیغ کیواسطے ایک فنڈ کھولا جائے اس کا نام بدر تبلیغ فنڈ ہوگا جو احباب اسمین کچھ رقم ارسال فرماوینگے اس سے ہندوستان کے مختلف مقامات مین اور کتبخانون اور پبلک لائبریریون مین اخبار پہونچایا جائیگا۔ لائبریریون مین اخبارون کا پہنچنا بہت مفید ہوتا ہے کیونکہ ایک اخبار کو بہت آدمی پڑھ لیتے ہین اور اسی فنڈ سے مختلف مدارس ہند مین اخبار روانہ کیا جاوے تاکہ مدارس کے طلباء پر نیک اثر ہو اور وہ سلسلہ حقہ کی طرف رجوع کرین یہ ایک بڑے ہی ثواب کا کام ہے مبارک ماہ رمضان مین اُمید ہی کہ احباب اس کام کیواسطے اپنے صدقات دیکر ثواب حاصل کرینگے اس فنڈ کا آمد و خرچ ہفتہ وار اخبار مین دکھایا جاوے گا والسلام

(مینجر اخبار بدر)

کاتب محمد حسین عفی عنہ

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک بیت

بھوتون کا اثر اس ملک کے جاہل لوگ اکثر بیماریون مین کہا کرتے ہین کہ یہ کسی بھوت جن دیو - پری کا اثر ہے ورنہ دراصل بیماری کوئی نہین پھران بھوتون - دیویون اور پریون کے نکالنے والے پیشہ ور بھی موجود ہین - جن کا گذارا ہی اس بات پر ہے کہ بھوت اور دیو نکالا کرین اور روٹی کھایا کرین - پھر ایسے پیشہ ور اپنے پیشہ کو چلایا رکھنے اور لوگون کو اس کے متعلق یقین جاننے کے واسطے جو کچھ کیا کرتے ہین - اس سے بھی اکثر لوگ واقف ہین - حضرت مولوی نورالدین صاحب فرمایا کرتے ہین - کہ دنیا مین جن باتون پر مجھے تعجب ہوا ان مین سے ایک یہ ہے - کہ قرآن شریف مین کہین بھوتون کے نکلنے اور داخل ہونے کا ذکر نہین لیکن مسلمانون مین یہ باتین پائی جاتی ہین اور انجیل ان قصون سے بھری پڑی ہے - لیکن عیسائی لوگ ان امور کے قائل نہین - یہ بات فی الواقع تعجب کی تھی لیکن حال مین امریکہ کے اخبار سے یہ عقدہ حل ہو گیا ہے ایک ڈاکٹر صاحب نے جنہون نے اپنا نام ظاہر نہین کیا شہر نیویارک کے اخبار ٹریبیون نمبر ۳۷۔۔۔ مورخہ ۱۴ ستمبر ۱۹۰۷ء مین ایک لمبا مضمون اس بات پر لکھا ہے - کہ عیسائی ممالک مین بھوتون اور پریون کے اثر کے عقائد کے سبب عوام کے علاج معالجہ مین نہایت سخت دقت واقع ہو رہی ہے - اس قسم کے خیالات اگرچہ تعلیمیافتہ لوگون مین کم ہوتے جاتے ہین (اور چونکہ ہندوستان مین صرف اعلیٰ درجہ کے تعلیمیافتہ انگریز ہی آتے ہین اس واسطے ہم لوگون کو خیال ہوا - کہ عیسائی اقوام ایسے توہمات سے بالکل بچی ہوئی ہے - اڈیٹر بدر) لیکن عام عیسائی ایسے خیالات مین بالکل منہمک ہین - بہت دفعہ مجھے نہایت رنج اور غصہ کے ساتھ یہ دیکھنا پڑتا ہے کہ عوام میرے علاج کو بالکل فضول خیال کرتے ہین اور کسی جادوگر اور بھوت نکالنے والے کو لے آتے ہین جو اپنے عجائب بے معنی کلمات بولتا اور نامعقول مضحکہ خیز حرکات کرتا ہے اور مین چپ چاپ پاس کھڑا رہتا ہون گویا میرا اس مین کوئی کام نہین اور ایک بیمار کے علاج کیواسطے مین کوئی امداد نہین کر سکتا - کیونکہ وہ دراصل بیمار نہین بلکہ آسیب زدہ ہے -

اس کے بعد ڈاکٹر صاحب نے کئی ایک واقعات ایسے بیان کئے ہین - اور وہ کہتے ہین کہ میرے گرد و نواح مین دیہاتی لوگ سب ایسے ہی خیالات کے ہین اور عیسائیون کے درمیان بھوت جن - پرست اور ان کے آسیب کے توہمات نہائت کثرت کے ساتھ پائے جاتے ہین - مین خیال کرتا ہون - کہ مسلمانون کے درمیان بھی یہ خیالات عیسائیون کے میل جول کے بعد آئے ہین - کیونکہ ابتدائی اسلامی تواریخ و دیگر کتب مین ان باتون کا کہین ذکر نہین پایا جاتا ہے معلوم ہوتا ہے - کہ جب اسلامی فتوحات کا دائرہ بہت وسیع ہوا اور عیسائی قومین اسلامی جھنڈے کے نیچے امن و امان کے ساتھ زندگی بسر کرنے لگین اور ایک ہی شہر مین بلکہ ایک ہی محلہ مین دیوار بدیوار عیسائی مسلمان اس طرح رہنے لگے جس طرح کہ اس ملک مین اکثر ہندو اور مسلمان ملے جلے رہتے ہین - تو اس وقت عیسائیون کی صحبت نے جاہل مسلمانون کے دلون مین بھی ایسے خیالات راسخ کر دئے اور وہ رفتہ رفتہ پھیل گئے - لیکن تعلیمیافتہ مسلمانون نے کبھی کسی زمانہ مین بھی ایسے خیالات کی تائید نہین کی بلکہ ہمیشہ ان کی بیخکنی مین مصروف رہتے رہے -

ہر جگہ مشنریون کی کامیابی یکرنگ ہے پادری کلا دیر فیرنڈ نے جو شہر ٹوکیو ملک جاپان مین مشنری کا کام کرتے ہین - رسالہ اکلیزی اسٹیکل ریویو مین جو کہ فیلڈلفیا سے نکلتا ہے - ایک مضمون لکھا ہے - جس مین افسوس ظاہر کرتے ہین - کہ جاپان کے اندر مشنری لوگون کی کامیابی صرف ذلیل قومون تک محدود ہے اور اوپر کے طبقہ کے لوگون تک ان کا اثر کچھ نہین پہنچتا -

ہم خیال کرتے تھے - کہ ہند مین ہی مشنری لوگون کا یہ حال ہے - کہ زیادہ تر چوہڑے چمار ہی ان کے قابو چڑھتے ہین - مگر اب معلوم ہوا - کہ ان بیچارون کی قسمت مین ہر جگہ ایسے ہی لوگ آتے ہین -

عیسائیت کے مرکز مین تہلکہ مختلف ولایتی اخبارون سے اور ولایتی تار خبرون سے معلوم ہوتا ہے کہ عیسائیت کے اعلیٰ مرکز اور ان کے روحانی بادشاہ پطرس کے جانشین پوپ صاحب کے صدر مقام شہر روما مین پادریون کے برخلاف بہت جوش پھیل رہا ہے اور اس جوش کی وجہ کسی مذہبی عقیدہ کے اختلاف کی بنا پر نہین ہے بلکہ پادریون کی بد اخلاقی اور بدچلنی کے قصے جو مشہور ہو گئے ہین اور ان ممالک مین رومی گرجون اور خانقاہون مین جو کارروائیان ہوتی ہین اور تارک اور تارکہ کے مابین جو کچھ ہوتا ہے - اس پر یہ سب ناراضگی اور شور و غوغا پھیلا ہوا ہے اور اس زمانہ مین جس قدر عیسائی دنیا مین موجود ہین ان مین سے سب سے زیادہ وہی لوگ ہین - جو رومی عیسائیت ہین - معلوم ہوتا ہے - کہ اب وقت آ گیا ہے - کہ عیسائی خواہ وہ کسی شکل مین ہو ہر طرف سے زوال کا سونہہ دیکھے -

صبر کا اجر دین عیسوی مین شریعت تو کوئی ہے نہین موسوی شریعت کو لعنت سمجھا جاتا ہے حضرت عیسے اکوئی شریعت نہ لائے تھے - ناچار پادریون کو اپنی شریعت بنانی پڑی - جو کچھ ان کی تنگ خیالی اور محدود علم نے کہا وہی شریعت بن گیا - ان اختراعی قوانین کے درمیان ایک یہ امر بھی تھا کہ کوئی مرد اپنی بیوی کی وفات کے بعد اپنی سالی کے ساتھ نکاح نہین کر سکتا - چونکہ یہ قانون فطرت انسانی کے برخلاف تھا - کیونکہ بیوی کی بہن بہ سبب اس کے کہ اس کی سیرت و صورت فوت شدہ زوجہ کے ساتھ ملتی جلتی ہوتی ہے - مرد کیواسطے بہت ہی تسلی اور آرام کا موجب ہو سکتی ہے - عیسائی قوم کے دانا لوگون نے وقتاً فوقتاً اس پر اعتراض کیا - اور باوجود پادریون کے اختلاف کے اور فتاوی کفر کے آخر پارلیمنٹ نے یہ قانون منظور کر لیا ہے - کہ بیوی کی وفات کے بعد مرد اپنی سالی کے ساتھ نکاح کر سکتا ہے - شکاگو کا اخبار جرنل آف مین ۱۵ ستمبر ۱۹۰۷ء کے پرچہ مین اطلاع دیتا ہے - کہ مانچسٹر مین ایک انگریز کی بیوی فوت ہو گئی تھی - اسے اپنی بیوی کے ساتھ بہت محبت تھی اور بغیر اس کے اسے تشفی نہ ملتی تھی کہ اپنی سالی کے ساتھ نکاح کرے اسکی سالی بھی اس نکاح پر راضی تھی مگر ملک کے قانون سے جو پادریون کے شکنجہ مین جکڑا ہوا تھا ہر دو لاچار تھے - باہمی محبت اس قدر تھی کہ ہر دو نے کسی اور کے ساتھ شادی نہ کی یہان تک کہ اب مرد کی عمر ۷۰ سال اور عورت کی عمر ۶۵ سال ہے اور اب نئے قانون کے ماتحت انہون نے نکاح کر لیا ہے -

المفتی

ایک غلطی کی اصلاح

کونسا مریض صرف فدیہ دے سکتا ہو گذشتہ پرچہ اخبار نمبر ۴۲ مورخہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۰۷ء کے صفحہ ۷ کالم اوّل میں یہ لکھا گیا تھا کہ مریض اور مسافر ایام مرض اور ایام سفر میں روزہ نہ رکھیں بلکہ ان ایام کے عوض میں ماہ رمضان کے بعد دوسرے دنوں میں بصورت صحت اور قیام ان روزوں کو پورا کریں۔ اسی عبارت کے اخیر میں یہ بھی لکھا گیا ہے۔ کہ "جو مریض اور مسافر صاحب مقدرت ہوں۔ ان کو چاہیئے۔ کہ روزہ کی بجائے فدیہ دیں"۔ اس جگہ مریض اور مسافر سے مراد وہ لوگ ہیں۔ جن کو کبھی امید نہیں کہ پھر روزہ رکھنے کا موقعہ مل سکے۔ مثلاً ایک نہائت بوڑھا ضعیف انسان۔ یا ایک کمزور حاملہ عورت جو دیکھتی ہے۔ کہ بعد وضع حمل بسبب بچے کو دودھ پلانے کے وہ پھر معذور ہو جائے گی اور سال بھر اسی طرح گذر جائے گا۔ ایسے اشخاص کے واسطے جائز ہو سکتا ہے۔ کہ وہ روزہ نہ رکھیں۔ کیونکہ وہ روزہ رکھ ہی نہیں سکتے۔ اور فدیہ دیں۔ باقی اور کسی کے واسطے جائز نہیں۔ کہ صرف فدیہ دے کر روزے کے رکھنے سے معذور سمجھا جا سکے۔ چونکہ اخبار بدر کی مذکورہ بالا عبارت صاف نہ تھی۔ اس واسطے یہ مسئلہ دوبارہ حضرت اقدس کی خدمت میں پیش ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ "صرف فدیہ تو شیخ فانی یا اس جیسوں کے واسطے ہو سکتا ہے۔ جو روزہ کی طاقت کبھی بھی نہیں رکھتے ورنہ عوام کے واسطے جو صحت پا کر روزہ رکھنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ صرف فدیہ کا خیال کرنا اباحت کا دروازہ کھول دینا ہے۔ جس دین میں مجاہدات نہوں وہ دین ہمارے نزدیک کچھ نہیں۔ اس طرح سے خداتعالیٰ کے بوجھوں کو سر پر سے ٹالنا سخت گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ کہ جو لوگ میرے راہ میں مجاہدہ کرتے ہیں انکو ہی ہدایت دی جاوےگی۔

پانچ مجاہدے فرمایا۔ خداتعالیٰ نے دین اسلام میں پانچ مجاہدات مقرر فرمائے ہیں۔ نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ صدقات۔ حج۔ اسلامی دشمن کا ذب اور دفع خواہ سیفی[1] ہو خواہ قلمی۔ یہ پانچ مجاہدے قرآن شریف سے ثابت ہیں۔ مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ ان میں کوشش کریں اور ان کی پابندی کریں۔ یہ روزے تو سال میں ایک ماہ کے ہیں۔ بعض اہل اللہ تو نوافل کے طور پر اکثر روزے رکھتے رہتے ہیں اور ان میں مجاہدہ کرتے ہیں۔ ہاں دائمی روزے رکھنا منع ہیں یعنی ایسا نہیں چاہیئے کہ آدمی ہمیشہ روزے ہی رکھتا رہے بلکہ ایسا کرنا چاہیئے۔ کہ نفلی روزہ کبھی رکھے اور کبھی چھوڑ دے۔

صدقہ کی جنس خرید کر لینا جائز ہے ایک شخص نے حضرت کی خدمت میں عرض کی کہ میں مرغیاں رکھتا ہوں اور ان کا دسواں حصہ خدا کے نام پر دیتا ہوں اور گھر سے روزانہ تھوڑا تھوڑا آٹا صدقہ کے واسطے الگ کیا جاتا ہے۔ کیا یہ جائز ہے کہ وہ چوزے اور وہ آٹا خود ہی خرید کر لوں اور اس کی قیمت مستحقین میں بھیج دوں۔

فرمایا۔ ایسا کرنا جائز ہے۔

نوٹ۔ لیکن اس میں یہ خیال کر لینا چاہیئے۔ کہ اعمال نیّت پر موقوف ہیں۔ اگر کوئی شخص ایسے اشیاء کو اس واسطے خود ہی خرید کر لیگا۔ کہ چونکہ خرید اور فروخت ہر دو اس کے اپنے ہاتھ میں ہیں۔ جیسی تھوڑی قیمت سے چاہے خرید لے تو یہ اس کے واسطے گناہ ہوگا۔

ایک قابل تقلید نمونہ

احمدی برادران! ہمارے مکرم بھائی شیخ محمد یوسف صاحب احمدی ٹھیکہ دار کسٹرٹ نے انبالہ چھاؤنی کے نام نامی سے واقف ہیں۔ انہوں نے ایک رسالہ منظوم بنام "صبر جمیل بر قول خلیل" ایک مولوی صاحب کے منظوم رسالہ کے جواب میں تصنیف کیا اور اس کو چھپوایا اور مفت تقسیم کیا اس کی خوبی بیان اور طرز ادا بالکل احمدیت کے اصول کے موافق نرمی اور حلم پر مبنی ہے۔ احباب پڑھ کر محظوظ ہوں گے۔ اس کی پانسو جلد شیخصاحب نے نہائت علو ہمتی اور فیاضی سے دارالامان قادیان کے مدرسہ تعلیم الاسلام کو عطا فرمائی ہیں۔ اور چونکہ یہ رسالہ میری اصلاح و ترمیم و نگرانی میں طبع ہوا ہے اور میرے ہی پاس امانت تھا اس لئے حسب الایمائے شیخصاحب موصوف ۵۰۰ جلدیں بہشتی مقبرہ کے ڈپو میں پہنچا دی ہیں۔ احباب احمدی اس کو خرید کر اعانت سلسلہ میں حصہ لیں اور ثواب حاصل کریں۔ اور شیخصاحب کو دعائے خیر سے یاد فرماویں۔

خاکسار

منشی فاضل محمد نواب خان ثاقب میرزا خانی مالیر کوٹلہ

اعلان

جملہ احباب کو اطلاع ہو۔ کہ میں نے قادیان میں اپنی دوکان میں۔ کلاہ۔ لنگی پشاوری۔ ریشمی دسوتی ہر قسم اور گرم کپڑا۔ بوٹ وغیرہ اشیا۔ رکھی ہیں قریباً پانچ سال سے میں یہ دوکان کرتا ہوں اور اس میں میرا تجربہ ہو گیا ہے۔ اگر کوئی احباب کوئی چیز منگوانا چاہیں تو وہ بلا تکلف منگوا سکتے ہیں۔ نہایت راستی سے تمام معاملہ کیا جائیگا۔ اگر کوئی شے کسی کو ناپسند ہو۔ تو واپس لیجاویگی۔ لیکن خرچ آمد و رفت بذمہ خریدار ہوگا۔ احمد نور مہاجر۔ سوداگر کابلی۔ قادیان۔

دُعا مدد

برادرم منشی ظفر احمد صاحب بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست دُعا ہے۔

محمد علی صاحب اشرف اپنے بیمار باپ کے واسطے احباب کی خدمت میں درخواست دعا پیش کرتے ہیں۔

رسید زر

۵۔ اکتوبر ۱۹۰۷ء۔ ۹۱۵۔ مولوی غلام رسول صاحب ۳ر
۵ " " ۱۸۱۵۔ محمد صادق علی صاحب ۱ر
۵ " " ۸۱۵۔ محمد امام الدین صاحب ۳ر
۵ " " ۹۲۵۔ سردار خان صاحب ۱۲ر
۵ " " ۹۱۲۔ بابو خدا بخش صاحب ۲ر
۶ " " ۱۶۱۵۔ ابوبکر بن محمد جمال یوسف ۳ر
۷ " " ۸۲۸۔ قادر خان صاحب ۲ر
۸ " " ۱۱۹۸۔ شیخ حسن محمد صاحب ۴ر
۹ " " ۱۷۷۰۔ منشی محمد علی صاحب ۲ر
۹ " " ۱۸۱۶۔ محمد محسن صاحب ۴ر
۹ " " ۱۷۸۶۔ محمد ابراہیم صاحب ۲ر

[1] اس زمانہ میں سیفی کی ضرورت نہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

مورخہ ۱۶ - رمضان المبارک ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۴ اکتوبر ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۲۱ - اکتوبر ۱۹۰۷ء ۱ - من عادا ولیالی فکانما خر من السماء

ترجمہ - جس نے میرے ولی کے ساتھہ دشمنی کی گویا آسمان سے گرا

۲ - انی موجود فانتظر

ترجمہ - مین موجود ہون انتظار کر -

۳ - لا یھدّ بناءک و توتی من رب کریم -

ترجمہ - تیری بنا توڑی نہ جاویگی اور تو رب کریم سے دیا جائیگا -

۴ - وضعنا عنک وزرک الذی انقض ظھرک ورفعنا لک ذکرک

فرمایا - انی موجود کا الہام ان لوگون کے جواب مین معلوم ہوتا ہے جو خدا کے مرسل کے مقابل پر ایسی شوخی اور تکذیب پیش آتے ہین کہ گویا خیال کرتے ہین کہ خدا موجود نہین - خدا تعالی فرماتا ہے کہ میں موجود ہون معلوم ہوتا ہے کہ آسمان پر کچھہ ہو رہا ہے -

کیونکہ خدا تعالی جانتا ہے کہ کس قدر بے جا حملے اور حد سے زیادہ زبان درازیان ہو رہی ہین -

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

مسماۃ مالن بی بی ہمشیرہ محمد نظام الدین لاہور

میان عطار محمد صاحب - لودیانہ

میان غلام محمد صاحب - بھینی شرقپور لاہور

مسماۃ عائشہ اہلیہ غلام محمد " " "

ابراہیم صاحب " " "

ہاجرہ اہلیہ ابراہیم " " "

میان عبد الحکیم " " "

میان محمد علی " " "

میان اسمعیل " " "

مسماۃ زینب " " "

مسماۃ فاطمہ " " "

مسماۃ کرم نسار تلون ضلع جالندھر

مسمات جہنڈو تلون ضلع جالندھر

مسمات عظمت بی بی " " "

مسمات ام کلثوم " " "

مسمات جنت بی بی " " "

مسمات رحیم بی بی " " "

مسمات خوشی محمد " " "

میان عبد الرحمان " " "

میان عبد الخالق " " "

میان محمد اسحق " " "

والدہ عبد الرحمن موضع پیر عبد الرحمن جہنگ

عبد الحق - سمندر پور ضلع پٹنہ

منشی جلال دین موضع للو ضلع لاہور

اطلاع عام

بعض صاحبان غلطی سے اخبارات کے مضامین کے متعلق یا چندون کے متعلق کچھہ حضرت اقدس مرزا صاحب کی خدمت مین لکھتے ہین - ایسے آدمیون کی اطلاع کیواسطے پہلے بھی کئی دفعہ لکھا گیا ہے اور اب پھر اعلان کیا جاتا ہے - کہ حضرت اقدس کو ان اخبارات کے مضامین یا انتظام کے ساتھہ کوئی تعلق نہین حضرت اقدس کو ایسا لکھنا ان کو بیفائدہ تکلیف دینا ہے -

اختر بٹالہ

اس نام کا ایک ہفتہ وار اخبار جس کے ایڈیٹر قاضی غلام محی الدین اختر صاحب ہین - بٹالہ ضلع گورداسپور سے نکلنا شروع ہوا ہے - جس کے دس نمبر اس وقت تک نکل چکے ہین - اخبار بدر کی تقطیع پر بارہ صفحے کا ہے - جہان تک ہمین معلوم ہے - ضلع گورداسپورہ مین قادیان کے اخبارون کے بعد یہ پہلا اخبار ہے - اخبار مین اسلامی مذہبی مسائل اور صوفیا کے کلام اور اشعار کے علاوہ عام دلچسپی کی خبرین اور ملکی مضامین بھی ہوتے ہین - قیمت سالیانہ عام خریداروں سے مبلغ عمر مقرر ہے -

خدا ہر چیز پر قادر ہے لیکن بنا سکتا نہین عیسیٰ کا ثانی!

حاشا وکلا میرا یہ عقیدہ نہین اور نہ ہی کسی ایسے شخص کا یہ عقیدہ ہوسکتا ہے جو اللہ تعالیٰ کو قادر مطلق مانتا ہو۔ تو پھر حضور آپ مندرجہ عنوان شعر کے لکھنے کیوجہ دریافت فرمانے کے درپے ہون گے۔ سنئے حضرت مین آپ کو زیادہ انتظار مین نہین رکھنا چاہتا۔ دنیا مین باوجود ہر قسم کی ترقی علم و دانش کے ایسے لوگ بھی موجود ہین۔ جو کہتے ہین۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ بجسد عنصری آسمان پر اللہ تعالےٰ کے داہنے بازو بیٹھے ہوئے ہین اور آخری زمانہ مین قیامت کے قریب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو سنوارنے اور سدھارنے کے لئے آسمان سے اُترین گے۔ عیسائی صاحبان تو ان کے حق مین جو کچھ بھی بیان کرین وہ تھوڑا ہے کیونکہ ان کے اعتقاد مین تو وہ خدا کے اکلوتے بیٹے بلکہ خود خدا خالق ارض والسماء ہوئے۔ مگر مسلمان کہلا کر اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہو کر عیسائیون کی تائید کرنا اور ان کی ہان مین ہان ملانا شقاوت کے قریب اور سعادت سے بعید نہین تو اور کیا ہے۔ اگر حضرت عیسیٰ ؑ کے زندہ بجسد عنصری آسمان پر چڑھنے اور پھر اس قدر عرصہ دراز تک خلاف قانون قدرت وہان پڑا رہنے وغیرہ پر معقولی اور منقولی اعتراض کئے جاوین۔ تو اکثر گھبرا کر کہدیا کرتے ہین۔ کہ میان اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے جو کچھ چاہے کرسکتا ہے۔ مگر میرے نزدیک بلکہ ہر ایک ذی شعور کے نزدیک اس معاملہ مین تو اللہ تعالےٰ کی نہائیت درجہ کی کمزوری بیکسی اور ناتوانی پائی جاتی ہے۔ کیونکہ اگر کوئی موجد و مخترع کسی قسم کی کل یا آلہ ایجاد کرتا ہے یا کوئی مصنف کتاب تصنیف کرتا ہے۔ تو قاعدہ ہے۔ کہ پہلی دفعہ کی نسبت نظر ثانی و ثالث کے وقت ضرور کچھ نہ کچھ ترمیم کرکے بڑہا دیا کرتا ہے۔ بلکہ جتنی دفعہ از سر نو کل یا آلہ تیار کیا جاوے۔ اس مین کوئی نہ کوئی پرپرزہ نیا بطرز جدید بڑہانا خود بخود سوجھ جاتا ہے یا کتاب کو دوبارہ سہ بارہ چھپوایا جاوے۔ تو اس مین کوئی نہ کوئی نیا مضمون بطور ضمیمہ اضافہ کئے بغیر نہین رہا جا سکتا مگر اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے۔ کہ عیسیٰ علیہ السلام کو پہلے ہی دفعہ بنا کر۔ باقی مخلوقات کی طرح مار دینے اور فنا کرنے مین متامل اور متفکر ہو رہا ہے کہ اتفاقاً ایسا عمدہ آلہ اور کاری حربہ (عیسیٰ علیہ السلام) میرے ہاتھ سے تیار ہو گیا ہے جو آخری زمانہ مین بگڑے ہوئے لوگون کے درست کرنے کے لئے بہت بڑا کام دیگا اگر اس کو بھی باقی مخلوقات کی طرح مار دیا جاوے۔ تو پھر شاید ایسا عمدہ اور اعلیٰ قسم کا آلہ (عیسیٰ علیہ السلام) اور بے مثل ہتھیار دوسری دفعہ نہ تیار ہوسکے۔ یہ ہے اللہ تعالیٰ کا قادر مطلق ہونا۔ قربان جائیے ایسی قدرت کاملہ کے۔ ناظرین نہائیت ٹھنڈے دل سے انصاف کو مدنظر رکھکر غور فرماوین۔ کہ اس حالت مین کمال قدرت کے۔ یا اس رنگ مین قدرت اور جلال کمالیت پر نظر آتا ہے۔ کہ ایک دم مین ایک کُن کے اشارے سے ہزارون لاکھون عیسیٰ ؑ پیدا کردے۔ توحید اور رسالت ہی پر تو ایمان کی بُنیاد ہے اور ان دونون کو یہ عقیدہ جڑ سے اکھاڑتا ہے۔ اول توحید۔ آلہی صفات اور خدائی افعال مین عیسیٰ علیہ السلام شریک ہوئے اور اللہ تعالےٰ بجائے قادر مطلق ہونے کے کمزور اور ناتوان ثابت ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے پیدا شدہ انسان تو عقل خداداد کی رسائی سے اپنی صنعت وکاریگری مین نئی نئی ایجادین بڑہا سکین اور دستکاریون مین ابتدائی حالتون سے خواہ مخواہ دن دوگنی رات چوگنی ترقی کرتے جاوین۔ مگر اللہ تعالیٰ قادر مطلق عیسیٰ علیہ السلام کو اگر باقی مخلوقات کی طرح ماردے تو مشکل بلکہ محال ہے۔ کہ دوبارہ عیسےٰ علیہ السلام کا ثانی پیدا کرنے پر قادر ہو سکے اسیواسطے تو بہزار مشکل و دشواری قریباً دو ہزار سال سے عیسےٰ علیہ السلام کو کبھی زمین پر کبھی آسمان پر سنبھال سنبھال کر رکھا ہوا ہے۔ مبادا مر جاوے۔ تو پھر ایسا چلتا پُرزہ مجھ سے تیار نہ ہوسکے۔ دوم رسالت کی تو اس گندے عقیدے نے وہ کچھ ہتک اور بے عزتی اور بے حُرمتی کی ہے۔ کہ کچھ کسر باقی نہین چھوڑی پر نہین چھوڑی۔ کیونکہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یون تو افضل الرسل۔ ہادی السبل۔ رحمت للعالمین۔ خاتم النبیین باعث کائنات۔ فخر موجودات ہین۔ کتاب جو ان پر نازل ہوئی وہ خاتم الکتب ہے۔ اُمت آپ کی سب اُمتون کی سردار ہے۔ اس اُمت کے علماء انبیائے بنی اسرائیل کی مثل ہین۔ باقی نبی تو اپنی اپنی قوم کے لئے آئے۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سارے جہان کے سوائے کے لئے مبعوث ہوئے۔ غرض کہنے اور بیان کرنے کو تو سارے جہان کی فضیلتین ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت مین جمع ہین۔ مگر آخر کار جب موقعہ آیا تو ساری شیخیان کرکری ہوگئین۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام باوجود پیرانہ سالی اور عمر رسیدہ اور پیر فرتوت ہونے کے اتنی دور سے (آسمان) اُترنے کی تکلیف گوارا کرین گے۔ پھر نبوت اور رسالت کا جامہ اُتار پھینکین گے۔ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اُمتی بن کر اسی قرآن اور حدیث پر عملدرآمد کرین گے۔ اور ہزار وقت قسمین کھا کھا کر لوگون کو سمجھائین گے اور بصد مشکل ان کے ذہن نشین کرین گے۔ کہ بھائیو! مین اب وہ پہلا عیسیٰ علیہ السلام رسول اور نبی نہین رہا۔ اور نہ میرا اب انجیل مقدس اور عیسائی قوم سے کسی طرح کا کوئی تعلق اور علاقہ باقی ہے۔ مین تو آج کل اپنے اصلی عہدہ سے معزول ہو کر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ کا اُمتی بن کر ان کی امت کو سنوارنے اور سدھارنے کے لئے آیا ہون کیونکہ نہ تو اللہ تعالیٰ ہی میرے جیسا دوسرا آدمی پیدا کرسکتا تھا۔ اور نہ ہی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل۔ اولاد۔ اصحاب۔ امت مین کوئی ایسا لائق آدمی پیدا ہوا جو اس مہم کو پورا کرتا۔ اور اس عقدے کو حل کرتا اور ایسے بڑے کام کو سنبھال سکتا۔ مجبوراً مجھ کو اس قدر تکلیف اٹھانی پڑی اور اتنا لمبا عرصہ اور مدت دراز تک۔ کہ باقی نبی اور رسول اپنا اپنا کام کرکے داخل جنت بھی ہوگئے۔ میرا مردہ خراب ہو رہا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ میرے جیسا آدمی بنانے پر قادر ہوتا یا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم ہی مین کچھ تاثیر ہوتی اور کوئی شخص ان کی اُمت مین سے اس اہم کام کے بیڑا اُٹھانے کے لائق ہوتا۔ تو کیون آج میری مٹی خراب ہوتی۔ سو بقول ان لوگون کے یہ شعر لکھا گیا ہے ۔ خدا ہر چیز پر قادر ہے لیکن ۔ بنا سکتا نہین عیسیٰ کا ثانی ۔ شاید کسی سعید روح کو فائدہ پہنچ جاوے۔

گلاب الدین۔ احمدی رہتاسی

دعا مدد

برادر محمد عثمان صاحب جے پور سے اپنی بیمار والدہ کے واسطے دعا کی درخواست کرتے ہین۔

مسلم اور غیر مسلم مین فرق

(تقریر شیخ فضل کریم صاحب تاجر شملہ)

اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له و اشهد ان محمدا عبده و رسوله

اما بعد حضرات! میرے مضمون کا عنوان ہے۔ مسلم اور غیر مسلم مین مابہ الامتیاز۔ یعنی ایک ایسے معیار کا قائم کرنا جس سے ایک اسلام کے پیرو کی دوسرے مذاہب کے ماننے والون سے تمیز ہو جاوے۔ پیشتر اس کے کہ مین اس معیار کو آپکی خدمتمین عرض کرون۔ مین یہ مناسب خیال کرتا ہون۔ کہ مسلم اور غیر مسلم کی تعریف کی جاوے۔ پس واضح ہو کہ لغت عرب مین اسلام اس کو کہتے ہین کہ بطور پیشگی ایک چیز کا مول دیا جاوے یا یہ کہ کسی کو اپنا کام سونپین یا یہ کہ صلح کے طالب ہون اور یا یہ کہ کسی امر یا خصومت کو چھوڑ دین اور اصطلاحی معنے اسلام کے وہ ہین۔ جو اس آیت کریمہ مین اس کی طرف اشارہ ہے۔ یعنی یہ کہ بلی من اسلم وجہہ للہ وھو محسن۔ یعنے مسلمان وہ ہے جو اپنے تمام وجود کو خدا تعالیٰ کی راہ مین سونپ دیوے یعنے اپنے وجود کو اللہ تعالیٰ کے لئے اور اس کے ارادون کی پیروی کے لئے اور اس کی خوشنودی کے حاصل کرنے کے لئے وقف کر دیوے اور پھر نیک کامون پر خدا تعالیٰ کے لئے قائم ہو جاوے اور اپنے وجود کی تمام عملی طاقتین اس کی راہ مین لگا دیوے مطلب یہ کہ اعتقادی اور عملی طور پر محض خدا تعالیٰ کا ہو جاوے۔ اعتقادی طور پر اس طرح سے کہ اپنے وجود کو درحقیقت ایک ایسی چیز سمجھ لیوے جو خدا تعالیٰ کی شناخت اور اس کی طاعت اور اس کے عشق اور محبت اور اس کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے بنائی گئی ہے اور عملی طور پر اس طرح سے کہ خالصاً للہ حقیقی نیکیان جو ہر ایک قوت سے متعلق اور ہر ایک خداداد توفیق سے وابستہ ہین بجا لاوے۔ مگر ایسے ذوق وشوق سے کہ گویا وہ اپنی فرمانبرداری کے آئینہ مین اپنے معبود حقیقی کے چہرہ کو دیکھ رہا ہے اور اس کی اعتقادی و عملی صفائی ایسی محبت ذاتی پر مبنی ہو اور ایسے طبعی جوش سے اعمال حسنہ اس سے صادر ہون۔ کہ اس کا وجود معہ اپنی تمام باطنی وظاہری قوت کے محض خدا تعالیٰ کے لئے اور اس کی راہ مین وقف ہو جاوے اور جو امانتین اس کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ملی ہین پھر اسی معطی حقیقی کو واپس دی جاوین اور نہ صرف اعتقادی طور پر بلکہ عمل کے آئینہ مین بھی اپنے اسلام اور اس کی حقیقت کاملہ کی ساری شکل دکھلائی جاوے اور وہ یہ بات ثابت کر دیوے۔ کہ اس کے ہاتھ پاؤن دل اور دماغ۔ اس کی عقل اور فہم۔ اس کا غضب اور رحم اس کا حلم اور علم۔ اس کی تمام روحانی اور جسمانی قوتین۔ اس کی عزت اور مال اس کا آرام اور سرور اور جو کچھ اس کا سر کے بالون سے پیرون کے ناخنون تک باعتبار ظاہر و باطن کے ہے۔ یہان تک کہ اس کی نیات اور اس کی دل کے خطرات اور اس کے نفس کے جذبات سب خدا تعالیٰ کے ایسے تابع ہو گئے ہین کہ جیسے کسی شخص کے اعضاء اس کے تابع ہو جاتے ہین۔ غرض یہ ثابت ہو جاوے۔ کہ صدق قدم اس درجہ تک پہونچ گیا ہے۔ کہ جو کچھ اس کا ہے۔ وہ اس کا نہین۔ بلکہ خدا تعالیٰ کا ہو گیا ہے اور تمام اعضاء اور قوے الٰہی خدمت مین کلی طور پر لگ گئے ہین اور ایک اور جگہ قرآن مجید مین خداوند کریم نے مسلمان کی تعریف کی ہے اور وہ یہ ہے کہ قد افلح المومنون الذین ھم فی صلاتھم خاشعون۔ والذین ھم عن اللغو معرضون والذین ھم للزکوۃ فاعلون والذین ھم لفروجھم حافظون الا علی ازواجھم او ما ملکت ایمانھم فانھم غیر ملومین۔ فمن ابتغی وراء ذلک فاولئک ھم العادون۔ والذین ھم لاماناتھم وعھدھم راعون والذین ھم علی صلواتھم یحافظون۔ ترجمہ۔ ان مومنون نے فتح پائی۔ جو اپنی نمازون مین عجز و نیاز کرنے والے۔ لغو سے منہ پھیرنے والے۔ زکوۃ دینے والے۔ اپنی شرمگاہون کو اپنی بیویون اور لونڈیون کے سوائے اورون سے بچانے والے ہین۔ ایسون پر کوئی ملامت نہین۔ پر جو اس کے سوائے چاہتا ہے۔ ایسے ہی لوگ سرکش ہین جو اپنی امانتون اور عہد کی نگہداشت کرنے والے اور اپنی نمازون کی حفاظت کرنے والے ہین۔ غرض ان آیات سے اور اوپر والے بیان سے معلوم ہوا کہ کوئی انسان کبھی اس شریف لقب اہل اسلام سے حقیقی طور پر ملقب نہین ہو سکتا۔ جب تک کہ وہ اپنا سارا وجود معہ اس کی تمام قوتون اور خواہشون اور ارادون کے حوالہ بخدا نہ کر دے اور اپنی انانیت سے معہ اس کے جمیع لوازم کے ہاتھ اٹھا کر اسی کے راہ مین نہ لگ جاوے۔ پس حقیقی طور پر اسی وقت کسی کو مسلمان کہا جائے گا۔ کہ جب اس کی غافلانہ زندگی پر ایک سخت انقلاب وارد ہو کر اس کے نفس امارہ کا نقش ہستی معہ اس کے تمام جذبات کے یکدفعہ مٹ جائے اور پھر اس موت کے بعد محسن للہ ہونے کی نئی زندگی اس مین پیدا ہو جائے اور وہ ایسی پاک زندگی ہو جو اس مین بجز طاعت خالق اور ہمدردی مخلوق کے اور کچھ بھی نہو۔ خالق کی طاعت اس طرح سے کہ اس کی عزت و جلال اور یگانگت ظاہر کرنے کے لئے بے عزتی اور ذلت قبول کرنے کے لئے مستعد ہو اور اس کی وحدانیت کا نام زندہ کرنے کیلئے ہزارون موتون کے قبول کرنے کے لئے طیار ہو اور اس کی فرمانبرداری مین ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ کو بخوشی خاطر کاٹ سکے اور اس کے احکام کی عظمت کا پیار اور اس کی رضا جوئی کی پیاس گناہ سے ایسی نفرت دلاوے۔ کہ گویا وہ کھا جانیوالی ایک آگ ہے یا ہلاک کرنے والی ایک زہر ہے۔ یا بھسم کر دینے والی ایک بجلی ہے جس سے اپنی تمام قوتون کے ساتھ بھاگنا چاہیئے۔ غرض اس کی مرضی ماننے کیلئے اپنے نفس کی سب مرضیات چھوڑ دے اور اس کے پیوند کے لئے جانکاہ زخمون سے مجروح ہونا قبول کرے اور اس کے تعلق کا ثبوت دینے کے لئے سب نفسانی تعلقات چھوڑ دے اور خلق اللہ کی خدمت اس طرح سے کہ جس قدر خلقت کی حاجات ہین اور جس قدر مختلف وجوہ اور طرائق سے قسام ازل نے بعض کو بعض کا محتاج کر رکھا ہے ان تمام امور مین محض اللہ کے لئے اپنی حقیقی اور بے غرضانہ اور سچی ہمدردی سے جو اپنے وجود سے صادر ہو سکتی ہے ان کو نفع پہونچاوے اور ہر ایک مدد کے محتاج کو اپنی خداداد قوت سے مدد دے۔ اور ان کی دنیا و آخرت دونون کی اصلاح کے لئے زور لگا دے۔ غرض جو شخص صفات متذکرہ بالا سے متصف ہو وہ مسلمان کہلا سکتا ہے۔ کیونکہ اس نے اپنے تمام کام خدا تعالیٰ کے سپرد کر رکھے ہین اور اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی خدمت مین لگا رکھا ہے۔ اس کے بعد ایک گروہ ایسا ہے۔ جو اوپر والی باتون سے انکار کرتا ہے۔ یعنی خدا تعالیٰ کی وحدانیت مین دوسرون کو شریک ٹھہراتا ہے۔ اپنے بتون اور دیوتاؤن سے ایسی ایسی مرادین مانگتا ہے جن کا عطا کرنا صرف خدا کے ہاتھ مین ہے اور ان کی عطا کی [illegible] (باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

مولوی صاحبان! آنحضرت صلعم کی توہین تو نہ کرو

مس شیطان سے پاک کون ہے

۱۹۔ اکتوبر ۱۹۰۷ء۔ کی صبح کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام بعد خدام سیر کے واسطے تشریف لیگئے۔ فرمایا۔ میں نے ایک مولوی صاحب کی ایک تازہ تصنیف پڑھی ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ حضرت عیسےٰ اور اس کی ماں مریم کے سوائے مس شیطان سے دنیا میں کسی کی پیدائش پاک نہیں۔ صرف یہی دو نفس مریم اور ابن مریم مس شیطان سے پاک ہیں اور بس۔ اس عبارت کو پڑھکر مجھے بہت ہی افسوس ہوا۔ کہ ہمیں تو یہ لوگ کافر کہتے ہیں۔ اور اپنا یہ حال ہے۔ کہ تمام انبیاء اور ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو جو پاکوں کے سردار ہیں۔ نعوذ باللہ مس شیطان سے محفوظ نہیں سمجھتے۔ گویا ان کے نزدیک نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش میں شیطان کا حصہ تھا۔ مگر حضرت عیسٰی اور ان کی ماں کی پیدائش میں شیطان کا حصہ نہ تھا۔ بار بار افسوس آتا ہے۔ کہ ان لوگوں کی حالت کہاں تک پہونچ گئی ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

اسلامی غیرت کہاں گئی

فرمایا۔ یہ لوگ اپنے اس دعوے کی دلیل میں ایک حدیث پیش کرتے ہیں جو صحیح بخاری میں ہے۔ اور نہیں سوچتے کہ سب سے مقدم تو قرآن شریف ہے۔ قرآن شریف میں لکھا ہے کہ خدا تعالیٰ نے شیطان کو کہا کہ ان عبادی لیس لک علیہم سلطان۔ میرے بندوں پر تجھے کوئی غلبہ نہیں۔ کیا آنحضرت صلعم ان کے نزدیک عباد میں شامل نہ تھے۔ اول تو جو حدیث قرآن شریف کے مخالف ہو وہ حدیث ہی نہیں۔ خواہ بخاری میں ہو اور خواہ مسلم میں ہو۔ دوسرا جس حدیث سے حضرت نبی کریم محمد مصطفٰے حبیب خدا محبوب الٰہی کی تمام نبیوں کے سردار کی اس قدر ہتک اور توہین لازم آتی ہو۔ کیونکر ایک مسلمان کی غیرت مان سکتی ہے کہ اسے صحیح حدیث تسلیم کرے ان لوگوں میں کچھ شرم اور حیا باقی نہیں رہی۔ جو آنحضرت ؐ پر ایسا ناجائز حملے کرتے ہیں۔

حدیث کے صحیح معنی کیا ہیں

فرمایا۔ اگر ان لوگوں میں آنحضرت ؐ کی کچھ محبت ہوتی۔ تو یہ لوگ اس حدیث کے یہ معنے نہ کرتے۔ ہر ایک کلام کیواسطے ایک شان نزول ہوتا ہے جیسا کہ قرآن شریف میں حضرت عیسٰی اور ان کی والدہ مریم کیواسطے ضرورتاً اس قسم کے لفظ بولے گئے ہیں کہ مریم صدیقہ تھی اور حضرت عیسٰی کا روح خدا کی طرف سے تھا۔ ایسا ہی حدیث میں ضرورتاً یہ کلمات بولے گئے ہیں کہ حضرت عیسٰی کی پیدائش مس شیطان سے پاک تھی اور یہ ضرورت اس طرح سے واقعہ ہوئی تھی۔ کہ یہودی لوگ کہا کرتے تھے بلکہ اب تک کہتے ہیں کہ حضرت مریم نعوذ باللہ زانیہ تھیں اور یسوع کی پیدائش ناجائز تھی اور مس شیطان سے تھی۔ اس الزام کے جواب میں خدا تعالے نے اپنے پاک کلام میں اور نبی کریم صلعم نے حدیث شریف میں یہ بات فرمائی۔ کہ یہ الزام جھوٹے ہیں۔ بلکہ مریم صدیقہ تھی اور حضرت عیسٰی کی پیدائش مس شیطان سے پاک تھی۔ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی والدہ ماجدہ کے متعلق کبھی کسی کافر کو ایسا وہم و گمان بھی نہ ہوا تھا بلکہ سب کے نزدیک آپ اپنی ولادت کی رو سے طیب اور طاہر تھے اور آپ کی والدہ عفیفہ اور پاک دامن تھی اس لئے آپ کی نسبت یا آپ کی والدہ ماجدہ کی نسبت ایسے الفاظ بیان کرنے ضروری نہ تھی۔ کہ وہ مس شیطان سے پاک ہے۔ مگر حضرت عیسٰی اور ان کی والدہ ماجدہ کی نسبت یہودیوں کے بہتان کی وجہ سے ایسے بری کرنیوالے الفاظ کی ضرورت پڑی۔ یہی حال دیگر انبیاء علیہم السلام کا ہے۔ ان کے متعلق بھی نہ کبھی ایسا اعتراض تھا اور نہ اس کے دفعیہ کی ضرورت کبھی محسوس ہوئی۔ افسوس ہے۔ کہ ان علماء کو یہ خبر ہی نہیں کہ یہ بات کیوں قرآن و حدیث میں ذکر کی گئی ہیں۔ وہ نہیں جانتے کہ ایسی باتیں کسی بہتان کے دفع کرنے کے لئے آتی ہیں۔ قرآن شریف میں لکھا ہے۔ کہ مریم صدیقہ پر ایک بڑا بہتان باندھا گیا تھا۔ اسی واسطے خدا تعالیٰ نے اس کا نام صدیقہ رکھدیا۔ افسوس ہے نہ تو ان لوگوں کے اکابر سمجھتے ہیں اور نہ ان کا اقتداء کرنے والوں کو کچھ خیال آتا ہے کہ ایسے عقیدہ سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر داغ لگایا جاتا ہے اگر قرآن شریف میں خدا کے بندوں کا مس شیطان سے پاک ہونے کا ذکر بھی نہ ہوتا۔ تب بھی رسول کریم صلعم کی محبت اور عظمت اور آپ پر ایمان کا یہ تقاضا ہونا چاہیئے تھا کہ ایسا ناپاک عقیدہ آپ کے متعلق نہ رکھا جاتا۔

خدا کا ارادہ انبیاء کے متعلق

حضرت مریم کے متعلق یہ دعا تھی کہ اعیذھا بک و ذریتھا من الشیطٰن الرجیم۔ مگر یہ دعا بھی اسی اعتراض کے رفع کرنے کیواسطے ذکر کی گئی ہے۔ ورنہ خدا کے انبیاء اور اولیاء کے متعلق تو پہلے سے اللہ تعالیٰ کا خاص ارادہ یہ ہوتا ہے کہ انکو مقدس رسول بنایا جاویگا وہی ارادہ الٰہی ابتداء سے ان کی پیدائش اور تمام امور کو مقدس رکھتا ہے۔ انبیاء علیہم السلام تو مادر زاد پاک ہوتے ہیں اور شیطان سے دور رکھے جاتے ہیں۔ دنیا میں پیدائش دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک رحمانی اور دوسری شیطانی۔ خدا تعالے کے تمام نیک بندوں کی پیدائش رحمانی ہوتی ہے۔ شیطان کا اس میں کوئی دخل نہیں ہوتا۔ اور انہیں کے متعلق کہا جاتا کہ روح منہ ان کا روح خدا کی طرف سے ہوتا ہے اسمیں حضرت عیسےٰ کی کوئی خصوصیت نہیں ہے خدا تعالے کے تمام نیک بندوں کی روح خدا کی طرف سے آتی ہے۔

زمخشری میں اسلامی غیرت تھی

فرمایا۔ زمخشری نے بخاری کے حاشیہ میں اس حدیث کے یہی معنے کئے ہیں جو ہم کرتے ہیں۔ یہ علماء زمخشری کو اچھا نہیں سمجھتے۔ مگر ہمارے خیال میں وہ ان علماء سے بہتر اور افضل تھا۔ گو معتزلی تھا مگر اس کے ایمان نے گوارا نہ کیا کہ آنحضرت صلعم کی عظمت پر داغ لگاوے بلکہ اس کے دل میں اسلامی غیرت اور محبت نے جوش مارا۔ اصل میں ان لوگوں میں تزکیہ نفس نہیں ہے۔ جب انسان تزکیہ نفس اختیار کرتا ہے۔ تو قرآن شریف کے معانی اور معارف اس پر کھولے جاتے ہیں۔

ضرورت مجدد

فرمایا۔ ان علماء نے اپنے عقائد کے ساتھ عیسائیوں کی بہت امداد کی ہے۔ حضرت عیسٰی کو خصوصیت کے ساتھ ایسے صفات دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ دوسرے انسانوں میں یہ باتیں نہیں پائی جاتیں۔ عیسائیوں کو اس سے مدد مل جاتی ہے کہ جب تم خود کہتے ہو۔ کہ یہ صفات کسی انسان میں نہیں پائے جاتے تو ضرور ہے کہ وہ خدا ہو جسمیں خاص بلا شراکت غیر ایسے صفات پائے جاتے ہیں اس وقت اسلام پر دو بڑے فتنے ہیں ایک تو بیرونی فتنہ ہے کہ کئی لاکھ آدمی مرتد ہو کر عیسائی ہو چکا ہے اور باقی بہت سے نیم مرتد پھرتے ہیں ارتداد کے دروازے ہر طرف سے کھلے ہیں دوسرا بیرونی فتنہ ہے۔ کہ مسلمان لوگ اپنے عقائد کے ساتھ اس ارتداد میں امداد کرتے ہیں کیا ایسے فتنہ عظیمہ کیوقت کسی مجدد کے آنیکی ضرورت نہیں ہے؟ قاعدہ ہے کہ جس قسم کی اصلاح کیواسطے کوئی شخص دنیا میں آتا ہے اس کیمطابق اس کا نام بھی رکھا جاتا ہے چونکہ اس زمانہ میں بڑا فتنہ عیسویت کا تھا اس واسطے اس کی اصلاح کیواسطے جو مجدد بھیجا گیا۔ اس کا

کشش ثقل

(از قلم زادہ اکبر شاہ خان احمدی نجیب آبادی ثم قادیانی)

بظاہر کشش ثقل یا کشش اتصال یا قوت جاذبہ کا تعلق ہے۔ اجسام اور اجزائے اجسام (ذرات) سے صوفیہ کرام اور حکمائے اشراقین کو چھوڑ کر اگر قدیم زمانہ کے متکلمین اور حکمائے مشائین کے فلسفہ کے موافق اجسام کے متعلق کماحقہ آگاہی حاصل کرنا چاہیں۔ تو اول ہم کو ہیولیٰ اور صورت جسمیہ کی تحقیق پھر ہیولائے اولیٰ، ہیولائے کل (ہیولائے مطلق) ہیولائے طبیعت۔ ہیولائے صناعت وغیرہ۔ پھر جوہر بسیط۔ پھر ہویت پھر کمیت پھر کیفیت پھر جسم مطلق کے گورکھ دھندوں کو سلجھانا پڑتا ہے۔ پھر اس کے بعد اجزائے لایتجزیٰ یعنی ذرات دمقراطیسی یا دقائق یا ہباء منثورا یا اتمس کا مرحلہ آتا ہے۔ یہ بھی اگرچہ ہیں تو بہت صاف اور آسان باتیں مگر اس موقع پر مصنف ستیارتھ پرکاش جیسے سادہ لوح اشخاص ہی نے دھوکہ نہیں کھایا۔ بلکہ عبد الکریم شہرستانی سے بھی سوامی دیانند جی کی طرح فاحش غلطی تو نہیں مگر ایک ٹھوکر ضرور کھائی ہے۔ اس مرحلہ کے طے کرنے میں حلول۔ حیز قار۔ وغیرہ چند اصطلاحوں سے بھی اول ضرور واقفیت حاصل کرنی پڑے گی۔ کوئی کہتا ہے جسم غیر مرکب ہے۔ کوئی کہتا ہے یوں نہیں بلکہ یوں کہو کہ جسم انقسام غیر متناہی کا قابل ہے۔ کوئی کہتا ہے یوں بھی نہیں بلکہ یوں کہو جسم فی ذاتہٖ متصل ہے وغیرہ وغیرہ پھر مکان جہت محیط۔ محاط۔ مطلق۔ مقید۔ بعد۔ تعدد و تعین۔ بالبدیہ حیز طبعی وغیرہ کے دقیق مسائل طے کرنے پڑیں گے۔ پھر حرکت۔ محرک۔ متحرک۔ مزاحم۔ قاسر وغیرہ کی نوبت آئیگی مذکورہ بالا ترتیب کے ساتھ تمام مراتب کو طے کرنے اور اعلیٰ درجہ کی تفصیلی واقفیت حاصل کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہونچنا نصیب ہوگا۔ کہ ہر جسم کے لئے ایک طبعی حیز ہے اور کسی قاسر کے سبب سے جسم اس طبعی حیز سے جدا رہ سکتا ہے۔ جب قاسر نہ رہیگا۔ تو جسم بالطبع حیز کی طرف متحرک ہوگا۔ اور یہی گویا کشش کی ٹوٹی پھوٹی تعریف ہوگی۔ پھر بھی ان تمام خدشات کے دفع کرنے کے لئے جو اس میں پیدا ہو سکتے ہیں اور آگے بہت سے مراحل طے کرنے ہوں گے۔ غرض کہ بہت بڑی دردسری اور دماغ سوزی اور بہت زیادہ وقت صرف کرنے کے بعد متقدمین کا فلسفہ مذکورہ بالا مسئلہ کے متعلق ہماری کسی قدر تسکین کر سکتا ہے میرا مدعا یہ نہیں ہے۔ کہ میں فلسفہ قدیم کی تحقیر کروں بلکہ اصل منشا یہ ہے کہ فلسفہ قدیم لاریب ایک عظیم الشان چیز ہی سہی مگر زیر مذکورہ بالا ہیڈنگ کے تحت میں کچھ لکھنا آسان ہی نہیں ہے اور دلچسپی بھی اس میں کم ہوگی۔ اگرچہ دونوں طریقے ہم کو ایک ہی نتیجہ پر پہونچانے والے معلوم ہوتے ہیں۔ مگر فلسفہ جدید کا بیان اس کے متعلق نہائت صاف اور جلد سمجھ میں آجانیوالا ہے۔ مذکورہ بالا عبارت میں فلسفہ جدید کی نسبت چند ترجیحی الفاظ اس وجہ سے اور بھی لکھے گئے ہیں۔ کہ فلسفہ قدیم نے کشش ثقل کے اسباب اور کنہ کے معلوم کرنے کی بہت کوشش کی ہے جو کسی قدر ناکام کوشش ہے۔ فلسفہ قدیم اس خاص مسئلہ میں ذات باری تعالےٰ اور اس کی ارادہ اور مشیت وقدرت کا صاف صاف اقرار کرتا ہوا جھجکتا ہے لیکن فلسفہ جدید یا فلسفہ مغربی (چاہے اس کے بانی دہریہ خیالات والے ہی کیوں نہوں) کشش ثقل کے مسئلہ میں نہائت خندہ پیشانی اور خوشی سے بلاچون وچرا مشیت خداوندی کا اقرار کرنے کے لئے مستعد پایا جاتا ہے۔ متقدمین نے کشش ثقل کے اسباب معلوم کرنے میں زیادہ کوششیں صرف کی ہیں اور متاخرین نے کشش ثقل کے نتائج سے زیادہ تر فوائد حاصل کئے ہیں۔ اس خاص مسئلہ میں فلسفہ قدیم کے طرز پر کلام کرنے میں کسی بہتر نتیجہ پر پہونچنے کی امید کم اور کسی گستاخی نما راہ پر چلے جانے کا اندیشہ زیادہ ہے اور متاخرین کی طرز پر کلام کرنا گویا الم نجعل الارض کفاتا کی تفسیر بیان کرنا ہے۔ پھر جو لوگ خدا تعالیٰ اور اس کی ذات وصفات کے قائل ہیں (اور ہمارے مخاطب بھی وہی ہیں) وہ اول اس بات کو مان لیں کہ خدا تعالیٰ نے دقائق یا ذرات اور کل اجسام میں ایسی قوت رکھی ہے کہ اگر کوئی مانع نہ ہو تو سب آپس میں ملے جلے رہتے ہیں اور ایک دوسرے کی طرف کھچے جاتے ہیں اسی کو کشش اتصال کہتے ہیں۔ کشش ثقل کے متعلق فلسفیانہ تحقیق کا نہائت مختصر خلاصہ یہ ہے۔ کہ جب خدا تعالیٰ کے حکم کن سے مادۂ عالم یا جسم مطلق کو وجود عطا ہوا تو ذرات مادہ کو جو فضا میں پریشان تھے منجملہ دیگر خواص کے کشش اتصال بھی فیاض قدرت سے عطا ہوئی۔ کشش اتصال کے باعث ایک ذرہ دوسرے ذرہ سے جا ملا۔ جب دو مل گئے۔ تو مثل مشہور ہے "ایک کی دار دو دو" ان دونوں کی متفقہ کشش نے قریب کے تیسرے ذرہ کو کھینچکر ملا لیا۔ چونکہ تین کی طاقت دو سے زیادہ ہوتی ہے اس لئے ان تین نے تو اپنے قریب کے ان دو ذروں کو بھی کھینچ لیا جو پہلے ہی آپس میں مل چکے تھے اسی طرح ذروں کی تعداد اور ساتھ ہی کشش بڑھتی اور دور دور تک ہاتھ صاف کرتی گئی۔ رفتہ رفتہ ذرات کا ایک بڑا سا گولا بن گیا اسی طرح فضا کے مختلف مقامات میں کشش اتصال سے یہی عمل ہوا اور جا بجا لاتعداد منتشر ذرات کے (جو دھوئیں کی طرح پھیلے ہوئے ہوں گے) سمٹ سمٹ کر بہت سے بڑے بڑے گولے بن گئے اب ان گولوں میں بھی کھینچا تانی شروع ہوئی جو بڑا تھا اس نے چھوٹے کو اپنی طرف کھینچ لیا اور اس طرح ان کی تعداد کم اور اجسام بڑھنے شروع ہوگئے۔ یہ بات بالکل بدیہی ہے کہ جس قدر بُعد ہوتا جائے اسی قدر کشش کا اثر بھی کم ہونا چاہیئے۔ اس سے یہ بھی ہوا کہ قریب کے کسی بڑے گولے نے کسی چھوٹے گولے کو اپنی طرف کھینچ لیا اور جو دور کے بہت بڑے گولے تک اس طرف نہ جانے دیا۔ غرض کہ فضا میں بہت بڑے بڑے گولے بن گئے۔ مثلاً عطارد۔ زہرہ۔ زمین۔ مریخ۔ پالس۔ جونو وسٹا۔ مشتری۔ زحل۔ ہرشل (یورینس) نیپچون وغیرہ۔ بعض بہت ہی بڑے بڑے ہوگئے۔ مثلاً آفتاب سہیل۔ الکول۔ ویگا وغیرہ۔ اب یہ صورت واقع ہوئی۔ کہ ان عظیم الشان گولوں میں بھی زور آزمائی شروع ہوگئی۔ مثلاً نیپچون کو آفتاب نے اپنی طرف کھینچا اور کلب الجبار (سرئیس) نے اپنی طرف آفتاب چونکہ کلب الجبار سے بہت چھوٹا ہے اس لئے آفتاب کی کشش سرئیس یعنی کلب الجبار کی کشش سے بہت ہی کم ہے۔ مگر چونکہ نیپچون آفتاب سے بہت ہی قریب تھا اس لئے آفتاب کی کشش سرئیس کی کشش پر غالب آگئی اور آفتاب نے نیپچون کو سرئیس کی طرف جانے سے روک لیا اور دونوں[1] کی کشش سے ایک خاص مقام پر نیپچون رہ گیا۔ اسی طرح زمین کو مشتری نے اپنی طرف کھینچا اور آفتاب نے اپنی طرف لہذا ایک ایسے مقام پر زمین کو رہ جانا پڑا جہاں کششوں کا اثر برابر تھا۔ اسی طرح چاروں طرف سے ہر ایک گولے کو ایک دوسرے نے کھینچنا شروع کیا۔ بقول شخصے کسی کا

---

[1] اس موقع پر ایک فرضی تمثیل کے طور پر عبارت لکھی گئی الفاظ کے تمام پہلوؤں سے اس موقع پر واقفیت نہیں تلاش کرنی چاہیئے۔

مول بہاری اور کسی کا قول بہاری۔ کسی گولے کی جسامت بڑی تھی۔ مگر کسی قرب زیادہ حاصل تھا۔ غرض تمام فضا میں کشش کی طنابیں کھچ گئیں اور جہاں جس کو رہنا چاہیئے تھا آکر رک گیا۔ اس ہل چل میں کششوں کا اوسط پورا کرنے کے لئے چونکہ ان گولوں کو کسی قدر حرکت بھی کرنی پڑی اس لئے ایک کی حرکت نے دوسرے کو بھی متحرک کیا اور پھر سب میں یہی سلسلہ پیدا ہو کر گردشیں پیدا ہو گئیں۔ ہم ایک رسی میں کوئی پتھر یا لوہے کا ٹکڑا باندھ کر رسی کا دوسرا سرا اپنے ہاتھ میں لے کر جب اپنے گرد اس کو گردش دیتے ہیں تو وہ پتھر یا لوہے کا ٹکڑا دائرہ میں گردش کرتا ہے اور ہم اس دائرہ کا مرکز ہوتے ہیں۔ اسی طرح جن جن گولوں یا سیاروں کو آفتاب نے کشش کی رسی سے اپنی طرف کھینچا تھا وہ سب آفتاب کے گرد اپنے اپنے دائرہ یا مبلغ دور یا فلک میں گردش کرنے لگے۔ اسی کی طرف خدا تعالیٰ اشارہ فرماتا ہے۔ کل فی فلک یسبحون۔ سیاروں اور اقماروں وغیرہ کی گردش کرنے اور ان کے جسموں کے گول ہونے کی وجوہات کا بیان ایک جداگانہ مفصل مضمون کا محتاج ہے اگر خدا تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی تو علم ہیئت کے متعلق انشاء اللہ تعالیٰ علیحدہ علیحدہ کئی دلچسپ مضامین لکھنے کا ارادہ ہے اس وقت چونکہ صرف کشش ہی کے متعلق کچھ لکھنا مقصود تھا اس لئے بہت سی باتوں کی ضروری تفصیل بھی نظر انداز کر دی گئی ہے۔ تاہم اس موقعہ پر اس قدر اور اشارہ کر دینا ضروری ہے۔ کہ کشش چونکہ آفتاب میں بھی ہے اور زمین میں بھی ہے۔ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔ کہ ذرات کے گولے جوں جوں بڑھتے گئے ان کی کشش بھی بڑھتی گئی یعنی تمام ذرات اور اجسام کے لئے کشش کا ہونا لازمی صفت ہے۔ پس جس طرح آفتاب زمین کو اپنی طرف کھینچتا ہے اسی طرح زمین آفتاب کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔ مگر چونکہ آفتاب کی جسامت کو زمین کی جسامت کے ساتھ وہ نسبت ہے جو ایک مٹکے کو ایک مٹر کے دانے کے ساتھ ہوتی ہے اس لئے بیچاری زمین کو آفتاب کے گرد طواف کرنا پڑا ورنہ اگر زمین آفتاب سے بڑی ہوتی۔ تو پھر حضرت آفتاب کو ہی زمین کے گرد گشت و گرداوری کرنی پڑتی۔ ہاں جن اجسام پر زمین کی کشش بوجہ قرب کے غالب ہے۔ وہاں زمین نے بھی ان اجسام سے خدمت لینے میں کمی نہیں کی۔ دیکھو چاند چونکہ زمین سے بہت قریب ہے اور چھوٹا ہے۔ اس لئے چاند کو ہماری زمین کا طواف کرنا پڑا۔ مذکورہ بالا عبارت سے بخوبی یہ بات سمجھ

میں آسکتی ہے۔ کہ ذرات کی کشش اتصال نے کیسی کیسی عظیم الشان طاقتیں پیدا کر دی ہیں۔ اب اس بات کو سمجھنا چاہیئے۔ کہ اگر ہم کوئی چیز اوپر کو پھینکتے ہیں۔ تو ہمارے ہاتھ کی طاقت (جس نے زمین کی کشش کا مقابلہ کیا تھا) جب ختم ہو جاتی ہے اور زمین کی کشش اس پر غالب آ جاتی ہے تو اس کو زمین اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔ یعنی وہ چیز زمین پر گر پڑتی ہے۔ اگر کوئی مانع نہ ہو تو ہر جسم کو زمین اپنی طرف کھینچنا چاہتی ہے۔ اسی کا نام وزن ہے اور اسی کو کشش ثقل کہتے ہیں اور یہی الم نجعل الارض کفاتا کے معنے ہیں۔ جس طرح ہمارے ہاتھ کی طاقت کسی چیز کے اوپر پھینکنے میں زمین کی کشش کے لئے ایک مانع ہے۔ اسی طرح حرارت جو ذرات اجسام کو پھیلاتی ہے کشش اتصال کے لئے ایک مانع ہے۔ قوت نشو و نمائی جو حرارت وغیرہ سے مل کر پیدا ہوتی ہے یہ بھی کشش زمین کے لئے ایک مانع ہے۔ جو درختوں کو اگاتی اور زمین سے درخت کی چوٹی تک پھلوں پھولوں اور پتوں وغیرہ کے ذرات کو لے جاتی ہے لیکن جس طرح ہمارے ہاتھ کی طاقت جب ختم ہو جاتی ہے۔ تو زمین کی کشش اپنا کام کرتی ہے۔ اسی طرح جب کسی درخت کے پھل یا پتے میں وہ مانع قوت نہیں رہتی۔ تو پھر زمین کی کشش درگذر نہیں کرتی۔ فوراً وہ پھل یا پتہ زمین پر گر پڑتا ہے۔ یعنے زمین اپنی طرف کھینچ لیتی ہے اسی عمل یعنی ایک سیب کو درخت سے زمین پر گرتے ہوئے دیکھ کر اسحق نیوٹن کے دل میں کشش زمین کا خیال پیدا ہوا تھا۔ اگرچہ سر اسحٰق نیوٹن نے کسی کو سن کر یا سیکھ کر کشش زمین کا حال نہیں معلوم کیا (اور اسی وجہ سے وہ کشش زمین کی تحقیق کا موجد مانا جاتا ہے) لیکن اس سے بہت پہلے کشش زمین کا مسئلہ خلفائے عباسیہ کے زمانہ میں مسلمان محققین کا تحقیق شدہ تھا۔ مضمون ہذا میں کشش ثقل کے متعلق انتہا سے زیادہ اختصار کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ اگر اس اجمال کی معمولی تفصیل بیان کی جائے۔ تو ایک مستقل کتاب (جو کئی ابواب پر مشتمل ہو) تیار ہو سکتی ہے۔ میں نے ایک مضمون

مولوی اشرف علی تھانوی اور رمال عقل کے ہیڈنگ سے الحکم میں بہت دن ہوئے۔ کہ شائع کرایا تھا۔ اس کی تردید میں کسی پردہ نشین آئی۔ اے صدیقی لاہوری کے کسی غیر مشہور اخبار میں تقریباً ایک سال ہوا کہ ایک مضمون چھپایا اور مجھ کو سب سے پہلے اب تقریباً ایک ہفتہ ہوا کہ اخی المکرم حضرت اکمل کے ایک مراسلہ سے اس کا حال معلوم ہوا۔ جی چاہتا تھا کہ اس موقع پر سادہ لوح معترض کی نادانی کا اچھی طرح اظہار کر دوں اور اس کے مبلغ علم کے تمام بخیئے ادھیڑ ڈالوں مگر ایسے بزدل کو مخاطب بناتے ہوئے اور اس کی باتوں کا جواب دیتے ہوئے مجھے شرم آتی ہے۔ جو خود ہی تاریک کوٹھڑی میں چھپ چھپ کر بیٹھتا اور وہاں سے با دہوائی تیر چلاتا ہے۔

ہاں اتو بات یہ ہے۔ کہ زمین پر کے تمام اجسام بھی آپس میں کشش رکھتے ہیں جس کو کشش اتصال کہتے ہیں اور اس کا بہت سے مشاہدات اور تجربات سے ثبوت ہوتا ہے یہی کشش اتصال جب بڑے پیمانہ میں زمین میں دیکھی جاتی ہے۔ تو اس کا نام کشش زمین یا کشش ثقل رکھ لیا جاتا ہے۔

الفرم

اکبر نجیب آبادی

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال ۵۰ بار	چھ ماہ ۲۴ بار	سہ ماہ ۱۲ بار	دو ماہ ۸ بار	یکماہ ۴ بار	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½ "	۱۰۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۲	۱۴	۸	۳
½ "	۴۰	۲۴	۱۳	۸	۵	۲
¼ "	۲۷	۱۴	۸	۵	۳	۱½
⅛ "	۲۵	۱۳	۷	۴	۱½	۱
فی سطر	۱۱	۵	۳	۲	۱	۲

۱ - یہ اجرت بہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے۔ پہلے ہی بہت کم کر کے لگائی گئی ہے۔ اس واسطے اس میں زیادہ رعایت اس سے نہ ہوگی۔ بے فائدہ خط و کتابت کرنے میں طرفین کا حرج ہے۔

۲ - مینیجر کا اختیار ہے۔ کہ کسی اشتہار پر مناسب سمجھے تو اس سے زیادہ اجرت طلب کرے۔

۳ - ہر ایک مشتہر صاحب کو چاہیئے کہ اشتہاری مسودے پہلے ان امور کو بغور ملاحظہ فرما لیا کرے۔

مسیح موعودؑ کی صداقت مخلص بندونکو معلوم ہوتی ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مصدر اشفاق مفتی صاحب ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - آج مجھے اپنی حالت ایسے وقت مین یاد آئی جبکہ نادان لوگون نے بہت سوال کئے - کہ مسیح قادیانی کی بیعت سے کوئی بیمار شفایاب ہوا - مجھے قسم ہے اسی ذات پاک کی جس کے قبضہ مین میری جان ہے - اگر مین اپنی طرف سے ایک ذرہ بھی کہونگا - تو بقول مسیح علیہ السلام یہی دعا مانگتا ہون - ؎

پارہ پارہ کن من بدکار را ٭ شاد کن این زمرۂ اغیار را کا مصداق ہو جاؤن

۱۹۰۸ء جبکہ مجھے بخار نے تین ماہ تک سخت لاچار کیا - میرا علاج اس وقت حکیم چراغدین صاحب واملم الدین مرحوم جمون والے کر رہے تھے - اونھون نے مجھے تپ دق قرار دیا سنتے ہی میرے رونگٹے کھڑے ہوگئے - ساتھ ہی درد سینہ کا سخت زور تھا - جس سے مجھے مسلول ہو جانے کا بھی فکر پڑا - مین ایک دن سخت اضطراب کی حالت مین ہوکر اپنے معمول پڑھکے وقت وضو کرکے دروازے بند کرکے نہایت خشوع اور خضوع کے ساتھ نماز ادا کی اپنی جان سے ناامید ہوکے مغفرت کی دعا مانگی - اور اسم اعظم فرمودہ مسیح موعود علیہ السلام سینکڑون دفعہ پڑھا اور اس قدر رویا کہ بے تاب ہوگیا - اس وقت مولانا وسیدنا مولوی محمد صادق صاحب مولوی فاضل جو میرے خاص مہربان اور دلی محب ہین - عیادت کے واسطے حسب معمول آئے دروازہ کھنکھٹایا - مین خاموش ہوگیا - پھر آواز دی - آخر بہت زور سے پکارا - مین نے دروازہ کھولتے ہی زار زار چلانا شروع کیا - آپنے بہترا حوصلہ دیا - مین سخت بیقرار ہوگیا مگر دل مین فکر اپنے معصیت کی تھی - خیر تھوڑی دیر کے بعد مولوی صاحب تشریف لے گئے مین اُسی مُصلے پر سو گیا - اس وقت مجھے خواب آئی - کہ میرے ماموں جی میرے پاس چارپائی پر بیٹھے ہوئے ہین اور دو تین آدمی بھی موجود ہین اور مین اپنی تکلیفین بیان کر رہا ہون - اتنے مین کسی نے آکر خبر دی - کہ ایک بزرگ تیری خبرگیری کے واسطے تشریف لائے ہین - سنتے ہی میرا دل بشاش ہو گیا - اتنے مین وہ بزرگ آکر میرے سرہانے بیٹھ گئے ہین - مین نے عرض کی کہ حضرت اسم شریف ہے آپنے فرمایا - کہ حضرت میرزا سلطان سکندر صاحب - مین نے کہا کہ آپ کہان تشریف رکھتے ہین - فرمایا - قادیان عرب مین - ان کا یہ فرمانا تھا - کہ میرا زار زار رونا - پھر عرض کی کہ آپکے ہوتے میرا یہ حال ہو - آپنے میری پشت پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا - تمھاری دوائی بالکل سہل ہے - مین نے کہا کہ اس کا کیا نام ہے - فرمایا - کہ وہ ڈھونڈنے والے کو بازار سے بالکل سستی ملتی ہے - وہ ایک چھوٹی سی (گنڈی) ہے - جس کا نام ہے خیر الزاد التقویٰ وہ گھس کر دو چار دفعہ پی لیا کرو - بالکل آرام ہو جائے گا اور اگر ایسا نہ کروگے تو اس مہلک مرض سے ہلاک ہو جاؤ گے - یہ کہہ کر آپ رخصت ہوگئے اور مین بیدار ہوگیا !!!

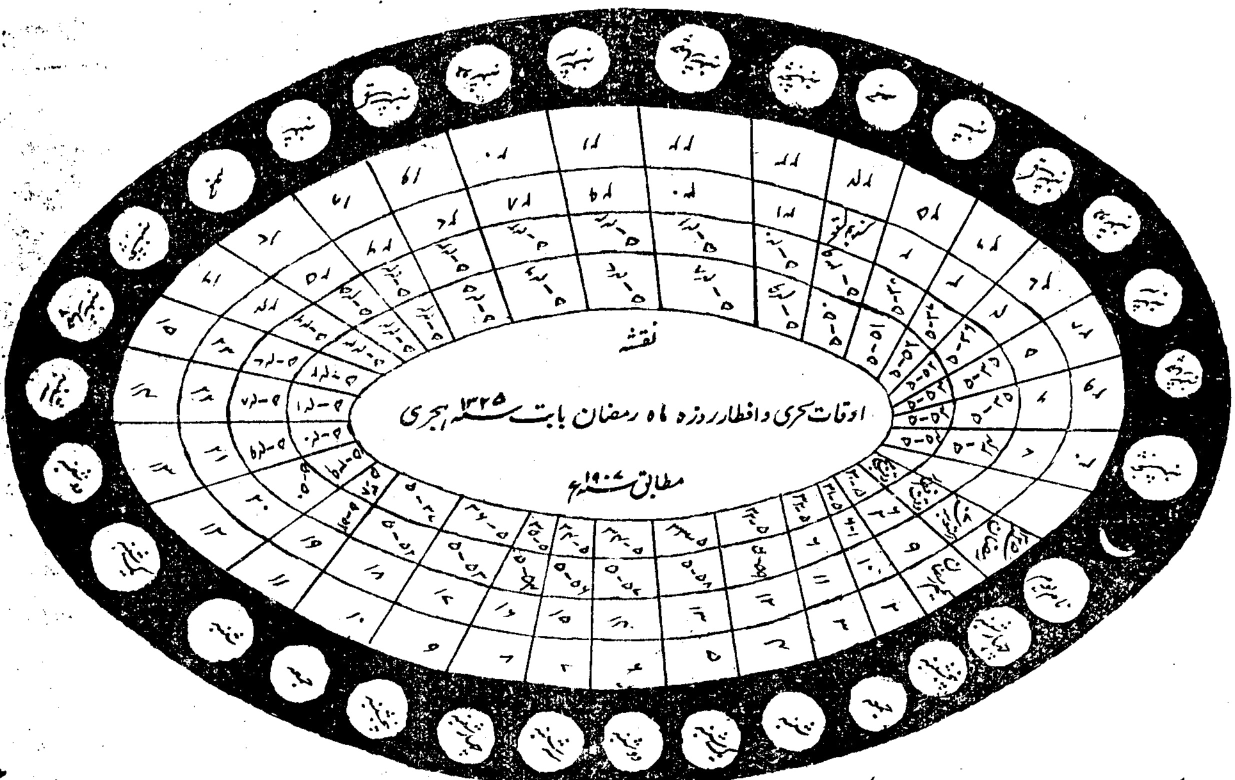
رات کے بارہ۱۲ بجے پھر بھی دکھائی دیا - پھر چار۴ بجے بھی دکھائی دیا اور ساتھ ہی فرمایا - کہ اس کو جلدی گھس کر پیو - تاکہ آج ہی آرام ہو جاوے - مین فوراً اُٹھ کھڑا ہوا - وضو کرکے تہجد کی نماز ادا کرکے دعا مانگی اور دل مین ٹھان لیا کہ تقوے سے بڑھکر اور کوئی دوائی نہین ہے قسم ہے خدائے عزوجل کی - اسی روز سے مرض گھٹتا گیا - یہان تک کہ ایک ہفتہ مین وہ بیماری بالکل رفع ہوگئی۔

پھر تھوڑا عرصہ گذرا ہے - کہ میرے ماموں جی میر حامد شاہ جو مسیح کے مخالف مین ہیضہ اور بخار سے سخت بیمار ہوگئے - یہان تک کہ جینے کی امید نہ رہی - جس رات کو سخت مایوسی ہوگئی تھی - مجھے بھی دعا کے واسطے کہا گیا - مین نے کہا اللہ بہتر جانتا ہے - رات کو مجھے دکھای دیا ہے - کہ ایک عمدہ نورین مکان مین ایک بزرگ ہین - کہتے ہین کہ مدینہ منورہ سے تشریف لائے ہین - مین نے کہا کہ ان کا اسم شریف کیا ہے - لوگون نے کہا تمہارے مرشد مین اور عالم کے سردار ہین - مین نے کہا کہ آخر نام بھی کچھ ہوگا - کہا گیا ان کا نام میرزا رسول بیگ سلطان اعظم بیگ ہے - مین نے درود پڑھنا شروع کر دیا اور آگے بڑھ کر سلام کیا - آپکے منہ سے علیکم السلام نکلا - مین نے بڑے ماموں جی میر احمد شاہ صاحب کو اشارہ کیا کہ عرض کرو - انہون نے جواب دیا - کہ مجھے اس سے پیشتر سخت جھڑک ہوئی ہے - پھر مین نے سرکی سے آگے ہوکر عرض کی - آپنے سخت جوش مین آکر فرمایا - کہ اس کو کہدو - کہ چراغدین شیطان فرعون عیسائیون کے باپ کو بلا دے اور اس سے دعا کرا دے - وہ اس کا باپ ہے - مین نے کہا کہ وہ تو جناب کی دعا سے مرگیا ہے - مہربانی کرکے آپ ضرور اس کیواسطے ایک نسخہ عنائت فرما دین - کیونکہ یہ میرا رشتہ دار ہے - اور مجھے آپ کی طرف نہائت مجبور کر رہا ہے - آپنے تھوڑی دیر خاموش ہوکر فرمایا کہ اچھا تمہارا آنا میرے لئے شرم کا موجب ہے - مگر آئیندہ ایسی سفارش نہ کیجیو - پھر آپنے قلم دوات لیکر ایک کاغذ کی بندی جس کا طول کوئی دو گز ہوگا اور عرض کوئی ۲ انچ ہوگا - ایک نسخہ لکھ کر میرے حوالے کیا اور فرمایا - کہ آہستہ آہستہ شفا پائیگا - مین نے وہ نسخہ لے کر بڑے ماموں جی کو دکھایا - کیا دیکھتے ہین - کہ مختلف جگہ سے قرآن کریم کی آیات لکھی ہین پڑھتے پڑھتے مین بیدار ہوگیا - اس وقت یہ خواب سنا دی - اور تسلی دیدی - اس وقت سے بارہ روز تک میر حامد شاہ شفایاب ہوگیا یہ خواب مین نے اپنے استاد خلیفہ نور الدین صاحب سے بھی اسی وقت عرض کر دی تھی - جب مین نے دیکھا تھی - ان باتون سے وہ شخص یقین نہین کرے گا جس کے صفات ابوجہل سے ملتے جلتے ہون گے - ہائے افسوس کہ دنیا اپنی شرارتون سے باز نہین آتی اور حق کا راستہ اختیار نہین کرتی - خدا ہم سب کو ہدایت دیوے - اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اُمت مین شامل کرکے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا سچا خادم بنا دے - آمین ثم آمین

نظم

اُلٰہی عشق مہدی مین میرا ثابت قدم نکلے ٭ تمنا ہے میرے دل کی کہ اس کوچہ مین دم نکلے
میرے اس جسم کا ہر ذرہ ہو قربان جبتو دم ٭ یہی اسلام کی خدمتین عاجز سے رقم نکلے
ترے دارالامان کی اے مسیحا خاک سرمہ ہو ٭ کہ جس کو ڈالکر آنکھونمین روشن چشم ہم نکلے
جبھی آتا مزا ہے عشق کا تیرے اگر ہم پر ٭ دہن سے فرقۂ دجال کے سب و شتم نکلے
بہشتی مقبرہ کو دیکھ کر آتا نظر ہے یہ ٭ کہ لاکھون اس چمن تیرے سے ہین باغ ارم نکلے
تونگر ہوگئے سارے جو تھے مفلس زمانہ کے ٭ نہ ہون کیونکر تونگر جب ترا دست کرم نکلے
تو مہدی راہ رودون کا اور مسیحا ہے مریضون کا ٭ صدائے آسمانی حق مین تیرے دمبدم نکلے
ترے دست مبارک پر شرف گر نہوں ملّان ٭ تو کیا ہوگا اگر انکار پر وہ یک قلم نکلے
یہ ہے مشہور چمگادڑ کی آنکھون مین کراہت ہے ٭ چمکتا شرق سے خورشید کا جبکہ علم نکلے
زبان حال مین دہلی سے اک بابا پکاری تھی ٭ الٰہی ان دنون ہم پر کوئی خیر الامم نکلے
جب آیا نائب احمد نبی کے خاص وعدہ پر ٭ تو حق کے سامنے بابا بھی فرتوت وذم نکلے
مسیحا نے ہراک کے علم اور تقویٰ کو جانچا ہے ٭ بڑے تھے پیٹ جن کے دیکھنے بھی خالی شکم نکلے
تری تصدیق کیونکر ہو اگر ہراک موافق ہو ٭ بھلا احمد کی بیعت مین سبھی ثابت قدم نکلے
ترے دامن سے چھٹکے اے مسیحا ہوگئے مسعود ٭ اگر گردن کش آئے سر کو آخر کرکے خم نکلے

خاکسار مسعود از جمون



اس نقشہ کی طرز ایجاد میاں نور احمد صاحب سہارنپوری کی ہے اور اس نقشہ سے لی گئی ہے۔ جو لکھنو کے ہفتہ وار تفریح مین چھپا ہے لیکن اوقات وہ مین جو قبل ازین اخبار بدر مین چھپ چکے ہین۔ ایڈیٹر

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

میان عبد اللہ صاحب - تحصیل پھگواڑہ
میان رحیم بخش صاحب خیاط - گوجرات
میان محمد دین صاحب - گورالی - گجرات
میان عبد العزیز صاحب ہلال پور - شاہ پور
میان ابراہیم صاحب معہ اہلیہ کامل پور
میان محمد حسن صاحب کمال ڈیرہ کندرہ پارہ حیدرآباد
میان شمس الدین صاحب - مانڈلے برہما
میان غلام نبی صاحب " " "
میان کریم بخش صاحب " " "
میان محمد علی صاحب شکار ماچھیان ضلع گورداسپور
میان برکت علی صاحب " " "
میان رحیم بخش صاحب " " "
مولوی عزیز اللہ خان صاحب - محرر پولیس ایبٹ آباد
مساۃ امام بی بی - بلب گڈھ
میان محمد یعقوب صاحب بلب گڈھ
میان اسحق صاحب " "

رسید زر

۱۹ - ستمبر ۱۹۰۷ء ۱۲۲۵ - میر اکبر صاحب ؎
۱۹ " " ۱۱۸۷ آلہی بخش صاحب ؎
۱۹ " " ۱۰۲۷ خیر الدین صاحب عہ
۲۰ " " ۱۱۳۱ عبد القادر صاحب ؎
۲۰ " " ۱۷۰۱ چودہری عنایت اللہ خان عہ
۲۰ " " ۱۰۰۱ - پیر برکت علی صاحب ۱۲
۲۱ " " ۱۸۰۵ - وزیر علی صاحب عہ
۲۱ " " ۱۱۳۳ - ارشاد علی صاحب ؎
۲۳ " " ۱۸۰۸ - شہامت علی صاحب ؎
۲۳ " " ۱۴۸۷ - مولوی عبد الرحمن صاحب ؎
۲۴ " " ۷۳۵ - منشی گلاب الدین صاحب ۳
۲۴ - ستمبر ۱۹۰۷ء - ۸۸۷ غلام محمد صاحب عہ
۲۴ " " ۸۶۵ - محمد تفصیل صاحب عہ
۲۴ " " ۸۴۲ - مولوی فضل آلہی صاحب ۱۵
۲۶ " " ۱۸۱۰ - نور دین صاحب عہ
۲۶ " " ۱۸۰۹ - برکت علی صاحب ؎
۲۷ " " ۱۰۴۳ - حکیم محمد بخش صاحب ؎
۲۷ " " ۸۵۰ - عبد الرزاق صاحب عہ
۲۷ " " ۸۳۵ محمد دین صاحب عہ
۲ - اکتوبر ۱۹۰۷ء ۷۳۵ - منشی گلاب الدین صاحب ۳
۲ " " ۹۱۱ - حامد حسین خان صاحب ؎
۲ " " ۱۲۳۰ مریم واعظ صاحبہ عہ
۲ " " ۸۶۷ - بلاغ الدین صاحب ؎
۲ " " ۵۸۰ - احمد حسن صاحب ؎
۳ " " ۱۸۱ - غلام حسین صاحب عا
۴ " " ۹۱۶ شیخ محمد افضل صاحب ؎
۴ " " ۹۲۳ - بابو محمد حیات صاحب ؎

ضرورت

انشاء اللہ عنقریب مجھے چند ایسے آدمیون کی جو تجارتی ٹھیکداری (مثلاً میٹ - منشی - دوکاندار) کامون مین مہارت رکھتے ہون - ضرورت ہوگی - اور نیز دو کاشتکار تنخواہ صر ناخواندہ اور خواندہ سے - خصوصاً احمدیون کیلئے اطلاع ہو

المشتہر

خاکسار محمد اعظم احمدی ولد مہر احمد سرگانہ ذیلدار ساکن باگڑ ڈاکخانہ سرائے سدہو ضلع ملتان

ضرورت نکاح

۵ - مددخان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے - اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہین مددخان ایک نیک اور نوجوان آدمی ہین - خط و کتابت معرفت اڈیٹر ہو -

۶ - سید محمد یوسف صاحب عمر ۲۳ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے - مگر چند سال ہوئے - کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان آئے تھے - اور تب سے اسی جگہ رہتے ہین - اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے - اور آئندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہین - نکاح کی خواہش رکھتے ہین زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہین وہ اڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہین -

۹ - گوہلیکی کا ایک خوش شکل ۲۶ سالہ احمدی کاشتکار - گوجرات گوجرانوالہ - سیالکوٹ جہلم مین نکاح کرنا چاہتا ہے - جو صاحب اس کے متعلق خط و کتابت کرنا چاہین وہ مجھ سے کرین -

اکمل آف گوہلیکی ضلع گجرات

۱۰ - میرے ایک دوست کی لڑکی عمر گیارہ سال کے واسطے رشتہ کی ضرورت ہے - بدین شرائط - لڑکا احمدی - صحیح النسب مغل - انٹرنس پاس - عمر ۱۶ - ۲۰ سال کے درمیان ہو -

راقم - ن - د - خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو -

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی سے خریدو

کامن احمدی - الاداد دادے قیمت ۰/

اعجاز احمدی مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی حضرت مسیح موعود کی تائید مین قیمت ۱/

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ - اس مین ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا ابطلان کیا ہے اور قابل دید ہے - قیمت ۸/

جام شہادت مصنفہ جناب ثاقب صاحب مولوی عبد اللطیف صاحب مرحوم کا جانسوز مرثیہ - قیمت ۰/

القول الصحیح اردو نظم - در تائید مسیح موعود ع مصنفہ خلیفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر قیمت ۱/

رویائے صالحہ مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کے لئے ضروری ہین قیمت ۳/

شہادت آسمانی مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی سلک فیض رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب - قیمت ۰/

الوصیۃ مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام حضرت اقدس نے وصیت مین اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدون کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتین دی ہین -

نور الدین مصنفہ علامہ دوران حضرت حکیم الامۃ - دہرم پال کی ترک اسلام کا جواب - جس مین بہت سے اسلامی مسائل پر بہترین بحث فرمائی ہے - مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے - قیمت ۰/

اسلام اور اس کا بانی ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید مین قیمت ۱/

غلامی اور عصمت انبیاء ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے بہ اجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپا کر اس کارخانہ مین برائے فروخت ارسال کیا ہے - متفرق مضامین کو یکجائی طور پہ بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے -

غلامی ۳/ - عصمت انبیاء ۱/

البرہان الصریح فی تائید المسیح [illegible]

ایک سچی شہادت

فراغی کامون کی کثرت کیوجہ سے پانچ سال ہوئے میرا دماغ بہت ضعیف ہوگیا تھا اور تندرستی حافظہ مین فرق آنے لگا تھا - طبیعت مین تکان معلوم ہوتا تھا اور کمزوری اعصاب کیوجہ سے مجھے یہ بھی شک ہوگیا تھا کہ میرے بائین طرف کے کل اعضا کمزور ہوتے جاتے ہین انگریزی اور یونانی علاج مختلف اطباء کے کرائے لیکن بہت کم فایدہ مند ہوئے یا عارضی فائدہ ہوا - آخر کار حکیم منشی محمد دین صاحب کی حبوب مقوی کا استعمال مین نے کیا اور اس وقت بھی وقتاً فوقتاً ان کا استعمال کرتا ہون - ان گولیون کے استعمال سے میری کل شکایات مندرجہ بالا رفع ہوگئین - میرے تجربہ مین ان گولیون سے زیادہ مفید مقوی دوائی نہین آئی - میری تحریک پر میرے بہت سے دوستون نے ان گولیون کا استعمال کیا اور ایسا ہی مفید پایا جیسا کہ مین نے - مین حکیم صاحب منشی محمد دین کا مشکور ہون - کہ انہون نے مجھے الہیٰ غذائی دی

راقم محبوب عالم ممبر ال کونسل دربار ٹونک (راجپوتانہ) (سابق پرسنل اسسٹنٹ صاحب ریونیو کمشنر سرحدی صوبہ پشاور) ناظرین یہ ہے وہ شہادت جو گورنمنٹ عالیہ کا ایک معزز افسر ذاتی تجربہ کے بعد

حبوب مقوی

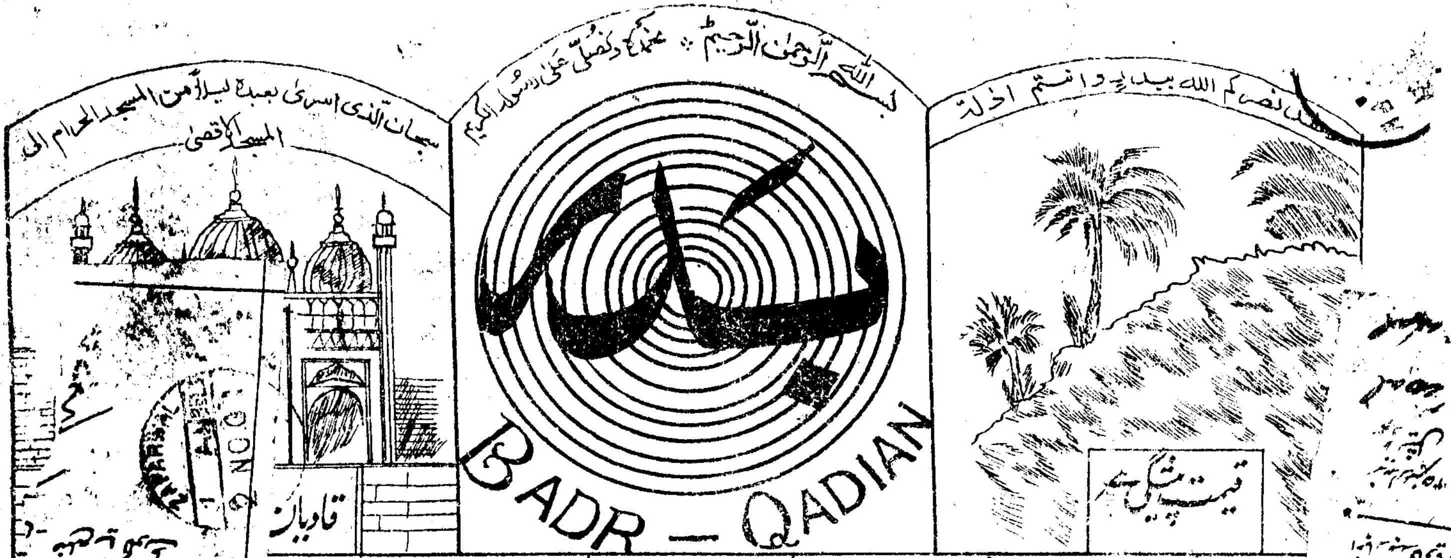
کیمتعلق دے رہا ہے - یہ گولیان نظام عصبی پر ازحد مفید اثر کرتی ہین اور اعضائے رئیسہ دل دماغ اور معدہ کے حق مین بلا مبالغہ اکسیر کا حکم رکھتی ہین جن لوگون کے دل و دماغ مطالعہ کتب و دیگر امور متعلقہ خوض و فکر مثلاً کاروبار عدالت و حساب وغیرہ کیوجہ سے کمزور ہوگئے ہون اور تھوڑا سا کام کرنے سے اکتا جاتے ہون انشاء اللہ تعالیٰ ان گولیون کے استعمال سے یہ تمام ضعف دور ہو کر آئندہ کیلئے گھنٹون کام کرنیکی طاقت پیدا ہوجائیگی یہ یاد رہے کہ ہر قسم کی قوت یا کمزوری نظام عصبی کی حالت کے ہی ماتحت ہوتی ہے قیمت فی سینکڑہ چار روپیہ - بیس گولی ایک روپیہ - علاوہ برین اور کئی امراض نہانی اور ظاہری کی نہایت مجرب و مفید ادویہ مل سکتی ہین جن کی کیفیت مفصل فہرست سے معلوم ہو سکتی ہے ازانجملہ سرمہ عجیب دھند - جالا - پھولا - خارش چشم - درد - آنکھون سے پانی جاری ہونا - پڑبال اور خفیف پھولا کے لئے بے نظیر ہے - فی تولہ ۱۲/

دوائی سوزاک کہنہ یقینی فی شیشی فی بکس ۱/ سفوف جریان و دیگر کمزوری کے لئے ۱/

سفوف مفرح ہاضم - دیرینہ فتور ہضم جس مین ترش ڈکار آتے اور گاہ گاہ بخار محسوس ہوتا ہو طبیعت بیکل بے چین اور کاہل رہتی ہو پشت پہلو اور فم معدہ مین گاہ گاہ درد و سوزش ہوتی ہو اور نیند اچھی طرح سے نہ آتی ہو - ان تمام شکایات کے لئے یہ سفوف اکسیر کا حکم رکھتی ہے قیمت فی بکس ۱/ - پتہ خوشخط بمعہ حالات مفصل و عمر اور نام اور ڈاکخانہ درج ہون - محصول و جوابی ٹکٹ بذمہ خریدار -

المشتہر

حکیم محمد دین احمدی - دروازہ ورسنگہ - گوجرانوالہ



...ان منتظر خوش باش کامد دستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

مورخہ ۲۴ ماہ رمضان المبارک ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۳۱ اکتوبر ۱۹۰۷ء

جلد ۶

...ہم بانگ اذانی جہاد در قادیان ہمیں | اڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا ہمیں شفا ہمیں غرض دارالامان ہمیں

غافلوں کو خبردار کرو

اے احمدیو! خدا تعالیٰ کے وعدہ کے دن بہت جلد چلے آتے ہیں کہ زمین ان لوگوں سے بھر جائے جو خدا کے مسیح کو سلام کہنے والے ہوں اور وہ حالت جو آج احمد کے رسول کے حق میں ناپاک کلمات بولتے ہیں پست اور ذلیل ہو جاویں خدا کی باتیں سچی ہیں اور وہ بہرحال پوری ہونگی پھر مبارک ہیں وہ جو ان دنوں کے جلد لانے میں سعی کرتے ہیں اور خدا کا پیغام تمام دنیا پر پہنچاتے ہیں اگرچہ ہر ایک دوست ایسا نہیں کر سکتا کہ وہ اس تبلیغ کیواسطے باہر نکلے مگر ہر ایک دوست اس زمانہ کی برکات مطبع اور ڈاکخانہ سے فائدہ اٹھا کر اس تبلیغ میں کافی حصہ حاصل کر سکتا ہے یورپ امریکہ کیواسطے تو میگزین سے بڑھکر کوئی شے نہیں اور وہ بڑا کام کر رہا ہے لیکن ہندوستان میں حضرت مسیح موعود کے تازہ الہامات۔ آپکے مقدس کلمات۔ اعتراضات کے جوابات وغیرہ کے ذریعہ سے مختلف گوشوں میں ہماری اخبارین ایک بے نظیر خدمت کر رہی ہیں حضرت کی ڈاک میں کئی خطوط میں یہ لکھا ہوتا ہے کہ اخبار بدر کو پڑھکر میری تشفی ہوئی اور میں اُن شرائط کیمطابق جو اخبار بدر کے صفحہ اول پر لکھی ہوتی ہیں آپ کی بیعت میں شامل ہوتا ہوں بہت سے ایسے آدمی جو ہمارے سلسلہ میں ہنوز داخل نہیں ہوئے لیکن تحقیقات کرنا چاہتے ہیں وہ ہمکو درخواست کرتے ہیں کہ اخبار ان کے نام کچھ عرصہ کیواسطے بلاقیمت جاری کیا جائے بعض انجمنوں کیطرف سے درخواستیں آتی ہیں کہ ہماری کتبخانہ میں آپکا اخبار آیا کرے اس طرح کے کوئی پانچ دس اخبار تو ہم بلاقیمت یا رعایتی قیمت پر ہر سال جاری کر دیتے ہیں مگر افسوس ہے کہ ہمارے پاس کوئی ایسا فنڈ نہیں جس میں سے ان درخواستوں کی تعمیل ہو سکے اخبار بدر کے عمدہ کاغذ اور باقاعدہ اشاعت اچھی لکھائی عمدہ چھپائی کے ساتھ صرف تین روپے کی قیمت ایسی ہے کہ اب تک مالک اخبار کو کچھ نفع نہیں ملا بلکہ اب تک وہ غریب اپنے پاس سے سینکڑوں روپے خرچ کر چکا ہے اس واسطے میں نے سوچا ہے کہ ہندوستان میں اخبار بدر کے ذریعہ سے تبلیغ کیواسطے ایک فنڈ کھولا جائے اس کا نام **بدر تبلیغ فنڈ** ہوگا جو احباب اسمیں کچھ رقم ارسال فرماوینگے اس سے ہندوستان کے مختلف مقامات میں اور کتبخانوں اور پبلک لائبریریوں میں اخبار پہونچایا جائیگا۔ لائبریریوں میں اخباروں کا پہنچنا بہت مفید ہوتا ہے کیونکہ ایک اخبار کو بہت آدمی پڑھ لیتے ہیں اور اسی فنڈ سے مختلف مدارس ہند میں اخبار روانہ کیا جاوے تاکہ مدارس کے طلباء پر نیک اثر ہو اور وہ سلسلہ کی طرف رجوع کریں یہ ایک بڑے ثواب کا کام ہے مبارک ماہ رمضان میں اُمید ہے کہ احباب اس کام کیواسطے اپنے صدقات دیکر ثواب حاصل کرینگے اس فنڈ کا آمد و خرچ ہفتہ وار اخبار میں دکھایا جاویگا۔ والسلام (مینیجر اخبار بدر)

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

ہند مین سلطنت برطانیہ کی مشابہت رومی سلطنت کے ساتھہ

حضرت عیسٰی کے زمانہ مین رومی سلطنت اپنے عروج مین تہی اور یہودیہ کا ملک بہی ان کے قبضہ مین اسی طرح سے تہا جیسا کہ آجکل ہندوستان ہے اور جس طرح ہندو مسلمان کے رواج اور مذہبی احکام کا لحاظ قانون انگریزی مین کیا جاتا ہے۔ اسی طرح رومی لوگ جو خود بت پرست تھے۔ یہود کے ساتھہ نیک سلوک کرتے تھے۔ آجکل اکثر مورخین اور مدبرین اس بات کیطرف گئے ہین۔ کہ ہند مین انگریزی سلطنت بالکل رومی سلطنت کے مشابہ ہے۔ چند سال ہوئے کہ اخبار پایونیر مین بہی اس پر ایک مضمون نکلا تہا۔ یہ مشابہت بہی منجملہ ان مشابہتون کے ہے جو حضرت عیسےٰ اور اس کے زمانہ کو اس زمانہ اور اس کے مسیح موعود کے ساتھہ ہے حال مین پادری میک ن کول صاحب نے لندن کے ماہی رسالہ ہبرٹ جنرل بابت ماہ اکتوبر ۱۹۰۷ء مین ایک مضمون کے دوران مین لکہا ہے "۔ اکثر ہندیون کے موجودہ مذہبی طرز مین بہت سی پیچیدگیان ہین۔ یہ کہنا کوئی نئی بات پیش کرنا نہ ہوگا۔ کہ موجودہ ہندوستانیون کے حالات دوسری صدی کی رومی سلطنت کے ماتحت لوگون کے اُن مذہبی حالات سے بالکل متوازی ہین جن کا ذکر گبن نے اپنی کتاب مین کیا ہے جیسا کہ اُس وقت رومی سلطنت کے ماتحت لوگ توہمات کی پیروی کرتے تھے اور بہت سے معبودون کی پرستش مین مصروف تھے یہی حال آجکل ہندوستان کا ہے۔ اور جیسا کہ اس وقت چالاک نوجوان اپنے بزرگون کے مذہب سے منکر اور متنفر ہوکر نئے خیالات پیدا کرنے لگ گئے تھے۔ ویسا ہی آجکل ہندوستانی نوجوانون کا حال ہے۔

انجیل یوحنا کا مُصنّف کون تھا

مذکورہ بالا میگزین مین پروفیسر بکن صاحب نے انجیل یوحنا پر ایک مضمون لکھا ہے جسمین کچھہ اقتباس ناظرین کی دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔

" رنین نے لکھا ہے کہ لازر کا قصہ جو یسوع نے بیان کیا ہے۔ وہ یسوع کا ایک پاکیزہ افترا تہا جو بہ سبب مجبوریون کے اُسے گہڑنا پڑا تہا۔" یوحنا نے اپنی کتاب مین کوئی ایسا اشارہ نہین کیا۔ کہ مین جو کچہ لکھتا ہون وہ میرے چشم دید واقعات ہین" نہ اُس نے تاریخی رنگ مین یہ سب کچہ لکہا ہے اور نہ اس کا دعوے مورخ ہونے کا تہا" معلوم نہین کہ اس انجیل کے لکھنے والا کون تہا۔ انجیل یوحنا کو عیسائیت کے ابتدائی زمانہ کا ایک ریکارڈ کہا جاسکتا ہے۔

عیسائی عورتون کو نصیحت

امریکہ کے ایک ماہواری رسالے دی بیلانس نام بابت ماہ ستمبر ۱۹۰۷ء مین ایڈگر لارکن نے ایک مضمون بعنوان آنے والا خطرہ چہاپا ہے۔ جس مین یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ عیسائیون مین جس قدر شادیان ہوتی ہین وہ پچاسی فیصدی ایسی ہوتی ہین کہ اگر ملک کا قانون اجازت دے تو فوراً طلاق ہوجائے۔ اس مضمون مین عورتون کو ابہارا گیا ہے۔ کہ وہ اپنے حقوق کی نگہداشت کرین اور ان کے واسطے لڑائی کرین کیونکہ عیسائی دین مین عورتون پر سخت ظلم ہورہا ہے اس مضمون مین سے چند فقرات کا ترجمہ ذیل مین کیا جاتا ہے۔

" عورتون کو چاہیئے۔ کہ سب سے اول بائبل سے **بالکل قطع تعلق کرین**۔ خواہ پرانا عہدنامہ ہو اور خواہ نیا عہدنامہ ہو۔ بائیبل تو عورتون کی ذلت اور قید کے واسطے ایک پہندا ہے جو ان کو ہلاک کر دیتا ہے اے فرقۂ زنان اگر تم ساری بائبل کو یکدفعہ چہوڑنے کی جرأت نہین پاتین تو پہر ایک قینچی لو اور بائبل مین جہان کہین عورتون کے متعلق کچہ لکہا ہے اس کو کاٹ کر پہینک دو۔ سب یک دفعہ نہین تو ایک ایک آیت کرکے کاٹ پہینکو۔ کروڑون عورتین عیسائی دین کے عقائد کے سبب ہلاکت کا موہنہ دیکہہ چکی ہین اے ہمارے عظیم الشان ملک کی عورتو! تم پولس رسول کے مہلک پنجے مین گرفتار ہوکر کیون قابل نفرت غلامی مین پڑی ہو۔ بڑے بڑے عالم اور فاضل رات دن اس ہمت مین مصروف ہین کہ فرقہ زنان کے بڑے دشمن پولوس کے پنجہ سے تم کو چہوڑائین ...... اے پولوس۔ آج آکر دیکہہ۔ امریکہ مین لاکہون گہر جہنم کا نمونہ بنے ہوئے ہین "...... اے عورتو! اپنی کلبین بناؤ۔ انجمنین قایم کرو۔ پر یاد رکہو۔ دین عیسوی سے الگ رہو کیونکہ وہ طلاق کی اجازت نہین دیتا۔ مین نے ۱۴ فروری ۱۹۰۷ء کو ایک چہٹی ملک مین شائع کی تہی کہ جو جوڑے اپنی شادی پر ناراض ہین اور باہمی موافقت نہین رکہہ سکتے ان کو طلاق کی اجازت ہونی چاہیئے۔ اس پر ہزارون خط میرے پاس آئے۔ جنہون نے میری بات کو پسند کیا۔ یہ ملک کی حالت ہے "

نظم

اے ظہور نور حق از روئے تو	مہبط روح الامین مشکوئے تو
دیدنت یاد خدا افزون کند	مخبر صادق بشارت گوئے تو
آمدی تا دین آن خیر الورٰی	زندہ گردد از لب دلجوئے تو
مجمع قدوسیان دار الامان	مجلس روحانیان در کوئے تو
قادیانت مرجع رندلان	منظر ایمانیان گیسوئے تو
زور ہر اعدائے این دین متین	پست شد از ہمت بازوئے تو
چون قدومت شد بمنہاج الرسل	عالمان این زمان بدگوئے تو
زور ہا و چارہ جوئی ہا کنند	کے توانند کاستن یکموئے تو
لیکہرام و آتہم و ڈوئی عیر	خائب و خاسر ز پیشین گوئی تو
انتظارم ہست از حلم خدا	زود بینم خواری بدگوئے تو
اے مبارک روز کانجا بودہ ام	چون گدا پا شاہ در پہلوئے تو
قاتل خنزیر و دجال الشقی	ماحی بدعات گفت و گوئے تو
شاد باش اے نفس نا فرجام من	آب رفتہ شد روان در کوئے تو
جذبۂ شوق جمال دلربا	میکشد مارا بہر دم سوئے تو
درپشاور از میان پردلان	عبد خالق واصف گل روئے تو
اکبر و حامد ثنا قب روز و شب	عندلیبان ریاض کوئے تو
اکبر او صف لسانت چون کنم	بس بود ردیم فدا بر روئے تو
بہر ہر حاجت زبیش کردگار	خوش وسیلم نرگس جادوئے تو
حجت تقلید من برہان من	آن حکیم الامت حقگوئے تو
قبلہ حاجات روئے تو بس است	کعبہ دعوات من ابروئے تو

فارسی بگذار اے عبد الصمد
شد بکشمیری زبان خوش خوئے تو

عبد الصمد احمدی بنہ پور کشمیر

ڈائری

القول الطیّب

۱۷- اکتوبر - بوقت سیر

ایک شخص نے سوال کیا کہ نماز میں کھڑے ہو کر اللہ جل شانہ کا کس طرح کا نقشہ پیش نظر ہونا چاہیئے۔؟

حضرت اقدسؑ نے فرمایا۔ موٹی بات ہے قرآن شریف میں لکھا ہے۔ ادعوہ مخلصین لہ الدین ؕ اخلاص سے خدا تعالیٰ کو یاد کرنا چاہیئے اور اس کے احسانوں کا بہت مطالعہ کرنا چاہیئے۔ چاہیئے کہ اخلاص ہو احسان ہو اور اس کی طرف ایسا رجوع ہو کہ بس وہی ایک ربّ اور حقیقی کارساز ہے۔ عبادت کے اصول کا خلاصہ اصل میں یہی ہے۔ کہ اپنے آپ کو اس طرح سے کھڑا کرے۔ کہ گویا خدا کو یا دیکھ رہا ہے اور یا یہ کہ خدا اسے دیکھ رہا ہے۔ ہر قسم کی ملونی اور ہر طرح کے شرک سے پاک ہو جاوے اور اسی کی عظمت اور اسی کی ربوبیّت کا خیال رکھے۔ ادعیہ ماثورہ اور دوسری دعائیں خدا سے بہت مانگے۔ اور بہت توبہ و استغفار کرے۔ اور بار بار اپنی کمزوری کا اظہار کرے۔ تاکہ تزکیہ نفس ہو جائے اور خدا سے پکا تعلق ہو جائے اور اسی کی محبت میں محو ہو جائے اور یہی ساری نماز کا خلاصہ ہے اور یہ سارا سورہ فاتحہ میں ہی آجاتا ہے۔ دیکھو ایاک نعبد و ایاک نستعین میں اپنی کمزوریوں کا اظہار کیا گیا ہے۔ اور امداد کیلئے خدا تعالیٰ سے ہی درخواست کی گئی ہے اور خدا تعالیٰ سے ہی مدد اور نصرت طلب کی گئی ہے اور پھر اس کے بعد نبیوں اور رسولوں کی راہ پر چلنے کی دعا مانگی گئی ہے اور ان انعامات کو حاصل کرنے کے لئے درخواست کی گئی ہے۔ جو نبیوں اور رسولوں کے ذریعہ سے اس دنیا پر ظاہر ہوئے ہیں اور جو انہیں کی اتباع اور انہیں کے طریقہ پر چلنے سے حاصل ہو سکتے ہیں اور پھر خدا تعالیٰ سے دعا مانگی گئی ہے۔ کہ ان لوگوں کی راہوں سے بچا جنہوں نے تیرے رسولوں اور نبیوں کا انکار کیا اور شوخی اور شرارت سے کام لیا اور اسی جہان میں ہی ان پر غضب نازل ہوا یا جنہوں نے دنیا کو ہی اپنا اصلی مقصود سمجھ لیا اور راہ راست کو چھوڑ دیا۔ اصلی مقصد نماز کا تو دعا ہی ہے اور اس غرض سے دعا کرنی چاہیئے۔ کہ اخلاص پیدا ہو اور خدا تعالیٰ سے کامل محبت ہو اور معصیت سے جو بہت بری بلا ہے اور نامۂ اعمال کو سیاہ کرتی ہے۔ طبعی نفرت ہو اور تزکیہ نفس اور روح القدس کی تائید ہو۔ دنیا کی سب چیزوں جاہ و جلال مال و دولت عزت و عظمت سے خدا مقدم ہو اور وہی سب سے عزیز اور پیارا ہو۔ اور اس کے سوائے جو شخص اور دوسرے قصے کہانیوں کے پیچھے لگا ہؤا ہے۔ جن کا کتاب اللہ میں ذکر تک نہیں وہ گمراہ ہؤا ہے اور محض جھوٹا ہے۔ نماز اصل میں ایک دعا ہے جو سکھائے ہوئے طریقہ سے مانگی جاتی ہے۔ یعنے کبھی کھڑے ہونا پڑتا ہے۔ کبھی جھکنا اور کبھی سجدہ کرنا پڑتا ہے۔ اور جو اصلیت کو نہیں سمجھتا وہ پوست پر ہاتھ مارتا ہے۔

فرمایا۔ مصائب اور شدائد کا آنا نہائت ضروری ہے کوئی نبی نہیں گذرا جس کا امتحان نہیں لیا گیا جب کسی کا کوئی عزیز مر جاتا ہے تو اس کے لئے یہ بڑا نازک وقت ہوتا ہے مگر یاد رکھو ایک پہلو پر جانے والے لوگ مشرک ہوتے ہیں۔ آخر خدا کی طرف قدم اٹھانے اور حقیقی طور پر اھدنا الصراط المستقیم والی دعا مانگنے کے یہی معنے تو ہیں۔ کہ خدایا وہ راہ دکھا۔ جس سے تو راضی ہو اور جس پر چل کر نبی کامیاب اور بامراد ہوئے۔ آخر جب نبیوں والی راہ پر چلنے کے لئے دعا کی جاوے گی۔ تو پھر ابتلاؤں اور آزمائیشوں کے لئے بھی تیار رہنا چاہیئے اور ثابت قدمی کے واسطے خدا سے مدد طلب کرتے رہنا چاہیئے۔ جو شخص یہ چاہتا ہے۔ کہ صحت و عافیت بھی رہے۔ مال و دولت میں بھی ترقی ہو۔ اور ہر طرح کے عیش و عشرت کے سامان اور مالی اور جانی آرام بھی ہوں۔ کوئی ابتلا بھی نہ آوے۔ اور پھر یہ کہ خدا بھی راضی ہو جاوے وہ ابلہ ہے۔ اور کامیابی حاصل نہیں کر سکتا۔ جن لوگوں پر خدا راضی ہؤا ہے ان کے ساتھ یہی معاملہ ہؤا ہے۔ کہ وہ طرح طرح کے امتحانوں میں ڈالے گئے اور مختلف مصائب اور شدائد سے ان کا سامنا ہؤا۔ حضرت ابراہیم پر دیکھو۔ کیسا نازک ابتلا آیا تھا اور پھر اس کے بعد سب نبیوں کے ساتھ یہی معاملہ رہا۔ یہاں تک کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ آگیا۔ دیکھو ان کو پیدا ہوتے ہی یتیمی کا سامنا ہؤا۔ یتیمی بھی تو بڑی بلا ہے۔ خدا جانے کیا کیا دکھ اٹھائے۔ اور پھر دعوے کرتے ہی مصیبتوں کا ایک پہاڑ ٹوٹ پڑا تھا۔

یاد رکھو۔ انبیاء کا دوسرا نام اہل بلا و اہل ابتلا بھی ہے۔ ابتلاؤں سے کوئی نبی بھی خالی نہیں رہا ایک روائت میں ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گیارہ بیٹے فوت ہوئے تھے اور پھر انبیاء کو تو رہنے دو امام حسینؓ کو دیکھو کہ ان پر کیسی کیسی تکلیفیں آئیں۔ آخری وقت میں جو ان کو ابتلا آیا تھا کتنا خوفناک ہے۔ لکھا ہے۔ کہ اس وقت ان کی عمر ۵۷ برس کی تھی اور کچھ آدمی ان کے ساتھ تھے۔ جب ۱۶ یا ۱۷ آدمی ان کے مارے گئے اور ہر طرح کی گھبراہٹ اور لاچاری کا سامنا ہؤا تو پھر ان پر پانی کا پینا بند کر دیا گیا اور ایسا اندھیر مچایا گیا۔ کہ عورتوں اور بچوں پر بھی حملے کئے گئے اور لوگ بول اٹھے۔ کہ اس وقت عربوں کی حمیّت اور غیرت ذرا بھی باقی نہیں رہی۔ اب دیکھو کہ عورتوں اور بچوں تک بھی ان کے قتل کئے گئے۔ اور یہ سب کچھ درجہ دینے کے لئے تھا۔ جاہل تو کہیں گے۔ کہ وہ گنہگار اور بداعمال تھے۔ اس لئے ان پر یہ تکلیف آئی۔ مگر ان کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ آرام سے کوئی درجہ نہیں ملا کرتا۔ جو لوگ ایک ہی پہلو پر زور دئے جاتے ہیں اور ابتلاؤں اور آزمائشوں میں صبر نہیں چاہتے۔ اندیشہ ہے کہ وہ دین ہی چھوڑ دیں جیسے کہ شیعہ لوگ ہیں۔ کہ اس حقیقت کو تو دیکھتے نہیں جو امتحانوں اور آزمائیشوں کے بعد حاصل ہؤا کرتی ہے اور نہ ہی اس کی پروا کرتے ہیں مگر سیاپا لگاتار کئے جاتے ہیں اور چھوڑنے میں نہیں آتے کیا امام حسین نے انہیں وصیت کی تھی کہ میرے بعد میرا سیاپا کرتے رہنا۔ یاد رکھو جتنے اولیاء اللہ اور مقرب لوگ گذرے ہیں ان کے بڑے بڑے سخت امتحان ہوئے ہیں اور جو پہلوں کا حال ہے وہ آنیوالوں کے لئے ایک سبق ہے یہ تو بڑی غلطی ہے کہ ایک طرف تو انسان چاہے۔ کہ ہر طرح کی آسودگی اور آرام ہو اور خوشنودی کے سب سامان مہیّا ہوں اور دوسری طرف مقرب اللہ بھی بنجاوے یہ تو ایسا مشکل ہے جیسے اونٹ کا سوئی کے ناکے میں سے گذر جانا۔ بلکہ اس سے بھی ناممکن۔ جب تک ابتلاؤں اور امتحانوں میں انسان پورا نہ اترے وہ کچھ نہیں بنتا۔ (الحکم)



فہرست مضامین

بدر قادیان
مورخہ ۲۳۔ رمضان المبارک ۱۳۲۵ھ مطابق ۳۱ اکتوبر ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۱۔ اُرِیْکَ مَا اُرِیْکَ وَعَجَائِبَ مَا یُرْضِیْکَ
ترجمہ۔ میں تجھے دکھاؤنگا جو کچھ دکھاؤنگا اور نیز وہ عجائب باتیں دکھاؤنگا۔ جن سے تو خوش ہوگا۔

۲۔ آپکے لڑکا پیدا ہوا ہے (یعنی آئندہ کسی وقت لڑکا پیدا ہوگا۔)

۳۔ رَدَّ اِلَیْھَا رَوْحُھَا وَرَیْحَانُھَا یعنی
تمہاری بیوی کیطرف تازگی اور تازہ زندگی واپس کیگئی۔

۴۔ وَاِمَّا تَرَیِنَّ اَحَدًا مِّنْھُمْ
اور اگر مخالفین یا معترضین میں سے تیرے پاس کوئی آدمی (ترین کے اسجگہ یہی معنے ہیں)

۵۔ اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلَامٍ حَلِیْمٍ۔
ہم تجھے ایک حلیم لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں

۶۔ یَنْزِلُ مَنْزِلَ الْمُبَارَکِ
ترجمہ۔ وہ مبارک احمد کی شبیہ ہوگا۔

۷۔ ساقیا آمدن عید مبارک بادت

۸۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ۔
ترجمہ۔ تحقیق اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور نیکی کرتے ہیں۔

فرمایا۔ بعض متوحش خوابیں بھی ہیں جیسا کہ بعض کو قبرستان میں دفن کیا ایک گوسپند مسلوخ دیکھا معلوم نہیں اسکی حقیقت کیا ہے اور کونسا محل ہے۔

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

میاں محمد عثمان صاحب گکوتی ملک برہما
میاں محمد اکبر صاحب ۔ سیلون
میاں عمر دین صاحب ۔ کریام نواں شہر جالندھر
میاں کرم دین صاحب ۔ بھڑی شاہ رحمان گجرانوالہ
مسمات سلیماں بی بی ۔ گوجر پور ضلع کٹک
مسمات پیر بی بی " " "
خواجہ شمس الدین صاحب مانڈلے برہما
مسمات خورشید بیگم ۔ علی پور کبیر والہ ملتان
مسمات رحمت بی بی " " "
میاں علی محمد صاحب بھمبر پور ضلع میرپور
مندا ۔ رعیہ۔ سیالکوٹ
روڈا " " "

عید فنڈ برادران! عید الفطر کا مبارک دن قریب آتا جاتا ہے۔ مدرسہ کے واسطے عید فنڈ کا ایک روپیہ فی کس جیساکہ ہمیشہ جمع ہوا کرتا ہے یا غریب احباب سے اس سے کم جسقدر وہ دے سکیں اور صدقہ فطر کی رقم مساکین کے واسطے جمع کرکے مدرسہ کے فنڈ میں بہت جلد ارسال فرما دیں۔ مدرسہ کی چونکہ کوئی خاص آمد نہیں ہے اور خرچ بہت ہو رہا ہے اسواسطے امداد کی بہت ضرورت ہے۔ مقامی انجمنوں کے سکرٹری صاحبان ابھی سے اس کے متعلق پوری توجہ کے ساتھ مناسب تجاویز کر رکھیں۔

مبارک نہائیت خوشی کی بات ہے۔ کہ دفتر الحکم میں لیتھو کی مشین آگئی ہے۔ جس پر کام شروع ہوگیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے جو فضل مسیح موعود کے شامل حال ہیں ان میں سے ایک یہ بات ہے۔ کہ اس چھوٹے سے گاؤں میں آپکے سلسلہ کی خدمت کے واسطے خدا تعالیٰ نے مشین بھی بھیجدی۔ ہم شیخ یعقوب علی صاحب کو اس پر مبارک باد کہتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے کارخانے کو اور بھی ترقی دے اور دینی خدمات کی ادائگی کی اس سے بھی بڑھکر ان کو توفیق دے۔

ضرورت دفتر بدر کے واسطے ایک محرر کی ضرورت ہے۔ تنخواہ سردست دس سے پندرہ تک ہوگی۔ درخواستیں جلد آنی چاہئیں۔

دعا مدد میں اپنی صحت جسمانی اور ترقی ایمان اور عمل صالح کی بجا آوری کے لئے دعا کا خواستگار ہوں۔

گر صاحبدلے روزے برحمت
کند بر حال این مسکین دعائے

طالب دعا۔ خاکسار نبی بخش

ترجمہ پارۂ اول مؤلفہ حضرت مولوی نور الدین صاحب کی قیمت بجائے چار آنہ کے صرف ۱ر کر دیگئی ہے اور دو آنے کے ٹکٹ بھیجنے سے ایک نسخہ ارسال کیا جا سکتا ہے۔
محمد عبد الرشید احمدی مالک مطبع صدبازار کیمپ میرٹھ

معائنہ مدرسہ مدرسہ تعلیم الاسلام کا معائنہ انسپکٹر صاحب و اسسٹنٹ انسپکٹر صاحب نے کیا۔ رائے بک میں رپورٹ فی الجملہ عمدہ لکھی ہے۔ مفصل آئندہ انشاء اللہ

شاخہائے صدر انجمن احمدیہ

بخدمت اخویم مکرم مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر اخبار بدر

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ جیسا کہ آپکے اخبار کے ذریعہ سے پہلے ہی احمدی احباب کو مطلع کیا جاتا رہا ہے ۔ انجمنون کا قیام ہر جگہ جہان کافی تعداد احمدیون کی موجود ہو نہائت ضروری ہے اس کے متعلق جس قدر تحریک کی گئی تھی ۔ اس مین اب کسی قدر کامیابی کا رنگ نظر آنے لگا ہے ۔ فالحمد للہ علی ذالک ۔

قواعد برائے شاخہائے صدر انجمن طبع کرا کر ہر جگہ احمدی احباب کیخدمت مین بھیجے گئے اور بعض جگہ انجمنین قائم ہو کر کام شروع ہو گیا ہے ۔ صدر انجمن احمدیہ نے بالفعل حسب ذیل مقامات پر تجربتہً انجمن ہائے ضلع قائم کی ہین اور ان انجمنون سے یہہ درخواست کی ہے ۔ کہ وہ اپنے علاقون مین مفصلات کے اندر انجمنین قائم کرکے رجسٹرون کی تکمیل کرین ۔ اور تعطیلات دسمبر سے پہلے پہلے اس کام کی تکمیل کی کوشش کرین ۔ ذیل کے مقامات پر انجمن ہائے ضلع قائم کی گئی ہین ۔

انجمن احمدیہ کپورتھلہ ۔ ریاست کپورتھلہ کے لئے ۔

انجمن احمدیہ سیالکوٹ ۔ ضلع سیالکوٹ کے لئے ۔

انجمن احمدیہ مالیر کوٹلہ ۔ ریاست مالیر کوٹلہ کے لئے ۔

انجمن احمدیہ شملہ ۔ ضلع شملہ کے لئے ۔

انجمن احمدیہ لاہور ۔ ضلع لاہور کے لئے ۔

انجمن احمدیہ کوئٹہ ۔ ضلع کوئٹہ وغیرہ کے لئے ۔

انجمن احمدیہ پشاور ۔ ضلع پشاور کیلئے تحصیل صوابی ہوتی شامل نہین ہین ۔

انجمن احمدیہ مردان بتحصیل ومردان کے لئے ۔

انجمن احمدیہ گجرات ۔ ضلع گجرات کے لئے ۔

انجمن احمدیہ ڈیرہ غازیخان ۔ ضلع ڈیرہ غازیخان کے لئے ۔

انجمن احمدیہ چندوسی ضلع مراد آباد کے لئے ۔

انجمن احمدیہ بھٹنڈہ ۔ ملازمین ریلوے کیلئے ۔

انجمن احمدیہ قادیان دارالامان ۔ ضلع گورداسپور کیلئے ۔

انجمن احمدیہ بنگہ ۔ ضلع جالندہر کے لئے ۔

انجمن احمدیہ پٹیالہ ۔ ریاست پٹیالہ کے لئے ۔

انجمن احمدیہ لکھنؤ ۔ ضلع لکھنؤ کے لئے ۔

انجمن احمدیہ مظفر نگر ۔ ضلع مظفر نگر اور نجیب آباد کیلئے

انجمن احمدیہ کراچی ۔ ضلع کراچی کے لئے ۔

انجمن احمدیہ گموئی ومنبو ۔ کمشنری گموئی کے لئے ۔

انجمن احمدیہ امرتسر ۔ ضلع امرتسر کے لئے

انجمن احمدیہ بستی وریام ملانہ ضلع جہنگ کیلئے ۔

انجمن احمدیہ انبالہ ۔ ضلع انبالہ کیلئے ۔

انجمن احمدیہ سہارنپور ۔ ضلع سہارنپور کیلئے ۔

انجمن احمدیہ الہ آباد ۔ ضلع الہ آباد کیلئے ۔

انجمن احمدیہ حیدر آباد دکن ۔ ریاست حیدر آباد دکن کیلئے ۔

اس وقت جناب کو تکلیف دینے سے میری غرض ایک اور ہے اکثر اوقات ایسا ہوتا ہے ۔ کہ ایک نیک کام شروع ہو کر چھوٹی چھوٹی رکاوٹون سے یا محض سستی سے وہ رک جاتا ہے میری یہ استدعا سب احمدی احباب ۔ بالخصوص ان احمدی انجمنون کیخدمت مین یہ ہے ۔ کہ اس کام مین کسی روک اور مشکل کی پرواہ نہ کرین بلکہ جس مستعدی کے ساتھ اس کو شروع کیا ہے اس سے بھی زیادہ مستعدی اور دینی جوش سے اسکی تکمیل کی کوشش کرین صدر انجمن بھی انشاء اللہ اس کام مین ہر طرح کی امداد کیلئے تیار ہے اور اپنے وعدہ کیمطابق انجمن صدر نے انجمن ہائے ضلع کیخدمت مین بجٹ اخراجات ۱۹۰۶ء بھیج بھی دیئے ہین ۔ مین صدر انجمن کی طرف سے ان تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہون جنہون نے اس کار خیر مین سبقت کرکے ایک نظم قائم کرنا چاہا ہے بالخصوص قابل شکریہ ایڈیٹر صاحب الحکم ہین جو اس کیلئے اکثر اپنے قیمتی اخبار مین احباب کو توجہ دلاتے رہتے ہین اور ایسا ہی ایڈیٹر صاحب بدر جو ایڈیٹر صاحب الحکم کی طرح ہر قسم کی قومی تحریکون مین لگے رہتے ہین ۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء اور انجمنون مین خاص طور پر قابل شکریہ انجمن ضلع سیالکوٹ ہے جسنے اپنے ضلع مین نظم قائم کرنیکو صدر انجمن سے بھی پہلے محسوس کیا اور بہت کچھ ہمت کی اور کر رہے ہین ہر ایک تجویز مین برکت ڈالنے والا اور اس کو کامیاب کرنیوالا اللہ تعالیٰ ہی ہے مگر انجمن ضلع سیالکوٹ نہ صرف بہت سی مفید اور نیک تجاویز کے پیش کرنے مین ہی بلکہ ان تجاویز پر عمل کرکے دکھانے مین بھی سبقت لے گئی ہے خدا تعالیٰ اس جماعت کے ارکین وجملہ افراد کو جزائے خیر دے ۔ اسیوقت مجھے ذیل کی مطبوعہ چٹھی میرے مکرم سید حامد شاہ صاحب سکرٹری انجمن ضلع سیالکوٹ کی طرف سے پہونچی ہے جس کو مین اس غرض سے آپکے قیمتی اخبار مین طبع ہونے کیلئے بھیجتا ہون کہ تا اس نمونہ کو دیکھکر دوسرے انجمنہائے ضلع بھی عملی کارروائی مین سعی کرین اور جلد کرین دراصل بہت تھوڑا وقت رہ گیا ہے اور یہ کام بڑا اہم ہے اور صدر انجمن احمدیہ کی یہ خواہش ہے ۔ کہ تعطیلات دسمبر مین جب احباب جلسہ پر تشریف لاوین تو اس وقت تک انجمنونکا نظم پوری طرح سے قائم ہو چکا ہو مین امید کرتا ہون کہ دیگر احمدی انجمنین عملی کارروائی کی خوشخبری سنا کر بہت جلد خاکسار کو اور صدر انجمن احمدیہ کو مشکور فرما دینگے اور اس جواب کے لئے بہت دیر انتظار مین نہ رکھینگے ۔ اور جن اضلاع سے ابھی تک انجمن ضلع قائم کرنیکی درخواست نہین آئی وہ بھی اسطرف توجہ فرما دینگے چٹھی مذکورہ جناب سکرٹری صاحب انجمن ضلع سیالکوٹ جو دراصل وہ چٹھی ہے جو انہون نے اپنے ضلع کے احمدی احباب مین شائع کی ہے ذیل مین درج ہے ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلے علےٰ رسولہ الکریم ۔

اخویم جبی فی اللہ ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ مجھ کو انجمن احمدیہ ضلع سیالکوٹ کی طرف سے ہدایت کی گئی ہے ۔ کہ آپ کیخدمت مین اس کارروائی کی اطلاع دیجائے جو اجلاس منعقدہ ۱۳ ۔ اکتوبر ۱۹۰۶ء مین حسب منشاء قاعدہ (۵) قواعد شاخہائے مرتبہ صدر انجمن احمدیہ قادیان دربارہ انتخاب عہدہ داران جدید عمل مین آئی ہے سو مین حسب ہدایت طبع شدہ انتخاب کارروائی جلسہ منعقدہ ۱۳ ۔ اکتوبر کو اس عریضہ کے شامل کرکے ارسال خدمت کرتا ہون ۔ اس انتخاب عہدہ داران کی اطلاع آپ کیخدمت مین اس لئے دیجاتی ہے کہ تا آئندہ آپ حسب منشاء قاعدہ نمبر ۱ قواعد شاخہائے اپنی تمام انجمنون کے ہر قسم کے چندے انجمن ضلع کی معرفت صدر انجمن احمدیہ قادیان کی خدمتمین ارسال کرین اور آئندہ بہ پابندی قواعد جدید کوئی رقم کسی قسم کی براہ راست انجمن احمدیہ صدر قادیان مین ارسال کرنے سے اجتناب کرین تاکہ انتظام مجوزہ صدر انجمن احمدیہ قادیان احسن طریق سے حسب منشاء قواعد عمل مین آوے آپ قواعد جدید متعلقہ شاخہائے کے قاعدہ نمبر (۶) مین ہر ایک عہدہ دار منتخبہ کے فرائض ملاحظہ کرینگے ۔ اور انتخاب طبع شدہ مشمولہ عریضہ ہذا سے آپکو وہ معزز عہدہ داران معلوم ہونگے جو باتفاق رائے جلسہ منعقدہ ۱۳ ۔ اکتوبر ۱۹۰۶ء مین مقرر ہوئے ہین بہ پابندی قواعد جدید آپکو ضروری ہوگا کہ آپ آئندہ ہر ایک عہدہ دار کے متعلق اس کے فرائض کا لحاظ رکھین ۔

۲ ۔ نیز مجھے ہدائت کیگئی ہے کہ مین حسب منشاء رزولیوشن نمبر ۱) اجلاس منعقدہ ۲۰ ۔ اکتوبر ۱۹۰۶ء انجمن ضلع سیالکوٹ آپکی خدمت مین صدر انجمن احمدیہ قادیان کے کارڈ مورخہ ۱۳ ۔ اکتوبر ۱۹۰۶ء کی نقل پیش کرون جو اپنے مقاصد اور اغراض کی تکمیل کیواسطے سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان نے انجمن ضلع سیالکوٹ کے پاس ارسال فرمایا ہے وہو ہذا ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ۔ از دفتر سکرٹری صدر انجمن قادیان دارالامان ۔ بخدمت سکرٹری صاحب انجمن احمدیہ سیالکوٹ ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ (۱) مجلس ناظم صدر انجمن احمدیہ قادیان نے اپنے اجلاس منعقدہ ۲۹ ۔ ستمبر ۱۹۰۶ء مین بروئے رزولیوشن نمبر ۴۵ پاس کیا ہے کہ انجمن احمدیہ سیالکوٹ کو انجمن ضلع مقرر کیا جاوے اس کا علاقہ ضلع سیالکوٹ ہوگا ۔ اس لئے بروئے فیصلہ رزولیوشن مذکورہ آپکی خدمتمین عرض کیا جاتا ہے کہ تعطیلات دسمبر سے پہلے پہلے اپنے ضلع مین انجمن کی شاخین قائم کرکے رجسٹرات مندرجہ قواعد کی تکمیل کرین اور چندہ کی وصولی کرین اور ہر طرح کی تکمیل سے دفتر ہذا کو مطلع کرکے ممنون فرماوین (۲) بروئے قاعدہ ۸ قواعد شاخہائے صدر انجمن احمدیہ قادیان بجٹ اخراجات وآمد صدر انجمن احمدیہ برائے ۱۹۰۶ء ارسال ہے براہ مہربانی حسب قاعدہ مذکورہ بہت جلد اپنی تنقیح کرکے اپنی رائے کے ساتھ واپس ارسال فرماوین والسلام ۔ دستخط محمد علی سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان ۱۳ اکتوبر ۱۹۰۶ء ۔ اس کارڈ کے پیش کرنیکے بعد مین حسب ہدایت انجمن احمدیہ ضلع سیالکوٹ بذریعہ عریضہ ہذا آپ کیخدمت مین اطلاع دیتا ہون آپ ۱۷ ۔ نومبر ۱۹۰۶ء کی صبح کو یہان پہنچ جاوین جو تاریخ آپکی شمولیت جلسہ کی قرار پائی ہے اس جلسہ مین قواعد جدیدہ پر مزید غور ہوگی ۔ تاکہ آئندہ ایسا احسن طریق تیار کیا جاوے کہ جس سے کارڈ مرسلہ صاحب سکرٹری کا منشاء بتحمل پورا ہو جاوے ۔ مجھے یہ بھی کہا گیا ہے ۔ کہ مین آپ کیخدمت مین عرض کردون ۔ کہ آپ کم سے کم ایک ہفتہ پیشتر تاریخ مقررہ یعنی ۱۷ ۔ نومبر ۱۹۰۶ء کی شمولیت جلسہ کے اطلاع دین اور نیز اطلاع دین کہ عین جلسہ کے دن یا اس سے پیشتر کس وقت آپ تشریف لاوینگے اور امید ہے کہ آپ ہر ایک روک کو اگر کوئی پیش آجاوے ۔ دور کرکے اس جلسہ مین شامل ہوجیے ۔ اگر ممکن ہو تو مختصر سا بسترہ بھی اپنے ہمراہ لے آوین ۔ ۲۰ ۔ اکتوبر ۱۹۰۶ء ۔ خاکسار میر حامد شاہ جنرل سکرٹری انجمن احمدیہ ضلع سیالکوٹ ۔

سندھ سے ایک خط

میں نے سنا ہے۔ ایک مولوی صاحب ناظرین اخبار بدر میں سے مجھے روبرو آکر یہ نصیحت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی بیعت کو گناہ سمجھ کر توبہ کر دوں۔ معاذ اللہ۔ میں ان کی خدمت میں ادب سے عرض کرتا ہوں کہ وہ اس ارادہ سے باز آجائیں اور جو رسالہ وہ حضرت صاحب کے برخلاف لکھ رہے ہیں ان کی نسبت میری یہ عرض ہے۔ کہ پہلے وہ اپنی حالت اور عادات تو دیکھیں۔ پھر رسالہ لکھیں۔ عصمت بی بی بے چادری کی مثال ان کے حسب حال۔

راقم۔ ایک احمدی۔ سندھی

احمدی قوم کا اخباری و تجارتی پہلو

عرصہ ہوا جن دنوں میں شیخ یعقوب علی صاحب شیرازۂ قوم پر مضمون لکھا کرتے تھے۔ ان دنوں میں میں نے بھی ایک مضمون بسرخی شیرازہ قوم کا اخباری پہلو لکھا تھا۔ آہ! نہ تو شیخ صاحب کی دلی ہمدردی اور مفید عام مضمونوں پر قوم نے کچھ توجہ کی اور نہ ہی میرے اخباری پہلو کے مضمون پر۔

آج وکیل میں ثناء اللہ امرتسری کا ایک مضمون عزیز مبارک احمد مرحوم کے انتقال پر لکھا ہوا جو میری نگاہ میں گذرا تو معاً قوم کی خدمت میں ایک مرتبہ پھر یہ درخواست پیش کرنے کا خیال پیدا ہوا۔ اگر قوم نے میری اس درخواست پر دلی توجہ سے کام لیا تو ہمیں ایسے سڑے ہوئے مضمونوں کے دیکھنے کا موقع ہی نہ ملیگا کہ جن کی بدبو سے دماغ پراگندہ ہو۔

اے قوم! کیا یہ سچ نہیں ہے کہ دنیوی خبروں کے حاصل کرنیکے لئے تیرا بہت سا روپیہ دوسرے اخباروں کی نذر ہوتا ہے؟ پس اگر یہ سچ ہے تو کیوں اس روپیہ کو گھر ہی میں رکھنے کا انتظام نہیں کیا جاتا؟ ایک چھوڑ کر دو مقتدر پرچے تیرے اپنے موجود ہیں۔ بفضلہ اب تو تین تک کے چھاپہ خانے تیرے اپنے ہو گئے ہیں۔ پھر بھلا دنیوی خبروں کے حاصل کرنے کے لئے تو غیروں کی کیوں محتاج ہوتی ہے۔ جنمیں تیرے اور تیرے آقا کی نسبت آئے دن سڑے ہوئے مضمون نکلتے رہتے ہیں آہ! بے غیرتی روپیہ گرہ سے دیکر گالیاں سننا۔ صرف تیری تھوڑی سی جنبش پر اخباروں کے حجم بڑھ سکتے ہیں اور تازی تازی خبریں دینی اور دنیوی ہر بلاد کی بڑی آسانی سے تجھ کو مل سکتی ہیں۔

اگر تو یہ کہے کہ دین کو دنیا پر مقدم سمجھتے ہوئے ہمیں دنیوی خبروں کی کچھ ضرورت نہیں تو پھر امام الوقت سے فتویٰ حاصل کرلیں۔ دین کو دنیا پر مقدم سمجھنے سے یہ مطلب تو نہیں ہے کہ دنیا کو بالکل ہی چھوڑ دینا چاہیئے۔ ہمارے اعلیٰ حضرت مسیح الوقت سول وغیرہ سے اخبارات سے تازہ خبریں ہر گوشہ زمین کی معلوم کیا کرتے ہیں۔ پھر اے قوم! کیوں اندھیری زندگی بسر کرنے کا خبط سمایا ہے یا تیرے دماغ میں دین کے ساتھ دنیوی معلومات کے بڑھانے کی طاقت نہیں رہی یا تو اس پہلو کو گناہ کبیرہ سمجھی ہوئی ہے اگر ایسا ہی ہے تو مجھ جیسے ناواقفوں کی واقفیت کے لئے مصلح قوم سے فتویٰ لے کر شائع کردے اور اگر تو سمجھتی ہے کہ مصلح قوم اس قسم کا فتوے دینے کا نہیں ہے تو میری ناقص رائے کیساتھ متفق ہو کر ہر دو اخباروں کے حجم بڑھانے کی کوشش کر! ہمارے ہر دو اخباروں کے دفتروں میں تبادلہ پر دنیا جہان کے اخبار آتے ہیں پس ان سے تازہ تازہ خبریں اخذ کرکے تجھ تک پہونچانے کا ذخیرہ ضرورت سے زیادہ پیشتر ہی موجود ہے۔ بالآخر اگر وہاں کچھ دیر ہے تو تیری توجہ اور درخواست کی ہے

دیکھیں تو کب تک نہیں کرتے تیرے دل میں اثر
ہم بھی نالے اپنے جذب دل سے کھینچے جائینگے

اب میں اخباری پہلو کو قوم کے انصاف پر چھوڑ کر تجارتی پہلو کی طرف جھکتا ہوں جو سب سے زیادہ ضروری امر ہے وھو ہذا۔

اتفاق حسنہ سے دیر کے بعد مجھ کو قادیان دو تین روز بسر کرنیکا موقع ملا اس قلیل رہائش میں میں نے وہاں بہت سے عجائبات دیکھے انمیں سے نمونہ از خروارے۔ کچھ تھوڑا سا حال لکھتا ہوں سب سے عجیب امر میرے دیکھنے میں یہ آیا کہ دونوں مسجدوں میں نماز کیوقت کوئی صاحب تو سینہ پر ہاتھ باندھے کھڑے ہیں اور کوئی ناف سے نیچے کوئی داڑھی کا صفایا کئے ہوئے مونچھوں کو ساتھ لئے ہوئے کھڑے ہیں اور کوئی صوفیانہ داڑھی سے سجے ہوئے کھڑے ہیں ایک زور کر آمین کہتا ہے تو دوسرا اس کے پاس آہستہ سے آمین کہہ رہا ہے نہ اسکو اس سے کچھ گلہ ہے اور اس کو اس سے کچھ کدورت ہے۔ غرض سخت مختلف پارٹیوں کے افراد کا وہاں ایسا اجتماع دیکھنے میں آیا۔ کہ اس سے پہلے تیس چالیس برس کی ایک دراز زندگی میں کبھی دیکھنے میں نہیں آیا تھا سچ تو یہ ہے۔ کہ یہ متضاد خیالات کے بہت سے افراد کا ایک مسجد میں حقیقی بھائیوں کیطرح جمع ہونا اس مہدی الوقت کی تعلیم کا ہی نتیجہ ہے۔ چونکہ مجھ کو تواریخ سے زیادہ اُنس ہے اس لئے ان متضاد فرقوں کا اجتماع میرے خیالات کو اس زمانہ کیطرف لے گیا کہ جب نا عربی باہمی تلواریں چلا کرتی تھیں جن کینہ کا اثر ابتک سینوں میں بھرا چلا آتا ہے مگر سبحان اللہ وبحمدہ اس جھنڈا کے نیچے آجانیوالوں کا بغیر جہاد و تلوار کے عجیب غریب ناممکن الطریقہ پر خود بخود فیصلہ ہوتا جاتا ہے جب میں نے صدہا سال کے بچھڑے ہوؤں کو یوں شیر و شکر ہوئے دیکھا تو اس وقت میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ اگر یہ قوم باہمی سرمایہ سے ایک تجارتی کمپنی تیار کرے تو انشاء اللہ اعلیٰ پیمانہ کی ہو بفضلہ یہ قوم مسلمانوں کی بیشانیوں سے باہمی ملکر کام نہ کرنیکا دھبہ دھو سکتی ہے اب میں اپنے خیالات کو بذریعہ ہر دو اخبارات قوم کے سامنے پیش کرکے استفسار کرتا ہوں کہ بتا! اے قوم! تو بقول رسول اکرم جنت میں داخل ہونیکی اس سبیل کو بھی جاری کرنا چاہتی ہے۔ اول من یدخل الجنۃ التاجر الصدوق۔ اگر باسانی کرنا چاہتی ہے تو باضابطہ ایک تجارتی کمپنی کا بنیادی پتھر بسم اللہ پڑھ کر رکھدے۔ بفضلہ حتی الوسع مجھے بھی اپنا شریک سمجھ۔

خاکسار غلام محمد پھلوری۔ حال شاہ پور کنڈی ضلع گورداسپور

افغانوں کے قومی خصائل

مسٹر مارٹن انجینیر انچیف افغانستان نے جو ۸ سال تک کابل میں رہے ہیں ایک کتاب تصنیف کی ہے جس میں کابل کے حالات لکھے ہیں۔ امیر عبدالرحمن مرحوم کے جابرانہ عہد حکومت کی بابت لکھا ہے کہ انکو سخت خونخوار اور وحشی اور عیار قوم کے درمیان اپنا دبدبہ قائم کرنا تھا۔ خود امیر مرحوم نے ایک مرتبہ اپنی رعایا کے مزاج کی کیفیت معلوم کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ ہمنے ابتدا سے حکومت سے اب تک ایک لاکھ آدمی قتل کرائے ہیں۔ بعض موضع جات سے ۲ ہزار سے ۹۰ ہزار روپے تک جرمانہ وصول کیا۔ جہاں کہیں کوئی مجرم سرزد ہوا۔ دس دس میل تک لوگوں سے جرمانہ وصول نہ ہوا۔ تو دو تین رجمنٹیں مقیم رکھی جاتی تھیں جب افغان سپاہی کسی گاؤں میں مقیم ہو۔ تو وہ دیہاتیوں کے گھر سے ہر ایک عمدہ شے حاصل کر سکتا ہے۔ سب سے عمدہ کمرہ۔ سب سے عمدہ بستر اور سب سے عمدہ اور اچھا کھانا۔ اور اگر مرغی بھیڑ موجود نہ ہو۔ تو اہل خانہ کو کہیں نہ کہیں سے تلاش کرکے لانا ہوگا۔ کیونکہ پھر بندوق کے کندوں سے اس کی خبر لی جاتی ہے۔ اور اس طرح سے جرمانہ جلدی وصول ہو جاتا ہے۔ (آرمی نیوز)

المفتی

۱۱۱ فاتحہ خلف امام ایک شخص کا سوال پیش ہوا کہ کیا فاتحہ خلف امام پڑہنا ضروری ہے فرمایا ضروری ہے۔

۱۱۲ رفع یدین اسی شخص کا سوال پیش ہوا۔ کہ کیا رفع یدین ضروری ہے فرمایا۔ کہ ضروری نہین جو کرے تو جائز ہے۔

۱۱۳ بدہ کا روزہ سیالکوٹ سے ایک دوست نے دریافت کیا ہے۔ کہ یہان چاند منگل کی شام کو نہین دکہیا گیا بلکہ بدہ کو دکہیا گیا ہے۔ اس واسطے پہلا روزہ جمعرات کو رکہا گیا تہا۔ اب ہم کو کیا کرنا چاہیئے۔ حضرت نے فرمایا۔ کہ اس کے عوض مین ماہ رمضان کے بعد ایک اور روزہ رکہنا چاہیئے۔

۱۱۴ جایز نکاح سوال پیش ہوا کہ ایک احمدی لڑکی ہے جس کے والدین غیر احمدی ہین والدین اس کی ایک غیر احمدی کے ساتہہ شادی کرنا چاہتے تہے اور لڑکی ایک احمدی کے ساتہہ کرنا چاہتی تہی والدین نے اصرار کیا عمر اس کی اسی اختلاف مین بائیس سال تک پہونچ گئی۔ لڑکی نے تنگ آکر والدین کی اجازت کے بغیر ایک احمدی سے نکاح کر لیا۔ نکاح جایز ہوا یا نہین۔ حضرت نے فرمایا۔ کہ نکاح جایز ہو گیا۔

۱۱۵ امام مقتدیون کا خیال رکہے سوال پیش ہوا۔ کہ ایک پیش امام ماہ رمضان مین مغرب کے وقت لمبی سورتین شروع کر دیتا ہے۔ مقتدی تنگ آتے ہین۔ کیونکہ روزہ کہول کر کہانا کہانے کا وقت ہوتا ہے۔ دن بہر کی بہوک سے ضعف لاحق حال ہوتا ہے بعض ضعیف ہوتے ہین۔ اس طرح پیش امام اور مقتدیون مین اختلاف ہو گیا ہے۔ حضرت نے فرمایا۔ کہ پیش امام کی اس معاملہ مین غلطی ہے۔ اس کو چاہیئے۔ کہ مقتدیون کی حالت کا لحاظ رکھے۔ اور نماز کو ایسی صورت مین بہت لمبا نہ کرے

۱۱۶ داڑہی اور موچہہ داڑہی اور موچہہ کے متعلق ذکر آیا کہ نئے نئے فیشن نکلتے ہین کوئی داڑہی منڈاتا ہے۔ کوئی ہر دو داڑہی اور موچہہ منڈاتا ہے۔ حضرت نے فرمایا۔ مستحسن یہی بات ہے جو شریعت اسلام نے مقرر کی ہے کہ موچہین کٹائی جاوین اور داڑہی بڑہائی جاوے۔

قانون انسداد مجالس باغیانہ

۱۸۔ ماہ رواں کو وائسرائے بہادر کی امپیریل لیجسلیٹو کونسل کے سامنے ایک ایسا مسودہ پیش ہونیوالا تہا جو ایسے جلسوں پر عائد ہوگا۔ جن کے انعقاد سے اشاعت بغاوت یا امن عامہ مین نقص واقع ہونے کا احتمال ہو اس واسطے ان جلسون کے انسداد کے واسطے حسب ذیل دفعات اس قانون مین وضع کی گئی ہین۔

اول۔ اس قانون کا نام قانون انسداد مجالس مغویانہ ۱۹۰۷ء ہوگا۔

۲۔ یہ قانون تمام برٹش ہندوستان پر عائد ہوگا دیسی ریاستین اس سے مستثنیٰ ہین۔ مگر اس پر صرف ایسے صوبون مین عملدرآمد ہوگا۔ جن کا گورنر جنرل باجلاس کونسل وقتاً فوقتاً گزٹ ہند مین اعلان کریگا۔

دوم۔ صوبون کی گورنمنٹین اپنے لوکل گزٹون مین اس صوبہ کے تمام علاقہ یا اس کے کسی حصہ مین جس کا اعلان گزٹ ہند مین ہو چکا ہے۔ جلسون کا امتناع مشتہر کر سکتے اور اس حصہ کو مشتہر رقبہ قرار دیا جا سکتا ہے۔

سوم (۱) اس قانون مین "پبلک میٹنگ" (جلسہ عام) سے ایسا جلسہ مراد ہے جہان ہر کوئی جانے کا مجاز ہے یا جہان کسی ایسے بحث پر بحث ہونے والی ہو جس سے بدمزگی یا نقص امن واقعہ ہونے کا احتمال ہو۔ یا جہان کسی ملکی مسئلہ پر حاضرین مین سے ایک یا زیادہ آدمی بحث کرنیوالے ہون۔ اور جہان اس قسم کے مضمون کے متعلق تحریری یا چہپے ہوئے اور اشتہار نمایان کئے جاتے ہون یا تقسیم کئے جاتے ہون۔

(۲) اگر کسی پرائیویٹ جگہ مین جلسہ کیا گیا ہو اور داخلہ ٹکٹون سے یا کسی اور ذریعہ سے محدود ہو تو بہی ایسا جلسہ "پبلک میٹنگ" سمجہا جاویگا۔

(۳) بیس آدمیون کا مجمع بہی اس قانون کی رو سے پبلک میٹنگ شمار ہوگا۔ تاوقتیکہ اس کے خلاف ثابت نہ کیا جاوے۔

چہارم (۱) رقبہ مشتہرہ کوئی جلسہ عام منعقد نہین ہوگا (۲) تاوقتیکہ سات روز پیشتر ان عقائد جلسہ کی تحریری اطلاع پولیس سپرنٹنڈنٹ یا پولیس کمشنر کو نہ دیگئی ہو۔

(ب) پولیس سپرنٹنڈنٹ یا پولیس کمشنر سے تحریری اطلاع حاصل کئے بغیر کوئی جلسہ منعقد نہین کیا جاویگا۔

(۳) پولیس کا ہر ایک افسر جو انسپکٹر سے کمتر درجہ کا نہ ہوگا۔ اس قسم کے جلسہ کی کارروائی کی رپورٹ تیار کرنے کو تحریری ہدایت سے ایک دو پولیس افسران یا دیگر اشخاص کو جلسہ مین بہیج سکتا ہے۔

پنجم۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ یا پولیس کمشنر جیسی حالت ہو جب چاہے تحریری حکم سے مشتہرہ رقبہ کے اندر ایسے جلسونکا ممانعت کر سکتا ہے جس سے اسکی رائے مین بغاوت یا بد دلی پہیلنے یا امن عامہ مین نقص واقعہ ہونیکا احتمال ہو۔

ششم۔ جو شخص ایسا جلسہ منعقد کریگا یا اسمین مستعد حصہ لیگا جس کی بابت ضمن دفعہ ۴ (۱) اجازت نہ لیگئی ہو یا تحریری اطلاع نہ دیگئی ہو (T) قید کی جسکی میعاد ۶ ماہ سے زیادہ نہ ہوگی سزا دیجاویگی یا جرمانہ اور قید دونوں کی سزا دیجا سکتی ہے۔

(۳) ہر ایک جلسہ جس کا امتناع دفعہ ۵ مین کیا گیا ہے۔ تعزیرات ہند کی فصل نمبر ۸ اور ضابطہ فوجداری ۱۸۹۸ء کی فصل نہم کی معنی رو سے ناجائز مجمع سمجہا جائیگا۔

ہفتم۔ کوئی آدمی رقبہ مشتہرہ رقبہ کی کسی پبلک جگہ مین یا کسی جگہ مین لوگ عموماً جمع ہوئے ہین ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ یا پولیس کمشنر سے تحریری اجازت حاصل کئے بغیر کسی ایسے مضمون پر جس سے بدمزگی یا امن عامہ کی نقص کا احتمال ہو لیکچر دے یا تقریر کرے یا کسی ملکی مضمون کے متعلق چہپے ہوئے رسالے یا مضمون کو تقسیم کرے یا تحریری کاغذ نمایان کرے بلا وارنٹ گرفتار ہو سکتا ہے اور اسے قید کی سزا دی جاسکتی ہے۔ جس کی میعاد چہہ ماہ سے متجاوز نہ ہوگی۔ یا جرمانہ اور قید ہر دو قسم کی سزا دی جاسکتی ہے۔

ہشتم۔ قواعد مجالس جو ماہ مئی مین نافذ کیا گیا تہا اس قانون سے منسوخ کیا جاتا ہے

(۱۲) ضمن (۲) دفعہ اول قواعد مجالس کی رو سے جو اعلان نافذ کئے گئے ہون وہ بدستور مروج رہین گے اور ان کا اجرا اس قانون کی دفعہ ۲ کے رو سے سمجہنا چاہیئے۔

(۳) قواعد مجالس ماہ مئی گذشتہ کے عملدرآمد پر جس کے متعلق اس قانون مین کوئی ذکر نہین ہے۔ کوئی اثر نہ ہوگا۔ اگر کوئی کارروائی ان قواعد کے رو سے کی گئی ہو یا کوئی شخص قواعد مذکور کی خلاف ورزی سے سزایاب ہوا ہو یا تفتیش کی کارروائی کی گئی ہو۔ یا کوئی قانونی کارروائی کی گئی ہو تو وہ بحال اور جاری رہے گی اور سزا دی جاسکتی ہے گویا کہ قواعد مذکورہ منسوخ نہین ہوئے ہین

(الحکم)

ڈائری

القول الطیب

انبیائے غیر اقوام | ایک صاحب نے حضرت سے دریافت کیا کہ ایران کے بزرگ زرتشت کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے۔ آیا وہ نبی تھا یا نہیں۔ فرمایا میں تو یہ کہتا ہوں کہ آمنت باللہ و ملائکتہ و کتبہ و رسلہ۔ ہم تو خدا تعالیٰ کی تمام کتابوں اور تمام رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ باقی رہی یہ تفصیل وہ کون تھے اور کہاں کہاں تھے اور کس ملک میں رہتے تھے۔ اس کو ہم نہیں جانتے۔ خدا تعالیٰ نے بھی قرآن شریف میں یہی فرمایا ہے کہ بعض انبیاء کا ذکر کیا ہے اور بعض کا نہیں کیا گیا۔ ہر ملک میں خدا تعالیٰ کی مخلوق [illegible] ہے۔ ہم ایسا نہیں کر سکتے کہ [illegible] ہمیشہ انبیاء سے خالی رہی ہے۔ [illegible] میں بھی خدا تعالیٰ کے پیغمبر گذرے ہیں [illegible] [illegible] [illegible] کے درمیان نبی مانا گیا ہے۔ مثلاً کرشن۔ رامچندر۔ زرتشت بدھ وغیرہ ان سب کے متعلق ہم کو نیک ظن رکھنا چاہیئے اور ان کے متعلق جو قصے مشہور ہیں ان کی طرف نہیں جانا چاہیئے کیونکہ جب زمانہ بہت گذر جاتا ہے تو باتیں کچھ کی کچھ مشہور ہو جاتی ہیں اور کتابوں کے درمیان تحریف لفظی بھی ہو جاتی ہے اور تحریف معنوی بھی ہو جاتی ہے۔ پرانی کتابیں چلی آتی ہیں۔ کیا کچھ تغیرات ان کے درمیان زمانہ کے انقلابات کی وجہ سے ہوتے رہے ہیں چونکہ ان کے ساتھ خدا تعالیٰ کی حفاظت نہیں ہے اس واسطے ان کی حالت دگرگون ہوتی رہی۔ محفوظ تو قرآن شریف ہی ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے اس کی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے۔ حضرت عمر نے پارسیوں کو اہل کتاب میں داخل سمجھا تھا اور ان کے ساتھ وہی سلوک کیا تھا جو کہ اہل کتاب کے ساتھ کرنا چاہیئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بھی یہی طریق تھا۔ ایسے جلیل القدر اصحاب کی رائے کی اس معاملہ میں قدر کرنی چاہیئے اس طرح ایک فیصلہ شدہ امر ہو جاتا ہے۔

خط و کتابت۔ جو صاحب خط کا جواب چاہتے ہیں وہ جوابی کارڈ یا ٹکٹ ساتھ ارسال فرما دیں۔ **مینجر**

مسیح موعود کی بیعت میں ہماری عذر

ایک دن اک شخص تھا کو مل پڑا بالاتفاق
ہنس کر پوچھا جو میں نے مولوی صاحب کہاں
آپ نے منہ کو پھیر کر پھیر کر داڑھی پہ ہاتھ
یہ سخن فرمایا مدت سے رہتا ہوں یہاں
مال و دولت سے بہت آسودگی ہے ہر طرح
فضل سے مولا کے گھر میں لڑکے اور کچھ لڑکیاں
لڑکیاں کچھ ہیں کنواری اور کچھ شادی شدہ
[illegible] اور اک کھول بیٹھا ہوں دکان
ایک کی معقول تنخواہ ہے خدا کے فضل سے
[illegible]
[illegible]
[illegible] اپنے کا بیان
[illegible]
آپ فرمانے لگے [illegible]
[illegible] مسلمانوں میں بگڑا مذہبی
ایک اب فرقہ نیا نکلا ہے اندر قادیان
اہل سنت اور صوفی میں پڑا تھا جو فتور
کچھ نہیں باقی رہا مرزے نے اٹھ کے درمیان
تب کہا میں نے کہ حضرت کون حق پر آج ہے
آپ فرمانے لگے تم سچ اگر پوچھو میاں
واقعی مرزا امام اور ہے مسیح اس دہر میں
تک جو اس میں اب کرے بے دین ہو وہ بدگمان
بولا میں حضرت کہ اب پھر ماننے میں عذر کیا
حضرت مہدی کے جب پورے ہوئے سارے نشان
مال و دولت بہت کوئی خوشامد ہے نہیں
بعد مرنے کے خدا لیگا تمہارا امتحان
آپ فرمانے لگے یہ تو سب کچھ سچ ہے
سب میں اک مشکل ہے جتنی ہیں مجھے دشواریاں
یاں پاس کے موضع کے ہیں گجر بلاتے وہ مجھ کو
باہرہ کی نہ دیں گے بند کر دیں گے ٹکیاں

احمدیہ خواتین کیواسطے حصول ثواب کا ایک موقعہ

بہت سی صاحب مقدرت احمدیہ خواتین ایسی ہیں۔ کہ رسم زمانہ کے مطابق ناخواندہ ہونے کے سبب وہ اخبار کی خریدار نہیں بن سکتیں۔ ان کے واسطے ایک ثواب کا موقعہ ہے۔ کہ ایک احمدیہ خاتون جو خوب لکھ پڑھ سکتی ہے مگر غربت کے سبب اخبار پڑھنے کی خواہشمند ہے۔ کوئی ہے جو اس کی جگہ قیمت ادا کر دیا کرے۔ منیجر بدر

کمیاب ڈائری

(منقول از رسالہ تشحیذ الاذہان جلد ۲ نمبر ۹)

بد دعا | فرمایا کہ ذرہ ذرہ سی بات پر بد دعا دینا اچھا نہیں ہوتا۔ کیونکہ حدیث میں حکم آیا ہے۔ کہ صبر کرو۔ (جو لوگ ذرہ ذرہ سی بات پر بد دعا دیتے ہیں اکثر انہیں پشیمان ہونا پڑتا ہے کیونکہ اس وقت تو وہ جوش میں آکر کچھ کا کچھ دیتے ہیں اور پیچھے جب سوچتے ہیں تو خود اُن کا نفس ان کو ملامت کرتا ہے کہ اس قدر خفیف معاملہ پر اس قدر خفگی اور ناراضی دکھائی جو اخلاق کے سراسر برخلاف ہے۔)

حرام و حلال | فرمایا کہ جو چیز بُری ہے وہ حرام ہے اور جو چیز پاک ہے وہ حلال۔ خدا تعالیٰ کسی پاک چیز کو حرام نہیں قرار دیتا۔ بلکہ تمام پاک چیزوں کو حلال فرماتا ہے۔ ہاں جب پاک چیزوں ہی میں بُری اور گندی چیزیں ملائی جاتی ہیں۔ تو وہ حرام ہو جاتی ہیں۔ اب شادی کو دُف کے ساتھ شہرت کرنا جائز رکھا گیا ہے۔ لیکن اس میں جب ناچ وغیرہ شامل ہو گیا تو وہ منع ہو گیا۔ اگر اسی طرح پر کیا جائے۔ جس طرح نبی کریم نے فرمایا۔ تو کوئی حرام نہیں۔

رضا بہ قضا | برادرم مبارک احمد کی وفات پر فرمایا کہ خدا تعالیٰ اتنی مدت سے ہم پر رحم کرتا آیا ہے۔ ہر طرح سے ہماری خواہش کے مطابق کام کرتا آیا ہے اور اس نے اٹھارہ برس کے عرصہ میں ہم کو طرح طرح کی خوشیاں پہنچائیں اور انعام و اکرام کئے گویا اپنی رضا پر ہماری رضا کو مقدم کر لیا۔ پھر اگر ایک دفعہ اس نے اپنی مرضی ہم کو منوانی چاہی تو کون سی بڑی بات ہے اگر ہم باوجود اس کے اس قدر احسانات کے پھر بھی جزع فزع اور واویلا کریں۔ تو ہمارے جیسا احسان فراموش کوئی نہ ہوگا اور پھر اس نے تو پہلے ہی اطلاع دی تھی۔ کہ یہ جلد فوت ہو جائیگا جیسا کہ تریاق القلوب میں لکھا ہے دوسرے یہ کہ دوستی تو

[illegible]

درجواب اس سوال کے کہ تم نے حضرت اقدس مرزا صاحب کو کیوں مانا ہے

تحقیق حق

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم - اے اخوان مسلمین! جس دلیل و برہان سے ہم نے سلسلہ عالیہ احمدیہ حقہ کو حق سمجھ کر قبول کیا ہے وہ دلیل و برہان قلمبند کر کے ہدیہ ناظرین کرتا ہوں شاید کوئی اور سعید روح بھی شامل ہو کر داخل سلسلہ احمدیہ حقہ ہو جائے اور ذریعہ اس عاجز کے نجات دارین کا ہو - اور وہ یہ ہے کہ اول نگاہ اور غور کرنا چاہیئے کہ یہ وقت کسی مسیح و مجدد کامل کی بعثت کیلئے مقتضی ہے یا نہیں کیونکہ اس وقت دنیا کی لاکھ آدمی اسلام کو خیرباد کہہ کر مرتد اور خارج عن الاسلام ہو گئے اور جو باقی ہیں وہ برائے نام مسلمان کہلاتے ہیں اور وہ مثل صادق آرہی ہے کہ مسلماں در گور و مسلمانی در کتاب اور جو باقی ادیان باطلہ ہیں وہ اس قدر کثرت سے بطاہر عروج پر ہیں کہ جس کی انتہا نہیں خصوصاً دین عیسائیان تو اس قدر ترقی کر رہا ہے کہ کوئی قریہ اور کوئی شہر ایسا نہیں کہ جس میں کوئی نہ کوئی ان کا پایا نہ جاتا ہو گویا یہ مثل مشہور صادق آرہی ہے کہ الناس علی دین ملوکہم - جب اس حالت کو وہ مسلمان جو کچھ بھی دل کا اور پاس حق کا ہوگا غور سے دیکھیگا تو ضرور ضرور چیخ اٹھیگا کہ اے خداوند قدیر تو جلد اسلام کی مدد کر اور اپنے دین کی خبر لے پس جب اس حالت کو کسی مسلمان نے بغور کامل ملاحظہ کر لیا ہو تو اب خداوند قدیر کی مدد جو اس نے عین وقت بموجب اپنے وعدہ کے بھیجی ہے اس پر نگاہ کرنی چاہیئے کیونکہ اس نے اپنے پاک کلام میں وعدہ فرمایا ہے - کہ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحَافِظُوْن - یعنی میں اپنے دین کی حفاظت کرتا رہونگا - اور وقت ضرورت کے ہمیشہ امداد کرونگا اور اس کو بے مدد نہ چھوڑونگا اور یہی مضمون آیت استخلاف اور دیگر آیات قرآنی کا ہے جو بکثرت قرآن مجید میں پائی جاتی ہیں - اور ان آیات کریمہ کی تفسیر حضرت رسول کریم نے اس طرح سے فرمائی ہے کہ ان اللّٰہ یبعث لہذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لہا دینہا - رواہ ابو داؤد - یعنی اللہ تعالیٰ واسطے حفاظت دین اسلام کے ہر صدی کے سر پر ایک مجدد کو مبعوث فرماتا رہے گا تاکہ وہ مجدد جو جو خرابیاں دین اسلام میں عقائد فاسدہ و اعمال باطلہ کے لوگوں نے اپنی طرف سے بڑھا دی ہوں گے پھر از سر نو تازہ کر دیگا لیکن یہ اصلاح عظیم بغیر تائید روح القدس کے ہو نہیں سکتی - کہ اپنی قوت علمیہ و عملیہ سے اصلاح عالم کی کرے بلکہ بتائید قوت قدسیہ و الہامیہ کے عالم کی اصلاح کر سکتا ہے - تب ہی تو فرمایا کہ ان اللّٰہ یبعث یعنی اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے مامور کر کے واسطے اصلاح عالم کی مقرر کر کے مبعوث کیگا ان کی اپنی قوت علمیہ و عملیہ سے کچھ نہیں کر سکتا جبتک کہ تائید روح القدس کی نہ ہو - اب دیکھنا چاہیئے - کہ بموجب وعدہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون وغیرہ آیات کے اور بموجب ارشاد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اللہ تعالیٰ نے اس صدی چہاردہم کے سر پر کس شخص کو مامور فرما کر واسطے اصلاح عالم کے بھیجا . . . . مبعوث نہیں فرمایا - تو خلف وعدہ الٰہی میں اور وعدہ مخبر صادق میں لازم آتا ہے اور یہ محال ہے - کہ ان اللّٰہ لا یخلف المیعاد اور حضرت رسول کریم مخبر صادق کا کلام بھی مہمل اور بے معنی ہوا جاتا ہے اور اگر مامور فرما کر بھیجا تو ہم جب نگاہ تمام عالم میں ڈالتے ہیں - تو سوائے حضرت اقدس مرزا صاحب رئیس اعظم قادیان ضلع گورداسپور ملک پنجاب کے کہیں نہیں دیکھتے - کہ کوئی دعویٰ مجددیت و ماموریت منجانب اللہ ہونیکا براہین اور نشانات آسمانی کے ساتھ کر رہا ہو - اور صدی کی طرف جب نظر کرتے ہیں تو صدی بھی شروع ہے بلکہ صدی ہجری ہی شروع نہیں تمام صدیاں جو رائج الحال ہیں سب کے سر پر آپ کی دعوت شروع ہوئی ہے - یہ بڑی زبردست دلیل ہے آپ کے مجدد صدی چہاردہم کے ہونیکی کہ جس کو کوئی مخالف اٹھا نہیں سکتا - پس فرمایا تھا مخبر صادق نے کہ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لہا دینہا - تو حضرت مرزا صاحب کے دعوے مجددیت کو قبول کرنا مخبر صادق کی حدیث صحیح کے بمقابلہ جملہ ادیان باطلہ کے تصدیق کرنی ہے اور آیات قرآنی کی بھی -

اور انکار کرنا مخبر صادق اور آیات قرآنی کا عین تکذیب لازم آتی ہے - جب مخبر صادق اور آیات قرآنی کی تکذیب لازم آئی تو پھر ایمان کہاں اور اسلام کہاں - اب جب ہم نے حضرت اقدس مرزا صاحب کو مجدد صدی چہاردہم قبول کیا تو مبعوث من اللہ اور مامور من اللہ ہونا قبول کیا تو پس جب مامور من اللہ ہونا قبول کیا تو پھر مامور من اللہ کے الہام میں یا اسکی تعلیم میں اپنی رائے ناقص سے کوئی اعتراض کرنا عین بیدینی اور الحاد ہے - کیونکہ اصول تو یہی تھا جب اصل کو قبول کر لیا تو پھر فروعات میں ہمارا دخل دینا بیجا ہے حضرات عیسائیان اور جملہ اہل ادیان باطلہ جب ہی تو گمراہ ہو رہی ہیں کہ فروعات میں اعتراضات کرتے ہیں - اسی طرح پر حضرت اقدس مرزا صاحب کو وقت کی ضرورت کے لحاظ سے مجدد وقت اور مامور من اللہ ہونا قبول کر لیا تو فروعات میں اعتراضات کر ہی نہیں سکتے بلکہ ہر فرع کو ضرورت حقہ ہی تصور کیا جاویگا - اب یہ کہنا چاہیئے - کہ حضرت اقدس مرزا صاحب نے دعوی مجددیت کے بعد اول کیا کام شروع کیا اول کام حضرت اقدس مرزا صاحب کا یہ شروع ہوا کہ توحید جو اصل الاصول اسلام ہے - اسمیں غور کیا تو دیکھا کہ تمام عالم میں شرک و بدعات کا مرض مہلک تمام روئے زمین پر پھیلا ہوا ہے اور اس کی نحوست سے تمام عالم تاریک ہو رہا ہے - عیسائی صاحبان نے تو حضرت مسیح علیہ السلام کو خدا اور خدا کا بیٹا بنا رکھا ہے اور تمام عالم کو اسی کی دعوت دی جا رہی ہے - کہ عیسیٰ مسیح خدا کا اکلوتا بیٹا ہے اور وہی دنیا میں دوبارہ آکر تمام دنیا کو نجات دلائے گا اور دنیا کی اصلاح کریگا اور اسلام اور بانی اسلام پر ہزارہا بلکہ کروڑہا اعتراضات جمائے جاتے ہیں اور ایک طوفان بے تمیزی برپا کر رکھا ہے - اور لکھوکھا مخلوق خدا ہے کہ وہ اس عقیدہ خبیثہ کی تصدیق کر رہی ہے اور باقی ادیان باطلہ اپنے اپنے عقائد کی ترقی میں کوشاں ہیں اور اسلام کو ایک مضحکہ اطفال بنا رکھا ہے - کوئی پرسان حال نہیں کہ کیا تاریکی دنیا میں پھیل رہی ہے - علماء جو آفتاب اور ماہتاب دین کے تھے وہ اپنی ہی فکر معیشت میں مبتلا ہیں فقراء جو بحر عرفان کے غواص تھے وہ اپنی ہی پیری مریدی کی رسومات شرکیہ میں غرقاب ہیں - ان کا اصل مقصد اول یہ ہے - کہ کسی صورت سے مریدوں سے نذر و نیاز حاصل کیجئے اور روپیہ وصول کیجئے سعد اور کسبیاں تک چوراونڈا کو تک ان کے مرید ہیں نہ نماز و روزہ کی تعلیم ہے نہ عقائد باطلہ کی تردید ہے صرف نذر و نیاز پر نظر ہے کہ اس مرید نے کیا نذرانہ دیا - علماء ہیں - تو ان کا بھی یہی منشاء ہے - کہ اس میز میں شاگردوں سے کیا منافع ہوا - تعلیم دینیات سے کوئی غرض نہیں - جب ایسی حالت پر ملت اسلام کی حضرت اقدس مرزا صاحب نے ملاحظہ فرمائی - تو آپ کو ایک جوش منجانب اللہ تائید دین اسلام کا خدائے قدیر کی طرف سے پیدا ہوا - اول کام حضرت اقدس مرزا صاحب کا توحید کا از سر نو قائم کرنا اور شرک و بدعات کا قلع و قمع کرنا ہونا چاہیئے تھا - وہی ہوا اور وہ اس طور سے کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا ثبوت میں قرآن اور حدیث صحیح سے اور دلائل عقلیہ سے کیا - کیونکہ ..... حیات ان کے اصل الاصول شرک و بدعات کی ہو رہی ہے اور دین عیسائی صرف اسی عقیدہ حیات سے تمام عالم میں ترقی کر رہا ہے اس کو ان نشانات اور دلائل بینہ سے ثابت کیا جس کا جواب کسی سے نہ ہو سکا - یہاں تک کہ قبر کا نشان ثابت کر دیا - کہ اب کوئی شخص ایک دلیل ضعیف بھی حیات کی نہیں پیش کر سکتا - اللہ اکبر بڑا عقیدہ شرک کا حضرت اقدس نے دفع کیا ہے - کہ جس کے دفعیہ سے بناء توحید از سر نو

دنیا میں قائم کر دے جیسا کہ سنت اللہ تمام انبیاء کے زمانہ بعثت میں اسی ترتیب سے واقع ہوئی ہے۔ کہ اول نظر اور توجہ مامور کی دفع شرک کی طرف ہوا کرتی ہے یہ کام تہا کہ مجدد صدی چہاردہم کی ذات بابرکات پر منحصر تہا پس اب جبکہ بنا توحید قائم ہو گئی۔ تو پہر جملہ اعمال و اعتقادات برکت توحید سے خود بخود رد بہ اصلاح آ جاوے گی اور آتی جاتی ہیں۔ پس اب جس کسی کو حضرت مرزا صاحب کی مجددیت کا انکار ہو تو اس کو چاہیئے کہ بمقابل مرزا صاحب دوسرا کوئی شخص کہ دعوی مجددیت شروع صدی سے کر رہا ہو۔ معہ ثبوت میں اور اسی ترتیب سے اس نے توحید اسلام کی اشاعت اور اعمال اخلاص اور احسان کی ہدایت کی ہو پیش کرے تاکہ ہم اس کی مجددیت اور ماموریت من اللہ کا موازنہ حضرت اقدس مرزا صاحب کے مجددیت اور ماموریت سے کریں اگر وہ اپنی ماموریت من اللہ اور مجددیت ایسی ہی نشانات اور براہین سے ثابت کر دیگا۔ تو ہم کو اس کے اقبال میں قبول ذرا دریغ نہ ہوگا اور اگر کسی مجدد کو معہ جملہ نشانات کے نہ پیش کیا۔ تو ہم نے تصدیق پیشگوئی مخبر صادق اور آیات قرآن کے کر دی اور ہماری مخالف نے ان سب کی تکذیب کر دی اور جملہ ادیان باطلہ کو موقع اعتراضات کا اسلام اور بانی اسلام پر اپنے ہاتہ سے دیدیا خوب اسلام ہو اور خوب اہل اسلام ہیں۔ دشمن دانا بہ از نادان دوست یہ دلیل ہے کہ جس کی وجہ سے ضرورت وقت کے لحاظ سے حضرۃ اقدس مرزا صاحب کو مجدد وقت اور مامور من اللہ ہونا قبول کیا ہے اور اس سلسلہ عالیہ احمدیہ کو حق مانا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم کو اسی عقیدہ پر ہمارا خاتمہ بالخیر کرے۔ آمین ثم آمین

مکابر

اور اگر کوئی شخص بہ سبب عبادت اور عناد اور حق پوشی کے سر کے معنے کم کر کے بیان کرے یعنی صدی پچاس سال تک شروع ہی صدی ہوتے ہی مرزا صاحب کا مجدد ماننا معمر کچہہ ضرور نہیں ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ جبکہ مرزا صاحب کی تعلیم قرآن مجید اور احادیث صحیحہ کے ساتہہ موافق ہے اور ہزاروں نشانات بہی اس کی تائید میں واقع ہو چکے۔ پس اب پچاس برس تک کسی مجدد کا انتظار کرنا بڑی حماقت ہے ہاں اگر اس کی تعلیم مخالف قرآن و حدیث ہوتی تو یہ عذر بے شک لائق پذیرائی ہوتا۔ جب مرزا صاحب کی تعلیم خلاف قرآن و احادیث صحیحہ نہیں ہے بلکہ موید کتاب و سنت ہے اور کوئی مخالف تعلیم مرزا صاحب پر صحیح اعتراض ہی نہیں کر سکتا ہاں صرف دعوی مسیحیت اور مہدویت پر اعتراض ہے تو کہتے ہیں۔ کہ اگر مرزا صاحب یہ دعوی مسیحیت و مہدویت نہ کرتے۔ تو عام مسلمان مرزا صاحب کو مجدد وقت قبول کر لیتے مگر ان دعاوی نے مجدد قبول کرنے سے ہم کو روک دیا اس کے جواب میں ہم مکابرین سے بعد ادب عرض کرتے ہیں۔ کہ اگر آپ مرزا صاحب کو مجدد وقت قبول کر لیں تو آپ کے اسلام میں تو نقصان آنے کا ہے نہیں جبکہ تمام انبیاء وفات پا گئے تو حضرت عیسے علیہ السلام کا وفات پا جانا کونسا عجوبہ ہوا اور جبکہ تمام مامورین من اللہ اسی طرح پر مبعوث ہوئے ہیں آسمان سے کوئی نہیں اترا۔ تو مرزا صاحب کا مبعوث ہونا ایسے وقت ضرورت میں کونسا عجوبہ ہوا صرف یہی نہ کہ بعض پیشگوئیوں کے معنے آپ کے نزدیک مرزا صاحب نے آپ کے مفروضات کے خلاف بیان کئے ہیں اور ایسا ہی کچہہ انبیاء کی بعثت میں ہمیشہ ہوا ہے۔ کچہہ نماز و روزہ و حج و زکوۃ وغیرہ مسائل شرعیہ میں تو حضرت مرزا صاحب نے کوئی اجتہاد نہیں کیا اور یہ بہی نہیں کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ حکم نازل ہونے سے رہ گیا تہا اور اب مجہہ پر یہ حکم نازل ہوا ہے بلکہ وہی تعلیم ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو فرمائی ہے اس صورت میں نہ قبول کرنا مرزا صاحب کا بڑے مخاطرہ میں پڑنا ہے کیونکہ اگر نصف صدی تک انتظار کرنے میں ہم زندہ نہ رہے اور خاتمہ ہمارا مرزا صاحب کی مخالفت میں ہوا اور دوسرا کوئی مجدد یا مسیح یا مہدی نہ آیا تو مکذبین آیات قرآنی منکرین پیشگوئیہا رسول کریم میں ہم محشور ہوں گے۔ اور اگر بفرض محال کوئی دوسرا بہی مجدد آ گیا تو اس مجدد کے بہی مصدق ہو گئے اور اس کو بہی قبول کر لیں گے اور مصدقین پیشگوئیاں قرآنی پیشینگوئیاں رسول کریم میں داخل ہو جاویں گے ہمارے ایمان و اسلام میں نہ اب کوئی نقصان آیا اور نہ جب آوے گا کیونکہ تعلیم تو مرزا صاحب کی بہی موافق قرآن و حدیث کے ہی ہو اور نشانات الٰہیہ نے اس تعلیم کو ایسا مستحکم کر دیا ہے کہ اس میں اب کسی طرح کا ضعف باقی نہیں رہا اگر بفرض محال اس آنیوالے مجدد کی تعلیم کہ جس کا انتظار ہمارے حضرات مخالفین کر رہے ہیں موافق قرآن و حدیث کے حق ہو گی نہ مرزا صاحب کے قبول کرنے میں کچہہ نقصان ایمان کا ہوا ہے اور نہ آنیوالے مجدد کے مان لینے میں بفرض محال کچہہ نقصان ایمان کا ہوگا صرف اس وقت کے مجدد کے نہ قبول کرنے میں مکذبین پیشگوئیاں قرآنی و رسول کریم میں ہم محشور ہوں گے۔ اللھم احشرنا فی زمرۃ المصدقین واحفظنا عن زمرۃ المکذبین آمین ثم آمین یا ارحم الراحمین (قاضی آل محمد)

عربی زبان

لندن کے مستشرق ڈاکٹر ایڈورڈ براؤن نے جو کیمبرج یونیورسٹی کے پروفیسر ہیں۔ پارلیمنٹ کی دعوت میں جو مصریوں کی ملاقات کے لئے لندن میں منعقد ہوئی تہی منجملہ اور لکچرار ان کے انہوں نے اپنی اسپیچ میں کہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ عربی زبان زمانہ حال کے علوم کے لئے لائق و مناسب نہیں ہے یہ کہتے تو ہیں مگر عربی زبان کا ایک حرف بہی نہیں جانتے۔ جس زبان نے یونانیوں اور رومیوں کے فلسفہ کو ہمارے لئے ضائع ہونے سے بچا لیا ہو۔ جس زبان نے ایرانیوں اور ہندوؤں اور گذشتہ صدیوں کے آداب و اخلاق ہم تک پہنچائے ہوں۔ جس زبان میں ہر قسم کی قیمتی علمی کتابیں لکہی گئی ہوں۔ اس زبان کے لئے یہ کہنا کیونکر ممکن ہے کہ زمانہ موجودہ کے اصول کی تعلیم کے لئے اس میں گنجائش نہیں۔ عربی میں جغرافیہ کی کتابیں اس طریقہ پر تالیف ہوئیں۔ جس کی مثال پہلے نہیں ملتی۔ عربی تاریخ کی کتابیں تمام کتابوں سے وسیع اور دقیق ہوتی ہیں۔ بلکہ میرے رائے میں بعض عربی کتابوں میں جس طرز پر تاریخ لکہی گئی ہے۔ یورپ میں اس طرز کی تالیف نہیں ہوئی۔ صاحب موصوف نے اس مقام پر ابن خلدون و ابن اثیر و طبری و فخری وغیرہ کا تذکرہ کیا اور پہر فرمایا۔ سائنس و فلسفہ و اخلاق میں ہم ایسی کتابیں پاتے ہیں جن کی مثال نہیں ملتی۔ ان بزرگان علم کی نسبت تم کیا گمان کرتے ہو۔ جو ان صدیوں میں جبکہ ہم وحشیانہ حالت میں تھے جمع ہو کر اخوان الصفا کے نام سے ایک انسائیکلوپیڈیا تالیف کرتے تھے۔ حالانکہ اس بیسویں صدی میں انسائیکلوپیڈیا برطانیہ کا ہم فخر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ عربی زبان تعلیم کے لائق نہیں ہے۔ شہرستانی نے "ملل و نحل" جیسی چہوٹی کتاب میں مذہب و فلسفہ کے متعلق ان سب رایوں کا جن کی گذشتہ و موجودہ قومیں معتقد تہیں جمع کر دیا ہے۔ اسپین اور یورپ کے کتبخانوں میں عربی انسائیکلوپیڈیا کی کتابیں اب بہی موجود ہیں۔ (البیان)

مشکوریہ — بابو نیاز اللہ صاحب احمدی منی پور کے سکرٹری جماعت احمدیہ مولوی غلام امام صاحب کے حسن اخلاق اور مہمان نوازی کا شکریہ کرتے ہیں۔

مسلم اور غیر مسلم مین فرق

(تقریر شیخ فضل کریم صاحب بمقام شملہ)

گذشتہ سے پیوستہ

ایک گروہ ایسا ہے۔ جو الہام سے انکاری ہے اور اُن کا یہ خیال ہے کہ ہمنے اپنی ہی عقل کے زور سے خدا کا پتہ لگایا ہے اور ہمین انسانون کو ابتدا مین یہ خیال آتا تہا کہ کوئی خدا مقرر کرنا چاہیئے۔ اور ہماری ہی کوششون سے وہ گوشہ گمنامی سے باہر نکلا۔ شناخت کیا گیا معبود خلائق ہوا۔ قابل پرستش ٹھہرا ورنہ پہلے سے کون جانتا تہا اُس کے وجود کی کسکو خبر تھی۔ ہم عقلمند لوگ پیدا ہوئے تب اُس کے بھی نصیب جاگے۔ یہ اعتقاد اُن بُت پرستون کے اعتقاد سے کچھ کم نہین۔ جو اور اور چیزون کو اپنا منعم اور محسن قرار دیتے ہین۔ صرف فرق اتنا ہے۔ کہ یہ لوگ خدا کو چھوڑ کر اپنی ہی دود آمیز عقل کو اپنا ہادی اور محسن جانتے ہین بلکہ اگر غور کیا جائے تو بت پرستون سے ان کا پلہ بھاری ہے کیونکہ اگرچہ بُت پرست اس بات کے تو قائل نہین کہ خدا نے ہمارے دیوتاؤن کو بڑی بڑی طاقتین دے رکھی ہین اور وہ کچھہ نذر نیاز لے کر اپنے پوجاریون کو مرادین دے دیا کرتے ہین لیکن اب تک انہون نے یہ رائے ظاہر نہین کی کہ خدا کا پتہ انہین دیوتاؤن نے لگایا ہے اور یہ نعمت عظمیٰ وجود حضرت باری کی انہین کے زور بازو سے معلوم ہوئی۔ یہ بات تو انہین حضرات منکرین الہام کو سُوجھی۔ جنھون نے خدا کو بھی اپنی ایجادات کی فہرست مین درج کرلیا اور بہ کمال خردماغی سے بول اُٹھے۔ کہ خدا کی طرف سے انا الموجود ہونے کی کبھی آواز نہین آئی یہ ہماری ہی بہادری ہے۔ جنھون نے خود بخود بے جتلائے اور بے بتلائے اُسے معلوم کرلیا۔ وہ تو ایسا چُپ تھا جیسے کوئی سویا ہوا یا مرا ہوا ہوتا ہے ہمین نے فکر کرتے کرتے کھودتے کھودتے اس کا کھوج لگایا۔ گویا خدا کا احسان تو ان پر کیا ہونا تہا ایک طور پر انہین خدا پر احسان ہے۔ کہ اس بات کی پختہ خبر ملنے کے بغیر کہ خدا ہی ہے اور اس امر کے یقین کامل ہونے کے بدون کہ اس کی نافرمانی سے ایسا ایسا عذاب اور اس کی فرمان برداری سے ایسا ایسا انعام ملے گا یون ہی بے کہے کہائے اور بے سُنے سنائے اس خدائے موہوم کی فرمان برداری کا طوق اپنے گلے مین ڈال لیا گویا آپ ہی پکایا اور آپ ہی کہایا۔ لیکن خدا ایسا ضعیف اور کمزور تہا۔ کہ اُس سے اتنا بھی نہ ہوسکا کہ اپنے وجود کی آپ خبر کر دیتا اور اپنے وعدون کے بارے مین آپ تسلی بخشتا۔ بلکہ وہ چھپا ہوا تہا انہون نے ظاہر کیا وہ گمنام تہا۔ انہون نے شہرت دی وہ چُپ تہا۔ انہون نے اس کا کام آپ کیا۔ گویا وہ تھوڑی ہی مدت سے اپنی خدائی مین مشہور ہوا ہے اور وہ بھی ان کی کوششون سے۔

اِس کے بعد ایک ایسا گروہ ہے۔ جو خدا تعالیٰ کو خالقیت سے ہی جواب دیتے ہین اور تمام روحون کو اس کی ذات کامل کی طرح غیر مخلوق اور واجب الوجود اور موجود بوجود حقیقی قرار دیتے ہین۔ حالانکہ عقل سلیم خدائے تعالیٰ کی نسبت صریح یہ نقص سمجھتی ہے کہ وہ دنیا کا مالک کہلا کر پھر کسی چیز کا رب اور خالق نہ ہو اور دنیا کی زندگی اس کے سہارے سے نہین بلکہ اپنی ذاتی وجوب کی رُو سے ہو اور جب عقل سلیم کے آگے یہ دونون سوال پیش کئے جاوین۔ کہ آیا خداوند قادر مطلق کے محامد تامہ کے لئے یہ بات اصلح اور انسب ہے۔ کہ وہ آپ ہی اپنی قدرت کاملہ سے تمام موجودات کو منصۂ ظہور مین لاکر اُن سب کا رب اور خالق ہو اور تمام کائنات کا سلسلہ اُسی کی ربوبیت تک ختم ہوتا ہو اور خالقیت کی صفت اور قدرت اس کی ذات کامل مین موجود ہو اور پیدائش اور موت کے نقصان سے پاک ہو یا یہ باتین اس کی شان کے لائق ہون۔ کہ جس قدر مخلوقات اس کے قبضۂ قدرت مین ہین یہ چیزین اس کی مخلوق نہین ہین اور نہ ہی اس کے سہارے کو اپنا وجود رکہتی ہین۔ اور نہ اپنے وجود اور بقا مین اس کی محتاج ہین اور نہ وہ ان کا خالق اور رب ہے اور نہ خالقیت کی صفت اور قدرت اسمین پائی جاتی ہے اور نہ پیدائش اور موت کے نقصان سے پاک ہے۔ تو ہرگز عقل یہ فتوے نہین دیتی۔ کہ وہ جو دنیا کا مالک ہے وہ دنیا کا پیدا کنندہ نہ ہو اور ہزار ہا پُر حکمت صفتین جو روحون اور جسمون مین پائی جاتی ہین وہ خود بخود ہون اور اُن کے بنانیوالا کوئی نہ ہو اس کے بعد ایک اور فرقہ ہے۔ جو خدا کا بیٹا بناتے ہین اور باپ اور بیٹا اور روح القدس تینون کو اپنا حاجت روا مانتے ہین کیا کوئی عقلمند یہ خیال کرسکتا ہے۔ کہ وہ ذات کامل اور قدیم اور غنی اور بے نیاز جو اپنے تمام عظیم الشان کامون کو قدیم سے کرتی چلی آئی ہو اور جس نے آپ ہی بغیر حاجت کسی باپ یا بیٹے کی کے تمام دنیا کو پیدا کیا ہو اور جس نے آپ ہی تمام روحون اور جسمون کو وہ قوتین بخشی ہون۔ جن کی انہین حاجت ہے اور آپ ہی تمام کائنات کا حافظ قیوم اور مدبر ہو بلکہ ان کے وجود سے پہلے جو کچھہ ان کو زندگی کیلئے درکار تھا وہ سب اپنی صفت رحمانیت سے ظہور مین لایا اور بغیر انتظار عمل کسی عامل کے سورج اور چاند اور بے شمار ستارے اور زمین اور ہزار ہا نعمتین جو زمین پر پائی جاتی ہین محض اپنے فضل و کرم سے انسانون کے لئے پیدا کی ہون اور ان سب کامون مین کسی بیٹے کی محتاج نہ ہوئی ہو۔ تو کیا یہ ممکن ہے۔ کہ آخری زمانہ مین اس کو مغفرت اور نجات دینے کے لئے بیٹے کی ضرورت واقع ہو اور پھر بیٹا بھی ایسا ناقص بیٹا جس کو باپ سے کچھہ بھی مناسبت نہ ہو۔ بلکہ ایک ضعیفہ عاجزہ کے پیٹ سے تولد ہوا ہو۔ اور مدت تک ظلمت خانہ رحم مین قید رہ کر اور اس ناپاک راہ سے جو پیشاب کی بدر رو ہے پیدا ہوا ہو۔

مین اب اپنے اصلی مضمون کیطرف رجوع کرتا ہون۔ مین نے مسلم اور غیر مسلم کی تعریف کردی ہے اور اب آسانی کے واسطے مسلم کو مومن کے لفظ سے اور غیر مسلم کو کافر کے لفظ سے بیان کرون گا۔ اِن دونون فریقون مین خداوند کریم نے جو معیار تمیز کرنے کا فرقان مجید مین بیان فرمایا ہے وہ یہ ہے۔ کہ قد افلح المومنون اور ولی الذین امنو یخرجھم من الظلمت الی النور۔ بل اللہ مولکم وھو خیر الناصرین۔ واللہ ذو الفضل علی المومنین۔ ان اللہ مع المتقین۔ ان اللہ اشتری من المومنین انفسھم و اموالھم بان لھم الجنۃ۔ یعنی تحقیق مومنون نے فتح پائی۔ اللہ دوست ہے ایمان والون کا ان کو اندھیرے سے نکالکر ان کو نور مین لے آتا ہے۔ اے مومنو! اللہ ہی تمہارا مولیٰ ہے اور وہی بہترین مددگار ہے۔ مومنون پر اللہ فضل کرنیوالا ہے تحقیق اللہ نے مومنون سے ان کے نفسون اور مالون کو اس اقرار پر خرید کرلیا ہے کہ ان کے واسطے جنت ہے اور دیگر کئی ایک آیات ہین۔ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ مومنونکی مدد فرماتا ہے اور انکی ہر طرح سے خاطر داری کرتا ہے۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

(۶)

اعلان

جملہ احباب کو اطلاع ہو۔ کہ مین نے قادیان مین اپنی دوکان مین کلاہ۔ لنگی پشاوری۔ ریشمی و سوتی ہر قسم اور گرم کپڑا بوٹ وغیرہ اشیاء رکھی ہے۔ قریباً پانچ سال سے یہ دوکان مین کرتا ہون اور اس مین میرا تجربہ ہو گیا ہے۔ اگر کوئی احباب کوئی چیز منگوانا چاہین۔ تو وہ بلا تکلف منگوا سکتے ہین نہایت راستی سے تمام معاملہ کیا جائیگا۔ اگر کوئی چیز ناپسند ہو۔ تو واپس لے لیجاویگی۔ لیکن خرچ آمد و رفت بذمہ خریدار ہوگا

احمد نور۔ مہاجر۔ سوداگر کابلی۔ قادیان

ضرورت نکاح

۵۔ مدو خان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے۔ اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہین۔ مدو خان ایک نیک اور نوجوان آدمی ہین۔ خط و کتابت معرفت اڈیٹر ہو۔

۶۔ سید محمد یوسف صاحب عمر ۳۲ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے مگر چھ سال ہوئے۔ کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان آئے تھے اور تب سے اسی جگہ رہتے ہین اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے۔ اور آئندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہین۔ انکاح کی خواہش رکھتے ہین۔ زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہین وہ اڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہین۔

۹۔ گوبیکی کا ایک خوش شکل ۲۶ سالہ احمدی کاشتکار گجرات گوجرانوالہ سیالکوٹ۔ جہلم مین نکاح کرنا چاہتا ہے۔ جو صاحب اس کے متعلق خط و کتابت کرنا چاہین وہ مجھ سے کرین۔ اکمل آف گوبیکی ضلع گوجرات

۱۰۔ میرے ایک دوست کی لڑکی عمر گیارہ سال کیواسطے رشتہ کی ضرورت ہے۔ بدین شرائط۔ لڑکا احمدی۔ صحیح النسب مغل۔ انٹرنس پاس۔ عمر ۱۶ اور ۲۰ سال کے درمیان ہو۔

راقم ن۔ د۔ خط و کتابت معرفت اڈیٹر اخبار بدر ہو

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی سے خرید یں

کامن اتھزی۔ الٰہ داد والے۔ قیمت ۰ر

اعجاز احمدی | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی در تائید حضرت مسیح موعود قیمت ار

جنگ مقدس | حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباہلہ۔ اس مین ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے۔ قیمت ۸ر

جام شہادت | مصنفہ جناب ثاقب صاحب مولوی عبد اللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ قیمت ۰ر

القول الصحیح | اُردو نظم۔ در تائید مسیح موعود مصنفہ خلیفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر قیمت ار

رویائے صالحہ | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کے لئے ضروری ہین۔ قیمت ۴ر

شہادت آسمانی | مصنفہ منشی محمد اسمعیل صاحب دہلوی کلمۂ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب۔ قیمت ۷ر

الوصیّة | مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت اقدس نے وصیت مین اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدون کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتین دی ہین۔

نور الدین | مصنفہ علامۂ دوران حضرت حکیم الامة۔ دہرم پال کی ترک اسلام کا جواب جسمین بہت سے اسلامی مسائل پر سیرکن بحث فرمائی ہے۔ مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے۔ قیمت ۸ر

اسلام اور اس کا بانی | ایک انگریز کا لیکچر۔ اسلام کی تائید مین قیمت ار

غلامی و عصمت انبیاء | ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے با اجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپا کر اس کارخانہ مین برائے فروخت ارسال کیا ہے۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔

غلامی ۱۰ر عصمت انبیاء ۷ر

البرہان الصریح فی تائید المسیح | [illegible]

آنہ ڈکشنری | طالب علمون کیلئے نہایت مفید ہے۔ قیمت ار

اسلام کی پہلی کتاب | بچون کے لئے نہایت مفید ہے قیمت ۴ر

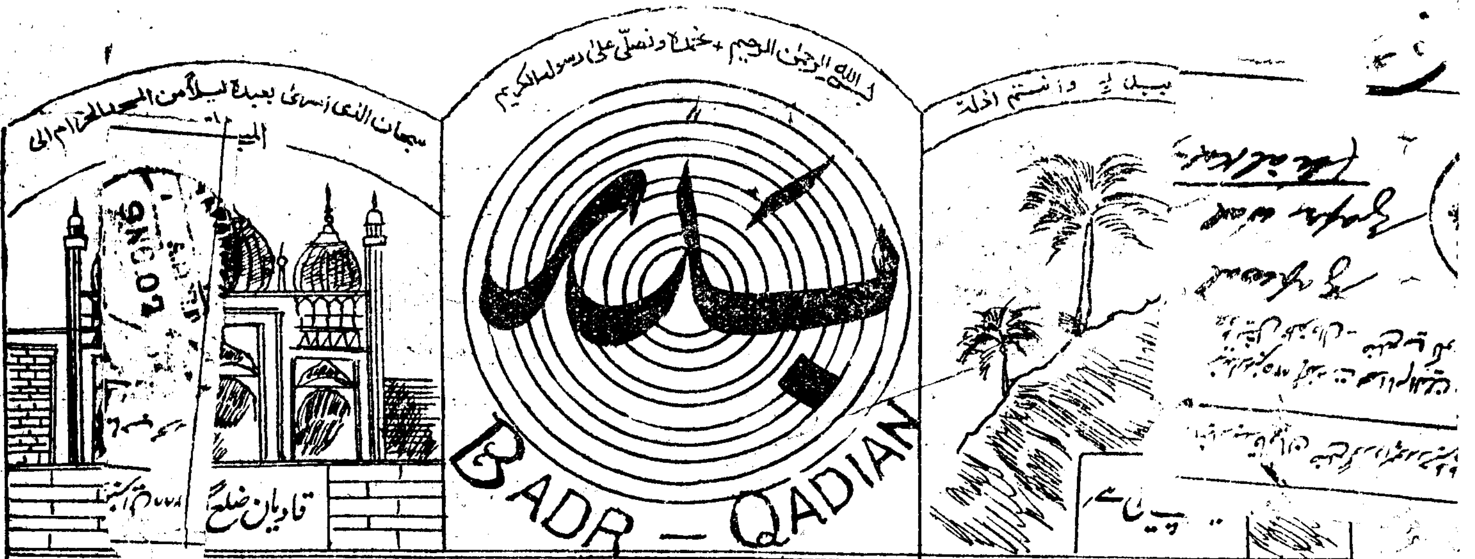
نظم مستورات | مستورات کے لہجہ پر۔ قیمت ۰ر

حیرت کی حیرانی | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی مسیح موعود کی تائید مین قیمت ہر دو جلد ۹ر

رسید زر

۹۔ اکتوبر ۱۹۰۷ء ۹۷۴ ۔ چودہری خدا بخش صاحب سے ر
۱۰ " " ۱۸۱۷ ۔ ماسٹر محمد علی صاحب سے ر
۱۱ " " ۸۲۹ ۔ جلیل احمد صاحب عہ ر
۱۱ " " ۱۶۷۳ ۔ شیخ رحمت اللہ صاحب عا ر
۱۳ " " ۸۳۳ ۔ چودہری ثنا ء اللہ صاحب عہ ر
۱۴ " " ۱۹۲۰ ۔ سید عبد المجید صاحب سے ر
۱۵ " " عہ سردار خان صاحب بمد تبلیغ فنڈ عہ ر
۱۶ " " ۹۱۷ ۔ امام الدین صاحب سے ر
۱۶ " " ۱۸۲۲ ۔ گل حسن صاحب سے ۱۲ر
۱۷ " " ۱۵۴۳ ۔ پیر محمد صاحب عہ ر
۱۷ " " ۹۳۱ ۔ سید عبد الستار شاہ صاحب سے ر
۱۷ " " ۱۹۱ ۔ کرامت علی صاحب عہ ر
۱۷ " " ۱۶۵ ۔ میان اللہ دتا صاحب عہ ر
۱۷ " " ۱۱۱۴ ۔ عزیز احمد صاحب سے ر
۱۸ " " ۵۷۴ ۔ ماسٹر محمد دین صاحب سے ر
۱۸ " " ۱۸۰۳ ۔ مستری محمد دین صاحب سے ر
۱۹ " " ۸۶۸ ۔ شیخ احمد صاحب عہ ر
۱۹ " " ۱۵۱ ۔ قاضی خواجہ علی صاحب سے ر
۱۹ " " ۱۱۵۶ ۔ فتح محمد صاحب سے ر
۱۹ " " ۱۸۲۳ ۔ کبیر الدین صاحب سے ر
۲۰ " " ۱۵۵۸ ۔ فتح محمد خان صاحب سے ر
۲۱ " " ۸۸۱ ۔ شیخ عنایت اللہ صاحب عہ ر
۲۱ " " ۱۳۲۶ ۔ مولوی احمد علی صاحب عا ر
۲۱ " " ۱۸۲۵ ۔ مولوی عبد المجید صاحب عا ۱۴ر
۲۳ " " ۱۲۴۵ ۔ علی احمد صاحب سے ر
۲۴ " " ۱۵۶۵ ۔ الٰہی بخش صاحب عہ ر

بدر پریس قادیان مین ایڈیٹر اخبار کے اہتمام سے چھاپا گیا



قیمت از معاونین ... قادیان میں ... | ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان | قیمت از طلباء و غرباء ... گورنمنٹ ...

جلد (۶) | مورخہ ۳۰ ۔ رمضان المبارک ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۷ ۔ نومبر ۱۹۰۷ء | نمبر ۴۵

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی | اڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی | فی پرچہ ۲

غافلوں کو خبردار کرو

پیارے احمدیو! خدا تعالی کے وعدہ کے دن بہت جلد چلے آتے ہیں کہ زمین ان لوگوں سے بھر جائیگی جو خدا کے مسیح کو سلام کہنے والے ہوں اور وہ بدبخت جو آج اللہ کے رسول کے حق میں ناپاک کلمات بولتے ہیں ... ذلیل ہوجاوینگے خدا کی باتیں سچی ہیں اور وہ بہرحال پوری ہونگی۔ پھر مبارک ہیں وہ جو اس زمانہ کو جلد لانے میں سعی کرتے ہیں اور خدا کا پیغام تمام دنیا پر پہونچاتے ہیں اگرچہ ہر ایک ایسا نہیں کرسکتا کہ وہ اس تبلیغ کیواسطے باہر نکلے مگر ہر ایک دوست اس زمانہ کی برکات مطبع اور ڈاکخانہ سے فائدہ اٹھا کر اس تبلیغ میں کافی حصہ حاصل کرسکتا ہے یورپ امریکہ کیواسطے تو میگزین سے بڑھکر کوئی شئے نہیں اور وہ بڑا کام کررہا ہے۔ لیکن ہندوستان میں حضرت مسیح موعود کے تازہ الہامات۔ آپکے مقدس کلمات۔ اعتراضات کے جوابات وغیرہ کے ذریعہ سے مختلف گوشوں میں ہماری اخبار میں ایک بے نظیر خدمت کررہی ہیں حضرت کی ڈاک میں کئی خطوط میں لکھا ہوتا ہے کہ اخبار بدر کو پڑھکر میری تسلی ہوئی اور میں اُن شرائط کے مطابق جو اخبار بدر کے صفحہ اول پر لکھی ہوتی ہیں آپکی بیعت میں شامل ہوتا ہوں بہت سے ایسے آدمی جو ہمارے سلسلہ میں ہنوز داخل نہیں ہوئے لیکن تحقیقات کرنا چاہتے ہیں وہ ہمکو درخواست کرتے ہیں کہ اخبار ان کے نام کچھ عرصہ کیواسطے بلاقیمت جاری کیا جاوے بعض انجمنوں کیطرف سے درخواستیں آتی ہیں کہ ہمارے کتب خانہ میں آپکا اخبار آیا کرے اس طرح کے کوئی پانچ دس اخبار تو ہم بلاقیمت یا رعایتی قیمت پر ہرسال جاری کردیتے ہیں مگر افسوس ہے کہ ہمارے پاس کوئی ایسا فنڈ نہیں جس سے ان درخواستوں کی تعمیل ہوسکے اخبار بدر کے عمدہ کاغذ اور باقاعدہ اشاعت اچھی لکھائی عمدہ چھپائی کیساتھ صرف ... کی قیمت ایسی ہے۔ کہ آج تک مالک اخبار کو کچھ نفع نہیں ملا۔ بلکہ اب تک وہ غریب اپنے پاس سے سینکڑوں روپئے خرچ کرچکا ہے اس واسطے میں نے سوچا ہے کہ ہندوستان میں اخبار بدر کے ذریعہ سے تبلیغ کیواسطے ایک فنڈ کھولا جاوے اس کا نام بدر تبلیغ فنڈ ہوگا جو احباب اس میں کچھ رقم دینگے اس سے ہندوستان کے مختلف مقامات میں اور کتبخانوں اور پبلک لائبریریوں میں اخبار پہنچایا جائیگا۔ لائبریریوں میں اخباروں کا پہنچانا بہت مفید ہوتا ہے کیونکہ ایک اخبار کو بہت آدمی پڑھ لیتے ہیں اور اسی فنڈ سے مختلف مدارس ہند میں اخبار روانہ کیا جاوے تاکہ مدارس کے طلباء پر نیک اثر ہو اور وہ سلسلہ حقہ کی طرف رجوع کریں یہ ایک بڑے ثواب کا کام ہے کہ احباب اس کام کیواسطے اپنے صدقات دیکر ثواب حاصل کریں۔ اس فنڈ کا آمد و خرچ ہفتہ وار اخبار بدر میں دکھایا جاویگا۔ والسلام (مینیجر اخبار بدر)

تحقیق الادیان وتبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

شراب پینا کسی صورت میں بھی مفید نہیں

ولایت کے میگزین وردلڈس ورک مین پروفیسر میٹ چن کوٹ صاحب نے ایک مفصل مضمون اس بات پر لکھا ہے۔ کہ انسانی صحت کس طرح قائم رہ سکتی ہے اس مضمون میں انہوں نے اس بات پر زور دیا ہے۔ کہ الکحل (یعنی شراب) کا استعمال خواہ وہ کسی شکل میں ہو اور خواہ کیسی ہی تھوڑی مقدار میں ہو صحت انسانی کیواسطے سخت مُضر ہے۔ ایک شاعر نے کیا سچ فرمایا ہے۔ ؎

آنچہ دانا کند کند نادان
لیک بعد از حصول رسوائی

یورپ کے دانا لوگوں کو آخر کسی نہ کسی طرح صاحب باتیں ماننی پڑینگی۔ جو اسلامی شریعت نے نوع انسانی کے روحانی اور جسمانی فایدہ کے واسطے مقرر فرمائی ہیں۔ کیونکہ یہ شریعت انسانی فطرت کے مطابق بنائی گئی ہے اور جہاں انسان اس کی مخالفت کریگا۔ آخر نقصان اوٹھائیگا۔

آنحضرت مسیح تھے

انگریزی میگزین ہندوستان ریویو میں ایک بنگالی بابو ڈاکٹر نے اندرونی اغراض کے باعث مختلف مذہبی بھیس بدلتا رہتا ہے اور آجکل عیسائیت کا جامہ پہنے ہوئے ایک مضمون لکھا ہے۔ جس کا ذکر یورپ کے بعض میگزینوں میں بھی کیا گیا ہے۔ اس مضمون میں بابو صاحب نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی پکے عیسائی تھے۔ ہم اس معاملہ میں بابو صاحب کی مخالفت نہیں کرنا چاہتے۔ کیونکہ تمام انبیاء ایک ہی صداقت لائے ہیں۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بجائے عیسائی کہنے کے خود عیسیٰ کہنا چاہیئے اور صرف اتنے فرق کے ساتھ ہماری بقول اناجیل موجودہ اور عقائد عیسائیوں کے ایک نامراد اور ملعون مسیح تھا [illegible] ف اس کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک کامیاب اور مبارک مسیح تھے اور سچ تو یوں ہے۔ کہ اناجیل کے رُو سے آنحضرت عیسائی تھے نہ خود عیسیٰ تھے۔ بلکہ عیسیٰ کے باپ تھے کیونکہ باغ کی تمثیل میں لکھا ہے۔ کہ جب انہوں نے باغ کے مالک کے بیٹے کو قتل کر دیا تو دیکھو پھر کیا ہوگا پھر خود مالک آئیگا۔

ملک عرب دجال کے اثر سے محفوظ ہے

ہارپرز میگزین میں مسٹر ہیرلڈ صاحب نے ایک مضمون لکھا ہے کہ بائبل کا ترجمہ چار سَو زبانوں میں ہوچکا ہے۔ اس کثرت کے ساتھ خدا کے کلام کی اشاعت ہوئی ہے۔ اصل میں یہ بات صحیح نہیں۔ کہ یہ خدا کے کلام کی اشاعت ہے۔ کیونکہ خدا کا کلام تو وہ ہے۔ جو اصل زبان اور اصل حروف میں محفوظ رہے۔ قطع نظر اس کے کہ موجودہ بائبل خود عیسائیوں کے نزدیک اکثر حصہ جعلی اور غیر لوگوں کا لکھا ہُوا ہے۔ ترجمہ خود ترجمہ کرنے والے کا خیال ہے۔ جو اس نے بیچ شایع کر دیا۔ یہ اشاعت ترجموں کے خیالات کی ہے نہ کہ کلام الٰہی کی۔ پھر مسٹر ہیرلڈ نے چند علاقوں کے نام لئے ہیں کہ وہاں پر تاحال بائبل کی اشاعت نہیں ہوسکی۔ اس فہرست میں سب سے اول ملک عرب کا نام لکھا ہے خدا تعالیٰ کی قدرت عجیب رنگ میں ظاہر ہوتی ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق دجال کے جہاز عرب کے گرد اگرد طواف کرتے ہوئے دور دراز کے ممالک میں پہونچ جاتے ہیں مگر اب تک یہ توفیق نہیں ہوئی۔ کہ عرب کے اندر داخل ہوں۔

دس ہزار سال کے پرانے آثار

ماہ ستمبر کے رسالہ ایسٹ مین فتعلی میں ڈاکٹر بنکس صاحب نے شہر بس میا واقعہ علاقہ بابل کے کھنڈرات کے کھودنے کی رپورٹ شائع کی ہے۔ جس میں وہ یہ ظاہر کرتے ہیں۔ کہ اس شہر کے آثار دس ہزار سال کے پرانے ہیں۔ خوب! ہم مانتے ہیں۔ کہ ایسا ہی ہوگا۔ مگر جب ہم دیکھتے ہیں اور اس کے ہر صفحہ پر جو سنہ دئے ہوتے ہیں ان پر غور کرتے ہیں۔ تو ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آج سے چھ ہزار سال پہلے تو یہ زمین ہی نہ تھی۔ اس پر شہر کہاں سے آگئے۔ معلوم نہیں یہ کیسی ہوا چلی ہے۔ کہ یورپ کے محقق اپنی ہر ایک تحقیق کے نتائج میں بیچاری بائبل پر ایک نہ ایک کاری زخم ضرور لگا ہی دیتے ہیں۔

شرابی فرانس

فرانس کے میگزین لا ریویو میں غسطاوی ولط صاحب نے ایک مضمون یورپ کی شرابخوری پر لکھتے ہوئے فرانس کی خوفناک شرابخوری کی خوفناک شراب خوری پر نہائت خطرہ ظاہر کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں۔ کہ اگر حکومت وقت اس پر توجہ نہ کرے گی اور ایسے قوانین بنینگے۔ جن سے شراب خوری رک جاوے۔ تو ملک تباہ ہو جائیگا۔ وہ لکھتے ہیں۔ کہ یورپ میں شراب کی فروخت کی اوسط ۵ فیصدی ہے اور امریکہ میں ۶ فیصدی اور فرانس میں قریباً ۱۰ فیصدی۔ جس سے ظاہر ہے۔ کہ سب سے زیادہ شراب فرانس میں لی جاتی ہے۔

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال ۵۰ بار	چھ ماہ ۲۴ بار	سہ ماہ ۱۳ بار	دو ماہ ۸ بار	یک ماہ چہار بار	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½ "	۱۰۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۲	۱۴	۸	۳
½ "	۴۰	۲۴	۱۳	۸	۵	۲
¼ "	۲۷	۱۴	۸	۵	۳	۱½
⅛ "	۲۵	۱۳	۷	۴	۱½	۱
فی سطر	۹	۵	۳	۲	۱	۲ر

۱۔ یہ اُجرت جو ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے۔ پہلے ہی بہت کم کرکے لگائی گئی ہے اسواسطے اس میں اس سے زیادہ رعایت نہ ہوگی۔

۲۔ مینجر کا اختیار ہے۔ کسی اشتہار پر مناسب سمجھے تو اس سے زیادہ اجرت طلب کرے۔

۳۔ فیصلہ اجرت سے پہلے مضمون اشتہار برائے ملاحظہ مینجر کے پاس آنا چاہیئے اور مینجر کا اختیار ہوگا کہ مضمون میں پہلے یا فیصلہ کے بعد یا دوران انطباع میں جن الفاظ کو خود یا کسی دوسرے خریدار کی تحریک پر مناسب خیال کرے نکال دے یا زیادہ کرے یا بدل ڈالے۔

۴۔ تقسیم کرائی ضمیمہ جو اخبار کے دو صفحہ کے برابر ہو ایک روپیہ فیصدی لیا جاویگا۔ بٹالہ سے قادیان تک کی مزدوری ہر فی دس سیر یا دس سیر سے کم کے لئے اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

۵۔ ہر ایک مشتہر صاحب کو چاہیئے۔ کہ اشتہار دینے سے پہلے ان کو بغور مطالعہ فرمالیا کریں۔

۶۔ اشتہار متواتر دئے جانے کی یہ اجرت ہے درمیان میں چھوڑنے اور کبھی کبھی درج کرانے کیواسطے زائد اجرت چارج ہوگی۔

ڈائری

القول الطیب

مخالفت مفید ہوتی ہے

ذکر ہوا۔ کہ کشمیر مین ایک بڑا مولوی میر واعظ ہے وہ پہلے اس سلسلہ کے متعلق خاموش تھا۔ مگر جب سے مولوی عبد اللہ صاحب نے اس کو مخاطب کر کے اشتہارات دئے وہ بھی اپنے وعظ مین مخالفت کرنے لگا ہے۔ حضرت نے فرمایا۔ اس معاملہ مین مولوی عبد اللہ کی کارروائی درست تھی۔ مخالفت سے ڈرنا نہین چاہیئے۔ بلکہ اس سے فائدہ ہوتا ہے۔ یہی قدیم سے سنت اللہ چلی آتی ہے جب کبھی کوئی نبی پیدا ہوتا ہے۔ لوگ اُس کی مخالفت شروع کرتے ہین۔ سب وشتم سے کام لیتے ہین۔ اسی ضمن مین کتابون کے دیکھنے اور صحیح حالات کے سننے اور معلوم کرنے کا بھی ان کو موقع مل جاتا ہے۔ دنیا کے کیڑے جو اپنے دنیاوی کامون مین مستغرق ہوتے ہین انکو فرصت ہی کہان ہے۔ کہ دینی امور کی طرف متوجہ ہون لیکن مخالفت کے سبب ان کو بھی غور وفکر کرنے کا موقع مل جاتا ہے۔ اور ان کے شور وغل کے سبب دوسرے لوگون کو بھی اس طرف توجہ ہو جاتی ہے۔ کہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ اصل مین بات کیا ہے۔ کئی لوگون کے ہمارے پاس خطوط آئے۔ کہ مولوی محمد حسین یا مولوی ثناء اللہ وغیرہ کا انہون نے نام لیا۔ کہ ان کی مخالفانہ تحریرین اور کتب پڑھ کر ہمین اس طرف خیال ہوا کہ آخر مرزا صاحب کی تحریر بھی منگوا کر دیکھنی چاہیئے اور جب آپ کی کتاب پڑھی۔ تو اس کو روحانیت سے پُر پایا اور حق ہم پر کھل گیا۔ جب انسان توجہ کرتا ہے۔ تو اس کا دل انصاف خود اسے ملزم کرتا ہے۔ جہان مخالفت کی آگ بھڑکتی ہے اور شور اُٹھتا ہے۔ اس جگہ ایک جماعت پیدا ہو جاتی ہے انبیاء سے پہلے تمام لوگ نیک وبد بھائی بھائی بنے ہوئے ہین۔ نبی کے آنے سے ان کے درمیان ایک تمیز پیدا ہو جاتی ہے۔ سعید الگ ہو جاتے اور شقی الگ ہو جاتے ہین اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مخالفین کو یہ کلمہ سناتے۔ کہ انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جھنم۔ تم اور تمہارے معبود سب جہنم کے لائق ہین۔ تو کفار ایسی مخالفت نہ کرتے۔ مگر اپنے معبودون کے حق مین ایسے کلمات سنکر وہ جوش مین آگئے پنجاب مین سب سے زیادہ ہماری مخالفت ہوئی اور اسی جگہ خدا تعالیٰ نے سب سے زیادہ جماعت بھی بنائی ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ پہلے لوگ اُمت واحد ہوتے ہین۔ پھر نبی کے آنے کے سبب سے ان مین اختلاف پیدا ہو جاتا ہے ابو جہل نے آنحضرت کے ساتھ جو مباہلہ کیا تھا اور آخری دعا کی تھی کہ اے خدا جس نے ملک مین فساد کر رکھا ہے اور قطع رحم کرتا ہے آج اس کو ہلاک کر دے۔ جس کے نتیجہ مین وہ خود ہلاک ہوا اس کی دُعا سے ظاہر ہے۔ کہ آنحضرت کی بعثت سے ملک کی کیا حالت ہو گئی تھی اور باہمی فساد کو کفار کس کی طرف منسوب کرتے تھے۔ جب شور اُٹھتا ہے۔ تو ایسے آدمی بھی پیدا ہو جاتے ہین۔ جو انصاف کی پابندی کرتے ہین اور خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہین۔ مخالفین انبیاء کی عادت ہے کہ رسم وعادت کی پیروی کرتے ہوئے ایک بات پر اڑ جاتے ہین اور خدا تعالیٰ سے اُمید منقطع کر کے اُسی پر فیصلہ کر لیتے ہین کہ ہم اسی پر مر جائین گے۔ خواہ کچھ ہی ہو۔ مگر خدا تعالیٰ انہی لوگون مین سے سعید الفطرت انسان بھی پیدا کر دیتا ہے۔ (مخالفت انبیاء کے راز پر ۲۱ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء کے اخبار بدر مین ایک مبسوط مضمون لکھا ہے۔ جس مین اس مخالفت کے نو راز بیان کئے گئے تھے۔ ان مین سے ایک کا اس جگہ نقل کرنا فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔ اڈیٹر)

ساتوان راز اس مخالفت انبیاء مین یہ ہے۔ کہ نبی جب ابتدا مین مبعوث ہوتا ہے۔ تو اس کو اس بات کی ضرورت ہوتی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے جو پیغام اس کو دیا جاتا ہے۔ وہ پیغام سب مخلوق کو جس کے واسطے وہ مبعوث ہو کر آیا ہے۔ پہنچا وے۔ لیکن اس اہم کام کو پورا کرنے کے واسطے نہ اس کے پاس کافی تعداد آدمیون کی ہوتی ہے اور نہ مالی اسباب مہیا ہوتے ہین اور نہ اتنی جلد ایسے مخلصین کی کافی تعداد بہم پہنچ سکتی ہے۔ جو فوراً دنیا بھر مین اس کی تبلیغ کو پہونچا دین۔ پس ایسے وقت یہ کام اس کے مخالفین اور منکرین سے لیا جاتا ہے جو نہایت جوش اور محنت کے ساتھ اور اپنا زر اور مال اور وقت اور محنت خرچ کر کے اس کی تبلیغ کو سب جگہ پہونچا دیتے ہین اور اس خدمت کی مثال جو کفار سے لی جاتی ہے۔ خود اس زمانہ مین پورے طور پر موجود ہے۔ اس زمانہ مین ایک نہین بہت سے آدمی اس قسم کے موجود ہین۔ جنہون نے اس خدمت کو بہت عمدگی سے ادا کیا ہے۔ ایک تو مولوی ابو سعید محمد حسین بٹالوی ہین جنھون نے سب سے اول فتوے کفر لکھا اور اس مین خدا کے مسیح کے دعاوی کا اکثر حصہ پیش کیا اور پھر ایک لمبے سفر کی محنت شاقہ اُٹھائی اور جا بجا پھر کر لوگون کو سمجھایا اور فتوی پہ مُہرین کرائین پھر اس فتوے کو اپنے خرچ سے چھپوایا اور شائع کیا اور پھر اسی پر بس نہین کی۔ بلکہ آج تک مخالفت کے جوش مین ہین گو پہلے کی نسبت یہ جوش ٹھنڈا ہے یا شاید زمینی مصروفیتون کے سبب فرصت کم ملتی ہے کئی لوگون کے خطوط ہندوستان کے مختلف حصون سے حضرت مسیح موعود کی خدمت مین اس مضمون کے آچکے ہین کہ ہم آپ کے حالات سے بے خبر تھے مولوی محمد حسین کی تصنیف دیکھ کر آپ کی خبر لگی۔ اس تصنیف مین کچھ آپ کی عبارت نقل تھی اور پھر اس کا جواب تھا۔ آپ کی عبارت مین ایک روحانیت اور تاثیر تھی۔ جواب ایک خشک اور فضول منطق تھی۔ یہی تحریر ہمارے واسطے موجب ہدائیت ہوئی۔ ایسا ہی ایک اور خادم اس قسم کا مولوی غلام دستگیر قصوری تھا۔ جس نے مکہ جا کر کفر کا فتوے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے مخالف لکھوایا پھر اپنی کتاب مین تحریری مباہلہ شائع کر کے اور اپنی دُعا کے مطابق موت پا کر ہمیشہ کے واسطے خدا کے نبی کی صداقت پر مُہر لگا گیا۔ ایسا ہی مولوی اسمٰعیل علیگڈھی تھا ان لوگون نے فی الواقعہ بہت مدد کی۔ چند اور لوگ بھی اس کام مین مصروف ہین۔ مگر وہ پیچھے آئے ہین اور ان کے حملے کمینہ پن کے ہین۔ جن مین متانت اور سنجیدگی نہین اس واسطے ان کے ذکر کی ضرورت نہین۔ لیکن بہرحال ہمارے واسطے وہ بھی خادم ہین اور ہماری جماعت کی ترقی کا موجب بن رہے ہین۔

احمدی

ذکر آیا۔ کہ بعض لوگ اعتراض کرتے ہین کہ مرزا صاحب نے اپنی جماعت کا ایک الگ نام احمدی کیون رکھ لیا ہے۔ فرمایا یہ نام تو صرف شناخت کے واسطے ہے جیسا کہ مسلمانون مین بہت سے فرقے ہین۔ کوئی اپنے آپ کو حنفی کہتا ہے۔ کوئی شافعی کوئی اہلحدیث وغیرہ۔ چونکہ اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جمالی نام احمد کا ظہور ہو رہا ہے۔ اس واسطے اس جماعت کا نام احمدی ہوا۔ اور یہ نام اسی زمانہ اور اسی جماعت کے واسطے مقدر تھا۔ اس سے پہلے اگرچہ بعض ایسے آدمی ہوئے۔ جو کسی جماعت کے امام بنے اور ان کے نام مین احمد کا لفظ تھا مگر کبھی خدا تعالیٰ نے کسی جماعت کا احمدی نہ ہونے دیا۔ مثلاً امام احمد بن حنبل تھے انکی جماعت حنبلی کہلائی سید احمد بریلوی تھے تو انکی جماعت مجاہدین کی کہلائی سید احمد علیگڈھ کی ترقی دینے والے کے ہمخیال نیچری کہلائے۔ علی ہذا القیاس اور کسی کا نام کبھی احمدی نہین ہوا۔

مسلم اور غیر مسلم مین فرق

گذشتہ اشاعت سے آگے

برعکس اس کے دوسرا گروہ جس کو اوپر کافر کے نام سے یاد کیا گیا ہے ان کے بارہ مین قرآن شریف مین ہے۔ انّ الّذین کفروا بایات اللّٰہ لھم عذاب شدید۔ واللّٰہ عزیز ذو انتقام۔ تحقیق جن لوگون نے اللہ کی نشانیون سے کفر کیا ان کے واسطے عذاب شدید ہے اور اللہ زبردست انتقام لینے والا ہے۔ ان جھنم کانت مرصادا للطاغین مآبا لٰبثین فیھا احقابا۔ لا یذوقون فیھا بردا ولا شرابا۔ الا حمیما وغسّاقا جزاء وفاقا۔ انھم کانوا لا یرجون حسابا وکذبوا بایٰتنا کذابا۔ وکل شیء احصینہ کتٰبا فذوقوا فلن نزیدکم الا عذابا۔ تحقیق جہنم بے شک وہ گھات مین ہے سرکشون کے واسطے۔ جائے بازگشت ہے اور وہ اس مین کئی احقاب ٹھہرین گے۔ حدیث ابن عمر مین مرفوعاً آیا ہے کہ واللہ نہ نکلے گا آگ مین سے کوئی۔ یہان تک کہ ٹھہرے اس مین احقاب تک۔ حقب کچھ اوپر اسّی سال کا ہوتا ہے۔ ہر سال ۳۶۰ دن کا تمہاری گنتی سے اس مین نہ سردی کا مزہ حاصل کرین گے نہ پینے کا۔ مگر کھولتا ہوا پانی اور پیپ۔ یہ پوری جزا ہوگی۔ کیونکہ وہ حساب کی امید نہ رکھتے تھے۔ اور ہماری آیتون کو جھٹلاتے رہے اور ہر ایک شے کو ہم نے محفوظ کر رکھا ہے۔ پس چکھو ہم عذاب کے سوائے تمہاری اور کسی شے مین زیادتی نہ کرین گے۔ اور بھی بے شمار آیتین ہین۔ جن سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ کافر خدا کی رضا کو نہین حاصل کر سکتے اور ہمیشہ خائب و خاسر رہتے ہین اور اپنے ارادون مین نامراد اور ناکامیاب ہوتے ہین۔

حضرات! مین نے آپ کی خدمت مین دو فریق پیش کئے ہین ایک مومن اور دوسرا کافر۔ اس لئے یہ بھی عرض کیا گیا۔ کہ پہلا گروہ کہتا ہے۔ کہ ہماری تمام باتین اپنے ہوا و ہوس کا نتیجہ نہین بلکہ اللہ کریم کی رضاجوئی کے لئے ہین اور اس کے ہی پاک منہ سے نکلی ہین اور اس امر کے ثبوت مین یہ کہا۔ کہ دیکھو! ہم ایک عاجز انسان ہین ہماری جماعت کوئی قومی جماعت نہین۔ بالکل مسکین اور مہجور القوم انسان ہین۔ پھر اس پر بھی تم دیکھ لوگے۔ کہ تمہارے زور آور حملون کے مقابلے مین ہم ہی کامیاب ہون گے اور ہم ضرور ضرور خداوند کریم کی مدد سے غالب آئین گے۔ حقیقت مین یہ بات کہنے والا فریق دنیا کے اسباب کے لحاظ سے ایک نہائت ہی ضعیف اور کمزور فریق ہوتا ہے جسکو دیکھ کر ہر ایک دنیا دار معاً یہ بول اُٹھتا ہے۔ کہ یہ آج نہین کل ہلاک ہوگا۔ اس کی ہستی ہی کیا ہے۔ اس پر ہر ایک نے اپنے ترکش کے تمام تیر خالی کئے۔ جو کچھ کسی کے پاس تھا اس کی مخالفت مین ہی صرف کیا۔ مگر ایک لمبی دوڑ اور ایک مدت کا مقابلہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ باوجود اس قدر کمزوری اور بے سروسامانی کے یہ فریق اپنے زبردست حریف پر جو ہر طرح سے نظر بر اسباب دنیا اس قابل تھا۔ کہ بامراد ہوتا۔ مظفر اور منصور ہوتا ہے اور دنیا دیکھتی ہے۔ کہ ایک عاجز انسان کیونکر ایک قومی جماعت کو زیر و زبر کرتا اور ان کے منصوبون کو پاش پاش کر کے فتح پاتا ہے۔ لاریب یہ نظارہ ایک غور و فکر کرنے والے دل کے لئے ایک عجیب نظارہ ہے اس مین راز کیا ہے یہ بات ہے کہ ان کے ہر مقابلہ مین کامیابی ہر پہلو مین ان کی فتح یہ ظاہر کرتی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ کی چمکار دکھلاتا ہے اور یہ دکھانا مقصود ہے کہ ایک غیب الغیب نصرت اُن کے شامل حال ہے۔ اس سے یہ بات تجربہ مین آگئی۔ کہ جس طریق پر یہ لوگ زندگی بسر کرتے ہین۔ وہی طریق کامیابی کا سچا ذریعہ ہے۔ وہ کامیابی کی راہ وہ خطا نہ کرنے والا طریق وہی ہے جو سورۃ فاتحہ مین ارحم الراحمین خدا نے تعلیم کیا ہے۔ اس کے مقابل پر جو دوسرا فریق ہے۔ وہ مومنون کی راہ پر نہین چلنا چاہتا اور وہ غول راہ بن کر بھٹکاتا اور ٹھوکر کا پتھر بنتا ہے۔ لیکن نتیجہ کیا ہوتا ہے۔ ہر جگہ نامرادی۔ کلفت اور رنج کے خوفناک اور ناقابل برداشت پہاڑ ان پر ٹوٹ ٹوٹ پڑتے ہین۔ بالآخر رہ جاتا ہے۔ اور نہین چل سکتا۔ آخر فنا ہو کر اپنے مقابل مقدس حریف کی صداقت پر مُہر کر دیتا ہے۔ اس قسم کے مقابلہ کا تاریخ پتہ تبلا سکتی ہے۔ کہ جب سے انسانی ہستی کا نشان ملتا ہے۔ اُسیوقت سے یہ مقابلہ ہر آن ہوتا رہتا ہے اور ہر دم یہ اٹل قانون نظر آتا ہے۔ کہ یہ قوم مظفر و منصور ہوتی چلی جاتی ہے اور مخالف ناعاقبت اندیش اپنی ہلاکت کا موجب ہوتے جاتے اور ہلاکت کے گڑھے مین ایسے گرتے ہین۔ کہ دنیا ان کو نگل کر ہمیشہ کے لئے نام و نشان تک کھو دیتی ہے۔ اے قوم! تمہارے پاس تمہارے خدا کا پاک کلام ہے۔ اسی پاک کلام مین خدا نے بہت جگہ اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے۔ دیکھئے سورہ مومنون مین خداوند کریم ارشاد فرماتا ہے۔ کہ تحقیق ہمنے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا۔ پس اس نے کہا۔ اے قوم اللہ کی عبادت کرو۔ تمہارے واسطے اس کے سوائے کوئی معبود نہین۔ کیا پس تم خدا سے نہین ڈرتے ہو۔ اس کی قوم مین جو سردار کافر تھے وہ بولے۔ یہ تو تم جیسا ہی ایک انسان ہے۔ چاہتا ہے۔ کہ تم پر فضیلت حاصل کرے۔ اور اگر اللہ چاہتا۔ تو فرشتے ضرور نازل کرتا۔ ہمنے تو پہلے اپنے باپ دادون مین یہ بات نہین سنی۔ یہ شخص تو بس مجنون معلوم ہوتا ہے۔ پس تم ایک وقت تک اس کے ساتھ انتظار کرو۔ نوح نے دعا کی۔ کہ اے میرے ربّ انہون نے مجھے جھٹلایا ہے۔ تو میری مدد کر۔ پس ہمنے اسکی طرف وحی بھیجی۔ کہ میری آنکھون اور وحی کے سامنے کشتی بنا۔ پس جب ہمارا حکم پہونچا اور تنور جوش زن ہوا۔ حکم دیا گیا۔ کہ اس مین ہر دو قسم کے دو دو جوڑے اور اپنے اہل کو سوائے اس کے جس پر ان مین سے قول عذاب ہو چکا بٹھلائے اور ظالمون کے بارے مین مجھ سے کلام نہ کر وہ تو غرق کئے جاوینگے اور دعا کر۔ کہ اے میرے ربّ تو مجھ کو مبارک وقت اور مقام پر اُتار اور تو سب سے اچھا مہمان نواز ہے۔ تحقیق اس مین نشانیان ہین اور ہم ضرور تربیت کرنے والے ہین۔ پھر ان کے بعد اور بستیان پیدا کین۔ پس ہمنے اُن مین ایک رسول ان ہی مین سے بھیجا۔ کہ اللہ کی عبادت کرو۔ تمہارے واسطے اس کے سوائے کوئی معبود نہین۔ کیا پس تم خدا سے ڈرتے نہین ہو اور اس کی قوم کے سردار جو منکر ہوئے اور آخرت کے ملنے کو جھٹلاتے رہے اور دنیاوی زندگی مین ہمنے اُنکو آسودہ حال کیا بولے کہ یہ تو بس تم جیسا ہی انسان ہے۔ جو تم کھاتے ہو وہی یہ کھاتا اور جو تم پیتے ہو وہی یہ پیتا ہے۔ اور اگر تم اپنے جیسے انسان کے تابعدار ہو جاؤ گے۔ تو زیان کار ہوگے۔ کیا وہ تمہین ڈراتا ہے۔ کہ جب مر کر مٹی اور ہڈیان ہو جاؤ گے تب نکالے جاؤ گے۔ افسوس افسوس کیا تم کو وعدہ دیا جاتا ہے۔ یہ تو ہماری دنیاوی زندگی ہے ہم مرتے اور جیتے ہین۔ مگر ہم مرنے کے بعد اٹھائے نہ جاوین گے۔

اس شخص نے تو اللہ پر جھوٹی بات باندھی ہے اور ہم اس کے ماننے والے نہیں ہیں اس نے کہا اے میرے رب۔ انہوں نے مجھ کو جھٹلایا۔ پس تو میری مدد کر۔ فرمایا۔ سوائے چند ایک کے وہ سب صبح ہوتے پشیمان ہونگے۔ پس حق طور پر اس حادثہ نے انہیں پکڑ لیا۔ پس ہم نے انکو کوڑا کرکٹ بنا دیا۔ پس ظالمون کی قوم کے واسطے دوری ہے غرض اس تمام مضمون سے یہ ہے۔ کہ خداوند کریم اپنے نیک بندون کی مدد فرماتا ہے۔ اور وہ جو اس کے احکام سے سرکشی اختیار کرتے ہین۔ برباد اور ہلاک ہو جاتے ہین۔

آپکے سامنے ایک زندہ نظیر مسیح موعود کی موجود ہے۔ آپ کی سوانحعمری پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپنے جب خدا سے حکم پاکر مسیحیت اور مہدویت کا دعوے کیا تھا۔ تو ایک عالم مخالفت کے لئے اُٹھ کھڑا ہوا تھا۔ مگر آپنے اس مخالفت کو دیکھ کر خدا سے منہ نہین موڑا۔ اور جیسا خدا سے حکم ہوتا رہا۔ لوگون مین اس کی تبلیغ کرتے رہے۔ اور بڑے زور اور تحدی سے مخالفون کو سنا دیا گیا کہ مین بالآخر فتح پاؤن گا۔ اور تم نامراد رہ کر تباہ اور برباد ہو جاؤگے۔ ایک ظاہر بین انسان اُس وقت یہ کہتا تھا۔ کہ آپ اکیلے ہین۔ آپ کی کوئی جماعت نہین ہے مگر پھر بھی فتح کا آوازہ لگا رہے ہین اور اسی بات پر بھول کر آپ کو ایک معمولی انسان سے زیادہ رتبہ نہین دیتا تھا۔ مگر خدا کو اپنی چمکار دکھانی منظور تھی۔ اُس نے اپنے مسیح کی مدد فرما کر یہ ظاہر کر دیا۔ کہ اے مخالفین تم جھوٹے ہو اور جو ہمارا مہدی کہتا تھا وہ سچ ہے۔

حضرات! آپ کو خداوند کریم نے بصیرت عطا فرمائی ہے۔ کہ آپنے اس کے مسیح کی شناخت کی۔ اب آپ پر یہ لازم ہے۔ کہ ایسے اعمال کر کے دکھاؤ۔ جس سے خدا کی خوشنودی حاصل ہو۔ کیونکہ عمل وہی بہتر ہوتا ہے جس کا خاتمہ بالخیر ہو۔ اور صدق و وفاداری سے انجام پذیر ہو۔ گو اس پُرفتنہ زمانہ مین اخیر تک صدق اور وفا کو پہونچانا اور بد باطن لوگون کے وساوس سے متاثر ہونا سخت مشکل ہے۔ اس لئے خداوند کریم سے التجا ہے کہ وہ سب دوستون کو آپ سکینت اور تسلی بخشے۔ زمانہ نہایت پُرآشوب ہے۔ اور فریبیون اور مکارون کے افتراؤن نے بدظنیون اور بدگمانیون کو انتہا تک پہونچا دیا ہے۔ ایسے زمانہ صداقت کی روشنی ایک نئی بات ہے اور اس پر وہی قائم رہ سکتے ہین جن کے دلون کو خداوند کریم آپ مضبوط کرے۔ پس مین اپنے مضمون کو اس دعا پر ختم کرتا ہون۔ کہ خداوند کریم ہم کو اپنے مسیح کی اطاعت مین ثابت قدم رکھے۔ تاکہ ہم اس کی رضا کو حاصل کر لین۔ ہمارے تمام کامون مین ہماری مدد کرے۔ اور ہماری مشکلین آسان کرے۔

ایک خواب اور اسکی تعبیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بعالیخدمت فیضدرجت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ ظلکم ابدا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج مقدس۔

دو مہینے گذرتے ہین۔ کہ مین نے ایک خواب دیکھا ہے۔ یہ کہ مین قرآن شریف پڑھ رہا ہون۔ اور ایک ایک جملہ پر غور اور فکر کر رہا ہون۔ ہر ایک آیت میری نظر مین ایسی مرصع و منور پائی جاتی تھی۔ کہ بے ساختہ زبان سے لفظ ماشاءاللہ متصل و مسلسل نکلا جاتا تھا۔ اس وقت دل پر بانتہائے مسرت جو حالت کہ طاری تھی۔ وہ حیطہ تحریر و تقریر سے خارج ہے۔ جب مین خواب سے جاگ اٹھا ایک عجیب غیر معمولی فرحت شامل حال پایا۔

اس کے کئی روز بعد پھر ایک خواب دیکھا وہ یہ کہ ایک شخص نہائیت بلند آواز سے (کہہ ہوتا ہون غالباً) صدقت المسیح فی الارض کا اعلان کر رہا ہے اس اعلان کے ساتھ ایک گروہ کثیر ہے۔ جس مین مین بھی شامل ہون۔ پھر مین خود اپنے آپ کو معلن دیکھ رہا ہون۔ میری ہی زبان سے لفظ مذکور الصدر نکل رہا تھا۔ کہ آنکھ کھل گئی۔

پیارے مسیح۔ پہلے خواب کو مین اپنے خیال مین ایک معمولی مسعود بات سمجھا تھا جب دوسرا خواب دیکھا گیا۔ میری طبیعت کا کچھ رجحان حضرت کی جانب ہوا۔ مین حضرت کا مرید نہین ہون۔ معتقد ضرور ہون۔ حیران ہون کہ میرے ان خوابون کی تعبیر کیا ہوگی اور ان کا شمار کس طبقہ مین ہوگا۔

پھر مجھے آج شب مین ایک ایسا مدلل اور مصدق خواب دیکھنا نصیب ہوا۔ کہ اب آپ کی سچائی مین کوئی شبہ باقی نہین رہا۔ جن امور پر مجھ کو سخت اعتراض تھا ان کے جوابات خود بخود میرے دل مین پیدا ہو رہے ہین اور ایک ایسی زبردست تصدیق اپنے آپ مین مجھ کو بتلائی گئی۔ کہ اس سے زیادہ کوئی صداقت مجھ کو تو کیا بلکہ ساری دنیا کو نہ مل سکیگی۔

اس تیسرے خواب کی کیفیت ذرا تفصیل طلب ہے۔ پہلے متذکرہ بالا دونون خوابون کی تعبیر پاؤن۔ تو پھر اس کو عرض کرون۔

امیدوار ہون۔ کہ مین اپنے خوابون کی تعبیر سے قادیانی اخبارون کے ذریعہ آگاہ اور سرفراز فرمایا جاؤن۔ مین اپنا نام اور پتہ تیسرے خواب کی عجیب وغریب کیفیت کے ساتھ عرض کرونگا۔ زیادہ ادب

۱۹ اگست ۶؁ م ۹۔ رجب المرجب ۱۳۲۵؁ھ

تعبیر

حضرت نے فرمایا۔ کہ بذریعہ بدر اطلاع دے دین۔ کہ خواب کی یہی تعبیر ہے۔ کہ آپ کو غیب سے اطلاع دی گئی۔ کہ یہ شخص جو مسیح ہونے کا دعوے کرتا ہے۔ سچا ہے۔ والسلام

مرزا غلام احمد

دعا

برادر محمد منظور الٰہی صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے فرزند نرینہ عطا فرمایا ہے اور حضرت مسیح موعود نے اس کا نام فضل الٰہی رکھا ہے وہ اس بچہ کی صحت سعادت اور عمر درازی کے واسطے احباب سے دعا چاہتے ہین۔

خطوط کے جواب الگ نہیں ملینگے

آئندہ اخبار کے متعلق خطوط کے جواب بذریعہ اخبار ہی ہفتہ وار دئے جائین گے۔ الگ خطوط نہیں لکھے جائین گے جو صاحب الگ جواب چاہین وہ جواب کے واسطے کارڈ یا ٹکٹ ساتھ بھیجدیا کرین ایسی قلیل قیمت مین جو اخبار کیواسطے لی جاتی ہے نہ اخراجات خط و کتابت کثیر کا متحمل نہیں ہو سکتا

شرک و بدعت

بدر خواتین

زمانۂ حال میں عموماً یہ دستور ہے۔ کہ اکثر جاہل عورتیں بد رسومات کو پھیلانے کی سعی کر رہی ہیں۔ مثلاً میں نے دیکھا ہے۔ کہ جب کسی عورت کے ہاں اولاد پیدا نہیں ہوتی۔ یا وہ پیدا ہوتے ہی رہگرائے آخرت ہو جاتی ہے تو ان کی والدین خانقاہوں اور مزاروں پر منتیں مانتی پھرتی ہیں۔ کہ جب میرے ہاں لڑکا پیدا ہوگا تو میں دستگیر کے نام کا بکرا قربانی دونگی اور فلاں فلاں پیر صاحب کے مزار پر غلاف چڑھاؤنگی اور جب تک وہ اتنے عرصے کا نہ ہو جاوے گا۔ اس کا تمام سر نہ منڈاؤنگی خیانچہ جب پیدا ہوتا ہے۔ تو مذکورہ بالا عورتیں ویسا ہی کرتی ہیں۔ مثلاً کبھی تو پیاز و مرچیں بانٹتی ہیں اور کبھی مزاروں پر غلاف چڑھاتی ہیں اور کہتی ہیں کہ قربان جاؤں فلاں پیر صاحب کے نام پر جن کے ذریعہ سے میری مراد بر آئی۔ اور جب اپنے بچے کا سر منڈاتی ہیں۔ تو نصف سر چھوڑ دیتی ہیں۔ اور اگر کوئی پوچھے۔ کہ یہ نصف سر کیوں خالی چھوڑا ہے۔ تو کہتی ہیں۔ کہ میں نے منت مانی ہوئی ہے۔ کہ جب تک میرا لڑکا اتنے عرصے کا نہ ہو جائے اور جبتک میں ایک بکرا دستگیر کے نام پر قربانی نہ دے لونگی۔ اپنے لڑکے کا تمام سر نہ منڈاؤنگی۔

حیف ہے۔ کہ اونکو غیرت نہیں آتی۔ کہ وہ پیارا خالق جو کہ زمین و آسمان کا خالق و مالک ہے جس کے حکم کے بغیر ایک پتا بھی نہیں ہل سکتا اور ایک چیونٹی بھی نہیں چل سکتی۔ کیا دستگیر اس کے برابر ٹھہر سکتا ہے۔ اس لئے میں ایسی بہنوں کو سمجھانا چاہتی ہوں۔ کہ اے بہنو! تمہاری آنکھوں پر جو کفر و غفلت کے پردے پڑے ہوئے ہیں اون کو اُٹھا دو۔ اور اس جہان فانی ہی کی طرف غور کرو۔ کہ جب کوئی شخص سزا کا مستحق ہوتا ہے تو انگریزی سلطنت اُسی شخص کو سزا دیتی ہے اور نہ اس کے عوض اس کے بھائی بہن یا اولاد کو۔ اس سے تم سمجھ سکتی ہو۔ کہ اس جہان کی سلطنت جو کہ آسمانی سلطنت سے ادنےٰ سلطنت ہے وہ بھی انصاف کو کام میں لاتی ہے۔ تو کیا عاقبت کو ایسی اولاد تمہارے کام آسکتی ہے۔ جس کیواسطے تم دستگیر اور دیگر پیروں کو خدا کے شریک بناتی پھرتی ہو۔ میری احمدی بہنوں کو بھی واضح ہو کہ ایسی بہنوں کو حتے الوسع پر نصیحت کرنے کی سعی کریں کہ اس حقیقی خالق کے سوائے کوئی فرد بشر اولاد پیدا نہیں کر سکتا اور نہ ہی عمر دراز کر سکتا ہے۔ میری یہ دُعا بدرگاہ عالی منظور ہو۔ آمین

راقمہ ایک احمدی بہن۔ از موضع ملا تحصیل ظفروال

نوٹس برائے احمدی احباب

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ چونکہ ہمنے مگوئی و منبو واقع اپر برما میں انجمن احمدیہ قائم کی ہے اس لئے تمام احمدی احباب کو جو برما حاطہ میں رہتے ہیں بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے مفصل پتہ سے ممنون فرما دیں تاکہ ان کو قواعد انجمن احمدیہ سے اطلاع دیکر انجمن ہذا کا ممبر بنایا جاوے۔ تمام اس قسم کی خط و کتابت میاں نور دین صاحب (ریپے حوالدار ملٹری پولیس مگوئی) اسسٹنٹ سکرٹری انجمن احمدیہ مگوئی سے کرنی چاہیئے۔ فقط۔ والسلام

آلمشتہر

غلام دستگیر احمدی۔ ہاسپٹل اسسٹنٹ ملٹری ہاسپٹل مجیبا

جنرل سکرٹری انجمن احمدیہ مگوئی و منبو اپر برما

ڈائری

القول الطیب

سوال۔ براہین احمدیہ میں آپنے کلام الٰہی کی ایک نشانی یہ بھی لکھی ہے۔ کہ وہ ہر ایک پہلو میں دوسری کلاموں سے افضل ہوتا ہے۔ توریت انجیل بھی تو خدا کا کلام ہیں۔ کیا ان میں بھی یہ وصف پایا جاتا ہے؟

جواب۔ حضرت اقدس نے فرمایا۔ کہ ان کتابوں کی نسبت قرآن مجید میں یحرفون الکلم عن مواضعہٖ لکھا ہے۔ وہ لوگ شرح کے طور پر اپنی طرف سے بھی کچھ ملا دیا کرتے تھے۔ اس لئے جو کتابیں محرف مبدل ہو چکی ہیں ان میں یہ نشان کب مل سکتی ہے؟ اس پر حضرت حکیم الامۃ نے عرض کی۔ کہ حضور توریت میں لکھا ہے "پھر موسیٰ خدا کا بندہ مر گیا اور موسیٰ جیسا نہ کوئی پیدا ہوا نہ ہوگا۔ اور اس کی قبر بھی آج تک کوئی نہیں جانتا" تو یہ کلام حضرت موسیٰ کی ہو ہی کس طرح سکتی ہے۔ اور انجیل کی نسبت تو عیسائی خود قائل ہیں۔ کہ وہ اصلی جو عیسیٰ کی انجیل تھی نہیں ملتی۔ یہ سب تراجم در تراجم ہیں اور ترجمہ مترجم کے اپنے خیالات کے مطابق ہوا کرتے ہیں اور اُن میں بہت سا حصہ اس قسم کا پایا جاتا ہے۔ جو دوسروں کا بیان ہے۔ جیسے صلیب کا واقعہ وغیرہ"

اس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ یہ ٹھیک بات ہے اگر تمام دنیا میں تلاش کریں۔ تو قرآن مجید کی طرح خالص اور محفوظ کلام الٰہی کبھی نہیں مل سکتا۔ بالکل محفوظ اور دوسروں کی دست برد سے پاک کلام تو صرف قرآن مجید ہی ہے۔ دو باتیں بڑی یاد رکھنے والی ہیں ایک تو قرآن شریف کی حفاظت کی نسبت کہ روئے زمین پر ایک بھی ایسی کتاب نہیں۔ جس کی حفاظت کا وعدہ خود اللہ کریم نے کیا ہو اور جس میں انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون کا پر زور اور تحدیانہ دعوے موجود ہو اور دوسرا آنحضرت صلعم کی اخلاقی حالتوں کی نسبت۔ کیونکہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر ایک طرح کے اخلاق کو ظاہر کرنے کا موقع ملا۔ حضرت موسیٰ کو دیکھو۔ کہ وہ راستہ میں ہی فوت ہو گئے تھے اور حضرت عیسیٰ تو ہمیشہ مغلوب ہی رہے۔ معلوم نہیں اگر غالب ہوتے تو کیا کرتے۔ مگر ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر طرح سے اقتدار اور اختیار حاصل کر کے اپنے جانی دشمنوں اور خون کے پیاسوں کو اپنے سامنے بلا کر رکھدیا۔ لاتثریب علیکم الیوم

اور پھر یہ بھی دیکھو۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت مبعوث ہوئے تھے۔ جب فسق و فجور شرک اور بُت پرستی اپنے انتہا کو پہونچ چکی تھی۔ اور ظہر الفساد فی البر والبحر کا معاملہ ہو رہا تھا۔ اور گئے اس وقت تھے جب ورایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا کا نظارہ اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ لیا تھا۔ اور یہ ایک ایسی بات ہے۔ جس کی نظیر تمام دنیا میں نہیں پائی جاتی۔ اور یہی تو کاملیت ہے۔ کہ جس مقصود کے لئے آئے تھے۔ اس کو پورا کر کے دکھا دیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو صلیب کا ہی منہ دیکھتے پھر اور یہودیوں سے رہائی نہ پا سکے۔ مگر ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غالب ہو کر وہ اخلاق دکھائے جن کی نظیر نہیں۔ (الحکم)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نظم

مبارک آں زمان و آں بہارے | کہ باشم بر درت لیل ونہارے
زخوبان جہان برتر مقامت | بہ خلق دیگرانم ننگ و عارے
نگاہ با لطف کن بر حال مسکین | زہجرانت فتادم بیقرارے
کہ ہر مشکل شود آسان ز دیدت | دل و جان حزین یا بد قرارے
کنم دیدار تو ہر وقت و ہر آں | نشینم بر درت عشاق وارے
بگردم پیش و پس ہمچون غلامان | ترا باشم بہر دم جاں نثارے
محیط رحمت و ابر عطائی | بکشت من بیا یکبار بارے
حضوری ہمچنان سازم کہ ہر دم | تو باشی شمع و من پروانہ وارے
تو ہستی مرہمے ہر عاشق زار | نہ ہستی عاشقان را دل فگارے
مرا کافی ست عشقت در دو عالم | کہ دست تست دست کردگارے
عنان اختیارم نیست در دست | ازین باعث ندارم اختیارے
دلم پرواز دارد سوئے کوئت | برآید در جہان کارے زکارے
تو آں نیامِ شاہی کز درِ تو | نہ خالی رفت ہرگز خواستگارے
ازین برتر چہ باشد فخر مارا | کہ تو مخدوم ما خدمتگزارے
مسیحائی تراکردہ عنایت | خدائے قادرے پروردگارے
بسا مردہ دلان را زندہ کردی | کہ بیرون اند از عدد و شمارے
نگارا تا بکے در بے نیازی | بماند عاشقت زار و نزارے
خداوندیکہ جان بخش جہان ست | تو گر عرضے کنی ۔ فرمائید آرے
بپاکے کین چنین پاک آفریدت | دعائے کن زبہر نابکارے
وصالت جست ہر کس با دل زار | وصالش دادہ با آں نگارے
کہ ذات پاک او ہمتا ندارد | زادراک بشر آمد کنارے
خجل زانم کہ میدانم یقیناً | نہ باشد مثل من عصیان شعارے
ترا باید زغفار الذنوبم | بہ بخشائی بعجز وانکسارے
کہ جملہ سیّاتم تا بہ محشر | بحسناتم فزایند افتخارے
شوم تا خندہ رو در روئے نیکان | تو باشی آنزمانم غمگسارے
بجز عشقت حرام است اے مسیحا | کہ باشد عاشقان راکاروبارے

قوی شد فضل را امید فضلت
کہ ہست از بر درت امیدوارے

(سید فضل شاہ جون)

رمضان کے روزے

(از مصری ڈاکٹر محمد طاہر)

حدیث کی کتابوں میں لکھا ہے ۔ کہ روزہ افطار کرنے کیوقت کھانا پیٹ بھر کر نہیں کھانا چاہیئے ۔ پھر ایک حدیث شریف کا مضمون یہ ہے ۔ کہ "خدا اس پیٹ کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے" ، جو کھانے سے منہ تک بھرا ہو" ان حدیثوں کے مضمون پر غور کریں اور روزوں کی مصلحت پر خیال دوڑائیں تو روزوں سے یہ مقصد ہے کہ انسان کی نفسانی خواہشیں مغلوب کیجاویں اور اس کے نفس کے سرکش اور تند جذبات دبائے جاویں تو یہ مقصد اس حالت میں کیونکر پورا ہو سکتا ہے جبکہ افطار کے وقت خوب پیٹ بھر کر کھانا کھایا جاوے اور دن بھر بھوکا رہنے کی کسر نکال لی جاوے اس کے علاوہ اکثر مسلمانوں کی عادت ہے کہ گیارہ مہینے معمولی کھانا کھاتے ہیں مگر رمضان میں طرح طرح کے نفیس اور لذیذ کھانے تیار کراتے ہیں اس حالت میں بھی روزوں کا مقصد فوت ہوتا ہے روزوں کے اصلی فائدوں کو ملحوظ رکھنے کے لئے یہ امر نہایت ضروری ہے ۔ کہ افطار کے بعد جو کھانا کھایا جاوے وہ معمولی ہو اور اسی قدر ہو جس قدر کہ رمضان سے پہلے شام کے وقت کھایا جاتا تھا ۔

اگر اس مسئلہ کو قواعد حفظان صحت کی نظر سے دیکھا جاوے تو یہ بات ضروری معلوم ہوتی ہے ۔ کہ دن بھر کے بھوکے رہنے کے بعد (جس میں معدہ بالکل خالی رہتا ہے اور تمام اعضاء سکون اور آرام کی حالت میں ہوتے ہیں یکایک معدہ اور اعضاء کو برانگیختہ کیا جائے اور کسی ایسے قاعدے پر عمل کیا جائے جس سے کوئی ضرر نہ پیدا ہو اور انسان کی تندرستی میں خلل نہ آئے ۔ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ جو روزہ دار حقہ پینے یا چاء یا قہوہ پینے کے عادی ہیں وہ آفتاب کے غروب ہونے سے پہلے حقہ یا چاء یا قہوہ کا بندوبست خاص اہتمام سے کرتے ہیں اور نہایت بے صبری سے اذان کے منتظر رہتے ہیں ۔ اذان کے ہوتے ہی فوراً وہ اپنے شغل میں مصروف ہو جاتے ہیں مگر ان کو یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ چیزیں معدہ کے خالی اور اعضاء کے افسردہ ہونے کی حالت میں نہایت مضر ہیں جب ان چیزوں سے اس زمانہ میں بھی ضرر ہوتا ہے جبکہ روزوں کے ایام نہیں ہوتے ۔ تو خیال کرو ۔ کہ ان دنوں میں یہ چیزیں کیسی مضر ہوں گی ۔ جبکہ دن بھر معدہ کھانے اور پانی سے خالی رہتا ہے اور تمام اعضا ساکن اور تمام اعصاب پژمردہ ہوتے ہیں ۔

اسی طرح دیکھا جاتا ہے کہ اکثر روزہ دار افطار کے بعد نہایت ٹھنڈا پانی یا شربت پیتے ہیں ۔ حالانکہ ان کو یہ امر معلوم ہونا چاہیئے ۔ کہ خالی معدے میں ٹھنڈے پانی یا سیال کے پہونچنے سے دل کے اعصاب میں خاص طور پر جوش پیدا ہوتا ہے ۔ غور کرو کہ اگر کسی گرم شیشے پر ٹھنڈا پانی ڈالو تو وہ فوراً ٹوٹ جاتا ہے میں نے بہت سے روزہ داروں کو اس موقع پر بے ہوشی اور غشی کی حالت میں دیکھا ہے ۔

افطار کیوقت جو غذا کھائی جاوے وہ نہایت قلیل اور زود ہضم ہونا چاہیئے مثلاً تھوڑا سا شوربا یا دودھ یا کوئی شیریں میوہ قلیل مقدار میں یہی سنت نبوی ہے ۔ تھوڑی سی زود ہضم غذا کے کھانے سے معدہ بغیر کسی تکلیف کے آہستہ آہستہ اپنے کام کیلئے بیدار ہوتا شروع کرتا ہے اور وہ سیال جس سے کھانا ہضم ہوتا ہے معدہ کی دیواروں سے رسنے لگتے ہیں افطار کے بعد مغرب کی نماز نہایت سکون اور اطمینان سے پڑھنی چاہیئے جلدی نہیں کرنی چاہیئے کیونکہ اس طرح معدہ کو ازسرنو اپنے فرض کے انجام دینے کیلئے تیار ہونے کا موقع ملیگا اور باقی اعضا بھی بغیر کسی دشواری اور گھبراہٹ کے رفتہ رفتہ بیدار ہو جاویں ۔ اس کے بعد شام کا کھانا کھایا جاوے مگر خیال رہے کہ کوئی ثقیل کھانا نہ کھایا جاوے ۔ اور نہ کوئی ایسی غذا کھائی جائے جس میں مصالحہ حد اعتدال سے زیادہ ہو کیونکہ ایسے کھانے قواعد حفظان صحت کے خلاف ہیں اور ان سے معدہ کی الائش ۔۔۔ بدہضمی

اعلان

جملہ احباب کو اطلاع ہو کہ مین نے قادیان مین اپنی دکان مین کلاہ لنگی پشاوری ریشمی وسوتی ہر قسم اور گرم کپڑا بوٹ وغیرہ اشیاء رکھی ہی۔ قریباً پانچ سال سے یہ دکان مین کرتا ہون اور اس مین میرا تجربہ ہو گیا ہے اگر کوئی احباب کوئی چیز منگوانا چاہین تو وہ بلا تکلف منگوا سکتے ہین نہایت راستی سے تمام معاملہ کیا جاویگا۔ اگر کوئی چیز ناپسند ہو تو واپس لیجاویگی۔ لیکن خرچ آمد و رفت بذمہ خریدار ہوگا۔

احمد نور۔ مہاجر سوداگر کابلی از قادیان

ضرورت نکاح

۵۔ مد خان ملازم نواب محمد علیخان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے۔ اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہین مد خان ایک نیک اور نوجوان آدمی ہین۔ خط و کتابت معرفت اڈیٹر ہو۔

۶۔ سید محمد یوسف صاحب عمر ۳۲ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے مگر چھ سال ہوئے۔ کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان آئے تہے اور تب سے اسی جگہ رہتے ہین اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے اور آئیندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہین زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہین وہ اڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہین۔

۹۔ گوریکی کا ایک خوش شکل ۲۶ سالہ احمدی کاشتکار گجرات گوجرانوالہ سیالکوٹ جہلم مین نکاح کرنا چاہتا ہے جو صاحب اس کے متعلق خط و کتابت کرنا چاہین وہ مجھ سے کرین۔

اکمل آف گوریکی ضلع گجرات

۱۰۔ میرے ایک دوست کی لڑکی عمر گیارہ سال کے واسطے رشتہ کی ضرورت ہے۔ بدین شرائط لڑکا احمدی۔ صحیح النسب مغل۔ انٹرنس پاس۔ عمر ۱۹ اور ۲۰ سال کے درمیان ہو۔

راقم۔ ن۔ د۔ خط و کتابت معرفت اڈیٹر اخبار بدر ہو

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی سے خریدو

کامن احمدی — الاد واد دائے۔ قیمت ۱۰؍

اعجاز احمدی — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی در تائید حضرت مسیح موعودؑ قیمت ۱؍

نظم مستورات — مستورات کے لہجہ پر۔ قیمت ۱؍

جنگ مقدس — حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبد اللہ آتہم کا مباحثہ۔ اس مین ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے۔ قیمت ۱۰؍

جام شہادت — مصنفہ جناب ثاقب صاحب دہلوی عبد اللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ قیمت ۱؍

القول الصحیح — اردو نظم۔ در تائید مسیح موعود مصنفہ خلیفہ ہدایت احمد صاحب شاعر

رویائے صالحہ — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کے لئے ضروری ہین۔ قیمت ۴؍

شہادت آسمانی — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی کلمہ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب۔ قیمت ۷؍

الوصیۃ — مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام حضرت اقدس نے وصیت مین اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدون کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدائتین دی ہین۔ قیمت ۲؍

نور الدین — مصنفہ علامۂ دوران حضرت حکیم الامتہ۔ دہرم پال کی ترک اسلام کا جواب جسمین بہت سے اسلامی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی ہے۔ مخالفین اسلام کیلئے حجت ہے۔ قیمت ۱۰؍

اسلام اور اس کا بانی — ایک انگریزی لیکچر اسلام کی تائید مین قیمت ۱؍

غلامی اور عصمت انبیاء — ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پٹیالہ نے بہ اجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپاکر اس کارخانہ مین برائے فروخت ارسال کیا ہے۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔

غلامی ۳؍۔ عصمت انبیاء ۷؍

البرہان الصریح فی تائید المسیح — [illegible]

حیرت کی حیرانی — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی مسیح موعود کی تائید مین۔ قیمت ۱؍ ۹ جلد

ایک سچی شہادت

دماغی کامون کی کثرت کیوجہ سے پانچسال ہوئے میرا دماغ بہت ضعیف ہو گیا تہا اور قدرتی حافظہ مین فرق آنے لگا تہا طبیعت مین نسیان معلوم ہوتا تہا اور کمزوری اعصاب کیوجہ سے مجہہ یہ بھی شک ہو گیا تہا کہ میرے بائین طرف کے کل اعضا کمزور ہوتے جاتے ہین انگریزی اور یونانی علاج مختلف اطبا سے کرائے گئے لیکن بہت کم فائدہ مند ہوئے یا عارضی فائدہ تہا۔ آخر کار حکیم منشی محمد دین صاحب کی حبوب مقوی کا استعمال مین نے کیا اور اب تک بھی وقتاً فوقتاً استعمال کرتا ہون ان گولیون کے استعمال سے میری کل شکایات مندرجہ بالا رفع ہو گئین میرے تجربہ مین ان گولیون سے زیادہ مفید مقوی دوائی نہین آئی میری تحریک پر میرے بہت سے دوستون نے ان گولیون کو استعمال کیا اور ایسا ہی مفید پایا جیسا کہ مینے۔ مین حکیم صاحب منشی محمد دین کا مشکور ہون کہ انہون نے مجہو ایسی دوائی دی۔ راقم محبوب عالم میسل کوش [illegible] (سابق پرنسپل اسسٹنٹ صاحب ریونیو کمشنر سرحدی صوبہ پشاور) ناظرین یہ وہ شہادت جو گورنمنٹ عالیہ کا ایک معزز افسر ذاتی تجربہ کے بعد [illegible]

حبوب مقوی

کیمتعلق دے رہا ہے یہ گولیان تمام عصبی بیماریون مین اکسیر کا حکم رکہتی ہین اور اعضائے رئیسہ دل دماغ اور معدہ کے حق مین بلا مبالغہ اکسیر کا حکم رکہتی ہین جن لوگون کے دماغ مطالعہ کتب و دیگر امور متعلقہ خوض و فکر مثلاً کانون یا [illegible] کیوجہ سے کمزور ہو گئے ہون اور تھوڑا سا کام کرنے سے اکتا جاتے ہون انشاء اللہ تعالے ان گولیون کے استعمال سے یہ تمام ضعف دور ہو کر آئیندہ کیلئے گھنٹون کا کام کرنے کی طاقت پیدا ہو جائیگی نیز یہ یاد رہے کہ ہر قسم کی قوۃ یا کمزوری نظام عصبی کیحالت کے ہی ماتحت ہوتی ہے قیمت فی سینکڑہ [illegible] بیس گولی ایک روپیہ۔ علاوہ برین اور کئی امراض [illegible] کی نہایت مجرب اور مفید ادویہ مل سکتی ہین جن کی کیفیت مفصل فہرست سے معلوم ہو سکتی ہے از انجملہ سرمہ عجیب دافعہ جالا پہلی [illegible] چشم مدت سے پانی جاری رہنا [illegible] اور ضعیف بصارت کیلئے [illegible] دوائی سوزاک کہنہ یعنی قرص فیلکس ۱؍ سفوف جریان [illegible] سفوف مفرح اعظم۔ دیرینہ فتور ہضم جس مین ترش ڈکار آتے ہون [illegible] محسوس ہوتا ہو طبیعت بیکل رہتی ہو [illegible] ہو نم معدہ مین گاہ گاہ درد سوزش ہوتی ہو [illegible] ان تمام شکایات کے لئے یہ سفوف اکسیر کا حکم رکہتی ہے قیمت [illegible] پتہ خوشخط معہ حالات مفصل و عمر اور نام اور ڈاکخانہ درج ہون محصول و جوابی ٹکٹ بذمہ خریدار

المشتہر

حکیم محمد دین احمدی۔ دوا خانہ [illegible]۔ گوجرانوالہ

نوٹ۔ عام فائدہ کیلئے یہ حبوب مقوی کی قیمت ۱۰ نومبر سے ۱۶ نومبر تک بجائے چار روپیہ کے [illegible] سینکڑہ کر دی گئی ہے رعایت سے فائدہ اٹھاؤ

بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا۔









قیمت پیشگی ۲ روپیہ

اے جہان منتظر خوش باش کاں آمد رستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آں مسیح دورِ آخر مہدیٔ آخر زمان

قادیان میں عام

جلد ۶

مورخہ ۳ شوال ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۰ نومبر ۱۹۰۷ء

فی پرچہ ۲ | چہ گویم با تو گرائی چہا در قادیاں بینی | اڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

۴۶

رپورٹ یوم عید مبارک

احباب کو عید مبارک ہو۔ رمضان کی عبادت اللہ تعالیٰ کے حضور میں مقبول ہو۔ فرمائیے عید کی خوشی میں کچھ اپنے ہفتہ وار خادم بدر کا حصہ بھی نکالا ہے؟ یہاں قادیان میں جمعرات کے دن حضرت کو الہام ہوا تھا کہ عید تو آج ہے چاہو کرو یا نہ کرو اس الہام کو سن کر بعض احباب نے روزے بھی کھول دئیے مگر حضرت نے فرمایا اس کی ضرورت نہیں باہر سے بھی خبر آئی کہ بعض جگہ عید جمعرات کو ہوئی یہاں جمعرات کا دن گذرنے کے بعد شام کو چاند دیکھا گیا اور جمعہ کے دن عید ہوئی بلکہ دو عیدیں ہوئیں عید مبارک کے موقعہ پر باہر سے بھی بہت دوست تشریف لائے۔ مثلاً ڈاکٹر نور محمد صاحب و شیخ رحمت اللہ صاحب لاہور سے۔ منشی محمد اروڑا صاحب خان صاحب عبد المجید صاحب بمعہ برادران ڈاکٹر فیض قادر صاحب اور دیگر بہت سے کپورتھلہ سے شیخ نیاز احمد صاحب وزیر آباد سے عید حسب معمول مسجد اقصےٰ میں پڑھی گئی اور جمعہ بھی صرف اُسی جگہ ہوا ہر دو خطبے حضرت اخی المکرم مولوی حکیم نور الدین صاحب نے پڑھے۔

خطبۂ عید عید کے خطبہ میں حضرت مولوی صاحب نے بعد کلمہ تشہد اور استعاذہ قرآن شریف کی آیات پارہ دوم رکوع ۸ میں سے یسئلونک عن الاھلۃ الخ پڑھ کر اس امر کی طرف اشارہ کیا کہ رمضان شریف کے ذریعہ سے مسلمانوں کو تقویٰ میں ایک ریاضت کرائی جاتی ہے کہ جب مباح چیزیں انسان خدا کی خاطر چھوڑ دیتا ہے تو پھر حرام کو کیوں ہاتھ لگانے لگا پھر فرمایا کہ ایک وقت تو خدا تعالیٰ کی صفت رحم اور درگذر کی کام کرتی ہے مگر ایک وقت ایسا آتا ہے کہ جب دنیا کے گناہ حد سے بڑھ جاتے ہیں تو خدا تعالیٰ کا غضب نازل ہوتا ہے۔ پھر بھی ایسے وقت میں ایک سنبھالنے والا ضرور آتا ہے جیسا کہ آج ہمارے درمیان موجود ہے اور اس زمانہ میں بائبل کی کثرت اشاعت جو ہوتی ہے باوجودیکہ عیسائی اپنے عقائد میں اُسکو قابل عمل نہیں جانتے۔ پھر کروڑوں روپے اس پر خرچ کرتے ہیں اسمیں بھی یہی حکمت الٰہی ہے کہ توحید اور عبادتِ الٰہی اور اعمال صالح کا وعظ اس کے ذریعہ سے بھی تمام دنیا پر ہو رہا ہے صحابہ نے اللہ کے رسول سے سوال کیا وہ اسواسطے تھا کہ جب رمضان کی عبادت کے برکات انہوں نے دیکھے تو انکو خواہش ہوئی کہ ایسا ہی دوسرے مہینوں کی عبادت کا ثواب بھی حاصل کریں اسواسطے انہوں نے یہ سوال پیش کیا۔ فرمایا۔ دو بڑے نشان آسمان پر کھلائے گئے سورج گہن اور چاند گہن۔ وہ رمضان میں ایسا ہی۔ دو نشان زمین پر ہیں قحط اور طاعون۔ فرمایا حج کے متعلق حضرت ابراہیم کو خدا تعالیٰ نے حکم دیا تھا کہ اذن فی الناس۔ تب سے آجتک یہ پیشگوئی پوری ہو رہی ہے جس طرح کبوتر اپنے کابک کو دوڑتے ہیں اسطرح لوگ حج کو جاتے ہیں زمانہ جاہلیت عرب میں رسم تھی کہ سفر کو جاتے ہوئے کوئی بات یاد آتی تو دیوار کے راستے گھر میں آتے اس سے خدا تعالےٰ نے منع فرمایا اور اس میں ایک اشارہ اس امر کی طرف ہے کہ ہر ایک کام میں اس راہ سے جاؤ اور اس دروازے سے داخل ہو جو خدا نے مقرر کیا اور اس کے رسول نے دکھایا اور رسول کے خلفا اور اس زمانہ کا امام بتلا رہا ہے فرمایا۔ خدا چاہتا تو اپنے رسول کیواسطے اپنے خزانے کھولدیتا اور تمہیں کچھ خرچ کرنے کی ضرورت نہ ہوتی مگر پھر تمہارے واسطے کوئی ثواب نہ ہوتا جب خدا کسی قوم کو عزت دینا چاہتا ہے تو یہی سنت اللہ ہے کہ پہلے اس سے اللہ کی راہ میں مالی جانی بدنی خدمات لیجاتی ہیں۔ فرمایا اس زمانہ میں غلام کے چھوڑ دینے کا ثواب مقروض کے قرضہ کے ادا کرنے سے ہو سکتا ہے اور دو خاص مقروضوں کی طرف آپ نے اشارہ فرمایا۔ جن کیواسطے چندہ کیے جا رہے ہیں۔ فرمایا ان لوگوں کیواسطے بھی خرچ کرنا چاہیئے۔ جو دینی علوم کے حصول میں (طلباء) یا دینی خدمات میں معروف ہونے کے سبب احصروا فی سبیل اللہ کے مصداق ہیں اور ایسے لوگوں کو بھی دینا چاہیے جو سوال کے عادی نہ ہونے کے سبب کسی ضابطہ کی پابندی میں نہیں آسکتے۔

خطبۂ جمعہ جمعہ کے خطبہ میں آپ نے اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ جب تک انسان محنت مشقت نہ اٹھائے۔ خدا کے راہ میں ابتلاؤں کی برداشت نہ کرے۔ وہ انعام واکرام نہیں پا سکتا خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے۔ کہ کیا لوگ خیال کرتے ہیں کہ وہ صرف اتنا مونہہ سے کہہ کر چھوٹ جائیں گے کہ ہم ایمان لائے۔ نہیں بلکہ ان پر وہ ابتلا ضرور آئیں گے جو پہلوں پر آئے فرمایا یہ وقت ہے کہ جناب الٰہی کو راضی کرلو۔

خطبۂ نکاح بعد نماز عصر مولوی محمد حسین صاحب پر محبت پور کے فرزند میاں عبد الرحمن کا نکاح دختر منشی خدا بخش کیساتھ بمہر یکصد روپیہ بموجودگی حضرت اقدس ہوا اس خطبہ میں حضرت مولوی صاحب نے فرمایا کہ نکاح کا اصل منشاء تقویٰ ہے۔ اس طرح عید کا سارا دن وعظ و نصیحت کے سننے اور سنانے میں اور عبادت میں صرف ہوا اللہ تعالیٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدرِ مسیح

مورخہ ۲۳- شوال ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۰- نومبر ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۶ اور ۷ نومبر کو خدا تعالیٰ نے مخاطب کر کے فرمایا۔ ساھب لک غلاماً زکیا۔ رب ھب لی ذریۃ طیبۃ۔ انا نبشرک بغلام اسمہ یحییٰ۔ الم ترکیف فعل ربک باصحاب الفیل۔ اخذھم اللہ بقی وحدہٗ لاشریک معہ۔ قل جاء الحق وزھق الباطل موت قریب۔ ان اللہ یحمل کل حمل۔ من خدمک خدم الناس کلھم۔ ومن آذاک اذی الناس جمیعا۔ آمدن عید مبارک بادت عید تو ہے چاہو کرو یا نہ کرو۔ ترجمہ۔ میں ایک پاک اور پاکیزہ لڑکے کی خوشخبری دیتا ہوں۔ اے میرے خدا پاک اولاد مجھے بخش۔ میں تجھے ایک لڑکے کی خوشخبری دیتا ہوں جس کا نام یحییٰ ہے (معلوم ہوتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ زندہ رہنے والا) تو دیکھیگا کہ تیرا رب اُن مخالفوں سے کیا کریگا جو تیرے معدوم کرنے کے لئے حملے کرتے ہیں خدا ان کو پکڑیگا اور یہ خدا کا بندہ اکیلا رہیگا اس کے ساتھ کوئی شریک نہ ہوگا۔ حق آگیا اور باطل بھاگ گیا یعنی باطل بھاگ جائیگا۔ ایک شخص کی موت قریب ہے۔ خدا ہر ایک بوجھ کو آپ اٹھائے گا (اس کے معنے اب تک معلوم نہیں ہوئے۔ آئیندہ خدا قادر ہے کہ تفصیل ظاہر کر دے) جو شخص تیری خدمت کرتا ہے اُس نے ایسا کام کیا کہ گویا سارے جہان کی خدمت کی اور جو شخص تجھے دکھ دیتا ہے اُس نے ایسا کام کیا کہ گویا ساری دنیا کو دکھ دیا۔ اس کے بعد ایک اور الہام ہے جس کے اظہار کی اجازت نہیں۔ شائد بعد میں اجازت ہو جائے اس کا پہلا فقرہ یہ ہے۔

"دیکھ میں ایک نہائت چھپی ہوئی بات پیش کرتا ہوں"

۴- نومبر ۱۹۰۶ء- روز یکشنبہ کو الہام ہوا۔ ایک وبا پڑے گی۔ معلوم نہیں کہ یہ کس قسم کی وبا ہوگی۔

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

میاں عبدالحق صاحب سامانہ پٹیالہ سٹیٹ
میاں غلام محمد صاحب- جاکن اندر گڑھ
میاں عالم خان صاحب کنگ چودہ کلائی
میاں شاہ محمد صاحب " "
میاں سید محمد صاحب موضع بہلولہ سیالکوٹ
مسمات فضل بی بی " " "
میاں ابوالحسن صاحب کجرہ مونگھیر
رحمت علی صاحب سوتی کاری نبگال ضلع چمپارن
برکت علی صاحب بازید پور تحصیل قصور
مسمات بی بی توضیحہ قاضی دلی چک بھاگلپور
مسمات بی بی روضتہ الصفا " " " "
عبدالباسط " " " "
عبدالرحمن " " " "
عبدالحی " " "

مسمات بی بی ربیتہ قاضی دلی چک بھاگلپور
بی بی سارہ " " "
محمودالحسن " " "
عزیزالدین " " " "
سلطان محمد اپیل نویس کوئٹہ بلوچستان
عبدالرحمن محمد چنگی نابھہ
سرور خاں ولد غلام رسول صاحب ذیلدار خانا نوالی بھبورہ- سیالکوٹ
میاں اللہ دین صاحب قصاب خوشاب
سید محمود- جبریان ضلع ہزارہ
متا گہار- مگولہ- سیالکوٹ
کریم بخش صاحب بہرام پور براہ بیگاڑہ
پیر بخش صاحب منڈوال چونترہ اٹک
نیاز محمد ولد منشی محمد بخش صاحب- گجرانوالہ

ایک اور مبارک

بسم اللہ الرحمن الرحیم- نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ- مہربانی فرما کر مفصلہ ذیل خبر اپنے اخبار گوہر بار میں شائع فرما کر ممنون فرماویں- خدا کے فضل وکرم سے بتاریخ ۶ نومبر ۱۹۰۶ء بوقت ۲ بجے صبح بروز چہارشنبہ مطابق ۲۹- ماہ رمضان المبارک ۱۳۲۵ھ اس عاجز کی چھوٹی بیوی کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے جس کا نام حضرت مسیح موعود نے صلاح الدین رکھا ہے۔ فالحمد للہ علی ذٰلک- خلیفہ رشید الدین ایل- ایم- ایس سول اسسٹنٹ سرجن اضلاع متحدہ
اللہ تعالیٰ اس مولود کو صالح تندرست اور دراز زندگی عطا فرماوے اور خادم دین بنائے آمین- اڈیٹر

ہماری جماعت کو لازم ہے کہ اس پیشگوئی کو خوب شائع کریں اور اپنی طرف سے چھاپ کر مشتہر کریں اور یادداشت کے لیئے اشتہار کے طور پر اپنے گھر کی نظرگاہ میں چسپان کریں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

تبصرہ

مجھے اس تحریر کے لیئے اِس بات نے مجبور کیا ہے کہ میں مامور ہوں کہ امر معروف اور نہی منکر کروں اور سننے والوں کو ان اُمور پر قائم کروں جن سے اُن کا ایمان قوی ہو اور معرفت زیادہ ہو اور صراط مستقیم پر قائم ہوجاویں واضح ہو کہ مینے اس ہفتہ کے اخبار عام مین اس کے پہلے کالم مین ہی پڑھا ہے کہ بعض کوتہ اندیش لوگون نے میرے فرزند مبارک احمد کی وفات پر بڑی خوشی ظاہر کی ہے بلکہ دوسرے بعض اخبارون مین بھی بڑے زور سے اس واقعہ کو ظاہر کر کے یہ رنگ اُس پر چڑہایا ہے کہ گویا ان مین سے کسی کا مباہلہ مین فتحیاب ہونا اس سے ثابت ہوتا ہے ہم اسجگہ زیادہ لکھنا نہین چاہتے کیونکہ جھوٹ کی سزا دینے کے لئے خدا تعالیٰ کافی ہے واضح ہو کہ مینے کسی سے ایسا مباہلہ نہین کیا جس سے کسی دوسرے فریق کی اولاد کو اس طرح پر معیار صدق و کذب بنایا جاوے کہ اگر اُس فریق کا لڑکا مر گیا تو وہ جھوٹا ٹھہرے گا بلکہ میں ہمیشہ یہی چاہتا ہوں کہ وہی شخص نابود ہو جس کا گناہ ہے جس نے خدا پر افترا کیا ہے یا صادق کو کاذب ٹہراتا ہے ہاں اگر کسی کی اولاد مباہلہ کے وقت حاضر ہو کر خود مباہلہ سے حصہ لے اور افترا کے حامی یا تکذیب کے حامی ہوجاوین جیسا کہ قرآن شریف سے سمجھا جاتا ہے تب وہ کاذب ہونے کی حالت مین عذاب مین بھی شریک ہون گے جیسا کہ وہ مقابلہ مین شریک ہوگئے ورنہ بموجب حکم آیت لا تزر وازرۃ وزر اخریٰ۔ خدا ایک کے گناہ کے لئے دوسرے کو ہلاک نہیں کرتا میرا لڑکا مبارک احمد نابالغ تھا اور ابھی نو برس کی عمر کو نہین پہونچا تہا جب وہ فوت ہوگیا اور خدا نے اُسکی وفات سے کئی برس پہلے دو مرتبہ اُس کی نسبت خبر دی تھی کہ ابھی وہ بالغ نہین ہوگا جو فوت ہوجائیگا اور یہ بھی فرمایا تہا کہ دشمن اُسدن خوش ہوگا اور اپنا وار کریگا مگر ساتھ ہی دشمن کے بدانجام کی بھی خبر دی تھی کہ آخر کار وہ غضب الٰہی کے نیچے آئے گا اور میری نسبت یہ بھی فرمایا تھا کہ وہ دن تلخ زندگی کے ہون گے اور ساتھ اُس کے میرے دل کی حالت کو ان الفاظ سے ظاہر کیا تہا۔ کہ اِنّی مع اللہ فی کل حال یعنی مین ہر ایک حال مین خدا کے ساتھ ہوں اور جو اس کی رضا ہے وہی میری رضا ہے اور یہ بھی گھر کے لوگون کو خدا نے مخاطب کر کے مجھے یہ الہام کیا تہا کہ ہے تو بہاری مگر خدائی امتحان کو قبول کر اور یہ بھی ان کی نسبت الہام تہا کہ اِنّما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھّرکم تطھیرا یعنی اے اہل بیت خدا تمہین ایک امتحان کے ذریعہ سے پاک کرنا چاہتا ہے جیسا کہ حق ہے پاک کرنے کا۔ اس الہام مین بھی اسی مصیبت کیطرف

اشارہ تھا۔ اور علاوہ اس کے اور کئی الہام تھے جنمیں بصراحت اس لڑکے کے مرنے کی خبر دی گئی تھی۔ اور صرف یہی نہیں تھا کہ زبانی اپنی جماعت کو یہ پیشگوئیاں بتلائی گئی تھیں بلکہ یہ پیشگوئیاں اس واقعہ سے کئی سال پہلے اخبار بدر اور الحکم میں شائع کردی گئی تھیں جن کا خلاصہ مضمون یہی تھا کہ مبارک احمد قبل اس کے کہ جو بلوغ کی عمر کو پہونچے فوت ہو جائیگا اور باوجود اس کے کہ میرے کئی اور لڑکے تھے جو اُس کے حقیقی بھائی تھے مگر میں نے خدا سے الہام پاکر صریح طور پر پیشگوئی میں شائع کیا تھا کہ قبل از بلوغ وفات پانیوالا مبارک احمد ہے اور صاف اور کھلے لفظوں میں لکھا تھا کہ مبارک احمد نابالغ ہونے کی حالت میں ہی فوت ہو جائے گا۔ اب ظاہر ہے کہ یہ تو خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک عظیم الشان نشان تھا جو خدا نے کُھلے کُھلے طور پر خبر دے دی کہ مبارک احمد بلوغ کی عمر تک نہیں پہونچیگا اور خورد سالی میں ہی فوت ہو جائیگا ایک کوئی ایماندار سوچے کہ کیا یہ کسی اعتراض کی جگہ تھی بلکہ یہ موت تو پہلے ہی سے مقرر ہو چکی تھی اور اخبار میں شائع ہو چکی تھی اس لئے یہ ایک بڑا بھاری نشان تھا کیونکہ ایسے عمیق غیب پر انسان کا علم محیط نہیں ہو سکتا۔ مگر تعصب کا کیا علاج۔ متعصب انسان اندھا ہو جاتا ہے اور اُسوقت اُس پر یہ شعر صادق آتا ہے ؎ چشم بداندیش کہ برکندہ باد۔ عیب نماید ہنرش در نظر۔ لیکن خدا کی قدرتوں پر قربان جاؤں کہ جب مبارک احمد فوت ہوا ساتھ ہی خدا تعالیٰ نے یہ الہام کیا۔ انا نبشرک بغلام حلیم ینزل منزل المبارک۔ یعنے ایک حلیم لڑکے کی ہم تجھے خوشخبری دیتے ہیں جو بمنزلہ مبارک احمد کے ہوگا۔ اور اس کا قائم مقام اور اس کا شبیہ ہوگا پس خدا نے نہ چاہا کہ دشمن خوش ہو۔ اس لئے اس نے بمجرد وفات مبارک احمد کے ایک دوسرے لڑکے کی بشارت دیدی تا یہ سمجھا جائے کہ مبارک احمد فوت نہیں ہوا بلکہ زندہ ہے اور ایک الہام میں مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ انی اریحک ولا اجیحک واخرج منک قوما۔ یعنی میں تجھے راحت دونگا اور میں تیری قطع نسل نہیں کرونگا اور ایک بھاری قوم تیری نسل سے پیدا کرونگا یہ خدا کا کلام ہے جو اپنے وقت پر پورا ہوگا اگر اس زمانہ کے بعض لوگ لمبی عمر پائیں گے تو وہ دیکھیں گے کہ آج جو خدا کیطرف سے یہ پیشگوئی کی گئی ہے۔ وہ کس شان اور قوت اور طاقت سے ظہور میں آئے گی خدا کی باتیں ٹل نہیں سکتیں وہ خدا جس نے ابراہیم علیہ السلام کو اور پھر موسیٰ علیہ السلام کو اور پھر عیسیٰ علیہ السلام کو اور سب کے بعد ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلعم کو جانی اور خونی دشمنوں سے بچایا وہ مجھے بھی بچائے گا اور وہ وقت آتا ہے بلکہ نزدیک ہے کہ دشمن اپنے کردار کی سزا پائیں گے کیونکہ خدا شریر کو دوست نہیں رکھتا جو شخص تقوے سے کام نہیں لیتا اور بدزبانی میں حد سے بڑھ جاتا ہے وہ آخر پکڑا جاتا ہے مگر خدا متقی کے ساتھ ہوتا ہے یہ بھی جاننا چاہیئے کہ معمولی سلسلہ موت کا ہر ایک بد اور نیک پر محیط ہے کسی خاص فرقہ سے مخصوص نہیں اگر ہماری اولاد میں سے کوئی مرگیا یا آئندہ مرے تو دشمنوں کے لئے یہ خوشی کی بات نہیں کیونکہ یہ موت ہر ایک کے ساتھ لگی ہوئی ہے بلکہ مجھے خبر دی گئی ہے کہ ہمارے گھر کے عزیزوں میں سے یا ہمارے بہت قریب متعلقین میں سے بعض کی اجل قریب ہے ہو ایسے واقعات دشمن کے لئے خوشی کی جگہ نہیں کیونکہ موت فوت سے کسی نبی کا خاندان مستثنیٰ نہیں رہا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی لڑکے فوت ہو گئے یہاں تک کہ خبیث فطرت کافروں نے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ابتر رکھا مگر آخر کار خدا نے فتح اور نصرت کے تمام وعدے پورے کئے یہانتک کہ ان عرب کے کافروں کا نام و نشان نہ رہا۔ جو آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معدوم کرنا چاہتے تھے اور جزیرہ عرب اسلام سے بھر گیا۔ یہ سچ ہے کہ العاقبۃ للمتقین۔ سو خدا کا یہ وعدہ ہے کہ وہ مجھ سے بھی ایسا ہی کرے گا جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ ایک دن آتا ہے کہ جن متعصب اور جانی دشمنوں کا آج منہ دیکھتے ہو۔ پھر نہیں دیکھو گے وہ جڑ سے کاٹے جاوینگے اور ان کا نام و

نشان نہیں رہے گا۔ اس بارے مین ان دنون مین جو کچھ خداتعالےٰ نے مجھے فرمایا ہے وہ پیشگوئی اس جگہ لکھتا ہون چاہیئے کہ میری جماعت اس کو یاد رکھین اور اس کو اپنے گھرون کے نظارگاہ جگہون پر چسپان کرین اور اپنی عورتون اور لڑکون کو اس سے اطلاع دین اور جہان تک ممکن ہو نرمی اور آہستگی سے اپنے واقفکارون کو اس امر پر مطلع کرین کیونکہ یہ دن آنیوالے ہین اور خدا نے سب کچھ دیکھا ہے اور اب وہ ہم مین اور ہمارے اُن مخالفون مین جو تکفیر اور گالیون سے باز نہین آتے فیصلہ کریگا وہ حلیم ہے مگر اس کا غضب بھی سب سے بڑھکر ہے اور وہ سزا دینے مین دھیما ہے مگر اس کا قہر بھی ایسا ہے کہ فرشتے بھی اُس سے کانپتے ہین اور اس پیشگوئی مین ہمارے مخاطب صرف وہ لوگ ہین جنھون نے حد سے زیادہ مجھے ستایا اور گالیان دینے اور بدزبانی مین حد سے زیادہ بڑھ گئے بلکہ بعض نے ان مین سے میرے قتل کے فتوے دئے اور وہ سب لوگ چاہتے ہین کہ مین قتل کیا جاؤن اور زمین سے نابود کیا جاؤن اور میرا تمام سلسلہ پراگندہ اور نابود ہو جائے مگر خدا جو میرے دل کی حالت کو جانتا ہے وہ وہی فیصلہ کرے گا جو اُس کے علم کے موافق ہے اُس نے مجھے اپنے فیصلہ کی خبر دی ہے اور وہ یہ ہے۔

الم ترکیف فعل ربّک باصحاب الفیل ۔ الم یجعل کیدھم فی تضلیل ۔ انّک بمنزلۃ رحی الاسلام ۔ انت ملک واخترتک ۔ ترجمہ تو نے دیکھ لیا یعنی تو ضرور دیکھے گا کہ اصحاب الفیل یعنی وہ جو بڑے حملے والے ہین اور جو آئے دن تیرے پر حملہ کرتے ہین اور جیسا کہ اصحاب الفیل نے خانہ کعبہ کو نابود کرنا چاہا تھا وہ تجھے نابود کرنا چاہتے ہین اُن کا انجام کیا ہو گا یعنی اُن کا وہی انجام ہوگا جو اصحاب الفیل کا ہُوا۔ پھر فرمایا۔ **وینصرک رجال نوحی الیھم من السماء یاتون من کل فج عمیق** یعنی تیری مدد وہ لوگ کرین گے۔ جن کے دلون مین ہم الہام کرین گے وہ دور دراز جگہون سے تیرے پاس آوین گے اسجگہ استعارہ کے رنگ مین خداتعالیٰ نے مجھے بیت اللہ سے مشابہت دی کیونکہ آیت یاتون من کل فج عمیق خانہ کعبہ کے حق مین ہے اور پھر فرمایا کہ تو مجھ سے بمنزلہ اسلام چکّی کے ہے اس چکّی مین جو پڑیگا وہ آخر کو پیا جائیگا یعنی تجھ سے لڑنیوالے اور تیرے پر حملہ کرنیوالے سلامت نہین رہینگے اور پھر فرمایا کہ تیرے مخالفون کا اخزار اور انفار تیرے ہی ہاتھ سے مقدر تھا یعنی جو لوگ تجھے رُسوا اور ہلاک کرنا چاہتے ہین وہ آپ ہی رُسوا اور ہلاک ہونگے اور پھر فرمایا **اِنّی انا ربّک الرحمٰن ۔ ذوالعزّ والسلطان ۔ من عادا ولیّالی فکانما خرّ من السماء ۔ انی موجود فانتظر ۔ سینالھم غضب من ربّھم وماکنا معذبین حتّیٰ نبعث رسولًا ۔ قد افلح من زکّھا و قد خاب من دسّھا ۔ قل انی امرت لکم فافعلوا ما تومرون اَلیوم یوم البرکات ۔ یا عبداللّٰہ اِنّی معک ۔ والضحیٰ واللیل اذا سجیٰ ما ودعک ربک وما قلی** ۔ یعنی مین رحمان ہون صاحب عزّت اور سلطنت جو شخص میرے ولی سے دشمنی کرے گویا وہ آسمان سے گر گیا مین موجود ہون پس میرے فیصلہ کا منتظر رہ۔ جو لوگ عداوت سے باز نہین آتے عنقریب اُن پر غضب الٰہی نازل ہوگا ہم عذاب نازل نہین کیا کرتے مگر اس حالت مین کہ جب پہلے رسول آجاوے یعنی دُنیا پر عذاب شدید نازل ہونا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ رسول آگیا ہے اور پھر فرمایا کہ عذاب سے وہ لوگ نجات پائین گے جنھون نے دلون کو پاک کیا اور وہ لوگ سزا پائین گے جنھون نے اپنے نفسون کو گندہ کیا اور پھر فرمایا کہ مین تیری نسل کو جڑ سے معدوم نہین کرونگا بلکہ جو کچھ کھویا گیا وہ تجھے خدائے کریم واپس دیگا انکو کہدے کہ مین تمہارے لئے مامور ہو کر آیا ہون پس وہی کرو جو مین حکم کرتا ہون یہ برکت کے دن ہین ان کا قدر کرو۔ اے خدا کے بندے مین تیرے ساتھ ہون مجھے روز روشن کی قسم ہے اور اُس رات کی جو تاریک ہو۔ جو تیرے ربّ نے تجھے دشمن نہین پکڑا اور پھر اُردو مین فرمایا کہ ہر ایک حال مین تمہارے ساتھ موافق ہون اور تیرے منشا کے

مطابق - اور پھر فرمایا - لکم البشریٰ فی الحیٰوۃ الدنیا - خیر و نصرت و فتح انشاء اللہ تعالےٰ - وضعنا عنک وزرک الذی

انقض ظھرک و رفعنا لک ذکرک - انی معک ذکرتک فاذکرنی وسع مکانک حان ان تعان وترفع بین الناس

انی معک یا ابراھیم انی معک و مع اھلک انی مع اھلک انی انا الرحمان فانتظر قل یا خذک اللہ - یعنی تمہارے لئے دنیا اور آخرت میں بشارتیں ہیں تیرا انجام نیک ہے خیر ہے اور نصرت اور فتح انشاء اللہ تعالےٰ ہم تیرا بوجھ اتار دینگے جس نے تیری کمر توڑ دی اور تیرے ذکر کو اونچا کر دینگے میں تیرے ساتھ ہوں میں نے تجھے یاد کیا ہے سو تو مجھے بھی یاد کر اور اپنے مکان کو وسیع کرے وہ وقت آتا ہے کہ تو مدد دیا جائیگا اور لوگوں میں تیرا نام عزت اور بلندی سے لیا جائیگا میں تیرے ساتھ ہوں اے ابراہیم اور ایسا ہی تیرے اہل کیساتھ اور تو میرے ساتھ ہے اور ایسا ہی تیرے اہل میں رحمان ہوں میری مدد کا منتظر رہ اور اپنے دشمن کو کہدے کہ خدا تجھ سے مواخذہ لیگا اور پھر آخر میں اردو میں فرمایا کہ میں تیری عمر کو بھی بڑھا دونگا یعنی دشمن جو کہتا ہے کہ صرف جولائی ۱۹۰۷ء سے چودہ مہینے تک تیری عمر کے دن رہ گئے ہیں یا ایسا ہی جو دوسرے دشمن پیشگوئی کرتے ہیں ان سب کو میں جھوٹا کرونگا اور تیری عمر کو بڑھا دونگا تا معلوم ہو کہ میں خدا ہوں اور ہر ایک امر میرے اختیار میں ہے۔

یہ عظیم الشان پیشگوئی ہے جسمیں میری فتح اور دشمن کی شکست اور میری عزت اور دشمن کی ذلت اور میرا اقبال اور دشمن کا ادبار بیان فرمایا ہے اور دشمن پر غضب اور عقوبت کا وعدہ کیا ہے مگر میری نسبت لکھا ہے کہ دنیا میں تیرا نام بلند کیا جائیگا اور نصرت اور فتح تیرے شامل حال ہوگی اور دشمن جو میری موت چاہتا ہے وہ خود میری آنکھوں کے روبرو اصحاب الفیل کیطرح نابود اور تباہ ہوگا خدا ایک قہری تجلی کریگا اور وہ جو جھوٹ اور شوخی سے باز نہیں آتے ان کی ذلت اور تباہی ظاہر کریگا مگر میری طرف ایک دنیا کو جھکا دیگا اور میرا نام عزت کے ساتھ دنیا کے ہر ایک کنارہ میں پھیلا دیگا سو چاہیئے کہ میری جماعت کے لوگ اس پیشگوئی کے منتظر رہیں اور تقویٰ و طہارت سے پاک نمونہ دکھاویں۔

اس پیشگوئی کے ساتھ یہ پیشگوئی بھی ہے کہ ایک سخت طاعون اس ملک میں اور دوسرے ممالک میں بھی آنیوالی ہے جسکی نظیر پہلے کبھی نہیں دیکھی گئی وہ لوگوں کو دیوانہ کیطرح کر دیگی معلوم نہیں کہ اس سال یا آئندہ سال میں ظاہر ہوگی مگر خدا مجھے مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ میں تجھے اور تمام ان لوگوں کو جو تیری چار دیواری کے اندر ہیں بچاؤنگا۔ گویا اس دن یہ گھر نوح کی کشتی ہوگا جو شخص اس گھر میں داخل ہو جائیگا وہ بچایا جائیگا اور خدا نے فرمایا میں روزہ بھی کھولونگا اور افطار بھی کرونگا اور اس گھڑی تک جسکو بجز خدا کے کوئی نہیں جانتا - میرا عذاب دنیا کے شامل حال رہیگا اور طاعون دور نہیں ہوگی اور کبھی دور نہیں ہوگی جبتک کہ لوگ اپنی اصلاح کر کے نیکی اور خدا کی طرف رجوع نہ کریں خدا چاہتا ہے کہ زمین گناہ سے پاک ہو جائے سو اس لئے ایک طرف اس نے طاعون اور کئی اور عذاب بھیجے اور دوسری طرف اپنے راہ کی منادی کرنے والا بھیجا تا زمین کو گناہ سے پاک کرے - والسلام علےٰ من اتبع الھدیٰ

خاکسار

میرزا غلام احمد ۵ - نومبر ۱۹۰۷ء

(نوٹ - یہ اشتہار جدا بھی چھاپا گیا ہے - قیمت فی اشتہار - ۔ ریک صد اشتہار ۔ پچاس اشتہار ۔ دفتر بدر سے طلب کرو)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ



بدر

BADR — QADIAN

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

قیمت پیشگی ے ر

ای جہان منتظر خوش باش کاند دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۰ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

جلد (۶)

مورخہ ۱۴ ۔ شوال ۱۳۲۵ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۲۱ ۔ نومبر ۱۹۰۷ء

بروز جمعرات

نمبر (۴۷)

سرچہ گویم باتو گرآئی بیہاد ر قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

فی پرچہ ۲ ر

دس شرائط بیعت

اوّل ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے ۔ شرک سے مجتنب رہے گا ۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بد نظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلعم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائے گا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم ۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کیساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بہ قضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیرے گا بلکہ آگے قدم بڑھائے گا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم ۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائے گا ۔ دہم ۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں میں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفیٰ ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

من ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است

یک قدم دوری ازان عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ ۔ عـــہ

معاونین درجہ اوّل جن کو عـــہ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے ۔ ضہ ر

معاونین درجہ دوم جن کو عـــہ ر پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانے کا حق حاصل ہے للعہ ر

عام قیمت پیشگی	ے ر
مابعد	للعہ ر
فی پرچہ	۲ ر

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ کریں گے ان سے بحساب مابعد لیجاوےگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہئے بعد میں نہیں مل سکیگا ۔ رسید زر اخبار میں دیجاوےگی ۔ روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے ۔ مینجر

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ ۔ ۲ بار ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اُن تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار رہتا ۔ اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۔ ۳ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں ۔ کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ آمین ۔ اس کے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں ۔

انسان کے شغل کا اثر اُس کی زندگی پر

انسان جو کچھ کاروبار کرتا ہے۔ اُس کا اثر اُس کی عمر کو گھٹانے اور بڑھانے مین بہت حد تک ہوتا ہے۔ یہ امر آسانی سے سمجھ مین آجانا چاہیئے۔ کہ کارخانون مین کام کرنے اور خصوصاً دیاسلائی بنانے کے کارخانون یا تانبا سکہ یا جست کی کانون مین یا ایسے ہی دیگر مقامات پر کہ جہان کی ہوا ناقص ہو کام کرنے سے انسان کی صحت دن بدن روبہ تنزل ہو جاتی ہے اور وہ انسان جلدتر قبر کا راستہ تلاش کرتا ہے۔

اس مین کوئی تعجب نہین ہونا چاہیئے۔ کہ کلرک پیشہ اور وہ لوگ جن کو زیادہ تر ایک جگہ پر بیٹھ کر کام کرنا پڑتا ہے اور تازہ ہوا سے وہ عموماً اس طرح پر محروم رہتے ہین۔ کیون اپنی پوری عمر کو نہین پہونچتے اور بہ نسبت ان لوگون کے کہ جو اس معاملہ مین ان کی نسبت زیادہ خوش نصیب ہوتے ہین جلدتر اپنی زندگی کا خاتمہ کر بیٹھتے ہین۔

اس معاملہ مین علم طب و علم صحت کے ماہرون نے جو تجربے اور مشاہدے کئے ہین وہ نہایت ہی بیش قیمت اور پُر از نصیحت ہین۔ اس ضمن مین گذشتہ ماہران کے تجربون کے علاوہ حال ہی مین انگلستان کے ایک مشہور ڈاکٹر آر بیچ نے جو بہت سے تجربہ کئے ہین۔ وہ اس لائق ہین۔ کہ ہر ایک انسان اس کو سُنے پڑھے اور عملدرآمد کرکے ان سے مستفید ہو۔

ڈاکٹر آربیچ صاحب کے تجربہ کا اگر لب لباب بیان کیا جاوے تو وہ یہ ہے کہ دولتمند اور نکمے (بغیر شغل) جماعت کو جو شہرون مین بود و باش رکھتی ہے۔ اس جماعت کی نسبت کہ جو عموماً دیہاتون مین رہتی اور اپنا پیٹ پالنے کے لئے سخت محنت اور مشقت کرتی ہے بہت کم عمر نصیب ہوتی ہے۔

ایک آسودہ حال اور فارغ البال شخص کا دنیا مین کوئی مستقل اور سنجیدہ مدعا زندگی ہوتا ہی نہین۔ اس کی زندگی ایک مسلسل مگر برائے نام خوشی کا دَور ہوتی ہے۔

اول وہ قدرت کی عمدہ نعمتون کو نہایت لاپرواہی سے خرچ کر دیتا ہے اور تھوڑے ہی عرصہ بعد اس کے دل مین نہ صرف فرحت کے لئے کوئی عبرت ہی نہین رہتی۔ بلکہ یہی فارغ البالی ایک گونہ اس کی موت کا موجب بن جاتی ہے۔

برعکس اس کے ایک کسان کی عمر نسبتاً زیادہ تسلیم کی گئی ہے۔ اس کو سخت مشقت کرنی پڑتی ہے لیکن اس کا کام کھلی ہوا اور ایسے قرب و جوار میں ہوتا ہے جو اصول صحت کے زیادہ تر مطابق ہو گئے ہین اس کی خوراک سادہ۔ مختصر اور صحت بخش ہوتی ہے اس کے قوائے ہاضمہ درست ہوتے ہیں اس کو بھی بےضرر خوشی اور شغل نصیب ہوتے ہین لیکن شہرون کی برائیون اور فضولیات سے وہ محفوظ رہتا ہے۔ کسان سے دوسرے درجہ پر عمر کے لحاظ سے علمی پیشہ والے لوگ تسلیم کئے گئے ہین اور ان علمی پیشہ ورون کے واسطے بھی .. .. رہنمایان مذہب) کی عمر سب سے زیادہ پائی جاتی ہے۔ ان کی رہائش کا طرز بھی کسانون سے بہت سی حالتون مین مشابہت رکھتا ہے۔ ایک دینی آدمی کے کام کے اوقات مقررہ اور باقاعدہ ہوتے ہین اس کو تازہ اور باہر کی کھلی ہوا سے مستفید ہونے کا موقعہ ملتا ہے۔ وہ اپنی ہر ایک عادت مین اعتدال کو مدنظر رکھتا ہے اور وہ اپنے پیشہ کے لحاظ سے ہی ان دیگر تمام نقصون سے بھی محفوظ رہتا ہے۔ کہ جن کا شکار اکثر دنیا دار ہوتے رہتے ہین۔

علمی پیشون مین سے سب سے کم عمر طبابت پیشہ اصحاب کی پائی گئی ہے۔ اپنے ضمیر کے مطابق کام کرنیوالا ایک طبیب سب سے زیادہ خودغرضی سے مبرا اور پرایکار (دوسرون کی بھلائی) کے بھاؤ سے پُر ہوتا ہے وہ ہر وقت پبلک کی خدمت کے لئے تیار رہتا ہے اور اس کو اپنی نسبت سوچنے کا بہت ہی کم وقت ملتا ہے۔ وہ کھانا بھی اکثر بے وقت کھاتا ہے۔ اور بلالحاظ موسم باہر آجاتا ہے اور عموماً قوانین قدرت کے برخلاف ہی زندگی بسر کرنے پر اپنے آپ کو مجبور پاتا ہے۔ اس کا دماغ اپنے مطب کی ذمہ داریون سے ہمیشہ دبا رہتا ہے اور یہ متواتر دماغی مشقت اور تھکاوٹ اس کی صحت پر بہت کچھ ناقص اثر پیدا کرتی ہے۔ اس لئے کوئی تعجب نہین ہونا چاہیئے کہ کیون اہل طبابت لوگ اکثر سودا وغیرہ دماغی عارضون کا نسبتاً زیادہ شکار ہوتے ہین اور عمر کے لحاظ سے بھی وہ کوئی بہتر نتیجہ نہین بہم پہنچا سکتے۔

ڈاکٹر آربیچ صاحب کی رائے مین پالٹیکس کا شغل نہایت بہتر شغلون مین سے ایک ہے اور وہ اپنے دعوے کے ثبوت مین گلیڈسٹون بسمارک ڈیسرائیلی وغیرہ کی نظیرین پیش کرتے ہین دماغی محنت کرنے والے اشخاص درازی عمر کے لئے زیادہ شہرت رکھتے ہین اور علمی کام کرنے والون مین سائنسدان پروفیسرز۔ ٹیچرز کی شرح اموات بہت کم ہے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف کی رائے مین جائز طریق پر دماغی محنت بہ نسبت جسمانی مُشقت کے انسان کی عمر بڑھانے مین زیادہ اثر رکھتی ہے۔ لیکن ان کے قیاس مین جو انسان جائز دماغی محنت کے ساتھ مناسب جسمانی مُشقت کی مشق بھی کرتے ہین وہ سب سے اعلےٰ معراج کو حاصل کرنے مین کامیاب ہوتے ہین۔ پولیس مین مجموعی حالت مین تندرست اور دراز عمر ہوتے ہین۔ جس کی وجہ ایک تو یہ ہے۔ کہ اس جماعت مین اول سے ہی منتخب اشخاص داخل کئے جاتے ہین۔ دوم ان کی زندگی کا بہت سا حصہ کھلی ہوا مین گذرتا ہے۔ پولیس مین عموماً زیادہ تر مرض گھٹیہ کا شکار ہوتے ہین۔ کیونکہ ان کو اکثر گرم سرد ہوا مین آنے جانے کا کام پڑتا ہے۔

تجارت پیشہ لوگ جو اکثر سفر مین رہتے ہین وہ شاذونادر ہی بڑی عمر کو نصیب ہوتے ہین۔ اوقات کی ناپابندی شراب اور تمباکو کا استعمال لاپرواہ اور فضول خرچ طرز زندگی یہ تمام ان کی بیوقت موت لانے کا موجب ہوتے ہین۔

ڈاکٹر صاحب فرماتے ہین۔ کہ یہ تعجب کی بات ہے لیکن سچ ہے۔ کہ مزدور لوگ جو اکثر کوئلون کی کان مین کام کرتے ہین جہان کہ سورج کی روشنی کو کوئی دخل نہین اور جہان کی ہوا بھی کوئلون کی گرد سے پُر ہوتی ہے۔ وہ لوگ مروجہ خیال کے عین برعکس عمدہ صحت رکھتے ہین اور دراز عمر ہوتے ہین۔

(الکیمیا)

خریداران کی خدمت مین التماس

احباب کی خدمت مین گذارش ہے۔ کہ خط و کتابت کرتے وقت اپنے نمبر خریداری سے ضرور مطلع کیا کرین کیونکہ ہر نام کے تلاش کرنے مین بڑی دقت ہوتی ہے

مینیجر

حقہ نوشی

کرمفرمائے بندہ جناب ایڈیٹر صاحب اخبار بدر سلمہ اللہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مندرجہ ذیل چند سطور حقہ نوشی کے متعلق اگر مناسب سمجھیں۔ تو اخبار گوہربار میں درج فرما کر ممنون فرماویں۔

فی زمانہ حقہ نوشی کا رواج اس قدر ترقی پر ہے۔ کہ مسلمانوں کا کوئی گھر اس سے خالی نظر نہیں آتا۔ خاص کر صوبہ پنجاب میں تو حقہ مسلمانوں کے گلے کا ہار ہو گیا ہے۔ اُٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے غرض کسی حالت میں بھی یہ تیر کمان والا جن کسی آدمیوں کے گلے سے اترتا نظر نہیں آتا۔ بعض وقت تو یہ خاصہ شیطان کا مددگار بن جاتا ہے۔ اس حقیقت کو ماہ رمضان کے مہینے میں حقہ نوش خوب جانتا ہے۔ میں افسوس کے ساتھ اس بات کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ بعض احمدی جماعت کے افراد بھی اس موذی کے پنجہ میں گرفتار نظر آتے ہیں۔ خواہ مخواہ اس کو دو تین آنے ماہوار اس کا نذرانہ ادا کرنا پڑتا ہے۔ اگر یہی دو تین آنے ماہوار کی قلیل رقم بطور چندہ جمع کر کے کسی کار خیر میں لگائی جاوے۔ تو ایک عظیم الشان اسلامی کام کے سرانجام کا باعث ہو سکتی ہے۔ کم از کم اس رقم کے ذریعے چار لاکھ احمدیوں میں سے صرف حقہ نوش اپنی عادت کو ترک کر کے ایک معقول وظیفہ پر ہر چوتھے سال قادیان سکول سے ایک دو طلبا کو کالج کی تعلیم پانے کے لئے بھیج سکتے ہیں۔ فقط

خاکسار غلام نبی مدرس گورنمنٹ سکول میانوالی

حضرت اقدس حقہ نوشی اور اس کی مجالس کو بہت ناپسند فرماتے ہیں اور اکثر احمدی مخلصین نے جن کو پہلے عادت تھی۔ اس کو بالکل ترک کر دیا ہے۔ ایڈیٹر

ایک اور ستارہ ٹوٹا

پیارے حضرت مہدی علیہ السلام۔
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ یہ عاجز ایک نیا نشان جو کہ ۱۱؍ اکتوبر ۱۹۰۷ء مطابق ۳؍ شوال بوقت تین بجے ناگہاں آسمان پر ظاہر ہوا عرض کرتا ہے۔ کہ وقت مذکورۃ الصدر کو ایک گولہ آسمان پر ظاہر ہوا۔ اور پھر بجلی کی کڑک کی طرح کڑکا۔ اور ستاروں کی طرح روشنی عام و خاص آدمیوں نے دیکھی۔ کمترین اس وقت ڈاک خانہ سے دور تھا کار سرکار کر رہا تھا۔ آج واپس بھہونہ میں آیا۔ تو بھہونہ والوں نے بھی اس گولہ کی تصدیق کی بلکہ گردو نواح کے آٹھ آٹھ کوس والے کہتے ہیں۔ طرفہ یہ ہے۔ کہ ہر ایک یہی کہتا ہے کہ ہمارے ہی گاؤں پر ظاہر ہوا۔ وقت بھی ہر ایک کا مطابق پایا گیا ہے۔ مگر اندھوں کو کیا فائدہ۔ ہر چند لوگوں کو حضرت کی بیعت کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ شاید کوئی سعید روح فائدہ مند ہو اور موجب ثواب ہو۔ مگر ایسے کور باطن اور برائی کے گرویدہ لوگ ہو رہے ہیں۔ کہ حضرت مہدی کی صداقت کے نشان پر نشان دیکھتے ہیں پیشگوئیاں پوری ہوتی ہیں مگر نہیں سمجھتے ہیں۔ ان لوگوں کو دیکھ کر جو مسلمان کہلاتے ہیں رونا آتا ہے۔ کہ اس اُمت کا کیا حشر ہوگا۔ جو کہ پیارے حضرت رعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمودوں کو بھی نہیں مانتے۔ حضرت دعائے خیر فرماویں۔

عزیز الدین گرداور قانون گو بھہونہ تحصیل مسی آباد

دریافت طلب

میں چند سال سے کشمیر میں تجارت چرم و میوہ وغیرہ کرتا ہوں اور اب تک میرا تعلق تجارت صرف راولپنڈی کے ساتھ رہا ہے اور اب مجھے یہ ضرورت درپیش ہے۔ کہ مجھے کلکتہ اور بمبئی میں اپنی احمدی بھائیوں سے تعارف پیدا ہو جائے۔ اس لئے کلکتہ اور بمبئی سے اس مذاق کے بھائی مجھے اپنا پتہ تحریر فرماویں۔ تاکہ میں اُن سے بذریعہ خط و کتابت چند امور دریافت کروں۔

محمد عبد اللہ احمدی تاجر از شوپین کشمیر مقام ناسنور

تبلیغ کا ایک خط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
مکرمی محمد بخش ٹیچر مظفر گڑھ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ فاما بعد اینکہ۔ آپکے دو رقعے میرے پاس پہونچے۔ میں آپ کی عنایت کا از حد مشکور ہوں میرا جواب نہ دینا اُمید کہ آپ کو ناگوار نہ گزرا ہوگا۔ وجہ نہ جواب دینے کی اہم مصروفیت تھی۔ اب بھی مدت کے بارہ بج چکے ہیں۔ کہ قدرے فرصت نکال کر آپ کی عید کو بہت یاد کرتا ہوں خدا آپکو امام کی معرفت عطا فرماوے۔ کیونکہ من لم یعرف امام وقتہ فمات موت الجاھلیۃ والی حدیث خوب تقاضا کرتی ہے۔ کہ انسان امامت کے دعویدار کے دعوے میں خوب غور کریں۔ اور اس بات کا بھی لحاظ رکھ لیوے کہ درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے اس معیار کو مد نظر رکھ کر امام کی صداقت کو پرکھے۔ اور کونوا مع الصادقین والی آیت پر عمل کر کے چند مدت حضرت اقدس کی صحبت میں بھی رہے میں شاید اپنی کمزوری اور پہلے گناہوں کے گند کیوجہ سے جناب کو عمدہ نمونہ نہیں دکھا سکا۔ ورنہ آپ کا کبھی ایسے سعید احمدی سے پالا پڑیگا جو آپ کو راہ راست پر لے آئیگا خدا کسی ایسے کی صحبت جناب کو نصیب کرے یہ مسلمان اب مُردہ ہو چکے ہیں۔ جس کی آمد کی انتظار آپ کو مدتوں سے تھی وہ تو آچکا اور وہ تجدید دین بھی بڑے زور شور سے کر رہا ہے اور آچکا ہے لیکن آپ لوگوں نے نہ وقت کو پہچانا اور نہ امام کو شناخت کیا آپکا کام تو صرف تسبیح کے منکے گھسانے کا اور ورد ذکر کے رٹنے کا ہے جس کی وجہ کر بعض آدمیوں کو تپ دق کی بیماری بھی ہو جاتی ہے۔ سب کے آجکل مولویوں اور مرشدوں کی شکلوں کو دیکھ کر مرزا صاحب کا یہ شعر یاد آتا ہے ؎

چہ روز خوش کہ دیدیم بدیدار چنیں رو ہا را
بنازم دلبر خود را کہ بازم داد جنت را

میں نے سنا ہے کہ جناب کچھ میرے والد صاحب کو تسبیحوں کے منکے پھرانے کی وصیت کر گئے تھے معلوم نہیں کہ وہ منکے بازی کس حد تک کارگر ہوئی۔ میرے پر تو نہ کوئی اس کا اثر ہوا ہے اور نہ مجھے اس کا علم ہے۔ آجکل زمانے کے رنگ تو بدلے ہوئے ہیں منکے بازیوں کے زمانے نہیں ہے لیکن آپ لوگوں کو موجودہ زمانے کی روشنی سے فائدہ کی توقع بہت کم ہو سکتی ہے کیونکہ تاریکی پسند چمگادڑیں اور اُلّو اندھیری میں خوش رہتے ہیں کیونکہ وہ تاریکی کے فرزند ہوتے ہیں خدا آپ کو بصیرت کی آنکھ عطا کرے۔ اور مرگئے ہوتے والے انسان کو جو دو ہزار برس سے سرزمین کشمیر میں مدفون ہے۔ خالق الطیور ومحی الموتے مان کر خدا کا شریک ماننے سے بچاوے کیونکہ شرک کبھی بخشا نہیں جاتا۔ اور آجکل کے بیچارے مسلمانوں کا یہی عقیدہ ہے۔ بیشک اپنے چار پانچ مولویوں سے یہی مسئلہ پوچھ کر اپنی تشفی کرالیویں کہ وہ اور آپ کس حد تک عیسیٰ علیہ السلام خدا کے عاجز بندے کو خدا کا شریک گردانتے ہیں اور پھر آپ سورہ فرقان کی پہلی دو تین آیات پڑھ کر خود مقابلہ کریں۔ کہ قرآن شریف آپکے فاسد اعتقاد کی کیسی دھجیاں اڑاتا ہے۔ اللہ خالق کل شیٔ بیان ہوا ہے اور جن لوگوں کو خدا کا شریک گردانا جاتا ہے انکی بابت لکھا ہے۔ لا یخلقون شیئا وھم یخلقون۔ جب حال یہ ہے تو معلوم نہیں آپکا عیسیٰ علیہ السلام کس طرح قاعدہ کلیہ سے نکلکر خالق الطیور اور محی الموتیٰ بن جاتا ہے خدا آپکے اس فاسد اعتقاد کی جڑھ نکالے اور آپکو راہ راست پر لاوے۔

والسلام۔ خاکسار غلام محمد۔ ہیڈ ماسٹر میانوالی

(۶)

حقہ نوشی

مکرم معظم بندہ جناب ایڈیٹر صاحب اخبار بدر سلمہ اللہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مندرجہ ذیل چند سطور حقہ نوشی کے متعلق اگر مناسب سمجھیں۔ تو اخبار گوہربار میں درج فرما کر ممنون فرماویں۔

فی زمانہ حقہ نوشی کا رواج اس قدر ترقی پر ہے۔ کہ مسلمانوں کا کوئی گھر اس سے خالی نظر نہیں آتا۔ خاص کر صوبہ پنجاب میں تو حقہ مسلمانوں کے گلے کا ہار ہو گیا ہے۔ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے غرض کسی حالت میں بھی یہ تیر کمان والا جن کسی آدمیوں کے گلے سے اترتا نظر نہیں آتا۔ بعض وقت تو یہ خاصہ شیطان کا مددگار بن جاتا ہے۔ اس حقیقت کو ماہ رمضان کے مہینے میں حقہ نوش خوب جانتا ہے۔ میں افسوس کے ساتھ اس بات کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ بعض احمدی جماعت کے افراد بھی اس موذی کے پنجہ میں گرفتار نظر آتے ہیں۔ خواہ مخواہ اس کو دو تین آنے ماہوار اس کا نذرانہ ادا کرنا پڑتا ہے۔ اگر یہی دو تین آنے ماہوار کی قلیل رقم بطور چندہ جمع کر کے کسی کار خیر میں لگائی جاوے۔ تو ایک عظیم الشان اسلامی کام کے سرانجام کا باعث ہو سکتی ہے۔ کم از کم اس رقم کے ذریعے چار لاکھ احمدیوں میں سے صرف حقہ نوش اپنی عادت کو ترک کر کے ایک معقول وظیفہ پر ہر چھٹے سال قادیان سکول سے ایک دو طلبا کو کالج کی تعلیم پانے کے لئے بھیج سکتے ہیں۔ فقط

خاکسار غلام نبی مدرس گورنمنٹ سکول میانوالی

حضرت اقدس حقہ نوشی اور اس کی مجالس کو بہت ناپسند فرماتے ہیں اور اکثر احمدی مخلصین نے جن کو پہلے عادت تھی۔ اس کو بالکل ترک کر دیا ہے۔ ایڈیٹر

ایک اور ستارہ ٹوٹا

پیارے حضرت مہدی علیہ السلام۔
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ یہ عاجز ایک نیا نشان جو کہ ۱۱ اکتوبر ۱۹۰۷ء مطابق ۳ شوال بوقت تین بجے ناگہاں آسمان پر ظاہر ہوا عرض کرتا ہے۔ کہ وقت مذکورۃ الصدر کو ایک گولہ آسمان پر ظاہر ہوا۔ اور پھر بجلی کی کڑک کی طرح کڑکا۔ اور ستاروں کی طرح روشنی عام و خاص لوگوں نے دیکھی۔ مگر میں اس وقت ڈاک خانہ سے دور تھا کار سرکار کر رہا تھا۔ آج واپس ہیڈ میں آیا۔ تو بہت والوں نے بھی اس گولہ کی تصدیق کی بلکہ گرد و نواح کے آٹھ آٹھ کوس والے کہتے ہیں۔ طرفہ یہ ہے۔ کہ ہر ایک یہی کہتا ہے کہ ہمارے ہی گاؤں پر ظاہر ہوا۔ وقت بھی ہر ایک کا مطابق پایا گیا ہے۔ مگر (۴) انہوں کو کیا فائدہ۔ ہر چند لوگوں کو حضرت کی بیعت کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ شاید کوئی سعید روح فائدہ مند ہو اور موجب ثواب ہو۔ مگر ایسے کور باطن اور برائی کے گرویدہ لوگ ہو رہے ہیں۔ کہ حضرت مہدی کی صداقت کے نشان پر نشان دیکھتے ہیں پیشگوئیاں پوری ہوتی ہیں مگر نہیں سمجھتے ہیں۔ ان لوگوں کو دیکھ کر جو مسلمان کہلاتے ہیں رونا آتا ہے۔ کہ اس امت کا کیا حشر ہوگا۔ جو کہ پیارے حضرت رسول علیہ الصلوۃ والسلام کے فرمودوں کو ہی نہیں مانتے۔ حضرت دعائے خیر فرماویں۔

عزیز الدین گرداور قانون گو ہیڈ تحصیل عیسیٰ آباد

دریافت طلب

میں چند سال سے کشمیر میں تجارت چرم ومیوہ وغیرہ کرتا ہوں اور اب تک میرا تعلق تجارت صرف راولپنڈی کے ساتھ رہا ہے اور اب مجھے یہ ضرورت درپیش ہے۔ کہ مجھے کلکتہ اور بمبئی میں اپنی احمدی بھائیوں سے تعارف پیدا ہو جائے۔ اس لئے کلکتہ اور بمبئی سے اس مذاق کے بھائی مجھے اپنا پتہ تحریر فرماویں۔ تاکہ میں ان سے بذریعہ خط وکتابت چند امور دریافت کروں۔

محمد عبد اللہ احمدی تاجر از شوپین کشمیر مقام ماسنور

تبلیغ کا ایک خط

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
مکرمی محمد بخش مجھ مظفر گڑھ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ فاما بعد انکہ آپ کے دو رقعے میرے پاس پہونچے۔ میں آپ کی عنایت کا از حد مشکور ہوں میرا جواب نہ دینا امید کہ آپ کو ناگوار نہ گزرا ہوگا۔ وجہ نہ جواب دینے کی اہم مصروفیت تھی۔ اب بھی مدت کے بار پانچ چکے ہیں۔ کہ فرصت نکال کر آپ کی عید کو بہت یاد کرتا ہوں خدا آپ کو امام کی معرفت عطا فرمائے۔ کیونکہ من لم یعرف امام وقتہ فمات موت الجاهلیة والی حدیث خوب تقاضا کرتی ہے۔ کہ انسان امامت کے دعویدار کے دعوے میں خوب غور کرے۔ اور اس بات کا بھی لحاظ رکھے کہ وہ اپنے وقت اپنے پہلوں سے پہچانا جاتا ہے اس معیار کو مدنظر رکھ کر امام کی صداقت کو پرکھے۔ اور کونوا مع الصادقین والی آیت پر عمل کر کے چند مدت حضرت اقدس کی صحبت میں بھی رہے میں شاید اپنی کم مدی اور پہلے گناہوں کے گند کی وجہ جناب کو عمدہ نمونہ نہیں دکھا سکا۔ ورنہ آپ کبھی ایسے سعید احمدی سے پالا پڑیگا جو آپ کو راہ راست پر لے آئیگا خدا کسی ایسے کی صحبت جناب کو نصیب کرے یہ مسلمان اب مردہ ہو چکے ہیں۔ جس کی آمد کی انتظار آپ کو مدتوں سے تھی وہ تو آچکا اور دور تجدید دین بھی بڑے زور شور سے کر رہا ہے اور آچکا ہے لیکن آپ لوگوں نے نہ وقت کو پہچانا اور نہ امام کو شناخت کیا آپکا کام تو صرف تسبیح کے منکے گھمانے کا اورادہ ذکر کے رٹنے کا ہے جس کی وجہ سے بعض آدمیوں کو تپ دق کی بیماری ہی ہو جاتی ہے۔ سب کے آجکل مولویوں اور مرشدوں کی شکلوں کو دیکھ کر مرزا صاحب کا یہ شعر یاد آتا ہے ؎

چہ روز ہا کہ میدیدم بدیدار چنین رو ہا
بنازم دلبر خود را کہ بازم داد جنت را

سنا ہے کہ جناب کچھ میرے والد صاحب کو تسبیحوں کے منکے پھیرنے کی وصیت کر گئے تھے معلوم نہیں کہ وہ منکے بازی کس حد تک کارگر ہوئی۔ میرے پر تو نہ کوئی اس کا اثر ہوا ہے اور نہ مجھے اس کا علم ہے۔ آجکل زمانے کے پرتو بدلے ہوئے ہیں منکے بازیوں کے زمانے نہیں ہیں لیکن آپ لوگوں کو موجودہ زمانے کی روشنی سے فائدہ کی توقع بہت کم ہو سکتی ہے کیونکہ تاریکی پسند چمگادڑیں اور الو اندھیری میں خوش رہتے ہیں کیونکہ وہ تاریکی کے فرزند ہوتے ہیں خدا آپ کو بصیرت کی آنکھ عطا کرے۔ اور بھلے موتنے والے انسان کو جو دو ہزار برس سے سرزمین کشمیر میں مدفون ہے۔ خالق الطیور ومحی الموتے مان کر خدا کا شریک ماننے سے بچاوے کیونکہ شرک کبھی بخشا نہیں جاتا۔ اور آجکل کے بیچارے مسلمانوں کا یہی عقیدہ ہے۔ بیشک اپنے چار پانچ مولویوں سے یہی مسئلہ پوچھ کر اپنی تسلی کرا لیویں کہ وہ اور آپ کس حد تک عیسیٰ علیہ السلام خدا کے عاجز بندے کو خدا کا شریک گردانتے ہیں اور پھر آپ سورہ فرقان کی پہلی دو تین آیات پڑھ کر خود مقابلہ کریں۔ کہ قرآن مجید آپکے فاسد اعتقاد کی کیسی دھجیاں اڑاتا ہے۔ اللہ خالق کل شیء بیان ہوا ہے اور جن لوگوں کو خدا کا شریک گردانا جاتا ہے انکی بابت لکھا ہے۔ لا یخلقون شیئا وھم یخلقون۔ جب حال یہ ہو تو معلوم نہیں آپکے عیسیٰ علیہ السلام کس طرح قاعدہ کلیہ سے نکلکر خالق الطیور اور محی الموتیٰ بن جاتا ہے خدا آپکے ان فاسد اعتقادوں کی جڑھ نکالے اور آپکو راہ راست پر لاوے۔

والسلام۔ خاکسار غلام محمد۔ ہیڈ ماسٹر میانوالی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

فہرست مضامین

بدر مسیح

مورخہ ۱۴ شوال ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۱ - نومبر ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

قذف فی قلوبهم الرعب

ترجمہ - خدا تعالیٰ نے اُن کے دلوں میں رُعب ڈال دیا

وعد غیر مکذوب

ترجمہ - یہ ایسا وعدہ ہے جو جھوٹا نہ ہوگا - یعنے ضرور پورا ہو کر رہے گا

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

مولوی معین الدین صاحب بک گنج پشاور
فقیر - گھڑیاکہ - ناگہ - سیالکوٹ
مسمات فاطمہ - شرقپور - ضلع لاہور
غلام نبی صاحب خواجہ روڈر - زنجیر بازار مانڈلے برہما
شمس الدین ولد فضل دین " " "
غلام نبی ولد محکم دین صاحب - زنجیر بازار مانڈلے برہما
شمس الدین ولد فتح الدین " " "
فضل دین کلرک چیف کورٹ - لاہور
دین احمد عرف لبھو - ہال پور - ہوشیار پور
غلام محمد - " " "

قومی توجہ کے لائق

مبارک ہین وے جو اپنی جانون اور اپنے مالون کو خدا تعالیٰ کی راہ مین قربان کرتے ہین کیونکہ خدا اُن سے پیار کرتا ہے اور ان کی تجارت کو فائدہ مند کرتا ہے

لنگر سب سے اول مین اس عرضداشت کی ذیل مین احباب کو چندہ لنگر کی طرف توجہ دلاتا ہون جو موجودہ مصارف مین سے سب سے زیادہ اہم ہے لیکن چونکہ اس کا انتظام خاص حضور اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ہاتھ مین ہے اس واسطے اس کے لئے مدرسہ یا میگزین کی طرح کوئی ایسا مہتمم نہین ہے جو ماہ بماہ احباب کو اس کے واسطے یاد دہانی کراتا رہے لنگر کے اخراجات بہ سبب کثرت آمد و رفت احباب اور توسیع مکانات اور دیگر ضروری اخراجات کے دن بدن بڑھتے جاتے ہین احباب کو چاہیئے کہ ہر جگہ چندہ لنگر کو خاص اہتمام کے ساتھ ماہ بماہ بخدمت حضرت اقدس بھیجا کرین اور اس کے علاوہ چونکہ جلسہ سالیانہ کے ایام قریب آتے ہین اس واسطے لنگر کے لئے خاص یکمشت چندہ جمع کرنے کی طرف توجہ کرنی چاہیئے اور جہان جہان انجمنین بن چکی ہین وہان کے سیکرٹریون کو ابھی سے اس کا فکر کرنا چاہیئے۔ اس بات کے بیان کرنے کی ضرورت نہین کہ سیالکوٹ کے معزز احباب اس کام مین ہمیشہ سب سے بڑھ کر حصہ لیتے ہین اور وہ اب کے بھی امید ہے کہ ایسا ہی کرین گے اور دوسری انجمنین بھی ان کے اس نیک نمونہ سے فائدہ اٹھائین گی۔ لنگر کا روپیہ وہ ہے۔ جو براہ راست اللہ کے رسول کے ہاتھ مین جاتا ہے اور انہین مبارک ہاتھون سے خرچ ہوتا ہے۔ پیارو! یہ موقعہ کب تک تمہارے ہاتھ مین رہے گا۔

کوئی ہے جو دینی کامون کیواسطے اپنی لائف وقف کرے برادران! ایک اور نہائیت ضروری اور اہم مسئلہ کی طرف بھی مین اس وقت توجہ دلاتا ہون۔ بدین امید کہ اس صدا کا جواب کم از کم سالیانہ جلسہ پر سننے مین آجاوے اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کا قائم کردہ سلسلہ جس طرح روز افزون ترقی کر رہا ہے۔ اس کے انتظامی امور مین محکمہ جات بھی قائم ہوتے جاتے ہین۔ مینے وہ وقت دیکھا ہے کہ جب مین پہلی دفعہ ۱۹۰۱ء کے موسم سرما مین حضرت مسیح موعود کی خدمت مین حاضر ہوا تھا تو صرف ایک مہمان پہلے تھا اور دوسرا مین تھا۔ اس وقت مہمانون کو کھانا کھلانے والا

مہمانوں کی خاطر تواضع کرنے والا ۔ نئے آنے والوں کو وعظ سنانے والا۔ کتابیں تصنیف کرنے والا۔ ان کی چھپوائی کا انتظام کرنے والا۔ کتابوں کو پیکٹ کرنے والا۔ ان کے فروخت کا انتظام کرنے والا۔ پیکٹوں پر پتے لکھنے والا خطوں کا جواب دینے والا ۔ میر عمارت ۔ مہتمم باغ ۔ مہتمم مساجد اخباروں کے واسطے مضامین نویس جو کچھ بھی تھا صرف ایک وجود تھا۔ اب یہ تمام کام اس قدر بڑھ گئے ہیں ۔ کہ صرف پیکٹوں کے بند کرنے اور روانہ کرنے کے کام پر اس وقت اس جگہ کم از کم چار مستقل دفتری ہوں گے ۔ غرض یہ تمام کام دن بدن بڑھتے جاتے ہیں اور ہر ایک محکمہ کے واسطے ایک نہیں بلکہ کئی ایک محنتی اور ہوشیار آدمیوں کی ضرورت ہے ۔ مدرسہ کے واسطے ہیڈ ماسٹر اور اس کے ایسے اسسٹنٹ جو وقت ضرورت ہیڈ ماسٹری کا کام دے سکیں میگزین کے واسطے ایڈیٹر اور اس کے ایسے اسسٹنٹ جو وقت ضرورت ایڈیٹری کا کام بھی دے سکیں علیٰ ہذا القیاس محکمہ میگزین ۔ محکمہ مقبرہ ۔ محکمہ سکرٹری ۔ محکمہ محاسب ۔ محکمہ نظارت وغیرہ ان تمام محکموں کے واسطے ۔ کہیں افسر اور کہیں محرروں کی ضرورت رہتی ہے ۔ اور سب سے زیادہ مدرسہ میں ایسے آدمیوں کی ہمیشہ ضرورت رہتی ہے ۔ جو محض اللہ تعالےٰ کی خاطر اس کام کو اختیار کریں ۔ قوت لایموت پر صابر ہوں اور اپنی اس خدمت کا اجر خدا سے چاہنے والے ہوں اور اُن عاجز انسانوں سے خوشامد اور خاطر داری کے امیدوار اور خواہشمند نہ ہوں جو اُن سے پہلے یہاں رہتے ہیں ۔ بلکہ خدا تعالےٰ کے راہ میں ہر طرح کی تکالیف اُٹھا کر اپنے رب کو راضی کر لینے والے ہوں ۔ کیا قوم میں ایسے لائق افراد موجود نہیں ہیں ۔ جو اپنی لائف کو قربان کر دیں ۔ ہیں اور ضرور ہیں اور یہ وقت ہے ۔ کہ وہ باہر نکلیں کیونکہ اس وقت باوجود اس قدر محکموں کے یہاں کارکن آدمی بہت ہی تھوڑے ہیں ۔ جو ان کاموں سے واقف ہوں ۔ جو ہیں ۔ وہ بعض تو میری مانند بقول ایک بزرگ سرکنڈوں کا ڈھانچہ ہیں ۔ مشت استخوان اور اس پر ایک خفیف سے چمڑے کا غلاف ۔ اس وجود کے سپرد ایک اخبار کی اڈیٹری اور مینجری ۔ اور حضرت اقدس ؑ کے خطوط کا جواب لکھنا ۔ مدرسہ کی انسپکٹری ۔ محاسبہ دفاتر انجمن کی نظارت ۔ مجلس ناظم کی ممبری اور مقامی انجمن کی سکرٹری شپ مفصلات اور ان سب سے بڑھ کر ڈاک ولایت ۔ کیا میں ان سب کاموں کو جیسا حق کرنے کا ہے ۔ ویسا کر سکتا ہوں ۔ کوئی کیا اعتراض کرے گا ۔ میں خود ہی اپنے آپ پر معترض ہوں کہ مجھ سے ان کاموں کا حق ادا نہیں ہو سکتا ۔ گو محرروں کی امداد بھی ہے ۔ مگر پھر بھی جب تک انسان خود محنت نہ کرے ۔ کوئی کام عمدگی سے کس طرح سرانجام ہو سکتا ہے اور بعض عہدہ دار اگرچہ بفضلہ تعالےٰ نمبر ۱ کانسٹی ٹیوشن اور اچھی صحت رکھنے والے ہیں جیسا کہ مولوی محمد علی صاحب تو ایڈیٹری میگزین انگریزی اور ایڈیٹری میگزین اُردو سکرٹری شپ مجلس معتمدین اور سکرٹری شپ مجلس ناظم اور انتظام ایک حصہ محکمہ عمارت اور نگرانی محکمات متفرقہ اور دیگر اس قدر کام اُن پر ڈال دئے گئے ہیں ۔ کہ اگرچہ میری طرح ان کی نسبت یہ تو نہیں کہا جا سکتا ۔ کہ وہ ان تمام کاموں کا حق نہیں ادا کر سکے ۔ کیونکہ وہ نہایت محنت اور سر دردی کے ساتھ ہر ایک کام کو بخیر و خوبی سرانجام دے رہے ہیں لیکن یہ کہنا غالباً صحیح ہو گا کہ اس قدر محنت کا یہ نتیجہ ہوا ہے کہ دو چار سال میں ہی ان کی صحت کا یہ حال ہو گیا ہے ۔ کہ کبھی درد شکم کا دورہ ہے ۔ اور کبھی درد شانہ کا ۔ غرض ان کی صحت ٹھیک نہیں رہی اور اگر ایسا ہی بوجھ اُن پر رہا تو خوف ہے ۔ کہ رفتہ رفتہ میرے ہی ساتھی آ بنیں ۔ ان دو قسموں کے علاوہ تیسرے قسم کے وہ بزرگ ہیں جو اپنی خداداد طاقتوں کے ساتھ باوجود پیرانہ سالی کے اس قدر محنت سے کام کرتے ہیں ۔ کہ میرے جیسے جوانوں کو (اگر یہ لفظ میرے لئے بولنا جائز ہے تو) کبھی وہم بھی نہیں ہو سکتا ہے ۔ کہ اتنا کام کر سکیں جیسا کہ حضرت مولوی نورالدین صاحب اور حضرت مولوی محمد احسن صاحب ہیں مگر بقول حضرت مسیح موعود یہ بزرگان جلد اپنے خدا سے ملنے والے ہیں اور قوم کے مستعد اور ہونہار نوجوانوں کا فرض ہے کہ وہ ان ایام کو غنیمت جان کر ان بزرگوں کی صحبت سے اچھی طرح مستفیض ہوں اور ان کے رنگ میں رنگین ہو کر علوم روحانی کے وارث بنیں ۔

غرض قادیان کا موجودہ اسٹاف اس کی روز افزوں ترقی کے مقابل میں بہت ہی تھوڑا ہے اور اس امر کی سخت ضرورت ہے کہ قوم کے ہونہار نوجوان اپنی لائف ان خدمات کے واسطے قربان کریں ۔

کوئی ہے جو اس آواز کو سُنے اور قبول کرے ؟

امداد خاص کی ضرورت ایک معزز خاندانی بزرگ ہندوستان کے رہنے والے ۔ کچھ انقلاب زمانہ سے اور کچھ غیر احمدیوں کی مخالفت کے سبب سے بے کار ہو کر مقروض اور پریشان ہو رہے ہیں اور معزز احباب سے امداد دُعا کے خواستگار ہیں ۔ نیز یہ صاحب پُرانے خاندانی طبیب ہیں اگر کوئی صاحب علاج کے واسطے ان کو بلانا چاہیں تو بذریعہ اڈیٹر خط و کتابت کریں ۔ کیونکہ چند روز سے یہاں آئے ہوئے ہیں ۔

دُعا مدد برادر عبدالغنی صاحب کنجاہ ضلع گوجرات والے احباب سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ان کے لئے دُعا کریں ۔ کہ اللہ تعالےٰ گذشتہ گناہوں کو معاف کرے اور آئندہ اعمال صالح کی توفیق عطا کرے ۔

محمد صدیق صاحب اپنے بیمار بھائی بابو عظیم اللہ کے واسطے دعا کی درخواست کرتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ شفا دے آمین ۔

مولوی محمد سعید صاحب حیدرآباد دکن سے لکھتے ہیں کہ مولوی سید عبدالرحیم صاحب کٹکی ثم حیدرآبادی بعارضہ ذیابیطس علیل ہیں ۔ سید صاحب فاضل اور مخلص احمدی ہیں ۔ احباب ان کی صحت کے واسطے دُعا کریں ۔

استفسار بہت سے دوست یہ رائے دیتے ہیں ۔ کہ بدر میں عام خبریں ضرور ہونی چاہئیں ۔ ناظرین اپنی اپنی رائے سے مطلع فرماویں ۔

ضرورت مجھے ایک ایسے آدمی کی ضرورت ہے جو ایڈیٹوریل کام میں میری امداد کر سکے ۔

محمد صادق ایڈیٹر بدر

خطوں کے جواب الگ نہیں ملینگے آئندہ اخبار کے متعلق خطوط کے جواب بذریعہ اخبار ہی ہفتہ وار دئے جاوینگے الگ خطوط نہیں لکھے جاوینگے ۔ جو صاحب الگ جواب چاہیں وہ جواب کے واسطے کارڈ یا ٹکٹ ساتھ بھیجدیا کریں ۔ ایسی قلیل قیمت میں جو اخبار کے واسطے لیجاتی ہے ۔ فنڈ اخراجات خط و کتابت کثیر کا متحمل نہیں ہو سکتا ۔

الخطبہ ۱۱ ضلع گوجرانوالہ سیالکوٹ میں سے مندرجہ ذیل اوصاف کا لڑکا چاہئے ۔

مخلص احمدی ۔ والدین احمدی ۔ قوم کا درزی خوبصورت عمر ۱۷ یا ۱۸ سال خواندہ ۔ ملازمت یا دستکاری کا کام کرتا ہو ۔ بہر صورت خواندہ ہو ۔ آمدنی ۲۰ روپیہ ماہوار سے اوپر ہو ۔ خط ملفوف ہو ۔

المشتہر عبداللہ درزی احمدی ۔ جھنڈو ساہی ۔ ڈسکہ ۔ سیالکوٹ

حضرت عیسیٰ کی وفات پر ایک اور شہادت

ابن جریر کی ایک روایت کہ حضرت عیسیٰ مر گئے

اسلامی دنیا کیا بلکہ یورپ امریکہ کی کتاب خوان دنیا بھی حضرت ابن جریر علیہ الرحمۃ کے نام سے واقف ہے۔ کیونکہ آپ کی کتابیں نہائیت عزت کے ساتھ اُن ممالک میں چھاپی جاتی اور شائع کی جاتی ہیں۔ ابن جریر تیسری صدی کے ایک بڑے مفسر اور مشہور مورخ مجتہد مطلق گذرے ہیں اور صاحب علوم مذہب اسلامیہ میں آپکا ایسا رتبہ تھا اور لوگ یہاں تک آپکے قائل ہوئے کہ ایک خاص فرقہ آپکے نام پر جریریہ کہلاتا تھا۔ اہل حدیث کے نزدیک آپ سب سے بڑھ کر قابل اعتبار مفسر قرار دئے گئے ہیں۔ ایک ضخیم تفسیر قرآن شریف کی اور ایک ضخیم کتاب تاریخ کی آپ کی تصانیف میں سے بہت کثرت سے چھاپی اور پڑھی جاتی ہے۔ آپنے اپنی کتاب تاریخ طبری کے صفحہ ۲۹ جلد دوم میں حضرت عیسے علیہ السلام کے متعلق ایک روایت لکھی ہے جو ذیل میں درج کیجاتی ہے اِس جگہ ہم یہ بحث نہیں کرنا چاہتے۔ کہ یہ روایت صحیح ہے یا اس پر کوئی جرح ہو سکتی ہے یہ غلط ہو یا صحیح ہو۔ بہرحال اس سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ تیسری صدی میں ایسی روایات کا ایک ایسے بزرگ عالم کی قلم سے نکلنا اور اس کثرت سے شائع ہونا اور اُسپر کسی مسلمان عالم کا اظہار مخالفت کرنا اس امر کو پایۂ ثبوت پر پہونچاتا ہے۔ کہ اس وقت تک جب یہ کتاب شائع ہوئی مسلمانوں کے علماء سب کے سب نہیں تو اس کثرت کے ساتھ وفات مسیح کے قائل تھے۔ کہ اس کے برخلاف قلم اُٹھانا کسی نے ضروری نہ سمجھا۔ اور اُن کے نزدیک حضرت عیسے کے مرجانے کا قائل ہونا کوئی ایسا امر نہ تھا۔ جس کی وجہ سے وہ باہمی اختلاف ڈالنے کی کوشش کرتے اور وہ اس زمانہ کے علماء کی طرح حضرت عیسے کے ایسے شیدائی نہ تھے۔ کہ اپنے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق تو خود ہی کہتے پھریں کہ وہ فوت ہو گئے اور اگر حضرت عیسیٰ کے متعلق کوئی کہے۔ کہ وہ مر گئے تو جھٹ اپنے کفر کے بقچہ کو کھول کر سارے کا سارا اسپر اُلٹ دیں اور ایسے نیلے پیلے ہو جاویں۔ کہ گویا عیسےٰ ہی ان کا خدا ہے۔ اور اس کے مرنے سے وہ نابود ہو جاوینگے۔ اس امر کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ یہ بزرگ مصنف تیسری صدی میں گذرے ہیں۔ اور تین ہی صدیاں قرون اولیٰ میں داخل ہیں اور ان کے بعد فیج اعوج ہے پس جو تفسیریں فیج اعوج میں لکھی گئیں ان کی روائتیں اس کے مقابل میں کوئی قدر نہیں رکھ سکتیں۔ اب ہم اصل روایت بمعہ ترجمہ اس جگہ نقل کرتے ہیں۔

عن ابن سلیم الانصاری ثم الزرقی قال کان علے امرأة منا نذر لتظهرن علی راس الجماء جبل بالعقیق من ناحية المدينه قال فظهرت معها اذا استوینا علی راس الجبل اذا قبر عظیم. علیه حجران عظیمان حجر عند راسه وحجر عند رجلیه فیهما کتاب بالمسند لا ادری ما هو فاحتملت الحجرین معی حتی اذا کنت ببعض الجبل منهبطا ثقلا علی فالقیت احدهما و هبطت بالاخر. فعرضته علی اهل السریانیه هل یعرفون کتابه فلم یعرفوه وعرضته علی من یکتب بالزبور من اهل الیمن ومن یکتب بالمسند. فلم یعرفوه قال فلما لم اجد احداً من یعرفه القیته تحت التابوت لنا فمکث سنین ثم دخل علینا ناس من اهل ماه من الفرس یبتغون الخرز فقلت لهم هل لکم من کتاب فقالوا نعم فاخرجت الیهم الحجر فاذا هم یقرأونه فاذا هو بکتابهم هذا قبر رسول الله عیسی ابن مریم عم ارسل الی هذه البلاد. فاذا هم کانوا اهلها فی ذلک الزمان مات عندهم فدفنوه علی راس الجبل۔

ترجمہ۔ ابن سلیم انصاری کہتے ہیں کہ ہماری مستورات میں سے ایک عورت نے جبل جماء پر چڑھنے کی نذر مانی تھی اس وجہ سے مجھے بھی اس کے ساتھ اُس پر جانے کا اتفاق ہوا۔ جب ہم پہاڑ کی چوٹی پر پہونچے۔ تو وہاں ایک بڑی عظیم الشان قبر دیکھی۔ جس کے دونوں طرف یعنے سراور پاؤں کی جانب دو بڑے بڑے پتھر پڑے تھے۔ جن پر کچھ لکھا تھا۔ چونکہ میں اس کتبہ کو پڑھ نہ سکا۔ ان دونوں پتھروں کو میں نے ساتھ اُٹھا لیا اور اس وجہ سے کہ وہ پتھر بھاری تھے میں نے ایک کتبہ کو اُترتے ہوئے پہاڑ پر ہی پھینک دیا۔ دوسرا کتبہ جو میں ساتھ لایا تھا پہلے اپنے ہاں کے سریانی عالموں اور اسی طرح بعد ازاں اہل یمن کے زبور نویسوں کی خدمت میں پیش کیا اور اس وجہ سے کہ ان میں سے اس کو کوئی نہ پڑھ سکا وہ کتبہ ہمارے گھر میں کئی سال پڑا رہا اور مدت کے بعد ہمارے یہاں ملک فارس کے چند اہل ماہ آئے باتوں ہی باتوں میں اس کتبہ کا ذکر آگیا تو میں نے ان کو یہ کتبہ نکال کر دیا۔ انہوں نے بتایا۔ کہ یہ ہمارے عیسیٰ بن مریم رسول اللہ عم کی قبر کا کتبہ ہے۔ جو ہمارے بلاد میں رسول کر کے بھیجے گئے تھے۔ اُن کے مرنے کے بعد انکو اس پہاڑ پر دفن کیا گیا ہے۔ کتبہ پر یہ عبارت لکھی تھی۔

یہ حضرت عیسے کی قبر ہے۔ جو ان بلاد میں رسول بھیجے گئے تھے۔

ایک عبرتناک واقعہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلے علی رسولہ الکریم۔ برادرم مکرم جناب مفتی صاحب زاد عنایتہٗ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت مسیح الزمان کا ایک اور بد زبان مخالف ہلاک ہوا جسکی کیفیت ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ اس کو اپنے اخبار گوہر بار میں براہ نوازش درج فرماویں شاید کسی کو عبرت ہو۔

یہاں گوجرات میں ایک نوجوان شخص بڑا دولت مند اور ذی وجاہت تھا۔ چونکہ وہ مخالف مسلمانوں میں سے تھا۔ اس لئے حضور کے ایک غریب خادم کو جو اس کے پاس مزدوری کرنے کے لئے جایا کرتا تھا ہمیشہ چھیڑتا اور تمسخر وغیرہ کرتا تھا۔ اور حضور کے حق میں سخت بے ادبی کے کلمات بولا کرتا تھا۔ اس خادم نے اس کو بارہا منع کیا اور کہا کہ تو بے شک جو تیرا دل چاہے۔ کہہ لے مگر حضرت کے حق میں ایسے ناپاک کلمات بولنے سے باز آ جا مگر اُس نے کچھ پرواہ نہ کی اور اپنا یہ گندہ وطیرہ ترک نہ کیا۔ اس خادم نے تنگ آکر اس کے پاس جانا چھوڑ دیا۔ خدا کی قدرت ایک روز وہ گھوڑے پر سوار جا رہا تھا کہ یکایک گھوڑے سے گر پڑا اور اس کا سر چوٹ لگنے سے سخت مجروح ہوا۔ بڑے بڑے ڈاکٹروں کا علاج معالجہ شروع ہوا مگر اس کو کچھ آرام نہ ہوا آخر بڑی حسرت کے ساتھ دس بارہ روز نہائیت عذاب کی حالت میں گرفتار رہ کر دُنیا سے کوچ کیا۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔ واقعی جو شخص حضور کی توہین اور بے ادبی پر کمر باندھ لیتا ہے اور باز نہیں آتا وہ جلدی اپنی سزا کو پہونچتا ہے اور حسرت کی موت کا مزہ چکھ لیتا ہے۔ خداوند تعالیٰ مخلوقات کو بصیرت عطا فرماوے اور توفیق دے کہ وہ اس کے رسول کو پہچانیں اور

از گجرات ۱۰ نومبر ۱۹۰۶ء

تعصب اور حق پوشی کا تازہ نمونہ

۲۸۔ شعبان ۱۳۲۵ھ کے النجم میں ایک مضمون میری نظر سے گذرا۔ جس کا عنوان ہے "انصاف اور حق طلبی کی زندہ مثال" اس مضمون کو دیکھ کر ہم کو سخت افسوس ہوا کہ مولوی عبدالشکور صاحب کو ایسی سفسطہ پردازی کرتے ہوئے خدا کا بھی کچھ خوف نہیں آیا۔ کیونکہ مولوی رونق علی صاحب سے نہ تو مناظرہ ہوا اور نہ مولوی صاحب موصوف نے توبہ کی۔ بلکہ اصل حقیقت یہ ہے۔ کہ مولوی رونق علی صاحب کے رسالہ الدلیل المحکم سے قصبہ رودولی میں عجیب شورش مچ گئی اور مخالفت کی آگ بھڑک اوٹھی اور تمام لوگوں میں ایسی برہمی پھیل گئی۔ جو بیان سے باہر ہے پھر کچھ لوگوں کی تحریک سے حکیم خدا بخش نے باستعانت چند مولویوں کے اس رسالہ کا جواب لکھ کر شائع کیا۔ جو ناکافی اور غیر معقول ثابت ہوا ہے۔ پھر بغیر اس کے کہ مولوی رونق علی صاحب کو مناظرہ کے لئے باضابطہ چیلنج دیا جاتا اور باقاعدہ طور پر تاریخ و مقام متعین ہو کر مناظرہ کا اعلان ہوتا۔ مولوی عبدالشکور صاحب مع مولوی عبدالحکیم صاحب ۲۶۔ شعبان کو وارد رودولی ہوئے اور بطور خود چودہری خلیل الرحمن صاحب کی مسجد میں حکیم خدا بخش کے ذریعہ سے اہالیان رودولی کو جمع کیا اور چند آدمی مولوی رونق علی صاحب کے مکان پر جاکر مولوی صاحب موصوف کو بلطائف الحیل اس مجمع میں لاکر گھیر لیا۔

جلسہ کی صلاحیت کا اندازہ اسی سے کیا جا سکتا ہے۔ کہ کوئی تو مولوی رونق علی صاحب کی طرف دیکھ کر سر و ہاتھ مٹکاتا تھا۔ کوئی موہنہ چڑہاتا تھا۔ کوئی تمسخر اور ٹھٹھا کرتا تھا۔

اس عامیانہ ہجوم کے اندر مولوی عبدالشکور صاحب نے عوام الناس کی مخالفانہ یورش کی اعانت سے مولوی رونق علی صاحب کو بحث کے لئے مجبور کیا۔

ایسی پُرجوش اور برافروختہ بھیڑ میں جیسا کچھ مناظرہ ہو سکتا ہے۔ ناظرین بخوبی خیال کر سکتے ہیں لیکن مجبوراً مولوی رونق علی صاحب نے بحث شروع کی اور ایک ضابطہ پیش کیا۔ کہ ہر ایک فریق اس ضابطہ کی پابندی کے ساتھ اپنا اپنا دعوے ثابت کرے۔ اگرچہ ضابطہ نہائت ہی باضابطہ تھا۔ لیکن مولوی عبدالشکور صاحب نے کسی طرح اس ضابطہ کو منظور نہیں کیا۔ جس سے بخوبی ثابت ہوگیا۔ کہ مولوی عبدالشکور صاحب اوس ضابطہ کے موافق حضرت عیسے کا زندہ مع الجسم آسمان پر جانا نہیں ثابت کر سکتے۔

پھر بہت کچھ طول طائل گفتگو کے بعد مولوی عبدالشکور صاحب نے ایک بالکل بے اصل قاعدہ اختراع کر کے مولوی رونق علی صاحب کو اس قاعدہ کے موافق وفات مسیح ثابت کرنے کے لئے مجبور کیا ناچار مولوی رونق علی صاحب نے چند دلیلیں پیش کیں۔ جن کو مولوی عبدالشکور صاحب نے احتمالات وہمیہ فرضیہ کی بنا پر اپنے ایجاد کردہ قاعدہ کے موافق غیر واجب القبول ٹھہرایا۔ پس مولوی رونق علی صاحب نے فرمایا۔ کہ ہم تسلیم کرتے ہیں۔ کہ آپ کے اس قاعدہ کی رُو سے ہماری یہ دلیلیں آپ کے لئے واجب القبول نہیں ہیں۔ لیکن اب آپ اسی اپنے قاعدہ کے موافق حضرت عیسٰی کا زندہ مع الجسم آسمان پر جانا ثابت کیجئے۔

اگرچہ مولوی عبدالشکور صاحب کی سچائی اور ایمانداری یہی تھی۔ کہ اوسی وقت اور اوسی جلسہ میں رفع جسمانی کی کوئی ایسی دلیل پیش کرتے۔ جو خود اونہی کے قاعدہ کے موافق اون ایرادات سے محفوظ ہوتی جو مولوی رونق علی صاحب کی پیش کردہ دلیلوں پر وارد کئے گئے تھے۔ لیکن افسوس کہ مولوی عبدالشکور صاحب نے کوئی دلیل نہیں پیش کی۔ اور یہ فرمایا۔ کہ ہم اپنی دلیل کارروائی مناظرہ کے ساتھ طبع کردیں گے۔ تب دیکھ لیجئے گا۔

پھر اوسی کے ساتھ ہی غل مچوا دیا کہ مولوی رونق علی صاحب قائل ہوگئے قائل ہوگئے۔ توبہ کرلی توبہ کرلی

اب ناظرین غور کرلیں۔ کہ مولوی عبدالشکور صاحب کی یہ کارروائی کہاں تک قابل وقعت ہو سکتی ہے۔

جہاں تک معلوم ہے۔ بجز جاہلوں یا سخت متعصب مخالفوں کے اہل انصاف نے مولوی عبدالشکور صاحب کی اس کارروائی کو نہائت نفرت کی نگاہ سے دیکھا۔ اور ہم لوگوں کو تو بخوبی تعین ہوگیا کہ ان ملانوں کے پاس بجز سب و شتم اور فتوے تکفیر یا اسی قسم کی چالاکیوں اور ایذادہی کے کوئی معقول دلیل نہیں ہے۔

مناظرہ نہیں نہیں بلکہ مخادعہ کا اجمالی نقشہ ہم نے ناظرین کے پیش نظر کردیا ہے اور تفصیلی بحث اس وقت کریں گے جب مولوی عبدالشکور صاحب کی طرف سے کارروائی شائع ہوگی۔

تفضل حسین - رودولوی

اُجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال ۵۰ بار	چھ ماہ ۲۴ بار	سہ ماہ ۱۲ بار	دو ماہ ۸ بار	یکماہ ۴ بار	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۶
½ "	۱۰۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۲	۱۴	۸	۳
½ "	۴۰	۲۴	۱۲	۸	۵	۲
¼ "	۲۷	۱۴	۸	۵	۳	۱½
⅛	۲۵	۱۳	۷	۴	۱½	۱
فی سطر	۹	۵	۳	۲	۱	/۲

یہ اُجرت جہہ حالت میں پیشگی آنی چاہیئے۔ پہلے ہی بہت کم کر کے لگائی گئی ہے اس واسطے اس میں اس سے زیادہ رعائت نہوگی۔

۲۔ مینجر کا اختیار ہے۔ کسی اشتہار پر مناسب سمجھے تو اس سے زیادہ اُجرت طلب کرے۔

۳۔ فیصلہ اُجرت سے پہلے مضمون اشتہار برائے ملاحظہ مینجر کے پاس آنا چاہیئے اور مینجر کا اختیار ہوگا۔ کہ مضمون میں پہلے یا فیصلہ کے بعد یا دوران انطباع میں جن الفاظ کو خود یا کسی دوسرے خریدار کی تحریک پر مناسب خیال کرے نکالدے یا زیادہ کرے یا بدل ڈالے۔

۴۔ تقسیم کرائی ضمیمہ جو اخبار کے دو صفحہ کے برابر ہو ایک روپیہ فیصدی لیا جاوے گا۔ بٹالہ سے قادیان تک کی مزدوری ہر فی دس سیر کے حساب اُجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

۵۔ ہر ایک مشتہر صاحب کو چاہیئے۔ کہ اشتہار دینے سے پہلے ان کو بغور مطالعہ فرمالیں۔

۶۔ یہ اُجرت متواتر اشتہار دئے جانے کی ہے۔ درمیان میں چھوٹنے اور کبھی کبھی درج کرنے کے واسطے زیادہ اُجرت چارج ہوگی۔

۷۔ مینجر کا اختیار ہے کہ جب چاہے کسی کا اشتہار بند کردے اور باقی اُجرت واپس کرے۔

حضرت مسیح موعود کی ایک تازہ تحریر

الہام کی فلاسفی

اپنی جماعت کے ایک دوست نے اپنے بعض الہامات اور پھر ان میں ایک وقت شیطانی دخل کا اور اپنی خوابوں اور مکاشفات کا ذکر کرتے ہوئے ایک تحریر حضرت اقدس مسیح موعود کی خدمت میں بھیجی جس کے جواب میں حضرت اقدس نے ان کو ایک خط لکھا ہے۔ جس میں وضاحت کے ساتھ حضور نے بیان فرمایا ہے۔ کہ سچا الہام کن لوگوں کو ہو سکتا ہے۔ عام فائدہ کے واسطے وہ خط شائع کیا جاتا ہے۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں نے یہ تمام خط پڑھ لیا ہے۔ میں اس بات سے انکار نہیں کرتا۔ کہ انسان مکالمات الٰہیہ سے مشرف ہو سکتا ہے ہاں میں یہ کہتا ہوں کہ یہ بڑا مشکل امر ہے۔ جب تک انسان فنا کی حالت تک نہ پہنچے۔ اور وہ خدا کی سخت آزمائشوں کے وقت صادق نہ ٹھہرے اور کئی موتیں اس پر وارد نہ ہوں اور کئی قسم کی تلخیاں خدا کی راہ میں نہ اٹھا دے اور جب تک کہ ہر ایک قسم کی نفس پرستی اور عجب یا شہرت کی خواہش اس سے دور نہ ہو اور جب تک کہ سچی تبدیلی اس میں پیدا نہ ہو اور جب تک کہ خدا کی رضا جوئی کے نیچے ایسا محو نہ ہو۔ کہ کچھ بھی نہ رہے اور جب تک کہ وہ خدا کو وہ استقامت نہ دکھاوے کہ بارش کی طرح اس پر بلائیں برسیں اور وہ صابر رہے اور جب تک کہ اس کا حقیقی تعلق خدا سے نہ ہو جاوے۔ کہ تمام نفسانی پر بال جھڑ جاویں اور تمام سفلی خواہشیں جل جاویں اور جب تک کہ نفس لوامہ کا جنگ ختم نہ ہو جائے اور جب تک یہ آگ اس میں پیدا نہ ہو۔ کہ وہ خدا کی رضا کو اپنی تمام اور کامل مراد بناوے اور دوسری تمام مرادیں درحقیقت معدوم ہو جاویں اور جب تک کہ ایک تپش اور خلش لازمی طور پر خدا کی محبت میں اس کے سینے میں پیدا نہ ہو جائے اور جب تک کہ وہ درحقیقت خدا کے لئے ذبح نہ ہو جائے اور جب تک کہ اس کی ہستی پر ایک بھاری انقلاب نہ آوے اور جب تک کہ وہ خدا کے مقابل پر سخت امتحانوں کے وقت اور اس کے جلال ظاہر کرنے کے لئے ہر ایک لحظہ میں اور ہر ایک حالت میں فدا ہونے کے لئے طیار نہ ہو اور جب تک کہ ریا کی تمام جڑیں اور عجب کی تمام جڑیں اور نفسانی غضب کی تمام جڑیں اور نفسانی حسد کی تمام جڑیں اور نفسانی خود نمائی کی تمام جڑیں اس کے دل سے بکلی دور نہ ہو جاویں اور جب تک کہ خدا کی ہیبت ایسے زور سے اس پر اثر نہ کرے کہ دوسرے تمام وجود ایک مرے ہوئے کیڑے کی طرح محسوس ہوں نہ ان کی ستائش سے خوش ہو نہ ان کی مذمت سے رنج پہونچے اور جب تک کہ ایک سچی اور پاک قربانی اپنے تمام وجود اور تمام قوتوں کی خدا کے سامنے پیش نہ کرے اور جب تک کہ معمولی روح سے بلکہ اس کے ساتھ زندہ ہو اور جب تک کہ اس کے لئے ہر ایک تباہی اپنے ہاتھ سے کرنے کے لئے طیار نہ ہو اور جب تک سچی اور کامل محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس میں پیدا نہ ہو اور جب تک کہ وہ سچے اور کامل طور پر اعلاء کلمۃ الاسلام پر عاشق نہ ہو تب تک ہرگز ہرگز مکالمات الٰہیہ سے مشرف نہیں ہو سکتا اسی کی طرف خدا تعالیٰ نے ان دو مختصر لفظوں میں اشارہ فرمایا ہے۔ قد افلح من زکّٰھا وقد خاب من دسّٰھا۔ ایسے لوگوں کی دماغی بناوٹ ہی ایک خاص ہوتی ہے۔ جسقدر ان پر غم پڑتے ہیں اور جسقدر وہ متواتر نہایت سنگین امتحانوں کے ساتھ آزمائے جاتے ہیں اور ایک لمبا سلسلہ ناکامی کا دیکھنا پڑتا ہے اور کسی شخص کا دل اور دماغ ایسا نہیں ہوتا۔ اور اگر ان کے مسلسل غموں میں سے کچھ تھوڑا غم ہی دوسرے پر پڑے تو یا تو وہ مر جاتا ہے اور یا دیوانہ ہو جاتا ہے۔ پس مکالمات الٰہیہ کی اپنے نفس سے خواہش نہیں ظاہر کرنی چاہیئے خواہش کرنے کے وقت شیطان کو موقعہ ملتا ہے اور ہلاک کرنا چاہتا ہے بلکہ اپنا مدعا اور مقصود ہمیشہ یہ ہونا چاہیئے۔ کہ خدا تعالیٰ کی مرضی کے موافق تزکیہ نفس حاصل ہو اور اس کی مرضی کے موافق تقوےٰ حاصل ہو اور کچھ ایسے اعمال حسنہ میسر آ جاویں کہ وہ راضی ہو جائے۔ پس جس وقت وہ راضی ہو گا تب اس وقت ایسے شخص کو اپنے مکالمات سے مشرف کرنا اگر اس کی حکمت اور مصلحت تقاضا کرے گی۔ تو وہ خود عطا کر دے گا۔ اصل مقصود اس کو ہرگز نہیں ٹھہرانا چاہیئے کہ یہی ہلاکت کی جڑ ہے بلکہ اصل مقصود یہی ہونا چاہیئے۔ کہ قرآن شریف کی تعلیم کے موافق احکام الٰہی پر پابندی نصیب ہو اور تزکیہ نفس حاصل ہو اور خدا تعالیٰ کی محبت اور عظمت دل میں بیٹھ جائے اور گناہ سے نفرت ہو۔ خدا نے بھی یہی دعا سکھائی ہے کہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم۔ پس اس جگہ خدا نے یہ نہیں فرمایا۔ کہ تم یہ دعا کرو کہ ہمیں الہام ہو بلکہ یہ فرمایا ہے۔ کہ تم یہ دعا کرو۔ کہ راہ راست ہمیں نصیب ہو۔ ان لوگوں کے راہ جو آخر کار خدا تعالیٰ کے انعام سے مشرف ہو گئے۔ بندہ کو اس سے کیا مطلب ہے۔ کہ وہ الہام کا خواہشمند ہو اور نہ بندہ کی اس میں کچھ فضیلت ہے۔ بلکہ یہ تو خدا تعالیٰ کا فعل ہے نہ بندہ کا کوئی عمل صالح تا اس پر اجر کی توقع ہو اور پھر جبکہ انسان کے ساتھ یہ آفتیں بھی لگی ہوئی ہیں۔ کہ کبھی حدیث النفس میں مبتلا ہو جاتا ہے اور اسی کو الہام سمجھنے لگتا ہے اور کبھی شیطان کے پنجہ میں پھنس جاتا ہے اور اسی کو الہام سمجھنے لگتا ہے۔ پس کس قدر یہ خطرناک راہ ہے۔ بغیر خدا کی زبردست شہادتوں کے ایسے الہام کب قبول کے لائق ہیں۔ سخت بدقسمت وہ لوگ ہوتے ہیں۔ کہ کبھی اپنی حالت کا مطالعہ نہیں کرتے کہ کن کن باتوں میں وہ خدا کے نزدیک پاس یافتہ ٹھہر سکتے ہیں اور کن کن آزمائشوں کے بعد ان کا صدق خدا کے نزدیک ثابت ہو سکتا ہے۔ ان سخت گھاٹیوں کے طے کرنے سے پہلے ہی الہام کے خواہشمند ہو جاتے ہیں اس سے پرہیز کرنا چاہیئے اور توبہ اور استغفار میں مشغول ہونا چاہیئے۔ الہام بغیر پورے تقویٰ اور پوری جانفشانی اور پوری محویت کے طبل تہی ہے اور سخت خطرناک اور زہر قاتل ہے۔ انسان جس سے قریب ہوتا ہے اسی کی آواز سنتا ہے۔ پس پہلے خدا سے قریب ہو جاؤ اور شیطان سے دور۔ تا خدا کی آواز سنو۔

خاکسار مرزا غلام احمد

دعا مدد

برادر محمد علی خان صاحب شاہجہانپوری بیمار ہیں اور احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ شفا دیوے

قابل توجہ خریداران

خط و کتابت کرتے وقت احباب اپنی چٹ کا نمبر خریداری ضرور لکھا کریں۔ کیونکہ ہر نام تلاش کرنے میں بڑی دقت ہوتی ہے۔ ورنہ عدم تعمیل معاف

منیجر

"مسلمانانِ ہند کے دل و دماغ پر عجمی تصوف غالب ہے وہ عربیت کے تخیلات کے سمجھنے سے قاصر ہیں
میں تو ایک معمولی آدمی ہوں مجھے یقین ہے اگر نبی کریمؐ بھی دوبارہ پیدا ہو کر اس ملک میں اسلام
کی تعلیم دیں تو غالباً اس ملک کے لوگ اپنی موجودہ کیفیات اور اثرات کے ہوتے ہوئے حقائق
اسلامیہ کو نہ سمجھ سکیں" ۔ (مکاتیب اقبال حصہ دوم ص 317)

"مذہبی مسائل بالخصوص اسلامی مذہبی مسائل کے فہم کیلئے ایک خاص تربیت کی ضرورت ہوتی
ہے ۔ افسوس کہ مسلمانوں کی نئی پود اس سے بالکل کوری ہے جہاں تک مسلمانوں کا تعلق ہے
تعلیم کا تمام تر غیر دینی ہو جانا اس مصیبت کا باعث ہوا ہے" ۔ مکاتیب اقبال حصہ اول ص 259)
دین کی حالت دیکھ کر اسے کتنا دکھ تھا اس کا اندازہ ان اشعار سے ہو سکتا ہے ۔

دینِ حق از کافری رسوا تر است ۔ زانکہ مُلّا مومنِ کافر گر است

خدا تعالیٰ کا دین کفر کے فتووں سے ذلیل ہو گیا ۔ کیونکہ مُلّا بجائے کافر کو مسلمان کرنے کے مومنوں کو کافر بنا رہا ہے

(دین کافر فکر و تدبیر جہاد ۔ دینِ مُلّا فی سبیل اللہ فساد

کافروں کا مذہب تو غور و فکر، تدابیر سوچنا اور جہاد کرنا ہے اور مُلّا کا دین خدا کے راستہ میں فساد پیدا کرنا ہے

علماء کی حالت پر اس طرح آنسو بہاتا ہے

تجھ کو تو سکھا دی ہے افرنگ نے زندیقی ۔ اس دور کے مُلّا ہیں کیوں ننگِ مسلمانی
نہ فلسفی سے نہ مُلّا سے ہے غرض مجھ کو ۔ یہ دل کی موت! وہ اندیشہ و نظر کا فساد
پیرِ حرم کو دیکھا ہے میں نے ۔ کردار بے سوز! گفتار واہی
میں جانتا ہوں انجام اس کا ۔ جس معرکے میں مُلّا ہوں غازی
الفاظ و معانی میں تفاوت نہیں لیکن ۔ مُلّا کی اذاں اور مجاہد کی اذاں اور
کہتا ہوں وہی بات سمجھتا ہوں جسے حق ۔ نے ابلۂ مسجد ہوں نہ تہذیب کا فرزند
میں جانتا ہوں جماعت کا حشر کیا ہو گا ۔ مسائل نظری میں الجھ گیا ہے خطیب
قوم کیا چیز ہے قوموں کی امامت کیا ہے ۔ اس کو کیا سمجھیں یہ بیچارے دو رکعت کے امام

آجکل کے سیدون کی سرداری اُن کے ہر فعل سے ظاہر ہے

جب کبھی مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی بیعت کا ذکر آتا ہے تو فوراً ہمارے سردار جاہلون کے پیر پکار اُٹھتے ہین۔ کہ جب اپنی قوم سید ہے تو مغل کی بیعت کس طرح ہو سکے اور ہمجھے مخاطب کر کے فرماتے ہین کہ ہماری قوم مین ایک تجہہ کو جذام ہو گیا ہے۔ کہ مغل کی بیعت تو نے اختیار کی۔ ہم کو تو ایسی قوم کی بیعت سے سخت شرم ہے۔ یہ نادان اس بات پر غور نہین کرتے۔ کہ خدا کے نزدیک تو سب سے بزرگ وہ ہے۔ جو سب سے زیادہ متقی ہو۔ بغیر اعمال صالح کسی کی اولاد ہونا کیا شے ہے اور یہ دم بڑے دعوے سے مارتے ہین۔ کہ ہم امام اعظم کے پیرو ہین ان کی پیروی بہی بہ سبب ان کے تقوے کے ہوئی ورنہ وہ قوم کے سید نہ تھے بلکہ نادان لوگ تو کیا کچھ ان کے متعلق کہتے ہین۔ مگر ان کو شرم کہان! کہ کام مین لاوین۔ بنی اسرائیل کی طرف خیال نہین کرتے۔ کہ خدا نے ان کو کیسے کیسے وعدے دئے تھے یہان تک کہ یہود کا خیال تہا۔ کہ خاتم النبیین ہم مین سے ہی پیدا ہوگا۔ مگر جب ان لوگون نے اعمال بد اختیار کئے۔ تو کوئی وعدہ وعید کام نہ آیا اور ہر طرف سے ذلت اور تباہی ان کے نصیب حال ہوئی۔ میں نہین جانتا کہ سیدون کو کونسی حدیث مل گئی ہے۔ جس مین یہ لکھا ہے کہ امام مہدی حسنی نسب سے ہوگا اور اس کے باپ کا نام عبد اللہ اور ماں کا نام آمنہ ہوگا اور خاص اُن سیدون سے ہوگا۔ جو چودہوین صدی مین اپنے نام سادات سے نامزد ہین ہان بیشک اس زمانہ کے سیدون کی سرداری کا لقب ان کا ہر فعل سے ظاہر ہے۔ بدکاری۔ فسق و فجور۔ جھوٹ۔ بہتان الزام لگانے مین تو سب سے بڑھے ہوئے ہین۔ نماز تو ہزار مین سے پنجگانہ کوئی ایک پڑھتا ہوگا۔ مگر اس بات مین وہ سچے ہین کیونکہ یہ فعل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے اور اس کی مخلص اُمت ان فعلون کی تابع ہے۔ سید تو رسول اللہ کے شریک ہین۔ ان سے رسولی فعل صادر ہونا گویا ان کی ہتک عزت کا باعث ہے۔ اپنے گریبان مین مونہہ ڈالکر نہین دیکھتے اور مقابلہ نہین کرتے۔ کہ ہم مین اور اس مغل مین کتنا فرق ہے ہم مین اہل بیت ہونے کا سوائے حسد بغض اور دین کی دشمنی کے اور کونسا نشان ہے اور اس رسول کے پیارے مسیح موعود و مہدی مسعود امام مہدی مین کون سا نشان آل مین نہ ہونیکا ظاہر ہے۔

ان کے مرشد خدا کی قسم اگر دیکھنے ہون۔ تو میراثی عام طور پر نظر آتے ہین۔ ہمارے گاؤن کے کوئی پندرہ سے زیادہ سید ہین۔ جو ایک میراثی کے خادم ہین۔ جس کا نام میران بخش ہے۔ بھلا میراثی ان کو سوائے شیطانی کام کے اور کیا سکھلا دیگا۔ جس جگہ ہیر رانجھا کا قصہ سنتے ہین۔ وہین حال کھیلین گے۔ یہ نعمت سرداری کی تو خداداد ہے خدا جس کو چاہے۔ عطا فرمائے۔

اگر سید نیک عمل کے لحاظ سے نہ ہون۔ تو نوح ع کا بیٹا کنعان کیون مردود سمجھا گیا اور وہ اہل ہونے سے کیون محروم رکھا گیا۔ ان بیچارون کو اپنے سردار حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا شعر بہی نہین یاد۔ جو ان کے حق مین سیف قاطع ہے۔

بجد لا بجد کل مجد
و ما جد بلا مجد بجد

کیا کرین۔ بیچارے علم سے محروم رہ گئے۔ معذور ہین اور علی رض کے پوتے بنتے ہین۔ جو علم کا دروازہ ہین۔ شرم! شرم!! شرم!!! قرآن شریف سے بالکل بے بہرہ ہین۔ مگر اتنی آیت صرف نوک زبان ہے

اهل البیت ویطهرکم تطهیرا

مینے کئی دفعہ ایسے معاملات دیکھے ہین۔ کہ جب باپ کسی ناخلف بیٹے پر ناراض ہو جاتا ہے۔ تو فوراً کہدیتا ہے۔ کہ تو میرا بیٹا نہین ہے۔ خدا جانے ان کو کون سے سُرخاب کے پر لگ گئے۔ جنہون نے سو سو خدا بنائے۔ اور قبرون کو مشکل کشا جانا۔ خدا ایسی قوم سے پناہ دے۔ مین تو ہر وقت خدائے کریم سے دُعا مانگتا ہون کہ الٰہی مجھے سچا مسلمان بنا اور ایسی سادات سے رہائی دے۔ اور دین محمدی مین قایم رکھہ اور آخر کو اُمت احمدی سے اُٹھا اور مسیح موعود علیہ السلام کا سچا خادم بنا اور ہر ایک کو رستہ مستقیم عزت فرما اور میرے دل کی امیدین برلا۔ آمین ثم آمین۔ خاکسار سید مسعود مدرس جمون

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلے علے رسولہ الکریم

میسحا جاں تڑپتی ہے کوئی جلدی دوا بھیجو
مجھے دار الشفا اپنے سے اک حب شفا بھیجو

تیرے دیدار بن ہادی مری جاں لب پہ آئی ہے
نکل جائے نہ واپس ہو کوئی فرمان لکھا بھیجو

ترے دیدار سے مجھہ کو محمدؐ کی زیارت ہے
خدا کیو اسطے عاصی کو خدمت مین بلا بھیجو

مبارک مُنہہ سے تیرے ہمین حق کی بشارت ہے
شفیع المذنبین ہو کر دُعا بہر خدا بھیجو

سلامت ہم رہے طوفان سے کشتی پہ چڑھ تیری
ہمین ظلمات سے نپٹنے کو اب آب بقا بھیجو

تہرے در پر نہ گر آتے تو راز دین کہان پاتے
خدا سے ہے دُعا ہر دم خدایا رہنما بھیجو

بھلا انکار کیونکر ہو سکے ہم سے ترا جبکہ
مخالف کے لئے دم دم نشان طاعون کا بھیجو

نہ کیونکر تقویت ہو اب مرا ایمان کے دل کی
معطر قادیان سے جب مجھے ٹھنڈی ہوا بھیجو

نشان احمدی آریہ سب کیون نہ ہون خاموش
بھلا ان کے جگر کے پار جب تیر قضا بھیجو

بھلا کیونکر نہ فالج سے مرے مرعد ہو کر وہ
جسے میرے مسیحا حکم دے کر لا دوا بھیجو

پگھل جائے نہ کیون دجال تیرے سامنے آکر
نمک اس کے جسد پر جب بیعت کا لگا بھیجو

ہوا وہ آن مین روشن شریعت مصطفائی سے
براہین و حکم اور بدر کی جس پر ضیا بھیجو

اُسے بازار مین صراف کم قیمت نہ سمجھیگا
جسے تم کیمیائی سے زر خالص بنا بھیجو

ہزارون ہو گئے زندہ مسیحا نام سن تیرا
یہ جن مُردہ دلون کو تم باذنی کی صدا بھیجو

نہ کیون اندہون کو بینائی ہو تیری علم اکمل پر
جنہین خاک در والا مثال توتیا بھیجو

خزانے اکبری قرآن دکھا کر ہم کو دیتے ہو
بھلا گر یہ نہ بھیجو اس سے بڑھ کر اور کیا بھیجو

یہی رستہ دکھاتا ہے یہی حق سے ملاتا ہے
یہی نور الہدیٰ ہم پر یہی شمس الضحیٰ بھیجو

طفیل مصطفےٰ ہم پر یہی حق سے عنایت ہے
یہی ہے نور دین احسن یہی بدر الدجیٰ بھیجو

یہی ملجا یہی ماوی یہی ہے دین ہم سب کا
شب تاریک مین ہم کو یہی روشن دیا بھیجو

مین اس نعمت سے کیون محروم رہ جاؤن تیرے ہوتے
نصیب اب ہے کرم کا اب مجھے حق سے دلا بھیجو

بدر میں خبریں بھی چاہئیں

ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الاٰخرۃ حسنۃ

ہم کو دنیا اور دین دونوں کی طرف توجہ کرنی چاہیئے کیونکہ ہماری پاک کتاب ہمیں یہی قیمتی سبق سکھاتی ہے اور اُن لوگوں کے راہ سے بچاتی ہے جنہوں نے صرف ایک ہی سائیڈ اختیار کر رکھی ہے اور دوسری کو پس انداز کر دیا ہے اور یہ ستہ ضروریہ میں سے ہے۔ کہ ہم دونوں پہلو ملحوظ لیں اور جب تک اس زرین اصول کے پابند نہ ہوں گے ترقی کی شاہراہ پر جسکو صراط مستقیم سے تعبیر کیا گیا ہے پہنچ نہیں سکتے۔

اب چونکہ ہماری جماعت روز افزوں ترقی پر ہے اور ہر ہفتہ کی لسٹ میں ہم نئے نئے نام مختلف شہروں اور مختلف قوموں مختلف زبان کے لوگوں کے مندرج پاتے ہیں اور جب یہ بھی دیکھتے ہیں۔ کہ اس میں تجارت پیشہ لوگ بھی ہیں۔ گورنمنٹ سروس بھی ہیں۔ رؤسا بھی ہیں۔ وکلاء بھی ہیں۔ غربا و مساکین بھی ہیں۔ تو ہماری خوشی کی کوئی انتہا نہیں رہتی اور ہم قلبی شہادت سے کہتے ہیں کہ یہ قوم ترقی کے میدان میں نکل آئی ہے اور وہ دن دور نہیں کہ یہ قوم گوئے سبقت لیجائے۔ اے اللہ تو ایسا ہی کر چونکہ یہ قوم سُرخ نقشے کے باہر بھی پہنچ چکی ہے[*] اور اسکی ضرورتیں بھی مختلف ہیں۔ اور اُن کا پورا کرنا ہمارے قومی آرگنوں یعنے اخبارات کے ہاتھ میں ہے۔ میں نے اپنی لمبی سیاحت کے دوران میں دیکھا ہے۔ کہ بعض احباب بباعث بعض ضرورتوں کے ان اخبارات کو خریدتے ہیں۔ جس میں عام طور پر دُنیا کی خبریں ہوں اور قومی اخبارات کو بھی خریدتے ہیں۔ اگر ہمارے اخبارات دنیا کی عام تازہ خبروں کے لئے ایک یا دو صفحے خاص کر دیں تو ہم خرما و ہم ثواب کا مصداق ہو سکتا ہے اور وہ احباب بھی دوسرے اخبار کی خریداری بند کر دیں گے۔ کیونکہ جب گھر کے اخبارات اس کمی کو پورا کر دیں گے۔ تو پھر باہر کی محتاجی کی حاجت نہ رہے گی اور وہ روپیہ جو غیروں کے ہاں جاتا ہے۔ کسی قومی کام پر بآسانی صرف ہو سکیگا اور میں خاکسار اخبار بدر کو مخاطب کرتا ہوں۔ کہ اُسے چاہیئے ایک یا دو صفحے دنیا کی عام خبروں کے لئے خاص کر دے اور اگر وہ موجودہ صفحات کو ان مضامین سے جو ان میں درج ہوتے ہیں۔ کم نہ کرنا چاہے اور مالی حالت بھی اجازت نہ دے۔ تو ایک دو صفحوں کی زیادتی کے ساتھ خفیف سی قیمت بھی بڑھا دے۔ کیونکہ مذاق ملکی بھی اخبار بینی کی طرف بڑھ رہا ہے۔ اس کا لحاظ رکھنا ازبس ضروری و لابدی ہے۔

میں نے اس کو دردِ دل سے لکھا ہے خواہ اس کو سید ہاپڑھو یا اُلٹا۔ دردہی درد پڑھا جاوے گا۔

ابو سعید عربی از قادیان

[*] سرخ نقشہ انگریزی علاقہ ہندستان یعنی جماعت احمدیہ کے ممبر اللہ تعالے کے فضل سے دوسرے ممالک میں بھی ہوتے جاتے ہیں۔

ڈائری

القول الطیب

مختلف قسم کی بیماریوں کا ذکر تھا۔ فرمایا۔

جائے عبرت ڈاکٹروں کے واسطے عبرت کے نظاروں سے فائدہ حاصل کرنے کے لئے بہت موقع ہوتا ہے قسم قسم کے بیمار آتے ہیں۔ بعض کے ہاتھ پاؤں کاٹ دئے جاتے ہیں۔ بعض کی ایسی حالت ہوتی ہے۔ کہ شدت بیماری کے سبب لا من الاحیاء و لا من الاموات۔ نہ زندوں میں داخل نہ مُردوں میں۔ لیکن ایسے نظاروں کو کثرت کے ساتھ دیکھنے سے سخت دلی ہی پیدا ہو جاتی ہے اور ضروری بھی ہے۔ کیونکہ نرم دل اور رقیق القلب ایسا کام نہیں کر سکتا کیونکہ سرجری کا کام بہت حوصلے کا کام ہے۔

اِس زمانہ کے مُلّاں فرمایا۔ اس زمانہ کے ملانوں کو بھی مُردوں کے عبرت انگیز نظاروں کو بہت دیکھنا پڑتا ہے۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ وہ بھی سخت دل ہو گئے ہیں۔ کلکتہ میں ایک مُلّاں کا ذکر اخبار میں لکھا ہے۔ کہ اس پر کسی قرضخواہ نے نالش کی۔ تو اُس نے جواب دعوے میں کہا کہ امسال کلکتہ کی صحت اچھی رہی اور لوگ بہت نہیں مرے۔ اس واسطے میں کچھ دے نہیں سکتا۔ البتہ بسبب قحط و وبا اگلے سال لوگوں کے بہت مرنے اور معقول آمدنی حاصل ہونے کی اُمید ہے پھر قرضہ ادا کیا جائے گا۔

ایسا ہی اس جگہ دو ملّانوں کے درمیان جو بھائی تھے باہمی تنازعے ہونے پر ان کے درمیان مسلمانوں کے گھروں کی تقسیم کر دیگئی۔ تو ایک مُلّاں اس بات پر ناراض ہُوا کہ جو لوگ میرے حصے میں آئے اُن کے قد چھوٹے ہیں اسلئے کفن سے جو چادر اُترے گی۔ وہ چھوٹی ہوگی۔ اس قدر رذالت ان لوگوں میں آگئی ہے۔ اللہ رحم کرے۔

ایک آیت کا ترجمہ فرمایا۔ آیت قرآنی۔ قد افلح من زکٰھا۔ وقد خاب من دسّٰھا۔ کا ترجمہ اُردو میں ایک دفعہ سوچتا تھا۔ تو یہ شعر لکھا گیا ؎

کوئی اُس پاک سے جو دل لگا وے
کرے پاک آپ کو تب اُسکو پاوے

سچی منطق قرآن شریف میں ہے فرمایا۔ سیدھی اور سچی اور سادہ عام فہم منطق وہ ہے۔ جو قرآن شریف میں ہے۔ اس میں کوئی پیچیدگی نہیں۔ ایک سیدھی راہ ہے جو خدا تعالے نے ہم کو سکھلا دی ہے۔ چاہیئے کہ آدمی قرآن شریف کو غور سے پڑھے۔ اس کے امر اور نہی کو جُدا جُدا دیکھ رکھے اور اُس پر عمل کرے اور اسی سے وہ اپنے خدا کو خوش کر لیگا۔ باقی منطقیوں نے اور صوفیوں نے جو اصطلاحیں بنائی ہیں وہ اکثر لوگوں کے واسطے ٹھوکر کا موجب ہو جاتی ہیں کیونکہ ان میں پیچیدگیاں اور مشکلات ہیں۔ فرمایا ایک بزرگ نے جس پر ہم حسن ظن رکھتے ہیں۔ کہ اس نے کسی نیک نیتی سے لکھا ہوگا۔ گو اُس کا قول صحیح نہیں ہے یہ لکھا ہے۔ کہ شیخ عبد القادر جیلانی کامل نہ تھے۔ کیونکہ ان کا پورے طور پر نزول نہ تھا۔ صرف صعود تھا۔ اسی وجہ سے اُن سے بہت سی کرامتیں صادر ہوئیں۔ اگر نزول پورا ہوتا۔ تو کوئی کرامت صادر نہ ہوتی۔ اس قول میں جسقدر تخالف قرآنی ہے وہ ظاہر ہے۔ یہ بیجا قول ہے۔ کہ قرآن اور حدیث سے سراسر مخالف ہے درحقیقت شیخ عبد القادر جیلانی خدا تعالے کے کامل بندوں میں سے تھے۔ اگر ان پر معجزات کے متعلق اعتراض کیا جاوے تو پھر یہ اعتراض تمام انبیاء پر وارد ہوتا ہے۔

یہ ان صوفیوں کی غلط اصطلاحوں کی پیروی کا نتیجہ ہے جن کی تصدیق قرآن و حدیث سے نہیں ملتی۔

الہام بھول بھی جاتے ہیں فرمایا۔ شاید ہی کوئی ایسی رات گذرتی ہوگی۔ جس میں کوئی نظارہ آئندہ کے متعلق مجھے نہ دکھایا جاتا ہو۔ لیکن بہت سی باتیں صبح تک بھول جاتی ہیں۔ اور توفیق ہی نہیں ہوتی۔ کہ انکو ایسے وقت میں لکھ لیا جاوے۔ کہ پھر نہ بھولیں۔ اس میں حکمت الٰہی ہے وہ جس بات کو چاہے۔ یاد دکھواتا ہے اور جس کو چاہتا ہے۔ بھلوا دیتا ہے۔

ڈائری

القول الطیب

پہلی پیشگوئیاں پوری ہو رہی ہیں جنگون مین کام آنے والے نئے بیلون کا ذکر تہا اور اس امر کا ذکر تھا کہ بعض انگریز اس تجویز مین ہین۔ کہ مریخ سیارے کے لوگون سے باتین کی جاوین۔ فرمایا۔ یہ وہی بات۔ پوری ہو رہی ہے جو ان کی نسبت پہلے سے کہا گیا ہے۔ کہ آسمان کی طرف تیر چلائین گے۔ فرمایا ان لوگون کے واسطے خدا تعالےٰ نے ہر امر کے واسطے طاقت کہولدی ہے دیکھئے۔ انجام کیا ہوتا ہے۔

سید احمدؒ مثیل یوحنا تھے فرمایا جس طرح کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے یوحنا نبی خدا تعالےٰ کی توحید کی تبلیغ کرتے ہوئے شہید ہوئے تھے۔ اسی طرح ہم سے پہلے اسی ملک پنجاب مین سید احمد صاحب توحید کا وعظ کرتے ہوئے شہید ہو گئے۔ یہ بھی ایک مماثلت تہی۔ جو خدا تعالیٰ نے پوری کردی۔

خدا کی اولاد سے کیا مراد ہے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے جو ہمکو مخاطب کیا ہے۔ کہ انت منّی بمنزلۃ اولادی۔ اس جگہ یہ تو نہین کہا کہ تو میری اولاد ہے بلکہ یہ کہا ہے کہ بمنزلہ اولاد کے ہے یعنی اولاد کی طرح ہے اور دراصل یہ عیسائیون کی اس بات کا جواب ہے جو وہ حضرت عیسیٰ کو حقیقی طور پر ابن اللہ مانتے ہین۔ حالانکہ خدا کی کوئی اولاد نہین اور خدا نے یہودیون کے اس قول کا عام طور پر کوئی ردّ نہین کیا جو کہتے تھے۔ کہ نحن ابناء اللہ و احبّاءہٗ۔ بلکہ یہ ظاہر کیا ہے کہ تم ان نامون کے مستحق نہین ہو۔ دراصل یہ ایک محاورہ ہے کہ خدا تعالےٰ اپنے برگزیدون کے حق مین اکرام کے طور پر ایسے الفاظ بولتا ہے جیساکہ حدیثون مین ہے کہ مین اُس کی آنکھ ہو جاتا ہون اور مین اُس کے ہاتھ ہو جاتا ہون اور جیساکہ حدیثون مین ہے کہ اے بندے مین پیاسا تہا تو نے مجھے پانی نہ دیا اور مین بھوکا تہا تو مجھے روٹی نہ دی۔ ایسا ہی توریت مین بھی لکھا ہے کہ یعقوب خدا کا فرزند بلکہ نخست زادہ ہے۔ سو یہ سب استعارے ہین۔ جو عام طور پر خدا تعالیٰ کی عام کتابون مین پائی جاتی ہین اور احادیث مین ہے اور خدا تعالےٰ نے یہ الفاظ میرے حق مین اسی واسطے استعمال کئے ہین کہ تا عیسائیون کا ردّ ہو۔ کیونکہ باوجود ان لفظون کے مین کبھی ایسا دعوےٰ نہین کرتا۔ کہ نعوذ باللہ مین خدا کا بیٹا ہون۔ بلکہ ایسا دعوےٰ کرنا کفر سمجھتے ہین اور ایسے الفاظ جو انبیاء کے حق مین خدا تعالےٰ نے بولے ہین ان مین سب سے زیادہ اور سب سے بڑا عزت کا خطاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا۔ قل یعبادی۔ جس کے معنے ہین کہ اے میرے بندو! اب ظاہر ہے۔ کہ وہ لوگ خدا تعالیٰ کے بندے تھے نہ کہ آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بندے اس فقرہ سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ ایسے الفاظ کا اطلاق استعارہ کے رنگ مین کہان تک وسیع ہے۔

قبر حضرت مسیح ابو سعید عرب صاحب جو حال مین کشمیر کی سیاحت سے واپس آئے ہین اونہون نے حضرت اقدس کی خدمت مین عرض کی۔ کہ کشمیر کے اندر عام لوگ تو اب تک حضرت عیسےٰ کی قبر کو پہلے کی طرح نبی صاحب کی قبر یا عیسیٰ کی قبر کہتے ہین۔ مگر وہان کے علماء جو اس سلسلہ احمدیہ کے حالات سے آگاہ ہو گئے ہین اونہون نے بسبب عداوت اب ایسا کہنا چھوڑ دیا ہے۔ تاکہ اس فرقہ کو مدد نہ ملے۔ حضرت نے فرمایا اب ان لوگون کی ایسی کارروائیون سے کیا بنتا ہے جبکہ پُرانی کتابین جو کشمیر نیز دوسری جگہون مین موجود ہین اور ایک عربی پُرانی کتاب گیارہ سو برس کی جو کسی فاضل شیعہ کی تصنیف ہے۔ اس مین یوز آسف کو شاہزادہ نبی لکھا ہے اور اس کی قبر کشمیر مین بتلائی ہے اور اُس کا وقت بھی وہی لکھا ہے۔ جو کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا وقت تہا عیسائی ہی تو یہان تک قائل ہو گئے ہین کہ وہ حضرت عیسیٰ کا حواری تھا اور اس کے نام پر سسلی مین ایک گرجا بھی بنا ہُوا ہے۔ لیکن اب سوال یہ ہے۔ کہ وہ حواری کون تہا جو شاہزادہ بھی کہلایا ہو اور نبی بھی کہلایا ہو۔ اس کا جواب عیسائی نہین دے سکتے۔

رپورٹ مُسکرات مُسکرات پنجاب کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس کی آمدنی اور کھپت مین نمایان ترقی ہے۔ حتےٰ کہ گذشتہ تین سال کے اندر محاصل کی آمدنی مین ساڑہے آٹھ لاکھ روپیہ کی معقول بیشی پائی جاتی ہے۔ چرس اور ولایتی شرابون کے محاصل کی بیشی کی زیادہ توجہ شرح محصول کا اضافہ ہے لیکن افیون اور دیسی شرابون کی بیشی سے ظاہر ہے کہ ان کی کھپت بڑہتی جاتی ہے اور ٹمپرنس ریفارمرون کے لئے یہ امر خاص کر قابل غور ہے۔ ان دونون چیزون کے محاصل مین ۶ لاکھ کی بیشی کچھ تہوڑی نہین ہے اور یہ زیادہ تر دیسی شرابون کی زیادہ فروخت سے منسوب کی جاتی ہے پنجاب کے چار اضلاع مین دیسی شراب عمداً سستی فروخت کی جاتی ہے۔ وہ اس لئے کہ یہاں کے باشندون مین ناجائز شراب کشی کی عادت جاتی رہے ان چارون ضلعون مین سکھون کی آبادی نمایان ہے۔ جو شراب کے دلدادہ ہین۔ اور ناجائز شراب کھینچنے کے عادی ہین اون کو چھوڑ باقی اضلاع پنجاب مین پچھلے سال جو دیسی شراب خرچ ہوئی وہ سال ماسبق کی نسبت ۸۵ ہزار گیلن زیادہ یعنے دو لاکھ ۴۴ ہزار ۹ ۵ ۵ گیلن کی بیشی پائی جاتی ہے۔ اور یہ حقارت سے دیکھنے کے قابل نہین ہے اس بیشی کے کئی ایک وجوہات قرار دئے گئے ہین اوّل وبائے طاعون۔ کیونکہ عام خیال ہے۔ کہ شراب پینے سے طاعون کا اثر زائل ہو جاتا ہے اور ڈاکٹر لوگ بھی ایسے موقعون پر بعض اوقات اس کی سفارش کرتے ہین دوسری وجہ اس بیشی کی عوام الناس کی فارغ البالی سمجھی گئی ہے اور تیسری وجہ یہ ہے۔ کہ اُجرتین مزدورون کی پہلے کی نسبت زیادہ ہین سرکاری رپورٹ مین لکھا ہے۔ کہ گذشتہ تین سال مین شراب کی کھپت اس سے بھی زیادہ ہوتی۔ لیکن چونکہ گڑ مہنگا تہا۔ اس لئے کسی قدر کم ہونے پائی ہے۔ جو لوگ یہ دعوےٰ کرتے ہین۔ کہ ملک روز بروز نادار ہوتا جاتا ہے۔ اون کو دو نمبر کی وجہ سنکر ضرور تعجب ہوگا۔ سال گذشتہ مین پنجاب مین افیون کی پیداوار کمتر تھی۔ اس کے دو باعث قرار دئے گئے۔

اوّل یہ کہ موسم سرما مین جاڑے سخت پڑے۔

دوسرے کاشتکارون کو خوف تہا کہ خدا جانے جدید قواعد مین شرح محصول کہان تک اضافہ کی جاویگی۔

(آرمی نیوز)

درخواست دعا

میان محمد حسن صاحب دفتری میگزین احباب سے درخواست کرتے ہین کہ انکیواسطے مفصلہ ذیل دعا کی جاوے۔

اے بکتہ نواز خدا محمد حسن دفتری کو بخش اور اس سے اپنے فضل کے ساتھ ایسا خوش ہو جا جیسا کہ تو اپنے سچے فرمانبرداروں کے ساتھ خوش ہوتا رہا ہے اور پھر اپنے فضل سے محمد حسن دفتری کو بخش دے آمین ثم آمین

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی سے خرید فرماؤ

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبداللہ آتھم کا مباحثہ - اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے - قیمت ۸ر

الوصیۃ مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت اقدس نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے - اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں - قیمت ۲ر

نور الدین مصنفہ علامۂ دوران حضرت حکیم الامۃ دہرم پال کی ترک اسلام کا جواب - جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی ہے - مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے - قیمت ۱۰ر

غلامی اور عصمت انبیاء ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے بہ اجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کیا ہے - متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے -

غلامی ۳ر - عصمت انبیاء ۶ر

البرہان الصریح فی تائید المسیح [illegible]

حیرت کی حیرانی مصنفہ ماسٹر عبد العزیز صاحب مسیح موعود کی تائید میں قیمت ہر دو جلد ۱ر

اختیار الاسلام مصنفہ شیخ عبد الرحمٰن صاحب نو مسلم آریہ مذہب کے رد میں ایک گھر کے بھیدی کی تحریر قابل دید - حصہ سوم ۱۰ر

براہین احمدیہ یہ وہ لاجواب کتاب ہے جس نے تمام مذاہب باطلہ پر اتمام حجت کر دی اس کے دلائل توڑنے پر دس ہزار روپیہ انعام مقرر ہے احمدی اور غیر احمدی سب کے لئے مفید ہو گا اس میں جو پیشنگوئیاں ہیں وہ اب پوری ہو رہی ہیں - اس لئے ہر ایک احمدی کے پاس اس کا ایک نسخہ ہونا چاہیئے - نفیس کاغذ پر خوش خط چھاپی گئی ہے مجلد ۵ر - غیر مجلد ۵ر موٹے کاغذ پر مجلد ۶ر

دُرِّ ثمین مجلد مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت اقدس کی آج تک کی نظمیں اس میں مندرج ہیں اور ایسے طریق سے چھاپی گئی ہے - کہ آئندہ جو نظمیں ہوں وہ بھی اس کے ساتھ شامل ہو سکیں گی -

ادعیۃ القرآن مصنفہ اکمل آف گولیکی قرآن مجید میں جس قدر دعائیں ہیں ان کا منظوم ترجمہ اور پہلے ایک قصیدہ ہے - جس میں حضرت مسیح کے تمام دعاوی کی مدلل مذکور ہیں - قیمت ۲ر

جام شہادت مصنفہ جناب ثاقب صاحب - مولوی عبد اللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ قیمت ۱ر

کاسِ احمدی مصنفہ غلام رسول صاحب راجیکے پنجابی نظم قیمت ۱ر

آنہ ڈکشنری طالب علموں کیلئے نہایت مفید ہے - قیمت ۱ر

کاسِ احمدی الاؤ دوائے - قیمت ۱ر

سراج الحق مصنفہ پیر سراج الحق صاحب حضرت مسیح موعود کی تائید میں - امام ابو حنیفہ کے مذہب کے رُو سے - بہت سی لطیف لکھی ہیں - حصہ چہارم و پنجم - قیمت ۱ر

نظم مستورات مستورات کے لہجہ پر - قیمت ۱ر

شہادت آسمانی مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی کسوف و خسوف رمضانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب - قیمت ۶ر

اسلام کی پہلی کتاب مصنفہ ماسٹر عبد الرحمان صاحب نو مسلم بچوں کے لئے نہایت مفید ہے قیمت ۴ر

سر الشہادتین مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب امروہی سورہ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں - نہایت لطیف کتاب ہے اس کے نکات روپے کو بھی گران نہیں - قیمت ۱ر

رؤیائے صالحہ مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کے لئے ضروری ہیں - قیمت ۴ر

مجموعہ ازالۃ الوسواس قابل دید - مخالفین کے دقیق اعتراضات کے جواب اور چکڑالوی کے ابن صیاد ثانی ہونے کا ثبوت دیا ہے - قیمت ۴ر

السر المکتوم مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی قرآن مجید خصوصاً بائبل سے حضرت اقدس کی مدلل تائید - قیمت ۵ر

اعجاز احمدی مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی حضرت مسیح موعود کی تائید میں - قیمت ۱ر

لیکچر لاہور جو حضرت مسیح موعود نے ایک بڑے مجمع لاہور میں اسلام کی خوبیوں پر دیا -

ضرورت نکاح

۵ - مدد خان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں - مدد خان ایک نیک اور نوجوان آدمی ہیں - خط و کتابت معرفت اڈیٹر ہو -

۶ - سید محمد یوسف صاحب عمر ۲۳ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے مگر چھ سال ہوئے - کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان آئے تھے اور تب سے اسی جگہ رہتے ہیں اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے اور آئندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہیں زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہیں وہ اڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہیں

۹ - گولیکی کا ایک خوش شکل ۲۷ سالہ احمدی کاشتکار - گوجرات گجرانوالہ - سیالکوٹ جہلم میں نکاح کرنا چاہتا ہے - جو صاحب اس کے متعلق خط و کتابت کرنا چاہیں وہ مجھ سے کریں -

اکمل آف گولیکی ضلع گجرات

۱۰ - میرے ایک دوست کی لڑکی عمر قریباً گیارہ سال کے واسطے رشتہ کی ضرورت ہے - بدیں شرائط لڑکا احمدی صحیح النسب مغل - انٹرنس پاس - عمر ۱۹ اور ۲۰ سال کے درمیان ہو -

راقم - ن - و - خط و کتابت معرفت اڈیٹر ہو -

اعلان

جملہ احباب کو اطلاع ہو کہ میں نے قادیان میں اپنی دوکان میں کلاہ - لنگی - پشاوری - ریشمی - سوتی ہر قسم اور گرم کپڑا بوٹ وغیرہ اشیاء رکھی ہے - قریباً پانچ سال سے یہ دوکان میں کرتا ہوں اور اس میں میرا تجربہ ہو گیا ہے - اگر کوئی صاحب کوئی چیز منگوانا چاہیں تو وہ بلا تکلف منگا سکتے ہیں نہایت راستی کر تمام معاملہ کیا جاویگا اگر کوئی چیز ناپسند ہو تو واپس لے لیجاوے گی - لیکن خرچ آمد و رفت بذمہ خریدار ہوگا - احمد نور - مہاجر سوداگر کابلی از قادیان

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کیلئے چھاپا -

بسم الله الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ



قیمت پیشگی سے

قیمت از معاونین ... قادیان مین ...

رجسٹرڈ نمبر ایل ... | اے جہان منتظر خوش باش کا مد دلستان

مورخہ ۱۲ شوال ۱۳۲۵ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۲۸ نومبر ۱۹۰۷ء

جلد (۶) | نمبر ۴۸

بروز جمعرات

چہ گویم با تو گر آئی بہ دارالامان قادیان بینی | اڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دل محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانون کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائے گا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم ۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر ۔ نعمت و بلا مین اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا ۔ اور بہرحالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ مین طیار رہے گا ۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیرے گا بلکہ قدم آگے بڑھائے گا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرے گا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا ۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہے گا اور جہان تک بس چل سکتا ہے اپنی خدا داد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائے گا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ رہیگا اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلےٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر تمام دنیوی رشتون اور ناطون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و باجان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بروشد اختتام

ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایلہامے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما از و یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اندر است
منکر آن مسخ رو لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است

یک قدم دوری ازان روشن کتاب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ ... عنہ

معاونین درجہ اول جنکو علاوہ اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہو ... عہ

معاونین درجہ دوم جنکو علاوہ اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہو ... للعہ

عام قیمت پیشگی ... سے ر

... عہ

فی پرچہ ... ۲ ر

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر قیمت اخبار روانہ کردینگے ان کو حساب مابعد کا دینگی جو اخبار وقت پر پہونچے اسی پندرہ یوم کے اندر مطالبہ کرنا چاہیئے بعد مین نہین مل سکیگا ۔ رسید زر اخبار مین دیجاویگی جو بدیہ ارسال کرنیکے بعد اگر ہفتہ تک رسید نہ پہنچے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے تمام ترسیلات بنام میان معراج الدین عمر پروپرائیٹر قادیان ضلع گورداسپور ہونی چاہیئے ۔ مینجر

وہ الفاظ جنمین حضرت اقدس بیعت لیتے ہین ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ ۔ آج مین احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جنمین مین گرفتار تھا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہان تک میری طاقت اور سمجھ ہے اپنے تمام گناہون سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہون کا اقرار کرتا ہون کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین آمین ۔ اسکے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہین

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولائت

سلطان احمد نام ایک صاحب اخبار بدر مورخہ ۳۱ر اکتوبر ۱۹۰۷ء کا حوالہ دے کر رسالہ دی بیلانس مولر الدکن صاحب کا پتہ دریافت فرماتے ہیں مگر کارڈ پر اپنا پتہ تحریر نہین فرماتے۔ بجواب گذارش ہے۔ کہ نامہ نگار کا پتہ رسالے مین نہین دیا گیا۔ خود رسالہ کا پتہ یہ ہے۔

The Balance,
1744-46 California
ڈینیور
Dender, Colorado
(U. S. America)

امریکہ سے ایک احمدی برادر کا خط ملک امریکہ کے شہر نیوارک مین جو احمدی برادر حسن اینڈرین ہین۔ ان کا ایک خط تازہ ڈاک ولائت مین آیا ہے جس مین برادر موصوف نے خواہش ظاہر کی ہے۔ کہ مین ان کی طرف سے احمدی برادران ہند کی خدمت مین السلام علیکم پہنچا دون۔ صاحب موصوف نے اسی خط کے درمیان یہ خواہش بھی ظاہر کی تھی۔ کہ مین ان کی طرف سے حضرت کی خدمت مین عرض کرون کہ بسبب اس محبت اور تعلق کے جو ان کو حضرت اقدس مسیح موعود کی مُریدی اور غلامی کے سبب ہے وہ چاہتے ہین کہ ان کا اسلامی نام بجائے حسن کے احمد ہو۔ حضرت نے اس امر کو منظور فرمایا ہے۔ اس واسطے صاحب موصوف کا اسلامی نام آئندہ احمد ہو گا اور پورا نام احمد اینڈرین ہو گا۔

امریکہ کا معبود پیسہ ہے صاحب موصوف یہ بھی لکھتے ہین کہ امریکہ کے باشندے سخت دنیا پرست ہین۔ دین کی طرف ان کو کوئی توجہ نہین۔ رات دن روپیہ جمع کرنے کی فکر ان کو لگی ہوئی ہے۔ ان کا اصلی معبود روپیہ پیسہ ہے اس کے سوائے وہ کچھ نہین جانتے۔

استفسار بہت سے دوست یہ رائے دیتے ہین۔ کہ بدر مین عام خبرین ضرور ہونی چاہئین ناظرین اپنی اپنی رائے سے مطلع فرماوین۔

ضرورت مجھے ایک ایسے آدمی کی ضرورت ہے۔ جو ایڈیٹوریل کام مین میری مدد کر سکے۔
محمد صادق ایڈیٹر بدر

خطون کے جواب الگ نہین ملینگے آئندہ اخبار کے متعلق خطوط کے جواب بذریعہ اخبار ہی ہفتہ وار دئے جاوین گے۔ الگ خطوط نہین لکھے جاوین گے۔ جو صاحب الگ جواب چاہین وہ جواب کے واسطے کارڈ یا ٹکٹ ساتھ بھیجا کرین۔ ایسی قلیل قیمت مین جو اخبار کے واسطے لی جاتی ہے۔ فنڈ اخراجات خط و کتابت کثیر کا متحمل نہین ہو سکتا۔

الخطبۃ ضلع گوجرانوالہ سیالکوٹ مین سے مندرجہ ذیل اوصاف کا لڑکا چاہیئے۔
مخلص احمدی۔ والدین احمدی۔ قوم کا درزی۔ خوبصورت عمر ۱۷ یا ۱۸ سال۔ خواہ خواہ ملازمت یا دستکاری کا کام کرتا ہو۔ بہرصورت خواندہ ہو۔ آمدنی پندرہ روپیہ ماہوار سے اوپر ہو۔ خط ملفوف ہو۔
المشتہر عبد اللہ درزی احمدی۔ ہنبڈرساہی ڈسکہ سیالکوٹ

ضروری یاددہانی

سالانہ جلسہ قریب آ رہا ہے۔ اس لئے تمام احمدی انجمنون کی خدمت مین گذارش ہے۔ کہ وہ اپنے ہان سے آنے والے احباب کی تعداد سے فوراً اطلاع دین تاکہ ضروری انتظام کیلئے غور کرنے کا موقعہ ان لوگون کو ملسکے جو اس تقریب پر خدمت احباب پر مامور ہوتے ہین عین وقت پر مہمانون کے اُتارنے اور ان کے لئے جگہ کی تجویز مین دقتین پیدا ہو جاتی ہین اس لئے جہان جہان احمدی انجمنین قائم ہین۔ وہ اپنے ضلع کی انجمن کے سکرٹری صاحب کو اُس قدر تعداد سے اطلاع دین جس قدر احباب قادیان آنیوالے ہون۔ انجمن کے ضلع کے سکرٹری صاحبان راقم الحروف کو اطلاع دیدین گے اور اس طرح انتظامی اُمور مین سہولت ہوگی ایسی تمام اطلاعین ۱۵ر دسمبر تک مجھے پہونچ جانی ضروری ہین۔ ایسا ہی تمام احمدی بھائی یاد رکھین کہ جو احباب آئین وہ اپنا بسترا و لحاف ساتھ لاوین۔ لحافون اور بسترون کا کوئی انتظام نہین ہو سکتا اس مین ہرگز فروگذاشت نہ کی جاوے۔

پہلے بھی لکھا گیا ہے اور اب پھر یاد دلایا جاتا ہے۔ کہ مہمانخانہ مین غریب اور نادار مہاجرین اور بعض مسکین اور یتیم طلباء اور بعض دوسرے نادار طلباء کے لئے لحافون اور گرم کپڑون کی حاجت ہے۔ جو احباب اس کار خیر مین حصہ لین گے وہ عند اللہ ماجور ہون گے۔ یعقوب علی سکرٹری انجمن احمدیہ قادیان۔

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	سہ ماہ	دو ماہ	یکماہ	یکبار
۱	۵۰ بار	۲۴ بار	۱۲ بار	۸ بار	۴ بار	
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½ ر	۱۰۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۳	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۲	۱۴	۸	۳
¼ ر	۴۰	۲۲	۱۴	۸	۵	۳
⅛ ر	۲۷	۱۳	۸	۵	۳	۱½
1/16 ر	۲۵	۱۳	۷	۴	۱½	۱
فی سطر	۹	۵	۳	۲	۱	۲ر

۱۔ یہ اُجرت جو ہر حالت مین پیشگی آنی چاہیئے پہلے ہی بہت کم کر کے لگائی گئی ہے۔ اس واسطے اس مین زیادہ رعایت نہ ہو سکے گی۔

۲۔ مینیجر کا اختیار ہے۔ کسی اشتہار پر مناسب سمجھے۔ تو اس سے زیادہ اُجرت طلب کرے۔

۳۔ فیصلہ اجرت سے پہلے مضمون اشتہار برائے ملاحظہ مینیجر کے پاس آنا چاہیئے اور مینیجر کا اختیار ہوگا۔ کہ مضمون مین پہلے یا فیصلہ کے بعد یا دوران انطباع مین جن الفاظ کو خود یا کسی دوسرے خریدار کی تحریک پر مناسب خیال کرے۔ نکالدے یا زیادہ کرے یا بدل ڈالے۔

۴۔ تقسیم کرائی ضمیمہ جو اخبار کے دو صفحہ کے برابر ہو۔ ایک روپیہ فیصدی لیا جاوے گا۔ بٹالہ سے قادیان تک کی مزدوری ۸ر فی دس سیر کے حساب اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

۶۔ یہ اجرت متواتر اشتہار دئے جانے کی ہے۔ درمیان مین چھوڑنے اور کبھی کبھی درج کرنے کیواسطے زائد اجرت چارج ہوگی۔

۷۔ مینیجر کا اختیار ہے۔ کہ جب چاہے کسی کا اشتہار بند کر دے اور باقی اجرت واپس کر دے۔

۸۔ ہر ایک صاحب کو چاہیئے۔ کہ اشتہار دینے سے پہلے ان قواعد کو بغور مطالعہ فرما لیا کرین۔

۹۔ ہر ماہ مین صرف ایک دفعہ اشتہار کی عبارت کے بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا۔

ڈائری

القول الطیب

الہام منسوخ بھی ہو جاتے ہیں فرمایا۔ خدا تعالیٰ ہر بات پر قادر ہے ہمارا آزمودہ ہے کہ بعض دفعہ ایک الہام ہوتا ہے جو کسی پیشگوئی پر مشتمل ہوتا ہے اگر وہ انذاری امر ہوتا ہے اور ہم دعا میں مصروف ہو جاتے ہیں تو بسا اوقات مثلاً ایک گھنٹہ کے بعد وہ منسوخ ہو جاتا ہے اور وہ بات خداتعالیٰ کے دوسرے حکم سے ٹل جاتی ہے۔

فرشتوں کے ذریعہ سے الہام فرمایا۔ بعض الہامات کے وقت اگرچہ فرشتہ نظر نہیں آتا تاہم الفاظ کے معانی سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ کلام فرشتے کے ذریعہ سے نازل ہوا ہے مثلاً الہامات میں ایسے الفاظ۔ کہ قَالَ رَبُّكَ اور ما نتنزّل إلّا بامرِ ربّك۔

تاریخ قادیان فرمایا۔ کہ اس قادیان میں پانچ سو حافظ قرآن شریف کے رہتے تھے۔ اس وقت اس جگہ کا نام اسلام پور تھا۔ اب یہاں کیا ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں میں بھی اس قدر تعداد حفاظ کی نہیں مل سکتی۔ اس جگہ کی اسلامی شوکت کو سکھوں نے خراب کر دیا تھا۔ یہاں بہت سے سکھ رہتے تھے۔ جن میں سے بعض نے سید احمد صاحب کے ساتھ بھی لڑائیاں کی تھیں۔ مگر رفتہ رفتہ وہ سب مر گئے اور اب دو چار باقی ہوں گے۔

حضرت مولوی نور الدین صاحب نے فرمایا۔ کہ دارا شکوہ کی کتاب میں لکھا ہے۔ کہ اس زمانہ میں کسی ایک شہر میں تیس ہزار حافظ قرآن شریف کے موجود تھے۔

جہاد فرمایا۔ جہاد کا مسئلہ بھی ہمارے مولویوں نے کچھ الٹا ہی سمجھا ہے۔ قرآن شریف اور احادیث اور آنحضرت کے سوانح سے کہیں ایسا نہیں معلوم ہوتا۔ کہ کوئی اس قسم کا جہاد اسلام میں جائز ہو یا کبھی کیا گیا ہو۔ کہ کفار کو زبردستی مسلمان بنایا جائے۔ ۱۳ سال تک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ نے کفار کے ہاتھوں سے دکھ اٹھایا۔ جب کفار کی زیادتیاں حد سے بڑھ گئیں تب اجازت ہوئی۔ کہ ان لوگوں کو قتل کرو جو تم کو قتل کرتے ہیں اور بہ سبب مظلوم ہونے کے مسلمانوں کو بھی اجازت دی گئی کہ ہاتھ اٹھائیں سارا خلاصہ جہاد کا یہی ہے اور جزیہ جو بہت ہی قلیل رقم کا ٹیکس ہے۔ خود اس بات کو ثابت کرتا ہے۔ کہ کفار کو اپنے ماتحت امن کے ساتھ رکھنے کا اسلامیوں کو حکم تھا۔

اسلام نے مذہبی جنگ کو قطعاً بند کیا ہے اسی بات پر حضرت مولوی نور الدین صاحب نے فرمایا۔ کہ قرآن شریف میں جو یہ آیت ہے۔ ولولا دفع اللّٰہ الناس بعضہم ببعضٍ لّھدّمت صوامع و بیعٌ وصلواتٌ ومسٰجدُ یذکر فیہا اسم اللّٰہ کثیراً ولینصرنّ اللّٰہ من ینصرہٗ۔ انّ اللّٰہ لقویٌّ عزیز۔ اس آیت سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ مذہب کی خاطر جنگ کرنا اور دوسرے مذاہب کو تلوار کے ذریعہ سے منہدم کرنے کی کوشش کرنا جائز نہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام مذاہب کے نشانات کو قائم رکھنا چاہتا ہے اور جو سچا ہے اسکی خاص نصرت فرماتا ہے وہ خود بخود فروغ پکڑتا ہے۔ اس کو کسی جہاد کی ضرورت نہیں۔

طریقہ انبیاء فرمایا۔ آجکل یہ حالت ہے کہ رات کے وقت جس کی زبان پر ایک لفظ جاری ہوا وہ سمجھتا ہے کہ میں ملہم ہو گیا اور اس پر فخر کرنے لگتا ہے اور اپنے نفس کی حالت کو نہیں دیکھتا کہ وہ کیسی ہے۔ سارے قرآن شریف کو پڑھ کر دیکھو۔ اس میں کہیں نہیں یہ لکھا کہ کسی شخص پر خدا تعالیٰ اس واسطے خوش ہوا۔ کہ اس پر الہام ہوتا تھا بلکہ انبیاء کی تعریف خدا نے قرآن شریف میں اس وجہ سے کی ہے کہ انہوں نے خدا تعالیٰ کے حضور میں صدق اور وفا کا کمال دکھایا اور اعمال صالحہ بجا لائے اور حقوق اللہ اور حقوق العباد کو ادا کیا۔ یہ ایک نہایت مکروہ طریق ہے۔ جو ایک خواب پر انسان فخر کرتا ہے۔ یہ ایک زہرناک غلطی ہے۔ یہ باتیں انسان کے واسطے ناز کے لائق نہیں انسان کا تو یہ کام ہے کہ اپنے تمام قویٰ اللہ تعالیٰ کے راہ میں خرچ کر ڈالے خدا تعالیٰ کے تمام حکموں پر عمل کرے۔ تب وہ خدا کا ولی ہو گا بغیر دلیل کے کوئی دعوے نہیں مانا جا سکتا۔ بغیر دلیل کے تو پیغمبر بھی نہیں مانے جاتے۔ حضرت موسےٰ نے بھی اللہ تعالیٰ سے عرض کی تھی کہ مجھے کوئی دلیل دی جاوے جو کہ میں دنیا کے آگے پیش کروں۔

غزل در شان حضرت اقدس مسیح موعودؑ

سزد رحمت غلام احمدؑ مسیحائے زمان ہستی
دوائے دردِ پنہانی ز انفاست طلبگارم
بحالم یک نظر فرما کہ در عشقت گرفتارم
ہوس دارم ہمیں در سر بہ پیشت عمر بگذارم
زہے طالع ہماں نیکاں کہ دور گردت چو پروانہ
فدا سازند دل و جان را دمن ہم ایں ہوس دارم
رسم در قادیان تاکہ ز دیدارت دو چشم خود
منور میکنم آنگہ بہ پیشت جان بسپارم
شوم نازاں ز بخت خود زمانت یافتم بیشک
توئی مہدی وہم عیسےٰ زمان شاہد ز گفتارم
کلامت فیض رہ گردد مرآنکس ہم حق وارد
شود عارف شناسد حق دریں رہ چشم میدارم
ہزاراں مردہ ہا زندہ شوند از فیض گفتارت
بشویم ہم نظر فرما شود دل زندہ ہشیارم
ز ہجرت دل تپان باشد اگر ایں بدرمن ناید
بس است آبحیات من کلام تست در کارم
نبودم پیشتر آگہ ز اسلام و مسلمانی
ز جود فیض بخش تو بدانستیم و سرشارم
منم قادر سگ کویت تمنائے کنم ہر دم
ہمیشہ زیر فرمانت فدا بادا دل زارم
رقم تحریر مے کردم ز دردِ عشق پنہانی
جوابم ہم عطا فرما دل غمدیدہ میدارم

خاکسار قادر خان ساکن شادیمرگ کشمیر ڈاک خانہ پلوامہ

رسید زر

۲۳ اکتوبر ۱۹۰۷ء	۱۳۱۹	محمد خان صاحب	عہ
۲۳ " "	۸۸۵	عبد الحکیم خان صاحب	سے
۲۳ " "	۸۳۲	محمد حسین صاحب	عہ
۲۳ " "	۸۴۳	نور احمد صاحب	۱۱؍ عا
۲۴ " "	۱۲۸۶	محمد خان صاحب	سے
۲۴ " "	۱۷۹۶	قائم علی صاحب	۱۱؍ عہ
۲۵ " "	۱۳۱۶	عبد العزیز صاحب	عہ
۲۵ " "	۹۳	محمد تقی صاحب	سے
۲۵ " "	۱۵۰۲	ولی محمد صاحب	عہ
۲۵ " "	۶۴۲	مرزا خدا بخش صاحب	ے
۲۶ " "	۱۷۹۹	مولوی یار محمد صاحب	عہ
۲۶ " "	۱۵۳۴	عبد اللہ صاحب	عا
۲۶ " "	عہ	مولا بخش صاحب شام کوٹ	۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

مورخہ ۲۱ شوال المکرم ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۸ نومبر ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۲۶ نومبر ۱۹۰۷ء ۔ ۱ ۔ بلاءِ ناگہانی

۲ ۔ ایک عربی لفظ بخری الہام ہوا جس کے معنے ہیں تو اُنکی چیخیں سنے گا ۔

۳ ۔ یا اللہ فتح

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

غلام سرور ۔ سوڈ ۔ چکوال

سکھا ۔ ماہل پور ۔ ہوشیارپور

محمد شفیع ۔ چہادِنی سیالکوٹ

غلام محمد خان جنجوعہ ۔ جہلم

علی جان خان کلرک ۔ لاہور

فضل دین ۔ امرتسر

رحمت خان ۔ سدوسے

والدہ صادق محمد ۔ ارم واہن ضلع ملتان

صدرالدین ۔ سٹی ۔ گجرات

غلام احمد ۔ پنچھ ۔

لاہور میں جلسہ مذاہب

حضرت مسیح موعودؑ کا مضمون پڑھا جائیگا ۔

احباب دور و نزدیک سے تشریف لاویں ۔

آریہ سماج لاہور کا سالانہ جلسہ ۲ و ۳ و ۴ دسمبر ۱۹۰۷ء (بروز پیر ۔ منگل و بدھ) کو ہوگا ۔ آریہ صاحبان نے اس جلسہ میں مختلف مذاہب کے بزرگوں کو مدعو کیا ہے کہ اپنے اپنے عقائد کے رو سے ثابت کریں کہ

الہامی کتاب کون سی ہو سکتی ہے

آریہ صاحبان کے اصرار سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے منظور فرمایا ہے ۔ کہ آپ بھی ایک مضمون اس پر تحریر فرماویں ۔ چنانچہ حضرت نے مضمون لکھنا شروع کیا ہے اور ۳ یا ۴ دسمبر (منگل یا بدھ) کی شام کو انشاء اللہ تعالےٰ حضرت اقدس کا مضمون پڑھا جائیگا ۔ ابھی تک یہ فیصلہ نہیں ہوا ۔ کہ مضمون خوان کون صاحب ہونگے احباب کو چاہیئے ۔ کہ دور و نزدیک جہاں کہیں سے آنا ممکن ہو سکے ۔ اس جلسہ شاندار پر پہونچیں ۔ کیونکہ اس میں اسلامی عظمت کا ایک چمکتا نشان انشاء اللہ ظاہر ہوگا ۔ سنا گیا ہے کہ آریہ صاحبان نے اس جلسہ میں داخلہ کے واسطے ہر قسم کے ٹکٹ مقرر کیا ہے ممکن ہے کہ ان کی مالی ضروریات کے واسطے ایسا کرنا مناسب ہو لیکن ہمارے نزدیک آنے میں بہر زیادہ ہیں ۔ ٹکٹ کی رقم ایک ایسے فائدہ عام کے جلسہ کے لئے بہت تھوڑی ہونی چاہیئے ۔ اور نیز ہماری رائے میں شہر لاہور کے عمائد کو بذریعہ چھپے ہوئے رقعوں کے مدعو کرنا چاہیئے ۔ حضرت کے مضمون کے واسطے ابھی تک وقت مقررہ نہیں ہوا ۔ لیکن ہمارے لاہور کے دوستوں نے سکرٹری صاحب آریہ سماج کو کہا ہے کہ حضرت کے مضمون کے واسطے بدھ کی شام رکھی جائے ۔

اخبار قادیان

حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام بخیر و عافیت ہیں اور جلسہ مذاہب کے واسطے مضمون لکھنے میں مصروف ہیں ۔

حضرت مولوی نورالدین صاحب حسب معمول مسجد اقصےٰ میں روزانہ درس قرآن دیتے ہیں

حضرت مولوی محمد احسن صاحب بخیریت ہیں ۔ گذشتہ جمعہ میں آپ نے مسجد مبارک میں خطبہ پڑھا اور نماز جمعہ پڑھائی ۔ اور قرآن شریف سے حضرت مسیح کی دوبارہ آمد بروزی رنگ میں ثابت کی ۔ ان ایام میں ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب لاہور اور سید محمد علی صاحب بمعہ دیگر برادران جماعت کاٹھ گڑھ سے اور دیگر بہت سے احباب مختلف مقامات سے حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے ۔

موسم بدستور خشک ہے آرد گندم آٹھ ۹۸ نو سیر فی روپیہ فروخت ہوتا ہے ۔ خدا تعالیٰ رحم کرے ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

دہلی اور سلسلہ احمدیہ

(رقم زدہ احمد حسین صاحب احمدی۔ فرید آبادی۔ رفیق الحینی دہلی)

مجھے اپنا کاروبار امرت سر سے دہلی میں منتقل کئے قریباً دو مہینے ہونے آئے۔ میرا خیال تھا۔ کہ یہاں ہم لوگوں کے خلاف سخت تعصب اور تنفر ہوگا۔ لیکن اس عرصہ کے برتاؤ سے تو اس نتیجہ پر پہونچا ہوں۔ کہ یہاں کے لوگوں میں عام طور پر ان باتوں کا کچھ ایسا احساس ہی نہیں۔ گویا ان کے نزدیک مذہب اور خصوصاً مسیح موعود اور مہدی آخر الزمان کا مہتم بالشان معاملہ ایک بے حقیقت اور ناقابل التفات بات ہے مصر وشام امریکہ و یورپ تک کے لوگ چونکنے ہو جاویں مگر یہ ٹس سے مس نہیں ہوتے۔ غیر ممالک و اقوام کے بنی نوع اس بارہ میں تحقیق حق کی ضرورت محسوس کریں لیکن انہیں کچھ پروا نہیں۔ خدا کی قہری تجلیاں لاکھوں انسانوں کو یہ سزا دیں کہ

وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا ۝

کا ارشاد غلط نہیں ہو سکتا۔ لیکن ان کے کان پر جوں نہیں چلتی فی الحقیقت یہ کیسی بڑی غفلت بلکہ خدا تعالیٰ کے اٹل قانون سے صریح بغاوت ہے۔ کہ ایک طرف تو عذاب الٰہی طرح طرح سے تنبیہ کر رہا ہے اور دوسری طرف داعی الی اللہ مامور من اللہ پکار پکار کر بتا رہا ہے کہ میں وہی ہوں جس کی خدا تعالیٰ نہ صرف تیرہ سو برس سے بلکہ ہزاروں برس پہلے سے پے در پے خبر دے چکا ہے۔ مگر آہ! یہ غفلت شعار اور خود بین لوگ کسی عنوان بیدار نہیں ہوتے۔ غفلت شعار میں نے انہیں اس لئے کہا ہے۔ کہ ان میں ایک گروہ تو ایسا ہے کہ سرے سے ان امور پر متوجہ ہونے کو ہی فضول سمجھتا ہے اور خود بین اس خیال سے کہ ان میں دوسرا گروہ دینی معاملات میں اپنے علم اور اپنی عقل و فہم کو نعوذ باللہ خدا اور رسول کے علم و عقل اور فہم سے بھی بالاتر سمجھتا ہے۔ وہ اس طرح یا تو ان کے زعم باطل میں یہ خوفناک طاعون زلازل قحط وغیرہ وغیرہ آفات ارضی و سماوی عذاب الٰہی ہی نہیں حالانکہ خدا تعالیٰ کی کتاب مجید میں ٹڈیوں۔ جوؤں وغیرہ کی کثرت و شدت تک کو عذاب قرار دیا گیا ہے اور فی الحقیقت یہ چیزیں اپنی اپنی جگہ پر جیسی کچھ انسانی زندگی کو تلخ و دوبھر کر دینے والی ہیں۔ اس کے لحاظ سے ان کے عذاب ماننے میں شک بھی کیا ہو سکتا ہے؟ یا ان لوگوں کے نزدیک یہ آفات عذاب الٰہی تو ہیں۔ مگر بعثت رسول کی نشانی نہیں۔ گویا نعوذ باللہ قرآن کریم کی آیت محولہ ایک لغو و لایعنی بات ہے۔

میں دیکھتا ہوں کہ یہاں کے علماء تو خیر اپنی مزعومہ علمیت اور فضیلت کے گھمنڈ میں ایسے مست ہیں۔ کہ گویا ان کے پندار میں نہ قادیانی تحریک کو صداقت سے کچھ تعلق ہے نہ انہیں اس پر غور و خوض کرنے سے کچھ فائدہ کاروباری لوگ اور دیگر شرفاء اپنے دنیاوی دھندوں میں ایسے غرق ہیں کہ سر کھجانے کی ہوش نہیں نئی روشنی کے تعلیم یافتہ حضرات کا تو ذکر ہی کیا۔ جبکہ ان کے مشرب میں دین و مذہب کوئی قابل وقعت چیز ہی نہیں۔ ہاں ایک نیشنلٹی یا قومیت کا معمولی احساس ہے۔ سو ان کی اس قومیت میں کسی طرح کوئی رخنہ پڑ ہی نہیں سکتا۔ خواہ معتقدات۔ معاملات۔ خیالات اور اطوار و اخلاق کا کچھ ہی حشر ہو۔ اب رہے عوام الناس ان کی حالت جہاں تک میں نے دیکھی اور سمجھی۔ درحقیقت نہایت ہی افسوسناک۔ پُرخطر اور عبرت انگیز ہے دیگر اقوام کے افراد سے مجھے اس وقت چنداں بحث نہیں میں مسلمانوں۔ ان بدنصیب مسلمانوں کے ڈھنگ دیکھتا اور دل ہی دل میں کڑھتا ہوں۔ کبوتر بازی۔ کنکوے بازی تاش بازی اور خدا جانے کن کن بازیوں کا عام رواج تو ایک معمولی بات ہے۔ لیکن جس بات کو میں دیکھ کر بہت ہی جلتا اور متاسف ہوتا ہوں وہ یہ ہے بے ہودہ بالٹوں پن لفنگے پنے کی ناشائستہ حرکات۔ اور گندے فحش کلمات کی بات بات میں آمیزش ان لوگوں کے ہاں گویا لازمہ تہذیب ہے اور لطف یہ کہ ان میں سے بعض حضرات دینداری کے وقت پورے پکے دیندار بھی ہوتے ہیں۔ کیا معنے؟ روزہ نماز کی پابندی کو بھی ضروری جانتے ہیں۔ مگر آہ! یہ نادان اتنا نہیں سمجھتے۔ کہ وہ نماز ہی کیا جو انسان کو بے ہودگیوں اور فواحش اور لغویات سے نفرت دلا کر تقویٰ و پرہیزگاری کا خوگر یا کم از کم اس کا ہر وقت متلاشی نہ بنا دے جیسا کہ کتاب اللہ نے صاف و صریح طور پر الصلوٰۃ کی خاصیت بیان فرمائی ہے اور وہ خاصیت ایک ایسی اہم معیار ہے کہ یا تو اسے مان کر ایسی تمام نمازوں کو نری بے سود تکریں تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ یا پھر دوسری صورت یہ ہے۔ کہ إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ الآیۃ پر سے ایمان ہی نہ رکھیں مگر یہ نیا ناب۔ اللہ اور بجا ہے۔ ونعوذ باللہ من ذالک۔

غرض اہل دہلی کی حالت کچھ ایسی افسوسناک اور مایوسی بخش ہے۔ کہ خدا ہی ان کی آنکھیں اور ان کے کان کھولے اور ان کی اصلاح کر دے محض اپنے فضل خاص سے۔ تو اس کے نزدیک تو یہ کوئی مشکل بات نہیں۔ ورنہ ذاتی سعی و حق جوئی کے راہ سے تو ان کا دین متین کے سیدھے رستہ پر آنا بظاہر ایک امر محال معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ میں دیکھتا ہوں کہ اس قلیل مدت میں جس میں چار پانچ لاکھ انسان خدا کے برگزیدہ مامور پر ایمان لا چکا ہے۔ یہاں گنتی کے چند ہی شخص ایسے سعید الفطرت نکلے ہیں جنہوں نے اس کی دعوت کو قبول کیا ورنہ یہ جو پندرہ بیس آدمیوں کی جماعت اس وقت یہاں موجود ہے۔ اس میں کوئی کسی جگہ کا رہنے والا ہے۔ اور کوئی کہیں کا۔ اس حالت کا احساس میرے دل میں بعض اوقات ایک عجیب قسم کا درد پیدا کرتا ہے۔ کہ اللہ اکبر! ایسی سرزمین جہاں دو چند کوڑیوں بلکہ سینکڑوں علماء دین اور اولیاء اللہ کسی وقت ہو چکے ہیں۔ وہ آج ایسی سنگلاخ ہو گئی۔ کہ پنجابی۔ دکنی۔ افغانستانی اور خدا جانے کن کن خطوں کے لوگ چودھویں صدی کے عظیم الشان مامور و مرسل کی صداقت کو بڑی تیز رفتار سے مانتے چلے جاتے ہیں۔ مگر اس کے رہنے والوں کے دل ایسے سخت ہیں کہ کسی طرح نہیں پسیجتے۔ میں حیران ہوں کہ خدا جانے دہلی کی قسمت میں اس کا کیا حشر ہونا لکھا ہے کہ یہاں کے لوگ اس درجہ سنگدل ہو گئے ہیں۔

(باقی دارد)

رسید زر

۲۶۔ اکتوبر ۱۹۰۷ء۔ ۱۳۵۔ گلاب الدین صاحب ۳ر

۲۶ " " ۱۵۴۲۔ حافظ احمد الدین صاحب ۱۵ر

۲۶ " " ۵۲۴۳۔ منشی عبداللہ صاحب ۔ ر

۲۸ " " ۲۸۹۔ ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب ۔ر

۲۸ " " ۱۸۲۷۔ رحمت اللہ صاحب ۔ر

۲۸ " " ۔ عنایت اللہ مدرس ہائی سکول ۔ر

۲۸ " " ۱۵۵۶۔ سید ولایت حسین صاحب ۔ر

۲۸ " " ۱۴۰۔ محمد شفیع صاحب ۔ر

عزیز

در نعت حضرت اقدس جناب مسیح موعود علیہ السلام

(از خاکسار عبد الرشید میرٹھی)

اے قلم در راہ نعت مہدی دوراں خرام
سجدہ در دار ادب جبرو نگاہ عزّ و شان
فوج جن و آدم و خیل ملائک جوق جوق
فوج صبوحی بیک جانب کے دربستہ صف
پیچ نوبت رنگ آں دارد بہار جشن او
صبح مے باشد کہ صحرا پُر ز رونق مے شود
جاں نثاراں جاں فدا کردہ چو پروانہ شمع
بارش نور تجلی موج زن اندر رکاب
بہ ازیں ہرگز نباشد باغ جنّت را بہار
باگل و بلبل تعلق قصہ بے جان بود
قمری جاں ہزاراں صاف سیما سرو قد
جوش قلب زائراں تفتہ روحاں بیقرار
شام مے باشد کہ ماہ حق چو جلوہ میکند
یاالٰہی بزم ایں انجم بود برآب و تاب
نکتہ ہائے معرفت اللہ اکبر بے بہا
گوش ہرگز نشنود ایں خوش فسانہ از کہات
کافراں دل کو بخود حصہ نگیرد زیں طبق
ایں زمان ایں وقت کے آید میسّر دوستاں
از درد دل بسے فریاد و زاری مے کند
اے کہ مارا باغ دل پر بود از خوشبوئے تو
بود مارا دم بدم یکسر گذر در بزم تو
دست مارا گیر اے دست خدا در دست تو
کل جہان از کوثر تعلیم تو سیراب شد
انہلکے مابود در راہ تو گشتن فدا
دل ہے لرزد ز ضعف درد ہجران بے کسی
دیدہ را بے دید روئے تو نیاید خواب خوش
دولت دیدار تو مارا تونگر کردہ است
سعئے ما بر کرم روئے توجہ ادائے
صورت نعمائے دین از فیض تو دیدم درست
از مئے افضال تو اے بساغر ساقیا
تاجمال روئے تو محو تماشا کردہ است

توسنی بس تیز با ہوش و ادب بردار گام
کردم باید اول و بعدش تحیات و سلام
چشم بکشاو بہ بین برباب عالی از دہام
بیکراں استادہ دیگر ست خلقے خاص و عام
کے بشاں شد میسّر بعلم اللہ ایں مقام
شام مے باشد کہ مے رخشد ز نور عرش بام
ماجرائے شاں ایں نظارہ ماند ناتمام
فیض جبریل امیں در ہر قدم کردہ قیام
نے چنین زندہ فضا و نے چنین نعمائے تام
پیش حسن سیر ہنگام خرام ایں امام
مے کند طواف آں نور خدا کیف الانام
مے کند اظہار صد عرض دعا فرض پیام
کاش بیند مدعی الوقت عزّ و احترام
دور عالم تا بود باشاد باحوذ شاد کام
آفریں بر ایں ضیافت ایں عطا ایں فیض عام
آنکہ از دہن مبارک میدہد لذت کلام
نامراداں دل کہ نا ید وقت دریاک جام
خوش نصیب آنہا کہ مے نوشند زیں ساغر مدام
کے شود مارا میسّر جرعہ زیں کاس الکرام
وائے بدبختی کہ شد برباد آں زینت تمام
آں توسل شد کجا آں خوان نعمت شد زدام
شد بذات پاک تو اسدم عطا ایں انصرام
تا نماند وقت محشر ہیچ مخلص تشنہ کام
واں بدرست دیگرے باشد مدار انتظام
ببر حق برخیز وقت المدد خیر الانام
خوش صبا مے آنکہ دید ستم جمال لعل فام
تار برق شوق مے آرد نوین ہر دم پیام
کشت مارا نیست جز مہر تو دیگر من عام
لذت وصل تمنا ماند حیفا بینم خام
ریختن خواہم کہ مے آید بسر ماہ صیام
شد تعلق باخدا از صورت دیگر حرام

شوکت و شان جلال و جاہ تو افزود باد
بہرہ ہا یابند از نعمائے این و آں جہان
کل جہاں حلقہ بگوش خسرویت در شور
لشکر کفر و ضلالت کست کوس نمود
پاک کردی ارض دین از رجس شرک بہ نہاں
کار سیدی آویختہ بد اندر مدیناں کردہ
از زلازل وز دگر آفات وقت عہد تو
دور شد ہر آفت ارض و سماء زیں طبق
سجدہ گاہ فرق عالم قبلہ روئیت بود
از روئے ما خداوند زمین و آسمان
اے رشید از درد دل آہ مزن منصور دار
اے خدا قوت بدہ سر شنائے شاہ دین
کمترین بندہ گام اے شفیع دوسرا
میفرستم ہر زمان بر تو درود بے شمار
کاش بہر سیر گلزار تو اے آدم صفت
نامہ شوق مرا افسوس قاصد سے بس
اے صبا برخیز مرغ نامہ بر پر بستہ است
یاکلیم اللہ برآل تو و اصحاب تو

توسن اقبال زیر راں باشد نیک رام
نصرت غیبی مثال چاکراں باشد غلام
سکّہ دین تو رائج باد اندر روم و شام
تو مسیح احمدی اے مرسل عالی مقام
کیست کو بعد محمدؐ کرد ایں حجت تمام
کشور عالم نمودی فتح بے تیغ و حسام
دادہ شد در دین ہر منکر چہ از ایش لگام
ماند خیر و عافیت در کشور خیل و خیام
در حیات و بعد رحلت عز و شاں باقی تو آم
ایں بود مارا بر رہش دار قائم تا دوام
تا ز سر گردن جدا غوغائے دارا سام
تا نویسم روز و شب سر زبہ دفتر مدام
گرچہ بینم دور لاکن جاں نثارم لا کلام
ایں بود در روز با نم روز دائم صبح و شام
مستعد گردم پے طواف آں بیت الحرام
تا شود وقت ضرورت وا کیا حاصل مرام
تا نماند حاجت ارسال بعد اختتام
مے کند عاجز رشید بے نوا دحق سلام

[illegible]

قومی توجہ کے لائق

مبارک ہیں وہ جو اپنی جانوں اور اپنے مالوں کو خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کرتے ہیں۔ کیونکہ خدا ان سے پیار کرتا ہے اور ان کی تجارت کو فائدہ مند کرتا ہے۔

لنگر

سب سے اوّل میں اس عرضداشت کی ذیل میں احباب کو چندہ لنگر کی طرف توجہ دلاتا ہوں جو موجودہ مصارف میں سے سب سے زیادہ اہم ہے لیکن چونکہ اس کا انتظام خاص حضور اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ میں ہے اس واسطے اس کے لئے مدرسہ یا میگزین کی طرح کوئی ایسا مہتمم نہیں ہے جو ماہ بماہ احباب کو اس کیواسطے یاددہانی کرتا رہے لنگر کے اخراجات بسبب کثرت آمد و رفت احباب اور توسیع مکانات اور ضروری اخراجات کے دن بدن بڑھتے جاتے ہیں احباب کو چاہیئے۔ کہ ہر جگہ چندہ لنگر کو خاص اہتمام کے ساتھ ماہ بماہ بخدمت حضرت اقدس بھیجا کریں اور اس کے علاوہ چونکہ جلسہ سالیانہ کے ایام قریب آتے ہیں اس واسطے لنگر کے لئے خاص یکمشت چندہ کرنے کی طرف توجہ کرنی چاہیئے اور جہاں جہاں انجمنیں بن چکی ہیں وہاں کے سکرٹریوں کو ابھی سے اس کا فکر کرنا چاہیئے۔ اس بات کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں کہ سیالکوٹ کے معزز احباب اس کام میں ہمیشہ سب سے بڑھ کر حصہ لیتے ہیں اور وہاں سب کے بھی اُمید ہے۔ کہ ایسا ہی کریں گے اور دوسری انجمنیں بھی انکے اس نمونہ سے فائدہ اٹھائیں گی۔ لنگر کا روپیہ وہ ہے جو براہ راست اللہ کے رسول کے ہاتھ میں جاتا ہے اور انہیں مبارک ہاتھوں سے خرچ ہوتا ہے۔ **پیارو! یہ موقعہ کب تک تمہارے ہاتھ میں رہے گا۔**

مسئلہ تقدیر

(تقریر ابو برکت علی احمدی بمقام شملہ)

الحمد للہ رب العالمین۔ الرحمن الرحیم۔ مالک یوم الدین۔ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین
اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم - بسم اللہ الرحمن الرحیم
تبارک الذی نزل الفرقان علیٰ عبدہ لیکون للعالمین نذیراً ۝ الذی له ملک السموت والارض ولم یتخذ ولداً ولم یکن له شریک فی الملک وخلق کل شئ فقدرہ تقدیراً - سورہ الفرقان آیت اوّل

وہ برکت والی ذات ہے جس نے اپنے بندے پر قرآن نازل فرمایا تاکہ لوگوں کے لئے ڈرانے والا ٹھہرے یعنی ایسی کتاب عطا کی جو بطور خود ایک معجزہ ہے اور کافر اور مومن کے درمیان فرق کردیتی ہے۔ اس کتاب کی اتباع سے انسان برکات سماوی کا وارث ہوجاتا ہے اور وہ جو اس سے فساد رکھتا ہے۔ عذاب الٰہی میں گرفتار ہوتا ہے وہ ذات جس طرح چاہتی ہے انسان کے ایمان اور عمل کے مطابق نتیجہ مترتب کردیتی ہے اور یہ اس کے واسطے کچھ دشوار نہیں۔ کیونکہ وہ وہی تو ہے جس کی بادشاہت آسمانوں اور زمین پر مساوی حاوی ہے۔ یہ نہیں کہ وہ آسمان پر تو حکومت کر رہا ہے۔ اور زمین اس کے قبضہ سے باہر ہے۔ نہ یہ خیال گزرے کہ زمین پر ایمان باللہ اور اعمال صالحہ بیکار رہ جاتے ہیں۔ اور شرارت اور بدی کے لئے کوئی سزا نہیں۔ اور تا ہمیں اس دعا کی ضرورت پڑی کہ اے خدا! تیری جیسی بادشاہت آسمان پر ہے۔ زمین پر بھی ہو۔ اور اس نے کسی کو اپنا لڑکا نہیں بنایا اور نہ اس کی بادشاہت میں کوئی ساجھی ہے۔ تا یہ سمجھا جائے کہ وہ لڑکا یا شریک ہیں پر حکمران ہیں مگر کمزور ہیں اور پوری طرح عادلانہ حکومت نہیں کر سکتے یہ سب باطل خیال ہیں۔ بلکہ خلق کل شئ فقدرہ تقدیراً۔ وہی سب اشیاء کا خالق ہے اور اُسی نے سب کے لئے ایک اندازہ مقرر کیا ہوا ہے۔ سب چیزوں کا ایک خاص اندازہ کے ساتھ اپنے اپنے کام میں مصروف رہنا اس امر واقعی کی دلیل ہے۔ کہ وہ مخلوق ہیں اور جب ان کا ایک خالق ہے۔ تو بدیہی نتیجہ یہ ہے کہ ایک علم جمیع اشیائے عالم پر محیط ہے اور ذرہ بھر اس کے تصرف سے باہر نہیں۔ غور کن طبیعت کے لئے یہی ایک آیت قرآن مجید کی کافی ہے اور بخوبی سمجھ میں آسکتا ہے۔ کہ تقدیر کیا چیز ہے مگر مسئلہ تقدیر کی تفہیم میں بعض لوگوں نے بڑی غلطی کھائی ہے اور چونکہ ایمان کا اعمال کے ساتھ شدید تعلق ہے اور مسئلہ زیر بحث کا خصوصیت کے ساتھ افعال انسانی پر اثر پڑتا ہے۔ اس لئے میں حسب الاستطاعت قدرے تشریح کے ساتھ بیان کردیتا ہوں۔

بعض لوگ کہدیتے ہیں کہ نیکی اور بدی سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جو وہ چاہتا ہے کرتا ہے۔ اس طرح وہ اپنے آپ کو بری الذمہ قرار دیتے ہیں مگر جب اُن کے چال چلن کی طرف دیکھا جاتا ہے۔ تو صاف نظر آتا ہے کہ وہ اپنے اعمال سے اس مسئلہ کی تصدیق نہیں کرتے۔ یہ حال عموماً اُن لوگوں کا ہوتا ہے۔ جو دین کی طرف سے غافل اور لاپروا ہوتے ہیں۔ جب انکو دین کی طرف متوجہ ہونے کی غیرت دلائی جاتی ہے تو یہ کہکر الگ ہو جاتے ہیں۔ کہ ہماری قسمت میں ہی نیکی نہیں لکھی۔ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے۔ ہدایت دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے گمراہی میں رکھتا ہے۔ پس ہم کیا کرسکتے ہیں۔ جب اس کو منظور ہوگا۔ ہم خود ہی دین کے رستہ پر قائم ہو جائیں گے مگر دنیاوی کاروبار میں اس قسم کے توکل علی اللہ کا ثبوت نہیں دیتے جہاں ذرہ فائدہ نظر آتا ہے۔ جان توڑ کوشش کرتے ہیں اور حتے الوسع چاروں طرف سے اسباب مُہیا کرتے ہیں تا کامیابی ہو۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ لوگ غلطی پر ہیں اور اپنے نفس کو دہوکا دے رہے ہیں۔ دُنیا میں ایک بادشاہت قائم ہوتی ہے اور اس میں لوگوں کے درمیان امن قائم رکھنے اور بدی اور شرارت کو روکنے کے لئے قانون مقرر کئے جاتے ہیں حالانکہ اگر یہ مسئلہ صحیح ہے کہ جو کچھ انسان دنیا میں کرتا ہے وہ رضائے الٰہی کے مطابق کرتا ہے اور وہ ایک اٹل ہوتی ہے۔ تو پھر ان قوانین پولیس فوج کی ضرورت نہیں اور اگر کوئی شخص قانون کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ تو کسی کو حق نہیں پہنچتا۔ کہ اس کو سزا دے بلکہ خود ذات خداوندی پر ہی الزام عائد ہوتا ہے۔ اگر وہ کسی کو بشارت یا انذار کی خبر سنائے۔ کیونکہ اگر ہر شخص کا اعتقاد اور عمل مجبوری اور قسمت مقررہ کے ماتحت ہے۔ تو پھر اُسی کو جزا یا سزا کا مستحق ٹھیرانا ایک لغو حرکت ہے۔ نیچر میں اس امر کا ثبوت ملتا ہے۔ کہ انسان ایک با اختیار ہستی ہے اور یہ فعل جو اللہ تعالےٰ کا ہے۔ اس کا کلام بھی اس کی تصدیق کرتا ہے۔

چنانچہ قرآن مجید میں وارد ہے۔ وان لیس للانسان الا ما سعیٰ۔ وان سعیہ سوف یریٰ ~~~ یعنے انسان کو اس کی کوشش اور محنت کا ہی پھل ملتا ہے۔ اور وہ جلدی اس کا نتیجہ دیکھے گا۔ اس دُنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ ان اللہ لا یامر بالفحشاء۔ اللہ تعالےٰ فحشات کا حکم نہیں دیتا۔ پس جو کوئی فسق و فجور میں پڑتا ہے وہ اس کی رضا کے خلاف عمل کرتا ہے۔ من عمل صالحاً فلنفسہ۔ جس کسی نے نیک عمل کیا پس اپنی جان کے واسطے۔ اس قسم کی اور بہت سی آیات ہیں۔ جن سے صاف عیان ہے۔ کہ انسان با اختیار ہستی ہے۔ اور اسی لئے وہ اپنے نیک و بد اعمال کا جواب دہ ہے۔ علاوہ ازیں جب خود انسان کی فطرت شہادت دیتی ہے۔ کہ وہ ایک اختیار والی ہستی ہے تو پھر اس سے ہرگز انکار نہیں ہوسکتا۔ کہ وہ شخص جس کی عقل اور ہوش و حواس قائم ہیں وہ اپنے ایمان اور اعمال کا ذمہ وار ہے۔ ہر شخص اپنی اولاد کو تربیت دیتا ہے۔ بلکہ آپ خوب جانتے ہیں۔ کہ ایک محض بچے کو جس نے ابھی پوری طور پر عقل اور ہوش نہیں سنبھالے اور نیکی اور بدی میں تمیز کرنے والے مادہ نے اس میں کافی نشوونما نہیں پائے ہوئے وہ مٹی کھاتا ہے یا کوئی اور حرکت نازیبا کرتا ہے۔ تو اس کو روکا جاتا ہے اور اگر وہ باز نہیں آتا۔ تو اس کو ڈانٹ سے مار سے سمجھایا جاتا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر شخص کی فطرت یہ مانتی ہے۔ کہ انسان خواہ کسی حالت میں ہو۔ وہ ایک کام کے کرنے یا اس سے باز رہنے پر قادر ہے۔ ورنہ ہم پوچھتے ہیں کہ اور کونسا خیال محرک ہوتا ہے۔ کہ ایک جوان عقلمند اور ہوشمند انسان تو درکنار۔ محض بچے کو اس طرح تربیت کی جاتی ہے۔ اور وہ بچہ پہلے اور بُرے کی تعریف سے بیگانہ والدین کے خوف سے ایک فعل سے بچتا ہے اور ان کی ترغیب ایک فعل کے کرنے پر اسے جرات دیتی ہے۔ کیا یہ حالت انسان کی خواہ وہ کسی قسم کی تقدیر کا قائل ہو اور ایک بچے کی یہ صاف

طور پر نہیں بتاتی۔ کہ انسان فعل مختار ہے اور یہ خیال ہے بھی اس کا فطرتی۔ اگر انسان فعل مختار نہیں تو اس کو یہ حق حاصل ہے اور نہ وہ کر سکتا ہے کہ کسی کو تنبیہ دے اور نہ ہی ایک بچہ یا حیوان کسی حرکت سے باز رہ سکتا ہے۔ خواہ اس کو فنا ہی کیوں نہ کر دیا جاوے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ نے پہلی ہی سورۃ میں فرمایا ہے کہ گو میں رب العالمین ہوں اور رحمان ہوں یعنے میں ہی سب کا خالق ہوں اور ہر مخلوق کی زندگی کا سہارا ہوں اور اس کے دنیا میں ظاہر ہونے سے پیشتر کل سامان نشو و نما کا مہیا کرنے والا ہوں مگر انسانی خلقت میں نے ایسی ہی رکھی ہے۔ کہ میں اس کے واسطے رحیم ہوں اور مالک یوم الدین ہوں یعنے نیک و بد کی جزا اور سزا دینے والا ہوں جس سے صاف یہ مطلب ہے کہ میں نے اس کو با اختیار ہستی پیدا کیا ہے اس لئے وہ اپنے اعمال کا جواب دہ ہے۔ کیونکہ اگر انسان مجبور ہو تو اس کے لئے کوئی جزا سزا تجویز نہیں ہو سکتی۔ مجبوری کی حالت میں انسانی گورنمنٹ بھی سزا نہیں دیتی۔ تو پھر اللہ تعالےٰ پر بے انصافی کا دھبہ کیونکر لگ سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کیوں انسان کو ایسا بنایا ہے ایک الگ بحث ہے۔ فی الحال ہمنے یہ دیکھنا ہے کہ انسان فعل مختار ہے یا نہیں۔ سو عقل اور نقل کے رہ سے جہاں تک غور کی جا سکتی ہے یہی ثابت ہوتا ہے کہ وہ فعل مختار ہے۔ آگے چلکر اسی سورۃ میں اللہ تعالےٰ نے ایک دعا سکھائی ہے اور پھر شروع قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ یہ تمہارے واسطے ہدایت نامہ ہے اب سوچنا چاہئے کہ اگر انسان کے واسطے اس کا ایمان اور اس کے اعمال ازل سے مقرر ہیں تو پھر دُعا سے کیا فایدہ اور ایک کتاب ہمارے لئے کیونکر ہدائیت کا باعث ہو سکتی ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جگہ جگہ فرمایا ہے یہ دُعا کرو اور وہ دعا کرو اور پھر بتایا ہے ایمان کیا چیز ہے پھر نیکی اور بدی کی تمیز کی ہے۔ اور حکم دیا ہے فلاں قسم کے افعال سے بچو اور فلاں اعمال حسنہ بجا لاؤ اور پھر یہی نہیں کہ کہہ کر چھوڑ دیا ہو بلکہ انعام کے وعدے پر ایمان اور نیک اعمال کی ترغیب دی ہے اور عذاب کے خوف اور گذشتہ اقوام کی عبرت انگیز نظاروں سے بداعمالیوں سے ڈرایا ہے۔ غرض کہاں تک بیان کیا جائے۔ عقل اور نقل متفق ہو کر بڑی شدّ و مد سے اس خیال کی تردید کرتے ہیں کہ انسان اپنے اعتقادات اور اعمال میں مجبور ہے۔ گو اس میں شک نہیں کہ انسان ایک فعل مختار ہستی ہے مگر یہ بھی ماننا پڑتا ہے کہ وہ ہر بات پر قادر نہیں۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں یہ کہہ کر کہ "خلق الانسان ضعیفاً" بتا دیا ہے کہ اس کا اختیار ناقص ہے اور تجربہ شاہد ہے کہ اس کو کامل اختیار حاصل نہیں بسا اوقات ہماری تدبیر ناکارہ ہو جاتی ہے اور باوجودیکہ ہم سخت کوشش کرتے ہیں اور ہر طرح کے سامان بہم پہنچاتے ہیں مگر اچانک ایک ایسا سبب درمیان میں حائل ہو جاتا ہے کہ ہم کامیاب نہیں ہو سکتے۔ ہر شخص چاہتا ہے۔ کہ وہ دولتمند ہو۔ قوی ہیکل اور شاہ زور ہو۔ مگر باوجود کوشش کے وہ اُمید کے درجہ تک ترقی نہیں کر سکتا ہے ہر پیشہ ور کا مدعا ہوتا ہے کہ وہ اعلیٰ سے اعلیٰ مدارج حاصل کرے مگر اس کی سعی مقام منظور تک بارور نہیں ہوتی۔ ملازم آدمی خواہش کرتا ہے کہ ترقی پر ترقی ہوتی جائے اور کہیں قیام نہ کرے مگر یہ ناممکن ہے علم دوست شخص چاہتا ہے اور جد و جہد کرتا ہے۔ کتابیں پڑھتا ہے اور ہزار طرح کے حیل تراشتا ہے کہ تقریر میں اور تحریر میں دنیا سے سبقت لیجائے مگر ہر شخص جو سعی کرتا ہے ناممکن ہے کہ اپنے ارادوں میں کامیاب ہو غرض یہ قطعی فیصلہ ہے اور ہمارا ذاتی تجربہ اور مشاہدہ ہے۔ کہ ہر تدبیر کارگر نہیں ہوتی اور ہم ہر فعل کے ارتکاب پر خواہش کے مطابق قادر نہیں۔ ہمارے اندرونی اور بیرونی قوے ایک حد پر جا کر ٹھیر جاتے ہیں جس سے آگے ہم تجاوز نہیں کر سکتے۔ دنیا میں ہزارہا ہزار مثالیں ہیں۔ بلکہ ہر شخص اپنی ذات کو مدنظر رکھکر بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ اس کی طاقتیں محدود ہیں اور بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ بظاہر سب سامان کامیابی کے ہوتے ہیں اور دل کو اطمینان ہوتا ہے۔ کہ نتیجہ خاطر خواہ پیدا ہو گا مگر ناگہان ایسی رکاوٹیں حائل ہو جاتی ہیں کہ ہوتے ہوتے کام رُک جاتا ہے اور مایوسی کا مونہہ دیکھنا پڑتا ہے جو حال افراد کا ہے۔ وہی قوموں اور ملکوں کا مجموعی طور پر ہے۔ بظاہر سامان کامیابی کے ایک جانب کو جھکے ہوتے ہیں ۔ مگر قدرت سے ایسی ہوا چلتی ہے۔ کہ نتیجہ بالعکس پیدا ہوتا ہے۔ مامورین من اللہ کا معاملہ اس سے بھی زیادہ حیرت انگیز ہوتا ہے ایک فرد واحد اُٹھتا ہے اور کہتا ہے۔ کہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے عوام الناس کی ہدائیت کے لئے مبعوث ہُوا ہوں۔ لوگ اُسکی تکذیب کرتے اور اس کو نامراد رکھنے کے لئے جان توڑ کوشش کرتے ہیں اور صدہا تدابیر عمل میں لاتے ہیں۔ بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ اس کے بچنے اور کامیاب ہونے کی کوئی راہ نہیں۔ مگر قدرت سے اس کے بچاؤ کی صورت پیدا ہو جاتی ہے اور باوجود سخت رکاوٹوں کے وہ کامیاب ہو جاتا ہے۔ وہ مشکلات اور مصیبتوں کی پروا نہیں کرتا اور بڑے استقلال سے مردانہ وار ان کا مقابلہ کرتا ہے اُن پر انجام کار غالب آتا ہے اور باوجود تنہا ہونے کے ایک جماعت پیدا کر لیتا ہے اور اپنی مراد کو پہنچ جاتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک زبردست طاقت درپردہ کام کر رہی ہے جو نیچر کو اپنے ارادے سے جس طرح چاہتی چلاتی ہے اور عجیب در عجیب حکمتوں سے اپنا منشا پورا کرتی ہے۔ تاریخ عالم کی ایسی مثالیں اور انسان کا ذاتی تجربہ اور مشاہدہ بعض اوقات اس عقیدہ کی دل میں بنیاد ڈال دیتا ہے۔ کہ ہمارا خیال اور فعل اور زندگی میں ہماری تمدنی حالت ہماری قسمت ازلی کا نتیجہ ہے اور ہم بالکل مسیّر اور لاچار ہیں مگر میں نے ابتدائی حصہ مضمون میں ثابت کیا ہے کہ ہم فعل مختار ہیں اور جو قانون افراد کے ساتھ ہے وہی مجموعی طور پر قوموں پر عاید ہے کیونکہ قوم افراد سے ہی بنتی ہے۔ چنانچہ قرآن مجید نے بھی یہی شہادت دی ہے اور فرمایا ہے۔ لا یغیر بالقوم حتیٰ یغیروا ما بانفسہم۔ قوم میں اُسی حالت میں تغیر واقع ہوتا ہے۔ جب اس کے افراد اپنی جگہ پر قائم نہیں رہتے۔ آپ خیال کریں گے۔ کہ شاید یہ تو ایک تناقض پیدا ہو گیا ہے۔ کہ ایک طرف تو ہم فعل مختار ہیں اور ساتھ ہی مجبور بھی ہیں حالانکہ چاہیئے یہ تھا۔ کہ یا تو فعل مختار ہی ہوتے اور یا مجبور۔ ضدین کیونکر جمع ہو سکتی ہیں۔ مگر ذرا غور کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ یہ نہیں ہیں۔ واقعی انسان فعل مختار بھی ہے اور مجبور بھی ہے اور اس حالت میں کوئی نقص نہیں۔

تقدیر کے حقیقی معنے وہی ہیں جو اللہ تعالےٰ نے اپنی کلام پاک میں بیان فرمائے ہیں یعنے "خلق کل شئی فقدرہ تقدیرا"۔ اس نے کل چیزوں کو پیدا کیا ہے اور ان سب کے لئے ایک اندازہ مقرر کر دیا ہے۔ یہ زمین اور دیگر اجرام فلکی اپنی طاقتوں میں محدود ہیں اور ایک خاص انداز سے ایک دوسرے کے گرد دورہ کرتے ہیں یا قائم ہیں۔ مگر یہ نہیں کہ وہ ابدالآباد تک اسی حالت میں قائم رہیں گے بلکہ ہر لحظہ وہ تغیر اور فنا کی حالت میں ہیں اور ہم نہیں جانتے کہ کیا تغیرات واقعہ ہو رہے ہیں اور آئندہ خاص خاص اوقات میں اُن کی حالت کیا ہو گی۔ سائنس نے بعض تاثیریں ان کی عقل خداداد سے معلوم کی ہیں اور اندازہ لگایا ہے کہ کس زمانہ میں وہ کس رنگ میں ہوں گے مگر نئی معلومات سے ان کے نتائج بدلتے رہتے ہیں اور انہیں اقرار کرنا پڑتا ہے۔ کہ عقل انسانی انتہا کو نہیں پا سکتی غرض سب کے لئے ایک اندازہ مقرر ہے۔ اور وہ اسی اندازے سے اپنے اپنے فرائض کے ادا کرنے میں مصروف

ہیں آفتاب زمین کو روشنی دیتا ہے جس سے اہل دنیا متمتع ہوتے ہیں ۔ روئیدگی ہوتی ہے اور نشو ونما پاتی ہے اور چاندرات کو اس سے روشنی حاصل کرکے ان کے پکنے میں مدد دیتا ہے اور اسی طرح کائنات کی سب چیزوں کا ایک دوسرے سے تعلق ہے آگ پانی ہوا سب اپنی اپنی تاثیریں اور قوتیں رکھتی ہیں اور ایک خاص انداز سے دنیا میں پھل پھول اور پودے اگتے ہیں جن کی تاثیریں اور قوتیں جداگانہ خاص افراد کی ہیں اور جانداروں کی زندگی کا سہارا ہیں ۔ غرض دنیا جہان کی جاندار اور بے جان چیزیں ایک تقدیر میں محصور ہیں اور اسی تقدیر کے اندر وہ اپنے فرائض منصبی کو بجالاتے ہیں ۔ مگر انسان ناقص البنیاد ان کی کہنہ اور ماہیت کو نہیں سمجھ سکتا ۔ اور ان کی انتہا کو نہیں پہنچ سکتا ۔ غرض کائنات کی کل اشیاء کے لئے ایک اندازہ مقرر ہے اور اسی طرح انسان بھی جو کائنات کا ایک حصہ ہے ایک تقدیر میں محصور ہے ۔ ان کی ظاہری اور باطنی طاقتوں کی قسمت ازل سے مقرر ہے اور وہ اس سے باہر نہیں جا سکتا ہے ۔ وہ چاہتا ہے کہ میں سو میل پر ایک چیز کو دیکھ سکوں ۔ مگر اس کی بصیرت پانچ میل پر جا کر رک جاتی ہے ۔ اسی طرح اس کی طاقت سمع کی ایک حد ہے ۔ اس کی جسمانی طاقت اور قوت بازو کی ایک حد ہے ۔ اس کی دماغی قوےٰ کی ایک حد ہے اس کے سب اندرونی اور بیرونی قوےٰ کی ایک حد ہے اس کی تمدنی حالت کی ایک حد ہے ۔ اس کی عقل و دانش ذہن اور حافظہ سب محدود ہیں ۔ اور جس طرح انسان شکل و صورت میں ایک دوسرے سے ممیز ہیں اور مختلف ہیں اسی طرح ان کی جمیع قوےٰ ظاہری اور باطنی اور ان کی حالت تمدن کی حد اور قسمت مختلف ہے اور وہ اس سے ذرہ بھر تجاوز نہیں کر سکتے ۔ ملائک کے فرائض مقرر ہیں ۔ اس لئے کل کائنات کی چیزیں خاص تقدیر سے وابستہ ہیں ۔ مگر انسان کی حالت اللہ تعالیٰ نے ایسی رکھی ہے ۔ کہ وہ حد قسمت اور تقدیر کے اندر فعل مختار ہے اور اس کے اندر اس کو اختیار ہے کہ اپنے قوےٰ سے فائدہ اٹھائے یا عذاب میں پڑے ۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو ترقی کرنے والی ہستی پیدا کیا ہے ۔ اور اس کو اس کی قسمت اور تقدیر کی حد پر مطلع نہیں کیا ۔ اس لئے اس کا فرض ہے ۔ کہ ہمیشہ ترقی کی طرف ساعی رہے گر اس کی ترقی ایک حد پر پہنچ کر رک جاتی ہے ۔ تو وہ اس کا جواب دہ نہیں کیونکہ وہ اس کی قسمت اور تقدیر میں نہیں ۔ انسان اپنے جمیع قوےٰ سے نیکی کا پہلو اختیار کر سکتا ہے اور ہر تمدنی حالت سے محسن ہو سکتا ہے ۔ اگر وہ حسب استطاعت اعمال حسنہ بجا نہیں لاتا ۔ تو گویا وہ فرض کمال سے قاصر ہے ۔ ہاں انسان جب اپنے مجاہدہ کو کمال تک پہنچا دیتا ہے ۔ تو اللہ تعالیٰ کا فضل دستگیری کرتا ہے ۔ اور وہ نجات یافتوں میں شامل ہو جاتا ہے ۔

عقل مند اور ہوشمند انسان ہر حالت میں نیکی اور بدی اختیار خداداد سے کرتا ہے اور اس کا جواب دہ ہے کوئی حالت ایسی نہیں جس میں وہ نیکی یا بدی مقید یا قسمت کی مجبوری سے کرے ۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے ۔ کہ ونفس وما سوٰھا ۔ فالھمھا فجورھا وتقوٰھا ۔ قد افلح من زکّٰھا وقد خاب من دسّٰھا ۔ یعنے انسانی نفس میں نیکی اور بدی کی قوت ودیعت تو کر دی گئی ہے ۔ مگر یہ فعل اختیاری رکھا ہے ۔ کہ وہ بدی کرے یا نیکی ۔ جو کرے گا اُس کے مطابق فائدہ یا نقصان اٹھائے گا ۔ پس جیسے اعمال حسنہ کی ہر شخص اپنی قسمت اور تقدیر کے ماتحت توفیق کلی رکھتا ہے ۔ اسی طرح ایمانیات سے فائدہ اُٹھا سکتا ہے ۔ ایک عالم شخص باریک باتوں کو سمجھ سکتا ہے مگر جاہل کے لئے اتنا ہی کافی ہے ۔ کہ وہ غائب کے طور پر ایمان لائے اور تعلیم حق پر قائم ہو جائے

اللہ تعالیٰ اگر چاہے گا ۔ تو خود اُسے تفہیم دیدے گا ۔ عقائد حقہ کے متعلق اللہ تعالیٰ نے نیچر میں اور اپنی مقدس کلام میں دلائل بہم پہنچا دئے ہیں اور ایک عالم شخص عقل سلیم رکھنے والا ان کو سمجھ سکتا ہے ۔ مگر جس کو ازل سے اس قدر علم اور عقل کا مادہ نہیں ملا وہ غائبانہ ایمان لا سکتا ہے اور نتیجہ میں دونوں برابر ہیں ۔ ایسا ہی کوئی حالت ایسی نہیں جس میں انسان اعمال حسنہ بجا نہ لا سکے ۔ مثلاً نماز ۔ اگر کھڑا ہو کر نہیں پڑھ سکتا تو بیٹھ کے پڑھے یا جسمانی حالت کے مطابق لیٹ کے پڑھے زبان سے ادا کرے یا اشارے سے فی سبیل اللہ اگر روپیہ نہیں دے سکتا تو آٹھ آنہ دے چار آنہ دے ایک ادھیلہ دے لا یکلّف اللہ نفسًا اِلّا وسعھا ۔ اللہ تعالیٰ وسعت یعنے تقدیر اور قسمت سے زیادہ کسی کو تکلیف نہیں دیتا ۔ اور کوئی قسمت یا تقدیر ایسی نہیں کہ انسان مجبوراً بدی میں مشغول ہو اور اتقا اور اعمال حسنیٰ سے پہلو تہی کرے ۔

بعض لوگوں کو قرآن شریف کی ایسی آیات سے دھوکہ لگ جاتا ہے ۔ مثلاً لکھا ہے فانّ اللہ یُضِلُّ من یشاءُ ویھدی من یشاء ۔ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے ضلالت میں رکھتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ۔ ہدایت بخشتا ہے ۔ ولو شاء اللہ ما اشرکوا اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو کوئی مشرک نہ ہوتا ۔ ومن یضلل اللہ فلا ھادی لہ جس کو اللہ تعالیٰ گمراہی میں رکھتا ہے ۔ اس کو کوئی راہ ہدائت پر لانے والا نہیں ۔ مگر ہمارا ایمان اس کتاب پاک کی ایک یا چند آیات پر نہیں بلکہ ساری کتاب پر یکساں ایمان ہیں ۔ جہاں ایسی آیات لکھی ہیں وہاں ان کا مطلب بھی سمجھا دیا ہے ۔ بلکہ کوئی ایسی آئت ہو ۔ اگر آپ اس کے اول اور آخر آیات پر غور کریں گے ۔ تو آپ ضرور دیکھ لیں گے کہ وہیں ان کی حقیقی تشریح بھی پڑی ہوئی ہے ۔ علاوہ اس کے اللہ تعالیٰ نے متعدد موقعوں پر بیان فرما دیا ہے ۔ کہ ضلالت اور ہدائت کس طرح انسان کے شامل حال ہو جاتی ہے ۔ اور کس طرح منشاء آلہی اپنا کام کرتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے صاف الفاظ میں بتا دیا ہے ۔ ان الذین کفروا وظلموا لم یکن اللہ لیغفر لھم ولا یھدیھم طریقا ۔ جو لوگ کفر کرتے ہیں اور ظالم ہیں اُن کے واسطے غفران نہیں اور نہ وہ ہدایت پا سکتے ہیں ۔ برخلاف اس کے فامّا الّذین اٰمنوا باللہ واعتصموا بہٖ فسیدخلھم فی رحمۃٍ منہ وفضلٍ ویھدیھم الیہ صراطاً مستقیماً ۔ یعنے وہ جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آتے ہیں اور اس کو مضبوط پکڑ لیتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ اُن پر فضل کرتا ہے اور ان کو اپنی رحمت میں داخل کر لیتا ہے اور راہ مستقیم کی ہدائت کرتا ہے ۔ ومن یعش عن ذکر الرحمٰن نقیض لہ شیطاناً فھو لہ قرین ۔ جو شخص ذکر آلہی سے غفلت کرتا ہے ۔ شیطان اس کا رفیق ہو جاتا ہے اور اس کو گمراہ کر دیتا ہے ان آیات سے اور ایسا ہی اور بہت سی آیات سے بخوبی ظاہر ہے ۔ کہ منشاء آلہی کس طرح انسان کو گمراہ کرتا یا ہدائت دیتا ہے ۔ اس کی مثال یہ ہے ۔ مثلاً ایک شخص شکائت کرے کہ میرا ہاتھ جل گیا تو ہم اسے جواب دیں ۔ کہ بھئی تم نے جو آگ میں ہاتھ ڈالدیا ۔ تو اللہ تعالیٰ نے اُسے جلانا ہی تھا ۔ گو ہاتھ کو آگ نے جلایا ۔ مگر آگ کو پیدا کرنے والا اور اس میں سوزش کی تاثیر رکھنے والا تو وہی ہے پس مجبوراً اقرار کرنا پڑتا ہے ۔ کہ ہاتھ کا جلنا منشاء آلہی سے تھا ۔ یا اس کے برخلاف ہم یہ کہیں کہ فلاں شخص نے یہ تدبیر عمل حسنہ بجالانے کی کی اور اُس پر عمل کیا ۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ نیک ثمرہ اس کو عطا کیا غرض منشاء آلہی دنیا میں انسان کے ساتھ اسی طرح پورا ہو رہا ہے ۔ ان سعیکم لشتّٰی

فاما من اعطی واتقیٰ وصدق بالحسنیٰ فسنیسرہ للیسریٰ ۔ واما من بخل واستغنیٰ وکذب بالحسنیٰ فسنیسرہ للعسریٰ ۔ تمہاری کوششیں مختلف ہیں ۔ پس ان کے مطابق جس کسی نے اتقا اختیار کیا اور ایمان اور عمل سے نیکی کی تصدیق کی ۔ اللہ تعالیٰ اس کیواسطے ہدایت کا رستہ آسان کر دیتا ہے اور جس کسی نے لاپرواہی سے بخل کیا اور ایمان اور عمل سے نیکی کی تکذیب کی ۔ اللہ تعالے اس کے واسطے گمراہی کا راستہ آسان کر دیتا ہے اس بحث سے یہ بھی ثابت ہو گیا ۔ کہ اس آیت کا کیا مطلب ہے جس میں لکھا ہے ۔ کہ میں دوزخ کو جنوں اور انسانوں سے بھر دوں گا ۔ اللہ تعالیٰ نے جب یہ کہا ہے ۔ کہ یہ مقرر ہو چکا ہے کہ جن و انسان جہنم کا طعمہ ٹھیریں تو ساتھ ہی یہ بھی کہدیا ہے کہ مینے رحمت کو اپنے اوپر فرض کر لیا ہے ۔ اگر نیکی اور بدی مجبوری سے ہوتی ۔ تو نہ دوزخ ہوتا نہ بہشت ۔ اختیار کا لازمی نتیجہ ہے کہ نیکی بھی ہو اور بدی بھی ۔ اور دونوں کیلئے جزا اور سزا کی الگ حالتیں ہیں ۔ تبھی تو اللہ تعالیٰ نے بتا دیا ہے کہ میں دوزخ کو بھی بھر دونگا اور رحمت بھی میرے بندوں کے شامل حال ہے جس کا مفہوم یہ ہے ۔ کہ اس نے انسان کو فعل مختار پیدا کیا ہے ۔ غرض منشائے الٰہی دو طرح پر کام کر رہا ہے ۔ ایک تو اس طرح پر کہ جب "الیٰ ربک المنتہیٰ" ۔ کے مطابق علت العلل وہی ذات پاک ہے ۔ تو لاریب یہی ماننا پڑتا ہے ۔ کہ جو کچھ کرتا ہے وہی کرتا ہے اور دوسرے اس طرح پر کہ وہ ذات پاک کائنات کے لئے بطور روح کے ہے اور جس طرح چاہتا ہے ۔ جزو کل سے کام لیتا ہے ۔ یعنی مشیت ایزدی سے یہ ایک کارخانہ دنیا کا قائم کر دیا ہے اور اس کیواسطے قانون مقرر ہیں مگر یہ نہیں کہ ایک دفعہ کُن کہہ کر الگ ہو گیا ہے اور بیکار ہو کر بیٹھ گیا ہے بلکہ شروع سے اس نے قانون باندھ دئے ہیں ۔ یعنے مقدار اور قسمت کی حد بست کر دی ہے ۔ تو اب بھی اس کا ارادہ برابر کام کر رہا ہے قرآن مجید کی کسی آیت سے ثابت نہیں ہوتا ۔ کہ اب وہ کچھ نہیں کرتا اور چپ بیٹھا تماشا دیکھ رہا ہے بلکہ متعدد آیات سے ثابت ہے ۔ کہ اب بھی اس کا ارادہ اور منشاء برابر کام کر رہے ہیں وہ حی قیوم ہے ۔ اسی کے فضل سے ہمارا قیام ہے ۔ کل احکام دنیا و مافیہا کے متعلق اسی کی جناب سے نافذ ہوتے ہیں اور وہ ہمارا محافظ اور نگہبان ہر آن ہے ۔

مشیت ایزدی سے انسانی فضیلت کے مدارج ضرور ہیں ۔ کوئی امیر ہے کوئی غریب ۔ کوئی حسین ہے کوئی بدصورت ۔ کوئی ذہین ہے اور کوئی غبی ۔ کوئی عالم ہے اور کوئی محض جاہل ۔ اور پھر امیری غریبی ۔ حسن بدصورتی اور علم وجہالت غرض جملہ قوای ظاہری و باطنی کے اختلاف کے باعث فرق ہے مگر ہر حالت میں انسانی فہم اور ادراک ایمانیات کے سمجھنے کے لئے اور نیکی اور بدی میں تمیز کرنے کے لئے کافی ہے اور اس پر عمل کرنے پر قادر ہے اس لئے خواہ کسی حیثیت میں ہو نجات حاصل کرنے کا کوئی ذریعہ اس پر بند نہیں ۔ یہ اختلاف محض دنیاوی انتظام کے لئے اللہ تعالیٰ نے قائم کر رکھا ہوا ہے ۔ اس لئے حقیقت میں امیری حسن دین اور علم میں کوئی فخر نہیں اور نہ غریبی بدصورتی اور جہالت میں کوئی عیب اور شرم ۔ فخر یہ ہے کہ باوجود ابتلاؤں کے انسان ابتغاءً لمرضات اللہ نیکی کا پہلو اختیار کرتا ہے اور عیب اور شرم اس میں ہے ۔ کہ باوجود نیکی پر قدرت رکھنے کے ۔۔ وہ بدی کی جانب راغب ہوتا ہے ۔ آریہ سمجھتا ہے ۔ کہ بنی نوع انسان میں اختلاف کسی گذشتہ زندگی کا نتیجہ ہے مگر یہ جاہلانہ اور سطحی خیال ہے ۔ جب یہ صحیح ہے کہ بغیر اختلاف انتظام قائم نہیں رہ سکتا اور اختلاف کا ہونا ایک حکمت پر مبنی ہے اور جب یہ تجربہ ثابت ہے کہ حقیقی راحت امیری اور حسن وغیرہ پر موقوف نہیں اور نہ ہی غریبی اور بدصورتی وغیرہ کے ساتھ لازمی طور پر دکھ اور درد ہے اور جب یہ واقعی اور بالکل سچی بات ہے ۔ کہ ہر حالت میں انسان اعمال حسنہ بجا لا سکتا ہے اور نجات کا وارث ہو سکتا ہے ۔ تو پھر یہ خیال کرنا ۔ کہ ہر حالت انسانی کسی گزشتہ زندگی کے کرموں کا نتیجہ ہے غلط اور محض غلط ہے یہ خیال جہالت اور بڑی موٹی سمجھ کا خیال ہے ۔ ظاہر کو دیکھ کر ایک مسئلہ قائم کر لیا ہے ۔ اگر نظر غور بین سے تدبر کیا جائے ۔ تو صاف سمجھ میں آسکتا ہے کہ یہ مسئلہ غلط ہے اور عقل سلیم اس کو ہرگز قبول نہیں کر سکتی ۔

غرض قضاء و قدر نے انسانی حالتوں میں فرق ضرور رکھا ہے مگر ہر حالت ایک تقدیر کے اندر با اختیار ہے سلسلہ نبوت پر غور کرو ۔ ظاہر معلوم ہوتا ہے ۔ کہ وہ ایک خاص غرض کیلئے مامور ہیں اور اس لئے مجبور ہیں ۔ مگر نہیں ان کے ساتھ ہی تدبیر لگی ہوئی ہے وہ حکم خداوندی سے تبلیغ کرتے ہیں اور مدعائے بعثت کو پورا کرنے کے لئے ہزار تدبیریں کرتے ہیں ۔ بعض تدبیروں میں کامیاب ہوتے ہیں اور بعض حد تقدیر سے باہر ہوتی ہیں اس لئے فیل ہو جاتی ہیں ۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی قرآن شریف میں کہا ہے یعنے وحی الٰہی سے لوگوں کو مخاطب کیا ہے ۔ کہ اگر میری اختیار میں سب باتیں ہوتیں ۔ تو کبھی کا فیصلہ ہو گیا ہوتا ۔ پس گو آپ تدبیر عمل میں لاتے مگر مخالفین کی خواہشات کے مطابق کل معجزات دکھانے پر قادر نہیں تھے ۔ اللہ تعالیٰ جو غیب کی خبریں بتاتا ۔ لوگوں میں مشتہر کر دیتے اور جو معجزات آپ کو دئے جاتے وہ ظاہر کر دیتے ۔ غرض مامورین من اللہ کو مشیت ایزدی سے باعث ہدایت ٹھیرائے جاتے ہیں اور عوام الناس ان کی اتباع سے حسب استعداد فائدہ اٹھاتے ہیں ۔ مگر ان کی اپنی حالت بھی ایک تقدیر کے اندر بند ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ جس طریقہ سے چاہتا ہے ان کو کامیاب اور بامراد کر دیتا ہے ۔ آپ ہی سے شاید کسی کو یہ خیال گزرا ہو ۔ کہ انبیاء و مرسلین کی کیا ضرورت ہے ۔ مگر میں پیشتر بیان کر چکا ہوں ۔ کہ انسان با اختیار ہستی ہے ۔ پس اختیار کے ہوتے ہوئے ضروری ہے ۔ کہ اللہ تعالے اپنے فضل سے ہدایت کے سامان مہیا کرتا رہے ۔ اگر اللہ تعالے بنی نوع انسان کو اختیار دے کر ہدایت کا سلسلہ قائم نہ کرتا ۔ تو لوگ ضلالت میں پڑے رہتے ۔ مگر بتینہ بنایا ہے ۔ کہ بنی نوع کے ساتھ انسان کا کیا قانون ہے ۔ اور منشاء الٰہی کس طرح اپنا کام کرتا ہے ۔ پس اس قانون اور منشاء کے مطابق لازمی ہے کہ فعل ربانی قیامت تک ہماری دستگیری کرتا رہے اور سلسلہ مہدویت منقطع نہ ہو ۔

معجزات اور کرامات خرق عادت امور ہیں اور بظاہر معلوم ہوتا ہے ۔ کہ نقدرہٗ تقدیرا کے خلاف ہیں ۔ اور اسی واسطے بعض وقت عقل پر ناز کرنے والا پکار اٹھتا ہے کہ وہ قانون نیچر کے خلاف ہیں اور قابل تسلیم نہیں ۔ آنکھوں کے سامنے واقعات پیش آئیں ۔ تو ان کو عقل کے مطابق ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے اور اگر غائب کی خبر ہو تو اس پر یقین نہیں رکھتا اس میں شک نہیں کہ ایسے واقعات عجیب ہیں اور حیرت انگیز ہیں اور ظاہر بین ان کو خلاف نیچر تصور کرتا ہے ۔ مگر اللہ تعالیٰ کی کلام فقدرہ تقدیرا جھوٹی نہیں ۔ البتہ اشیاء عالم تغیر کی حالت میں ہیں اور اللہ تعالے نے کسی فرد بشر کو نہ اس کی اپنی تقدیر کا اندازہ بتا دیا ہے اور نہ دیگر مخلوقات کا ۔ اس لئے وہ دعویٰ سے نہیں کہہ سکتا ۔ کہ ہر چیز موجودہ حالت میں قائم رہے گی ۔ قرآن مجید نے معجزہ

شق القمر ان الفاظ مین بیان کیا ہے۔ اقتربت الساعۃ وانشق القمر۔ وہ گہڑی نزدیک آئی اور چاند پہٹ گیا۔ ان الفاظ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ گو چاند کا پہٹنا خارق عادت تہا مگر قانون الٰہی کے خلاف نہین تہا اس کے لئے وہ گہڑی مقدر تھی اور وہ پہٹ گیا مگر اللہ تعالےٰ کو منظور یہ تہا کہ یہ نشان رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتہ پر ظاہر ہو تا مخالفین پر حجت قائم ہو اور متبعین کے لئے باعث ازدیاد ایمان ہو۔ یہی حال دیگر معجزات و کرامات کا ہے۔ ارضی اور سماوی نشانات ایک تقدیر کے ماتحت ہی ظہور مین آتے ہین۔ مگر خارق عادت کے رنگ مین جب اللہ تعالےٰ کو منظور ہوتا ہے۔ تو کسی شخص کی فضیلت اور صداقت ظاہر کرنے کے لئے ان کو اس کی طرف منسوب کر دیتا ہے۔ یہی حال پیشگوئیون کا ہے۔ تقدیر مقررہ کے ماتحت اللہ تعالےٰ جس کو چاہتا ہے۔ غیب پر اطلاع بخشتا ہے اور وہ ایک شخص کی صداقت کا نشان ٹھیرتا ہے اور مومن کی ترقی ایمان کا باعث پیشگوئی ہی ایک کرامت ہے۔ خارق عادت کے طور پر صدہا واقعات دنیا مین ظاہر ہوتے ہین۔ مگر جیسا کہ لفظ معجزہ اور کرامت سے ظاہر ہے۔ فضیلت اور بزرگی اسی شخص کو حاصل ہے۔ جو منظور الٰہی ہے۔ اور اس کی ذات سے جو امور خارق عادت وابستہ ہین۔ ان مین اعجازی رنگ ہوتا ہے ان مین ایک شوکت اور جلال ہوتا ہے اور غلبہ اسی کا ہوتا ہے۔

مینے اپنے فہم اور ادراک کے مطابق مسئلہ تقدیر کے مختلف پہلوؤن پر کافی بحث کر دی ہے۔ گو یہ بحث مختصر ہے۔ مگر مین امید کرتا ہون۔ کہ آپنے میرے مفہوم کو بخوبی ذہن نشین کر لیا ہو پس اگر آپ کے نزدیک کوئی بات ناقص اور قابل اعتراض ہو۔ تو مہربانی کر کے مطلع فرمائین۔ تا مین اس پر غور کرون۔ اور اگر ہو سکے تو آپ کی تسلی کرا سکون۔ اس بحث کا ماحصل یہ ہے۔ کہ بنی نوع انسان اپنے جمیع قوائے ظاہری اور باطنی مین مختلف ہین اور ان تمام قوے کی اللہ تعالےٰ کے علم مین ایک حد ہے۔ جس کا انہین علم نہین۔ اس حد سے وہ تجاوز نہین کر سکتے مگر اس کے اندر فعل مختار ہین۔ مشیت ایزدی نے ایک حد بست تو انسان کیلئے قائم کی ہے۔ اور منشائے الٰہی اس کے افعال کے مطابق ظہور پذیر ہوتا ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ قادر مطلق ذات ہے اس کے لئے کوئی حد نہین اور وہ اپنے ارادون اور منشا کے پورا کرنے مین کسی قانون پر مجبور نہین۔ ہم نہین جانتے کہ ہمارے لئے کیا مقدر ہے اور وہ مقدر کس راہ سے مل سکتا ہے پس لازمی اور ضروری ہے۔ کہ سعی اور تدبیر سے اُسی کے حضور دعا کرین اور عاجزانہ مغفرت کے طالب ہون۔ سب توفیقون کا مالک وہی ہے اسی سے توفیق ملتی ہے اور اُسی کے فضل اور مہربانی سے نجات نصیب ہو سکتی ہے۔ یہ انسان مشت خاک کیا چیز ہے۔ کہ اپنے علم اور زور بازو پر گہمنڈ کرے۔ اللہ تعالےٰ ہمین توفیق دے۔ کہ ہم ایمان اور عمل سے اس کے رستہ پر قائم ہو جاوین۔

افسوسناک واقعہ

۱۴۔ نومبر ۱۹۰۷ء کے روزانہ پیسہ اخبار مین یہ خبر پڑھ کر دل کو کپکپی پیدا ہو گئی۔ کہ ۳۰۰ راجپوت جن کے بزرگون نے دین اسلام قبول کر لیا تہا۔ آریہ سماج آگرہ کی کوشش سے ۲۴ نومبر کو پورے طور پر ہندو راجپوت قوم مین شامل کر لئے گئے۔ ان کی شدہی کی رسم کے وقت جو آگرہ مین ادا کی گئی۔ دو سو کے قریب وکلاء رؤسا موجود تھے۔ اگر یہ دل کو ہلا دینے والی خبر سچ ہے۔ تو نہایت ہی شرمندہ ہونا چاہیئے ان لوگون کو جو حمایت اسلام کا نام لے کر مسلمانون کا مال لوٹتے ہین اور خاص کر آگرہ کے مولوی نہایت ہی ملزم ہین۔ ان کے شہر آگرہ جس کا دوسرا نام اکبرآباد بھی ہے۔ ۳۰۰ وہ لوگ جن کی پیدائش کیوقت اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ لاشریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔ کی آواز کان مین ڈالی گئی تہی اب وہ اس خدا اور اس کے رسول سے برگشتہ ہو گئے اور ہمارے مذہبی پیشواؤن کو تر نوالون کی تلاش سے فرصت نہ ملی۔ گروہ علماء جو اصلاح قوم کے حامی ہین۔ جب اُن کی کوششون کا یہ حال ہے۔ تو دوسرون کا کیا ٹھکانا۔ ؎

چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی۔

اور اکثر کا یہ حال ہے۔ ؎

سبحہ برکف توبہ بر لب دل پُر از ذوق گناہ
معصیت را خندہ مے آید بر استغفار ما

اب رہا رؤسا کا گروہ۔ جن پر بڑا بھروسہ ہو سکتا تہا۔ کہ یہ قوم کے جہاز کو ناخدا بن کر تباہی سے بچائین گے۔ مگر ان مین سے اکثر اپنی آسائیش تن سے فرصت نہین پاتے۔ اگر مجلس نشاط ہو تو سب سے اول پہونچنے والے یہ ہون گے اگر اسلامی خدمت ہو تو حاضری کی بجائے ان کا نام عاضر ہوگا وللہ در القائل۔ ؎

مُردم ذی مقدرت مشغول عشرت ہائے خویش
خرم و خندان نشستہ با بُتان نازنین

اس سے بڑہکر اور شرم وہ واقعہ کونسا ہو سکتا ہے کہ ان کے مذہب سے ۳۰۰ آدمی نکل جاوین اور ان کے کانون کان خبر نہ ہو۔ اگر ہوئی ہو۔ تو اس کی اصلاح کی فکر نہ کی ہو۔ آریہ سماج پر ہمکو کچھ افسوس نہین کیونکہ ہر ایک اپنے مذہب کی ترقی چاہتا ہے۔ افسوس ہے تو جاننے والون اور غافل گروہ علماء اور رؤسا پر۔ اگر چندے یہی حال رہا۔ تو کار طفلان تمام خواہد شد۔

اے۔ ایس۔ عربی۔ قادیان دارالامان

اختیار الاسلام | مُصنفہ شیخ عبد الرحمٰن صاحب نومسلم آریہ مذہب کے رد مین ایک گھر کے بھیدی کی تحریر قابل دید۔ حصہ سوم ۷؍

جام شہادت | مصنفہ جناب ثاقب صاحب۔ مولوی عبد اللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ۔ قیمت ۱؍

کامن احمدی | پنجابی نظم۔ قیمت ۱؍

آئینہ کوثری | طالب علمون کیلئے نہائت مُفید ہے۔ قیمت ۱؍

کامن احمدی | الاداد واسے۔ قیمت ۱؍

سراج الحق | مُصنفہ پیر سراج الحق صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تائید مین۔ امام ابوحنیفہ کے مذہب کے رُو سے۔ بہت ہی عمدہ لکھی ہے۔ حصہ چہارم و پنجم۔ قیمت ۱؍

مجموعہ ازالۃ الوساوس | قابل دید۔ مخالفین کے دقیق اعتراضات کے جواب اور حکیم الوری کے ابن صیاد ثانی ہونے کا ثبوت دیا ہے۔ قیمت ۴؍

السر المکتوم | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی قرآن مجید خصوصاً بائبل سے حضرت اقدس کی مدلل تائید۔ قیمت ۵؍

اعجاز احمدی | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تائید مین۔ قیمت ۱؍

لیکچر لاہور | جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اسلام کی خوبیون پر ایک بڑے مجمع لاہور مین دیا۔ قیمت ۴؍

دعا مدد | ماسٹر ہدایت اللہ صاحب گجرات اپنی بیمار اہلیہ کیواسطے احباب سے درخواست دعا کرتے ہین۔

ضرورت نکاح

۵۔ مدد خان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں۔ مدد خان ایک نیک اور نوجوان آدمی ہیں۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر ہو۔

۶۔ سید محمد یوسف صاحب عمر ۳۲ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے مگر چھ سال ہوئے۔ کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان آئے تھے اور تب سے اسی جگہ رہتے ہیں اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے اور آئندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہیں۔ زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہیں وہ ایڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہیں۔

۹۔ گوئیکی کا ایک خوش شکل ۲۴ سالہ احمدی کاشتکار۔ گجرات گجرانوالہ سیالکوٹ۔ جہلم میں نکاح کرنا چاہتا ہے۔ جو صاحب اس کے متعلق خط و کتابت کرنا چاہیں وہ مجھ سے کریں۔

اکمل آف گوئیکی ضلع گجرات

۱۰۔ میرے ایک دوست کی لڑکی عمر قریباً گیارہ سال کیواسطے رشتہ کی ضرورت ہے۔ بدین شرائط لڑکا احمدی۔ صحیح النسب مغل انٹرنس پاس۔ عمر ۱۶ اور ۲۰ سال کے درمیان ہو۔

راقم ن۔ و۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر ہو۔

مفصلہ ذیل کتب بدر ایجنسی سے خرید فرماؤ

جنگ مقدس — حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے۔ قیمت ۱۰؍

الوصیۃ — مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام۔ حضرت اقدس نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں۔ قیمت ۲؍

نور الدین — مصنفہ علامہ دوران حضرت حکیم الامت دہرم پال کی ترک اسلام کا جواب۔ جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی ہے مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے۔ قیمت ۱۰؍

غلامی اور عصمت انبیاء — ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق نقشہ نویس پشاور نے با اجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اپنے کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کیا ہے متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے غلامی ۳؍ ۔ عصمت انبیاء ۴؍

البرہان الصریح فی تائید المسیح — مصنفہ حضرت ... [illegible]

براہین احمدیہ — یہ وہ لاجواب کتاب ہے۔ جس نے تمام مذاہب باطلہ پر اتمام حجت کر دی۔ اس کے دلائل توڑنے پر دس ہزار روپیہ انعام مقرر ہے۔ احمدی اور غیر احمدی سب کے لئے مفید ہے۔ چونکہ اس میں جو پیشگوئیاں ہیں وہ اب پوری ہو رہی ہیں۔ اس لئے ہر ایک احمدی کے پاس اس کا ایک نسخہ ہونا چاہیئے۔ نفیس کاغذ پر خوشخط چھاپی گئی ہے۔

قیمت مجلد ۱۲؍ غیر مجلد ۱۰؍ ولایتی کاغذ مجلد ۱۵؍

درثمین — مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام حضرت اقدس کی آج تک کی نظمیں اس میں مندرج ہیں اور ایسے طریق سے چھاپی گئی ہے۔ کہ آئندہ جو نظمیں ہونگی وہ بھی اس کے ساتھ شامل ہو سکیں گی۔

قیمت مجلد ۸؍ غیر مجلد ۶؍

سر الشہادتین — مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ سورہ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں۔ نہایت لطیف کتاب ہے، اس کے نکات رسب کو بھی گراں نہیں۔ قیمت ۱؍

نظم مستورات — مستورات کے لہجہ پر۔ قیمت ۱؍

اسلام کی پہلی کتاب — مصنفہ ماسٹر عبد الرحمان صاحب نومسلم بچوں کے لئے نہایت مفید ہے۔ قیمت ۴؍

شہادت آسمانی — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی کلمہ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب۔ قیمت ۷؍

رویائے صالحہ — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے وجود باجود کے لئے ضروری ہیں۔ قیمت ۴؍

حیرت کی حیرانی — مصنفہ ماسٹر عبد العزیز صاحب۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تائید میں۔ قیمت ہر دو جلد ۹؍

ایک سچی شہادت

دماغی کاموں کی کثرت کیوجہ سے پانچسال ہوئے میرا دماغ بہت ضعیف ہو گیا تھا اور قدرتی حافظہ میں فرق آنے لگا تھا طبیعت میں نکان معلوم ہوتا تھا اعلاوہ کمزوری اعصاب کیوجہ سے مجھے یہ بھی شک ہو گیا تھا کہ میری بائیں طرف کے کل اعضا کمزور ہوتے جاتے ہیں انگریزی اور یونانی علاج مختلف اطبا کے کئے گئے لیکن بہت کم فائدہ ہوئے یا عارضی فائدہ ہوا۔ آخر کار حکیم منشی محمد دین صاحب کا حبوب مقوی کا استعمال میں نے کیا اور اسوقت بھی وقتاً فوقتاً استعمال کرتا ہوں ان گولیوں کے استعمال سے میری کل شکایات مندرجہ بالا رفع ہو گئیں میرے تجربہ میں ان گولیوں سے زیادہ مفید مقوی دوائی نہیں آئی میری تحریک پر میرے بہت سے دوستوں نے ان گولیوں کا استعمال کیا اور بہت ہی مفید پایا ہے یا کہ میں حکیم صاحب منشی محمد دین کا مشکور ہوں کہ انہوں نے مجھے ایسی دوائی دی۔ راقم محبوب عالم ممبر مال کونسل سرکار ٹونک راجپوتانا (سابق پرسنل اسسٹنٹ صاحب ریونیو کمشنر سرحدی صوبہ پشاور) ناظرین یہ ہے وہ شہادت جو گورنمنٹ عالیہ کا ایک معزز افسر اپنے ذاتی تجربہ کے بعد

حبوب مقوی

کیمتعلق دے رہا ہے یہ گولیاں تمام عصبی نظام پر از حد مفید اثر کرتی ہیں اور اعضائے رئیسہ دل دماغ اور معدہ کے حق میں بلا مبالغہ اکسیر کا حکم رکھتی ہیں جن لوگوں کے دل و دماغ مطالعہ کتب و دیگر امور متعلقہ خوض و فکر مثلاً کاروبار عدالت وحساب وغیرہ کی وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں اور تھوڑا سا کام کرنے سے اکتا جاتے ہوں تو پھر ان گولیوں کے استعمال سے یہ تمام ضعف دور ہو کر آئندہ کے لئے گھنٹوں کا کام کرنے کی طاقت پیدا ہو جاویگی۔ یہ یاد رہے کہ ہر قسم کی قوت یا کمزوری نظام عصبی کی حالت کے ہی ماتحت ہوتی ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ۲ للعہ؍ ۔ سرمہ گلی اکسیر یہ علاوہ بریں اور کئی امراض چشم اور ظاہری کی نہایت مجرب اور مفید ادویہ مل سکتی ہیں از انجملہ سرمہ عجیب۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ سبل۔ خارش چشم۔ درد آنکھوں سے پانی جاری رہنا۔ ترخ پن اور خفیف پھولا کے لئے بے نظیر ہے۔ قیمت فی تولہ ۲؍

دوائی سوزاک کہنہ یعنی ترمنی بکس ۸؍ سفوف جریان دو ہفتہ کیلئے ۸؍ سفوف مفرح ہاضم۔ ریزینتور ہضم نہیں ترش ڈکار لینے اور گاہ گاہ بخار محسوس ہوتا ہو۔ طبیعت بیکل بیچین اور کاہل رہتی ہو۔ پشت پہلو اور نم معدہ میں گاہ گاہ درد سوزش ہوتی ہو اور نیند اچھی طرح سے نہ آتی ہو ان تمام شکایات کے لئے یہ سفوف اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ قیمت فی بکس ۸؍

پتہ خوش خط بمعہ حالات مفصل و عمر اور نام اور ڈاکخانہ درج ہوں محصول و جوابی ٹکٹ بذمہ خریدار

المشتہر

حکیم محمد دین احمدی۔ دروازہ ولیسنگہ ضلع گوجرانوالہ خاص

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ



بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۲۸ | اے جہاں منتظر خوش باش کہ آمد دلستان

قیمت از معاونین — قادیان میں ...

قیمت از طلباء و غرباء — گورنمنٹ ...

مورخہ ۲۸ - شوال ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۵ - دسمبر ۱۹۰۷ء

بروز جمعرات

جلد (۶)

نمبر (۴۹)

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

فی پرچہ ... — از لیقہ للہ

دس شرائط بیعت

اول - بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہے گا - دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا - اگرچہ کیساہی جذبہ پیش آوے - سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا - اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائے گا - چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے - پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر نعمت و بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا - اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا - ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کر لیگا - اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا - ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا - ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا - نہم - یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا - دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا - اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہو گا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفےٰ مارا امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم برین از دار دنیا بگذریم

آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادہ عرفان ما از جام اوست

آں رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن — جان شد و باجان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ مارا وحی و ایمائے بود — آں نہ از خود از ہماں جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

آں ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آں مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اندو راست — منکر آں مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآں بیانش بالیقین

برہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیا ماست

یک قدم دوری ازاں عالیجناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عہ

معاونین درجہ اول جن کو عہ پر اخبار کی ایک نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے عہ ر

معاونین درجہ دوم جن کو للعہ پر اخبار کی ایک نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے للعہ

عام قیمت پیشگی	ے ر
مابعد	للعہ ر
فی پرچہ	۲ ر

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کریں گے ان سے مابعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہئے بعد میں نہیں مل سکیگا رسید اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ بھیجی جاویگی - روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہئے مینجر

وہ الفاظ جنہیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے - اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ - ۲ بار - آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا - استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار - رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت - اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں - آمین - اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے مستقیم رہنے کے لئے دعا کرتے ہیں

مختلف نوٹ

ایک اور نشان میں نے اسی ہفتہ کے ایک اخبار میں دیکھا کہ "علی پور میں ایک قسم کا مرض نمودار ہوا ہے جس میں کئی آدمی مبتلا ہو چکے ہیں۔ رسمین زیادہ تر ریڑھ کی شکایت لاحق ہوتی ہے اور نہایت موذی تبلایا جاتا ہے۔ یہ مرض بہت پرانا ہے اور برطانیہ۔ صوبجات متحدہ امریکہ اور جرمنی میں بھی پھیل چکا ہے اس کے دیگر مقامات میں پھیلنے کا اندیشہ ہے"۔ خدا کا برگزیدہ مسیح موعود پہلے ہی سے خلق اللہ کو آگاہ کر چکا ہے۔ کہ اس ملک نیز دیگر ممالک میں طرح طرح کی وبائیں پھیلیں گی۔ وہ سخت دل لوگ جو طاعون۔ زلازل مرض النوم اور قحط وغیرہ متعدد آفات سے خائف و متاثر نہیں ہوئے۔ کاش نت نئے آیندہ خوفناک نشانوں ہی سے کچھ سبق لیں۔!

ایک اہم ضرورت قحط کی ناقابل برداشت مصیبت اب کچھ ایسی عام اور پائدار اور مستقل سی ہو گئی ہے۔ کہ محتاج تشریح نہیں لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ بڑے شہروں کے خصوصا متمول لوگ تو اس سے کچھ ایسے زیادہ متاثر نہیں ہوتے۔ ان کے نزدیک اس مصیبت کا نتیجہ زیادہ سے زیادہ یہی ہے تاکہ دو جگہ کی چار اور دس کی جگہ بیس اٹھ گئے۔ جب دولت یا حصول معاش کے ذرائع بافراط موجود ہیں۔ تو بھوکے کسی طرح مرتے نہیں پھر خدا سے ڈرنے اور قحط و گرانی کو مصیبت یا عذاب الٰہی سمجھنے کی کیا ضرورت پڑی ہے ؟ ہاں قصبوں اور دیہات کے لوگ البتہ اس وقت عام طور پر محسوس کر رہے ہیں کہ ان دنوں آسمان کے تیور ان کی طرف کچھ بدلے ہوئے ہیں۔ لیکن افسوس! برا ہو علم بے دینی اور غفلت اور جہالت کا کہ اتنی خبر اور سوجھ بوجھ انہیں بھی نہیں کہ آخر اس کی وجہ کیا ہے ؟ پس میرے خیال میں اس وقت ہمارے سلسلہ کو ایسے مبلغوں کی بڑی بھاری ضرورت ہے۔ جو دیہاتی و قصباتی بستیوں میں جا کے لوگوں کو " وما کنا معذبین " الآیہ کے مفہوم سے خبردار اور قبول حق کی جانب مائل کریں۔ یہ مبلغ حتی الامکان ایسے نیک اور موثر نمونے احمدیت کے ہوں کہ جس طرح ایک طرف اس آیت قرآنی کا منشاء لوگوں کے دلوں میں ضرورت یا موت کا احساس پیدا کرے ایسا ہی اس کے اتباع کا اثر بھی اپنے اندر ایک کشش رکھنے والا ثابت ہو۔ خدایا تو ہی ہم عاجز کمزوروں کو اس قسم کے مفید و موثر نمونے بننے کی توفیق عطا فرما۔ آمین۔

کمزوری ایمان ایک خطرناک مرض ہے دہلی آن کر میں نے چند شخصوں کی عجیب حالت دیکھی میں جانتا ہوں کہ وہ کسی زمانہ میں خاصے پکے احمدی تھے مگر اب ان کے متعلقات و معاملات حتے کہ عبادات تک نے ایسی صورت اختیار کر لی ہے کہ انہیں احمدی ماننے کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔ مگر لطف یہ کہ وہ اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منکر و مکذب بھی نہیں تبلاتے۔ ایمان کی کمزوری فی الواقع ایک خوفناک مرض ہے جس کا اگر جلدی ہی علاج نہ کیا جائے۔ تو منجر بہلاکت ہوتے میں کچھ شک نہیں اور قبول حق کے بعد دنیوی فوائد کو عزیز رکھ کر مداہنت اختیار کر لیتا یا اپنے امام اور اس کی جماعت سے مستقل اور علانیہ تعلق قائم نہ رکھنا لاریب ایک شرک ہے اور ظلم عظیم خدا تمام مومنین کو اس سے بچائے چونکہ یہ لوگ بچارے کوئی ممتاز اور پایہ کے اشخاص نہیں ہیں۔ اسلئے ان کے نام کنایۃً بھی تبلانے کی ضرورت نہیں۔ میں گاہ گاہ تبلیغ کے ساتھ ہی ان کے حق میں نیا دعا کرتا ہوں۔ کہ خدا انہیں استقامت کی توفیق بخشے۔ امید ہے کہ دوسرے برادران دینی بھی اس دعا میں میرے ساتھ شامل ہوں گے۔

تجارت اور ملازمت کا فرق ہمارے نقطہ نظر سے اس میں کچھ شک نہیں کہ ملازمت اکثر صورتوں میں ایک طرح کی غلامی ہوتی ہے۔ اس میں گویا مقررہ تنخواہ کے عوض اپنے قیمتی اوقات اور قوائے دماغی و جسمانی کا ایک بڑا حصہ دوسروں کے اختیار میں دے دینا پڑتا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی مان لینا چاہیئے۔ کہ تگ و دو اور سعی و جانفشانی اپنے ذاتی کاروبار میں بھی خواہ وہ تجارت ہو یا دستکاری و حرفت۔ ملازمت سے کچھ کم نہیں پڑتی دونوں میں صرف فرق اتنا ہے کہ ایک ملازم کے قوائے و اوقات پر تو بہت کچھ غیر کا قبضہ و تصرف ہوتا ہے جس کی وجہ سے ممکن ہے کہ وہ ایک وقت اپنے فرائض مذہبی کی بجا آوری سے بھی مجبور و معذور رہے اور ایسی حالت میں اسے اس الزام کا بھی مستوجب کہہ سکتے ہیں کہ اس نے چند کھوٹے داموں کے بدلے پرائی غلامی ہی اختیار نہیں کی بلکہ دین فروشی کو بھی اپنی وجہ معاش کا ذریعہ بنایا۔ مگر ایک حرفت پیشہ یا تاجر آزاد ہے کہ جب چاہے کام کرے جب چاہے آرام جس وقت ضرورت ہو اپنے دنیا کے دھندے کا حرج و نقصان بھی گوارا کر کے امور دین کی جانب متوجہ ہو سکے جو ایک ایسی قربانی و ایثار ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کا اجر عظیم کسی نہ کسی شکل میں ضرور مل کے رہتا ہے۔ پس مبارک ہے وہ مومن متقی جو دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی نیت سے آزاد کاروبار اختیار کرتا ہے ورنہ بغیر اس سچی سکینت کے جو خدا تعالیٰ سے عطا ہوتی اور عسر اور یسر ہر حال میں رفیق رہتی ہے۔ اصلی راحت و عافیت نہ پرائی تابعداری میں ہے نہ اپنے دھندوں کے انہماک میں۔ خدایا تو ہم سب کو وہ سچی سکینت عطا فرما۔ آمین

الراقم

خاکسار احمد حسین احمدی فرید آبادی رفیق ایجنسی کمرہ بنگش دہلی

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال ۵۰ بار	چھماہ ۲۴ بار	تین ماہ ۱۲ بار	دو ماہ ۸ بار	یک ماہ ۴ بار	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½ "	۱۰۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۴	۱۴	۸	۳
½ "	۴۰	۲۴	۱۲	۸	۵	۲
¼ "	۲۷	۱۴	۸	۵	۳	۱½
⅛ "	۲۵	۱۳	۷	۴	۱½	۱
فی سطر	۹	۵	۳	۲	۱	۲/

۱۔ یہ اجرت جو ہر حالت میں پیشگی میں آنی چاہیئے۔ پہلے ہی بہت کم کر کے لگائی گئی ہے۔ اس واسطے اس میں زیادہ رعایت نہ ہوگی۔

۲۔ مینجر کا اختیار ہے۔ کسی اشتہار پر مناسب سمجھے تو اس سے زیادہ اجرت طلب کرے۔

۳۔ فیصلہ اجرت سے پہلے مضمون اشتہار برائے ملاحظہ مینجر کے پاس آنا چاہیئے۔ اور مینجر کا اختیار ہوگا کہ مضمون میں پہلے یا فیصلہ کے بعد یا دوران انطباع میں جن الفاظ کو خود یا کسی دوسرے خریدار کی تحریک پر مناسب خیال کرے۔ نکال دے یا زیادہ کر دے یا بدل ڈالے۔

۴۔ مینجر کا اختیار ہے۔ کہ جب چاہے کسی کا اشتہار بند کر دے اور باقی اجرت واپس کرے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلے علےٰ رسولہ الکریم

برادر مخدومی و مکرمی جناب مفتی صاحب - السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ - براہ نوازش مضمون مندرجہ ذیل اپنے اخبار گوہر بار میں درج فرما کر کمترین کو ممنون فرماویں اور حق تبلیغ ادا فرماویں۔

ہمارے قومی ریفارمر

علمائے اسلام کے آجکل دو بڑے گروہ بنے ہوئے ہیں ایک تو وہ بدبخت گروہ ہے۔ جو امامنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کھلے اور جانی دشمن ہیں اور ہمیشہ اپنی پُر ضلالت تحریروں اور تقریروں سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمتِ مرحوم کو قعرِ ضلالت میں دھکیلتے رہتے ہیں اور سلسلہ احمدیہ کی بیخکنی کیلئے دامے۔ درمے۔ قدمے سخنے ہر آن و ہر لحظہ کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ اگرچہ آج تک ایک فرد بشر بھی اس سلسلے کا بال بیکا نہیں کر سکا اور نہ آئیندہ کر سکے گا۔ مگر ہم ان غریبوں کو معذور سمجھتے ہیں انہوں نے اپنے دلوں کی کجی کے باعث شروع ہی میں بہت عجلت کرکے اس سلسلے کے خلاف بحث شروع کر دیا - جہاں تک کہ بعض ابدی جہنمیوں نے کفر کے فتووں پر بھی اپنے مواہیر ثبت کردیں اور اس طرح اپنی ہاویہ کی ابدی سکونت پر مُہر کردی - کاش! اگر یہ حضرات جلدی نہ کرتے اور صبر سے خداوند کریم سے استعانت کرکے صراط مستقیم پر قدم مارتے تو آج مغضوب علیہم کی قوم میں داخل نہ ہوتے۔ مگر

ان اللّٰہ لا یغیر بالقوم حتی یغیروا ما بانفسہم

خیر۔ اِن کو تو جانے دو۔ ان کا ذکر ہی چھوڑ دو۔ ان کو پوچھتا ہی کون ہے۔ مہذب مسلمان بلکہ ساری مہذب دنیا اُن پر لعنت بھیجتی ہے اور خداوند جلّ شانہ اور اس کے پاک فرشتے بھی اُن پر لعنت کرتے ہیں - ہماری اصلی غرض اس مضمون کے لکھنے سے اُن مہذب علماء کو خطاب کرنا ہے۔ جو کچھ عرصہ سے قومی ریفارمروں میں شمار ہونے لگے ہیں۔ اور جو براہ راست یا کسی اور طرح سے سید احمد خان صاحب مرحوم کی صحبت سے مستفیض ہو چکے ہیں اور جن کو دنیاوی تعلیم کی ترویج میں اس گمراہ کا ہاتھ بٹانے کا فخر حاصل ہے۔ ان کی تعداد بہت بڑی ہے اور ہم انشاء اللہ تعالیٰ وقتاً فوقتاً ان میں سے ہر ایک کی نسبت کچھ عرض کرتے رہینگے۔ اور ناظرین بدر کو دکھاتے رہیں گے۔ کہ آیا باوجود دعوے اصلاح کے وہ اسلام کے پاک تمدنی اور دینی اصولوں پر عمل ہی کرتے ہیں یا نہیں لیکن فی الحال ہم دو بزرگوں کے ساتھ کچھ بات چیت کرنی چاہتے ہیں ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔

(۱) خواجہ الطاف حسین حالی پانی پتی - (۲) مولوی نذیر احمد صاحب دہلوی

ہم اس بات کے ماننے کے لئے طیار ہیں۔ کہ ان بزرگوں نے ایک حد تک جیسا کہ دنیاوی ریفارمروں کا قاعدہ ہے ملک میں اصلاح بھی کی ہے اور یہ بھی ہم جانتے ہیں۔ کہ اصلاح کا رنگ ان کی طبیعتوں پر سید احمد خان کی بدولت چڑھا۔ ورنہ بذاتِ خود وہ سادہ مزاج اور دیندار مسلمان تھے۔ مگر افسوس اس کی صحبت نے ان کو دین پر پورے طور سے قائم نہ رہنے دیا۔ اور حُبّ دنیا ان کے اعمال پر غالب آگئی اور ان اصحاب نے اس نیچری مصلح کی بدولت یا یوں کہو کر اس کے ہاتھ پر بیعت کرکے دنیا کو دین پر مقدم کر لیا اور باوجود بڑے عالم متبحر ہونے کے وہ ایک مامور من اللہ کو جو ان کے سامنے بشیر و نذیر بنکر آسمان سے نازل ہُوا۔ پہچان نہ سکے بلکہ ابتک سکتے کے عالم میں ہیں نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن۔ حیران ہیں کہ یہ کیا ہو رہا ہے اپنی آنکھوں سے ایک مُجدّد اور مامور من اللہ کو دیکھ رہے ہیں اور اُس امدادِ غیبی پر جو آسمان اور زمین سے اُس کے حق میں کی جا رہی ہے ٹکٹکی لگائے بیٹھے ہیں۔ مگر مُنہ سے کچھ بول نہیں سکتے وہ اپنے کئے پر پشیمان ہیں اور سید احمد خان اور اس کی زمینی کوششوں کو یاد کر کرکے زبان حال سے کہہ رہے ہیں کہ - مصرع

خود غلط بُود آنچہ ما پنداشتیم

اصل بات یہ ہے۔ کہ انہیں معلوم نہیں تھا۔ کہ اصلاح کے واسطے زمینی آدمیوں کی کوششیں ہمیشہ بے سُود ہوتی ہیں کیا یہ بزرگوار ہمیں بتلا سکتے ہیں کہ عرب کے اُمّی نبی نے جو پاک تبدیلی تیئس سال کے اندر اس جاہل۔ وحشی اور خونخوار ملک میں کر دکھائی وہ (۱) ہزار سید احمد خان۔ دو ہزار (۲) حالی اور تین ہزار (۳) نذیر احمد اور چار ہزار (۴) غلام الثقلین اور پانچ ہزار (۵) عبد القادر اور چھ ہزار (۶) انشاء اللہ اپنی متفقہ کوششوں سے اُتنے ہی یا اس سے دو چند یا سہ چند عرصہ میں کر سکتے ہیں - ہرگز نہیں - سچی اصلاح کیلئے آسمانی آدمیوں کی ضرورت ہوتی ہے اور کامیابی بھی انہیں کو ہوتی ہے۔ جو آسمان سے آتے ہیں نہ اُن کو جو زمین پر خود بخود مُصلح بن کر بیٹھ جاتے ہیں۔ دیکھو پچیس برس سے خدا کا ایک برگزیدہ اور آسمانی مصلح پکار پکار کر خلق خدا کو بتا رہا ہے۔ کہ ترقی کی شاہراہ اس طرف ہے، اور دین کے انوار اس طرف چمکتے ہیں۔ آؤ اس طرف جھکو۔ کہ صراط مستقیم یہی ہے۔ ؎

آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے

لو تمہیں طورِ تسلّی کا بتایا ہم نے

مگر کتنے ہیں۔ جنہوں نے اس منادی کرنے والے کی آواز کو سنا ہاں پچیس سال سے ایک مؤذن آسمان سے نازل ہو کر اس رُوحانی جمعہ کے اندر لوگوں کو نماز جمعہ کے لئے بلا رہا ہے۔ مگر افسوس لوگ بیع کو نہیں چھوڑتے اور جمعہ کی نماز کی طرف سے غافل ہیں۔ آہ! بڑے بڑے سمجھ والوں کی عقلیں بھی یہاں آکر ماری گئی ہیں۔ اور وہ باوجود سب کچھ سمجھنے کے کچھ نہیں سمجھتے۔ بڑے بڑے تیراک اس بھنور میں آگر رہ گئے ہیں اور بڑے بڑے شہسوار اس میدان میں گردنوں کے بل گر پڑے ہیں۔ بڑے بڑے تیر اندازوں کے تیر اس میدان کارزار میں اُلٹ کر انہیں کے مونہوں پر آلگے اور ان کو گھائل اور رُسوا کر دیا۔ عجب ماتا موتی ہو رہی ہے۔ ایک عالم عذاب کے دام میں گرفتار ہے۔ مگر دانہ کی طمع اس کو دام سے باہر نکلنے نہیں دیتی۔

مگر ہم اصل پوائنٹ سے دور جا پڑے ہیں ہاں اول ہم مولانا حالی سے پوچھتے ہیں۔ کہ "مسدس حالی" میں انہوں نے اسلام کی حالت زار پر جو رونا رویا ہے اور "مناجات حالی" میں جو ڈاڑہیں مار کر دعائیں کی ہیں۔ کیا وہ کچھ وقعت رکھتی ہیں۔ یا یُونہی لوگوں کو سنانے کے لئے اُن کے زورِ طبع کا نتیجہ ہیں۔ اور اگر حقیقت میں انہوں نے سوز و دروں کے ساتھ دعائیں کی ہیں۔ تو وہ منظور بھی ہو گئی ہوں گی۔ کیونکہ یہ ناممکن ہے کہ کوئی مومن خشوع خضوع کے ساتھ رب العلمین کی درگاہ میں دعا کرے اور قبول نہ ہو۔ ہم مولانا صاحب کی خدمت میں باادب عرض کرتے ہیں کہ خداوند کریم اور عزیز و حکیم نے ان کی اور بہت سے دیگر مومنوں کی دعائیں سُنکر بنظر ترحم ان کے لئے اسی ملک ہند میں صوبہ پنجاب کے اندر دمشق کے مشرقی منارے پر مسیح موعود کو نازل فرما دیا ہے اور اب یہ ان کا فرض ہے۔ کہ چشم باطن کو کھول کر اُسے دیکھیں یہ مسیح حدیث نبوی ان اللہ یبعث فی ھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا کے مطابق اس چودھویں صدی کے عین سر پر آسمان سے نازل ہُوا ہے - مولانا صاحب۔ آپ کو معلوم ہے۔ کہ اس نے

اگر دجال کو بھی قتل کر دیا ہے اور اس وقت کل دنیا کو زندہ اسلام کے چمکتے ہوئے نوروں سے منور کر رہا ہے۔ اگر آپنے اب تک نہیں دیکھا۔ تو آپ کی حالت پر افسوس ہے ہے کیا "مسدس حالی" کے بندون اور "مناجات حالی" کی دعاؤں کا تقاضا یہ نہین تہا کہ وہ مجدد کبھی کا آگیا ہو۔ ذرا ملاحظہ ہو۔ شعر۔ (مسدس حالی)

نہ دین ہی رہا اور نہ اسلام باقی
اک اسلام کا رہ گیا نام باقی

اور ملاحظہ ہوں مناجات حالی کے مندرجہ ذیل اشعار:-

اے خاصۂ خاصان رُسل وقت دُعا ہے
اُمّت پہ تری آکے عجب وقت پڑا ہے
جو دین کہ اس شان سے نکلا تھا وطن سے
پردیس مین وہ آج غریب الغربا ہے
جس دین سے مدعُو تھے کبھی خسرو کسریٰ
اب قہقہہ زن اُسپہ ہر اک ہرزہ درا ہے
جو تفرقہ اقوام کا آیا تھا مٹانے
خود تفرقہ اس دین مین اب آکے پڑا ہے

.. ..

.. ..

اے سرورِ عالم بِأَبِي أَنْتَ وَ اُمّی
دُنیا پہ ترا لُطف سدا عام رہا ہے
کرحق سے دُعا امت مرحوم کے حق مین
جس کا کہ جہاز آج تباہی مین پڑا ہے
ڈر ہے کہ کہیں نام ہی مٹ جائے نہ اُس کا
مُدّت سے اسے دور زمان میٹ رہا ہے

.. ..

.. ..

ہم نے "مسدس حالی" اور "مناجات حالی" مین سے یہ چند اشعار اس امر کے دکہانے کے لئے نقل کئے ہین۔ کہ مولانا زبان حال و قال سے اس بات کو صریحی طور سے تسلیم کرتے ہین کہ نفس الواقع اس وقت ایک آسمانی مصلح کی ضرورت ہے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے نہایت درد انگیز لہجہ مین التجا کرتے ہین کہ وہ درگاہ خداوندی مین دُعا فرماوین۔ تا وہ اپنے فضل و کرم سے ایک مجدد کو جو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی سی قوت قدسی لے کر دنیا کی اصلاح کے لئے آوے نے الفور بھیجدے مگر اے حُبّ دنیا۔ اور اے سید احمد خان کے

فیض صحبت۔ تمہارا بُرا ہو۔ کہ تم نے شمس العلماء خواجہ الطاف حسین صاحب حالی جیسے بزرگ کی آنکھون پر پردہ ڈالدیا۔ جس مجدد کی خاطر انہون نے رورو کر دعائین کی تھین۔ وہ شان احمدی اور انوار احمدی کو ساتھ لے کر اور کسر صلیب کے کام پر مامور ہو کر اُن کے سامنے آموجود ہوا۔ لیکن اب وہ اُسے دیکھنے سے عاری ہین۔ شاید مسیح ناصری کا حلیہ اولین ان کے یاد ہو۔ اور اب وہ اس قادیانی مسیح کو اُسی حلیہ سے شناخت کرتے ہون۔ لیکن ہم عرض کرتے ہین۔ کہ دو ہزار برس مین وہی حلیہ کیونکر قائم رہ سکتا ہے۔ آخر آسمان کی آب وہوا بھی اپنا اثر رکھتی ہے۔ یہ ناممکن ہے۔ کہ مسیح ناصری اگر وہ آسمان پر چلا گیا تھا اُسی قد و قامت اور اُسی خط و خال کے ساتھ نازل ہو۔ ضرور ہے کہ اس کی ظاہری صورت بلکہ تمام قوے مین تغیر عظیم برپا ہو جاوے بلکہ اس کے تمام کپڑے بھی جن کو وہ بکسون اور بقچیون مین بند کرکے آسمان پر لے گیا تھا۔ اور جو تعداد مین اس قدر تھے۔ کہ انیس ۱۹ سو برس تک کام آوین پھٹ گئے ہون

اس لئے یہ بھی ضرور ہے کہ اگر وہی مسیح ناصری آسمان سے نازل ہو۔ تو وہ ننگے بدن اُترے۔ مگر نہین مسیح ناصری تو انیس سو برس سے محلہ خان یار سری نگر میز ملک کشمیر مین استراحت فرماتے ہین اور اب دنیا مین واپس نہین آسکتے۔ اُن کا انتظار فضول ہے۔ جس مسیح موعود نے آنا تہا وہ آچکا۔ چاہو تو قبول کرو دیکھو۔ جب سورہ جمعہ نازل ہوئی۔ تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے آیت وَ اٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ کی تفسیر کرتے وقت حضرت سلمان فارسی کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا۔ کہ لَوْ كَانَ الْاِيْمَانُ مُعَلَّقاً بِالثُّرَيَّا لَنَالَهُ رَجُلٌ مِنْ اَبْنَاءِ فَارِسَ یعنے ان فارسی لوگون مین سے ایک شخص آخری زمانہ مین جبکہ دنیا مین ضلالت پھیلی ہوئی ہوگی اور ایمان اُٹھ کر ثریا پر چلا گیا ہوگا۔ عہدۂ نبوت پہ سرفراز ہو کر دنیا کی اصلاح پر مامور ہوگا اور انہی نور ایمان کو دنیا مین پھیلاوے گا۔ سو وہ فارسی النسل مُصلح کبھی کا آچکا ہے۔ جن کی آنکھین ہین وہ دیکھتے ہین اور جن کو توفیق نہین ملی۔ وہ دیکھ نہین سکتے۔

نظم

دکھائی آکے عجب آن بان مہدی نے
جتائی خلق کو احمد کی شان مہدی نے
دکہا کے زورِ قلم اور نشانہائے عجیب
ہے رام کر لیا سارا جہان مہدی نے
کہین نہ دین محمد کی آبرو مٹ جائے
ہر ایک آن رکھا یہی دھیان مہدی نے
خطاب احمدؐ و عیسےؑ و آدمؑ و موسیٰؑ
یہ کس نے پایا ہے؟ شاہ جہان مہدی نے
دُعا سے اسکی مُوئے لیکھرام اور ڈوئی
دکہائے کیسے ہی روشن نشان مہدی نے
کوئی یہ پُوچھے کہ دجال کس نے قتل کیا؟
تو صاف کہدو۔ مسیح زمان مہدی نے
مکذبین کا بیڑا ڈبویا ہے کس نے؟
غلام احمد صاحبقران مہدی نے

(از راقم مضمون ہذا)

مولانا حالی اور اُن کے کثیر التعداد ہم مشرب مسلمانون کے ساتھ اس قدر بات چیت کر چکنے کے ہمارا ارادہ شمس العلماء مولوی حافظ نذیر احمد صاحب کے ساتھ دو دو باتین کرنے کا تہا لیکن مضمون لمبا ہوتا جاتا ہے اور ہمین اندیشہ ہے کہ ایڈیٹر صاحب بدر اور اُن کے معزز ناظرین گھبرا نہ جائین۔ اسلئے ہم اس مضمون کو یہین ختم کرتے ہین اور مولانا مذکور یا کسی اور با حمیت مسلمان سے اس کے جواب کی آرزو رکھتے ہین۔

الراقم

خاکسار نعمت اللہ گوہر۔ ہشوری۔ سکول ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان

اطلاع

عاجز راقم آج ۲۔ دسمبر ۱۹۰۶ء کو آریہ سماج کے جلسہ مذاہب کے مختلف لیکچراروں کی تقریرین سُننے کیواسطے لاہور جاتا اور اس اخبار کی روانگی کے دن سے پہلے واپس قادیان مین نہین آسکیگا اس واسطے مفصل رپورٹ جلسہ اب کی انشاء اللہ تعالیٰ اگلے [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

تازہ کردن ایمان بہ تجدید بیعت امام الزمان حضرت مسیح موعود و مہدی مسعودؑ

(از نیاز مند محمد عبد اللہ خان احمدی اسسٹنٹ پروفیسر عربی مہندر کالج پٹیالہ ریاست)

ای ز تو انوارِ نبوت عیان
وی ز تو احکامِ شریعت روان
مغزِ شریعت بحقیقت توئی
مرحلہ پیمائے طریقت توئی
زندگئ عہدِ نبوت ز تست
تازگئ روضۂ ملت ز تست
گوہرِ یکتائے معمّا توئی
دُرِّ درخشندۂ کانِ نبی
عارفِ معارف ز زبانت عیان
بحرِ معانی ز بیانت روان
شانِ محمدؐ ز جبینت شہود
معجزہ یافت ز ذاتت وجود
موردِ الہام خدائے علیم
مہدئ دوران بشانِ کلیم
مُرسلِ حق تابعِ حکمِ نبی
مجمعِ اوصافِ خفی و جلی
عہدۂ مصداقِ کلامِ مبین
صدر نشینِ زمن و آخرین
نیز لیظہرہ خبرت داد باز
غلبۂ دینِ ما بتو بخشید ساز
ذاتِ تو تفسیر بسا آیت ست
گرچہ وجودت ہمہ یک آیت ست
ذاتِ تو خود معجزۂ احمدی
واضح برہان بصدقِ نبی
شانِ رفیعِ تو ہویدا ازین
گفت سلامت ختم المرسلین
حجتِ حق بہرِ زمین آمدی
سلسلۂ دینِ متین آمدی
از سپئے امت چو حصار آمدی
در سوکرِ سنت بکار آمدی
بود تو موعود ز ربِ العباد
رحمِ الٰہی ہمہ رحمت کشاد
وقتِ ضرورت چو تقاضا نمود
قامتِ گامیت فرستاد زود
کرد ترا عیسیٰ مریم خدا
زیب ہمہ بود مہدی ترا
مہدی و عیسیٰ دو صفاتِ عظیم
نیست کسے با تو درینان سہیم
حاملِ این ہر دو صفات آمدی
ذاتِ تو شد محو بذاتِ نبی
نام چہ عجیب شکل نبی دانمت
نیست تعجب کہ نبی خوانمت
تابع و متبوع بیک رنگ شد
طالب و مطلوب ہم آہنگ شد
ذاتِ ترا خواند نبی خود نبی
پاک خبر ہست نہ سترِ خفی
گریۂ شب سوز و گدازِ دلی
مدد رہ موصلے ہمہ دارفتگی
جملہ بہ منہاجِ نبوت ز تو
رونقِ دین گشت دوبالا ازو

باد سلامت ز خدا اے وحید
ایدک اللہ بنصرٍ مزید

قوم پرادر ہمہ با دجل ریو
راہِ مسلمان زدندے چو دیو
حملہ بر اسلام نمودے غوی
کذب تراشیدہ بذاتِ نبی
غلبۂ تثلیث بطغیان رسید
سیفِ دجل بر سرِ ایمان کشید
گشت زمین تنگ بر اہلِ زمین
از دجل و فتنۂ این اہلِ کین
نیز درِ طعن بہ اسلام باز
کرد ہنودان ز رہِ عجب و ناز
سب و شتم چند کہ نشمردہ بہ
جور و ستم چند کہ نسپردہ بہ
حملہ بر اسلام فشاندند این
شور بر افتاد بعرشِ برین
چونکہ بمیدانِ وغا آمدی
زیبِ تنت کردہ لباسِ نبی
جملگی کفار نمودند پشت
پشت دگر پشت دگر پشت پشت
جملہ سلاح پیشِ تو انداختند
تاب بیک حملۂ تو باختند
دفترِ ایشاں ہمہ شد گاؤ خورد
باد سفینہ ہمہ ایشان ببرد
کارِ تو این کارِ یداللہی ست
دستِ تو دستِ اسداللہی ست
باکہ خبر نیست بآتھم چہ رفت
حملۂ صدقت نہ دماغش شکست؟
ہست خبردار ازین کہ و مہ
خائف و ترساں چو شدے دہ بدہ
لطمۂ اخفائے شہادت بخورد
غضبِ الٰہیش گرفت و بمرد
لیکھوئے بدبخت چو از بد دلی
کرد زبان باز بطعنِ نبی
پہلوئے او تیرِ دعایت درید
روحِ پلیدش بجہنم رسید
آنچہ بجھونی و ڈوئی رسید
جملہ عیان ست و ہویدا پدید
باز سعید راہِ سفاہت رود
لعنتِ ابدی پئے خودے خرد
وقت ہماں ست کہ دستِ دعا
جملہ کشائید بربِ الورٰے
کبر و منی ترک کنند عزّ و ناز
ساز کنند ساز ز عجز و نیاز
توبہ کنند توبہ ز گفتارِ بد
عفو بخواہند ز ربِ الصمد
باز با خلاص غلامت شوند
تاکہ شود رتبتِ ایشان بلند
مظہرِ اسرارِ محمدؐ توئی
مطلعِ انوارِ محمدؐ توئی
کشتئ نوح ست وجودت ز حق
ذاتِ تو حق است ظہورت ز حق
وہ چہ خوشا بخت کہ بگزید این
صاف رمیدہ ز رہِ کبر و کین

باد سلامت ز خدا اے وحید
ایدک اللہ بنصرٍ جدید

قطعہ بند

راستی و صدق و صلاح و سداد
آشتی و صلح و وفا و وداد
خشیتِ حق خدمتِ دینِ متین
ذکرِ خدا درسِ کلامِ مبین
سادگی و حسنِ [illegible] و دعا
رشد و ہدایت پئے خلقِ خدا
کثرتِ سجدات خشوع و خضوع
بہرِ مہمات الی اللہ رجوع

دستِ دعا بہرِ غلامت کشا
تا رہد از نکبتِ ہر دو سرا
ہست دعائیت پئے این بندہ بس
بعد ازین ہیچ ندارم ہوس

فضلِ خدا باد بحالم شمول
گر شود این عرض بحضرت قبول

حاشیہ بر سان بساطِ عظیم
زلہ ربایانِ ز خوانِ کریم

[illegible]

احباب توجہ فرماویں

صدر انجمن احمدیہ کے اس ارشاد کی تعمیل میں کہ آیندہ ہر ایک خریدار رسالہ ریویو آف ریلیجنز پیشگی چندہ ادا کیا کرے۔ میں نے بڑی خوشی سے اپنا چندہ ۱۲ بابت ۱۹۰۸ء ارسال کر دیا ہے اور انشاء اللہ العزیز انہی دنوں میں اعانت ریویو میں بھی کچھ روپیہ روانہ کیا جاویگا۔ امید کہ دیگر احباب بھی بڑی خوشی اور انشراح صدر سے اپنا اپنا چندہ پیشگی ادا کر کے ثواب حاصل کریں گے اور نیز حسب توفیق اعانت ریویو میں ہر ایک بھائی حصہ لیگا کیونکہ بلاد یورپ و امریکہ وغیرہ میں حجت اسلام پوری کرنے والا اور اسلام کا اصلی درخشندہ چہرہ دکھلانے والا سوائے اس رسالہ کے اور کوئی نہیں اس لئے ہمارا اہم اور ضروری فرض ہے کہ اس رسالہ کی جہاں تک ہماری استطاعت ہے روپیہ سے امداد کریں تاکہ کثرت کے ساتھ بلاد غربیہ میں اس کی اشاعت ہو اور تثلیثی اور دیگر عقائد شرک رکھنے والے مگر فطرتی سعید روحیں خدا کے دین میں داخل ہوں۔ اس موقعہ پر حضرت اقدس کا یہ شعر یاد دلاتا ہوں۔ ؎

بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضہ ملت شود پیدا

واقعی دنیا میں روحانی انقلاب عظیم اس رسالہ کے ذریعہ ظہور پذیر ہونے والا ہے۔ انشاء اللہ العزیز۔ دیگر قوم کے افراد کا فرض ہے کہ حضرت اقدس کے ارشاد کی جو دس ہزار خریدار بہم پہنچانے کے بارہ میں ہے۔ تعمیل کریں اور اگر کوشش کما حقہ کی جاوے۔ تو دس ہزار سے زیادہ خریدار پیدا ہو جانا بھی کوئی بڑی بات نہیں کیونکہ بفضل خدا اب لاکھوں تک اس جماعت کی تعداد ہو چکی ہے اور اس میں روز افزوں ترقی ہو رہی ہے صرف ہمت درکار ہے۔ پھر انشاء اللہ کوئی مشکل نہیں۔ کسی نے سچ کہا ہے۔ ؎

بہر کارے کہ ہمت بستہ گردد
اگر خارے بود گلدستہ گردد

سو بھائیو۔ یہ وقت غفلت کا نہیں بلکہ عزم اور ہمت دکھلانے کا وقت ہے۔ دنیا کے ننگ و ناموس کے کاموں میں گھر بار تک لٹا دینے کو تیار ہو جاتے ہیں مگر اللہ کے راہ میں روپیہ خرچ کرنے سے دریغ کرتے ہیں۔ اشاعت اور تبلیغ دین کے کاموں میں سرگرمی کر حصہ لینے والے بنو اور اس وقت کی قدر کرو۔ کہ پھر یہ وقت ہاتھ نہیں آنے کا۔ خدا کے مرسل کے احکام کی تعمیل اپنا فرض سمجھو پھر یقیناً خدا کو خوش کر لوگے اور فائز المرام ہو کر دنیا سے رخصت ہوگے ایک وہ وقت تھا کہ خدا کے بندوں نے دین کیلئے جانیں بھی قربان کر دیں اور اگر ہم مالوں کو اسکی راہ میں خرچ کرنے سے دریغ کریں تو کس قدر افسوس کی بات ہوگی۔ جو لوگ مال سے پیار کر کے صرف اس جمع کرنے کی فکر میں رہتے ہیں اور انفاق فی سبیل اللہ نہیں کرتے ان کے لئے سخت وعید ہے۔ آخر مال کو جلدی چھوڑ جاوینگے اور پھر سوائے حسرت اور عذاب کے کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ

سو اللہ تعالیٰ سب بھائیوں کو اس وعید سے بچاوے اور توفیق دیوے کہ اللہ کی راہ میں حسب استطاعت خرچ کرنے سے دریغ نہ کریں۔ خدمت دین کے کاموں میں بڑھ بڑھ کر حصہ لیویں اور اپنی ہمت کا انتہائی نقطہ دین ہی کو بناویں اور دنیا میں نیک نمونہ اور پاکیزگی پھیلانے والے بنیں۔ آمین ثم آمین

خاکپائے حضرت مسیح الزمان ہدایت اللہ سکرٹری انجمن احمدیہ از گجرات ۲۲ نومبر ۱۹۰۸ء

بدر میں خبریں ہونی چاہئیں

حضرت مفتی صاحب آپ کے استفسار کے جواب میں عرض ہے۔ کہ بدر میں واقعی خبریں ہونی ضروری ہیں اس سے یہ فائدہ ہوگا۔ کہ جو صاحب دنیاوی خبروں کے واسطے دوسرے اخبار خریدتے ہیں وہ ان کو بند کر کے بدر سے ہی یہ فائدہ حاصل کر سکتے ہیں گویا اس سے دونوں فائدے دینی اور دنیاوی حاصل ہو جاوینگے۔ کم از کم ایک ورق اس کام کے لئے آپ علیحدہ کریں اگر موجودہ صفحات میں گنجائش نہ ہو۔ تو خفیف سی قیمت اخبار بڑھا کر ایک ورق زیادہ کر سکتے ہیں۔ آیندہ اختیار رہے۔

خاکسار ہدایت اللہ گجرات

قحط سالی میں حالت غربا

ناظرین میرے مضمون میں غربا سے مراد سفید پوش کی ہے ایام قحط میں سب سے زیادہ مصیبتیں سفید پوشوں کو اٹھانی پڑتی ہیں اور ان کے مقابلہ میں فقیر اور منگتے اچھی حالتیں اوقات بسری کرتے ہیں تمام دن بازاروں۔ گلیوں میں ہاتھ پسارے خدا کا واسطہ ڈالکر پیسے جمع کرتے پھرتے ہیں اور راہ روؤں پر ترس کھا کر پیسہ کپڑا روٹی دیدیتے ہیں مگر جو بیچارے سفید پوشوں پر گذرتی ہے اس کو سوائے خداوند پاک کے اور کوئی دوسرا ان کا ہمسایہ بھی نہیں جانتا جو لوگ دس پندرہ بیس پچیس روپے تنخواہ پاتے ہیں ان کی حالت ان ایام میں زیادہ تر قابل رحم ہے اسقدر قلیل تنخواہ کے پاتے ہوئے ذرا خیال کرنا چاہیئے کہ وہ اپنے کنبے کی کیسے پرورش کرتے ہونگے ماں باپ بھائی بہنوں۔ بچوں کی پرورش وہ بیچارے کس طرح کرتے ہونگے انکو کھانا کپڑے کس مصیبت سے دیتے ہونگے غرضیکہ ان کے گذارہ کرنیکی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی اور لطف یہ کہ انہی کیطرف سے حکام اور رؤسا قطعی بیخبر ہیں حالانکہ سب سے ضروری اور لازمی انہی کی پرورش کرنا ہے جبکہ یہ لوگ جو عزت کا ٹکڑا غنیمت سمجھتے ہیں اگر اپنی مستورات کا زیور رہن نہ کھیں اور قرضہ نہ اٹھائیں تو چند دنوں میں مر جائیں اسلئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ سرکار ان لوگوں کی خبرگیری کا بندوبست کرے۔ ہندوستان میں کروڑہا لوگ سفید پوش ہیں مگر قحط اور وبا انہی کو وبال جان ہو رہی ہیں انہی میں اموات کا درجہ زیادہ ہے اور انہی میں لوگ تنگدست ہو کر عیسائی ہو جاتے ہیں پس اگر اللہ نہیں تو کم از کم رؤسا اور والیان ریاست کو چاہیئے کہ ایسے لوگوں کی دستگیری کریں اور انکو بچاویں آج کوئی ہی شہر ہندوستان میں ایسا ہوگا جہاں کے متوسط حال لوگ اچھی حالتیں ہوں۔ امدادی کام جاری کر کے سفید پوشوں کو اگر ان پر لگایا جاوے تو اچھا ہو مگر سب سے اول یہ دیکھنا ضروری ہے کہ ایسے سفید پوشوں کیلئے کس قسم کا کام جاری کیا جاوے جو ان کی حیثیت کے شایان ہو ایسے لوگوں کو معزز کام ملنے چاہئیں نہ کہ نہر کی کھدائی یا تالاب کی کھدائی پر لگا دیا جاوے۔ اگر حکام ذرا بھی توجہ کریں۔ تو یہ قحط سالی فارغ البالی سے ساتھ بدل جاویگی۔ آجکل تمام شہروں میں ایک ہی سی دہائی برس رہی ہے اور اندھیر چھایا ہوا ہے۔ ایک تو روپے کی قلت، دوسرے غلہ نایاب۔ پس گذارہ ہو تو کیسے ہو۔ تیسری طرف ٹیکسوں کی زیر باری۔ ایک طرف تو سرکار عالیہ کہتی ہے کہ لوگوں سے ٹیکس زیادہ مت وصول کرو۔ اور برعکس اس کے دوسری طرف جو حکام ٹیکس بڑھاتے ہیں ان کو سرکار عالیہ نقد انعام و اکرام سے مالا مال کرتی ہے۔ پھر بھلا کوئی کیسے کہہ سکتا ہے کہ سرکار جو کہتی ہے۔ سچ ہی کہتی ہے اس طرح سے رعایا کا ناک میں دم آ رہا ہے۔ ولایت کے مالکان ہند گورنمنٹ پر زور ڈالتے ہیں کہ ہندوستان کو فری ٹریڈ سے اور بھی کمزور کرو۔ حالانکہ یہ ایسا نازک وقت تھا کہ اگر ایسے وقت گورنمنٹ آف انڈیا غلہ کی برآمد قطعی بند کر دیتی تو مناسب تھا کہ غریب سفید پوش بھی پل جاتے۔ سرکار اور حکام کو ضرور اس معاملہ پر توجہ کرنی چاہیئے۔ ورنہ بھارت غارت ہو جائے گا۔ جو کہ ہو بھی رہا ہے۔ (اخبار عام)

مبارک اور دعا

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے جناب رسالدار محمد ایوب خان صاحب کو تیسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ مولود مسعود کی درازی عمر و صحت اور اسلامی خادم بننے کے واسطے دعا کریں۔

خاکسار فخر الدین احمدی

بدر ہفتہ مین دوبار کیا جاوے

محمد افضل مرحوم سنے افریقہ کی عمدہ ملازمت ترک کرکے قادیان کی سکونت اختیار کی تہی ۔ چونکہ یہان رہنے کے سلئے کوئی نہ کوئی کام کرنا ضروری تہا جس سے قوت لایموت حاصل ہوجائے اس خیال سے اس نے ایک اخبار القادیان نام جاری کیا ۔ شاید ایک ہی پرچہ نکلا تہا کہ اس کا نام حضرت صاحب کے حکم سے البدر ہوگیا ۔

بباعث مالی مشکلات کے و نیز ایک اور اخبار کی موجودگی کے یہ خیال ہوتا تہا کہ یہ چراغ سحری ہے ۔ مگر واہ رے اسکی ہمت گاہ بگاہ فاقہ تک نوبت بھی پہونچگئی مگر وہ اپنی دھن مین ہی لگا رہا ۔ آخرکار مالی مجبوریون سے مجبور ہوکر اس نے میان معراج الدین عمر صاحب سے روپیہ لیا اور کام چلایا ۔ قضارا مرحوم فوت ہوگیا اور میان صاحب مذکور کو بعوض صرف کثیر کے قریباً اخبار کا نام ہی ملا ۔ اس کے بعد اخبار مذکور جناب مفتی محمد صادق صاحب ہیڈماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام جیسے قابل قدر بزرگ کی زیر ایڈیٹری شائع ہونے لگا اور جناب ممدوح کی خدمات مدرسہ سے حسب الارشاد حضرت صاحب بدر مین منتقل کردی گئین اور آپ کو مبلغ پچاس روپے ملنے لگے جو مفتی صاحب کی لیاقت سے کم تھے مگر اخبار کی حالت سے زیادہ تھے ۔ اس پر بھی مالک کو ہمیشہ اپنی گرہ سے ڈالنا پڑتا تہا ۔ چونکہ اس کا اجرا محض ابتغاءً لمرضات کے لئے تہا ۔ سو خداتعالے نے نہ صرف اس کو ضائع ہونے سے بچا یا بلکہ نمایان ترقی عطا کی ۔

جب اخبار جناب مفتی صاحب کے ہاتھ مین آیا اس وقت اس کی اشاعت قریباً ۵۰۰ کے تھی اور اب خدا کے فضل سے ۱۳۰۰ ہے ۔ گو ابھی تک مالک نے اس سے مالی فائدہ نہین اٹھایا ۔ مگر اس سال مالک سے کچھہ نہین لیا گیا اور اخبار نے اپنی مدد آپ کی ہے ۔ اخبار کی خوبی مضامین کی نسبت کچھہ لکھنا گویا لقمان را حکمت آموختن ہے ۔ اس کی اشاعت خود اس کے لئے عمدہ سارٹیفکیٹ ہے ۔ عرصہ سے میرا خیال تہا اور ہے ۔ کہ اخبار بدر ہفتہ مین دوبار کر دیا جائے اور اس کا ذکر مین نے پروپرائیٹر و ایڈیٹر سے کئی بار کیا ۔

اب قوم کے سامنے اس کو پیش کرتا ہون ۔ کہ ایسا وقت پر نکلنے والا بابرکت پرچہ بدر اگر ہفتہ مین دوبار طلوع ہوا کرے ۔ تو قوم کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے نہایت ہی مفید ثابت ہوگا ۔ اس کی دو صورتین میرے خیال مین آئی ہین ۔

(۱) یہ کہ ہر ایک خریدار اس کا عزم بالجزم کرکے اسپر عملدرآمد شروع کردے اور وہ یہ کہ ایک نیا خریدار بہم پہونچا دیگا ۔ اگر قوم نے توجہ کی ۔ تو جنوری ۱۹۰۸ء سے ہی ۲۶۰۰ خریدار ہوجائین گے ۔ جب خریدار بہم پہونچگئے تو اسی قیمت پر ہفتہ مین دوبار ہوسکتا ہے ۔ اور اس حساب سے موجودہ ہفتہ وار اخبار ایک روپیہ آٹھ آنہ پر پڑا ۔

۲ - تمام خریداران اس امر کی اجازت دین کہ ان کے نام مبلغ صہ روپیہ کا وی پی کیا جائے ۔ اس صورت مین دو روپیہ کے اضافہ کے ساتھ اخبار ہفتہ مین دوبار ان کو ملا کریگا ۔ وهذا ماكنا نبغ ۔

اور مین امید کرتا ہون کہ مالک اس کو دینی کام خیال کرکے جیساکہ انہون نے گذشتہ سالون مین کیا ہے ۔ دو سال تک فائدہ کے متوقع نہ رہین ۔ اگر خدا ہے اور ضرور ہے تو ان کی نیکی کو کبھی ضائع نہین کرے گا ۔

اور اس جہان مین اس کا بہتر ثمرہ ان کو دیگا ۔ ز بذل مال در راہش کسے مفلس نشد گردد ۔

امید ہے کہ مالک و اڈیٹر جو مجھہ سے تعلق محبت و یگانگت رکھتے ہین ۔ میری التماس کو قبول کرین گے ۔ اب قوم کی طرف دیکھنا ہے ۔ کہ وہ کہان تک اس پر توجہ کرتی ہے خدا کرے ۔ کہ شروع سال سے بدر دوبار نکلنا شروع ہوجاوے جو لوگ اس اخبار کے حالات سے علم رکھتے ہین ۔ انہین بخوبی علم ہے ۔ کہ اس کا دفتر و مطبع کرایہ کے مکان مین ہے باوجودیکہ مالک کی زمین نہایت ہی عمدہ جگہ پر ہے ۔ مگر بباعث کمی روپیہ کے خام مکان بھی بنوا نہین سکتا ۔ اس کی دو وجہ ہین ۔

(۱) اول اس کی قیمت بہت کم ہے ۔

(۲) وہ ایسے اشتہارات قطعاً نہین لیتا ۔ جن کی نسبت یہ خیال ہو کہ ان مین مبالغہ آمیزی و ابلہ فریبی سے کام لیا گیا ہے اور جو لیتا ہے اس کو کمیٹی کے اجلاس مین پیش کرکے بعد منظوری کے چھاپتا ہے ۔ مین دور کیون جاؤن گھر کا واقعہ ہے کہ حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسےٰ جو مالک اخبار کے بھتیجے ہین ۔ انہون نے اپنی ادویہ کی اشتہار کی کاپی لکھوا کر میرے ہاتھ بھجوادی ۔ تاکہ اس کو چھاپ دیا جائے ۔ ابھی تک وہ معرض التوا مین ہی پڑی ہے ۔ جب گھر والون کے ساتھ اس اخبار کا یہ معاملہ ہے ۔ تو قیاس کرلین ۔ کہ دوسرون کے ساتھ کیسا ہوگا ۔ آجکل اشتہارون نے طوفان بے تمیزی مچا رکھا ہے اور قریباً ہر ایک اشتہاری هل من مبارز کی کہہ کر میدان مین نکل آیا ہے اور ہمچو من دیگرے نیست کا ڈنکا بجا رہا ہے ۔ صاحب الغرض مجنون ہوتے ہین ۔ ڈوبتے کو تنکے کا سہارا الفاظون کی خوبصورتی سے ان کے منہہ مین پانی بھر آتا ہے اور خیال ہوتا ہے ۔ کہ اس سے مدعا حاصل ہوجائے مگر جب تجربہ اس کے خلاف شہادت دیتا ہے ۔ تو دل خودبخود بول اٹھتا ہے ۔ غلط بود ہر آنچہ ما پنداشتیم ۔ اس خرابی کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے ۔ کہ لوگ سچون سے بدظن ہوجاتے ہین ۔ اور بہت سے سچون کی اس سے حق تلفی ہوجاتی ہے ۔ اسی اصول پر یہ اخبار ان لوگون کا اشتہار لیتا ہے ۔ جن کی نسبت ان کو پرسنل طور سے واقفیت ہو ۔ کیونکہ چند پیسون کی خاطر اگر ایسا کیا جائے تو اس کے مشن و اصول اجرا کے خلاف ہے ۔ اور قرآن اقدس کی اس آیت کے ذیل مین آتا ہے ۔ لم تقولون ما لا تفعلون ۔ ایسے اشتہارات چونکہ نہین لئے جاتے ۔ اس لئے اخبار گران پڑتا ہے ۔ دیگر اخبارات جو بلا پابندی شرائط مذکورہ کے کثرت سے اشتہارات لیتے ہین اس سے ان کو بہت آمدنی ہوتی ہے اور بہت سا خرچ اشتہارات نکال لیتے ہین اور اخبار قریباً مفت پڑ جاتا ہے ۔ بدین وجہ اخبار نہایت ارزان قیمت پر دیا جاتا ہے ۔ کچھہ تو تمام دنیاوی حالات کے سبب اور کچھہ کم قیمتی کے سبب خریدار بہت بن جاتے ہین ۔ بعض کثیر الاشاعت اخبار مفت ضخیم کتابین بھی خریدارون کو دیتے ہین ۔ یہ باتین مالک و ایڈیٹر کے دل پر ضرور کانٹے کی طرح چبھتی ہون گی ۔ مگر کیا کرین ۔ ہمدردی کے تمام پہلوؤن کو مدنظر رکھہ کر اپنے اصولون کو چھوڑ نہین سکتے ۔ ورنہ دیگر اخبارات کو کوئی چھو منتر تو نہین آتا ۔ کہ جس سے ایسی ارزانی کردی ہے ۔ اور نیز پادر رجع یا پادریون کی طرح اس کے پاس کوئی فنڈ ہے کہ کلکتہ کے عیسائی پرچہ اپی فینی کیطرح ٹکٹ گھر سے لگا کر اخبار مفت بھیجا کرے ۔ اے ناظرین بدر اپنے اس قومی آرگن کی مدد کرنا اور اس کو ترقی پر پہچانا آپکا فرض ہونا چاہئیے اس لئے مین نے اس کی مختصر سی ہسٹری لکھی ہے تاکہ اس سے اعلیٰ درجہ کی ہمدردی پیدا ہو اور بدر کی روشنی آپ تک ہفتہ مین دوبار پہنچ سکے اور یہ وقت ہے اے ہمدردان و زندہ دلان قوم زندہ دلی کی جیب مین ہاتھ ڈالکر ثبوت دینے کا اگر ذراسی توجہ آپ کی ہوگی ۔ تو یہ ينفع الناس کا پودا پھل پھول لاکر فیمکث فی الارض کا عمدہ نمونہ ہوگا پس یا تو آپ ایک ایک نیا خریدار دین یا دو روپیہ کا اضافہ منظور فرمادین تاکہ اخبار ہفتہ مین دوبار ہو جاوے - آمین - الٰہی آمین

انبیاء میں خبریں ہوں

جناب ایڈیٹر صاحب تسلیم۔ مفصلہ ذیل چند سطور کو اگر آپ مناسب خیال فرماویں تو اخبار بدر کے کسی گوشہ میں جگہ دے کر مشکور فرماویں۔

میں اخبار بدر اور الحکم کو بڑی غور و خوض سے پڑھا کرتا ہوں اور اس کے ہر ایک مضمون کو بڑی سرگرمی سے دیکھتا ہوں خاص کر کلمات طیبات حضرت اقدس دوبارہ سہ بارہ پڑھتا ہوں اور بعد ازاں گھر کے لوگوں کو بھی سناتا ہوں۔ میرا ہر دو پرچوں سے ایسا انس ہو گیا ہے جو احاطہ تحریر سے باہر ہے۔ کیوں نہ ہو۔ ہر تازہ اخبار نئی نئی خبروں اور تازہ نشانوں کا مجموعہ ہوتا ہے۔ کون ہے جو خدا کی باتیں سنتا ہے۔ مگر وہ جو ان اخبارات کا مطالعہ کرتے ہیں۔ میں مورخہ ۲۱ نومبر بدر سنہ رواں کے مطالعہ سے بہت خوش ہوا۔ جس میں مولوی ابو سعید صاحب عرب قادیان سے ایک تجویز پیش کی ہے۔ وہ بہت مناسب اور [illegible]۔ میری اصلاح میں ابھی [illegible] کے ساتھ [illegible] کا [illegible] ضروری ہے۔ [illegible] احمدی [illegible] کی بہت [illegible] ہو جاویں گی۔ والسلام

[illegible] سوز نگ روڈ بلوچستان

رکھ لکھوال میں احمدیوں کی تلاش

میں کچھ عرصہ سے آبادی جدید رکھ لکھوال ضلع لاہور میں رہتا ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ اس کے گرد و اطراف میں دیگر مواضع میں جو احمدی احباب رہتے ہیں ان سے واقفیت حاصل کروں۔ لہذا گذارش ہے کہ براہ مہربانی تمام احباب جو رکھ لکھوال کے قریب تین تین چار چار کوس کے فاصلہ پر رہتے ہیں وہ رکھ لکھوال میں تشریف لا کر مجھ سے ملیں یا اپنے پتہ نشان سے مجھے مطلع فرماویں۔ تاکہ مل کر یہاں ایک باضابطہ انجمن احمدیہ قائم کی جاوے۔ جو کہ انجمن احمدیہ ضلع لاہور کے ماتحت ہو۔ جس کے باعث تمام احباب احمدیہ کو باہمی ملاقات سے دینی و دنیاوی امور میں استفادہ کا موقعہ ملتا رہے۔ اور نیز ضرورت کے وقت ایک دوسرے کی امداد کر سکیں۔

مولوی محمد نمبر دار رکھ لکھوال - ۲۶ نومبر ۱۹۰۷ء

شیخ عبد اللہ کویلیم اور ہندوستان

حاجی ریاض الدین احمد صاحب نے شیخ الاسلام برٹش جزائر عبد اللہ کویلیم کو ہندوستان مدعو کیا تھا۔ اس کے جواب میں شیخ الاسلام موصوف نے جو چٹھی بھیجی ہے وہ غالباً دلچسپی سے پڑھی جاوے گی اور وہ یہ ہے۔ میرا موجودہ ارادہ یہ ہے کہ انشاء اللہ العزیز آئندہ سال ۱۹۰۸ء و مطابق ۱۳۲۶ھ مکہ جاؤں اگر ممکن ہوا تو پہلے قسطنطنیہ جا کر سلطان المعظم کا شرف نیاز حاصل کروں گا۔ وہاں سے سیزا امیر کے ہمراہ براہ بیروت دمشق پھر بذریعہ حجاز ریلوے جو جلالت مآب کی شان دار یادگار اور ان کے حب اسلامی کا گراں قدر نمونہ ہے مدینہ تک سفر کروں گا۔ بعدہ مکہ جاؤنگا۔ اس مقدس و خوشگوار سفر کی تکمیل پر اگر ممکن ہوا کہ میں اور کچھ عرصہ تک سفر میں رہ سکوں اور ہندوستان میں میرے لیکچروں کے لئے جلسوں وغیرہ کے انعقاد کا مناسب انتظام ہو گیا تو مجھے ہندوستان آنے وہاں کے مسلمان بھائیوں سے شناسائی حاصل کرنے اور بڑے بڑے شہروں میں لیکچر دینے سے نہایت مسرت ہوگی اس قسم کے دورہ کو کامیاب بنانے کے لئے ہندوستان کی اسلامی انجمنوں پر لازم ہے کہ وہ جلسوں وغیرہ کے انتظام اور اہتمام کے لئے کمیٹیاں بنائیں۔ میرے خیال میں مناسب ہو گا کہ سفری وعظ کا افتتاح بمبئی سے شروع کیا جاوے جہاں سے دیگر مقامات میں پہونچکر اس مقدس کام کو انجام دینے کی کوشش کی جاویگی اس سفر کے متعلق تمام امور بکمال احتیاط طے ہو جانے لازم ہیں میں کسی ملکی مقصد یا پولیٹیکل مشن پر ہندوستان نہیں آتا۔ میں سوائے اسلام کے کوئی پولیٹیکل مضمون نہیں جانتا مقدس ابدی اور لازوال کتاب قرآن مجید میں لکھا ہے کہ سچے ایمان والے آپس میں بھائی ہیں۔ اگر میں ہندوستان آؤں گا تو بحیثیت ایک مسلمان کے آؤنگا اور جو اپنے دوسرے ہم مذہب بھائیوں کے پاس جائے۔ مجوزہ سفر ہند کے متعلق میں ہندوستان کے مسلمان بھائیوں کی تحریکوں اور تجویزوں کو نہایت خوشی سے پڑھوں گا۔ (سلطان الاخبار)

قبول اسلام

اخبار "تازہ حیات" لکھتا ہے کہ روس کے ایک قصبہ میں ایماندار کہتے ہیں روسیوں کے ۴۰ خاندانوں نے مذہب اسلام قبول کر لیا ہے اور انہوں نے اپنے پادری کو قصبہ سے نکال دیا ہے اور شہنشاہ روس کی خدمت میں ایک درخواست اس مضمون کی بھیجی ہے کہ ان کیلئے ایک مدرسہ اس قصبہ میں قائم کیا جاوے۔ خوشی کی بات ہے کہ ان نومسلموں کی درخواست منظور ہو گئی ہے (سلطان الاخبار)

علوی نظارہ

لکھنؤ میں ۱۵ ماہ حال کی سہ پہر کو نجوم کے متعلق ایک نئی بات دیکھی گئی۔ کہ عطارد کرہ آفتاب پر ہوتا ہوا گذرا۔ مسٹر ریگ اور چند کل عطائی منجموں نے یہ کیفیت دیکھی۔ ایک سفید چادر پر آفتاب کا عکس جو ڈالا گیا۔ تو عطارد گزرتا ہوا صاف دکھائی دیا۔ چار بجے ایک منٹ شام کو اس ستارہ کا دور شروع ہوا تھا اور ایک پل میں وہ آفتاب پر آگیا اور گزرتا رہا تاآنکہ آفتاب اس قدر نیچا ہو گیا۔ کہ معلوم نہ ہوتا تھا اس کے علاوہ لوگوں نے دیکھا کہ آفتاب میں بڑے بڑے طوفان اٹھ رہے ہیں۔ جن کے باعث سے ہندوستان کے اس حصہ میں پانی برسنے کی کچھ توقع نہیں پائی جاتی۔ یہ اتنے بڑے بڑے طوفان ہیں۔ کہ اگر کرہ زمین ان میں گر پڑے تو جس طرح پروانہ شمع کے پاس ہو کر خاک ہو جاتا ہے اسی طرح کرہ ارض خاک ہو جاوے۔ پس ان طوفانوں کا زمین اور دوسرے ستاروں پر بہت ہی بڑا اثر ہوتا ہو گا۔ اگر آفتاب کے طوفان کے حوالے میں عطارد کو گذرتے ہوئے دیکھتے تو بہت ہی دلچسپ ہوتا۔ یہ تو یہاں سے دیکھنا ممکن نہ تھا۔ (نقل)

ایک عجیب واقعہ

حضرت امام ہمام علیکم الوف الصلوٰۃ والسلام غفرہ اللہ۔ حضور کی دعا و یاد آوری کا محتاج ہوں۔ ہمارے علاقہ چنگا میں مورخہ ۲۷ اکتوبر کو دن میں علی رؤس الاشہاد آسمان پر ایک قسم کا سفید مادہ ابریشم جیسا وادیوں اور میدانوں میں بہت برسا ہے بعض یک جا اکٹھا اور بعض ایک دو گز لمبا سوت جیسا ہے۔ ہاتھ میں لیتے ہی میلا ہو جاتا ہے۔ اگر امر عالی ہو۔ تو نمونہ ارسال خدمت کروں عجائبات قدرت۔

الراقم
خاکسار محمد فضل احمدی - چنگوی

دعا

میرا لڑکا جس کی عمر ۳ ماہ کی ہے بیمار ہو گیا ہے لہذا احباب سے درخواست دعا ہے۔

۲۔ عبد الغنی صاحب کنجاہ ضلع گوجرات والے احباب سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ان کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ گذشتہ گناہوں کو معاف کرے اور آئندہ اعمال صالح کی توفیق عطا کرے۔

زلزلوں کے فوائد

کچھ شک نہیں کہ خدا کی مخلوق میں انسان اگرچہ نہایت عقلمند ہے لیکن طاقت کے اعتبار سے نہ صرف دیگر مخلوق ہی کے مقابلہ میں بلکہ نیچر کی طاقتوں کے مقابلہ میں بہت کمزور ہے۔ مثلاً آندھی پانی اور زلزلہ کے مقابلہ میں اس کا بالکل بس نہیں چلتا یہ طاقتیں اور نیز دیگر طاقتیں انسان کے زور و ہمت اور کاموں کو ذرا سی دیر میں درہم برہم اور تباہ کر دیتی ہیں ہم ان طاقتوں میں سے سردست زلزلہ کی بابت کچھ بیان کرتے ہیں اور اس کے نقصان دہ اور مفید ہونے کے متعلق کچھ اسباب پیش کریں گے۔

بظاہر زلزلہ ایک نہایت خوفناک اور بڑا بربادی پھیلانے والا قدرتی منظر ہے لیکن اس طریقہ میں وہ بے حد مفید ہے عام طور پر لوگ اس کی تباہ کن طاقت ہی کے مقر ہوتے ہیں اور اس کی فیض رسانی کا کچھ بھی خیال و لحاظ نہیں کرتے اس کا اصلی سبب یہ ہے۔ کہ وہ فیض رسانی سے بالکل ناواقف ہوتے ہیں۔ جو جو فوائد زلزلوں سے ظہور میں آتے ہیں۔ وہ یہ ہیں۔ کہ اگر قدیم زمانوں میں زلزلے نہ آتے تو روئے زمین پر کسی جاندار مخلوق کا نام و نشان تک باقی نہ رہتا۔ مزید براں انسان کی عمر ایک خاص مدت کی ہو جاتی وغیرہ وغیرہ۔

اگر اس زمانہ میں جس کے حالات ہمیں از روئے علم الارض معلوم نہیں ہوئے زمین کا وجود ہوتا تو وہ سمندر کے پانی میں غرق ہوتی۔ اگر زمین دوز حرارت زور نہ لگاتی تو زمین پانی سے نکل کر باہر نہ آسکتی۔ پس جب زمین دوز بڑی حرارت نے زور لگایا۔ اور اس کے ذریعہ سے زمین کی سطح میں تحریک ہوئی تو زمین اوپر اٹھتے اٹھتے پانی سے بالکل باہر نکل آئی۔

خشکی کا سب سے زبردست دشمن پانی ہے اور زمین یعنی خشکی کو دو طریقوں میں تباہ کرتی ہے۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ سمندر کی لہریں ساحل سے ٹکرا ٹکرا کر زمین کو بہا لے جاتی ہیں۔ یہ عمل بہت ہی سست معلوم ہوتا ہے کیونکہ اگرچہ وہ واقع ہوتا اور جاری رہتا ہے۔ لیکن ہر ایک لمحوں کی ساخت میں کسی قسم کا کوئی نقص نہیں ہونے پاتا اس لئے وہ سست معلوم ہوتا ہے۔ مزید براں اس کے تباہ کن اثر کے مقابلہ میں قدرت کی فیض رسان طاقتیں بھی

کام کرتی رہتی ہیں اس سے بھی یہ عمل سست ہی نظر آتا ہے

(نسیم آگرہ)

پورب بنگال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام و فیضہ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ التجا یہ ہے۔ کہ گذشتہ ۱۳۔ رمضان المبارک یعنی ۲۲ اکتوبر بمقام کرتن کاٹ؟ متصل بندر رہتانہ انوارا ضلع چاٹگام (پورب بنگال) حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی موت کے مسئلہ پر ایک جلسہ بحث کا قرار پایا تھا۔ حضور فیض گنجور کی جانب سے یہ عاجز مباحث تھا۔ فریق ثانی کی طرف سے مباحث مولوی اشرف علی مدرس مدرسہ محسنیہ چاٹگام کو مقرر ہوا تھا۔ جہاں مولوی معین الدین و مولوی منور علی و مولوی افاض اللہ مولوی عبد السبحان مولوی تراب الدین مولوی نور الدین مولوی غلام علی مولوی احسن اللہ مولوی ولی احمد مولوی افاض اللہ ثانی حاضر تھے۔ علاوہ اس کے قریباً پانچ ہزار آدمیوں کے مجمع تھے۔ اخیر بحث میں فریق ثانی شرمندہ ہوئے۔ یعنی مسیح ناصری کے بجسدہ عنصری آسمان پر جانے کی کچھ کوئی ثبوت پیش نہ کر سکے بعد ازاں ان مولویوں نے اس عاجز کے نام پر تکفیر فتوے لکھ کر کئی سو مولویوں کی مہر لگا کر جگہ جگہ منادی کر دی ہے کہ عاجز کافر و مرتد و ملحد و دجال ہے۔

یا حضرت عاجز کے لئے دعا فرماویں۔ آج کے روز خاص چاٹگام پر ایک بحث کا جلسہ قرار پایا ہے۔ عاجز بحث کے واسطے جاتا ہے۔ حضور کے دعاوی کے اثبات پر دعا فرماویں۔

حضور کا خادم

احمد کبیر فضل محمد احمدی مقام جبلی پوسٹ آفس انوارا ضلع چاٹگام

مہمانوں کیلئے پانی کی تکلیف رفع کرنیکی ایک تجویز

حضرت اقدس علیہ اللہ تعالےٰ کے مہمانخانہ میں باوجود بہت خرچ ہونے کے پھر بھی مہمانوں کو تکلیف رہتی ہے اگر نلکا مہمانخانہ میں لگا دیا جاوے۔ تو ہر وقت تازہ پانی مہمانوں کو مل سکتا ہے اور ماشکیوں اور گھڑوں کا ماہواری یا سالانہ خرچ بھی بچ جاتا ہے اور یہ بچت کسی اور نیک اور ضروری جگہ خرچ کی جا سکتی ہے۔

جناب حافظ غلام رسول صاحب واعظ وزیر آبادی نے اپنے گھر میں نلکا لگوایا ہے۔ جس پر فرماتے تھے۔ کہ کل ۲۵ روپے خرچ آئے ہیں اور بذریعہ ایک معتبر شخص کے سنا ہے۔ کہ حافظ غلام رسول نے اپنی بیٹھک میں گڑوایا ہے۔ شاید کسی اور نے بھی لگوایا ہو۔ وہاں چونکہ پانی قدرے قریب ہے اس لئے ۲۵ روپے خرچ ہوئے اور دار الامان میں پانی عمیق ہے وہاں کچھ زیادہ خرچ ہوگا زیادہ سے زیادہ ستر روپے قیاس کرو۔ یا کچھ کم۔ اگر نلکا بن جائے تو بڑا ہی آرام ہو جاوے گا اور خرچ بھی کم ہو جائے گا۔ اگر یہ تجویز پسند آجاوے۔ تو بذریعہ اخبار تحریک کی جاوے۔ تاکہ کچھ چندہ جمع ہو جاوے۔ یا مہمانخانہ میں ایک صندوقڑی رکھدی جاوے۔ جو مہمان آوے۔ اپنی حسب منشا صندوقڑی میں کچھ ڈالدیوے۔ شام کیوقت جو کچھ جمع ہو جاوے۔ نکال لیا جاوے۔ روپیہ مطابق ضرورت فراہم ہو جاوے۔ تو کام شروع کر دیا جاوے۔ جب صلاح پختہ ہو جاوے۔ تو حافظ صاحب موصوف سے بنانیوالے کاریگر کا پتہ دریافت کر لیا جاوے یا الٰہ العالمین بحرمت اپنے حبیب پاک خیر الورےٰ اور بطفیل ہمارے امام مہدی مہدی اہلِ الہدےٰ۔ ہمارے دین اور دنیا کی بہتیں مدد کر۔ آمین ثم آمین۔

المـلتـمـس

بندہ اسمٰعیل از ترگڑی ضلع گجرانوالہ

یہ تجویز قبل ازیں قاضی غلام محمد صاحب پیپلوری بھی کر چکے ہیں اور انہوں نے اس فنڈ میں مبلغ ۱۰ روپے دینے کا وعدہ بھی کیا ہے (ایڈیٹر)

لاڑکانہ میں سخت طاعون

جناب مفتی صاحب سلمہ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

آجکل لاڑکانہ میں طاعون شروع ہے۔ دس یوم کے اندر ۱۰ آدمی پلیگ سے فوت ہو گئے ہیں جن میں سے ۳ یا ۴ مسلمان تھے باقی سب ہندو ہلاک ہوئے ہیں صرف اتنا مشہور ہے کہ پچاس آدمی سے زیادہ طاعون سے فوت ہوئے ہیں۔ حضور انور سے دعا کراویں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے محفوظ رکھے۔

شیخ عبد الرحیم محمد اسمٰعیل ضلع لاڑکانہ از سنڈھ سندھ

دعا مدد۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے مجھے فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ مولود مسعود کی درازی عمر صحت اور اسلام کا خادم بننے کیلئے دعا کریں۔ بندہ غلام نبی از میانی چھانگاں

وصیّت ۱۴۶/۱۱۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مین قطب الدین ولد مولوی غلام حسین قوم چالپ ساکن قادیان دارالامان - بقائمی ہوش وحواس وبلاجبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہون اور لکھدیتا ہون - کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو -

نوٹ

چونکہ وصیت کا فارم مطبوعہ ہے اور شرط اول ودوم وسوم کا مضمون ہرایک وصیت مین واحد ہے لہذا یہان پر اس کا اندراج نہین کیا -

چہارم - اپنی جائیداد متروکہ کے متعلق مین حسب ذیل وصیت کرتا ہون - کہ میری جائیداد جس مین کوئی دوسرا شریک نہین ہے - اور خالی از تنازعہ ومناقشہ وقرضہ ہے قادیان مین دوکوٹھڑی ایک صحن وڈیوڑی خورد جس کی حدود اربعہ یہ ہین - مغرب مکان مولوی نورالدین صاحب - شمال وجنوب مکان مولوی نورالدین صاحب - بطرف مشرق مکان حکیم محمد زمان صاحب جو مولوی نورالدین صاحب کا ہے اور بطرف جنوب ومشرق راستہ وگلی ہے - قیمت تخمیناً ۲۰۰ دوسو روپیہ - کتابین سلسلہ عالیہ احمدیہ وطب وتفسیر وغیرہ قیمت تخمیناً صہ - یہ میری جائیداد خود پیداکردہ ہے اور اس پر میرا قبضہ ہے - اس جائیداد کے ساتوین حصہ کے متعلق یہ وصیت کرتا ہون - کہ میرے مرنے کے بعد ساتوان حصہ صدر انجمن احمدیہ کے سپرد کیا جاوے - انجمن مذکور کو ہر طرح کا اختیار ہے - چاہے فروخت کرکے قیمت وصول کرے یا علیحدہ کرلے یا مفاد اٹھا کر اغراض انجمن کو پوراکرے - غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائیداد کی مالک متصور ہوگی - میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی ہو میری اس وصیت کردہ جائیداد سے تعلق نہین - اگر میری جائیداد وصیت کردہ کی قیمت آئندہ بڑھ جاوے - تو اس کی مالک بھی انجمن مذکور ہے اور مین یہ بھی اقرار کرتا ہون کہ اللہ تعالےٰ جو مجھے ماہ بماہ نقد خرچ خوراک ولباس وغیرہ کے لئے دیگا اُس نقد سے دسوان حصہ ادا کرتا رہونگا - مصارف ذیل کے لئے رسالہ میگزین حضرت اقدس مقبرہ بہشتی لنگرخانہ - فقط

العبد - خاکسار قطب الدین خادم حضرت مسیح موعودؑ خادم شفاخانہ مولوی نورالدین صاحب -

گواہ شد - حکیم محمد زمان عفی اللہ عنہ ملازم خان صاحب نواب محمد علی خان صاحب ساکن مالیر کوٹلہ

گواہ شد - محمد اشرف محرر دفتر محاسب بقلم خود

مورخہ یکم دسمبر ۱۹۰۶ء

وصیّت ۱۴۶/۱۱۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مَین مسماۃ حاکم بی بی اہلیہ قطب الدین بنت غلام قادر قوم چالپ ساکن دارالامان قادیان - بقائمی ہوش وحواس خمسہ وبلاجبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہون -

نوٹ - چونکہ وصیت کا فارم مطبوعہ ہے اور شرط اول ودوم وسوم کا مضمون ہر وصیت مین واحد ہے لہذا اس کا اندراج اس جگہ نہین کیا -

چہارم اپنی جائیداد متروکہ کے متعلق مین حسب ذیل وصیت کرتی ہون اور جائیداد کی تفصیل یہ ہے - پھول زری دو عدد - نام زری یک - چوڑیان نقری - گوکھرو نقری - لونگ زری - کڑیان نقری - بالکان نقری - ہیکل نقری دانے دو عدد نقری - قیمت یک صد - برتن خانگی قیمت تخمیناً ۳۰ روپیہ اور مبلغ للعہ روپیہ مین موضع کھیبی بانگر مین ۱۰ کنال زمین گروی ہے - اور ایک راس بھینس - یہ میرا مال ہے اور میرے تصرف مین ہے اور خالی از تنازعہ ہے اور اس پر میرا قبضہ ہے مین آجکی تاریخ سے اس جائیداد کے ساتوین حصہ کے متعلق یہ وصیت کرتی ہون کہ میری یہ جائیداد جس کی قیمت دو سو روپیہ تخمیناً ہوتی ہے میرے مرنے کے بعد اس کا ساتوان حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کیا جاوے - انجمن مذکور کا اختیار ہوگا کہ اس کو فروخت کرے یا الگ کرے - بقیہ جائیداد سے مفاد اٹھا کر اغراض انجمن کو پوراکرے - غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائیداد کی مالک متصور ہوگی - میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی ہو - میری اس وصیت کردہ جائیداد سے کوئی تعلق نہین -

المرقوم یکم دسمبر ۱۹۰۶ء -

العبد - حاکم بی بی زوجہ قطب الدینؐ
نشانی انگوٹھا

گواہ شد - حکیم محمد زمان عفی اللہ عنہ

گواہ شد - قطب الدین بقلم خود شوہر موصیہ

وصیّت ۱۳۰/۱۲۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مین مسماۃ قمر النساء زوجہ قدرت اللہ خان سکنہ قادیان ضلع گورداسپور - بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہون -

اس وقت میرے پاس ۵۰ روپے کا زیور ہے - جو میرا ذاتی ہے - لہذا پانچ روپیہ نقد بہشتی مقبرہ مین چندہ عرض کرتی ہون اور جو میرے مرنے کے بعد میری جائیداد ہو اس کا دسوان حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کیا جائے اور میرا جنازہ حضور مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام پڑھائیں اور بہشتی مقبرہ مین مجھے دفن کیا جائے - فقط زیادہ والسلام

العبد - قمر النساء زوجہ قدرت اللہ خان نشانی انگوٹھا

گواہ شد - سید سرور شاہ مدرس عربی - مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان

گواہ شد - شیخ غلام احمدؐ بقلم خود

ظلم رسیدہ احمدی

ایک صاحب اپنے آپ کو ظلم رسیدہ احمدی لکھ کر ایک مضمون درج اخبار کرنے کے واسطے ارسال فرماتے ہین - یاد رہے کہ جس مضمون پر لکھنے والے کا نام اور پورا پتہ نہ ہو - وہ مضمون کبھی درج اخبار نہین ہوسکتا - نام کا چھاپنا ضروری نہین لیکن اصل مسودہ پر نام کا ہونا ضروری ہے - گمنام تحریرین کبھی قابل توجہ نہین ہوسکتین -

الخطبہ نمبر ۱

میرے ایک دوست کی لڑکی عمر قریباً گیارہ سال کے واسطے رشتہ کی ضرورت ہے - بدین شرائط لڑکا احمدی صحیح النسب مغل - انٹرنس پاس عمر ۱۶ اور ۲۰ سال کے درمیان ہو -

الراقم

ن - و - خط وکتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی سے خریدو

جنگ مقدس — حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا ابطال کیا ہے اور قابل دید ہے ۔ قیمت ۸ر

الوصیۃ — مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام حضرت اقدس نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں ۔ قیمت ۲ر

نور الدین — مصنفہ علامۂ دوران حضرت حکیم الامۃ دہرم پال کی ترک اسلام کا جواب ۔ جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی ہے ۔ مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے ۔ قیمت ۸۰ر

غلامی اور عصمت انبیاء — ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے با اجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کیا ہے ۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے ۔

قیمت غلامی ۳ر عصمت انبیاء ۷ر

البرہان الصریح فی تائید المسیح — [illegible]

حیرت کی حیرانی — مصنفہ ماسٹر عبد العزیز صاحب ۔ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تائید میں ۔ قیمت ہر دو جلد ۹ر

اختیار الاسلام — مصنفہ شیخ عبد الرحمٰن صاحب نومسلم آریہ مذہب کے رد میں ۔ ایک گھر کے بھیدی کی تحریر قابل دید ۔ حصہ سوم ۱۰ر

براہین احمدیہ — یہ وہ لاجواب کتاب ہے جس نے تمام مذاہب باطلہ پر اتمام حجت کر دی ۔ اس کے دلائل توڑنے پر دس ہزار روپیہ انعام مقرر ہے ۔ احمدی اور غیر احمدی سب کے لئے مفید ۔ چونکہ اس میں جو پیشگوئیاں ہیں وہ اب پوری ہو رہی ہیں ۔ اس لئے ہر ایک احمدی کے پاس اس کا ایک نسخہ ہونا چاہیئے ۔ نفیس کاغذ پر خوش خط چھاپی گئی ہے مجلد ۱۲ر غیر مجلد ۱۰ر ولایتی کاغذ پر مجلد ۱۵ر

درثمین — مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام حضرت اقدس کی آج تک کی نظمیں اس میں مندرج ہیں ۔ اور ایسے طریق سے چھاپی گئی ہے کہ آئندہ جو نظمیں ہوں وہ بھی اس کے ساتھ شامل ہو سکیں گی ۔

قیمت مجلد ۸ر غیر مجلد ۶ر

جام شہادت — مصنفہ جناب ثاقب صاحب ۔ مولوی عبد اللطیف صاحب مرحوم کا جانسوز مرثیہ ۔ قیمت ۱ر

کامن احمدی — مصنفہ غلام رسول صاحب راجیکی پنجابی نظم ۔ قیمت ۱ر

آتہ وکشنری — طالب علموں کیلئے نہایت مفید ہے ۔ قیمت ۱ر

کامن احمدی — الادادوا لے ۔ قیمت ۱ر

سراج الحق — مصنفہ پیر سراج الحق صاحب حضرت مسیح موعود کی تائید میں ۔ امام ابو حنیفہ کے مذہب کے رو سے ۔ بہت سی لطیف لکھی ہیں حصہ چہارم و پنجم ۔ قیمت ۱ر

نظم مسعودات — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ۔ کلمہ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب ۔ قیمت ۱ر

اسلام کی پہلی کتاب — مصنفہ ماسٹر عبد الرحمان صاحب نومسلم ۔ بچوں کے لئے نہایت مفید ہے ۔ قیمت ۴ر

سر الشہادتین — مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی ۔ سورہ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں نہایت لطیف کتاب ہے ۔ اس کے نکات روپے کو بھی گران نہیں ۔ قیمت ۱ر

رویائے صالحہ — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ۔ ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کے لئے ضروری ہیں ۔ قیمت ۴ر

مجموعہ ازالۃ الوساوس — قابل دید ۔ مخالفین کے دقیق اعتراضات کے جواب اور چکڑالوی کے ابن صیاد ثانی ہونے کا ثبوت دیا ہے ۔ قیمت ۴ر

السر المکتوم — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ۔ قرآن مجید خصوصاً بائبل سے حضرت اقدس کی مدلل تائید قیمت ۵ر

اعجاز احمدی — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تائید میں ۔ قیمت ۱ر

لیکچر لاہور — جو حضرت مسیح موعود نے ایک بڑے مجمع لاہور میں اسلام کی خوبیوں پر دیا ۔

ضرورت نکاح

۵ ۔ مدد خان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں ۔ مدد خان ایک نیک اور نوجوان آدمی ہیں ۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو ۔

۶ ۔ سید محمد یوسف صاحب عمر ۲۳ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے گو چند سال ہوئے کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان آئے تھے اور تب سے اسی جگہ رہتے ہیں اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے اور آئندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہیں ۔ زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہیں ۔ وہ ایڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہیں ۔

۹ ۔ گوریکی کا ایک خوش شکل ۲۶ سالہ احمدی کاشتکار گجرات گوجرانوالہ سیالکوٹ جہلم میں نکاح کرنا چاہتا ہے جو صاحب اس کے متعلق خط و کتابت کرنا چاہیں وہ مجھ سے کریں ۔ اکمل آف گوریکی ضلع گجرات

۱۱ ۔ ضلع گوجرانوالہ سیالکوٹ میں سے مندرجہ ذیل اوصاف کا رشتہ چاہیئے ۔ مخلص احمدی عالم دین احمدی ۔ قوم کا درزی خوبصورت عمر ۱۰ یا ۱۱ سال خواندہ ۔ خواندہ ملازمت یا دستکاری کا کام کرتا ہو بہر صورت خواندہ ہو آمدنی ۲۵ روپیہ ماہوار سے اوپر ہو خط ملفوف ہو ۔ المشتہر ۔ عبد اللہ درزی احمدی ۔ جینڈو ساہی ڈسکہ سیال کوٹ

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کیلئے چھاپا





ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلة

ت پیشگی ہے

اخبار بدر قادیان ضلع گورداسپور رجسٹرڈ نمبر ل ۲۸۸

بخدمت ... محمد امام الدین صاحب ... ضلع سیالکوٹ

قادیان ضلع گورداسپور

آں مسیح دورِ آخر مہدئ آخر زمان | رجسٹرڈ نمبر ل ۲۸۸ | اے جہان منتظر خوش باش کاآمد دلستان

قیمت از غربا و طلبا و غیر خاص ... عا/ ۱۲/ — قیمت از معاونین صہ/ — قادیان میں عہ/

گورنمنٹ

مؤرخہ ۶ ۔ ذیقعدہ ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۲ ۔ دسمبر ۱۹۰۷ء

جلد (۶)

نمبر (۵۰)

چہ گویم باتو گر آئی چہا در قادیان بینی | بروز جمعرات — ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

فی پرچہ ۲/ — ازبعۂ للعہ/

دس شرائط بیعت

اوّل ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اسوقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا ۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتے الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا ۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائے گا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دے گا ۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے ۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا ۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں طیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم ۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا ۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرے گا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوۃ کو بکلی چھوڑ دیگا ۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا ۔ نہم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خدا داد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا ۔ دہم ۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں میں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندرین دین آمده از مادریم
آن کتاب حق که قرآن نام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
مہر او باشیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچه مارا وحی و ایمائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
اقتدائے قول او در جان ماست
آن ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
یک قدم دوری ازاں عالیجناب

مصطفےٰ مارا امام و پیشوا
ہم برین از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہر نبوت را برو شد اختتام
زو شدہ سیراب ہر سیرابے کہ ہست
آن نہ از خود از ہمان جانے بود
وصل دلدار ازل بے او محال
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
منکرآن مستحق لعنت است
منکران موردِ لعنِ خدا است
آنچہ در قرآن بیانش با یقین
ہر کہ انکار کند از اشقیا است
نزد ما کفر است خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عہ/

معاونین درجہ اوّل جن کو عہ/ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے صہ/

معاونین درجہ دوم جن کو ۱۲ عا/ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے للعہ/

عام قیمت پیشگی	سے/
مابعد	للعہ/
فی پرچہ	۲/

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار ادا نہ کرینگے اُن سے بحساب مابعد لی جاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں مل سکیگا ۔ رسید زر اخبار میں دیکھا کیجیے روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہیئے تمام ترسیل زر بنام [illegible] پروپرائیٹر قادیان ضلع گورداسپور ہو

وہ الفاظ جنہیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۔ ۲ بار ۔ آج میں احمدؑ کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ آمین ۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں ۔

کاتبہ عاجز محمد حسین عفی اللہ عنہ

معذرت

چونکہ عاجز راقم آریہ سماج کے جلسہ پر لاہور گیا ہوا تھا۔ جہاں بعض دیگر ضروری کاموں کے واسطے بھی کچھ ٹھہرنا پڑا۔ اور ایک دن امرتسر میں بھی ٹھہرنا پڑا۔ اس واسطے میری غیر حاضری میں اخبار کا انتظام پورے طور پر نہ ہوسکنے کے سبب یہ اخبار بجائے ۱۲ صفحہ کے صرف ۸ صفحہ پر شائع ہو سکا ہے۔

شکریہ

جلسہ مذاہب کی رپورٹ مختصر طور پر اگلے صفحات میں درج ہے۔ بعض ضروری امور اگلے اخبار میں بھی اس کے متعلق درج ہوں گے اس جگہ نہایت ضروری ہے۔ کہ جماعت لاہور کا اس بات پر شکریہ ادا کیا جاوے کہ انہوں نے پہلے ہی سے بیرونی احباب کے واسطے مکان اور خوراک کا نہایت عمدہ انتظام کر کے پہلے سے ہی مختلف شہروں کے دوستوں کو بذریعہ خطوط کے اور نیز بذریعہ اخبارات کے اطلاع کر دی تھی کہ وہ سب احمدیہ بلڈنگ میں اتریں۔ احمدیہ بلڈنگ موچی دروازہ کے باہر ریل کی سڑک پر ایک شاندار عمارت ہے جس میں ایک طرف مخدومی مکرمی خواجہ کمال الدین صاحب بی۔ اے ایل ایل بی پلیڈر چیف کورٹ کا مکان ہے اور دوسری طرف مکرمی جناب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب ایل۔ ایم۔ ایس۔ اسسٹنٹ کیمیکل ایگزامینر پنجاب کا مکان ہے۔ ان مکانات میں احباب احمدیہ جو بیرونجات سے آئے تھے اور جن کی تعداد قریب سہ صد کے ہوگی۔ نہایت آرام کے ساتھ چار پانچ روز تک رہے ہر طرح کا سامان رہائش اور کھانے پینے کا نہایت عمدگی سے موجود تھا اللہ تعالے جماعت لاہور کو اس کا اجر خیر عطا فرما دے اور ان نئے مکانوں کو جو ڈاکٹر صاحب اور خواجہ صاحب نے بنائے ہیں بابرکت کرے اور ان کے دین اور مال و جاہ میں روز افزوں ترقی عطا فرمائے۔ آمین

سیالکوٹ سے آنیوالے دوست قریب چالیس کے تھے۔ اور ایسا ہی جہلم۔ گجرات۔ شاہ پور۔ کپورتھلہ جالندھر۔ لودیانہ۔ پٹیالہ وغیرہ علاقجات سے بہت سے دوست تشریف لائے تھے۔ قادیان سے حضرت مولوی نورالدین صاحب حضرت مولوی محمد علی صاحب۔ حضرت میر ناصر نواب۔ صاحبزادہ میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب صاحبزادہ بشیر احمد صاحب۔ شیخ یعقوب علی صاحب اور دیگر بہت سے دوست تھے۔ عرب ابو سعید صاحب بھی اس موقعہ پر قادیان سے لاہور تشریف لے گئے تھے جہاں سے وہ گجرات اور پھر رنگون جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

شکایت

جہاں ہم احباب لاہور کے شکر گزار ہیں وہاں اس امر کی طرف بھی اشارہ کرنا مناسب نہ ہوگا کہ آریہ صاحبان جو اصل میں اس قدر جماعت کے لاہور جانے کا باعث ہوئے تھے۔ انہوں نے ہمارے ساتھ بہت بدتہذیبی کا سلوک کیا کہ ہم کو بہت اصرار کے ساتھ اور کئی خطوط لکھ کر اپنے گھر میں بلالیا اور اپنے گھر میں داخلہ کے واسطے ہم سے مہر فی کس ٹکٹ بھی وصول کیا اور پھر ہم کو اپنی تہذیب کا بڑا یقین دلا کر ہم سے ایک ایسا مضمون (حضرت اقدس مسیح موعود) کا لیا جس میں ان کے بزرگوں کی تعریف کی گئی تھی۔ اور یہ سب کچھ کر کے آخری دن ہم کو اپنے سامنے بٹھلا کر ہمارے بزرگوں کو گالیاں دیں۔ اور ان کے حق میں سخت ہتک آمیز کلمات بول بول کر ہمارے دلوں کو زخمی کیا اور ہمیں سخت دکھ دیا۔ اس کی مفصل کیفیت اگلے اخبار میں درج ہوگی۔

مسافرخانہ احمدیہ امرتسر

امرتسر میں اتفاقاً ایک شب ٹھہر کر مجھے اس جگہ مسافرخانہ احمدیہ کے نہ صرف دیکھنے بلکہ اس میں ایک شب گذارنے کا موقعہ ملا۔ جو کہ وہاں کے چند دوستوں نے مل کر بنایا ہے۔ میرے خیال میں یہ بہت عمدہ بات ہے اس سے دوستوں کو بہت آرام ملتا ہے۔ جو دو آدمی وہاں ہر وقت رہتے ہیں وہ نرم دل اور خدمت گذار ہیں اپنا کام کرتے ہیں اور مسافرخانہ کی حفاظت کرتے ہیں۔ اگرچہ اس میں بعض باتیں قابل اصلاح بھی ہیں تاہم میں امید کرتا ہوں۔ کہ جماعت امرتسر پوری توجہ کے ساتھ اس کے انتظام کو باقاعدہ اور خاطر خواہ بناوے گی۔

قومی توجہ کے لایق

مبارک ہیں وے جو اپنی جانوں اور اپنے مالوں کو خدا تعالے کی راہ میں قربان کرتے ہیں۔ کیونکہ خدا ان سے پیار کرتا ہے اور ان کی تجارت کو فائدہ مند کرتا ہے۔

لنگر

سب سے اول میں اس عرضداشت کی ذیل میں احباب کو چندہ لنگر کی طرف توجہ دلاتا ہوں جو موجودہ مصارف میں سے سب سے زیادہ اہم ہے۔ لیکن چونکہ اس کا انتظام خاص حضور اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ہاتھ میں ہے۔ اس واسطے اس کے لئے مدرسہ یا میگزین کی طرح کوئی ایسا مہتمم نہیں جو ماہ بماہ احباب کو اس کے واسطے یاد دہانی کراتا رہے۔ لنگر کے اخراجات بسبب کثرت آمدورفت احباب اور توسیع مکانات اور ضروری اخراجات کے دن بدن بڑھتے جاتے ہیں۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ ہر جگہ چندہ لنگر کو خاص اہتمام کے ساتھ ماہ بماہ بخدمت حضرت اقدس ارسال کیا کریں۔ اور اس کے علاوہ چونکہ جلسہ سالانہ کے ایام قریب آتے جاتے ہیں اس واسطے لنگر کے لئے خاص یکمشت چندہ کرنے کی طرف توجہ کرنی چاہیئے اور جہاں جہاں انجمنیں بن چکی ہیں وہاں کے سکرٹریوں کو ابھی سے اس کا فکر کرنا چاہیئے۔ اس بات کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ کہ سیالکوٹ[1] کے معزز احباب اس کام میں ہمیشہ سب سے بڑھ کر حصہ لیتے ہیں اور اب کے بھی امید ہے۔ کہ ایسا ہی کریں گے۔ اور دوسری انجمنیں بھی ان کے اس نمونہ سے فائدہ اٹھائینگی۔ لنگر کا روپیہ وہ ہے۔ جو براہ راست اللہ کے رسول کے ہاتھ میں جاتا ہے۔ اور انہیں مبارک ہاتھوں سے خرچ ہوتا ہے۔

پیارو! یہ موقعہ کب تک تمہارے ہاتھ میں رہے گا۔

ضرورت

مجھے ایک ایسے آدمی کی ضرورت ہے۔ جو اخبار کی مضمون نویسی کے کام میں امداد دے سکے۔

محمد صادق اڈیٹر بدر

---

[1] احباب سیالکوٹ نے قریب ایک ہزار چندہ جمع کرنیکی تجویز کر لی ہے جسمیں سے نصف کے قریب وہ روانہ بھی کر چکے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر

مورخہ ۶ - ذیقعدہ ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۲ - دسمبر ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۲ - دسمبر ۱۹۰۷ء - وقت صبح ساڑھے پانچ بجے -

۱ - انت منی بمنزلۃ النجم الثاقب -

ترجمہ - تو مجھ سے بمنزلہ اس ستارہ کے ہے جو قوت اور روشنی کے شیطان پر حملہ کرتا ہے -

۲ - انما صنعوا کید ساحر ولا یفلح الساحر حیث اتیٰ -

ترجمہ - جو کچھ انہون نے بنایا ہے وہ ساحر کی تدبیر ہے اور ساحر کسی راہ سے آئے وہ کامیاب نہین ہوگا -

۳ - انت منی بمنزلۃ روحی -

ترجمہ - تو مجھ سے بمنزلہ میری روح کے ہے -

۴ - انت منی بمنزلۃ النجم الثاقب

ترجمہ - تو مجھ سے بمنزلہ اس ستارہ کے ہے جو قوت اور روشنی کے ساتھ شیطان پر حملہ کرتا ہے -

۵ - جاء الحق وزھق الباطل -

ترجمہ - حق آگیا اور باطل بھاگ گیا -

بدر مین خبرین ہوا کرینگی

بدر مین خبرون کے متعلق جو تحریک ہوئی تھی اس کے جواب مین بہت سے خطوط مختلف اطراف سے میرے پاس پہنچے ہین جن مین بالاتفاق یہ امر منظور کیا گیا ہے اور بدلائل ضروری قرار دیا گیا ہے - کہ بدر مین دنیوی خبرین ہون - اب یہ امر تو طے ہو گیا کہ خبرین ہون - اور دوسرا امر یہ ہے کہ ان خبرون کیواسطے الگ اوراق نکالے جاوین - یا انہین اوراق مین سے خبرون کے واسطے دو چار اوراق خاص کئے جاوین - اکثر دوستون کی تو یہ رائے ہے - کہ اوراق الگ نکالے جاوین اور قیمت زیادہ کی جائے کیونکہ جب دوسری دنیوی اخبار کو بند کر دیا جائے گا - تو وہی قیمت بلکہ اس کا بھی کچھ حصہ اس کام مین دینا احباب کو مشکل نہ ہوگا - بعض دوستون کی یہ رائے ہے کہ قیمت کا زائد ادا کرنا شائد بعض دوستون کے واسطے مشکل ہو جائے - مین ان سب باتون پر غور کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہونچا ہون - کہ موجودہ اوراق دینی مضامین کے واسطے بمشکل کافی ہین ان مین سے کچھ لے لینا مناسب نہ ہوگا - اس واسطے دنیوی اخبار کے واسطے چار صفحات الگ بڑھائے جاوین - ان مین نہ صرف سادہ خبرین ہون بلکہ واقعات پر رائے بھی ہو - اور جو اہم امور ملک اور اہل وطن کے سامنے پیش ہون مثلاً سودیشی - تقسیم بنگالہ کانگریس ایسے امور بلحاظ سلسلہ احمدیہ کے مفصل مضامین اڈیٹوریل یا نامہ نگارون کے خطوط کے رنگ مین ہون - ان امور کے واسطے چار صفحون سے بھی کم کیا ہونا چاہیئے - اس صورت مین اخبار بجائے ۱۲ صفحہ کے ۱۶ صفحہ کا ہو جائیگا - اور قیمت بھی اسی نسبت سے بجائے ۳ روپیہ کے ۴ ہوگی لیکن میرا خیال ہے - کہ اس مین اتنی سہولت اور رکھی جائے - کہ جو دوست خبرون کے اوراق کو نہ لینا چاہین وہ وہی قیمت مبلغ ۳ روپیہ ادا کرین - اگرچہ اس مین دفتر کا کام بڑھ جاتا ہے کہ اخبار دو طرح بند کیا جاوے اور حساب کے دو رجسٹر الگ کھولے جاوین اور چٹین بھی الگ الگ چھاپی جاوین - تاہم غریب لوگون کی سہولت کے واسطے یہ ضروری ہے کہ یہ تکلیف دفتر اٹھائے اور انکو اخبار صرف تین روپیہ مین ہی بھیجتا رہے - جن مین خبرون کے اوراق درج نہون گے ہان جو صاحب یکدفعہ قیمت ادا نہ کر سکین ان کیواسطے یہ سہولت بھی مین رکھنا چاہتا ہون کہ وہ اپنی قیمت سال مین دو دفعہ یا چار دفعہ ایک ایک روپیہ کر کے ادا کر دیا کرین مگر ایسے صاحبان کو چاہیئے کہ وہ پہلے سے ان امور کے متعلق اطلاع دیا کرین تا کہ ان کے نام وی پی نہو اور ان کے حساب کی یادداشت الگ رکھی جاوے -

اب چونکہ یہ امر طے پا چکا ہے اس واسطے جنوری کا پہلا پرچہ ۱۶ صفحہ پر شائع ہوگا اور وہی پرچہ احباب کیخدمت مین بذریعہ وی پی للعہ کیواسطے ارسال کیا جاویگا - جو صاحبان سردست وی پی وصول نہ کر سکتے ہون وہ فوراً مطلع فرما دین تا واپس ہو کر وی پی واپس آنے اور کارخانہ کو نقصان پہونچ

... چونکہ اخبار کے فنڈ مین کوئی رقم جمع نہین ہی بس واسطے جو چندہ قیمت اخبار کیمتعلق خریدارون سے وصول ہوتے ہین - انہی سے اخبار چلایا جاتا ہے پیشگی قیمت کا ادا کرنا گویا اخبار کو چلانا ہین ایک بڑی بھاری مدد ہے - اسواسطے مین امید کرتا ہون کہ ناظرین اس امر کی طرف توجہ فرماوین گے اور جنوری کا پہلا پرچہ بذریعہ وی پی وصول کر کے مشکور فرماوین گے - جو صاحب دنیوی خبرون کے اوراق نہ خریدنا چاہین انکی خدمت مین التماس ہے کہ وہ اس اخبار کو پڑھتے ہی بذریعہ ایک کارڈ کے مطلع فرماوین تاکہ ان کی خدمت مین حسب معمول سستے زر کا وی پی کیا جاوے ۔

رپورٹ جلسہ مذاہب لاہور

جلسہ آریہ یہ جلسہ آریہ سماج وچھووالی لاہور نے اپنے سالانہ جلسہ کے بعد ۲، ۳، ۴ دسمبر کو منعقد کیا تھا۔ جلسہ روزانہ بعد از مغرب ۷ بجے سے ۱۰ بجے تک ہوتا تھا۔ ہر ایک لیکچرار کے واسطے ڈیڑھ گھنٹے مقرر تھے کل ۵ لیکچر ہوئے۔ جن میں چار مذاہب کی طرف سے تقریریں ہوئیں۔ ۱۔ ہندو (سناتن اور آریہ) ۲۔ عیسائی۔ ۳۔ برہمو ۴۔ مسلمان۔ چونکہ یہ جلسہ آریوں کا تجویز کردہ تھا۔ اور انہیں کا مکان تھا انہوں نے ہی پہلے سے مضمون مقرر کیا تھا اور ان سب باتوں سے انہوں نے بہت سے ناجائز فائدے بھی حاصل کئے اور دیگر مذاہب کے ساتھ وہ بہت بے مروتی اور بدتہذیبی سے پیش آئے۔ اس واسطے یہ درست ہوگا اگر اس کو بجائے جلسہ مذاہب کے جلسہ آریہ ہی کہا جاوے۔

مکان جو مکان اس جلسہ کے واسطے آریوں نے تجویز کیا تھا وہ لاہور کے تنگ و تاریک کوچوں کے درمیان تھا اور اس کی وسعت بہت ہی کم تھی۔ بمشکل دو ہزار آدمی کی نشست کی گنجائش تھی۔ باوجود فی کس ۴ر ٹکٹ کے وصول کرنے کے سامعین کیواسطے بیٹھنے کے واسطے عمدہ جگہ نہ تھی۔ سب لوگ جوتیوں سمیت فرش پر ایک دوسرے کے ساتھ دبے پڑے تھے اخبار کے رپورٹروں کے واسطے کوئی خاص میز نہ لگایا تھا

سناتن دھرم پہلی تقریر ایک سناتن دھرمی صاحب کی تھی جن کا نام پنڈت سنتا پرشاد صاحب تھا پنڈت صاحب نے جب اثنائے تقریر میں دیانند کی خبر لینی شروع کی تو آریوں نے بُری طرح ہنسا اور کھانسنا شروع کیا اور شور وغل مچادیا۔ اور جب پنڈت صاحب کا وقت لیسے ہی شور وغل کے سبب ختم ہوگیا اور ایک دو صفحے باقی رہ گئے تو باوجود پنڈت صاحب کے اصرار کے ان کو وہ دو صفحے پڑھنے کی اجازت نہ دیگئی۔ جو مذہبی جلسہ میں بداخلاقی کی ایک عجیب مثال ہے۔ پنڈت صاحب کی تقریر کا خلاصہ یہ تھا۔ کہ وید الہامی کتاب ہے اور ایسا ہی اور کتب بھی الہامی اور مقدس ہیں۔ جیسا توریت۔ زبور۔ انجیل قرآن شریف لیکن وید سب سے پہلے اور سب سے زیادہ کمل ہیں۔ وید کے تذکرے بھی خاص اثر رکھتے ہیں جیسا کہ قرآن شریف میں بہشت میں حوروں کا ہونا۔ خدا تعالےٰ کا آسمان پر ہونا وغیرہ اسی طرح کے ہیں ایسا ہی ویدمیں بھی موجود ہیں مسلمانوں میں بڑے بڑے پوتر لوگ گذرے ہیں جیسا کہ خواجہ معین الدین چشتی وغیرہ۔ گرو گرنتھ بھی الہامی کتاب ہے۔ کلام الٰہی میں اگر بظاہر کسی کو اختلاف معلوم ہوتا ہے تو وہ بے سمجھی کے باعث ہے، ورنہ دراصل اختلاف نہیں۔ قرآن شریف وغیرہ کتب پر جو اختلاف کا اعتراض کیا جاتا ہے ایسے اختلاف خود وید میں موجود ہیں۔ وید اہل ہنود کی الہامی کتاب ہے ایسا ہی دیگر ممالک اور اقوام کی کتب کا الہامی ہونا ممکن ہے۔ ویدسے دیانند نے نیوگ نکالا یہ غلط ہے۔

عیسائی پنڈت صاحب کا لیکچر آریوں نے ناتمام بند کردیا۔ ان کے بعد عیسائی صاحبان کی باری آئی جن کے دو لیکچرار یکے بعد دیگرے اُٹھے اور ایک ایک گھنٹہ تقریر کی پہلے صاحب پادری علی بخش تھے، اور دوسرے پادری ٹھاکر داس تھے۔ ہر دو نے تہذیب کے ساتھ عمدگی سے اپنی تقریر کو ختم کیا۔ مگر افسوس ہے کہ بلحاظ عقاید اور دلائل کے ہر دو ایک دوسرے کے مخالف تھے۔ پادری علی بخش صاحب یورپ امریکہ کی اعلیٰ تنقید کی نئی روشنی سے بہت متاثر معلوم ہوتے تھے۔ مگر ٹھاکر داس کوئی پُرانے سناتنی پادری معلوم ہوتے تھے۔ جن کے نزدیک بائیبل لفظاً الہام الٰہی اور اس کے سوا اور کوئی الہام الٰہی نہیں ہے۔ پادری علی بخش صاحب نے فرمایا۔ کہ الہام وہی ہے جو انسان کے دل پر ایک تحریک وارد ہوتی ہے جس میں الفاظ نہیں ہوتے صرف معانی ہوتے ہیں۔ وید کو اگر ابتدائی الہام مانا جاوے تمام معنوں سے یہ بات درست ہوسکتی ہے کہ بچے کو ابتدا میں الف بے تے سکھلائی جاتی ہے۔ انجیل نے الہام کی تکمیل کی اور آیندہ ہم ایک ایسے الہام کے انتظار میں ہیں جو سورج کی طرح چمکنے والا ہوگا اور اس کے سامنے گذشتہ الہام مثل ستاروں کے ہوں گے۔ انجیل میں عالمگیر گناہ کا عالمگیر علاج بتلایا گیا ہے۔ مسیح کی زندگی پاک تھی اس نے معجزات دکھائے۔ مرکر جی اُٹھا۔

پادری ٹھاکر داس صاحب نے فرمایا الہام کیواسطے زندہ خدا کا ہونا ضروری ہے۔ بولنا روح میں لازمی ہے لیکن انسان کے سامنے خدا صوری شکل میں ہوکر بولے (پہلا یسوع تو تمہارے نزدیک صوری شکل میں ظاہر ہو گیا لیکن عہدنامہ قدیم کے انبیاء کو الہام کس طرح ہوتا تھا ایڈیٹر) یہ ضروری ہے۔ وید اور قرآن بائبل کے الہام کے مخالف ہے (آنحضرت) محمد صاحب (صلے اللہ علیہ وسلم) کو بغیر وحی کے کچھ خبر نہ ہوتی تھی۔ (انبیاء خدا کی طرح عالم الغیب نہیں ہوتے۔ عیسیٰ صاحب سے بھی جب قیامت کے متعلق سوال کیا گیا تو اُس نے جواب دیا۔ کہ اس گھڑی کو سوائے باپ کے کوئی نہیں جانتا۔ ایڈیٹر) جانوروں کی قربانی کے عوض مسیح کفارہ ہوگیا۔ ولادت مسیح سے پیشتر ہر جگہ بُت پرستی تھی سوائے یہود کے۔ بائیبل کے مذہب اور اجرا میں الٰہی تاثیر تھی۔

برہمو مذکورہ بالا تقریریں روز اول کی ہیں۔ دوسرے روز پہلے ایک برہمو صاحب شری پرکاش دیو جی نام کی تقریر ایک گھنٹہ کے لئے ہوئی۔ انہوں نے فرمایا۔ جیسا کہ دنیوی انتظام کے واسطے قانون کی ضرورت ہے، الہام کا کتاب میں لکھا جانا ضروری نہیں۔ بہت بڑی کتاب الہامی صحیفہ نیچر ہے (لیکن کیا اس کتاب کے پڑھنے کے واسطے کسی استاد کی ضرورت نہیں اور جو کچھ استاد نے فرمایا اس کو ضبط تحریر میں لانا ضروری نہیں ایڈیٹر) برہموؤں کے متعلق یہ غلط مشہور ہے۔ کہ وہ کسی الہامی کتاب اور نبی کو نہیں مانتے۔ خدا تعالےٰ کے مختلف صفات کی طرف نظر نہ کرکے آجکل کے دہریہ خدا پرستوں پر اعتراض کرتے ہیں۔ کہ مثلاً خدا رحیم و کریم ہے۔ تو زلازل اور مصائب کیوں وارد کرتا ہے۔ ان کے جواب میں اس طرح کی مثال کافی ہوگی۔ کہ ایک شخص جب سفر سے اپنے گھر میں واپس آتا ہے۔ تو بچے کو پیار کرتا ہے۔ ماں باپ کو سلام کرتا ہے۔ بھائی سے بغلگیر ہوتا ہے۔ بیوی کو محبت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ سب اس کے آنے سے خوش ہوتے ہیں۔ پر دشمن جل بھن جاتا ہے اور دکھ اُٹھاتا ہے۔ ہم الہام کو ختم نہیں سمجھتے تمام مذاہب کے پیروں کو ہم گلے لگاتے ہیں۔

مسلمان برہمو صاحب کا لیکچر ایک گھنٹہ میں ختم ہوا اور اس کے بعد اسلام کی طرف سے حضرت اقدس مرزا صاحب مسیح موعود و مہدی مسعود کی تقریر شروع ہوئی۔ جس کو پہلے حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب نے تھوڑا سا حصہ پڑھا اور اُس کے بعد ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے اللہ تعالےٰ کے فضل و احسان سے ختم کیا۔ اس مضمون پر دو گھنٹے سے کوئی پندرہ منٹ زاید خرچ ہوئے۔ جس پر بعض آریہ تلملاتے رہے لیکن سامعین کے لحاظ سے ان کو خاموش رہنا پڑا۔ یہ لیکچر الگ چھپا ہے اور اس کے ساتھ کچھ تتمہ لگایا جائیگا۔ جس میں آریوں کی نیش زنی کا جواب ہوگا۔ مختصر طور پر اس مضمون کی سرخیاں یہ ہیں۔

خدا تعالےٰ کا شکر ہے جو ہمارے تمام ذرات ـ قوتون اور روحون کا خالق اور قائم رکھنے والا ہے ـ پھر شکریہ گورنمنٹ الہامی کتاب کے متعلق سوال کا جواب دینے کے لئے لوگون کی تقسیم یہ ہوسکتی ہے ـ

(۱) منکران صانع عالم ـ اُن کے نزدیک کوئی الہامی کتاب نہین ـ

(۲) وہ لوگ جو مادہ اور رُوح کو مخلوق الٰہی نہین مانتے ـ جب خدا اور بندہ کی روح مین کوئی ربط نہین ـ تو پھر الہام ناممکن

(۳) جو کہتے ہین کہ انسان کے دل مین جو کچھ آتا ہے وہی الہام ہے

(۴) جو کہتے ہین کہ قوٰے انسانی کافی ہین ضرورت الہام نہین ـ

(۵) جو کہتے ہین ـ کہ خدا پہلے بولتا تھا مگر اب نہین ـ

ہمارا مذہب

خدا سچ ہے الہام سچ ہے ہر ملک اور قوم مین ملہم اور پیغمبران الٰہی ہوئے ہین کرشن اور رامچندر انبیاء ہند تھے ـ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جیسے کامل نبی تھے ـ آریون سے ہماری صلح اس طرح ہوسکتی ہے ـ کہ جیسا کہ ہم نے ان کے بزرگون کو مقدس اور پیغمبران لیا ہے اور ان کی عزت کرتے ہین وہ بھی ہمارے بزرگ انبیاء بالخصوص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی مقدس اور نبی مان لین تا جس اتحاد اور صلح کے لئے ہم نے قدم اٹھایا ہے اس مین وہ بھی شریک ہوکر اس تفرقہ کو دور کرین ـ جو ملک کو کھاتا جاتا ہو ہم ان سے کوئی ایسا مطالبہ نہین کرتے جس سے ہم نے پہلے خود حصہ نہین لیا ہو سچی صلح اور کینون کے دور کرنے کے لئے صرف اس قدر کافی ہے ـ کہ جیسا کہ ہم آپ کے بزرگ اوتارون اور رشیون کو صادق مانتے ہین ـ اسی طرح آپ بھی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو صادق مان لین اور اس اقرار کا آپ ہماری طرح اعلان بھی کردین (آریون نے تو اس صلح کا جواب خوب دیا کہ دوسرے ہی روز اپنے لیکچر مین تمام انبیاء کے حق مین گندی گالیون کے ساتھ سخت بے حیائی سے موُنہہ کھولا اور مسلمانون و عیسائیون کے جگر پاش پاش کر دئے ـ افسوس ! ایڈیٹر) قرآن شریف مین مذہبی جہاد کے واسطے کوئی حکم نہین ـ سوائے اس کے کہ جن کفار نے مسلمانون کو سخت دُکھ دیا اور ان کو ان کے گھرون اور وطنون سے نکال دیا اور پھر بھی شرارت سے باز نہ آئے اور مسلمانون کے قتل کے درپے ہوئے ان کے ساتھ جنگ کرنے کی اجازت دی گئی ـ مسلمانون کو لڑائی کی اجازت اس وقت دی گئی تھی جبکہ وہ ناحق قتل کئے جاتے تھے اور خدا کی نظر مین مظلوم ٹھہر چکے تھے ـ علاوہ اس کے اسلام مین جنگ جائز نہ تھا بلکہ کفار کو پناہ دی جاتی تھی اور اس آخری زمانہ کے متعلق تو احادیث نبویہ مین پیشگوئی ہے ـ کہ جب مسیح موعود آوے گا ـ تو وہ دنیا مین صلحکاری کا پیغام دے گا اور جنگ موقوف کر دیگا یعنی ملا لوگون کی غلط کاریون سے جو دینی جنگ کئے جاوین گے ان کی رسم دور کرے گا ـ

خدا کے کلام مین یہ ضروری امر ہے کہ وہ انسانی کلام سے صریح مابہ الامتیاز رکھتا ہو ـ پھر الہامی کتاب مین الٰہی طاقت کا پایا جانا ضروری ہے ـ کسی کتاب کا صرف پرانا ہونا اس کے الہامی ہونے کا ثبوت نہین ہوسکتا ـ الہامی کتاب ہونے کے مقدمہ مین صرف اسی کتاب کے حق مین ڈگری ہوگی جو انسانی کلام کے مقابل پہ کوئی مابہ الامتیاز پیش کرے ـ وہ امتیازی نشان اب صرف قرآن شریف مین پایا جاتا ہے ـ گو ممکن ہے کہ یہ خوبیان دیگر کتب مین پہلے زمانہ مین ہون لیکن وہ موجودہ حالات کے لحاظ سے اس شاہی قلعہ کی طرح ہین جو خالی اور ویران پڑا ہے اور دولت اور فوجی طاقت سب اس مین سے کھچ کر گئی ہے ـ قرآن شریف مین امتیازی خوبیان یہ ہین (۱) قرآن کی کامل پیروی سے انسان خدا سے ہمکلام ہوجاتا ہے ـ مین ان قرآنی برکات کو صرف قصہ کے طور پر بیان نہین کرتا بلکہ مین وہ معجزات پیش کرتا ہون ـ جو خود مجھے دکھائے اور ان کی تعداد ایک لاکھ سے زائد ہے وہ زلزلے جو زمین پر آئے ـ اور وہ طاعون جو دنیا کو کھا رہی ہے وہ انہین معجزات مین سے ہے ـ مین نے ان آفات کے نام و نشان سے پچیس برس پہلے ان کی خبر دی تھی اور ابھی بس نہین بلکہ بعض نئی باتین بھی ہین اور ایک سخت اور خوفناک قسم کی طاعون بھی ظاہر ہونے والی ہے اور ایک زلزلہ بھی زلزلے آنے والا ہے ـ جو ناگہانی طور پر آوے گا اور سخت آوے گا اگر دُنیا کے لوگ خدا سے ڈرین اور توبہ آفات ٹل بھی سکتی ہین کیونکہ خدا زمین و آسمان کا بادشاہ ہے وہ اپنے حکمون کو جاری بھی کرسکتا ہے اور ٹال بھی سکتا ہے بلاؤن کے ٹالنے کے لئے یہ ضروری نہین کہ لوگ مسلمان ہو جائین کیونکہ مذہبی غلطیون کے مواخذہ کے لئے قیامت کا دن مقرر ہے ـ ہان یہ ضروری ہے کہ لوگ بدچلنی سے باز آوین ـ پاک نبیون کی نسبت بدزبانی سے پیش نہ آوین غریبون پر ظلم نہ کرین ـ صدقہ خیرات کرین ـ خدا کے ساتھ کسی کو برابر نہ کرین ـ تکبر اور شرارت کو چھوڑ دین ـ امن دہ گورنمنٹ کے برخلاف پوشیدہ منصوبے نہ سوچین خدا سے ڈرین ـ ایسا ہی ایک عظیم الشان نشان یہ ہے کہ آج سے ۲۰ سال پہلے مین اکیلا اور گمنام تھا ـ جب خدا نے مجھے کہا کہ مین تجھے لوگون کا امام بناؤن گا اور دُور دراز لوگ تیرے پاس آوین گے ـ بعض نشان قادیان کے آریون نے خود مشاہدہ کئے ہین جن کے لالہ ملاوامل آریہ اور شرمپت آریہ گواہ ہین ـ غرض قرآن شریف کی زبردست طاقتون مین سے ایک یہ طاقت ہے کہ اس کی پیروی کرنے والے کو معجزات اور خوارق دئے جاتے ہین ـ اور ان کا کوئی مقابلہ نہین کرسکتا چنانچہ مین یہ دعوےٰ رکھتا ہون اور بلند آواز سے کہتا ہون کہ اگر دنیا کے تمام مخالف کیا مشرق کے اور کیا مغرب کے ایک میدان مین جمع ہوجائین اور نشان نمائی اور خوارق مین مجھ سے مقابلہ کرنا چاہین ـ تو مین خدا تعالےٰ کے فضل اور توفیق سے سب پر غالب رہونگا

(۲) خود قرآن شریف معجزات سے بھرا ہوا ہے اسلام کی ترقی اور شوکت کی قبل از وقت خبر دی گئی ـ شق القمر کا معجزہ ظاہر ہوا ـ کفار نے یہ معجزہ دیکھا اور قرآن شریف خود ان کو گواہ قرار دیتا ہے ـ جو سخت دشمن تھے ـ اگر یہ معجزہ واقع نہ ہوا ہوتا ـ تو مکہ کے مخالف لوگ اور جانی دشمن کیون خاموش بیٹھ رہتے ـ

۳ ـ قرآن شریف کے ذریعہ سے خدا تعالےٰ اپنے عالم اور قادر ہونے کا زندہ ثبوت دیتا ہے (۴) قرآن شریف کی اعلےٰ خوبیون مین اس کی تعلیم ہے ـ جو انسانی فطرت اور انسانی مصلحت کے سراسر مطابق ہے (۵) قرآن شریف نے نجات کی حقیقی راہ بتلائی ہے ـ کہ انسان کو اس وقت نجات یافتہ کہہ سکتے ہین ـ کہ جب اس کے تمام نفسانی جذبات جل جاوین ـ اور اس کی رضا رضا خدا کی رضا ہو جائے اور وہ خدا کی محبت مین ایسا محو ہو جائے ـ کہ اس کا کچھ بھی نہ رہے ـ سب خدا کا ہو جائے اور تمام قول اور فعل اور حرکات اور سکنات اور ارادات اس کے خدا کے لئے ہوجاوین اور وہ دل مین محسوس کرے کہ اب تمام لذات اس کی خدا مین ہین ـ جب انسان کی رُوح خدا کے آستانہ پر نہایت محبت اور عاشقانہ تپش کے ساتھ گر کر لازوال آرام پالیتی ہو اور اس کی محبت کے ساتھ خدا کی محبت تعلق پکڑ کر اس کو مقام محویت پر پہنچا دیتی ہے ـ تب اس کیفیت کا نام جو اسکو ملتی ہے ـ نجات رکھا جاتا ہے اور شفاعت کی فلاسفی بھی یہی ہے کہ شفع عربی زبان مین جفت کو کہتے ہین ـ جو شخص ایک پاک فطرت اور کامل انسان سے ایسا تعلق حاصل کرتا ہے کہ گویا اسکی جزو ہے ـ تو اس کے انوار سے حصہ لیتا ہے ـ

ہمارا اور ان بزرگون کا جو ہم سے پہلے گذر چکے ہین یہ چشمدید واقعہ اور ذاتی تجربہ ہے ـ کہ قرآن شریف اور

آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی پیروی میں جو اخلاص اور صدق قدم سے ہو یہ خاصیت ہے۔ کہ آہستہ آہستہ خدائے یگانہ واحد لاشریک کی محبت دل میں بیٹھتی جاتی ہے (اخیر میں تمام مضمون کا خلاصہ چند اوراق میں ہے)

آریہ ہندو

اس کے بعد دوسرے دن صرف آریوں کی طرف سے مضمون تھا کیونکہ سکھ صاحبان نے آنا پسند نہیں کیا تھا آریوں کے لیکچرار ڈاکٹر چرنجیو صاحب تھے۔ اب میں کیا بیان کروں کہ اس آریہ صاحب نے کیا کہا اور کیا نہ کہا۔ حضرت مسیح موعود نے صلح کا جو پیغام دیا تھا کہ ہم تمہارے بزرگوں کو نیک اور ولی اور پیغمبر مانتے ہیں تم ہمارے بزرگوں کو ایسا ہی نیک کہو اور ان کی ہتک کر کے ہمارے دل نہ دکھاؤ۔ اس پیغام کے جواب میں آریہ صاحب نے خدا کے ان برگزیدہ نبیوں کے حق میں جن کا ذکر بائیبل اور قرآن شریف میں ہے ناپاک گالیاں سنائیں اور ہمارے مسلمانوں کے دلوں کو اپنی تیز زبانی کی چھری سے ایسا زخمی کیا کہ اگر مسلمان حد درجہ کے صبر سے کام نہ لیتے تو معلوم نہیں تھا کہ کیا کا کیا ہو جاتا۔ افسوس تجھ پر اے آریہ قوم کہ اس قدر بیہودہ گوئیاں کہاں کہیں تجھے عقل نہ آئی اور تو نے نہ تہذیب سیکھی۔ آریوں کے پریذیڈنٹ روشن لعل صاحب بیرسٹر نے معذرت کی کہ یہ لیکچر ہم نے پہلے سے دیکھا نہ تھا مگر یہ معذرت اب بدتر از گناہ ہے وہ لیکچر کے دوران میں بھی لیکچرار کو روک سکتے تھے۔ کیا ایسی ہی کرتوتوں سے آریہ لوگ مسلمانوں کے ساتھ صلح کرنا چاہتے ہیں آریہ صاحب نے پہلے اپنی من گھڑت چند قواعد بنائے۔ کہ الہامی کتب میں یہ شرائط ہونی چاہئیں۔ کہ وہ سب سے پرانی ہو۔ اول تو وید کوئی بہت پرانے نہیں زند وستا اس سے بھی پرانے ہیں اگر بالفرض پرانے ہوں بھی تو کیا پرانا ہونا کوئی الہامی ہونے کی دلیل ہو سکتی ہے۔ ہاں اگر نعوذ باللہ خدا تعالیٰ پر کلام کرنے کا کوئی دورہ آتا ہو۔ کہ ایک وقت میں وہ کلام کر سکتا ہو۔ اور پھر ہزاروں سال تک وہ کلام کرنے سے عاجز ہو جاتا ہو۔ تب یہ دلیل شاید کام آ سکتی۔ پھر ایک دلیل یہ پیش کی کہ اس میں کوئی تاریخی قصہ نہ ہو۔ اگرچہ ویدوں میں باپ دادوں کے ذکر اور اندر کے قصے اور گئو کے قصے اور دیگر بہت سے افسانے موجود ہیں۔ مگر کیا خدا تعالیٰ دنیا کی تاریخی حالات سے ناواقف ہے۔ ہاں اگر یہ مانا جاوے۔ کہ دنیا کی تاریخی واقعات سے بے خبر ہونا خدا تعالیٰ کی صفت لازمی ہے تب اگر کسی کتاب میں کوئی تاریخی واقعہ ہو۔ تو وہ خدا کی کتاب نہیں مانی جا سکتی۔ کیونکہ پھر یہ امر صفت خداوندی کے برخلاف ہو جائے گا۔ لیکن وہ خدا جو سب کچھ جانتا ہے وہ تاریخی واقعات سے کیوں آگاہ نہیں اور ان کا ذکر اس کے کلام میں کیوں اس کے شان کے برخلاف ہے پھر ایک دلیل یہ پیش کی۔ کہ اس میں خلاف قانون قدرت کچھ نہ ہو۔ یہ بات تو صحیح ہے۔ مگر کیا آریہ صاحب نے تمام قانون قدرت کا احاطہ کر لیا ہے۔ کہتے ہیں کسی انگریز نے کسی پرانے بادشاہ کے دربار میں ریل کا ذکر کیا تھا کہ ایسی سواری یورپ میں ایجاد ہوئی۔ کہ کلکتہ سے دہلی تک تین دن میں پہونچ سکتے ہیں تو اس پر بڑا مسخرہ اڑا اور اس بات کو خلاف عقل اور خلاف قانون قدرت بتلایا گیا۔ سائنس کی ترقی کا خود اس زمانہ میں یہ حال ہے۔ کہ آج جس بات کو خلاف عقل اور خلاف قانون قدرت بتلایا جاتا ہے کل سائنس دان اس کے موجب اسی کو عین قانون اور سائنس بتلاتے ہیں۔ بڑا اعتراض جو اس ذیل میں آریہ صاحب نے بائیبل اور قرآن پر کیا وہ ولادت مسیح تھا۔ مگر افسوس ہے کہ وید جن رشیوں پر نازل ہوئی بتلائی جاتی ہے ان کا نہ باپ مانا جاتا ہے اور نہ ماں اور وہ تھے بھی چار۔ چار اکٹھے بلکہ ان کے ساتھ اور بھی ہزاروں انسان خدا نے بغیر ماں اور بغیر باپ کے پیدا کر دیئے اور کوئی امر خلاف قانون قدرت اور خلاف عقل نہ ہوا لیکن حضرت مسیح کی ولادت قابل اعتراض ہو گئی۔ ایک شرط الہامی کتاب کی آریہ صاحب نے یہ بیان کی تھی کہ جس پر نازل ہوں وہ پوتر اور پاک ہوں۔ وید کے رشیوں کی تو کچھ خبر نہیں کہ کون تھے۔ بجائے ان کو پاک اور پوتر ثابت کرنے کے آریہ صاحب نے بائبل اور قرآن شریف میں مذکورہ انبیاء کے نام لے لے کر اور ایک ایک کو گن گن کر وہ گالیاں سنائیں۔ کہ الامان! اعتراض بھی وہ تھے جن کے جواب ہزار بار دیئے جا چکے ہیں۔ افسوس ہے کہ آریہ صاحب نے اس بات کا کچھ بھی لحاظ نہ کیا کہ مسلمانوں اور عیسائیوں نے کس تہذیب کے ساتھ اپنی تقریریں پیش کی تھیں اور کس قدر اخوت اور محبت کی بنیاد باندھی تھی۔ کیا اس کا جواب ایسے ہی ناپاک اور آزار دہ الفاظ میں مناسب تھا۔ کیا اسی تہذیب کو دل میں رکھ کر انہوں نے بار بار حضرت اقدس مرزا صاحب کی خدمت میں خط لکھے تھے۔ کہ آپ ضرور مضمون بھیجو بڑی تہذیب سے گفتگو ہوگی۔ کیا انہیں گالیوں کے سننے کے واسطے ہم مسلمانوں سے ٹکٹ کے روپے وصول کئے گئے تھے۔ اور کیا اسی شائستگی کا نمونہ دکھانے کے واسطے ہم لوگوں کو دور و نزدیک سے بلایا گیا تھا کہ ہم اپنے کاموں میں حرج کر کے اور سفر کی تکلیف اور خرچ برداشت کر کے اپنے مقدس باپ دادوں کے حق میں ناپاک کلمات سنیں۔ افسوس صد ہزار افسوس۔ اے آریہ قوم! کہ تیرے طرز و طریق ظاہری گورنمنٹ کے سامنے بھی باغیانہ ٹھہرے اور روحانی گورنمنٹ کے سامنے بھی تو شوخی اور بےباکی سے باز نہ آئی۔

ایک تھی نشان

۲۔ دسمبر ۱۹۰۷ء۔ کو جب حضرت کا مضمون جلسہ مذاہب میں پڑھا جا رہا تھا اور اس میں آئندہ زلازل کے متعلق پیشگوئی سنائی گئی تھی تو بعض آریہ اس پر ہنسنے لگے۔ قدرت خدا اس سے دوسرے ہی دن ۴ر دسمبر ۱۹۰۷ء کو ۱۲ بجے کے قریب سخت زلزلہ آیا جو ہمنے لاہور میں محسوس کیا تھا اور اس کے متعلق مرزا رحیم بیگ صاحب دھرم سالہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ دو دھکے زلزلے کے محسوس ہوئے۔ جو ۴۔ اپریل کے بعد تمام زلازل سے شدید تھا۔ اگر ایک دھکہ اور لگتا تو یقین تھا کہ تمام عمارات جو از سر نو طیار کی گئی ہیں مسمار ہو جاویں۔ پہاڑ بھی بہت جگہ سے ٹوٹ گیا ہے۔ کئی مکان معیوب ہو گئے ہیں۔

اخبار میں لکھا ہے۔ کہ اس زلزلے سے چمبہ میں بھی بہت نقصان ہوا ہے۔ نگروٹہ کے قریب بہت سے گھر گر پڑے ہیں اور کانگڑہ میں سات مختلف مقامات کے ملبہ میں سے دھوئیں کے بادل اٹھے۔

کہاں گئے پروفیسر اوموری صاحب جو کہتے تھے۔ کہ اب یہاں کسی زلزلے کا خوف نہیں۔ کیا پروفیسر جاپانی کی بات سچی ہوئی یا خدا کا کلام۔؟

وی پی آتی ہیں

جنوری کا پہلا پرچہ وی پی ہوگا

سنہ ۱۹۰۸ء کی قیمت کی وصولی کیواسطے ماہ جنوری کا پہلا پرچہ ناظرین کی خدمت میں بذریعہ وی پی ارسال ہوگا وی پی مبلغ للعہ کا ہوگا لیکن جو صاحبان دنیوی خبروں کا حصہ نہ لینا چاہیں وہ ابھی سے مطلع فرما دیں انکو وی پی مبلغ تین روپیہ کا کیا جاویگا اس کے متعلق مفصل صفحہ ۲ پر ملاحظہ کرو۔

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھماہ	سہ ماہ	دو ماہ	یکماہ	یکبار
	۵۰ بار	۲۶ بار	۱۳ بار	۸ بار	۴ بار	
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½ "	۱۰۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۲	۱۴	۹	۳
½ "	۴۰	۲۴	۱۳	۸	۵	۲
¼ "	۲۷	۱۴	۸	۵	۳	۱½
⅛ "	۲۵	۱۳	۷	۴	۱½	۱
فی سطر	۹۰	۵	۳	۲	۱	۲ر

یہ اجرت جو ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے۔ پہلے ہی بہت کم کر کے لگائی گئی ہے اس واسطے اس میں زیادہ رعایت نہ ہو سکے گی۔ بے فائدہ خط و کتابت کرنے میں طرفین کا ہرج ہے۔

۲۔ مینیجر کا اختیار ہے کہ کسی اشتہار پر مناسب سمجھے تو اس سے زیادہ اجرت طلب کرے۔

۳۔ فیصلہ اجرت سے پہلے مضمون اشتہار برائے ملاحظہ مینیجر کے پاس آنا چاہیئے اور مینیجر کا اختیار ہوگا کہ مضمون میں پہلے یا فیصلہ کے بعد یا دوران انطباع میں جن الفاظ کو خود کیسی دوسری خریدار کی تحریک پر مناسب خیال کرے نکالدے یا زیادہ کرے یا بدل ڈالے۔

۴۔ تقسیم کرائی ضمیمہ جو اخبار کے دو صفحہ کے برابر ہو ایک روپیہ فیصدی لیا جاوے گا۔ بٹالہ سے قادیان تک کی مزدوری ۸ر فی دس سیر یا دس سیر سے کم کے لئے اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

۵۔ ہر ایک مشتہر صاحب کو چاہیئے۔ کہ اشتہار دینے سے پہلے ان کو بغور مطالعہ فرما لیا کریں۔

۶۔ اشتہار متواتر دئے جانے کی یہ اجرت ہے درمیان میں چھوڑنے اور کبھی کبھی درج کرانے کے واسطے زائد اجرت چارج ہوگی۔

۷۔ ہر ماہ میں صرف ایک دفعہ اشتہار کی عبارت کے بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا۔ اشتہار کی تبدیلی کے واسطے ہر انگریزی مہینہ کے شروع ہونے سے پہلے پندرہ دن اطلاع آنی چاہیئے ورنہ اگلا مہینہ وہی اشتہار کا مضمون رہیگا۔

۸۔ مینیجر کو اختیار ہوگا۔ کہ جب چاہے کسی کا اشتہار بند کر دیوے اور باقی اجرت واپس کرے۔

رسید زر

۲۶ اکتوبر ۱۹۰۷ء ۴۲۵ گلاب الدین صاحب ۳ر
۲۶ " " ۱۵۴ حافظ احمد دین صاحب ۱۵ر
۲۶ " " ۵۴۳ عبد اللہ صاحب ے ر
۲۸ " " ۲۸۹ ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب ۱ر
۲۸ " " ۱۸۱۲ ڈاکٹر رحمت اللہ صاحب للعہ
۲۸ " " عنایت اللہ صاحب ۲ر
۲۸ " " ۱۵۵۶ سید ولایت حسین صاحب ۶
۲۸ " " ۱۴۱ محمد شفیع صاحب ۲ر
۲۸ " " ۱۱۸۱ مولوی رحیم بخش صاحب ے ر
۲۸ " " ۱۵۲۴ محمد عبد اللہ صاحب ۶ر
۲۸ " " ۳۳۴ سید رحمت علی صاحب ے ر
۲۸ " " ۱۳۳۱ عبد الرزاق صاحب عہ ر
۲۸ " " ۱۵۶۷ بابو وزیر محمد صاحب ے ر
۲۸ " " ۱۹۴ فضل الٰہی صاحب عہ ر
۲۹ " " ۱۵۱۳ احمد یار صاحب عا ر
۳۰ " " ۱۸۲۸ احمد صاحب ۶
۳۰ " " ۱۹۱۲ محمد ابراہیم صاحب عہ ر
۳۰ " " ۱۷۳ غلام حیدر صاحب ے ر
۳۰ " " ۱۵۷۵ ملک غلام محمد صاحب عہ ر
۳۰ " " ۱۵۰۵ غلام محمد گوندل عہ ر
۳۱ " " ۱۷۱ منشی نواب خان صاحب ے ر
یکم نومبر ۱۹۰۷ء ۱۵۶۵ عبد المنان صاحب عہ ر
" " ۱۳۱ چودہری کرم الٰہی صاحب ۶ ۱۲ر
۲ " " ۶۱۸ زین الدین محمد ابراہیم صاحب للعہ ر
۲ " " ۱۹۲۴ زین الدین بحساب ۱۶۲۴ ے ر
۴ " " ماسٹر شیر علی صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام
۴ " " بابت ۱۲۵۳ و ۱۲۰۲ و ۱۰۵۱ للعہ
۴ " " ۶۷ مرزا محمود علی صاحب ے ر
۴ " " ۱۲۰۳ ملک مولا بخش صاحب ۶ر
۴ " " ۱۳۶ محمد رضوی صاحب ے ر
۴ " " ۱۰۰۱ پیر برکت علی صاحب عہ ر
۵ " " ۱۱۴۶ عبد الحی خان صاحب عہ ر
۵ " " ۱۴۲۶ شادی و غلام محمد صاحب ۱۲ر
۵ " " ۲۳۹ سید احمد حسین صاحب ۲ر

۷ نومبر ۱۹۰۷ء ۱۸۲۶ حکیم احمد دین صاحب ے ر
۷ " " ۱۶۹۲ خدا بخش صاحب عہ ر
۷ " " ۱۵۹۷ راجہ شیر محمد خان صاحب ے ر
۷ " " ۱۸۲۲ گل محمد صاحب ے ر
۷ " " ۱۸۲۴ سید محمد اسمٰعیل صاحب عا ر
۸ " " ۵۲۳ چودہری حسین بخش صاحب عہ ر
۸ " " ۳۷۷ غلام نبی صاحب عہ ر
۸ " " ۱۶۳۲ مولا بخش صاحب ے ر
۱۱ " " ۱۵۱۴ مولوی کرم دین صاحب ۴ر
۱۱ " " ۱۵۲ محمد نذیر حسین صاحب عہ ر
۱۱ " " ۸۱۲ محمد سعید صاحب ۲ر
۱۱ " " ۳۲۴ مولوی سراج الدین صاحب ۲ر
۱۱ " " ۸۳۰ نور عالم صاحب ے ر
۱۱ " " ۲۰۶ دوست علی صاحب ۲ر
۱۲ " " ۱۰۴۵ بدھ بخش صاحب عا ر
۱۱ " " ۱۵۲۶ میاں عیسیٰ صاحب کشمیری عا ر
۱۳ " " ۲۱۶ ڈاکٹر محمد علی صاحب ے ر

عجیب مژدہ

یہ نئی کتاب بول چال عربی قریب صفحہ ۳۰۰ کے۔ ایک صفحہ میں عربی ہوگی اور اس کے مقابل والے صفحہ پر اردو ترجمہ ہوگا۔ قیمت عہ۔ مگر جو صاحب پیشگی قیمت بھیجدیں گے ان سے صرف ایک روپیہ لیا جاویگا اور علاوہ کتاب بول چال عربی کے فی الحال ہم نقد سات عدد کتابیں مندرجہ ذیل جو ایک روپیہ کی قیمت کی ہیں۔ بالکل مفت بطور انعام روانہ کیجاوینگی حتی کہ محصول ڈاک بھی خریدار کے ذمہ نہ ہوگا۔ چونکہ کتاب بول چال عربی کے طبع کیلئے روپیہ کی کمی ہے اس وجہ سے یہ گران قدر رعایت گوارہ کیگئی ہے۔ اس صورت میں اصل کتاب ہی مفت ہاتھ لگی ہے کیونکہ خریدار سر دست ہی ایک روپیہ قیمت کی سات عدد کتب میں بطور انعام پالیا۔ ورنہ بعد طبع کتب بول چال عربی صرف ایک کتب عہ پر ملینگی۔ سات عدد کتابیں انعام جو فی الحال ایک روپیہ آنے پر روانہ کیجاوینگی وہ یہ ہیں۔ سلاسل الفضائل مترجم اردو ۔ الاستخلاف رد شیعہ سلاسل التعلیم ۔ قرآن کریم کی دعائیں منظوم ۔ احمدی کا من ۔ حیثیمی مسیح عکس مکتوب حضرت نبی رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔

جو صاحب چاہیں یہ کتب بذریعہ وی پی منگا سکتے ہیں وی پی پر عہر اور کمیشن لگیگا کتابوں پر ٹکٹ بہر حال ہم لگائینگے کتابیں مفت ہونگی اور ایک روپیہ ان کا بطور امانت پیشگی جمع رہیگا۔

نوٹ یاد رہے کہ درخواست درخواست آنے پر یہ رعایت بند ہو جاوے گی۔

المشتہر سید محمد عبد الحی عرب قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

ضرورت نکاح

۵ - مددخان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں مددخان ایک نیک اور نوجوان آدمی ہیں خط وکتابت معرفت ایڈیٹر ہو۔

۶ - سید محمد یوسف صاحب عمر ۲۳ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے مگر چھ سال ہوئے کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان آئے تھے اور تب سے اسی جگہ رہتے ہیں اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے اور آیندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہیں زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہیں۔ وہ ایڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہیں۔

۹ - گولیکی کا ایک خوش شکل ۲۶ سالہ احمدی کاشتکار گجرات گوجرانوالہ سیالکوٹ جہلم میں نکاح کرنا چاہتا ہے جو صاحب اس کے متعلق خط وکتابت کرنا چاہیں وہ مجھ سے کریں۔

المشتہر اکمل آف گولیکی ضلع گجرات

۱۰ - میرے ایک دوست کی لڑکی عمر قریباً گیارہ سال کیواسطے رشتہ کی ضرورت ہے۔ بدین شرائط لڑکا احمدی صحیح النسب مغل انٹرنس پاس عمر ۱۶ اور ۲۰ سال کے درمیان ہو۔

الراقم - ن . . - خط وکتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو۔

۱۱ - ضلع گوجرانوالہ - سیالکوٹ میں سے مندرجہ ذیل اوصاف کا لڑکا چاہیئے۔ مخلص احمدی - والدین احمدی - قوم کا درزی خوبصورت عمر ۱۷ یا ۱۸ سال خواندہ - خواہ ملازمت یا دستکاری کا کام کرتا ہو - بہر صورت خواندہ ہو - آمدنی عہ۔ روپیہ ماہوار سے اوپر ہو - خط ملفوف ہو

المشتہر - عبداللہ درزی احمدی جھنڈو ساہی ڈسکہ سیالکوٹ

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی سے خرید و

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبداللہ آتھم کا مباحثہ - اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے۔ قیمت ۸ر

الوصیتہ مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام حضرت اقدس نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں۔
قیمت ۲ر

نورالدین مصنفہ علامہ دوران حضرت حکیم الامتہ - دھرمپال کی ترک اسلام کا جواب جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی ہے مخالفین اسلام کیلئے حجت ہے۔ قیمت ۱۰ر

غلامی اور عصمت انبیاء ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمددین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپاکر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کیا ہے۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔
قیمت غلامی ۳ر عصمت انبیاء ۲ر

البرہان الصحیح فی تائید المسیح [illegible]

براہین احمدیہ یہ وہ لاجواب کتاب ہے جس نے تمام مذاہب باطلہ پر اتمام حجت کردی۔ اس کے دلائل توڑنے پر دس ہزار روپیہ انعام مقرر ہے - احمدی اور غیر احمدی سب کے لئے مفید ہے۔ چونکہ اس میں جو پیشگوئیاں ہیں وہ اب پوری ہو رہی ہیں اس لئے ہر ایک احمدی کے پاس اس کا ایک نسخہ ہونا چاہیئے۔ نفیس کاغذ پر خوش خط چھاپی گئی ہے۔
مجلد ۱۲ر غیر مجلد ۵ر ولایتی کاغذ مجلد عہ

دُرِّثمین مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام حضرت اقدس کی آج تک کی نظمیں اس میں مندرج ہیں اور ایسے طریق سے چھاپی گئی ہے۔ کہ آئندہ جو نظمیں ہیں وہ بھی اس کے ساتھ شامل ہوسکیں گی۔
قیمت مجلد ۸ر غیر مجلد ۶ر

سرالشہادتین مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی - سورہ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں نہائت لطیف ہے اس کے نکات روپے کو بھی گران نہیں - قیمت ار

اسلام کی پہلی کتاب مصنفہ ماسٹر عبدالرحمن صاحب نومسلم بچوں کیلئے نہائت مفید ہے
قیمت ۴ر

نظم مستورات مستورات کے لہجہ پر - قیمت ر

اختیار الاسلام مصنفہ شیخ عبدالرحمن صاحب نومسلم - آریہ مذہب کے رد میں ایک گھر کے بھیدی کی تحریر قابل دید
حصہ سوم ۲ر

ایک سچی شہادت

دماغی کاموں کی کثرت کیوجہ سے پانچسال ہوئے میرا دماغ بہت ضعیف ہوگیا تھا اور قدرتی حافظہ میں فرق آنے لگا تھا طبیعت میں تکان معلوم ہوتا تھا اور کمزوری اعصاب کیوجہ سے مجھے یہ بھی شک ہوگیا تھا کہ میری بائیں طرف کے کل اعضا کمزور ہوتے جاتے ہیں انگریزی اور یونانی علاج مختلف اطباء کے گئے لیکن بہت کم فائدہ مند ہوئے یا عارضی فائدہ ہوا - آخر کار حکیم منشی محمد دین صاحب کی حبوب مقوی کا استعمال میں نے کیا اور اس وقت بھی وقتاً فوقتاً استعمال کرتا ہوں ان گولیوں کے استعمال سے میری کل شکایات مندرجہ بالا رفع ہوگئیں میرے تجربہ میں ان گولیوں سے زیادہ مفید مقوی دوائی نہیں آئی۔ میری تحریک پر بہت سے دوستوں نے ان گولیوں کا استعمال کیا اور ایسا ہی مفید پایا جیسے کہ میں نے۔ میں حکیم منشی محمد دین صاحب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے مجھے ایسی دوائی دی۔

راقم - محبوب عالم ممبر مال کونسل دربار ٹونک (راجپوتانہ)

(سابق پرسنل اسسٹنٹ صاحب ریونیو کمشنر سرحدی صوبہ پشاور)

ناظرین یہ ہے وہ شہادت جو گورنمنٹ عالیہ کا ایک معزز افسر اپنے ذاتی تجربہ کے بعد

حبوب مقوی

کے متعلق دے رہا ہے یہ گولیاں تمام عصبی نظام پر ازحد مفید اثر کرتی ہیں اور اعضائے رئیسہ دل و دماغ اور معدہ کے حق میں بلا مبالغہ اکسیر کا حکم رکھتی ہیں جن لوگوں کے دل و دماغ مطالعہ کتب و دیگر امور متعلقہ خوض و فکر مثلاً کاروبار عدالت و حساب وغیرہ کیوجہ سے کمزور ہوگئے ہوں اور تھوڑا سا کام کرنے سے اکتا جاتے ہوں انشاءاللہ ان گولیوں کے استعمال سے یہ تمام ضعف دور ہوکر آیندہ کیلئے گھنٹوں کا کام کرنیکی طاقت پیدا ہوجاوے گی۔ یاد رہے کہ ہر قسم کی قوت یا کمزوری نظام عصبی کی حالت کے ہی ماتحت ہوتی ہے۔ قیمت فی سینکڑہ چار روپیہ (للعہ) میں گولی ایک روپیہ (عہ)

علاوہ بریں اور کئی امراض نہانی اور ظاہری کی نہائت مجربہ اور مفید ادویہ مل سکتی ہیں ازانجملہ سرمہ عجیب - دھند، جالا - پھلی - خارش چشم - ودہ - آنکھوں سے پانی جاری رہنا - نجع ہیں - اور ضعیف پھولا کیلئے بے نظیر ہے قیمت فی تولہ عہ

دوائی سوزاک کہنہ یعنی قرص فیبکس عہ سفوف جریان دو ہفتہ کیلئے عہ

سفوف مفرح ہاضم - دیرینہ فتور ہضم جس میں ترش ڈکار آنے اور گاہ گاہ بخار محسوس ہوتا ہو - طبیعت بیکل بے چین اور کاہل رہتی ہو پشت پہلو اور شکم معدہ میں گاہ گاہ درد سوزش ہوتی ہو اور نیند اچھی طرح سے نہ آتی ہو ان تمام شکایات کے لئے یہ سفوف اکسیر کا حکم رکھتی ہے قیمت فی بکس عہ

پتہ خوش خط بعہ حالات مفصل عمر نام اور ڈاکخانہ درج ہوں محصول و جوابی ٹکٹ بذمہ خریدار

المشتہر
حکیم محمد دین احمدی - دروازہ سیالکوٹ - گوجرانوالہ

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ و انتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

قیمت پیشگی ہے۔

اے جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۰ | آں مسیح دورِ آخر مہدی آخر زماں

قادیان میں ہے

جلد (۶)

مورخہ ۱۳ - ذیعقدہ ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۹ - دسمبر ۱۹۰۷ء

نمبر ۵۱

چہ گویم باتو گرآئی چہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

فی پرچہ ۲ / | از یکہ ۵ /

دس شرائط بیعت

اوّل۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے۔ کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہوجائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت اُنکا مغلوب نہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم۔ یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتے الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجایز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دُکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیرے گا بلکہ قدم آگے بڑھائے گا۔ ششم۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا وہوس سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرلیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستورالعمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوۃ کو بکلی چھوڑدے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزۃ اور ہمدردیٔ اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔ نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا۔ اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم۔ یہ کہ اِس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اُس پر تاوقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلےٰ درجہ کا ہو گا۔ کہ اُسکی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندریں دین آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آں رسولے کش محمدؐ ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن
جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن

ہست او خیرالرسل خیرالانام
ہر نبوت را بروشد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زوشدہ سیراب سیرآب کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود از ہماں جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

آں ہمہ از حضرت احدیت است
منکرآں مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکرآں مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآں بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یک قدم دوری ازآں عالی جناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ ۲۰ / ؎

عام قیمت پیشگی بہ امداق دینی

اخبار .. .. .. للعہ /

مابعد .. .. .. ۵ /

عام قیمت پیشگی بغیر امداق دینی

اخبار .. .. ۳ /

فی پرچہ .. .. ۲ /

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے ان سے حساب بعد کیا جاوے گی جو اخبار قیمت پہنچنے پر بھیجا جاوے پندرہ روز کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں مل سکیگا۔ رسید نہ اخبار میں دیجاویگی علیحدہ رسید نہ روانہ ہوگی لیکن جو صاحب قادیان میں دستی قیمت دیں ان کو ہر حال رسید حاصل کرنی چاہئے روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہئے۔

وہ الفاظ جن میں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشھد ان محمداً عبدہ و رسولہ۔ ۲ بار آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے اپنی عمر کے آخری دن تک تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں تو میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اسکے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور

وحی الٰہی کی تائید مکہ معظمہ سے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی ومعظمی جناب مفتی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بدر مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۰۷ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام درج ہے جو آپ کو جمعرات کو ہوا تھا کہ "عید تو آج ہے چاہو کرو یا نہ کرو" اگرچہ عام طور پر تمام ہندوستان میں باستثنائے چند مقامات عید جمعہ کو ہوئی تھی۔ مگر یہ غیب کی خبر جو اللہ تعالےٰ نے اپنے رسول کو دی اور جو یقینی تھی وہ یہی تھی کہ عید جمعرات کی ہے۔ اب مکہ شریف سے جو خطوط موصول ہوئے ہیں اُن سے معلوم ہوا ہے کہ وہاں عید جمعرات کی تھی یعنے بموجب الہام ہمارے امام صاحب۔ والحمد للہ علیٰ ذالک۔

خاص خانہ کعبہ میں جمعرات کی عید ہونے کے معنے یہی ہیں کہ بدھ کی شام کو چاند ہو گیا تھا۔ اگرچہ عام طور پر ہندوستان میں دیکھنے میں نہیں آیا مگر اس کی حقیقت کی اللہ تعالےٰ نے اپنے رسول کو اطلاع دیدی، یہ بھی ایک نشان ہے۔ اور ہمارے امام علیہ السلام کی صداقت اور اس کی سادگی پر ایک بیّن دلیل۔ ہمارے مخالفین اور دنیا کے اہل الرائے اس معاملہ میں غور کریں کہ کس سادگی اور جرأت کے ساتھ ہمارے حضرت صاحب اپنے الہام دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں اگرچہ قادیان میں اس روز عید نہیں کی گئی مگر خدا تعالےٰ کا پیغام جو پہونچا تھا وہ کھولکر بتا دیا گیا۔ اور آخر وہی ہُوا۔

خاکسار میرزا محمد شفیع ہیڈ کلرک دفتر سپرنٹنڈنٹ وائکانجات ڈیرہ اسمٰعیلخان۔

خبریں ضروری ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلے علےٰ رسولہ الکریم

دوست صادق محب واثق جناب مفتی صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حال میں آپکے اخبار کے متعلق چند صاحبان نے دو تحریکیں کی ہیں۔ اول یہ کہ اس میں دنیاوی خبریں ہوا کریں اور دوم یہ کہ اخبار ہفتہ میں دو بار کر دیا جاوے۔ چونکہ میں بدر سے خاص محبت رکھتا ہوں اور اس کی ترقی اور بہبودگی کا خواہشمند ہوں اس وجہ سے میں نے بھی مناسب سمجھا کہ اپنی ناچیز رائے اس کے متعلق ظاہر کروں۔

(۱) یہ بات مسلّم ہے۔ کہ ہم کو دنیاوی خبروں کی بھی سخت ضرورت ہے، نہ صرف ہندوستان کی بلکہ تمام روئے زمین کی۔ کیونکہ زمانہ کی ضروریات اور اس کے حالات سے آگاہی بھی لازمی ہے۔ اور یہ بغیر اخبار ممکن نہیں چونکہ ہمارے قومی اخبارات میں ملکی خبریں نہیں ہوتیں اسوجہ سے باوجود خریدنے الحکم، بدر ودیگر رسائل کے ایک نہ ایک اور اخبار خریدنا یا کم از کم اس کا مطالعہ کرنا ضروری ہوتا ہے۔

بدر میں ملکی خبروں کا اندراج ایک عمدہ تجویز ہے مگر سوال یہ ہے۔ کہ اس کے لئے گنجائش کہاں سے آوے۔ مجھے یاد ہے۔ کہ کچھ عرصہ ہُوا کہ اس اخبار میں ملکی خبروں کا ایک صفحہ شائع ہوتا تھا۔ میں ایسی خبروں کے مخالف ہوں جو پُرانی ہوکر چند تبادلے کے اخبارات سے حاصل کی جاویں اور اس سے اخبار کی وقعت کم ہوتی ہے۔ ساتھ ہی اس کام کے لئے اخبار میں سے ایک دو صفحہ کی گنجائش نہ نکل سکتی ہے اور نہ ہی ایک دو صفحہ اس کے لئے کافی ہیں۔ ملکی خبروں اور تمام دنیا کے حالات کے متعلق ضروری ہے کہ کم سے کم چار صفحہ کا ضمیمہ بدر کے ساتھ علیحدہ نکلا کرے مگر اس کی تیاری کے لئے خاص اہتمام چاہیئے چند روزانہ اور ہفتہ وار انگریزی اور اردو اخبارات قیمتاً حاصل کئے جاویں اور علاوہ اس کے ہر بڑے شہر میں جہاں کہ احمدی جماعت موجود ہے۔ بدر کے اس ضمیمہ کے لئے ہر جگہ نامہ نگاروں کی ضرورت ہے۔ جو وقتاً فوقتاً مقامی خبریں لکھتے رہا کریں۔ میرا خیال ہے کہ اس ضمیمہ کے لئے علیحدہ ایک سب اڈیٹر بھی ہو جو آپکے ماتحت اور آپکی ہدایات کے موافق اپنا کام کرے کیونکہ آپ پہلے ہی اخبار میں دبے ہوئے ہیں۔

یہ تمام انتظام خرچ چاہتا ہے۔ جسکا انتظام بھی ضروری ہے۔ اگر ناظرین بدر کو واقعی یہ شوق ہے کہ ان کے اخبار میں ملکی خبریں ہوا کریں تو وہ اس ضمیمہ کو خریدیں اور اس کا چندہ پیشگی ادا کریں چونکہ محصولڈاک کی ضرورت اس ضمیمہ کے لئے نہ ہوگی میرے خیال میں کم سے کم ایکروپیہ قیمت اسکی اسصورت میں ہو کہ سات سو خریدار اس ضمیمہ کیلئے پیدا ہو جاویں۔ اور بغیر پوری ہونے اس تعداد کے اس کام میں ہاتھ ڈالنا مشکل ہے۔ اگر سات سو یا اس سے زیادہ خریداروں کی خواہش ہو تو اس کام کو شروع کر دیا جاوے ورنہ ہر شخص کا اختیار ہے۔ کہ ملکی خبروں کے حاصل کرنے کے لئے جسطرح چاہئے۔ بطور خود انتظام کرے۔

(۲) دوسری تجویز یہ ہے کہ بدر کو ہفتہ میں دوبار کر دیا جاوے جسکے متعلق بندہ صاف صاف عرض کرتا ہے کہ یہ قبل از وقت ہے بدر ہرگز ہفتہ میں دوبار بالفعل نہیں ہونا چاہیئے جبکہ یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ اخبار کی حالت ابھی تک پوری پوری اطمینان بخش نہیں اور نہ ہی اس سے اصل سرمایہ پر کچھ منافع حاصل ہونا شروع ہُوا ہے۔ تو پھر ہفتہ میں دوبار کرکے اخبار کو پھر مشکل میں ڈالنا ہے آجکل تیرہ سو پرچوں کی اشاعت کے لئے کم سے کم تیرہ سو پیسہ فوراً محصولڈاک کیلئے درکار ہیں۔ تو پھر اس خرچ کو ہفتہ میں دوبار کرنا بغیر کافی فنڈ کے عقلمندی سے بعید ہے اور امید کامیابی کی کم ہے میری ناچیز رائے یہ ہے کہ دونوں اخبار بدر اور الحکم بالفعل ہفتہ میں ایکبار ہی شائع ہوں۔ البتہ ایک بڑا نقص انکی اشاعت میں ہے جسکا رفع کرنا لازمی ہے بدر ایک مقررہ دن شائع ہوتا ہے اور الحکم ایک مقررہ تاریخ کو یا اس کے دوسرے روز۔ بارہا ایسا ہوتا ہے یہ دونو اخبار ایک ہی روز قادیان سے روانہ ہوتے ہیں اور اس طرح خریداروں کو ایک ہی روز پہونچتے ہیں یہ بڑا نقص ہے۔ یہ میں تسلیم کرتا ہوں کہ دونوں اخبارات کے مضامین اور ان کا مذاق علیحدہ ہے۔ مگر قادیان کی خبریں اور کلمات طیبات جو اخبار کا مغز ہیں وہ دونوں میں مشترک ہیں اور اس سے دونو اخبار خریدنے کا شوق کم ہو جاتا ہے۔

اس نقص کی اصلاح یوں ہو سکتی ہے کہ دونو اخبار مقررہ تاریخوں میں شائع ہوں اور ہر ایک اخبار دوسرے سے تین چار روز بعد میں شائع ہُوا کرے۔ مثلاً الحکم چونکہ ۱۰-۱۷-۲۴- اور اخیر تاریخ کو شائع ہوتا ہے بدر کو ضرور نہیں۔ کہ ہر جمعرات کو ہی شائع ہو بلکہ اگر وہ ہر مہینہ کی ۵-۱۲-۲۰-۲۷- تاریخ یعنے مہینہ میں چار بار شائع ہو تو اسطرح جو لوگ دونوں اخبار خریدتے ہیں انکو ہفتہ میں گویا دو پرچے پہونچتے رہیں گے۔ یعنی ۵-۱۰-۱۲-۱۷-۲۰-۲۴-۲۷ اور اخیر تاریخ اور اس طرح جو مدعا ہے۔ کہ اخبار ہفتہ میں دوبار ہو وہ بھی حاصل ہو جاویگا اور جو لوگ صرف ایک اخبار خریدتے ہیں انکو دوسرا اخبار بھی خواہ نخواہ خریدنے کا شوق ہوگا۔ جو شوق کہ موجودہ صورت میں ہرگز نہیں ہو سکتا کیونکہ بسا اوقات آجکل دونوں اخبار ایک روز پہونچتے ہیں اور الہامات ودیگر مقامی خبریں اور کلمات طیبات یکساں ہوتی ہیں۔ اس طرح ہر شخص کو اختیار ہوگا کہ ہفتہ میں دوبار اخبار پڑھنا ہو تو دونوں اخبار خریدے ورنہ ایک ہی۔ اور ناظرین اخبار کو بھی پڑھنے میں آسانی ہوگی جناب کو اس کے متعلق ضرور غور کرنی چاہیئے اور بدر کو بجائے ہر جمعرات کے ۵-۱۲-۲۰-۲۷ تاریخ شائع کرنیکا انتظام کرنا چاہیئے اگر دیگر صاحبان بھی اس رائے سے متفق ہوں۔ میری ناچیز رائے جو تھی عرض کر دی

خاکسار میرزا محمد شفیع ہیڈ کلرک ڈیرہ اسمٰعیل خان۔

قومی توجہ کے لائق

مبارک ہین وے جو اپنی جانون اور اپنے مالون کو خدا تعالےٰ کی راہ مین قربان کرتے ہین ۔ کیونکہ خدا ان سے پیار کرتا ہے ۔ اور ان کی تجارت کو فائدہ مند کرتا ہے

لنگر سب سے اول مین اس عرضداشت ذیل مین احباب کو چندہ لنگر کی طرف توجہ دلاتا ہون جو موجودہ مصارف مین سے سب سے زیادہ اہم ہے ۔ لیکن چونکہ اس کا انتظام خاص حضور اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ہاتھ مین ہے اس واسطے اس کے لئے مدرسہ یا میگزین کی طرح کوئی ایسا مہتمم نہین جو ماہ بماہ احباب کو اس کے واسطے یاد دہانی کراتا رہے ۔ لنگر کے اخراجات بہ سبب کثرت آمد و رفت احباب اور توسیع مکانات اور ضروری اخراجات کے دن بدن بڑھتے جاتے ہین ۔ احباب کو چاہیئے ۔ کہ ہر چندہ لنگر کو خاص اہتمام کے ساتھ ماہ بماہ بخدمت حضرت اقدس ارسال کیا کرین اور اس کے علاوہ چونکہ جلسہ سالانہ کے ایام قریب آتے جاتے ہین ۔ اس لئے لنگر کے لئے خاص یکمشت چندہ کرنے کی طرف توجہ کرنی چاہیئے اور جہان جہان انجمنین بن چکی ہین ۔ وہان کے سکرٹریون کو بھی ابھی سے فکر کرنا چاہیئے ۔ اس بات کے بیان کرنے کی ضرورت نہین ۔ کہ سیالکوٹ کے معزز احباب اس کام مین ہمیشہ سب سے بڑھ کر حصہ لیتے ہین ۔ اور اب کے بھی اُمید ہے کہ ایسا ہی کرینگے اور دوسری انجمنین بھی ان کے اس نمونہ سے فائدہ اوٹھائینگی ۔ لنگر کا روپیہ وہ ہے ۔ جو براہ راست اللہ کے رسول کے ہاتھ مین جاتا ہے ۔ اور اُنہی مبارک ہاتھون سے خرچ ہوتا ہے ۔

پیارو ! یہ موقعہ کب تک تمہارے ہاتھ مین رہیگا۔

احباب سیالکوٹ نے قریب ایک ہزار چندہ جمع کرنے کی تجویز کرلی ہے ۔ جسمین سے نصف کے قریب وہ روانہ بھی کر چکے ہین ۔

ضروری یاد دہانی

سالانہ جلسہ قریب آرہا ہے اس لئے تمام احمدی انجمنون کی خدمت مین گذارش ہے کہ وہ اپنے ان سے آنے والے احباب کی تعداد سے فوراً اطلاع دے دین تاکہ ضروری انتظام کے لئے غور کرنے کا موقعہ ان لوگون کو مل سکے جو اس تقریب پر خدمت احباب پر مامور ہوتے ہین ۔ عین وقت پر مہمانون کے اتارنے اور ان کے لئے جگہ کی تجویز مین دقتین پیدا ہو جاتی ہین اس لئے جہان جہان احمدی انجمنین قائم ہین وہ اپنے ضلع کی انجمن کے سکرٹری صاحب اُس قدر تعداد سے اطلاع دین جس قدر احباب قادیان آنے والے ہون انجمن کے ضلع کے سکرٹری صاحبان راقم الحروف کو اطلاع دینگے اور اس طرح پر انتظامی امور مین سہولت ہوگی ایسی تمام اطلاعین جلد پہونچ جانی ضروری ہین ۔ ایسا ہی تمام احمدی بھائی یاد رکھین کہ جو احباب آئین وہ اپنا بستر اور لحاف ساتھ لاوین ۔ لحافون اور بسترون کا کوئی انتظام نہین ہو سکتا ۔ اس مین ہرگز فروگذاشت نہ کی جاوے ۔

پہلے بھی لکھا گیا ہے اور اب پھر یاد دلایا جاتا ہے کہ مہمان خانہ مین غریب اور نادار مہاجرین اور بعض مسکین اور یتیم طلبار اور بعض دوسرے نادار طلبار کے لئے لحافون اور گرم کپڑون کی حاجت ہے جو احباب اس کارخیر مین حصہ لین گے وہ عند اللہ ماجور ہون گے ۔

یعقوب علی سکرٹری انجمن احمدیہ قادیان ۔

رسید زر

۹ - دسمبر ۱۹۰۶ء	نمبر ۱۸۴۳	-	صدرالدین صاحب	ے/
۹	″ ″	نمبر ۹۳۰	امام الدین صاحب	ے/
۹	″ ″	نمبر ۸۱۴	- مرزا الٰہی بخش صاحب	ے/
۹	″ ″	نمبر ۹۶	- محمد ابراہیم صاحب	ے/
۹	″ ″	نمبر ۱۸۴۴	- محمد حسن صاحب	۱۲/
۹	″ ″	نمبر ۶۶۹	- علی محمد صاحب	ے/

بغداد سے حلب آٹھ روز مین بغداد سے حلب تک قافلہ کے ساتھ معمولی طور پر لوگ ۲۲ روز مین پہونچا کرتے تھے مگر اب قریب تین مہینے سے کسی باہمت تجار کی طرف سے گھوڑے گاڑیون کا سلسلہ شروع ہوگیا ہے ۔ جسکی بدولت مُسافر یہ چھبیس دن کا سفر آٹھ ہی روز مین طے کر لیا کرتے ہین ۔ علاوہ وقت مین نہائیت معقول کفایت نکل آنے کے ان گھوڑے گاڑیون کی بدولت مسافرون کو آسائش بھی اس سفر مین پہلے سے زیادہ ملنے لگی ہے اور ان کا خرچ بھی نسبتاً کم ہوگیا ہے ۔ درجہ اول کی سواری کے لئے چار پونڈ اور درجہ دوم کی سواری کے لئے دو پونڈ عثمانی مقرر کئے گئے ہین ہمارا نامہ نگار بغداد سے ہمین اطلاع دیتا ہے کہ ریل کی سڑک بھی انشاء اللہ چند ماہ مین مکمل ہو جائے گی ۔ جس سے زائرین حجاز کو اور بھی زیادہ آسانی ہو جائیگی ۔ گھوڑے گاڑی کے موجودہ انتظام نے حجاج کے لئے کچھ کم آسانیان پیدا نہین کین بمبئی سے بصرہ ۔ بغداد ۔ حلب و شام ہوتا ہؤا انسان اب بھی ۲۱ یا ۲۲ دن مین مدینہ منورہ پہونچ سکتا ہے بمبئی سے بصرہ تک سٹیمر پر سات روز کا راستہ ہے ۔ بصرہ سے بغداد پہنچنے مین تین دن صرف ہوتے ہین ۔ بغداد سے حلب تک گھوڑے گاڑی کی سواری پر پہونچنے کے لئے آٹھ روز کافی ہین حلب سے ریل ہے اور وہان سے شام تک ایک روز اور شام سے مدینہ منورہ تک دو یا تین روز سے زیادہ صرف نہونگے اس طرح یہ سارا سفر ۲۱ یا ۲۲ دن مین بخوبی طے ہو سکتا ہے (وکیل)

مدینہ منورہ تک ریلوے کی توسیع ریوٹر کے ایک تازہ تار مین اخبار مارننگ پوسٹ لنڈن کے نامہ نگار قسطنطنیہ کے تار برقی حوالہ سے جو اس ارادہ سلطانی کی خبر دیگئی ہے کہ مکہ معظمہ سے مقام عرفات تک ریلوے بنائی جاوے اور مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کی درمیانی لائن آیندہ زمانہ حج سے پہلے مکمل کر دیجائے اس پر تمام اسلامی دنیا مین غیر معمولی مسرت و شادمانی کا اظہار کیا جائیگا اور حرمین شریفین کا سفر بذریعہ ریل کے آرام و سہولت کے ساتھ طے ہونے کی امید سالہائے آیندہ مین بیشمار عقیدتمندون کو اطراع و جوانب عالم سے بجانب سر چشمہ اسلام کھینچ لیجائیگی اور اگلے سال سے انشاء اللہ زمانہ حج مین ان مقامات مقدسہ پر اسلام کی وہ رونق و شان نظر آئیگی جو دنیا کے کسی مذہب کی ایسی تقریب پر موجود ہونی ناممکن ہے مگر ساتھ ہی مندرجہ بالا تار برقی کے متعلق اس امر کی تصحیح و تصریح ضروری ہے کہ آیندہ موسم حج سے سنہ ۱۳۲۶ھ کا زمانہ حج مراد ہے ، نہ کہ موجودہ سنہ ۱۳۲۵ھ کا حج ۔ جس مین اب چند ہی ہفتے باقی رہ گئے ہین ۔ (پیسہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

مورخہ ۱۳ - ذیقعدہ ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۹ - دسمبر ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۱ - اِنّی معکَ وَمعَ اھلِکَ - اَحمِلُ اوزارکَ

ترجمہ - مین تیرے ساتھ ہون اور تیرے اہل کے ساتھ ہون مین تیرے بوجھ اُٹھاؤن گا۔

۲ - مین تیرے ساتھ اور تیرے تمام پیارون کے ساتھ ہون

۳ - اِنّی مَعکَ یا مسرور

ترجمہ - اے مسرور مین تیرے ساتھ ہون۔

۴ - وقع واقعٌ وھلک ھالکٌ

ترجمہ - ایک واقع وقوع مین آئیگا اور ہلاک ہونیوالا ہلاک ہوگا

۵ - وضعنا الناس تحت اقدامک

ترجمہ - ہمنے لوگونکو تیرے قدمون کے نیچے رکھدیا۔

۶ - وضعنا عنک وزرک الذی انقض ظھرک ورفعنا لک ذکرک۔

ترجمہ - ہمنے تجھ سے وہ بوجھ اُٹھا دیا جس نے تیری پیٹھ توڑ دی تھی اور تیرے ذکر کو بلند کیا۔

۷ - اُجِیبتُ دعوتکَ -

ترجمہ - تیری دُعا قبول کیگئی۔

۸ - سنریھم آیاتنا فی الآفاق وفی انفسھم -

ترجمہ - عنقریب ہم ان کو نشانات دکھلائین گے گرد و نواح مین اور خود اُن مین۔

۹ - اجیبت دعوتکما - انّ اللہ علیٰ کل شیءٍ قدیر۔

ترجمہ - تم دونو کی دُعا قبول کیگئی تحقیق اللہ تعالےٰ ہر بات پر قادر ہے

۱۰ - اِنّی معک یا ابراھیم

ترجمہ - مین تیرے ساتھ ہون اے ابراہیم۔

۱۱ - اِنّی انا ربک الاعلیٰ -

ترجمہ - مین تیرا رب اعلیٰ ہون۔

۱۲ - اخترت لک ما اخترت

ترجمہ - مینے تیرے لئے وہ امر پسند کیا جو تونے اپنے لئے پسند کیا

۱۳ - بخرام کہ وقتِ تو نزدیک رسید۔

۱۴ - ستائیس کو ایک واقعہ (ہمارے متعلق) اللہ خیر و ابقیٰ

۱۵ - خوشیان منائینگے۔

۱۶ - بعد سنةٍ واحدةٍ

ترجمہ - ایک سال کے بعد۔

۱۷ - صلوٰتک خیر و ابقیٰ - ان صلوٰتک سکن لھم

ترجمہ - تیری عبادت بہتر اور باقی رہنے والی ہے - تیری

دخلتم الجنة وما علمتم ما الجنة ذلك اليوم الآخر۔

ترجمہ۔ تم داخل ہوگے بہشت میں اور تم جانتے ہو کہ کیا چیز ہے بہشت۔ یہ آخری دن ہے۔

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

میان سلطان محمد صاحب وزیر پورہ سیالکوٹ

محمد دین صاحب ددوہ وان ضلع سیالکوٹ

ولی محمد زمیندار موضع ماور ڈاکخانہ محمد پور ضلع کانپور

مساۃ جیواں ۔ کاٹھ گڑھ ہوشیار پور

ولائت حسین ۔ چک جلال الدین منٹگمری

کبیر الدین احمد اکبر آباد محلہ باج گنج

مولا بخش اڑمڑ ہوشیار پور

مسات اللہ رکھی اہلیہ محمد عبد الرشید ۔ شرقپور لاہور

زینب بی بی " " "

عائشہ بی بی " " "

اہلیہ میان عبد المنان کاٹھ گڑھ

شکر اللہ پوہلا رعیہ سیالکوٹ

مرزا خان چک نمبر ۱۰۲ مبارک پور ۔ علاقہ نہر جہلم

مسات چراغ بی بی اہلیہ داؤد شرقپور لاہور

شادمان خان بشارت ضلع جہلم

محمد علی لاہور

عبد الرشید ولد اکبر علی ساکن گولو ضلع گوجرات

خوشی محمد ولد جمعہ پنڈا والہ " "

رسید زر

۹۔ دسمبر ۱۹۰۷ء ۶۱۰ ۔ عبد الشکور صاحب ہے/

۹ " " ۱۱۱۱ ۔ شاہزادہ اسد جان صاحب ہے/

۹ " " ۱۵۴ ۔ شیخ محمد حسین صاحب للعہ

۹ " " ۱۵۳۶ ۔ مستری حسن دین صاحب ہے/

کیا لاہور کی آریہ سماج خونی منظر کی محرک نہیں؟

(منقول از اخبار عام)

گذشتہ شورش اور فتنہ پردازی میں آریہ سماج کے متعلق جس رائے عام کا اظہار ہوا ہے اور گورنمنٹ نے جس فرزانگی اور سیاسی دانشمندی کے ساتھ ملک اور اہل ملک کو آنیوالی مصیبت سے بچایا ہے وہ کوئی مخفی امر نہیں گورنمنٹ کی اس عطوفت اور مراحم خسروانہ کا جو اس نے آریہ سماج کے ساتھ دکھائی ہے ان لوگون کو ایسا شکر گذار ہونا چاہیئے کہ آیندہ کیلئے وہ اپنی شوخی اور بے باکی کے رویہ کو بالکل بدل لیتی ۔ مگر گورنمنٹ کے متعلق اگر کسی مصلحت سے وہ خاموشی اختیار کر رہی ہے ۔ تو مسلمانون کے خون کی پیاسی ہو رہی ہے

آریہ سماج کے لیڈرون نے یہ سمجھ لیا ہے کہ آریہ سماج کی شورش کو ظاہر کرنے والے مسلمان تھے اور مسلمانون نے گورنمنٹ کے کان بھرے ہین جب پر لالہ لاجپت رائے کو جلاوطن کیا گیا مگر گورنمنٹ خوب جانتی ہے کہ اسکا ذمہ دار کون ہے گورنمنٹ نے پوری تحقیقات سے کام لیا اور اپنے تمام معتبر ذرائع کی بناء پر وہ اس نتیجہ پر پہونچی لیکن ان اخوان . . . . . کو مسلمانون سے پہلے ہی کچھ کم کینہ اور دشمنی نہ تھی جو اس پر اس شورش کے نتائج نے جلتی آگ پر تیل کا کام لیا۔ آریہ سماج نے مسلمانون کو بھڑکانے اور جوش دلانے کے لئے تمام حیلون کو استعمال کرنا شروع کیا تاکہ مسلمان جوش مین آکر کوئی ایسی حرکت کر بیٹھین جس سے وہ بھی بدنام اور معتوب ہون ۔ مسلمانون کے ملکی اور مذہبی لیڈرون کو اس موقعہ پر بڑی جد و جہد کرنی پڑی اور اپنی قوم کو سمجھایا ۔ کہ وہ ان لوگون سے ہر آئنہ الگ رہین چنانچہ مسلمان الگ رہے ۔ مسلمانون کے اس الگ رہنے کی پولیسی نے بھی سماجیون کو بھڑکایا اور جوش دلایا اور انہون نے مسلمانون کے بزرگون اور رہنماؤن کو کوسنا شروع چنانچہ آریہ اخبارون مین جہان ایک طرف کو بھڑکانے کے لئے سکھ گورون کے حالات لکھنے شروع کئے

وہان ساتھ ہی مسلمان بادشاہون خصوصاً محی الدین اورنگ زیب علیہ الرحمۃ کی نسبت نہایت ہی ناشائستہ اور دل دکھانیوالے الفاظ استعمال کر کے مسلمانون کے دل دکھانے کا ذریعہ اختیار کیا گیا ۔ آریہ سماج کا مذہبی اڈیٹر جو مسلمانون اور عیسائیون اور دوسرے مخالف مذہب . . . والون کے

خلاف شائع ہوا ہے پہلے ہی سے امن عامہ کو توڑنیوالا اور دوسری قومون کو سخت جوش دلانیوالا ہے مگر ان ایام مین خصوصیت سے یہ رنگ اختیار کیا گیا اسکی غرض بھی وہی مسلمانونکو جوش دلانا تھا مگر اس غرض کی تکمیل کیلئے ایسا ورحیلہ تجویز کیا گیا اور وہ یہ تھا کہ پچھلے سالانہ جلسہ پر جو نومبر کی آخری تاریخون مین ہوا ۔ لاہور کی آریہ سماج نے ۲ دسمبر ۱۹۰۷ء سے لیکر ۴ ۔ دسمبر ۱۹۰۷ء تک ایک مذہبی کانفرنس کی بنیاد رکھی جسمین مختلف مذاہب کے لیڈرونکو شمولیت کی دعوت کیگئی اور بذریعہ اشتہارات عام طور پر شائع کیا کہ نہائیت ادب تہذیب کے ساتھ مضمون مقررہ پر مضامین پڑھے جائین گے اس موقعہ پر حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب مسیح معو علیہ الصلوۃ والسلام کو بھی دعوت کیگئی یہ ہر کسی سے مخفی نہین اور گورنمنٹ کے ذمہ وار آفیسر بھی جانتے ہین کہ حضرت اقدس کبھی ایسے جلسون مین شامل نہین ہوتے اور نہ ہونا پسند کرتے ہین بلکہ وہ مباحثات کو نفرت بڑہانے کا ذریعہ اور ملک کے امن عامہ کے خلاف سمجھتے ہین یہی وجہ ہے ۔ کہ آپ نے کئی سال گذرے گورنمنٹ آف انڈیا کو ایک خاص قانون مذہبی مناظرت اور مباحثون کے متعلق مرتب کرنیکی توجہ دلائی تہی اور چاہا تھا کہ تعزیرات ہند کی دفعہ ۲۹۸ کی توسیع کیجاوے لیکن آریہ سماج نے اس مرتبہ جبکہ نہایت تہذیب اور رعائت ادب کے ساتھ مضمون مقررہ پر مضمون پڑھنے کا وعدہ کیا اور ہر طرح سے اطمینان دلا دیا کہ نکتہ چینی اور بدگوئی نہین ہوگی اور یہ یقین کر کے کہ ان لوگون نے گذشتہ تادیب سے اپنا طرز بیان بدل لیا ہوگا تو ان کی درخواست پر آپ نے بھی مضمون لکھا اور اسی بناء پر مختلف شہرون سے ہماری جماعت کے کئی سو آدمی شریک جلسہ ہوئے ۔ سناتن دہرم والون برہمو والون اور عیسائیون نے ہر طرح سے حفظ مراتب کو نگاہ رکھا اور کسی قسم کا دل آزار فقرہ یا جملہ انکی تحریر مین نہین آیا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کیطرف سے جو مضمون پڑہا گیا وہ تو امن عامہ اور صلح اور سلامتی کا پیغام تہا ۔ جو شہزادہ امن کی طرف سے دیا گیا تہا چنانچہ اس مین بڑی صراحت اور تفصیل کے ساتھ ہندون و آریون کے سلسلہ بزرگون کی عزت اور عظمت کا نہائیت صدق دل سے اعتراف کیا گیا تھا اور مختلف فرقون اور قومون کے درمیان عام اتحاد اور اتفاق کی محکم تجویز بتائی تھی اور صاف طور پر فرمایا تہا کہ ہم اس بات کا اعلان کرنا اور اپنے اس اقرار کو تمام دنیا مین شائع کرنا اپنی ایک سعادت سمجھتے ہین کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور دوسرے نبی سب پاک اور خدا کے برگزیدہ تھے ۔ ایسا ہی خدا نے جن بزرگون کے ذریعہ

پاک ہدایتیں آریہ ورت میں نازل کیں اور نیز بعد میں جو آنیوالے آریوں کے مقدس بزرگ تھے جیسا کہ راجہ رامچندر اور کرشن یہ سب کے سب مقدس لوگ تھے اور انہیں سے تھے جن پر خدا کا فضل ہوتا ہے مگر ہم اس شکایت کے لئے کس کے آگے روویں اور کس سے اس بات کا انصاف طلب کریں کہ دوسری قومیں ہم سے یہ معاملہ نہیں کرتیں دیکھو یہ کیسی پیاری تعلیم ہے جو دنیا میں صلح کی بنیاد ڈالتی ہے اور تمام قوموں کو ایک قوم کیطرح بنانا چاہتی ہے یعنی یہ کہ دوسری قوموں کے بزرگوں کو عزت سے یاد کرو۔ بار بار اس اصل پر زور دیا گیا اور سمجھایا گیا مگر دوسرے ہی دن آریہ سماج نے ان تمام باتوں کو ملیامیٹ کر دیا بجائیکہ آریہ ورت کے کسی رشی منی پر کوئی حملہ نہیں کیا گیا بلکہ انکی عزت اور تعظیم کی گئی تھی اور آریہ سماج کے لیڈر سن چکے تھے اور وہ چھپا ہوا لیکچر بھی انکو دیا گیا تھا مگر آریوں نے ہم پر سخت ظلم کیا"۔

۴۔ دسمبر سنہ ۱۹۰۶ء کی شام کو جب انہوں نے اپنا مجوزہ مضمون پڑھا تو اس میں خدا تعالیٰ کے برگزیدہ نبیوں اور راستبازوں اور مقدس لوگوں پر وہ دل آزار حملے کئے گئے کہ اگر حضرت مسیح موعود کی تعلیم اور امن عامہ اور سلامتی کی ہدایتوں کو پڑھا اور سنا نہ ہوتا تو آریہ سماج کے مندر میں خون کی ندیاں بہ جاتیں۔

آریہ سماج نے ہم سے وعدہ کیا تھا کہ وہ ادب اور تہذیب سے مضمون پڑھیگی اور کسی پر حملہ نہیں کیا جائیگا کوئی دل آزار فقرہ نہیں بولا جائیگا ہم نے اس وعدہ کی پوری رعایت کی اور کرنی چاہیئے تھی مگر آریہ سماج نے اس کو توڑ ہم کو اپنے گھر بلا کر مہمان نوازی کے عام اخلاق کو بالائے طاق رکھکر قانون انگریزی کی بھی پروا نہ کرتے ہوئے نہایت گندے ناپاک اور دل آزار حملے کئے۔

کیا آریہ سماج نے ہماری قوم کا کئی ہزار روپیہ جو اس مطلب کے لئے اسے خرچ کرنا پڑا تباہ کر کے ہم کو سخت دُکھ نہیں دیا۔ جو سینکڑوں آدمی اپنے کاروبار چھوڑ کر راستہ اور سفر کی تکلیفیں برداشت کر کے وہاں پہنچے اور لاہور کی جماعت کو ایک کثیر خرچ اپنے بھائیوں کے لئے خرچ کرنا پڑا مگر آریہ سماج کے لیڈروں نے گھر بلا کر ہمارے مقدسوں اور مسلمہ بزرگوں کو گالیاں دیں۔

جو طریق آریوں نے اس مرتبہ اختیار کیا اسکی نظیر کسی قوم میں نہیں پائی جاتی۔ میں دعوے سے کہتا ہوں کہ جب سے برٹش راج کا پرچم ہندوستان پر لہرانے لگا ہے اور جب سے مذہبی آزادی اور تحریر و تقریر کی آزادی کا عطیہ گورنمنٹ نے دیا ہے عیسائیوں نے باوجود اسلام کے مخالف ہونے کے کبھی اسطرح پر اشتہار دیکر اور مسلمانوں کو اپنے گھر بلا کر ادب اور متانت سے گفتگو کرنے کا وعدہ کر کے دل آزار الفاظ میں حملے نہیں کئے یہ پہلا موقعہ ہے۔ اور انڈیا بھر میں اسکی نظیر یہی جلسہ ہے کہ مسلمانوں کو مدعو کر کے اور انکو اپنی شائستگی کا یقین دلا کر اسطرح پر دکھ دیا جو آریہ سماج کی تاریخ میں یادگار رہیگا اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے ایک برگزیدہ بندہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جسکو (اگرچہ یہ غلطی ہے) آج روئے زمین کی بڑی بڑی سلطنتیں اور شاہنشاہ اپنا نجات دہندہ سمجھتے ہیں معاذ اللہ معاذ اللہ "قانون قدرت کے خلاف پیدائش رکھنے والا" کہا گیا۔ خدا تعالیٰ کے ایک قدوس بزرگ کی شان میں اس قسم کا ناپاک حملہ جسقدر دُکھ دینے والا ہو سکتا ہے اسکا اندازہ قلم نہیں کر سکتا۔ ایسا ہی تمام راستبازوں حضرت ابراہیمؑ حضرت موسیٰؑ۔ حضرت داودؑ۔ حضرت نوحؑ۔ حضرت آدمؑ سب پر نام بنام حملہ کیا اور ان کی بے ادبی دل آزار الفاظ میں کی ہمارے نزدیک یہ نہ رکنے والا معاملہ ہو رہا تھا یہ ہتک اور توہین صرف عیسائیوں کی ہی نہ تھی بلکہ مسلمانوں کی بھی تھی کیونکہ مسلمان سچے دل سے ان سب کو اپنا امام اور پیشوا یقین کرتے ہیں پھر یہی نہیں بلکہ راستبازوں کے سردار اور مقدسوں اور معصوموں کے امام سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاک شان پر دیدہ دلیری اور بیباکی کے ساتھ دل آزار اور ناپاک حملے کئے گئے آریہ سماج کے لیڈر ہم ۲ گھنٹہ پیشتر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی متعلق سُن چکے تھے کہ

"رجوع خلائق اور قبولیت کا یہ عالم ہے۔ کہ آج کم سے کم بیس کروڑ ہر طبقہ کے مسلمان آپکی غلامی میں کمربستہ کھڑے ہیں اور جب سے خدا نے آپکو پیدا کیا ہے بڑے بڑے زبردست بادشاہ جو ایک دُنیا کو فتح کرنیوالے تھے آپکے قدموں پر ادنیٰ غلاموں کی طرح گرے رہے ہیں اور اس وقت کے اسلامی بادشاہ بھی ذلیل چاکروں کیطرح آنجناب کیخدمتمیں اپنے تئیں سمجھتے ہیں اور نام لینے سے تخت سے اتر آتے ہیں" اور ایسا ہی انہوں نے صاف طور پر سنا تھا کہ

"دوخاصکر ہمارے مقدس نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو تو گندی گالیاں دیتے ہیں وہ صرف زبان سے تو صلح صلح کرتے ہیں مگر ایسی زبان کو تلوار کیطرح کھینچکر ہمارے اس پیارے نبی پر چلاتے ہیں جسکے قدموں کے نیچے ہماری جانیں ہیں ایسا ہی ان کو کھولکر بتایا گیا تھا کہ

"ہم اس اصول کو اپنے ہاتھ میں لیکر آپکی خدمتمیں حاضر ہوئے ہیں کہ آپ لوگ گواہ رہیں جو ہم نے مذکورہ بالا طریق کے ساتھ آپکے بزرگوں کو مان لیا ہے کہ وہ خدا کی طرف سے تھے اور آپکی صلح پسند طبیعت سے ہم اُمیدوار ہیں کہ آپ بھی ایسا ہی مان لیں اور اگر اس طریق سے صلح نہو تو آپ یاد رکھیں کہ کبھی صلح نہوگی بلکہ روز بروز کینے بڑھتے جاوینگے۔ مسلمان وہ قوم ہے جو اپنے نبی کریم کیلئے جان دیتے ہیں اور وہ اس بیعزتی سے مرنا بہتر سمجھتے ہیں کہ ایسے شخصوں سے دلی صفائی کرنیسے اور ان کے دوست بن جانیسے جن کا کام دن رات یہ ہے کہ وہ انکے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتے ہیں اور اپنے رسالوں اور کتابوں اور اشتہاروں میں نہایت توہین کر کے ان کا نام لیتے ہیں اور نہایت گندے الفاظ سے انکو یاد کرتے ہیں آپ یاد رکھیں کہ ایسے لوگ اپنی قوم کے بھی خیرخواہ نہیں ہیں۔ کیونکہ وہ ان کی راہ میں کانٹے بوتے ہیں اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر ہم جنگل کے سانپوں اور بیابانوں کے درندوں سے صلح کریں تو یہ ممکن ہے مگر ایسے لوگوں سے صلح نہیں کر سکتے جو خدا کے پاک نبیوں کی شان میں بدگوئی سے باز نہیں آتے۔

ان تمام باتوں کے سُن لینے کے بعد آریہ سماج کے لیڈروں کو اس حرکت سے باز رہنا چاہیئے تھا جو انہوں نے کی ہے انہوں نے مسلمانوں کو اشتعال دلانے کیلئے اور بھڑکانے میں کوئی دقیقہ باقی نہیں رکھا اور مسلمان ان آزار دہ الفاظ کو جو انکو گھر بلا کر انکے مقدسوں کی شان میں بولے گئے سنکر اس بیعزتی کو گوارا نہیں کر سکتے جو انکی ہوئی ہے اگرچہ قانون برطانیہ کے ادب اور احترام کیوجہ سے وہ اس جلسہ میں بیکس ہو کر بیٹھے رہے اور امن عامہ میں کوئی خلل آنے نہیں دیا مگر میں اس بات کے کہنے سے نہیں رُک سکتا کہ جب وہ الفاظ شائع ہونگے تو عام فساد کا اندیشہ ضرور ہے کیا یہ سچ نہیں کہ لیکھرام اپنی زبان درازی ہی کیوجہ سے قتل ہُوا؟ کیا یہ درست نہیں کہ سرحدی علاقہ میں اگر ایک آریہ کو وہاں سے نہ نکال دیا جاتا تو اسکی جان کی خیر نہ تھی؟ اسلئے میں گورنمنٹ کی خیرخواہی کی بنا پر جو ہمارا مذہبی فرض ہے یہ ظاہر کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ وہ ڈاکٹر چرنجیو سیکرٹری آریہ سماج لاہور کی اس تقریر پر نوٹس لے جو ۴۔ دسمبر سنہ ۱۹۰۶ء کی شام کو اُس نے پڑھی۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ پولیس کے رپورٹر موجود تھے اور انکا فرض تھا کہ وہ ان کلمات کو قلمبند کریں جو انہوں نے مسلمانوں کی دل آزاری کیلئے عمداً بیان کئے اور اگر انہوں نے ایسا نہ کیا تو لاہور پولیس کا فرض ہے کہ وہ امن عامہ کے قائم رکھنے کے لئے اس مضمون کو حاصل کرے اور اسکی اشاعت روکدے اور اُسپر پورا نوٹس لے اس مضمون کی اشاعت سے ڈاکٹر مذکور ممکن ہے اصل مضمون کو تلف کردے مگر پولیس رپورٹر ان آزار دہ الفاظ اور فقروں کو بھول نہ گئے ہونگے اور حاضرین کی ایک کثیر تعداد کو یاد ہونگے ایسا ہی مجھے اُمید رکھنی چاہیئے کہ سر ڈنزل ایبٹسن کی ذمہ دار اور بیدار مغز حکومت اپنی پنجابی رعایا کو اس خطرہ سے بچانے کیلئے توجہ فرمائیگی جو ایسے دل آزار اور اشتعال دہ مضمون کی اشاعت سے متصور ہے۔

میں اس سے زیادہ سردست لکھنا نہیں چاہتا۔ ہاں مسلمانوں کی خدمتمیں ایک لفظ کہونگا اور بس کہ وہ نہایت حوصلہ اور صبر سے اس نتیجہ کو دیکھیں جو گورنمنٹ کی توجہ کے بعد پیدا ہوتا ہے جس صبر اور حلم سے تمنے اب تک کام لیا ہے اُسیکو اپنا رہنما بناؤ۔ آریہ چاہتے ہیں کہ تمہیں بھڑکائیں اور جوش دلائیں۔ انہوں نے جوش دلانے میں کوئی دقیقہ باقی نہیں چھوڑا اور بیشک تمہاری غیرت اور حمیت دینی متقتضی ہے کہ تم اپنا انصاف آپ کرو مگر نہیں برٹش راج مظلوموں کی حمایت کرتا ہے اپنا دُکھڑا گورنمنٹ کے سامنے روؤ جو امید ہے کہ وہ ضرور سنیگی۔ (یعقوب علی تراب احمدی اڈیٹر الحکم قادیان)

دہرم چرچا اور آریون کی بدسلوکی

دہرم چرچا یعنے مذہب کانفرنس جو آریہ سماج کی طرف سے ۲-۳-۴ دسمبر کو منعقد ہوئی۔ اس مین ساتن دہرم و مذہب عیسوی برہمو سماج و اسلام و آریہ دہرم کی طرف سے جو لکچر دئے گئے ان مین سب نے تہذیب سے کام کیا سوائے آریہ صاحبان کے کہ انہون نے بہت ناشائستہ الفاظ دوسرے مذاہب کی کتب اور ان کے بانیون کی نسبت استعمال کئے۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا جو مضمون تہا اس مین انہون نے اہل اسلام اور دیگر مذاہب مین باہمی تعصبات کو دور کرنے کے لئے ایک مصالحت کا طریق پیش کیا تہا اور وہ یہ تہا۔ ہماری الہامی کتاب مین قرآن مجید نے ہم کو یہ تعلیم دی ہے۔ کہ ہر ایک ملک مین کوئی نہ کوئی ہادی اللہ تعالے کی طرف سے آتا رہا ہے اور خدا تعالے کا الہام ہر ایک قوم پر نازل ہوا ہے اس لئے ہم کسی قوم کی الہامی کتاب کو جہوٹی نہین کہتے۔ البتہ یہ بات ہم کو قرآن مجید کے رو سے ثابت ہوئی ہے کہ امتداد زمانہ کے سبب سے ان کے مضامین مین کئی جگہ پر تحریف ہو گئی سب یا مفسرون نے ان کے معانی بیان کرنے مین اپنے غلط عقاید کو ان کے اندر داخل کر لیا اس لئے اجمالی طور پر ہم سب مذاہب کی الہامی کتابون کو الہامی مانتے ہین اور ان کے ان بزرگون کو جن کو قبولیت اللہ تعالے نے اپنی خاص تائید سے ایک کثیر حصہ انسانون کے دلون مین ڈالدی۔ وہ سب کے سب ہمارے پیارے اور عزت کے لائق ہین۔ چنانچہ انہون نے یہ بہی بیان کیا کہ ہمارے نبی سید و مولیٰ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے جب ہندوستان کے مذاہب کی نسبت پوچہا گیا تو آپ نے فرمایا کہ ہندوستان مین ایک نبی گذرا ہے۔ جس کا نام کاہن (یعنے کرشن یا کنہیا) تہا۔ اور ایسا ہی جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچہا گیا تو کہ کیا فارسی زبان مین بہی اللہ تعالے کا کبہی الہام نازل ہوا ہے تو آپ نے فرمایا۔ کہ فارسی الہام ہے ”این مشت خاک را گر نہ بخشم چکنم“ غرض کہ مرزا صاحب نے یہ امر پیش کیا کہ ہم آپ کے بزرگون کو منجانب اللہ مانتے ہین اور آپ کی الہامی کتابون کو خدا کی طرف سے مانتے ہین آپ بہی اگر ہم لوگون کے ساتھ دوستی اور محبت قائم کرنا چاہتے ہین تو اجمالی طور پر آپ ہماری کتاب یعنے قرآن مجید کو الہامی کتاب مان لین اور ہمارے آقا سید و مولےٰ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا کا رسول مان لین اور ہم آپ سے کوئی ایسی بات نہین منوانا چاہتے۔ جس سے ہم نے خود پہلے حصہ نہین لیا اور اس سے یہی غرض ہے تا ملک مین صلحکاری اور امن کی روح پہونکی جاوے۔ اور آئے دن فساد اور جہگڑے مٹ جاوین مگر جب آریہ صاحبان کی باری آئی۔ تو بجائے اس کے کہ وہ بہی دوسرے مذاہب کے بزرگون کو کی تعظیم کے لئے آگے قدم بڑہاتے۔ انہون نے توریت سے شروع کر کے انجیل کے لانیوالے حضرت مسیح اور مولفان بائیبل اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک کسی کو نہ چہوڑا کہ سخت اور ناشائستہ الفاظ سے یاد نہ کیا ہو۔ اور دوسرے مذہب کی کل الہامی کتابون پر بے جا نکتہ چینی کی۔ مسلمانون کو خاص طور پر آریہ صاحبان نے اپنے جلسہ مین مدعو کیا تہا مگر نہائت افسوس ہے کہ ان کا دل دکہانے مین کوئی کمی نہ کیگئی مگر مسلمانون نے بہت صبر کیا اور شکر کا مقام ہے کہ جو پرچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سب وشتم کا لیکچرار نے پڑہنا تہا وہ اس وقت گم ہو گیا ورنہ اندیشہ تہا۔ کہ فساد ہو جاتا اس قسم کے مذہبی جلسے اگرچہ بہت مفید ہین مگر کسی خاص قوم کی سرپرستی مین ہونے مین اس قسم کی زیادتی کے ہونے مین احتمال ہے۔ اس لئے ایسے جلسے آیندہ مشترک ہونے چاہئین۔ اور ان کا اصول یہ ہو کہ آیندہ کسی مذہب پر بجائے بے جا نکتہ چینی کرنے کے اپنے اپنے مذہب کی خوبیان کرین اور امور زیر بحث پر اپنے اپنے عقاید کے مطابق روشنی ڈالین۔ (راقم وہ جو جلسہ مین موجود تہا۔)

وی پی آتے ہین

جنوری کا پہلا پرچہ وی پی ہو گا۔

سنہ ۱۹۰۸ء کی قیمت کی وصولی کے واسطے ماہ جنوری کا پہلا پرچہ ناظرین کی خدمت مین بذریعہ وی پی ارسال ہو گا وی پی مبلغ للعہ کا ہو گا لیکن جو صاحبان دنیوی خبرون کا حصہ نہ لینا چاہین وہ ابہی سے مطلع فرما دین۔ ان کو وی پی مبلغ تین روپیہ کا کیا جاوے گا۔

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال ۵۰ بار	چہماہ ۲۴ بار	سہ ماہ ۱۲ بار	دو ماہ ۸ بار	یکماہ ۴ بار	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½ "	۱۰۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۲	۱۴	۹	۳
½ "	۴۰	۲۴	۱۳	۸	۵	۲
¼ "	۲۷	۱۴	۸	۵	۳	۱½
⅛ "	۲۵	۱۳	۷	۴	۱½	۱
فی سطر	۹	۵	۳	۲	۱	۲ر

۱۔ یہ اجرت جو ہر حالت مین پیشگی آنی چاہیئے پہلے ہی بہت کم کر کے لگائی گئی ہے اس واسطے اس مین اس سے زیادہ رعائیت نہ ہو سکے گی بے فائدہ خط وکتابت کرنے مین طرفین کا ہرج ہے۔

۲۔ مینیجر کو اختیار ہے کہ کسی اشتہار پر مناسب سمجہے تو اس سے زیادہ اجرت طلب کرے۔

۳۔ فیصلہ اجرت سے پہلے مضمون اشتہار بملاحظہ مینیجر کے پاس آنا چاہیئے اور مینیجر کا اختیار ہو گا کہ مضمون مین پہلے یا فیصلہ کے بعد یا دوران انطباع مین جن الفاظ کو خود یا کسی دوسرے خریدار کی تحریک پر مناسب خیال کرے نکالدے یا زیادہ کرے یا بدل ڈالے۔

۴۔ تقسیم کرائی ضمیمہ جو اخبار کے دو صفحہ کے برابر ہو ایکروپیہ فیصدی لیا جاویگا۔ بٹالہ سے قادیان تک کی مزدوری ار فی دس سیر یا دس سیر سے کم کے لئے اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

۵۔ ہر ایک مشتہر صاحب کو چاہیئے کہ اشتہار بہیجنے سے پہلے ان کو بغور مطالعہ فرما لیا کرین۔

۶۔ اشتہار متواتر دئے جانے کی یہ اجرت ہے درمیان مین چہوڑنے اور کبہی کبہی درج کرانے کیواسطے زیادہ اجرت چارج ہو گی۔

۷۔ ہر ماہ مین صرف ایک دفعہ اشتہار کی عبارت بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہو گا۔ اشتہار کی تبدیلی کے واسطے ہر انگریزی مہینہ کے شروع ہونے سے پندرہ دن پہلے اطلاع آنی چاہیے ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہیگا۔

۸۔ مینیجر کو اختیار ہو گا کہ جب چاہے کسی کا اشتہار بند کر دے اور باقی اجرت واپس کر دے۔

واعظین کو وعظ اور ناصحین کو نصیحت

امر بالمعروف ونہی عن المنکر تو فرائض انسانی میں سے ایک فرض ہے۔ جو ہر ایک شخص کے لئے علی قدر مراتب ضروری اور لازمی ہے اس معاملہ میں قرآن مجید میں از حد تاکید پائی جاتی ہے۔ ابتدائے آفرینش سے ہی وعظ و نصیحت کا سلسلہ جاری ہے۔ سب سے بڑا وعظ اور ناصح تو خود اللہ تعالےٰ جل جلالہ عم نوالہ ہی ہے جس نے اپنے نہائیت ہی پیارے رسولوں اور نبیوں کی معرفت بذریعہ الہام و وحی ہمیشہ اپنی مخلوقات کی دستگیری اور مشکلکشائی فرمائی۔ رسالت نبوت کا عہدہ ہی محض خیر خواہی خلائق کے لئے مقرر ہوا۔ قصص الانبیاء پڑھنے اور سننے سے ایک دانشمند اور منصف مزاج آدمی کو بخوبی پتہ لگتا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی فطرت ہی کچھ ایسی قسم کی بنائی گئی ہے کہ وہ خالق اور مخلوق گویا درمیانی واسطہ ہوتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ سے وہ محبت اور پیار کہ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ۔ کے پورے پورے مصداق۔ مخلوق آلہی کے ایسے خیر خواہ کہ ان کی بہبودی اور بھلائی میں کوئی دقیقہ بھی نواٹھا نہیں رکھتے۔ لوگوں کی طرف سے ٹھٹھہ مخول تمسخر سے شروع ہو کر گالی گلوچ۔ بدزبانی۔ بدگوئی بلکہ ایذارسانی اور تکلیف دہی تک نوبت پہونچ جاتی ہے۔ حتےٰ کہ گھر بار مال جان تک اللہ تعالےٰ کی محبت اور مخلوق آلہی کی خیر خواہی میں صرف کر دینے تک سے دریغ نہیں کرتے یا یوں کہو کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کو اس خوبی اور خوش اسلوبی سے ادا کرتے ہیں کہ ذرہ ذرہ سے صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین کی آواز آنے لگ جاتی ہے۔ پہلی نبوتیں اور رسالتیں تو صرف بطور طوطیہ و تمہید کی تھیں اور ان کی تعلیمیں بھی مختص القوم اور مختص الزمان ہی تھیں جن کا خلاصہ تھا۔ یقوم اعبدوا اللہ مالکم من الٰہ غیرہ۔ مگر ہماری سرکار جناب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات پر جب سب مراتب و مناقب انسانی تکمیل کو پہونچکر خاتمہ کی نوبت پہونچگئی اور حکم ہوا۔ قل یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا۔ انسانی کمال خواہ کسی قسم کا ہو ابتدا سے لیکر انتہا تک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک میں ضرور موجود ہوگا اسی لئے تو فرمایا گیا کہ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ اب حضور والا کی مہر بغیر براہ راست نبوت اور رسالت کا دروازہ تو بند ہوگیا یہی معنے ہیں خاتم النبین کے۔ مگر الحمد للہ والمنۃ کہ فنافی الرسول ہو کر یا دوسرے الفاظ میں رسالت آب صلے اللہ علیہ وسلم کا پورا پورا متبع ہو کر اور آپکے قدم بقدم چل کر۔ رویا۔ الہام۔ مکالمہ۔ مخاطبہ الٰہیہ سے مستفیض ہو سکتا ہے چنانچہ ہر صدی کے سر پر ایک نہ ایک مجدد دین اسلام کی حفاظت و اصلاح و تجدید کی خاطر ضرور آتا ہے جو آئت استخلاف کے مطابق سچا جانشین اور خلیفہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا مانا جاتا ہے گویا بروزی رنگ میں خود جناب رسول صلے اللہ علیہ وسلم ہی کا ظہور ہوتا ہے۔ اب میں اصل مضمون کیطرف رجوع کرتا ہوں کہ وعظ و پند اصل میں تو نبیوں اور رسولوں اور ان کے حقیقی جانشینوں ہی کا کام ہے یا جو لوگ ان کے پورے پورے پیرو اور تابعدار ہوں جنہوں نے من یطع الرسول فقد اطاع اللہ کا سبق اچھی طرح یاد کر لیا ہو۔ ان کا وعظ حالی ہوتا ہے نہ صرف قالی۔ وہ تصنع اور بناوٹ سے کوسوں دور ہوتے ہیں۔ ریاکاری سے سخت بیزار۔ وعظ سے پہلے ہی ان اجری الا علےٰ رب العٰلمین کی آواز بلند کرتے ہیں۔ بعض شناس طبیبوں کی طرح مرض تشخیص کر کے علاج شروع کر دیتے ہیں۔ ڈاکٹروں اور جراحوں کی طرح درشتی اور نرمی دونوں سے کام لیتے ہیں نہ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے ڈرتے ہیں نہ کسی کی شاباش اور واہ واہ کا خیال ہے۔ یہ نہیں کہ آج کل کے واعظین کی طرح اس روحانی اور اصلی کام کو نفسانی اور نقلی بنا کر اپنا الو سیدھا کرتے پھریں۔ جہاں سے گئے وہاں کے لوگوں کے خیالات و معتقدات کو مدنظر رکھتے ہوئے سُریلی اور رسیلی آواز سے لگے زمین و آسمان کے قلابے ملانے۔ نہ توحید نہ رسالت نہ امامت نہ قیامت نہ عمل صالح کی ترغیب نہ اعمال بد سے ترہیب نہ اخلاص و ریا میں فرق نہ سنت و بدعت میں فرق نہ عبادت کی علت غائی نہ گناہ اور نافرمانی کی فلاسفی نہ تقوےٰ و طہارت کے فائدے نہ فسق و فجور کے نقصان۔ غرض کام کی بات تو کوئی چھیڑی تک نہیں مگر مجلس وعظ کو ایسا گرمایا۔ کہ کبھی ہنسایا اور کبھی رلایا سائل ایسے ایجاد بندہ اور خود تراشیدہ کہ سوال از آسمان و جواب از ریسمان۔ نہ سر نہ پیر۔ عجائبات کا مجموعہ۔ نادرات کا ذخیرہ۔ نہ آنکھوں نے دیکھے نہ کانوں نے سُنے۔ کبھی کسی مخالف فرقہ پر نوک جھوک۔ کبھی کسی فریق مقابل پر آوازے سنائے۔ نہیں نہیں کھلم کھلا پھبتیاں اور ہماں لگیاں واسعل کھول کر اور جی بھر کر دوسروں پر بہتان بندیاں۔ مجلس اور اہل مجلس کو لوٹ پوٹ ہی کر دیا۔ سامعین بھی ماشاء اللہ جیسے ممدوح ویسے ہی فرشتے۔ عقل کے اندھے گانٹھ کے پورے چاروں طرف سے مرحبا جزاک اللہ کے ساتھ ساتھ ہی لگے برسنے پیسے اور کپڑے پھینکنے۔ آج ایک محلہ کی مسجد میں تو کل دوسرے محلہ کے کسی رئیس کے مکان کی چھت پر۔ غرض شہر شہر گاؤں گاؤں۔ محلہ محلہ اور گھر گھر وعظ ہوا مگر کسی کو معلوم تک نہ ہوا کہ ہم پیدا کس لئے ہوئے ہیں اور ہمارے فرائض منصبی کیا کیا ہیں۔ عقاید صحیحہ اور اعمال صالحہ کس چیز کا نام ہے۔ ایمان باللہ۔ ایمان بالملائکہ۔ ایمان بالکتب۔ ایمان بالرسل۔ ایمان بالقیامۃ وغیرہ وغیرہ۔ سے مطلب اور مراد ہی کیا ہے نہ ہاتھ پاؤں کی زیادتیاں اور گنہگاریاں بتلائی گئیں۔ نہ آنکھ کان اور زبان کی خطا کاریاں بتلائی گئیں۔ سامعین اہل مجلس کو ندامت اور شرمندگی اور گریبان میں سونہہ ڈالنا تو درکنار اُلٹا خوشامدی وعظ نے اور بھی شوخ اور متکبر اور بدزبان بنا دیا۔ کہاں وہ ماموریں من اللہ اور ان کے سچے متبعین کی بے لاگ جگری اور اصلی وعظ و نصیحت اور کہاں یہ مبتدعین خوش الحان کی محض مُردہ اور خشک سمع خراشی پر از فضیحت اور ان کے حاشیہ نشین مولود خوان جو طبلہ اور سارنگی کے ساتھ نعت خوانی کرکے لوگوں کو رقص اور وجد میں لاتے ہیں جن لوگوں نے کبھی عُرسوں اور میلوں کے موقعوں پر خانقاہوں اور درگاہوں پر جاکر دیکھا ہو گا وہ بخوبی جانتے اور مانتے ہیں کہ اس قوالی اور مولود خوانی نے تو بڑے بڑے واعظوں مولویوں۔ لیکچراروں کی زبان پر گویا مہر لگادی ہے حتیٰ کہ خود روشن ضمیر سجادہ نشین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم بھی سر جھکائے خاموش بیٹھے ہیں۔ تائید اسلام اور اشاعت پیغام آلہی یعنے قرآن مجید کے مضامین بیان کرنے کے یا تو مجاز ہی نہیں یا مذاق اور دلچسپی نہیں رکھتے۔ یا کسرشان سمجھتے ہیں۔ ایک اور ان کے ہمسائے محرم شریف کے سیرو کتاب خوان۔ مرثیہ خوان۔ سوز خوان وغیرہ وغیرہ وہ دو تین مل کر کیسا سماں باندھتے ہیں کہ حد ہی کر دیتے ہیں۔ نظم و اشعار۔ مجرے۔ سلام۔ مرثیے۔ وقت وقت کے راگوں میں یعنے جوگ بہاگ۔ سرسیا جا بندرا بھیروں۔

جنگلا۔ سندھڑا وغیرہ وغیرہ مین موقع بموقع ایسا ادا کرتے ہین کہ بڑے بڑے گرویدے کان پکڑلیتے ہین۔ عوام الناس بلکہ خواص بھی ایسی ایسی مجلسون اور محفلون سے مانوس ہوچکے ہین اور ان مین شامل ہونے کے عادی۔ اگر کوئی شخص محض للہ دلی زبان سے بھی ان کو متنبہ کرنا چاہیئے۔ تو فوراً ہی ناک منہہ چڑہا کر نیچری یا وہابی یا مرزائی بلکہ کافر کا پھڑکتا ہوا لقب دیتے ہوئے پنجے جھاڑ کر پیچھے پڑجاتے ہین۔ قرآن مجید بھی رسم کے طور پر پڑہا پڑہایا جاتا ہے۔ نہ مرے ہوؤن کے چوتھے۔ چالیسوین اور تیسرے دن قل کی رسم ادا کرنے کے موقع پر ختم کیا جاتا ہے یا بیماری اور تنگی کے موقع پر ختم سے برکت اور آسانی حاصل کی جاتی ہے۔ بعض لوگ ہر روز منزل بھی پڑھتے ہین۔ خوبصورت اور قیمتی کپڑون کی جولیان اور غلاف ان پر چڑہاتے ہین۔ رمضان مین تراویحون مین بھی اکثر سنایا جاتا ہے مگر یہ ساری محبت اور دلچسپی اوراق اور حروف ہی تک محدود اور مقید ہے۔ معانی۔ مطالب معارف۔ دقائق سے کچھہ واسطہ ہی نہین۔ بڑے بڑے قرآن خوانون اور ورد وظائف کے دلدادون کو شادی نکاح یا ختنہ وغیرہ بلکہ موت کی رسومات کے موقعہ پر دیکھا گیا ہے کہ جس جگہ ہر روز بلاناغہ قرآن مجید کی تلاوت کی جاتی تھی اسی جگہ پر شیطانی مجلس آراستہ کرکے بہت کچھہ روسیاہی حاصل کی ہے کوئی شخص حکام کے حکم کو خوش آوازی سے ہر روز پڑھے اور سنے اور سنائے مگر عمل نہ کرے تو اس ملازم کا کیا حشر ہوگا۔ یہی حال ہم لوگون کا ہے جو صرف حروف ہی کے بار بار دھرانے کو ہی عبادت سمجھتے ہین اور بس۔ الغرض وعظ و پند کی کایا ہی پلٹ گئی ہے ان ساری باتون کو دیکھتے دیکھتے اور غور کرتے کرتے بعض وقت بے اختیار رونا آجاتا ہے کہ الٰہی یہ کیسا اندھیر پڑگیا کیا تھا اور کیا ہوگیا مگر اللہ تعالےٰ کا لاکھہ لاکھہ احسان اور کروڑ کروڑ شکر کہ اس نے چودہوین صدی کا مجدد۔ مسیح موعود۔ مہدی مسعود ملہم و مامور من اللہ خلق خدا کی اصلاح کے لئے فنا فی الرسول اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم بقدم اور انہی کے لباس سے متلبس اور انہی کے اخلاق سے متخلق کرکے دنیا مین بھیجا۔ گویا دوبارہ خود جناب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہی تشریف لے آئے ہین۔ چونکہ صلیب پرستی کا فتنہ سب سے بڑھ چڑھ کر ہے اسکی اصلاح کی مناسبت سے تو مسیح موعود اور اندرونی فسادون اور جھگڑون کے دور کرنے کے لحاظ سے محمد مہدی کے نام سے پکارا اور یاد کیا گیا۔ آپ مین نہایت ادب سے وابستہ محض

خدا کے لئے خیر خواہانہ جمیع بزرگان ہر فرقہ و جملہ معززین علماء اور فضلا سجادہ نشینان۔ واعظین مولود خوانان۔ مرثیہ خوان۔ پیران فقرا اور ان کے ملنے والون کی خدمت مین عرض کرتا ہون کہ کیا واقعی طور پر یہ ساری خرابیان فرقہ ہائے اسلام مین نہین ہین؟ اگر ہین اور ضرور ہین تو اب حقیقی اور اصلی مصلح اور واعظ کی وعظ و نصیحت پر کان نہین دہرنا چاہیئے۔ خدا کے لئے ساری کدورتین اور بیجا رنجشین اور نفسانیتین۔ تعصب۔ بدظنیان۔ اور بدگمانیان دل سے نکال کر ٹھنڈے دل سے تبر و قیامت کو پیش نظر رکھہ کر موت کو سر پر تصور کرکے سوچین اور اچھی طرح سوچین کہ منہاج نبوت اور معیار رسالت سے اگر اس شخص کو پرکھا جاوے تو اس کی لائف یعنی سوانح ایک بیداغ بے لاگ۔ پاکیزہ۔ نیک نہاد بزرگون کی طرح درست۔ دشمن اپنے بیگانے کی زبان سے ثابت نہین ہے؟ اسکی تسلیم مین حقائق اور روحانی چمک دمک نہین ہے؟ اسکی کلام مین روحانیت اور اطمینان کوٹ کوٹ کر نہین بھرا ہوا ہے؟ اللہ تعالےٰ کا جلال اور جناب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت ظاہر کرنے کے لئے اس مین تڑپ اور جوش نہین ہے؟ غیر قومون کے مقابلے مین دین اسلام کا بول بالا کرنے کیخاطر ہر وقت سینہ سپر نہین ہے؟ آریون اور برہموؤن۔ سکھون۔ عیسائیون اور اسلام کے بگڑے ہوئے فرقون مین اس نے ہلچل مچا نہین ڈالدی ہے؟ کیا یہ شخص پچیس تیس سال سے ڈنکے کی چوٹ نہین کہہ رہا کہ اسلام جیسا زندہ مذہب۔ قرآن مجید جیسی زندہ کتاب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جیسا زندہ رسول کوئی نہین اور مقابلے کے لئے تحریر سے تقریر سے مال کر جان سے بہمہ وجوہ تیار ہے بلکہ اپنی طرف سے سب کچھہ قربان ہی تو کرچکا ہوا ہے۔ رؤیا۔ کشف۔ الہام۔ وحی وغیرہ فیوض سے مستفیض نہین جسکی صدہا پیشگوئیان پوری نہین ہوئین ہے؟ اللہ تعالےٰ کیطرف سے نشان پر نشان اور تائید پر تائید اور نصرت پر نصرت اس کو عطا نہین ہوئی۔ جہان بھر کے زیرک۔ ذہین۔ ذکی۔ فہیم۔ ہر فرقہ اور ہر مذہب و ملت سے فوج فوج اور گروہ گروہ اس کے خادمون اور مریدون مین شامل نہین ہوئے ہے؟ اور شامل ہوتے ہی زبان سے قلم سے۔ مال سے جان سے غرض جس کس طرح ہوسکا دین کی خدمت مین مصروف نہین ہوگئے ہے؟ زمانہ کی حالت پکار پکار کر نہین کہتی کہ ایک حقیقی اور اصلی واعظ اور مسیح کی ضرورۃ ہے کسوف خسوف رمضان مین نہین واقع ہوچکا ہے؟

طاعون۔ زلزلے۔ قحط جیسے نشان بھی ڈرانے اور خوف دلانے کے لئے کافی نہین ہے؟ عربی کتابین تحدی سے کیا خود پر نہین لکھین ہے؟ جن کا مقابلہ کسی اہل زبان سے بھی نہ ہوسکا جسنے ارادہ کیا وہ کامیاب نہ ہوسکا۔ جھوٹے مقدمے بناکر لوگون نے اس کو ذلیل کرنا چاہا مگر وہ خود ہی ذلیل ہوئے خوار ہوئے بلکہ ان مقدمون کے دوران مین عجیب عجیب نشان ظاہر ہوئے۔ غرض کہانتک لکھتا جاؤن۔ وان تعدوا نعمت اللہ لا تحصوہا والی بات ہے اگر ایسی باتین اور اللہ تعالےٰ کے عطیے اور انعام اور نشان جھگڑون فریبیون۔ مکارون۔ دغابازون کافرون مین بھی پائے جاتے ہون تو حق و باطل مین مابہ الامتیاز کیا چیز ہوگی۔ مگر نہین درخت اپنے پھلون سے پہچانا جاتا ہے۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک ہی دیکھکر کہدیا تھا کہ یہ مونہہ جھوٹ بولنے والا نہین سدا دور دوران دکہاتا نہین۔ گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہین آؤ جھوٹ موٹ کی بے سند اور بناوٹی اور بدعتی مجلسون اور محفلون اور نفسانی اور نقلی و عقلی سے الگ ہوکر اصلی اور حقیقی واعظ کی وعظ و نصیحت پر دل کے کان لگائین تاکہ کامیابی حاصل ہو

نظم

ناراض آپ کیون ہین مسیح الزمان سے
باتین تو اُن کی سُن لین ذرا دل کے کان سے

اچھی نہین ہین دُور سے یہ بدگمانیان
پاس آکے جانچو تجربہ اور امتحان سے

آنکھون سے دور کرو تعصب کی پٹیان
پھر بخشیگا تم کو نور سہ قادیان سے

مذہب ہے کیا وہ جسمین ہون قصے کہانیان
مذہب ہے وہ جو زندہ ہو تازہ نشان سے

وہ معتبر ہے جو ہو روایات عمرو زید
یا جو براہ راست ہو حق کی زبان سے

مامورِ حق سے کرتے نہین ہو مقابلہ
کرتے ہو جنگ خالق کون و مکان سے

طاعت کرو شرائط بیعت کو مان لو
گر دو جہان مین رہنا ہے امن و امان سے

پوری کبھی تو ہوگی تیری التجا گلاب
تائید حق کئے جا تو قلم و زبان سے

گلاب الدین احمدی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مضامین اخبار کیسے ہوں

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بجواب استفسار مندرجہ اخبار گوہربار مطبوعہ ۲۸ نومبر ۱۹۰۷ء میرا ارادہ تھا کہ عرب کی تائید میں اظہار رائے کروں۔ لیکن بوجہ مصروفیت کثرت کار سرکار وعلالت طبع اس کام کے لئے فرصت نہ نکال سکا۔ اتنے میں دوسرا پرچہ ۵- دسمبر ۱۹۰۷ء کا پہونچگیا۔ للّٰہ الحمد اس پرچہ میں بعض سابقون بالخیرات کی رائے پڑھکر مجھے بڑی تقویت ہوئی۔

اپنی رائے کی تائید میں اظہار دلائل سے پیشتر میں عرب صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے اخبار میں ایسی تحریک بروقت پیش کی۔

میں ابتدا اس خیال میں تھا کہ بدر مفید عام نہیں ہے اور نہ اپنے مشن کا پورا پورا فرض ہی ادا کر سکتا ہے۔ تاوقتیکہ اس کو مقبول عام کیا جاوے۔

موجودہ حالت میں بدر صرف پرجوش احمدی احباب کے ہاتھوں میں آتا جاتا ہے اور انہیں کے ملاحظہ سے گذرتا ہے اور ان کو بھی محض سلسلہ کے اندرونی حالات سے اطلاع دیتا ہے غیر احمدی اشخاص کے لئے اس میں کوئی خبر نہیں ہوتی اس لئے ان کی دلچسپی کا موجب نہیں اور اسی واسطہ ان کی نگاہ سے گذرتا نہیں۔ کئی سعید الفطرت بدو میں جو حضور کے دعاوی اور دلائل سے محض بوجہ بےخبری محروم ہیں۔ ان کی واقفیت کا موجب نہیں ہو سکتا کثرت سے ہمارے سلسلہ کے مخالفین ایسے ہیں۔ جو ہمارے امام پاک کے صحیح واقعات سے بےخبر ہیں اور بداندیش نکتہ چینیوں کی غلط افواہوں سے متاثر ہو کر کنارہ کش ہیں اون کو اصل واقعات سے ماہر کرنا ہمارا فرض ہے اور وہ اخبار کے ذریعہ سے جلد اور بسہولت حالات کو معلوم کر سکتے ہیں اس لئے صحیح واقعات بذریعہ مقبول عام اخبار بہتوں کی نجات کا موجب ہو سکتے ہیں۔

میں اجرائے البدر سے اس کا خریدار ہوں لیکن شاذ ونادر کے طور پر کبھی کسی غیر احمدی سے اس اخبار کو مجھ سے لے کر پڑھا ہے۔

اخبار کو جاری ہوئے کوئی چھ سال سے زیادہ ہو گئے ہیں اور اس عرصہ میں اس کی تعداد اشاعت صرف ۱۴۰۰ تک پہونچی ہے۔ یہ تعداد بظاہر دلکش نہیں ہے لیکن اس سلسلہ کے لئے موجب فخر ہی نہیں۔ احمدی جماعت اس وقت چار لاکھ سے زائد بیان کی جاتی ہے اور قادیان سے نکلنے والا پرچہ جو کچھ گران قیمت بھی نہیں اور قومی مضامین کے لحاظ سے بھی ماشاء اللہ اب خاصہ قابل دید ہے افسوس دس ہزار کاپی تک شائع نہیں ہوتا۔ دراںحالیکہ آریہ اخبار ہندوستان بدر سے عمر میں کوئی دو سال کم ہے اور اشاعت میں ۱۳۰۰۰ ہزار زیادہ ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ کارکنان ہندوستان نے قبولیت عامہ کو مدنظر رکھ کر ہر ایک مذاق کے مطابق مضامین کو بہم پہونچایا ہے پولیٹیکل تحریک جو فی زمانہ انڈیا میں ہر ایک دل میں جوش زن ہے اس کو بالکل نظرانداز کرنا گویا اخبار کو بالکل طعام بےنمک کے طور پر پیش کرتا ہے۔ جس کو سوائے زمرہ زہاد کے اور یہ شکل پسند کریں گے۔

میری پولیٹیکل پہلو کا ذکر کرنے سے غرض یہ نہیں ہے کہ ہمارے اخبار بھی آریہ اخباروں کی طرح سے منہ پھٹ۔ احسان فراموش۔ حد سے متجاوز حقوق طلب ہو جاویں بلکہ یہ ہے۔ کہ احمدی جماعت کو ایسے مضامین سے واقف کر کے اس کے اوپر ایسے نوٹ دیئے جاویں جو موجب صلاحیت ہوں۔

اس قسم کا اخبار مخالف وموافق دونوں کی توجہ کو اپنی طرف کھینچیگا اور مجھے یقین ہے کہ جتنے زائد ہاتھوں میں اخبار پہونچیگا اتنا ہی اس سلسلہ کی ایزدی ترقی کا موجب ہوگا۔ دنیا پرست خلائق عامہ کو دینی چاشنی سے آشنا کرنا ایک ٹیڑھی کھیر ہے اور البدر کو اب ایک ایسی کونین کی گولی بنانا چاہئے جسمیں ذرا برابر دین اور اوس کی روبرو دنیا کی شیرینی کا غلاف ہو اور جو گاہے گاہے خفیف مسلسل دینے کے بعد متواتر دی جاوے تاکہ یہ پولیٹیکل بخار عوام کے دل ودماغ سے بتدریج خارج کیا جاوے۔

اس غرض کے لئے کم سے کم ایک صفحہ اخبار کا مختلف چیدہ اور دلچسپ عام خبروں کے لئے وقف کیا جاوے۔ کوئی خبر تین سطر فی کالم سے زائد جگہ نہ لے اور خلاصہ ایسا عمدہ ہو کر مغز خبر سے خالی نہ ہو۔ ایک کالم ملکی مضمون کے متعلق جتنی تار خبریں ہوں ان کیواسطے مخصوص ہے ایک کالم غیر اسلامی حملوں سے احمدی جماعت کو اطلاع دے ایک کالم اسلامی سلطنتوں کے حالات سے پر ہو۔ آریہ نکتہ چینیوں کے خیالات سے مطلع کرنے کے لئے ایک خاص کالم ہو۔ اور آریہ ذرائع ترقی کو پیش احمدی قوم کر کے ان کو اپنے ترقی کے اسباب پر غور کرنے کی توجہ دلائی جاوے۔

احمدی جماعت اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم سے اب روزافزوں ترقی کر رہی ہے اور اس میں مختلف مذاق کے لوگ موجود ہیں۔ بعض الہامات اور اقوال طیبات کے شایق ہیں۔ دوسرے ان کے ساتھ ملکی خبروں کے بھی متلاشی ہیں۔ تیسرے اپنی رقیب قوم آریہ کے بداندیشیوں سے مطلع ہو کر اپنی حفاظت کا انتظام کیا چاہتے ہیں۔ جو مسلمان اور غیر مسلمان افسروں کے ذریعہ سے ملازمان احمدی جماعت کو تکلیف پہونچتی ہی ان کو حکام تک پہونچانے کا کوئی ذریعہ ابتک موجود نہیں ہے اس کو مدنظر رکھا جاوے۔

عبدالعزیز خان کلرک باغبانپورہ

مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۹۰۷ء

عجیب مژدہ

یعنے کتاب بول چال عربی قریب صفحہ ۳۰۰ کے ایک صفحہ میں عربی ہوگی اور اس کے مقابل والے صفحہ پر اردو ترجمہ ہوگا قیمت عہ مگر وہ جو صاحب پیشگی قیمت بھیجدیں گے ان سے صرف ایک روپیہ لیا جاویگا اور علاوہ کتاب بول چال عربی کے فی الحال ہم نقد سات عدد کتابیں مندرجہ ذیل جو ایک روپیہ کی قیمت کی ہیں بالکل مفت بطور انعام روانہ کی جاوینگی جنکے کہ محصول ڈاک بھی خریدار کے ذمہ نہوگا چونکہ کتاب بول چال عربی کے طبع کیلئے روپیہ کی کمی ہے اس وجہ سے یہ کس قدر رعایت گوارہ کیگئی ہے کہ اس صورت میں اصل کتاب ہی مفت ہاتھ لگتی ہے کیونکہ خریدار پہلے ہی ایک روپیہ قیمت کی سات عدد کتابیں بطور انعام پالیتا ہے ورنہ بعد طبع کتاب بول چال عربی ہی صرف ایک کتاب عہ پر ملیگی سات عدد کتابیں انعام جو فی الحال ایک روپیہ آنے پر روانہ کی جاوینگی وہ یہ ہیں سلاسل الفضائل مترجم اردو۔ الاستخلاف رد شیعہ سلاسل التعلیم۔ قرآن کریم کی عائین منظوم احمدی کامن۔ جیجی مسیح۔ عکس مکتوب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو صاحب چاہیں یہ کتب بذریعہ وی پی منگوا سکتے ہیں وی پی پر محصول اور کمیشن ادا کریگا کتابوں پر کٹ بہرحال ہم لگائیں گے کتابیں مفت روانہ ہونگی اور ایک روپیہ ان کا بطور امانت پیشگی جمع رہیگا

نوٹ یاد رہے کہ سرورست دو سو درخواست آنے پر یہ رعایت بند ہو جاویگی

المشتہر - سید محمد عبدالحیٔ صاحب عرب قادیان ضلع گورداسپور

وصیت ۲۶۶/۱۷۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مین محمد عبد اللہ پروفیسر جہانگیر ولد ولی بیگ قوم مغل ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس و بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہون ۔

نوٹ ۔ چونکہ وصیت کا فارم مطبوعہ ہے اور شرط اول و دوم و سوم کا مضمون ہر ایک وصیت مین واحد ہے لہذا اس جگہ اس کا اندراج نہین کیا گیا ۔

چہارم ۔ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہون کہ میرا مال بنہار فروشی تخمیناً دو سو روپے کا ہے اس کے متعلق مین وصیت کرتا ہون کہ اس کا تیسرا حصہ یعنی مبلغ ۶۶ روپے ۱۰ آنے ۸ پائی اپنی زندگی مین ادا کرونگا ۔ اگر ادا نہ سکون ۔ تو میری جائداد مذکورۃ الصدر سے وصول کر لیا جاوے ۔ اگر بعد وفات میرا کوئی وارث ہو ۔ تو بعد تجہیز و تکفین یہ بقیہ مال میرے ورثاء کا حق ہوگا اور اگر کوئی وارث نہ ہو تو وہ بھی میرے وارث حقیقی و آقا و شفیع حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام یا ان کے جانشینان کی ملکیت ہوگا اور اپنی آمدنی ماہوار کا دسوان حصہ ماہوار از روئے ایمانداری ادا کرتا رہون گا ۔ فقط المرقوم ۱۹ر ستمبر ۱۹۰۷ء

العبد ۔ محمد عبد اللہ بیگ عرف پروفیسر جہانگیر مہاجر قادیان بقلم خود

گواہ شد ۔ حافظ تصدق حسین مہاجر بریلوی

گواہ شد ۔ محمد صادق عفی اللہ عنہ

گواہ شد ۔ مفتی فضل الرحمن بقلم خود ۔

وصیت ۱۶۱/۱۱۵

مین مسماۃ فتح بانو زوجہ مستری قطب الدین مہاجر قوم اوان پیشہ آہنگری ساکن قادیان دار الامان ۔ بقائمی ہوش و حواس خمسہ و بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۱۱ر جنوری ۱۹۰۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہون ۔

نوٹ ۔ شرط اول و دوم و سوم کا مضمون ہر ایک وصیت مین واحد ہے اسلئے یہان پر اس کا اندراج نہین کیا ۔

چہارم ۔ میری جائداد حسب ذیل ہے مبلغ ۲۸ روپیہ مین جن پر اس وقت میرا مالکانہ قبضہ ہے اور اس مین میرا کوئی شریک نہین ۔ آج کی تاریخ سے اس جائداد کے ۱/۳ حصہ کے متعلق یہ وصیت کرتی ہون ۔ کہ میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کی جائے اور یہ مبلغان مذکور مین نے اپنی دوکان مین تجارت کے لئے دئے ہوئے ہین ۔ ان کی نسبت مین یہ بھی اقرار کرتی ہون کہ جو اللہ تعالی اس مین نفع دیگا تو اس کی انجمن مذکور ہی مالک متصور ہوگی ۔ یعنے وصیت کردہ جائداد کے نفع کی ۔ اور انجمن مذکور اختیار ہوگا کہ میرے مرنے کے بعد اس جائداد کو میری بقیہ جائداد سے الگ کرے یا اس مین شامل رہنے دے ۔ یا اس وصیت کردہ جائداد سے منافع اٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے ۔ غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائداد کی مالک متصور ہوگی ۔ میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی ۔ میری اس وصیت کردہ جائداد سے کوئی تعلق نہین ۔ اگر میری جائداد وصیت کردہ بڑھ جاوے جیسا کہ مین نے اوپر اقرار کیا ہے تو اس کی مالک بھی انجمن مذکور ہے ۔

پنجم ۔ مین اقرار کرتی ہون کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد مین اور کوئی جائداد مذکورہ بالا جائداد کے علاوہ پیدا کرون یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد ماسوائے جائداد مذکورہ میری متروکہ ثابت ہو ۔ تو ایسی جائداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے جس کا ذکر مین نے فقرہ ماسبق نمبر ۴ مین کیا ہے ۔ مین ایسی جائداد کی وقتاً فوقتاً انجمن کو اطلاع دیتی رہون گی ۔ المرقوم ۱۱ر جنوری ۱۹۰۷ء

العبد ۔ مسماۃ فتح بانو ۔ نشان انگوٹھا

گواہ شد ۔ مستری قطب الدین بقلم خود کاتب وصیت ہذا و شوہر موصیہ ۔

گواہ شد ۔ محمد صادق عفی اللہ عنہ ایڈیٹر اخبار بدر قادیان

وصیت ۱۲۲/۱۲۵

مین عبد السمیع ولد عبد الرحمن قوم شیخ ساکن سراوہ ضلع میرٹھ حال کپورتھلہ ۔ بقائمی ہوش و حواس و بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۱۵ر جنوری ۱۹۰۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہون اور لکھ دیتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو ۔

نوٹ ۔ چونکہ شرط اول و دوم و سوم کا مضمون ہر ایک وصیت مین واحد ہے ۔ لہذا اس جگہ بوجہ طوالت درج نہین کیا گیا ۔

چہارم ۔ میری جائداد جس پر اس وقت میرا مالکانہ قبضہ ہے صرف مبلغ مالیتی ۸۰ روپیہ ہے ۔ جو سیونگ بنک ڈاکخانہ کپورتھلہ مین جمع ہے ۔ اس روپیہ مین یعنے جائداد مین میرا کوئی شریک نہین ہے ۔ آج کی تاریخ سے اس جائداد کے ۱/۳ حصہ کے متعلق مین یہ وصیت کرتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کی جائے انجمن مذکور کو اختیار ہوگا ۔ کہ میرے مرنے کے بعد اس جائداد کو میری بقیہ جائداد سے الگ کرے یا اس مین شامل رہنے دے یا اس وصیت کردہ جائداد سے منافع اٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے ۔ غرض کہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائداد کی مالک متصور ہوگی ۔ میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی یا غیر احمدی میری اس وصیت کردہ جائداد سے کوئی تعلق نہین ہوگا ۔

پنجم ۔ مین یہ بھی اقرار کرتا ہون کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد مین اور کوئی جائداد متذکورہ بالا جائداد کے علاوہ پیدا کرون یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد ماسوائے جائداد مذکورہ میری متروکہ ثابت ہو ۔ تو ایسی جائداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے ۔ جس کا ذکر فقرہ ماسبق نمبر ۴ مین کیا ہے ۔ مین وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو ایسی جائداد کی اطلاع دیتا رہونگا ۔ فقط

العبد

عبد السمیع ولد عبد الرحمان قوم شیخ سکنہ سراوہ ضلع میرٹھ حال وارد کپورتھلہ

گواہ شد ۔ ظفر احمد ولد شیخ ابراہیم ساکن حال کپورتھلہ احمدی بقلم خود

گواہ شد ۔ فضل محمد خان رئیس بیگووال حال وارد کپورتھلہ احمدی بقلم خود

وصیت ۱۸۱/۱۶۱

مین مسماۃ حلیمۃ النساء زوجہ بشارت احمد بنت منشی صفدر جنگ قوم شیخ ساکن امرتسر حال وارد پنڈی گھیب بقائمی ہوش و حواس و بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے حسب ذیل وصیت کرتی ہون ۔

نوٹ ۔ چونکہ شرط اول و دوم و سوم کا مضمون ہر ایک وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے اس جگہ نہین لکھا گیا ۔

چہارم ۔ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہون ۔ کہ میری وفات کے بعد جو کچھ میرا ترکہ ہو اس کا

پانچواں حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیا جاوے۔ برائے اشاعت اسلام مطابق سلسلہ احمدیہ و مقبرہ بہشتی وغیرہ۔ اور اس میں میرے ورثا میں سے کسی کا حق نہ ہوگا۔

المرقوم ۲۸ جولائی ۱۹۰۷ء

العبد ۔ سلیمہ النساء بقلم خود

گواہ شد ۔ اسد اللہ گرداور بقلم خود ساکن تمبو مقیم پنڈی گھیب

گواہ شد ۔ بشارت احمد عفی اللہ عنہ بقلم خود اسسٹنٹ سرجن پنڈی گھیب۔

وصیت ۱۸۲/۱۲۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

میں مسماۃ خورشید بانو بیوہ بشیر احمد بنت رحمت اللہ قوم شیخ ساکن امرتسر حال وارد پنڈی گھیب۔ بقائمی ہوش و حواس و بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

نوٹ ۔ چونکہ شرط اول و دوم و سوم کا مضمون ہر وصیت میں واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے اس کا اندراج نہیں کیا۔

چہارم ۔ اپنی جائیداد متروکہ کے متعلق میں حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔ کہ میرے مرنے کے بعد جو کچھ میرا متروکہ ہو اس کا تیسرا حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو برائے اشاعت اسلام مطابق سلسلہ عالیہ احمدیہ و مقبرہ بہشتی وغیرہ دیا جاوے اور اس میں میرے ورثا میں سے کسی کا حق نہ ہوگا۔ المرقوم ۲۸ جولائی ۱۹۰۷ء

العبد

خورشید بانو نشانی انگوٹھا

گواہ شد ۔ خاکسار اسد اللہ خادم حضرت مسیح موعود بقلم خود ساکن تمبو

گواہ شد ۔ بشارت احمد عفی اللہ عنہ بقلم خود اسسٹنٹ سرجن پنڈی گھیب

وصیت ۱۸۳/۱۲۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

میں مسماۃ فاطمہ کبرا بنت سید کرامت حسین قوم سید ساکن امرتسر حال وارد پنڈی گھیب ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

نوٹ ۔ چونکہ شرط اول و دوم و سوم کا مضمون ہر وصیت میں واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے لہذا اس جگہ اس کا اندراج نہیں کیا گیا۔

چہارم ۔ اپنی جائیداد متروکہ کے متعلق میں حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔ کہ میری وفات کے بعد جو کچھ میرا متروکہ ہو اس کا تیسرا حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو برائے اشاعت اسلام اور مطابق سلسلہ عالیہ احمدیہ و بہشتی مقبرہ دیا جاوے ۔ اور اس میں میرے ورثا میں سے کسی کا حق نہ ہوگا۔ المرقوم ۲۸ جولائی ۱۹۰۷ء

العبد

فاطمہ کبرا ۔ بقلم خود

گواہ شد ۔ اسد اللہ بقلم خود ساکن تمبو۔ ادنیٰ خادم امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام

گواہ شد ۔ بشارت احمد عفی اللہ عنہ بقلم خود اسسٹنٹ سرجن پنڈی گھیب۔

وصیت ۱۸۴/۱۲۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

میں مسماۃ فاطمہ سکینہ زوجہ الٰہی بخش صاحب بنت سید کرامت حسین قوم شیخ ساکن امرتسر حال وارد پنڈی گھیب بقائمی ہوش و حواس خمسہ و بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

نوٹ ۔ چونکہ شرط اول و دوم و سوم کا مضمون ہر وصیت میں واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے اس کا اندراج اس جگہ نہیں کیا۔

چہارم ۔ اپنی جائیداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔ میری وفات کے بعد جو کچھ میرا متروکہ ہو اس کا پانچواں حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو برائے اشاعت اسلام اور مطابق سلسلہ احمدیہ و بہشتی مقبرہ وغیرہ دیا جاوے ۔ اس میں میرے ورثا میں سے کسی کا حق نہ ہوگا۔ المرقوم ۲۸ جولائی ۱۹۰۷ء

العبد

فاطمہ سکینہ بقلم خود

گواہ شد ۔ بشارت احمد عفی اللہ عنہ اسسٹنٹ سرجن پنڈی گھیب بقلم خود

گواہ شد ۔ اسد اللہ احمدی بقلم خود ساکن تمبو خادم امام مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام

وصیت ۱۸۵/۱۲۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

میں مسماۃ کنیز فاطمہ زوجہ کرامت حسین بنت احمد علی قوم سید ساکن امرتسر حال وارد پنڈی گھیب ۔ بقائمی ہوش و بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

نوٹ ۔ چونکہ شرط اول و دوم و سوم کا مضمون ہر وصیت میں واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے اس کا اندراج نہیں کیا گیا۔

چہارم اپنی جائیداد متروکہ کے متعلق میں حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔ کہ میری وفات کے بعد جو کچھ میرا متروکہ ہو اس کا تیسرا حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو برائے اشاعت اسلام اور مطابق سلسلہ احمدیہ و مقبرہ بہشتی وغیرہ دیا جاوے اور اس میں میرے ورثا میں سے کسی کا حصہ نہ ہوگا۔

المرقوم ۲۸ جولائی ۱۹۰۷ء

العبد

کنیز فاطمہ نشانی انگوٹھا

گواہ شد ۔ اسد اللہ احمدی بقلم خود ساکن تمبو

گواہ شد بشارت احمد عفی اللہ عنہ ۔ اسسٹنٹ سرجن پنڈی گھیب

وصیت ۲۵۶/۱۱۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

میں محمد عارف ولد میاں عادل قوم کلیار ساکن امیر پور ضلع ملتان مہاجر قادیان ۔ بقائمی ہوش و حواس خمسہ و بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

نوٹ ۔ چونکہ شرط اول و دوم و سوم کا مضمون ہر وصیت میں واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے اس کا اندراج اس جگہ نہیں کیا گیا۔

چہارم اپنی جائیداد متروکہ کے متعلق میں حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ کہ میرے پاس کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ منقولہ جائیداد یہ ہے ۔ کتب و اوزار جلد سازی قیمتی معہ ...

اس کا تیسرا حصہ بعد وفات میری ملکیت صدر انجمن احمدیہ قادیان کی ہوگا۔ علاوہ اس کے اپنی آمدنی کا دسواں حصہ ماہواری ادا کرتا رہوں گا۔ علاوہ اس کے اگر اور کوئی جائداد پیدا کروں یا بعد وفات میری متروکہ ثابت ہو۔ تو اس کے متعلق بھی میری یہی وصیت ۱/۳ حصہ کی ہے۔ ۱۰ جولائی ۱۹۰۷ء

العبد

محمد عارف احمدی ساکن امیر پور ضلع ملتان حال وارد قادیان

گواہ شد۔ نور الدین

گواہ شد۔ غلام محمد بقلم خود

گواہ شد۔ روشن علی بقلم خود

وصیت ۲۶۷/۱۷۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

میں دین محمد ولد امام دین قوم لوہار ساکن قادیان دارالامان بقائمی ہوش و حواس و بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

نوٹ۔ چونکہ وصیت کا فارم مطبوعہ ہے اور شرط اول و دوم و سوم کا مضمون ہر ایک وصیت میں واحد ہے اس لئے اسکا اندراج یہاں نہیں کیا گیا۔

چہارم۔ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق میں حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے قبضہ میں ایک مکان قادیان میں ہے۔ جس کا حدود اربعہ یہ ہے۔ مشرق شاہ راہ عام۔ مغرب مکان شیخ خیراتی قریشی۔ جنوب مکان جیت کمہار۔ شمال مکان عبداللہ کمہار۔ واقعہ محلہ کمہاراں ہے۔ بالفعل قیمتی ایک سو بیس ۱۲۰ روپیہ۔ اس کے علاوہ اسباب آہنی جو میری دوکان میں فروخت کے لئے موجود ہے۔ اور میرے گھر کے برتن وغیرہ ہیں۔ میں اپنی جائداد متروکہ کے متعلق یہ وصیت کرتا ہوں۔ کہ اس کا ۱/۹ حصہ میری وفات کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کیا جاوے میرے کسی وارث کو میری اس وصیت کے خلاف کرنے کا ہرگز ہرگز اختیار نہ ہوگا۔ ایسا ہی میری اس جائداد کے متعلق جو میں آئندہ پیدا کروں یا جو میری وفات کے بعد میری جائداد ثابت ہو۔ غرضیکہ میری ہر قسم کی جائداد کا ۱/۹ حصہ میری موت کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کیا جاوے۔ صدر انجمن کو میری موصوبہ جائداد کے متعلق ہر قسم کا اختیار ہوگا جس طرح چاہے وہ کرے۔ مورخہ ۲۵ ستمبر ۱۹۰۷ء

العبد

دین محمد لوہار ولد امام الدین لوہار ساکن قادیان ضلع گورداسپور

گواہ شد

مستری قطب الدین لوہار ساکن قادیان

گواہ شد

محمد صادق عفی اللہ عنہ ۲۵ ستمبر

وصیت ۲۰۸/۶۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

میں احمد ولد باغ علی قوم کشمیری ساکن دھرم کوٹ رندھاوہ تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

نوٹ۔ چونکہ شرط اول و دوم و سوم کا مضمون ہر وصیت میں واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے اس کا اس جگہ اندراج نہیں کیا گیا۔

چہارم۔ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق میں حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ اس وقت میرے پاس مکان سکنی و زر نقد و زیور و برتن وغیرہ مبلغ چھ سو دس ۶۱۰ روپیہ کے موجود ہیں جس کا دسواں حصہ مبلغ اکسٹھ ۶۱ روپے ہوتے ہیں جن کی نسبت خاکسار اقرار کرتا ہے۔ کہ یہ اکسٹھ روپیہ یک مد روپیہ فیسال کے حساب سے اگر خدا تعالیٰ نے زندہ رکھے۔ تو بخود ادا کر دوں گا۔ اور اس جائداد کے علاوہ جو جائداد اللہ تعالیٰ اور عطا کرے گا اس کا حصہ بھی حسب الحکم حضرت امام الزمان انجمن کے پیش کر دے گا۔ اور ایسی جائداد نئی سے انجمن کو اطلاع دوں گا۔ اگر یہ دسواں حصہ ادا کرنے سے پہلے خاکسار مر جاوے۔ تو خاکسار کے وارثان یہ دسواں حصہ مذکور ادا کر دیں گے۔ ۲ اپریل ۱۹۰۷ء

العبد

احمد ولد باغ علی قوم کشمیری ساکن دھرم کوٹ رندھاوہ تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور معہ نشانی انگوٹھا۔

گواہ شد

سید محمد حسین احمدی دھرم کوٹ رندھاوا

گواہ شد

شیخ عطاء محمد خان ساکن دھرم کوٹ رندھاوہ تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور۔ بقلم میر عابد علی قوم سید ساکن دھرم کوٹ رندھاوہ

وصیت ۲۶۲/۱۶۸

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

میں اکبر شاہ خان اکبر ولد مولوی نادر شاہ خان صاحب قوم افغان افغانی الاصل بونیر وال ساکن نجیب آباد ثم قادیان دارالامان۔ میں بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

نوٹ۔ چونکہ شرط نمبر اول و دوم و سوم کا مضمون ہر وصیت میں واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے اس کا اندراج اس جگہ نہیں کیا۔

چہارم۔ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں اپنے وطن نجیب آباد سے ہجرت کر کے دارالامان قادیان میں چلا آیا ہوں۔ وطن میں کسی جائداد پر میرا اس قسم کا مالکانہ قبضہ نہیں ہے کہ میں اس میں تصرف کر سکوں اور نہ یہاں سوائے چند جوڑے کپڑوں اور چند کتابوں کے میری کوئی جائداد ہے جس وقت کسی جائداد پر میرا قبضہ ہوا یا میں نے کوئی نئی جائداد پیدا کی اسی وقت ان شاء اللہ تعالیٰ اس کا پانچواں حصہ یا اس کے پانچویں حصہ کی قیمت صدر انجمن احمدیہ کی نذر کروں گا۔ میرے مرنے کے وقت یعنی میرے مرنے کے بعد جس قدر میری ایسی جائداد ثابت ہو۔ کہ جس میں سے پانچواں حصہ یا اس کے پانچویں حصہ کی قیمت انجمن کو نذر نہیں کی گئی۔ تو وہ کل جائداد انجمن کی ملکیت متصور ہوگی ہاں انجمن کو اختیار ہے کہ اس میں سے پانچواں حصہ یا زیادہ لیکر باقی اگر چاہے تو میرے ورثاء کو دیدے۔ میں یہاں نوکر بھی ہوں لیکن میری ماہواری تنخواہ میرے کل اخراجات ضروریہ کیلئے کافی نہیں ہوتی۔ میں مقروض بھی ہوں۔ لہذا اس وقت تک جب تک خدا خود سامان غیب سے ظہور میں لا کر ادائگی قرض سے سبکدوش ہوں میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی تنخواہ کا دسواں حصہ ماہ بماہ صدر انجمن احمدیہ کو دیتا رہوں گا۔ اور جبکہ قرضہ ادا ہو چکیگا تب ان شاء اللہ اپنی تنخواہ کا پانچواں حصہ ماہوار ادا کروں گا۔ اے میرے خدا میری مدد کر اور اے میرے خدا مجھ کو اپنا نیک اور کامیاب بندہ بنا۔ آمین یا رب العالمین۔

العبد۔ اکبر شاہ خان اکبر نجیب آبادی ثم قادیانی قوم افغان بونیر وال بقلم خود ۱۸ اگست ۱۹۰۷ء

گواہ شد۔ محمد سرور شاہ سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہاؤس تعلیم الاسلام ۱۸ اگست

گواہ شد۔ نور الدین

گواہ شد۔ شیر علی عفی اللہ عنہ سیکنڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان ۱۹ اگست

وصیت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مین عبداللہ ولد مراد قوم کھرل ساکن یوسف والہ چک ۲۷۸ تحصیل سمندری ضلع لائل پور سابق ٹھٹھہ پشر ضلع منٹگمری

بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلاجبر واکراہ اپنی خوشی ورضامندی سے حسب ذیل وصیت کرتاہون ۔

نوٹ ۔ چونکہ شرط اول ودوم وسوم کامضمون ہر وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے ۔ اس لئے اس کا اندراج اس جگہ نہین کیاگیا ۔

چہارم ۔ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتاہون ۔ مین اپنی جمیع پیداوار از قسم زمین ومال ومویشی کمائی وغیرہ کا اپنی زندگی مین ۱/۱۰ انجمن احمدیہ قادیان کو ہر سال بعد وضع خرچ وقرضہ (جو حصول پیداوار کے لئے کرنا پڑتاہے) اداکرتارہون گا ۔ اور میرے مرنے کے بعد بھی میری یہ وصیت قائم رہے گی ۔ اور میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی ہو ۔ میرے اس وصیت کردہ حصہ آمدنی سے کوئی تعلق نہین ۔ اگر مین اپنی زندگی مین اپنی جائداد منقولہ غیر منقولہ کا کل قیمت کا تخمینہ لگا کر اور اس کا دسوان حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے حوالے کرکے باقاعدہ رسید بھی حاصل کرلون ۔ تب بھی میری وصیت مذکورہ بالا دربارہ دسوان حصہ پیداوار بقیہ جائداد پر قائم رہیگی اور میرے ورثار احمدی ہون یا غیر احمدی ۔ اون کو نگہشت اداکردہ روپیہ کی بابت گنجائش حجت یا عذر نہ رہے گی اگر میرے مرجانے کے بعد میرے ورثار ۱/۱۰ حصہ پیداوار دینے مین خیانت کرین ۔ تو انجمن مذکور کو یہ بھی وصیت ہے ۔ کہ دسوان حصہ جائداد کا الگ کر لیوے اور اپنے قبضہ مین کر لیوے

العبد

موصی عبداللہ احمدی ولد مراد ذات کھرل سکنہ چک ۲۷۸ تحصیل سمندری ضلع لائل پور

گواہ شد

بوٹیخان احمدی ساکن قلعہ سوبھا سنگھ ضلع سیالکوٹ حال پٹواری نہر حلقہ نمبر ۲۸ بقلم خود

گواہ شد محمد عمر ولد عبداللہ قوم کھرل ساکن چک ۲۷۸ تحصیل سمندری

ضلع لائل پور ۔

گواہ شد

امام بخش احمدی مدرس چک ۲۹۲ تحصیل سمندری ضلع لائل پور بقلم خود

گواہ شد

تایا ولد سرشتہ احمدی قوم کھرل ساکن چک ۲۷۸ تحصیل سمندری ضلع لائل پور

وصیت ۲۲۵/۱۴۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مین سردار بیگم زوجہ ماسٹر فقیر اللہ بنت کمال الدین قوم اعوان ساکن قادیان دارالامان ۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے حسب ذیل وصیت کرتی ہون ۔

نوٹ ۔ چونکہ شرط اول ودوم وسوم کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے ۔ اس لئے اس کا اندراج اس جگہ نہین کیا گیا ۔

چہارم ۔ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہون ۔ میرے مرنے کے بعد میری کل جائداد اگر دوسو روپے یا اس سے کم قیمت ہو ۔ تو نصف صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دی جائے اور نصف میرے ورثار مین تقسیم ہو اور اگر دوسو روپے سے زائد قیمت کی ہو ۔ تو کل جائداد کی قیمت ڈال کر دوسو روپے کی جائداد مین سے نصف انجمن کا اور نصف میرے ورثار کا اور باقی مین سے پانچوان حصہ انجمن کا اور باقی ورثار مین تقسیم ہو ۔ اور جو میری غیر منقولہ جائداد میرے مرنے کے بعد ثابت ہو اس مین بھی پانچوین حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی اور باقی وارثون کا حق ہوگا ۔

والسلام مورخہ ۱۹ ۔ اپریل ۱۹۰۷ء مطابق ۵ ۔ ربیع الاول ۱۳۲۵ھ

العبد

سردار بیگم بقلم خود

گواہ شد

فقیر اللہ احمدی عفی اللہ عنہ ۔ نائب ناظم میگزین

گواہ شد

جان بی بی عرف بوبو صاحبہ بنت جان محمد ساکن قادیان بقلم خود فقیر اللہ ۔ انگوٹھا لگایا گیا

وصیت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مین عبدالغنی خان ولد مولا بخش قوم افغان ساکن سنور ریاست پٹیالہ ۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتاہون ۔

نوٹ ۔ چونکہ شرط اول ودوم وسوم کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے اس کا اندراج اس جگہ نہین کیا ۔

چہارم ۔ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتاہون ۔ میری کل جائداد غیر منقولہ تخمیناً قیمتی مبلغ الصہ قصبہ سنور ریاست پٹیالہ مین واقعہ ہے ۔ جس کا دسوان حصہ تعدادی مبلغ یکصد وشش روپیہ ہوتے ہین ۔ ان کو اپنی زندگی مین اداکرنے کی کوشش کرون گا ۔ اگر ادا نہ ہوسکے ۔ تو مکان سکونہ میرے محدودہ ذیل سے مبلغ مذکورہ روپے یا جس قدر باقی رہ جاوین ۔ وصول کر لئے جاوین اور مبلغ عـہ روپیہ ماہوار کا مین ملازم ہون اس کا دسوان حصہ مبلغ عـہ روپیہ ماہوار اداکرتارہون گا ۔

المرقوم ۔ ۲۴ ۔ اکتوبر ۱۹۰۷ء

حدود اربعہ مکان سکونہ مذکورہ

موخر ۔ مکانات قاضی محمد یوسف وقاضی محمد تقی

مقدم ۔ شارع عام

جنوب ۔ مکان میان جی محمد حسین پٹواری

شمال ۔ مسجد احمدیان وصحن مسجد

العبد

عبدالغنی خان افسر فراش خانہ

گواہ شد

عبدالحی عرب ۔ مصنف لغات القرآن

گواہ شد

محمد اکبر خان بقلم خود سنوری

دکن سے ایک خط دکنی اردو میں

مولانا مکرم مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر بدر

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خاکسار قادیان شریف سے روانہ ہو کر تیماپور پہونچا۔ اخویم شیخ صاحب بوقت واپسی۔ امرتسر۔ لاہور۔ دہلی وغیرہ مین ٹھہرنے کے لئے پتہ لیکھ دئے تھے۔

امرتسر مین جیل سنگہ کا کٹڑہ دریافت کرتے ہوئے شہر مین داخل ہوا۔ سڑک پر یک شخص داڑہی والا مسلمان کھڑا تھا اس سے دریافت کیا کہ یہاں کتب خانہ احمدیہ کہاں ہے وہ یہ سنتے ہی غصہ مین بھر آیا اور کہا کہ کتب خانہ احمدیہ کیون کہتے ہو۔ کتے خانہ احمدیہ کہو۔ خاکسار نے سمجھ لیا کہ اس بھونکنے والے کے طرف کچھ التفات کرتا ہون تو اور زیادہ بہونکنے گا۔ پھر وہ شخص دریافت کرنے لگا کہ تم کہان سے آئے ہو۔ مین اس کا جواب نہ دیا۔ دوسرے طرف پتہ دریافت کرنے کے لئے چل نکلا۔ یہ فکر ہوئی۔ کہ یہان کے مخالفون کی یہ حالت ہے۔ کہ وہ انسانیت سے بھی گئے گذرے ہین پھر پتہ چلنا دشوار ہے آگے چل کر یک دوکان پر دو چار شخص مل بیٹھے تھے اون مین یک بزرگ تھے۔ ان سے پوچھا کہ کتب خانہ احمدیہ کہان ہے وہ کہے تم کہان سے آئے ہو۔ خاکسار کہا دکن حیدرآباد سے۔ پھر کہے کہ کیا تم مرزائی ہو۔ مینے کہا کہ الحمدللہ۔ وہ کہے کہ تم کیا دیکھ کر اون (حضرت اقدس) پر ایمان لائے۔ خاکسار کہا وفات عیسیٰ دیکھ کر۔ یہ سنکر کہے کہ ہان یہ ایک اختلافی مسئلہ ہے۔ اچھا فلان مسجد کے پاس یک تختہ لگا ہوا ہے۔ اُس پر کتب خانہ احمدیہ مرقوم ہے۔ دیکھ لینا اور وہان اپنا اسباب رکھ کے پھر یہان چلے آنا۔ مینے کہا اگر فرصت ہوئی ورگرنہ خیر۔ کتب خانہ پہونچے بڑے آرامی رہے۔ دوسرے روز امرتسر سے ہم ہر چہار احباب لاہور پہونچکر جناب مولانا خواجہ وکیل کے مکان پر نازل ہوئے اور جناب مولانا یعقوب بیگ صاحب ڈاکٹر سے بھی ملاقات ہوئی۔ ہر دو حضرات کے ملنے پر بڑی خوشی ہوئی۔ ان کی مہمان نوازی و خوش خلقی بیان کرنے کے لئے یہ کہنا کافی ہے کہ وہ احمدی ہین پھر وہان سے دہلی پہونچے۔ جناب مولانا محمد اسمٰعیل صاحب ڈاکٹر کے مکان پر نزول فرمائے۔ آنجناب نے بزرگان دین حضرات شاہ ولی اللہ صاحب و شاہ عبدالقادر صاحب و شاہ عبدالرحیم صاحب وغیرہ۔ ولی اللہ رضی تعالےٰ عنہم کی زیارت سے مشرف کئے پھر دوسرے روز حضرت نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ کی درگاہ پر پہونچے۔ یہان کے مجاور ہم کو دکن والے دیکھ کر کے بعد دیگرے آٹھ دس صاحب جمع ہوئے مگر انہون نے مثل اجمیر شریف کے مجاورون کے ہم کو تنگ نہین کیا۔ للہ فی اللہ پر امان کو کچھ روپیہ بخوشی دیا گیا ہے۔

اجمیر کی کیفیت عجیب و غریب ہے۔ مسافران زائرین بیچارون کو یہان کے مجاورون کی وجہ سے حضرت خواجہ صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی زیارت اور دعا کا لطف ہی نہین ملتا۔ ہم لوگ اسٹیشن پر اترتے ہی دو تین مجاور آ پہونچے اور کہے کہ کیا آپ لوگون کو حضرت کی زیارت کرنی ہے۔ کہے ہان۔ پھر وہ ہم کو درگاہ مین لے گئے اور یک جگہ پر جہان چادر بچھی ہوئی کچھ پھول اس پر رکھے گئے تھے وہان بٹھوائے اور کہے کہ کچھ مٹھائی و پھول ہوتا ہے تو منگوا دین پیسے نکالدو۔ مینے کہا کہ نہین پھر کہے کہ یہان کی زیارت کا معمول ہے۔ کہ پہلے کچھ نذرانہ دینا ہوتا ہے اس کے بعد زیارت کرائی جاتی ہے۔ خاکسار کہا کہ ہم لوگ مسافر ہین پہلے زیارت کرنے دو۔ پھر جو کچھ دینا ہو گا وہ دیا جاوے گا۔ مین ایک شخص اسباب کے پاس بیٹھا اور میرے ساتھی تین بھائی زیارت کے لئے اندر گئے۔ ان کی واپسی پر پھر خاکسار اندر مزار مبارک کے پاس جا کے فاتحہ پڑھ کر دعا کرنے مین تھا۔ کہ جھٹ مجاور صاحب غلاف کے اندر سے عودی نکال کے کہے کہ یہ تبرک ہے لیو۔ خاکسار اس کے لینے سے انکار کیا وہ مجاور فوراً بول اٹھا کہ تم رافضی معلوم ہوتے ہین۔ مسلمان نہین ہین۔ مینے کہا آپ جو کچھ کہو کہو۔ یک مجاور نے کہا اچھا نذرانہ کیا دیتے ہو۔ دیو۔ ہر چند کچھ دینے کو جی نہ چاہا مگر پھر بھی دو آنے کے پیسے دئے گئے یک مجاور صاحب وہ دو آنے سنتے ہی بول اٹھا۔ کہ تم لوگ کافر ہین تمہارے آنے سے درگاہ تمام ناپاک ہوئی۔ اور کچھ زبان درازی کرنے پر تھا۔ ہم چل نکلے اور یہ بھی دیکھا کہ زیارت کرکے پچھلے پاؤن چلنے کی ہدایت ہوتی ہے میرے دل مین یہ کھٹکا تھا۔ کہ مجاور ہم کو بھی اس مین ضرور تنگ کرین گے۔ مگر خیر گذری پھر وہان سے بمبئی ہوتے ہوئے ہر چہار بھائی داخل وطن ہوئے۔ فقط۔ راقم عبداللہ احمدی حیدرآباد دکن

رسید زر

۱۴ نومبر ۱۹۰۶ء	۱۵۴۱	مولوی محمد عبداللہ صاحب	سعہ/
۱۴ ″ ″	۱۶۰۸	درگا پرشاد صاحب	[illegible]
۱۴ ″ ″	۱۵۶۱	چودہری علی محمد صاحب	سے/
۱۴ ″ ″	″	میر حسن صاحب	صہ/
۱۶ ″ ″	″	میان غلام نبی صاحب	۱۰/
۱۶ ″ ″	″	رحیم بخش صاحب	[illegible]
۱۶ ″ ″	″	نامعلوم الاسم	صہ/
۱۶ ″ ″	۲۸۴	محمد عبداللہ صاحب	سے/
۱۶ ″ ″	″	دیوڑہی نواب صاحب	۸/
۱۶ ″ ″	۱۸۳۹	شیخ اللہ دین صاحب	عہ/
۱۶ ″ ″	″	سیر عالیشاہ صاحب	صہ/
۱۷ ″ ″	″	محمد شفیع برائے تبلیغ فنڈ	[illegible]
۱۸ ″ ″	۲۶۴	مولوی محمد حیات صاحب	سے/
۲۱ ″ ″	۲۵۱	چودہری غلام حیدر صاحب	سے/
۲۱ ″ ″	۵۵	محمد عبداللہ صاحب	سے/
۲۲ ″ ″	″	سید عبدالرشید صاحب	سے/
۲۲ ″ ″	″	چودہری علی بخش صاحب	سے/
۲۳ ″ ″	″	مولوی علم الدین ساکن ہیرا	سے/
۲۴ ″ ″	۹۴۶	مرزا ظہور علی صاحب	سے/
۲۴ ″ ″	۷۹۵	محمد ابراہیم صاحب	سے/
۲۴ ″ ″	۱۵۲	روڑی خان صاحب	للعہ/
۲۵ ″ ″	۱۰۹	خواجہ کمال الدین صاحب	سے/
۲۵ ″ ″	۱۱۳۹	مولوی احمد علی صاحب	سے/
۲۵ ″ ″	۵۳۹	محمد عمر صاحب	عہ/
۲۵ ″ ″	۷۷۹	غلام شاہ صاحب	عہ/
۲۶ ″ ″	۳۷۸	تاج محمود صاحب	عہ/
۹ دسمبر ۱۹۰۶ء	۱۶۰۳	ولی داد صاحب	[illegible]
۹ ″ ″	۱۸۱۸	غلام محی الدین صاحب	۱۲/
۹ ″ ″	۱۸۵۲	عمر حیات صاحب	[illegible]
۹ ″ ″	۱۶۵۳	عبدالکریم صاحب	[illegible]
۹ ″ ″	۱۶۵	منشی اللہ دتا صاحب	[illegible]
۹ ″ ″	۸۰۲	گلاب خان صاحب	سے/
۹ ″ ″	۱۸۴۵	علی محمد صاحب	سے/
۹ ″ ″	۱۸۳۳	نیاز محمد صاحب	سے/

ضرورت نکاح

۵ - مردخان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں - مردخان ایک نیک اور نوجوان آدمی ہیں - خط وکتابت معرفت اڈیٹر ہو۔

۶ - سید محمد یوسف صاحب عمر ۲۳ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے۔ مگر چند سال ہوئے - کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان آئے تھے اور تب سے اسی جگہ رہتے ہیں اور اب کچھ عرصے سے تجارت کا کام شروع کیا ہے - اور آئیندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہیں - زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہیں وہ اڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہیں۔

۹ - گوریکی کا ایک خوش شکل ۲۶ سالہ احمدی کاشتکار گجرات گوجرانوالہ - سیالکوٹ جہلم میں نکاح کرنا چاہتا ہے - جو صاحب اس کے متعلق خط وکتابت کرنا چاہیں وہ مجھ سے کریں۔

اکمل آف گوریکی ضلع گوجرات

۱۰ - میرے ایک دوست کی لڑکی عمر قریبا گیارہ سال کیواسطے رشتہ کی ضرورت ہے - بدیں شرائط لڑکا احمدی - صحیح النسب مغل انٹرنس پاس عمر ۱۹ اور ۲۰ سال کے درمیان ہو۔

الراقم - ن - و - خط وکتابت معرفت اڈیٹر بدر ہو۔

۱۱ - ضلع گوجرانوالہ - سیالکوٹ میں سے مندرجہ ذیل اوصاف کا لڑکا چاہیئے - مخلص احمدی - والدین احمدی - قوم کا درزی خوبصورت عمر ۱۸ یا ۱۹ سال خواندہ - خواہ ملازمت یا دستکاری کا کام کرتا ہو بہر صورت خواندہ ہو - آمدنی ۔۔ روپیہ ماہوار سے اوپر ہو خط لفوف ہو

المشتہر

عبداللہ درزی احمدی جھنڈو ساہی تحصیل سیالکوٹ

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی سے خریدو

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ - اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے - قیمت ۱۰

الوصیتہ مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام - حضرت اقدس نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے - اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں - قیمت ۲

نورالدین مصنفہ علامہ دوران حضرت حکیم الامۃ دہرم پال کی ترک اسلام کا جواب - جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی ہے۔ مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے - قیمت ۱۰

غلامی اور عصمت انبیاء ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں - متفرق مضامین کو یکجائی طور سے بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔

قیمت غلامی ۳ عصمت انبیاء ۲

البرہان الصریح فی تائید المسیح [illegible]

براہین احمدیہ یہ وہ لاجواب کتاب ہے جس نے تمام مذاہب باطلہ پر اتمام حجت کر دی - اس کے دلائل توڑنے پر دس ہزار روپیہ انعام مقرر ہے - احمدی اور غیر احمدی سب کے لئے مفید ہے - چونکہ اس میں جو پیشگوئیاں ہیں وہ اب پوری ہو رہی ہیں - اس لئے ہر ایک احمدی کے پاس اس کا ایک نسخہ ہونا ضروری ہے - نفیس کاغذ پر خوش خط چھاپی گئی ہے

مجلد ۳ غیر مجلد ۲ ولایتی کاغذ پر مجلد ۱۰

درثمین مصنفہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام - حضرت اقدس کی آجتک نظمیں اس میں مندرج ہیں اور ایسے طریق سے چھاپی گئی ہے - کہ آئیندہ جو نظمیں ہیں وہ بھی اس کے ساتھ شامل ہو سکیں گی۔

قیمت مجلد ۸ - غیر مجلد ۶

سر الشہادتین مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی - سورۂ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبداللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں - نہایت لطیف ہے اس کے نکات روپے کو بھی گران نہیں - قیمت ۱

نظم مستورات مستورات کے لہجہ پر - قیمت ۱

اختیار الاسلام مصنفہ ماسٹر عبدالرحمن صاحب نومسلم آریہ مذہب کے رد میں - ایک گھر کے بھیدی کی تحریر قابل دید ہے۔

حصہ سوم قیمت ۷

حیرت کی حیرانی مصنفہ ماسٹر عبدالعزیز صاحب مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تائید میں - قیمت ہر دو جلد ۹

جام شہادت مصنفہ جناب ثاقب صاحب - مولوی عبداللطیف صاحب مرحوم کا جانسوز مرثیہ - قیمت ۱

کامن احمدی مصنفہ غلام رسول صاحب راجیکے پنجابی نظم - قیمت ۱

آئنہ وکٹوری طالب علموں کیلئے نہایت مفید ہے - قیمت ۱

کامن احمدی الہ داد والے - قیمت ۱

سراج الحق مصنفہ پیر سراج الحق صاحب - حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تائید میں امام ابو حنیفہ کے مذہب کی رو سے بہت سی لطیف باتیں لکھی ہیں - قابل دید ہے - حصہ چہارم و پنجم - قیمت ۱

شہادت آسمانی مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی کلام نفیس روحانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب قیمت ۱

رویائے صالحہ مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی - ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے وجود باجود کے لئے ضروری ہیں۔ قیمت ۳

مجموعہ ازالۃ الوسواس مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی - مخالفین کے دقیق اعتراضات کے جواب اور چکڑالوی کے ابن صیاد ثانی ہونے کا ثبوت دیا ہے اور قابل دید ہے - قیمت ۳

السر المکتوم مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی قرآن مجید خصوصاً بائبل سے حضرت اقدس کی مدلل تائید - قیمت ۵

اعجاز احمدی مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تائید میں - قیمت ۱

لیکچر لاہور [illegible]

فتح الدین [illegible]

بدر پریس قادیان میں میاں معراج دین عمر کے لئے چھاپا گیا۔

مفت







اے جہان منتظر خوش باش کامد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۰۰ | آں مسیح و دور آخر مہدی آخر زمان

مورخہ ۲۰ ذیعقدہ ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۶ - دسمبر ۱۹۰۷ء

بروز جمعرات

چہ گویم با تو گر آئی بہ چادر قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

جلد (۶)

قیمت از معاوضین صہ قادیان میں ہے

فی پرچہ ۲ر

نمبر (۵۲)

قیمت دفتر اخبار طلب کریں ... گورنمنٹ ...

از بقیہ صہ ر

دس شرائط بیعت

اوّل - بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا - دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بد نظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے - سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتے الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالے کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم - یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا رہیگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا - ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا - ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوۃ کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا - ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا - نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائے گا - دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا - اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو -

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمده از مادریم — ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن — جان شد و باجان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیراب ہر کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
تن ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
برہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازان عالیجناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست ...
عام قیمت پیشگی بحوالہ نقد نبوی اخبار العلم
مابعد ... صہ
عام قیمت پیشگی بغیر اوقات نبوی اخبار سے
فی پرچہ ... ۲ر

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے ان کو بحساب مابعد لیجائیگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہئے بعد میں نہیں ملیگا - رسید زر اخبار میں دیجائیگی علیحدہ رسید روانہ ہوگی لیکن جو صاحب قادیان میں بذریعہ دستی قیمت دیں انکو بحال رسید حاصل کرنی چاہئے روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہئے - مینیجر

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے - اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ و اشھد ان محمداً عبدہٗ و رسولہ ۳ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے اپنی عمر کے آخری دن تک تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا - استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ - ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت - اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں - آمین - اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں -

کتبہ عاجز محمد حسین عفی اللہ عنہ

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

(یورپ سے آئی ہوئی انگریزی اخبارون اور کتابون مین سے مفید اور دلچسپ انتخاب کر کے اس صفحہ پر درج کیا جایا کرتی ہین جو ناظرین کی دلچسپی کیواسطے ہمیشہ بہت مفید ہوتی ہین اور ان سے بہت سے معلومات مفیدہ ناظرین کو حاصل ہوتے ہین۔ اڈیٹر)

جرمنی کے پروفیسر ہیکل صاحب

نیویارک کے اخبار ٹرتھ سیکر نمبر ۳۶ مورخہ ۸ ستمبر ۱۹۰۷ء مین جرمنی کے مشہور فلاسفر پروفیسر ارنسٹ ہیکل کے کچھ اقوال اور خیالات شائع ہوئے ہین۔ جو کہ ایک اخبار کے نامہ نگار کی ملاقات کا نتیجہ ہے اس نامہ نگار نے جو حالات اخبار مین چھپوائے ہین ان مین سے کچھ اقتباس درج ذیل کیا جاتا ہے۔ پروفیسر ہیکل صاحب ملک جرمنی کے ایک چھوٹے سے شہر جینا نامی کے رہنے والے ہین۔ اس شہر مین ایک یونیورسٹی بھی ہے (جو کہ غالباً پروفیسر صاحب جیسون کی محنت کا نتیجہ ہے) پروفیسر صاحب اس شہر مین بہت مشہور ہین اور ان کا کوچہ خود ان کے نام سے مشہور ہے۔ پروفیسر لمبے قد کا ایک سفید ریش لیکن مضبوط تندرست آدمی ہے۔ پروفیسر صاحب کی گفتگو صاف اور شستہ تھی جو بہت سی سوچ اور غور کا نتیجہ معلوم ہوتی تھی۔ پروفیسر ہیکل صاحب نے سائنس کے بہت سے دقیق مسائل پر بحث کی اور دوران بحث مین اس امر پر افسوس کا اظہار کیا کہ مذہب عیسویت ہمیشہ سائنس کی ترقی کو مانع رہا ہے۔ ہیکل صاحب دنیا کے بہت سے حصہ کا سیر کر چکے ہوئے ہین وہ روم سیشیا کر چکے۔ لنکا اور ہندوستان کی سیر بھی کر چکے ہین سائنس کی گفتگو کے بعد پروفیسر ہیکل صاحب نے جب مذہب کے بارے مین گفتگو کی تو معلوم ہوا کہ وہ عیسویت سے بہت متنفر ہو چکے ہین۔ انہون نے فرمایا۔ کہ مین اس عیسائیت کو کیا کرون۔ جو ہزارون آدمیون کے خون کر چکی ہے اور اب بھی ہر سال کرورون روپے اس بات پر خرچ کئے جاتے ہین کہ دوسرون کو ہلاک کرنے والی فوجین اور سامان حرب طیار کیا جاوے۔ یہ عیسائی سلطنتین بنی نوع کے خون کی پیاسی ہین کیا مین اس مذہب کو قبول کرون۔ جس کا یہ نتیجہ میرے سامنے موجود ہے۔ پھر پروفیسر صاحب نے یہ فرمایا کہ یہ ایک غلط بات ہے کہ مذہب عیسوی توحید کا مذہب ہے۔ ہرگز نہین۔ عیسویت بالکل توحید کی تعلیم نہین دیتی ہان دنیا مین بعض مذاہب توحید کی تعلیم دیتے ہین اور ان سب سے بڑھ کر اسلام ہے۔ اگر مین کسی مذہب کو قبول کرتا تو اسلام کو قبول کرتا۔ دیکھو مسلمانون کی نماز کیسی شاندار اور پُراثر ہوتی ہے۔ مسلمانون کی عبادت گاہین کیسی پاکیزہ اور موزون ہوتی ہین

پھر دیکھو عیسائی گرجون کے مقابلہ مین اسلامی مساجد کیسی شریفانہ اور معزز ہوتی ہین عیسائی گرجے تو آدمیون اور حیوانون اور دیگر اشیاء کی تصویرون سے بھرے ہوئے ہوتے ہین جو بہت ہی قابل نفرت ہین۔ قرآن شریف کی سادہ اور سنجیدہ عبارتون کی طرف نگاہ کرو جو نماز مین پڑہی جاتی ہین اور اس کے بالمقابل اپنے گرجون کی ہا ہُو شور و غل اور باجون کے سرون کی طرف دیکھو اور مقابلہ کرو۔

(مین نے پروفیسر صاحب کو تبلیغ کا ایک خط لکھا ہے جواب آنے پر انشاء اللہ ہدیہ ناظرین کیا جائیگا۔ اڈیٹر)

بچون کو بائبل نہ پڑہاؤ

شہر ڈیٹرائیٹ واقعہ جمہوریات متحدہ کا اخبار ڈیٹرائٹ نیوز لکھتا ہے۔ کہ شکاگو کے تعلیمی بورڈ نے یہ فیصلہ کر دیا ہے۔ کہ بائبل کی کتب اس قابل نہین کہ بچون کو مدارس مین پڑہائی جاوے۔

اسیطرح رفتہ رفتہ بائبل کو سب جگہ سے نکال دیا جائیگا۔

ایک تازہ تصنیف

امریکہ کی چھپی ہوئی ایک تازہ تصنیف بنام بائبل متھس یعنی افسانہائے بائبل اس وقت میرے زیر مطالعہ ہے۔ اس کتاب مین ٹی ڈبلیو ڈون صاحب نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ بائبل مانند دیگر مذاہب جاہلیت کے ہے اور اس کی سب باتین دیگر قدیم بت پرستی کی کتابون مین پائی جاتی ہین اس مین سے کچھ اقتباس انشاء اللہ کسی اگلے پرچہ مین کیا جائیگا

ایڈیٹر

المفتی

عقیقہ کیواسطے کتنے بکرے مطلوب ہین

ایک صاحب کا حضرۃ اقدس کی خدمت مین سوال پیش ہوا کہ اگر کسی کے گھر مین لڑکا پیدا ہو تو کیا یہ جائز ہے کہ وہ عقیقہ پر صرف ایک ہی بکرا ذبح کرے

حضرت مسیح موعود نے جواب مین فرمایا کہ عقیقہ مین لڑکے کیواسطے دو بکرے ہی ضروری ہین لیکن یہ اس کے واسطے ہے جو صاحب مقدرت ہے اگر کوئی شخص دو بکرون کے خریدنے کی طاقت نہین رکھتا اور ایک خرید سکتا ہے۔ تو اس کیواسطے جائز ہے کہ ایک ہی ذبح کرے۔ اور اگر ایسا ہی غریب ہو کہ وہ ایک بھی نہین قربانی کر سکتا تو اس پر فرض نہین کہ خواہ مخواہ قربانی کرے مسکین کو معاف ہے۔

تراویح

ایک شخص نے سوال کیا کہ ماہ صیام مین نماز تراویح آٹھ رکعت باجماعت قبل خفتن مسجد مین پڑہنی چاہیئے یا کہ پچھلی رات کو اٹھ کر اکیلے گھر مین پڑہنی چاہیئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ نماز تراویح کوئی جدا نماز نہین دراصل نماز تہجد کی آٹھ رکعت کو اول وقت مین پڑھنے کا نام تراویح ہے اور یہ ہر دو صورتین جائز ہین جو سوال مین بیان کی گئی ہین۔ آنحضرت نے ہر دو طرح پڑہی ہے لیکن اکثر عمل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اس پر تھا کہ آپ پچھلی رات کو گھر مین اکیلے یہ نماز پڑہتے تھے۔

(نوٹ۔ عقیقہ اور تراویح کے متعلق بعض ضروری باتین کسی اگلے اخبار مین انشاء اللہ درج ہونگی اور بعض دیگر ضروری مسائل جو حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دریافت کئے گئے ہین وہ بھی انشاء اللہ اگلے اخبار مین درج ہونگے اس کالم مین مسائل فقہی کو اس رنگ مین بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فتویٰ کسی اختلافی مسئلہ کے متعلق کیا ہے۔ مسائل عموماً نوواردین یا بیرونجات کے دوست بذریعہ خط حضرت سے دریافت کرتے ہین حضرت جو جواب تحریری یا زبانی فرماتے ہین وہ اس کالم المفتی مین درج کیا جاتا ہے اس طرح رفتہ رفتہ جماعت کے واسطے فروعی اختلافی مسائل کا حل ہوتا جاتا ہے۔ اور اس لحاظ سے اس کالم کا پڑہنا دوستون کے واسطے بہت ضروری ہے۔

ایڈیٹر)

خطبہ جمعہ گذشتہ جمعہ میں حضرت مولوی نور الدین صاحب نے مسجد اقصیٰ میں خطبہ پڑھا اور سورہ ق کی آخری آیات انما المومنون الذین امنوا الخ پڑھکر فرمایا کہ صرف زبان سے مومن کہلانے والے اور ظاہری مردم شماری کے درمیان مسلمانوں کی فہرست میں اپنا نام لکھوانیوالے خدا تعالیٰ کے نزدیک مومن نہیں ہیں بلکہ حقیقی مومن وہ ہیں۔ جو دل سے خدا تعالیٰ کے احکام کو مانتے ہیں۔ اور باوجود ظاہری تکالیف کے بھی ان پر عمل درآمد کرتے ہیں۔ ان کا اقرار صرف زبان سے ہے بلکہ خدا تعالیٰ کے راہ اپنے مال اور جان کے ساتھ وہ مجاہدہ کرتے ہیں مثلاً قحط کی بھوک کے زمانہ میں اپنی روٹی میں سے بچا کر غریب کو دیتے ہیں۔ خدا کو وہی پیارے ہیں جو اس کی رضا کی خاطر ہر ایک مصیبت کو اٹھانے کیلئے تیار ہو جاتے ہیں

حضرت مولوی محمد احسن صاحب نے مسجد مبارک میں جمعہ کا خطبہ پڑھا اور سورۃ توبہ کی آخری آیات لقد جاءکم رسول من انفسکم پڑھکر اس امر کو بدلائل ثبوت کیا کہ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام جہان کے واسطے رحمۃ للعالمین تھے۔ ایسا ہی حضرت مسیح موعود ظلی طور پر تمام جہان کے واسطے رحمت ہیں۔ کیونکہ اس زمانہ مبارکہ میں وہ تمام نہایت وسعت کے ساتھ پوری ہو رہی ہیں جنکا وعدہ آنحضرت کو دیا گیا تھا۔ اور وہی وحی الٰہی جو آنحضرت پر نازل ہوتی تھی۔ دوبارہ انہیں الفاظ میں بعض دفعہ مسیح موعود پر نازل ہوتی ہے جن میں یہ حکمت ہے کہ اس وحی الٰہی کے الفاظ کے نہایت زور اور وسعت کیساتھ پورا ہونے کا وقت اب پھر اس زمانہ میں آگیا ہے۔

ایسا ہی ہر دو مولویصاحبان کے خطبوں کا کچھ خلاصہ درج اخبار ہوا کریگا۔ اور جب کبھی مناسب ہوا انشاء اللہ پورا خطبہ بھی درج کیا جایا کریگا۔ (ایڈیٹر)

انجمن احمدیہ بھیرہ برادرم مستری احمد الدین صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ ۸ ماہ جون کو اشتہار دیکر انجمن احمدیہ کا جلسہ مسجد محلہ معماراں میں کیا گیا۔ جس میں حسن اتفاق سے بابو غلام محمد صاحب سلام گلگت بابو کرم الٰہی صاحب امیدوار ضلعداری اور دیگر بیرونجات سے آئے ہوئے احمدی احباب بھی شامل تھے اور کل بچاس کے قریب احمدی برادر جمع ہوئے۔ بعد وعظ قرآن شریف مستری صاحب نے حضرت اقدس کی تعلیم مندرجہ کشتی نوح صفحہ ۱۰ سے پڑھی جس سے نہ صرف احمدی برادران بلکہ دوسرے بھی متاثر ہوئے۔ امید ہے کہ برادران کی کوشش سے ایسے اجلاس بھیرہ میں اکثر ہوتے رہینگے

عرض بخدمت سکرٹریان احمدیہ مختلف مقامات کے احباب کی خدمت میں عرض ہے کہ اپنے اپنے شہروں اور ضلعوں کی انجمنوں کی رپورٹ ماہ بماہ دفتر بدر میں ارسال فرمایا کریں۔ اس سے انشاء اللہ بہت فائدہ ہوگا۔ بلحاظ مضمون رپورٹ مختصر اور دلچسپ ہونا چاہیے تاکہ اخبار میں چھپنے کی گنجائش رہے اور ناظرین کے واسطے فائدے کا موجب ہو۔

اخبار بدر سے کیا فائدہ ہوا ایک صاحب سید عبد الرشید نام ریاست ٹونک سے بخدمت حضرت اقدس لکھتے ہیں۔ رہنمای سالکان و پیشوای عارفان ماہر حقیقت خدادانی دام ظلکم۔ السلام علیکم نیازمند نے عرصہ ایک ماہ کا ہوا اخبار بدر بنام خود جاری کرایا ہے۔ اس کے پڑھنے سے طبیعت کے اوپر جو رقت اور جوش پیدا ہوا وہ اس قابل نہیں کہ قلم میں لایا جاوے نیازمند ۱۳۱۲ھ میں جناب مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی سے بیعت ہوا تھا لیکن بوجہ کم قسمتی کے ان سے کسی قسم سے مستفیض نہیں ہوا۔ چونکہ خداوند کریم نے اس عاجز کا رزق راجپوتانہ میں اتارا ہے۔ اور عرصہ سے اسی جگہ میں ہوں قدیمی باشندہ ضلع سہارنپور میں ایک بستی بسیالہ جو گنگوہ شریف سے سات کوس کے فاصلہ پر ہے۔ وہاں کا ہوں۔ اب بعد مطالعہ اس اخبار کے اور دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ مولانا صاحب رونق افروز دار البقا ہو چکے۔ امیدوار ہوں کہ براہ خاوندی کمترین کو بذریعہ اسی نیازنامہ کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل فرما کر تبرکات جو آپکی ہوں جاری ہوں۔

بدر کی قدردانی منگل خان صاحب ضلع متھرا سے اپنے ایک دوست کو ایک خط میں جو اتفاقاً ہمارے دیکھنے میں آگیا لکھتے ہیں کہ عام مسلمانوں کی ایک سال میں دو عیدیں ہوتی ہیں مگر عاجز کے لیے ہر سال بہت سی عیدیں ہوتی ہیں۔ کیونکہ جس دن اخبار بدر میرے پاس پہونچتا ہے۔ وہ ہی میرے لئے عید کا دن ہوتا ہے۔

القول الطیب
کمیاب ڈائری

(منقول از رسالہ تشحیذ الاذہان بابت ماہ دسمبر ۱۹۰۶ء)

وحی الٰہی فرمایا کہ وحی الٰہی کا قاعدہ ہے۔ کہ بعض وقت میں تو بڑے زور سے بار بار الہام پر الہام ہوتے ہیں اور الہاموں کا ایک سلسلہ بندھ جاتا ہے اور بعض وقتوں میں ایسی خاموشی ہوتی ہے کہ معلوم نہیں ہوتا کہ اس قدر خاموشی کیوں ہے اور نادان لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ اب خدا تعالیٰ نے ان سے کلام کرنا ہی چھوڑ دیا ہے نبی کریم پر بھی ایک زمانہ ایسا ہی آیا تھا کہ لوگوں نے سمجھا کہ اب وحی بند ہو گئی چنانچہ کافروں نے ہنسی شروع کی کہ اب خدا نعوذ باللہ ہمارے رسول کریم سے ناراض ہو گیا ہے اور اب وہ کلام نہیں کرے گا لیکن خدا تعالیٰ نے اس کا جواب قرآن شریف میں اس طرح دیا ہے کہ والضحیٰ ۙ والیل اذا سجیٰ ۙ ما ودعک ربک وما قلیٰ۔ یعنے قسم ہے دھوپ چڑھنے کے وقت کی اور رات کی نہ تو تیرے رب نے تجھ کو چھوڑ دیا اور نہ تجھ سے ناراض ہوا اس کا یہ مطلب ہے کہ جیسے دن چڑھتا ہے اور اس کے بعد رات خود بخود آجاتی ہے اور پھر اس کے بعد دن کی روشنی نمودار ہوتی ہے اور اس میں خدا تعالیٰ کی خوشی یا ناراضگی کی کوئی بات نہیں یعنے دن چڑھنے سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ خدا تعالیٰ اس وقت اپنے بندوں پر خوش ہے اور نہ رات پڑنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت خدا تعالیٰ اپنے بندوں پر ناراض ہے بلکہ اس اختلاف کو دیکھ کر ہر ایک عقلمند خوب سمجھ سکتا ہے۔ کہ یہ خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ قوانین کے مطابق ہو رہا ہے اور یہ اسکی سنت ہے کہ دن کے بعد رات اور رات کے بعد دن ہوتا ہے۔ پس اس سلسلہ کو دیکھ کر یہ اندازہ لگانا کہ اس وقت خدا خوش ہے اور اس وقت ناراض ہے غلط ہے اسی طرح سے آجکل جو وحی الٰہی کا سلسلہ کسیقدر بند رہا ہے تو اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ خدا تعالیٰ مجھ سے ناراض ہو گیا ہے یا یہ کہ اس نے مجھ کو چھوڑ دیا ہے بلکہ یہ اسکی سنت ہے کہ کچھ مدت تک وحی الٰہی بڑے زور سے اور پے در پے ہوتی ہے اور کچھ دنوں تک اس کا سلسلہ بند رہتا ہے اور پھر شروع ہو جاتا ہے اور اسکی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

مورخہ ۴ ذیقعدہ ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۶ دسمبر ۱۹۰۷ء

خدا تعالیٰ کی تازہ وحی

۲۰ ۔ دسمبر ۱۹۰۷ء ۔ ۱ ۔ آج ہماری بخت بیداری

۲ ۔ اِنّ شانئکَ ھُوَ الابتر

ترجمہ ۔ تحقیق تیرا دشمن جو ہے وہی ابتر ہے ۔

۳ ۔ خدا نے اُسے لیا ۔

۴ ۔ واللہ! واللہ! سدّا ھدیا اَوّلاً ۔

(پنجابی فقرہ ہے جسکا مطلب یہ ہے کہ کج طبع آدمی درست ہوگیا ہے)

۵ ۔ وقت رسید ۔ ترجمہ ۔ وقت آگیا ۔

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

میان کرم الٰہی صاحب کلاہ ساز گجرات
سید حسن ولد محمد سلیم صاحب آمان ترنگ زئی
شاہ معظم ولد سید حسن ۔ ۔
برکت علی صاحب کاٹھ گڑھ ہوشیار پور
والدہ ۔ ۔ ۔
حیجو خان ۔ ۔
نعمت علی ۔ ۔
والدہ ۔ ۔
دختر عطا محمد خان
دختر خورد عطا محمد خان کاٹھ گڑھ ہوشیار پور
مسمات جنت بی بی ۔ حیدر آباد سندھ
پیر بخش صاحب ویتہ وال ۔ گجرات
مسعود احمد صاحب ۔ ۔ ۔ مونگھیر
میان خدا بخش صاحب چک نمبر ۳۰
ساوتیانی ۔ سندھ
میان محمد حسن صاحب چک نمبر ۳۰
اراوتیانی ۔ سندھ

ڈائری

القول الطیّب

(۲۴ ۔ دسمبر ۱۹۰۷ء صبح بوقت سیر)

آریون کے ساتھ ہماری صلح کس طرح ہوسکتی ہے

فرمایا ۔ سچا مسلمان تو وہ ہے جو اپنے دل مین آنحضرت صلعم کے ساتھ ایسی محبت رکھتا ہے ۔ کہ اگر کوئی آنحضرت کی ہتک مین ایک لفظ بھی بولے یا اشارہ بھی کرے تو وہ مرنے مارنے پر طیار ہو جاتا ہے ۔ پہلے آریون کے اخبارن مین ایسے مضامین پڑھ کر کہ وہ مسلمانون سے صلح چاہتے ہین صلح کی ایک تجویز اپنے مضمون مین پیش کی تھی ۔ مگر افسوس ہے ۔ کہ انہون نے قدر نہ کی ۔ (حضرت اقدس نے آریون کی بدزبانی کو دیکھ کر پہلے ہی ایک مضمون مین فرمایا تھا ۔ کہ ان لوگون سے ساتھ ہماری صلح کس طرح ہوسکتی ہے ۔ چنانچہ وہ الفاظ کتاب قادیان کے آریہ اور ہم مین اس طرح چھپے تھے ۔ ہماری شریعت صلح کا پیغام ان کو (آریون کو) دیتی ہے ۔ اور ان کے ناپاک اعتقاد جنگ کی تحریک کرکے ہماری طرف تیر چلا رہے ہین ۔ ہم کہتے ہین ۔ کہ ہندوون کے بزرگون کو مکار اور جھوٹا مت کہو ۔ مگر یہ کہو ۔ کہ ہزار ہا برسون کے گذرنے کے بعد یہ لوگ اصل مذہب کو بھول گئے مگر بمقابل ہمارے یہ ناپاک طبع لوگ ہمارے برگزیدہ نبیون کو گندی گالیان دیتے ہین اور ان کو مفتری اور جھوٹا سمجھتے ہین ۔ کیا کوئی توقع کرسکتا ہے کہ ایسے ہندوون سے صلح ہوسکے ۔ ان لوگون سے بہتر ساتن دھرم کے اکثر نیک اخلاق لوگ ہین ۔ جو ہر ایک نبی کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے اور فروتنی سے سر جھکاتے ہین ۔ میری دانست مین اگر جنگلون کے درندے اور بھیڑیے ہم سے صلح کرین اور شرارت چھوڑ دین تو یہ ممکن ہے مگر یہ خیال کرنا کہ ایسے اعتقاد کے لوگ کبھی دل کی صفائی سے اہل اسلام سے صلح کرینگے سراسر

باطل ہے بلکہ ان کا ان عقیدون کے ساتھ مسلمانون سے سچی صلح کرنا ہزارون محالون سے بڑھ کر محال ہے کیا کوئی سچا مسلمان برداشت کر سکتا ہے جو اپنے پاک اور بزرگ نبیون کی نسبت ان گالیون کو سُنے اور پھر صلح کیسے ہرگز نہین ۔ پس ان لوگون سے ساتھ صلح کرنا ایسا ہی مضر ہے جیسا کہ کاٹنے والے زہریلے سانپ کو اپنی آستین مین رکھ لینا ۔ یہ قوم سخت سیہ دل قوم ہے جو تمام پیغمبرون کو جو دنیا مین بڑی بڑی اصلاحین کر گئے مفتری اور کذاب سمجھتے ہین ۔ حضرت موسیٰ ان کی زبان سے بچ سکے نہ حضرت عیسیٰ ۔ اور نہ ہمارے سید و مولیٰ جناب خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم جنہون نے سب سے زیادہ دنیا مین اصلاح کی ۔ جن کے ذریعہ سے کئے ہوئے مردہ اب تک زندہ ہین“۔

اس کے بعد جبکہ اخبارون مین بہت شور ہوا کہ ہندوؤن اور مسلمانون کے درمیان صلح ہونی چاہیئے تب حضرت صاحب نے لیکچر لاہور مین صلح کی ایک تجویز پیش کی ۔ جس کے یہ الفاظ تھے ۔

”ہم اس بات کا اعلان کرتا اور اپنے اس اقرار کو تمام دنیا مین شائع کرنا اپنی ایک سعادت سمجھتے ہین ۔ کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور دوسرے نبی سب کے سب پاک اور بزرگ اور خدا کے برگزیدہ تھے ۔ ایسا ہی خدا نے جن بزرگون کے ذریعہ سے پاک ہدائتین آریہ ورت مین نازل کین اور نیز بعد مین آنے والے جو آریون کے مقدس بزرگ تھے ۔ جیسا کہ راجہ رامچندر اور کرشن یہ سب کے سب مقدس لوگ تھے اور ان مین سے تھے ۔ جن پر خدا کا فضل ہوتا ہے ۔

دیکھو یہ کیسی پیاری تعلیم ہے جو دنیا مین صلح کی بنیاد ڈالتی ہے اور تمام قومونکو ایک قوم کی طرح بنانا چاہتی ہے یعنی یہ کہ دوسری قومون کے بزرگون کو عزت سے یاد کرو اور اس بات کو کون نہین جانتا کہ سخت دشمنی کی جڑ ان نبیون اور رسولون کی تحقیر ہے جنکو ہر ایک قوم کے کروڑہا انسانون نے قبول کر لیا ۔ ایک شخص جو کسی کے باپ کو گندی گالیان دیتا ہے اور پھر چاہتا ہے کہ اس کا بیٹا اس سے خوش ہو یہ کیونکر ہو سکتا ہے ؟ غرض ہم ان سے سوال کرتا ہیں کہ آپ کی خدمتین حاضر ہوئے ہین کہ آپ گواہ رہین جو ہمنے مذکورہ بالا طریق کیساتھ آپکے بزرگونکو مان لیا ہے کہ وہ خدا کیطرف سے تھے اور آپکی صلح پسند طبیعت سے ہم امیدوار ہین کہ آپ بھی ایسا ہی مان لین یہ تھے صرف

جلسہ سالانہ

آمد احباب جلسہ سالیانہ کے واسطے احباب کی آمد ۱۹ دسمبر سے شروع ہو گئی تھی ۔ چند ایک دوست اس سے بھی پہلے سے یہان پہونچ گئے تھے ۔ مگر سب سے پہلے آنے والی جماعت دو الیال کی ہے جو امام بخش صاحب نمبردار کرم داد صاحب کے ہمراہ یہان پہنچ گئے تھے اور ان کی تعداد پچیس کے قریب ہے ۔ اس کے بعد ہر روز ہر طرف سے کثیر التعداد آدمی جلسہ کی خاطر قادیان آتے رہے ۔ یہان تک کہ آج ۲۴ تاریخ کی شام کو جب مین یہ مضمون اخبار کی آخری کاپی مین درج ہونے کے واسطے لکھ رہا ہون ۔ ایک بہت بڑی تعداد برادران کی جمع ہو چکی ہے ۔ جن مین سے چند ایک کے نام مختصر طور پر بطور نمونہ درج ذیل کرتا ہون ۔

چند اسمائے گرامی میرٹھ سے ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب بمعہ چند ساتھیون کے ۔ پشاور سے حضرت مولوی غلام حسین صاحب و دیگر احباب ۔ تحصیل پھالیہ سے پیر برکت علی صاحب و دیگر اٹھ کس ۔ وزیر آباد سے حافظ غلام رسول صاحب مدرس اور ان کے ساتھی ۔ لاہور سے میان چراغدین صاحب رئیس ۔ بابو محمد علی اشرف صاحب وغیرہ دہلی سے میر قاسم علی صاحب اور ان کے ساتھی ۔ شاہجہان پور سے قاسم میان جمون سے مولوی محمد صادق صاحب مولوی فاضل سرگودہ سے مولوی فضل الہی صاحب ۔ بابو یعقوب خان وغیرہ ۔ سیدوالہ ضلع منٹگمری سے مولوی عبد الحق صاحب بمعہ پندرہ بیس آدمیون کے ۔ گوریکی سے قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل بمعہ چند آدمیون کے ۔ لائلپور سے بابو نور الدین صاحب اور دیگر چند دوست چنگا سے مولوی محمد فضل صاحب ۔ ایسا ہی کپورتھلہ ۔ امرتسر ۔ کھاریان ۔ ہوشیارپور گورداسپور اور دیگر بہت سے مختلف مقامات سے اکثر دوست آ گئے ہین ۔ لیکن ہنوز سیالکوٹ جمون ۔ وزیر آباد ۔ گوجرانوالہ ۔ جہلم ۔ گوجرات لاہور ۔ امرتسر ۔ کپورتھلہ وغیرہ مقامات کی بڑی جماعتین آنے والی ہیں ۔ جو امید ہے ۔ کہ کل پرسون تک یہان پہونچ جاوین گی ۔ اور جس وقت تک یہ اخبار چھپ کر طیار ہو جائے گا ۔ اس وقت امید ہے ۔ کہ جلسہ اپنی پوری رونق مین ہوگا ۔

انتظام جلسہ جلسہ کے انتظام مین شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم بہت خدمت کر رہے ہین ۔ مکانون کی تقسیم ان کے سپرد ہے ۔ اور بلحاظ سکرٹری مقامی انجمن ہونے کے اس خدمت کو بڑی سرگرمی سے انجام دے رہے ہین اللہ تعالےٰ ان کو جزائے خیر دے مہمانون کی خاطر مکان رہائشی خالی کرنے کیواسطے مدرسہ کا کچھ حصہ بند ہو چکا ہے ۔ اور باقی بھی کل سے بند ہو جائیگا ۔ کمرون کی تقسیم کر دیگئی ہے ۔ ہر ایک ضلع کی جماعت کے واسطے جدا کمرے مقرر کئے گئے ہین اور مدرسہ کے بعض اساتذہ اور طلبا نے بطور والنٹیرز کے مہمانون کی خدمت کیواسطے اپنے آپ کو پیش کیا ہے تمام مہمانون کو کھانا نئے مہمان خانہ مین کھلایا جاتا ہے ۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طبیعت کسی قدر علیل ہے ۔ تاہم دوستون کی خاطر صبح کیوقت سیر کے واسطے تشریف لے جاتے ہین ۔ اور مریدان صادق کو اس طرح سے زیارت کرنے اور اپنے معاملات پیش کرنے یا مسائل دریافت کرنیکا کافی موقعہ ملسکتا ہے ۔ حضرت صاحب لیکچر لاہور کا تتمہ بھی لکھ رہے ہین جس مین آریون کے مضمون کا جواب ہوگا ۔ یہ مضمون مشین پر چھپ رہا ہے اور امید ہے کہ ایام جلسہ مین انشاء اللہ شائع ہو جائیگا ۔

آداب رسول سیر کے وقت احباب کو بہت احتیاط کرنی چاہیئے ۔ حضرت صاحب کے آگے آگے بھی نہین چلنا چاہیئے ۔ کیونکہ اس سے گرد اُڑ کر پیچھے جاتا ہے یہ طریق ادب کے برخلاف ہے اور جو احباب پیچھے چلین انکو چاہیئے کہ اپنے پاؤن کی طرف دیکھ کر چلین تاکہ کسی اور کو ٹھوکر نہ لگے اور اگر کسی کو اتفاقاً ٹھوکر لگ جائے جیسا کہ بھیڑ مین ممکن ہے تو پھر ٹھوکر کھانیوالے کو اپنے اعلیٰ اخلاق کے دکھلانے مین حضرت امام علیہ السلام کی تقلید کرنی چاہیئے ۔ ہمنے دیکھا ہے ۔ کہ اگر کسی کی غلطی سے

مقدس شاعری

ظہورِ مہدیٔ آخر زماں ہے
محمدؐ میرے تن میں مثلِ جاں ہے
گیا اسلام سے وقتِ خزاں ہے
اگر پوچھے کوئی عیسیٰ کہاں ہے
ہر اک دشمن تلک سلب اللساں ہے
مقدر اپنے حق میں عز و شاں ہے
مسیحائے زماں کا یاں مکاں ہے
فدا تجھ پر مسیحا مری جاں ہے
مسیحا سے کوئی کہدو یہ جا کر
نہ بھیجو دوستو دنیا کے ذرّوں پر
دو رنگی سے ہمیں ہے سخت نفرت
ترے اس حالِ بد کو دیکھ کر قوم
جسے کہتی ہے دنیا سنگِ پارس
دیا ہے رہنما بڑھ کر خضر سے
فلک سے تا منارہ آئے عیسےٰ
ترقی احمدی فرقہ کی دیکھے
نہ یوں حملہ کریں اسلام پر لوگ
مخالف اپنے ہیں گو زور آور
مراد دل دم معجز نما سے
مسلمانوں کی بدحالی کے غم میں
پریشاں کیوں نہوں دشمن مسیحا
نہیں دنیا میں مہر کا جوڑ کوئی
کرے قرآں پر چشمک حسد سے
نہیں دنیا کی خواہش ہمکو ہرگز

سنبھل جاؤ کہ وقتِ امتحاں ہے
یہ ہے مشہور جان ہے تو جہاں ہے
ہوئی پیدا بہارِ جاوداں ہے
تو کہدو اس کا مسکن قادیاں ہے
مرے احمدؐ کی وہ شیریں زباں ہے
جو ذلت ہے نصیبِ دشمناں ہے
زمینِ قادیاں دارالاماں ہے
کہ تو ہم بے کسوں کا پاسباں ہے
مریضِ عشق تیرا نیم جاں ہے
کہ اسکی دوستی میں بھی زیاں ہے
جو دل میں ہے جبیں سے بھی عیاں ہے
جگر ٹکڑے ہے اور دل خوں فشاں ہے
مسیحا کا ہی سنگِ آستاں ہے
خدا بھی ہم پہ کیسا مہرباں ہے
نگر آگے تلاشِ نردباں ہے
بٹالہ میں جو اک پیرِ مغاں ہے
ہمارے موہنہ میں بھی آخر زباں ہے
نگراں سے قوی تر پاسباں ہے
یہ عیسیٰ کی صداقت کا نشاں ہے
دھرا سینہ پہ اک سنگِ گراں ہے
ظفر کی تیرے ہاتھوں میں عناں ہے
ہمارا پیشوا وہ پہلواں ہے
کہاں دشمن میں یہ تاب و تواں ہے
فدا دیں پر ہی اپنا مال و جاں ہے

نہیں اسلام کو کچھ خوف محمودؔ
کہ اس گلشن کا احمدؐ باغباں ہے

نظم

(تازہ تصنیف جناب میر ناصر نواب صاحب)

جان تو آگئی مری لب تک
وہ نہ آئیں گے شرم سے دن کو
کشمکش میں رہیگی جانِ حزیں

نہ عیادت کو آئے وہ اب تک
ہم بچیں گے نہ ضعف سے شب تک
وہ نہ تشریف لائینگے جب تک

چھوڑ ناصر خیالِ عشقِ صنم
احمدی بن کے پھر بتوں کا خیال
پورا مسلم ہو یا پرا کافر
ترے جانے کے دن قریب آئے

گر رسائی کسی طرح رب تک
مانتے کافر نہ ہیگا تو کب تک
ہم نہ تجھ سے ملیں گے بس جب تک
ہوش آئی نہیں تجھے اب تک

ڈائری

القولُ الطیّب

ایک خط کا جواب ایک صاحب نے حضرت اقدس کی خدمت میں خط لکھا جس کا خلاصہ یہ تھا کہ نماز کس طرح پڑہنی چاہیئے اور تراویح کے متعلق کیا حکم ہے اور سفر میں نماز کا کیا حکم ہے اور کچھ اپنے ذاتی معاملات کے متعلق دعا کرائی تھی اس کے جواب میں حضرت نے تحریر فرمایا۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ نماز وہی ہے جو پڑہی جاتی ہے صرف تضرع اور انکسار سے نماز ادا کرنی چاہیئے اور دین دنیا کے لئے نماز میں بہت دعا کرنی چاہیئے خواہ اپنی زبان میں دعا کریں اور تمہارے قرضہ کے لئے انشاء اللہ دعا کرونگا۔ یاد دلاتے رہیں لڑکے کے لئے بھی دعا کروں گا۔ سفر میں دوگانہ سنت ہے۔ تراویح بھی سنت ہے پڑھا کریں اور کبھی گھر میں تنہائی میں پڑھیں۔ کیونکہ تراویح دراصل تہجد ہے۔ کوئی نئی نماز نہیں۔ وتر جسطرح پڑہتے ہو بیشک پڑہو

عالمِ آخرت کے اجسام کیسے ہونگے ایک دوست نے حضرت کی خدمت میں عرض کی کہ عالمِ آخرت میں کیا یہی اجسام مکانات وغیرہ جو یہاں ہیں ہونگے یا اور۔ حضرت نے فرمایا کہ " خدا تعالےٰ نے جو کچھ مجھے قرآن شریف کا علم دیا ہے وہ یہی ہے۔ کہ وہ عالم اس عالم سے بالکل علیحدہ ہے۔ مارأت عینٌ وما سمعت اذنٌ وما خطر علیٰ قلب۔ ہمارا اعتقاد یہی ہے۔ کہ وہ دوسرا عالم بالکل اس عالم سے الگ ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے۔ بہشت کی تمام چیزیں ایسی ہوں گی۔ کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھیں اور نہ کسی کان نے سنیں اور نہ کسی دل میں گذریں۔ بلکہ حشر اجساد میں بھی ہمارا یہی مذہب ہے۔ کہ وہ عالم بھی ایک دوسرا عالم ہے۔ اجسام ہوں گے۔ مگر وہ نورانی اجسام ہوں گے۔ نہ یہ تاریک اور زوال پذیر اجسام۔ اس جگہ کی حویلیاں اور مکانات جو اینٹ پتھر کی ہیں۔ بہشت میں نہیں جائیں گی۔ واللہ اعلم۔

جدہ سے ایک عربی خط جدہ سے ایک عرب صاحب کا خط آیا ہے جن کو چند کاپیاں استفتا کی دی گئی تھیں۔ انہوں نے وہاں جا کر عرب کے علماء میں تقسیم کی ہیں۔ اور اس کے متعلق کچھ حالات لکھے ہیں جو کہ اگلے اخبار میں انشاء اللہ درج کئے جاینگے۔

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

شیخ فضل حق خلف شیخ چراغ علی سکنہ بازید چک ملازم تھانہ پٹھان کوٹ گنمٹل۔
امیر شاہ ولد سید عظیم شاہ صاحب ترنگ زئی
سید میر شاہ ولد امیر شاہ صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بدر منور

مورخہ ۲۰ ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۶ دسمبر سنہ ۱۹۰۷ء

درس قرآن شریف

نوٹ۔ قرآن شریف کو پچھلی طرف سے شروع کرکے سورتہائے الناس۔ الاخلاص۔ اللھب۔ النصر۔ الکفرون۔ الکوثر۔ الماعون۔ کل سات سورتوں کی تفسیر درج اخبار بدر ہو چکی ہے اور اب سورہ قریش کی تفسیر شروع کی جاتی ہے۔ چونکہ یہ تفسیر ۱۹۰۷ء کے آخری پرچہ سے شروع ہوئی ہے اس واسطے جو صاحبان ۱۹۰۸ء کے واسطے نئے خریدار بنیں گے ان کو یہ پرچہ مفت دیا جائے گا تاکہ ان کا سلسلہ مضامین برابر رہے۔ ایڈیٹر

سورۃ قریش

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ساتھ نام اللہ کے بخشنے والا مہربان

لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ ① اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّیْفِ ② فَلْیَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَیْتِ ③ الَّذِیْٓ اَطْعَمَهُمْ		
واسطے اُلفت دلانے قریش کے — ان کو اُلفت دلانا سفر جاڑے اور گرمی میں — پس چاہیئے کہ عبادت کریں پروردگار اس گھر کے کی — جس نے کھانا دیا ان کو		
	مِّنْ جُوْعٍ ۙ وَّ اٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ④	
	بھوک سے — اور امن دیا ان کو خوف سے	

تفسیری۔ ترجمہ بامحاورہ

اللہ تعالےٰ کے نام کے ساتھ اس کو شروع کیا جاتا ہے جسکی رحمت بلامبادلہ سب کے واسطے عام ہے اور جو نیک عمل کرنے والوں کو انعام اور بدی کرنے والوں کو سزا دیتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے خانہ کعبہ پر حملہ کرنے والے اصحاب فیل کو ہلاک کیا اور اس گھر کی عزت کے واسطے کئی معجزات دکھائے تاکہ قریش اور ان کے ذریعہ سے پھر تمام دنیا اُلفت پکڑے۔ ان کی اُلفت کے واسطے جاڑے اور گرمی کے سفر کے اسباب مُہیا ہوئے۔ خدا تعالےٰ کے اس قدر فضل اور انعام پر نگاہ کرکے چاہیئے کہ اس رب کی عبادت کریں۔ جس نے اپنے اس عبادت گاہ کی عزت بےنظیر طور پر دنیا میں قائم کی اور جس نے اس کے اہل کو طعام کے سامان بہم پہنچا کر فقر و فاقہ سے بچایا اور ہر طرح کے خوف سے بےخوف کرکے اس جگہ کو دارالامن بنا دیا۔

(مفصل تفسیر لکھنے سے پہلے اس جگہ سب سے اول حضرت مولوی نورالدین صاحب کی تصنیف کردہ قلمی عربی تفسیر کو معہ ترجمہ لکھا جاتا ہے۔ اور چونکہ وہ مختصر ہے۔ اس واسطے عربی ہی ساتھ لکھی جاتی ہے اور ترجمہ اُردو بھی کیا جاتا ہے۔ ایڈیٹر)

اَللّامُ۔ لام التعجب۔ کما فی سه — لام تعجب کے لئے ہے۔ سه

اعزّك ان قالوا لعزة شاعرا
خیال اباه من عریف وشاعرا

کیا تجھے اس بات نے دھوکہ دیا ہے کہ لوگوں نے کہا کہ عزہ بڑا شاعر ہے اس کے باپ پر تعجب ہے کہ اس کا بیٹا کیسا مبصر اور شاعر ہے۔

الالف اجتماع مع التئام۔ قاله الراغب قال الهروی فی الغریبین۔ ایلاف عهود بینهم وبین الملوك۔

راغب اور ہروی نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے کہ الف ایسے طور پر اکٹھا کرنے کو کہتے ہیں کہ مجتمع اشیاء میں پوری پیوستگی ہو۔ ایلاف سے مراد وہ عہد و اقرار ہیں۔ جو قریش اور اس وقت کے ملوک کے درمیان قرار

فکان هاشم یوالف ملك الشام و المطلب کسریٰ و عبد شمس و نوفل یوالفان ملك مصر و الحبشة و یوالف معناه یعاهد و یصالح - الف یوالف الافا -

قریش ولد النضر بن کنانه - و سأل معاویةُ ابن عباس رضی الله تعالےٰ عنهم فقال دابة البحر واستدل بقول الجمحی - کما قال -

وقریش هی التی تسکن البحر - بها سمیت قریش قریشا
تاکل الغث و السمین ولا تترك منها لذی الجناحین ریشا

وقال الفراء و من التقرش بمعنے التکسب سوا التجارتهم وقیل من التقریش هوا لتفتیش - قال الحرث بن حلزه -

ایها الشامت المقرش عنا
عند عمرو و نهل لنا ابقاء

لان اباهم کان یفتش عن ارباب الحوائج لیقضی و علے ذی الخلة لیسدها و التصغیر للتعظیم -

ایلافهم رحلة الشتاء والصیف - ایلافهم بدل من ایلاف قریش -

فلیعبدوا رب هذا البیت الذی اطعمهم من جوع کما قال ابراهیم علیه الصلوة والسلام والبرکات - رب اجعل هذا البلد امنا - وکانوا فی ارغد عیش مع انه کان الناس یتخطفون من حولهم و اشار الله تعالیٰ ذکره الی هذا فی قوله و ضرب الله مثلاً قریة کانت امنة مطمئنةً یاتیها رزقها رغداً من کل مکان فکفرت بانعم الله فاذاقها الله لباس الجوع والخوف بما کانوا یصنعون (نحل)

پا چکے تھے - ہاشم کا عہد و پیمان بادشاہ شام کے ساتھ تھا اور مطلب کا کسرےٰ کے ساتھ تھا اور عبد شمس اور نوفل کا عہد و پیمان مصر اور حبشہ کے بادشاہوں کے ساتھ - الف کے معنے معاہدہ اور مصالحت کے ہین

قریش نضر بن کنانہ کا بیٹا تھا - حضرت معاویہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہم سے پوچھا تھا کہ قریش کے لفظ کے کیا معنے ہین - تو انہون نے فرمایا کہ قریش ایک سمندری چار پایہ کا نام ہے اور اس پر جمحی کے اشعار کو بطور ذیل کے پڑھ چکے یہ معنے ہین کہ قریش وہ جانور ہے - جو سمندر مین رہتا ہے - اسی کے نام پر قبیلہ کا نام قریش ہوا وہ دبلے اور موٹے سب کو کہا جاتا ہے اور کسی پرون والے کے پر باقی نہین چھوڑتا -

فرار کا قول ہے کہ لفظ قریش لفظ تقرش سے نکلا ہے اور تقرش کے معنے کسب کمائی ہے چونکہ یہ قبیلہ تجارت کرتا تھا اسواسطے اس کا نام یہ ہوگیا - ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ لفظ تقریش سے نکلا ہے جسکے معنے تفتیش کے ہین - حرث بن حلزہ کا ایک شعر ان معنون کی تائید کرتا ہے اس شعر کے یہ معنے ہین - اے ہمارے دشمن عیب تلاش کرنے والے عمرو کے پاس سے کیا تو ہمارا پیچھا چھوڑیگا یا نہین - قریش کا یہ نام اسواسطے ہوا کہ ان کے بزرگ اہل حاجات کو تلاش کرتے تھے کہ ان کی حاجتین پوری کرین اور بھوکون کو خوراک دینے کیواسطے تلاش کرتے تھے اور اس جگہ تصغیر تعظیم کے واسطے ہے -

اس سورہ شریف مین جو یہ حکم ہوا ہے کہ اس گھر کے رب کی عبادت کرو جس نے تم کو بھوک سے غنی کرنے کے لئے کھانا کھلایا - یہ آیت شریف حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام والبرکات کی اس دعا کے مطابق ہے - کہ اے میرے پروردگار اس شہر کو امن کی جگہ بنا - اس دعائے ابراہیمی کی قبولیت کے سبب قریش بڑے عیش و آرام مین زندگی بسر کرتے تھے - حالانکہ ان کے گرد و نواح کی مخلوق ہلاکت مین پڑی ہوئی تھی - اسی مضمون کیطرف اللہ تعالےٰ نے اپنی پاک کلام مین سورہ نمل مین بھی اشارہ فرمایا ہے - اللہ تعالےٰ نے ایک گاؤن کی مثال بیان فرمائی ہے - جس کے باشندے اطمینان کے ساتھ زندگی گذارتے تھے - ہر طرف سے اس کو رزق بافراغت پہونچتا تھا - پھر ان لوگون نے اللہ تعالےٰ کی نعمتون کی ناشکری کی - جس پر خدا نے ان پر بھوک اور خوف کا عذاب وارد کیا - جو اُن کی اپنی بدعملیون کا نتیجہ تھا -

شمار اس سورہ شریف مین بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے بعد چار آیتین اور تیرہ ۱۳ کلمے اور تہتر ۷۳ حروف ہین -

مقام نزول یہ سورہ شریف جمہور کے نزدیک مکی ہے - مکہ معظمہ مین نازل ہوئی تھی قریش کو خاص خطاب اور رب البیت کی عبادت کا حکم بھی ظاہر کرتا ہے - کہ یہ سورہ شریف مکی ہے بعض بزرگون کا یہ قول بھی ہے کہ یہ سورۃ مدنی ہے - اس اختلاف کی صورت مین وہی امر مدنظر رکھنا چاہیئے جو ہم پہلے بھی لکھ چکے ہین - کہ یہ ہوسکتا ہے - کہ بعض آیات آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نہ ایک بار بلکہ کئی بار نازل ہوئی ہون اور کسی نے نزول اول کے مقام اور وقت کو یاد رکھا ہو اور کسی نے نزول دوم کے مقام اور وقت کا خیال رکھا ہو - اس کا نظارہ ہم اس تازہ وحی آلہی مین بھی دیکھتے ہین - جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام پر نازل ہوتی ہے - کہ ایک پیشگوئی وحی آلہی مین ایک دفعہ نازل ہو کر مثلاً کتاب براہین احمدیہ مین چھپ چکی ہے - لیکن جب اس کے پورا ہونے کا وقت آگیا تو نزول اول کے بیس ۲۰ پچیس ۲۵ سال بعد پھر وہ الفاظ الہام آلہی مین وارد ہوئے اور اخبار مین ایک تازہ تاریخ کے نیچے لکھے گئے -

اس جگہ شان نزول و مقام نزول کے اختلاف مین اس نکتہ کا دوبارہ لکھنا .. فائدہ سے خالی نہ ہوگا - جو کہ ہم سورہ الماعون کی تفسیر مین لکھ چکے ہین - کہ یہ بھی حکمت آلہی ہے کہ انجیل اور توریت کیطرح قرآن شریف مین ہر آیت کے ساتھ اس کا شان نزول درج نہین - ابتدا سے آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قرآن شریف کے درمیان کبھی شان نزول یا مقام نزول ساتھ ساتھ نہین لکھائے جیسا کہ توریت انجیل مین اور دیگر صحف انبیاء مین آتا ہے کہ حضرت موسیٰ یا عیسیٰ یا کوئی اور نبی پھر اس مقام پر گیا اور اس آدمی کو ملا -

(باقی آئندہ انشاء اللہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اے خدا جلسہ سالانہ ہمارے واسطے مبارک کر

دُعا پیارے دوستو! یہ اخبار کا آخری پرچہ ہے۔ جو اس سال میں نکلتا ہے اور ایسے وقت میں شائع ہوتا ہے۔ کہ عین سالانہ جلسہ میں دوستوں کے دور و نزدیک سے اگر قادیان میں جمع ہونے کا وقت ہے۔ میں سب سے اول دعا کرتا ہون کہ اللہ تعالےٰ ہمارے گناہون کو معاف کرے اور نیکیون کی توفیق عطا کرے اور جس مطلب کے واسطے ہم اپنے مقدس امام کے اردگرد جمع ہوئے ہین وہ مطلب ہم کو حاصل ہو۔ اور یہ جلسہ بہت سی برکات کو جمع کرتا ہوا بخیر و خوبی تکمیل کو پہونچے۔ آمین

مقاصد جلسہ سب سے اول روحانی مقصد اس جلسہ کا یہ ہے۔ کہ ہم حضرت امام علیہ السلام کی زیارت سے مشرف ہون اور اس کے مقدس کلمات کو سنین اور اس کے قرب کی جاذبانہ طاقت سے فائدہ حاصل کرکے اپنی روحانی بیماریون سے شفا پائین۔ اپنے دلون کو پاک صاف بنائین اور خدا تعالےٰ کے احکام کی پیروی کے واسطے اپنی کمر کو چست کرین۔ اپنے بھائیون کی ملاقات کے ساتھ اپنی روحانی قوت کو بڑھائین اور قومی مفاد پر باہم مل کر ایک دوسرے کی امداد کی تجاویز سوچین یہ اصول ہین اور باقی باتین ان کے اندر شامل ہین۔

توجہ مسیح موعودؑ سب سے بڑی نعمت جو اس جلسہ کے ایام مین ہم لوگون کو حاصل ہوتی ہے وہ میرے خیال مین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خاص توجہ ہے جو ان ایام مین جماعت احمدیہ کی اصلاح کیطرف ہوتی ہے۔ مین کیا کہہ سکتا ہون۔ کہ جماعت کے اس قدر افراد کو ایک جگہ جمع دیکھ کر حضرت مسیح موعود اپنے ان دلدادہ عشاق کے واسطے اللہ تعالےٰ کے حضور مین کیا کچھ دعائین کرتے ہون گے اور ان کمزورونکو طاقتور روحانی سپاہی بنانے کے واسطے وہ کس قدر زور لگاتے ہون گے۔ اس کے متعلق کیا کوئی رائے لگا سکتا ہے۔ لیکن اس توجہ کا اثر ظاہری رنگ مین بھی ہوتا ہے۔ جسکو ہم سب دیکھ سکتے ہین اور وہ یہ ہے۔ کہ آپ ان ایام مین دو ایک تقریرین مسجد اقصےٰ مین کھڑے ہو کر اور تمام جماعت کو مخاطب کرکے کیا کرتے ہین۔ جن مین سے ہر ایک تقریر قریباً تین گھنٹہ تک عموماً ہوا کرتی ہے اس تقریر کے سننے سے پہلے اپنے دل کو اس کے واسطے طیار کرنا اور پھر اس کو توجہ سے سننا اور اُسپر کاربند ہونا احباب کا فرض ہے۔ یہ تقریر دلون کی صفائی کے واسطے بہت کارآمد ہوا کرتی ہے۔

وعظ و نصائح بزرگان حضرت مسیح موعودؑ کی تقریر کے بعد حضرت مولوی نورالدین صاحب بھی عموماً تقریر کیا کرتے ہین اور اس خاص تقریر کے علاوہ روزانہ بعد از عصر آپ کا درس قرآن شریف مسجد اقصےٰ مین ہوتا ہے۔ یہ ایک بڑی نعمت ہے جس سے احباب بہا فائدہ حاصل کرتے ہین۔ ان کے علاوہ حضرت مولوی محمد احسن صاحب کی تقریر یا کم از کم جمعہ کے روز مسجد مبارک مین خطبہ ہوتا ہے جس مین معارف قرآنی کے ذریعہ سے سلسلہ حقہ کے اثبات کا طرز جدید احباب کو سننے مین آتا ہے اور اکثرون کے واسطے موجب ازدیاد ایمان ہوتا ہے۔

جلسہ صدر انجمن احمدیہ سال گذشتہ کی طرح امسال بھی صدر انجمن احمدیہ کا عام اجلاس ہوگا جس مین سنہ رواں کی رپورٹ احباب کی خدمت مین سنائی جاوے گی اور سال آیندہ کے واسطے جو بجٹ تجویز کیا گیا ہے اور مجلس ناظم مین منظور ہوا ہے۔ وہ پیش ہوگا یہ بجٹ مختلف انجمنون کو بھی بھیجا جا چکا ہے اس واسطے اُمید ہے کہ اسپر زیادہ بحث کی ضرورت نہ ہوگی لیکن صدر انجمن احمدیہ جو جو کام اس وقت کر رہی ہے۔ اگر ان مین سے کسی کے متعلق کوئی مفید اصلاح یا ترقی کی کوئی تجویز کسی دوست کے خیال مین ہو۔ تو وہ بخوشی اس جلسہ مین ظاہر فرما سکتے ہین۔ تاکہ تبادلہ خیالات سے فائدہ ہو

قومی خادمون کی ضرورت جہان صدر انجمن احمدیہ کی رپورٹ اور بجٹ پیش ہوگا۔ وہان اس امر کیطرف بھی احباب کو پھر توجہ دلاتا ہون۔ کہ اس قدر فرائض کی انجام دہی کے واسطے قادیان مین تنخواہ دار یا بے تنخواہ آدمی بہت ہی تھوڑے ہین اور اس بات کی اشد ضرورت ہے۔ کہ قوم مین سے ایسے مستعد افراد نکلین۔ جو دنیوی طول امل کو چھوڑ کر اور قوت لایموت پر قانع ہوکر قادیان مین آ بیٹھین۔ اور قومی خدمات کے واسطے اپنے آپ کو وقف کردین

تشحیذ الاذہان اس نام سے احباب ناواقف نہین ہین۔ کیونکہ سالگذشتہ مین اس انجمن کے جلسے ہوئے تھے اور اس انجمن کا رسالہ بھی ماہوار شائع ہوتا ہے۔ یہ انجمن اور یہ رسالہ حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب کی سعی اور سرپرستی سے قائم ہین اور احمدیہ قوم کے نوجوانون کی اصلاح کرنا اور ان کو مضمون نویسی مین مشق کرانا اور اس طرح قوم کے واسطے آیندہ مصلحین کی جماعت طیار کرنا اس کا مقصد ہے۔ اس کے جلسون مین شریک ہونا قوم کو ایک بڑی خوشی اور اُمید دلائیگا۔ اس جگہ اس بات کا ذکر بھی فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔ کہ رسالہ تشحیذ الاذہان جو ایک قومی رسالہ ہے اور کسی شخص کی ذات سے اس کے نفع و نقصان کا تعلق نہین۔ اس کی طرف تا حال بہت کم توجہ کی گئی ہے آیندہ اس کی خریداری مین ان دوستونکو چاہیئے کہ امداد دے کر نوجوانون کی ہمت کو بڑھانا چاہیئے۔

قومی چندے اس کے بعد مین قومی چندون کی طرف احباب کو توجہ دلاتا ہون۔ جن مین سب سے اول چندہ لنگرخانہ ہے۔ لنگر کے اخراجات اس قحط سالی کے ایام مین اور پھر بالخصوص ایام جلسہ مین جسقدر بڑھ جاوینگے۔ اسکا اندازہ برادران خود کرسکتے ہین۔ احباب کو خود ہی اس کا فکر ہوگا۔ آج ہی برادرم مکرم چودہری مولا بخش صاحب کا ایک محبت نامہ میرے پاس سیالکوٹ سے آیا ہے۔ جسمین چودہری صاحب نے ظاہر فرمایا ہے۔ کہ انہون نے سال گذشتہ کی طرح جماعت کو تحریک کی ہے۔ کہ حضرت کی خدمت مین حاضر ہونیوالے احباب کم از کم ایک ایک روپیہ حضرت کی خدمت مین پیش کرین یہ نذرانہ علاوہ اُس چندے کے ہے۔ جو جماعت سیالکوٹ نے خاص طور پر ایام جلسہ کے اخراجات لنگر کے واسطے کیا ہے اور جس کی تعداد اُمید ہے۔ کہ

مبلغ ایک ہزار تک پہونچ جاوے گی انشاء اللہ تعالیٰ
اگر ایسا ہی دوسرے احباب بھی چندہ لنگر کی طرف خاص توجہ کرنے مین سیالکوٹ کی مثال سے فائدہ اٹھائینگے تو امید ہے۔ کہ لنگر کے متعلق دقتین رفع ہوسکینگی

لنگر کے بعد مدرسہ تعلیم الاسلام ہے جسکی دو شاخین ہین۔ ایک مدرسہ انگریزی اور ایک مدرسہ عربی ہر دو کے اخراجات بہ سبب پابندی قواعد صیغہ تعلیم بہت بڑھے ہوئے ہین۔ اس کی طرف توجہ کرنے کی خاص ضرورت ہے۔ کیونکہ مدرسہ کے واسطے ہی کوئی مستقل آمدنی الگ نہین صرف چندون پر اس کا گذارا ہے

مدرسہ تعلیم الاسلام کے ذکر کے ساتھ درس حضرت مولوی نورالدین صاحب کا ذکر بھی ضروری ہے یونتو تمام طلباء خواہ وہ مدرسہ انگریزی مین پڑھتے ہون اور خواہ مدرسہ عربی مین اور خواہ ان دونون کے علاوہ کہین اور بھی پڑھتے ہون بلکہ ان مدرسون کے اساتذہ بھی اور قریباً تمام پیر و جوان جو قادیان مین مہاجر ہین حضرت مولوی نورالدین صاحب کے درس کے شاگرد ہین۔ مگر اس جگہ میری مراد ان خاص طلباء سے جو صرف مولویصاحب موصوف کے پاس قرآن شریف حدیث۔ صرف و نحو۔ طب۔ تصوف وغیرہ کتابین پڑھتے ہین۔ اور جن کے پڑھانے مین مولویصاحب موصوف دن کا اکثر حصہ صرف فرماتے ہین۔ ان طلبا کی رہائش۔ کھانے۔ پینے۔ لباس۔ کتب و دیگر ضروریات کے واسطے صرف حضرت مولویصاحب موصوف کو ہی تمام انتظام کرنا پڑتا ہے۔ ان کی تعداد آجکل بارہ ۱۲ کے قریب ہے۔ ان کے اخراجات کے واسطے جو امداد دی جاوے وہ براہ راست حضرت مولوی نورالدین صاحب کی خدمت مین حاضر کرنی چاہیئے۔ اور صفائی سے کہدینا چاہیئے۔ کہ یہ امداد صرف ان طلباء کے واسطے ہے۔ علاوہ اس کے مدرسہ تعلیم الاسلام کے ایک لڑکیون کا مدرسہ بھی ہے جن مین دو ۲ استانیان کام کرتی ہین۔

پھر مقبرہ بہشتی ہے جس سے صدر انجمن احمدیہ کی ابتدا ہوئی تھی اور صدر انجمن کے تمام متفرق کام اس مد مین سے چلائے جاتے ہین۔

ان کے علاوہ بیرونجات مین اشاعت سلسلہ کے واسطے رسائل اور اخبارات ہین۔ جن مین سے رسالہ ریویو انگریزی یورپ امریکہ مین اشاعت کا کام کر رہا ہے اور باقی ریویو اردو۔ بدر۔ الحکم تشحیذ الاذہان اردو مین ہین۔ تشحیذ کے متعلق مین اوپر ذکر کر آیا ہون۔ ریویو جو خدمت کر رہا ہے وہ عیان ہے۔ اس کے بیان کی ضرورت نہین یہ سب سلسلہ کے رسالے ہین۔ یعنے خاص شخص کی ذاتی ملکیت نہین بدر اور الحکم ہر دو سلسلہ کے اخبار ہین۔ جو اگرچہ میان معراجدین صاحب اور شیخ یعقوب علی صاحب کی ملکیت مین ہین مگر ان سے سلسلہ کی بہت خدمت ہو رہی ہے۔ بدر کے متعلق چونکہ مجھے مفصل علم ہے اس واسطے مین کہہ سکتا ہون اور یہ سچ ہے۔ کہ آج تک بدر کے مالک نے سینکڑون روپے اس پر خرچ کئے ہین۔ مگر تاحال کوئی نفع حاصل نہین کیا اور اس کا ایسا کرنا ایک دینی خدمت کو پورا کرنے کی غرض سے ہے۔ اس جگہ اس بات کا لکھنا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ مین اپنے معزز ہمعصر ایڈیٹر صاحب الحکم کی اس رائے کے ساتھ متفق نہین ہون۔ کہ ان تمام اردو رسالون اور اخبارون کو بند کر کے ان کی بجائے ایک ہی قومی اخبار رہو۔ اس مین شک نہین کہ معزز ہمعصر کی یہ رائے بہت نیک نیتی پر مبنی ہے کیونکہ وہ ایک ایسی رائے پیش کرتے ہین۔ جو بظاہر ان کو نقصان دینے والی ہوسکتی ہے۔ اور وہ خود اس بات کو سمجھتے ہین لیکن میرے خیال مین ان کی یہ رائے درست نہین الحکم کے ہوتے ہوئے بدر کا نکلنا اور ایسی ترقی کرنا کہ الحکم کی نسبت اس کی اشاعت بڑھ جاوے اور الحکم کو بھی کوئی حرج نہ پہونچے۔ ریویو کے ہوتے ہوئے رسالہ تعلیم الاسلام اور تشحیذ الاذہان کا بھی قوم مین مقبول ہونا خود اس بات کی شہادت ہے۔ کہ یہ سب ضروری اور مفید ہین۔ لیکن الحکم اور بدر ہر دو کے قیام کے واسطے میرے پاس ایک زبردست دلیل ہے اور وہ یہ ہے۔ کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بارہا فرمایا ہے کہ یہ ہر دو اخبار ہمارے سلسلہ کی اشاعت کے واسطے دو بازوؤن کی مانند ہین۔ حضرت امام کا یہ فرمانا کوئی معمولی بات نہین ہے۔ بدر کی مالی حالت جن ایام مین بہت ہی خراب تھی۔ ان دنون بھی مین دیکھتا تھا کہ حضرت اقدس ہرگز پسند نہ کرتے تھے۔ کہ اس کو بند کیا جاوے۔

مشکلات مہمان خانہ

چندون کی طرف توجہ دلانے کے بعد مین اس امر کو بھی لکھنا ضروری سمجھتا ہون کہ کثرت مہمانون کے ایام مین ممکن ہے کہ کسی دوست کو کسی قسم کی تکلیف متعلق رہائش یا خوراک پہونچے۔ ایسے وقت مین سب کو چاہیئے کہ نہایت اعلیٰ خلق سے کام لین اور ان چھوٹی باتون کی [illegible] کر کے اپنے اہم مقصد مین خود ہی حارج [illegible]

اخیر مین مین پھر دعا کرتا ہون۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمارے گناہون کو معاف کرے ہمارے مشکلات کو دور کرے جلسہ کے موقعہ پر ہم کو نیک ہدایت عطا کرے اور جس مقصد کے واسطے حضرت امام نے ہم کو جمع کیا ہے وہ ہمکو حاصل ہو۔

خوشخبری

بدر ہفتہ مین دوبار

بعض دوستون کے اصرار سے اور ان کی تائید مین بیرونجات کے خطوط آنے سے یہ فیصلہ ہوا ہے کہ آئندہ سال کے شروع سے انشاء اللہ تعالیٰ اخبار بدر ہفتہ مین دوبار شائع ہوا کرے گا۔ مین پسند نہین کرتا کہ دو اشاعتون کے واسطے تاریخین مقرر کی جائین بلکہ جیسا کہ ہفتہ وار اخبار کے واسطے جمعرات مقرر ہے۔ ایسا ہی دوسرے اخبار کے واسطے پیر کا دن مقرر کیا جائے گا۔ اس کے واسطے قیمت بھی بہت کم رکھی گئی ہے یعنے صرف صر سالانہ ان تمام دوستون کی خدمت مین جن پر امید کی جاسکتی ہے۔ کہ وہ ہفتہ مین دوبار لینا پسند فرماوین گے۔ ۹ جنوری کا پرچہ بذریعہ وی پی برائے مبلغ صمہ ارسال ہوگا جو صاحبان دونون اخبار حسب معمول ایک روز یعنی جمعرات کو لینا چاہین ان سے للعہ قیمت لی جاویگی اور جو صاحبان اخبار دنیوی نہ لینا چاہین ان سے تین روپیہ لئے جاوین گے۔ یہ تمام قیمتین قسط وار سال مین تین چار دفعہ کر کے بھی لی جاسکتی ہین۔ والسلام

مینیجر اخبار بدر۔

ایک ہندی مسلمان کا خط

بنام

آریہ ہم وطن

ہم وطن آریہ [illegible] بات کہتا ہون ذرا کان لگا کر سن۔ مین باشندۂ عرب [illegible] ہون یا ترک ہون۔ یا آریہ ورت کا نو مسلم ہون۔ بہر حال اب مجھے ہندوستان مین اور ہندوستان کے باہر تمام قومین ہندی یا ہندوستانی کے نام سے پکارتی ہین مین اپنی شکل اور اپنے رنگ مین تجھ سے الگ نہین میری زبان وہی ہے جو تیری زبان ہے اور میرا لباس وہی ہے جو تیرا لباس ہے۔ گورنمنٹ کے دانا لوگون نے تیرے اور میرے واسطے ایک ہی لفظ نیٹو کا ایجاد کیا ہے۔ تاریخون کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کبھی زمانہ مین مین حاکم تھا اور تو محکوم۔ مگر اب تو مین اور تو ہر دو محکوم اور ایک عادل حاکم کے ماتحت ایک ہی نگاہ سے دیکھے جاتے ہین۔ ایسے وقت مین اگر ہم آپس مین بگاڑ پیدا کرین اور ایک دوسرے کے ساتھ گالیون کی لڑائیان لڑین۔ تو اس سے کیا حاصل ہوگا۔ سوائے اس کے کہ ہم نہ صرف اپنے آپ کو دکھیا بنائینگے بلکہ اپنے حکام کو بھی تشویش مین ڈالین گے۔ تیرا دادا پردادا ہندو جو اسلامی بادشاہون کی مروت اور عنایت کو اپنی آنکھون سے دیکھ چکا تھا یا اپنے باپ سے سن چکا تھا۔ اس کی یہ عادت تھی کہ وہ میری عزت کرتا تھا۔ مین اب اس کا آقا نہین رہا۔ مگر وہ اپنی شرافت سے پرانی نمک خواری کا لحاظ رکھتا تھا مگر تو اے ہموطن جو ہندو کہلانے سے متنفر ہو کر آریہ کہلاتا ہے تو اپنے باپ دادون کی روش کو بھول گیا۔ اور ان کے پسندیدہ طریق کو تو نے کیون چھوڑ دیا۔ مین نے مانا کہ تیرے باپ دادا سب بت پرست تھے اور اسواسطے تو ان کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور ان کے بتون کو توڑنا چاہتا ہے۔ پر یہ تو سوچ کہ یہی کام بت شکنی کا سب سے پہلے میرے بزرگون نے ہی ہند مین کیا تھا اور جس وقت سارا ہند بت پرستی کو بھلا ہوا تھا۔ اگر اس وقت میرے آباؤ اجداد نے اس ناپاکی سے ہند کو صاف کر کے اس کے اکثر حصہ کو توحید کے ساتھ بھر دیا تو کیا اس نیکی کا یہی بدلہ تھا۔

کہ آج تو ان کی اولاد کو جو مجھ غریب کی صورت مین باقی رہ گئی ہے۔ دکھ دینے پر کمر باندھے۔ اے آریہ مہاشے! اس وقت کو یاد کر۔ جبکہ تیرے باپ دادے اسلامی بادشاہون کے احسانات کے ایسے گرویدہ ہو رہے تھے۔ کہ اگر وہ کوئی کتاب تصنیف کرتے۔ تو اس کی پہلی ہی سطرون مین اس نبیون کے سردار پر درود بھیجتے تھے۔ جس کے قدمون کے طفیل ان کو ایسے محسن اور رعایا پرور خلیق بادشاہ مل گئے تھے۔ پھر تو اپنے اس طریق کو دیکھ جو آج تو نے اختیار کیا ہے کہ مجھے دھوکے کے ساتھ اپنے گھر مین بلا کر اور مجھے سامنے بٹھلا کر تو نے اس پاکون کے امام پر سخت کلامی کر کے اپنے مونہ کو ناپاک کیا۔ اے آریہ دوست تو سوچ اور غور کر کہ اگر مین باہر سے آیا تھا اور ہند کا اصلی باشندہ نہین ہون تو کیا تو بھی ایران سے یا تبت سے نہین آیا تھا اور کیا تو نے اصلی باشندگان ہند کے ساتھ کوئی نیک سلوک کیا تھا۔ اگر مان بھی لیا جاوے۔ کہ اسلامی بادشاہون نے تیرے ساتھ سختی کی تھی کہ میدانون اور سرسبز جنگلون سے ان کا نام و نشان مٹا دیا۔ آہ! اگر میرے باپ کو معلوم ہوتا کہ تو ایسا بے وفا اور احسان فراموش نکلے گا تو وہ تیرے ساتھ ایسا نیک سلوک کیون کرتا کہ اپنا وزیر اعظم تجھے بناتا اور تیری مان بہن کو اپنے محلات کی ملکہ بنا کر اندر اور باہر تیری ہی سلطنت قائم رکھتا۔ اے ہموطن آخر یہ تو اس فکر مین کیون لگا ہے کہ ہم سب کو ہند سے نکال دے کیا تو نے مشاہدہ نہین کر لیا۔ کہ سلطنت خدا کی ہے جسے چاہتا ہے دیتا ہے آج سے مدتین سو سال پہلے کس کے وہم و گمان مین تھا کہ شاندار سفید سلطنت کا قائم مقام سمندر کے نیلے پانیون مین سے نکلکر تمام ہند پر قابض ہو جائے گا۔ جب تک کہ خدا نے انگریزون کی سلطنت دے رکھی ہے تیری کوئی کوشش ان کے مخالف کارگر نہ ہوگی۔ خواہ وہ اعتدال پسندی کی شکل مین ہو اور خواہ انتہا پسندون کے رنگ مین ہو۔ بلکہ ایسی ہر ایک سعی تیرے ماتھے پر بغاوت کا سیاہ تلک بڑھاتی چلی جائے گی۔ پس ایسے خیالون کو چھوڑ۔ بد زبانی سے باز آ۔ بے جا خاموش کی باتون کو دل سے نکال ڈال۔ سنجیدگی اختیار کر۔ کسی کے

باپ بزرگ ولی نبی کو گالی نہ دے۔ اپنے ہمسایہ سے پیار کر۔ اپنے حاکم کی فرمان برداری بجالا۔ اور خدا سے ڈر تا تیری عمر کے دن لمبے ہون اور تو آرام پائے یہ دلی خیر خواہی کی نصیحت ہے۔ اگر تو مانے گا تو آرام پائے گا۔ ورنہ تو یاد رکھ کہ جب تک خدا نہ چاہے تیری شوخیان اور بے باکیاں نہ حاکم وقت کا کچھ بگاڑ سکتی ہین اور نہ مجھے کچھ ضرر دے سکتی ہیں۔ مین نے درد دل سے تجھے نصیحت کی ہے۔ ماننا نہ ماننا تیرا اختیار ہے۔

قحط سالی قحط دن بدن بڑھتا جاتا ہے اور تعجب ہے کہ خلقت مین اپنے خالق کی بھول بھی دن بدن زیادہ ہوتی جاتی ہے۔ قحط کے آثار اس دفعہ بہت ہی خوفناک ہین اور ہم امید کرتے ہین۔ کہ گورنمنٹ اپنی رعایا کی امداد مین ضرور کوشش کرے گی گورنمنٹ نے عنایت خسروانہ سے جابجا امدادی کام تو کھول دئے ہین اور بہت سا روپیہ بھی ملک کی امداد کے واسطے منظور کر لیا ہے۔ مگر دو بڑی باتین جن کی طرف گورنمنٹ کو خاص طور پر توجہ کرنی چاہیئے وہ یہ ہے۔ اول۔ ملک کا غلہ باہر نہ جانے پائے۔ کیونکہ ملک مین دراصل غلہ کئی سال کے واسطے کافی موجود ہے۔ باہر جانے سے یہ نقصان ہو رہا ہے اگر تمام غلہ یورپ کو چلا گیا اسکے عوض مین خالی روپے ہمارے ہاتھ مین رہ گئے۔ تو روپیون کو کھا کر رعایا زندہ نہین رہ سکتی۔ دوم یہ کہ ایسی قحط سالی کے وقت مین گورنمنٹ کو چاہیئے۔ کہ ملک سے مالیانہ وصول کرنے مین نرمی کرے۔ اس کے متعلق اس ضلع کے ایک معزز زمیندار کا خط بھی نیچے درج کیا جاتا ہے۔ لیکن اصل بات یہ ہے۔ کہ ملک مین کتنا ہی غلہ ہو اور گورنمنٹ کیا کچھ نہ ہی کرے قحط تو ایک عذاب الٰہی ہے۔ اگر زمین کے لوگ خدا کے عذاب سے ڈر کر اپنی حالت مین تبدیلی پیدا نہ کرین اور نیکیون کو اختیار نہ کرین اور خدا کے پاک بندون کو دکھ دینے سے باز نہ آوین۔ تو کوئی تدبیر کارگر نہین ہو سکتی۔ خواہ کچھ کیا جاوے۔ وہ خط جسکا اوپر ذکر کیا گیا ہے یہ ہے۔

گورنمنٹ عالیہ کیلئے رعایا کی دستگیری کا وقت ہے۔

عیبت چرخ است و سلطان و عدت
و رعیت است شاہ با بیدار بیخ سخت

بارانی کا شتکاروں کا خصوصاً اور باقی رعایا کی بالعموم افلاس سے اندیشہ ناک حالت ہے۔ اول طاعون سے بربادی ہوئی۔ اور دو سال سے فصلوں کے تلف ہونے سے بلا شبہ بارانی ماذان کی صورت ہو رہی ہے کہ اناج غلہ اور کمی چارہ سے مردمان و مویشیان کا سلامت رہنا دشوار معلوم ہوتا ہے۔ ایک طرف خدا عذاب دینے کا بندوبست کر رہا ہے دوسری طرف سرکار نے ضلع گورداسپور میں بندوبست جاری کیا ہوا ہے۔ اراضیات بارانی بنجر ہو گئی ہیں۔ سرکار اپنی فیاضی سے اراضیات بارانی کا دو تین سال کے واسطے مالیہ معاف فرماوے اور تقاوی سے رعایا کی مدد کرے۔ تاکہ مزارعان اپنے گھروں میں بیٹھے رہیں۔

ایک خیر خواہ رعایا و سرکار شدہ
نیاز بیگ زمیندار ساکن کلانور ضلع گورداسپور
مورخہ ۱۷ اردسمبر ۶ء

عجائبات قدرت

خدا جس کو دلائے — کلکتہ میں ایک مارواڑی ار نڈول سے ایک فقیر نے بھیک مانگی مارواڑی صاحب نے ۹ پیسے جو ایک کاغذ میں لپیٹے ہوئے تھے۔ ویسے ہی لپیٹے ہوئے فقیر کو دیدیے فقیر صاحب تو چلدیئے۔ اور پیچھے مارواڑی صاحب کو یاد آیا کہ جس کاغذ میں پیسے لپیٹے ہوئے تھے وہ مبلغ پانصد روپے کا نوٹ تھا۔ پولیس میں رپورٹ کی گئی ہے مگر ابھی تک کچھ پتہ نہیں چلا۔ دنیا کے طریق روپے جمع کرنے کے جو ہیں سو ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ کے بھی لینے اور دینے کے راہ ساتھ ہی ہمیشہ سے چلے آتے ہیں۔

ایک عجیب الخلقت بچہ — مصری اخبار المؤید لکھتا ہے کہ دمشق میں ایک شخص عبداللہ ساکن حمص ایک مردہ عجیب الشکل کی لاش اٹھا کر لایا جس کا قد ۳۰ سنٹی میٹر (قریباً ایک فٹ) ہے اس بچے کے دو پاؤں ہیں مگر کمر کے اوپر دو جسم ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہیں۔ اور ہر ایک جسم کے ساتھ ایک سر اور دو ہاتھ ہیں اور شکم کی طرف ایک ۔۔۔ ہاتھ لگا ہوا ہے مگر وہ ناقص ہے۔ حاکم شہر کے حکم سے وہ لاش حمیدیہ شفاخانہ میں پہنچی گئی تاکہ طبی طلبا کو ان اعضا کے متعلق عجیب سبق دیا جائے۔ لاش لانے والے کو ساٹھ روپے انعام دیا گیا۔

حوادث زمانہ

پارمو۔ میں ایک بارود خانہ کے پھٹنے سے ایک ہوٹل جو کہ مسافروں سے بھرا ہوا اڑا گر گیا۔ جس سے ۱۰ آدمی مر گئے اور ۱۔۔ زخمی نکالے گئے۔ بہتوں کا پتہ نہیں لگتا۔ بعد کی خبر ہے کہ تیتنالیس فوتیاں اس حادثہ سے ہوئیں اور ایک سو آدمی زخمی ہوئے۔

پورٹسموتھ۔ میں ایک جنگی کشتی دوسری سے ٹکرائی جس سے سخت نقصان ہوا۔

امریکہ کے شہر ۔۔۔ برگ میں کان کے پھٹنے سے ایک سو ساٹھ آدمی ہلاک ہوا۔ امریکہ کی رپورٹ مردم شماری ظاہر کرتی ہے کہ گذشتہ ۱۷ سال کے عرصہ میں کانوں کے پھٹنے سے اس ملک میں ۲۲ ہزار آٹھ سو پچپن آدمی ہلاک ہوئے۔ نے الواقعہ کان کھودنے والے بہت نازک حالت میں ہیں۔

قحط کے متعلق پانیر لکھتا ہے کہ صوبجات متحدہ میں نرخ اجناس قحط کسی حد تک گھٹ کر اب اور گھٹنا شروع ہو گیا ہے۔ خدا خیر کرے۔

سیاسی

بنگالی ڈاکو۔ سریندر ناتھ جو بیان کرتا ہے کہ سابق سب ایڈیٹر اخبار سندھیا رہ چکا ہے۔ ریلوے اسٹیشن پر رات کو روپے لوٹنے والے ڈاکوؤں میں شامل تھا اور اب گرفتار ہو گیا ہے۔ بنگالی اسٹاف ایڈیٹران گورنمنٹ کے برخلاف سخت کلامی کے واسطے تو مشہور تھا ہی۔ مگر یہ ایک نئی بات ہے۔

سنگ باری ریکا۔ ور کلکتہ کے شمالی حصہ میں پھر جاری ہو نہ معلوم کون اس کا ذمہ دار ہے۔

ہڑتال۔ ایسٹرن بنگال اسٹیٹ ریلوے کے ڈرائیوروں نے بادجود مصالحت کی کوشش کے جو ریلوے افسروں نے کی آخر ہڑتال کر ہی دیا ہے۔ افسوس ہے کہ لوگ اپنے اس نقصان کی طرف جو ہڑتالوں سے ہوتا ہے کچھ خیال نہیں کرتے۔

خوفناک جرم۔ نواب لفٹنٹ گورنر بنگال کی گاڑی کو اڑا دینے کی جو کوشش کی گئی تھی اس کی تحقیقات میں ایک مزدور گرفتار ہوا ہے جس کو ایسا کرنے کی ترغیب دی گئی تھی۔ سات آدمی اور پکڑے گئے ہیں۔

غداری۔ چار آفریدی سپاہی بندوقیں لے کر ہنوں کی فوج سے بھاگ گئے۔ جب تک مسئلہ جہاد صاف نہ ہوگا ان لوگوں کے دل انگریزوں کی طرف سے کیونکر صاف ہو سکتے ہیں۔

کیا طبیار یاں ہیں

آل انڈیا نیشنلسٹ کانفرنس کا اجلاس سورت میں ۲۶۔ دسمبر کو ہوگا انڈین کانفرنس کی پریسیڈنٹ لیڈی جہانگیر ریڈی منی قرار پائی شاہ ایڈورڈ ہفتم کے اردلی بننے کے واسطے چار ہندوستانی فوجی پٹھان افسر اگلے سال بھیجے جائیں گے۔

کنبہا کیجیا کانفرنس کا اجلاس کان پور میں ۲۷۔۲۸۔۲۹ دسمبر کو ہوگا۔

امیر صاحب۔ سرحد پر زیادہ سپاہ بڑھاتے ہیں تاکہ علاقہ ہند کے لٹیرے داخل ریاست کابل نہ ہوں بہتر ہو کہ کوئی ایسی سپاہ بھی قائم کی جائے۔ تو افغانی لٹیروں کو ہند میں آنے سے روک سکے۔

پایہ تخت ہند کلکتہ ہی رہیگا۔ اس کے برخلاف جو افواہیں تھیں وہ غلط نکلیں۔

مکہ معظمہ میں ایک عظیم الشان سرائے بننے لگی ہے۔ جس میں ساٹھ ہزار حاجی مقیم ہو سکیں گے۔

نوٹ۔ اس ہفتہ میں طبیر ارن کے اوراق تمام خریداروں کو بطور نمونہ کے روانہ کئے گئے ہیں۔ آیندہ صرف ان لوگوں کی خدمت میں روانہ ہوں گے۔ جو ان اوراق کے ہی خاص خریدار ہوں گے۔

بلادِ اسلامی

"تازہ مصری [illegible] کا ترجمہ جو رسالہ کے کالموں کیوا سطے کیا گیا ہو [illegible] تازہ مصری اور دیگر اسلامی اخبارات فلاں پر [illegible] کا انتظام کیا گیا ہے۔ جن میں سے کچھ آئندہ ہی شروع ہو گئے ہیں۔ ان میں سے "تازہ اسلامی بلاد کی خبریں" انشاء اللہ حسب توالی ہفتہ وار پرچہ میں درج ہوتی رہینگی۔ ایڈیٹر

سامان حجاز ریلوے

اخبارات [illegible] عالی میں لکھا ہے کہ حرمین شریفین کے درمیان ریلوے لائن میں [illegible] کا ضروری سامان عنقریب بندرگاہ رابغ واقع بحیرہ احمر سے نقل کیا جاوے گا۔ باب عالی سے حکم صادر ہوا ہے۔ کہ ایک سو فوجی سپاہی ان آلات و سامان ریلوے کے اٹھانے کے لئے مقرر ہوں۔

مدینہ منورہ میں پانی کی آہنی نالیاں

ترکی سرکاری اخبارات میں لکھا ہے کہ باب عالی کو خبر پہنچی تھی کہ چشمہ زرقا کا پانی جو مدینہ منورہ میں آتا ہے۔ اس کا راستہ کئی جگہ سے خراب ہو گیا ہے۔ لہذا باب عالی نے اس کی اصلاح کے لئے ایک کمیٹی مقرر فرمائی ہے۔ کمیٹی مذکور نے یہ تجویز کی ہے۔ کہ اس چشمہ کا پانی مدینہ منورہ میں آہنی نالیوں میں لایا جائے اور مناسب مقامات میں تقسیم کیا جاوے۔ اس امر کے لئے چار ہزار پونڈ خرچ ہوگا۔

حاجیوں میں حفظ ماتقدم

کمیٹی حفظ صحت نے اس سال [illegible] کو ملوث قرار دیا ہے لہذا حفظ صحت و لوازمات [illegible] میں بہت احتیاط کی جاوے گی۔

طاعون کے جرم سے بچو

مصری فاضل محمد توفیق صدقی نے ایک مضمون اخوان الہنود کو مخاطب کر کے لکھا ہے۔ جس میں اس بات پر زور دیا ہے۔ کہ طاعون کے اجزا سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ کیونکہ یہ بیماری ضرور متعدی ہے۔

[illegible]

[illegible] ہیں۔ ایک [illegible] و انتظام [illegible] کی [illegible] ہے کہ [illegible] گیا۔ [illegible] کیا ہے کہ گورنمنٹ میں ان کی [illegible] نمائش کی ہے۔ ہمارے خیال میں گورنمنٹ کے لئے مناسب ہوگا کہ پادریوں کے کہنے پر ایسی نمائش کرنے سے جو ہر گز ہمیشہ مسلمانوں کو مشتعل کرنے کا موجب ہوتے ہیں اور جس سے امن کو خطرہ ہو آزادی چاہیئے۔

ترکوں کی مجلس [illegible] اسپال [illegible] سامان [illegible] ہیں۔

ایران میں بادشاہ اور اس کی رعایا اور پارلیمنٹ میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ بیان سے باہر ہے۔ اسلامی [illegible] کا حال کچھ ایسا ہی نظر آتا ہے۔

ہمارے ایک دوست جدہ سے خبر دیتے ہیں کہ [illegible] مختصر بیان ہو سکے۔

افغانستان کے ایرانیوں نے [illegible] میں [illegible] کے برخلاف [illegible] کیا ہے۔ اس سے کیا نتیجہ ہوگا جب کہ ایران والی [illegible] اور اس شاہ [illegible] پہنچا سکتا۔

جزیرہ ساموس کے باشندوں نے سلطانی حکومت کے برخلاف بغاوت کی خوفناک سازش کی تھی مگر راز کھل گیا۔ اور خیر رہی۔

خدیو مصر سلطان روم کے مہمان ہیں۔

ترکی جنگی بیڑہ میں [illegible] تارپیڈو کشتیوں کا اضافہ کیا گیا۔

سلطنت عثمانیہ ایک علمی وفد کا انتظام کر رہی ہے جو سواحل طرابلس و بنغازی میں بھیجا جائیگا کہ وہاں کے آثار قدیمہ و برباد شدہ یادگاروں کی تفتیش کرے جس سے ثابت ہو کہ ان مقامات میں تجارت و تمدن کیسی ترقی پر تھا۔

سر ایلڈن گورسٹ صاحب نے مصر کی سیاحت میں دو باتوں کا خاص نوٹ کیا ہے اول یہ کہ مصری امرا اور شرفاء ابتدائی اور صنعتی تعلیم میں بہت دلچسپی لیتے ہیں۔

[illegible]

ترجمہ اردو مقامات حضرت مولانا [illegible] حضرت مولانا [illegible] صاحب اور ان کے والد بزرگوار اور ان کے بعض مریدین اور [illegible] کے تھوڑے سوانح و مناقب اور کرامات اور ان کی بعض [illegible] درج ہیں۔ صاحب مترجم نے اُردو خواں پبلک پر بڑا احسان کیا ہے کہ ایسے بزرگوں کے حالات ان کی زبان میں ان تک پہنچا سکے ہیں۔ افسوس کہ ایسی [illegible] کتابوں کا [illegible] کی صفائی میں [illegible] شائع۔ فارسی اشعار میں کاتب نے غلطیاں بہت کی ہیں۔ امید ہے کہ دوسرے ایڈیشن میں درست کی جاوینگی کتاب کی قیمت [illegible] علاوہ محصول ہے اور [illegible] احمدیہ [illegible] ریاست [illegible] سے مل سکتی ہے۔

ابطال الصوال الشیعیہ یا ازالۃ الاعتراضات الشیعیہ

یہ کتاب مصنفہ مولوی حکیم محمد رحیم اللہ صاحب [illegible] ایسی مقبول ہوئی کہ اب دوبارہ چھپکر شائع ہوئی ہے اس میں اہل تشیع کے اعتراضات کے جوابات عقلی نقلی دلائل کے ساتھ بڑی عمدگی سے دیئے گئے ہیں اور [illegible] متانت کے ساتھ تبرا وغیرہ برائیوں سے ان کو منع کیا گیا ہے۔ نہایت تہذیب سے ساری کتاب لکھی گئی ہے۔ ہم افسوس کرتے ہیں کہ وطن اخبار نے اس کتاب کو نامناسب الفاظ سے یاد کیا ہے۔ باہمی غلط فہمیوں کو دور کرنے کیواسطے ایسی کتابوں کا ہونا بہت ضروری ہے۔ ان مذہبی مباحثہ میں [illegible] طور پر سخت کلامی نہیں چاہیئے۔ سواس بات کا لحاظ اس میں بخوبی رکھا گیا ہے۔ یہ کتاب قابل پڑھنے کے ہے اور محمد یوسف صاحب خلف منشی مردان علی صاحب بجنور قاضی محلہ سے مل سکتی ہے۔

دنیا کے نو مہاپرش

یونان سے سقراط۔ اٹلی کے ایپک ٹٹس۔ امریکہ کے رودفانی النیشن۔ قدیمی ہندوستان کے بزرگ راجہ رامچندر راجہ یدہشٹر اور مہاتما بدھ اور زمانہ موجودہ کے جنگجو گوبند سنگھ اور بانی آریہ دہرم دیانند سرستی۔ نو آدمیوں

ایم۔ اے پروفیسر ...
...سی کتاب مین جمع کیا ہے ... ہو اسے ضرور
دل چسپی کا موجب ہو گا بالخصوص اس واسطے کہ اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ ہند کے قدیمی بزرگ کیسے روحانی آدمی ہتے اور زمانہ حال کے ریفارمرون نے کیا طرز اختیار کیا ہے۔ قیمت ۵ رہے اور صاحب مصنف سو ملسکتی ہے۔ صاحب مصنف نے مجھے ایک کارڈ مین یہ بہی لکہا ہے۔ کہ اس کتاب کے نام سے بعض لوگون کو یہ غلطی لگی ہے۔ کہ شاید میری کُتے مین مہاپرش بہی تو ہین میرا یہ خیال نہین بلکہ بات یہ ہے کہ جن کے متعلق مجہے زیادہ واقفیت تہی۔ ان کا حال مین نے لکہدیا ہے

دہرمپال کی اپیل شری یوگوردہ بہگوان کے دربار مین

یہ رسالہ مخنون آریہ دہرم پال نے دیوسماج کی مخالفت مین لکہا ہے افسوس ہے کہ اس رسالہ مین بجائے کسی علمی تحقیقات کے یہ کیا گیا ہے۔ کہ دیوسماج کے چند ممبرون کی پرائیویٹ تحریرین اور ڈائریان حاصل کر کے شائع کیگئی ہین۔ رسالہ مین خواہ مخواہ اسلام پر بہی حملے کئے گئے ہین۔ اکبر شاہ خان صاحب نے اس پر ایک مفصل ریویو لکہا ہے۔ جو انشاءاللہ کسی اگلے اخبار مین درج ہو گا۔ قیمت کتاب ۷ر اور مصنف سے جو لاہور مین ہے ملسکتی ہے۔

مجموعہ فتاوےٰ احمدیہ جلد اول دوم سوم

مولوی محمد فضل صاحب چنگوی نے نہایت محنت کے ساتہہ اخبارات الحکم اور بدر اور مولفات حضرت مسیح موعود مین سے حضرت اقدس یا دیگر احمدی بزرگون کے فرمائے ہوئے مسائل فقہہ وغیرہ کو ایک کتاب کی صورت مین جمع کردیا ہے۔ مولویصاحب موصوف کی یہ محنت بہت ہی قابل قدر ہے۔ قیمت حصہ اول عہ حصہ دوم ۸ر اور حصہ سوم ۲ر ہے جو میرے خیال مین زیادہ ہے۔ مفصل ریویو پہر کسی وقت انشاء اللہ تعالیٰ۔ کتاب قادیان مین صاحب مصنف سے ملسکتی ہے۔

نیرنگ دہر منشی عبدالغفور کی پہلی تصنیف ہے۔ عبارت ... ہے لیکن نتیجہ عمدہ اخلاق نکالا ہے کاش کہ مصنف صاحب ... بہتر طرف اپنی توجہ لگاتے۔ قیمت ۸ر

متفرق خبرین

دو بت پرستون مین لڑائی۔ ویلاپورم مدراس کے ساتن عیسائیون نے اپنے معبودون کا اجلاس بازار مین نکالا۔ ساتن ہند و مزاحم ہوئے۔ سخت لڑائی ہوا پولیس کو گولیان چلانی پڑین۔

بے وقوفی کا نمونہ۔ بنگلور کے چند سپاہیون نے ایک دیوار گرانی تہی۔ جلدی کی خاطر پہلے جڑھ کو ہی کہا شروع کیا۔ نتیجہ یہ کہ دیوار اُوپر آ پڑی۔ ایک کا سر پہٹ گیا ایک کا تختہ ٹوٹا۔ تیسرا کچہہ چوٹ کہا کر بچ نکلا۔ سکے سرشتے وہن سے بریدہ کا یہ عملی نمونہ ہے۔

جنرل اشاسل۔ جس نے پورٹ آرتہر جاپانیون کے حوالہ کر دیا تہا۔ ابہی تک اس پر کورٹ مارشل ہو رہا ہے

ہاتھی بہی چورائے جاتے ہین۔ ملک سیام مین ہاتہی بکثرت ہوتے ہین اور ان کی تعلیم کے واسطے بڑے بڑے کارخانے ہین۔ ان مین سے ایک مین سے ۲۶ ہاتہی چوری ہوئے اور دوسرے مین ۲۲ چوری ہوئے کچہہ مل بہی گئے ہین۔

چوبیس گھنٹے مین مکان۔ امریکہ کے موجد ایڈیسن نے ظاہر کیا ہے۔ کہ وہ عنقریب ایک ایسی ایجاد کا اظہار کرنے والا ہے۔ جس سے ایک سہ منزلہ مکان ۲۴ گھنٹے مین طیار ہو سکیگا اور اس پر دو سو پونڈ سے زائد خرچ نہوگا تجویز اس طرح کی ہے کہ لوہے کے سانچون مین ایک خاص قسم کا سمینٹ ڈہالا جائے۔ جس کو نہ آگ لگے نہ پانی سے اثر پذیر ہو۔

سخت بارش۔ برطانیہ کی رعایائے ہند تو آسمانی کے قطرے کو بہی ترس رہی ہے اور خود ملک برطانیہ مین بارش سے سیلاب آ رہے ہین۔

صوفی انبا پرشاد۔ پر جو سڈیشن کا مقدمہ تہا۔ اس مین صاف بری کیا گیا۔ سرکار کی از حد مہربانی کا نتیجہ ہے۔

لارڈ کچنر بہادر نے پونچہہ مین ۱۴ ریچہہ شکار کئے اور گوالیار مین ایک شیر شکار کیا اور اب دورہ ختم کر کے کلکتہ داخل ہو گئے ہین۔

سونا۔ ٹرانسوال کی کانون سے گذشتہ سال مین تین کروڑ سے زائد اشرفیون کا مال نکلا۔ جس مین پینتالیس لاکہہ ہے۔ یہی سونے کا پہاڑ ہے۔ جس پر جنگ ...س کے متعلق پہلے سے حدیث مین پیشگوئی تہی

...ت۔ انگلستان کا مشہور سائینس دان لارڈ کیلون اس دنیا سے چل دیا۔

روس نے نوٹس شائع کردیا ہے کہ ایران کے اندرونی معاملات مین ہم مداخلت نہ کرین گے۔

مقدونیہ کے متعلق سفرائے دول یورپ خطرہ ظاہر کرتے ہین۔

آسٹریا کے امپراطور اب بہت اچہی حالت صحت مین ہین

مکہ معظمہ مین ہیضہ سے دس کیس اور پانچ فوتیان ہو گئی ہین۔

ہڑتال کا خوف بنگال کی ریوے پر بہت بڑھ گیا ہے۔

اخبارون کی رائے کا خلاصہ

ناصر الاخبار میرٹھ۔ علامات قیامت کا ظہور ظاہر ہے حدیث مین جو نشان قیامت لکھے ہین سب نمودار ہو رہے ہین۔ زکوٰۃ کو تاوان خیال کرنا۔ علم دین کے لئے نہ حاصل کرنا۔ مرد کا عورت کی اطاعت کرنا۔ مساجد مین بیہودہ ذکر کیا جانا۔ گانے بجانے والی عورتون سے اختلاف کرنا کثرت شراب۔ باد سرخ۔ زلازل۔ اس حدیث شریف سے صاف ظاہر ہے۔ کہ علامات مندرجہ بالا کا ظہور ہو رہا ہے۔

(کیا ایسی علامتون کے ظہور کے وقت مسیح و مہدی کا ظہور ضروری نہین۔ ایڈیٹر)

پایونیر۔ مصائب اوڑیسہ پر جو سرکاری رپورٹ شائع ہوئی ہے۔ اُسپر ریویو کرتے ہوئے اخبار پایونیر نے یہ رائے قائم کی ہے۔ کہ سرکاری افسرون کے برخلاف جو خبرین شائع ہوئی ہین وہ بالکل غلط ہین انہون نے رعایا کے ساتہہ بہت ہمدردی سے کام لیا ہے۔

البشیر۔ کیمبرج مین مسلمان طلباء کی جماعت امان کے اسلامی جلسون کے ذکر کرتے ہوئے لکہتا ہے امید کیجاتی ہے کہ ہمارے ہندوستان کے مسلمان اس ایسوسی ایشن کی خبر سنکر نہایت خوش ہونگے کیونکہ یہ ایک ایسا بیج ہے جو آج کیمبرج کی سرزمین مین بویا جاتا ہے اور جس سے عنقریب ایک بڑے اسلامی شجر کے پیدا ہونے کی امید ہے۔ جو نہ صرف دریا ...

ضرورت نکاح

۵ - مدد خان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہین - مدد خان ایک نیک اور نوجوان آدمی ہین - خط وکتابت معرفت ایڈیٹر ہو۔

۶ - پیر محمد یوسف صاحب عمر ۲۲ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے مگر چھ سال ہوئے - کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان آئے ہوئے تھے اور تب سے اسی جگہ رہتے ہین اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے اور آیندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہین زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہین وہ ایڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہین -

۹ - گولیکی کا ایک خوش شکل ۲۶ سالہ احمدی کا شتکار گوجرات گجرانوالہ سیالکوٹ - جہلم مین نکاح کرنا چاہتا ہے - جو صاحب اس کے متعلق خط وکتابت کرنا چاہین - وہ مجھ سے کرین

اکمل آف گولیکی ضلع گجرات

۱۰ - میرے ایک دوست کی لڑکی عمر قریباً گیارہ سال کے واسطے رشتہ کی ضرورت ہے - بدین شرائط لڑکا احمدی - صحیح النسب عقل انٹرنس پاس عمر ۱۶ اور ۲۰ سال کے درمیان ہو -

الراقم - ن - و خط وکتابت معرفت ایڈیٹر ہو۔

عجیب مژدہ

یعنی کتاب بول چال عربی قریب ۔ ہے صفحہ کے ایک صفحہ مین عربی ہوگی اور اس کے مقابل والے صفحہ پر اُردو ترجمہ ہوگا - قیمت عہ مگر جو صاحب پیشگی قیمت بھیجدین گے اُن سے صرف ایک روپیہ لیا جاویگا اور علاوہ کتاب بول چال عربی کے فی الحال وہم نقد سات عدد کتابین مندرجہ ذیل جو ایک روپیہ کی قیمت کی ہین بالکل مُفت بطور انعام روانہ کی جاوینگی حتی کہ محصولڈاک بھی خریدار کے ذمہ نہ ہوگا - چونکہ کتاب بول چال عربی کے طبع کیلئے روپیہ کی کمی ہے - اس وجہ سے یہ گران قدر رعایت گوارہ کیگئی ہے کہ اس صورت مین اصل کتاب ہی مفت ہاتھ لگتی ہے کیونکہ خریدار سردست ہی ایکروپیہ قیمت کی سات عدد کتابین بطور انعام پالیتا ہے ورنہ بعد طبع کتاب بول چال عربی ہی صرف ایک کتاب عہ پر بیچی سات عدد کتابین انعام جو فی الحال ایکروپیہ آنے پر روانہ کیجاوینگی وہ یہ ہین سلاسل الفضائل مترجم اُردو - الاستخلاف رد شیعہ سلاسل التعلیم - قرآن کریم کی دعائین منظوم - احمدی کا من چیمی مسیح - عکس مکتوب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم - جو صاحب چاہین یہ کتب بذریعہ وی پی منگوا سکتے ہین وی پی عہ اور کمیشن ارہیگا کتابونکا ٹکٹ بہرحال ہم لگا دینگے کتابین مفت ہونگی اور ایک روپیہ ان کا بطور امانت پیشگی جمع رہیگا۔

نوٹ - یاد رہے کہ سردست دو سو درخواست آنے پر یہ رعایت بند ہو جاوے گی

عبد الحی عرب قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی سے خریدو

جنگ مقدس — حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبداللہ آتھم کا مباحثہ - اس مین ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے - قیمت ۸ر

الوصیۃ — مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام حضرت اقدس نے وصیت مین اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مرید وانکو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتین دی ہین - قیمت ۸ر

نور الدین — مصنفہ علامہ دوران حضرت حکیم الامت دہرم پال کی ترک اسلام کا جواب - جس مین بہت سے اسلامی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی ہے - مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے - قیمت ۱۰ر

غلامی و عصمت انبیاء — ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے بہ اجازت صدر انجمن احمدیہ بہت عمدہ چھپا کر اس کارخانہ مین برائے فروخت ارسال کئے ہین - متفرق مضامین کو یکجائی طور سے بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے -

قیمت غلامی ۳ر عصمت انبیاء ۲ر

البرہان الصریح فی تائید المسیح — مصنفہ حضرت ... [illegible] ۸ر

براہین احمدیہ — یہ وہ لاجواب کتاب ہے جس نے تمام مذاہب باطلہ پر اتمام حجت کر دی اس کے دلائل توڑنے پر دس ہزار روپیہ انعام مقرر ہے - احمدی اور غیر احمدی سب کے لئے مفید ہے - چونکہ اس مین جو پیشگوئیان ہین وہ اب پوری ہو رہی ہین اس لئے ہر ایک احمدی کے پاس اس کا ایک نسخہ ہونا ضروری ہے - نفیس کاغذ پر خوشخط چھاپی گئی ہے

ولایتی کاغذ پر مجلد عشہ

سر الشہادتین — مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی - سورۂ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ مین صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب مرحوم کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہین - نہایت لطیف ہے اس کے نکات روپے کو بھی گران نہین - قیمت ۱ر

ایک سچی شہادت

دماغی کامون کی کثرت کی وجہ سے پانچسال ہوئے میرا دماغ بہت ضعیف ہوگیا تھا اور قدرتی حافظہ مین فرق آنے لگا تھا - طبیعت مین تکان معلوم ہوتا تھا اور کمزوری اعصاب کیوجہ سے مجھے یہ بھی شک ہو گیا تھا کہ میری بائین طرف کے کل اعضا کمزور ہوتے جاتے ہین انگریزی اور یونانی علاج مختلف اطباء سے کئے گئے لیکن بہت کم فائدہ مند ہوا - یا عارضی فائدہ ہوا آخرکار حکیم منشی محمد دین صاحب کی حبوب مقوی کا استعمال مین نے کیا اور اس وقت بھی وقتاً فوقتاً استعمال کرتا ہون ان گولیون کے استعمال سے میری کل شکایات مندرجہ بالا رفع ہوگئین - میرے تجربہ مین ان گولیون سے زیادہ مقوی دوائی اور نہین آئی - میری تحریک پر بہت سے دوستون نے ان گولیون کا استعمال کیا اور ایسا ہی مفید پایا جیسے کہ مینے - مین حکیم منشی محمد دین صاحب کا مشکور ہون کہ انہون نے مجھے ایسی دوائی دی -

راقم - محبوب عالم ممبر آل کونسل دربار ٹونک (راجپوتانہ)

سابق پرنسپل اسسٹنٹ صاحب ایڈیشنل کمشنر سرحدی صوبہ پشاور ناظرین یہ ہے وہ شہادت جو گورنمنٹ عالیہ کا ایک معزز افسر اپنے ذاتی تجربہ کے بعد حبوب مقوی کے متعلق دے رہا ہے یہ گولیان تمام عصبی نظام پر از حد مفید اثر کرتی ہین اور اعضائے رئیسہ دل و دماغ اور معدہ کے حق مین بلا مبالغہ اکسیر کا حکم رکھتی ہین جن لوگون کے دل و دماغ مطالعہ کتب و دیگر امور متعلقہ خوض و فکر مثلاً کاروبار عدالت و حساب وغیرہ کیوجہ سے کمزور ہوگئے ہون اور تھوڑا سا کام کرنے سے اکتا جاتے ہون انشاء اللہ ان گولیون کے استعمال سے یہ تمام ضعف دور ہو کر آیندہ کیلئے گھنٹون کا کام کرنیکی طاقت پیدا ہو جائیگی یاد رہے کہ ہر قسم کی قوت یا کمزوری نظام عصبی کی حالت کے ہی ماتحت ہوتی ہے قیمت فی سینکڑہ چار روپیہ (للعہ) - بیس گولی ایکروپیہ (عہ) علاوہ ازین اور کئی امراض نہانی اور ظاہری کی نہایت مجرب اور مفید ادویہ مل سکتی ہین ازانجملہ سرمہ عجیب - دہند - جالا - سبل - خارش چشم - رمد آنکھون سے پانی جاری رہنا - پیچ پن اور ضعیف بصارت کیلئے بے نظیر ہے - قیمت فی تولہ عہ

- دوائی سوزاک کہنہ یعنی قرص فیکس عا ر سفوف جریان وضعف کیلئے عہ

سفوف مفرح ہاضم - دیرینہ فتور ہضم جسمین ترش ڈکار آتے اور گاہ گاہ بخار محسوس ہوتا ہو - طبیعت بیکل سبب بے چین اور کاہل رہتی ہو پشت پہلو اور فم معدہ مین گاہ گاہ درد سوزش ہوتی ہو اور نیند اچھی طرح سے نہ آتی ہو ان تمام شکایات کے لئے یہ سفوف اکسیر کا حکم رکھتی ہے قیمت فی بکس عہ

پتہ - خوشخط بمعہ حالات مفصل عمر نام اور ڈاک خانہ درج ہون - محصولڈاک وجوابی ٹکٹ بذمہ خریدار

المشتہر

حکیم محمد دین احمدی - دروازہ دلیسنگہ - گوجرانوالہ

بدر پریس قادیان مین میان معراجدین عمر کیلئے چھاپا۔

بدرِ خواتین

اب تک بدر خواتین میں عموماً وہ مضامین لکھے جاتے رہے ہیں جو احمدیہ خواتین کیطرف سے ہم کو پہونچتے رہے ہیں بلکہ اس حصہ اخبار کو زیادہ مفید اور دلچسپ بنانے کے واسطے اس میں خواتین اسلام کی سوانح عمریوں کو بھی شروع کیا جاتا ہے۔ جن کو ہمارے دوست ابوالفضل صاحب نے ترتیب دے کر اسی غرض کے واسطے ہمارے پاس ارسال فرمایا ہے یہ مضمون متواتر چھپتا رہے گا۔ انشاءاللہ اور اس اثناء میں کوئی مضمون کسی احمدیہ خاتون کی طرف سے آگیا تو وہ بھی درج ہوتا رہے گا۔ ابوالفضل صاحب کا مضمون اخبار میں دینے سے پہلے بطور مزید احتیاط حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب کو دکھلا دیا جاتا ہے تاکہ اگر کوئی غلطی ہو تو اس کی اصلاح بھی ہو جائے۔ اُمید ہے۔ کہ یہ حصہ اخبار احباب کے واسطے بہت دلچسپ ہوگا۔ ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلے علے رسولہ الکریم

سلسلہ خواتین اسلام

مرتبہ

ابوالفضل محمد منظور الٰہی احمدی سوپرنٹنڈنٹ سگنیلر انجارج بھٹنڈہ

موجودہ زمانہ میں تعلیم نسوان کی جو ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ وہ حضرت اقدس اور حضرت حکیم الامت کے مختلف ملفوظات اور مکتوبات سے معلوم ہو سکتی ہے اور کئی دفعہ سلسلہ کی تعلیم یافتہ خواتین نے بھی اس پر لکھا مگر تاہم سوائے چند خاص مستثنیات کے اس طرف کافی توجہ نہیں ہوئی۔ شاید بعض لوگوں کا خیال ہو۔ کہ تعلیم صرف مردوں کے لئے ہی ضروری ہے عورتوں کیلئے نہیں اس لئے اس قسم کی غلط فہمیوں کے دور کرنے کے لئے ضروری معلوم ہوا کہ اخبار ہذا کے ذریعہ سے تمام مسلمان عالمہ فاضلہ عورتوں کی مختصر سوانح عمریاں شائع کی جاویں تاکہ مسلمانوں میں تعلیم نسوان کا شوق پھیلے اور زمانہ قدیم کی طرح ہم میں ایسی ایسی بزرگ مائیں پیدا ہوں سب سے اول حضرت ام المومنین رضوان اللہ اجمعین کی

... لئے اگر کوئی سہو ہو جاوے تو معاف فرمائی جاوے اور اصل مطلب پر غور کی جاوے۔ وما توفیقی الا باللہ۔

ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا

آپکے والد کا نام خویلد اور والدہ کا نام فاطمہ بنت زاہدہ تھا۔ آپکا شجرہ نسب قریش تک اس طرح سے ہے کہ خدیجہ بنت خویلد بن اسد بن عبد العزےٰ بن قصی بن کلاب بن مرہ بن لوئی بن غالب بن فہر ملقب بہ قریش۔ آپکے چچا کا نام نوفل تھا جن کے بیٹے ورقہ بن نوفل اس زمانہ کے عالم تھے۔ آپ کی پیدائش سنہ ہجری سے ۶۸ سال پہلے یا ۵۵۵ء میں بیان کی جاتی ہے۔ ان کی پہلی شادی ایک شخص ابوہالہ بن زرارہ سے ہوئی تھی جن سے دو بیٹے پیدا ہوئے اس کے مرنے کے بعد عتیق بن عابد سے نکاح ہوا جس سے ایک لڑکی پیدا ہوئی۔ چالیس کی عمر میں آنحضور کے ساتھ نکاح ہوا جبکہ آن حضرت کی عمر صرف پچیس سال کی تھی اور مہر ۲۰ جوان اونٹ قرار پایا۔ آپکے بطن سے آن حضرت کی چار لڑکیاں زینب رض۔ رقیہ رض۔ ام کلثوم رض اور فاطمہ رض پیدا ہوئیں۔ لڑکوں کی تعداد میں اختلاف ہے تاہم وہ سب صغر سنی میں فوت ہو گئے۔ جب تک آپ زندہ رہیں آپنے دوسرا نکاح نہیں کیا۔ آپ سب سے پہلی عورت ہیں جو اسلام میں داخل ہوئیں اور اشاعت اسلام میں جان و مال سے امداد دیتی رہیں۔ آپنے اپنی تمام عمر میں کبھی آنحضرت سے سوء مزاجی نہیں کی نہ کبھی آنحضرت کو خفا ہونے دیا اور نہ کبھی آنحضرت نے اُن پر عتاب فرمایا۔ اور نہ کبھی جدائی اختیار کی۔ آپ زندہ ہی تھیں کہ رب کریم نے آنحضرت کو رسالت سے مکرم فرمایا اور نبوت کے دسویں سال ہجرت نبوی سے ۳ سال پہلے مکہ معظمہ میں ۶۵ سال کی عمر میں وفات پائی اور مکہ میں مقبرہ کوہ حجون میں دفن کی گئیں۔ اسی سال حضرت ابوطالب رض کا بھی انتقال ہوا تھا اور دونوں موتوں سے آن حضرت کو بڑا رنج پہنچا تھا اس لئے اس سال کا نام عام الحزن یعنی غم کا سال ہے۔ آپ اکثر آن حضرت کی شان میں اشعار کہتی تھیں اور نہایت عاقلہ اور فاضلہ تھیں۔ زمانہ جاہلیت میں بباعث ظاہری اور باطنی کمالات کے آپکا لقب طاہرہ پڑ گیا

... حدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ...

درج ہوگا۔ ایڈیٹر)

ضرورت

مکرم بندہ مفتی صاحب بدر سلامت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ یہاں ایک کمپونڈر کی ضرورت ہے تنخواہ ۲۰ روپیہ ہے اور کسی قسم کا نقص وغیرہ یہاں نہیں ہے آب و ہوا بھی اچھی ہے۔ سامان خوراک بھی ہندوستان سے بہت گراں نہیں ہوتا یہ علاقہ مسلمانوں کا ہے۔

اگر آپ اپنے کسی دوست کو جانتے ہوں تو اس کی درخواست فوراً بنام ڈاکٹر محمد شریف خان احمدی اسسٹنٹ سرجن پنجگور کے نام بھیجیں۔

فیض علی از پنجگور۔

رسید زر

۵۔ دسمبر ۱۹۰۷ء	مستری حسن دین صاحب ۱۵۳۷	سے ر
۹	" " " اظفر علی صاحب	لعہ ر
۹	" " " ۱۷۶۰ عبد العزیز صاحب	[illegible] ر
۹	" " " ۷۳۵ گلاب الدین صاحب	۱۳ ر
۱۰	" " " ۱۷۴۸ عبد اللہ خان صاحب	سے ر
۱۲	" " " ۱۸۴۷ منشی محمد بخش صاحب	سے ر
۱۳	" " " ۱۱۶۶ محمد خلیل صاحب	عہ ر
۱۴	" " " غلام حیدر چک ۳۳ جنوبی	ع
۱۴	" " " ۸۳۲ بابو محمد حسین صاحب	سے ر
۱۶	" " " ۱۸۰۴ ملک غلام نبی صاحب	سے ر
۱۷	" " " ۱۲۵ علی گوہر صاحب	للعہ ر
۱۷	" " " ۱۸۱ مفتی گلزار محمد صاحب	سے ر
۱۸	" " " ۶۰۱ عبد العظیم صاحب	۸ ر
۱۹	" " " ۱۸۵۵ حاجی محمد صاحب	۱۲ ر
۲۰	" " " ۱۳۹ منشی محمد علی صاحب	سے ر

احباب کی خدمت میں مورخہ ۹ جنوری کا پرچہ وی پی ہوگا۔ احباب وصول فرما کر مشکور فرماویں۔